HAMDARD I SEHAT

C.K.Y.
LIB
HARDWAR

Compiled
1999-2000

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ عہ/

مجلد ۶ ع ۳

مارچ ۱۹۳۹ء

موصولہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۹ء

028128
गुरुकुल कांगड़ी विश्वविद्यालय हरिद्वार

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERD

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہو مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے

تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!

قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست مفت
طلب فرمائیے

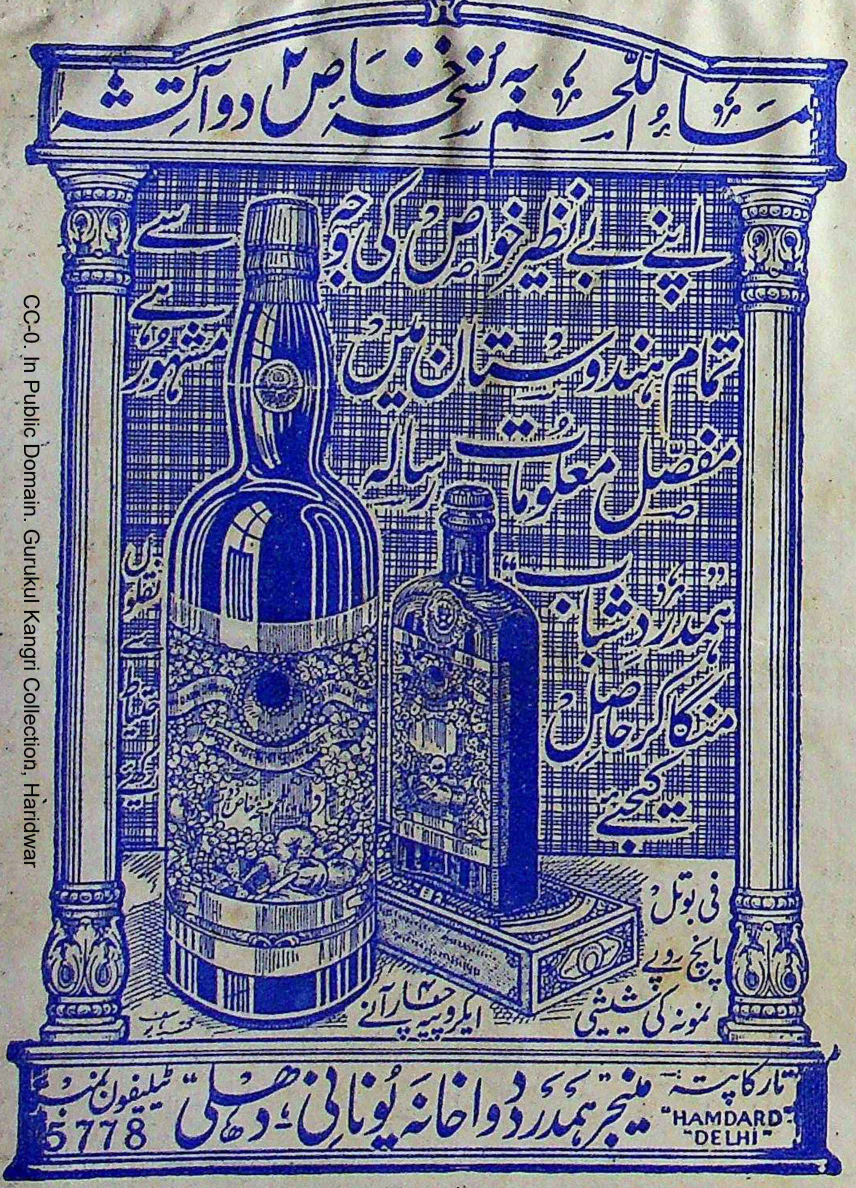

ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۲ دو آتشہ

اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہے
مفصل معلومات رسالہ
"ہمدرد شباب"
منگا کر حاصل کیجئے

نقلوں سے احتیاط کیجئے

فی بوتل
پانچ روپے
نمونہ کی شیشی
ایک روپیہ چار آنے

تار کا پتہ "HAMDARD" "DELHI" منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر 5778

جلد ۷ | مارچ سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) جذام سلی کا اثر چہرہ اور جسم پر۔ (۲) جذام سلی کا اثر چہرہ اور ہاتھوں پر۔ (۳) جذام خدری۔ (۴) جذام گرہ دار میں جلد کا خوردبینی منظر۔ (۵) جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱
اشتہار دق وسل		۲
دق وسل نمبر اور یورپ کے مشاہیر فن		۳
دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت		۴
مباحث		
مسئلۂ اخلاط	حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب	۵
انتقاد		
مختلف کتب و رسائل	حکیم عبد الحمید صاحب	۱۷
مراسلات		
جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یوپی	حکیم محمد مظہر الدین اجملی	۱۹
آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ میرٹھ	سکریٹری شعبہ نشر و اشاعت	۱۹
صوبہ جات متحدہ میں جمعیۃ طلبہ		۱۹
قدیم دہلی طبیہ کالج کا قیام	حکیم عبد القوی دریابادی	
باب الصحت		
تیمارداری	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۲۰
بیگن اور ٹماٹر کا مکالمہ (نظم)	حکیم محمد احسن صاحب بھوپال	۲۴
علم اور حکمت کے خزانے		۲۵
مزاحیہ		
بیماری	جناب کوثر چاندپوری	۲۶
الامراض والعلاج		
جذام	حکیم مولوی عبد الحفیظ صاحب	۲۸

مضمون	نگارندہ	صفحہ
معلومات		
شہد کی مکھی کے فوائد	ترجمہ	۳۴
خوش رہنے کا نسخہ	〃	۳۴
بقراط کے اقوال	〃	۳۴
نیند اور آرام	〃	۳۵
صحت انسانی پر شور و غل کا اثر	〃	۳۵
حاملہ عورتوں کی غذا	〃	۳۵
اسپتالوں کی بدبو اور شور	〃	۳۵
مصر قدیم میں "خود مسمومی" کی متعلق معلومات	〃	۳۶
دندان سازوں اور سرجنوں کا مددگار	〃	۳۶
مجربات		
اکسیر سیلان	حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی	۳۷
سرمہ جوتی بردھک	حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب	۳۷
بواسیر کے جدید تجربات	حکیم محمد احسن صاحب قادری	۳۷
دو مجربات	حکیم پنڈت مدن گوپال صاحب	۳۷
تین مجربات	حکیم بیج ناتھ صاحب خار	۳۸
دو مجربات	حکیم محمد توحید الحق صاحب	۳۸
لندن کے ہسپتالوں کے مفید نسخے	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۳۹
یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز	〃 〃 〃 〃	۴۰
جوابات	مختلف اطباء	۴۱
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷

قیمت سالانہ ایک روپیہ   ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ   فی پرچہ ڈیڑھ آنہ،

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دِق و سل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہو جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہو۔ بلکہ یہ اُن لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب ادیب، مزاحیہ نویس، اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دیگا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے، دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہو جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۱۹۳۹ء ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہو گی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہو گی اور آپ حیرت کریںگے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہی۔ (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک، ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا

قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍ معمولی ۸؍ ۔ قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونات، انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل و دق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض ہے

دستخط ڈاکٹر العطاس
وزارت صحت و امداد باہمی

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلنسکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق وسل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے۔"

سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبرکلوسس نمبر کیلئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔ روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہوکر جسکو ہر ایکسی لینسی والسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کیلئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔"

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے میں پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کردینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کیلئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کردیا ہے۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھ گو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسکو انکے پاس بھجوا دیجئے۔

اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص:۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولٰنا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ہمدرد صحت کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطبا کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دیگئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔ (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے، اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر "امراض دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ "دق وسل" کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اسکی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے مزید براں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا جو ۲۲ + ۲۹ ۱/۸ کی تقطیع کے ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲ ؍ اور معمولی ۸ ؍ ہے۔ "تیج ویکلی" ۱۳ ستمبر سنہ ۳۸ء

روزنامہ ٹریبیون لاہور

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر صرف اصحاب فن ہی کے لئے مفید اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی کارآمد ہے جو اس خوفناک بیماری سے کسی نہ کسی شکل میں نبرد آزما ہیں یا آئندہ ہو سکتے ہیں۔ حکیم اور ویدیہ بھی اس نمبر میں دق وسل کے اسباب اور ایسے معالجات پر جن پر یقین معلومات پائیں گے۔ عوام کیلئے تو یہ بھی نمبر ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دیگا جو ان کو اس بیماری سے محفوظ و مصئون رکھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچا سکے گا۔"

ٹریبیون مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

"معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق وسل شائع کیا ہے یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہے اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کیساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کرکے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائیں گے، اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت کمال و دلکار آمد ہے ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی حاصل نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ ؍ معمولی ایڈیشن ۸ ؍ اور جو حضرات سال بھر کیلئے ایکروپیہ دیکر "ہمدرد صحت" کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔"

(دین و دنیا مورخہ ۱۹۳۸ء)

جناب مولٰنا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت۔ دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق وسل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب ارباب ذوق کو اسکی قدر کرکے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔"

مباحث
مسئلۂ اصلاح و تجدید

کرنل بھولاناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلۂ اخلاط

۵

بہ سلسلۂ مقالہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ، دہلی

سوداء، اور سوداوی امراض، ڈاکٹری صحیفوں میں

یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ "سَودَاوِی اَمرَاض" کی فہرست کا یہ تسلسل میری امید اور توقع سے، جس کا اندازہ اس کا عنوان قائم کرتے وقت میں نے لگایا تھا بہت زیادہ دراز ہو گیا۔ جنوری کے تیسرے مقالہ میں ابتداءً یہ عنوان قائم کیا گیا، اور دماغ نے اندازہ لگایا کہ سوداوی امراض کی فہرست غالباً چھوٹی ہی سی ثابت ہوگی، جو شاید تیسرے ہی مقالہ میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس کی لڑی جنوری سے دراز ہو کر فروری تک پہونچ گئی۔ پھر فروری کا مقالہ جب میں لکھنے بیٹھا تو میرے واہمہ میں اس گمان کی قطعاً گنجائش نہ رہی تھی کہ اس فہرست کی زنجیر "زُلفِ مسلسل" بن کر فروری سے مارچ تک دراز ہو جائے گی۔ لیکن میرا اندازہ دوسری مرتبہ بھی صحیح نہ نکلا۔

اس وقت تیسری مرتبہ، اُسی "بار بار غلط ہونے والے پندار" کے ساتھ سوداوی امراض کی آخری کڑی جوڑنے بیٹھا ہوں، کہ یہ آج کے مقالہ میں تو یقیناً ختم ہی ہو جائیں گے۔ لیکن پچھلے دونوں تجربات سے ڈر سا لگتا ہے کہ کہیں آگے بڑھ کر میرا یہ آخری اندازہ بھی غلط نہ ہو جائے۔ الغرض ابھی اوائل مقالہ کے قریب" پیش گوئی کرنا سخت دشوار ہے کہ میرا اعتماد اپنے ابتدائی تخمینہ کے مطابق سو فی صدی صحیح ہی ثابت ہوگا۔

لیکن، خواہ کچھ بھی ہو، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب میں اسے ختم ہی کرنا چاہتا ہوں۔ میرا دل خود بھی اس سے اُکتانے لگا ہے۔ مسئلۂ اخلاط کے ابھی بہت سے لمبے اور اہم مباحث باقی ہیں، جن پر تفصیل و اطمینان سے بحث کرنا ہے۔ اصلی مدعا کہ جسم انسان کے اندر کوئی کالی رطوبت (خلط سوداء) پائی جاتی ہے، جس کا جلوہ بہت سے غیر طبعی حالات میں نظر آیا کرتا ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے سوداوی امراض کی یہ فہرست کافی سے زیادہ ہے۔

سوداوی رسولی؛ سلعہ سوداویہ : میلانائک ٹیومر

جدید علم الامراض (پے تھالوجی) کی تقسیم کے لحاظ سے یہ ایک عام اور بڑا عنوان ہے جس کے تحت میں دوسرے بہت سے چھوٹے عنوانات پائے جاتے ہیں + سرطان (کین سر؛ کارسی نوما) کو بھی، جدید ترتیب امراض میں، رسولی (سلعہ؛ ٹیومر) سمجھا جاتا، اور اسی کے ماتحت بیان کیا جاتا ہے۔

اسی طرح لحمی رسولی (سلعہ لحمیہ: سارکوما) کی نمایاں اور خبیث قسم کی خصوصیات چونکہ بشری رسولی (سلعہ بشریہ: اپی تھیلی اوما) سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ اس لئے متقدمین کے بیان کے مطابق یہ سرطان (کین سر) کے ذیل میں داخل ہیں۔

متقدمین کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ خبیث قسم کی رسولیوں (سلعات خبیثہ: ملگ ننٹ ٹیومرز) کو وہ بالاشتراک سرطان کا لقب بخشا کرتے ہیں۔

لیکن جدید علم الامراض (پے تھالوجی) میں سلعاتِ خبیثہ کو، بہ لحاظ خردبین دو اقسام میں بانٹتے ہیں:۔

(۱) **بشرہ کی رسولی (اپی تھیلی ال ٹیومر)**: اس کی ساخت اگر خردبین کی مدد سے دیکھی جائے، تو یہ بشرہ (اپی تھیلی ام) جیسی ساخت پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے وہ مخصوص طور پر "کین سر" کہتے ہیں، جس کے معنے کیکڑے کے ہیں۔ اس لحاظ سے کین سر کا لفظی ترجمہ سرطان ہوا۔

(۲) **گوشت کی رسولی (سارکوما: سلعہ لحمیہ)**؛ اس کی ساخت کو اگر خردبین کی مدد سے دیکھا جائے، تو یہ نسیج خلوی (کنکٹو ٹشو) جیسی ترکیب و ساخت پر مشتمل ہوتی ہو۔ اس میں خباثت کی تمام باتیں اکثر قسم اول جیسی پائی جاتی ہیں۔ مگر جہاں تک میں نے ڈاکٹری کتب کا لفظی و معنوی تحقیق کے لئے، مطالعہ کیا ہے، مجھے یہی پتہ چلا ہے کہ اسے وہ ہمیشہ سارکوما ہی کہا کرتے ہیں، جس کا لفظی ترجمہ "گوشت کی رسولی" (سلعہ لحمیہ) ہے؛ کیوں کہ "سارک" یونانی لفظ ہے، جس کے معنے گوشت کے ہیں۔

اس لفظی اور اصطلاحی تفریق، اور قدیم و جدید طرز بیان سے ہمیں اس وقت زیادہ سروکار نہیں۔ ہمارا آپ کا مدعا تو صرف اس سوال سے وابستہ ہے کہ:

"ان دونوں اقسام کی تباہ کار رسولیوں کا نام خواہ کچھ ہی رکھا جائے، ان دونوں میں سوداویت پائی جاتی ہی، یا نہیں؟"

اس کا جواب واضح ہے کہ ان دونوں اقسام کی خبیث رسولیوں میں ـــــ بلکہ ان کے علاوہ دوسری اقسام میں بھی ـــــ مسلم طور پر سوداویت پائی جاتی ہے، جس کا اقرار خصم مناظر کے معتبر بیانات اور مستند شہادات سے ثابت ہے۔

سلعہ سوداویہ کے متعدد نام

سلعہ سوداویہ کی سادہ اصطلاح کے مقابلہ میں ڈاکٹری کی متعدد اصطلاحات پائی جاتی ہیں جن کا ذکر یقیناً اس موقعہ پر "سوداوی مقصد" کے لحاظ سے دلچسپ اور معنے خیز ہے:

سیاہ، یعنے سوداوی رسولی کا ڈاکٹری ترجمہ میلانائک ٹیومر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی چند اصطلاحات ملتی ہیں جو کم و بیش اسی مدعا کو ظاہر کرتی ہیں، مثلاً: میلانوما ـــــ میلانوبلاسٹوما ـــــ میلانوکین کرائڈ۔

سوداوی: میلانائک

میلانائک ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کی تحقیق سے پہلے ہمیں محض میلانائک کی لفظی و معنوی وضاحت بیان کرنی چاہیئے، اور چوں کہ اس لفظ کے معنے میں سیاہی مضمر ہے، اس لئے ہمیں اجازت دیجئے کہ پہلے ہم کالے صاحب کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) کھول کر آپ کے سامنے رکھیں،

Melanotic (μελας : black) is a term applied to certain tumours, dark in colour, and usually malignant in nature, in whose substance black pigment is deposited.

ترجمہ :- "میلانائٹ (سوداوی) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں۔ یہ ایک اصطلاح ہے، جو بعض اقسام کی رسولیوں (سلعات) پر بولی جاتی ہے، جو سیاہ رنگ کی اور عموماً خبیث الفطرت ہوا کرتی ہیں۔ اور جن کے جوہر میں ایک سیاہ رنگ کا مادہ (مادہ سوداویہ: میلانین) راسب ہوتا ہے۔"

میلانائک (سوداوی) اور ڈارلینڈ

لیکن مزید تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ "کالے صاحب" مطلب بتانے میں کچھ کمی کر گئے ہیں: میلانائک کا مفہوم اتنا تنگ نہیں ہے کہ یہ محض کالی رسولیوں تک محدود ہو۔ بلکہ یہ لفظ ہمارے اطباء کی اصطلاح سوداوی کے مطابق بہت وسیع ہے۔ جو چیز کالی کالی سی نظر آئی، اُسے ہمارے اطبائے سوداویت کی طرف منسوب کر دیا۔ اسی طرح میلانائک بھی در اصل میلانزم (سوداویت) کی طرف منسوب ہے۔ جہاں کہیں سیاہی پائی گئی، خواہ جلد ہو، جھلی ہو، گلٹی ہو، یا رسولی، اُسے "میلانزم" کی طرف منسوب کر کے میلانائٹ کی اصطلاح سے یاد کر لیا گیا جس سے محض یہ اظہار مقصود ہوتا ہے کہ اس چیز کے اندر سیاہی (سودایت) پائی جاتی ہے۔

فاضل امریکی (نیومین ڈارلینڈ) لکھتے ہیں:

Melanotic (mel-an-otik) Affected with, or of the nature of "melanosis"

Melanosis (mel-an-o-sis) [Gr. μελας: black]. (1) Melanism; a condition characterized by abnormal pigmentary deposits. 2. Disorder of function caused by a pigment. (Dorland).

Melanism (melan-izm) [Gr. μελας: black]. Excessive pigmentation or blackening of the integuments, or tissues; Melanosis. (Dorland).

ترجمہ :- "میلانائٹ (سوداوی): وہ چیز ہے جو میلانوسس (سوداویت) سے متاثر ہو، یا وہ چیز جس میں میلانوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو۔" (ڈارلینڈ)۔

سوداویت (میلانوسس، اور میلانزم)

الغرض لفظ میلانوٹائٹ "میلانوسس" کی طرف منسوب ہے جس کے معنے ہوئے: میلانوسس (سوداویت) والا، وہ چیز جس میں میلانوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو۔

"میلانوسس (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ (۱) یہ میلانزم کا مترادف ہے۔ یعنی یہ دونوں الفاظ اس حالت کے لئے موضوع ہیں جس میں غیر طبعی طور پر رنگین مواد (مواد سوداویہ) بدن کے اجزاء میں مجتمع ہو جاتے ہیں۔"

"(۲) افعال کی خرابی جو رنگین مادہ (میلانین: مادہ سوداویہ) سے عارض ہو۔" (ڈارلینڈ)۔

"میلانزم (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ جلد جھلیوں یا بدن کی دوسری ساختوں کے اندر صباغ (رنگینی) یعنے سیاہی کی زیادتی۔ یہ میلانوسس کا مترادف ہے۔" (ڈارلینڈ)

ان بیانات اور توضیحات سے صاف عیاں ہے کہ میلانائٹ پورے طور پر طبی عربی اصطلاح سوداوی کا مترادف ہے، جس کو رسولیوں کے ساتھ کوئی تخصیص نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں بھی غیر طبعی طور پر سیاہی بڑھ جاتی ہے، وہاں یہ لفظ بالاشتراک بولا جاتا ہے۔

سلعہ سوداویہ: میلانوما

بہر حال جس رسولی میں سیاہی پائی جاتی ہے، اُسے میلانائٹ ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کہا جاتا ہے جس کی متعدد قسمیں، اور جس کے لئے متعدد مترادفات ہیں، مثلاً:

Melanoma (mel-an-omah). A melanotic tumor. (Dorland).

ترجمہ :- میلانوما سوداوی سولی (سیاہ سولی: میلانائک ٹیومر) کا نام ہے۔

سلعہ سوداویہ: میلانوبلاسٹوما

سوداوی قسم کی رسولی کا ایک دوسرا نام میلانوبلاسٹوما بھی ہے، جس کی وضاحت ڈارلینڈ کے اس بیان سے پورے طور پر ہو جائے گی:

Melano-blastoma (mel-an-o-blas-tomah). A tumor made up of melanoblasts. (Dorland)

ترجمہ:- "میلانوبلاسٹوما (سلعہ سوداویہ) ایک رسولی ہے، جو میلانوبلاسٹ (خلیات سوداویہ: سودا پیدا کرنے والے دانوں) سے بنتی ہے۔" (ڈارلینڈ)

Melanoblast [Gr. μελας: black + βλαστος: germ]. An epithalial cell which generates pigment.

ترجمہ:- "میلانوبلاسٹ (خلیۂ سوداویہ: جرثومہ سوداویہ): یہ لفظ دو یونانی کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس: سودا، سیاہ؛ (۲) بلاسٹوس: جرثومہ، کُرّیہ، خلیہ، دانہ، بیج۔"

"میلانوبلاسٹ: وہ خلیہ بشریہ ہے، جو صباغ (رنگین مادہ: سیاہ مادہ) پیدا کرتا ہے۔" (ڈارلینڈ)۔

سلعہ سوداویہ: میلانوکین کرائڈ

سیاہ قسم کی ایک رسولی کا نام میلانوکین کرائڈ ہے، جو گویا سرطان کی چھوٹی بہن ہے:

Melanocancroid (mel-an-o-kan-kroid). A strongly pigmented epithalial tumor.

ترجمہ:- "میلانوکین کرائڈ (سلعہ سرطانیہ سوداویہ): سیاہ رسولی (سلعہ سوداویہ) کی ایک مخصوص قسم ہے جو بشرہ نامی ساخت سے پیدا ہوتی ہے، اور (سیاہ رنگ سے) بہت زیادہ رنگین ہوتی ہے۔"

Cancroid (Kan-kroid) [cancer + Gr. ειδος form]. 1. Resembling cancer. 2. A skin cancer of a moderate degree of malignity.

ترجمہ:- "کین کرائڈ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) کین سر، جس کے معنے سرطان کے ہیں۔ (۲) یونانی لفظ آئی ڈوس، جس کے معنے شکل و شباہت کے ہیں۔"

"کین کرائڈ کے دو معانی ہیں: (۱) کین سر (سرطان) کے مشابہ، سرطان کے مانند۔"

"(۲) ایک جلدی سرطان جس میں معمولی درجہ کی خباثت پائی جاتی ہے۔"

میلاناٹک سارکوما: سرطان سوداوی

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ سارکوما (سلعۂ لحمیہ) اور کارسی نوما (سلعہ بشریہ: یا: سرطانیہ) دونوں قدیم اصطلاح کے لحاظ سے سرطان میں داخل ہیں۔

میلاناٹک سارکوما (سلعہ لحمیہ سوداویہ: سرطان سوداوی) کے متعلق فاضل روز اور کارلس اپنی مشہور کتاب جراحیات (سرجری روز کارلس) میں فرماتے ہیں:-

Melanotic Sarcoma is the most virulent of all this group of tumours, because of the early date at which it forms secondary deposits in lymphatic glands and internal organs. It grows from those portions of the body which are naturally pigmented, especially the choroid coat of the eye and the skin. Those growing from the former situation are usually composed of spindle cells, all of which contain granules of *melanin*; these choroidal tumours are true sarcomata, and have a special tendency to form secondary deposits in the liver. (213 Tenth edition. Surgery by Rose and Charles).

ترجمہ:- میلاناٹک سارکوما (سرطان سوداوی) سلعات کے اس گروہ کی ساری قسموں سے

یہ زیادہ خبیث ہے، کیوں اس کے لاحق ہوتے ہی غدد مائیہ (غدد جاذبہ : لمفےٹک گلینڈز) اور اندرونی احشاء ہیں اس کے مادہ سے، ثانوی طور پر، یہی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ابتداءً بدن کے ان حصوں میں لاحق ہوتا ہے جو طبعاً رنگین (سیاہ) ہیں، علے الخصوص آنکھ کا طبقہ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ) اور جلد۔ پھر جو طبقہ مشیمیہ سے شروع ہوتا ہے، وہ عموماً تکلہ نما خلیات (خلیات مغزلیہ) پر مشتمل ہوتے ہیں (جو خردبینی معائنہ پر نظر آسکتے ہیں)، اور ان سارے خلیات (تکلہ نما دلے) میں میلانینز (مادہ سوداویہ) کے ذرات بھرے ہوتے ہیں۔ طبقہ مشیمیہ کی یہ رسولیاں دراصل حقیقی اور سچی سلعات لحمیہ ہیں، اور ان میں خصوصی میلان پایا جاتا ہے کہ ان سے ثانوی طور پر جگر میں ان کے مواد راسب ہو جائیں (ترسّب ثانوی)۔"

اس کے بعد اس کی دوسری قسم (جو جلد میں لاحق ہوتی ہے) کے متعلق دونوں فاضلان گرامی فرماتے ہیں:

The *melanomata* of the skin most frequently develop from pigmented moles.......... The pigment granules in this form are very unevenly distributed, some lying in the stroma between the alveoli, whilst others are contained in the cells; some portions of the primary tumour are often quite free from pigment, and some of the secondary growths are often colorless, whilst adjecent growths may be absolutely black. The nature of the pigment (melanin) is still uncertain, but the fact that it does not contain iron seems to indicate that it is not derived from hæmoglobin. It may be deposited in the skin of the patient apart from the tumours (melanosis), or may be exerted in the urine.

ترجمہ:۔ "جلد کی سوداوی رسولیاں (سلعات سوداویہ) زیادہ تر خال اور مسّوں سے شروع ہوا کرتی ہیں + ... اس قسم میں مادہ سوداویہ کے رنگین ذرات نہایت ناہموار طور پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں: کچھ ذرات خانوں کے درمیان دعامہ میں (جس پر خلیات سہارا رکھتے ہیں) پڑے ہوتے ہیں، اور کچھ ذرّات خلّیات کے اندر بند ہوتے ہیں۔ اسی طرح ابتدائی اور اصلی رسولی کے بعض حصے اکثر قطعاً رنگ سے خالی ہوتے ہیں؛ اور بعض ثانوی پیداواریں بعض اوقات بے رنگ ہوتی ہیں لیکن اس کے آس پاس کی دوسری افزائشیں قطعاً سیاہ ہوتی ہیں۔ اس رنگین مادّہ (مادہ سوداویہ : میلانین) کی نوعیت ـــــ تاحال ـــــ نامعلوم ہے، لیکن چونکہ اس مادہ کے اندر لوہے کے اجزا نہیں پائے جاتے ہیں، اس سے کچھ پتہ چلتا ہے کہ یہ خون کے سُرخ مادّہ (حمرت دمویہ : ھیموگلوبین) سے نہیں حاصل ہوتا۔ یہ سیاہ مادّہ بعض اوقات مریض کی جلد میں ـــ رسولیوں کے علاوہ ـــ اکٹھا ہو جاتا ہے، جس کو سوداویت : میلانوسس کہا جاتا ہے (اور جس میں جلد سیاہ ہو جاتی ہے)، اور گاہے یہ سیاہ مادّہ پیشاب کے ساتھ مل کر خارج ہوتا ہے (جس سے پیشاب سوداوی ہو جاتا ہے)" +

بعض محققین سلعہ لحمیہ سوداویہ کو سلعات سرطانیہ بشریہ کے قبیلے سے شمار کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کی ابتدا جلد وغیرہ کے بشرہ سے ہوتی ہے جو باہر سے اندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے +

سلعہ سوداویہ اور جارج شین

اسی قسم کی سوداوی رسولی کے متعلق فاضل جارج شین اپنی مختصر سی کتاب، مینوآل آف سرجری، میں فرماتے ہیں:

A *melanoma, or melanotic Sarcoma* is a tumour composed of connective tissue cells containing pigment called *melanin*. It is usually extremely malignant and occur most frequently in pigmented moles, in the retina, in the matrix of the nails, and in the vicinity of the anus, but is occasionally met with elsewhere. (P. 78)

ترجمہ:۔ میلانوما (سلعہ سوداویہ) یا میلانانٹ سارکوما (سلعہ لحمیہ

سوداویہ) ایک قسم کی رسولی ہے، جو نسیج واصل (نسیج خلوی، نسیج رباطی) پر مشتمل ہوتی ہے؛ اس رباطی ساخت کے اندر ایک رنگین مادّہ (صباغ) پایا جاتا ہے، جسے میلانین (مادّہ سوداویہ) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً بہت ہی خبیث ہوا کرتی ہے، اور بیشتر اوقات رنگین مسّوں میں، آنکھ کے طبقۂ شبکیہ (ریٹینا)، ناخون کی جڑ میں، اور مقعد کے قریب لاحق ہُوا کرتی ہے، لیکن شاذ و نادر دوسرے مقامات میں بھی ملا کرتی ہے۔"

میلانو کارسی نوما: سلعہ سرطانیہ سوداویہ

آج کل کارسی نوما (سلعہ سرطانیہ) ہی کو جو بشرہ کی سی ساخت پر مشتمل ہوا کرتا ہے، کین سر (سرطان) کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ یہ ایک اصطلاحی اختلاف ہے، جس میں ہر فرقہ اور ہر جماعت کو کلی اختیار ہوا کرتا ہے، اور ناموں کے رکھنے اور بدلنے میں دوسرے فریق کو مجالِ دم زدن نہیں۔

اس قسم کے سرطان میں جب مادّہ سوداویہ (میلانین) کی وجہ سے سیاہی غالب آجاتی ہے، تو اُس وقت اُسے میلانو کارسی نوما کہا جاتا ہے۔

میلاناٹک کین سر اور بلیک کین سر

اس کے دوسرے نام میلاناٹک کین سر، اور بلیک کین سر بھی ہیں، جن کے لفظی تراجم سرطان سوداوی، اور سرطان سیاہ ہیں۔ میلاناٹک کی لفظی اور معنوی تحقیق اُوپر گزر چکی ہے، اس لئے اب مزید اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں۔

میلانو کارسی نوما کے بارہ میں نیومین ڈار لینڈ لکھتے ہیں:

Melanocarcinoma (mel-an-o-kar-sin-omah) [Gr. μελας : black + carcinoma]

A carcinoma pigmented with melanin.

ترجمہ:- "میلانو کارسی نوما دو یونانی کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس، جس کے معنے سوداء کے ہیں، اور (۲) کارسی نوما (جو کین سر: سرطان کا مترادف ہے)۔ میلانو کارسی نوما وہ سرطان (کارسی نوما) ہے، جو مادّہ سوداویہ (میلانین) کے رنگ سے رنگا ہوا ہوتا ہے (یعنی سیاہ ہوتا ہے)۔"

اسی طرح میلاناٹک کین سر، اور بلیک کین سر کے متعلق کین سر کے عنوان کے ذیل میں فاضل موصوف لکھتے ہیں:

Black Cancer : same as "melanotic cancer."

Melanotic Cancer : a malignant growth of a black or deeply pigmented color.

"بلیک کین سر (سرطان سیاہ): یہ میلاناٹک کین سر کا مترادف ہے۔"

"میلاناٹک کین سر (سرطان سوداوی): یہ ایک خبیث قسم کی افزائش (رسولی) ہے، جو سیاہ ہوتی ہے، یا مادّہ ملونہ (سوداویہ) کے رنگ سے گہرے طور پر رنگی ہوئی ہوتی ہے۔"

سرطان: کین سر: کیکڑا

اسی سلسلہ میں ضمناً یہ ذکر کرنا بھی خالی از دلچسپی نہیں کہ اس قسم کی خبیث اور تباہ کار رسولیوں کو خواہ ہم عربی زبان میں سرطان کہیں، یا لاطینی لغت میں کین سر، یا یونانی زبان میں کارسی نوما، سارے الفاظ اصل معنے کے لحاظ سے متحد ہیں، اور سب کی اصلیت میں کیکڑے کا مفہوم داخل ہے۔

یعنی سرطان کے لغوی معنے اگر کیکڑے کے ہیں، تو "کین سر" کا ترجمہ بھی کیکڑا ہی ہے۔ علیٰ ہذا کارسی نوما

یونانی لفظ "کارسی نوس" سے ماخوذ ہے، جس کے معنے بھی کیکڑے ہی کے ہیں۔

پہلے "کین سر" کی لفظی اور معنوی تحقیق پر غور فرمائیے۔

Cancer (kan-ser) [L. for crab] A malignant tumor: made up chiefly of epithelial cells; carcinoma. (Dorland).

"کین سر (لاطینی لفظ ہے، جس کے معنے "کیکڑے" کے ہیں) یہ ایک خبیث رسولی ہے، جو زیادہ تر خلیات بشریہ پر مشتمل ہوا کرتی ہے۔ اسی کو کارسی نوما بھی کہا جاتا ہے"۔

Carcinoma (kar-sin-o-mah). pl. *carcinomata* [Gr καρκινωμα from καкῖνος : crab, cancer] A malignant tumor or cancer; a new growth made up of epithelial cells tending to infiltrate and give rise to metastases. (Dorland).

"کارسی نوما: اس کی جمع (لاطینی زبان کے اصول پر) کارسی نومیٹا آتی ہے۔ کارسی نوما یونانی لفظ ہے، جو "کارسی نوس" سے مشتق ہے، جس کے معنے کیکڑے، یا کین سر (سرطان) کے ہیں"۔

"کارسی نوما ایک خبیث رسولی ہے جس کو "کین سر" (سرطان) بھی کہتے ہیں۔ یہ غیر طبعی اور اجنبی پیداوار ہے، جس کے اندر بشرہ کے خلیات پائے جاتے ہیں، اور اس رسولی میں اس امر کا خصوصی میلان پایا جاتا ہے، کہ اس کا مادہ دوسرے اعضا تک چلا جائے اور انتقال مرض کا باعث بنے"+

سقیروس سوداوی: میلانوسکیرس

سقیروس یونانی لفظ ہے، جو طب عربی، اور طب انگریزی میں کسی قدر اختلاف لہجہ کے ساتھ، یکساں طور پر مستعمل ہے۔ حقیقی اصلیت کے لحاظ سے سقیروس (سکیرس) سرطان کے گروہ میں شامل ہے۔ چنانچہ میلانوسکیرس (سقیروس سوداوی) اُسی سرطان سوداوی کا دوسرا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اور جس کو میلانوکارسی نوما کہا جاتا ہے۔

Melano-scirrhus (mel-an-o-skir-us) [Gr μελας : black + scirrhus]. Same as "melanocarcinoma". (Dorland).

"میلانوسکیرس یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس: سودا۔ (۲) سکیرس۔ میلانوسکیرس "میلانوکارسی نوما" (سرطان سوداوی) کا مترادف ہے"+

میلانی فڈروسس: عرق سوداوی

اس عنوان کو ہمارے احباب بہت ہی تعجب اور حیرت سے پڑھیں گے۔ یہ میں اس لئے اندازہ کر رہا ہوں کہ لیلائے سودا کی تلاش میں میری نگاہ نہ معلوم کہاں کہاں بھٹکتی پھرتی ہے، اور کیا کچھ دیکھتی رہتی ہے۔ لیکن جب وادی نجد کی صحرانوردی کرتی ہوئی ایک ایسے محمل پر میری آنکھیں جمتی ہیں، جس سے سوداوی قطرات ٹپکتے جا رہے ہیں، تو یہ وحشت شعار نظر بھی ششدر ہو کر رہ جاتی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ، اور صرف ایک مرتبہ، تو ضرور ایک سندھی طالب علم کو ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ ان کے بدن سے سُرخ پسینہ (عرق دموی)، جاری رہتا تھا جس سے ان کے جسم کی اندرونی پوشاک کا رنگ سُرخ ہو جایا کرتا تھا؛ مگر بہ خدا! میرا بے ادب اور گستاخ وہم کبھی اس امر کو ممکن اور عالم امکان میں موجود نہیں سمجھتا تھا کہ پیشاب و پاخانہ کے علاوہ، پسینہ کی صورت میں بھی یہ روسیاہ اپنا جلوہ دکھایا کرتا ہے۔ مگر اب کیا کرنا ہے: اسے تو وہ مانتے ہیں، جنہیں ہم سودائ

کا منکر تصور کیا کرتے تھے ÷

سوداوی امراض کی ریل پیل ہے کہ گروہ در گروہ خانۂ مخالف کے مختلف گوشوں سے برآمد ہی ہوتے چلے آرہے ہیں؛ ہجوم و ازدہام سے متحیر ہوں: کسے لکھوں، کسے چھوڑوں، اور کسے دوسرے وقت اور دوسری ضرورت کے لئے اُٹھا رکھوں۔

پہلے میرا ارادہ تھا کہ امراض سوداویہ کی فہرست گناتے وقت یرقان سیاہ (یرقان سندھی: بلیک جانڈس) کا بھی تذکرہ کروں گا، لیکن جب اس کا دامن زیادہ پھیلتا نظر آیا، تو اس کو سمیٹنے کے لئے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا، اور اس وقت کے لئے اسے اُٹھا رکھا، جب "کیفیتِ تولید سودا" کا عنوان قائم کیا جائے گا، اور یہ بحث کی جائے گی کہ "سودا" تغیر و استحالہ اور احتراق وغیرہ کے نتیجہ میں، خون سے صفرا سے، اور بلغم سے، غرض ہر رنگ کی خلط سے پیدا ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے اسلاف نے اس کی صراحت کی ہے —— بہرحال، یار زندہ صحبت باقی۔ اس وقت تو کالے پسینہ کا حال سنیئے۔

Melanephidrosis (mel-an-ef-id-ro-sis) [Gr μελας : black + εφίδρωσις excessive sweating]. The discharge of black sweat (Dorland).

"میلانی فڈروسس (عرق سوداوی)؛ یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں؛ (۲) اِفڈروسس جس کے معنے "پسینہ بکثرت بہنے" کے ہیں۔ میلانی فڈروسس سے مراد سیاہ پسینہ کا جاری ہونا ہے"۔ (ڈارلینڈ) ÷

میلانڈروسس: عرق سوداوی

اسی طرح سیاہ پسینہ کے لئے دوسری اصطلاح میلانڈروسس بھی ہے؛ موقعہ کی مناسبت سے لگے ہاتھ اسے بھی درجِ فہرست کر لیجئے، ورنہ پھر کہاں اس غریب کی باری۔

Melanidrosis [Gr. μελας : black + ιδρως : sweat]. Black sweat (Dorland)

"میلانڈروسس (عرق سوداوی: سیاہ پسینہ)؛ یہ لفظ یونانی الاصل ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے؛ (۱) میلاس: جس کے معنے سیاہ (سودا) کے ہیں؛ (۲) اِڈروسِس جس کے معنے پسینہ کے ہیں۔ میلانِڈروسِس کی اصطلاح "عرق سوداوی" (سیاہ پسینہ) کے لئے موضوع ہے"۔ ÷

میلانی ڈیما: اوذیمائے سوداویہ

Melanedema (mel-an-e-de-mah) [Gr. μελας . black + οιδημα : swelling].

Anthracosis; a malignant ulcer. (Dorland)

"میلانی ڈیما (اوذیمائے سوداویہ)؛ یہ یونانی لفظ ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سوداء) + (۲) اِڈیما (اوذیما)"۔

"میلانی ڈیما کا دوسرا نام انتھراکوسِس ہے، جو ایک قسم کا خبیث قرحہ ہے"۔ (اور اس قرحہ کا رنگ چونکہ سیاہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام میلانی ڈیما رکھا گیا ہے، جس میں سوداء کی طرف نسبت پائی جاتی ہے) ÷

اس لفظ میں اِیڈیما وہی ہے، جسے ہم تلفظ کے تغیّر سے اوذیما کہا کرتے ہیں۔ اور طبّی کتب میں مروج ہے ÷

میلے نے مے سس: قے سوداوی

سوداوی قے کے لئے، جس کا رنگ "اسہال سوداوی" (مے لینا) کی طرح سیاہ ہوتا ہے، ڈاکٹری اصطلاح میلے نے مے سِس ہے، جس کا ذکر اس سے پہلے کبھی نہیں آیا ہے؛

Melenemesis [Gr. μελας: black + vomiting]. Black vomit. (Dorland)

میلے نے مے سس (قئے سوداوی): یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سودا) + (۲) انے مے سس (قئے)؛ "میلے نے مے سس" کے معنے "سیاہ قے" کے ہیں (جن کا لفظی ترجمہ "قئے سوداوی" ہے)۔ ✤

میلانیورےسس: بول سوداوی

بول سیاہ، یا بول سوداوی کے لئے، دوسرے امراض و اعراض کی طرح ڈاکٹری اصطلاحات میں ایک کی بجائے دو الفاظ ہیں: (۱) میلانیوریا جس کا ذکر تیسرے مقالہ (مقالہ ماہ جنوری سنہ ۳۹ء) میں ہو چکا ہے۔ (۲) میلانیورےسس، جس کا عنوان اس وقت قائم کیا گیا ہے:

"میلانیورےسس (سیاہ پیشاب: بول سوداوی) "میلانیوریا" کا مترادف ہے۔"

میلانیورین: سوداءِ قارورہ

سوداوی قارورہ سے جو سوداوی مادّہ نکال کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے اُس کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانیورین کہا جاتا ہے، جو ایسے دو کلمات سے مرکب ہے، جس کے معنے "سودا اور پیشاب" ہیں۔

Melanurin A black substance from morbid urine in certain rare cases. (Dorland)

"میلانیورین (سوداءِ بولیہ): ایک سیاہ مادّہ (کالا جوہر)، جو شاذ و نادر ہی امراض کے قارورہ میں پایا جاتا اور اس سے حاصل کیا جاتا ہے۔" (ڈارلینڈ)

میلانونی کیا: ظفرہ سوداویہ: ناخون سوداوی

جب میں ڈاکٹری کتب میں قلب و جگر سے لے کر بال اور ناخون تک میں سوداء کا اعتراف اور اس کے رگ و پے اور ذرہ ذرہ میں خلط سیاہ کا جلوہ پاتا ہوں، تو قدرتاً میرا ذہن تیزی کے ساتھ اس مسلّمہ حقیقت کی طرف بار بار منعطف ہو جایا کرتا ہے کہ

طبّ جدید در اصل طب قدیم کے بحران انتقالی کی صورت ہے،

جو زبان و اصطلاحات کی تاریکیوں، اور اختلافِ بیان کی تاریک اور پیچ در پیچ کوٹھریوں میں جا کر کچھ اس طرح رُوپوش ہو گئی ہے کہ اچھّوں اچھّوں کو اس کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ اس طرح وہ دھوکہ کھا کر واقعات کے خلاف نہ معلوم کیا کچھ زبان سے نکال دیا کرتے ہیں، جس کے بعد اُنہیں پچھتانا اور لجانا پڑتا ہے، اور اپنے قول کی توجیہ و تاویل کے لئے، شرق و غرب تک، اور ہندوستان سے امریکہ و انگلستان تک کوئی سہارا نہیں ملتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس **علمی جنگ** اور **فنّی جہاد** کے بعد کم از کم پچاس سال کے لئے تو معاندین کی گستاخ زبانوں پر مہر لگ گئی۔ اور اب ایک مُدت تک فضا میں یہ آواز نہ گونج سکے گی کہ

"اخلاط کا کوئی وجود نہیں، اور سودا ایک بے حقیقت متخیلہ ہے۔"

اب تو راستہ صاف ہو، ناخن اور بال کی کھال کھینچ کر آپ سودا نکال سکتے، اور منکرین کی نگاہوں کے سامنے رکھ کر، بزور اس کا اعتراف کرا سکتے ہیں؛ سنیئے:

Melanonychia (mel-an-o-nik-e-ah) [Gr. μελας : black + ονυξ : nail]

Blackening of the nail (Dorland)

"میلانونی کیا (ظفرۂ سوداویہ : ناخون سوداوی)؛ یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سودار؛ سیاہ) — (۲) اونکس (ظفرہ؛ ناخون)، + ناخون کا سیاہ ہوجانا (ناخون میں سوداویت کا لاحق ہوجانا"+

میلانوکرواس : سوداوی چہرہ بشرہ

جب کسی مریض کا گورا اور سفید چہرہ بشرہ سیاہ ہوجاتا ہے، تو ہمارے اطبّار اُسے ایک نظر دیکھتے ہی حکم لگا دیتے ہیں کہ اس میں سوداویت لاحق ہوگئی ہے، یا اس کا چہرہ بشرہ سوداوی ہے۔ اسی کو دوسری اصطلاح میں سحنہ سوداویہ کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دل چسپ حقیقت ہے کہ اس کے لئے بھی ڈاکٹری میں اسی قسم کی اصطلاح موجود ہے؛

Melanochroous } [Gr. μελας : black + κρωα : color]. Having a dark complexion (Dorland)
Melanochrous }

"میلان کرواس (یا) میلان کرس [یہ یونانی الفاظ دو کلمات سے مرکب ہیں: (۱) میلاس (سوار، سیاہ)، (۲) کُروا (رنگ)]۔ وہ شخص جس کا چہرہ بشرہ سیاہ ہو، سوداوی سحنہ کا آدمی"

سوداوی بال : کالے بال

علامات تشخیص مزاج میں جس طرح چہرہ بشرہ کا رنگ دیکھا جاتا ہے، اسی طرح بالوں کا رنگ بھی تشخیص مزاج میں امداد کرتا ہے۔ یہ گذشتہ حوالوں میں آچکا ہے کہ جلد اور بالوں کے اندر مادّہ سوداویہ (میلانین) کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص کے بال رنگ کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے، اور یہ بھی مسلم ہے کہ جس قدر مادہ سوداویہ کی مقدار بالوں میں زیادہ ہوگی، اسی قدر ان میں سیاہی غالب ہوگی۔ چنانچہ ایسے سیاہ بال والوں کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانوکومس کہا جاتا ہے؛

Melanochomous [Gr. μελας : black + κομη : hair]. Having black hair. (Dorland)

"میلانوکومس [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس: سیاہ، سودار + (۲) کومی: بال] وہ شخص جس کے بال سیاہ ہوں"۔

میلانوپے تھی : مرض سوداوی

ہمارے یونانی اطبار اگر کسی مرض کو "مرض سوداوی" لقب سے یاد کرتے ہیں، تو اس کی وجہ تو یہ ہے کہ وہ بدن انسان کے اندر ایک سیاہ خلط کے قائل ہیں، جس کو وہ لوگ سوداء کہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ سودا کے قائل نہیں، انہیں کیا حق ہے کہ کسی مرض کو مرض سوداوی کہیں۔

لیجئے مرض سوداوی کی یونانی اصطلاح کی طرح آج ہم آپ کے سامنے ڈاکٹری بھی ان کے لغت سے نکال کر پیش کر دیتے ہیں، جن امراض میں بدن کی جلد اور دوسری ساختیں سیاہ ہوجایا کرتی ہیں، اُنہیں ڈاکٹری میں میلانوپے تھی کہا جاتا ہے، جو مرض سوداوی کا لفظی ترجمہ ہے؛

Melanopathy (mel-an-opath-e) [Gr. μελας : black + παθος illness]. Any disease characterized by abnormal pigmentation of the skin or tissues. (Dorland).

"میلانوپے تھی (مرض سوداوی)؛ یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سودار)، (۲) پے تھوس (مرض)"+

"میلانوپے تھی (مرض سوداوی) وہ مرض جس میں غیر طبعی طور پر جلد یا دوسری ساختیں سیاہ رنگ سے رنگین ہوجاتی ہیں"

میلاناٹک ڈیزیز
مرض سوداوی

۱۰ اسی طرح گا ہے اسی قسم کی سوداوی بیماری کے لئے ڈاکٹری میں دوسری اصلاح میلاناٹک ڈیزیز بھی بولی جاتی ہے۔ " روز اینڈ کارلس کی سرجری " میں ان کے مؤلفین جگر کی رسولیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

The liver is also involved secondarily in "melanotic disease" of the skin or retina. (P. 1178, 10th edition)

" نیز جگر ثانوی طور پر بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کے " مرض سوداوی (میلاناٹک ڈیزیز) میں شریک ہوجاتا ہے (یعنے ثانوی طور پر جگر میں بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کا وہی مرض سوداوی لاحق ہوجاتا ہے) " +

میلانورے جیا : انفجار سودا ، استفراغ سودا

جب سوداوی مواد خون سے چھنٹ کر پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں تو پاخانہ کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے ۔ اس قسم کے سیاہ دستوں کو ڈاکٹری میں میلانورہے جیا (انفجار سوداء) کہا جاتا ہے :

Melanorrhagia (mel-an-o-ra-ge-ah) [Gr. μελας : black + ρηγνυναι: to burst forth]. The free and frequent discharche of faces darkened with blood pigments. (Dorland).

" میلانورہے جیا (استفراغ سوداء) : [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے : (۱) میلاس ، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں ؛ (۲) رہجنی نائی ، جس کے معنے پھوٹ پڑنے (انفجار) کے ہیں] سیاہ پاخانہ کا بکثرت اور بار بار خارج ہونا جس میں سیاہی خون کے مواد ملوّنہ (صباغ) سے حاصل ہوئی ہو "

اسی حالت کو گاہے " میلانوریا " (ادرار سودا) بھی کہا جاتا ہے :

میلانوریا : اِدرار سودا ، استفراغ سودا

Melanorrhea (melanoreah) [Gr. μελας : black + ροια : flow]. Same as "melanorrhagia" (Dorland).

" میلانوریا (اِدرار سوداء) : یہ یونانی لفظ دو کلمات سے ماخوذ ہے : (۱) میلاس جس کے معنے سَوداء کے ہیں ؛ (۲) رہ وئیا جس کے معنے سیلان و اِدرار (بہنے) کے ہیں ۔ "

" یہ میلانورہے جیا کا مترادف ہے "

میلانو پلے کیا : طبقۂ سوداویہ

بعض سوداوی امراض میں مختلف مقامات کی جھلیاں سیاہ ہوجاتی ہیں جس سے کالے رنگ کے دھبے پڑجاتے ہیں ان دھبوں کو ڈاکٹری میں میلانو پلے کیا کہا جاتا ہے جس کا لفظی اور حرفی ترجمہ طبقۂ سوداویہ ہے :

Melanoplakia (mel-an-o-pla-ke-ah)

[Gr. μελας : black + πλαξ: plate]. The formation of pigmented patches on the mucous membrane of the mouth in certain diseases, as stomatitis, jaundice, etc. (Dorland).

میلانو پلے کیا (طبقۂ سوداویہ) : یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) میلاس ، جس کے معنے " سودا " کے ۔ (۲) پلاکس ، جس کے معنے طبقہ کے ہیں ۔ "

" میلانو پلے کیا (طبقۂ سوداویہ) : ان رنگین (قیل) اور سیاہ دھبوں کو کہتے ہیں ، جو منہ کی غشاء مخاطی

کی سطح پر ورم دہن (قلاع: منہ آنا) اور یرقان وغیرہ جیسے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔"

بلیک واٹر فیور: کالے پانی کا بخار

"کالے پانی" کے لفظ سے غالباً آپ کا ذہن "جزیرہ انڈمان" کی طرف منتقل ہو گیا ہوگا، جہاں بڑے مجرموں کو "حبس دوام بعبور دریائے شور" کی سزا کے لئے روانہ کیا جاتا تھا۔ اس غلط فہمی کو آپ جلد ہی دور کر دیں: یہ "بلیک واٹر" کا لفظی ترجمہ ہے۔ یہاں "کالے پانی" سے مراد "سیاہ پیشاب" ہے جو اس بخار کی ایسی ممتاز علامت ہے کہ یہی اس کی وجہ تسمیہ بن گئی۔ امراض سوداوی کے ذیل میں مناسب ہے کہ "کالے پانی کا بخار" بھی ذکر کر دیا جائے: اس بارے میں کالے صاحب کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) ملاحظہ فرمائیے:

Black water Fever is a disease which occurs in Central Africa, the Southern States of America, the West Indies, and some parts of Southern Europe, and in which the urine is dark red or black from blood pigment.

Causes are not certain. Some book upon it is of a malarial nature, others as due to overdosage with quinine for malaria.

"بلیک واٹر فیور (کالے پانی کا بخار) ایک مرض ہے، جو وسط افریقہ، ریاست ہائے جنوبی امریکہ، شرق الہند، اور جنوبی یورپ کے بعض حصوں میں نمودار ہوا کرتا ہے، اور جس میں خون کے رنگین مواد کی وجہ سے قارورہ سیاہی مائل سرخ (احمر قانی) یا قطعاً سیاہ ہوا کرتا ہے۔"

اسباب: اس بخار کے اسباب یقینی طور پر معلوم نہیں ہیں: بعض رائے رکھتے ہیں کہ یہ حقیقتاً موسمی تپ (حمّی اجامیہ: ملیریل فیور) کی قسم سے ہے؛ اور بعض کا خیال ہے کہ اس قسم کا بخار دراصل کونین (برکین) کی زیادتی مقدار کا نتیجہ ہے جو تپ موسمی کے واسطے استعمال کی جاتی ہے۔"

سودا اور امراض سوداویہ کے مجرمین و منکرین کو "کالے پانی" تک پہونچانے کے بعد اب میں اس عنوان کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں امراض سوداویہ کی فہرست ڈاکٹری بیانات و مسلمات کے مطابق یکجائی طور پر اتنی بڑی ہو چکی ہے کہ شاید طب قدیم کی کسی ضخیم کتاب میں بھی، جو سویدائے قلب اور دل کی گہرائیوں سے سودا کو تسلیم کرتی ہے، اس سے وسیع فہرست نہ مل سکے۔

مجھے بڑے اعتماد کے ساتھ اب یہ اندازہ ہے کہ اتنی بڑی فہرست کے دیکھ لینے، اور مختلف مصنفین کے اقوال پڑھ لینے کے بعد کسی مخالف کے دل و دماغ میں اتنی توانائی باقی نہیں رہ سکتی کہ اس کی زبان ان الفاظ کے ادا کرنے کے لئے جنبش کھا سکے کہ

جسم انسان میں سوداء کا کوئی وجود نہیں

اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو میری اس طویل و عریض تحریر کا مقصد پورا ہو چکا، جو تین چار ماہ سے اب تک جاری تھا۔ اب ہمیں علم الاخلاط کی دوسری وادیوں میں چلنا، اور دوسرے سنگلاخ مراحل کو عبور کرنے کے لئے فرصت نکالنا چاہیئے۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ اس مقالہ اسی منزل پر ختم کر کے میں آپ سے رخصت چاہوں۔

ترجمہ کلیاتِ نفیسی (جلد دوم)

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۰۸ صفحے، قیمت عہ/
پتہ: دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

کلیاتِ نفیسی کے ترجمہ کی یہ دوسری جلد ہے۔ پہلی جلد دفتر المسیح سے ۳۴ء میں شائع ہوئی تھی اس چار سال کے دوران میں اگرچہ ہمارے مکرّم فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب اس کام کو پورا نہیں کر سکے، لیکن جامعہ طبیہ کی انتظامی اور درس و تدریس کی ذمہ داریوں کے باوجود جو علمی کام اُنہوں نے انجام کو پہونچائے وہ خود مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ بہرحال اس جلد کے ساتھ ترجمہ کلیات نفیسی کا کام بھی تکمیل کو پہونچ گیا۔ ترجمہ کے سلیس اور بامحاورہ ہونے میں تو کلام کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ فاضل کبیر نے اس باب میں ایک خاص شہرت اور نیک نامی حاصل کر لی ہے۔ بلاشبہ وہ اس زمانہ کے بہترین طبی مترجم ہیں۔ کلیات نفیسی کا یہ ترجمہ محض ترجمہ ہی نہیں ہے، بلکہ قابل مترجم نے چند اور ضروری باتوں کا بھی خیال رکھا ہے جنھوں نے اس کو بعض دوسرے ترجموں سے ممتاز کر دیا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس سے عربی اور اردو دونوں زبانیں جاننے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اصل اور ترجمہ کی یک جائی کو ممکن ہے کہ بعض طبیعتیں پسند نہ کرتی ہوں، لیکن ہماری رائے میں بعض متداول کتابوں کا ترجمہ فی الحال متن کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ دوسری نمایاں خصوصیت اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجم نے کتاب کے مشکل مقامات کو واضح کرنے کے لئے نوٹوں کا اضافہ کیا ہے۔ اور یہ نوٹ بعض بعض جگہ اتنے مفصّل ہیں کہ ان کو کتاب کی شرح کہا جا سکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں دو فہرستیں شامل کی گئی ہیں۔ پہلی فہرست تو اُن مستقل عنوانوں کی ہے جو خود علامہ نفیس نے کتاب میں قائم کئے ہیں۔ دوسری فہرست مترجم نے مرتب کر کے اضافہ کی ہے۔ تاکہ قارئین کتاب ذیلی عنوانوں کو بھی صفحہ وار جلد سے جلد پا سکیں۔ متن والے ترجموں میں اکثر کتابت کا یہ نقص دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ چوتھی سطر کا ترجمہ کبھی کبھی مقابل کی ساتویں، آٹھویں سطر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح صفحوں کے فرق پر بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ دفتر المسیح نے اس ترجمہ کی کتابت میں اس نقص کو بھی رفع کر دیا ہے۔ ترجمہ اکثر جگہ سطر بہ سطر ہے، اگر کہیں ترجمہ کی عبارت بڑھ گئی ہے تو اصل کی مقابل جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے، تاکہ پڑھنے والوں کو وقت نہ ہو، صفحہ کا فرق تو غالباً اس کتاب میں کسی جگہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ ترجمہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اُمید ہے کہ نہ صرف طبی درس گاہیں اس سے فائدہ اُٹھائیں گی۔ بلکہ عام شائقین طب کی ضرورت کو بھی یہ کتاب پورا کرے گی۔ کتابت صاف، کاغذ عمدہ سفید، طباعت روشن اور قیمت مناسب ہے۔

ترجمہ علاج الامراض

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۲۳۲، قیمت تین روپے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، کچا باغ، دہلی

اشرف الحکما حکیم شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور کتاب علاج الامراض کا یہ سلیس اور ملخص اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کے مترجم جناب حکیم مولوی فضل الرحمٰن خاں صاحب نے بہت کوشش اور کاوش سے کام لیا ہے۔ اور اس ترجمہ میں صرف ان ہی نسخوں کو منتخب کر کے درج کیا ہے جو شریف خانی اطبا کے مسلسل تجربوں سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ لائق مترجم کی اس جدت نے اس ملخص ترجمہ کو اطبا اور طلبا کے لئے زیادہ مفید بنا دیا ہے، شروع میں ۱۶ صفحوں کی ایک مفصّل فہرست شامل ہے۔ جو پڑھنے والوں کو امراض اور متعلقہ مرکبات کو دیکھنے میں سہولت بہم پہنچاتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ علاج الامراض کا یہ ترجمہ مقبول ہوگا اور اطبا اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ کتابت، کاغذ اور طباعت موزوں ہے۔

اجمل القانون

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۲۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ حکیم محمد حنیف صاحب ہاشمی، یونانی شفاخانہ، نئی دہلی۔

جناب حکیم مولوی محمد حنیف صاحب ہاشمی نے محمد بن محمود کے مشہور رسالہ قانونچہ کو نیا لباس پہنا کر طب قدیم کی اچھی خدمت انجام دی ہے

'قانونچہ' کے کئی اُردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں لیکن حکیم صاحب موصوف نے موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اس میں حذف و اضافہ کیا ہے۔ قدیم و جدید معلومات کے اختلاف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ بعض بعض مقامات پر مسائل کی تطبیق کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات میں طبی ناموں کے ساتھ ڈاکٹری ناموں کے اضافہ کا بھی التزام کیا گیا ہے عکسی اور دستی تصویریں جو اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ طلباء کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ غرض حکیم صاحب نے مبتدیوں کے لئے 'اجمل القانون' کو مفید بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب جس مقصد کے لئے لکھی گئی ہے، وہ پورا ہوگا۔ کتابت کی بعض غلطیوں کو چھوڑ کر بحیثیت مجموعی یہ کتاب کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔

تحائف الاطبّاء

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۲۹۶ صفحے، قیمت دو روپے۔

پتہ: منیجر صاحب رسالہ حکیم حاذق، گجرات (پنجاب)

رسالہ حکیم حاذق، مفید طبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا سالنامہ 'تحائف الاطباء' کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں اطبّاء کے مجربات حاصل کر کے جمع کئے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب حکیم محمد عبد الرحیم جمیلؔ نے اس کام میں خاصی تن دہی اور محنت سے کام لیا ہے رسالہ کی ترتیب میں اگرچہ کچھ خامیاں نظر آتی ہیں لیکن بہ حیثیت مجموعی اس کی ترتیب کا معیار عام طبی رسالوں سے بلند ہے۔ 'تحائف الاطباء' میں چار سو سے کچھ زیادہ مجربات کا ذخیرہ ہے۔ اور طبیبوں کی تعداد، جنہوں نے یہ مجرّبات شائع کرائے ہیں، چالیس پچاس سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔ رسالہ کے آخر میں ایک مفصل فہرست لگا دی گئی ہے جس میں امراض وار مجربات کے نام، ان کے نمبر اور صفحوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بہرحال تحائف الاطباء مجربات کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ مجربات کی تلاش میں رہنے والے اس سے یقیناً بہت دلچسپی لیں گے۔ اس مخصوص نمبر کی قیمت دو روپے ہے شائقین مندرجہ بالا پتہ سے منگوائیں۔

تحفۂ لقمان

سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت ۱۶۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: منیجر صاحب رسالہ 'لقمان'، نظام آباد، ضلع گوجرانوالا (پنجاب)

رسالہ 'لقمان'، بھی ایک طبی خادم ہے۔ اس کا سالنامہ 'تحفۂ لقمان'، کے نام سے نکالا گیا ہے، یہ سالنامہ کسی خاص موضوع کے لئے مخصوص نہیں ہے، بلکہ مدیر رسالہ جناب حکیم عبد الرحیم صاحب جلیلؔ نے اپنے ناظرین کی تواضع بعض مفید اور دلچسپ طبی مضمونوں سے کی ہے، اور مجربات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ بھی نذر کیا ہے کیمیا سے دلچسپی رکھنے والوں کی خاطر بھی کی گئی ہے۔ طبی حکایات جو اس سالنامہ میں درج کی گئی ہیں وہ یقیناً عام اطبّاء کے لئے کارآمد ہیں۔ علاج الانسان باجزء الحیوان، نباتاتی جواہر، حمّیٰ فصلی، وغیرہ مضامین مطالعہ کے لائق ہیں۔ مجموعی حیثیت سے یہ سالنامہ پسندیدہ اور مفید ہے، امید ہے کہ شائقین اس کی قدر کریں گے۔ سالنامہ کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے لیکن رسالہ لقمان کے خریداروں کو خریداری کی قیمت میں ہی دیا جاتا ہے۔

خوش وقت (ہفتہ وار)

سائز ۲۶×۲۰/۴، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت سالانہ صرف دو روپے۔

پتہ: منیجر صاحب اخبار 'خوش وقت'، شاہدرہ، دہلی۔

اخبار 'خوش وقت'، کی پانچ اشاعتیں ہماری نظر سے گذر چکی ہیں۔ جو توقعات اس اخبار سے ہم نے وابستہ کی تھیں وہ برابر پوری ہو رہی ہیں۔ جناب مولوی احسان الحق صاحب نے یہ اخبار جاری کر کے اُردو صحافت کی ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ 'خوش وقت' اُردو کا غالباً واحد معمّائی اخبار ہے جس میں وسیع نقطۂ نظر سے بہ ظاہر معمولی تفریح کو حقیقتاً مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ معمّوں کے اندراج میں مختلف استعدادوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے مخصوص معمّے اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے اُن کی ذہنی استعدادوں میں نمایاں ترقی ہو سکتی ہے معمّوں کے علاوہ 'خوش وقت' ادبی اور سیاسی مضامین بھی پیش کرتا ہے۔ سیاسی نوٹ سنجیدہ اور ادبی مضمونوں کا معیار خاصا بلند ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اِس اخبار کی پبلک کی طرف سے قدر کی جائے گی۔ اور مولوی احسان الحق صاحب اپنی قابلیت کو 'خوش وقت'، کے ترقی دینے میں صرف کر سکیں گے۔ اخبار کا سائز مناسب اور کتابت و طباعت بہتر ہے۔ نمونہ کا پرچہ ہمدرد صحت کے حوالہ سے مفت منگایا جا سکتا ہے +

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یو۔پی

طبّ یونانی کے ہمدردوں کے لئے عموماً اور جامعہ طبیہ دہلی کے معاونین، سرپرستوں اور شاگردوں کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت طمانیت بخش ثابت ہوگی کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ نے جامعہ طبیہ دہلی کے اعلیٰ انتظامات، بہترین طریق تعلیم اور ہندوستان بھر کے چیدہ اور ماہرین اساتذہ کی اس طبی درس گاہ میں خدمات کا لحاظ کرکے اس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلیا ہے، جس کی وجہ سے جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو حقوق رجسٹری حاصل ہونے کے ساتھ وہ حقوق قانونی حاصل ہوں گے جو ایک رجسٹرڈ پریکٹشنر طبیب کو حاصل ہونے چاہئیں۔ ہم بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ کی اس علم دوستی، احساس فرض اور وقت شناسی کے دل سے مدّاح اور شکر گذار ہیں۔

پچھلے سال بورڈ آف انڈین میڈیسن صوبہ متحدہ کے معزّز و باثر رکن جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحسیب صاحب دریابادی نے جامعہ طبیہ کو خود بغور ملاحظہ فرماکر جو گراں قدر خیالات ظاہر فرمائے تھے اسکے پیش نظر حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کا نتیجہ جامعہ طبیہ کے لئے "حق بہ حق دار رسید" کا مصداق ہے۔

حکیم محمد مظہر الدین اجملی پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی

”جامعہ طبیہ دہلی کے متعلق اس خبر کو ہم نے مسرت کے ساتھ سنا۔ حکومت یو۔پی نے یہ اقدام کرکے طبّ قدیم کے ساتھ اپنی دل چسپی کا ثبوت دیا ہے جامعہ کے لائق اور فاضل کارکنان اس باب میں مبارک باد کے مستحق ہیں“

ہمدرد صحت

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ، میرٹھ

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ کا سالانہ اجلاس ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو فخر قوم مسٹر آصف علی صاحب بار ایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ اے رئیس اعظم دہلی کی صدارت میں منعقد ہوا انجمن کے اعلانوں کے مطابق کل صبح ہی سے میرٹھ کے بازاروں میں غیر معمولی چہل پہل نظر آتی تھی کیونکہ صوبہ کے مختلف مقامات سے وید اور اطبا صاحبان کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ اور صاحب زادہ خان بہادر حاجی شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب رئیس اعظم صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے مطبوعہ خطبۂ استقبالیہ سے افتتاح فرمایا۔ تحریک صدارت کے بعد چند موثر اور کامیاب نظمیں پڑھی گئیں خطبۂ صدارت وقتی مبسوط اور نہایت جامع تھا۔ پھر رئیس الاطبا جناب حکیم فرید احمد صاحب عبّاسی، حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی اور دیگر معزز مقررین نے اپنے اپنے خیالات سے صوبہ کے مختلف شہروں کے اطبا، وید اور دیگر سربرآوردہ شرکا کو مستفیض فرمایا۔ تقریباً ۲۵ تجاویز منظور کی گئیں جن میں حکومت کو وفد بھیجنے، میموریل بھیجنے، بورڈ کی ہیئت ترکیبی کو درست کرنے اور حکومت یو۔پی سے دیسی طبوں کو کامیاب بنانے والی تجاویز نہایت ضروری اور اہم تجاویز تھیں۔ پھر فوٹو لینے کے بعد جناب صدر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی مجموعی حیثیت سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

قابل مبارک باد ہیں خاں صاحب جناب حکیم محمود الحق صاحب، جناب پنڈت رام سہائے جی شرما وید شاستری۔ جناب حکیم مولوی محمد مظہر الدین صاحب سکرٹیری انجمن، پنڈت پریم نرائن صاحب جین ویدراج اور دیگر سرگرم منتظمین جن کی سعی و حسن انتظام سے اہل میرٹھ کو یہ زرّین موقع ہاتھ آیا۔

سکرٹیری شعبۂ نشر و اشاعت، آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی میرٹھ

صوبہ جات متحدہ میں جمعیۃ طلبۂ قدیم دہلی طبیہ کالج کا قیام

۸۔ فروری سنہ ۱۹۳۹ء کو شہر لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد امین صاحب (فاضل الطب والجراحت) کے مکان پر زیر صدارت حکیم سید وجیہہ الحسنین صاحب (فاضل الطب والجراحت) طبیہ کالج دہلی کے اولڈ بوائز کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ان کی ایک انجمن قائم کی گئی جس کا نام ”جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی“ (صوبۂ متحدہ) رکھا گیا۔ انجمن کے حسب ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے۔

(۱) حکیم محمد امین صاحب صدر۔ (۲) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔ (۳) حکیم فضل احمد صاحب بدایونی۔ نائب صدر۔ (۴) حکیم عبد القوی صاحب دریابادی۔ سکرٹیری۔ (۵) حکیم ہیرا لال صاحب جون پوری (۶) حکیم قسیم الدین صاحب، (ضلع مظفر نگر) جوائنٹ سکرٹیری۔

انجمن کے اغراض و مقاصد فی الحال حسب ذیل رکھے گئے ہیں۔ (۱) صوبہ متحدہ میں طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ اطبا میں اتحاد عمل پیدا کرنا (۲) بقاء و ترقی طب یونانی کے لئے صوبہ کی سرگرم کار و مستند، انجمن طبیہ کے ساتھ اشتراک عمل کرنا (۳) یو۔پی کے ان حکیموں کے حقوق کی حفاظت کرنا جنہوں نے طبیہ کالج دہلی سے سند حاصل کی ہے۔ انجمن کے دستور العمل کی تیاری کے لئے حسب ذیل تین صاحبان کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ (۱) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب (۲) حکیم محمد امین صاحب (۳) حکیم عبد القوی صاحب دریابادی۔ یہ کمیٹی دستور العمل تیار کرکے، انجمن کے دوسرے جلسہ میں بغرض بحث و منظوری پیش کرے گی۔ اس کے بعد جلسہ میں ذیل کی دو اہم تجاویز بالاتفاق رائے پاس کی گئیں

(۱) جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی (صوبۂ متحدہ) کا یہ جلسہ حکومت یو۔پی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس انجمن کے دو نمائندے بورڈ آف انڈین میڈیسن میں (جو نئے میڈیسن بل کے ماتحت از سرِ نو قائم ہوگا) لئے جائیں، اس لئے طبیہ کالج دہلی ہندوستان بھر میں قدیم ترین مرکزی طبی درس گاہ ہے اور دیسی طب کے دونوں شعبوں (ویدک اور یونانی) کی علمی و عملی تعلیم کے سلسلہ میں نمایاں مرکزی حیثیت اسے حاصل ہے اور اس کے سند یافتہ حضرات اس صوبہ میں بہ تعداد کثیر مطب کر رہے ہیں۔ (۲) اس جمعیت کے قیام اور اغراض و مقاصد کی اطلاع، مختلف اخبارات و طبی رسائل میں اس غرض سے شائع کی جائے کہ جہاں کہیں اس صوبہ میں طبیہ کالج دہلی یا مدرسہ طبیہ دہلی کے سند یافتہ اطبا موجود ہوں وہ جلد از جلد انجمن کی ممبری قبول فرمائیں، اور اپنے پتہ سے سکرٹیری انجمن (حکیم عبد القوی۔ خاتون منزل گولہ گنج۔ شہر لکھنؤ) کو اطلاع دیں۔

عبد القوی دریابادی (فاضل الطب والجراحت)

بابُ الصّحت

تیمارداری

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

مرض کو رفع کرنے اور صحت حاصل کرنے کے لئے ہمیں تین امور کی ضرورت ہوتی ہے۔

اول۔ صحیح تیمارداری۔ دویم طبیب یا معالج کا مشورہ۔ سویم۔ صحیح دوا۔

اگر ان تینوں میں سے کوئی جزو بھی ناقص ہو تو مریض جلد صحت یاب نہیں ہو سکتا۔

چونکہ حکیم یا ڈاکٹر مریض کے پاس چند منٹ کے لئے آتا، اور پھر ہدایات دینے اور نسخہ تجویز کرنے کے بعد چلا جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مریض زیادہ مُدت کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہتا ہے جو اس کی تیمارداری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے تیمارداری کے ضروری اُصولوں کو جاننا ہر گھربار والے شخص کا فرض ہے۔

اگر تیماردار ہوشیار اور باخبر ہو تو وہ بیمار کو امراض کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات مناسب تیمارداری سے ہی مریض صحت یاب بھی ہو جاتا ہے لیکن اگر ان اصولوں سے غفلت کی جائے تو صرف دوا سے مریض کا صحت یاب ہونا آسان کام نہیں۔

دوا قوتِ بدن کی مدد کرتی ہے اور تیمارداری کا اصلی مقصد مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ تیماردار کو تن درست لوگوں سے علیحدہ رکھنا، اس کے بدن، لباس اور بستر کو پاک و صاف رکھنا، تازہ ہوا، سورج کی روشنی، پاکیزہ پانی، نیند اور آرام و سکون وغیرہ نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچانا تیمارداری میں شامل ہے۔

تیماردار سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ خود حکیم یا ڈاکٹر بن جائے۔ بلکہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ طبیب یا ڈاکٹر کے آنے تک علاج و معالجہ کی فوری ضروریات کو پُورا کرے۔ اور بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت میں رکھے۔ تیماردار ایسا ہونا چاہیئے جو ہوشیار اور تیز عقل ہو۔ جو کچھ سامان گھر میں موجود ہو اس سے بہتر سے بہتر کام لے سکے۔ مرض کو بڑھنے سے روکے، اور مریض کو مرض کی اُلجھنوں سے بچائے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھے، پُھرتیلا، مستقل مزاج اور ہنس مُکھ ہو۔ تیماردار کو اپنے فرائض سے باخبر اور آگاہ ہونا لازم ہے اور چاہیئے کہ وہ مریض کو ہمیشہ تسلی و تشفی دیتا رہے اور اپنے جسم، لباس اور ہاتھوں کو پاک و صاف رکھے۔ اور مریض کی کیفیت میں جو تغیّر رُونما ہو یا جو نئی بات دیکھے اُسے نوٹ کر لے۔ لیکن اپنے نوٹ میں کسی بات کو بڑھا چڑھا کر نہ لکھّے۔

تیماردار کو مریض کی کیفیات پر گہری نظر رکھنی چاہیئے۔ مثلاً چاہیئے کہ وہ:-

مریض کے بخار کا درجہ اور نبض کی رفتار فی منٹ معلوم کرے۔ اور مندرجہ ذیل امور پر نگاہ رکھے۔

۱۔ لرزہ یا کپکپی
۲۔ نیند کی کیفیت
۳۔ درد کی کیفیت
۴۔ مریض کی وضع
۵۔ جلد کی حالت و رنگت
۶۔ زبان کی کیفیت
۷۔ بھوک اور پیاس کی حالت
۸۔ سانس کی کیفیت
۹۔ کھانسی اور بلغم کی کیفیت
۱۰۔ پیشاب اور پاخانہ کی حالت
۱۱۔ پیشاب کی مقدار
۱۲۔ قلب کی حالت (بے چینی و گھبراہٹ)
۱۳۔ دواؤں کے اثرات
۱۴۔ متلی و قے
۱۵۔ نقاہت و کمزوری وغیرہ وغیرہ

حرارت بدن اور رفتار نبض متعدی امراض اور بخاروں میں مریض کی حرارت اور رفتار نبض کو معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حرارت بدن بذریعہ تھرمامیٹر معلوم کرنی چاہیئے اور نبض کی رفتار گھڑی ہاتھ میں لے کر دیکھنی چاہیئے۔ گویا یہ معلوم کریں کہ ایک منٹ میں نبض کتنی دفعہ حرکت کرتی ہے۔

تن درستی کی حالت میں بدن کی حرارت ۹۸،۴ درجہ اور ضربات نبض ۷،۵ فی منٹ ہوا کرتی ہیں۔

لرزہ یا کپکپی لرزہ یا کپکپی ایک نہایت معنی خیز علامت ہے۔ لرزہ عموماً بخار کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی آپریشن (جرّاحی عمل) کے بعد مریض کو سردی لگنے لگے تو مقام اپریشن میں پیپ پڑنے کی دلیل ہے۔

نیند نیند کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ مریض حسب معمول آرام سے سوتا ہے یا جاگتا رہتا ہے یا نیند سے چونک کر اُٹھتا ہے یا کروٹیں بدلتا رہتا ہے

خواب میں بڑبڑاتا ہے یا کسی خاص وضع سے لیٹا رہتا ہے۔

نوٹ۔ پیٹ، انتڑیوں اور پھیپھڑوں کے مریض ایک پہلو پر لیٹا کرتے ہیں۔

(۲) سل کے بیماروں کے پھیپھڑوں میں جب غار پڑ جاتے ہیں تو وہ عموماً اسی پہلو پر لیٹتے ہیں جس طرف غار ہوتے ہیں۔

(۳) جب سانس میں تنگی ہو تو مریض بہت ہی کم بستر پر لیٹتا ہے۔ بلکہ عموماً وہ بیٹھا رہتا ہے۔

(۴) جب مریض کے معدہ یا انتڑیوں میں تکلیف موجود ہو تو وہ اپنی ٹانگوں کو سکیڑ کر رکھتا ہے۔

(۵) قولنج اور درد حیض کی صورت میں مریض کو سخت بے چینی ہوتی ہے اور وہ بار بار پہلو بدلتا رہتا ہے۔

(۶) گٹھیا اور نقرس کے مریض بے حس و حرکت بستر پر پڑے رہتے ہیں۔

دَرد اگر مریض کو درد کی تکلیف رہی ہو تو تیماردار درد کی جگہ اور اس کی کیفیت کو نوٹ کرے اور یہ بھی دیکھے کہ درد کتنی دیر تک رہا ہے۔ اور کیوں کر رفع ہوا ہے۔ درد کی تکلیف ایک دم ختم ہوئی یا آہستہ آہستہ۔ پرانی بیماریوں کبھی درد کی تکلیف محض وہم کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہے۔ بہر حال ان کیفیتوں کو معالج کے علم میں لانا ضروری ہے۔

نوٹ۔ درد و تکلیف کی صورت میں مریض کے چہرے پر شکن اور پیشانی پر اضطراب کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

(۲) شدید دردوں میں مریض کے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

جلد کی حالت تیماردار کو مریض کی جلد کی کیفیت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ خشک ہے یا تر۔ پسینہ آتا ہے یا نہیں۔ جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے اور پھنسیاں موجود ہیں یا نہیں۔ جلد کھردری ہے یا ملائم۔ اگر جلد پر کوئی داغ یا ورم ہو تو اُسے بھی نوٹ کرے۔ جلد کی رنگت کو بھی ملحوظ رکھے۔ اور اگر اس میں کوئی غیر طبعی تبدیلی ظاہر ہو تو اُسے بھی نوٹ کرے۔

نوٹ۔ حمّٰی محرقہ بطنی (ٹائی فائیڈ فیور) میں ۱۰، ۱۱ روز کے بعد مریض کے سینہ پر باریک دانے ظاہر ہوا کرتے ہیں جنہیں میبارکی کہتے ہیں۔

(۲) طاعون کے مرض میں چڈھے، بغل، یا بُنِ گوش کا مقام متورم ہو جاتا ہے۔

(۳) سوزاک میں کنج ران کے اندر بدھیں نکل آتی ہیں۔

(۴) چہرے کا رنگ خون کی کمی کی وجہ سے پھیکا، یرقان کی وجہ سے زرد، سرطان اور ہیضہ کی وجہ سے نیلا، اور آتشک کی وجہ سے مٹیالا ہوتا ہے۔

(۵) سلّ کے مریض کے رخساروں پر ایک خاص قسم کی سُرخی پائی جاتی ہے جسے حمرت دق کہتے ہیں۔

(۶) گردہ کی بیماریوں میں آنکھوں کے پپوٹے اور جگر کے بیماروں میں پاؤں پر ورم ہوتا ہے۔

زبان حالتِ مرض میں زبان کی حالت بھی مختلف ہوتی ہے اسے بھی نوٹ کرنا چاہیئے۔ مثلاً دستوں کے مرض میں زبان سُرخ، بخاروں میں میلی سکتہ میں زبان ورمائی ہوئی، لقوہ اور فالج میں زبان ٹیڑھی اور حمّٰی محرقہ (ٹائی فائیڈ فیور) نمونیا، سل، دق اور شراب خوری کی حالت میں زبان میں کپ کپی (لرزش) پائی جاتی ہے۔

بھوک و پیاس شدید مرضوں میں مریض کی بھوک کم ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لئے تیماردار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ کھانا کھانے کے بعد مریض کے معدہ کی کیا حالت رہی۔ مریض غذا رغبت سے کھاتا ہے یا اصرار سے۔ مریض کسی خاص چیز کی خواہش کرتا ہے یا نہیں۔

تنفس پھیپھڑہ اور قلب کے مرضوں میں مریض کا سانس تیز ہوا کرتا ہے۔ اس لئے دن میں کئی بار بلا اطلاع مریض کے سانس کی آمد و رفت کو شمار کرنا چاہیئے کہ وہ ایک منٹ میں کتنی دفعہ سانس لیتا ہے۔ یہ کیفیت مریض کے سینہ یا پیٹ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔

نوٹ۔ جوان اور تن درست آدمی ایک منٹ میں ۱۸ دفعہ سانس لیتا ہے۔

کھانسی و بلغم اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو تو معلوم کریں کہ کھانسی خشک ہے، یا اس کے ساتھ بلغم بھی نکلتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ سینہ میں درد ہوتا ہے یا نہیں۔ کھانسی کی کیفیت تشنجی ہے یا غیر تشنجی۔

نوٹ ۔ جن مریضوں کو کھانسی آتی ہو، ان کا بلغم اور تھوک ہمیشہ اُگال دان میں لینا چاہیئے۔ جس میں کسی قدر کاربالک ایسڈ یا فینائل ڈالا گیا ہو۔

بول و براز

جب مریض رفع حاجت سے فارغ ہو تو تیماردار کو اس کا پاخانہ بھی دیکھ لینا چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ اجابت فراغت سے ہوئی ہے یا قبض سے۔ پاخانہ پتلا ہوا ہے یا سخت۔ اس میں آنوں یا خون وغیرہ تو موجود نہیں، وغیرہ۔

اگر پاخانہ معالج کے ملاحظہ کے لئے رکھنا ہو تو اُسے صاف پلیٹ میں لے کر ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح تیماردار کو مریض کے پیشاب پر بھی نظر رکھنی چاہیئے کہ اُس کی رنگت کیا ہے۔ پیشاب کُھل کر آتا ہے یا رُک کر۔ بار بار آتا ہے یا دیر سے۔ جلن سے آتا ہے یا بغیر جلن و سوزش کے۔ اگر مریض کا پیشاب رُکا ہوا ہو تو اس کی خبر فی الفور معالج کو دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا تدارک جلد ضروری ہے۔

نوٹ ۔ (۱) ہسٹیریا میں پیشاب بار بار آتا ہے

(۲) ذیابیطس کے مریض کے پیشاب کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) دیوانگی، رعشہ، فالج، ضربہ و سقطہ، تکان اور پسینہ کی زیادتی سے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

دوائی اثرات

دواؤں کے اثرات کو بھی دیکھنا تیماردار کا کام ہے۔ دوائیں مختلف تاثیریں رکھتی ہیں بعض دوائیں قابض ہوتی ہیں بعض ملیّن، بعض مدر (پیشاب لانے والی) اور بعض معرّق (پسینہ لانے والی) بعض محرّک ہوتی ہیں اور بعض مُسکّن وغیرہ۔

چنانچہ مریض کو جو دوا دی جائے، اس کا اثر ویسا ہی ظاہر ہونا چاہیئے۔ ورنہ اُس کی خبر معالج کو دینی ضروری ہے۔

تیماردار کے فرائض

تیماردار کو چاہیئے کہ مریض کو تن درست لوگوں سے علیحدہ، گھر کے کسی ایسے کمرے میں رکھے جو فراخ خشک اور پاک و صاف ہو۔ یہ کمرہ ایسا ہو جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا بخوبی گذر ہو۔ تنگ و تاریک، میلے اور سیلے کمرہ میں مریض کو رکھنا جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا گذر نہ ہو، نہایت مضر ہے۔

مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے جو موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد بنایا جا سکے۔ سردی کے موسم میں کمرہ کے اندر انگیٹھی جلائی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ احتیاط رہے کہ کمرے میں دھواں نہ ہو اور کوئلوں کی گیس جمع نہ ہونے پائے۔ اس لئے کمرہ کی ایسی کھڑکیاں کُھلی رکھنی چاہئیں جن سے ہوا سیدھی مریض کے پاس نہ پہونچے گرمی کے موسم میں کمرہ کے دروازوں میں ٹٹیاں لگوانا بہتر ہے۔

مریض کے کمرہ میں فالتو اسباب اور فرش وغیرہ نہ ہونا چاہیئے اور بیمار کی چارپائی کمرے میں اس طرح بچھائیں کہ وہ ہوا کے سرد جھونکوں سے محفوظ رہے، اور تیماردار اور معالج حسب ضرورت چارپائی کے ہر طرف بآسانی پھر سکے۔

مریض کا بستر صاف و ستھرا ہونا چاہیئے، اور اُسے ہر دوسرے روز تیز دھوپ میں رکھ کر خشک کر لینا چاہیئے۔ مریض کے کمرہ میں ایک چھوٹی سی الماری بھی ہونی چاہیئے جس میں دوا، پھل اور مریض کی غذا وغیرہ رکھی رہے۔ اس کے علاوہ مریض کے تھوکنے کے لئے اُگال دان، پیشاب کے لئے پیشاب کا مخصوص برتن۔ پاخانہ کے لئے بیڈ پین، جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر، سر پر برف لگانے کے لئے ربڑ کی تھیلی، اور سینک کرنے کے لئے ربڑ کی بوتلیں وغیرہ موجود ہونی چاہئیں۔

تیماردار کو مریض کا لباس بھی جلد تبدیل کر دینا چاہیئے کیوں کہ مرض کی حالت میں بدن کے مسامات سے کثیف مادّے زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ اور لباس جلد میلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کا بدن بھی پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ ہندوستان میں مریض ہوا اور پانی سے بہت پرہیز کرتے ہیں اور اس قدر میلے کچیلے رہتے ہیں کہ اُن سے گھن آتی ہے۔ نہ ہاتھ منہ دھوتے ہیں، نہ کنگھی کرتے ہیں، نہ دانت صاف رکھتے ہیں۔ لیکن یہ نہایت بُری بات ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ ہر صبح و شام مریض کا ہاتھ منہ دُھلائے۔ کلی کرائے، برش سے دانت صاف کرائے۔ بالوں میں کنگھی کرے۔ غرضیکہ جس قدر صفائی ممکن ہو اس سے غفلت نہ کرے، اگر معالج اجازت دے تو مریض کا بدن گیلے تولیہ سے پونچھ دیا کرے۔

تیماردار کو چاہیئے کہ وہ مریض کے کمرہ میں شور و غل یا کانا پھوسی نہ ہونے دے۔ اس سے مریض پریشان ہوتا ہے۔ اور نہ مریض کے سامنے معالج کے علاج پر نکتہ چینی کرے۔ کیونکہ اس سے مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ استقلال سے علاج نہیں کرا سکتا۔

مریض کے ہاتھ پاؤں کو آہستہ آہستہ ہاتھ سے دبانا اور اسے لطیفوں سے ہنسانا ورزش کا کام دیتا ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ اپنا بدن، لباس اور منہ

ہاتھ پاک وصاف رکھے اور جتنی دفعہ وہ مریض کو ہاتھ لگائے، اپنے ہاتھوں کو دھو ڈالا کرے۔ علاوہ ازیں مریض کے کمرہ میں کبھی کچھ نہ کھائے، وغیرہ

مریض کے متعلق ہدایات

بیماری کی حالت میں چوں کہ بدن کی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مریض سو رہا ہو تو اُسے غذا یا دوا کے لئے ہرگز نہ جگانا چاہیئے۔

غذا

مریض کو مناسب غذا دینا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایک تو مرض کی حالت میں جسم ویسے ہی زیادہ تحلیل ہو کر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اسے مناسب غذا بھی میسر نہ آئے تو کمزوری زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مریض کو غذا وقت مقررہ پر دینی چاہیئے۔ اور ایسی غذا تجویز کرنی چاہیئے جو مریض کے مناسب حال ہو اور وہ اُسے رغبت سے کھائے۔ بعض مریضوں کے لئے غذا کا تعین ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً چیچک، حمی محرقہ، سرسام وغیرہ میں غذا معالج کی ہدایت کے مطابق دینی چاہیئے۔

ہندوستان میں ایک عجیب و غریب کلیہ قائم ہے کہ لوگ ہر مریض کے لئے مونگ کی دال یا کھچڑی بتاتے ہیں۔ یہ نہایت غلط طریقہ ہے۔ کیونکہ ضعف و نقاہت کی حالت میں اگر اس غذا پر بس کیا جائے تو مریض کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے معالج کی اجازت سے مریض کو پھلوں کا پانی، دودھ، ساگو دانہ، اراروٹ، دلیہ، فیرنی، شوربا، چپاتی، توس اور رسک وغیرہ دے سکتے ہیں۔

بعض امراض غذا میں بد پرہیزی سے عود کر آتے ہیں۔ اس لئے مریض کی غذا ہلکی اور جلد ہضم ہو جانے والی ہونی چاہیئے، انتڑیوں اور معدہ کے امراض میں غذا پر خاص توجہ ضروری ہے۔

مریض کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا دینے سے بھوک کم ہو جاتی ہے اور طبیعت اُکتا جاتی ہے۔ اس لئے غذا میں مناسب تبدیلی ضروری ہے۔ اور بلا ضرورت غذا پر پرہیز کی پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں۔ کیونکہ اس سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

نوٹ ۔ اگر مریض کا منہ خشک رہتا ہو تو اُسے سیال غذا مثلاً دودھ، آش جو، گلوکوس یا پھلوں کا رس دیں۔ اگر منہ خشک نہ ہو تو چاول، کھچڑی، اراروٹ اور چپاتی دینے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ غرض جب تک کوئی امر مانع نہ ہو غذا میں ہمیشہ مریض خواہش اور رغبت کو ترجیح دیں۔

حرکت وسکون

جو مریض زیادہ کمزور ہوں اور تھوڑی حرکت سے بھی تکلیف محسوس کریں۔ انہیں اُٹھانے اور بٹھانے میں بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ خاص کر پھیپھڑوں اور دل کے مریضوں کو دفعتاً اٹھا کر بٹھانے اور لٹانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس سے کبھی دل کی حرکت بند ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

ایسے مریضوں کی خود حرکت نہ کر سکتے ہوں کروٹ بدلتے رہنا چاہیئے اور جہاں جہاں ہڈیوں کے ابھار موجود ہوں مثلاً کولھے، کندھے اور ریڑھ کی ہڈی کے نیچے نرم روئی کے تکیئے رکھیں تاکہ مریض زخم بستری سے محفوظ رہے۔

دوا پلانا

مریض کو جو دوا پلائی ہو اُسے ہمیشہ وقت مقررہ اور ٹھیک مقدار میں دینی چاہیئے۔ اگر مریض کو ایک وقت دوا نہ دی گئی ہو تو دوسرے وقت ۲ خوراک دوا ایک ہی دفعہ ہرگز نہ دیں۔ دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ داخلی استعمال یا پینے کی دوا۔ ۲۔ خارجی استعمال یا مالش وغیرہ کی دوا۔

ان دونوں قسم کی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہر دفعہ استعمال سے پہلے دوا کے لیبل کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کبھی بھی مریض کو اندھیرے میں دوا نہ دینی چاہیئے، اور مالش کی دواؤں کو استعمال کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو خوب دھو ڈالنا چاہیئے۔

فضلات مریض

اگر مریض کے ناک منہ، آنکھ، یا کان سے کوئی رطوبت بہتی ہو تو اُسے رومال، روئی یا کاغذ سے صاف کر کے فوراً جلا دینا چاہیئے اور رطوبت کی کیفیت کو نوٹ کرنا چاہیئے۔

تیمارداری کا مضمون بہت وسیع ہے۔ چنانچہ متعدی اور لگنے والے امراض کی تیمارداری، ناگہانی حادثات میں تیمارداری، زچہ و بچہ کی تیمارداری، لڑائی اور جنگوں میں زخمی سپاہیوں کی تیمارداری، آتش زدگی اور ڈوبے ہوئے کی تیمارداری وغیرہ اپنے اپنے مقام پر خود بڑے اہم مضامین ہیں۔ جن پر انشاء اللہ آئندہ فرصت میں کچھ عرض کروں گا۔

بیگن اور ٹماٹر کا مکالمہ

از جناب حکیم محمد احسن صاحب، قادری، طبیّہ میڈلسٹ طبیب سرکاری، ریاست بھوپال

کہا بازار میں ایک روز بیگن نے ٹماٹر سے
کہ تیرے ظلمِ بے جا سے ہوا ہوں میں بہت عاری
ہُوا ہے جب سے تیری عمدگی کا علم لوگوں کو
نہیں کرتا کوئی بازار میں میری خریداری
بڑھائی اس قدر عزّت تری فیشن پرستوں نے
کہ میری شکل و صورت سے ہوئی لوگوں کو بیزاری
خدا کی شان ہے ایک روز تیرا وہ زمانہ تھا
کہ میرے سامنے رہتی تھی تیری سرد بازاری
ہمیشہ تو نے گم نامی سے کاٹی زندگی اپنی
تری ہستی سے ہم جیسوں کو رہتی تھی گراں باری
بہت سستا ہوں میں اور ہر جگہ کثرت سے ملتا ہوں
پکانے میں مرے مشکل نہ کچھ پکنے میں دُشواری
لگایا تاجِ مخمل سر پہ میرے دستِ قدرت نے
عطا کی ہے خدا نے سبزیوں کی مجھ کو سرداری
تر و تازہ ہوں رنگت خوش نما ہے صاف ستھرا ہوں
عیاں برگ و شجر سے کلکِ قدرت کی ہے گُل کاری
غریبوں کے لئے مرغِ مسلّم ہے مرا بھُرتہ
پسند آتی ہے لوگوں کو سفر میں میری ترکاری
سُنی تقریر خاموشی سے بیگن کی ٹماٹر نے
مگر غصّہ سے اس کی لال رنگت ہو گئی ساری
کہا اے بھائی تو واقف نہیں اپنی حقیقت سے
کہ دھوکہ دے رہی ہے تجھ کو تیری زشت پنداری
مزے میں تیرے تلخی ہے شباہت تیری بھونڈی ہے
نہ سیرت تیری اچھی ہے نہ صورت میں طرح داری
نہیں کھانے سے تیرے فائدہ کچھ جسمِ انساں کو
شکم میں جا کے تو کرتا ہے اظہارِ جفا کاری
یہ تیرے تغذیہ کا لازمہ ہے جسمِ انساں میں
فسادِ خون، خارش، دردِ سر تبخیر و بیداری
علامت تیرے کھانے کی مریضوں میں یہ دیکھی ہے
فسادِ رنگِ قارورہ وجودِ نبضِ منشاری
مری چٹنی مفرّح ہے مرا سالن مقوّی ہے
نباتی روح کے جوہر ہیں مجھ میں داخل و ساری
امیروں میں مری عزّت غریبوں میں مری شہرت
ہر اک فردِ بشر رکھتا ہے مجھ سے رسمِ دل داری
درستی کو مزے کی ڈالتے ہیں مجھ کو سالن میں
مری ترشی سے آ جاتی ہے کھانے میں مزے داری
چمک سے میرے رخساروں کی روشن ہیں محل خانے
شعاعوں سے مری ہوتی ہے عالم میں ضیا باری
خدا نے تاج کانٹوں کا ترے سر پر لگایا ہے
ملی ہے غیب سے تجھ کو جہاں میں ذلّت و خواری
قدامت پر تو اپنی ناز کر اتنا نہ اے بیگن
جہاں میں چند روزہ ہے یہ سب تیزی و طرّاری
تو اپنی ذات میں بہتر ہیں اپنی قوم میں برتر
کسی صورت تجھے لازم نہیں میری دل آزاری

چو بر روئے زمیں باشی توانائی غنیمت جان
کہ دوراں ناتوانہا بسے زیرِ زمیں دارد

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سال گرہ کی تقریب میں در جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں۔ لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ہمدرد صحت کی دو اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب و درازی عمر" پونیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا، اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل اُنکی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۸-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے، ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور صحافۂ قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

مِزاحیہ

بیماری

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

موجودہ زمانہ میں بیماری کی صحیح تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اس وجہ سے نہیں کہ اس دَور کے انسانوں میں کوئی ایسی رگ یا پٹھے کا اضافہ ہوگیا ہے جس کی تشریح سمجھ میں نہیں آسکی۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ آج کل تندرستی میں بھی "بیماری" لاحق ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں آدمی اپنے اپنے نزدیک تو بیمار ہوتا ہے لیکن حقیقتاً اُسے بیمار نہیں کہا جاسکتا، یا واقعی وہ بیمار ہوتا ہے مگر آخر وقت تک اپنی نسبت تندرستی کا گمان رکھتا ہے، ان حالات میں بیماری ایسی "تن درستی" کو بھی کہہ سکتے ہیں جو مریض کی سمجھ میں نہ آئے اور ایسی بیماری کا نام بھی "تن درستی" رکھا جاسکتا ہے جسے معالج نہ سمجھ سکے۔

بیماریاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں حقیقی ہوتی ہیں بعض اختیاری، بعض نمائشی ہوتی ہیں بعض اضطراری، بعض سیاسی ہوتی ہیں بعض ملکی و قومی حقیقی بیماریوں کی اکثر اقسام بھی "مراق" کی پیداوار ہیں جس کے مریضوں کی سالانہ تعداد ہندوستان میں کسی طرح جرمن میں تیار ہونے والے ہوائی جہازوں اور جاپان میں بننے والے کھلونوں سے کم نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کی بیماریاں اُمرا کے لئے مخصوص ہیں، یا پھر اُن حضرات سے تعلّق رکھتی ہیں جو بہ یک وقت شاعر بھی ہیں اور فیلسوف بھی، یعنے شعر کہتے وقت فلاسفر، اور دنیا کی پیچیدگیوں کو سُلجھاتے وقت شاعر اور نتیجہ کے لحاظ سے نہ شاعر نہ فیلسوف۔ رہی اختیاری بیماری تو وہ زیادہ تر اسکول کے لڑکوں کو ہوتی ہے یا پنشن پر بیٹھنے والے تجربہ کار بوڑھوں کو دفعتاً اس وقت ہو جاتی ہے جب ان کی مُدتِ ملازمت تو ہوگئی ہو بیس بائیس سال کی مگر تنخواہ میں فی سال ایک روپے کا بھی اضافہ نہ ہوا ہو اور کہیں دوسری جگہ سے دوگنی تنخواہ پر اتفاقیہ ان کی مانگ آجائے یا اندوختہ کو نذر حماقت کرنے کے لئے یہ جوتوں کی تجارت کا ارادہ کرلیں۔ اس صورت میں یا تو ان کی بینائی کم ہو جاتی ہے یا پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے یا دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری تحقیقات کی رو سے دل کی حرکت کا تیز ہوجانا موت کے فرشتہ کی توجہ کا اہم ترین ثبوت ہے۔ اسی لئے فوراً ہی انہیں پنشن دے دی جاتی ہے۔ اختیاری بیماری کی ایک دلچسپ قسم وہ ہے جس میں فوجی افسران لڑائی چھڑتے ہی مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اکثر نازک دماغ بہادر تو روانگی کا حکم موصول ہوتے ہی "اسہال" کا شکار ہو جاتے ہیں بعض ساحل بمبئی یا کراچی پر پہونچ کر دریا کی خوف ناک موجوں کو دیکھ کر سہم جاتے ہیں اور انہیں کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، جس کے لئے سمندری ہوا راس نہیں آیا کرتی۔ جو شیر دل ان سے بھی زیادہ بہادر ہوتے ہیں۔ اور بیوی بچوں کے رونے چلانے سے لے کر جہاز کی روانگی تک ہوش رُبا مناظر کا ان کے دل و دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ عین میدان جنگ میں گولوں اور توپوں کی آتش باری سے خوف زدہ ہو کر صرف ذرا جان بچانے کے لئے پاگل ہو جاتے ہیں۔ اور "سندِ طبی" کی رُو سے ان کی واپسی حق بجانب قرار دے دی جاتی ہے۔

اختیاری بیماری کی ایک قسم اور بھی ہے۔ مگر یہ بہت بڑے افسران کو ہوا کرتی ہے۔ جب ان کا اپنے عہدے پر قائم رہنا سیاسی مصلحتوں کی بنا پر خلاف قانون ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں فوراً انہیں تبدیلِ آب و ہوا کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔

ان کے علاوہ بھی اختیاری بیماریوں کی چھوٹی چھوٹی قسمیں ہیں جو صرف معالج کی صورت دیکھ کر یا ایسی صورت میں جب کہ معالج کو بہ ادائے فیس مریض نے اپنے گھر بلایا ہو، پیدا ہو جاتی ہیں اور آدمی محض اس بنا پر اس زرین موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے کہ نہ معلوم آئندہ وقت پر کوئی نبض دیکھنے والا ملے یا نہ ملے، لاؤ آج ہم بھی اپنا ہاتھ دکھادیں، یا پھر اس وجہ سے بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ معالج کو معقول فیس دی گئی ہے تو کیوں نہ اس سے پورا کام لیا جائے۔ چنانچہ ایسی صورتوں میں بعض اوقات گھر کا گھر بلکہ محلہ کا محلہ بیمار ہو جاتا ہے۔ کسی کو قبض کی شکایت ہو جاتی ہے، کسی کو بد ہضمی کی، کسی کو تپ لازم کا شبہ ہوجاتا ہے، کسی کو کھانسی آنے لگتی ہے۔ غرض گھر کے ہر جاندار کو کوئی نہ کوئی روگ لگ جاتا ہے اور برسات کی خودرو گھاس کی طرح بیماریاں زمین سے اُبلنے لگتی ہیں، اور ایک دو، تین —— دس، بیس، بلکہ بے شمار مریض آجاتے ہیں۔ کبھی تو بخیل قسم کے مریض یہ بھی کرتے ہیں کہ فیس چندہ کر کے جمع کر لیتے ہیں۔ اور محلہ کی دو چار پردہ نشین عورتوں کو، جو برقعہ اوڑھ کر سینما تو دیکھ آتی ہیں مگر ڈولی میں بیٹھ کر

معالج کے گھر تک آنے جانے کی زحمت نہیں اٹھاتیں، کھڑکیوں کی راہ سے جمع کرلیا جاتا ہے۔ ایک نبض دیکھ چکنے کے بعد فوراً چوڑی کی جھنکار پر کوئی صاحب بول اُٹھتے ہیں ——— "خالہ آؤ تم بھی ہاتھ دکھا دو اور آپا ذرا آپ بھی تو اپنا ہاتھ نکال دو پردہ سے۔ امّاں تم بھی تو آنکھ دکھانے کو کہہ رہی تھیں، دو سال سے تمہاری آنکھوں کی بینائی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور صغریٰ تو بھی آ جا ادھر کو! بھلا شرماتی کیوں ہے کوئی غیر نہیں ہے یہاں! اے ذرا باہر سے بٹن کو بھی پکار لینا کوئی، اس کا پیٹ بھی بہت بڑھ گیا ہے، دن بھر کھاتی رہتی ہے۔"

اس طرح مریضوں کی تعداد خلافت کمیٹی کے ممبروں سے دوگنی ہو جائے گی! اور معالج کے قدوم مرض لزوم کی برکت سے ذرا سی دیر میں مریض کا دولت خانہ "شفا خانہ" بن جائے گا۔ اس قسم کے مریضوں کی تعداد کم کرنے کا سب سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ بڑے بڑے خوف ناک، مہلک اور متعدی امراض کے نام بتا کر کہہ دیا جائے کہ آپ کے بائیں پھیپھڑے میں داغ پڑ گیا ہے فوراً بھوالی چلے جائیے۔ اور آپ کے خون میں "پاگل کتے" کے زہر کا اثر پایا جاتا ہے، آپ کو "کسولی" جانا چاہیئے۔ اور ان میں جو سب سے زیادہ شرمیلا مریض ہو اس کو غور سے دیکھ کر انگریزی میں مرض کا نام لے کر پوچھیے "تمہیں کبھی "گنوریا" تو نہیں ہوا؟"

وہ کانوں پہ ہاتھ رکھ کر فوراً کہے گا "کبھی نہیں، جناب مجھے تو کبھی گنوریا نہیں ہوا۔"

"آپ کے والد صاحب کو؟"

"انہیں بھی نہیں ہوا"

"اور آپ کے دادا صاحب کو؟"

مریض خاموش رہے تو جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کہیئے، ——— "اور پردادا صاحب کو ضرور ہوا ہوگا۔ اچھا آپ ذرا اپنے خون کا امتحان کرا لیجئے۔"

اب وہی ایک مریض رہ جائے گا جسے آپ کے توسّط سے ہدفِ قضا بننے کی ضرورت ہو۔ تو آپ مختار ہیں۔ چاہے انجکشن لگا کر مار ڈالیں، چاہے آپریشن کر کے شہادت کی موت ماریں۔

اضطراری بیماری کبھی کبھی بڑے شہروں میں دیکھی یا سُنی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایک دیہاتی بزرگ شہر میں وارد ہوئے۔ اور ایک بہت بڑے معالج کے مطب میں پہونچ کر نہایت اضطراب اور سراسیمگی کے عالم میں بولے "میری نبض دیکھ لوگے کیا تم؟"

"ہاں، ضرور دیکھیں گے" یہ کہہ کر انہوں نے مریض کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جواب ان کی کرسی کے قریب اُکڑوں بیٹھ چکا تھا۔ دیر تک غور کرنے کے بعد اُنہوں نے فرمایا، "بھائی تمہیں تو کوئی بیماری نہیں معلوم ہوتی۔ نبض بالکل اچھی ہے۔"

"اچھی ہے تو پھر جانے دو" مریض اُٹھتے ہوئے بولا اور سلام کر کے جانے ہی والا تھا کہ معالج کی نکتہ سنج نگاہ زمین پر پڑی، اور ایک چھوٹے سے انبار کی طرف اشارہ کر کے اُنہوں نے غصّہ کے ساتھ فرمایا "ارے یہ کیا؟"

"یہی تو بیماری ہے صاحب اور مجھے شکایت ہی کیا ہے" مریض بولا اور نہایت عجلت کے ساتھ مطب سے نکل گیا۔

اسی بیماری کے ایک مریض، جو پولس میں ملازم تھے۔ اور رات کو گشت میں جانے سے پہلے تھوڑی سی افیون کھا لیا کرتے تھے، رات کو ایک بجے حسبِ معمول ایک گولی کھا کر اور وردی پہن کر گھر سے نکلے۔ اور جاگتے رہو، جاگتے رہو کی دو چار مہیب صدائیں لگا کر رفعِ ضرورت کے لئے ایک ویران گلی میں گھُس گئے، معلوم نہیں کتنی دیر بیٹھے رہے۔ آخر ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس کر کے بیٹھے ہی بیٹھے چلّا کر بولے جاگتے رہو! پھر جو آنکھیں کھول کر دیکھا تو سارا محلہ جاگ رہا تھا، اور اونچی اونچی عمارتوں پر دھوپ کی روشنی پھیلتی جا رہی تھی، جھنجلا کر فرمانے لگے "لاحول ولاقوۃ صبح ہوگئی!"

اب رہی ملکی و قومی بیماری ——— اس کے متعلق ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کے مریض ہمیشہ بے موت ہی مرجاتے ہیں۔

قانون نسل مجربات باہ کا آخری خزانہ باہ کے نسخوں کا زبردست ذخیرہ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نسخہ جات اس میں درج ہیں۔ اور اس کی موجودگی میں ضخیم کتابوں اور قرابادینوں کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اب دوسری بار سفید اور نفیس کاغذ پر بہترین کتابت اور طباعت کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ ــ منیجر مکتبہ ہمدردِ صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

الامراض والعلاج

جُذام

از جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب راج پوری، ندوی

جذام عربی لفظ ہے جو جذم سے مشتق ہے اس کے لغوی معنے قطع کرنے یا کاٹنے کے ہیں۔ چونکہ اس مرض کے عوارض و نتائج اس قسم کے نمودار ہوتے ہیں کہ بدن کھدر کھدر کر اور انگلیاں کٹ کٹ کر جھڑنے لگتی ہیں۔ اس لئے اس حالت کو جُذام کہتے ہیں۔

جائے وقوع جذام وہ نامبارک مرض ہے جس کا تذکرہ تورات جیسے صحیفۂ آسمانی کے اندر بھی موجود ہے۔ اور اس کو ابنائے آدم کے لئے ایک لعنت قرار دیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ یہ مرض امراض خبیثہ اور متعدی بیماریوں کا سرتاج ہے۔ اس کے متعلق ذراسی غفلت بھی مصیبت کا پہاڑ بن جاتی ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں سارا بدن تہس نہس ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بہت سے ممالک کی فضا اس موذی مرض سے زہریلی تھی۔ مگر اصول ارتقاء کے مطابق رہائش و آرائش کی پاکیزگی اور تہذیب و تمدن کی تدریجی ترقی نے اس کے جال سے انسانوں کو نجات دلانی شروع کی۔ چنانچہ اب بعض علاقے ایسے ہیں جہاں سے اس کا بوریا بستر اُٹھ چکا ہے اور اگر کہیں ہے بھی تو برائے نام۔ اس کی خصوصیت نہ صرف منطقۂ حارّہ اور معتدلہ کے اندر ہے۔ بلکہ ممالک باردہ کے اندر بھی اس کی کثرت رہی ہے۔ تقریباً چودھویں و پندرھویں صدی عیسوی کی تاریخیں اس کے عام ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔ ایشیا، یورپ، جنوبی افریقہ، چین اور ہندوستان اس کے مرکز قرار دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے لحاظ سے ہندوستان کے اندر جذامیوں کی تعداد ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ خصوصاً ذیل کے علاقوں کے نام لئے جانے ضروری ہیں۔ برما، آسام، بنگال کے مغربی حصے، بہار و اُڑیسہ کے مشرقی علاقے، صوبۂ مدراس کے متصل رقبے، صوبۂ متوسط کے نصف جنوبی خطے، صوبۂ بمبئی کے وسطی حصے اور اس سے متصلہ مملکت نظام کی جنوبی مغربی آبادی، کشمیر کے پہاڑی حصے، نیپال کا جنوبی مغربی حصہ، پنجاب، راج پوتانہ، میسور اور وسط ہند وغیرہ۔

ماہیّت التہاب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس میں ملتہب مقام پر آغاز خراش سے ہلاکت و بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ التہاب جس میں اوّلاً مقام ماؤف پر تکاثر کی کیفیتیں نمودار ہوتی ہیں، اور پھر تباہی و بربادی کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس دوسری قسم کو اصطلاح میں التہاب حُبیبی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس التہاب کی خصوصیت یہ ہے کہ جسم کے مختلف اعضا میں گلٹیاں سی بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ماہرین نے نہ صرف جذام کو بلکہ تدرّن (دق و سل)، آتشک، مرض توت الجلدی، سراجہ اور فُطریتِ شعاعیہ کو بھی التہاب حُبیبی کے عنوان میں بیان کیا ہے۔ اور یہ جذام، آتشک اور سوزاک صرف انسان کو لاحق ہوتے ہیں۔ مگر آتشک گاہے گاہے بندروں کو بھی ہو جاتی ہے۔

جراثیمی نظریہ:۔ ڈاکٹر ہن سین نے ۱۸۷۴ء میں عصائے جذام (جذام کے جراثیم) کو دریافت کیا تھا۔ یہ جراثیم اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے سیدھے یا ذرا ٹیڑھے اور نازک ہوتے ہیں۔ جو عصائے درنی (دق کے جراثیم) کی طرح سر پھلائے ہوئے غیر بذری اور غیر متحرک ہوتے ہیں، رنگ کے لحاظ سے گرام مثبت ہیں۔ اور گرام ہی کے طریقہ سے رنگے بھی جاتے ہیں۔ یہ بھی عصائے درنی کی طرح صائم حموض ہیں۔ بگر رنگوں کو قبول کرنے میں ان سے کم تیز رنگ کے طالب ہیں۔ رنگنے پر عصا جذام کے اندر موٹے موٹے دانے کثرت سے ظاہر ہو جاتے ہیں، جو اسے عصائے درنی سے ممتاز کرتے ہیں۔ ماہرین علم الجراثیم نے جذام کے جراثیم کی کاشت کی بابت بہت کوشش کی مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے ان کی خاطر خواہ ویکسین تیار نہیں ہو سکی۔ یہ جراثیم اپنی رہائش کے لحاظ سے نسیج ندبی کے اندر بکثرت ملتے ہیں۔ خلیات کے اندر گچھے کے گچھے بھرے پڑے رہتے ہیں اس کے علاوہ لنسیجی تجاویف، عروق صدیدی کی دیواروں، غدو جلدی، ناک کے غدد، غدد جاذبہ، گلے اور منہ کی رطوبتوں میں پائے جاتے ہیں مگر یہ اعصابی دھبوں میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ دھبے دراصل اعصاب کے ماؤف ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ البتہ اعصابی گرہوں میں کم و بیش مل سکتے ہیں۔ اور اپنے صفات کے لحاظ سے حُبیبی، گرام مثبت، صائم حموضی، خلوی، کاشت نہ ہونے والے اور خرگوش میں جذام پیدا کرنے والے عصا ہوتے ہیں۔ ان کی چھان بین کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوّلاً ان کی سمّیتیں دوران خون میں شامل ہو کر جسم کے بہت سے حصوں کو تباہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد یہ جراثیم بنفسِ خبیث حملہ آور ہوتے ہیں جن کی خردبین کے ذریعہ شناخت ہوتی ہے۔

مگر یہ حقیقت بالکل ظاہر ہے کہ آج سے [illegible] پہلے [illegible] اپنے [illegible] اصلیت کی عقدہ کشائی کر چکے ہیں انکے

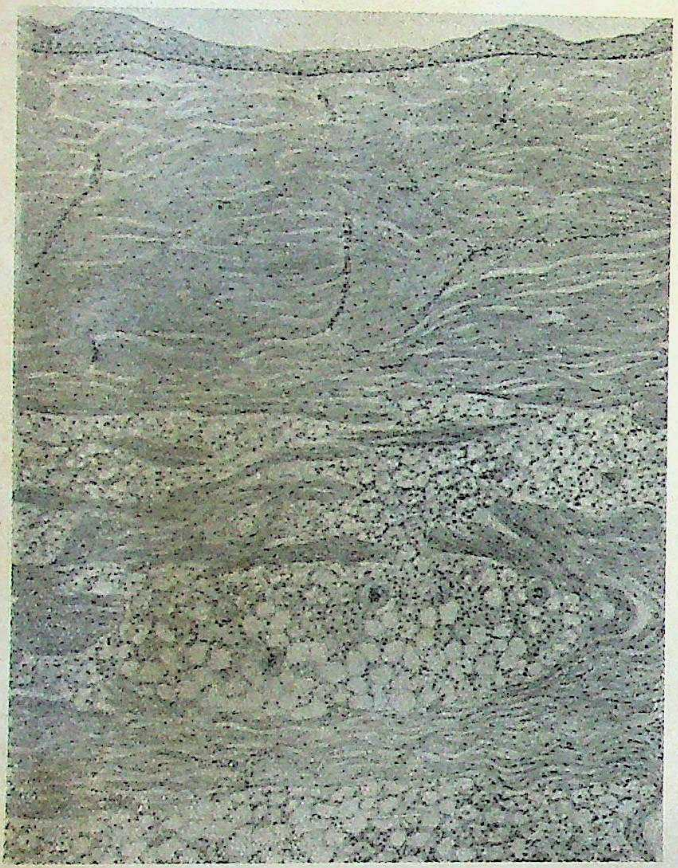

جذام گرہ دار میں جلد کا
خوردبینی منظر
جلد کی گہری ساختوں میں عفریتی
خلیّات کا اجتماع

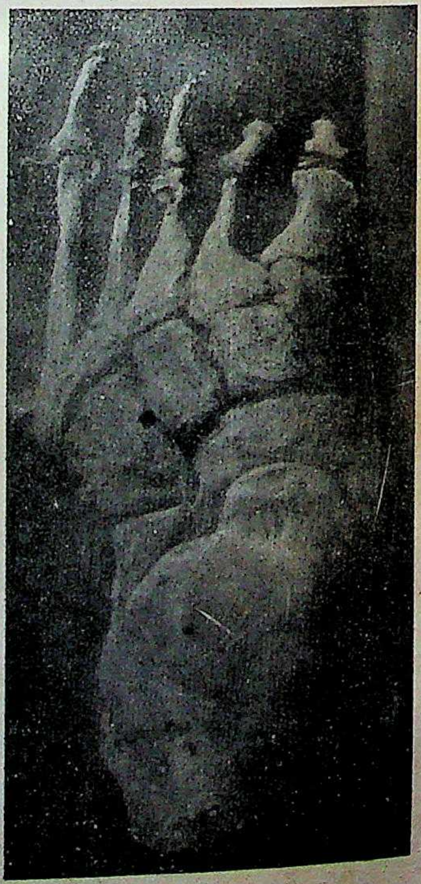

جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت۔
ہڈیاں مرض کی وجہ سے چھوٹی
اور نازک ہوگئی ہیں۔

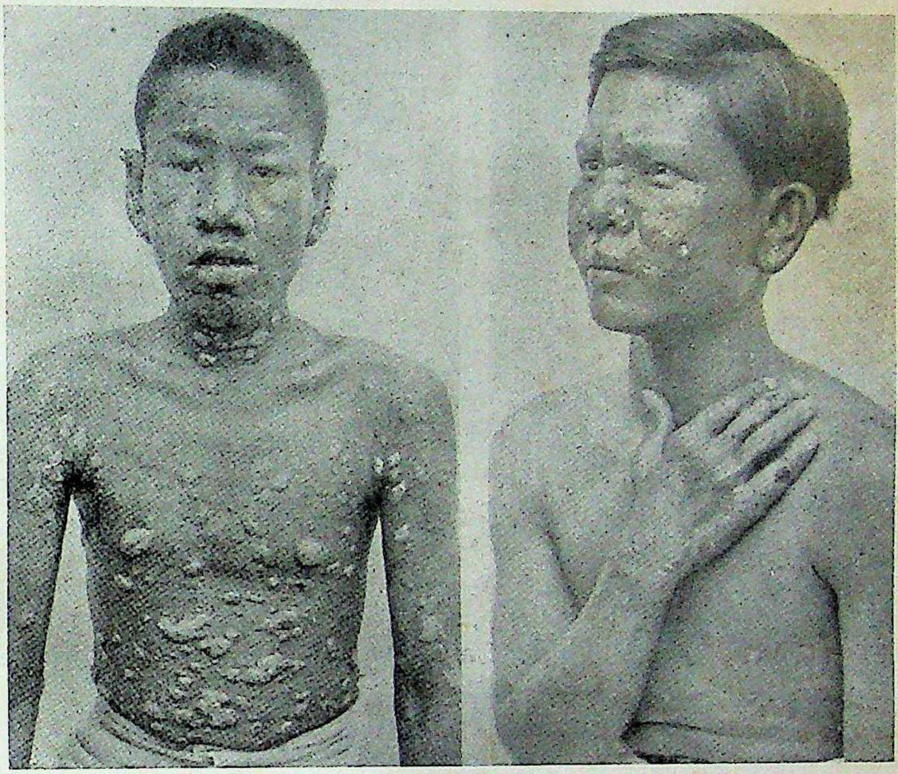

جذام سِلّی

چہرہ اور جسم پر مرض کا اثر نمایاں ہے ۔

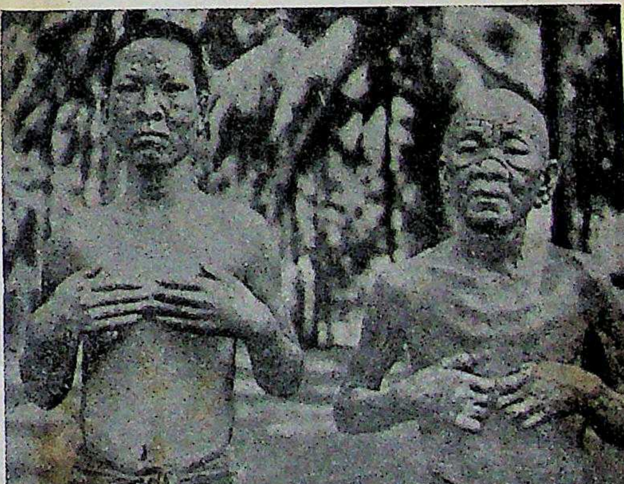

جذام سِلّی کا اثر چہرہ اور ہاتھوں پر ۔

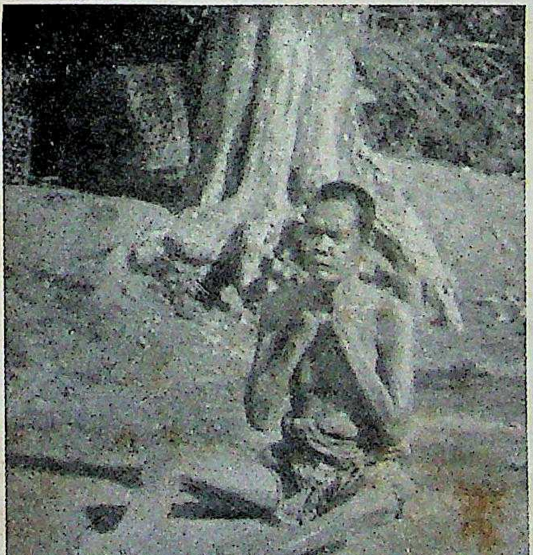

جذام خدری

ہاتھ اور پاؤں جھڑ گئے ہیں لیکن چہرہ پر
مرض کا اثر نہیں ہے ۔

مقولہ کا مفہوم یہ ہے کہ سودا اپنی احتراقی کیفیت اور مقدار کی کثرت کی وجہ سے سارے جسم میں پھیل کر انسان کے عزیز ترین سرمایہ (خون) پر مسلط ہو جاتا ہے اور خون کے اندر اتنی بھی صلاحیت نہیں چھوڑتا کہ اعضا اور ساختوں کو غذا فراہم کر سکے۔ اور طبیعت کے اندر اتنی بھی سکت باقی نہیں رہتی کہ اس سمیت اور تعفن کے کوہِ گراں کو دفع کر سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان مرض جذام کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔

طریق تعدیہ:۔ یہ نہایت چھوت دار مرض ہے۔ اس کی چھوت براہ راست تن درست آدمی کو لگ جاتی ہے۔ خصوصاً اگر اس مرض کا مادہ کسی خراش یا زخم پر لگ جائے تو علامات مرض جلد از جلد نمودار ہونا شروع ہوتی ہے۔ اُبھار دار کوڑھ جس میں مریض کے جسم پر گرہ دار زخم ہوتے ہیں۔ اس کی ناک بہتی رہتی ہے وہ زیادہ چھوت دار ہے۔ جذامی کے مستعملہ تولیہ، رومال، لباس، اسباب خورد و نوش کے استعمال، مچھروں، پسوؤں، اور کھٹملوں کے ذریعہ انسان مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر سکین نے جذامیوں کے پیشاب اور جذامی عورت کے دودھ سے بھی جراثیم علیحدہ کئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جذام کے جراثیم کی رسائی کے کیا کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ اور سب سے اہم مسئلہ وراثت کا ہے جس کے متعلق ہر دور کے ماہرین ایک زبان نہیں ہیں۔ بعض وراثت کے قائل ہیں اور بعض اس سے انکار کرتے ہیں۔

وراثت کے دلائل

(۱) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جذامیوں کے بچّے جذامی ہوتے ہیں۔ مگر ایسی صورت میں چند احتمالات ہیں کہ آیا یہ بچہ آتشکی مولود کی طرح جذامی پیدا ہوا تھا۔ یا سل والے والدین کی اولاد کی طرح جذام کی طرف میلان و صلاحیت تھی۔ یا منبت مرض کے پاس رہنے کی وجہ سے بچّہ جذامی ہو گیا۔

(۲) علم الجراثیم کا یہ مسلّمہ مسئلہ ہے کہ کسی مرض میں اس کے جراثیم کا ملنا اور نہ ملنا اس مرض کے وجود و عدم وجود پر قطعی شہادت نہیں ہے۔ لہٰذا استقرارِ نطفہ کے وقت جذام کے جراثیم کی غیر موجودگی مرض جذام کی نفی نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ جب پیشاب و دودھ کے اندر سے جراثیم علیحدہ کئے جا سکتے ہیں تو خون کے اندر سے جذام کے جراثیم اور انکی سمیتیں شناخت کرنا بعید نہیں ہے۔

(۳) علماء ہومیو پیتھک، حاملین ویدک، بعض ایلو پیتھک والے، اور ماہرین طبّ اسلامی متعدّی و موروثی دونوں خیالات کے ہم نوا ہیں۔

عدم وراثت کے دلائل

(۱) جذامی والدین کے بچّے جذامی نہیں ہوتے۔ چنانچہ سرد ممالک ۱۶۰ بچّے تجربۃً جذامی والدین سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں اور علیحدہ ہی ان کی نشوو نما ہوئی تو وہ بالکل صحیح و سالم رہے۔

(۲) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اولاً بچوں کو جذام ہوا پھر والدین کو ہو گیا۔

(۳) آغاز مرض کے کچھ ہی روز بعد مریض نامرد ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وراثت کی صورت میں تین ہی نسلوں کے بعد جذام ناپید ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں دیکھا جاتا۔

(۴) جذامی جراثیم سوائے خرگوش کے صرف انسان ہی کی ساختوں کو اپنی رہائش کے لئے چُنتا ہے اور ان کا تعدیہ عام طور پر چھونے یا اسی قسم کی باتوں سے ہو جاتا ہے۔

(۵) شیر خوار بچوں میں جذام نہیں ہوتا۔

بہر حال بالعموم وراثت کے لئے تین چیزیں لازمی قرار دی جاتی ہیں۔ اوّل کرم منی کے اندر جرثومۂ مرض کا ملنا۔ دوم بیضۂ انثیٰ کے اندر جراثیم کا پایا جانا۔ سوم دوران خون کے ذریعہ سے جراثیم کا جنین کے اندر منتقل ہونا۔

اسباب

اصولی حیثیت سے اس کے اسباب درج ذیل ہیں۔ (۱) زمین کی طبعی خاصیت۔ (۲) غذا کی نوعیت۔ (۳) لوگوں کی عادت و طرز معاشرت۔ اس کی اصطلاحی توضیح یہ ہے کہ جراثیم اور ان کی سمیت کا انتشار۔ دوسرے الفاظ میں جذام دو وجہوں سے پیدا ہوتا ہے کبھی محض سودا سے، اور کبھی سودائے بلغمی کی آمیزش سے، جس کے اندر اعضا کٹ کٹ کر گرتے ہیں۔ اور ان کی حس باطل ہو جاتی ہے کبھی سودائے صفراء سے پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اعضا، گل کر گرنے لگتے ہیں اور اس کا شفایاب ہونا دشوار ہوتا ہے۔ ویدک نقطۂ نگاہ سے اس کی تفصیل یہ ہے کہ دودھ اور مچھلی ساتھ ساتھ کھانا، دودھ، دہی اور سرکہ جیسی متضاد چیزوں کا ایک ساتھ کھانا، حد سے زیادہ غلیظ یا رقیق و ثقیل غذائیں کھانا، قے و بول و براز روکنے کی عادت، تخمہ کی حالت میں غذا کا استعمال، اضطراب اشتہا کے بعد غسل کرنا، تل، اڑد، مچھلی اور دہی کا بکثرت اور مدت تک استعمال، دودھ میں ہمیشہ گڑ

ملا کر پینا، سخت بدہضمی کی حالت میں جماع کرنا اور مرض آتشک کا ہونا۔ یہ مرض ۱۰ سے ۳۰ برس کے اندر ہوتے دیکھا گیا ہے۔ ادھیڑ عمر میں بہت کم ہوتا ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مرد اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

اقسام

محققین آیورویدک نے اوّلی تقسیم میں مہاکشٹ اور کشٹ رکشٹ کو بتایا ہے۔ پھر ثانوی تقسیم میں مہاکشٹ کی سات قسمیں اور کشٹ رکشٹ کی گیارہ قسمیں بیان کی ہیں۔ سُشرت نے داد کو بھی جو تمام بدن پر ہو اور اس کے کنارے سیاہ ہوں مہاکشٹ میں شمار کیا ہے لیکن متاخرین نے ان تمام قسموں پر نظر غائر ڈال کر اپنے تجربات اور تحقیق کی بناء پر جذام کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ جذام گرہ دار، جذام خدری، اور جذام مرکّب۔ قدیم اصطلاحی الفاظ میں ان تینوں قسموں کا اظہار اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ ایک متقرح جو سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا غیر متقرح جو سودائے بلغمی سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) **جذام گرہ دار۔** یہ بالعموم سرد ممالک میں ہوتا ہے اور اس کی مدت حضانت (چھوت کی علامتیں ظاہر ہونے تک کا زمانہ) مختلف ہوتی ہے۔ یعنے چھوت لگنے کے ہفتوں، مہینوں اور برسوں کے بعد سبب کے ضعف وقوت کے لحاظ سے علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مدت حضانت میں مریض بالعموم کمزور ہوجاتا ہے طبیعت میں تکدر، سوئے ہضم اور غنودگی کی شکایت رہتی ہے۔ جوڑوں میں درد اور بے ترتیب بخار کی آمد کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ ان علامتوں کے ساتھ ساتھ فوراً بعد جسم کے بعض حصوں پر مثلاً بازو اور رانوں پر خصوصاً چہرہ اور کان کی لو پر سرخ چمک دار چٹّے، دھبّے یا داغ پڑنے لگتے ہیں۔ یہ چٹّے ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ان میں التہابی ترشحات ابتدا ہی سے موجود ہوتے ہیں۔ یہ چٹّے کچھ دنوں کے بعد کملا کر غائب ہوجاتے ہیں اور اپنی جگہ پر بھورے رنگ کا دھبّہ چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر چند ہی دنوں کے بعد دوبارہ بخار کے ساتھ انہیں دھبّوں پر سُرخ سرخ چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہونے شروع ہوتے ہیں۔ جو آپس میں مل کر اور حجم میں بڑھ کر گانٹھیں اور ابھار بنا دیتے ہیں۔ یہ گرہیں حجم میں مٹر سے لے سیم کے بیج تک اور بعضوں نے بیضہ مرغ تک بیان کی ہیں۔ ان کی بالائی جلد پر بال بالکل نہیں ہوتے۔ اور جائے وقوع کے لحاظ سے ہاتھ، کلائی، بازو، رانوں، کنج ران، احشاء اور غدد جاذبہ کے علاوہ چہرہ پر بکثرت ملتی ہیں جن کو بہ خوبی ہاتھ سے پکڑ کر ہلایا جاسکتا ہے۔

چنانچہ ان ہی گرہوں کی کثرت کی وجہ سے چہرہ شیر کے چہرہ کی طرح ڈراؤنا اور گھناؤنا ہوجاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے عربی کتب میں اس مرض کو **دَاءُ الاَسَد** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ترشحات کے باعث اعصاب پر دباؤ پڑنے سے کبھی ان گرہوں میں بے حسی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور کبھی تحلیل ہوکر صرف گہرا نشان رہ جاتا ہے۔ اور پھوٹ کر گرہیں زخم دار ہوجاتی ہیں اور اُن سے رطوبت بہتی رہتی ہے۔ ناک کا بانسہ بیٹھ جاتا ہے۔ رُخسار کچھ لٹک جاتے ہیں۔

(۲) **جذام خدری۔** گرم ممالک میں اس کی کثرت ہے۔ اس میں ابتدائی علامات تقریباً جذام گرہ دار ہی کی طرح ہوتی ہیں۔ مگر جب گول سفید اور زردی مائل دھبّے جلد پر نمودار ہوتے ہیں۔ تو دن بدن ان کی گولائی بیضوی اور بے ڈول قسم کے دھبّوں میں بدلتی جاتی ہے۔ ان کا حاشیہ اُبھرا ہوا، ذکی الحس اور مرکزی حصّہ قدرے نیچے کو دبا ہوا سفید اور بے حس ہوجاتا ہے۔ اور ان دھبّوں کی پیدائش کے ساتھ ہی محیطی اعصاب خصوصاً عصب زندی اسفل، عصب متوسط، عصب شظوی اور عصب صافن کے اضلاع میں تیز سنسناہٹ یا جھنجھناہٹ یا چُبھن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ اور اعصاب کے بعد عضلات متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی لاغری وکمزوری کے بعد نمایاں استرخا ہوجاتا ہے۔ جلد، ہڈیاں اور مفاصل کا تغذیہ خراب ہوجاتا ہے انگلیاں ٹیڑھی ہونے لگتی ہیں یا جھڑنی شروع ہوجاتی ہیں۔ ہتھیلی کا گوشت جذب ہوکر اس کی شکل شیر یا چیل کے پنجہ کی طرح ہوجاتی ہے بعض مریضوں میں جذام خدری کی ابتدائی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ ہاتھ پاؤں سُن ہوجاتے ہیں۔ ان کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اگر ان بے حس مقامات پر سوئی چبھوئی جائے یا انگارہ سے جلایا جائے تو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ گویا گرمی سردی اور درد کا بالکل احساس نہیں ہوتا۔ پھر ان دھبّوں پر آبلے بن کر بغیر کسی قسم کے احساس کے پھوٹ جاتے ہیں۔ اور شدّتِ مرض میں وہی مذکورہ بالا علامتیں شروع ہوجاتی ہیں۔ یعنے اطراف خصوصاً انگلیوں اور ہتھیلیوں کا گوشت گل جاتا ہے۔ یا اس میں جھڑنے کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔

(۳) **جذام مرکّب۔** اس مرض میں جذام خدری اور جذام گرہ دار دونوں قسم کی علامتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ کبھی جذامی اُبھار پیدا ہوکر اعصاب ماؤف ہوجاتے ہیں اور کبھی اعصاب ماؤف ہوکر گرہیں ظاہر ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور کبھی دونوں قسم کی علامات ہوتی ہیں۔ مگر جذام مرکّب بہت کم دیکھا گیا ہے۔

ان تینوں قسموں کے علاوہ دو قسمیں اور بھی بیان کی جاتی ہیں یعنے جذام ابیض، اور جذام اظفار جذام ابیض میں جسم کے مختلف مقامات پر سرخ سرخ داغ پڑنے کے بعد گٹھلیاں نہیں پیدا ہوتیں۔ بلکہ وہاں کی جلد کی رنگت سفید ہو کر مقام ماؤف بے حس ہو جاتا ہے۔ جذام ابیض اور برص کے درمیان فرق یہ ہے کہ برص کے داغ کے کنارے ہمیشہ صاف ہوتے ہیں یعنے اُبھرے ہوئے نہیں ہوتے، اور نہ داغ کے مقام کی جلد بے حس ہوتی ہے۔ برخلاف جذام ابیض کے کہ اس کے کنارے اُبھرے ہوئے ہیں۔ اور مقام ماؤف میں حس بھی نہیں رہتی۔ اور جذام اظفار میں ناخن ہڈیوں کے مانند بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔

تشخیص اعمال وعلامات

علامات منذرہ یہ ہیں کہ ظہور مرض سے پہلے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے۔ جلد نہایت ملائم اور چکنی۔ اور کبھی کھُردری ہو جاتی ہے مقام ماؤف پر یا تو کثرت سے پسینہ آتا ہے یا دھوپ لگنے سے بھی پسینہ نہیں آتا۔ سوزش و خارش ہوتی ہے۔ زہریلی مکھیوں کے کاٹنے سے چکتے پڑنے لگتے ہیں۔ پھوڑے پھنسیاں نمودار ہونے لگتی ہیں۔ درد ہوتا ہے۔ زخم کے بھرنے پر بھی جلد خشک رہتی ہے۔ خون کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ چھونے کی قوت گاہے باطل اور گاہے ناقص ہو جاتی ہے۔

انتہاء:۔ جب اعضاء کی جلد میں تغیرات، خارش اور درد پیدا ہو جائے، قوت لامسہ زائل ہو جائے، کپ کپی چڑھتی رہے اور پسینہ بکثرت آئے تو یقین کر لینا چاہیئے کہ خون کے اندر مرض کا مادہ سرایت کر گیا ہے۔ اور اگر منہ و زبان خشک رہیں بدن کھُردرا اور اورام و بثور نکلتے رہیں ان میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوں تو مواد مرض کے گوشت میں سرایت کر جانے کی علامتیں ہیں اور اگر مذکورہ بالا علامتوں کے علاوہ زخم ترقی کر جائیں، لولا پن آ جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کا مادہ چربی میں سرایت کر گیا ہے۔ اور اگر ناک بیٹھ جائے، آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جائے، گلا بیٹھ جائے، تو ان سے ہڈی میں مادہ سرایت کر جانا ظاہر ہوتا ہے اور مایوس کن علامت یہ ہے کہ اعضا پھٹ جائیں، ان سے پیپ و مواد ہر وقت نکلتا رہے آنکھیں انگاروں کی مانند سرخ ہو جائیں۔ آواز بیٹھ جائے اور علاج سے کچھ فائدہ نہ ہو۔

شروع شروع میں جب جذامی گرہوں کو شگاف دیا جاتا ہے تو وہ سفید و شفاف نظر آتی ہیں۔ اور مزمن ہونے کی صورت میں ان کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔ جذامی گرہوں میں نہ تجبن ہوتا ہے اور نہ حقیقی درنی جناتی خلیات ملتے ہیں۔ برخلاف تدرن کے کہ اس جناتی خلیات بھی ملتے ہیں اور تجبن بھی ہوتا ہے۔

جذام گرہ دار میں زخموں سے فلم بنائی جاتی ہے مگر قرحہ نہ ہونے کی صورت میں عصبی گرہوں میں سوئی چبھو کر مصل الدم سے سلائڈ بنایا جاتا ہے۔ اس صورت میں ماہرین کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل نیلسن کے طریقہ سے رنگ کر خوردبین کے نیچے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح ناک رطوبت سے فلم بنا کر معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور جو لوگ جذامی ماحول سے آتے ہیں ان کے بلغم کا معائنہ فلم بنا کر کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے تشخیص ہو جاتی ہے کہ جذام کے جراثیم ہیں۔ یا درنی عصار کا دور دورہ ہے۔ جذامی گرہوں کے ارد گرد کی ساختوں کو لے کر اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو کریات بیضا کے مانند گول اور مخروطی شکل کی بشری خلیات اور جذام کے جراثیم ملیں گے۔ اسی طرح مقام ماؤف کے غدد جاذبہ کو دیکھا جائے تو وہ سخت ورمائے ہوں گے۔ شگاف دینے پر ان کا رنگ زردی مائل نظر آئے گا اور جذام کے جراثیم سے غدد بھرے ہوئے نظر آئیں گے۔ جگر میں زردی مائل سفید دھاریاں اور نقاط پائے جائیں گے جو جراثیم سے بھرے ہوں گے۔ خصیئے اور ان کی ارد گرد کی ساختوں میں ضمور اور لیفی ساخت پیدا ہو کر قوت باہ زائل ہو جائے گی۔ قناۃ غذائیہ کبد اور طحال میں فساد شمعی پایا جائے گا۔ جذام خدری کی صورت میں بے حس مقام سے تھوڑی سی جلد کاٹ کر پیرافین سے منجمد کر کے خوردبین سے معائنہ کیا جاتا ہے۔

مدت وانجام مرض

ابتدائے مرض سے لیکر ۲۰ سال تک جذامی زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور موت عموماً السنداد حنجرہ، تعفن الدم، زخم حلق عوارض شش و کلیہ، عام جسمانی نقاہت اور بالآخر اسہال یا پیچش، یا نمونیہ یعنے ذات الریہ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

حفظ ما تقدم

(۱) جذامی کو کھلی ہوا میں تندرستوں سے الگ کوڑھی خانہ میں رکھنا بہتر ہے۔ اور روزانہ نیم یا گندھک کے صابون سے نہلا کر صاف ستھرا رکھنا اور زود ہضم و ہلکی غذائیں دینا لازمی ہے۔

(۲) جذام کے زخموں پر پٹی باندھنی چاہیئے تاکہ فاسد مادہ دوسروں کو نہ لگے۔ ان کے بول و براز، تھوک و بلغم اور زخموں کے مواد کو زمین میں گہرا دبانا، پٹیوں اور خراب کپڑوں کو جلا دینا، ان کے کپڑوں اور دیگر رہائش و آرائش کے سامان کو پاک و صاف رکھنا، فریضہ اور اخلاقی وظیفہ سمجھنا چاہیئے۔

(۳) جذامیوں کو کسی قسم کا پیشہ اور تجارت نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ بستیوں اور آبادیوں میں مانگنے کی غرض سے بھی نہ آنے دینا چاہیئے۔ اسی طرح

ان کو روپیہ پیسہ بھی نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ غلہ کی قسم کی چیزیں خیرات کرنی چاہیئں۔ ورنہ دوسروں سے لین دین کے وقت تعدیہ اور چھوت کا قطعی امکان ہوگا۔ اسی طرح جذامی والدین کے بچوں کو ان سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور حق تو یہ ہے کہ جُذامی خود لوگوں سے دور اور آبادی سے علیحدہ رہے۔ الغرض جذامی کے پاس بھولے سے بھی نہ پھٹکنا چاہیئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو فاصلہ سے گفتگو کرلی جائے۔ اسلام کے قانون میں اس قسم کی واضح ہدایتیں موجود ہیں۔

اُصول علاج

چونکہ جذام عموماً دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک زخم دار جو سودائے صفراوی سے ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو سودائے بلغمی سے وجود میں آتا ہے۔ لہذا اول الذکر صورت میں تنقیح اور ترطیب مارالجبن وغیرہ سے پہونچانی چاہیئے۔ اور مؤخر الذکر صورت میں تلئین طبیعت مسہل معتدل اور تنقیہ کے بعد مناسب دواؤں کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

علاج :۔ اصل علاج سے پہلے منضج پلاکر مسہل دینا چاہیئے۔ *نسخہ منضج*:۔ برگ شاہترہ ۲ ماشہ، گل حنا دو ماشہ، گل منڈی ۴ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ، عناب ۵ عدد، صندل سُرخ ۴ ماشہ، افتیمون ۴ ماشہ، بسفائج فستقی ۴ ماشہ کو پانی میں بھگو کر جوشاندہ یا خیساندہ بناکر شربت عناب دو تولہ، شربت ورد ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔ پندرہ روز کے بعد جب نضج ہوجائے تو تخم خربزہ ۴ ماشہ، تخم کاسنی ۴ ماشہ، گل نیلوفر ۴ ماشہ، بادیان ۴ ماشہ، مکوئے خشک ۶ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، برگ سنائے مکی نو ماشہ، مغز فلوس خیارشنبر ۹ ماشہ، شیرخشت دیسی ۴ تولہ اور ہلیلہ جات ملاکر مسہل دیں، اور ہر مسہل کے بعد دو روز کا وقفہ دیں۔ اور نسخہ تبرید استعمال کرائیں۔ خمیرہ گاؤزباں ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب عرق جذام میں نکال کر شربت جذام ڈال کر پلاتے رہیں۔

سفوف جذام :۔ چوب چینی، باپچی، ہلدی، برگ قنب، تخم چاول مونگرا۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ یہ سفوف کھاکر اوپر سے ۵ تولہ یہ عرق پی لیں۔

عرق جذام :۔ شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، گل حنا، گل نیم، گل سرخ، گل نیلوفر، گل بکائن، گلوئے نیم، ثمر نیم، ثمر بکائن، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، آملہ، نیل کنٹھی، افتیمون، بسفائج، افسنتین، بادرنجبویہ، تخم کاسنی، تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم خربزہ، تخم کدو، صندل سُرخ، صندل سفید ہر ایک پانچ تولہ، منڈی ۴۰ تولہ، برم ڈنڈی ۲۰ تولہ، برادہ شیشم ۲۰ تولہ، برادہ آبنوس ۲۰ تولہ، برادہ نیم ۲۰ تولہ پوست نیم ۴۰ تولہ، پوست بکائن ۵ سیر، باپچی ۵ تولہ، تخم پنواڑہ تولہ۔ سب چیزوں کو مناسب پانی میں بھگوئیں اور عرق کشید کریں۔ اس میں سے ۵ تولہ عرق لے کر اور مارالجبن شیر برزہ تولہ ملاکر شربت جذام حل کرکے پلائیں۔

شربت جذام ۔ چوب چینی، عشبہ مغربی، عناب، گل نیلوفر، برگ گاؤزباں، شاہترہ، آلو بخارا، تخم کاسنی، بسفائج فستقی افتیمون، افسنتین، برادہ صندلین۔ سب چیزیں چھٹانک چھٹانک بھر لے کر چار سیر پانی میں بھگو دیں پھر جوش دیکر چھان لیں اور ڈیڑھ سیر شکر ملاکر قوام کرلیں۔ اور رات کو حب جذام استعمال کریں۔

حب جذام ۔ چاول مونگرا، چوب چینی، صمغ عربی تینوں چیزیں ہم وزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں کھلا کر ذیل کا عرق شہد ملاکر پلادیں۔

عرق نیم ۔ اوکھ کا سرکہ ایک من لے کر اس میں ۵ سیر برگ نورستہ نیم ڈال دیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر گل نیم پانچ سیر ڈالیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر نبولی پانچ سیر نیم کوب کرکے ڈالیں۔ اور ایک ہفتہ بھیگنے کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ اب اس سرکہ میں چنے کی روٹی ۱۰ سیر اور جو کی روٹی ۱۰ سیر ملاکر عرق کشید کریں۔

نوٹ :۔ اگر جذامی کو آتشک بھی ہو تو حب جذام میں آدھی رتی سنکھیا سفید فی خوراک کے لحاظ سے ملاکر گولیاں بنائیں اور استعمال کرائیں۔ جذام مزمن میں جب کسی تدبیر سے نفع نہ ہو تو اکسیر جذام کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مگر مریض کی طاقت اور موسم کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

اکسیر جذام ۔ بلادر سوا چار سیر لے کر ان کی ٹوپیاں اُتار دیں۔ پھر بلادر کو خشک کرکے پانی سے دھو ڈالیں، اس کے بعد انہیں خشک کرکے چوگنے پانی میں خوب اُبالیں۔ یہاں تک کہ صرف سوا دو سیر پانی رہ جائے۔ اب سوا چار سیر دودھ ملاکر پھر پکائیں۔ جب پک کر صرف سوا دو سیر پانی اور دودھ رہ جائے تو اتنا ہی گھی ملاکر پھر پکائیں حتیٰ کہ دودھ و پانی جل کر صرف گھی رہ جائے تو سوا سیر شکر ملاکر خوب حل کریں، پھر اُسے اُتار کر مرتبان میں سات روز تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد یہ دوا بقدر مناسب استعمال کرائیں اور دوران استعمال میں ریاضت، آگ، دھوپ، ترش چیز،

گوشت، دہی، تیل کی مالش اور جماع سے پرہیز کرائیں۔ جن لوگوں کو یہ دوا راس نہ آئے انہیں یہ دوا استعمال نہیں کرانی چاہیئے۔

غذا و پرہیز مریض کو زود ہضم و لطیف غذائیں کھلائیں۔ نفاخ و ثقیل چیزوں سے بچائیں۔

جذام کا علاج جو بذریعہ انجکشن (تلقیح) کیا جاتا ہے۔ درج ذیل ہے۔

۱۔ سوڈیم ہائیڈنو کارپیٹ	۱ سی سی کا ہفتہ میں دوبار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۲۔ فارماسول جال موگرا	½ سی سی سے ۲ سی سی تک روزانہ دریدی ٹیکہ کریں۔
۳۔ چال موگرین	۱ سے ۲ سی سی تک ہفتہ میں دوبار عضلاتی تلقیح کریں۔
۴۔ انٹی لیپرول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۵۔ ایلی پول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۶۔ ایوی نل	۱ سے ۴ سی سی تک ہفتہ میں ایک بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۷۔ سال گانال	۱..ر گرام کا ہفتہ میں ایک بار دریدی تلقیح کریں۔
۸۔ ای۔ سی۔ سی۔ او	½ سے ۵ سی سی کا ہفتہ میں دوبار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۹۔ کریازوٹڈ ہائڈنو کارپس آئل	(۴ فی صدی لوشن) ۱ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلاتی تلقیح کریں۔
۱۰۔ ایتھل ایسٹر آف مورو ہک ایسڈ	۲ سی سی کا ہفتہ میں دوبار عضلہ میں ٹیکہ کریں۔
۱۱۔ زمنبل کا پر	۳ سی سی کا روزانہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۲۔ سال گرنال۔ بی	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۱۳۔ چال گرول	۲ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۴۔ سکسی نول	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ زیر جلد ٹیکہ کریں۔

(یہ مضمون شرح اسباب، مخزن حکمت، مخزن الجواہر، دوا الغریب، علم الجراحت، علم الامراض جدید، مرج البحرین اور کتاب التلقیح وغیرہ سے ترتیب دیا گیا ہے۔) ÷

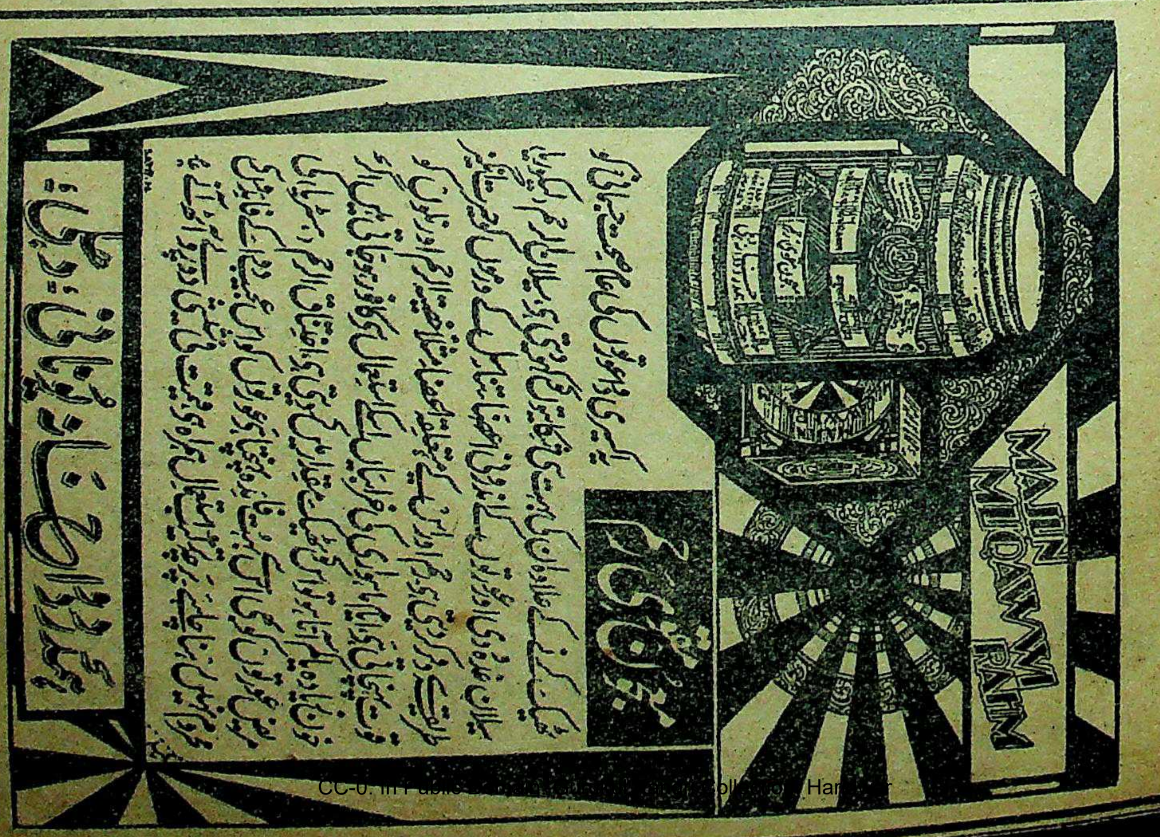

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدہ دی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی: دہلی:

CC-0. In Public Domain. Collection, Haridwar

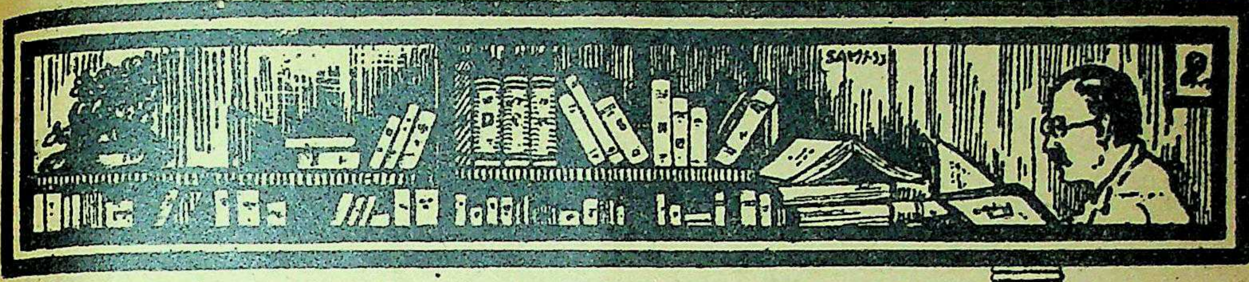

معلومات

شہد کی مکھی کے فوائد

شہد کی مکھیاں، ان کا شہد، ان کا زہر، اور ان کا موم قدیم ترین زمانے سے بطور دوا کے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ شہد کی مکھیوں اور انکی پیداوار کی اہمیت انسان نے تمام دوسرے جانوروں کی پیداوار سے پیشتر معلوم کرلی تھی۔ بقراط، جالی نوس، بوعلی سینا اور پلائینی جیسے حکمائے شہد کی مکھیوں کو بہت مفید اور اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ ہر دل عزیز دوا بتایا ہے۔ پسی ہوئی مکھیوں کو شہد میں ملاکر آشوب چشم پر، درد کرنے والے دانتوں پر، سوجے ہوئے مسوڑھوں پر حتیٰ کہ ڈھیٹ پھوڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا تھا شہد کی مکھیاں شہد میں پکاکر پیچش کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔ جالی نوس کا مقولہ ہے کہ اگر شہد کی مکھیوں کو شہد کے ساتھ پیس کر ایسے سروں پر لگایا جائے کہ جنکے بال گرگئے ہیں تو دوبارہ بال نکل آتے ہیں۔ تازہ تازہ مار کر پانی میں ڈالی ہوئی مکھیاں اگر روزانہ ایک کھالی جائے تو دیوانے کتے کے کاٹے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلی ہوئی شہد کی مکھیوں کی راکھ اگر شہد میں ملاکر استعمال کی جائے تو وہ آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید خیال کی جاتی ہیں سفوف کی شکل میں شہد کی مکھیاں، سرطان کے لئے، استسقا کے لئے، ضعف بصر کے لئے اور دماغی خرابیوں کے لئے مفید تسلیم کی جاتی ہیں ہومیوپیتھی میں بھی اپیس، وجع مفاصل، التہاب مفاصل اور نوبتی بخاروں کے لئے بہترین دوا خیال کی جاتی ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی کا مشہور فرانسیسی فاتح نقرس میں مبتلا ہوگیا تھا اور کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ بالآخر شہد کی مکھیوں سے کٹوا کر اچھا گیا۔

خوش رہنے کا نسخہ

اپنے دن کے پیالے میں ہر روز علی الصباح بارہ حصے ایمان، گیارہ حصے جرأت، دس حصے صبر، نو حصے عمل، آٹھ حصے اُمید، سات حصے وفاداری، چھ حصے فکر و تدبر، پانچ حصے مہربانی، چار حصے آرام، تین حصے عبادت الٰہی، دو حصے تخیل ڈال کر اس میں نہایت احتیاط کے ساتھ ایک حصہ عزم ملا دیا کرو۔

بقراط کے اقوال

"ناگہانی اور بلا ظاہری اسباب کے اگر تکان محسوس ہو تو وہ بیماری کی علامت ہے۔"

"جو لوگ کہ دیکھنے میں بہت موٹے تازے ہیں ان میں دُبلے آدمیوں کی بہ نسبت امراض کا مقابلہ کرنے کی قوت کم ہوتی ہے" "لیکن زمانۂ حال کے انسانوں کا یہ خیال ہے کہ "موٹے آدمی زندگی کی پہاڑی پر سے بہت آرام کے ساتھ لڑھکتے چلے آتے ہیں۔"

"بوڑھے فاقہ کشی کی تکلیف کو ادھیڑ عمر والوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے برداشت کرلیتے ہیں، جوانوں سے یہ تکلیف بہت مشکل سے برداشت ہوتی ہے اور بچے تو بالکل ہی نہیں برداشت کرسکتے، خصوصاً وہ بچے جو ذرا دوسروں کی نسبت سے زیادہ کھلنڈرے ہوں۔"

"ایسے بدن جو نشو و نما پارہے ہیں ان میں بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کو غذا کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور اگر انہیں کافی غذا میسر نہ آئے تو وہ گھلنے لگتے ہیں۔ بوڑھوں میں حرارت بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں ایندھن کی ضرورت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ بہت زیادہ ایندھن جھونکنے سے آگ بجھ جائے گی۔"

کھانے پینے کی جو اشیاء ایسی ہوں کہ وہ مفید تو کم ہوں لیکن مزہ دار زیادہ ہوں وہ ان ماکولات اور مشروبات کی بہ نسبت بہتر ہیں جو مفید لیکن بدذائقہ ہوں۔"

سردی کے موسم میں غذا کی کثرت مفید ہے، گرمیوں میں اسکی قلت۔" کیا موجودہ زمانے کے اطبا اس سے زیادہ عقل کی کوئی بات بتا سکتے ہیں۔

یا اسے اس سے زیادہ واضح طریق پر کہہ سکتے ہیں۔

نیند اور آرام

ایسی عادت اختیار کرنی چاہیئے کہ جسم اور دماغ دونوں کو آرام میسر آسکے۔ صرف کام چھوڑ دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آرام میسر آگیا اگر جسم یا دماغ میں تناؤ کی کیفیت بدستور باقی ہے۔ ایسے پیشوں کے متعلق یہ خیال اور بھی زیادہ صحیح ہے کہ جن میں جسمانی محنت بہت کم ہوتی ہے۔ یہ طریقہ بہت ہی مناسب ہے کہ لیٹ کر تمام جسم کو بالکل ڈھیلا کر دیا جائے اور آنکھیں بند کر لی جائیں اور ٹھنڈی، پُرسکون اور اندھیری جگہ میں آدھ گھنٹہ تک دوپہر کے وقت آرام کیا جائے۔ ایسے پیشے کہ جن میں سخت محنت کرنی پڑتی ہے ان میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بار بار آرام کرنے کی ضرورت ہے جتنی دیر آرام کیا جائے اتنی دیر گہرے سانس لیتے رہیں۔

صحت انسانی پر شور و غل کا اثر

بعض بے سُرے شور و غل بھی کبھی کبھی اپنی نوعیت اور ماحول کی وجہ سے خوش گوار معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک اولاد پر فخر کرنے والی ماں کو اپنے نوزائیدہ بچے کی "ہاؤں ہاؤں" بالکل ایک فردوسی نغمہ معلوم ہوتی ہے، ایک بھوکے پیاسے آدمی کو کھانے کے گھنٹے کی ہیبت ناک گونج بہت ہی خوش آیند محسوس ہوتی ہے۔ اور شرابیوں کو شمپین کی بوتل کے کاگ اُڑنے کا دناٹا تو اس قدر بھلا لگتا ہے کہ فوراً دل مسرور ہو جاتا ہے۔ بین باجے کی آواز اسکاٹ لینڈ کے ایک باشندے کے دل میں جوش اور امنگ پیدا کرتی ہے لیکن اس کا پڑوسی انگریز اسی آواز کے اثر سے غصہ سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ ہم میں کسی کی بھی یہ تو خواہش نہیں ہوا کرتی کہ پُرمسرت شور و غل کو بند کر دیں لیکن اور بہت سے شور و غل ہیں جو ہم میں بیشتر آدمیوں کے لئے سامعہ فگار ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہمارا مزاج برہم کر کے ہمیں برافروختہ کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہماری صحت کے لئے بہت ہی مضر ثابت ہوں۔

آخر وہ چیز کیا ہے جو بعض آوازوں کو ناخوش آیند بنا دیا کرتی ہے؟ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ تمام بے سُری آوازیں کانوں کو تکلیف دیتی ہیں مثال کے طور پر پڑوسی کے کتے کے بھونکنے کی آواز، رات کے وقت بلّیوں کا چھت پر لڑنا، موٹروں کے بگل کی بھیانک آوازیں۔ موٹر سائیکلوں کی وحشت ناک پھٹ پھٹ، سڑکوں پر دودھ کے خالی برتنوں کا باہمی تصادم، اور کسی قدر نیچے اُڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کا گھراٹا، سب ایسی آوازیں ہیں جو کانوں کو برداشت نہیں ہوتیں۔

لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ہمیں صرف ایسے ہی شور ناگوار گزرتے ہیں جو دوسرے کر رہے ہوں۔ آپ کتنا ہی شور و غل کریں مگر وہ ہمیں بُرا نہیں معلوم ہوتا۔

اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہو کہ اچھے خاصے سریلے راگ بھی اگر وہ دفعتاً اور بڑے زور سے ہمارے کانوں میں پڑیں تو سخت تکلیف دہ معلوم ہوتے ہیں، جیساکہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب ہم یکایک ریڈیو کی مشین چلاتے ہیں۔

حاملہ عورتوں کی غذا

دودھ دو یا ڈھائی سیر، آدھ پاؤ گوشت جس میں مچھلی کلیجی، گُردے اور بھیجا سب شامل ہیں۔ ایک انڈا، آدھی چھٹانک پنیر۔ ایک چھٹانک مکھن، پاؤ بھر آلو، ڈیڑھ چھٹانک پکی ہوئی بند گوبھی۔ چار عدد ڈال کے پکے ہوئے تازہ پھل۔ دو ایک قسم کی اور ترکاریاں۔ اور اس کے علاوہ بے چھنے آٹے کی روٹی اور دلیا ایسے کھانے کہ جن میں شکر زیادہ ہو یا میدہ سے بنے ہوئے ہوں ان سے پرہیز لازم ہے۔

اسپتالوں کی بدبو اور شور

شرم وحیا کی وجہ سے عورتوں کے چہرہ پر سرخی دوڑ جاتی ہے۔ خوف کی وجہ سے بچوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں گھناونی چیزوں کو دیکھ کر اچھے خاصے مضبوط آدمیوں کا بھی جی متلانے لگتا ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہمارے فوری جذبات کا ہمارے اندرونی اعضا کے فعل پر بہت کافی اثر پڑتا ہے۔ اس اصول سے اسپتالوں کے انتظام میں بہت مدد لی جا سکتی ہے۔ اسپتالوں میں بسی ہوئی بو خوش گوار بھی ہو سکتی ہے اور ناخوش گوار بھی لیکن بہترین بات یہی ہوگی کہ سرے سے قطعاً بو ہی نہ ہو۔ پاخانے

کے برتنوں کی بدبو جو کبھی کبھی آتی ہے اور ان دواؤں کی بدبو جو کہ بدبو مارنے کے لئے مستعمل ہوتی ہیں بہت ہی قابل اعتراض چیزیں ہیں، صابون اور لوشنوں کی بو اگرچہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ہر چیز صاف ستھری ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مریض کو یہ بھی یاد دلاتی رہتی ہیں کہ وہ بیمار ہے اور اس کے دل پر خوف طاری کر دیتی ہیں۔ موجودہ زمانے کے صفائی اور کھلی ہوا کے انتظامات کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسپتالوں کی بو کوئی ناقابل تدارک مصیبت نہیں ہے۔

شور و غل ایک اور نفسیات پر اثر کرنے والا عنصر ہے۔ شور سے مراد ناخوش گوار آواز کا ناقابل برداشت مقدار میں سامعہ تک پہونچنا ہے۔ ایک خوش گوار آواز جو کہ صاف طور سے سنائی دیتی ہو شاید ہی کسی کے آرام میں خلل پڑتا ہو۔ لیکن ایک ایسے ناگوار شور سے جو کہ صاف سنائی نہ دیتا ہو غالباً کوئی چیز زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ یہ ممکن تھا کہ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں دے دی جاتیں۔ لیکن جو کچھ کہا جا چکا ہے وہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ ذمہ دار اصحاب کو اس طرف متوجہ کر دے کہ مریض کو جسمانی آرام پہونچا کر یہ ممکن ہے کہ ہم اس کے لئے دماغی سکون مہیا کر دیں کہ جس سے اسے بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مصر قدیم میں "خود مسمومی" کے متعلق معلومات

ہیروڈوٹس کے بیان کے مطابق جو کہ قبل مسیح پانچویں صدی کا مصنف تھا اور سب سے قدیم مورخ تسلیم کیا جاتا ہے قدیم مصری امعاء مستقیم اور قولون کے باقاعدہ کام کرنے کی اہمیت کو اچھی طرح جانتے تھے۔

ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ "ہر مہینے میں تین دن تک متواتر وہ جلاب لیا کرتے ہیں اور قے کر کے اپنی صحت کو بحال کرتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ تمام بیماریاں جو انسان کو ہوتی ہیں وہ صرف اس غذا سے پیدا ہوتی ہیں جو کہ وہ کھاتے ہیں۔ کیونکہ اور ہر لحاظ سے مصری لیبیا والوں کی سوا تمام قوموں کی بہ نسبت زیادہ تن درست ہیں۔"

مصر کے قدیم لوگ غذا کو بہت ہی اہمیت دیتے تھے اور تقریباً سبزی خور تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ روحیں پھر اس دنیا میں دوسرے جسموں کے اندر حلول کر کے آتی ہیں اور جانوروں کا جون اختیار کرتی ہیں۔ اس لئے وہ کسی جانور کی جان لینے کو اسی قدر گناہ خیال کرتے تھے کہ جیسا کسی آدمی کو مار دینا۔ ان کا خیال تھا کہ ایک بکرے یا بیل کو ذبح کر کے ممکن ہے کہ ہم اپنے ہی کسی بزرگ کی جان لے لیں

دندان سازوں اور سرجنوں کا مددگار

اس دوران میں جب دندان ساز دانتوں کا معائنہ یا ان پر کوئی عمل کرتا ہی، زبان خواہ مخواہ اوپر اُٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات مطلوبہ عمل مکمل ہی نہیں ہونے پاتا۔ یورپ کے ایک ماہر دندان سازی نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو آپریشن کے دوران میں زبان کو دبائے رکھتا ہے اور منہ کے اندر ٹھنڈی غیر مضر روشنی ڈالتا رہتا ہے۔ اس روشنی کی خاصیت یہ ہے کہ نہ تو آنکھوں کو خیرہ کرتی اور نہ کسی قسم کا برقی صدمہ پہنچاتی ہے۔ سرجنوں کو بھی حلق کا معائنہ یا آپریشن کرنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ کیوں کہ یہ آلہ منہ پر لگا دینے کے بعد انہیں یا ان کے اسسٹنٹ کو اپنے ہاتھ استعمال کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

عمل احتقان انجکشن کے طریقۂ علاج پر مفصل کتاب۔ اس میں احتقان (انجکشن، پچکاری) کا علاج اور اس کے تمام ضروری ہدایات انجکشن کا طریقہ استعمال اور صفائی وغیرہ پورے طور پر بوضاحت درج ہے، جو جو دوائیں جس جس طور پر جن جن امراض میں پچکاری کے ذریعہ داخل کی جاتی ہیں وہ بہ وضاحت و تفصیل لکھی گئی ہیں۔ (از عالی جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب) قیمت عہ؍ مجلد عمر۔

طبی فرہنگ طبی اصطلاحات کا جامع اور مختصر لغت، یہ ان طلبا کے لئے تیار کیا گیا ہے جو بڑے لغت (یعنی لغات اصطلاحات طبیہ) نہ خرید سکیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے، مجلد پارچہ۔ ایک روپیہ دس آنے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد دواخانہ، لال کنواں، دہلی

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر سیلان مازو سبز بلا سوراخ ۶ ماشہ، سہاگہ نیم بریاں ۳ ماشہ، مصطگی رومی خالص ۴ ماشہ، دال نخود بریاں مقشر ایک تولہ، سنگ جراحت ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرلیں اور ڈیڑھ ماشہ، صبح وشام دونوں وقت پانی کے ساتھ پھانکیں۔

جناب حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ جوتی بردھک سرمہ درخت نیم (نیم کے درخت کے تنہ میں ایک سال تک سرمہ محفوظ رکھیں اور پھر نکال کر کام میں لائیں) ایک چھٹانک، کالے سرس کے بیج ۳ ماشہ، کافور بھیم سینی ۳ ماشہ، مامیران چینی ۳ ماشہ، سنگ بصری ۳ ماشہ، سفیدہ کاشغری ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۳ ماشہ، پھٹکری بریاں ۱½ ماشہ، مصری بیکانیری ۳ ماشہ، ناخن فیل ۳ ماشہ، تخم کھرنی ۳ ماشہ، سمندر جھاگ تین ماشہ۔ گل چنبیلی ۱۰۰ عدد، تل کے پھول ۱۰۰ عدد، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ایک بوتل عرق گلاب اور ایک بوتل ہری سونف کے پانی میں خوب کھرل کریں

فوائد:۔ اس سرمہ کے استعمال سے ردھے، ککرے، سلاق، پڑبال، شب کوری، رتوندہ، ابتدائی موتیا بند، دھند، غبار، سفیدی ناخنہ وغیرہ شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں۔ اور روزمرہ کے استعمال کے لئے ایک تحفہ ہے۔

بواسیر کے جدید تجربات

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیب سرکاری ریاست بھوپال

بواسیر خونی۔ نیم کی لکڑی کا پیالہ اور اسی کا گھوٹنہ بنوالیں اور ٹپاری (کنگھی بوٹی) کے پھل ۲۰ عدد۔ نیم کے سبز پتے ۲۰ عدد۔ کالی مرچ ۵ عدد ۶ تولہ پانی میں گھونٹ کر اسی پیالہ سے تین چار دن صبح کے وقت پی لیں اس سے اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔

دیگر:۔ پتھر چٹا بوٹی کی پتی نو ماشہ، الائچی سفید ۱ عدد، باریک پیس کر گولی بنا کر ۹ دن تک روزانہ کھائیں۔ مرض بواسیر کو زائل کرتی ہے۔

دیگر:۔ ایک تولہ مستی بوٹی ۱۰ تولہ پانی میں پیس کر ایک تولہ شکر ملا کر چند روز پئیں۔ اس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔ تمباکو کا گل باریک پیس کر مکھن میں ملائیں اور مسّوں پر لگائیں۔ اس سے مسّے پژمردہ ہو جاتے ہیں۔ چند مریضوں کی تکلیف اس سے رفع ہوئی ہے

دھونی برائے بواسیر خونی و بادی:۔ لنگور کی مینگنی السی کے تیل میں ڈبو دیں۔ پہلے تین دن تک رات کو نو ماشہ اجوائن گرم پانی سے کھاویں پھر چوتھے دن تھوڑی سی مینگنی تیل میں سے نکال کر آگ پر رکھیں اور مسّوں پر دھونی دیں۔ ۱۰ دن تک عمل کرنے سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بواسیر خونی و بادی کے لئے:۔ رسوت، گوگل، تخم ٹپاری، مغز بنولہ، مغز نیم، مغز بکائن، ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو گٹ روندہ کے پانی میں باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھاتے رہیں۔ کبھی ناغہ بھی کر دیا کریں۔ ان گولیوں سے قبض رفع ہوتا ہے، تبخیر بند ہو جاتی ہے، مسّے بیٹھ جاتے ہیں۔ خون نہیں آتا اور رفتہ بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔

جناب حکیم پنڈت مدن گوپال رمپال ویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر

اکسیر درد نمبر ۱ مال کنگنی ایک [illegible] کو ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور بوقت ضرورت

پانی میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:- ہر قسم کے درد کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

اکسیر درد نمبر ۲ رال، سہاگہ، قلمی شورہ اور گندھک ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حسب ضرورت ایک گولی آب لیموں میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:- یہ دوا بھی ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے۔

جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ خار امرتسری ایچ۔ پی۔ بو (امرتسر)

اکسیر آتشک نمبر (۱) مردار سنگ ایک تولہ، کوٹھ میٹھا ایک تولہ، نیلا تھوتھا ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو ادرک کے پانی میں کھرل کر کے بیر کی گٹھلی کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح کے وقت ادرک کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- ان گولیوں سے آتشک کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ زخم جلد بھر جاتا ہے، ان گولیوں کے دوران استعمال میں کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور دودھ، مچھلی اور انڈا بھی نہ کھائیں۔

اکسیر آتشک نمبر (۲) لونگ سوا تولہ، سیماب مصفےٰ سوا تولہ، فل فل سیاہ سوا تولہ، عاقر قرحا سوا تولہ، باؤ بڑنگ سوا تولہ، رومی مصطگی ۱ تولہ اجوائن ایک چھٹانک، گڑ ایک چھٹانک، بھلانوہ بدر ۲۴ عدد۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح کے وقت چار گولیاں پانی کے ساتھ کھا کر پان کھالینا چاہیئے۔

فوائد:- سات دن کے استعمال سے آتشک کیا جُذام تک دور ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہڈیوں اور جوڑوں کا درد اور ان کی سوجن دُور ہو جاتی ہے بھروسہ کی چیز ہے۔ غذا دودھ اور چاول۔

چٹنی کھانسی بکری کے سوا چھ سیر پیشاب کو آگ پر رکھ کر گاڑھا کریں اور اس میں مندرجہ ذیل اشیاء کا اضافہ کریں۔ سفوف بلیلہ آدھ پاؤ، سفوف فل فل دراز ایک چھٹانک، کشتہ فولاد ایک چھٹانک، کٹیلی کے پھلوں کا سفوف آدھ پاؤ بس دوا تیار ہے۔ دو ماشہ سے سوا تولہ تک ہمراہ آب گرم استعمال کرائیں۔ فوائد:- وہ کھانسی جسے حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو، صرف تین دن یہ دوا استعمال کرانے سے جاتی رہتی ہے۔

جناب حکیم محمد توحید الحق صاحب روحانی کشن گنج

معجون روحانی ثعلب مصری ۸ تولہ، اسگندھ ۸ تولہ، کشتہ خبث الحدید ۳ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ایک تولہ، مصری دیسی ۲۱ تولہ، شہد خالص ۲۱ تولہ ترنجبین ۲۴ تولہ، حسب معمول معجون تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ

فوائد:- مردوں کے جریان اور احتلام کی شکایتوں کے لئے اکسیری دوا ہے، نہایت مقوی معدہ و جگر ہے۔ دودھ، گھی اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے قبض دائمی کی شکایت کو دور کرتی ہے، خون کافی مقدار میں پیدا کر کے چہرے کو سُرخ و سفید بناتی ہے

اکسیر النساء ثعلب مصری دو تولہ، گوند کیکر ۲ تولہ، زنجبیل دو تولہ، چکنی ڈلی دو تولہ، مازو سبز دو تولہ، سب کو باریک کر کے قند سیاہ کہنہ دس تولہ میں ملا کر رکھیں، اور ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد:- سیلان الرحم، پرسوت، کثرت حیض، درد کمر، وغیرہ شکایتوں کو یہ دوا بہت جلد رفع کرتی ہے۔

تصدیق حسب ذیل نسخے تجربہ میں صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ (۱) **اکسیر دِق**۔ اشاعت خاص دق و سل صفحہ ۱۲۹۔ از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی (۲) **کشتہ توتیا**۔ اشاعت خاص دق و سل صفحہ ۱۳۲۔ از جناب حکیم کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ۔ (۳) **سرمہ اکسیر چشم**۔ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ صفحہ ۱۴۱۔ از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، جودھ پور +

(حکیم غلام احمد قیصر)

لندن کے ہسپتالوں کے مستند نسخے

مترجمہ:۔ ای ڈبلیو لوکس اینڈ ایچ بی سٹیون

ازجناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب، چغتائی، لاہور

ایکوالبیومن

سفیدی بیضۂ مرغ	۲ عدد
پانی	۱۸ اونس
ایکوا اورینج فلاور	۸۵ منم

سب چیزوں کو بلوری جار میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر رکھ لیں۔ یہ پانی پیاس کو بجھاتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

ایکوا امپیریل

پوٹاسیم بورو ٹارٹریٹ	۱۷۵ گرین
شکر	۵۲۵ ،،
پانی	۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر استعمال کریں۔ فوائد:۔ اوپر کے مطابق۔

کیٹاپلازما کے اولین

کے اولین	۹ اونس ۱۰۰ گرین
ایسڈ بورک	۳۱۵ ،،
تھائی مول	۳½ ،،
میتھل سیلی سلیٹ	۱۴ منم
اولیم منتھا پپ	۳½ گرین
گلیسرین	۶ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب کھرل کریں۔ پھر اس قدر گرم کریں کہ پٹلس کی طرح بن جائے۔ محلل اورام و مسکن اوجاع ہے۔

یوریتھرل بوگیز (شیاف احلیلی)

(۱) ایسڈ ٹینک	۱ گرین
افیون	۱ ،،
اولیم تھیوبروما	۱۵ ،،

سب چیزوں کو ملا کر ایک شیاف مناسب لمبائی کا بنا کر اور پیشاب کی نالی میں رکھیں۔ سوزاک کے دوسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۲) بسمتھ سب نائٹریٹ	۱۰ گرین
لیڈ ایسی ٹیٹ	½ ،،
اولیم تھیوبروما	۱۵ ،،

شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔ سوزاک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۳) کوکین	½ گرین
اولیم تھیوبروما	

شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔ مسکن درد ہے۔

(۴) آئیڈوفارم	۵ گرین
مارفیا ہائیڈروکلور	¼ ،،
اولیم تھیوبروما	۱۵ ،،

شیاف بنا کر نالی میں رکھیں۔ سوزاک و قرحہ کے لئے مفید ہے۔

کلوڈین

(۱) ایمونیم اتھیو سلفونیٹ	۵ اونس
ایتھر	۵ ،،
کلوڈین	۲۰ ،،

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ متورم مقام پر اس کا ضماد کریں۔ محلل اورام و مسکن درد ہے

(۲) آئیڈوفارم	۲ اونس
فلی کیبل کلوڈین	۲۰ ،،

دونوں چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ اور زخم و جراحت پر لگائیں۔

(۳) سیلول	۲ اونس
ایتھر	۲ ،،
کلوڈین	۱۵ ،،

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ زخم، رگڑ اور چوٹ پر لگائیں۔

نیزل ڈوش (ناک کا غسول)

سوڈا بائی کارب	۳۰۰ گرین
بورکس	۳۰۰ ،،
سوڈا کلورائیڈ	۳۰۰ ،،
شکر	۳۰۰ ،،
پانی	۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بقدر ایک اونس لوشن میں ایک اونس گرم پانی ملا کر ناک میں سڑکیں۔ نزلہ زکام، اور التہاب غشاء انف کے لئے مفید ہے۔

آئی لوشن (قطور چشم)

امونیا کلورائیڈ	۱۷½ گرین
کافور	۱۷½ ،،
زعفران	۹ ،،
زنک سلفیٹ	۲۴ ،،
الکحال (۷۰ فی صدی)	۲ اونس
پانی	۲۰ ،،

ترکیب تیاری۔ الکحل میں زعفران اور کافور حل کر لیں، اور امونیا کلورائیڈ اور زنک سلفیٹ کو پانی میں۔ پھر دونوں محلولوں کو ملا کر ۲۴ گھنٹے کے بعد صاف کر لیں، رمد چشم، آشوب، سبل اور ککروں کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔

کنفکشن سناء ایٹ جلیپ

سناء	۲ اونس
جلاپا	۲۴۰ گرین
زنجبیل	۲۴۰ ،،
کشنیز خشک	۲۴۰ ،،
آرد ملیٹھی	۲۴۰ ،،
ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ	۲۴۰ ،،
ٹریکل	۱۲ اونس

سب چیزوں کو ملا کر معجون بنا لیں۔ خوراک آدھے اونس سے ایک اونس تک۔ قبض کشا ہے۔

ڈی کاکشن بارلے (بارلے واٹر)

پرل بارلے	۲ اونس
پانی	۲۰ اونس

نرم آگ پر اس قدر جوش دیں کہ پانی ۱۲ اونس باقی رہ جائے۔ چھان کر پلائیں (آش جو ہے)

الگزر ایسی ٹو مارفین ایٹ ٹرپن

ایسی ٹو مارفین ہائیڈرو کلورائیڈ	۹ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ	۸۷½ ،،
الکحل (۹۰ فی صدی)	۱۰ اونس
گلیسرین	۵ ،،
سیرپ پرونی ورجنی	۲۰ ،،

سب چیزوں کو ملا کر الگزر بنا لیں۔ اور چائے کے چمچہ بھر چٹائیں۔ سل و دق کی ہٹیلی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔

(باقی آئندہ)

خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

"مینیجر"

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(سلسلہ کے لئے دیکھئے ہمدرد صحت بابت ماہ اپریل سنہ ۳۸ء)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱

ٹیبلائیڈ کس کاراسگراڈا ایٹ جنشن کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کس کاراسگراڈا	۲ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامیکا	۱/۵ ״
ایکس ٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس	۱/۱۰ ״
ایکس ٹریکٹ جنشن	۱ ״
کیپسیکم	۱/۱۰ ״

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ مزمن قبض اور بواسیر کے لئے نافع ہے۔

۲

ٹیبلائیڈ کیتھارٹک کمپونڈ

ہائیڈرارجرائی سب کلورائڈ	۱ گرین
ایکس ٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ	۱ ۱/۳ ״
ایکس ٹریکٹ جیلپ	۱ ״
پلوگیم بوج	۱/۴ ״

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور سوتے وقت کھلائیں۔ مسہل ہے۔

۳

ٹیبلائیڈ ایپی نین

ایپی نین	۱/۲۲۰ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۲ ״
پانی	ایک سی سی

یہ مقامی مخدر دوا ہے، دانت اکھاڑنے سے پہلے اس کا ٹیکہ کرتے ہیں۔

۴

ٹیبلائیڈ کوڈائنا ایٹ نکس وامی کا

کوڈائنا فاسفیٹ	۱ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا	۱/۴ ״

ایک گولی بنالیں۔ اور بعد غذا دیں۔ ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

۵

ٹیبلائیڈ کافی منٹ

سوڈا بائی کارب	۳ گرین
ایکس ٹریکٹ کافی	۱/۴ ״
سیریئم اوگزیلیٹ	۱/۴ ״
امونیا بائی کارب	حسب ضرورت
اولیم منتھا پپ	حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں۔ اور ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔ ہاضم و مشتہی ہے۔ معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے۔

۶

ٹیبلائیڈ کالچیین ایٹ نکس وامیکا کمپونڈ

کالچیین	۱/۷ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا	۱/۴ ״
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی	۱/۲ ״
ایکس ٹریکٹ جنشن	حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں اور ہر چوتھے گھنٹے ایک ایک گولی دیں۔ گنٹھیا اور نقرس کے لئے مفید ہے

۷

ٹیبلائیڈ کالچی سی کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کالچی سی	۱/۴ گرین
ایسڈ سیلی سیلک	۳ ״

ایک گولی بنالیں نقرس اور گنٹھیا کے دردوں کے لئے مفید ہے۔

۸

ویپرول کلوروفارم ایٹ ایتھل آئیوڈائیڈ کمپونڈ

کلوروفارم	۱۰ منم
ایتھل آئیوڈائیڈ	۵ ״
منتھول	۱/۸ گرین

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیپسول میں بھر لیں اور جب ضرورت ہو اسے رومال میں توڑ کر سونگھیں۔ دمہ کے دورے کو یہ دوا رفع دفع کرتی ہے

۹

ٹیبلائیڈ جنجا منٹ

سوڈا بائی کارب	۵ گرین
امونیا بائی کارب	حسب ضرورت
جنجرین	״
سیکیرین	״
اولیم منتھا پپ	״

ایک گولی بنالیں اور جب ضرورت ہو منہ میں رکھ کر چوسیں۔ نفخ کو دور کرتی اور معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے۔

۱۰

ٹیبلائیڈ گائیوسائی ایٹ کونین کمپونڈ

گائیوسائی ریزن	۲ گرین
سلفر پریسی پٹیٹ	۲ ״
کونین سیلی سلیٹ	۱/۲ ״

سب کی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام بعد غذا کھلائیں۔ پرانی گنٹھیا کے لئے نافع ہے۔

۱۱

ٹیبلائیڈ ہکسامین اینڈ میتھیلین بلیو

ہکسامین (یوروٹروپین)	۳ گرین
میتھیلین بلیو	۱/۴ ״

ایک گولی بنالیں۔ سوزاک کے لئے مفید ہے

۱۲

ٹیبلائیڈ ہائیڈراسٹین کمپونڈ ایٹ کوٹارنین ہائیڈروکلورائیڈ

ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائڈ	۱/۴ گرین
ارگوٹین	۱/۲ ״
کنے بین ٹینیٹ	۱/۲ ״
کوٹارنین ہائیڈروکلورائڈ	۱/۴ ״

ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ استحاضہ اور کثرت طمث کے لئے اکسیر ہے۔

۱۳

ٹیبلائیڈ ایرے ڈین کمپونڈ

ایرے ڈین	۲ گرین
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی	۱/۲ ״
پل ریہائی کمپونڈ	۱ ۱/۲ ״

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ امراض کبد میں عجیب فائدہ مند دوا ہے

(باقی آئندہ)

ہر قسم کی طبی کتابیں
مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، دہلی
سے طلب فرمائیے

جوابات

(۱۳۹) **فوری نعوذ** (الف) آپ کا یہ خیال کہ طب یونانی ایسے نسخوں سے خالی ہے غالباً صحیح نہیں ہے۔ طب یونانی میں بھی اور ڈاکٹری میں بھی بہت سے ایسے تیر بہدف اور بے خطا نسخے موجود ہیں کہ جن سے مطلوبہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہیں تو یہ غالباً ممکن نہ ہوگا۔ آپ بفضلہ ڈاکٹر ہیں اور خود خیال فرما سکتے ہیں کہ فرسودہ و ناکارہ اعصاب کو پھر کار آمد بنانا کتنا مشکل کام ہے۔ آپ فالج کے مریض کو ایک دو روز میں تو اچھا نہیں کر سکتے۔ اور فالج میں بھی کیا ہوتا ہے، یہی کہ اعصاب ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ صبر و تحمل کے ساتھ اگر آپ مریض کا علاج کریں تو یونانی طب میں بھی بہت کچھ ہے اور ڈاکٹری میں بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) امساک کے بہترین نسخے طب یونانی میں موجود ہیں۔ صرف معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کے بھی نسخے ہیں کہ صرف خارجی استعمال سے کافی امساک ہوتا ہے۔ جناب کی تشفی کے لئے صرف ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ اس کو بنا کر تجربہ کیجئے۔ امید ہے کہ پسند ہوگا۔ مہندی کے تازہ پھول پاؤ سیر لے کر ڈیڑھ سیر پانی میں ہلکی آگ پر اس قدر پکائیں کہ پاؤ بھر پانی رہ جائے۔ پھر پانی کو چھان کر اس قدر پکائیں کہ پانی قوام کی شکل اختیار کرلے۔ پھر اس میں دو تولہ پرانا گڑ شریک کر کے تبارہ پکائیں جب ایک جان ہو جائے تو گولیاں جنگلی بیر کے برابر بنالیں۔ کھانا کھانے کے آدھے گھنٹہ بعد ایک گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ نسخہ نشہ والی چیزوں سے بالکل پاک ہے، یہی اس نسخہ کی صفت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنہ ہاتہ ۳ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، عنبر اشہب ۶ ماشہ، کستوری خالص ۶ ماشہ، جند بید ستر ۶ ماشہ، اسٹرکنین ۵ گرین۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں۔ روزانہ ایک گولی کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مطلوبہ فوائد ظاہر ہوں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) فوری امساک کے لئے تو آپ کو نسخے مل جائیں گے، لیکن فوری نعوذ کے لئے تقویت دل و دماغ اور بے فکری کی سخت ضرورت ہے اور ایسے کا ملنا آج کل مشکل ہے، اس لئے کسی تیر بہدف نسخہ کا کامیاب ہونا بھی مشکل ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) حب جالی نوس کا نسخہ علاج الامراض سے بنا کر استعمال کرائیے۔ اور طلاء مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیے۔ کافور ایک ماشہ، سہاگہ تین ماشہ، قرنفل ۱۲ عدد، فلفل سیاہ ۱۶ عدد۔ پانی میں حل کر کے شیاف بنالیں۔ اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر طلا کریں۔ یہ نسخہ بھی علاج الامراض کا ہے۔ میں نے کئی مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ اس سے فوری نعوذ حاصل ہوا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جناب من۔ ایسے نسخوں کا کال نہیں ہے۔ لیجئے یہ نسخہ تیار فرما لیجئے۔ گندھک آملہ سار مصفّیٰ ایک تولہ، پارہ مصفّیٰ ایک تولہ، زہر مہرہ اصلی ایک تولہ، فادزہر حیوانی ۱ ماشہ، تج، ثعلب مصری، شقاقل مصری، اکرکس بہ شیر بڑ پروردہ ہر ایک ایک تولہ، جائفل ۳ ماشہ، افیون ایک ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، ماہی سقنقور ۱ تولہ، ریگ ماہی ایک تولہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، کشتہ چاندی ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، موتی اصلی ایک ماشہ، عنبر اشہب ۴ رتی، مشک خالص ۱ ماشہ، آب بھنگ دو تولہ، روح گلاب سوا تولہ، روح بید مشک ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری۔ گندھک اور پارہ کی کجلی کر کے سب دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ اور آب بھنگ، روح گلاب و بید مشک میں کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کریں۔ خوراک ایک یا دو گولی دودھ کے ساتھ۔ (سید جلال الدین مخدومی)

(۱۴۰) **منہ کی بدبو۔** (الف) آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ معدہ بہت دیر میں غذا کو نکالتا ہے اور وہ وہاں پڑے پڑے سڑتی رہتی ہے۔ اسی کی بدبو آپ منہ میں اور ڈکاروں میں محسوس کرتے ہیں اور اسی بدہضمی کی وجہ سے احتلام کی کثرت ہے۔ آپ اپنے کھانے کے اوقات مقرر کیجئے، بہتر ہو کہ صرف دو وقت کھائیں۔ بہت ہی زود ہضم غذائیں استعمال کیجئے، دودھ، دہی، اور پھل بہ کثرت استعمال کیجئے، شام کا کھانا اندھیرا ہونے سے پہلے ہی کھا لیجئے۔ صبح ہی صبح شہر کے باہر تین چار میل ٹہل آیا کیجئے۔ دوا کے طور پر یہ نسخہ چند روز استعمال کر ڈالئے:۔ سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین، ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۱۰ منم، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، ایکوا اینی سی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں کا بنایا ہوا "چارکول" آتا ہے، وہ خرید لیجئے اور اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو منہ کی خرابی نہیں ہے بلکہ معدہ خراب ہے تاہم کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے اپنے منہ کا بھی معائنہ کرا لیجئے کہ پائیوریا کی شکایت تو نہیں ہے۔ دواخانہ ہمدرد سے انوشدارو لولوی منگا کر استعمال کیجئے، شکایت جاتی رہے گی اگر پائیوریا کی شکایت ہو تو اس کا مناسب علاج کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) منہ سے بدبو عام طور سے پائیوریا کی وجہ سے آتی ہے۔ کسی قابل دندان ساز سے پائیوریا کا علاج کرائیں۔ ضعف ہضم کی شکایت بھی پائیوریا کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ بجائے احتلام روک آلہ لگانے کے آپ احتلام کی اصلی وجہ معلوم کر کے اس کا مستقل علاج کیوں نہیں کرا لیتے۔ (ڈاکٹر عبد الرحمن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پٹنہ)

(د) ایک تو آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ دوسرے منہ صاف نہیں رکھا جاتا۔ صبح سویرے پوٹاسیم کلوریٹ ۸ گرین تھوڑے سے پانی میں حل کر کے غرارے کریں، مسواک بلاناغہ کھانا کھانے کے بعد کیا کریں۔ احتلام کے لئے پوٹاسیم برومائڈ ایک گرین رات کو سوتے وقت پانی میں حل کر کے چند روز استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔ اور ہاضمہ کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں:۔ سوڈا بائی کارب ۲۰ گرین، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم، ٹنکچر جنجر ۱۰ منم، اسپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم، ایکوا منتھا پپ ایک اونس۔ (ڈاکٹر [illegible] صدیقی [illegible])

(ھ) روزانہ فروٹ سالٹ پیا کریں۔ آلہ احتلام مفید چیز نہیں ہے۔ بلکہ مضر ہے۔ احتلام کے لئے سبال مسکن استعمال کریں جس کا نسخہ کئی بار ہمدرد صحت میں شائع ہوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کیکر کی مسواک صبح کے وقت کرتے رہیں اور رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد، نیم گرم دودھ جس میں روغن بادام ۴ ماشہ ملا لیا گیا ہو، کے ساتھ کھائیں۔ صبح کو مربہ آملہ ایک عدد دودھ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) جوارش کمونی ۶ ماشہ میں کشتہ نمک سیاہ ایک سرخ، جوہر اجوائن دو چاول، جوہر پودینہ دو چاول، سوڈا بائی کارب دو چاول ملا کر صبح کے وقت ہمراہ عرق پودینہ ۳ تولہ، عرق بادیان ۳ تولہ کھائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶ ماشہ کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ح) آپ کا ہاضمہ یقیناً خراب ہے۔ آپ بعد طعام جوارش جالینوس نو ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولہ استعمال کر لیا کریں۔ اور چت سونے کی عادت چھوڑ دیں۔ احتلام روک آلہ سے ممکن ہے کہ اور کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ (حکیم سید منظور علی اکبرآبادی)

(ط) معدہ اور آنتیں درست حالت میں نہیں ہیں۔ کسی مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۱) **روغن ارنڈی کی صفائی** :- (الف) آپ حکیموں اور ڈاکٹروں سے اپنے مرض کے متعلق مشورہ لینے کی بجائے یہ کوشش کیوں کرتے ہیں کہ وہ آپ کی تجارتی اغراض میں مدد کریں۔ تیل صاف کرنے کے نسخے اگر آپ کو درکار ہیں تو کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ صدہا نسخے مل جائینگے، اپنی بیماری کے متعلق اگر آپ نسخہ کے طالب ہیں تو از راہ کرم مرض کے حالات لکھ کر بھیج دیجئے حکما اور ڈاکٹر مرض تشخیص کر کے نسخہ لکھ دیں گے یہ رسالہ ہمدرد صحت ہے اور اس سے صرف صحت کے متعلق ہی خدمات لینی چاہئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن ارنڈ سوا سیر میں برادہ صندل سفید ایک چھٹانک ملا کر رکھیں اور دن میں دو بار ہلا دیا کریں۔ دو دن کے بعد مقطر کریں۔ بو جاتی رہے گی، خوشبو آ جائے گی اس کے بعد روغن کو بوتلوں میں بھر کر ۲-۳ قطرہ تیزاب گندھک ڈال کر کارک لگا کر بوتل کو خوب زور سے ہلائیں۔ تاکہ تیزاب روغن میں مل جائے۔ آٹھ دس گھنٹے بعد روغن ارنڈ صاف شفاف پتلا ملے گا اور نیچے گاد ہو گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن بید انجیر اور آب لیموں ہم وزن لے کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب رطوبت پانی جل جائے تو تیل چھان کر رکھ لیں۔ (حکیم قاضی سید طاہر حسن عارفی)

(۱۴۲) **بہرا پن** :- (الف) مریض کو کسی کانوں کے امراض کے ماہر کو دکھائیے، بغیر دیکھے نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مولین آئل (ہومیوپیتھک دوا ہے) دو دو قطرے کان میں ٹپکائیں۔ اور ۳ قطرہ صبح ۳ قطرہ شام کو دو تولہ پانی میں ملا کر مریض کو پلا دیا کریں۔ چند دن کے مسلسل استعمال سے شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بغیر پوری طرح کانوں کے دیکھے کسی کے کم سننے کی وجہ دریافت نہیں کی جا سکتی۔ موٹاپا کئی قسم کا ہوتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہی پرانی بیماری دوبارہ عود کر رہی ہو، مریضہ کا اچھی طرح معائنہ کرا کر قابل معالج سے علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر عبد الرحمن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بفہ)

(د) کانوں میں روغن بادام تلخ دونوں وقت نیم گرم دو دو قطرے ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) شیرہ مغز بادام ۵ دانہ، شیرہ چہار مغز ایک تولہ، شیرہ خشخاش ۶ ماشہ، شیرہ بادیان ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۵ ماشہ، شیرہ چرونجی ۶ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب ۴ تولہ شامل کر کے ہر روز صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مقامی طبیب کو دکھائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۳) **پیشاب کی کثرت** :- (الف) مریض کے پیشاب کا پھر کیمیاوی امتحان کرائیے۔ اگر خدانخواستہ شکر آتی ہے تو "انسولین" کے انجکشن لگوائیے۔ پیشاب کی کثرت کا دوسرا سبب عصبی کمزوری بھی ہوتا ہے، آپ نے صرف پیشاب اور پیاس کی زیادتی کی علامات لکھی ہیں مگر مریض ضعف اعصاب میں مبتلا ہو تو مقوی اعصاب دواؤں سے علاج کرائیے پیشاب کی زیادتی اعصاب میں طاقت آنے پر دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہترین اور کم خرچ نسخہ ارسال ہے انشاءاللہ شفا ہوگی۔ دار چینی قلمی کو خوب باریک کر کے ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنا لیں، ایک پڑیہ صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری ایک ایک گولی دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) مندرجہ ذیل عرق سہ آتشہ طیار کرا کے استعمال کرائیں۔ بیخ پلاس، بیخ ببول، ثمر ببول، گل ببول، بیخ مولسری، بیخ جامن، انار، دودھی خورد، شگوفہ آکھ گل نیلوفر، گل منڈی، تخم خرفہ، تخم کاہو، بہمنین، بیخ گولر، برگ برگد ہر ایک دو تولہ سب چیزوں کو پانی میں بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں۔

(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) آپ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے یہ نسخہ استعمال کرائیے۔ **نسخہ** :- گلو، برگ جامن، کشتہ قلعی، مرجان سرخ، صدف مروارید، طباشیر، اصل السوس مقشر، صمغ عربی، کشنیز خشک، گل نیلوفر، گل گاؤزبان، مروارید ناسفتہ، گل سرخ، کتیرا، تخم خرفہ، صندل سفید، کافور، گلنار فارسی، گل ارمنی، تخم خشخاش، مغز چل غوزہ، موصلی سیاہ، تخم سروالی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور گولر کے درخت کی اندرونی چھال ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح پانی نتھار کر تین ماشہ سفوف کے ساتھ پلائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبرآبادی)

(ز) حسب ذیل معجون بنا کر استعمال کرائیے :- قسط شیریں، کندر، سعد کوفی، جفت بلوط، دار فلفل ہر ایک ۵ ماشہ، زنجبیل ۳ ماشہ، فلفل سیاہ ۲ ماشہ

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون تیار کریں۔ ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۴) **ہر قسم کے جریان کا نسخہ**:۔ آپ نے ہماری معلومات میں "یہ مفید" یا غیر مفید کا اضافہ فرمادیا کہ جریان کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ میں جریان کی "ہر قسم" سے واقفیت نہیں رکھتا۔ اس لئے معذور ہوں کہ ایسا نسخہ نہیں لکھ سکتا جو "ہر قسم" کے جریان کے لئے مفید ہو اور غالباً آپ کو بھی ایسا نسخہ "اپنے" مرض کے لئے درکار نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ آپ کو بہ یک وقت ہر قسم کا جریان تو ہو نہیں سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہر قسم کے جریان کو ایک ہی نسخہ کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ آپ کا یہ سوال صحیح نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ سفوف دافع جریان، ممسک اور مغلظ منی ہے۔ میرا خاص مجرب ہے۔ سنگھاڑہ خشک ۶ ماشہ، گوند کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، تال مکھانہ ۶ ماشہ، ثعلب مصری ۶ ماشہ، مازو ۶ ماشہ، مصطگی ۶ ماشہ، نبات سفید ہم وزن۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور بقدر ۹ ماشہ روزانہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

(ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی، میڈیکل آفیسر)

(د) بیانی مسکن استعمال کیجئے۔ مجرب نسخہ ہے۔ پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولہ، لیومی نل سوڈا سوا ماشہ، شربت نارنج ۵ تولہ، عرق بادیان ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو حل کر کے بوتل میں ڈال لیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دن میں تین مرتبہ چائے کے چمچہ بھر ذرا سے پانی میں ملا کر پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بیس تولہ فولاد کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں گل حکمت کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس فولاد کو ۱۰۱ مرتبہ آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے بدستور کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں حل کر کے پانچ سے دس قطرہ تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیر ہے، جریان منی اور سینکڑوں امراض کو رفع کر کے جسم کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) مغز نارجیل ۶ تولہ، سبوس اسپغول ۶ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، نبات سفید سائیدہ ۱۲ تولہ۔ پہلے نارجیل کو چھیل کر کدوکش میں باریک کر لیں۔ پھر کشتہ قلعی اور سبوس اسپغول شامل کر کے سفوف تیار کر لیں۔ خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ز) کوئی ایسا نسخہ جو کسی مرض کے لئے سو فی صدی کامیاب ہو دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جریان کے اسباب بہت ہیں اور مریض کے حالات اور اسباب کو پیش نظر رکھ کر نسخہ کی تجویز اطباء کا فرض ہے۔ آپ کے سوال سے تجارت کی بو آتی ہے۔ خدا کے واسطے ایسا کر کے پبلک کو دھوکہ نہ دیجئے اگر معالجہ کا شوق ہو تو طبیہ کالج دہلی میں داخل ہو کر باضابطہ تعلیم حاصل کر لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۵) **بول فی الفراش**۔ (الف) بچے کا راتوں کو پیشاب کرنا مقامی خراش کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اور کمزوری اعصاب کے باعث بھی۔ آپ ایک کافی مدت تک اس کو یہ نسخہ پلائیں۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۵ منم، اسٹینس سیرپ ۴۰ منم، گلیسرین ۵ منم پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک رتی سہاگہ بریاں ۶ ماشہ جوارش کمونی میں رکھ کر بعد غذا نگل جایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری استعمال کریں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) طباشیر ایک تولہ، سم الفار ایک ماشہ، نبات سفید ایک تولہ، تینوں چیزوں کو چند گھنٹے تک کھرل کر کے رکھ لیں۔ خوراک ایک سرخ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) جفت بلوط ۶ ماشہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، سعد کوفی ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، قند سفید دو تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ ہمراہ آب تازہ۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) جوارش مصطگی ۶ ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیے اور تل کی بنی ہوئی چیزیں بھی کھلاتے رہیئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۶) **سفید داغ**:۔ (الف) جہاں تک دیکھے بغیر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مجھے بھی آپ کے ڈاکٹروں کی رائے صحیح اور ان کا مشورہ ماننے کے قابل معلوم ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو مقام سُن ہے وہاں یہ دوا لگادیں۔ خردل ولایتی ایک تولہ، عاقر قرحا نو ماشہ، تخم ترب ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کر کے سرکہ میں ملا کر حسب ضرورت سُن جگہ پر لگادیں۔ جہاں سفید داغ ہیں وہاں بیخ انجیر جنگلی کو سرکہ میں گھس کر ضماد کریں۔ دو چار بار کے لگانے سے جب آبلہ پڑ جائے تو استعمال ترک کر دیں اور بعد صحت دوبارہ لگادیں۔ اسی طرح دو چار مرتبہ کے اُلٹ پھیر سے سفید داغ جاتے رہیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) داغ پر بھوے کے پتے دن میں تین چار بار مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کرانے کے بعد ہلیلہ خورد پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز دو عدد اسی طرح ایک عدد روزانہ بڑھا کر سو عدد تک پہونچائیں اور پھر ایک عدد کم کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) انجکشن سے بھی فائدہ کی امید ہے اور یونانی علاج سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ فی الحال آپ باپچی ایک تولہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ کا سفوف بنا لیجئے اور ۱ ماشہ روزانہ صبح کے وقت عرق مرکب مصفی خون ۵ تولہ اور شربت مصفی دو تولہ کے ساتھ کھائیے۔ پوست بیخ انجیر ایک تولہ، فلفل سیاہ ۱ عدد پانی میں پیس کر داغ پر اور سُن جگہ پر لگائیے۔ انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۷) **ضعف باہ**:۔ (الف) آپ کے مریض کی شفایابی کی امید کم ہے۔ بجلی کے ذریعہ سے علاج کرادیکھئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپنے یہ نہ لکھا کہ [illegible] آپ کو چاہیئے کہ مریض کی مفصل کیفیت تحریر کیجئے۔ فی الحال ایک نسخہ لکھتا ہوں جو فالج میں مفید ہو۔ اور

قوتِ رفتہ کو بھی واپس لانے میں مفید ثابت ہوگا۔ گندھک آملہ سار مصفّٰی ایک تولہ، بال چھڑ، کٹ شیریں، تج، مصطگی رومی، سونٹھ، لونگ، جاوتری) ہر ایک ۶ ماشہ، فل فل سیاہ، تخم غرفہ، انیسون، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ، پودینہ خشک ہر ایک نو ماشہ، مویز منقّٰی سب دواؤں کے برابر، شہد خالص کف گرفتہ سہ چند۔ حسب معمول معجون بنالیں۔ خوراک نو ماشہ سے دو تولہ تک ہمراہ عرق بادیان۔ یا معجون لنا جس کا نسخہ طبی کتابوں میں ہے بنا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب اذاراقی ۳ عدد رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اگر مریض معائنہ کرا کے استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائے تو آرام ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب جالی نوس ۳ ماشہ، مارالعسل ۵ تولہ کے ساتھ روزانہ صبح و شام کھائیے، اور عضو مخصوص، کنج ران اور پیڑو پر روزانہ روغن موم کی مالش کیجئے۔
(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۸) **پسینہ کی کثرت**:- (الف) آپ ایک عرصہ دراز تک چالیس چالیس بوندوں کی مقدار میں ایسٹنس سیر سپا ذرا سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پیتے رہیئے اس کے علاوہ تین یا چار شیشیاں "انکریٹون" کی استعمال کر ڈالیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح ہی صبح ایک چھٹانک مربائے سیب پانی سے دھو کر اور اس میں طباشیر سائیدہ ۴ رتی، دانہ الائچی خورد سائیدہ ۲ رتی، زہر مہرہ خطائی سائیدہ ۲ رتی، مروارید سائیدہ ایک چاول ملا کر ایک عدد ورق نقرہ لپیٹ کر کھلائیں۔ اور سہ پہر کو بھی یہ دوا اسی طرح کھلائیں۔ اور بورک ایسڈ ۴ رتی سوا پاؤ نیم گرم پانی میں ملا کر کلی کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ۵ تولہ عرق عشبہ میں شربت عناب ایک تولہ ملا کر صبح کے وقت پئیں اور مربہ آملہ ایک عدد ورق نقرہ میں لپیٹ کر سہ پہر کے وقت کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن)

(د) حالات نامکمل ہیں مفصل لکھ کر نسخہ تجویز کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۹) **روغن خضاب**:- (الف) بازار میں کئی ایک خضاب تیل کی صورت میں بکتے ہیں۔ پھر خواہ مخواہ بیچارے اطبا کو خضاب سازی میں مصروف کرنے سے کیا حاصل؟ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسا تیل موجود ہے جس کو آٹھ دس دن دونوں وقت لگانے سے بال سیاہ ہو جائیں گے۔ قیمت ایک اونس (۲۰ تولہ) آٹھ آنے ہے۔ ناپسند ہو تو واپس کر کے قیمت منگا لیجئے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ایسا نسخہ ملنا ناممکن ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) خضاب تو بہت سے آپ کو بنے بنائے دوا فروشوں اور دکانداروں سے مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسا جادو اثر خضاب تیل کی شکل میں ملنا تو کچھ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) فکر میں ہوں۔ کوشش کر رہا ہوں۔ اب تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) وسمہ، آملہ، اخروٹ کا چھلکا، مہندی کے پتے، لالہ کے پتے، ہر ایک تین ماشہ، مازو ۲ عدد۔ سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو اس میں روغن مورد ۲ تولہ، لادن ۳۵ ماشہ ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ مالش کریں۔ ایک دفعہ لگانے سے بال سیاہ نہ ہوں گے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۵۰) **بہراپن**:- (الف) ثقل سماعت دور کرنے کے لئے کئی ایک آلے ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ کان کے امراض کے کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کر لیں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہاں ایسا آلہ بھی ایجاد ہوا ہے جس کو اگر لگایا جائے تو بہرے آسانی سے بات سن سکتے ہیں۔ فی الحال آپ مولین آئل (ہومیوپیتھک دوا) دو دو قطرے کان میں ڈالیں اور تین تین قطرے ذرا سے پانی میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن بادام تلخ نیم گرم کانوں میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آب ترب ۱۰ تولہ، آب پیاز ۱۰ تولہ، روغن بادام تلخ ۱۰ تولہ ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ پھر تیل کو صاف کر کے کان میں ڈالا کریں۔ ۹ ماشہ اطریفل کشنیزی روزانہ رات کو کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے اطریفل کشنیزی منگا کر کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) شہد خالص، آب برگ نیم سبز، آب پیاز۔ تینوں چیزوں کو ایک ایک تولہ لے کر ملا لیں۔ اور دونوں وقت کانوں میں ٹپکائیں۔ خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت کھائیے۔ برابر استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا۔ آلہ ثقل سماعت سننے کی آسانی کے لئے آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے، البتہ بولنے والوں کو اس کے دہانہ میں منہ ڈال کر بولنے کی تکلیف ہوگی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۱) **بواسیری بوٹی**:- (الف) بواسیری بوٹی کوئی نہیں ہے یہ سب بعض اصحاب کے اختراعی نام ہیں، تاکہ اس پردہ میں بندگان خدا کو لوٹا جا سکے۔ اس بوٹی کا اصلی نام کسونڈی ہے۔ اسی کو سمرون یا کسونجی بھی کہتے ہیں۔ اگر اس کی لکڑی کو چند دن ہاتھ میں رکھا جائے تو آرام رہتا ہے۔ لیکن بواسیر بالکل نہیں جاتی اگر کسونڈی کی لکڑی کا چھلا بنا کر انگلی میں پہنا جائے تو بواسیر کے لئے مفید ہے۔ سوم کلپا لتا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۵۲) **محرّروں کا فالج**:- (الف) دماغی کام کرنے والوں کو عام طور پر ضعف اعصاب لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ دماغی کام کے ساتھ ساتھ جسمانی ورزش نہیں کرتے اور بیشتر اوقات کرسی پر بیٹھے بیٹھے یا چارپائی پر لیٹے لیٹے گزارا کرتے ہیں۔ ان کے جسم میں ایک فاسد مادہ کہ جس کا نام یورک ایسڈ ہے جمع ہوتا

رہتا ہے اس کے جمع ہو جانے سے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے، اور اعصاب بھی اگر کمزور ہیں تو ملتہب ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم کے اعضاء سست اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ آپ کا ہاتھ اسی طرح سست رہ ہو گیا ہے۔ آپ مستقل طور پر کروشن سالٹ کا استعمال شروع کر دیجئے۔ اس سے یورک ایسڈ کے اخراج میں مدد ملے گی۔ روزانہ جسمانی ورزش کیا کیجئے۔ ہاتھ پر میٹھے تیل میں کافور ملا کر مالش کرائیے۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ چند روز استعمال کر ڈالئے۔ ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل ۱منم، ٹنکچر نکس وامی کا ۱منم، ٹنکچر جنشین کمپونڈ ۲۰منم، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رعشہ کے لئے مہینہ میں چند دن بال چھڑ (جٹا ماسی) سات ماشہ نیم کوفتہ کو سوا پاؤ پانی میں رات کے وقت بھگو دیا کریں۔ پھر صبح کے وقت اس کا زلال لے کر اور شہد خالص دو تولہ ملا کر ایک ایک گھونٹ تین تین گھنٹے بعد پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایک تولہ معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(د) معجون اذاراقی ۳ماشہ میں کشتہ فولاد دو چاول ملا کر عرق اونٹ کٹارہ پانچ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اور روغن سرخ ہاتھوں پر رات کو سوتے وقت مل لیا کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) ہاتھوں میں خالص سرسوں کے تیل کی مالش کیجئے۔ اور ہر پندرہ منٹ پر لکھتے لکھتے ہاتھوں کو سیدھا کر لیا کیجئے۔ مسلسل نہ لکھئے۔ انشاء اللہ چند دنوں میں آپ کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۳) **قد میں اضافہ**:۔ (الف) اگر آپ نے ایک دو سال پہلے اس طرف توجہ کی ہوتی، تو کامیابی کے امکانات بہت زیادہ تھے۔ اب بھی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے تھائرائڈ گلینڈ کا استعمال کیجئے۔ بہت ممکن ہے کہ قد میں ایک آدھ انچ کی زیادتی ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ناممکن ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ورزش سے آپ کا ڈیل کچھ دنوں میں کچھ نہ کچھ بڑھ سکتا ہے، اس کے لئے جمناسٹک کی لٹکنے والی والی ورزش الٹی اور سیدھی کرنی چاہیئے لیکن پابندی اور باقاعدگی شرط ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۴) **روغن سنکھیا**:۔ (الف) سم الفار سفید بلوری ۲تولہ، اور سوڈا (جس سے کپڑا دھوتے ہیں) ۳تولہ کو آدھ سیر پانی میں گھول کر تام چینی کے پیالہ میں رکھ کر ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو سم الفار کو نکال کر چینی کی طشتری میں رکھ کر رات کو شبنم میں چھوڑ دیں۔ صبح کے وقت سم الفار کا روغن یا پانی آپ کو ملے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) سنکھیا کا خالص تیل ذرا مشکل سے نکلے گا۔ تاہم اگر آپ کو شوق ہے تو نسخہ حاضر ہے۔ پوست بیضہ مرغ میں ۶ماشہ سم الفار رکھ کر دوسرے پوست سے بند کر کے گل حکمت کر لیں اور روغن کنجد میں معلق کر کے پکائیں۔ سم الفار روغن ہو جائے گا۔ مگر سم الفار کو چرچٹہ کے لحاف استر میں رکھنا پڑے گا۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) سنکھیا کے تیل بنانے کی الجھن میں آپ کیوں پڑتے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ سے بنا بنایا ہی منگا لیجئے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(د) آپ کو سنکھیا کا تیل کس مطلب کے واسطے درکار ہے؟ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۵۵) **حل طلب معمہ**:۔ (الف) جس طرح بمبئی کا ہفتہ وار اخبار "السٹریٹڈ ویکلی" اپنے معموں پر تیس تیس اور چالیس چالیس ہزار روپے انعام دیا کرتا ہے، اسی طرح اگر آپ نے بھی ایک معقول رقم کا اعلان فرمایا ہوتا تو شاید اس کے حل کرنے کی طرف طبیعت راغب ہو جاتی۔ بہ صورت موجودہ تو یہ "سنگ بے نمک لیسیدن" کا گناہ کون کرے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس نسخہ کا حل کئی بار رسالہ میں شائع ہو چکا ہے۔ ہمدرد صحت کے پچھلے فائل دیکھئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) "شرح رباعیات طب یوسفی مسمّٰی بالمعالجۃ المؤربتہ بالنسخ المجربۃ" مصنفہ حکیم عبد العلیم ڈپٹی نصر اللہ خاں احمدی خورجوی مرحوم مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۵۲ میں یہ معمہ درج ہے۔ دریں علاج بواسیر پنج نسخہ اند۔ و معمہ حل طلب مذکورہ نسخہ نخستین آن است۔ نسخہ دوم و سوم و چہارم و پنجم نیز معمہ حل طلب است۔ رسالہ شارح مذکور "نسخۂ اکسیر در علاج بواسیر" بہ زبان اردو مطبوعہ جام جمشیدی میرٹھ ۱۲۶۵ھ میں ان کا حل موجود ہے۔ دفتر ہمدرد صحت یا اور کسی کے پاس رسالہ مذکور ہو تو مہربانی کر کے رفاہ عام کے لئے ان پانچوں نسخوں کا حل ہمدرد صحت میں شائع فرما دیا جائے۔ مجھے اس اردو کے رسالہ کی ضرورت ہے۔ خواہ کسی مطبع کا ہو پرانا ہو یا نیا۔ (حکیم عبد الرحمٰن دیہاتی طبیب)

(۱۵۶) **نیند کی کمی**:۔ (الف) "ویرونل" ایک خواب آور دوا کی گولیاں بازار میں ملتی ہیں۔ چند روز ان کا استعمال کر کے دیکھئے۔ یہ ضرور یاد رکھیئے کہ کسی خواب آور دوا کا مسلسل استعمال اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے بوقت ضرورت کام نکال لینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پاسیفلورا انکارنیٹا (ہومیوپیتھک دوا ہے) پانچ بوند ایک اونس پانی میں ملا کر پی لیجئے ضرور نیند آجائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خواب آور نسخے جتنے بھی آپ کو ملیں گے ان کا دائمی استعمال نقصان دہ ہوگا۔ اگر تفکرات ذہنی نہ ہوں تو نیند فارغ اوقات میں خصوصاً جب نیند کا آنا ضروری ہو آجاتی ہے۔ عارضی استعمال کے لئے میڈینال (ایک پیٹنٹ دوا) ایک ٹکیہ پانی سے نگل لیا کریں۔ لیکن اس کی مداومت نہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر عبد الرحمٰن، ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بقہ)

(د) پوٹاسیم برومائیڈ ہ گرین اور کلورل ہائیڈرس دس گرین کو پانی میں حل کر پی لیں۔ گہری نیند آجائے گی۔ مگر اس کا عادی ہونا نقصان دہ ہے۔ (ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی میڈیکل آفیسر)

(ہ) دو چاول لیومی نل دو تولہ پانی میں حل کر کے پی لیجئے۔ نہایت خواب آور ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) نیند لانے والی دواؤں کا اثر صحت جسمانی پر خراب پڑتا ہے۔ اس لئے ایسی دواؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) روغن لبوب سبعہ سر پر ملیں۔ اور مغز بادام شیریں ۵ دانہ، خشخاش ۶ ماشہ، چہار مغز ایک تولہ، چرونجی ۶ ماشہ، نارجیل ۶ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ دانہ الائچی ۲ اعدد حسب معمول حریرہ بنا کر پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ح) دوار الشفا ایک ماشہ خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ملا کر روزانہ استعمال کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۷) عوارض کثرتِ جماع:۔ (الف) آپ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کثرت جماع سے یکسر احتراز فرمایئے۔ مقوی غذاؤں اور دواؤں کا استعمال رکھیئے۔ درد کے مقام پر میٹھے تیل اور کافور کی مالش کرایا کیجئے۔ انگریوٹون آپ کے لئے ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دوار المسک معتدل دو ماشہ اور خمیرہ گاؤزباں عنبری ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔ یہ دوا صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت دو تولہ مکھن میں اسگند ناگوری سائیدہ دو ماشہ، مشک خالص ایک چاول، مروارید سائیدہ ایک چاول، اور شکر ایک تولہ ملا کر چاٹ لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کثرت جماع سے پرہیز کریں۔ اور ایک تولہ معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) حضرت نہ تو آپ کثرتِ جماع کو چھوڑیں گے اور نہ ہم علاج کر سکیں گے۔ آپ فنا فی المجامعت کی منزل کے قریب پہونچ چکے ہیں صرف درجۂ شہادت باقی ہے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) ازراہ کرم آپ اپنی حالت پر رحم فرمائیں اور جماع کو ترقی نہ دیں۔ اور معجون فلاسفہ ۶ ماشہ میں کشتہ طلا ایک چاول، کشتہ قلعی ایک سرخ ملا کر صبح کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور رات کو سوتے وقت صرف معجون فلاسفہ ۶ ماشہ کھا لیا کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) آپ معجون اسرار الاطبا، ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر یا خود بنا کر ۱۰ ماشہ صبح و ۱۰ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر لبش داس)

(۱۵۸) بھیم سینی کافور:۔ کافور ۲ تولہ، ناگر موتھہ ایک تولہ، جاوتری ایک تولہ، عود سیاہ، صندل، خس ہر ایک چار تولہ، سرد چینی، زیرہ سفید، بال چھڑ، لونگ، زعفران، تخم الائچی کلاں، کستوری، عطر چنبیلی، سمندر جھاگ، جائفل ہر ایک دو تولہ۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کر کے حسب دستور جوہر اڑائیں۔ بس یہی جوہر اصلی کافور بھیم سینی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۹) ورم عامّہ وغیرہ:۔ (الف) مریضہ کے حالات آپ نے بہت ہی ناکافی لکھے ہیں۔ قبض دور کرنے کے لئے "پٹرولاگر" اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے۔ اور کوئی نسخہ حالات سے لاعلمی کی صورت میں نہیں لکھ سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آبِ مکوہ سبز پھاڑا ہوا دو تولہ، آبِ کاسنی سبز پھاڑا ہوا تین تولہ میں شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر دونوں وقت پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) چہرے پر ورم کا آنا کسی اندرونی بیماری (خصوصاً کمزوری خون) پر دال ہے۔ بول اور خون کا معائنہ کرا کے اصلی وجہ دریافت کریں۔

ڈاکٹر عبد الرحمٰن ایم۔ بی۔ بی، ایس)

(د) بوٹی ننگند باری ۶ ماشہ، اور مرچ سیاہ ۸ دانہ روزانہ ایک چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپنے یہ نہیں تحریر کیا کہ یہ شکایت کتنی مدت سے ہے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ کسی مقامی قابل طبیب سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی) و (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۰) کمر وغیرہ کا درد:۔ (الف) مریض کو دیکھے بغیر تشخیص دشوار اور تجویز ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریض کے مفصل حالات نہ معلوم ہوں، دوا تجویز کرنی بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۱) کان بہنا:۔ (الف) بچّی کو مچھلی کا تیل پلایئے، چار کے ایک چمچہ کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ دیجئے۔ کیلسیم کے انجکشن لگوایئے اور "پرونٹوسل" کی آدھی آدھی گولی روزانہ دو مرتبہ کھلایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انزروت ۶ ماشہ، شہد خالص ایک تولہ میں خوب حل کر لیں۔ اور کان کو نیم کی پتی سے جوش دیئے ہو پانی سے صاف کر کے اس دوا کے تین قطرے کان میں ٹپکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن نیم گرم کر کے کان میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہائیڈروجن پرو کسائڈ سے کان روزانہ صاف کر کے جواب نمبر ۱۵۰ والا تیل کان میں ٹپکا دیا کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۲) ہاتھ پیروں کی جلن:۔ (الف) مریضہ کمزور ہیں، اور ضعف ہضم میں مبتلا ہیں۔ ہر مرتبہ کھانے کے بعد یہ نسخہ استعمال کرایئے:۔ سوڈا بائی کارب ۵ اگرین، پٹاسی سائٹراسی ۱۰ اگرین، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ منم، ایکوا منتھا پپ اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے، یہ ایک خوراک ہے کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اس کا استعمال کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گل نیم دو ماشہ، اور خاکسی دو ماشہ کو رات کے وقت عرق بادیان ۱۰ تولہ میں بھگو دیں، پھر صبح کو عرق نتھار کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا لیں، اور صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(بقیہ مضمون صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب ایڈیٹر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

مینیجر ”ہمدرد صحت“

---

(۱۶۴) ایک مریض جس کی عمر ۲۶ سال ہے۔ ۱۰ سال سے مرگی کے مرض میں مُبتلا ہے۔ مہینہ میں چار پانچ بار دورے پڑتے ہیں۔ تھرتھراہٹ آدھ گھنٹہ تک رہتی ہے جس وقت غشی آنے لگتی ہے تو ہر چیز گردش کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مریض حبشی ہے۔ دوا تجویز کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۶۹۹)

(۱۶۵) میری عمر ۴۲ سال ہے عرصہ تیس سال سے دو چار دس پندرہ دن کے بعد آدھے سر کا دورہ گاہے دائیں گاہے بائیں طرف ہوتا ہے، جس کے باعث نسوں اور پٹھوں میں تیزاب کی سی گرمی، سر گرم، بدن میں معمولی حرارت، ناک سے سفید پانی و دماغ سے بلغم کا گرنا، قبض رہنا، پیشاب کا کم و بیش آنا وغیرہ شکایتیں ہیں۔ اطبا کرام خوش ذائقہ اور کم خرچ نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۹۵۰)

(۱۶۶) میرے ایک اُنیس سالہ عزیز کو تین چار سال سے نزلہ و زکام کی وجہ سے بعض دفعہ وقت واحد میں کئی چھینکیں آتی ہیں۔ کچھ دن آرام اور کچھ دن یہی تکلیف رہتی ہے۔ مقامی ڈاکٹروں اور حکیموں نے معمولی نمک کو پانی کے ذریعہ ناک میں پہنچانے کا مشورہ دیا۔ بہت سے مقوی دماغ خمیرے بھی استعمال کئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا (خریدار نمبر ۵۸۰۳) و (۷۲۴۸)

(۱۶۷) یوں تو میری عام جسمانی صحت پہلے ہی سے خراب ہے لیکن قابل توجہ دماغ کی کمزوری ہے۔ ذرا سے مطالعہ سے سر میں گرانی اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اب کوئی چھ مہینے سے چکر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ مزاج کچھ اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ نہ تو ٹھنڈی چیزیں ہی موافق آتی ہیں نہ گرم۔ پانچ سال سے شادی شدہ ہوں۔ ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۱۶)

(۱۶۸) سفوف یا معجون کی صورت میں مجھے بھنگ کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو برانڈی کے سے خواص رکھتا ہو اور خلاف قانون نہ ہو۔ اور اُسے آسانی سے تیار کیا جا سکے اور استعمال میں کسی موسم کی قید بھی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۰۲۸)

(۱۶۹) ۱۸ سالہ مریضہ کے ہاں، شادی کے ایک سال بعد ایک لڑکا پیدا ہوا، جو دس مہینے کا ہو کر مر گیا۔ اس کے پانچ بعد ۳ مہینے کا حمل وضع ہو گیا۔ پھر ایک سال بعد ایک لڑکی پیدا ہو کر ۳ ماہ میں گزر گئی۔ لڑکی کے گزرنے کے بعد ایک سال تک باقاعدہ حیض جاری رہا۔ اب تین سال سے حیض بھی بند ہو گیا ہے۔ مریضہ کمزور ہے حکما کرام توجہ فرمائیں۔ مجامعت کرنے سے خون آنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۱۷۰) دو سال ہوئے کہ مجھے اپنا گلا بڑھا ہوا معلوم ہو، جب سے کبھی کبھی لال مرہم کا استعمال کیا لیکن سوائے آبلے پڑنے کے کوئی فائدہ نہ ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیلا اس مرض میں نقصان دیتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ میری عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۲)

(۱۷۱) مجلوق کی عضوی خرابیوں کا علاج بجلی کے ذریعہ سے اگر کیا جائے تو کیا مستقل فائدہ اُمید ہے؟ (خریدار نمبر ۵۳۲۰)

(۱۷۲) چار سال سے کچا کچا بلغم آتا ہے۔ پرانا جریان اور ضعف جگر بھی ہے۔ اطبا کرام کوئی زود اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ بہت سے علاج کر چکا ہوں کوئی آرام نہیں ہوا (خریدار نمبر ۷۸۱۸)

(۱۷۳) ایک شادی شدہ مریض جس کی عمر ۳۲ سال ہے، گردن کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان درد میں مبتلا ہے۔ یونانی اور ویدک علاج کئے اور سالورسن کے انجکشن بھی لگوائے گئے لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ درد بدستور موجود ہے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے درد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جسم کے اعضا پھڑکتے رہتے ہیں۔ پاخانہ اچھی طرح ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۸)

(۱۷۴) اگر کسی صاحب کے پاس کتاب مجمع البحرین مصنفہ شاہ خیر اللہ حقانی برائے فروخت موجود ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۸۵۶)

(۱۷۵) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ بہ ظاہر صحت اچھی اور چہرہ رونق دار ہے۔ ہاضمہ بھی خاصا ہے، مگر دل و دماغ کی کمزوری کی عام شکایت ہے۔ مدت سے سرعت میں مُبتلا ہیں۔ اب ضعف باہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔ مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۳[illegible])

(۱۷۶) پیشاب میں رطوبت بیضیہ یعنی البومن کیوں آتی ہے۔ اور یونانی میں اس کا کیا علاج ہے؟ کیا رطوبت بیضیہ کو روکنے کے لئے کسی یونانی نسخہ کا تجربہ کیا

گیا ہے۔ اگر کسی طبیب صاحب کو اس میں کامیابی ہوئی ہے تو نسخہ لکھ کر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۹۸۵)

(۱۷۷) وید لوگ دستوں، جسم کے عمومی ورم، پانڈو روگ اور سنگ رہنی میں کلپ کے طریقہ پر علاج کرتے ہیں۔ غذا میں دہی اور دودھ دیتے ہیں۔ نمک اور پانی بند کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ علاج کی مفصل کیفیت سے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر سید محب حسنین نمبر ۴۶۵۵)

(۱۷۸) میرے ایک دوست کو (عمر ۲۷ سال ہے) پانچ سال سے ڈکار بکثرت آتے ہیں دودھ پینے سے شکایت بڑھ جاتی ہے فعل انہضام بھی خراب ہے" ایکس رے" سے معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۵۵)

(۱۷۹) میری اہلیہ کو ۶، ۷ مہینے سے بھگندر (فسچولا) کی شکایت ہے چنے کی دال کے برابر مقعد کے کنارے پر نشان ہے جو ہفتہ میں ایک دو بار پک کر بڑھ جاتا ہے، اور خفیف سا مواد نکل جاتا ہے۔ بعد اس کے فوراً ہی منہ بند ہو جاتا ہے۔ اطبا کوئی ایسی دوا تجویز کریں کہ بھگندر کا منہ کھل جائے تاکہ بیرونی دوا استعمال ہو سکے اور مرض بھی جلد جاتا رہے۔ مریضہ کی عمر ۲۰ سال ہے۔ (ایک خریدار

(۱۸۰) میری عمر ۲۱ سال ہے۔ مجھے کافی مدت سے دانتوں کی تکلیف ہے مسوڑھوں سے خون جاری رہتا ہے۔ جو غالباً غذا کے ساتھ بھی مل کر عام صحت پر مضر اثر ڈال رہا ہے۔ مسوڑھے پلپلے ہیں۔ نیچے کے جبڑے کے دانتوں کی جڑیں کھل گئی ہیں۔ دبانے سے خون کے ساتھ سفید رطوبت بھی نکلتی ہے جو غالباً پیپ ہوگی۔ دانت اکھڑوانے کے تصور سے ہی تکلیف ہوتی ہے کیوں کہ جوانی میں پوپلا بن جاؤں گا۔ حالانکہ ابھی ایک شادی کا اور ارادہ ہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۳۳)

(۱۸۱) میرا قد ۵ فٹ ۸ انچ ہے لیکن قد کے مطابق جسم نہایت پتلا اور دیکھنے میں کمزور نظر آتا ہے۔ مجھے اکثر صفرا کی شکایت رہتی ہے۔ آج کل سردی کے دنوں میں بھی شربت استعمال کرنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ مجھے دو تین دفعہ ٹائی فائڈ بخار ہو چکا ہے۔ اس کے سوا اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہوتی۔ نظر کچھ کمزور ہے عینک لگاتا ہوں عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۸)

(۱۸۲) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ آتشک اور سوزاک میں مبتلا رہ چکا ہے۔ آج کل دماغ میں طرح طرح کی آوازیں معلوم ہوتی ہیں۔ سنائی بھی کم دیتا ہے۔ قبض ہے پاخانہ کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہے۔ اور کبھی خون بھی آجاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۶۵۱)

(۱۸۳) میرے ایک دوست کو پسینہ بہت زیادہ آتا ہے۔ چہرہ ہر وقت تر بتر رہتے ہیں۔ سردی میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ عمر ۲۸ برس ہے۔ اطبار کرام توجہ فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۶۶۳۰)

(۱۸۴) ایک عورت کا گلا ہر بیس پچیس دن کے بعد ورم جاتا ہے۔ منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور آخر کار دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین دن کے بعد پھر طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ عارضہ ایک سال سے جاری ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴،۴)

(۱۸۵) ایک عورت کے سر میں سخت درد رہتا ہے حیض باقاعدہ اور وقت پر نہیں آتا۔ ہاتھ پاؤں میں بہت جلن رہتی ہے۔ سوم روگ کی بھی شکایت بہت ہے۔ آسان اور مجرب نسخے درج کریں۔ (خریدار نمبر ۶۷۴۹)

(۱۸۶) میری آواز خراب ہے، کوئی ایسی دوا بتائی جائے جس سے آواز سریلی ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۳۳۲۲)

(۱۸۷) دو سال سے میرے جگر و معدہ میں بے حد حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سے علاج کئے جن سے وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ ہمدرد صحت میں بھی دو مرتبہ حکما کو متوجہ کیا گیا اور بتائے ہوئے نسخے استعمال کئے گئے لیکن مفید اثر نہ ہوا۔ اب کیفیت یہ ہے کہ ہاتھوں اور آنکھوں میں سوزش اور جسم میں ہر وقت گرمی کا اثر رہتا ہے غذا کے بعد خصوصاً پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی گرم چیز کا استعمال کر لیا جائے تو جسم کی حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور احتلام کثرت سے ہونے لگتا ہے زیادہ محنت کرنے یا زیادہ دور تک چلنے سے تمام جسم میں آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کچھ دیر کے بعد خود بخود کم ہو جاتی ہے بعض وقت جسم کے اعضا پھڑکتے ہیں۔ دل کی حرکت بھی اعتدال پر نہیں۔ جسم میں خشکی پیدا ہو گئی ہے۔ پشت پر چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ قارورہ سرخ ہے۔ میں نہایت عاجزی سے حکما کی توجہ منعطف کراتا ہوں تاکہ اس طویل مرض سے نجات پا سکوں۔ میری عمر ۳۰ سال ہے اور میں شادی شدہ ہوں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

(ج) جگر کی اصلاح کسی مقامی طبیب سے کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رحم میں ورم ہو گیا ہے کسی ہوشیار مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۳) **دائمی قبض وغیرہ** ا۔ آپ اپنے بچے کو یہ نسخہ استعمال کرائیے:۔ فیری سلف ۲ گرین۔ کونین سلف ۲ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۱۰ منم، میگ سلف ایک ڈرام، لائکر آرسینی کیلس ۲ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض کی علامتوں میں بخار وغیرہ کا ذکر نہیں۔ حالات مفصل ہونے چاہئیں۔ چہرہ اور آنکھوں پر ورم کا ہونا بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں، بلکہ کسی اور بیماری کے وجود کی ایک علامت ہے۔ تاہم یہ نسخہ جو کہ عموماً مفید ثابت ہوا ہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ فیرائی سلفیٹ ۳ گرین، میگنیشیم سلفیٹ ۳۰ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۵ منم، پانی تا ایک اونس۔ اس دوا کی دن میں دو خوراکیں صبح و شام کھانے کے آدھے گھنٹے بعد دیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

(ج) گل بنفشہ ۳ ماشہ، مویز منقیٰ ۵ دانہ، بادیان ۳ ماشہ، بیخ کاسنی ۳ ماشہ، برگ جھاؤ ۳ ماشہ، مکو خشک ۳ ماشہ، انجیر زرد ۲ عدد، گاؤ زبان ۳ ماشہ عرق مکوہ، عرق بادیان ہر ایک آٹھ تولہ میں جوش کر کے چھان لیں اور شربت دینار ۳ تولہ ملا کر صبح کو، اور معجون دبید الورد ۴ ماشہ، آب مکوہ سبز، آب کاسنی سبز ہر ایک دو تولہ، شربت بزوری ۱۰ تولہ کے ساتھ شام کے وقت دیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری) +

دشمنِ جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

۱ ۷ ۱۱ ۲۳ ۲۷ ۳۱

بچوں کی بیماریاں

آنکھوں کی بیماریاں

امراضِ جگر و معدہ

سرعت انزال

۱۵

کمزوری دماغ

بالوں کی بیماریاں

کمزوری اعضائے ہضم

ضعف ہاضمہ

۲ ۱۶ ۱۷ ۳۲

ذیابیطس

پیچش

ضعف قلب

بوجہ

امراض مخصوصہ

کمزوری عضو

۱۸

ضعف جگر

۳ ۸ ۱۲ ناصور ۲۴ ۲۸ ۳۳

جریان

دمہ

سوزاک

آتشک

ضعف باہ

نامردی

۴ ۹ ۱۳ نزلہ ۲۵ ۲۹ ۳۴

اسقاط حمل

کنٹھ مالا

۱۹

خرابی ایام

سیلان الرحم

امراض خون

پائیریا

امراض مخصوصہ

تلی

۵ ۲۰ ۲۱ ۳۵

بے لذتی

احتلام

گٹھیا

طاعون

۲۲

دق و سل

جنون

۶ ۱۰ ۱۴ ۲۶ ۳۰ ۳۶

شفاعت احمد

تحریر ہمدرد ۳۹ء

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

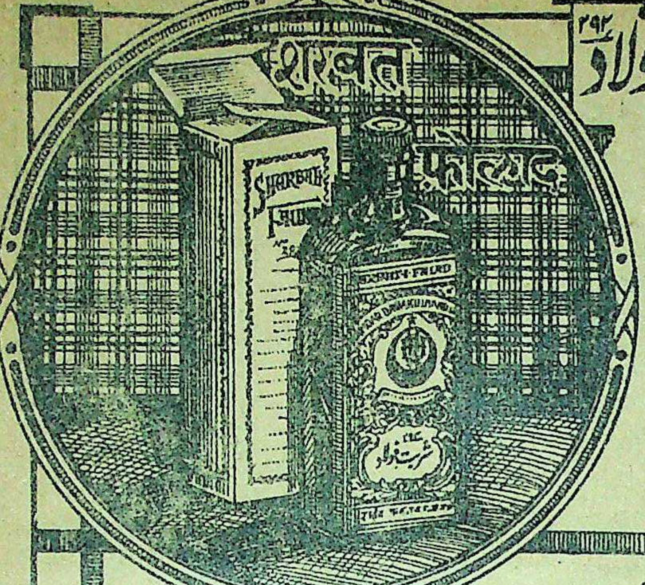

292 رجسٹرڈ

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سُرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت ۲۹۲ فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

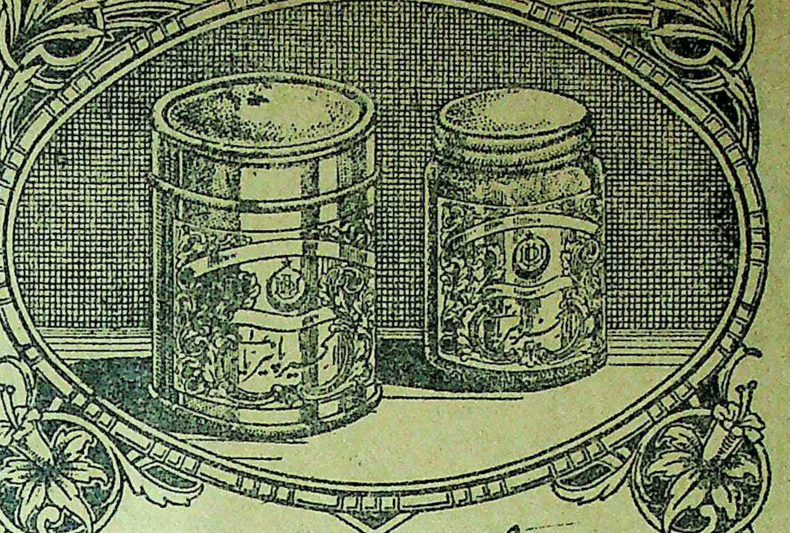

رجسٹرڈ

اکسیر پائیریا

پائیریا کے لئے طبِ یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کر کے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے قیمت دو روپے (عہ)

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ــ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

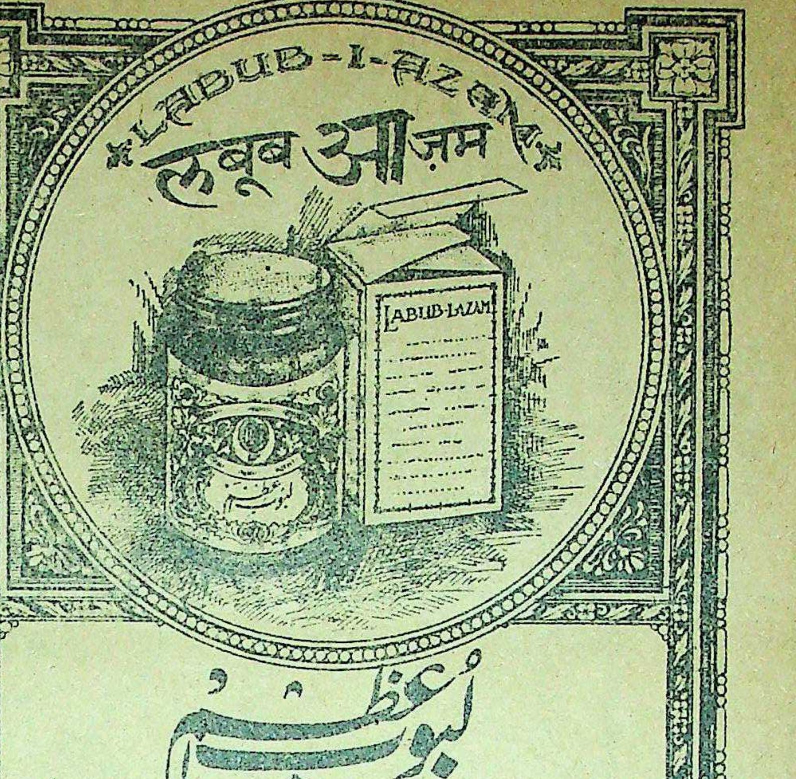

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بےضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

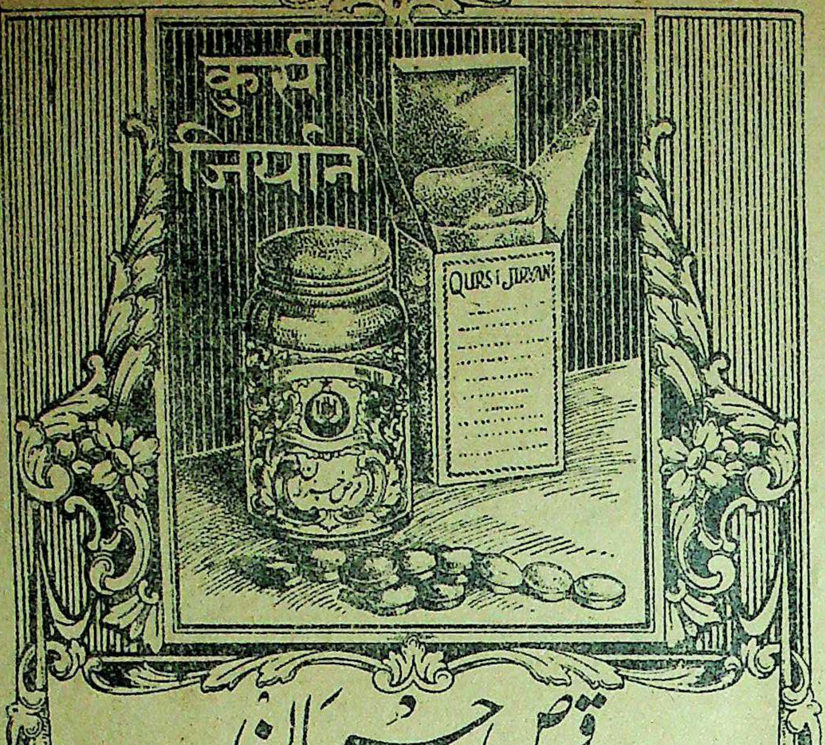

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جو جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبحکو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
ا ر

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا اچھا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ ر)

طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال: - ایک گولی کا ½ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

HUBUB MOQAVI
- MAIDA -
हुब्ब मुक़व्वी मेदा
حبوب مقوی معدہ

کم خرچ بالانشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست مع جنتری مفت طلب کریں

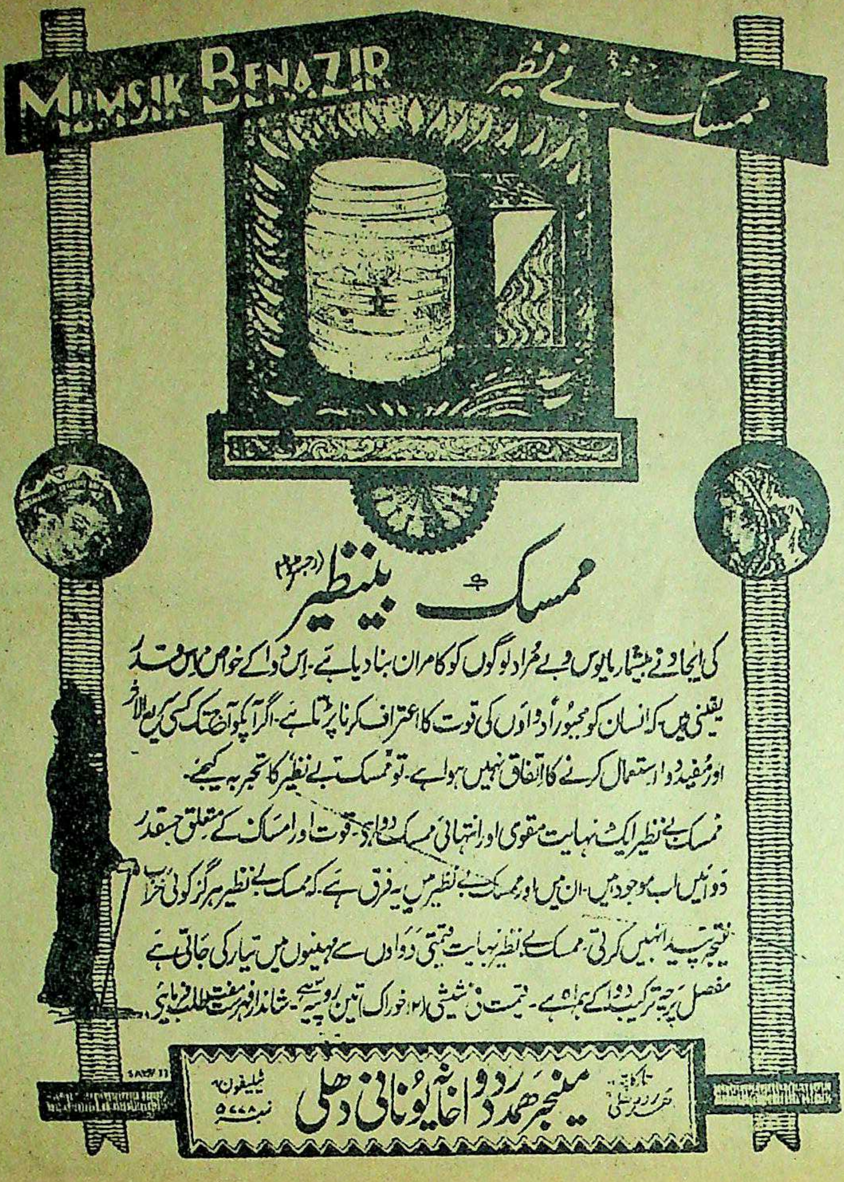

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کریم الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲) خوراک تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں، یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہی۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہی ؛

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی۔ غشی کو دور کرتا ہی، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی۔ فوری اثر کرتا ہی ؛

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہی یہی وجہ ہی کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہی آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہی اس کو قوت سے بدل دیتی ہی۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۸ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون ور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲؍۸ دو روپیہ آٹھ آنے ؛ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی ۲ر

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رہے، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء موتیابند میں اکسیر ہے بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۳ ماشہ دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہوجاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

مفصّل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I MOQUWW I MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ھے۔ جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ھے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ھے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registered

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ھے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶/

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

ناشف

یعنی

سیلان الرحم کیلئے

NASHIF

ایک سائنٹیفک دوا

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے

تار کا پتہ ہمدرد دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذوبانی

Zubani

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ ہمدرد دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ، جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

TILA'-I-AZAM.
طلاءِ اعظم
رجسٹرڈ
तिलाए आज़म

طلاءِ اعظم

رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

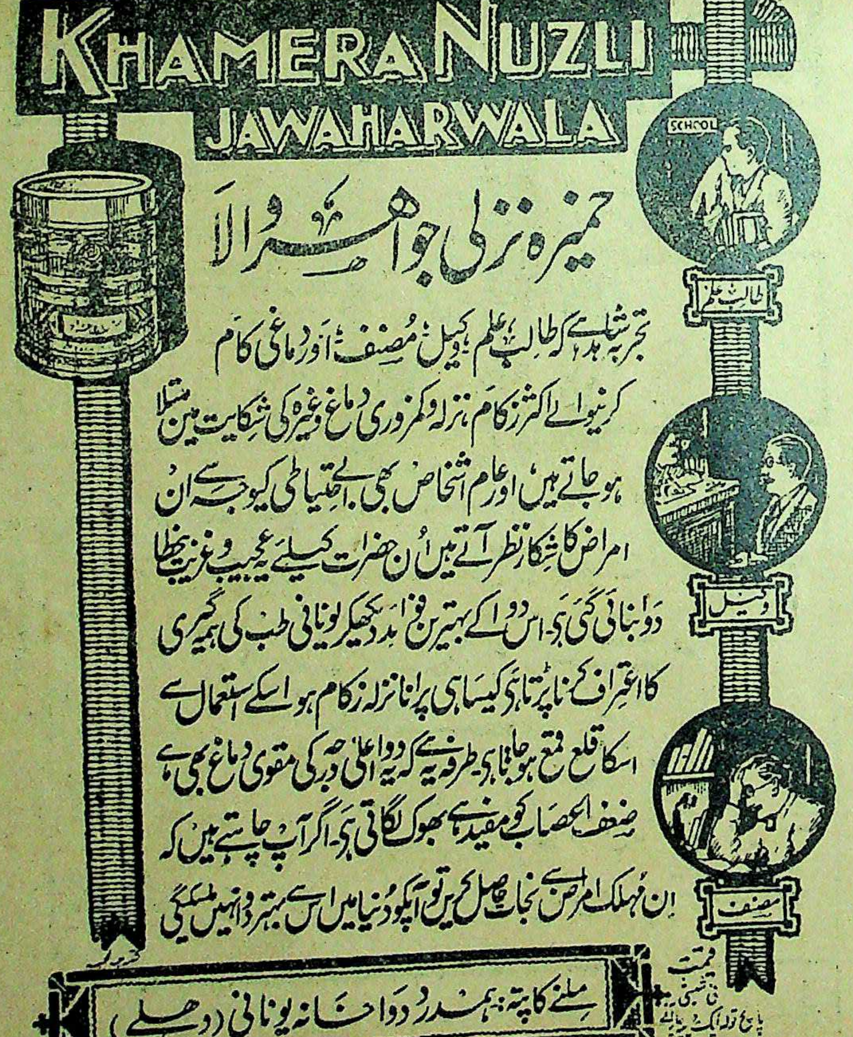

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کیلئے عجیب و غریب طلا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعفِ اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

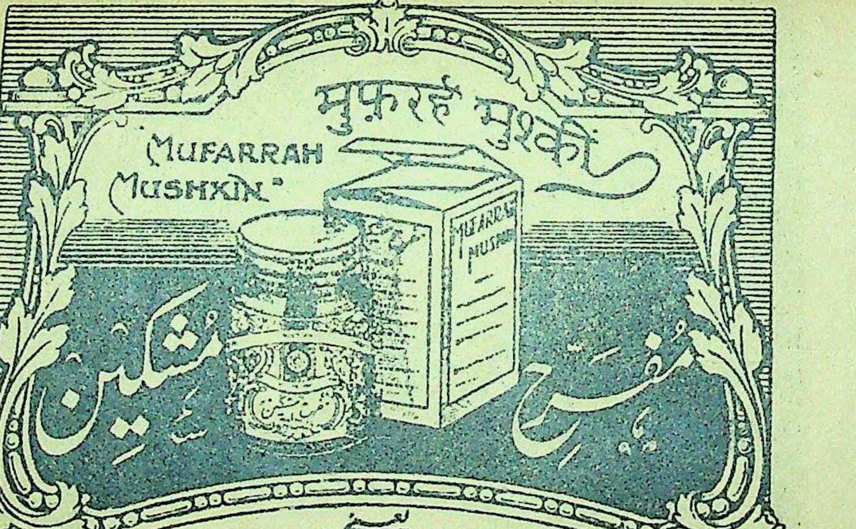

یعنے

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ "ہمدرد" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون [illegible]

کتبہ یوسف

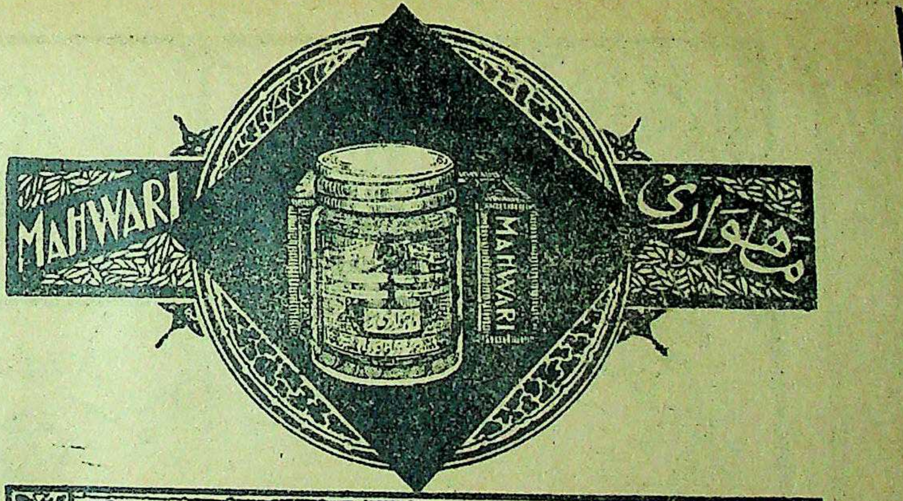

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بےقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

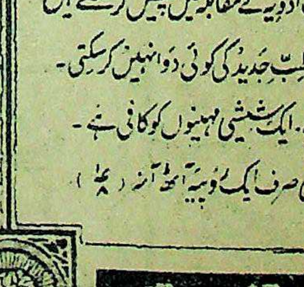

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصّل شاندار باتصویر مع خبری فہرست مُفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے !

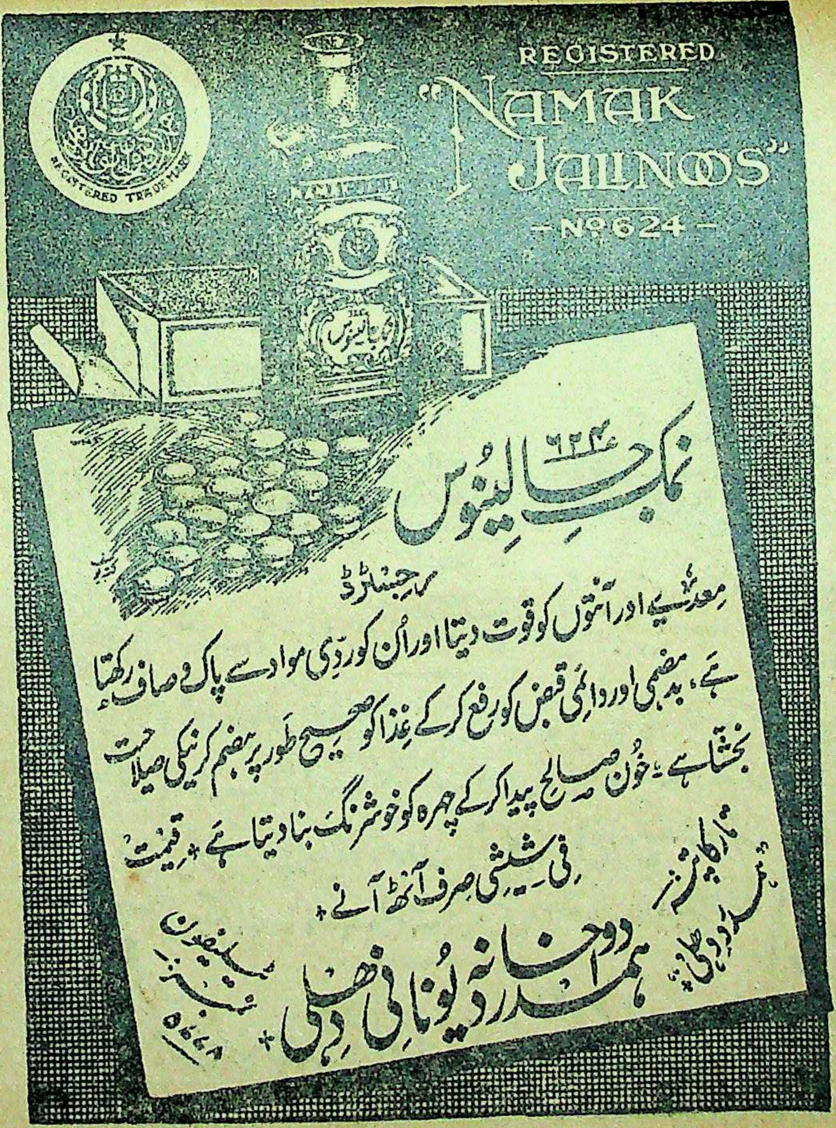
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
— No 624 —
REGISTERED TRADE MARK
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴ عدد

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے، خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے، قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے۔

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۸۸

KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
SAMI-38.
گٹھیا
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ

MISALI
مثالی
مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

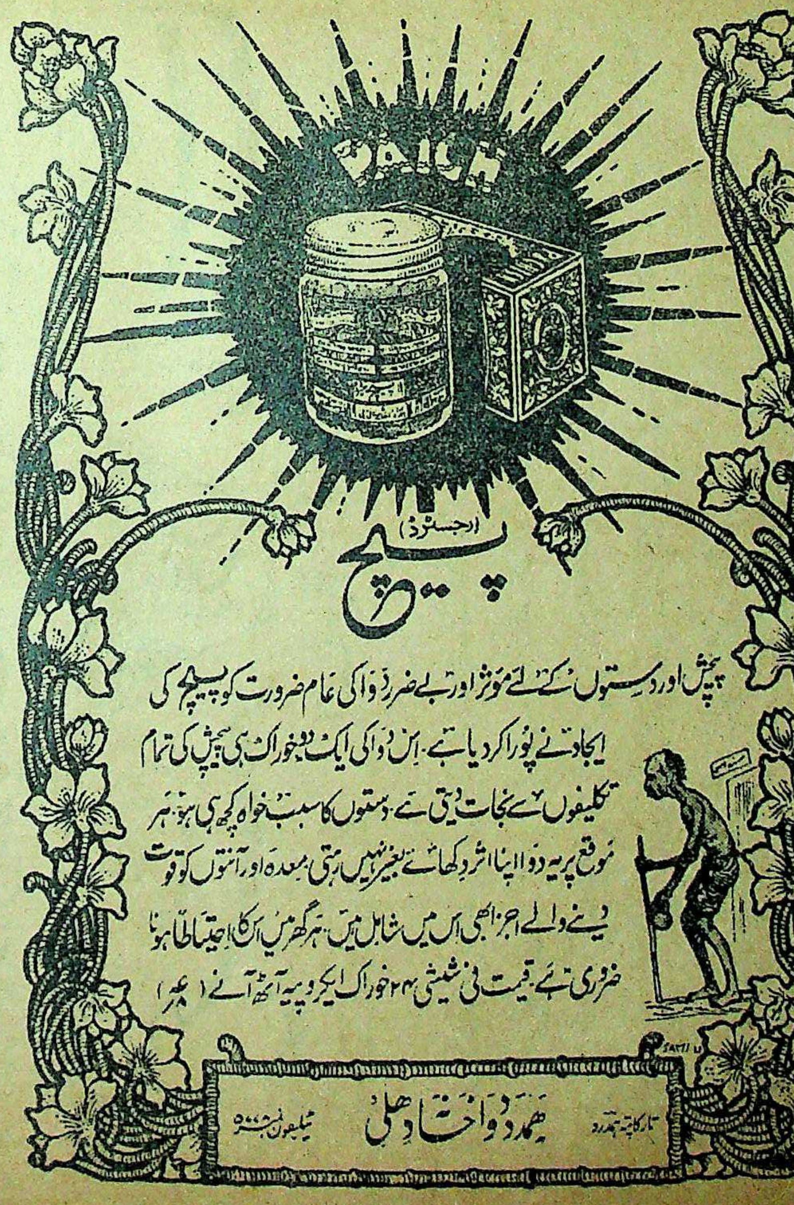

(رجسٹرڈ)
پیچ

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد **ہمدرد دواخانہ دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،
عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہو کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہو کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظّم دواخانہ ہو۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماءالحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس (۴۰) روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہو۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہو۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہو صرف دو روپے

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہو ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوّی دوا

صدوری
(رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوتی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراض رحم کے لیے ایک عجیب و غریب مرکب!

مستورین
رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین
(رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہی نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی
(رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا۔ نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریبًا ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے صحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصًا جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوفِ عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عمومًا اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تا کہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیئے بہت مفید ہی تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

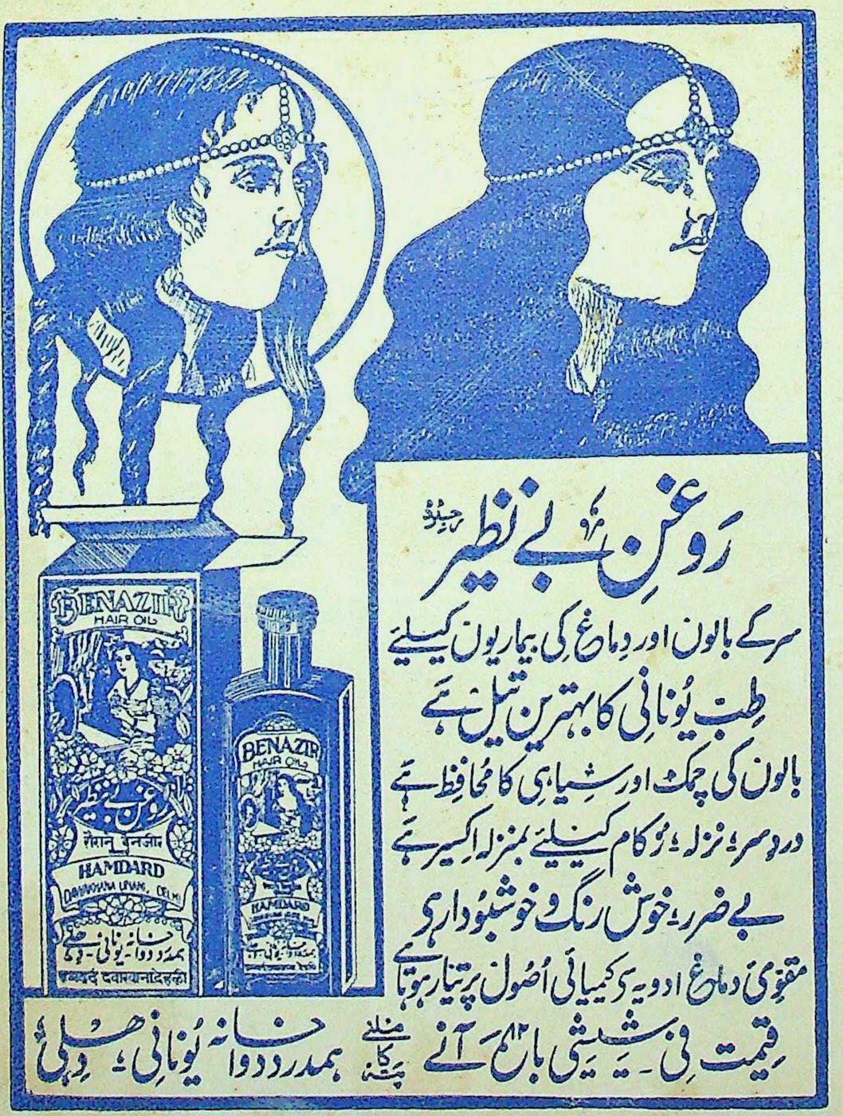
BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI
روغن بے نظیر
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رَوغنِ بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیئے
طِبِّ یُونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا مُحافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زُکام کیلیئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبُودار ہے
مقوّیِ دماغ ادویہ سے کیمیائی اُصُول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دوا خانہ یونانی، دہلی

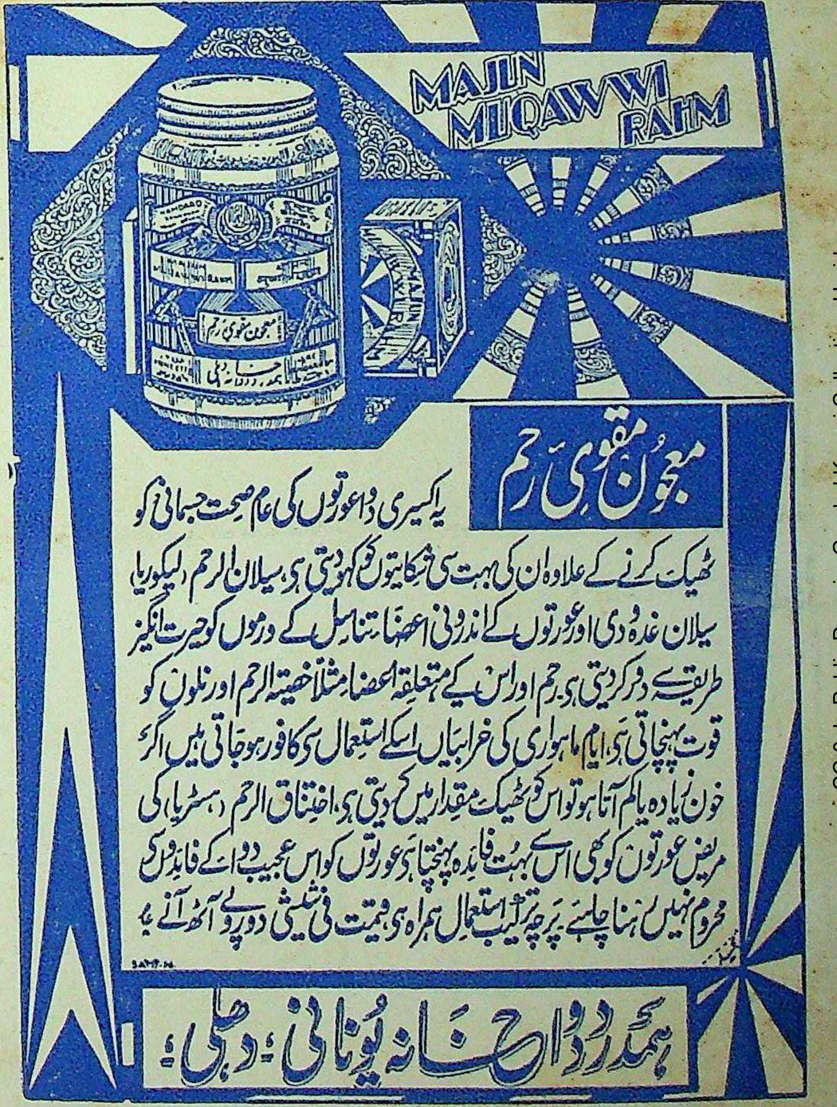
MAJUN
MUQAWWI
RAHM
معجون مقوی رحم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجُون مقوّی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ اُن کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہی۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہی۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہی۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہی عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

Regd. No. L. 2790

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna.

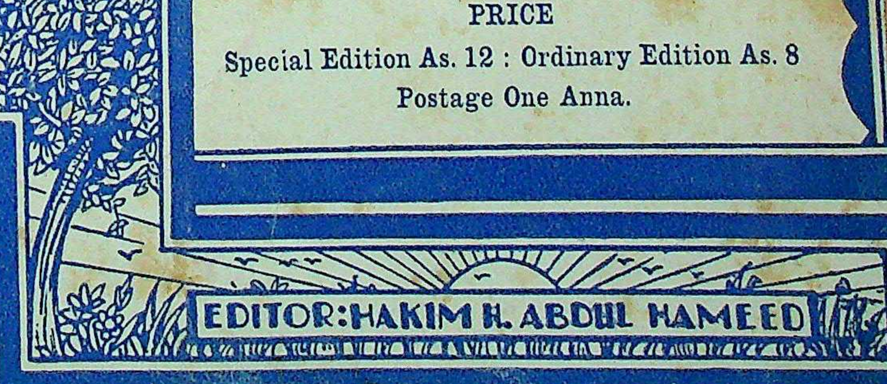

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY
TWO ANNAS.

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

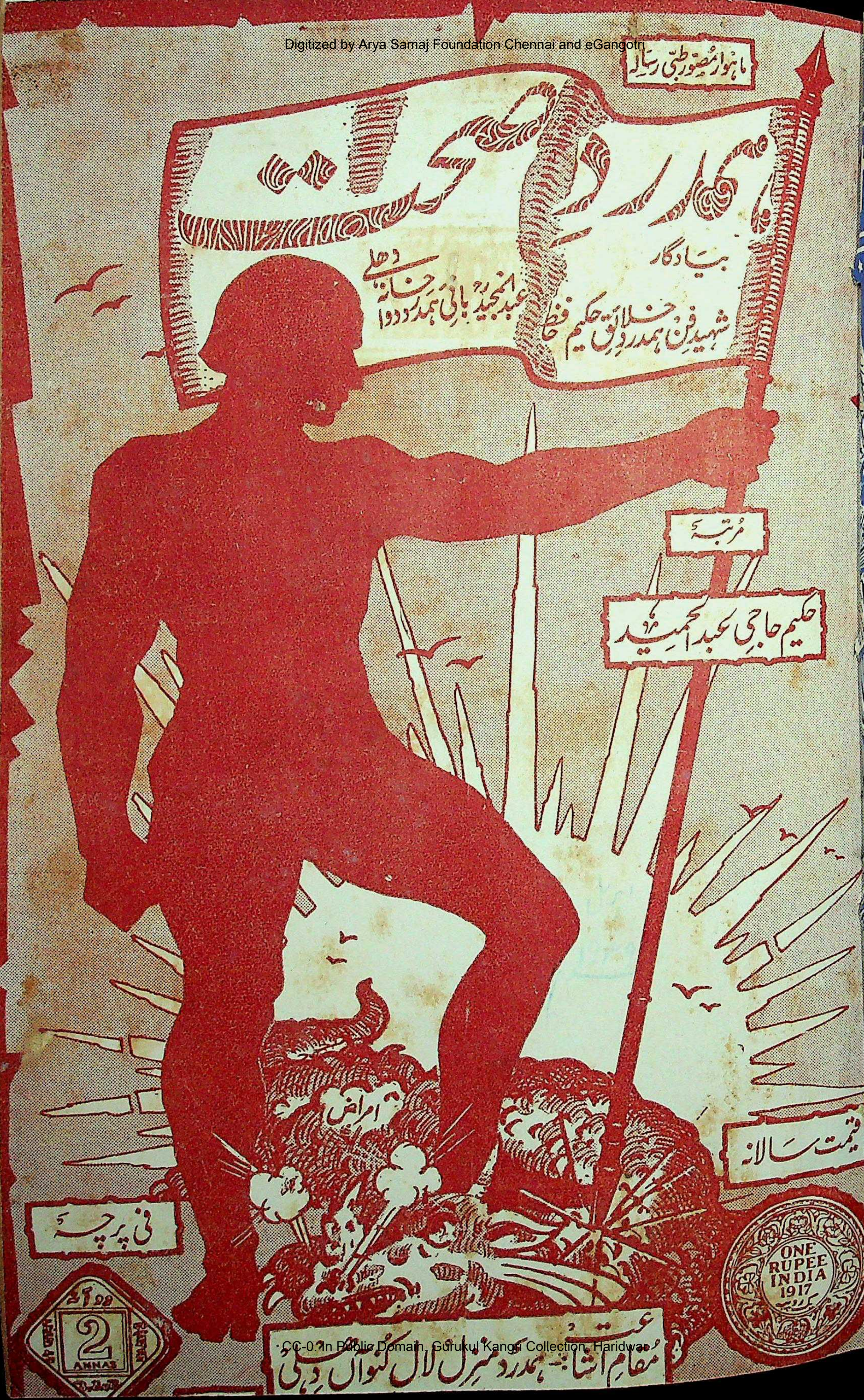
امراض
ONE RUPEE INDIA 1917
ایک روپیہ
2 ANNAS
دو آنے

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید

قیمت سالانہ

فی پرچہ

مقام اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

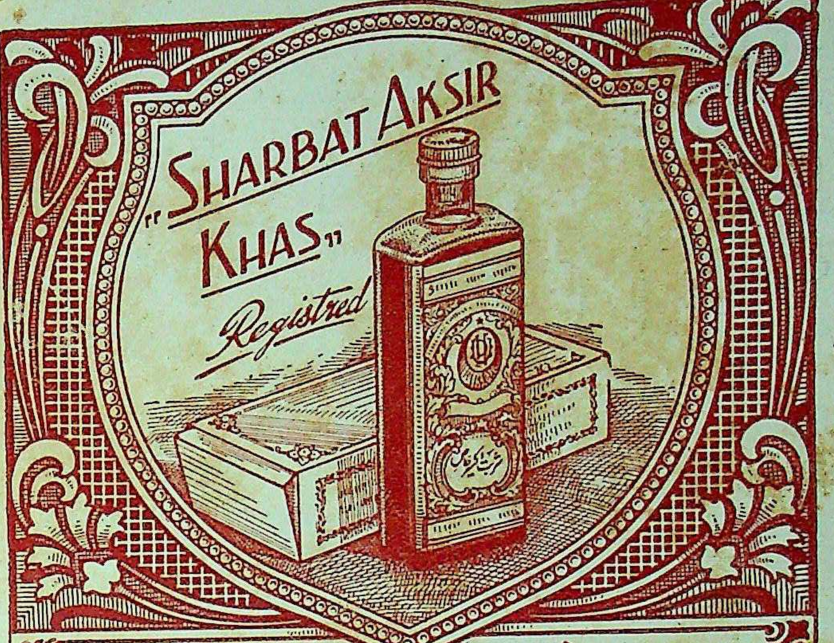

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

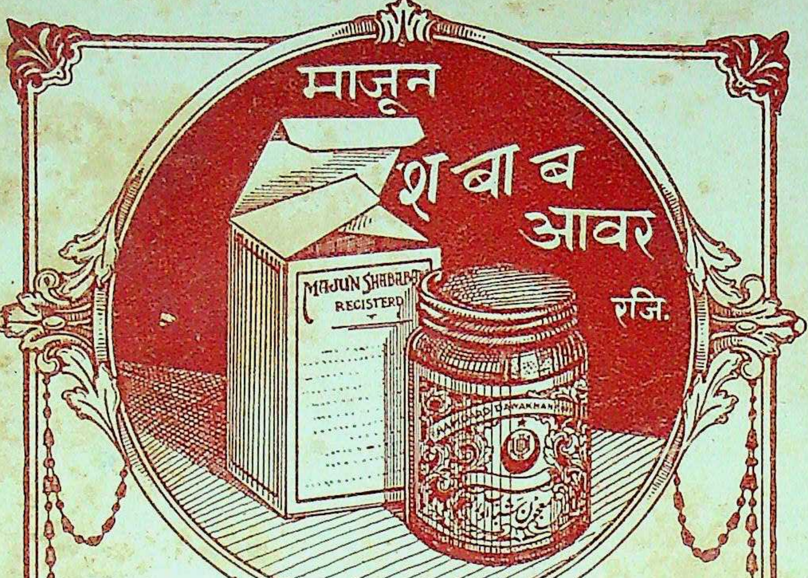

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ: ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۸۸

کل فہرست مفت
طلب فرمائیے

جلد ۷ | اپریل سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خاںؒ (۲) سر محمد یامین خاں صاحب ایم۔ ایل۔ اے، (مرکزی) (۳) اجمل ڈے۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱	شہد کی مکھیاں وقت پہچانتی ہیں	ترجمہ	۳۲
اشتہار دق وسل		۱۲	کونین کی دریافت کا باعث	”	۳۲
دق وسل نمبر اور یورپ کے مشاہیر فن		۳	شیشے کے نئے نئے استعمال	”	۳۳
دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت		۴	حوالی قلب کا درد	”	۳۳
ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص			سوء ہضم کا سبب مالی پریشانیاں	”	۳۴
ضبط تولید یا برتھ کنٹرول	حکیم عبدالحمید صاحب	۵	سانپ کے کاٹے کا علاج	”	۳۴
علم اور حکمت کے خزانے		۹	**مراسلات**		
تاریخ طب					
طب قدیم اور طب جدید میں تفاوت راہ	حکیم مولوی محمد یحییٰ خاں صاحب	۱۰	طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کی جمعیۃ طلبائے قدیم	حکیم آغا شمس الحسن صاحب	۳۵
انتقاد			طبیہ کالج امرتسر میں اندھے پن پر جلسہ	.	۳۵
مختلف کتب	حکیم عبدالحمید صاحب	۱۵	طبی کلب امروہہ	.	۳۶
قومی صحت کا درد رکھنے والے	مینجر	۱۷	بھوپ اندرا طبیہ کالج		۳۶
افسانہ			**مجربات**		
میرا آپریشن	ترجمہ	۱۸	پانچ مجربات	حکیم اکبر حسین صاحب	۳۷
باب الصحت			دو مجربات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۷
لٹویا میں سل و دق کے خلاف کوشش	ڈاکٹر این ویٹرا، لٹویا	۲۲	حب آتشک و سوزاک	حکیم عبدالاحد صاحب	۳۸
تیمارداری	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۲۳	دو مجربات	حکیم سید مشتاق حسین صاحب	۳۸
سل کی ابتداء	عزیز احمد ہنڈرارڈ سینے ٹوریم	۲۵	دو مجربات	حکیم سید مقبول شاہ وارثی	۳۸
تن درستی کا ترانہ (نظم)	حکیم محمد احسن صاحب قادری	۲۸	دق بطنی کے لئے طب جدید کے مجربات	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۳۹
الامراض والعلاج					
اسقاط حمل	حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب	۲۹	جوابات	مختلف اطباء	۴۱
معلومات			سوالات	مختلف اصحاب	۴۷
شہد کی مکھیوں کی عقل	ترجمہ	۳۲	اشتہارات	ہمدرد دواخانہ، دہلی	۴۹

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھپایا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دق و سل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں چنانچہ اس نمبر میں یورپ، افریقہ اور اسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہوگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادیگا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیجدیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپکے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیجدیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے۔ معمولی ایڈیشن ۸ر قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ/

منیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدردِ صحت کا دِق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیرِ فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۳۸ء اور رسالہ "ہمدرد صحت" کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل ودق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں۔ یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتبخانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپکی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپکو تبریک اور مبارکباد عرض ہے۔

دستخط ڈاکٹر العطاس   وزارت صحت و امداد باہمی

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق وسل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا۔ لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر وقیمت کی مالک ہے، اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔ سیوری سوونن

سر ابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبر کلوسس نمبر کیلئے جو آپنے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو وسیع جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہرایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکیٹ میں، میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے، اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک "ٹیوبر کلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے دق اور سل کی مختلف صورتیں آپکے خوبصورت ملک کیلئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو انکے پاس بھیجدیجے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص:۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولنا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ اورنگ آباد

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق و سل" کی یہ اشاعت خاص ۳۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق و سل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پُر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کیلئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہو وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔ (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق و سل" سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اسکے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہو وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق و سل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کیلئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے، بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق و سل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے مزید براں اسمیں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ مزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق و سل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲×۲۹ ۱/۸ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ ر اور معمولی ۸ ر ہے۔ "تیج ویکلی" ۱۳ ستمبر ۳۸ء

روزنامہ سیبون لاہور

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر صرف اطبا ہی کے لئے مفید اور دلچسپ نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کیلئے بھی کارآمد ہے جو اس خوفناک بیماری سے کسی نہ کسی شکل میں نبرد آزما ہیں، ڈاکٹر، حکیم اور وید سب ہی اس نمبر میں دق و سل کے اسباب اور اسکے معالجات پر جدید ترین معلومات پائینگے۔ عوام کیلئے بھی یہ نمبر ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دیگا جو انکو اس بیماری سے محفوظ و مصئون کرنیکی زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچا سکے گا۔

سیبون مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

معاصر "ہمدرد صحت" نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق و سل شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کیگئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد دیکھا جا سکے۔

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلا شبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اسوقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکو دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے۔ ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ ایک نایاب ذخیرہ سے آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی حاصل نہیں کر سکینگے کیونکہ یہ کتاب نہیں بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ معمولی ایڈیشن ۸۔ اور جو حضرات سال بھر کیلئے ایک روپیہ دیکر ہمدرد صحت کے خریدار ہونگے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجاتی ہے۔

(دین و دنیا۔ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت، دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق و سل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں اور ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب ارباب ذوق کو اسکی قدر کر کے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہئے۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدرد صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جا رہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اِن تین مہینوں میں سے اپریل کا مہینہ تو مئی اور جون کی مشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہو جائے گا۔ پھر مئی اور جون کے صرف دو مہینے اشاعت خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ ان ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی صورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنّا کی ہے کہ اشاعت خاص کی ترتیب و تہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں زیادہ وقت اور زیادہ اطمینان میسّر آجائے۔ لیکن اس تمنّا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا، اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اِن تمام رکاوٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعت خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اسی طرح اس سال بھی یہی کوشش ہوگی، کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

مقصد تحریر اس تحریر کا مقصد، جیسا کہ معلوم ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعت خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعت خاص کی تسوید و ترتیب میں ہماری مدد کریں۔

موضوع کا انتخاب اشاعت خاص کے لئے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا عموماً انتخاب کے لئے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لائے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہر موضوع کے اِفادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے ناظرین، جن میں حکیم، وید، ڈاکٹر، ہومیو پیتھ، طبیب و غیر طبیب، ادیب، عالم، امیر و غریب اور بیمار و تن درست، سب ہی طبقوں کے اصحاب ہیں، کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمّہ داریوں کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے، کہ انتخاب کئے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہمی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور اُن ذریعوں سے کامیابی کی اُمید کس حد تک ہے غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جا کر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور غور و بحث کا سلسلہ اکثر اُس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آجاتا۔

ضبط تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہے، اس کا انتخاب مہینوں کے غور و تامّل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق و سل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آگیا اُس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا جاتا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیش نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب و موزوں ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامّل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوتا پن نہیں رکھتا بلکہ ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر خالص علمی اور طبّی نقطہ ہائے نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہے۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہے، تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ عنوان پر کی گئی ہے۔ اور اس کی [illegible] ضبط تولید کی تحریک [illegible] شبہ کی نظر سے دیکھی جانے لگی ہے۔

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کر دینے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کارفرما ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو، جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہے، کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اُن کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل، جو تمدّن جدید نے پیدا کی، مانع حمل طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ نسلیات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بنا پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض اِن داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکّر یا تدبّر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاح نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو اِن طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطیکہ اِن طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں۔ ہم مانع حمل طریقوں کو بھی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰة والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آکر کثرتِ اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ شارع اسلامؐ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیرووں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا، بلکہ اِن مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علما کے نزدیک، دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنا لیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضا (فزیالوجی) اور علم الادویہ اِن طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بظاہر کچھ بہت زیادہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہئیے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔

ہمدرد صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بنا کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اُٹھا رہا ہے! اُسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہو سکتا ہے۔ لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہونچا دیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنا دیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس ہمارے ذہن میں ہے، ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ آئندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کافی غور و فکر سے کام لے رہے ہیں۔ پھر بھی اُنہیں

قطعی و جامع کہنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوّزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّ و بدل کرنے پر مجبور کردے۔ تاہم یہ ردّ و بدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب ضبط تولید کی تاریخ اور اُس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانۂ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے داعیات، وسعت اور نتائج پر مفصّل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اِس حصہ کا ہونا اس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنّی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا۔ ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

چوتھا باب ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتدا، اس کے نشو و نما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں

پانچواں باب ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلّق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی موجودہ معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب ضبط تولید اور اخلاق و معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہو کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہو جائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق و مخالف دونوں گروہوں کی رائوں کو جمع کریں گے تاکہ ناظرین کو حقیقتِ حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلّق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو۔

آٹھواں باب ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی رائیں معلوم کرنا بھی دلچسپی اور فائدے سے خالی نہیں ہے۔ ہم

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آرار کو کسی نہ کسی طرح جمع کر کے ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان بہم پہونچائیں۔

نواں باب ضبط تولید یا امتناع حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کردیں گے۔

پہلی فصل، میں ضبط تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی

دوسری فصل، میں ضبط تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل، میں ضبط تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل میں امتناع حمل اور ضبط تولید کے وضعی ذرائع معرض بحث میں آئیں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کارآمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب مجرّبات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجرّبات کو ناظرین کے لئے وقف کریں گے جو ضبط تولید اور امتناع حمل کے لئے مخصوص ہیں توقع کی جاتی ہے کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لئے بھی مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارہواں باب ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دل چسپ اور مفید بنانے کے لئے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہے کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا مختصر سا خاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کردیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لئے دل چسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کردیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کر کے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبط تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے۔

عَبدُ الحَمِید

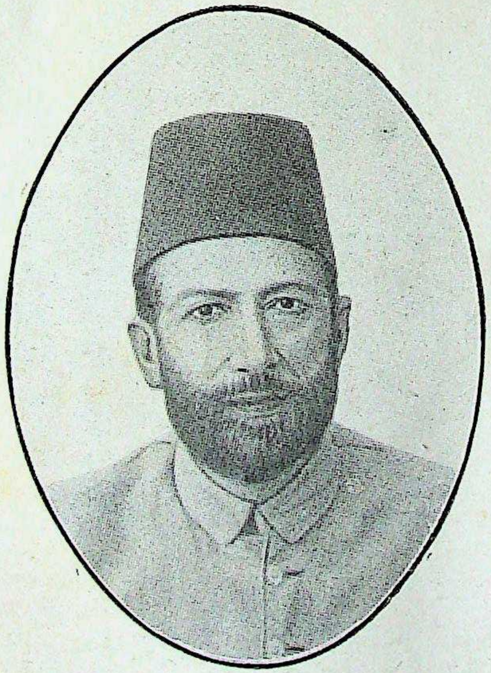

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رحہ
جن کی یاد میں پچھلے دنوں طبیہ کالج
دہلی میں یوم اجمل منایا گیا

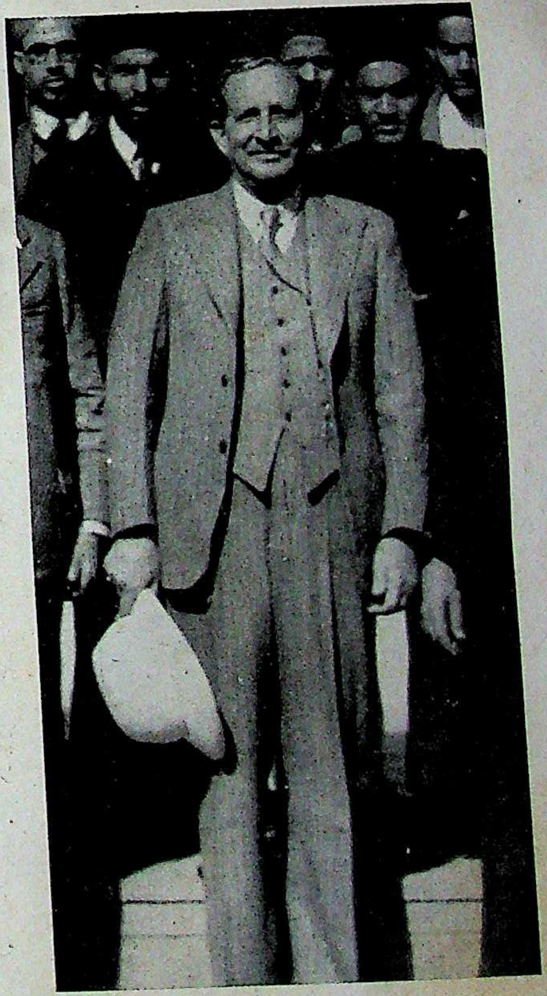

سر محمد یامین خاں، ایم-ایل-اے، (مرکزی)
یوم اجمل کے صدر

"HAMDARD-I-SEHAT", DELHI.
APRIL 1939.

مدرد صحت'' دھلی
اپریل ۱۹۳۹ع

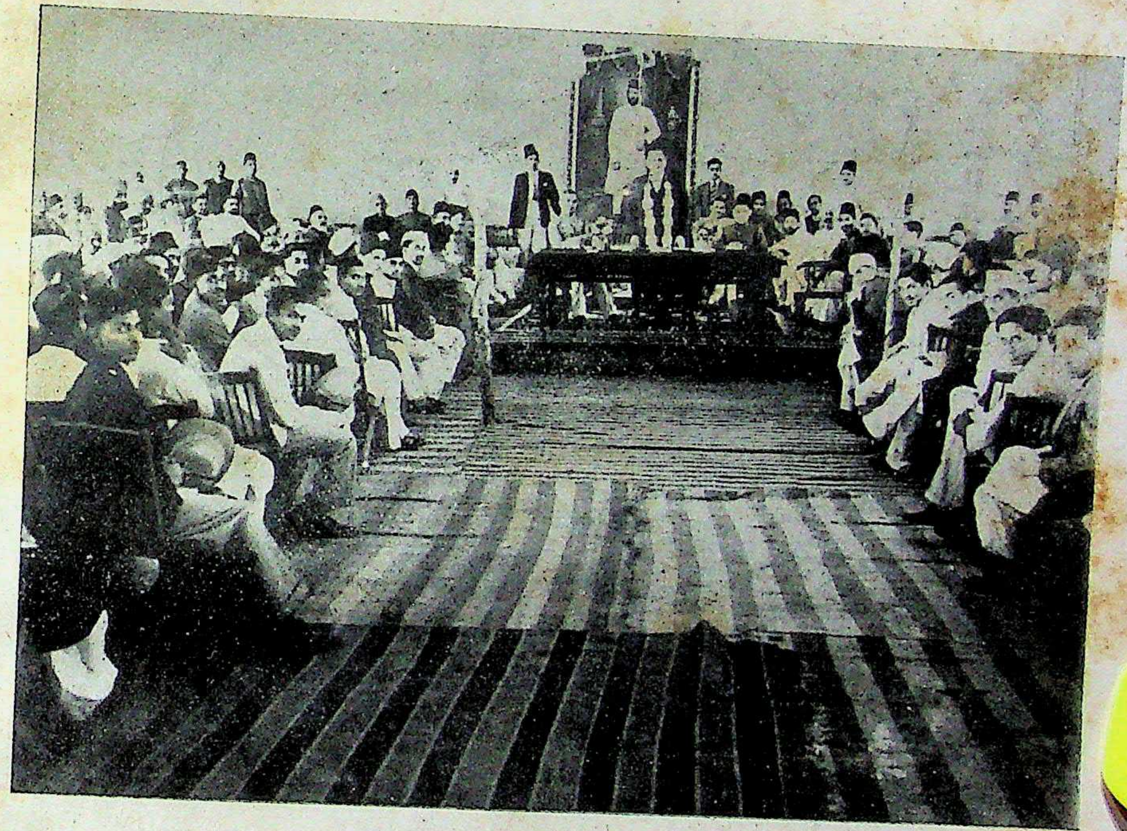

اجمل ڈے

طبیہ کالج دھلی مین یوم اجمل کا جلسہ ۲۳ مارچ سنہ ۳۹ ع کو سر محمد یامین خاں، ایم - ایل - اے، (مرکزی) کی صدارت میں منایا جا رہا ھے

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پیشتر کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف ۲ جلدیں بطور فائل دفتر میں موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرا لئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جس کے پشتے پر رسالہ کا نام سُنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۸-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں، جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم **دو روپے** فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ کے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے، ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا، ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دھلی

طب قدیم اور طب جدید میں تفاوت راہ

(بسلسلۂ اشاعت ہمدرد صحت دسمبر ۱۹۳۸ء)

(از جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ، راولپنڈی)

اس امر کی تصریح کے بعد، کہ یورپ نے جو کچھ پایا ہے، عربوں ہی سے پایا ہے (جیسا کہ اس کے محققین کو بھی اعتراف ہے) مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہم یورپ اور عربستان کے درمیانی واسطہ اندلس کی اسلامی حکومت کے زوال کے بعد کی تاریخِ طب پر ایک طائرانہ نظر ڈال لیں۔ اس سے طبِ قدیم و طبِ جدید کے مختارات، مخصوص ارتقائی کوائف، اور باہمی تفاوت وغیرہ کے علم کے علاوہ سلسلۂ مضمون بھی مکمل ہو جائے گا۔

طبِ اسلامی کا عہدِ زرین

اسلامی طب کا رہوارِ ترقی، اقبال و کامرانی کی شاہراہ پر برق رفتاری سے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اگرچہ فن کی علمی و عملی ترقی کی بنیاد اس سے بہت پہلے ہی پڑ چکی تھی۔ لیکن بارہویں صدی عیسوی سے ترقی و کمالِ فن کے جو دروازے کھولے گئے اُن کے باعث فنِ طب کا فیضان اس درجہ وسعت اور اتنی ہمہ گیری سے پھیلا کہ اس سے پہلے کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے میں قاصر ہے۔

اس عہدِ زرین میں بڑے بڑے باکمال اور نامور اطباء و فضلاءِ فن اوجِ شہرت پر پہنچے۔ بہت سی عظیم الافادہ کتابیں لکھی گئیں۔ کتنے ہی نئے مسائل و مباحث پیدا ہوئے۔ جدید اور مفید تحقیقات کا انکشاف ہوا۔

الغرض اس عہد میں طبِ اسلامی نے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی حاصل کی۔ دورِ اول محض اخذ و نقل کا زمانہ تھا۔ دورِ ثانی بحث و نظر میں کٹ گیا اور اب یہی زمانہ تھا۔ کہ تنقیح و تہذیب کے مدارج طے کرنے کے بعد طبِ اسلامی کے تمام پہلوؤں کو وسعت و افادیت سے بہرہ ور کیا جاتا۔

تاریخی شہادت

چنانچہ صفحاتِ تاریخ بتاتے ہیں۔ کہ اس دور میں اسلامی طب نے فی الواقع انتہائی ترقی کی۔ "الاسباب والعلامات" جیسی مقبول و معروف کتاب کا مصنف مجیب الدین سمرقندی، اسی دور میں پیدا ہوا۔ جو امامِ فن سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح علامہ علاء الدین علی بن حزم القرشی، جو آٹھویں صدی ہجری میں ہوا ہے اور جسے "جالینوس العرب" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اسی عہدِ سعادت سے تعلق رکھتا ہے۔

اس دور میں جہاں بہت سی بیش قیمت کتابیں مرتب ہوئیں، وہاں ان کی شروح و تلخیصات کا سلسلہ بھی بے حد وسیع ہوا۔

علمی اصول و نظائر کے اعتبار سے بھی اس عہد میں معتد بہ ترقی ہوئی۔ بہت سے مفید و جدید اصول وضع ہوئے۔ جنہوں نے طب کی افادیت کو بیش از بیش وسعت بخشی۔

اصولِ علاج میں مشرقی امزجہ کی رعایت

شیخ ابو منصور صاعد رئیس الاطباء بغداد نے یہ مذہب پیش کیا، کہ بیماری کے معالجہ میں حاد اور حار دوائیں استعمال کرنے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیئے۔ اُن کی جگہ سرد تر چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر، اور مشرقی امزجہ کے عین موافق ہے۔ چنانچہ شربت بزوری، اور اصول تبرید وغیرہ ایجادات اسی کی مرہونِ منت ہیں۔ اس مذہب کو بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور متفقہ طور پر اختیار کر لیا گیا۔

صرف علمی، نظری اور عملی تجرباتی لحاظ سے ہی اس عہد میں نمایاں ترقی نہیں ہوئی۔ بلکہ ترویج و اشاعت کے وسائل، اور انتظامی[1] و معاملاتی پہلوؤں پر بھی کافی توجہ دی گئی۔ لیکن یہاں ان تفصیلات میں جانے کی نہ ضرورت ہے نہ فرصت۔ جو ضمنی اشارات عرض کئے ہیں وہ صرف

---

[1] اگرچہ طب کے انتظامی معاملات کی اصلاح میں ضروری قدم خلفائے عباسیہ کے ابتدائی دورِ حکومت میں ہی اٹھائے جا چکے تھے۔ چنانچہ اخبار الحکماء قفطی اور طبقات الاطباء ابن اصیبعہ میں آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ زمانے کے کوٹیکس ایکٹ کی طرح ان دنوں بھی عطائیوں اور عطاروں پر ٹیکس لگاتے جاتے تھے۔ اور ان کی شدید نگرانی کی جاتی تھی۔ تاکہ اطباء کے حقوق میں دست اندازی نہ کرنے پائیں۔ اس زمانہ میں ہی پہلے پہل تمام اطباء کا معیاری امتحان لینے کے لئے رئیس الاطباء مقرر ہونے شروع ہوئے۔ چنانچہ المقتدر باللہ کے عہد میں سب سے پہلے سنان بن ثابت نے جو بغداد میں رئیس الاطباء کے منصب پر فائز تھا۔ تقریباً ایک ہزار اطباء کا امتحان لیا۔ جن میں سے سات سو کامیاب ہوئے جنہیں طبی عملیات (پریکٹس) کی اجازت دی گئی۔ اور سند عطا ہوئی۔ اور باقیوں کو روک دیا گیا۔ بعد میں اس معاملہ میں مزید توجہات بھی مبذول کی گئیں۔ لیکن سب سے زیادہ مہتم بالشان اور مفید عملی قدم بارہویں صدی کے بعد ہی اٹھائے گئے۔

خانپوری

اسی اہمیت کے پیش نظر زیب قرطاس کر دیتے ہیں۔ کہ ان سے متعلق چند ضروری گذارشات پیش کرنی مدنظر ہیں۔

یہ علمی، عملی اور تحقیقاتی ترقیاں ایک طویل عرصہ تک جاری رہیں۔ یہاں تک کہ اسلامی حکومت مرکزیہ کے تباہ ہونے پر اسلامی حکومت مرکزیہ کے تباہ ہونے پر اسلامی تہذیب و مدنیت کی دوسری روایات کی طرح اس فن پر بھی غربت و ادبار کا سایہ پڑ گیا۔

اسلامی و یورپی طب میں حدِ فاصل

طبِ مغرب کی ارتقائی تاریخ پر نگاہ ڈالنے سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی اینٹ طب عربی ہے، وہاں یہ بھی روشن ہو جاتا ہے کہ ایک مدت کے بعد جب اندلس کی مہتم بالشان اسلامی سلطنت کے مٹ جانے پر مغرب کو اسلامی علوم و فنون سے واقفیت و آگہی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ رہا۔ تو وہ ایک عرصہ تک جمود و تعطل کی آغوش میں رہتے رہتے آخرکار جادۂ قدیم سے بھٹک گیا۔

ادھر مشرق میں طب اسلامی کے ارتقاء کا عظیم و جلیل پرچم لہرا رہا تھا۔ اور اُدھر مغرب میں طبِ یورپی، اس عدیم العدیل طب کے فیضانی علوم و مسائل سے محروم رہی جاتی تھی۔

اجمال کی مختصر تفصیل

ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں شیخ ابو منصور صاعد ابن بشر رئیس الاطباء بغداد کا نیا طبی مذہب جاری ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ یورپ کو اس کی خبر نہ ہو سکی۔ اور اس مفید نظریہ سے محرومی کا نتیجہ یہ ہوا کہ طبِ یورپ نے اپنے معالجات و عملیات میں حار اور حاد، دواؤں کو تو رکھ لیا۔ لیکن مبردات و مرطبات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ یہی باعث ہے کہ اس کی دوائیں بسا اوقات نقصان رساں ثابت ہوتی ہیں۔

تیز اور زہریلی دوائیں ممکن ہے کہ ایک مرض کو تو افاقہ بخش دیں۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بدن انسان کے اعضا کے لئے لازمی طور پر مُضر ہیں...... چنانچہ بہت سے نامور ڈاکٹروں کی معترفانہ تصریحات اس بارہ میں ہمارے پیش نظر ہیں۔

مرض کا معالجہ اور مریض سے بے پروائی

علاوہ ازیں طبِ یورپی میں مختلف امزجہ پر ایک ہی دوا بے رعایت استعمال کی جاتی ہے۔ جس کا مختلف مزاجوں پر لازمی و اصولی طور پر مختلف اور متفاوت اثر ہونا چاہیئے۔ اس کے نتائج بھی بسا اوقات خطرناک صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مشہور امریکن ڈاکٹر رابنسن، اس غلطی کو شدید طور پر محسوس کرتا ہے اور مریض کو نظرانداز کر کے صرف مرض کا علاج کرنے کی حکمت عملی کے خلاف احتجاجی طور پر اظہار رائے کرتا ہے۔

مریض کے لئے نظام اغذیہ سے لاعلمی

اسی طرح اغذیۃ المرضیٰ کے لئے طبِ یورپ کوئی دستور و نظام نہیں پیش کر سکتی۔ حالاں کہ غذا کا مریض کی صلاحِ مزاج، اعانتِ طبع پر گہرا اثر ہے۔

یہ تمام چیزیں یورپ کی اس لاعلمی کی آئینہ دار ہیں۔ جو اُسے اندلس کے درمیانی واسطہ کے بیچ میں سے ہٹ جانے پر لاحق ہوئی۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ طبِ قدیم میں تازہ بتازہ، لو بہ لو، مؤثر اور لطیف مطبوخ اور نقوع وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن یورپ کی طب ان سے محروم ہے۔ اطباءِ مغرب ہر دوا کو الکحل میں تیار کرتے ہیں۔ نیز تازہ رسوں، جوشاندوں اور خیساندوں وغیرہ کی جگہ محفوظ ادویہ برتتے ہیں۔ حالانکہ الکحل کو متفقہ طور پر بدن انسان کے اعصاب و عضلات کے لئے مضر بلکہ مہلک تسلیم کیا گیا ہے۔

بازگشت

جدید تحقیقات نے واضح کیا ہے۔ کہ دواؤں اور غذاؤں کا بہترین جوہر وٹامین (حیاتین) جو بدن کی پرورش میں نہایت مفید ہے اور جس کی کمی کے باعث مختلف عوارض و امراض ظہور پذیر ہوتے ہیں، تازہ اور لو تیار رسوں اور جوشاندوں کی نسبت محفوظ دواؤں میں بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لفٹننٹ کرنل ہیرلڈ براؤن۔ آئی۔ ایم۔ ایس، تحریر فرماتے ہیں کہ:-

> "یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ خالص، لو تیار اور تازہ نباتی ادویہ ان محفوظ دواؤں سے بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں۔ جو ہماری لیبارٹریز میں کیمیاوی تراکیب اور قلوی استحالات وغیرہ کے پیچیدہ اعمال سے الکحل میں تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ کھلی بات ہے۔ کہ ان جوہروں میں اصل دوا کے خواص و افعال بہت کم رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر حالتوں میں ان کی مفید اور دوائی تاثیرات کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔"

چنانچہ اسی قسم کی اور تصریحات کے بعد مغربی طب میں بھی تازہ جوشاندوں، خیساندوں اور نو تیار رسوں کا استعمال ہونے لگا ہے۔

طبِ مغرب، آغوشِ طبِ قدیم سے نکل کر

حقیقت یہ ہے۔ کہ مشرق سے قطع تعلق ہو جانے کے بعد طبِ مغرب اس کے ان فیوض و برکات سے یکسر محروم ہو گئی۔ جن کی بنا پر اس کے قصرِ مستقبل کی دیوار اٹھائی گئی تھی۔

زمانۂ متاخرین میں جو اہم اور عظیم الشان تالیفات مدوّن ہوئیں۔ ان سے بھی یورپ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ چنانچہ علامہ قرشی اور سمرقندی کی تالیفات اور ان کے شروح و تراجم یورپ تک نہیں پہنچے۔ علاوہ ازیں بہت سے اہم اصول یا تو اسے فراموش ہو گئے۔ یا کافی علم و آگہی نہ ہونے کی بنا پر انہیں ترک کر دیا گیا۔ جن کے نتیجہ میں یورپ کی طبّ کا ایک حصہ بالکل ناکارہ اور کمزور ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ یوروپین ڈاکٹر خود معترف ہیں کہ وہ امراضِ عصبی، امراضِ مزمنہ، لقوہ، فالج اور استرخا، وغیرہ کے معالجہ کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کر سکتے۔ سچ ہے ؎

برسنگِ امتحان نہ شود ہم عیارِ زر
آں مس کہ سرز تربیتِ کیمیا کشد

تربیتِ حواس کا فقدان

اسی طرح یورپ نے تشخیص کے نظری وادراکی وسائل سے بھی قطع نظر کیا۔ صرف آلات کی غیر شعوری قوتوں پر تشخیص ایسے اہم اور مشکل فن کو ڈال دیا۔ جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ نہ تو ابتدائی مدارج میں اطبائے مغرب تشخیصِ مرض پر قادر ہو سکے۔ اور نہ انجامِ مرض کے متعلق آلاتِ تشخیص نے کچھ رہنمائی کی۔ تربیتِ حواس نہ ہونے کے باعث وہ دقیق و پیچیدہ تشخیصی نکات میں دُرِ مقصود ڈھونڈھنے میں ناکام رہے اور پیش بینی کی حذاقت و بالغ نظری سے محروم۔ وللہ درمن قال ؎

بغیر دل ہمہ نقش و نگار بے معنی است
ہمیں ورق کہ سیاہ گشتہ، مدعا اینجاست

اس بات کا اعتراف کرنے کے باوجود کہ طبِ مغرب نے نئے آلات و تحقیقات کی مدد سے طبّی تکشف و تجربہ میں قابلِ ذکر و لائقِ اعتنا حد تک ترقی کی ہے، اس بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ طبِ قدیم سے بچھڑ کر، طبّ مغرب منفعت کی صداقت سے کچھ اس درجہ خالی اور تہی دست ہو چکی ہے، کہ اب اس کی ہمہ نوع ترقیاں، سرمایہ دارانہ جاہ و جلال اور ارتقائی شوکت و تجمّل وغیرہ کوئی چیز بھی اس خلا کو پُر اور اس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتی۔

دلائل و استشہاد

آپ میں سے بعض دوست اس تلخ نگاری پر متعجب ہوں گے۔ اس لئے میں آپ کو حاملینِ طبِ جدید میں سے بعض ماہرینِ فن کے وہ اقوال سنانا چاہتا ہوں۔ جو میرے اس قول پر دلیل کا حکم رکھتے ہیں۔

ایوانس لکھتا ہے: "ہمارے زمانہ کی طب نہایت مشکوک ہے اور بالکل ناتسلی بخش۔ اس میں نہ کوئی معقولیت ہے اور نہ یہ قابلِ اعتماد ہے۔" ڈگلس میکلیگن کا بیان ہے "میں ایک پرانا ڈاکٹر ہوں۔ پھر بھی اگر آپ سچ پوچھیں تو مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مارتے پھر رہے ہیں۔"

اسی طرح اسٹیلی کوپر کا خیال ہے "ہماری طب کی ترقی بیماروں کو قتل کرنا ہے اور بس۔"

گویا اکبر الہ آبادی نے سچ کہا تھا ؎

جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی
موت کو روکنے والا، کوئی پیدا نہ ہوا

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ طبّ مغرب نے اپنی خداداد ہمّتِ عمل سے ترقی و کامرانی کی انتہائی منزلیں طے کر لی ہیں۔

طبِ قدیم کا عملی انحطاط اور طبِ جدید کی بال کشائی

تاریخ کا عمیق مطالعہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ جب تک حکماء و اطبائے اسلام میں علمی و نظری اور فلسفیانہ تالیفات کا رواج نہیں ہوا طبِّ قدیم کا عملی پہلو نہایت شاندار رہا۔ لیکن جب مسلمانوں کو فلسفہ کے دلچسپ نظری مباحث میں لذّت آنے لگی۔ تو طبّ کے خشک مسائل کا مزا کرکرا ہونے لگا۔

اخبار الحکماء کی روایت ہے کہ عضد الدولہ کے حکم سے علی بن عباس (مجوسی طبیب) نے ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام "ملکی" تھا۔ چونکہ یہ کتاب علم و عمل طب پر مشتمل اور نہایت خوش انداز اور جید الاسلوب تھی۔ اس لئے ایک مدت تک غایت درجہ قبولیت کے ساتھ متداول رہی یہاں تک کہ ابن سینا نے کتاب "قانون" لکھ کر اس کی عظمت کو کم بلکہ زائل کر دیا۔ قفطی کے الفاظ یہ ہیں:

الی ان ظهر کتاب القانون لابن سینا فمالوا الیه وترکوا	یہاں تک کہ ابن سینا کی کتاب قانون منصۂ شہود پر آئی اور
الملکی بعض الترک والملکی فی العمل ابلغ	لوگوں نے ملکی کو ترک کرنا شروع کیا اور اس کی طرف مائل ہو گئے۔
والقانون فی العلم اثبت۔	ملکی عمل میں اعلےٰ ہے اور قانون علم میں پختہ ہے۔

بوعلی سینا کی اس مشہور عالم کتاب میں اگرچہ اس عصر کی اور کتابوں کی بہ نسبت فلسفہ کی لاگ بہت کم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسی قانون سے یہ راہ کھلتی ہے۔

متاخرین کا ذوقِ تفلسف

چنانچہ اس کے بعد یہ مذاق کچھ اتنا پھیلا اور عام ہوا۔ کہ ہر طرف سے گویا فلسفہ کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ قانون کی شرحوں پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ طب کو فلسفہ اور دوسرے علوم مروجہ میں کس قدر خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک اور علوم و فنون میں کامل دستگاہ نہ پیدا کی جائے طب میں قابلیت بہم پہنچانا ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ طب میں فلسفہ وغیرہ کی آمیزش جائز تھی یا ناروا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ذوقِ تفلسف نے عملی کام کرنے کی صلاحیت تو پہلے ہی سے کم کر دی تھی۔ اب طبی علم کو بھی فلسفہ نے مشکل و محال بنا دیا۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ فلسفہ کی دلچسپی نے طب کی خشکی پر پورا پورا قابو پا لیا اور طب ایک عقدۂ لاینحل بن کر رہ گئی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے کہ ان سطور سے کسی صاحب کو غلط فہمی پیدا ہو اور وہ حقائق و شواہد کی مسلمہ و منصوصہ برہانیت سے آنکھیں بند کر کے مغربی اطبا اور شیدایانِ طبِ جدید کی طرح یہ اعتراض کر دیں کہ طبِ قدیم کے اصول و مسائل کی حقیقی بنیاد محض نظری فلسفہ اور دلائلِ کلامیہ وغیرہ ہیں، جو عملی لحاظ سے قابلِ قبول نہیں ہو سکتے۔ اور برخلاف اس کے طبِ مغرب کی بنیاد مشاہدات اور تجربات پر استوار ہوتی ہے۔ اس لئے طبِ قدیم ایک مہمل اور ناکارہ سی چیز ہے۔ اور طبِ جدید قابلِ عمل و لائقِ قبول۔

لیکن درحقیقت یہ اعتراض بالکل بے معنی اور لغو ہے۔ اور اس قسم کی غلط فہمی محض جہالت اور دیوانگی ہے ع حبك الشئ يعمى ويصم۔

تاریخ طب و اطبا کا ایک ایک صفحہ ہمیں اس امر کی شہادت بہم پہنچائے گا۔ کہ طب قدیم ایک سائینس ہے۔ اور اس کی بنیاد مشاہدات[1] پر ہے۔ ہم نے بعض ضمنی مباحث کے ماتحت اس پر روشنی ڈال دی ہے کہ نظری فلسفہ اور دلائل کلامیہ کا محض تدوینِ علم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ چیزیں فن کی علمی و اصولی حیثیت کو روشن کرتی ہیں۔ نہ کہ محلِ اعتراض ہیں ع

خیال کن، تو کجائی و ما کجا، واعظ!

طبِ جدید کا دورِ ترقی

لیکن طبِ مغرب کو قدرت نے ایسے اسباب و وسائل مہیا کر دیئے کہ وہ اس قسم کی علمی و عملی افتادوں سے مامون و محفوظ رہ کر ترقی و ترویج کی منزلوں کی طرف بڑھنے لگی۔

تیرھویں صدی عیسوی تک محض عربی طب و اطبا سے اخذ و نقل کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اس کے بعد مونٹ پلیئر اور بولوگنا کی درس گاہوں سے چند فاضل مغربی اطبا ایسے نکلے جنہوں نے طب کی علمی و عملی ترقیوں کی طرف توجہ مبذول کی۔

سولھویں صدی تک اس کام میں کوئی قابلِ رشک نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر اس کے بعد اسلامی طب کو سنگِ بنیاد قرار دے کر اس پر علمی و عملی ترقیات کی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ چنانچہ علم الکیمیا۔ دوا سازی اور علم التشریح وغیرہ میں نمایاں

---

[1] اس مبحث کی تفصیل و تنقیح کا سلسلۂ مضمون سے کوئی تعلق نہیں اور مفت میں تطویل و اطنابِ سخن میں الجھ جانے کا خوف ہے ورنہ میں اس اعتراض کے جواب میں تاریخی حقائق، فنی مسائل، اصولی مباحث اور عملی مشاہدات کے ساتھ ساتھ یورپ کے علمبرداران سائنس کے معترفانہ بیانات پیش کر کے بہت سی غلط فہمیوں یا بر خود غلطیوں کا ازالہ کر دیتا۔ . . . . . اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص، جسے عقل کے ساتھ کسی قدر انصاف سے بھی حصہ ملا ہو اس قسم کا اعتراض کر ہی نہیں سکتا لیکن پھر بھی ایسے دوستوں کو مزید اطمینانِ خاطر کے لئے [illegible] لکھنا چاہیئے۔

تحقیقات و اکتشافات کا اضافہ ہؤا

اسی دوران میں مائیکل سروٹیس نے خون کا دورۂ صغیرہ دریافت کیا اور ڈاکٹر سر ولیم ہاروے نے دورانِ خون کا نظریہ پیش کیا۔

سترھویں صدی عیسوی کے بعد تحقیق و اکتشاف کا ایک غیر معمولی اور نا متناہی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ علم التشریح میں قابل ذکر اور لائق قبول اضافے ہوئے۔ مخدرات عمومی و مقامی کی دریافت، متعدی امراض اور ان کے جراثیم کی تحقیقات، چیچک کا ٹیکہ اور معالجات امراض باطنی وغیرہ کے اکتشافات نے طبِ جدید کا دامن علم و عمل کے آب دار موتیوں سے بھر دیا۔

اس کے بعد نئی ایجادات اور آلات نے طبی تحقیق و اکتشاف کے وسائل و اسباب کو اس قدر وسیع کر دیا۔ کہ اس کی تفصیل پر زبان قلم قادر نہیں۔ اور نہ اس کے کوائف حیطۂ بیان میں آ سکتے ہیں۔ ان اسباب و آلات نے مختلف علمی و عملی تحقیقات کو منتہائے تکمیل تک پہنچانے کے علاوہ بہت سے جدید طرقِ طب و علاج ایجاد کرنے میں بھی انتہائی مدد دی۔

اور پھر اب تو بجلی اور فوٹو گرافی وغیرہ کے کمالات نے طب کی توسیع و ترقی میں وسعتِ خیال سے بھی کہیں زیادہ گنجایش اور فراخی پیدا کر دی ہے۔ ع

اللہ کرے حسنِ عمل اور زیادہ

تاہم مجھے کہنا پڑتا ہے کہ طبِ جدید کتنی ہی بلند پروازی کرے، لیکن اس رفعتِ مقصود تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ جہاں طبِ قدیم کا جھنڈا گڑا ہؤا دکھائی دیتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

بناوٹ سے زلفیں لاکھ بل کھایا کریں لیکن

یہ ممکن ہی نہیں ہے ہووے پیچ و تاب اپنا سا

آج بھی قدرت کی عربدہ کاریوں نے ع مہ تمام ہلال و ہلال شد مہ بدر۔ کی سی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ اور طبِ مغرب اپنی ظاہر فریبی کے طفیل عوام کی توجہ جذب کئے ہوئے نظر آتی ہے اور اس کا پیکر رنگین بڑوں بڑوں کو دعوت لغزش دے رہا ہے اور ادھر طبِ قدیم اپنی گذشتہ شان و تجمل کے ماتم میں مصروفِ نوحہ خوانی ہے۔

اگر آنکھوں میں دیکھنے کی قوت ہے تو دیکھ سکو گے کہ طبِ قدیم اپنی شہرۂ آفاق عظمت و افادیت کے باعث طب جدید کو قدم قدم پر شکست دے رہی ہے۔ اور ہر قدم پر خم ٹھونک اُسے کہتی ہے ؎

آ، شانے سے شانے کو ملا دیکھ

قد میں ہم ہی بلند ہوں گے

خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے غالباً اسی حقیقت کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے ؎

کسے کہ محرم راز صباست می داند

کہ باوجود خزاں بوئے یاسمن باقی است

کتاب التکلیس (علم کشتہ جات)

یہ فن تکلیس (کشتہ سازی) میں ایک جامع اور مکمل کتاب ہے۔ ابتدائے کتاب میں ان تمام رموز، کنایات، اصطلاحات اور نکتوں کو سمجھایا گیا ہے جن کا جاننا کشتہ سازی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ علاوہ ازیں دھاتوں، اُپ دھاتوں اور دیگر ادویہ کے مدبر (شدھ) اور مصفیٰ کرنے، جوہر اڑانے، روغن کشید کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ آنچ دینے کی بھی ترکیبیں اور اس کے متعلق ضروری ہدایات صاف صاف لکھی گئی ہیں۔ اس کے بعد ہر ایک چیز کے کشتہ کرنے کی معتبر اور مصدقہ ترکیبیں لکھی گئی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد دو روپے۔ (عہ)

دہلی کی دواسازی (بیاض کبیر حصہ سوم) دواسازی کے ہر ایک ضروری بات کا بیان۔ قیمت ۱۲/-

(بیاض کبیر کے تینوں حصے یک جا، مجلد چرمی پانچ روپے آٹھ آنے۔ (صہ)

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

انتقاد

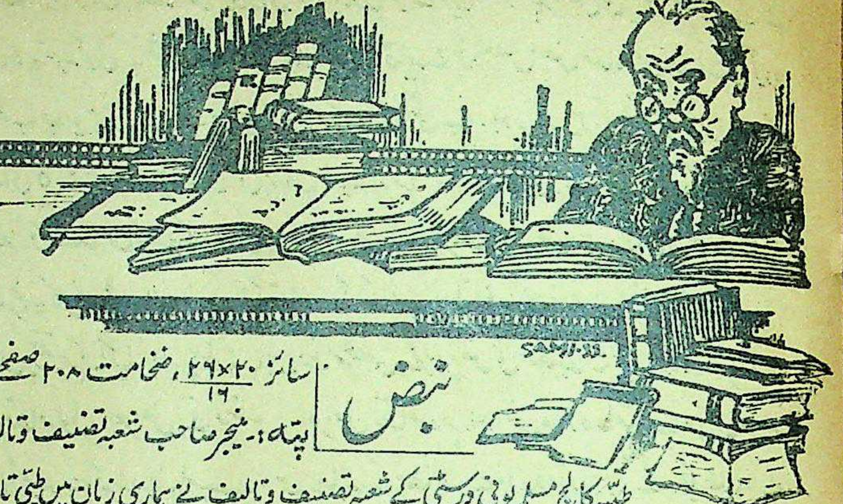

نبض

سائز $\frac{20\times26}{16}$، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ :۔ منیجر صاحب شعبہ تصنیف و تالیف، طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی، علی گڈھ۔

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے شعبہ تصنیف و تالیف نے ہماری زبان میں طبی تالیفات کے جو" بہ تعداد کم تر اور بہ قیمت بہتر" اضافے کئے ہیں، ان میں رسالہ نبض بھی اچھی جگہ پانے کا مستحق ہے۔ اس رسالہ کے مؤلف جناب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب وائس پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبض کی بحث ہماری طبی کتابوں کا ایک اہم جزو ہے اور تصنیف و تالیف کا ذوق رکھنے والے ہر طبیب نے اس پر کچھ نہ کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ بحث ابھی تشنۂ تسہیل معلوم ہوتی ہے۔ اطباء قدیم نے نبض کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اتنا اُلجھا ہوا ہے کہ اس کے سمجھنے کے لئے معمولی قابلیت سے ذرا اونچا ہونا ضروری ہے۔ پھر حاشیہ چڑھانے والوں اور شارحین نے نبض کے بیان کو فلسفہ اور طبیعات کے مسائل کا اچھا خاصہ گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔

رسالہ نبض کے مؤلف نے باوجود فلسفی الطبع ہونے کے اپنی اس تالیف میں طبی کتابوں کے اس عام نقص کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور حرکت نبض اور محرک نبض وغیرہ عنوانوں میں فلسفہ اور طبیعات کے جو مسائل لانے پڑے ہیں، مؤلف نے انہیں بھی حتی الامکان عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے۔ سرسری طور پر اس رسالہ کے بعض مقامات پڑھنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ حکیم عبد اللطیف صاحب نے اس رسالہ کو اطبا اور طب کے طلباء کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ رسالہ کے آخری باب میں نبض پر مختلف اثرات کے عنوانوں سے جو تفصیلات فراہم کی گئی ہیں وہ یقیناً ہر طبیب کے مطالعہ کے لائق ہیں۔ رسالہ کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے ڈاکٹر گرونر کے ترجمہ قانون سے چینی اطباء کی نبض کے متعلق بعض اختراعات کو بھی درج کیا ہے۔ اور ویدک کی ایک کتاب" ناری وگیان" سے بھی نبض کا بیان اس رسالہ میں شامل کر دیا ہے، کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور وزنی لگایا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے رسالہ میں عکسی تصویریں اور نقشے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مؤلف کی اس علمی خدمت کی قدر کی جائے گی۔

اصطلاحات ادویہ

سائز 18×22، ضخامت ۴۲۴ صفحے، قیمت تین روپے۔

پتہ :۔ منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب، کچا باغ، دہلی۔

طبی دار الترجمہ والتالیفات نے پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب کی زیر ہدایت یہ لغات ادویہ تالیف کیا ہے۔ اس لغت میں تمام متداول کتب ادویہ سے دواؤں کے نام جمع کرکے ان کے عام فہم نام لکھے ہیں۔ دار الترجمہ نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو عربی اور فارسی ناموں کے علاوہ اس لغات میں بعض مشہور ویدک اور ڈاکٹری دواؤں کے نام اور ان کے طبی مرادف مل جائیں۔ یہ کتاب طبیبوں اور عطاروں کے لئے بہت کار آمد ثابت ہوگی، اور ان کو مطول کتب ادویہ کے مطالعہ سے ایک حد تک بے نیاز کر دے گی۔ کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔

فروق الامراض

سائز $\frac{20\times26}{16}$ ضخامت ۲۸۸ صفحے، قیمت دو روپے۔

پتہ :۔ منیجر صاحب محافظ صحت، قرول باغ، دہلی۔

رسالہ فروق الامراض، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، علم التشخیص کی ایک اہم شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شعبہ میں ان علامات فارقہ

سے بحث ہوتی ہے، جن کے ذریعہ سے ہم مختلف امراض کی مختلف علامتوں کی گروہ بندی کرتے ہیں۔ اور پھر مرض کی صحیح تشخیص کے لئے اپنے علم اور تجربہ سے فیصلہ کرتے ہیں۔ تشخیص کا یہ شعبہ کوئی نیا شعبہ نہیں ہے۔ بلکہ اطبائے قدیم نے خود بعض بعض مقامات پر علامات کی گروہ بندی سہولت کے خیال سے کی ہے۔ لیکن طب جدید میں اس شعبہ پر زیادہ توجہ دی جانے لگی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ معالجین کے لئے اس قسم کی کتابیں بڑی آسانی کا باعث ہوتی ہیں۔ آج کل جہاں طب قدیم کی کتابوں کو ملکی زبان میں منتقل کرنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ وہاں طبِ جدید کو بھی طبیبوں سے رُوشناس کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ رسالہ فروق الامراض اس رجحان کا عملی ثبوت ہے۔ جناب حکیم مولوی نذیر الدین احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے اس رسالہ کو تالیف کر کے طبّ و اطبّا کی اچھی خدمت انجام دی ہے۔

رسالہ فروق الامراض، سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں نظام عصبی کے امراض کی تفصیلات ہیں اور دوسرے میں نظام ہضم کے امراض کی۔ اسی طرح امراض نظام بول، امراض نظام تنفس، امراض نظام دم، امراض حادّہ عامّہ اور امراض مزمنہ عامّہ کی تشخیصی علامات کو جمع کیا گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ نہ صرف طبیب اس رسالہ کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں گے، بلکہ طلبا، کے لئے بھی یہ رسالہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگا۔ اگر امراض کے ناموں کی صفحہ وار فہرست مرتب کر کے اور لگا دی جاتی تو دیکھنے والوں کو اور سہولت ہو جاتی۔

معینُ الاطبّا کا معالجات نمبر

سائز $\frac{20\times26}{8}$، ضخامت ۷۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- مینیجر صاحب رسالہ معین الاطبّا، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

رسالہ معین الاطبّا، کا معالجات نمبر جناب ملک محمد یار خاں صاحب علوی کا مرتب کیا ہوا ہے۔ اس میں طب عملی، حکایات اطبّا، طبی چٹکلے، اور متفرقات وغیرہ عنوانوں سے مضامین جمع کئے ہیں۔ پہلے عنوان پر اسباب و ماہیت امراض تشخیص اور معالجات پر بحثیں ہیں ہر بحث مختلف حکیموں کے قلم سے لکھوائی گئی ہے۔ معالجات کے سلسلہ میں دق وسل اور امراض مخصوصہ مردان وغیرہ پر زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ سے اطبا فائدہ اُٹھائیں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے منگائیں۔

کلام عربی، حصّہ اوّل و دوم

سائز $\frac{18\times22}{8}$ ضخامت حصہ اول ۱۰۴ صفحے قیمت ۱۰/۔ حصہ دوم ۱۱۲ صفحے، قیمت دس آنے (۱۰/)

پتہ:- حافظ محمد سعید صاحب ھاشمی، تاجر کتب، کوچہ چیلان، دہلی۔

مفتاح العربیہ المعروف کلام عربی کے یہ دونوں حصے جناب قاضی زین العابدین صاحب سجّاد میرٹھی (مولوی فاضل، فاضل دیوبند) مترجم العبرات اور انتخاب صحاح ستّہ وغیرہ کی تالیف ہیں۔ ان رسالوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے عربی زبان کے اُن شائقین کا خاص لحاظ رکھا ہے جو باوجود فرصت نہ ہونے کے اپنے شوق کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ رسالے جدید تعلیمی تجربوں کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔

ان میں صرف ونحو کے ضروری و منتخب مسائل، روزانہ ضروریات زندگی سے متعلق جُملے اور مکالمے، قرآن کریم اور حدیث شریف کے اقتباسات، کثیر الاستعمال امثال و اقوال، مفید و دلچسپ لطائف و حکایات، جدید طرز کے خطوط و رقعات اور سنہ ۱۹۳۸ء کے اخبارات و رسائل کے انتخابات، اسباق کی صورت میں اچھی ترتیب کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر سبق میں عربی عبارت کے ساتھ اس کا ترجمہ درج ہے۔ اور تمام کتاب با اعراب ہے۔ رسالوں کو زیادہ مفید بنانے کے لئے حصّہ اوّل کے آخر میں ڈیڑھ ہزار ضروری الفاظ کی ایک اُردو، عربی ڈکشنری اور حصہ دوم کے آخر میں ۱۳۵۰ نئے عربی الفاظ اور ان کا اُردو ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ معمولی اُردو جاننے والے کلام عربی کی مدد سے اپنی عربی کی استعداد میں غیر معمولی ترقی کر سکتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالے بہت مقبول ہوں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

رسالوں کی کتابت اور کاغذ عمدہ ہے اور ٹائیٹل آرٹ پیپر کا لگایا گیا ہے۔

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کریں۔

قومی صحت کا درد رکھنے والے

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہمدرد صحت کے لئے خریدار مہیا فرمائے اور اس طرح اُنہوں نے نہ صرف ہمدرد صحت سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیا۔ بلکہ ملک و قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہوئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ دردمند اصحاب آئندہ بھی اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گے اور اسی کے ساتھ توقع ہے کہ ہمدرد صحت کے اور ناظرین بھی اس طرف اپنی توجہ منعطف کریں گے۔ "ہمدرد صحت"

نوٹ:۔ ناموں کی ترتیب رجسٹر کے مطابق ہے

(۱)	جناب شیخ قادربخش صاحب اٹاوہ	ایک	خریدار
(۲)	″ مسٹر جلال، اٹارسی	۱	″
(۳)	″ سید بادشاہ صاحب، علی گڈھ	۴	″
(۴)	″ ریاض الحسن صاحب، نارنول	۱	″
(۵)	″ حسن شاہ صاحب، پشاور	۱	″
(۶)	″ عبدالقدوس صاحب، علی گڈھ	۱	″
(۷)	″ محمد یونس صاحب، سیمنٹ ورکس، پنجور	۱	″
(۸)	″ منشی وھاب گل صاحب، مینختر	۱	″
(۹)	″ محمد حیات صاحب، عمرپور	۱	″
(۱۰)	″ محمد اسماعیل صاحب، بھوپال	۱	″
(۱۱)	″ منشی وھاب گل صاحب مینختر	۱	″
(۱۲)	″ محمد ضامن علی صاحب، کلکتہ	۱	″
(۱۳)	″ محمد امیر الدین صاحب، گیا	۱	″
(۱۴)	″ فضل احمد محمد اقبال صاحبان بنیاں	۱	″
(۱۵)	″ محمد شفیع صاحب، فضل بھمیرو	۱	″
(۱۶)	″ حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری، حیدرآباد دکن	۱	″
(۱۷)	″ حکیم محمد عبدالغفور صاحب، قصور	۱	″
(۱۸)	″ ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب، مُرغا	۱	″
(۱۹)	″ محمد یوسف الدین صاحب، ناگوری، اکولہ	۱	″
(۲۰)	″ حاذق الحکما حکیم عزیز الرحمٰن صاحب، امرتسر	۲	″
(۲۱)	″ محمد کریم الدین صاحب، صیغہ دار معین آباد	۲	″
(۲۲)	″ محبوب احمد صاحب، ملتان	۱	″
(۲۳)	″ فیاض احمد اقبال احمد صاحب، بلیا	۲	″
(۲۴)	″ حکیم عبدالکریم صاحب کناکور	۱	″
(۲۵)	″ مولوی عزیز محمد صاحب کشتواڑ	۱	″
(۲۶)	″ حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن	۱	″
(۲۷)	″ سید آفتاب علی صاحب نائب تحصیلدار مھوہ	۲	″
(۲۸)	″ سید محمد میاں صاحب سب انسپکٹر، رام گڑھ	۱	″
(۲۹)	″ حکیم و عامل سید خادم حسین، مکٹسر	۱	″
(۳۰)	″ مولوی ممتاز علی صاحب، لکھنؤ	۲	″
(۳۱)	″ این۔ این کٹی صاحب، رائچور	۱	″
(۳۲)	″ رمضان محمد خاں، ٹنڈو باگو	۱	″
(۳۳)	″ حکیم سید توصیف حسن صاحب، جام نگر	۱	″
(۳۴)	″ حکیم سید غلام مرتضیٰ صاحب، ٹنڈو محمد خاں	۱	″

(۳۵)	جناب مستری میلا سنگھ، ٹکیلا	۱	خریدار
(۳۶)	″ محمد ابراہیم یوسف صاحب، بمبئی	۱	″
(۳۷)	″ حکیم بہاری لال شرما، ملتان	۱	″
(۳۸)	″ حکیم سید مظفر الدین احمد صاحب، ٹونک	۱	″
(۳۹)	″ سیماب اکبرآبادی	۱	″
(۴۰)	″ حکیم منشی محمد مکرم الدین صاحب، لاہور	۱	″
(۴۱)	″ حکیم محمد مختار صاحب، بھوپال	۱	″
(۴۲)	″ حکیم عبدالسلام صاحب، بنارس	۱	″
(۴۳)	″ رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، عثمان کھٹر	۱	″
(۴۴)	″ حکیم کور بچن سنگھ، چے سنگھ، والا	۱	″
(۴۵)	″ حکیم محمد ابراہیم صاحب، صمصامی، بانٹوہ	۳	″
(۴۶)	″ عبدالرزاق صاحب، سورت گڑھ	۱	″
(۴۷)	″ حکیم مبین احمد صاحب، حیدرآباد	۲	″
(۴۸)	″ حکیم قاضی عطاءُ اللہ صاحب لعلورونک	۱	″
(۴۹)	″ طلاء محمد صاحب کمپونڈر، یفہ	۱	″
(۵۰)	″ لوتن داس صاحب، سلطان کوٹ	۱	″
(۵۱)	″ حکیم عطا حسین صاحب، جالندھر	۱	″
(۵۲)	″ دی پبلک میڈیکل ہال، جھوھا خالصہ	۱	″
(۵۳)	″ حضرت کامل صاحب، جون پور	۲	″
(۵۴)	″ حکیم محمد ظہیر الدین صاحب، گوجرانوالہ	۱	″
(۵۵)	″ غلام صمدانی صاحب، دھار	۱	″
(۵۶)	″ حکیم مدن لال صاحب، کوہ مری	۱	″
(۵۷)	″ حکیم قادربخش محمد دین صاحب حویلی لکھا	۴	″
(۵۸)	″ حاذق العصر حکیم محمد یحییٰ صاحب، خان پوری	۲	″
(۵۹)	″ ہمشیرہ احسان علی صاحب، لاہور	۲	″
(۶۰)	″ حکیم خزان سنگھ، نانک سری چک ۴۵	۱	″
(۶۱)	″ حکیم میر معین الدین صاحب، حیدرآباد دکن	۱	″
(۶۲)	″ رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، خانپوری	۱	″
(۶۳)	″ حکیم فضل اللہ صاحب، شکارپور	۱	″
(۳۴)	″ خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن صاحب بہاری	۱	″
(۶۵)	″ حکیم نربھے سنگھ صاحب، دہلی	۱	″
(۶۶)	″ حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی	۲	″
(۶۷)	″ محمد علاؤالدین صاحب، اورنگ آباد	۱	″
(۶۸)	″ حکیم عبدالمنان صاحب، آگریاں	۲	″

افسانہ

میرا آپریشن

آج سے پچیس سال پہلے اپنی طبی تعلیم سے فارغ ہو کر میں قصبہ مولین میں آکر ٹھیرا تھا۔ اُس وقت میرا یہ ارادہ نہ تھا کہ میں اس چھوٹے سے الگ تھلگ قصبہ میں مستقل طور پر بس جاؤں گا۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ یہاں عارضی طور پر اُس وقت تک ٹھیرا رہوں، جب تک کہ میرے پاس کسی بڑے شہر میں شاندار دماغی امراض کا مطب کھولنے کے لئے کافی روپیہ جمع نہ ہو جائے۔ میں نے دماغی امراض کی تعلیم خاص طور پر کالج میں کئی سال رہ کر حاصل کی تھی۔

مولین کی خاموش اور پُر سکون زندگی مجھ پر اور میری بیوی پر اثر ڈالے بغیر نہ رہی۔ ہم وہاں اتنے آرام اور اطمینان سے رہنے لگے کہ جلد ہی ہم نے کسی بڑی جگہ جانے اور دماغی امراض کا مطب کھولنے کا ارادہ چھوڑ دیا۔ میں نے اگرچہ دماغی جرّاحی کا امتحان پاس کیا تھا لیکن اس طرف میرا زیادہ رجحان نہیں تھا۔ اس لئے میں نے عام ڈاکٹر بن جانا خوشی سے قبول کر لیا۔

مولین جیسے مختصر سے قصبہ میں دماغی جرّاحی کے مریض تو کہاں ملتے۔ پورے پچیس سال میں مجھے ایک بار بھی دماغ کا آپریشن کرنے کو نہیں ملا۔ وہاں جو کچھ تھا۔ وہ بخار، نزلہ اور کھانسی کے کیس تھے یا پھر رسولیوں پر پلاسٹر لگانا، پھوڑوں پر نشتر لگا دینا، ان کی مرہم پٹی اور زچہ گی کرانے کا کام تھے۔ اس محدود طبابت میں اگر عمل جرّاحی کا کوئی اہم مریض میرے پاس آتا تو میں اُس کو شہر کے مستند سرجن کے پاس بھجوا دیتا۔ کیوں کہ میں جانتا تھا کہ میں اب زیادہ سے زیادہ ایک لائق دیہاتی ڈاکٹر ہوں۔

جس دن کا واقعہ میں ناظرین کو سُنانا چاہتا ہوں، اُس دن میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھا لنچ کھا رہا تھا کہ اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی میری بیوی ٹیلیفون پر گئیں اور بات کی۔

ایک لحظہ میں وہ میری طرف پلٹیں اور کہا "ٹیلیفون پر ہیرلڈ ہے اور وہ آپ سے بات کرنی چاہتا ہے۔

ہیرلڈ سپنسر میرا بڑا ہی قریبی دوست اور ہم پیشہ تھا۔ اور مولین کے چھوٹے سے ہسپتال کا بڑا ڈاکٹر تھا۔

"ہیلو، ہیرلڈ" میں نے رسیور اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو، میں ہوں ہیرلڈ، میں چاہتا ہوں کہ آپ فوراً سیدھے ہسپتال آجائیں" اس کی آواز میں گھبراہٹ اور پریشانی صاف معلوم ہو رہی تھی۔

"خیر تو ہے؟" میں نے پوچھا۔

"تم نے رچرڈ لارنس کا نام تو سنا ہی ہوگا۔ وہی مشہور مصنف"

"بے شک"

"وہ یہاں ہسپتال میں ہے"

میں یہ سُن کر تعجب میں پڑ گیا۔ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ اتنا بڑا شخص ہمارے حقیر قصبہ میں کس طرح آسکتا ہے۔ آخر میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا رچرڈ لارنس واقعی یہاں مولین میں ہے؟"

"ہاں، ہاں، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ وہ اپنی بیوی اور معتمد کے ساتھ ویلز سے لندن جاتے ہوئے یہاں سے گذر رہا تھا کہ راستہ میں بے ہوش ہو گیا"

"تمہارے خیال میں اس کا سبب کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ اس کے دماغ میں رسولی ہے۔ لیکن مجھے اپنی رائے کا یقین نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو بلا رہا ہوں۔ کیونکہ دماغی امراض کے متعلق تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو"

"بہت اچھا، میں ابھی ہسپتال پہونچ رہا ہوں"

ٹیلیفون پر بات ختم کرکے میں فوراً ہسپتال کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب میں وہاں پہونچا تو میں نے ہیرلڈ اور اس کے مددگار ڈاکٹر سمتھ کو دو اجنبی مرد و عورت سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ ہیرلڈ نے آگے بڑھ کر ان کا تعارف مجھ سے کرایا کہ آپ ہیں مسز لارنس اور آپ ہیں مسٹر ہارٹ، لارنس صاحب کے سکرٹیری۔ مجھے وہ دونوں کچھ پریشان اور ڈرے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

میرے سوالوں کے جواب میں لارنس صاحب کی بیوی نے مجھے بتایا کہ اُس کے خاوند پچھلے مہینوں سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ اور ان کے سر میں اکثر شدّت کا درد اُٹھتا تھا۔ ویلز میں اُنہوں نے کسی ڈاکٹر سے اپنی تکلیف کے متعلق مشورہ نہیں کیا۔ اب وہ لندن پہونچ کر اپنے دوست اور مشہور دماغی جرّاح مسٹر چارلس آرلنگٹن کو دکھانا چاہتے تھے۔ لیکن ابھی مولین چند ہی میل رہا تھا کہ لارنس کو یہ حادثہ پیش آیا۔ اور وہ بے ہوش ہوگئے۔

جب میں مسز لارنس سے باتیں کر چکا تو میں نے مریض کے کمرہ میں جاکر اس کا معائنہ ضروری سمجھا۔ ہیرلڈ اور سمتھ میرے ساتھ چلے۔ راستہ میں میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا تم نے مسز لارنس سے کہدیا ہے کہ اُس کے شوہر کو کیا بیماری ہے؟"

"نہیں، میں نے اس سے کچھ کہنے کی بجائے تمہارے معائنہ کے نتیجے کا انتظار مناسب سمجھا۔"

"ہیرلڈ، مجھے تو تمہاری تشخیص غلط معلوم ہوتی ہے۔"

"اگر ایسا ہو، تو اس کا مجھے ذرا بھی خیال نہ ہوگا۔"

میں نے کمرے میں جاکر مریض کو غور سے دیکھا۔ اگرچہ دماغی رسولی کے مریض سے دوچار ہوئے مجھے پچیس سال ہو چکے تھے۔ لیکن مریض کے سطحی امتحان ہی نے بتا دیا تھا کہ وہ بہت خطرناک قسم کی دماغی رسولی میں مبتلا ہے۔ جب میں اپنا کام ختم کر چکا تو ہیرلڈ نے مجھ سے پوچھا "تمہاری کیا رائے ہے؟"

"وہ یہ تو دماغی رسولی ہے"

"کیا تم کو اپنی رائے کے ٹھیک ہونے کا یقین ہے!"

"اگرچہ مجھے ایسے مریض کو دیکھنے کا اتفاق پچیس سال سے نہیں ہوا ہے۔ لیکن مجھے اپنی تشخیص بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے۔"

"تو پھر اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ مریض اس قابل بھی تو نہیں ہے کہ اسے کہیں اور پہونچا دیا جائے۔"

"بے شک تمہارا خیال صحیح ہے۔ مریض کو بچانے کی صرف ایک ہی صورت باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ جلد سے جلد کسی بہترین سرجن کو یہاں بلوایا جائے۔ رسولی بڑی خبیث قسم کی ہے۔"

ہم تینوں یہ باتیں کرکے کمرے سے نکلے اور سیدھے مریض کی بیوی اور اس کے سکرٹیری کے پاس گئے۔ وہاں میں نے مسز لارنس سے انتہائی نرم آواز سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ آپ کے شوہر کے دماغ میں خطرناک قسم کی رسولی ہے اور ان کی حالت نازک ہے۔ مسز لارنس نے جب یہ بات سنی تو غم کا پہاڑ اس پر ٹوٹ پڑا آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس کے ہاتھ دفعتاً دل کے پاس گئے اور وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔ ڈاکٹر اسمتھ آگے بڑھے اور مسز لارنس کو تسلّی و تشفی دینے کی کوشش کی۔ اس دوران میں لارنس صاحب کے سکرٹیری مسٹر ہارٹ نے مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا "اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

میری قطعی رائے یہ ہے کہ مسٹر لارنس کے دماغ پر جلد سے جلد عمل جراحی ہونا چاہیئے اور اس کے لئے مسٹر آرلنگٹن کو فوراً یہاں یہاں لانا چاہیئے۔

"بہت اچھا، میں ابھی اُن کو لاتا ہوں"، ہارٹ نے جواب دیا۔ "ٹیلیفون کہاں ہے؟"

"برانڈے کے نیچے میرے دفتر میں ہے۔" ہیرلڈ نے کہا۔ اس کے بعد ہارٹ لڑھکتا پڑھکتا برانڈے کے نیچے گیا۔ اور دس منٹ کے بعد ظاہر ہوا۔ ہم سب وہیں بیٹھے رہے۔ اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جس مقصد کے لئے ٹیلیفون پر گیا تھا۔ اس میں اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر اس نے بتایا کہ آرلنگٹن اپنے چند دوستوں کے ساتھ کشتی میں سیر کو چلا گیا ہے۔ جب مسز لارنس نے یہ سُنا تو اس نے چلّا کر سکرٹیری سے کہا کہ اُسے ڈاکٹر کو کہیں نہ کہیں سے ضرور لانا چاہیئے۔

میں نے جب یہ بات سُنی تو میرے دماغ میں لندن کے اور سرجنوں کے نام آنے لگے۔ میں ان میں سے کسی ایک کا نام پیش کرنے ہی والا تھا کہ دفعتاً ہارٹ کی انگلیوں کو حرکت ہوئی۔ جیسے کوئی شخص کسی اُلجھن کو دور کرنے میں کامیاب ہوگیا ہو۔ آخر اس نے کہا "میرے دماغ میں ابھی ایک تجویز آئی ہے۔ میں ابھی ٹیلیفون پر جاکر بی۔ بی۔ سی (برٹش براڈکاسٹنگ کمپنی) سے بات کرتا ہوں [illegible] آرلنگٹن کو ریڈیو کے ذریعہ سے فوری پیغام واپس [illegible]

پہونچوا دوں گا۔ اور ڈاکٹر صاحب آپ تیار رہیئے تاکہ براڈ کاسٹنگ والوں کو اگر صورتِ حال کی نزاکت کا یقین دلانا ہو تو آپ میری مدد کر سکیں"۔ ہم یہ باتیں کر کے مسز لارنس کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ سکرٹیری کی تجویز سُن چکی تھی۔ اس نے اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ مسٹر ہارٹ فوراً ٹیلیفون پر گئے۔ اور براڈ کاسٹنگ والوں سے آرلنگٹن کے لئے ایک فوری پیغام نشر کرنے کا وعدہ لے لیا۔ پھر ہم سب سمتھ کے ریڈیو سٹ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پیغام کے نشر ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں ریڈیو کا پروگرام کاٹا گیا۔ پھر وہ اعلان کیا گیا جس کے ہم منتظر بیٹھے تھے۔

"مسٹر چارلس آرلنگٹن کے لئے ایک ضروری پیغام ہے۔ ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مسٹر رچرڈ لارنس کے ایک ناگہانی آپریشن کے لئے فوراً مولین پہونچیں"۔

پانچ منٹ کے اندر ہی اندر مولین کے ہسپتال میں ملک بھر سے ٹیلیفونوں کا ایک طوفان سا آ گیا۔ لوگوں کے طرح طرح کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ہم اُکتا گئے۔ لیکن جس ٹیلیفون کی ہم کو ضرورت تھی اس کا اب تک پتہ نہیں تھا۔ آخر ایک گھنٹے کے بعد مسٹر آرلنگٹن کی نرس کا ٹیلیفون آیا جس نے ہمیں بتایا کہ آرلنگٹن کی کشتی بندرگاہ پر پہونچ چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب ابھی کسی گاڑی کو پکڑ کر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے میں مولین پہونچ رہے ہیں۔

اس اطلاع سے ہمیں ایک حد تک اطمینان ہوا لیکن جب میں نے مریض کا جا کر معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی زندگی آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر ختم ہو رہی ہے۔ میں نے ہیرلڈ اور سمتھ سے صاف صاف کہہ دیا کہ آرلنگٹن کے آنے تک مریض کا بچنا مشکل ہے۔ پھر میں ہر دس پندرہ منٹ کے بعد مریض کو جا جا کر دیکھتا رہا اور ہر دفعہ اس کو خراب سے خراب حالت میں پایا۔ آخر میری قوت برداشت نے جواب دے دیا۔ میرے دل و دماغ ایک قسم کے بوجھ میں دبے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ میرے لئے یہ مشکل ہو گیا کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے مریض کو مر جانے دوں اور کچھ نہ کر سکوں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر آرلنگٹن وقت پر نہیں پہونچ سکے تو پھر کیا ہو گا۔ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ کیا مجھے مریض پر عمل جراحی کر ڈالنا چاہیے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری رگوں میں خون جم رہا ہے۔ ایک طرف مریض کی خراب حالت تھی۔ دوسری طرف مجھے اپنی کمزوریوں نے ستا رکھا تھا۔ آخر کار بہت کش مکش کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ مجھے خود آپریشن کر دینا چاہیئے۔

جب آرلنگٹن کے آنے میں ایک گھنٹہ رہ گیا۔ تو میں نے مریض کو جا کر پھر دیکھا۔ اس دفعہ اُس کی حالت بہت گر چکی تھی۔ وہ ایک گھنٹے تک جیتا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ چند نہایت کش مکش کے لمحوں میں، میں نے پھر اپنے آپ سے سوال کیا کہ مجھے اپریشن کرنا چاہیئے یا نہیں۔ آخر کار اس دفعہ میں نے اپریشن کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور فوراً ایک نرس سے کہا کہ ہیرلڈ اور سمتھ کو میرے پاس لے آئے۔ جب وہ دونوں آ گئے تو میں نے لارنس کی نازک حالت کی انہیں اطلاع دی۔ ہیرلڈ نے جب یہ سنا تو بے یار و مددگار آدمی کی طرح اپنی بے چارگی اپنے ہاتھ اور کندھوں کی حرکت سے ظاہر کی۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"ہیرلڈ، میں تو مریض کا آپریشن کر رہا ہوں"۔ جب ہیرلڈ نے میری زبان سے یہ سنا تو اس کی آنکھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ باہر نکلی آ رہی ہیں

"گریگری، کیا تم پاگل ہو رہے ہو؟"

"بھئی، وہ مر رہا ہے بس آدھ گھنٹے کا مہمان معلوم ہوتا ہے"۔

"گریگری، تم جو کچھ کہہ رہے ہو شاید اس کو سمجھ نہیں رہے ہو۔ تم کو آپریشن کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ تم سرجن نہیں ہو!"

"یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہو گا"۔ سمتھ نے کہا۔

"گریگری، اگر تم نے آپریشن کیا، ہیرلڈ نے کہا، اور خدانخواستہ اُلٹی سیدھی بات ہو گئی تو اس سے تمہاری شہرتِ عامّہ کو سخت نقصان پہونچے گا۔ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ تم نے یہ آپریشن محض اپنی شان دکھانے کے لئے کیا ہے۔ تم اس حرکت سے بدنام ہو جاؤ گے"۔ میں نے ہیرلڈ کی جب یہ بات سُنی تو کہا ہاں جو کچھ تم کہہ رہے ہو صحیح ہے لیکن یہ بات بھی میری نیک نامی میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی کہ میں نے لارنس کو اپنے سامنے مرنے دیا۔ اور اس کی مدد کے لئے ہاتھ تک نہیں ہلایا۔ اگر مسز لارنس اجازت دے دیں تو پھر میں ہر خطرے سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہوں۔

دونوں ڈاکٹروں نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو ایک دفعہ پھر اُنہوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن میں پکا ارادہ کر چکا تھا۔ آخر کار ہیرلڈ نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور مجھ کو آپریشن میں مدد دینے کے لئے تیار ہو گا۔ سمتھ نے بہرحال اس کام میں کوئی حصّہ لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر ہیرلڈ اور میں مسز لارنس اور مسٹر ہارٹ کے پاس پہونچے۔ میں نے مسز لارنس سے مریض کی حالت ٹھیک ٹھیک بیان کر دی اور اس سے کہدیا کہ اگر مریض پر فوراً عمل جراحی نہیں

کیا گیا تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ پھر میں نے آپریشن کے لئے اس کی اجازت مانگی۔ مسز لارنس تھوڑی دیر تک سکتہ میں پڑی رہی۔ چہرہ سے اندرونی غم کا صاف اظہار ہو رہا تھا آخر اُس نے دھیمی آواز سے کہا۔

"اچھا، اچھا میری طرف سے تم کو اجازت ہے۔"

"میں مریض کو بچانے کی کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھوں گا" میں نے جواب دیا۔

مسز لارنس کے پاس سے رخصت ہو کر ہم مریض کے کمرے میں آئے۔ میں نے ہیرلڈ سے آپریشن کے لئے فوری انتظامات کے لئے کہا اور خود آپریشن کے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں جب میں اپرن وغیرہ پہن رہا تھا تو یکایک میری حالت غیر ہو گئی میں سر سے پاؤں تک کپکپا رہا تھا۔ میرا دل اتنے زور زور سے ہل رہا تھا کہ اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ بڑی کوشش کے بعد میں نے اپنے آپ پر قابو پایا۔ اتنے میں ہیرلڈ اور دو نرسیں مریض کو اُٹھا کر کمرے میں لے آئے سمتھ بھی ساتھ تھا لیکن اُس نے اپنے متعلق فوراً ہی صاف کہہ دیا کہ وہ صرف آپریشن دیکھنے کے لئے آیا ہے۔ بہرحال۔ جب ہیرلڈ اور نرسیں اپنے ہاتھوں کو جراثیم سے پاک کر رہے تھے تو میں نے مریض کو جھک کر دیکھا۔ اس وقت نہ معلوم کس وجہ سے میرے ہوش و حواس قائم ہو گئے تھے۔ جب ہیرلڈ نے اپنا کام کر لیا تو اس نے ایک دفعہ پھر مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے سوال کا جواب دینے کی بجائے اسے مریض کو کلوروفارم سنگھانے کا حکم دیا۔ پھر کمرے میں ایک خاموشی چھا گئی۔ لیکن میں پھر سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ جب مریض پر کلوروفارم کا پورا اثر ہو گیا۔ تو میں نے آپریشن کرنا شروع کر دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا ہی تعجب ہوا کہ میرے ہاتھ کس قدر یکسانیت، پھرتی اور صفائی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ میری ہمّت بڑھ گئی تھی۔ اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ آپریشن ضرور کامیاب ہوگا۔

مجھے آپریشن کرتے ہوئے بیس منٹ گذرے ہونگے کہ دفعتاً ہیرلڈ نے میرے کندھوں کو ہلایا۔ میں نے اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو اس نے کہا کہ اب کچھ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ لارنس مر چکا ہے۔ ادھر سمتھ نے بھی دھیمی آواز سے ہیرلڈ کی تائید کی۔ جب میں نے یہ سنا تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ معدہ اندر ہی اندر قلا بازیاں کھا رہا ہے۔ آنکھوں کے سامنے دنیا اندھیر معلوم ہو رہی تھی آخر میں اپنے آپ کو سنبھال کر دبے پاؤں ہیرلڈ کے دفتر میں پہونچا۔ وہاں بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تمام دنیا کی بدبختیاں سمٹ سمٹا کر مجھ میں جمع ہو گئی ہیں۔ سمتھ کے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے کہ یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہوگا۔ آہ! پھر میں نے اپنے دل میں کئی دفعہ سوال کیا کہ آخر میں کون تھا آپریشن کرنے والا۔ مجھ کو دماغی جراحی کے متعلق کیا تجربہ تھا۔ اور کیوں میں نے آپریشن کرنے کی جرات کی۔

میں اپنی اسی اُدھیڑ بن میں تھا کہ میں نے قریب کے کمرے سے دل کے پار ہو جانے والی چیخ سنی۔ مسز لارنس کو اپنے شوہر کے مرنے کی خبر ہو گئی تھی اور وہ اس غم میں چلا چلا کر رو رہی تھی۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو مجھ سے ہسپتال میں نہیں ٹھیرا گیا۔ میں وہاں سے باہر نکلا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باہر کھڑے ہیں۔ یہ لوگ قصبہ ہی کے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے۔ شاید ان کو میرے آپریشن کرنے اور پھر لارنس کی موت واقع ہو جانے کی اطلاع ہو گئی تھی۔ جب میں ان کے سامنے سے گذر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جب وہ میری طرف دیکھتے ہیں تو ان کی نظر اور ان کا چہرہ ایک خاص قسم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مجھے اس وقت ہیرلڈ کا کہنا یاد آیا کہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ تم نے اس قسم کا آپریشن صرف اپنی شان دکھانے کے لئے کیا۔ ہاں، اس وقت تو ہیرلڈ کا کہا سچ ثابت ہوا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ واقعی ان لوگوں کے دماغوں میں یہی خیال چکر لگا رہا ہے۔

بہرحال میں جیسے تیسے گھر پہونچ گیا۔ وہاں جب میں نے دیکھا کہ بیوی بچوں میں سے کوئی بھی گھر پر نہیں ہے تو میں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور ایک کوچ پر لیٹ کر اپنے حواس کو قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ان کو نہ قائم ہونا تھا نہ ہوئے۔ مرحوم لارنس کا چہرہ میری آنکھوں میں پھر رہا تھا اس کی موت کو جب میں اپنی طرف منسوب دیکھتا تھا تو دنیا تاریک نظر آتی تھی۔

گھر کے اندر میں یہی پیچ و تاب کھا رہا تھا کہ ایک گھنٹے بعد ہیرلڈ کا ٹیلیفون آیا۔ اس نے مجھے اطلاع دی کہ ڈاکٹر آرلنگٹن ہسپتال پہونچ گئے ہیں میں نے چھوٹتے ہی سوال کیا کہ کیا اُنہوں نے لاش کا معائنہ کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں ہیرلڈ نے بتایا کہ ڈاکٹر موصوف آج واپس نہیں جائیں گے اور کل صبح ہی پوسٹ مارٹم کریں گے۔ ذرا سے وقفے کے بعد ہیرلڈ نے آہستہ سے پوچھا "ڈاکٹر گرگیری، کیا تم کل صبح یہاں آؤ گے؟"

"ہاں، میں کل وہاں ضرور موجود ہوں گا۔"

"ٹھیک، میرا بھی یہی خیال تھا۔"

"اور، گرگیری تم لوگوں کے کہنے سننے کا ذرا خیال نہ کرنا۔ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تم نے وہی کیا ہے جس کو تم اپنے خیال میں صحیح سمجھتے تھے۔" (بقیہ صفحہ [illegible])

باب الصحت

لٹویا میں سل و دق کے خلاف کوشش

از ڈاکٹر این، ویٹرا چیف انٹی ٹیوبرکلوسس سیکشن، محکمۂ حفظانِ صحت، لٹویا

"حکومت لٹویا کے محکمۂ حفظانِ صحت نے ہماری درخواست کے جواب میں ایک مختصر سا مضمون ارسال کیا ہے جس میں لٹویا کی دق و سل کے خلاف کوشش کے مجمل حالات ہیں۔ قارئین ہمدرد صحت کی دلچسپی کے لئے ہم اس مضمون کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مضمون ہمیں پچھلے ہی مہینے میں ملا ہے۔ تاخیر کی ذمہ داری دفتر ہمدرد صحت پر عائد نہیں ہوتی۔" (ہمدرد صحت)

لٹویا بحر بالٹک کے سواحل پر ایک مختصر سی مملکت ہے جس کا رقبہ ۶۵۷۹۱ مربع کلومیٹر اور آبادی ساڑھے انیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اس کا پایۂ تخت ریگا دریائے داگاوا کے کنارے ایک خوشنما شہر ہے۔ لٹویا کے باشندوں کی زبان قدیم سنسکرت سے ملتی جلتی ہے اور اس کا فن لینڈ یا جرمنی وغیرہ ہمسایہ ممالک کی زبانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جنگ عظیم تک یہ ملک سلطنت روس میں شامل تھا لیکن اب اسے ایک خود مختار جمہوریہ کی حیثیت حاصل ہے۔

سل و دق کے انسداد کی سرگرمیاں

لٹویا کو سل و دق کے حملوں سے اکثر نقصان پہونچتا رہا ہے۔ لیکن روسی عہد حکومت میں ملک کو ان خوفناک مرضوں کی تباہ کاریوں سے نجات دلانے کے لئے کبھی کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ لیکن لٹویا نے حصولِ آزادی کے بعد اپنی توجہ اس جانب مبذول کی، اور خاص کر سنہ ۱۹۲۴ء سے انسداد سل و دق کے سلسلہ میں حکومت کی سرگرمیاں زیادہ بڑھ گئی ہیں اور کئی صحت گاہیں (سینے ٹوریمز) قائم کی جا چکی ہیں۔

انسداد مرض کے لئے قانون کی مدد

سنہ ۱۹۳۶ء میں جمہوریہ لٹویا نے انسداد سل و دق کے لئے ایک قانون بنایا ہے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے محکمہ حفظان میں دق و سل ایک مستقل شعبہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے ہر ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ سل کے تمام مریضوں کے نام، پتے اور مرض کی کیفیت سے محکمۂ حفظان صحت کو مطلع کر دے جس شخص پر سل کا حملہ ہو وہ مستند ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر قانوناً مجبور ہے۔ اور اگر وہ اپنے علاج میں غفلت کرے تو قانون کی نگاہ میں مجرم سمجھا جاتا ہے۔ جن لوگوں کا مرض بڑھ جائے وہ سرکاری ہسپتالوں اور صحت گاہوں میں علاج کرانے پر مجبور ہیں اور اگر وہ غریب ہوں تو ان کے علاج اور سفر وغیرہ کے خرچ حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس قانون کی رو سے تمام کارخانوں اور فیکٹریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حدوں میں انسداد سل و دق کے لئے تدابیر حفظ ماتقدم کے لئے عمل کریں اور علاج کے سلسلہ میں اپنے مریض ملازموں کو پوری سہولت بہم پہونچائیں۔

لٹویا کی صحت گاہیں

لٹویا میں حکومت کی صحت گاہوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) سل ریوی کی صحت گاہیں جن میں بہ یک وقت ۷۳۰ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔

(۲) ہڈیوں کی سل کی صحت گاہیں جن میں بہ یک وقت ۳۱۰ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔

(۳) سل ریوی میں مبتلا بچوں کے لئے صحت گاہیں جن میں ۱۶۵ بچوں کے قیام کا انتظام ہے۔

(۴) ان مریضوں کے لئے صحت گاہیں جن کا مرض آخری درجہ کو پہونچ چکا ہے ان میں بہ یک وقت ۲۷۲ مریضوں کا انتظام ہے۔

(۵) شفاخانوں میں سل و دق کے مریضوں کے وارڈ۔

اس کے علاوہ ایسے مختلف ادارے قائم کئے گئے ہیں جہاں رہ کر ہر عمر کے لوگ اپنی صحت اور طاقت کو بحال کر سکتے ہیں۔ دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے نو مراکزِ صحت (ہیلتھ اسٹیشن) قائم ہیں اور امید ہے بہت جلد نئی صحت گاہوں اور شفاخانوں کا افتتاح عمل میں آئیگا۔ غریب مریضوں کے علاج کے اخراجات زیادہ زیادہ تر حکومت برداشت کرتی ہے۔ اور ملک کی خیراتی انجمنیں بھی اس معاملہ میں حکومت کے ساتھ کامل اشتراک عمل کرتی ہیں، حکومت نے

جو قانون مرتّب کیا ہے اس کی رُو سے دیہات کے باشندوں کو دوائیں اُن کی حیثیت کے مطابق یا تو کم قیمت پر دی جاتی ہیں یا بالکل مفت۔ جمہوریہ کو اُمید ہے کہ ان انتظامات سے ملک کو امراض سل و دق کی تباہ کاریوں سے جلد نجات مل جائے گی۔

تیمارداری

(۲)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

وبائی اور متعدی امراض

وبائی اور چھوت والے امراض عموماً اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی نہیں کرتے، غریب لوگ تنگ و اندھیرے مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان کو مناسب غذا میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ خراب کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوشاک کی کمی، اور آب و ہوا کے بُرے اثرات بھی ان کو بیمار ڈالتے رہتے ہیں۔ امیر لوگ اپنے نوکروں سے ایسے کام کراتے ہیں، جن سے ان کی صحت برباد ہو جاتی ہے اس لئے وبائی اور متعدّی امراض سے بچنے کے لئے سب سے پہلا اصول لوگوں کو حفظان صحت کی تعلیم دینا ہے۔ اس غرض کے لئے مدرسوں میں حفظان صحت کی تعلیم، عوام میں پبلک جلسے، اشتہارات، پمفلٹ، اخبارات، ریڈیو کی تقریریں، اور سینما کے ذریعہ سے ان اصولوں کو ذہن نشین کرانا از حد ضروری ہے۔

تمام متعدّی امراض طُفیلی کرموں اور خوردبینی جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض امراض ایک دوسرے کے ساتھ لگنے سے لگ جاتے ہیں اور بعض غیر محسوس طریقہ سے ایک شخص سے دوسرے تک پہونچ جاتے ہیں۔

ان امراض کو پھیلانے اور بڑھانے میں مکّھیاں، کھٹمل، جوئیں، مچھر، پسّو اور چوہے، وغیرہ بہت مدد کرتے ہیں۔ مثلاً مکّھیاں ہیضہ، ٹائی فائڈ، دق اور چیچک وغیرہ مرضوں کو پھیلاتی ہیں اور کھٹمل، جوئیں اور پسّو، تپ محرقہ ہذیانی (ٹائیفس فیور) گردن توڑ بخار وغیرہ پھیلاتے ہیں اور مچھر ملیریا بخار اور ہڈی توڑ بخار (ڈنگو فیور) پیدا کرتے ہیں۔ پسّو جذام کے جراثیم کو اور چوہے طاعون کو پھیلاتے ہیں وغیرہ۔ اس لئے متعدّی اور وبائی امراض سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لئے اِن جانوروں کو جہاں تک ہو سکے، تباہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

چھوت والے امراض کے جراثیم اندھیری غلیظ اور سیلی جگہوں میں پرورش پاتے ہیں اور روشنی دھوپ اور صفائی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پاکیزہ ہوا سورج کی روشنی، عمدہ غذا صاف ستھرا پانی، بدن، لباس، بستر، اور مکان کی صفائی، گلیوں، کوچوں، بازاروں اور شہروں کی صفائی اور معمولی روزانہ ورزش کے ذریعہ سے ان امراض کی دار و گیر سے ہم بہت حد تک بچ سکتے ہیں۔

چھوت والے متعدّی مرضوں کی تیمارداری میں تین باتوں کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱) مریض کو تن درست لوگوں سے بالکل الگ تھلگ کامل آرام و سکون سے رکھیں۔

(۲) تیماردار خود بھی ایسی احتیاطوں کو ملحوظ رکھے جس سے وہ مرض کی چھوت سے محفوظ رہ سکے۔

(۳) مرض کے بڑھنے اور پھیلنے سے جہاں تک ممکن ہو روکا جائے۔

(۱) چھوت والے تمام مریضوں کو تن درست لوگوں سے بالکل علیحدہ کر دیں اور مریض جو مادّہ مرض خارج کرے اس پر جراثیم کو ہلاک کرنے والی مناسب دوائیں ڈال کر یا آگ میں جلا کر فوراً بے اثر بنا دیں۔

مریض کے پہنے ہوئے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو تیز دھوپ یا "گرم انجن" میں رکھ کر پاک (ڈس انفیکٹ) کراتے رہیں۔ اگر گھر والوں کو اتنی توفیق نہ ہو تو پھر مریض کو کسی قریب کے ایسے ہسپتال میں پہونچا دیں جہاں متعدّی امراض کا علاج ہوتا ہو۔

(۲) تیماردار کو چاہیئے کہ مرض کی زد سے بچنے کے لئے مناسب ٹیکے لگوالے۔ مثلاً ہیضہ، طاعون، چیچک اور انفلوئنزا وغیرہ کا ٹیکہ۔ تیماردار کا بیرونی لبادہ سوتی کپڑے کا ہو جو آسانی سے دھل سکے اور اپنے ہاتھ کاربالک صابن اور گرم پانی سے صاف رکھے۔ اور اسے ان باتوں کو بھی

خیال میں رکھنا چاہیئے:۔

(۱) بلاضرورت مریض کے پاس نہ ٹھہرے۔ (۲) جب مریض کو ہاتھ لگائے تو اپنے ہاتھ تیز گرم پانی اور کاربالک صابن سے صاف کرلیا کرے۔ (۳) مریض کی سانس کی ہوا سے جہاں تک ممکن ہو بچے۔ (۴) دوسرے تن درست لوگوں کو بے ضرورت مریض کے کمرے میں نہ آنے دے۔ (۵) خود بھی تن درست لوگوں سے زیادہ نہ ملے جلے۔ (۶) مریض اور مرض کے نتیجوں سے نہ ڈرے بلکہ اپنے دل کو ہمیشہ مضبوط رکھے۔ (۷) کوئی چیز مریض کے کمرے میں نہ کھائے۔

(۳) (۱) ہر چھوت والے مرض کی خبر محکمہ حفظان صحت کو دے تاکہ اُس کی روک تھام کی تدابیر پر عمل کیا جا سکے۔ (۲) بیمار کے کمرے سے تمام غالیچے، دری، پردے، پہننے کے کپڑے اور فالتو اسباب کو اُٹھوا دے۔ (۳) بیمار کے کمرہ کی کھڑکیاں تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کے لئے کھلی رکھے۔ (۴) مریض کے کمرہ میں تعفّن اور بدبُو کو دُور کرنے والی دواؤں کو چھڑکتا اور جلاتا رہے۔ مثلاً فینائل کا چھڑکنا یا لوبان، عود، صندل اور اگر وغیرہ کی دھونی دینا مفید ہے۔ (۵) مریض کو اس وقت تک تن درست لوگوں سے علیحدہ رکھے، جب تک کہ مرض کی چھوت کا اندیشہ ہو۔ مثلاً چیچک اور خسرہ کے مریضوں میں جب تک جسم سے چھلکے اُتر نہ جائیں، اور مریض غسل نہ کرلے اُسے باہر جانے اور تن درست لوگوں سے ملنے کی اجازت نہ دے۔ (۶) مریض کی قے، دست، بلغم، تھوک اور پیشاب پاخانہ کو ایسے برتن میں لے جس میں فینائل ڈالا گیا ہو۔ اور ناک و منہ کی رطوبت پونچھنے کے لئے جو کپڑے استعمال کرے اسے فوراً جلا دیا کرے۔ (۷) صحت کے بعد مریض کا بستر اور لباس اُبلتے پانی میں ڈال کر آدھ گھنٹہ تک جوش دے تاکہ وہ مرض کے زہر سے پاک و صاف ہو جائیں مریض کے کمرے کو بھی اچھی طرح پاک کرائے۔ (۸) مریض کے تمام برتنوں کو بالکل علیحدہ رکھے۔ اور استعمال کے بعد انہیں ابلتے پانی میں ڈال دیا کرے۔ (۹) مریض کے جھوٹے کھانے کو جلا ڈالے یا فینائل ڈال کر نالی میں بہا دے۔ (۱۰) اگر مریض مر جائے تو اس کے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو جلا دے۔ خیرات نہ کرے۔

چھوت والے مرضوں کے ظاہر ہونے پر محکمہ حفظان صحت کو اطلاع دینی بہت ضروری ہے۔ خاص کر خسرہ، چیچک، خناق وبائی، طاعون، ہیضہ، حمّی محرقہ (ٹائی فائیڈ بخار) گردن توڑ بخار، سُرخ بادہ، محرقہ ہذیانی، (ٹائیفس فیور)، نزلہ وبائی (انفلوئنزا) سل و دق اور جذام وغیرہ کے مریضوں کی خبر دینے میں کبھی غفلت نہ کی جائے

نوٹ۔ خسرہ، چیچک، حمّی محرقہ، کالی کھانسی، کزاز، گردن توڑ بخار، سُرخ بادہ اور ہیضہ کے امراض عموماً بچوں کو ہوا کرتے ہیں۔ سل و دق، خناق، خنازیر، کزاز، گردن توڑ بخار، طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا اور حمّی محرقہ جوانوں کو اور دمہ، سرطان اور سل بوڑھوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

تیماردار کے کام

سخت چھوت والے مرضوں میں مریض کے جسم کی حرارت اور نبض کی رفتار معلوم کرتے رہیں۔ اور ان مریضوں میں تھرمامیٹر ہمیشہ بغل یا چڈھے میں لگائیں۔

جو مریض مرض کے زہر کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوں ان کے منہ میں کبھی تھرمامیٹر نہ لگائیں۔

سخت بخاروں میں مریض کا بدن تولیہ سے پونچھ دیں یا اُسکے سر کو سرد رکھیں۔

سخت کمزوری کی حالت میں برانڈی، ڈیجی ٹیلس اور اسپرٹ امونیا ایرومیٹک وغیرہ معالج کی اجازت سے دیں۔ مریض کو تازہ پھلوں کا رس خوب پلاتے رہیں۔ گلوکوس کا شربت بھی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

بعض مشہور متعدّی امراض

چیچک۔ یہ سخت چھوت دار مرض ہے جس کا مادہ اُن چھلکوں سے ہوا میں اُڑ کر دُور دُور پہونچ جاتا ہے جو مریض کے بدن سے اُترتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دوسرے متعدّی مرضوں سے زیادہ خطرناک مرض ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جب مریض کے بدن سے یہ چھلکے اور کھرنڈ اُتر رہے ہوں تو اُس کے بدن پر کاربالک آئل کی مالش کی جائے۔ اور چھلکوں کو آگ میں جلا دینا چاہیئے۔

دق سل، خناق وبائی اور انفلوئنزا۔ ان مرضوں کی چھوت کا مادہ منہ اور ناک کی رطوبتوں میں ہوتا ہے، مریض کے کھانے

پینے کے برتنوں پر بھی یہ لعابات جمے رہتے ہیں اور مریض کے لباس اور بستر پر بھی مادہ مرض موجود ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کی کھانسی حد درجہ چھوت والی ہوتی ہے۔ مریض کا بلغم یا کھنکار اگر دیوار یا فرش پر پڑا رہے اور خشک ہو جائے تو مدت تک اس سے بھی چھوت کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کی تھوک اور بلغم کو احتیاط سے جمع کر کے جلا دینا چاہیئے۔

خناق کے مریض کا اگر دم رُکنے لگے تو بہت جلد سرجن کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا ڈر ہوتا ہے۔

محرقہ ہذیانی (ٹائیفس بخار) اس مریض کا سانس بھی نہایت متعدی ہوتا ہے۔ اس لئے تیمار دار کو مریض کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے

ٹائی فائیڈ بخار۔ اس مرض کا مادہ زیادہ تر مریض کے پیشاب پاخانہ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو باہر پھینکنے سے پہلے ان پر کاربالک ایسڈ یا دار چکنے کا آبی محلول یا فینائل ڈالدیا جائے تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔

نوٹ:- ایسے مریضوں کو صرف سیال غذا دیں اور انہیں حرکت سے باز رکھیں۔

خسرہ۔ اس مرض کی چھوت مریض بچہ کی ناک کی رطوبت میں موجود ہوتی ہے

طاعون۔ سخت متعدی مرض ہے جو افلاس، گنجان آبادی، عدم صفائی اور چوہوں سے پیدا ہوتا ہے۔ طاعون کی گلٹیوں کی پیپ حد درجہ چھوت والی چیز ہے۔ طاعون ریوی سانس کے ذریعہ تن درست لوگوں کو لگ جاتا ہے۔ جب کہیں طاعون پھوٹ پڑے تو طاعون کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا اور روشنی میں رہنا چاہیئے۔ بدن کو زخم و خراش، پسوؤں اور جوؤں کی کاٹ سے بچانا چاہیئے۔

ہیضہ۔ سخت متعدی اور مہلک مرض ہے۔ اس مرض کا سبب غذا کی خرابی ہوتی ہے اور یہ مرض مکھیوں کے ذریعہ سے پھیلتا ہے۔ جب ہیضہ وبا کے طور پر پھیلا ہوا ہو تو خالی معدہ گھر سے باہر نہ جائیں۔ مرض کی چھوت پانی، دودھ اور کھانے کی چیزوں سے لگتی ہے۔ کھانا ہمیشہ وقت پر اور تازہ کھائیں۔ باسی اور مشکوک چیزیں کبھی منہ میں نہ ڈالیں۔

وبا کے دنوں میں سوڈا واٹر برف اور مٹھائیوں کا استعمال قطعاً بند کر دیں۔ اور گرم چاء۔ گرم گرم دودھ، اولٹین، سکنجبین لیموں اور سنگترے کا رس وغیرہ استعمال کریں اور پیٹ کو ہر وقت گرم رکھیں۔ کھانے پینے کی تمام چیزوں کو مکھیوں کے حملوں سے محفوظ رکھیں۔ اور ایسے موسم میں جلاب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ مریض کے پیشاب پاخانے اور قے و دست پر فوراً بے بجھا چونا یا فنائل ڈال دیں۔ مریض کے تن درست ہو جانے کے بعد اس کے لباس، بستر اور چارپائی اور اس کے کمرے کو پاک (ڈس انفیکٹ) کریں۔

پیچش۔ اس مرض کے جراثیم بھی مریض کے پاخانے میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مریض کے پاخانے پر فی الفور چونہ یا فینائل ڈالنی چاہیئے۔

ملیریا۔ یہ مرض مچھروں کی کاٹ سے پھیلتا ہے اس لئے رات کو مسہری لگانا، پانی کے گڑھوں اور سیلی جگہوں کو خشک مٹی سے بھرنا، مچھروں کے رہنے کی جگہوں پر مٹی کا تیل ڈالنا مفید تدبیریں ہیں۔ (باقی آئندہ)

سِل کی ابتدا

از جناب عزیز احمد صاحب پنڈرا روڈ سینے ٹوریم۔ بلاس پور

سل کی ابتدائی علامتیں معلوم کرنا تشخیص و علاج کے لئے مفید ہوگا اس خیال سے یہ چند سطریں پنڈرا روڈ سینے ٹوریم کے ریکارڈ سے مرتب کر کے پیش کی جاتی ہیں۔

پچھلے دو سال (۱۹۳۷ - ۱۹۳۸) میں ۲۵۲ مریض یہاں زیر علاج تھے۔ ان میں سے ۲۰ مریض ایسے تھے جو سل میں مبتلا ہونے سے پہلے بالکل تن درست تھے۔ ایک صاحب کو ایسے تھے کہ میڈیکل کالج کے داخلہ کے دوران میں جب ان کا طبی معائنہ ہوا تو معلوم ہوا کہ انہیں سل ہے اور "عکس ریز" سے اس کی تائید ہوئی۔ باقی ۱۹ مریض ایسے تھے جنہیں یکایک کھانسی ہوئی اور کھانسی میں بہت سا خون آیا۔ اس کے بعد فوراً ہی عکس ریز کے ذریعہ سے سل کی تشخیص کی گئی۔

باقی ۲۳۲ مریض سل میں مبتلا ہونے سے پہلے مختلف شکایتوں میں مبتلا تھے۔ بہت ممکن ہے ان میں چند مریض ایسے بھی ہوں جو شروع سے سل میں مبتلا ہوں لیکن ان کی تشخیص نہ ہوئی ہو۔ ان ۲۳۲ مریضوں میں سے ۱۲۸ مریض صرف اتنا بتا سکتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے اُنہیں فلاں فلاں شکایت تھی۔ لیکن ان کے معالج کی کیا تشخیص اس وقت تھی انہیں معلوم نہیں تھی باقی ۱۰۴ مریض معالج کی تشخیص سے واقف تھے۔

(۱) ۱۲۸ مریضوں میں سے ۹۹ کو بخار کی شکایت تھی جس میں اکثر کو کھانسی بھی تھی۔

۲۹ مریضوں کو صرف کھانسی تھی۔ بخار نہیں۔

(الف) بخار کے ۹۹ مریض مختلف عرصہ تک بخار میں مبتلا تھے۔

۲	کو ۲ ہفتہ سے بخار تھا	دونوں کو کھانسی کے بغیر	۵	کو ۷ ماہ سے بخار تھا	سب کھانسی کے ساتھ
۱	" ۳ " "	کھانسی کے ساتھ	۶	" ۸ " " "	ایک بغیر کھانسی کے
۸	" ۱ ماہ " "	۲ بغیر کھانسی کے	۳	" ۹ " " "	سب کو کھانسی کے ساتھ
۱۷	" ۲ " " "	سب کھانسی کے ساتھ	۱	" ۱۰ " " "	"
۱۰	" ۳ " " "	"	۳	" ۱۱ " " "	"
۱۰	" ۴ " " "	"	۱۵	" ایک سال سے " "	"
۳	" ۵ " " "	"	۴	" " " " "	"
۱۳	" ۶ " " "	ایک بغیر کھانسی کے			چھ بغیر کھانسی کے

(ب) یہی حالت ان ۲۹ مریضوں کی ہے جنہیں صرف کھانسی تھی اور بخار نہ تھا

۱	کو ۱ ہفتہ سے کھانسی تھی	۱	کو ۸ ماہ سے
۲	" ۱ ماہ " "	۱	" ۱۰ " "
۶	" ۲ " " "	۱	" ۱۱ " "
۳	" ۳ " " "	۱	" ایکسال "
۳	" ۴ " " "	۶	" ایک سال سے زیادہ مدت سے
۱	" ۵ " " "		
۵	" ۶ " " "		

(یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ بہت سے مریض بخار کو محسوس نہیں کرتے اگرچہ بخار ۱۰۰ ڈگری تک ہو) یہ ۱۲۸ مریض صرف بخار، کھانسی یا دونوں میں مبتلا تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے وہ کس مرض میں گرفتار تھے یا ان کے معالج کی کیا تشخیص تھی۔

(۲) دوسرے ۱۰۴ مریض جو اپنے مرض کی تشخیص سے آگاہ تھے وہ بھی دو قسموں میں تقسیم ہو سکتے ہیں، ان میں سے ۷۰ بخار والے اور ۳۴ بغیر بخار والے تھے۔

(الف) ۷۰ مریض جنہیں بخار ہوتا تھا وہ حسب ذیل مرضوں میں مبتلا پائے گئے۔ ۷. ذات الجنب (ورم غشاء الریہ)

۱۵. انفلوئنزا

۳۴. ملیریا

۶. ٹائی فائڈ

۴. نمونیہ

۴. امراض حلق

(ب) ۳۴ مریض جنہیں بخار نہیں ہوتا تھا۔ اِن شکایتوں میں مبتلا تھے

۹۔ گٹھیا

۲۔ پُرانا سوزاک

۲۔ ناصور مقعد

۱۔ ذیابیطس

۱۔ کرم امعاء

۳۔ پرانی پیچش

۳۔ پُرانا قبض

۱۰۔ ضعف ہضم

۳۔ ہڈی کی چوٹ

سل کی علامتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) وہ جو سینے سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً کھانسی آنا، بلغم یا خون آنا، درد ہونا وغیرہ (۲) جو مادہ فاسد کے جسم میں سرایت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً بخار۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا، سستی، اور کام کاج میں دل نہ لگنا وغیرہ۔

پہلے قسم کی علامتیں ۷۵ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنے ۲۹ کو کھانسی
۱۹ کو خون آنا (نفث الدم)
۹ کو درد سینہ و پشت

دوسرے قسم کی علامتیں ۱۹۴ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنے ۱۶۹ کو بخار
۲۵ کو ضعف ہضم وغیرہ

مرض سل خاص قسم کے جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مگر محض ان جراثیم کے پھیپھڑوں کے اندر جانے سے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ مرض اس وقت ہوتا ہے کہ جب بدن کی رطوبتیں ان جراثیم کو ضائع نہ کر سکیں۔ ایسی حالت میں یہ جراثیم پھیپھڑوں کے اندر گھر کر لیتے ہیں۔ اور تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتے ہیں اوپر کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی جسمانی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ جراثیم سل کو جگہ بنانے اور بڑھنے کے لئے اچھا موقع مل جاتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ جب ایک قسم کا مادۂ فاسد جسم کے اندر پہلے سے جمع ہو تو دوسرا مادہ فاسد اگر اور آجائے تو جسمانی رطوبتیں دُگنا کام ہو جانے کی وجہ سے فاسد مادّے کو آسانی سے خارج نہیں کر سکتیں۔ مندرجہ بالا اعداد سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جب مریض مُدت تک کسی مرض میں مبتلا ہو تو سل ہو جانے کا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ لہذا اگر ذرا بھی شبہ ہو تو ضروری احتیاط عمل میں لانی چاہیئے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ سے

"ہیرلڈ، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو اپنے دوست سے یہی توقع تھی"

دوسرے دن صبح کو میں اُٹھا اور ہسپتال جانے کی تیاری کرنے لگا۔ جب میں وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر آرلنگٹن پوسٹ مارٹم کر رہے ہیں میں اپنے دوست کے دفتر میں جا کر بیٹھ گیا اور نتیجے کا انتظار کرنے لگا۔

انتظار کے یہ لمحے بھی مجھے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ میں سوچتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ سوچ کیا رہا ہوں۔ مجھ پر واقعی خوف کا غلبہ تھا مجھ کو ڈاکٹر آرلنگٹن کے سامنے آنے ہوئے ہراس معلوم ہو رہا تھا۔ اور میں بڑی مشکل سے اپنے آپ کو ہسپتال سے بھاگ نکلنے سے روک سکا۔

کوئی آدھ گھنٹے بعد جب دفتر کا دروازہ کھُلا تو میں نے دیکھا کہ ایک لمبا تڑنگا اور ممتاز شکل و صورت کا انسان میرے سامنے موجود ہے میں فوراً سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر آرلنگٹن ہیں۔ اُنہوں نے میرا نام لے کر میرے خیال کی تصدیق کر دی پھر نرم آواز سے کہا؛

"میں چارلس آرلنگٹن ہوں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ میرا انتظار کئے بغیر آپریشن کر دیا۔"

میں نے جب یہ بات سُنی تو میری جان میں جان آئی اور آرلنگٹن کی طرف شکرگذاری کے انداز میں دیکھنے لگا۔ لیکن میری زبان سے اب بھی کوئی لفظ نہیں نکلا۔ آخر ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "اس انجام سے مسٹر لارنس کو کوئی چیز بھی نہیں بچا سکتی تھی۔ وہ تو موت کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔"

اب ذرا میری ہمت بندھی اور میں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا "تو پھر، پھر میرا عمل جرّاحی تو مسٹر لارنس کی موت کا ذمہ نہیں ہے؟"

"نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا کام بھی تم نے کیا ہے وہ بہتر اور تعریف کے قابل تھا" اس کے بعد ڈاکٹر ارلنگٹن نے مسکراتے ہوئے کہا "ڈاکٹر گرگیری، اگر تم دماغی جرّاحی کا کام پہلے ہی سے اختیار کر لیتے۔ تو تم آج دماغ کے بہترین جرّاح ہوتے۔"

تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات کی ضرورت ہو، تو
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے طلب فرمائیے

تن درستی کا ترانہ

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیہ میڈلسٹ، طبیب سرکاری، باڑی۔ بھوپال

(ہمارے کرم فرما حکیم احسن صاحب مہارت طب کے علاوہ شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ ہم ان کی یہ نظم شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ قارئین اس کے افادی پہلو سے بھی بہرہ اندوز ہوں گے۔ ہمدرد صحت)

تن درستی بہت غنیمت ہے   لازم انساں کو قدر صحت ہے
دل مسرت سے گر ہے مالا مال   بادشاہی کی کیا حقیقت ہے؟
نعمتِ زندگی کی قدر کرو   اس سے کیا بڑھ کے مال و دولت ہے؟
تن درستی بحال رکھو تم   سب کو دنیا میں اس کی حاجت ہے
حُسن ہر عضو سے ٹپکتا ہے   تن درستی بدن کی زینت ہے
ہر ادا میں ہے اس کی لُطفِ حیات   ہر جھلک میں بہارِ قدرت ہے
تن درستی کا بول بالا ہے   تن درستوں کی سب میں عزت ہے
پہلے صحت ہی تم کرو حاصل   تم کو حاصل اگر معیشت ہے
صاف معدہ اگر رہے اپنا   پھر تو لازم قیامِ صحت ہے
ہو نہ کوئی بھی مبتلائے مرض   اے خدا! یہ بڑی مصیبت ہے
کوئی بیمار کا شریک نہیں   خود ہی وہ جھیلتا مصیبت ہے
تن درستی ہے جس بشر کی خراب   بدنما اس کی شکل و صورت ہے
دل سے عزت کرو طبیبوں کی   طب کی لازم تمہیں حمایت ہے
تن درستی تمہیں عطا کی ہے   یہ خدا کی بڑی عنایت ہے
خود ہو بیمار حضرتِ احسن   واہ! کیا آپ کی طبابت ہے

تنگ دستی اگر نہیں غالبؔ
تن درستی ہزار نعمت ہے

الامراض والعلاج

اسقاطِ حمل

از جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب جے راج پوری ، ندوی

تعریف :- حمل ٹھہرنے کے بعد اگر چاند کے ساتویں مہینے سے پہلے جنین بچہ دانی سے نکل جائے یا خارج کر دیا جائے تو اُس کو طب کی اصطلاح میں اسقاطِ حمل کہتے ہیں ۔ اور اگر اس کے بعد ہو تو اُس کو اسقاطِ جنین (مس کیرج) کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ خود بخود اسقاط پہلے اور آخری تین مہینوں میں ہوتا ہے ۔ پہلے تین مہینوں کے اسقاط میں دو درجے پیش آتے ہیں یعنے رحم کی گردن (عنق الرحم) کا پھیلنا اور جنین کا خارج ہونا ۔ مگر آخری مہینوں میں ایک تیسری حالت نمایاں طور پر پیش آتی ہے جس کو اخراج مشیمہ کہتے ہیں ۔

زیادہ تر اسقاط ابتدائی مہینوں میں ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غشاء ساقطہ کے اندر کثرت سے رگیں ہوتی ہیں اور جنین کو رحم سے جوڑنے والی چیزیں نہایت نازک اور غیر مکمل ہوتی ہیں ۔ عموماً اسقاط ایسے دنوں میں ہوتا ہے جن میں عورت کو ایام کی عادت ہوتی ہے ۔ کیوں کہ اس وقت رحم میں اجتماعِ خون ہوتا ہے اور انعکاسی احساسات اشتعال پذیر ہوتے ہیں ۔ جو مختلف عورتوں میں مختلف ہوتے ہیں ۔ چنانچہ ایسی عورتیں بھی دیکھی گئی ہیں جو ریل کا سفر کر رہی ہیں ۔ اور اتفاقیہ گاڑی لڑ گئی مگر ان کا حمل ساقط نہ ہوا ، بہ خلاف ان عورتوں کے جو ادنیٰ ٹھوکر سے بھی جنین کو نکال باہر پھینکتی ہیں ۔

جن عورتوں کے ہاں بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں ان کے حمل بھی زیادہ گرتے ہیں اور کم بچے دینے والی عورتیں اسقاط حمل کے مرض میں کم مبتلا ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ جو عورتیں جلد جلد حاملہ ہوتی ہیں ان میں اسقاط کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے تحقیق و تلاش سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ایسی بہت کم عورتیں دیکھی گئی ہیں جن کا تمام عمر میں ایک مرتبہ بھی حمل نہ گرا ہو ۔

اسباب

اس کے دو قسم کے اسباب ہوتے ہیں ۔ سابقہ ۔ واصلہ

اسباب سابقہ :- والدین کی طرف سے آتشک یا کوئی سمّی مواد کا اثر ہو ۔

اسباب واصلہ :- غشاء ساقطہ میں سیلان خون کا ہونا جنین کا رحم کے اندر مر جانا ، رحم کے عصبی مرکزوں میں تحریک کا پیدا ہونا ، آتشک ، دق و سل حمل کے زہریلے امراض ، سیسے کا زہر ، مختلف قسم کے بخار ، دوران خون پر اثر کرنے والے امراض ، مثلاً امراض قلب ، امراض جگر حمل گرانے کی دوائیں ، امراض گردہ اور انفعالات نفسانیہ وغیرہ ۔

اسباب کی تفصیل :- (۱) امور خارجی :- کثرتِ جماع ، تیز مدرات (پیشاب لانے والی دوائیں) یا مسہلات کا استعمال : بدن سے بہ کثرت خون کا اخراج ، سخت ورزش ، متواتر فاقہ کشی ، بیرونی صدمے اور حادثے ، غم و غصہ کی زیادتی ، اور اسپرین ، کونین ، اپی کاک ، ارگٹ وغیرہ اور دوسری مضر رحم اور تیز دواؤں سے اسقاط ہو جاتا ہے ۔

(۲) جسمانی عوارض :- مثلاً اعضا میں ضعف و لاغری کثرتِ اسہال ہیضہ ، پیچش ، طاعون ، کثرتِ ریاح ، مزاج کی خرابی ، مٹاپا ، آتشک ، سوزاک اور آنتوں کے کیڑے وغیرہ ۔

(۳) امراض رحم :- مثلاً رحم کی رسولی ، اختناقِ رحم ، رحم کا ٹیڑھا پن ، سیلانِ رحم ، ورم رحم ، رحم کا چھوٹا پن ، نفخہ رحم ، خصیۃ الرحم کی رسولی ، قلت حیض ، کثرتِ حیض ، رحم کا ٹل جانا ، رحم کی غشاء مخاطی کا ورم ، ورم قاذف اور ناجائز طور پر اسقاط کرانا ۔

(۴) جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں :- مثلاً آنول کی ساخت کا چربی میں بدل جانا ، نال کے امراض ، رطوبت جنین کی زیادتی جھلیوں کا تناؤ ، جنین کا زیادہ قوی ہونا ، رحم میں جنین کا مر جانا جنین کی کمزوری و لاغری مشیمہ کا تعلق رحم سے کمزور پڑ جانا ، اور جنین کی رطوبت کا بہ جانا ۔

قسمیں

جب اسقاط شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت یا تو کامل اسقاط ہوتا ہے یا ناقص بعض وقت حاملہ کسی سخت مرض میں مبتلا ہوتی ہے تو عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے بھی اسقاط ہو جاتا ہے کبھی ارادۃً حمل گرایا جاتا ہے ۔ یعنی حاملہ کی مرضی کیفیت کی وجہ سے یا کسی ضعف کی زیادتی

کی وجہ سے یا حاملہ کی جان خطرے میں پڑ جانے کے خوف سے طبیب حمل گرانے کا مشورہ دیتا ہے کبھی ناجائز طور پر غلط کار عورتیں حمل گرادیا کرتی ہیں کبھی بعض عوارض سے حمل گر جاتا ہے۔ مثلاً سخت محنت یا ڈر جانے سے۔ بعض عورتوں کو بلا کسی نمایاں سبب کے ایک خاص مہینہ میں اسقاط ہوجایا کرتا ہے بعضوں کے بچے خاص مہینہ میں رحم کے اندر مر کر ساقط ہوجاتے ہیں۔

علامتیں حاملہ کو خون آنا —— رحم کی گردن کا پھیلنا —— رحم کی اندرونی چیزوں کا باہر آجانا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ پہلے حاملہ کی طبیعت سُست ہوجاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔ کمر اور پیڑو میں گرانی محسوس ہوتی ہے، پھر درد شروع ہوتا ہے، جو قُطن کے مہروں سے آہستہ آہستہ پیٹ کی طرف آتا ہے اور دردِ قولنج سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھر رحم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انقباض ہوتا ہے، اور درد بڑھتا جاتا ہے۔ حتّیٰ کہ رحم سے خون آنے لگتا ہے بعض عورتوں میں جریانِ خون کم اور بعضوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ خون آنے کے ساتھ ہی رحم پھیل جاتا ہے اس کے بعد رحم کی چیزیں باہر نکلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ جو اسقاط کی قطعی دلیل ہیں۔ ظاہری علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ پستانوں کی سختی جاتی رہتی ہے۔ ان کا حجم گھٹ جاتا ہے۔ جب اسقاط کا وقت قریب ہوتا ہے تو اکثر حاملہ کے سر میں گرانی ہوتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد اور بدن میں لرزہ ہوتا ہے کبھی ہلکا ہلکا بخار بھی ہوجاتا ہے۔

عوارض اسقاط کے بعد اگر آنول (مشیمہ) دو تین روز تک خارج نہ ہو تو وہ رحم کے اندر متعفن ہوجاتی ہے اس وقت جو خون اور رطوبتیں رحم سے بہتی ہیں، سخت بدبودار ہوتی ہیں۔ اور کبھی آنول کے بدبودار ٹکڑے خون وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ اس دوران میں متعفن مواد کا زہر دورانِ خون کے ذریعہ سے تمام بدن میں سرایت جاتا ہے جس کی وجہ سے فسادِ خون کے امراض، سرخ بادہ، حمّی حادہ اور سرسام تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور آخیر میں مریضہ کے ہلاک ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تشخیص سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ مریضہ کو واقعی حمل ہے یا نہیں۔ اگر حمل ہو تو اسقاط کی علامتوں کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے اس کے علاوہ دوسرے امراض کے حالات سے بھی اسقاط کی تشخیص لازمی ہے۔ مثلاً حملِ خارج الرحم، رحم کا مسّہ یا رسولی اور سرطان الرحم وغیرہ سے۔ اس کے بعد معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ اسقاط کس قسم کا ہے

حفظ ما تقدم پیش بندی کے طور پر اسقاط کے تمام اسباب سے حاملہ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر عوارض جسمانی یا رحم کے امراض اسقاط کے اسباب ہوں تو ان اعراض و امراض کے مطابق مناسب تدبیروں پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسقاط سے حاملہ کو قریباً ان ہی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو طبعی وضعِ حمل کے وقت پیش آتی ہیں۔ حمل پورے دنوں سے جتنا ہی قریب ہوگا اتنا ہی اسقاط کے درد دکھ میں کمی ہوگی، اور جریانِ خون بھی نسبتاً کم ہوگا۔ اسقاط کے بعد زچہ کی پوری نگہداشت کرنی چاہیئے اور کم از کم آٹھ دس تک سکون میں رکھا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو رحم میں طرح طرح کے امراض شروع ہوجائیں گے بعض اوقات رحم میں ایسے امراض ہوجاتے ہیں کہ پھر حمل ہی قرار نہیں پاتا مسکن دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ افیون کے مرکبات اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتے ہیں۔ اگر رحم ٹل گیا ہو تو دایہ سے ٹھیک کرائیں۔ ورزش اور جماع سے قطعاً پرہیز کرائیں۔ مرہم داخلیون لگاہیں۔

علاج اگر قرارِ حمل کے بعد اسقاط کے ابتدائی آثار شروع ہوجائیں، پیڑو اور رانوں میں درد کم ہو، سیلانِ خون اور اخراجِ رطوبت زیادہ نہ ہوا ہو، فمِ رحم ابھی کھلا نہ ہو اور جنین بھی اپنی جگہ سے ہٹا نہ ہو تو ایسے وقت بچہ کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس موقع کے لئے چند مفید نسخے لکھے جاتے ہیں۔

پینے کا نسخہ۔ گل ارمنی سائیدہ ایک ماشہ، دم الاخوین سائیدہ ایک ماشہ، سنگِ جراحت سائیدہ ایک ماشہ، دانہ الائچی کلاں سائیدہ ایک ماشہ کہربائے شمعی سائیدہ ایک ماشہ، طباشیر کبود سائیدہ ایک ماشہ، آملہ مربّیٰ ایک عدد، سیب مربّے میں ملا کر کھلائیں۔ پھر حب الآس ۴ ماشہ، تخم کنوچہ ۴ ماشہ تخم خرفہ سیاہ ۴ ماشہ، بیخ انجبار ۴ ماشہ کا شیرہ پاؤ بھر عرق گاؤزباں اور چھٹانک بھر عرق گلاب میں نکال کر ۴ تولے شربت انار ملا کر پلادیں۔

اس کے ساتھ مندرجہ ذیل فرزجہ بھی استعمال کرائیں۔

شب یمانی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، اقاقیا ۶ ماشہ، پوست انار ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو ببول کے ہرے پتوں کے پانی میں پیس کر کام میں لائیں۔

ان دونوں نسخوں کے ساتھ یہ ضماد بھی ناف کے نیچے لگائیں۔ نسخہ:- گل ملتانی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، افیون دو ماشہ، پوست انار ترش ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

مگر جب یقین ہو جائے کہ اسقاط لازم ہے خون زیادہ نکل رہا ہے اور درد میں بھی زیادتی ہے تو اس وقت معالجہ طبیعت مدبرہ کے اوپر چھوڑ دینا چاہیئے یا اسقاط میں مدد دینے والی دوائیں پلائی جائیں تاکہ جلد از جلد مریضہ کو تکلیف سے نجات مل جائے۔ ایسے وقت میں یہ جوشاندہ تھوڑا تھوڑا پلانا مفید ہوگا۔ نسخہ:- مشک طرامشیع ۲ تولہ، پوست املتاس ۲ تولہ، پوست اخروٹ ۲ تولہ، پوست خربزہ ۲ تولہ، تخم خیارین دو تولہ، تخم قرطم دو تولہ، بادیان ۲ تولہ، ابھل دو تولہ، پرسیاؤشاں ۲ تولہ، ڈوڈہ کپاس دو تولہ، بیخ بانس ۵ تولہ۔ ان تمام دواؤں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک تہائی رہ جائے تو دس تولہ قند سیاہ ملا کر چھان لیں اور بجائے غذا کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

اگر اسقاط عادتاً ہمیشہ ہو جایا کرتا ہو تو استقرار حمل کے تیسرے ماہ سے معجون نشارہ عاج والی بقدر ۶ ماشہ سات مہینے تک ہمراہ شربت انار وغیرہ کھلاتے رہیں۔ اور اگر کسی خاص مہینے میں اسقاط ہو جایا کرتا ہو تو اس ماہ میں بالخصوص نگہداشت کرنی چاہیئے اور ان تمام تدابیر کا لحاظ رکھنا چاہیئے جو پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی خاص مہینہ میں جنین مر جایا کرتا ہو تو اس کے اسباب کو معلوم کر کے تدارک کیا جائے۔

غذا و پرہیز

اگر مریضہ بہت زیادہ کمزور ہو تو ابتدا میں آب انار شیریں، دودھ، آب سنترہ، بیضہ نیم برشت، کھچڑی اور آش جو وغیرہ دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ قوت کے اضافہ کے ساتھ غذا میں بھی اضافہ کرتے جائیں۔ قبض کا خیال رکھنا چاہیئے اگر بالفرض قبض ہو جائے تو ہلکی دست لانے والی دواؤں سے کام نکالیں۔

علاج بالتلقیح

(۱) ان چیوٹرین ایس۔ ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

(۲) کارپس لوٹیم " " " "

(۳) مارفین۔ ¼ گرین لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مسکن درد اور مانع اسقاط ہے۔

(۴) گرلوبی ٹول۔ ایک ایم بیول کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

اگر اسقاط حمل نہ رکتا ہو تو پچوٹرین کی ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ اس سے جلد اسقاط ہو جائے گا۔

اسقاط کے لئے منتخب نسخے

(۱) مقل ازرق ۶ ماشہ، مُرکی ۶ ماشہ، ابھل ۶ ماشہ۔ تینوں دواؤں کوٹ چھان کر بادام کے برابر قرص بنا لیں۔ اور ایک قرص کی دھونی دیں۔

(۲) صبر زرد، مُرکی، تخم موہ، ہر ایک ایک ماشہ۔ تینوں چیزوں کو آکھ کے دودھ میں کھرل کر کے شیاف بنا لیں اور ایک شیاف ضرورت کے وقت اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۳) کپڑا تھوہر کے دودھ میں تر کر کے اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۴) مُرکی کو گڑ میں ملا کر چٹا دیں۔ (۵) دودھ اور لہسن کو جوش دے کر پلانے سے فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ (۶) سرکہ خالص میں نمک لاہوری ملا کر جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو تین روز تک مناسب مقدار میں پلائیں۔

کتاب التشخیص
اُردو میں فن تشخیص پر پہلی مستند تصنیف

طب کا معیار فضیلت تشخیص پر ہے مگر طب کے اس شعبہ میں کوئی مستقل کتاب اُردو میں موجود نہ تھی جس سے ہمارے اطبا اپنی طبی اصطلاحات میں اس اہم شعبہ کا مطالعہ کر سکیں اور علم تشخیص میں جن مفید مضامین کا اضافہ ہوا ہے، ان سے باخبر رہیں۔ کتاب التشخیص اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس میں تمام امراض کی علامات فارقہ بتانے کے علاوہ تشخیص کے دیگر اصول و نکات، قارورہ، نبض، تنفس اور بشرہ وغیرہ سے مرض کی تشخیص کا مفصل بیان موجود ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے طبیب کی فنی مہارت اور تشخیص و معالجہ کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبع اول ختم ہو جانے کے بعد دوسری بار نہایت اہتمام سے اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپی ہے۔ حجم چار سو صفحات سے زائد۔

قیمت حصہ اول عہ، حصہ دوم عہ۔ مکمل تین روپے۔ مکمل مجلد تین روپے بارہ آنے (۳ روپے ۱۲/)

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

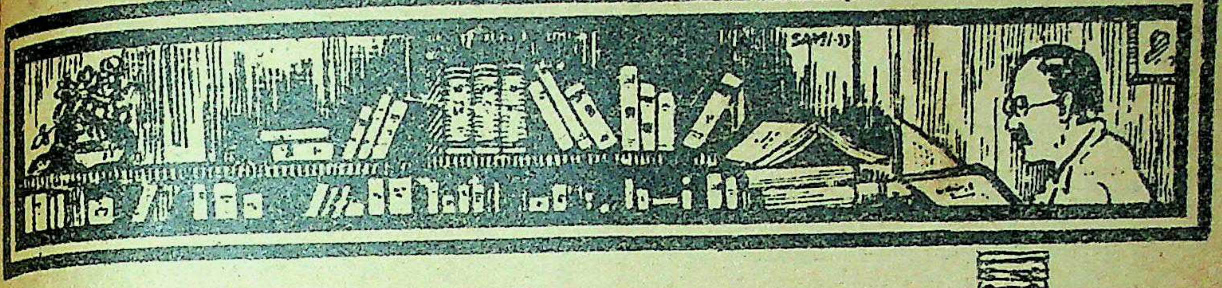

معلومات

شہد کی مکھیوں کی عقل

چند سال گذرے کہ میونخ یونی ورسٹی کے پروفیسر کے، فان، فرلیش نے اس بات کی تحقیق کی کوشش شروع کی تھی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جہاں کسی ایک شہد کی مکھی کو کھانے کی کوئی چیز ملی، اور بس ذرا دیر میں اسی مکھی کے چھتے کی صدہا مکھیاں وہاں پہونچ گئیں۔ پروفیسر مذکور نے تجربہ کی خاطر ایسے چھتے تعمیر کئے جن میں شیشے کی کھڑکیاں لگی تھیں۔ اور شہد کی مکھیوں کو پانچ رنگوں سے رنگ دیا تاکہ وہ اُڑتے میں بھی آسانی پہچانی جاسکیں۔ اب یہ دیکھا گیا کہ سب سے پہلی مکھی جسے کسی جگہ کچھ کھانے کی چیز دستیاب ہوئی واپس اپنے چھتے میں آئی۔ اور جس قدر سامانِ خوراک وہ لائی تھی اُسے چھتے میں رکھکر ناچنا شروع کردیا۔ پورے ایک منٹ تک وہ داہنے اور بائیں کو اپنا بدن موڑتی رہی اور پھر دوسری جگہ جاکر اسی قدر زور سے ناچنا شروع کردیا۔ چھتے کی دوسری مکھیاں اس ناچنے والی کے پیچھے جمع ہوگئیں۔ اور اس کی حرکات کا بغور مطالعہ شروع کردیا۔ حرکت کے ساتھ ساتھ ناچنے والی کے جسم سے ایک خاص خوشبو بھی نکلتی تھی جو کہ اشارہ کا کام دیتی تھی یہ خوشبو پیٹ کے ایک مخصوص غدہ سے پیدا ہوتی تھی، جب ناچ ختم ہوگیا تو ایک ایک کرکے مکھیاں چھتے میں سے نکلنا شروع ہوئیں۔ ان سب کو اس مخبر مکھی کی حرکات سے نہ صرف یہ معلوم ہوگیا تھا کہ کس سمت کو جانا ہے بلکہ یہ بھی کہ کسی خاص قسم کے پھولوں کے ملنے کی توقع ہے۔ صرف چند ہی منٹ میں ان سب نے اس جگہ کا پتہ چلا لیا ناچنے والی کے پیچھے پیچھے جاکر نہیں۔ بلکہ بطور خود۔

شہد کی مکھیاں وقت پہچانتی ہیں

کیمبرج یونی ورسٹی کے شعبۂ حیوانیات کی ڈاکٹر مینتھا بلڈ ہرٹز کا بیان ہے کہ شہد کی مکھیاں وقت معلوم کرسکتی ہیں۔ مختلف رنگ پہچان سکتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ اپنا کام صبح کے ٹھیک نو بجے شروع کرتی ہیں۔ اور جب ہی کیمبرج کی گھڑیوں میں نو بجتے ہیں تو تیس یا بتیس مکھیاں ہر روز ان کی لیبورٹیری (معمل) کے دروازے میں آموجود ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ کا بیان ہے کہ چونکہ شہد کی مکھیوں کے کان نہیں ہوتے اور اگر کان ہوتے بھی تب بھی وہ گھنٹے گن نہیں سکتیں۔ تو ضروری ہے کہ اُن کے پاس کوئی ان کی اپنی گھڑی ہوتی ہے کہ جو انہیں وقت بتائے۔ ان کے دوسرے دعوے کے متعلق بھی ایک مدت دراز تک تجربے کئے گئے ہیں اور اخبارات کا بیان ہے کہ ان کی سچائی میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔

کونین کی دریافت کا باعث ایک حادثہ

سنکونا (کونین کا درخت) کی دریافت کا باعث محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ پیرو دیا کے جنگل میں قدیم امریکی باشندوں کا ایک قبیلہ رہتا تھا، جو جنگل کے پھلوں پر گذران کیا کرتا تھا: اور ایک ایسے تالاب سے پانی پیا کرتا تھا جو بہت گہرا تھا۔ اور کبھی سوکھتا نہ تھا۔ ایک روز رات کو بڑے زور کی آندھی آئی، جس سے سنکونا کے کچھ درخت اکھڑ کر پانی میں جا پڑے۔ ان کی وجہ سے پانی ایسا کڑوا اور بھاری ہوگیا کہ استعمال کے قابل ہی نہ رہا۔ قبیلہ کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ اور وہاں سے رخصت ہوتے وقت وہ اپنے دو بیمار آدمیوں کو کہ جن کو بخار تھا وہیں مرنے کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پیاس سے ان کا دم نکلنے لگا تو یہ سوچ کر کہ مرنا تو ہے ہی ان دونوں نے اسی تالاب کے پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔ انہیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ان کے بخار میں پانی پینے کے بعد بہت کمی ہوگئی اور وہ کسی قدر چلنے پھرنے لگے اُنہوں نے پھر تو بار بار یہ پانی پیا اور ان کا بخار بہت جلد جاتا رہا۔ اور جسمانی طاقت واپس آگئی۔ شفا پاتے ہی وہ پھر اپنے قبیلے میں جا ملے اور اس اکتشاف کی سب حقیقت اہل قبیلہ کو سنائی اس طرح سنکونا کے خواص کا علم

پھیلا اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک عام ہو گیا کہ اب دنیا کے ہر گوشے میں اس کے مرکبات اہل طب کے استعمال میں ہیں۔

شیشے کے نئے نئے استعمال

جب سے شیشہ عالم وجود میں آیا اس وقت سے اس وقت تک وہ بس شیشہ ہی تھا یعنی ایک نازک خستہ اور بآسانی ٹوٹ جانے والا مادہ کہ جو حرارت کو بھی نہیں برداشت کر سکتا۔ اور چنک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ لیکن اب شیشے کے برتنوں میں کھانا پکانا ایک روزمرہ کی بات ہو چکی ہے۔ کیونکہ سائنس کے تجربوں کی بدولت ایک ایسی قسم شیشے کی وجود میں آگئی ہے کہ حرارت سے نہیں ٹوٹتی۔ اب ایسا شیشہ بھی نئی موٹروں میں لگایا جا رہا ہے کہ جو صدمات کو برداشت کر سکے۔ نیز حفاظتی عینکوں میں بھی اسی شیشے کا استعمال ہوتا ہے جو کہ مزدور لوگ استعمال کرتے ہیں۔ تاکہ اگر پتھر کے ٹکڑے آ کر لگیں تو شیشہ نہ ٹوٹے اور آنکھ محفوظ رہے یہ نہ ٹوٹنے والا شیشہ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شیشے کی دو چادروں کو ایک نہ ٹوٹنے والے سیمنٹ کے ذریعہ سے باہم چپکا دیا ہے۔ چپکانے کا یہ خیال سب سے پہلے ایک فرانسیسی دواساز کے دل میں پیدا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ہاتھ سے دوا کی ایک بوتل گر پڑی۔ اور اس نے دیکھا کہ بوتل میں اندر کے رخ جو دوا کی تہ جم گئی تھی۔ اس نے بوتل ٹوٹ جانے کے باوجود اس کے سب ٹکڑوں کو اپنی اپنی جگہ قائم رکھا اور دوا کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ اس سے بھی زیادہ مضبوط شیشے کی ایک قسم چند سال ہوئے جرمنی میں تیار کی گئی ہے۔ یہ بالکل فولاد کی پتلی چادر کی طرح موڑی جا سکتی اور چھوڑ دینے پر پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ حال ہی میں جرمن سائنس دانوں نے ایک اور شیشہ کھڑکیوں میں لگانے کے لئے ایجاد کیا ہے۔ اس میں ایک سمت کو ایسا مصالحہ لگا ہوتا ہے کہ جس میں سے صرف ایک رخ کو روشنی گذر سکتی ہے اور دوسرے رخ سے کچھ نظر نہیں آتا۔ اس قسم کی کھڑکیاں دماغی بیماروں کے اسپتالوں میں لگائی گئی ہیں تاکہ ڈاکٹر تو مریضوں کی سب حرکات کا معائنہ کر سکیں اور مریض ڈاکٹر کو نہ دیکھ سکے۔

حوالیٔ قلب کا درد

دل کے آس پاس درد ممکن ہے کہ قلب کے کسی مرض کی علامت ہو لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور ایسی بیماری کی وجہ سے ہو جو کسی درجے میں بھی خطرناک نہ ہو۔ مثال کے طور پر سینہ کا درد صرف بدہضمی کے باعث سے ہو سکتا ہے۔ پھیپھڑے اور ہوا کی نالیوں کی کسی معمولی سی بیماریوں کے سبب سے بھی۔

قلب کے امراض رکھنے والے مریضوں کو بالکل ان ہدایات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے کہ جو ان کے معالج کی طرف سے انہیں ملی ہوں۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل درآمد ضروری ہے:۔

(۱) اس حقیقت کو تسلیم کر لو کہ تمہیں ایک مستقل روگ لگ گیا ہے، اور راضی بہ رضا رہ کر اپنی باقی زندگی کو پُرسکون طریقہ پر زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

(۲) دم پھول جانا یا چڑھ جانا خطرے کی گھنٹی ہے اسے اچھی طرح پہچاننا چاہیئے، اور جونہی یہ کیفیت رونما ہو فوراً سب کام بند کر دینا چاہیئے۔

(۳) ٹریم یا ریل پر چڑھنے کے لئے دوڑنا ہرگز نہ چاہیئے۔ جب تک لفٹ مل سکے اس وقت تک زینہ پر چڑھنا نادانی ہے۔ اگر بدرجہ مجبوری زینے پر چڑھنا ہی پڑے تو جس وقت دم پھولے اسی جگہ ٹھہر کر دم لے لینا چاہیئے۔

(۴) سردی سے جسم کی حفاظت لازمی ہے۔ ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیئے جو زکام میں مبتلا ہوں یا کسی اور متعدی بیماری کے مریض ہوں اگر نزلہ زکام ہو ہی جائے تو بستر پکڑ لینا چاہیئے، اور تاوقتیکہ ڈاکٹر اجازت نہ دے بستر نہ چھوڑنا چاہیئے۔ چند روز بستر پر زیادہ لیٹنے سے ممکن ہے کہ زندگی کے دن بہت کافی بڑھ جائیں۔

(۵) ہر قسم کی شراب اور تمباکو سے کامل احتراز لازم ہے۔

(۶) بسیارخوری سخت مضر ہے اپنا وزن معمول سے کسی قدر کم ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔

(۷) غصہ میں کبھی آپے سے باہر نہ ہونا چاہیئے۔

(۸) فکر اور پریشانی کو پاس نہ آنے دینا چاہیئے۔ نہ کاروبار کے متعلق فکر کرنا چاہیئے اور نہ اپنے مرض کے متعلق۔ فکر سے حالات کی اصلاح ہونے سے رہی، الٹا نقصان ہی پہونچ جائے گا۔

(۹) معالج جب اور جتنی مرتبہ تمہیں [illegible]

(۱۰) اپنے دل کو اور اس کے مرض کو اہمیت تو دو لیکن اتنی اہمیت نہ دو کہ اس کا اثر تمہاری زندگی پر پڑے۔ ایسا ہوا تو تم بقیہ عمر کے واسطے بستر سوار بن جاؤ گے۔

سوءِ ہضم کا خاص سبب مالی پریشانیاں ہیں

ڈاکٹر والٹر سی، الوبرکیس کا بیان ہے کہ مالی پریشانی بدہضمی کا خاص سبب ہے۔ روزانہ ڈاکٹروں کے پاس ہزارہا مریض پیٹ کی شکایت کرتے ہوئے آتے ہیں۔ لیکن ان میں سے پورے پچاس فی صدی ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں دوا کی ایک ایک مستقل ماہانہ آمدنی کی یا اکٹھی ایک معقول رقم کی ضرورت ہے جو انہیں ان کی مالی مصیبت سے چھٹکارا دلا سکے۔

عصبی قسم کے سوءِ ہضم کے جس میں کہ صرف ہاضمہ کا فعل خراب ہو جاتا ہے، بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن ان میں سے سب سے عام سبب تکان، پریشانی اور ذکاوت حس ہیں۔ طب سے نا آشنا عوام کو بس یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا فتور انہضام کہ جس میں معدہ اور امعاء میں کوئی خرابی نہ ہو سب سے زیادہ عام ہے اور اس سے مریض کو کوئی خاص نقصان نہیں پہونچا کرتا۔

جب کسی تنک مزاج اور جھگڑالو عورت سے یہ کہا جاتا ہے کہ نہ تو اس کے معدے میں زخم ہے اور نہ پتے میں پتھری تو اسے بہت مایوسی ہوتی ہے اور اکثر اسے غصہ آجاتا ہے۔ وہ کسی طرح اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ اس کی یہ سب تکلیف کسی عضو میں خرابی نہ ہونے کے باوجود ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ مہینوں تک اپنی اصلاح آپ کرے جو کہ شفا پانے کے لئے ضروری ہے۔

بہت سے آدمی اس بات کو تو آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ شدید خوف کی وجہ سے انہضام کا فعل بگڑ جاتا ہے اور دست وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ لیکن ان کی سمجھ میں یہ کسی طرح نہیں آتا کہ مستقل طور پر قائم رہنے والی پریشانی بھی اسی طرح فتور ہضم پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن واقعہ یہی ہے۔ بیمار بچے کے لئے ہر وقت کڑھنا، آوارہ مزاج، بدمزاج خاوند کی حرکتوں پر ہر وقت کا رنج وغم یا ایسا کاروبار کہ جس میں برابر نقصان ہوتا رہے سب کی سب ایسی باتیں ہیں کہ جو ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہیں۔

بہت سے ایسے خوف کہ جن کی وجہ سے ہاضمہ میں فتور لاحق ہو جائے بے بنیاد یا قابل مضحکہ ہوتے ہیں۔ اور مریض خود بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ شروع میں تو ایسے خوف وہراس کو دل سے دور کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان پر غلبہ پا لیا جاتا ہے اور بہترین درستی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اعضا جسمانی کی اس بطور خود تعلیم وتربیت کے زمانے میں مریضوں کو ایک مہربان اور ذی عقل طبیب سے بہت بڑی مدد مل سکتی ہے لیکن آخری کامیابی یا ناکامی کا انحصار تمام تر مریض کی اپنی قوت ارادی کی مضبوطی پر ہے۔ اگر قوت ارادی مضبوط ہے تو کامیابی یقینی ہے بصورت دیگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

سانپ کے کاٹے کا علاج

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی کی کامیاب کوشش

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی میں سانپ کے کاٹے کا ایک سیرم تیار ہوا ہے جس کی برما، عراق، سیلون اور ایران میں بڑی مانگ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۳۷ء میں ان ملکوں نے اس سیرم کے ۸،۶ ٹیوب خریدے اور اس کی مانگ دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔

حسب ذیل اعداد سے اندازہ ہوگا کہ یہ سیرم سال بہ سال زیادہ مقدار میں تیار کیا جا رہا ہے۔

۱۹۳۳	۴۳۴۲	ٹیوب
۱۹۳۴	۵۱۷۳	”
۱۹۳۵	۵۹۸۳	”
۱۹۳۶	۷۱۷۰	”
۱۹۳۷	۷۷۷۲	”

ادارہ میں بعض مزید تجربات ہو رہے ہیں۔ جن سے یہ سیرم گرم آب وہوا میں زیادہ دن رکھنے سے خراب نہ ہو سکے۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔

مراسلات

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کی جمعیۃ طلبائے قدیم

مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۴ مارچ سنہ ۳۹ء کو منگل کے دن جناب حکیم ملک عنایت اللہ صاحب نسیم ڈی۔ آئی۔ ایم ایس (علیگ) بہ مقام سلطان جہاں منزل علی گڈھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے اولڈ بوائز تشریف لائے تھے۔ جناب صدر کے بصیرت افروز اور فاضلانہ خطبہ صدارت کے علاوہ جس میں آپ نے فن طب کی عظمت وبرتری اور موجودہ حالات میں فن کی ترقی وبہبود کے ذریعوں کے متعلق اظہار خیال تھا مسلسل کئی گھنٹے کی بحث کے بعد قواعد وضوابط میں چند ضروری ترمیمیں اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور ہوئے

(۱) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ آل انڈیا کانگریس کے اس رویّہ کے خلاف پرزور اظہار ناراضگی کرتا ہے کہ اس نے تری پورہ میں ایلوپیتھی، ہومیوپیتھک اور آیورویدک ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسری قائم نہیں کی۔ یہ اجلاس کانگریس ہائی کمانڈ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ کانگریس کے سالانہ یا صوبہ جاتی اجتماعوں میں ویدک اور ایلوپیتھی ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسریوں کا بھی انتظام کرے۔

(۲) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ حکومت یوپی کے اس اچھے اقدام پر جو کہ اس نے دیسی طبوں کی ترقی کے لئے اٹھایا ہے دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت کی توجہ اس نامناسب اور غیر مساویانہ رویّہ کی جانب مبذول کراتا ہے جو آریورویدک اور یونانی ڈسپنسریوں کے قیام میں اختیار کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت جلد سے جلد آیورویدک اور یونانی ڈسپنسریاں مساوی تعداد میں قائم کر کے فن پروری اور غیر متعصبانہ ذہنیت کا ثبوت دے۔

(۳) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ سرحد، سندھ، پنجاب، بہار، آسام، اڑیسہ، بنگال، سی پی، بمبئی اور مدراس کی حکومتوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی صوبہ جات متحدہ کی دیسی ڈسپنسریاں قائم کریں۔ اور طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ کے اطبّا کی خدمات حاصل کر کے پبلک کو صحیح اور سائنٹی فک علاج سے فائدہ اُٹھانے کا موقعہ دیں۔

(۴) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ گورنمنٹ یو۔ پی سے مطالبہ کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن میں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے کم سے کم دو طبیب ضرور لئے جائیں۔

(۵) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ اُن اولڈ بوائز سے جو اب تک ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں اپیل کرتا ہے کہ جلد سے جلد ایسوسی ایشن کے ممبر بنیں۔ اور یہ جلسہ تمام اولڈ بوائز سے ایسوسی ایشن کی مالی امداد کے لئے بھی اپیل کرتا ہے۔

(۶) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے اولڈ بوائز سے اپیل کرتا ہے کہ مادر درسگاہ کی ترقی وبقا کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل امیدواروں کو داخلہ کے لئے بھیجا جائے۔

قرار پایا کہ تمام تجویزوں کی نقلیں اور کارروائی کی تفصیل منشور طبّی رسالوں اور قومی اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(حکیم آغا شمس الحسن سکرٹیری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن)

طبیہ کالج امرتسر میں اندھے پن پر جلسہ

۲۱ فروری سنہ ۳۹ء کے دن چار بجے شام کو طبیہ کالج کی اپنی عمارت میں اندھے پن پر ایک جلسہ زیر صدارت عالی جناب خان صاحب چودہری ڈپٹی فضل الدین صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی و رئیس اعظم امرتسر ہوا۔ جلسہ طلبا، کالج کے علاوہ دیگر حضرات اور شائقین فن نے بھی شرکت کی۔ سب سے پہلے مسٹر معراج الدین سٹوڈنٹ فرسٹ ایر کلاس طبیہ کالج امرتسر نے آنکھ کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محمد علی صاحب سکرٹری طبیہ کالج نے عالمانہ پیرائے میں آنکھ کی تشریح، اس کے افعال، ضعف بصارت کے اسباب، حفظ ماتقدم اور علاج پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محبوب عالم صاحب پرنسپل کالج نے وہ اصول بتائے جن سے نظر کی حفاظت ہو سکے۔ پھر جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس ریٹائرڈ

سول سرجن پروفیسر تشریح کالج نے ماہیت بصر اور ضعف نظر کے اسباب پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حکیم محمد جان صاحب ڈرگز انسپکٹر وسپروائزر شفاخانہ جات میونسپلٹی و پروفیسر علم الادویہ طبیہ کالج نے بازاری حکیموں اور عطائیوں سے جو نقصانات آنکھوں کو پہونچ رہے ہیں، اُن کی تفصیل بیان کی۔ جناب حکیم محمد عبد الرحمن خاں صاحب عباسی آنریری پروفیسر طبیہ کالج امرتسر نے اندھے پن سے بچنے کی تدبیروں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں نیچے کا رزولیوشن بالاتفاق پاس کیا گیا۔ اور صاحب صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

رزولیوشن

طبیہ کالج امرتسر کا یہ جلسہ حکومت ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ آنکھوں جیسے شریف عضو کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے وہ ایسے احکام جاری کرے جن کی رو سے عطائی اور جاہل معالج آنکھوں کے سرمے یا اور اسی قسم کی دوسری دوائیں قطعاً فروخت نہ کرسکیں۔

زبدۃ الحکما، حکیم منظور احمد خاں ایم۔ اے وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ (یو۔پی) کا بارہواں سالانہ اجلاس

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا شاندار جلسہ ۲۲ جنوری ۳۹ء کو زیر صدارت جناب حکیم سید محمد معصوم حسن صاحب رئیس وسابق آنریری مجسٹریٹ منعقد ہوا۔ جلسہ میں اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ معززین شہر بھی ایک کثیر تعداد میں شریک تھے۔ سب سے پہلے جناب سید رشید علی صاحب میونسپل کمشنر وجنرل سکریٹری مسلم لیگ وصدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا جس میں خصوصیت کے ساتھ موجودہ گورنمنٹ صوبہ یو۔پی کی اس پالیسی پر جس کے ذریعہ سے وہ ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا کا تقرر کر رہی ہے، پُرزور احتجاج کیا اور تجدید فن اور اتحاد اطبا، و وید صاحبان کی ضرورت پر کافی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صدر محترم نے اپنا بلیغ خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا جس میں دیسی علاج کا دیگر رائج الوقت طریقوں سے مقابلہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کو اپنے دیسی طریقہائے علاج سے ہی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ موصوف نے بھی تجدید فن اور اتحاد پر کافی زور دیا۔ اہم وضروری خطبات کے بعد جناب سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ) سابق جنرل سکریٹری طبی کلب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ حضرت تاباںؔ نقوی امروہوی اور جناب ویدرام کمار صاحب نے دیسی طریقہ علاج واطبا، و وید صاحبان کی موجودہ حالت پر پُرزور نظمیں جو معنوی وعلمی خصوصیات کے اعتبار سے درسِ عبرت تھیں، ارشاد فرمائیں۔ آخر میں چند تجاویز پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

(۱) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ اپنے پُرخلوص کارکن جناب حکیم محمد تمکین احمد خاں مرحوم کے انتقال پُرملال پر اظہار تاسف کرتے ہوئے ان کے واسطے دعائے مغفرت کا خواہاں ہے، اور اُن کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محرک۔ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب نقوی جنرل سکریٹری طبی کلب۔ (موید) ویدا ودہم چند صاحب اور حکیم محمد علین الحق صاحب

(۲) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ (یو۔پی) سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ گرام سدھار کے سلسلہ میں جو ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا، کا تقرر صوبہ میں حکیموں اور ویدوں کے تناسب اور طب یونانی کی عام پسندیدگی کے لحاظ سے غیر مناسب ہے۔ ضرورت ہے کہ اطبا کی جگہوں میں اضافہ کیا جائے۔

محرک۔ ابو النظر حکیم سید طفیل حسن صاحب رضوی (موید) ویدا ودہم چند صاحب۔ حکیم سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ)

(محمد مسعود عالم صدیقی سکریٹری)

بھوپ اندر طبیہ کالج کا سالانہ امتحان

بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے سالانہ امتحانات ۲۵ مئی ۳۹ء سے شروع ہوکر ۵ جون کو ختم ہونگے۔ پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھنے والے اپنی درخواستیں ۱۵ مئی تک بھیج سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

تصحیح

ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۳۹ء میں جو نسخہ عجیب طلا کے نام سے شائع ہوا ہے اُس میں کاتب کی غلطی سے شیر بڑ چھپا ہے۔ حالانکہ شیر بزلیعنی بکری کا دودھ ہونا چاہیئے۔ سوڈا کاسٹک بھی نمبر ۹۵-۹۹ ڈگری کا ہونا چاہیئے۔ ناظرین تصحیح کرلیں

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

اکسیر اطفال

نیلا تھوتھا دتوتیا، ایک رتی، سوڈا خوردنی ۱۲ رتی، سہاگہ بریاں ۱۲ رتی۔ سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ توتیا کا نیلا رنگ باقی نہ رہے خوراک ۲ رتی سے چار رتی تک ماں کے دودھ میں ملا کر۔

فوائد:۔ قے، بدہضمی، کھانسی اور دانت نکلنے کے وقت کے مرضوں کے لئے اکسیر ہے۔

دوائے حمّی

برگ سورج مکھی کو سایہ میں خشک کر کے باریک کر لیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا صبح دوپہر اور شام کے وقت عرق بادیان، عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک اور شربت بنفشہ دو تولہ کے ساتھ دیں۔ فوائد:۔ ہر قسم کے بخار خصوصاً ملیریائی بخار کے لئے اکسیر ہے۔

حبوب سعال

مغز بادام مقشر، نشاستہ گندم، رب السوس، ترنجبین، بہدانہ ہر ایک ایک تولہ منقیٰ دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور صبح و شام کو دو دو گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔

فوائد:۔ خشک و تر دونوں قسم کی کھانسیوں کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔

حب عنبری

عنبر ۳ ماشہ، سم الفار ۶ ماشہ، کات سفید ۱ ماشہ کو سو عدد پان کے پانی اور پانچ تولے کریلے کے پانی میں یکے بعد دیگرے کھرل کر کے ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور علی الصباح کوئی مرغن چیز کھا کر ایک گولی کھائیں۔ پھر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیں۔

فوائد:۔ قوت باہ کی بہترین دوا ہے۔ ممسک بھی ہے۔

دافع احتلام

ست گلو، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ہر ایک تین ماشہ، بھوسی اسبغول، مغز بادام شیریں، کشنیز خشک، تخم کاہو، تخم خرفہ، ثعلب مصری، اندرجو شیریں، بیج بند، تخم سرالی، تخم فرنج مشک، تخم تمر ہندی، بیج منڈی، ستاور، شقاقل مصری، بہمن سفید بہمن سرخ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، تخم اوٹنگن، تودری سفید، تودری زرد، زیرہ سفید، رومی مصطگی ہر ایک چھ ماشہ، نبات سفید ۱۲ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور نو نو ماشہ یہ سفوف صبح اور شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ دوا نہایت ہی مفید ہے۔ مغلظ اور مقوی باہ ہے۔

جناب حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ

معجون اکسیر گردہ

تخم کرفس ۳۵ ماشہ، نانخواہ ۳۵ ماشہ، تخم شبت ۳۵ ماشہ، تخم گذرہ ۳۵ ماشہ، تخم گندنا ۳۵ ماشہ، مصطگی رومی ۲½ ماشہ، قرنفل ۲½ ماشہ، خرفہ ۳½ ماشہ، عقرقرحا ۲½ ماشہ، اسارون ۳½ ماشہ، لبباسہ ۲½ ماشہ، عودم ۱¾ ماشہ، مشک دو رتی زعفران ۲½ ماشہ، مویز منقے ۳۰ تولہ، شکر ۳۰ تولہ۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور چالیس دن کے بعد استعمال کریں۔ خوراک ۱½ ماشہ رات کو سوتے وقت۔

فوائد:۔ یہ معجون تمام ریاحی امراض اور ریاحی دردوں کے لئے مفید ہے، گردوں کو مضبوط بناتی ہے۔ گردہ کی ریگ کو خارج کرتی ہے۔ پیشاب میں فاسفیٹر اور چربی کے اخراج کو بند کرتی ہے۔

روہوں کا سرمہ

سلفیٹ آف زنک ۲۰ گرین، کیلومل ایک ماشہ، سرمہ سیاہ (سال بھر تک نیم میں رکھا ہوا) ایک ماشہ، توتیا، سبز (شدہ کیا ہوا) ایک ماشہ، شورہ قلمی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، پھٹکری خام ایک ماشہ، افیون خالص مصفّٰے ۵ تولہ زیرہ سفید ایک ماشہ، مرچ سفید ایک ماشہ، سہاگہ خام ایک ماشہ، سمندر جھاگ ایک ماشہ، نمک لاہوری ایک ماشہ، سرمہ اصفہانی ایک ماشہ، سرد چینی ایک ماشہ۔ ان سب دواؤں کو عرق گلاب یا بارش کے پانی میں [illegible] تک خوب کھرل کر کے سرمہ بنالیں اور ایک [illegible] سرمہ ۶ ماشہ شہد میں ملا کر رکھیں اور روزانہ تین

دن تک اس کی دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں۔ پھر ہر روز ایک ایک سلائی بڑھاتے رہیں۔

فوائد:- روہوں کے لئے تو یہ سرمہ عجیب الاثر ہے ہی۔ اس کے علاوہ ککرے، جالے اور پھولے کو بھی مفید ہے۔ بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جناب حکیم عبدالاحد صاحب، شرف الدین پوری، دریاپور

حبِ آتشک و سوزاک

آملہ خشک، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد۔ تینوں چیزیں ایک ایک تولہ لے کر ۲۰ عدد کاغذی لیموؤں کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ جب گولی بننے کے قابل ہو جائیں تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال:- ایک گولی دہی کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت سات روز تک کھلائیں۔

پرہیز:- ان گولیوں کے دوران استعمال میں مونگ کی دال سے قطعی پرہیز کریں۔

فوائد:- آتشک کے لئے یہ گولیاں مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ اگر ایک ہفتہ میں خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو چند دن ٹھیر کر ایک ہفتہ اور کھائیں۔ پیشاب کی سوزش دو تین ہی دن میں کم ہو جاتی ہے اور مریض رُو بہ صحت ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے اکثر مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔ طبیہ کالج دہلی کے شفاخانہ میں "حب احد" کے نام سے یہ گولیاں برتی جاتی ہیں۔

جناب حکیم سید مشتاق حسین صاحب جے پور

حبِ چیچک

دانہ الائچی کلاں، زہر مہرہ خطائی، زرورد، پودینہ خشک، بادیان، ست گلو، طباشیر، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، زرنباد، عود غرقی، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، مویز منقی ۵ تولہ، مشک خالص ۴ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر ماش کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی سے تین گولیوں تک دن میں ۳ بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- چیچک اور موتی جھرہ کی شکایتوں کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اگر بطور حفظ ماتقدم ان کو استعمال کرایا جائے تو یہ نامراد مرض نہیں ہونے پاتے۔ اگر مرض کی موجودگی میں انہیں کھلایا جائے تو مرض کی سختی کو کم کرتی ہیں۔ اور مریض جلد ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ چیچک کے علاوہ یہ گولیاں بچوں کے بہت سے مرضوں کے لئے بھی کارآمد ہیں۔ میرے ہم پیشہ بھائی یہ گولیاں بنا کر ضرور برتیں۔

گرمی توڑ شربت

مغز بادام شیریں ۱۰ تولہ، مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیارین، دانہ الائچی سفید، تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۲ تولہ، سہاگہ ۱۰ ماشہ، آب لیموں تازہ ۱۰ تولہ۔ آب لیموں کے علاوہ سب چیزوں کو ڈیڑھ سیر پانی میں پیس کر شیرہ نکال لیں۔ پھر اس میں آب لیموں اور شکر سفید سوا دو سیر ڈال کر شربت کا قوام بنالیں دوران قوام میں اگر چاہیں تو شربت کی سرخی بھی دے سکتے ہیں۔ ۵ تولہ یہ شربت پانی میں ملا کر صبح یا جس وقت ضرورت ہو پئیں۔ **فوائد**:- گرمی کے موسم میں یہ شربت بہت سے مرضوں کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے، پیاس کو روکتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ گرمی کے موسم میں صفرا کی زیادتی سے تکلیف اٹھانے والے اس شربت کو ضرور استعمال کریں۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب، وارثی

حبِ زحیر

کافور یک سرخ، اور مغز بادام شیریں ایک عدد کو کھرل کر کے ۳ گولیاں بنائیں اور آدھ آدھ گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو تین گولیاں تازہ بنا کر ایک ایک گھنٹہ کے وقفے سے دیں۔ **فوائد**:- پیچش کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں ایک دو دن میں ہی فائدہ ہو جاتا ہے۔

مقوی باہ و مقوی دماغ

سم الفار ۳ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، کتھہ سفید ایک تولہ، آرد سنگھاڑہ ۲ تولہ۔ پہلے سب چیزوں کو کھرل میں باریک کر لیں۔ پھر اس میں ایک ایک بنگلہ پان ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ سو پان کھرل میں ڈالے جا چکنے کے بعد کھرل کرنا اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ دوا گولیاں بننے کے قابل نہ ہو جائے۔ پھر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ اور ایک دو گولیاں طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں۔ **فوائد**:- یہ گولیاں تقویت باہ کے لئے مفید ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔

دق بطنی کے لئے طب جدید کے مجربات

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی۔ لاہور

۱

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ	۳۰ منم
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائڈ	۲۰ ″
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	۳۰ ″
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ	۵ ″
ایسڈ کاربالک کرسٹل	۲ گرین
اولیم سنے من	۴ منم
ایکوا کلوروفارم	۴ اونس

مکسچر بنالیں اور صبح وشام ایک ایک اونس کی مقدار میں غذا کے بعد پلائیں۔

۲

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ	۱۰ منم
وائنم پپ سین	۳۰ ″
ٹنکچر چرائتہ	۲۰ ″
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	۲۰ ″
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت پلائیں۔

۳

کیلسیم کاربونیٹ پریسی پٹیٹ	۶۰ گرین
کیلسیم فاسفیٹ	۳۰ ″
پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۲۰ ″
کریازوٹ	۱۲ ″
سیکرین	۲ ″
میوسیلیج ٹراگاکنتھ	حسب ضرورت
کیمفوریڈ ٹین	۱ ڈرام
اولیم اینے سی	۶ منم
ایکوا اورنشیائی فلیوا	۶ اونس

اس کی بارہ خوراکیں بنالیں۔ اور دن بھر میں تین خوراکیں پلائیں۔

۴

کاڈلیور آئل	۱ ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ	۵ گرین
گایاکول کاربونیٹ	۲ ″
میوسیلیج	حسب ضرورت
گلائی کو ہیروئن	۳۰ منم
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار پلائیں۔

۵

اوسٹے لین	۵ منم
گایاکول	۲ ″
ٹنکچر آیوڈین	۱ ″
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	۱۵ ″
سیرپ کیلسیائی ہائپوفاسفیٹ	۱ ڈرام
سیرپ کیلسیائی لکٹوفاسفیٹ	۱ ″
سیرپ کوڈائینا فاسفیٹ	۳۰ منم
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۶

کیلسیم کلورائیڈ	۱۰ گرین
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ	۲۰ منم
گلیسرین	۲۰ ″
ایکوا کلوروفارم	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۷

سوڈا بنزوئیٹ	۵ گرین
کیلسیم کلورائیڈ	۵ ″
پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۳ ″
گایاکول	۳ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس	۲۰ ″
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۲۰ ″
سیرپ ٹولو	۱ ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ	۳۰ منم
ایکوا کیمفر	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۸

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ	۱۰ منم
گلیسرین پپ سین	۳۰ ″
گلیسرین ایسڈ کاربالک	۵ ″
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	۳۰ ″
ٹنکچر نکس وامیکا	۵ ″
سپرٹ کلوروفارم	۱۵ ″
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۹

سوڈا بائی کارب	۱۰ گرین
سوڈا سلفوکاربولیٹ	۵ ″
گلیسرین ایسڈ کاربالک	۵ منم
گلیسرین پے پین	۳۰ ″
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ	۲۰ ″
لائی کوار ناکاڈائی ایسیٹس	۳۰ ″
سیرپ جنجر	۱ ڈرام
ایکوا منتھاپپ	ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک کھانے سے پہلے دونوں وقت دیں۔

۱۰

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ	۲۴ منم
اولیم یوکلپٹس	۱۷ ″
کلوروفارم	۱۷ ″
میگنیشیا کارب لیوس	۱۰ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ	۲½ ″
ایکوا	۲۰ اونس

ایک ایک اونس کی مقدار میں دن بھر میں تین دفعہ پلائیں اور دوا پلانے سے پہلے شیشی کو خوب ہلالیا کریں۔

حبوب، کیسے اور سفوف

۱

آئیڈوفارم	۱ گرین
کریازوٹ	۱ منم
پلو بنزوئن	۱ گرین
بالسم ٹولو	۱ ″

اس کی ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے ایک گھنٹہ بعد دیں

۲

آئیڈوفارم	۱۰ گرین
آرسینک آیوڈائیڈ	½ ″
پپ سین	۲۰ ″
بالسم پیرو	۱ ڈرام

سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے ۲۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام ہمراہ عرق گلاب دیں۔

۳

آرسینک آیوڈائیڈ	ایک گرین
سٹرکینین سلفیٹ	۱ ″
ہائیڈرارجرائی کلورائیڈ کروسیو	۱ ″
کونین سلفیٹ	۲ ڈرام
آئیڈوفارم	۲ ″

سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے ۴۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۴

کریازوٹ	۲۰ منم
آئیڈوفارم	۳۰ گرین
یوکلپٹول	۲۰ ″
بالسم پیرو	۲۰ ″

سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے ۲۰ گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۵

گایاکول کاربونیٹ	۱$\frac{1}{2}$ گرین
آئیڈوفارم	۱ ″
کونین بردمائیڈ	$\frac{1}{2}$ ″
ایکسٹریکٹ کینبس انڈیکا	$\frac{1}{6}$ ″

سب چیزوں کو کھرل کر کے ایک گولی بنائیں اور صبح وشام ایک ایک گولی کھلائیں۔

۶

اکتھوفارم	۲۴ گرین
ٹینے جن	۶۰ ″
گایاکول کارب	۶۰ ″
بسمتھ سب نائٹریٹ	۱۲۰ ″

سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے ۵ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں۔

۷

بسمتھ بیٹا نفتھول	۳ گرین
کریازوٹ	۱ منم
سیلول	۱ گرین
زنک سلفوکارب	۱ ″
ایکس ٹریکٹ نکس وامیکا	$\frac{1}{4}$ ″
ایکس ٹریکٹ جنشن کمپونڈ	۲ ″

سب چیزوں کو خوب ملا کر ایک کیسے میں بھرلیں اور صبح وشام ایسا ایک ایک کیسہ کھلائیں۔

۸

گایاکول سنے میٹ	۳ گرین
بسمتھ بیٹا نفتھول	۳ ″
بسمتھ سب گیلیٹ	۳ ″
ٹینے جن	۳ ″

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیسے میں بھرلیں اور صبح وشام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد کھلائیں۔

۹

پپ سین	۲ گرین
کریازوٹ	۱ منم
آئیڈوفارم	۱ گرین
بیوٹل کلورل ہائیڈریٹ	۲ ″

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیسے میں بھرلیں۔ اور صبح وشام ایک ایک کیسہ بعد غذا دیں۔

۱۰

پپے ین	۵ گرین
تھایاکول (روشے)	۵ ″
کیلسیم گلوکونیٹ	۱۰ ″

سب چیزوں کو ایک کیسے میں بھرلیں۔ اور صبح و شام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۱

کرائی اوجے نین	۲ گرین
تھایاکول (روشے)	۶ ″
آئیڈوفارم	$\frac{1}{4}$ ″
کیلسیم لکٹیٹ	۱۰ ″
کیلسیم کاربونیٹ	۵ ″
ٹینے جن	۳ ″
بسمتھ سب نائٹریٹ	۸ ″
کیفین سائٹریٹ	۱ ″

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیسے میں بھرلیں اور ہر روز ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۲

کیلسیم لکٹیٹ	۱۰ گرین
پپ سین	۵ ″
کریازوٹ	$\frac{1}{2}$ منم
گایاکول کاربونیٹ	۳ گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ صبح وشام غذا کے بعد کھلائیے۔

۱۳

ہیرامی ڈون	$\frac{1}{2}$ گرین
ٹاکاڈائی اسٹینس	۴ ″
پپ سین	۲ ″
کریازوٹ	[illegible]
بسمتھ کارب	۴ گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ صبح وشام غذا کے بعد دیں۔

۱۴

بسمتھ کاربونیٹ	۵ گرین
کیلسیم لکٹیٹ	۵ ″
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ	۵ ″
سوڈا بائی کارب	۱۰ ″
گایاکول کارب	۳ ″

ایسی ایک پڑیہ صبح وشام کھلائیں۔

۱۵

بسمتھ کاربونیٹ	۲ گرین
پپ سین	۱ ″
پنکریاٹین	۱ ″
ڈائی اسیٹس	۱ ″

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں

۱۶

پپ سین	۳ گرین
ڈائی اسیٹس	۱ ″
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا	$\frac{1}{8}$ ″
پلوا پیکاک	$\frac{1}{12}$ ″

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔

۱۷

ہی ٹول	$\frac{1}{2}$ گرین
ستائیراکال	۵ ″
آرہی ٹول	$\frac{1}{2}$ ″
لکٹوس	۵ ″

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دیں۔

الگذر

۱

کریازوٹ	۶۰ منم
گلیسرین	۱ اونس
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ	۲ ″

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور ۲۰، ۳۰ قطرے ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دو تین دفعہ دیں۔

۲

کریازوٹ ۳۲ منم۔ سپرٹ سنے من	۴ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی	۲$\frac{1}{2}$ اونس
گلیسرین	۴ ″

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور چائے کے چمچہ بھر ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں۔

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۶۴) **مرگی**:۔ (الف) اتنے عرصۂ دراز کا مرض جلدی سے نہیں جا سکتا۔ ایک مدت تک مسلسل دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ "ٹریپل برومائڈس" برابر ایک مدت تک استعمال کرتے رہیئے۔ غذا سادہ، زود ہضم اور ہلکی استعمال کیجیے۔ رنج غصہ اور فکر کو پاس نہ آنے دیجیے۔ شام کا کھانا مغرب سے پہلے ہی کھا لیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہیرا ہینگ، کافور دیسی، جند بیدستر، افیون۔ چاروں دوائیں ہموزن لے کر پانی میں کھرل کریں۔ اور کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح ایک شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ چند دن کے استعمال سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) عاقرقرحا ۵ تولہ کو باریک پیس کر مویز منقّٰی دس تولہ میں معجون تیار کریں اور دو ماشہ صبح اور دو ماشہ شام کو کھلائیں۔ دودھ کی تمام چیزوں اور کھٹائی سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لیومی نل سوڈا اور چاول روزانہ کھایا کریں۔ پانچ دن کے بعد دو دن ناغہ کر دیا کریں۔ انشاء اللہ مہینے ڈیڑھ مہینے میں بالکل صحت ہو جائے گی (حکیم ہمایوں)

(ھ) ایارج فیقرا ۱۰ تولہ، تربد سفید ۱۰ تولہ، حب النیل ۸ ماشہ، غاریقون ۸ ماشہ، انیسون ۸ ماشہ، شحم حنظل ۲ ماشہ، نمک ہندی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق بادیان کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ اور ایک ہفتہ تک ہر روز رات کو ۴ ماشہ یہ گولیاں کھلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد مندرجۂ ذیل معجون بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ:۔ مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، کشتۂ مرجان ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، درونج عقربی ۶ ماشہ، ابریشم مقرض ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، اشنہ ۶ ماشہ، سنبل الطیب ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، عود صلیب ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ، صندل سفید ۴ ماشہ، صندل سرخ چار ماشہ، طباشیر نقرہ ۴ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، عنبر ۱ ماشہ۔ حسب معمول تگنے شہد میں معجون تیار کریں۔ اور تین ماشہ یہ معجون صبح کے وقت ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۶۵) **دردِ شقیقہ**:۔ (الف) آپ چند روز تک کیفی اسپرین کی گولیاں روزانہ استعمال کیجیے۔ ایک گولی صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام کو کھایا کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر کی آدھی ٹکیہ لے کر صبح ہی صبح اور شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔ انشاء اللہ دو تین دن میں فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) سنا مکی صاف ۹ تولہ، گل سرخ ۲۰ تولہ، گل بنفشہ ۲ تولہ، گل نیلوفر ۲ تولہ کو سوا سیر پانی میں رات کے وقت بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر صاف کر کے تین پاؤ شکر میں حسب دستور شربت بنائیں اور تین تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں ملا کر صبح کو استعمال کریں۔

نوشادر ۶ ماشہ، کافور ۴ رتی۔ مٹی کے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پکائیں۔ جب دوا خشک ہو جائے تو پیس کر رکھیں اور ایک دو چٹکی رات دن میں ناس کے طور پر ناک میں لیں۔ (حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(ھ) اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۴ ماشہ، مرچ سیاہ ۱۰ عدد کو دو چھٹانک پانی میں پیس چھان کر صبح ہی پلایا کریں اور رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۱ تولہ گرم دودھ کے ساتھ دیں۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) پہلے چند روز اطریفل زمانی بقدر نو ماشہ، ہر روز رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ پھر ایک مہینے تک اطریفل کشنیزی ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام عرق شاہترہ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) آپ اپنے معدہ کی اصلاح کا خیال رکھیں قبض کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور معجون اسطوخودوس ایک تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ دماغ پر روغن بادام ملیں۔ اور اسطوخودوس ۵ تولہ، گل بنفشہ کشمیری ۵ تولہ، آملہ خشک ۲ تولہ، کشنیز خشک ۳ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ، ہلیلہ کابلی دو تولہ، بلیلہ دو تولہ کا سفوف بنا کر ۳۰ تولہ مصری کے قوام میں معجون تیار کریں۔ اور پانچ تولہ روغن زیتون ملا کر رکھیں۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ معجون کھائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۶۶) **پرانا نزلہ زکام**:۔ (الف) آپ نے اپنے عزیز کی عام جسمانی صحت کی حالت کچھ تحریر نہ فرمائی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے "انٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن ان کے لگوا دیجیے۔ اور اگر وہ لاغر اور کمزور ہیں تو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عناب ۳۰ دانے، سپستان ۵۰ دانے، خطمی ۱۰ تولہ، خبازی ۱۰ تولہ، انجیر ولایتی ۲۰ عدد، زوفا ۳ تولہ، پرسیاؤشاں ۲۰ تولہ، اصل السوس نیم کوفتہ ۳ تولہ، گل بنفشہ ۱۰ تولہ، مصری کوزہ تین پاؤ۔ حسب معمول شربت بنالیں۔ خوراک ۲۰ تولہ صبح، ۲۰ تولہ شام عرق بادیان عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک میں ملا کر۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بورۂ ارمنی اور نمک طعام ۳-۳ ماشہ، گرم پانی میں ڈال کر صبح شام ناک میں پہونچائیں۔ اور بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ، تخم خطمی ۳ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیے۔ صبح مل چھان کر ۴ تولہ شربت عناب ڈال کر پیجیے۔ رات کو سوتے وقت کشتہ مرجان جواہر والا ۳ چاول خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھا لیا کیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) اسطوخودوس اور کشمش کو خوب پیس کر ۲-۳ ماشہ کے قرص بنالیں۔ اور ایک قرص تازہ پانی کے ساتھ کم از کم دس دن صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(ہ) دائمی نزلہ وزکام کے واسطے چون پراش اولیہ (ویدک دوا) استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) تنقیہ دماغ کسی معالج سے کرائیں۔ اس کے بعد حالات سے اطلاع دیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) جواب نمبر ۱۶۵ پر عمل کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ح) فلفل سفید اور گل زوفا خشک ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور روزانہ صبح وشام ۶-۶ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی)

(۱۶۷) **ضعف دماغ**:- (الف) آپ چند شیشیاں "نیوروفاسفیٹس" کی استعمال کر ڈالئے۔ دماغ کے ساتھ عام جسمانی صحت بھی درست ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برگ گاؤزباں ایک تولہ، گل گاؤزباں ایک تولہ، ابریشم مقرض نو ماشہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، زعفران نو ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب حل کر کے ۲۰ تولہ مصری کے قوام میں ملالیں اور ورق نقرہ کی ایک گڈی ملا کر رکھیں اور ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک صبح وشام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دماغی مشاغل کم کیجئے حتی الامکان تفریح اور سیر کیا کیجئے، مغز بادام ۵ دانہ سیاہ مرچ ۵ دانہ، نبات سفید دو تولہ صبح کو کھائیے اور کشتہ مرگانگ ۲ چاول خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھالیا کیجئے۔ اولاد پیدا کرنے کی فکر اور اس کے لئے محنت بالکل ترک کر دیجئے۔ صحت کے بعد اس طرف توجہ کیجئے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب نمبر ۱۶۶ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۸) **بھنگ کی معجون**:- (الف) ازراہ کرم یہ تو تحریر فرمائیے کہ بھنگ کا سفوف یا معجون آپ کس مرض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ بھنگ کی معجونیں تیار کرنا یا آپ کے لئے ٹھنڈائی گھوٹنا اطبا کا کام نہیں ہے۔ آپ خود ہی اپنے لئے بھنگ کا نسخہ تجویز فرما سکتے ہیں تو پھر غریب اطبا کو اس دردسری میں کیوں مبتلا کرتے ہیں کہ وہ بھنگ میں برانڈی کے اثرات پیدا کر دیں۔ وہ بیچارے ان مزوں سے کہاں واقف ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون فلک سیر بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آخر کس لئے؟ برانڈی ہی کیوں استعمال نہیں کر لیتے؟ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۹) **امراض رحم**:- (الف) آپ مریضہ کو "ایلیٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے۔ ان کی کمزوری سے نیز اس وجہ سے کہ ایک عرصے سے ماہواری بند ہے، یہ شبہ ہوتا ہے کہ انہیں خدانخواستہ دق نہ ہو، بہتر ہو کہ کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کر کے اس کے متعلق اطمینان کر لیجئے۔ کمزوری کے لئے مچھلی کا تیل اور فولاد کا شربت بہت مناسب ثابت ہونگے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی قابل طبیب یا کسی قابل لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ سوال جواب میں مریضہ کی زندگی برباد نہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) تعلیم یافتہ دائی سے مدد لے کر مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) مریضہ کا معائنہ کر کے باقاعدہ علاج کرائیں ورنہ آپ کا قیمتی وقت اور روپیہ ضائع ہوتا رہے گا۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تخم گذر ایک تولہ کا جوشاندہ بنا کر گڑ سے میٹھا کر کے صبح وشام پلایا کریں۔ اور بہروزہ اور پرانے گڑ کے شیاف بنا کر رحم میں رکھوائیں۔ انشاء اللہ بند حیض جاری ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کثرت مجامعت سے پرہیز کریں۔ اور کسی لیڈی ڈاکٹر کے مشورے سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) مریضہ کا علاج کسی ہوشیار دائی کو دکھا کر کسی قابل حکیم سے کرائیے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۰) **گلے کا بڑھنا**:- (الف) یہ مرض بنگال میں زیادہ ہوتا ہے اور چونکہ مرطوب ملک ہے۔ اس لئے کیلا بھی وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ شاید اسی لئے یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ کیلا اس مرض کو بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ ورنہ درحقیقت کیلے کا اس مرض سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مرض اندرونی غدودوں کے فتور سے ہوتا ہے۔ اور غدودوں ہی کے ذریعہ اس کا علاج بھی بہتر طریق پر ہو سکتا ہے۔ آیوڈین بھی اس کے لئے خاص طور پر نافع ہے۔ کسی مقامی ڈاکٹر سے اپنا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی زیری ۳ ماشہ کو پانی میں خوب پیس کر رکھیں اور ایک ایک انگلی آدھ آدھ گھنٹے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ دو چار دن کے عمل سے گلا درست ہو جائے گا کیلا آپ کے لئے مضر ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کا گلا بڑھا ہوا ہے۔ معلوم نہیں آپ کی مراد "گلا" سے کیا ہے۔ بغیر آپ کا مرض سمجھے ہوئے کیلہ کی مضرت کے متعلق لوگوں کی کیسے تائید کر سکتا ہوں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) کیلا اس مرض میں ضرور نقصان دے گا۔ ٹھنڈی و بادی چیزوں سے آپ ضرور پرہیز کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۱) **بجلی کا علاج**:- (الف) مستقل سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کوئی شخص بھی کسی علاج کے متعلق یہ ذمہ نہیں لے سکتا کہ آئندہ کبھی وہ مرض ہو ہی نہیں سکتا۔ بجلی کا علاج منجملہ اور طریق ہائے علاج کے ایک طریقہ ہے اور اگر اس سے مرض دور ہو جائے گا تو ضرور وہ مستقل ہی طریق پر دور

ہوگا۔ لیکن مستقل کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ کسی حالت میں بھی وہ مرض پھر نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عضو کی خرابیوں کے لئے بجلی کا استعمال نقصان پہونچائے گا۔ کسی قابل و لائق طبیب کے مشورہ سے اصولی علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر بجلی کے ذریعہ سے اس مرض کا کامیاب علاج ہوتا تو ساری دنیا میں اس مرض کا کوئی فرد بشر شاکی نظر نہ آتا۔ آپ روغن موم میں روغن کافور ملا کر استعمال کریں۔ تمام شکایتیں بغیر تکلیف کے رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) میں خیال کرتا ہوں کہ مستقل فائدہ ہرگز نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) بجلی کے ذریعہ سے فوری فائدہ تو ضرور ہو جائے گا۔ لیکن آپ کامیاب و مطمئن نہیں ہو سکتے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۲) **جریان**:۔ (الف) آپ چند شیشیاں "وگر یالٹ سیرپ" کی پی ڈالئے، کچا بلغم آنا بند ہو جائے گا۔ جریان بھی اس سے کم ہو جائے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی کے ساتھ ساتھ "ایسٹنس سیرپ" بھی استعمال کریئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ایک تولہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان نیم گرم آدھ پاؤ پی لیا کریں۔ اور خمیرہ گاؤزبان عنبری ۴ ماشہ میں دو چانول کشتہ فولاد رکھ کر صبح و شام دونوں وقت کھائیے۔ چند دن کے استعمال سے سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو تشخیص اور مرض کا نام لکھنے کی بجائے اپنی شکایتوں کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے تشخیص اور تجویز اطباء کا کام ہے آپ اپنی مفصل کیفیت لکھ کر اطبا کو نسخہ تجویز کرنے کی دعوت دیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) ستاور اور شکر سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دس دس ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام پندرہ دن تک استعمال کریں۔
(حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ھ) چون پراش ادلیہ استعمال کریں۔ پوری صحت نصیب ہوگی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) کشتہ فولاد ۲ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۲ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کستوری اصلی، عنبر اشہب، کشتہ طلاء، ہر ایک ۲ ماشہ زعفران اصلی، جند بیدستر ہر ایک ۶ ماشہ، سٹرکنین ۶ گرین۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے کھلائیں۔ جریان کہنہ کو دور کرتی ہیں، مقوی باہ، مقوی جگر اور مقوی اعصاب ہیں۔ لیکن اس دوا کے استعمال سے پہلے سیال مسکن ضرور استعمال کرلیں جس کا نسخہ ماہ مارچ سنہ ۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) گندھک آملہ سار اور ایک جوالہسن ہم وزن لے کر خوب کھرل کریں۔ اور آتشی شیشی میں گل حکمت کر کے روغن نکالئے اور ۵ قطرے یہ روغن ۲ ماشہ شہد میں ملا کر صبح و شام استعمال کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۳) **عوارض آتشک**:۔ (الف) بدقسمتی سے انجکشنوں کے متعلق عوام میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل گئی ہیں اور اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی چیز کا بھی انجکشن جسم میں داخل ہوا اور سب بیماریاں کافور ہو گئیں۔ اس صورت حالات سے بعض ڈاکٹر بھی ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور زبردستی کسی نہ کسی دوا کا انجکشن لگا ہی دیتے ہیں۔ آپ کے مریض کے جو انجکشن لگے وہ آتشک کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک آپ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے ان بے چاروں کو آتشک کبھی نہیں ہوئی۔ آپ کے مریض صاحب غالباً ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں آپ انہیں کچھ عرصہ تک "نیورو فاسفیٹس" استعمال کرائیں اُمید ہے کہ درد بھی اسی سے جاتا رہے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا صبح و شام ۲-۳ ماشہ عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کریں۔ روغن کافور کو روغن موم میں ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) حب اذاراقی کھانا کھانے کے بعد دو دو عدد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۴) **کتاب مجمع البحرین**:۔ (الف) کتاب مجمع البحرین مجلد بالکل نئی ہمارے پاس موجود ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۵) **ضعف باہ**:۔ (الف) خمیرہ گاؤزبان سادہ صبح و شام ایک ایک تولہ عرق بادیان کے ساتھ کم سے کم بیس دن استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوا المسک معتدل سادہ ۳ ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ صبح ہی صبح عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) صبح کے وقت کشتہ گئو دنتی ایک رتی خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔ اور سوتے وقت معجون فلاسفہ ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوران علاج میں جماع سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) روغن زرد تازہ پاؤ سیر میں الائچی خورد اور لونگ ایک ایک ماشہ ڈال کر داغ دیں۔ پھر آرد نخود بریاں اور شہد مصفٰی ایک ایک پاؤ ملا لیں۔ مقدار خوراک دو تولہ صبح چالیس دن تک۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) بیخ مرجان دو تولہ اور ورق نقرہ دو تولہ کو آب گلو ۴۰ تولہ، آب ہزار دانی ۴۰ تولہ میں کھرل کریں۔ اور مٹی کے پیالوں میں بند کر کے گجپٹ کی آگ دیں اس کے بعد پھر ان بوٹیوں کے پانی میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پانچ آنچوں میں دوا تیار ہو جائے گی۔ ایک رتی یہ دوا مکھن میں ملا کر صبح کے وقت کھائیں۔ عضو مخصوص کی مالش روغن موم اور روغن کافور ملا کر کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) جواب نمبر ۲۷ کی گولیاں استعمال کریں۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) حب عنبر مومیائی ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجیندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۶) **رطوبت بیضیہ:۔** (الف) بالعموم جب گردوں میں سوزش ہوتی ہے تو یہ رطوبت پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے۔ یونانی طب میں اس کے متعلق کیا تجربے کئے گئے ہیں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپستاں، خشخاش، کوکنار، صندل سفید۔ چاروں چیزیں ہم وزن لے کر باریک کریں۔ اور برابر کی شکر ملا کر رکھیں۔ ۱۱ ماشہ یہ سفوف اور ایک دو چاول کافور صبح ہی صبح منہ میں ڈال کر پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ دوا شام کو بھی استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیشاب میں رطوبت بیضیہ کیوں آتی ہے؟ اس کا ایک سبب تو ہے نہیں۔ اس کے واسطے تو مفصل مضمون کی ضرورت ہے۔ گر اتنا عرض کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اگر مزمن امراض گردہ یا کثرتِ جماع سے رطوبت بیضیہ آنے لگے تو گردوں کو آرام دینے کے لئے مبردات سے کام لے کر اس مرض کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر دل اور پھیپھڑے کے مرضوں میں دل کے پھیل جانے کی وجہ سے خون کا شریانی دباؤ کم ہو جائے۔ اور وریدی خون کے اجتماع سے دوران خون میں دقت ہو اور پیشاب کے ثقیل اجزا کم مقدار میں خارج ہونے لگیں تو اس وقت بھی یہ رطوبت کم و بیش مقدار میں پیشاب کے ساتھ پائی جاتی ہے اس صورت میں دل کو قوت پہونچانے سے وریدی خون کا اجتماع رفع ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو مدرات سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ طبیب کو باقاعدہ معائنہ کرا کے مشورہ حاصل کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد ۲۰ تولہ کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں بند کر کے گج پٹے کی ایک سو ایک آنچیں دے کر کشتہ تیار کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں کھرل کریں اور دس قطرہ دہی میں ملا کر صبح ہی کھا لیا کریں یہ فولاد محلول اکسیری ہے، رطوبت بیضیہ، ضعف باہ وغیرہ سینکڑوں بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اچھی کامیابی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۷) **دہی دودھ کا علاج:۔** اس طریقہ علاج کی تفصیلی کیفیت آپ کو وید ک کی کتابوں میں مل سکتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) کتاب مخزن آیوروید مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۸) **ڈکاروں کی کثرت:۔** (الف) آپ نے یہ بہت ہی عجیب بات کہی کہ عکس ریز میں معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ عکس ریز کے ذریعہ معدہ کے زخم نظر آ سکتے ہیں یا پھر اگر معدہ کا حجم بڑھ گیا ہو اور معدہ پھیل گیا ہو تو وہ معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن معدہ کا استرخا نظر آ جانا یہ تو بہت ناممکن الوقوع سی بات ہے آپ اپنے دوست کو فلپس ملک آف مگنیشیا استعمال کرائیے۔ غالباً اس سے ان کی سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت جوارش زنجبیل ۶-۶ ماشہ اور صبح و شام جوارش فنجنوش ۵-۵ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوارش مصطگی ۳ ماشہ کھانے سے آدھ گھنٹے پہلے دونوں وقت استعمال کیجئے۔ اور کھانے کے بعد نوشادر سیال ۵ قطرے پانی میں ڈال کر پیجئے۔ غذا میں بغیر مسالہ کا شوربہ اور چپاتی کھائیے۔ لیکن پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لوٹا سجی، نوشادر، سہاگہ ایک ایک تولہ لے کر جوکوب کریں۔ پھر ایک چینی کے پیالے میں دوائیں ڈال کر اسے پانی سے بھر دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد پانی نتھار دیں۔ اس کے بعد اور پانی ڈال کر ایک گھنٹے کے بعد نتھار دیں۔ یہ عمل تین دفعہ کرنا چاہیئے۔ پھر دوا کو سایہ میں خشک کر کے اور پیس کر رکھ لیں اور ایک ماشہ یہ دوا کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ ایک ہفتہ بعد آہستہ آہستہ یہ دوا کم کر کے چھوڑ دیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) ہینگ ایک رتی گڑ میں لپیٹ کر کھانا کھانے کے ایک گھنٹے بعد دونوں وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم گجیندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۹) **بھگندر:۔** (الف) آپ اپنی اہلیہ کو کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیے، جو اعمال جراحی میں بھی ماہر ہو۔ اس کے مشورہ سے اگر بھگندر کا آپریشن کرا دیا جائے تو یہ روز روز کی تکلیف جاتی رہے گی معمولی سا آپریشن ہے کہ جس میں کوئی خطرہ وغیرہ بھی بالکل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) توتیا کے پانی سے بھگندر کو ایک دفعہ صاف کر لیا کریں۔ اور گیلک ایسڈ ۴ ماشہ، پوست انار قندھاری ۲ تولہ، کشتہ سنگ جراحت ۴ تولہ، پھٹکری بریاں ڈیڑھ تولہ، گیرو ۶ ماشہ کو باریک کر کے رکھیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا پانی کے ساتھ صبح و شام پھنکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بارود ۳ ماشہ، روغن کنجد ۵ تولہ میں خوب حل کر کے رکھیں۔ پھر اس میں کپڑے کی بتی تر کر کے جس وقت منہ کھل جائے سوراخ کے اندر پہونچا دیں اس سے آپ کا مقصد حاصل ہو جائے گا یعنے منہ بڑھ جائے گا اور بیرونی دوا آسانی سے استعمال کی جا سکے گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) گندر پانی میں پیس کر بطور مرہم لگائیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) بلی کی ہڈی گھس کر لگائیں۔ ورنہ رال دو تولہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ روغن کنجد ۳ تولہ میں ملا کر کھرل کریں اور بھگندر پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناسور اس بارہ میں میرے خاص مجربات سے ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) کسی مقامی سرجن سے آپریشن کرا دیجئے۔ چند روزہ معمولی سی تکلیف کے بعد اس تکلیف دہ مرض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جائے گا۔

(ڈاکٹر عبد الغفور میڈیکل آفیسر میرد خاں)

(۱۸۰) **مسوڑھوں کا زخم:۔** (الف) دانت اکھڑوانے سے کوئی خاص فائدہ بھی نہ پہونچے گا۔ اس لئے کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کہ یہ زحمت گوارا کی جائے۔ آپ گوشت اگر کھاتے ہوں تو بالکل ترک کر دیجئے۔ روزانہ کم از کم دو لیموں چوس لیا کیجئے۔ غذا میں سبز ترکاریاں اور پھل بکثرت استعمال کیجئے۔ دن میں متعدد بار "ہائیڈروجن پراوکسائڈ" سے کلیاں کیا کیجئے۔ اگر ممکن ہو تو خود اپنے منہ کی رطوبت سے ویکسین تیار کرا لیجئے اور اس ویکسین

کے انجکشن لگوایئے۔ کولی نوس یا اور کسی منجن سے روزانہ دانت صاف کیا کیجئے۔ داخلی علاج کے طور پر فولاد کا شربت استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اگر ایک اور شادی کرنے کا ارادہ ہے تو ہرگز ہرگز دانتوں کو نہ نکلوایئے۔ اور یہ منجن رات کو سوتے وقت مسوڑھوں اور دانتوں پر ملیئے۔ مازو سبز، کات سفید، پھٹکری ہر ایک چھ ماشہ، توتیا دو ماشہ، سرکہ اصلی خالص ۵ تولہ۔ دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے کانسی کے کٹورے میں رکھ کر ملائم آگ پر پکائیں۔ جب دوائیں حل ہو کر خشک ہو جائیں تو باریک کر کے رکھیں اور آٹھ دس قطرے کاربالک ایسڈ کے اور ملالیں۔ اور منجن کی طرح دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں۔ منجن ملنے کے بعد ایک گھنٹے تک کلی نہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، فلفل سیاہ، قرنفل، عاقرقرحا، گل دیگدان، نمک لاہوری، پھٹکری، تمباکو، خاکستر پوست بادام، سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں، اور صبح و شام یہ منجن دانتوں پر ملیں اور کچھ دیر کے بعد دھو ڈالیں۔ کھانے کے بعد جوارش جالی نوس ۵ ماشہ کھایا کریں (حکیم عبد العلیم)

(د) مصطگی اصلی ۶ ماشہ، مازو نیم بریاں ۴ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ کو السی کے دو تولہ تیل میں کھرل کر کے دن میں دو تین بار اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔
حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) کیکر کی مسواک صبح ہی کر لیا کریں۔ اس کے بعد روغن کافور لگا دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) برگ سداب خشک ۵ تولہ، سجی ۲۰ تولہ، چونہ ۲۰ تولہ، سرکہ تند حسب ضرورت۔ تینوں دواؤں کو سرکہ میں کھرل کر کے ٹکیاں بنالیں اور کوزہ میں بند کر کے آگ میں پھونک لیں۔ پھر پیس کر بہ حفاظت رکھیں اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) آپ غالباً پائیوریا کے مرض میں مبتلا ہیں اگر اس مرض کا اچھی طرح علاج نہ کیا گیا تو بہت سی بیماریاں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کسی ماہر امراض دندان کے مشورہ سے دانت نکلوا کر مصنوعی دانت لگوا لیجئے۔ غالباً دوسری شادی کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر عبد الغفور میڈیکل آفیسر میرد خاں)

(۱۸۱) **ضعف عامہ**:۔ (الف) آپ کچھ عرصہ تک مچھلی کا تیل استعمال کرتے رہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی قسم کی ورزش بھی کیجئے۔ فٹ بال یا ہاکی کھیلنا آپ کے لئے بہت مناسب ورزش ہوگی۔ ایک عرصہ تک ان چیزوں کی مداومت کرنے سے آپ اتنے موٹے ضرور ہو جائیں گے کہ قد کی لمبائی بڑی نہ معلوم ہو۔ اگر ان تدبیروں سے کافی وزن نہ بڑھے تو "فیٹین" کے انجکشن لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ مروارید ۴ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) غذا میں اصلاح کیجئے۔ انار، امرود، بیر وغیرہ ٹھنڈے پھل کھایئے۔ دہی کی لسی پیجئے، روزانہ غسل کیجئے۔ اس سے اگر طبیعت درست نہ ہو تو دوا کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) مریض کا معائنہ کئے بغیر نسخہ تحریر نہیں کر سکتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب نمبر ۲، اکی گولیاں کھائیں اور شربت فولاد کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۲) **عوارض آتشک و سوزاک**:۔ (الف) جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کا کسی درجہ میں بھی سوزاک اور آتشک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ علامات اس قدر ناکافی لکھی ہیں کہ کوئی صحیح رائے قائم کرنا بہت ہی دشوار ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ سب سوزاک و آتشک کی برکتیں ہیں۔ شربت کا یہ نسخہ کسی ماہر سے تیار کرا کے استعمال کیجئے۔ بیس سیر گائے کے دودھ کا ترع انبیق کے ذریعے عرق کشید کریں۔ پھر اس عرق میں عشبہ مغربی ۵ تولہ، برادہ چوب چینی، ہلیلہ سیاہ، سنا مکی، عناب، گل سرخ، بادیان، برگ شاہترہ، برگ بادرنجبویہ، برادہ شیشم، گل منڈی، تخم شاہترہ، افتیمون ولایتی در پارچہ بستہ، برگ گاؤزباں، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، تخم کاسنی، ہلگند بابری ہر ایک چار چار تولہ، گل نیم دو تولہ نیم کوفتہ کر کے رات کے وقت بھگو دیں۔ اور صبح دواؤں کو جوش دے کر پانی نکال لیں اور دو سیر قند میں حسب معمول شربت بنائیں۔ اور چار تولہ یہ شربت پانی ملا کر صبح و شام دونوں وقت پیئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو معالج کے پاس رکھ کر علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام شیریں ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملا کر رات کو پیا کریں اور مربہ آملہ صبح کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ کریں۔ پھر حالات لکھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) آتشک و سوزاک کا اثر باقی ہے۔ تازہ مکھن اور دودھ بکثرت استعمال کریں، دودھ اگر بکری کا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۳) **پسینے کی کثرت**:۔ (الف) صرف پسینہ زیادہ آنا کوئی بیماری نہیں ہے۔ اگر کوئی مرض موجود ہے اور اس کی وجہ سے پسینہ کی یہ کثرت ہے تو اس کا آپ نے کوئی ذکر نہ فرمایا۔ پسینہ کی مقدار کم کرنے کے لئے ٹنکچر بیلاڈونا پانچ پانچ بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرنا بہت مفید ہے۔ چند روز استعمال کر کے دیکھ لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) مازو دو تولہ، گل سرخ تازہ ۳ تولہ، افیون ۲ ماشہ اور سماق ۱ تولہ کو سوا سیر پانی میں جوش دیں اور ایک بوتل پانی مل چھان کر نکالیں اور پانچ چھ تولہ یہ پانی روزانہ بدن پر ملیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) کسی مقامی ماہر معالج سے جگر کی اصلاح کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۴) **گلے کا ورم**:۔ (الف) آپ مریضہ کو ملک آف میگنیشیا کا استعمال کرائیے۔ گلے آجانے کی صورت میں حلق کے اندر "مینڈلیس پینٹ" لگایا کیجئے۔ اس دوا کے استعمال سے چند روز میں معدہ کی تیزابی کیفیت رفع ہو جائے گی اور یہ تکلیف جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سعد کوفی کا سفوف ۲ ماشہ لے کر صبح و شام دہی کے ساتھ کھلائیں۔ اور گلے کے ورم کے لئے مکو خشک ۹ ماشہ، مغز املتاس ایک تولہ کو ایک پاؤ دودھ میں جوش دے کر غرارہ کرائیں۔ حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) گل سرخ تازہ ۵ تولہ، کافور ایک ماشہ، اور سہاگہ ۶ ماشہ کو پانی میں جوش دیں اور مل چھان کر ایک بوتل تیار کر لیں۔ اور دن بھر میں چار پانچ مرتبہ غرارے کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) صفرا کا تنقیہ کرا کے راکھ مار سیاہ ایک رتی شہد میں ملا کر تین دن تک چٹائیں۔ پھر یہ شکایت نہ ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۵) **درد سر**:۔ (الف) چند شیشیاں "ایلیٹرس کارڈیل" کی استعمال کرا دیجئے۔ اس سے ماہواری میں باقاعدگی آجائے گی، اور درد سر بھی رفع ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) جواب نمبر ۱۶۹ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) گل سپاری ۴ تولہ، گل پستہ ۴ تولہ، صمغ ڈھاک ۴ تولہ، اندر جو شیریں دو تولہ، اسگند ناگوری ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کشتہ عقیق ۳ ماشہ، نبات سفید دو تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۳ ماشہ تک دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۶) **آواز کی خرابی**:۔ (الف) "بروز ویلکم اینڈ کمپنی" کی بنائی ہوئی "وائس ٹیبلائڈس" استعمال کیا کیجئے۔ ان سے آواز صاف اور خوش آیند ہو جائے گی۔ رہا اس کا سریلا ہونا تو یہ آپ کے گانے کی مشق پر منحصر ہے۔ دواؤں سے آواز کے سُر درست نہیں ہوا کرتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے اوتار صوت اگر قدرتی طور پر موٹے ہیں تو علاج سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی خرابی لاحق ہو گئی ہے تو فائدہ کی امید ہے۔ برہمی بوٹی ۱۰ ماشہ، خولنجان، اجوائن دیسی، فلفل دراز ہر ایک ایک ماشہ، سب کو پان کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر دن میں دو تین دفعہ چوسا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) مغز بادام مقشر، ماشہ، مغز چلغوزہ، ماشہ، انیسون، بادیان، رب السوس، صمغ عربی ہر ایک ۳ ماشہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر حسب ضرورت شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۷) **حرارت جگر وغیرہ**:۔ آپ کے جگر کی حرارت زیادہ نہیں ہے بلکہ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ جس قدر علامات آپ نے لکھی ہیں۔ یہ سب اعصاب کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گرم اور سرد کا خیال چھوڑ کے آپ کچھ عرصہ تک مسلسل ہیوروفاسفیٹس کا استعمال کیجئے اعصاب میں طاقت پیدا ہو جانے پر یہ گرمی کا غلط خیال جاتا رہیگا۔ روزانہ باقاعدہ ٹہلنے کو کھلی ہوئی سڑکوں پر جایا کیجئے۔ ٹہلنے کی مشق روزانہ زیادہ کر کے کم سے کم پانچ میل روزانہ پر پہونچا دیجئے۔ پھر جسم کا پھڑکنا بند ہو جائے گا۔ روزانہ سرد پانی سے غسل کیجئے اس سے عضلات کا پھڑکنا جاتا رہے گا۔ غذا زود ہضم استعمال کیا کیجئے۔ اس سے احتلام کی کثرت رک جائے گی۔ اگر پھر بھی نہ رکے تو چند روز تک پٹاشیم برومائڈ ۱۰۔۱۰ گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کسی معالج کے پاس رہ کر علاج کرائیے۔ میرا بہترین مشورہ آپ کے لئے یہی ہے۔ ورنہ سوالات و جوابات کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) شربت زرشک صندل والا ہمدرد دواخانہ سے منگا کر دو ہفتہ تک استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد محلول اکسیری جو جواب نمبر ۱۷۶ میں تحریر ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مارچ ۳۹ء کے رسالہ کے صفحہ ۳۴ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں سیال مسکن کا نسخہ درج ہے۔ پہلے اسے ۲۰ دن تک استعمال کریں۔ پھر جواب نمبر ۱۷۲ کی گولیاں کھائیں۔ تمام شکایتیں کافور ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

آسان نسخے یا مجرب چٹکلے

اس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک کل امراض کے آسان نسخے یا مجرب چٹکلے ترتیب دے کر شائع کئے گئے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دو تین اجزاء سے متجاوز نہیں اور اجزا بھی سہل الحصول ہیں۔ ہر ایک دوا فروش سے مل سکتے ہیں۔ اگر کوئی نسخہ زیادہ اجزا کا بھی ہے تو وہی ہے جس کی ترکیب آسان ہے اور بارہا تجربہ کی کسوٹی پر پرکھا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی ایسی مفید اور مجرب دوائیں بھی لکھی گئی ہیں جو عام طور پر جنگلوں میں بہ آسانی مل سکتی ہیں۔ اور دیہات میں رہنے والے اشخاص جہاں کوئی دواخانہ نہیں ہوتا، ان سے بخوبی مستفید ہو سکتے ہیں۔ سفید اور چکنے کاغذ کے ۲۴۰ صفحات پر نہایت عمدگی سے شائع ہوئے ہیں۔ ان خوبیوں کے باوجود

قیمت صرف دو روپے۔
مجلد پارچہ ۔ ۲/۸

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کراسکتے ہیں زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کرسکتے ہیں، شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۸۸) بچپن میں دانتوں کی صفائی نہ کرنے سے ان پہ زرد رنگ چڑھ گیا ہے۔ کئی پوڈر استعمال کئے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ مجرب نسخہ درکار ہے جس سے زردی دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۷۵۴۰)

(۱۸۹) برہمی بوٹی کی شناخت اور طریق استعمال کیا ہے۔ (حکیم دیوانہ خریدار نمبر ۷۹۸۴)

(۱۹۰) میرے دائیں جبڑے کے نیچے ناصور کی شکل کا ایک پھوڑا ہے جو مواد سے بھر کر پھول جاتا ہے۔ چھیڑ دینے سے مواد نکل کر تھوڑے عرصہ میں زخم بھر جاتا ہے پھر چند یوم کے بعد وہی پہلی سی حالت ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۸۱)

(۱۹۱) پانچ سال کے بچے کو چار سال سے یہ شکایت ہے کہ وہ کبھی کبھی اچانک تڑپنے لگ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں منہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں کبھی ہلتا رہتا ہے اور کبھی بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے جسم کانپتا ہے۔ دورہ دو تین منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۳۲)

(۱۹۲) چار سال کی بچی کو پیدائش سے آج تک تقریباً ہر مہینے میں ایک دو بار آشوب چشم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی ناک سے خون بھی گرتا ہے اور پیشاب بعض اوقات سفیدی مائل ہوتا ہے پیشاب کے مقام میں اکثر جلن بتایا کرتی ہے۔ تینوں شکایتیں معمولی دواؤں سے عارضی طور پر جاتی رہتی ہیں لیکن جڑ کسی بیماری کی نہیں کٹتی۔ اطبار کرام توجہ فرمائیں۔ (حکیم مصطفےٰ خاں، خریدار نمبر ۸۰۹۴)

(۱۹۳) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو دھات کو پشٹ اور جسم کو چست کردے۔ ہر عمر والا اُسے استعمال کرسکے اور اس کی چیزیں ہر جگہ مل سکیں۔ (خریدار نمبر ۴۵۳۳)

(۱۹۴) پرانا سوزاک ہو جانے کی وجہ سے جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے، پیشاب کھل کر ہوتا ہے۔ قرحہ اب موجود نہیں۔ قبض کی شکایت ہے۔ ہاتھ پیر جلتے رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۱۵)

(۱۹۵) ایک مریض کے خصیوں پر ایک سال سے سخت خارش ہوتی ہے رات دن میں کئی دفعہ دورہ ہوتا ہے اور مریض سخت بےچین ہو جاتا ہے۔ مریض کو مصفیات کا استعمال کرایا گیا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جلاب بھی دیا گیا ہے۔ وہی حالت ہے عمر ۴۰ برس سے زیادہ ہے۔ عورت نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۶۵۰۳)

(۱۹۶) شملہ پہاڑ پر آتشک و سوزاک کے مرض بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی کم خرچ اور مجرب نسخے ایسے مل جائیں جن سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے میں دفتر میں ملازم ہوں میرا مقصد اس سے روزی کمانا نہیں ہے۔ خریدار نمبر ۶۲۸۶)

(۱۹۷) میرے ایک بزرگ (عمر ۷۲، سال) عرصہ پانچ سال سے بیمار ہیں۔ جب وہ کوئی چیز کھاتے ہیں یا تھوڑا سا چلتے ہیں تو تمام چھاتی جلنی شروع ہو جاتی ہے بعض ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ پھیپھڑے بڑھ گئے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ دل کے اردگرد گلٹیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بہت علاج کیا کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۵۹۴)

(۱۹۸) چائے اور موزے کے ہر موسم میں استعمال کو کوئی ڈاکٹر صاحب مفید بتاتے ہیں اور کوئی مضر۔ اس مسئلہ پر طبی رہنمائی کی جائے۔ ڈاکٹر سعید صاحب ضرور توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۱۱)

(۱۹۹) مجھے تین سال سے گرمی کی بہت زیادہ شکایت ہے۔ حلق و منہ خشک اور ہونٹ پھٹے ہوئے رہتے ہیں۔ بھوک بہت کم ہے پیاس کبھی محسوس نہیں ہوتی ذرا سی گرم چیز (مچھلی وغیرہ) کھالی جائے۔ تو ناک سے خون آجاتا ہے حکماء کی تشخیص ہے کہ جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہو گئی۔ تازہ خون پیدا نہیں ہوتا۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۵)

(۲۰۰) ۴۹ سالہ مریض ذیابیطس کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ مریض کے دونوں پاؤں میں تکلیف رہتی ہے۔ تلوے جلتے ہیں۔ گوشت کھانے سے پنڈلی میں شدید اعصابی درد ہوتا ہے، جریان، بواسیر اور قبض دائمی کی شکایتیں بھی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ذیابیطس لاعلاج مرض ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۶۱۸۲)

(۲۰۱) میرے والد کی آنکھیں بعارضہ چیچک عرصہ تین سال سے خراب ہو گئی ہیں۔ ضعف بصارت کی شکایت ہے۔ آجکل عینک زیر استعمال ہے۔ عمر

۵۴ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۴۲۱۳)

(۲۰۲) میری عمر ۱۹ سال ہے۔ قد ۵ فٹ ۳½ انچ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ۵ فٹ ۶ انچ ہو جائے۔ اگر کوئی دوا یا قد بڑھانے والی ورزشیں ہوں تو مطلع فرمائیں۔ دوا بے ضرر ہو۔ تھائرائڈ جوہر کی طرح گیگھیے وغیرہ امراض نہ پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۸۴۶۶)

(۲۰۳) میری عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ آٹھ سال سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے عینک کا مسلسل استعمال کر رہا ہوں پھر بھی نظر دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے عینک کا نمبر ۵،۴ تھا اب ۵، ہو گیا ہے اور نہ معلوم میری بدقسمتی کی وجہ سے یہ کہاں تک بڑھ جائے۔ اب میری آنکھوں میں ہر وقت دھند اور غبار سا رہتا ہے اور آنکھیں جھپکی رہتی ہیں۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے ہر روز دوا بھی ڈالتا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۲۰۴) زمانۂ طالب علمی سے دائمی نزلہ کا شکار ہوں۔ رطوبتیں حلق میں جمع ہو کر منہ یا ناک کے راستے خارج ہو جاتی ہیں قبض کی شکایت سردی کے موسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ ضعف دماغ و قلب بھی ہے۔ کوئی صاحب آزمودہ نسخہ مرحمت فرمائیں۔ جس سے یہ سب کمزوریاں دور ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۰۸۱)

(۲۰۵) میرے ایک دوست کو پیدائشی (Icthyosis) کی بیماری ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ شکایت خود بخود جاتی رہتی ہے، اور سردی میں عود کر آتی ہے ہر چند علاج معالجہ کیا فائدہ نہ ہوا۔ کوئی معقول نسخہ تجویز کیا جائے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ کریں۔ اس بیماری میں جلد پر مچھلی جیسے بڑے بڑے اور خشک چمکدار حلقے سے نکل آتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۲۱۱)

(۲۰۶) میری عمر تقریباً ۳۰ سال ہے۔ دماغ کمزور ہے۔ لکھنے پڑھنے یا اور کوئی دماغی کام کرنے سے فوراً چکر آ جاتے ہیں۔ عام جسمانی کمزوری زیادہ ہے، جوڑوں میں خاص کمر اور گھٹنوں میں زیادہ درد رہتا ہے۔ اکثر بے خبری میں احتلام ہو جاتا ہے۔ مذی بہ کثرت خارج ہوتی ہے۔ ریاح بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ جوش کے وقت پیٹھ پر چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۱۱)

(۲۰۷) مریضہ دو سال سے باؤ گولہ میں مبتلا ہے۔ پیٹ میں ریاح بھرے رہتے ہیں۔ گولے کو دبانے سے متلی ہوتی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت بھی ہے۔ جب درد کا دورہ ہوتا ہے تو اجابت میں سدے کثرت سے نکلتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۷۰۴۸)

(۲۰۸) مریضہ کی عمر ۲۲ سال ہے اور وہ مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہے۔ جسم کے جوڑ جوڑ میں درد ہوتا ہے۔ دل و دماغ کمزور ہیں۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ گرمیوں میں پسینہ کثرت سے آتا ہے جس سے زیادہ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ اطباء کرام اس مریضہ کے حال پر رحم کر کے کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔
(خریدار نمبر ۶۱۵۳)

(۲۰۹) حکمائے کرام سے گذارش ہے کہ "امرت انجن" یا "بین بام" کا نسخہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۸۰)

(۲۱۰) پیشاب میں گوشت کے سے چھوٹے بڑے سرخ رنگ کے ٹکڑے نکلتے ہیں۔ پیشاب کا رنگ سفید مثل غلیظ دودھ کے ہوتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد جم جاتا ہے۔ پیشاب کی یہ صورت دورے کے دنوں میں ہوتی ہے۔ ہفتہ دو ہفتہ میں کبھی اس قسم کا پیشاب ہوتا ہے۔ دورے سے پہلے خصیہ میں خفیف ورم ہوتا ہے، ساتھ اس کے جاڑے کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض کو عرصہ تک سوزاک کی شکایت رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۲۲۶)

(۲۱۱) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو جنون والوں کے لئے اکسیر اور مجرب ہو۔ دوا گولی کی صورت میں ہو اور ایک یا دو گولی قوی سے قوی معدہ والے جنونی کو استعمال کرانے سے تین چار پاخانے آ جائیں۔ خواب آور ہو اور گھبراہٹ کو فوراً دور کرے۔ (خریدار نمبر ۳۲۸۲)

(۲۱۲) مریض ورم جگر بلغمی میں مبتلا ہے۔ داہنی پسلیوں کے نیچے جگر بڑھا ہوا ہے، دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے، زبان کی رنگت سفید ہے۔ بخار ہلکا رہتا ہے، پپوٹے بھاری رہتے ہیں۔ خونی بواسیر ہے، گو آج کل خون بند ہے۔ عمر ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۴۸)

(۲۱۳) عمر ۲۰ سال ہے احتلام کی شکایت ہے۔ پاخانہ صاف آتا ہے۔ حلق سے ایک قسم کی بدبو آتی ہے۔ معلوم نہیں اس کا کیا سبب ہے۔ کسی کے قریب نہیں بیٹھ سکتا۔ (ایک خریدار)

(۲۱۴) پانچ سال پہلے ورم زائدہ دودیہ (اپنڈی سائٹس) ہوا تھا، اس کے بعد خون خراب ہو گیا۔ اب چھ مہینے سے تمام چہرہ اور گردن سرخ سرخ چٹوں سے بھر گیا ہے چٹوں میں کھجلی ہوتی ہے اور سفید بھوسی اُڑتی رہتی ہے، کبھی کبھی پھنسی ہو جاتی ہے۔ اطباء کرام مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۲۱۵) مریض کی عمر ۵۰ سال ہے صحت اچھی ہے بچپن سے حقہ نوشی کی عادت ہے۔ ضعف ہاضمہ، یورک ایسڈ کی کثرت، مرغن و مقوی غذاؤں سے تکلیف ہونا، مہینے میں ایک دو بار ریاح بند ہونا، درد سر اعضا شکنی اور صفرا کی زیادتی رہتی ہے۔ نمکین گرم پانی سے قے کرنے سے عارضی آرام ملتا ہے۔ بہت سی دوائیں استعمال کیں۔ لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ خریدار نمبر ۸۸۱۸)

(۲۱۶) عورتیں بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہر لحاظ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ ازراہ کرم کوئی ایسا بہترین مجرب طبی نسخہ یا غذا تجویز فرمائیں جس سے عام کمزوری طاقت میں تبدیل ہو جائے۔ عورتوں کی ورزش کے متعلق اگر کوئی انگریزی رسالہ ہو، تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۵)

(۲۱۷) عمر ۳۵ سال ہے۔ تقریباً بیس سال سے منہ آنے کی شکایت ہے، ہر موسم میں تکلیف رہتی ہے۔ ہونٹ، زبان، رخسارے اور حلق پر دال کے برابر سفید چھالے ہو جاتے ہیں۔ بات چیت اور کھانے پینے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ ہر ہفتہ ایک آدھ دورہ ضرور ہوتا ہے۔ مریض کا مزاج گرم و خشک سوداوی ہے۔ قبض دائمی ہے۔ حذاق سے التماس ہے کہ اپنے مجربات سے مجھ کو فائدہ اُٹھانے کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۴۴۹۴)

(۲۱۸) میرے ایک دوست کی شادی ۱۰ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اب اس کی عمر ۲۱ سال ہے۔ اُسے ایک دفعہ آتشک اور پانچ دفعہ سوزاک ہو چکا ہے۔ بچپن میں خراب عادتیں بھی رہ چکی ہیں۔ گھر والی موجود ہے۔ لیکن بچہ کوئی نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۵)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

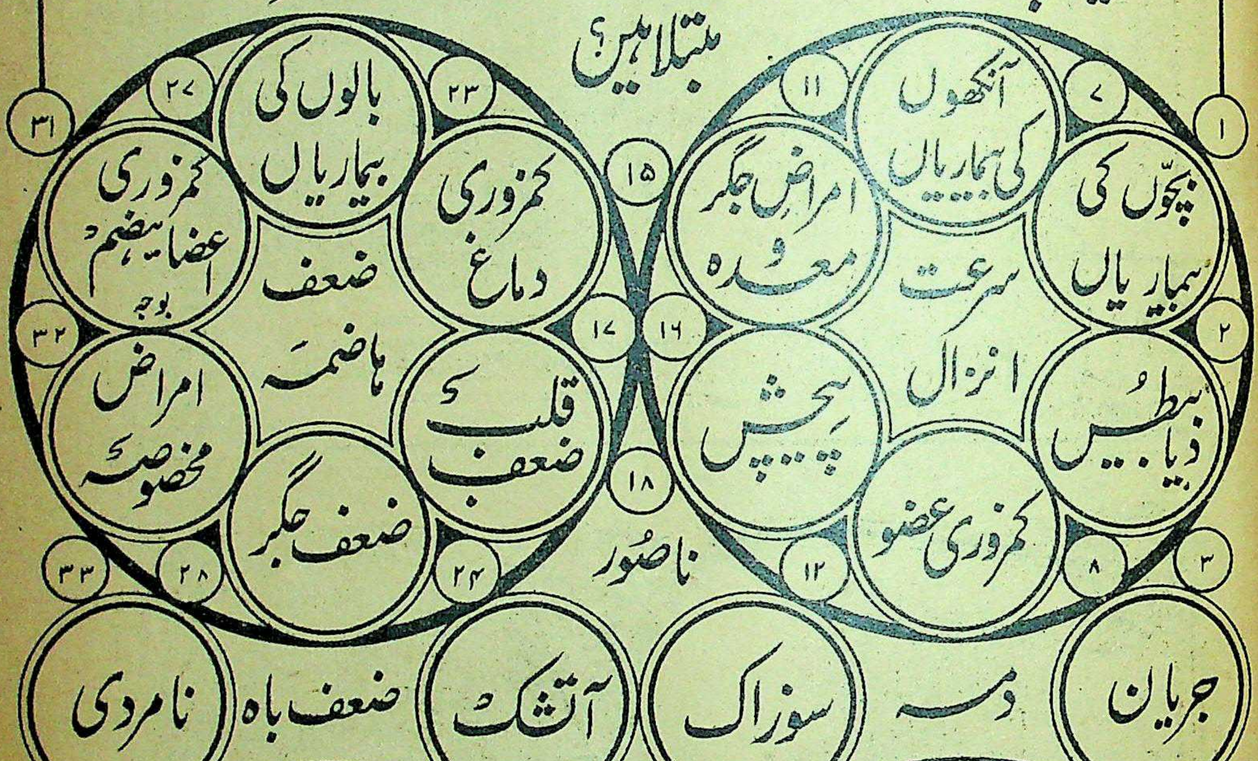
آنکھوں کی بیماریاں
بچوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابیطس
پیچش
کمزوری عضو
بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضا ہضم بوجہ
ضعف ہاضمہ
ضعف قلب
امراض مخصوصہ
ضعف جگر
ناصور
جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی
نزلہ
اسقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
بے لذتی
احتلام
دق وسل
کنٹھ مالا
پائیریا
تلی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
شفاعت احمد

اگر ایسا ہے

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف ”ہمدرد دواخانہ دہلی“ پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے؛ خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

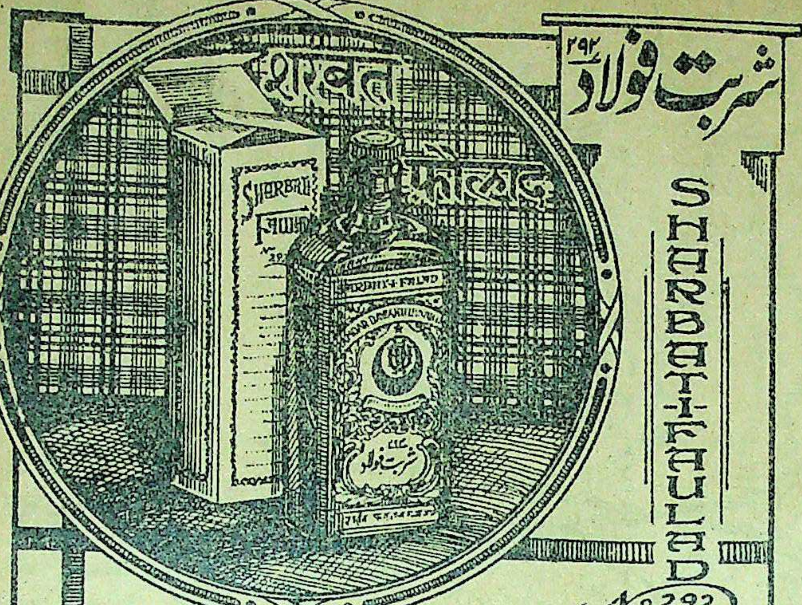

SHARBAT-I-FAULAD

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد ۲۹۲ تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱)

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

اکسیر پائیریا رجسٹرڈ

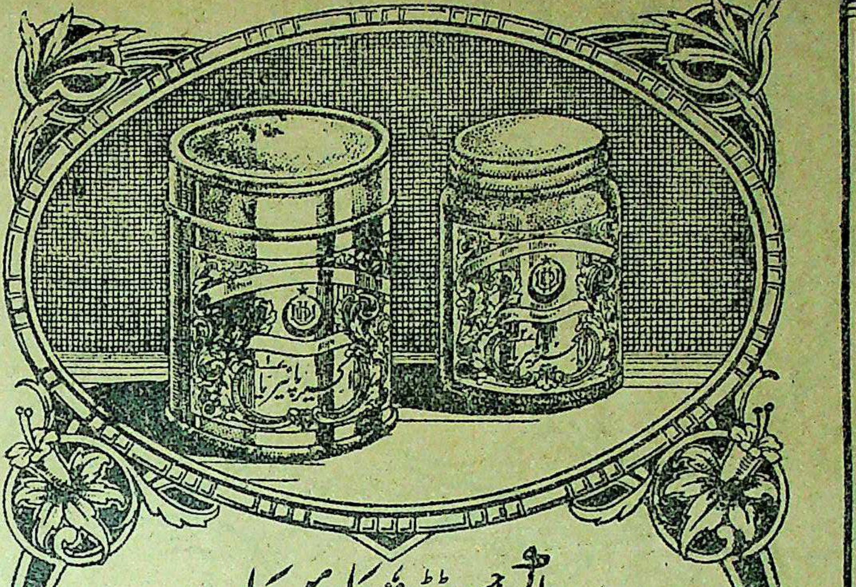

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچا لیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کر کے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی قیمت دو روپے۔

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“ **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا“

شہید فن ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ”ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

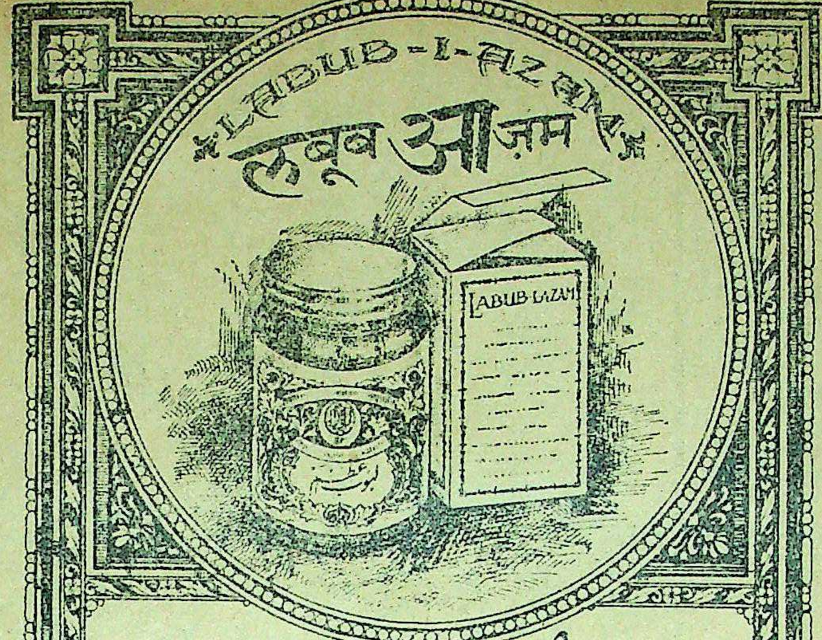

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدایش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بےضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

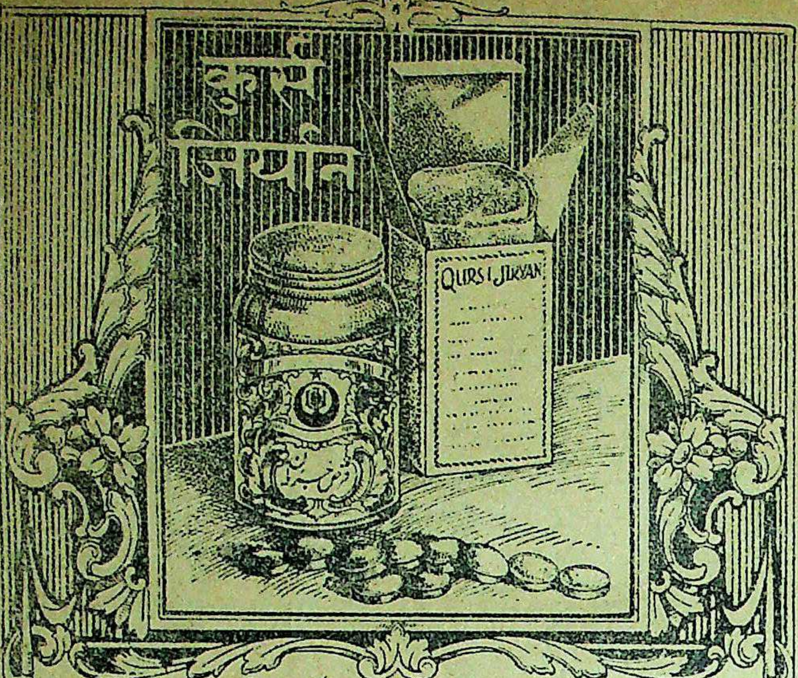

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہُوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صِحت یاب ہوگئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بادگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳/

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
۱/

معجون مقوّی و مُمسِک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا اچھا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال: - ایک گولی کا ⅛ حصہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ/)

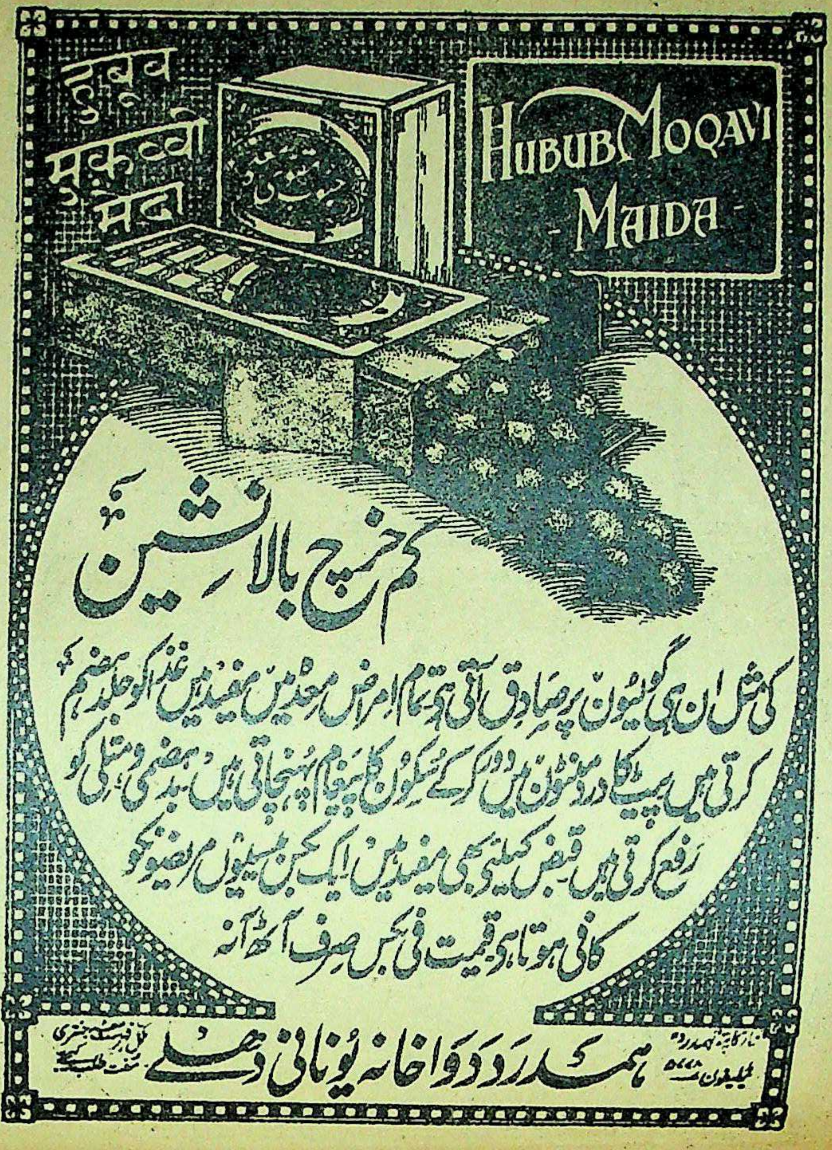

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں۔ قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون ۵۵۵
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
بڑی فہرست جنتری مفت طلب کیجئے

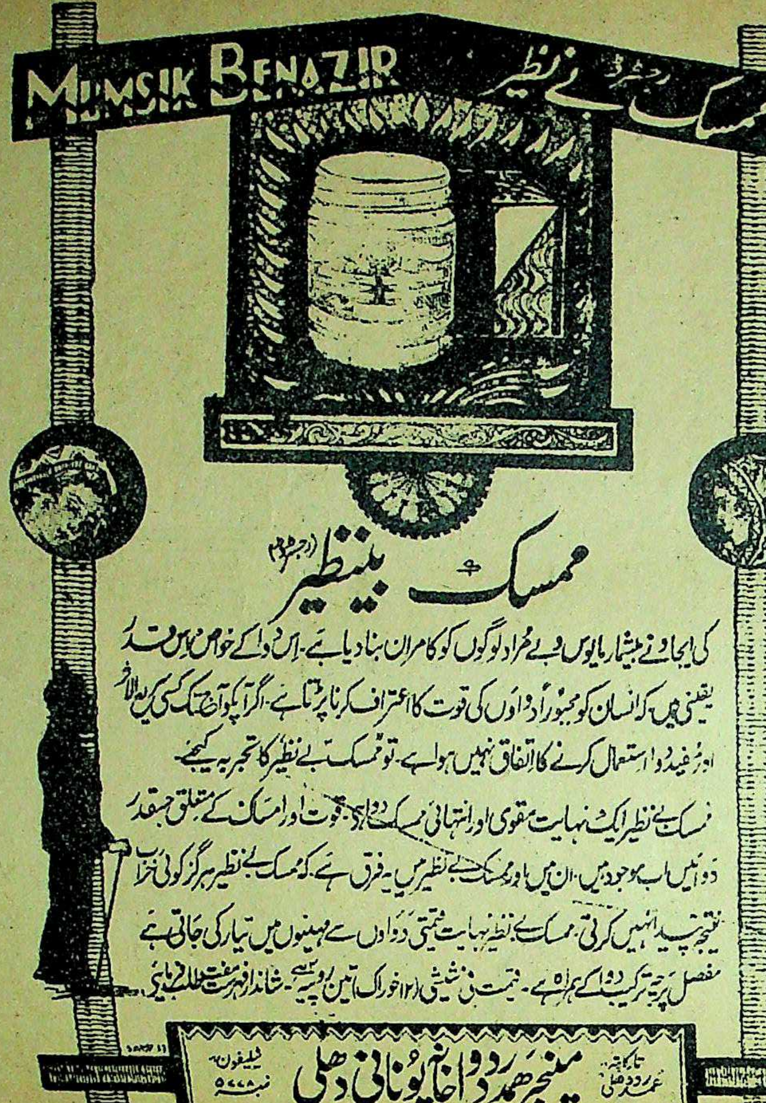

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کریہ الذائقہ اور غیر مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔ ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے۔ (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ قیمت فی شیشی [illegible] شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیے +

رجسٹرڈ
دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ÷

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک ۲ روپے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ÷

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا
اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف وہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲ دو روپیہ آٹھ آنے ÷ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے ۲ روپے

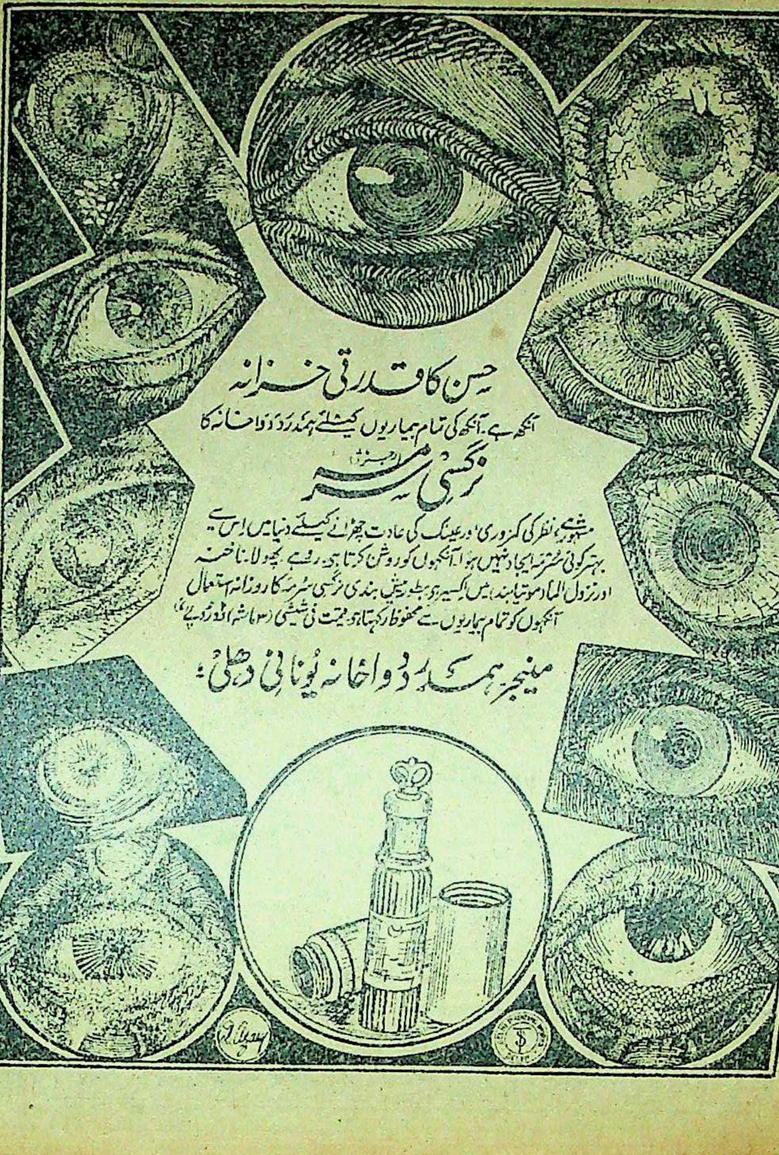

حسن کا قدرتی خزانہ
آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا
نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)
مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، و عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے
بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ
اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال
آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی:

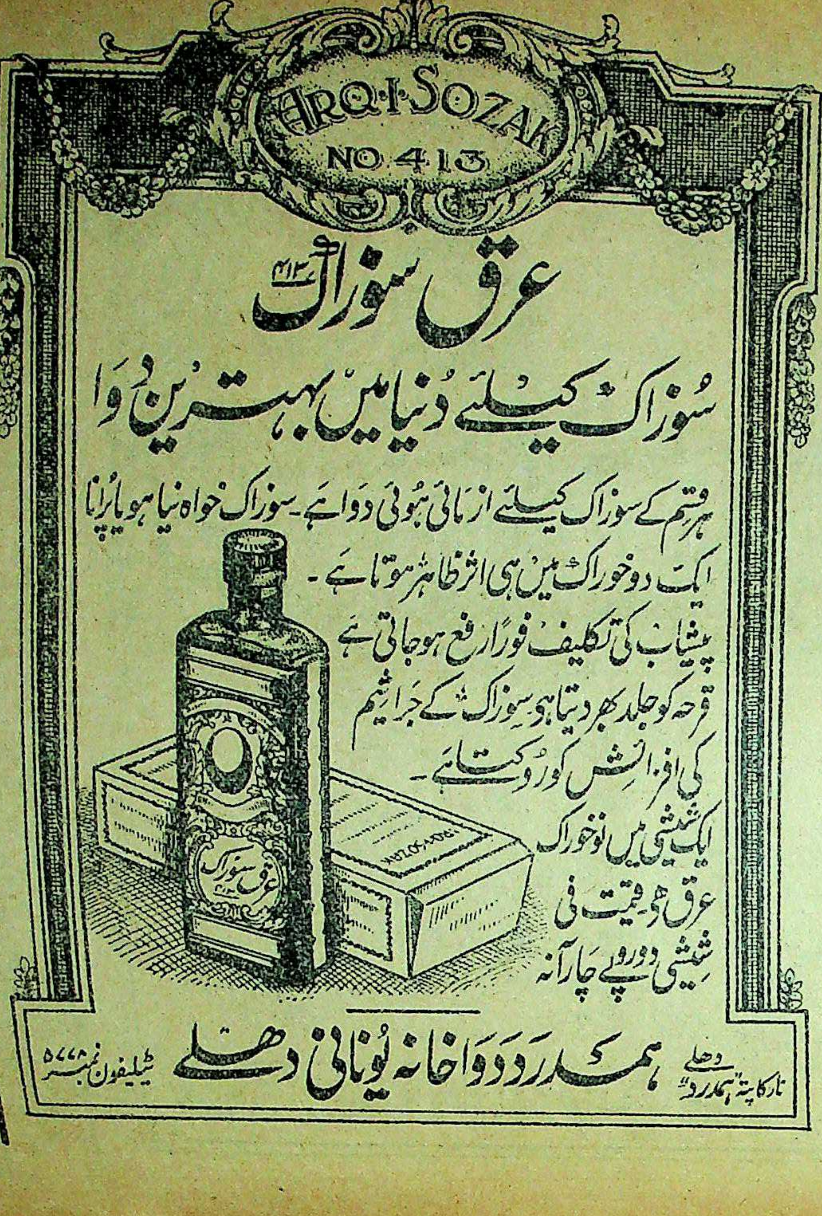

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا
ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔
پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے
قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم
کی افزائش کو روکتا ہے۔
ایک شیشی میں نو خوراک
عرق ہے۔ قیمت فی
شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۵

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہو۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عگر)

تار کا پتہ ہمدرد دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registered

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶ر

ترکیب استعمال:۔ بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

Zubani
ذُوبانی
تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویا پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۸

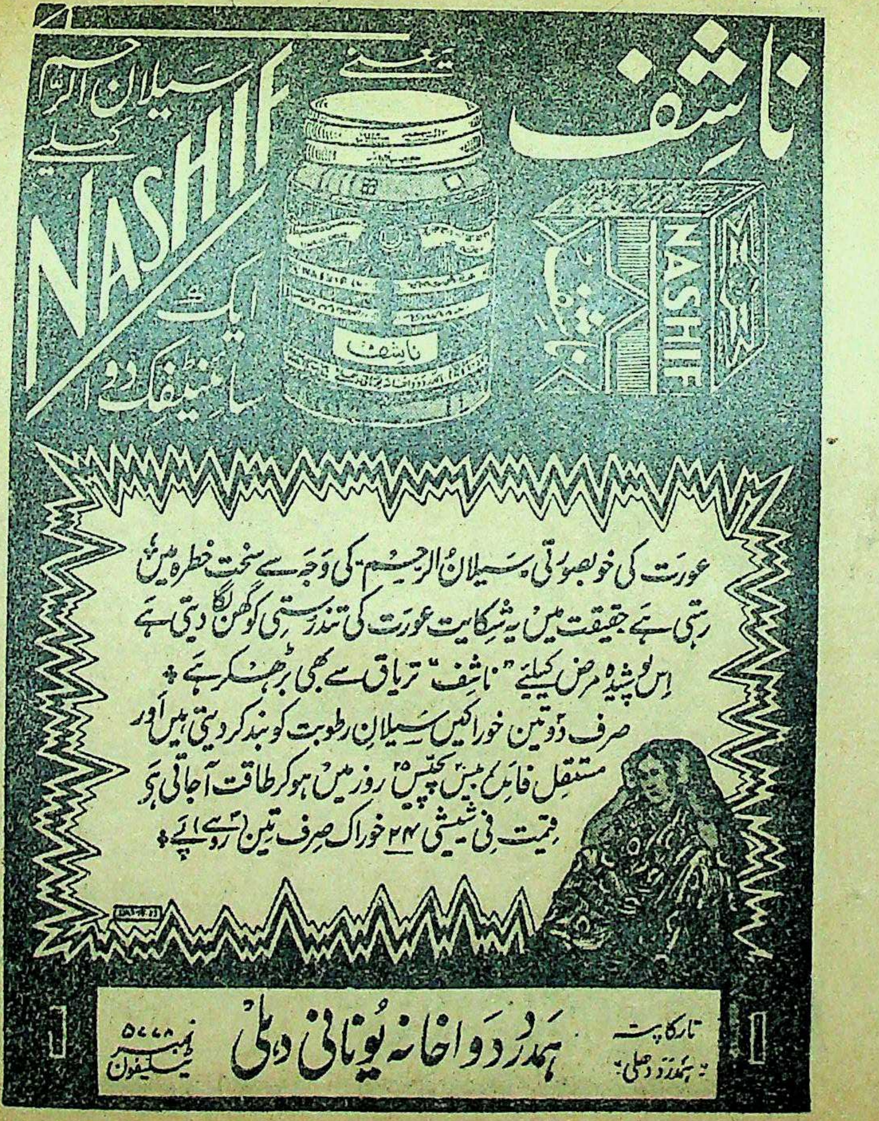

ناشف
NASHIF
یعنی سیلان الرحم کیلئے ایک سائنٹیفک دوا

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں
رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے
اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔
صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور
مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے
قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے (۳) ۔

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۸

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے، یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

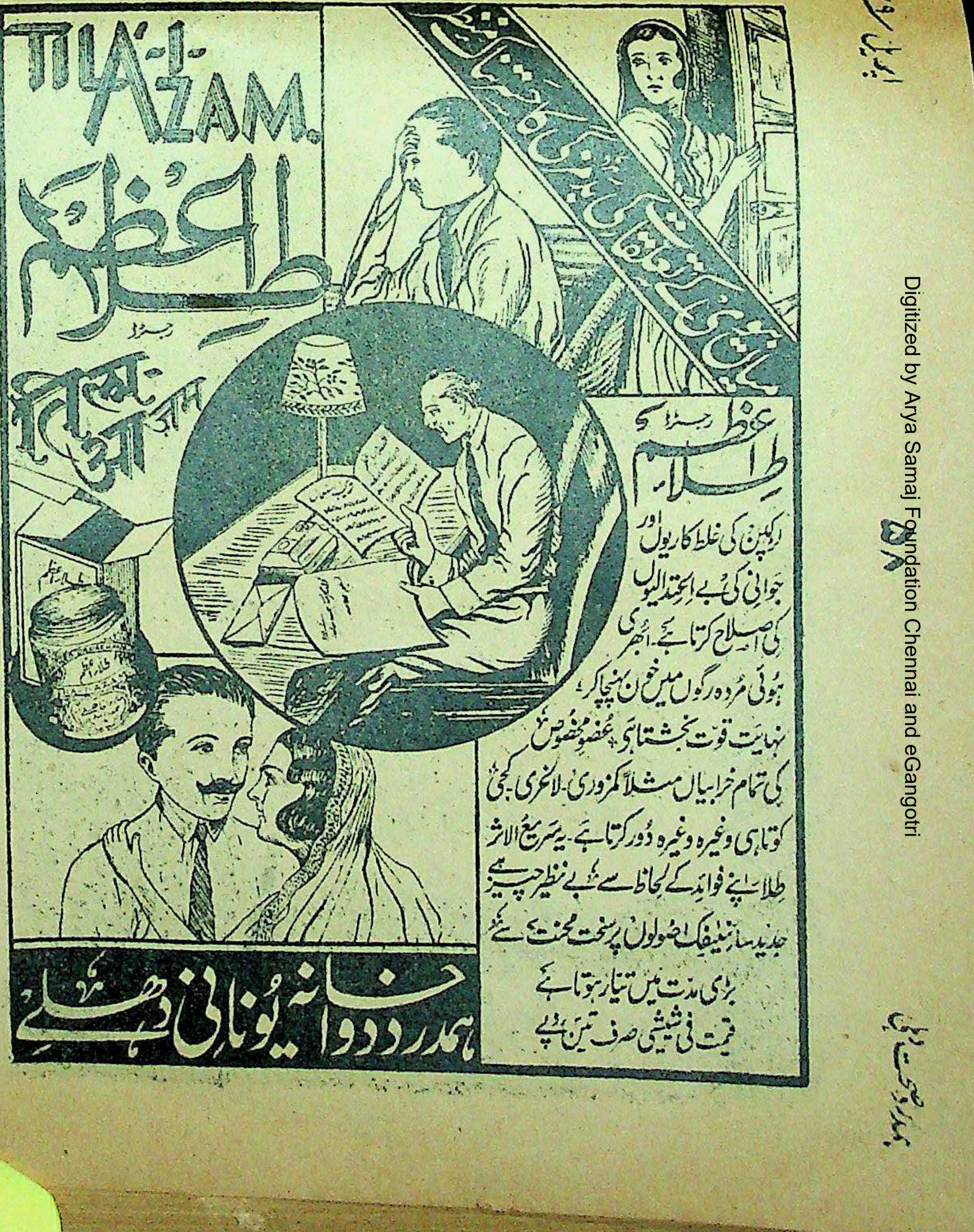
TILA-I-AZAM.
طلاءِ اعظم
رجسٹرڈ

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ
لڑکپن کی غلط کاریوں اور
جوانی کی بے اعتدالیوں
کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری
ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر
نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص
کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی
کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر
طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہے
جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے
بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

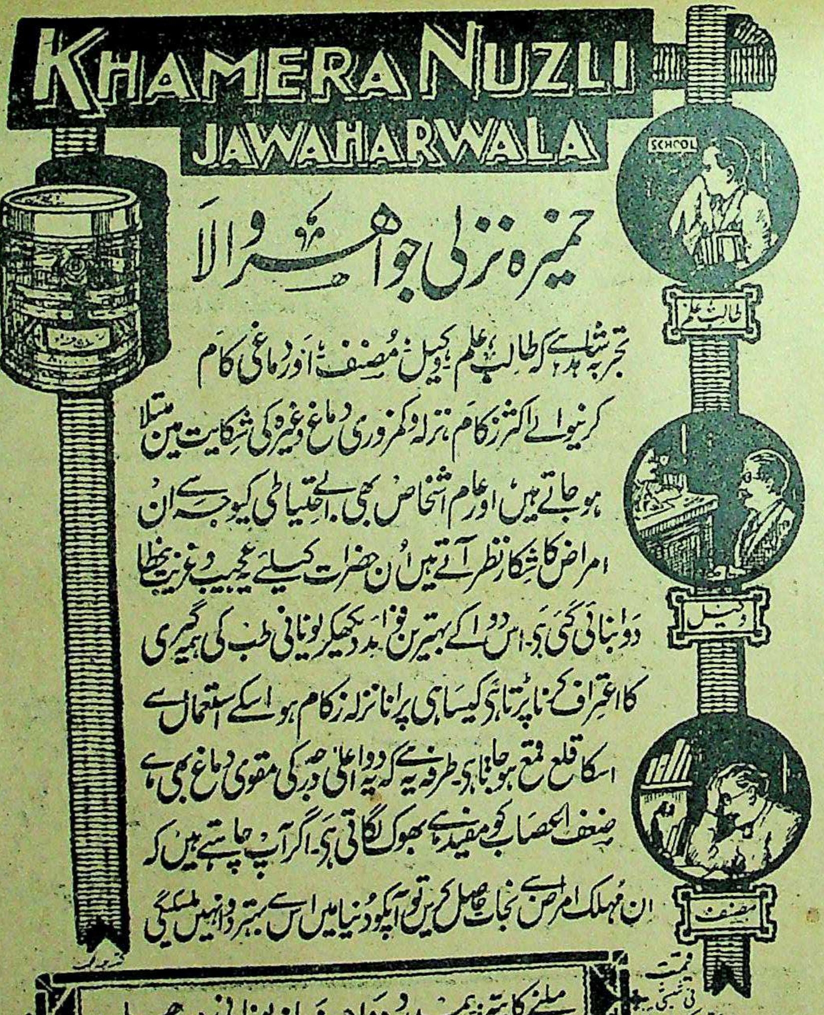
KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواھر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالبِ علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ، کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب خمیرہ دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی

قیمت فی شیشی

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پُورا پُورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر [illegible]

मुफ़र्रह मुश्की
MUFARRAH MUSHKIN.
MUFARRAH MUSH
مفرح مشکین

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے ازسرِ نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

مالکانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۴۸

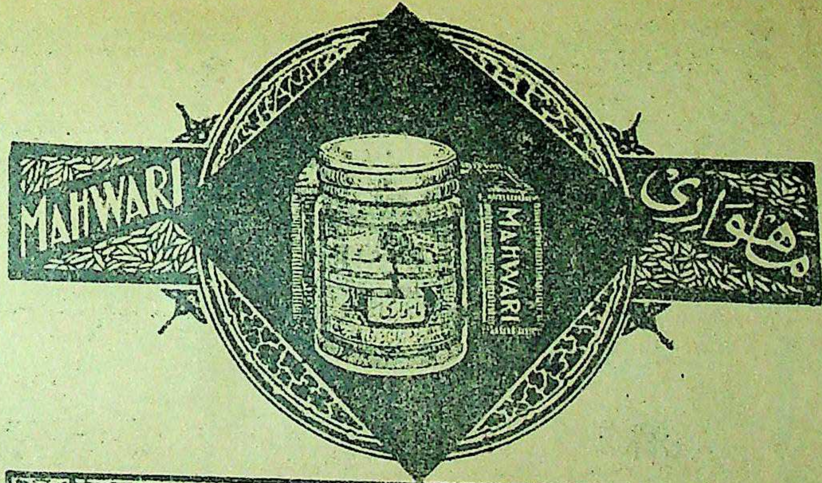

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بےقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

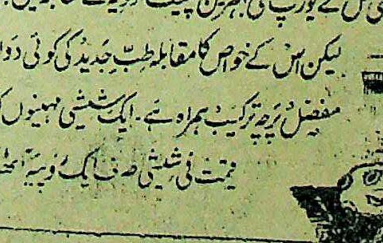

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مُفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

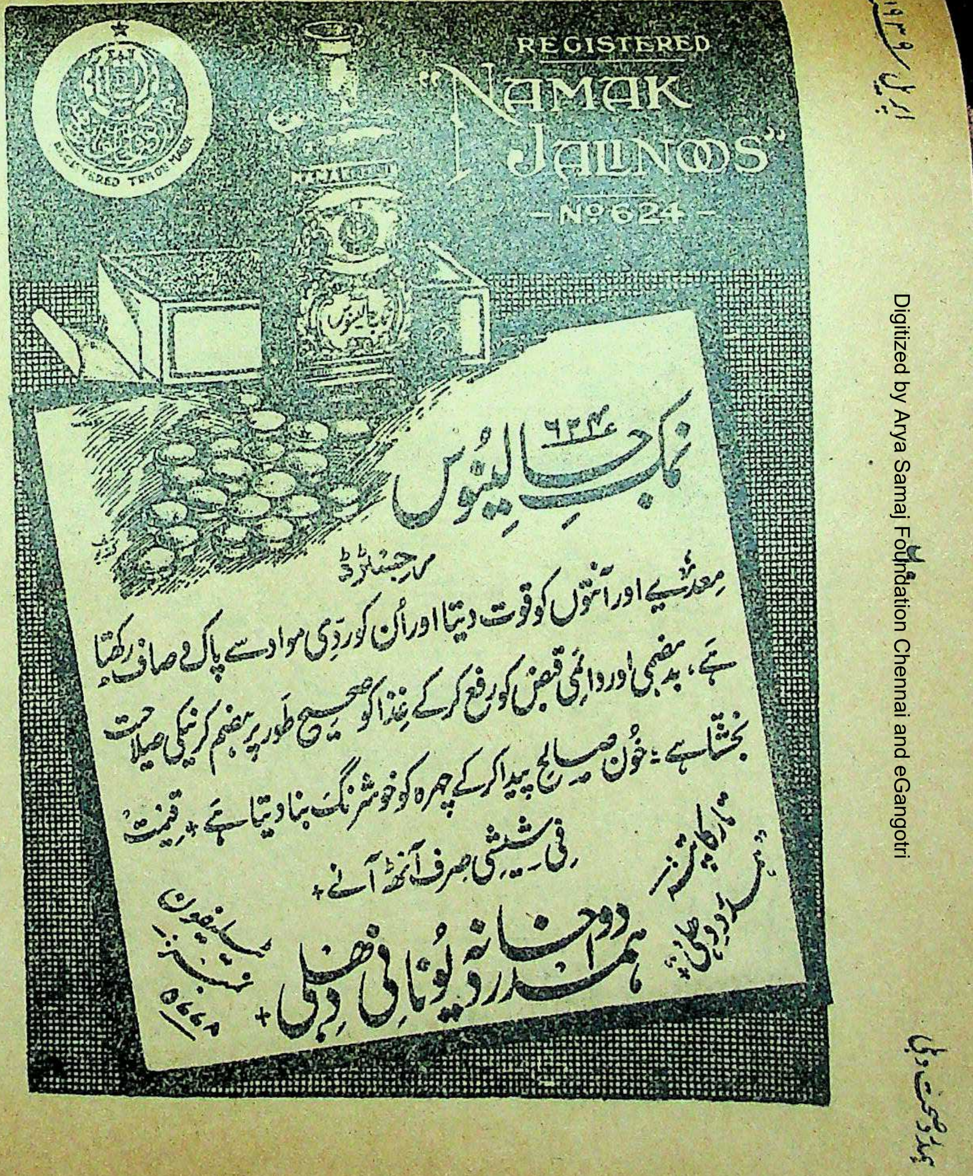
REGISTERED
"NAMAK JALNOOS"
—No 624—
REGISTERED TRADE MARK
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴
رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے، خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
پیٹ کا درد

قلزم
رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہے ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

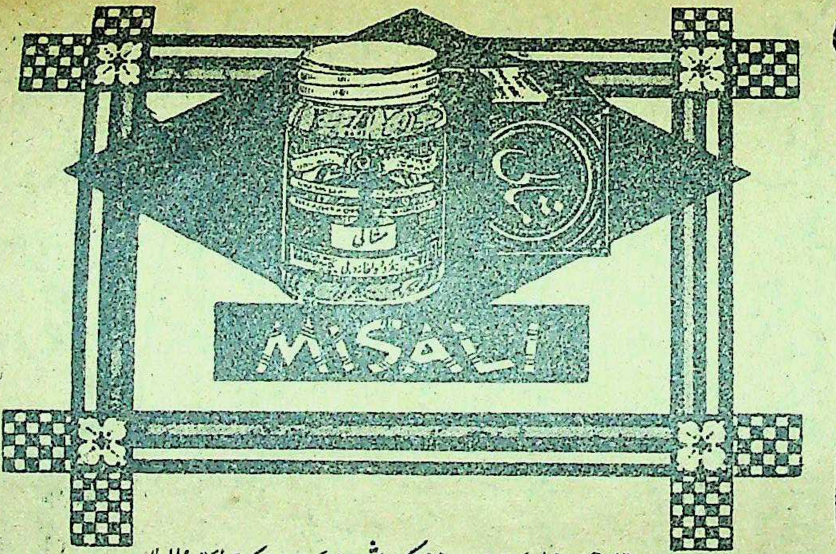

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

تار کا پتہ ہمدرد — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵

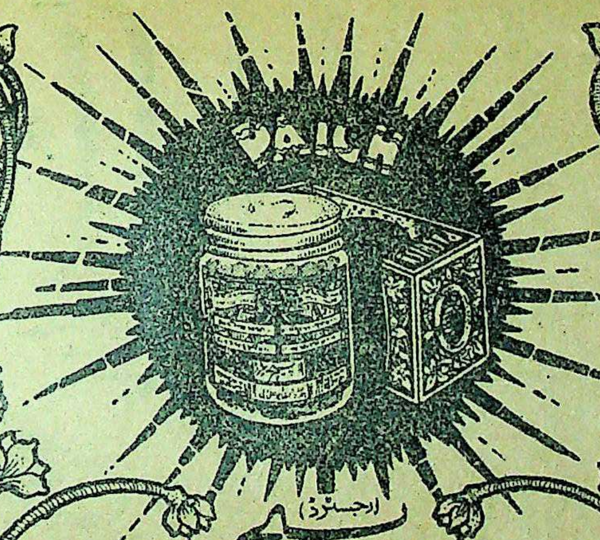

(رجسٹرڈ)
پیچ

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (۱؎ ۸)

تار کا پتہ ہمدرد — ہمدرد دواخانہ دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵

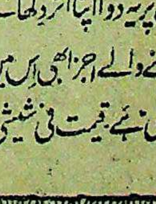

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنۃ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماءالحیات

استعمال کیجیے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجیے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجیے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے؛ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

مرضِ رحم کے لیے ایک عجیب و غریب اکسیر!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی۔ بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی، مذکورہ امراض میں جو جو نقص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطرا استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی

ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلے

طلا مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہو۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہو اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہو۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہو خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انقباضی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہو پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہو اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہو کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہو اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہو۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہو سفوف عجیب اس سے مبرا ہو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہو کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہو کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہو یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہو۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہو۔ مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہو اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہو۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہو۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لئے بہت مفید ہو تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہو۔ عمدہ چیز ہو۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

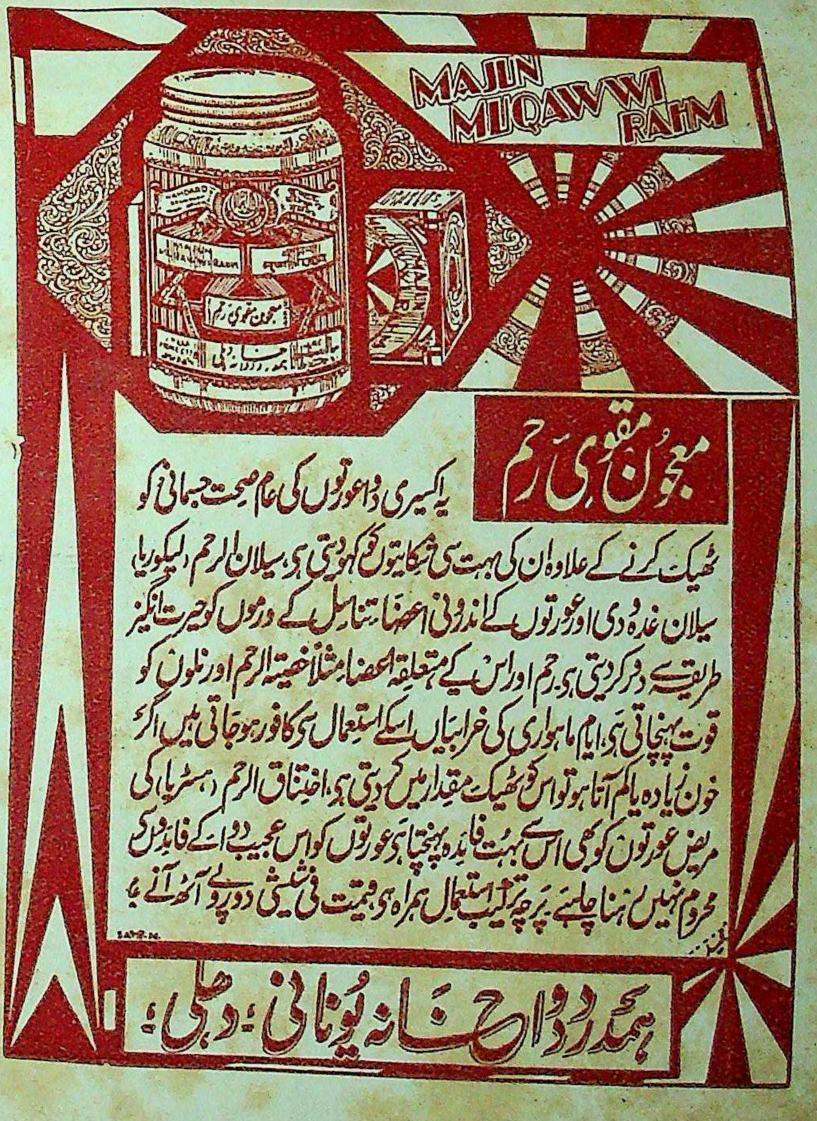

معجونِ مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی : دہلی :

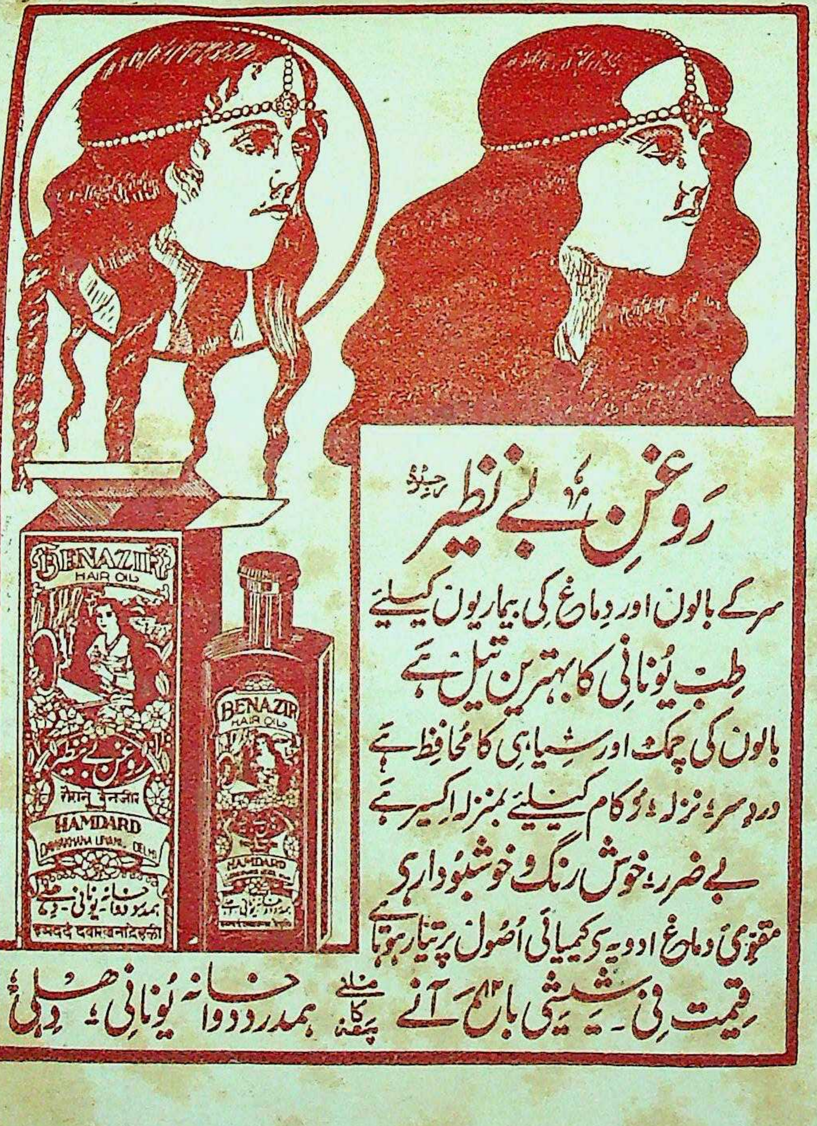

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیئے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اُصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Regd. No. L. 2790.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

AMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY
TWO ANNAS.

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدرد صحت

مئی و جون سنہ ۱۹۳۹ء

بیادگار
حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مدیران ہمدرد خلیق حکیم فخر

حکیم حاجی [illegible]

امراض
ONE RUPEE INDIA 1917
2 ANNAS
SAMI.33

قیمت سالانہ

فی پرچہ

مقام اشاعت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

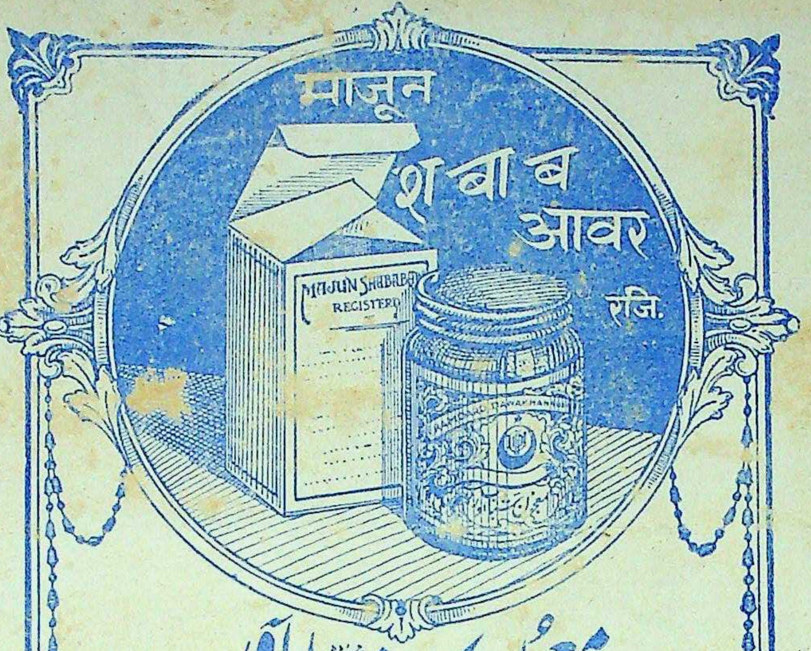

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (للعہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

جلد ۷ مئی وجون سنہ ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

عکسی تصویریں : اَسْ قلی بیوس اور اُس کی بیٹی ہائی جیا مقدس سانپ کے ساتھ (۲) یونان قدیم کے سکّے جن پر اُسْ قلی بیوس اور سانپ کی تصویریں ہیں (۳) فرانس کے نوجوانوں کی جسمانی تربیت (۴) ۱۰۹ برس کا بوڑھا۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱
دق وسل نمبر اور یورپ کے مشاہیر فن		۲
دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت		۳
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص (کارٹون)	مسٹر سمیع	۳
اس پر ایک نظر ڈال لیجئے	مینجر ہمدرد صحت	۴
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص		
ضبط تولید یا برتھ کنٹرول	حکیم عبد الحمید صاحب	۵
انتقاد		
مختلف کتب ورسائل	حکیم عبد الحمید صاحب	۹
آم کے چند فوائد	حکیم انصاری صاحب	۱۲
تاریخ الاطباء		
اَسْ قلی بیوس اوّل ودوم	حکیم اختر حسین صاحب	۱۷
طبِ یونانی کا آدم	حکیم عبد الرحیم صاحب	۱۸
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۹
مزاحیہ		
ڈاکٹر	کوثر چاندپوری	۲۰
علم اور حکمت کے خزانے	مینجر ہمدرد صحت دہلی	۲۳
الامراض والعلاج		
سنگ گردہ	حکیم آغا سید احمد خاں صاحب	۲۴
پھیپھڑے کی سل کی علامتیں اور اس سے بچنے کی تدبیریں	حکیم عبد اللہ صاحب نصر	۲۶
معلومات		
حیات بخش دھوپ	ترجمہ	۲۸
ایک بوڑھا دیو	"	۲۸
شوقیہ کام صحت کا ذریعہ ہیں	"	۲۸
گرم حمام	"	۲۹
حربہ جنگ کے طور پر گیس کا استعمال	"	۲۹
اپنا منہ بند رکھو	"	۲۹
پاؤں کی تکلیفیں	"	۳۰
ہندوستان میں غذائی جائزے کے نتیجے	"	۳۰
دمہ کا نفسیاتی علاج	"	۳۱

مضمون	نگارندہ	صفحہ
سردی سے حرارت کا کام	ترجمہ	۳۱
ہوا سے استفادہ	"	۳۱
ادویہ پر چین وجاپان کی جنگ کا اثرات	"	۳۱
پڑھنے کے اوقات کی تنظیم	"	۳۲
ابو بکر محمد ذکریا ابن رازی کا	حکیم مولوی محمد یحییٰ خاں صاحب	۳۳
کمالِ تشخیص (نظم)	شفا خان پوری	
علم الحیاتین	ادارہ	۳۵
بابُ الصحت		
احکام اسلام کی پابندی اور اس کا اثر عمر وصحت پر	نواب صدر یار جنگ مولٰنا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی	۴۱
تمباکو	حکیم منظور احمد خاں صاحب ایم۔اے	۴۵
کونین فراہم کرنے کا مسئلہ	ترجمہ	۴۷
مائیں زیادہ کیوں مرتی ہیں؟	"	۴۸
مُجرّبات		
دو مجربات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۴۹
مصفیٔ اعلیٰ	حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب	۴۹
پانچ مجربات	حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل	۴۹
تین مجربات	حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب	۵۰
دق وسل کے پانچ مجربات	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۵۰
دو مجربات	حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب	۵۲
تین مجربات	حکیم ابو اعظم صاحب مدراس	۵۲
دو مجربات	ایم۔ آر نعلق صاحب ریوان	۵۲
یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۵۳
مراسلات		
مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی	نامہ نگار	۵۴
طبّی انجمن تلہ گنگ	سکرٹیری انجمن	۵۴
یونانی اینڈ ویدک طبیہ کمیٹی دینا نگر	حبیب الرحمٰن منشی فاضل	۵۴
جمعیتہ سند یافتگان بھوپندر طبیہ کالج	حکیم ریاض الحسن شاہ صاحب	۵۵
اطبّا میں ایک نئی وبا	سکرٹیری مجلس دار التجارت	۵۵
جوابات	مختلف اطبّاء	۵۶
سوالات	مختلف اصحاب	۶۳

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھپایا اور ایچ۔ ایم سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس

مفتش صحت واجتماع معاونت انقرہ (ترکی)

مکرم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں سل و دق پر مجموعی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت بنیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالے پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض ہے۔

وزارت صحت و امداد باہمی

دستخط ڈاکٹر العطاس

سر رابرٹ فلپ

ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبر کلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہی ہیں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہز ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے، آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر سیوری سودون

سکریٹری آف دی فیڈریشن نیشنل انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن ہلسنگ فورس فن لینڈ

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا۔ میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے رسالے کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔

سیوری سودون

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا، بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبر کلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہز ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیجد یجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص:۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو، دہلی

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ دہلی" کے ذریعہ سے کبھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین ومتخصصین نے بھی پراز معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق ومغرب کے مایہ ناز اطبا۔ کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔ مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کیلئے علم وفن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہو وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر "تیج ویکلی" دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم وجدید طریقہ ہائے علاج اور حیات وتندرستی کے متعلق بہترین معلومات وہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بن کر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق وسل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید وقدیم معلومات ومعالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ امریکہ آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید برآں اسمیں ادیبوں افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائکلوپیڈیا ہے جو ۲۲ + ۲۹ ۱/۸ کی تقطیع کے ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم وفن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ر اور معمولی ۸ر ہے۔ تیج ویکلی ۱۳ ستمبر ۳۸ء

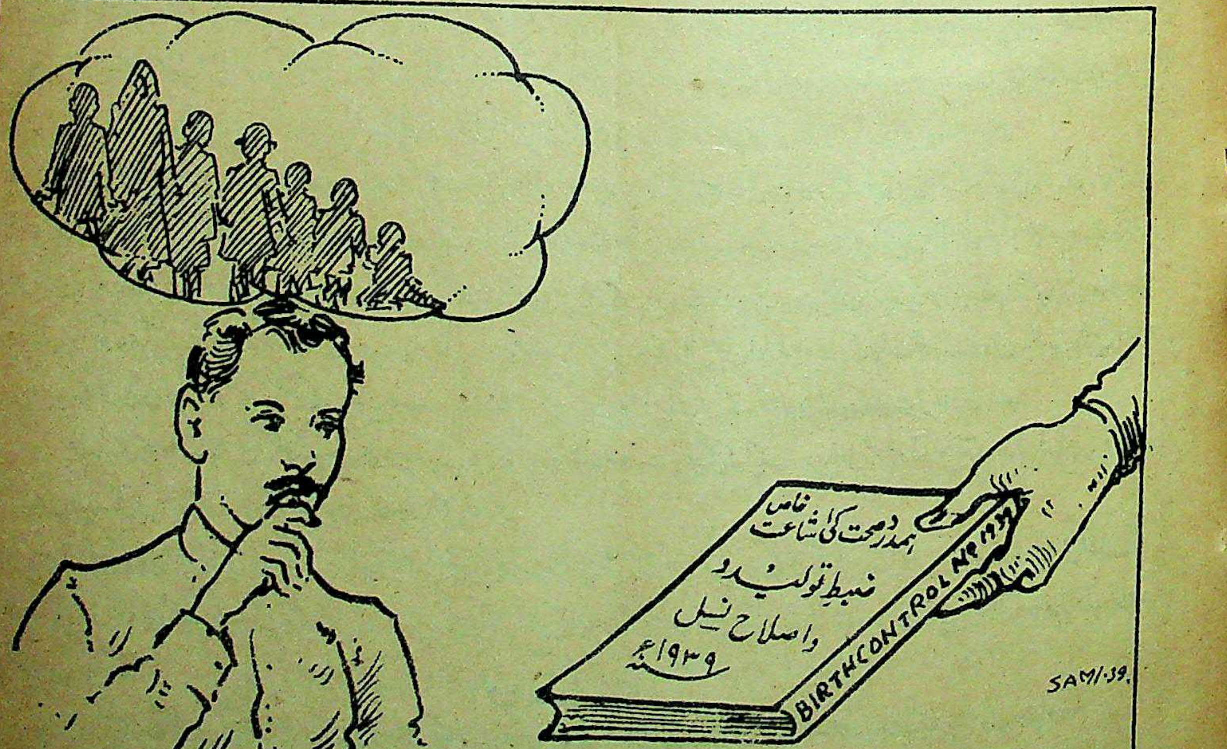

لیجئے مسٹر، ہمدرد صحت کا ضبط تولید واصلاح نسل نمبر پڑھیے۔ آپ کا سب خلجان دور ہوجائے گا۔

اس پر ضرور ایک نظر ڈال لیجیے

ہمدرد نواز!

تسلیم۔ آپ کا "ہمدرد صحت" خدا کے فضل اور آپ کی نوازشوں کی بدولت اپنی عمر کا ساتواں سال پورا کرچکا۔ جو پرچہ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون ۳۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے۔ اِسی کے ساتھ ساتواں سال ختم ہو رہا ہے دستورِ قدیم کے مطابق آیندہ سال کا پہلا پرچہ ۵ جولائی ۳۹ء کو شائع ہوگا، سالگرہ نمبر ہوگا۔

اس سے پہلے آپ غالباً ہمدرد صحت کے کئی خاص نمبر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اور اگر آپ ابھی تھوڑے ہی عرصہ سے اس کے خریدار ہوئے ہیں تو ان گذشتہ خاص نمبروں کی شہرت تو ضرور ہی گوش گذار ہو چکی ہوگی۔ ہمیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اِس لئے ان اشاعت ہائے خاص کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہیئے۔ جو کچھ دوسروں نے ان کے متعلق کہا ہے وہ اتنا زیادہ اور اتنا اہم ہے کہ ہم یہاں کسی طرح ان تمام حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائیں نہیں لکھ سکتے جو ہم کو ہندوستان اور بیرون ہندوستان سے وصول ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر اس رسالہ کے کسی دوسرے صفحہ میں انہیں دیکھ لیجیے۔

خواص کی رائے آپ نے سُن لی۔ اب ذرا عوام کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں۔ اکثر اصحاب نے ہمیں یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایسے دقیق مضمون یورپ اور امریکہ کے مشہور ترین حکماء کے خیالات کو ایسی سادہ اور سلیس زبان میں پیش کیا گیا ہے کہ ہم لوگ بھی بآسانی ان تحریروں کا مطلب سمجھ لیتے ہیں۔ متعدد اصحاب نے ہمارا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے کہ ہماری حقیر کوشش ان کے علم میں اضافہ کا باعث بنی۔

پچھلے سال کا دق نمبر اپنی خصوصیات کے لحاظ سے تمام نمبروں سے بڑھ گیا تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے ناقدین نے اس کو دق و سل کی انسائی کلوپیڈیا لکھا ہے۔ اور یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا سے پندرہ ماہرین نے اس کے لئے اپنے مضمون بھیجے تھے۔

آیندہ جولائی میں "ہمدرد صحت" کا چھٹا سالگرہ نمبر شائع ہونے والا ہے اور اس کے لئے جو موضوع مقرر کیا گیا ہے وہ برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید ہے پہلے سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ یہ پرچہ بھی علم و ادب اردو میں اپنی نظیر آپ ہو، اسی لئے ہندوستان، یورپ اور امریکہ آسٹریلیا کے مستند اہل الرائے سے درخواست کی گئی ہے کہ ضبطِ تولید اور اصلاح نسل کے متعلق اپنے خیالات اور تجربات سے ناظرین ہمدرد صحت کو مستفید فرمائیں۔ اس خاص نمبر کو شائع کرنے کی غرض و غایت ناظرین کو اس مفصل تحریر سے معلوم ہو جائے گی جو مدیر رسالہ کی طرف سے اِسی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہے۔ اس تحریر کو پڑھنے کے بعد آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی کہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول نمبر کیا کیا ہوگا۔

اس مختصر سی عمر میں "ہمدرد صحت" کیا کچھ کر چکا ہے اِس کا اندازہ آپ اس کے پچھلے فائل دیکھ کر لگا سکتے ہیں اور اگر آپ کچھ عرصے سے اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں تو اس وقت تک اندازہ فرما چکے ہوں گے۔ سال آیندہ کے متعلق غالباً آپ نے یہ فیصلہ بھی کر لیا ہوگا کہ خواہ اور تمام پرچے بند کر دیئے جائیں لیکن "ہمدرد صحت" کو بند نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ گھر میں بچوں اور عورتوں کے لئے ذریعہ تعلیم ہے۔ لیکن اگر شاید کسی سبب سے آپ کا فیصلہ اس کے خلاف بھی ہوا ہو تو ہم آپ سے یہ درخواست کرنی چاہتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلہ پر پھر ایک نظر ڈال لیں اور فرصت کے وقت ٹھنڈے دل سے یہ سوچیں کہ صرف ایک روپیہ کے خرچ کی وجہ سے "ہمدرد صحت" جیسے مفید رسالے کے بارہ پرچے چھوڑ دینا کہاں تک قرینِ دانائی و کفایت شعاری ہے۔

خریداری کا سلسلہ جاری رکھنے کی صورت میں آپ کے لئے زیادہ مفید صورت یہ ہوگی کہ ایک روپیہ منی آرڈر کے ذریعے ارسال فرمائیں۔ وی پی منگانے میں آپ کے تین آنے اور زیادہ خرچ ہوں گے اور بالکل فضول۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن اصحاب کا چندہ جون ۳۹ء میں ختم ہو جائے گا، اگر ان کے پاس سے منی آرڈر یا کوئی اطلاع دفتر میں موصول نہ ہوئی تو جولائی کا پرچہ یعنی "برتھ کنٹرول نمبر" بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا اور اسے واپس کر دینے سے زیادہ اس پرچے پر اور اُردو علم و ادب پر اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا

نوٹ

اشاعت خاص کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی بلکہ ہر خریدار کو اسی ایک روپیہ میں جو "ہمدرد صحت" کا سالانہ چندہ ہے گیارہ معمولی پرچے اور ایک اشاعت خاص کا پرچہ دیا جاتا ہے جو صاحبان جولائی ۳۹ء سے خریدار ہوں گے انہیں پہلا پرچہ جو ملے گا وہ اشاعت خاص ہی ہوگا۔

نیازمند

منیجر۔ "ہمدرد صحت" دہلی

ہمدرد صحت کی آیندہ اِشاعت خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدرد صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جارہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف دو مہینے باقی رہ گئے۔ اسلئے کہ اپریل کا تو سارا مہینہ مئی اور جون کی مُشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہوگیا۔ اب مئی اور جون کے صِرف دو مہینے اشاعت خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ اِن ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی صورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنّا کی ہے کہ اشاعت خاص کی ترتیب وتہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لیے ہمیں زیادہ وقت اور زیادہ اِطمینان میسر آجائے۔ لیکن اِس تمنّا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا، اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اِن تمام رُکاوٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعت خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اِسی طرح اِس سال بھی یہی کوشش ہوگی، کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

مقصد تحریر اس تحریر کا مقصد، جیسا کہ معلوم ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعت خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعت خاص کی تسوید وترتیب میں ہماری مدد کریں۔

موضوع کا انتخاب اشاعت خاص کے لیے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ عموماً انتخاب کے لیے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لائے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث وتحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہی۔ ہر موضوع کے اِفادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہی کہ ہم اپنے ناظرین، جن میں حکیم، وید، ڈاکٹر، ہومیوپیتھ، طبیب وغیر طبیب، ادیب، عالم، امیر وغریب اور بیمار وتندرست سب ہی طبقوں کے اصحاب ہیں، کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمّہ داریوں کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہی، کہ انتخاب کیے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہمی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور اُن ذریعوں سے کامیابی کی اُمید کس حد تک ہی، غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جاکر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہی اور غور وبحث کا سلسلہ اکثر اُس وقت تک جاری رہتا ہی جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آجاتا۔

ضبطِ تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہی، اس کا انتخاب مہینوں کے غور وتامل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق وسل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آگیا اُس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا جاتا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیش نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب وموزوں ہی۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوت پن نہیں رکھتا بلکہ ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہی۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہی کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر خالص علمی اور طبّی نقطہ ہائے نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہی۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہی، تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ عنوان پر کی گئی ہی۔ اور اس کی وجہ سے ایک مخصوص طبقہ میں ضبط تولید کی تحریک شک وشبہ کی نظر سے دیکھی جانے لگی ہی۔

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کرنے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کارفرما ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو، جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہے کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں ان کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل، جو تمدّن جدید نے پیدا کی، مانع حمل مسائل اور طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی بلکہ نسلیّات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بناء پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض ان داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکر یا تدبّر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاحِ نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو ان طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطے کہ ان طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں ہم مانع حمل طریقوں کو بھی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آ کر کثرت اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ شارع اسلامؑ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیرووں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علماء کے نزدیک دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کر سکتے ہیں لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنا لیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور علم الادویہ ان طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بہ ظاہر کچھ بہت زیادہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہیے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔

ہمدرد صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بنا کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ اُسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی، اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہو سکتا ہے لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہونچا دیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنا دیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس وقت ہمارے ذہن میں ہے، ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ آئندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کافی غور و فکر سے کام لے رہے ہیں، پھر بھی ہمیں

قطعی وجامع کہنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّو بدل کرنے پر مجبور کردے۔ تاہم یہ ردّو بدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب

ضبط تولید کی تاریخ اور اس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطہ نظر سے بحث کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانۂ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے واعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب

مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اس حصہ کا ہونا اِس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنّی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب

استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اٹھائیں گے۔

چوتھا باب

ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتداء، اس کے نشوونما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط وکتابت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ امید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی، تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں۔

پانچواں باب

ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلّق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب

ضبط تولید اور اخلاق و معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہے کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہوجائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق ومخالف دونوں گروہوں کی رائوں کو جمع کرینگے تاکہ ناظرین کو حقیقتِ حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب

ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو

آٹھواں باب

ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی رائیں معلوم کرنا بھی دل چسپی اور فائدے سے خالی نہیں ہے۔ ہم

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آرا کو کسی نہ کسی طرح جمع کر کے ناظرین کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچائیں۔

نواں باب

ضبط تولید یا امتناع حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کردیں گے۔

پہلی فصل، میں ضبط تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی۔

دوسری فصل، میں ضبط تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل، میں ضبط تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل، میں امتناع حمل اور ضبط تولید کے وضعی ذرائع معرض بحث میں آئیں گے۔ ہمیں اُمید ہو کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کارآمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب

مجرّبات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجربات کو ناظرین کے لیے وقف کریں گے جو ضبط تولید اور امتناع حمل کے لیے مخصوص ہیں۔ توقع کی جاتی ہو کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لیے بھی مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارہواں باب

ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے، نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دل چسپ اور مفید بنانے کے لیے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہو کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دُور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آیندہ اشاعت خاص کا مختصر سا خاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کردیا گیا ہو۔ اُمید ہو کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لیے دل چسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کردیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کرکے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبط تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے

عبد الحمید

انتقاد

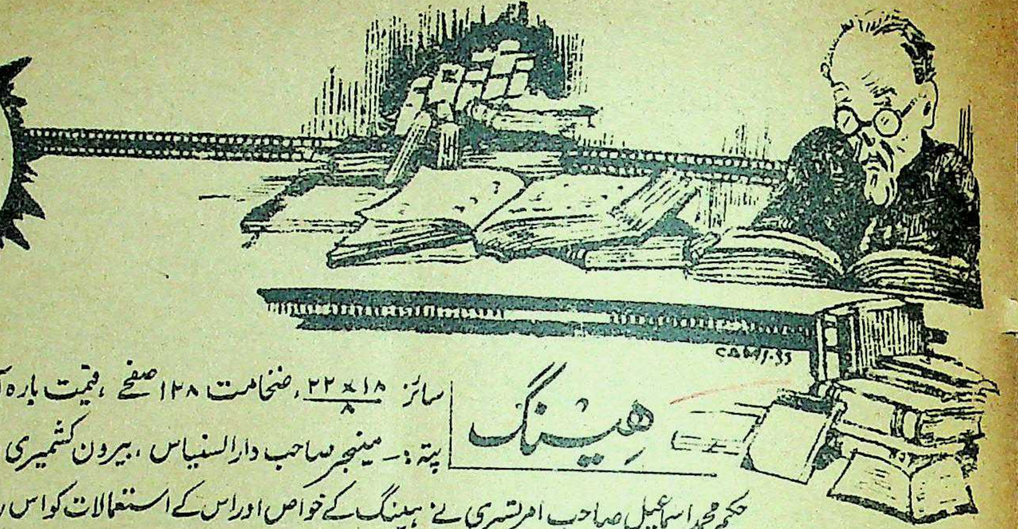

ہینگ

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:- مینجر صاحب دار السنیاس، بیرون کشمیری دروازہ لاہور۔

حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری نے ہینگ کے خواص اور اس کے استعمالات کو اس رسالہ میں جمع کیا ہے۔ شروع میں ہینگ کے نام مختلف زبانوں میں، اس کی پہچان اور اس کے عام افعال و خواص ہیں۔ اس کے بعد عورتوں، مردوں اور بچوں کے امراض میں ہینگ کے طبی خواص کو بتایا گیا ہے۔ آخر میں امراض دماغ، امراض گوش اور امراض صدر وغیرہ میں معالجاتی ترتیب کے مطابق ہینگ کے استعمالات اور مرکب نسخے لکھے ہیں۔ مؤلف نے اس رسالہ کو نہ صرف طبیبوں کے لئے عام فہم اور مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ ایک ہی دوا کے خواص اور اس کے مرکبات کو تلاش کرنے میں خاصی محنت اور تلاش سے کام لیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ پسند کیا جائے گا۔ شائقین اوپر کے پتہ پر ایک روپے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مجربات سلطانی حصہ اول و دوم

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت حصہ اول ۱۶۰ صفحے قیمت ایک روپیہ۔ ضخامت حصہ دوم ۲۵۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ دونوں کی قیمت تین روپے۔ پتہ: زبدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کھوکھر، مقام للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

زبدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب نے مجربات سلطانی کے نام سے اس کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع کیا ہے۔ یہ دونوں حصے مسلسل نہیں ہیں۔ بلکہ ہر حصہ امراض کی پرانی ترتیب کے مطابق بجائے خود مکمل ہے۔ سرسری طور پر ان دونوں حصوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ مرتب صاحب نے نسخوں کی فراہمی خاصی دلچسپی اور انہماک سے کی ہے۔ اس لئے ان کے یہ مجموعے عام کتب مجربات سے ذرا ممتاز ہیں۔ مؤلف نے زیادہ زور جناب حکیم محمد سلیم اللہ صاحب مرحوم لاہوری کے مجربات اور طریقہ علاج پر دیا ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ مرحوم حکیم صاحب کی طبی شخصیت اسی تخصیص کی مستحق تھی۔ مؤلف نے خود اپنے مجربات کے علاوہ ان نسخوں کو ان مجموعوں میں شامل کیا ہے جو ان کو وقتاً فوقتاً ملتے رہے۔ بہرحال حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کی محنت قابل تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مجربات کے شائقین "مجربات سلطانی" کو مفید پائیں گے۔ کتابوں کی کتابت وطباعت خاصی ہے۔ کاغذ رفہ ہے۔

رہنمائے تعلیم کا دق نمبر

سائز ۳۰×۲۰/۸، ضخامت ۳۶۰ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:- مینجر صاحب رسالہ رہنمائے تعلیم، رام گلی، لاہور۔

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کا ایک پرانا تعلیمی اور ادبی رسالہ ہے جس کو سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ کا علمی ذوق نہ صرف جاری رکھے ہوئے ہے، بلکہ اس میں تنوع اور رنگا رنگی پیدا کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا دق نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہمارے خیال کی ہر صورت میں تائید کر رہا ہے۔

اس نمبر کو ڈاکٹر پی۔ ایس موہن صاحب سپرنٹنڈنٹ بیج ناتھ سینے ٹوریم نے مرتب کیا ہے۔ اور اس کو عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کوشش میں وہ بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ان چند مضمونوں کو چھوڑ کر جو خالص طبی نقطۂ نظر سے لکھے گئے ہیں، باقی تمام مضامین عام فہم اور دلچسپ ہیں۔ دق کی ابتدا، اس کی قسمیں، اس کے صحت گاہی اور دوائی علاج کی تفصیلات، عام متفرق معلومات جو مریض اور تیمار دار دونوں کے کار آمد ہیں۔ اس نمبر میں متفرق طور پر جمع کی گئی ہیں۔ بعض دستی

تصویروں سے مطالب کے وضاحت میں مدد لی ہے۔ ہندوستان اور بیرون ہندوستان کی صحت گاہوں کے عکسی مناظر بھی اس نمبر کی زینت ہیں۔ غرض یہ نمبر جس خاص نقطۂ نظر سے مرتب کیا گیا ہے اس میں وہ کامیاب ہے۔ ہماری رائے میں اس قسم کے نمبروں کی عوام میں زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے ہم رسالہ کے مالک اور اس کے ایڈیٹر صاحب کو مبارک باد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔

گل زارِ حکمت

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۱۷ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ پنشنر، مقام لسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ نے علاج بالمفردات پر گل زار حکمت کے نام سے یہ رسالہ شائع کیا ہے۔ اس میں عام ترتیب کے مطابق امراض اور ان کے علاج لکھے ہیں۔ رسالہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے مفردات کے خواص کو جمع کرنے میں محنت کی ہے۔ علاج بالمفردات معالجات کا ایک ایسا شعبہ ہے جس پر ہر معالج کو توجہ دینی چاہیئے۔ اس رسالہ کے پہلے حصے میں ۱۰۱۹ نسخے ہیں اور دوسرے حصے میں ۲۰۱۔ پہلا حصہ ترتیب وار ہے اور دوسرا متفرق۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا۔ کتابت اور طباعت خاصی ہے۔

حکمت کے بے نظیر مجربات

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۸۴ صفحے قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ، مقام لسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

یہ رسالہ بھی جناب حکیم وزیر چند صاحب کی تالیف ہے۔ اس میں اُنہوں نے ایسے مجرب نسخے جمع کئے ہیں جو یا تو خود ان کے تجربہ شدہ ہیں یا وہ جوان کو سنیاسیوں اور فقیروں سے ملے۔ آخر میں تقریبًا بارہ طبیبوں اور ویدوں کے مجربات بھی ان سے حاصل کر کے اس رسالہ میں شامل کر دئے ہیں۔ جن سے اس رسالہ کی افادیت میں ضرور کچھ نہ کچھ اضافہ ہوگیا ہے۔ مجربات کی کل تعداد ۱۰۸ ہے۔ ۸۰ کشتوں کی ترکیبیں بھی نندہ صاحب نے لکھی ہیں یقین ہے کہ یہ رسالہ مجربات سے دلچسپی رکھنے والوں میں اچھی نظر سے دیکھا جائے گا۔ شائقین اُوپر کے پتہ سے منگالیں۔

حکیم دکن کا امراض جلدیہ نمبر

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۱۱۶ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:- مینیجر صاحب رسالہ حکیم دکن، حیدر آباد دکن۔

'حکیم دکن'، شاید جنوبی ہند کا واحد طبی رسالہ ہے جو دو تین سال سے صحافت طب کی خدمت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔ مدیرانِ اعزازی کی فہرست میں جناب مولانا حکیم مقصود علی خاں صاحب صدر انجمن اطبا، یونانی کا نام بھی شامل ہے۔ اس رسالہ کے مدیر جناب حکیم محمد ظفر الدین صاحب نامی ہیں۔ حال میں اس رسالہ نے اپنا خاص نمبر امراض جلد پر شائع کیا ہے جس میں جلد کی تشریح و منافع، فروق الامراض جلدیہ جلد کے امراض کی تقسیم تشخیص اور دستور علاج وغیرہ پر کافی مواد جمع کیا گیا ہے۔ شری، جذام، خارش، چیچک، اور برص وغیرہ امراض پر اطبا نے لیاقت سے بحث کی ہے۔ مدیر رسالہ نے اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام دیا ہے۔ امید ہے کہ رسالہ حکیم دکن اور اس کا یہ خاص نمبر جمہور اطبا میں وقعت کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔ کاغذ سفید ہے اور کتابت و طباعت اوسط درجہ کی ہے۔

ہماری زبان

سائز ۱۷×۲۷/۴، ضخامت ۲۰ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ سالانہ۔
پتہ، مینیجر صاحب انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی۔

ہماری زبان کی نمایندہ انجمن کا یہ ایک پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اگرچہ انجمن ترقیٔ اُردو کی طرف سے دو سہ ماہی رسالے مدت سے شائع ہو رہے ہیں، لیکن انجمن کے مقاصد کو عام کرنے اور عوام میں زبان کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے فی الحال ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے پندرہ روزہ اخبار "ہماری زبان" کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔ اخبار کی نوعیت اور اُس کی افادیت کے متعلق تو کچھ کہنا بے کار ہی ہے، کیونکہ جن مقاصد کی سرپرستی رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کر رہے ہوں اور جس کام کی باگ ڈور پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی اور مولانا ڈاکٹر عبدالحق صاحب جیسے کاردان اصحاب کے

ہاتھوں میں ہو، اُس کے متعلق خواص کیا عوام بھی بہت کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

'ہماری زبان'، کے دو پرچے ہماری نظر سے گذر چکے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ موجودہ حالات میں اس اخبار کا وجود کس قدر ضروری تھا۔ اخبار کے لئے چند مستقل عنوان تجویز کئے گئے ہیں۔ "افکار وواقعات" کے عنوان کے نیچے ملک کی مختلف ادبی اور لسانی خبروں کو ادارہ کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ اخبار کے پہلے ہی پرچے میں اِن عنوانوں پر افکار وواقعات جمع کئے گئے ہیں: اردو دن، بنگال اردو کانفرنس، ریلوے اور اُردو، صوبہ متحدہ میں لکھنے پڑھنے کا دن، سابق وزیر تعلیم صوبہ متحدہ کا استعفا، ناگ پور کا سمجھوتہ، کانگریس کا اجلاس، اخبارات کی آزادی، ایک ادیب کی افسوس ناک موت (مولوی خلیل الرحمٰن مترجم اخبار اندلس وغیرہ)، بمبئی ریڈیو اسٹیشن کی تقریریں، اُردو اور ڈاک خانہ، یورپ کا امن وغیرہ۔

اداریہ میں بھی وقتی مسائل پر سنجیدگی اور معقولیت سے بحث کی جاتی ہے۔ پیش نظر نمبر میں علمی وادبی مضامین کو بھی مناسب جگہ دی گئی ہے۔ یوسف قاسم عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ کا خطبہ صدارت بنگال اور اُردو کے عنوان سے اور سید عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ کے خیالات اردو و ہندی کے جھگڑے کی سرخی سے شائع کئے گئے ہیں۔ یہ دونوں مضمون بہت مفید اور دلچسپ ہیں۔ "ذرا سنیئے تو" کے مستقل عنوان سے ایک کالم میں واقعات پر لطیف بحث بھی کی جاتی ہے۔ خبروں کے کالم میں یہ اخبار زبان کے متعلق تازہ خبریں بھی اپنے ناظرین کو پہونچاتا ہے۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ اخبار اتنا کارآمد اور دلچسپ ہے کہ ہم اپنے ناظرین سے پُرزور طریقہ پر اس کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ قیمت بھی کم ہے۔ ایک روپیہ سالانہ میں زبان وادب کی ہر قسم کی ضروری معلومات پہونچانے والا پندرہ روزہ اخبار ہر لحاظ سے سستا ہے ہمیں اُمید ہے کہ صرف تعلیم یافتہ طبقے ہی کی طرف سے اس اخبار کا خیر مقدم نہیں کیا جائے گا بلکہ زبان سے دلچسپی رکھنے والے عوام بھی معمولی سی رقم خرچ کرکے اپنے ذوق کی تسکین کرسکیں گے۔ کتب خانوں اور تعلیمی اداروں کے منتظمین کو بھی "ہماری زبان" کی سرپرستی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

"ہماری زبان" کا نمونہ "ہمدرد صحت" کے حوالہ سے ایک کارڈ ڈال کر مفت منگایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ قومیت

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چار آنے۔
پتہ: دفتر رسالہ ترجمان القرآن، ملتان روڈ، لاہور۔

مسئلہ قومیت، جناب مولنا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مُدیر ترجمان القرآن، کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف کا ایک مفصل مضمون 'قومیت اسلام' کے عنوان سے ہے جس میں مولانا نے دلائل وبراہین سے ثابت کیا ہے کہ اسلام نسلی اور وطنی قومیت کا کسی طرح روادار نہیں ہے مولانا کے طرز انشا، اصابت فکر اور دلالت مستحکم سے اہل علم اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ عام وخاص ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔ دوسرا مضمون 'کلمۂ جامعہ' کے عنوان سے ہے۔ یہ درصل ایک مختصر تقریر ہے جو ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں انجمن مجددیہ حیدرآباد کے سالانہ جلسہ میں کی گئی تھی۔ اس تقریر میں بھی مولانا نے قومیت کے متعلق اپنے خیالات کا دوسرے انداز میں اظہار کیا ہے۔ تیسرے مضمون کا عنوان 'متحدہ قومیت اور اسلام' ہے۔ یہ اصل میں ایک تنقیدی مضمون ہے جو جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر دارالعلوم دیوبند کے اسی نام کے رسالہ پر لکھا گیا تھا۔ اس مضمون میں تنقید نگار نے نہایت ذمہ داری کے ساتھ مولانا کے ان خیالات کی تردید کی ہے جو وہ وطنی قومیت کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ بہرحال اس رسالہ کا مطالعہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے نہ صرف اس وجہ سے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ ان کی قومی زندگی سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ رسالہ کے مؤلف نے اپنے خیالات کو ذاتیات سے بلند ہوکر ظاہر کیا ہے، جس کا اس زمانہ میں کال ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ پر سوا پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت وطباعت عمدہ ہے۔ کاغذ چکنا لگایا گیا ہے۔

دوزخ کا کھٹکا

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۳۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:- مینجر صاحب دینی بک ڈپو، کوچہ ناہر خاں، دہلی۔

یہ رسالہ جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تالیف ہے۔ مؤلف نے اس میں ایسی حدیثیں جمع کی ہیں جن میں اعمال بد کے مرتکبین کو جہنم کا خوف دلایا گیا ہے یا اور کسی قسم کی وعید فرمائی ہے۔ رسالہ کو عام فہم بنانے کے لئے مؤلف نے علیحدہ علیحدہ عنوان قائم کردیئے ہیں۔ عنوانوں کی تعداد ۸۷ ہے۔ اور ان عنوانوں کے ماتحت جو احادیث جمع کی گئی ہیں [illegible] کے قریب ہیں۔ ترجمہ سلیس

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

آم کے چند فوائد

طب قدیم کے نقطہ نظر سے

از جناب حکیم انصاری صاحب سند و تمغہ یافتہ سرکار عالی ایڈیٹر اعظم نیوز سروس والاعظم و طوفان حیدرآباد دکن

دوسرے نام (مشہور نام) آم، آنبہ (فارسی) آنبہ (عربی) آنبج، نغزک (سنسکرت) امبرا، سوت، اسجا، تیلا، کانٹاہ، پنڈپھل رسالہ، سہکار پھل، پشم جھوا، (انگریزی) مینگو (مرہٹی) آنبہ (گجراتی) آنبو۔ (ہندی) آم (کنٹری) مارین مارا۔ مارین ہنو (تلنگی) مامڑی (تامل) آمرے (لاطینی) میانگی، فیرانڈیکا (ہندوستان کی دوسری زبانوں اور حصوں میں بھی اس کے اور نام ہیں۔ جن حضرات کو معلوم ہوں ازراہِ کرم شائع کرائیں۔

شناخت ایک مشہور درخت کا مشہور میوہ ہے۔ فقط آم سے پھل ہی مراد ہوتا ہے۔ جو بے حد لذیذ اور اکثر میوؤں کے ذائقوں اور لذتوں کا مجموعہ مقبول خاص و عام ہے۔ آم کا درخت بہت بلند اور بڑا ہوتا ہے۔ موٹی جڑ، موٹا تنہ اور موٹی موٹی ڈالیاں، پتے جامن کے پتوں کی شکل میں مگر کچھ خوش بو لئے ہوئے اور پھول خوش بودار ہوتا ہے۔ کچے پھل کو کیری کہتے ہیں۔ اس وقت ان میں سے ایک قسم کی سفید دودھ سے مشابہ رطوبت (سیال مادّہ) نکلتی ہے جو تیز سوزش دار، جلانے اور زخم ڈالنے والی ہوتی ہے۔ پکے پھل میں بھی خصوصاً تخمی میں اوپر کی طرف ایک تیزابی خاصیت رکھنے والی لیس دار (چکٹ) رطوبت ہوتی ہے۔ جس کو عام طور پر "چیپ چیپ" کہتے ہیں تخمی آم کے اندر گٹھلی سے چپکا ہوا ریشہ بھی ہوتا ہے، جو ناقابلِ ہضم اور سخت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بعض میں یہ ریشے بکثرت ہوتے ہیں۔ پھل کے اندر ایک بیضوی قسم کی گولائی مائل چپٹی، دبیز اور قدرے لانبی گٹھلی ہوتی ہے۔ جس کے اوپر سخت حصّہ اور اندر اوپر والے حصہ کی شکل جیسا کسیلا مغز ہوتا ہے۔ یہ مغز خشک ہونے پر نشاستہ دار ترشی مائل ہو جاتا ہے۔

مقام پیدائش ہندوستان کے ہر حصّہ اور خطّہ میں آم کا درخت پایا جاتا ہے جو عمدہ اور اچھی زمینوں پر اُگتا ہے۔ اکثر اس کے باغ کے باغ نہایت خوش نما چھتری دار گھنے سایہ والے درختوں سے ہرے بھرے رہتے ہیں۔

موسم آم کے درخت برس کے بارہ مہینے ہرے بھرے رہتے ہیں۔ لیکن سردی کے موسم کی شدّت کا زمانہ اس کی خزاں کا ہوتا ہے۔ اور پتے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ گرمی کے شروع میں نئے پتے آنے لگتے ہیں جو کافی چکنے چکنے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہی پھول اور پھر فصل ربیع سے متصل پھل لگتے ہیں۔ وسط گرما سے لے کر وسطِ برسات تک پھلوں کی پختگی اور بازاروں کی رونق اور عام و خاص سب کے کام و دہن کو لذت بخشی کا زمانہ ہوتا ہے

اقسام آم کی قسمیں تخمی، قلمی، نر مادہ، صحرائی اور باغی ہیں۔ باغی میں تخمی اور قلمی کی ہر مقام اور ہر جگہ صورت شکل اور ذائقہ کے اعتبار سے بے شمار قسمیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کا علیحدہ نام ہوتا ہے۔ تخمی اکثر چھوٹے اور رس دار ہوتے ہیں۔ اور قلمی بڑی جسامت کے مغز دار چاقو سے کاٹنے کے قابل ہوتے ہیں۔

مزاج بہت میٹھا پھل گرم و تر ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ترشی زیادہ ہوگی گرمی کم ہوگی۔ قدیم ہندی اطبّا آم کو سرد و تر تصور کرتے تھے کچے آم (کیری) کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے۔ مگر ویدک اطبّا کے نزدیک یہ گرم ہوتا ہے۔ آم کے پھول، پوست، پتے اور تخم ان سب اجزا کا مزاج سرد و خشک (بہ درجہ دوم) ہوتا ہے۔

نقصانات کیری (کچے پھل) ریاح اور صفرا پیدا کرتی ہے۔ حلق کے امراضِ بلغمی، صفراوی اور خونی بیماریوں، ضیق النفس (دمہ) میں مضر ہے۔ پھیپھڑے، گردے اور باہ کو نقصان دیتی ہے۔ اور بعض مجرّبین کا خیال ہے کہ کیری بالخاصہ حمل کو ساقط کر دیتی ہے (مگر جہاں تک ہمارا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ ہے ہم نے یہ کو کسی حاملہ عورت کا حمل کیری کھانے سے ساقط ہوتے دیکھا نہ کسی کی زبانی

سنا ممکن ہے کہ اسقاطِ حمل کے بعض قوی اسباب کے ساتھ اتفاق سے کیری کا بہ کثرت استعمال ہوا ہو۔ اگر قارئین میں سے کسی کو کیری کے مذکورہ اثر کی نسبت ذاتی مشاہدہ کا اتفاق ہوا ہو تو ضرور اس کی اشاعت کریں۔ انصاری)

پختہ آم کسی قدر دیر ہضم اور ریاح پیدا کرتا اور نفاخ ہے خصوصاً ان لوگوں میں جو مراقی اور تبخیری ہوں۔ خلوئے معدہ (نہار) میں آم کھانا اشتہا کو ساقط کرتا اور قبض و معدے کی گرانی پیدا کرتا ہے۔

ترش آم، اسہال، بلغم اور صفرا کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ کسیلا آم گردے، مثانے اور پیشاب کے امراض اور کھانسی میں مضر ہے، بلغم بھی پیدا کرتا ہے۔ آم کے پھول، پوست اور پتے آنتوں میں خشکی پیدا کرتے ہیں۔ کھٹ میٹھا دمے خوش) صفرا، اور حرارت میں اضافہ کرتا اور منہ میں چھالے پیدا کرتا ہے۔ آم کا چیپ اکثر اوقات لبوں میں خراش، مسوڑھوں میں تکلیف اور منہ میں آبلے پیدا کر دیتا ہے۔

مطلقاً آم کو عام حالات میں جگر کے لئے مضر اور استسقار (جلندھر) پیدا کرنے والا کہا جاتا ہے۔ آم کا، خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو کھانے کی حالت میں استعمال کرنا لازماً کھانے میں ترقی کا باعث ہو جائیگا۔ اور خون غلیان (جوش) اور خون میں غلظت پیدا کر کے (بشرطیکہ بکثرت کھایا جائے) پھنسیاں، پھوڑے اور حرارت کے اضافہ و تولید کا باعث ہو جاتا ہے۔

مصلحات کیری کے نقصانات کی اصلاح شکر سے ہو جاتی ہے۔ پختہ آم کے نقصان کا تدارک ادرک کے رس اور میٹھے دہی سے کیا جا سکتا ہے۔ پھول، پوست، تخم اور پتوں کے نقصان کی اصلاح کتیرا، شیرۂ بادام، لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول سے بہت کافی طور پر ہو جاتی ہے۔ آم کے چیپ کا ضرر گھی، روغن بادام، ناریل (کچا کھوپرا) گھی اور کتھ سفید کے آمیزہ سے دور ہو جاتا ہے۔ پھوڑے، پھنسیوں کے لئے، عناب، شاہترہ، سرپھوکہ ہنڈی، پوست نیم، گل سرخ، گل نیلوفر اور چرائتہ کے جوشاندے اور شربت بزوری یا شربت بنفشہ کا استعمال کافی ہوتا ہے۔ چند روز اس کو استعمال کرنے کے بعد دو ایک مسہل لے لئے جائیں۔

اجزاءِ درخت کے چند اہم فائدے

امراض دماغ: (۱) آم کا تازہ اور میٹھا رس پاؤ بھر، تازہ دودھ ایک چھٹانک، ادرک کا تازہ رس چار، کا ایک چمچہ (اگر جی چاہے تو بقدر ذائقہ شکر بھی شریک کر لی جائے) سب کو اچھی طرح ملا کر ایک مرتبہ کھا لیں۔ روزانہ اسی طرح تیار کر کے استعمال کیا جائے۔

فوائد: بے حد مقوّی دماغ ہے۔ ضعف دماغ کی وجہ سے دائمی دردِ سر، گرانی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور لاغری جسم کبھی فربہی میں بدل جاتی ہے۔ مولدِ خون بھی ہے۔

قلب و جگر (۲) مذکورہ مرکب علاوہ فوائد مندرجہ کے قلب و جگر کو بھی قوت دیتا ہے، اور فرحت بخشتا ہے۔ قلّت الدم اور زردیٔ رنگ و خفقان و نقاہت وغیرہ کو زائل کرتا ہے۔

امراض دہن - حلق - دندان: (۳) آم کے تازہ یا خشک پتے ایک مٹھی بھر، آم کے پھول دو تولہ، آم کے تنہ کا اندرونی پوست کچلا ہوا۔ (اوپر کا سیاہ پوست چھیل دیا جائے) چھٹانک بھر، سب کو تین چار سیر پانی میں پکایا جائے، جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر اس پانی سے غرارے اور کلیاں کی جائیں۔

ہدایت: نسخہ میں تینوں اجزا کا ہونا بہتر ہے۔ ورنہ نہ ملنے کی صورت میں اس کے دو اجزا جو مل جائیں وہ بھی کافی ہیں۔

فوائد: منہ کے تعفن اور خبیث آبلوں (قلاع آتشکی اور قلاع سیمابی وغیرہ) کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ تبخیر معدہ اور فسادِ خون سے جو آبلے ہو جاتے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ کثرت سیلان لعاب اور زبان و مسوڑھوں کے بلغمی ورم کے لئے بھی مفید ہے۔

(اضافہ) مذکورہ نسخہ میں اگر کتھ سفید ۶ ماشہ، پوست درخت ببول دو تولہ، پوست کچنال ۲ تولہ، پوست گوندنی ۲ تولہ

کافور ایک ماشہ۔ ان سب کا یا ان میں سے جس قدر اجزا مل سکیں اضافہ کر دیا جائے تو نسخہ اپنے اثرات میں بہت قوی ہو جاتا ہے۔

(۴) آم کی پتلی ڈالی کی لکڑی سے روزانہ مسواک کرنا منہ کی بدبو۔ (بخر الفم) کو رفع کرتا ہے۔

(۵) آم کے تازہ پتے تین چار خوب چبائیں اور لعاب دہن تھوکتے جائیں۔

فوائد:- چند روز مسلسل استعمال سے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کا خون رک جاتا ہے۔ اور مسوڑھوں کا ڈھیلا پن اور اُن کی کمزوری کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی اکثر شکایتوں میں مذکورہ ترکیب بہت مفید اور خود میری متعدد مرتبہ کی آزمائی ہوئی ہے۔

(۶) آم کے پتے، جو زرد اور خشک ہو کر خود بخود درخت سے جھڑ گئے ہوں، قینچی سے باریک باریک کاٹ کر تمباکو کی طرح چلم یا حقہ میں بھر کر (۳ یا چار ماشہ) دھواں کھینچیں۔ دن میں کئی مرتبہ ایسا کیا جائے۔

فوائد:- حلق، ناک اور تالو کے اس زخم کو جس میں ناک اور حلق کا سوراخ ایک ہو گیا ہو، مندمل کرنے کے لئے بے مفید اور آزمودہ ہے۔ مگر چالیس روز تک کم از کم ضرور استعمال کیا جائے۔

(۷) آم کے زرد اور خود بخود جھڑے ہوئے پتے دو تولہ، کمیلہ مصفّٰے تین ماشہ، کتھہ سفید تین ماشہ۔ تینوں چیزوں کو خوب باریک پیس کر اور چھان کر رکھ لیا جائے

فوائد: متعفّن، گلے سڑے اور بہنے والے زخموں پر اس سفوف کو چھڑکنا بہت جلد ان کو خشک اور مندمل کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

ناک کے امراض (۸) آم کے پھول کو سایہ میں سکھا کر باریک غبار کی طرح پیس کر رکھ لیا جائے۔

فوائد: اس سفوف کی نسوار (ناس) لینے سے شدید سے شدید نکسیر کا خون بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ بطور منجن ملنے سے مسوڑھوں کا خون بہنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

امراض معدہ: (۹) کیری کو جس میں ابھی جھلّی (جال) نہ پڑی ہو، سایہ میں سکھا کر باریک پیس کر ہم وزن پسی ہوئی شکر ملا کر روزانہ ایک تولہ (بہ لحاظ ضرورت کم و بیش بھی) تازہ پانی کے پھنکائیں۔

فوائد:- معدہ کی کمزوری، سوزش، قے، اُبکائی، متلی، لعاب دہن کی کثرت وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔

آنتوں کے امراض: (۱۰) آموں کا تازہ رس، جو خوب پتلا اور میٹھا ہو، پانچ تولہ، (بعد میں رس دس تولہ بھی کیا جا سکتا ہے) میٹھا دہی تازہ ایک یا دو تولہ، ادرک کا رس چار کا ایک چمچہ۔ سب کو خوب اچھی طرح ملا کر پی لیا جائے۔ ایسی ایک خوراک دن میں تین بار تک دی جا سکتی ہے۔

فوائد:- اسہال مزمن (پرانے دست) سنگ رہنی (غذا کا خام حالت میں دستوں سے نکلنا) آنتوں اور معدہ کی کمزوری اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔

(۱۱) آم کی گٹھلی کا مغز (مغز خستہ انبہ) دو تولہ، پوست درخت انبہ خشک دو تولہ، برگ نورستہ آنبہ (کونپلیں) سایہ میں خشک کی ہوئی دو تولہ، گوند کتیرا ڈیڑھ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر روزانہ تین چار مرتبہ تین تین ماشے ٹھنڈے پانی کے ساتھ یا میٹھے دہی میں ملا کر پلا دیا جائے۔

فوائد: برسوں کے اسہال کو دنوں میں دور کرتا ہے۔

امراض خون: (۱۲) نہایت پختہ اور شیریں آم کا رس، جو پتلا اور تازہ ہو، ایک پاؤ، شیر گاؤ تازہ، آدھ پاؤ، خالص گھی ایک چمچہ اوسط، ادرک کا تازہ رس ایک چمچہ چار۔ سب کو خوب ملا کر اور پھر آدھی چھٹانک شکر حل کر کے پی لیا جائے۔ آم کا رس آہستہ آہستہ بڑھاتے رہیں۔ ایک دو مہینے تک صرف یہی مرکب استعمال میں رہے۔ اس کے سوا اور کوئی چیز غذا میں نہ کھائی جائے۔

فوائد: قلت الدم (کمی خون) یا انیمیا کی شدید سے شدید شکایت کو بھی دور کرتا ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ لاغر ترین جسم

بھی کافی موٹا اور طاقت ور ہو سکتا ہے۔ جسم کی خشکی، بے رونقی، زردی اور ضعف زائل ہو جائے گا۔ اس سے بہتر غذائے دوائی قلّت الدم اور لاغری شدید کی ملنی مشکل ہے۔

سوداوی امراض: آم کا تازہ میٹھا رس روزانہ بقدر ہضم غذائے چند روز مسلسل استعمال کرنا اکثر امراض سوداوی، تبخیر، مراق اور سوداویت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

امراض مثانہ: (۱۴) مغز خستہ انبہ (گٹھلی کا مغز) دو تولہ، پوست درخت آم دو تولہ، آم کی کونپلیں سایہ میں خشک کی ہوئی ۲ تولہ مغز بادام شیریں ایک تولہ، کتیرا ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سلسل البول (بلا اختیار پیشاب کا نکلنا) کثرت بول، تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا) اور غلظت بول (پیشاب میں گاڑھا اور گاڑھا پن ہونا) کے لئے بے حد مفید ہے۔

امراض مردانہ: (۱۵) آم کا تازہ میٹھا پتلا رس پاؤ بھر، سفوف ستاور چھ ماشہ، سفوف ثعلب ۶ ماشہ، تازہ دودھ چھٹانک بھر، ادرک کا رس ۶ ماشہ، پیاز کا رس ایک تولہ، انڈے کی زردی ایک عدد، عمدہ گھی ایک تولہ، زعفران ۲ رتی (گلاب کے عرق ایک تولہ میں حل کر کے) سب چیزوں کو خوب اچھی طرح ملا کر آدھی چھٹانک یا ایک چھٹانک باریک پسی ہوئی مصری شریک کر کے پی لیا جائے۔ ہر روز کا مرکب اسی روز بنا کر استعمال میں لایا جائے۔ دو ہفتے بعد اس کا نصف وزن یا پورا نسخہ تیار کر کے شام کو بھی استعمال کیا جائے۔

فوائد: تقویت باہ، تولید منی، تولید خون، فربہی، تقویت جسم اور اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے۔ مفرح بھی ہے اور مقوی بھی۔ بدن کو کافی سُرخ و سفید بناتی ہے

(۱۶) آم کی چھوٹی کیری کا سفوف ۵ تولہ، سونٹھ ایک تولہ، ستاور ایک تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، موصلی سفید ایک تولہ، کشتہ قلعی اور کشتہ مرجان تین تین ماشہ، شکر سفید ہم وزن لے کر باریک پیس کر روزانہ چھ چھ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سیلان منی، سیلان مذی و ودی، جریان، سرعت انزال و ذکاوت حس کو دور کرتا اور مولد و مغلظ منی ہے۔ کسی قدر ممسک بھی ہے۔

عورتوں کے امراض: (۱۷) آم کے تازہ خشک پتے ایک تولہ، آم کے تازہ خشک پھول ایک تولہ، پوست درخت آم ایک تولہ باریک پیس کر دایہ سے حمول کرایا جائے۔ ان تینوں اجزا کے جوشاندے سے آب دست بھی کرایا جا سکتا ہے۔

فوائد: سیلان الرحم اور شرم گاہ کی گندی کو دور کرتا ہے اور شرم گاہ کو تنگ کرتا ہے۔

بالوں کے امراض: (۱۸) آم کی سالم کیری، جس کی گٹھلی ابھی سخت نہ ہوئی ہو، تین سیر، تلوں کا خالص تیل ایک سیر، بھنگرے کا رس پانچ سیر، سب چیزوں کو ایک لوہے کے گھڑے میں بھر کر منہ بند کر کے زیر زمین چار ماہ تک دفن کر کے نکال لیا جائے۔ اور روزانہ ایک تولہ یا اس سے کم یا زائد حسب مزاج استعمال کریں۔

فوائد: سفید بالوں کو سیاہ کرنے میں موثر ترین بتایا جاتا ہے۔

جلد کے امراض: (۱۹) خام کیری میں ڈنڈی کی طرف ایک قسم کی سفید رنگ دودھ سے مشابہ رطوبت (سیّال مادہ) تیزابی کیفیت رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا لیپ کیا جائے۔

فوائد: داد اور گجکرن پر چند مرتبہ لیپ کرنا مفید ہے۔ زیر جلد رسولی کی قسم کی سخت گٹھلی کو بھی تحلیل کرتی ہے۔ تحلیل کے بعد اگر کوئی زخم پڑ جائے تو کوئی معمولی سا مرہم یا کتھہ کافور اور گھی کا مرکب لگا دیا جائے۔

ہدایت: خیال رہے کہ مذکورہ رطوبت جسم کے تندرست حصے پر نہ لگنے پائے۔ ورنہ زخم پڑ جائے گا۔

سمیات: (۲۰) آم کی گٹھلی کو محفوظ جگہ رکھ دیا جائے۔ جب کم سے کم بارش کا ایک موسم گذر جائے تو اس کے اندرونی مغز کو پیس کر رکھ لیا جائے، خوراک تین سے چھ ماشہ تک ہمراہ شیرہ مغز پنبہ دانہ یا شیرۂ ناریل یا صرف پانی کے ہمراہ دیں۔

فوائد: اکثر خوردنی سمیات کا تریاق ثابت ہوگا۔

متفرقات: (۲) کیری جو سخت ہو چکی ہو، بیس پچیس منٹ گرم بھوبل میں رکھیں۔ جب وہ کافی نرم اور داغ دار ہو جائے تو نکال کر پانی میں مل کر چھان لیا جائے۔ اور پانی میں بقدر ذائقہ شکر ملا کر سادہ یا برف سے ٹھنڈا کر کے شربت کی طرح پی لیں۔

فوائد: مسکن حرارت ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ موسم گرما میں لُو لگنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ لُو کے مارے ہوئے مریض کو تھوڑی دیر کے بعد پلایا جائے۔ بخار، سوزش، بے چینی، دوران سر وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ دکن میں اس کا عام رواج ہے

نوٹ (۱): جب سے طب مغربی نے آم میں حیاتین (وٹامن) کے بہ کثرت پائے جانے کا علم حاصل کیا ہے۔ اس کو تغذیہ بدن کے لئے بہت مفید سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب تو آم نے ہندوستان سے باہر نکل کر انگلستان اور یورپ کے بادشاہوں اور امیروں کے کام و دہن تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ (ماخوذ از کتاب زیر تالیف "دکن کی جڑی بوٹیاں")

(۲) طبِ مغربی، طبِ اسلامی طب ویدک کے نقطۂ نظر سے آم کے موضوع پر جس قدر بھی اور مواد مل سکتا ہے، نیز اس کے دوسرے مرکبات اور فوائد وغیرہ پر اگر دوسرے اطبا اور واقف کار اصحاب بھی روشنی ڈالیں تو بہتر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ یہ ہے اور سادہ ہے ہر حدیث کے آخر میں کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ رسالہ اپنے مقصد میں بہت کامیاب ہے۔ مؤلف نے اس کی تالیف میں اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنت ٹھکانے لگے گی اور رسالہ اور زیادہ مقبول ہوگا۔ رسالہ کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمالیں۔

طریقِ باغبانی

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۷۲ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:- مینجر صاحب رسالہ صنعت و حرفت، قلعہ گوجر سنگھ، لاہور۔

پروفیسر جسونت سنگھ صاحب کی نگرانی میں رسالہ صنعت و حرفت، کچھ مدت سے جاری ہے۔ اور وہ اپنے موضوع کی مناسبت سے مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔ "طریقِ باغبانی" کے نام سے اس رسالہ نے حال ہی میں ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ادارہ نے اچھی معلومات سلیقہ سے جمع کی ہیں۔ باغ کے لئے موزوں زمین کی جانچ پڑتال، درختوں کے درمیان فاصلہ، پودوں کا انتخاب، مالٹوں اور سنتروں کی کھاد، فالسہ کی کاشت وغیرہ مضامین ہر اُس شخص کے مطالعہ کے قابل ہیں جو یا تو اپنا باغ رکھتا ہے، یا فن باغبانی سے دلچسپی رکھتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پبلک کی طرف سے اس رسالہ کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ کاغذ رف ہے۔ کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی ہے۔

سیرۃ بتول

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چھ آنے۔
پتہ: سلیم اختر قدوسی، نام پلی جدید، مکان نمبر ۱۱،۷، لال ٹیکری، حیدر آباد دکن۔

مولوی اعجاز الحق صاحب قدوسی نے سیرۃ بتول کے نام سے ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے، جس میں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ شروع سے ۲۷ صفحے تک عام حالات ہیں۔ اس کے بعد حضرت فاطمہؓ کے اخلاق و عادات، معاشرت، اولاد اور ان کی فضیلتوں پر اقوال و تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔ مؤلف نے احتیاط کے خیال سے ان کتابوں کا حوالہ بھی دے دیا ہے جن سے انہوں نے یہ حالات لئے ہیں۔ مقصدِ تالیف خود مؤلف کی زبان میں یہ ہے کہ اسے چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی آسانی سے پڑھ سکیں۔ بلاشبہ یہ رسالہ صرف بچیوں ہی کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ لڑکیوں اور مسلمان عورتوں کو بھی اس کے مطالعہ سے اپنی زندگیاں سُدھارنی چاہئیں۔ رسالہ ہر اعتبار سے مفید اور کارآمد ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے، کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ شائقین سات آنے کے ٹکٹ اوپر کے پتے پر بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جس کی ضخامت ڈیوڑھی ہے اس کے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا بلکہ ۵ جولائی ۱۹۳۹ء کو انشاء اللہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول نمبر شائع ہوگا جس کی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکے گی۔

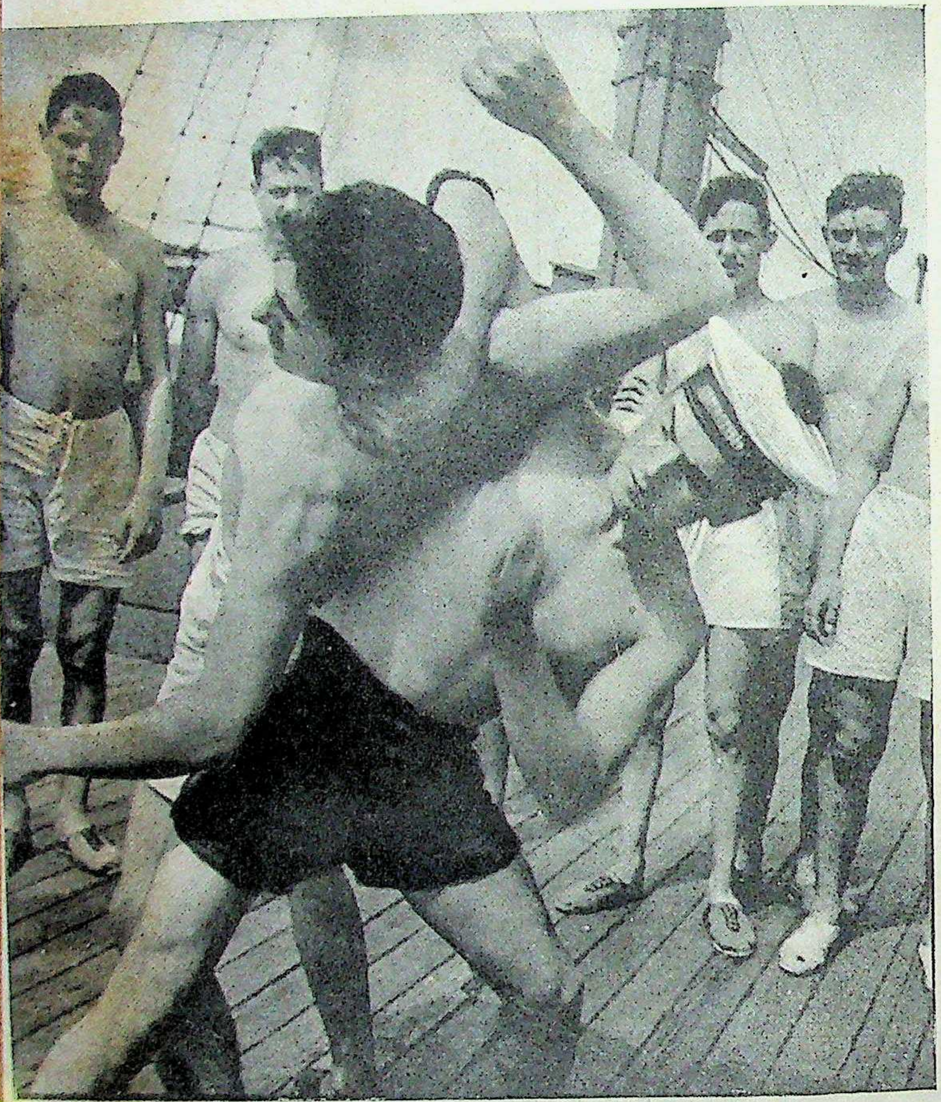

فرانس کے نوجوانوں کی جسمانی ترتیب۔
اکھاڑے میں کشتیاں ہورہی ہیں۔

فتح گڈھ (یو-پی) کا ایکسو نو برس کا بوڑھا جو غدر کے زمانے میں سپاہی تھا اور جو اب بھی مضبوط اور توانا ہے۔

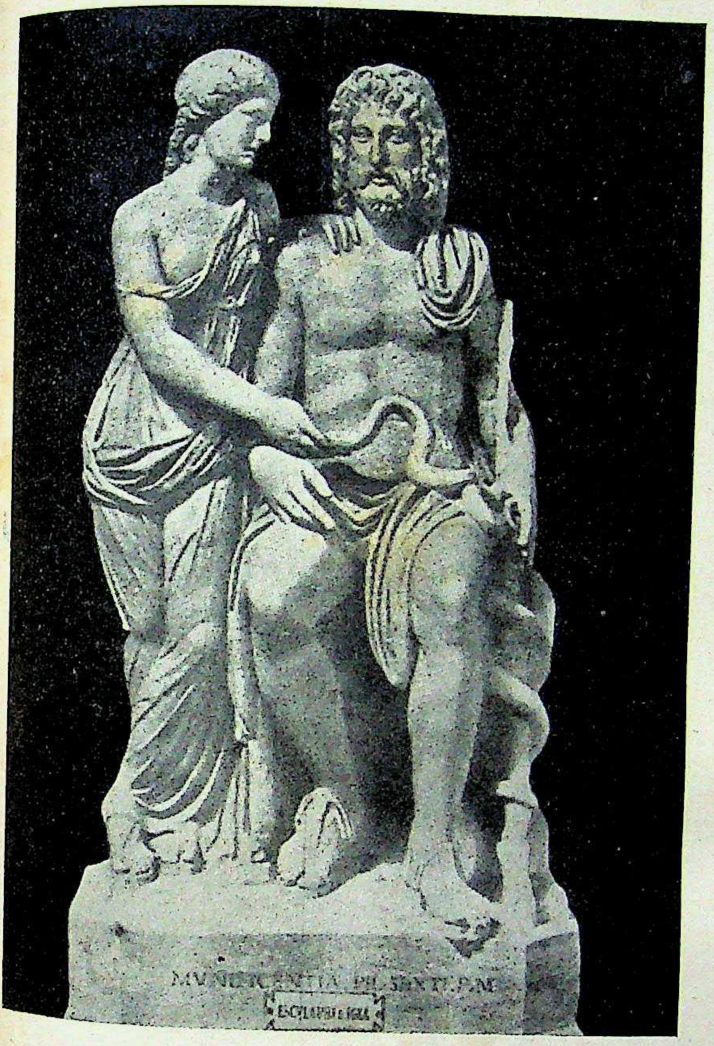

قلی بیُوس اور اس کی بیٹی ھائی جیا
مقدس سانپ کے ساتھ۔

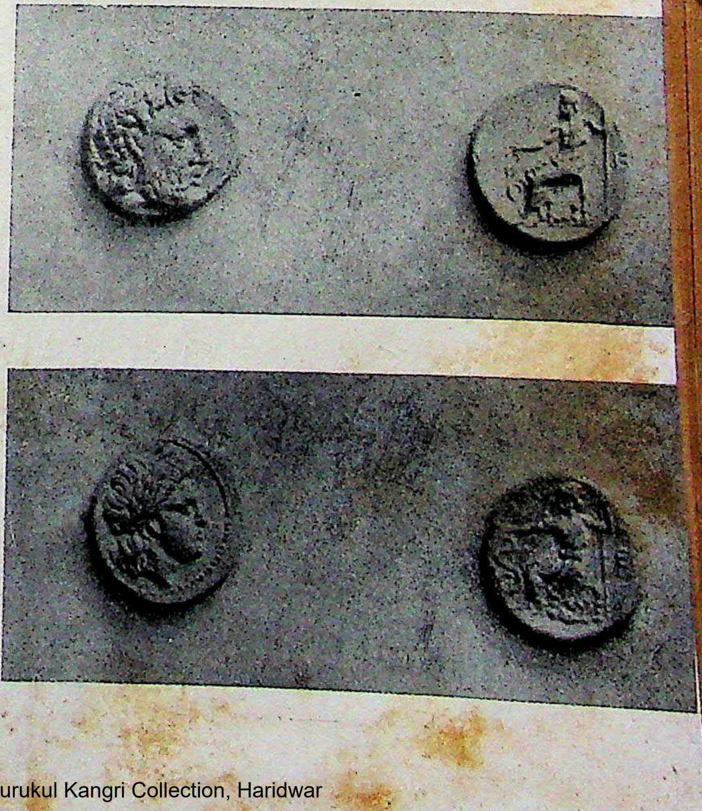

یونان قدیم کے سکّے جن پراس قلی بیُوس اور
سانپ کی تصویریں ھیں۔

تاریخ الاطباء

اسقلی بیوس اوّل و دوم

از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسن صاحب صدّیقی، انچارج میونسپل یونانی ڈسپنسری۔ احمدآباد

فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں اس قلی بیوس کی تصویر دیکھ کر، میں نے اور میرے بعض ہم پیشہ احباب نے اسقلی بیوس اوّل و دوم کے حالات معلوم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے اکثر حضرات، اطبائے قدیم، کے تاریخی حالات و کوائف سے عام طور پر بے خبر ہیں۔ کیوں کہ علاج معالجہ کی مشغولیتوں کی وجہ سے کتب بینی کا موقعہ ہی کم ملتا ہے۔ اور جو ملتا ہے وہ ہماری علمی بدمذاقی کی نذر ہو جاتا ہے اور یہ توفیق نہیں ہوتی کہ ہم قدما کے کارنامے معلوم کر کے عبرت حاصل کریں۔ بہرحال اسقلی بیوس اول و دوم کے مختصر حالات لکھتا ہوں ممکن ہے کہ ناظرین ان سے دلچسپی لیں۔

اسقلی بیوس کے نام کے دو حکیم گذرے ہیں۔ اسقلی بیوس اول یونان کا رہنے والا ذکی الفہم اور کامیاب طبیب تھا۔ اس کو الہامی حکیم کہا جاتا ہے۔ اسی کی تصویر رسالہ ہمدرد صحت میں چھاپی گئی ہے۔ اگر آپ تصویر کو غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو اسقلی بوس کے ہاتھ میں خطمی کے درخت کی ایک ٹیڑھی سی لکڑی دکھائی دے گی۔ اس لکڑی پر ایک سانپ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ خود اسقلی بوس ڈاڑھی لمبی اور سر بہت بالوں والا ہے۔ جسم کا اوپر کا حصہ ننگا ہے اور نیچے کا حصّہ کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ تصویر اس مجسّمے سے لی گئی ہے جو یونانیوں نے اپنے بعض معتقدات کی بنا پر بنایا تھا۔ مثلاً لمبی ڈاڑھی سے اس کے بوڑھے ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے جو وسعت تجربہ پر دلالت کرتا ہے۔ لاٹھی پر سانپ کی تصویر کا کندہ ہونا واضح کرتا ہے کہ ایک طبیب کو سانپ کی طرح چست و چالاک اور پھرتیلا ہونا چاہیئے اور ایسی لکڑی کا ایک طبیب کے ہاتھ میں ہونا اس چیز کو بتاتا ہے کہ ایسے زہریلے کیڑوں کی موجودگی میں طبیب کا وجود دنیا میں کس قدر ضروری ہے۔ گویا اسقلی بیوس، کا مجسمہ اور تصویر بھی سمجھنے والے کے لئے بے معنی نہیں ہے۔

اسقلی بیوس کا زمانہ تقریباً چار سو سال قبل مسیح ہے تشخیص امراض میں اس خصوصیت یہ تھی کہ مریض کی صورت دیکھ کر اور مرض کو سمجھ کر علاج تجویز کر لیا کرتا تھا اور عموماً وہ صحیح نتیجے پر پہونچا کرتا تھا۔ اس غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے اس کے ہم وطن اس کو الہامی حکیم کہتے تھے اور دیوتاؤں کی طرح اس کی پرستش ہونے لگی۔ چنانچہ اس کے نام پر ایک بڑا شفاخانہ بنایا گیا، جہاں ہر قسم کے مایوس مریضوں کا علاج ہوتا تھا۔ اس خیال سے کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ میدان طب کا سب سے پہلا کامیاب طبیب اسقلی بیوس ہی ہے۔ علاج میں اس کی اس غیر معمولی کامیابی کی وجہ بعض لوگوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ بانی علم و حکمت اور موجد فن طب استاذ الحکماء ہرمس اول یعنے حضرت ادریس علیہ السلام کا خاص شاگرد تھا۔ پھر غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے حضرت ادریس علیہ السلام نے اس کو اپنا خلیفہ بنا دیا تھا۔ کچھ مدت تک یہ حکیم بابل میں رہا۔ پھر وہاں سے یونان چلا آیا۔ مختصر یہ ہے کہ یونانیوں کے مبالغہ آمیز خیالات کو نظرانداز کر دینے کے بعد بھی اسقلی بیوس کا مرتبہ طب کی دنیا میں بہت بلند ہے۔ لیکن افسوس نااہلوں سے فن شریف کو بچانے کے خیال نے اس کے مجربات اور طریقۂ علاج کو عام نہ ہونے دیا۔ حتّٰی کہ اپنے دونوں بیٹوں کو (ماخون اور بدلیوکس جو خود بھی بڑے طبیب اور سیاست داں تھے) وصیت کر گیا کہ وہ علوم صدریہ کو کسی پر ظاہر نہ کریں اور فن شریف کی تعلیم ہر کس و ناکس کو نہ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد عرصہ تک فن طب عمومیت حاصل نہ کر سکا۔ اور اس کامیاب علاج معالجہ دیوتاؤں کی کرامتیں سمجھی جاتی رہیں۔

اس کی عمر تقریباً ۹۰ سال کے ہوئی ہے جس میں سے ۵۰ سال تحصیل علوم اور سیاحت میں صرف ہوئے اور ۴۰ سال علم و عمل کی دنیا میں بسر ہوئے۔ اس کے تقریباً بارہ ہزار شاگرد تھے جن کو صرف زبانی تعلیم دی جاتی تھی۔ نہ خود اس نے کوئی کتاب شائع کی اور نہ اس کا کوئی شاگرد اس کی ہدایت اور وصیت کی وجہ سے ایسا کرنے کی جرأت کر سکا۔ انجام کار کچھ مدت کے بعد فن طب بجائے ترقی کرنے کے زوال میں آگیا۔ اور اگر اسی خاندان کا ایک طبیب حکیم بقراط اصلاح حال کی طرف توجہ نہ کرتا تو یقیناً فن بالکل مردہ ہو کر رہ جاتا۔ اسی حکیم نے اس کمزوری کو محسوس کیا۔ اور چند مختصر کتابیں اس فن میں تصنیف کیں۔

اُس قلی بیوس کے چند مشہور اقوال ذیل میں درج ہیں۔

(۱) فرصت کا وقت گذرا ہوا دن سمجھو، آج کا دن کام کا وقت ہے، اور آنے والا دن نئی اُمیدوں سے وابستہ ہے؛ یعنی جو کچھ کرنا ہے ابھی کر ڈالو۔ ماضی ومستقبل بھروسے کے قابل نہیں ہیں۔

(۲) انسان موجودہ وقت کی ہمیشہ بُرائی کیا کرتا ہے لیکن جب یہ وقت گذر جاتا ہے تو اس کی تعریف کرنے لگتا ہے اور اگلے کو روتا ہے اس لئے موجودہ وقت کی بجائے بُرائی کرنے کے قدر کرنی چاہیئے۔

(۳) عابد بے علم، اس بیل کی مانند ہے جو اندھا دھند ایک دائرہ میں چکّر لگایا کرتا ہے اور کبھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

اُس قلی بیوس دوم

اُس قلی بُوس اوّل و دوم کے درمیان ۱۴۲۰ سال کا زمانہ ہے۔ اس درمیان میں کوئی مجدّدِ فن اور امام وقت پیدا نہیں ہوا۔ اگلے پہلوں کی اندھی تقلید ہوتی رہی۔ اس قلی بُوس دوم نے پُرانے نظریات وتحقیقات پر ناقدانہ نظر ڈالی۔ اور کافی غور وخوض کے بعد افلاطن کی اس رائے کو بہتر خیال کیا کہ معالجہ میں تجربہ اور قیاس دونوں سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد بقراط نے اس خیال کو دلائل اور براہین سے اس درجہ مضبوط کر دیا کہ کسی معترض کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی۔ طب کی تاریخ سے بہت سے بے خبر حضرات آج بڑی آسانی سے کہدیتے ہیں کہ طب میں محض تکلمی دلائل سے کام لیا جاتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کو ضروری نہیں خیال کیا جاتا؟ حالانکہ اس فن کی بنیاد ابتداء ہی سے تجربہ اور قیاس پر رکھی گئی ہے۔ اُس قلی بُوس دوم کے بہت سے شاگرد تھے لیکن ان میں سے تین شاگردوں نے (جو اسی خاندان کے افراد تھے) نمایاں حیثیت حاصل کی۔ ان میں سے دو ماغاریتس، اور ارخش، اس کے انتقال کے کچھ ہی مدت بعد فوت ہو گئے۔ البتہ بقراط بن ایرقلس نے حقِ شاگردی اچھی طرح ادا کیا۔ اور فن کو کافی ترویج دی۔ تعلیم وتعلم میں اپنے پرائے کی کوئی تخصیص باقی نہ رکھی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ فن کو پردۂ راز میں رکھنا اور سینوں کے اندر ہی محبوس رکھنا فن کی موت کے مترادف ہے۔

اس قلی بوس دوم نے ۱۱۰ سال کی عمر پائی، ۹۵ سال علم طب کی خدمت میں صرف کر دیئے۔ صرف پندرہ سال کی عمر میں بہ تحصیل علوم ضروریہ سے فراغت حاصل کر چکا تھا۔

طبّ یونانی کا آدم

ازجناب حکیم عبدالرحیم صاحب، رحمانی۔ جلال آبادی

فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں اُس قلی بیوس، کو لباس تصویر میں عوام سے روشناس کرایا گیا ہے۔ یہ یونان کی مردم خیز اور علم پرور سرزمین کا وہ گوہر آبدار ہے، جو اگرچہ مسیح سے سترہ سو سال پیشتر اس عالم آب وگل میں آیا، مگر اس چشمۂ فیض کی شفاف وشیریں لہریں آج تک دنیا کو سیراب وشاداب بنا رہی ہیں۔ اور رہتی دنیا تک اس کا نام صفحۂ عالم پر منقّش ومنوّر رہے گا۔

یہ مرد دانا بقول بعض طبّ یونانی کا آدم اور بانیٔ اوّل ہے۔ انگریز مورخین اس کو اَس کلو پیوس کہتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی میں علم وفضل، پاکیزگی ونیکی اور حذاقت وفطانت کے سبب اس درجہ مرجعِ خلائق اور مقبول تھا، کہ اس کے عہد کے جلیل القدر علماء وحکما اس کے حلقۂ درس میں بیٹھنا اپنے لئے سعادت وافتخار خیال کرتے تھے۔ حکیم بقراط اس کو "ابی وابیکم اَس قلی بیوس" کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ پچاس سال تک فن طب کی اعلیٰ خدمات انجام دینے اور عوام کی چارہ گری کرنے کے بعد جب یہ عالمِ بقا کو سدھارا، تو مرنے کے بعد بھی عقیدت کیش یونانی برسوں تک اس کا بُت بنا کر پوجتے رہے۔ اور "رب الشفا" کے لقب سے اس کو پکارتے اور امراض وآلام سے رستگاری ونجات کا ذریعہ سمجھتے رہے۔ اس کی قبر پر ایک ہزار چراغ جلائے جاتے تھے۔

بعض مورخین کی رائے ہے کہ یہ حضرت ادریس کے شاگردوں میں سے تھا۔ اور بقراط بھی اسی کی نسل سے تھا جس نے سب سے پہلے طب کو علمی و عقلی قواعد کے ماتحت مرتب و مدوّن کیا۔ اس قلی بیوس مرض استسقا کے علاج میں ایسا ماہر تھا کہ مستقی کی گردن علیحدہ کر کے اور مریض کے شکم سے جمع شدہ پانی نکال کر پھر گردن جوڑ دیتا تھا اس کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان میں سے ایک نے سب سے پہلے فصد کا طریقہ ایجاد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ "ہائی جیا" نامی اس کی ایک لڑکی بھی تھی جو مریضوں کے علاج اور تیمارداری میں دست گاہ رکھتی تھی۔

اس کا مندر یونان کی ایک نہایت پُر فضا اور صحت پرور پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس مندر میں بیمار چٹائیوں اور چارپائیوں پر لیٹے رہتے اور "اس قلی بیوس" کے مجسمہ سے صحت و شفا کی دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ مریض خواب میں اس کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ اور اپنے مرض کی تمام کیفیت عرض کرتا جس کی دوا خواب ہی میں بتا دی جاتی تھی۔ مگر خواب ایسے پیچیدہ ہوتے تھے کہ ان کی تعبیر سوائے پجاریوں کے اور کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اسی وجہ سے پجاری ہی معالج بنتے تھے۔ مندر کے پجاری دعائیں سکھانے علاوہ کھانے اور لگانے کی دوائیں بھی دیا کرتے تھے۔ مریض صحت اور شفا پانے کے بعد اپنے مرض کا تمام حال سونے یا چاندی کی پتری پر لکھ کر مندر میں رکھ دیتا اور نذر و نیاز چڑھا کر رخصت ہو جاتا تھا۔ اس طریقے سے جب یہاں کے پجاریوں کو بہت سے امراض کی شناخت اور علاج سے آگاہی ہو گئی تو پھر خود علاج کرنا شروع کر دیا۔ اس طریقے سے طب کی ابتدا یونان میں ہوئی اور اس کے موجدِ اوّل کے یہ مختصر حالات ہیں ۔

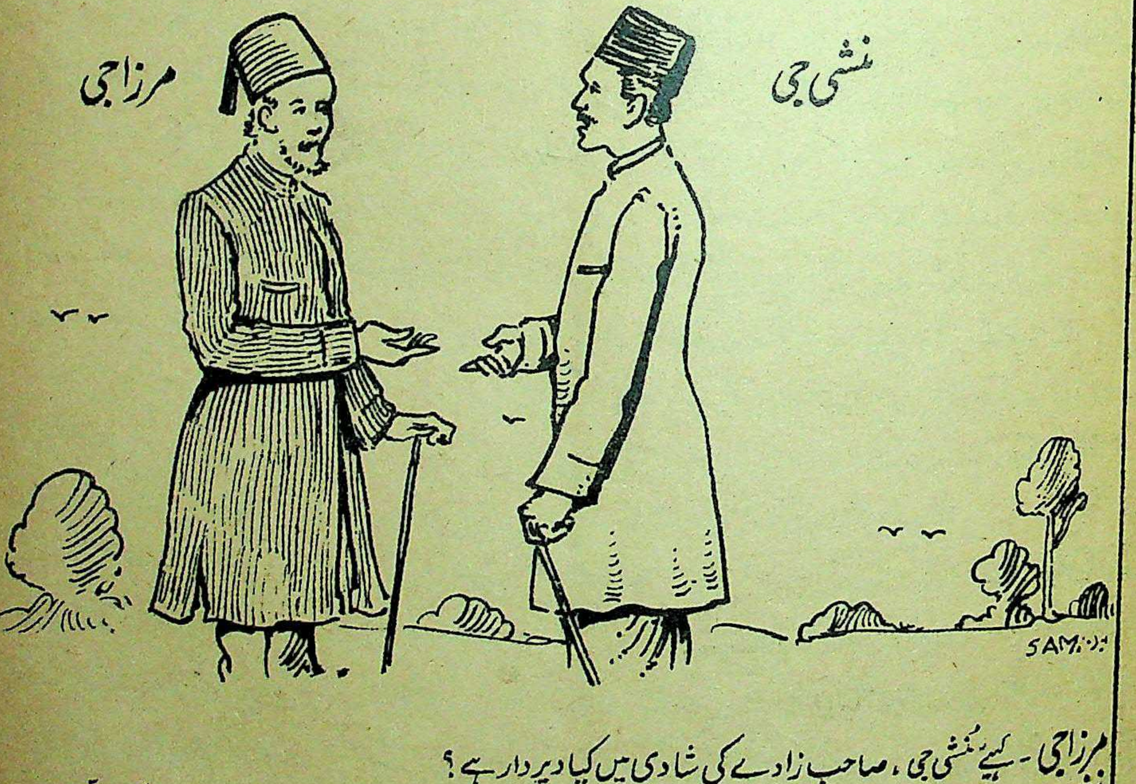

مرزاجی - کہیے منشی جی، صاحب زادے کی شادی میں کیا دیر دار ہے؟

منشی جی - حضرت کیا بتاؤں، آج کل کے بچوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ صاحب زادے اپنی شادی کے متعلق ۱۵ر جولائی سنہ ۳۹ء کو فیصلہ سنائیں گے۔

مرزاجی - ۱۵ر جولائی! اس کا مطلب؟

منشی جی - اجی وہ ۵ر جولائی کو ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر نکل رہا ہے۔ صاحب زادے کا ارادہ ہے کہ وہ اس نمبر کا مطالعہ کر کے شادی کریں گے۔

مِزاحیہ

ڈاکٹر

ازجناب کوثر صاحب چاندپوری

جس اُصول پر ہاتھی کی نسبت کسی محقّق نے کہا تھا کہ اوّل تو یہ گاجر ہے ورنہ انڈا تو ضرور ہی ہے، اسی اُصول پر ڈاکٹر کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ چلتی پھرتی قوت ہے یا بولتی چالتی زندگی۔ موت اس لئے کہ اس کے پاس انجیکشن کی پچکاری ہوتی ہے جو بعض اوقات سانس داخل ہونے سے پہلے ہی دَم نکال دیتی ہے۔ اور زندگی اس بنا پر کہ وہ کونین اور ٹنکچر آیوڈین کا موجد ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں پایۂ تحقیق کو نہ پہونچیں تو پھر اس کے وجود کو امیروں کے لئے بیماری اور غریبوں کے لئے مایوسی سمجھ لیجئے کہ امرا کو فیس کی ضرورت سے وہ ہمیشہ بیمار اور غربا کو اپنی زحمت کے خیال سے ہمیشہ مایوس رکھتا ہے۔ پھر بھی زندگی ہیں، جس کی حدیں پیدا ہونے سے مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک ہیں بلکہ مرنے پر بھی جس کی حد دَم نکلنے کے ایک گھنٹہ پہلے سے رہتی دنیا تک ہے، نہ امیر اس سے بچ سکتے ہیں نہ غریب۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی مستقل بیماری ہے اور موت دائمی مایوسی۔

اس موقعہ پر زندگی اور موت کی جو حدیں مقرر کی گئی ہیں ان کا تعلّق علمی اور منطقی دلائل سے نہیں بلکہ مشاہدات اور تجربات سے ہے اور ان کا دائرہ یقیناً اتنا ہی وسیع ہے جتنا دلائل و براہین کا۔ فرق اتنا ہے کہ حجتّیں خواہ کتنی ہی معقول ہوں۔ لاٹھی کے سامنے منقطع ہو جاتی ہیں۔ مگر مشاہدے اور تجربے کا سلسلہ نہ موتیا بند ختم کر سکتا ہے نہ پھولا۔ ہاں تو مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک کی مدّت کو جس میں مردے کے متعلق عالم بالا میں جہنمی یا جنّتی ہونے کا فیصلہ ہو چکتا ہے، اس لئے زندگی میں شمار کیا گیا ہے کہ اکثر سخت جان انسانوں پر ڈاکٹر کو مر کر جی اُٹھنے کی بدگمانی ہو جاتی ہے۔ اور اتنی دیر وہ مصنوعی تنفس جاری کرانے اور اپنے انجیکشن کی آزمائش پر صرف کر دیتا ہے۔ چونکہ ایسے "مُردے" کو جو ڈاکٹر کے نزدیک زندہ ہو طبّی اصول کے موافق زندہ ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے مجبوراً اس کی "حیات ابدی" کے ابتدائی دو گھنٹے زندگیٔ مختصر ہی میں شامل سمجھے جائیں گے۔ رہا دَم نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت تو اس کی ذمّہ داری صرف تھرمامیٹر کے غلط استعمال پر عاید ہو سکتی ہے، جو کبھی کبھی مریض کی بغل تک پہونچنے کی بجائے اس کی "روئی کی بنڈی" کے کسی گوشہ میں پہونچ جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر اس زندہ مریض کو "مردہ" کہہ کر چل دیتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ایسے لوگ تو دستیاب ہو جائیں گے جنہوں نے ریل تو دیکھی ہو مگر ریل کا انجن نہ دیکھا ہو لیکن ایسا ایک آدمی بھی نہ ملے گا جو بیمار ہوا ہو، مگر ڈاکٹر زیارت سے محروم ہو۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ بیماری بڑھتے بڑھتے ڈاکٹر یا ڈاکٹر گھٹتے گھٹتے بیماری بن جاتا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ موت سے کچھ پہلے سب سے بڑی نحوست جو ملک الموت کو راستہ بتاتی ہے وہ یہی ڈاکٹر ہے جو کبھی قانون کی طاقت سے کبھی اخلاق اور ہمدردی کی قوت سے اور کبھی صرف موت کے زور سے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کی خصوصیت ہے کہ مریض کے گھر پر وہ بہت ہی مہربان، شفیق اور غم گسار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں فیس کی امید کارفرما ہوتی ہے جس کا دینا اور لینا دونوں اخلاق میں داخل ہیں۔ لیکن ہسپتال میں اپنی کرسی پر جب وہ "آلۂ سینہ بین" کو جیب میں ڈال کر بیٹھ جاتا ہے تو اسے فرائض انجام دینے کی مشین یا غصہ کی پوٹ کے علاوہ کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ یہاں صرف تنخواہ کی پابندی ہوتی ہے جس کا دینا تو قطعی اخلاق میں داخل ہے مگر لینے کو محض اصول کہہ سکتے ہیں یا مجبوری اور عادت۔ اس وقت اس میں نہ غم گساری ہوتی ہے نہ شفقت، نہ انسانیت نہ تہذیب۔ محبت کی جگہ اس کی ناک پر غصہ اور شفقت کی جگہ ہاتھ میں قلم ہوتا ہے جس سے وہ جلدی جلدی تاریخ بدلتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر غلطی سے کوئی اُسے اپنا دوست یا ہمدرد سمجھ کر خصوصیت کے لب و لہجہ میں ذرا جھجک کر بات چیت شروع کر دے تو سب سے پہلے وہ کرسی سے اُٹھ کر بھاگ جانے کے ذرائع پر غور کرے گا یا دخل دینے والے حیوان ناطق کے مغالطہ کو رفع کرنے کی سعی۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ مریض اتنا اپنے لئے خطرناک نہیں جتنا دوسرے کے لئے۔ اور یہ بات بغیر کسی اختلاف کے طے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر کو اپنی صحت سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی "بیوی" اور "نرس" سے بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے پُرخطر موقعہ پر وہ اگر چپت نہ مار سکے گا تو ڈانٹنے ڈپٹنے میں قطعی دریغ نہ کرے گا۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ہسپتال میں ہے جہاں سے مریض مر کر نکلتا ہے یا اچھا ہو کر۔ اور اسے خدمت کے معاوضہ میں تنخواہ ملتی ہے جس پر نہ کسی کی موت کا اثر ہے نہ صحت کا۔ اور اس اعتبار سے وہاں جسمانی حاضری کی ضرورت ہے دماغی حاضری کی نہیں۔ ظاہر ہے کہ تعلقات جسم کے ساتھ نہیں ہوتے۔ بلکہ دماغ کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہسپتال میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر کا دل اور دماغ دونوں بیوی کے کمرے

میں ہوتے ہیں۔ یا کسی نرس کے قدموں میں اُسے مریض کے اچھے بُرے سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ یہ سب باتیں اس کے ضابطہ میں فیس سے وابستہ ہیں۔ اور فیس کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ چاہے "قبرستان" میں مل جائے لیکن ہسپتال میں نہیں ملتی۔ اسی لئے وہ ایک مقررہ وقت تک آٹا پینے کی مشین کی سی عجلت سے مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نسخہ یا دھمکی دے کر واپس کر دیتا ہے۔ یا پھر اس طرح خاموش ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہوتا ہے کہ ہسپتال میں بولنا اس کے لئے قانوناً ممنوع ہو چکا ہے۔ اور اُسے یہاں محض لکھنے، گھور کر دیکھنے یا کبھی کبھی بے نیازانہ مسکرا دینے کے علاوہ کسی اور امر کی اجازت نہیں۔

ایک بہت ہی مشہور مگر بدصورت ڈاکٹر، جس کو نہ قبول صورتی کے اعتبار سے سخت کلامی اور بدلگامی کا حق تھا، نہ کمالِ فن کے لحاظ سے، اپنی کرسیٔ مطب پر جلوہ افروز تھے۔ ایک بوڑھا مریض جو ان کے والدِ محترم سے دبلا اور غریب سہی مگر کم عمر نہ تھا، قریب آ کر کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب، صبح کو چائے کے ساتھ کچھ ناشتہ کرنے کو جی چاہتا ہے کیا کھاؤں؟"

"جوتے کھاؤ!" ڈاکٹر صاحب بولے

مریض حیران تھا کہ بیمار میں ہوں اور ہذیان ہو رہا ہے ڈاکٹر صاحب کو۔ اس نے پھر کہا "صاحب، میں ناشتہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں کیا کھاؤں؟"

"الگ ہٹو ——— بک بک مت کرو" ڈاکٹر صاحب نے فرمایا

مریض تو ہٹ جاتا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے ہٹنے سے مرض کسی طرح نہ ہٹے گا وہ بولا "کچھ تو بتا دو۔ مرا جاتا ہوں! دوپہر تک میں صبر نہیں کر سکتا"

"صبر نہیں کر سکتے تو جاؤ جہنم میں! ——— کھا لو بازار سے جمال گوٹہ منگا کر"

مریض جانتا تھا کہ میں ڈاکٹر سے بات کر رہا ہوں جس کے یہاں سنکھیا تو دیا جا سکتا ہے مگر جمال گوٹہ نہیں بتایا جاتا۔ اس نے پھر کہا "میرے ساتھ مذاق مت کرو"

لیکن ڈاکٹر صاحب مذاق نہیں کر رہے تھے بلکہ بڑی سنجیدگی سے گفتگو کر رہے تھے۔

ڈاکٹر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ وقت کا بڑا پابند ہوتا ہے۔ بورڈ پر لکھے ہوئے اوقات کے خلاف کوشش کرنے سے خدا تو مل سکتا ہے اور اکثر مل جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر نہیں مل سکتا۔ اگر کسی فریب سے مریض ملاقات میں کامیاب بھی ہو جائے تو ڈاکٹر اسے دیکھنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا۔

ایک صاحب سخت اضطراب و وحشت کے عالم میں ڈاکٹر کے یہاں پہونچے۔ پہلے آہستہ آہستہ آوازیں دیں۔ پھر ذرا بلند آواز سے پکارا۔ لیکن ڈاکٹر جو گھڑی کی سوئی کو دیکھتا ہے مریضوں کی آوازیں کیوں کر سن سکتا ہے جو اکثر بے ہنگام ہوتی ہیں۔ آخر انہوں نے بہت خفا ہو کر پکارا گویا اپنی کوئی حاجت لے کر نہیں آئے بلکہ وارنٹ لے کر آئے ہیں جس کے لئے کسی وقت کی قید نہیں، ڈاکٹر صاحب باہر آئے۔ مریض بولا "جناب، مجھے دیکھ لیجئے"

"ابھی وقت نہیں ہوا دیکھنے کا" ڈاکٹر صاحب نے کہا

"وقت نہیں ہوا کیا معنے؟"

"ان کاموں کے لئے میں نے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور میں بھی اس وقت کا پابند ہو گیا ہوں جب وقت آتا ہے تو میں خود ہسپتال پہونچ جاتا ہوں"

"بجا ہے اپنے کتے کو بھی تو وقت کا پابند بنائیے کہ وہ بھی اُسی وقت راہ چلتوں کو کاٹا کرے جب آپ ہسپتال میں ہوا کریں"

"اچھا کیا کتے نے کاٹ لیا آپ کو؟"

"جی ہاں!"

"پھر آپ فوراً کتوں کے ہسپتال جائیے"

"لیکن میں نے کسی کو نہیں کاٹا میرے کتے نے کاٹا ہے" مریض نے کہا

"جی ہاں! میں سمجھ گیا۔ آپ کو انجکشن کی ضرورت ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"مگر ڈاکٹر صاحب، کتا آپ ہی کا تھا۔"

"میرا تھا! ——— اچھا ذرا زخم دکھایئے۔" ——— وقت کا انتظار کرنے میں کتے کی جان کا خطرہ تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے فوراً زخم کی مرہم پٹی کی، پھر اطمینان کا سانس لے کر بولے "جیک نے آج تک کسی کو نہیں کاٹا یہ پہلا موقعہ ہے!"

"جناب مجھے جیک نے نہیں کاٹا، ٹائگر نے کاٹا ہے۔"

"ٹائگر نے، وہ تو میرے یہاں کی نرس کا کتا ہے۔"

"جی ہاں، میں نرس سے ملنے جا رہا تھا۔ کتے نے دوڑ کر کاٹ لیا۔"

"پھر آپ نے زخم بھی انہیں کو دکھایا ہوتا اس زخم کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے میرا بہت وقت ضائع کیا۔"

"اچھا، میں معافی چاہتا ہوں آپ اپنی نرس سے ٹیلیفون پر کہہ دیجئے کہ وہ مجھ سے اسی وقت مل لیں۔"

"لیکن میں انہیں ٹیلی فون نہیں دے سکتا۔ اور وہ ٹیلی فون پر اب آتی بھی نہیں۔ مجھ سے کچھ خفا ہو گئی ہے۔ وہ کم بخت میرے سوا کسی سے مل سکتی تو ———"

"اچھا تو یوں کہیئے ڈاکٹر صاحب، آپ بھی میری طرح بیمار ہیں۔"

"کیوں آپ کو کیا مرض ہے؟

مرض ——— ! مجھے ٹائگر نے کاٹ لیا ہے نا!"

"لیکن مجھے تو نہیں کاٹا" ڈاکٹر صاحب بولے!

"بجا ہے، کاٹا نہ ہو لیکن زخم تو آپ کے بھی ہے!"

حکیم، ڈاکٹر اور وید

انتظار کر رہے ہیں کہ ہمدردِ صحت کا برتھ کنٹرول یا ضبط تولید نمبر کب نکلے گا۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اس خاص نمبر کی تیاریاں بڑے زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔ ہندوستان، یورپ اور امریکہ کے بہترین ماہرینِ ضبطِ تولید اور اصلاح نسل اس نمبر کے لئے مضمون لکھ رہے ہیں۔ ان مسائل کا شاید ہی کوئی پہلو ایسا بچے جس پر اس نمبر میں روشنی نہیں ڈالی جائے گی۔ آپ کو یہ نمبر ایسی معلومات بہم پہونچائے گا جن سے آپ اس سے پہلے ناواقف ہوں گے۔ ضبط تولید کے طبی، اخلاقی، مذہبی، معاشرتی، معاشی اور بین الاقوامی مسائل پر اس تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی کہ ایک چیز آئینہ ہو جائے گی۔ ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید نمبر حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کے لئے مشعل کا کام دے گا جس کی روشنی میں وہ سب کچھ دیکھا جا سکے گا جن کی ان کو واقعی ضرورت ہے۔

اس نمبر کے حاصل کرنے میں ذرا دیر نہ کیجئے۔ اگر آپ ہمدرد صحت کے باقاعدہ خریدار ہیں۔ تو یہ نمبر آپ کے پاس ۵؍ جولائی سنہ ۳۹ء کو بھیج دیا جائے گا۔ اگر آپ کی میعاد خریداری ختم ہو رہی ہے تو فوراً ایک روپیہ منی آرڈر سے بھیج دیجئے تاکہ آئندہ سال آپ کا نام خریداروں میں شامل رہے اور یہ خاص نمبر آپ کے پاس مقررہ تاریخ کو ہی بھیج دیا جائے۔ اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار نہیں ہیں تو ایک منٹ ضائع کئے بغیر رسالہ کی سالانہ قیمت ایک روپیہ منی آرڈر سے بھیج دیجئے تاکہ آپ کے نام نہ صرف ضبط تولید نمبر ہی بھیج دیا جائے بلکہ اگست سنہ ۳۹ء سے جون سنہ ۴۰ء (رسا آئندہ گیارہ مہینے تک بھی جاری رہے۔ اور اگر آپ رسالہ کے خریدار بننا نہیں چاہتے اور ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آٹھ آنے رسالے کی قیمت اور ایک آنہ محصول ڈاک کل نو آنے کے ٹکٹ لفافے میں ڈال کر بھیج دیجئے۔ آپ کے نام ضبط تولید بھیج دیا جائے گا۔ ضبط تولید نمبر ۵؍ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کو شائع ہو گا۔

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ماہ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے۔ اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جو ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اسمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء میں گذشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادہ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "اطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، انکی عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۳۷-۳۸ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں۔ جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے +

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

الامراض والعلاج

سنگِ گردہ

از جناب زبدۃ الحکماء آغا رشید احمد خاں صاحب شیدا، امرتسر

مرض سنگ گردہ جس کو عربی میں حصاۃ الکلیہ، انگریزی میں رینل کیل کیولس اور اردو میں گردے کی پتھری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے دورِ حاضرہ میں بہت زیادہ پھیلنے کی وجہ سے خاص اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

کیفیت مرض اس مرض میں گردہ کے اندر ریت یا کم و بیش مقدار و حجم کی پتھریاں بن جاتی ہیں جن سے گردہ کے مقام پر درد گاہے ٹیس اور کبھی خلش ہوتی ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رُک رُک کر نہایت تکلیف کے ساتھ قطرہ قطرہ اور کبھی خون ملا ہوا آتا ہے۔ پیشاب میں بعض اوقات رسوب ارضی (فاسفیٹ اگزلیٹ یا یوریٹس وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ جو قارورہ کے کیمیاوی امتحان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

یادداشت۔ یہ بات واضح رہے کہ پتھری گردہ میں اس مقام پر پیدا ہوتی ہے جہاں خون سے پیشاب الگ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہاں کی قوت ممیزہ اتمیز یا علیحدہ کرنے والی قوت، کمزور ہو جاتی ہے تو خون کا حصہ پیشاب میں مل کر بول کو زلالی بنا دیتا ہے۔ یا پتھری کے پیدا ہونے کا مقام حوض الکلیہ ہے۔ جو غالب مادہ کے لحاظ سے مختلف اقسام فاسفیٹس، یوریٹس وغیرہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

مرض کی قسمیں پتھری کو محققین نے چار قسموں میں تقسیم کیا ہے، یعنی (۱) یوریٹس (۲) فاسفیٹ (۳) اگزلیٹ (۴) سمنین جوان مذکورہ تینوں قسم کی پتھریوں کا مرکب ہے۔ مگر بالعموم حضرت انسان کے گردوں کو یوریٹس اور اگزلیٹ کی ہی پتھریوں کا شکار دیکھا گیا ہے۔

اسباب اگرچہ یہ مرض بلا لحاظ جنس و عمر ہر ایک مرد و عورت کو ہو جاتا ہے۔ لیکن بہ نسبت جوانی کے بڑھاپے میں کم اور بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا دیکھے گئے ہیں جن کے خاندانوں میں نقرس، گٹھیا اور آتشک وغیرہ امراض موجود ہوں۔ کثرت مے نوشی، گوشت خوری، انڈے یا اسی قسم کی حیوانی غذاؤں کا کثرت سے استعمال، تیز مصالحہ دار چیزیں، نہروں کا پانی، نقص تغذیہ، جگر کی خرابی، ضعف کلیہ اور ریاضت نہ کرنا وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

علامتیں پتھری اگر خاص گردہ کے اندر ہو تو مریض اکثر اپنے ہاتھ سے مقام گردہ کو دبا کر اسی طرف کو جھکائے رکھتا ہے اور خفیف درد اور بھاری پن کی اکثر شکایت کرتا ہے، اکثر اوقات ایک لمبے عرصہ تک سوائے بوجھ کے مریض اور کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ صرف مقامِ ماؤف کو دبانے یا ٹکور کرنے سے آرام محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی ہلکی علامتوں کی موجودگی میں بھی بے پروائی ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ فوراً علاج کی کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اگر پتھری حوض گردہ میں ہو تو اس کی علامات جلد نمایاں ہو جاتی ہیں۔ مقام ماؤف پر کاٹنے والا درد، پیشاب میں کم و بیش خون کا آنا، سخت حرکات کے بعد خصوصاً شدت درد کے ساتھ خون کا آنا وغیرہ۔ عکس ریز کی ایجاد سے پہلے پتھری معلوم کرنے کا یہ ایک طریقہ تھا کہ مریض کو گھوڑے، اونٹ یا کسی رتھ وغیرہ میں سوار کر کے ایسے طریقہ سے اس کو ہچکولے دیتے تھے کہ اگر مریض کے گردہ میں پتھری موجود ہوتی تو اس کو پیشاب کے ساتھ خون کی مقدار زیادہ آنے لگتی اور درد زیادہ ہو جاتا تھا۔ ان سخت حرکات سے جو ہچکولے مریض کو لگتے تھے۔ ان سے پتھری اگر چھوٹی مقدار میں ہوتی تو پھسل پھسل کر بذریعہ حالبین خارج ہو جاتی اور مریض کو اس موذی مرض سے چھٹکارا مل جاتا۔ اور اگر وہ بڑی ہوتی تو ہچکولوں سے پھسل تو ضرور جاتی۔ لیکن راستہ میں آ کر کسی مقام پر اٹک کر ایسی تکلیف پہونچاتی جس کا اندازہ کچھ وہی شخص لگا سکتا ہے جو اس مرض کا مریض ہو۔ یہاں تک کہ مارے درد کے چیخ و پکار سے بے پانی کی مچھلی کی طرح ایک محشر بپا کر دیتا اور قولنج کلوی میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ بار بار قے ہوتی ہے، متلی سے آنتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ درد بجلی کی رو کی طرح گردہ سے اُٹھ کر خصیوں تک محسوس ہوتا ہے۔ نبض میں سرعت اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کچھ وقفہ کے بعد یہ دورہ موقوف بھی ہو جاتا ہے۔ جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ پتھری یا تو واپس حوض گردہ میں

میں چلی گئی ہے یا مثانہ میں اتر گئی ہے۔ پہلی صورت میں تو اسی طریقے سے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ دوسری صورت میں مثانہ اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر پتھری حالبین میں ہی مسدود ہو کر راستہ کو بند کر دیتی ہے تو اس جانب کا گردہ بہت جلد اپنے کام کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرا گردہ بھی اسی کی تقلید میں اپنے شغل سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد مریض کا پیشاب بند ہو کر تسمم الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ گردہ کی پتھریاں دانہ مٹر سے لے کر چھوٹے اخروٹ کے برابر تک پائی جائیں لیکن عموماً گردے میں چھوٹے چھوٹے چنے برابر سنگ ریزے

تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات درکار ہوں، تو
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے طلب فرمائیے

الامراض والعلاج

سنگِ گردہ

ضمیمہ رسالہ ہمدرد صحت ماہ ہٰذا

از دفتر رسالہ ہمدرد صحت دہلی

مکرمی۔ تسلیم! مزاج شریف

جناب کی میعاد خریداری اس ماہ کے پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہی ہے۔ بہتر صورت یہ ہے کہ آپ رسالہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں کہ آپ کو تین آنہ کی کفایت ہو۔ منی آرڈر وصول نہ ہونے کی صورت میں آئندہ پرچہ بذریعہ وی، پی پیش خدمت کیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ آپ کو آئندہ رسالہ کی خریداری منظور نہیں ہے تو دفتر کو اطلاع دے دیجیے تاکہ دفتر مزید اخراجات کے بار سے بچ جائے۔

نوٹ نمبر ۱:۔ منی آرڈر یا جواب لکھتے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیجیے۔

نوٹ نمبر ۲:۔ منی آرڈر یا اطلاع اس مہینے کی ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہونچ جانی چاہیے۔

آپ کا خادم

مینیجر "ہمدرد صحت" دہلی

سکتا ہے جو اس مرض کا مریض ہو۔ یہاں تک کہ مارے درد کے چیخ و پکار سے بے پانی کی مچھلی کی طرح ایک محشر بپا کر دیتا اور قولنج کلوی میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ بار بار قے ہوتی ہے، متلی سے آنتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ درد بجلی کی رو کی طرح گردہ سے اُٹھ کر خصیوں تک محسوس ہوتا ہے۔ نبض میں سرعت اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کچھ وقفہ کے بعد یہ دورہ موقوف بھی ہو جاتا ہے جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ پتھری یا تو واپس حوض گردہ میں

میں چلی گئی ہے یا مثانہ میں اتر گئی ہے۔ پہلی صورت میں تو اسی طریقے سے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ دوسری صورت میں مثانہ اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر پتھری حالبین میں ہی مسدود ہو کر راستہ کو بند کر دیتی ہے تو اس جانب کا گردہ بہت جلد اپنے کام کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرا گردہ بھی اسی کی تقلید میں اپنے شغل سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد مریض کا پیشاب بند ہو کر تسمم الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ گردہ کی پتھریاں دانہ مٹر سے لے کر چھوٹے اخروٹ کے برابر تک پائی جائیں لیکن عموماً گردے میں چھوٹے چھوٹے چنے برابر سنگ ریزے ہی پائے جاتے ہیں جن کی تعداد دو تین یا چار تک ہوتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دورہ کے وقت جو پیشاب آتا ہے اس میں نسبتاً خون کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور گاہے مقام مرض پر زخم بھی ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے۔ مذکورہ بالا تشخیصی علامات کے علاوہ اس مرض کی ایک اور مخصوص علامت یہ بھی ہے کہ کیمیاوی امتحان سے قارورہ یورک ایسڈ کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے

نکات وہدایات:۔ اس مرض کو علاماتِ فارقہ کے ذریعہ سے ان مشابہ امراض سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔

دردِ قولنج:۔ یہ درد معاء قولون کی رفتار کے مطابق ہوتا ہے دبانے سے نہیں دبتا۔ ریاح کی زیادتی کی وجہ سے پیٹ میں تناؤ ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں خون بالکل نہیں آتا۔

سنگ مرارہ:۔ جگر کے مقام سے درد کی ٹیس اٹھتی ہے اور بجائے خصیتین کی طرف جانے کے کندھوں کی طرف اس کا رخ ہوتا ہے۔ یا کبھی کبھی گردن کے مہروں تک بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ اس مرض میں پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔ البتہ کبھی پاخانے میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے دورہ کے بعد مریض کو اکثر یرقان ہو جاتا ہے۔

دردِ زائدہ اعور:۔ اس کا درد پیٹ میں ناف کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہیں تک محدود رہتا ہے۔ اس میں بھی پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔

مرض کا انجام

گردہ کی ساخت میں جب تک کوئی اہم نقص نہ پیدا ہو۔ اس وقت تک اس کا انجام کسی خطرناک صورت میں نہیں ہوتا لیکن جب قولنج کلوی کے دورے پڑنے شروع ہو جائیں۔ اور گردہ میں ورم کے آثار نمایاں ہونے لگیں تو پھر خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ بہرحال اس مرض کو ایک معمولی مرض تصور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کا فوری تدارک ضروری ہوتا ہے

علاج

بطور حفظ ماتقدم نقرسی اور آتشکی مزاج والوں کو گوشت، شراب، انڈے اور اسی نوعیت کی دوسری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ صبح وشام تفریح اور ورزش کریں اور جلدی ہضم ہو جانے والی چیزیں کھائیں۔ سبزیاں، پھل، سنگترے اور انار اپنی غذا میں شامل کریں۔ دورے کے وقت فوراً ٹنکچر بیلاڈونا (صبغ یبروج الصنم) دس دس بوند کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹے کے بعد ایک اونس پانی میں ملا کر پلاتے رہیں۔ نیم گرم پانی بہ کثرت پلائیں۔ اور حتی المقدور مریض کو حرکت کرنے سے بچائے رکھیں۔ سکون کے بعد روغن عقرب کی مقام ماؤف پر مالش کریں۔ اور ٹکور کریں۔ اور نیچے کی دوائیں کھلائیں جو میری مجرب ہیں۔

معجون عقرب ۱ ماشہ ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ و عرق بادیان ۱۰ تولہ۔ کشتہ حجر الیہود ۲ چاول ہمراہ جوارش زرعونی ۵ ماشہ۔ بیخال کبوتر صحرائی کی سپیدی ۱۵ رتی، ۲ چاول کشتہ حجر الیہود، ۲ چاول جواکھار اور ۴ رتی پوٹاسیائی سائٹریٹ کو کھرل میں پیس کر سفوف بنائیں۔ اور نیچے کی دواؤں کے شیرہ کے ساتھ پھنکائیں۔ دوائیں: کاکنج ۵ ماشہ، گوکھرو ۷ ماشہ، تخم ترب ۴ ماشہ، کلتھی ۵ ماشہ، گل داؤدی ۶ ماشہ شورہ قلمی ۴ رتی۔ شیرہ پانی میں نکالا جائے اور ۴ تولہ شربت بزوری ملا کر اس کو میٹھا کر دیا جائے۔ میں نے بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنا مجرب نسخہ لکھ دیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مرکب دوائیں ناظرین کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لینی چاہیئیں۔

تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات درکار ہوں، تو
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے طلب فرمائیے

پھیپھڑے کی سل کی علامتیں اور اس سے بچنے کی تدبیریں

از جناب حکیم مولوی عبداللہ خاں صاحب نصر پروفیسر طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی، علی گڈھ

پھیپھڑے کی سل ایک متعدی مرض ہے، جس کی ابتدا پھیپھڑوں میں مخصوص متعدی جراثیم کی چھوت سے ہوتی ہے۔ ان جراثیم کے بڑھنے اور پھیلنے کا انحصار مناسب زمین، مریض کی موروثی استعداد یا قوتِ مدافعت کی کمزوری پر ہے۔ نقص تغذیہ، جس کے ہم اس مرض میں بحث کریں گے عموماً عصّی درنی (سل کے جراثیم) اور دوسرے خوردبینی جراثیم کے پھیپھڑوں میں بڑھنے اور اُن کے سمّی افرازات کے اثرانداز ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب کہ اس (نقص تغذیہ) کا کوئی معین اور نمایاں سبب موجود نہ ہو۔

ضروری ہدایتیں

سل رئوی میں علاج کے لئے ضروری ہدایتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جسم کی ساخت، اس کی ترکیب، ڈیل ڈول اور نمو کے اُن نقائص کو روکنا یا ان کی اصلاح کرنا جو مرض پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ پھیپھڑے کے مقامی امراض کی روک تھام۔ کیونکہ ان امراض کی وجہ سے سل پیدا ہونے کی استعداد پھیپھڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ اور بدنی استعداد موجود نہ ہو۔

۳۔ مرض کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ایسے ذریعے اختیار کئے جائیں جن سے تن درست لوگوں کو اس کی چھوت نہ لگے۔ کیونکہ یہ مرض عموماً بیماروں کے جراثیم تن درست لوگوں میں منتقل ہو جانے سے پھیلتا ہے۔

۴۔ حتی الامکان مرض میں مبتلا اعضا کے مرضی اثرات سے پھیپھڑوں کی ساختوں اور عام جسم کو بچائے رکھنے کی کوشش کرنا۔

۵۔ بخار اور دوسری بدنی تکلیفیں جو نظام جسم میں مرض کی چھوت کی وجہ سے لاحق ہو رہی ہوں، کم یا بالکل رفع کرنا اسی طرح مقامی التہاب کو دور کرنا۔

۶۔ پھیپھڑوں کے ماؤف حصّوں سے پیدا شدہ نزلی، التہابی اور فسادی تغیرات کو کم کرنا اور روکنا۔

۷۔ ناقص ہضم کو درست کرنا اور اعضاء کی قوت مدافعت کو جملہ تدابیر کے ذریعہ سے جو ہمارے بس میں ہوں قوی کرنا مثلاً پرہیز، دوا، روشنی اور تازہ ہوا کا معقول انتظام۔

۸۔ مختلف تکلیف دینے والی علامتوں کو رفع کرنا اور متعدد اہم عوارض کا علاج کرنا جن کا ظہور دورانِ مرض میں ہوتا ہے

حفظِ ماتقدّم

پھیپھڑے کی سل سے بچانے کے لئے حسب ذیل باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

(الف) مسلول والدین سے اولاد میں اثر پہونچنے سے روکنا۔

(ب) مرض کی استعداد کی موجودگی میں مرض کو بڑھنے سے روکنا۔

(ج) ان خلاف صحت حالات، عادات اور ماحول سے بچانا جن کے متعلق یہ علم ہو چکا ہے کہ یہ سل کی چھوت اور ترقی میں مدد دے سکتے ہیں

(د) مریضوں سے تن درستوں میں مرض کے جراثیم کی چھوت کو روکنا۔

مرض کی چھوت لگ جانے کے اور بھی بے شمار ذریعے ہیں۔ لیکن سل کی موروثی استعداد بجائے خود تعدیہ (چھوت) کو بڑھانے میں شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ حفظ ماتقدّم کے نقطۂ نظر سے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ ایک مدت کے بعد ان میں مرض رونما ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ اپنے بچوں کو ایسی بدنی نہو پہونچاتے ہیں جو بہ نسبت دوسروں کے عصائے درنیہ (سل کے جراثیم) کے تعدیہ کی مدافعت کی طاقت کم رکھتے ہیں۔

جن لوگوں میں سل کی موروثی استعداد موجود ہو، ان میں شادی بیاہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جو خاندان فی الحقیقت سل کے مریض ہوں ان میں ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے۔

جن لوگوں میں اس مرض کی استعداد پائی جائے، ان میں مرض کو روکنے کے لئے بہترین اور مؤثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

جو بچہ سلی استعداد لئے ہوئے پیدا ہوا ہو، اس کی نہایت احتیاط سے نگہداشت کرنی چاہیئے۔ ماں میں اگر سلی میلان موجود ہو تو اُسے اپنی اولاد کو ہرگز دودھ نہیں پلانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ماں اور بچے دونوں کے لئے خطرہ اور نقصان ہے۔ بلکہ ایسے بچوں کے لئے کسی تن درست دودھ پلانے والی کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور بجائے شہر کی گنجان آبادی میں محبوس کرنے کے اسے کسی پُرفضا اور کھلے مقام میں رکھنا چاہیئے۔

بچے کا سینہ اور دوسرے اعضا تنگ لباس سے ہرگز کسے ہوئے نہ ہونے چاہئیں بلکہ لباس ایسا ہو کہ بچہ نہایت آزادی اور سہولت سے حرکات کرسکے دایہ کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ بچے کو کسی ایسی بدنما وضع میں رکھنے سے باز رہے، جو اس کے سینہ کو بھینچ دے اور اس کے جسم کی آزادانہ نشوونما میں خلل ڈالے۔ جلد کی سطح کے اس احساس کو (جو مستعدین سل میں عام ہوتا ہے) رفع کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ایک حدتک ریوی خراش اور اس کی زیادتی احساس کا دیباچہ ہوتی ہے۔ بچے کی عمر کے ابتدائی مہینوں ہی سے نرم اور صحت بخش تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ جو بعد میں بہت بہت مضبوط اور قوی نظام کے قائم مقام ہوسکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک آسان اور عمدہ طریقہ ہے کہ بچے کے صبح کے غسل کے بعد اس کے جلد کی سطح کو جلد جلد سمندر کے ٹھنڈے پانی یا ایسے پانی سے جس میں سمندر کا نمک حل کرلیا ہو اور ایک یا دو چمچہ بھر سپرٹ ملائی گئی، اسفنج کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ بالخصوص تنفس کے افعال کو تحریک دیتا ہے اور صحت افزا اور قوت بخش اثر رکھتا ہے۔

جب تن درست اور حسب منشا دایہ نہ ملے تو پھر بچے کو گائے کا تازہ دودھ دیں۔ دودھ دینے میں صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ دودھ کو جوش دیں۔ اور پانی ملا کر کسی قدر پتلا کرلیں اور ملک شوگر ملا کر پلائیں۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں دودھ میں قدرے یخنی بھی ملائی جاسکتی ہے۔ اگر دانت نکلنے کی رفتار سست ہو یا مشکل سے نکل رہے ہوں۔ تو ایسی حالت میں چونے کا کوئی مرکب مفید ہوتا ہے

عام رکھ رکھاؤ کے علاوہ اِن بچوں کو زمانہ طفلی کے عام امراض، بالخصوص خسرہ، کالی کھانسی اور حمیٰ قرمزیہ سے محفوظ رکھنے کا خیال رکھنا چاہیئے خسرہ اور کالی کھانسی ایسے بچوں کے لئے بالخصوص خطرناک ہوتے ہیں جن میں سل کی استعداد موجود ہو۔ کیوں کہ اعضائے تنفس کے نزلی اور اجتماعِ دم کے حملے جو ان امراض کے ساتھ مدت تک مسلسل رہتے ہیں، انہیں سل ریوی کے لئے زیادہ مستعد کردیتے ہیں۔ بچوں کو معمولی سی ٹھنڈ سے بھی بچا کر رکھنا چاہیئے۔

جب بچہ پانچ چھ سال کی عمر کو پہونچ جائے تو نہایت دانش مندی اور احتیاط سے اُسے تن درست اور مضبوط بنانے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے تاکہ اس کا جسم مناسب طور سے پرورش پاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کھلی فضا میں آزادانہ ورزش، عاقلانہ تدابیر سے جمناسٹک کی کسرت کرائیں۔ لیکن سخت ورزش سے بچانا چاہیئے۔ سرد اسفنج، سرد تر پڑا، یا بہت ہلکا سرد ڈوش روزانہ کرائیں۔ بچے کے سونے کے کمرہ میں کھڑکیاں کھلی رکھیں تاکہ روشنی اور ہوا کی بخوبی آمد و رفت ہوسکے۔

بڑھے ہوئے لوزتین اور غدد جب وہ نمایاں طور سے بڑھے ہوئے ہوں یعنی تنفس میں مزاحم ہو رہے ہوں اور سینے کی وسعت کو گھٹا رہے ہوں تو انہیں قطع کرکے خارج کردیں۔

سلی مزاج کے بچوں کی تعلیم اور سکول کے زمانہ میں بھی سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔ اسکول کے کھچا کھچ بھرے ہوئے کمروں میں زیادہ انہماک سے مطالعہ کرنے سے روک دینا چاہیئے۔ جسمانی اور دماغی قوتوں سے حد سے زیادہ کام لینے سے بچانا چاہیئے اور مطالعہ کے دوران بیٹھک کو صحیح رکھنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔

زندگی کے چند ایسے دور ہوتے ہیں جو بالخصوص ان لوگوں کے لئے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جو موروثی طور سے سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ یعنے پہلے اور دوسرے دانت نکلنے کا زمانہ نُہضت اور ابتدائے بلوغت اور بیس اور تیس سال کے درمیان کا زمانہ۔

زمانہ نہضت کے دوران میں ہمیں نقص تغذیہ کے خلاف چارہ جوئی کرتے رہنا چاہیئے۔ کھلی فضا میں صحت بخش مشاغل، بیرونی ورزشیں جاری رکھنی چاہئیں اس کے ساتھ ہی ساتھ دماغ کے لئے صحت بخش غذائیں ہوں۔ عمر کے اس حصہ میں بہ جملہ احتیاطی تدابیر معقول اور ضروری ہیں ایسی صورت میں جب کہ طاقت اور قوت ہاضمہ نمو کی وجہ سے نمایاں طور سے کمزور دکھائی دیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ایسے مریضوں کو موسم سرما میں تو دھوپ میں رکھیں اور موسم گرما میں صحت افزا پہاڑوں یا ساحلِ سمندر پر رکھا جائے۔ دونوں حالتوں میں مریض کے لئے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیئے جو کھلی اور الگ تھلگ ہو۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۲ پر)

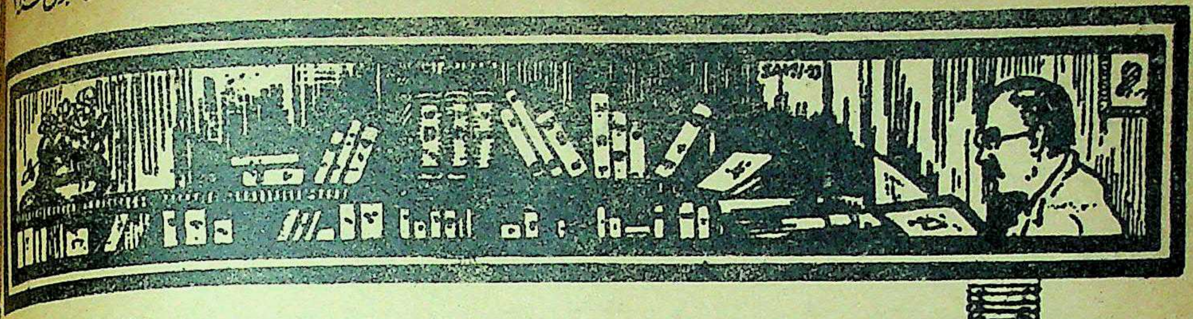

معلومات

حیات بخش دھوپ

سورج کی چمکدار کرنوں کا اثر ہمارے خون پر حیرت انگیز ہوا کرتا ہے۔ وہ ہمارے خلیات میں قبولِ غذا کا مادّہ زیادہ کرتی ہیں۔ اور اس طرح جسمانی نشوونما کو ترقی دیتی ہیں اندھیرے میں اگر پودے لگائے جائیں تو ٹھٹھر کر رہ جاتے ہیں۔ پودوں کی حالت کے مشاہدے سے یہ بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے کہ کانوں کے اندر کام کرنے والے کیوں اس قدر پیلے پڑ جاتے ہیں۔ دھوپ کی وجہ سے تمام جسم کی قوت عمل ترقی پاتی ہے۔ بالخصوص عضلات کی۔ اور اس کی وجہ سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔

ایک بوڑھا دیو

"ویجیٹیرین میسنجر" کے بیان کے مطابق مانچسٹر کا رہنے والا ہوریشیو، آر، گڈون کی عمر اس وقت اسّی سال کی ہے لیکن وہ اب بھی ایک دن میں بائیسکل پر نوّے میل کا سفر طے کرلیتا ہے۔ ۱۸۸۵ء میں اس نے متواتر اُنیس روز تک چل کر بائیسکل پر دوہزار چون میل کی مسافت طے کی تھی۔ گویا روزانہ ایک سو آٹھ میل چلاتا تھا۔ اپنی اس غیر معمولی قوت کا باعث وہ یہ بتاتا ہے کہ تمباکو یا شراب کا قطعاً استعمال نہیں کرتا۔ اور گذشتہ تیس سال سے اس نے گوشت بھی چھوڑ رکھا ہے۔

شوقیہ کام صحت کا ذریعہ ہیں

اس زمانے میں طبیعت کا گرا گرا رہنا اور دل پر مایوسی کا عالم طاری رہنا انسانی صحت کے دو بڑے دشمن ہیں اور ان کا بہترین تدارک علم اور علم کو کام میں لانا ہیں۔ یعنے مختلف چیزوں کا علم حاصل کرکے اس علم کو شوقیہ کاموں میں لگانا۔ اس قسم کا عصبی اضمحلال دور کرنے کے لئے کاموں میں دلچسپی کا ہونا ضروری ہے۔ اور دلچسپی ہمیشہ ایسے کاموں سے پیدا ہوتی ہے جو اپنی ایجاد ہوں اور جن کے ذریعہ سے آدمی کو اپنی قابلیت اور اپنے علم کے اظہار کا موقع ملے۔ ایک مصروف کار مرد اور خانہ داری کی ذمہ داریوں میں الجھی ہوئی عورت کو دوسرے لوگوں پر کہ جو اتنے مصروف نہ ہوں بہت کچھ تفوق حاصل ہے (اگرچہ اپنے اس تفوق کا انہیں احساس نہیں ہوتا۔ یہ حقیقت قابل لحاظ ہے کہ ایسی عورتیں کہ جنہوں نے علم حاصل کرکے اپنی زندگی کا ایک مخصوص مقصد بنا لیا ہو ان عصبی فرسودگی کی یہ کیفیت ان عورتوں کی بہ نسبت بہت کم طاری ہوتی ہے کہ جو کنوئیں کی مینڈکی کی طرح اپنی دنیا اپنے گھر تک محدود کرلیں اور باقی دنیا سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔

اسی طرح ایک اور حقیقت بھی دیکھنے میں آتی ہے اور وہ یہ کہ اکثر ایسے مرد کہ جن کی زندگی بہت مصروف گذری ہے جب ملازمت یا کاروبار چھوڑ کر آرام کی زندگی بسر کرنا شروع کرتے ہیں تو ایک دم سے ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ روزمرّہ کے مشاغل کو اور اپنے مقصد زندگی کو چھوڑ کر یہ لوگ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھے ہیں، اور فرصت اور آرام کی جس زندگی کی انہیں تلاش تھی اس کا کچھ بھی لطف انہیں نہیں ملتا۔ اس قسم کے لوگوں کے لئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ کوئی شوقیہ مشغلہ اختیار کرلیں یا اپنے لئے کوئی ایسا طریقِ زندگی وضع کرلیں جس سے انہیں انس اور شغف پیدا ہو جائے اور جو اس کام کی جگہ لے لے کہ جو وہ چھوڑ رہے ہیں۔

ان کے لئے ایک یہ تدبیر بھی مناسب ہے کہ خدمت شہر یا رفاہِ عامّہ کے کاموں میں حصّہ لینا شروع کردیں۔ اور اس طرح ان کی وہ قوت عمل جو بیکاری کی وجہ سے اضمحلال اور فرسودگی اعصاب کا باعث بن جاتی، مفید کاموں میں صرف ہونے لگے گی۔ اس بات کا احساس کہ وہ خلق اللہ کی خدمت کر رہے ہیں اور اپنے کاروبار سے الگ ہو جانے کے بعد بھی اس قابل ہیں [illegible] کے کام آسکیں اُن کے دلوں کو حقیقی مسرت سے

بھر دے گا۔ اور اس سے یہ بھی ہوگا کہ ان کو چند رفقار کار مل جائیں گے جن کی صحبت بجائے خود زمانۂ کہولت کو ان سے دور رکھنے میں مدد دیگی۔

گرم حمام

دن بھر کے کام کے بعد یا ایسی کسی اور حالت میں کہ جب جسم تکان سے چور ہو، تیز گرم پانی سے غسل سب سے زیادہ تسکین بخش اور راحت رساں ہوا کرتا ہے۔ تیز گرم پانی میں بہت دیر تک نہ نہانا چاہیئے اور یہ بھی اچھا ہے کہ اگر کوئی نگراں شخص قریب ہو تاکہ اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو مدد کر سکے۔ کیونکہ یکایک جسم پر جلتا جلتا پانی ڈالنے سے یہ ممکن ہے کہ نہانے والے کو انتہائی کمزوری سی محسوس ہو یا شاید غش آجائے۔

مناسب طریقہ یہ ہے کہ غسل خانے کی کنڈی لگا کر نہ نہایا جائے اور دس منٹ سے زیادہ غسل نہ کیا جائے۔ دس منٹ کے بعد پانی کو بتدریج اتنا ٹھنڈا کر لینا چاہیئے کہ اس کا درجہ جسم کے برابر ہو جائے۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو گرم حمام کا پورا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ جتنے عرصہ تک گرم پانی سے غسل کیا جائے تو پیشانی اور گردن پر سرد پانی کا کپڑا رکھے رہنا چاہیئے اور اسی طرح دل کے مقام پر بھی نزلہ یا زکام اگر شروع ہو رہا ہے تو اس قسم کا گرم حمام اُسے فوراً روک دے گا۔ اگر جسم کو سخت سردی لگی ہے تو گرم حمام اس کے خراب اثرات کو زائل کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر لے آئے گا۔ اور پھیپھڑے بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ پیٹ کے مروڑ اور درد اور زیر ناف درد اس طریقہ کے غسل سے بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی دوا ان موقعوں پر اس قدر مفید ثابت نہیں ہوتی۔

حربہ جنگ کے طور پر گیس کا استعمال

زمانۂ حال کے حربہائے جنگ میں شاید کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس سے اتنا خوف معلوم ہوتا ہو کہ جتنا گیس سے۔ لیکن اس کے باوجود بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہو کہ اس سے زیادہ مطابق انسانیت اور غیر ضرر رساں اور کوئی حربہ نہیں ہے۔ گیس کے اثر سے آنکھیں اندھی اور جسم مفلوج ہو جاتا ہے اور اس طرح سپاہی لڑنے کے بالکل ناقابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے اثر سے بدن کے چیتھڑے نہیں اُڑتے اور بالعموم انسان مرتا نہیں۔

ان کا مقولہ یہ بھی ہے کہ ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ گیس کے حملوں کے ذریعہ سے بڑے بڑے شہروں کا صفایا کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا کرنا ہو تو گیس کے بموں پر بے انتہا دولت صرف ہوگی اور بمبار طیاروں کی اتنی تعداد کی ضرورت ہوگی کہ فراہم نہیں ہو سکتی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کسی بڑے شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تو تین ہزار طیارے درکار ہوں گے۔ گیس کے بم گرائے جانے کے ایک گھنٹہ بعد گیس منتشر ہو کر غائب ہو جائے گی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تین ہزار طیارے بیک وقت بم برسائیں تاکہ گیس کا ایسا بادل قائم ہو سکے کہ جو لوگوں کو مفلوج کر دے۔ اگر گیس کے بادل کی گہرائی اتنی زیادہ بھی ہو کہ جس سے لوگ مر سکیں تب بھی اگر لوگ اپنے مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھیں، تو نقصان کا بہت کم اندیشہ ہے۔

اپنا منہ بند رکھو

اس نام کی ایک کتاب ۱۸۷۵ء لندن کے ڈاکٹر جیارج کٹیلن نے لکھی تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ "انسان کے علاوہ دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جو منہ کھول کر سوتا ہو، اور انسانوں میں یہ غیر قدرتی عادت صرف ان طبقوں تک محدود ہے جو اپنے آپ کو مہذب کہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی عیش پرستیوں میں اور مصنوعی گرمی میں پرورش پاتے ہیں۔

انسان کی جسمانی بناوٹ ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اس کو منہ کھلا رکھ کر سونے کی عادت غیر قدرتی ہے۔ اور یہ کہ دوسرے جانوروں کی طرح قدرت نے انسان کو بھی یہی عادت دی ہے کہ وہ منہ بند کر کے سویا کرے تاکہ نتھنوں کے قدرتی راستے سے اس کے پھیپھڑوں میں آزادانہ ہوا جا سکے۔

حبشیوں کے بچے جانوروں کے بچوں کی طرح قدرت کے منشا کے مطابق ناک سے سانس لیتے ہیں۔ اور سوتے میں اپنا منہ بند رکھتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اس عادت سے مستثنیٰ ہو اور اپنا منہ کھلا رکھتا ہو تو ماں زبردستی بلکہ ایک حد تک بے رحمی کے ساتھ اس کا منہ اس وقت تک بند کئے رہتی ہے جب تک کہ وہ ناک سے سانس نہ لینے لگے اور اس طرح عمر بھر کے لئے اس کی عادت مطابقِ فطرت کر دیتی ہے۔

انسان اور حیوان دونوں کو راحت بخش نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ منہ کھول کر سانس لیں۔ منہ کھول کر سونا بالکل غیر قدرتی چیز ہے

اور اس سے پھیپھڑوں پر بار پڑتا ہے جو کہ سونے والے کے چہرے پر علاماتِ تکلیف سے یا خواب میں چونک چونک پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

"اگر میں آئندہ نسلوں کے لئے کوئی اصول بتانا چاہوں تو وہ صرف یہ تین الفاظ ہوں گے کہ "منہ بند رکھو"۔

"میری عمر بہت کافی ہے اور میں نے بہت دنیا دیکھی ہے مجھے کبھی کوئی بوڑھا یا معمر آدمی ایسا نہ ملا جو اپنا منہ کھلا رکھتا ہو اور جس کا جبڑا لٹکا رہتا ہو۔ تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جوانوں میں ایسے لوگ بہ کثرت دیکھنے میں آتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانوں کی وہ نوع جو منہ کھلا رکھ کر سوتی ہے۔ وہ کبھی بڑھاپے کی عمر کو نہیں پہونچتی اور بچپن ہی میں مرجاتی ہے"۔

انسان کا منہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس میں غذا ڈالی جائے۔ چبائی جائے، اور معدہ کے حوالے کردی جائے۔ نتھنے اس لئے بنے ہیں کہ ان کے نازک اور ریشہ دار استر کے ذریعہ سے ہوا گرم اور صاف ہو کر پھیپھڑوں میں جائے۔ وہ پھیپھڑوں کے دروازے کے پاسبان ہیں، اور دوران خواب میں ہوا کی پیمائش کر کے دونوں پھیپھڑوں میں برابر مقدار بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اندر روح یا زندگی کا سانس نتھنوں کے راستے پھونکا گیا تھا، پھر کیوں نہ ہم اسی راستے سے سانس لے کر اپنی زندگی کو قائم رکھیں۔

پاؤں کی تکلیفیں

اعداد و شمار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پاؤں کی تکلیفوں کے مریض برابر بڑھتے جا رہے ہیں ان ہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دس جوان آدمیوں میں سے ہر نو آدمی کسی نہ کسی طرح کی پیروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور اس تعداد میں ۶۸ فی صدی عورتیں ہیں اور ۳۲ فی صدی مرد۔ اس کا سبب سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پیر چھوٹے چھوٹے اور نازک نظر آئیں اور اس لئے وہ ایسے جوتے پہنتی ہیں جو چھوٹے ہوں، یا ایسے جوتے استعمال کرتی ہیں جن کی شکل و صورت پیر کی قدرتی شکل سے مختلف ہوتی ہے۔ اعداد و شمار کی مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ پیر کی شکایتوں میں مبتلا عورتوں کی تعداد ستر فی صدی تیس اور پچاس کے درمیان عمر والیاں ہوتی ہیں۔ اور بیس سے کچھ زائد فی صدی اٹھارہ اور تیس کے درمیان عمر کی۔

پیروں کی ان تکالیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ آٹھ اور چودہ سال کے اسکول جانے والے بچوں کے پیروں کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی فی صدی لڑکیاں اور ساٹھ فی صدی لڑکے اس بلا میں مبتلا ہیں۔ اس نوع کی شکایتیں خاص طور سے ایسے جوتوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو پاؤں میں ٹھیک نہ ہوں۔ اُن لوگوں کو یہ شکایتیں بہت ہی عام ہوتی ہیں کہ جن کو زمانۂ طفولیت ہی میں بہت چھوٹے چھوٹے جوتے پہننے کا عادی بنا دیا جائے۔

ہندوستان میں غذائی جائزے کے نتیجے

آدمی جتنا زیادہ دولت مند ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ مرغن غذا کھاتا ہے۔ انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی غذائی مشاورتی کمیٹی نے غذائی جائزہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ ہندوستان میں یہ خصوصیت ہے کہ دولت کے اضافہ کے ساتھ لوگوں کی خوراک زیادہ مرغن ہوتی ہے۔

یہ جائزہ چار طبقے کے لوگوں یعنی آسام کے قلیوں، بنگال کے متوسط زراعت پیشہ لوگوں، کلکتہ کے اہل ثروت اور فیروز پور پنجاب کے ایک مشترک متوسط طبقہ کے لوگوں کی غذاؤں پر مشتمل تھا معلوم ہوا ہے کہ آسام کے قلیوں کی غذا میں لحمی اجزاء، چربی، چونے، وٹامن اے، وٹامن سی اور لوہے کی کمی ہوتی ہے۔ بہت سے خاندانوں میں دودھ نہیں پیا جاتا۔ مگر متوسط درجے کے زراعت پیشہ لوگوں کی خوراک بہتر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں چربی اور لحمی اجزا کی کمی پائی جاتی ہے۔ کلکتہ کے اہل ثروت کی غذا کا معیار تقریباً یورپ کی غذا کا ہے۔

غذائی جائزے کے ساتھ ساتھ بچوں کے قد وزن اور کمزوری کی بھی جانچ کی گئی۔ آسام کے بچوں کا قد اور وزن کلکتہ کے خوش حال لوگوں کے بچوں سے بہت کم اور دیہاتی بچوں کے مقابلے میں بین بین تھا۔ اگرچہ سالانہ وزن کے اضافہ کے اعتبار سے کلکتہ کے بچے بہتر تھے۔ مگر جسمانی وزن کے سالانہ فی صدی اضافہ کی شرح آسام کے مزدوروں کے بچوں کی زیادہ تھی۔ خراب غذا کے باوجود ان بچوں میں نشو و نما کی قوت خوش حال طبقے کے برابر معلوم ہوتی ہے۔

فیروز پور پنجاب میں جن خاندانوں کی غذاؤں کا جائزہ لیا گیا اُن میں ہندو مسلم سکھ اور کاریگروں کا طبقہ نیز کچھ مہتر بھی شامل

تھے۔ ان لوگوں کی غذا کا معیار تقریبًا کلکتہ کے خوش حال لوگوں کی غذا کا تھا۔ پنجاب کے مہتروں کی غذا بھی آسام کے قلیوں سے بہتر تھی بحیثیت مجموعی پنجاب میں بہتر غذا کھائی جاتی ہے۔

دمہ کا نفسیاتی علاج

ہارورڈ یونی ورسٹی کے ایک ماہر تحلیل نفسی نے دمہ کے ایک سو مریضوں کا کامیاب نفسیاتی علاج کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ بعض اوقات دمہ نفسیاتی صدمہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس کو دمہ کے مریضوں کی نفسیاتی تشخیص کسی صدمہ کا پتہ چلتا ہے، تو اس کا نفسیاتی علاج کرتا ہے اور اس کو اس میں برابر کامیابی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اسی یونی ورسٹی کے ایک دوسرے ڈاکٹر نے دمہ کی ایک نوجوان مریضہ کا علاج مصنوعی نیند سے کیا ہے۔ مگر اس کے تجربات ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

سردی سے حرارت کا کام

جب سے دنیا کو آگ کا استعمال معلوم ہوا ہے آگ انسانی ترقی و تمدن کا نہایت اہم وسیلہ ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ دوسرے منافع کے علاوہ کھانا پکانے کا کام بھی اسی پر موقوف ہے اور سب سے بڑا اور اچھا فائدہ یہ ہے کہ آگ غذائی اشیا کے جراثیم کو قتل کر کے ان کو پکاتی اور انسان کے کھانے کے قابل بناتی ہے۔

مگر اب دنیا اس منزل سے بھی آگے بڑھتی نظر آتی ہے۔ امریکہ کے بعض سائنسدانوں نے ارادہ کیا ہے کہ کھانا پکانے کے لئے اب آگ کی بجائے سردی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور صفر کے نیچے ۵۰ درجے کی تپش پر کھانا پکائیں۔ اس سلسلہ میں جو تجربات عمل میں لائے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی بھی کھانے کو پکاتی ہے اور کھانے کے قابل بنا کر اس میں پائے جانے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور اس طریقے میں خرچ کی بھی کفایت ہوتی ہے۔

ہوا سے استفادہ

کچھ دن پہلے طیاروں اور غباروں کے اڑانے کے لئے ہائیڈروجن گیس سے کام لیا جاتا تھا۔ اور ان کے خزانے اس گیس سے بھر دیئے جاتے تھے۔ مگر چند زبردست طیّاروں کے گر جانے یا آگ لگ جانے کی وجہ سے ماہرین پرواز کو ہائیڈروجن گیس کے بے شمار خطرات کا علم اور احساس ہوا۔ اور انہوں نے عزم کر لیا کہ آلات پرواز میں صرف کرنے کے لئے کوئی اور ہلکی مفید گیس تیار کریں گے۔ اور آخر کار اس کام کے لئے ہیلیم گیس کو مناسب سمجھا۔

مگر ہیلیم گیس جس میں ہائیڈروجن کے مقابلے میں آتش گیری کا خطرہ ۹۵ فی صدی کم ہے نہایت کم یاب اور بیش قیمت ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں صرف امریکہ کسی حد تک اس گیس پر دسترس رکھتا ہے۔

ہنڈن برگ زیلین کے جل کر گر جانے کے بعد جرمنی حکومت نے ہیلیم گیس کی کچھ مقدار خریدنے کے لئے گفت و شنید شروع کی۔ مگر اہل امریکہ نے اس بہانے سے کہ جرمنی اس گیس کو جنگی ضرورتوں میں صرف کرے گا، فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف جرمنی کو اس گیس کی سخت حاجت تھی اس لئے اس نے فن پرواز کے خصوصی ماہروں اور بڑے بڑے کیمیادانوں کو حکم دیا کہ ہوا کے بعض سبک عناصر سے ہیلیم تیار کرنے کے لئے تحقیق و تجربہ کریں۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور کیمیاداں ڈاکٹر سیڈلر نے بڑی دقتوں اور کاوشوں کے بعد ہوا کے سبک عناصر سے ہیلیم بنانے کا طریقہ دریافت کر لیا اور اپنے اس جدید نظریئے کو فرانک فورٹ کی کیمیائی انجمن میں بیان کیا۔

ڈاکٹر موصوف کا عقیدہ ہے کہ مصنوعی ہیلیم طبیعی ہیلیم سے بدرجہا ارزاں اور مفید ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مشتعل ہونے کا خطرہ بہت کم ہے۔

اَدْوِیَہ پر چین و جاپان کی جنگ کے اثرات

جڑی بوٹیوں اور دواؤں کی تجارت پر موجودہ جنگ چین و جاپان کا بُرا اثر پڑا ہے۔ افیڈرین ایک دوا ہے جو ایک چینی علاقے میں پیدا ہونے والے خاص قسم کے انگوروں سے تیار کی جاتی ہے۔ اب کمی کی وجہ سے اس کا نرخ بہت چڑھ گیا ہے۔ اس دواؤں پر بہت سی دواؤں کا دار و مدار ہے، جو زکام کے علاج میں صرف ہوتی ہیں۔ اسی طرح برٹروم ہے، نام کی نباتی دوا جاپان میں پیدا ہوتی ہے جو حشرات الارض کے دفع کرنے میں بہت کام آتی ہے۔ اس کا بھاؤ بھی کم یابی کی وجہ سے بہت تیز ہو گیا ہے۔ کیوں کہ جاپان میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس دوا کی فرمائش پوری کرنے سے

قاصر ہے۔ اب کینیا میں اس کی کاشت کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ جو کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔

پڑھنے کے لئے اوقات خواب کی نئی تنظیم

ایک جرمن نے اپنے سونے کے اوقات عجیب طریقے سے معین کئے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ اس طرح وقت کی کفایت بھی ہے اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ یہ شخص کوئلے کی ایک کان میں کام کر کے اپنی روزی مہیا کرتا ہے یہ آٹھ بجے صبح سے کام پر چلا جاتا تھا اور شام کو ۴ بجے سے پہلے چھٹی نہ پاتا۔ اس وقت جب شام کو گھر واپس آتا تو اتنا خستہ و ماندہ ہو جاتا کہ اسے کتابوں یا اخباروں کے پڑھنے کا موقع نہ ملتا۔ اس لئے اس نے اپنا روزانہ کا نظام الاوقات تبدیل کر دیا۔ اب وہ جیسے ہی گھر آتا ہے۔ بستر پر دراز ہو کر، آدھی رات تک کے لئے محوِ خواب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت نہایت چست و چالاک ہوتی ہے اور وہ حمام وغیرہ کرنے کے بعد پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس طرح اسے صبح تک بڑے اطمینان سے پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر جب کام پر جانے کا وقت آتا ہے تو بڑی مستعدی کے ساتھ بغیر کسی خستگی یا تکان کے کان کو روانہ ہو جاتا ہے۔

اس کا بیان ہے کہ اس نے اس معاملے میں طریقۂ طبیعت کا اتباع کیا ہے جس پر تمام حیوانات کاربند ہیں اور وہ غروب کے وقت سوتا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹہ سونا بعد کے دو گھنٹے کی نیند کے برابر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲۷ سے

اسکول کے انتخاب کے وقت اس اسکول کو ترجیح دی جائے جو بلند مقام پر بنا ہوا ہو۔ طویل تجربہ کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ سمندری ہوا اور سمندری غسل سلی استعداد کو کم کرنے میں حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں

حکمائے یورپ سلی عوارض میں مبتلا بچوں کو کنارۂ سمندر کی صحت گاہوں میں رکھنے کے لئے پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

جسم کا وزن آہستہ آہستہ کم ہوتے رہنا خطرے کی اولین شہادت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ تمام وہ مریض جن کا وزن بہ تدریج کم ہو رہا ہو۔ سل کا شکار ہونے والے ہیں غلط ہوگا۔

کمزوری جو سل رئوی میں لبطور مقدمہ کے سمجھی جاتی ہے، اکثر حالتوں میں درحقیقت مرض کی موجودگی کی پہلی دلیل ہوتی ہے۔ وہ اس وقت ہمیں حفظ ماتقدم کے لئے متنبہ کرتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کمزور اور نازک بچوں میں بڑھتی ہوئی لاغری کو بے خبری میں بڑھنے دیں۔ ایسی حالت میں ہمیں غذا کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے

نرم اور نازک بچوں میں ان کے موافق غذا کی کافی مقدار کی بہت سختی سے پابندی کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو سل کے حملہ سے محفوظ کر سکیں۔ ایسے اشخاص کو کھلی فضا میں نہ تھکانے والی ہلکی ریاضت مثلاً گھوڑے کی سواری یا کشتی چلانے کی ورزش نفع بخش اور مفید ہے۔

مذکورہ بالا قسم کے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ کھلی فضا کے صحت بخش اور مقوی اثرات قبول کر لینے کے بعد نزلہ، اجتماع دم اور ہر قسم کے التہابی حملوں سے انہیں بچانا چاہیئے مثلاً تبدیلی موسم یا شدید موسم میں بے احتیاطی اور حد سے زیادہ ہیجان سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

عموماً چھوٹے اور تنگ سینے والوں میں فضاء صدر کو وسیع کرنے، عضلات تنفس اور بالائی اعضاء کو طاقت ور بنانے اور پھیپھڑے میں ہوا کی آمد و رفت کو صحیح کرنے کے لئے جمناسٹک کی ورزشیں بے شبہ مفید ہوتی ہیں۔

ہمدرد کا منجن ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کیلئے مفید ہے دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لئے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دیگا۔ خوش مزہ، خوشبودار اور خوش رنگ ہے، اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لئے ہمدرد کے منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیئے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی، لال کنواں، دہلی

ابو بکر محمد ابن زکریا رازی کا کمالِ تشخیص

تعلق العلق فی المعدو تدبیرہٗ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفاؔ، خان پوری، صدر دائرہ طبیہ راولپنڈی (پنجاب)

رازدانِ طبّ و حکمت، رازیؔ نیکو خصال جامعِ فن جس کو دیتے ہیں لقب اہلِ کمال
صاحبِ فہم و بصیرت حاذقِ روشن ضمیر صفحۂ عالم میں تھا جو آپ ہی اپنی نظیر
واقف اسرارِ صحت حکمت آموزِ جہاں جس کی اِک اِک بات سے رازِ فراست تھا عیاں
اس کی عقل و فکر و دانش کا ہے شہرہ دور دور ہے مسلّم اس کی علمیّت، حذاقت، اور شعور
ذیل میں اک واقعہ لکھتا ہوں میں بہرِ مثال جس سے ظاہر ہو رہا ہے اس کی حکمت کا کمال

سوئے بغداد آرہا تھا، رے سے اِک مردِ جواں راہ میں ہی نفثِ دم سے ہوگیا وہ نیم جاں
جب اسی عالم میں وہ۔ صیدِ مرض غم مبتلا خطّۂ بغداد خوش بنیاد میں داخل ہوا
اپنی بیماری کے درمان و شفا کی کرکے آس باصد ایقان و خلوصِ دل، گیا رازیؔ کے پاس

غور سے رازی نے اس کو دیکھ کر تشخیص کی پر نہ اس کی کوئی بیماری مشخص ہوسکی
نبض بھی دیکھی، کیا قارورہ کا بھی امتحاں لیکن اس پر کچھ نہیں کھلتا تھا یہ رازِ نہاں
سوچتا تھا نفث دم کی کوئی بھی صورت نہیں جس کو بیماری کہا جائے وہ کیفیت نہیں
خون تو یہ تھوکتا ہے لیکن اس کو سِل نہیں پھیپھڑے اس کے سلامت ہیں ذرا گھائل نہیں
الغرض کوئی مرض اس کو نہ ثابت ہوسکا نفث دم کیوں ہے؟ سبب اس کا نہ کچھ روشن ہوا
رازی ایسا ژرف بیں نکتہ شناسِ عقل و ہوش جب نہ کچھ سمجھا تو مجبوراً رہا بالکل خموش

دیکھ کر یہ حال بیمار حزیں مایوس تھا   دل میں یہ سمجھا کہ بس اب میری آپہنچی قضا
اس کو رازی نے کہا تشریف اب لے جائیے   کل سویرے آکے اپنا حال پھر بتلائیے
اور دو دن تک جواں رازی کے پاس آتا رہا   پر یونہی ناکام اور مایوس اُٹھ جاتا رہا

آخر اک دن بر سبیلِ تذکرہ اس نے کہا   راستے میں پانی حوض اور نال کا میں نے پیا
جُوں ہی اس نے یہ کہا رازی خوشی سے کھل گیا   جیسے گم گشتہ خزانہ پھر سے اس کو مل گیا
شادماں ہو کر کہا اے نوجواں دل شاد ہو   کل سے تم اس قید رنج و غم سے بس آزاد ہو
آج مجھ پر ہو گئی ہے وجہ بیماری عیاں   اب شفا بخشے گا تم کو حق تعالیٰ بے گماں

قصہ کوتاہ دوسرے دن نوجواں حاضر ہوا   گندے پانی پر سے کائی لا کے دی اس کو کھلا
گرچہ اس کو کائی کھانے میں کراہیت ہوئی   پر بناچاری اسے تعمیل ہی کرنی پڑی
کائی کھاتے ہی اُسے آئی بڑی شدت سے قے   نکلی اس کے پیٹ سے کائی کے ساتھ ایک شے
غور سے دیکھا، تو وہ ایک جونک، خوں آشام تھی   جو کہ اس مرد جوان کو خون تھکواتی رہی

اہل مجلس نے کہا رازی سے اے روشن خیال   تیری تشخیص و حذاقت کی نہیں ممکن مثال
قابل داد و ستائش ہے تیرا فہم و ذکا   تیری دانش لائق صد آفرین و مرحبا

مبداءِ فیاض کا انعام ہے یہ بالیقیں
آج اس میں کوئی انساں تیرا ثانی نہیں

(قانون شفا)

ضروری اطلاع جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لئے سالانہ چندہ یا بصورت دیگر ایک اطلاعی کارڈ معہ اپنے خریداری نمبر کے ۲۰ جون تک دفتر میں بھیج دیں۔ "مینجر"

علم الحیاتین

(وٹامینالوجی)

لیبگ (۱۸۰۳-۱۸۷۳) اور بنج کے زمانہ ہی سے یہ خیال چلا آتا تھا کہ انسان کی غذا میں اگر شکر کے اجزا، (کاربوہائیڈریٹ) لحمی اجزا (پروٹین) روغنی مادے اور مختلف نمک اگر موجود ہوں تو انسانی جسم کی پرورش اور نمو کے لئے بس اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اس صدی کے ابتدائی بیس سالوں میں نئے نئے تجربات اور مشاہدات نے اس خیال میں بالکل تبدیلی پیدا کردی ہے اور اب روز بروز یہ بات ظاہر ہوتی چلی جارہی ہے کہ محض ان چار بڑے بڑے عناصر پر بنی نوع انسان کے جسمانی نمو اور پرورش کا مل انحصار نہیں ہے اور یہ فعلیاتی ارتقا (فزیالوجیکل ایولیوشن) اس بات کا شاہد ہے کہ انسانی جسم میں چند ایسے عناصر اور بھی کام کرتے ہیں جن پر قدمانے زیادہ توجہ نہیں دی تھی

شروع شروع میں جب ان نئی چیزوں کی طرف توجہ دی گئی تو ذرا حیرت کا اظہار کیا گیا۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں فرانس کے طبیب لیونن نے انسانی غذاؤں اور جسم کی پرورش کے مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ تجربہ کی کسوٹی پر کسنا شروع کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۵ء میں جرمنی کے طبیب پے کلہرنگ نے اس معاملہ کی بہت تفتیش کی۔ اس کی دریافتوں میں یہ بات بھی شامل تھی کہ دودھ میں بعض ایسے اجزا پائے گئے ہیں جنہیں ابھی تک پہچانا نہیں جاسکا ہے اور جسمانی نشوونما میں ان اجزا کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

مشہور طبیب ہاپکنس نے سنہ ۱۹۰۶ء میں اس بات کو ظاہر کیا کہ مصنوعی یا جزوی غذا یعنے شکر کے اجزا (کاربوہائیڈریٹس) چربی، نمک اور لحمی غذاؤں پر چوہے پوری طرح نشوونما نہیں پاتے۔ مگر جب ان کو چند نئی اور تازہ غذائیں مثلاً دودھ دیا گیا تو نمو بہت زیادہ ہوا۔ اس کی وجہ خود ہاپکنس کے نزدیک یہ تھی کہ دودھ میں بے شمار ایسے اجزا ہیں جو لحمی، شکری اور نمکین اجزا سے جدا ہیں اور بے حد کار آمد ہیں۔

یہ قدرتی عناصر تن درستی کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ مگر غذاؤں میں ان کی مقدار اس قدر کم ہے کہ محض ان پر نشوونما کو منحصر نہیں کیا جاسکتا اور نہ وہ غذاؤں کی حیات بخش قوت کو کامل طور پر حاوی ہیں لیکن ان کے بغیر غذائیں، خواہ ان میں حیات بخش قوت کتنی ہی کیوں نہ ہو جسم انسانی کے لئے پائیدار اثر نہیں چھوڑ سکتیں۔ ان چیزوں کی حیاتیاتی قیمت جو ان کے نشاستہ دار اجزا میں پائی جاتی ہے یا نظام جسمانی کے لئے جس غیر عضوی عنصر کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان قدرتی مادوں کو جسم میں حاصل کئے بغیر بر سر عمل نہیں لائی جاسکتی۔ اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ غذا کے ساتھ چند ”مددگار عناصر غذائی“ بھی کام کرتے ہیں اور انہیں آج کل کی اصطلاح میں ”حیاتین“ یا وٹیامین کہتے ہیں۔ اس اصطلاح کو سب سے پہلے فنک نے استعمال کیا۔ اور بعد میں ڈرامنڈ نے بھی کسی قدر تبدیلی کے ساتھ رواج دیا۔ ان عناصر حیات کا حیات و تندرستی کے ساتھ بے حد ربط ہے اور ان کی کمی یا عدم موجودگی کے باعث ان کا جسم عوارض و علل کا شکار ہو جاتا ہے۔

حیاتین کی نوعیت اور تقسیم

حیاتینیں غذاؤں میں بہت کم مقداروں میں لیکن بہ کثرت پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سی فنک نے ایک دفعہ ان کی چھان بین کی تھی تو ۱۱۰ پونڈ چاول کے چھلکوں میں سے صرف ۶ گرین کار آمد حیاتین دست یاب ہوئی تھی۔ لیکن اگر اور صحیح اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس چھ گرین حیاتین میں سے بھی کارگر حیاتی جزو ۰٫۰۱ سے زیادہ نہ تھا اس بات سے صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حیاتین کی کس قدر قلیل و خفیف مقدار انسان کے نظام جسمانی کو مکمل اور باربط رکھتی ہے اور اس کی اہمیت کس قدر زیادہ ہے۔

حیاتین کا وجود اکثر کھانے پینے کی تازی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ چوں کہ اکثر حیاتینیں دیرپا نہیں ہوتیں، اس لئے ان چیزوں کی تازگی اور ان کے ذخیرہ کرنے کی حالت پر حیاتین کے کارگر رہنے نہ رہنے کا انحصار ہے۔ مختصر طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں جس قدر کم کھلی ہوئی رکھی ہوں اور جس قدر کم ان کو حرارت پہونچے اور جس قدر زیادہ ان میں قدرتی پن اور تازگی ہو اسی قدر ان کی افادیت زیادہ ہوگی۔ زیادہ

پکانا اور پکی ہوئی چیزوں کو بہت دیر تک معمولی درجہ حرارت پہ ذخیرہ میں رکھ کر کھانا حیاتین کو کم کر دیتا ہے۔

اس وقت تک ۹ قسم کی حیاتینوں کا علم ہوا ہے اور ان کی اہمیت پہچانی گئی ہے۔ ڈاکٹر کاورڈ نے ۱۹۲۹ء میں اور ڈاکٹر گوہا اور ڈاکٹر چک اور ڈاکٹر کوپنگ نے ۱۹۳۰ء میں اور میپن نے ۱۹۳۲ء میں اپنی تحقیقات سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان حیاتینوں کے علاوہ اور چند عناصر بھی انسان کے جسم کی نشو و نما میں کام کرتے ہیں۔ نیچے کے نقشے سے حیاتینوں کی قسموں کا پتہ چل سکتا ہے۔

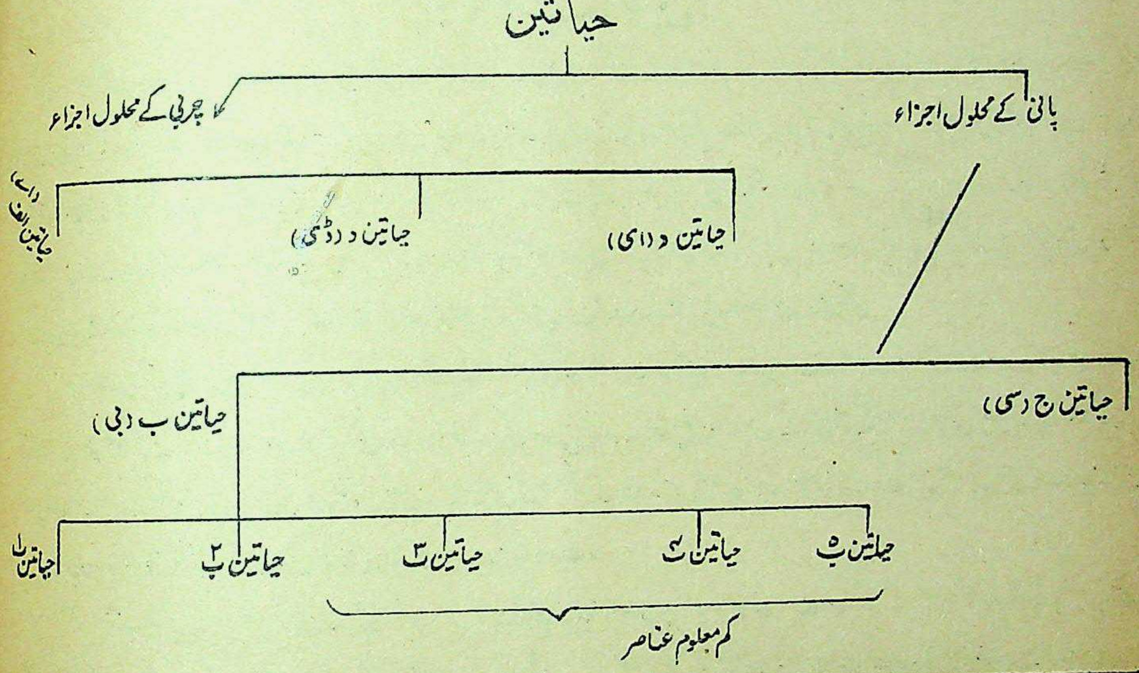

یہ بال بچے داری ہے

اگر یہ صحیح طریقوں پر ہو رہی ہے تو خاندان، ملک اور قوم کے لئے آب حیات ہے۔ اگر وہ غلط طریقوں پر کی جا رہی تو سب پر ایک بوجھ ہے۔ آپ پر کب یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ آپ ملک و قوم کو زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کر کے دیں اور کب یہ لازم ہوتا ہے کہ قدرتی طریقوں پر عمل کر کے شرح پیدائش کم کریں۔ یہ اور اسی قسم کے بہت سے مسائل اور ان کے حل آپ کو ہمدرد صحت کے برتھ کنٹرول یا ضبط تولید نمبر میں ملیں گے۔ اس نمبر میں حمل کو روکنے کے قدرتی، دوائی، آلی اور فعلیاتی ذریعوں پر ہی بحث نہیں کی جائیگی بلکہ ضبط تولید یا برتھ کنٹرول کے اخلاقی، مذہبی، معاشرتی، معاشی اور بین الاقوامی پہلوؤں پر بھی اتنی روشنی ڈالی جائے گی کہ پھر آپ کی نظر سے کوئی حقیقت اوجھل نہیں رہ سکتی۔ موافق اور مخالف لوگوں کے خیالات کو اس طرح پہلو بہ پہلو پیش کیا جائے گا کہ آپ کو خود فیصلہ کرنے میں ذرا دقت نہ ہوگی۔ اس لئے ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر کا مطالعہ موافق اور مخالف دونوں گروہوں کے لئے لازم ہے۔ اس نمبر کو حاصل کرنے میں ذرا دیر نہ کیجیے۔

اگر آپ ہمدرد صحت کے باقاعدہ خریدار ہیں تو یہ نمبر آپ کے پاس ۵ جولائی کو بھیج دیا جائے گا۔ اگر آپ کی میعاد خریداری ختم ہو رہی ہے تو فوراً ایک روپیہ منی آرڈر سے بھیج دیجیے تاکہ آئندہ سال آپ کا نام خریداروں میں شامل رہے اور یہ خاص نمبر آپ کے پاس مقررہ تاریخ کو ہی بھیج دیا جائے۔ اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار نہیں ہیں تو ایک منٹ ضائع کئے بغیر رسالہ کی سالانہ قیمت ایک روپیہ منی آرڈر سے بھیج دیجیے تاکہ آپ کے نام نہ صرف ضبط تولید نمبر ہی بھیج دیا جائے۔ بلکہ اگست ۱۹۳۹ء سے جون ۱۹۴۰ء یعنی آئندہ گیارہ مہینے تک بھی رسالہ آپ کے نام جاری رہے گا۔ اور اگر آپ رسالہ کے خریدار بننا نہیں چاہتے اور ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آٹھ آنے رسالے کی قیمت اور ایک آنہ محصول ڈاک کل نو آنے کے ٹکٹ لفافے میں ڈال کر بھیج دیجیے۔ آپکے نام ضبط تولید نمبر بھیج دیا جائے گا۔

ضبط تولید نمبر ۵ جولائی ۱۹۳۹ء کو شائع ہوگا۔

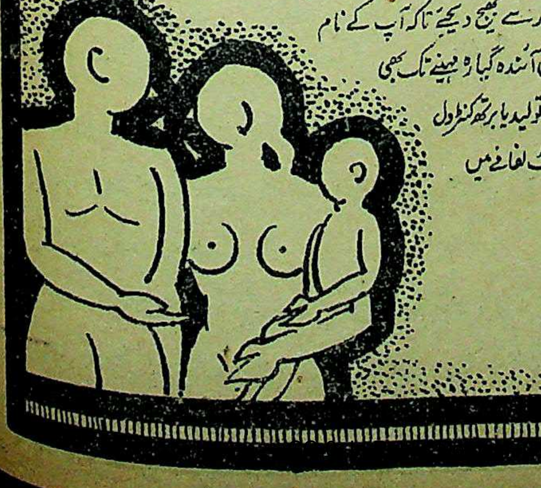

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

حیاتین کی کمی کا اثر کیا ہوتا ہے؟

جدید انکشافات اور تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ مہذب آبادیوں میں ناقص غذاؤں کی وجہ سے ہی تن درستیاں خراب ہوتی ہیں۔ "برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل" کی رپورٹ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے لوگ باوجود خوش حال ہونے کے حیاتین کے بارے میں غافل ہیں اور ان کی غذائیں ان حیات بخش اجزا سے خالی ہیں یا ان میں یہ چیزیں ناقص اور کم پائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عمومی صحت کی خرابی اور بیماریوں کا شکار ہونا ان لوگوں میں عام ہو گیا ہے۔

یہ بات لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں کہ غذا کھا لینے سے جسم میں نشوونما نہیں ہوتی، بلکہ غذا میں غذائیت کا ہونا اصل چیز ہے اور جس نوعیت کی غذائیت آپ کے جسم کو درکار ہے اسی چیز کا موجود ہونا اصل مرحلہ ہے۔ بہت سے امراض کسی نہ کسی خاص حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً ہڈیوں کا دُبلا ہونا اور فیل پا وغیرہ۔ لیکن اس کے علاوہ عام تندرست انسانوں میں بھی بعض حیاتینوں کی کمی بعض شدید نقائص پیدا کر سکتی ہے۔ اور بعض امراض کو دعوت دے سکتی ہے۔ مثلاً بیری بیری کے بہت سے مریض ایسے دیکھے گئے جن کی غذاؤں میں حیاتین ب کی کمی ہی اس کا سبب نہ تھی بلکہ اور چیزیں بھی تھیں۔ مگر یہ بات ضرور تھی کہ اگر ان کی غذاؤں میں حیاتین ب کافی موجود ہوتی تو یہ مرض روکا جا سکتا تھا یا اس مرض کے ازالہ میں مدد لی جا سکتی تھی۔

مختلف قسموں کی حیاتینوں کی کمی سے جو جو امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کا حال آئندہ سطروں میں لکھا جاتا ہے۔

حیاتین "الف" (اے)

مکھن، مچھلی، اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں حیاتین الف کے جو اجزا پائے جاتے ہیں وہ عمر کے ابتدائی حصہ میں انسانوں اور حیوانات کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ان کے اثرات مشاہدہ عام سے ظاہر و معلوم ہو چکے ہیں۔ زندگی کے ابتدائی زمانہ (عہد نمو) میں حیاتین "الف" کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ اگر زندگی کے اس زمانے میں حیاتین "الف" کی کافی مقدار کسی جان دار کو میسر نہ آئے یا اس محرومی کا کوئی اور سبب ہو تو نشوونما میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور اگر آئندہ زندگی میں اس وٹامن کی کافی مقدار جسم میں پہونچائی بھی جائے تو اس کمی کا ازالہ نہیں ہوتا۔

حیاتین "الف" کی کمی کے باعث خاص طور پر آنکھ کا ایک مرض پیدا ہوتا ہے جس کا اصطلاحی نام سُلاق (بامھنی) ہے جس کو سنہ ۱۹۲۴ء میں ڈاکٹر روزبرن اور ڈاکٹر مینڈل نے دریافت کیا تھا اور جس کی تحقیق میں ڈاکٹر میک کالم اور ڈاکٹر سماند کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ مرض شب کوری (رات کو نہ دکھائی دینا) کے بارے میں بھی اطبا کا اتفاق ہے کہ وہ حیاتین "الف" کی کمی کے باعث رونما ہوتا ہے (بہ حوالہ ڈاکٹر فریڈریسیا اور ڈاکٹر ٹانسلی سنہ ۱۹۳۱ء)

یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہے کہ اگر حیاتین "الف" کی کمی پائی جائے تو جسم بیماریوں کی مدافعت کرنے میں بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر بینی سچک (سنہ ۱۹۲۷ء)۔ ڈاکٹر ڈرامنڈ (سنہ ۱۹۱۹ء)۔ ڈاکٹر گرین۔ اور ڈاکٹر میلین بی (سنہ ۱۹۲۸ء)] آلاتِ تنفس کے امراض میں بھی غالباً اسی حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بعض چوہوں پر اس کا بھی تجربہ کیا گیا کہ اگر انہیں حیاتین "الف" نہ دی جائے تو کیا اثر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ایسے چوہے جنسی قوت سے بھی محروم ہو گئے۔ اس لئے حیاتین "الف" اے کی یہ اہمیت بھی قابل غور ہے۔

علاج الامراض میں حیاتین "الف" کو بہت سے مریضوں پر بطور مددگار دوا کے استعمال کیا گیا۔ مثلاً چیچک اور خسرہ میں۔ نتائج اُمید افزا نکلے۔ ڈاکٹر گرین اور ڈاکٹر میلین بی، نے سنہ ۱۹۳۰ء میں اپنے تجربات سے عفونت الدم کے ازالہ میں حیاتین الف کا استعمال مفید پایا جس کی تصدیق ڈاکٹر میلین بی نے بھی کی ہے۔ نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ میں بھی اس کی امداد مدافعت مرض کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے [بہ حوالہ ڈاکٹر ڈانلڈسن اور ڈاکٹر ٹاسکر (سنہ ۱۹۳۰ء)]

حیاتین "د" (ڈی)

حیاتین "د" اکثر مچھلی کے تیل میں پائی جاتی ہے اور یہ بچوں کے لئے نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بچوں میں ہڈیوں کی ساخت

اور نمو کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہڈیوں کے ٹیڑھا ہو جانے (مرض کساح: رکٹس) کا مرض بچوں میں حیاتین "د" کے نقص یا کمی کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس مرض کے سبب کے بارے میں اطبا کی دو رائیں تھیں۔ ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ بیرونی اثرات اور ماحول اس کا باعث ہے اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ محض غذا کا نقص اس کا سبب ہے۔ ڈاکٹر ای میلن بی نے کتوں کے پلّوں پر مصنوعی طریقہ سے غذا کے نقص سے ہڈیوں کے ٹیڑھے پن کا مرض پیدا کر کے اس کا ثبوت بہم پہونچایا تھا۔ اسی سلسلہ میں ماورائے بنفشجی شعاعوں (الٹراوائلٹ ریز) کی دریافت ہوئی [ڈاکٹر چک (۱۹۲۳ء)] اور یہ بات ظاہر ہوئی کہ آفتاب کی شعاعوں اور غذا میں ربط موجود ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اس سلسلہ میں کام آتی ہیں۔

حیاتین "ج" (سی)

حیاتین "ج" (سی) چونے (کلسیم) اور فاس فورس کے جسمانی اجزا کو ضابطہ میں رکھتی ہے اور ان دونوں چیزوں کو کم زیادہ نہیں ہونے دیتی۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ اگر حیاتین "ج" نہ ہو تو جسم میں کلسیم اور فاس فورس کی کمی ہو جاتی ہے۔ جب ہڈیوں میں چونے کی کمی واقع ہو جائے تو ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے کجی عظام اور لینت عظام وغیرہ امراض بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ خون میں بھی چونے کے اجزا کم ہو جاتے ہیں۔ اور مرض کزاز رونما ہو جاتا ہے۔ [ڈاکٹر میلن بی اور ڈاکٹر پیٹی سن ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۸ء و ۱۹۳۲ء)] ان ڈاکٹروں نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ امراض دنداں کی وجہ بھی حیاتین "ج" کی کمی ہے۔ غرض ان حیاتینوں کی گڑبڑ سے ہڈیوں کے تقریباً سب امراض پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حمل کے دنوں میں اور زچگی کے بعد حیاتین "ج" کی بہت زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ حمل کے دنوں میں بچہ ماں کے جسم سے فاس فورس اور چونے کا بہت سا جز چوس لیتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں ماں کو ان اجزا کی ضرورت رہتی ہے۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر سُور ۱۹۲۸ء]۔ اگر یہ حاملہ یا زچہ میں پوری مقدار میں نہ پہونچائی جائے) تو نہ صرف ماں کی تن درستی برباد ہو جاتی ہے بلکہ بچہ بھی مریض اور پتلا دُبلا پیدا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں میں ام الصبیان، کُساح، (ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا) لاغری اور دانتوں کے امراض دفعتہً یا آہستہ آہستہ ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بعض اطبائے غدہ بالائے درقیہ اور چونے کے باہمی ربط کو بھی مانا ہے۔ ان کے نزدیک چونے اور فاس فورس کا عمل ان ہی غدوددں کے واسطہ سے برسرِ کار آتا ہے (ڈاکٹر ٹیلر ۱۹۳۱ء)۔ ڈاکٹر ہیرس اور اِنّس (۱۹۳۱ء) نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ کلسیم اور فاس فورس کے زیادہ استعمال سے ہی ان غدودوں کی رطوبت ترقی کرتی ہے۔

ڈاکٹر ہیرس اور ڈاکٹر مورنے ایک نئی دوا ایجاد کی ہے جس کا نام (ہائی پروٹامنوسس "ڈی") رکھا ہے جو عام وٹیامن ڈی سے زیادہ طاقت ور ہے اور مقدار سے زیادہ جسم میں اس حیاتین کے داخلہ سے جس خطرہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے وہ بھی اس سے دور ہو گیا ہے یعنی یہ ۰۰۰۰۰۱ اے ۰۰۰۰۰۰ اَتک دی جا سکتی ہے۔ مگر اس سے پہلے عام حیاتین "ج" کی کچھ مقدار "سطح" بنانے کے لئے انسانوں کے جسم میں داخل ضرور کرنی چاہئے اگرچہ اس قدر زیادہ مقدار کی جسم انسانوں کو ضرورت نہیں ہوتی اور نہ دی جاتی ہے۔ مگر اس دریافت نے دونوں میں ایک اعتدال پیدا کر دیا۔

حیاتین "ہ" (ای)

حیاتین "ہ" یا وٹامین "ای" کا وجود گندم کے بیج میں پایا جاتا ہے۔ اور تناسلی نظام سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس جوہر کی کمی یا نقص کے باعث مردوں میں قوت رجولیت نہیں رہتی۔ اور یہی چیز عورتوں میں بانجھ پن اور رحم و اندام نہانی کے دوسرے امراض پیدا کرتی ہے [بہ حوالہ ایونز اور برد (۱۹۲۷ء)]۔ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ وٹامین "ای" کی مسلسل کمی کے باعث مردوں میں مردانہ قوت کا جو نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے بعد میں اگر زیادہ مقدار اس حیاتین کے دینے سے پورا کرنا چاہیں تو وہ نقص دور نہیں ہو سکتا۔ لیکن عورتوں میں ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب اس حیاتین کی مناسب مقدار دی جانے لگے تو اُن کا بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔ [ایونز اور برد (۱۹۲۷ء) و میسن (۱۹۲۶ء)]

حال ہی میں اس بات کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے کہ مادہ منویہ میں اس حیاتین کے جوہر بدرجۂ اتم کارفرما نظر آتے ہیں [میسن (۱۹۲۶ء)]

حیاتین "ب۱" (بی ۱)

حیاتین ب۱ مختلف غلوں اور خاص کر انڈے کی زردی اور چاول کے خول میں پائی جاتی ہے۔ برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں اس کی اہمیت پر ان لفظوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

> "یہ بات اب بالکل مسلمہ حقیقت بن گئی ہے کہ حیاتین ب۱ نہ صرف مرض بیری بیری کی مدافعت کرتی ہے۔ بلکہ نوعمری میں جسم کے نشو و نما کی بہترین مددگار ہے۔ اس کا تجربہ ننھے ننھے چوہوں پر کیا گیا۔ بالغوں میں معمولی وزن، اور تن درستی برقرار رکھنے کے لئے اس کی مناسب مقدار نفع بخش تسلیم کی گئی ہے۔"

اگر حیاتین ب۱ کی مقدار کسی بڑھتے ہوئے نوعمر جان دار کو نہ ملے تو کچھ دنوں تک تو جسم کی پس ماندہ قوت سے کام لے کر چلتا رہے گا، مگر جب یہ مقدار بالکل ہی کم ہو جائے گی تو جسمانی انحطاط کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں امراض کا شکار بننے کی صلاحیت نمایاں ہو جاتی ہے۔ مریض عموماً غذا کم کھانے لگتا ہے اور حیوان سست اور نڈھال رہنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کے اعضا و جوارح کمزور ہونے لگتے ہیں۔ چوہوں میں اس حیاتین کی کمی کے باعث پچھلی ٹانگیں مفلوج ہو گئیں اور وہ بڑی مشکل سے لڑکھڑا لڑکھڑا کر چلنے لگے۔ جسم میں حرارت کم ہو گئی۔ حیاتین ب۱ کی کمی اور نقص کے آخری درجہ میں حیوان ذرا سی بھی غذا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور آخر کار موت اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔

کبوتروں میں یہ علامات ذرا مختلف طور سے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کے اعضا مفلوج ہونے لگتے ہیں اور وہ کچھ عجب ڈھنگ سے چلنے لگتے ہیں اس پرندہ کا سر اکڑ جاتا ہے اور وہ خود ہاتھ کا اشارہ کرنے سے گیند کی طرح لڑھک جاتا ہے۔ غرض توانائی بالکل جواب دے دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبوتر سر ڈال دیتا ہے اور سینہ پر رکھے رہتا ہے اور ہلنا جلنا بند کر دیتا ہے۔ کھانا ذرا سا بھی نہیں کھاتا۔ اور مرنے سے پہلے رعشہ اور تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

امراض بیری بیری اور مرگی بھی حیاتین ب کی کمی اور غذا کی غیر متوازن حالت کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان دو امراض کی بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حیاتین ب۱ کی مقدار بطور علاج مہیا کرنے سے بھی ان کا ازالہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عام حالات میں اس حیاتین کی مقدار مسلسل دی جاتی رہے تو کچھ مدت میں عمومی حالت عود کر آتی ہے [میک کریسن (۱۹۲۸ء)]۔ اس حیاتین کا نظام عصبی پر خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

حیاتین ب۱ بھوک کی کمی بیشی پر بھی خاصا اثر رکھتی ہے۔ اس کی کمی کے باعث بھوک کم ہو جاتی ہے اور حیوان کی غذا کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ صورت جاری رہے تو بھوک اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ جان دار ایک دانہ بھی کھانے کو راغب نہیں ہوتا۔ اس کی حالت نڈھال ہو جاتی ہے اور پھر وہ مر جاتا ہے۔ ہمارے ملک کے نوجوانوں میں بھوک کی کمی کی عام شکایت ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیاتین ب۱ کی کمی کے باعث یہ حالت ظاہر ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس حیاتین کا زیادہ ذخیرہ جسم میں عرصہ تک نہیں رکھا جا سکتا۔ مثلاً چوہوں اور کبوتروں میں حیاتین ب۱ کی مقدار تین چار ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے روزانہ اس حیاتین کا خرچ ہونا اور جسم میں داخل ہونا اچھی صحت کی ضمانت ہے۔

مختلف اطبا مثلاً [کارٹر، ڈروری (۱۹۲۹ء) ہیرس اور موڈسلے (۱۹۳۰ء) کبوتروں پر اس وٹامین کی کمی کے اور تجربات بھی کئے ہیں جن کے نتائج ابھی تک کوئی قطعی نتیجہ نہیں پیدا کر سکے ہیں۔ ہاں ان میں دمہ والے کی طرح ہانپنے کی سی کیفیت اس حیاتین کی کمی کے باعث پیدا ہو جاتی ہے۔

حیاتین "ب۲" (بی ۲)

حیاتین ب۲ زیادہ تر انڈے کی زردی میں اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں پائی جاتی ہے۔ اس حیاتین کی کمی کی وجہ سے خارش اور دوسرے جلدی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ جذام اور برص کے سلسلہ میں یہ حیاتین کچھ مفید اور کامیاب مدافعت کا باعث ہو سکتی ہے یا نہیں۔ غذا میں حیاتین ب۲ کی مقدار کا محفوظ رہنا بھی حیوانات کی نشو و نما کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ ایسے حیوانات جن کو سب قسم کی حیاتینیں

دی گئیں مگر "ب۲" سے محروم رکھا گیا تو ان میں بڑھوتری رُک گئی۔ اصل میں دیکھا جائے تو جسم کی معمولی نشوونما اور تن درستی کے لئے ہر جز اور کامل غذائیت کے لئے ہر حیاتین کا متناسب اور متوازن ہونا ضروری ہے

حیاتین "ب۳" "ب۴" "ب۵"

"بی ۳" "بی ۴" "بی ۵"

یہ حیاتینیں انڈے کی زردی اور گیہوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی پوری تفصیل تحقیق کی منزل تک نہیں پہونچی ہیں۔ سردست صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ حیاتین "ب۳" اور "ب۵" سے جسم میں توانائی اور وزن قائم رہتا ہے۔ "ب۴" زیادہ تر چوہوں کی غذائیت اور پرورش سے متعلق ہے چوہوں کو "ب۳" اور "ب۵" حیاتینوں کی ضرورت پرورش کے لئے نہیں ہوتی۔ پرندوں کو بھی غالباً حیاتین "ب۴" کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی۔

مگر انسانوں کو یہ تمام حیاتینیں جسم میں داخل کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ غالباً اس کی وجہ ہے کہ پرندے ہوا میں اڑکر بہت سے عناصر ہوا سے اپنے جسم میں داخل کر لیتے ہیں۔ مگر انسانوں کو یہ بات میسّر نہیں ہے۔ اسے زمین کی پیداوار سے ان عناصر کو اخذ کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ اس صورت حال کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ پرندے اور حشرات الارض چوں کہ جسمانی و مادی ارتقاء کے کامل نمونے انسان کے مقابلہ پر نہیں ہیں، اس لئے حیاتین کی معمولی معمولی مقدار بھی ان کی توانائی کے لئے کافی ہوجاتی ہے۔ مگر انسان چوں کہ اپنی جسامت و توانائی کی وجہ سے حیاتین زیادہ خرچ کرتا ہے اس لئے کئی قسم کے عناصر و حیاتینیں اس کے لئے ضروری ہیں۔ ایک قسم کی مکھی جس کے پر نیلے ہوتے ہیں، کو صرف حیاتین ب پر زندہ رکھا جاسکتا ہے۔ چوہے اس سے بڑھ کر ارتقائی حیثیت رکھنے والا حیوان ہے، اس لئے اُسے حیاتین "ج" اور "ب۴" اور "ب۵" کے سوا تمام حیاتینوں کی کم و بیش ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان جو انواع حیوانی میں حیات کا سب سے زیادہ عمدہ اور مکمل مظہر ہے اسے کس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہوگی۔

حیاتین کی کیمیاوی حیثیت

کچھ مدت سے حیاتینوں کے بارے میں ہماری معلومات اور علمیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ایولر، ہیلس روم (۱۹۲۸) مور (۱۹۲۹) وغیرہ نے حیاتین "الف" کی چھان بین کی ہے اور اسے بالکل خالص حالت میں نکال کر رکھا گیا اور اس کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔ اس کا مسکن جگر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مورٹن اور ہیلبورن کے نزدیک روغن جگر ماہی اور جگر حیوانی کے دوسرے روغن بہترین اجزا مہیا کرتے ہیں۔ اس پر نیلے رنگ کا خاص اثر پڑتا ہے۔ ہندوستان کی بہت سی مچھلیوں اور کیکڑے میں حیاتین "الف" کی مقدار تجربہ کرنے کے بعد زیادہ پائی گئی ہے۔ (تجربات چکرورتی مکرجی اور گھوس سنہ ۱۹۳۳ء)

ہندوستان میں مسئلۂ غذا

اہل ہند کی غذاؤں میں حیاتینیں یا تو بہت زیادہ مبالغہ لئے ہوئے ہوتی ہیں یا کچھ بھی ان میں نہیں ہوتا۔ ہندوستانیوں کی اکثر خوراکوں کا معائنہ کرکے دیکھا گیا ہے جس میں بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اہل ہند اپنی خوراکوں کے توازن کی اہمیت کو سمجھیں اور وٹامینالوجی یا علم الحیاتین کی ظاہر کی ہوئی غذائی قدر و قیمت کی روشنی میں اپنی غذاؤں کو جانچیں۔ اور ملک میں مختلف صوبوں اور اقوام کے درمیان خوراک کے غلط یا بے ترتیب استعمال سے جو نقائص پائے جاتے ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں

کتاب ہدیۂ ذکور مع چیدہ مرکبات

مولفہ فاضل ادیب جناب حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر۔ مولف موصوف نے یہ کتاب بطرز مکالمہ ایسی دل چسپ عبارت میں لکھی ہے کہ ایک مرتبہ شروع کرکے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس میں مردانہ قوتوں کی حفاظت کے طریقے اور جملہ مردانہ امراض کے اسباب، علامات، علاج اور مجرب نسخے نہایت خوبی سے لکھے گئے ہیں۔ نسخے نہایت معتبر اور مستند ہیں۔ سفید چکنا کاغذ۔ قیمت ایک روپیہ۔ مجلد پارچہ (عہ) منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

بابُ الصّحت

احکام اسلام کی پابندی

اور اس کا اثر عمر و صحّت پر

از جناب صدر یار جنگ مولنا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی، علی گڈھ

زمانۂ حال میں جو سیلاب خیالات کے انقلاب کا موجزن ہے، اُس نے مذہب اور اس کے احکام کو بھی اچھوتا نہیں چھوڑا ہے۔ عہدِ قدیم میں مذہبی احکام، باعتبار اکثر محض تقدس یا مذہبی ہونے کی حیثیت سے قابل تسلیم سمجھے جاتے تھے۔ اب ہر شخص ان کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ آیا وہ اس کی عقل کے مطابق ہیں یا نہیں جن احکام کے وجوہ وہ اپنے اصول کے مطابق معقول خیال کرتا ہے، ان کو مانتا ہے، اور جن باتوں کی علت اس کی فہم سے خارج سی ہے یا اس کے ملنے ہوئے اصُول کے موافق نہیں ان کو علانیہ رد کر دیتا ہے۔ پہلے بھی لوگ مذہبی قیود سے آزاد ہو کر زندگی بسر کرتے تھے، مگر وہ اس بے قیدی کو سرمایۂ شرمندگی تصور کرتے تھے۔ اب یہ بے قیدی مایۂ فخر خیال کی جاتی ہے۔ اکثر احکام کی جانچ صحت انسانی کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک نام آور مسلمان نے (جن کی رائے معاملاتِ اسلامی پر مستّم خیال کی جاتی ہے) شراب کی نسبت یہ بیان کیا تھا کہ حرمتِ خمر کا حکم ملک عرب کے لئے ہے۔ کیوں کہ وہ ملک حد درجہ کا حار یابس ہے۔ نہایت سرد ملک مثل کوہ قاف اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اس واسطے کہ وہاں کے باشندے اس آتش سیال کی مدد کے بغیر سردی کے حملے سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ روزوں پر اس بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ فاقہ صحت انسانی کے لئے مضر ہے۔ اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس قسم کے اعتراضوں اور بے قیدیوں کو جہاں تک نظر تامل سے دیکھیے ان کا محرکِ اول آپ راحت طلبی اور خواہش نفسانی کو پائیں گے۔ اس تحریک کے بعد فلسفہ کو کھینچ کر جبر یہ شہادت دلوائی جائے گی۔

حکمائے حال نے تحقیقات کے دو زبردست اصول مقرر کئے ہیں۔ ان اصول نے علمی عالم میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور گذشتہ حکمت کی صدہا باتوں کو جو یقینی اور قطعی مانی جاتی تھیں محض بے اصل اور باد در ہوا ثابت کر دکھایا ہے۔ وہ صول ہیں تجربہ اور مشاہدہ۔ جب تک کسی رائے کو اس معیار پر نہ پرکھا جائے اس وقت تک وہ رائے ہرگز قابل اعتماد نہیں ہو سکتی۔ پس ہم کو یہ دیکھنے کے لئے کہ فلاں امر صحت کے لئے مضر ہے اور فلاں شے صحت کے لئے ضروری ہے، ان لوگوں کی صحت کی تفتیش کرنی چاہیئے جنہوں نے امر اول کو اختیار کیا اور شے ثانی سے احتراز۔ اگر ان کی آنکھیں عینک کی محتاج نظر آئیں، ان کے دماغ کمزوری کے چکر میں ہوں، ان کے دلوں کو اختلاج کا دھڑکا لگ رہا ہو، اور انکی عمریں کوتاہ یا وبالِ جان ہوئی تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ بے شک یہ احکام اپنی پابندی کے واسطے صحت کی قربانی چاہتے ہیں۔ اگر ہم ان کی عمروں کو طویل اور قوی کو ساری عمر کا رفیق پائیں تو ہم کو اپنی خلاف واقع رایوں کے ساتھ فلسفے کو بدنام نہ کرنا چاہیئے۔

سب سے زیادہ احکام اسلام کی پابندی کرنے والے صوفیا کرام اور علماً ہوئے ہیں۔ جو کتابیں صوفیا و علمأ کے حالات میں لکھی گئی ہیں ان کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کی عمریں عموماً زیادہ ہوئی ہیں۔ ہم نے تذکرۃ الحفاظ۔ ابن خلکان۔ شقائق نعمانیہ اور بعض رسائل شاہ ولی اللہ وغیرہ سے ایک فہرست مرتب کی ہے۔ اس فہرست میں ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ علمار کے سنہ ولادت و وفات لکھ کر مدتِ عمر نکالی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس فہرست کی تشریح کریں، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ کتابیں اور ان کے مطالب کس پایہ کے ہیں۔ فن رجال کی عظمت اور جلالت کی شہادت محققین یورپ بھی دے چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لٹریچر کی عظمت اس کے لٹریری بیوگرافی میں ہے کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں ہے اور نہ ہوئی ہے جس نے بارہ سو برس کے زمانے کے ہر ایک عالم کی سوانح عمری لکھی ہو۔ اگر مسلمانوں کے رجال کی کتابیں اکھٹی کی جائیں ہم غالباً ان میں پانچ لاکھ ممتاز لوگوں کی سوانح عمریوں کے بیان پائیں گے اور یہ واضح ہوگا کہ مسلمانوں کی تاریخ کا کوئی دس برس کا زمانہ بھی ایسا نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا مشہور مقام ہے جس کے علمار کا تذکرہ نہ لکھا گیا ہو۔ یہ بیش بہا تاریخی مواد اسی قدر زیادہ باعظمت ہوتا جاتا ہے جس قدر ہم ان لوگوں کے دماغی جودت کے نتائج (اسلامی ادب اور علوم حکمت) سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہیں۔ (دیکھو اصابہ کا انگریزی دیباچہ مطبوعہ مقام کلکتہ ۱۸۵۳ء)

فن رجال میں جو مرتبہ امام ذہبی کی تصانیف کا ہے اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ابن خلکان کی توثیق یہی کافی ہے کہ امام ذہبی نے جابجا ان کا

حوالہ دیا ہے۔ ہماری تمام فہرست ان ہی دونوں کتابوں سے ماخوذ ہے۔ دوسری کتابوں سے جن عالموں کی مدت عمر لی گئی ہے ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے طویل عمریں چھانٹ کر لکھی ہیں بلکہ ایک سرے سے ہم نے تمام ان علماء کی عمریں لکھی ہیں جن کے سنہ ولادت و وفات ان کتابوں میں نظر پڑے یا صرف سنہ وفات درج تھے اور اس کے ساتھ بالتصریح یہ درج تھا کہ اس قدر عمر ہوئی، عام اس سے کہ عمر طویل تھی یا قصیر۔ ہم نے مزید احتیاط یہ کی ہے کہ جہاں مدتِ عمر میں اختلاف تھا۔ وہاں ہم نے اس قول کو لیا ہے جس میں عمر کم بتائی گئی تھی۔

ہماری فہرست کے دو حصے ہیں۔ ایک میں ان علمائے کے نام درج ہیں جن کی عمریں دراز ہوئیں۔ اس حصے میں ۵۰۷ علما کے نام ہیں۔ دوسرے میں وہ علما ہیں جن کی عمر طویل نہیں ہوئی اس میں ۴۸ عالم ہیں۔

بڑی فہرست کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے کہ منجملہ ۵۰۷ علماء کے ۱۰ عالم ساٹھ برس کے تھے۔ ۴ عالم اکسٹھ برس کے۔ ۹، باسٹھ برس کے۔ ۱۲، ترسیٹھ برس کے۔ ۱۰، چونسٹھ برس کے۔ ۱۱، پینسٹھ برس کے، ۸، چھیاسٹھ برس کے۔ ۱۱، سرسٹھ برس کے۔ ۱۱، اڑسٹھ برس کے۔ ۹ عالم انہتر برس کے ۲۵، ستر برس کے۔ ۹، اکہتر برس کے۔ ۱۶، بہتر برس کے۔ ۲۰، تہتر برس کے۔ ۱۹، چوہتر برس کے۔ ۲۴، پچھتر برس کے۔ ۱۶، چھہتر برس کے، ۴۴، ستتر برس کے۔ ۲۸، اٹھہتر برس کے۔ ۱۸، اناسی برس کے، ۴۰، اسی برس کے، ۱۹، اکیاسی برس کے۔ ۲۲، بیاسی برس کے۔ ۲۲، تراسی برس کے۔ ۳۷، چوراسی برس کے۔ ۲۹، پچاسی برس کے۔ ۲۸، چھیاسی برس کے۔ ۳۰، ستاسی برس کے، ۲۱، اٹھاسی برس کے۔ ۳۲۔ نواسی برس کے، ۲۴، نوے برس کے۔ ۱۱، اکیانوے برس کے۔ ۱۹، بانوے برس کے۔ ۲۳، ترانوے برس کے۔ ۲۶، چورانوے برس کے۔ ۱۰، پچانوے برس کے۔ ۱۲، چھیانوے برس کے، ۵، ستانوے برس کے۔ ۹، اٹھانوے برس کے۔ ۴، ننانوے برس کے۔ ۱۵، سو برس کے۔ ۲، ایک سو پانچ برس کے۔ ۱، ایک سو چھ برس کے۔ ۱، ایک سو دس برس کے ۱، ایک سو تیرہ برس کے۔ ۱، ایک سو سولہ برس کے۔ ۱، ایک سو اٹھارہ برس کے۔ اور ۲، ایک سو بیس برس کے۔

ابھی یہ امر بحث طلب ہے کہ ان دراز عمر بزرگوں کی زندگی ان زندہ نما مردوں کی سی تھی جن کو سکندر نے آب حیات کے کنارے پر پڑا پایا تھا، یا یہ کہ اُن کے قویٰ نے عمر کا ساتھ دیا۔ اور زندہ رہ کر مرے نہ یہ کہ مر مر کر جیئے اس کا فیصلہ واقعاتِ ذیل سے ہوگا۔ ابو عمر لغوی جن کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی اُن کی نسبت ابن خلکان نے لکھا ہے کان یکتب بیدِہٖ الی اَن مَات۔ یعنے مرتے دم تک وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے رہے۔

ایک لکھنا کتنی قوتوں پر دلالت کرتا ہے: نگاہ کی قوت پر، دماغ کی قوت پر اور ہاتھ کی قوت پر۔ قاضی شریح تابعی جلیل القدر نے سو برس کی عمر پائی۔ بہتر برس اُنہوں نے عہدۂ قضا کی خدمات انجام دیں۔ اور اس قوت اجتہاد کے ساتھ کہ ان کے فیصلے مجتہدوں کے لئے رہنما اور فقہ کے واسطے اصول قرار پائے۔

علامہ عینی نے ہدایہ کی شرح (جس کی چار ضخیم جلدیں ۱۸۵۴ صفحوں کی ہیں) جب لکھی ہے تو ان کی عمر نوے برس سے زیادہ تھی۔ علامہ ممدوح نے شرح کے آخر میں خود اس امر کی تشریح کی ہے کہ اس کے لکھنے کا اتفاق اکثر شب کو ہوتا تھا۔ امام ابن السنی کا سن اسی سے متجاوز تھا۔ جب ان کا دمِ واپسیں رخصت ہوکر چلا تو وہ اس حالت میں تھے کہ لکھتے لکھتے قلم دوات کے منہ میں رکھا تھا اور دعا کو ہاتھ اُٹھائے تھے۔ اسی عالم میں روح عالمِ بالا کو پرواز کر گئی۔

امام ادب ثعلب نے اکیانوے برس دنیا کی سیر دیکھی۔ ایک روز جمعہ پڑھ کر بازار میں چلے آتے تھے۔ اور چلتے چلتے کتاب کا مطالعہ ہوتا جاتا تھا اتفاقاً کسی جانور کا دھکا لگا اور یہی صدمہ پیغامِ موت بن گیا۔ اس قسم کے واقعات تلاش سے اور بہت زیادہ مل سکتے ہیں لیکن نمونے کے لئے یہ ہی کافی ہیں۔

ان حالات کے پڑھنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کامل ہونا درازیٔ عمر کو چاہتا ہے۔ اور کتابوں میں مشاہیر و کاملین کے احوال درج ہوتے ہیں۔ پس کتابوں میں ان ہی علماء کا ذکر ہے جو معمر ہوئے۔ لہٰذا ان کا طویل العمر ہونا اس امر کے واسطے حجت نہیں ہو سکتا کہ اس فرقے میں اکثر نے عمریں بڑی پائیں۔ مگر واقعات پر غور کرنے سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حصول کمال سالِ خوردگی پر منحصر نہیں، بلکہ قوتِ دماغ، جودتِ ذہن، مناسبت طبع پر منحصر ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست کم عمر علما کی لکھتے ہیں جس سے ہمارے اس خیال کی تائید ہوگی۔ جو عالم ساٹھ برس سے کم دنیا میں رہے وہ اس فہرست میں درج ہیں۔

نوٹ:۔ ہم نے یہ فہرست گنجائش کم ہونے کی وجہ سے درج نہیں کی ہے۔ "ہمدرد صحت"

جب ہم اس فہرست میں حضرت امام باقر، حضرت سعید ابن جبیر، امام قتادہ، امام شافعی، امام محمد، امام مسلم، امام غزالی، امام الحرمین، امام نوادی، شیخ الرئیس ابن سینا، شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول وغیرہ مشاہیر آئمہ و حکما کے نام پاتے ہیں تو ہم کو اس فیصلے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا کہ درازیٔ عمر شہرت کمال کے لئے علت تام نہیں۔ علی ابن عبدالکافی کی [illegible] طلب اور حدتِ ذہن کی [illegible] چاہیئے کہ ان کو دفتر قضا سے صرف ۲۶ برس دنیا میں

رہنے کی اجازت ملی تھی تاہم انہوں نے اپنے کمال کا نقش صفحۂ تاریخ پر بٹھا دیا۔ اور ان کی جلالت شان اس سے خیال میں آسکتی ہے کہ وہ امام ذہبی کے استاد تھے۔ اس سے اس عہد کی خوبی تعلیم کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔

اب ہم پھر فہرست طولانی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فہرست مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ معمر محدث تھے۔ جنہوں نے عفت وزہد کو داخل عادت وشامل زندگی فرمایا تھا۔ فقہا میں شیخ ابو اسحٰق شیرازی کی نسبت (جن کی عمر ۸۳ سال کی ہوئی) ابن خلکان لکھتے ہیں۔ **کان فی غایۃ من الورع والتشدد فی الدین**۔ یعنے تقویٰ اور احکام دین کی سختی میں انتہا کو پہونچے ہوئے تھے۔

اگر ہم اپنی نظر کو پابند نہ کریں اور صوفیائے کرام کی عمروں کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ والا مرتبہ فرقہ اگرچہ زہد مجسم اور سراپا ریاضت تھا، تاہم نہایت طویل العمر ہوا۔ ذیل میں ہم ایک فہرست بزرگوں کی عمروں کی بھی درج کرتے ہیں۔ یہ فہرست کمتر تذکرۃ الحفاظ وابن خلکان سے ماخوذ ہے۔ اور اکثر خزینۃ الاصفیا (مؤلفہ مرحوم مفتی علامہ غلام سرور لاہور) سے۔ مارہرہ کے خاندان کے بزرگوں کی عمریں کاشف الاستار سے لی ہیں۔ جو اس خاندان کی ایک معتبر تاریخ ہے۔ اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب مبرور کے سنہ ولادت ووفات ارشاد رحمانی سے نقل کئے گئے ہیں۔ خزینۃ الاصفیا وہ کتاب ہے جس سے پروفیسر آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں مدد لی ہے۔

اولیائے کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی نسبت بہ مقابلہ علماء کے اس امر کا زیادہ خیال ہوتا ہے کہ ان کے کمال کا شہرہ ضرور طول عمر کا محتاج تھا۔ لیکن اس خیال کی تردید کے واسطے ہمارے پاس خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ کی عمریں موجود ہیں۔ یہ بزرگ شہرت اور مرتبے میں کسی سے کم نہیں تاہم خواجہ اول الذکر کی عمر ۵۲ برس کی اور آخر الذکر کی چالیس برس کی تھی۔

اس سلسلے میں ایک پہلو اور قابل غور باقی رہتا ہے، وہ یہ کہ ان لوگوں کی عمروں کو دیکھا جائے جو ٹھیک اس طرز زندگی پر بسر کرنے والے نہ تھے، جس طرز پر صوفیا وعلمائے نے زندگی بسر کی ہماری مراد سلاطین وامرا سے ہے۔ واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ اس فرقہ نے نعمت حیات کا حصہ کم پایا۔ خوبی آب وہوا، عمدہ غذا وغیرہ امور جو عمر کو بڑھانے والے صحت کو قائم رکھنے والے ہیں، جب طبقہ امراء کو علما سے بہتر نصیب تھے اور اگر ان میں کوئی فرق تھا تو صرف طرز زندگی کا، تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو تفاوت دونوں کی عمروں میں ہے اس کا اصلی سبب طریق زندگی کا فرق ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست درج کرتے ہیں جس میں خلفائے بنی امیہ وبنی عباس کی مدت عمر اور مختلف نامور خاندان ہائے امراکی (مثل بنو حمدان۔ آل بویہ، سلجوقیہ، ایوبیہ وصلاحیہ) مدت حیات درج ہے۔ ان میں جو کم عمری میں مقتول وشہید ہوئے ان کی عمر ہم نے درج نہیں کی۔ البتہ جن کو بڑی عمر میں یہ حادثہ پیش آیا ان کی عمریں درج ہیں۔ ان نقشوں کے ملاحظے سے واضح ہوگا کہ سلاطین وامراء کی عمریں عموماً کم ہوئی ہیں۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ سلاطین وامراء کی شب وروز کی تشویشیں اور فکریں ان کی عمر کی جڑ کاٹتی تھیں۔ اس وجہ سے عموماً امرا وسلاطین ایسے نہ تھے جو مبتلائے تشویش رہے ہوں۔ بہت سے ایسے گزرے ہیں جو امن وسکون کی حالت میں زندگی بسر کرتے رہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انحطاط دولت کی حالت میں جو جواں مرد سلطنت کو تھامتے ہیں ان کو بے حد تشویشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حریف زبردست ہوتے ہیں۔ اپنا کوئی معتبر مددگار نہیں ہوتا۔ خزانہ خالی ملتا ہے اور ہر ایک سوء تدبیری کی سزا موت ہوتی ہے اور ہر طرف ان کو موت کا فرشتہ گھورتا ہوا نظر آتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بنی عباس میں بہت سے خلیفہ ایسے گذرے ہیں جو کارخانۂ خلافت کے درہم وبرہم ہو جانے کی حالت میں تخت نشین ہوئے۔ ہزاروں روح فرسا تکلیفوں نے ان کا سامنا کیا تاہم وہ پوری عمر بسر کرکے دنیا سے گئے۔ ہم ان میں سے بعض کا ذکر بعد ختم فہرست ہذا کے کریں گے۔ علاوہ اس کے اگلے صلحا وعلما نے بھی آسودہ زندگی نہیں پائی۔ حکام کی سختیاں۔ معاصرین کی ایذا رسانیاں اکثر ان کی جان کے لئے وبال رہیں۔ حکام کی تلوار اور فقہا کے کفر کے فتووں کو انہوں نے اپنے استیصال میں پہلو بہ پہلو پایا۔ اس پر ان کی طلب علم کی زحمتیں، مجاہدے، اور نفس کشی طرہ تھی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کل امراء وسلاطین آرام طلب اور نفس کے بندے تھے، اور ان کی بے کاری اور بے اعتدالی ان پر موت کو جلد مسلط کردیتی تھی بس فرق ہے تو یہی کہ دونوں فریق کے طرز زندگی میں تفاوت تھا۔

امراض صبیان
(مؤلفہ ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب) اس کتاب میں بچوں کے امراض وعوارض جسمانی کا علامہ ممدوح نے اپنے طرز خاص سے تذکرہ کیا ہے۔ اور مناسب تدابیر بتائی گئی ہیں۔ جا بہ جا تشریحی بیانات اور تصویریں بھی دی گئی ہیں۔
قیمت صرف ۱۲/ +
مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

سلاطین و امراء کی عمریں

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
خلفائے بنی اُمیہ			
حضرت معاویہ صحابی	۰	۶۰	۷۰ سال
یزید ابن معاویہ	۲۵	۶۴	۳۹ ″
معاویہ ثانی	۰	۶۴	۲۱ ″
مروان (مقتول)	۰	۶۵	۶۳ ″
عبدالملک	۲۶	۸۶	۶۰ ″
ولید	۰	۹۶	۵۱ ″
سلیمان	۶۰	۹۹	۳۹ ″
حضرت عمر ابن عبدالعزیز (زہر دیا گیا)	۶۱	۱۰۱	۴۱ ″
یزید ابن عبدالملک	۷۱	۱۰۵	۳۴ ″
ہشام	۰	۱۲۵	۵۵ ″
خلفائے بنی عباس			
سفاح	۱۰۸	۱۳۶	۲۸ ″
منصور	۹۵	۱۵۸	۶۲ ″
مہدی	۱۲۷	۱۶۹	۴۲ ″
ہادی	۱۴۷	۱۷۰	۲۳ ″
رشید	۱۴۸	۱۹۳	۴۱ ″
مامون	۱۷۰	۲۱۸	۴۸ ″
معتصم	۱۸۰	۲۲۷	۴۷ ″
واثق	۱۹۶	۲۳۲	۳۶ ″
معتضد	۲۴۲	۲۸۹	۴۷ ″
مکتفی	۲۶۴	۲۹۵	۳۱ ″
القاہر	۰	۳۳۹	۵۳ ″

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
الراضی	۲۹۷	۳۲۹	۳۱ سال
المتقی	۲۹۵	۳۵۷	۶۲ ″
المستکفی	۲۹۲	۳۳۸	۴۶ ″
المطیع	۳۰۱	۳۶۴	۶۱ ″
الطائع	۳۲۰	۲۹۳	۷۳ ″
القادر	۳۳۶	۴۲۲	۸۱ ″
القائم	۳۹۱	۴۶۸	۷۶ ″
المستظہر	۴۷۰	۵۱۲	۴۲ ″
المقتفی	۴۸۹	۵۵۵	۶۶ ″
المستنجد	۵۱۸	۵۶۶	۴۸ ″
المستفی	۵۳۶	۵۷۵	۳۹ ″
الناصر لدین اللہ	۵۵۳	۶۲۳	۷۰ ″
الظاہر	۵۷۱	۶۲۳	۵۲ ″
المستنصر	۵۸۸	۶۵۱	۶۳ ″
عبیدین			
منصور	۳۰۲	۳۴۱	۳۹ ″
مہدی بانی دولت	۲۵۹	۳۲۲	۶۳ ″
الحافظ	۴۶۷	۵۴۲	۷۵ ″
الظاہر	۳۹۵	۴۱۷	۳۲ ″
القائم	۲۸۰	۳۳۴	۵۴ ″
المعز	۳۱۹	۳۶۵	۴۶ ″
المستنصر	۴۲۰	۴۸۷	۶۷ ″
العزیز	۳۴۴	۳۸۶	۴۲ ″
المستعلی	۴۶۹	۴۹۵	۲۶ ″

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
امرائے متفرق			
ابراہیم ابن مہدی	۱۶۲	۲۲۴	۶۲ سال
حسن مہلب	۲۹۱	۳۵۲	۶۱ ″
یحییٰ برمکی	۰	۱۹۰	۷۰ ″
فضل برمکی	۱۴۷	۱۹۲	۴۵ ″
احمد ابن طولون	۲۲۰	۲۷۰	۵۰ ″
نظام الملک طوسی	۴۰۸	۴۸۵	۷۷ ″
ابوالقاسم وزیر	۳۰۷	۴۱۸	۱۱۱ ″
بہارالدولہ وزیر	۳۳۶	۴۱۶	۸۰ ″
کافور اخشیدی	۰	۳۵۵	۶۵ ″
صاحب ابن عباد	۳۲۶	۳۸۵	۵۹ ″
آل بویہ			
عمادالدولہ بانی دولت	۰	۳۳۸	۵۷ ″
معزالدولہ	۳۰۳	۳۵۶	۵۳ ″
رکن الدولہ	۲۸۴	۳۶۶	۸۲ ″
عضدالدولہ		۳۷۲	۴۸ ″
فخرالدولہ	۳۴۱	۳۸۷	۴۶ ″
بہاءالدولہ	۰	۴۰۳	۴۴ ″
آل حمدان			
سیف الدولہ	۳۰۱	۳۵۶	۵۵ ″
سعدالدولہ	۰	۳۸۱	۴۰ ″ ۵ ماہ ۱۰ یوم

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
سلجوقیہ			
طغرل بک بانی دولت	۰	۴۵۷	۷۰ سال
ملک شاہ	۴۴۷	۴۸۵	۳۸ ″
برکیاروق	۴۷۴	۴۹۸	۲۴ ″
سنجر	۴۷۹	۵۵۲	۷۴ ″
غیاث الدین	۰	۵۱۱	۳۷ ″ ۴ ماہ ۶ یوم
ایوبیہ و صلاحیہ			
نورالدین	۵۱۱	۵۶۹	۵۸ ″
صلاح الدین	۵۳۲	۵۸۹	۵۷ ″
الملک الافضل	۵۶۶	۶۲۲	۵۶ ″
الملک الزہرا	۵۷۳	۶۳۲	۵۹ ″
الملک المعظم	۵۷۸	۶۲۴	۴۶ ″
الملک الناصر	۶۰۳	۶۵۶	۵۳ ″
الملک الظاہر	۵۶۸	۶۱۳	۴۵ ″
الملک العزیز ابن ملک ظاہر	۶۱۰	۶۳۴	۲۴ ″
الملک الصالح	۶۰۰	۶۵۱	۵۱ ″
الملک العادل	۵۴۰	۶۱۵	۷۵ ″
الملک الکامل	۵۷۵	۶۳۵	۵۹ ″
الملک المسعود	۵۹۹	۶۲۶	۲۷ ″
الملک الصالح ثانی	۶۰۳	۶۴۷	۴۴ ″
الملک الاشرف	۵۷۸	۶۳۵	۵۷ ″
الملک المظافر	۵۶۸	۶۲۷	۵۹ ″

خلفائے بنی عباس کی فہرست میں ہم دورِ انحطاط جو گویا بلاؤں کا زمانہ تھا۔ خلیفہ القادر، القائم اور المقتفی کا نام پاتے ہیں۔ ان کی عمریں طویل ہوئیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اُن کی زندگی اُن اُصول پر بسر ہوئی جو علماء کی زندگی کے تھے۔ خلیفہ القادر کی عمر اکیاسی برس کی ہوئی۔ علامہ سیوطی نے انکی نسبت لکھا ہے کہ اس خلیفہ کا شمار فقہا میں ہے۔ اور امام ذہبی نے ان کو اپنے عہد کا راس الفقہا کہا ہے۔ خلیفہ القائم نے ۷۶ برس کی عمر میں وفات پائی

علامہ سیوطی نے ان کی بابت یہ ریمارک کیا ہے۔ کان .. ورعاً دیناً زاهداً عالماً۔ یعنی متقی دین دار زاہد و عالم تھے۔ خلیفہ المقتفی ٦٦ برس زندہ رہے ان کی نسبت علامہ ممدوح فرماتے ہیں کان زاهداً عابداً ورعاً۔ یعنی زاہد عبادت گذار اور پرہیزگار تھے۔ امرا کی فہرست میں نظام الملک طوسی کی عمر ۷۷ برس کی ہوئی۔ اُن کی وفات کا قصہ ان کے طرز زندگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ "خواجہ مذکور اپنے آقا ملک شاہ کی معیت میں اصفہان کو جا رہے تھے۔ دسویں ماہ مبارک کو روزہ افطار کر کے ہوادار پر سوار ہوئے۔ راستے میں ایک دیلمی لڑکا عرضی کے لئے کھڑا تھا۔ نیک نفس وزیر نے اس کو آگے بلایا اور عرضی لینے کا قصد کیا۔ عرضی بالائے طاق رہی اس ستم گار نے ایک خنجر کا وار خواجہ کے قلب پر کیا جس نے اس مربی علم و ہنر کا خاتمہ کر دیا۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ تاریخ اپنے سلسلے کو دہراتی رہتی ہے۔ ایم کارنٹ پریسیڈنٹ فرانس کا واقعۂ قتل کس قدر اس حادثے سے مشابہ ہے۔ اب ہم فہرست علما پیش کرتے ہیں۔ ہماری ناچیز رائے میں جو پہلو آئے وہ ہم نے عرض کر دیئے۔ اب اہل الرائے خود ہی صحیح نتیجہ نکال لیں۔

نوٹ :- اس کے بعد مضمون کے مؤلف صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی نے ۷۵، علما، اور صوفیا کے سنین ولادت و وفات اور مدت عمر کی فہرست درج کی ہے جس سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ احکام اسلام کی پابندی اور اسلام کے سادہ طرز زندگی نے ان علما، و صوفیا کی نہ صرف عمریں بڑھا دی تھیں۔ بلکہ ان کی صحت کو بھی قائم رکھا تھا۔

یہ مکمل مضمون ایسٹرن لٹریچر کمپنی دہلی نے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ شائقین پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

تمباکو

از جناب زبدۃ الحکما حکیم منظور احمد خاں صاحب ایم اے، وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

تمباکو کو ترکی اور عربی میں تتن، لاطینی میں نوبی ٹیا، سنسکرت میں بجر بھنگ، انگریزی میں ٹوبیکو، اور اردو میں تمباکو کہتے ہیں۔ یہ مشہور عام بوٹی ہے۔ جو ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتے گدھے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔

تمباکو کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بلخی، سورتی، کلکتی، بنارسی، کاربوئی، گاذرونی، طونی طبسی، امانت خوانی، ملتانی اور لکھنوی وغیرہ۔ تمباکو کھانے یا پینے کا رواج ہر ملک میں مختلف اوقات میں ہوا۔ لیکن ابتدا کے متعلق یہ مشہور ہے کہ پہلے پہل کسی طبیب نے اپنے کسی مریض کے لئے اس کا دھواں تجویز کیا تھا۔ اور کوئلوں پر اس کے پتے ڈال کر کسی نلکی سے اس کا دھواں کھینچنے کو بتایا تھا۔ ہوتے ہوتے لمبی گردن والی چلم تک نوبت پہونچی۔ پھر اس کے نیچے بانس کی نلکی تجویز ہوئی۔ پھر اس نلکی کے لئے ایک صراحی اور دوسری نلکی بن گئی۔ ایک رات وہ صراحی پرنالے کے نیچے رکھی گئی۔ رات کو بارش کی وجہ سے اس میں اسی قدر پانی بھر گیا۔ جتنی کہ ضرورت تھی۔ حسب معمول صبح جب مریض اس کو استعمال کرنے لگا۔ تو اس میں سے گڑ گڑ کی آواز سنائی دی۔ مریض نے حیران ہو کر آواز کا سبب معلوم کیا تو سوائے پانی کے کوئی چیز معلوم نہ ہوئی۔ بالآخر ایک شاندار حقہ بن گیا۔ جو اس وقت تک چلا آتا ہے۔

اگرچہ اس دلچسپ کہانی کی کوئی تحریری شہادت موجود نہیں ہے، تاہم اگر تمباکو کا سب سے پہلا رواج دینے والا کسی طبیب ہی کو مان لیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ کیوں کہ ضرورت کے وقت سنکھیا، افیون یا اسی قسم کی دوسری زہریلی چیزیں بھی طبیب تجویز کر دیا کرتے ہیں جس سے ان کا منشا اس مرض کا دفعیہ ہوتا ہے نہ کہ اس کو رواج دینا۔ لیکن اگر کوئی تن درست آدمی مریض کی دیکھا دیکھی زہریلی چیزوں کا استعمال کر کے طبیب موردِ الزام ٹھہرائے تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ تمباکو کو جس مریض کے لئے تجویز کیا گیا ہوگا اس کا یہی علاج ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کا اس کو استعمال کرنا کس طبیب کی رائے کا نتیجہ ہے۔ تمباکو کے نقصانات کے مقابلہ میں اس کے فوائد صفر کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ مشاہدہ ہے کہ حقہ پینے والے بالعموم امراض سینہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سکھ حضرات کو ہندو مسلم حضرات کے مقابلہ میں دمہ کا حملہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ردی اور ناقص تمباکو جس میں چونہ، برگ آک، سجی، کلر شور یا اسی قسم کی مضر صحت اشیاء ملائی گئی ہوں بس زہر سے کچھ ہی کم رہ جاتا ہے۔ اس کے نقصانات تو اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن میں آپ کو خالص تمباکو کے نقصانات دکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ آپ معلوم کر لیں کہ یہ کس قدر بری اور مہلک چیز ہے۔ اس کا دھواں کھینچنا یا نسوار لینا یا پان وغیرہ میں رکھ کر کھانا سب ایک ہی حکم کے ماتحت ہیں۔ صاحب محیط لکھتے ہیں کہ "دخان تمبا

بسبب ارضیت مظلم و مخرب حواس و مسخن و محلل جمیع اعضا و مضعف دماغ و قلب و مضر مزاج معتدل و حار و باعضائے یابسہ است. مجاری را خشک مے سازد۔ و بداں سبب قوتِ جاذبہ کم مے شود۔ از جذب کیموس باز ماند و سبب حرارت محدث یبوست اعضا و لاغری بدن و خشکی و درشتی جلد و دق شیخوخت مے گردد۔ و گاہے موجب امراضِ مختلفہ و عوارض مختلط مے شود کہ علاج آنہا مشکل مے گردد۔ مضر ریہ و محدثِ سرفہ است. و ایضاً بصاحبان خفقان و قلب حار مضر۔ و استعمال و سعوط آں صاحب دماغ حار را مضر و محدثِ ہزال و خشکی است۔ بالجملہ تمبا مضر دل و دماغ است خصوصاً صفراوی و سوداوی مزاج را محدث تشنگی و سدر و خفقان و تکدر حواس و مغلظ خون است۔"

یعنی تمباکو کا دھواں کھینچنا بوجہ یبوست و ارضیت کے آدمی کو اندھا اور اس کے حواس کو خراب کر دیتا ہے۔ تمام اعضائے بدن کو اپنی حرارت ناری کے ساتھ گرم کر کے تحلیل کرتا اور دل و دماغ کو بالکل کمزور کر دیتا ہے۔ معتدل مزاج اور گرم مزاج والوں کے لئے سخت مضر ہے۔ تمام اعضاء اور مجاری کو خشک کر دیتا ہے جس سے اعضاء کی قوت جاذبہ کم ہو کر جذب اخلاط سے رک جاتی ہے۔ نیز اعضاء کی یبوست، بدن کی لاغری و خشکی اور جلد کا کھردرا پن بڑھ کر دق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات تمباکو سے اس قسم کے خطرناک اور ردی امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اچھا ہونا ناممکن ہے۔ غرض کہ تمباکو پھیپھڑوں کا دشمن، مضر قلب۔ اور کھانسی دمہ اور خفقان پیدا کرتا ہے۔ اس کی نسوار گرم طبیعت والوں کے دماغ اور جگر کے لئے سخت مضر اور بدن کو خشک اور دبلا کرنے والی ہے۔ بہرحال تمباکو دل و دماغ، جگر اور پھیپھڑوں کے لئے سخت مضر ہے۔ صفراوی، اور سوداوی مزاج والوں کو اس سے پیاس، خفقان اور تکدر حواس کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو میں ایک سخت قسم کا زہر ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ اس کا ایک قطرہ ایک کتے کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ حقے کے پانی میں نکوٹین موجود ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جس جگہ وہ پانی ڈالا جائے، کتا نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے پرندے تو نکوٹین کی بو سے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ تجربہ میں آئی ہوئی بات ہے کہ حقے کی نے کا میل چھپکلی اور سانپ کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اگرچہ تمباکو عضلات کو ڈھیلا کرنے کی وجہ سے کچلے کے زہر کو دور کرنے اور مرض تشنج میں مفید ہے، لیکن بقول ڈاکٹر مسی صاحب ۲۰ یا ۳۰ گرین تمباکو کا جوشاندہ رفع تشنج کے لئے دو بارہ سہ بارہ دینے سے کئی مریض جان سے جا چکے ہیں۔ صاحبِ مخزن رقم طراز ہیں کہ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رش صاحب و ڈاکٹر ڈوڈ صاحب و پروفیسر سلمان صاحب و پروفیسر پانڈ صاحب اور انگلستان کے ڈاکٹر نکلسن صاحب اور ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب وغیرہ اس بات پر متفق ہیں کہ تمباکو کے کثرت استعمال سے بلکہ بعض اوقات اس کے اوسط استعمال سے بھی اکثر دماغی امراض مثلاً دردسر، دورانِ سر، ضعف حافظہ، سکتہ، مراق، فالج، بے خوابی، دیوانگی، ضعفِ بصارت، اندھا پن، بحۃ الصوت، کھانسی، سل، کمزوری، خفقان، ضعف باہ، نامردی اور اسی قسم کے بے شمار امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ طبیہ کالج میں ایک طالب علم سگرٹ نوشی کی کثرت کے باعث مالیخولیا مراقی میں مبتلا ہو کر کالج چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

کچھ مدت کا ذکر ہے کہ ایک مریض کثرت حقہ نوشی کے باعث مرض بے خوابی میں مبتلا ہو گیا۔ پانچ دفعہ مارالجبن کرانے پر بھی اس کی صحت درست نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک قصاب جو ہر وقت حقہ منہ میں رکھتا تھا، حقہ پیتے پیتے اُسے ایسا اُچھو آیا کہ جاں بحق ہو گیا۔

جس طرح تاش کا کھیلنا قماربازی کا دیباچہ ہے اسی طرح حقہ نوشی عام نشوں کی ابتدا ہے۔ اس کے بے شمار نقصانات کو دیکھ کر بعض بادشاہ بھی اپنے اپنے وقت میں اس کے انسداد کی کوشش کرتے رہے۔ انگلستان کی ملکہ الزبتھ (۱۵۳۳-۱۶۰۳) نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں ایک تحریری حکم نافذ فرمایا۔ اس کے بعد بادشاہ جیمس (۱۶۳۳-۱۷۰۱) نے تمباکو نوشی پر سخت جرمانہ مقرر فرمایا۔ اور اس کے جانشین شاہ چارلس نے اس کے حکم کو بحال رکھا۔ صاحب خلاصۃ التواریخ لکھتے ہیں کہ جہانگیر بادشاہ نے اپنی سلطنت کے چودہویں سال، جب کہ وہ لاہور میں تھا تمباکو نوشی کی سخت ممانعت کر دی تھی۔ اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی تمباکو پئے گا اس کے ہونٹ کاٹ دئے جائیں گے۔ چنانچہ اکثر اشخاص کو جنہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی، منہ کالا کر کے گدھے پر سوار شہر کے چاروں طرف پھرایا گیا۔

نکوٹین انسان کے پھیپھڑوں اور دل دماغ پر ایسا بڑا اثر کرتی ہے کہ دماغ اور حرام مغز کے اعصاب ڈھیلے ہو کر گوناگوں خطرناک امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

بعض جگہوں کے تمباکو میں نکوٹین اس کثرت کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہلکا تمباکو پینے والے اس کا ایک کش لگانے سے بھی بے حال ہو جاتے

ہیں۔ ٹھنڈا پسینہ، خفقان، دوران سر اور اُبکائی وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں بعض دفعہ نئے نئے شوقین جن کو حقہ پیتے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو، ہلکے تمباکو پینے سے بھی اِن ہی علامات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تازہ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہونٹوں کا ایک پھوڑا جس کو لیو کو پکیلیا کہتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہونٹوں کا سرطان تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر تمباکو نوشی بند نہ کی جائے تو مرض بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ گلے کے تمام غدد جاذبہ مبتلائے مرض ہو کر موت کو زیادہ قریب لے آتے ہیں۔ بعض لوگ پھیپھڑے کے ایک مخصوص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے پھیپھڑے ہوا سے بھر کر پھول جاتے ہیں۔ مگر ہوا باہر نہیں نکل سکتی۔ عموماً اِن لوگوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے جن کو دم کشی بطور پیشہ کے کرنی پڑتی ہے، مثلاً گوئیے، قوال، باجہ بجانے والے۔ تمباکو نوش بھی بالعموم اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر آسلر صاحب نے اپنی تصنیف میں تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے مرضوں کی تین قسمیں کی ہیں۔

(۱) خفقان۔ اختلاج قلب، دردِ دل جس کو ڈاکٹری میں انجائنا پکٹورس کہتے ہیں۔

(۲) تمباکو نوشی سے خون رقیق اور کم ہو جاتا ہے۔ جس سے خون کا دورہ سست ہو کر ضعف دماغ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ شریانوں کی اندرونی سطح نہایت نازک ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اندر چونے کے باریک ذرات جمٹ جاتے ہیں۔ اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ معمولی صدمہ سے وہ پھٹ جائیں۔

(۳) معدہ، جگر اور انتڑیاں، تمباکو نوشی کے باعث غذا کو ہضم کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے اندر ایک قسم کا لیسدار مادہ جمع ہو کر ان کی ساخت کو بگاڑ دیتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ اگر تمباکو نوشی کی عالم گیر وبا یک لخت رُک جائے تو پچاس فیصدی امراض میں کمی ہو جائے گی۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ آتشک اور تمباکو نوشی چند امراض کے سوا باقی تمام امراض انسانی کا موجب ہیں۔

مذہبی پہلو جہاں تک میرا مطالعہ ہے کہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ بعض مذاہب نے تو اس کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے ریل گاڑیوں کے ڈبوں پر حقہ نوشی کی ممانعت کا اشتہار لگا کر واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کی مرضی کے بغیر حقہ نوشی کرے گا تو اُسے گرفتار کیا جائے گا۔ سکھ مذہب کی ابتدا کے وقت تمباکو نوشی شروع ہو چکی تھی۔ اس لیئے اس نے تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اس بارے میں علما کے تین خیال ہیں ایک جماعت تو اس کو قطعی حرام قرار دیتی ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ تمباکو شیطان کے پیشاب سے پیدا ہوا ہے اور پیغمبر اسلام نے اس کے متعلق پیش گوئی فرما کر اس مخالفت فرمائی ہے۔ علمار کا یہ گروہ علاقہ سوات و بنیر میں موجود ہے۔ وہاں کے بعض پیر لوگوں کو مرید بناتے وقت تمباکو نہ پینے کی بھی قسم لیتے ہیں۔ دوسرا گروح اس کو مباح قرار دے کر اس کا پینا اور نہ پینا برابر خیال کرتا ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مکروہ جان کر نرم لفظوں میں اس کی ممانعت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک علما نے اس طرف کلی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اس کی ترقی برابر ہوتی جا رہی ہے۔

غایۃ الاوطار میں، جو فقہ کی ایک کتاب ہے اس کو حرام لکھا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت اُمِ سلمہ فرماتی ہیں کہ حضور صلعم نے ہر نشہ پیدا کرنے والی اور فتور ڈالنے والی چیز کی ممانعت فرمائی ہے۔

بہرحال تمباکو کیا بہ لحاظ حفظانِ صحت اور کیا بہ لحاظ مذاہب ناقابلِ استعمال اور مکروہ چیز ہے۔ ہر شخص کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کونین فراہم کرنے کا مسئلہ

پولٹیکل سروے آف انڈیا کی تازہ سالانہ رپورٹ بابتہ سنہ ۱۹۳۷-۳۸ء میں حرفت اور دواسازی کے مقصد کے لئے ہندوستانی پودوں کی روز افزوں اہمیت کے مسئلہ پر دلچسپ روشنی ڈالی گئی ہے۔

رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہندوستان اور باہر کے ملکوں کے بے شمار لوگوں کو اقتصادی اہمیت رکھنے والے پودوں کے متعلق مختلف معلومات فراہم کی گئیں۔ مثلاً دواسازی میں کام آنے والے پودے، لاکھ، دیا سلائی کے کام کی لکڑی، چارے کے کام

میں آنے والی گھاس، رال، چیڑا، گوند پیدا کرنے والے پودے وغیرہ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے پولیٹیکل سروے آف انڈیا (شعبہ حرفت ہندوستانی عجائب خانہ) میں تجارت پیشہ اصحاب اور طلبا کثیر تعداد میں آئے۔ یونی ورسٹی کے پروفیسر اور طلبا کو بھی پودوں کی تجارت کے سلسلہ میں مستند اور قابلِ قدر معلومات فراہم کی گئیں۔

حرفتی شعبہ میں اس سال ۲۴۲ نئے پودوں کے نمونوں کا اضافہ ہوا۔

ان میں دوا سازی اور تیل بنانے کے کام میں آنے والے پودے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ موگا اور بھاگل پور وغیرہ کے دیسی رنگے ہوئے ریشمی کپڑوں کو نمائش کے لئے گیلری میں رکھا گیا۔ اور کاغذ تیار کرنے کی ترکیبوں کی تصویروں کا بھی اضافہ ہوا۔

کونین کی فراہمی

کونین کی فراہمی کے مسئلہ میں پبلک کی دل چسپی بڑھ رہی ہے۔ تین طریقے ہیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے (۱) سنکونا کی کاشت زیادہ رقبہ زمین میں ہو۔ (۲) سنکونا کی زیر کاشت زمین کو زیادہ پیداوار کے قابل بنایا جائے (۳) چھال کی عمدگی پر زور دیا جائے۔

اول الذکر طریقے کے متعلق حال ہی میں شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے تحقیقات کی ہے جس کی رپورٹ شائع ہونے والی ہے۔ باقی دو امور پر باقاعدہ تحقیقات کی ضرورت ہے

سال کے ابتدا میں ۱۳۰۹۴۱ پونڈ کونین اسٹاک میں تھی، اور خاتمہ پر ۱۱۲۵۶۴ پونڈ۔ اس کے علاوہ ۱۳۰۰۰ پونڈ کونین چھال کی شکل میں تھی۔ کل آمدنی ۴۴۸۰۷۰ روپیہ ہوئی۔

مائیں زیادہ کیوں مرتی ہیں؟

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی امداد سے حال میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پبلک ہیلتھ نے کلکتہ میں ایک سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد معلوم کیا ہے کہ مرنے والی زچاؤں میں سے تقریباً ۹۶،۳ فی صدی زچاؤں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ اس تحقیقات میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی تھی۔ لیکن اس شرح اموات میں غلطی کا امکان تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس میں شک نہیں کہ ملک میں زچاؤں کی موتوں کی تعداد افسوس ناک حد تک زیادہ ہے۔

اموات کے اسباب

کل ۸۸۷ اموات کی تحقیقات کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۷۰۱ اموات براہِ راست وضع حمل کی خرابی سے اور ۱۸۶ اموات زچگی سے متعلقہ امراض کی وجہ سے پیش آئیں، وضع حمل کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اموات عفونت اور کمی خون کے باعث اور زچگی سے متعلقہ امراض میں سے ۴۰ فی صدی اموات سل و دق کی وجہ سے ہوئیں۔

اموات کے اسباب میں کمی خون سب سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ عفونت میں بھی کمی خون کو بڑا دخل ہے۔ کمی خون کے اسباب مثلاً غذا، اقتصادی حالات، پردہ، ذاتی اور متعلقہ امراض کے سلسلہ میں بھی تحقیقات کی گئی۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد کمی خون کی مختلف اسباب کی مکمل تحقیقات ہو جائے گی۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کا زچہ کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستانی عورتوں کا خون صحت کے اعتبار سے یورپ کی عورتوں کے خون سے کسی طرح کم نہیں +

شربت فولاد

معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے، قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے منگائیے

مجربات

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس لندن، ایف۔ ٹی۔ ایس۔ ایم، ایم۔ بی۔ جودھپور

اکسیر نسیان ہلیلہ زرد کا چھلکا دو تولہ، آملہ دو تولہ، فلفل سیاہ چھ ماشہ، فلفل دراز چھ ماشہ، سونٹھ ۶ ماشہ، مغز کشنیز ۳ تولہ، بادیان ایک تولہ، کشتہ عقیق ایک ماشہ، کشتہ طلا ایک ماشہ، کشتہ نقرہ ایک ماشہ۔ مغز بادام شیریں ۴ تولہ، مغز پستہ ۴ تولہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، ورق طلا ۱۲ عدد، ورق نقرہ ۲۵ عدد۔ سب چیزوں کو یک جان کریں، اور چار تولے روغن بادام شیریں ڈال کر خوب حل کریں پھر تگنی مصری کا گاڑھا قوام تیار کر کے دوائیں اس میں ملا دیں۔ اور ۲۱ روز کے بعد ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ ضعفِ دماغ اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے

سفوف مقوی باہ قرنفل ۴ سرخ، مازو ۴ سرخ، شنگرف رومی ایک سرخ، ریگ ماہی ایک ماشہ، دارچینی ایک ایک ماشہ افیون خالص ۶ سرخ، سلاجیت شدہ ۴ سرخ، عنبر اشہب ۴ سرخ، بسباسہ ۶ سرخ، جوز بوا ۴ سرخ، کابفل ۶ سرخ، زعفران ۱۰ سرخ، ورق طلا ۱۰ سرخ، ورق نقرہ ۱۰ سرخ، نمک چکنی ۲ سرخ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور پہلے دن ایک ماشہ یا نصف ماشہ پھانک کر اوپر سے گائے کا دودھ پئیں۔ چار روز کے بعد ۲-۲ رتی دوا اور ساتھ ہی دودھ کا اضافہ کرنا شروع کر دیں اور ۳ ماشہ تک پہونچائیں۔ غذا میں انڈے کی زردی بھی نیم برشت کھلائیں۔ **فوائد:۔** تقویت باہ کے لئے عجیب الاثر تحفہ ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوئلوری

مصفی اعلیٰ برگ شاہترہ، سرپھوکہ، برگ گز، تخم کاسنی، گل بکائن، گل کاسنی، مکو خشک، افتیمون ولایتی بصرہ بستہ گل نیم ہر ایک پانچ تولہ، برادہ شیشم، برادہ آبنوس ہر ایک دو تولہ، منڈی مع برگ و بیخ و بار و گل ایک پاؤ، عناب کلاں، گل نیلوفر ہر ایک ۵ تولہ، بسفائج فستقی، چوب چینی وردی، عشبہ مغربی ہر ایک ۱۰ تولہ، گل گاؤزبان ۲ تولہ، درونج عقربی ایک تولہ۔ رات کو سب چیزوں کو پندرہ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کے وقت ۸ سیر عرق کشید کریں۔

خوراک:۔ آدھ پاؤ عرق اور شربت عناب دو تولہ۔ صبح و شام دونوں وقت

فوائد:۔ سوداوی امراض میں خصوصاً تنقیہ کے بعد اس عرق کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ کچھ دنوں تک پرہیز کے ساتھ اس کو پیتے رہنے سے خون صاف ہو کر جسم چمکنے لگتا ہے۔ میرا معمول مطب ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پندرہ سیر سے زیادہ پانی میں دوا نہ بھگوئیں اور نہ آٹھ سیر سے زیادہ عرق کھینچیں۔ اور تمام دوائیں تازہ اور ٹھیک وزن سے لی جائیں۔

بخاروں کے پانچ مجرّب نسخے

(جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ)

حب ابیض ست گلو ایک تولہ، ہنسلوچن کبود ایک تولہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، کونین سلفاس ۶ ماشہ کشتہ صدف مرواریدی ۶ ماشہ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ، کشتہ گئودنتی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کافور دیسی ۳ ماشہ گوند سفید ۳ ماشہ۔ سب دواؤں کو بہت باریک پیس کر لعاب اسپغول میں چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ اور ایک ایک گولی دن میں ۳ بار مناسب

بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ دوا کے استعمال سے پہلے معدہ کی صفائی ضروری ہے۔ ضرورت کے مطابق دو دو گولیاں بھی دی جاسکتی ہی

فوائد:۔ ملیریا بخاروں کے دفعیہ میں "حب ابیض" ہزاروں دفعہ کی آزمائی ہوئی بے خطا اور مجرب گولیاں ہیں۔

حب صحت افزا جوز ماثل، افیون، مرچ سیاہ، اقاقیا۔ چاروں چیزیں برابر کی لے کر حسب معمول چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔ ایک گولی نوبت سے ۲ گھنٹے پہلے اور دوسری گولی بخار ہونے سے ایک گھنٹے پہلے گرم پانی کے ساتھ دیں۔ انشاءاللہ پہلے ہی روز نفع معلوم ہوگا ورنہ تنقیہ کرنے کے بعد دوسرے تیسرے دن تو ضرور فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور بخار کی باری رُک جاتی ہے۔

فوائد:۔ نوبتی بخاروں کو دفع کرنے میں نہایت مفید و مجرب اور معمول مطب گولیاں ہیں کونین سے بھی زیادہ فائدہ کرتی ہیں۔

حبّ ہندی مغز کرنجوہ ۵ تولہ، فل فل دراز ۲۰ تولہ، برگ کیکر ۲۰ تولہ، زیرہ سفید ۲۰ تولہ، شب یمانی بریاں ۲۰ تولہ، کشتہ گئودنتی سب دواؤں کو کوٹ پیس کر گوند کے لعاب سے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک دو گولیاں ضرورت کے پانی یا سوڈے وغیرہ کے ساتھ معدہ کی صفائی کے بعد دیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے بخاروں میں مفید ہے خصوصاً ملیریا اور بلغمی بخاروں میں تو بہت ہی مفید و معمول مطب گولیاں ہیں۔

سفوف ست گلو ست گلو خانہ ساز ایک تولہ، طباشیر نیل گوں ایک تولہ، دانہ ہیل خورد ایک تولہ، مصری کوزہ ۶ تولہ سب چیز کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک دن میں تین چار بار پانی یا مناسب عرقوں کے سا دیں۔ **فوائد:۔** ہر قسم کے بخاروں میں بے خطر دیا جا سکتا ہے۔ مفید و مجرب اور سہل الحصول و معمولِ مطب دوا ہے۔

اکسیر حمّیٰ گل مدار خشک ایک تولہ، ابرک سفید مقرض ایک تولہ، ست گلو خالص خانہ ساز ایک تولہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر سفوف کر لیں۔ اور چار رتی سے ایک ماشہ تک یہ سفوف پانی یا کسی مفید شربت یا عرق کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا بلغمی اور فصلی بخاروں میں خصوصاً اور دوسرے بخاروں میں عموماً فائدہ کرتی ہے۔ تنقیہ کے بعد اکسیری اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ضرور تجربہ کریں۔ اور نتائج سے دیگر ناظرین کو بھی آگاہ فرمائیں۔

جناب حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی حاذق الحکماء، شاہ کوٹ

ملذّذ خاص عطر گلاب ایک تولہ، عطر موتیا ایک تولہ، چربی مرغی (جس نے انڈا نہ دیا ہو) ½ چھٹانک، مشک خالص ۳ ماشہ، عقرقر ۶ ماشہ، کباب چینی ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے رکھیں، اور حسب معمول استعمال کریں۔

مصفّی خون نیلا تھوتھا دو تولہ، مردار سنگ یک تولہ، کتھہ سفید ۶ ماشہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ، دار چکنا ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوار گندل کے پانی میں خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی عرق منڈی ۱ تولہ کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں خون کو صاف کرتی ہیں۔ آتشک کے عوارض کو دور کرتی ہیں۔

حب ممسک شدھ مکردھوج ۱ ماشہ، کشتہ سونا ایک ماشہ، جائفل ۶ عدد، جاوتری ۶ ماشہ، کستوری ۳ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو برانڈی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک گولی حسب معمول ایک گھ پہلے استعمال کریں۔ **فوائد:۔** ممسک ہے اور مقوی باہ ہے۔

اکسیری دواؤں سے دق و سل کا علاج

(نقل و اخذ کے حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ، لاہور

دق و سل کے معالجات کے سلسلہ میں میں آج اُن اکسیر صفت دواؤں کا اظہار کرتا ہوں جن کی مثال دنیاء طب پیش کرنے

قاصر ہے - وماتوفیقی الا باللہ -

(۱) کشتہ زرنیخ طبقی

ہڑتال طبقی ایک تولہ کا عمدہ ٹکڑا لے کر ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور اسے لحم بقر ایک سیر روغن زیت نصف سیر، مرچ سُرخ دو تولہ، نمک ۱ تولہ، پیاز ۱۰ تولہ، لہسن ۵ تولہ کے ساتھ چولہے پر چڑھاکر نرم آگ پر اس قدر بھونیں کہ لحم بقر اچھی طرح بریاں ہو جائے۔ دورانِ عمل میں چمچہ برابر چلاتے رہیں۔ جب یہ مرکب ٹھنڈا ہو جائے تو ہڑتال کو نکال لیں۔ اور باقی مرکب کو زمین میں دفن کردیں۔

ہڑتال کو برگ حنا تازہ ایک پاؤ، اور برگ نورستہ نیم تازہ ایک پاؤ کے نغدہ میں رکھ کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سات دفعہ نہایت مضبوطی اور عمدگی کے ساتھ گلِ حکمت کرکے خشک کرلیں۔ پھر تین سیر دودھ میں اُپلوں کی اُسوقت آگ دیں۔ جب اُپلوں کا دھواں بند ہو جائے۔ آگ سرد ہو جانے پر ہڑتال نکال لیں۔ سفید براق کشتہ شدہ برآمد ہوگا۔

خوراک ۲ چاول ہمراہ ستِ گلو ایک سرخ، طباشیر ۲ سرخ، دانہ الائچی خورد ایک سرخ، جوہر کافور ۲ برنج۔

ترکیب جوہر کافور۔ کافور دیسی ۵ تولہ کو آدھی بوتل برانڈی میں حل کرکے بطریق معروف جوہر اڑالیں۔

(۲) رُوح الماس

کشتہ ابرک سفید ۲ تولہ اور کشتہ الماس ایک سرخ لے کر روح گلاب میں تین دن تک خوب کھرل کرکے سفوف بنالیں اور آدھی رتی یہ دوا ہمراہ شیر گاؤ کھلائیں۔ دق وسل کی بہترین دوا ہے۔

ترکیب کشتہ ابرک۔ ابرک سفید ۵ تولہ کو اول محلوب کرلیں۔ پھر اس میں سیماب مصفےٰ (شنگرف والا) ۳ ماشہ شامل کرکے آب گذر (سرخ) مقطر ۲۰ تولہ کے ساتھ اس قدر کھرل کریں کہ تمام پانی خشک ہو جائے پھر قرص بنا کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سے گل حکمت کرکے ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں اور مزید سیماب مصفےٰ ۳ ماشہ اضافہ کرکے آب گذر ۲۰ تولہ میں کھرل کرکے یہی عمل کریں۔ اسی طرح ۲۱ مرتبہ آگ دینے سے ابرک کا کشتہ تیار کرلیں۔

ترکیب کشتہ الماس۔ ریزہ الماس ایک سرخ کو اول مطبوخ حب القلت ۵ تولہ، حلتیت ۳ تولہ، سیندھا نمک ۳ تولہ اور خرمہرہ ۲ تولہ میں ۱۲۰ مرتبہ سرد کریں۔ پھر ریزہ مذکور کو برگ نورستہ درخت کریر کے نغدہ میں ملفوف کرکے گولا سا بنالیں اور اس پر ۷ دفعہ کپڑ وتی کرکے خشک کریں جب گولا اچھی طرح خشک ہو جائے تو اُسے اوپر اور نیچے سے بالمقابل سلائی کے ساتھ چھید دیں۔ اور ۵ سیر اُپلوں کی آگ میں پھونک لیں۔ الماس پُھکا ہوا نکلے گا۔

دیگر۔ ریزہ الماس کو دانہ بلادر میں ملفوف کرکے نیچے اوپر کشتہ قلعی (دار زہر) ایک تولہ فرش و لحاف کرکے کوزہ گلی میں بند کرکے گل حکمت کرلیں۔ اور ایک سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح گیارہ مرتبہ یہی عمل کریں۔ الماس کشتہ ہو جائے گا۔

(۳) کشتہ طلا فک الحجاب

برادہ طلا خالص ایک تولہ اور پارہ مصفےٰ ۳ تولہ کو ایک ہفتہ تک روح گلاب میں کھرل کریں پھر بطریق معروف جوہر اڑالیں جس قدر پارہ بصورت جوہر حاصل ہو اُسے وزن کریں اور کمی کو جدید پارہ سے پورا کرکے پھر روح گلاب میں کھرل کریں اور ہفتہ بھر کے بعد جوہر اُڑائیں اسی طرح ۱۱ سے ۲۱ مرتبہ کریں۔ یہاں تک کہ برادہ طلا کشتہ ہو جائے اور سیماب کے ساتھ کھرل کرنے سے پارہ کو عقد نہ کرے۔

خوراک چاول برابر ہمراہ ادویہ مناسبہ۔ دق وسل کے عجیب نفع بخش دوا ہے۔

(۴) کرپور آسو

شراب عمدہ اعلےٰ قسم ۱۰ سیر، مشک کافور ۶۴ تولہ، دانہ الائچی خورد ۸ تولہ، ناگرموتھا ۸ تولہ، سونٹھ ۸ تولہ، اجوائن ۸ تولہ، فل فل سیاہ ۸ تولہ۔ سب دواؤں کا سفوف کرکے شراب میں ڈالیں۔ اور ایک مہینے تک محفوظ رکھیں۔ پھر نتھار کر شیشیوں میں بھرلیں۔ اور ۵ سے ۱۰ بوند تک ہمراہ عرق گلاب دیں۔ **فوائد** :- دق بطنی کے لئے نہایت مفید شے ہے۔

مرگ مدآسو

شراب اعلیٰ قسم سوا چھ سیر، کستوری نیپالی ۲ تولہ، خالص شہد ۳ سیر ۱۰ تولہ، پانی ۳ سیر ۱۰ تولہ، سفوف فل فل سیاہ ۱۰ تولہ، سفوف قرنفل ۱۰ تولہ، سفوف جائفل ۱۰ تولہ، سفوف فل فل دراز ۱۰ تولہ، سفوف دار چینی ۱۰ تولہ۔ سب دواؤں کو شیشے کے مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ تک رکھیں پھر نتھار کر محفوظ کرلیں۔ خوراک ۱۵ بوند۔

فوائد :- یہ دوا ضعف و نقاہت اور مرض کے انتہائی درجوں میں دی جاتی ہے اور حالت نزاع میں بھی اس سے طاقت گویائی عود کراتی ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی

حب جریان و احتلام

میں نے یہ نسخہ کئی سال ہوئے کسی کتاب میں دیکھا تھا۔ چونکہ تجربہ کرنے کا شوق مجھ کو دامن گیر رہتا ہے اس لئے اس کو بنا کر سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا، اور نہایت مفید پایا۔ **نسخہ** :- برگد (بڑ) کے پختہ پتے زرد رنگ کے جو خود بخود گرتے ہیں، ایک من جمع کرکے برتے ہوئے مٹی کے گھڑوں میں بھر کر بھگو دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد کڑھائی میں پتے اور پانی کو الٹ کر پکانا شروع کریں۔ جب آدھا پانی جل جائے تو کڑھائی کو نیچے اُتار کر ٹھنڈا کریں۔ پھر پانی کو چھان کر پتے پھینک دیں اور پانی کو اتنا پکائیں کہ اس کا افیون کی طرح قوام ہو جائے۔ اس قوام میں حسب ذیل دواؤں کا سفوف ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی سے شروع کرکے چار گولیوں تک پہونچائیں۔ گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

سفوف بھوپھلی ۵ تولہ، سبوس دو تولہ اور مغز تخم املی ۲ تولہ۔

فوائد :- جریان اور احتلام کے لئے عجیب گولیاں ہیں۔ سرعت کی شکایت کو رفع کرتی ہیں۔

فوری نعوظ کی دوائیں

ہمارے ایک کرم فرما ڈاکٹر صاحب نے فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں ایک سوال شائع کرایا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس سوال کا فوری جواب دوں۔ مگر عدیم الفرصتی نے معذور رکھا۔ یہ خیال پیدا ہوا کہ اطبائے کرام کی دریا دلی ضرور ڈاکٹر صاحب کی تسلی کر دے گی۔ مارچ کے ہمدرد صحت میں دریا دلی کا مظاہرہ تو ضرور ہوا لیکن ذرا کم۔ فوری نعوظ کی دوائیں گو کم یاب ہیں لیکن نایاب نہیں۔ میرے برادر اکبر حافظ مولوی عبدالقادر صاحب رضا مرحوم سابق طبیب خاص مہاراجہ کپورتھلہ نے صرف فوری نعوظ کے ایک نسخہ سے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ اکثر اطبا کے پاس یہ نسخہ میرے علم میں موجود ہے۔ بھائی صاحب کے انتقال کے بعد یہ نسخہ مجھ کو بھی ملا۔ اور میں نے اسے تیار کرکے شائقین پر آزمایا حقیقتاً یہ نسخہ اکسیر ہے۔ یہ نسخہ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خصوصاً اور تمام اطبائے کرام اور شائقین کی خدمت میں عموماً پیش کرتا ہوں۔

خراطین دہنی، کافور بھیم سینی، افیون، مشک، ست سلاجیت کو ہم وزن لے کر ماہی روہو کے پتے میں ایک دن تک کھرل کرکے زیرہ سیاہ کی طرح زیرہ بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ اور ایک زیرہ وقت سے پہلے پیشاب کی نالی میں رکھ کر کرشمہ دیکھیں۔

نوٹ :- خراطین دہنی ہونے چاہئیں یعنی وہ خراطین جو انسان کے منہ کے راستہ سے نکلا ہو۔

فوری نعوظ کے لئے طلا کا بھی ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ یہ بھی عمدہ چیز ہے۔ سیماب ۶ ماشہ اور شہد ایک تولہ لے کر لوہے کی کڑھائی میں اتنا کھرل کریں کہ یک جان ہو جائے۔ پھر بقدر مناسب اسے ایک پٹی پر لگا کر چڑھائیں۔ چند منٹ کے بعد ہی مقصد پورا ہونا شروع ہو جائے گا۔

جناب حکیم ابو محمد اعظم صاحب شاگرد جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد غوث صاحب، مدراس

دافع تپ دق و سل

ست گلو ۳ تولہ، تخم کاسنی ۳ تولہ، تخم پالک ۱ تولہ، خوب کلاں ۳ تولہ، سرطان ہندی سوختہ ۱ تولہ، تخم خرفہ ۳ تولہ، گاؤزباں ۱ تولہ، تخم بستان افروز ایک تولہ، تخم حماض ایک تولہ، تخم کاسنی ۱ تولہ، تخم اسگن ۶ ماشہ الائچی خورد ۲ تولہ، نبات سفید ۵ تولہ، ترنجبین ۳ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ، سریشم ماہی ۳ ماشہ، صدف ایک تولہ، زہر مہرہ ایک تولہ، سنگ یشب ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ۔ سب دواؤں کا باریک سفوف کرکے رکھیں اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزباں کے ساتھ دیں۔

سفوف سوزاک جدید

نمک سنگ دو تولہ، شورہ قلمی ۲ تولہ، ریوند چینی دو تولہ، زیرہ سفید دو تولہ، کباب چینی ایک تولہ، پھٹکری بریاں ۶ ماشہ۔ سفوف کرکے روزانہ ۲ ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاءاللہ ایک ہفتہ میں صحت ہو جائے گی۔

سفوف سوزاک کہنہ

مازو ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ، گیرو ۱ تولہ، نبات سفید تین تولہ۔ سفوف کرکے روزانہ صبح [illegible]

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک کمپونڈ

نسخہ:۔ فیرائی ہائپو فاسفیٹ ۲ گرین
کونین سلفیٹ ۱ ″
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۵۰ ″
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۵۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں

مقوی باہ و مولد خون دوا ہے۔

۲۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ایٹ ڈیجی ٹیلین

نسخہ:۔ فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۳ گرین
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۱۰۰ ″
ڈیجی ٹیلین ۱/۱۰۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔ مقوی قلب اور مولد خون دوا ہے۔

۳۔ ٹیبلائیڈ فیرائی سائٹریٹ کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی ایمونیا سائٹریٹ ۳ گرین
کونین سلفیٹ ۱ ″
آرسینک ٹرائی اوکسائڈ ۱/۲۰ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں

مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۴۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ سٹرکنیا فاسفیٹ

نسخہ۔ فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۱ گرین
سٹرکنین فاسفیٹ ۱/۳۲ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔

مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۵۔ ٹیبلائیڈ ٹانک کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی پیر فاسفیٹ ۲ گرین
کونین بائی سلفیٹ ۱ ″
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۱۱ ″

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح وشام دیں

مقوی اعصاب ہے۔

۶۔ ٹیبلائیڈ لکسی ٹیول ویجی ٹیبل

نسخہ۔ الکسٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ ۱ گرین
ایکسٹریکٹ جیلپ ۱/۲ ″
پوڈافلین ریزن ۱/۴ ″
لپٹنڈرین ۱/۲ ″
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۴ ″
ایکسٹریکٹ ٹرکسیکم ۱/۲ ″
اولیم منتھاپپ ۱/۲ منم

اس کی ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں اس سے صبح کھل کر اجابت ہو جاتی ہے

۷۔ ٹیبلائیڈ لیتھیا ہزوایٹ کمپونڈ

نسخہ۔ لیتھیم بنزوایٹ ۳ گرین
سلفر پریسی پٹیٹ ۲ ″
کونین سیلی سلیٹ ۱/۲ ″

ایسی ایک گولی صبح وشام بعد غذا دیں۔

امراض بول میں مفید شے ہے۔

۸۔ ٹیبلائیڈ نکلیو لیسیتھین کمپونڈ

نسخہ۔ نکلین ۱/۴ گرین
لیسے تھین ۱/۲ ″
پوٹاسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ ″
کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ گرین

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں دق سل میں مفید ہے۔

۹۔ ٹیبلائیڈ پے پینا

نسخہ۔ پپ سین ۱ گرین
پن کریاٹین ۱ ″
کیلسیم لکٹو فاسفیٹ ۱ ″

ایسی ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں

دق بطنی کے لئے مفید ہے

۱۰۔ پے پیول پپ سین ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۲ گرین
زائی میں ۳ ″

بعد غذا ایسی ایک ایک گولی کھلائیں۔

سل بطنی کے لئے اکسیر ہے۔

۱۱۔ پے پیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ نکس وامی کا

نسخہ۔ پپ سین ۳ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ ″
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۶ ″

ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح وشام کھلائیں۔

سل بطنی کے لئے مفید ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔

۱۲۔ پے پیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۱ ۱/۲ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ ″

زائی مین ۱ ۱/۲ گرین۔ ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح وشام دیں۔ امراض شکم کے لئے اکسیر ہے

ہر قسم کی طبی کتابیں، مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل لال کنواں دہلی سے منگایئے

مراسلات

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۴ر اپریل ۳۹ء کو طبیہ کالج دہلی میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی)، کی صدارت میں مجلس مذاکرہ طبیہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ سب سے پہلے معلومات عامہ کے سلسلہ میں تھرڈ ایر اور فورتھ ایر کا تحریری امتحان ہوا جس میں حکیم شیخ محمد سعید آزاد فائنل ایر برادر جناب شیخ عبد الغنی صاحب ایڈوکیٹ دہلی، دونوں جماعتوں میں اول آئے۔ اور مجلس مذاکرہ کی جانب سے جو کالج کی سب سے بڑی علمی جماعت ہے ان کو اول درجہ کا تمغہ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک پرتکلف پارٹی دی گئی جس میں شہر کے معززین بھی شریک ہوئے۔

اس کے بعد رات کے آٹھ بجے نواب صاحب باغپت کی صدارت میں ایک شاندار بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں حضرت بہزاد، حضرت ساغر، حکیم آزاد انصاری، حضرت نہال سیوہاروی وغیرہ شعرائے شرکت کی۔ (نامہ نگار)

طبی انجمن تلہ گنگ

مورخہ ۱۶ر اپریل ۳۹ء کو طبی انجمن تلہ گنگ (پنجاب) کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم راجیشور صاحب مہتہ کامل طب و جراحت دہلی منعقد ہوا۔ جلسہ میں بہ اتفاق رائے یہ پاس ہوا کہ انجمن پنجاب گورنمنٹ کے اس اقدام پر جو وہ پنجاب کے اطبا کے رجسٹریشن کے سلسلہ میں کر رہی ہے، اظہار خوشنودی کرتی ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے امید کرتی ہے کہ وہ مستند اور قابل قدر طبی اداروں کی معاونت کرتے ہوئے سند یافتہ اطباء کو جائز حقوق عطا کرے گی۔ اور نام نہاد اور فرضی حکیموں و ویدوں سے پنجاب کو پاک کر کے قدیم طریقہ ہائے علاج کی صحیح معنوں میں سرپرستی کرے گی۔

سکرٹیری طبی انجمن تلہ گنگ ضلع اٹک (پنجاب)

یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی۔ دینا نگر

وقت کی اہمیت و نزاکت کے پیش نظر مورخہ ۲۸ر اپریل ۳۹ء کو دینا نگر (ضلع گورداس پور) کے اطبا و وید صاحبان کا ایک عام اجلاس زیر صدارت حکیم رام لدا صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ میں طب قدیم کی ترقی کے لئے یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی دینا نگر کے نام سے ایک انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور حسب ذیل اصحاب عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

صدر حکیم مست رام صاحب۔ نائب صدر اول حکیم محمد علی صاحب۔ نائب صدر دوم پنڈت نیل کنٹھ صاحب وید۔ سکرٹیری حکیم حبیب الرحمٰن صاحب منشی فاضل۔ اسسٹنٹ سکرٹیری حکیم نانک چند صاحب۔ خزانچی، گنیش داس صاحب وید۔

حبیب الرحمان منشی فاضل سکرٹیری یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی)

جمعیت سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی تنظیم و فنی احیا کے لئے ایک طبی انجمن جمعیت سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے نام سے چند سال پہلے قائم کی گئی تھی۔ لیکن ابتدائی مشکلات سے انجمن عہدہ برآ نہ ہو سکی اور نہ عملی زندگی میں کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکی۔ اب ارباب جمعیت نے سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی مکمل تنظیم کا تہیہ کر لیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کا دستور اساسی سال گذشتہ سے ایک حد تک تبدیل ہو چکا ہے۔ اور صوبہ جاتی آزادی کے اس دور میں ہم طب قدیم کو زندہ رکھنے کے لئے اگر کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکے تو یقیناً ہماری متزلزل کشتی طب کسی ٹھکانے ضرور لگے گی۔ ورنہ مخالف ہوا اسے بحرِ ذخار میں دھکیل دے گی۔ لہذا برادران فن و سند یافتگان بھوپندرا طبیہ کالج سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی پہلی ہی فرصت میں جمعیت کے رکن بن کر فنی تنظیم کو استوار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

پچھلے سال حکومت پنجاب نے طبی ایڈوائزری کمیٹی کا انعقاد زیر صدارت جناب انسپکٹر صاحب جنرل شفاخانہ جات پنجاب کیا ہے جس سے توقع

کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں طبی اصلاحات ملنے والی ہیں۔ اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے لئے منظّم ہو جانا چاہیئے۔ اپنے نام درج کرانے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

نیازمند۔ حکیم سید ریاض الحسن گیلانی "حاذق الحکما"، جنرل سکرٹیری جمعیت سند یافتگان بھوپندر اطبیہ کالج، شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (پنجاب)

اطبّا میں ایک نئی وبا

جب سے بورڈ آف انڈین میڈیسن کے مقاصد کو عمل میں لانے اور سند فروشی کی وبا کو دور کرنے کی خاطر پنجاب طبّی کانفرنس و دیگر جماعتوں نے جہاد شروع کیا ہے، اس وقت سے نام نہاد جماعتوں کی طرف سے نام نہاد کالج طبی کمیٹیاں اور کانفرنسیں بن گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے عجیب طریقہ سے سند فروشی شروع کر دی ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا جب پنجاب کے ایک طبی رسالے کی جانب سے رسالے یا کتابوں کے خریداروں کو سندیں ملنی شروع ہو گئی تھیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر دوسری خود غرض طبی جماعتوں نے اپنے اپنے عہدے داران و حواریوں کے درمیان سندیں تقسیم کرنی شروع کر دیں۔ امرتسر میں ایک دو ایسے کالج موجود ہیں۔ جن کا منظور شدہ کالجوں میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق بھی نہیں ہے محض اپنی غرضوں کی خاطر کالج قائم کئے ہیں۔ ایسے نام نہاد کالجوں نے کچھ عرصہ سے محض روپیہ کمانے کی خاطر اشتہار بازوں و شہرت کے بھوکے لوگوں کو مسیح الطب، شمس الطب، سر تاج الحکما، نباض الہند اور افسر الحکما وغیرہ عجیب و غریب خطابات دینے شروع کئے ہیں۔ اگر اس عالم گیر مرض کے انسداد کے لئے تمام با اثر طبّی کمیٹیوں نے فوراً کوئی قدم نہ اُٹھایا، تو یہ مرض وبائی صورت اختیار کر لے گا۔ پھر اس کا انسداد اطبا کے لئے سخت مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے میں پنجاب گورنمنٹ، پنجاب طبیہ کانفرنس اور ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے ارکان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ تاکہ یہ مرض ابتدا میں ہی رُک جائے۔ اور پبلک بھی ان جھوٹے خطابات کے پھندوں میں پھنس کر تباہ نہ ہو۔

سکرٹیری مجلس دار التجارب امرتسر

بقیہ مضمون صفحہ ۵۲ یہ ہے

شام تین تین ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسّی کے ہمراہ پھنکا دیا کریں۔

نوٹ:۔ اگر اسی کے ساتھ پر منگنیٹ پوٹاس یا ڈاٹرنگل یا ٹرائی پافلیوین کے سلوشن سے روزانہ ایک وقت پچکاری بھی کر لیا کریں تو جلدی فائدہ ہو جائے گا۔

* * *

جناب ایم۔ آر نطق صاحب ریوان

حب جریان جوز بوا، بسباسہ، قرنفل، دارچینی۔ اسپند، افیون ہر ایک تین ماشہ، کنجد سیاہ ۱۲ ماشہ۔ ترکیب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص کی مدد سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک گولی رات کو غذا سے دو گھنٹے بعد ایک پاؤ دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں، سرعت اور کثرت احتلام کے لئے مفید ہونے کے علاوہ ممسک بھی ہیں۔ جو صاحب اس نسخہ کو تیار کر کے استعمال کریں وہ نتیجہ سے ضرور مطلع کریں۔

دوائے حمّی اطفال تخم تلسی، زیرہ سفید، فلفل سیاہ، طباشیر، ست گلو۔ سب دوائیں ہم وزن کوٹ پیس لیں۔ اور شہد کی مدد سے مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں، اور ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو دن میں دو تین بار دیں۔

فوائد۔ بخار کے لئے بہت مفید ہے۔

تصدیق ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں صفحہ ۳۹ پر طلائے نایاب کا جو نسخہ جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھپوری نے شائع کرایا ہے۔ اُسے میں نے بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید پایا۔ نیز سرمہ اکسیر چشم و اکسیر ناصور جن کے نسخے ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۴ پر شائع ہوئے ہیں، بے حد مفید ہیں۔

حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی

جوابات

(۱۸۸) **دانتوں کا میل** :- (الف) غالباً آپ سگرٹ یا سگار پینے کے عادی ہیں۔ دانتوں پر یہ رنگ میل کا نہیں بلکہ تمباکو کا ہے۔ اگر میل ہوتا تو اچھی طرح دانت مانجھنے سے چھٹ جاتا۔ تمباکو نوشی ترک کر دیجئے اور روزانہ کسی اچھے منجن سے دانت صاف کیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آم کے سبز پتے لے کر دانتوں سے کچل کر دانتوں پر مَلا کریں۔ دانت صاف ہو جائیں گے۔ اور دانتوں کے سب امراض جاتے رہیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پہلے کسی دندان ساز سے جمے ہوئے میل کو صاف کرائیے۔ اس کے بعد یہ منجن استعمال کرتے رہیں۔ اگر معدہ درست حالت میں نہ ہو تو اس کا بھی علاج کرائیں۔ نسخہ منجن۔ مصطگی رومی، دارچینی، الائچی، کپور کچری، کباب چینی، زنجبیل، فلفل سیاہ، کتھ، نیلا تھوتھا، زیرہ سفید، کشنیز خشک ہر ایک ایک تولہ نمک سنگ دو تولہ۔ باریک پیس کر منجن بنالیں۔ اور صبح شام دونوں وقت دانتوں پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم)

(د) کیکر کی مسواک سب سے بہتر ہے اور دانہ الائچی خورد، عاقرقرحا، قرنفل، سجی سفید، کیسر کشمیری ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور دو چند شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گیرو، چاک مٹی ہر ایک دو تولہ، نمک لاہوری ۶ ماشہ کو باریک کر کے رکھ لیں۔ اور نرم مسواک یا برش پر لگا کر روزانہ دانتوں کو صاف کریں۔ اگر اس سے خاطر خواہ کامیابی نہ ہو تو دندان ساز سے صاف کرالیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) دانتوں کے میل کے لئے یہ منجن بنا کر لگایا کیجئے۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ، مشک کافور ۳ ماشہ، یوکلپٹس آئل۔ ۱ قطرے، پھٹکری ۶ ماشہ، سوڈا ۶ ماشہ خاکستر چھالیہ ایک تولہ، چاک خالص دو تولہ۔ سب چیزوں کو خوب پیس کر منجن بنائیں (حکیم ہمایوں)

(۱۸۹) **برہمی بوٹی** :- (الف) جڑی بوٹی کی کتاب کامل بک ڈپو لاہور سے منگوا کر برہمی کی پوری شناخت، فوائد اس میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) برہمی بوٹی کی صحیح شناخت تو اسی وقت ممکن ہے جب اُسے دیکھ لیا جائے ورنہ ذرا ذرا سی فرق کی اکثر بوٹیاں ایسی ہوتی ہیں جو اثر کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ لہذا کسی عطار خانے میں جا کر ملاحظہ فرمائیے۔ اور طریق استعمال کے متعلق یہی جواب کافی سمجھئے کہ اسے تنہا سفوف بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور شربت و معجون وغیرہ کی صورت میں بھی دیتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) برہمی ہندوستان کی بہت ہی مشہور اور مایۂ ناز بوٹی ہے۔ اس کے پتے ہلکے سبز گولائی لئے ہوئے اور کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ بیل کی طرح زمین پر پھیلتی ہے، پتوں میں کسی قدر خوشبو بھی ہوتی ہے، اس کو سفوف، گولیوں اور معجون کی شکل میں استعمال کرتے ہیں، مفرد استعمال گرمی ہو تو سیاہ مرچ اس کے ساتھ اصلاح کی غرض سے شامل کرتے ہیں۔ اس کے مرکبات چند سطروں میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) برہمی بوٹی کی شناخت کے لئے چند سالم تازہ پودے منگوا کر دیکھ لیجئے۔ ترکیب استعمال اس وقت بتائی جاسکتی ہے جب یہ معلوم ہو کہ آپ کو کس مرض میں اسے استعمال کرنا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۰) **جبڑے کا ناصور** :- آپ اپنا ناصور کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھایئے۔ غالباً آپ کے جبڑے کی ہڈی خراب ہو گئی ہے اگر ایسا ہے تو فوراً آپریشن کرا ڈالئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے کسی لائق جراح یا ڈاکٹر سے شگاف دلوا کر مواد صاف کرا دیجئے، پھر گلنار، سماق، عدس مسلم، جوز السرو، عود صلیب، مکو خشک، کشنیز، صندل سفید مازو، ہر ایک نو ماشہ لے کر نیم کوفتہ کریں اور عرق گلاب و سرکہ انگوری پاؤ بھر میں جوش دے کر کلیاں کریں۔ بعدہٗ روغن گل نیم گرم کر کے ایک کلی کریں پھر زخموں پر مرہم کافوری لگا دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) چھیڑ دینے سے اگر آپ کی مراد صرف یہ ہے کہ کسی نوکیلی چیز کی نوک گڑا دی جاتی ہے اور بس۔ تو برادرم یہ کافی نہ ہو گا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے ایسا آپریشن کرایئے جس سے کل مواد نکل جائے۔ پھر مرہم کی بھی ایسی دوا ہونی چاہیئے جو مواد کو بخوبی خشک کر دینے والی ہو۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) رال سفید دو تولہ اور نیلا تھوتھا ۲ ماشہ پیس کر روغن کنجد ۳ تولہ میں ملا کر کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت پانی کا چھینٹا دیتے جائیں سفید مکھن کی طرح مرہم تیار ہو جائے گا۔ یہ مرہم صبح و شام ناصور میں لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مقامی طبیب کی نگرانی میں مصفیات کا استعمال شروع کیجئے اور اسی دوران میں ناصور کا آپریشن کرا لیجئے۔ ناصور اچھا ہو جانے پر بھی کافی دنوں تک مصفیات استعمال کرتے رہیئے۔ انشاء اللہ اس صورت میں کامیابی ہو گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناصور استعمال فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۱) **ام الصبیان** :- (الف) بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہے۔ علاج میں غفلت نہ کیجئے۔ ورنہ عمر بھر کو یہ روگ لگ جائے گا۔ "ٹریبل برومائڈس" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ اس کی ایک یا دو شیشیاں استعمال کر کے دیکھئے اگر فائدہ معلوم ہو تو کچھ عرصہ تک اس کا استعمال جاری رکھئے۔ بچے کو غذا بہت ہی ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ اور تا حدِ امکان اسے کھلی ہوا میں رکھئے کسی قسم کی دماغی محنت اس سے نہ لیجئے۔ ایسے اسباب بھی نہ پیدا ہونے دیجئے کہ جن سے اس کو دل کو رنج پہونچے یا غصہ آئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کا علاج بغیر دیکھے مناسب نہیں۔ کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کا بچہ مرض ام الصبیان میں مبتلا ہے اس مرض کی اہمیت و پیچیدگی کا تقاضا تو یہی ہے کہ معائنہ کے بعد علاج کیا جائے۔ تاہم ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں۔ **نسخہ:** صبر زرد، مرمکی اور سہاگہ ہم وزن پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنا لیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلاتے رہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم)

(د) جواب نمبر ۱۶۴ (اپریل ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن کا ایک چھوٹا چمچہ صبح و شام دونوں وقت بچے کو پلا دیا کریں۔ پندرہ بیس دن میں صحت ہو جائے گی۔ سیال مسکن کا نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے رسالہ کے صفحہ ۴۴ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۲) **آشوب چشم:**۔ (الف) آپ بچی کو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ چار کے آدھے چمچے سے شروع کیجئے اور بڑھا کر دو چمچے روزانہ تین وقت تک پہونچا دیجئے مکھن، دودھ اور بالائی خوب کھلائیے، موسم کے تمام پھل آزادانہ دیجئے، مسلسل چھ مہینے تک ایسا کرتے رہیئے۔ خدا نے چاہا تو سب شکایتیں ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گھی کوار کا گودا لے کر اس پر نمک لاہوری و ہلدی چھڑک دیں۔ پھر گرم کر کے آنکھ پر رکھیں۔ اور پٹی باندھ دیں۔ دن میں تین چار بار یہ عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بچی کے مزاج میں حرارت و یبوست کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے ترپھلہ کے جوشاندہ سے اس کی آنکھیں دھویا کریں۔ اور روغن بادام شیریں و روغن کدو ملا کر سر پر لگایا کریں۔ آملہ مربہ۔ ٹھنڈی ترکاریاں، ٹھنڈے پھل، دہی اور گھی وغیرہ زیادہ کھلائیں۔ مغز تخم خربزہ ۲ ماشہ، مغز تخم خیارین ۲ ماشہ تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، مغز تخم تربوز ۲ ماشہ، تخم کاسنی ۲ ماشہ پانی میں پیس کر شربت بزوری بارد ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلایا کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بچی کو دیکھ کر صحیح مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بچی کو شیرہ برگ شیشم تازہ صبح و شام شربت بزوری ملا کر پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۳) **"دھات پشٹ":**۔ (الف) مجھے کتابوں سے نسخے نقل کرنے کی فرصت نہیں۔ اور نہ ایسے نسخوں پر کوئی اعتماد۔ آپ مریض کے حالات لکھئے تو میں نسخہ تجویز کر سکتا ہوں۔ آپ کے "مقوی باہ" نسخے کے لئے کہ جس کا اشتہار ہر اخبار میں نظر آتا ہے، میں نسخہ بہم نہیں پہونچا سکتا۔ مہربانی کر کے کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ اور خود ہی نسخہ تلاش کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بھوسی اسپغول ۴ تولہ، مغز تخم مہندی بریاں ۳ تولہ، ثعلب مصری، تخم کونچ ایک تولہ، خولنجان ۶ ماشہ، کشتہ قلعی بھنگ والا ۳ ماشہ، کشتہ نقرہ گل سرخ والا ۱۰ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ہم وزن مصری سائیدہ ملا لیں۔ اور ۹ ماشہ شام کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہر عمر والا ایک ہی قسم کا نسخہ استعمال کر کے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ ہر عمر اور ہر مزاج کے انسان کے لئے مختلف نسخے تجویز کرنے پڑتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ہر مرض کے اسباب، علامات مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی ایک دوا ہر مریض کے لئے ہر موسم میں مفید نہیں ہو سکتی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) ایسا نسخہ جو دھات پشٹ اور جسم کو چست کر دے اور اس کے اجزا ہر جگہ مل سکیں، آپ کو بھی مل سکتا ہے۔ لیکن ہر عمر والے کے لئے قابل استعمال ہونے کا مطلب اگر مفید ہونا ہے تو کوئی ایسا نسخہ جو ایک عمر کے مختلف انسانوں کے لئے بھی مفید ہو نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے آپ کو نسخہ کے ساتھ طبیب بھی رکھنا پڑے گا۔ حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جریان کے لئے سفوف موصلی سفید ۳ ماشہ ہر روز صبح و شام دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۴) **جوڑوں کا درد:**۔ (الف) پرانے سوزاک کے لئے انجکشن اکثر مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ کسی ڈاکٹر سے انجکشن لگوا لیں۔ کھانے کی دواؤں میں آپ کو "بولیرون" سے بہت فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگندھ ناگوری ۵ تولہ اور رومی مصطگی خالص ۲۔ تولہ کو کوٹ چھان کر باریک کر لیں۔ اور سوا تولہ مکھن میں ۳ ماشہ یہ سفوف اور حسب خواہش شکر سفید ملا کر علی الصباح چاٹ لیا کریں، اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ چند دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قرحہ موجود نہیں، پیشاب کھل کر ہوتا ہے اور غالباً جلن بھی نہ ہوگی۔ لہذا کچھ خوف کی بات نہیں۔ وجع مفاصل وغیرہ کے لئے یہ نسخہ مناسب ہوگا۔ معجون چوب چینی ۶ ماشہ پہلے کھا لیں۔ اوپر سے شاہترہ ۶ ماشہ، عشبہ مغربی ۶ ماشہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، بوزیدان ۴ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۹ ماشہ، عرق مصفی خون ۱۰ ار میں جوش دے کر چھان لیں اور شربت عناب ۲ تولہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔

(د) باقاعدہ مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لے کر جوہر منقیٰ کا استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ہر ایک سات ماشہ، عناب ۵ دانہ، ہلیلہ سیاہ، سورنجان، بوزیدان ہر ایک پانچ ماشہ، برگ سنار کی ۳ ماشہ گرم دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر پی لیں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۵) **خصیوں کی خارش:**۔ (الف) آپ نے حالات مرض بہت ہی ناکافی لکھے ہیں۔ اس مرہم کی چند روز تک مالش کر کے دیکھئے۔ سیلی سلک ایسڈ ۴۰ گرین، زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام، اکتھیال ۲ ڈرام، ویسلین ایک اونس۔ مرہم بنا لیا جائے۔ روزانہ ایک مرتبہ گرم پانی اور صابون سے

مقام ماؤف کو اچھی طرح صاف اور خشک کر کے اس مرہم کی مالش کی جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گوا پوڈر، کراسوفینک ایسڈ ایک ایک ماشہ، کیلومل دو ماشہ، گندہک آملہ سار ۶ ماشہ، بورک ایسڈ ۹ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ۲ تولہ ویسلین میں ملا لیں۔ پھر حسب ضرورت خصیوں پر لگا کر کچھ دیر تک آہستہ آہستہ مالش کریں۔ دن میں دو تین بار لگانے سے چار پانچ دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خارش کی کوئی وجہ آپ نے نہیں لکھی۔ کسی طرح کی بے اعتدالی تو نہیں ہوئی؟ بہت ممکن ہے کہ جلاب کے ذریعہ پورا تنقیہ نہیں کیا گیا ہو۔ ایسی حالت میں مصفیات سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ یا بہت کم ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں لکھا کہ خارجی طور سے کسی قسم کا مرہم وغیرہ لگایا یا نہیں؟۔
(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مطبوخ ہفت روزہ کا باقاعدہ مسہل لیں اور مشک کافور مکھن میں ملا کر خصیوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) گندہک عمدہ لے کر گھی اور دودھ کے ذریعہ سے صاف کر لیں۔ اس کے بعد سفوف بنا کر رکھیں۔ ایک ماشہ یہ سفوف تولہ بھر مکھن میں ملا کر روزانہ صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ اور مرہم گندھک (سلفر آئنٹ منٹ) دن میں دو دفعہ مقام خارش پر مل دیا کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) نگند بابری ۲ ماشہ، مرچ سیاہ ۱ دانے کو روزانہ تین چھٹانک پانی میں پیس کر پھیکا ہی پی لیا کریں۔ انشاء اللہ دو ہفتہ میں صحت ہو گی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۶) **آتشک وسوزاک:۔** (الف) آپ نے سوزاک و آتشک کو ایسی معمولی بیماریاں تصور کر لیا ہے کہ بس کوئی چٹنی بٹی آپ کو بتا دی گئی اور آپ نے سینکڑوں مریضوں کا علاج کر لیا۔ آتشک کا مخصوص علاج "سیلورسن" کے انجکشن ہیں لیکن ناواقف فن لوگوں سے ان کا لگانا ممکن نہ ہو گا۔ سوزاک کے لئے کم خرچ تو نہیں۔ لیکن ہاں بہت ہی مفید دوا "بولیرون" ہے۔ اس کی گولیاں کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور خارجی علاجوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زیادہ بہتر ہے کہ آپ اس کام کو طبیبوں اور ویدوں کے لئے ہی رہنے دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دفتر میں ملازم ہیں۔ حکیم یا ڈاکٹر نہیں ہیں۔ پھر آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ معالجہ کی ذمہ داری اپنے سر لیں۔ بہتر یہی ہے کہ اپنا کام کرتے رہیں اور گورنمنٹ سے اس کا مطالبہ کریں کہ وہ ان امراض کی کثرت کو روکے ورنہ میں کہوں گا کہ آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جواب نمبر ۱۹۴ پر عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام صاحب دو ساجھ)

(ہ) ہمدرد صحت ماہ اپریل ۳۹ء (صفحہ ۳۸) میں گولیوں کا نسخہ جو میری جانب سے شائع ہوا ہے، بنائیے اور مخلوق کو فائدہ پہونچائیے۔
(حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) سوزاک کے لئے سینٹل فلیواسی کیوبب ایٹ بکو کی ۱۵ بوند دن میں تین مرتبہ شربت بزوری کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ آتشک کے لئے پوست بیخ مدار ۲ رتی، نگند بابری ۲ ماشہ اور مرچ سیاہ ۱ دانے کو تین چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پلا دیا کریں۔ دو ہفتہ میں صحت ہو جائے گی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۷) **سوزش سینہ وغیرہ:۔** (الف) آپ اپنے معمر مریض کو "ملک آف میگنیشیا" استعمال کرائیے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں سے ملتی ہے۔ اور ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گولر کا شربت پلائیے اور گولر کی ترکاری کھلائیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پھیپھڑے کا بڑھنا یا دل کے اردگرد گلٹیاں نکل آنا ایسی چیزیں نہیں ہیں جس کو مریض کے معائنہ کے بغیر تشخیص کر لیا جائے۔ پھر ظاہر ہے کہ مرض کی تشخیص کے بغیر کوئی نسخہ تجویز کرنا یا کوئی دوا بتانا بدترین جرم ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مریض کو دیکھے بغیر مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۸) **چائے اور موزے:۔** (الف) چائے کا استعمال ہر موسم میں کیا، کسی موسم میں بھی مفید نہیں ہے۔ روزانہ ایک اور زیادہ سے زیادہ دو پیالیوں تک تو اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ہر موسم میں مضر ہے۔ صرف ایک دو پیالیوں تک اگر محدود رہے تو ہر موسم میں اس کا استعمال جائز ہے۔ موزے پہننے کے لئے کسی موسم کی تخصیص میری سمجھ سے باہر ہے۔ جس طرح آپ باقی تمام جسم پر کرتا پاجامہ سب کچھ پہنے رہ سکتے ہیں، اسی طرح موزے بھی ہر موسم میں پہن سکتے ہیں۔ موزوں کا استعمال عادت سے متعلق ہے۔ جو لوگ ان کے عادی نہیں، انہیں سردی کے موسم میں بھی ان سے ایک الجھن سی معلوم ہوتی ہے اور جن لوگوں کو عادت ہو۔ وہ گرمی میں موزے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ خیال کہ گرمیوں میں موزوں سے صحت کو کوئی نقصان پہونچتا ہے اور اسی طرح یہ خیال بھی کہ جاڑوں میں ان سے صحت کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے، بے بنیاد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈاکٹر صاحبان کا خیال درست ہے۔ حالات اور اسباب کے ماتحت چاء، اور موزے مفید بھی ہیں اور مضر بھی۔ اگر اس کی تشریح کی جائے تو کئی صفحوں کی ضرورت ہو۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بے شک چاء، اور موزے کا ہر موسم میں استعمال کسی کے لئے مفید ہو اور کسی کے لئے مضر۔ بس اسی قدر سمجھ لیجئے۔ اور جس ڈاکٹر نے مفید بتایا ہے اس جگہ یہ غور فرمائیے کہ کیوں مفید بتایا ہے اور جس نے مضر کہا ہے وہاں یہ دیکھئے کہ کیوں مضر کہا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی کوٹلوی)

(د) چاء کا استعمال ہر شخص کے لئے کسی موسم میں مفید بتانے کی گنجائش نہیں ہے۔ چائے کے متعلق تمام اطبا کم و بیش اختلاف کے ساتھ مضرت کے

قائل ہیں اور تجربات و مشاہدات کی موجودگی میں دلائل و براہین کا بیان وقت کو ضائع کرنا ہے۔ بعض وقت دوائ مفید ہو سکتی ہے جیسا کہ سنکھیا مفید ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) چائے اگر کبھی کبھی کسی ضرورت کے موقع پر استعمال کر لی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ ورنہ اکثر اس قسم کی چیزیں مضر ہی ثابت ہوتی ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۹) **منہ اور ہونٹوں کی خشکی** :۔ (الف) آپ کے خون میں کیلسیم کی کمی ہے۔ یا تو آپ "کولائیڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوالیں، یا اگر انجکشنز لگوانا گوارا نہ ہو تو روزانہ تین پڑیاں "کیلسیم لیکٹیٹ" کی پانچ پانچ رتی کی مقدار میں کھا لیا کریں۔ پھل بالخصوص سنگترے آپ کے لئے بہت مفید ہیں روزانہ چار چھ کھا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ جوان ہی نہیں بلکہ نوجوان ہیں۔ ۲۰ سال کی عمر، ماشاء اللہ! پھر یہ شکایتیں تعجب کی بات ہے! جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہو جانے کی صورت میں تو پیاس ضرور محسوس ہو گی اور آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر گرم غذاؤں کا استعمال ہی گرمی و خشکی کا سبب ہے تو انہیں ترک کر کے ٹھنڈی چیزیں کھائیے۔ ساری شکایتیں جاتی رہیں گی۔ ورنہ اگر کوئی دوسری بات ہو جسے آپ چھپا رہے ہیں تو جب تک صاف صاف نہ بیان کیجئے گا صحیح مشورہ دینا ناممکن ہو گا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، برنج بادیان۔ برادہ صندل سفید، دانہ الائچی خورد ہر ایک تین تولہ، روغن بادام دس تولہ، مصری دو چند ملا کر حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) انار کا پانی ۴ تولہ صبح و شام پی لیا کیجئے۔ چند روز میں یہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) آپ تازہ پھل سیب، انگور، رنگترہ اور انار بکثرت کھایا کریں۔ دودھ، گھی، مکھن، بالائی، چھاچھ اور دہی خوب کھائیں۔ غذا میں سبزیاں، اور ترکاریاں زیادہ کریں۔ اگر ضرورت ہو تو کسی طبیب کی رائے سے تنقیۂ صفرا کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۰) **ذیابیطس** :۔ (الف) مریض کے پیشاب کا کیمیاوی امتحان کرا کے بہ تحقیق طور پر معلوم کر لیجئے کہ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ یہ لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ آپ نے بیماری کا نام لکھ دیا ہے لیکن اس کی علامات نہیں لکھی ہیں۔ اگر ذیابیطس ہو تو "انسولین" کے انجکشن لگوائیے ان سے بین فائدہ محسوس ہو گا۔ ذیابیطس لا علاج تو نہیں مگر ہاں عسیر العلاج ضرور ہے۔ قبض رفع کرنے کے لئے "پٹرولاگر" کا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیابیطس لا علاج مرض ہرگز نہیں ہے۔ مگر آپ کا مریض چند وجوہ کی بنا پر اُسی وقت صحت یاب ہو سکتا ہے جب اس کا معائنہ کے بعد علاج کیا جائے گا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ذیابیطس کے لئے جواب نمبر ۱۷۶ کا کشتہ فولاد بنا کر استعمال کریں۔ یہ کشتہ ضعف گردہ و مثانہ، ضعف معدہ، ضعف امعاء، ضعف جگر، جریان منی، سرعت انزال اور سیلان الرحم وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) یہ مرض لا علاج تو نہیں ہے۔ لیکن علاج کے لئے مریض کو معالج کے پاس رہنا چاہیئے، تاکہ تغیر حالات کے وقت مناسب ادویہ دی جا سکیں اور معالج پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی نگرانی میں علاج کر سکے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) حب بلادر عنبری صبح و شام بعد از غذا دودھ سے کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۱) **ضعف بصارت** :۔ (الف) آپ نے ایک مبہم سا لفظ لکھ دیا کہ "آنکھیں خراب ہو گئی ہیں" آنکھوں کی خرابی یہ ہو کہ وہ بار بار دُکھنے آ جاتی ہوں، لیکن نظر ٹھیک ہو، اور یہ بھی کہ نگاہ کمزور ہو گئی ہو۔ اگر نگاہ کمزور ہو گئی ہے تو آنکھوں کا باقاعدہ امتحان کرا کے صحیح نمبر کا چشمہ لے لیا جائے۔ اور اگر دُکھنی آ جاتی ہیں تو مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے علاج کرایا جائے۔ ضعف بصارت دور کرنے کے لئے ڈاکٹر بیٹس کی ورزشیں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اکثر آنکھوں کے معالج خصوصی ان سے واقف ہیں کسی ایسے ماہر خصوصی کی رائے سے چند روز مخصوص ورزش کر ڈالئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مندرجہ ذیل نسخہ جملہ امراض چشم کے لئے ہزار ہا مریض استعمال کر کے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ نسخہ :۔ مامیران چینی، کافور بھیم سینی اور کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز میں گھس کر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ۶ ماشہ برگد کے پتوں کے پانی میں خوب حل کریں۔ جب سرمہ کی طرح ہو جائے تو صبح اور شب کے وقت چاندی کی سلائی سے آنکھوں میں لگائیں اور خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا ۶ ماشہ روزانہ صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) نرگسی سرمہ یا کحل الجواہر کا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۲) **قد کی بڑھوتری** :۔ (الف) تھائرائڈ اور پیرا تھائرائڈ غددوں کا ست ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو آپ کے قد میں (اگر ان غددوں کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے قد چھوٹا ہے) کچھ اضافہ کر سکے۔ یہ آپ نے کہاں سے سن لیا کہ تھائرائڈ کے استعمال سے گھیگے کا مرض ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح تھائرائڈ کے غیر ضروری استعمال سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ضرورت کے مطابق استعمال سے کسی مضرت کا اندیشہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جمناسٹک کی اُلٹی سیدھی مسلسل ورزش کرنے سے آپ کا قد بڑھ سکتا ہے۔ کوئی دوا نہ کھانی چاہیئے۔ البتہ عمدہ غذائیں ضرور کھاتے رہئے

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) وقت اور روپیہ برباد کر کے بس تجربے کرتے رہیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۵۳ (مارچ ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) قد بڑھانے کے لئے اُلٹا سیدھا لٹکنے کی ورزشیں شاید مفید ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۳) بصارت کی بڑھتی ہوئی کمزوری:- (الف) آپ کے لئے ڈاکٹر بیٹس کی مجوزہ ورزشیں بہت مفید ہوں گی۔ کسی امراض چشم کے ماہر خصوصی سے مشورہ کر کے ان ورزشوں پر عمل پیرا ہو جائیے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنی عام جسمانی صحت کو درست کیجئے۔ مچھلی کے تیل کا استعمال آپ کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ روزانہ چائے کے دو چمچے تین مرتبہ پیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، کوٹمور)

(ج) نسخہ جو جواب نمبر ۲۰۱ میں تحریر ہے ضرور استعمال کیجئے۔ اکسیر اعظم ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد دوائیں بتائی جا سکتی ہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بعد از تنقیۂ دماغ ایک تولہ اطریفل کشنیز صبح کے وقت کھایا کریں۔ اور نو ماشہ اطریفل اسطوخودوس رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ نارجیل تازہ، مکھن اور کوزہ مصری خوب کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۴) دائمی نزلہ:- (الف) سب سے پہلے تو آپ "اینٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن لگوائیے۔ اس کے بعد برابر کچھ عرصہ تک "گریمالٹس سیرپ" پیتے رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ نزلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) امراض سینہ، نزلہ اور زکام دائمی کے لئے چون پراش اولیہ مفید ہے۔ درنہ پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، اسطوخودوس ہر ایک ۵ تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، روغن بادام ۱۰ تولہ حسب معمول کوٹ چھان کر رکھیں اور نو ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ مرجان جواہر والا دو چاول خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت اور اطریفل اسطوخودوس ۶ ماشہ سوتے وقت کھائیں۔ چالیس دن کے اندر اندر شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں۔ قبض کے لئے بادام روغن شیریں ۶ ماشہ ایک پاؤ گرم دودھ میں ملا کر روزانہ رات کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۵) "اکتھائی اوسس":- (الف) "سگنولین" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ اس کا دو فی صدی طاقت کا مرہم (ویسلین کے ساتھ) کسی انگریزی دوا فروش سے بنوا لیجئے۔ اور ماؤف مقامات پر اس مرہم کی روزانہ مالش کرائیے۔ اس کے علاوہ روزانہ مندرجہ ذیل نسخہ کی تین خوراکیں صبح دوپہر اور شام کو استعمال کرائیے:-

لائکر آرسینی کیلس ۲ بوند، فیری ایٹ کوئنائینی سائٹراس ۲ گرین، ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، شربت نارنج ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ اس پینے کی دوا کا استعمال ہر پندرہ روز کے بعد دس روز کے لئے ترک کر دینا چاہیئے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مرض کا نام لکھنے کی بجائے مریض کی شکایتیں لکھیئے تاکہ اطبا غور کر سکیں اور شکایات و حالات کے مطابق نسخہ تجویز کر سکیں۔ ورنہ ہر مرض کے لئے قرابادینوں میں نسخے بھرے پڑے ہیں وہاں سے تلاش کر لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) بغیر معائنہ کے نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۶) کثرت احتلام وغیرہ:- (الف) آپ سوء ہضم اور ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کچھ عرصہ تک مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے:

ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈل ۱۰ بوند، فیری ایٹ ایمونیائی سائٹراس ۵ گرین، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، میگ سلف ½ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی بیماری بہت پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی ہے۔ اس لئے بغیر دیکھے مفید مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) گودہ کنوار گندل دھو کر ایک سیر پختہ گھی میں پکائیں۔ پھر اس میں ثعلب مصری، ستاور، موصلی سفید، موصلی سینبھل ہر ایک ۵ تولہ اور مصری سائیدہ دو سیر ملا کر رکھ لیں۔ خوراک ۵-۵ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ جن حرکات کی وجہ سے اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں سب سے پہلے ان سے قطعی توبہ کیجئے۔ اور پھر مقامی طبیب سے علاج کرائیے۔
(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال کریں۔ نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۷) اختناق الرحم:- (الف) مریضہ کو "الگزیر برومو ویلیرین" کا استعمال کرائیے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ پھلوں کا استعمال

مفید ہوگا۔ کوشش کیجیے کہ مریضہ کو قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجیے۔ اور استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) اجوائن دیسی، سونف، سونٹھ، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، کلونجی میتھی، دارچینی، کیسر کشمیری، مومیائی کانی، جوکھار، نمک سیاہ، بیخ اڑوسہ سفید گل، ہر ایک دو تولہ، کھانڈ تمام دواؤں سے دوچند کوٹ کر سفوف بنالیں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کو کھا لیا کریں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جوارش جالی نوس ۷ ماشہ کھا کر اوپر سے بادیان ۵ ماشہ، مویز منقیٰ ۷ دانہ، تخم کشوث ۵ ماشہ، عرق بادیان ۸ تولہ، عرق مکوہ ۸ تولہ میں پیس کر چھان لیں اور شربت دینار ۲ تولہ ملا کر صبح کے وقت پلا دیا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کی دوا اکسیر شفا منگا کر مریضہ کو استعمال کرائیں اکسیری دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۸) **سیلان الرحم**:- (الف) سیلان الرحم کے بہت سے مختلف اسباب ہوا کرتے ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے (دائی سے نہیں) مشورہ کرلیا جائے۔ اگر کوئی اندرونی خرابی موجود ہو تو اس کا علاج کرایا جائے۔ معمولی حالات میں یہ نسخہ کافی ہے:-

فیری سلف ۲ گرین، کونین سلف ۱ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۱۰ بوند، میگ سلف ½ ڈرام، ٹنکچر کواشیا ۲۰ منم، سربت نارنج اک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہوجائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ کھانے کے بعد پلائی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہونا معمولی بات نہیں ہے۔ پھر دوسری بیماریاں بھی شامل ہیں۔ ایسی حالت میں اطباء کرام مریضہ کے حال پر رحم کر کے یہی مشورہ دے سکتے ہیں کہ معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سپاری پاک استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) قابلہ سے مدد لے کر علاج کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) کشتہ مرجان ایک رتی خمیرہ گاؤزباں عنبری نو ماشہ میں ملا کر مریضوں کو صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۹) **امرت انجن**:- (الف) ان دونوں دواؤں کا صحیح نسخہ ان کے موجد ہی سے آپ کو مل سکتا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) امرت انجن کا نسخہ آئندہ ماہ مجربات کے کالم میں شائع کرادوں گا۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۰) **عوارض سوزاک وغیرہ**:- (الف) مریض کا سوزاک ابھی تک اچھا نہیں ہوا ہے۔ کچھ عرصہ تک "یویرون" کا استعمال کرائیے بلکہ "آرنیتھ گون" کے انجکشن بھی اگر لگوا دیں تو بہتر ہوگا۔ پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان بھی کرائیے۔ لرزہ اور تپ سوزاک کے اثر سے ہے سوزاک اچھا ہونے پر یہ چیزیں خود بہ خود جاتی رہیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پیشاب کا امتحان کرائیے پھر رپورٹ شائع کرائیے۔ دورہ سے جو مرض آپ کو ہوتا ہے وہ غالباً "سانجر" ہے جسے یونانی میں "قیلۃ الما" کہتے ہیں۔ اگر میری اس تشخیص کی دوسرے حکما سے تصدیق ہو جائے تو پھر مجھ سے مجرب نسخے طلب کرلیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فولاد محلول اکسیری بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ جواب نمبر ۷۶، (اپریل ۱۹۳۹ء) کے پرچہ میں درج ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ سنگ جراحت ایک ماشہ کھا کر اوپر سے تخم خیارین، تخم خربزہ، خارخسک ہر ایک تین ماشہ، آب مکوہ سبز ۱۰ تولہ میں پیس چھان کر شربت بزوری ۳ تولہ ملا کر صبح شام دونوں وقت پلائیں۔ اور دونوں وقت کھانے کے بعد جوارش جالی نوس سات سات ماشہ کھلائیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۱) **جنون**:- (الف) سب سے بہتر یہ ہوگا کہ آپ مریض کو آگرہ کے پاگل خانہ میں داخل کرادیں۔ وہاں ان کا علاج بہترین طریق پر ہوسکے گا۔ جنون ایسی بیماری نہیں ہے جس کا علاج چند گولیوں سے کیا جاسکے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) "اکسیر شفا" ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لیجیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سنکھ پشپی بوٹی دو سیر پختہ کا دو سیر عرق کشید کر کے ۱۰ تولہ صبح ۱۰ تولہ شام کو پلا دیا کریں۔ جنون کے لئے از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) ہمدرد دواخانہ کی دوا "اکسیر شفا" جنون کے لئے بہت مجرب چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۲) **ورم جگر**:- (الف) جگر کے مقام پر سینکنا سب سے زیادہ ضروری ہے گرم پانی کے لئے ربڑ کی بوتلیں بکتی ہیں۔ ایسی ایک بوتل خرید کیجیے اور اس میں گرم پانی بھر کر ہر وقت سینکتے رہیے۔ یہ نسخہ پینے کے لئے دیجیے:- امونیم کلورائڈ ۵ گرین، سوڈا سلفاس ۱۵ گرین، ایسڈ نائیٹرو ہیڈرو کلورک ڈل ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف ٹریگزیکم ۱۰ بوند۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہوجائے۔ ایسی ایسی روزانہ تین خوراکیں پی جائیں۔ غذا میں دودھ اور پھلوں کے عرق کے سوا چند روز کچھ نہ دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون دبید الورد سات ماشہ پہلے کھالیں۔ اوپر سے برنجاسف ۳ ماشہ، بادیان ۴ ماشہ، بیخ بادیان نیم کوفتہ ۴ ماشہ، بیخ کاسنی نیم کوفتہ ۴ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، تخم کشوث بصرہ بستہ ۴ ماشہ، تخم ہتھوا ۴ ماشہ، گل غافث ۴ ماشہ کا جوشاندہ شربت دینار ۴ تولہ ملا کر پی جائیں۔ پھر شام کو پھوک کا جوشاندہ بدستور معجون اور شربت کے ساتھ نوش کریں۔ اور مغز فلوس ۳ ماشہ، گل بابونہ ۳ ماشہ، ناخونہ ۳ ماشہ، سنبل الطیب ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر روغن گل اضافہ کر کے نیم گرم جگر پر لیپ کریں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کراکے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) گل بنفشہ ۷ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، بادیان ۷ ماشہ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، تخم کثوث (پوٹلی میں باندھ کر) ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملاکر خاکسی ۷ ماشہ چھڑک کر صبح و شام دونوں وقت پی لیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۳) **کثرت احتلام**:- (الف) منہ سے بدبو آنے کے چند اسباب ہو سکتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آنا۔ حلق کے غدودوں کا ورم، پھیپھڑوں کے بعض امراض اور معدہ میں غذا کا سڑنا۔ آپ کی تحریر سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ غالباً آپ کا معدہ اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کرتا۔ اور غذا میں پڑی سڑتی رہتی ہے۔ انگریزی دواؤں میں پسا ہوا کوئلہ آتا ہے کسی انگریزی دوا فروش سے یہ خرید لیجئے۔ اور ہر مرتبہ کھانے کے تین گھنٹے بعد تقریباً دس رتی کی ایک پڑیہ پھانک لیا کیجئے۔ ہاضمہ کا فعل درست کرنے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرتے رہیئے:-

سوڈا بائی کارب۔ اگرین، ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ۔ امنم، ٹنکچر کارمی نیٹو۔ امنم، اکوا منتھا پپ۔ اتنا کہ سب ایک اونس ہو جائے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) احتلام کی شکایت کے لئے نسخہ لکھ دینا تو معمولی بات تھی مگر ساتھ ہی چونکہ حلق کی بدبو بھی ہے اور بغیر دیکھے اس کا اصلی سبب نہیں معلوم ہو سکتا لہٰذا مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ثعلب مصری اور تخم ریحاں ہم وزن کوٹ کر بقدر ایک تولہ دودھ کے ساتھ صبح کے وقت پھانک لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور صحت ہوگی۔ (ملاحظہ ہو جواب نمبر ۱۴۴، مارچ ۱۹۳۹ء)۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۴) **خرابی خون وغیرہ**:- بغیر دیکھے کوئی صحیح رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیے۔ اس کے بعد "مصفیٰ اعلیٰ" جس کا نسخہ "مجربات" میں میری طرف سے شائع ہوا ہے استقلال سے استعمال کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فساد خون کے لئے جواب نمبر ۱۹۴ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ مقامی طبیب کی نگرانی میں منضج پی کر باقاعدہ مسہل لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بوٹی رتن جوت دیسی آبی ۶ ماشہ اور مرچ سیاہ ۷ دانہ روزانہ آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۵) **یورک ایسڈ کی کثرت**:- (الف) "ریڈیوریم" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ غالباً اس سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ لگی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مقامی معالج سے باقاعدہ اصولی علاج کرائیے۔ کیونکہ آپ کا مرض پیچیدہ ہے (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کراکے باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) غذا میں مناسب اصلاح کیجئے، سبزی چپاتی کھائیے۔ کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھائیے۔ پھل استعمال میں رکھیئے۔ صبح اُٹھ کر ایک تولہ بادیان کا شربت بنا کر پی لیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۶) **عورتوں کی عام کمزوری**:- (الف) زچگی سے کمزور عورتوں کے لئے سینے ٹوجن ایک نہایت کارآمد دوا ہے۔ میسرز بٹر ورتھ اینڈ کو کلکتہ کو لکھ کر ایسی کتابوں کی فہرست منگا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) دوا یا غذا کی تجویز میں عورت کے مزاج، جسمانی کیفیت، زمانہ زچگی اور موسم وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اس لئے جب تک تمام کیفیتوں کا علم نہ ہو کوئی طبی نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ اس قسم کے مجرب نسخے قرابادینوں میں درج ہیں (حکیم عبدالاحد)

(ج) بتیسہ استعمال فرمائیں۔ یونانی دواخانوں سے یہ دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۷) **منہ آنا**۔ (الف) منہ میں لگانے کے لئے سہاگہ اور شہد بہت اچھی چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ معدہ کی تیزابی کیفیت کم کرنے کے لئے "ملک آف میگنیشیا" کا اگر استعمال کیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ سودا کرائیے۔ پھر "مصفیٰ اعلیٰ" ایک عرصہ تک استعمال کیا کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ مصفیٰ اعلیٰ کا نسخہ مجربات کے صفحوں میں دیکھئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) تربھلہ دو تولہ رات کو بھگو کر صبح کو مل چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)۔ (د) مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) قلمی شورہ، کتھہ سفید، الائچی خورد، گل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ، کافور ایک ماشہ، طوطیا سبز بریاں ۶ رتی کو خوب باریک پیس لیں اور دن بھر دو تین بار منہ میں چھڑک دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۸) **عوارض آتشک**:- (الف) آپ کو اس بات پر تعجب ہے کہ آپ کے دوست کو پانچ مرتبہ سوزاک اور ایک مرتبہ آتشک ہو چکنے پر شادی ہونے کے باوجود ان کے ہاں بچہ کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ اتنی مرتبہ سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہونے کے بعد وہ اس وقت فرائض زوجیت ادا کرنے کے قابل ہی کیسے ہیں۔ جب کہ آپ کے فرمانے کے بموجب وہ اوائل عمر میں غلط کاریوں کے بھی مرتکب ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں اسی پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اب تک زندہ اور شریک زندگی سے حظ اندوز ہونے کے قابل ہیں ورنہ اُنہوں نے تو اپنی زندگی تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ہر شخص کو اپنے افعال کا نتیجہ بھگتنا ضروری ہے۔ انعقاد حمل میں کونسی چیز مانع ہے اس کا پتہ چلانا چاہیئے۔ آپ کے دوست کا معائنہ کئے بغیر صحیح رائے قائم کرنی مشکل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ٹھیرنے کا سبب شوہر کی بجائے بیوی میں موجود ہو۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ یا لفافے استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۱۹) مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک برقی آلہ ایسا ایجاد کیا گیا ہے جس سے چیچک کے داغ بالکل تو نہیں لیکن کچھ ضرور مٹ جاتے ہیں۔ ازراہِ مہربانی اطباءً کرام مطلع فرمائیں کہ اس کے استعمال سے کوئی نقصان تو نہ ہوگا۔ اور کیا عورتوں کے چہرے پر سے فضول بال اور مہاسے و دانے وغیرہ کے داغ بھی اس آلے سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ (ایک ناظر)

(۲۲۰) انجکشنوں کی ایک کتاب میں جذام کے چودہ انجکشن بتائے گئے ہیں۔ ان میں تجربۃً کون سے انجکشن نہایت مفید و اعلیٰ ثابت ہوئے ہیں۔ اور وہ کس جگہ سے مل سکتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ فرما کر کے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبد الغنی اپر گھر خریدار نمبر ۵۲۲۹)

(۲۲۱) ایک تین برس کی بچی کو مہینہ ڈیڑھ مہینے کے بعد پیشاب رُک جاتا ہے۔ اور نہایت تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی مقررہ زمانے کے بعد یہ شکایت نہیں ہوتی ہے، بلکہ گذشتہ ایک برس کے اندر تین چار بار یہ شکایت ہو چکی ہے۔ بعض مرتبہ پیشاب خارج ہو کر جم جاتا ہے اور کبھی اس کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے۔ کن چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیئے؟ (خریدار نمبر ۸۴۸۸)

(۲۲۲) مجھ کو معجون کے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے۔ جس کی خوراک ۲-۳ ماشہ سے زیادہ نہ ہو اور جو سیروں دودھ اور مکھن ہضم کر سکے (خریدار نمبر ۸۶۱)

(۲۲۳) مجھے چار سال سے ذیابیطس ہے۔ پیشاب دو دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ پیاس کی شدت زیادہ ہے۔ کوئی صاحب نہایت مفید و مجرّب نسخہ معہ پرہیز درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۹۰)

(۲۲۴) کیا اسپرٹ کے چولھے یا بجلی کے سامان سے خوراک کو گرم کرنے یا پکا کر استعمال کرنے سے صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے؟ (خریدار نمبر ۴۴۳۸)

(۲۲۵) میرے ایک دوست (مجرّد عمر ۲۵ سال)، کو دو تین سال سے خون آلود پاخانہ بتیوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ پیچش اور بواسیر کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیوں میں کوئی خرابی ہے۔ اطبائے کرام ازراہ کرم اس کا آسان علاج تحریر فرمائیں۔ قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے اور معدہ بھی کمزور ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۷)

(۲۲۶) مجھے بوٹی موسا کانی کی ضرورت ہے۔ سنا ہے کہ یہ بوٹی پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے تین قسم کی ہوتی ہے۔ مجھے سُرخ اور سفید پھول والی کی ضرورت ہے جس کی ایک ہی شاخ زمین سے نکلتی ہے۔ لمبائی قریباً چار اُنگل ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب مہیا کر سکیں تو واجبی قیمت سے مطلع فرمائیں۔

(رائے نیاز علی خاں ، فوجی اسکول، سرائے عالم گیر۔ جہلم)

(۲۲۷) میرے ایک دوست قابل انجنیر ہیں۔ تن درستی کی حالت میں اکثر اپنے جسم پر تجربہ کے طور پر بجلی کا استعمال کرتے تھے۔ اور عیاش بھی ضرور تھے۔ پندرہ سال سے ان کو ضعف اعصاب کا عارضہ ہے۔ اب پانچ سال سے نقل و حرکت سے بھی مجبور ہیں۔ یہاں تک کہ خورد و نوش میں دوسرے شخص کے محتاج ہیں۔ ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کرتے۔ دو سال سے جسم پر ورم بڑھتا جاتا ہے اور جسم دوگنا ہو گیا ہے۔ دماغ اور زبان بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۱۵۱)

(۲۲۸) بچوں کے لئے ایک ایسے شربت کی ضرورت ہے جو دانت نکلنے کے وقت کی ساری تکالیفوں کو دور کر سکے۔ نسخہ شربت خواہ دیسی ہو یا انگریزی (خریدار نمبر ۸۴۶۲)

(۲۲۹) مجھے ایسے طلا یا روغن کی ضرورت ہے جس میں پان و پٹی کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس کی صرف مالش ہی کافی ہو اور وہ عضو مخصوص کے نقائص کو دفع کر کے کامل نعوظ پیدا کر سکے، نیز اس میں شراب اور سور کی چربی وغیرہ کوئی نجس چیز شامل نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۵۱۱۱)

(۲۳۰) نوجوان عورتوں کی سکڑی ہوئی بے معلوم چھاتیوں کو اصلی حالت میں لانے کے لئے آزمودہ و سہل نسخے درکار ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۲)

(۲۳۱) تین چار مہینے سے مجھے نامکمل آنت اُترنے کی شکایت ہو گئی ہے یہ آنت اُتر کر عضو مخصوص کی جڑ تک آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کوئے میں بھی کبھی

کبھی ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے یا دست آنے لگتے ہیں۔ آنت کے نیچے لٹک آنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور بھوک میں بھی کمی ہے۔ یہ شکایت دائیں طرف ہے۔ پٹی لگانے سے کچھ آرام ملتا ہے لیکن زیادہ دیر لگانے سے وہی آنت کچھ لٹک آتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸۱)

(۲۳۲) میرے بائیں گھٹنے میں سات مہینے سے کسی کسی وقت درد ہو جاتا ہے۔ ورم بھی رہتا ہے۔ عکس ریز سے معلوم ہوا ہے کہ ہڈی بالکل ٹھیک ہے۔ میں دق کا مریض ہوں حالت اچھی ہے بخار نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۴)

(۲۳۳) سفید رنگ کے کشتہ طوطیائے سبز بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (خریدار نمبر ۴۶۴۲)

مجھے صبح اُٹھتے وقت کچھ سستی سی محسوس ہوتی ہے۔ بہت کوشش کرتا ہوں کہ جلد اُٹھوں مگر طبیعت نہیں چاہتی۔ ہاضمہ قریب قریب ٹھیک ہے کبھی کبھی بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پھل کھانے کا بہت شوق ہے۔ کون سے پھل زیادہ مفید ہوتے ہیں) اور انہیں کس وقت کھانا چاہیئے؟ ورزش کرنے کو بہت طبیعت چاہتی ہے کس وقت کی جائے اور کس طریقہ سے! اطباء کرام سے بادب التجا ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی بہترین مشورہ دیں۔ میری عمر ۲۲ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۵۹)

(۲۳۴) ہاضمہ خراب ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ تمام بدن میں ریاح پھرتے رہتے ہیں اور بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ دل کمزور ہے۔ ہونٹ چپکتے ہیں۔ منہ میں لعاب پیدا ہوتا رہتا ہے۔ عمر ۶۰ سال۔ نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۹)

(۲۳۵) سر کے بال سنہری کرنے کا کوئی تیل یا کوئی نسخہ تحریر فرمائیے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۶) مریض کی عمر ۶۲ سال ہے۔ اس کو چوبیس گھنٹے میں ۳۵ یا ۴۰ مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ جب پیشاب آتا ہے تو نائزہ میں مثل سوزاک والوں کے درد ہوتا ہے۔ جب مریض پیدل چلتا ہے تو بول زلالی آتا ہے اور جب گھوڑے پر سواری کرتا ہے تو بول خونی آتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے، جب وہ آرام سے رہے تو خون نہیں آتا۔ ہاں گرم چیزیں کھانے سے خونی بول آجاتا ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۳۱)

(۲۳۷) ایک شخص نے ایک نسخہ میں اصلی، سیاہ رنگ کا سنکھیا تجویز کیا ہے، جو سفید کپڑے پر سیاہ لکیر چھوڑے۔ ایسا سیاہ سنکھیا ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کہاں سے دستیاب ہو سکے گا؟ (خریدار نمبر ۶۷۸۴)

(۲۳۸) ایک سال سے میرے بھائی کے ہاتھ کی بعض انگلیوں کے ناخونوں کی گولائی کے ساتھ ساتھ جلد سفید ہو گئی ہے۔ اور بھی دو چار جگہ چھوٹے چھوٹے سفید دھبے ہو گئے ہیں۔ متفرق علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا، خاص طور سے توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۳۹)

(۲۳۹) میرا مقام آج کل ہمالیہ کی ترائی میں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔ نزلہ زیادہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ بھی اچھا نہیں ہے۔ شاید تلی اور جگر بڑھ گئے ہیں۔ اطباء کرام مناسب ادویہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۲۳)

(۲۴۰) اٹھارہ سال کے ایک لڑکے کی بائیں آنکھ میں جالا ہے۔ اور اس نے پوری آنکھ کو گھیر لیا ہے۔ دوسری آنکھ بہت بڑی اور خوبصورت ہے۔ جالا چیچک کی وجہ سے ہے جو پانچ سال کی عمر میں نکلی تھی۔ حکمائے کرام توجہ کر کے کم قیمت اور باا ثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۹)

(۲۴۱) اطباء کرام تیل کا کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جو زخم، ورم، درد وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہو۔ اگر کان میں اسے ڈالا جائے تو کان کا درد رفع ہو جائے اور ڈاڑھ میں لگایا جائے تو ڈاڑھ کا درد دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۲)

(۲۴۲) مجھے ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے جوڑوں کا درد، چمک اور ورم جاتا رہے۔ اور پرانا سیلان اور ورم رحم اور اعضا شکنی ہمیشہ کے لئے جاتی رہے۔ دوا مقوی دل دماغ ہو اور خون زیادہ مقدار میں پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۶۱۵۳)

(۲۴۳) میری عمر ۴۵ سال ہے، پیشہ وکالت ہے۔ بار بار زکام اور نزلہ ہو جاتا ہے چھینکیں ہر وقت آتی رہتی ہیں۔ ناک خشک رہتی ہے دائیں نتھنے میں سے اکثر خون نکلتا ہے۔ پیشاب سفید گاڑھا آتا ہے۔ شکر نہیں آتی۔ معائنہ ڈاکٹری کرایا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہے۔ تشخیص مرض اور مجرب نسخے سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۳۶)

(۲۴۴) میرے والد صاحب (عمر ۶۰ سال) ۴ سال سے شقاق اطراف میں مبتلا ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہتھیلیوں میں شقاق پیدا ہو جاتا ہے، موسم کی کوئی قید نہیں۔ کبھی کبھی شکایت بالکل جاتی رہتی ہے (خریدار نمبر ۵۸۳۹)

(۲۴۵) پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے کوئی مجرب دوا لکھیے۔ دوا خواہ ڈاکٹری ہو یا یونانی۔ (خریدار نمبر ۱۹۹۵)

(۲۴۶) مریضہ (عمر ۲۶ سال) چھ سال سے شادی شدہ ہے۔ پہلے تین سالوں میں چھ سات مہینے حیض بند رہ کر ہفتے ہفتے بھر شدید درد کے ساتھ خون خارج ہوا۔ بالآخر جھلی کے مانند بھورے رنگ کا ایک ٹکڑا خارج ہوا پہلے دو مہینوں میں حمل کی علامات متلی وغیرہ بھی پائی گئیں۔ دائیاں اس شکایت کو رحم کا بے جگہ ہونا اور اٹھراہ بتاتی ہیں۔ لیڈی ڈاکٹروں نے الٹرس کارڈریل۔ فلورنا پلز، اور ڈوش کے استعمال کی تاکید کی۔ ان چیزوں کا تین سال سے استعمال جاری ہے حیض کا خون معمولی طور پر جاری ہوتا ہے۔ وقفہ ہر پچیسویں روز ہے۔ اب شکایت یہ ہے کہ ذہنی کاموں، رنج، خوف اور حیض کی حالت میں بائیں کوکھ کی گہرائی میں سامنے کی طرف ایک ناگوار کھٹک سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ مریضہ کی نازک حالت کی وجہ سے تین سال سے مانع حمل طریقوں پر عمل ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ توجہ فرمائیں۔ کیا مریضہ اب مانع حمل پرہیز ہٹا سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۸۳۲۷)

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہی، جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہی جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصہ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بو علی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب ومہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے، اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہی اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انھوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں انھیں علم وحکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہماری جمود کی پردہ دری ہوتی ہی

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہی کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے، کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہی اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بو علی سینا نے اس قافلہ کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہی کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہہ پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہرصورت وبہرحال آگے بڑھ رہا ہی اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیئے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہی۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہی اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید صاحبؒ کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی تمام عمرِ عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام واستحکام پر صرف کر دی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیئے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم وجدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دواسازوں کی ہوس نے اچھی، خالص اور پراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھی جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لیے قابلِ قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر و ناز۔ مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طبِ یونانی کے جسمِ مردہ میں روح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہو جاتا ہی کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہی اسی طرح دواؤں کے معاملہ میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہی کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دنیائے دواسازی میں نشتیل کا سونا ہی جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانہ کا قیام ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے تینتیس ۳۳ سال پورے کر کے چونتیسویں ۳۴ میں قدم رکھ چکا ہی۔ دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن اگر یہ صحیح ہی کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہی تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہی کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن انکی روح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہی انکے فیضانِ تربیت نے انکے فرزندِ اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کر دیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہی کہ پرانے حکیم صاحب اب از سرِ نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہے ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانہ کے ہر شعبہ پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہی کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہی اور ہمیں خدا کی ذات سے یقینِ واثق ہی کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانہ کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہی انھیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہی۔ آپ ماشاء اللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علوِ ہمت کا سب سے بڑا ثبوت انکی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملجاتا ہی۔ حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقلِ سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہی۔ شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانہ کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی، یہی وجہ ہی کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہی کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہ ہوں بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہی کہ دواخانہ میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہی کہ جو ہر کام میں ماہر ہی۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں، موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہی اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھکر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانہ میں خراب و کم قیمت دواؤں کی خرید، دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہی اور ہمیں امید ہی کہ وہ زمانہ اب دور نہیں ہی کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کر کے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہی کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے۔ اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہی تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کر سکتا ہی۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہی کہ بعض مغرب زدہ اصحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہو جائے۔ لیکن ایسے صاحب جو یہاں تشریف لا کر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانہ کا کاروبار بحمد للہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانہ پر جاری ہی اور کُل نظام تین شعبوں پر منقسم ہی۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہی جسے دوسرے الفاظ میں "دُکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہو جائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہی، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۶۵۹۳۷۳ تھی۔

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام "گودام مفردات" ہی۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہی اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملہ کا ایک افسر ہی جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہی کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ، عمدہ اور صحیح الاثر ہی اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرا کے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہی بسہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہی۔ ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف، گولیاں اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ ۱۵ آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقۃ دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہی کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی یہی لازوال شہرت قائم کر دی ہی۔ کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہو گئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک کہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا۔

(۳) "گودام سٹاک" اس گودام میں صرف بوتلیں خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور یہ تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہو گیا ہی۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانہ سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہی جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہی۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں، دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہی جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہی اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہی کہ اس وقت اُردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہی۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے خود اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہی جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہی۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبد الحمید صاحب ہی سے متعلق ہی۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہی جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیج دیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوض کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کر دیا کرتی ہی۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہی کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہی۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانہ سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہی کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکماء نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہی اس دواخانہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

۱۹۳۲ء میں ہز ایکسیلنسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد صاحب بہادر جی سی آئی ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہی کہ ہز ایکسیلنسی نے دواخانہ کی کوششوں کو پسند فرما کر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہی، ماہرینِ فن کی نظروں میں اب اسکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اس دواخانہ نے گزشتہ چونتیس ۳۴ سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں، جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہی اور یہ ایک ایسی خدمت ہی کہ جو ہندوستان کے اندر طبِ یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہی جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہی اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہی بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہی جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہی۔

"ہمدرد" دواخانہ کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہو گا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا اربابِ علم اور ہمدردانِ ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہی کہ وہ تا حدِ امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان و نقّالان"

خدا شرّے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان و نقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہی یہ کلیہ ہی کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد" دواخانہ ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشم دشمنان خار ست" کا مصداق ہی۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا سہی اسی کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہی جس کو "ہمدرد" کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہی کہ "ہمدرد" دواخانہ کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اُس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شامل حال رہا ہی اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہی اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہی سچ ہی ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

دعوت

آخر میں اِس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بہ چشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہی کہ آپ طب یونانی کے عظیم الشان دواخانہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار

منیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی ۔ دہلی

کی

"مرکّب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لئے"

حضرت مسیح الملک کا اظہارِ مسرّت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں تا کہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبّی انجمن، اور دُنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے۔

بخدمت شریف جناب مینیجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی!

آپ نے سنہ ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبّی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرّت ہے کہ نمائش اشیاء کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپکی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسکو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہٰذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم (**اجمل**) خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنریری سکرٹری
مان سنگھ (وید)

دستور العمل

① اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی ② خریدار قدیم
ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔
اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی ③ زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کیجائیگی
④ اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرماکر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے
پارسل منگانا ہو تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ
لگے ⑤ فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا
اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کریں ⑥ تمام پارسل نہایت
احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا
گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں ⑦ ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس
کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے گیارہ آنے (ع۱۱؍) ہوتا ہے۔ اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعے منگانا ہو تو
پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے اور
حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہے اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں
اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے۔ اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اس واسطے مناسب ہے کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے
ڈاک خانے کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہے اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش
جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند
سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہاں
تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعے نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں،
⑧ ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دی جاتی ہے اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیے کہ تاخیر کی کوئی
خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیے کہ تمام دوائیں روانہ
ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیے کہ بعد میں وہ دوا جو چھوڑ دی
گئی ہے روانہ کی جائے یا نہیں ⑨ اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیج دینی چاہیے
ورنہ تعمیل نہ ہوگی ⑩ تمام مرکب دوائیں پورے اجزاء صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی
مناسب رکھی گئی ہے تاہم بخیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی تیاری پر طبیبوں کو اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۵/۱۰ فی صدی
کمیشن دیا جاتا ہے۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا ریکارڈ اس سے
خراب ہوتا ہے ⑪ محصول پارسل و پیکنگ و خرچہ وی، پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر ویلیو
واپس کر دیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمدورفت و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا ⑫ ۸؍
آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی، پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعے ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیے۔

نوٹ

دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہے اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اِس فہرست میں نہیں ملی ہو یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں یا نہیں یا اَور جو ضروری حال ہو لکھدیجئے اِس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟

(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟

(۴) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان زیادہ رہتا ہے۔

(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟

(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے۔

(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے۔

(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟

(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟

(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟

(۱۱) پیشہ کیا ہے؟

(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟

(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟

(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟

(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے ہے؟

(۱۷) مُشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصہ تک؟

(۱۸) کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہے؟

(۱۹) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟

(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟

(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں

(۲۲) کیا سُرعت انزال کی شکایت ہے؟

(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟

(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟

(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟

(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟

(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے قبل یا بعد؟

(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟

(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟

(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟

(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟

(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟

(۱۲) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟

(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی، اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟

(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟

(۲) کتنے عرصے سے بیمار ہے؟

(۳) دُودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہے؟

(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟

(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟

(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟

(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟

(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟

(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلاجُ الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لیئے کون کون سی ادویہ ہیں

ان صفحات میں صرف کثیر الاقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرّب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

نمبر دوا	ادویہ
	متعدّی اور وبائی امراض
	کھانسی ودمہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۱۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال
	سل ودِق
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملیّن
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
″ ۶۰	قرص سحر (رجسٹرڈ)
″ ۶۰	ماء الحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا

نمبر دوا	ادویہ
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	ماء الذہب
۴۶۳	کافور ستیال
	ہیضہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور ستیال
صفحہ ۶۱	قتل زم (رجسٹرڈ)
	پیچش
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الآس
صفحہ ۶۱	تیبیج (رجسٹرڈ)
	طاعون
تتمہ	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی
	امراض خبیثہ
	آتشک
ص ۶۸	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر منقے
۷۶	جوہری

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۰	حب کتھہ
۱۷۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک
	خنازیر (کنٹھ مالا)
۹	اطریفل غددی
صفہ ۷۶	روغن اکسیر خنازیر
	سوزاک
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑھائی والی
۶۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک
	جذام
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صفہ ۶۴	معجون مصفی خاص
″ ۶۴	شربت عشبہ خاص
	امراض خون
	کمی خون
۲۹۲	شربت فولاد
۳۳۴	شربت مویز

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد ستیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)
	خرابی خون
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صفہ ۶۴	معجون مصفی خون
″ ۶۴	شربت عشبہ خاص
	امراض عامّہ
	بخار
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۶	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمّے
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل
	وجع مفاصل (گٹھیا)
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
۸۴ صف	معجون اوجاع

امراض دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث

ضعف دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیرین
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۸۵ صف	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)

صرع و سکتہ

نمبر دوا	ادویہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب

فالج، لقوہ، رعشہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۷	برشعثا
۳۶	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لسنا

مالیخولیا

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی

بیخوابی (سہر)

نمبر دوا	ادویہ
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

نزلہ و زکام

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۴۷	برشعثا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریاد رس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سبستان

امراض چشم

ضعف بصر

نمبر دوا	ادویہ
۶۳ صف	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر

آشوب چشم

نمبر دوا	ادویہ
۲۸	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۶۰	کحل سیاہ

آنکھ کی خارش

نمبر دوا	ادویہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا

ناخونہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد

نزول الماء

نمبر دوا	ادویہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا

امراض گوش

درد گوش، درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب

ثقل سماعت (بہراپن)

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا

امراض بینی

بخر الانف (ناک کی بدبو)

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

امراض دہن

گندہ دہنی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلی
۵۰۹	مربہ زنجبیل

قلاع (منہ آنا)

نمبر دوا	ادویہ
	ذرور چھالوں والا

سیلان اللعاب (رال بہنا)

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں

امراض دندان

نمبر دوا	ادویہ

لکنت

نمبر دوا	ادویہ
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئو دنتی
۱۶۷	دوائے لکنت

درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد

تحرک دندان (دانت ہلنا)

نمبر دوا	ادویہ
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں

امراض گلو

بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام

امراض قلب

ضعف قلب

نمبر دوا	ادویہ
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت فرح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۶۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلا
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
۸۵ صف	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)

خفقان

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا رجسٹرڈ
	غشی
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گذر
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی
	امراض معدہ
	متلی و قے
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ
	درد معدہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
	ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفہ ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد سیال
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
" ۶۲	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)
	قبض
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین
	دیدان (پیٹ کے کیڑے)
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک سیال
	بواسیر
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید

نمبر دوا	ادویہ
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا
	اسہال
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت
	امراض جگر و طحال
	ورم جگر
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۳۱	قرص زرشک
	ضعف جگر
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد سیال
	استسقاء
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۷	شربت ورد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج
	عظم طحال ورم طحال
	تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم
۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب اشخار
۲۶۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص ۶۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)
	امراض گردہ و مثانہ
	سنگ گردہ و مثانہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلو بالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۰	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسر ماہی
۵۵۴	معجون عقرب
	ضعف گردہ و مثانہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۲۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ
	ذیابیطس
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۶۶	قرص کا نج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضۂ مرغ
۷۵ ص	دولابی (رجسٹرڈ)

امراض جلد

خارش

۶	اطریفل شاہترہ
۱۷۹	روح عشبہ
۳۴۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
۶۴ ص	معجون مصفی خاص
″ ۶۴	شربت عشبہ خاص

برص

۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص

داد

۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد

پھنسیاں وغیرہ

۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۹	رُوح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۲	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گز والی
۶۰۷	مرہم جدوار

نمبر دوا	ادویہ

امراض مخصوصہ مرداں

جریان و کثرت احتلام

۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبین
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۶۳	سفوف خستہ تمرہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ و ممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
۸۵ ص	مثالی
″ ۶۲	قرص جریان

سرعت

۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی

ضعف باہ

۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گذر سر گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص و آتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلاء کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۸۱ ص	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مفرح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
۸۵ ص	ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
۶۳ ص	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
″ ۷۶	روغن مقوی
″ ۸۲	معجون مقوی و ممسک

لاغری و کجی

۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے ٹکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلائے شیر والا
۳۶۵	طلاء اکسیر

نمبر دوا	ادویہ
۳۶۷	طلاء مشک والا
۳۶۸	طلاء عجیب
۳۶۹	طلاء سرخ
۳۶۲	طلاء شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلاء الماس
۶۳ ص	طلاء اعظم (رجسٹرڈ)

امراض مخصوصہ زناں

بندش حیض

۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
۶۱ ص	ماہواری (رجسٹرڈ)

کثرت حیض

۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک

سیلان الرحم

۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف

اسقاط

۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخاں
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی

ورم رحم

۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ

امراض بچگان

۱۸	اکسیر الاطفال
۶۲ ص	نونہال

دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے، اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ:-

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں، تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ دولاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۷۵ فیصدی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجہ سے گذر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے، ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے +

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار۔ انگور سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنہ + **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۴ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہئے +

ضمیمہ

پیچش اور دستوں کا میاب علاج

پیچ

رجسٹرڈ

پیچش اور دستوں کے لیے موثر اور بضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہی اس دوا کی ایک دو خوراکیں ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہیں دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو یہ ہر موقعہ پر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں ہر گھر میں اس کا احتیاطاً رہنا ضروری ہیں

قیمت فی شیشی ۳۲ خوراک (عہ)

ایک روپیہ آٹھ آنے

ذوبانی

تلی کے مریضوں کے لیے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کے لیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہی "ہمدرد دواخانہ" جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہی اس میں یہ ایک دوا ذوبانی بھی ہی، خوبی یہ ہی کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ، تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہی اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے، نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہی

قیمت، فی شیشی بارہ آنہ (۱۲؍)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے،

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے!

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج

ماہواری

رجسٹرڈ

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہی! اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہی ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی،

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا

ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

TILA-I-AZAM.
طلاء اعظم
رجسٹرڈ
तिला-आज़म
میاں بیوی کے تعلقات کی بدمزگی کا خطرناک منظر
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر، نہایت قوت بخشتا ہی + عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کے لئے قرص جریان ایک عجیب دوا ہی۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو، یہ ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔

قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہی صرف دو روپے (۲ع) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہی۔ جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہی۔ تجربہ شاہد ہی کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہی قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۲۰ یوم کی دوا دو روپیہ (۲ع) پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

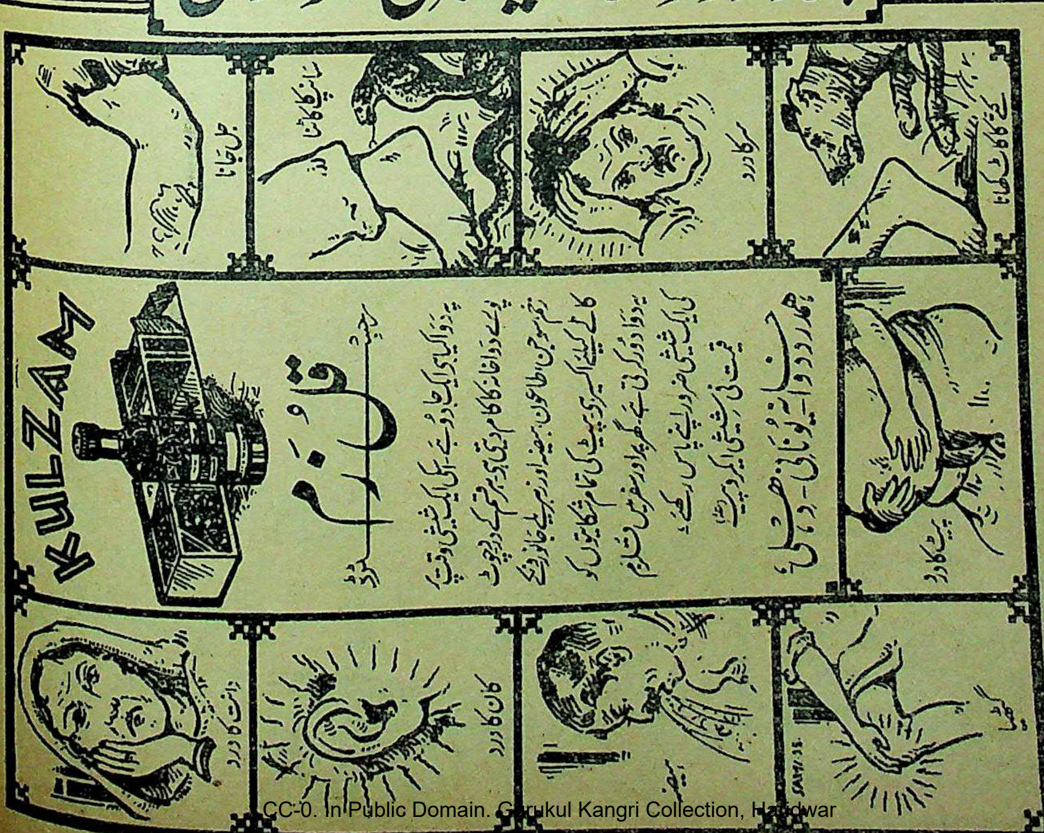

قلزم رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہیگا

کیونکہ

ممسک بےنظیر رجسٹرڈ

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہی اس دوا کے خواص اسقدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبورا دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہی۔ اگر آپ کو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہی تو ممسک بےنظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بےنظیر جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہی ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہی، قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں یہ فرق ہی کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی ممسک بےنظیر میں مشک عنبر۔ یاقوت۔ زمرد۔ مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں، اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہی ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کرسکتا ہی۔ مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی بارہ خوراک تین روپے (۳ے)

حب مبہی خاص رجسٹرڈ

باہ کے متلاشیوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ سُست اور بیکار اعصاب میں برقی رَو کی طرح اثر کرتی ہیں عضو مخصوص کو سخت اور قوی کرتی ہیں مضر صحت اجزا سے پاک ہیں۔ بیش قیمت اور نادر ادویہ سے مرکب ہیں اس کا چند روزہ استعمال نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنا دیتا ہی۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں، جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں ایکبار کا تجربہ آپ کو بتا دیگا کہ "حب مبہی خاص" کیا چیز ہیں

قیمت، فی شیشی بیس گولی عـــہ، دس روپے، جو ۲۰ روز کے لئے کافی ہیں

حسن کا قدرتی خزانہ
آنکھ ہی!

اور آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے "ہمدرد دواخانہ" کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے، نظر کی کمزوری اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا آنکھوں کو روشن کرتا ہی، رو ہے، پھولا، ناخونہ، اور نزول الماء، موتیا بند، کیلئے اکسیر ہی بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہی۔

قیمت فی شیشی تین ماشے دو روپے۔ (عـ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

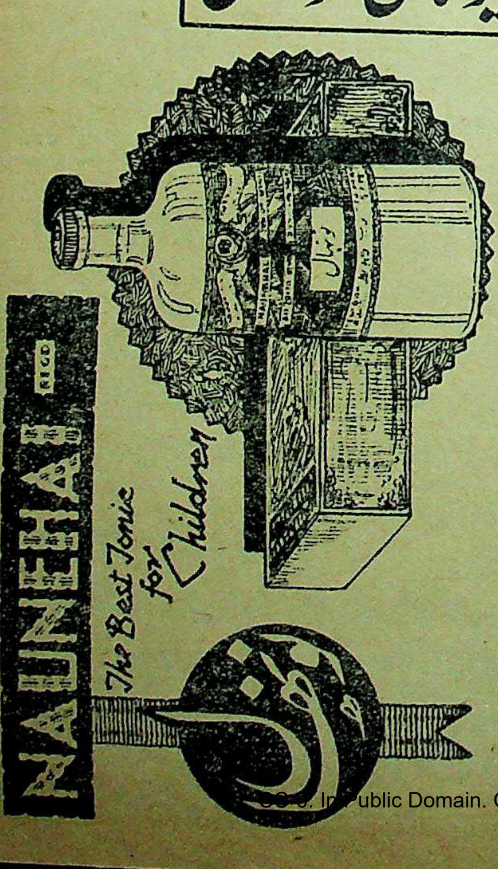
NAUNEHAL REGD
The Best Tonic for Children
نونہال

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرائیے یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے بدہضمی، دستوں کا آنا قبض بچوں کا نزلہ زکام اور دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہوجاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹیفک معلومات کے پیش نظر نونہال کے اجزا کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہی +

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہی صرف آٹھ آنے (۸)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تریاق فشار

رجسٹرڈ

بلڈ پریشر کے لیے عجیب مؤثر دوا

تریاق فشار اس مشہور مرض کی ایک خاص دوا ہی جسے عام طور پر بلڈ پریشر (ضغطہ دموی) کہا جاتا ہی۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات اس مرض کے اسباب و نتائج کا عرصہ سے مطالعہ کر رہی تھی اور ایک ایسی کامیاب دوا کی تلاش میں تھی جو اس مرض کے مریضوں کے لیے پیام صحت ہو۔ بالآخر ایک سال کے تجربات کے بعد مجلس نے ایک ایسی دوا تیار کر لی ہی جسے طب یونانی میں اس مرض کی سب سے پہلی دوا کہا جا سکتا ہی اس دوا سے غدودوں کا فعل درست ہو جاتا ہی اور خون کی رگوں (شریانوں) کی سختی کم ہو جاتی ہی جسکی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہی عام صحت جسمانی بہت جلد درست ہونے لگتی ہی قلب کو بھی اس دوا سے طاقت حاصل ہو جاتی ہی اور وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے خون کی زیادہ مقدار رگوں کی طرف نہیں بھیجتا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہی۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔ فی شیشی (۲۰ دن کیلیے) ۳ پے

مانعی

برتھ کنٹرول (ضبط تولید) کی ایک خاص دوا

اس دوا کی زیادہ تعریف فضول ہی۔ بس اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ اس مقصد کے لیے آج تک جتنی دوائیں ایجاد ہوئی ہیں ان سب میں "مانعی" سب سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہی طرفہ یہ ہی کہ بالکل بے ضرر ہی اس کے لگانے سے طرفین کے اعضائے تناسل میں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ اس دوا کا اثر اس طرح ہوتا ہی کہ یہ مادے کے ان کیڑوں کو جو حمل کا باعث ہوتے ہیں اندام نہانی میں ہی مار ڈالتی ہی اور ان کیڑوں کو موقعہ نہیں ملتا کہ وہ رحم میں داخل ہوں بعض صورتیں واقعی ایسی ہوتی ہیں کہ عورت کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لیے ایسی دوا کی ضرورت ہی اس لیے اس قسم کی دواؤں کا استعمال ضروریًا ہی کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی (عہ) دو روپے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی +

ضماد شباب

رجسٹرڈ

یہ لیپ عورتوں کے پستانوں کے لیے ہی اسکے استعمال سے پستانوں کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے، اور وہ باکرہ عورت کے پستانوں کی طرح سخت اور سڈول ہو جاتے ہیں استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں، نہایت مفید بے ضرر اور خوشبودار ضماد ہی۔
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

قرص حمی جدید

یہ قرص ہر قسم کے بخار کے لیے ازحد مفید ثابت ہوئے ہیں خصوصًا دق وسل کے بخاروں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں دو تین ہی دن کے استعمال سے بخار میں کمی ہونے لگتی ہی اور مریض اپنے اندر توانائی محسوس کرنے لگتا ہی۔ جراثیم سلیہ کو تباہ کرنے میں یہ قرص اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ یہ قرص معالج کے ہاتھ میں ایک ایسا آلہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس کو اگر وہ ہوشیاری سے مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرے تو اس کو اکثر کامیابی نصیب ہوتی ہی۔ دق وسل کے بخار کے لیے ان قرصوں کا بدرقہ ماءالحیات یا عرق ہرا بھرا ہی۔ خوراک ایک قرص کی ہی اگر ضرورت ہو تو دن میں دو قرص استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ قیمت فی درجن صرف ۱۲ر

فسادِ خون، پھوڑے، پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہی چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہی پرانے سے پرانے امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی خارش کو رفع کرتی ہی آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کرکے جانفرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰ تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۸ر)

ترکیب استعمال ۱ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بنظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں، درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اسمیں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہی۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۱ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہی۔ دو روپے (عہ)

پتہ:- مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

پھیپھڑوں کے امراض کیلیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری رجسٹرڈ

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے بیشمار تجربات کے بعد ایک عرصہ میں اس کو بنایا گیا ہے اسکے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔ درجۂ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیے بہترین دوا ہے ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لئے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لئے ایک عجیب و غریب اکسیر

مستورین رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بیقاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں اُن سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اِس دوا کے اِستعمال سے صِرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام جسمانی صحت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف ایک روپیہ (عہ)

سعالین رجسٹرڈ

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد پھیپھڑوں اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے۔ اور انکو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے۔ نزلہ زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہیں۔

سُعالین کے فوائد سے بوڑھے، بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ ۸/

اوجاعی! رجسٹرڈ

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیے ہمدرد دواخانہ دہلی کی **اوجاعی** ایک خاص دوا ہے جو بیشمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے، پیشاب میں ایک خاص مادّہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضیکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے

ایک روپیہ آٹھ آنہ (عیہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلا مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انھوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریبًا ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدوی علاج بھی رہا ہے اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصًا جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضاء تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (عـہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عمومًا اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنیوالے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں۔ لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب و غریب موثر معجون کا تجربہ تقریبًا ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے اس کی کامیابی کے بعد بعد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کیجاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلیے اکسیر ہے عام کمزوری کو رفع کرنیکے علاوہ سیلان الرحم سیلان غدودی اور اندرونی اعضا تناسل کے ورام کو دفع کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے رحم اور اسکے متعلق اعضا خصیۃ الرحم اور نالوں کو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اسکو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اگر زیادہ آتا ہو تو اسکو اعتدال پر لے آتی ہے بعض موقعوں پر اختناق الرحم ہسٹریا والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہرحال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے خوراک ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے (۸ؔ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مرکّبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

(الف)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	**خواص** - دماغ کا تنقیہ کرتا ہی - مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہی - درد سر، قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہی - اس کی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہی - ہر مزاج والے کو موافق آتا ہی - **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں - ترش و بادی اشیا سے پرہیز -	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۶	اطریفل شاہترہ	**خواص**، فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہی - آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہی - **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں - گرم و ترشی سے پرہیز -	فی سیر ۸ر فی تولہ ۰ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	**خواص**، دماغ کو قوت بخشتا ہی - آنکھوں کی روشنی کو قایم رکھتا ہی - نزلہ، درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہی - **ترکیب استعمال**، صبح یا سوتے وقت ۹ ماشے استعمال کریں - ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز -	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۰ر
۹	اطریفل غدودی	**خواص** - خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہی اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہی - **ترکیب استعمال**، صبح کو ۹ ماشے عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے - بادی اور ترشی سے پرہیز -	فی سیر صمہ ر فی تولہ ار
۱۳	اطریفل کشنیزی	**خواص** - درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ ہوں مفید ہی - دماغ کو قوت دیتا ہی - اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہی - بواسیر کو روکتا ہی - **ترکیب استعمال**، ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں -	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۰ر
۱۴	اطریفل مقل	**خواص**، بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہی - قبض کو رفع کرتا ہی، بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہی - **ترکیب استعمال**، صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں -	فی سیر ۸ر فی تولہ ۰ر
۱۶	اطریفل ملیّن	**خواص** - دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہی اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہی معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہی اور قبض کشا ہی - **ترکیب استعمال** - رات کو سوتے وقت ۹ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہی -	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۱۸	اکسیر الاطفال	**خواص** - اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہی، خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہی - معدے کو صحیح حالت میں رکھنا بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو ونما کو قایم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہی، غرضے کہ اسم بامسمےٰ ہی - پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہی -	فی ڈبیہ ۸ر آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	**خواص**، یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہی، بارہا کا مجرب ہی - **ترکیب استعمال**، ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے - شیرہ تخم خیارین تین ۳ ماشے، شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشے - شیرہ خار خسک ۳ ماشے - شیرہ بادیان ۳ ماشے - پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں -	فی ڈبیہ ۱۴ر
۲۰	اکسیر احتلام	**خواص** - مادّہ تولید کی اصلاح کرتا ہی - رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہی - بارہا کا مجرب ہی - **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں - کھٹّی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز -	فی ڈبیہ ۱ر
۲۱	اکسیر طحال	**خواص** - طحال کے واسطے اکسیر ہی مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلّی ہو جاتی ہی - تلّی کے ورم کو تحلیل کرتی ہی اور اس کی سختی کو دور کرتی ہی - معدہ کو قوت پہنچاتی ہی - **ترکیب استعمال**، ۲ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں -	فی شیشی ایک روپیہ ۱ر

نوٹ :- باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے - "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	اکسیر فرنگ رجسٹرڈ	یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتدا مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کردیتی ہے سوداوی اثرات اور آتشک کے عوارض کو زائل کردیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے۔ فی شیشی ۳۰ گولی تین روپے	
۲۲	**الاحمر**	**خواص**۔ تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے۔ فی تولہ (عہ۱۸) اٹھارہ روپے **ترکیب استعمال**، ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیرہ ۵ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔	ٹکیہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ
۲۳	**اکسیر شفا** جنون اور ہسٹیریا کی اکسیر دوا	ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اسکی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لیے کافی ہے قیمت فی قرص دو آنے (۲؍) **ترکیب استعمال**، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	
۲۴	**اکسیر سعال** رجسٹرڈ	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے (عہ۱) **ترکیب استعمال**، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔	
		ب	
۲۷	**برشعشا**	**خواص**، زکام، نزلہ، مالیخولیا وغیرہ اور فالج ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان، درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے، ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۱۵؍ فی تولہ ۳؍
		ت	
۳۳	**تریاق باہ** [illegible] والا	**خواص**، مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ **ترکیب استعمال**، تین ماشے کھاکر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔	فی تولہ ۸؍
۳۵	**تریاق پیچش**	**خواص**، یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، دو چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۲۰؍ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲؍
۳۷	**تریاق نزلہ**	**خواص**، نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر ایک عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۲؍
		ج	
۴۷	**جوارش آملہ**	**خواص**، معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل و جگر کی نا مناسب حرارت کو کم کرتی خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال) ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۔؍
۴۹	**جوارش کمونی**	**خواص**، بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کردیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۴؍ فی تولہ ۔؍
۵۱	**جوارش انارین**	**خواص**، معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی تولہ ا؍

نوٹ:۔ الف، ب، ت کی باقی دوائیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیئے۔ "مینیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش جالینوس	**خواص۔** معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دردِ کمر زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے قبض کو رفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، درسر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا مجوزہ نسخہ ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۹ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ع۸ر فی تولہ ۔ر
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	**خواص۔** گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ع۸ر فی تولہ ۔ر
۵۴	جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں	**خواص۔** گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب۔ درد سر۔ بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ پانچ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ **نوٹ:۔** اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر عنہ ر فی تولہ ۴ر
۵۷	جوارش سفرجلی مسہل	**خواص،** درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے، دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادے کو خارج کرکے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ع۸ر فی تولہ ۔ر
۶۲	جوارش عود شیریں	**خواص،** معدے کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے، غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب دویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز	فی سیر روپے ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۳	جوارش عود ملین	**خواص۔** معدے کو قوت دیتی ہے قبض کو دور کرتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر روپے ۱۲ر
۶۶	جوارش کمونی	**خواص** معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ٹھنڈی مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر عہ ر فی تولہ ۔ر
۶۹	جوارش مصطگی	**خواص،** معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی و ضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے، مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر عہ ر فی تولہ ۔ر
۷۱	جوارش شاہی عودی	**خواص،** معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر روپے ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۷۴	جوہر نقرہ	**خواص** سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النسا وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کے لیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے۔ پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۲ چاول یہ دوا مویز منقی میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کرکے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گھی دودھ خوب کھائیں	فی ماشہ ۱۲ر فی تولہ للہ ر
۷۵	جواہر مہرہ	**خواص** اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے، امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اس کو زائل کرکے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔	فی ماشہ للہ ۱۵ قرص عہ

نوٹ:۔ باقی جوارشیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال ۲ چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کی جاتی ہی	
۷۶	[illegible]	**خواص**۔ سوداوی امراض مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو کے لیے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہی۔ **ترکیب استعمال**، یہ دوا کیپشوں میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے۔	فی خوراک ۱ر

حبِ نشاط۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں۔ سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیسا کہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشے کی چیز اس کا جزو نہیں۔ اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہی۔ سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں۔ لذت و تفریح کا سامان بھی ہی۔ جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کر دے گا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہی لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور برا اثر دکھاتی ہیں۔ **حبِ نشاط** اس سقم سے پاک ہی۔ ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے بے ضرر اور مفید دوا ہی، قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (عہ ۱ر)

ترکیب استعمال۔ خاص وقت میں ایک گھنٹے پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	حب پپیتا	**خواص**، خرابی ہضم اور درد شکم کے لیے بہت مفید ہی ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہی مفید چیز ہی۔ **ترکیب استعمال**، کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲ر
۸۰	حب مقوی	**خواص** اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہی حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہی اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اسکو دور کرتی ہی (**ترکیب استعمال**، خوراک ایک گولی دوا المسک معتدل ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	فی درجن ۴ ۶ر
۸۴	حب ایارج	**خواص**۔ مرگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، جب چار گھڑی رات باقی ہو ان تک ۳ ماشے سے ۹ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھا کر سو رہیں اور صبح کو مسہل پی لیں، تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں، **نوٹ**:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۸۷	حب پیچش	**خواص** یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہی گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہی اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی سوتے وقت یا جس وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کر لیں، گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔	فی درجن ۶ر
۹۲	حب جدوار	**خواص** یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ جریان میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی یا دو گولیاں صبح کو یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ عہ ر

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں۔ استعمال کے دو گھنٹے بعد لنغوظ سے بے تاب کر دیتی ہیں نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر، مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہی قیمت ایک درجن للعہ نصف درجن ۵؍۸ر تین گولیاں ۳؍ر

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہی۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	حب حمل	**خواص**، بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کر دیتی ہیں۔	فی درجن ۱۲ر

نوٹ:۔ بقیہ گولیوں کے نام اور ان کے مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ ’’منیجر‘‘

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس ۶ ماشہ کے ساتھ ۳ روز متواتر صبح وشام استعمال کریں۔	
۹۶	حب تریاق سوزاک	خوص یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیساہی قرحہ پڑگیا ہو تین روز میں نیست ونابود کردیتی ہیں۔ پیپ خون کی آمد مطلق بند ہوجاتی ہے۔ ترکیب استعمال ا گولی صبح ا گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھول کر پچکاری کی جاتی ہے نوٹ، پچکاری گولیوں کیساتھ دیجاتی ہے	فی شیشی عہ
۹۹	حب شفا	خوص، یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں، درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح، دوپہر، اور شام کو لیپ کریں	فی درجن ۲؍
۱۰۱	حب سرفہ	خوص۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہوجاتی ہو نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال، کھانسی کے وقت بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں ترش وبادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴؍
۱۰۲	حبّ آواز کشا	خوص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح وشام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ۱؍
۱۰۵	حب رمد	خوص، آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پوست خش خاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳؍
۱۰۸	حب صرع	خوص۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اورام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی وبادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیرہضم غذائیں نہ کھائیں	فی درجن ۲؍
۱۰۹	حب ضیق النفس	خوص۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ا گولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ صرف ا گولی ہی استعمال کی جائے ترشی وبادی سے پرہیز	فی درجن ۳؍
۱۱۲	حب ممسک طلائی	خوص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک ومقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن عہ ۸؍
۱۱۳	حب ممسک	خوص۔ امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶
۱۱۴	حب ممسک عنبری	خوص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہوجانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	

حبّ عنبر مومیائی ۱۱۵ **خوص**۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے عضاء تناسل ورعضاء رئیسہ میں جو ضعف پیدا ہوجاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال، دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خوص، یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسّوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسّوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲؍
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خوص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲؍
۱۱۹	حب [illegible]	خوص۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیرہضم غذا اور گرم اشیا نہ کھائیں	فی درجن ۱؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
١٢٥	حب مروارید	یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو انکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل خراب کر دیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دردانگیز ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے (۱۲ر) ترکیب استعمال، ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبر ۵ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔	
١٢٦	حب اولی	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کر دی جائے۔	فی درجن ٦ر
١٣١	حب جمیلہ	خواص۔ یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ١٢ر
١٣٤	حب ممسک السرخ	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور بہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ١٢ر
١٣٦	حلوائے بیضہ مرغان	خواص باہ کو قوت دیتا ہے گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے۔ (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صمہ ر
١٣٧	حلوائے سپاری پاک	خواص۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرتا ہے، ترکیب استعمال، ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یہ دوا استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صمہ ر پانچ روپے
١٣٨	حلوائے مغز سر کنجشک والا	قوت باہ کے لیے مفید ہے مادّہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ و مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ار فی سیر صمہ ر ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	
١٤٠	[illegible]	خواص باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور ستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ایک تولہ کھا کر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ار
١٤٣	حب داد	خواص۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ٦ر
١٤٤	حب تیموں	خواص۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کر دیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب و غریب ہیں ترکیب استعمال، ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتار لیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدو سے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰ر
١٤٦	حب حمی	خواص۔ یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی عہ ر
٦٦٥	حب خاص	خواص۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے، بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوی بناتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہو جاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش	فی درجن [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		زیادہ کرتی ہی ان کے چند روز استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ۔	
۶۶۶	حبّ احمری	خواص، یہ گولیاں مردانہ قوت کو قایم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں، یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہی اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہی۔ موسم گرما میں گرم مقامات پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی درجن ۸ر
		خ	
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی، خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہی۔ امراض سوداوی کو مفید ہی۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو جلد زائل کر دیتا ہی۔ نہایت نفیس چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہی۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر لـعہ ر فی تولہ ۱۲ر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا	خواص خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی۔ معدے کو قوت دیتا ہی نیز سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہی۔ ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہی۔	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۸ر
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص۔ دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہی وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہی۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔	فی سیر عـہ ر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہی۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص	خواص۔ اعضائے رئیسہ دل، دماغ کو قوت دیتا ہی۔ بصارت کو قایم رکھتا ہی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی۔ ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہی۔ روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہی عضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی عصاب کے ضعف کو دور کرتا ہی۔ دماغ اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہی۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو زائل کر دیتا ہی۔ مرگی، رعشہ، لقوہ، فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہی۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہی عمدہ چیز ہی بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہی۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول، عرق گاؤزبان ۷ تولہ، عرق گذر ۵ تولہ، شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۶ر چھ آنے
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص، دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہی، دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہی اور زیادتی محنت سے اس کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہی تفریح پیدا کرتا ہی اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہی، ترکیب استعمال، ۵ ماسے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۳ر ورق طلا والا فی تولہ ۶ر
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص، دماغ اور دل کو قوت دیتا ہی خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہی۔ موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہی۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کیا جائے۔	فی تولہ ۴ر
۱۶۲	خمیرہ مروارید بہ نسخہ کلاں	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہی ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہی موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہی اسے جلد زائل کرتا ہی سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہی اعلیٰ درجہ کی چیز ہی اس کا مزاج معتدل ہی۔ ترکیب استعمال، یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لے کر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ ۱۰ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ	**خواص**، خفقان، وحشت، مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸؍

نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لیے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک مرض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں، خوشرنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ **قیمت** فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ

دوائے سنگ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۶

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر آپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت، فی تولہ چار روپے۔ **ترکیب استعمال**، ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی چیزیں دینی چاہئیں، چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	دوائے لکنت	**خواص**۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے، بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸؍
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب	**خواص**۔ جریان کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۲؍
۱۷۱	دواءالمسک بارد جواہر والی	**خواص** خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۶ ماشے یہ دوا عرق گذر، ۲ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸؍
۱۷۳	دواءالمسک حار جواہر والی	**خواص**۔ روح قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشے دواءالمسک عرق بادیان ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ نبات سفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلاکسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸؍
۱۷۵	دواءالمسک معتدل جواہر والی	**خواص**۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ دواءالمسک صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۲ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر سنعہ فی تولہ ۶؍ مثانی تولہ ۲؍
۱۷۷	دوائے خاص	**خواص**۔ مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۳ خوراکیں بند کر دیتی ہیں ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲؍
۱۸۲	دوائے پشت	**خواص**۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے مالش رگوں پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے نہایت مفید ہے **ترکیب استعمال** کنج ران سے چڑھا بھی لیتے ہیں اور عضو کے	فی شیشی عہ

نوٹ: باقی خمیروں وغیرہ کے نام اور قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں	
۱۸۳	دوائے ٹکور	**خواص**۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ **نوٹ**:۔ بہتر یہ ہے کہ دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کی جائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کی جائے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلاء کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

رجسٹرڈ **دولابی** ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دو اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہے اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض جگر وگردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کی بھی اس دوا سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سے)

عرقیات کی روحیں!!

۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجیئے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۳مے ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۳مے ر
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ج)	روح بیدمشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۶ر
〃 ۱۸۸ (د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۹	روح شباب	**خواص**، تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید ۶۶۷:۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے۔ ہر موسم کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال، ایک ماشے یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پئیں۔ سرخ مرچ اور گرم اشیا سے پرہیز

۱۹۶	روغن مور خالص	**خواص**، یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہے۔ گٹھیا، ذات الجنب، درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶ر
۲۰۰	روغن بادام شیریں	**خواص**، اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے قبض کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے، نیند لاتا ہے اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشے سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۲ر
۲۰۴	روغن بیضہ مرغ	**خواص**۔ تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴ر

نوٹ:۔ باقی روغنوں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے+

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۰۹	روغن کچلہ	**خواص**۔ فالج، لقوہ، ضعف اعصاب کے لیے مفید ہی، چوٹ کا درد دور کرتا ہی اور اورام کو تحلیل کرتا ہی۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۰	روغن [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال**۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہی اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکائتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہی۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	**خواص و ترکیب استعمال**، درد سر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہی بے خوابی کو دور کرتا ہی اور فوراً نیند لاتا ہی اس کو سر پر ملیں۔	فی تولہ ار
۲۱۸	روغن کدو	**خواص و ترکیب استعمال**، درد سر حار اور بے خوابی کو (جو خشکی کی وجہ ہو) دور کرتا ہی۔ دماغ کو قوت دیتا ہی۔ نہایت مفید تیل ہی۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۵ر فی تولہ ار
۲۲۵	روغن بنفشہ	**خواص**، دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہی اور میٹھی نیند لاتا ہی اور مرض سہر (بے خوابی) جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہی۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہی خاص نگرانی میں اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہی۔ **ترکیب استعمال**، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	**خواص** یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہی قرحہ کو بھرتا ہی سوزاک کی جلن دور کرتا ہی۔ مجرّب ہی۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری دو تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن سورنجان	**خواص**۔ یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہی۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ار
	روغن ناصور	**خواص** دنیا میں ناصور کے لیے بہترین دوا ہی ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بے خطا اور مجرّب ہی۔ **ترکیب استعمال**۔ ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ **نوٹ**:۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے۔	فی شیشی ۸ر
	روغن خنازیر	**خواص**، یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی اسی فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی، **ترکیب استعمال**، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہی۔	فی شیشی تین روپے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہی۔ حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہی۔ سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہی۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہی اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیئے اور پندرہ روز کے بعد پھر اپنا وزن کیجیئے پھر دیکھئے آپ کا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامّل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی جس قدر ہضم کر سکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	سنون مقوی دندان	**خواص**۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہی اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہی اور مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہی۔ مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہی اور منہ کو خوشبودار کرتا ہی۔ **ترکیب استعمال** سوتے وقت دانتوں پر ملیں اس کے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	سنون [illegible]	**خواص**، ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہی بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہی دانتوں کی نگہداشت کرتا ہی اور انھیں جلا دیتا ہی۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہی۔ **ترکیب استعمال**، اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہی۔	فی تولہ ار
۲۳۷	سنون [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہی دور کرتا ہی۔ ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہی۔ رات کو یا بوقت ضرورت	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	
۲۴۲	سنون مجلّی	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو مل کر کلی بھی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون مستی	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	سفوف [illegible]	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۶۴	سفوف [illegible]	**خواص** سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیر پا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ اوّل دن، دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ۔ تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری چار تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱

رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت مبہی و ممسک ہے۔ جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۲۱ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۱ خوراک ۱۲ر

۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی	**خواص**، معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے، سستی اور کاہلی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶عر فی تولہ ۰ر
۲۷۷	سفوف نمک شیخ الرئیس	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ ہضم اچھا کرتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶عر فی تولہ ۰ر

سفوف اعظم ۲۷۸

یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۲عر)

۲۸۳	سفوف حابس	**خواص** کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲ر
۲۹۰	سفوف الاملاح	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے۔ معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ار

شربت فولاد ۲۹۲

معدے کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے، چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے، پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸ر)

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلاء

طلاء رجسٹرڈ شباب آور ۲۶۲

یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۳ روپے پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نوٹ:- باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "مینیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر	خوص۔ اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے فی صدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت ادر جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے نہ اپاڑ کرتا ہے نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ رتی سرا اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں۔ اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چنبیلی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	طلا پپیہ شیر والا	خوص۔ کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و عصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہے قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلا مذکورۂ بالا۔	فی تولہ لے چھ روپے
۳۶۵	طلا اکسیر	خوص، وہ نوجوان کہ جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد زیادتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کجی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے دو ہفتے استعمال کریں۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلا مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار رُپے
۳۶۶	طلا مجلوق	خوص، یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہے نہ باندھنے کا جنجال ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال۔ کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے مجلوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلاء کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	فی شیشی جو تین ماہ کے لیے کافی ہے دو روپے (۲ؑ)
۳۶۷	طلا مشک والا	خوص۔ باہ کو قوت دیتا ہے کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے۔ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر چار رتی یہ طلا سرا اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولہ ۲ؑ دو روپے
۳۶۸	طلا عجیب	خوص، اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خوص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال، بقدر چار رتی یہ طلا سرا اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی عہ
۳۶۹	طلا سنج	خوص، اعضائے تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہے ذرا اپاڑ کرتا ہے۔ بقدر ۲ رتی سرا اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ عہ
۳۷۰	طلا اعجاز	خوص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اور اس کے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہے عصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے ہر موسم اور ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں	فی شیشی دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال شب کو ۲ رتی گرم کر کے سر او رسیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کر کے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز۔	
۳۷۱	طلاء الماس	**خواص۔** عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچہ عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے۔ سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱ گولی کا ۱/۴ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ او رسیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	فی گولی للعہ چار روپے

عرق فولاد ۳۷۲

نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ۱ تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بجید قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال اور عدیم المثال ہے قیمت فی بوتل تین روپے (سےعہ)، ترکیب استعمال۔ چار تولہ عرق میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۴	عرق منڈی بوٹی [illegible]	**خواص** اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے قوت باہ کے لئے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں اعانت کرتا ہے مفرح قلب ہے اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل تین روپے
۳۸۹	عرق عنبر	**خواص** اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل عہ
۴۱۴	عرق ماء اللحم	**خواص** دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کرلے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیئے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیئے عرق ہذا بڑی نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے مسکن حرارت ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے، ترکیب استعمال، ۱۰ تولہ یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب دوا کے ساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	فی بوتل عہ

غ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۶	غازہ حسن افزا	**خواص** چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیے، چہرے کی جھائیاں، داغ مہاسہ کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** رات کو ۶ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

ف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۷	فیرولین	**خواص** ضعف معدہ و جگر کے لیے خاص چیز ہے بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں از سر نو تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور انمیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے + کھانا کھانے کے بعد دونوقت ۵، ۵ قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔	فی تولہ عہ دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے سوزاک کے لیے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہے۔ ترکیب استعمال ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱۰ خوراک دو روپے (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۹ رجسٹرڈ	قرص عود	یہ دوا تبخیر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے دائمی نزلہ دردسر کی شکایت اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے خفقان قلب کو نافع ہے مقوی دماغ جگر ہے۔ ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں، گرم ثقیل، بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ننھی قرص دو روپے (عہ ر)	
۴۳۲	قرص ملیّن	**خواص**۔ یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے۔ قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں دردسر، درد گوش آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال، دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی درجن ۱ر

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جدید	**خواص**، سونے کا ایک خاص کشتہ ہے یہ ارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جس قدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے اور غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیر ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں استعمال کریں، ترشی کا پرہیز۔	ایک ماشہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک چار روپے
۴۳۶	کشتہ [illegible]	**خواص** جریان کے لیے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	ایک ماشہ کی شیشی ۱ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۵ر
۴۴۰	کشتہ زمرد	**خواص و ترکیب استعمال** جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کے لیے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے، مفرح قلب ہے، ۱ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم اشیاء کا پرہیز۔	فی تولہ ۹ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں	**خواص و ترکیب استعمال** اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی و مبہی اور ہاضم ہے، ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیا سے پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ **نوٹ**:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب و وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اس لیے اب ہم نے اس کو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ ۱ر ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ ر
۴۴۳	کشتہ فولاد	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے بلغم تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کر کے چہرے پر رونق لاتا ہے، ۲ چاول یہ کشتہ جوارش لبوب ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۷ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ۷ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۵	کشتہ قلعی	**خواص و ترکیب استعمال** جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے، سرعت رقت کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	**خواص و ترکیب استعمال** دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	**خواص و ترکیب استعمال** تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ و زکام، کھانسی، دردسر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ۹ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲ر
۴۴۹	کشتہ مرجان کلاں	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش لبوب اسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۷ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۵۰	کشتہ مروارید	**خواص و ترکیب استعمال** عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لیے بہت مفید ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کی سیلان رطوبت کو روکتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز	فی تولہ للعہ ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۱	کشتہ نقرہ	خواص و ترکیب استعمال۔ جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چسپت کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دوا المسک ۳ ماشے یا انوشدارو ۷ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشے یا لبوب کبیر ۷ ماشے یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	فی تولہ لعہ؍ ۱۵ قرص ۹؍
۴۵۲	کشتہ نقرہ جدید	خواص و ترکیب استعمال۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ روح میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے ۲ چاول کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیجائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ ہے؍ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸؍
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ عا؍ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۶؍
	کشتہ تامیسر	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یا ۱ قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ لعہ؍ ۱۵ قرص ۱۲؍
	کشتہ فولادی سونے چاندی والا	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعیف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، دو چاول یا ایک قرص دوا المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ ے؍ ۱۵ قرص ۱۲؍
	کشتہ طلا مرواریدی	خواص۔ یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت مؤثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل و دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیے عام کمزوری کیلئے دوا المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کیلئے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ ۱۰؍ قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (ضمیمہ)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہو ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ عینک کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزا سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بینائی کو نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ خارش۔ نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہو گئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور ہر سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہو اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہو سکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ ہر حال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے (عـ۲) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۴	کافورسیال	خواص۔ یہ کافور کا اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل و دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال، چار یا پانچ قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عـ؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۰	لیقار	خواص، یہ دوائی تریاق فوائد رکھتی ہے جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہے فساد خون کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہے، ترکیب استعمال، اس دوا کے چار قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔	فی تولہ عہ

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اس کو ہر موسم میں خصوصًا موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

لبوب کبیر ۴۸۲

خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، رنگ نکھارتا ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے، مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہے کمزوری کو زائل کرتا ہے قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہے ایسی چیز ہے کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہے، فی سیر ۱۵ فی تولہ ۳ر۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلاء ۲ برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے اگر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولہ اوسے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

م

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ (عہر) ترکیب استعمال ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ استعمال کریں۔

معجون اکسیر باہ ۵۱۴

یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو قائم رکھتی ہے عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ رقت کو دور کرتی ہے جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہے۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۷	معجون بیضہ حکیم خاص	خواص، حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعضاء کے درد کو زائل کرتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے جو لوگ محرور المزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہے زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ۴ہر
۵۱۸	معجون آرد ماش	خواص۔ رقت اور سرعت کو دور کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہے اور جریان کو روکتی ہے۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب اس میں ایسے اجزاء شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملا کر استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶عہ فی تولہ ۳ر
۵۲۸	معجون تقویت ۷	خواص باہ کو قوت دیتی ہے اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان ورقت کو کھو دیتی ہے عمدہ اور موثر چیز ہے، ۷ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گذر ۲ تولہ شربت انار ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی سیر ۳۲ر فی تولہ ۶ر

معجون جالینوس لولوی ۵۲۹

خواص، جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہے (۲) گردہ اور دیگر اعضاء تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ و انثیین و احلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہو گئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہیں انہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نعوظ کے لیے بیدار کرتی ہے اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہے (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہے (۴) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہے (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہے (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے (۷) اعضاء خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہے ہر عضو کی کمزوری کیلئے نافع ہے۔ فی تولہ (۸ر) ۵ ماشے سے ۷ ماشہ تک یہ معجون استعمال کی جائے قوی اثر بنانے کے لیے کشتہ طلاء ۲ برنج یا ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ ماشہ کے ساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون حمل عنبری علوی خانی ۵۳۶

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو ان کے لیے بہت مفید ہی۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی عمدہ چیز ہی، ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۴۶	معجون سپاری	باہ کو قوت دیتی ہی سرعت کو زائل کرتی ہی۔ عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہی استقرار حمل میں ممد ہی عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہی۔ نہایت مفید اور مجرب دوا ہی۔ ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کی جاتی ہی ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر ۵صمہ فی تولہ ۱ر
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص، گٹھیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہی معمولات مطب میں سے ہی۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی و ترش اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۲ ۸ر فی تولہ ۰ر
۵۵۴	معجون عقرب	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستہ نکالتی ہی گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہی۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۷ ماشہ تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۷ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ	فی سیر ۲عمہ فی تولہ ۴ر
۵۵۵	معجون فلاسفہ	خواص باہ کو بڑھاتی ہی مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہی بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر اور درد گردہ و وجع المفاصل کو دور کرتی ہی چہرے کا رنگ صاف کرتی ہی بدبوئے دہن کو زائل کر کے منہ کو خوشبودار بناتی ہی مسلمہ طور پر مفید ہی۔ ترکیب استعمال ۹ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶ ۸ر فی تولہ ۰ر

معجون مروح الارواح

خواص۔ یہ معجون ایک پر اسرار چیز ہی۔ حرارت غریزی کو قوت دیتی ہی اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہی جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہی عقل اور حافظ کو زیادہ کرتی ہی مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہی دھات کے روگ کو مٹاتی ہی۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہی کہ اولاد پیدا ہو تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہی اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکماء کی رائے ہی کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کر کے بھی پشیمان اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اس کی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی اس کے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہی۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

ترکیب استعمال: صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کی جائے اس سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ عرق عنبر ۵ تولہ عرق ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہی۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۵۷

خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہی جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہی جوہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہی جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا ایسی موذی مرض ہی اس قاطع نسل مرض کے واسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہی۔ معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہی۔ قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (عـ۸ر) ترکیب استعمال، ایک تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون مومیائی ۵۵۸

خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہی اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کر دیتی ہی اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہی۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عـ۲ر)

ترکیب استعمال ایک ماشہ سے تین ماشے تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۵۹

دل اور دماغ کو قوت دیتی ہی جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہی اور خفقان کو زائل کرتی ہی۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کر کے قوت قائم رکھتی ہی۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عـہ)

ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون طلا ۵۸۱ خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون بیدمشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون اوجاع یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً گٹھیا نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہوچکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت ور کردیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲ر ترکیب استعمال، رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔

معجون ۵۸۷ شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی کی لاثانی دوا - یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایۂ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہوگئے۔

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمدللہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں ان کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اسکی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیاء مثلاً بھنگ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اسکی یہ قوتیں مشک عنبر مروارید زمرد جیسی بیضرر مقویات سے حاصل کی گئی ہیں اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جارہا ہے یہ ہیں۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کرکے سختی پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوشرنگ ہو جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضاء تناسل کی وجہ سے ہو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔ اسکی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ/ر)

ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نوٹ:- موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص دواتشہ نمبر ۳۹۸ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	مفرح بارد جواہر والی	خواص، قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فی تولہ ۴ر

مفرح یاقوتی معتدل خواص - حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے

قیمت ۱۲ار ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۲ تولہ یا دودھ کچی لسی یا صرف مفرح استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	ماالبیسنت	خواص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ ۱۲/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۱۲ر
۵۹۹	ماالذہب	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اس کی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوتی ہے، اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لیے سونا ایک خاص چیز ہے اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہوکر اپنا اثر شروع کردیتی ہے اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم	

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	ماء الذہب	ہوتا ہو اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہو جاتی ہو معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہو سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس میں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہو جاتی ہو ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا بھرا یا عرق گذر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص دو آتشہ میں ڈال کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ، مکھن وغیرہ حسب برداشت کر سکتے ہیں۔	فی ماشہ تقریبًا ۲۰ قطرے دو روپے (عـہ)
۶۰۰	مروارید سیال	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہو اور نہایت لطیف بےضرر اور مفید چیز ہو امراض قلب اور ضعف عامہ میں اس فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہو موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہو۔ **ترکیب استعمال** ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عـہ آٹھ روپے
	مفرح مشکیں رجسٹرڈ	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزا سے تیار کی جاتی ہو اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے آب حیات سے کم نہیں ہو صبح کو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہو کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہو تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں۔ غرضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہو جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	فی شیشی ایک تولہ ۸ عـہ
	مثالی رجسٹرڈ	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہو اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات" نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہو، احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہو طرفہ یہ ہے کہ اعضا تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہو۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہو۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سے)	فی شیشی تین روپے
	ممسک بے نظیر رجسٹرڈ	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبورًا دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہو اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہو تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔ ممسک بے نظیر، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہو ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہو قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں فرق یہ ہو کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔" ممسک بےنظیر میں مشک عنبر یاقوت، زمرد، مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہو۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہو مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	فی شیشی تین روپے سے

نمک جالینوس ۶۲۴

خواص۔ اس کے اجزا ترکیب کا رخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہو سچ پوچھئے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی پتلی ہو جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہو دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہو گی۔ کثرت بلغم سے تپ زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج و وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہو، ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں۔ خصوصًا درد گردہ و پسلی و فم معدہ درد شکم و بواسیر وغیرہ۔ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہو اور امعا میں غذا کے ساتھ داخل ہو کر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہو ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی، چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہو نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہو۔ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہو۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

بزلمانزا	**خواص** امراض معدہ کے لیے بےحد مفید ہو غذا کو جلد ہضم کرتا ہو گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہو جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہو بلغم چھانٹتا ہو۔ **ترکیب استعمال** ۳ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش لبیبا میں ملا کر بعد غذا ان کو سوتے وقت کھانا چاہیے۔	فی تولہ ۸ عـہ ۱۵ قرص ۱۲ر

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فیتولہ ۱۲ر	معدہ وجگر کے امراض میں مفید ہے عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا ہے اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملاکر پینے چاہئیں۔	[illegible]	۶۲۵

دوائے خرمہرہ (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کے ایک مخصوص طبقہ کا خیال ہے کہ جسم کے اندر کسی نہ کسی نمک کی کمی کی وجہ سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ لیکن ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات کا خیال ہے کہ ۷۵ فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جن کے جسم میں نمکوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار پہنچا دینے کے باوجود فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ مجلس کی رائے میں یہ ہے کہ جسم میں نمکوں کی تقسیم جس مخصوص نظام کے سپرد ہے اس میں گڑبڑ یا اختلال واقع ہو جاتا ہے۔ اس گڑبڑ کے ذمہ دار عموماً جگر اور آنتیں ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ضعف دماغ۔ سر چکرانا، دردسر، پرانا نزلہ، نیند کی کمی، جی متلانا، بھوک کی کمی، صفرا کی زیادتی، تبخیر اور عام کمزوری وغیرہ ایسی شکایتیں ہیں جو معدہ اور آنتوں کے فعل کی اس گڑبڑ سے انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور برابر علاج کرتے رہنے کے باوجود بھی نمایاں اور مستقل فائدہ نہیں ہوتا۔

"دوائے خرمہرہ" کو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اسی خاص نقطہ نظر سے ترتیب دیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس میں کوئی چیز غیر طبعی شامل نہیں ہے۔ اس دوا کے اجزا کا رخ خصوصاً جگر اور آنتوں کی اس گڑبڑ کی صلاح کی طرف ہے جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر اس میں اعلیٰ قسم کے نمکیات شامل کر کے اس کے فوائد کے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ اب دوائے خرمہرہ مذکورہ مرضوں کو دور کرنے میں اکسیری خاصیتیں رکھتی ہے۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے بھی تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو لمبی بیماریوں سے اٹھے ہوئے عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ اطباء یقیناً دوائے خرمہرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرا کے نیک نامی حاصل کریں گے۔ خوراک ایک ٹکیہ مقرر ہے۔ صبح یا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اگر دودھ نہ ملے تو پانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ کمزور بچّوں کو آدھی ٹکیہ دینی چاہیئے۔ اگر مرض زیادہ تکلیف دہ ہو تو دن بھر میں دو خوراکیں اس دوا کی دی جا سکتی ہیں۔ بیماری سے اٹھے ہوئے لوگ اس دوا کو اگر دواءالمسک معتدل یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا کے ساتھ استعمال کریں تو چند دن میں ان کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ قیمت فی درجن قرص بارہ آنے (۱۲ر)

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔ اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہے تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کر دیجئے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے تو اس مرہم کو لگاتے لگاتے ہی زہر کا اثر ختم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس مرہم کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجئے۔ بس ورم کافور ہو جائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناصوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دیگا۔ ذرا سا مرہم پھایہ پر لگائیے اور زخم کو صاف کر کے لگا دیجئے۔ ناصور کے لیے یہ مرہم بتی میں لگا کر لگائیے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجئے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے جاتا رہتا ہے۔ غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہے ایک جادو ہے جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت پر ہزاروں روپیہ کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے (۸ر)

ہمدرد کا منجن

ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کیلئے مفید ہے دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں، دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوشبودار اور خوش رنگ ہے اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد کے منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

عروسک (رجسٹرڈ)

یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لئے بڑی اثر والی چیز ہے۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں؟

حبوب مقوی معدہ (رجسٹرڈ) (نو) ضرور استعمال کریں!

یہ گولیاں معدہ کے تمام امراض کے لیے مفید ہیں، کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ درد معدہ و شکم کو دور کرتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں اور ملین بھی ہیں عجیب و غریب چیز ہیں۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ غریب لوگ بھی اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ ترکیب کا پرچہ ہمراہ ہوتا ہے۔ تقریباً سو گولی کا بکس آٹھ آنے (۸/)

ادویہ مندرجہ ذیل بہ نظر رفاہ عام بلا قیمت پیش کی جاتی ہیں

اِن ادویات میں سے جس دوا کی ضرورت ہو بلا تامل کارخانہ سے طلب فرمائیں فوراً پیش خدمت کیجائیں گی بیرونجات والے اصحاب صرف ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لیے روانہ فرمائیں +

سرمہ مفید

یہ سرمہ امراض چشم کے لیے نہایت مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ آشوب چشم کو دور کرتا ہے، دھند، ناخونہ، جالا، کو بھی مفید ہے۔ سوتے وقت بطور سرمہ کے استعمال کرنا چاہیے +

گولیاں خشک کھانسی

یہ گولیاں بچوں اور بڑوں کی خشک کھانسی میں نہایت مفید ہیں۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر اس کا عرق چوستے رہیں ایک دم سے نگل نہ جائیں ترش اشیاء سے پرہیز

گولیاں بلغمی کھانسی

یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہیں یہانتک کہ کئی کئی برس کی کھانسی کو فائدہ بخشتی ہیں سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر عرق چوستے رہیں۔ ایک دم سے نگل نہ جائیں نہایت مفید ہیں۔ ترش اشیاء کا پرہیز۔

پاک صابن (رجسٹرڈ)

نماز روزہ روحانی عبادت ان سب کی قبولیت طہارت پر موقوف ہے عام طور سے صابن جن طریقوں سے اور جن اشیاء سے تیار ہوتے ہیں انکا پاک ہونا ناممکن ہے اسلیے حسب ایما علماء کرام "پاک صابن" جسکے تمام اجزاء پاک و طاہر ہیں نہایت احتیاط سے حکیم آغا منصب علی صاحب نے یونانی ادویات سے مرکب کرکے چند علماء دین کے آگے تیار کیا ہے اور بہت سے علمائے دین کی خدمت میں پیش کرکے بعد استعمال بہترین سندات حاصل کی ہیں پاک صابن کی خصوصیات آج تک کسی صابن کو میسر نہیں حسب ذیل ہیں:- شراب، چربی، اور تمام قابل اعتراض اجزاء سے مبرا ہے۔ میل کاٹتا۔ تمام جلدی امراض کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کرکے ملائم کرتا اصلی رنگ نکھارتا۔ بدن میں خشکی نہ کرنا۔ جسم میں خوشبو پیدا کرنا اس کا اصلی جوہر ہے، نہایت خوشبودار، مفرح اور نفیس ہے۔ قیمت فی بکس جس میں تین ٹکیاں ہیں ایک روپیہ (عہ/)

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سرمہ نور العین (رجسٹرڈ)

دھند۔ خارش چشم۔ جالا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم، ڈھلکا ضعف بصارت اور روہوں کے لیے مفید ہے۔

دہلی کے طبیبوں اور ویدوں کے سارٹیفکٹ اس سرمہ کے بارے میں موجد نے حاصل کیے ہیں۔

قیمت تین ماشہ (۹/) چھ ماشہ ایک روپیہ (عہ/)

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا +

روغن داد

داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلامضرت ہے،

بغیر تکلیف کے داد کو دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸/)

قیمت:- چھ ماشہ کی شیشی چار آنے (۴/)

حکیم حافظ عبد المجید اینڈ سنز۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تتمہ

جو مرکب ادویہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں انکے نام، مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے	۹ 〃	〃 ۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵	اطریفل سنائی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے قبض کشا اور درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سود مند ہے۔	ایک تولہ	〃 سر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے قبض کشا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۷	انقرویائے کبیر	فالج، لقوہ اور صرع وغیرہ بلغمی امراض کو دور کرتی ہے۔	۴ 〃	〃 ۲ر
	ب			
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	〃 ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کھوتی ہے۔	〃	〃 ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
	ت			
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کار آمد ہے۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ار
	ج			
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب ہے ضعف معدہ کی وجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری بنسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تبخیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کار آمد ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ 〃	فی سیر ۸ فیتولہ ار
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 سے 〃 ۰ر
۵۸	جوارش شاہی	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تبخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فیتولہ ار	جوہر والی 〃 ۳ر
۵۹	جوارش شہر یاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۶۴	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۰ر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے۔ پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	ایک تولہ	〃 ۰ر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی۔ ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۰ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک وصاف کرتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ار
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر

ح

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب نار مشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۸۱	حب اذاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ہیں۔	۲ عدد	فیتولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لیے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	// ۱ر
۸۳	حب اشخار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں	۲ عدد	// ۱ر
۸۶	حب پچلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔	۲ عدد	// ۱ر
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بہ کثرت مستعمل ہیں	۲ //	// ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں	۳ //	// ۱ر
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ //	// ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محلل ریاح ہیں۔	۲ //	// ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ //	// ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ //	// ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لیے مفید ہیں۔	۱ //	// ۲ر
۱۰۲	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لیے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ //	// ۱ر
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ //	۲۰ گولیاں عہ
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں	۵ //	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں	۲ //	فیدرجن ۱ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ //	// ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ //	// عہ
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ //	// ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ //	// ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ //	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ //	// ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۱ //	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہو جاتا ہے۔	۳ گولیاں صبح، دوپہر، شام	فی درجن ۶ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب معنبر بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۳ //	// ۲ر
۱۲۹	حب مقل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۳ //	// ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کیلیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ //	// ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ //	فیدرجن ۶ر
۱۳۳	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کیلیے سود مند ہیں مقوی دماغ ہیں، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۱ //	// ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱۰ر
۱۴۱	حب قبض کشا	عادتی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے بے ضرر ہیں۔	۱ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۲	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے بہت مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ //	۲۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں۔	۲ //	۴۰ // ۶ر
۱۴۷	حب سیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ //	فی درجن عہ
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کیلیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں انکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ //	// ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل ودماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے خفقان ومالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فیتولہ ۱ر
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے مقوی دل ودماغ ومعدہ ہے۔	۶ 〃	〃 ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر عہ
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ وزکام کو رفع کرتا ہے نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ع۶ر
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلاوالا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل ودماغ کو قوت دیتا ہے خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱۰ر
	د			
۱۶۹	دوا کڑھائی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فیتولہ ۸ر/۱۲ قرص عہ
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سودا و بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ رتی	دوماشہ ۸ر
۱۷۲	دوا المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۱۷۴	دوا المسک حار سادہ	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۱۷۶	دوا الترنجبین	مقوی باہ ہے احتلام وسرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۱۷۸	دوا الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے استسقار کے لیے مفید ہے جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے،	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پیچش	سدے اور پیچش کو خواہ کسی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۱۸۱	دیا قوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ کو روکتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فیتولہ ۰ر فی سیر ع۶ر
	ر			
۱۹۰	رب انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر ع۶ر
۱۹۱	رب انار شیریں	پیاس کو فرو کرتا ہے، دل ودماغ کی گرمی دور کرتی ہے، مقوی معدہ ہے۔	۲ 〃	〃 ع۶ر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ 〃	〃 ع۶ر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ 〃	〃 ع۶ر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب وجگر کو قوت دیتا ہے، قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ 〃	〃 ع۶ر
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ 〃	〃 ع۶ر
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے پیچش میں مفید ہے۔	۳ 〃	فی سیر ع۴ر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے۔ بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	〃 ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور دردسر کے لیے مفید ہے دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	〃 ۱ر
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دوران خون تیز کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گٹھیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے،	〃	〃 ۴ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	〃	〃 ۰ر
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۲۲۶	روغن مصطگی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہے، معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۱ر
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے، درد سر اور نزلہ کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ۴ر
		س		
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے، پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	۱۲خوراک ۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔	۹ ماشہ	۱۰خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	۴ ماشہ	۱۵خوراک ۵ر
۲۳۸	سفوف چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۱ر
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے، دانتوں کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام و جریان کے لیے بہت مفید ہے، ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فیتولہ ۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ درست کرتا ہے دستوں کو روکتا ہے،	۱ ماشہ	〃 –ر
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے۔ بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان۔	۱ رتی	〃 ۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہے۔ درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہے۔	۱ تولہ	〃 ۰ر
۲۵۴	سفوف سرخ	سوزاک کے لیے مفید ہے، پیپ کو بند کرتا ہے، خوب پیشاب لاتا ہے۔	۳ تولہ	فیتولہ ۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے عورتوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے	۱ تولہ	〃 ۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ بھی ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۱۲ر
۲۶۲	سفوف خستہ تمرہندی	مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہے۔ جریان سوزاکی کو نفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۶۶	سفوف گوندکتیرے والا	جریان کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۷	سفوف لونگا	سنگرہنی، ضعف معدہ اور تبخیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۶۸	سفوف مامیران	سوزاک کے قرحہ کو بھرتا ہے جلن کو رفع کرتا ہے۔ مجرب ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے، مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۲۷۲	سفوف مقلیاثا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہے۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۱ر
۲۷۳	سفوف مولف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۱ر
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہے غذا کو ہضم کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	〃 ۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے، پیاس کو زائل کرتی ہے۔	۳ تولہ	فی بوتل ۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہے، جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہے، پیاس بجھاتی ہے۔	۳ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۳ تولہ	〃 ۱۲ر
۲۸۵	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۳ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۲۸۶	سفوف شاہترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ خوراک ۱۲ر
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کے لیے اکسیر ہے حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶ 〃	۲۰ 〃 عہ
۲۸۸	سفوف فضہ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں۔	ایک رتی	فی تولہ ے
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و ودی کے لیے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	〃 سر

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایکروپیہ (عہ)	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عہ	۲۹۶	شربت احمد شاہ	عہ
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	ایکروپیہ (عہ)	۲۹۸	شربت اعجاز	عہ	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴ر
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴ر	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴ر	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴ر	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴ر	۳۰۵	شربت انناس	عہ
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲ر	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲ر	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰ر
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰ر	۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲ر	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴ر	۳۱۴	شربت حماض	عہ
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴ر	۳۱۶	شربت دینار	عہ	۳۱۷	شربت زنگترہ	۱۴ر
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عہ	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	عہ ۲	۳۲۰	شربت شفا	عہ
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴ر	۳۲۲	شربت صندل	عہ	۳۲۳	شربت عناب	۱۰ر
۳۲۴	شربت فالسہ	عہ	۳۲۵	شربت فریاد رس	عہ	۳۲۶	شربت فواکہ	عہ
۳۲۷	شربت کشوث	عہ	۳۲۸	شربت کیوڑہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہ
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴ر	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر	۳۳۲	شربت مصفی خون	عہ
۳۳۳	شربت مسہل	عہ	۳۳۴	شربت مویز	عہ ۲	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴ر
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰ر	۳۳۷	شربت ورد مکرر	عہ	۳۳۸	شربت بلین	عہ
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ بھر عہ	۳۴۱	شربت بادام	عہ	۳۴۲	شربت گذر	عہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۳۹	شیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک عدد	فی درجن ار

ض

۳۴۶	ضماد اشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے تیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے، بواسیری درد کو رفع کرتا ہے	〃	〃 ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر اور ورم معدہ کیلئے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۴۹	ضماد جرب	تر خارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔ سرکہ میں حل کر کے کام میں لائیں۔	〃	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۲	ضماد داد	درد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	〃	فی تولہ ار
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	رحم کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ نلوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۵	ضماد مہاسے	مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ جلد کو صاف کرتا ہے، رات کو ملیں۔	〃	〃 ار

ع

نمبردوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبردوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبردوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷۶	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق اناناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۰۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بیدمشک قسم اول	۱۴ر نمبر دو ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	۳سے ر	۳۸۵	عرق شاہترہ	۰۲ر	۳۸۶	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	۳ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ ر، ۱۲ر، ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۰۲ر
۳۹۳	عرق گذر بہ نسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گذر عنبری بنسخہ کلاں	۶؏ ر
۳۹۶	عرق گلاب نمبر ۱، ۲، ۳	۱۴ر، ۱۲ر، ۸ر	۳۹۷	عرق ماء الجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	عہ ۸ر
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں	للعہ ر	۴۰۱	عرق ماء اللحم مکوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ (خشک ادویہ)	۶ر	۴۰۴	عرق مکو	۰۲ر
۴۰۵	عرق منڈی	۰۲ر	۴۰۶	عرق بہار نارنج	عہ ر	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق شہ زور	للعہ ر	۴۱۰	عرق شیر معتمد الملک	عہ ۸ر
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱۰ تولہ ۶ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸ر	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک ۶؏ ر

ق

نمبردوا	نام دوا	مختصر خواص !	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدرقہ شربت انار شیریں	۶	ماشہ	فی تولہ	۱ر
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں، معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں، بدرقہ عرق گاؤزبان	۴	″	″	۱ر
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳	″	″	۱ر
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں بدرقہ مناسب	۳	″	″	۱ر
۴۲۴	قرص غافث	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	″	″	۱ر
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	″	″	۱ر
۴۲۶	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	۶	″	″	۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	۶	″	″	۱ر
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	۶	″	″	۱ر
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ بند ہیں پانی میں گھسکر کنپٹی پر لگائیں،	ایک	عدد	فی درجن	۳ر
۴۳۱	فیروطی آرد کرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے گرم کر کے مالش کریں۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۰ر

ک و گ

۴۳۷	کشتہ بیضۂ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے، جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴	چاول	فی تولہ	عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے، بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	۱	سرخ	″	۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی معدہ و جگر ہے، بدرقہ دواء المسک	۴	چاول	″	۸ر
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص،	۴	″	″	عہ ر
۴۴۴	کشتہ قرن الائل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴	″	″	عہ ر
۴۴۶	کشتہ گئودنتی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق النسا میں مفید ہے۔ بدرقہ منقٰی کا دانہ	۴	″	″	۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے، دل کو قوت دیتا ہے، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	۴	″	″	۶؏ ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴	″	″	عہ ر
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے، بدرقہ دواء المسک معتدل وہ سادہ	۴	″	″	للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
	کشتہ سرب	جریان کے لیے بے حد مفید ہی، بدرقہ معجون آرد خرما	۴ چاول	فیتولہ للعہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہی، دھندٗ جالے اور پھولے کو کاٹتی ہی۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴ر
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے، پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	〃 〃 〃	فیتولہ ۴ر
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے۔ ناخونہ کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	〃 ۶ر
۴۶۲	کحل گل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہی۔ ناخونہ کو زائل کرتا ہی۔	〃	〃 ۱۲ر
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے۔ خون کے تھوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	〃 عہر
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مفترح قلب ہی۔	۲ تولہ	فی سیر عہر
۴۶۹	گلقند گلاب	ملیّن ہی۔ مقوی معدہ اور جگر ہی۔ ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	〃 ۱۲ر

ل

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہی۔ گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہی۔ بدرقہ ماء اللحم خاص	۹ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہی۔ مادہ تولید کو بڑھاتا ہی۔ بدرقہ شیر گاؤ یا ماء اللحم دو آتشہ	۶ 〃	〃 ۴ر
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہی۔ باہ کو قوت دیتا ہی۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	〃 ۸ر
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہی۔ گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہی۔ بدرقہ ماء اللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	〃 ۱ر
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہی۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ۱ر
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہی۔ پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہی۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ 〃	فی سیر عا/ فیتولہ ۱ر
۴۹۰	لعوق سپستاں	نزلہ اور کھانسی کے لئے مفید ہی۔ بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہی۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 عہر 〃 ۔ر
۴۹۱	لعوق خیارشنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہی۔ قبض کشا ہی۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 عا/ فیتولہ ۸ر
۴۹۲	لعوق کتاں	دمہ کے لیے مفید ہی۔ سینے کی جلن کو رفع کرتا ہی۔ بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 〃 〃 ۸ر
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہی۔ نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہی۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۸ر
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہی۔ نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۸ر
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہی۔ ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہی۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۸ر
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہی۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۸ر
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہی۔ سینے کی خشکی کو دفع کرتا ہے۔	۱ 〃	فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	〃	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عا/ عہ/ ۱۲/ فی سیر	۵۰۵	مربہ انناس	فی سیر عہر	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر عہ/
۵۰۷	مربہ بہیگری	فی سیر عہ/	۵۰۸	مربہ پیٹھہ	〃 ۱۲ر	۵۰۹	مربہ زنجبیل	〃 عہ/
۵۱۰	مربہ سیب	فی سیر عہ/	۵۱۱	مربہ گزر	〃 ۱۲ر	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	〃 عہ/
۵۱۳	مربہ ہلیلہ نمبر ۱ و ۲	〃 عہر ۱۲ر						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہی آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہی۔	۱ تولہ	فیتولہ ۱ر
۵۱۶	معجون پیاز	مقوی باہ ہی۔ مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہی زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہی بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	〃 ۸ر
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہی، فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہی۔ بدرقہ عرق بادیان	۲ 〃	〃 ۲ر
۵۲۰	معجون ابد	خون بند کرنے میں نہایت مؤثر ہی، خونی بواسیر کو روکتی ہی، بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۲۳	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہی۔ آنتوں کو قوت دیتی ہی، بدرقہ عرق بادیان	۹ 〃	〃 ۸ر
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضائے رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہی، بدرقہ دودھ	۹ 〃	〃 ۲ر
۵۲۶	معجون بزدری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہی گردہ وجگر کو طاقت دیتی ہی، بدرقہ کچھ نہیں۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۵۲۷	معجون تلخ	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہی، فالج، لقوہ اور رعشہ میں مفید ہی۔ بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک		قیمت	
۵۳۱	معجون جلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے مقوی اعصاب اور ممسک ہے، بدرقہ ماء اللحم خاص یا دودھ	۶	ماشہ	فیتولہ	۸ر
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے اعصاب کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ۔	۹	〃	〃	ئر
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے، معتدل مزاج ہے، بدرقہ دودھ۔	۶	〃	۱۰ تولہ	۳ے ر
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ اور مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۱	تولہ	فیتولہ	۱ر
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۲ر
۵۳۸	معجون اعجاز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بھوک لگاتی ہے۔	۱	تولہ	۲۰ تولہ	عہ ر
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت سے جلدی امراض کو دفع کرتی ہے مسلسل ایک سال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر اور استسقا کیلئے بہت مفید ہے محلل اورام ہے معمول مطلب ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۹	〃	〃	ئر
۵۴۱	معجون ذبیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطنوں کے سدوں کو کھولتی ہے مقوی اعصاب ہے، بدرقہ ماء العسل	۹	〃	〃	۱ر
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان۔	۶	〃	〃	۱ر
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو رفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱	تولہ	۲۰ تولہ	عا ر
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے حیض کو درست کرتی ہے	۹	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ دردسر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے ضعف ہضم کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹	ماشہ	〃	۱ر
۵۴۹	معجون سورنجان	گٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے ملین ہے۔ 〃	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے رحم کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کیلئے اکسیر صفات کی معجون ہے، موسم سرما میں اس کا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱۰ر
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کیلئے عجیب و غریب معجون ہے دل و دماغ کو قوت دیتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بید مشک،	۹	〃	〃	۱ر
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹	〃	〃	۱ر مشک والی ۱ہ تولہ
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے پرانے بخار کو زائل کرتی ہے۔ ہچکی بند کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	فیتولہ	۰ر
۵۵۸	معجون قرطم	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱	〃	〃	۱ر
۵۵۹	معجون حیات	مقوی معدہ و جگر ہے۔ قبض کشا ہے۔ محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	〃	〃	۰ر
۵۶۰	معجون ارزیر مسیح الملک	دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۹	ماشہ	〃	۲ر
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے، جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کیلئے مفید ہے۔ 〃	۶	〃	〃	۴ر
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کیلئے مفید ہے، درد قولنج کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول (بار بار پیشاب آنا) کیلئے مفید ہے گردہ اور مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ کشتہ بیضہ مرغ	۹	ماشہ	〃	۰ر
۵۶۴	معجون لسنا	فالج لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے، اختلاج معدہ کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۶۵	معجون نان خواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے بھوک لگاتی ہے، بدرقہ پانی۔	۹	〃	〃	۰ر
۵۶۸	معجون مغلظ	مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی اصلاح کرتی ہے جریان کے لیے مفید ہے، بدرقہ دودھ۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۹	ماشہ	〃	۰ر
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ بہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶	ماشہ	〃	۴ر
۵۷۵	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ اور گردہ کو قوی کرتی ہے دونوں وقت کھائیں۔	۶	〃	〃	۳ر
۵۷۶	معجون نجاح	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے، بدرقہ عرق شاہترہ۔	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۷۷	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۶	ماشہ	〃	۲ر
۵۷۸	معجون نشارہ عاج والی	جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بدرقہ شربت انار	۶	〃	〃	۴ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے۔ حرارت غریزی کو ابھارتی ہے۔ بدرقہ دُودھ	۹ ماشہ	فیتولہ ۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	جریان کے لیے مفید ہے، قت سرعت اور احتلام کو دور کرتی ہے، بدرقہ دودھ	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۵	معجون ماسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ مثانہ کو قوی کرتی ہے، بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۶	معجون ہلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	〃 [illegible]
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضاء رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہے معدہ اور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہے بدرقہ عرق عنبر	۶ ماشہ	فیتولہ ۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دلکو قوت دینے میں بینظیر ہے خیالات فاسد دور کرتی ہے نشاط آور ہے بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضاء رئیسہ پر طاری ہو جاتا ہے اسکے لیے یہ مفرح بہت کارآمد ہے	۶ ماشہ	〃 ۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہے، بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہے عام ناتوانی کو زائل کرتی ہے بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۵۹۴	مفرح بقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہے،	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہے ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور مراق کو رفع کرتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۶۰۴	مرہم باسلیقون	ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے امراض رحم میں بھی کارآمد ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔ خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	خنازیر کی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیے۔	〃	〃 ۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہے گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے دردوں کو سکون دیتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہے سختی کو رفع کرتا ہے طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے	〃	〃 ۱ر
۶۰۹	مرہم رال	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے۔ ناصُور کو بھرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کرکے جلد بھرتا ہے قدیم معتبر نسخہ ہے جالینوس تجربوں نے اسکے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہے	〃	〃 ۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہے اور ان کو بھرتا ہے۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کیلئے مفید ہے دنبل کو پکاتا ہے اور پھر اسکو صاف کرکے مندمل کر دیتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہے اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مسوں کو خشک کر دیتا ہے اور مسوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر

ن

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۶۲۱	نوشدارو معتمد الملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور تقویت معدہ میں بینظیر ثابت ہوئی ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دستوں کو روکتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 [illegible]
۶۲۳	نوشدارو لولوی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی ہے مقوی قلب ہے،	۷ ماشہ	〃 ۴ر

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے۔ خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کی ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کے لیے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۱ر) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

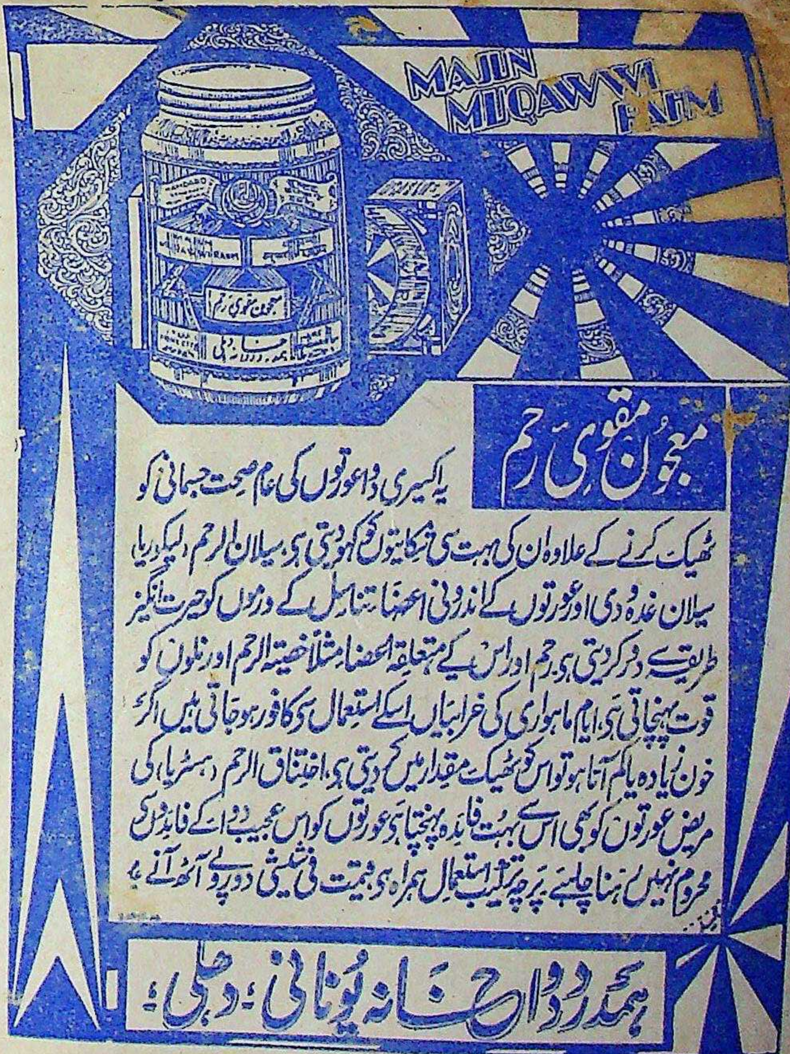

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقہ سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

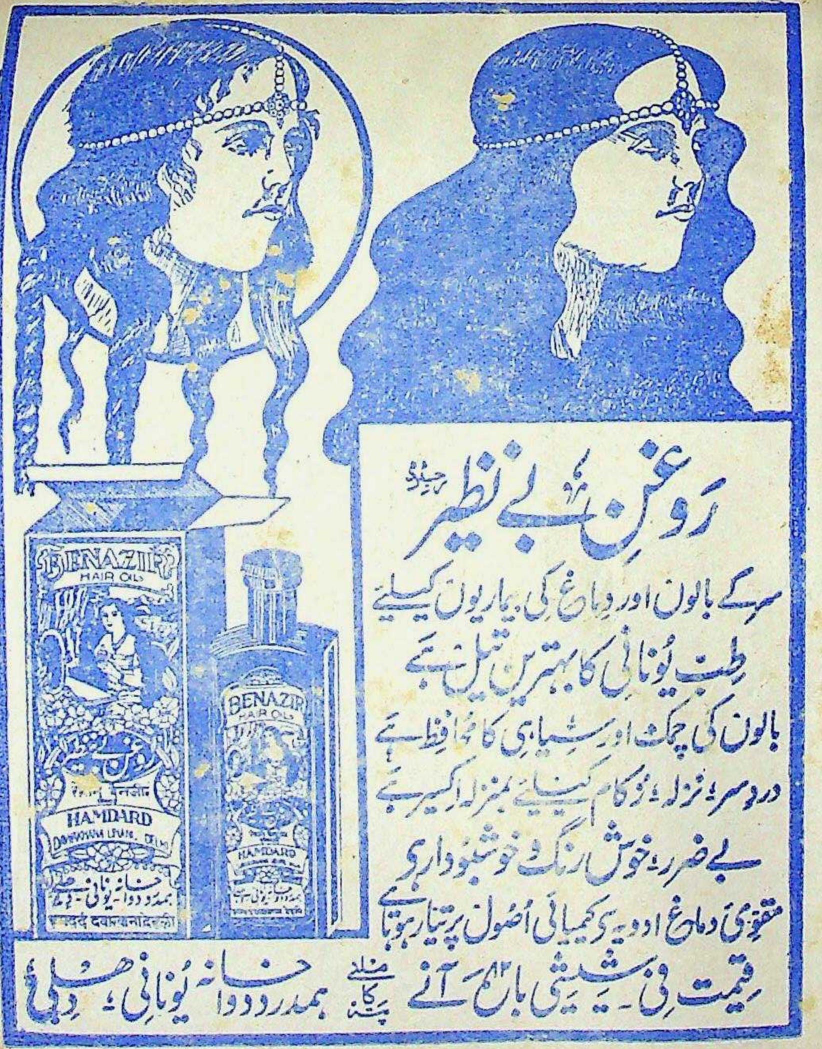

روغن بے نظیر

رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

AN ILLUSTRATED ENGLISH MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI

OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreaded disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable information regarding the latest methods of diagnosis and treatment in addition to articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their countries and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues we have combined scientific with literary interest and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition [illegible]

Postage One Anna.

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY
TWO ANNAS.

ہمدردِ صحت دہلی

جولائی ۱۹۳۹ء

جلد ۸
نمبر ۱

اشاعتِ خاص

ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل

مرتّبہ
حکیم حاجی عبدالحمید
دہلوی

ت آٹھ آنے

IRTH CONTROL
1939
HAMDARD-
I-SEHAT

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

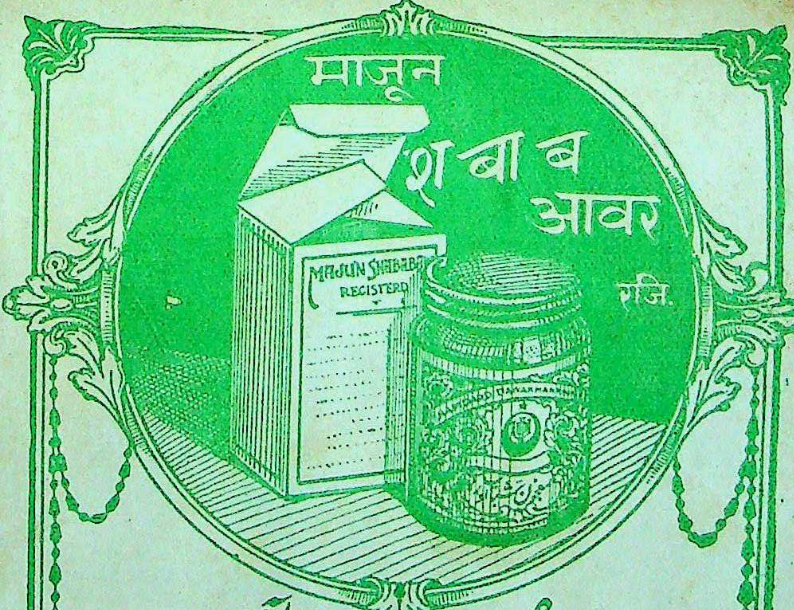

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے

تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!

قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (۵) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (۱)

فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ: ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

"SHARBAT AKSIR
KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۸) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اشاعتِ خاص

ہمدرد صحت دہلی۔

ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر معلومات کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کی نظیر آپ کو مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل کے مسئلوں کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے، جس پر اس نمبر میں بحث نہ کی گئی ہو۔ ضبطِ تولید کی حیرت انگیز تاریخ، برتھ کنٹرول کے قدرتی، آلی و کیمیاوی، جراحیاتی، شعاعی، تلقیحی اور دوائی غرض ہر ذریعوں پر اس تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کا اطمینان ہو جاتا ہے۔ ہر مضمون کو عکسی یا لیتھو کی پاکیزہ تصویروں سے سمجھایا گیا ہے۔ اس نمبر سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں ضبطِ تولید کی تحریک کا کیا حال ہے۔ ہمارا یہ نمبر خالص علمی نقطۂ نظر رکھنے والوں کو علی الاعلان دعوتِ غور و فکر دے گا۔ کیوں کہ ضبطِ تولید کے معاشی، معاشرتی، نفسیاتی، اصلاحِ نسلی اور مذہبی پہلوؤں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو معرضِ بحث میں نہ آیا ہو۔ ضبطِ تولید کے متعلق تقریباً چالیس مشاہیر علم و ادب و سیاست کے اقوال اس نمبر کی زینت ہیں۔ "ادبیات ضبطِ تولید" کا باب اس قدر ہنگامہ آفریں ہے کہ یقین دلانے سے بھی کسی کو یقین نہ آئے گا کہ علم و ادب کو اس خوبی سے سمویا جا سکتا ہے۔ ہماری زبان کے مشہور ارکان ادب و شعر کے شاہکار آپ کو چالیس صفحے کے اس باب میں ملیں گے۔ ہمارے اس نمبر کے صفحوں پر ناظرین کو نہ صرف ہندوستان کے اربابِ قلم کے مضامین ملیں گے بلکہ یہ فخر ہماری زبان کے رسالوں میں صرف "ہمدرد صحت" کے لیے مخصوص ہے کہ اس کے قلمی معاونین میں یورپ امریکہ اور دوسرے براعظموں کے ماہرین شامل ہیں۔ اس عظیم الشان نمبر کے مضامین کی فہرست ہمارے دعووں کی تصدیق کے لیے کافی ہے۔

اس نمبر کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:۔ (۱) اگر آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافے میں رکھ کر ہم کو بھیج دیں گے تو نہ صرف یہ خاص نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ اگست سنہ ۳۹ء سے جون سنہ ۴۰ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہنچتے رہیں گے۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء میں ہمدرد صحت کی گیارہ سو صفحوں کی جلد کے آپ مالک ہوں گے اور حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپے میں اتنا علمی اور ادبی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے (۲) اگر آپ کو صرف ضبطِ تولید نمبر درکار ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافے میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجیے۔ چند ہی دن میں آپ کے پاس یہ حیرت انگیز نمبر پہنچ جائے گا۔

قیمت
اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲؍) محصول ڈاک ایک آنہ (۱؍)
معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸؍) محصول ڈاک ایک آنہ (۱؍)

اعلیٰ ایڈیشن
بارہ آنے
محصول ڈاک ایک آنہ

مقامِ اشاعت
ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

معمولی ایڈیشن
آٹھ آنے
محصول ڈاک ایک آنہ

قیمت سالانہ معہ اشاعتِ خاص (معمولی) ایک روپیہ

(یہ معمولی ایڈیشن ہے)

ممالکِ غیر سے تین شلنگ

(ایچ۔ ایچ محمد سعید پرنٹر و پبلشر نے لطیفی پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا)

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

سلسلہ نمبر	نام	مقابل صفحہ
۱	فرانسس پلیس	۱۱
۲	رچرڈ کارلائل	۱۱
۳	ڈاکٹر ٹی۔ آر مالتھوس	۲۲
۴	رابرٹ ڈیل اوون	۲۲
۵	چارلس بریڈلا	۲۳
۶	مسز اینی بیسنٹ	۲۳
۷	مسز مارگریٹ سینگر	۴۸
۸	ڈاکٹر ہالٹ ایم۔ ڈی	۴۹
۹	ڈاکٹر ریلے سکاٹ	۴۹
۱۰	حکیم ہمایوں لائل پوری	۸۰
۱۱	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۸۰
۱۲	حکیم پرس رام	۸۰
۱۳	حکیم محمد محفوظ عالم	۸۰
۱۴	حکیم احسان الحق خاں	۸۰
۱۵	حکیم کبیر احمد مہنگا لونی	۸۱
۱۶	حکیم اجیت سنگھ	۸۱
۱۷	حکیم لالہ سری رام	۸۱
۱۸	حکیم غوث محی الدین	۸۱
۱۹	حکیم انوار الحق	۸۱
۲۰	ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ	۱۶۰
۲۱	ڈاکٹر مینڈل	۱۶۰
۲۲	ڈاکٹر محمد حسین	۱۶۱
۲۳	پنڈت برج موہن کیفی	۱۹۲
۲۴	مولٰنا ابن الحسن فکر	۱۹۲
۲۵	کوثر چاندپوری	۱۹۲
۲۶	ملّا رموزی	۱۹۲
۲۷	اکبر حیدری	۱۹۳
۲۸	ایم ایم اسلم	۱۹۳

فنی

سلسلہ نمبر	نام	مقابل صفحہ
۱	کاہن پیپائرس کی عبارت	۱۰
۲	ہیرگلیف خط میں مانع حمل نسخہ	۱۰
۳	ایبرس پیپائرس میں مانع حمل نسخہ	۱۰
۴	کاہن پیپائرس کا تیسرا صفحہ	۱۱

لیتھو کی تصاویر

فنی

سلسلہ نمبر	نام	صفحہ
۱	مردانہ غلاف	۲۷
۲	مصری دیوتا بیس	۲۸
۳	جوبینہ منویّہ کا غائر نظّارہ	۳۲
۴	جوبینہ منویہ کا جانبی منظر	۳۲
۵	جوبینہ منویہ کا سر اور گردن وغیرہ	۳۲
۶	شہتوت نما جسم	۳۳
۷	شہتوت نما جسم کی ترقی	۳۳
۸	شہتوت نما جسم میں مزید نشوونما	۳۳
۹	جنین کے نشوونما کا پہلا درجہ	۳۴
۱۰	جنین کے نشوونما کا دوسرا درجہ	۳۴
۱۱	جنین کے نشوونما کا تیسرا درجہ	۳۴
۱۲	جنین کے نشوونما کا چوتھا درجہ	۳۴
۱۳	جنین کے نشوونما کا پانچواں درجہ	۳۵
۱۴	مین سنگا کی ٹوپی	۵۰
۱۵	مین سنگا کی ٹوپی چڑھانے سے پہلے	۵۰
۱۶	مین سنگا کی ٹوپی چڑھانے کے بعد	۵۰
۱۷	میٹری سالس ٹوپی	۵۲
۱۸	بانخ اور سمتھ کا چھلّا	۵۲
۱۹	فم رحم کی ٹوپی ۱	۵۳
۲۰	فم رحم کی ٹوپی ۲	۵۳
۲۱	فم رحم کی ٹوپی ۳	۵۳

فنی

سلسلہ نمبر	نام	صفحہ
۲۲	فم رحم کی ٹوپی ۴	۵۳
۲۳	گیمو فائل ٹوپی	۵۴
۲۴	سیلولائڈ کی ٹوپی ۱	۵۴
۲۵	سیلولائڈ کی ٹوپی ۲	۵۴
۲۶	سیلولائڈ کی ٹوپی ۳	۵۴
۲۷	سیلولائڈ کی ٹوپی ۴	۵۴
۲۸	سیلولائڈ کی ٹوپی لگنے کے بعد	۵۵
۲۹	سیلولائڈ کی ٹوپی لگنے کے بعد	۵۵
۳۰	مانع حمل جیلی کو فم رحم پر پہنچانا	۵۷
۳۱	جیلی پہنچانے کی نلکی	۵۷
۳۲	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۳	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۴	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۵	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۶	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۷	جدید مانع حمل آلہ	۵۸
۳۸	وضع خلفی	۶۴
۳۹	وضع جہبلی	۶۴
۴۰	مردانہ اعضائے تناسل اور اس کے متعلقات	۲۲۵
۴۱	مردانہ اعضائے تناسل کی ساختیں	۲۲۶
۴۲	خصیہ اور اس کی متعلقات	۲۲۶
۴۳	قضیب اور اس کی ساختیں	۲۲۷
۴۴	زنانہ اعضائے تناسل	۲۳۰

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	مینیجر	۲
اشارات	حکیم عبد الحمید	۵

پہلا باب: ضبط تولید اور منع حمل تاریخ کی روشنی میں

مضمون	نگارندہ	صفحہ
ضبط تولید اور منع حمل تاریخ کی روشنی میں	حکیم عبد الحمید صاحب	۹
طب اسلامی منع حمل کے ذرایع	حکیم عبد الحمید صاحب	۱۲
"طب عوام" اور امتناع حمل کے ذرایع	حکیم عبد الحمید صاحب	۱۹
ضبط تولید کی تاریخ جدید	حکیم عبد الحمید صاحب	۲۱
رفالہ یا کنڈوم تاریخ کی روشنی میں	حکیم عبد الحمید صاحب	۲۷

دوسرا باب: استقرار حمل

مضمون	نگارندہ	صفحہ
استقرار حمل	حکیم عبد الحمید صاحب	۳۲

تیسرا باب: ضبط تولید اور منع حمل کے ذرایع

مضمون	نگارندہ	صفحہ
پہلی فصل : قدرتی ذرایع		
ضبط تولید کے لیے قدرت کا انتظام	ڈاکٹر سی پٹرسن، لندن	۳۸
ضبط تولید کی بے ضرر اور واحد تدبیر	ڈاکٹر جی۔ جے ہالٹ ہالینڈ	۴۱
دوسری فصل: ضبط بذریعۂ ادویہ	حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۴۴
تیسری فصل: آلی اور کیمیاوی ذرایع	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس	۴۷
چوتھی فصل : منع حمل کے جراحیاتی ذرایع	حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد	۶۰
پانچویں فصل: امتناع حمل کے وضعی ذرایع	حکیم ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۶۳
چھٹی فصل : امتناع حمل کے شعاعی ذرایع	حکیم ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۶۵
ساتویں فصل : منع حمل بذریعہ تلقیح	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۶۶
آٹھویں فصل: منع حمل اور ویدک	کرشن دیال صاحب وید امرتسر	۶۷
کارٹون (مزاحیہ)	مسٹر سمیع	۷۰
کارٹون	مسٹر سمیع	۷۰
نویں فصل ، متفرق ذرایع		
ہندوستان کی خواتین اور ضبط تولید	ڈاکٹر میری سٹوپس لندن	۷۲
ضبط تولید کا انفرادی حق اور بہترین مانع حمل تدابیر	ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ کیمبرج	۷۴
ضبط تولید	لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۷۸

چوتھا باب: ضبط تولید کے مجربات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دو مجربات	خان صاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب	۷۹
ایک واقعہ	شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں	۷۹
تین مجربات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھ پور	۷۹
ایک خط	حکیم مولوی حاجی عبد اللطیف صاحب راج گڈھ	۸۰
تین مجربات	حکیم محمد احسن صاحب باڑی	۸۰
پانچ مجربات	حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۸۰
تین مجربات	حکیم مولوی کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ	۸۱
تین مجربات	حکیم پرس رام وتس، موگا	۸۱
تین مجربات	حکیم وزیر چند نندہ	۸۱
آٹھ مجربات	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۸۱
دو مجربات	حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب	۸۲
ایک نسخہ	حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب رہتک	۸۲
پانچ مجربات	حکیم کبیر احمد صاحب ہنگانوی	۸۲
ایک نسخہ	حکیم عبد اللطیف پٹیالہ	۸۳
تین مجربات	حکیم ڈاکٹر خدا بخش صاحب	۸۳
ایک نسخہ	حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج	۸۳
تین مجربات	حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھ	۸۳
دس مجربات	حکیم محفوظ عالم صاحب قریشی	۸۳
ایک ترکیب	حکیم آغا منصب علی صاحب	۸۴
ایک نسخہ	حکیم محمد یوسف صاحب	۸۴
دو مجربات	حکیم احسان الحق صاحب امرتسر	۸۴
چار مجربات	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۸۵
دو مجربات	حکیم کرم الٰہی صاحب چک رائب	۸۵
تین مجربات	منشی دیوی دیال صاحب، کنجاہ	۸۵
تین مجربات	ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب، جاگیردار	۸۶
ایک نسخہ	حکیم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب امرتسر	۸۶
تین مجربات	حکیم غوث محی الدین صاحب حیدرآبادی	۸۶
دو مجربات	حکیم چراغ دین صاحب، گورداسپور	۸۶
پانچ مجربات	حکیم رفیق احمد صاحب نجیب آبادی	۸۶

دو مجربات	حکیم چرنجی لال صاحب شرما	۸۷
تین مجربات	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قادری	۸۷
دو مجربات	حکیم عبد الستار صاحب ابوہر منڈی	۸۷
ایک نسخہ	حکیم محمد حیات صاحب ثابت	۸۷
دو نسخے	حکیم مولوی شمس الحق صاحب	۸۸
ایک نسخہ	حکیم عبد الاحد صاحب، دریاپور	۸۸
ایک نسخہ	حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب	۸۸
تین مجربات	حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی	۸۸
دو مجربات	حکیم سید محمد غوث صاحب	۸۸

پانچواں باب: ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک میں

انگلستان اور ویلز	حکیم عبد الحمید صاحب	۸۹
ناروے، سوئیڈن اور ڈنمارک میں آبادی کا مسئلہ	مسٹر ڈی - دی گلاس، لندن	۹۸
ایشیا میں آبادی کے مسائل ۔	برتھ کنٹرول کی بین الاقوامی کانفرنس کی رپورٹ کا خلاصہ	۱۰۴
مشرق میں ضبط تولید کا عملی مسئلہ	ادارہ	۱۱۲
مختلف ممالک میں ضبط تولید کی تحریک کا جائزہ	ادارہ	۱۲۴

چھٹا باب: ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید اور معاشیات	ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب ایم۔ اے عثمانیہ	۱۲۶

ساتواں باب: ضبط تولید اور نفسیات

ارتقائے صنفیت اور ضبط تولید کا نفسیاتی مطالعہ ۔	ع ۔ ح ۔ جمیل علوی گوجرانوالا	۱۳۵

آٹھواں باب: علم اصلاح نسل

علم اصلاح نسل	حکیم عبد الحمید صاحب	۱۴۳

نواں باب: متفرقات

ضبط تولید اور اس کی ضرورت	مسز مارگریٹ سینگر	۱۵۴
جمہوریہ ترکیہ میں حفظان صحت اور آبادی کا مسئلہ	وزارت صحت حفظان صحت ترکیہ	۱۵۶
مسئلۂ نسل اور مصر	استاذ محمد محمود حسن	۱۵۹
صنف	ڈاکٹر محمد حسین صاحب حیدرآباد	۱۶۱
ضبط تولید کی اشتہاری دوائیں و آلات	ڈاکٹر ڈیوڈ ایچ۔ کلیسر نیویارک	۱۶۶
ضبط تولید اور اصلاح نسل	حکیم عبد الکریم صاحب جلال آبادی	۱۶۹
ضبط تولید کی ضرورت	مولانا نیاز فتح پوری	۱۷۲

دسواں باب: ضبط تولید اور مذاہب عالم

اسلام اور ضبط تولید	حضرت احسن البنا مصر	۱۷۴
ضبط تولید اور عیسائیت	جناب کارڈنل بورن	۱۷۷
ہندو مذہب اور ضبط تولید	پروفیسر این۔ ایس پھڈکے	۱۷۸
ضبط تولید اور سکھ مذہب	حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج	۱۸۰
"حامی ضبط تولید" کارٹون	مسٹر سمیع	۱۸۱

گیارھواں باب: ضبط تولید و اصلاح نسل اور مشاہیر عالم

مشاہیر علم و ادب	ادارہ	۱۸۲
مشاہیر سیاست	ادارہ	۱۸۵
مشاہیر فن	ادارہ	۱۸۶
متفرق رائیں	ادارہ	۱۸۸

بارھواں باب: ادبیات ضبط تولید

تولید کی روک تھام (افسانچہ)	پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی	۱۸۹
غلط فہمی (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۹۲
برتھ کنٹرول (نظم)	مولانا ابن الحسن فکر ایم۔ اے	۱۹۳
ضبط تولید (مزاحیہ)	شوکت تھانوی	۱۹۴
کثرت اولاد (نظم)	حکیم محمد احسن باڑی	۱۹۶
ضبط تولید کا انجام	مولانا ظہور احمد صاحب	۱۹۷
کثرت اولاد کی برکتیں (نظم)	حضرت اکبر حیدری	۲۰۳
قدرت کا تازیانہ (افسانہ)	ایم۔ ایم۔ اسلم لاہور	۲۰۴
ضبط تولید (مزاحیہ)	جناب کوثر چاندپوری	۲۰۸
کشتگان ضبط تولید (نظم)	مولانا ظہور احمد صاحب	۲۱۲
سندرا (افسانہ)	مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیر	۲۱۳
برتھ کنٹرول (کارٹون)	مسٹر سمیع	۲۱۸
اولاد علی خاں (نظم)	ملا رموزی	۲۱۹
انجمن ترقی اولاد کا اسپیشل اجلاس	مولانا سید ظہور احمد صاحب	۲۲۰
ماحول کی کارفرمائیاں (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۲۴

تیرھواں باب: تشریح اعضائے تناسل

مردانہ اعضائے تناسل کی تشریح	حکیم مولوی قسیم الدین صاحب کھاتولی	۲۲۵
زنانہ اعضائے تناسل تشریح	حکیم عبد الحمید صاحب	۲۲۹

اِشارات

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "ضبطِ تولید و اصلاح نسل" حاضر ہے اور شاید اُس سے کچھ بہتر صورت میں حاضر ہے جس کی توقع آج سے ایک ڈیڑھ مہینے پہلے کی جا رہی تھی، جب کہ غیر ممالک کے ماہرین کے مضامین معمول سے کم آ رہے تھے۔ اور ہم کو یہ نظر آ رہا تھا کہ برتھ کنٹرول نمبر کچھ ہلکا پڑے گا اور ناظرین اس کو محسوس کیے بغیر نہیں رہیں گے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اُس نے تلافی کے لیے نئی نئی راہیں کھول دیں۔ غیر ممالک کے مضامین واقعی کم وصول ہوئے مگر اشاعتِ خاص کو موجودہ شکل میں پیش کرتے ہوئے ہمیں شرمندگی نہیں اٹھانی پڑ رہی ہے۔

* * *

ممالک غیر سے مضامین کم آنے کے اسباب کو ہمیں دوسرے ملکوں خصوصًا یورپ کے ملکوں کی موجودہ سیاست میں تلاش کرنا پڑے گا ہم کو یہاں ہندوستان میں بیٹھ کر وہاں کے حالات کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ اور یہ بات تو اور بھی سمجھ سے باہر معلوم ہوتی ہے کہ اہلِ علم اور اصحابِ قلم کا سیاسیات اور اس کی الجھنوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے لیکن جب ہم نے اپنے دوست ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی۔ ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی کی زبانی یورپ کے حالات سنے تو ہم کو معلوم ہو گیا کہ وہاں کا توازن کس قدر بگڑا ہوا ہے! اور کسی باشندے کا بھی ان سے اثر نہ لینا کتنا غیر ممکن ہے (ڈاکٹر صاحب انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں دو سال تک قیام کر کے حال ہی میں وطن واپس تشریف لائے ہیں۔ ہم ان کو ڈاکٹریٹ کی کامیابی پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں)

* * *

ہماری موجودہ اشاعتِ خاص اُس خاکے سے بہت کچھ مختلف صورت میں ناظرین کے سامنے آ رہی ہے جو ہم نے آج سے تین مہینے پہلے پیش کیا تھا۔ خود اشاعتِ خاص کے نام نے بھی طوالت اختیار کر لی ہے، یعنی محض ضبطِ تولید نمبر کی بجائے اب وہ "ضبطِ تولید و اصلاح نسل نمبر" ہے۔ ہم نے اس طوالت کو اس لیے برداشت کر لیا ہے کہ ہمیں علم اصلاحِ نسل کے متعلق بہت کچھ مواد اس اشاعت میں جمع کرنے کا موقع ملا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

* * *

ہمارے تجویز کیے ہوئے پروگرام کے خلاف اہم تبدیلی ترتیب کے سلسلے میں ہوئی ہے۔ علم و مطالعہ اور ناظرین کے لیے سہولت کے خیال نے ہم کو بتا دیا کہ اشاعتِ خاص کی ترتیب کیا ہونی چاہیئے۔ اور یہ کہ مجوزہ ترتیب میں کہاں کہاں ترمیم کی ضرورت ہے۔ ہم نے یہ تبدیلیاں اور ترمیمیں بلا تکلف کیں اور رسالے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی۔ بابوں کی تعداد ہمارے پروگرام میں گیارہ تھی لیکن موجودہ ترتیب میں ان کی تعداد تیرہ ہے۔ اصلاحِ نسل، نفسیات اور متفرقات کے ناموں سے تین بابوں کا اضافہ کیا گیا۔ ایک باب، جو اخلاق و معاشرت کے عنوان سے تھا، حذف کرنا پڑا۔

* * *

پہلی ترتیب میں اس بات کا بھی کچھ زیادہ خیال نہیں رکھا گیا کہ ضبطِ تولید کی طبی اور فنی بحثوں کو ایک طرف اور دوسرے علوم کے مباحث کو دوسری طرف علیحدہ قرینے سے رکھا جائے۔ لیکن اس ترتیب میں ہم نے اس نقص کو دور کر دیا ہے۔ ناظرین کو اب ہر بحث اپنے اپنے موقع پر ملے گی۔ بے ترتیبی کی وجہ سے مطالعے میں خلل پڑنے کا اندیشہ اب نہیں رہا۔

* * *

ضبطِ تولید کے تاریخی حصے (پہلا باب) کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ "زمانۂ قدیم میں اس مسئلے کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک اس کے [illegible] وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب

میں پیش کی جائے گی"۔ اس باب میں ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک کی تفصیلات تو موجود ہی ہیں لیکن توقع کے خلاف ہمیں ضبطِ تولید اور منعِ حمل کا سُراغ قدیم تمدنوں اور تہذیبوں میں بھی لگانے کا موقع مل گیا۔ اس تاریخی بحث میں صرف وہی چیزیں شامل کی جاسکی ہیں جو ہمیں اس مضمون کی تحریر تک حاصل ہوسکیں۔ مضمون ختم کردینے کے بعد جو راہیں ہم پر کھلیں ان کا کوئی نتیجہ یہاں پیش نہیں کیا جاسکا۔

◆

تاریخی بحث دراصل اپنے اندر بڑی وسعت رکھتی ہے۔ اگر اس اشاعتِ خاص کو ضبطِ تولید اور منعِ حمل کی تاریخ کے لیے وقف کیا جانا ممکن ہوتا تو یقیناً ہم کو ان کتابوں اور حوالوں کی مزید چھان بین کی ضرورت پڑتی، جن کا ذکر ہم نے اپنے مضمون میں جابجا کیا ہے۔ مثلاً یہودیوں کی فقہ کے مجموعے تالمود ہی کو لے لیجیے جس میں معاشرت اور معیشت کی خاصی تفصیلات موجود ہیں اور جن سے تنظیمِ نسل اور اصلاحِ نسل کے مباحث پیدا کیے جاسکتے ہیں لیکن ہم نے ان کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور محض چند سطریں اپنے مطالعے کی بنا پر لکھ دیں۔ اسی طرح مصرِ قدیم کے مخطوطوں کا مطالعہ بھی مباحث کو وسیع کرنے میں مدد دیتا، لیکن ہم نے اپنے مضمون میں ان کے متعلق یوں ہی سا اشارہ کرنے اور چند تصویریں شائع کردینے پر اکتفا کیا ہے۔ بہرحال یہ تاریخی بحث اپنے اندر بہت کچھ گنجائش رکھتی ہے۔ اور ہم نے اپنے مضمون میں صرف وہی چیزیں شامل کی ہیں جنھیں ہمارے محدود صفحات برداشت کرسکیں یا وہی چیزیں جو ہم کو وقت پر میسر آگئیں۔ ہمیں امید ہے کہ تاریخی حصہ نامکمل ہونے کے باوجود ناظرین کے لیے کشش اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

◆

دُوسرے باب میں ہم نے استقرارِ حمل پر بحث کی ہے۔ جدید معلومات اور انکشافات کو اس میں شامل کیا ہے۔ ضبطِ تولید نمبر میں اس بحث کا ہونا ضروری تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے فنّی مباحث کو سمجھنے میں ناظرین کو اس باب سے سہولت ہوگی۔

◆

تیسرا باب تمام تر فنّی مباحث پر مشتمل ہے۔ یہی وہ باب ہے جس کو ہم نے اپنے پروگرام میں محض چار فصلوں میں تقسیم کیا تھا لیکن آج یہ باب نو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل "قدرتی ذرائع" میں ایک مضمون تو ڈاکٹر میری۔ پیٹرسن (لندن) کا "ضبطِ تولید کے لیے قدرت کا انتظام" ہے اور دوسرا "ضبطِ تولید کی بےضرر اور واحد تدبیر" کے عنوان سے اٹرسٹ (ہالینڈ) کے مشہور ماہرِ فن ڈاکٹر جی۔ جے ہالٹ کا ہے۔ دوسری فصل "ضبطِ تولید بذریعۂ ادویہ" کی تسوید ہمارے مکرم حکیم ڈاکٹر سیّد علی کوثر صاحب چاندپوری نے کی ہے۔ "آلی اور کیمیاوی ذرائع" کی تیسری فصل جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس کی کاوش کا نتیجہ ہے اور جراحیاتی ذرائع پر ہمارے مکرّم حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد نے روشنی ڈالی ہے۔ امتناعِ حمل کے وضعی اور شعاعی ذرائع پر ہمارے کرم فرما حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب نے اپنا زورِ قلم دکھایا ہے۔

◆

منعِ حمل بذریعۂ تلقیح اور منعِ حمل ویدک کی فصلیں علی الترتیب ہمارے معاونین جناب حکیم حافظ قسیم الدین صاحب اور جناب کرشن دیال صاحب وید امرتسری نے مرتّب فرمائی ہیں۔ تیسرے باب کی آٹھ فصلیں تو اس طرح پوری ہوئیں اور نویں فصل کو ہم نے "متفرق" کا نام دے کر اس میں وہ مضامین جمع کردیئے ہیں جو اسی باب سے تعلق رکھتے تھے۔ اس فصل کے مضامین میں ایک اہم مضمون ڈاکٹر میری سٹوپس پی ایچ ڈی کا ہے جو انھوں نے اشاعتِ خاص کے لیے ارسال فرمایا ہے! ور دوسرا مضمون کیمبرج کے ماہرِ ضبطِ تولید ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ کا "ضبطِ تولید کا انفرادی حق اور بہترین مانعِ حمل تدابیر" پر ہے۔ اسی فصل میں "ضبطِ تولید" کے عنوان سے ایک ننھّا سا مضمون ہمارے مخلص عنایت فرما لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب کا ہے۔ غرض چالیس صفحوں کا یہ فنّی باب ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ ناظرین اسے غور سے پڑھیں۔ اس باب میں تقریباً وہ تمام مباحث آگئے ہیں جو منعِ حمل کے سلسلے میں جدید تحقیقات نے ہمارے سامنے پیش کیے ہیں۔ ہم تہِ دل سے ان معاونین کے شکرگزار ہیں جنھوں نے اس باب کو چار چاند لگائے ہیں۔ ممالکِ غیر کے کرم فرماؤں کا ہمیں خصوصاً شکریہ

ادا کرنا چاہیے جنھوں نے ہماری استدعا پر اتنے دور دراز سے مضامین ارسال فرمائے اور ناظرینِ ہمدرد کو اپنے گراں قدر خیالات اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

* * *

چوتھا باب ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے تجربات کے لیے وقف ہے۔ اس باب میں تقریباً چالیس طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے تجربات درج ہیں۔ ہمیں توقع نہیں تھی کہ یہ باب اس قدر وسعت کے ساتھ مرتب ہو جائے گا۔ لیکن ہمارے قلمی معاونین نے ہماری درخواست کی لاج رکھ لی اور اپنے اپنے تجربات نہایت کشادہ دلی کے ساتھ ارسال فرما دیئے۔ ہم بھی اپنے ان معاونین کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ باب معالجوں کے علاوہ عوام کے لیے بھی کارآمد ثابت ہوگا۔

* * *

پانچویں باب کا عنوان "ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں" ہے۔ اسی باب کے لیے ہم نے یورپ اور ایشیا کی بعض حکومتوں کو لکھا تھا لیکن افسوس ہے کہ بعض حکومتوں کا جواب اب تک نہیں آیا۔ بعض حکومتوں کے جوابات آئے کہ ان کے ممالک میں یہ تحریک قانوناً ممنوع ہے۔ حکومتِ روس نے ہم کو اطلاع دی تھی کہ وہ عنقریب ہم کو اس سلسلے میں تفصیلات بہم پہنچائیں گی لیکن یہ تفصیلات اب تک وصول نہیں ہوئیں۔ حکومتِ ترکیہ کی وزارتِ صحت کے معتمد ڈاکٹر العطاس صاحب نے کسی ماہر کا ایک مضمون ارسال فرمایا ہے، جس میں حکومتِ ترکیہ کی ان کوششوں کی تفصیلات ہیں جو وہ اصلاحِ نسل اور ازدیادِ نسل کے لیے کر رہی ہے۔ اس مضمون کے اقتباسات بھی ہم اس نمبر میں شائع کر رہے ہیں۔ حکومتِ مصر نے ہم کو عربی کا ایک رسالہ بہم پہنچا دیا جس میں ضبطِ تولید کے بہت سے پہلوؤں پر بحث تھی چناں چہ اس رسالے میں سے دو مضامین کا ترجمہ ہم اپنے اس نمبر میں شائع کر رہے ہیں۔

* * *

ممالکِ غیر میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ لینے میں، ہمیں یقین تھا کہ جمعیۃ الاقوام سے بڑی مدد ملے گی لیکن جمعیۃ الاقوام بے چاری کی جو درگت موجودہ سیاست کے ہاتھوں ہو رہی ہے اسے اخبار دیکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں خط تو بھیجا جاتا ہے جنیوا اور جواب آتا ہے لندن سے اور وہ بھی ایسا کہ جس کا نہ سر ہے نہ پیر۔ اندر لیٹر فارم پر تو جنیوا ٹائپ کیا ہوا ہوتا ہے لیکن باہر لفافے پر مہر ہوتی ہے لندن کے ایک ڈاک خانے کی۔ اس خط میں کسی قسم کی بھی معلومات بہم پہنچانے سے معذوری ظاہر کی گئی تھی۔ حالاں کہ ہمیں معلوم تھا کہ غالباً سنہ ۱۹۳۱ء میں جمعیۃ الاقوام نے ایک کمیشن اس تحریک کا جائزہ لینے کے لیے مقرر کیا تھا اور اس کمیشن نے ایک رپورٹ بھی پیش کی تھی اور وہ شائع بھی ہوئی تھی۔ یہ رپورٹ ہم نے یہاں کئی جگہ سے حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ہمیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ مجبوراً ہم کو دوسرے ذرائع سے کام لینا پڑا۔

* * *

انگلستان اور ویلز میں اس تحریک کی تفصیلات انسائی کلوپیڈیا برٹانیکا میں مل گئیں۔ سکنڈی نیوین ممالک (ناروے، سوئیڈن اور ڈنمارک) کی تفصیلات مسٹر ڈی۔ ڈی گلاس (لندن) کے ایک مضمون سے حاصل ہوئیں۔ "ایشیا میں آبادی کے مسائل" اور "مشرق میں ضبطِ تولید کا مسئلہ" یہ دو مضامین ضبطِ تولید کی اُس بین الاقوامی کانفرنس کی رپورٹ سے مرتب کیے گئے ہیں جس کا اجلاس لارڈ ہارڈر کی صدارت میں بمقام لندن (سنہ ۱۹۳۳ء) ہوا تھا۔ اس باب میں ایک مضمون آپ کو "مختلف ممالک میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ" کے عنوان سے بھی ملے گا۔ یہ مضمون اُن مختلف معلومات کا مجموعہ ہے جو ہمیں انگلستان اور امریکہ کے رسائل سے حاصل ہوئیں۔ بہر حال حوصلہ شکن صورتِ حال کے باوجود ہم مختلف ممالک میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ لینے میں آخر کامیاب ہو ہی گئے۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین کے لیے یہ باب دل چسپی سے خالی نہ ہوگا۔

* * *

"ضبطِ تولید اور معاشیات" چھٹے باب کا عنوان ہے۔ اس عنوان پر ہم اپنے کرم فرماؤں سے براہِ راست کچھ نہیں لکھوا سکے۔

لیکن اس موضوع پر ایک مضمون معزز رسالہ "جامعہ" کے ایک نمبر میں شائع ہوا تھا۔ ہم نے اسی مضمون سے اپنے اس باب کو رونق دی ہے۔ یہ مضمون جناب پروفیسر سید جعفر حسین صاحب ایم۔ اے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کا ہے۔ ہم اس موقع پر جناب پروفیسر صاحب اور رسالہ جامعہ کا شکریہ ادا کرنا اپنا خوش گوار فرض سمجھتے ہیں۔

ہمارے فاضل عنایت فرما جناب ع۔ ح۔ جمیل علوی صاحب ایم۔ اے کی عنایت اور ہمدردنوازی سے ہم کو ایک نیا باب (ساتواں) "ضبط تولید اور نفسیات" قائم کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جمیل صاحب نے "ارتقائے عنفیت اور ضبط تولید" کے نام سے جو مضمون سپرد قلم فرمایا ہے وہ ارباب علم میں نہایت وقعت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ مضمون میں نفسیاتی تجزیے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ضبط تولید کی موجودہ نوعیت انسانیت کے لیے تباہ کن ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ علم دوست ناظرین نفسیات کا فیصلہ بھی توجہ سے سُنیں گے۔

"علم اصلاح نسل" کا آٹھواں باب بھی نیا ہے جو ہمارے پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ اس مسئلے پر تھوڑی بہت بحث کرنے کا ارادہ تو پہلے بھی تھا لیکن اس کو ایک مستقل باب بنانے کا خیال ہمیں اسی وقت آیا جب کہ یہ مضمون کافی حد تک ہمارے لیے تسلی بخش ہو گیا۔ اس مضمون میں ہم نے قدیم تہذیبوں میں اصلاح نسل کی نوعیت پر بھی تھوڑی سی بحث کی ہے۔ اس کے بعد موجودہ علم اصلاح نسل کی تاریخ، اس کے داعیات و مقاصد اور اس کی موجودہ نوعیت کو واضح کیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس مضمون کو اربابِ علم وقعت کی نگاہ سے دیکھیں۔

بڑھائے ہوئے بابوں میں ایک باب "متفرقات" (نواں) بھی ہے۔ اس باب کو انتظامی ضروریات نے پیدا کیا۔ اس میں وہ مضمون درج کر دیئے گئے ہیں جو یا تو دیر میں وصول ہوئے یا دیر میں تیار ہو سکے یا وہ جو مستقل بابوں میں سے کسی میں نہیں کھپتے تھے۔ اس باب میں سب سے پہلا مضمون امریکہ کی مشہور داعیۂ ضبط تولید مسز مارگریٹ سینگر کا ہے۔ مسز موصوفہ امریکہ میں تشریف نہیں رکھتی تھیں بلکہ غیر ممالک کے دورے پر تھیں۔ لیکن ان کے دفتر نے ہم کو ان کا ایک مضمون اور تازہ تصویر ارسال کر دی تھی ہم یہ مضمون اور تصویر اس اشاعت میں درج کر رہے ہیں۔ دوسرا مضمون "جمہوریہ ترکیہ میں حفظان صحت اور آبادی کا مسئلہ" اور تیسرا "مسئلہ نسل اور مصر" ہے۔ ان دونوں مضمونوں کے متعلق اوپر کی سطروں میں لکھ چکے ہیں۔ چوتھا مضمون "ضبط تولید کی اشتہاری دوائیں اور آلات" کے عنوان سے ڈاکٹر ڈیوڈ ایچ کلیسر (نیویارک) کا ہے، جس میں اُنھوں نے بڑی کارآمد اور مفید باتیں لکھی ہیں۔ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آبادی نے "ضبط تولید اور اصلاح نسل" کے عنوان سے اصلاحی نقطۂ نظر سے اظہار خیال کیا ہے۔ اسی باب میں آپ کو ایک نہایت اہم علمی مضمون "صنف" کے عنوان سے ملے گا۔ یہ مضمون ہمارے نئے کرم فرما جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب رکن دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ کا ہے۔ ہمارے قدیم اور مخلص عنایت فرما جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب خود تو مصروفیت کی وجہ سے کوئی مضمون نہیں بھیج سکے لیکن اُنھوں نے ڈاکٹر محمد حسین صاحب سے یہ مضمون لکھوا کر ارسال فرمایا۔ اس طرح اُنھوں نے ہم کو ایک فاضل فن سے متعارف کرا دیا۔ اُمید ہے کہ فاضل عثمان آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اور فاضل محمد حسین بھی "ہمدرد صحت" کو فراموش نہیں فرمائیں گے۔ ہماری زبان کے مشہور ادیب اور فاضل مولانا نیاز فتح پوری نے بھی "ضبط تولید کی ضرورت" واضح فرمائی ہے۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس باب کو جو بظاہر تو "متفرق" ہے لیکن درحقیقت اپنے اندر اچھے اچھے جواہر ریزے رکھتا ہے، غور سے ملاحظ فرمائیں گے۔ اور فاضل مضمون نگاروں کے خیالات سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

دسواں باب "ضبط تولید اور مذاہب عالم" کے لیے وقف ہے اس باب میں اسلام، عیسائیت، ہندو مذہب اور سکھ مذہب کے متعلق مضامین آپ کو ملیں گے۔ اسلام اور ضبط تولید کے عنوان پر حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہٗ قلم اُٹھانے کا وعدہ فرما چکے تھے لیکن وقت کے وقت غیر معمولی علالت کی وجہ سے حضرت موصوف اپنا وعدہ پورا نہیں فرما سکے۔ اُمید ہے کہ مفتی صاحب جلد تن درست ہو جائیں گے اور ہمارے ناظرین کو آئندہ کسی اشاعت میں ان کے خیالات سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔ اس موقع پر ہم نے اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے مصر کے ایک علمی رسالے سے مصر کے ایک بزرگ حسن البنا کے ایک خطبے کا ترجمہ پیش کر دیا ہے۔ مضمون "عیسائیت اور ضبط تولید" انسائی کلوپیڈیا برٹانیکا سے لیا گیا ہے۔ پروفیسر این۔ ایس پھڈکے (کولھاپور کالج) نے ہندو مذہب کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی ہے اور حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج نے "ضبط تولید اور سکھ مذہب" پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ بہرحال یہ باب اگرچہ تشنہ ہے لیکن قابلِ مطالعہ ہے۔

گیارھواں باب "ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل اور مشاہیر عالم" کی ترتیب جس طرح عمل میں آئی اس کا تذکرہ ہم نے اس باب کے شروع میں کر دیا ہے۔ بارھواں باب "ادبیات ضبطِ تولید" کے متعلق آخر ہماری توقعات پوری ہوئیں۔ تقریبًا چالیس صفحوں کا یہ باب ناظرین کی طبیعت کے بار کو دور کرنے میں اسی طرح کام یاب ہوگا جس طرح ہم حضرت کیفی دہلوی، حضرت فکر ایم۔ اے۔ جناب شوکت تھانوی، حکیم احسن، مولانا سید ظہور احمد صاحب، حضرت اکبر حیدری، جناب ایم۔ ایم۔ اسلم لاہوری، حضرت نیر اورنگ آبادی اور جناب ملّا رموزی صاحب کو شریکِ بزم کرنے میں کام یاب ہوئے ہیں۔ اس باب میں افسانے بھی ہیں اور افسانچے بھی، نظمیں بھی اور مزاحیے بھی، کارٹون بھی اور مرقعے بھی اور پھر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است، ممکن نہیں ہے کہ کوئی صحیح المذاق ہمارے ادیبوں اور شاعروں کی قلم کاریوں سے محظوظ نہ ہو۔ اس نمبر میں ٹائیٹل اور کارٹون ہندوستان کے مشہور مصور اور کارٹونسٹ مسٹر سمیع نے تیار کیے ہیں، جو خود ان کے کمالِ فن پر شاہد ہیں۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنے میں بڑی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔

تیرھویں باب کے متعلق چند الفاظ اور کہنے ہیں۔ یہ باب ہمارے پروگرام میں ابتدا ہی سے شامل نہ تھا۔ بلکہ اس کی کتابت بھی بہت پہلے ہو چکی تھی لیکن گنجائش کی کمی کے خیال سے اس کو سب سے آخر میں شامل کرنے کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔ آخر جب سب رسالے کے صفحوں کو مرتب کیا گیا تو اس باب کے انیس صفحوں میں سے صرف آٹھ صفحے شامل کیے جا سکے۔ اب ناظرین کو باقی مضمون کے لیے کسی آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سب سے آخر میں مجھے مہتمم کتابت حافظ منشی محمد احمد صاحب خوشنویس اور ناظم طباعت خاں صاحب عبداللطیف خاں صاحب مالک لطیفی پریس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ جن کے اہتمام میں [illegible] طباعت کا مرحلہ نہایت خوبی سے طے ہوگیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وقت پر طے ہوگیا۔

۳۰ رجون سنہ ۱۹۳۹ء

عبدالحمید

جلد ۸ نمبر ۱

پہلا باب

ضبطِ تولید و منع حمل تاریخ کی روشنی میں

ضبط تولید و منع حمل کا ابتدائی یا انفرادی استعمال کب اور کس طرح ہوا، یہ ایک ایسا مسئلہ ہی جس کا تشفی بخش جواب دینا انسان کی موجودہ تاریخ سے کسی طرح ممکن نہیں ہی۔ ہماری تاریخ زیادہ سے زیادہ دو سوا دو ہزار برس پرانی ہی لیکن انسان اور انسانیت اس سے کہیں زیادہ پرانی ہی، اتنی پرانی جس کا اندازہ ہی بتانے میں علم الانسان کے ماہرین میں اختلاف ہی۔ کوئی انسان کو پانچ سات ہزار برس پرانا بتاتا ہی تو کوئی اس کا سلسلہ لاکھوں برس کی تاریکی میں جا کر ڈھونڈتا ہی۔ بہر حال انسان خواہ کتنا ہی پرانا کیوں نہ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ اس کی اجتماعی زندگی کا آغاز زمانۂ تاریخ سے دو چار ہزار برس پہلے ہی ہوا ہی۔ اسی لیے ہم ضبط تولید یا منع حمل کی تاریخ کا سلسلہ بس انسان کی اجتماعی زندگی کے آغاز سے قائم کر سکتے ہیں۔

ضبط تولید کو حقیقی طور پر معاشرتی یا اجتماعی مسئلہ یا تحریک بنے ہوئے تو سو سوا سو برس ہوئے ہیں جب کہ فرانسس پلیس (۱۸۵۴ - ۱۷۷۱) اور رچرڈ کارلائل (۱۸۴۳ - ۱۷۹۰) نے اس کے حق میں پروپگنڈا شروع کیا۔ لیکن اس کی منفرد نوعیت کو ہمیں انسانی زندگی کے اجتماعی نقطے ہی سے ماننا پڑے گا۔

مصر قدیم میں مانع حمل چیزوں کا استعمال۔ اس سے پہلے کہ ہم برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تاریخ کے متعلق قلم اٹھائیں ناظرین کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اس کی طبی تاریخ اس کی معاشرتی یا اجتماعی تاریخ سے کہیں زیادہ پرانی ہی۔ حمل کو روکنے کے لیے سب سے پرانا "لکھا ہوا" نسخہ کاہن[*] پیپائرس کی ایک عبارت میں ملتا ہی، جو سنہ ۱۸۵۰ء قبل مسیح میں لکھی گئی تھی۔ یہ "کتاب" مصر قدیم کے کھنڈرات کی کھدائی میں ہاتھ لگی تھی۔ اس نسخے میں گوند کا ٹکڑا بطور شافہ اندام نہانی میں رکھنے کو لکھا گیا ہی۔ موجودہ کیمیاوی تجزیے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہی کہ گوند اندام نہانی میں تخمیری کیفیت پیدا کر کے لیکٹک ایسڈ میں تبدیل ہو جاتا ہی۔ اور یہ وہی طبی فارمولا ہی جس کے ماتحت اس زمانے میں بھی مانع حمل جیلیاں اور ربڑ کے مانع حمل آلات پر لگانے کے لیے مختلف قسم کے مرکبات بنائے اور استعمال کیے جاتے ہیں۔

زمانہ قبل از تاریخ کے تولیدی "مسائل"۔ اب ہمیں پرانے زمانے میں مانع حمل دواؤں کا جائزہ لینے سے پہلے ذرا اس وقت کے عام معاشرتی حالات پر بھی نظر ڈال لینی چاہیے۔ حقیقت یہ ہی کہ ہم اس معاملے میں جتنا بھی غور کریں گے اتنا ہی زیادہ ہم پر یہ بات عیاں ہوتی چلی جائے گی کہ حمل سے بچنے کا جو واضح مفہوم اس وقت ہمارے سامنے آتا ہی وہ زمانہ قبل از تاریخ کے انسان میں نہیں پایا جاتا تھا۔ کیوں کہ یہ چیزیں حقیقتاً تہذیب و تمدن کے لازمی اجزا ہیں۔ یہ اور بات ہی کہ حمل کو روکنے یا اس کے بچنے کا جو مقصد آج کل لیا جاتا ہی اسے وہ لوگ دوسرے ذرائع سے حاصل کر لیتے تھے۔ ان میں آبادی کو تناسب کے اندر رکھنے کا خیال بہت حد تک پایا جاتا ہی اور شاید اسی وجہ سے ان میں بعض ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں جو آج کل کی تہذیب میں کسی طرح گوارا نہیں کی جا سکتیں۔ اگر ان کی آبادی غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی اور اس کی معاش کا بندوبست نہ ہو سکتا تو وہ بلا تکلف زائد افراد کو مار کر آبادی کو متوازن کر دیا کرتے تھے۔ حمل کو ساقط کر دیا جاتا تھا، بچوں کو مار دیا جاتا تھا، مباشرت پر پابندیاں عائد کر دی جاتی تھیں اور نکھٹو بڈھوں کو تو بلا تکلف فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔

علم الانسان (انتھراپولوجی) کے ماہرین نے اب تک ہمارے سامنے جو کچھ پیش کر دیا ہی، اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس علم کی رو سے جب ہم مختلف براعظموں کے مختلف قبائل کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ نتیجہ فوراً ہمارے سامنے آ جاتا ہی کہ قدیم زمانے کے لوگ نہ صرف

---

[*] پیپائرس دراصل ان مخطوطوں کو نام دیا گیا ہے جو مصریات (ایجپٹیالوجی) کے ماہروں کو وقتاً فوقتاً مصر قدیم کے کھنڈرات کی کھدائی میں ہاتھ لگے۔ پیپائرس سے پہلے جو نام ہوتا ہی وہ عموماً اس ماہر مصریات کا نام ہوتا ہی جس نے وہ مخطوطہ حاصل کیا ہو یا اسے پڑھا ہو۔ اب تک پانچ یا چھ مطوّل مخطوطے اور چند چھوٹے چھوٹے ایسے حاصل ہو سکے ہیں جو محض طب سے متعلق ہیں۔ بعض مخطوطوں کے نام یہ ہیں: (۱) ایبرس پیپائرس (۲) ہرسٹ پیپائرس (۳) برلن میڈیکل پیپائرس (۴) کاہن پیپائرس (۵) لندن میڈیکل پیپائرس

حمل سے بچنے بچانے کی خواہش رکھتے تھے، بلکہ جادو اور ٹوٹکوں کے علاوہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بعض قابلِ عمل طریقے بھی ان کو معلوم تھے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ طریقے بجائے خود کس حد تک مؤثر تھے۔ ان طریقوں کی نوعیت کے متعلق غور کرنے سے ہم اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ مختلف قسم کے غلط سلط تجربوں سے اتفاقیہ طور پر وہ کبھی کبھی کوئی کارآمد بات بھی معلوم کر لیتے تھے اور پھر اس کو عمومی طور پر آزمایا جاتا تھا۔

ہم کو اپنے مذکورۂ بالا خیال کی تائید میں پھر علم الانسان کی طرف جانا پڑے گا۔ اب تک کی انسانیاتی تحقیقات یہ ظاہر کرتی ہیں کہ قبل از تاریخ کا انسان جنسی معاملات کے اندر لاعلمی کی گہری تاریکی میں تھا۔ بعض اثری شواہد (وہ مشاہدے جو علم الآثار پر مبنی ہوں) سے پتہ چلتا ہے کہ شاید اس کو مجامعت اور اس کے بعد نو مہینے میں بچہ پیدا ہو جانے کے درمیان مخصوص تعلق کا بھی اچھی طرح علم نہ تھا۔ استقرار کے متعلق فعلیاتی پیچیدگیوں کا علم تو ایک طرف رہا۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ قدیم ترین لوگوں میں جنسی معاملات کے علم کی حقیقی نوعیت کے متعلق ماہرینِ فن مختلف الرّائے ضرور ہیں لیکن اس حقیقت کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ مانعِ حمل طریقوں کے متعلق ان کا علم محض اتفاقیہ اور بے سمجھے بوجھے تجربوں کی بنا پر تھا۔ انسانِ قدیم کی یہ صورتِ حال صرف مانعِ حمل یا تولیدی مسائل ہی تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کا ہر فعلِ حیات کی ان ہی ابتدائی منزلوں سے گزر رہا ہے۔

زمانہ قبل از تاریخ سے ذرا پہلے۔ اب ہم کو بالکل ہی قدیم انسان کو یہیں چھوڑ کر آگے بڑھنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ زمانہ قبل از تاریخ سے ذرا پہلے انسان اپنی آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے کیا کیا کرتا تھا۔ اب پہلے کی سی لاعلمی کی گہری تاریکی نہیں تھی۔ اب وہ مجامعت اور بچے پیدا ہونے کے تعلق کو سمجھتا تھا۔ اسی وجہ سے ضرورت کے وقت مجامعت کے فعل سے بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ عزل کا عام رواج بھی اس عہد میں ملتا ہے۔ شمال مغربی امریکہ کے قدیم قبائل کے معاشرتی حالات کی جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں ایک خاص قسم کے زنانہ رفالے (فیمیل کنڈوم) کا رواج ہے، جسے وہ ضرورت کے وقت عورت کی اندام نہانی میں رکھ دیتے تھے۔ یہ رفالہ ایک درخت کے ڈوڈے سے بنایا جاتا تھا۔ ہم نے اوپر کی سطروں میں قدیم زمانے کے لوگوں کے متعلق اشارتاً یہ لکھا ہے کہ وہ معاشی اسباب کی بنا پر اپنی آبادی کو متوازن رکھتا تھا۔ اس فقرے کے پڑھنے والے کا ذہن شاید اسی طرف گیا ہوگا کہ ہمارا یہ قدیم انسان آبادی کے گھٹنے بڑھنے کا شعوری علم رکھتا تھا۔ اور اسی کے ماتحت وہ عمل درآمد کرتا تھا۔ اور وہ جو مانعِ حمل ترکیبوں یا چیزوں کو استعمال کرتا تھا تو لازماً استقرار وغیرہ کی پوری کیفیت کا علم بھی اس کو ہونا چاہیے۔ لیکن ذرا سے تامل کے بعد ہی ہماری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے کہ اس کی یہ تمام "اختراعات" محض اتفاق کا نتیجہ ہی ہو سکتی ہیں۔ کیوں کہ حمل کو روکنے یا اس سے بچنے کے ذرائع کا مفصل علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم اپنے قدیم انسان کو ماہر افعال الاعضاء (فزیالوجسٹ) نہ مان لیں اور اس کے متعلق یہ بھی نہ سمجھ لیں کہ وہ ہماری طرح مہذب و متمدن تھا اور حمل کو روکنے کے ذرائع کو ایسے وقت کام میں لاتا تھا جب کہ عورتوں میں متعدد اولادوں کے نقصانات اس کو معلوم ہو جاتے تھے اور عورت کو بحیثیت "نصف کائنات" ہونے کی وہ بھی ہماری طرح قابلِ احترام سمجھتا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ قدیم زمانے کی عورت کو رسم و رواج کی رُو سے یہ حق ملا ہوا تھا کہ وہ چاہے تو حمل کو گرا دے یا اپنے بچے کو مار ڈالے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اُس عہد کے لوگ حمل کو روکنے یا اس سے بچنے کی عمومی اور مؤثر تدبیریں جانتے تھے۔ اس لیے یہ ممکن ہے کہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کا مقصد حمل سے بچنے کی تدبیروں کی بجائے دوسرے ذریعوں سے حاصل کیا جاتا ہو۔

چین قدیم۔ چین کی تہذیب بھی قدیم تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ جب ہم اس کے مخطوطات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی حمل پر قابو حاصل کرنے کی کم و بیش خواہش موجود ہے۔ لیکن اس خواہش کو وہاں پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملا۔ کیوں کہ اس ملک میں آبا و اجداد کی پوجا کا عام رواج تھا۔ اور "فرزندانہ سعادت مندی" کے اصول تہذیب کو بہت حد تک متاثر کیے ہوئے تھے۔ بہرحال وہاں مانعِ حمل ذرائع کی نوعیت زیادہ تر جادو ٹوٹکوں ہی کی رہی اور علمی حیثیت سے وہ طریقے قابلِ ذکر نہیں ہیں۔

ہند قدیم۔ پہلی صدی عیسوی اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان جو عاشقانہ رنگ کی کتابیں سنسکرت زبان میں تصنیف کی گئیں، ان کے مطالعے سے ہمیں کم و بیش بیس "نسخے" حمل کو روکنے کے ملتے ہیں لیکن اُن کی نوعیت بھی عجیب و غریب قسم کی ہے۔ اگر ہم ان کو موجودہ علمی ذرائع سے جانچیں تو ان کی تصدیق و تطبیق کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ بہرحال ان کی موجودگی سے ماہرینِ علم الانسان کے اس کلیے کی تصدیق

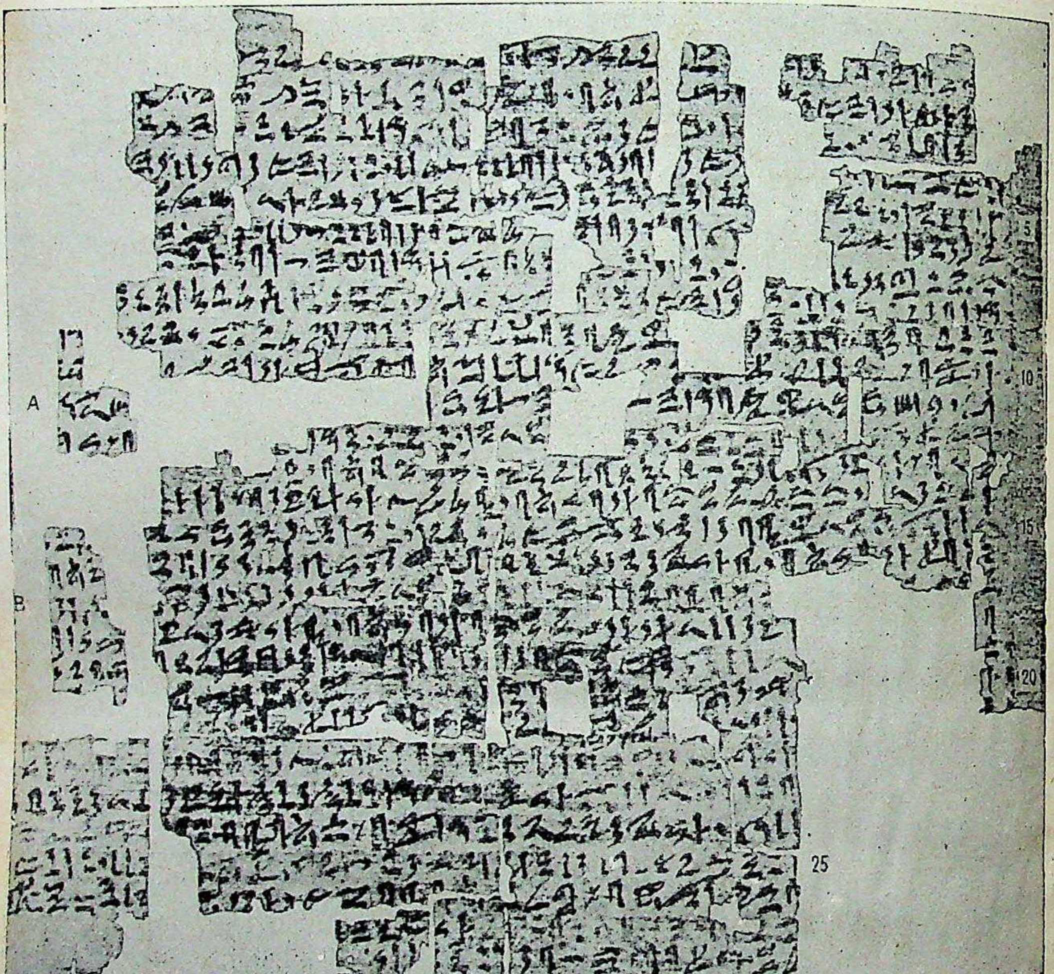
A
B
5
10
15
20
25

کاہن پیپائروس کا ایک « صفحہ » جس میں منع حمل کے لئے بھی ایک نسخہ لکھا ہوا ہے ۔

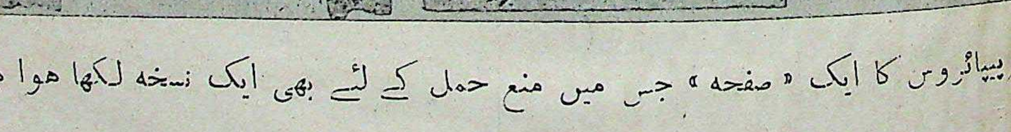
NO. XXI.
NO. XXII.
NO. XXIII.

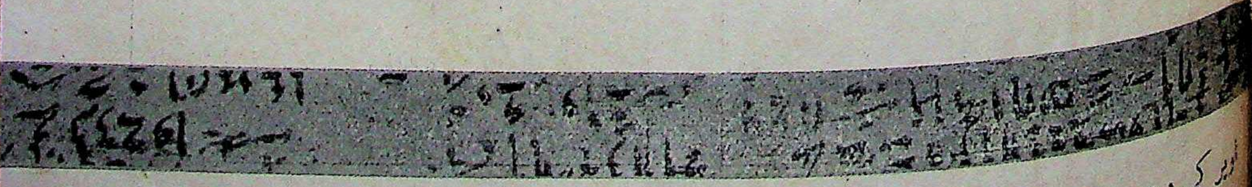

اوپر کی دونوں تصویریں پٹری پیپائروس سے لی گئی ہیں ۔ ان میں بھی مانع حمل نسخے لکھے ہیں ۔ اوپر کی عبارت ہیروگلیف خط میں ہے ۔

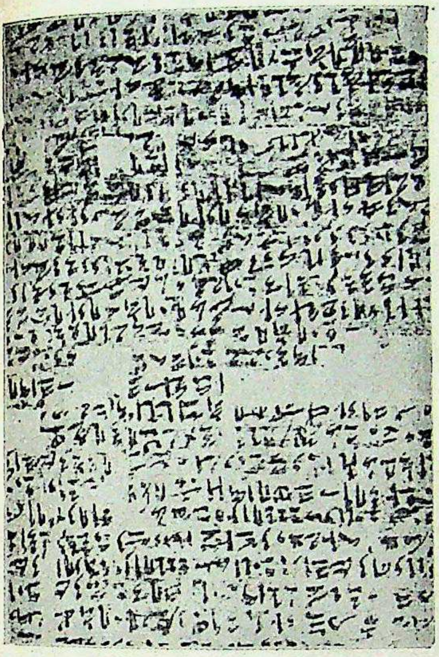

کاہن پیپائروس کا تیسرا صفحہ
اس صفحے میں بھی منع حمل کے
متعلق اشارات موجود ہیں

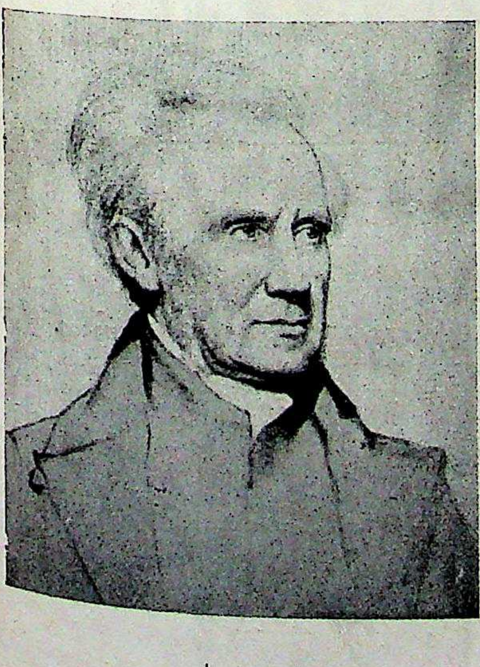

فرانسس پلیس
(۱۷۷۴-۱۸۵۴)
تحریک ضبط تولید کا مشہور داعی

رچرڈ کارلائل
(۱۷۹۰-۱۸۴۳)
فرانسس پلیس کا دست راست

ضرور ہوتی ہو کہ تہذیب و اجتماع کے ہر چھوٹے بڑے مرکز میں نامعلوم زمانے سے تولید پر قابو حاصل کرنے اور خواہ مخواہ کی بچہ کشی سے بچنے کی خواہش موجود ہو۔

مصر اور بابل و آشوریہ:۔ مصرِ قدیم کا نظامِ طب جس قسم کا تھا اس سے تاریخ داں اصحاب ناواقف نہیں ہو سکتے۔ اس کے تہذیب کے سینکڑوں مسلسل سالوں میں علاج معالجے کا دار مدار جادو ٹوٹکوں پر رہا۔ اور "معالجین" کا حقیقی منصب دراصل مندروں کے پجاریوں یا کاہنوں کا تھا۔ اس لیے ہم کو مصریات (ایجپٹیالوجی) کے بہت کچھ علم کے باوجود کسی "خالص طبیب" کا نام نظر نہیں آتا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدیم ترین تہذیب کے آخر دور میں علاج معالجہ ایک مستقل صورت اختیار کرنے لگا تھا۔ اگر اس تہذیب کو اور زیادہ دنیا میں رہنے کا موقع ملتا تو حقیقی علمِ طب کی وہ تشکیل ہو جاتی جو بعد میں یونانی اور رومی تہذیبوں میں ہوئی۔ بابلی تہذیب میں طب کو بہت کچھ فروغ ہوا۔ یہاں تک کہ یونانی علمِ طب کے اولین علم بردار مصر، بابل اور آشوریہ کے معالجین کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے۔ بہرحال مصرِ قدیم کی طب اور معاشرت کے متعلق ہمارے پاس جو پرانا اور نیا اثریاتی مواد موجود ہو اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہو کہ یہاں کے لوگ بھی تولید پر قبضہ حاصل کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ اور کاہن پیپائرس وغیرہ مخطوطات کی عبارتیں ہمارے اس خیال کی تائید کرتی ہیں۔

اس موقع پر ہمارا مقصد طب کی تاریخ لکھنا نہیں ہو بلکہ قدیم نظام ہائے طب میں سے ضبطِ تولید یا منعِ حمل کے نشانات کا کھوج لگانا ہو۔ مصرِ قدیم اور بابل و آشوریہ کے مراکزِ تہذیب میں چوں کہ طب حقیقی معنوں میں طب نہیں ہوئی تھی، اس لیے ہم کو اپنے مقصد میں ناکامی ہی ہوتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ انسانی تہذیب کے یہ اولین علم بردار اپنے دلوں میں اس خواہش کو تو ضرور لیے پھرتے تھے کہ انھیں کبھی نہ کسی طرح تولید پر اختیار حاصل ہو جائے لیکن اس کے لیے ان کے پاس علمی اور عملی ذرائع موجود نہ تھے۔ اور بس اپنی بھڑاس جادو اور ٹوٹکوں سے نکالا کرتے تھے۔

یونان و روم۔ مصر اور بابل کی تہذیبوں کے بعد یونان اور روم کی تہذیبوں کا دور آیا۔ یونان میں علمِ طب کو بہت فروغ ہوا۔ اس کی بنیادیں معقولیت پر استوار کی گئیں۔ بہت سے نامور طبیب اس زمانے کے ایسے ہیں جن کے نام اب تک تاریخِ طب میں جگمگا رہے ہیں۔ رومی تہذیب اور علوم و فنون کی طرح طب میں بھی یونان ہی کی خوشہ چیں رہی۔ اس کے بعد اسلام کی آمد سے جہاں اور علوم و فنون میں بہار تازہ آئی، وہاں علمِ طب کا ستارہ بھی چمکا۔ اور اس کے ہر شعبے میں قابلِ ذکر ترقیاں ہوئیں۔

یونان میں سورانوس (Soranos) اور ایٹیوس (Aëtios) دو قابلِ ذکر ہستیاں پیدا ہوئیں جنھوں نے علم الجنین اور مانعِ حمل دواؤں کے متعلق بہت کچھ معقول اور علمی مباحث پیدا کیے۔ سورانوس دوسری صدی مسیحی میں پیدا ہوا اور ایٹیوس چھٹی صدی کا ایک طبیب ہے۔ سورانوس نے جو کچھ لکھا ہو ایٹیوس نے اس کی بہت حد تک تصدیق و خوشہ چینی کی ہے۔ ان دونوں سے پہلے ارسطو (چار سو سال قبل مسیح) نے اپنی کتاب تاریخِ حیوان میں ان مباحث پر قلم اٹھایا تھا۔ ارسطو کے بعد لیکرے ٹیوس (ایک صدی قبل مسیح) پھر پلائنی اور دیسقوریدوس (پہلی صدی عیسوی) نے مانعِ حمل دواؤں اور علم الجنین پر اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ بہرحال ان مسائل پر اطبا اور حکما نے جو کچھ لکھا ہو وہ بس ان ہی تک محدود رہا۔ عوام کو ان کے متعلق بالکل آگاہی نہیں ہوئی۔ اسی لیے یہ قیاس کیا جاتا ہو کہ عوام میں اس قسم کی معلومات کو پھیلانے میں طبیبوں سے کہیں زیادہ دائیوں نے کام کیا ہے۔

اسرائیلی۔ جس زمانے کی تہذیبوں کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں انھی زمانے میں ایک مخصوص قسم کی تہذیب ایک مخصوص خطے میں پرورش پا رہی تھی۔ یہ تہذیب اسرائیلیوں کی تہذیب ہے۔ یہ لوگ تاریخ میں قدیم عبرانی بھی کہلاتے ہیں اور ان کا مجموعہ قوانین اور شرح تالمود کے نام سے مشہور ہو۔ یہ شرح دو حصوں میں تقسیم ہو۔ پہلا حصہ دوسری صدی عیسوی میں لکھا گیا اور دوسرا حصہ چوتھی اور پانچویں کے درمیان لکھا گیا۔ تالمود میں منعِ حمل کے متعلق عزل ہی کا ذکر موجود نہیں ہو بلکہ اندامِ نہانی میں رکھنے کی بعض چیزوں کی تفصیلات بھی موجود ہیں۔ یہ چیزیں اسفنجی قسم کی ہوتی تھیں اور تالمود کی مخصوص زبان میں "موخ" کہلاتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ عزل اور منعِ حمل کے تدبیروں کے متعلق تالمود میں اخلاقی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے بھی بحث کی گئی ہے۔ قدیم زمانے کی اور جماعتوں کی طرح عبرانی بھی بانجھ عورتوں کو نفرت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ وہ کسی درجے میں بھی مانعِ حمل طریقوں کی ہمت افزائی کرتے تھے۔

جاپان۔ جاپان میں بھی مانع حمل طریقوں کی کوئی تاریخ ہمارے سامنے نہیں ہی۔ جاپانیوں میں عورت کے اندام نہانی کے لیے ایک سخت قسم کی تھیلی کا جو رواج پایا جاتا ہی وہ بھی تاریخی لحاظ سے قدیم جاپانیوں تک نہیں پہنچتا۔ یہی حال بانس کے کاغذ کی بنی ہوئی گدیوں کا ہی۔ یہ گدیاں اب بھی جاپانیوں میں رائج ہیں اور تحقیقات سے پتہ چلتا ہی کہ مذکورہ بالا گدیوں اور تھیلیوں کا رواج جاپان میں زیادہ سے زیادہ سترھویں صدی سے شروع ہوا ہی۔ تھیلی کو جاپانی زبان میں "کیوٹوگاٹا" اور گدی کو "مسوگامی" کہتے ہیں۔

طبِّ اسلامی میں منع حمل کے ذرائع

اب ہم قدیم تہذیبوں کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی تہذیب کے نشو و نما کے زمانے تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ زمانہ گویا انسانیت کے شباب کا زمانہ تھا طفلانہ حرکتیں اب ختم ہو چکی تھیں۔ ہر مسئلے پر سنجیدگی اور معقولیت کے ساتھ گفتگو ہونے لگی تھی۔ اسلام نے عقل کی پُر جوش طرف داری کر کے انسانیت کے شباب کو نکھار دیا تھا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہی کہ اسلامی تہذیب کے نشو و ارتقا کے زمانے میں جہاں اور علوم و فنون کو حیاتِ نو حاصل ہوئی وہاں علم طب اور اس کے مختلف شعبے بھی ترقی کرتے کرتے کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ تاریخِ طب جس طرح بقراط اور جالینوس کو فراموش نہیں کر سکتی اسی طرح وہ رازی، ابن سینا کو بھی نہیں بھلا سکتی۔

طِب کے مختلف شعبوں میں ایک اہم شعبہ وہ بھی ہی جو اس وقت ہمارا موضوعِ بحث ہی۔ رحم میں نطفے کا استقرار، اس کی بڑھوتری، بڑھوتری کی کیفیت، مقررہ مدت کے بعد بچے کی پیدائش، زچگی کے طریقے، دایہ گری، حمل پر قابو حاصل کرنے کا میلان، طبّی یا غیر طبّی وجوہ کی بنا پر اس کو روکنے کے ہیئتی، دوائی اور آلی ذریعوں پر بحث، غرض یہ اور اسی نوعیت کے اور مباحث ایسے تھے جن پر اسلامی اطبّاء نے علمی اور طبّی نقطۂ نگاہ سے بحث کی ہی۔ ان اطبّاء نے یونانی اطبّاء خصوصاً سورانوس اور ایٹیوس سے بھی ان مباحث میں استفادہ کیا ہی۔

مشہور اسلامی اطبّاء میں سے بہت کم ایسے ہوں گے جنھوں نے امتناعِ حمل کے متعلق تھوڑا بہت نہ لکھا ہو۔ جس شخص کی نظر کے سامنے ان اطبّاء کی کاوش و تحقیقات کا مجمل سا خاکہ بھی ہو وہ بھی اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلامی اطبّاء کے بیانات کس حد تک معقولیت پر مبنی تھے۔ اور کن چیزوں نے انھیں اپنے دَور کا طبّی قائد بنا رکھا تھا۔ اس موقع پر ہم مشہور عالمِ مسائلِ ضبطِ تولید نارمن ای۔ ہمز۔ پی ایچ۔ ڈی کی چند سطریں نقل کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

"اس موقع پر ذرا اس صورتِ حال کو سامنے لائیے کہ ایک طرف تو یہ مبنی بر عقل طب (طبِّ اسلامی) عرب، ایران اور مصر کے نامور طبیبوں کی علمی کاوشوں کی بدولت پھل پھول رہی تھی اور طب کی کتابیں اور طب کے رسالے دنیا میں سائنس کی روشنی پھیلا رہے تھے اور دوسری طرف عیسائیت کے غیر علمی (ان سائنٹفک) اور گمنامی پسند رسم و رواج یورپ کے جسم و دماغ پر ایک نقاب کی طرح پڑے ہوئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب یورپ کی عیسائی دنیا بس ایک دوسری دنیا کے خیال میں غرق تھی اور اُس میں امتناعِ حمل وغیرہ کے جدید خیالات کو قبول کرنے کی استعداد ہی نہیں رہی تھی۔ اُس زمانے کا کیتھولک چرچ امتناعِ حمل وغیرہ پر اسی شدّ و مدّ سے لے دے کرتا تھا جس طرح وہ آج کر رہا ہی۔ اب خدا خدا کر کے اس چرچ کے لوگ امتناعِ حمل کے اس ذریعے کو قابلِ قبول سمجھنے لگے ہیں جس کو اصطلاحاً "زمانہ محفوظ" کہا جاتا ہی لیکن طُرفہ یہ ہی کہ یہ "زمانہ محفوظ" غیر علمی (ان سائنٹفک) چیز ہے اور وہ کسی طرح بھی حمل سے بچنے کا قطعی ذریعہ نہیں ہے[۱]"

اب ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی اطبّا کی پیش کردہ معلومات کا اس ڈھنگ سے جائزہ لے لیں کہ مضمون بھی زیادہ لمبا نہ ہو اور مقصد بھی پورا ہو جائے اسی لیے ہم نے ایک آدھ جگہ کے علاوہ باقی مقامات پر صرف کتابوں کے حوالوں اور ان کی عبارتوں کے ترجمے پر اکتفا کیا ہی۔ اور اصل عبارت طوالت کے خوف سے نہیں لکھی ہے۔

مطلوبہ جائزہ لینے کے لیے ہم اسلامی اطبّاء کو تین دوروں میں آسانی سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلے دور کے اطبّاء کو ہم متقدّمین کے نام سے یاد کریں گے اور دوسرے اور تیسرے دور کے اطبّاء کے لیے متوسطین اور متاخرین کے الفاظ مناسب ہیں۔

---

[۱] ملاحظہ ہو انسائکلوپیڈیا سکسوئس، صفحہ ۴۹ - مضمون نارمن۔ ای۔ ہمز۔ پی ایچ۔ ڈی۔

اطبّاءِ متقدّمین میں حسبِ ذیل اطبّا کے اسماء ملتے ہیں جنھوں نے اپنی تصنیفات میں منع حمل کا ذکر کیا ہے (۱) ابی الحسن علی بن سہل ربن الطّبری مُصنِّف فردوس الحکمت (۲) ابوبکر محمد بن ذکریا رازی (۳) علی ابن عبّاس المجوسی (۴) شیخ بوعلی ابن سینا (۵) اسمٰعیل ابن الحسین الجُرجانی صاحب تذکرہ خوارزم شاہی (۶) ابن الجامی مُصنّف کتابُ الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد

اطبّاءِ متوسطّین میں ابن البیطار، داؤد انطاکی اور غیاث ابن محمد المتطبیب الاصفہانی مصنّف مِراۃ الصّحت کے نام قابلِ ذکر ہیں

اطبّاءِ متاخّرین میں ہم ہندوستان کے بعض مشہور طبّی مصنّفین و مؤلّفین کو شمار کر سکتے ہیں مثلاً حکیم علوی خاں، حکیم محمد اکبر ارزانی، حکیم شریف خاں، حکیم محمود خاں، حکیم اعظم خاں۔

ہم اس مضمون میں اطبّاءِ متاخرین کی تحریرات کو معرضِ بحث میں نہیں لائیں گے۔ کیوں کہ اس دور میں منع حمل اور اس کے متعلقہ مسائل کوئی نادر نوعیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ چناں چہ ان اطبّاء میں سے بعض نے منع حمل، اسقاط، بندشِ حیض اور عورتوں کے دُوسرے مخصوص امراض پر دل کھول کے لکھا ہے۔ اور اب ہر شخص کے دسترس میں وہ کتابیں ہیں۔ اور وہ ان کو بطورِ خود مطالعہ کر سکتا ہے۔

ابی الحسن علی بن سہل ربن الطّبری یہ مشہور طبّی کتاب فردوس الحکمت کے مصنّف ہیں اور طب میں ابوبکر محمد بن ذکریا رازی کے استاد ہیں۔ فردوس الحکمت اب سے دس بارہ برس پہلے تک ایک نایاب کتاب تھی آخر سنہ ۱۹۲۸ء میں گب میموریل ٹرسٹ کے ارکان کی نگاہِ انتخاب اس نادر کتاب پر پڑی۔ انھوں نے ڈاکٹر محمد زبیر صدّیقی پی ایچ۔ ڈی سے اس کو ایڈِٹ کرا کے مطبع آفتاب برلن سے شائع کرا دیا۔ اب یہ کتاب اطبّاء کی دسترس میں ہے۔

ہم نے جب اس کتاب کو منع حمل کے نقطۂ نظر سے دیکھا تو اس میں اس نام کا کوئی مستقل باب تو نظر نہیں آیا لیکن عورتوں کے امراض پر مصنّف نے اِس عمدگی سے لکھا ہے کہ اس کو دوسری صدی ہجری کا مصنّف کہنے میں پس و پیش ہونے لگتا ہے۔ اس کتاب کے ۲۷۳ سے ۲۸۵ تک کے صفحے ہمارے لیے جاذبِ توجہ ہیں۔ سترھوٰیں باب میں آپ کو امراض رحم پر مفصّل بحث ملے گی۔ اٹھارھویں باب میں امراض رحم کی علامتوں کا تذکرہ ہے۔ اور انیسواں باب "عِلاج الرّحم وتسہیل الولادت" کے نام سے ہے۔ اس باب میں مصنّف نے امراض رحم کے معقول علاج لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۷۹ پر احتباس المشیمہ فی الرّحم کے لیے جو نسخہ تجویز کیا ہے اس کے اجزا سب کے سب وہی ہیں جن کو دوسرے اطبّاء نے منع حمل کے عنوان میں لکھا ہے۔ صفحہ ۲۸۴ پر عُسرِ ولادت کے لیے جہاں ربن الطّبری نے ٹوٹکے کی قسم کا ایک "نسخہ" لکھا ہے، وہاں اس نے ایک عُمدہ نسخہ بھی لکھا ہے جسے مانعِ حمل نہیں تو قوی مُسقطِ حمل ضرور قرار دیا جائے گا۔ غرض اس مصنّف کو اگر یہ اندازہ ہو جاتا کہ چودھویں صدی میں منع حمل اور ضبط تولید کے مسائل اتنی اہمیت اختیار کر لیں گے تو وہ ایک باب ان کے لیے بھی وقف کر دیتا اور آج ہم اس کو قائدِ منع حمل کی حیثیت سے ناظرین سے روشناس کرا رہے ہوتے۔

ابوبکر محمد بن ذکریا الرّازی رازی نے علم الجنین اور علم الولادت پر کئی بیش بہا مقالات سپردِ قلم کیے ہیں۔ اس کی عظیم الشان کتاب الحاوی آج تک طبع نہیں ہوئی بلکہ اس کے قلمی نسخوں کی تعداد بھی انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ لاطینی زبان میں الحاوی کے بعض اجزا کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن اب وہ بھی نادر ہے۔ الحاوی کے علاوہ رازی کی ایک تصنیف "خلاصۃ التجّابات" کے نام سے ہے۔ ہمارے اطبّاء میں سے شاید ہی کسی کو رازی کی اس کتاب کا عِلم ہو۔ اس کتاب کا ایک نسخہ قسطنطنیہ کے کتب خانے میں اور ایک شاید مصر کی شاہی لائبریری میں محفوظ ہے۔ ایک نسخہ ڈاکٹر سرل ایلگڈ وارہم (انگلینڈ) کے پاس ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے اسی نسخے کی ایک فصل کا ترجمہ کر کے ماہرینِ ضبط تولید کی خاطر شائع کرنے کے لیے دیا ہے۔ ہم اس فصل کا ترجمہ ناظرین کی معلومات میں اضافے کی غرض سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس فصل کے مطالعے سے یہ اندازہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ رازی نے منع حمل پر کتنی وسعت سے بحث کی ہے اور یہ کہ اس کے بتائے ہوئے نسخے اور طریقے کس حد تک معقولیّت پر مبنی ہیں۔

"فصل چوبیسویں۔ اعضائے تناسل اور پستان کی تشریح اور استعمالات کے بیان میں۔ اور اس بیان میں کہ

رحم کے افعال و وظائف کیا ہیں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے اسباب، علامتیں اور علاج کیا ہیں۔ حمل کی تشخیص، اس کے مظاہر اور اس کو روکنے کی تدبیریں اِس فصل میں بیان کی گئی ہیں۔

"کبھی کبھی یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہی کہ مادہ منویہ رحم کے اندر نہ جانے پائے۔ مثال کے طور پر یہ اس وقت ہوتا ہی جب عورت کے حاملہ ہونے میں خطرہ ہو، یا مادہ منویہ کا (بعض اسباب کی بنا پر) باہر نکل جانا ہی ضروری ہو۔ مادہ منویہ کو اندر داخل ہونے سے روکنے کے کئی طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ تو یہ ہی کہ انزال کے وقت مرد عورت سے علیحدہ ہو جائے تاکہ مادہ رحم کے باہر (یعنی اندام نہانی میں) خارج ہی نہ ہو۔ دوسرا طریقہ یہ ہی کہ عورت سے علیحدہ ہونے بغیر ہی انزال کو روک دے۔ یہ طریقہ مشق سے حاصل ہوتا ہی۔ تیسرا طریقہ یہ ہی کہ مجامعت سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں بعض دواؤں کی گولیاں یا شیاف بنا کر رکھے جائیں۔ تاکہ رحم کا سوراخ (مُنہ) ان سے بند ہو جائے اور مادہ منویہ ان سے ٹکرا کر باہر نکل آئے۔ اس قسم کی دوائیں یہ ہیں: کرنب، شحم حنظل، ہزار جشان، خبث الحدید، گوند، زفت، بیل کا پتہ، پوست انار اندرونی، چوپایوں کے کان کا میل، پھلی کیکر، ہاتھی کی لینڈیاں، سقمونیہ اور چُونہ۔ ان دواؤں کو یا تو مفرد استعمال کرنا چاہیئے یا ان کو مُرکب کر کے۔

"اگر مادہ منویہ رحم کے اندر داخل ہو جائے تو اس کو نکالنے کے بھی چند طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ مباشرت کے بعد عورت مرد دونوں تیزی سے علیحدہ ہو جائیں۔ پھر عورت کئی بار چھینکیں لے اور بلند آواز سے پکارے۔ پھر وہ پیچھے کی طرف سات یا نو بار جلدی جلدی کُودے۔ دوسرا طریقہ یہ ہی کہ دواؤں کو رحم پر استعمال کیا جائے جیسے نوسادر، شنگر، اشنان اور اسی قسم کی مدر حیض چیزیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں اوپر والی دواؤں کی گولیاں بھی کارآمد ہوتی ہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہی کہ مجامعت کے بعد عورت اپنے پنجوں کے بل بیٹھ کر کونتھے اور اپنی ناف کو انگوٹھے سے ملے۔ اِسی طرح خراب بوئیں سونگھنے یا بعض دواؤں کی دھونی اندرونی اعضا میں دینے سے بھی اسقاط ہو جاتا ہی۔ اس قسم کی دوائیں ہم نے اُس فصل میں لکھی ہیں جس میں ہم نے بچہ جلدی اور آسانی سے پیدا ہونے کا حال لکھا ہی۔ یا عورت اسقاط کے لیے اس قسم کی دوائیں کھلائے جو جسم میں جا کر ہنگامہ پیدا کر دیں اور جس کے نتیجے میں حمل گر جائے۔

"اگر ان طریقوں سے بھی مقصد حاصل نہ ہو اور مادّہ منویہ رحم میں جا کر قائم ہی ہو جائے تو پھر سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہی کہ عورت اپنے اندام نہانی میں سلائی داخل کر کے رحم کا منہ کھول دے۔ سلائی لکڑی کی بھی بنائی جا سکتی ہے۔ لکڑیوں میں خبازی کی جڑ کی لکڑی بہتر ہے۔ احتیاط کے طور پر یہ ضروری ہی کہ سلائی کا باہر کا سرا ایک ڈورے میں بندھا ہوا ہو۔ اور وہ ڈورا ران میں باندھ لیا جائے کہ سلائی زیادہ آگے نہ چلنے پائے اور اس کے اندر رہ جانے کے خوف سے بھی نجات ملے۔ اس عمل میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہی۔ سلائی آہستہ آہستہ داخل کی جائے۔ اگر ایک دفعہ سلائی داخل کرنے سے کام نہ چلے تو اس کام کو دوبارہ اسی وقت شروع نہ کریں (بلکہ ایک دو دن بعد کریں۔) دوبارہ یہ عمل کرنے سے عورت کو درد کی تکلیف ہو جائے گی۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ رحم کے منہ میں سلائی چلی جاتی ہی اور وہ اپنا کام بھی کر دیتی ہی۔ لیکن اس کی کوئی ظاہری علامت سامنے نہیں آتی۔ اس لیے اس عمل کے نتیجے کو ایک دو ہفتے انتظار کر کے دیکھنا چاہیئے کیوں کہ پھر ایام شروع ہو جاتے ہیں اور عورت پاک و صاف ہو جاتی ہی۔ بعض لوگ لکڑی یا لوہے کی سلائی استعمال کرنے کی بجائے کاغذ کی باریک سرے والی بتّی سی بنا لیتے ہیں اور اس بتّی کو ادرک کے پانی میں تر اور خشک کر کے اندام نہانی میں رکھ دیتے ہیں۔ بتّی کے ایک سرے پر ریشم کا ڈورا باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ بتّی باہر نکالنے میں دقت نہ ہو۔ اس عمل سے مقصد جلدی حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے ہر روز بتّی کو بدلنا پڑتا ہی۔ یہاں تک کہ ہفتہ دو ہفتے میں ایام شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل بے ضرر بھی ہی۔ ہاں یہ بات ضرور ہی کہ بعض اوقات (کاغذ کی خرابی یا بتّی اچھی سخت نہ بنانے کی وجہ سے) بتّی اندام نہانی کی رطوبت سے جلد ہی نرم ہو جاتی ہی ایسی حالت میں بتّی باہر آ جاتی ہی اور اس کا عمل نہیں ہوتا (گویا بتّی کے لیے سخت قسم کا

کاغذ ہونا چاہیئے) بہر حال یہ عمل ہے بہت اچھا۔

"ہم نے کھانے یا لگانے کی جن چیزوں کا ذکر کیا ہے ان سے نتیجہ اکثر خاطر خواہ ظاہر ہوتا ہے۔ مریضہ پر جب یہ اعمال کیے جا رہے ہوں تو اس وقت یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ وہ اس قسم کے شوربے وغیرہ نہ کھائے جن میں قابض، ٹھنڈی اور تیز قسم کی چیزیں داخل کی گئی ہوں۔ مریضہ کو ٹھنڈے پانی، تربوز، آڑو اور اسی قسم کی نفاخ اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کو ہر روز گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ اُسے اپنے پیٹ اور رحم کو نرم کرنے والی دواؤں کے جوشاندوں یا خیساندوں سے دھارنا چاہیئے۔ یا تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔ مریضہ کو غذائیں بھی نرم، ملین اور زود ہضم دینی چاہئیں۔ جیسے انڈے اور پیاز کا شوربہ یا چوپایوں کی دُمیں پرندوں کی چربی میں ملا کر دینی چاہئیں۔ شوربے وغیرہ میں زعفران اور پیاز ڈالنی چاہیئے کھانے کے لیے روغن بادام بھی اچھی چیز ہے۔ جوان پرندوں کا گوشت اور ان کے پنجے بھی خوب ہیں[1]"

علی ابن عبّاس المجوسی کتاب الملکی کے مشہور مُصنّف نے منع حمل پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ مجوسی نے اس موضوع پر جس انداز سے اظہار خیال کیا ہے وہ غور کے قابل ہے۔ (کتاب الملکی باب اٹھائیسواں مطبوعہ بولاق۔ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۴۰۔)

"حمل کو روکنے کے متعلق اس کتاب میں کچھ لکھنا ضروری نہیں تھا کیوں کہ خطرہ ہے کہ کہیں بدنام اور خراب چال چلن کی عورتیں ہمارے بیان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں لیکن بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں جب حمل کو روکنے کی ضرورت آپڑتی ہے خصوصاً اس وقت جب عورت کا رحم چھوٹا ہو یا وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ حمل کی وجہ سے دورانِ زچگی میں مریضہ کے مرجانے کا خوف ہو۔ سوائے ان صورتوں کے طبیب کو چاہیئے کہ وہ مانع حمل دوائیں اور ترکیبیں کسی عورت کو نہ بتائے نہ وہ حیض کو کھولنے والے نسخے تجویز کرے، نہ اسقاط وغیرہ کے کاموں میں حصّہ لے۔ ہاں اگر قابلِ اعتماد عورت کو واقعی منع حمل کی ضرورت ہو تو وہ نسخہ تجویز کر دے۔

اگر عورت مجامعت سے پہلے اپنے اندام نہانی میں ملح اندرانی داخل کرلے اور مرد بھی اس کام سے پہلے یہی چیز اپنے عضو پر لگائے تو حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر عورت کرنب کے پتے یا پھول مجامعت سے پہلے اندام نہانی میں رکھ لے تو اس سے بھی استقرار نہیں ہوتا۔ یہی نتیجہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب عورت دوران مجامعت میں یا اس کے بعد سداب کے ہرے پتوں کا پانی یا پنیر مایۂ خرگوش اپنے اندام نہانی میں رکھ لے۔ ورق الغراب کا بھی یہی خاصہ ہے۔"

شیخ ابُو علی ابن سینا۔ ابن سینا کی کتاب قانون کے متعلق کچھ کہنا فضول ہے یہی وہ کتاب ہے جو تقریباً ایک ہزار برس سے ہمارے درسیات کا محور بنی ہوئی ہے۔ تعجب ہوتا اگر شیخ منع حمل کے مسئلے کو نظر انداز کر جاتا۔ اس نے ایسا نہیں کیا۔ وہ دور رس نظر رکھتا تھا۔ اس نے اس معاملے میں بہت تفصیل سے لکھا، اتنی تفصیل سے کہ بعد کے آنے والے اطبّاء کے بیانات اسی کے بیان کی خوشہ چینی بجنسہٖ یا کچھ ردّ و بدل کے ساتھ کرتے رہے۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اس فاضل نے ضبط تولید یا منع حمل کے مسئلے کو کن کن مقامات سے چھیڑا ہے۔ کتاب قانون مطبوعہ مصر کی کتاب ثالث کے صفحہ ۵۷۹ پر ہمیں حسب ذیل فصل ملتی ہے:-

فصل فی منع الحمل۔ طبیب کو کبھی بعض عورتوں میں منع حمل کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اُن عورتوں میں جو کہ عمر کے لحاظ سے چھوٹی ہوں اور زچگی سے ان کی موت کا اندیشہ ہو، وہ عورتیں جو رحم کے کسی مرض میں مبتلا ہوں، وہ عورتیں جن کا مثانہ ضعیف ہو۔ کیوں کہ ثقل جنین کی وجہ سے بسا اوقات ان کا مثانہ پھٹ جاتا ہے اور مریضہ کو سلسل البول کی شکایت ہو جاتی ہے جو آخر عمر تک رہتی ہے۔ منع حمل کی تدابیر میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ جماع اس ہیئت سے نہ کیا جائے جس پر جماع کرنے سے عموماً حمل واقع ہوتا ہے اور جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ (۲) دونوں (زوجین) کے انزال میں تخالف پیدا کیا جائے (۳) اسی طرح بوقت انزال مرد عورت دونوں بہت جلد جُدا ہو جائیں۔ اگر اس پر بھی استقرارِ حمل کا شبہ رہ جائے

---

[1] ملاحظہ ہو میڈیکل ہسٹری آف کنٹراسیپشن از ڈاکٹر [illegible]

تو (۴) عورت کو چاہیئے کہ جماع سے فارغ ہو کر پیچھے کی جانب سات یا نو مرتبہ کودے اس سے بسا اوقات منی رحم سے خارج ہو جاتی ہے اور استقرارِ حمل نہیں ہوتا البتہ آگے کی جانب کُودنے سے بسا اوقات منی خارج نہیں ہوتی (۵) اخراج منی پر عورت کو چھنکوانا بھی اعانت کرتا ہے (۶) اور وہ امر جس کی منع حمل میں رعایت رکھنا ضروری ہو یہ بھی ہے کہ جماع سے پہلے اور جماع کے بعد فرج میں قطران کا حمول کریں۔ (۷) اور اس کو ذکر پر ملیں (۸) اسی طرح روغن بلساں اور اسفیداج کے استعمال کا بھی یہی فائدہ ہے۔ (۹) ایک اور نسخہ جو منع حمل کے لیے کارآمد ہو یہ ہے کہ شحم انار اور پھٹکری کا حمول مجامعت کے بعد کریں۔ (۱۰) یا عورت پاکی کے دنوں میں کرنب کے بیج اور اس کے پھول اس مقصد کے لیئے اندام نہانی میں رکھے ان چیزوں کا استعمال اگر مجامعت سے پہلے اور بعد میں بھی کیا جائے تو اس سے بھی یہی مقصد حاصل ہوتا ہی (۱۱) خصوصاً اس وقت جب اس میں روغن قطران اور جوشاندہ فوتنج بھی شامل کر لیا جائے (۱۲) اگر فراغتِ حیض کے بعد اون کے صوفے میں ورق الغراب رکھ کر حمول کیا جائے تو اس سے بھی استقرار نہیں ہوتا (۱۳) خصوصاً اس وقت جب ورق الغراب کے رس میں اس گدی کو تر کر لیا جائے (۱۴) اگر شحم حنظل، ہزارجشان، خبث الحدید، گندک، سقمونیہ اور تخم کرنب کا حمول روغن قطران میں بنا کر کیا جائے تو حمل قرار نہیں پاتا (۱۵) مرچ سیاہ کا حمول بعد جماع بھی مانع حمل ہی۔ (۱۶) اسی طرح صرف ہاتھی کی لینڈیاں بھی حمل کو روکتی ہیں (۱۷) ہاتھی کی خشک لینڈیوں کا دھواں عورت کے اعضاء تناسل تک پہنچانے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہی (۱۸) جماع کے بعد اگر عورت بادروج کا پانی تین اوقیہ پی لے تو حمل نہیں ٹھیرتا (۱۹) اگر مرد روغن کنجد اپنے حشفے پر لگا کر جماع کرے تو بھی عورت پیٹ سے نہیں ہوتی۔ (۲۰) اگر عورت حیض کے بعد بلاب کے پتّوں کا حمول کر لے تو حمل سے محفوظ رہتی ہے۔“

شیخ نے منع حمل کے جواز کے لیے جن دلیلوں سے کام لیا ہو وہ آج بھی اسی طرح قوی ہیں جس طرح آج سے ایک ہزار برس پہلے تھیں ہم نے شیخ کی عبارت کا ترجمہ کرتے وقت جان کر مانع حمل نسخوں اور تدبیروں پر نمبر ڈال دئیے ہیں تاکہ ان کی تعداد بھی متعیّن ہو جائے اور ناظرین کو سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔ اوّل الذکر پانچ تدبیروں کی تصدیق موجودہ علم تشریح و افعال الاعضاء کی رو سے کرنی مشکل ہی۔ البتہ جو دوائی تدبیریں اس نے لکھی ہیں وہ سب کی سب معقولیّت پر مبنی ہیں۔ اور آج بھی ہم ان کے اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔

اسمٰعیل بن الحسین الجرُجانی۔ اسمٰعیل الجرُجانی کے ذخیرۂ خوارزم شاہی کی ضخیم جلدیں اب بھی بہت سے اطبّاء کے کتب خانوں کی زینت ہوں گی یہی وہ قابل ذکر طبی تصنیف ہی جو پہلی بار اپنے زمانے کی روش کے خلاف عربی زبان کی بجائے فارسی زبان میں لکھی گئی۔ اسمٰعیل الجرجانی خوارزم شاہ کا درباری طبیب تھا اور اس نے اپنی یہ عظیم الشّان تصنیف اسی کے نام معنون کی تھی۔ اس تصنیف کو جرجانی نے ۹ کتابوں، ۷۵ بابوں اور ۱۱۰۷ فصلوں پر تقسیم کیا ہی۔ چنانچہ چودھواں باب ”در باز داشتن آبستنی“ کے لیے وقف ہی ہم ذیل میں اس باب کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

”چودھواں باب حمل قرار نہ پانے کے بیان میں۔ جب عورت کی عمر کم ہو، اس کا مثانہ کم زور ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ اس کے حاملہ ہو جانے سے کوئی ناگہانی آفت ظاہر ہو جائے گی (مثلاً سلس البول اور انشقاق رحم) تو پھر مصلحت یہی ہوتی ہی کہ عورت کو حمل سے بچانے کی تدبیریں کی جائیں۔ ان تدبیروں میں سے بعض تدبیریں یہ ہیں کہ مجامعت کے دوران میں مرد عورت کو بہت زیادہ اپنی طرف نہ کھینچے اور اس کی رانوں کو اوپر نہ اٹھائے اور جلدی ہی اس سے علیحدہ ہو جائے مرد کو اس کی بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ طرفین کا ساتھ ساتھ انزال نہ ہو۔ جب مرد عورت سے علیحدہ ہو جائے تو پھر اس سے سات بار خوب اُچھلنے کُودنے کے لیے کہے تاکہ مادّہ منویّہ اس کے اندام نہانی سے جُدا ہو جائے۔ جماع کے بعد عورت کو چھنکوانے سے بھی مادہ باہر آجاتا ہی۔ اگر مرد اپنے سر قضیب کو روغن کنجد سے تر کر کے مجامعت کرے تو حمل قرار نہیں پاتا۔ اس صورت میں مادّہ پھسل کر باہر آجاتا ہے۔ اور اندام نہانی میں اٹکا نہیں رہتا۔ یہی بات روغن بلساں اور قطران سے حاصل ہوتی ہی۔ اسفیداج کو ان دونوں روغنوں میں سے کسی کے ساتھ لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھنا اور پھر جماع کرنے سے بھی حمل نہیں ٹھیرتا۔ اگر

عورت شگوفہ کرنب اور اس کے بیجوں کو پیس کر پاکی کے بعد اور مجامعت سے پہلے حمول کرے تو وہ حمل سے نہیں رہتی۔ خصوصاً اس وقت جب اس میں قطران شامل کر لیا جائے۔ مجامعت کے بعد یا پہلے تین اوقیہ بادروج پینے سے بھی استقرار نہیں ہوتا۔ شحم حنظل، ہزار جشان، خبث الحدید، گندک، سقمونیہ، تخم کرنب کو خوب کوٹ کر قطران میں شیاف بنائیں اور مجامعت کے بعد اندام نہانی میں رکھیں۔ یہ شیاف مانع حمل ہیں۔ انار کے اندر کے زرد چھلکے اور پھٹکری کا حمول بعد جماع بھی مفید ہے۔

ابن الجامی ابن الجامی کے نام سے شاید ہمارے اطبّاء واقف نہ ہوں گے۔ لیکن اس کی ایک تصنیف "کتاب الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد" کے نام سے قاہرہ کے شاہی کتب خانہ میں محفوظ ہو۔ یہ طبیب مذہباً یہودی تھا اور سلطان صلاح الدّین فاتح ایّوبی (۱۱۹۳ ۱۱۷۱) کے دربار میں ایک طبیب کی حیثیت سے مامور تھا۔ اس کی کتاب کے متعلق ہمیں اور کچھ تو معلوم نہیں ہو سکا، البتہ اس نے اپنی کتاب میں منع حمل کے متعلق جو کچھ لکھا ہو اس کا علم ہم کو ڈاکٹر ہمز کی کتاب میڈیکل ہسٹری آف کنٹراسپشن سے ہوا ہو۔ ڈاکٹر ہمز کو اس کتاب کے وجود کی اطلاع قاہرہ کے ڈاکٹر میکس میرہوف ایم، ڈی، پی ایچ۔ ڈی نے دی ہے۔ اور اصل عبارت اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی اشاعت کے لیے انھوں نے ہی بھیجا ہو۔ ہم آیندہ سطروں میں کتاب الارشاد لمصالح الانفاس والاجساد کے منع حمل والے ٹکڑے کی اصل عبارت اور اس کا ترجمہ پیش کرتے ہیں:۔

"مانعات الحمل۔ واَمّا ما یمنع الحمل فان ینطل الذکر بعُصارۃ البصل قبل وقت الجماع وکذٰلِک اذا احتملت بعصارۃ النعنع وکذٰلک الفوتنج و بزر الکرات اذا احتمل بعد الطھر فان خاصیتہٗ منع الحمل واحتمال الفرازج المتخذۃ من المرّ و الجاؤشیر والسّذاب والخربق معجونۃ بمرارۃ ثور وقیل ان اطعمت المراۃ الباقلہ علی الریق لم تحمل اوطلی الذکر بایّ دھن کان فعل مثل ذٰلک"

ترجمہ:۔ حمل کو روکنے کے ذرائع:۔ پیاز کا پانی نکال کر جماع سے پہلے عضو پر لگانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ اسی طرح اگر عورت ایّامِ حیض سے فراغت کے بعد آبِ نعناع اور فودنج اور تخم گندنا کا حمول کرے تو وہ حمل سے محفوظ رہے گی یہ حمول خصوصاً منع حمل کی تاثیر رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ مُر، جاؤشیر، سداب اور کٹکی بیل کے پتّے بیل کے پتّے میں فرزجہ بنا کر رکھنے سے حمل قرار نہیں پاتا۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حمل کو روکنے کے لیے اگر عورت صبح نہار منہ باقلے کے دانے کھالیا کرے تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ یہی نتیجہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب مرد کسی قسم کا بھی تیل عضو پر لگا کر مجامعت کرے۔

* * *

ابن البیطار ضیاء الدّین ابو محمد عبد اللہ ابن احمد ابن البیطار الملاقی کی عظیم شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم الادویہ کی تحقیقات کے سلسلے میں ان کے کارناموں کی عظمت کا اعتراف یورپ اور ایشیا دونوں ہی جگہ کیا گیا۔ شاید ہی کوئی اہم یورپین زبان ہو جس میں ابن البیطار کی کتاب جامع الادویہ المفردہ کا ترجمہ نہ کیا گیا ہو۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں اس کتاب کی پہلی جلد کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں لوشین لیکلرک نے کر کے شائع کیا۔ پھر دو ہی سال کے بعد سنہ ۱۸۸۳ء میں اس کی دوسری اور تیسری جلد بھی طبع کر کے شائع کر دی گئی۔ جرمنی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ ڈاکٹر سونتھمیر نے کیا اور سنہ ۴۲-۱۸۴۰ء میں اس کو دو جلدوں میں چھپوا کر شائع کیا، ابن البیطار کی ایک کتاب اور علمی حلقوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا نام "المغنی" ہے اور اس میں مصنّف نے ادویہ کی ترتیب امراض وار کی ہے۔ ابن البیطار سنہ ۱۱۹۷ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۲۴۸ء مطابق سنہ ۶۴۶ ہجری میں بمقام دمشق انتقال ہوا۔ اس نے ادویہ کے خوص کی چھان بین اور نئی دوائیں دریافت کرنے کے لیے بحرِ روم کے تمام ممالک کو چھان مارا۔ ڈاکٹر جارج سارٹن نے انٹروڈکشن ٹو دی ہسٹری آف سائنس کی دوسری جلد کے کئی صفحے ابن البیطار کی تعریف و توصیف کے لیے وقف کر دیے ہیں (۶۶۳-۶۶۷)۔ بہرحال یونانی طب میں دیسقوریدوس اور اسلامی طب میں ابن البیطار کے نام فاضلانِ علم ادویہ کی

حیثیت سے ہمیشہ چمکتے رہیں گے۔

ابن البیطار نے اپنی کتاب جامع کی ترتیب میں جن جن ماہرین سے استفادہ کیا ہے ان کے نام کے حوالے اس نے دیئے ہیں۔ دیسقوریدوس روفس اور جالینوس کے ناموں کے علاوہ رازی، ابن سینا، مجوسی، اسمٰعیل الجرجانی، الادریسی، اسحاق ابن عمران، ابن زہر وغیرہ کے نام بھی "جامع" میں جا بجا ملتے ہیں۔

ابن البیطار کی کتاب "جامع" میں منع حمل کے لیے تقریباً گیارہ خوردنی دوائیں ملتی ہیں اور پانچ دوائیں ایسی ہیں جن کے شیاف اس مقصد کے لیے کارآمد بتائے گئے ہیں اور چار ٹوٹکے کی قسم کی چیزیں ہیں۔ ہم اس موقع پر تفصیل میں پڑے بغیر دواؤں کے نام اور ٹوٹکوں کی نوعیت لکھنے پر اکتفا کریں گے۔

منع حمل کے لیے خوردنی دوائیں (۱) پنیر مایہ خرگوش (۲) پنیر مایہ بارہ سنگا (۳) صدف یا خرمہرہ (۴) سفید اقواق کے پتے تنہا یا خچر کے گردے یا خصیوں کے ساتھ (۵) برگ اور تخم سداب (۶) خبث الحدید (۷) فنجن کشت کی جڑیں یا اس کے پتے شراب کے ساتھ۔ (۸) بادنجان (۹) "کرم" سرکہ کے ساتھ (۱۰) نر خرگوش کا پنیر مایہ تین دن تک بعد حیض (۱۱) لونگ

منع حمل کے لیے شیاف کی دوائیں (۱) ہرنی کا پنیر مایہ (۲) بیخ لبلاب (۳) ہاتھی کی لینڈی شہد کے ساتھ (۴) قطیطنہ گھاس (۵) ایدو صارون (۶) شہد کے ساتھ

ٹوٹکے کی قسم کی چیزیں۔ ابن البیطار نے ابن زہر کی کتاب "الخواص" کے حوالے سے لکھا ہے کہ (۱) "اگر عورت بھیڑے کے پیشاب پر مُوت دے تو وہ حاملہ نہیں ہوتی (۲) اور اگر وہ بھیڑیے کا دایاں خصیہ لے کر اس کو تیل کے ساتھ ملے پھر اس کو اون میں رکھ کر حمول کرے تو اس کی تمام جنسی خواہشات مُردہ ہو جاتی ہیں۔" (۳) اگر کوئی عورت بچے کے دودھ کا دانت زمین پر گرنے سے پہلے اٹھا لے اور پھر اس کو چاندی کے پتر میں رکھ کر بطور تعویذ اپنے پاس رکھے تو وہ حاملہ نہیں ہوگی۔ (۴) ابن البیطار توسطس کی کتاب "زراعت" کے حوالے سے لکھتا ہے کہ اگر عورت چند تخم حماض لے کر ان کو اون کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے بائیں بازو پر باندھ لے تو اس کو استقرار نہیں ہوتا۔ اور یہ بات اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ "تعویذ" اس کے بازو پر بندھا رہے۔

داؤد انطاکی۔ داؤد انطاکی نے اپنے تذکرے میں منع حمل کا ذکر کیا ہے لیکن اس نے عجیب انداز سے اس مسئلے پر قلم اٹھایا ہے۔ دواؤں کو چھوڑ کر اس نے زیادہ تر تعویذ گنڈوں اور ٹوٹکوں پر اپنی توجہ صرف کی ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ ایک طبیب کو ان چیزوں سے کیا تعلق ہے۔ ناظرین خود ہی اس کے تذکرے کے صفحات ۲۹۴ و ۲۹۵ ملاحظہ فرمالیں۔ ہم نے ان صفحوں کو پڑھ تو لیا ہے لیکن انھیں سمجھنے سے معذور رہے ہیں۔

الاصفہانی۔ غیاث ابن محمد المطبیب الاصفہانی نے اپنی کتاب "مرآۃ الصحت" سلطان بایزید (۱۴۸۱ - ۱۵۱۲) کے نام سے معنون کی تھی۔ مصنف نے لکھا ہے کہ اس نے اس کتاب کو ۸۶۹؁ ہجری میں مکمل کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ انگلستان کے ڈاکٹر سی۔ ایل گُڈ کے پاس ہے۔ اس کتاب میں منع حمل پر بحث موجود ہے۔ دواؤں میں اکثر ان ہی دواؤں کا ذکر ہے جنھیں متقدمین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ مثلاً پنیر مایہ خرگوش، خچر کے کُھر، خبث الحدید، لوہے کا زنگ، ہاتھی کی لینڈیاں اور مرچ سیاہ وغیرہ۔ یہ سب چیزیں مصنف نے کھانے کے لیے لکھی ہیں۔

اسلامی طب میں منع حمل کے ذرائع کا بیان ختم ہوا۔ جو حوالے ہم کو سرسری طور پر کتابیں دیکھنے میں مل سکے، انھیں ہم نے یہاں جمع کر دیا ہے۔ اگر اس قسم کے بیانات کو بنظر غائر تلاش کیا جائے تو ابھی اور کامیابی کی توقع ہے۔ طوالت کے خوف سے ہم نے اسلامی طب کے مانعات حمل پر تنقید و تبصرہ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کام کو ہم کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

"طبِ عوام" اور امتناعِ حمل کے ذرائع

بقراط اور جالینوس، رازی اور ابن سینا، ہاروے اور گرے کی طبوں سے ہر طبابت پیشہ کم و بیش آگاہی رکھتا ہے لیکن ان طبوں کے علاوہ ایک طب اور بھی تو ہے جس کے بانی مبانی عوام ہوتے ہیں۔ اس طب میں دلیل و مشاہدہ، تدبر و تفکر، عقلی یا غیر عقلی دلائل، مزاج و اخلاط، نبض و قارورہ، سماع الصدر اور تھرمامیٹر، موسم اور ماحول غرض کسی چیز سے بحث نہیں کی جاتی۔ بس لے دے کے ایک "تجربہ" ہے جس کے بل بوتے پر "طبِ عوام" کی "شان دار" عمارت کی بنیاد نہ صرف قائم ہے بلکہ بعض بعض جگہ اس کی "عظمت" کے سامنے ہماری طب بے چاری پانی بھرتی معلوم ہوتی ہے۔ اس طب کے حاملین کے لیے کسی تعلیم اور کسی تربیت کی ضرورت نہیں۔ دنیا کا تقریباً ہر غیر طبیب کم و بیش اس طب کا علم بردار ہوتا ہے۔ اس طب کے لیے کسی کتاب، رسالے اور نسخے کی ضرورت نہیں، ہر عامی کا سینہ اس کے حقائق کا مدفن ہوتا ہے۔ اس کے لیے کسی موسم کی قید نہیں۔ ہر موسم میں اس کا چراغ جلتا ہے۔ اُس کے لیے کسی ملک کی تحدید نہیں ہر ملک میں ہر شہر ہر قریے میں اس کے مبلغین پائے جاتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی زمانہ مخصوص نہیں۔ ہر زمانے میں یہ پائی گئی ہے، اب بھی پائی جاتی ہے اور شاید آئندہ بھی پائی جاتی رہے گی۔ غرض اس "ہمہ گیر نظامِ طب" کا بھی ہم کو جائزہ لینا ہے اور دیکھنا ہے کہ امتناعِ حمل کے مسئلے میں اس طب نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور اس باب میں اس کے فتوے کیا ہیں۔

طبِ عوام میں بھی منعِ حمل کے بہت سے "نسخے" پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ مدتیں گزرنے کے بعد بھی اُن کی نوعیت غیر علمی یا غیر عقلی ہی رہتی ہے۔ اس طب میں زیادہ زور جادو ٹوٹکوں پر دیا جاتا ہے۔ تعویذوں سے بھی کام چلتا ہے۔ کپڑوں میں گرہ باندھ کر رحم اور دوسرے آلاتِ تخلیق پر بھی گرہ بندھی ہوئی سمجھی جاتی ہے۔ بہرحال امتناعِ حمل کے متعلق اس طب کے علم برداروں کی جگر کاویوں اور ایجاد پروریوں کے نتیجے چند مانعِ حمل نسخے بھی ہیں، جن کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس حد تک کامیاب ہیں اور کس حد تک ناکام۔

ان نسخوں یا ترکیبوں میں ایسی ترکیبیں بھی ہیں جن کو مستثنیات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ جنوب مشرقی پولینڈ اور جزائر یوکرائن کی دیہاتی عورتوں میں حمل سے بچنے کے لیے اسفنج کا استعمال پایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے علم کے موجودہ ذریعے یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ ان میں اس کا استعمال کب سے شروع ہوا ہے۔ اسی طرح ہم اس بات سے بھی لاعلم ہیں کہ جرمنی، ہنگری اور بے نیٹ کی عورتوں میں اندامِ نہانی کے اندر حمل کو روکنے کے لیے موم کا استعمال کب سے چلا آ رہا ہے۔ سٹائی ریا اور اوبرلینڈ کی عورتوں میں یہ خوف ناک رواج پایا جاتا ہے کہ وہ بچہ کُشی سے بچنے کے لیے اندامِ نہانی میں گوڈر اور چیتھڑے بھر لیتی ہیں۔ اسی قسم کا رواج افریقہ کے وحشی قبائل میں دیکھا گیا ہے۔ محققین نے معلوم کیا ہے کہ قسطنطنیہ کی قدیم عورتیں ضبطِ تولید کے مقصد کے لیے ایک گدّی بنا کر اندر رکھ لیا کرتی تھیں۔ یہ گدّی اسفنج کے ٹکڑوں سے خاص شکل میں بنائی جاتی تھی۔ اور اسفنج کو لیموں کے پانی میں بھگو لیا جاتا تھا۔ غالباً کم و بیش یہ رواج اب بھی مخصوص طبقوں کی عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طریقہ اپنی افادی نوعیت کے اعتبار سے تاریخی اور طبی اہمیت رکھتا ہے۔[1]

یونانِ قدیم کا جہاں تک تعلق ہے ہم کو معلوم ہے کہ وہاں کے عوام میں پنجہ مریم اور تخم فنجن کشت کو حمل کے روکنے میں بڑی اہمیت حاصل تھی۔ جب تھیس موفوریا کا تہوار ایتھنز میں منایا جاتا تھا تو اس وقت وہاں کی بیاہی عورتیں تخم فنجن کشت یا اسی قسم کے پودوں کے بیج یا ان کے مختلف اجزا اپنے بستروں پر بکھیر دیا کرتی تھیں۔ ان چیزوں کے متعلق عام خیال یہ تھا کہ وہ جنسی خواہشات کے جوش کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں۔[2]

قدیم روم میں بھی عورتوں کے اندامِ نہانی میں رکھنے کے لیے کچھ ترکیبیں مستعمل تھیں، جن کا نتیجہ بانجھ ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا یہ بات بھی کچھ ٹوٹکے ہی کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ وہاں کے لوگ اس مقصد کے لیے عورتوں کو بے پھل کے درختوں کے بیج کھلایا کرتے تھے یا ان کو چائے کی طرح پلاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح یہ بیج اچھا خاصا درخت اگا دینے کے باوجود اس درخت کو بے ثمرہ رکھتے ہیں

---

[1] انسائیکلوپیڈیا سکسولیس (ص ۱۳۹ -

[2] ملاحظہ ہو سر جے، جی، فریزر کی کتاب فوکلور اِن دی اولڈ ٹسٹمنٹ مطبوعہ لندن سنہ ۱۹۱۸ء ص ۱۱۶ -

اسی طرح عورتوں کو بھی مجامعت کے باوجود بے اولاد رکھیں گے۔ اس قسم کے درختوں میں بید اور حور (پوپولس) قابلِ ذکر ہیں۔ خصوصاً وہ درخت جو زئیس دیوتا کی بے اولادی بیٹی پرسیفون کے جنگل میں اُگے ہوں۔

جرمنی کے لوگوں میں زمانہ حال تک یہ خیال نہ معلوم کب سے چلا آرہا تھا کہ بید کا درخت عورت کو بانجھ کر دیتا ہے۔ ماٹ ھتی اولس نے لکھا ہی کہ وہاں بید کے درخت کے پتوں کے متعلق عام خیال تھا کہ اگر انھیں محض پانی کے ساتھ کھا لیا جائے تو وہ حمل کو قائم نہیں ہونے دیتے۔ اور اگر انھیں پانی میں بھگو کر بطور خیساندہ استعمال کریں تو وہ شہوت کو مردہ کر دیتے ہیں[1]

سٹائی ریا (آسٹریا کا ایک صوبہ) کے لوگوں میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ لوہار کی ناند کا پانی اگر عورت کو پلا دیا جائے تو اس سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہاں اس مقصد کے لیے زنک ٹنکچر، روغنِ بلساں، شہد اور دوسری قسم کے ملیّنات کے ساتھ ایلوا اور مرکی کے استعمال کا بھی رواج ہے۔ مسٹروی فوسل نے لکھا ہی کہ قابلِ اعتماد اطلاعات کے مطابق سٹائی ریا کی وادیوں کی غیر شادی شدہ عورتیں موجودہ اسفنجوں کی بجائے ریشم کے کپڑوں کی دھجیاں حمل کو روکنے کے لیے اب تک استعمال کرتی رہی ہیں۔

بولٹے اور کہلے نے جب اسکنڈی نیویا (سویڈن، ڈنمارک اور ناروے) کے قصّے کہانیوں کی تحقیقات کی تو ان کو معلوم ہوا کہ نہ صرف حمل کو روکنے کے لیے بلکہ تازہ حمل کے نتائج سے بچنے کے لیے جرمانی لوگوں میں گنڈوں اور ٹوٹکوں کا بہت رواج ہے۔ ٹوٹکوں میں چکّی کو بہت سے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے چکّروں سے طرح طرح کے مطلب لیے جاتے ہیں، مثلاً اگر آدھی رات کے وقت چکّی کے پاٹ کو چار مرتبہ اُلٹے چکّر دئے جائیں اور چکّی میں توقّع کے مطابق ہونے والے بچّوں کی تعداد کے مطابق گیہوں کے دانے ڈال دیئے جائیں تو اس سے ان کے اعتقاد میں نہ صرف یہ کہ ہونے والے بچّے ہی مر جاتے ہیں بلکہ پیٹ کے بچّے بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بولٹے اور کہلے کا بیان ہے کہ عورت جب اِس ٹوٹکے کے مُطابق چکّی چلاتی ہے تو اس میں سے بچّوں کے چیخنے چلّانے کی آوازیں آتی ہیں اور خون کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ ایک ٹوٹکہ یہ بھی ہے کہ عورت مذکورہ بالا خیال کے مطابق گنے ہوئے دانے ایک دم خود ہی نگل جاتی ہی گویا اس طرح وہ آنے والے بچّوں کا خاتمہ کر دیتی ہے، یا بچوں سے بچنے کے لیے سیب اور کیلیں کنویں میں ڈالتی ہے، یا وہ اپنی بہنوں کی قبروں پر علیحدہ علیحدہ جا کر کہتی ہے کہ "مجھے اولاد کی ضرورت نہیں ہے"۔

روس کے بعض علاقوں میں عورتیں بچّوں کی پیدائش کو روکنے کے لیے لیکو پوڈیم (ایک بے پھول کا پودا جس سے ایک قسم کا سفوف مُدمل بنایا جاتا ہے) کا خیساندہ تیار کر کے پیتی ہیں یا صبح نہار منہ گرم پانی کا ایک گلاس ہر روز پیتی ہیں۔

استھونیا (اب تو یہ ایک چھوٹی سی جمہوریت ہے لیکن انقلاب سے پہلے روس کے بالٹک مقبوضات میں شامل تھی) کی عورتیں بچے کی پیدائش کو روکنے لیے پارہ پی لیتی ہیں۔ خیوا (مغربی ترکستان۔ ازبک سوشلسٹ جمہوریہ) میں منعِ حمل کے لیے ایک خاص قسم کی بوٹی پانی میں بھگو کر پی جاتی ہے۔ تاتاری عورتیں سرخس کا خیساندہ بنا کر پیتی ہیں۔ سائبیریا (روس) کی عورتیں بچّوں سے بچنے کے لیے سفید سیسے کی ایک خاص مقدار ماہواری ایّام شروع ہونے کے وقت کھا لیتی ہیں۔ اس سے ان کے خیال میں دوسرے مہینے کے ایام شروع ہونے تک عورت حمل قبول نہیں کرتی۔

بالائی مصر کی عورتیں حمل کی "آفت" سے بچنے کے لیے ایّام کے بعد تین پھنکیاں جلی ہوئی کوڑی کے سفوف کی صبح نہار منہ پھانک لیتی ہیں۔ الجیریا کی عورت جب بار بار کے حمل سے تنگ آجاتی ہے تو ناسپاتی کے درخت کے پتّے اور شورہ بوٹی کے پتّے خاص مقدار میں لے کر پانی میں جوش دیتی ہی اور پانی چھان کر پی جاتی ہے۔ یا کچّے انجیروں کا پانی پی لیتی ہے۔ ان دوائی تدبیروں کے ساتھ وہ مانعِ حمل تعویذ بھی اپنے سر پر باندھتی ہے۔ اس تعویذ میں چار خانے سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں شاید قرآن شریف کی کچھ آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ حجاز کے بعض مقامات خصوصاً مکّے کی عورتیں بے مانگی اولاد کو روکنے کے لیے لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکس گلے میں ڈال کر سینے پر لٹکا لیتی ہیں۔ اس بکس میں خرگوش کی مینگنیاں ہوتی ہیں۔

---

[1] "ودمن" از پلوس اینڈ بارٹلز جلد ۱ صفحہ ۲۹

مجمع الجزائر ملایا کے متعلق ہمارے ایک مہربان محقق کا بیان ہے کہ جب وہاں کی عورت کو حمل سے بچنا ہوتا ہے تو وہ مباشرت اور اس کے متعلقہ اعمال سے اپنے آپ کو بے پروا اور کچھ غیر جانب دار سا بنا لیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ بعض صحاب کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے اور وہ اس پر اعتراض کر بیٹھیں۔ لیکن نفسیاتِ عضوی کے علما، محقق موصوف کے بیان کی تصدیق کرنے میں ذرا پس و پیش نہیں کریں گے۔

طبِ عوام کے یہ "مجربات" ہم نے اپنے ایک مضمون سے اقتباس کر کے یہاں لکھ دیئے ہیں۔ پورا مضمون طوالت کے خیال سے درج نہیں کیا گیا۔ ہم اسے ہمدرد صحت کی کسی آئندہ اشاعت میں ناظرین کے دل چسپی کے لیے شائع کر دیں گے۔

اوپر کی تفصیلات سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حمل کو روکنے یا بچوں کی تعداد کو ایک خاص حد کے اندر اندر رکھنے کی خواہش موجودہ زمانے کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ یہ خواہش ہر گزرے ہوئے دَور کے ہر طبقے اور ہر عمر کی عورتوں میں کم و بیش پائی جاتی تھی۔ اس خواہش کی قوت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جائز اور ناجائز، عقلی اور غیر عقلی اور نفع بخش و ضرر رساں غرض سب ہی قسم کے طریقے ہزارہا سال تک آزمائے جاتے رہے ہیں۔ بانجھ عورتیں اگرچہ قدیم زمانے میں نفرت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں لیکن پیدائش کو حد سے آگے نہ بڑھنے دینے کا خیال بھی ان میں پایا جاتا تھا۔ موجودہ زمانے میں منع حمل کا خیال تو نیا نہیں ہے لیکن ہاں یہ چیز نئی ضرور ہے کہ ایسی مانع حمل دوائیں اور ترکیبیں معلوم کی جائیں جو ہر طرح سے کام یاب ہوں۔ انسان اپنی مرضی سے اولاد پیدا کر سکے۔ طریقے طرفین کے لیے نقصان دہ نہ ہوں اور ان کو عمومی طور پر، اگر چاہیں، تو استعمال کیا جا سکے۔

ضبط تولید کی تاریخ جدید

سنہ ۱۸۰۰ء سے ضبط تولید یا برتھ کنٹرول کی ترقیاں کچھ ایسی مختلف نوعیت کی ہو گئی ہیں کہ ان کا احاطہ آسان نہیں رہا ہے اور اس مسئلے کا جامع و مانع خلاصہ پیش کرنا تو یقیناً مشکل ہے۔ جب ہم ضبطِ تولید کی جدید و قدیم تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو ان دونوں میں جو نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ضبطِ تولید کے قدیم داعیات کی نوعیت کچھ انفرادیت لیے ہوئے ہے۔ اس کے برخلاف ضبطِ تولید کی جدید تاریخ کا نمایاں اور اہم پہلو یہ ہے کہ وہ علم المعاشرت کا ایک ایسا مسئلہ بنا ہوا ہے، جس میں ماہرین مختلف الرائے ہیں۔ ہمارے خیال میں موازنہ کرنے والے کے سامنے جو سوال سب سے پہلے آ موجود ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر واقعی ضبطِ تولید کے مسئلے کا علم المعاشرت سے اتنا ہی گہرا تعلق ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ موجودہ صدیوں میں جا کر اُبھرا ہے، اور کیوں اس سے پہلے گزشتہ تہذیبوں میں اس مسئلے نے معاشرتی صورت اختیار نہیں کی۔ اس سوال کا تشفی بخش جواب دینا تو مشکل ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ پہلے زمانے میں اس مسئلے کے اُبھرنے کے مواقع بہت کم تھے۔ اور یہ زمانہ اس کے لیے سازگار ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے زمانوں میں تہذیب کی ترقی کی رفتار بھی سست تھی اور اب وہ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور اپنے ساتھ ممتاز قسم کے مسائل لا رہی ہے۔

ان خاص حالات پر نظر ڈالنے سے پہلے، جو معاشرت کی جدید تحریکوں سے وابستہ تھے، اس چیز کا سمجھ لینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ضبطِ تولید کی تحریک اس وقت ہی صحیح معنوں میں تحریک بنی جب سنہ ۱۸۷۰ء کے لگ بھگ انگلستان میں مالتھوزین لیگ قائم ہو گئی اور اس کے بعد انگلستان میں ڈاکٹر میری اسٹوپس نے اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں مسز مارگریٹ سینگر نے ضبطِ تولید کے حق میں ایک عام مہم کا آغاز کر دیا۔ لیکن اگر ہم ذرا گہری نظر سے ضبطِ تولید کے معاشرتی داعیات کا کھوج لگائیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس خاص مقصد کے حق میں سنہ ۱۸۲۰ء میں فرانسس پلیس (۱۷۷۱-۱۸۵۴) نے پُر زور آواز اُٹھائی۔ یہ شخص انگلستان کا رہنے والا تھا۔ اور اس کے پروپیگنڈے کا مرکز بھی یہی ملک تھا۔ اسی زمانے میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اندر بھی رابرٹ ڈیل اوون (۱۸۷۷-۱۸۰۱) اور چارلس ناولٹن (مصنف "فلسفے کا پھل") نے اپنی تحریروں سے اس تحریک کے لیے راستہ صاف کیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۶۰ء میں بھی یہ تحریک اُبھری تھی لیکن اُس وقت کوئی قابلِ ذکر کام نہیں ہوا تھا۔ بہرحال مالتھوزین لیگ اور اس کے بعد کی تحریکوں ہی نے لوگوں کے خیالات کو متاثر کیا اور وہ ضبطِ تولید کی اہمیت کو سمجھنے لگے۔ اب ان میں اپنے بچوں کی تعداد کو مرضی کے مطابق رکھنے اور اپنی اجتماعی اور انفرادی

آزادی کو قائم رکھنے کی خواہش پیدا ہوگئی تھی اور یہ چیزیں اس مقصد کی بالکل ضد تھیں کہ ضبطِ تولید کو آبادی کی غیر معمولی بڑھوتری کو روکنے کا ایک ذریعہ سمجھا جائے۔

مالتھوس اور پلیس۔ سنہ ۱۷۹۸ء میں جب مالتھوس کا مقالہ منظرِ عام پر آیا تو اس پر موافق خیالات کا اظہار کیا گیا لیکن جب سنہ ۱۸۰۳ء میں اس مقالے کو تنقیح و تجدید کے بعد دوبارہ چھپوایا تو اس پر بہت لے دے کی گئی۔ مالتھوس نے بڑھتی ہوئی آبادی کو تمدن کے لیے ایک خطرہ ثابت کیا تھا اور آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے اس نے تجویز کیا تھا کہ لوگ شادیاں کرنے سے باز آئیں یا بڑی عمر میں جاکر شادیاں کریں یا بدرجۂ آخر اپنے اوپر خود خلاقی پابندیاں عائد کریں۔ مالتھوس کی ان تجاویز سے فرانسس پلیس نے سخت اختلاف کیا۔ پلیس نے بتایا کہ مالتھوس نے مسئلے کا جو "حل" دریافت کیا ہی وہ شیخ چلی کا سا منصوبہ معلوم ہوتا ہی اور اس کی حیثیت گڈوِن کے اس مثالی جزیرے سے کسی طرح مختلف نہیں ہی، جس کا نقشہ اس نے اپنی کتاب "پولٹیکل جسٹس" (سیاسی انصاف) میں کھینچا ہے۔ اعتراض کرنے والے کا منشا یہ تھا کہ مالتھوس نے انسان کے کندھوں پر اتنا بوجھ رکھ دیا ہے، جسے وہ کسی طرح نہیں اٹھا سکتا۔ فرانسس پلیس نے پیش گوئی بھی کی کہ مغربی دنیا غربت اور اسی قسم کے دوسرے معاشی مسائل کو مستقل طور پر حل کرنے کے لیے شادیوں کو بند کرنے یا دیر میں کرنے پر بھی عمل نہیں کرسکے گی۔ یہ پیش گوئی بھی بہت بڑی حد تک درست ثابت ہوئی۔

فرانسس پلیس کے متعلق یہاں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ وہ ایک مزدور آدمی تھا اور اپنے خیالات اور معتقدات کی دنیا آباد کرنے میں وہ اپنا ہی زیرِ بارِ احسان تھا۔ اس کی تمام زندگی فقر و فاقے میں بسر ہوئی۔ وہ نیم تعلیم یافتہ آدمی تھا۔ بچپن میں اس کا شرابی باپ گھر میں بند کرکے قمچیوں سے اس کی خوب خبر لیتا تھا۔ اسی لیے اس کو مزدور پیشہ جماعت کی بدبختیوں کا خوب اندازہ تھا یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے "عملی معتقدات" کی روشنی میں اپنی تمام زندگی معاشرت و معیشت کی بے توازنی کو کم کرنے کے لیے وقف کردی۔ ضبطِ تولید کی تحریک بھی ان ہی تحریکوں میں سے ایک تحریک تھی جس کو اس نے اپنے اصلاحی مقاصد کو حاصل کرلینے کے لیے آگے بڑھایا۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ مالتھوس کا مقالہ ساکن فضا میں ہل چل ڈالنے والا ضرور ثابت ہوا۔ لیکن اس کو ضبطِ تولید کے بنیادی اور اہم محرکات میں شامل کرنا مشکل ہے۔ یہ بات بھی معنی خیز ہے کہ ضبطِ تولید کی معاشرتی تحریک نے اسی صدی میں بال و پر نکالے جب آبادی تعجب انگیز حد تک بڑھ رہی تھی۔ اور جب کہ انفرادیت، عقلیت، لذتیت، مادیت اور شہریت کی ریل پیل تھی اور دنیا خصوصاً مغربی دنیا میں صنعت و تجارت اور نسوانی تحریکیں زور پر تھیں۔

معالجین کی کارفرمائیاں۔ ضبطِ تولید کی تحریک کو جہاں معاشرت و معیشت کے گوناگوں مسائل نے ضروری بنایا ہے وہاں ہمارے علاج پیشہ حضرات نے بھی اس کو لازمی قرار دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ انھوں نے قدرت کے کاموں میں مداخلت کرتے ہوئے "ضبطِ موت" کی بنیاد ڈالی۔ انیسویں صدی میں آبادی کی غیر معمولی کثرت کے اور اسباب کے علاوہ ایک سبب یہ بھی تھا کہ علمِ طب اور علمِ حفظِ صحت نے غیر معمولی ترقی کرلی تھی۔ لوگوں کو موت کے پنجے سے بچ نکلنے کے بہت سے ذریعے ہاتھ لگ گئے تھے۔ علمِ حفظانِ صحت کے عام ہوجانے کی وجہ سے بیماریوں میں بڑی روک تھام ہوگئی۔ بیماریوں کی کمی کی وجہ سے فرشتۂ موت کی سرد بازاری ہوگئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بڈھے کھوسٹ اور بچے، جو ذرا ذرا سے جھٹکوں میں قبرستانوں کو جا بساتے تھے، اب آبادی پر بار بنے بیٹھے تھے۔ اور اس بار کی وجہ سے معاشرت و معیشت کا نظام الٹ پلٹ رہا تھا۔ اسی لیے مسئلے کی صحیح صورت اکثر مقامات پر یہ تھی کہ وہاں درحقیقت شرحِ پیدائش میں تو قابلِ لحاظ اضافہ نہیں ہوا تھا بلکہ شرحِ اموات نسبتاً کم ہوگئی تھی۔ اس صورتِ حال میں کون ہے جو حاملینِ طب و حفظِ صحت کو الزام سے بری کرسکے۔ یا وہ کون حاملِ طب ہے جو الزام کو قبول کرنے کے سوا اس سے بچ نکلنے کی کوشش کرے۔ یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے انیسویں صدی اتنی کثیر آبادی کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہی کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ضبطِ تولید کی سرگرمیوں کا آغاز ہم اس جگہ طوالت کے خوف سے ان تمام معاشرتی محرکات کا ذکر نہیں کرسکتے، جنھوں نے ضبطِ تولید کی موجودہ تحریک کو معاشرتی اور معاشی مسئلہ بناکر اصحابِ غور و فکر کے سامنے پیش کیا۔ یہ تفصیل ایک علیحدہ باب چاہتی ہی۔ اور غالباً طبی نقطۂ نظر سے

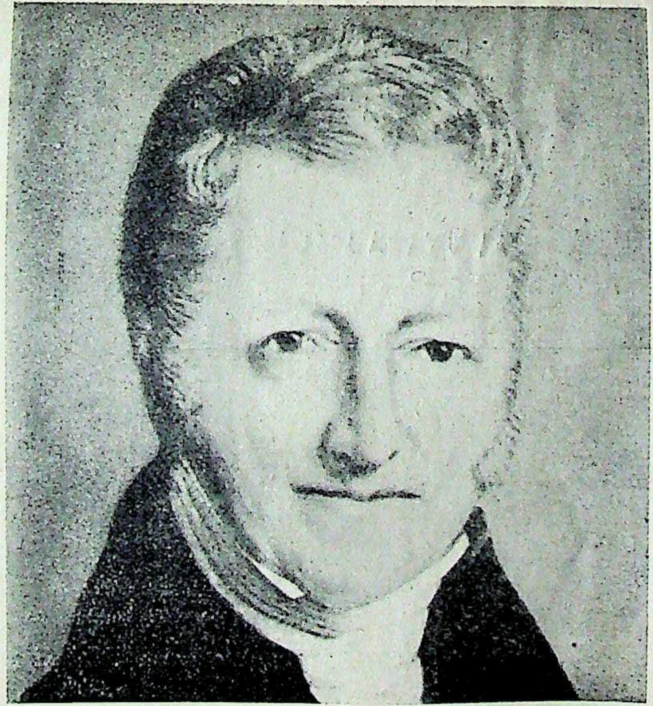

ٹی-آر- مالتھوس
(۱۷۶۶-۱۸۳۴)
عہد جدید میں ضبط تولید کا سب سے پہلا داعی

رابرٹ ڈیل اوون
(۱۸۰۱-۱۸۷۷)
امریکہ میں ضبط تولید کی تحریک
کے اولین علم برداروں میں سے ایک

چارلس بریڈ لا
(۱۸۳۳-۱۸۹۱)

مسز اینی بینسٹ
(۱۸٤۷-۱۹۳۳)

ان دونوں کے نام تحریک ضبط تولید کی تاریخ میں اس وجہ سے نمایاں ہیں کہ انھوں نے چارلس ناولٹن (۱۸۵۰-۱۸۰۰) کی تصنیف کو چھاپ کر شایع کیا جسے حکومت نے خلاف قانون قرار دیا تھا۔ طول طویل مقدمے کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتاب « فلسفے کے پھل » کی اشاعت عام ہوگئی

مسئلے کی چھان بین کرنے کے سلسلے میں ہمیں ان بحثوں سے، جہاں تک ممکن ہو دور ہی رہنا چاہیے۔

فرانسس پلیس کا نام اوپر آچکا ہے۔ اس کی عملی سرگرمیوں کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ ضبطِ تولید کی تحریک کو تقویت دینے اور اس کو عام کرنے کے لیے دستی اشتہارات لکھنے شروع کرتا ہے۔ اور ان کو غریبوں میں مفت تقسیم کرتا ہے۔ اشتہاروں کے مضمونوں کی نوعیت زیادہ تر طبی ہوا کرتی تھی۔ غریبوں اور مزدوروں تک اپنے خیالات کو ان اشتہاروں کے ذریعے سے پہنچانے کے لیے اُس نے ہر ممکن وسیلہ اختیار کیا۔ مزدوروں کے لیڈروں کو اپنا ہم نوا بنا کر اس نے اپنی تحریک کو مقامی مزدوروں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ ان لیڈروں نے زبانی پروپگنڈا بھی کیا اور پلیس کے اشتہارات بھی خوب تقسیم کیے۔ دستی اشتہاروں کے علاوہ پلیس نے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی لکھے اور ان کو ہر ممکن طریقے سے غریبوں تک پہنچایا۔ انگلستان کا مشہور فلسفی جان سٹوارٹ مل (۱۸۰۶-۷۳) ان دنوں ایک نوجوان لڑکا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں جب یہ اشتہار پہنچے تو وہ بھی پلیس کے کاموں میں دلچسپی لینے لگا۔ وہ اپنے نوجوان ساتھیوں کو ساتھ لے کر گھر گھر پہنچتا اور ضبطِ تولید کے اشتہار تقسیم کرتا۔ اس طرح یہ اشتہار لندن کے بہت سے غریب اور متوسط گھرانوں میں پہنچائے گئے۔

ضبطِ تولید کی تحریک کے اس زمانے میں ہم ایک اور شخصیت کو نمایاں حصہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ شخصیت رچرڈ کارلائل[1] (۱۸۴۳-۱۷۹۰) کی ہے۔ کارلائل نے فرانسس پلیس سے تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ بعد میں جب پلیس نے اپنی تحریک شروع کی تو کارلائل بھی اس کا پُرزور حامی بن گیا۔ کارلائل بہت جوشیلا اور دلیر شخص تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ ضبطِ تولید کے طبی، معاشرتی اور معاشی غرض ہر پہلو پر اظہارِ خیال کرنے کی پریس کو آزادی نہیں ہے تو اس نے اس کے خلاف جدوجہد کی۔ آخر یہ پابندیاں اٹھوا کر ہی اس نے دم لیا۔ کارلائل کی عادت تھی کہ وہ جب کسی چیز کے پیچھے پڑ جاتا تھا تو کچھ نہ کچھ کر کے ہٹتا تھا۔ جب وہ ضبطِ تولید کی تائید پر اُتر آیا تو اس میدان میں بھی اپنے قلم کے بعض نقوش چھوڑ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اِس موضوع پر ایک چھوٹا سا رسالہ "محبت کیا ہے" کے نام سے سنہ ۱۸۲۵ء میں لکھا۔ یہ رسالہ اگرچہ دلچسپ اور اثر پیدا کرنے والا تھا لیکن اس کا اخلاقی پہلو کمزور تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اعتراضوں کا شکار رہا۔ ان اعتراضوں اور تنقیدوں نے اس رسالے کو خاصا مشہور کر دیا۔ سنہ ۱۸۲۶ء میں کارلائل نے اِس رسالے میں ترمیم اور اضافہ کر کے "ہر عورت کے مطلب کی کتاب یا محبت کیا ہے" کے نام سے شائع کیا۔ اِس رسالے کی اہمیت اس سے ہی ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انگریزی زبان میں سب سے پہلا رسالہ تھا جس میں ضبطِ تولید کے طبی، معاشی اور معاشرتی پہلوؤں پر بحث کی گئی تھی۔ سنہ ۱۸۲۲ء میں فرانسس پلیس نے ایک کتاب "آبادی کے مسئلے کی تفصیلات اور اس کے ثبوت" کے نام سے لکھی تھی لیکن پلیس نے مصلحتاً اس میں ضبطِ تولید کے طبی پہلو پر بحث نہیں کی تھی۔ اگرچہ معاشی اور معاشرتی پہلوؤں پر بحث کے معاملے میں یہ کتاب تاریخی حیثیت رکھتی ہے اور مصنف کی قابلیت کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔

اسی زمانے میں ایک رسالے نے فرانسس پلیس کے اشتہارات اپنے صفحوں میں شائع کرنے شروع کر دیئے۔ اس سے ہی ایک علمی جنگ کی بنیاد پڑی جس میں ایک طرف فرانسس پلیس اور جان اسٹوارٹ مل تھے جو ضبطِ تولید کی حمایت میں "قلمی جہاد" کر رہے تھے اور دوسری طرف مشہور صحافی (جرنلسٹ) ٹی۔ جے وولر اس تحریک کی سرگرم مخالفت کر رہا تھا۔ اس مباحثے میں تقریباً وہ تمام مسائل زیرِ بحث آ گئے جو آج بھی امتناعِ حمل کی موافقت اور مخالفت میں پیش کیے جاتے ہیں۔

انگلستان میں ضبطِ تولید کی یہ تحریک، جس کی سربراہی پلیس، مل اور کارلائل کر رہے تھے، آٹھ دس سال تک زور شور سے جاری رہی۔ اس کے بعد وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ لوگوں کی دلچسپیاں، جو مذکورہ مباحثے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں، اب ختم ہو گئی تھیں۔ تحریک کے اس دور کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ واقعی وہ بااثر ثابت ہوا۔ ہاں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ شرحِ پیدائش میں کوئی قابلِ ذکر اور نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی۔

ریاست ہائے متحدہ میں ضبطِ تولید کی ابتدا

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں معاشرتی بنیادوں پر ضبطِ تولید کی تحریک کی ابتدا غالباً اس وقت ہوئی جب نیویارک سے سنہ ۱۸۳۰ء میں رابرٹ ڈیل اووِن (۱۸۰۱-۱۸۷۷) کی کتاب "اخلاقی افعالِ اعضا"

---

[1] یہ انقلابِ فرانس کا مشہور مورخ اور فلسفی طامس کارلائل (۱۸۸۱-۱۷۹۵) نہیں ہے۔

یا آبادی کے مسئلے پر ایک مختصر اور واضح رسالہ" کے نام سے شائع ہوئی۔ لیکن اس کتاب کے شائع کرنے سے پہلے اوون اس کتاب کے مطالب یا خلاصہ اپنے رسالے "فری انکوائرر" میں شائع کر چکا تھا۔ ان مضمونوں کا شائع ہونا تھا کہ موافق و مخالف آرار کا اظہار شروع ہو گیا۔ اوون کے دوستوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنے خیالات واضح اور مکمل طور پر ایک مستقل کتاب کی صورت میں پیش کرے۔ چناں چہ اس نے مندرجۂ بالا نام سے کتاب شائع کر دی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے سے ذرا پہلے کارلائل کی "ہر عورت کے مطلب کی کتاب" فلاڈلفیا (امریکہ) سے شائع ہو چکی تھی۔ بعض تحقیق کرنے والوں کا خیال ہے کہ امریکہ میں سب سے پہلے کارلائل کی کتاب کا خاکہ نیو ہارمونی پریس انڈیانا سے شائع ہؤا اور اسی وجہ سے امریکہ کے عوام میں ضبطِ تولید کے متعلق اختلاف آرار کی بنیاد پڑی۔ اوون نے کارلائل کی کتاب کے مطالب و دلائل کو اپنی کتاب کی بنیاد تو ضرور بنایا ہے۔ لیکن کارلائل کے سخت لب و لہجے سے اوون نے پرہیز کیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس نے اپنی کتاب کا نام بھی "اخلاقی افعال الاعضار" (مارل فزیالوجی) رکھا۔ بہر حال چند سال تک کارلائل اور اوون وغیرہ کی کتابیں ہی امریکہ میں ضبطِ تولید کی تحریک کا مرکزی نقطہ رہیں۔ سنہ ۱۸۳۲ء میں ڈاکٹر چارلس ناولٹن (۱۸۰۰ - ۱۸۵۰) نے اپنا مشہور رسالہ "فلسفے کے پھل" کے نام سے شائع کیا۔ یہ رسالہ عجیب و غریب خیالات کا حامل تھا اگرچہ اس کا لہجہ تلخی لیے ہوئے تھا۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن کا کوئی نسخہ اب شاید کہیں محفوظ نہیں ہے۔ کاپی رائٹ والا نسخہ کانگریس کی لائبریری کی آگ میں جل گیا (۱۸۵۰)۔ دوسرے ایڈیشن کا صرف ایک نسخہ ہارورڈ کالج کی لائبریری کے محافظ خانے میں موجود ہے۔ دوسرا ایڈیشن غالباً ابنر نیلینڈ نے بوسٹن سے شائع کیا تھا۔ یہ شخص اس وقت ملک کے آزاد خیالوں میں بہت سر برآوردہ تھا اور رسالہ "بوسٹن انویسٹی گیٹر" کو بہت قابلیت سے مُرتّب کرتا تھا۔

ناولٹن کی کتاب نہ صرف اس وجہ سے ہماری توجہ کو جذب کرتی ہے کہ وہ امریکہ کے ایک ڈاکٹر کی ضبطِ تولید کے مسئلے پر سب سے پہلی طبّی کتاب تھی بلکہ اس وجہ سے بھی کہ اس کتاب میں مصنّف نے حقیقتاً مکمل اور اطمینان بخش مواد پیش کیا تھا۔ اس وقت جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ناولٹن نے اس مسئلے کی تفصیلات کو بہت حد تک اس طرح سمجھ لیا تھا جس طرح ہم سمجھتے ہیں، تو ہم کو تعجب ہوتا ہے۔ وہ امتناعِ حمل کی تفصیلات کو سمجھنے ہی میں اپنے وقت کا امام نہیں تھا بلکہ اپنے پیشے میں بھی وہ اپنے ہم عصروں سے ممتاز تھا۔ کتاب "فلسفے کے پھل" میں بڑی قابلیت سے امتناعِ حمل کی فنّی بحثوں کے علاوہ مسئلے کے معاشرتی، معاشی اور اصلاحِ نسلی پہلوؤں پر بھی فاضلانہ بحث کی گئی ہے۔

ناولٹن کا دعویٰ ہے کہ سب سے پہلے اُسی نے کیمیاوی دواؤں کے مہبلی غسول ایجاد کیے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ کسی حد تک صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ مانع حمل دواؤں کی جو تاریخ ہمارے سامنے ہے اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ان مخصوص قسم کے غسول کا تذکرہ سب سے پہلے ناولٹن ہی نے کیا ہے۔

ناولٹن کی کتاب "فلسفے کے پھل" کے ابتدائی ایڈیشن اب ناپید ہیں۔ ابتدائی دو ایڈیشنوں کا تذکرہ ہم اوپر کر چکے ہیں۔ سنہ ۱۸۳۹ء میں اس کتاب کا جو نواں ایڈیشن شائع ہؤا، اس کے دو صرف نسخے ہم کو معلوم ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۸۴۰ء تک اس کتاب کے تقریباً دس ہزار نسخے فروخت ہو چکے تھے۔ نواں ایڈیشن خود ناولٹن کی نظر ثانی کے بعد شائع ہؤا تھا۔ کتاب کا یہی ایڈیشن سنہ ۱۸۷۷ء میں ہارورڈ میڈیکل سکول کے جدید خیال کے طلبا، نے چندے کی رقم سے دوبارہ چھپوایا۔

مانع حمل ذرائع ۔ اگر ہم امتناعِ حمل کے ذرائع پر فنّی نقطۂ نظر سے غور کریں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ انیسویں صدی کی سب سے اہم ایجادیں ربڑ کا رفالہ (کنڈم) اور مینسنگا کی ربڑ کی پیسری ہیں۔ آخر الذّکر چیز دنیا بھر کے کلینکوں میں عموماً استعمال کی جاتی ہے۔ عنق الرّحم (رحم کی گردن) کے لیئے ربڑ کی ٹوپیاں مانع حمل مقصد کے لیے کس نے ایجاد کیں، اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ء یا سنہ ۱۸۸۰ء کے لگ بھگ ان ٹوپیوں کا اشتہار انگلستان میں شائع ہوا تھا۔ یہی زمانہ امریکہ میں بھی اس چیز کے رواج کا سمجھا جاتا ہے۔

انیسویں صدی کی آخری چوتھائی میں مانع حمل دواؤں کی تیاری میں جو ترقیاں ہوئی ہیں وہ بھی نظر میں رکھنے کے قابل ہیں۔

عموماً یہ شیافے ناریل کے مکھن پر بنائے جاتے تھے اور ان میں ایسی دوائیں شامل کی جاتی تھیں جن کے متعلق خیال تھا کہ وہ مادۂ منویّہ کے کیڑوں کو مارنے والی ہیں۔ اِسی زمانے میں تُکّی بے تُکّی کیمیاوی "تحقیقات" اس بارے میں ہوتی رہی۔ افسوس ہے کہ ان "تحقیقاتوں" کی جانچ پڑتال ماہرین نہیں کر سکے۔ اور نہ ان بے چاروں کے بس کی بات تھی۔ جس کی جو بات سمجھ میں آتی تھی اُسے وہ کیمسٹری کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ بہر حال پچھلے دس پندرہ سال میں بیکر اور ووج ہی کی دو شخصیتیں نمایاں نظر آتی ہیں جنھوں نے مانعِ حمل دواؤں کے اجزا اور ان کے عمل پر کیمیاوی نقطۂ نظر سے بحث و تحقیق کی ہے۔ ووج نے ایک جامع رسالہ بھی اس مسئلے پر سپردِ قلم کیا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود یہ بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے کہ امتناعِ حمل کے کیمیاوی ذریعوں پر جو معلومات ہمیں معلوم ہو چکی ہیں انھیں اب تک ان لوگوں تک رسائی نصیب نہیں ہوئی جنھیں کہ حقیقتاً ان کی ضرورت ہے۔

کیمیاوی ذرائع کی حقیقی نوعیت۔ یہ حقیقت یقیناً تعجب سے سنی جائے گی کہ جن شیافوں کے متعلق زور شور سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کا طریقِ عمل کیمیاوی ہے وہ درحقیقت عضوی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو شیافے عموماً بنائے جاتے ہیں اور جن کے متعلق کہا یا بتایا جاتا ہے کہ ان کے اجزا کے عمل کا رخ قتلِ کرم کی طرف ہے وہ اکثر صورتوں میں یا تو راستے میں رکاوٹ پیدا کر کے اپنا عمل کرتے ہیں یا مہبل کے عضلی طبقات کو سکیڑتے ہیں یا ان کی وجہ سے رحم کا منہ وقتی طور پر بند ہو جاتا ہے یا وہ اندامِ نہانی میں سیلانِ رطوبت کو بڑھا دیتے ہوں۔ بہر حال یہ یا اسی قسم کی اور صورتیں گا ہے گا ہے اپنا عمل کر دکھاتی ہیں اور قتلِ کرم کی نوبت کم ہی آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ان دواؤں کی تعداد بہت تھوڑی ہے جو قاتلِ کرم بھی ہوں اور جنھیں بے خطر اندامِ نہانی میں بھی پہنچایا جا سکے اور جو کیمیاوی تجربے سے بھی صحیح ثابت ہو چکی ہوں۔ قاتلِ کرم دوائیں پہلے زمانے میں بھی اطبّا کو معلوم تھیں۔ اس زمانے میں یقیناً اس میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن یہ اضافہ اتنا زیادہ ہرگز نہیں ہے جتنا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔

حمل روکنے کی ترکیبوں کی حقیقت۔ حمل کو روکنے کی عجیب و غریب ترکیبیں معلوم کرنے کے لحاظ سے بیسویں صدی شاید نمایاں رہے گی۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ ترکیبیں اکثر و بیشتر پڑھے لکھے اصحابِ فن کی طرف سے بڑے زور شور کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں لیکن کچھ ہی مدت میں ان ترکیبوں کے نقصانات منظرِ عام پر آ جاتے ہیں۔ حال ہی میں گریفن برگ صاحب نے ایک چھلّا ایجاد کیا تھا۔ جسے رحم کی گردن پر مستقل طور پر فٹ کر دیا جاتا تھا۔ اور اس طرح رحم کے مُنہ کو ہمیشہ کے لیے یا اس وقت تک کے لیے مقفّل کر دیا جاتا تھا جب تک کہ ڈاکٹر نہ ہی آ کر اس کو نہ اتارے، یا ضرورت کے وقت وہی نہ چڑھا جائے۔ چڑھانے اور اتارنے کی ان مصیبتوں کے باوجود حمل سے بچنے والے جذباتی لوگوں نے اس ترکیب کو محض اس لیے اختیار کرنا شروع کر دیا کہ بچّوں کے پاپ سے تو نجات ملی لیکن اس چھلّے کو بہت سی استعمال کرنے والیاں اب بھی ایسی ہوں گی جو تجویز کرنے والوں کو یاد کر رہی ہوں گی۔

ترکیبوں کا یہ سلسلہ دراز ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ اب بھی اس قسم کے شوشے چھوٹتے رہتے ہیں، گو پہلے کے مقابلے میں اب ذرا ان میں کمی ہے۔ فی الحال حمل کو روکنے کے لیے عموماً یہ میلان پایا جاتا ہے کہ ربڑ کی تھیلی (رفالہ) کے ساتھ قاتلِ کرم جیلی کا استعمال کیا جائے۔

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کے اس تاریخی بیان میں شاید یہ بیان کسی قدر دل چسپی کا باعث ہوتا اگر ہم موجودہ زمانے کی مانعِ حمل کیمیاوی دواؤں اور ترکیبوں کی تعداد بتا سکتے۔ بعض ماہرین نے ان چیزوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اِن کا آپس میں اس قدر اختلاف ہے کہ مطالعہ کرنے والے کے لیے کسی صحیح نتیجے پر پہنچنا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ تاہم اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سو سے پانچ سو تک ایسی ترکیبیں اور کیمیاوی دوائیں موجود ہیں جو موجودہ زمانے میں امتناعِ حمل کے لیے استعمال کی جا رہی ہیں۔ یہ موقع تفصیل کا نہیں ہے۔ ناظرین کو ان چیزوں کا علم حاصل کرنے کے لیے فنی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے یا مختصر معلومات کے لیے اس اشاعت کے تیسرے باب کو دیکھنا چاہیئے۔

حاصِلِ کلام

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کی طبّی اور معاشرتی تاریخ کا مطالعہ ہم کو حسبِ ذیل نتیجوں پر پہنچاتا ہے :۔

"ہر زمانے کے ہر طبقے میں حمل سے بچنے یا اس کو روکنے کی خواہش پائی گئی ہے۔ یہ خواہش اس قدر عمومی حیثیت رکھتی ہے کہ اس کے

بالکل ختم کر دینے کی کوشش یقیناً بے نتیجہ ثابت ہوگی۔ اس لیے یہ نہایت ضروری ہو کہ ضبطِ تولید کی خواہش کی عمومیت اور اس کے متعلقہ عمل کے درمیان واضح امتیاز اور تفریق پیدا کی جائے اور سوسائٹی کے ہر طبقے میں نئی نئی معلومات بہم پہنچانی چاہئیں ایسی معلومات جو قابلِ اعتماد، بے ضرر اور مؤثر مانعاتِ حمل پر مشتمل ہوں۔

(۲) چوں کہ حمل سے بچنے بچانے کی خواہش کا استیصال ناممکن ہے اس لیے بہترین طریقہ کار یہی ہے کہ اس خواہش کی عمدگی اور عقل مندی سے رہنمائی کی جائے۔

(۳) علاج پیشہ اصحاب کو ضبطِ تولید وغیرہ تحریکوں کے سلسلے میں اپنے لیے راہِ عمل تلاش کر لینی چاہیئے۔ اگر وہ اس معاملے میں دخل دینے کے لیے تیار نہیں ہیں تو یقیناً دوسرے پیشے والوں کو لوگوں کی یہ ضرورت پوری کرنے کے لیے آگے بڑھنا پڑے گا۔

(۴) ضبطِ تولید اور امتناعِ حمل کی تاریخ کے مطالعے سے یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح سامنے آجائے گی کہ مذاہب خصوصاً عیسوی مذہب کے دو ہزار سالہ لعنت و ملامت کے باوجود یہ تحریکیں بڑھتی رہیں۔ ان کی عمومیت میں اضافہ ہوا۔ ان کے طریقہ ہائے کار کی نوعیتوں میں وسعت پیدا ہوئی۔ حمل کو روکنے کی خواہش نہ دبی۔ حد یہ کہ آج یہ مسئلہ انسان کی معاش، معاشرت اور اس کی نسل کی اصلاح کا ایک اہم مسئلہ ہے اور کوئی صاحبِ نظر اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

(۵) منعِ حمل کی دوائی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن اس مسئلے کے معاشرتی پہلو کی اہمیت سنہ ۱۸۲۰ء اور اس کے بعد ہی میں منظرِ عام پر آئی، جب کہ دوسرے معاشرتی مسائل بھی سائنس کی گود میں پرورش پا رہے تھے۔

(۶) علمِ طب کا فوری مقصد ضبطِ تولید وغیرہ تحریکوں کے متعلق فی الحال یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ دلیلوں اور ثبوتوں کا ڈھیر لگانے میں مصروف رہے یا ان کے جائز و ناجائز ہونے کی بحثوں میں ہی اُلجھا رہے، بلکہ صحیح طریق کار یہ ہوگا کہ مسائل کے حل کے لیے تجربات و تحقیقات کو رہنما بنایا جائے۔

(۷) علمِ طب کے علَم برداروں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اپنے پیشے کے معاشی، معاشرتی اور اصلاحِ نسلی مسائل کے اور پہلوؤں سے بھی واقف ہوں۔ اگر موجودہ علمِ طب نے اس باب میں کوتاہ نظری یا لاپروائی سے کام لیا تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے منصبی فرائض کو معقول طریقوں سے پورا نہیں کر سکے گا اور آخر میں اُسے مُنہ کی کھانی پڑے گی۔

(۸) ہم کو اپنا کام چیخ پکار کرنے والوں کی پروا کیے بغیر جاری رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس کا ہر دور اپنے ساتھ متوازن اور جچی تلی آبادی رکھتا تھا۔ یہی کچھ تھا انیسویں صدی کے ہولناک اعداد و شمار بھی ہم نہیں بھول سکتے جب کہ دنیا میں انسانی آبادی کی اتنی ریل پیل ہوئی کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس وقت بھی اگرچہ بعض ممالک اپنی آبادی متوازن رکھتے ہیں لیکن اکثریت ایسے ہی ممالک کی ہے کہ جن کی آبادی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہو کہ ان ممالک کا معاشی و معاشرتی توازن ختم ہو رہا ہے۔ ان تمام باتوں سے قطع نظر ہمارے سامنے خالص طبّی وجوہ بھی تو موجود ہیں، جو ہمیں اس کام کی تکمیل کے لیے اب بھی اُکسا رہے ہیں اور آئندہ بھی اُکساتے رہیں گے۔ مثلاً یہی ایک چیز ہے کہ عورت کو صحت کی خاطر اور بچے کی عمدہ پرورش کے لیے دو پیدائشوں کے درمیان کافی وقفہ ہو۔

(۹) یہ ہو سکتا ہے کہ ضبطِ تولید اور منعِ حمل کے میدان کے سر ہو جانے کے بعد بعض طبقے مانعِ حمل طریقوں کا ناجائز استعمال کریں۔ اور یہ بھی ممکن ہو کہ اس افراط اور غلو کا نتیجہ وقتی طور پر اچھا نہ نکلے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نہ تو افراط و غلو زیادہ مدت تک چل سکتا ہے اور نہ اس کے اثرات دائمی ہو سکتے ہیں۔ علم المعاشرت کا ہر مُبصّر فطرتِ انسانی کا یہ نکتہ آپ کو بتا سکتا ہے کہ جب کبھی کوئی معاشرتی تحریک اپنی حدوں سے آگے نکل کر شدت اختیار کر لیتی ہے تو لازماً توازن کو قائم و برقرار رکھنے کے لیے ردِ عمل کی قوتیں اپنا کام کرنے لگتی ہیں۔ جب ہر معاشرتی تحریک میں یہ اصول کار فرما ہے تو پھر ضبطِ تولید کی تحریک اس سے کیوں مستثنیٰ ہو؟

عبد الحمید

رفالہ یا کنڈوم
تاریخ کی روشنی میں

رفالہ یا قضیب پوش وہ آلہ ہے جو حمل اور متعدی بیماریوں سے بچنے کے لیے غالباً سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی ساخت کی موجودہ ترقی اور اس کا عمومی استعمال زیادہ سے زیادہ ایک صدی کی بات ہے لیکن وہ اپنے پیچھے ایک دلچسپ تاریخ بھی رکھتا ہے۔ اِس زمانے کا تعین تو تقریباً ناممکن ہے جب سے انسان نے قضیب پوش تیار کیا یا اُسے استعمال کیا۔

قدیم زمانے کا انسان مردانہ غلاف بہت سے مقاصد کے لیے استعمال کرتا تھا اس کا مقصد اس سے یہ بھی ہوتا تھا کہ اپنے آپ کو لگنے والی بیماریوں اور کیڑوں مکوڑوں کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔ کبھی شرم وحیا کا جذبہ اس کے استعمال کا سبب بنا۔ کبھی اظہارِ شان و شوکت اس کا مقصد قرار پایا۔ کہیں پیدائش کو ترقی دینے کے لیے اس نے تعویذ گنڈے کا کام دیا تو کہیں اس کو بھوت پریت کے اثر سے محفوظ رکھنے کا آلہ سمجھا گیا۔ برازیل کے ایک قبیلے کے لوگ اپنے آپ کو ایک مقامی مرض سے محفوظ رکھنے کے لیے پام کے پتوں سے ایک مخروطی شکل کا آلہ بناتے تھے اور اسے عضو پر لگاتے تھے۔ مسٹر سی۔ جے برٹ نے لکھا ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے چھوٹا سا ناریل بھی استعمال کرتے تھے۔ اس ناریل میں آگے کی طرف ایسا سوراخ بنا لیا جاتا تھا جو پیشاب کرنے کے لیے کھول لیا جاتا تھا اور پھر بند کر دیا جاتا تھا۔ کارخ نے لکھا ہے کہ برازیل کے اپیکوا نامی قبیلے میں کیلے کے ہرے پتوں سے ایک قسم کا غلاف بنایا جاتا ہے اور اُسے عضو پر چڑھایا جاتا ہے۔ اسی نوعیت کے غلافوں کا رواج جنوبی افریقہ، وسطی برازیل، میلینشیا اور پولنیشیا میں پایا جاتا ہے۔

مسٹر نیولی نے لکھا ہے کہ آج سے چھ ہزار برس پہلے مصر قدیم کے لوگ بہت سے قسم کے غلاف بناتے اور استعمال کرتے تھے۔ یہ غلاف چمڑے کے بھی ہوتے تھے اور دھات کے بھی۔ یہ غلاف عموماً خصیوں کے لیے بنائے جاتے تھے جن سے ان کے خیال میں مجامعت کے وقت خصیوں کی حفاظت ہو جاتی تھی۔

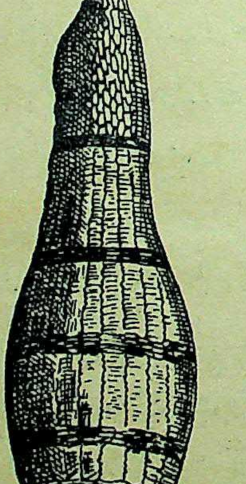

مردانہ غلاف جو روڈیشیا کے زلوس نامی قبیلے کے لوگ مرض بلہارزیا سے بچنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مسٹر بلنچرڈ نے بتایا ہے کہ روڈیشیا کے زولو لوگ مرض بلہارزیا (ایک مرض جو سانپ کی قسم کے ایک زہریلے جانور کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جانور افریقہ کے بعض مقامات میں پایا جاتا ہے) سے بچے رہنے کے لیے ایک تونبے نما غلاف استعمال کرتے ہیں۔ مسٹر فنٹر کا خیال ہے کہ مصر قدیم کے لوگ جو غلاف استعمال کرتے تھے تو ان کا مقصد بھی غالباً بلہارزیا سے اپنے آپ کو بچانا ہوتا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بلہارزیا میں مبتلا لوگ شرم کے مارے اس قسم کے غلاف عضو اور فوطوں پر چڑھا لیتے تھے تاکہ وہ اس بدشکلی کو عورتوں سے چھپا سکیں جو مرض بلہارزیا ان کے عضو مخصوص میں پیدا کر دیتا تھا۔

اس اشاعت میں ہم مصر قدیم کے ایک دیوتا بِیس کی تصویر شائع کر رہے ہیں۔ یہ تصویر اس مورت سے لی گئی ہے جو مصریات (ایجپٹالوجی) کے عالموں کے ہاتھ دندیراہ کے مندر کی کھدائی میں لگی تھی۔ اس مندر کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کلیوپٹرا اور ٹالمی کے زمانے میں بنایا گیا تھا۔ بِیس کی یہ تصویر اگرچہ ۱۸۸۹ء میں عالم مصریات مسٹر مسپیرو نے شائع کر دی تھی لیکن کسی نے بھی اُس وقت دیوتا کے عضو تناسل کی مخصوص ہیئت کے متعلق کچھ غور نہیں کیا۔ آخر کار مسٹر فنٹر نے دلائل سے ثابت کیا کہ دیوتا کے عضو پر مخصوص قسم کا غلاف چڑھا ہوا ہے اور یہ کہ اُس وقت اس قسم کے غلافوں کا رواج عام تھا۔ اگرچہ مسٹر موصوف نے یہ تو نہیں بتایا کہ عضو غلاف پوش رکھنے کا مقصد

در اصل کیا تھا۔ تاہم اگر ہم اُسے ضبط تولید کے مقصد سے متعلق نہ بھی کر سکیں تب بھی بیماریوں سے محفوظ رہنے اور خوش نمائی پیدا کرنے کا آلہ اُسے ضرور تسلیم کرنا پڑے گا۔ بہر حال بعض ماہرین کا کہ ہمارے موجودہ کنڈوم یا رفالے کا باوا آدم یہی غلاف ہے۔ ماہرین نے اپنے خیال کو حق بجانب ثابت کرنے میں بیس کی دیوتائی نوعیت کو سامنے رکھا ہے جس کے متعلق مسٹر ایرمان کا پختہ خیال ہے کہ وہ آرائش کا دیوتا تھا۔

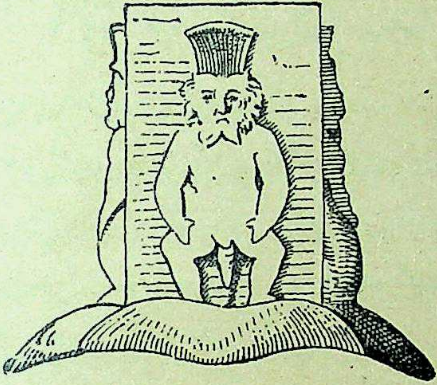

مصری دیوتا بیس، مردانہ غلاف چڑھائے ہوئے

ڈاکٹر مارٹن سی۔ کاہن نے لکھا ہے کہ ڈچ گائینا کے جنگلیوں کے جوکا نامی قبیلے اور جنوبی امریکہ میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہاں کی عورتیں اپنے اندام نہانی میں ایک مخصوص درخت کا ڈنٹھل داخل کرتی ہیں۔ اس ڈنٹھل کا ایک سرا فم رحم پر پڑ جاتا ہے، اور باہر کا سرا دخول کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ ایک قسم کا زنانہ رفالہ بن جاتا ہے۔ ڈنٹھل کی لمبائی عموماً پانچ انچ ہوتی ہے اور وہ نرم ہوتا ہے۔ جوکا قبیلے کے لوگ جنسی معاملات میں بہت آزاد واقع ہوئے ہیں۔ ان میں شادی سے پہلے مجامعت اور زنا وغیرہ کا بہت چرچا ہے۔ شادی کرنے میں بھی یہ لوگ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ باوجود ان باتوں کے ہر شادی شدہ جوڑے کا کنبہ بس دو یا زیادہ سے زیادہ تین اولادوں سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس تجدید کی وجہ جہاں "ڈنٹھلی مانع حمل" نسخہ ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں میں شرح اموات زیادہ ہے اور حمل کو گرانے کا رواج بھی پایا جاتا ہے۔

مائی نوس اور بسی فیا کے قدیم قصص و روایات کے مطابق یہ شہادت ملتی ہے کہ روم کے قدیم شاہی شہر میں چمڑے کی سی کسی چیز کا بنا ہوا ایک قسم کا غلاف تیار کر کے استعمال کیا جاتا تھا۔ انٹی نیوس لبرلس کے بیان کے مطابق مائی نیوس نے اپنی محبوبہ کو ترغیب دی کہ وہ اپنے اندام نہانی میں بکری کا مثانہ رکھ لے۔ اس بیان کی جانچ پڑتال کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ مورخین ہی اس معاملے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ ہماری نظر سے ابھی اس قسم کا بیان نہیں گزرا ہے۔ لیکن اگر یہ بیان صحیح ہے تو پھر اس سے اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے ضبط تولید یا حمل کو روکنے کے لیے یہ ترکیب نکالی۔ مگر اس بات کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ اس زمانے میں لوگ حمل سے بچنے کے لیے حیوانی جھلیاں عموماً استعمال کرتے تھے۔

رفالے کی ابتدائی نوعیت : رفالے یا کنڈوم کی ابتدائی نوعیت کے متعلق غالباً سب سے پہلا بیان ہمیں فیلوپی اس کی کتاب "ڈی ماربو گالی کو" میں ملتا ہے۔ یہ کتاب سنہ ۱۵۶۴ء میں لکھی گئی۔ اس کے بعد وہ چھاپی بھی گئی۔ فیلوپی اس اٹلی کا ایک ماہر تشریح ابدان اور آتشک کا محقق معالج تھا۔ آتشک کے حفظ ماتقدم کے طور پر جہاں اس نے اور بہت سی تدابیر اپنی کتاب میں لکھی ہیں، وہاں اس نے بڑی شدّ و مد سے کتان کے ایک غلاف کے موجد ہونے کا بھی دعوے کیا ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ آتشک سے بچنے کی تدبیر یہ ہے کہ خواہش مند کتان کے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اپنے حشفہ پر باندھے پھر گھونگھٹ کو حشفے پر چھوڑ دے اور مجامعت سے پہلے حشفے کو لعاب دہن یا لوشن سے تر کر کے مصروف ہو۔ اس ترکیب کے ساتھ اس نے مزید احتیاط کے لیے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ حفاظت کا خواہش مند کتان کا کپڑا پیشاب کی نالی میں داخل کرے۔ فیلوپی اس صاحب نے آخر میں لکھا ہے "میں نے اس ترکیب کو گیارہ سو آدمیوں پر آزمایا ہے۔ میں خدائے لایزال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے ایک بھی آتشک میں مبتلا نہ ہوا۔"

ہمیں یہاں فیلوپی اس صاحب کی اس "عظیم الشان" ایجاد سے تو بحث نہیں ہے جو اُنہوں نے آتشک میں مبتلا ہونے والوں کے لیے دنیا کے سامنے پیش کی، نہ اُس بے چارے محتاط شخص کی حالتِ زار پر ترس آ رہا ہے جو ڈاکٹر صاحب کی بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق اپنی

---

[1] دی بش نیگروز آف ڈچ گائنا مطبوعہ سنہ

پیشاب کی نالی میں کتان کا کپڑا گھسیڑ کر اس کے نتائج سے کراہ رہا ہوگا، نہ ان کی اس قسم سے سروکار ہے جس میں آپ نے خدائے لایزال کو بھی گواہ بنانا ضروری سمجھا ہے اور نہ ان گیارہ سو لوگوں کی تعداد پر شبہ ہے جن پر ڈاکٹر صاحب نے بنفس نفیس تجربہ فرمایا ہے۔ البتہ ہم کو جس چیز سے یہاں مطلب ہے وہ ڈاکٹر صاحب کی یہ اپج ہے جس سے کنڈم یا رفالے کی ابتدائی نوعیت کے متعلق قیاس لگایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر فیلوپی اس نے کچھ ایسی گھڑی اپنے "تجربات عالیہ" کو قلم بند فرمایا تھا کہ اُن کے بعد ان کا "کتانی رفالہ" نہ صرف طبّ و اطبّا ہی کا محل نظر رہا، بلکہ عوام بھی غلط یا صحیح طریقے پر اس سے دل چسپی لیتے رہے۔ آخر ۱۶۷۱ء میں میڈم ڈی سیویگنے سے نہیں رہا گیا تو انھوں نے اس کتانی رفالہ کے اثرات کے متعلق کہہ دیا کہ "یہ لذّت اندوزی کی راہ میں ایک روڑا ہے اور ایک مکڑی کا جالہ ہے جسے عظیم الشان خطرے کے مقابلے میں تانا گیا ہے۔ سبحان اللہ! یہ کیا سربستہ راز ہے!"

اب ہم سولھویں اور سترھویں صدیوں کو اسی حال میں چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔ اٹھارہویں صدی کی ابتدا میں ایک انگریز طبیب ڈینیل ٹرنر (Danial Turner) نے اپنی ایک کتاب میں آتشک کی بحث میں لکھا ہے کہ "کنڈوم ہمارے عیاشوں اور اوباشوں کے ہاتھ میں ایک حفاظتی ہتھیار ہو تو ہو لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ بہت سے لوگ کنڈم کو استعمال نہ کرنے کو اس بات پر ترجیح دیتے ہیں کہ وہ آتشک یا سوزاک میں مبتلا ہو جائیں۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ یہ لذّت اندوزی کو کم کرتا ہے اور حس کو زائل کر دیتا ہے[1]۔"

ڈینیل ٹرنر نے کنڈم کا لفظ تو استعمال کر دیا۔ اور اس کی برائی بھی کر دی لیکن اس نے آلہ کی اور کوئی تفصیل نہیں دی اور نہ یہ بتایا کہ یہ لفظ کہاں سے نکلا ہے اور اس نے یہ لفظ کہاں دیکھا ہے۔ اندازِ بیان یہ بتاتا ہے کہ اس نے یہ لفظ کہیں اور دیکھا ہے لیکن ہمارا موجودہ علم اُس کا سُراغ لگانے سے قاصر ہے۔

ڈینیل ٹرنر کے اُنیس برس بعد سنہ ۱۷۳۶ء میں ڈاکٹر اسٹرک (Astruc) نے بھی کنڈم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ انگلستان کا ایک مشہور عیاش جھلّی کی بنی ہوئی صاف اور بے سیون کی تھیلیاں استعمال کرتا تھا۔ جسے انگریزی میں کنڈم کہتے ہیں۔ اسٹرک کے اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کنڈم کا وجود اس زمانے میں واضح طور پر موجود تھا۔ اور اس وقت یہ عیاشوں کے لیے سامان تفریح بنا ہوا تھا۔

رفالے کی ابتدائی صورت کے متعلق یہ نظریہ بھی بظاہر معقول معلوم ہوتا ہے کہ بوچڑ خانہ اس کی جائے پیدائش ہے۔ قصائیوں کو ذبح کیے ہوئے جانوروں کی نرم اور مضبوط جھلّیوں سے ہمیشہ واسطہ پڑتا ہے۔ غالباً کسی قصائی کو آتشک اور سوزاک سے بچنے کے خیال نے یہ سُجھایا ہو کہ چلو اس جھلّی کو عضو پر باندھ کر کارروائی کریں۔ اس کے بعد اس نے اس ترکیب کو کارآمد پایا۔ اور بعد میں اس نے اور لوگوں کو بھی یہ بات بتا دی۔

بہرحال ہم کنڈم کی ابتدا کے متعلق خواہ کچھ ہی خیال کریں لیکن یہ بات تو بالکل تحقیق شدہ ہے کہ مذکورہ بالا نوعیت کے کنڈم یا زیادہ لفظوں میں غلاف کو متعدّی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے تو بیشک استعمال کیا گیا لیکن استعمال کرنے والوں یا ایجاد کرنے والوں کے پیشِ نظر حمل سے بچنے بچانے کا کوئی مقصد اس وقت نہ تھا۔ امتناع حمل کے لیے غلاف کا استعمال بہت بعد کی بات ہے۔

کنڈوم کی لفظی تحقیق: لفظ کنڈم کے استعمال کا سراغ ہم نے اٹھارویں صدی کی ابتدا تک تو لگا لیا ہے لیکن اب تک محققین اس بات میں مختلف ہیں کہ یہ لفظ دراصل کہاں سے نکلا ہے اور اس کے معنی کیا تھے اور بعد میں اس کی ساخت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں۔ جب ہم فنّی یا غیر فنّی کتابوں میں متعدی بیماریوں کے مباحث کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس لفظ کے رواج کا سہرا ڈاکٹر کنڈوم یا کنٹن (Condom or Conton) کے سر ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب شاہ چارلس دوم (۱۶۶۰ - ۱۶۸۵) کے درباری طبیب یا صرف درباری تھے۔ اور ان کے نام سے یہ لفظ نکل پڑا۔ اب یہ بات، کہ اس لفظ کے ان کے نام پر نکل پڑنے کے کیا اسباب ہیں، بہت کچھ حاشیہ آرائی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ لوگ طرح طرح کے قصّے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگوں کا بیان ہے کہ شاہِ چارلس عیاش طبع

---

[1] ڈینیل ٹرنر کی کتاب سفلس (آتشک) مطبوعہ ۱۷۲۴ء صفحہ ۸۴

انسان تھا۔ جب اُس کی ناجائز اولاد بہت بڑھنے لگی تو اُس نے اپنے درباری طبیب کنڈم سے اس کا مداوا تجویز کرنے کے لیے کہا۔ کنڈم نے بہت سوچ بچار کے بعد ایک آلہ بنا کر چارلس کو دیا۔ جس سے خاطر خواہ نتیجہ ظاہر ہوا۔ چارلس کے دربار سے ڈاکٹر کنڈم کی بڑی عزت افزائی کی گئی۔ اس کو نائٹ خطاب دیا گیا۔ یہ بات چھپی نہیں رہ سکی۔ لوگوں کو اس آلے اور اس کی کارگردگی کا جلد ہی علم ہو گیا اور یہ آلہ کنڈم ہی کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس ذلّت آمیز شہرت سے بچنے کے لیے بعد میں کنڈم کو اپنا نام بھی بدلنا پڑا۔

ڈاکٹر کنڈم کی شخصیت کے متعلق مسٹر فرڈی اور ہیولاک نے بہت تحقیقات کی لیکن اس کا انہیں کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ موجودہ زمانے کے ایک محقق نے بھی جب کنڈم کی شخصیت کا پتہ لگانے کا بیڑہ اُٹھایا تو اُسے بھی اس میں ناکامی ہوئی۔ اُسے سب سے زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ کنڈم ہی کے زمانے کے ایک مشہور روزنامچہ نویس سموئل پے پس (۱۶۳۳-۱۷۰۳) نے بھی اس چیز کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پے پس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جزوی باتوں کا بھی اپنے روزنامچہ میں ذکر کیے بغیر نہیں رہتا۔ تعجب ہے کہ اتنا اہم واقعہ اس کے زمانے میں ہو اور وہ اس کا ذکر تک نہ کرے۔ بہرحال لفظ کنڈم جہاں تک ہماری موجودہ معلومات کا تعلق ہے، سب سے پہلے ٹرنر کے "آتشک" نامی رسالے میں استعمال ہوا ہے۔ اس کے بعد ہماری نظر بچومنٹ روزنامچہ نویس کے ۱۵ دسمبر سنہ ۱۷۶۳ء کے روزنامچے پر پڑتی ہے۔ اس میں وہ ایک رنڈی کو اس طرح مخاطب کرتا ہے "تم کنڈم کا استعمال تو جانتی ہی ہو۔ کنڈم، میری بیٹی، وہی کنڈم جو قانون بھی ہے اور شریعت بھی"۔ سنہ ۱۷۸۵ء کی لکھی ہوئی بازاری زبان کی ایک ڈکشنری میں بھی لفظ کنڈم ملتا ہے۔ گرٹینز نے سنہ ۱۷۸۸ء میں اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔ پھر سنہ ۱۸۰۱ء میں سویڈیر نے اس کی تقلید کی۔ فرڈی اور بلوچ تو اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ لفظ کنڈم فرانس کے ایک گاؤں کے نام سے منسوب ہے۔ یہ گاؤں ضلع گرس میں واقع ہے۔ بعد میں فرڈی نے اپنا خیال بدل دیا۔ اب اس کے خیال میں یہ لفظ لاطینی لفظ کنڈس (Condus) سے نکلا تھا، جس کے معنے چھپانا، حفاظت کرنا اور نگہ رکھنے کے ہیں۔ فرڈی نے لکھا ہے کہ اگر یہ لفظ کسی شخصیت کا نام نہیں تو اس کو انگریزی لغت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر رچرڈ نے بتایا ہے کہ اس لفظ کا آخذ فارسی لفظ کیندو یا کوندو ہے جو ایک ایسے "برتن" کے لیے بولا جاتا تھا جو جانوروں کی اوجھڑی سے بنایا جاتا تھا اور جس میں ایران کے لوگ غلّہ بھر کر رکھتے تھے۔ رچرڈ کا قیاس یہ بھی ہے کہ زمانۂ وسطی کے ایک عالم نے حیوانی اجزا سے بنے ہوئے مخصوص "برتن" کو مذاقاً کنڈم کے لفظ سے یاد کر دیا تھا۔ بہرحال لفظ کنڈم ایک عقدہ ہے اور ماہرین اس کی ایسی تحقیق پیش نہیں کر سکے جس کو سب لوگ متفقہ طور پر قبول کر لیتے۔ ہم نے اس لفظ کی تحقیقی منزلوں کو یہاں اس لیے ذکر کر دیا ہے کہ اس کی تحقیق سے ضبطِ تولید یا مانعِ حمل چیزوں کے استعمال کے زمانے کا تعیّن ہو سکتا تھا۔

بہرحال کنڈم یا رفالہ نہ صرف ماہرین کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ ہے بلکہ اس نے دو قوموں کے درمیان بھی رسہ کشی تک نوبت پہنچا دی ہے۔ فرانس والوں کا خیال ہے کہ رفالہ انگریزوں کی ایجاد ہے اسی لیے وہ کنڈم یا رفالے کو "لاکیپوٹ انگلیسی" یعنے انگریزی ٹوپی کہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں انگریزوں کا دعویٰ ہے کہ اس ایجاد کا سہرا فرانس کے سر ہے اسی لیے وہ اس کو "فرینچ لیٹر" یا فرانسیسی خط کہتے ہیں۔ بہرحال دونوں قوموں میں سے ایک بھی کنڈم کے موجد ہونے کا "اعزاز" قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہے۔

کنڈوم نئے زمانے میں: کنڈوم یا رفالے کے بنانے اور اس کے بکنے بکانے کا سراغ اٹھارھویں صدی میں تو بخوبی لگتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سترھویں صدی کے آخر میں یہ آلہ بننے اور بکنے لگا تھا۔ روبن ڈبلیس نے اپنی کتاب "طب کی ترقی" میں ایک گمنام شخص کے حوالے سے لکھا ہے کہ اُس زمانے میں کنڈموں کا مخزن زناکاری کے اڈّے تھے اور رنڈیاں ان کو خود ہی بیچتی تھیں۔ اٹھارھویں صدی کے ایک صاحبِ قلم نے لکھا ہے کہ میڈم ڈی۔ سینٹ انچ کنڈم اور اسفنج کے استعمال کی سفارش کیا کرتی تھی۔ یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے، کہ تلمود (یہودیوں کی فقہ کا مجموعہ۔ جن کی تدوین سن ۲۰۰ و ۵۰۰ء میں ہوئی) کے زمانے سے فرانسس پلیس کے زمانے تک صرف یہی عورت ہے جس کا حوالہ ادبیات میں آتا ہے اور فرانسس پلیس وہی شخص ہے جو ضبطِ تولید کی تحریک کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ کاسانووا (۱۷۲۵-۱۷۹۸) نہ صرف کنڈوم کے متعلق علم رکھتا تھا بلکہ وہ اُسے استعمال بھی کرتا تھا۔ اس نے اس کے عجیب عجیب نام بھی تجویز کیے ہیں، مثلاً "سواری کا انگریزی کوٹ" "انگریزی پوشاک جو پہننے والے کو مطمئن رکھتی ہے" "محافظ غلاف"

”بیمے کی ٹوپی“ کہیں کہیں وہ کنڈم کو انگریزوں کی ایک ایسی ایجاد بتاتا ہے جو جنسی تعلقات کے خطروں کے لیے ڈھال کا کام دیتی ہے۔ کاسانووا کے اس اظہار خیال سے اتنا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنڈم کے استعمال کے نتیجے سے بالکل مطمئن تھا۔ لیکن ایک جگہ جوش میں اگر وہ یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ ”مجھے کہنا پڑتا ہے کہ میں اپنے آپ کو مردہ کھال سے منڈھ لوں۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ میں اچھا خاصہ چلتا پھرتا زندہ آدمی ہوں“۔ بہرحال کاسانووا نے کنڈم کو نہ صرف متعدی امراض کی چھوت سے بچنے کے لیے استعمال کیا بلکہ اُسے حمل روکنے کے مقصد میں بھی برتا۔ اور اس کی تحریر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کنڈم کے درست یا خراب ہونے کا امتحان اس کو منہ سے پھُلا کر کرتا تھا۔

گرٹینر نے لکھا ہے کہ اٹھارھویں صدی کے دوران میں مچھلی کی کھال کے بنے ہوئے رفالے پیرس، برلن اور سنٹ پیٹرس برگ میں عام طور پر بکتے تھے۔ اٹھارھویں صدی کے آخر میں رفالوں کی فروخت کے لیے دستی اشتہارات پہلی بار لندن میں شائع کیے گئے۔ ان اشتہاروں میں ان کے ملنے کا پتہ درج تھا۔ اس عہد کے مشہور ہجو نگار گروس (Grose) کی نظر جب ان اشتہاروں پر پڑی تو اس نے دل کھول کر مسز فلپ (اشتہار دینے والی) کی ہنسی اُڑائی۔ اس کے ”شرمیلے شرمیلے“ انداز تحریر اور اس کے پینتیس ۳۵ تجربات کے نچوڑ یعنی کنڈم پر خوب لے دے کی۔ مسز فلپ ہی پر بس نہیں بلکہ گروس کے ہجو نگار قلم نے اُس عہد کے شاید ہی کسی عطائی کو چھوڑا ہو۔ بہرحال مسز فلپ کے اشتہار سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے دس سال تک برطرف رہنے کے بعد اس نے پھر اس میں قدم رکھا۔ اور اس وقفے میں اس نے اپنی اس ایجاد کے مکمل کرنے میں صرف کیے۔ بہرحال مسز فلپ کا یہ اشتہار غالباً ۱۷۷۶ء میں شائع ہوا جس میں کنڈم یا رفالے کی فروخت کا اعلان تھا۔ مسٹر گروس کی تفصیلات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مدت کے بعد مسز فلپ نے اپنا یہ کاروبار ایک اور عورت مسز پرکنس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس کے بعد کے واقعات کے متعلق متضاد بیانات موجود ہیں۔ بہرحال صورت ایسی پیدا ہوئی کہ مسز فلپ نے پھر اس تجارت میں قدم رکھا۔ اور لوگوں کی توجہ ان دونوں مسزوں کی مخالفانہ اشتہار بازی سے کنڈم کی طرف ہونے لگی۔ گروس نے اپنی ”گائڈ“ میں ان اشتہاروں کی نقلیں درج کی ہیں۔

کنڈم کے عام ہونے کے سلسلے میں ہمیں مسز فلپ کے اس بیان سے شاید کچھ مدد ملے کہ اس کی فروخت کا دائرہ جلد ہی وسیع ہو گیا اور اس کے پاس غیر ممالک مثلاً فرانس، اسپین، پرتگال، اٹلی وغیرہ سے فرمائشیں آتی تھیں۔ اس نے اپنے پینتیس سالہ تجربے کی ڈینگیں بھی ہر اشتہار میں خوب ماری ہیں۔ غالباً مسز فلپ کی یہ تجارت اس زمانے کے لحاظ سے کافی ترقی کر گئی تھی۔ کیوں کہ ہمیں دوسرے ذرائع سے معلوم ہے کہ وہ بہ مخصوص رفالے خود ہی فروخت نہیں کرتی تھی۔ بلکہ تھوک کے طریقے پر عطاروں، دواسازوں اور پھیری والوں کو دیتی تھی۔ ایک اور اشتہار میں مسز فلپ نے یہ بھی لکھا کہ ”غیر ممالک سفیر، غیر ملکی لوگ، شرفا اور جہاز کے کپتان وغیرہ جب کبھی لمبے سفر کے لیے نکلیں تو اپنے اور سامان کے ساتھ یہ سامان بھی رکھیں جو ہم آرڈر وصول ہونے کے ذرا دیر بعد ہی مہیا کرتے ہیں۔“

مسٹر سی۔ جے۔ ایس۔ تھامپسن، جو لندن قدیم کے ایک مشہور عطار تھے مسز فلپ کے تجارت کے بھیدوں کو اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رفالے بھیڑ کی خشک تانت سے بنائے جاتے تھے اور ان کی فروخت پہلے پہل کونٹ گارڈن (لنڈن) قریب کے دو شراب خانوں میں ہوتی تھی جن کے نام رُم اور روز تھے۔ روز کا شراب خانہ سٹوارٹ کے بادشاہوں کے زمانے میں ایک مشہور سرائے ہونے کی وجہ سے گذرگاہ خاص وعام تھا۔ بہرحال رفالے کی ابتدائی تیاری کے متعلق ہمارے پاس تحریری شہادتیں نہیں ہیں اس لیے کوئی بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی اور نہ یہ بات صحت کے ساتھ بتائی جاسکتی ہے کہ سب سے پہلے رفالے کی فروخت کس جگہ ہوئی۔ بہرحال اٹھارھویں صدی کے اس رفالے یا غلاف کو ہم یا تو فیلوپی اس کے ”کتانی غلاف“ کا وارث قرار دے سکتے ہیں یا رومن کے ”مثانوی غلاف“ کو اس کا مورث اعلیٰ مان سکتے ہیں۔ فیلوپی اس کے بعد اس قسم کے غلاف بنانے کے لیے غالباً بھیڑ، بکری اور گائے کے بچوں کی کانی آنتیں (معاء اعور) بھی استعمال کی جاتی تھیں۔

حاصل کلام، حاصل کلام یہ ہے کہ کنڈم یا رفالے کا عمومی استعمال اس وقت تک شروع نہیں ہوا جب تک کہ گارڈن اور ہنکوک نے (۱۸۴۴ء) گندھک وغیرہ ربڑ میں مخصوص طریقے پر شامل کرکے مختلف چیزیں بنانے کی ترکیب معلوم کرلی۔ اس کے بعد ٹائر وغیرہ کی ایجاد سے جہاں آمدورفت کے طریقوں میں انقلاب عظیم آیا وہاں نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے انسان کی جنسی زندگی میں کیا کیا تبدیلیاں پیدا کیں۔ ربڑ کے غلاف یا کنڈم یا رفالے جب تیار ہو کر بازار میں آگئے تو ہر جنسی یا طبی کتابوں کے اوراق انکے ذکر خیر سے بھرے نظر آنے لگے اور ان کو ”محافظ امراض متعدی“ اور ”آلہ حمل روک“ تسلیم کیا جانے لگا۔

عبد الحمید

دوسرا باب

استقرارِ حمل

اس سے پہلے کہ ہم استقرارِ حمل کی کچھ کیفیت قلم بند کریں یہ ضروری معلوم ہوتا ہو کہ بیضۃ النسا کی طرح مرد کے حوینات منویہ کا بھی کچھ ذکر کردیں۔ یہی حوینات مرد کے مادۂ تولید کے اہم اجزا ہوتے ہیں اور ان ہی ہیں سے کوئی ایک عورت کے انڈے بار دار کردیتا ہو اور یہی کیفیت استقرار حمل کی اوّلین بنیاد ہے۔

اس حوینے کا جسم تین بڑے اجزا پر مشتمل ہوتا ہو۔ (۱) سر (۲) جسم (۳) دم۔ اور اس کی کل لمبائی ۱/۵۰۰ انچ ہوتی ہو۔ اس کا سر اس کے اہم ترین اجزا میں سے ہو اس کی لمبائی حوینے کی کل لمبائی کا ۱/۱۰ ہوتی ہو۔ سر میں ہی نواۃ (نیوکلی اس) ہوتی ہو جو بیضۃ النسا کی نواۃ کے ساتھ مل جاتی ہے۔ حونیہ کا سر چپٹا اور نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہو جس کے ذریعہ سے یہ بیضۃ النسار کے اوپر کے غلاف کو پھاڑ کر اندر گھس جاتا ہو۔ سر کے نیچے ڈنڈے کی شکل کا جسم ہوتا ہو جو ایک لمبی دم میں ختم ہوتا ہو۔ دم اتنی لمبی ہوتی ہو کہ پورے حونیہ کا ۴/۵ حصّہ اس سے بنتا ہو۔ حونیہ حرکت کرتے وقت گھوم کر اپنی دم کو تیزی سے ہلاتا ہو۔ اس طرح حرکت کرکے آگے بڑھتا ہو۔ اندازہ کیا گیا ہو کہ یہ ایک منٹ میں ۱/۸ انچ مسافت طے کرلیتا ہو۔ تیزابوں اور تیز کھاری چیزوں کے اثر سے مرجاتا ہو۔ زیادہ گرمی بھی اس کے موافق نہیں آتی۔ انسان کے جسم کی معمولی حرارت میں اور ہلکی کھاری رطوبت کے اندر، جو رحم اور قاذفین میں ہوتی ہو، یہ کم از کم دو ہفتے تک زندہ رہ سکتا ہو۔ لیکن اس طویل العمری میں وہ بیضۃ النسار کو بار دار کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔

حونیہ منویہ

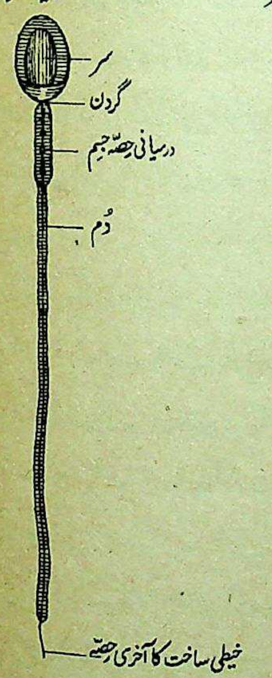

حونیہ منویّہ کا جانبی منظر

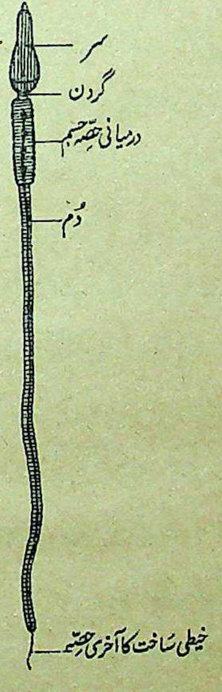

حونیہ منویّہ کا غائر نظارہ

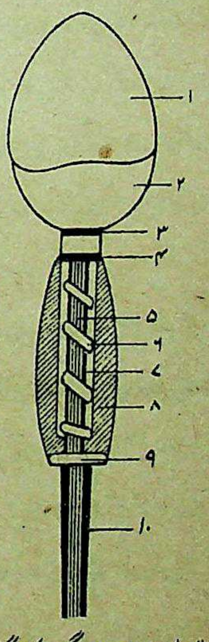

(۱) سر کے اجزا اصلیہ (۲) سر (۳) گردن کا اگلا مرکز (۴) گردن کا پچھلا مرکز
(۵) محوری خیطی ساخت (۶) پیچدار غلاف (۷) خیطی ساخت کا غلاف
(۸) خلوی غلاف (۹) مدوّر غلا (۱۰) خیطی ساخت کا آخری حصّہ

بیضۃ النسا کی مفصّل تشریح ہم نے خصیۃ الرّحم کی تشریح میں کی ہو اسی میں بیضہ کی پیدائش کے مفصل حالات اور حویصلے کے انشقاق اور سفر قاذفی کی تفصیلات موجود ہیں۔ جو صاحب اس سِلسلے میں پوُری واقفیت حاصل کرنا چاہیں ان کو مندرجۂ بالا مقامات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حاملہ ہونے کے بعد بیضۃ النسا میں عمل تکاثر شروع ہو جاتا ہو۔ خوردبینی مشاہدے نے واضح کردیا ہو کہ حاملہ ہوتے ہی بیضۃ النسا میں تبدیلیاں شروع ہو جاتی ہیں اور یہ عمل ۱۵/۲ گھنٹے کے بعد سے شروع ہو جاتا [illegible] عمل تکاثر سے مراد یہ ہے کہ بیضہ کی نواۃ میں یکسانیت کے

شکست و ریخت اور بڑھوتری شروع ہو جاتی ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بیضہ کے بیرونی غلاف میں اس عمل تکاثر کا اثر نہیں ہوتا۔ بیضہ کا غلاف اسی طرح قائم رہتا ہے۔ لیکن نواۃ کی تقسیم در تقسیم اور پھر ان کی ایک مستقل حیثیت میں افزائش کی وجہ سے غلاف بیضہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حاملہ نواۃ کے پہلے ایک کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان دونوں کے بھی ایک ایک دو دو مستقل خلیات بن جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے اور کچھ ہی دن میں ایک خلیے کے سینکڑوں ہزاروں خلیات بن جاتے ہیں۔ اگر حمل قاذف نالی میں واقع ہوا ہے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو یہ تمام مذکورہ تبدیلیاں قاذف ہی میں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ رحم میں پہنچنے تک حاملہ بیضۃ النساء کی شکل شہتوت کے دانے کی طرح دانہ دار ہوتی ہے اور وہ سینکڑوں مستقل خلیات میں تقسیم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس شہتوت نما جسم کو انگریزی میں مارولا (Morula) کہتے ہیں۔ یہاں اتنا اور سمجھ لینا چاہیے کہ یہ تقسیم شدہ خلیات ان ہی ساختوں اور ان ہی خواص کے حامل ہوتے ہیں۔ جو حاملہ بیضہ میں موجود ہوتے ہیں۔ جس طرح حاملہ بیضہ میں خود بیضہ کے اجزاء اصلیہ کروموسومز (Choromosomes) اور جو حیوینہ منویہ کے اجزاء اصلیہ موجود ہوتے ہیں اسی طرح منقسم تا متکاثر خلیات میں یہ اجزاء موجود ہوتے ہیں۔

شہتوت نما جسم

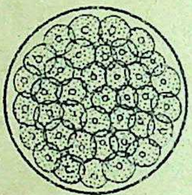

اور ان میں اجزاء اصلیہ کی تعداد بھی مساوی ہوتی ہے جب شہتوت نما جسم رحم میں پہنچ جاتا ہے یا رحم ہی میں حاملہ بیضہ یہ شکل اختیار کر لیتا ہے تو اس میں تکاثر اور تقسیم کے علاوہ اور تبدیلیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تبدیلیاں رحم کی ساخت میں پیوست ہونے سے بہت پہلے اور حاملہ ہونے کے تقریباً بیس چھبیس روز کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ شہتوت نما جسم میں پہلی تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر کے کچھ خلیات کسی خاص تحریک سے، جس کی نوعیت کا صحیح علم ابھی تک نہیں ہوا ہے، چپٹے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے سکڑنے سے شہتوت نما جسم میں ایک گول سا خلا پیدا ہو جاتا ہے اور اس خلا میں ایک قسم کی رطوبت بھر جاتی ہے۔ اس رطوبت کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ان ہی اجزاء غذائیہ سے تعلق رکھتی ہے جو قدرت نے شہتوت نما جسم کی پرورش کے لیے اس کے گرد وپیش مہیا کر دیئے ہیں۔

شہتوت نما جسم کی ترقی

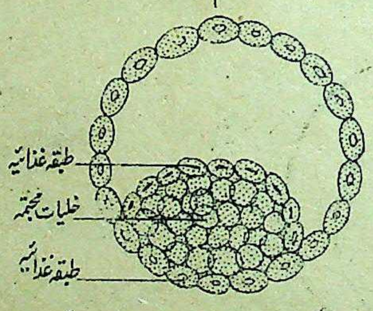

اس تبدیلی کے بعد شہتوت نما جسم، جو پہلے ٹھوس تھا، اب ٹھوس نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی شکل کیسہ کی سی ہو جاتی ہے۔ اسی حالت میں اس مختصر سے مجموعۂ خلیات کو کیسہ نما جسم (Blastocyst) کہتے ہیں۔ کیسہ نما جسم میں جو خلیات ہوتے ہیں وہ ایک ٹکیے کی طرح رطوبت بھرے کیسے میں اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور جو خلیات رطوبت اور ٹکیے کے چاروں طرف چپٹے ہو کر ایک طبقے کی صورت میں اس تمام کیسے نما جسم کو گویا گھیرے رہتے ہیں طبقہ غذائیہ کہلاتے ہیں۔ کیوں کہ اس کیسے کو غذا پہنچانے کا کام اسی کے سپرد ہوتا ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس طبقے کا جنین کے اصلی طبقات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جو خلیاتِ مجتمعہ رطوبت کے چاروں طرف موجود ہوتے ہیں اور جو چپٹے ہو جاتے ہیں ایک طبقہ بناتے ہیں، جس کو اندرونی طبقہ (Entoderm) کہتے ہیں۔ اس طبقے اور اس رطوبت کی وجہ سے بند تھیلی بن جاتی ہے۔ اسی تھیلی کو اصطلاح میں کیسہ محیّہ (Yolk sac) کہتے ہیں۔ اس کے بعد کیسہ محیہ کے اوپر اور ٹکیے کے خلیات میں اسی نوعیت کی ایک اور تبدیلی ہوتی ہے۔ اسی تبدیلی کا نتیجہ نکلتا ہے، ایک اور گہرائی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس گہرائی کو تجویف کیسہ (Amniotic cavity) کہتے ہیں۔

شہتوت نما جسم میں مزید نشو و نما

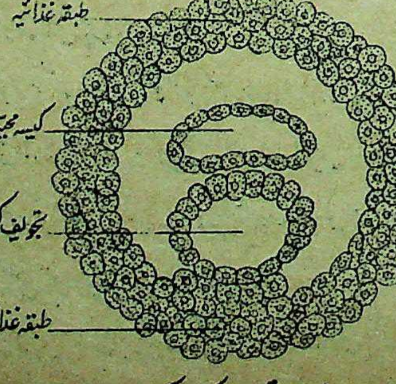

تجویف کیسہ کے اندر جن خلیات کا استر ہوتا ہے وہ بھی کیسہ محیہ کے خلیات کی طرح چپٹے ہو جاتے ہیں اور ایک اہم طبقہ بنا لیتے ہیں۔ یہی طبقہ بیرونی طبقہ (Ectoderm) کہلاتا ہے۔ کیوں کہ جنین کے جسم کا بیرونی حصہ اور اس کے متعلقات اسی طبقے سے بنتے ہیں یہ طبقہ تجویف کیسہ میں بہت نمایاں ہوتا ہے۔ یہ دونوں اندرونی اور بیرونی طبقے جنین کے جسم کی ساخت میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ تیسرا درمیانی اہم طبقہ جو جنین میں اس کے عضلات، ہڈیاں، احشاء، عروق و اعصاب اور اعضائے تناسل وغیرہ بناتا ہے ان ہی اندرونی اور بیرونی طبقوں کے بڑھاؤ سے بنتا ہے۔ تجویف کیسہ کا طبقہ (بیرونی طبقہ) کیسہ محیہ کی طرف بڑھتا ہے اور کیسہ محیہ کا اندرونی طبقہ تجویف کیسہ کی طرف بڑھتا ہے اسی طرح دونوں کی تہ بر تہ افزائش سے درمیانی

دو پرتہ طبقہ (Mesoderm) عالم وجود میں آجاتا ہے۔ درمیانی طبقے کے دو پرتوں میں سے ایک پرت تو کیسہ محیہ کے اندرونی پرت پر پھیل جاتا ہے۔ اور دوسرا پرت طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب مفروش ہوتا ہے۔ اس طرح ان دونوں میں سے ایک کا تعلق احشاء سے ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس کو طبقہ احشائی (Splanchnopleure) کہتے ہیں۔ اور دوسرا پرت جسم کے بیرونی اعضا سے متعلق ہو کر طبقہ جسمانی (Somatopleure) کہلاتا ہے۔ اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو ونما پا جاتی ہیں تو ان میں یہ پرت نسیج واصل کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ دوسرا پرت جو طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب لگتا ہے مع طبقہ غذائیہ کے کہلاتا ہے۔ اور درمیانی طبقہ کی دونوں تہوں کے درمیان

جنین کے نشو ونما کے ابتدائی درجے

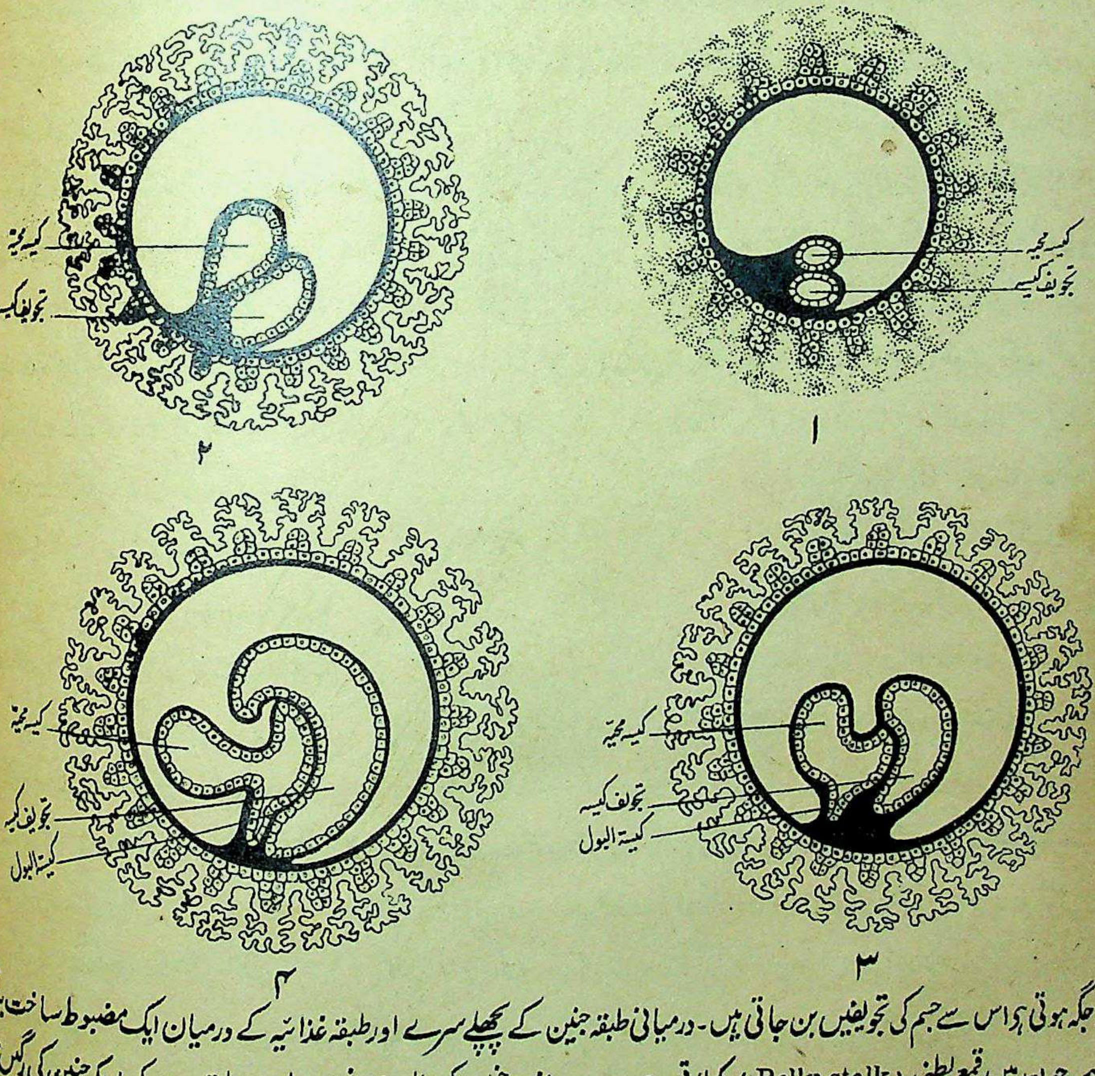

جو جگہ ہوتی ہے اس سے جسم کی تجویفیں بن جاتی ہیں۔ درمیانی طبقہ جنین کے پچھلے سرے اور طبقہ غذائیہ کے درمیان ایک مضبوط ساخت بناتا ہے۔ جو بعد میں قمع بطنی (Belly stalk) کہلاتی ہے۔ یہ دبیز ساخت جنین کی نال بنانے میں بڑا حصہ لیتی ہے۔ کیوں کہ جنین کی رگیں جو بعد میں نال بن جاتی ہیں۔ اسی قمع بطنی میں نشو ونما پاتی ہیں۔

تجویف کیسہ میں بھی طبقہ غذائیہ موجود ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس کا تعلق بھی بہر حال بیرونی طبقہ غذائیہ سے ہے۔ اس کے علاوہ درمیانی طبقے کا پرت بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس تجویف میں یہ غذائی طبقہ اور مذکورہ پرت اس طرح واقع ہوتے ہیں، کہ درمیانی طبقے کا پرت اس کے اوپر کا پرت بناتا ہے اور طبقہ غذائیہ اس کے اندر کا پرت بناتا ہے اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو ونما پا جاتی ہیں تو ان میں تجویف کیسہ کا پرت بلغمی نسیج واصل کی صورت میں موجود ہوتا ہے اور جنین کی بیرونی جھلی یہی طبقہ غذائیہ ہوتا ہے۔

رحم کی ساختیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر جب ہم جنین کے ابتدائی نشو ونما پر ایک نگاہ ڈال رہے ہیں، رحم اور اس کی ساختوں کے تغیرات پر بھی کچھ روشنی ڈالیں تاکہ ابتدائی طور پر ہم قریب حالات کا مطالعہ کر سکیں

جب حاملہ بیضۃ النسا قاذف نالی کی مسافت طے کر کے آٹھ دس روز میں منزل مقصود رحم میں پہنچتا ہے تو اس سے پہلے ہی وہاں کافی تغیرات ہو چکتے ہیں۔ رحم کی اندرونی جھلی یعنی غشاء مخاطی اس خاص تحریک سے، جو انشقاق بیضہ اور بارداری بیضہ اور سفر بیضہ وغیرہ کی وجہ سے عام آلات تناسل میں عموماً اور خصیتین الرحم اور قاذفین اور رحم میں خصوصاً پیدا ہو جاتی ہے، خون کی غیر معمولی آمد کی وجہ سے اچھی خاصی موٹی ہو جاتی ہے۔ غشاء مخاطی، شرائین، اور وریدیں بھی پھول جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اپنے موجودہ حجم کی وجہ سے باہم مل کر جوف رحم کو بھر دیتی ہے۔ جوف رحم کے یہ تغیرات تقریباً اسی قسم کے ہوتے ہیں جو ہر ماہ حیض کے وقت ہوا کرتے ہیں۔ مگر اب بیضۃ النساء کے حاملہ ہو جانے کی وجہ سے یہ تغیرات اور بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ اور رحم کے جس مقام پر حاملہ بیضہ آکر قیام پذیر ہوتا ہے۔ اس جگہ کی غشاء مخاطی اور بھی پھول کر دبیز ہو جاتی ہے اور جب تک جنین کا تعلق نال کے ذریعے سے براہ راست دوران خون سے نہیں ہو جاتا، اس وقت تک اس کی پرورش غشاء مخاطی سے ہی وابستہ رہتی ہے۔

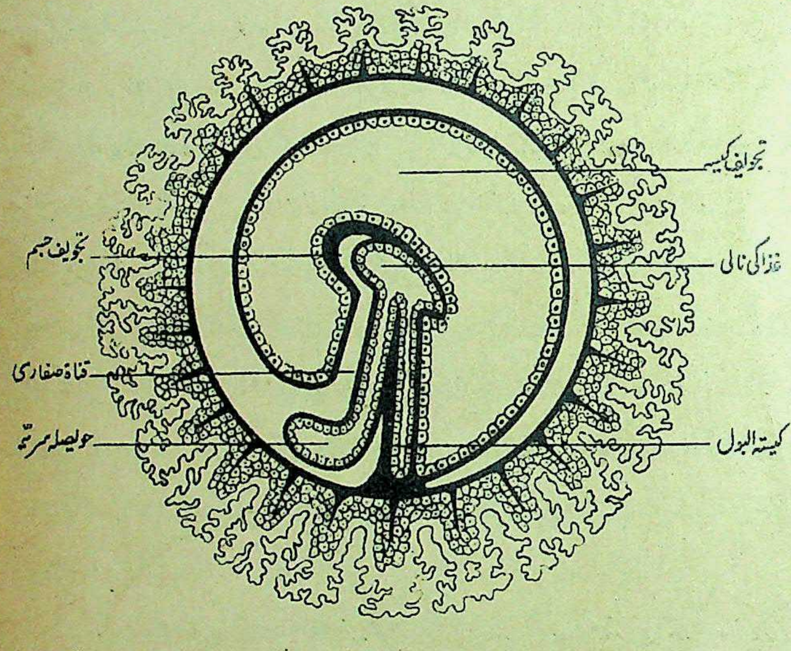

جنین کا ابتدائی نشو و نما۔ اس مختصر سی ضروری گفتگو کے بعد اب ہم پھر جنین کے ابتدائی نشو و نما کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ بیضۃ النساء کو ہم نے تقریباً پچیس روز میں کیسہ محیہ اور تجویف کیسہ اور جنین کے جسم کے تین اہم طبقات پر مشتمل چھوڑا تھا۔ اعضاء کی ساخت اور ان کی تقسیم کے لحاظ سے موجودہ حلقہ کی بیرونی اور اندرونی طبقات کے درمیانی خلا کو مقام جنین کہتے ہیں۔ اس مرحلہ میں اگر مقام جنین کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تو وہ ایک بیضوی شکل کا معلوم ہوگا جس کے اندر رنگین نقاط پائے جاتے ہیں۔ کہیں یہ رنگ بالکل ہلکا ہوتا ہے۔ کہیں ذرا گہرا۔ اور ایک جگہ بہت زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ رنگ کا اختلاف اس مقام پر خلیات کے کم و بیش اجتماع پر دلالت کرتا ہے۔ ہلکے رنگ میں خلیات کا اجتماع بے رنگ مقامات کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ ذرا گہری جگہوں میں ایک جگہ بیرونی درمیانی اور اندرونی طبقات سب کے سب مل جاتے ہیں۔ آخر الذکر سب سے گہرے نقطے پر نشو و نما یافتہ خلیات انتہائی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ اس گہرے نقطے سے ایک دھاری سی نکل کر آگے کو بڑھتی ہے اس کو جنین کی ابتدائی لکیر (Primitive streak) کہتے ہیں۔ اس ابتدائی لکیر کے درمیان میں ایک گہرے رنگ کی پتلی سی لائن ہوتی ہے۔ اس کو ابتدائی خط (Primitive groove) کہا جاتا ہے۔ اس ابتدائی خط کے سرے پر سامنے اور اوپر کی طرف ایک گہرا سا نقطہ ہوتا ہے۔ یہ نقطہ ہن سن (Hensen's node) ہے۔ نقطہ ہن سن سے ایک اور لکیر اوپر کو جاتی معلوم ہوتی ہے یہ سر کا ابھار (Head process) ہے! ابتدائی لکیر کے سامنے جنین کے بیرونی طبقے کا دبیز حصہ آجاتا ہے۔ جو پیچھے کی طرف تو چوڑا ہوتا ہے اور ذرا اوپر چڑھ کر یہ طبقہ دو پرت بنا لیتا ہے۔ یہ دونوں پرت سامنے کی طرف پھر مل جاتے ہیں۔ ان کے درمیان کی نالی حرام مغز کی نالی (Medullary groove) کہلاتی ہے۔ ابتدائی لکیر کے قریب والے رنگین نقطے کی گہرائی میں جنین کے تینوں مستقل طبقے ملے رہتے ہیں۔ اس کے نیچے تو کیسہ محیہ ہوتا ہے اور اوپر تجویف کیسہ ہوتی ہے۔ مقام جنین کے علاوہ اور تمام اجزا کا تعلق جنین کے نشو و نما سے براہ راست ہوتا ہے۔

جنیں اس درجے میں ایک چپٹی سی تکیہ کی شکل میں ہوتا ہے اور کیسہ محیہ کی رطوبت والی سطح پر تیرتا ہے۔ اس سے آگے جو درجہ شروع ہوتا ہے اس میں جنین کے اندر خمیدگی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں تجویف کیسہ بڑھنے لگتی ہے اور جنین کے اوپر اور نیچے کے دونوں سروں تک وسیع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ تجویف جنین کو چاروں طرف سے اچھی طرح گھیر لیتی ہے۔ لیکن نیچے نالی کی طرح ایک حصہ کھلا رہتا ہے۔ اس نالی کا اندرونی حصہ کیسہ محیہ سے بنتا ہے جو آما کے باقی حصے سے مڑ کر متحد ہو جاتا ہے۔ جنین کی خمیدگی کا سلسلہ ابھی قائم رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے جنین کے پیٹ کی طرف کی

سطح بالکل بند ہو جاتی ہے۔ لیکن جنین کی نالی کا وہ حصّہ جو کیسہ محیہ سے ملا ہوا ہی، باقی رہتا ہی۔ یہی حصّہ جنین کی غذا کی نالی ہوتا ہی۔ اس درجے میں کیسہ محیہ حویصلہ سرّیہ (Umbilical Vesicle) ہو جاتا ہی۔ اور جو نالی حویصلہ سرّیہ کو جنین کی غذا کی نالی سے ملاتی ہے، وہ قناۃ صفاری (Vitelline duct) کہلاتی ہی۔ قناۃ صفاری کے پچھلے حصّے میں ایک چھوٹی سی نالی اور پیدا ہو جاتی ہی جس کو کیسہ بول (Allentcis) کہتے ہیں۔ یہ نالی جنین کے اندرونی طبقے سے بنتی ہی۔ پرندوں اور رینگنے والے جانوروں کا کیسہ بول بہت اہمیّت رکھتا ہی۔ ان کی مشیمہ اس کیسے سے بنتی ہی۔ لیکن جنین کے نشوونما میں اس کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہی۔ بلکہ یہ ایک بند نالی کی شکل میں قمع بطنی کے اندر پڑا رہتا ہے، لیکن اس کا وہ حصّہ جو جنین کے اندر ہوتا ہی۔ جنین کا مثانہ بناتا ہے۔

تجویف کیسہ میں جو دباؤ کی وجہ سے رطوبت کا غیر معمولی اجتماع ہو جاتا ہی۔ اس رطوبت کو رطوبت تجویفی (Liquor amnii) کہتے ہیں۔ یہ رطوبت تجویف کے پیدا ہوتے ہی اُس میں آجاتی ہی۔ ابتداءً معمولی مقدار میں بڑھتی رہتی ہی۔ لیکن حمل کے دوسرے مہینے سے اس کی مقدار بہت بڑھنے لگتی ہی۔ اس حالت میں اس رطوبت کی مقدار جنین کے جسم کی نسبت سے کہیں زیادہ ہوتی ہی۔ جنین کے نشوونما اور افزائش کے ساتھ ساتھ یہ رطوبت بھی بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن جنین اور رطوبت میں جو تناسب ابتدا میں پایا جاتا ہی وہ اب قائم نہیں رہتا۔ پھر بھی رطوبت برابر بڑھتی رہتی ہی۔ یہاں تک کہ حمل کے آخری ایام میں اس رطوبت کی مقدار ماحول اور عورتوں کی جسمانی کیفیات کے پیش نظر ڈھائی پاؤ سے ڈیڑھ سیر تک ہوتی ہی۔ اس رطوبت کی اس مقدار سے بھی کمی یا زیادتی حالت مرض میں شمار کی جاتی ہی۔ اس رطوبت کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہی اور اس کا وزن مخصوص پانی کے وزن سے کچھ بڑھا ہوا ہوتا ہی۔ یعنی ۱۰۱۰ ہوتا ہی۔ اس کی کیفیت کھاری ہوتی ہی اور اس کے اندر کلورائڈ اور فاسفیٹ وغیرہ نمکیات بھی موجود ہوتے ہیں اور کچھ البیومن بھی ہوتی ہی اور جنین کی گلٹیوں کا مادہ اور اس کی جلد کے چھلکے بھوسی اور رواں وغیرہ موجود ہوتا ہے۔ اس رطوبت سے فائدہ یہ ہوتا ہی کہ جنین بیرونی صدموں، چوٹوں سے بہت حد تک محفوظ ہوتا ہی اور اندرونی طور پر متصلہ عضار کا دباؤ براہ راست جنین پر نہیں پڑتا اور وضع حمل کے وقت اسی دباؤ سے رحم کی گردن پھیل کر جنین کے نکلنے کا راستہ فراخ کر دیتی ہے اور بچے کے اخراج اس رطوبت سے بہت آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

تجویف کیسہ جب جنین کے چاروں طرف بڑھ چکتی ہے۔ تو قناۃ صفاری اور کیسہ محیہ مل کر قمع بطنی کے ساتھ لگ جاتے ہیں۔ آخر میں یہ سب مل کر نال بنا لیتے ہیں اور درمیانی طبقے کے دونوں پرتوں کے درمیان کی بند جگہ آیندہ صفاق اور غشاء الریہ کی تجویف بناتی ہی۔

اب تک ہم جنین کے نشوونما پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے رہے اور ہماری کوشش یہ بھی رہی کہ اس دقیق اور اہم مضمون کو حتی الامکان صاف وسلیس زبان میں کیا جائے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ مضمون کی دقت نے نہ تو ہم کو اپنے مقصد میں پورے طور پر کامیاب ہونے دیا اور نہ اسکی وسعت ہمارے لیے سمٹ سمٹا کر محدود ہوئی۔ بہر حال ہمدرد صحت کی موجودہ اشاعت خاص کا مقصد علم الجنین کی تفصیلات پر بحث کرنا نہیں ہی اس لیے اب ہم اس سلسلے میں اُن عضار و احشار کے نام گنوا دینا چاہتے ہیں، جو جنین کے تینوں مذکورۂ بالا اہم طبقوں سے بنتے ہیں۔ چناں چہ بیرونی طبقے سے جسم کا بیرونی حصّہ یعنی جلد اور اُس کے ملحقات یعنی بال اور ناخن وغیرہ بنتے ہیں، اور مغز و حرام مغز، آنکھ، ناک، کان وغیرہ آلات جو اس خمسہ کے حسّی پرت اور معاء مستقیم کے زیریں حصّے کے اندر استر کرنے والی غشار مخاطی بنتی ہی۔ اندرونی طبقے سے جسم کے احشا کے غدد، غذا کی نالی کا استر (جو مُنہ سے مبرز تک ہی) اور حنجرہ، قصبۃ الریہ اور ہوائی کیسوں، اور مثانہ اور مجری بول کا استر بنتا ہی، درمیانی طبقے سے عضلات، ہڈیاں، کرّیاں، احشا، خون اور اعضاء تولید و اعضاء بول بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ رحم کے اندر جنین میں جو مسلسل نشوونما اور تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں، ان کا بھی اختصار کے ساتھ گاہے گاہے مطالعہ مناسب معلوم ہوتا ہی یا جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہی کہ

پہلے ہفتے میں جنین اکثر قاذف نالی میں ہوتا ہی اور وہیں اس کا تکاثر شروع ہو جاتا ہی۔

دوسرے ہفتے میں جنین کی لمبائی ۱/۱۵ انچ ہوتی ہی۔ نقطۂ قلب پیدا ہو جاتا ہی۔ جنین کے اوپر کے غلاف بننے لگتے ہیں۔

تیسرے ہفتے میں جنین کی لمبائی صرف ۱/۱۲ انچ ہوتی ہی وہ دبل کھا کر ٹیڑھا ہو جاتا ہی۔ دماغ، آنکھ، ناک اور کان کے نقاط ظاہر ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ہفتے میں اس کی لمبائی ¼ انچ۔ وزن تقریباً ایک ماشہ یا کچھ زیادہ۔ جسامت چھوٹی مکھی کے برابر ہوتی ہے شکل گاؤدم اور سر بڑا اور دم چھوٹی باریک، آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے پڑ جاتے ہیں۔ اور دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں پھیپھڑے اور بانقراس (لبلبہ) بھی نمایاں ہونے لگتے ہیں اور منہ و دہن کے مقام پر ایک گہرا نشان ہوتا ہے۔

پانچویں ہفتے میں ہاتھ پاؤں بننا شروع ہو جاتے ہیں ہنسلی اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں مرکزی نقطہ پیدا ہو جاتا ہے اور شریان اعظم اور شریان الریہ بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

چھٹے ہفتے میں آنکھ، ناک، کان کے سوراخ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپری اور پسلیاں سب نرم ساخت کی بنی ہوئی ہوتی ہیں دماغ کے غلاف، مثانہ، گردے، اور زبان و حنجرہ کے ابھار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ سر و دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ وزن تقریباً دو ماشے ہوتا ہے۔

ساتویں ہفتے میں عضلات ظاہر ہوتے ہیں، اور بازو، ران، پنڈلی، بالائی جبڑے کی ہڈیوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں ہفتے میں کلائی اور کولھے کی ہڈیوں میں مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور تھوک کے غدود، کلاہ گردہ اور تلی بننے لگتی ہے اور پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں میں تمیز کی جا سکتی ہے۔

نویں ہفتے میں جنین کی لمبائی ایک انچ ہوتی ہے اور وزن ۴ ماشے ہوتا ہے اور غلاف قلب، پتہ اور خصیے نمایاں ہو جاتے ہیں۔

تیسرے مہینے میں لمبائی ڈھائی یا تین انچ، وزن سوا یا ڈیڑھ تولہ اسی عرصے میں بال و ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جنسیت کا امتیاز بھی ہو سکتا ہے اور نال بھی بن جاتی ہے۔

چوتھے مہینے میں طول اندازاً چھ انچ۔ وزن دو ڈھائی چھٹانک دماغ کی لپٹیں بنی شروع ہو جاتی ہیں اور جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔

پانچویں مہینے میں جنین کی لمبائی کم و بیش دس انچ اور وزن سوا پاؤ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ سر پر بال نظر آنے لگتے ہیں پسینہ کے غدود اور غدد لمفاویہ نمایاں ہو جاتے ہیں اور دانتوں کے مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے مہینے لمبائی بارہ انچ اور وزن آدھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ آنکھیں بند ہوتی ہیں اور پلکیں بن جاتی ہیں۔

ساتویں مہینے میں لمبائی سولہ انچ وزن پونے دو سیر ہوتا ہے۔ سر پر بال خوب گھنے ہو جاتے ہیں۔ ناخن انگلیوں کے سرے تک نہیں پہنچتے۔ دماغی لپٹیں خوب ظاہر ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ خصیئے فوطوں میں آ جاتے ہیں۔

آٹھویں مہینے میں لمبائی ۱۷، ۱۸۔ انچ اور وزن کم و بیش ڈھائی سیر۔ جلد کے نیچے چربی کی مقدار بڑھ چکتی ہے۔ چہرے کی جھریاں کم ہو جاتی ہیں۔ جسم گول ہو جاتا ہے۔ ناخن انگلیوں تک آ جاتے ہیں۔

نویں مہینے میں لمبائی ۱۸۔ ۲۰ انچ۔ وزن ساڑھے تین سیر یا کچھ کم و زیادہ۔ جلد کا رنگ گلابی ہوتا ہے اور اس کی سطح چکنی ہوتی ہے جلد پر رواں کم ہو جاتا ہے۔ اگر جنین لڑکا ہے تو لڑکی کی نسبت زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ اعداد و شمار سے ثابت ہوا ہے کہ لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں ۱۰۰ اور ۱۰۶ کا تناسب ہوتا ہے۔ اگر عورت کی عمر زیادہ ہو اور اس وقت بچے پیدا ہونے شروع ہوں تو لڑکوں کی پیدائش کا تناسب ۱۳۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بچے کا وزنی یا کم وزنی ہونا ماں باپ کے قد و قامت اور ان کے طرز معاشرت پر موقوف ہوتا ہے۔

تیسرا باب

ضبط تولید اور منع حمل کے ذرائع

پہلی فصل : قدرتی ذرائع

ضبط تولید کے لیے قدرت کا انتظام

از ڈاکٹر وکٹر سی پٹرسن، ایم۔ ڈی، ایف۔ اے۔ سی۔ ایس، لندن؛

کسی گھرانے کی مسرت اور بہبودی کے لیے پیدائش اولاد کا مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی شادی شدہ جوڑے کو یہ راز معلوم ہو جائے کہ اپنی مرضی کے مطابق اولاد پیدا کرنے اور نہ کرنے کا اختیار کیوں کر حاصل ہوتا ہے تو یقیناً وہ بہت سے افکار و آلام سے آزاد ہو جائے گا۔ کچھ روز پہلے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ قدرتی و فطری ذرائع سے ضبط تولید کے مقاصد کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ صرف عوام ہی کا نہیں بلکہ اطبا کا بھی یہ خیال تھا کہ کسی وقت اور کسی ایام میں مرد اور عورت کی مباشرت عورت کے حاملہ ہو جانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ اکثر حلقوں میں یہ عقیدہ اب تک موجود ہے۔

لیکن طبی تحقیقات نے گذشتہ چند برس کے اندر عورت کی بار آوری اور غیر بار آوری کے ایام کا راز معلوم کر لیا ہے۔ قدرت نے خود عورت کی تخلیق ہی میں ایک ایسا نظام مرتب کر دیا ہے کہ وہ بعض ایام میں حاملہ ہو سکتی ہے اور بعض ایام میں مرد کی مجامعت کے باوجود حاملہ نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ اس طرح کے کچھ مبہم خیالات پہلے سے موجود تھے لیکن سائنٹیفک طریقے پر اس دریافت کو مکمل اور منظم کرنے کا سہرا دو ماہرین کے سر ہے۔ ایک جاپانی ماہر طب ڈاکٹر کے۔ اوگینو اور دوسرا آسٹریا کا سائنس داں ڈاکٹر ایچ نوس۔

ان دونوں نے اپنے طویل اور مسلسل تجربات کی بنا پر عورت کے حائضہ ہونے کی تاریخوں سے اس کی بار آوری اور غیر بار آوری کے ایام کا پتہ لگا لیا ہے، اور ایک ایسا صحیح اور قابل عمل پیمانہ بنا دیا ہے جس کا تعلق دنوں کے شمار سے ہے اور جس نے مرد اور عورت دونوں کے لئے فطری ذرائع سے ضبط تولید کا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ چوں کہ بعض دواؤں اور آلات کا استعمال آج کل ضبط تولید کے سلسلے میں ضروری سمجھا جانے لگا ہے، اور یہ طریقہ آئین فطرت کے خلاف ہے، اس لیے ماہرین نے فطری طریقے کا نام "نیچرل برتھ کنٹرول" رکھا ہے۔ اس میں ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے صرف وہی لوگ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اولاد کی کثرت نہیں چاہتے یا دوسرے الفاظ میں اپنے خاندان کو محدود کرنا چاہتے ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی، جو اولاد سے محروم ہیں اس پر عمل کر کے اولاد کی نعمت حاصل کر سکتے ہیں۔

بعض قدرتی اسباب اور جسمانی نقائص کو چھوڑ کر اکثر حالات میں اولاد سے والدین کی محرومی کا سبب بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ "عورت کی بار آوری کے ایام سے واقف نہیں ہوتے۔ بہر حال "نیچرل برتھ کنٹرول" کا مقصد یہ ہے کہ وہ عورت کے ایام حیض ایام بار آوری اور ایام غیر بار آوری میں ایک صحیح رشتہ قائم کر دے اور ضبط تولید کے عامل کو یہ معلوم ہو جائے کہ کن ایام میں مباشرت سے عورت کے حاملہ ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اور کن ایام میں یہ امکان کم ہوتا ہے اور کن ایام میں نہیں ہوتا۔ بروسلز (بلجیم) میں "لیمبرٹ فاؤنڈیشن" کے نام سے ایک زنانہ کلینک ہے جس میں سنہ ۱۹۳۰ء سے اب تک ہزاروں عورتوں پر برتھ کنٹرول کے قدرتی ذرائع کے تجربات کیے جا چکے ہیں جو نوے فی صدی کام یاب ہوئے ہیں اور دس فی صدی اس لیے ناکامیاب ہوئے ہیں کہ بعض حالات میں خود بیوی یا اس کے شوہر نے دنوں کا حساب لگانے میں غلطی کی تھی اور بعض حالات میں حیض کے ایام صحیح اور معین وقفوں کے بعد شروع نہیں ہوتے تھے۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ پانچ فی صدی

ناکام یابی خود ہماری معلومات کی کمی اور تحقیقاتی نقائص کے باعث تھی جب بھی ۹۵ فی صدی کام یابی کا ریکارڈ بھی بہت شان دار اور مکمل کہا جائے گا۔

مانع حمل ادویہ وآلات کے حامیوں کے تمام دعووں کے باوجود یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہمارا وہ جسمانی نظام، جو تن درست اور معتدل حالت میں ہو، قدرت کے ہاتھوں اس لیے نہیں بنایا گیا ہے کہ اس پر میکانی ذرایع اور کیمیاوی مرہموں سے حملہ کیا جائے۔ ناتن درست جسم اور بگڑے ہوئے نظام کی بات اور ہے، اور یقیناً اس کو ہماری ماہرانہ طبی امداد کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن ہر تن درست جوڑے کے لئے صحیح لائحہ عمل یہی ہے کہ وہ ضبط تولید کے فطری ذرائع سے فائدہ اُٹھانے کی پوری کوشش کرے۔

نیچرل برتھ کنٹرول کی خوبیاں اور نتائج بھی بہت مفید اور اہم ہیں:۔

(۱) یہ وہ طریقہ ہے جو کسی کے ذوقِ سلیم اور جذبۂ حسن پرستی کو مجروح نہیں کرتا نہ اس سے عورت یا مرد کے احساسِ خودداری اور عزتِ نفس کو ٹھیس لگتی ہے اور نہ اس طریقے میں کوئی بات قانونِ صحت یا مذہبی روایت کے خلاف ہے۔

(۲) شادی کی سیج پر بدکاری کے اڈّوں کا ماحول پیدا نہیں ہوتا اور بستر عروسی ان تمام حرکتوں سے پاک اور محفوظ رہتا ہے جو شاہدانِ بازاری کے ہوس خانوں کے لیے مخصوص ہیں۔

(۳) عورت ایسے متعدد امراض سے بچ جاتی ہے جو کثرتِ جماع، یا غیر فطری موانع حمل کے باعث اُس کو لاحق ہو جاتے ہیں۔

(۴) اولاد سے محروم جوڑے اکثر اولاد کی نعمت بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر نوس (آسٹریا) اپنے تجربات سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ تمام عورتیں ہر ماہ کے مخصوص ایام میں "بارآور" رہتی ہیں، یعنی اگر اُن سے مجامعت کی جائے تو حاملہ ہو سکتی ہیں اور مخصوص ایام میں قطعاً "غیر بارآور" ہو جاتی ہیں یعنے مجامعت کے باوجود ان کو حمل قرار نہیں پاسکتا. ڈاکٹر موصوف نے عورت کی غیر بارآوری اور بارآوری کے ایام اور حدود کا پتہ لگالیا ہے۔ لیکن یہ دونوں ایام عورت کے ایام حیض سے تعلق رکھتے ہیں اور حیض کے دنوں کی تعداد اور سائکل یعنے "دور" سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً جس عورت کے حائضہ ہونے کا دور پورے اٹھائیس روز کا ہوتا ہے، یعنے ہر اٹھائیس روز کے اختتام پر اس کے ایام حیض شروع ہو جاتے ہیں تو ڈاکٹر نوس کی رائے کے مطابق وہ عورت خونِ حیض کے اجرا کے روز سے دس روز کے اندر تک کبھی حاملہ نہیں ہو سکتی۔ اور صرف گیارھویں روز سے سترھویں روز تک حاملہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد پھر اٹھارھویں روز سے ابتدائے ایّام حیض تک بالکل غیر بارآور ہو جاتی ہے اور اس کے رحم میں حمل نہیں قرار پاسکتا عورت کی انتہائی بارآوری کا زمانہ حیض کے آیندہ ایّام سے پہلے چودھویں روز سے سولھویں روز تک ہوتا ہے۔

ان ایام میں بارآوری کی انتہائی صلاحیّت کا سبب ہے کہ یہی وہ وقت ہے جب عورت کے رحم میں "مادری خلیّات" پیدا ہوتے ہیں، چند دنوں کی اس مدّت میں بھی سب سے زیادہ بارآوری کا وہ دن ہوتا ہے جس دن یہ مادری خلیّات یعنی انڈے "جوان" ہو کر رحم سے خارج ہوتے ہیں، ہر اس عورت کے رحم میں جس کا دور حیض اٹھائیس دن کا ہوتا ہے، ان مادری خلیّات کی پیدائش ایّام حیض کی ابتدا سے تقریباً چودھویں روز شروع ہوتی ہے اس مدت سے دس دن پہلے اور اس کے اختتام کے دس دن بعد تک عورت کی غیر بارآوری یعنے حاملہ نہ ہونے کے ایّام ہوتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ عورت کی بارآوری کے ایّام کو ہر ماہ میں نو یا دس دنوں تک محدود سمجھ لیا جائے اور دنوں کو اس طرح تقسیم کیا جائے: مادری خلیّات یعنے انڈوں کی پیدائش اور اخراج کے لیے تین دن۔ اتفاقی تبدیلیوں کے لیے ایک دن، رحم کے اندر مادری خلیّات کی زندگی کے لیے ایک دن، مرد کے مادّہ منویہ کی طاقت بارآوری کی بقا کے لیے دو دن۔ ان سات دنوں میں حسب ذیل اضافہ بھی کر دیجئے یعنی عورت کے ایّام حیض میں بے ترتیبی یا تبدیلی کے لیے تین دن۔ اور حفظ ماتقدّم کے خیال سے ان تین دنوں میں سے دو دن مندرجہ معیّن سات دنوں سے پہلے اور ایک دن بعد میں رکھ دیجئے۔

اب دس روز کی یہ مدّت بارآوری کے ممکن ایّام کہے جا سکتے ہیں۔ سات دنوں کے معیّن وقفے میں حمل کا قرار پانا "اغلب"

ہو گا اور وہ ایک دن جو رحم سے "انڈوں" کے اخراج کی ابتدا کا دن ہے استقرار حمل کے لیے "یقینی" سمجھا جائے گا۔

ان تجربات میں اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا ہے۔ تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عورت کی "بارآوری" ابتدائے حیض کے دسویں دن شروع ہوتی ہے۔ اور سترھویں روز تک استقرار حمل کا امکان زیادہ رہتا ہے اور تیرھویں روز یہ بارآوری انتہائی نقطہ پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ مدت ڈاکٹر اوگینو کے نظریے کے مطابق بھی ہے جو آیندہ ایام حیض سے پندرہ روز پہلے کی مدت کو بارآوری کی مدت قرار دیتے ہیں، مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ کیجیے :-

اس نقشے میں ۲۸ دنوں کا "دورِ حیض" رکھنے والی عورت کے ایام بارآوری و استقرار حمل دکھائے گئے ہیں

(ستاروں سے ایام حیض اور دنوں کے شمار سے ایام بارآوری ظاہر ہیں)

دورِ حیض کے ایام پہلے روز سے اٹھائیسویں روز تک	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
استقرار حمل کے "اغلب ایام" ڈاکٹر نوس کے نظریے کے مطابق	*	*	*	*	*					۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷											
استقرار حمل کے "اغلب ایام" ڈاکٹر اوگینو کے نظریے کے مطابق	*	*	*	*	*					۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷											
جن دنوں میں مادری خلیات (انڈے) پیدا ہوتے ہیں	*	*	*	*	*							۱۲	۱۳	۱۴														
جن دنوں میں حیوانی "کرم منی" کثرت موجود اور سرگرم عمل رہتے ہیں	*	*	*	*	*									۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸										
ابتدائی "انڈوں" میں طاقت پیدا ہونے کے ایام	*	*	*	*	*									۱۴	۱۵	۱۶												
انتہائی مدت جس میں استقرار حمل کا ذرا بھی امکان ہو سکتا ہے	*	*	*	*	*					۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰								

(نوٹ:- اس نقشے میں جن دنوں کے نیچے خط کھینچ دیے گئے ہیں وہ زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور صاف ظاہر ہے کہ مختلف نظریے اس بات پر متفق ہیں کہ چودھواں دن استقرار حمل کے لیے سب سے زیادہ امکان رکھتا ہے)

اس نقشے سے نوس اور اوگینو دونوں کے فارمولوں کی اہمیت اور باہمی مطابقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ نوس کے خیال میں گیارھواں، بارھواں، تیرھواں، چودھواں، اور پندرھواں دن زیادہ اہم ہے، یعنی اگر ان پانچ دنوں کے اندر شوہر اور بیوی میں مجامعت ہو تو استقرار حمل کا قرینہ بہت زیادہ ہے۔ ڈاکٹر اوگینو کی رائے میں تیرھویں دن سے سترھویں دن تک عورت کی بارآوری زیادہ نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ لیکن دسویں دن سے سترھویں دن تک کا وقفہ دونوں کے خیال میں برابر اہمیت رکھتا ہے اور تمام نظریوں کے مطابق ابتدائے حیض سے چودھواں روز وہ ہے جس دن عورت کے "مادری خلیات" رحم میں جوان ہو کر مرد کے "کرم منی" سے ملنے اور حاملہ ہو جانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ احتیاط کے خیال سے ابتدائے حیض سے دسویں روز اور بیسویں روز کی درمیانی مدت کے اندر ان والدین کو مجامعت نہیں کرنی چاہیے جو ضبط تولید کے عامل ہونا چاہتے ہیں۔ یہی وہ مدت ہے، جو کثرت اولاد نہ چاہنے والوں کے لیے پرہیز کی طالب ہے اور اولاد کے خواہش مندوں کے لیے بابِ رحمت ہے۔ اٹھائیس دنوں میں باقی جتنے دن ہیں وہ عورت کی غیر زرخیزی کے ایام ہیں اور ان دنوں میں مجامعت کرنے

ے اغلب قرینہ یہی ہے کہ عورت کو حمل نہیں قرار پائے گا۔

یہ وہ نظریہ ہے جو تجربے سے کامیاب ثابت ہو چکا ہے۔ جاپان کے ڈاکٹر اوگینو نے اپنے کلینک میں کئی برس تک ایسی عورتوں کا ایک طویل ریکارڈ رکھا تھا جو "ایامِ ممنوعہ" میں اپنے شوہر کے پاس نہیں جاتی تھیں اور مجامعت سے قطعاً پرہیز کرتی تھیں۔ اور باقی ایام میں مجامعت سے پرہیز نہیں کرتی تھیں، اور شوہروں کے بستر پر جاتی تھیں۔ پانچ سال کے اندر ان ہزاروں عورتوں میں سے ایک عورت بھی حاملہ نہیں ہوئی ڈاکٹر نوس کا ریکارڈ یہ ہے کہ ۲۰۲ تن درست جوڑوں نے عورت کی "غیر زرخیزی" کے ایام میں ۵۸۰۳ مرتبہ مجامعت کے ازدواجی فرائض انجام دیے لیکن اس کا نتیجہ کسی ایک عورت کے بھی حاملہ ہونے کی صورت میں ظاہر نہیں ہوا۔ اس لیے اگر ہم اس حقیقت کو تسلیم کریں تو بے جا نہ ہوگا کہ تمام عورتیں جنسی جوش اور بار آوری کی ایک خاص مدت رکھتی ہیں، اور باقی ایام میں وہ "پُرسکون" اور "غیر بار آور" رہتی ہیں۔ تمام مادہ جانوروں میں بھی یہی بات دیکھی جاتی ہے۔ لیکن اُن میں اور انسان میں فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر کی نفسانی خواہش مخصوص اوقات اور موسموں پر اُبھرا کرتی ہے اور مؤخر الذکر یعنے انسان اپنی قوتِ متخیلہ کو کام میں لا کر ہر وقت ہیجان میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ یہ اضطراب و ہیجان عورت کے "غیر بار آور" ایام میں مباشرت سے لطف اندوز ہونے کا باعث تو ہو سکتا ہے، لیکن استقرارِ حمل اور پیدائشِ اولاد کا باعث نہیں ہو سکتا۔ انسان میں ضبط تولید کے لیے قدرت کا بہترین انتظام یہی ہے۔

ضبط تولید کی بے ضرر اور واحد فطری تدبیر

از جناب ڈاکٹر جے۔ جی۔ ایچ ہالٹ، ایم۔ ڈی اٹرشٹ۔ (ہالینڈ)

ضبطِ تولید کا عملی پہلو آج کل ایک عالم گیر نزاعی مسئلہ بن گیا ہے۔ بہت سے ماہرین اور مصنفین کو اسی پر اصرار ہے کہ اس سلسلے میں جو فنی اصول اور تدابیر مانعِ حمل اُنہوں نے وضع کر دی ہیں وہ بے ضرر اور بے خطا ہیں۔ لیکن ان کے مقابلے میں ایسے ماہرین کی بھی کمی نہیں جو سرے سے ضبط تولید کی کسی غیر فطری اور کیمیاوی تدبیر کو بے ضرر اور بے خطا نہیں تسلیم کرتے۔

ابتدا ہی میں یہ بات صاف طور پر بتا دینی ضروری ہے کہ آج تک ضبط تولید کے متعلق کوئی ایسی کیمیاوی تدبیر دریافت نہیں ہوئی جو بے خطا کہی جا سکے اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ اب تک کوئی ایسا عمل وضع ہوا جو ضبط تولید کے معاملے میں سب کے لیے یکساں مفید اور کار آمد ثابت ہو سکے۔

البتہ ایک طریقہ ہے بے ضرر اور بڑی حد تک بے خطا، اور یہ بالکل فطری طریقہ ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لیے نہ کیمیاوی مرکبات کی ضرورت ہے اور نہ غیر فطری آلات کی۔

اگر اس فطری طریقے پر اُن اصولوں کے ماتحت عمل کیا جائے جو میں نے اپنی کتاب "شادی اور دوری پرہیزگاری" (میرج اینڈ پری اوڈک ایبسٹی نینس) میں تفصیل سے بتا دیے ہیں تو یہ اس قدر مفید اور کامیاب ثابت ہو سکتا ہے کہ بے تکلف ہر غیر فطری مانعِ حمل تدبیر کے مقابلے میں اُسے رکھا جا سکتا ہے۔ یہاں اس کا موقع نہیں کہ میں اپنے مقرر کردہ اصولوں کی تفصیلات میں پڑوں۔ اس کے لیے آپ کو میری کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ البتہ اس مضمون میں اپنے فطری طریقۂ عمل کے متعلق چند مخصوص باتیں بتاؤں گا اور اس سلسلے میں اپنے چند ذاتی تجربات پیش کروں گا۔

کچھ دنوں پہلے تک یہ خیال عام تھا کہ ایک جوان عورت ہر وقت حاملہ ہو جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن آج یہ قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ ایک سے دوسرے ایامِ حیض کے درمیانی وقفے میں صرف چند دن ایسے ہوتے ہیں جن میں عورت حاملہ ہوتی ہے۔ ہر عورت کے

متعلق ان مخصوص دنوں کا پتہ لگالینا چوں کہ اصولاً آسان نہیں۔ اس لیے اب تک جدید سائنس اس بارے میں اپنی ایک قطعی دریافت پیش نہیں کرسکا ہے۔

یہاں یہ بتادینا دل چسپی سے خالی نہیں کہ ہندوستان کے قدیم ہندو یہ جانتے تھے کہ عورتوں کے حاملہ ہونے کے چند مخصوص دن ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی تین ہزار برس پہلے کی طبی کتاب چرک میں لکھا ہے کہ "عورت ایام سے فراغت کے فوراً ہی بعد کے دنوں میں حاملہ ہوسکتی ہے۔" ——— اور ان کا یہ کلیہ آج بھی عموماً صحیح ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح یاسودھرا کی مرتبہ کتاب کام ستر میں بھی یہ لکھا ہے کہ "چوپائے ہمیشہ ایام حیض کے بعد کے دنوں میں جفتی کھاتے ہیں۔ اور انسان بھی جب بچے پیدا کرنے چاہتے ہیں تو یہی کرتے ہیں" ——— اس بیان کا وہ حصہ کہ حیوانوں کے گیابن ہونے کا زمانہ وہی ہے جو عورتوں میں ایام حیض کے بعد کا ہوتا ہے، صحیح نہیں ہے لیکن یہ بالکل صحیح ہے کہ ماداؤں کے حاملہ ہونے کا ایک خاص وقت ہوا کرتا ہے اور یہ بات عملاً بھی ثابت ہے۔

حیض چوں کہ صرف ایپ یا اچھے قسم کے بندر کی مادہ یا عورت ہی کو ہوا کرتا ہے، اِس لیے اُن کے گیابن ہونے کے بھی مخصوص دن ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس موسم میں بھی یہ دن متعیّن ہوتے ہیں جسے عموماً بچہ کشی کا موسم کہا جاتا ہے۔

بندریوں کے "وقفے کا دور" (یعنے ایک حیض کے اختتام سے دوسرے حیض کے آغاز تک کا درمیانی زمانہ) عموماً ۲۰ دن سے لے کر ۳۰ دن تک ہوتا ہے اور مسٹر ہارٹ مین کا، جو بندروں کے تعلقاتِ جنسی کے بڑے ماہر ہیں، بیان ہے کہ بندروں کے کئی جوڑوں کو اُنہوں نے ایامِ حیض کے بعد مختلف دنوں میں ۴۲۰ مرتبہ جفتی کھاتے دیکھا لیکن ان میں سے صرف ۵۲ بندریاں ایسی نکلیں جو حاملہ ہوئیں اور ان ۵۲ میں سے ۴۹ بندریوں نے ایام حیض کے گیارھویں اور سولھویں دن جفتی کھائی تھی۔

یہ قدیم ہندو تحریرات کا ذکر تھا۔ اس سلسلے میں سُشرُت کا بیان بھی توجہ کے قابل ہے وہ لکھتا ہے "عورتوں کے حاملہ ہونے کا وقت صرف بارہ دن تک رہتا ہے یعنے اس وقت تک جب تک ارتوا، دکھائی دے" ——— اس پر کاویراتھنا نے یہ حاشیہ دیا ہے کہ "یہ قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ حیض کے سولہ دن بعد عورت کے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے" گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ سُشرُت نے جو قید لگائی ہے اُس کے بعد حمل ٹھیرنا ناممکن ہے۔ چنانچہ اسی مطلب کو خود سُشرُت نے اس طرح ادا کیا ہے "جس طرح سورج کے غروب ہوتے ہی کنول کا منہ بند ہو جاتا ہے اسی طرح حمل کا وقت گزر جانے پر عورت کے رحم کا منہ بھی بند ہو جاتا ہے۔" ——— ان تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے کے ہندو عورتوں کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کا اچھی طرح علم رکھتے تھے۔

اسی طرح بابل کے تالمود (یہودیوں کی فقہ کا دوسرا مجموعہ جو بابل میں چوتھی اور پانچویں صدی عیسوی کے درمیان مرتب کیا گیا) میں بھی اس کا ذکر ہے چنانچہ ربّی یوحنّا نے تالمود کے ایک باب باولی ندّاح کی تفسیر میں عورتوں کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یہ مخصوص دن عموماً کون سے ہوتے ہیں؟ اس زمانے میں یہ صلاحیت ہم میں بے شک موجود ہے کہ ہم ہر عورت کے حاملہ ہونے کے مخصوص دنوں کا پتہ چلا سکیں۔ ہر عورت کے مخصوص ایام کا علیحدہ علیحدہ پتہ چلانے کی اس لیے ضرورت ہے کہ اس معاملے میں کوئی سی دو عورتیں ایسی نہیں پیش کی جاسکتیں، جن کے "ایامِ مخصوص" ایک ہی سے ہوں۔ اس اعتبار سے ہر عورت کے متعلق تاریخوں کا بالکل علیحدہ ریکارڈ ہونا چاہیے اور یہ ریکارڈ جس قدر زیادہ ایام حیض کی تاریخوں کی جانچ کے بعد مرتب ہوگا اسی قدر زیادہ صحیح اور قابلِ اعتماد ہوگا؛ اور فطری اصول اس پر کامیابی کے ساتھ منطبق ہوسکیں گے۔ لیکن ایک بالکل صحیح ریکارڈ بنانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ سال بھر یا اس سے زیادہ کے ایام حیض کی تاریخیں نوٹ کی جائیں۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے ایام کی تاریخیں تواتر کے ساتھ اس طرح دریافت ہو جائیں کہ "وقفے کے دور" کا ایک صحیح اندازہ قائم ہوسکے۔

یہاں میں اپنے فطری اصول کی کامیابی کو ثابت کرنے کے لیے چند اعداد و شمار پیش کرتا ہوں جو میں نے خود جمع کیے ہیں۔

چند نوجوان جوڑوں نے ایک یا زیادہ بچے پیدا کرنے سے پہلے ۷۶۱۰ مرتبہ مباشرت کی ان میں سے ۵۳۲۷ مرتبہ ایام حیض شروع ہونے سے گیارہ دن پیشتر تک کے مباشرت کے اعداد ہیں اور ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت ایام حیض کے ۱۶ دن بعد تک کی گئی۔ ذیل میں سہولت کی خاطر ایام حیض سے پہلے اور بعد کی مباشرت کے نقشے مع نتائج درج کیے جاتے ہیں۔

”ہولٹس“ کا بنایا ہوا، ایام حیض سے پہلے نوجوان جوڑوں کی ۵۳۲۷ مرتبہ کی مباشرت کا نقشہ (جن سے حمل نہیں قرار پایا)۔

حیض سے پہلے کے ایام	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
مباشرت کی تعداد	۲۰۲	۲۵۳	۳۴۶	۴۲۷	۵۲۳	۵۷۵	۵۷۰	۶۲۴	۶۰۴	۵۹۰	۶۱۳

ان ۵۳۲۷ مرتبہ کی مباشرت میں سے ایک میں بھی حمل قرار نہیں پایا۔ باقی ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت جو ایام حیض کے بعد کے دنوں میں کی گئی اس کا نقشہ یہ ہے:۔ ہولٹس صاحب کا بنایا ہوا، ایام حیض کے بعد نوجوان جوڑوں کی ۲۲۸۳ مرتبہ کی مباشرت کا نقشہ (جن سے حمل نہیں قرار پایا)

”وقفہ کا دوران“ یعنے ایام شروع ہونے کے دن

حیض کے بعد کے ایام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۴۰	۰	۰	۰	×	۱	۱	۱	۱	۱				۱	۱		
۳۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰			
۳۸	۰	۰	۰	۰	۱	۱	۱	۱	۰	۰	۱					
۳۷	۱	۰	۰	۱	۱	۱	۰	۰	۱	۰	۲					
۳۶	۰	۰	۱	۱	۲	۵	۳	۲	۲	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۱
۳۵	۰	۰	۱	۲	۷	۶	۴	۲	۲	۱	۰	۱				
۳۴		۱	۱	۵	۱۰	۱۳	۱۰	۴	۵		۱	۲		۱		
۳۳	۰	۱	۳	۴	۱۵	۱۱	۱۵	۸	۱۰	۲	۰	۱	۱		×	
۳۲	۱	۱	۷	۸	۱۷	۲۱	۱۷	۱۲	۷	۴	۲		×	×		
۳۱	۰	۳	۷	۱۰	۲۸	۳۰	۳۰	۲۰	۱۱	۱	۲		۱			
۳۰	۵	۱۰	۱۸	۳۱	۴۷	۶۱	۴۵	۲۰	۱۱	۲	۲	۱				
۲۹	۱۰	۲	۱۵	۴۰	۷۹	۷۱	۶۵	۲۲	۵	۳	۱					
۲۸	۹	۹	۳۳	۵۵	۹۱	۱۰۱	۷۴	۲۲	۶	۲						
۲۷	۱۴	۱۰	۳۵	۷۳	۹۷	۸۹	۵۸	۱۹	۳	۱						
۲۶	۸	۷	۲۹	۴۶	۶۲	۳۸	۳۱	۷	۱							
۲۵	۴	۴	۱۳	۳۳	۴۵	۱۲	۷	۱								
۲۴	۰	۰	۴	۲۳	۱۶	۲	۲	۱								
۲۳	۱	۱	۴	۱۴	۴	۲										

ان نقشوں کو پیش کرنے کے بعد میں یہ اعلان کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ یہ قدرتی اصول ضبط تولید کے معاملے میں کسی بہتر سے بہتر مانع حمل تدبیر سے کم نہیں اور خوبی اس میں یہ ہے کہ اس سلسلے میں نہ کسی دوا کی ضرورت ہے اور نہ پھنکے آلات کی +

دوسری فصل

ضبط تولید بذریعہ ادویہ

از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری۔ بھوپال

ضبط تولید نے موجودہ زمانے میں جو اہمیت حاصل کر لی ہے اس کے پیش نظر اکثر لوگوں کو یہ غلط گمانی ہوتی ہے کہ یہ مسئلہ یورپ کی سیاسی واقتصادی ضروریات کی پیداوار ہے۔ حالاں کہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ ضبط تولید کی ضرورت پر قدیم زمانے میں بھی توجہ کی گئی تھی۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ عہد قدیم کے ارباب علم وفن نے اس کو صرف فن کے نقطۂ نظر سے دیکھا تھا اور جن عورتوں کی جسمانی حالت یا ان کی عمر اور صحت کے لئے حمل کی برداشت مشکل تھی ان ہی عورتوں کی مخصوص ضروریات تک اس کے دائرۂ عمل کو محدود رکھا تھا۔ عیش وعشرت یا ہوس رانی ونفس پرستی کی شیطانی خواہشات کی تسکین سے ان کا مطمح نظر بہت ارفع واعلیٰ تھا اور اس مسئلے کی باگ ڈور صرف ارباب علم و تحقیق کے ہاتھوں میں تھی۔ عورت کی نرم ونازک انگلیاں اس سے مس نہ ہوتی تھیں۔ یورپ میں تقریباً دو صدی پہلے تک ضبط تولید کو سیاسی واقتصادی روشنی میں دیکھا گیا۔ مدبرین یورپ کی علمی کوششوں کو عورت کی صحت وتن درستی سے زیادہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام مقصود تھی۔ صرف یہی خیال تھا جس نے محققین یورپ کے التفات خاص کو دعوت عمل دی اور ان کی توجہات سے بات کہیں کی کہیں پہنچ گئی۔ لیکن جذبات کی وہ چنگاری جو حسن وجمال اور شباب ورعنائی کے نازک اور خرمن سوز احساس نے وہاں کی عورت کے بے چین دل میں سلگا دی تھی اور جو ابھی غیرت وحمیت کی گرم راکھ میں دبی ہوئی تھی، ضبط تولید کی مہم کا آغاز ہوتے ہی ایک دم سے مشتعل ہو گئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کی عورت نے ضبط تولید کے مسئلہ پر بہت زیادہ توجہ کی اور اس سلسلے میں بہت سی فحش کتابوں کی اشاعت بھی ہوئی جن کو اہل علم عام طور پر پبلک میں پیش کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

اس میں شک نہیں کہ ارض فرنگ کے نکتہ نواز محققوں نے ضبط تولید کے متعلق بہت سی ایسی دوائیں پیش کیں جو مفید بھی ہیں اور آسان بھی۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے حمل کو روکنے کے آلی ذرائع پر بھی غور کیا اور اکثر اس قسم کے آلات تیار کیے جن کو عورت کی صحت کے لیے تو ضرور خطرناک کہا جائے گا مگر مانع حمل ہونے کی حیثیت سے وہ یقیناً کامیاب اور مفید ہیں۔

مانع حمل دوائیں جو حوینۂ منی کے لیے مہلک اثرات کی حامل ہیں گذشتہ چند سال میں کثرت سے عالم وجود میں آئیں۔ اس قسم کی دواؤں کو جو حوینہ کش ہوتی ہیں ڈاکٹری اصطلاح میں اسپرمے سائیڈ (کرم منویہ کو مارنے والی) کہتے ہیں۔ کیوں کہ انسان کے مادۂ تولید میں جو حیوانات صغیر پائے جاتے ہیں ان کو اسپرمٹیوزوا کہتے ہیں۔ اسی قسم کی سینکڑوں نہیں ہزاروں دوائیں تیار ہو چکی ہیں۔ موجدین نے ان کو نہایت سلیقے کے ساتھ مشتہر بھی کیا ہے۔ تاہم مانع حمل دواؤں کا انتخاب کرتے وقت ابھی کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لیے یاد رکھنا چاہیئے کہ مانع حمل دوا اس قسم کی ہونی چاہیئے جو رحم یا مرد کے عضو تناسل کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اگر دوا رحم کے اندر بھی چلی جائے یا دورانِ خون میں جذب ہو جائے تو جسم کے کسی حصہ پر اس کا کوئی مضر اثر نہ پڑے۔ اور ان خصوصیات کی دوا استعمال کرنے کے بعد بھی اگر عورت حاملہ ہو جائے تو جنین کو اس سے کسی قسم کی اذیت نہ پہنچے۔

ڈاکٹری نقطہ نظر سے جو دوائیں منع حمل کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں اور جو دوائیں حوینہ کُش خیال کی گئی ہیں ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ جو دوا قاتل جراثیم ہو وہ لازمی طور پر حوینہ کش بھی ہو۔

(۱) **سیماب کے مرکبات**۔ سیماب کے مرکبات بہت جلد حوینات منی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اور ان مرکبات کو آج کل کثرت سے مانعِ حمل حمولات پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مرکبات سیماب کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا چاہیئے تاکہ مرد و عورت اس کی زہریلی

تاثیر سے محفوظ رہیں۔ اس قسم کے حمول بھی تیار ہو چکے ہیں جن میں پارہ شامل ہے اور اُن کی سمیت کا کوئی اثر مرد و عورت پر نہیں ہوتا ان حمولات میں کنٹراپان (Cuntrapan) عمدہ دوا ہے۔ اس کے علاوہ پرونی کول (Prophycol) اور ویجی فارمس ——— (Vagiforms) بھی اچھی دوائیں ہیں۔

(۲) **بورک ایسڈ کے مرکبات**۔ بورک ایسڈ بھی حوینہ کش ہے۔ اور اکثر دوائیں جن میں بورک ایسڈ شامل ہے، بطور مانع حمل استعمال ہو رہی ہیں۔ ان میں سے چند دواؤں کے نام یہ ہیں:

کیروس (Keros) اینٹی پارٹ (Antipart) لیکٹی کول (Lactikol) میٹوری (Metory) لوکورول (Lucorol)

(۳) **ایسی ٹک ایسڈ** یعنی تیزاب سرکہ۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بھی حوینہ کش ہے۔ موجودہ زمانے میں اس کو منع حمل کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جماع کے بعد فوراً ایک اونس سرکہ ایک کوارٹ پانی میں ملا کر اندام نہانی میں بذریعہ ڈوش پہنچا دیا جائے تو منی کے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں اس مقصد کے لئے ایسی ٹک ایسڈ کا لوشن ۱ : ۲۰۰۰ کی طاقت والا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے تیزاب سرکہ کی حوینہ کش تاثیر کی تحقیقات ہو جانے پر اس سے اکثر مانع حمل شیاف اور حمول تیار کیے گئے ہیں۔ مثلاً اینٹی بیان (Anti Bian) مل سان (Milsan) ایکیس (Aces)

(۴) **لیکٹک ایسڈ**۔ رحم اور اندام نہانی کی رطوبتوں میں قدرتی طور پر لیکٹک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ مگر اس مقدار میں نہیں کہ حوینات منی پر مہلک اثر ڈال سکے۔ اگر ان رطوبات میں لیکٹک ایسڈ کی وجہ سے ترشی زیادہ ہو جائے تو حوینات منی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اکثر مرکبات جن میں لیکٹک ایسڈ داخل ہے استعمال کیے جا رہے ہیں

چند مرکبات کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں: لیکٹی کول (Lactikol) بائی رول (Byrol) کنفی ڈول (Confidol)۔ باقی مرکبات وہی ہیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں۔

(۵) **کاربونک ایسڈ**۔ اس میں حوینات منی کو ہلاک کرنے کی نہایت اچھی تاثیر موجود ہے یہ دوا اس قسم کے تمام حمولات میں مستعمل ہے جو اندام نہانی میں جھاگ پیدا کرتی ہیں۔ ان جھاگوں میں کاربن ڈائی اوکسائیڈ گیس کافی مقدار میں موجود ہوتی ہے جو منی کے کیڑوں کو مار ڈالتی ہے ذیل کے مرکبات میں کاربونک ایسڈ شامل ہے۔

لے سیم (Asem) فائینل (Finil) برکون (Bircon) اور بھی بے شمار ایسے مانع حمل مرکبات تیار ہو گئے ہیں جن میں کاربونک ایسڈ داخل کیا جاتا ہے۔

(۶) **ایلم۔ (پھٹکری)** ضبط تولید کے اکثر قدیم حمولات میں ایلم یعنے پھٹکری کا جُزو شامل ہے۔ تحقیقات جدید نے بھی اس کو مانع حمل تسلیم کیا ہے۔

حوینہ کش حمولات میں وہی حمول اچھا سمجھا جاتا ہے جو حوینہ منی کو ہلاک کر دے اور بہت جلد اس کی یہ تاثیر ظاہر ہو جائے، اس میں کوئی زہریلا اثر نہ ہو۔ اندام نہانی اور عضو تناسل میں سوزش پیدا نہ کرے۔ مہبل کی باریک چُنٹوں میں یکساں طور پر پھیل جائے۔ ان تمام باتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بے شمار شیاف جیلیاں اور مزبّد (جھاگ پیدا کرنے والے) قرص اور غسول ترتیب دیئے گئے ہیں اور اس کثرت سے فروخت ہو رہے ہیں کہ تقریباً ہر جگہ دست یاب ہو جاتے ہیں۔ یہاں چند اچھے مرکبات درج کئے جاتے ہیں:

شافے: (۱) ایکیس (Aces) (۲) کنٹراپان (Contrapun) (۳) گائین اولا (Gyanovula) (۴) جرمی کون (Jerm-a-cone) (۵) لاواگال (Lavagal) (۶) مانس (Manns) (۷) پیراپرم (Puraperm) (۸) پروفائی کول (Prophycol) (۹) انگرز (Ungers) (۱۰) ویجی نال (Veginal)

مزبّد قرص: (۱) اگری سٹ (Aggressit) (۲) اینٹی پارٹ (Antipart)

(۳) برکون (Bircon) (۴) برلائڈ (Birloid) (۵) فائی نل (Finil)

جیلیاں: (۱) بے سی لوسان (Bacillosan) (۲) بائی ایکٹن (Biolaktin)

(۳) ہکسی کول (Hexycul) (۴) ہائی جی اولین (Hygeolene) (۵) جیل لیک (Jell lac)

(۶) لوکورول (Lucorol) (۷) ٹارٹری کول (Tartrikol)

ان کے علاوہ اکثر مزید جیلیاں بھی مستعمل ہیں اور ڈوش کے ذریعے سے بھی اندام نہانی کو دھونا مفید خیال کیا گیا ہے۔ بلکہ حمول، شافوں اور دوسرے آلی مانعات حمل کے بعد بھی ڈوش کے ذریعہ سے اندام کا دھونا بہتر اور ضروری خیال کیا گیا ہے۔

حمول کا طریقہ اور اس کے نقائص: حمولات کو اندام نہانی میں پہنچا کر فم رحم کے قریب رکھ دیا جاتا ہے اور پانچ منٹ یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے بعد جماع کیا جاتا ہے۔ اس عرصے میں حمول اندام نہانی کی رطوبتوں میں گھل جاتا ہے اور گھلنے کے بعد مہبل کی دیواروں اور فم رحم پر پھیل جاتا ہے۔ اور ان کی دوائیں جوینہ منی پر مہلک اثر کرتی ہیں۔ مگر بعض حالات میں یہ حمول اپنے مقصد کے لحاظ سے بے کار ثابت ہوتے ہیں اور عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اسی لئے تنہا حمول کافی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے ساتھ عنق پوش یا زنانہ رفالوں کا استعمال بھی لازمی خیال کیا جاتا ہے۔ مانع حمل شیافات میں ایک زبردست نقص یہ ہے کہ ان کا حجم بڑا ہوتا ہے اور ان کا عمل شروع ہونے کے لئے کافی وقت چاہیئے۔ اگر شیاف کے حل ہونے سے پہلے ہی مرد کو انزال ہو جائے گا یا حمول کے حل ہونے کے بعد بھی جماع جاری رہے گا تو دوا اندام نہانی سے نکل جائے گی اور مقصد فوت ہو جائے گا۔ شیاف کے مقابلے میں جیلیاں زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں۔ یہ اندام نہانی میں بہت جلد پھیل جاتی ہیں اور ان میں جو دوائیں شامل ہوتی ہیں ان کا عمل جلد شروع ہو جاتا ہے ان کے لئے جماع کرنے کی غرض سے وقت کی کمی یا زیادتی ضروری نہیں۔

مزبد اقراص: اس قسم کی ٹکیوں کو اندام نہانی میں رکھ لیا جاتا ہے اور یہ مہبل کی رطوبت میں حل ہو کر جھاگ پیدا کرتی ہیں۔ ان ٹکیوں میں عام طور پر ایسڈ اور سوڈا بائی کارب شامل ہوتا ہے۔ لیکن ان اقراص کے لئے ضروری ہے کہ اندام نہانی میں رطوبت کافی مقدار میں موجود ہو جس میں یہ حل ہو سکیں۔ ورنہ ان کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا جن عورتوں کے اندام نہانی میں رطوبت کی قلت ہو ان کو جب یہ قرص استعمال کرائے جائیں تو پہلے ان کو گرم پانی میں بھگو لینا چاہیئے۔

مزبد اقراص کے نقائص: یہ اقراص موسمی تغیرات سے بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں یہ بالکل خراب ہو جاتے ہیں۔ اکثر ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر اندام نہانی یا فم رحم میں زخم ہوتا ہے تو ان کے جھاگوں سے تکلیف اور درد کا اندیشہ رہتا ہے۔ ان کے استعمال کے بعد ڈوش کرنا بھی لازمی ہے ورنہ اگر قرص کا کوئی حصہ حل نہ ہوا اور ویسے ہی مہبل کی دیوار سے چمٹا رہا تو مہبل میں ورم، خراش یا سوزش پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔

ڈوش: وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد اندام نہانی کو ڈوش سے دھو دیا جائے تو استقرار حمل کے اندیشہ سے کافی حد تک اطمینان ہو جاتا ہے کیوں کہ اندام نہانی کی دیواروں سے مادہ منویہ دھل کر بہ جاتا ہے اور حمل کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اول تو صرف سادہ شیر گرم پانی ہی اس مقصد کے لئے کافی ہے۔ اور ایسے شیر گرم پانی سے جس میں کسی دوا کی آمیزش بھی ہو مہبل کو دھو لینا حمل سے محفوظ رہنے کا ایک اچھا ذریعہ ہے لیکن زیادہ اطمینان حاصل کرنے کے لئے پانی میں بعض دوائیں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔ ڈوش کے پانی میں ان دواؤں کو ملا لینا منع حمل کے لئے یقینی ہے: لائی سول، مرکری کلورائڈ، کھانے کا نمک، سرکہ، صابون۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی دوائیں اسی مقصد کے لیے مستعمل ہیں۔ لائی سول کو اطمینان بخش جوینہ کش نہیں ہے۔ مگر مہبل کو دھونے کے لئے اس کا بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی میں اس کو زیادہ مقدار میں نہ ملانا چاہیئے۔ ورنہ خراش پیدا ہونے کا خوف ہے۔

اس کے علاوہ اس کا مسلسل استعمال بھی مناسب نہیں اس کے متواتر استعمال سے اندام نہانی کی دیواریں سخت اور موٹی ہو جاتی ہیں۔

مرکری کلورائڈ یعنی دار چکنہ بہت تیز جوینہ کش دوا ہے اس کا ڈوش ۱ : ۲۰۰۰ کی طاقت کا نہایت قوی جوینہ کش ہے۔

تیسری فصل

آلی اور کیمیاوی ذرائع

از جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ایل۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ دہلی

اس فصل میں امتناع حمل کے وہ ذرائع بیان کیے جائیں گے جو حوینہ منویہ (سپرمیٹوزوا) کو اس کی جائے قرار یعنے رحم میں داخل ہونے یا داخل ہو کر بھی بیضۂ انثیٰ (اوم) کے ساتھ ملنے سے روکتے ہیں۔ ان آلی اور کیمیاوی ذرائع کے علاوہ رحم میں استعمال کیے جانے والے جراحی طریقوں پر بھی ضروری بحث کی جائے گی۔

آلی اور کیمیاوی ذرائع مانع حمل کو یہ بڑی فوقیت حاصل ہے کہ یہ بمقابلہ جراحی اعمال مانع حمل کے محفوظ اور بسہولت عمل میں لائے جاسکتے ہیں اور ان کو ہر موقع پر حسب منشا رد یا اختیار کیا جاسکتا ہے۔ جراحی اعمال عقم اگر لازمی طور پر آخری اور ناقابل اصلاح نہ بھی ہوں تو بھی ان میں بعد کی اصلاح کی بہت کم استعداد ہوتی ہے لیکن آلی اور کیمیاوی ذرائع کی جہاں یہ ایک خوبی ہے کہ وہ ہر موقع و محل کے مطابق حسب منشا اختیار کیے جاسکتے ہیں۔ وہاں یہ ان کا ایک بہت بڑا عیب بھی ہے۔ کیوں کہ انہیں ہر اس موقع پر عمل میں لانا پڑتا ہے جب کہ استقرار حمل کا امتناع مطلوب ہو۔ اور ان کے اس بار بار کے متواتر استعمال میں اگر کبھی بے احتیاطی ہو جائے، جس کا اکثر امکان ہوتا ہے، تو بالعموم تمام محنت برباد ہو جاتی ہے اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر قسم کے مانع حمل ذرائع میں کم و بیش فکر و بے اطمینانی اور بے لطفی و کراہت کا ہونا ناگزیر ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ ان نقائص کی وجہ سے ان کے اکثر اور مسلسل اختیار کرتے رہنے سے انسان کی ذہنی اور نفسانی قوتوں پر خصوصیت کے ساتھ کم و بیش برا اثر پڑتا ہے کیوں کہ ان سے جنسی تعلقات میں جو کامل لطف و سرور اور تسکین و تسلی اسے حاصل ہونی چاہیئے وہ کما حقہٗ حاصل نہیں ہو سکتی۔ فی الحقیقت کوئی مانع حمل ذریعہ ایسا کامل، بے عیب اور طلسمی موجود نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے، جو مذکورہ بالا نقائص سے پاک و مبرّا اور پورے طور پر مؤثّر ہو۔

مختلف مانع حمل طریقوں کی باہمی خوبیوں کو بہتر طریقے پر سمجھنے کے لیے سب سے پہلا لازمی عنصر یہ ہے کہ آیا وہ حوینہ یا رطوبت منویہ کو براہِ راست فم رحم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں یا نہیں۔ آلی ذرائع اگر صحیح طور پر کام میں لائے جائیں تو ضرور ایسا کرسکتے ہیں۔ پس اگر حوینات منویہ مردانہ عضو سے سیدھے فم رحم کے اندر خارج ہو جائیں (جیسا کہ بعض مغلوب الشہوۃ زوجین میں اکثر ہوا کرتا ہے) تو کیمیاوی مرکّبات ہمیشہ اندام نہانی (یعنی۔ ویجائنا) کے اندر فم رحم کے قریب یا اس کی گردن کے ارد گرد رکھے جاتے ہیں جو نہ تو انہیں ہلاک کرسکتے ہیں اور نہ اُن کی حرکت کو روک سکتے ہیں۔ گاہے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مادہ منویہ جب پہلے پہل عضو مردانہ سے کود کر خارج ہو تو اپنی قوت سے کیمیاوی شیرے وغیرہ کی اس قلیل مقدار کو جو فم رحم کی حفاظت کے لیے اندام نہانی میں اس کے ارد گرد یا قریب رکھی ہوتی ہے، رحم کے اندر ہی بہالے جائے۔ اور اس طرح حوینات منویہ کے لیے رحم میں داخل ہونے کا راستہ صاف ہو جائے پس ان دو اسباب سے خالص اور عمدہ اجزا سے تیار کیے ہوئے کیمیاوی مرکّبات بھی اگر دیگر تدابیر یا آلی ذرائع کے ساتھ ترکیب دے کر کام میں نہ لائے جائیں تو ان کے ناکام ہو جانے کے اکثر کافی امکانات ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس آلی ذرائع فم رحم کے سامنے پردہ سا تان کر انزال کے دوران میں حوینات و مواد منویہ کو براہ راست فم رحم میں خارج یا داخل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ لیکن سوائے ربڑ کے غلاف (کنڈوم) کے باقی تمام آلات بعض اوقات کلیتاً روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ پس نہ تو آلی اور نہ کیمیاوی مانعاتِ حمل تنہا حوینات منویہ کے حملوں سے رحم کے سوراخ کو پورے طور پر محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ان ہر دو ذرائع کو ملا کر کامل ہوشیاری کے ساتھ صحیح طریق پر کام میں لایا جائے تو گو ان میں سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ پوری حفاظت نہیں کرسکتا، لیکن ایک ساتھ مل کر بہت حد تک حفاظت کا امکان پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر دونوں کے ملا کر استعمال کرنے کے بعد بھی کبھی ناکامی ہو تو یا تو اس کا باعث [illegible] کی ساخت کے نقائص ہوتے ہیں (جیسا کہ کبھی کبھی ہوا کرتا ہے) اور یا ان کے استعمال میں پروا

اور غلطی ہوا کرتی ہے (جیسا کہ اکثر ظاہر ہوتا ہے)

اس مضمون میں قلت گنجائش کی وجہ سے ان تمام آلی و کیمیاوی مانع حمل اشیا، کا (جن کی تعداد کم از کم ایک سو پچاس سے زیادہ ہے اور روز بروز بڑھ رہی ہے) تفصیلی تذکرہ تو غیر ممکن ہے جو مانع حمل اغراض کے لیے مشتہر یا استعمال کی جا رہی ہیں۔ اس لیے صرف ان اشیا پر بحث کی جائے گی جو یا تو عام مستعمل اور اکثر حالات میں مفید و مؤثر ہوتی ہیں اور جن کی نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا تو کافی ہے لیکن وہ فی الحقیقت ناقابلِ اعتماد اور یقینی طور پر مضرت رساں ہیں۔

مردانہ غلاف یا رفالہ: (کنڈوم یشیتھ - فرینچ لیٹر) ہی مرد کے لیے صرف قابلِ عمل اور مؤثر مانع حمل ہے جو نعوذ یافتہ مردانہ عضو کو پہنا دیا جاتا ہے۔ اگر یہ دیانت داری کے ساتھ عمدہ مواد سے تیار کیا ہوا ہو اور پوری احتیاط کے ساتھ لگایا جائے تو بلا شبہ اب تک تمام مانع حمل آلات میں نہایت سادہ اور محفوظ ترین آلہ ہے۔ گو یہ بغیر کسی کیمیاوی مرکب کے بھی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے پہننے کے بعد باہر سے کسی غیر چربیلے سریش دار قاتل حوینات مرکب کے ساتھ طلا کر لیا جائے تو نہ صرف دوہری حفاظت ہی کی ضمانت ہو جاتی ہے، بلکہ ادخال میں سہولت اور حس میں بھی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اس لیے بھی نہایت اہم اور ضروری ہے کہ خشک رگڑ سے (کیوں کہ مردانہ عضو سے خارج ہو کر ترکرنے والی رطوبت رفالہ کے اندر ہی بند رہ جاتی ہے) رفالے کی نازک ساخت کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مزید برآں حشفہ اور اندام نہانی کی زیادہ حساس اور نازک قسم کی غشائے مخاطی میں سوزش اور خراش پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر عورت جماع سے اپنے اندام نہانی میں مذکورہ قاتل حوینات ترکرنے والے مرکب سے طلا کرے تو اس صورت میں بھی یہ مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ عورت کو ایک حد تک اطمینان ہو جاتا ہے کہ اس نے خود ہی کچھ نہ کچھ حفاظتی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ اگر مرد رفالے کے ساتھ کیمیاوی محافظت کا استعمال کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ رفالہ پہننے سے پہلے اس کے خالی نوک دار سرے میں بھی نصف چائے کے چمچے بھر ترکرنے والی دوا ڈال لے اور رفالہ پہن چکنے کے بعد اس کی بیرونی سطح پر بھی مناسب مقدار میں اس دوا کا طلا کر لے لیکن ترکرنے والی دوا نہ تو زیادہ مقدار میں طلا کرنی چاہیے ۔ نہ کم۔ اور رفالہ بھی نہ بہت بڑا ہونا چاہیے نہ تنگ ۔ اوّل الذکر صورت میں اُس کے اُتر جانے کا اور آخر الذکر صورت میں اس کے پھٹ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ رفالے کو حشفے پر بہت تنا ہوا بھی نہیں پہننا چاہیے بلکہ اس کی نوک پر تھوڑی سی جگہ خالی چھوڑ دینی چاہیے۔ البتہ اس بات کی احتیاط کر لینی چاہیے کہ اس میں سے ہوا پوری طرح خارج ہو جائے ورنہ اس کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مشق سے رفالے کے صحیح طور پر پہننے میں مہارت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طریقِ عمل میں کامیابی کا بہت کچھ انحصار استعمال کیے جانے والے رفالے کی نوعیت اور صفات پر ہے۔ بازاروں میں عام طور پر دست یاب ہونے والے رفالے ربڑ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مچھلی کی کھال سے تیار کیے ہوئے ہوتے ہیں حالاں کہ وہ فی الحقیقت بھیڑ بکری کے جوان بچوں کی کانی آنت (سیکم) سے تیار کیے جاتے ہیں۔ رلٹوس نامی محقق کا دعوےٰ ہے کہ آخر الذکر رفالوں میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ غشیہ مخاطیہ میں ہرگز خراش یا سوزش پیدا نہیں کرتے، جیسا کہ ربڑ کے رفالے بعض اوقات کر دیا کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ بہتر یہی ہے کہ ربڑ کے رفالے استعمال کیے جائیں۔ کیوں کہ تانت کے مذکورہ رفالوں میں اکثر سوراخ ہوتے ہیں اور وہ پھٹ جانے کے لیے زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اگر ربڑ کو جیسا کہ اوپر تجویز کیا گیا ہے، ترکر کے استعمال کیا جائے تو وہ بھی ہرگز خراش یا سوزش پیدا نہیں کرتے۔ بہر حال عمدہ قسم کی چیز کا استعمال کرنا لازمی ہے۔ سستے رفالوں کا استعمال غلط اور خطرناک قسم کی کفایت شعاری میں داخل ہے۔ نئے اور تازہ بنے ہوئے رفالوں میں بہ نسبت پُرانے اور بوسیدہ رفالوں کے پھٹنے کی استعداد کم ہوتی ہے۔ پس عقل مندی یہی ہے کہ عمدہ قسم کی چیز حسب ضرورت تھوڑی تعداد میں صرف ایسے بڑے بڑے دکان داروں سے خریدی جائے، جن کے ہاں نکاسی عام اور زیادہ ہو۔ رفالے کو جیبی کاپیوں یا کوٹ وغیرہ کی جیبوں میں کاغذوں وغیرہ کے اندر لپیٹ کر رکھنے کی بجائے ہوا دار، معتدل حرارت، تاریک اور خشک الماریوں یا بکسوں میں محفوظ رکھا جائے۔ اور ایک مرتبہ استعمال کیے ہوئے رفالے کو دوبارہ ہرگز استعمال نہ کیا جائے، گو دھونے کے بعد صاف اور خشک کر کے اور فرینچ چاک کا سفوف اس پر چھڑک کر اور لپیٹ کر رکھنے سے دوسری مرتبہ بھی ایک ہی رفالے کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود دوبارہ استعمال کیے جانے والے رفالے ہمیشہ مفید و مؤثر نہیں ہوا کرتے۔ منع حمل کے لیے رفالے کے استعمال میں ایک اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ اُسے استعمال کے بعد فوراً کامیابی کا یقین

مسز مارگریٹ سینگر
ضبط تولید کی مشہور داعیہ
(مضمون صفحہ ۱۵۴ پر)

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ
ایف-پی ایچ-ایس، ایف-آر-اے-آئی،
ایف-زیڈ-ایس؛ کیمبرج (انگلینڈ)
(مضمون صفحہ ۷۴ پر)

ڈاکٹر جے-جی-ہالٹ
ایم-ڈی اٹرشٹ (ھالینڈ)
(مضمون صفحہ ۴۱ پر)

حاصل کرنے کے لیے امتحان بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے استعمال کے بعد رفالے کو اُتار کر اس میں نصف تک پانی بھر دیا جاتا ہے اور بسہولت دیکھ لیا جا سکتا ہے کہ اس میں سے کسی جگہ سے پانی رستا تو نہیں ہے۔ اگر اس میں سے پانی بالکل نہ رستا ہو اور مزید حفاظت کی غرض سے اس کے ساتھ مانع حمل کیمیاوی ادویہ کا بھی استعمال کر لیا گیا ہو تو یہ اس بات کی پوری ضمانت ہے کہ کوئی حوینہ منویہ رحم تک نہیں پہنچا۔ اور اس بات کا یقین مرد و عورت دونوں کو اور بالخصوص عورت کو ایام ماہواری کے غیر معمولی طور پر چڑھ جانے کی حالت سے (جیسا کہ بعض اوقات ہوا کرتا ہے) پیدا ہونے والی جس جان کاہ ذہنی کاوش اور فکر و پریشانی سے بچا سکتا ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں۔

مردانہ رفالے کے استعمال میں جماع کی وضع اور ہیئت میں آزادی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مانعِ حمل ذرائع کے مقابلے میں کوشش اور مہارت سے جماع کا پورا لطف بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔

رفالے کے استعمال پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان میں سے بعض اہم اور ظاہر ہیں اور بعض محض تعصّب، جہالت اور غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اس پر سب سے بڑا اور وزنی اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس کے عین وقت پر چڑھانے سے (کیوں کہ یہ اسی وقت چڑھایا جا سکتا ہے جب کہ عضو حالت نعوظ میں ہو) فعل جماع کے حقیقی لطف و سرور میں تکلیف دہ اور انقباض انگیز رخنہ اندازی ہوتی ہے اور بعض لوگوں میں تو اس کے چڑھاتے وقت نعوظ ہی زائل ہو جاتا ہے، جو بعد میں کسی تحریک سے بھی جلدی پیدا نہیں ہو سکتا۔ سوائے ان اشخاص کے جو قوی الباہ ہوتے ہیں اور نہایت احتیاط سے پوری ہوشیاری اور قوتِ ارادی کے ساتھ اس کا استعمال کر سکتے ہیں، دوسرے اشخاص اس کو پسند نہیں کرتے۔ بلکہ وہ بھی جو کئی سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس کا استعمال کرتے رہتے ہیں اور بالآخر ایک دن اس سے تنگ آ کر نفرت کرتے ہوئے اسے ترک کر دیتے ہیں۔ عورتوں کے لیے ہمیشہ اس طریق عمل کا اختیار کرنا اور بھی ناقابل برداشت اور نفرت انگیز ہوتا ہے۔ اس نفرت کے اسباب غالباً نطفے کے لیے اُن کی فطری طلب کا تقاضا اور مرد کے مواد منویہ میں پائے جانے والے نمکیات، چونے اور حیاتین کے طبعی اجزا کی فطری اشتہا ہوا کرتی ہے۔ پس زیادہ بہتر یہ ہے کہ منع حمل کے لیے رفالے کا استعمال مسلسل نہیں بلکہ کبھی کبھار کیا جائے، جب کہ ایک بچے کی پیدائش کے بعد دوسرے بچے کی پیدائش تک کافی وقفہ ڈالنا مقصود ہو۔ حمل کو ہمیشہ یا ایک طویل مدّت تک روکنے کے لیے یہ طریقہ دوسرے مانع حمل طریقوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے یا بدل بدل کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

رفالے کے مقابلے میں عورتوں کے استعمال کے لیے فم رحم کو حوینہ منویہ کے نفوذ سے محفوظ رکھنے کی غرض سے بہت سی دوائیں اور آلات ایجاد ہو چکے ہیں، جن کی ایجاد سے عورتوں نے خود بھی زمانۂ قدیم سے بہت دل چسپی لی ہے۔ چنانچہ زمانۂ قدیم میں عورتیں جماع سے قبل رال دار یا نباتی مرکبات سے پتّوں کو آلودہ کر کے اندام نہانی میں رکھ لیا کرتی تھیں۔ اسی طرح اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر اور انیسویں صدی عیسوی کے شروع کی مشاہیر عالم عورتوں اور بیگمات کے خطوط اور یادداشتوں میں سے مطالعہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ناچ اور کھانے کی رسمی دعوتوں میں ایسے مواقع سے پیدا ہونے والے "امکانی نتائج" سے محفوظ رکھنے کیلیے ایک قسم کے "محافظ اسفنج" رکھ کر اپنی حفاظت کر لیا کرتی تھیں۔ اور جاپانی عورتیں رحم کے منہ پر چاولوں سے بنے ہوئے کاغذوں کے باریک ٹکڑے لگا کر حمل سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی مہارت میں اب تک مشہور ہیں۔

سنہ ۱۸۸۱ء میں ہالینڈ کے ڈاکٹر مین سنگا نے اس غرض کے لیے ربڑ کی ایک ٹوپی ایجاد کی جو اب تک اس کے نام سے مشہور ہے۔ اور بقول اس کے "بے چاری عورت کے ہاتھ میں مرد کی درندگی کے خلاف ایک ڈھال کا کام دیتی ہے"۔ جے ہاٹ گرن نے اس ٹوپی کو ہالینڈ میں جو اس کا جنم بھوم تھا، بہت شہرت دی۔ اور اب یہ انگلستان اور امریکہ میں بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ اُن ممالک میں جہاں انگریزی زبان بولی جاتی ہے، اسے "ڈچ کیپ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جو حفاظت ہوتی ہے، اسے بڑھانے اور زیادہ یقینی بنانے کے لیے اس کے ہمراہ کیمیاوی مانعات حمل کا استعمال بھی کرایا جاتا ہے۔ اس طرح مین سنگا کی ٹوپی روز افزوں زیادتی اور وسعت کے ساتھ استعمال کی جا رہی ہے۔ گو بعض مقامات میں اس کے اصلی نام اور ساخت کی بعض جزئیات میں کم و بیش تغیر بھی کیا جا چکا ہے۔ یورپ کے مختلف ممالک کے وہ ڈاکٹر جو عملی ضبط تولید میں بہت زیادہ تجربہ رکھتے ہیں، (مثلاً ڈن مارک میں لیون بیک، انگلستان نارمن ہیئر اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کوپر وغیرہ) اس طریق کی [illegible] کرتے ہیں۔ جرمنی میں ضبط تولید کے [illegible] مراکز (برتھ کنٹرول ایڈوائزری سینٹرز)

اور جنسی ہدایتی مراکز (سیکس ایڈوائز سینٹرز) کے حکام اور مشیران طبی میں بھی مین سنگا کی ٹوپی ہر دل عزیزی میں بڑھ رہی ہے۔ جب کہ بینڈکس اور میگنس ھرسک فیلڈ لنسرٹ کی شہادتوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔

اس ٹوپی کی شکل، صحیح طریقِ عمل اور اس کا استعمال ذیل کی تصویروں سے ظاہر ہے۔

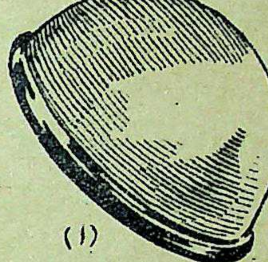
(۱)

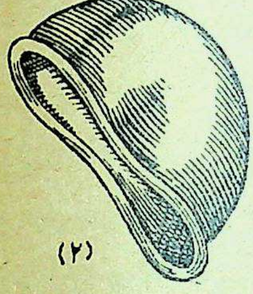
(۲)

۱ - مین سنگا کی ایجاد کردہ ٹوپی۔

۲ - یہ تصویر ٹوپی کے کناروں کو بوقت استعمال اندام نہانی میں داخل کرنے سے پہلے جس طرح دبایا جاتا ہے اس کو ظاہر کرتی ہے۔

۳ - لگنے کے بعد اندام نہانی میں ٹوپی مذکور کی صحیح وضع قیام کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جب کہ عورت اپنے پاؤں کے بل سامنے کو منہ کر کے بالکل سیدھی کھڑی ہوئی ہو۔ باریک دانے دار لکیر اندام نہانی کی دیوار کے اس پھیلاؤ واضح کرتی ہے جو ٹوپی کے کنارے سے پیڑو کی ہڈی کے جائے ملاپ کے زیرین کنارے کے نیچے بنتی ہے۔ موٹی دانے دار لکیر ٹوپی کے گنبد کی طبعی حدود کو ظاہر کرتی ہے

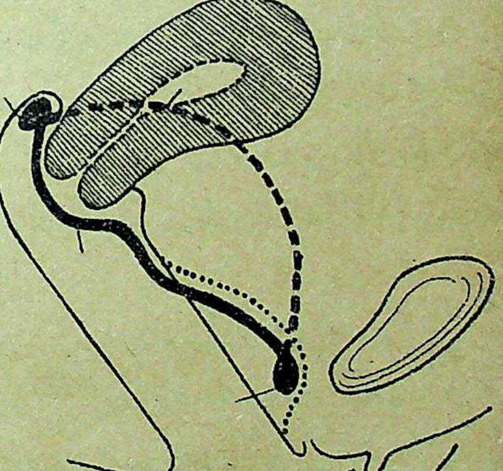
(۳)

یہ ٹوپی ہمیشہ اس وقت استعمال کرنی چاہیے جب آنتوں کو براز سے اور مثانہ کو پیشاب سے خالی کر لیا جائے۔ یعنے بول و براز سے فارغ ہونے کے بعد اسے استعمال کرنا چاہیے۔ کیوں کہ آنتوں یا مثانے کے بھرے ہوئے ہونے کی حالت میں اسے استعمال کرنے سے یہ پوری مضبوطی کے ساتھ اپنی صحیح وضع قیام کو حاصل نہیں کر سکتی اور اکثر پوری محافظت میں ناکام رہ جاتی ہے۔

اگر یہ ٹھیک طور پر چڑھ جائے تو فم رحم کے سامنے اندام نہانی میں ایک پردہ سا قائم کر کے حوینہ منویہ کو رحم کے اندر جانے سے قطعی طور پر روک دیتی ہے اور منع حمل کے مقصد میں کامیاب ہوتی ہے۔ بے احتیاطی سے چھوٹے حجم کی ٹوپیاں استعمال کرنے پر اکثر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ چوں کہ مختلف عورتوں کے فم رحم اور اندام نہانی میں اختلاف ہوا کرتا ہے، بلکہ ایک ہی عورت کے مختلف حالات مثلاً بچوں کی تعداد وضع حمل کی دقتوں، اسقاط حمل اور دوسرے حادثات و امراض رحم وغیرہ سے ان میں فرق ہو جایا کرتا ہے اس لیے حجم اور طول و عمق وغیرہ کے

لحاظ سے یہ ٹوپیاں بہت سی قسموں کی تیار ہو کر فروخت ہوتی ہیں۔

مین سنگا کی ٹوپی اور اسی قسم کی دوسری تمام ٹوپیوں کے استعمال میں ذیل کی باتوں کو خصوصیت کے ساتھ سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱) حسب ضرورت صحیح حجم کی ٹوپی کا انتخاب کیا جائے۔ بلکہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے کہ کسی ماہر طبیب یا طبیبہ سے مشورہ کر لیا جائے بقول ڈاکٹر والڈی اس سلسلے میں ہر تیسرے یا چھٹے مہینے کسی ماہر طبّی مشیر سے مشورہ لیتے رہنا چاہیے۔

(۲) ٹوپی کا استعمال چند مرتبہ کی مشق سے اچھی طرح سیکھ لیا جائے بلکہ زیادہ بہتر یہ ہو کہ پہلی مرتبہ کسی ماہر طبّی مشیر سے ٹوپی لگوالی جائے۔ اور اُسی سے اس کے لگانے کے متعلق مزید ہدایات لے کر صحیح طور پر لگانے اور اس کے بعد یہ دیکھنے کی مشق کر لی جائے کہ ٹوپی صحیح طور پر لگ گئی ہے۔

(۳) ٹوپی کو لگانے سے پہلے اندر باہر سے کسی قابلِ حل چربینات شیرے (جیلی) وغیرہ کے ساتھ طلا کر لیا جائے تاکہ وہ بغیر درد و تکلیف کے بسہولت چڑھائی جا سکے۔

(۴) استعمال کرنے سے پہلے بول و براز سے فارغ ہو کر آنتوں اور مثانے کو خالی کر لیا جائے۔ اس کے بعد نیم دراز ہو کر کمر کے بل چت لیٹ کر یا اُکڑوں کھڑے ہو کر اور ٹانگوں اور گھٹنوں کو پوری طرح کھول کر غرض کہ حسب منشاء و تجربۂ ذاتی مناسب ہیئت اختیار کر کے بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے ساتھ فرج کے دہانے کو زیادہ سے زیادہ کھولیں اور ٹوپی کے کناروں کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور تیسری یا چوتھی انگلی میں دبا کر اس کے گنبد کو اوپر سے قدرے آگے اور نیچے سے قدرے پیچھے کی طرف اور پیالہ نما حصے کو اس کے برعکس سامنے اور پیچھے کو جھکا کر اندامِ نہانی میں داخل کر دیں۔ ٹوپی کے اوپر کے کنارے کو بالکل نہ چھوئیں۔ بلکہ زیریں کنارے کو پہلی انگلی سے مدد لے کر آہستہ آہستہ اور پیچھے کے رُخ دھکیلتے رہیں۔ حتیٰ کہ وہ نظروں سے غائب ہو جائے اگر دہانہ تنگ ہو تو ٹوپی کو قدرے ایک طرف مروڑ بھی لیا جا سکتا ہے۔ لیکن عورت کو یہ ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ ٹوپی کا پیالہ نما حصہ بخوبی آگے کی طرف رہے۔ اس کے بعد ٹوپی کے زیریں کنارے کو پہلی انگلی کی نوک کے ساتھ جو اندام نہانی میں داخل کر لی جاتی ہے، حتی الامکان پہلے اندر اور پھر سامنے کی جانب پیڑو کی ہڈی کی طرف دبا دیا جاتا ہے۔ اس کنارے کو التحام عانی کے زیریں مؤخر کنارے کے عین پیچھے قیام پذیر ہو جانا چاہیے۔ اگر یہ اس طرح ٹھیک لگ جائے تو اس کے کنارے کا پچھلا حصہ اندام نہانی کے بالائی پچھلے نشیب پیچھے کی طرف بخوبی بیٹھ جاتا ہے۔ اور کنارے کا زیریں سامنے والا حصہ مذکورہ بالا طریق پر ٹھیک نہ لگے تو ٹوپی بھی درست طور پر نہیں لگتی۔ اسے نکال کر دوبارہ صحیح طور پر لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے

(۵) ٹوپی لگ چکنے کے بعد اور جماع سے فوراً پہلے انگلی کو اندام نہانی میں داخل کر کے یہ اطمینان ضرور کر لینا چاہیے کہ ٹوپی ٹھیک لگی ہوئی ہے اگر ضرورت ہو تو اُسے کھینچ کر سیدھا اور ٹھیک کر لینا چاہیے۔ جماع کے وقت عضو مردانہ کو کنارے کے پیچھے سے اندام نہانی میں گزارنا چاہیئے۔ فراغت کے چند گھنٹوں کے بعد یا اگلی صبح کو وہی ہیئت اختیار کر کے جس میں کہ ٹوپی چڑھائی گئی تھی ٹوپی کو اتار لیں۔ اس کے لیے پہلی انگلی کو ذرا ٹیڑھا کر کے اندام نہانی میں داخل کریں اور کنارے کے زیریں اگلے حصے کو انگلی کے اگلے سرے سے اٹکا کر باہر کھینچ لیں۔ ٹوپی کو نکالنے کے بعد فوراً تیز پانی کی دھار سے دھو کر اور تولیے وغیرہ سے اُسے دبا دبا کر خشک کر کے صاف ستھرے رومال یا چھوٹے سے تولیے میں لپیٹ کر ایک بند بکس میں رکھ دیں۔ اُسے لپیٹ کر ہرگز نہیں رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ اکثر اوقات شکنوں کے مقام پر دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اگر اس سے ناگوار قسم کی بُو آنے لگے تو فوراً اسے پھینک دیں اور اُس کی بجائے نئی ٹوپی کا استعمال کریں۔

کتنے عرصے تک ٹوپی مذکور کو اندام نہانی میں رکھا رہنا چاہیے؟ اس کے متعلق خود اس کے موجد ڈاکٹر مین سنگا کی یہ تجویز تھی کہ یہ ایک ہی وقت میں بغیر اُتارے یا چھیڑے چھاڑے مسلسل کئی کئی دن تک لگائی رکھی جا سکتی ہے۔ اکثر اوقات اب تک بھی اسی ہدایت کی پیروی کی جاتی ہے۔ لیکن غالباً یہی وجہ اس طریق کی بدنامی کا باعث ہوئی ہے۔ کیوں کہ اس طریقِ عمل کے بعد ابتداء میں جو حصول مقصد میں ناکامیاں رُونما ہو چکی ہیں۔ ان کا ایک بہت بڑا سبب یہ نامناسب ہدایت بھی تھی۔ تمام جدید طبّی ہدایات اس بات پر متفق ہیں کہ اس قسم کی ٹوپی کو ایک وقت میں مسلسل بارہ گھنٹے سے زیادہ ہرگز نہیں لگائے رکھنا چاہیے۔ اس کا مسلسل ہفتوں پہنے رہنا نہ صرف صحت و صفائی کے منافی ہے بلکہ اکثر اوقات حصول مقصد میں بھی ناکامی کا باعث ہوتا ہے۔ اس قسم کی ٹوپیوں کو روزانہ بلاناغہ سوتے وقت پہنے رہنا بھی بُرا ہے۔ اس سے نہ صرف اکثر عورتوں کو ایسی اشیائے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان میں کم و بیش ہسٹیریائی قسم کے میلان اور رحم کی شکایت بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ صحیح طریق عمل

یہ ہے کہ جماع سے پہلے مذکورہ بالا طریق پر اس ٹوپی کو کیمیاوی مانع حمل مرکبات لگا کر پہن لیا جائے اور جماع کے چند گھنٹے بعد یا زیادہ سے زیادہ اگلی صبح کو نکال کر اندامِ نہانی کو ڈوش کر کے صاف کر لیا جائے۔ اس طریق کو کیمیاوی مرکبات کی آمیزش کے ساتھ استعمال کرنے کے فوائد تو یہ ہیں کہ

(ا) اگر ٹوپی صحیح حجم کی ہو، ٹھیک طور پر چڑھائی گئی ہو اور کیمیاوی مرکب جو اس کے ہمراہ استعمال کیا جائے، عمدہ اور خالص قسم کا ہو تو منع حمل کے مقصد میں عملاً پوری طرح کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔

(ب) اسے بوقت ضرورت عورت بذاتِ خود آزادانہ بغیر مرد کی رضامندی اور مشورے کے کام میں لا سکتی ہے۔

(ج) اس میں اندامِ نہانی کی دیواریں مرد کے موادِ منویہ کے ضروری اجزاء پوری طرح جذب و ہضم کر سکتی ہیں۔

اس طریق پر جو اعتراض وارد ہو سکتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

(ا) یہ تمام عورتوں کے لیے یکساں مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتا۔ رحم کی وضع اور ہیئت کی بعض خرابیاں اسے قطعاً ناقابلِ عمل یا ناکام بنا سکتی ہیں۔ فمِ رحم اور اس کی گردن وغیرہ کی سوزشی حالتوں میں اسے ہرگز استعمال نہیں کرایا جا سکتا۔

(ب) اس کے حجم وغیرہ کے لحاظ سے صحیح انتخاب اور درست طور پر لگانے کے لیے ہر عورت کو اکثر ماہر مشیرِ طبی کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً طبی معائنے کی احتیاج رہتی ہے۔

(ج) فعلِ جماع میں پوری آزادی حاصل نہیں ہو سکتی اور طرفین بالخصوص عورت کو قطعاً کوئی حظ حاصل نہیں ہوتا۔

ان امور کے پیشِ نظر **مین سنگا** کی ٹوپی میں ترقی و اصلاح کی بہت کچھ گنجائش ہے۔ جو حتی الامکان روز بروز کی جا رہی ہے اس کا ربڑ نسبتاً باریک کر دیا گیا ہے، اور شکل بجائے بالکل مدوّر ہونے کے بیضوی کر دی گئی ہے اس کی ایک ترمیم شدہ شکل "میٹری سالس" کے نام سے موسوم ہے جو حسبِ ذیل تصویر کے مطابق ہوتی ہے۔

یہ مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے لیکن اس میں بھی بعض نقائص ہیں۔ ان کی بجائے وہ ٹوپیاں زیادہ بہتر ہوتی ہیں، جو مندرجۂ ذیل تصویر کے مطابق **ھاخ** اور **سمتہ** کے اُس چھلے کی شکل پر تیار کی جاتی ہیں، جنہیں سیلان الرّحم میں رحم کو صحیح وضع قیام پر رکھنے کے لیے پہنایا جاتا ہے

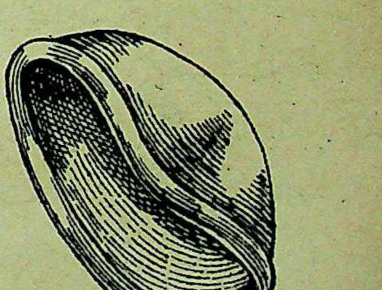

لیکن ابھی تک ان میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔

مین سنگا کی مذکورہ قسم کی ٹوپیوں کے علاوہ ایک اور قسم کی ٹوپیاں بھی منع حمل کے لیے مستعمل ہیں جنہیں فمِ رحم یا گردنِ رحم کی ٹوپیوں (پورشیو کیپس۔ سرویکل کیپس) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ یہ بھی مین سنگا کی ٹوپیوں کی طرح ربڑ سے ہی تیار ہوتی ہیں لیکن ان کی شکل مندرجہ ذیل تصاویر کے مطابق ہوتی ہے۔ (تصویریں صفحہ ۵۳ پر)

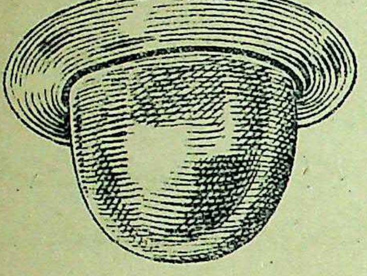

(۱)

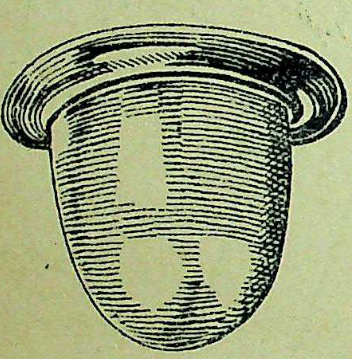

(۲)

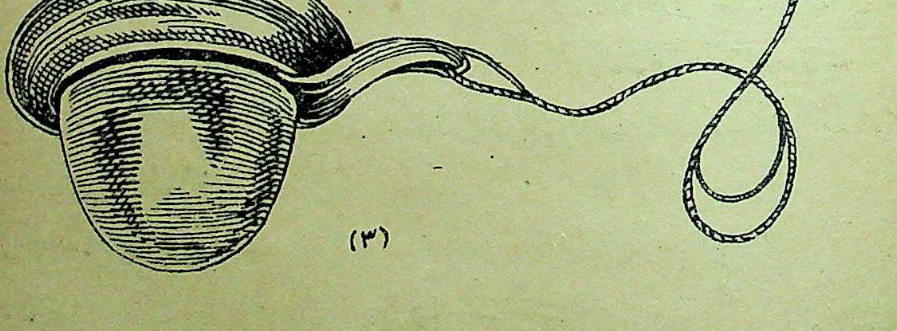

(۳)

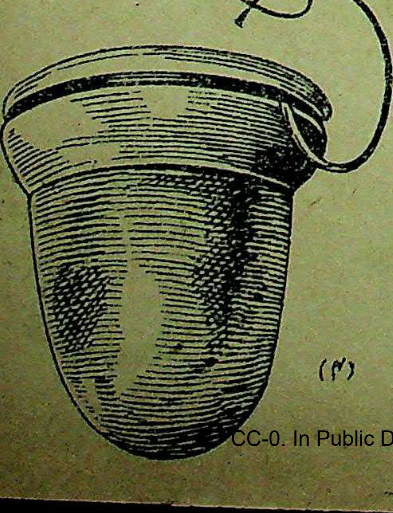

(۴)

تصویر ۴ میں لگانے کے بعد اس ٹوپی کی صحیح وضع قیام کو ظاہر کیا گیا ہے۔

ان میں سے "مزپا" قسم کی ٹوپی بھدی، بھاری اور جوڑدار ہونے کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے۔ باقی تینوں قسموں کی ٹوپیاں اگر عمدہ بنی ہوئی ہوں اور صحیح طریق پر استعمال کی جائیں، تو یکساں مفید ہیں۔

ان کے چڑھانے کا طریق وہی ہے جو اوپر ظاہر کیا گیا ہے۔ عورت پہلے ٹوپی کو صاف اور اندر باہر سے غیر چربیلے تر کرنے والے کیمیاوی مانع حمل مرکب کے ساتھ تر کرے۔ اس کے بعد عورت ایڑیوں کے بل، جس قدر نیچی سے نیچی چار زانو ہو کر بیٹھ سکتی ہو، بیٹھ کر بیرونی اعضائے تناسلی اور ہاتھوں کو پاک صاف کرے۔ بعدہٗ ٹوپی کے کناروں کو ذرا سا ایک دوسرے کی طرف دبا کر اور اس کی مقعّر یعنے گہری جانب اوپر اور آگے کی طرف یعنے میین سنگا کی ٹوپی کے بالکل برعکس رکھ کر اندام نہانی میں داخل کرے اور اوپر کو دھکیل کر فم رحم تک پہنچا دے۔ آخر میں انگلی کے ذریعے دبانے سے وہ فم رحم کی گردن کے گرد مضبوطی کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔ اب عورت کو چاہیے کہ وہ انگلی ڈال کر اچھی طرح یقین کرے کہ ٹوپی ٹھیک چڑھ گئی ہے اور اس کے گنبد میں ربڑ کے نیچے رحم کا منہ اور گردن بخوبی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ وہ اس غرض کے لیے پیٹ کے زیریں عضلات نیچے کی طرف سکیڑنے سے سہولت اور امداد بھی حاصل کر سکتی ہے۔ تھوڑی سی مشق اور احتیاط کے بعد اس قسم کی ٹوپی کا لگانا چنداں مشکل نہیں۔ اسے بھی جماع سے فارغ ہو کر چند گھنٹے کے بعد اتار دینا چاہیے۔ لیکن اتارنے سے پہلے اور بعد میں اندام نہانی کے اندر شیر گرم پانی کے ساتھ ڈوش کر لینا چاہیے۔ کبھی اس قسم کی ٹوپیوں کے کناروں پر ریشمی تاگے یا فیتے بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں، جنہیں پکڑ کر کھینچ لینے سے انہیں اتارنے میں سہولت مقصود ہوتی ہے۔ لیکن بغیر ایسے دھاگے کی ٹوپیاں زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔ اتارنے کے بعد انہیں بھی اُسی طرح صاف کر کے محفوظ رکھنا چاہیئے جس طرح میین سنگا کی قسم کی ٹوپیوں کے متعلق اوپر درج کیا جا چکا ہے۔

اس قسم کی صحیح ٹوپی کے انتخاب میں بھی اگر کسی حاذق مشیر طبی سے

مشورہ لیا جائے اور اس سے ٹوپی فٹ کرالی جائے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ ٹوپی کا کنارہ معتدل دبازت کا ٹھوس یا اندر سے خالی ہونا چاہیے جو بسہولت موڑا جاسکے۔ گنبد کی اونچائی بھی مناسب اور معتدل ہونی چاہیے۔ بہت چھوٹا گنبد ٹوپی کے مضبوطی سے لگنے میں حارج ہوتا ہے اور ٹوپی اپنی جگہ سے پھسل جاتی ہے۔ اور بہت اونچا گنبد جماع کی لذت میں حارج ہوتا ہے، انگریز عورتیں اس قسم کی ٹوپیوں میں سے **میری سٹوپس** کی مجوزہ "پروریس" یا "ریشل" قسم کی ٹوپیاں زیادہ استعمال کرتی ہیں جن کے گنبد "مزپا" قسم کی ٹوپی کے برابر ہوتے ہیں۔ لیکن جرمنی میں ڈاکٹر والڈی کی مجوزہ "گیموفائل" نامی ٹوپیاں نسبتاً زیادہ رائج ہیں۔ یہ بہ مقابلہ عام ٹوپیوں کے باریک نازک اور اُسی قسم کے باریک ربڑ سے تیار کی جاتی ہیں جس سے رفالے تیار کیے جاتے ہیں۔ ذیل کی تصویر میں اس قسم کی ٹوپی فم رحم پر لگی ہوئی دکھائی گئی ہے۔

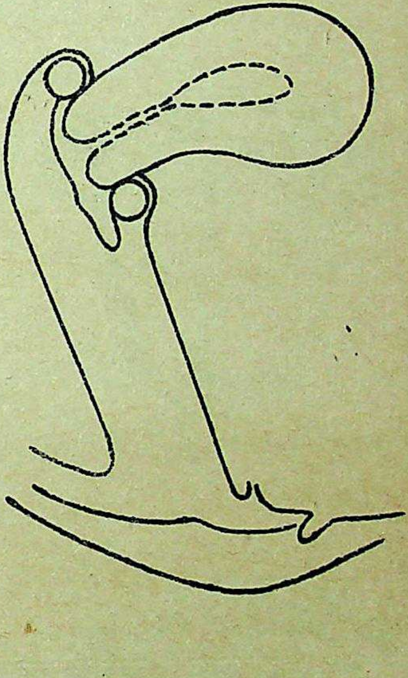

اس قسم کی ٹوپیوں کے فوائد اور نقائص حسب ذیل ہیں:۔

فوائد (ا) اندام نہانی کی تمام دیوار مردانہ عضو سے ملاقی ہو سکتی ہے، (ب) مہبل کے عضلاتی انقباض میں پوری آزادی ہوتی ہے۔ (ج) جماع کی وضع اور حرکات وغیرہ میں نسبتاً زیادہ آزادی ہوتی ہے۔ (د) فم رحم مرد کے مادہ منویہ کا بخوبی احساس کرسکتا ہے۔ وغیرہ۔

نقائص: (ا) بعض مقامی امراض اور مخصوص قسم کی خلقی خرابیوں میں اس قسم کی ٹوپیوں کا لگانا ناممکن ہوتا ہے (ب) تمام عورتوں میں یہ ٹوپی استعمال کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بالخصوص ان عورتوں میں جن کے اندام نہانی بہت لمبے ہوتے ہیں اور وہ خود جسیم و لحیم ہوتی ہیں (ج) بہ مقابلہ مین سنگا قسم کی ٹوپی کے اس قسم کی ٹوپی کم قابل اعتماد ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس کے کنارے اس خوبی کے ساتھ فٹ نہیں ہوتے جس طرح مین سنگا قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی کیمیاوی مانع حمل مرکبات کا استعمال ضروری ہے۔

آخر الذکر قسم کی ٹوپیوں کے مانند لیکن ان سے کسی قدر چھوٹی بجائے ربڑ کے بالعموم دھات یا سیلولائڈ کی بنی ہوئی ٹوپیاں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض مشہور ٹوپیوں کی تصاویر ذیل میں درج ہیں:

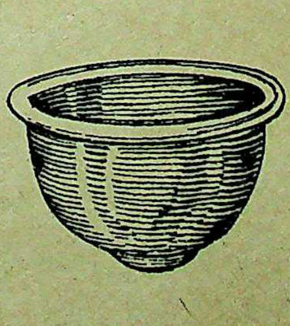

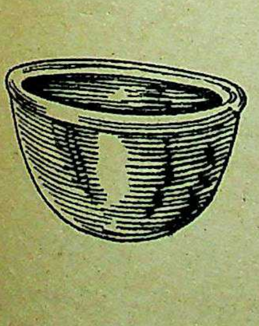

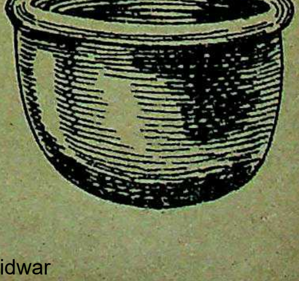

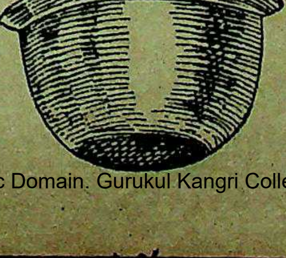

اگلے صفحہ کی تصویر میں اس قسم کی دھات کی ٹوپی فم رحم پر چڑھی ہوئی دکھائی گئی ہے۔

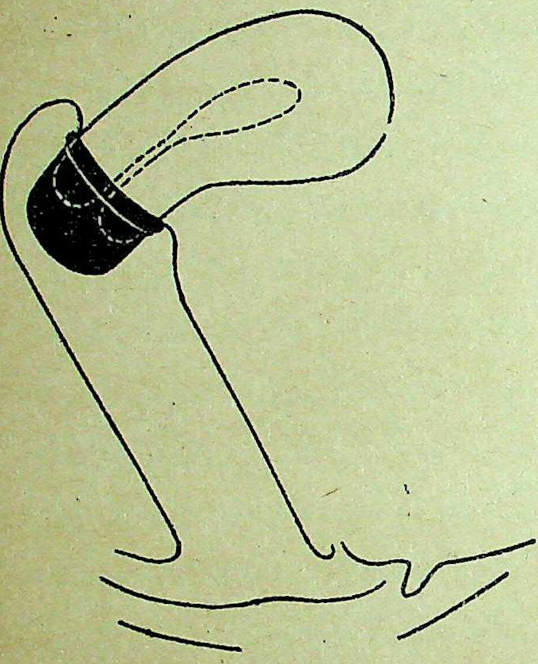

کافا اور وُلمر وغیرہ ان کی بہت سفارش کرتے ہیں اور گو بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے تحفّظ کی نسبتاً زیادہ ضمانت ہو سکتی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ بہ مقابلہ مذکورہ ٹوپیوں کے کم کامیاب اور زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔ ان کا چڑھانا اور لگانا بھی نسبتاً زیادہ دقّت طلب ہوتا ہے انہیں ہر ماہ ایام ماہواری کے اختتام پر کسی ماہر طبیب سے لگوانا چاہیے۔ اور پھر جب ایام ماہواری شروع ہونے والے ہوں تو عورت کو چاہیے کہ خود انہیں اتار دیا کرے۔ سادہ اور تنگ ٹوپیوں سے اعضائے نسلی میں احتقان دموی اور سوزش وغیرہ کی شکایتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ذیل کی تصاویر کے مطابق اس قسم کی پیچیدہ ٹوپیاں اور بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں۔

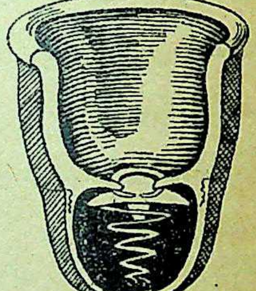

اُس قسم کی ٹوپیوں میں سے خاص " اورگا " نامی ٹوپی جو سیلولائڈ کی بنی ہوئی ہوتی ہے کیمیاوی مانع حمل دواؤں کے ہمراہ خاص خاص ہوشیار اور محتاط عورتیں بالخصوص جن میں سیلان الرحم کی مطلق شکایت نہ ہو اور رحم کی گردن طبعی شکل اور متوسط حجم کی ہو، تجربۃً اور کبھی کبھی استعمال کر سکتی ہیں۔ لیکن مسلسل چار دن سے زیادہ اسے ہرگز نہیں پہنے رہنا چاہیے۔ اسی طرح "معمولی اورگا" اور "ٹارنکیپی" نامی ٹوپیاں بھی، بشرطیکہ سیلولائڈ کی بنی ہوئی ہوں، اڑتالیس گھنٹے سے زیادہ مسلسل نہ پہنی رہیں۔

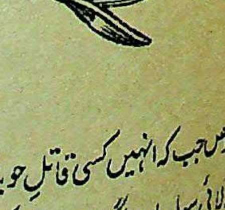

مانع حمل اسفنج وغیرہ: ٹوپیوں کے علاوہ مانع حمل اسفنج، جو بعض اوقات قدرتی اسفنج سے کاٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض اوقات مصنوعی طور پر مسام دار ربڑ وغیرہ کے تیار کیے ہوئے ہیں، یا بعض اوقات باریک ریشمی جال میں ولایتی جاذب روئی کے گولے سے بنا کر بھی اس غرض کے لیے کام میں لائے جاتے ہیں۔ جماع سے پہلے اندام نہانی کے اندر، جس قدر دور سے دور تر ممکن ہو سکتا ہے اُسے داخل کر لیا جاتا ہے۔ اگر یہ کافی بڑے ہوں اور صحیح طور پر فم رحم کے سامنے اور اس کی گردن کے ارد گرد ٹھونس لیے گئے ہوں تو بلاشبہ مواد منویہ اور حوینات کو رحم میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ بالخصوص جب کہ انہیں کسی قاتلِ حوینات محلول میں تر کر کے استعمال کیا جائے۔ اس غرض کے لیے عام طور پر بورک ایسڈ، سٹرک ایسڈ، پھٹکری، ٹی کر لائی سول اور دیگر قوی اور خطرناک قسم کی کیمیاوی دواؤں کے محلول بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن خانگی استعمال کے لیے سرکے یا صابن کا ہلکا محلول سب سے بہتر ہوتا ہے۔ گو اس سے بھی بعض عورتوں میں ناخوش گوار اثرات ظاہر ہو سکتے ہیں

کیمیاوی مانع حمل مرکبات: کیمیاوی مانع حمل مرکبات براہِ راست رحم میں مواد منویہ کو داخل ہونے سے نہیں روک سکتے۔ اس لیے ان پر تنہا اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ انہیں آلات وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے منع حمل میں کافی کامیابی ہو سکتی ہے۔ کسی مانع حمل کیمیاوی مرکب میں سب سے پہلے یہ خصوصیت ہونی چاہیے کہ وہ جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو حوینات منویہ کو بے حرکت اور ہلاک کردے۔ دوسرے وہ حوینات

منویہ کے لیے مہلک ہونے کے باوجود اعضاء کی ساختوں کے لیے نہ تو مقامی طور پر ہی مضرت رساں ہو اور نہ زوجین میں سے کسی ایک کے نظامِ بدنی میں جذب ہو کر کوئی خراب اثر کرے۔ مختصراً بہترین مانعِ حمل کیمیادی دوا وہ ہو سکتی ہے جو حوینات کے لیے زہر ہو، لیکن بدنی اعضاء کے لیے بے ضرر ہو۔ اس قسم کی مخصوص دوا کونین ہے۔ یہ حوینات منویہ کو ہلاک کرتی ہے۔ لیکن جس قلیل مقدار میں یہ استعمال کی جاتی ہے، اس میں بدنِ انسانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ بلکہ اس کے برعکس بدن پر اچھا اثر کرتی ہے۔ شاذ اشخاص کے لیے استعدادِ مزاج کی وجہ سے کونین مضر ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ ان کی غشاءِ مخاطی میں اس سے خراش ہو جاتی ہے اور تمام بدن پر دھپڑ نکل آتے ہیں۔ پارے کے مرکّبات گو حوینات پر مہلک اثر کرتے ہیں، لیکن بدنی ساختوں کے لیے بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لیے بطور مانعِ حمل دوا کے قطعی ناموزوں ہیں۔ کیمیادی مانعِ حمل مرکّبات میں حوینات کو ہلاک کرنے کی خاصیت کے علاوہ موادِ منویّہ کو جلد از جلد جامد کر دینے کی صفات بھی ہونی چاہئیں تاکہ حوینات کی حرکت رک جائے اور مرکّب کی دوسری قاتلِ حوینات دواؤں کے عمل سے ہلاک ہو جائیں۔ اس غرض کے لیے تیزابِ شیر (لیکٹک ایسڈ) بہترین چیز ہے۔

مختلف کیمیادی مانعِ حمل مرکبات کا طریقِ عمل مختلف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ شیافات عموماً حوینات کو اپنے اندر پھنسا کر اور ان کی حرکتِ والی کو روک کر انہیں ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔ تمام جھاگ پیدا کرنے والے، سریش دار اور روغنی قسم شیافات اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ لیکن کوکا بٹر والے شیاف زیادہ موزوں نہیں ہوتے۔ ان کی بجائے وہ مرکّبات زیادہ بہتر ہوتے ہیں جو جلاٹین اور گلیسرین میں تیار کیے جاتے ہیں چنانچہ ذیل کا مرکّب مجوّزہ وان ڈی والڈی اس غرض کے لیے بہترین ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ: جلاٹین ۱۰۰ گرام، گلیسرین ۱۰۰ گرام، آب مقطر ۱۰۰ گرام، کونین ہائیڈرو کلور ۱۰ گرام۔ جلاٹین کو نرم آنچ پر پانی میں حل کر کے گلیسرین ملا دیں اور بہ خوبی ملا کر یک جان کرتے ہوئے کونین ملاتے رہیں، حتّٰی کہ پانی خشک ہو کر دوا مناسب قوام پر آ جائے۔

جو لوگ یہ دوا خود تیار کرنا پسند نہ کریں یا کسی مقامی دواخانے سے بھی حسبِ مرضی تیار نہ کرا سکیں اور بنی بنائی دوا لے کر استعمال کرنا چاہیں تو انہیں "کنٹرا پان کیپ شول" مخصوص مانعِ حمل غلاف استعمال کرنے چاہئیں جو جلاٹینی غلاف میں ذیل کے سیّال کو ملفوف کر کے بنائے جاتے ہیں۔ کونین ۱ فی صدی، بورک ایسڈ ۳ فی صدی، اکسی سائنائیڈ آف مرکری ۰ر۲ فی صدی۔ یہ شیاف اندامِ نہانی کے اندر فمِ رحم کے قریب اور اس کی گردن کے اردگرد رکھ دیے جاتے ہیں۔ یہ بدنی حرارت کے عمل سے پگھل کر مطلوبہ مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ پس انہیں نہ تو ضرورت سے زیادہ سخت اور خشک ہونا چاہیے اور نہ زیادہ نرم۔

شیافوں کی طرح مانعِ حمل مزبّد اقراص بھی بغیر کسی خاص آلے کے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ بھی اندامِ نہانی میں حرارت کے عمل سے پگھل کر وہاں جھاگ پیدا کر دیتے ہیں اور حوینات منویّہ کو رحم میں داخل ہونے سے روک دیتے ہیں۔ یہ کئی قسم کے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ مزبّد اقراص بہت سخت اور خشک ہونے چاہئیں۔ وہ بدبودار بھی نہ ہوں۔ ان قرصوں سے اندامِ نہانی میں آکسیجن اور کلورین یا کاربونک ایسڈ گیس پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ "اگرسائیٹ" نامی مخصوص اقراص میں اوّل الذکر اور "سیموری" اور "سوگال" نامی مخصوص اقراص میں آخر الذکر یعنی کاربانک ایسڈ گیس ہوتی ہے۔ لیکن مانعِ حمل عمل کے لحاظ سے دونوں یکساں مؤثر ہیں۔ البتہ "اگرسائیٹ" والڈی اور کاٹی اونکا نامی محققین کی آراء کے مطابق نسبتاً زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔ مزبّد اقراص فی الحقیقت بہترین قسم کی مانعِ حمل دوائیں ہیں۔ لیکن بعض دیگر مانعِ حمل ذرائع کے ہمراہ یہ ایسی عورتوں میں مفید ہو سکتی ہیں جنہیں سیلان الرحم کی شکایت ہو لیکن بقول کسٹنر انہیں جماع سے بجائے دو تین منٹ کے پندرہ بیس منٹ پہلے اندامِ نہانی میں رکھنا بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر یہ اس عرصے میں بھی پوری طرح حل ہو کر مطلوبہ جھاگ پیدا نہ کریں تو ان کی بجائے دوسری دوائیں (شیافات یا شیروں) کا استعمال کرنا چاہیے۔

نہایت اہم قسم کی کیمیادی مانعِ حمل دوائیں وہ ہیں جو تر کرنے والے شیروں (جیلیز) کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر نم بنانے، پھسلنے والی ادویہ مثلاً آئرش موس، کتیرا، اگاراگار، سریش (جلاٹین) نشاستہ آمیز گلیسرین یا ان سب کے مجموعے میں تیزابات، قابضات، مضادِ عفونت یا حوینات کو ہلاک کرنے والی اشیاء کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذیل کے نسخے سے اس قسم کی شیرہ نما دوا خود دوا ساز سے تیار کرائی جا سکتی ہے۔ **نسخہ**: مرہم گلیسرین حسبِ ضرورت، بورک ایسڈ ۵ سے ۱۰ فی صدی، لیک ٹک ایسڈ ۱ فی صدی۔

بورک ایسڈ کی بجائے ایسی ٹک ایسڈ یا کوئی دوسری خاص قاتل حوینات دوا بھی شامل کی جا سکتی ہے۔ اگر ان شیرہ نما دواؤں کو آلاتِ مانع حمل کے ہمراہ استعمال کرایا جائے تو یہ پوری حفاظت کر سکتی ہیں، لیکن یہ گلیسرین کی موجودگی کی وجہ سے مقامی ساختوں کے لیے نفع بخش نہیں ہوتیں۔ کیوں کہ یہ اندام نہانی میں بہت زیادہ رطوبت پیدا کر دیتی ہیں، جو تن درست زوجین کے لیے نفرت انگیز ہوتی ہے۔ لیکن ایسی عورتوں میں جن کے بالائی اعضائے نسلی (فمِ رحم وغیرہ) میں مزمن التہابی کیفیت ہو، یہ نفع بخش بھی ہو سکتی ہے۔

مانع حمل شیروں کو خاص قسم کی نلکیوں میں بھر کر شیشے کی نالی کے ذریعے سے اندام نہانی میں داخل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہے:

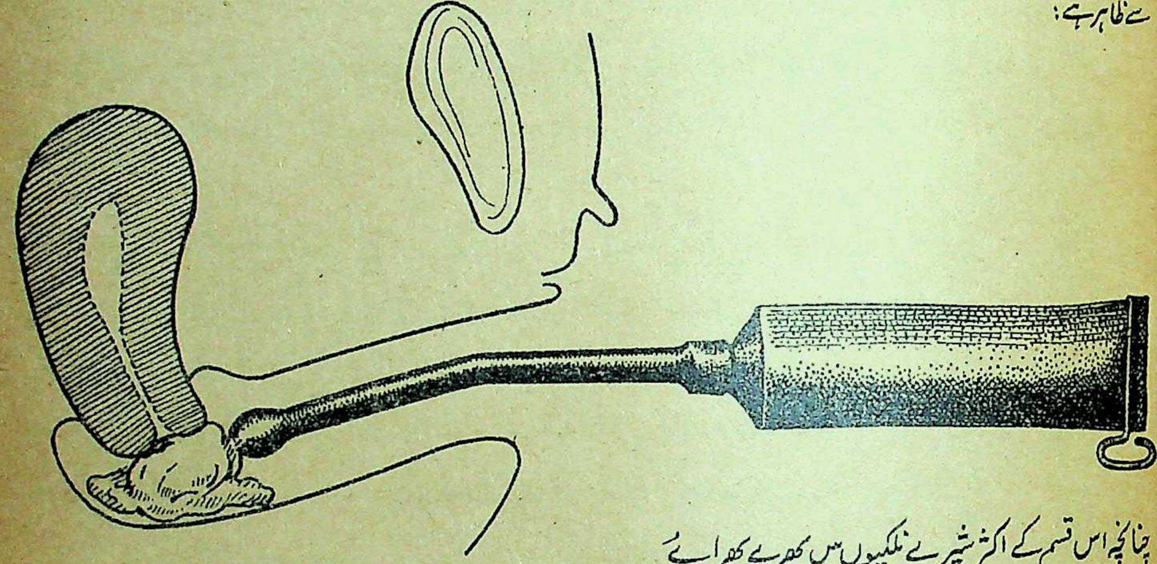

چنانچہ اس قسم کے اکثر شیرے نلکیوں میں بھرے بھرائے فروخت ہوتے ہیں۔ اور بعض کے ساتھ نالی بھی لگی ہوتی ہے اگر بغیر نالی کے ہوں تو انہیں خاص قسم کی ربڑ کی نالی کے ذریعے سے داخل کرنا چاہیے جس کی تصویر ذیل میں درج ہے:۔

مقدار کے لحاظ سے نہ تو شیرہ زیادہ داخل کرنا چاہیے نہ بہت کم۔ چنانچہ تقریباً ۴ ۔ سی سی کی مقدار اکثر کافی ہوتی ہے نالی کو جراثیم سے بالکل پاک و صاف کر کے اندام نہانی میں داخل کرنا چاہیے۔ اور کام میں لا چکنے کے بعد فوراً اس کے منہ کو اچھی طرح صاف کر کے بکس میں رکھ دیں۔ تاکہ وہ گرد و غبار سے محفوظ ہو جائے۔ اس قسم کے مانع حمل شیرے بیسیوں کی تعداد میں خاص ناموں سے بازار میں فروخت ہوتے ہیں، لیکن بقول والڈی ان سب میں سے "ویٹنٹی کس" اور کانفی ڈول" زیادہ معمول و مشہور اور بہتر ہیں۔ انہیں تازہ حالت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ **ویٹنٹی کس** کی ترکیب میں دیگر اجزا کے علاوہ چائنوسول، پھٹکری اور بورک ایسڈ اور **کانفی ڈول** کی ترکیب میں ایلومینیم ایسی ٹیٹ، ٹارٹرک ایسڈ، ایسی ٹک ایسڈ، بورک ایسڈ، پوٹاسیم، ارتھو آکسی چینول، السلفیورکم اور نباتی شیرے وغیرہ اجزا شامل ہوتے ہیں۔

غسولات: اب ہمیں ایک نظر پانی یا دوسرے اُن قاتل حوینات محلولات پر بھی ڈالنی چاہیے جو اندام نہانی کے لیے مستعمل ہیں۔ صحت کی حالت میں گو اعضائے نسلی کی صفائی نہایت ضروری ہے، لیکن اس کے لیے عورت کو بلا ضرورت ڈوش وغیرہ ہرگز نہیں کرنا چاہیے لیکن مانع حمل مقاصد کے لیے ڈوش کرنا ضروری ہے تاکہ مواد منویہ کے علاوہ مانع حمل ادویہ یا آلات کے استعمال سے پیدا ہونے والی رطوبت سے اندام پاک و صاف ہو جائے۔ لیکن اس کے بجائے مخصوص قسم کی ربڑ کی پچکاریوں یا پچوں وغیرہ سے کام لینے کے شیشے کے عام ڈوش کین سے کام

لینا چاہیے جس کے ساتھ ربڑ کی مطہر نلکی اور مناسب قسم کے شیشے وغیرہ کی ایسی نالی لگی ہو جسے اُبال کر بسہولت اور بخوبی مطہر کر لیا جا سکے اور جسے اندامِ نہانی میں داخل کرنے کے بعد اندام کا منہ کسی قدر بند رہے۔ تاکہ پانی یا محلول کا داخلہ بہ نسبت اخراج کے کسی قدر زیادہ ہو سکے۔ ڈوش کمر کے بل لیٹ کر اور ٹانگوں کو تھوڑا سا کھول کر کافی پانی (۳-۴ پائنٹ) کے ساتھ کرنا چاہیے۔ تاکہ اندام نہانی اور اس کی چنٹیں بخوبی پاک و صاف ہو سکیں۔ لیکن جماع کے فوراً بعد ڈوش ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ دو سے بارہ گھنٹے کے بعد ڈوش کرنا زیادہ موزوں ہے۔ کیوں کہ فوراً بعد ڈوش کرنے سے عورت کو جسمانی اور روحانی دونوں قسم کے ضرر کا اندیشہ ہے۔ البتہ جب بغیر آلات یا ادویات مانع حمل کے تنہا ڈوش ہی سے مانع حمل غرض کا پورا کرنی مقصود ہو تو اس وقت جماع کے فوراً ہی بعد ڈوش کرنا چاہیے۔ لیکن اس صورت میں مانع حمل وضعی ذرائع کو بھی کام میں لانا چاہیے۔ ڈوش بجائے قاتل حوینات محلولات کے صاف مقطر پانی سے کرنا چاہیے۔ پانی کا درجۂ حرارت ۹۵ درجہ فارن ہیٹ ہو اور ڈوش کین کو دو فٹ تک اونچا رکھنا چاہیے۔ تنہا ڈوش کا استعمال مانع حمل مقاصد میں بہت کم کامیاب ہوتا ہے۔ بالخصوص جب کہ انزال کے وقت رحم کا منہ کھلا ہو۔ اور مواد منویہ براہِ راست اس کے اندر خارج ہوں۔

اندرون رحم استعمال کیے جانے والے آلات مانع حمل: یہ بھی ابتداءً اسی اصول پر وضع کیے گئے تھے جس پر اندام نہانی میں استعمال کیے جانے والے آلات۔ لیکن بہت جلد اُن کی ساخت اور طریق عمل میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔ پہلے یہ چھوٹے چھوٹے ڈھولوں کی شکل میں بنائے گئے تھے جو فم رحم پر ڈھکنے کی مانند لگا دیے جاتے تھے۔ پھر اُنہوں نے بٹنوں کی سی شکل اختیار کر لی۔ ان کا چپٹا سرا باہر رہتا تھا اور پنسل کی مانند لمبا کمانی دار سرا جوفِ رحم میں داخل کر دیا جاتا تھا۔ جب یہ ظاہر ہوا کہ یہ آلات حوینات کو رحم میں داخل ہونے سے پوری طرح روکنے میں ناکام رہتے ہیں۔ تو اسی اصول کو وسعت دے کر ذیل کی تصاویر کے مطابق آلات بنائے گئے جو تمام جوف رحم کو بھر دیتے ہیں۔

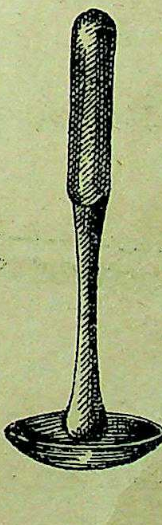

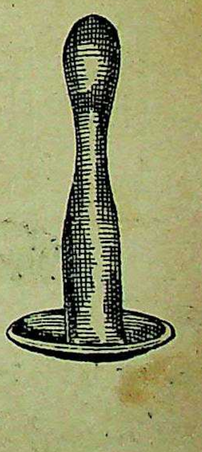

لیکن مزید تجربات سے معلوم ہوا کہ اندرون رحم استعمال کیے جانے والے آلات حوینات منویّہ کو ہمیشہ رحم میں داخل ہونے سے روک نہیں سکتے۔ اگر یہ عمل کرتے بھی ہیں تو ایک دوسرے طریق پر یعنے استقرار حمل کو روک کر یا حمل قرار پا چکنے کے بعد اسقاط کر کے عمل کرتے ہیں۔ اس قسم کے جدید ترین آلات کی تصاویر حسب ذیل ہیں:

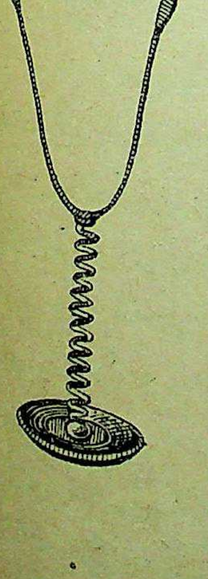

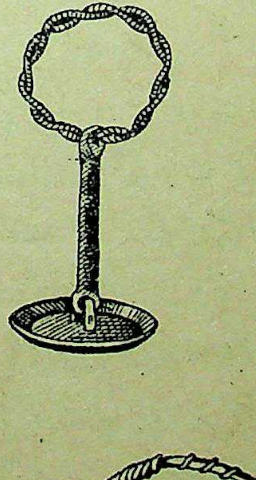

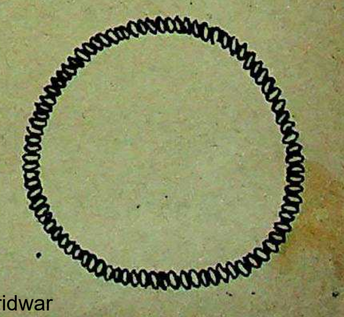

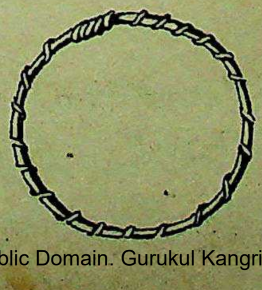

یہ بہت بڑی تعداد اور مختلف اقسام میں تیا

ہوتے ہیں۔ عام طور پر دھات وغیرہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ان کے بازو یا دستے عموماً سونے کے اور چھلے ریشم یا اُس ریشمی تانت کے بنے ہوئے ہوتے ہیں، جن سے جرّاحی عملیات (آپریشن) کے بعد زخموں کو سیا جاتا ہے۔ یہ آلات ایک مرتبہ پہننے یا لگانے کے بعد مہینوں بلکہ برسوں تک پہنے رکھے جاسکتے ہیں لیکن بغیر ماہر ڈاکٹروں کی مدد کے صحیح طور پر پہنے نہیں جاسکتے۔ چوں کہ سر لیسٹ، واستھرڈ، کوگس برگ، ویٹکن مین اور والڈی وغیرہ محققین نے کافی عملی تجربوں کے بعد انہیں خطرناک بلکہ بعض حالات میں مہلک تک ثابت کردیا ہے۔ اس لیے اب قریب قریب تمام مغربی ماہرین ان کے استعمال کی مذمت اور مخالفت کرتے ہیں۔ ہم جگہ کی کمی کی وجہ سے ان آلات کے تفصیلی بیان سے پرہیز کرتے ہیں۔

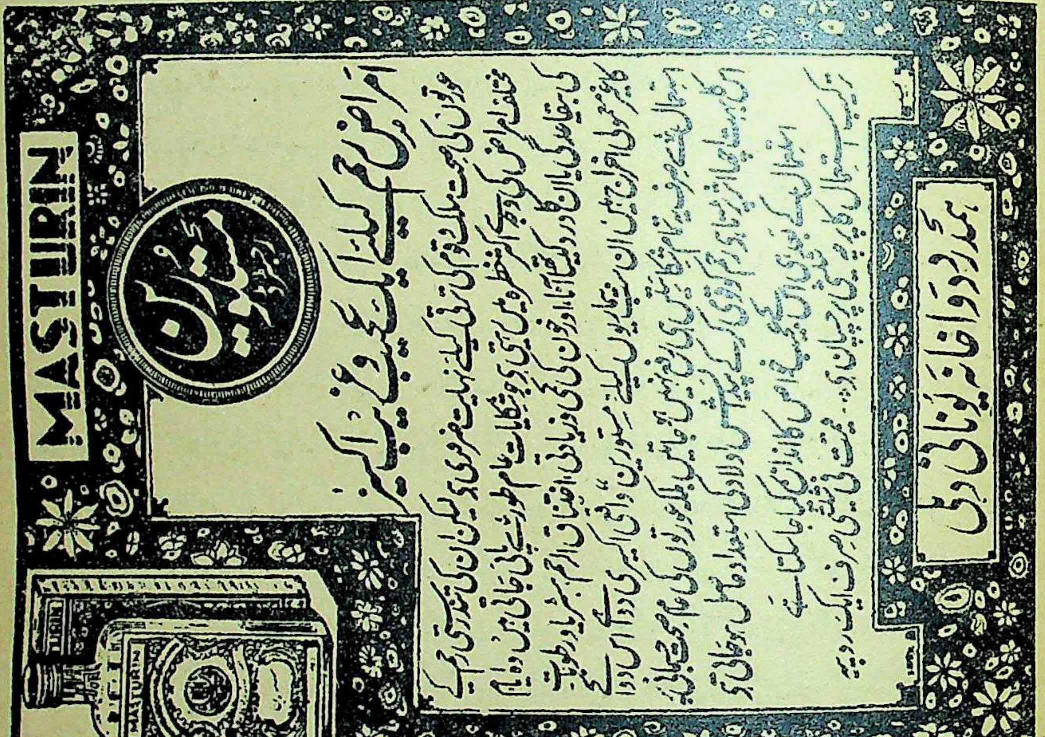
MASTURIN

مستورین
رجسٹرڈ

امراضِ رحم کیلئے ایک عجیب وغریب اکسیر

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی وزیادتی، اختناق الرحم ہسٹریا اور رطوبات کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے

استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

"عروسک"
SAM/39

ایک سہیلی: یہ تم نے اپنا کیا حال بنا رکھا ہے؟
دوسری سہیلی: کیا کروں مجھے تکلیف ہی ایسی ہے ......
پہلی سہیلی: ایسی سب شکایتوں کے لیے ہمدرد دواخانے کی دوا "عروسک" استعمال کیا کرو۔

چوتھی فصل

منع حمل کے جراحیاتی ذرائع

(از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب ریٹائرڈ میڈیکل آفیسر ریاست (بھوپال))

مانع حمل جراحی عملیات میں دو قسم کے عملیات شامل ہیں :-

(۱) جو ہمیشہ کے لیے عورت کو بانجھ اور ناقابلِ اولاد بنا دیتے ہیں یا مرد میں عقم پیدا کر دیتے ہیں۔

(۲) جو عارضی طور پر اسی وقت تک کے لیے حمل کو روکتے ہیں جب تک کہ از سرِ نو جراحی عمل کر کے ضروری اصلاح نہ کر دی جائے۔

(۱) اول الذکر عملیات میں عورتوں کی قاذف نالیوں کا باندھ دینا یا کاٹ کر نکال دینا وغیرہ، یا رحم کو کلی یا جزوی طور پر قطع کر کے نکال دینا یا خصیۃ الرحم کو کاٹ کر نکال دینا وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن دورِ حاضر میں رحم اور خصیتین الرحم کے مانع حمل عملیاتِ جراحی کو سخت خطرناک، شدید نقصان رساں اور غیر معقول سمجھ کر ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اب بیشتر قاذف نالیوں اور شاذ و نادر رحم یا ہر دو پر بانجھ پن کا عملِ جراحی کیا جاتا ہے۔ ان عملیات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو نیۂ منویہ اور بیضۂ انثیٰ قاذف نالیوں میں آزادی کے ساتھ پہنچ کر نہ مل سکیں۔ پہلے پہل لنگرن نے سنہ ۱۸۸۰ء میں قاذف نالیوں پر اس قسم کا عملِ جراحی کیا تھا، اس نے شکم کو پیڑو کے اوپر سے کھول کر ہر دو قاذف نالیوں میں ریشمی دھاگے کے بند لگا دیئے تھے۔ اس کے بعد بھی کئی ڈاکٹروں نے یہی عملیہ کیا۔ بلکہ بعض نے گاہے ایک ایک کی بجائے دو دو بند لگائے، لیکن اس عملیے کے بعد منعِ حمل کے مقصد میں اکثر اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا تھا جس کی وجہ ایل فرنکل نے یہ ثابت کی تھی کہ اس عملیے سے اکثر اوقات قاذفین کا سوراخ کلی طور پر مسدود نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اور بھی کئی محققین مثلاً فورن برگر اور کالی وڈا وغیرہ نے فرنکل کی تصدیق کی۔ اس کے بعد بیوٹنی نے قاذفین پر دو بند لگا کر درمیان سے قطع کر دینے کا عملیہ کیا۔ کیٹرلا نے یہی عملیہ بجائے شکم پر سے کرنے کے اندام نہانی کے راستے نیچے سے کرنے کی ہدایت کی۔ فرٹش مذکورہ طریق پر بند لگا کر اور دونوں بندوں کے قریب قریب سے کاٹ کر قاذفین کا کچھ ٹکڑا ہی نکال دیا کرتا تھا۔ فریڈمان قاذفین کو کچل دیا کرتا تھا لیکن یہ تمام عملیات بھی بعض اوقات حیرت انگیز طور پر ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن میڈلیز اور والٹ ہارٹی نے فریڈمان کے عملیے میں تھوڑی سی ترمیم کر کے نہایت کامیاب بنا لیا۔ نیومان نے قاذفین اور رحم کے مقامِ اتصال پر عملیہ جراحی کے ذریعے سے رحم کی دیوار کے کچھ حصے کو مثلث شکل میں قطع کر کے نہایت عمدہ نتائج حاصل کیے۔ اس کے بعد بیٹ مان نے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ نیومان کے مذکورہ عملیے کو خاص طریق پر (جن کی تفصیلات اس جگہ طوالت کا باعث ہوں گی) زیادہ قابلِ عمل اور کامیاب بنانے کی کوشش کی اسی طرح سٹوکل، اھل اور ایچ فیری نڈا وغیرہ نے اس عملیے میں مزید جدتیں کیں لیکن رحم کو قطع کرنے کے عملیات سوائے ان خاص حالات کے، جن میں خود رحم کسی مرض سے شدید ضرر پا چکا ہو یا سنِ رتوی میں ایام ماہواری کو روک کر مریض کو فائدہ پہنچانا مقصود ہو، صرف مانع حمل اغراض کے لیے اب نہیں کیے جاتے۔ رحم کے اندر استر کرنے والی جھلی کو کھرچ دینے کا نیم جراحی اعمال بھی مستقل طور پر عقر پیدا کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں لیکن یہ نہایت مضرت رساں ہوتے ہیں اسی طرح فردیب، کاکس اور پراوڈنکوف نے قاذف نالیوں کے سروں کو برقی داغ دے کر بند کرنے سے عقر پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد وان میکولکز ایڈیکی کے اس عملیے میں مزید اصلاحات کر کے اسے زیادہ یقینی بنانے کی کوشش کی لیکن ابھی یہ عملیہ عام طور پر رائج نہیں ہو سکا۔

مردوں میں منعِ حمل کے عملیاتِ جراحی میں سے خصیوں یا قضیب کا قطع کر کے نکال دینا اب متروک ہو چکا ہے البتہ مردوں میں مستقل منعِ حمل کے لیے جو مجاریٔ منویہ یا قنواۃ دافقہ میں بند لگا دینے یا انہیں کاٹ دینے کے سادہ ترین عملیاتِ جراحی ہیں وہ بھی

سوائے ان مجنونوں اور مجرموں کے، جن میں اصلاحِ نسل کے خیال سے قطعِ نسل لازمی قرار دیا جائے، منعِ حمل کی اغراض کے لیے عمل میں نہیں لائے جاتے۔ البتہ حال ہی میں اسے اعادۂ شباب کی غرض سے اشٹائناخ کے عملیے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس میں افزائشِ نسل کو اعادۂ قوت و شباب کی غرض پر لازمی طور پر قربان کر دینا پڑتا ہے لیکن ہمیشہ کے لیے ناقابلِ تولید بنا دینے والے عملیاتِ جراحی ضبطِ تولید کے لیے عمل میں لانے نامناسب ہیں۔ انھیں صرف اسی وقت کام میں لانا چاہیئے، جب کہ طبی یا مجلسی ضروریات کے ماتحت اصلاحِ نسل کے لیے اُن کی شدید ضرورت ہو۔

(۲) عارضی عقر یا عقم پیدا کرنے والے عملیاتِ جراحی میں ان باتوں کو خصوصیت کے ساتھ پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔ اول تو یہ کہ جن اعضا پر عملِ جراحی کیا جائے انھیں حتی الامکان کم سے کم نقصان پہنچنے کا احتمال ہو اور وہ جب تک بے عمل رہیں ان کی قوتِ عمل پوری طرح موجود رہے۔ دوسرے ان اعضا کا اصلاحی عملیہ سادہ ترین ہو جو انھیں کسی طرح کا ضرر نہ پہنچائے۔ اس قسم کے بہت سے عملیاتِ جراحی کیے جاتے ہیں۔ مگر ان میں بہت کم ایسے ہیں جو اوپر کی شرائط کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے اکثر، گو عارضی عقر کے لیے مفید بیان کیے جاتے ہیں، لیکن فی الحقیقت وہ دائمی عقر پیدا کرتے ہیں۔ عارضی عقر کے عملیاتِ جراحی زیادہ تر عورتوں میں دونوں خصیتین الرحم اور قاذفین پر کیے ہیں۔ اور ان کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں:—

(۱) **خصیتین الرحم کے عملیات** (ا) خصیتین الرحم کو جوفِ عانہ میں استر کرنے والے پردۂ باریطون کے اندر ملفوف کر دینا۔
(ب) خصیتین الرحم کو باریطون کے باہر ملفوف کر دینا۔

(۲) **قاذفین پر کیے جانے والے عملیات** (ا) قاذفین (بالخصوص قاذفین کے آزاد کنارے) کو پردۂ باریطون کے اندر ملفوف کر دینا (ب) قاذفین کو پردۂ باریطون کے باہر ملفوف کر دینا۔

مذکورۂ بالا چاروں عملیات مختلف ماہرین نے مختلف طریقے پر کیے اور کرتے ہیں۔ ابھی تک ان میں اصلاح اور ترقی کی کوششیں جاری ہیں۔ اور دورِ حاضرہ کے بعض مشہور ماہرین خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں وان ڈی والڈی کا عملیہ بالفاظ لیٹود دیگر عملیات کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس میں پیڑو پر سے شکم کھول کر رباطِ عریض کو قاذفین اور خصیتین الرحم کے ساتھ کسی قدر اوپر کو اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے بعد خصیۃ الرحم کے قریب سے قاذف نالیوں کے خصیۃ الرحم والے سرے کو اس طرح کاٹ دیا جاتا ہے کہ خصیتین الرحم اور قاذفین کے جانبی حصوں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور خصیتین الرحم زیادہ سہولت کے ساتھ حرکت کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد رباطِ عریض کی دونوں تہوں میں خصیتین الرحم کے زیریں کنارے کے متوازی ایک ایک شگاف کر دیا جاتا ہے جو اپنے وسیع ترین مقام پر خصیتین الرحم کے محیط سے کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ اب خصیتین الرحم کو مناسب احتیاط کے ساتھ اس طرح ان شگافوں میں داخل کر دیا جاتا ہے کہ قاذف نالیوں کا ان سے چسپاں ہونے والا سرا اپنی طبعی ہیئت میں رباط کے پیچھے رہتا ہے۔ اور نالی خود بھی جھکتی نہیں ہے۔ اس کے بعد ان شگافوں کو احتیاط سے سی دیا جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو دو بڑے ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں اس کے بعد رحمی مثانی حصۂ باریطون کو سی دیا جاتا ہے وغیرہ۔ خود ڈاکٹر لیٹود کا بھی اس غرض کے لیے ایک مخصوص عملِ جراحی ہے جو والڈی کے مذکورہ عملیے سے صرف اس قدر اختلاف رکھتا ہے کہ وہ بجائے خُصیتینُ الرحم کی طبعی جگہ بدلنے کے عموماً قاذفین کی جگہ اور ہیئت کو بدلتا ہے۔ چناں چہ انھیں رحم کے سامنے کی سطح پر لا کر اور باریطون سے ملفوف کر کے سی دیتا ہے۔ اس عملیے میں رباطِ مستدیر سے بھی ایک حد تک مدد لی جاتی ہے۔ گویا کہ عارضی مانعِ حمل عملیاتِ جراحی کی جو مندرجہ بالا تقسیم کی گئی ہے اس میں سے والڈی کا عملیہ قسمِ اول لیٹود کا عملیہ قسمِ دوم سے متعلق ہے۔ اسی طرح بوالنو بھی لیٹود کے طریق پر ہی عملِ جراحی کرتا ہے لیکن اس کی شق الف کے مُطابق اور ایلفری بھی لیٹود کے طریق پر عمل کرتا ہے لیکن شق ب کے مُطابق سیلھم، نورن برگر، ایف فری انڈ، فیل سٹکر، سٹوکل اُوھرسک برگ وغیرہ اطالوی ماہرین بھی آخر الذکر عملیے ہی کو کم و بیش اختلاف کے ساتھ کام میں لاتے ہیں۔ البتہ کوٹکر کا عملیہ قسمِ دوم کی شق الف کا عملیہ ہو جس میں قاذفین کے آزاد سروں کو

بارلطیون کے اندر ملفوف کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربات سے ایک حد تک واضح ہو چکا ہے کہ نتائج کے لحاظ سے قاذفین پر عارضی مانع حمل عملیاتِ جراحی کے مقابلے میں خصیتین الرحم پر کیے جانے والے عارضی مانع حمل عملیات کم مضر اور زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اس لیے ماہرین کے نزدیک قسمِ اوّل کے عملیات کو قسم دوم کے عملیات پر ترجیح دی جاتی ہے۔

والڈہی کے مذکورہ عملیے کے علاوہ بلیوم برگ بھی سنہ ۱۹۱۲ء سے اس قسم کا عملیہ کرتا ہے۔ وہ رباطِ عریض کی تھیلی بنا کر اُن میں خصیتین الرحم کو ملفوف کر دیتا ہے۔ یہ عملیہ پیڑو کے اوپر سے شکم چاک کر کے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور اندام نہانی کے اندر سے بھی کیا جا سکتا ہے، چناں چہ بلیوم برگ ہمیشہ اسے اندام نہانی کے راستے ہی کیا کرتا ہے۔

مردوں میں عارضی عقم پیدا کرنے والا فی الحقیقت کوئی قابلِ ذکر عمل جراحی نہیں ہوتا۔ بعض لوگوں نے میکا کے قدیم عملیے کے مطابق قضیب کی جڑ میں سیون کے مقام پر یا صفن کے سامنے یا پیچھے سے سوراخ کر کے مجریٰ بول کے اندر سے نیا راستہ بنانے کے عمل کی تجویز کی ہے، تاکہ بوقت انزال موادِ منویہ کا اخراج حسب خواہش بجائے اندام نہانی کے اندر کرنے کے اس مصنوعی راستے سے باہر کر دیا جا سکے اور حمل قرار نہ پا سکے۔ یہ عمل نہ صرف یہ کہ نہایت نامناسب اور خطرناک ہے بلکہ اس کا اصلی مقصد منع حمل میں کماحقہ کامیاب ہونا بھی مشتبہ ہے۔

عارضی مانع حمل عملیات جراحی بھی اسی وقت اور اُن ہی حالات میں نہایت سوچ بچار کر اختیار کرنے چاہئیں جن میں مستقل عقر و عقم پیدا کرنے والے عملیاتِ جراحی اختیار کرنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔ منع حمل کے لیے اوّل تو بہتر یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو عملیاتِ جراحی کے علاوہ دوسرے طریقوں ہی سے کام نکالا جائے اور اگر عملِ جراحی سے کام لینا ہی ناگزیر ہو تو اس صورت میں مستقل عقر و عقم پیدا کرنے والے عملیات کی بجائے حتی الامکان عارضی عقم و عقر پیدا کرنے والے عملیات جراحی کو اختیار کرنا بہتر ہے۔

MAJUN MUDAWWI RAHIM
معجون مقوی رحیم

پانچویں فصل

امتناعِ حمل کے وضعی ذرائع

از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب ایڈیٹر رسالہ "ہیلتھ میسج" لاہور

امتناعِ حمل اور ضبطِ تولید کے وضعی ذرائع میں جماع کے وہ تمام اوضاع اور طریق شامل ہیں جو اس مقصد میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ یہ بیشتر اعضائے نسلی کی تشریح اور افعال پر مبنی ہیں۔ جماع کے مختلف مانع حمل طریقوں میں عزل، نیویارک (امریکہ) کے فرقہ اونیڈا کے بانی جے۔ ایچ۔ نوئیس کا طریقِ جماع جو عام طور پر "کریزا" کے نام سے مشہور ہے اور جو اس نے سنہ ۱۸۶۶ء میں معلوم کیا تھا، جماع سکسنی اور جماعِ ناقص الدخول خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں

عزل۔ قدیم رومی اور ایرانی مخصوص طریقِ جماع ہے جس میں عین انزال کے وقت مرد عورت سے جدا ہوتا ہے۔ اسے انگریزی میں کوئٹس انٹراپٹس، وِدڈرال، اور انانسمس کنجو گیلس کہتے ہیں۔ اس طریق کا عادتاً اور ہمیشہ استعمال مضرت رساں ہوتا ہے اور اس حقیقت پر تمام ماہرینِ امراضِ نسواں، ماہرینِ جنسیات اور ماہرینِ امراضِ اعصاب متفق ہیں۔ عملی طور پر نتائج کے لحاظ سے بھی یہ اکثر ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ خواہ اخراجِ عضو میں تاخیر ہوتی ہے یا انزال میں سرعت یا صفائی و طہارت میں بے پروائی وغیرہ۔ اس طریقِ جماع کا عام رواج بیشتر دوگونہ جہالت (ایک تو اس کے خراب اثرات کے متعلق جہالت اور دوسرے اس کے علاوہ اس سے دوسری زیادہ بہتر اور کامیاب تر مانع حمل ذرائع سے جہالت) اور سستی پر مبنی ہے۔

اب بعض اسباب سے اس قسم کے جماع کی ایک اور شکل نکلی ہے جسے جماعِ طویل (کوئٹس پروانگٹس) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں توجہ کو جماع سے ہٹا کر کسی دوسری طرف مثلاً سو تک گننے، کوئی ریاضی کا سوال حل کرنے یا شعر و شاعری وغیرہ پر لگا کر زمانۂ جماع کو زوجہ کی تسکین اور خوشی کے خیال سے فی الامکان زیادہ سے زیادہ طویل کیا جاتا ہے۔ گو یہ طریق مذکورہ طریقِ عزل سے زوجہ کے لیئے بلاشبہ نسبتاً کم ضرر رساں ہے مگر مرد کے لیے اُس سے بھی زیادہ مضرت رساں ہے۔

کریزا۔ اس طریقِ جماع میں عضو کو اندامِ نہانی کے اندر داخل کر کے بغیر جماعی حرکات کے سکون کی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ جب اس کی سختی اور خیزش و انتشار رفع ہو جاتا ہے یا بشرطِ مجبوری جب کہ اس سے انزال کا خدشہ قوی ہو جاتا ہے تو اس سے پہلے ہی بغیر انزال کے علیحدگی اختیار کر لی جاتی ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس طرح بعض اوقات عضو کو ایک گھنٹے سے بھی زیادہ عرصے تک اندامِ نہانی میں رکھا جا سکتا ہے، اور انزال کو خیالِ محبت کے روحانی پہلوؤں پر مرتکز کر کے روکا جاتا ہے۔ عادتاً ہمیشہ اس طریق کا استعمال عورت اور مرد دونوں کے لیے یکساں طور پر عصبی اور ذہنی نقائص کا موجب ہوا کرتا ہے۔ چناں چہ میری سٹوپس نے نسبتاً بہت تھوڑے اشخاص میں تحقیق کر کے تین میں اس قسم کے واقعات کا ثبوت دیا ہے۔ کوپر بھی اس پر اصرار کرتا ہے کہ جو لوگ پہلے پہل اس طریق کو کام میں لائیں انھیں چاہیئے کہ وہ کیمیاوی مانع حمل ادویہ کا بھی اس کے ساتھ ضرور استعمال کریں۔ اس طریق پر بعض مذہبی خیال کے وہ لوگ زیادہ عمل کرتے ہیں جو خاص مجبوریوں کی وجہ سے ضبطِ تولید تو کرنا چاہتے ہیں لیکن مذہبی اثرات کے ماتحت اس کے لیے جدید مانع حمل طریقوں کو اختیار کرنے کے مخالف ہوتے ہیں۔

جماع سکسنی۔ اس طریق کو پہلے پہل ہنس فرڈی نے بیان کیا تھا۔ اس میں جب مادہ تولید انزال کے لیے خارج ہونے لگتا ہے تو مرد ایک خاص مشق کے ذریعے سے مجریٔ بول کی جڑ پر انگلی یا ایڑی کے ساتھ دبا کر بجائے باہر اندامِ نہانی میں خارج کرنے کے اندر کی طرف اپنے مثانے میں خارج کر لیتا ہے۔ یہ طریق مشکل اور خاص مشق کا محتاج ہونے کی وجہ سے زیادہ رائج نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ کریزا کا طریق اگر نسبتاً کم مضر ہے تو

یہ اس سے بھی زیادہ مضر ہے۔

جماع ناقص الدخول۔ اس میں جماع کے وقت عضو کو پوری تمکین کے ساتھ داخلِ اندام نہیں کیا جاتا۔ بالخصوص عین انزال کے وقت تو عضو کو زیادہ سے زیادہ باہر کھینچ کر حتی الامکان فم رحم سے زیادہ سے زیادہ نیچے عموماً فرج کے دہانے پر مادہ تولید کو خارج کیا جاتا ہے تاکہ وہ جلد باہر نکل جائے۔ اسی کے ساتھ جماع کی وضع بھی عموماً وہی اختیار کی جاتی ہے، جو اس مقصد میں مُمد و معاون ہوتی ہے۔

جماع کی اوضاع۔ وضع کے لحاظ سے مانع حمل اغراض کے لیے بالعموم وہ وضع اختیار کی جاتی ہے جس میں مادہ تولید بجائے فم رحم کے اندر یا اس کے قریب تر خارج ہونے کے اس سے دُور اور اندامِ نہانی کے زیرین حصے یا دہانۂ فرج پر خارج ہو۔ اس غرض کے لیے بہت سی وضعیں ہو سکتی ہیں، جن پر تفصیلی بحث اس مختصر مضمون میں غیر ممکن ہی۔ اگر موقع ہوا تو انشاء اللہ کسی دوسرے مضمون میں ان سب پر تفصیل سے بحث کی جائے گی۔ لیکن طبعی وضع میں، جس میں مرد عورت کے اوپر ہوتا ہے، مرد کو چاہیئے کہ عضو کو ایسے زاویے سے داخل کرے جس سے وہ فم رحم پر جاکر ٹکرانے کی بجائے اندام نہانی کی پچھلی دیوار کے ساتھ ٹکرائے جیسا کہ ذیل کی تصویر سے ظاہر ہے۔ (تصویر ۱)

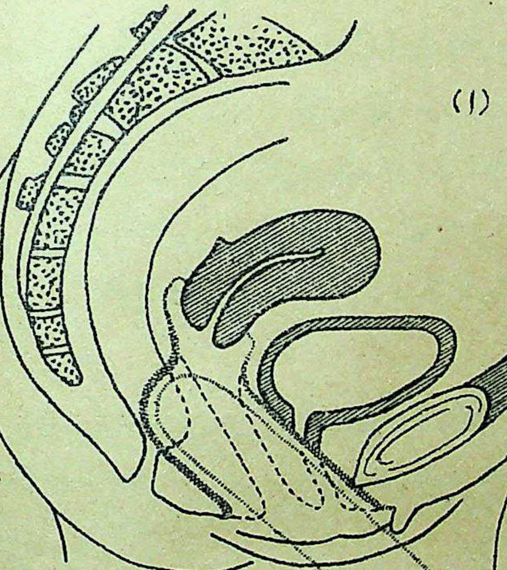
(۱)

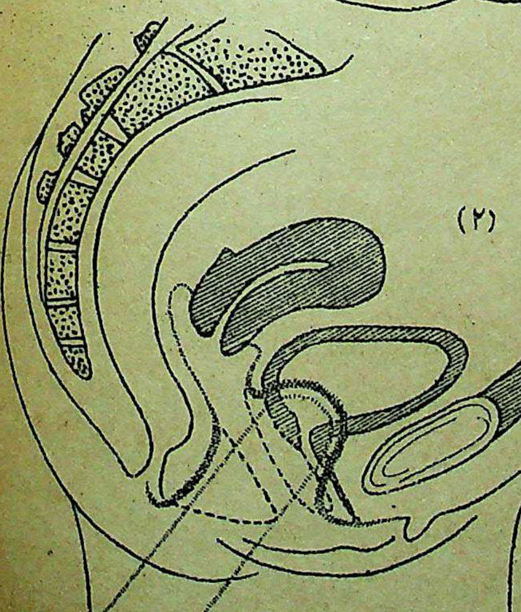
(۲)

اسی طرح وضع خلفی میں یعنی پیچھے کی طرف سے جماع کرنے کی صورت میں عضو ایسے زاویے سے داخل کیا جاتا ہے جس میں وہ بجائے فم رحم یا اس کے قریب پہنچنے کے اندام نہانی کی دیوار کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ (تصویر ۲)

وضع معکوس، جس میں عورت مرد کے اوپر ہوتی ہے، جیسا کہ بعض اشخاص کا خیال ہو سکتا ہے، اس مقصد کے لیے زیادہ بہتر نہیں ہوا کرتی ہے۔ البتہ بیٹھ کر جماع کرنا بھی اس مقصد میں بہت حد تک معاون ہوتا ہے، وغیرہ۔ اگر ان اوضاع کے ہمراہ پہلے سے اندامِ نہانی کے اندر کوئی مانع حمل کیمیاوی دوا داخل کر لی گئی ہو اور جماع کے تھوڑی دیر بعد ڈوش کر لیا جایا کرے تو ضبطِ تولید کے مقصد میں اکثر کامیابی ہوتی ہے۔ اور گو یہ غیر طبعی اوضاعِ جماع بھی اس کی حقیقی لذت سے مرد کو کم و بیش

حد تک محروم کر دیتی ہیں تاہم منعِ حمل کے مقاصد میں دوسرے طریقوں سے نسبتاً کم مضر ہوتی ہیں۔

جماع کے بعد کی حرکات اور ریاضتیں۔ یہ عموماً عورت کی طرف سے اس خیال سے کی جاتی ہیں کہ موادِ منویہ اندامِ نہانی سے فوراً خارج ہو جائیں اور رحم کے اندر داخل ہو کر استقرارِ حمل کا باعث نہ ہو سکیں۔ چناں چہ جماع کے فوراً بعد اٹھ کر چلنا پھرنا یا اُچھلنا کودنا یا اکڑوں بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دونوں ٹانگوں کو تھوڑا سا کھول کر تیزی کے ساتھ پے در پے بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف حرکت دینا یا پیٹ کو سکیڑنا اور پھیلانا یا چار زانو بیٹھ کر سیون کے عضلات کو زور سے پے در پے سکیڑنا یا زور زور سے کھانسنا اور نسوار لے کر چھینکنا نیز فوراً پیشاب کر دینا وغیرہ، اس قسم کی حرکات اور ریاضتوں میں شامل ہیں۔ ان سے گو کامل تحفظ تو نہیں ہوتا لیکن دوسرے ذرائع کے ساتھ مانعِ حمل مقصد میں ایک حد تک مدد ضرور حاصل ہوتی ہے۔ البتہ ان کا جماع کے فوراً بعد اختیار کرنا طبیعت کے طبعی تقاضے کے خلاف ہوتا ہے نیز چوں کہ عورت کو موادِ منویہ کے ضروری اجزاء کافی مقدار میں جذب کرنے کا موقع نہیں ملتا، اسی لیے بلاشبہ عورت کی روحانی اور بعض اوقات بدنی صحت پر بھی ضرور کم و بیش خراب اثر پڑتا ہے۔

چھٹی فصل

مانعِ حمل شعاعی ذرائع

شعاع رانجینی (عکس ریز) اور ریڈیم کی شعاعوں کے ذریعے سے عارضی اور مستقل عقر پیدا کرنے کے تجربات بھی نہایت کامیابی کے ساتھ کیے جاتے ہیں۔ چناں چہ سب سے پہلے مینفریڈ فرینکل اور گاس نے سنہ ۱۹۱۱ء میں عکس ریز کے ذریعے سے عورتوں میں عارضی عقر پیدا کرنے کے کامیاب تجربات کیے۔ گو سنہ ۱۸۹۷ء میں بیوٹنی نے اس سلسلے میں تجربات کرنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اس کے چند سال بعد ایلبرس سکونبرگ نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی شائع کی تھی اس کے بعد سنہ ۱۹۱۶ء میں پینکس نے ریڈیم کی شعاعوں کے ذریعے سے اسی قسم کے عارضی یا مستقل عقر کا امکان ظاہر کیا اور کا بلینک، کفربرگ اور سکیڈل نے عملی تجربات کے بعد اس کی تصدیق کی۔

یہ شعاعیں عورتوں کے خصیتین الرحم اور مردوں کے خُصیوں پر کم و بیش عرصے کے لیے ڈالی جاتی ہیں، جن سے ان کی قوتِ عمل سست اور بعض اوقات باطل ہو جاتی ہے۔ آخر الذکر صورت میں ان اشخاص کی جنسی خصوصیّات بھی قریب قریب بالکل زائل ہو جاتی ہیں، جن پر یہ عمل کیا جاتا ہے، اور جن میں عارضی عقر بھی ان شعاعوں کے عمل سے پیدا ہوتا ہے ان میں بھی خاص خاص قسم کے جنسی نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً عورتوں میں ایامِ ماہواری بند ہو جاتے ہیں وغیرہ۔ ان کے علاوہ ذہنی طور پر ان پر نہایت خراب اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ اس لیے اب ماہرین شعاعی طریق سے عارضی یا مستقل عقر کے پیدا کرنے کے اس وقت تک حق میں نہیں ہیں، جب تک کہ مزید تجربات سے ان کے نقائص کی اصلاح نہ ہو جائے اور ان کے طریقِ عمل پر پوری طرح قدرت حاصل نہ ہو جائے۔

(بقیہ ص ۶۶) اوسٹرین، لیوٹین، ایکسٹریکٹ کارپس لیوٹیم، پردوادن، فوی کیولین اور غدہ نخامیہ کے افرازات (پیچوٹرین) کے تجربات کیے جا چکے ہیں۔ گو یہ تجربات مانعِ حمل نتائج کے لحاظ سے ایک حد تک امید افزا ہیں لیکن اپنے غیر یقینی اثرات کی وجہ سے ابھی تک اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر عموماً عمل درآمد کیا جا سکے۔

ساتویں فصل

منع حمل بذریعہ تلقیح

از جناب حکیم مولوی حافظ قسیم الدین صاحب فاضل طب و جراحت، کھاتولی

یہ بات اب کسی بیان کی محتاج نہیں کہ عورتوں کے جسم میں مرد کے مواد منویہ جذب ہو کر اس کی جسمانی صحت پر نہایت عمدہ اثر کرتے ہیں۔ چناں چہ نئی شادی شدہ عورتوں کی شادی کے بعد کے فوری تغیرات اظہر من الشمس اور ضرب المثل ہیں۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اگر یہ مواد ضرورت سے زیادہ عورت کے بدن میں جذب ہوتے رہیں تو نہ صرف ان کی صحت پر برا اثر کرتے ہیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عورت کے بدن میں مدافعانہ عمل پیدا کر کے اس میں ایک حد تک بانجھ پن پیدا کر دیتے ہیں۔ چناں چہ ان عورتوں میں جو کثرت جماع کی عادی ہوتی ہیں، بانجھ پن کا باعث ان ہی مواد کی زیادتی کو سمجھا گیا ہے۔ ان ہی اصولوں پر میچنی کاف اور لینڈ سینی وغیرہ محققین نے مادہ حیوانوں میں اسی نوع کے نر جانوروں کے مادۂ تولید کو زیر جلد یا اندرون ورید ٹیکے کر کے ثابت کیا ہے کہ ایسی ماداؤں کے خون میں ایسے اجزاء پیدا ہو جاتے ہیں جو حونیۂ منویہ کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ ڈٹلو نے نر خرگوش کا مادۂ منویہ مادہ خرگوش میں ٹیکہ کر کے اس میں کم و بیش عرصے کے لیے عارضی عقر پیدا کر دیا ہے۔ ۲ سے ۵ سی سی کی مقدار میں تازہ مادۂ منویہ ہر ایک مادہ خرگوش کے کان کی ورید میں ٹیکہ کیا گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ٹیکہ کی ہوئی مادہ خرگوش کا آبِ خون نکال کر حونیاتِ منویہ پر ڈال کر خوردبین کے نیچے دیکھا گیا کہ اس عمل سے حونیاتِ منویہ کی پہلے حرکت بند ہو گئی اور اس کے بعد وہ گچھا بن کر غائب ہو گئے۔ اس طرح کے چند ٹیکوں سے کئی خرگوشنیاں بانجھ ہو گئیں اور یہ بانجھ پن ان میں چار ماہ تک قائم رہا۔ لیکن اس عمل سے مادہ خرگوش کے خصیتین الرحم کا فعل بالکل غیر متاثر رہا اور وہ انڈے پکانے کا کام برابر انجام دیتے رہے۔

ڈٹلو کے نتائج کی تصدیق دوسرے محققین نے بھی کی ہے۔ میک کارٹنی نے اسی طرح بائیس ہفتوں تک بانجھ پن پیدا کر دیا۔ نادمن ہینی نے انسانوں میں اس کے تجربات کر کے ظاہر کیا ہے کہ اکثر تجربات میں خاوندوں کا مادۂ منویہ بیویوں میں ٹیکہ کیا گیا تھا۔ مگر بعض حالات میں بجائے خاوند کے دوسرے تن درست مردوں کے مادۂ تولید کے ٹیکے کیے گئے تھے۔ ہر عورت میں ہفتہ وار ٹیکہ کیا جاتا تھا اور دوسرے ٹیکے میں پہلے کی نسبت خاص طریق پر تیار کیے ہوئے مادۂ تولید کا ایک قطرہ بڑھا دیا جاتا تھا۔ ہر عورت میں تازہ ٹیکے کیے گئے تھے۔ ٹیکوں کے دوران میں کوئی عورت حاملہ نہیں ہوئی ٹیکوں کے ختم ہو جانے کے کچھ عرصے بعد تمام ٹیکہ کی ہوئی عورتوں میں سے تین عورتیں حاملہ ہوئیں۔ روسی ڈاکٹروں بالخصوص نیڈ سٹاخ اور ھوڈن نے اسی اصول پر تجربات کر کے بعض یقینی نتیجے حاصل کیے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ مردوں کی بجائے بیلوں کے مواد منویہ کے ٹیکے کر کے بھی عورتوں کو عارضی طور پر بانجھ کیا جا سکتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ ان ٹیکوں کے بعد عورتوں میں بعض مقامی اور عمومی علامات متلی، بخار وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ بہت جلد رفع بھی ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کے تجربات تیس عورتوں پر کیے گئے تھے ان میں سے چار تو دورانِ علاج ہی میں حاملہ ہو گئی تھیں۔ دو میں ٹیکے ناکام رہے تھے اور چوبیس میں ڈھائی ماہ سے لے کر ایک سال سے زیادہ عرصے تک عارضی بانجھ پن پیدا ہو گیا تھا۔

ان ہی اصولوں پر ٹیکہ کی ہوئی عورتوں کے منیع سیال خون سے ٹیکے کر کے دیکھا گیا ہے۔ مگر اس کے نتائج اور بھی کم دیرپا ثابت ہوئے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے خصیتین الرحم سے خاص مواد حاصل کر کے مردوں میں ٹیکے کر کے بھی تجربات کیے گئے۔ گلٹیوں کے مخصوص مواد محرکہ (باطنی افرازات) مثلاً خاص جوہر بانقراس (انسولین) وغیرہ۔ غرض کہ اس وقت تک ذیل کے مواد محرکہ سے تجربات کیے جا چکے ہیں ان کے علاوہ دوسری بے نالی کی گلٹیوں کے مخصوص مواد محرکہ (باطنی افرازات) مثلاً جوہر بانقراس (انسولین)

(بقیہ ص ۲۶۵)

آٹھویں فصل

منع حمل اور ویدک

ازجناب ویدراج کرشن دیال صاحب شاستری امرت سر

مستورات کو مرض بانجھ پن سے نجات دلاکر اولاد پیدا کرنے کے قابل بنانے یا استقرارِ حمل کے لیے جہاں یقینی اور فائدے مند دواؤں یا ترکیبوں کی عام دنیا کو سخت ضرورت ہو وہاں بعض اوقات خاص خاص حالات میں انسان کو ایسی ادویہ کی بھی تلاش رہتی ہے جو عورت کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے مانعِ حمل ہوں۔ اگرچہ ترکِ مباشرت اس کا ایک ہی بے ضرر اور یقینی علاج ہے۔ تاہم یہاں چند نسخے ایسے درج کیے جاتے ہیں جو بوقت ضرورت استعمال کرنے سے فائدے مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ مگر ہم اپنے ناظرین سے اس امر کے لیے دست بستہ التماس کرتے ہیں کہ ان کو زناکاری یا بدمعاشی کی خاطر ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں۔ ہم نے ان نسخوں کو محض ایسے دنیاداروں کے فائدے کے لیے درج کیا ہے جو غربت کے باعثِ کثرتِ اولاد سے نالاں ہوں یا جن کی بیوی کسی خاص مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے نہایت کمزور ہو گئی ہو اور وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہی ہو۔

مانعِ حمل نسخے

(۱) فل فل دراز، واوڑنگ، سہاگہ سفید۔ تینوں چیزوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس لیں اور اس میں سے بقدر ۶ ماشے دوا لیکر حیض کی ابتدا سے پانچویں روز پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے حمل قرار نہیں پائے گا۔

نوٹ:- یہ سفوف برابر چار پانچ روز استعمال کرنا چاہیئے۔

(۲) مغز تخم ہرڑ ۴ تولہ اور مصری ۴ تولے کو پیس کر عورت کو چار روز تک پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس سے عورت کا حیض آنا بند ہو جائے گا۔ جب حیض نہ آئے گا تو اولاد بھی نہ ہو سکے گی۔

(۳) دودھک یا ہزار دانی کی جڑ بقدر ۱ تولہ بکری کے دُودھ میں بطور ٹھنڈائی پیس کر حیض کے بعد چار روز تک استعمال کرنے سے حیض آنا بند ہو جائے گا۔

(۴) پچھ نکھشتر میں دھتورے کی جڑ لاکر عورت کی کمر میں باندھ دیں۔ اس عمل سے بھی حمل قرار نہیں پاتا۔

(۵) تخم ڈھاک کی راکھ بقدر ۳ ماشے حیض کے بعد چند روز تک ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرانے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۶) سفوف چترہ بقدر ۳ ماشے اور گڑ ۱ تولہ، روغن سرسوں ۲. تولے میں ملاکر استعمال کرنے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۷) ہینگ ۱۰ ماشے کو تیل سرسوں ڈھائی تولے میں ملاکر پانچ روز تک استعمال کرانے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۸) حیض آنے کے بعد چار پانچ روز کریلے کا رس ڈھائی تولے کی مقدار میں روزانہ پلانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۹) پرانا گڑ ۱ تولہ اور اُڑد کا آٹا ۶ ماشے حیض کے بعد چند روز تک کھانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۰) تخم ڈھاک پیس کر سفوف بنائیں۔ پھر اس کو گھی میں چرب کر کے برابر وزن کا شہد ملائیں اور حیض کے بعد اس میں روئی کا پھایہ لت پت کر کے رحم میں رکھیں۔ اس عمل سے حمل بالکل قرار نہیں پا سکتا۔

(۱۱) خچر کا بول اور ایسا پانی جس میں لوہا گرم کر کے لوہار لوگ بجھاتے ہیں، بقدر چار چار تولے روزانہ پلانے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۲) ہاتھی کی لید خشک کر کے باریک پیس لیں اور اس میں شہد ملاکر بقدر ایک ایک تولہ چند روز تک استعمال کرائیں۔ اس

کے استعمال سے عورت کو زندگی بھر حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۳) پاکھان بھید اور مہندی دونوں کو ملا کر بطور مہندی ہاتھوں و پاؤں پر لگانے سے عورت کو حمل نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) پہلی مرتبہ ہونے والی زچہ کا خون اگر کوئی عورت اپنے سارے جسم پر مل لے تو عمر بھر حمل نہیں رہ سکتا۔

(۱۵) تالیس پتر ۱ تولہ گیرو ۱ تولہ کو بطور ٹھنڈائی گھوٹ کر پینے سے عورت حاملہ نہیں ہو سکتی۔

(۱۶) ڈھاک کے تخم بطور ٹھنڈائی گھوٹ کر پینے سے عورت کو حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۷) ۲ تولے بیر کی لاکھ پاؤ بھر پانی میں جوش دیں۔ جب چھٹانک بھر پانی رہ جائے تو اسے چھان لیں اور ۲ تولے روغنِ سرسوں ملا کر چند روز بعد حیض استعمال کرائیں۔ گربھ (حمل) نہیں ٹھیر سکتا۔

(۱۸) پُرانا گڑ ۴ تولے حیض کے بعد متواتر آٹھ روز تک کھلانے سے حمل نہیں ہو سکتا۔

(۱۹) ہاتھی کی تازہ لید کو نچوڑ کر ۱ تولہ رس نکالیں اس میں ۱ تولہ شہد ملا کر چند روز استعمال کرائیں۔ اس سے ساری زندگی عورت کو حمل نہیں ہو سکتا۔

(۲۰) تلوں کے تیل میں نمک ملا کر اگر مرد بوقت مجامعت اپنے عضو مخصوص اور حشفے پر لگائے تو اس عمل سے بھی حمل نہیں رہ سکتا

(۲۱) سفوف ہلدی بقدر ۱ ماشہ تا ۳ ماشے حیض کے بعد متواتر دس بارہ دن تک استعمال کرتے رہنے سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۲۲) مجامعت کے بعد رحم میں سیاہ مرچ رکھنے سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۳) حیض کی ابتداء سے چار روز بعد مغز تخم ارنڈ ایک عدد سالم پانی کے ہمراہ نگلوانے سے پُورے ایک سال تک حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۴) آدمی کے کان کا میل اور ایک باقلے کا دانہ لے کر پشمینے کے کپڑے میں باندھ کر عورت گلے میں لٹکا لے۔ جب تک یہ گلے میں رہے گا، حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۵) حیض کے چار روز بعد چنبیلی کی ایک کلی پانی کے ہمراہ نگلوانے سے ایک سال تک حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۶) مجامعت کے وقت مینڈک کی ہڈّی عورت اپنی کمر میں باندھ لے تو حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۷) بچّے کا پہلا دانت جب گرنے لگے تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو زمین پر نہ گرنے دے۔ ہاتھ ہی میں لے لے۔ اور اس کو چاندی کے تعویذ میں رکھ کر دائیں بازو پر باندھے۔ اس سے حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۸) بھوہڑ کی لکڑی کی راکھ ۱ ماشہ میں ایک ماشہ کھانڈ ملا کر برابر اکیس روز تک عورت کو پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں اس سے زندگی بھر حمل نہیں ٹھیر سکتا۔

(۲۹) مازو سبز کو پانی میں گھس کر روئی کا پھاہا تر کریں اور بوقت مجامعت رحم میں رکھیں۔ حمل قرار نہیں پاتا۔

(۳۰) نوشادر اور پھٹکری کو پیس کر رحم میں رکھ کر مجامعت کرنے سے بھی حمل نہیں ٹھیرتا۔

داخلہ آصفیہ طبیّہ کالج گورنمنٹ بھوپال

آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال کا جدید سیشن یکم اگست ۱۹۳۹ء سے شروع ہو گیا۔ اس لیے امیدوارانِ داخلہ کو ۱۵ جولائی ۳۹ء تک درخواستیں مطبوعہ فارم پر مرتب کر کے مہتمم صاحب کالج کے نام ارسال کر دینی چاہئیں۔ تفصیلی معلومات و ترتیب درخواست کے لیے پراسپکٹس و داخلہ فارم مطبوعہ دفتر کالج میں حاضر ہو کر یا ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ بھیج کر بذریعہ پوسٹ حاصل کریں۔ مقررہ تاریخ گزر جانے کے بعد درخواستیں نہیں لی جائیں گی۔

محمد عبد المعید

فار افسر الاطباء و پرنسپل آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں ہمدردِ صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا، پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟ اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۸-۳۹ء کی تازہ جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شایع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ کو صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقع کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے لکھنے والوں میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحابِ قلم کے نتائجِ افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت۔ ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

مزاحیہ

کارٹون

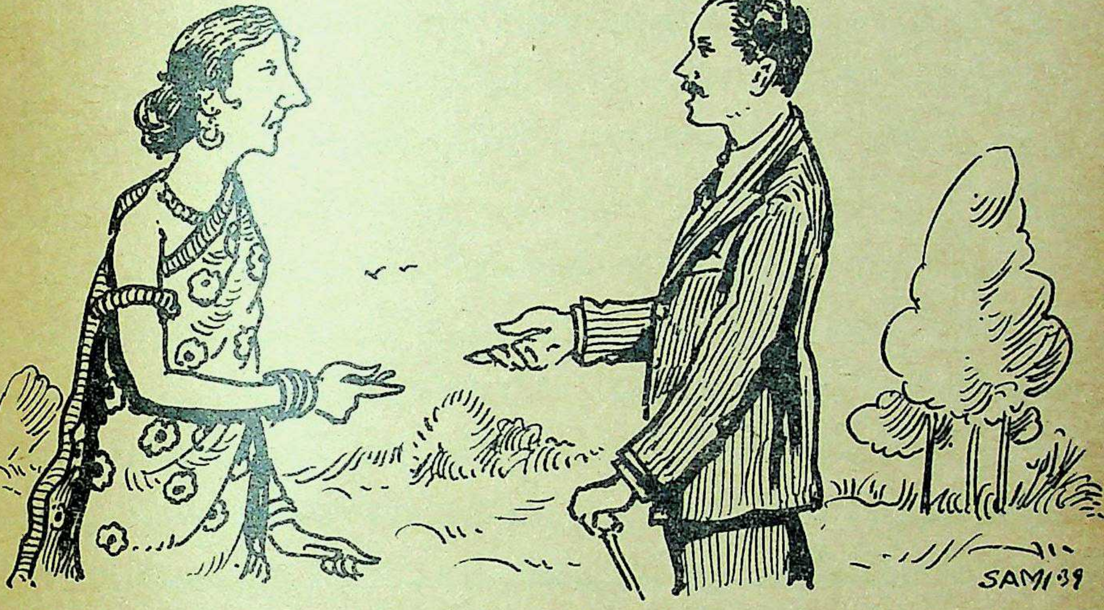

بیوی: کیا آپ کو کچھ یاد ہے کہ میرے چہرے کو دیکھ کر آپ کب حیرت میں پڑ گئے تھے؟
خاوند: ہاں، خوب اچھی طرح، نکاح کے بعد جب میں نے آپ کا گھونگٹ اُلٹا تھا!

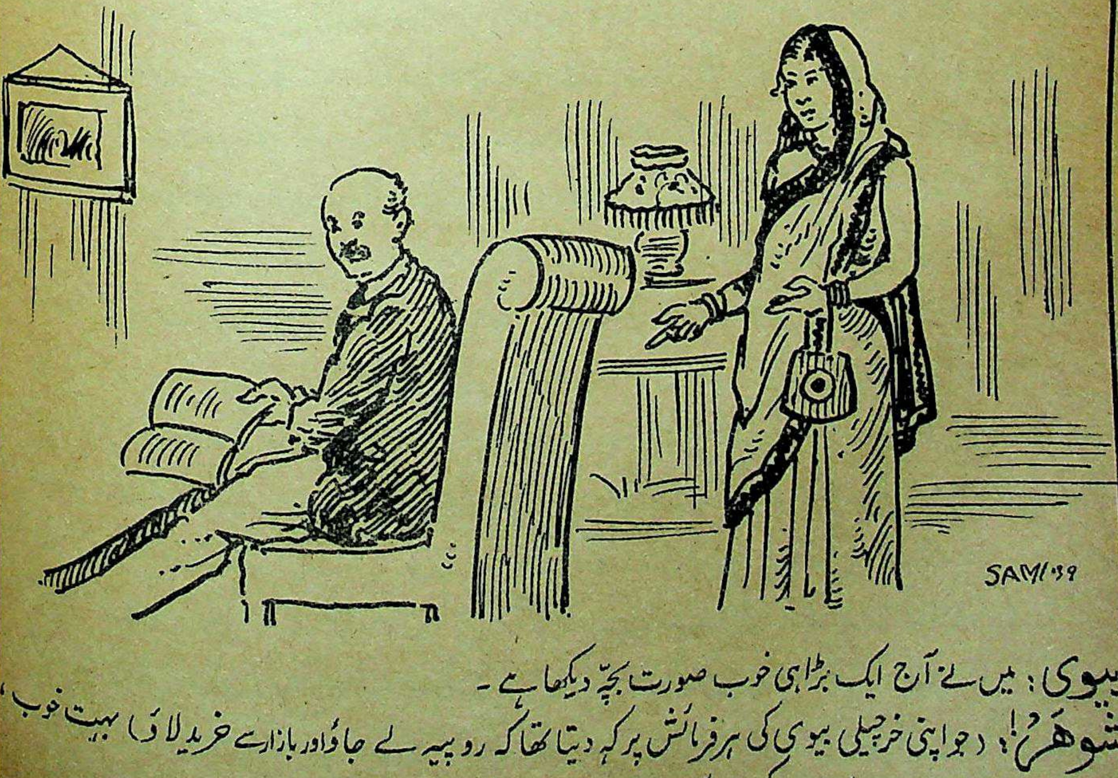

بیوی: میں نے آج ایک بڑا ہی خوب صورت بچہ دیکھا ہے۔
شوہر: (جو اپنی خرچیلی بیوی کی ہر فرمائش پر کہہ دیتا تھا کہ روپیہ لے جاؤ اور بازار سے خرید لاؤ) بہت خوب، تو پھر تجوری میں سے روپیہ نکالو اور کسی دوکان سے اپنی پسند کا بچہ خرید لاؤ۔

ہمدرد منجن

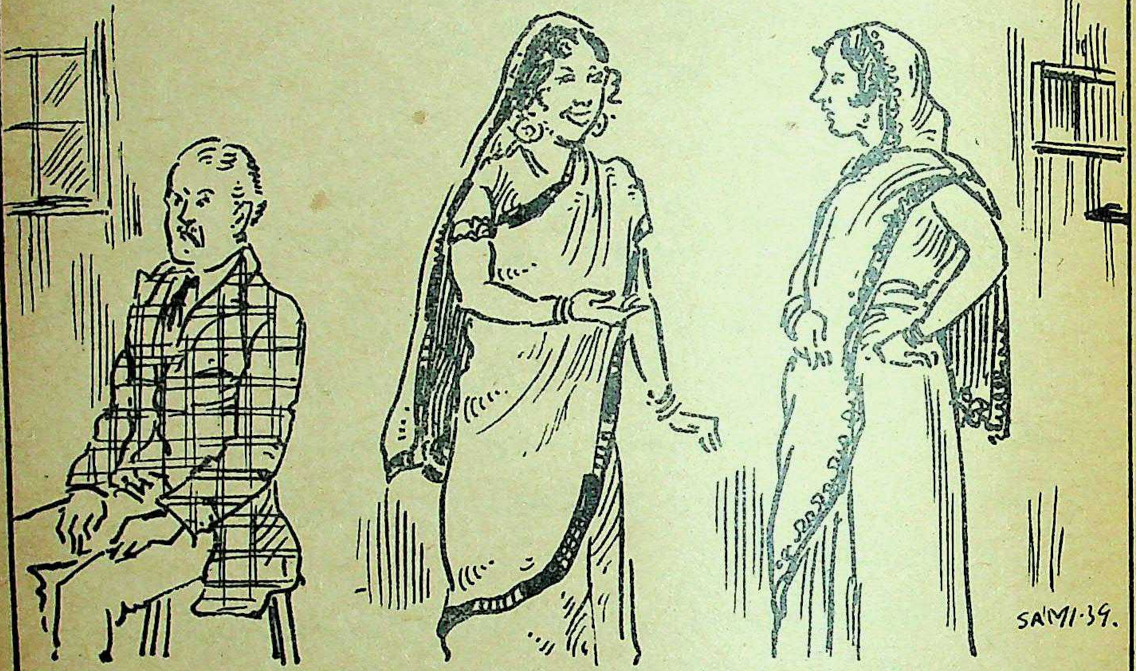

ایک سہیلی: میرے شوہر بھی مجھ سے اسی طرح بپھرے رہتے تھے جس طرح تمہارے شوہر اس وقت بیٹھے ہیں۔

دوسری سہیلی: مجھے تو منہ کی بدبو اور دانتوں کے میلے پن کی شکایت ہے۔ تمہیں کیا تھا؟

پہلی سہیلی: مجھے بھی تو یہی شکایتیں تھیں لیکن جب سے ہمدرد منجن لگانا شروع کیا ہے اس وقت سے میری صحت بھی اچھی ہے اور خانگی زندگی بھی۔

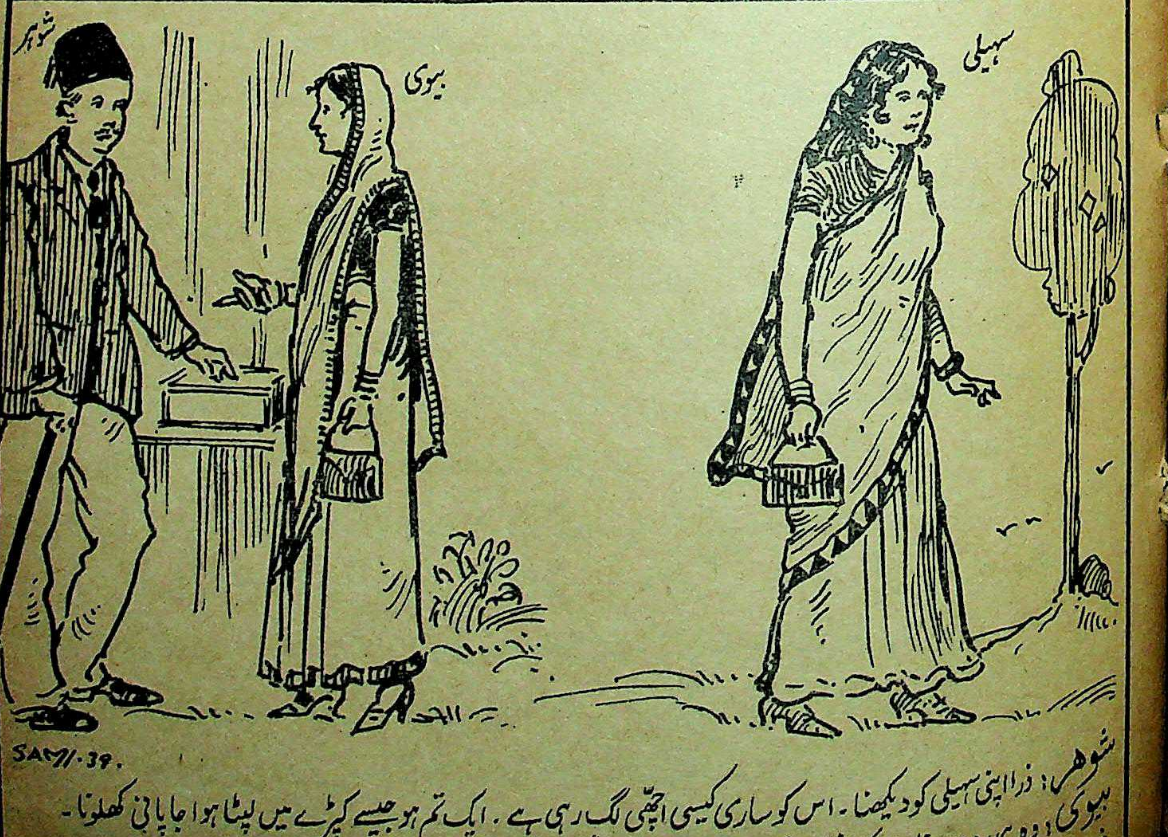

شوہر: ذرا اپنی سہیلی کو دیکھنا۔ اس کو ساری کیسی اچھی لگ رہی ہے۔ ایک تم ہو جیسے کپڑے میں لپٹا ہوا جاپانی کھلونا۔

بیوی: وہ ہمدرد دواخانے کا ضماد شباب پابندی سے لگاتی ہے۔

شوہر: تو تم کو کس نے منع کیا ہے۔ تم کیوں نہیں یہ دوا لگاتیں

(صفحہ ۲۴۸)

نویں فصل

متفرق ذرائع

ہندوستان کی خواتین اور ضبط تولید

محترمہ ڈاکٹر میری اسٹوپس ڈی۔ ایس سی، پی ایچ ڈی۔ لندن

محترمہ ڈاکٹر میری سٹوپس صاحبہ انگلستان میں برتھ کنٹرول کی تحریک کی روحِ رواں ہیں۔ ہماری درخواست پر موصوفہ نے یہ مضمون ارسال فرمایا ہے جسے ہم شکریہ کے ساتھ نذر ناظرین کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ کے خیالات سے فائدہ اُٹھایا جائے گا۔

"ہمدرد صحت"

ہندوستان کی خواتین کے لیے بھی ضبط تولید کے محفوظ طریقوں کا علم اسی قدر ضروری ہے جس قدر انگلستان یا کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے لیے۔ یہ مسئلہ کسی خاص قوم یا طبقے سے نہیں بلکہ پورے عالم نسواں سے تعلق رکھتا ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو متواتر اور پیہم حمل سے اُس کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور اُس کے نتائج نوزائیدہ بچے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جن لوگوں کو ضبط تولید پر عمل پیرا ہونے کے وجوہ معلوم کرنے کا شوق ہو وہ میری مختصر کتاب "وائز پیرنٹہڈ" (عاقلانہ والدینیت) یا مقابلتاً ضخیم کتاب "کنٹراسپشن، اٹس تھیوری، ہسٹری اینڈ پریکٹس" (ضبط تولید کا نظریہ، تاریخ اور عمل) کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ان کتابوں میں جو طریقے بیان کیے گئے ہیں اُن پر تمام دُنیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ میں اس مضمون میں صرف ایک یا دو ایسے مسائل بیان کرنا چاہتی ہوں جن کا تعلق خاص طور پر ہندوستانی خواتین سے ہے۔ کیوں کہ وہاں بہت سخت گرمی پڑتی ہے۔ رسل و رسائل کے ذریعوں کی کمی ہے اور لوگ غیر معمولی طور پر افلاس زدہ ہیں۔

ہندوستان میں دولت مند عورتوں کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ غریب عورتوں کی عظیم الشان اکثریت کے لیے ہمیں خاص طریقے ایجاد کرنے پڑیں گے۔ کیوں کہ غریب عورتیں اندام نہانی کے لئے ربر کی ٹوپیاں اور پیسریاں خرید نہیں سکتیں۔ اور وہ جدید ساخت کے مختلف آلات ہر مرتبہ صحیح طریقے پر لگا بھی نہیں سکتی ہیں۔ میں نے اپنی کتاب "برتھ کنٹرول ٹوڈے" (موجودہ ضبط تولید) میں اسفنج اور تیل کا نہایت آسان طریقہ درج کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا خرچ بھی ہندوستان کی غریب عورتوں کی استطاعت سے باہر ہے۔ لہٰذا میں مجبور ہوں کہ افلاس زدہ ہندوستانی عورتوں کے لئے کوئی خاص طریقہ تجویز کروں۔ اس طریقہ میں خاص فائدہ یہ ہے کہ عورتوں کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑے گا اور اس کے لئے جو چیز بھی ضروری ہو وہ عورتیں بازار سے خریدنے کے بجائے خود اپنے گھروں میں تیار کر سکیں گی۔ طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی سی صاف دھنی ہوئی روئی لے کر اُس کی گدّی بنالی جائے جو ہتھیلی کے برابر چوڑی اور انگوٹھے کے برابر موٹی ہو۔ اس گدّی پر آہستہ آہستہ دھاگا اِدھر اُدھر لپیٹ دیں۔ تاکہ روئی جمی رہے۔ اس کے بعد پیالی میں تھوڑا سا تیل (جس سے غریب ہندوستانی گھروں میں عام طور پر کھانا پکایا جاتا ہے) نکالیں اور اس میں گدّی کو تر کر دیں۔ جب گدّی تیل کو خوب اچھی طرح جذب کرلے تو اُسے آہستہ سے دبا کر تیل کی زائد مقدار نکال دیں اور خواب راحت سے پہلے اندام نہانی میں رکھ لیں۔ اس گدّی کو رحم کی گردن تک پہنچ جانا چاہیے۔ کیوں کہ جن جراثیم سے استقرارِ حمل ہوتا ہے وہ رحم میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ گدّی کو عین موقع پر استعمال کرنے کے بجائے خواب گاہ میں داخل ہونے سے پیشتر ہی لگا یا جائے تاکہ ہم آغوشی کی لذت میں کوئی فرق نہ پڑنے پائے۔

گدّی کو مجامعت کے بعد ہی جسم سے باہر نکال لینا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اُسے رات بھر جسم کے اندر رہنے دیں تاکہ چکنائی سے جراثیم تلف ہو جائیں۔ اُسی وقت گدّی کو باہر نکال لینے سے بعض جراثیم کے رحم کے اندر داخل ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔ صبح جب خوابِ راحت سے بیدار ہوں تو غسل کے وقت گدّی کو جسم سے نکال کر نذرِ آتش کر دیں۔

میں نے ضبطِ تولید کا جو آسان ترین طریقہ ظاہر کر دیا ہے اُس کی بنا پر مجھے اندیشہ ہے کہ تجارتی حلقوں میں میرے خلاف اظہارِ ناراضگی کیا جائے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہندوستانی بہنوں کے نام میرا یہ پیام درحقیقت ان کے لئے راحت و مسرّت کا پیام ثابت ہوگا۔

دولت مند اور تعلیم یافتہ ہندوستانی عورتوں کے لیے جدید سائنٹی فک طریقوں کا استعمال زیادہ مناسب ہے۔ "ریشیل" "کلینوکیپ" "ڈچ کیپ" وغیرہ مختلف اقسام کے آلے قابلِ اعتماد ہیں اور انہیں اپنے جسم کی اندرونی ساخت کے مطابق منتخب کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام آلات اچھے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں صحیح طریقے پر لگایا جا سکے۔

جو دولت مند اور تعلیم یافتہ خواتین اعلیٰ اقسام کی پیسریوں کے استعمال کی عادی ہیں اور ان کے لیے "گریز" (چکنائی) وغیرہ ولایت سے منگاتی ہیں انہیں بھی ایک خاص دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ کہ یوروپین ممالک سے جب "گریز سپوزیٹریز" ہندوستان پہنچتی ہیں تو گرم آب و ہوا کے اثر سے وہ عموماً پگھل جاتی ہیں اور قابلِ استعمال نہیں رہتیں اگرچہ یوروپین ممالک میں اب ایسی قسموں کی گریزیں تیار ہونے لگی ہیں جو ہندوستان میں آتے آتے پگھل نہیں جاتیں لیکن ان میں بھی ایک دُشواری یہ ہے کہ ہندوستانی عورتوں کے اجسام میں چوں کہ سرد ممالک کی عورتوں کے اجسام سے زیادہ گرمی ہوتی ہے اس لئے یوروپین ممالک کی تیار کردہ گریزیں بسا اوقات ہندوستانی عورتوں کے لیے اس قدر مفید ثابت نہیں ہوتیں جس قدر یوروپین ممالک کی عورتوں کے لیے۔ اس دُشواری کو رفع کرنے کے لیے ہم نے اپنے کلینک میں خاص طور پر ایسی گریزیں تیار کرائی ہیں جو گرم ممالک کی خواتین کے لئے بغیر کسی شک و شبہ کے کارآمد ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے "کلینوکیپ" بہترین ہے، اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہندوستان میں لیڈی ڈاکٹروں اور سند یافتہ دائیوں کی ایسی معقول تعداد ہونی چاہیے جو صرف یہی نہیں کہ پیسریوں کے صحیح طریقہ انتخاب و استعمال سے واقف ہوں، بلکہ ہندوستانی عورتوں کو ان کے استعمال کا صحیح طریقہ بتا بھی سکیں۔ اعلیٰ سے اعلےٰ قسم کی پیسری بھی صرف اسی صورت میں کارآمد ہو سکتی ہے جب کہ اُسے ہر مرتبہ صحیح طریقے پر لگایا جا سکے۔

"ضبطِ تولید"

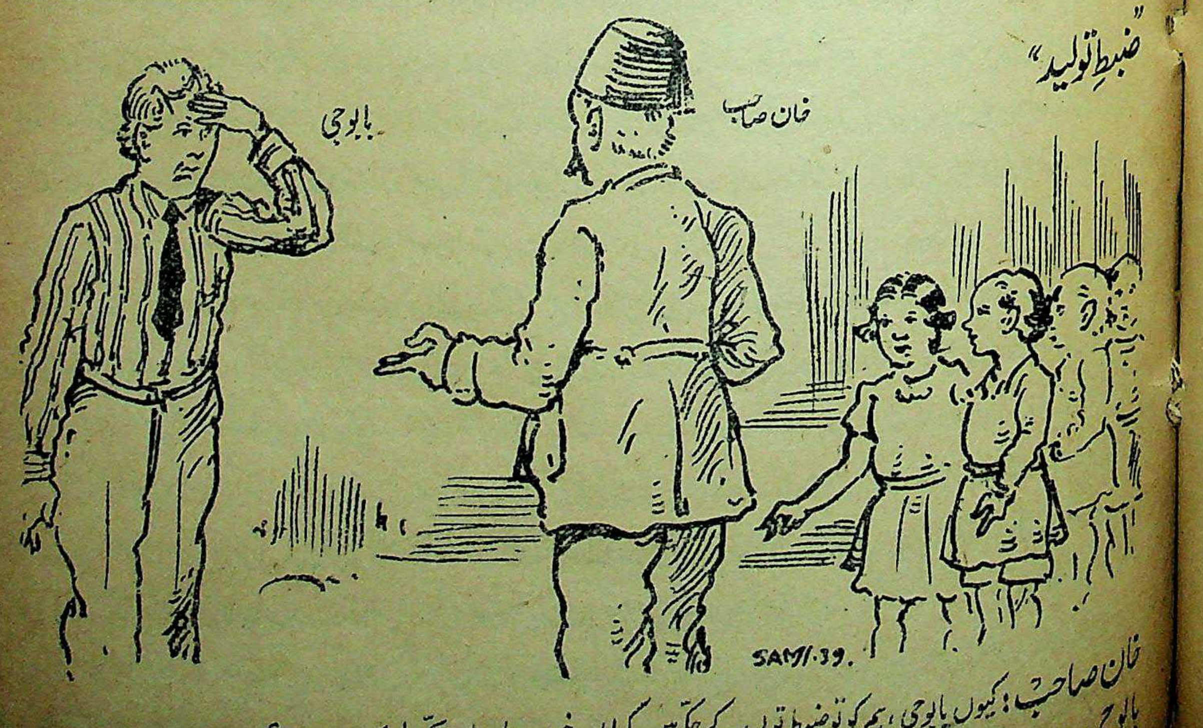

خان صاحب: کیوں بابو جی، ہم کو تو ضبطِ تولید کے چکر میں رکھا اور خود یہ چار چار بچّے لیے پھر رہے ہو؟

بابو جی: خاں صاحب، ان کو تم ایک ہی سمجھو کیوں کہ یہ چاروں ایک ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔

ضبطِ تولید کا انفرادی حق اور بہترین مانعِ حمل تدابیر

از جارج ریلے اسکاٹ۔ ایف۔ پی ایچ۔ ایس، (انگلینڈ) ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف۔ زیڈ۔ ایس، کیمبرج (انگلستان)

حمل کی روک تھام کا جواز

ضبطِ تولید کا نظریہ، اگرچہ کم و بیش تین ہزار برس پرانا ہے لیکن اس پر روادارانہ توجہ اور عمل کی ضرورت کا احساس اسی زمانے میں ہوا ہے۔

سب سے پہلے مالتھوس اور اُس کے پیرووں نے دنیا کی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لیے ضبطِ تولید کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ گو اِن لوگوں کے دلائل بُنیادی حیثیت سے غیر صحیح اور بڑی حد تک مغالطہ آمیز تھے لیکن یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ایسے وقت میں، جب کہ ضبطِ تولید کے نظرئیے کی ہر طرف سے شدید مخالفت ہو رہی تھی اور یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں مخالفین کو اس معاملہ میں قانونی امداد نہ حاصل ہو جائے، ان لوگوں نے ضبطِ تولید کے نظریے کو عام کرنے اور اُسے مقبول بنانے میں بڑا کام کیا۔

اس نظریے کی سب سے زیادہ مخالفت مذہبی نقطۂ نظر سے کی جاتی رہی ہے لیکن حال ہی میں جب طبّی نقطہ نظر سے تلے اُوپر کے حمل کے نقصانوں پر روشنی ڈالی جانے لگی تو ضبطِ تولید کے نظریے کو قبولِ عام کی سند بھی ملتی گئی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ مذہبی مخالفت میں بڑی حد تک کمی ہو گئی۔

یہ حقیقت ہے کہ بیشتر حالات میں حمل عورت کی صحت بلکہ اُس کی جان تک کے لیے خطرہ ثابت ہوتا ہے اور چوں کہ بہ کثرت صورتوں میں یہ خطرہ لاحق رہتا ہے اس لیے یہ مناسب ہو گا کہ یہاں کسی قدر تفصیل سے ان صورتوں کا جائزہ لیا جائے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عورت کے قوائے جسمانی پر وضعِ حمل کا بہت سخت بار پڑتا ہے۔ اور اس بار یا تھکان کا اثر عورت کے قویٰ سے اسی وقت دور ہو سکتا ہے جب وضعِ حمل کے بعد کافی عرصہ تک اُسے آزاد رہنے کا موقع مل سکے۔ پچھلے وقتوں میں اکثر عورتیں برابر ایک سال کے فصل سے وضعِ حمل مشقتوں میں مُبتلا ہوتی رہی ہیں۔ گویا پچھلے وضعِ حمل کا اثر ابھی اس کے قویٰ سے اچھی طرح دُور نہیں ہوتا تھا کہ ان پر مزید بار پڑ جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ متواتر بچّہ کشی کے باعث اگر عورت اپاہج، ناکارہ اور ہمیشہ کی روگی نہ بھی رہتی تھی تب بھی اُس کی صحت کو گُھن لگ جاتا تھا۔ اور وہ اپنی عمر سے کئی برس آگے نظر آنے لگتی تھی۔ اور پھر بچوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اُن کی جسمانی اور دماغی نشو و نما ماں کی عدم توجہی کے باعث پُوری نہیں ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ غریب ماں کو ہر وقت اپنی ہی پڑی رہتی تھی۔ اسے اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ وہ بچّوں کی بھی خبر گیری کر سکتی۔ اس کے ساتھ اکثر صورتوں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ بیمار ماں کے بچے خود بیمار، حقیر، زرد رُو، حواس باختہ اور جسمانی اعتبار سے ناکارہ ہوا کرتے تھے۔

ان ہی شواہد کے بعد ماہرینِ طب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وضعِ حمل کے بعد دوسری مرتبہ استقرارِ حمل میں ماں کو اتنی مدت ملنی چاہیئے کہ وہ اپنی تھکان بھی دور کر سکے اور اس کا بچّہ بھی شیر خواری کی عمر سے آگے بڑھ جائے۔ ایک اور دوسرے حمل کے درمیان یہ وقفہ حالات کے اعتبار سے متعیّن کیا جا سکتا ہے۔ تین یا چار برس کا وقفہ مناسب ہے لیکن کم سے کم دو برس کا وقفہ ضروری ہے۔ عام طور پر اس وقفے کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ابتدا میں ماہرینِ طب نے یہ تلقین شروع کی تھی کہ وضعِ حمل کے بعد ایک مدّت تک تعلقات جنسی سے پرہیز کیا جائے حالاں کہ وہ خود بھی اپنے دل میں یہ اچھّی طرح سمجھتے تھے کہ اُن کی یہ نصیحت ایک بڑی اکثریت کے لئے محض بے اثر تھی۔ بالآخر متواتر تجربوں کے بعد وہ یہ نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہوئے کہ اس مسئلہ کا مؤثّر حل صرف مانعِ حمل تدابیر ہی ہو سکتی ہیں۔

جس طرح شادی شدہ عورت کی صحت اور تن درستی کی خاطر ایک اور دوسرے حمل کے درمیان مناسب فصل لازمی ہے، اُسی طرح بعض خاص حالات میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایک سے پانچ برس تک یا اس سے بھی زیادہ مدت تک حمل قائم نہ ہونے دیا جائے۔ ان خاص حالات میں شدید بیماری یا اہم اپریشن کا ذکر مثالاً آ سکتا ہے جن میں حمل قائم نہ ہونے دینا نہ صرف عورت پر احسان کرنا ہے بلکہ

اس بچے کو بھی بعد کی اُن بیماریوں اور مصیبتوں سے بچانا ہے جو ایک بیمار ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کی صورت میں اُسے پیش آسکتی ہیں۔

اسی کے ساتھ بیشتر صورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں نہ تناسب وقفہ کافی ہو سکتا ہے اور نہ حمل کو ایک لمبی مدّت تک کے لیے ملتوی کر دینے سے کام چلتا ہے۔ بلکہ ضرورت ہوتی ہے کہ ہمیشہ کے لیے بچوں کی پیدائش ہی کو بالکل روک دیا جائے۔ ایسے حالات جن میں بچوں کی پیدائش بالکل ہی روک دینے ضرورت ہوتی ہے، دو صورتوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں:۔

(۱) جب حمل کے دوران میں یا وضع حمل کے وقت عورت کی صحت خراب ہونے یا اُس کی جان کے لالے پڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۲) جب "مقاربت" کا نتیجہ ایک نامکمل اور جسمانی اور دماغی حیثیت سے ایسے ناکارہ بچے کی شکل میں نکلے جس کے دنیاوی وجود کا باعث ہونا اخلاقی جُرم کے ہم پلّہ سمجھا جائے۔

ان میں پہلی صورت جن بیماریوں کے باعث پیش آتی ہے وہ یہ ہیں رعشہ، سوزش گردہ، اختلاج قلب، آتشک، سوزاک، دِق، ذیابطیس، گھیگا، زیادتی افراز درقیہ اور التہاب قنات فلوپی وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے چاہے کوئی سی بیماری ہو، حمل کے باعث اس میں شدت پیدا ہونی لازمی ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں ان بیماریوں کی موجودگی میں حمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو عورت ہمیشہ کی روگی رہتی ہے یا اپنی جان سے جاتی رہتی ہے۔

دوسری صورت میں بچے کے ناکارہ پیدا ہونے کی ذمّہ داری یا تو اُس کے باپ پر ہوتی ہے یا ماں پر۔ اور بیشتر صورتیں ایسی بھی ہیں کہ ماں باپ کے خاندانی امراض اور کمزوریوں کا ورثہ بچّوں کو ملتا ہے۔

معاشی نقطۂ نظر سے۔ ضبط تولید کے نظریے کی حمایت میں عام طور پر افلاس کی دلیل کافی وزنی خیال کی جاتی ہے۔ افلاس کی بعض صورتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں چند دنوں حمل کو ملتوی رکھنا مناسب ہوتا ہے اور اکثر صورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن میں بچوں کی پیدائش کو بالکل ہی روک دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مذہبی طبقوں میں بھی جو پہلے ضبط تولید کے نظریے پر توجّہ دینے تک کے روادار نہیں تھے، اب اس بات کا رفتہ رفتہ احساس ہونے لگا ہے کہ افلاس ضبط تولید کے لئے ایک معقول وجہ جواز ہو سکتا ہے۔

اس نئی روشنی کے دور میں یہ ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ بچوں کی صحیح اصول پر پرورش بہت مہنگی ثابت ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس عام کساد بازاری میں بڑھتی ہوئی بے کاری اور بے روزگاری نے سوسائٹی کے اُن کندھوں پر، جو پہلے ہی اپنی ذمّہ داریوں کے بوجھ سے جھکے پڑتے تھے، ایک اور بے پناہ وزن رکھ دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں ایسی نہیں ہیں کہ ہم اس نظریے پر غور کرنے کے سلسلے میں انہیں نظر انداز کر سکیں۔

ضبط تولید کا استحقاق یعنی انفرادی طور پر اپنے حالات کی روشنی میں یہ طے کرنے کا حق، کہ آیا کچھ دنوں کے لئے حمل کو ملتوی کرنا مناسب ہے یا بچوں کی پیدائش کو بالکل ہی روک دینا ضروری ہے، ابھی عام طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ اور ایسے لوگ بھی بہت کم ہیں جو اس کو اپنا جائز حق سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے مذہبی حلقے ضبط تولید کے انفرادی استحقاق کی دلیل کو عیش پسندی کے مرادف سمجھتے ہیں۔ اور قومی معاشرتی اور جسمانی نقطہ نظر سے اُس کی حمایت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

لیکن میں ضبط تولید کے نظریے کے حامی اور علم بردار کی حیثیت سے یہ رائے رکھتا ہوں کہ ہر شادی شدہ جوڑے کو یہ حق حاصل ہے کہ اس معاملے میں کسی خیال یا اثر سے مرعوب ہوئے بغیر خود ہی ایک مناسب فیصلہ کر لیا کرے بلکہ میں یہاں تک کہتا ہوں کہ افراد کے اس حق سے انکار کرنا شخصی آزادی کے قانون کی صریح خلاف ورزی ہے، جو نہ صرف ناجائز اور ناروا حرکت ہے بلکہ قابلِ تعزیر بھی ہے۔

حمل کو روکنے کی عملی تدبیریں

ضبط تولید کی ضرورت اور اس نظریے پر عمل کرنے کے انفرادی حق کو تسلیم کر چکنے کے بعد یہ معلوم کرنا بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ ایسے حالات میں جن میں حمل کا روکنا مناسب معلوم ہو، کون سی عملی تدبیریں

اختیار کی جائیں جو مؤثر بھی ثابت ہوں اور جن پر ضرورت مند افراد آسانی سے عمل بھی کر سکیں۔

اُن بیسیوں مانع حمل تدابیر میں سے، جو صرف عورتوں سے متعلق ہیں، کسی ایک مؤثر تدبیر کو منتخب کر لینا بہت مشکل کام ہے۔ اور وہ عورتیں جنہیں کبھی اس قسم کی ضرورت نہیں پڑی اور نہ تجربہ ہوا اُن کے لئے تو یہ انتخاب بہت ہی پریشان کن ثابت ہوتا ہے۔

بعض مانع حمل تدابیر ایسی ہیں جن پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے لیکن چند ایسی بھی ہیں جن پر برائے نام خرچ کے ساتھ عمل کیا جا سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ چند تدابیر ایسی ہیں جن کے ساتھ فنی اعتبار سے عمل کی مشکلات وابستہ ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جنہیں نفیس طبیعتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ بہر حال تدابیر مانع حمل کے انتخاب میں مذکورہ بالا باتوں کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ مثلاً کسی ایسے شادی شدہ جوڑے کے لیے جو زیادہ خرچ کا متحمل نہیں ہو سکتا، مہنگے آلات تجویز کر دینا محض بے معنی بات ہے یا ایسے نفیس مزاج افراد کے لیے ایسی سستی تدابیر کی سفارش کرنا جن پر عمل کرنے سے ان کی طبیعت گھبرائے یا پھر کوئی ایسا عمل تجویز کرنا، جو طبی حیثیت سے پیچیدہ ہو اور جس پر وہ حاوی نہ ہو سکیں، ہمیشہ بے کار اور بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ تدابیر مانع حمل تجویز کرنے والوں پر سب سے بڑا اعتراض مجھے بھی ہے کہ یہ لوگ مانع حمل تدابیر کی سفارش کرتے وقت افرادِ متعلقہ کے مزاج اور مذاق کا اندازہ نہیں کرتے اور نہ خرچ کا سوال ان کے زیر غور آتا ہے۔

اِن ہی وجوہ کی بنا پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہماری موجودہ معلومات کے ماتحت کوئی ایک اصول ایسا متعین نہیں کیا جا سکتا جسے ضبط تولید کے سلسلے میں ہر شخص استعمال کر سکے اور سب کے لئے وہ یکساں مفید بھی ثابت ہو۔ بہ الفاظ دیگر، کوئی مانع حمل تدبیر آج تک ایسی دریافت نہیں ہوئی جس کے متعلق ہم یہ کہہ سکیں کہ وہ ہر طرح کے حالات میں ہر شخص کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکے گی۔ علاوہ اس کے مانع حمل تدابیر کے سلسلے میں مردوں کی ذمہ داریوں کو پسِ پُشت ڈال دینا اور اس پر زور دیتے رہنا، کہ ان تدابیر سے صرف عورتوں ہی کا تعلق ہے، بڑی سخت غلطی ہے۔ اس لیے کہ بیشتر حالات میں جس طرح مرد اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں پہلو تہی اور بے پروائی کرتا ہے اُسی طرح عورتیں بھی سُستی، بے پروائی یا ناواقفیت کے باعث ان تدابیر پر اس طریقے سے عمل نہیں کرتیں جو کامیابی کے لئے بہت ضروری ہوتا ہے بعض حالات میں حمل کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنے کی پُوری پوری ذمہ داری عورت پر ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں مرد پر لیکن ایسی صورتیں بہت زیادہ افسوس ناک ہوتی ہیں جن میں عورت کی صحت کو برقرار رکھنے کی خاطر مانع حمل تدابیر اختیار کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ تدابیر محض اس لئے ناکام رہتی ہیں کہ مرد عدم واقفیت یا ایسی تدابیر پر عدم اعتماد کے باعث اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتا اور عورت غریب صحیح طریقہ عمل سے ناواقفیت کے باعث حمل کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوتی۔

اس اعتبار سے ضبط تولید کے نظریے کے سلسلے میں مناسب طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ مجرّب قسم کی متعدد مانع حمل تدابیر کا ذکر کر دیا جائے۔ اور ان کے انتخاب کا حق افراد کو دے دیا جائے کہ وہ جس تدبیر کو اپنے لئے مناسب سمجھیں طبی مشورے کے بعد اُسے اختیار کر لیں۔

میں اِس مضمون میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتا کہ عورتوں اور مردوں سے متعلق اُن مجرّب ترین تدابیر کا سرسری ذکر کر دوں جو آج کل رائج ہیں۔

عورتوں کے لیے تدبیریں

(۱) ربڑ کی پیسری: آج تک جس قدر مانع حمل تدابیر دریافت ہوئی ہیں یہ تدبیر سب حالات میں سب سے بہتر اور مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ البتہ پیسری کا صحیح قطر معلوم کرنا اور اُس کے پہنانے کے متعلق ہدایات حاصل کرنا ضروری ہے۔ بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ پہلی مرتبہ یہ پیسری کسی ماہرِ فن کی امداد سے پہنوائی جائے۔ اس کا اثر کئی گُنا زیادہ ہو سکتا ہے اگر اس کے ساتھ مانع حمل مرہم بھی استعمال کیا جائے۔

لیکن بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں یہ تدبیر کامیاب نہیں ہوتی مثلاً ہبوط الرحم، شقاقِ صفاق، پُرانا قبض، پردہ بکارت کی موجودگی، فتق مثانہ مہبلی اور استرخاء معاء مستقیم وغیرہ وغیرہ۔ اسی کے ساتھ بعض حالات میں اس کے استعمال میں مشکلیں پیش آتی ہیں اور بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ خرچ کی زیادتی کے باعث اس کا استعمال نہیں ہو سکتا۔

(۲) اسفنج یا ڈاٹ: دو انچی قطر کا ربڑ اسفنج یا روئی اور صاف کپڑے کی چھوٹی سی لڈی بنا کر رحم کے منہ پر رکھ دی جائے۔ یہ گدی

یا ربر اسفنج اتنا بڑا ہونا چاہیئے کہ رحم کا راستہ پوری طرح بند ہو جائے لیکن گدّی یا اسفنج کو اندر داخل کرنے سے پہلے حسب ذیل مرکب میں تر کر لینا چاہیئے۔

روغن زیتون۔ لیکٹک ایسڈ سولیوشن (ایک فی صدی کا) لے کر ہر کے میں حل کر لیا جائے۔ اس نسخے پر برائے نام خرچ آتا ہے، اسفنج کا ٹکڑا چند پیسوں میں خریدا جا سکتا ہے۔ اور اگر روئی یا کپڑے کی گدّی استعمال کی گئی تو ان چند پیسوں کے خرچ سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ یہ تدبیر ہنگامی ضرورتوں کے وقت بھی، جب پیسری میسر نہ آئے، نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۳) **ربڑ کی ٹوپی:** بعض خاص صورتوں میں جہاں پیسری استعمال نہ کی جا سکے وہاں یہ ٹوپی مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ ٹوپی رحم کی گردن پر لگا دی جاتی ہے۔

(۴) **"گریفین برگ چھلا":** چاندی یا سونے کے تاروں کا بٹا ہوا چھلا رحم کے منہ پر پہنایا جاتا ہے۔ اس سے حمل نہیں ٹھہرنے پاتا لیکن ضرورت اس کی ہے کہ کوئی ماہرِ طب اس کو پہنائے اور کچھ مدّت کے بعد اس کا معائنہ بھی کرتا رہے۔ اس اعتبار سے یہ بہت قیمتی نسخہ ہے۔ البتہ نفیس مزاج عورتوں کے لیے یہ مناسب ہے۔ اس لیے کہ انہیں چھلے کی موجودگی بالکل محسوس نہیں ہوتی اور نہ اس سے مجامعت میں کسی قسم کی روک ہوتی ہے۔ یہ چھلا زیادہ سے زیادہ بارہ مہینے تک مسلسل لگا رہتا ہے اور بارہ مہینے کے بعد اُس کے معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) **مجامعت کا مناسب وقت:** یہ طریقہ اگرچہ مدّت سے بے اثر سمجھا جاتا ہے لیکن حال ہی میں اوگینو اور کنوس اور بعض اور لوگوں نے نئی تحقیقات کے بعد یہ بتایا ہے کہ عورت کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنا قبول حمل کا زمانہ معلوم کر سکے۔ اس طریقۂ عمل میں ان لوگوں کے لیے بڑی کشش ہے جو مذہبی خیال یا اور وجوہ سے دوسری قسم کی مانع حمل تدابیر اختیار کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن طبّی اور آلاتی تدابیر اگر آسانی سے حاصل ہو سکیں تو اس طریقۂ عمل کی رائے نہیں دی جا سکتی البتہ مزید احتیاط کے طور پر دوسری تدابیر کے ساتھ اس پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔

مردوں کے لیے تدبیریں

(۱) **کنڈوم یا فرنچ لیٹر:** آج دنیا میں کسی اور مانع حمل آلے کی اتنی فروخت نہیں ہے جتنی اس چیز کی ہے۔ اور جب سے ربڑ کی مصنوعات میں زیادہ نفاست پیدا ہونے لگی ہے اُس وقت سے یہ چیز (یعنی فرنچ لیٹر) ان سب مانع حمل آلات میں، جو ہمیں میسّر آ سکتے ہیں، سب سے بہتر اور مفید تر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ کنڈوم اچھے اور بڑھیا قسم کے ربڑ کا استعمال کیا جائے اور سائز موزوں ہو۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ اس کے چڑھانے اور اُتارنے میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو کنڈوم استعمال نہیں کر سکتے یا جو یہ محسوس کرتے ہیں کہ کنڈوم کے استعمال کے بعد مقاربت میں طرفین کو لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس طریقۂ عمل کا ایک تاریک پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ بے چارے غریب آدمی اس چیز کو آزادی سے استعمال نہیں کر سکتے اس لیے کہ یہ بہر حال قیمتی چیز ہے۔

(۲) **عزل:** ایک صورت یہ بھی ہے لیکن اس پر کچھ زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ صرف وقتی اور ہنگامی ضرورتوں کے لیے یہ "نسخہ" مناسب ہے۔

مشترکہ تدبیریں

بعض مشترکہ تدبیریں ایسی ہیں جو بہت حد تک بے خطا ثابت ہو سکتی ہیں۔ مثلاً عورت پیسری یا ربڑ کی ٹوپی استعمال کرے اور مرد فرنچ لیٹر۔ اور اگر عورت اسفنج استعمال کرے تو مرد کنڈوم استعمال کر لے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت پیسری یا اسفنج استعمال کرے اور مرد عزل کرے لیکن یہ تدبیر کنڈوم استعمال کرنے کے مقابلہ میں بہت کم اعتبار کے لائق ہے۔ اگر کسی خاص وجہ یا سبب کی بنا پر مرد اس قسم کی احتیاط نہ کر سکے تو پھر عورت کو دوہری تدبیریں خود کرنی چاہئیں۔ مثلاً پیسری کے ساتھ ربڑ کی ٹوپی۔ یا اسفنج یا گدّی کے ساتھ طبّی مرہم یا جھاگ پیدا کرنے والی ٹکیاں استعمال کرے

ضبط تولید

از جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی (ایڈنبرگ) ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر۔ (برلن)

ضبط تولید پر اس قدر مضامین یورپ میں لکھے جا چکے ہیں کہ اب کوئی نئی بات اس پر لکھنے کے لئے نہیں سوجھتی۔ ہاں کسی اچھے مضمون کا ملخص ترجمہ آپ کے ضبط تولید نمبر کے لیے بھیج دیتا۔ لیکن اب علالت کی وجہ سے وہ بھی نہیں کر سکتا۔ اب آپ کا یہ نمبر چھپ جائے تو دیکھوں کہ کہیں کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔

یورپ میں حرام کاری حد درجے بڑھی ہوئی ہے۔ حاملہ عورت کو کچھ مہینے بیکار رہنا پڑتا ہے، جس سے اس کی آمدنی کم ہو جاتی ہے۔ اس لیے وہاں کی آزاد عورتوں میں مانع حمل ذرائع کے مقابلے میں پیٹ گرانے کے اسباب بہ کثرت رائج ہیں۔ بہرحال جو چیزیں اکثر مانع حمل یا مسقط حمل ہوتی ہیں۔ ان کی نوعیتیں زیادہ تر یہ ہوتی ہیں:

(۱) عورت سے صحبت کرنے کے زمانے کی قید (یعنی "زمانہ محفوظ" میں)۔ (۲) صحبت کے آسن (۳) وہ دوائیں جو اندام نہانی میں مل ملا جاتی ہیں (۴) وہ جھلیاں (مردانہ اور زنانہ رفالے) جو عضو تناسل پر یا اندام نہانی میں رکھی جاتی ہیں (۵) بعد فراغت ڈوش (۶) بعد فراغت عورت کا ایک ٹانگ پر اچھلنا (۷) ایام کے دنوں میں پوٹاشیم پرمگنیٹ اگرین تھیلین بلو ایک گرین کی گولی بنا کر دن میں تین بار چار روز تک کھلانا (۸) مجامعت کے بعد حیض کے دنوں میں پہلے ڈوش دیا جائے۔ پھر ہاتھ دھو کر الٹے ہاتھ کی دو انگلیاں فرج میں داخل کر کے رحم کے منہ کو تلاش کیا جائے۔ اس کے بعد اس میں ایک سلائی (قناطیر)، یا ٹھوس سلائی ایک انچ تک داخل کر دی جائے۔ اس کے چھ گھنٹے کے بعد خفیف درد شروع ہو کر رحم سے خون وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کام وہی کر سکتا ہے جو علم تشریح سے پوری طرح واقف ہو (۹) ایک انچ لمبی ایک قسم کی بنی بنائی لکڑی بھی ملتی ہے جس کو رحم کے منہ میں رکھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ وہاں کی رطوبت سے پھولتی جاتی ہے۔ چار گھنٹے بعد اسے نکال لیتے ہیں۔ رحم سے خون وغیرہ قطعی خارج ہو جاتا ہے (۱۰) پہلے ایام پر مقصد پورا نہ ہو تو نمبر ۸ اور ۹ دوسرے اور تیسرے مہینے بھی حیض کے مقررہ دنوں میں کر سکتے ہیں۔ چوتھے ماہ اگر کیا گیا اور چھوٹا سا بچہ نکل پڑا تو اس کے سر پر زخم ہو گا جس سے ڈاکٹر صاحب، اگر انہوں نے بغیر مشورہ، اجازت اور ضرورت (یعنی ماں کی جان بچانے کی غرض کے علاوہ) کیا ہے تو پکڑے جائیں گے اور برسوں قید خانے میں رہیں گے اور ڈگری تک چھن جائے گی۔

ضبط تولید عورت کی کن کن بیماریوں اور جسم کے قدرتی بگاڑوں کی حالت میں کیا جاتا ہے، اس کی لمبی فہرست ہے۔ مذہب اور قانون کی تفصیل مجھے معلوم نہیں مگر عقل یہ کہتی ہے کہ مجامعت کا لطف اس سے خراب ہو جاتا ہے۔ عورت کی صحت پر بہت ہی برا اثر ہوتا ہے۔ ان جکڑبندیوں کی مصیبت کو، اگر میں عورت ہوتا تو نہ پسند کرتا۔ رہا روٹی کا سوال تو میاں اگر اللہ تعالے پر سچا اعتقاد ہے تو وہ خود انتظام کر دیتا ہے۔ پرانے زمانے میں قحط، وبائیں اور بیسیوں قسم کے ذریعے اسی بڑھتی ہوئی آبادی کے خلاف رہتے تھے تو اب جنگ ہے مختصراً یہ ہے کہ میں ضبط تولید کے خلاف ہوں اور یورپ بھی اس کے خلاف ہوتا جا رہا ہے۔ ایک ادنیٰ ذریعہ ضبط تولید کا تعویذ گنڈہ ہے۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں ایک بزرگ ...... شاہ ہماری ہی بستی میں اس بات کے داعی ہیں کہ وہ اسے روک سکتے ہیں۔ ان کے دروازے پر میں اکثر موٹریں دیکھتا ہوں اور غربا بھی کبھی کبھی، مگر بہت کم اس غرض سے ان کے در دولت پر حاضر ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت لکھ کر تعویذ دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایمان والوں کو اللہ ہی مصیبتوں سے بطفیل تمہارے رسول بچانے والا ہے۔ میں نے قصداً یہ آیت نہیں لکھی۔ میں ایک گنہگار بندہ ہوں۔ میں تو حاجت مند سے یہی کہوں گا کہ اگر تجھے واقعی ضبط تولید کی ضرورت ہے تو راتوں کو تنہائی میں رو رو کر اپنی حاجت بیان کر۔ وہ سب کچھ جاننے والا ہے اور تیرا بہترین رب۔ مگر ضبط تولید کی ترقی تو فیشن ہے۔ اور یہ ترقی پر ہے۔ لیکن یہاں تو مطلب معشوق کا حسن برقرار رکھنا اور مباشرت کی بے فکریاں ہیں۔ لیکن یہ بات غلط ہے، اس لیے کہ جب مادہ منویہ فرج ہی کے لئے بلکہ عورت کی جسمانی توانائی کے لئے ایک ضروری چیز ٹھہرے تو پھر اس کا بہم نہ پہنچانا عورت کی صحت کو ضرور برباد کرے گا۔

چوتھا باب

ضبطِ تولید کے مجرّبات

جناب خان صاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب فرّاش خانہ، دہلی

(۱) تخم کاکنج تین تین عدد روزانہ پانی کے ساتھ طہارت کے بعد تین دن تک کھلائیں۔ مانع حمل دوا ہے۔

(۲) گھونگچی سرخ کے بھی یہی خواص ہیں۔ اسے بھی کاکنج کی ترکیب کے مطابق استعمال کرائیں۔

جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب بمبئی

ایک مرتبہ وطن سے بمبئی آتے ہوئے جھانسی کے اسٹیشن پر حکیم سید عباس علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اُنھوں نے مجبور کیا کہ ایک دو روز کے لیے جھانسی میں ٹھہر جاؤں۔ میں ان کے ہمراہ مکان پر گیا اور دو روز مجھے وہاں قیام کرنا پڑا۔ اتفاقاً شہر میں اطلاع ہو جانے کی وجہ سے مریضوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک غیر مسلم عورت آخر وقت تک بیٹھی رہی۔ جب تمام مریض چلے گئے تو اس نے اپنا بیان شروع کیا کہ ”میرا شوہر بہت غریب اور صرف پندرہ روپے ماہوار کا ملازم ہے، جب سے میری شادی ہوئی ہے ہر سال ایک بچّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نواں بچہ میری گود میں ہے۔ میں بچے جننے اور پالنے کی زندگی سے تنگ آگئی ہوں۔ میرا شوہر اتنے بڑے کنبے کی ضرورتیں کسی طرح پوری نہیں کر سکتا۔ کوئی ایسی دوا بتا دیجیے کہ یہ سلسلہ ختم ہو۔ میں ہر گز زندگی بھر اب بچّے نہیں چاہتی۔“

اُسی زمانے میں دورانِ شکار میں ایک دیہاتی نیم حکیم سے حمل روکنے کا ایک نسخہ معلوم ہوا تھا۔ مجھے اس کا تجربہ کرنا منظور تھا۔ لہذا میں نے اس کو بتا دیا کہ نیم گائے کا تازہ پتّہ لے کر صرف ایک ایک قطرہ دونوں کانوں میں ڈال لو آئندہ بچّہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد میں بمبئی چلا آیا۔ دو سال بعد مجھے پھر جھانسی جانے کا اتفاق ہوا تو وہ عورت روتی ہوئی پھر آئی اور اس نے بیان کیا کہ ”گائے کا پتّہ کانوں میں ڈالنے سے بچے پیدا ہونے بالکل بند ہو گئے ہیں مگر دوسرے سال جھانسی میں پلیگ پھیلا تو سب بچے ایک مہینے کے اندر ہی اندر مر گئے میری گود اب خالی ہے۔ میرا دل بچوں کے لیے بے پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔“ مجھے اس دوا کا صحیح ردِّ عمل تو معلوم نہ تھا۔ مگر اس کی طمانیّتِ خاطر کے لیے میں نے کھوپرے کا خالص تیل سُرخ رنگ کی شیشی میں بھر کر ایک مہینے دھوپ میں رکھنے کو کہا اور اس میں سے دو دو قطرے کان میں ڈالنے کے لیے بتا دیے۔ اور فرزجہ کا معمول مطب نسخہ (جس کے اجزا، کفِ دریا ۵ ماشہ، سمندر جھاگ ۸ ماشہ، بہروزہ ۳ ماشہ، نمک لاہوری ۳ ماشہ ہیں) اسکو استعمال کرنے کے لیے سمجھا دیا۔ اس کے بعد مجھے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوا۔ اس واقعہ کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور مجھے اس بات کا قطعی یقین ہو گیا کہ خدائے تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت کو اگر کوئی ٹھکراتا ہے تو مالک بے نیاز اس سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور اس کو ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اسی لیے آج تک اپنی عمر میں پھر کبھی اس چیز کے استعمال اور مزید تجربے کی نوبت نہیں آئی۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس جودھ پور

(۱) بجّو کے پتّے کو کیلے کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ پھر اس میں ۶ ماشہ سہاگہ اور ذرا سا روغن کنجد ملا کر ڈیڑھ ڈیڑھ ماشے کے شیاف بنالیں۔ اور ایک شافہ ہر روز رات کو سوتے وقت رحم میں رکھا کریں۔ تین مہینے تک یہ عمل کرنے سے استقرار نہیں ہوتا۔ اور رحم بھی ناکارہ نہیں ہوتا

(۲) آم کی بجلی ایک عدد لے کر پانچ تولے روغن کنجد میں جلالیں پھر تیل کو صاف کر کے رکھیں اور مجامعت سے پہلے مرد و عورت دونوں

اس تیل کو لگا لیا کریں۔

(۳) روغن حنظل خالص اور شہد خالص ہم وزن ملا کر رکھیں اور مجامعت سے پہلے لگائیں۔

جناب حکیم مولوی حاجی عبد اللطیف صاحب رائل فزیشن ریاست راج گڈھ

مکرمی سلام مسنون۔ عنایت نامہ بہ طلب تجربات ملا۔ ضبط تولید مسئلے کو میں اہل یورپ کی جدت طراز، آزاد پسند اور خود غرض طبیعتوں کی پیداوار سمجھتا ہوں، اس لیے اس کے عمومی رواج کے حق میں میری رائے شاید بہت سے حضرات سے مختلف ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ خالص علم و فن کے لحاظ سے بعض مواقع ایسے آجاتے ہیں کہ جب عورتوں کی عام کمزوری کی وجہ سے اُن کے لیے حمل کا ہونا خطرے سے خالی نہیں۔ ایسی حالتوں کے لیے اساتذہ فن نے مجربات تجویز کیے ہیں۔ جس میں سے بعض تجربات کی کسوٹی پر اکثر و بیشتر مفید ثابت ہوئے ہیں اور خود ہمارے بھی تجربہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے ایماء گرامی کے احترام میں ایک مجرب نسخہ درج ذیل کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ معزز ناظرین و خواتین صحیح موقعہ پر اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ فائدہ اُٹھانے والے حضرات و صاحبات ہمدرد صحت کے آئندہ صفحات میں دوا کی تاثیر سے دوسروں کو بھی مطلع فرمائیں۔ نسخہ مجرب حسب ذیل ہے۔

سفید یا زرد چنبیلی کی کلیاں خشک کر لی جائیں۔ اور پھر ان کو باریک پیس کر سفوف بنا لیا جائے۔ حیض سے پاک ہونے کے بعد تین ماشے یہ سفوف روزانہ صبح کو دو گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ تین روز تک نوش کر لیا کریں۔ یہ عمل تین مہینے تک کرنا چاہیئے۔ یعنی ہر مہینے تین روز تک مذکورۂ بالا سفوف کھانا چاہیئے۔ تین مہینے میں نو روز کھایا جائے گا۔ اور حیض سے پاک ہو کر ایک ہفتہ تک مجامعت سے پرہیز کیا جائے۔ ہم نے بعض ایسی کمزور خواتین کو اس کا استعمال کرایا جن کو وضع حمل کے وقت کئی کئی گھنٹے تک غشی رہا کرتی تھی اور اس قدر مفید پایا کہ آج دس گیارہ سال کا عرصہ ہو گیا مگر ان کو بفضلہ تعالیٰ حمل نہیں قرار پایا۔ حالاں کہ عمر کے اعتبار سے اب بھی وہ اس قابل ہیں کہ اُن کے اولاد ہو سکتی تھی۔ یہ بات بھی قابل گزارش ہے کہ جو صاحب اس کا استعمال فرمانا چاہیں وہ اپنے آپ ہی ہمدرد صحت سے نقل کر کے دوا کا استعمال نہ شروع کر دیں۔ بلکہ بہتر یہ ہو گا کہ کسی طبیب کا مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

جناب حکیم محمد احسن صاحب طبیب سرکاری مفصلات، بھوپال

(۱) بانجھ ککوڑے کی جڑ ۳ ماشہ ۵ تولے دودھ میں پیس چھان لیں اور بعد غسل ایام ماہواری دو دن تک عورت کو پلائیں۔ بانع حمل ہے۔ ککوڑہ ایک بیل کا پھل ہے جس کی ترکاری پکاتے ہیں۔ برسات میں کریلے کے ساتھ آتا ہے۔ اخروٹ کے برابر گول اور کریلے کی طرح کانٹوں دار مگر کڑوا نہیں ہوتا۔ بانجھ سے مراد وہ درخت ہو جس میں پھل نہ آئے۔ صرف پتّے اور پھول لگیں۔

(۲) مجامعت کے بعد نمک کے پانی سے ڈوش لیں۔ نطفہ قائم نہیں ہو گا۔ سادے پانی میں اتنا نمک ملائیں کہ اس میں خاصی شوریت پیدا ہو جائے۔

(۳) اوندر کنی بوٹی، جس کو دُرکنی اور موساکنی یا اذن الفار بھی کہتے ہیں، ۱ تولہ، اور پارہ ۱ ماشہ لے کر کھرل کریں۔ اور ۳ گولیاں بنا لیں بعد فراغت ایّام تین دن میں تینوں گولیاں پانی کے ساتھ صبح نہار منہ نگل لیا کریں۔ کھرل کرنے سے پارہ نکل جاتا ہے صرف بوٹی باقی رہ جاتی ہے لہٰذا پارہ کو نکل جانے دیں صرف بوٹی کی گولیاں بنا لیں۔ اس دوا سے منہ آجاتا ہے۔ اس کے لئے جوالنے کے جوشاندے میں تھوڑا سا ارنڈی کا تیل ملا کر کلّیاں کرائیں۔ اوندر کنی ایک بیل ہے جو کھیتوں میں ہر موسم میں ملتی ہے۔ اُس کے پتّے چوہے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری

(۱) پاکی کے بعد کا کنج کے سات تخم ڈالے نگل جانے سے حمل قائم نہیں ہوتا۔ مسلسل سات روز استعمال کئے جائیں۔

(ہمارے بعض مجربات نویس)

حکیم ہمایوں لائل پوری

حکیم اکبر حسین الہ آبادی

حکیم پرس رام وتس
ایڈیٹر رسالہ « صدائے طب »
موگا

حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی

حکیم ابوالحسن محمد احسان الحق

(ہمارے بعض مجربات نویس)

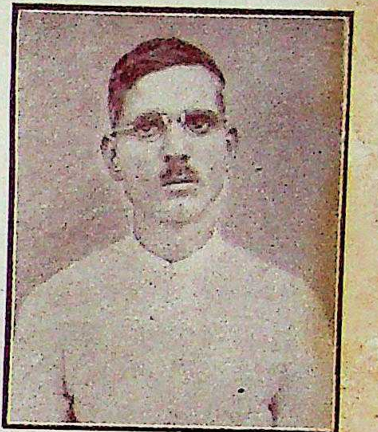

حکیم کبیر احمد مہنگانوی

حکیم اجیت سنگھ منچن آبادی

حکیم لالہ سری رام
ایڈیٹر رسالہ "حکمت طبعی"

حکیم غوث محی الدین حیدرآبادی

حکیم محمد انوار الحق انوار تھانوی

(۲) ارنڈ کا مسلم چھلا ہوا بیج ایک عدد پاکی کے بعد نگل لیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دانے سے ایک سال تک حمل قائم نہیں ہوتا، مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ دو یا تین دانے کھائے جائیں تو اس مہینہ تو ضرور ہی اس کی مانع حمل تاثیر پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اس کے دو تین دانے کھانے سے بعض عورتوں کو خفیف سا نفخ ہو جاتا ہے۔ میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔

(۳) بقول انطاکی جماع یا پاکی کے بعد آدھ سیر گلاب نہار منہ پی لیا جائے تو سال بھر تک حمل نہیں ٹھہرتا۔

(۴) ابو منصور کا قول ہے کہ نیل ہندی ۴ ماشہ عورت کو کھلا دیا جائے تو سال بھر تک استقرار حمل نہیں ہوتا۔

(۵) حیض سے فارغ ہونے پر برگ تلسی کا قہوہ تین دن تک پینا مانع حمل تاثیر رکھتا ہے۔

جناب حکیم مولوی کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ

(۱) حیض سے فارغ ہونے کے بعد تخم سنبھالو باریک پیس کر بقدر دو ماشہ دس دن تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ تین مہینے تک یہ عمل کرنے سے استقرار نہیں ہوتا۔

(۲) آب زہرہ گاؤ ایک ایک بوند دونوں کانوں میں ڈالنے بھی عورت ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

(۳) جنگلی کبوتر کی بیٹ ۱۰ ماشہ بیس کر رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح کو زلال لے کر عورت کو پلائیں۔ تین دن تک یہ پانی پلانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم پرس رام صاحب وتس آنریری مجسٹریٹ، موگا

(۱) سہاگہ تیلیہ خام، پیپل، باؤ برنگ، کونپل درخت کریر، اسپند سوختنی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر ہاتھی کی لید کے نچوڑے ہوئے پانی میں ایک ہفتہ تک کھرل کر کے خشک کرلیں۔ اور حیض سے پاکی کے بعد تین ماشے کی مقدار میں یہ دوا پوست درخت جھاؤ دو تولہ اور گڑ دو تولہ کے جوشاندے کے ساتھ دو دو دن تک دیں۔ تین مہینے تک یہ دوا استعمال کرانے سے ضبط تولید کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) کرم دانہ ایک تولہ لے کر پانی میں شیرہ نکالیں اور فراغت حیض کے بعد صرف ایک دن عورت کو پلانے سے مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

(۳) حیض سے فراغت کے بعد مغز تخم ارنڈ ایک ایک عدد دو دن تک پانی کے ساتھ نگل وا دیں۔ اور تیسرے دن ایک مغز جھاؤ کی پوست کے جوشاندے کے ساتھ دینے سے تین برس تک حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ، بسوہلی

(۱) باؤ برنگ، پیپل اور سہاگہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنا لیا جائے۔ اور چھ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف حیض کے دوران میں ایک ہفتے تک عورت کو پانی کے ساتھ دیا جائے اس دوا سے آئندہ حمل نہیں ٹھیرے گا۔

(۲) حیض کے دنوں میں اگر عورت بنولے کے خالص تیل کا حمول کر لیا کرے تو اس سے بھی ضبط تولید کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

(۳) حیض کے دنوں میں جو عورت روزانہ چار تولے پرانا گڑ پی لیا کرے وہ بھی حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) سہاگہ اور دارچینی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۴ رتی کی مقدار میں یہ دوا ہمراہ عرق بادیان کچھ مدت تک دیں مانع حمل ہے۔

(۲) مرکی اور نوشادر ہم وزن سفوف بنالیں اور چار رتی یہ دوا اگل قند میں ملا کر مجامعت سے دو گھنٹے پہلے کھلائیں۔

(۳) زعفران کشمیری، پوست املتاس، فلفل سیاہ، سہاگہ بریاں اور جوانکھار ہم وزن لے کر خوب باریک کرلیں اور لعاب گھی کوار کے

ساتھ چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ ایک مہینے تک دیں۔

(۴) کالی زیری، تخم ہلیلہ کابلی، ناگ کیسر، نرکچور، سیاہ دانہ اور کائے پھل ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ اور دو ماشے یہ سفوف عرق گاؤزباں کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۵) ریوند چینی ۱ تولہ، نوشادر ۱ تولہ، دارچینی ۱ تولہ، تخم رائی ۱ تولہ، شکر سرخ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ۲ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۶) مرکی، زعفران، ایلوا، دارچینی اور حلتیت۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مجامعت سے دو گھنٹے پہلے کھلائیں۔

(۷) کوئکہ زقوم ۲ تولہ اور مرچ سیاہ ۱ تولہ کا سفوف بنالیں۔ ایک ماشہ یہ دوا شربت کاکنج چار تولے کے ساتھ مجامعت سے دو گھنٹے پہلے دیں۔

(۸) بیخ پتھر چٹی، ترپھلہ اور پیپل ۳-۳ ماشے لے کر تین چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ پھر پانی چھان کر شہد سے میٹھا کر کے عورت کو مجامعت سے دو گھنٹے پہلے پلادیں۔ مانع حمل دوا ہے۔

جناب حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب نیاز صدیقی (زبدۃ الحکما میڈلسٹ) گوجرانوالا

(۱) کوڑی زرد اور شاخ مرجان ہم وزن لے کر انگاروں پر جلالیں۔ اس کے بعد دونوں چیزوں کو کھرل کر کے رکھ لیں۔ ایام ماہواری کے بعد تین دن تک یہ دوا تین ماشے کی مقدار میں صبح نہار منہ پانی کے ساتھ دے دیا کریں۔ مانع حمل دوا ہے۔

(۲) اگر عورت صبح اُٹھ کر ایک لونگ پانی کے ساتھ کھا لیا کرے تو حمل قرار نہ پائے گا۔

جناب حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب "کامل طب و جراحت" طبیب میونسپل کمیٹی رہتک

(۱) مشک کافور دو تولہ، مردار سنگ دو تولہ، کف ابابیل اصلی دو تولہ (اصلی ہمدرد دواخانہ دہلی سے ملے گا) تینوں دواؤں کو عرق گلاب سہ آتشہ ۱۰ تولے میں تین روز تک کھرل کر کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک سے تین گولیوں تک ایام سے پاک ہونے کے بعد شربت نیلوفر ۵ تولہ کے ساتھ، ۷ روز تک کھلائیں اور پھر سات روز کا وقفہ دے کر شروع کر دیں۔ اسی طرح تین مرتبہ سات سات روز کا وقفہ دے کر سات سات دن تک کھلائیں۔ ایک مہینے میں تین مرتبہ سے زیادہ نہ کھلائیں۔ ایک ماہ کا دور پورا کرنے کے بعد ایک سال تک حمل قرار نہ پائے گا۔ یہ گولیاں آتشک کے لیے بھی بے مثال ہیں۔ راقم کا خاص مجرب نسخہ ہے۔ ناظرین ہمدرد صحت کی قدر کریں کہ اس کے ذریعہ سے کیسے کیسے گوہر نایاب آپ کے سامنے آجاتے ہیں۔

جناب حکیم مولوی کبیر احمد صاحب ہنگانوی

(۱) پیپل، باؤبڑنگ اور سہاگہ چوکیہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور چھ ماشے کی مقدار میں بعد فراغت ایام پانچ دن تک روزانہ پانی کے ساتھ پھنکانے سے نطفہ قرار نہ پائے گا۔

(۲) مغز تخم پلاس کو جلا کر راکھ کر لیں۔ پھر جماع سے پہلے ۵ ماشہ کی مقدار میں یہ راکھ پانی کے ساتھ عورت استعمال کر لیا کرے۔ اس سے حمل نہیں ٹھیرتا۔

(۳) عورت اگر چنبیلی کی کلی کبھی کبھی نہار منہ نگل لیا کرے تو بھی استقرار حمل نہیں ہوگا۔

(۴) مغز تخم پلاس، شہد اور گھی ہم وزن لے کر ایک جان کر لیں اور جماع سے پہلے بطور فرزجہ استعمال کیا جائے۔

(۵) اگر مرد روغن کنجد میں نمک حل کرکے لگائے اور مجامعت کرے تو ایسی صورت میں بھی حمل قرار نہ پائے گا۔

جناب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاری پروفیسر بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ

(۱) اکسیر ضبط تولید: تخم نیل ۱ تولہ، تخم ستیاناسی ۴ ماشہ، تخم لاجونتی ۱ تولہ، مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ، ورق نقرہ ۱ تولہ۔ سب دواؤں کو بہت باریک کرکے ۴۰ پڑیاں بنالیں اور صبح و شام ایک پڑیہ گائے کے دودھ کے ساتھ ایک ہفتہ تک حیض سے فراغت کے بعد استعمال کریں۔ نہایت مفید مانع حمل دوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر ابوالافضال خدابخش صاحب، کمانڈ

(۱) کونپل کریل اور اسپند سوختنی ہم وزن کوٹ چھان لیں اور نو ماشے کی مقدار میں یہ سفوف پاکی کے بعد ایک ہفتے تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(۲) جو عورت حیض سے فراغت کے بعد تخم نیل ساڑھے چار ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ کھالے، وہ تمام عمر حاملہ نہ ہوگی۔

(۳) جو عورت ایک ہفتے تک قلمی شورہ تین ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ کھائے، وہ بھی تمام عمر حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسر

مانع حمل: روغن کنجد دو تولہ، نمک طعام ۶ ماشہ، آب پیاز دو تولہ۔ آب پیاز میں نمک کو حل کریں۔ پھر اس میں روغن کنجد شامل کرکے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور روغن رہ جائے تو صاف کرکے شیشی میں بھر لیں۔ اس روغن کے چند قطرے جماع سے پیشتر حشفہ پر لگالیں۔

جناب حکیم لالہ سری رام صاحب وید جی کائیں نور

(۱) موم کو پسے ہوئے نمک میں ملا کر بذریعہ پتال جنتر آتشی شیشی میں حسب معمول روغن کشید کریں اور وقتاً فوقتاً رحم میں لگا دیا کریں۔ مانع حمل تیل ہے۔

(۲) مرغی کے ایک انڈے کی زردی میں نوشادر ایک ماشہ ملا کر ہلکی آگ کے اوپر رکھ دیں۔ اور آہستہ آہستہ ہلائیں۔ تھوڑی دیر میں تیل نکل آئے گا۔ یہ تیل بھی مانع حمل ہے۔

(۳) مشک کافور ۲۰ تولہ، آب لیموں ۱ سیر، دیسی شراب ایک بوتل، آک کا دودھ چالیس تولہ۔ ان سب چیزوں کو کھرل کرکے گولیاں بنالیں اور آتشی شیشی میں بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں۔ اس تیل کو مکھن میں لگا کر رحم میں لگائیں۔ حمل نہیں ٹھہرے گا۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق، کوئلور

(۱) منع حمل یا حمل نہ ٹھہرنے کے لیے بہترین ترکیب یہ ہے کہ جماع کے بعد عورت فوراً کھڑی ہو جائے اور اوپر سے نیچے اور پیچھے کی طرف ۹۔۱۰ بار کودے یا چھلانگ لگائے۔

(۲) روغن کنجد خالص، روغن سرسوں اور پتہ گاؤ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے ملا لیجئے اور جماع سے پہلے لگا لیجئے۔ اس سے استقرار بھی نہیں ہوتا اور موجب لذت ہے۔

(۳) انیسون، تخم کرفس، رازیانہ، فودنج، مشک طرامشیع ہر ایک ایک تولہ، سنبل الطیب، دارچینی، تج، حب بلساں، ابہل، قسط، عود بلساں ہر ایک چھ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک یا دو گولیاں جماع کے وقت عورت کو کھلائیں، حمل کے

روکنے میں آزمودہ ہے۔

(۴) برگ سداب، ماشہ، ابھل ۴ ماشہ، سقمونیا ۲ ماشہ، آب آہن تاب سے ملا کر فرزجہ کے طور پر استعمال کریں مانع حمل ہے۔

(۵) چوہے کی مینگنی یا ہاتھی لید باریک کر کے شہد میں ملا کر فرزجہ کرنا یا صرف ہاتھی کی لید کے پانی میں کپڑا آلودہ کر کے حمول کرنا بھی مانع حمل ہے۔

(۶) مغز تخم بید انجیر ۱ عدد یا گھونگچی ۱ عدد مسلم پاکی کے بعد فوراً عورت کو کھلانا ایک سال کے لیے مانع حمل ہے اور دو عدد دو سال کے لیے۔

(۷) بقول شیخ الرئیس بو علی سینا جماع کے بعد فلفل سیاہ کا حمول کرنا مانع حمل ہے۔

(۸) نوشادر اور پھٹکری دو دو ماشہ قدرے پانی میں پیس کر کپڑا آلودہ کر کے بعد حیض رکھیں۔ رحم کا منہ کچھ دن کے لیے بند ہو جاتا ہے

(۹) ایام ماہواری کے شروع ہونے سے چار روز پہلے سے لے کر اس کے موقوف ہو کر طہارت کے بعد سے کم از کم ایک ہفتہ تک جماع نہ کریں

(۱۰) جماع کے بعد عورت کو سرد پانی پلانا بھی مانع حمل ہے۔

جناب حکیم آغا منصب علی صاحب، دہلی

(۱) ضبط تولید یا حمل کو روکنے کے لیے یوں تو کھانے کی اور لگانے کی بہت سی دوائیں ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ فائدہ ہی کرے گی۔ میرے خیال میں منع حمل کے لیے یہ تدبیر سب سے زیادہ کارگر ہے کہ باریک سوراخوں والا اسفنج کا اتنا بڑا ٹکڑا لیا جائے جو عورت کی اندام نہانی میں آ جائے اور اندر جا کر رحم کے منہ پر چھا جائے اس ٹکڑے میں ریشم کا ڈیڑھ دو فٹ لمبا ڈورا باندھ لیا جائے۔ پھر مجامعت سے پہلے اسفنج کو سرسوں کے تیل یا گلیسرین میں تر کر کے اندام نہانی میں رکھیں۔ فراغت کے بعد ڈورے کو گھسیٹ کر اسفنج کو باہر نکال لیا جائے۔ اور صابون سے دھو کر رکھ لیا جائے۔ دوسری بار جب ضرورت ہو تو اسی طرح کام میں لایا جائے۔ یہ تدبیر اس وقت بالکل مکمل ہو جاتی ہے۔ جب مجامعت کے بعد کسی قاتل جراثیم محلول سے اندام نہانی کو پچکاری کے ذریعہ سے دھو بھی لیا جائے۔ اس غرض کے لیے پوٹاشیم پرمنگنیٹ کا ہلکا محلول کام میں لایا جا سکتا ہے۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی ماہلانوالا (پنجاب)

اکسیر مانع حمل؛ تخم نیل ایک تولہ، تخم ستیاناسی نو ماشہ، تخم لاجونتی ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ، ورق نقرہ ایک تولہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر باریک سفوف بنا لیں۔ اور برابر کی چودہ پڑیاں بنا کر حیض سے فراغت کے بعد ایک ہفتہ تک ایک ایک پڑیہ صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ عورت کو پھنکائیں۔

اس نسخے کا اثر ایک سال تک رہتا ہے، اگر ضرورت ہو تو دوسرے سال پھر یہ دوا استعمال کرائیں۔

جناب حکیم ابو الحسن احسان الحق صاحب امرتسر

(۱) **سفوف نجات**؛ تخم ستیاناسی، تخم نیل، تخم کاکنج، گھونگچی سفید۔ ہر ایک ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ڈیڑھ ماشہ، ورق نقرہ، تخم لاجونتی ہر ایک ۶ ماشہ، بیخ ستیاناسی ۴ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پاکی کے بعد سات دن تک پھانکیں۔ اس دوا کے استعمال سے ایک سال تک استقرار نہیں ہوتا۔

(۲) **حب اختیاری**؛ تخم ستیاناسی، کاکنج، مشک طرامشیع، انیسون رومی، تخم کرفس، بادیان، پودینہ خشک، قسط شیریں، عود بلساں، لاجونتی، ابھل ہر ایک تین ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر شہد کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور حیض سے فراغت کے بعد برابر ایک مہینے تک دو دو گولیاں صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھائی جائیں۔ اس دوا سے ایک سال تک حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

(۱) دس تولے روغن کنجد میں پانچ تولے ایسی ٹک ایسڈ ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب ایسی ٹک ایسڈ جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھیں جماع کے فوراً بعد عورت اس تیل کا پھایہ اپنے اندام نہانی میں کھڑی ہو کر رکھ لے اور تین چار گھنٹے بعد نکال دے۔

(۲) چار تولے پودینہ سبز کے پانی میں ایک تولہ روغن کنجد میں ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پودینے کا پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھیں اور مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق استعمال کریں۔

(۳) بیر بہوٹی تازہ ۲ عدد کو آبِ ادرک تازہ میں کھرل کر کے مجامعت سے پہلے حشفے پر لگایا جائے۔

(۴) اگر عورت مجامعت کے بعد پھٹکری کے تیز لوشن سے اندام نہانی میں پچکاری کر لیا کرے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں، لائل پوری

(۱) بیر بہوٹی کو روغن یاسمین میں خوب حل کر کے رکھیں اور جماع سے پہلے بطور حمول استعمال کریں۔ مرد بھی مجامعت سے پہلے اُسے حشفے پر لگائے۔ جب تک اس دوا کا استعمال رہے گا اس وقت تک حمل قرار نہ پائے گا۔

(۲) شہد بھی ایک بے ضرر مانع حمل چیز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ شہد میں ڈبویا ہوا روئی کا پھایہ جماع سے پہلے عورت کے اندام نہانی میں رکھ دیا جائے۔ اور جماع کے ۴ گھنٹے بعد اُسے نکال دیا جائے۔

(۳) نیم کی نبولیوں کے مغز کا خالص تیل منی کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لیے بہت بے خطا چیز ہے۔ یوں بھی بے ضرر ہے۔ ایک روئی کا پھایہ اس تیل میں تر کر کے جماع سے پہلے اگر عورت کے پوشیدہ مقام میں کافی دور تک دھکیل دیا جائے تو حمل نہیں ٹھہرتا۔ کیوں کہ اس پھایے کی وجہ سے مادہ رحم کے اندر نہیں جا سکتا اور پھایے پر لگے ہوئے مادے کے کیڑے وہیں کے وہیں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس پھایے کو تین چار گھنٹے بعد نکال دیں۔

(۴) اگر عورت ہم بستری سے پہلے نو دس ماشہ سفوف پودینہ پانی سے پھانک لیا کرے تو حمل سے محفوظ رہے گی۔

جناب حکیم کرم الٰہی صاحب صوفی چک رائب

(۱) لاجونتی نو ماشہ، تخم ستیاناسی ایک تولہ، تخم نیل ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ایک ماشہ۔ چاروں دواؤں کا سفوف کر کے چوبیس پڑیاں بنا لیں۔ اور بعد فراغت حیض صبح و شام پانی کے ساتھ ۱۲ دن تک یہ سفوف استعمال کرائیں۔ حیض بدستور جاری رہنے کے باوجود قبولیت نطفہ کی استعداد رحم سے مفقود ہو جائے گی۔

(۲) مغز بیدانجیر ۳ عدد نہار منہ کھانے سے حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب منشی دیوی دیال صاحب وید، کنجاہ ضلع گجرات

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول کا معاملہ اس قدر نازک ہے کہ کسی شخص کو بغیر کافی غور کیے اس میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس معاملے میں کسی ماہر فن کی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ اکثر ہوتا یہ ہے کہ لوگ آپ ہی اپنی سمجھ سے اُلٹی سیدھی دوائیں استعمال کر لیتے ہیں جن سے ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ مکرمی ایڈیٹر صاحب رسالہ ہمدرد صحت نے منع حمل کے لیے مجھ سے چند مجربات مانگے ہیں وہ میں اشاعت کے لیے بھیج رہا ہوں۔ لیکن سچا مشورہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ سچ پوچھیے تو برتھ کنٹرول کی سب سے اعلیٰ اور بے ضرر تدبیر ضبط نفس ہے

(۱) پھٹکری سفید کو کوٹ چھان کر رکھیں، اور بقدر ۳ ماشے اسے نہار منہ پانی کے ساتھ ہفتے میں ایک بار پھنکا دیا کریں۔

(۲) کندر عمدہ سائیدہ ۶ ماشے لے کر ہمراہ پانی کے ساتھ عورت پھانک لیا کرے یہ مانع حمل ہے

(۳) شہد خالص نو ماشے میں نیم کے پتوں کا پانی ۹ ماشے ملا کر رکھیں۔ اور تہائی دوا روئی میں لتھیڑ کر حیض کے بعد رات کو سوتے وقت اندام نہانی میں تین دن تک رکھوائیں۔ صبح شافہ نکال کر پھینک دیا کریں۔

جناب ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب جاگیردار۔ ایم۔ بی۔ ایس منچن آباد

(۱) تخم سن اور رائی ہم وزن لے کر تھوڑے کے دودھ میں کھرل کریں اور چلغوزے کے برابر شیاف بنالیں۔ ہر مہینے ایام سے فراغت کے بعد ایک شافہ تین دن تک عورت اپنے اندام نہانی میں رکھے۔ ایک مہینے تک اس دوا سے حمل قرار نہیں پاتا۔ مجرب ہے۔

(۲) پھٹکری، کونین اور بورک ایسڈ کو ہم وزن لے کر کھرل کر لیں۔ پھر چار رتی یہ دوا ۶ ماشے مکھن ملا کر عورت مجامعت سے پہلے اپنے اندام نہانی میں پہنچا دے۔ روئی میں لتھیڑ کر بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔

(۳) تخم نیل، تخم سن، تخم ستیاناسی، تخم لاجونتی، ہرمل، گھونگچی، کوڑی زرد، نرکچور۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر خچر کے خون یا بہدانہ کے لعاب میں چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ہر مہینے پاکی کے بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ صبح نہار منہ سات دن تک کھلائیں لگاتار تین مہینے تک کھلاتے رہنے سے تین سال تک حمل قرار نہیں پاتا۔ مجرب دوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فاضل طب و جراحت امرتسر

(۱) اگر مغز تخم ارنڈ ایک دانہ عورت کو حیض کے بعد کھلایا جائے تو ایک سال تک حمل نہ ہوگا۔ اگر دو دانے کھلائیں جائیں تو دو سال تک استقرار نہ ہوگا۔ گھونگچی سفید کی بھی یہی تاثیر ہے۔

جناب حکیم غوث محی الدین صاحب ایل۔ سی۔ پی۔ ایس حیدرآباد دکن

(۱) مادہ خچر کے اندام نہانی میں ایک صاف نرم کپڑا رات بھر تک رکھا رہنے دیں۔ پھر وہ کپڑا نکال کر عورت حیض سے فراغت ہونے کے بعد اپنے اندام نہانی میں رکھے اور دس بارہ گھنٹے کے بعد نکال دے۔ اسی طرح یہ عمل تین مہینے تک جاری رکھیں۔ تمام عمر حمل نہیں رہے گا۔

(۲) حیض کے بعد حب کاکنج، عدد متواتر تین ماہ تک استعمال کرنے سے تمام عمر حمل قرار نہیں پاتا۔

(۳) سرگین فیل، کاکنج، کلونجی، کائے پھل، بیٹ کبوتر ہر ایک تین ماشہ، کوڑی زرد ۶ ماشہ، تخم ستیاناسی ۳ ماشہ، تخم نیل ۳ ماشہ، کالی زیری تخم ہلیلہ زرد، ناگیسر، نرکچور، گھونگچی، لاجونتی ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ۲-۳ ماشے کی مقدار میں حیض سے فراغت کے بعد برابر دو ہفتے تک روزانہ استعمال کریں۔ تین مہینے تک یہ دوا استعمال کرنے سے آیندہ حمل نہیں ٹھہرتا۔

جناب حکیم چراغ الدین صاحب گورداسپور

(۱) ایلوا ۶ ماشہ اور پوست آملہ نو ماشہ لے کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور حیض سے فراغت کے بعد یا نفاس کے دوران میں دو دو گولیاں روزانہ پانی کے ساتھ پندرہ دن تک استعمال کی جائیں۔

(۲) گھونگچی سفید دو دو عدد روزانہ نفاس کے دنوں میں تین دن تک پانی کے ساتھ کھائی جائیں۔

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج، نجیب آبادی،

(۱) خچر کے سُم کو جلا کر باریک کرلیں۔ اور ایک ماشہ کی مقدار میں تین دن تک پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ مسقط حمل ہے اور مجربین کا قول ہے کہ اس اسقاط کے بعد پھر قبول حمل کی استعداد باقی نہیں رہتی۔

(۲) سرگین فیل خشک ساڑھے تین ماشہ کی مقدار میں شہد کے ساتھ اگر عورت چار ہفتے تک کھائے تو وہ ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے کتاب رباعیات یوسفی میں لکھا ہے۔

در منع قبول حمل یک نکتہ ز من   بشنو کہ نکو تر است از در عدن
ہر زن کہ بر دشت فیل شہدش بدہند   ہرگز نہ شود ز ہیچ کس آبستن

(۳) سیندور ۳ رتی کی شہد سے گولی بنا کر پاکی کے بعد دینے سے بھی عورت عمر بھر کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

(۴) کہا جاتا ہے کہ اکثر طوائفوں کا معمول ہے کہ وہ کسی کنواری لڑکی کا پہلی دفعہ کا خونِ حیض اپنے تمام جسم پر مل لیتی ہیں اور اس طرح استقرار سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں

جناب حکیم چرنجی لال صاحب شرما وید، موضع ایسٹرو

(۱) ڈھاک کے بیج بنہایت احتیاط سے جلا لیے جائیں۔ اس کے بعد ان کی راکھ کے برابر ہینگ ملا کر پیس لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا حیض کے دنوں میں روزانہ پانی کے ساتھ پھانکی جائے۔ یہ دوا ایک سنیاسی صاحب کی بتائی ہوئی ہے اور تجربے سے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔

(۲) دنداسہ چھٹانک بھر لے کر نیم کوفتہ کر لیں اور اسے ایک بوتل پانی میں ہلکی آنچ پر جوش دے لیں۔ پھر پانی چھان کر بوتل میں بھر لیں اور حیض کے دنوں میں صبح و شام دونوں وقت عورت کو پلائیں۔ اس دوا سے استقرار نہیں ہوتا۔ بعد میں اگر حمل منظور ہو تو ایک ہفتے تک کانجی کا استعمال کریں

جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قادری امرتسر

(۱) کوڑی زرد، قلب الحجر، خاکستر فضلہ فیل، برگ حنا، حب الاس، تخم ستیاناسی، تخم نیل، باؤ بڑنگ، لاجونتی، گھونگچی سفید ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ فراغت کے بعد تین تین ماشے یہ سفوف نو دن تک صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) تھوہر سائے میں خشک کر کے جلا لیں۔ پھر اس میں ہم وزن شکر سفید ملا کر پیس لیں۔ اور اکیس دن تک یہ دوا ایک ماشہ کی مقدار میں پانی کے ساتھ استعمال کریں مستقل بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) بادرنج، مشک طرامشیع، ابہل، لاجونتی، تخم بلساں، مصطگی، مردار سنگ ہر ایک تین ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ایام سے فارغ ہو کر عورت یہ دوا ایک ہفتے تک دو دو ماشہ کی مقدار میں صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کر لیا کرے ایک سال تک حمل ٹھیرے گا۔

جناب حکیم عبد الستار صاحب الوہر منڈی

(۱) ایک دائی کا معمول ہے کہ وہ منع حمل کے لیے روغن تخم نیل ساڑھے چار ماشے کی مقدار میں عورت کو ایام حیض کے بعد دو تین دن تک پلاتی ہے۔

(۲) تخم نیل ۶ ماشہ، تخم ستیاناسی ۶ ماشہ، لاجونتی ۹ ماشہ، مرداریہ ایک ماشہ۔ چاروں چیزوں کا کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور اس کی چار پڑیاں بنا کر عورت کو حیض سے فراغت کے بعد صبح و شام دونوں ایک ایک پڑیہ پانی کے ساتھ دو دن تک دیں۔ اس دوا سے خون حیض بدستور جاری رہتا ہے۔ لیکن عورت ہمیشہ کے لیے بانجھ ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم محمد حیات صاحب ثابت

(۱) کالی زیری، تخم ہلیلہ کابلی، ناگ کیسر، انزجو، کلونجی، کائے پھل ہر ایک ڈیڑھ تولہ سب چیزوں کو باریک پیس کر شہد

کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور حیض کے بعد ایک ہفتے تک ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ عورت کو دیں۔

جناب حکیم مولوی شمس الحق خاں صاحب امرتسر

(۱) برگ تلسی سبز، پوست ہلیلہ زرد، اجھل، تینوں چیزیں نو نو ماشے لے کر تین چھٹانک پانی میں جوش دیں۔ پھر پانی صاف کرکے مصری سے میٹھا کرلیں۔ ایام سے فراغت کے بعد تین دن تک یہ نسخہ پلائیں۔ ضبط تولید کے لیے نہایت مجرب ہے۔

(۲) سداب ۱ تولہ، نطرون ۹ ماشے، اجھل ۹ ماشے، تینوں چیزوں کو ہرے پودینے کے پانی میں پیس لیں۔ اور فتیلے میں یہ دوا لگا کر پاکی کے بعد تین دن تک رات کو سوتے وقت اپنے اندام نہانی میں رکھ لیا کرے۔ صبح فتیلہ نکال کر پھینک دیا جائے۔ یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

جناب حکیم عبدالاحد صاحب شرف الدین پوری، دریاپور

(۱) کوپل کریل اور اسپند سوختنی ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ یہ سفوف حیض سے فراغت کے بعد صبح پانی کے ساتھ سات روز تک کھلائیں۔ مانع حمل ہے۔

جناب بدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب ایڈیٹر رسالہ معین الاطبا، شاہ پور

دوا مانع حمل: زرد کوڑیاں ۲۵ عدد لے کر انگاروں پر جلالیں۔ پھر انہیں ٹھنڈا کرکے باریک پیس لیں اس کے بعد چھٹانک بھر شکر سرخ اس دوا میں ملا کر سات پڑیاں بنالیں۔ اور سات دن تک ایک ایک پڑیہ ہر روز صبح کو نہار منہ پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ دوا حیض شروع ہوجانے کے دن سے شروع کی جائے۔ اس دوا کا یہ خاصہ ہے کہ اس کے سات دن کے استعمال سے حمل آیندہ کبھی نہیں ہوتا۔ اگر یہی مقصود ہو تو یہ دوا استعمال کرنی چاہیئے۔

جناب حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

(۱) جامن کے خشک پھول تین ماشے لے کر سرکے میں تر کریں اور معہ سرکے کے کھا جائیں۔ یہ دوا حیض کے دنوں میں سات دن تک روزانہ کھانی چاہیئے۔

(۲) بیری کے درخت کی زرد رنگ کی گرہیں، اسبند بریاں اور تخم سن تینوں چیزوں کو ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور ماہواری کے دنوں میں سات دن تک روزانہ یہ سفوف ۶ ماشے کی مقدار میں پانی کے ساتھ پھانکیں۔ اگر تین مہینے تک یہ دوا جاری رکھی جاسکے، تو ضبط تولید کا مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔

(۳) پنیر مایہ خرگوش ساڑھے تین ماشے روغن سوسن میں حل کرکے حمول کرنے سے بھی حمل قرار نہیں پاتا۔

جناب حکیم مولوی سید محمد غوث صاحب فاضل طب، بھوپال

معجون مانع حمل: سلیخہ، کلونجی، اجھل، جند بید ستر، مرکی، اشق ہر ایک ۹ ماشے، گھونگچی سفید، بیخ حنظل، فرفیون، گوگل، زعفران ہر ایک ساڑھے چار ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر آب برگ بید انجیر سبزہ ۸ تولے اور شہد خالص ۸ تولے میں حسب معمول معجون تیار کریں اور پاکی کے بعد ۴ ماشے کی مقدار میں یہ معجون تین دن تک روزانہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ مانع حمل مجرب دوا ہے۔

نوٹ: اس معجون کو بلا ضرورت استعمال نہ کیا جائے جس عورت کی صحت کے لئے حمل واقعی خطرہ ہو وہی اسے استعمال کرے۔

(۲) فل فل سیاہ ۳ ماشہ، نمک اندرانی ۳ ماشہ کا حمول اگر بعد جماع کیا جائے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

پانچواں باب

ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک میں

انگلستان اور ویلز

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول ایک ایسی اصطلاح ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ مجامعت سے پرہیز کیئے بغیر استقرار حمل کو اختیار میں رکھا جائے۔ اور پیدائش کی حدبندی کی جائے، خواہ اس کے لیئے کیمیاوی ذرائع استعمال کرنے پڑیں یا آلات سے کام لینا پڑے۔ یہ اصطلاح غالباً پہلی بار مسز مارگریٹ سینگر نے اپنی کتاب "باغی عورت" (سنہ ۱۹۱۴ء) میں استعمال کی تھی۔

مانع حمل دواؤں اور آلات کا سائنٹیفک استعمال بھی اسی زمانہ کی پیداوار ہے۔ برتھ کنٹرول کے خیالات کی اشاعت اُس وقت سے بہت ہونے لگی جب کہ سنہ ۱۸۷۷ء میں چارلس بریڈلا اور مسز اینی بیسنٹ کی گرفتاری "فلسفہ کے پھل" نامی رسالہ کے سلسلہ میں ہوئی۔ یہ رسالہ ایک امریکن ڈاکٹر چارلس نولٹن کی تصنیف تھا۔ انگلستان اور ویلز میں اس رسالے کی اشاعت ممنوع قرار دی گئی تھی۔ لیکن ان دونوں نے حکومت کے اس فیصلے کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ مقدمہ چلایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ رسالہ کھلے بندوں بکنے لگا۔ اور برتھ کنٹرول کے خیالات کی اشاعت بے روک ٹوک ہونے لگی۔ اس کے بعد ہی ڈاکٹر ڈریسڈیل کی سرکردگی میں برتھ کنٹرول کی ایک انجمن مالتھوسین[1] لیگ کے نام سے قائم کی گئی۔ لیگ نے چھوٹے چھوٹے خاندانوں کے حق میں زوردار پروپیگنڈا شروع کردیا۔ ایک رسالہ بھی اس مقصد کے لیے جاری کیا گیا۔ اور ڈاکٹر ڈریسڈیل، ان کی بیوی اور ڈاکٹر ویکری نے اپنی زندگیاں مانع حمل طریقوں کو عام کرنے کے لئے وقف کردیں۔ وہ خاص کر غریب لوگوں میں جا جا کر اپنے خیالات کی زور شور سے اشاعت کرتے تھے۔

ان مبلغین کا نظریہ یہ تھا کہ انسان کی دو اہم (جسمانی اور روحانی) ضرورتوں یعنی غذا اور محبت کی اگر کسی چیز سے تسکین ہوسکتی ہے تو وہ حمل سے بچنا ہے۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ غربت، نفس کشی اور ناجائز جنسی تعلقات کا خاتمہ جلدی شادی کرلینے کے رواج اور مختصر خاندان رکھنے کی صورت میں ہوسکتا ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں ان کوششوں سے ہالینڈ، بلجیم، فرانس اور جرمنی وغیرہ یورپ کے ملکوں میں مالتھوشین لیگیں قائم ہوگئیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں انگلستان کی لیگ نے لندن کے جنوب میں برتھ کنٹرول کلینک کھولا جس میں ڈاکٹر من سنگا کے طریقے پر غریب عورتوں کو حمل سے بچنے کی ہدایتیں دی جاتی تھیں۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں لندن میں برتھ کنٹرول کی ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی۔

امریکہ میں مسز مارگریٹ سینگر کی سرکردگی میں برتھ کنٹرول لیگ سنہ ۱۹۲۱ء میں قائم کی گئی ان کی کوششوں سے اس تحریک نے جاپان، چین اور ہندوستان میں بھی جنم لیا اور ان ممالک میں برتھ کنٹرول کی انجمنیں قائم ہوگئیں۔ امریکہ کی انجمن ضبط تولید نے دوسرے ملکوں کے اُن قوانین کو ختم کرانے کی بے انتہا کوشش کی، جن کے ذریعہ سند یافتہ ڈاکٹروں کو منع حمل کے متعلق ہدایات دینے کی اجازت نہیں تھی۔ اسی کے ساتھ اس لیگ نے جابجا کلینک جاری کرائے جہاں والدین کو طب وحفظانِ صحت کی رو سے مشورے دئیے جاتے تھے۔ برتھ کنٹرول پر پابندی عائد کرنے والے قوانین کو منسوخ کرانے کا کام سنہ ۱۹۱۹ء سے "انجمن والدین" نے بھی شروع کر رکھا تھا۔

امریکہ کی برتھ کنٹرول لیگ کے اہتمام میں برتھ کنٹرول کی چھٹی بین الاقوامی کانفرنس بھی سنہ ۲۶ء میں امریکہ کے صدر مقام نیویارک میں ہوئی۔

---

[1] ڈاکٹر ٹی۔ آر۔ مال تھوس (۱۷۶۰-۱۸۳۴) کی طرف منسوب۔ مال تھوس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ آبادی کی حد سے زیادہ تیزی سے بڑھنا تمدن کے لیے ہلاکت کا پیغام ہے اس لیے ضبطِ نفس سے کام لے کر اسے روکنا چاہیے۔

شرح پیدائش میں کمی: یہ اور اسی قسم کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ شرح پیدائش میں فوری کمی واقع ہو گئی۔ اس کمی کے اسباب اگرچہ ماہرین نے اور بھی گنوائے ہیں۔ لیکن ضبط تولید کے خیالات کی عام اشاعت اس کا سب سے اہم سبب سمجھی گئی ہے۔ اٹھارویں صدی سے پہلے تک آبادی تقریباً متوازن تھی۔ لیکن سنہ ۱۷۵۰ء اور سنہ ۱۸۰۰ء کے درمیان انگلستان اور ویلز کی آبادی ۶۵،۰۰۰۰۰ سے بڑھ کر ۹۰،۰۰۰۰۰ تک جا پہنچی۔ اُنیسویں صدی میں یہ تعداد ۹۰،۰۰۰۰۰ سے گزر کر ۳،۲۵،۰۰۰۰۰ ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آبادی کی یہ حیرت انگیز زیادتی قومی خوش حالی، علم طب اور علم حفظان صحت کی ترقی کی وجہ سے ہوئی۔ غرض سنہ ۱۸۷۶ء میں ان ملکوں کی آبادی کمال کے نقطہ پر پہنچ گئی تھی۔ اس کے بعد جو انحطاط شروع ہوا ہے وہ اب تک قائم ہے۔

۱۲۵ سال کا یہ زمانہ جس میں آبادی نہایت تیزی سے بڑھی، انسانی تاریخ کا ایک ممتاز واقعہ ہے۔ اس سے آبادی کی حد بندی کا اہم سوال سامنے آ گیا۔ کیوں کہ ہر ملک کی حکومت کا فرض ہے کہ وہ متعلقہ آبادی کو کافی حد تک خوش حال رکھنے کے ذرائع کو قائم رکھے۔

اس سلسلے میں سنہ ۱۹۱۶ء کے تحقیقاتی کمیشن متعلقہ شرح پیدائش کی رپورٹ دل چسپی سے پڑھی جائے گی۔ کمیشن نے ایک جگہ لکھا ہے کہ اس بیان میں کوئی صداقت موجود نہیں ہے کہ دنیا کی آبادی آج کل قدرتی ذرائع پیداوار سے آگے بڑھ رہی ہے، بلکہ اس کے برخلاف خیال یہ ہے کہ قدرت کے خزانوں سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کے لیے آبادی کی زیادتی بہت ضروری ہے۔ اس حالت میں یہ سوال قطعی پیدا نہیں ہوتا کہ انسان کی معاشرت کا موجودہ معیار گر جائے گا۔ مثال کے طور پر گیہوں کی پیداوار کو لیجیے۔ سلطنت برطانیہ کے اندر سنہ ۱۹۰۱ء کے مقابلے میں سنہ ۱۹۱۱ء میں ۵۰ فی صدی گیہوں کی پیداوار بڑھ گئی۔ اور پیداوار کی اس زیادتی میں مغربی کنیڈا کی ترقی اور خوش حالی کو بڑا دخل تھا۔ (ملاحظہ ہو نوآبادیات کے شاہی کمیشن کی یادداشت سنہ ۱۹۱۵ء)

انگلستان اور ویلز کی شرحِ پیدائش کی کمی کا سبب مردم شماری کی رپورٹوں سے بھی واضح ہو سکتا ہے۔ مردم شماری والے ایک رپورٹ شادی شدہ جوڑوں کی بارآوری کے متعلق بھی مرتب کرتے ہیں۔ اس رپورٹ کی تیرھویں جلد، جو سنہ ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی ہے ہمیں بتاتی ہے کہ ٹھیک مردم شماری کے دن جب ۴۵ سال سے اوپر کی شادی شدہ عورتوں کے ہاں شرح پیدائش کا جائزہ لیا گیا تو وہ پہلے مقابلہ میں کہیں کم نکلی۔ یعنی جب کہ سنہ ۱۸۵۱ء اور سنہ ۱۸۶۱ء کے درمیان ایسے سو جوڑوں کی شرح پیدائش ۷۳۸ تھی تو اب سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۸۶ء کے درمیان گھٹ کر ۶۳۲ رہ گئی۔ یہ کمی ۱۴ فی صدی سے بھی زیادہ تھی۔ تازہ اعداد و شمار اس سے بھی زیادہ کمی ظاہر کرتے ہیں۔ سنہ ۱۸۸۱ء کے تخمینی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲،۰۶۰۰۰۰۰ لوگوں کے ہاں ۸،۸۳،۶۰۰ بچے پیدا ہوئے، جب کہ سنہ ۱۹۲۴ء میں ۳،۸۷،۴۶۰۰۰ اشخاص میں ان کی تعداد صرف ۷،۲۹۹۰۰ تھی۔

برطانیہ کے رجسٹرار جنرل اپنی رپورٹ کے دس سالہ ضمیمے (سنہ ۲۱ء سے متعلق) میں پیشہ ور لوگوں کی شرح اموات (متعلق سنہ ۲۳-۱۹۲۱) اور شرح پیدائش اور بچوں کی شرح اموات (متعلق سنہ ۱۹۲۱ء) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں پیشہ ور لوگوں کے تین اہم گروہوں کو ان پانچ طبقوں کے گروہوں سے علیحدہ رکھا گیا تھا جن کا ذکر مردم شماری کی رپورٹوں میں آتا ہے۔ لیکن اب سنہ ۱۹۲۱ء میں کوئلوں کی کانوں میں کام کرنے والوں، کپڑا بننے والوں اور زراعتی مزدوروں کو بھی تربیت یافتہ مزدوروں کے بعد درمیانی طبقے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ پھر بھی شرح پیدائش میں معمولی سی زیادتی نظر آتی ہے۔ جب کہ یہ شرح باقی چاروں طبقوں کے لوگوں میں بہت ہی گھٹ گئی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے سے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

اَلْمُقابلہ: مؤلفہ علامہ ادیب حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر۔ فاضل مؤلف نے یہ کتاب بہ طرز مکالمہ لکھی ہے، اس میں مستورات کی صحت عامہ، ایام حیض، ایام حمل، ایام وضع حمل، اور پرورش اطفال وغیرہ کی متعلقہ تدابیر بیان کرنے کے علاوہ فرسودہ اور جاہلانہ رسوم کے ترک کرنے کے متعلق ایسا حسن بیان اختیار کیا ہے کہ دل پر اثر کیے بغیر نہیں رہتا۔ صفحات ۴۰۰ سے زائد، کاغذ چکنا سفید۔ قیمت صرف دو روپے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد دواخانہ، لال کنواں، دہلی

سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں معاشرتی طبقوں کے اندر جائز بچوں کی شرح پیدائش اور شرح اموات

	۵۵ سال کی عمر کے اندر اندر کے شادی شدہ مردوں میں جائز بچوں کی شرح پیدائش فی ہزار					بچوں کی شرحِ اموات				
	شرح ان سالوں میں		سب طبقوں میں اس کی شرح فی صد		سنہ ۱۹۲۱ء کی شرح فی صد اس سال میں	شرح ان سالوں میں		سب طبقوں میں اس کی شرح فی صد		سنہ ۱۹۲۱ء کی شرح فی صد اس سال میں
	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء	سنہ ۱۹۲۱ء	سنہ ۱۹۱۱ء
۱۔ اعلیٰ اور متوسط طبقہ	۱۱۹	۹۸	۷۳	۷۰	۸۲	۷۶	۳۸	۶۱	۴۸	۵۰
۲۔ درمیانی طبقہ	۱۳۲	۱۰۴	۸۱	۷۴	۷۹	۱۰۶	۵۵	۸۵	۷۰	۵۲
۳۔ تربیت یافتہ کام کرنے والے	۱۵۳	۱۴۱	۹۴	۱۰۰	۹۲	۱۱۳	۷۷	۹۰	۹۷	۶۸
۴۔ درمیانی طبقہ	۱۵۸	۱۶۲	۸۹	۱۱۵	۱۰۳	۱۲۲	۸۹	۹۸	۱۱۳	۷۳
۵۔ غیر تربیت یافتہ کام کرنے والے	۲۱۳	۱۷۸	۱۳۱	۱۲۶	۸۴	۱۵۳	۹۷	۱۲۲	۱۲۳	۶۳
سب طبقے	۱۶۲	۱۴۱	۱۰۰	۱۰۰	۸۷	۱۲۵	۷۹	۱۰۰	۱۰۰	۶۳

ان اعداد و شمار سے یہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ شرح پیدائش کا معاشرتی حالت سے بہت گہرا تعلق ہے جس طبقے میں جتنی زیادہ خوش حالی ہوگی، اس کی شرح پیدائش اتنی ہی کم ہوگی۔ جب ہم اعلیٰ اور متوسط طبقے کی حالت سنہ ۱۹۱۱ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد و شمار کے آئینے میں دیکھتے ہیں تو ہم کو یہ حقیقت واضح طور پر نظر آجاتی ہے۔

یورپ کی طرح امریکہ اور آسٹریلیا میں بھی اعلیٰ اور متوسط طبقوں کی شرح پیدائش کی کمی کا یہی حال ہے۔ اور واقعات بتا رہے ہیں کہ ہندوستان میں بھی قدرت کا یہی کھیل دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک میں اس صورت حال کے اسباب مختلف ہیں مثلاً فرانس میں نپولین کا مجموعۂ قوانین بالواسطہ اس صورتِ حال کا ذمہ دار ہے۔ کیوں کہ اس مجموعے کی دفعات املاک کی تقسیم پر زور دیتی ہیں اور ہندوستان یہی نتیجہ معاشرت اور مذہب کی ملی جلی الجھنیں پیدا کرتی ہیں۔

معاشرتی طبقوں میں شرح پیدائش کے اس بیّن اور امتیازی فرق کو اور زیادہ واضح کرنے میں ضبط تولید وغیرہ کے خیالات نے حصہ لیا۔ درمیانی یا غریب طبقے کے لوگوں کے پاس اوّل تو اتنا وقت ہی کہاں تھا کہ برتھ کنٹرول کے متعلق نئی نئی تحقیقاتوں سے کتابوں اور رسالوں کے ذریعے سے واقف رہتے۔ پھر ان کے پاس ضبط تولید کے آلات اور اس کی دوائیں خریدنے کے لیے پیسہ کہاں سے آتا۔ اس کے برخلاف اعلیٰ اور متوسط طبقے کے لیے یہ رکاوٹیں نہیں تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس تحریک کی نشوونما سے مذکورہ طبقوں میں شرح پیدائش، جو پہلے ہی قدرتاً کم تھی، اب اور بھی گر گئی۔ پروفیسر وہیتھم نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر طبقے یا قوم کو اپنی تعداد ضروری حد تک متوازن رکھنے کے لیئے ایک شادی شدہ جوڑے میں چار بچوں کی [illegible] نسبت سے یہ اوسط گرے گی اسی نسبت سے قوم یا طبقے کی

آبادی غیر متوازن رہے گی۔

دنیا کی آبادی پر جب ہم معاشرتی طبقات کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں تو ایک ساتھ کئی اہم سوال سامنے آجاتے ہیں۔ وہ یہ کہ کیا ہمارے پاس نسلوں اور نسلوں کے میل جول کے متعلق کوئی قابل اعتماد معیار موجود ہے؟ اور کیا دنیا کی آبادی میں گڑبڑ واقع ہو رہی ہے جب کہ اعلیٰ طبقات اپنی آبادی کو بڑھانے میں پیچھے رہے چلے جا رہے ہیں اور کم درجے کے لوگوں کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے؟ ان اہم سوالوں کا تسلی بخش جواب دینا ہمارے لیے بڑا مشکل ہے۔ کیوں کہ ہمارا علم انسان کی قسموں کے متعلق بہت محدود ہے اور یہ بتانا بھی دشوار ہے کہ مستقبل کی تہذیب میں ان قسموں کی قدر و قیمت کیا ہوگی۔ سب سے بڑھ کر نسلی اور ملکی تعصبات ہیں جو ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ تاہم علم کی تازہ شہادتوں نے اتنا تو ضرور بتا دیا ہے کہ نسلوں کا جبلّی اختلاف اتنا وزنی نہیں ہے جتنا کہ اسے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ جن چیزوں کو ہم انسانیاتی اختلافات سمجھتے ہیں وہ بھی بہت حد تک علمی اور تہذیبی ماحول کے تابع ہیں۔

نیشنل برتھ ریٹ کمیشن: سنہ ۱۹۱۶ء میں برطانیہ کی اخلاق عامّہ کی کونسل نے برطانوی قوم میں شرح پیدائش کی جانچ کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اس کام کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اس کمیشن میں دو ممبروں کا اضافہ کیا۔ ان میں سے ایک اعداد و شمار کے مہتمم اعلیٰ ڈاکٹر ٹی سی سٹیونسن تھے اور دوسرے سر آرتھر نیوشوم حکومت کے شعبۂ طب کے افسر اعلیٰ تھے۔ یہ کمیشن ۴۳ ممبروں پر مشتمل تھا اور علم و نظر کا کوئی ایسا ضروری شعبہ نہیں تھا جس کی نمایندگی اس کمیشن میں نہ ہوئی ہو۔ ماہرین طب سائنس داں، معاشیات والے، اعداد و شمار کے ماہر اور تعلیمی اور مذہبی اداروں کے مشاہیر غرض سب ہی اس کمیشن میں شامل تھے۔ اس کمیشن نے اپنی پہلی رپورٹ "گھٹتی ہوئی آبادی، گھٹنے کے اسباب اور اثرات" کے نام سے سنہ ۱۶ئہ ہی میں شائع کی۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۲۰ء میں دوسری رپورٹ "آبادی کا مسئلہ اور والدین" پیش کی۔ پھر "امراض خبیثہ کی روک تھام" کے عنوان سے تیسری رپورٹ سنہ ۱۹۲۱ء میں نکلی۔ چوتھی رپورٹ کا موضوع "نوجوانی اور نسل" تھا اور یہ سنہ ۱۹۲۳ء میں عوام کے سامنے آئی۔

کمیشن کے سامنے ستّر سے زیادہ ماہرین نے مسئلے کے ہر پہلو پر شہادتیں دیں۔ اور پبلک کے سامنے ضبط تولید کے اخلاقی پہلو کے متعلق کیتھولک چرچ، چرچ آف انگلینڈ اور آزاد چرچ والوں کے خیالات آئے۔ کمیشن نے اپنی تحقیقات چار نقطوں پر جاری رکھی۔

(۱) شرح پیدائش میں کمی کی نوعیت اور اس کی وسعت (۲) بیان کئے ہوئے اسباب کی تحقیقات (۳) کمی کے اثرات (۴) شرح پیدائش کی کمی کے معاشرتی اور اجتماعی پہلو۔

یہ رپورٹیں تمام متعلقہ محکموں مثلاً وزارت صحت اور تعلیمی بورڈ وغیرہ کو غور و فکر کے لیے دی گئیں۔ انگلستان اور ویلز کے علاوہ بھی یہ رپورٹیں دنیا کے اکثر ممالک میں اہمیت کی نظر سے دیکھی گئیں۔ اخبارات میں خوب تنقیدیں ہوئیں۔ مسٹر سڈنی ویب نے ان پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کمیشن نے اہلی زندگی کے اُن خود ساختہ قواعد و ضوابط کی وسعت، نوعیت اور ان کے اخلاقی پہلوؤں کے متعلق نہایت صفائی اور نہایت غیر جانب داری سے مواد فراہم کیا ہے، جو آج متمدّن دنیا کے بڑے حصّے میں رواج پا رہے ہیں۔

آبادی کی کمی کے معاشی پہلو: کمیشن کی رپورٹ کے اس حصّے میں چند ماہرین معاشیات کی شہادتیں اس بات کو پُر زور طریقے پر ظاہر کرتی ہیں کہ برطانیہ میں شرح پیدائش کی کمی سے یہ نتیجہ کسی طرح نہیں نکلتا کہ اس قوم کی برتر حیثیت کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے شہادت دینے والوں کو اصرار ہے کہ اگر شرح پیدائش میں زیادتی منظور ہے یا آئندہ مزید کمی کو روکنا ہے یا اگر اس کی ضرورت ہے کہ شرح پیدائش کی نوعیت یا خصوصیت کی نگرانی ہو تو یہ باتیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک کہ چند معاشی اور معاشرتی تبدیلیاں نہ ہو جائیں مثلاً ہر شخص اپنی روزی کی طرف سے بالکل مطمئن ہو کہ وہ اسے باقاعدگی کے ساتھ ملتی رہے گی اور ہر شخص کو اپنی معمولی تعلیم اور پیشوں وغیرہ کی تعلیم اور مشق کے لیے یکساں مواقع حاصل ہوں اور ان باتوں کا نتیجہ یہ ہو کہ ہر شخص کی آمدنی اور اس کے رہنے سہنے کا معیار کافی حد تک برابر ہو جائے اگر یہ تبدیلیاں حاصل ہو جائیں تو ان سے نہ صرف افلاس کے ہولناک خطرے ہی کم ہو جائیں گے بلکہ یہ ان محرکات کو بھی کمزور کر دیں گے جو اعلیٰ درجے کے صنّاعوں اور متوسط طبقے کو دیر سے شادی کرنے اور مختصر کنبہ رکھنے کی طرف سے اکساتے رہتے ہیں۔ کانوں والے اضلاع کو چھوڑ کر

اگر ہم زیادہ شرح پیدائش رکھنے والے معاشرتی طبقوں کی دماغی اور جسمانی حالات کا جائزہ لیں تو ہم کو اس حقیقت سے ضرور دوچار ہونا پڑے گا کہ وہ بہت کم درجے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کمیشن کے سامنے جب یہ حالات آئے تو اس نے بہت سوچ بچار کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ مخصوص طبقوں کی یہ معاشرتی بدحالی غالباً خراب ماحول کی وجہ سے ہے۔ کمیشن نے دماغی جسمانی حالات اور معاشی حالات میں امتیاز پیدا کرنے کے رجحان پر بھی اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ کمیشن اس مفروضے کو بھی نہیں مانتا کہ معاشرتی طبقوں میں جو وسیع خلیجیں حائل ہیں وہ محض بچپن کے نشو و نما کے اختلافات کی وجہ سے ہیں بلکہ اس کا خیال ہے کہ ماحول کے عناصر اکثر فطری قابلیتوں کے راستے میں روڑا اٹکاتے ہیں۔ کمیشن کے سامنے بعض شہادت دینے والوں نے اس بات کی بھی سفارش کی کہ شرح پیدائش کی کمی کو روکنے کے لیے حکومت کی طرف سے کنبوں کو بونس اس شکل میں دیا جائے کہ جن کنبوں کی سالانہ کمائی مجموعی طور پر دو سو پونڈ سے زیادہ نہ ہو ان کے سب بچوں کے حق میں حکومت بیمہ کرا دے۔ تاکہ چودہ سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد بچے اپنی مزید تعلیم کو جاری رکھ سکیں اور زندگی کو شروع کرنے کے اچھے مواقع حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ انکم ٹیکس کا حساب کتاب کرتے وقت میاں بیوی کی آمدنیوں کو علیحدہ علیحدہ مانا جائے۔ کیوں کہ موجودہ صورت میں کماؤ مرد اور کماؤ عورت کے درمیان شادی کا رشتہ ایک عذاب بن جاتا ہے اور دونوں کی آمدنی ایک ہی جگہ شمار کر کے ٹیکس کی شرح بڑھالی جاتی ہے۔ اگر کسی کنبے کی مجموعی آمدنی سات سو پونڈ سالانہ کے اندر اندر ہو تو اُس کو ہر بچے کے حق میں علیحدہ علیحدہ رقم کی چھوٹ ملنی چاہیئے۔ تعلیم کا سستا اور وسیع انتظام کیا جائے اور بڑے کنبے کے بچوں کے لیے ہر اسکول میں اسکالرشپ یا امدادی تعلیم کا بندوبست ضروری ہو۔

انسانی زندگی کی قدر و قیمت کے درجے کا انحصار اس کی پیدائشی خصوصیت اور ماحول پر ہے۔ کسی مخصوص ملک میں آبادی کی کثرت اُسی وقت تک مناسب ہو سکتی ہے جب کہ اس ملک کے باشندوں کے زندگی بسر کرنے کے طریقے ملک کے جغرافیائی ماحول اور قانون کے مطابق معیاری رہیں۔ آبادی کو ایک حد کے اندر رکھنے کے بارے میں جو سب سے مضبوط اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی دلیل دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کام کرنے والے طبقوں کو صنعتی کاروبار کے محدود ہونے کی وجہ سے ہمیشہ مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اسے کارخانے میں کام پر لگا لیا جائے۔ پس اگر ہم کارخانے والوں کو مزدوروں کے کھپانے کے لیے مجبور بھی کریں تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا نکل سکتا ہے کہ وہ مزدوری کی رقم کو زیادہ مزدوروں میں تقسیم کر دیں گے۔ اگر دولت کی مساوی تقسیم کے اصول کو مان لیا جائے تو اس سے بھی یہ خطرے دور نہیں ہوتے کہ لوگوں کے زندگی بسر کرنے کا معیار زیادہ پست ہوتا چلا جائے گا اور ان میں آبادی بے تحاشا بڑھے گی، جس سے ملک اور قوم اچھی توقعات نہیں باندھ سکتے۔ چند سال ہوئے کہ عورتوں کی ایک انجمن نے جس کی ممبروں کی تعداد بتیس ۳۲ ہزار تھی، کارخانوں میں کام کرنے والی عورتوں کی مادری زندگی کے تجربات کے متعلق تحقیقات کی تھی۔ انجمن نے تحقیقات کے بعد جو رپورٹ پیش کی وہ بڑی قیمتی معلومات سے بھری ہوئی ہے اس میں مزدور پیشہ عورتوں کے بہت سے خط درج ہیں، جن میں اُنہوں نے اپنی غذا کی نوعیت، زچگی سے پہلے کی طبی امداد اور آرام کے دنوں کی تفصیلات لکھی ہیں۔ یہ تفصیلات اکثر صورتوں میں اس قدر تکلیف دہ تھیں کہ رپورٹ مرتب کرنے والیوں نے اپنے بیان کو ان فقروں پر ختم کیا ہے کہ "یہ خطوط عورتوں میں مخصوص قسم کے خیالات اور جذبات کا ایک ڈھانچہ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان خیالات، جذبات اور حقائق کو سامنے رکھ کر ہر شخص زندگی کے موجودہ سانچے اور نئے نئے خیالات کی رَو کو دیکھ سکتا ہے۔ یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے عورتیں بچہ کشی سے انکار کر رہی ہیں۔"

شرحِ پیدائش میں کمی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ جنگ عظیم کے بعد سے زمینوں کی قیمتیں اتنی بڑھ گئیں کہ لوگ ناکافی گنجائش کے مکان بنانے لگے۔ اور ان مکانوں میں رہنے بسنے والے نہ تو خود تن درستی کے اعتبار سے اچھے ہوتے ہیں اور نہ وہ ملک کی چاق و چوبند آبادی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال جہاں تک ضبط تولید کے مسئلے کی وسعت کا تعلق ہے، مذکورہ بالا کمیشن کا خیال ہے کہ جب ہم اپنے ملک کی سرحد سے گزر کر دوسرے ملکوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو آبادی کے بڑھنے کے امکان اور اس کے معاشی اور معاشرتی اصلاح کے امکانات صاف دکھائی دیتے ہیں۔ آسٹریلیا اور کینیڈا میں بہت سے وسیع علاقے ایسے ہیں جن کی آبادی بس برائے نام ہے، حالاں کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ اگر ان علاقوں کو آباد کیا جائے تو نہ صرف زیادہ آدمی اچھے معیار پر زندگی بسر کر سکتے ہیں بلکہ زمین کی کاشت اور اس کے قدرتی ذخیروں سے

وہاں بڑے بڑے صنعتی ادارے نشو ونما پا سکتے ہیں۔ دنیا میں اجناس کے نرخوں کی جو زیادتی پائی جاتی ہے۔ وہ قدرت کے وسیع ذخیروں سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ فطرت کے عطیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں تو ہم کو لازماً آبادی کو بڑھانے کی طرف توجہ کرنے پڑے گی

اس موقع پر ہمارے سامنے ایک اہم سوال آجاتا ہے وہ یہ کہ کیا ہم مشرق کے تبدیل وطن کرنے والوں کے دباؤ کو اگر اور کچھ نہیں تو بغیر ان کی ناراضی مول لیے روک سکتے ہیں، جب کہ ہمارا ارادہ ہے کہ ان زمینوں کو صرف سفید فام آبادی کے لیے مخصوص رکھیں۔ اگر برطانوی قوم کی نظر میں اپنے قومی ٹائپ کی کچھ قدر و قیمت ہے تو کیا ہمیں اس ٹائپ کو دنیا میں پھیلانے کی خواہش نہیں ہے؟ برطانوی شخص اس سوال کا جواب اثبات ہی میں دے گا۔ اس کے بعد ضرورت بالکل عیاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ برطانوی قوم کو نہ صرف اپنی خاطر بلکہ دوسرے پس ماندہ ملک میں تہذیب و تمدن کی سربراہی کرنے کے لیے اپنی موجودہ شرح پیدائش پر زیادہ سے زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم جس توازن کے ساتھ اپنی قوتوں کو اپنی آبادی بڑھانے میں صرف کریں اسی توازن سے اپنی قومی خصوصیات کو بھی قائم رکھنے کی بھی کوشش کریں۔ اس مسئلے کا مشکل پہلو اگر کوئی ہے تو یہ ہے کہ ہم اپنی آبادی کو بڑھانے کے لیے پست درجے کے لوگوں سے کام نہ لیں بلکہ ہم کو اپنے اچھے "ذخیرے" سے اس معاملے میں مدد لینی چاہیئے۔ اس "ذخیرے" کو پیش بیں اور نفس پر قابو رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ یہاں تک تو ہمارا ذاتی یا قومی نقطۂ خیال تھا۔ دوسری طرف ہم کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ نوآبادیاں بھی کم زور "ذخیروں" سے تبدیل وطن کرنے والوں کو قبول نہیں کریں گی۔ نوآبادیوں کے مدبر ابھی سے اس قسم کی ناگہانی آفتوں سے بچنے کی تدبیریں سوچ رہے ہیں۔

ان سب باتوں کے علاوہ تبدیلیٔ وطن کا معاملہ بجائے خود ایک اہم معاملہ ہے۔ اگر اس چیز کو اس مقصد کے پیش نظر جائز قرار دیا جائے کہ زیادہ آبادی والے ملکوں کا معاشی دباؤ ان پر سے کم کیا جائے اور کم آبادی والے ملکوں کا توازن قائم ہو تو اس کا نتیجہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ آخر الذکر ملک تو ایک صدی کے اندر اندر خوب آباد ہو جاتے ہیں لیکن اوّل الذکر یعنے زیادہ آبادی والے ملکوں کی آبادی پھر اتنی ہی کی اتنی ہو جاتی ہے اس لیے تبدیلیٔ وطن کی تدبیر کو کامیاب بنانے کی ایک یہی صورت ہے کہ زیادہ آبادی والے ملکوں پر زور دیا جائے کہ وہ اپنی آبادی کو متوازن رکھنے کے لیے ضبط تولید کے ذرائع سے کام لیں۔

اشاعت کا کام: ضبط تولید کے کاموں کو انگلستان اور ویلز میں ترقی دینے کا سہرا ڈاکٹر میری سٹوپس کے سر ہے۔ اس خاتون کی کتابیں ملک کے طول و عرض میں تیزی سے پھیل گئیں اور لوگ ان کو ذوق و شوق سے پڑھنے لگے۔ اور ڈاکٹر ہالی ڈے سدرلینڈ اور ڈاکٹر سٹوپس کے واقعہ نے بھی اس آگ کو ہوا دی۔ خاتون موصوفہ کی کسی تحریر سے ڈاکٹر سدرلینڈ کے خلاف ہتک کا پہلو نکلتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب بھی دبنے والے آسامی نہیں تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ معاملہ خوب اُچھلا اور لوگوں نے ضبط تولید کے مسئلے سے غیر معمولی دل چسپی لی۔ اس کے بعد ڈاکٹر سٹوپس نے اپنے شوہر کے ساتھ ایک ادارے کی بنیاد ڈالی۔ جس میں تعمیری ضبط تولید پر زور دیا جاتا تھا اور ماؤں کو بھی مناسب مشورے دینے کا انتظام تھا ۱۹۲۲ء میں اس خاتون نے ضبط تولید پر ایک جامع رسالہ شائع کیا جس کا نام "منع حمل کا نظریہ، تاریخ اور اس کا عمل" تھا۔ ۱۹۲۴ء میں شرح پیدائش کے کمیشن نے ایک خاص کمیٹی ون چسٹر کے بشپ کی صدارت میں بنائی جس میں طب، صحت عامہ، تعلیم، عمرانیات اور مذہب کی نمایاں شخصیتیں لی گئیں۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ ضبط تولید کے اخلاقی پہلوؤں کو روشنی میں لایا جائے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ بہت سے ماہرین کی شہادتوں کے ساتھ مئی ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ یہاں ہم اُن چار نتیجوں کو بیان کرتے ہیں جن پر یہ کمیٹی پہنچی تھی:

(۱) حمل کو روکنے کی چیزوں کا استعمال اس بات کی علامت ہے کہ ہماری تہذیب میں مصنوعی عناصر جو پہلے ہی سے زیادہ تعداد میں تھے، اب زیادہ ترقی پر ہیں۔ ان چیزوں کے استعمال سے لوگوں کو سادہ صحت مندانہ اور فطری زندگی بسر کرنی مشکل اور بعض حالتوں میں ناممکن ہو گئی ہے۔

(۲) اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض حالتوں میں حمل پر قابو پانا طبی اور معاشی لحاظ سے ضروری اور قرین مصلحت ہوتا ہے لیکن اس قسم کی تمام صورتوں میں گرد و پیش کے تمام حالات کو بہترین علمی مشورے اور اخلاقیات کی روشنی میں جانچ لینا چاہیے۔

(۳) ضبط تولید کا اعلیٰ اصول ضبط نفس ہے۔ اس قسم کا ضبط نفس میاں بیوی کی باہمی رضامندی سے ہونا چاہیئے اور اس کی بنیاد میں خدمت خلق اور قربانی کے جذبات کارفرما ہونے چاہیئیں۔ ضبط تولید کے لیے مانع حمل چیزوں کی عام پسندیدگی کے اس زمانے میں یہ باتیں اگرچہ عجیب سی معلوم ہوتی ہیں لیکن انسانیت کی حقیقی ترقی فطری اصولوں کے زیادہ سے زیادہ احترام میں پوشیدہ ہے۔ مذکورہ بالا اصول کے برتنے کا نتیجہ زندگی کی انتہائی سادگی میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر اس کی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ معاشی اور معاشرتی مواد کو انسانیت کے جسم سے خارج کرنے کے لیے اصلاحوں کے تیز نشتر استعمال کیے جائیں۔

(۴) ضبط تولید کے جواز کے لیے سب سے زیادہ معاشی مسائل کو سامنے لایا جاتا ہے۔ مزدوری کی کمی، رہنے سہنے کے لیے ناکافی گنجائش وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو واقعی وزنی ہیں۔ لیکن ان معاشی گتھیوں کو مانع حمل دواؤں یا آلوں سے سلجھانے کی کوشش دو برائیوں میں سے ایک کم درجے کی برائی قبول کرنے کے مرادف ہے۔ معاشی مسائل مناسب حال اصلاحی تحریکوں ہی سے حل ہونے چاہئیں۔

طبّی تحقیقات: مذکورہ بالا مخلوط کمیٹی کی رپورٹ کے بعد کمیشن نے تیرہ ارکان کی ایک خالص طبّی کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی میں طب اور علم افعال الاعضا کے بڑے بڑے ماہرین شامل تھے۔ کمیٹی کے صدر چیرنگ کراس ہسپتال کے سینیر سرجن چارلس گبس، ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ تھے اور نائب صدر سر آرتھر نیوشام، کے۔ سی۔ بی۔؛ ایم۔ ڈی۔؛ سابق لیکچرار جان ہاپکنس یونیورسٹی بالٹی مور تھے۔

اس طبّی کمیٹی نے تحقیقات کے لیے حسب ذیل نکات سامنے رکھے:

(۱) لفظ "طبّی" کا جب استعمال کیا جائے گا تو اس کا مدعا یہ ہوگا کہ کنبوں میں شرح پیدائش کی کمی کے اسباب کی تحقیق کی جائے اور متعلقہ لوگوں پر اس کے ان اثرات کا مطالعہ کیا جائے جو ان کے جسم اور دماغ پر اس سے مرتب ہوتے ہیں۔

(۲) "صحت" کی اصطلاح میں وہ فعلیاتی اور نفسیاتی عناصر بھی شامل ہیں جو طبعی زندگی کو متأثر کرتے ہیں

(۳) مخصوص مسائل جو تحقیقات کے لیے تجویز کیے گئے ہیں، یہ ہیں:

(الف) حمل پر اختیار حاصل کرنے کے ذریعوں کی طبّی تحقیقات۔

(ب) خواہش نفسانی کو دبانے کا جزوی یا کلّی اثر اہلی زندگی میں۔

(ج) علم الحیات اور علم وظائف الاعضا کی رُو سے بیان کیا ہوا "محفوظ زمانہ" کس حد تک قابل اعتبار ہے۔

(د) حمل کو روکنے والی چیزیں، متعلقہ اشخاص کی اولاد پیدا کرنے کی قابلیت اور ان کی صحت پر کیا اثر کرتی ہیں۔

اس طبّی کمیٹی نے بہت سے ماہرین فن کے علاوہ ضبط تولید کی مشورہ گاہوں کے نمایندوں کی شہادتیں قلم بند کیں۔ ان کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمل کو روکنے والی چیزوں کے اثرات کے متعلق اعداد و شمار کی تفصیلات کا جہاں تک تعلق ہے، کسی علمی اصول کے ماتحت نہیں معلوم ہوتے بلکہ صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان اثرات کو صرف اعداد و شمار کے تابع رکھنے کو کافی سمجھا گیا ہے۔ اس معاملے میں صحیح صحیح معلومات علمی اصول پر مرتّب کیے ہوئے اعداد و شمار سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور ان اعداد و شمار کو مرتب کرنے کے لیے نہایت صحیح قوّتِ مشاہدہ کی ضرورت ہے۔ امریکہ میں کمیٹی کے سامنے جو شہادتیں دی گئیں وہ معقول اور قابل قبول تھیں کیوں کہ نیویارک میں ابھی چند سال ہوئے کہ منع حمل کی تحقیقات کے لیے ایک اسکیم مرتّب کی گئی تھی اور اس کے مطابق کچھ کام کیا گیا تھا لیکن صحیح نتیجوں پر پہنچنے کے لیے اور چند سال تک علمی اصُولوں پر کام کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

طبّی کمیٹی نے شہادتوں پر اپنی تحقیقات کے نتیجے پیش کرنے میں پہلے غلطیوں کے ان دو سرچشموں پر توجّہ کی ہے جن کے متعلق خیال ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے اثرات کو زائل کر دیا ہے۔

(۱) شادی شدہ جوڑوں میں ایک اچھی خاصی تعداد ان عورتوں اور مردوں کی بھی ہوتی ہے جو یا تو قدرتی طور پر بانجھ ہوتی ہے یا کسی مرض یا مانعِ حمل چیزوں کے استعمال کے بعد وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی۔

(۲) مرد اور عورت کی باہمی زندگی کا جہاں تک تجزیہ کیا گیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک بچے سے دوسرے بچے کی

پیدا ہونے کی درمیانی مدت اتنی کم نہیں ہوتی جتنی کہ عام طور پر سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے اس معاملے پر جو کچھ لکھا گیا ہے، حقائق اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

جوان جوڑے میں دو پیدائشوں کا درمیانی وقفہ عموماً دو سال ہوتا ہے تیس سال کی عمر کے بعد یہ وقفہ عموماً بڑھ جاتا ہے۔ ہم نے یہ اوسط ضبط تولید کی موجودہ تحریک کے زمانے میں نہیں نکالا ہے۔ بلکہ پہلے کی بہت سی انسانی جماعتوں کا عموماً اس اندازے اور اوسط پر اتفاق تھا۔

مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے کمیٹی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ حمل کو روکنے والی چیزوں کا استعمال اکثر بے موقع اور بے محل کیا جاتا ہے لوگ ایسے موقعوں پر بھی ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں جب استقرار حمل نہیں ہوتا۔

طبّی کمیٹی کی تحقیقات کے نتیجے: کمیٹی نے اوپر کی سب باتوں کو سامنے رکھ کر اور اس حقیقت کو بھی سمجھ کر کہ اس کی تحقیقات کا دائرہ صرف طب اور حفظان صحت تک محدود ہے، اپنی تحقیقات کے حسب ذیل نتیجے پیش کیے ہیں:

(۱) لوگوں کی بڑی تعداد حمل کو روکنے کی تدبیروں میں اُلجھی ہوئی ہے۔

(۲) شاید یہ تعداد تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔

(۳) شرح پیدائش میں کمی جزوی طور پر یا شاید کلّی طور پر اس بات کا نتیجہ ہے کہ مانع حمل طریقوں کی اشاعت غیر معمولی طور پر کی گئی ہے۔

(۴) حیوانوں پر تجربات کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد بڑھنے یا نہ بڑھنے کا انحصار بہت حد تک ان کی خوراک پر ہے۔ اسی حقیقت سے ہم اس نتیجے پر بھی آسانی سے پہنچ سکتے ہیں کہ انسانوں میں خوراک شرح پیدائش پر اثر ڈالتی ہے اگرچہ یہ بات پھر بھی تحقیق کے لیے باقی رہ جاتی ہے کہ ایک ہی قسم کی غذا کھانے والی انسانی جماعتوں میں پیدائش کی شرح کا اختلاف کیوں واقع ہوتا ہے۔

کمیٹی نے بہت تفصیل کے ساتھ ضبط تولید کے ان ذریعوں کا مطالعہ کیا ہے۔ جو عموماً لوگوں میں رواج پائے ہوئے ہیں۔ کچھ جوڑے ایسے بھی ملے جو مقصد کو حاصل کرنے کے لیے خاص تعلّقات ہی کو ختم کر چکے تھے اور بہت سے لوگوں نے ریڈیم اور عکس ریز کی شعاعوں سے مدد لے کر مستقل بانجھ پن کو ترجیح دی تھی۔ ہم یہاں ان ذریعوں کی تفصیل مضمون لمبا ہو جانے کے خوف سے نہیں بیان کر سکتے۔ جو ناظرین ان کو معلوم کرنے کے شائق ہوں۔ انہیں کمیٹی کی اصل رپورٹ کا مطالعہ کرنا چاہیئے

کمیٹی نے ایسی بہت سی شہادتیں بھی فراہم کی ہیں جن سے غذا کے مخصوص نقصوں کی وجہ سے شرح پیدائش پر اثر پڑتا ہے اور حمل کو روکنے والی چیزوں کے استعمال سے لوگوں کی صحت پر جو نتیجے ظاہر ہوتے ہیں کمیٹی نے ان کو کھول کر بیان کیا ہے۔

آلات کے ذریعے سے حمل کو روکنے کی کوشش طبعیً طور پر لوگوں کے لیے پریشان کُن ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ ان آلات کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ خواہ عارضی طور پر اپنی قوتِ باہ کو زائل ہی کر بیٹھیں یا نامرد ہی ہو جائیں۔ مگر یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ان کی ظاہری صحت پر آلات کے استعمال کا خراب اثر نہیں پڑتا۔ اس موقع پر یہ بات بھی نہیں بھلانی چاہیئے کہ ایک غیر مطمئن شخص کے لیے ہر طرف خطرے ہی خطرے ہیں۔ اگر وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لیے دوسرے راستے نکالتا ہے تو اس کی گھریلو زندگی میں خوشی اور مسرّت کا نام تک نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ سوزاک اور آتشک جیسے خبیث مرضوں کی چھوت کا اندیشہ ہمیشہ لگا رہتا ہے۔

عورتوں پر مانع حمل چیزوں کے جو نتیجے ظاہر ہوئے وہ بھی قابل لحاظ ہیں۔ بہت سی عورتوں کی عام صحت میں اُن سے نمایاں طور پر ترقی پائی گئی، خواہ وہ ترقی اس وجہ سے ہو کہ بار بار کے حمل سے انہیں چھٹکارا ملا۔ یا بے روک ٹوک محبت کا یہ کرشمہ ہو۔ بہر حال یہ نتیجہ ظاہر ہوا۔ برخلاف اس کے بعض عورتیں ان چیزوں کے استعمال سے مزاج کی چڑچڑی ہو گئیں یا انہیں اعصاب کی کوئی اور سخت بیماری لاحق ہو گئی۔ ان سب عورتوں میں ایسی عورتیں بھی تھیں جنہیں بعض خاص اسباب کی بنا پر حمل سے بچنے کا طبّی مشورہ دیا گیا تھا اور ایسی بھی جو اولاد کی کثرت سے تنگ آ چکی تھیں۔

مانع حمل چیزوں کا جواز: بعض مواقع ایسے بھی ہیں جن میں مانِع حمل طریقوں کا استعمال طبّی لحاظ سے ضروری ہو جاتا ہے۔ وراثت میں آنے والے امراض مثلاً بعض قسم کا پاگل پن یا آتشک وغیرہ کی روک تھام کے لیے یہ طریقے یقیناً کارآمد ہیں۔ قلب کے بعض اٹل امراض، مرض برائٹ اور سل و دق وغیرہ امراض کو پھیلنے سے روکنے کا کام بھی ان سے بہ خوبی لیا جا سکتا ہے۔ بعض مرضی صورتیں ایسی بھی ہیں کہ ان کی موجودگی میں اگر عورت کو حمل قرار پا جائے تو یقیناً عورت کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ مثلاً جوفِ عانہ کی بد وضعی، بعض قسم کی رسولیاں، شدید کمزوری اور وریدی امراض جو بار بار زچگی سے پیدا ہو گئے ہوں۔

طبّی کمیٹی کی عام رائے: کمیٹی نے لکھا ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی کامیاب مانِع حمل چیز دریافت نہیں ہوئی جو بالکل یقینی اور سادے طریقے سے استعمال کی جا سکے اور بے ضرر بھی ہو۔ کمیٹی کے لیے کسی مانع حمل طریقے کے متعلق اطمینان اور یقین حاصل کرنا اس وجہ سے ناممکن ہو گیا کہ ہر شخص اپنے اپنے طریقے کی پرزور وکالت کرتا تھا۔ اس لیے ان حالات میں یہ ضروری ہو گیا کہ جب کسی خاص ضرورت کے وقت مانع حمل طریقوں کا استعمال لازم ہو تو اس وقت ان طریقوں کی فائدہ رسانی کی پوری پوری جانچ کر لی جائے۔ اس موقع پر مشورہ دینے والے کے سامنے یہ دو اہم سوال رہنے چاہئیں کہ آیا وہ مستقل طور پر عورت کو حمل سے بچانا ضروری سمجھتا ہے یا عارضی طور پر اور یہ کہ عورت کے لیے اس تدبیر کو اختیار کرنا لازمی ہے یا محض مناسب۔

آخر میں کمیٹی نے اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ شادی شدہ مردوں اور عورتوں کو مانِع حمل طریقے معلوم کرنے اور مشورہ گاہوں سے مشورے حاصل کرنے میں ہرگز کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ یہ لوگ طبّی ضرورت کی وجہ سے اس طرف مائل ہوئے ہوں یا وہ غربت اور بچّہ کشی سے تنگ آ کر ضبط تولید پر آمادہ ہوئے ہوں۔ اس معاملے میں جو چیز سب سے زیادہ توجہ میں رکھنے کے قابل ہے وہ بچّوں اور خاندان کی فلاح و بہبود کا خیال ہے۔ لیکن جب خاندان میں صرف ایک بچّہ ہو یا بچّوں کی پیدائش کے درمیان کافی وقفہ موجود ہو تو ظاہر ہے کہ اس وقت اس قسم کی تدابیر کی طرف مائل ہونا یا کرنا کسی طرح بھی فلاح نہیں کہلا سکتا۔ طبّی کمیٹی نے کئی سال تک اپنا کام جاری رکھا۔ آخر برتھ ریٹ کمیشن نے اس کے بعد سنہ ۱۹۲۶ء میں ایک اور کمیٹی مقرر کی جس نے معاشی نقطہ ہائے نظر سے تحریک ضبط تولید کی چھان بین کی۔

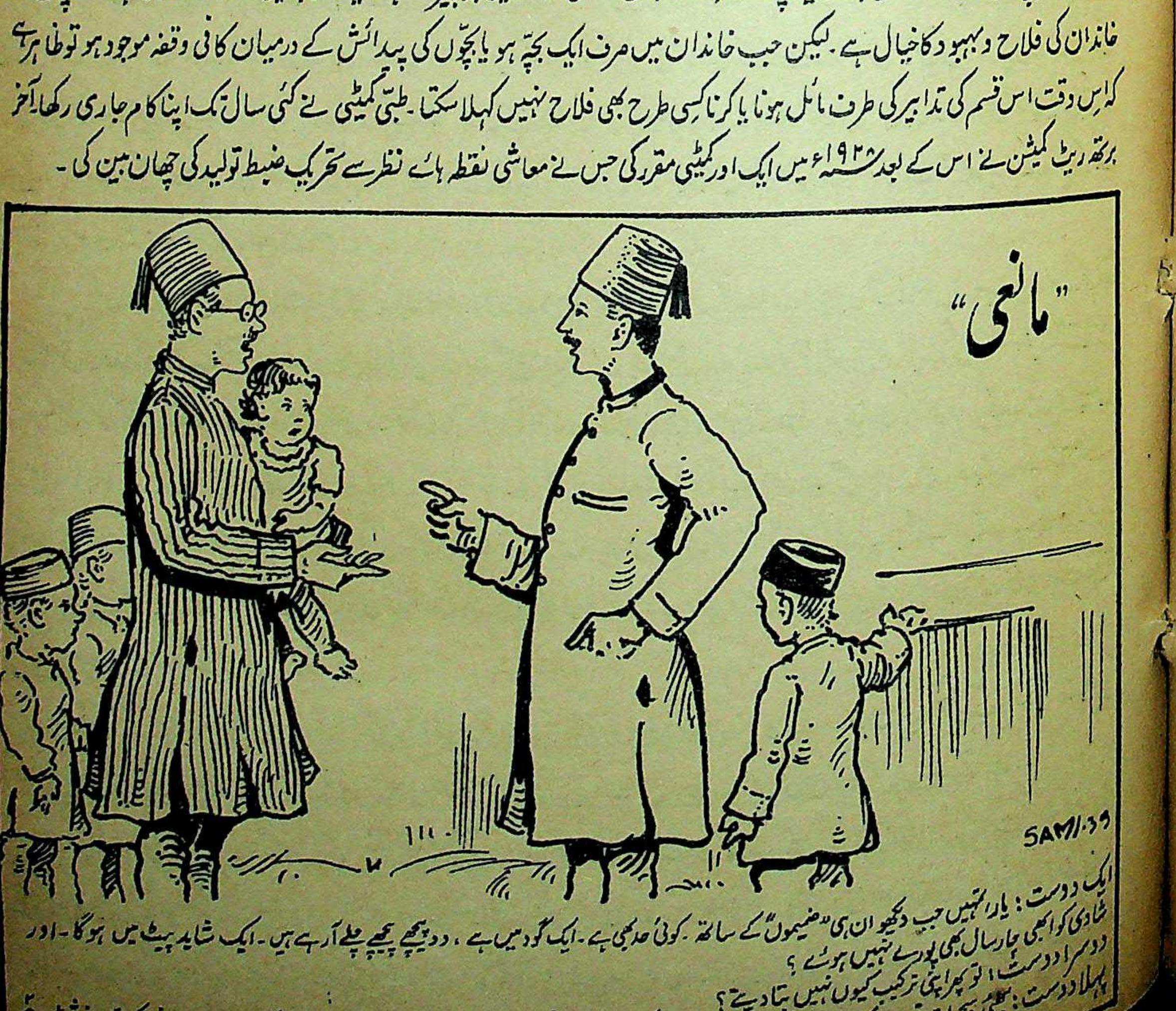

ایک دوست: یار تمہیں جب دیکھو ان ہی "ضمیموں" کے ساتھ۔ کوئی حد بھی ہے۔ ایک گود میں ہے، دو پیچھے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ ایک شاید پیٹ میں ہوگا۔ اور شادی کو ابھی چار سال بھی پورے نہیں ہوئے؟

دوسرا دوست: تو پھر اپنی ترکیب کیوں نہیں بتا دیتے؟

پہلا دوست: بھئی سچ بات تو یہ ہے کہ میں دہلی کے ہمدرد دواخانے کی دوا "مانعی" پابندی سے استعمال کرتا ہوں۔ نتیجہ تم دیکھ ہی رہے ہو۔ مانعی کی قیمت فی شیشی عہ

ناروے، سوئیڈن اور ڈن مارک میں آبادی کا مسئلہ

از مسٹر ڈی۔ وی۔ گلاس۔ لندن

تنظیم آبادی کے مسئلے میں اسکنڈی نیوین ممالک یعنے ناروے، سوئیڈن اور ڈن مارک کی مثال مغربی یورپ کے دوسرے ممالک سے کسی طرح مختلف نہیں۔

ان ممالک میں تقریباً ساٹھ برس سے برابر شرحِ پیدائش گھٹتی چلی جا رہی ہے اور اب تک کوئی صورت ایسی نہیں اختیار کی جا سکی جس سے پیدائش کی شرح کو زیادہ یا بلند کیا جا سکے۔ حتیٰ کہ اموات کی کمی کی کوشش بھی پیدائش کی کمی کو پورا نہ کر سکی۔

ان ممالک کے پانچ برس کے اعداد و شمار یعنی سنہ ۱۹۳۱ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۵ء تک کی شرح پیدائش کی جانچ پڑتال کا یہ نچوڑ ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اور خود ان ممالک کے صاحبِ بصیرت افراد سے بھی یہ نتیجہ پوشیدہ نہیں۔ چنانچہ شرح پیدائش کی کمی اور اس کے اثرات سے بچنے کے لیے ان تینوں ممالک میں کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے مبصّرین کی طرف سے ان ممالک کی مستقبل کی آبادی سے متعلق مختلف نظریات بھی پیش ہو چکے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں پروفیسر ایس۔ ڈی۔ وکسیل نے سوئیڈن سے متعلق پانچ تخمینے پیش کیے تھے جن میں سے دو میں انہوں نے یہ بتایا تھا کہ مستقبل میں یہاں کی آبادی میں اور کمی ہوگی۔

سنہ ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر ایڈالف جنسن نے تین تخمینے قائم کیے تھے اور ان میں سے ایک میں انہوں نے مستقبل میں شرح پیدائش کی کمی کا اندازہ کیا تھا۔ اور دوسرے تخمینے میں آبادی کے ٹھیراؤ کا۔ اس کے بعد سوئیڈن کی آبادی کے مسئلے کے متعلق کمیشن کی وہ رپورٹ شائع ہوئی جس میں پروفیسر مرڈال اور پروفیسر وکسل شریک تھے۔ اس رپورٹ میں ان پروفیسروں نے جو تخمینے کیے ہیں ان میں سے آخری تخمینوں کو علیحدہ کر کے باقی تخمینوں کی صحت پر ابھی گفتگو نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے کہ اندازے کی خاطر پیدائش کا جو مفروضہ انہوں نے تسلیم کیا ہے، اس کی تصدیق گذشتہ برسوں کے اعداد و شمار سے نہیں ہوتی۔

لیکن ان تخمینوں کا مقصد اسکنڈی نیوین ممالک میں پیدائش کے مسئلے کو حل کرنے سے زیادہ یہ تھا کہ اس ذہنیت کو درست کیا جائے جو پیدائش کو محدود کرنے کے متعلق عام طور پر پیدا ہو گئی ہے اور صحیح معنوں میں پیدائش کے مسئلے کو عملی طور پر حل کرنے کی کوشش سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر میں اس کتاب کے بعد سے شروع ہوئی ہے جو گنار مرڈال اور الوا نے شائع کی تھی۔ اس کتاب نے سوئیڈن کی سمجھدار پبلک میں ہل چل مچا دی۔ اور سوئیڈن میں سمجھدار پبلک کا تناسب چوں کہ انگلستان کی سمجھدار پبلک سے زیادہ ہے، اس لیے صحیح معنوں میں سوئیڈن کے سارے ملک میں آبادی کے موضوع سے عام دل چسپی پیدا ہو گئی۔ اور اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۷ء کے درمیان تک اس کتاب کی سولہ ہزار کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ جو انگلستان کی آبادی کے اعتبار سے ایک لاکھ کاپیوں کے برابر ہوئیں۔ اور یہ ایسی نمایاں تعداد ہے کہ کسی بہت دل چسپ ناول کو بھی بہت شاذ نصیب ہوتی ہے۔

اس کتاب میں پیدائش کے اُن نظریوں کو جانچا گیا ہے جو عام طور پر مروّج ہیں۔ اسی کے ساتھ کمی پیدائش کے امکانی نتائج پر محاکمہ کیا گیا ہے۔ اور جدید معلومات کی روشنی میں ان حلوں کو پیش کیا گیا ہے جس سے پیدائش کی کمی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

غرض اس کتاب نے آبادی کے مسئلے کو معاشرتی اور معاشی حیثیت سے ان ممالک کے آگے پیش کیا اور یہ ثابت کیا کہ موجودہ حالت اگر برقرار رہی تو ان ممالک کی آبادی کے لیے دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ (۱) افلاس و ناداری (۲) خاندانوں کی حصار بندی۔ اس کتاب کو چوں کہ دو ذمہ دار، ممتاز اور حامی جمہوریت معاشرتی کام کرنے والوں نے پیش کیا تھا۔ اس لیے یہ اسکنڈی نیوین ممالک کے مسئلہ آبادی پر غور کرنے کے لیے بطور بنیاد تسلیم کر لی گئی اور بہت جلد سوئیڈن کی پارلیمنٹ میں ایک غیر سرکاری ممبر نے یہ تحریک

پیش کردی کہ اس مسئلے کی تحقیقات کے لیئے ایک شاہی کمیشن مقرر کیا جائے۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں مسئلہ آبادی کی تحقیق کے لیے سوئیڈن میں ایک شاہی کمیشن مقرر کردیا گیا اور ماہرین نے اس مسئلے کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کی تحقیقات شروع کر کے کمیشن کے ساتھ اشتراک عمل کیا۔

سوئیڈن کی یہ قدیم روایت ہے کہ ملک کی حکومت میں ماہرین کی راؤں اور تحقیقاتوں کو بڑا دخل ہے۔ چنانچہ اس مسئلے میں بھی ماہرین نے حکومت کی مدد کی اور اس موضوع پر ایک درجن سے زیادہ رپورٹوں کے ذریعہ سے اس کے ہر ہر شعبے پر روشنی ڈالی۔

اسی سال سنہ ۱۹۳۵ء میں ڈن مارک میں بھی ایک شاہی کمیشن مقرر ہوگیا۔ لیکن ناروے میں اب تک ایسی کوئی عملی کوشش نہیں ہوئی۔ بہرحال اس وقت صرف سوئیڈن ہی ایسا ملک ہے جس میں مسئلہ آبادی کے سلسلے میں ایک مخصوص پالیسی بنائی جاسکی ہے۔ اس لئے اس مضمون میں اسی ملک سے متعلق ان تجاویز کا ذکر ہوگا جو اس موضوع پر پیش اور منظور ہوئیں۔

آبادی کا مسئلہ: پہلی بات اس سلسلے میں یہ معلوم کرنی ضروری ہے کہ آبادی کے مسئلے کو اسکنڈے نیوین ممالک (ناروے، سوئیڈن اور ڈن مارک) ڈکٹیٹروں کے ممالک جرمنی اور اٹلی بلکہ فرانس اور بلجیم سے بھی مختلف طریقے سے حل کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں خاص کر جرمنی اور اٹلی میں ایسے قوانین بنائے گیے ہیں جن کی رُو سے اسقاط اور ضبطِ تولید کے پروپیگنڈے کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اسکنڈے نیوین ممالک میں یہ اصُول تسلیم کیا گیا ہے کہ پیدائش کے مسئلے کو والدین کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ سوئیڈن کی کمیشن نے تو اس مسئلے پر اپنی رائے یہ لکھی ہے کہ جو ملک معاشی حیثیت سے گرا ہوا ہو اُسے بچوں کی زیادہ سے زیادہ پیدائش کے چکر سے گراں بار نہیں کرنا چاہیے۔ اور ڈن مارک کے کمیشن نے یہ رائے دی ہے کہ پیدائش کے مسئلے میں کسی قسم کی تہدید روا نہ رکھی جائے۔ چنانچہ ان ممالک میں ان نظریوں کو تسلیم کر لینے کا عملاً یہ نہایت دل چسپ نتیجہ برآمد ہوا کہ ایک طرف پیدائش بڑھانے کے سلسلے میں حوصلہ افزا تدابیر اختیار کی گئیں۔ اور دوسری طرف ضبط تولید کی مفید تدابیر رائج کرنے میں لوگوں کو آسانیاں بہم پہنچائی گئیں۔ اگرچہ ابھی تک عملاً ضبط تولید کے ادارے سوئیڈن میں قائم نہیں ہوئے ہیں لیکن ڈن مارک کے ہر ضلع میں ایسے ادارے ایک قانون کے ماتحت قائم کیے جارہے ہیں جو پہلے یکم اپریل سنہ ۳۸ء میں نافذ ہونے والا تھا لیکن بعد میں یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کر دیا گیا۔

ڈن مارک کے اس قانون کو جس کی رو سے ضبط تولید کے ادارے قائم کیے جارہے ہیں، آبادی کے مسئلے کی تحقیقاتی کمیٹی کی دریافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک اور کمیٹی کی تحقیقات کا نتیجہ ہے جو آبادی کے مسئلے کی چھان بین کے سلسلے میں ضبط تولید اور اسقاط کی بحث اور اُن کے اثرات کی جانچ کے لیے قائم کی گئی تھی۔ لیکن یہ حقیقت ہے دل چسپ کہ یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ ڈن مارک میں شرح پیدائش گھٹ رہی ہے، حکومت نے ضبط تولید کیلئے بھی ایک قانون وضع کر ڈالا۔ اور اس طرح ان پچھلے قوانین کو خود ہی منسوخ کر دیا جن میں ضبط تولید کا پروپگنڈا بھی ممنوع تھا اور اسقاط کو جرم کی حیثیت دے دی گئی تھی۔

سچ پوچھیے تو ان ممالک میں ایسے قانون کی ضرورت تھی۔ اس لیے کہ ڈن مارک میں سرے سے ضبط تولید کا ادارہ ہی نہ تھا اور لوگ ضبط تولید کے معاملے میں اپنے محلے کے ڈاکٹروں سے مشورہ کر لیا کرتے تھے اور ایسے لوگوں کا تناسب بھی کم تھا۔ سوئیڈن میں ضبط تولید کے پانچ ادارے قائم ہیں جن میں ایک پرائیویٹ ہے اور چار ادارے میونسپلٹیوں کی نگرانی میں ہیں۔ ان اداروں کے اندر سنہ ۱۹۳۵ء میں صرف چھ سو آدمی مشورہ و علاج کے لیے آئے تھے۔ اس صورت حال سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ آبادی کے بڑے حصے کے نزدیک اسقاط ہی پیدائش کو روکنے کا واحد اور موثر ذریعہ سمجھا جا رہا ہے۔ ناروے کی حالت البتہ کسی قدر بہتر ہے۔ یہاں ضبط تولید کے بارہ ادارے ہیں جن پر میونسپلٹیوں کی نگرانی قائم ہے۔ لیکن یہ مشتبہ ہے کہ ان بارہ اداروں میں ہر سال بارہ ہزار مریض بھی رجوع کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے ضبط تولید کے معتبر اصُول سوائے آبادی کے ایک محدود طبقے کے عام نہیں ہیں۔ چنانچہ سوئیڈن اور ناروے کے شاہی کمیشنوں نے ابھی حال میں اپنی رپورٹوں میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اسقاط کے متعلق جو قانونی تہدید ہے اس میں وسعت دی جانی ضروری ہے۔ سوئیڈن کمیشن کی رپورٹ (سنہ ۱۹۳۵ء) اور ناروے کمیشن کی رپورٹ (سنہ ۱۹۳۶ء) میں حکومت پر یہ زور دیا گیا ہے کہ معاشرتی ضروریات کے پیش نظر اسقاط کو غیر قانونی افعال سے خارج کر دینا ضروری ہے۔ اگرچہ

ناروے میں ابھی تک اس سفارش پر کوئی عمل نہیں ہوا لیکن سوئیڈن میں ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۸ء کو یہ قانون منظور ہوگیا ہے جس کی رُو سے جان کے خطرے اور صحت کے اندیشے کی بنا پر یا ڈاکٹری مشورے کے ساتھ اسقاط کا فعل ناجائز نہیں رہتا۔

افزائش نسل کی حوصلہ افزائی : افزائش نسل کے سلسلے میں سوئیڈن اور ڈن مارک کی حکومتوں نے حوصلہ افزائی کی دو صورتیں اختیار کی ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ نوجوانوں کو شادی کی ترغیب اس طرح دی جارہی ہے کہ شادی شدہ جوڑے کو حکومت سے قرض دیا جائے تاکہ بچوں کی پیدائش اور ان کی پرورش والدین پر بار نہ ثابت ہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بچے تن درست پیدا کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے تاکہ وہ اچھے شہری ثابت ہوسکیں۔ پہلی صورت کے ماتحت سوئیڈن کی حکومت نے مکان اور اس کی ضروریات کے لئے قرضہ دینا منظور کیا ہے اور یہ قرضے یکم جنوری سنہ ۱۹۳۸ء سے ایک قانون کے ماتحت حکومت کے ایک قرضہ فنڈ میں سے دیے جارہے ہیں۔ جس کی نگرانی سنٹرل بنک اور اس کی شاخوں کے سپرد ہے۔

شادی شدہ جوڑوں کو قرضہ دینے کی جو شرطیں رکھی ہیں، ان میں اہم شرطیں یہ ہیں کہ قرضہ ان افراد کو مل سکتا ہے جن کی شادی ہوچکی ہو۔ ایسے افراد کی درخواستیں شادی کے بعد چھ مہینے کے اندر پیش ہونی چاہئیں۔ اور ایسے افراد کو بھی قرضہ مل سکتا ہے جو شادی کرنا چاہتے ہوں۔ ایسے افراد کو درخواست کے ساتھ اس قسم کے گواہ پیش کرنے ہوتے ہیں کہ واقعی ان دونوں کی نیّت شادی کرنے کی ہے۔ قرضے کی مقدار ایک ہزار "کرونز" (سوئیڈن کا سکہ) ہوتی ہے اور ادائی مع سود کے پانچ برس میں کرنی ضروری ہوتی ہے۔

سوئیڈن کے اس قانون کو جرمنی کے قانون پیدائش سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اس لئے کہ سوئیڈن کے قانون قرضہ میں نسل اور جسمانی تن درستی کی کوئی قانونی پابندی نہیں ہے اور نہ یہ قرضہ بطور انعام دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس قرضے کا حکومت کی طرف سے سود بھی معاف نہیں ہے۔ اور نہ بچوں کے پیدا ہونے کے بعد یہ قرض یا اس کا کوئی حصّہ معاف ہوسکتا ہے۔ اصل میں پروفیسر میرڈال کے قول کے مطابق سوئیڈن کی حکومت نے یہ قرضہ محض اس لیے منظور کیا ہے کہ نوجوانوں کو شادی کے بعد اسباب کرایہ پر لینے اور اپنی کمائی کی ایک بڑی مقدار کرایہ کے نذر کرنے سے بچایا جائے۔ اور چوں کہ شادی کے ابتدائی برسوں میں اخراجات میں کمی رہتی ہے اس لئے انہیں یہ ہدایت ہوتی ہے کہ جس قدر جلد ہوسکے وہ اپنا قرضہ ادا کردیں۔

جرمنی میں شادی کے قرضے کے سلسلے میں یہ حکم بھی دیا جاتا ہے کہ شادی شدہ عورتیں اپنے اپنے مکانوں میں گھریلو کام کریں۔ نوکریاں نہ کریں۔ لیکن سوئیڈن میں شادی شدہ عورت کے لئے اس میں کوئی قید نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف آبادی کے کمیشن نے خاص طور پر یہ سفارش کی ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے ملازمتوں کے حقوق کی حکومت کی طرف سے حفاظت کی جائے۔

حکومت سے قرضہ حاصل کرنے کے لئے آمدنی کی بھی کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہے۔ لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ قرضہ ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جن کی آمدنیاں حقیقتاً بہت کم ہوتی ہیں۔ اسی کے ساتھ سوئیڈن میں ابتدائی تعلیم کا انتظام مفت ہے اور ثانوی تعلیم پر بھی برائے نام خرچ پڑتا ہے۔ لیکن یونی ورسٹیوں کی تعلیم کی تحریص کا حکومت کی طرف سے کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا۔ وہ طالب علم جو یونی ورسٹی کی ڈگریاں لینی چاہتے ہیں، بنکوں سے قرض حاصل کرتے ہیں اور بنک بھی ان طالب علموں کو پرونوٹوں پر روپیہ قرض دے دیتے ہیں۔ اس طرح جب کوئی طالب علم یونی ورسٹی کی ڈگری حاصل کرکے باہر آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی بنک کا بقدر دس ہزار کرونز قرض دار پاتا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا بار اس کے کندھوں پر ہوتا ہے کہ وہ ابتدائی عمر میں شادی نہیں کرسکتا۔

"شادی قرض" پر ابھی کوئی صحیح رائے نہیں قائم کی جاسکتی۔ اس لیے کہ اس قانون کو منظور ہوئے ابھی بہت کم مدت ہوئی ہے اور ایسے قرضوں کے لیے حکومت نے صرف ۲۰ لاکھ کرونز کی رقم منظور کی ہے۔ جس کے معنے یہ ہوئے کہ زیادہ سے زیادہ تین ہزار لوگوں کو قرض دیا جاسکتا ہے۔ سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء کے لیے البتہ ۶۰ لاکھ کرونز کی حکومت سے منظوری مانگی گئی ہے۔ جس کے بعد قرضے زیادہ وسیع انداز میں دیے جاسکتے ہیں۔

بہر اس "شادی قرض" کے اثرات کا اندازہ اس دریافت کے بعد ہوسکتا ہے کہ آیا اس قرض کے بعد شادیوں کی رفتار زیادہ تیز ہوگئی یا پیدائش کی شرح اضافہ ہوا۔ اگر "شادی قرض" سے تو کم عمری کی شادیوں کی تعداد بڑھ گئی تو بھی گھٹتی ہوئی آبادی کے مسئلے کا حل نہیں نکل سکتا

اس لیے کہ نوعمری کی شادیوں کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نسلیں کم زور اور پست قامت ہوں۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ شادیوں میں اضافہ بھی محض برائے نام ثابت ہو۔ اس لیے کہ سویڈن میں صرف سنہ ۱۹۳۴ء یعنے ایک برس میں غیر شادی شدہ عورتوں سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں ان کا تناسب کل زندہ آبادی میں چودہ فی صدی ہوا ہے۔ اس حساب سے اگر اس قانون کے بعد میں یہ ثابت بھی کیا جاسکے کہ شادیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے تو یہ سمجھنے کا امکان پھر بھی باقی رہتا ہے کہ "شادی قرض" کی وجہ سے پرانے ناجائز رشتوں کو قانونی جواز حاصل ہو گیا ہے۔ غرض شادی کی شکل میں تبدیلی اور اضافے کی صورت میں بھی اس کمیٔ پیدائش کا حل نہیں نکل سکتا جو ساٹھ برس سے ان ممالک میں محسوس ہو رہی ہے۔

غیر شادی شدہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کا مسئلہ: قانون شادی کے علاوہ غیر شادی شدہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کے سلسلے میں بھی سویڈن کی حکومت نے نہایت اہم قدم اٹھایا ہے۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں دوسرے ممالک میں ایک قانون منظور ہوا تھا جس میں غیر شادی شدہ عورتوں اور بچوں کی پرورش قانونی سرپرست کے ذریعے سے ہوا کرتی ہے، اور یہ اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک بچہ قانونی عمر تک نہ پہنچے۔ یعنی اٹھارہ برس کا نہ ہو جائے۔ یہی قانون سویڈن میں جاری تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۳۵ء میں یہ محسوس ہوا کہ گزارے کی جو رقم عدالت سے منظور ہوا کرتی تھی، اضلاع کے بچوں کے لیے پندرہ سے بیس کرونر اور شہروں میں بیس سے تیس کرونر ماہوار، وہ رقم بچوں کو اکثر صورتوں میں بہت دیر کر کے ملا کرتی تھی۔ اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے سویڈن کی پارلیمنٹ نے سنہ ۱۹۳۷ء میں یہ قانون پاس کیا کہ جس باپ پر کسی بچے کی پرورش قانوناً واجب ہو اس کو حکومت ایک سال کے گزارے کی رقم اپنے پاس سے پیشگی دے گی اور بالاقساط اس سے وصول کر لے گی۔

اس طرح کی پیشگی رقم کا ۷۵ فی صدی حصہ مرکزی حکومت دیتی ہے اور ۲۵ فی صدی اس ضلع کے خزانے ملتا ہے جس ضلع میں وہ بچہ رہتا ہے۔

ماؤں اور بچوں کو وظیفے: آبادی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے سویڈن کی حکومت نے یہ قوانین تو منظور کر لیے ہیں اور باقی تجاویز ایک کمیٹی کے سپرد کر دی ہیں۔ یہ کمیٹی ملک کی معاشی حالت کی روشنی میں ان پر غور و خوض کر رہی ہے۔ البتہ اس سلسلے میں دو اور تدابیر سویڈن کی حکومت نے ایسی اختیار کی ہیں جن کا ذکر اس جگہ کیا جاسکتا ہے۔

اول یہ کہ ایسی مائیں جن کی ذاتی یا جن کے خاوندوں کی سالانہ آمدنیاں، جن پر انکم ٹیکس ادا ہوتا ہے، تین ہزار کرونر سے کم ہوں، انہیں ۷۵ کرونر کی رقم حکومت کی طرف سے یک مُشت زچہ خانے کے خرچ کے نام سے مل جاتی ہے۔ یہ قانون سویڈن کی پارلیمنٹ نے سنہ ۱۹۳۷ء میں پاس کیا ہے۔

اسی سال دوسرا قانون یہ پاس ہوا کہ ایسے یتیم بچے جن کے باپوں کا پتہ نہ ہو یا وہ بچے جن کے والدین ان کی پرورش کے ناقابل ہوں، حکومت کی طرف سے الاؤنس پائیں گے۔

جس ضلع میں جو بچہ رہتا ہے اس ضلع کی معاشی حالت کے اعتبار سے یتیم بچوں کے لیے ہر سال ۳۰۰۔ ۳۶۰ یا ۴۲۰ کرونر بطور الاؤنس دے جاتے ہیں۔ لیکن اس الاؤنس میں کمی ہو جاتی ہے اگر ایک ہی خاندان کے دو یا دو سے زیادہ بچے یتیم ہوں اور حکومت کو ان سب کو الاؤنس دینا پڑے۔

اسی طرح اگر کسی خاندان کی آمدنی مختلف ضلعوں کے اعتبار سے ۶۰۰۔ ۸۰۰ یا ایک ہزار کرونر سالانہ کی ہو تو گرانٹ بقدر ۷۰ فی صدی کم کر دی جاتی ہے۔ لیکن دو برس سے چھوٹے بچوں کے لیے ہر سال ۶۰ کرونر کی رقم بڑھا بھی دی جاتی ہے۔ یتیم بچوں کے علاوہ دوسرے بچوں کے لیے جو الاؤنس مقرر ہیں وہ یتیم بچوں کے الاؤنس سے ۶۰ کرونر کم ہیں۔ لیکن ہر صورت میں ۱۶ برس کی عمر کو پہنچتے ہی بچے کا الاؤنس بالکل بند کر دیا جاتا ہے۔

زیر غور تجویزیں: ان مختلف تجاویز کے علاوہ جو تنظیم آبادی کے سلسلے میں مستقبل قریب میں روبہ عمل آنے والی ہیں ایک تجویز ٹیکس کی بھی ہے۔ آبادی کے کمیشن نے یہ تو سفارش کی تھی کہ خاندانوں کے چھوٹے بڑے ہونے کے اعتبار سے ٹیکس میں مدارج قائم ہونے چاہئیں اور غیر شادی شدہ افراد پر نئے ٹیکس لگنے چاہئیں۔ لیکن ٹیکس کی اسپیشل کمیٹی نے غیر شادی شدہ افراد پر ٹیکس کی تجویز کو منظور نہیں کیا

البتہ خاندانوں کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی حکمت عملی کو تسلیم کر لیا۔

تنظیم آبادی کے کمیشن نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی ہے کہ ابتدائی اسکول کے بچوں کو ایک وقت کا کھانا ملنا چاہیئے۔ کھانے میں روٹی مکھن اور دودھ کے علاوہ کوئی پکّی ہوئی چیز شامل ہو۔ ابتداءً یہ تجویز ابتدائی اسکول کے صرف ۲۰ فی صدی بچّوں کے لیے ہے لیکن توقع ہے کہ دس برس کی مدت میں سب طالب علم اس تجویز سے فائدہ اُٹھا سکیں گے۔

اس کے علاوہ کمیشن نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ زچگی خانوں میں ڈاکٹروں کو یہ اجازت ہونی چاہیے کہ وہ ایسی ماؤں اور بچوں کے لیے جو کم غذا کا شکار ہوں، دودھ، پھل اور ترکاریاں فراہم کر سکیں۔ اسی کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ بڑے بڑے خاندانوں کے لئے دودھ اور مکھّن کی رعایتی قیمتیں مقرر ہونی چاہئیں۔

غذا کے علاوہ اس کمیشن نے بچوں کے لباس کے متعلّق بھی سفارش کی ہے۔ اس کے خیال میں ہر بچے کو جس کی عمر ۷ برس سے ۱۵ برس کے درمیان ہو ۶۵ کرونر ہر سال لباس کے لیے ملنے چاہئیں اور جو بچے سات برس سے نیچے ہوں انہیں ۴۵ کرونر دیے جانے چاہئیں اس اسکیم پر اندازہ ہے کہ حکومت کا دو کروڑ ۲۰ لاکھ کرونر سالانہ خرچ آئے گا۔ کمیشن نے خاندان کے الاؤنس کی سفارش نہیں کی ہے۔ اس لیے کہ اس کی رائے میں بچّے کے اوپر کے ضروری خرچ اگر حکومت برداشت کر لے تو خاندان پر کوئی بار بچے کی پرورش کا نہیں پڑ سکتا۔

ڈن مارک میں تنظیم آبادی کے قوانین اور تجاویز: یہ بتایا جا چکا ہے کہ تنظیم آبادی کے سلسلے میں ڈن مارک اور ناروے میں بہت کم عملی اقدام ہوا ہے۔ لیکن سوئیڈن کے قوانین اور تجاویز کا ان دونوں ملکوں پر براہِ راست اثر پڑا ہے۔ ڈن مارک اور ناروے کے تنظیم آبادی کے کمیشنوں نے تقریباً ان ہی سفارشوں کو اپنے اپنے ملک کے لیے قبول کر لیا ہے جو سوئیڈن میں پیش کی گئی تھیں۔

یہ تو آپ معلوم کر چکے ہیں کہ ڈن مارک میں ضبط تولید کے ادارے پہلے سے قائم ہیں۔ چنانچہ ڈن مارک کے کمیشن نے تنظیم آبادی کے سلسلے میں اپنی دو رپورٹیں حکومت ڈن مارک کے سامنے پیش کی ہیں۔ ایک رپورٹ میں ضرورت مند ماؤں کی امداد کی سفارش کی ہے اور یہ سفارش اسی انداز پر کی گئی ہے جس انداز پر سوئیڈن میں منظور ہو چکی ہے۔ اسی کے ساتھ سرکاری طور مکانوں کی تعمیر کا مسئلہ ہے۔ اس کو بھی اُنہوں نے تقریباً سوئیڈن کے کمیشن ہی کے انداز پر طے کیا ہے جس میں یہ ضروری رعایت بھی رکھی ہے کہ اگر ۳ بچے ہوں تو مکان کے کرایہ میں ۳۰ فی صدی، چار بچے ہوں تو ۴۰ فی صدی اور ۵ بچّے ہوں تو ۵۰ فی صدی "ریبیٹ" دیا جائے۔

سرکاری مکانوں کی تعمیر کے سلسلے میں ڈن مارک کی حکومت نے سنہ ۱۹۳۶ء میں بڑی رقموں سے پبلک کی امداد کی اور سنہ ۱۹۳۷ء کے آخر تک کوپن ہیگن (دار السلطنت) کی ۲۰ فی صدی رقم انہی سرکاری مکانوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ عمارتوں کی تعمیر میں بھی حکومت نے ۷۰ فی صدی خرچ برداشت کیا ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں جو رقم حکومت نے پبلک کو بطور قرض دی ہے اس پر ۴½ فی صدی سود لگایا ہے یعنی بازار سے ایک فی صدی کم۔ لیکن سنہ ۱۹۳۶ء کے بعد مکانوں کی تعمیر کے سلسلے میں سرکاری امداد کی بغیر درخواست اس میونسپلٹی کے توسّط سے پیش ہونے کی ہدایت کی ہے جس میونسپلٹی سے درخواست کنندہ تعلق رکھتا ہے۔ یہ انتظام اس وقت تک ہے جب تک تنظیم آبادی کا کمیشن اس قسم کی امداد کے متعلّق کوئی جدید سفارشیں پیش نہ کرے۔

ناروے میں تنظیم آبادی کے قوانین اور تجاویز: ناروے میں مکانوں کی تعمیر اور صحت بخش انداز پر اُن کی درستی کی طرف توجہ نہیں کی گئی اور نہ اس سلسلے میں حکومت نے روپیہ خرچ کیا۔ دو ایک شہروں میں میونسپلٹیوں نے مکانوں کی تعمیر کے لیے روپیہ دیا بھی ہے۔ لیکن عام حالت ناروے کے مکانوں کی بالکل ناقابل اطمینان ہے۔ البتہ ماؤں اور بچوں کی پرورش کے لیے چند اہم اقدام کیے گئے ہیں۔ مثلاً سنہ ۱۹۱۵ء سے ناروے میں ان ماؤں کو جو بہت زیادہ تنگ دست ہیں، حمل اور زچہ خانے کے زمانے تک الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اور زچہ خانے کے چھ ہفتے کی مدت کے لیے تو انہیں ۴۵ سے ۱۱۰ کرونر تک حکومت کی طرف سے خرچ کے لیے دیے جاتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے ایک مہینے تک ۲۵ سے ۱۱۰ کرونر تک ملتے ہیں اور دوسرے مہینے سے چھ مہینے تک ۳۰ سے ۸۵ کرونر تک انہیں دیے جاتے ہیں۔

ابتدائی اسکولوں کے بچوں کے لیے حکومت کی طرف سے ناشتے کا انتظام ہے۔ سب سے پہلے ابتدائی اسکولوں کے بچوں کو ناشتہ

دینے کی تجویز پروفیسر کارل شوز نے سنہ ۱۹۳۱ء میں "اوسلو" میں پیش کی تھی جسے حکومت نے منظور کرلیا اور ناروے کے تقریباً ہر اسکول میں یہ ناشتہ دیا جاتا ہے۔ ناشتہ میں مکھن، بسکٹ، پنیر، آدھا سنترا یا سیب ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں ان ہی پروفیسر شوز نے یہ تجویز پیش کی کہ ستمبر اور مئی کے درمیان سب بچوں کو ناشتے کے وقت ایک چمچہ کاڈلیور آئل کا بھی ملنا چاہیے۔ چنانچہ اب اس کا بھی اضافہ کردیا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں ناروے میں ایک کمیٹی اس مقصد کے لیے بنائی گئی تھی کہ وہ خاندان کے الاؤنسوں کے متعلق غور کرکے رپورٹ پیش کرے۔ چنانچہ اس کمیٹی نے ابھی حال میں اپنی رپورٹ شایع کی ہے۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ اگرچہ مکان اور طبی امداد بہترین ضروریات زندگی میں سے ہیں اور ان کو فراہم کردینے سے بہت کچھ پبلک کی خدمت ہوسکتی ہے، لیکن ایسے ملک میں جہاں آبادی چھدری چھدری ہو۔ اور ذرائع حمل ونقل سست اور مہنگے ہوں تو وہاں خاندانوں کو نقد الاؤنس دیے دینے سے اس مسئلے کا بہترین طریقے پر حل ہوسکتا ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ الاؤنس بچوں کی ماؤں کو ملتا رہے۔

الاؤنس دینے کا طریقہ یہ تجویز کیا ہے کہ سب سے پہلے بچے کے لیے ۱۰۰ سے ۱۲۰ کرونر تک دوسرے بچے کے لیے ۹۰ کرونر اور تیسرے بچے کے لیے ۵۰ کرونر سالانہ دیے جائیں۔

اس حساب سے حکومت کا سالانہ خرچ ۶۶ لاکھ کرونر ہوتا ہے ورنہ اگر ہر بچے کو ۱۰۰ سے ۱۲۰ کرونر سالانہ دے گیے تو اندازہ ۸۲ لاکھ کرونر تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ اس روپے کی فراہمی کے لیے کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ "ٹرن اور ٹیکس" میں اضافہ کردیا جائے اس وقت ایک فی صدی ٹرن اور ٹیکس کے ذریعہ سے حکومت ناروے کو ۳۰ لاکھ کرونر وصول ہورہے ہیں۔ لیکن یہ ابھی تجویز ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ ناروے کی حکومت اِسے کب منظور کرے۔

حاصل کلام: بہرحال اوپر کے بیان سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسکنڈی نیوین ممالک میں تنظیم آبادی کے جو مختلف مسائل پیدا ہوگئے ہیں ان سب میں پوری پوری دل چسپی لی جارہی ہے اگرچہ ڈن مارک اور سویڈن میں تنظم آبادی کے لیے جو اقدام ہوئے ہیں ان کے مناسب اثرات کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا، تاہم ان قوانین اور تجاویز سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ یہ ممالک تنظیم آبادی کے مسئلے میں جمہوری ممالک کی حکمت عملی پر کام کررہے ہیں۔ کیوں کہ اُنھوں نے پیدائش اطفال کے معاملے کو والدین کے اختیار تمیزی پر چھوڑدیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان تجاویز کا اثر پیدائش پر چاہے اچھا ہو یا بُرا، یہ واقعہ ہے کہ تجاویز سب کی سب نہایت مناسب اور معاشرتی حیثیت سے پسندیدہ ہیں۔

انگلستان میں ممکن ہے ہم لوگوں کو آبادی کے گھٹنے کا کوئی خطرہ نہ ہو، اس لیے ہماری آبادی ۴ کروڑ کی ہے اور سویڈن کی ۶۰ لاکھ کی ڈن مارک کی ۳۰ لاکھ کی اور ناروے کی ۲۰ لاکھ، لیکن پھر بھی جو بات اس وقت ہم پر اثر انداز ہے وہ یہ کہ ہمارا ملک اس قدر تو مالدار ہے اور منظم آبادی کے سلسلے میں ہم نے اب تک بہت کم توجہ کی ہے۔ اور جس قدر توجہ ہم نے کی بھی وہ بھی مارے باندھے کی! گویا ہم نے یہ کام ان ممالک کے لیے چھوڑدیا ہے جن کو ہم اپنے ملک سے غریب تر سمجھتے ہیں تاکہ وہ پہل کریں اور ہمیں اس سلسلے میں راستہ دکھائیں۔

کلیاتِ نفیسی: ترجمۂ شرح کلیات قانون (شیخ الرئیس) کے دشوار گزار اور سنگلاخ مرحلہ سے جب حکیم محمد کبیر الدین صاحب فارغ ہوئے تو ان کے بہت سے دوستوں اور شاگردوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ کلیات قانون کے طرز خاص پر علامہ نفیس کی دقیق کتاب کلیات نفیسی کا بھی ترجمہ کیا جائے اور فروعی مقامات میں اقوال کی شرح و تفصیل بڑھائی جائے اور دوسرے وسیع معلومات کو بصورت تحقیق اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ حکیم صاحب ممدوح نے اس محترم خواہش کی تکمیل کی اور اپنی خداداد قوت بیان اور مقبول عام طرز نگارش سے اس دقیق کتاب کا شرح و ترجمہ کرکے اسکی مشکلات کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا۔ اس کتاب میں بھی مثل کلیات قانون کے ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں فقرہ بہ فقرہ اس کا ترجمہ و شرح۔ مؤلف کی اس علمی خدمت اور فنی کاوش کو دیکھ کر اہل نظر بغیر داد دئے نہ رہ سکیں گے۔ قیمت حصہ اول (از ابتدا تا بحث علامات) عا۔ حصہ دوم (از بحث علامات تا آخر کتاب) عیر۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

ایشیا میں آبادی کے مسائل

(چین، جاپان اور ہندوستان)

لارڈ ہارڈر کی صدارت میں ۲۴ نومبر ۱۹۳۲ء کو ضبطِ تولید کی بین الاقوامی کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ اس کی سب سے پہلی نشست میں "مشرق میں آبادی کے مسائل" پر غور کیا گیا۔ صدر نے ایشیا کے مسائلِ تولید اور دیگر متعلقہ امور پر نظر ڈالی اور بین الاقوامی مرکز ضبطِ تولید کی کارگزاریوں کا ذکر کیا۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ضبطِ تولید کے جس قدر بھی وسائل اختیار و وضع کیے جائیں وہ بے ضرر، دیرپا اور آسان ہوں اور جنہیں علمی دماغ والے لوگ بھی قبول کر سکیں۔

جلسہ میں برٹرنیڈ رسل اور مارگریٹ سینگر کے پیغامات، جو کانفرنس کے لئے بھیجے گئے تھے، پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مختلف اہل الرائے حضرات کی تقریریں اس موضوع پر ہوئیں، جن کے اہم حصے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

پروفیسر اے۔ ایم۔ کار۔ سانڈرس

آپ نے کہا کہ مشرق میں آبادی کے مسائل کے متعلق ایک مغربی بھلا کیا رائے دے سکتا ہے۔ آبادی کا نظریہ مغرب میں دوسرے زاویۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور مشرق میں اس کے پہلو کچھ اور ہے۔

آپ نے مسئلۂ آبادی کو پہلی بار علمی طور پر پیش کرنے والے مفکر مالتھس (۱۸۳۴ - ۱۷۶۰) کا ذکر کیا جس نے یہ تنبیہ کی تھی کہ آبادی کو روک کے بغیر بڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو وہ خوف ناک حد تک بڑھ جاتی ہے، اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ شادی بیاہ سے احتراز کر کے یا شرحِ پیدائش کو گھٹا کر آبادی کو خوف ناک وسعتوں تک بڑھنے سے روکا جائے۔ آبادی کا گنجان ہونا جس طرح نقصان دہ ہے اسی طرح آبادی کی کمی بھی لوگوں میں اقتصادی بلندی اور معاشرتی معیار کی اونچائی نہیں پیدا ہونے دیتی۔ قدیم تہذیبوں کی سرزمین میں جہاں اور چیزیں بھی کام کرتی تھیں وہاں محدود گھرانے کا تصور بھی ان لوگوں میں موجود تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں ایسی رسمیں اور پابندیاں موجود تھیں کہ بچوں کی تعداد محدود رہتی تھی۔ خواہ وہ مباشرت سے پرہیز کر کے نتیجہ حاصل کرتے تھے۔ یا بچوں کو پیدا کر کے مار ڈالتے تھے۔ قحط، وبائیں اور دوسرے آفاتِ سماوی و ارضی بھی آبادی کو کم کرنے میں مدد دیتے تھے۔ مگر مشرق میں غیر محدود خاندان کا رواج عرصۂ دراز سے چلا آ رہا ہے، بالخصوص چین اور ہندوستان میں۔ لیکن جاپان اس سے مستثنیٰ ہے۔ کم سے کم سو برس پہلے تک تو وہاں محدود خاندانوں کا رواج عام تھا۔

مغرب میں خاص کر یونانیوں میں محدود خاندان کا عام رواج تھا۔ مگر جب عیسائیت نے بچہ کُشی کو حرام قرار دیا تو اس کی وجہ سے آبادی میں معتدبہ اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔

جب یورپ میں صنعتی دورِ انقلاب آیا تو آبادی غیر محدود خاندان کے رواج کے باعث بڑھنی شروع ہوئی۔ لیکن چونکہ صنعتی انقلاب کے باعث لوگوں کی معاش کا کافی بندوبست ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے زیادتیٔ آبادی کا مضر پہلو کم دکھائی دیا۔

اس سے پہلے کہ میں رضاکارانہ اور غیر رضاکارانہ چھوٹے خاندان کے رواج پر گفتگو کروں، اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ آبادی کی روک تھام کے لئے اگر واحد نہیں تو بہترین ذریعہ ضبطِ تولید ہے۔ محدود و مختصر خاندان کا رواج نئے زمانے میں مغربی یورپ سے پہلے پہلے شروع ہوا، اور اب جنوبی و مشرقی یورپ میں بھی وہ بڑھ رہا ہے۔ یہ صورتِ حال صرف صنعتی ممالک میں ہی نہیں بلکہ زراعتی ممالک اور رقبے بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ امریکہ میں بھی محدود خاندانوں کا رواج بڑھ رہا ہے۔ جدید عہد میں یہ رواج رضاکارانہ ہے۔ پہلے زمانہ میں سوائے وبائی قحطوں اور آفات کے اور کوئی ذریعہ آبادی روکنے کا نہ تھا۔

مغرب میں ضبط تولید کی تحریک اور اس کے حق میں بے محابا پروپیگنڈے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مغربی وسطی یورپ میں آبادی تیزی کے ساتھ کم ہو رہی ہے، اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ آیندہ دس بیس سال میں بہت سی نسلیں غائب ہو جائیں گی۔ اٹلی اور فرانس میں آبادی کی کمی کو بہت زیادہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اب مغرب میں عموماً اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ آبادی کو اقتصادی اور معاشرتی حالات کے مطابق بنایا جائے اور رضاکارانہ طور پر مختصر اور محدود خاندان کی جو ہوا چل رہی ہے اسے نسلی تحفظ کی خاطر حد میں رکھا جائے۔ ضبط تولید بے شک ضروری چیز ہے اور اس کے لئے مانع حمل تدابیر ہی کارگر ذریعہ ہیں، لیکن ساتھ ہی دوسرے ذریعوں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ دیر میں شادی کرنے کا رواج جن ملکوں میں موجود ہے ان میں آبادی کی غیر معمولی زیادتی کبھی نہیں ہونے پاتی۔ آئرش چینل ہی کو لیجیئے جہاں دیر میں شادی کا عام رواج ہے۔ اور اس رواج کی بدولت وہاں مدت سے آبادی یکساں حالت پر قائم ہے۔ اس کانفرنس کے اہل الرائے کا فرض ہے کہ وہ مغرب کے تجربات سے اہل مشرق کے لئے کوئی لائحۂ عمل طے کریں ہم نے مغرب میں جو طریقہ جاری کیا ہے اس کو کم و بیش عالم گیر بنا دینا چاہیئے۔

مسٹر ہیرلڈ کاکس میں یہاں صرف ہندوستان کا ذکر کروں گا۔ یہاں اوائل عمر کی شادیاں بچوں کی زیادتی اور ان کی اموات کی ذمہ دار ہیں۔ ہندوستان میں جنسی معلومات فراہم کرنے کا بھی کوئی خاص بندوبست نہیں ہے۔ ضبطِ تولید کی تحریک یہاں بھی اسی قوت سے چلائی جانی چاہیئے جس طرح وہ چین میں شروع ہو چکی ہے۔ ضرورت ہے کہ عورتوں کو ضبطِ تولید کے وسائل کی تعلیم دی جائے۔ مغرب میں اس سے بہتر اور کوئی تحریک نہیں ہو سکتی کہ مشرق کو اس ضروری امر سے واقف کرایا جائے۔

ڈاکٹر سی۔ وی۔ ڈرائسیڈیل ضبط تولید کی تحریک کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو متوازن رکھا جائے۔ تو اس میں اتنا غلو مناسب ہے کہ کوئی عظیم الشان شہر ایک مختصر سی آبادی بن کر رہ جائے اور نہ اس کی طرف سے اتنی لاپرواہی درست ہے کہ آبادی تو بے تحاشا بڑھتی چلی جائے لیکن اس کی پرورش کا سامان میسر نہ ہو۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ معاش کے وسیلوں اور آبادی کو ہموار رکھا جائے۔ اگر کوئی قوم اس سال یا آیندہ سالوں کے لئے اپنی ضرورت کے مطابق آمدنی فراہم نہیں کر سکتی یا وہ اپنی پیداوار کو بڑھانے کے ذریعے اختیار نہیں کر سکتی تو اس کو یہ حق کسی طرح نہیں پہنچتا کہ وہ آبادی کو بڑھاتی چلی جائے۔ اگر اس نے اس معاملے میں سہل انگاری سے کام لیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کھانے والے زیادہ اور آمدنی کم ہو جائے گی۔ اور آخر کار بہت سی معاشرتی خرابیاں، اقتصادی تباہیاں اور مختلف قسم کی بیماریاں اپنا بازار گرم کر دیں گی۔ اس صورتِ حال کی واضح مثال ہم کو ہندوستان میں ملتی ہے۔ وہاں برطانوی ہند میں ایک ہزار کی آبادی میں ۳۶ بچوں کی پیدائش کا اوسط ہے اور شرح اموات ۲۷ ہے۔ یعنے فی ہزار ۱۹ نفوس کی فاضل شرح اموات ہے۔ ہندوستان کی ساری آبادی ۳۵۰ ملین ہے اس سے اندازہ لگایئے کہ تقریباً ۷۰ لاکھ سالانہ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ ہندوستان کا اوسطِ عمر صرف تیس سال ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ عورتیں اپنی عمرِ طبعی سے نصف منزل تک ہی پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔

افسوس ہے کہ چین کے اعداد و شمار حاصل نہیں ہیں مگر وہاں کی حالت بھی ایسی ہی خراب ہوگی جیسی ہندوستان کی ہے۔

جاپان والوں نے شرح پیدائش کو کم کر کے بڑھتی ہوئی شرح اموات کو کم کر دیا ہے۔ جاپان میں ۱۸۸۱ء میں شرح پیدائش ۱۷، اور شرح اموات صرف ۱۱ فی ہزار تھی۔ اور یہ شرح ایسی ہے جو تقریباً کسی بھی مغربی ملک کے مقابلہ پر رکھی جا سکتی ہے۔ اب جاپان میں مغربی تہذیب اور نئے تمدن کی وجہ سے آبادی ضبط میں آ گئی ہے۔ شرح پیدائش ۳۴ فی ہزار تک بڑھ گئی ہے۔ لیکن سائنس کی ترقی، نئے اصولِ تن درستی اور میڈیکل سائنس کے انکشافات اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک شرح اموات زیادہ ہو اور آبادی بڑھتی چلی جا رہی ہو۔ جاپان میں اس وقت ۲۱ فی ہزار اموات کی زیادتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک وہاں آبادی بہت زیادہ ہے اس کی کل آبادی ۷۰ ملین ہے جس میں سے [illegible] لاکھ افراد سالانہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جاپان اپنی اراضی بڑھانے اور وسائلِ معاش کے ترقی دینے کے لیے بے چین رہتا ہے۔ شکر ہے کہ مارگیرٹ سینگر کا مشن، جو چین، جاپان اور ہندوستان میں پہنچ چکا ہے، آبادی کی اس رفتار کو کم کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

مسٹر ڈی۔ وی گری (ہندوستان)

چین، جاپان اور ہندوستان جیسے ممالک میں آبادی کو روکنے کے لیے مانعِ حمل تدابیر کی ضرورت ہے۔ لیکن جہالت اور قدامت پرستی کی وجہ سے اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ لوگوں کو پہلے اچھی تعلیم سے بہرہ ور کیا جائے۔ اس کے بعد مانعِ حمل تدابیر کی اہمیت اُنہیں خود بہ خود معلوم ہو جائے گی۔

مسٹر ای یوگوچی (جاپان)

جاپان جیسے ملک میں شرح کی زیادتی سیاسی و تمدنی اعتبار سے بہت زیادہ قابلِ توجہ بن چکی ہے اور اس کی طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ جاپان میں ضبطِ تولید کی تعلیم بڑھ رہی ہے۔ امیر اور غریب گھرانوں کے لوگوں میں اس کا پروپیگنڈا ہو رہا ہے، اخبارات و رسائل کے ذریعہ کام کیا جا رہا ہے، بین الاقوامی مجلس ضبط کی سرگرمیاں، میری سٹوپس کا لٹریچر اور مارگیرٹ سینگر کے وعظ سب ہی اپنی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، لیکن جاپان کے مسائل آبادی کا پورا حل اس طرح نہیں ہو سکتا۔

چند سال کی بات ہے کہ جاپان میں ہر سال ۸ر۷ لاکھ سالانہ آبادی کی زیادتی رہی ہے۔ اور گذشتہ سال تو دس لاکھ کا اضافہ ہو گیا یعنی ۱۱۴ نفوس فی گھنٹے کا اوسط رہا۔ اس سے جاپان کی افزائشِ نسل و آبادی کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جاپان کی آبادی تو بے شک بڑھ رہی ہے لیکن اس کی پرورش کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اسے پناہ لینے کے لئے نہ اب کہیں جگہ مل سکتی ہے، نہ اس کی فالتو آبادی کو کوئی اپنے ہاں بسانے کے لئے تیار ہے۔ سیاسی اور اقتصادی پابندیاں لوگوں کی آزاد نقل و حرکت پر بھی پہرہ بٹھائے رکھتی ہیں۔ وبائیں قحط وغیرہ بھی ملک کی عام ترقی اور علمِ طب کے فروغ کے باعث ملک میں نہیں پائے جاتے ضرورت ہے کہ جاپان کا معیارِ زندگی بلند کیا جائے اور اس کی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ صرف برتھ کنٹرول ان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا حل نہیں ہے۔ سیاسی اور اقتصادی امور بھی اس کے حل میں دخیل ہیں۔

پروفیسر چین، طا ٹسنگ ہوا، یونیورسٹی، پی پنگ، (چین)

چین میں اب بھی زیادتی آبادی کا رونا ہے اس کے لوگ زراعت پر گزارہ کرتے ہیں لیکن فاضل آبادی کے باعث اس ملک میں عجیب پریشانی ہے۔ ایک اعلیٰ درجے کی صنعتی ترقی جب تک چین میں نہ ہو اس وقت تک اس کی وسیع آبادی کی پرورش کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ چین میں شرح پیدائش کا اضافہ صرف پانچ فی صدی ہے، لیکن اس کے باوجود ۱۳۹ سال میں چین کی آبادی کے دوگنے ہونے کا خطرہ ہے۔ اگر سیاسی معاشرتی اور اقتصادی میدانوں میں چین نے کوئی ترقی نہ کی تو اس بڑھتی ہوئی آبادی کی پرورش کا کوئی بندوبست نہ ہو سکے گا۔ چین کا معیارِ زندگی بہت گرا ہوا ہے اور جوں جوں آبادی بڑھے گی یہ معیار اور بھی کم ہوتا چلا جائے گا۔ قحط بہت ظاہر ہوتے ہیں۔ پچھلے دو ہزار سال میں اس قدر قحط پڑے ہیں کہ فی سال ایک کا اوسط لگایا جا سکتا ہے مزدوروں کی بے چینی، معاشرتی انقلابات اور سیاسی اضطراب نے ملک کی حالت اور بھی خراب بنا رکھی ہے۔ جو لوگ معاش سے لگے ہوئے ہیں ان کی اُجرت بالکل ناکافی ہے۔ مزدور پیشہ آبادی کی آمدنی کا اندازہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ فی سال اوسط آمدنی ۴۰ر۰۰ چینی ڈالر ہے اور اوسط اخراجات بھی تقریباً یہی ہے۔ ایک عام خاندان کے لئے بڑا خرچ خوراک کا ہے جس میں نصف آمدنی ختم ہو جاتی ہے۔ کاشت کاروں کی حالت بھی چین میں کچھ بہت زیادہ اچھی نہیں ہے۔ ایک کھیت کی اوسط وسعت ۳ر۶ ایکڑ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس قدر مختصر قطعۂ زمین سے جس قدر بھی پیداوار ہوتی ہے وہ چھ سات آدمیوں کے کنبے کے لئے بڑی مشکل سے کافی ہوتی ہے لیکن اگر فصلیں خراب ہو جائیں تو پھر لوگوں کی تباہ حالی کا منظر دیکھا نہیں جا سکتا۔

تباہیاں زیادہ تر قحط اور سیلاب سے آتی ہیں اور اس کا اثر شہری مزدوروں پر بہت بُرا پڑتا ہے۔ اگر کاشت کار اور مزدور اپنی آبادی کو کم کرنے کے لیے محدود کنبے کا بندوبست کریں تو ان کی بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں کا انسداد ہو سکتا ہے۔ نہ صرف غریب اور مزدوری پیشہ طبقہ اس پریشانی میں مبتلا ہے بلکہ امیر [illegible] بھی اولاد کی کثرت [illegible] چینی لوگ [illegible] کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔ فی کس اوسطاً ۴ر۹ شرح

پیدائش ہے۔

ضبط تولید بہترین ذریعہ اس پریشانی اور کثرت آبادی کو روکنے کا ہے۔ پی پنگ میں ہم نے اس کا کام شروع کیا جس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ لوگ برتھ کنٹرول کی تحریک سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ آزاد اداروں کے ذریعہ سے مانع حمل تدابیر کی عمومی تعلیم کا بندوبست کیا جائے اور جو قدیم تعصبات اس کے خلاف پائے جاتے ہیں۔ انہیں دلائل کی مدد سے ختم کیا جائے۔ چھوٹے خاندان رکھنے کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کیا جائے۔ حکومت کا تعاون بھی حاصل کیا جائے یعنی ضبط تولید کو قومی پیمانے پر چلانے کے لئے قانون اور انتصادی مدد لینے کے لئے حکومت سے رجوع کیا جائے۔

ڈاکٹر بی۔ ڈنلپ

پروفیسر سانڈرس نے کہا ہے کہ پہلے زمانے میں لوگ بچہ کشی کے ذریعے سے آبادی کی افزائش کو روکا کرتے تھے۔ لیکن برتھ کنٹرول بچہ کشی نہیں ہے۔ مالتھس نے ٹھیک کہا ہے کہ جس قدر شرح پیدائش بڑھے گی اسی قدر اموات کا سلسلہ بھی وسیع ہوگا کسی آبادی کے معیار خوش حالی کے برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ شرح اموات کم سے کم ہو اور لوگ عمر طبعی کو پہنچیں۔ جاپان میں آبادی اس قدر گنجان ہے کہ اگر پیدائش کو روک بھی دیا جائے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ میری رائے میں "دو بچوں کا سسٹم" جاپان میں عام مروّج ہونا چاہیئے۔ مگر جاپان والے خاص کر شہنشاہی سیاست کے مدبّرین اس قدر قلّت کو گوارا نہیں کریں گے۔ اگر ایشیا میں آبادی کا توازن قائم ہو جائے تو اس سے دنیا کی تجارت کو بڑا فروغ ہوگا۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ایشیائی اس قدر طاقت ور اور دولت مند ہو جائیں گے کہ وہ یورپیوں کو اپنے اپنے ملکوں سے بالکل خارج کر دیں گے۔ ضرورت ہے کہ اہل ایشیا ضبط تولید کی قدر وقیمت سے بروقت آگاہ ہوں۔

مسٹر ہیرلڈ کاکس

مسٹر گیری اور دوسرے لوگ ابھی تک اس خیال میں ہیں کہ برتھ کنٹرول کی وجہ سے اچھے خاندان اپنے کنبے کو کم کر دیں گے اور نامعقول اور کمتر درجہ کے خاندان اپنی تعداد بڑھا لیں گے۔ یہ عام اعتراض ہے اس قسم کی صورت حال کا تدارک اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ اچھے نسب کی عورتیں کمتر درجے کی عورتوں کو سمجھائیں اور سکھائیں کہ وہ کن طریقوں سے بڑے خاندان کو روک سکتی ہیں۔ اگر شرح پیدائش کو نہ روکا گیا تو آبادی کی کثرت یقیناً جنگ کو لازمی بنا دے گی۔ جنگ عظیم سے پہلے جرمن شہنشاہ نے صاف صاف کہا تھا کہ جرمنی کو نئی اور بڑھتی ہوئی آبادی کو قابو میں رکھنے کے لئے کسی جنگ میں کودنا ہوگا۔ چین، جاپان اور ہندوستان میں بھی یہی حال ہے۔ اپنے ملک کی وسعت و وسائل کی حالت کا اندازہ لگائے بغیر جب تک لوگ آبادی بڑھاتے رہیں گے تباہیوں کا سلسلہ جاری رہے گا اگر جنگ ہوئی تو باقی بچے ہوئے لوگ کیسے ہوں گے؟ کیا بہترین آدمی جنگ میں جا کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اور باقی ہماری آیندہ نسل کے مورث ہوں گے؟ یہ اہم سوال ہیں جنہیں پہلے سوچ لینا چاہیئے۔

ڈاکٹر راجین کانتا داس (ہندوستان)

ہندوستان کی آبادی سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ۳۵۳ ملین ہے کل دنیا کی آبادی ۲۰۲۴ ملین ہے۔ یہ نسبت میں کل دنیا کی آبادی کا ۱۷٫۴ فی صدی ہے اور روس کو چھوڑ کر سارے یورپ کی آبادی تمام دنیا کی نسبت سے ۱۸٫۸ فی صدی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان قریب قریب یورپ کے برابر آبادی رکھتا ہے۔ چین میں ۴۵۳ ملین آبادی ہے اس کے بعد دنیا میں سب سے بڑی آبادی ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۲۱ء کے بعد سے ہندوستان کی آبادی میں ۱۰٫۶ فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱-۱۹۲۱ء میں اس کے مقابلے میں صرف ۱٫۲ فی صدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اس دہائی کو ہندوستان کی گزشتہ پچاس سالہ تاریخ میں پیدائش اطفال کے لحاظ سے بدترین دہائی کہا جاتا ہے آبادی کی کمی کی وجہ یہ بھی تھی کہ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء میں ایک نہایت خوفناک طاعون بھی آیا تھا۔ گزشتہ دہائی طاعون کی وبا سے محفوظ رہی اور آبادی میں اضافہ تقریباً اتنا ہی ہوا جتنا سنہ ۱۸۸۱-۱۸۹۱ء میں ہوا تھا (۹٫۶ فی صدی)

اگر ہم ہندوستان کی وسعت کو سامنے رکھ کر سنہ ۱۸۷۱ء سے سنہ ۱۹۳۱ء تک کی مدت میں آبادی کی زیادتی پر غور کریں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ صرف ۳۰٫۷ فی [illegible] حقیقت میں کچھ زیادہ نہیں کہی جا سکتی کیونکہ اسی زمانے میں اٹلی کی آبادی ۵۴٫۶ فی صدی

بڑھی۔ اور انگلستان و ویلز میں ۶ر۵،۷ فی صدی اور جاپان میں ۲ر۷۹ فی صدی کا اضافہ ہوا۔ تقریباً اسی قدر آبادی اور ممالک میں بھی بڑھی۔ ماسوا فرانس کے کہ جہاں ساٹھ سال میں صرف ۶ر۵۱ فی صدی کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

ہندوستان کے اندر حال ہی میں آبادی بڑی تیزی کے ساتھ بڑھی ہے۔ سنہ ۱۹۲۶-۳۰ء کے چار سال کے عرصے میں برطانوی ہند میں زیادتیٔ پیدائش کے اعداد ۹ فی صدی ہیں۔ اور فرانس میں ۵ر۱ فی صدی، بلجیم میں ۹ر۴ فی صدی، برطانیہ میں ۹ر۴ فی صدی، جرمنی میں ۶ر۶ فی صدی، اٹلی میں ۸ر۱۰ فی صدی اور جاپان میں ۹ر۱۳ فی صدی ہیں۔

ہندوستان میں شرح پیدائش اور شرح اموات دونوں زیادہ ہیں۔ اسی چار سال کی مدت میں فی ہزار آبادی میں پیدائش و اموات کی شرح ۲ر۳۳ اور ۲ر۲۴ تھی۔ (برطانوی ہند میں) فرانس میں ۲ر۱۸ اور ۷ر۱۶، بلجیم میں ۶ر۱۸ اور ۷ر۱۳، برطانیہ میں ۲ر۱۷ اور ۳ر۱۲، جرمنی ۶ر۱۸ اور ۸ر۱۱، اٹلی میں ۸ر۲۶ اور ۰ر۱۶، اور جاپان میں ۴ر۳۴ اور ۵ر۱۹ تھی۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ انگلستان، بلجیم، فرانس اور جرمنی کے مقابلے میں پیدائش و اموات کی شرحیں ہندوستان میں دُگنی تھیں جاپان کے مقابلے میں شرح پیدائش ذرا کم تھی مگر شرح اموات ۲۰ فی صدی زیادہ تھی اور آیندہ بھی شرح زیادہ رہے گی۔ کیوں کہ شرح اموات بہت تیزی سے گھٹی ہے

مستقبل قریب میں کیا ہونے والا ہے؟ بہت کم اُمید ہے کہ ہندوستان میں شرح پیدائش گھٹ جائے، شادیوں کی زیادتی اور وہ بھی ابتدائی عمر کی شادی اور قدامت پسندی وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو ہندوستان میں بچوں کی تعداد برابر بڑھا رہے ہیں اور جن کی وجہ سے قریب کے زمانے میں کوئی خاص تبدیلی ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے مقابلے میں شرح اموات کی کمی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ کیوں کہ طول و عرض ملک میں تن درستی اور صحت و صفائی کا عام پروپیگنڈا ہو رہا ہے، تربیت اطفال، زچگی کی احتیاط، ملیریا کو روکنے کی تدابیر، ہسپتالوں کے قیام اور دیگر امور کے باعث لوگوں کی صحت و تن درستی اور حفظ ماتقدم کا بہت اچھا بندوبست ہو رہا ہے۔ اور ان چیزوں کا اثر شرح اموات کی کمی میں ضرور ظاہر ہوگا۔ اس کے علاوہ ہندوؤں میں بیواؤں کی شادی ہو رہی ہے۔ اس لیے بلوغ سے پہلے بچوں کو مباشرت سے منع رکھنے کا قانون، دودھ پلانے کی مدت کی لمبائی، اسقاط اور بچہ کشی وغیرہ اسباب مل جل کر بھی ہندوستان کی آبادی کے اضافے کا موجب ہوں گے۔

اندازہ ہے کہ سنہ ۱۹۶۰ء تک آبادی ۴۷۰ ملین تک بڑھ جائے گی۔ یعنے ایک نسل کے بعد ۳۳ فی صدی زیادہ!

پیدائش و معاش

اگر آبادی بڑھے تو وسائل معاش بھی ساتھ کے ساتھ بڑھنے چاہئیں اس کے لئے مناسب سرمایہ اور معقول محنت کی ضرورت ہے۔

دنیا میں خشکی ۲ر۵۷ ملین مربع میل ہے۔ اس میں سے ہندوستان ۲ر۳ فی صدی یا ۸ر۱ ملین مربع میل پر محیط ہے۔

ہندوستان میں انسان کے رہنے سہنے کی جگہ دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۳۱ء میں آبادی کی گنجائش ہندوستان میں ۷۵ مربع کلومیٹر تھی۔ فرانس میں ۷۶، اٹلی میں ۱۳۴، جرمنی میں ۱۳۹، جاپان میں ۱۷۱، برطانیہ میں ۱۹۴، ہالینڈ میں ۲۴۰، اور بلجیم میں ۲۶۸ تھی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ کاشت کے لئے زمین زیادہ سے زیادہ مل سکے، نئے ممالک جیسے امریکہ، کنیڈا اور آسٹریلیا میں تو یہ آسانی موجود ہے مگر یہاں ذرا مشکل ہے۔ قدرتی ذخیروں کے معاملے میں بھی امریکہ، برازیل، کنیڈا اور آسٹریلیا کو ہندوستان پر برتری حاصل ہے ہندوستان میں جنگلات میں تو بہت متمول، مگر خوبی کے لحاظ سے وہ کم درجے کے ہیں اور وسعت و تعداد تو بہت ہی کم ہے۔ ہندوستان میں ماہی گیری کی صنعت بھی کچھ نہیں ہے۔ کانیں ہیں تو اچھی مگر وسعت اور تعداد میں کم ہیں۔ جو کچھ بھی وسائل قدرت نے ہندوستان کو دیے ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ لیکن ان کو ترقی دینا اور ان سے بہتر کام لینا انسان کی کوشش پر منحصر ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس پر توجہ کم کی گئی

ہے اور پیدائش کی زیادتی کے ساتھ ان وسائل معاش کی ترقی مقابلتاً ذکر کے قابل نہیں ہے۔ حالاں کہ ہندوستان اب بھی اپنے وسائل کی گوناگوں نوعیت کی وجہ سے قابلِ لحاظ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کچھ عرصے سے کاشت کاری اور زرعی اعمال کو ترقی دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مثلاً سنہ ۱۹۰۱ء سے سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء تک کے زمانے میں گائے، بھینسیں اور دوسرے مویشی ۱۴۸ ملین سے بڑھ کر ۱۵۳ ملین ہو گئے۔ ہل اور بیل گاڑیوں کی تعداد بالترتیب ۱۳،۸ ملین اور ۲،۸ ملین سے ۲۵ ملین اور ۶،۷ ملین ہو گئی ہے۔ یعنی ہلوں میں ۸۰ فی صدی اور بیل گاڑیوں میں ۱۳۸ فی صدی اضافہ ہوا۔

ذرائع آب پاشی کی زیادتی اور وسعت کی وجہ سے سنہ ۲۷-۱۹۲۶ء میں یو۔ پی میں غلّے کی پیداوار ۱۸ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ چاول ۳۰ فی صدی، گیہوں ۴،۷ فی صدی اور روئی ۷،۷ فی صدی بڑھی۔

سنہ ۱۹۰۱-۱۹۰۰ء سے سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء تک کے زمانے میں صنعتوں نے بھی ترقی کی ہے۔ مثلاً جنگلات کی پیداوار اور رقبہ میں ۸۱ ملین ایکڑ اور ۲۶۰ مکعب فٹ سے ۸۷،۹ ملین ایکڑ و ۳۲۲ مکعب فٹ تک اضافہ ہو چکا ہے۔ کانوں کی پیداوار میں ۷،۶ پونڈ ملین سے ۱۷،۷ ملین پونڈ کی مالیت تک اضافہ ہو چکا ہے۔ روئی اور سوتی کپڑے کی پیداوار میں علی الترتیب ۳۵۳ ملین پونڈ (پیمانہ) اور ۸۹ ملین پونڈ کی بڑھوتری ہو گئی ہے۔ سب صنعتوں کو اگر دیکھا جائے تو ۱۱۰ فی صدی کا اضافہ ہو چکا ہے۔

مگر یہ اضافہ کچھ زیادہ معنی نہیں رکھتا۔ بالخصوص غذائی چیزوں کا اضافہ آبادی کی زیادتی کے مقابلے میں بہت حقیر ہے۔ علاوہ ازیں باشندوں کی بہت معمولی تعداد نئی صنعتوں پر اپنی معاش کا حصر رکھتی ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۱،۲ فی صدی ہندوستان کی آبادی صنعتوں پر دار و مدار رکھتی تھی۔ اٹلی میں ۲۴ فی صدی تھی، ۲۸،۴ فی صدی فرانس میں، ۳۸،۱ فی صدی جرمنی میں اور ۳۹،۷ فی صدی انگلستان و ویلز میں۔ ہندوستان میں ۶۶،۴ فی صدی یا سب آبادی کا دو تہائی زراعت پر دار و مدار رکھتا ہے۔ اور اب تک اس ملک میں زراعت ہی سب سے بڑا وسیلۂ معاش ہے۔ صنعت یہاں بہت ہی کم ہے۔ تقریباً ہر صنعتی سامان اسے باہر سے لینا پڑتا ہے اور اس کے مقابلے میں بہت سی خام چیزیں، غلّہ اور دیگر چیزیں بہت زیادہ مقدار و تناسب میں دوسرے ملکوں کے حوالے کر دینی پڑتی ہیں۔

آبادی کی وسعت: ہندوستان عرصۂ دراز سے آبادی کی کثرت کا شکار رہا ہے۔ اس کی غذا کی پیداوار بہت کم ہے اگر اندازہ لگایا جائے تو ۱۰۰ میں سے صرف ۷۵ کے لئے سامان خورونوش بہم پہنچتا ہے۔ طبعیاتی اور تمدنی عناصر کو سامنے رکھ کر سوچا جائے تو فی کس ہندوستان میں ۱،۵ ایکڑ قابلِ کاشت زمین کی ضرورت ہوگی جس کے مقابلے میں تخمینہ شدہ ضرورت امریکہ میں ۲،۶ ایکڑ، انگلستان میں ۲،۵ ایکڑ، فرانس میں ۲،۳ ایکڑ اور ڈنمارک میں ۱،۸۳ ایکڑ ہے۔ لیکن ہندوستان میں ۵۵ فی صدی سے زیادہ زمین کی کاشت نہیں ہو سکی ہے۔ اور نہ شاید اس میں ابھی کچھ زیادہ اضافہ ہو۔ اس سے صرف ۱۷،۶ ملین آبادی کی پرورش ہو سکتی ہے یعنی زیادہ سے زیادہ ۵۰ فی صدی افراد کی پرورش کا انتظام ہے۔ اگر صرف قوتِ لایموت (اتنی خوراک جو بس زندہ رہنے کے لئے کافی ہو) کو لیا جائے تو آبادی کی وسعت ½ کی حد تک ہوگی۔ اور اگر تعیشاتِ زندگی کو بھی لیا جائے تو ¼ کی حد تک شمار کی جا سکتی ہے۔ بہر حال مدعا یہ ہے کہ آبادی کی کثرت پرورشِ نفوس کے امکانات کو کم کر رہی ہے۔

کثرتِ آبادی کے نتائج: کثرتِ آبادی کا پہلا اثر تو قحط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ سنہ ۶۱-۱۸۶۰ء سے سنہ ۰۱-۱۹۰۰ء تک کے زمانے میں سات چھوٹے بڑے قحط ہندوستان میں پڑے۔ جن سے ۵۴۰۰۰ مربع میل کا رقبہ متاثر ہوا اور زیادہ سے زیادہ ۴۷۵۰۰۰ مربع میل تک ان قحطوں کا اثر پہنچا۔ ۲۰ سے ۶۰ ملین آبادی پر اس کے نتائج مرتب ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء کے قحطوں میں ۵۰ لاکھ کے قریب آبادی ان کی نذر ہو گئی۔

اگرچہ اس صدی کے شروع ہونے کے بعد سے کوئی عالم گیر قحط ہندوستان میں نہیں پڑا ہے۔ مگر پھر بھی مقامی قحط اکثر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہندوستانیوں کی مالی حالت برابر گر رہی ہے۔ مثلاً سنہ ۱۹۲۴ء فی کس آمدنی کا اوسط ۷۴ روپے سالانہ ہے اور جاپان میں ۲۹۴ روپے، اٹلی میں ۱۵۳ روپے، جرمنی میں [illegible] روپے، فرانس میں [illegible] روپے۔ انگلستان میں [illegible] روپے اور امریکہ میں [illegible] روپے ہے۔

آبادی کی کثرت کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آئے دن وبائیں آتی رہتی ہیں ۱۹۱۸-۱۹ء کے انفلوئنزا نے ۸۰۵ ملین آبادی کا صفایا کر دیا۔ عوام میں لوگ زیادہ مرتے ہیں۔ بچوں کی شرح اموات بھی زیادہ ہے۔ عالم گیر جہالت بھی اسی کا نتیجہ ہے۔ ۳۵۳ ملین کی آبادی میں سے صرف ۲۸ ملین یا ۸ فی صدی لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ (بحساب مردم شماری ۱۹۳۱ء)۔ سکول جانے کی عمر یعنے ۵ سے ۱۴ سال کے عمر کے بچوں کی تعداد ۲۷ لاکھ ہے۔

انسدادی تدابیر: ان سب باتوں کے پیش نظر اب بحث یہ ہے کہ کس طرح ہندوستان کی آبادی کو روکا جائے یا اس کے لئے مناسب غذا اور سہولت کا بندوبست کیا جائے۔ انسدادی تدابیر کے طور پر ہمارے سامنے تین تدبیریں آتی ہیں۔ (۱) پیداوار کو زیادہ کرنا (۲) فالتو آبادی کو ملک سے باہر بھیج دینا (۳) سوچ سمجھ کر ضبط تولید کا رواج۔

ہندوستان اپنے سرمائے، محنت اور اراضی کا ۱/۳ حصہ بالکل بے کار کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اگر جدید آلات کی مدد سے صنعت اور کاشت کاری کو ترقی دی جائے تو پیداوار کی زیادتی میں کوئی شک نہیں۔ اگر کارکردگی ترقی کر جائے تو دوگنے سے تگنے تک پیداوار بڑھ سکتی ہے اور زندگی کی اہم چیزیں اور عام اشیاء خورونوش آسانی کے ساتھ سب کے لئے مہیا ہو سکتی ہیں اور افلاس کی رفتار کم کی جا سکتی ہے۔

مگر پیداوار کا بڑھانا آسان کام نہیں ہے۔ ہندوستان میں قابلِ کاشت زمین پہلے ہی سے کام آئی ہوئی ہے۔ اس پر اگر مزید بار ڈالا گیا تو کوئی اہم نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا۔ رہ گیا سرمایہ تو معمولی معمولی آمدنی کے باعث بچت کی گنجائش ہی نہیں رہتی کہ لوگ روپیہ بچا کر زراعت و صنعت میں حصہ لے سکیں۔ علاوہ ازیں ۵۸ کروڑ روپے کا فوجی بجٹ اس پر سوار رہتا ہے۔ اور ۳۸۷ ملین پونڈ سود اسے اپنے قومی قرضوں پر ادا کرنا پڑتا ہے۔ ۶۰۰ ملین پونڈ غیر ملکی تجارتی کاموں میں لگانا پڑتا ہے۔ ہندوستان میں مزدور کی حالت بہت خراب ہے۔ جہالت اور تن درستی کی خرابی، ملیریا، داد اور دیگر بیماریوں کی کثرت ساحلی علاقوں پر مزدوروں کی کارکردگی کو کم کرتی رہتی ہے۔

اگر ہندوستان سخت ترین کفایتی تدابیر اختیار کر بھی لے اور اس کا صنعتی نظام درست ہو بھی جائے تو تیس چالیس سال سے پہلے کوئی معقول نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اور اسے اپنا معیار زندگی اونچا کرنے کے لئے کافی عرصہ لگے گا۔

اس سوال کا دوسرا حل یہ ہے کہ فاضل آبادی کو دوسرے مقامات پر بھیج دیا جائے۔ ہندوستان میں کم از کم ۱۰۰ ملین آبادی فاضل ہے۔ دُنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جو اس قدر وسیع آبادی کو جذب کر سکے۔ ۳۰ لاکھ سالانہ ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ اس کی مالی حالت بھی ابھی ایسی اچھی نہیں ہے کہ وہ کوئی نوآبادی دنیا میں خرید کر اس آبادی کو رکھ سکے۔ ہندوستانیوں کی تعداد برطانوی اور غیر برطانوی نوآبادیوں میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وہ بھی ۱۰۰ سال کے ترک وطن کے بعد۔

برتھ کنٹرول ہی واحد فوری علاج ہے: پس ہندوستان کی بڑھتی ہوئی فاضل آبادی کی روک تھام کا مؤثر ترین فوری علاج یہی ہے کہ اس کے باشندے سوچ سمجھ کر ضبط تولید پر کاربند ہوں۔ لوگ رضاکارانہ طور پر اس کے لئے خود تیار ہوں اور عوام کو ضبط تولید کی اہمیت زیادہ سے زیادہ بتائی جائے۔

ہندوستان کی حکومت سے مدد کی بہت زیادہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ہندوستان عجیب و غریب ملک ہے۔ اس کی ایک زبان نہیں، ایک مذہب نہیں، ایک تمدن نہیں۔ اسی لئے اس کے باشندوں کا نصب العین بھی ایک نہیں۔ اگر حکومت تمام باتوں کو چھوڑ کر کسی قسم کے معاملے میں دخل دینے کے لیے تیار بھی ہو جائے تو اس پر چاروں طرف سے یورش ہو جائے۔ ہاں یہ لوگوں کا کام ہے کہ وہ خود ہی اس سلسلے میں متحد ہو کر کچھ کام کریں۔

حکومت میسور مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے سب سے پہلے ضبط تولید کے ہسپتال اور کلینک اپنے ہاں کھولے ہیں۔ مدراس کی حکومت بھی اپنی میونسپلٹیوں میں ایسے مرکز کھولنے والی ہے۔ ہندوستان میں جہاں لڑکے کی پیدائش رواجاً اور مذہباً ضروری ہے اور جہاں اولاد کو عطیۂ الٰہی ماننے میں سب قومیں برابر کی شریک ہیں، تولید کی زیادتی کو روکنا آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے مذہبی عقائد، فلسفۂ زندگی اور سیاسی، معاشرتی اور صنعتی پس منظر میں یکسر تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور ان تبدیلیوں کے لئے عام ابتدائی تعلیم کا

جبریہ کیا جانا، عام حق رائے دہی، ذات پات کے بندھن کا ٹوٹنا، پیداوار کو صنعت کارانہ اصول پر مبنی کرنا اور عام معیار زندگی کو اونچا کرنا ضروری ہے۔ جب تک عوام میں بیداری پیدا نہ ہوگی زندگی کے اخلاقی اور ذہنی پہلوؤں کی قدر افزائی کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہوگا اور جب تک مادی اشیاء کی قدر و قیمت لوگ نہ پہچانیں گے اس وقت تک خاندان کے افراد کی تعداد عقل و فہم پر مبنی نہ ہوگی اور نہ ضبط تولید کا صحیح احساس پیدا ہوگا اور جب تک یہ تمام باتیں نہ ہوں گی اُس وقت تک عام خوش حالی اور تن درستی پیدا نہ ہوگی۔

مس ایلینور رتھ بون رکن پارلیمنٹ پروفیسر داس کے خوف ناک اعداد و شمار دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ آبادی اگر زیادہ ہو جائے تو معیار زندگی کا اونچا کرنا جس قدر دشوار ہو جاتا ہے اس کا اندازہ ہر سمجھ دار شخص کر سکتا ہے۔ تعلیم کی ترقی گزشتہ دس سال میں نہایت کم رہی ہے یعنی ۱،۷ سے ۸ فی صدی کے درمیان۔ ہندوستان کے مسائل آبادی کا ایک یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ ۲۵ سے ۳۰ سال کی عمر کی عورتیں بہت مرتی ہیں اور دیگر معاشرتی برائیوں کی وجہ سے عورتوں کی جانیں زیادہ ضائع ہوتی ہیں۔ ہر مردم شماری پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ باقاعدہ دایہ گری کی عدم موجودگی اور پردے کے رواج مستورات کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کے عام اسباب ہیں۔ شاردا ایکٹ کے بننے سے پہلے چھ ماہ میں چھوٹی عمر کی شادیوں کا ایک طوفان اُمنڈ آیا تھا۔ ہر شخص نے خوف زدہ ہو کر اپنے بچوں کو بیاہ دیا۔ کچھ نہیں تو کوئی ۵۰ لاکھ بچوں کو شادی کے طوفان کے حوالے کر دیا گیا ۳۰ لاکھ لڑکیاں اور بیس لاکھ لڑکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ بیواؤں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی۔ پانچ سال کی عمر سے کم کی "بیواؤں" کی تعداد ۱۵،۰۰۰ سے ۳۰،۰۰۰ ہو گئی۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ صحت عامہ پر مزید روپیہ خرچ کرے۔ چھوٹی عمر کی شادی کی بُرائی اچھی طرح لوگوں کے ذہن نشین کرائے۔ بہت سی عورتوں میں معاشرتی کام کرنے کا ذوق ترقی کر رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ صغر سنی کی شادیوں کو روکنے، محدود خاندان کے نظریئے اور زچگی کی موتوں کو کم کرنے کے لئے یہ عورتیں زور دیں۔ کم تعلیم یافتہ عورتوں کو بتائیں کہ اپنے وسائل کے مطابق اپنے خاندان کو رکھنا چاہیئے۔ ہندوستان میں زچگی کے باعث امراض کی کثرت ہے، ہندوستان کی مردم شماری کے کمشنر کا اندازہ ہے کہ ان کی تعداد دو لاکھ سالانہ تک پہنچتی ہے۔ یعنے ۲۰ عورتیں فی گھنٹہ کے حساب سے مرتی ہیں۔ پروفیسر داس نے بالکل ٹھیک تجویز کیا ہے کہ عورتوں کو مزید حق رائے دہی ملنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے اہم مسائل کے متعلق ملک کو متاثر کر سکیں اور حکومت سے قوانین و ضوابط تیار کرا سکیں۔

مسز حیدری بھٹاچارجی (ہند) ایک مقرر نے ابھی کہا ہے کہ مغرب میں صنعتی انقلاب کے باعث آبادی میں اضافہ ہوا تھا ہندوستان میں بھی اس کو ایک سبب بتایا جا سکتا ہے۔ زیادتی آبادی کو اقتصادی معاملات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اقتصادی اور سیاسی مسائل کا حل نہ ہو زیادتی آبادی کا مسئلہ مؤثر طریقے پر حل نہیں کیا جا سکتا اس کی مثال جاپان اور جرمنی ہیں جو پہلے اپنی آبادی کے درست کرنے کی فکر میں ہیں۔ میں تو یہی کہوں گی کہ جہالت کے باعث کم عمری کی شادی عمل میں آتی ہے ورنہ تعلیم یافتہ اور متوسط درجے کے لوگوں میں اس کا وجود نہیں ہے۔ اور نہ ان کی عورتیں ایسی خراب حالت میں ہیں جیسی نیچے کے طبقہ کی۔ ان کی عمریں اور طریق بود و باش تقریباً وہی ہیں جو کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے۔ ضرورت ہے کہ عوام تک ضبط تولید کا پیغام پہنچایا جائے۔

پروفیسر کار سانڈرز مغرب نے صنعتی انقلاب سے فائدہ اُٹھا کر زیادتی آبادی کے بُرے اثرات کا مقابلہ کر لیا یہ محض ایک اتفاق تھا۔ مگر مشرق کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں وہ ذرائع اور مادی ترقی کے وسائل حاصل نہیں اس لئے معاشرتی کام کرنے والوں کو ضبط تولید کی تبلیغ کرتے ہوئے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اس کا غلط استعمال نہ ہو اور اسے غیر معاشرتی ضرورتوں کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ جس خاندان یا طبقے کے محدود کرنے کا سوال ہو اس کی آمدنی کا تطابق اور دیگر امور کو زیر غور لانے کے بعد یہ نسخہ تجویز کرنا چاہیئے۔

صدر جناب صدر کی جانب سے برتھ کنٹرول کا رزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوا۔

مشرق میں ضبطِ تولید کا عملی مسئلہ

۲۵ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء کی شام کو لارڈ ہورڈر کی صدارت میں برتھ کنٹرول کانفرنس لندن کی تیسری نشست ہوئی۔

صدر نے اس امر پر اظہارِ مسرت کیا کہ آج کی شام "مشرق میں ضبطِ تولید کے عملی مسائل" کا معاملہ زیرِ غور ہے۔ اور نہ صرف ایشیا کے بہترین دماغ جو اس مسئلہ کو سوچ سکتے ہیں یہاں موجود ہیں بلکہ چین، جاپان، سیلون اور ہندوستان کے طبی نمایندے بھی اس کانفرنس میں شریک ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے ڈاکٹر ہلینا رائٹ سے درخواست کی کہ وہ اس مسئلے پر اپنے خیالات ظاہر فرمائیں۔ ڈاکٹر رائٹ عرصہ دراز تک کین سنگٹن کے برتھ کنٹرول کلینک میں میڈیکل آفیسر رہ چکی ہیں اور چین میں بھی ایک عرصے تک ان کا قیام رہا تھا۔

ڈاکٹر ہلینا رائٹ

میں ضبطِ تولید کے عملی پہلوؤں پر بہت زیادہ طوالت کے ساتھ گفتگو نہیں کروں گی بلکہ موضوع کا مرکز صرف چین رکھوں گی جہاں میں اپنے خاوند کے ساتھ پانچ سال تک رہ چکی ہوں۔ اس سلسلے میں میں پانچ بنیادی عناصر کا ذکر کروں گی جو کسی طبی پروگرام کو چلانے اور بالخصوص مشرق کے کسی ملک میں کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے میری رائے میں ضروری ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو ضبطِ تولید کی تعلیم کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ یہ مسئلہ ایسا سیدھا سادا نہیں ہے کہ ذرا سی دیر میں لوگوں کو سمجھا دیا جائے۔ اس کا عملی پہلو خصوصاً اہم ہے۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ اصطلاحی مسئلہ ہے اور مناسب و ضروری تعلیم و تربیت کے بغیر آپ اس کی حقیقتیں لوگوں کو سمجھا نہیں سکتے۔ دوا کی شیشی میں سے دوا پی لی جائے اور مریض اچھا ہو جائے یہ تو بالکل اور بات ہے۔ مگر تمام طبی کارگزاریوں میں صرف دوا ہر جگہ کام نہیں دیتی۔ ضبطِ تولید طبی کارگزاریوں میں اہم ترین اور پیچیدہ مسئلہ ہے، جس کے لئے مناسب تلقین اور مسلسل عملی مظاہرات کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ضبطِ تولید کی تعلیم کے لئے ہوش مند ڈاکٹر اور نرسیں حسبِ ضرورت موجود اور مہیا ہوں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اس سلسلے میں کیا کیا ذریعے عملاً داخل ہیں۔ چوتھی ضرورت یہ ہے کہ ملک کی آب و ہوا کا صحیح اندازہ کیا جائے۔ کیوں کہ جن چیزوں سے مانعِ حمل دوائیں تیار کی جائیں گی، ان کی تیاری میں یہ چیز ضرور اثر انداز ہوتی ہے پانچویں چیز وہ ذرائع اور وسائل ہیں جن سے اس باب میں مدد مل سکتی ہے۔ چین کی عورتوں میں عام افلاس پایا جاتا ہے۔ پچاس فی صدی سے زیادہ عورتیں مانعِ حمل چیزوں کے اخراجات کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ اس لئے جس قدر کوشش اس سلسلے میں کی جاتی ہے اس کا بڑا بوجھ خود رفاہِ عامہ کے کام کرنے والوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پھر دوسری مشکل یہ ہے کہ ہمارے نقطۂ نظر سے تعلیم یافتہ عورتیں بہت ہی کم ہیں۔ جاہل عورتیں زیادہ ہیں۔ ان کو ضبطِ تولید کی تعلیم دینا از حد دشوار ہے۔ تعلیم یافتہ اور کسی قدر خوش حال عورتیں بڑے بڑے شہروں میں ملتی ہیں اور ایسے شہروں میں کلینک قائم کر کے اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے، مگر ہزاروں لاکھوں گاؤں اور دیہات میں، جو ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں، نادان اور بے سمجھ عورتوں کی لاکھوں کی تعداد کو مطلوبہ طریقوں کا عامل بنانا بڑا مشکل ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کام کرنے کا میدان دراصل یہی ہے۔

اب دوسرے اہم عنصر ڈاکٹروں اور نرسوں کو لیجئے۔ اس بارے میں میں یہی کہوں گی کہ میرے تجربے میں چین کی عورتوں کے لئے بہترین معالج خود چینی خواتین ہو سکتی ہیں۔ اُن میں قدرتی طور پر مردوں سے علاج کرانے کے خلاف ایک عصبیت پائی جاتی ہے اس وجہ سے ہمیں جس قدر چینی عورتیں مل سکیں فراہم کرنی چاہئیں۔ دوسری مناسب اور ضروری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر چینی مرد ہوں اور نرسیں چینی عورتیں ہوں۔ ضبطِ تولید کی تعلیم دینے کے سلسلے میں مرد ڈاکٹروں سے کام نہیں چل سکتا۔ گو بعض ڈاکٹروں نے اپنی لیاقت اور شہرت سے عورتوں میں ہر دل عزیزی حاصل کر لی ہے مگر اصولاً اس کام کے لئے خواتین ہی موزوں ہیں۔

جب ڈاکٹروں اور نرسوں کا معقول انتظام ہو جائے تو کسی مرکزی مقام پر ایک تعلیم گاہ بنائی جائے بلکہ اگر کئی مرکزوں پر یہ تعلیم گاہیں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ان تعلیم گاہوں کا مقصد ڈاکٹروں اور نرسوں کو ضبطِ تولید کی تعلیم دینا ہو۔ پیکن کے سب سے بڑے ہسپتال کی ڈاکٹری

مس لنگ، نارتھ کینگٹن کے ہسپتال میں آئی تھیں اور وہ یہاں سے کام سیکھ گئی ہیں۔ وہ چین کی عورتوں کو ضبطِ تولید کی تعلیم دینے کے لئے پیکن میں بہت جلد کام شروع کرنے والی ہیں۔ اگر اس سلسلے میں چین کے ڈاکٹروں اور نرسوں سے خط و کتابت کر کے ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات کی جماعت سے کارآمد افراد لے لئے جائیں تو مناسب ہے۔ طبی اخبارات میں مضامین لکھے جائیں۔ لندن کے "چینی خانے" اور چینی طالب علموں سے اس سلسلہ میں مدد لی جائے۔ اور اس علم کو چین میں فروغ دینے کے امکانات پر غور کیا جائے۔

اب میں مانعِ حمل تدابیر کی طرف آتی ہوں۔ مانعِ حمل تدبیروں میں اہم چیزیں ربڑ کے بنے ہوئے آلات ہیں۔ یہاں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انگلستان سے لے جا کر ربڑ کی چیزیں چین میں فروخت کرنا عقل مندی نہیں ہے۔ اگر اس تحریک کو چلانا ہے تو خود چین ہی میں ان اشیا کی تیاری اور فروخت کا انتظام اعلیٰ پیمانے پر کرنا ہوگا۔ اس وقت جو کارخانے ایسی چیزیں تیار کر رہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی۔ جو کارخانے اس وقت ربڑ کے تلے بنا رہے ہیں کیا وجہ ہے کہ وہ ربڑ کے رفالے (کنڈومز) نہ تیار کر سکیں۔ بعض آدمیوں کو چاہیئے کہ وہ اس معاملہ پر اقتصادی پہلوؤں کی جانچ کریں۔

ربڑ کی چیزوں کے علاوہ چینی عورتوں کے لئے اس عام طریقے کی بھی سفارش کی جا سکتی ہے جو مفید و کارآمد ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ خراب سوت یا روئی کی ایک گدّی سی بنا کر اس میں ڈورا باندھ دیا جائے۔ اور عورت اس کو ہلکے سرکے میں تر کر کے مباشرت سے پہلے اندامِ نہانی میں رکھے اور فراغت کے بعد گدی نکال کر جلا دے۔ یہ طریقہ اگرچہ ذرا اُلجھن کا ہے لیکن غریب عورتیں اس کو آسانی سے کر سکتی ہیں۔ اور ہمارا مقصد غریبوں کے لئے مفید تجویزیں سوچنا ہے۔ روئی، خراب سوت، سرکہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو چین کے غریب سے غریب گھرانے میں ہر وقت رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو عورتیں ذرا استطاعت رکھتی ہوں وہ بازار سے بنے بنائے اسفنج لا کر اور اسے سرکے میں تر کر کے کام میں لا سکتی ہیں۔

مانعِ حمل دواؤں کی نوعیت بھی چین میں قابلِ لحاظ ہے۔ ایسی دوائیں جو جسمانی حرارت سے گھل کر اپنے اثرات دکھاتی ہیں، وہ چین میں کارآمد نہیں ہو سکتیں۔ کیوں کہ چین ایک گرم ملک ہے اور وہاں کی عورتوں اور مردوں کے قویٰ اور ان کی جسمانی حرارت سرد ممالک کے باشندوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ چین میں غالباً ایسی دوائیں ہی کارآمد ہو سکتی ہیں جو پانی میں حل ہو سکیں اور بوقتِ ضرورت ان کو اندامِ نہانی میں ڈال لیا جائے۔

"بین الاقوامی دفترِ معلوماتِ ضبطِ تولید" کو چاہیئے کہ وہ اپنا ایک نمائندہ چین میں بھیجے جو ربڑ کی مانعِ حمل اشیا کی تیاری کے بارے میں اپنے مشاہدات ایک رپورٹ کی صورت میں پیش کرے۔ اور اس سلسلے کی دشواریوں اور دقتوں کا بھی جائزہ لے۔ لوگ کہتے ہیں کہ گرم ملکوں میں ربڑ خراب ہو جاتا ہے۔ مگر ربڑ کی مانعِ حمل چیزوں کو اگر ہوا بند ٹین کی نلکیوں میں رکھا جائے تو میرے تجربے کے مطابق دو سال تک کچھ نہیں بگڑتا۔

اس تحریک کی کامیابی کے لیے ہم کو چین میں جن لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے، میں یہاں ان کا تعارف کراتی ہوں۔ ڈاکٹر چنگ پولن ایک مشہور اُستاد ہیں۔ ٹینٹسین کے ایک ٹیکنیکل کالج میں پڑھاتے ہیں اور بااثر آدمی ہیں۔ ڈاکٹر میکسلویل جو پیکن کے امریکن ہسپتال میں ایک ماہر علم الجنین ہیں۔ ایک امریکن ڈاکٹرنی مس ایلین سمالی ہیں جو ایک مرکز جاری کرنے کے لیے خود ہی کوشاں ہیں۔ شنگھائی کے ڈاکٹر الیسی ٹاور بھی اس کام میں دل چسپی لے رہے ہیں۔

مسز لیو چیھ میں ایک بالکل معمولی عورت کی حیثیت سے آبادی کے مسئلے پر گفتگو کروں گی۔ سنہ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے اعتبار سے چین کی آبادی ۲۵۴ فی مربع میل افراد پر مشتمل ہے۔ سنہ ۱۹۲۸ء میں اٹلی کی آبادی ۳۴۳،۹ فی مربع میل تھی اور جاپان میں ۴۰۰ افراد فی مربع میل۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چین میں غیر معمولی طور پر آبادی بڑھی ہوئی ہے۔ چین میں جانے والے یورپینوں کو تو بے شک چین میں زیادتیٔ آبادی کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین میں آبادی مناسبت کے ساتھ منقسم نہیں ہے۔ میں قومی نقطۂ نظر سے اس مسئلے پر بحث نہیں کرنا چاہتی، ہاں اسے سائنٹی فک نقطۂ نگاہ سے ضرور اہمیت دیتی ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ اہلِ چین ضبطِ تولید کے کاموں میں شروع ہی سے دل چسپی لے رہے ہیں۔ سنہ [illegible]ء میں زمانہ زچگی کی صحت کے لیے جو کمیٹی بنی تھی اس کے مقاصد میں بھی

یہ بات شامل تھی کہ برتھ کنٹرول کے طریقے دریافت کرے۔ اس کمیٹی کی حاصل کردہ معلومات سے ہم کو معلوم ہے کہ چین میں بیس لاکھ بچے سالانہ ضائع ہوتے ہیں۔ اگر لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنا دیا جائے اور انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں تو ضبط تولید کی تحریک کارآمد و مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

اس کمیٹی کے ماتحت ایک کلینک بھی کھولا گیا جہاں ضبط تولید سے متعلق اعداد و شمار اور تفصیلات جمع کی گئیں۔ ان تفصیلات سے معلوم ہوا کہ خوش حال لوگ تو ضبط تولید پر آمادہ ہیں لیکن مزدور اور زراعت پیشہ لوگ جنہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ عوام میں ضبط تولید کا وسیع پروپیگنڈا کیا جائے۔ اور جو تعصبات اور توہمات اس سلسلے میں لوگوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں انہیں دور کیا جائے۔

آخر میں میں پھر اس تحریک کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہوں کیوں کہ اس کے بغیر شرح اموات کی زیادتی کو نہیں روکا جا سکتا اور نہ ان آدھی سے زیادہ مر جانے والے بچوں کا تدارک ہو سکتا ہے جو خواہ مخواہ عورتوں کی صحت کو برباد کرنے کے علاوہ قوم پر ایک بوجھ بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر پی۔ ڈبلیو۔ لیمب آپ نے برتھ کنٹرول انٹرنیشنل سینٹر کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ان مشکلات کا ذکر کیا جو چین میں ضبط تولید کے کام کرنے والوں کو پیش آتی ہیں۔ یہاں زندگی کا مرکز فرد واحد نہیں ہے بلکہ خاندان اور گھرانے ہیں۔ پرانے تعصبات ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا لوگ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھتے جائیں گے۔

ڈاکٹر کاٹو (جاپان) آپ نے جاپان کی آبادی کے بارے میں اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جاپان کی ملکی آبادی ۱۹۲۵ء میں ۵۹٫۷ ملین تھی۔ ۱۹۳۰ء میں یہ ۶۴٫۴ ملین ہو گئی۔ آبادی کا پھیلاؤ ۱۴۱۲ افراد فی مربع میل ہے اور پیدائش کا اوسط ۲٫۱ ملین ہے۔ مردہ بچوں کی پیدائش ۰٫۱ ملین ہے۔ اموات ۱٫۱ ملین ہیں۔ ان اعداد و شمار سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ۹۱۴۰۰۰ بچے بڑھے۔ مسز مارگیرٹ سینگر ۱۹۲۲ء میں جاپان آئیں اور اسی وقت سے آبادی کے غیر متناسب بڑھاؤ کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس تحریک کی بہت مخالفت ہو رہی ہے حتیٰ کہ ڈاکٹر لوگ بھی اس کے خلاف ہیں۔ علاوہ ازیں جن لوگوں کو برتھ کنٹرول کی چنداں حاجت نہیں وہ اس کے شائق ہیں اور جن کو سخت ضرورت ہے وہ اس کے خواہاں نہیں۔ جاپان میں آجکل سوائے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور امیر آدمیوں کے کوئی بھی ضبط تولید پر کاربند نہیں۔ متوسط درجے کے لوگ ماں یا بچوں کے لئے نہیں بلکہ اقتصادی مجبوریوں کے باعث ضبط تولید کو قبول کرتے ہیں۔ جاپان میں گندے مکانات اور ان میں پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ صرف بڑے بڑے شہروں میں برتھ کنٹرول کلینک قائم ہیں۔

آپ نے اس پر بھی زور دیا کہ یہ تحریک بین الاقوامی ہونی چاہیئے، یہ نہ ہو کہ ایک ملک تو آبادی کم کر دے اور دوسرا آبادی کو ترقی دیے جائے۔

ڈاکٹر مینن (ہندوستان) آپ نے کہا میرا انڈین میڈیکل سروس سے تعلق رہا ہے اور ۱۳-۱۴ سال سے میں اس ملک میں بھی پریکٹس کر رہا ہوں۔ ہندوستان کے بارے میں برتھ کنٹرول کے مسئلے پر کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

بات یہ ہے کہ جہاں تک ضبط تولید کے مقصد کا تعلق ہے اس پر ہندوستان میں قدیم ترین زمانے سے کسی نہ کسی طرح عمل ہوتا رہا ہے لیکن مذہبی نقطہ نظر سے اس تحریک کی سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ متعصب اور کٹر مذہبی لوگ بھی اس پر خفیہ طریقے سے عمل کر لیتے ہیں۔ مگر وہ آپ سے یہی کہیں گے کہ برتھ کنٹرول گناہ ہے۔ بہر حال ہندوستان کا معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ پہلے ہمارے لئے روٹی کا تو انتظام کرو۔ ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ تعلیم ان میں نہیں۔ معاشرتی اصلاح کے محتاج ہیں۔ اقتصادی حالت ان کی تباہ ہے۔ بھلا ایسے حالات میں کیا کام ہو سکتا ہے۔ دوسرے ذرائع سے ان خرابیوں کی اصلاح اور حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ برتھ کنٹرول کا مسئلہ بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہیں ہے، اب اس تحریک سے ہندوستانی دلچسپی لے رہے ہیں۔ رہ گیا اس مسئلہ کا عملی پہلو تو میں مردوں کے لئے ربڑ کی تھیلیوں کے استعمال کو بہترین ذریعہ ضبط تولید کا سمجھتا ہوں میری رائے میں ان کی قیمت بہت ہی کم ہونی چاہیئے۔ یعنی ۲ روپے فی عدد سے زیادہ نہ ہو۔

سب سے آخر میں یہ ضرور کہوں گا کہ لوگوں کی تعلیمی اور مجلسی اصلاح سب سے پہلے ہونی چاہیئے بعد میں ان تحریکوں کو آسانی کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر ایگنس سکاٹ[لہ] (ہندوستان) مجھے اس مسئلے کے بارے میں کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ ۱۰۰ میں سے ۹۹ عورتیں جنہوں برتھ کنٹرول کے بارے میں مجھ سے مشورہ لیا ان کے ہاں اولاد سرے سے تھی ہی نہیں جب سے میں لندن آئی ہوں اور یہاں آکر اس تحریک کے جائزے کا موقع ملا ہے تو میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ عورت اور مرد دونوں ضبط تولید کے لئے تیار ہوں۔ مگر ہندوستان میں میں نے یہ خواہش کم ہی دیکھی ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو ہمیں ضبط تولید کے لئے آسان سے آسان طریقہ بتانا چاہیئے۔ میری ایک مریضہ کے ہاں ۱۹ بچے ہو چکے تھے میں نے اُس سے کہا کہ میں تمہارے خاوند سے اولاد کے بارے میں بات کروں گی۔ اس پر وہ مریضہ بولی "نہیں، نہیں، خدا نے جس قدر اولاد ہمارے مقدر میں لکھی ہے وہ ہو کر رہے گی" یہ ہے ہندوستان کی عورت اور یہ ہے اس کی ذہنیت۔ ہندوستان میں مناسب پروپیگنڈے کی ضرورت ہے۔ یہاں سے کوئی ماہر تبلیغ و اشاعت وہاں جائے۔ خود ہندوستانیوں کو بھی اس کام میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ ہندوستان میں کل ۴۰۰ ڈاکٹرنیاں ہیں اور آبادی ۳۵۰ ملین ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کمی کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اور ابھی اپنی تمام توجہ کلینک کھولنے کی طرف صرف کرنی چاہیئے۔ بلکہ فی الحال پروپیگنڈا ضروری ہے۔

مسز ولیسٹ بروک (سیلون) سیلون کی آبادی ۵½ ملین ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ ۴۰ ملین آبادی کو پال سکتا تھا۔ سیلون میں لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ سوسائٹیاں ہیں اور ادارے ہیں اور وہاں برتھ کنٹرول کا کام عمدگی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ابھی ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے۔ ڈاکٹر ڈی سلوا جلد ہی ایک کلینک وہاں کھولنا چاہتی ہیں۔

ڈاکٹر سیسل آئی۔ بی۔ دوگ آپ نے میجک لالٹین سے مختلف مانع حمل تدابیر کو دکھایا اور سمجھایا۔ اُنہوں نے مختلف آلات اور دواؤں کے فائدوں اور نقصانوں کو واضح کیا۔ آخر میں اُنہوں نے کہا کہ اس وقت ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ مانع حمل چیزیں کم سے کم قیمت میں مہیا ہوں۔ جب تک یہ نہ ہوگا، اس وقت تک ضبط تولید کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ دوائیں اور آلات بے ضرر ہونے چاہئیں۔

ڈاکٹر میری سٹوپس میں نے اور مارگیرٹ سینگر نے سات برس پہلے چین میں جا کر ضبط تولید کا پروپیگنڈا کیا تھا۔ اور ہندوستان کے لئے بھی ایک پمفلٹ لکھا تھا جس میں ڈاکٹر ہلینا رائٹ کے بتائے ہوئے سوت کے گولے کی ترکیب کی سفارش کی تھی۔ مگر بجائے سرکہ کے میں نے تیل استعمال کرنے کی سفارش کی تھی۔ کیوں کہ میری رائے میں سرکہ سے زیادہ تیل مانع حمل ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ پمفلٹ ہندوستان کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو کر کافی مقبول ہو چکا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سب سے پہلا کلینک جو دنیا میں کسی حکومت نے قائم کیا وہ میسور گورنمنٹ کا برتھ کنٹرول کلینک تھا اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند اپنی ضرورتوں سے واقف ہو رہے ہیں۔ چین، جاپان اور ہندوستان کے لوگوں سے میری خط و کتابت ہوتی رہتی ہے اور میں اُنہیں سمجھاتی ہوں کہ اُن کی ضروریات کے مطابق مانع حمل تدابیر کیا کیا ہیں۔

ڈاکٹر ہلینا رائٹ نے کھوپرے، ناریل کے مکھن اور دوسرے روغنوں کے استعمال کو مانع حمل تدابیر میں عام گولیوں اور قرصوں پر ترجیح دی ہے۔ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ہزار کیسوں میں روغنی مانع حمل تدابیر خشک یا جھاگ پیدا کرنے والی چیزوں کی نسبت زیادہ بے ضرر اور کامیاب ثابت ہوئیں۔ میں نے پانچ سال کی ریسرچ کے بعد کل ہی کہیں دیکھا ہے کہ ایک روغنی چیز ایسی تیار کر لی گئی ہے تو ۱۹۸ درجہ حرارت پر آسانی کے ساتھ رکھی جا سکتی ہے اور مشرقی ممالک میں اس کو تیار کر کے بھیجا جا سکتا ہے۔ میری رائے میں ہندوستان اور چین وغیرہ غریب ملکوں میں سوت یا دھجی کی گولی کسی روغن یا تیل میں ڈبو کر اگر رکھی جائے تو غریب سے غریب آدمی ایک کارآمد

[لہ] آپ تیس سال سے ہندوستان میں [illegible] کی ۱۲ سال سے ممبر ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۴ پر)

چھٹا باب

ضبط تولید اور معاشیات

از جناب ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب ایم۔ اے۔ استاد معاشیات و عمرانیات، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

مسئلہ آبادی کا مفہوم اور اُس کی خصوصیات: دنیا کی معاشی تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں آبادی کا ایک بہت بڑا حصّہ ہمیشہ مفلسی اور محتاجی میں مبتلا رہا ہے۔ گزشتہ زمانے کا کیا ذکر موجودہ زمانے کے ان ممالک میں بھی، جو متمدّن اور ترقی یافتہ خیال کئے جاتے ہیں، بہت سے نفوس ایسے ہیں جنہیں پیٹ بھر کر غذا نہیں ملتی، جنہیں اوڑھنے پہننے کو کافی کپڑا میسّر نہیں اور جن کے رہنے سہنے کے لیے کوئی معقول ٹھکانہ نہیں۔ مفلس، محتاج آفت زدہ و پریشان، مقروض اور گردی گانٹھوں کے جھگڑوں میں گرفتار یورپ ہی نہیں بلکہ متمدّن، ترقی یافتہ، نوجوان، دولت مند اور جاندار امریکہ میں لاکھوں باشندے بے روزگاری کا شکار اور بے کاری کی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ کروڑوں آدمی افلاس اور محتاجی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لاکھوں فاقہ کشی کی مصیبت جھیل رہے ہیں اور انتہائی تنگ دستی سے گزر کر رہے ہیں۔

اس عالم گیر بے روزگاری اور پریشانی کا سبب حقیقت میں وہ زائد آبادی ہے جس کی ضرورت ماحول کے بدل جانے سے باقی نہیں رہی ہے۔ جدید تحقیق نے اس امر کو بخوبی واضح کر دیا ہے کہ میکانکل ترقیوں بالخصوص ذرائع آمد و رفت کے انقلاب نے مسئلہ آبادی کی نوعیت کو یک لخت بدل دیا ہے۔ گزشتہ صدی کے اوائل تک ہر ملک کے لئے یہ ضروری تھا کہ اپنی آبادی کے لیے جس قدر کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہو وہ اندرون ملک ہی پیدا کرے۔ مگر صنعتی ترقی، ریلوں اور دخانی جہازوں کی ایجاد نے دور دراز ممالک سے نہ صرف غلے بلکہ دودھ، دہی مکھن، ترکاری اور گوشت جیسی جلد سڑ جانے والی چیزوں کی درآمد نہ صرف ممکن بلکہ آسان اور نفع بخش کر دی ہے۔ اس طرح مسئلہ آبادی کی ملکی یا قومی نوعیت بدل کر عالمی یا بین الاقوامی ہو گئی ہے۔ علاوہ ازیں میکانیت کی حیرت انگیز ترقی نے پیدائش دولت کو آسان اور انسانوں کے اشتراک عمل کو کم کر دیا ہے۔ یعنی یہ کہ دولت کا پیدا کرنا بہت زیادہ آسان ہو گیا ہے اور اس پیدائش دولت کے لئے انسانوں کی ضرورت کم ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جاتا ہے میکانی ترقیوں کی وجہ سے برسرِ کار اشخاص بے کار ہوتے جا رہے ہیں۔ معمولی کام کاج کرنے والے افراد کی اہمیت کم ہو رہی ہے مگر اس کے باوجود قسم اور مقدار دولت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ دولت کی فراوانی اور عالم گیر بیکاری میں نمودار ہو رہا ہے۔ چنانچہ بجز صورت جنگ کے ہر ملک و ہر زمانے میں بے کاروں کی ہمیشہ ایسی عظیم تعداد رہی ہے۔ زمانہ جدید میں ہمیں کسی ملک میں بھی ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ صلح و امن کے زمانے میں تمام طلب گاران محنت کو کمائی کے معقول وسائل میسر آ رہے ہوں جب وقتاً فوقتاً کساد بازاری مثل وبا کے پھیلنے لگتی ہے تو بے روزگاروں کی تعداد میں اور اضافہ ہو جاتا ہے اور مفلس، محتاج فاقہ کش، پریشان افراد کی تعداد کروڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ خلقت انسانی کا یہ جم غفیر کیا زاید از ضرورت مخلوقات عالم میں نہیں شامل کیا جا سکتا؟ کیا بے روزگاروں کی اس عظیم تعداد کا بار کماؤ پوتوں پر نہیں پڑ رہا ہے؟ کیا یہ لوگ حقیقت میں زاید آبادی میں شمار کیے جانے کے مستحق نہیں ہیں؟ اور کیا ان کا وجود بقیہ آبادی کے لیے بجائے سہارے کے بوجھ کے مماثل نہیں ہے؟

میکانی ماحول کے بدل جانے اور صورت حالات میں تغیر پیدا ہو جانے کی وجہ سے مسئلہ آبادی کی تحلیل کا دار و مدار اب مقدار غذا پر نہیں رہا۔ لہٰذا عصر جدید میں تعداد آبادی کا تقابل مقدار دولت سے کرنا بے سود و بے معنی ہے۔ کیوں کہ تا وقتے کہ لوگ برسرِ خدمت نہ ہوں اور کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ کماتے نہ ہوں ان کے لیے یہ ناممکن ہے کہ اس دولت سے فائدہ اُٹھائیں جو فی الوقت پیدا ہو رہی ہے یا با آسانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ سرشت انسانی کی بدترین طینتوں میں وہ [illegible] خود غرضانہ ذہنیت ہے جس کی وجہ سے وہ نہ تو خود دولت سے فائدہ

اٹھاتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ اُٹھانے کا موقع دیتا ہے۔ نہ خود اس کثیر دولت کو استعمال کرتا ہے اور نہ مفلسوں، محتاجوں، غریبوں، ننگوں، بھوکوں اور فاقہ کشوں کو اس کثیر دولت سے مفت فائدہ اُٹھانے کا موقع دیتا ہے۔ یہی سرشت انسانی ہے جو اپنے نفع کے لیے دوسروں کی مسرتوں کو ہی نہیں بلکہ دوسروں کی زندگی کو بھی قربان کرنے کے لیئے ہر وقت آمادہ رہتی ہے۔ اپنے عادات و اخلاق پر فخر کرنے والے اور مذہبیت و روحانیت پر ناز کرنے والے ہندوستانیوں کا طرز عمل دیکھئے کہ انتہائی قحط اور پریشانی کے زمانے میں، جب کہ لاکھوں مخلوقِ خدا چاول کے دانے دانے اور روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کے لیئے ترس رہی تھی، وہ اپنی منڈیوں کا غلہ نفع کی خاطر بیرونی ممالک کو برآمد کر رہے تھے۔ چنانچہ معاشیات ہند کے مسلم الثبوت اُستاد رومیش چندر دت لکھتے ہیں کہ "سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء جب ہندوستان انیسویں صدی کے سخت ترین قحط کے بالکل قریب تھا اس نے دوسرے سالوں کے مقابلہ میں زیادہ غلہ برآمد کیا"۔[1]

اسی طرح واڈیا اور جوشی نے اپنی مشترکہ تصنیف "ہندوستان کی دولت" (The wealth of India) میں لکھا ہے کہ "جب سینکڑوں اور ہزاروں آدمی فاقہ سے ایک صوبہ میں مر رہے تھے تو قریب کے صوبے منوں گیہوں اور غلہ دنیا کے دوسرے حصوں کو بھیج رہے تھے"۔[2]

ہمیں اسی قسم کے انسانوں کی سرشت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ آبادی کی ماہیت اور نوعیت پر غور کرنا چاہیئے۔ لہذا پیدائش دولت کی آسانیوں سے مسئلہ آبادی حل نہیں ہو سکتا اور صرف دولت کی فراوانی سے افلاس نہیں مٹ سکتا۔ آج اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ پیداشدہ دولت زیادہ سے زیادہ اشخاص کے درمیان تقسیم ہو۔ اور تقسیم دولت کے لئے یہ لازمی ہے کہ پیدائش دولت میں زیادہ سے زیادہ اشخاص شریک رہیں تاکہ انہیں اپنی محنت کا معاوضہ ملے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ میکانی ترقی لوگوں کو پیدائش دولت میں شریک ہونے سے محروم کر رہی ہے اور موجودہ نظام معاشرت و سیاست کے تحت اُنہیں مفت میں دولت ملنی محال ہے۔ لہذا یہ اور بھی ضروری ہے کہ تعداد آبادی اور ذرائع معاش یا تعداد خدمات میں توازن رکھا جائے۔ چنانچہ جدید تحقیق کا یہ سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ مسئلہ آبادی کا مرکزِ ثقل ذرائع معاش ہے نہ کہ مقدار دولت۔ لہذا مسئلہ آبادی کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے تعداد آبادی کا تقابل ذرائع معاش سے کرنا چاہیے نہ کہ اس مقدار دولت سے جو پیدا کی جا رہی ہو یا پیدا کی جا سکتی ہو، اس لئے یہ ثابت کرنا سعی لاحاصل ہے کہ موجودہ دولت میں کس قدر زیادہ اضافہ کیا جا سکتا ہے یا یہ کہ موجودہ زمانہ میں کس قدر دولت پیدا ہو رہی ہے۔ دیکھنا ہے کہ پیداشدہ کیوں کر تقسیم ہو رہی ہے اور تقسیم دولت میں حق دار ہونے کے لیے کتنے افراد برسرِ روزگار ہیں یاد رہے کہ موجودہ زمانے میں مسئلہ آبادی کی نوعیت بالکل بدل گئی ہے وہ ملکی اور قومی مسئلہ نہیں رہا ہے بلکہ بین الاقوامی ہو گیا ہے۔ اس کا انحصار مقدار دولت پر نہیں رہا بلکہ اس کا دار و مدار اب ذرائع معاش پر ہو گیا ہے۔ میکانیت میں آئے دن ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ سے انسانوں کی کھپت کے مواقع کم تر ہوتے جا رہے ہیں مگر آبادی ہے کہ تیز رفتار سے بڑھتی چلی جا رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ طبقہ واری تصادم، فرقہ واری مناقشات، بے کاری، بے روزگاری، تعطل، پریشانی، فاقہ کشی، مصیبت زدگی، افلاس اور محتاجی ہے۔

پس ہندوستان کے مسئلہ آبادی پر غور کرتے وقت ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ آیا جس رفتار سے ہندوستان کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اسی رفتار سے ذرائع معاش بھی بڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ اگر اس سوال کا جواب ایجاب میں ہو تب بھی فخر و مسرت کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ ترقی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جس معیار پر گذشتہ نسلوں نے زندگی گزاری تھی اسی معیار پر ہم بھی زندگی گزار دیں۔ ترقی کے لیے یہ لازمی ہے کہ معیار زندگی بتدریج بلند ہوتا جائے اور ہر نسل کا معیار آرام گذشتہ نسل کے معیار آرام سے بلند تر ہو۔[3] اسی مفہوم کو

---

[1] "عہد وکٹوریہ میں ہندوستان کی معاشی تاریخ"، صفحہ ۳۴۹ پانچواں ایڈیشن۔

[2] "ہندوستان کی دولت" از واڈیا اور جوشی صفحہ ۲۷۷

[3] اس موضوع پر میں نے تفصیل اور وضاحت سے ایک اور مضمون میں بحث کی ہے جو "معیار زندگی۔ عمرانیاتی تشریح و توضیح" کے عنوان سے کلیہ جامعہ عثمانیہ کے سہ ماہی رسالے "مجلہ عثمانیہ" (جلد چہارم۔ شمارہ دوم و سوم بابتہ سنہ [illegible] ف) میں شائع ہوا ہے۔

واضح کرنے کے لیے مسئلہ آبادی کے محققین نے آبادی کے متعلق ایک نہایت اہم نظریہ پیش کیا ہے جسے نظریہ موافق توازن آبادی (Optimum Theory of Pcpnlation) کہتے ہیں۔

نظریہ موافق توازن آبادی: نظریۂ موافق توازن آبادی سے مراد یہ ہے کہ ذرائع معاش اور تعداد آبادی میں موافق تناسب رہنا چاہیے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر زمانے اور ہر ملک میں حقیقی حالات کے تحت آبادی کی ایک خاص تعداد ہی انسانوں کے شایانِ شان معقول معیار آرام سے زندگی گزار سکتی ہے۔ کیوں کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں حقیقی حالات کی وجہ سے ذرائع معاش مقررہ و معینہ ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ہر ملک کی عمرانی و معاشرتی، قومی و سیاسی، صنعتی و زراعتی، تجارتی و کاروباری فنی و تعلیمی، تمدنی و معاشی حالت و حیثیت، قابلیت و استطاعت کے موافق اس ملک میں ایک خاص تعداد آبادی ہی کو معقول معیار زندگی پر پالنے کی صلاحیت رہتی ہے۔ اگر ملک کی آبادی اس حد و انتہا کو نہ پہنچ جائے تو ملک میں فلاح و بہبودی کے آثار جا بہ جا نظر آئیں گے کیوں کہ آبادی کی تعداد سے زیادہ ذرائع معاش کی تعداد رہے گی۔ اسی طرح اگر ذرائعِ معاش کے اضافے کے ساتھ ساتھ آبادی میں بھی اضافہ ہو تو آبادی اور ذرائع معاش میں موافق توازن رہے گا جس کا نتیجہ عام مرفہ الحالی اور خوش حالی ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر ذرائع معاش سے زیادہ روزگار کے متلاشی افراد ہوں اور ان طلب گارانِ روزگار کی تعداد میں تیز رفتار سے اضافہ ہوتا جائے تو نتیجہ پریشان حالی، سراسیمگی، غربت اور افلاس ہوگا۔

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ ہر ملک میں ایک خاص تعداد میں افراد کو پالنے کی سکت ہوتی ہے۔ اگر حالات بدل جائیں تو یہ تعداد بھی حالات کے موافقت یا عدم موافقت کی وجہ سے زیادہ یا کم ہو جائے گی۔ مثلاً اگر سیاسی اندھیر کے بجائے مملکتی خوش انتظامی قائم ہو جائے، مصلحینِ معاشرت کی کوششوں کی وجہ سے ملک کی عمرانی زندگی معاشی جدوجہد کے لئے فیض رساں ہو جائے، راجا اور پرجا، رعایا اور عہدے دار ایک دوسرے کے بہی خواہ ہو جائیں، عام تعلیم کے علاوہ صنعتی و زراعتی تجارتی و کاروباری تعلیم کا وسیع پیمانے پر انتظام کر دیا جائے، صنعت و حرفت کی سرپرستی معاشرت و سلطنت کرنے لگیں، ملک میں ایسے سپوت پیدا ہوں جن کی رہنمائی قوم تسلیم کرے اور ان کے ہدایات پر عمل پیرا ہو تو لازماً ملک کی عام استطاعت بڑھ جائے گی اور وہ معقول معیار آسائش پر زیادہ تعداد میں آبادی کو پال سکے گا یعنی ملک کی متوازن آبادی (Optimum Population) بڑھ جائے گی۔ برخلاف اس کے اگر ملک میں سیاسی بدنظمی شروع ہو جائے، مصلحین معاشرت کا فقدان ہو، رہبرانِ کار عنقا ہو جائیں، سپوتوں کے بجائے کپوت پیدا ہونے لگیں، خود غرضیاں حدِ اعتدال سے تجاوز کر جائیں، سلطنت معاشی جدوجہد میں بے جا مداخلت کرنے لگے، صنعت و حرفت کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہیں، صنعتی و زراعتی مدرسے بند کر دیئے جائیں، پیشہ اور کاروبار کی تعلیم کا معقول انتظام نہ رہے اور عام تعلیم بھی ناقص ہو تو اس ملک میں زوال کے آثار جا بہ جا نظر آئیں گے ذرائع معاش کم ہو جائیں گے اور اس ملک کی آبادی کو معقول معیار آرام پر پالنے والی صلاحیت کم ہو جائے گی۔ اصطلاحی زبان میں اسی مفہوم کو یوں ادا کیا جاتا ہے کہ اس ملک کی متوازن آبادی کم ہو جائے گی۔

نظریہ موافق توازن آبادی کو بہ خوبی سمجھنے کے لئے چار مختلف النوع ممالک کی حالت پر غور کیجئے۔ ایک طرف انگلستان اور جاپان اور دوسری طرف چین و ہندوستان۔

انگلستان اور جاپان معاشی نقطہ نظر سے بجا طور پر ترقی یافتہ کہلاتے ہیں۔ کیوں کہ علاوہ سیاسی خوش انتظامی و ملکی آزادی کے ان ملکوں کی عمرانی و معاشرتی، کاروباری و تجارتی، زراعتی و صنعتی، تمدنی و معاشی حالت باوجود کئی خرابیوں اور برائیوں کے بہ حیثیت مجموعی اطمینان بخش اور نیم ترقی یافتہ ممالک کے لیے قابلِ رشک ہے۔ خصوصاً تعلیمی حالت بہت اچھی ہے۔ علاوہ ابتدائی جبری تعلیم کے ہر قسم کی تعلیم کا معقول انتظام ہے اور لکھوکھا تعلیم گاہوں اور درس گاہوں میں قوم کو تجارتی، زراعتی، کاروباری، پیشہ وری، صنعتی یا فنی تعلیم سے فائدہ اُٹھانے کا موقع حاصل ہے اور ان مواقع سے فائدہ اُٹھانے کی ترغیب و تحریص کی جاتی ہے۔ ساتھ ہی اقبال و خوش نصیبی سے ایسے افراد پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں قومی ترقی سے سچی ہمدردی ہوتی ہے اور وہ اپنے کاموں میں مستغرق ہونے کے باوجود قوم کی تربیت کے لیے وقت اور موقع ڈھونڈ نکالتے ہیں اور اپنی کوشش سے لاکھوں کو فیض پہنچاتے ہیں۔ کسی کو علم و ادب کی دھن ہے۔ کوئی تحقیق و تفتیش میں بے خودی، کسی کو

کاروبار میں انقلاب پیدا کرنے کی خواہش ہے۔ کوئی اپنی چرب زبانی اور سحر بیانی سے قوم کو تیز رفتار سے ترقی کرنے کی ہمت دلا رہا ہے، کوئی بڑے بڑے بنک قائم کر رہا ہے، کسی کو زراعت سے دل بستگی ہے اور کسی کو نو آبادیات کی ترقی کا شوق ہے۔ مگر باوجود ان گوناگوں کاموں اور مختلف النوع خدمتوں کے یہ مشترکہ خصوصیت عام ہے کہ سب کے دل میں قوم کی سچی ہمدردی موجزن ہے۔ غرضیکہ ہر ایک اپنی اپنی دھن میں مست ہے اور اپنی انتہائی صلاحیت سے ہر ممکن طریقے پر ملک کی نفع بخش خدمت کرنے میں مگن ہے۔

برخلاف ان ممالک کے چین و ہندوستان کی حالت پر غور کیجئے۔ دونوں محکوم۔ ایک ظاہراً آزاد۔ مگر باوجود ظاہری آزادی کے حقیقی غلام دونوں غافل، دونوں جاہل اور دونوں کاہل! نہ حکومت رعایا کی رفیق و مددگار نہ رعایا حکومت کی ہمدرد و بہی خواہ۔ آپس میں لڑائی، حکومت سے لڑائی، بھائی بھائی سے لڑائی، نہ خلوص نہ استقلال نہ ہمت نہ کمال، اتحاد و اتفاق، باہمی ہمدردی، یک جہتی، اولوالعزمی اور جفاکشی بحیثیت قومی خصوصیات کے مفقود ہیں۔ شاذ و نادر ہی ہمیں ایسے لوگ ملتے ہیں جن میں فرض شناسی کا جوہر ہو۔ ورنہ عام طور پر لاپرواہی اور بے حسی سب پر طاری ہے ایسی صورت میں ان ممالک کی آبادی اگرچہ چالیس چالیس کروڑ تک پہنچ گئی ہے مگر حقیقت میں یہ ممالک معقول معیار آرام پر ۱۰ کروڑ کو بھی نہیں پال سکتے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ اگرچہ ہندوستان کی حقیقی آبادی ۳۵ کروڑ ہے مگر اس کی متوازن آبادی فی الحال موجودہ حالات کا اعتبار کرتے ہوئے صرف ۵ کروڑ تصور کی جا سکتی ہے محض اس لئے کہ چین اور ہندوستان کی حقیقی آبادی موافق توازن آبادی کی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ ان ملکوں میں بیماریوں اور وباؤں کی کثرت ہے، محتاجی اور مفلسی چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے اور غربت و فاقہ کشی کی وہ شدت و وسعت ہے کہ اس کی مثال روئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی! شرم و غیرت سے اور ندامت و خجالت سے ہمیں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ باوجود کئی ہزار سالہ مشرقی تہذیب و تمدن کے اور باوجود صدیوں کی مغربی حکومت کے آج ہندوستان دنیا کا مفلس ترین ملک ہے اور ذرائع معاش کی ایسی قلت ہے کہ اگر سب کو معقول معیار آرام پر زندگی گذارنے کا موقع ملے تو آج ہندوستان کی "متوازن" آبادی ۵ کروڑ کے لگ بھگ نظر آئے گی۔ حالانکہ حقیقتاً یہاں کی آبادی ۳۵ کروڑ سے زائد ہے۔ تو کیا اس کے معنے یہ ہوئے کہ ہندوستان میں کثرتِ آبادی ہے اور یہ ملک کثیر الآباد ہے؟ مغربی علماء اور انگریز حکام کی اکثریت اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ ہندوستان کثیر الآباد ملک ہے۔ مگر اس خیال کی تردید کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ ہندوستان میں توسیع کاشت اور ترقی صنعت کے بے شمار امکانات ہیں۔ ساتھ ہی ہندوستان کی کثرت آبادی سے انکار کرنا بھی ممکن نہیں۔ کیونکہ بڈھوں اپاہجوں اور معذوروں کے علاوہ ہندوستان کے کروڑوں افراد محتاجی و مفلسی میں مبتلا ہیں اور لاکھوں بے روزگار پائے جاتے ہیں۔ پھر کیا تعجب اگر کوئی یہ نتیجہ اخذ کرے کہ ہندوستان کثیر الآباد ملک ہے اور کثرت آبادی کے سبب غربت و ناداری کا دور دورہ ہے جس کا نتیجہ بیماریوں اور وباؤں کی کثرت، اور فاقوں اور قحطوں کی وسعت و شدت میں ظاہر ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ اس سوال کے جواب میں کہ آیا ہندوستان کثیر الآباد ہے، اقرار و انکار دونوں ناممکن ہیں۔ اس کا خاطر خواہ جواب اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے جب کہ جدید تحقیق کی روشنی میں کثرت آبادی کا مفہوم واضح کیا جائے۔

کثرتِ آبادی کا عمرانی تجزیہ و تشریح: کثرت آبادی کے مفہوم کی عمرانیاتی تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کثرت آبادی کی دو قسمیں ممکن ہیں جن کو مطلق کثرت آبادی اور اضافی کثرت آبادی کہا گیا ہے۔ اس تشریح کے مطابق وہی ملک مطلق معنے میں کثیر الآباد کہا جا سکتا ہے جو باوجود ممکن سیاسی خوش انتظامی اور ممکن بہترین معاشی نظام کے اتنے ذرائع معاش فراہم نہ کر سکے جو تمام آبادی کے لئے کافی ہوں۔ یعنی یہ کہ تمام پیدائش دولت کے طریقے اختیار کرنے، تمام قدرتی دولت کے ذرائع سے فائدہ اٹھانے اور تمام جدید دریافت کردہ طریقوں پر تطبیق کرنے اور انسانوں کی انتہائی اہلیت کے مطابق بہترین تعلیم اور حکومت کا معقول ترین انتظام ہونے کے باوجود بھی اگر کسی ملک میں اتنی دولت نہ پیدا کی جا سکے جو تمام آبادی کے لیے کافی ہو، تب کہیں ہم اس ملک کو مطلق معنے میں کثیر الآباد کہیں گے۔ ان ممکن بہترین حالات کے تحت میں جب موجودہ آبادی کے لیے ذرائع معاش ناکافی ہوں اور یہ زاید آبادی کسی طرح بھی پیداآور کام نہ کر سکے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک میں مطلق کثرت آبادی ہے۔ صحرائے اعظم میں بسنے والی آبادی کی غربت کا بڑا راز یہ معاشی جغرافیائی حقیقت ہے کہ کسی طرح بھی اس صحرائے اعظم کو ایک سرسبز اور شاداب ملک میں نہیں بدلا جا سکتا۔ کم از کم انسانی عقل و فراست سے یہ باہر ہے۔ اور انسانوں کا ذخیرۂ معلومات اس

قسم کا کرشمہ دکھانے سے فی الحال قاصر ہے۔ کیوں کہ بنی نوع انسان کو کوئی ایسی ترکیب معلوم نہیں جس سے صحراؤں (ڈیزرٹس) کو مثل شمالی ہندوستان کے زرخیز ہو جائے۔ اور اسی طرح وہاں کروڑوں کی تعداد میں انسانی مخلوق آباد ہو سکے۔ اسی طرح وہ ممالک جہاں قدرتی خزانوں کے دفینے موجود نہ ہوں، جہاں قیمتی دھاتیں مفقود اور مفید دھاتوں کی کانیں معدوم ہوں صنعتی ترقی سے قدرتی طور پر محروم کر دئے گئے ہیں اور ہم کبھی توقع نہیں کر سکتے کہ وہ کسی طرح بھی بہت زیادہ ذرائع معاش مہیا کر سکیں گے۔ قدرتی مجبوریوں کے آگے عقل انسانی عاجز آجاتی ہے۔ معاشی موانع کے سامنے فراست بشری قاصر ہو جاتی ہے۔ اسے اپنی مجبوری و بے بسی کا دل شکن احساس ہوتا ہے اور اسے اپنی بے بضاعتی و بے اختیاری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ مجبوری و بے بسی، بے بضاعتی و بے اختیاری اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب قدرتی حالات یک لخت خلاف ہوں اور بہتری کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ بہت کم حصہ ہائے ممالک ہیں جہاں قدرتی موانعات اور معاشی جغرافیائی خصوصیات کی وجہ سے توسیع زراعت و ترقی صنعت و حرفت قطعی طور پر ناممکن ہو۔ یہ تو ہم باور کر سکتے ہیں کہ قطبین کے قرب جوار کی وسیع زمینوں سے انسان فی الحال متمتع نہیں ہو سکتا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ چین سے غربت ایران سے افلاس اور ہندوستان سے محتاجی معاشی جغرافیائی اسباب کی بنا پر دور نہیں کی جا سکتی۔ کیوں کہ شمالی افریقہ اور امریکہ کے یورپ اور ایشیا کے اکثر حصوں میں ترقی صنعت اور توسیع زراعت کے وسیع امکانات ہیں۔ کم از کم معاشی جغرافیائی خصوصیات ایسی نہیں جو ترقی میں سدِّ راہ ہوں۔ لہذا ان ممالک میں جہاں افراد کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے یا جماعتوں کی غلط کاریوں اور نادانیوں کے سبب سے اقوام کی بدعقلی اور بدنظمی کی بنا پر کافی ذرائع معاش مہیا نہ کیے جا سکتے ہوں اور آبادی کی ایک کثیر تعداد فلاکت و ناداری، مفلسی و محتاجی اور تہیدستی و فاقہ کشی میں مبتلا رہتی ہو، صرف اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر یہ ممالک صرف اضافی معنے میں کثیر الآباد ہیں۔

کثرت آبادی کی اس تقسیم سے واقف ہونے کے بعد اب ہم آسانی سے اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں کہ ہندوستان کثیر الآباد ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ ہندوستان مطلق معنے میں کثیر الآباد نہیں ہے بلکہ ہندوستان میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ ہندوستان میں اب بھی توسیع زراعت کے متعدد ذرائع موجود ہیں اور ترقی صنعت کی بھی بہت گنجائش ہے ماہرین زراعت نے اندازہ کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں توسیع کاشت کے اُن تمام ذرائع سے استفادہ کیا جائے جن کا علم بنی نوع انسان کو ہو چکا ہے تو موجودہ زرعی پیداوار کی مقدار میں دس گنا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ زرعی پیداوار کے متعلق ہم نے تخمینہ کیا تھا کہ وہ صرف ۵ کروڑ افراد کو انسانوں کے قابل معقول معیار آرام پر پالنے کے لیے کافی ہے۔ لہذا اس صورت میں جب کہ ہندوستان کی زرعی پیداوار دس گنی ہو جائے گی۔ ہندوستان کم از کم ۲۵ کروڑ انسانوں کو معقول معیار آرام پر پال سکے گا۔ اگر توسیع زراعت کے ساتھ ساتھ ہم ترقی صنعت و حرفت کے لیے بھی کوشاں رہیں تو ہندوستان کے لیے یہ بآسانی ممکن ہے کہ وہ ایک ادب انسانوں کو اعلیٰ معیار آرام پر پال سکے۔ جو حالت ہندوستان کی ہے اس سے بہتر یا بدتر تمام ممالک مشرق و مغرب کی ہے۔ ہر جگہ بالخصوص مشرق میں ہم کو یہی صورت حال نظر آتی ہے کہ قدرت کے لامحدود ذرائع کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور تجارتی دفینوں اور قدرتی ذرائع تکثیر دولت سے کما حقہ، فائدہ نہیں اُٹھایا جا رہا ہے جرمنی کے ممتاز ماہر معاشیات پروفیسر پینگ نے اندازہ کیا ہے کہ وادی میسیسپی اور اموزون میں اتنے وسیع قطعات موجود ہیں جن پر تمام یورپ کی آبادی منتقل کی جا سکتی ہے۔ صرف جنوبی امریکہ میں جس کا رقبہ ہندوستان کے مجموعی رقبے سے دوگنا ہے ڈیڑھ دو ارب انسانوں کو پالنے کی صلاحیت ہے۔ حالاں کہ وہاں کی حقیقی آبادی صرف ۲۲ کروڑ ہے اس کے یہ معنی ہوئے کہ صرف جنوبی امریکہ میں اب بھی ۱۰۰ گنے اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ اگرچہ توسیع زراعت و ترقی صنعت کے بے شمار ذرائع ہر جگہ نظر آتے ہیں مگر ساتھ ہی ہر جگہ دائمی بے روزگاری، شدید افلاس اور وسیع غربت پائی جاتی ہے۔ باوجود ان بے شمار قدرتی ذرائع کے انسان صدیوں سے مصیبت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ نوکریاں نہ ملنے کی ہر جگہ شکایت ہے۔ تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی تعداد ہر ملک میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اور تقریباً ہر پیشے میں فالتو لوگوں کا وجود مصیبت کا باعث ہو رہا ہے۔ انہی عجیب و غریب حالات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے یہ بظاہر متضاد نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں کہ آج دنیا کے کسی ملک میں مطلق کثرت آبادی نہیں پائی جاتی حالاں کہ ہر ملک میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ امریکہ اور انگلستان جیسے دولت مند اور طاقت ور ملکوں میں اضافی کثرت

آبادی کی تمام نشانیاں موجود ہیں۔ لاکھوں تعلیم یافتہ ہنرمند اور محنت پسند افراد نوکریوں کے متلاشی ہیں۔ لاکھوں انتہائی تنگ دستی سے پست ترین معیار زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لاکھوں بے خانماں برباد بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ نہ ان کو رہنے سہنے کو ٹھکانہ، نہ پہننے اوڑھنے کو کافی لباس ہے نہ کھانے پینے کے لیے صحت بخش غذا میسر ہے۔ پھر دیکھیے تو امریکہ ایک وسیع براعظم ہے جس کا رقبہ ہندوستان کے رقبے سے سات گُن زیادہ ہے اور انگلستان کے قبضہ میں ایک وسیع سلسلہ مقبوضات و نوآبادیات کا ہے جس کا مجموعی رقبہ انگلستان کے رقبے سے ڈیڑھ سو گنا زیادہ ہے۔ اس وسعت و شہنشاہیت، تعلیم و میکانیت اور علم و دانش کے باوجود بیسویں صدی کی روشن خیال اور جمہوری حکومت کے انگلستان میں ۲۰ لاکھ سے زیادہ بے روزگار اور نصف کروڑ سے زیادہ انتہائی مفلسی و محتاجی میں گزر کرنے والے انگریز ہیں۔ جب انگلستان و امریکہ کی یہ حالت ہو تو ہندوستان و چین کا کیا ذکر! جب بہار عالم کی یہ شان ہو تو خزاں کا کیا ٹھکانہ! جب حاکم سلطنت کی خود مختار رعایا کے لاکھوں افراد غربت میں بسر کر رہے ہیں تو محکوم سلطنتوں کی آبادی کا کیا ذکر! جب متمدن ممالک میں بسنے والی مہذب قومیں افلاس و ناداری میں گرفتار ہوں تو "قدیم ممالک میں بسنے والی" "دقیانوسی" اور "جاہل" قوموں کا کیا ذکر! وہ تمام برائیاں جو یورپ اور شمالی امریکہ میں پائی جاتی ہیں تمام ایشیائی ممالک میں وہ دہ چند شدت و وسعت سے نظر آتی ہیں۔

ہندوستان کا مسئلہ آبادی: ہندوستان کی جدید مردم شماری کی رپورٹیں یوں تو ۲۰ ضخیم جلدوں میں بیس ہزار سے زیادہ صفحوں کی شائع ہوئی ہیں۔ مگر ان میں اہم ترین صفحات وہ ہیں جن میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی آبادی جس کی تعداد ۱۹۲۱ء میں ۳۲ کروڑ تھی، ۱۹۳۱ء میں یعنی صرف دس سال کے قلیل عرصے میں ۳۵ کروڑ سے بھی بڑھ گئی۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اب تک چالیس کروڑ کے لگ بھگ پہنچ چکی ہوگی اس تیز رفتار اضافہ آبادی کی اہم ترین وجہ وہ امن و امان ہے جو برطانوی تسلط کی وجہ سے ہندوستان کو حاصل ہے۔ وہ بین الاقوامی لڑائیاں جو انگریزوں کی آمد آمد تک ہوا کرتی تھیں، مفقود ہو گئیں اور جو لاکھوں افراد لوٹ اور غارت گری میں تہ تیغ کر دیے جاتے تھے۔ تلواروں سے محفوظ ہیں۔ ساتھ ہی ہماری معاشرتی رسوم و رواج میں، جو مغربی اثرات اور سیاسی قوانین کی مجبوری سے تبدیلیاں ہو رہی ہیں، ان سے بھی آبادی کی رفتار زیادہ تیز ہو رہی ہے۔ بچپن کی شادی، ستی اور طفل کُشی تو قانوناً ممنوع ہیں مگر بیواؤں کی دوبارہ شادی کی رسم اب عام ہوتی جا رہی ہے۔ پرانے زمانے کی مہیب یادگاریں اب صرف دو رہ گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے آبادی انتہائی تیزی سے نہیں بڑھ رہی ہے یعنی قحط اور وبائیں۔ قحطوں اور وباؤں کی وجہ سے لکھوکھا انسان بے وقت موت کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ آبادی کو تیز رفتاری سے بڑھنے نہیں دیتے۔ مگر ان کا وجود ہر ملک و مذہب کے لیے، ہر تہذیب و تمدن کے لیے ایک بدنما داغ اور انسان کے لیے، جو خود کو اشرف المخلوقات سمجھتا ہے، ایک شرم ناک اور عبرت انگیز واقعہ ہے۔ ہندوستانی قحطوں اور وباؤں کی طولانی داستان عقل انسانی کے لیے عبرت ناک اور حساس دلوں کے لیے ناقابلِ برداشت قصہ ہے، بمقابلہ عہدِ قدیم و قرون وسطیٰ کے نہ صرف قحطوں کی شدت و وسعت میں اضافہ ہو رہا ہے، بلکہ وبائیں بھی بہت زیادہ پھیل رہی ہیں۔ اس کے باوجود آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔

مثل تمام افلاس زدہ اور غیر تعلیم یافتہ ممالک کے ہندوستان میں شرح پیدائش اور شرح اموات زیادہ ہیں۔ انگلستان میں فی ہزار نفوس سالانہ ۲۲ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ۱۳ افراد مرتے ہیں۔ لہذا انگلستان کی شرح بقا دس فی ہزار سالانہ ہے۔ برخلاف اس کے ہندوستان میں فی ہزار نفوس سالانہ ۴۵ بچے پیدا ہوتے ہیں مگر ۳۵ مرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہندوستان کی شرح بقا دس فی ہزار سالانہ رہ جاتی ہے مگر چونکہ آبادی ۳۵ کروڑ پر مشتمل ہے لہذا سالانہ ۳۵ لاکھ اشخاص کا اضافہ ہو رہا ہے اور ان کا بوجھ زیادہ تر زراعت اور کماؤ پوتوں پر پڑ رہا ہے۔

زراعت کے متعلق تو ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوستان کا اہم ترین ذریعہ معاش ہے جس پر آبادی کے تقریباً ۷۰ فی صدی اشخاص کا دار و مدار ہے۔ ہم سے یہ حقیقت بھی مخفی نہیں کہ زراعت پر آبادی کا بار سال بہ سال بجائے کم ہونے کے آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے اور اس کی اصلی وجہ صنعتی تنزل اور تجارت کی نہایت سست رفتار ترقی ہے۔ صنعتی تنزل اور تجارت کی سست رفتاری کی وجہ، جیسا کہ ہم میں سے اکثر

کو معلوم ہے، حکومت اور معاشرت کی غفلت و لاپرواہی ہے۔ کاروبار کی سرپرستی حکومت و معاشرت کی طرف سے جھینک جھینک کر کی جاتی ہے۔ اسی طرح تجارتی اور پیشہ وری تعلیم کا انتظام انتہائی طور پر غیر تشفی بخش ہے۔ اس تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ملک میں کاروبار چلانے والے معتبر، محنت پسند اور حوصلہ مند اشخاص کی تعداد بہت ناکافی ہے۔ تاجروں کو قومی ضروریات اور جدّت پسند زمانے کے رجحانات سے ناواقفیت ہے۔ تجدید کا حوصلہ تو درکنار تقلید کا مادہ بھی نہیں۔ اسی لیے ہماری بہت سی صنعتیں یورپ اور امریکہ کی صنعتوں سے کم از کم نصف صدی پیچھے ہیں۔ ندامت سے اقرار و اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ وہ صنعت بھی جسے علم و ادب سے گہرا تعلق ہے یعنی طباعت و اشاعت زبوں حالت میں ہے۔ دیسی زبانوں میں شائع ہونے والی کتابوں کا ذکر نہیں ہندوستان میں چھپی ہوئی اکثر انگریزی کتابوں ہی کو دیکھئے آپ فوراً امریکی اور یورپی صنعت کی بلندی اور ہندوستانی طباعت کی پستی کو محسوس کریں گے۔ جو حال طباعت و اشاعت کا ہے اس سے بدتر عالمِ جمود و سکون میں ہندوستانیوں کی اکثر صنعتیں، کارخانے، تجارت گاہیں اور کاروبار ہیں۔

ان حالات کے تحت یہ کس طرح ممکن ہے کہ ذرائع معاش میں اضافہ ہو سکے۔ یا یہ کہ ہندوستانیوں کو خدمات کے مواقع زیادہ ملیں اور زیادہ تعداد میں نوکریاں ہندوستانیوں کے لیے مختص کی جائیں۔ دنیا میں بغیر محنت و مشقت کے، بغیر ایثار و قربانی کے، بغیر جدّ و جہد کے، بغیر کوشش و مستقل مزاجی کے اور بغیر بخت و اقبال کے کسی کو پھل نہیں ملتا۔ بخت و اقبال پر ہمارا زور نہیں، مگر کیا محنت و مشقت کو، ایثار و قربانی کو، کوشش و مستقل مزاجی کو ہم اپنا مطیع نہیں کر سکتے؟ بہر طور حکومت کی مصلحتوں اور قوم کی خصوصیتوں کی وجہ سے آج ہندوستان کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ ذرائع معاش کی رفتارِ اضافہ نہایت سست اور آبادی میں اضافے کی رفتار نہایت تیز ہے۔ آپ کو سن کر سخت حیرت ہوگی کہ جدید مردم شماری کی روئیداد کے مطابق ہندوستان میں ان لوگوں کی تعداد جو کسی نہ کسی طرح بھلے بُرے طور پر کماتے ہیں صرف ۱۶ کروڑ ۸۸ لاکھ ہے[1] حالاں کہ ہندوستان میں ۱۵ تا ۵۵ عمر کے افراد کی تعداد ۱۸ کروڑ ۷۸ لاکھ ہے[2]۔ بالفاظ دیگر اگر ہم ۱۵ برس سے کم اور ۵۵ سے زیادہ عمر والے افراد کی تعداد اس خیال سے منہا کر دیں۔ کہ وہ پیدائش دولت میں حصہ نہیں لیتے، تو یہ تلخ حقیقت ایک ڈراونی شکل میں سامنے آجاتی ہے کہ ہندوستان میں ان لوگوں کی تعداد جو بے روزگار ہیں ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ ہے۔ ان ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ بے روزگاروں کا بار کماؤ پوتوں پر پڑ رہا ہے اور آپ کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں ایسے لوگ نظر آئیں گے جو دس دس بارہ بارہ افراد کو پال رہے ہیں اور اس بوجھ سے خود پسے چلے جا رہے ہیں۔ ان ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ بے روزگاروں کے جمِ غفیر میں ۵ ہزار سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو ہماری اور آپ کی طرح ڈگری یافتہ ہیں۔ کوئی بی۔ اے ہے، کوئی ایل۔ ایل۔ بی ہے، کوئی ایم۔ اے ہے، کوئی ایم۔ ایس سی ہے، کوئی ایم۔ ڈی ہے مگر باوجود ان ڈگریوں کے بے روزگار ہیں![3] اور ان ۵ ہزار میں ۳۰ برطانوی یونی ورسٹیوں کے اعلیٰ ڈگری یافتہ ہیں جنہیں کہیں کوئی خدمت نہیں ملتی۔

یہ ہے ہندوستان کی عظیم بے روزگاری اور قلّت معاش کا حال۔ اسی بے روزگاری اور قلّت معاش کی وجہ سے قومی صحت ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ بیماری کی شدت و کثرت ہے۔ وبائیں آئے دن پھیلتی رہتی ہیں عام شرح اموات زیادہ اور بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ جس کثرت سے ہندوستان میں شیر خوار بچے مرتے ہیں اس کا اندازہ آپ کو ان اعداد سے ہوگا کہ سالانہ جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں ۵ سال

---

[1] دیکھئے (Statistical Abstract for British India from 1922 to 32) سرکاری اشاعت مطبوعہ دہلی سنہ ۳۴ء صفحہ ۴۰۱، ان برسرِ خدمت افراد کی تعداد میں ان "پیشہ وروں" کا بھی لحاظ کیا ہے جن کے ذرائع معاش "غیر پیدا آور" ہیں چنانچہ سرکاری اصطلاح کے بموجب یہ (Unproductive Means of occupation) ہیں! ان لوگوں کی تعداد جو "غیر پیدا آور" "خدمت انجام دینے کے باوجود کماؤ پوتوں میں شمار کیے جاتے ہیں ۱۷½ لاکھ ہے!!

[2] ملاحظہ ہو "خلاصہ اعداد و شمار" مطبوعہ دہلی سنہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۵۔

[3] ایک مؤقر اخباری اطلاع کے بموجب مگر حیرت ہے کہ ہٹن صاحب نے ڈگری یافتہ بے روزگاروں کی تعداد ۲½ ہزار سے کم یعنی صرف ۲۲۲۲ بتائی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار میں شبہ کرنا کفر ہے مگر قرائن سے سرکاری اعداد صحیح نہیں معلوم ہوتے ہٹن صاحب نے یہ اعداد "ہندوستان کی مردم شماری" کی رپورٹ (سنہ ۱۹۳۱ء) جلد اول صفحہ ۳۲ پر دئے ہیں۔

کے اندر ہی فی لاکھ اطفال میں ۵۵ ہزار موت کا شکار ہوتے ہیں۔

اسی طرح سالانہ بھارت تا نصف کروڑ شیر خوار معصوم اور بھولے بھالے کم سن بچوں کو ملک کے سپرد کرتی ہے۔ اس تلخ داستان کے سلسلۂ نامتناہی کا خاتمہ صرف من مانے طور پر ہی کیا جا سکتا ہے اور اب صرف اس سوال کا جواب دینا باقی رہ جاتا ہے کہ ان حالات کے تحت مسئلہ آبادی کیوں کر حل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلۂ آبادی کا حل

پچھلے صفحوں میں ہم نے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ زمانے میں مسئلہ آبادی کا دار و مدار مقدار دولت پر نہیں رہا۔ بلکہ اس کا تعلق ذرائع معاش سے ہو گیا ہے۔ کیوں کہ مشینوں کے اس عہد میں پیدائش دولت بہت زیادہ آسان ہو گئی ہے اور اس کثیر مقدار دولت کو پیدا کرنے کے لیے نسبتاً و مقابلتہً بہت کم اشخاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے نظریہ موافق توازن آبادی کے بیان سے اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر ملک و ہر زمانے میں موجودہ حالات سیاسی و معاشرتی کے مدنظر ملک میں صرف ایک خاص تعداد آبادی ہی کو انسانوں کے شایان شان اور معقول معیار آرام پر پالنے کی صلاحیت رہتی ہے۔ اور ہم نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ آج اکثر ممالک میں اضافی کثرت آبادی پائی جاتی ہے۔ اس تحقیق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ مسئلہ آبادی کیوں کر حل کیا جا سکتا ہے۔

تحلیل مسئلہ آبادی کی صرف دو صورتیں ممکن ہیں ایک تو یہ کہ جس رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہو اسی رفتار سے ذرائع معاش فراہم کیے جائیں۔ تاکہ کوئی شخص جو محنت کا متلاشی ہو، روزی نہ ملنے کی وجہ سے ضروریات زندگی سے محروم نہ رہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ ناممکن ہو کہ جس رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ اسی رفتار سے ذرائع معاش میں بھی اضافہ کیا جائے، تو پھر مسئلہ آبادی کو حل کرنے کی دوسری صورت صرف یہی ہو سکتی ہے کہ آبادی کی زیادتی کی رفتار کو کم کیا جائے۔ ذرائع معاش کی رفتار اور اضافہ آبادی کی رفتار میں تناسب اور موافق توازن قائم رہنا چاہیئے۔ ورنہ بہت زیادہ عرصے تک یہ بے تناسبی قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ قوانین قدرت کا اٹل دستور ہے کہ بنی نوع انسان کو موقع دیا جائے کہ وہ دانش مندی سے، محنت و مشقت سے، باہمی رواداری و باہمی اختلاط سے، یک جہتی و باہمی امداد سے، آبادی کے مسئلے کو حل کر لیں۔ اور صرف اسی صورت میں مداخلت کرے جب کہ انسانی مخلوق اس اہم ترین مسئلہ کی تحلیل سے بے فکر ہو جائے۔ مثل جانوروں کے اپنی پود بڑھاتی رہے۔ اور اس بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ذرائع معاش فراہم نہ کرے جب اس ابدی جہالت اور گمراہی میں قومیں زندگی بسر کرتی ہیں تو قدرت کچھ دنوں صبر و تحمل سے کام لے کر انسان کو متعدد مواقع دیتی ہے کہ وہ اپنی غلطیوں کو محسوس کریں۔ ان غلط کاریوں سے باز آئیں اور گزشتہ بداعمالیوں کی تلافی کریں۔ مگر جب ان پر بھی انسان جہالت اور گمراہی میں مبتلا رہتا ہے تو مجبوراً قدرت کو مداخلت کرنی پڑتی ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اس مسئلے کو حل کر دیتی ہے۔ بھونچال، طوفان آندھیاں اور زلزلے اگر ہزاروں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیتے ہیں، تو خوف ناک بین الاقوامی لڑائیاں اور بھیانک جنگیں لاکھوں کو فنا کر دیتی ہیں۔ اس پر بھی جو زائد آبادی بچ رہتی ہے وہ قحطوں اور بالخصوص وباؤں کے ذریعے سے کروڑوں کی تعداد میں ملک عدم پہنچائی جاتی ہے۔ بے شمار مرتبہ انسان کو ان غلطیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور بے شمار ایسے اجتماعی گناہوں کا کفارہ انسانوں کو اپنی روحانی راحت اور اپنی جسمانی حیات سے ادا کرنا پڑا۔ متعدد مرتبہ بنی نوع انسان کو یہ تلخ تجربہ ہوا کہ قدرت کا انتقام نہ صرف بے رحمانہ، جابرانہ اور ظالمانہ ہوتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ جب وہ انتقام پر آتی ہے تو اچھے برے میں، نیک و بد میں، عاقل و جاہل میں اور امیر و غریب میں تفریق و امتیاز نہیں کرتی۔ انسان کو پے در پے یہ تلخ تجربے ہوئے مگر اس کے باوجود آج بھی وہ اجتماعی طور پر اسی قدر جاہل اور گمراہ ہے جس طرح آج سے صدیوں قبل وہ جہالت و گمراہی میں مبتلا تھا۔

تمام علوم عمرانی اس بات پر متفق ہیں کہ ترقی کے صحیح معنے یہی ہیں کہ ہر نسل کا معیار آرام و معیار زندگی گزشتہ نسل کے معیار زندگی اور معیار آرام سے بلند تر ہو ترقی کا مفہوم چاہے کچھ ہو، لیکن یہ لازمی ہے کہ آنے والی نسلوں کا معیار زندگی موجودہ نسل کے معیار زندگی سے بہتر و بلند تر ہو۔ یہ ایک قطعی فیصلہ ہے جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسی طرح تمام ماہرین معاشیات و عمرانیات اس امر پر

متفق ہیں کہ معیار زندگی کے ساتھ ساتھ معیار آرام کا بلند ہونا بھی لابدی اور ضروری ہے۔ اس بات پر بھی وہ متفق ہیں کہ معیار آرام کو بلند تر کرنے کے لئے پیدائشِ دولت اہم تر تقسیم دولت میں منصفانہ طریق اور مساوات قائم کرنا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ جب تک پیدائش دولت کی افزونی کے ساتھ ساتھ تقسیم دولت میں مساوات اور انصاف کا زیادہ لحاظ نہ رکھا جائے گا قوم کا معیار آرام بلند ہونا ناممکن ہے۔ ہمیں اس تحقیق کے مدّنظر ہندوستان کے مسئلہ آبادی پر غور کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کے مسئلہ آبادی کا لُبِ لباب یہ ہے کہ کیا جس رفتار سے ہندوستان کی آبادی بڑھ رہی ہے اسی رفتار سے ذرائع معاش میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟ اور کیا ملک کے موجودہ ذرائع معاش موجودہ آبادی کے لیے کافی ہیں؟ ان دونوں کا جواب معاشیات ہند کی تمام مستند کتابیں اور حکومت ہند کی تمام روئیدادیں نفی میں دیتی ہیں۔ کس قدر ناواقف اور کوتاہ نظر ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ توسیع زراعت کے بے شمار امکانات ہیں۔ ترقی زراعت کے لامحدود ذرائع ہیں۔ دنیا کے طول وعرض میں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ بلا مبالغہ اب بھی کروڑہا ایکڑ زمین بے کار پڑی ہے کیا ان سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا؟ طعن آمیز لہجے میں اشتراکیت کے مشہور حامی فریڈرش انگلز (Friedrich Engels) نے صحیح کہا ہے کہ کثرتِ آبادی کا ذکر ہی مضحکہ انگیز ہے! صرف وادی مسیسی پی اور آموزن (امریکہ) میں اس قدر غیر افتادہ زمین ہے کہ اس پر تمام یورپ کی آبادی منتقل کی جاسکتی ہے۔ اب تک دنیا کی قابلِ کاشت زمین کا صرف ایک تہائی حصّہ زیر کاشت ہے اور اس تہائی حصّہِ زمین کی پیدائش دریافت شدہ طریقہ ہائے زراعت ہی کے انطباق سے چھ گنی بلکہ اس سے بھی زیادہ کی جاسکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ فریڈرش انگلز کا خیال بڑی حد تک صحیح ہے۔ معاشی جغرافیے کے نقطہ نظر سے توسیع زراعت و ترقی صنعت و حرفت کے جو وسیع امکانات ہیں ان کا ذکر کیا جائے تو وہ الف لیلہ کا قصہ معلوم ہوں۔ حالانکہ حقیقت میں یہ امکانات نظری نقطہ نظر سے ظہور میں آسکتے ہیں۔ ساری دقتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب کہ ان امکانات کی عملی ترجمانی ہونے لگتی ہے۔ قومی بغض و حسد کا بنی نوع انسان پر ایسا تسلّط ہے کہ آزاد توطن کی عام اجازت ہونا تو درکنار امریکہ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں بسنے والے یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان ہی کے ہم نسل، ہم مذہب، ہم قوم اور ہم رنگ افراد آن کر اُن کے ملک میں بسیں۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان ہی کی ذات اور ایمان والے ان ہی کی تہذیب اور تمدّن پر چلنے والے ان ہی کی پیروی کریں۔ چنانچہ بین الاقوامی آزاد توطن کی اب کسی ملک میں اجازت نہیں۔ صرف محدود پیمانے پر بین الاقوامی توطن کی اجازت ہے وہ بھی زیادہ تر صرف عیسائیوں، گوروں، تعلیم یافتہ لوگوں اور پیسے والوں کے لیئے۔ ان کے لیے بھی توطن آسان نہیں۔ کیوں کہ آئے دن توطن میں نئی نئی دقتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ کچھ دنوں سے تو دنیا یہ عجیب و غریب منظر بھی دیکھ رہی ہے کہ ایک ہی شہنشاہیت بلکہ ایک ہی سلطنت میں بین الصوبے داری توطن میں بھی دقتیں پیدا کی جا رہی ہیں۔ جب طاقت ور اور مختار قوموں کے افراد کو توطن کی اجازت نہیں ملتی تو غریب ہندوستانیوں کا کیا ذکر! ان کا جو حشر غیر ممالک میں نہیں بلکہ شہنشاہیت برطانیہ کے دوسرے علاقوں میں ہو رہا ہے، وہ ایک درد انگیز اور عبرت آگین داستان ہے۔ لہذا ہندوستانیوں کے مسئلہ آبادی کو حل کرنے کے لیے یہ خیال علمی اعتبار سے لایعنے ہے کہ وہ توطن اختیار کر سکتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں غیر ممالک کو جا کر وہاں از سر نو آباد ہو سکتے ہیں۔ ساری دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ہمارا جانا نفع بخش ہو سکتا ہو اور ہم وہاں جاسکتے ہوں، جا سکنا تو درکنار ہم وہاں سے بھی نکالے جا رہے ہیں جہاں ہم میں سے چند جا کر آباد ہو گئے تھے۔ یہی حال توسیع زراعت اور ترقی صنعت و حرفت کا ہے۔ دنیا میں آج جو شور ہے وہ قلتِ غذا کا نہیں بلکہ غذا کی فراوانی کا ہے۔ تجارت کی سرد بازاری کا سبب یہ نہیں کہ دولت کی پیدائش کم ہو گئی ہے بلکہ یہ کہ تیار شدہ مال کے خریدار مفقود ہوتے جا رہے ہیں یا کاروبار پر پستی اس لئے نہیں چھائی ہوئی ہے کہ کارخانے نہیں بلکہ اس لئے کہ کارخانے نفع بخش طور پر نہیں چلائے جاسکتے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا یہ کہنا مہمل نہیں ہے کہ توسیع زراعت و ترقی صنعت و حرفت کے چوں کہ بے شمار ذرائع موجود ہیں اس لیئے اضافہ آبادی کی وجہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور تحدید آبادی کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں۔ اس قسم کے مہمل خیالات علمی نقطہ نظر سے ناقابل لحاظ ہیں۔ محض اس لیے کہ وہ عملاً ظہور میں نہیں آئے۔ مسئلہ آبادی کے حل کا دار و مدار توسیع زراعت اور ترقی صنعت و حرفت کے امکانات پر نہیں ہے اور نہ اس امر پر کہ کس قدر دولت پیدا کی جاسکتی ہے، بلکہ مسئلہ آبادی کا تمام دار و مدار ان حقائق پر ہے کہ کس قدر دولت درصل پیدا ہوتی ہے اور وہ کیوں کر

تقسیم ہوتی ہے۔ ہو سکتا تو بہت کچھ ہے دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں کر ہو رہا ہے۔ امکانات تو یقیناً موجود ہیں۔ توقعات بھی قائم کی جا رہی ہیں۔ اُمیدیں بھی کی جا رہی ہیں اور دعائیں بھی مانگی جا رہی ہیں۔ مگر نہ تو امکانات ظہور میں آئے ہیں نہ توقعات پوری ہوتی ہیں۔ نہ اُمیدیں بر آتی ہیں اور نہ دعائیں سنی جاتی ہیں۔ نہ تو اتنی دولت پیدا ہوتی ہے جس قدر کہ پیدا کی جا سکتی ہے اور نہ پیدا شدہ دولت معقول طور پر تقسیم ہونے پاتی ہے۔ لہٰذا بحث یہ نہیں ہے کہ تمام یورپ کی آبادی کے لیے وادی مسس پی و آموزوں میں جگہ ہے یا نہیں بلکہ یہ کہ آزاد توطن کی عام اجازت ہے یا نہیں۔ سوال یہ نہیں ہے کہ دولت پیدا کی جا سکتی ہے یا نہیں بلکہ یہ کہ دولت مساوی طور پر تقسیم ہو رہی ہے یا نہیں! ماہرین معاشیات نے اس حقیقت کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ صرف پیدائش دولت سے افلاس کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اس کے لیے لازمی ہے کہ تقسیم دولت کا مسئلہ بھی حل کیا جائے۔ مگر ہم تقسیم دولت کے مسئلے کو حل کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی پیدائش دولت میں میکانیت کا حصہ سال بسال بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے تقسیم دولت اور دولت نکاسی میں ناقابل بیان دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور ہماری سیاست و معاشرت تقسیمِ دولت میں مساوات پیدا کرنے کی بجائے تقسیم دولت کی ناہمواریوں کو قانوناً روا اور اخلاقاً جائز رکھ کر دولت کی مساوی تقسیم میں مزید دقتیں پیدا کر رہی ہے۔ ہماری معیشت، سیاست اور معاشرت کی غفلت اور نادانی کا یہ حال ہے کہ آبادی کی تیز رفتاری بڑھتی جا رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ خصوصاً ہندوستان میں یہ ہے کہ ہمارا معیارِ زندگی بلند ہونے نہیں پاتا۔ تعلیم و تربیت کے ذریعے سے اگر ہم ذرائع معاش میں اضافہ کرتے ہیں تو اس سے بھی ہمارا معیارِ زندگی بلند نہیں ہوتا کیوں کہ ذرائع معاش کی رفتار اضافے سے زیادہ آبادی کی رفتار اضافہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے طول و عرض میں آج بھی اسی قدر غربت پائی جاتی ہے جس طرح آج سے صدیوں قبل پائی جاتی تھی اور بے شمار افراد بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں خصوصاً قحط یا خشک سالی کے زمانے میں ناقابل برداشت دقتوں کا سامنا کرتے ہیں۔ شرح پیدائش کی زیادتی اور شرح اموات کی زیادتی کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی شرح بقا معمولی ہے۔ مگر ذرائع معاش میں اضافے کی رفتار چوں کہ نہایت سست ہے۔ اس لیے ہندوستان کے اضافہ آبادی کا بار بہت بڑھ رہا ہے۔ حالیہ تحقیق اور معاشیات ہند کے حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ آبادی ہند کی تحلیل کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ ضبط تولید یا تحدید نسل کی تحریک کو وسیع ترین پیمانے پر کامیاب بنانے کی ممکن کوشش کی جائے۔ اس کا ذریعہ نہ صرف تعلیم ہو بلکہ یہ بھی کہ جا بجا سرکاری طور پر تمام شفاخانوں میں ضبط تولید کے لیے عمل گاہیں قائم کی جائیں۔ ہندوستان میں ان لوگوں کی عظیم اکثریت ہے جو اس تحریک کے سراسر مخالف ہیں اور نام نہاد مذہبی اعتقادات اور فرقہ وارانہ تعصبات کی وجہ سے اس قسم کی تمام تجاویز پر حقارت آمیز الفاظ میں سخت تنقید کرتے ہیں۔ مگر نفس موضوع پر متانت و سنجیدگی، علمیت و عقلیت سے تبصرہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ چوں کہ ہندوستان کی غربت کا ایک بڑا سبب ہندوستان کی اضافی کثرت آبادی ہے۔ اس لیے ہندوستان کے لیے یہ ناگزیر ہے کہ وہ اپنی آبادی کی تعداد میں کمی کرے جس کا معقول ترین طریقہ ضبط تولید اور تحدید نسل ہے۔ بالخصوص اس لیے کہ ہندوستان کے لیے خارجی توطن عملاً ناممکن ہے اور زراعت، صنعت اور حرفت کی توسیع کی معقول توقع نہیں۔ جو کچھ سست ترین رفتار سے ترقی و توسیع زراعت و صنعت و حرفت میں ہو رہی ہے، وہ معیارِ زندگی اور معیارِ آرام کی بلندی کے لیے صرف ہونی چاہیئے نہ کہ مزید اضافہ آبادی کی پرورش کے لیے۔ اگر ہندوستان کو سوراج یا "پورنا سوراج" مل جائے تب بھی اس کے لیے کم از کم نصف صدی کے لیے ناممکن ہو گا کہ وہ ۳۵ کروڑ افراد کو معقول معیارِ آرام پر پال سکے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ کروڑ افراد کو پال سکے گا۔ اور موجودہ محکومیت یا نیم غلامی کی حالت میں تو معقول معیارِ آرام پر زیادہ سے زیادہ ۱۰ کروڑ افراد پل سکتے ہیں۔ لہٰذا ہر لحاظ سے ہندوستان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تعداد میں کمی کرے جس کے لیے بہترین طریقہ تحدید نسل اور ضبط تولید ہے۔

ضبط تولید یا تحدیدِ نسل کا مفہوم : ضبط تولید سے مراد وہ طریق ہے جس کی بدولت افزائش انسانی میں موانعات پیدا کئے جائیں اور جنسی یا صنفی تلطف (Sexual Satisfaction) میں رکاوٹ پیدا کیے بغیر پیدائش اطفال کو محدود کیا جائے۔ یہ ایک واقعہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا میں بہ کثرت بچے ماں باپ کی مرضی کے خلاف پیدا ہوتے ہیں اور محض اس وجہ سے کہ اکثر والدین میں بچوں کی پرورش و نگہداشت، تعلیم و تربیت کی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ قبل از وقت فوت ہو جاتے ہیں یا غربت و جہالت میں گزر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ہندوستان کی زیادہ شرح اموات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی الیاس برنی صاحب نے لکھا ہے کہ "پریشانی، صدمہ اور زیر باری کے سوا ہندوستان کی اعلیٰ شرح پیدائش کا اور کیا نتیجہ ہے۔ جہاں موت کا بازار اس قدر گرم ہو وہاں پیدائش کی کیا خوشی۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ بچے کم پیدا ہوں، اور زیادہ زندہ رہیں۔ افلاس و ناداری، عام جہالت اور اصول حفظ صحت کی ناواقفیت بھی کثرت اموات کا باعث ہے۔ ممکن ہے کہ مالی حالت کی درستی اور تعلیم کی اشاعت سے شرح اموات کچھ گھٹ جائے لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ شرح پیدائش میں کچھ تخفیف ہو۔ والدین کی نوعمری میں کم زور بچے پیدا نہ ہوں اور وہی لوگ شادی بیاہ کریں جو بچوں کو اچھی طرح پرورش بھی کر سکیں۔" (معیشت الہند جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۹۲۹ء صفحہ ۵۰) رائے بھگوان داس کیلانے جو کتاب مدنیات کے متعلق ہندی بھاشا میں لکھی ہے اس میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔

خواہش اولاد ایک فطری جذبہ ہے جو ہر تن درست انسان میں پیدا ہوتا ہے اور اس جذبے کو کافی تشفی ہو جاتی ہے جب دو تین یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مجھے اس شخص سے ملنے کی حسرت ہی رہی جس کی آمدنی قلیل ہو اور جو تین یا چار بچوں کا باپ ہونے کے باوجود اولاد ہونے کی تمنا رکھتا ہو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ اس اولاد کو بھی چاہے جو اس کی خواہش اور تمنا کا نتیجہ نہیں، بلکہ اس کے جنسی جذبات، اور اس کی مجبوریوں کا نتیجہ ہو۔ انسان کی جنسی احتیاجات تمام جسمانی احتیاجات سے زیادہ طاقت ور ہوتی ہیں اور ان ہی کی تسکین کی خاطر وہ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے جس کا نتیجہ اکثر صورتوں میں پیدائش اولاد ہوتا ہے۔ یہ غیر متمنّیٰ اور غیر ضروری اولاد والدین کی خوشی کا باعث نہیں ہوتی وہ ان کی تمناؤں کا نتیجہ، ان کی آرزوؤں کا ثمر، ان کی خواہشوں کا پھل نہیں ہوتی بلکہ یہ فالتو اولاد اُن کی مالی پریشانیوں کا باعث، اُن کی فکروں کا سرچشمہ اور ان کیلئے سوہان روح ہوتی ہے۔ کیوں کہ یہ اولاد ان کی دلی مرادوں کا نہیں بلکہ ان کی خواہشات نفسانی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ میں ایسے متعدد اشخاص کو جانتا ہوں جو یہ معلوم کر کے کہ ان کی رفیقۂ حیات ایک نئی ہستی کو عالم وجود میں لانے والی ہیں، یہ خیال کر کے خاموش ہو جاتے ہیں کہ از ماست کہ بر ماست! میرے عزیزوں اور قریبی دوستوں میں بھی ایسے متعدد احباب ہیں جو باوجود قلیل آمدنیوں کے کثیر العیال ہیں۔ مگر وہ عقلاً کثیر العیالی کو دولتِ اولاد سے تعبیر کرنے پر آمادہ نہیں۔ باوجود شفقت پدری کے وہ کثرتِ اولاد کو ایک بار محسوس کرتے ہیں اور اگرچہ وہ پہلی اولاد کی آمد کے خوشی خوشی منتظر رہتے ہیں مگر وقفے وقفے سے ولادتوں کے سلسلہ لامتناہی کو پسند نہیں کرتے یہ اور بات ہے کہ وہ ماحول کی مجبوری اور علم و عمل کی ناواقفیت کی وجہ سے اس سلسلے کو حسبِ دل خواہ محدود نہیں کر سکتے۔

تحدید نسل اور ضبط تولید کی ضرورت لکھ پتیوں اور کروڑ پتیوں کو نہیں بلکہ کم اور متوسط آمدنی والے انسانوں کو ہے تاکہ خود ان کی اور اولاد کی زندگی کثرتِ اطفال کی وجہ سے ایک مصیبت نہ ہو جائے اور راحت و آرام کے بجائے کوفت اور مصیبت میں ان کی زندگی نہ گزرنے لگے۔ موجودہ ہندوستان کی فرقہ وارانہ اور نام نہاد مذہبی فضا میں ہم توقع نہیں کر سکتے کہ تحدید نسل کے زرّین مسلک پر وسیع پیمانے پر عمل شروع ہو سکے گا۔ سلطنت کے لیے یہ ناممکن بھی ہو گا کہ وہ اس طریقے کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی طرف سے کسی قسم کی پیش قدمی کرے اور اس کو مخالفین میں مقبول عام بنانے کے لیے تبلیغ کرے اور ابھی سے قانون کے ذریعہ سے لوگوں کو مجبور کرنے کی بے سود کوشش کرے۔ خود ہماری دانش مند اور مصلحت آمیز حکومت اس اصول کو تسلیم نہ کرے گی کہ تحدید نسل اور ضبط تولید کے مخالفین میں ان خیالات کی اشاعت کرے۔ مگر حکومت یہ ضرور کر سکتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ تحدید نسل کے خواہش مندوں اور ضبط تولید کے موافقین کی ہر ممکن امداد کرے۔ تمام بڑے بڑے دواخانوں میں ضبط تولید کے متعلق لوگوں کو مشورہ دینے کے لیے اور بہ وقت ضرورت طلب گاروں کو عملی امداد دینے کے لیے برتھ کنٹرول کلینکس قائم کرے۔ اس کی شدید ترین ضرورت کا احساس آپ کو اس وقت ہو سکے گا کہ ان بے شمار خاندانوں کی مالی پستی اور ان لکھو کھا معصوم بچوں کا خیال کریں جو والدین کی غربت اور والدین کی بیماریوں کی وجہ سے یا تو قبل از وقت فوت ہو جاتے ہیں یا نہیں تو زندہ درگور رہتے ہیں وہ بھی کس طرح کہ ان کی فطری طاقت اور توانائی غذا کی قلت اور قسم غذا کی خرابی کی وجہ سے ابتر سے بدتر ہوتی جاتی ہے اور وہ گوناگوں بیماریوں اور وباؤں میں مبتلا ہو کر لقمۂ اجل یا دائم المریض بن جاتے ہیں۔ اگر صحیح اور تن درست اولاد کو ہماری معاشی پستی سینکڑوں کو دائم المریض، ہزاروں کو نحیف اور ناتواں اور لاکھوں کو موت کا شکار بناتی ہے تو کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ کثرت

اولاد کے بجائے معقول تعداد اولاد رہے اور ہر شخص اپنی مالی حیثیت کے مطابق پرورش اولاد کی ذمہ داری لے؟ ہندوستان میں نہ صرف ان غریبوں کی اولاد مصیبت اور آفت میں ہے۔ بلکہ ان سے بدتر حال اُن بدقسمتوں کا ہے جن کے والدین جذامی ہیں، مخبوط الحواس ہیں، اور امراض خبیثہ میں مبتلا ہیں۔ جن کے امراض کی ان کی معصوم اولاد نابینا، اپاہج اور مخبوط الحواس پیدا ہوتی ہے

ہماری قابلِ ناز تہذیب و شائستگی، ہماری قابلِ فخر حکومت و سلطنت، ہمارا قدیم و باوقار تمدّن، ہمارا ترقی یافتہ اور روشن خیال زمانہ حیوان، جانوروں، پرندوں، اور مویشیوں کی نسل کو بہتر بنانے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ مگر کیا یہی حکومتی اور قومی ادارے انسانوں کی نسل کو بہتر بنانے کے لیے کوشش نہیں کریں گے؟ ہماری روحانیت پر ناز کرنے والا ہندوستان اگر جدّت کی صلاحیت نہیں رکھتا تو کیا معقول اور مفید طریقوں کو منطبق کرنے کی بھی اور ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی استعداد نہیں رکھتا؟ ہم میں جدّت کی صلاحیّت نہیں تو کیا ہم میں تقلید کی بھی توفیق نہیں؟ اگر ہم بے زبان مویشیوں اور پرندوں کی حفاظت کرتے ہیں تو کیا ہم میں معصوم بچوں کی جان اور صحت کے تحفظ کا احساس نہیں؟ کیا وہ وقت عن قریب آنے والا ہے جب کہ ہم اپنی غفلت سے بیدار ہو کر دلیری اور جواں مردی سے اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے کوشش کریں گے؟

اعتذار و شکریہ: افسوس ہے کہ معاشیات اور ضبط تولید کے عنوان سے مضمون کا بندوبست ہم وقت پر نہیں کر سکے۔ اس لیے ہم اس باب کی تکمیل کے لیے جناب ڈاکٹر جعفر حسین صاحب ایم۔ اے کے اس مضمون سے کر رہے ہیں جو رسالہ جامعہ دہلی کی فروری و مارچ ۳۶ء کی اشاعتوں میں شائع ہوا ہے۔ اس کے لیے ہم ڈاکٹر صاحب کے اور رسالہ جامعہ دونوں کے شکر گزار ہیں۔ "ہمدرد صحت"

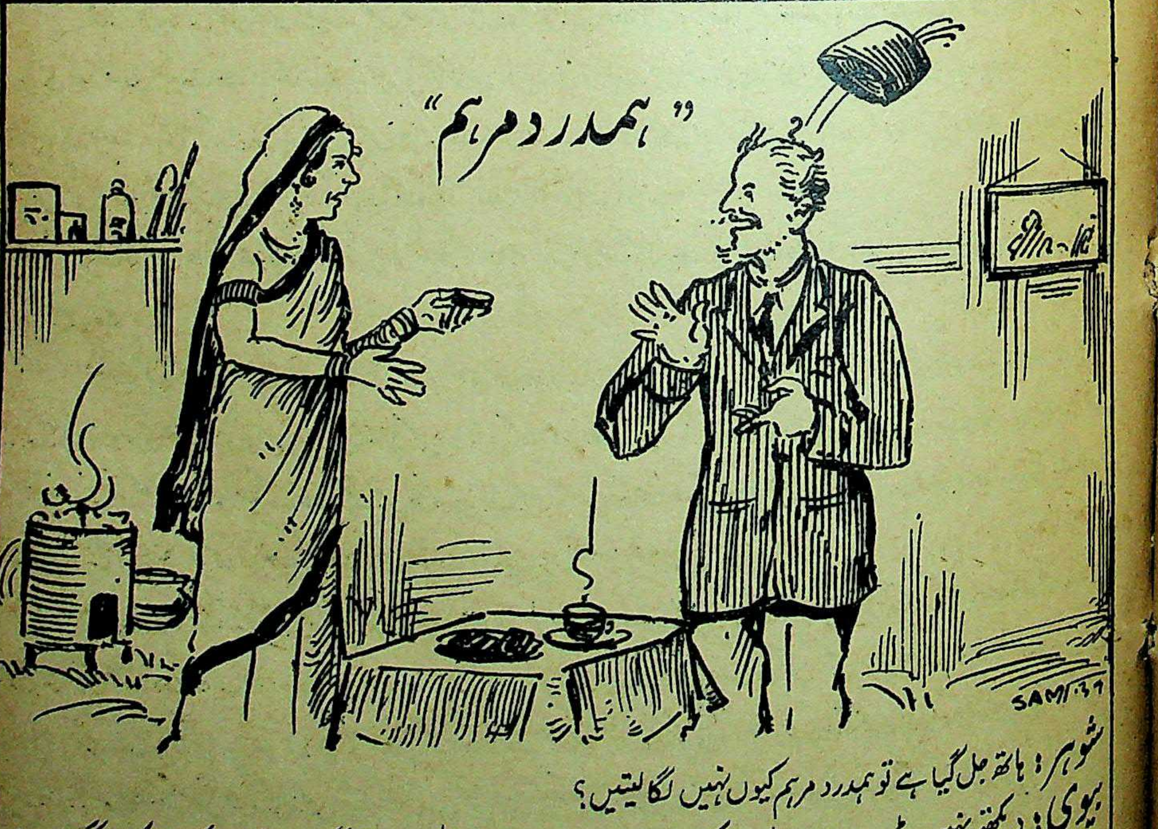

شوہر: ہاتھ جل گیا ہے تو ہمدرد مرہم کیوں نہیں لگا لیتیں؟

بیوی: دیکھتے نہیں، ڈبیہ ساری خالی ہو چکی ہے۔ میں نے ابھی تو جلی روٹی پر مرہم لگایا گیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جو جگہ جل جائے اس پر یہ مرہم لگا دینا۔

شوہر: خدا تم کو عقل دے، یہ مرہم جسم کی جلی جگہ پر لگانے کے لیے ہے نہ کہ جلی ہوئی روٹی پر۔ اب مجھے ہمدرد دواخانے سے ایک ڈبیہ اور لانی پڑی (قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنے)

مختلف ممالک میں ضبطِ تولید کی تحریک کا جائزہ

قانونی اور معاشی نقطۂ نظر

ضبطِ تولید اس صدی کا نہایت ہنگامہ خیز مسئلہ ہے۔ ہنگامہ خیز اس اعتبار سے کہ اس نے قدیم اخلاقی اور مذہبی روایات کو تہ و بالا کر ڈالا اور معاشی حیثیت سے پست اقوام کے زاویہ ہائے نظر پلٹ دیئے۔ لیکن ضبطِ تولید کا تخیل کوئی نیا نہیں۔ زمانۂ قدیم کی متمدن اقوام میں یہ خیال کسی نہ کسی انداز میں ضرور پایا جاتا تھا البتہ اس مسئلے کی خالص علمی تحقیق اور انفرادی اور اجتماعی طور پر سیاسی اور معاشی حیثیت سے اس کے اثرات کی جانچ پڑتال اسی صدی میں ہوئی۔

دوسرے لفظوں میں اسے یوں سمجھیئے کہ معاشی بے ترتیبی اور عالمگیر سیاسی بے چینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں (جو جنگِ عظیم کے اثرات مابعد تھے) جب متمدن اقوام کے قدیم سیاسی اور معاشی مسلّمات کے پیر اُکھڑنے لگے تو انہیں اس طوفان کے زور کو توڑنے اور اس پر کامیابی کے ساتھ قابو حاصل کرنے کے لیے نئے بند باندھنے کی فکر ہوئی ——— مسئلہ چونکہ اہم تھا اس لیے اس کے مقابلے کا بھی پورا پورا اہتمام ہوا۔ نئے نئے نظریے، نئے نئے اصول زیرِ بحث آئے۔ اور مدّت کی ردّ و قدح، غور اور تجربے کے بعد چند ایسے نئے سیاسی اور معاشی نظریئے دریافت ہوگئے جن سے جنگِ عظیم کے اثرات مابعد کا مقابلہ ممکن ہوگیا۔ ان نظریوں میں ایک نظریہ ضبطِ تولید بھی ہے لیکن ہر جگہ اس نظریے کی حیثیت محض معاشی نہیں رہی۔ کہیں اسے قومی اور سیاسی نقطہ ہائے نظر سے پرکھا گیا اور کہیں اس پر مذہبی اور اخلاقی حیثیت سے احتساب ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نظریے کی نوعیت میں تنوع پیدا ہوگیا اور مختلف پہلوؤں سے اس پر ردّ و قدح کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ چنانچہ تقریباً بیس برس سے اس نظریے کے موافقین اور مخالفین میں برابر کش مکش جاری ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کش مکش اس وقت تک جاری رہے گی جب تک زاویۂ نظر میں اختلاف باقی ہے۔

ایک خالص معاشی نظریے کو اس طرح توڑ مروڑ کر سیاسی یا مذہبی عینک سے دیکھنا بظاہر بڑی زیادتی معلوم ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔

ضبطِ تولید کا تعلق جس قدر معاشیات سے ہے اسی قدر سیاسیات سے ہے۔ اگر ایک طرف اس کی معاشی حیثیت میں کلام کی گنجائش نہیں ملتی تو دوسری طرف کسی خاص سیاسی حکمتِ عملی پر اس کے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتبار سے اگر اس نظریے کے موافقین اس کو محض معاشی عینک سے دیکھنے میں حق بجانب ہیں تو اس کے مخالفین وہ طبقہ جو معاشی بے ترتیبی پر سیاسی قوت و اقتدار کو ترجیح دیتا ہے، اس نظریے کے سیاسی اثرات کو جانچنے میں غلطی پر نہیں ہو سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ جنگِ عظیم کے بعد سے قوموں کا سیاسی توازن ٹھیک نہیں رہا ہے۔ قوت و اقتدار کی غیر مساوی تقسیم کی باعث آپس میں ایسی سخت بدگمانیاں اور بے اعتمادیاں پیدا ہوگئی ہیں اور اس شدّت سے انتقامی کش مکش شروع ہوگئی ہے کہ کم زور اقوام کا آزاد وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اس سیاسی ہڑبونگ کے زمانے میں ظاہر ہے کہ کم زور قومیں اور وہ قومیں جو براہِ راست قوت و اقتدار کی غیر مساوی تقسیم کا شکار ہوئی ہیں، کسی ایسی تجویز یا تحریک پر غور نہیں کرسکتیں جس سے کسی نہ کسی انداز میں اُن کی "انفرادی" قوت پر اثر پڑے۔ چنانچہ یورپ کی جن اقوام نے باوجود انتہائی معاشی بے ترتیبی کے اس نظریے کو قبول نہیں کیا بلکہ قانون کی مدد سے اس کی نشر و اشاعت کو روک دیا وہ یا تو سیاسی اقتدار کی کش مکش میں مصروف ہیں یا پھر انفرادی حیثیت سے اس قدر کم زور ہیں کہ اپنی معاشی بہبودی کی خاطر بھی وہ اس تحریک کو قبول کرنے کی ہمت نہیں کرسکتیں۔

بر خلاف اس کے وہ قومیں جو سیاسی حیثیت سے کم زور نہیں ہیں اور نہ سیاسی اقتدار کی کش مکش میں مبتلا ہیں، اس تحریک کی

عام طور پر قبول کر رہی ہیں۔ وہاں اُسے اخلاقی اور قانونی امداد بھی حاصل ہے اور اس کی تبلیغ اور اشاعت پر بھی کوئی پابندی عاید نہیں۔

یہاں ایک بات اور صاف کر دینی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ ضبط تولید کی سیاسی حیثیت کے متعلق اوپر جس قدر گفتگو ہوئی ہے اُس کا تعلق آزاد قوموں سے ہی، اُن قوموں سے نہیں جو سیاسی حیثیت سے محکوم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس جگہ ضبط تولید پر مذہبی نقطۂ نگاہ بھی پیش نہیں کیا۔ اس لیے کہ مذہبی حیثیت سے اس نظریئے کی مخالفت عموماً اُن قوموں کی طرف سے ہوئی ہے جو سیاسی حیثیت سے آزاد نہیں ہیں۔ اور جو قومیں آزاد ہیں وہ اس نظریے کی مذہبی حیثیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

مختصر یہ کہ آج تک ضبط تولید کی حمایت یا مخالفت دو ہی پہلوؤں سے ہوئی ہے۔ معاشی یا سیاسی —— اور اس مخالفت کا میدان ہے یورپ اور امریکہ۔ ایشیائی ممالک میں ابھی تک اس کی حیثیت "ایک علمی نظریے" کی سی ہے جس پر مختلف حیثیتوں سے نقد و بحث جاری ہے۔ البتہ جاپان اور مصر نے پچھلے برسوں میں اس تحریک سے اپنی دل چسپی کا اظہار کیا ہے اور ہندوستان اور چین میں اس کی مقبولیت کے آثار ملتے ہیں جس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید آیندہ دس برس میں یورپ اور امریکہ کی طرح ایشیا میں بھی اس تحریک کے لیے میدان پیدا ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں غالباً اُن ممالک کا ذکر دل چسپی سے پڑھا جائے گا جہاں اس وقت ضبط تولید کی حمایت یا مخالفت میں قوانین مدوّن ہو چکے ہیں یا ہونے والے ہیں۔ سہولت کی خاطر ہم ان ممالک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

(۱) وہ ممالک جہاں ضبط تولید کو شخصی حق تسلیم کر لیا گیا ہے۔

(۲) وہ ممالک جہاں ضبط تولید کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔

اوّل الذکر ممالک کا تذکرہ ہم ایشیا اور ایشیا میں بھی ہندوستان سے شروع کرتے ہیں، جہاں اگرچہ اس تحریک کو ابھی اس قدر اہمیت حاصل نہیں ہوئی ہے کہ اس کی مخالفت یا موافقت میں قوانین مدوّن ہوتے، تاہم یہاں کے سمجھ دار طبقے میں اس تحریک سے کافی دل چسپی پیدا ہو گئی ہے

وہ ممالک جہاں ضبط تولید کی آزادی ہے

ہندوستان: ہندوستان میں ضبط تولید کی تحریک سے سب سے پہلے غالباً ریاست ٹراونکور نے دِل چسپی لی۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں ٹراونڈرم کی میونسپلٹی نے ایک تجویز میں ریاست کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ ریاست کے ہر ضلع میں ضبط تولید کے ادارے قائم کیے جائیں اور جسمانی حیثیت سے کم زور عورتوں کو جو بچے پیدا کرنے کے ناقابل ہیں، ضبط تولید کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں لیکن اس وقت ریاست کی حکومت نے یہ تجویز منظور نہیں کی تھی اس لیے ٹراونڈرم کی میونسپلٹی نے یہی تجویز سنہ ۱۹۳۷ء میں پھر منظور کی۔

ٹراونکور کے بعد "آل انڈیا کوچین ویمن کانفرنس" کے گیارھویں اجلاس میں جو ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء کو ریاست کوچین میں منعقد ہوا تھا، یہ مسئلہ اُٹھا۔ اس کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ریاست کوچین عوام میں ضبط تولید کے اصول کی نشر و اشاعت کی ذمّہ داری اپنے اوپر لے۔

"اسی سال "نیشنل کاؤنسل آف ویمن" اور "آل انڈیا میڈیکل کانفرنس" نے اپنے کراچی کے اجلاسوں میں ضبط تولید کی حمایت میں قراردادیں منظور کیں۔ اس کے دو برس بعد یعنی سنہ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا ویمن کانفرنس نے ضبط تولید کی حمایت کی۔

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کراچی میں ڈاکٹر تاراچند لال وانی نے اپنی تقریر میں یہ بتایا کہ گاندھی جی نے تجرّد کے ذریعے سے جو ضبط تولید کی تلقین کی ہے اس پر عام طور پر عمل نہیں کیا جا سکتا ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ مؤثر مصنوعی تدابیر عام کی جائیں جو ضبط تولید کے سلسلے میں کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔

مصر: مصر کی مردم شماری کی رپورٹوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پچھلی تیس برس کی مدت میں مصر کی آبادی میں بقدر ۴۰ فی صدی اضافہ ہو گیا اور اب تک برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آبادی نے مصر میں جو معاشی پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں، ان کو دور کرنے کے لیے مصر کے ذمہ دار اداروں نے ضبط تولید کی تبلیغ شروع کر دی۔ اسی دوران میں یہ بحث آ پڑی کہ مذہبًا ضبط تولید جائز ہے یا ناجائز۔ اس بحث کو سلجھانے کے لیے جنوری سنہ ۱۹۳۷ء میں مصر کے مفتی اعظم حضرت شیخ عبد المجید سالم نے یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ ضبط تولید اگر معاشی حیثیت سے ضروری ہو اور اس سے صحت پر کوئی مضر اثر نہ پڑے تو اس پر عمل کرنے سے شرع شریف یا احکام اسلامی کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ اس فتوے کے صادر ہونے کے بعد، ۱؍ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء کو مصر کے طبی ادارے نے اپنے خاص اجلاس میں ضبط تولید اور تنظیم آبادی کی حمایت میں تجاویز منظور کیں اور اس بات پر زور دیا کہ ایک کمیشن ملک کا دورہ کرے اور کسانوں اور عام لوگوں کی معاشی حالت کے متعلق ایک رپورٹ پیش کرے۔ اس کانفرنس میں ڈاکٹر ونڈل کلی لینڈ نے تقریر کرتے ہوئے بڑی دلچسپ بات کہی کہ "اگر انسان خود اپنی آبادی پر قابو حاصل نہ کرے گا تو پھر یہ کام قدرت کو کرنا پڑے گا۔ اور قدرت یہ کام قحط اور وباؤں کے ذریعے سے کیا کرتی ہے"۔

چین: چین میں ضبط تولید کی تحریک سنہ ۱۹۳۰ء سے چل رہی ہے۔ شہر پی پنگ اس تحریک کا مرکز ہے جہاں ضبط تولید کا ایک ادارہ بھی قائم ہے۔ ڈاکٹر ڈاروتھی رشن، جو اس ادارے کے انچارج ہیں، نے اگست سنہ ۱۹۳۶ء میں اپنے ادارے کے متعلق یہ رپورٹ کی کہ پچھلے پانچ برس میں ۸۵۲ مریض اس ادارے سے رجوع ہوئے۔ ان میں ۴۲۰، اخباروں میں اشتہار دیکھ کر آئے اور ۳۱۹ ڈاکٹروں کے مشورہ سے آئے اور ۱۱۳ دوسرے ذریعوں سے ہمارے ادارے میں داخل ہوئے۔ ان میں ۱۰۱ عورتوں کے ایک ایک بچہ تھا۔ ۵۸۰ عورتوں کے دو سے پانچ بچے تھے، اور ۱۲۷ عورتیں ایسی تھیں جن کے ۶ سے دس بچے تھے۔ اور ان سب نے ضبط تولید کی دوائیں طلب کرتے وقت ایک ہی قسم کا عذر پیش کیا یعنے معاشی مشکلات، بچوں کی کثرت اور خرابیٔ صحت۔

سنہ ۱۹۳۵ء چین کی "میڈیکل ایسوسی ایشن" نے کینٹن میں اپنا خاص اجلاس کیا تھا جس میں اس نے ضبط تولید کو صحتِ عامہ کے لیے ضروری قرار دیا۔ اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد چین میں ضبط تولید کی سرگرمیوں کو گویا حکومت کی منظوری حاصل ہو گئی۔ اور اب چین کا ہر ڈاکٹر ضبط تولید کے متعلق عام پبلک کو مؤثر اور منظم اصول تلقین کرنے پر آزاد ہے۔

جنوبی افریقہ: پچھلے سات برس سے جنوبی افریقہ میں ضبط تولید کی تحریک سے دلچسپی کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن جولائی سنہ ۳۶ء تک حکومت نے اس تحریک کو فروغ دینے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء میں البتہ حکومت جنوبی افریقہ کے سکرٹیری محکمہ صحت نے ضبط تولید کی ضرورت کا اعتراف کیا اور اعلان کیا کہ حکومت عن قریب ایک ایسا ادارہ قائم کرنے والی ہے جو عورتوں کی صحت کی حفاظت کرے گا اور کم زور عورتوں کو مؤثر مانع حمل تدابیر اختیار کرنے کا مشورہ دے گا۔

دوسرے سال یعنی سنہ ۱۹۳۸ء میں اس کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ شائع کر دی جو پچھلے تین برس سے جنوبی افریقہ کی معاشی حالت کے متعلق تحقیقات کر رہی تھی۔ اس کمیٹی نے یہ رائے دی ہے کہ حکومت ایک ایسا ادارہ قائم کرے جہاں عورتوں اور بچوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے مشورے دیے جائیں اور موجودہ خاندانوں کی حفاظت کے سلسلے میں ضبط تولید کے صحیح اصول تلقین کیے جائیں۔ کمیٹی نے یہ رائے جنوبی افریقہ کے عام حالات کا جائزہ لے کر ظاہر کی ہے۔ خاص کر ان خاندانوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ جہاں زچہ خانوں کی وجہ سے بیماریوں نے مستقل ڈیرے ڈال دیے ہیں اور معاشی بے سروسامانی کے باعث بچوں کی تربیت اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔

انگلستان: ضبط تولید کے سلسلے میں سب سے زیادہ سرگرمی غالبًا انگلستان میں ظاہر ہوئی۔ اس تحریک سے دلچسپی تو وہاں ایک مدت سے پائی جاتی تھی۔ لیکن عملًا اس تحریک کی حمایت سنہ [illegible] سے شروع ہوئی ہے۔ جب کہ "نیشنل برتھ کنٹرول ایسوسی ایشن" کی بنیاد پڑی۔ اس ادا

کا مقصد یہ ہے کہ "سائنٹی فک مگر سہل اور مؤثر مانع حمل تدابیر کا مشورہ دے کر شادی شدہ افراد کو خرابی صحت اور افلاس میں مبتلا ہونے سے بچایا جائے"۔

ابتداء میں اس ادارے کی شاخیں انگلستان کے صرف دو بڑے شہروں میں تھیں۔ لیکن اس ادارے کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۹۳۷ء کے آخر تک انگلستان کے مختلف شہروں میں اس ادارے کی ۶۰ شاخیں قائم ہو چکی تھیں۔ اور ان سب شاخوں میں صرف ایک سال میں ضبط تولید کے ۱۲،۶۳۰ مریضوں کا مرجوعہ رہا۔

فروری سنہ ۱۹۳۷ء میں اس ادارے کی طرف سے لارڈ ہورڈر کی سرکردگی میں ایک وفد انگلستان کے وزیر صحت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مطالبہ کیا کہ محکمۂ صحت کے مقامی ذمہ دار افسروں کی نگرانی میں ایسے ادارے قائم ہونے چاہئیں جن میں ضبط تولید کی ہدایات بھی شادی شدہ افراد کو ملا کریں۔ اسی مطالبے کی بنا پر وزیر صحت نے مئی سنہ ۱۹۳۷ء میں محکمہ صحت کے مقامی ذمہ دار افسروں کے نام احکام جاری کر دیے اور انہیں ہدایت کی کہ صحت عامہ کی حفاظت کی خاطر اس تحریک سے دلچسپی لیا کریں۔ چنانچہ انگلستان اور ویلز میں عورتوں اور مردوں کے ۲۲۴ شفاخانوں میں سے ۵۹ شفاخانے ایسے ہیں جہاں "ضبط تولید کے مریضوں کا علاج" ہوتا ہے اور باقی شفاخانے مریضوں کو کسی سرکاری یا غیر سرکاری ڈاکٹر یا ہسپتال سے رجوع ہونے کی سفارش کر دیتے ہیں۔

ان سرگرمیوں کے علاوہ اس تحریک کو انگلستان میں قانونی امداد بھی ملی۔ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء سے انگلستان میں ایک نیا قانونِ طلاق رائج ہوا ہے۔ اس قانون کی رو سے بدچلنی، ظلم و زیادتی یا تین برس تک علیحدگی یا دیوانگی کے باعث بھی طلاق ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے جو قانون انگلستان میں رائج تھا اس میں طلاق حاصل کرنے کے لیے صرف بدچلنی کی شرط تھی۔

مارچ سنہ ۱۹۳۸ء میں دارالعوام میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا جس میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ مانعِ حمل دواؤں اور چیزوں کی فروخت پر پابندی عائد کی جائے کہ وہ اٹھارہ برس سے کم عمر کے غیر شادی شدہ افراد کے ہاتھ یہ چیزیں نہ بیچیں۔ اس بل میں ضرورت مندوں کے ہاتھ ان اشیاء کے فروخت کرنے کی ممانعت نہیں تھی اور نہ باقاعدہ دوائیں فروخت کرنے والوں کو ایسی اشیاء رکھنے سے منع کیا گیا ہے بلکہ مقصد اس بل کا یہ تھا کہ مانع حمل دوائیں اور اشیاء اس انداز سے ضرورت مندوں تک پہنچائی جائیں کہ نہ اُن کا اشتہار غیر شادی شدہ افراد کے لیے باعثِ ترغیب ہو اور نہ غیر ذمہ دار قسم کے دوا فروش ان اشیاء کو غیر موزوں ہاتھوں تک پہنچا سکیں۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں بھی تقریباً اسی مضمون کا ایک مسودہ قانون لارڈ ڈاسن نے پارلیمنٹ میں پیش کیا تھا مگر اس زمانے میں پارلیمنٹ نے اس مسودے کو منظور نہیں کیا تھا۔

فرانس: ضبط تولید کے متعلق فرانس کا نظریہ برطانیہ سے مختلف ہے۔ سیاسی حیثیت سے فرانس کو زیادہ سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے۔ اس لیے ضبط تولید کی وہ کھلم کھلا حمایت نہیں کر سکتا۔ لیکن ملک میں حکومت چونکہ جمہوری اصول پر قائم ہے، اس لیے اس تحریک کی مخالفت بھی قانوناً جائز نہیں رکھی گئی۔ البتہ حکومت کی طرف سے بالواسطہ افزائشِ نسل کی مختلف انداز میں تحریص ضرور دی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۱۶ء میں ایک کمیشن ملک کی معاشی حالت کی جانچ کے لیے مقرر ہوا تھا اور اس کمیشن نے بڑے بڑے خاندانوں کو حکومت کی طرف سے ماہوار الاؤنس دینے اور بچوں کی مفت تعلیم کی سفارش کی تھی۔ حکومت فرانس نے ان سفارشوں کو منظور کر لیا، اور اس وقت سے برابر فرانس کے غریب اور بڑے بڑے خاندانوں کو الاؤنس دیے جا رہے ہیں اور بچوں کی تعلیم کا برائے نام خرچ پر اہتمام کیا جا رہا ہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں حفاظتِ بچگان کی بین الاقوامی کانفرنس پیرس میں ہوئی تھی۔ جس میں ڈاکٹر بون راسن نے بتایا کہ اس وقت فرانس میں ۲۲۲ دفاتر ہیں جن کے ذریعے سے مستحقین کو الاؤنس تقسیم ہوتا ہے۔ اور ان خاندانوں کی تعداد جنہیں الاؤنس دیا جاتا ہے، ۱۹ لاکھ اور افراد کی تعداد ۵۵ لاکھ ۵۰ ہزار ہے اور جو رقم الاؤنس میں تقسیم ہوتی ہے اس کی مقدار ۳۰ لاکھ فرینک کے لگ بھگ ہے اور عنقریب اس میں ۱۵ لاکھ فرینک کا اور اضافہ کیا جانے والا ہے۔

اسپین: دسمبر ۱۹۳۶ء میں کٹالونیا کی جنرل کونسل نے ایک قانون منظور کیا جن میں اسقاط کے لیے آپریشن کرنے کا صرف ان ہسپتالوں کو مجاز گردانا گیا ہے جنہیں حکومت کا لائسنس حاصل ہو یا جنہیں حکومت نے خود قائم کیا ہے۔ اس قانون کی رو سے جو عورت اسقاط کا آپریشن کرانا چاہے اُسے پہلے یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ اسقاط اس کی صحت یا معاشی مشکلات کا واحد علاج ہے۔ اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکے تو اس کا آپریشن نہیں ہو سکتا۔ اور سوائے سرکاری ہسپتالوں کے کہیں اور اسقاط کا آپریشن کرنا جرم قرار دیا ہے۔ اس قانون کی نگرانی کے لیے حکومت اسپین نے ایک کونسل بنائی ہے جو ہر مریض کے حالات کا باقاعدہ اندراج رکھتی ہے اور یہ تحقیق کرتی ہے کہ اسقاط کا آپریشن معاشی ضرورت پر ہوا یا صحت کی۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ عطائی ڈاکٹروں کی مداخلت کو جس سے عورتوں کی صحت تباہ ہو جاتی ہے، دور کیا جائے۔ لیکن یہ اُس وقت کا اسپین ہے جب اس پر جمہوری طرز کی حکومت تھی۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جنرل فرینکو کی حکومت میں بھی کٹالونیا میں یہی قانون رائج رہے گا یا اسے منسوخ کر دیا جائے گا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: امریکہ کی تقریباً ہر ریاست میں ضبط تولید کے مختلف شعبوں مثلاً مانع حمل اشیاء، اسقاط، اور رحم کے اخراج کے متعلق قوانین موجود ہیں۔ اور یہ سب قانون مختلف تجربوں کے بعد ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۶ء تک بنائے گئے ہیں۔

ان قوانین کی رو سے مانع حمل چیزوں کی فروخت کو قابو میں کیا گیا ہے تاکہ یہ چیزیں غیر ذمّہ دار ہاتھوں میں نہ پہنچ سکیں۔ اسقاط کی جائز اور ناجائز صورتوں کو متعیّن کیا گیا ہے اور سرکاری ڈاکٹروں اور اداروں کی طرف سے ان پر نگرانی قائم کی گئی ہے۔ رحم کو جسم سے علیٰحدہ کر دینے کے متعلق بھی اکثر ریاستوں میں قانون بنائے گئے ہیں اور اس سلسلے میں ان شرائط کا بھی تفصیل سے اعلان کر دیا گیا ہے۔ جن کا ایسی ضرورت کے موقع پر پایا جانا ضروری ہے۔ غرض ضبط تولید کے ہر شعبے کو امریکہ کی حکومتوں نے قانون کے ذریعے پابند کر دیا ہے اور مقصد اس سے یہ ہے کہ ضبط تولید کے نام سے کسی قسم کی بے اعتدالی نہ ہونے پائے اور ضرورت مندوں کو اس سلسلے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ریاست ہائے امریکہ میں بھی جمہوری طرز کی حکومت ہے۔ اس لیے ضبط تولید کو وہ قانوناً نہیں روک سکتیں۔

فن لینڈ: ۱۳ر جون ۱۹۲۵ء کو فن لینڈ میں بچے پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کے متعلق ایک خاص قانون منظور کیا گیا ہے، جس کی رو سے معذور، اپاہج، پاگل اور احمق افراد کو بچے پیدا کرنے کے ناقابل ٹھیرایا گیا ہے اور ان لوگوں پر اس آپریشن کو جائز قرار دیا ہے۔ ایسی عورتیں بھی آپریشن کرا سکتی ہیں جنہیں سخت قسم کی بیماریاں ہیں اور جو یہ سمجھتی ہیں کہ ان کی بیماریاں ان کے بچوں میں پہنچ جائیں گی! ایسے شرابیوں پر بھی آپریشن کیا جا سکتا ہے جن کی اولاد میں اس عادت بد کے سرایت کر جانے کا اندیشہ ہو۔

اس قانون کی نگرانی کے لیے حکومت فن لینڈ نے ایک طبّی بورڈ قائم کیا ہے۔ ہر مریض کو اس بورڈ کے آگے پیش ہونا پڑتا ہے اور اس بورڈ کی تصدیق کے بعد اس پر آپریشن کیا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ اگر بورڈ کسی مریض کے متعلق یہ حکم لگا دے کہ اس کو بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا ضروری ہے اور وہ مریض اس فیصلے کو نہ مانے تو وہ اس فیصلے کے بعد تیس دن کے اندر اندر سپریم کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔

استھونیا: استھونیا میں یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے اسقاط اور بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کا قانون رائج ہے۔ اس قانون میں اس قسم کی دفعات رکھی گئی ہے کہ موروثی پاگل، جسمانی اور دماغی حیثیت سے کم زور اور ایسے افراد جنہیں سخت قسم کی موروثی بیماریاں ہوں، انہیں اسقاط پر مجبور کرنا یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا جائز ہے۔ استھونیا کی حکومت نے دو کمیشن مقرّر کیے ہیں۔ ان کمیشنوں کا یہ فرض ہے کہ اسقاط یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینے کے مریضوں کے متعلق ایک فیصلہ کرے۔ یہ فیصلہ بعد میں محکمہ صحت میں پیش ہوتا ہے۔ جہاں اس کی تصدیق ہوتی ہے یا اُسے رد کر دیا جاتا ہے۔ اور آخری اپیل اس کی "سپریم ٹریبول" میں ہوتی ہے اس قانون کی رو سے اسقاط یا بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینے کی درخواست اس مریض کی طرف سے پیش ہونی چاہیے جو اس کا خواہشمند ہے یا دو سرکاری ڈاکٹروں کی تصدیق سے ہونی چاہیئے اور جب یہ بالکل طے ہو جائے

کہ کسی مریضہ کے لیے اسقاط ضروری ہے یا کسی کو بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا لازمی ہے تو پھر آپریشن کے سوا اس مریض کے لیے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ان کمیشنوں کا کام بالکل پردے میں رکھا جاتا ہے اور حکومت کی طرف سے سخت ہدایت ہے کہ اس قسم کے مریضوں کا کسی حالت میں پردہ فاش نہ کیا جائے۔

ناروے، ڈن مارک اور سوئیڈن ، یکم اپریل سنہ ۱۹۳۸ء سے ڈن مارک میں اسقاط کے متعلق ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے۔ جس کی رو سے ایک حاملہ عورت کو حسبِ ذیل صورتوں میں اپنا حمل گرانے یا گروانے کی اجازت ہے۔

عورت کی جان کا خطرہ ہو یا حمل ناجائز ہو اور اس کی رپورٹ پولس میں درج کرا دی گئی ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ بچہ معذور اپاہج یا موروثی بیماریوں کا حامل ہوگا۔ لیکن حمل صرف تین مہینے کے اندر اندر گرایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں۔ البتہ جان کے خطرے کی صورت میں اس مدت کے بعد بھی آپریشن کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہر صورت میں آپریشن مستند ڈاکٹر سے کرایا جانا چاہیئے۔ جو عورت کسی غیر مستند ڈاکٹر کے ذریعے سے اسقاط کی کوشش کرتی ہے اس قانون کی رو سے سزا کی مستوجب ٹھیرتی ہے۔

اسکنڈی نیویا (ناروے، ڈن مارک اور سوئیڈن) کے ممالک میں یہ قانون صرف ڈن مارک میں منظور ہوا ہے۔ سوئیڈن اور ناروے میں ابھی ایسا کوئی قانون نہیں ہے بلکہ ان ممالک میں چوں کہ آبادی کی کمی ہے۔ اس لیے حکومت کی طرف سے جہاں ضبط تولید کی آزادی ہے وہاں افزائشِ نسل کی ترغیب بھی بڑے بڑے خاندانوں کو الاؤنس وغیرہ دی جا رہی ہے۔ ان ممالک میں بھی طرزِ حکومت جمہوری ہے۔

وہ ممالک جہاں ضبط تولید جُرم ہے

جرمنی ؛ جرمنی میں، جب سے نازی حکومت قائم ہوئی ہے، ضبطِ تولید کی تحریک اور اسکی نشر و اشاعت کو قانوناً جُرم قرار دے دیا گیا ہے تنظیم آبادی کی خاطر اگرچہ ایسے قانون بھی جرمنی کی نازی حکومت نے بنا دئے ہیں، جن کی رو سے معذوروں اپاہجوں اور موروثی مریضوں کو بچہ پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کو قانوناً عمل جرّاحی کے ذریعے سے بچہ پیدا کرنے کے ناقابل بنا دیا جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ضبط تولید کے ہر شعبے کو قانوناً ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس کے برخلاف افزائشِ نسل کی ترغیب اس طرح دی گئی ہے کہ کنواروں پر ٹیکس ہے۔ بڑے بڑے خاندانوں کو ہر نئے بچے پر حکومت کی طرف سے الاؤنس مقرر ہے اور شادی شدہ عورتوں کو کوئی پیشہ اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

جرمنی کی معاشی حالت نہایت خراب ہے افراد کا معیارِ زندگی دوسرے مہذب ممالک کے مقابلے میں گرا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہاں ضبطِ تولید کی تحریک اس لیے قبول نہیں کی گئی کہ جرمنی میں "آمریت" (ڈکٹیٹر شپ) قائم ہے اور جرمنی کا آمر جرمن نسل کو ایک زبردست فوجی طاقت بنانے پر تُلا ہوا ہے۔ اس کے نزدیک معاشی بے ترتیبی کو درست کرنے کی واحد تدبیر یہی ہے کہ جرمن سلطنت کی حدیں بڑھائی جائیں اور کم زور مگر زرخیز علاقوں پر قبضہ جما کر جرمن نسلوں کو ان علاقوں میں پھیلا دیا جائے۔

اٹلی ؛ جرمنی کی طرح اٹلی میں بھی ضبطِ تولید کی تحریک اور اس کی تبلیغ دونوں جرم ہیں۔ اٹلی میں بھی چوں کہ آمریت ہے اور حکومت کا انداز بالکل فوجی اصول پر ہے۔ اس لیے نسل روکنے یا گھٹانے کی کوئی صورت وہاں جائز نہیں ہے۔

اٹلی کی معاشی حالت جرمنی سے بھی زیادہ خراب ہے۔ لیکن اس کی درستی کے متعلق اٹلی کا آمر بھی وہی رائے رکھتا ہے جو جرمنی کے آمر کی رائے ہے یعنی اطالوی باشندوں کے پھیلنے اور بڑھنے کے لیے نئے نئے علاقے اور نوآبادیاں قوت سے حاصل کی جائیں۔ ضبطِ تولید کو قانوناً ممنوع قرار دے کر افزائشِ نسل کی ترغیب نئے نئے انداز سے دی گئی ہے مثلاً خاندانوں کو الاؤنس، بچوں کی مفت تعلیم و تربیت اور ان عورتوں کو نقد انعام جنہوں نے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کیے ہوں۔ چنانچہ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء میں سینیور مسولینی نے ۹۴ ماؤں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کے صلے میں نقد انعام دیے۔ ان میں [illegible] کی ایک [illegible] تو ایسی تھی جس کی شادی کو کل گیارہ برس ہوئے تھے۔ لیکن اس

دوران میں اس نے دس بچے پیدا کئے۔ اور ایک اور عورت مسولینی کے آگے ایسی پیش ہوئی جس کے نو بچے ہو چکے تھے۔ ان دونوں عورتوں کو سب سے زیادہ انعام ملا۔

سوویٹ روس: روس میں کچھ دنوں تک ضبط تولید کی تحریک پر پابندی نہیں تھی لیکن سنہ ۱۹۳۶ء کے بعد سے سوویٹ روس میں اسقاط کو قانوناً ممنوع قرار دے دیا گیا اور قانون طلاق پر نظرثانی کر کے علیحدگی کو طرفین کے لیے مشکل بنا دیا گیا ہے۔

سوویٹ روس میں بھی فوجی طرز کی حکومت ہے اگرچہ عقیدے میں یہ سوشلسٹ ہے۔ معاشی حالت یہاں کی بھی اچھی نہیں ہے لیکن روس کے پاس علاقے بہت وسیع ہیں اور وہ سب غیر آباد پڑے ہوئے ہیں۔ اس لیے روس کی بڑھتی ہوئی آبادی کو پھیلنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی اور قدرتی ذرایع معاش بھی روس کے پاس اور ملکوں سے زیادہ ہیں۔ اس لیے معاشی بے ترتیبی کی درستی کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ روس کے قدرتی خزانوں پر قبضہ کر کے معاشی وسائل بڑھائے جائیں۔

روس کے اس نئے قانون کے بعد سنہ ۱۹۳۷ء میں روس کی پیدائش کی شرح بقدر ۶۵ فی صدی بڑھ گئی اور علاقوں کی پہلے جو کثرت تھی وہ آدھی بھی نہ رہی۔

رومانیہ: یکم جنوری سنہ ۱۹۳۷ء سے رومانیہ میں جنسی تعلّقات کے متعلق ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے اس قانون کی رو سے جو مرد اپنی عورت کا گزارہ ادا نہیں کرتا اس کے لیے تین مہینے کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ چکلہ قائم کرنے کی قانوناً ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین سے سات برس تک کی سزا دی جاتی ہے۔ اسقاط سخت جرم ہے۔ جو ڈاکٹر اسقاط کرائے اسے اور جو عورت اسقاط پر راضی ہو، دونوں کے لیے سزائے قید تجویز ہوئی ہے۔ اسقاط کے عمل میں اگر عورت کی صحت خراب ہو جائے یا وہ مر جائے تو ڈاکٹر کو لمبی قید کی سزا دی جاتی ہے۔ شادی شدہ عورت اگر اسقاط کرتی ہے تو اس کو قید کی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ اس قانون میں یہ گنجائش بھی رکھی گئی ہے کہ اگر عورت کی جان کا خطرہ ہو یا عورت کی صحت خراب رہنے کا اندیشہ ہو تو اسقاط جائز ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ دو ڈاکٹر تصدیق کریں اور جانچ کرنے والا آفیسر اس کی منظوری دیدے۔

رومانیہ میں شاہی ہے لیکن کمی آبادی کا سوال وہاں پیدا ہو گیا ہے یہ قانون اسی لیے وہاں نافذ کیا گیا ہے۔

جاپان: جاپان ضبط تولید کے معاملے میں بالکل اٹلی اور جرمنی کے نقش قدم پر تو نہیں ہے، لیکن ضبط تولید کی یہاں بھی قانوناً ممانعت کر دی گئی ہے۔ ابتداء میں یہاں ضبط تولید کے پرچار پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ بیرونس شیڈزورشی متو یہاں کی بڑی سرگرم کارکن تھیں اور اُنہوں نے ضبط تولید کا ایک ادارہ بھی اپنے طور پر ٹوکیو میں قائم کر رکھا تھا۔ لیکن سنہ ۱۹۳۷ء میں انہیں ٹوکیو پولس نے متنبہ کیا کہ وہ اپنا ادارہ بند کر دیں اور ضبط تولید کا پرچار روک دیں۔ لیکن اُنہوں نے یہ بات نہیں مانی۔ پولس نے اُن کو گرفتار کر لیا اور جبراً ان کا ادارہ بند کر دیا۔ اب جاپان میں ضبطِ تولید کے متعلق ہر قسم کی کوشش قانوناً ممنوع ہے۔

جاپان کی معاشی حالت بھی بہت خراب ہے لیکن وہاں بھی فوجی انداز کی حکومت ہے اور چین کے وسیع علاقوں پر جاپانیوں کی نظر ہے جو انہیں معاشی بے ترتیبی سے نجات دے سکتے ہیں۔ اسی پالیسی کے ماتحت آئے دن جاپان چین پر تاخت کرتا رہتا ہے اور اب تقریباً تین برس سے چین اور جاپان کی مستقل جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱۵

اور بے ضرر اور سستی مانع حمل ترکیب سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اس موقع پر مسٹر گیری (ہندوستان) نے گریفن برگ چھلے کی کارآمد یا بے کار ہونے کے متعلق سوال کیا تو ڈاکٹر ہلینا نے اس کے جواب میں کہا کہ ان کی رائے میں وہ بہت زیادہ بھروسے کی چیز نہیں۔ اور مشرق میں تو اس کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تقریروں کے بعد چیرمین لارڈ ہورڈر نے ۶۰۰ مندوبین کا، جو اس کانفرنس میں شریک تھے شکریہ ادا کیا اور "بین الاقوامی مرکز ضبط تولید" کے کاموں اور اس کے سلسلے میں [illegible] والوں کو مبارکباد دی۔

ساتواں باب

ضبط تولید اور نفسیّات

ارتقائے صنفیّت اور ضبط تولید کا نفسیّاتی مطالعہ

از جناب ع۔ ح۔ جمیل علوی صاحب۔ ایم اے۔ ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی؛ گوجرانوالا

۱۔ انسانی حیات کا مقصد تنازعُ للبقا ہے۔

۲۔ ارتقا کی پہلی منزل: ا۔ شفاہی درجہ۔ ب۔ مبرزی درجہ۔ ج۔ پیچیدگی کا درجہ

۳۔ ارتقا کی دوسری منزل

۴۔ ارتقا کی تیسری منزل: ا۔ تناسلی اور قبل تناسلی درجوں کا فرق۔ ب۔ شادی اور ضبط تولید۔ ج۔ صنفی فعلیّات۔ د۔ پیش لذّت۔ ہ۔ ضبط تولید اور اس کے نقصانات۔ (۱) پیش لذّت کے نقصانات۔ (۲) عضوی شہوت کے نقصانات۔

۵۔ ارتقاء کی چوتھی منزل۔ ارتفاع۔

"ہر ایک معاملۂ محبت میں حیاتیاتی پیچیدگی ہی موجود نہیں ہوتی، بلکہ معاشرتی تعلیمی، ذہنی۔ شہری، سیاسی، اقتصادی اور اکثر اوقات مذہبی پیچیدگیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اگر شادی محض حیاتیاتی مسئلہ ہی ہوتی اور اگر انسان حیوانوں کی طرح بس بچے پیدا کرنے کی خاطر مباشرت میں مشغول رہتا تو صنفی جبلّت کا حل نہایت ہی آسان ہو جاتا۔" "ایڈلر"

۱۔ انسانی حیات کا مقصد تنازعُ للبقا ہے: علمائے نفسیّات انسان کے افعال کو مختلف جبلات سے واضح کرتے ہیں۔ شاید "لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" کہنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ انسانی مشین نہایت ہی پیچیدہ اور تنازعُ للبقا کے اصول کی مدد سے ارتقا کی آخری منزل تک پہنچ چکی ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے غور کیجیے تو یہ کہنے میں ذرّہ برابر بھی تامّل نہ ہوگا کہ حیاتِ انسانی کا دار و مدار صنفی جبلّت پر ہے۔ یہ اسی لیے ہے کہ یہ جبلّت جب پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے تو اس سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب تک یہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر لیتی انسانی حیات کی توانائی میں ایک کش مکش اور بے چینی سی جاری رہتی ہے۔ اس توانائی کو اصطلاح میں "شہوت" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ہماری تمام جدّ و جہد اور زندگی کا انتہائے مقصود یعنے تنازع للبقا اسی توانائی سے ہی ممکن ہے۔

مسئلہ ارتقاء ایک ایسی مسلّمہ حقیقت ہے کہ جس سے انکار کرنا ایک لمحے کے لیے بھی ممکن نہیں۔ ڈاروِن کا کارنامہ ہم کبھی بھی فراموش نہیں کر سکیں گے جس نے اپنی پیہم کوششوں اور تحقیقات سے ایک ایسا اصول وضع کیا ہے جو صرف حیات کو ہی واضح نہیں کرتا، بلکہ تہذیب و تمدن، مذاہب اور خود انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پردۂ ظلمت اُٹھاتا ہے۔ ہمیں یہ اسی اصول کی بدولت ہی علم ہوتا ہے، کہ ارتقا کی آخری بلندی تک پہنچنے کے لیے بقائے اصلح اور تنازعُ للبقا اصولِ ارتقا کے دو مختلف پہلو ہیں، جو انسان کو پستی سے اُٹھا کر اوجِ ثریا تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس تدریجی ترقی کو ممکن بنانے کے لیے احسن الخالقین نے ہماری توانائی یعنی شہوت کو صنفی جبلّت کے ساتھ ملحق کر کے اسے بدرجۂ اتم سرور اور لذّت پہنچانے والا بنایا ہے۔ یہ محض اس لیے کہ سرکش انسان کہیں اپنے فطری غدر میں آ کر اپنی حیات کے مقصد یعنی تنازعِ للبقا سے غافل نہ ہو جائے۔ یہاں سے یہ معلوم ہوگا کہ صنفی جبلّت اور توانائی کو واضح کرنے کی تمام تر کوششیں اسی زرّیں اصول

کے ماتحت ہوں گی۔ اگر ہم اس اُصول سے انحراف کریں گے۔ تو ہمارا اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

فرائڈ نے، جنہیں اس موجودہ صدی کا ڈارون کہا جائے تو بجا ہے، اپنے مشاہدات سے یہ واضح کیا ہے کہ صنفی جبلّت بچے کی پیدائش سے ہی موجود ہوتی ہے۔ یہ جبلّت زندگی کے پہلے روز سے ہی متحرّک ہوتی ہے۔ لیکن چوں کہ اس جبلّت کا مقصد اور اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے، اس لیے غلط طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جبلّت سنِ بلوغ تک پہنچنے سے پہلے انسان میں پیدا ہی نہیں ہوتی۔ بچے کے نشوونما میں مندرجہ ذیل خاصیّتیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ا۔ صنفی جبلّت کا مقصد محض سرور اور لذّت حاصل کرنا ہے۔ یہ اسی لیے ہے کہ بچہّ ایسے منطقات پر، جہاں سے سرور حاصل ہوتا ہے، مراجعت کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کی سیرت اور اطوار سے فوراً پتہ چل سکتا ہے کہ وہ شہوت کی تسکین کا کس حد تک خواہش مند ہے۔

۲۔ اس کی محبت سراسر ذاتی اغراض پر مبنی ہوتی ہے۔ اور اس کا تعلّق براہِ راست طبعی تسکین سے ہوتا ہے۔

۳۔ اگر وہ اس تسکین کی خاطر اپنے "انا" سے مقابلہ نہ کر سکے تو اس کی ایسی خواہشات ممتنع کر دی جاتی ہیں جو بے شعوری میں پہنچ کر بے شمار عصبی تکلیفوں کا باعث ہوتی ہیں۔

۲۔ ارتقا کی پہلی منزل: ا۔ صنفی جبلّت کو مختلف ارتقائی منازل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلی منزل پیدائش سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اس وقت یہ فرض کیا جاتا ہے۔ کہ شہوت جسم کے مختلف حصوں میں بکھری ہوتی ہے لیکن کچھ مدت بعد ہی ایک ایسا منطقہ بن جاتا ہے جس سے صنفی قسم کی لذّت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس پہلے درجے کو "شفاہی درجہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس درجے میں بچہّ اپنی صنفی خواہشات منہ کے ذریعے سے پوری کرتا ہے۔ شروع شروع میں بچے کو صنفی لذّت سے آگاہ کرنے کے لیے قدرت نے اس جبلّت کو خوراک کی جبلّت کے ساتھ ملحق کر دیا ہے تاکہ بچہّ خوراک حاصل کرنے کے ساتھ ہی اس بے پناہ لذّت سے آشنا ہو جائے۔ اور فی الحقیقت ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ فوراً ہی بچہ محض سرور حاصل کرنے کی خاطر ماں کی چھاتی کو اپنے منہ میں لیتا ہے اور چُوستا ہے۔ یہ لذّت سراسر صنفی لذّت سے پُر ہوتی ہے۔ چند ماہ کے بعد بچہّ ماں کی چھاتی کی بجائے ربڑ کی کھٹنی یا اپنا انگوٹھا ہی چُوس چُوس کر اس لذّت سے وقتاً فوقتاً بہرہ اندوز ہوتا رہتا ہے ہمیں یہ بخوبی علم ہے۔ کہ جب تک صنفی لذّت تسکین حاصل نہ کرلے ہمیں کسی پہلو چین نہیں آتا۔ بچےّ بھی اس ہمہ گیر اصول سے باہر نہیں۔ ایک مرتبہ لذّت حاصل کرنے کے بعد اس کی بار بار یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ پھر اس لذّت میں مبتلا ہو۔ اس قسم کے فعل سے اسے وہی "انتہائی شہوت" حاصل ہوتی ہے جو ایک بالغ انسان کو مباشرت کے اختتام کے قریب۔

ان جبلّی حرکات کا مقصد کے لحاظ سے ایک خاص درجہ ہوتا ہے جسے "شہوت خود روائی" کے نام سے پُکارا جاتا ہے۔ یعنے اس میں بچے کی صنفی جبلّت کا کوئی مفعول نہیں ہوتا، جس کے تعلّق کی بنا پر وہ اس جبلّت سے لذّت حاصل کر سکے۔ وہ ایسی لذّت اپنی ذات سے ہی حاصل کرتا ہے اور اس مقصد کے لیے وہ کسی دوسرے کا محتاج نہیں۔ صحیح نشوونما کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ بچہ اس درجے سے آگے بڑھے ورنہ یہ خطرہ لاحق ہو گا کہ کہیں بچہّ ایسی صنفی خواہش کو ہی اپنا مقصدِ اعلیٰ قرار دے لے اور اس کی توانائی اس ابتدائی درجے میں ہی ضایع نہ ہو جائے۔

ب۔ دوسرا درجہ مبرزی صادی درجہ ہے۔ اس درجے میں پہنچ کر بچے کو پہلی مرتبہ یہ علم ہوتا ہے کہ چُوسنے میں اتنی صنفی لذّت نہیں جتنی کہ بول و براز خارج کرنے میں بچہ اپنے ایسے افعال میں بدرجۂ غایت لذّت حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مبرزی دیی کار دارد والا معاملہ ہے۔ بچہّ بلا ضرورت ہر وقت اور ہر جگہ اپنا براز خارج کرنے کا از حد خواہش مند ہوتا ہے۔ بچہ صرف مبرز اور عضوِ تناسل سے ہی لذّت حاصل نہیں کرتا، بلکہ خارج شدہ اس کے لیے نہایت ہی قیمتی ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں ان عصبی مریضوں کے واقعات پیش کیے جا سکتے ہیں جن کے تجربے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ اس درجے میں حیوانوں کی طرح اپنے براز سے کھیلنے سے خاص قسم کی صنفی لذّت اور سرور حاصل کیا کرتے تھے۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ براز اُن کے نزدیک اپنے جسم کا ایک قیمتی حصّہ ہوتا ہے، جسے محض لذّت کی خاطر وقتاً فوقتاً خارج کرتے رہتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس درجے میں بچے جمع ہو کر پوشیدہ کھیلوں میں مشغول رہتے ہیں۔ مقصد کے لحاظ سے اس درجے کا نام "نرگسی درجہ"

رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ بچہ اپنے جسم کو محبوب قرار دے کر شہوت کو اپنے ہی جسم پر منتقل کر لیتا ہے۔

ج۔ تیسرے درجے میں، جسے طفلی صنفیت کا تناسلی درجہ کہا جاتا ہے، بچہ والدین میں سے کسی کو اپنا محبوب چن لیتا ہے۔ مقصد کے لحاظ سے اس کو پیچیدگی کا درجہ کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس درجے کا اثر بعد کی زندگی پر بہت ہی گہرا پڑتا ہے۔ اس درجے میں تناسلی اعضا اور محبت خاص حصہ لیتے ہیں۔ یہ درجہ گویا ارتقا کی آخری منزل کا ایک دھندلا سا عکس ہے، جس میں پہنچ کر بچے کو کم و بیش انہیں احساسات سے مستفید ہونا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر جونز صحیح طور پر تحریر کرتے ہیں کہ قبل تناسلی درجے اور تناسلی درجے میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اگر بچے میں کوئی ایک قبل تناسلی درجہ خاص طور پر نمایاں ہے تو اس کی اصلی صنفی زندگی شروع ہونے پر وہی درجہ ممتاز ہوگا۔ مثلاً اگر شفاہی درجہ خاص طور پر نمایاں ہے تو بلوغ پر نوجوان کی شہوت کا مقصد محض بوسہ بازی یا اسی قسم کا کوئی اور فعل ہوگا۔ فرائڈ کو اسی بنا پر اصرار ہے کہ صحیح نشو و نما کے لیے یہ اشد ضروری ہے کہ بچہ ان تمام درجوں کو کامیابی سے طے کرے تاکہ صنفی زندگی میں پہلے درجے خاص حیثیت نہ رکھیں۔

۳۔ ارتقا کی دوسری منزل۔ استواری زمانہ: یہ ایک ایسی منزل ہے جہاں صنفی نشو و نما ایک دم رک جاتا ہے اسے استواری درجے کا نام بھی دیتے ہیں۔ گویا یہ استحکام کا درجہ ہے جس میں آنے والی صنفیت کے درجے کی زبردست تیاری کی جاتی ہے۔ صنفیت کا نشو و نما اس لیے رک جاتا ہے کہ آنے والی صنفیت کے پودے کے بونے کے لیے مناسب زمین مہیا کی جائے۔

۴۔ ارتقا کی تیسری منزل: (ا۔ تناسلی اور قبل تناسلی درجے کا فرق۔ ب۔ شادی اور ضبط تولید۔ ج۔ صنفی فعلیات د۔ بیش لذت۔ ہ۔ ضبط اور اس کے نقصانات۔)

ا۔ ارتقا کی تیسری منزل بہت ہی پیچیدہ ہے۔ بلوغ کے وقت صنفیت اپنے پورے زوروں پر موجود ہوتی ہے۔ شہوت کا ایک ایسا طوفان امنڈ آتا ہے جس کا بار گراں انسان اپنے نحیف کندھوں پر نہیں اٹھا سکتا اور پکار پکار کہتا ہے "ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ" اس منزل کے مقاصد کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں ایک نظر پھر قبل تناسلی درجے پر ڈالنی ہوگی۔ ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ اس درجے کی شہوت کا مقصد محض لذت حاصل کرنا ہے۔ یہ لذت انانیت سے پر ہوتی ہے۔ نہ تو معاشرت کے مفاد کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور نہ حیات کے اصول اعلیٰ یعنے تنازع للبقا کو۔ اپنے جسم سے مختلف طریقوں سے لذت حاصل کرنا در اصل کسی اعلیٰ مقصد کا پیش خیمہ ہے۔ جس کے فعل کو آسان اور ہمہ گیر بنانے کے لیے یہی طریقے ممد ثابت ہوئے ہیں۔ ممکن تھا کہ اگر یہ لذت شہوت کے ساتھ موجود نہ ہوتی تو انسان اپنی زندگی کے مقصد اعلیٰ کو حاصل کرنے کے لیے نہ تو بے قرار ہی نظر آتا اور نہ اس سے دلچسپی کا اظہار کرتا۔

اس کے برعکس اصلی تناسلی درجے کا مقصد معاشرت کو تنازع للبقا کی خاطر فائدہ پہنچانا ہے۔ قبل تناسلی درجہ انفرادی اصولوں کو قیمتی گردانتا ہے اور اس کا مقصد محض اتنا ہے کہ تغذیے اور اخراج کے افعال کو بدرجۂ غایت لذیذ بنا کر افراد کے نشو و نما کی حفاظت کرے۔ لیکن بالغ ہونے پر ایسی تمام لذتیں تولید کے فعل کی تابع ہوتی ہیں۔ کیوں کہ تولید کا مقصد نوع انسانی کی نشو و نما اور حفاظت ہے۔ بلوغ کا زمانہ ایسا عہد تغیر ہے جس میں تغذیے اور اخراج کے افعال کی لذتیں فعل تولید کی دلچسپیاں بڑھانے کے لیے ہیں۔ خالق ارض و سما نے اس جبلتی تحریک کو، جس کا اصل مقصد تنازع للبقا کے لیے نوع انسانی کی خدمت کرنا ہے؛ پہلے پہل ایسی تحریکات سے ملحق کر دیا ہے۔ جو محض شخصی فوائد سے وابستہ ہیں۔

ب۔ مندرجہ بالا مقصد کی روشنی میں ہم شادی کی رسم کی تشریح کرتے ہیں جو سماج کی حفاظت کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ دوسری بہت سی حیاتیاتی تحریکوں کی طرح صنف کو بھی حیاتیاتی دائرے سے نکال کر خالص معاشرتی اقلیم میں اعلیٰ و ارفع درجہ دیا گیا ہے۔ شادی کا مقصد ہی یہی ہے کہ فعل تولید کو ایک نہایت ہی مقدس فعل قرار دیا جائے جو معاشرت کی بہبودی کے لیے ضروری نہیں بلکہ انسان کو اس مقصد اعلیٰ کی تلاش میں خضر راہ کا کام دیتا ہے۔ لیکن واہ رے گم راہ انسان، کہ اس نے ان تمام اصولوں سے منہ موڑ کر صنفی جبلت کو لذت پہنچانے والے فعل تک ہی محدود کر دیا۔ اور اس سے اور زیادہ لذت حاصل کرنے کی خاطر فاحشات میں مشغول ہو گیا۔ سرکشی کی یہ انتہا ہے کہ محض لذت سے بہرہ اندوز ہونے کے لیے اس نے جدید تمدن کی تہذیب سے پورا پورا فائدہ حاصل کر کے اہم علمی انکشافات کو اپنا ممد بنایا ہے کاش اسے اپنے

مقصد کا علم ہوتا اور معلوم ہوتا کہ اس مقصد اعلیٰ سے منہ موڑنا قوم کی تباہی کی دلیل ہے۔

مختلف ذرائع میں سے انسان نے "ضبط تولید" کے غلط معنے سمجھ کر اسے بھی اپنی نفسانیت کا آلۂ کار قرار دیا ہے۔ صنفی زندگی کے مختلف ارتقائی دور پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے کے بعد اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ ضبط تولید کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔ اور اس کے ان خطرات سے آگاہ ہو سکیں جو اس کے غلط معنوں سے وابستہ ہیں۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بالغ ہونے پر صنفیت کا ایک خاص مقدّس مقصد ہوتا ہے۔ یعنی تولید جو بقائے نسل انسانی اور بالآخر تنازع للبقا کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ دوسری ایسی تمام لذتیں، جن کا تعلّق قبل تناسلی درجے سے ہے۔ اور جس سے انسان طفلیت میں ہی آگاہ ہو چکا ہے، مقصد تولید کے تابع ہیں۔ اور یہ سب "تیاری کے درجے" کا حکم رکھتی ہیں۔ اس سقم کو بخوبی ذہن نشین کرنے کے لیے ہمیں نہایت ہی اختصار سے صنفی فعلیّات پر غور کرنا ہو گا۔

ج۔ سن بلوغ میں جہاں اور بہت سی تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں وہاں صنفی نظام میں بھی بے شمار تبدیلیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسی تبدیلیاں خارجی اعضائے تناسل میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں، جن میں استواری زمانے کے دوران میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ ان کے ساتھ ہی اندرونی اعضائے تناسل میں اس حد تک تبدیلی رونما ہوتی ہے کہ نئے صنفی مقصد (تولید) کی خاطر صنفی سیّال (مرکبات) تیّار کیے جاتے ہیں یا صنفی سیال وصول کرنے کے لیے اندرونی اعضائے تناسل قابل بنائے جاتے ہیں۔ الغرض مستقبل کے استعمال کے لیے ایک نہایت ہی پیچیدہ صنفی نظام بن جاتا ہے۔

اس پیچیدہ نظام کو محرک کرنے کے لیے مہیج کی ضرورت پڑتی ہے۔ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ مہیّجات تین طریقوں سے اس مشین کو محرک کر سکتے ہیں۔ اولاً یہ فعل خود اختیاری ہوتا ہے، جس میں نظام اعصاب کے بعض مرکز اور حرام مغز محرک ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ دو اور مرکز بھی ہیں جو صنفی افعال میں حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک دماغ کے پیندے میں اور دوسرا خود دماغ میں۔ ان علی الترتیب (حرام مغزی) ب (پیندی) اور ج (دماغی) مراکز کے نام سے پکاریے۔ یہ تینوں مرکز اس طریقے سے آپس میں وابستہ ہیں کہ ایک مرکز کی تحریک تمام دوسر مرکزوں پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ تحریک کسی ایک مرکز سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن بالعموم الف اور ج سے۔ الف میں تحریک اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اعضائے تناسل کسی ایک طریقے سے محرک ہوں۔ ج میں یہ تحریک کسی لفظ یا فقرے کے سننے یا کہنے یا کسی موزوں فعل کے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ تحریک محض الف تک ہی محدود ہو تو خارج ہونے کا تمام عمل نفس کو مؤثر کیے بغیر طے ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حالت نیند میں۔ لیکن بالعموم الف سے پیدا ہوتی ہوئی تحریک ب تک پہنچ جاتی ہے۔ اس صورت میں فعلیاتی تناؤ یا جوش محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ تحریک ج تک پہنچ جائے تو یہ واضح طور پر صنفی خواہش بن جاتی ہے۔ اگر ادراک کے ذریعے سے یہ تحریک ج میں پیدا ہو تو یہ طبعی طور پر ب تک پہنچ جائے گی اور اس کا کچھ حصہ الف تک۔ جہاں پہنچ کر ایسی فعلیاتی تبدیلیاں ظہور میں آئیں گی۔ جو انزال کا پیش خیمہ ہیں۔ ج کی صورت (نفسیاتی) میں بے چینی کا احساس موجود ہوتا ہے جو عضو تناسل کی تبدیلیوں کے ساتھ ہی یا اس سے ذرا قبل پیدا ہو جاتا ہے۔ اعضائے تناسل کی یہ تبدیلی صنفی فعل کی تیاری کی دلیل ہے۔

صنفی اشتعال میں قبل تناسلی درجے والی تمام لذّتیں تیاری کا کام دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ آنکھ جس کا بظاہر صنفی فعل سے دور کا بھی واسطہ نہیں، صنفی برانگیختی میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔ اس طرح جسم کے تمام اعضا کو بالعموم لیکن شہوانی منطقات کو بالخصوص (مثلاً عورت کی چھاتی) چھونے سے کسی شخص کو برانگیختہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طریقے سے وہ شہوت جو ایسے شہوانی منطقات پر جمع ہوئی ہے۔ کسی خاص مقصد کے حاصل کرنے کے لیے اعضائے تناسل کی طرف منہ موڑ لیتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو شہوت کے مختلف منطقات پر بکھرے رہنے کے باعث صنفی فعل میں لذّت نسبتاً بہت ہی کم ہوتی ہے۔ ان تمام منطقات کی ادراکی لذّت ایک صحیح اور بڑی لذّت کا پیش خیمہ ہے۔

د۔ مباشرت اور وہاں سے ضبط تولید کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں ان ابتدائی لذّت کی جس کو اصطلاح میں "پیش لذّت"

یا مختصراً "عیاشی" کہا جاتا ہے۔ میکانیت پر غور کرنا ہوگا۔ یہ تو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے کہ قبل تناسلی اور تناسلی درجہ کا آپس میں نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ جونسا شہوانی منطقہ قبل تناسلی درجے میں بہت زیادہ نمایاں رہ چکا ہے، تناسلی درجہ میں بھی وہی ممتاز ہوگا۔ طبعی صنفیت کا یہ تقاضا ہے کہ ان شہوانی منطقات میں کوئی بھی امتیازی حیثیت نہ رکھے۔ بلکہ تمام کے تمام مل کر کسی حقیقی لذت کو حاصل کرنے کے لیے محض پیش لذت یا "عیاشی" کا ہی کام دیں۔ ان تمام منطقوں کا مباشرت میں صرف اتنا ہی کام ہے کہ خود برانگیختہ ہو کر لذت کی کچھ مقدار پیدا کر دیں۔ یہ لذت جوش یا بے چینی کو زیادہ کر دیتی ہے اور اس سے صنفی فعل کی تکمیل کے لیے عضلی توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فعل کے آخری سے پہلے درجے کے اشتعال کے لیے بھی ایسے شہوانی منطقے کا برانگیختہ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً حشفے کا اصلی تناسلی منطقہ اس چیز سے برانگیختہ ہوتا ہے جو اس کام کے لیے موزوں ہے۔ جیسے مہبل کا غشائے مخاطی (لعاب دار پردہ)۔ اس اشتعال سے جو لذت حاصل کی جاتی ہے، اس کی مدد سے ایسی اضطراری عضلی توانائی پیدا ہوتی ہے جو صنفی سیال کو سطح تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ آخری لذت سب سے شدید قسم کی ہوتی ہے۔ اور اپنی میکانیت کے لحاظ سے پہلی تمام لذتوں سے مختلف ہے۔ یہ لذت محض انزال سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تمام تر ایسی تسکینی لذت ہوتی ہے جس سے شہوت کا جوش عارضی طور پر مدہم پڑ جاتا ہے۔

ان دو مختلف لذتوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کے لیے انہیں دو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ایسی لذت جو مباشرت کی تکمیل سے پیدا ہوتی ہے "اتمامی لذت" (یا علت غائی) کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے اور وہ لذت جو شہوانی منطقات کے اشتعال سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے "پیش لذت" کا نام دیتے ہیں۔ پیش لذت وہی لذت ہے جو طفلی صنفی جبلت سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اتمامی لذت ایک نئی لذت ہے۔ اور اس کا الحاق ان حالتوں سے جو سن بلوغ میں پہلے پہل ظاہر ہوتی ہیں۔ شہوانی منطقات کے جدید افعال کا فارمولا یہ ہے۔ "شہوانی منطقات پیش لذت کی مدد سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں ایسی مسرت بخش لذت پیدا کرنے کے کام آتے ہیں۔ جو بچپن کے زمانے میں پیدا کرتے چلے آئے ہیں"۔

یہ ہے مختصراً صنفی نظام کی فعلیاتی کیفیت جو اگرچہ بہت پیچیدہ ہے لیکن اپنے افعال اور مقصد کے لحاظ سے بالکل صاف۔ چاہیے تو یہ تھا کہ انسان اپنی حیات کا مقصد اعلیٰ حاصل کرنے کے لیے اس مقدس نظام سے کماحقہ فائدہ حاصل کرتا۔ لیکن بھلا اس کی بے چین طبیعت کب آرام کرتی ہے۔ اس نے اس کو کسی اور ہی مقصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ صنفی جبلت جس کا مقصد تنازع للبقا کے لیے راستہ صاف کرنا تھا، اب انسان کی عیش و عشرت کے کام آنے لگی۔ یوں تو کئی طریقوں سے اس جبلت کو عیاشی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اغلباً تہذیب کے اس موجودہ دور میں سب سے مہذب طریقہ جو قانون کی نظروں میں جائز اور متمدن ممالک کے لیے ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ "ضبط تولید" ہے۔ واہ رے انسان تیری عیاری۔ کہ تو نے عیاشی کی خاطر ضبط تولید کے غلط مفہوم لے کر سینکڑوں طریقے اس مقدس جبلت کو مقرر شدہ راستے سے ہٹانے کے لیے ایجاد کیے ہیں۔ صرف اتنا ہی ظلم نہیں بلکہ سب سے بڑھ کر یہ اپنے کارناموں کو فخریہ ذکر کرتے ہوئے اپنے اس شعبے کی ایجادوں پر نازاں ہے کہ اس موجودہ صدی میں اس نے مؤثر اور نہایت ہی مفید طریقے ایجاد کیے ہیں لیکن وہ یوں نہیں کہتا کہ وہ قدرت کے قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے اور علت غائی تک پہنچنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنا عار خیال کرتا ہے۔

ضبط تولید کے حامیوں کے تمام دلائل کا لب لباب صرف اتنا ہے کہ آبادی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو معاشرت کی خاطر روکنا اشد ضروری ہے۔ لیکن کاش اسے سمجھ ہوتی کہ روزی رساں صرف ایک ہی ذات ہے۔ جو انسان کو متنبہ کر رہی ہے۔ "ولا تقتلوا اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وایاکم ان قتلهم کان خطأً کبیراً" سبحان اللہ اس رزاق حقیقی نے صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ تمام جاندار اشیاء کی روزی اس کے اپنے ذمے ہے۔ اگر انسان اس مقصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے نسل کشی کرے تو کیا یہ خطأً کبیراً اور قتل عمد نہیں؟ لیکن اس جاں گداز پہلو کو چھونا ہمارا کام نہیں۔ ہم کو تو صرف اتنا ہی دیکھنا ہے کہ نفسیات میں ضبط تولید کے مروجہ طریقوں کی کیا اہمیت ہے۔

ضبط تولید میں خواہ کوئی سا طریقہ استعمال کیوں نہ کیا جائے اس کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ صنفی جبلت سے پوری پوری لذت حاصل

کرنے کے باوجود اس کو اپنی علّتِ غائی تک نہ پہنچنے دیا جائے۔ اس کو ضروری قرار دینے کے لیے یہ بہانہ تراشا جاتا ہے کہ اگر اس جبلّت نے اپنا مقصد حاصل کر لیا تو ہماری نازک اندام بیگمات کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑے گا۔ گویا اس جبلّت کو پیدا کرتے وقت قدرت اس حقیقت سے آگاہ نہ ہو کر ایک فاشِ غلطی کی مرتکب ہوئی ہے۔ اب انسان اس طبعی فعل کو اپنی قوّتِ ارادی کے زور سے خود اپنے ہاتھ میں لے کر غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قوانینِ فطرت کی خلاف ورزی کرنا واقعی انسانی صحت کے لیے ضروری ہے؟

(۱) آئیے، اس سوال پر صنفی فعلیاتی روشنی میں ٹھنڈے دل سے غور کیجیے۔ ضبطِ تولید کا مقصد قبل تناسلی درجوں پر مراجعت کرنا ہے اور ان کے مطابق بغیر علّتِ غائی کے اتمامی لذّت حاصل کرنا ہے۔ یعنی صنفی جبلّت کے عنصر کو زبردستی دو قابلِ تقسیم حصوں میں بانٹنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ اتمامی لذّت کو علّتِ غائی سے علیحدہ قرار دے کر اُسے پیش لذّت کے گروہ میں دھکیلا جاتا ہے۔ عضوِ تناسل کو جس کا کام محض اتمامی لذّت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا تھا، ایک شہوانی منطقہ تک ہی محدود کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی تمام کوششیں چوں کہ محض پیش لذّت کی قسم کی ہوتی ہیں، اس لیے انسان ہیجانِ شہوت کی انتہا تک پہنچنے کے لیے ان کو زیادہ سے زیادہ طول دیتا چلا جاتا ہے۔ کیوں کہ اب اس فعل کا مقصد سوائے انتہائے لذّت کے اور کچھ نہیں۔ صنفی جبلّت اب عیش تک ہی محدود ہے۔ اس سے آگے اس کا راستہ مسدود ہے۔

فرائڈ نے، جو غالباً صنفی سائنس کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس کا تعلّق براہِ راست "پیش لذّت" درجے کو طول دینے سے ہے۔ اگر صنفی جبلّت کے اصلی مقصد کو تلاش نہ کیا جائے۔ اور اسے محض "پیش لذّت" تک ہی مسدود کر دیا جائے، تو اس مرضیاتی کیفیت سے پیش لذّت اور قبل تناسلی درجے میں نہایت ہی گہرا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنے سے ایک بڑا خطرہ یہ لاحق ہو جاتا ہے کہ طبعی صنفی غایت کی تکمیل ناممکن ہو جاتی ہے۔ پیش لذّت میں کوشش یہ کی جاتی ہے کہ شہوت شہوانی منطقات پر زیادہ سے زیادہ مقدار میں جمع ہو تاکہ ہیجانِ شہوت ذرا دیر سے پیدا ہو۔ اس سارے فعل کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہوت کا رُخ شہوانی منطقات کی طرف (جن میں عضوِ تناسل بھی غیر طبعی طریقے سے ایک ایسا ہی منطقہ بن جاتا ہے) تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اس نظام کے درہم برہم ہونے سے صنفی توانائی یا قوت رجولیّت ناقص اور نہایت ہی کم زور ہو جاتی ہے اس فعل کو متواتر جاری رکھنے سے یہ صنفی راستہ بہت ہی مختصر ہو جاتا ہے یہی اس نظام کے ناقص ہونے کی قوی دلیل ہے۔ صنفی نظام کو بگاڑنے کی قدرت سزا ضرور دیتی ہے۔ گو اس کی علامات بعد میں ظاہر کیوں نہ ہوں۔ یہاں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صنفی جبلّت کی مراجعت یا تقہقر سے خالص قسم کی صنفی لذّت حاصل کی جاتی ہے اور ضبطِ تولید میں مباشرت کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہی عیاشی ہے، جس کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے قرآنِ حکیم میں ضبطِ تولید کے خلاف جو آیات ہیں۔ ان کے ساتھ ہی فاحشات سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَلا تقتلوا اولادکم مِنْ اِملاق ط نحن نرزقکم وایّاھم۔ ولا تقربُوا الفواحِش ما ظھَرَ منھا وبطن (انعام۔ ۱۹ع)

خدارا انصاف کیجیے کہ پیش لذّت کو ہی اپنا مقصدِ اعلیٰ قرار دے لینا اور ارتقا کی پہلی منزل پر ہی مراجعت کرنا فواحش میں سے نہیں تو کیا ہے؟ اگر صنفی جبلّت سے مراد محض لذّت ہی حاصل کرنا ہے تو کیا یہ لذّت سراسر حیوانی قسم کی نہ ہوگی؟ کیا یہ انسان کے شایانِ شان ہو سکتی ہے؟۔

(۲) صنفی فعلیّات میں ماہرینِ تجزیۂ النفس نے بیشتر مریضوں کے مشاہدات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ صنفی سیّالوں کا اجتماع محض اعضائے تناسل میں ہی نہیں ہوتا بلکہ تمام شہوانی منطقات میں ایسے منطقے ان سیالوں سے جو صنفی غدّدوں سے نکل کر خون کے ذریعے سے جسم کے تمام حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں، متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایسے صنفی سیّال جسم کے تمام حصوں میں مختلف مقداروں میں موجود ہوتے ہیں مقدار کی کمی بیشی کا باعث اکثر فعلیاتی اور نفسیاتی اسباب ہیں۔ طبعی صورت میں اس اجتماع کی مقدار اعضائے تناسل میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جسم کے دوسرے شہوانی منطقوں میں بہت کم۔ چنانچہ صنفی تحریک کے وقت عضوِ مخصوص میں فعلیّاتی تبدیلیاں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ لیکن غیر طبعی صورت میں شہوت کے اجتماع کا مرکز اعضائے تناسل کی بجائے دوسرے اعضا ہوتے ہیں۔ اس لیے

اُن میں وہی فعلیاتی اور نفسیاتی تبدیلیاں موجود ہوتی ہیں۔ فرنذی اس عمل کو جس کے ذریعے سے شہوت کا اجتماع اعضائے تناسل سے جسم کے دوسرے اعضار کی جانب منتقل ہوتا ہے۔ "عضوی تناسلیت" اور ایسی شہوت کو "عضوی شہوت" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں ضبط تولید کے حامی زیادہ سے زیادہ "عضوی شہوت" حاصل کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ لیکن چوں کہ کوئی ایک خاص عضو اُن کے زیرِ نظر نہیں ہوتا، اس لیے تمام شہوانی منطقے جن میں اعضائے تناسل بھی شامل ہیں، تناسلیت سے بھرپور ہو جاتے ہیں۔ اور تمام منطقے متفقہ کام کرنے کی بجائے اپنی اپنی شہوت کا حصّہ اپنے ہی میں جذب رکھتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چوں کہ شہوت کا کوئی خاص مرکز نہیں ہوتا، اس لیے یہ تمام اعضار شہوت کے مسدود ہونے کی وجہ سے اس کے مضر اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ ان تمام منطقات میں فعلیاتی تبدیلیاں ملاحظہ نہیں کی جا سکتیں لیکن نفسیاتی ادراکات اس امر کے شاہد ہیں کہ ان تمام اعضا میں شہوت کی مقدار کہیں زیادہ ہو جاتی ہے اور نتیجتاً یہ اعضا دردناک اشتداد کے احساس کے حامل ہو جاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں طبعی انسانوں میں شہوت کی مقدار طبعی اور متناسب رہنے سے نہایت ہی خوش گوار احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ضبط تولید میں چوں کہ شہوت کی مقدار تمام اعضا میں منتشر ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کا نتیجہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے اور وہی اعضا ناخوش گوار احساسات پیدا کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

مرضیّات نفسی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی ناکام اشتہا شہوت خود روائی کے درجے سے زیادہ نہیں۔ مریض پھر ایک دفعہ قبل تناسلی درجے سے حظ اُٹھانے کے لیے یہ لائحۂ عمل مرتّب کر لیتا ہے۔ قدرت کے خلاف بغاوت پیدا کرنے کی پاداش میں اسے سزا یہ ملتی ہے کہ یا تو وہ جماع مقطوع میں مشغول ہو کر اپنے اور اپنی بیوی کے لیے عصبی تشویش خرید لیتا ہے۔ یا شہوت خود روائی میں بہت زیادہ مشغول ہو کر عصبی نہاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یا جب اس فعل کی تکرار سے اس کے اعضا نرگسی یا عضوی شہوت سے بھر جاتے ہیں، تو وہ مراق کا شکار ہو جاتا ہے۔ مرض خواہ کونسی صورت اختیار کرے۔ یہ عام فہم اصول ہے کہ شہوت اس طریقے سے مسدود کر کے اسے جسم کے تمام منطقات پر لذّت کی خاطر صرف صنفی نظام کو کم زور کرنا ہی نہیں، بلکہ ضبط تولید کے غلط اصولوں پر عمل درآمد کرنے والوں کو بے شمار عصبی تکالیف میں مبتلا کرنا ہے۔ ماہرین تجزیۂ النفس کو یہ بخوبی علم ہے کہ ان کے تشویشی ہسٹریا اور عصبی نہاکت کے بیشتر مریض ضبط تولید کے اصولوں پر کاربند رہ چکے ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی مرضیّات نفسی میں ضبط تولید نے ہی چنگاری کا کام کیا ہے۔ الغرض یہ ہے انجام ضبط تولید کے ان حامیوں کا جو اپنی بیگمات کی صحت کو سب سے مقدّم جان کر نہ صرف انہیں تباہ کرتے ہیں بلکہ اپنے صنفی نظام کو تباہ کر کے صنفی جبلّت کی توانائی کو اپنے ہاتھوں برباد کر دیتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۵۔ ارتقا کی چوتھی منزل۔ ارتفاع: لیکن باوجود ان تمام نقائص کے ضبط تولید بقائے اصلح کے لیے نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ درست ہے۔ اس حقیقت سے انکار کرنا میں گناہ کبیرہ خیال کرتا ہوں۔ بقائے اصلح کے لیے ضبط تولید لازم و ملزوم ہیں۔ لیکن ضبط تولید سے کیا مراد ہے؟ اس کا جواب قارئین کرام کو مندرجہ ذیل چند سطور میں ملے گا۔

ارتقا کی پہلی تین منزلوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ صنفی جبلّت نے کس طرح محض لذّت اور سرور حاصل کرنے سے اپنا مقصد، معاشرت کی بہبودی اور بقائے نسل انسانی میں تبدیل کر لیا ہے۔ اب ارتقا کی آخری منزل، جو کلیتہً انسان کی قوّتِ ارادی کے ماتحت ہے، یہ مطالبہ کرتی ہے کہ حیات انسانی کے مقصد اعلیٰ کو براہ راست چھوا جائے اور بقائے اصلح کو اپنا اصول قرار دیا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی آلہ ہے یعنی شہوت یا صنفی جبلّت کی توانائی۔

اس روشنی میں اب ہم ضبط تولید کے معنوں پر غور کرتے ہیں۔ ضبط تولید سے یہ مراد ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی۔ کہ صنفی جبلّت کو ہم دو ناقابل تقسیم گروہوں میں بانٹ کر ایک کو تو لذّت اور سرور کی خاطر بجنسہ ویسے ہی رہنے دیں۔ اور دوسرے کو محض اپنی نفسانی اغراض کے لیے اپنی صحت خطرے میں ڈال کر [illegible] بالکل ویسا ہی ہے جیسے کوئی [illegible] کہ اناج کی قسم کی چیزیں ناجائز ہیں

لیکن بھوک کی جبلّت کی تکمیل کے لیے ہم دودھ اور پھلوں کا استعمال جائز قرار دیں۔ انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ضبطِ تولید سے مراد جبلّتِ تولید یعنے صنفی جبلّت کو بجنسہٖ ضبط میں لانا ہے۔ یعنی اس سے صنفی قسم کی لذّت حاصل کرنے کی بجائے کسی اور اعلیٰ و ارفع لذّت حاصل کرنے میں استعمال کیا جائے۔

ماہرینِ تجزیۃ النفس کا اس بات پر اصرار ہے کہ ہماری تہذیب اور ہمارے تمدن کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اس جبلّت کو کسی اور روحانی کام میں تنازعُ للبقا کی خاطر استعمال کریں۔ اصطلاح میں اس فعل کو "ارتفاع" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس اصطلاح سے مراد شہوت کا اظہار کسی ایسی علمی حرکت میں کرنا ہے جو معاشرت کی نگاہ میں نہایت ہی پسندیدہ فعل ہے۔ فرائڈ تحریر کرتے ہیں "ہمارا اعتقاد ہے کہ تنازعُ للبقا کی ضرورت کے ماتحت تہذیب کی عمارت قدیم ہیجانات کے سرور کی قربانیوں سے بنی ہے اور یہ بہت حد تک ہمیشہ نئے سرے بنتی رہتی ہے۔ کیوں کہ ہر وہ شخص جو سماج میں حصّہ لیتا ہے ایک متحدہ مفاد کی خاطر اپنی جبلّی لذّتوں کی قربانی کو دُہراتا ہے۔" اس مقصد کی خاطر دوسری تمام جبلّی طاقتوں سے زیادہ صنفی طاقت کام آتی ہے۔ صنفی جبلّت کی توانائی (شہوت) ارتفاع کے عمل سے اپنے صنفی مقصد یعنی علّتِ غائی سے ہٹ کر اس دوسرے مقصد کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، جس سے صنفی لذّت مفقود ہو جاتی ہے اور جو معاشرتی لحاظ سے کہیں زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کام بڑا کٹھن کام ہے۔ کیوں کہ ہر زینے پر صنفی جبلّت مراجعت کی کوشش کرتی ہے۔ اس حقیقت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے فرائڈ کو اصرار ہے کہ اس فعل کا بے شعور ہونا ضروری ہے۔ جب بے شعوری میں اس ہیجان پیدا کرنے والی جبلّت کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا تو اس سے وہی سرور اور وہی لذّت حاصل ہوگی جو عوام کو صنفی جبلّت کی تکمیل میں حاصل ہوتی ہے۔

قدرت ہم سے اس بات کی خواہش مند ہے کہ ہم اپنے حیات کے مقصدِ اعلیٰ کی خاطر معاشرتی لذّت انفرادی لذّت پر ترجیح دیں۔ یہی انسان کے ارتقا کا آخری دور ہے جس میں صنفیت تنازعُ للبقا کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کر دیتی ہے۔ جب انسان اس بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے تو اس میں تنازعُ للبقا کے لیے وہ قوّت اور توانائی پیدا ہو جاتی ہے کہ دیکھنے والے انگشت بدنداں رہتے ہیں اور اسے معجزہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن تنازعُ للبقا کی اصلیت کا یہی راز ہے کہ انفرادی لذّتوں کو قربانی کی بھینٹ چڑھایا جائے۔ کیوں کہ قوم کی عمارت بغیر اہم قربانیوں کے کبھی بھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔

ہاں، شاید آپ اس بیان کو شک کی نگاہ سے دیکھیں لیکن صنفی جبلّت کے "ارتفاع" کی حمایت میں تاریخ کے اوراق کھلے ہوئے ہیں زیادہ دور نہ جایئے۔ حضرت کمال اتاترک کی حیرت انگیز شجاعت کو آج معجزہ سمجھا جاتا ہے اور ان کے حل کی ناممکن سی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ان کی غیر معمولی شجاعت اور توانائی کو نفسیاتی روشنی میں دیکھا جائے تو اس مشکل کا حل بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کی زندگی اس دور میں ارتفاع کی ایک بہترین مثال ہے۔ آپ کی حیرت انگیز ترقی کا راز ہی اسی میں مضمر ہے کہ آپ نے تنازعُ للبقا کی خاطر انفرادی قسم کی لذت سے محظوظ ہونے سے انکار کر دیا۔ قدرت نے اس عظیم الشان قربانی کا اجر یہ دیا کہ ان کا نامِ نامی ابدالآباد تک زندہ کر دیا۔ اور واقعی ان کی قربانی تھی بھی اسی قابل کہ آنے والی نسلوں کے لیے خضرِ راہ کا کام دے۔ الغرض اُنہوں نے ارتقا کی آخری منزل پر پہنچنے سے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

مختصراً ضبطِ تولید اسی عظیم الشان قربانی کا نام ہے۔ اگر ہم اس اہم قربانی کے اہل ہیں تو ترقی کے زینے ہمارے لیے کھلے ہیں ورنہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ضبطِ تولید کے اصول کو ہم بدنام نہ کریں۔ اور دوسروں کو گم راہ نہ کریں۔ اگر صنفی جبلّت کو ارتفاع کر سکتے ہیں تو قدرت ہماری کوششوں کو نظر انداز نہیں کرے گی۔ لیکن اگر ہم ارتقائی منزل پر قدم رکھنے کے ناقابل ہیں، تو خواہ مخواہ کیوں ہم ضبطِ تولید سے غلط مفہوم لے کر قدرت کے خلاف جنگ کریں؟

قانونِ نسل
مجرّبات باہ کا آخری خزانہ، باہ کے نسخوں کا زبردست ذخیرہ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نسخہ جات اس میں درج ہیں اور اس کی موجودگی میں ضخیم کتابوں اور قرابادینوں کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اب دوسری بار سفید اور نفیس کاغذ پر بہترین کتابت اور طباعت کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ قیمت عہ۔ مجلد عمر۔ مینیجر ہمدردِ صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

آٹھواں باب

عِلم اِصلاحِ نسل

(یوجنکس)

علم اصلاحِ نسل کو انگریزی میں یوجنکس (Eugenics.) کہتے ہیں یہ درصل یونانی لفظ یوجنس (εὐγευης) ہے۔ جس کے معنی "عمدہ اور اچھی نسل" کے ہیں۔

اس علم کا مقصد یہ ہے کہ کس طرح انسان کی زندگی کی موروثی بنیادوں کو ترقی دی جاسکتی ہے یا ان کی خرابیوں کو روکا جاسکتا ہے۔ یہ اصطلاح ہم اُس موقع پر بھی استعمال کرسکتے ہیں جب ہمیں مذکورہ بالا مقاصد کو عمل میں لانے والی تدابیر کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو۔

اس علم کے سب سے پہلے محقق سر فرانسس گالٹن (۱۸۲۲-۱۹۱۱) نے اصلاحِ نسل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:-

"اصلاحِ نسل ایک علم ہے ان وسیلوں اور ذریعوں کا جو معاشرتی نظام کے ماتحت ہوتے ہیں اور جو آنے والی نسلوں کی نسلی خصوصیات کو جسمانی اور دماغی دونوں اعتبار سے اچھی یا بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔"

جدید یا قدیم؟ علم اصلاحِ نسل کو شاید کچھ اصحابِ علم وہ نوعیت دینے کے لیے تیار نہ ہوں جو وہ اکثر جدید علوم کو یہ الفاظ کہ کر دیتے ہیں کہ "فلاں علم کی داغ بیل پُرانے زمانوں میں پڑچکی تھی اور اب اس زمانے میں اس نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔" ظاہری نظر سے دیکھا جائے تو علم اصلاحِ نسل کے بالکل نئے ہونے کا خیال کافی وزنی معلوم ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کی ابتدا ہی تھی جس میں عوام نے اس علم کا ہنگامہ سُنا۔ اس سے پہلے نہ تو شاید کسی نے اصلاحِ نسل کو یہ معنی پہنائے جو اب اس کے جسم کی زینت ہیں۔ اور نہ کسی کو خالص علمی نقطۂ نظر سے نسلیات پر بحث کرنے کا موقع مِلا۔ علم اصلاحِ نسل کی اس جدید حیثیت کے ہوتے ہوئے بھی اصحابِ نظر جانتے ہیں کہ یہ علم دوسرے مسئلوں کی صورت میں متقدمین کے سامنے رہا ہے۔

پُرانے زمانے میں دیہاتی زندگی گذارنے والوں اور زراعت پیشہ لوگوں نے جب نباتات اور حیوانات کو اپنی خصوصیات اپنے قائم مقام نباتات اور حیوانات میں منتقل کرتے دیکھا ہوگا تو ان کے دماغ میں لازماً یہ خیال بھی آیا ہوگا کہ انسان میں بھی نسلی خصوصیات اسی طرح منتقل ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ان کے دماغ میں یہ بات بھی آجانی غیر ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس قسم کے مظاہرِ قدرت میں انسان بھی کافی دخل رکھتا ہے۔ اور یہ کہ رسم و رواج، شادی بیاہ اور توالد و تناسل کے سِلسلے موروثی اثرات اِدھر سے اُدھر پہنچانے میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

پرانے زمانے میں اصلاحِ نسل کی نوعیّت اس موقع پر ہمیں تاریخ سے پہلے کے زمانے کو مجبوراً نظر انداز کرنا پڑے گا ورنہ کس کو نہیں معلوم کہ زمانۂ قدیم میں مصر اور بابل و آشوریہ کے لوگ تمدن و تہذیب کی بہت سی منزلیں طے کرچکے تھے اور ان میں نسلیات سے لگاؤ کا ہونا بہت ہی اغلب ہے۔ اب بھی اگر ہم اثریات کی تحقیقات کا مُطالعہ اس مخصوص نقطۂ نظر سے کریں تو ہم کو وہاں اصلاحِ نسل کا خیال کسی نہ کسی صورت میں ضرور مِل جائے گا۔

اسرائیلی:- یہودیوں کی تاریخ قبل از تاریخی نوعیّت بھی رکھتی ہے اور تاریخی بھی۔ یعنی اُس کا ابتدائی دَور محض قصّہ کہانیوں اور سینہ بسینہ روایتوں پر مشتمل تھا لیکن اس کا ایک مستقل دَور ایسا بھی ہے جسے حقیقی تاریخ کے آئینے میں دیکھا اور پرکھا جاسکتا ہے۔ دونوں دَوروں کے متعلق اصحابِ علم کو معلوم ہے کہ وہ کس قدر نسلی تفاخر کے دَور تھے۔ یہودیوں کے خیال میں دنیا میں اگر خدا کی کوئی برگزیدہ قوم تھی تو وہ یہودی قوم تھی۔ تمام انسانیت کی طرف سے نفرت کا بیج یہودیوں کے دِل میں نشو و نما پاکر تناور درخت بن گیا تھا۔ اور اب بھی یہ قوم نسلی تفاخر کے اچھے اور بُرے نتیجوں کا ایک مُرقّع ہے۔ اسرائیلیوں کے معاشرتی نظام کا جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہو وہ جانتے ہیں کہ ان میں بعض ایسی رسمیں اور پابندیاں موجود تھیں جن کا لازمی نتیجہ اصلاحِ نسل کی صورت میں نکلنا چاہیئے۔ یہ لوگ غیر نسل و قوم میں شادی بیاہ کرنے میں بڑے محتاط تھے۔ سخت سزاؤں کی وجہ سے زنا کا رواج [illegible] ان میں کم پایا جاتا تھا اور [illegible] امراض کم واقع ہوا کرتے تھے۔ یہ اور ایسی

قسم کے اور رسم و رواج کی وجہ سے اسرائیلیوں میں نسلی خصوصیات نسبتاً زیادہ مدت تک قائم رہیں۔

آریہ ہندو:۔ آریہ ہندوؤں کی تہذیب اور فلسفے کی بنیاد، اگر غور کیا جائے، تو بڑی حد تک اصلاحِ نسل کے مقاصد پر رکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ان کے فلسفے کا بنیادی اصول یہی تھا کہ سب انسان برابر نہیں ہوتے بلکہ انسان انسان میں فرق ہوتا ہے۔ کوئی انسان اعلیٰ ہے تو کوئی ادنیٰ، کوئی مضبوط ہے تو کوئی کمزور، کوئی اچھے دماغ کا ہے تو کوئی بُرے دماغ کا۔ ان آریوں کا یہ بھی خیال تھا کہ اس قسم کے امتیازات کو خاص حالات کے ماتحت پائدار بنایا جا سکتا ہے۔ قدیم آریوں کا خیال تھا کہ دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ اعلیٰ دماغ و صفات کے انسانوں کو آگے بڑھایا جائے اور ادنیٰ صفات کے لوگوں کو پیچھے رہنے دیا جائے۔ چناں چہ آریہ تہذیب جہاں جہاں پہنچی، اس نے اپنی حکومت واثر کو اسی نسلی امتیاز کی بنیاد پر قائم کیا۔ اور یہ اصول ان کے عقلی، دماغی اور مذہبی دائروں پر آج تک حاوی نظر آتا ہے۔ اسی فلسفے کے ماتحت منو اور دوسروں نے بیاہ شادی کے قوانین وضع کیے۔ اور لوگوں کو برہمن، چھتری، ویش اور شودروں میں تقسیم کر کے اُنھیں قوانین کے ایسے آہنی پنجے میں جکڑا کہ ہر گروہ نسلی طور پر دوسرے گروہ سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو گیا[1]۔

یُونان قدیم:۔ یونان قدیم کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موروثی خصوصیات کے متعلق غالباً سب سے پہلے میگارا کے فلسفی تھیوگنس Theognis نے لکھا ہے۔ یہ فلسفی چھٹی صدی قبل مسیح میں موجود تھا۔ اس نے اس بات پر رنج کا اظہار کیا ہے کہ پالتو جانوروں کی دیکھ بھال اور ان کی پرورش تو خوب کی جاتی ہے، لیکن انسانی وجود کو ان جانوروں کے برابر بھی درجہ حاصل نہیں۔ اسپارٹا میں لکرگس کے مجموعۂ قوانین کی بعض دفعات میں بھی اصلاحِ نسل کے نقطۂ نظر کو ظاہر کرتی ہیں۔

یونان کے فلسفیوں میں جس شخص نے اس مسئلہ پر واضح طریقے پر لکھا وہ فلاطون ہے۔ اشتراکِ املاک کے ساتھ ساتھ اس نے اشتراکِ ازواج کی بھی حمایت کی ہے۔ اور اس تجویز پر اس نے اپنی کتاب "جمہوریہ" (دی ریپبلک) میں کافی بحث کی ہے۔ حکمرانوں اور سپاہیوں کے لیے شادی بیاہ کرنا اور الگ الگ خاندان رکھنا اس نے اپنی ریاست میں ممنوع قرار دیا ہے۔ بوڑھے تجربے کار فلسفی حکمرانوں کا یہ کام ہے کہ مقررہ وقتوں پر تن درست نوجوان مرد عورتوں کو جمع کر دیں اور ان کے اختلاط سے جو اولاد پیدا ہو، ان کو اس کا علم ہی نہ ہو کہ ان کے والدین کون ہیں۔ بچوں کو پیدا ہوتے ہی جمہوریہ ماؤں سے لے کر خود پرورش کرے۔ فلاطون کی خواہش ہے کہ شخصی خاندان کی خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر ریاست کے دو اعلیٰ طبقوں کو بس ایک خاندان بنا دے۔ تاکہ یہ محدود خاندانی تعلقات ان طبقوں کی یگانگت میں خلل نہ ڈالیں۔ عورتوں کو معمولی فکروں سے نجات ملے اور وہ بڑے بڑے کاموں میں مردوں کے ساتھ کام کر سکیں[2]۔

اسلام:۔ اسلام نے نسلی تفاخر کی شدید مذمت کی ہے۔ اُس کے پیغامِ مساوات میں اِس کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ انسان انسان کے ساتھ نفرت آمیز اور ظالمانہ سلوک روا رکھیں۔ اس کے نزدیک بس وہی بڑا ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات ع ۲)

تم میں وہی سب سے زیادہ مُعزز اور شریف ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

قرآن شریف میں جہاں نسلی تفاخر کی مذمت کی گئی ہے وہاں انسان کی اس جبلت سے بھی چشم پوشی نہیں کی گئی ہے کہ وہ مدنیت الطبع ہے۔ اور گروہوں، خاندانوں، اور قبیلوں میں بٹ کر رہنا اس کی فطرت میں داخل ہے لیکن اس تقسیم کا مقصد قرآن کی پرحکمت زبان میں کیا تھا۔

وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات ع ۲)

ہم نے تم کو مختلف شاخوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔

یعنی یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اس لیے نہیں کہ تم اس پر نسلی تفاخر کی بنیاد قائم کرو۔ غرض اسلام نے نسل کے مسئلے کو جو دنیا میں خواہ مخواہ کے جدال و قتال کا موجب بنا ہوا تھا، اس عجیب طریقے پر حل کیا ہے۔ اس نے انسان کی مدنیت پر دباؤ ڈالے بغیر مسئلے کی اصل نوعیت واضح کی ہے۔ اسلام نے قبائل و جماعتوں کے مخصوص معاشرتی معاملات کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے۔ کفو کے مسئلے کی اس نے غالباً اسی لیے حمایت کی کہ لوگ آپس میں شادی بیاہ کر کے اپنی معاشرت کو متوازن رکھیں اور

---

[1] ناظرین کو اس موقع پر مسٹر این۔ ڈی مہتہ کا رسالہ "ہندو یوجنکس" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

[2] فلاطون کی اصل گفتگو کے مُطالعہ کے لیے ناظرین کو "ریاست" مترجمہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی۔ کی پانچویں کتاب کے صفحے ۲۹۳ سے ۳۲۰ تک دیکھنا چاہیئیں

اس کے طبی فائدوں سے متمتع ہوں۔ کون نہیں جانتا کہ آپس ہیں شادی بیاہ کرنے سے نہ صرف نسلی خصوصیات کی حفاظت کا بندوبست مناسب طریقے پر ہو جاتا ہی بلکہ اس سے اصلاحِ نسل کا منفی مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہی یعنی ایک نسل یا ایک قبیلے کے امراض دوسری نسل اور دوسرے قبیلوں میں منتقل نہیں ہونے پاتے۔ اصلاحِ نسل کی تجویزوں کا رُخ دو اہم مقاصد کی طرف ہوتا ہی۔ اوّل یہ کہ جو لوگ جسمانی اور دماغی نقائص میں مبتلا ہوں ان کو نسل پیدا کرنے سے روکنا۔ دوم یہ کہ اہل لوگوں کو بچّے پیدا کرنے کی ترغیب دینا۔

دوسرے مقصد کے متعلّق تو کچھ کہنا ہی فضول ہی کیوں کہ اسلام اور شارع اسلام نے رہبانیّت یا دنیا سے الگ تھلگ رہنے اور شادی بیاہ نہ کرنے کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور لوگوں کو ازدواج کی ترغیب دینے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا ہی۔ پہلے مقصد کے حاصل کرنے کے لیے جہاں کفو کا مسئلہ موجود ہی وہاں سخت متعدّی امراض میں مبتلا لوگوں سے معاشرتی تعلقات نہ رکھنے پر بھی بڑا زور دیا ہی۔ چنانچہ کوڑھیوں کے متعلق ایک حدیث اس طرح وارد ہوتی ہی۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَد - کوڑھیوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔

ظاہر ہے کہ جب کوڑھیوں اور مبروصوں سے اس طرح معاشرتی تعلّقات قطع کر لیے جائیں گے تو پھر ان کو شادی بیاہ کرنے اور اپنی نسل پیدا کر کے متعدّی امراض کو منتشر کرنے کا موقع ہی کہاں ملے گا۔ پاگلوں اور مخبوط الحواس لوگوں کے متعلق کوئی تصریح ہماری نظر سے نہیں گذری۔ لیکن ظاہر ہی کہ اس میں تصریح کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں تھی۔ اس قسم کے لوگوں کا فطری طور پر ہی انسان معاشرتی بائی کاٹ کرتا ہے۔ کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی باپ نے اپنی بیٹی کسی پاگل یا مخبوط الحواس سے جان بوجھ کر بیاہ دی ہو۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دورِ عروج میں دماغی امراض میں مبتلا لوگوں کے لیے دنیا میں پہلی مرتبہ اجتماعی طور پر کافی بندوبست موجود تھا۔ مورّخ طبری نے لکھا ہی کہ ۸۸ھ ہجری میں خلیفہ ولید بن عبد الملک اموی نے مریضانِ جُذام کے قیام اور معالجے کے لیے ایک علیحدہ جگہ بنا دی تھی۔ خلفائے عبّاسیہ کے عہد میں "دار المجانین" کے نام سے شہر کے باہر علیحدہ شفا خانے موجود تھے جن میں پاگلوں کا علاج معالجہ ہوتا تھا۔ اور جب تک ان کو صحت نہیں ہو جاتی تھی وہ وہیں رہتے تھے۔ بہر حال اس بیان سے اتنا ضرور واضح ہو گیا کہ اصلاحِ نسل کے مقاصد کے ساتھ اسلام نے معقول طور پر عملی ہمدردی کی ہے اور اپنے پیروؤں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ سر فرانسس گالٹن سے صلاحِ نسل کے متعلق مختلف انسانی گروہوں کے جو جو خیالات تھے ان کی ایک جھلک ناظرین اوپر صفحوں میں دیکھ چکے ہیں۔ سترھویں صدی میں راہب کیمپے نیلا نے "سورج کا شہر" نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں بھی اصلاحِ نسل کے متعلّق افلاطون کے خیالات کا عکس صاف نظر آتا ہے[1]۔

اصلاحِ نسل کے متعلّق جدید تحقیقات - اب ہم اصلاحِ نسل کے متعلّق جدید تحقیقات اور جدید مسائل کی تشریح کرتے ہیں۔

یہ بات تو سب ہی اچھّی طرح جانتے ہیں کہ انسان کی جسمانی ساخت، اخلاق و عادات اور دماغی قوتیں بنانے میں جس طرح ماں باپ کی طرف سے ورثے میں آئی ہوئی چیزیں اپنا کام کرتی ہیں، اسی طرح انسان کا گرد و پیش اس پر اثر انداز ہوتا ہی۔ جس طرح کسی صنعت کو دیکھ کر ہم بتا سکتے ہیں کہ اس کا مادّہ، جس سے وہ بنی ہی، کیسا ہی، اور جس کاری گر نے اسے بنایا ہے وہ کس قسم کا ہے، اسی طرح ایک انسان کو دیکھ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا مورث کون ہی اور اس کا گرد و پیش کیا ہے۔

لفظ "اصلاحِ نسل" ہر اُس تجویز یا خاکے کو احاطہ کر لیتا ہی جو انسانوں کی نسل اور خصوصیتوں کو ترقی دینے کے لیے عمل میں لائی جاتیں۔ اسی لیے اصلاحِ نسل کی تجویزیں، اصلاحِ معاشرت کے مقاصدوں کو پورا کرتی ہیں۔ لیکن بنیادی اصولوں کے مطابق یہ تجویزیں کسی علم یا شعبۂ علم کے ان مقاصد سے ممتاز ہیں جو انسان کی وراثت اور اس کے اثرات کی تو تحقیقات کرتے ہیں، لیکن اُس کے ماحول سے ان کو کوئی بحث نہیں ہوتی۔

اصلاحِ نسل کے مقاصد کو اچھّی طرح حاصل کرنے کے لیے وراثت کے اثرات اور ماحول کی کار فرمائیوں کو بیک وقت سامنے رکھنا پڑتا ہی۔ اصلاحِ نسل کے عالموں کا بس یہی کام نہیں ہی کہ وہ نسلی خصوصیات کو ترقّی دینے کی تجویزیں سوچتے رہیں، بلکہ ان کا فرض

---

[1] ملاحظہ ہو "انسائیکلوپیڈیا آف ماڈرن نالج" جلد ۳ ص ۱۳۳۲

یہ بھی ہو کہ وہ انسانوں کی موجودہ نسلی خصوصیات کا بھی گہرا "مطالعہ" کریں۔ گالٹن نے اپنے بیان میں لفظ "مطالعہ" کی وضاحت کی ہو۔ اگرچہ بحیثیت مجموعی یہ بیان اسی بات کو ظاہر کرتا ہو کہ اس کے پیشِ نظر اسی قسم کا مطالعہ تھا جو آگے چل کر اصلاح کی تجویزوں کی بنیاد بن جائے لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ مظاہرِ قدرت کا مطالعہ ایک علیحدہ چیز ہے اور حاصل کیے ہوئے علم کو بہتر طریقے پر مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کرنا دُوسری چیز ہو۔ اب ہم علمِ اصلاحِ نسل کو خواہ فن یا عملی علم مانیں یا محض علم، لیکن یہ حقیقت بہرحال ماننی چاہیئے کہ اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے موضوع کے ہر پہلو کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ بہرحال جو لوگ علم اصلاحِ نسل سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کو ان نتائج سے آگاہ ہونا چاہیئے، جو نسلیات کے عالموں نے غور و فکر سے حاصل کیے ہیں۔

اصلاحِ نسل کی تجویزوں کی بنیاد۔ علم اصلاحِ نسل کے متعلق تجویزوں اور خاکوں کی بنیاد ہمیں ان معلومات پر رکھنی چاہیئے جو ہم کو انسان کی جبلی خصوصیات کے متعلق حاصل ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حبشیوں کا گرد و پیش اور ماحول بھی وہی ہو جو سفید رنگ کے لوگوں کا ہے لیکن وہ ایک دوسرے سے اس قدر ممتاز ہیں کہ ہر معمولی شخص بھی اس کو دیکھ اور سمجھ سکتا ہو۔ اس امتیاز کی وجہ سوائے نسلی خصوصیات کے اور کیا ہو سکتی ہے؟ اب ان دو آدمیوں پر غور کیجیے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے ساتھ ساتھ پیدا ہوئے تھے اور جو ایک ہی حامل خلیے کی تقسیم سے دو ہوئے تھے۔ دونوں اب اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے اپنے مزاج اور اپنی عادت میں نہایت مختلف ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ ہم کو گرد و پیش یا ماحول میں ملے گی۔ ان دو قسم کے مطالعوں کے بعد اب ہم ایک یتیم خانے میں پہنچتے ہیں۔ اور وہاں کے یتیم بچّوں کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں۔ وہاں ہم کو دوسری ہی چیز دعوتِ فکر دیتی ہیں۔ بچّے ایک دوسرے سے اپنی جبلی خصوصیات میں نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ ان کی جبلی خصوصیات بس ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے بھیڑوں یا بکریوں کے ایک گلّے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی دماغی قابلیتیں اور جسمانی خصوصیتیں سب ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ اور اسی قسم کی دُوسری مثالوں سے ہم ایک عام نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انسانوں کے درمیان اختلافات بہت حد تک موروثی نوعیت رکھتے ہیں۔ یہ نتیجہ ان حقائق سے پیدا ہوا ہو کہ ایک ہی قسم کے تمام بچّے تجربات اور ماحول کے اختلاف کے باوجود ایک دوسرے سے اتنے مختلف نہیں ہوئے جتنے کہ وہ یتیم بچّے جو ماحول کی یک رنگی کے باوجود مختلف رہے۔ ہمارے اس بیان سے ناظرین کو غلط فہمی میں نہیں پڑنا چاہیے۔ کیوں کہ انسانوں کے درمیان بعض اختلافات تمام و کمال ماحول کے اختلافات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ایک بچّہ پیدائش کے وقت کسی حادثے کا شکار ہو جانے کی وجہ سے غبی اور بے عقل رہ سکتا ہے۔ لیکن غبی بچّوں میں سے کم از کم تین چوتھائی موروثی طور پر ہی غبی نکلتے ہیں۔ ہمارے اس بیان کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہو کہ جب ہم انسان کو ذہانت، مزاج، عادات و خصائل، جسمانی حالت اور اسی قسم کے بے شمار دوسرے امتیازات پر تحقیق کی نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جاتا ہو کہ بہت زیادہ اختلافات کسی حد تک اور بہت سے بہت حد تک وراثتی اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں جبلی عادات و خصائل کو خاص طور پر سامنے رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ وہ زیادہ تر وراثت ہی کے ذریعہ سے والدین سے بچّوں میں آتے ہیں اور یہ بات کہ وہ کن طریقوں سے اولاد میں منتقل ہوتے ہیں، علم الوراثت کا ایک مستقل باب ہیں۔ علم الوراثت نے موجُودہ صدی میں بہت زیادہ ترقی کر لی ہے۔ یہی وجہ سے اب ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ وراثت کی میکانیّت کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اب جب کہ ہم مخصُوص قسم کے مسائل سے دوچار ہیں اور ہمارے سامنے موجودہ معلومات کا ایک ذخیرہ بھی ہو تو ہم ایک عام تبصرے کی خاطر یہ ظاہر کر سکتے ہیں کہ ہم کو اس سے پہلے کیا معلوم تھا اور کن کن چیزوں سے ہم بے خبر تھے۔ یہ بات تو ہر شخص جانتا ہو کہ ہر چیز اپنی مثل پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہو۔ لمبے قد والوں کے ہاں اکثر لمبے ہی بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ اور قابل بچّے اکثر قابل ماں باپ ہی کے ہاں جنم لیتے ہیں۔ لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب اب ہم بہت حد تک موجودہ علوم کی روشنی میں دے سکتے ہیں۔

جن مسائل پر ہم نے ابھی بحث کی ہے ان کے متعلق علم الحیات کی مختلف شاخوں کے عالم ہم کو بہت کچھ بتا سکتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ علم ہمیں نسلی خصوصیات کو ترقی دینے کی تجویزیں سجھانے میں قاصر رہے گا۔ اسی لیے ہم کو حصولِ مقصد کی خاطر دوسرے علوم مثلاً علم المعاشرت وغیرہ کی طرف توجہ کرنی پڑے گی جن کے احاطۂ تحقیق میں یہ بات داخل ہو کہ انسانی آبادی میں نسلی خصوصیتوں کی تقسیم کی کیا کیا صورتیں ہیں۔ انسان آپس میں ایک دوسرے سے فطرت کی بخشی ہوئی غیر معمولی قابلیتوں کی وجہ سے بہت زیادہ ممتاز ہوتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہو کہ

یہ اہلیتیں خواہ وہ دماغی یا جسمانی تمام کی تمام یا ان میں سے اکثر ایک مخصوص حلقے میں یا کسی ایک جماعت میں یا مخصوص پیشے والوں ہی میں پائی جائیں۔ اس کے برخلاف جبلّی خصوصیتیں ہم کو اس طرح تقسیم کی ہوئی مل سکتی ہیں، کہ ان کے مخصوص اوسط کو ہم مندرجۂ ذیل پیشے والوں میں، خواہ وہ کسی معاشرتی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور خواہ کسی جگہ سکونت رکھتے ہوں، قریب قریب یکساں پائیں گے۔

جسمانی خصوصیات جبلّی طور پر جن مختلف صورتوں میں منتقل ہوتی ہیں، ان کے متعلق ہم کو فی الحال بہت کم معلوم ہے۔ بس ہم اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ کانوں میں یہ کام کرنے والے اور زراعت پیشہ لوگ معمولی کام کرنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تنومند اور مضبوط ہوتے ہیں۔ ہاں جبلّی طور پر دماغی خصوصیات کی تقسیم کے متعلق ہم کو بہت کچھ علم ہے۔ ذہانت کے امتحان کے بہت سے طریقے ماہرین نے معلوم کر لیے ہیں۔ اُن کی مدد سے ہم ہر شخص کی دماغی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ طریقے حال ہی میں برطانیہ اور امریکہ میں اجتماعی اور انفرادی ذہانت کی پیمائش کے لیے وسیع صورت میں کام میں لائے گئے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں نارتھمبرلینڈ کے سکولوں کے ۱۳۵۹۵ بچّوں کی ذہانت کی پیمائش کی گئی۔ بچّوں کی عمریں ۱۱ سے ۱۲ کے درمیان تھیں۔ اس پیمائش کے منتظمین نہ صرف ہر بچّے کے ذہنی حاصل قسمت سے واقف ہو گئے بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس قابل ہو گئے کہ پیشوں کے لحاظ سے ذہانت کی تقسیم کا معیار معلوم کر سکیں۔ ذہانت کا معمولی معیار ۱۰۰ مانا گیا۔ جو بچّے اس معیار سے بڑھ گئے ان کو معیار سے بلند مانا گیا اور جو اِس سے کم نکلے وہ معمولی معیار سے کم درجے میں رکھے گئے۔ نیچے کے اعداد و شمار سے ہمارا مطلب ناظرین اچھی طرح سمجھ جائیں گے۔

باپ کے مشغلے	بچّوں میں ذہانت کا معیار
مختلف پیشے والے	۱۱۲ ، ۲
انتظام کرنے والے	۱۱۰ ، ۰
بڑی بڑی تجارتیں کرنے والے	۱۰۹ ، ۳
بحری اور بری فوج میں کام کرنے والے، پولیس والے اور ڈاکیے	۱۰۵ ، ۵
دکانوں کی رکھوالی کرنے والے	۱۰۵ ، ۰
انجنیر	۱۰۲ ، ۹

باپ کے مشغلے	بچّوں میں ذہانت کا معیار
مزدوروں کی نگرانی کرنے والے	۱۰۲ ، ۷
راج وغیرہ	۱۰۲ ، ۰
دھات کا کام کرنے والے اور جہاز بنانے والے	۱۰۰ ، ۹
متفرق صنعتی کام کرنے والے۔	۱۰۰ ، ۶
کانوں میں کام کرنے والے اور شکاری	۹۷ ، ۶
زراعت پیشہ	۹۷ ، ۶
کم درجہ کا کام کرنے والے	۹۶ ، ۰

اس تفصیل سے یہ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن طبقوں کی معاشی اور معاشرتی حالت جتنی بلند ہے، ان کی ذہانت کا معیار بھی اتنا ہی بلند ہے۔ بعض اور تحقیقاتوں سے بھی یہی نتیجہ نکلا ہے۔ بہر حال اِس مرحلہ پر ہمیں ان تینوں نکتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

پہلا نکتہ تو یہ ہے کہ ہمیں معاشرتی حالات کے علم کے متوقع نتیجوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ معاشرتی حالات دراصل اپنے اندر ایک میکانی عمل رکھتے ہیں اور وہ عمل ہر پود سے قابل تر افراد کو چھان پھٹک کر باہر نکال لیتا ہے اور اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ افراد اپنے ماں باپ کے معاشرتی طبقے سے آگے کے طبقے میں اپنی جگہ نکال لیتے ہیں۔ اور ہمارا موجودہ نظام معاشرت بھی ان افراد کی مدد کرتا ہے۔ ان کو آزاد فضا میں سانس لینے دیتا ہے، سکولوں اور کالجوں میں وظیفوں کے ذریعے سے ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ چوں کہ اس طرح ترقی کیے ہوئے اشخاص کے بچّے بھی فطری طور پر اپنے ماں باپ کی ذہانت کے وارث ہونے کا میلان رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ بات تعجب انگیز ہوگی کہ اگر اعلیٰ معاشرتی طبقوں کے افراد متوسط طبقے کے افراد کے مقابلے میں ذہنی اعتبار سے زیادہ قابل و فائق نہ ہوں۔

دوسرا نکتہ جو سامنے رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ معاشرتی طبقوں میں جو چیز دراصل اختلاف کا باعث ہے، وہ ذہانت یا دماغی قابلیت ہے۔ اور ذہانت کی پیمائش اب نہایت صحت کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پیشہ ور معاشرتی طبقے اپنے مزاج، اپنے جذبات اور اپنی جسمانی خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ہم ان اختلافات کی توجیہہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ کسی بھی اِنسان کا مزاج اور اس کی جسمانی حالت کو بگاڑنے اور سنوارنے میں سوسائٹی بڑی حد تک دخل رکھتی ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ہم اس معاملہ میں فیصلہ کن معلومات نہیں رکھتے۔

تیسرا یاد رکھنے کے قابل نکتہ یہ ہی کہ کسی مخصوص معاشرتی طبقے کے ذہنی اعتبار سے ممتاز ہونے اور فطری صلاحیتوں کے حامل ہونے کی وجہ سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ وہ طبقہ دوسرے معاشرتی طبقوں سے اخلاق و اطوار میں بھی ممتاز ہو۔

ہمارے لیے یہ نہایت ضروری ہی کہ ہم فطری صلاحیتوں والے افراد کی آنے والی نسل میں صلاحیتوں کی تقسیم کا گہرا مطالعہ کریں۔ اس مطالعہ سے اس مسئلے پر روشنی ڈالی جا سکے گی کہ انسانوں کی نسلی خصوصیات میں کوئی تبدیلی واقع ہو رہی ہی یا نہیں۔ مسئلے کی صحیح صورت یہ ہی کہ پہلے ہم انسانی آبادی میں غیر معمولی فطری صلاحیتیں رکھنے والوں اور عام منتقل شدہ موروثی خصوصیات کے حاملوں کو علیحدہ علیحدہ کریں۔ پھر اس بات کا اندازہ لگائیں کہ آنے والی پود میں اپنی اپنی خصوصیات منتقل کرنے میں کون سا گروہ آگے بڑھا ہوا ہی۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس قسم کی تحقیقاتیں خاص طور پر کی گئی ہیں۔ ان کے نتیجوں سے جو چیز بار بار سامنے آتی ہی وہ یہ ہے کہ اول الذکر لوگ اپنی غیر معمولی صلاحیتیں آخر الذکر لوگوں کے مقابلے میں بہت کم اپنے بچوں کو بطور وراثت منتقل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہی کہ دماغی نقائص رکھنے والے اپنے نقائص آنے والی نسل میں کچھ زیادہ ہی منتقل کر ڈالتے ہیں۔ نسلوں میں ذہانت کی تقسیم کے ان طریقوں کی تحقیق ہم ایک اصول اور قاعدہ کے ماتحت کر سکتے ہیں۔

طبقوں میں غیر متوازن آبادی کا مسئلہ۔ اس سے پہلے کہ ہم نسلی خصوصیات کی تجویزیں سوچیں یہ نہایت ضروری ہی کہ اُن کارفرما عناصر کا علم حاصل کر لیا جائے جو کنبوں کو مختصر بنانے میں اثر رکھتے ہیں۔ کیوں کہ ایک طرف جب کہ کچھ تجویزیں بعض مخصوص معاشرتی گروہوں میں اولاد زیادہ پیدا ہونے کا سبب ہوتی ہیں تو دوسری طرف بہت سی تجویزیں ایسی بھی ہیں جو مخصوص لوگوں میں بچوں کی پیدائش کو کم کرنے کی طرف رُخ رکھتی ہیں۔ بہرحال اب تو یہ بات سب سے مان لی گئی ہی کہ بعض مخصوص طبقوں میں بچوں کے کم پیدا ہونے اور مختصر کنبے رہ جانے کا اہم اور فوری سبب ضبط تولید کے علم کی عمومیت ہے۔ لیکن ہم کو اس مرحلے پر پہنچ کر اپنی تحقیقات کو روک نہیں دینا چاہیئے بلکہ اس کو جاری رکھ کر اس بات کا کھوج لگانا چاہیئے کہ بعض مخصوص طبقوں میں ضبط تولید کے طریقوں کو کیوں زیادہ استعمال کیا جاتا ہی۔ اور باقی ماندہ طبقے کس وجہ سے ان طریقوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس صورتِ حال کے بہت سے اسباب ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم ان اسباب کو گنوائیں، ناظرین کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک اور اس کے جاری کیے ہوئے طریقے سوسائٹی کے ہر طبقے میں یکساں طور پر پھیلے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر سوسائٹی میں ایک طبقہ ایسا ہے جو ان طریقوں کی باریکیوں تک کو جانتا ہی تو دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہی جو اُن سے واقف ہی نہیں یا واقف ہونے کے اسباب ہی بہم نہیں رکھتا۔ اجرت پر کام کرنے والوں اور مزدوروں کے طبقے کو لیجیئے۔ یہ طبقہ زندگی کی معاشرتی منزلوں کو جلدی جلدی طے کرتا ہے۔ اور اپنا اوسط آمدنی زندگی کے ابتدائی سالوں ہی میں حاصل کر لیتا ہی یعنی جب اس کے افراد انیس بیس سال ہی کے ہوتے ہیں تو وہ اپنی پوری مزدوری حاصل کرنے لگتے ہیں۔ اور زندگی کی جو سہولتیں ان کو میسر آنی ہوتی ہیں ان سے وہ جلد ہی فائدہ حاصل کرنے لگتے ہیں۔ اسی مناسبت سے مزدور کی زندگی کے اور کام بھی جلدی شروع ہو جاتے ہیں۔ ضروریات کی وجہ سے شادی بھی جلدی کر لیتا ہی اور اُس کے نتیجے میں اس کے ہاں اولاد کی کثرت بھی ہوتی ہی۔ اس طبقے کے برخلاف پیشہ ور لوگوں کا طبقہ اپنا اوسط آمدنی عموماً چالیس سال سے کم عمر میں حاصل نہیں کرتا۔ اور کمی آمدنی کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے سے بھی جھجکتا رہتا ہے۔ پھر جب آمدنی کا سوال حل ہو جاتا ہی تو وہ شادی کرتا ہی لیکن عمر کا یہ وہ حصّہ ہوتا ہی جب کہ انسان میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت فطرتاً ہی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مزدوروں کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر اتنا خرچ نہیں کرنا پڑتا جتنا خرچ کرنے پر ایک پیشہ ور مجبور رہتا ہی۔ پیشے کی تعلیم اور مزدوروں کی معمولی تعلیم کے اخراجات میں جو بڑا فرق ہی اس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہی۔ یہی وجہ ہی کہ پیشہ ور اُن اخراجات کے بھیانک تصور سے لرزہ براندام رہتا ہی۔ اور زیادہ اولاد سے بچنے کی کوشش کرتا ہی۔ اِس سلسلے میں ایک بات اور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بے چارہ پیشہ ور اپنی اولاد پر بہت کچھ خرچ کر دینے کے باوجود اس سے اپنے لیے اکثر کچھ بھی حاصل نہیں کرتا۔ پیشہ ور کی اولاد جب چالیس کی عمر تک پہنچ کر کچھ کمانے اور کھلانے کے قابل ہوتی ہی تو اس وقت تک وہ خود قبر میں جا سوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں مزدور چالیس کی عمر تک اپنا ایک یا کئی مددگار حاصل کر لیتا ہے اور اس کے بعد اکثر وہ خود بھی "شغل تکثیر اولاد" جاری رکھتا ہی۔ اور پھر اس کی اولاد بھی اپنے "کام" میں مصروف ہو جاتی ہی۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اسباب ہیں جو معاشرتی طبقوں کی نسل کو غیر متوازن بنا رہے ہیں۔ ایسے اصحاب غور و فکر سمجھتے ہیں کہ جب تک

اس قسم کے اسباب کا اچھی طرح مطالعہ نہ کر لیا جائے گا اس وقت تک صورتِ حال کی اصلاح کے لیے مؤثر تجویزیں نہیں پیش کی جا سکتیں۔ اگر ہم یہ تجویزیں سوچ بھی لیں تو اس وقت بھی ہم پیش گوئی نہیں کر سکتے کہ پیشِ نظر مقاصد اُن تجویزوں سے بالکل اسی طرح حاصل ہو جائیں گے جس طرح ہم چاہتے ہیں بہرحال اس طرح افلاس و غربت کو دور کرنے کا مسئلہ واضح طور پر سامنے آجاتا ہے۔ اگر ہم کنبوں کے چھوٹے بڑے ہونے نہ ہونے کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھائیں تو سب سے پہلے اس قدم کے صحیح یا غلط اور اچھے یا بُرے ہونے کا اندازہ کر لینا نہایت ضروری ہے۔

نسلی انحطاط کے اسباب۔ مندرجہ بالا صورتِ حال کو اچھی طرح تمام پہلوؤں سے سمجھ کر ہی نسلی ترقی کے لیے تجویزیں سوچی جا سکتی ہیں تجویزیں سوچتے وقت ہمارا نقطۂ خیال جس حقیقت کی طرف مرکوز رہتا ہے وہ یہ ہے کہ نسلی انحطاط کا کیا سبب ہے، اور تجویزوں کا فوری مقصد یہ ہوتا ہے کہ بڑھتے ہوئے انحطاط کو روکا جائے۔ ہماری سوسائٹی میں ایسے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں جو اپنے جسم و دماغ کے پیدائشی نقائص کی وجہ سے نہ صرف خود ہی معقول طریقے پر زندگی بسر کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کے لیے بھی ایک بوجھ بنے رہتے ہیں۔

دماغی نقص رکھنے والے، خواہ پیدائشی طور پر یہ کیفیت اپنے ساتھ لائیں یا بعد میں وہ اپنی دماغی خصوصیات کھو بیٹھے ہوں، برابر اپنی تعداد بڑھا رہے ہیں۔ یہ تعداد پچھلی نسل کے مقابلے میں موجودہ نسل کے اندر بھی بڑھی ہوئی ہے۔ دماغی نقص رکھنے والوں کے جب خاندانی حالات کی تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اوسطاً ان کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو ایک یا کئی کئی ایسے رشتے دار رکھتی ہے جو اسی قسم کے دماغی نقائص میں پہلے مبتلا رہ چکے ہیں۔ اگر دماغی نقائص کی یہی گرم بازاری انسانی جماعتوں میں موجود ہے تو سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے جو ہم کو سرکاری طور پر اعداد و شمار سے معلوم ہوتی ہے۔ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ دماغی نقائص اپنا نشانہ خاص خاص خاندانوں کو بنا لیتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو وراثت کو ایک خاص فعّال عنصر ثابت کرتی ہے۔ بہرحال نقائص کی ان مخصوص صورتوں میں وراثت کوئی خاص اور اہم علامت کو ظاہر نہیں کرے گی۔ اِس طرح اُس قسم کا معمولی درجہ کا دماغی نقص، جو حُمق اور ضعفِ عقل کے زُمرے میں آتا ہے، عموماً مخصوص خاندانوں میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے متعلق تو بس یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ انسانی جماعت میں کچھ برابر برابر ہی تقسیم ہے۔ اور اس کو گرد و پیش کے عناصر اور قبل ولادت کے مؤثرات کا نتیجہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ دماغی نقائص کا خاندانوں کو مرکز بنانا اس لحاظ سے نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ وہ عموماً اونچے طبقے میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کو کمزوریٔ دماغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ اور اسی قسم کے پیدائشی نقائص نے غربت و افلاس، جرائم، شراب خوری اور مہلک امراض کے معاشرتی مسائل کو زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اگر ہم نسلی مسئلوں کو سلجھانے کی دُھن میں لگ جائیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں ان کا حل مل جائے گا۔ کیوں کہ ابھی دنیا میں ایسے آدمیوں کی کمی نہیں ہے جو قدرت کی فیّاضی سے دماغ و جسم کی غیر معمولی صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں اور ان ہی وجہ سے یہ بالکل ممکن ہے کہ ہم اپنی نسلی خصوصیات مقررہ اوسط تک یا اس کے قریب قریب پہنچا دیں۔ آپ انسان کی تاریخ کے اوراق ایک ایک کر کے الٹ جائیے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ تاریخ اُس جد و جہد اور کَش مکش کا ایک مسلسل باب ہے، جو انسان نے اپنے ماحول اور گرد و پیش کو مغلوب کر کے موافق بنانے میں کی ہے۔ لیکن اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کی کامیابیاں عارضی نہ ہوں بلکہ وہ دوررس نتیجوں کی حامل ہوں تو اس کے لیے اپنے گرد و پیش کو ہی مغلوب کر لینا کافی نہ ہوگا بلکہ ان اسباب کی تلاش بھی ضروری ہوگی، جو نسلِ انسانی کو تباہی کے غار کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہم کو نسلی انحطاط کو روکنا ہی نہیں پڑے گا بلکہ اس کی ترقّی کے وسائل بھی مہیا کرنے پڑیں گے ہمیں اس سرچشمے کی جانچ پڑتال بھی کرنی پڑے گی جہاں سے ہماری نسلیں آ رہی ہیں یا آنے والی ہیں۔ ہمارا فرض ہوگا کہ اس سرچشمے کی حقیقی خرابیوں کو دُور کرنے کے لیے قدم اٹھائیں، ایسے قدم جو انسانوں میں نسلی ماحول کے متعلق عزیمت اور ارادہ کی روح پھُونک دیں۔

اصلاحِ نسل کی تجویزوں کے مقاصد۔ اصلاحِ نسل کی تجویزیں اپنے اندر دو اہم مقاصد رکھتی ہیں۔

(۱) جو لوگ قطعی طور پر جسمانی اور دماغی نقائص میں مبتلا ہوں انھیں بچّے پیدا کرنے سے روک دینا۔

(۲) جو لوگ بچّے پیدا کرنے کے اہل ہوں اور ان کی دماغی اور جسمانی حالت بھی صحیح ہو تو ان کی ہمّت افزائی کرنا۔

(۱) پہلے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ ہم پاگل، مخبوط الحواس، جُذام اور آتشک وغیرہ میں مبتلا لوگوں کو شادی کرنے اور اولاد پیدا کرنے سے روک دیں۔ روس میں ناقابلِ علاج دماغی امراض کے مریضوں کے لیے شادی قانوناً ممنوع قرار

دی گئی ہے۔ اسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی اکثر ریاستوں میں پاگلوں، مخبوط الحواسوں، جذامیوں، خطرناک مجرموں اور شرابیوں کو شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان ریاستوں میں بعض ریاستیں ایسی ہیں جن میں اُوپر کی صفات والے انسانی گروہوں پر یہ معاشرتی پابندیاں عائد ہیں اور بعض ایسی ہیں جنہوں نے بعض خاص خاص گروہوں کو پابندِ قانون کیا ہے۔ ان ملکوں کی مثالوں کی موجودگی میں یہ بات تعجب سے سُنی جائے گی کہ برطانیہ میں اِس قسم کی کوئی پابندی موجود نہیں ہے۔

ہم کو اس موقع پر ایک بات اور صاف کر دینی چاہیئے کہ آنے والی نسلوں کو جسمانی اور دماغی نقائص سے پاک وصاف کرنے کے لیے صِرف یہی کافی نہیں ہے کہ ہم مخصوص نقص دار گروہوں کو شادیاں کرنے سے روک دیں۔ کیوں کہ شادیاں نہ ہونے کے باوجود یہ لوگ توالد و تناسل کے سلسلے کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور دماغی خرابیوں والوں سے تو یہ خطرہ زیادہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ان ہی موقعوں کے لیے ماہرینِ اصلاحِ نسل نے مریض مردوں اور مریض عورتوں کو آبادی سے بالکل علیحدہ کر دینے اور بعض صورتوں میں ان کی توالد و تناسل کی صلاحیت کو بالکل ختم کر دینے پر زور دیا ہے متمدّن ممالک میں خطرناک لوگوں کو عام آبادی سے الگ کر دینے پر کسی نہ کسی حد تک تو عمل ہو رہا ہے لیکن یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ ان ممالک کی حکومتوں نے اصلاحِ نسل کے خیال سے یا اِن نقص دار لوگوں سے بچوں کی پیدائش کو روکنے کی خاطر ایسا کیا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ایسا کرنے سے عام صحت مند انسان اور خود مریض بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ برطانیہ میں اس وقت پچاس ہزار سے زیادہ ایسے دماغی نقائص میں مبتلا لوگ موجود ہیں جو یا تو عام آبادی سے علیحدہ رکھے گئے ہیں یا ان کی دیکھ بھال رکھی جاتی ہے۔ اگر ہم اس علیحدہ رکھنے کے اخراجات پر غور کریں تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی یہ سودا خاصا مہنگا ہے۔ اور یہ شاید بہت مشکل سے ممکن ہوگا کہ ہم ذرا کم خطرناک مریضوں کو بھی علیحدہ رکھنے کے اخراجات کو برداشت کر سکیں، خصوصًا ان مریضوں کو جو جزوی یا کلی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔ اسی قسم کی مشکلات کی وجہ سے بعض حلقے توالد و تناسل کی صلاحیت ہی کو ختم کر دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی اڑتالیس ریاستوں میں سے تیئیس کے اندر سنہ ۱۹۲۶ء میں ناقابل مرد و عورت دونوں کو بانجھ بنا دینے کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس قانون کی رُو سے بانجھ بنانے کے چھ ہزار اپریشن کیے گئے۔ تجویزیں سوچتے سوچتے یہ بات بھی سامنے آئی کہ شادی کرنے کا لائسنس دینے سے پہلے فریقین کے خاندانی اور موجودہ حالات کو بھی روشنی میں لا کر تحقیق کیا جائے اور لائسنس دینے میں تحقیقات کے نتائج کو اتنی اہمیت دی جائے کہ جتنی اہمیت کے وہ حقیقتًا مستحق ہیں۔ اور یہ کام یہیں پر ختم نہیں ہونا چاہیئے بلکہ فریقین کو لائسنس دیتے وقت ایک تصدیق نامہ بھی اس کے ساتھ شامل کر دینا چاہیئے۔ اس تصدیق نامے کے اندر سادہ زبان میں وراثت کے قانون کی تفصیلات لکھی ہوتی ہوں ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جو قانون بنائے جائیں ان کی نوعیت بھی محض قانونی نہیں چاہیے بلکہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں بتانے اور سمجھانے میں پورے اتریں، تاکہ مخدوش لوگ خود اپنی مرضی سے توالد و تناسل کا سلسلہ قائم نہ کریں۔

یہ بات جو اوپر کہی گئی ہے، ایسی نہیں ہے کہ آپ اس پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائیں۔ علم اصلاحِ نسل کے مقاصد اگر کبھی عمدگی کے ساتھ پورے ہوئے تو وہ اُسی وقت ہوں گے جب لوگوں میں بغیر کسی خارجی دباؤ کے خود بخود نسل و قوم کی ضروریات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی اور وہ رضامندی سے ماہرین کی قیود اپنے اوپر عائد کریں گے۔ اس کے برخلاف اگر معاملہ رضامندی سے آگے بڑھا تو اس کو ہم ہمت افزا صورت حال نہیں کہہ سکتے۔ اس قسم کی غیر رضامندانہ صورت کی مثال ہم کو جرمنی سے مل سکتی ہے۔ جہاں اصلاحِ نسل کی خاطر لوگوں کے ضمیر کی آزادی کا پاس نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی زبردستیوں کا نتیجہ اصلاحِ نسل کے مقاصد کے لیے کسی طرح مفید نہیں نکل سکتا۔ یہ اُسی قسم کے خطرات کو سمجھ کر گالٹن اور اس کے متبعین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اصلاحِ نسل کے معاملے میں لوگوں پر زبردستی کرنے کی بجائے ان میں اصلاحِ نسل کا ضمیر پیدا کیا جائے

ناقابل لوگوں کو بانجھ بنانا۔ وہ لوگ، جو موروثی نقائص پوشیدہ طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور جو بظاہر تن درست معلوم ہوتے ہیں ایک بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ اب اگر اِن لوگوں کے شادی اور محبت کرنے کے حق کو سلب کر لیا جائے تو یہ کوئی آسان کام نہیں ہے اور نہ یہ صورت قابلِ عمل ہے۔ اس لیے اس قسم کی صورت میں علم اصلاحِ نسل کا مقصد صرف یہیں پہنچ کر حاصل ہو جاتا ہے کہ اس قسم کے جوڑوں کو بے اولاد ہی رکھا جائے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنا بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ منع حمل کے جو طریقے اب تک دریافت ہو چکے ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس پر ہم بے خطر ہو کر عمل کر سکیں یا اس کی کامیابی بالکل یقینی ہو۔ اسی لیے بعض ماہرین نے ناکامی سے بچنے کے لیے عمل جرّاحی کے ذریعے سے متعلقہ اشخاص،

خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں، کو بانجھ بنا دینے کی ترغیب دی ہے۔ اس ترغیب کا اثر ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا ہی۔

اس موقع پر ہمیں ناظرین کو ایک بات ضرور بتا دینی چاہیے کہ عمل جراحی کے ذریعہ سے اس شخص کو بانجھ بنا دینے اور پالتو جانوروں کے بیضے نکال کر اختہ کر دینے میں بڑا فرق موجود ہی۔ ناقابل عورتوں یا ناقابل مردوں کو بانجھ بنانے کے لیے بیضے نہیں نکالے جاتے بلکہ مردوں میں حبل المنی کا فوطوں سے تعلق منقطع کر کے ان کے سروں کو باندھ دیا جاتا ہی۔ اور عورتوں میں یہی عمل فلوپی انبوبات (فلوپن ٹیوبز) پر کیا جاتا ہی۔ اس صورت سے مرد اور عورت کے مادّوں کے حوینات کو آپس میں ملنے سے ہمیشہ کے لیے روک دیا جاتا ہی۔ مرد اور عورت میں اس قسم کے اعمال جرّاحی جنسی اعمال پر اثر انداز نہیں ہوتے اور نہ ان کی وجہ سے مرد یا عورت میں جسمانی یا دماغی لحاظ سے کوئی نقص واقع ہوتا ہے۔ مردوں کے اپریشن کو اصطلاح طب میں انقطاع الحبل (ویسکٹومی) کہتے ہیں۔ اور یہ اپریشن بہت سادہ اور معمولی ہی لیکن عورتوں میں یہی عمل جراحی سخت نوعیت کا ہی۔ کیوں کہ یہ بغیر شکم کو چاک کیے نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے معمولی امراض کی موجودگی میں عورتوں کے فلوپی انبوبات کو بجلی کے ایک مخصوص آلے سے بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی یہ طریقہ تجربے کی حد سے آگے نہیں بڑھا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بہت سی ریاستوں میں دماغی نقائص رکھنے والوں اور خطرناک قسم کے موروثی عارضوں میں مبتلا لوگوں کو بانجھ بنانے کے لیے قانون بنا دیے گئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ قانون ہیں اور ناقابلوں کو جبری طور پر بانجھ بنانا اس کا کام ہے لیکن عملاً متعلقہ لوگوں کو اُن کی یا ان کے نگرانوں کی مرضی کے بغیر بانجھ نہیں بنایا جاتا۔ البرٹا، برٹش کولمبیا، کینیڈا، سوئزرلینڈ اور جرمنی میں بانجھ بنانے کے قوانین بنائے جا چکے ہیں اور بہت سے ملکوں میں قانون بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۳ء میں ایک کمیٹی اس مقصد کے لیے بنائی تھی۔ اس کمیٹی نے ایک متفقہ رپورٹ میں اس بات کی سفارش کی تھی کہ دماغی نقائص رکھنے والوں اور ایسے لوگوں کے لیے رضائی طور پر قانونی حدیں بنا دی جائیں۔ جو کسی اہم دماغی خرابی میں مبتلا ہوں اور اس خرابی کے متعلق یہ یقین ہو جاتے کہ وراثت کے ذریعہ سے آیندہ نسل میں منتقل ہو سکتی ہی۔

ناقابل لوگوں کو بانجھ بنا دینے کے معاملے نے نہ صرف مختلف سیاسی خیالات رکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا بلکہ ان لوگوں نے اس مقصد میں عملی ہمدردی کی۔ لیکن رومن کیتھولک چرچ نے اس معاملے میں بھی اس طرح مخالفت کی جس طرح اس نے ضبط تولید اور امتناع حمل کے مسئلے میں کی تھی۔ برطانیہ کے مدبرین نے بانجھ بنا دینے کی ضرورت کو تو تسلیم کر لیا لیکن انھوں نے جرمنی کی نازی حکومت کی طرح اس کو جبریہ لوگوں سے منوانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ ناقابل لوگوں کو جبریہ بانجھ کر دینے کے اصول سے نہ صرف انسان کی آزادی اور اس کے ضمیر کی حرمت ہی بحال نہیں رہتی بلکہ ہمارا اصل مقصد اصلاحِ نسل بھی خطرے میں پڑ جاتا ہی۔ لوگ قانون کے ڈر سے اپنے موروثی نقائص کو چھپائیں گے۔ اور علمی نقطۂ نظر سے مسئلہ پر غور کرنے کی صلاحیت سے بھی وہ محروم ہو جائیں گے۔ یہ تو ظاہر ہی کہ بانجھ کر دینے کا رضامندانہ طریقے کا وسیع استعمال موروثی نقائص کو آہستہ آہستہ ہی دور کر سکے گا اور ہم کو اس معاملے میں صبر و تحمل کی اس وجہ سے بھی ضرورت ہی کہ موروثی نقائص رکھنے والوں میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جن کو یہ نقائص ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو بذاتِ خود تو کسی نقص میں مبتلا نہیں ہوتے لیکن ان میں نقائص کو منتقل کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہی۔ بس یہی اس مسئلہ کی پیچیدہ ترین صورت ہی۔ وہ لوگ جو تناسلی نقائص کو چھپی ہوئی صورت میں لیے پھرتے ہیں، بظاہر کئی کئی بچے تن درست حالت میں پیدا کر سکتے ہیں اور کئی کئی سال کی عمر تک ہم کو ان کے مبتلائے مرض ہونے کا شبہ تک نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ بہت سے تناسلی نقائص انسان میں ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا سُراغ آیندہ نسل میں اس وقت تک نہیں لگتا جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔

اوپر بیان کی ہوئی مشکلات کے علاوہ ایک بڑی مشکل وہ ہی جو سیاست دان اور مدبرین اپنے نقطۂ خیال کو واضح کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ موروثی طور پر ناقابل لوگوں کی ذرا سی تعداد کی خاطر یہ کہاں تک صحیح اور قرین انصاف ہو سکتا ہی کہ ہم بظاہر تن درست افراد کی ایک بڑی تعداد کی پیدائش کو قربان کر کے رکھ دیں۔ مدبرین کا اعتراض بڑی حد تک صحیح ہی کیوں کہ زیادہ متمدن ممالک میں آبادی کی جو خوفناک کمی واقع ہو رہی ہے، وہ کسی طرح بھی ان ملکوں کی فوجی اور اقتصادی حالت پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہ رہے گی۔ اس لیے ماہرین علمِ اصلاحِ نسل کے لیے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہی کہ وہ سیاسی مدبرین کے اعتراض کا فوری تدارک سوچیں اور نسلی خصوصیات کو قائم رکھنے اور ان کو ترقی دینے کی تجاویز کو آبادی کی کثرت کے بجا مطالبے سے ہم آہنگ کریں۔

(۲) یہاں تک تو مخدوش لوگوں سے نسل کی جسمانی اور دماغی خصوصیات کو محفوظ رکھنے کا سوال تھا اب ہم صحیح الجسم اور صحیح الدماغ لوگوں میں توالد و تناسل کی ہمت افزائی کے سوال کو بحث میں لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کو جب قانونی نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے مختلف ٹیکسوں کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے۔ اکثر اوقات ٹیکسوں کو ایسے اندھادھند طریقے سے عائد کر دیا جاتا ہے کہ معاشرتی گروہوں کے اختلاف کا ان میں ذرا بھی پاس نہیں ہوتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انکم ٹیکس کے قانون میں شادی شدہ بال بچے دار جوڑوں اور غیر شادی شدہ افراد میں نمایاں لحاظ رکھا جائے۔ ایک ماہر اصلاحِ نسل اِس بات کی بھی تمنا رکھتا ہے کہ نسل کے محافظ لوگوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ اور وہ احساس اس قسم کا ہو کہ وہ نہ صِرف نسل و قوم کے محافِظ ہیں بلکہ ان کی خصوصیات کو چار چاند لگانا بھی ان ہی کے احاطۂ اختیار میں ہے۔ اگر یہ احساس ایسی صورت میں پیدا کر دیا جائے اور پھر وہ مستقل صورت بھی اختیار کرلے تو پھر اصلاحِ نسل کے مسئلے کو بہت کچھ حل شدہ سمجھیئے۔ اس کے برخلاف صورتِ حال بعض اوقات یہ سامنے آتی ہے کہ اس میدان میں ہمارے اٹھائے ہوئے قدموں کا رُخ مخدوش لوگوں سے نسل کو بچانے کی طرف تو ضرور ہوتا ہے لیکن غیر مخدوش اور صحیح و سالم القویٰ لوگوں کی ہمت افزائی اور داد دینے کا کچھ بھی بندوبست ہم نہیں کرتے۔ پہلی صورتِ حال کے سلسلے میں جو تجویزیں عمل میں لائی گئی ہیں یا وہ جو آئندہ عمل میں لائی جائیں ان کے متعلق ان تین نکتوں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔

(الف) اس بات میں تو اتفاق رائے ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ کون لوگ اولاد پیدا کرنے کے قابل ہیں اور کون اس ذمہ داری کو اٹھانے کے اہل نہیں ہے۔ ہاں اس درجے کو متعین کرنے میں رائیں مختلف ہو سکتی ہیں جس میں کہ کسی آدمی کو شادی کرنے سے روکنے اور توالد کا سلسلہ جاری کرنے سے روکا جاسکتا ہے۔

(ب) اس بات کی بہت سی شہادتیں موجود ہیں کہ نسل کی اعلیٰ مطلوبہ خصوصیات کچھ مخصوص قسم کی ناخوش گوار خصوصیتوں پر ہی موقوف نہیں ہیں یا یہ کہ اعلیٰ و نادر اوصاف رکھنے والے انسان پاگلوں یا مجنونوں ہی کے ہاں جنم لیتے ہیں یا ان کے لیے دماغی برتری کے ساتھ میر پھوبا ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لیے یہ خطرہ تو بے بنیاد ہے کہ مخدوش قسم کے لوگوں کو توالد و تناسل سے روک دینے سے اعلیٰ و نادر اوصاف ہی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بلکہ ان بندشوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نسل کی خصوصیات کو اور جِلا پانے کا موقع مِل جائے گا۔ اور آبادی میں اعلیٰ و نادر اوصاف والے انسان زیادہ پیدا ہوں گے۔

(ج) یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر ہم مخدوش لوگوں کو توالد و تناسل سے باز رکھنے میں پوری طرح کامیاب ہو گئے تو اصلاحِ نسل کا مقصد نسبتاً جلد حاصل ہو جائے گا۔ دماغی نقائص کے معاملے میں یہ چیز یقین کی حد تک خیال میں آسکتی ہے۔ اگر آپ نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ دماغی یا ذہنی نقص اسی طرح موروثی طور پر اولاد میں منتقل ہوتے ہیں جس طرح اور دوسری رجعی یا واپس آنے والی خصوصیات تو پھر مخدوش لوگوں سے آنے والی نسلوں کو نجات دلانے کا اندازہ کرنا ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں رہے گا۔ اگر ہم موجودہ انسانی آبادی میں احمق اور دماغی اعتبار سے ناکارہ لوگوں کا اوسط نکالنے کی کوشش کریں تو وہ غالباً فی دس ہزار میں سو ہوگا۔ اب اگر ہم اصلاحِ نسل کی تجویزوں پر عمل شروع کر دیں تو ماہرین کا اندازہ ہے کہ پہلی ہی نسل میں دماغی ناکاروں کی تعداد گھٹ کر ۱۰۰ سے ۸۲٫۶ فی ہزار رہ جائے گی۔ اور دوسری نسل میں ۶۹٫۴ اور تیسری میں ۵۹٫۲ فی ہزار ہوگی۔ اگر موانع پیش نہ آئے تو غور کرنے کا مقام ہے کہ ہم دنیا کو دماغی ناکاری دینے میں کس حد تک کامیاب ہو سکیں گے۔ اگرچہ ان اعداد و شمار پر بہت کچھ قیل و قال کی گنجائش ہے لیکن ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں ذرا چون و چرا نہیں کرنا چاہیئے کہ توالد و تناسل کے معاملے میں اصلاحِ نسلی نقطۂ نظر سے پابندیاں عائد کر دینے سے نسل کے دماغی نقائص بہت تیزی سے کم ہو جائیں گے۔ پھر ایک بات اور بھی ہے کہ دماغی نقائص آبادی کے ہر طبقے میں یکسانیت کے ساتھ تو بٹے ہوئے ہیں نہیں، اس لیے جس حد تک جو جو نقائص مخصوص طبقوں میں موجود ہوں گے۔ اسی مناسبت سے ان کو رفع کرنے میں وقت زیادہ لگے گا۔ اور جہاں تک صحیح الجسم اور صحیح الدماغ لوگوں کی ہمت افزائی کا تعلق ہے یہ بات بھی صاف ہے کہ ہماری تجویزیں ان کے حق میں کچھ بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوں گی۔ البتہ مخدوش لوگوں کی روک تھام میں ہم شاید بہت کچھ کر گزریں گے۔ ہمت افزائی والی تجویزیں متعلقہ اشخاص کے بوجھ کو ضرور کم کر دیں گی لیکن داد کا پورا حق ہم سے شاید ادا نہیں ہوگا۔

اصلاحِ نسل کے کاموں کی موجودہ نوعیت

[illegible] اصلاحِ نسل کا بس یہ کام ہوا ہے کہ اصلاحِ نسل کے مسائل

کی تحقیقات کی داغ بیل پڑی اور تجاویز کو عوام سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اصلاحِ نسل کی تجاویز میں اکثر تجویزیں ایسی ہیں جن کی تحقیقات موجودہ مستقل علوم کے دائرۂ تحقیق میں آتی ہے لیکن اس مسئلے کا تحقیق کا اپنا علیحدہ میدان بھی ہے۔ مثال کے طور پر وراثت کے ذریعے سے منتقل ہونے والی خصوصیات کی تقسیم کا معاملہ علم اصلاحِ نسل کے دائرے کے علاوہ اور کہیں جا ہی نہیں سکتا۔

بہر حال انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اصلاحِ نسل کے علم کا خاصا چرچا ہے۔ وہاں اس علم کے مسائل کی تحقیقات کے لیے ادارے موجود ہیں۔ اصلاحِ نسل کے ریکارڈ کا دفتر، جس کے صدر ڈاکٹر سی۔ بی۔ ڈیون پورٹ ہیں، ۱۹۱۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ دفتر درحقیقت واشنگٹن کے کارنیجی انسٹی ٹیوشن کے شعبہ علم توالد و تناسل کا ایک حصہ ہے اور کولڈ سپرنگ ہاربر نیویارک میں قائم ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جب مشہور ماہر علم اصلاحِ نسل سر فرانسس گالٹن کا انتقال ہوا تو انہوں نے اپنے وصیت نامہ میں پینتالیس ہزار پونڈ کی رقم اس علم کی ترقی کے لیے بھی وقف کی۔ اس وقف سے یونی ورسٹی کالج لندن میں اس علم کا شعبہ قائم کیا گیا اور پروفیسر کارل پیرسن اس کے نگران مقرر کیے گئے۔

جن لوگوں نے اب تک اس علم سے دلچسپی لی ہے وہ اب اس کو اچھی طرح محسوس کرنے لگے ہیں کہ اصلاحِ نسل جیسے اہم مسئلے کی مکمل چھان بین حکومت کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ حکومت ہی کے ذریعے سے وقتاً فوقتاً یہ ممکن ہے کہ اسکول میں تعلیم پانے والوں کی جسمانی اور دماغی خصوصیات کی جانچ کی جا سکے۔ حکومت کو مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ اپنی نگرانی میں ایک مستقل شعبہ قائم کرے تاکہ عوام ضروری معلومات اور اعداد و شمار سے واقف ہو سکیں اور ماہرین کو مسائل کے سمجھنے اور تجاویز کو صحت کے ساتھ مرتب کرنے میں آسانی ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ سوئیڈن میں علم الحیات نسلی کا ادارہ ۱۹۲۲ء میں بمقام اپلاسہ قائم کر دیا گیا ہے۔ یہ ادارہ حکومت کے چھ نامزد کردہ ممبروں کی نگرانی میں اپنا ابتدائی کام کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ اصلاحِ نسل کے سلسلے میں قانون سازی کے لیے اس ادارے کی تحقیقات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

اصلاحِ نسل کی انجمنیں بھی اب چند ملکوں کے ساتھ مخصوص نہیں رہی ہیں۔ تقریباً ہر متمدن اور نیم متمدن ملک میں اس قسم کی انجمنیں قائم ہو گئی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ اصلاح نسل کی ٹھوس تجویزوں کو عوام تک پہنچائیں اور ان میں اصلاحِ نسل سے عام دلچسپی پیدا کریں۔

عبدالحمید

اولاد اور سیاست

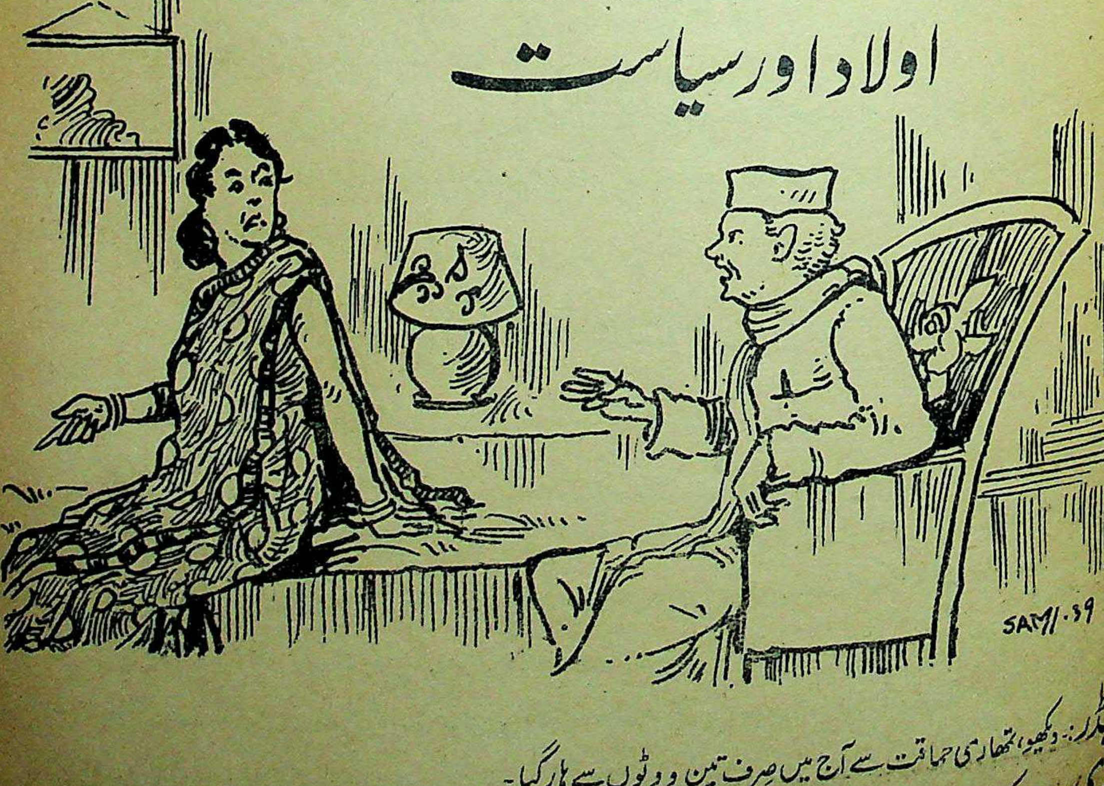

لیڈر:- دیکھو، تمھاری حماقت سے آج میں صرف تین ووٹوں سے ہار گیا۔

بیوی:- وہ کس طرح؟

لیڈر:- اگر آج پنڈت درگا داس کی طرح ہمارے ہاں بھی بہت سے لڑکے ہوتے تو وہ سب مجھ کو ووٹ دیتے اور یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

نواں باب

متفرّقات

ضبط تولید اور اُس کی ضرورت

از مسز مارگریٹ سینگر نیویارک (امریکہ)

ضبط تولید کیا ہے ؟

حمل روک کر شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا نام ضبط تولید ہے۔ یہ یاد رہے کہ حمل روکنے سے کسی جان کا ضائع کرنا لازم نہیں آتا۔ اس لئے کہ حمل کے ابتدائی دنوں تک جنین محض بے جان ہوتا ہے۔

رہا شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا خیال تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بچوں کی ایک مخصوص تعداد تو پیدا کی جائے لیکن اس کے بعد اُن کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ بلکہ پیدائش کو قابو میں رکھنے کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح ہم اپنی موٹروں پر قابو رکھتے ہیں، اپنے وقت، اپنی بھوک اور اپنے وسائل معاشرت کو قابو میں رکھتے ہیں، اسی طرح اپنے بچوّں کی پیدائش پر اس انداز سے قابو حاصل کرلیں کہ :-

(۱) ماں کی صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔

(۲) بچہ کسی موروثی بیماری کا شکار نہ ہو۔

(۳) باپ کے کمانے کی قوت نہ جواب دے دے۔

(۴) معیارِ زندگی ایسا ہو کہ بچوں کی پرورش ممکن ہوسکے۔

برتھ کنٹرول سے اصل میں مردوں اور عورتوں میں اپنی اپنی ذمّہ داریوں کا احساس پیدا کرنا مقصود ہے۔ اگر عام لوگوں کو اولاد کے متعلق اپنی حقیقی ذمّہ داریوں کا احساس ہونے لگے تو نہ اس قدر بے حساب بچے پیدا ہوں، نہ اُن کی نشو و نما اور تربیت میں اس قدر بے پروائی جائز رکھی جائے اور نہ صحت کے اعتبار سے وہ "نکمے" اور ناکارہ ثابت ہوں۔

ضبطِ تولید کی ہمیں ضرورت کیوں ہی ؟

اس لئے کہ جسمانی اور معاشی کمزوریاں ہمیں اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کر رہی ہیں۔

وہ عورتیں جو دق، اختلاج قلب، گردوں کی خرابی یا دوسری سخت بیماریوں میں مبتلا ہیں وہ عموماً حمل کے دوران میں یا وضع حمل کے وقت مرجاتی ہیں۔ صرف امریکہ میں پچھلے سال ایسی بیس ہزار سے زیادہ مائیں حمل کا شکار ہوئی ہیں۔ اور ایسی مائیں تو بے حساب ہیں جو حمل کے بعد ہمیشہ کی روگی بن کر رہ گئی ہیں۔ جو عورتیں ان بیماریوں کے باعث مریں یا اسقاط کے باعث ان کی جان گئی، درحقیقت ان کی جانیں مفت ضائع ہوتیں۔ اگر وقت پر اُن کو ضبط تولید کے متعلق ضروری ہدایات مل جاتیں تو یقیناً اتنی جانیں ضائع نہ ہوتیں۔

اسقاط کے باعث امریکہ میں جس قدر عورتوں کی جانیں جاتی ہیں وہ حقیقتاً ہماری تہذیب پر ایک بدنما دھبہ ہیں۔ ڈاکٹر ٹاسگ کا اندازہ یہ ہے کہ امریکہ میں ہر سال پندرہ ہزار عورتیں اسقاط سے مرتی ہیں اور یہ ایسی مُہیب تعداد ہے کہ اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ضبط تولید کی نہ صرف ماؤں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضرورت ہے بلکہ اس لئے بھی اس کی ضرورت ہے کہ یہ بچوں کی شرح اموات

کو کم کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔ بچوں کی نشو و نما پر تین صورتوں کا براہ راست اثر ہوتا ہے۔

اوّل باپ کی آمدنی کا۔ باپ کی آمدنی بڑھتی ہے تو خاندان کے زیادہ سے زیادہ افراد کی زندگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ آمدنی گھٹتی ہے تو بچوں کی بڑی تعداد موت کا شکار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت جو بچوں کی صحت اور نشو و نما پر اثر ڈالتی ہے وہ اُن کے پیدا ہونے کا وقفہ ہے۔ اگر ہر بچے کی پیدائش میں تین یا چار برس کا وقفہ ہوتا ہے تو ماں کو اپنی صحت درست کر لینے کا موقع حاصل ہوتا ہے اور معاشی حیثیت سے دوسرے زچہ خانے کا خرچ بھی اتنے دنوں میں جوڑا جا سکتا ہے۔ علاوہ اس کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ پانچویں بچے کے مقابلے میں دوسرے بچے کے لئے جینے کا زیادہ قرینہ موجود ہے اور بارھویں بچے کے مقابلے میں پانچواں بچہ عموماً جی جاتا ہے۔ اس دنیا میں ۶۰ فی صدی بارھویں بچے یا تو پیدا ہونے کے فوراً ہی بعد مر جاتے ہیں یا مشکل سے ایک برس کی زندگی گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد و شمار پر غور کیجئے اور سوچئے کہ بچوں کی شرح اموات کا اس قدر مہیب ہونا بہتر ہے یا یہ بہتر ہے کہ کم سے کم بچے پیدا ہوں زیادہ سے زیادہ جئیں۔ اور جو قوّتیں ان میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کر دی ہیں ان کو نشو و نما دے کر دنیا کی تعمیر میں حصہ لیں۔ ماؤں کی صحت اور بچوں کی جانوں کا آج دنیا میں کس قدر بے دردی سے اسراف ہو رہا ہے؟ وہ جانیں ضائع کی جا رہی ہیں جن سے منظّم صورت میں دنیا کے سنوارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔

تیسرے وہ حکومت جو پاگلوں، احمقوں، معذوروں، اور امراض خبیثہ کے مریضوں کو بچّے پیدا کرنے کی اجازت دیتی ہے وہ ایسی حکومت ہے جسے اپنی رعایا کی فلاح اور بہبود سے کوئی دلچسپی نہیں۔ خیال تو کیجئے کروڑوں روپیہ آج صرف امریکہ میں خیرات کے نام سے ذہین اور کمائو شہریوں سے محض اس لئے وصول کیا جاتا ہے کہ ناکارہ، معذور اور مریض شہریوں کے "گلوں" کی پرورش ہو سکے! یعنی ناکارہ انسانوں کے ایسے ریوڑ کو جسے مہذب سوسائٹی میں پیدا ہی نہ ہونا چاہیئے تھا۔

* * *

نوجوان جوڑوں کو شادی کے ابتدائی برسوں ہی میں ضبط تولید پر عمل کرنا چاہیئے۔ عورت کے لئے ۲۲ برس اور مرد کے لئے ۲۵ برس سے کم عمر میں بچہ پیدا کرنا جائز نہیں البتہ اس عمر کو پہنچ کر دونوں کے قوےٰ میں اس قدر پختگی آجاتی ہے کہ وہ تن درست بچّہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس اصول پر نہ صرف اس لئے عمل کرنا ضروری ہے کہ اس سے ماں باپ دونوں کی صحت برقرار رہتی ہے اور بچہ بھی تن درست پیدا ہوتا ہے بلکہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ شادی کے دو تین برس بعد تک، اگر بچّہ کا قدم درمیان میں نہ آئے تو میاں بیوی میں زیادہ اُنس اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور گھر میں بڑا سکھ اور چین حاصل رہتا ہے۔ لیکن ہر حالت میں بچّے کی پیدائش کے سلسلے میں باپ کی معاشی ذمّہ داریوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

ضبط تولید دنیا کی ساری معاشی اور معاشرتی بیماریوں کا واحد علاج تو نہیں ہے لیکن یہ اس قدر موثّر اور اس قدر زود اثر علاج ہے کہ اگر اس سے کام لیا گیا تو لاکھوں مردوں اور عورتوں کی معاشی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔

وہ لوگ جو بچّہ پیدا کرنے کی اخلاقی ذمّہ داریوں کا پورا پورا احساس رکھتے ہیں، اصل میں اپنے اس مستحسن خیال سے ایک نئی دنیا بنا رہے ہیں اور "تعمیر و تنظیم نسل" کے سلسلے میں آئندہ تجربات کا ایک نیا باب کھول رہے ہیں۔ ایسا باب جو اب سے پہلے کی تاریخ میں نہیں کھولا گیا تھا۔

نتیجہ امتحان سالانہ سنہ ۱۹۳۹ء جماعت افضل الحکماء و اکمل الحکماء جامعہ طبیہ دہلی

نمبر۱ آل حسن (۲۱۴) نمبر۲ اختر الحق (۲۷۵) دوئم نمبر۳ بشیر احمد (۲۱۵) نمبر۴ بھیم سین (۲۷۷) اوّل نمبر۵ سیّد مبارک شاہ (۲۲۴)۔
نمبر۶ غلام تونسوی (۲۲۴) نمبر۷ محمد مختار چشتی (۲۱۴) نمبر۸ محمد نعمت اللہ خاں (۱۹۶) نمبر۹ وکیل احمد (۲۷۳) سوئم
نمبر۱۰ محمد یونس (۲۴۳) کامیاب امتحان ضمیمہ علم الجراحت جو کہ امتحان فاضل الاطباء سنہ ۳۷ء میں باقی رہ گیا تھا۔ نمبر۱۱ دینڈیال جین (۲۸۳) کامیاب امتحان ضمیمہ حمیات قانون

نوٹ:- (۱) صرف کامیاب طلباء کے نام دیئے گئے ہیں (۲) باقی نتائج بھی جلد شائع کئے جائیں گے۔

(دستخط رجسٹرار)

جمہوریہ ترکیہ میں حفظانِ صحت اور آبادی کا مسئلہ

ہمارے مکرم ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ نے ہماری درخواست پر ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر کے لیے ایک مفصل مضمون ارسال فرمایا ہے۔ مضمون میں نہ صرف جمہوریہ ترکیہ کی شرح پیدائش و اموات پر بحث کی گئی ہے بلکہ حفظ صحتِ عامّہ کی تفصیلات بھی اس میں جمع کی گئی ہیں۔ ہم فی الحال اس مضمون کے وہی اقتباسات شایع کر رہے ہیں جو ہمارے موضوع سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ مکمل مضمون انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔ مضمون فرانسیسی زبان میں تھا۔ اس کا ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ "ہمدرد صحت"

ٹرکی نے اپنے مجاہد اعظم غازی مصطفےٰ کمال اتاترک کی زیر قیادت غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر زندگی کے جس نئے دور میں قدم رکھا اُس میں ٹرکی کا پہلا قدم یہ تھا کہ قومی فوز و فلاح کے لیے تعمیری پروگرام مرتّب کیے جائیں۔ صدیوں کی خوں ریز لڑائیوں نے ترکی قوم کی آبادی بہت کم کر دی تھی اور اصول حفظانِ صحت کی جانب سے عام بے پروائی نے ترکوں کی شرح پیدائش کو غیر معمولی طور پر گھٹا دیا تھا۔ قومی نشاہ ثانیہ کے بعد ہی ترک مدبرین کے سامنے اہم ترین سوال یہ تھا کہ ترک قوم کی صحت کی نگہداشت کر کے اس کی شرح پیدائش کو بڑھایا جائے۔

اس مقصد عظیم کے لیے جمہوریہ ترکیہ میں صحّت عامّہ کا ایک مستقل شعبۂ وزارت قائم کیا گیا، جس نے ملک کے بہترین ماہرین طب کو مجتمع کر کے ترکی قوم کی صحت کے متعلّق ضروری معلومات حاصل کیں۔ بعض حالات میں غیر ممالک کے ڈاکٹروں سے بھی امداد لی گئی۔ ان ماہرین طب کی رپورٹیں چار سال تک مکمّل نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد حکومت نے حفظانِ صحت عامّہ کیلئے ایک مستقل مسودۂ قانون مرتّب کر کے ترکی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیا جو طویل بحثوں کے بعد ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو منظور ہو گیا۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۳۰ء کو مندرجہ بالا قانون کا نفاذ ملک میں کر دیا گیا اور وزارت صحت عامّہ کی جانب سے اس پر پوری سختی کے ساتھ عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اس قانون (نمبر ۱۵۹۳) کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ دفعہ ۵ کے مطابق شعبۂ طب تمام و کمال وزارت صحت عامّہ کے ماتحت کر دیا گیا اور ٹرکی میں اب حکیم یا ڈاکٹر اس وقت تک پریکٹس نہیں کر سکتا جب تک وزارت مذکورہ کو اس کی قابلیت اور مہارت فن کے متعلّق پورا یقین نہ ہو جائے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پیشۂ طبابت نااہل لوگوں کے ہاتھ سے نکل کر صرف سند یافتہ اور تجربہ کار اشخاص تک محدود ہو گیا ہے۔ قانون کی چھٹی دفعہ کے مطابق ملک میں کوئی سیرم یا ویکسین کو اُس وقت تک رائج نہیں کیا جا سکتا جب تک وزارت صحتِ عامّہ اس دوا کے تمام کیمیاوی اجزا کی جانچ پڑتال کے بعد اس کے مفید و کار آمد ہونے کی تصدیق نہ کر دے۔ اس طرح ملک میں اشتہاری دوا فروشوں کا بالکل سدّباب ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ ابتدائی مدرسوں کے نصاب میں حفظان صحت کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور ہر استاد اپنے شاگردوں سے ان قواعد پر عمل کرانے کیلیے مجبور ہے۔ اسی طرح ٹرکی کے تمام کارخانوں میں مندرجہ بالا قانون کی ضروری دفعات پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی کارخانے کا مالک ان احکام پر عمل نہ کر سکے تو وہ مستوجب سزا قرار پاتا ہے۔ قانون کی رُو سے وزارت صحت عامّہ کو پروپیگنڈے کے لیے مختلف مراکز قائم کرنے کا حق حاصل ہے، جہاں سے تحریر و تقریر کے ذریعے سے عوام کو حفظان صحت کے ضروری اصول سے مطلع کیا جاتا ہے اور ان مراکز حفظان صحت کے تمام مصارف حکومت برداشت کرتی ہے۔

حفظان صحت کی سپریم کونسل: مندرجہ بالا قانون کی رو سے وزارتِ صحت عامّہ کی نگرانی میں حفظان صحت کی ایک مجلس اعلیٰ ہے جس کی صدارت کے فرائض وزیر یا نائب وزیرِ صحتِ عامّہ انجام دیتا ہے۔ مجلس اعلےٰ کے نو ارکان ہیں جنہیں خود وزیر صحت عامّہ مقرر کرتا ہے اور اسی کو انہیں برطرف کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے اجلاس سال میں تین مرتبہ فروری، مئی اور نومبر کے مہینوں میں منعقد ہوتے ہیں اور ہر اجلاس مہینے کی ۱۰ تاریخ تک منعقد ہو جانا چاہیئے۔ اس کا کورم پانچ ممبروں کا ہے اور کونسل کو حق حاصل ہے کہ وہ قابل اور با اثر ماہرین طبّ کو مستقل یا ہنگامی طور پر اپنی مجلس کا ممبر مقرر کرے۔ ملک میں حفظان صحت کی یہی سپریم کونسل ڈاکٹروں کو پریکٹس کے لیے سندیں عطا کرتی ہے، اور ملک میں جو دوائیں ایجاد کی جائیں کیمیاوی امتحان کے بعد ان کی تصدیق کرتی ہے

سپریم کونسل کی جانب سے ہر بڑے شہر میں ایک "ڈائرکٹر" مقرر کیا جاتا ہے جو اپنے ضلع کے تمام طبیبوں اور دوا فروشوں کی نگرانی کے علاوہ درس گاہوں، کارخانوں اور دکانوں میں اصول حفظان صحت پر عمل درآمد کراتا ہے۔ میونسپلٹیوں کے سینٹری انسپکٹر ان ہی ڈائرکٹروں کے ماتحت ہوتے ہیں اور وزارت صحت عامّہ کی سپریم کونسل کے سامنے یہی ڈائرکیٹر ہر بات کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔ بعض شہروں میں یہ "ڈائرکٹر" اعزازی بھی ہیں۔ لیکن عام طور پر انہیں سرکاری ملازموں کی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس عہدے پر بالعموم کسی مشہور اور تجربے کار ماہر طب کو متعین کیا جاتا ہے۔

(اس کے بعد مضمون میں میونسپلٹیوں کی نگرانی، سرحدوں کی دیکھ بھال متعدّی امراض سے فوجوں کی حفاظت، جراثیم امراض کی پیدائش کو روکنے کی تدبیریں، تپ دق اور پلیگ کے مریض، پبلک عمارتوں کی نگرانی اور چیچک کا ٹیکہ وغیرہ اہم سرخیاں ہیں۔)

امراض تناسلی کا انسداد: قانون صحت عامّہ کی رُو سے ٹرکی میں ہر وہ شخص جو سوزاک اور آتشک وغیرہ میں مبتلا ہو جائے اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اس مقام کے کسی ڈاکٹر کو اور اگر ڈاکٹر موجود نہ ہو تو پولس افسر کو فوراً اپنے مبتلائے مرض ہونے کی اطلاع کر دے۔ اس کے بعد ڈاکٹر یا پولس افسر کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مریض کے نام اور پتے سے محکمۂ حفظان صحت کو مطلع کر دے۔ اگر کوئی شخص اپنے مرض کو چھپانے کی کوشش کرے گا تو وہ قانون کی نگاہ میں مجرم قرار پائے گا۔ اور اسے قید و جرمانے کی سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ محکمۂ حفظان صحت کے حکّام کو اختیار ہے کہ جس شخص کے متعلق اُنہیں یہ شبہ ہو کہ وہ سوزاک یا آتشک میں مبتلا ہے تو اس کا فوراً بغیر کسی نوٹس کے معائنہ کریں۔ کوئی شخص معائنہ کرانے سے انکار نہیں کر سکتا اور اگر انکار کرے گا تو محکمۂ حفظان صحت اس کے خلاف قانون صحت عامّہ کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت قانونی کارروائی کرے گا۔

سوزاک و آتشک کے مریضوں کو علیحدہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسے امراض کا علاج کرنے کے لیے ملک میں جا بجا شفاخانے قائم کر دیے گیے ہیں۔ لیکن جہاں اس قسم کا مخصوص شفاخانہ نہ ہو وہاں کسی عام ہسپتال میں مریض کو علیحدہ رکھ کر اس کے علاج کا انتظام کیا جاتا ہے۔ غریبوں کے مصارف علاج حسب معمول حکومت ادا کرتی ہے۔ محکمۂ حفظان صحت کی طبّی کونسل امراض سوزاک و آتشک کے متعلق برابر پروپیگنڈا کرتی ہے اور اس پروپیگنڈے کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ والدین کی غلط کاریوں کے نتائج سے بچوں کو بچایا جائے۔

شاہدانِ بازاری کی نگرانی: قانون صحت عامّہ کی دفعہ ۱۲۸ کی رو سے شاہدانِ بازاری کی نگرانی وزارت صحت عامّہ کے ذمّے ہے جسے مقامی افسران محکمۂ صحت انجام دیتے رہتے ہیں۔

دفعہ ۱۲۹ کی رُو سے ہر اُس بازاری عورت کو اپنا پیشہ ترک کرنے پر قانوناً مجبور کیا جا سکتا ہے جس کے متعلّق یہ شبہ ہو کہ وہ تپ دق، برص، جذام، ضیق النفس، سوزاک اور آتشک وغیرہ متعدّی امراض مبتلا ہے یا پہلے مبتلا رہ چکی ہے۔ ایسی تمام عورتوں کے نام مقامی طور پر مشتہر کر دئے جاتے ہیں۔ اور ان کی نقل میونسپلٹی یا محکمۂ حفظان صحت کے دفتر میں آویزاں رہتی ہے۔ اگر کوئی عورت حکومت کی جانب سے نوٹس مل جانے کے بعد اپنے پیشے کو ترک نہیں کرتی تو وہ قانوناً سزائے قید کی مستوجب قرار پاتی ہے۔

ڈاکٹروں، محکمۂ حفظان صحت اور پولس کے آدمیوں کو ہر وقت بغیر کسی قسم کی اطّلاع دیے ہوے عصمت فروشی کے اڈّوں میں داخل ہونے اور طوائفوں کو معائنہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

اگر کسی شخص کے متعلق یہ شبہ ہو کہ وہ متعدی و تناسلی امراض میں گرفتار ہے تو پولس اس کو شاہدانِ بازاری کے مکانات داخل ہونے سے حکماً روک سکتی ہے۔

عصمت فروشی کے مراکز میں شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کا استعمال ممنوع ہے۔ اگر کسی طوائف کے متعلق یہ اطلاع ہو جائے کہ اس کے مکان پر مسکرات کا استعمال کیا جاتا ہے تو حکومت اس کا لائسنس منسوخ کر سکتی ہے۔

زچاؤں کی نگہداشت اور افزائش نسل: قانون صحت عامّہ کا چھٹا حصّہ افزائش نسل اور زچاؤں کے متعلق ہے۔ دفعہ ۱۵۱ کی رُو سے وزارت صحت عامّہ کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ ملک کی شرح پیدائش کو بڑھانے اور زچاؤں کو امراض سے بچانے کے لیے تمام ضروری تدابیر اختیار کرے اور پروپیگنڈے کے ذریعے سے والدین کو حفظان صحت کے ضروری اصول سے مطلع کرے۔ زچاؤں کی دیکھ

بھال اور انہیں بچّوں کی پرورش کے متعلق ضروری ہدایات دینے کے لیے حکومت تربیت یافتہ دائیوں اور نرسوں کا انتظام کرتی ہے اور اُن کی خدمات بغیر کسی معاوضے کے پبلک حاصل کرسکتی ہے۔

جو عورتیں فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرتی ہیں وہ وضع حمل سے ایک مہینے پہلے اور وضع حمل کے بعد ڈاکٹری سارٹیفکٹ پیش کرنے پر پوری تنخواہ کے ساتھ رخصت کی مستحق ہیں۔

دفعہ ۱۵۶ کے مطابق حکومت ہر سال اپنے بجٹ میں ایک ایسی رقم منظور کرے گی جو ان غریب عورتوں کو مالی امداد کے طور پر دی جائے گی جن کے ۶ بچّے زندہ موجود ہوں۔ اس دفعہ کا مقصد یہ ہے کہ ملک میں افزائش نسل کی حوصلہ افزائی ہو۔ حکومت کی جانب سے مختلف مقامات اور موقعوں پر ایسے اجتماعات کا انتظام ہے جہاں صحت مند بچّوں کی نمائش کی جاتی ہے اور والدین کو انعامات دیے جاتے ہیں۔

جو عورتیں یا مرد متعدّی امراض میں مبتلا ہوں یا مبتلا رہ چکے ہوں اُنہیں قانوناً شادی سے روکا جاسکتا ہے۔

بچّوں کی حفاظت: بچوں کی حفاظت و نگہداشت کے مسئلے پر حکومت پروپیگنڈا کرکے لوگوں کو بتائے گی کہ بچوں کی پرورش کے صحیح طریقے کیا ہیں۔

ملک میں ایسے کھلونوں، مٹھائیوں اور ایسی تمام دوسری چیزوں کی درآمد و فروخت ممنوع ہے جن کے استعمال سے بچّوں کی صحت پر بُرا اثر پڑے یا ان کی جان کے لیے خطرہ ہو۔ جو سوداگر ایسی چیزوں کی درآمد، فروخت اور نمایش کریں گے وہ قانون کی نگاہ میں مجرم قرار پائیں گے۔ حکومت وقتاً فوقتاً ایسے تمام کھلونوں اور دوسری چیزوں کی فہرست شایع کرتی رہتی ہے

چھ سال کی عمر تک کے لاوارث بچّوں کی حفاظت اور پرورش و کفالت کی ذمّہ دار مقامی میونسپلٹیاں ہیں جس مقام پر میونسپلٹی نہ ہو وہاں "مجلسِ اکابر" اس فرض کو انجام دینے کے لیے منجانب حکومت مجبور ہے۔ چھ سال کی عمر کے بعد ان لاوارث بچّوں کی تعلیمی ذمّہ داری ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پر عاید ہوتی ہے۔ ہر اُس مقام پر جس کی آبادی دس ہزار نفوس سے زیادہ ہو، میونسپلٹی بچّوں کے علاج اور ان کی غذا کے متعلق مشورہ دینے کے لیے ایک شفاخانہ قائم کرنے پر مجبور ہے۔ جن مقامات کی آبادی چالیس ہزار سے زیادہ ہو وہاں کی میونسپلٹی اپنے شفاخانے کے ساتھ "دودھ خانے" کا بھی انتظام کرے گی۔ جہاں بچوں کے واسطے خالص دودھ مہیا کیا جائے۔ اور غریب والدین کے بچّوں کو میونسپلٹی کے خرچ پر دودھ مفت دیا جائے

ایک لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی کے شہروں میں میونسپلٹیاں باشندوں کی ضرورت و سہولت کے مطابق بچّوں کے لیے متعدد شفاخانے اور "دودھ خانے" قائم کریں گی۔

ہر مدرسے میں بچّوں کی جسمانی صحت کا معائنہ ضروری ہے۔ اُستادوں کا فرض ہے کہ ہر بچّے کی صحت کا ایک رجسٹر رکھیں جس کے ضروری اندراجات سے معلوم کیا جاسکے کہ بچّے کی صحت ترقّی پذیر ہے یا زوال پذیر۔

بارہ سال سے کم عمر کے بچّوں کو، خواہ وہ اپنے والدین ہی کے ساتھ ہوں، شراب خانوں میں داخل ہونے کی ممانعت ہے اور شراب خانوں کے مالکوں کا فرض ہے کہ اس قاعدے پر سختی سے عمل درآمد کریں۔

بارہ سال کی عمر تک کے بچّے ازروئے قانون سگریٹ نوشی نہیں کرسکتے۔ اور نہ سگریٹ فروشوں کو ان کے ہاتھ سگریٹ فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

بارہ سال تک کی عمر کے بچّوں کو سینما تھیٹر، رقص خانوں اور شراب خانوں میں کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کان کنی کے لیے بھی اس عمر تک کے بچوں کو ملازم نہیں رکھا جاسکتا۔

ہر مقام کی میونسپلٹی بچوں کی سیر و تفریح کے لیے کوئی جگہ مختص کرنے پر مجبور ہے۔ ان مقاموں پر میونسپلٹی کی جانب سے بچّوں کو تعلیمی فلمیں بھی دکھائی جاتی ہیں۔

مسئلہ نسل اور مصر

استاذ محمد محمود حسن - سکرٹری نیابت عیاط - قاہرہ

نسل کا مسئلہ مصر میں بڑی اہمیت اختیار کر رہا ہے۔ عام و خاص سب اُس کی طرف متوجہ ہیں۔ کوئی کنبہ ایسا نہیں جو یہ حساب نہ لگا رہا ہو کہ اس کے افراد زیادہ ہیں اور آمدنی محدود ہے۔ اور افراد کی کثرت سے مصارف ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئے ہیں۔ اہل قلم اس مسئلے پر بہت کچھ خامہ فرسائی کر چکے ہیں یہاں تک کہ دار الافتا نے فتویٰ بھی دے دیا ہے۔ اس فتوے سے کچھ لوگ خوش ہیں اور کچھ لوگ ناراض ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ دو حیثیتیں رکھتا ہے۔ ایک شرعی حیثیت اور دوسری قومی و اجتماعی۔ اس سے پہلے کہ ہم ان دونوں حیثیتوں پر بحث کریں یہ بات بتا دینی چاہتے ہیں کہ جو لوگ نسل کے مسئلے سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں اور تحدید نسل کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتے ہیں، وہ طبقۂ متوسط کے لوگ ہیں طبقہ مالی کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اُس کے پاس بڑی بڑی جائدادیں اور مال و متاع موجود ہے۔ اُسے اس مسئلے کا کیا فکر ہو سکتا ہے۔ اُس کے نزدیک اولاد کی کثرت و قلت یکساں ہے۔ اب رہا غربا اور کاشتکاروں کا طبقہ جو ملک کا سب سے بڑا طبقہ ہے، تو اُس کی توجہ تحدید نسل کی طرف کبھی مبذول نہیں ہو سکتی اور نہ انہیں اولاد کے متعلق کوئی دشواری ہے۔ ان کے نزدیک اولاد ثروت کا مفہوم رکھتی ہے کیوں کہ ایک کاشتکار جو کثیر الاولاد ہو زیادہ کاشت کر سکتا ہے اور اسے اپنی اولاد سے مواشی کے چرانے اور زراعت کے کاموں میں پوری مدد مل سکتی ہے۔ جن کاشتکاروں کی اولاد زیادہ ہے وہ اپنے ہم چشموں میں زیادہ عزت رکھتے ہیں۔

طبقہ متوسط ملک کا وہ طبقہ ہے جو صاحب غور و فکر ہے اور ملک کی خوش حالی اُس پر منحصر ہے۔ مصر کے ہر گوشے میں اور زندگی کے ہر شعبے میں اُس کی جدوجہد کو دخل ہے۔ لیکن یہی طبقہ سب سے بڑھ کر تحدید نسل کے لئے بے قرار نظر آتا ہے۔

مذہبی حیثیت

انسان کو اپنی ذات سے جو محبت ہے اور جو انانیت اُس میں پائی جاتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کو پوری آگاہی ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان فوری فائدے کا آرزومند رہتا ہے اور بہت عاقبت نا اندیش ہے۔ اسی بنا پر مختلف صورتوں میں وہ تحدید نسل کے لئے آمادہ ہے اور شیطان نے اُس کے اعمال کو خوش نما بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ انسان کو واضح اور روشن طور پر راستہ دکھا دے۔ اُس کا دل مطمئن کر دے اور روزی وغیرہ کی طرف سے اُسے جو اندیشہ ہے وہ رفع ہو جائے اس لیئے ارشاد کیا کہ ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطأً کبیرًا (مفلسی سے ڈر کر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اُسے اور تمھیں ہم روزی دیتے ہیں۔ اُس کا قتل بڑی خطا ہے)

یاد رکھیئے کہ اگر اولاد کی کثرت ہو گی تو اس سے خدائے بے نیاز کے خزانوں میں کچھ کمی واقع نہ ہو گی۔ خدا کے قبضے میں تو آسمان و زمین ہے اور اُس نے روزی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ خدا سے بڑھ کر وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے؟ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس آیۂ کریمہ پر پورا اعتقاد رکھے اور یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے روزی کی نئی راہیں نکالے گا اور اسے تنگ دستی کی مصیبت سے نجات دے گا۔ اور کلام الٰہی کے ان مطالب کو ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً (شیطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے مغفرت اور اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے)

اعتراض کیا جاتا ہے کہ منع حمل اور تحدید نسل کو قتل اولاد سے جس کا مضمون اس آیت میں ہے کوئی علاقہ نہیں ہے۔ لیکن یہ اعتراض غلط ہے علمی طور پر یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ انسانی حیات کا پہلا درجہ منی کے وہ کیڑے ہیں جو صلب پدر میں زندہ موجود ہوتے ہیں اور خوردبین سے دیکھنے پر اُن کا متحرک ہونا نظر آتا ہے جو ان کی زندگی کا ثبوت ہے۔ یہ صورت رحم مادر میں پہنچنے سے پہلے ہوتی ہے۔ پس کوئی ایسا عمل جو ان کو رحم میں جانے سے روکے یا اِن کو ہلاک کر دے بلا شبہ وہ قتل کا عمل ہے۔ پس آج اگر کوئی شخص کسی ذریعے سے منع حمل کی کوشش کرتا ہے تو وہ تنگ دستی کے خوف سے قتل اولاد کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کرکے معاملے کو یک سو اور فیصل کردیا اور اس مسئلے کے متعلق ہمارے جو اختلافات تھے ان کو رفع کردیا۔ اس سلسلے میں عربوں کی حالت پر غور کیجئے۔ بلاشبہ وہ ننگ و عار کی بنا پر اپنی لڑکیوں کو زندہ در گور کرتے تھے لیکن اپنے بیٹوں کے ساتھ ان کا یہ برتاؤ نہ تھا حالانکہ وہ عموماً کثیر الاولاد تھے اور ساتھ ہی انتہا درجے کے غریب اور تنگ دست۔ وہ جنگ و جدل کے مواقع پر اپنی کثیر الاولادی کو مایۂ فخر و ناز قرار دیتے تھے۔

سوشل اور قومی حیثیت

اب سوشل اور قومی نقطۂ نظر سے اس مسئلے پر غور فرمایئے۔ دیکھیئے یہ متوسّط طبقہ جو تحدید نسل پر زور دے رہا ہے، درحقیقت ملک کا بہترین اور روشن ترین طبقہ ہے۔ یہی وہ طبقہ ہے جس میں علماء اور مختلف علوم و فنون کے ماہرین پیدا ہوئے ہیں۔ عظمائے مصر اور ملک کے مردان کار آپ کے سامنے ہیں، یہ سب کے سب اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ سعد زاغلول، مصطفےٰ نحاس، طلعت حرب، شیخ محمد عبدہ اور شیخ مراغی کی شخصیتیں اس حقیقت کی گواہ ہیں

عقل و ہوش اور فہم و ذکا کی صفات باپ دادا سے اولادیں بطور میراث منتقل ہوتی ہیں۔ پس کیسی غلط تجویز ہوگی کہ ملک کو ایسی ہوش مند نسل سے محروم کردیا جائے اور خاص کر ایسے زمانے میں جب کہ جانوروں کی نسل کشی کا اور اچھی نسل کے جانوروں کو ترقی دینے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ بہرحال کسی طرح یہ مناسب نہیں کہ ایسے طبقے کا توالد و تناسل محدود کردیا جائے جس کے افراد اپنی صلب میں علم و دانش کے خزانے رکھتے ہیں۔

ایمان کی بات یہ ہے کہ اس طبقے سے ایسی عورتیں اور ایسے مرد نکلتے ہیں جو قوم کے لئے باعث ناز و افتخار ہیں۔ پس کس قدر افسوس ہے کہ لوگ تحدید نسل کے ذریعے سے عیش و راحت اور بے فکری کی زندگی بسر کریں اور اپنی قابل اولاد سے اپنے عزیز وطن کو محروم کردیں۔ حالاں کہ اس طبقے کی بڑھنے پر رزق کے نئے نئے دروازے کھل سکتے ہیں اور ملک کی حالت کچھ سے کچھ ہوسکتی ہے۔ وہ اولاد جسے ابتدا ہی سے ناز و نعمت کی جگہ جفاکشی اور شدائد کی عادتیں ڈالی گئی ہوں اطراف عالم میں پھیل کر انقلاب پیدا کرسکتی ہے اور ایک ابھرنے والی قوم کی یہی صفات ہوتی ہیں

اس وقت، جب کہ وطن کو ہر قسم کے رضاکاروں کی ضرورت ہے اور وہ اپنے آپ کو اجنبیوں کی دست بُرد سے بچانا چاہتا ہے، تحدید نسل کی صدا کس قدر بے ہنگام ہے۔

جو لوگ افلاس کے خوف سے تحدید نسل کی حمایت کر رہے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مصر میں روزی کی کمی نہیں۔ یہ وہ ملک ہے جس کے زریں وسائل دیکھ کر اغیار کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور وہ دور دراز سے آکر یہاں ٹھیر جاتے ہیں اور زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ کیا اس حقیقت کے باوجود بھی اہل مصر کو کثرت اولاد کا خوف ہوسکتا ہے اور کیا وہ خیال کرسکتے ہیں کہ اہل مصر کے لئے مصر کا میدان تنگ ہے یا رحمت خداوندی ان کی طرف سے آنکھ بند کرلے گی اور انہیں روزی نہیں ملے گی؟ تحدید نسل کے حامیوں کو چاہیئے کہ وہ اِن خیالات سے باز آئیں اور جناب الٰہی میں توبہ کریں انہ کان توّابا۔

کلیّاتِ ادویہ
ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ پر سب سے پہلی مبسوط کتاب۔ (نصاب جامعہ طبیہ)
ہر طبیب کو اپنی عملی زندگی کی روزمرہ ضروریات میں جن مسائل سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے، وہ ادویہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری متداول کتابوں میں ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ کا باب ہی سب سے مختصر ہے۔ متقدمین کی مستند کتب میں اس موضوع پر جو بیانات موجود ہیں وہ بھی نہایت منتشر اور عصر حاضر کی ضروریات کے لحاظ سے بڑی حد تک تشنہ اور نامکمل ہیں۔ فن کی اس کمی کو حکیم کبیر الدین صاحب نے اپنی جدید تصنیف
کلیّاتِ ادویہ
میں پورا کردیا ہے اور اس میں علم الادویہ اور فنِ علاج کے تمام ضروری عنوانات پر ایسے مدلّل و مکمل مباحث جمع کردئے ہیں کہ جو فنی بصیرت پہلے پورے طبی کتب خانے سے حاصل ہونی دشوار تھی وہ اب تنہا اس کتاب کے مطالعے سے حاصل ہوسکتی ہے۔
کتابت و طباعت عمدہ: کاغذ سفید چکنا، ضخامت تقریباً ایک ہزار صفحے۔ قیمت صرف پانچ روپے۔ (ضمیمہ)
منیجر مکتبہ ہمدردِ صحت، ہمدرد منزل، دہلی

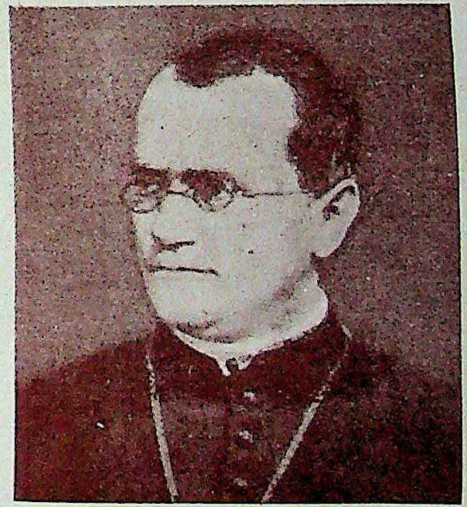

جارج مینڈل
(۱۸۲۲-۱۸۸٤)

قانون توارث کے مشہور محقّق مضمون "صنف" کے سلسلے میں آپ کی تصویر مطالعہ دل چسپی سے خالی نہیں ھے۔

(صفحہ ۱٦۱)

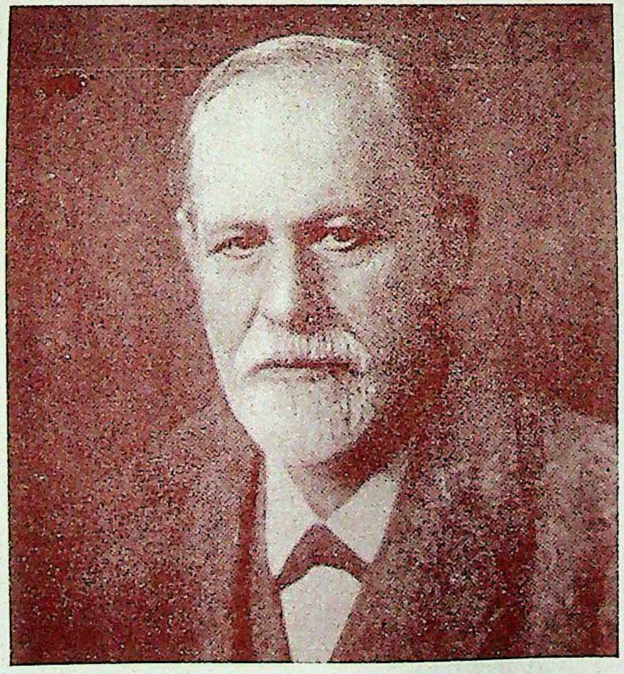

ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ

آپ مشہور ماہر نفسیات ھیں۔ آپ ھی کے نام کا حوالہ ع۔ ح۔ جمیل علوی صاحب کے مضمون "ارتقائے صنفیت اور ضبط تولید کا نفسیاتی مطالعہ" میں باربار آیا ھے (صفحہ ۱۳۵)

HAMDARD-I-SEHAT DELHI.
Birth Control Number
July 1939.

ہمدرد صحت دہلی
ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۹ ع

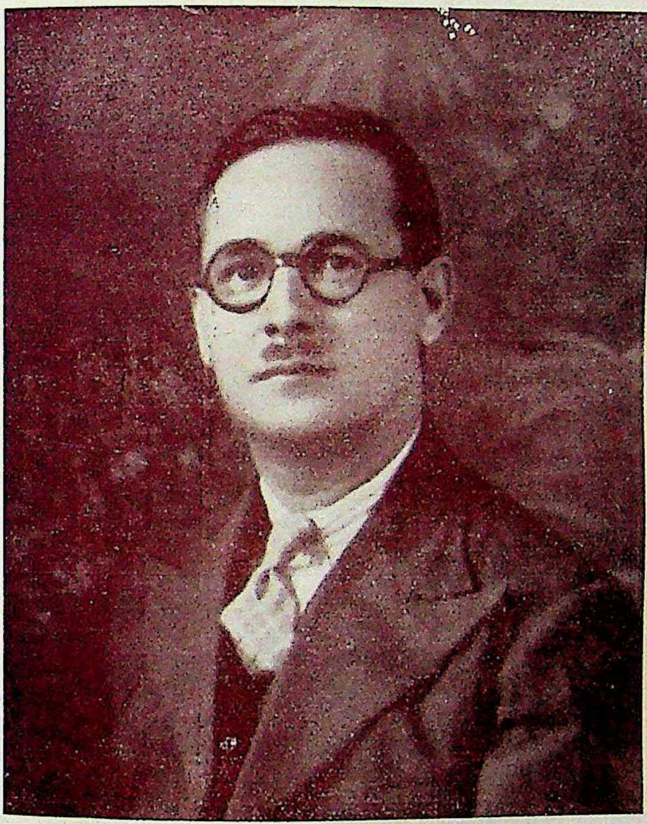

ڈاکٹر محمد حسین رکن دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ
حیدرآباد دکن

صنف

ازجناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

ذیل کا گراں قدر مضمون ہمارے مخلص کرم فرما ڈاکٹر محمد حسین صاحب رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کی دماغی کوشش دکاوش کا نتیجہ ہے۔ یہ موضوع نہایت پیچیدہ ہے اور سائنس کے اعلیٰ ترین اور نہایت دقیق حیاتیاتی مسائل سے تعلق رکھتا ہے، جن کے سمجھنے کے لئے علم الخلایا، (Cytology) مینڈل کے قانون توارث، وغیرہ وغیرہ جیسے دقیق علمی مسائل کی ابتدائی واقفیت ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں اِن کے مبادیات سے بحث کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ موقع۔ عام ناظرین اس سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سائنس نے کم از کم اقلیم حیات کے ادنےٰ ترین انواع میں تعیین صنف پر بہت سی صورتوں میں قابو حاصل کر کے اس کی روشنی میں ان مسائل کا اطلاق عملاً بعض اعلیٰ تر حیوانات پر بھی کر لیا ہے، جس سے ایک امید افزا مستقبل کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ "ہمدرد صحت"

اعلیٰ تر حیوانات میں ہر فرد مذکر ہوتا ہے یا مونث۔ حالت تذکیر حیوانات منویہ کی پیدائش کو مستلزم ہے اور حالت تانیث بیضہ کی پیدائش کو۔ مذکر وہ فرد ہے جو کار آمد حیوانات منویہ کو بنانے اور ان کو مقام استقرار تک پہنچانے کے آلات سے تمام وکمال آراستہ ہو۔ اس کے برعکس مونث وہ فرد ہے جو کار آمد بیضوں کے بنانے اور ان کو مقام استقرار تک پہنچانے کے سامان سے اچھی طرح مسلح ہو۔ پیش از ولادت جنینی تغذیہ اور بچّے کی پرورش کی خدمت بھی اُسی کے سپرد ہوتی ہے۔

بالغ نر اور مادہ کے امتیازی خصائص

اعلیٰ حیوانات میں مذکر و مونث کو مندرجہ ذیل خصوصیات کے ذریعے سے تمیز کیا جا سکتا ہے:۔ (۱) مذکر میں خصیتین اور مونث میں مبیضین کی موجودگی (۲) اضافی آلات تناسلی، یعنی مجاری اور متعلقہ غدد جو مُوَلِّدات (Gonads) کی رطوبتوں اور حاصلات کو منتقل کرنے میں حصہ لیتی ہیں' ان کا اختلاف (۳) بیرونی اعضائے تناسل کا اختلاف (۴) بعض استخوانی اور جلدی خصوصیات۔ اس کے علاوہ دوسری نسبتاً غیر واضح خصوصیات جو افعال اعضا، حیاتیاتی کیمیا یا نفسیات سے متعلق ہوتی ہیں

صنفوں کا تفرق

موجودہ صدی کے آغاز میں خیال کیا جاتا تھا کہ استقرار کے وقت بیضہ بے صنف ہوتا ہے، اور بعد میں اُن حالات سے جو کہ بیضہ کے نشو و نما پر اثر انداز ہوتے ہیں، صنف متعیّن ہوتی ہے۔ لیکن اب یہ خیال غلط سمجھا جاتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ صنف اسی وقت ہی متعیّن ہو جاتی ہے جب کہ بیضہ بارور ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب توام بچّے ایک ہی بیضے سے نمویاب ہوئے ہوں تو اُن دونوں کی صنف ایک ہی ہوتی ہے۔ تعیینِ صنف کا میکانیہ بھی دریافت ہو چکا ہے اور اس کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

تعیین صنف کا میکانیہ

اعلیٰ حیوانات میں نر اور مادہ کے خلیّات کے نواتوں کے اندر لونی اجسام (Chromosorues) کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک صنف کے اندر ان کا عدد طاق اور دوسری کے اندر جفت ہوتا ہے، اس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے:۔ نَر (XO) اور مادہ (XX) بعض اوقات ایک دوسرا اختلاف پایا جاتا ہے یعنی نر میں لونی اجسام کے دونوں جزو باہم غیر مماثل ہوتے ہیں، لیکن مادہ میں وہ مماثل ہوتے ہیں، جس کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے: نَر (XY) اور مادہ (XX)۔ چنانچہ اعلیٰ حیوانات میں مذکر تخم میں دو قسم کے جزو ہوتے ہیں، اور تخم کو دو زواجی (Digamic) کہا جاتا ہے۔ جب اخصاب (باروری) واقع ہوتا ہے، تو ایک جزو (خواہ X خواہ Y) مذکر تخم سے نکلتا ہے اور ایک جزو (دونوں میں سے کوئی ایک X) مونث میں سے نکلتا ہے، اور یہ دونوں متحد ہو کر

ایک بارور شدہ بیضہ بناتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ بارور شدہ بیضے کی دو شکلیں ہو سکتی ہیں یعنی (X Y) اور (X X)، جن کے مطابق بارور شدہ بیضہ مذکر ہوگا یا مونث۔ مذکر بارور شدہ بیضے میں ایک جزو باپ کی طرف سے اور دوسرا جزو ماں کی طرف سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اسی طرح مونث میں بھی ایک جزو باپ کی طرف سے اور دوسرا جزو ماں کی طرف سے ماخوذ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ مذکّر بارور شدہ بیضے میں دونوں جزو غیر مماثل ہوتے ہیں، اور مونّث میں دونوں جزو مماثل۔

صنفی مربوطیت

SEX—LINKAGE

اگر باپ کا (X) جزو ایک مغلوب ارثی خاصّے (Recessive character) کا حامل ہو اور (Y) جزو اس میں مداخلت نہ کرتا ہو، تو جس وقت تعیینِ صنف کا میکانیہ عمل میں آئے گا باپ کے (X) جزو کا محمولہ ارثی خاصہ بھی مونث بارور شدہ بیضے میں چلا جائے گا اور اس طرح ایسا مونث فرد پیدا ہوگا جو کہ ارثی خاصّہ ظاہر کرے گا، لیکن مذکر فرد میں چونکہ باپ کا صرف (Y) جزو داخل ہوا ہے، لہٰذا وہ ارثی خاصہ ظاہر نہیں کرے گا۔ اگر ارثی خاصّہ مونث کے لونی اجسام کے جزو (X) پر محمول ہو اور مذکر کے لونی اجسام کے اجزا اس کے حامل نہ ہوں، تو باروری کے وقت اس کے برعکس نتیجہ مترتب ہوگا، یعنی مذکر فرد میں ارثی خاصہ پایا جائے گا اور مونث فرد اس سے مبرّا ہوگا۔ ان نتائج کو اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ (a کا نشان مغلوب ارثی خاصّہ ظاہر کرتا ہے)

	مذکّر	مونّث		مذکّر	مونّث
(۱)	(Xa Y)	(X X)	باروری کے بعد	(X Y)	(X Xa)
(۲)	(X Y)	(X Xa)	″	(Xa Y)	(X X)

یہ سب واقعات نزیفیت (Haemophilia) کی حالت میں ثابت کئے جا سکتے ہیں۔

عدم افتراق

NON-DISJUNCTION

مندرجہ بالا مثال ۱ میں ایک استثنائی صورت پیش آ سکتی ہے، یعنی باپ کے لونی اجسام کا جزو (x a) جو کہ ارثی خاصہ کا حامل ہے (X Xa) میں جاتے وقت اپنے (Y) جزو سے مفترق نہ ہو، اور ایک پیچیدہ شکل ظہور میں آئے، یعنی Y (X Xa) ایسی صورت میں ارثی خاصہ ظاہر کرنے والا فرد مونث نہیں ہوگا بلکہ مذکر کی خصوصیات ظاہر کرے گا کیونکہ اس کے ساتھ (Y) جزو چپکا ہوا ہے۔ اس مظہر کو عدم افتراق (Non-disjunction) کہتے ہیں، اور اس کا ثبوت ڈروسو فیلیا (Drosophilia) مکھی کی نوع پر کئے ہوئے تجربات سے ملتا ہے۔

خُنثیت

GYANDROMORPHISM

ڈروسوفیلیا مکھی کی نوع میں ایک اور محیّر العقول مظہر پیش آتا ہے، یعنی بعض افراد ایک حصّے میں مذکر اور دوسرے میں مونث ہوتے ہیں اور ان دونوں حصوں کے درمیان ایک واضح خطِ امتیاز موجود ہوتا ہے۔ اگر یہ فرض کیا جائے کہ ایسا فرد (خنثیٰ) مونث کی حیثیت سے زندگی شروع کرتا ہے، یعنی (X X) ترکیب کا ہوتا ہے، تو بارور شدہ بیضے کی ابتدائی تقسیمات میں ممکن ہے کہ بعض دختر خلیّات میں ایک ہی دختر (X) داخل ہو اور دوسرا دختر (X) داخل ہو اور اس طرح ان میں دُو (x) کی بجائے صرف ایک ہی (X) پایا جائے، یعنی اب ان کے ترکیبی اجزا (X X) کی بجائے (X O) ہو جائیں، جس سے مذکر نتیجہ حاصل ہوگا۔

یقینی عوامل کا توازن

تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ صنف کی تعیین کا وظیفہ محض لونی اجسام میں ہی نہیں پایا جاتا، بلکہ بعض دیگر عوامل پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ لہٰذا مجمل طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ صنف کی تعیین اس توازن پر منحصر ہے جو کہ مذکر آفریں (M) اور مونث آفریں (F) عوامل میں پایا جاتا ہے۔ جب تک کہ مذکر آفریں (M) عوامل مونث آفریں (F) عوامل پر غالب رہیں گے، ایک مذکر فرد پیدا ہوگا۔ لیکن اگر اس کے برعکس مونث آفریں

عوامل غالب رہیں تو مونث فرد پیدا ہوگا۔ اور اگر یہ دونوں اقسام مساوی مقدار میں ہوں تو ایک بین صنفیہ (Intersex) ظہور میں آئے گا۔ اگر نمو کے دوران میں ایسے حالات پیش آئیں جو اس توازن کو درہم برہم کر دیں تو ان حالات کے مطابق تذکیر یا تانیث میں فرق آجائے گا۔

نموی فعلیات

فقری حیوانات میں فرد کی ارثی ترکیب کو اس وقت نہایت تقویت حاصل ہوتی ہے جب کہ صنفی غدد نمودار ہوتے ہیں۔ جب ایک مرتبہ خصیتین یا مبیضین نمودار ہو جاتے ہیں تو یہی اضافی صنفی آلات اور دیگر صنفی خصائص پر اقتدار رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس حشرات (Insects) میں صنفی خصائص محض لونی اجسام کی فعالیت کا مظہر ہوتے ہیں اور وہ صنفی غدد کے رہین منت نہیں ہوتے۔

جب پتنگے (Moth) کے انواع یا جغرافیائی اقسام کی بذریعہ ہجانت (Crossing) دوغلی نسل پیدا کی جائے تو ان دوغلوں (Hybrids) کے اندر، علاوہ طبعی افراد کے، بہت سے غیر طبعی افراد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر طاقتور نوع کے مذکر افراد اور کمزور نوع کے مونث افراد کے درمیان ہجانت کی کیا جائے، تو غیر طبعی افراد میں تذکیر کا رجحان پایا جائے گا۔ چنانچہ مختلف ذیلی انواع کو انتخاب کرکے ہر درجے کی تذکیر پیدا کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر طاقتور نوع کے مونث افراد اور کمزور نوع کے مذکر افراد کے درمیان ہجانت کی جائے، تو تانیث کا رجحان پیدا کیا جا سکتا ہے اور ذیلی انواع کا انتخاب کرکے مختلف درجہ کی تانیث پیدا کی جا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ اس طرح ہر درجہ اور ہر قسم کے بین صنفیات (Intersexes) تجربتہً پیدا کئے جا سکتے ہیں اور ان کو ایک تدریجی سلسلے کے طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

بین صنفیت کس طرح ظہور میں آتی ہے؟

بین صنفیے وہ افراد ہیں جو ایک خاص مدت تک مذکر کی حیثیت سے نمو پاتے ہیں اور اس کے بعد مونث بن جاتے ہیں۔ ان کو "زمانی بین صنفیے" (Time-intersexes) بھی کہتے ہیں۔ بین صنفیت میں تمام اعضا مساوی طور پر متاثر نہیں ہوتے بلکہ بعض پہلے متاثر ہوتے ہیں اور یہ وہ ہوتے ہیں جو سب سے آخر میں نمویاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض اعضا بعد میں متاثر ہوتے ہیں اور یہ وہ ہوتے ہیں جو کہ سب سے پہلے نمویاب ہوتے ہیں۔ اس کو "بین صنفیت کا قانون زمانی" (Time-law of intersexuality) کہتے ہیں۔

ایک نسل جو دوسری نسل سے بہت مختلف ہو، ان کے درمیان ہجانت کرنے سے جو بین صنفیت پیدا ہوتی ہے اس کی حسب ذیل توجیہ ہو سکتی ہے:۔ غالباً بعض نسلوں میں مذکر آفرین (M) عوامل زیادہ سرعت سے پیدا ہوتے ہیں، اور دوسری نسلوں میں مونث آفرین عوامل زیادہ آہستہ پیدا ہوتے ہیں۔ اب ان کے درمیان ہجانت کرنے سے جو بارور شدہ بیضہ بنتا ہے اس میں پہلے پہل تو مونث صنف متعین ہوتی ہے۔ اس کے کچھ مدت بعد جب مذکر آفرین عوامل (M) بڑھ کر مونث آفرین عوامل (F) پر غالب آجاتے ہیں تو مذکر صنف نمودار ہو جاتی ہے۔ اس طرح بعض نسلوں میں مونث آفرین عوامل زیادہ سرعت سے پیدا ہوتے ہیں اور دوسری میں مذکر آفرین عوامل آہستہ پیدا ہوتے ہیں، تو دوسری قسم کا بین صنفیہ ظہور میں آتا ہے۔ تمام نسلوں کو ایک سلسلے کی صورت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے جس میں اُن کے مذکر آفرین یا مونث آفرین عوامل کی رفتار پیدائش ظاہر ہوتی ہے۔

ایک دوسری قسم کا بین صنفیہ "ہارمون" کی پیدائش کے ساتھ وابستہ ہے۔ بعض اوقات اگر مذکر میں خصیتین اپنا افراز پیدا نہ کرتے رہے ہوں تو اس کے نتیجے کے طور پر دونوں قسم کے اضافی صنفی اعضا نمویاب ہوتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ فرد جو در اصل مذکر تھا خصیتین کے فعال نہ ہونے سے اب مونث بن گیا ہے۔ جب خصیتین دوبارہ فعال ہو جاتے ہیں تو نر کے ثانوی صنفی خصوصیات نمویاب ہو جاتے ہیں۔

صنفی انقلاب

اعلیٰ حیوانات میں صنف کی تبدیلی ہونا بمشکل سمجھ میں آسکتا ہے۔ مگر بعض حیوانات میں انقلاب صنف بہت آسانی سے کیا جا سکتا ہے مثلاً کستورا مچھلی (Oyster) میں۔ یہ زندگی کے پہلے ایک دو سال

میں نر ہوتی ہے اور پھر لکا یک مادہ بن جاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ مادہ کی حیثیت سے وہ بیضے پیدا کرنے کے بعد اور اس وقت جب کہ وہ ابھی حاملہ ہی ہوتی ہے، پھر ایک بار نر بن جاتی ہے۔

صنفی انقلاب، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، بعض صورتوں میں اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ ارثی ترکیب کے اندر ہی انقلاب کے عوامل موجود ہوتے ہیں، اور اگر نمو کے دوران میں ان پر کوئی اثر نہ پڑے اور حالات غیر موافق نہ ہوں تو صنفی انقلاب واقع ہو جائے گا۔ دوسری صورتوں میں بارور شدہ بیضہ پر بیرونی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، اور اس طرح فعلیاتی حالت کا اختلال ہو کر صنفی انقلاب واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً درجۂ تپش بڑھانے سے مذکر بیضہ مونث بن جاتا ہے، یا باروری میں تاخیر کرنے سے ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ جنینی زندگی میں فعلیاتی اختلال سے بھی صنفی انقلاب رونما ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعد جنینی زندگی میں بھی فعلیاتی اختلال صنفی انقلاب ظہور میں آسکتا ہے، مثلاً تدرن (Tuberculosis) کے اثر سے یا بعض غدد کا پیوند لگا دینے سے۔

صنفی تناسب

صنفی تناسب، کسی گروہ کے اندر صنفوں کا عددی تناسب ہے۔ اس میں عام طور پر ۱۰۰ امونثوں کے مقابلے میں مذکروں کی تعداد سے ظاہر کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ فرد کی زندگی میں تین خاص موقعوں یعنی استقرار حمل، ولادت اور پختگی پر لگایا جاتا ہے اور ان تناسبات کو علی الترتیب اولی، ثانوی، اور ثالثی کہتے ہیں۔

ثالثی صنفی تناسب

اس کے مطالعے کے لئے ہمیں صرف انسان کے متعلق اعداد حاصل ہیں۔ ثالثی صنفی تناسب ثانوی کے مماثل ہوتا ہے، بجز اس صورت کے جب کہ ولادت کے بعد مردوں کی اموات عورتوں کی نسبت زیادہ ہوئی ہوں۔ اس کا سبب ایک تو حرفتی خطرات ہیں۔ اس کے علاوہ بعض نامعلوم اسباب بھی ہیں جو مردوں کے منتخب اموات کی توجیہہ کرتے ہیں۔

ثانوی صنفی تناسب

یہ اولی کے مماثل ہوتا ہے، بجز اس صورت کے جب کہ استقرار حمل کے بعد صنفی طور پر منتخب اموات واقع ہوں۔ ہر نوع کے لئے ایک مقررہ تناسب پایا جاتا ہے، جو مختلف انواع میں مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح یہ نسل کے لحاظ سے بھی اختلاف ظاہر کرتا ہے۔ مختلف حالات، مثلاً مختلف موسم اس کے اختلاف کا باعث ہوتے ہیں بین نوعی یا بین قسمی ہجانت کرنے سے اس تناسب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ہجانت کا اثر تناسب پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:
(۱) سفید نسلوں کے درمیان ہجانت کرنے سے اس سے زیادہ مرد پیدا ہوتے ہیں جتنے کہ خالص جفتیوں میں ہوتے ہیں (۲) رنگ دار نسلوں کے درمیان ہجانت کرنے سے زیادہ عورتیں پیدا ہوتی ہیں بہ نسبت اس وقت کے جب کہ خالص جفتی کی جائے (۳) سفید اور رنگ دار نسلوں کے درمیان ہجانت عمل میں لانے سے اس سے زیادہ عورتیں پیدا ہوتی ہیں کہ جتنی خالص جفتیوں میں ہوتی ہیں۔ ہر بعد کے حمل میں ثانوی صنفی تناسب گھٹ جاتا ہے۔ جنگ کے بعد زیادہ مرد پیدا ہوتے ہیں۔

ثانوی صنفی تناسب کے یکساں نہ ہونے کے اسباب

ثانوی تناسب ہمیشہ ۱۰۰ سے اوپر اور ثالثی ہمیشہ ۱۰۰ سے کم ہوتا ہے مُردہ ولادتوں کا صنفی تناسب زندہ ولادتوں کے مقابلے میں، اور اسقاطات حمل کا صنفی تناسب مردہ ولادتوں کے مقابلے میں ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ گویا جس قدر استقرارِ حمل کے زمانے سے قریب پہنچتے جائیں مردوں کی اموات زیادہ ہوتی جاتی ہیں گویا اولی صنفی تناسب اس صنفی تناسب کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگا کہ جتنا حمل کے آخری زمانے میں پایا جاتا ہے۔

یہ صنفی طور پر منتخب اموات بعض ارثی مربوط الصنف خاصوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ دو زواجی (Digamic) حیوانات میں جب ایسا خاصہ (X) پر محمول ہو تو باروری کے بعد یہ ہر مذکر میں اپنا اثر کرتا ہے، لیکن مونث میں تاوقتیکہ دو (X) جمع نہ ہوں اس کے ظاہر ہونے کا امکان نہیں ہوتا، لہٰذا زیادہ نروں میں مربوط الصنف خاصہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ خاصہ حیوان کی بقا کے لئے مضر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ایک مربوط الصنف خاصہ ظاہر کرنے والے حیوان کے ہلاک ہو جانے

کا خطرہ ہے، اور چونکہ مذکر زیادہ تعداد میں یہ خاصہ ظاہر کرتے ہیں، لہٰذا ان اموات کی تعداد اس سے زیادہ ہوتی ہے جتنی کہ مونثوں میں ہوتی ہے۔

عورت کا مرد سے زیادہ دیر جُدا رہنا بھی صنفی تناسب کو بڑھا دیتا ہے

کیونکہ عورت میں حمل کم ہوتے ہیں اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے۔ ناجائز اولاد میں تناسب کم ہو جاتا ہے کیونکہ قبل الولادتی نگرانی اور پابندی اصول صحت کا فقدان پایا جاتا ہے اس طرح بعض قوموں میں جو اعلیٰ صحی اصولوں پر کاربند ہوتی ہیں تناسب زیادہ ہو جاتا ہے۔ رنگ دار نسلوں اور سفید نسلوں سے پیدا شدہ دوغلوں میں یہ تناسب کم ہو جاتا ہے، لیکن سفید نسلوں سے پیدا شدہ دوغلوں میں یہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

اولی صنفی تناسب

اگر دونوں قسم کے زواجے (Gamits) مساوی مقدار میں پیدا ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ اولی صنفی تناسب کیوں نہ برابر ہو۔ تاہم بعض اشکال میں یہ زواجے مساوی مقدار میں پیدا نہیں ہوتے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ (X) اور (Y) لونی اجسام قطبی جسم کے مقابلے میں اس طرح ترچھے واقع ہوتے ہیں کہ (x) کا قطبی جسم میں چلا جانا نسبتاً زیادہ آسان ہوتا ہے اور اس لئے مونث افراد زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ تپش کو زیادہ یا کم کر کے اس تناسب پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ تجربتاً ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مختلف حیوانات منویہ بیضے تک پہنچنے کے لئے باہم مقابلہ اور مسابقت کی جدوجہد کرتے ہیں۔

کیمیائی کاشفات صنف کی شناخت کے لیے

میانولاف (Manoiloff) نے ایک کاشفہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعے حاملہ عورت میں صنف کی شناخت کی جا سکتی ہے یہ کاشفہ مصلی پروٹینوں کے درجۂ ارتکاز پر منحصر ہے۔ ایک اور معتبر مصلیاتی کاشفہ لٹج اور مرٹز (Luttge & Mertz) کا ہے۔

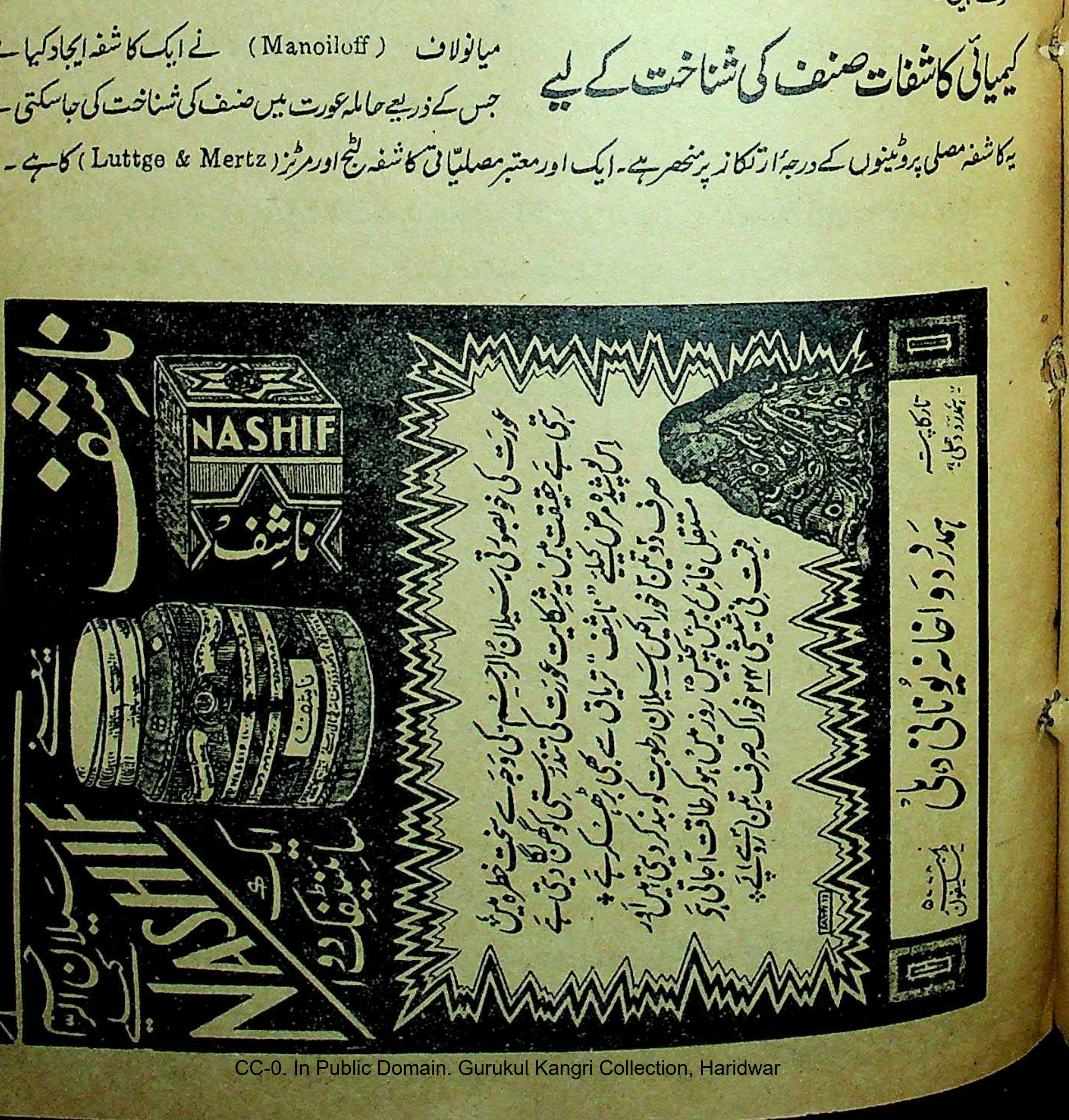

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلانِ رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

ضبط تولید کی اشتہاری دوائیں اور آلات

امریکہ میں دھوکے بازی اور "سائنٹی فک" غلط بیانیوں کا طوفان

جناب ڈاکٹر ڈیوڈ ایچ کلیسر، ایم۔ ڈی۔ نیویارک (امریکہ)

"جناب ڈاکٹر ڈیوڈ کلیسر، ایم۔ ڈی کا یہ مضمون ہم مسرّت کے ساتھ ترجمہ کر کے ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون کئی لحاظ سے سبق آموز ہے۔ جہاں اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امریکہ جیسے متمدّن ملک میں سائنس کے نام پر کیا کیا ہو رہا ہے وہاں ہم ہندوستانیوں کے لیے بھی یہ سبق موجود ہے کہ ہمیں افراط و تفریط سے بچ کر کس طرح اپنے لئے راہِ عمل تلاش کرنی چاہیئے۔ ہمیں اُمّید ہے کہ یہ مضمون دل چسپی سے پڑھا جائے گا۔"

"ہمدرد صحت"

جدید طبّی سائنس کی دنیا میں کسی نئے انکشاف یا دریافت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف عوام کی نظریں اس کی طرف حیرت و تعجّب کے ساتھ اُٹھ جاتی ہیں بلکہ اس دریافت کو علمی میدان سے نکال کر تجارتی بنا دیا جاتا ہے۔ وہ جھٹ عام تجارت کی چیز بن جاتی ہے اور روپیہ بٹورنے والے اپنے کیسے اس کی بدولت بھرنے شروع کر دیتے ہیں۔ علمی انکشاف کرنے والے تو کچھ بھی نہیں کماتے مگر اُن کی عرق ریزی سے دوکانداروں کی بے شک چاندی بن جاتی ہے۔

اس کام کے لئے اشتہاری پروپیگنڈے سے کام لیا جاتا ہے۔ اشتہاروں میں دواؤں یا آلوں کے ذکر کی بُنیاد ہمیشہ اُسی سائنٹی فک نظریے اور دریافت پر رکھتے ہیں جس کا چرچا اُس وقت ہو رہا ہو۔ عبارت ایسی ہوتی ہے کہ عوام غلط راستے پر پڑ کر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور بہت سی اشتہاری چیزوں سے یقینی طور پر نقصان اُٹھاتے ہیں۔

اس قسم کے اشتہارات تقریباً ہر قسم کے اخباروں اور رسالوں میں چھپتے ہیں۔ بعض فحش قسم کے اشتہارات اکثر ایسے اخباروں اور رسالوں میں بھی دیکھے جاتے ہیں جو نہایت معزز و موقر گھرانوں میں جاتے ہیں۔ اور وہ ان میں بھی پائے جاتے ہیں جو صرف سنسنی پیدا کرنے والے اور ارزاں لٹریچر کو پسند کرتے ہیں۔ زیادہ تر یہ اشتہار بازی اور پروپیگنڈا ڈاک کے ذریعے سے عمل میں آتا ہے۔ اگر کسی نے بدقسمتی سے کسی اشتہار کے جواب میں کوئی خط لکھدیا یا کچھ دریافت کر لیا تو بس شامت ہی آگئی۔ اس کا نام فہرست میں درج کر لیا جائے گا۔ ایسے خریداروں کی لمبی لمبی فہرستیں ایک تاجر سے دوسرے تاجر کے ہاتھ بڑی بڑی رقموں پر فروخت ہوتی ہیں، اور وہ آپ کا پیچھا اُس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ آپ ان سے کوئی چیز نہ خرید لیں یا انتقال نہ فرما جائیں۔

بالکل یہی حال مانع حمل آلوں اور دواؤں کا بھی ہے۔ ایک مدّت سے لوگ مانع حمل تدابیر کو "اسقاط حمل" کے مترادف سمجھتے رہے ہیں، لیکن اسقاط حمل اور امتناعِ حمل میں بہت فرق ہے۔ اسقاط یا تو حادثے کی وجہ سے ہوتا ہے یا مصنوعی طریقوں سے مجرمانہ کوشش کے باعث، لیکن تدبیر مانعِ حمل ایک بالکل دوسری چیز ہے۔

چند سال ہوئے کہ کچھ محبِّ انسانیت لوگوں نے ایک تحریک اس امر کی شروع کی تھی کہ اگر مردوں اور عورتوں کو جو ذی فہم اور انجام پر نظر رکھنے والے ہوں، مانع حمل تدابیر کی صحیح تعلیم و تربیت دی جائے تو یہ نتیجے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۱) بچے کم پیدا ہوں گے۔ اور آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار قابو میں آجائے گی۔ (۲) ہر آنے والے بچے کا ہم فراخ دلی کے ساتھ خیر مقدم کریں گے اور اس کی آمد ہمارے لئے بوجھ نہیں ہوگی۔ (۳) ہر بچے کی ہم بہتر طریقوں پر تعلیم و تربیت کا بندوبست کر سکیں گے۔ (۴) اس طرح جو اولاد ہوگی وہ عمدہ تربیت اور دیکھ بھال کے باعث [illegible] گی۔ اور بے کار اولاد کی نسبت چند کارآمد بچے

گھرانے اور ملک کے لیے زیادہ نفع بخش اور قابل فخر ثابت ہوں گے۔

ان محبِّ انسانیت لوگوں کو اس تحریک کو آگے بڑھانے اور عوام کو اپنا مطلب سمجھانے میں اِن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

(۱) ایک ایسے مانعِ حمل نسخے یا ترکیب کی دریافت جو واقعی کامیاب ہو، اور متوسط طبقے کے لوگ بھی اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اور ان کو عمومی طور سے استعمال کیا جا سکے۔

(۲) تدابیر مانع حمل ایسی ہوں جنہیں ہر عورت نہیں تو کم از کم اکثر عورتیں انہیں استعمال کر سکیں، خواہ وہ عورتیں عام تعلیم عقل و تمیز اور مالی حالت کے لحاظ سے کسی درجے میں بھی ہوں۔

(۳) قانون حارج تھا۔ مذہبی بزرگ اس تحریک کے درپے تھے۔ خود اہلِ علم اور خاص کر ماہرینِ طب اس تحریک کے خلاف تھے۔

(۴) سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ تدابیر مانعِ حمل اور ضبط تولید کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے کہ ہر عورت ان سے فائدہ اُٹھا سکے۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے میں بہت سی دِقّتیں حائل تھیں اور اب بھی حائل ہیں۔

اِن لوگوں نے اپنے کام کو زیادہ وسیع اور مؤثر بنانے کے لیے ایک جماعت اس ملک میں بنائی جس کا نام "امریکن برتھ کنٹرول لیگ" رکھا گیا ایک اور جماعت بنی جس کا نام "برتھ کنٹرول کلینک" تھا۔ اسی طرح "نیشنل برتھ کنٹرول کلینک ریسرچ بیورو" کا قیام بھی عمل میں آیا۔ آخر الذکر نے ایک میگزین بھی جاری کیا جس کا نام "برتھ کنٹرول میگزین" رکھا گیا۔ تمام انجمنوں کو، جو اس سلسلے میں جاری ہوئیں، مختلف ریاستوں اور صوبوں میں پھیلایا گیا۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور شہروں میں عورتوں کی مالی امداد سے ڈاکٹروں نے کلینک جاری کیے جہاں امیر اور غریب لوگوں کو ضبطِ تولید کی تعلیم دی جا سکتی تھی اور ان کا معالجہ بھی ہو سکتا تھا۔ یہ تمام کام نہایت عمدہ اخلاقی معیار اور علمی بنیادوں پر ہو رہا تھا۔ جو لوگ اس سلسلے میں کام کر رہے تھے وہ برتھ کنٹرول یا مانع حمل تدابیر کو علمی اور عملی طریقوں سے لوگوں کو سمجھاتے تھے۔

روپے کے پجاریوں نے اس صورت حال کا جائزہ لیا۔ ان کو یہ بات صاف نظر آنے لگی کہ اگر برتھ کنٹرول کی تحریک کو سامنے رکھ کر اشتہار بازی کی جائے تو متعلقہ آلوں اور دواؤں کی فروخت سے بہت کچھ روپیہ کھینچا جا سکتا ہے۔ پبلک تو ایسی چیزیں لینے کے لیے ہر وقت تیار ہوتی ہی ہے ان کے لیے میدان زرّیں کھلا ہوا دکھائی دیا۔ اُن کے اشتہارات میں علمی نظریوں کی آڑ لے کر یہ دکھایا جاتا ہے کہ ان کی بنائی ہوئی شے سَو فی صدی کامیاب اور سائنٹی فک ہے۔

امریکن پبلک کے سامنے چھپے ہوئے اشتہاروں کا ایک سیلاب تھا جو چلا آرہا تھا۔ مانع حمل دواؤں اور آلوں کی کوئی شکل اور نوعیت ایسی نہیں ہے جسے امریکن پبلک کے سامنے یہ لوگ نہ لے آئے ہوں۔ اس سلسلے میں سب میں زیادہ برنم کمپنی کی شہرت ہوئی۔ پیسریاں، ٹکیاں، ربڑ کی تھیلیاں اور گدّیاں غرض سب ہی کچھ اخبارات کے ذریعے سے بکنے لگا۔ حتّٰی کہ صرف سوچنے سے مانع حمل تدابیر اختیار کرنا تک اشتہار کی عالم گیر لوٹ سے نہ بچ سکا۔ ہر اشتہاری اعلان اس چیز کا دعوےٰ کرتا ہے کہ یہ چیز سَو فی صدی گارنٹی کے ساتھ حمل کو روکتی ہے۔

بعض اشتہاری اپنے اشتہار کچھ ایسے شاندار طریقے سے شائع کرتے ہیں۔ گویا ان کا تعلّق ایک بڑے طبّی حلقے سے ہے۔ مگر یہ سب کچھ جھوٹ ہوتا ہے۔ پہلے پہلے ضبطِ تولید کی چیزیں دواخانوں تک محدود تھیں مگر اب بیچنے والوں نے شاید ہی کوئی جگہ چھوڑی ہو، جہاں وہ یہ چیزیں نہ لئے پھرتے ہوں۔ الزابیتھ گریٹ نے اپنی کتاب "نئی جمہوریت" میں لکھا ہے کہ گیس سٹیشن، گیرج، ریسٹورانٹ، سوڈا خانے، حجّام خانے، گھوڑ دوڑ اور سٹے کے اڈّے، سگار فروش۔ جوتے کی پالش کی دوکانیں اور حد یہ کہ بساطیوں اور پنساریوں تک کی دوکان پر مانع حمل چیزوں کی فروخت کا اہتمام آپ دیکھ سکتے ہیں۔

اکثر اخباروں اور رسالوں میں مانع حمل تدابیر کا بڑا زور شور ہوتا ہے۔ طبّی رسالہ تو شاید ہی کوئی ہو جس میں برتھ کنٹرول کا اشتہار نہ ہو۔ ہر اونچے درجے کے ادبی رسالے میں بھی عورتوں کے لیے خوب صورت تصاویر اور لکھت کی رنگ برنگی کے ساتھ عورتوں کے پڑھنے کے لئے مواد پیش کیا جاتا ہے۔ عبارت ایسی لکھی جاتی ہے کہ اس کی تان بس اسی پر ٹوٹتی ہے کہ عورتوں کی تن درستی مانع حمل تدابیر کے استعمال سے قائم رہتی ہے بے ہودہ جنسی رسالوں کا تو پھر کچھ پوچھنا ہی نہیں ہے جن میں سوائے ان خرافات کے شاید اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔

مانع حمل دواؤں اور آلوں کے بنانے والے اسی پر بھی بس نہیں کرتے بلکہ وہ [illegible] آرائش کی چیزیں بیچنے والوں اور والیوں کو بھی

یہ چیزیں دے دیتے ہیں، جو گھر گھر گلی گلی کمیشن لے کر یہ چیزیں بیچتے پھرتے ہیں۔ غیر معروف اور ان پڑھ عورتوں تک ان لوگوں کی آسانی کے ساتھ رسائی ہو جاتی ہے۔ بیچنے والی عورتیں خصوصاً بڑی چرب زبان ہوتی ہیں اور لچھے دار باتوں سے ہر ایک کو اپنا گاہک بنا لیتی ہیں۔ اس طرح امریکن پبلک کو برتھ کنٹرول کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ صحیح بات لوگوں تک پہنچتی ہی نہیں ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو دھوکے باز اشتہاری کبھی اس طرح نہ نکلتے "برتھ کنٹرول لیگ" نے اندازہ لگایا ہے کہ سو تدابیر میں سے چالیس نہایت مہمل اور فریب دہ ہوتی ہیں۔ اور چالیس یوں ہی سی کارآمد معلوم ہوتی ہیں۔ اور ایک بھی طریقہ سو فی صدی قابل اطمینان نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں کہ عام لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اور اشتہاری بھی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں وہ چاہتے ہی یہ ہیں کہ لوگ اس راز سے واقف نہ ہونے پائیں۔

ضبط تولید اور امتناعِ حمل کے مسائل ایسے نہیں ہیں کہ ان پر ہر کس و ناکس بے سمجھے بوجھے عمل کرنا شروع کر دے جو عورت ضبط تولید کی خواہش ظاہر کرے، اُس کے حالات کا اخلاقی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جانا ضروری ہے، اس کے بعد اُس کی ضرورت یا عدم ضرورت کا فیصلہ ڈاکٹر تمام جسمانی حالات کو ملحوظ رکھ کر کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس سلسلے میں اُس کو اپنے خاوند کی عملی ہمدردی بھی حاصل ہو۔ عورت کو ہوشیار ہونا چاہئے اور شراب خوری اور دوسری صحت کو برباد کرنے والی عادتوں سے بھی وہ پاک ہو۔ اُسے اپنے جسمانی اور روحانی رہنماؤں سے بھی رابطہ رکھنا لازمی ہے۔ یہ ہیں وہ مخصوص حالات جو نہ صرف ضبط تولید کو ہی جائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس کی کامیابی کے بھی ضامن ہیں۔ لیکن ابھی تک مرد کے لئے یا عورت کے لئے یا مرد و عورت دونوں کے لئے کوئی ایسا طریقہ سائنس کو معلوم نہیں ہوا ہے جو سو فی صدی ٹھیک اور محفوظ ہو۔

اگر بہترین صورت حال مہیا ہو جانے کے بعد بھی کوئی تدبیر سو فی صدی مکمل و محفوظ نہیں ہے تو اشتہاری دواؤں اور آلوں پر بھلا کیا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ جاہل سے جاہل آدمی کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ شاذ و نادر ہی کوئی کارآمد چیز اِس طرح خرید سکتا ہے۔ لوگوں سے اگر کہا جائے تو انہیں یقین نہیں آتا کہ انہیں اُلّو بنایا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر ربڑ کے آلے ہی کو لے لیجئے، اس آلے کا اشتہار خوب زور سے دیا جاتا ہے ایک محقق کا کہنا ہے کہ امریکہ میں یہ آلے ۵ لاکھ روزانہ تیار ہوتے ہیں ایک اور محقق کہتا ہے کہ ۳۱۷ ملین ہر سال امریکہ میں فروخت ہو جاتے ہیں۔ لیکن "برتھ کنٹرول لیگ" کے تحقیقاتی شعبے کا کہنا یہ ہے کہ ۵۰ فی صدی عورتیں جنہوں نے یہ آلہ استعمال کیا، حاملہ ہو گئیں۔ اور یہ ساخت کے اعتبار سے اس قدر نامکمل ہے کہ اس کو بے کارِ محض سمجھنا چاہیئے۔

ڈائیگسٹ رسالہ "مینوفیکچرنگ کیمسٹ" میں لکھتا ہے کہ بازار میں عام طور پر جو چیزیں ملتی ہیں اُن میں ۹۵ فی صدی مہمل ثابت ہوئی ہیں اور صرف ۲۰ فی صدی معمولی طور پر خراب تھیں مگر حمل کو روکنے میں مشکوک۔

اس کے بعد مانعِ حمل تدابیر کے سلسلے میں "محفوظ زمانے" اور "غیر محفوظ زمانے" کا ذکر آتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ خاص دنوں میں، جب وہ حمل قبول کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو، صحبت کی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں یہ چیز علمی نوعیت کی تھی اور تحقیقات ہو رہی تھی کہ تجارت پیشہ لوگوں نے اس کو بھی اپنی "بدچلنی" کا موضوع بنا لیا۔ یہ طریقہ صرف تعلیم یافتہ، ذہین اور خود رضامند میاں بیوی میں محدود حد تک ہو سکتا ہے۔ ہم نے اس بات کو بار بار ظاہر کیا ہے کہ یہ طریقہ بھی سو فی صدی کامیاب اور قابلِ اطمینان نہیں ہے۔ اس تدبیر کی غالباً مخالفت نہیں ہوئی اور اہل کلیسہ نے بھی اُسے پسند کیا۔ بس اب کیا تھا لوگوں نے اس سلسلے میں کتابیں پر کتابیں چھاپنی شروع کر دیں دس آنے سے تین روپے تک کی کتابیں نکل پڑیں جن کے مطالعے اور معائنے کے بعد ہم اِس ہی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب تک عورت اور مرد کے جذبات سرد نہ ہوں۔ ان میں عقل و تمیز نہ ہو اور تعاون عمل پر بہترین طور پر آمادہ اور کاربند نہ ہوں ان کو ان کتابوں کا صحیح علم ہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نہ ان آلات کے استعمال صلاحیت ان میں پیدا ہوتی ہے۔

لیکن تجارت یہاں پر ہی آکر ختم نہیں ہو جاتی۔ ایسے مذہبی وعظ وضع یا تالیف کیے گئے ہیں جو پادری گرجاؤں کے ممبروں پر سے کہتے ہیں۔ ان وعظوں میں نہایت خوب صورتی کے ساتھ شادی اور خوش آیند اہلی زندگی کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور آخر میں کسی کتاب کے خریدنے کی سفارش ہوتی ہے جس کے منافع میں سے ۲۵ فی صدی گرجا کو امداد کے طور پر ملنے کی خوش خبری بھی ہوتی ہے۔ مذہب کو بیوپار بنانے کے سلسلے میں یہ آخری رکیک حرکت ہے جو کی جا رہی ہے۔

ہم کو ضبط تولید پر بھروسہ ہے اور اس کو اچھا تسلیم کرتے ہیں۔ وہ وقت جلد آرہا ہے جب قانوناً لوگوں کو اس کی صحیح اور سچی تعلیم و تربیت آسانی کے ساتھ دینے کی صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن اس ضمن میں ایک تنبیہ سُن لیجئے۔ وہ یہ کہ:-

عام اشتہاری تدابیر مانع حمل بے کار ہوتی ہیں۔ اکثر ایسی چیزیں مکمل فریب ہوتی ہیں۔ شاید ہی کوئی کام کی چیز کہیں ملے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین سے کہتے ہیں کہ چیزیں خریدتے وقت ہوشیار اور ہوش مند رہیں۔

اگر کسی کو کسی ایک خاص شے کے بارے میں کچھ شک ہو تو کسی معقول کلینک کو لکھ کر دریافت کر لینا چاہیئے۔ کلینک والے آپ کو حقیقت سے آگاہ کر دیں گے۔

اگر کوئی عورت ضبط تولید پر عمل کرنا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ کسی معقول اور مشہور مرکز ضبطِ تولید میں جائے جسے قومی سوسائٹی اپنے پیسے سے چلا رہی ہو اور اس کا تعلق کسی بیوپار سے نہ ہو۔ ایسی جگہ جا کر تربیت حاصل کرنے سے حمل روکنے کی عاقلانہ تدابیر معلوم کرے۔

ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی، جلال آبادی

برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید عہدِ حاضرہ کا نہایت دل چسپ مسئلہ ہے، جس کی بحث میں موافق و مخالف جماعتیں نہایت شغف و انہماک سے حصّہ لے رہی ہیں۔ حامیانِ ضبطِ تولید اس کی ترویج و اشاعت کو ملک و قوم کی اہم خدمت خیال کرتے ہیں۔ غلاموں کی تعداد میں اضافہ نہ ہونے کی اس کو بہترین تدبیر بتاتے ہیں۔ مفلسی و بے روزگاری کا واحد علاج بھی ضبط تولید بتایا جاتا ہے۔ اس کے حامیوں میں پڑھی لکھی اور روشن خیال عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ عورتیں ہر جگہ اس کے متعلق تقریریں کرتی ہیں۔ اخباروں میں مضامین لکھتی ہیں اور دلائل و براہین سے یہ عوام کے ذہن نشین کرایا جا رہا ہے۔ کہ چوں کہ بارِ حمل، وضع حمل اور بچے کو دودھ پلانے کے سبب عورتوں کی صحت و خوب صورتی اور شباب و جوانی وقت سے پہلے رخصت ہو جاتی ہیں، اور عورتیں طرح طرح کے امراض کا شکار ہو کر نذرِ اجل ہوتی رہتی ہیں، اس لیے عورتوں کو فرائض مادری کے انجام دینے کے واسطے کبھی بھی آمادہ نہ ہونا چاہیئے۔ بچّوں کی کثرتِ اموات کو روکنے اور آبادی کو متوازن رکھنے کا وسیلہ بھی برتھ کنٹرول کو بتایا جاتا ہے۔ غرض کہ ضبط تولید کو ہر طرح سراپا برکت و راحت ثابت کر کے ہندوستانیوں کی ہر تکلیف و مصیبت کے دفعیہ کے واسطے صرف یہی نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔

مخالف جماعت ضبط تولید کو ملک و قوم کے واسطے مضر، مہلک اور تباہی خیال کرتی ہے۔ اور اس کا خیال ہے۔ کہ اس تحریک کی اشاعت سے مرد و عورت میں زنا و عیاشی بڑھ جائے گی۔ اور عورتیں اپنے زنانہ اوصاف و فرائض کھو بیٹھیں گی۔

ضبط تولید کی ابتدار: یہ تحریک موجودہ زمانہ کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ ہر زمانے میں دور اندیش لوگوں نے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، اور پُرانے طبیبوں اور ویدوں نے بھی اپنی کتابوں میں اس کا حوالہ دیا ہے اور وقت ضرورت استعمال کرنے کے واسطے اس قسم کے نسخے اور تدبیریں لکھی ہیں۔

یورپ میں جنگ عظیم کے بعد اس کو عالم گیر تحریک بنانے کے واسطے ہر قسم کے پروپیگنڈے کو استعمال کیا گیا۔ دراصل اس تحریک کی تہ میں مغربی عورتوں کا جذبۂ آزادی کام کر رہا ہے۔ اور فی زمانہ جب کہ مغربی عورت اپنے تمام اطوار و کردار، رفتار و گفتار، لباس اور بالوں وغیرہ کو ختم کر چکی ہے تو اب وہ اس کی خواہش مند ہے کہ قدرتی نسوانی فرائض بھی انجام نہ دے اور ہر طرح گُل چھرّے اڑائے۔ اس شوق میں یہ ایک ایسی صنف بنتی چلی جا رہی ہے۔ جو نہ مرد ہے اور نہ عورت ؎

مغربی متوالیوں کی [illegible] آب — یہ مجسم ہو گئے ہیں کچھ بگڑ کر [illegible] کے خواب

ضبط تولید کا مقصد: آج کل برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک کو جس صورت میں پیش کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اولاد حسب مرضی پیدا ہو، لیکن وظیفۂ زوجیت کا سلسلہ برابر جاری رہے۔ اس مطلب کے واسطے روزانہ مانع حمل ترکیبیں، آلات اور دوائیں ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ مگر چوں کہ استقرار حمل کے واسطے مرد کے مادہ منویہ کے صرف ایک کیڑے کا عورت کے بیضۂ انثیٰ سے ملنا کافی ہے اور آج تک جس قدر ایجادات ہوئیں، ان میں سے کسی کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکا کہ فلاں دوا یا ترکیب اس مقصد کے لئے یقینی مفید ہے۔ ان مانع حمل چیزوں کی ناکامی کا مغربی ملکوں کے ماہر و مشہور ڈاکٹروں نے ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ "جدید سائنس نے برتھ کنٹرول کے واسطے اب تک جو جو ذریعے اختیار کئے ہیں وہ کسی نہ کسی اعتبار سے ضرور قابلِ اعتراض ہیں" پھر یہ اشیاء اتنی مہنگی ہیں۔ کہ ہر شخص ان کو بار بار خرید نہیں سکتا ہے۔ اور ان کے استعمال کے طریقوں سے بھی صرف "روشن خیال اور آزاد عورتیں" ہی واقف ہو سکتی ہیں۔ ورنہ مشرق کی باحیا خواتین تو ان کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتیں۔ ہاں اکثر ڈاکٹروں نے یہ ضرور بیان کیا ہے۔ کہ ان دواؤں یا ترکیبوں سے زنانہ اعضاءِ تناسل میں کوئی خرابی یا نقص پیدا ہونے کا ضرور احتمال ہے۔ استقرار حمل کی صلاحیت کو بالکل مسدود کرنے کے واسطے اب تک سوائے رحم نکال دینے کے اور کوئی ترکیب یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے۔ مگر یہ ترکیب ضبط تولید کی بجائے "بچہ کشی" کے نام سے موسوم کی جا سکتی ہے۔ اور یہ طریقہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ درد سر کے ازالہ کے واسطے سر کو کاٹ دیا جائے۔

درحقیقت برتھ کنٹرول یا ضبط تولید مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار حمل کی صلاحیت کو ختم کر دینے والی دواؤں کے استعمال کا نام نہیں ہے اور نہ انسان کو اس میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ یہ منشاء قدرت کے بالکل خلاف ہے۔ زندگی و موت ایک ایسی طاقت کے قبضہ و اقتدار میں ہے جس کے سامنے انسان کی تمام عقل مندیاں اور علمی کارگذاریاں ہیچ و ناکارہ ہیں۔ بلکہ اس تحریک کا اصل مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی میں جو روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور اولاد کی کثرت پیدائش سے جو معاشی و اقتصادی کش مکش بڑھتی جا رہی ہے، اس کے انسداد و تدارک کی کوئی بہترین سہل الحصول تدبیر اختیار کی جائے۔ اور جو بچے پیدا ہوں وہ ہر طرح تن درست و توانا ہوں۔ نسلیات کا مقصد بھی اس تحریک سے یہی تھا۔ افلاطون نے بھی کم زور اور دائم المرض بچوں کو تلف کر دینے کی رائے دی ہے زیادہ سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ ضبط تولید ان طریقوں اور ہدایتوں پر عمل کرنے کا نام ہے جن کے ذریعہ سے صحت مند اور صحیح الاعضاء اولاد محدود تعداد میں پیدا ہو۔ یعنے ہمیں مانع حمل ترکیبوں کی بجائے اصلاح نسل کے طریقوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کے متعلق معلومات غریبوں میں پھیلانی چاہئیں۔ کیوں کہ غریبوں ہی میں اولاد کی زیادتی ہے اور معاشی و اقتصادی الجھنوں میں بھی یہی جماعت گرفتار ہے۔ مگر تعجب انگیز امر یہ ہے کہ امراء و تعلیم یافتہ طبقہ، جس کو نہ بے روزگاری و مفلسی کا خطرہ ہے اور نہ اُن کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہے، مانع حمل ترکیبوں کا سب سے زیادہ شائق ہے۔ اور اس تحریک کے متعلق بہت زیادہ واقفیت و آگاہی بھی اسی جماعت کو ہے۔ حالانکہ یہ افراد اپنی تفریح و آسائش میں جس قدر روپیہ برباد کرتے ہیں اتنی رقم میں دو چار بچوں کی پرورش و تربیت بہ خوبی ہو سکتی ہے۔ مگر چوں کہ یہ اشخاص اس پردے میں حظِ نفسانی اور لذات شہوانی کے بھیڑیے بننا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس تحریک کو اقتصادی بحالی کا ذریعہ اور عورتوں کی صحت کی محافظ کہہ کر رواج دے رہے ہیں۔ اور عیاشی و فحاشی کی لعنت کو دلآویز و خوب صورت شکل میں عام کر رہے ہیں۔ ورنہ عورتوں کی صحت و خوب صورتی پر حمل اور وضع حمل سے کوئی خراب اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ استقرار حمل اور بچے کی پیدائش سے عورتوں کی رعنائی و تن درستی میں اضافہ اور خوشی و راحت میں ترقی ہوتی ہے۔ اور ازدواجی زنجیر میں اولاد ہی ایک ایسی میخ ہے کہ جس سے فریقین میں رشتۂ الفت و محبت زیادہ مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور عورت و مرد کو قلبی راحت اور روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

اصلاح نسل کی ہدایات: یہ درست ہے کہ ہندوستان کی کثیر آبادی غریب و مفلس ہے، یہ بھی سچ ہے کہ یہاں کے اقتصادی و معاشی حالات خراب ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ عورتوں کی تن درستی روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے بھی انکار نہیں ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش و اموات کی زیادتی ہے، مگر ان تمام مصیبتوں کا سدباب مانع حمل ترکیبوں پر عمل کرنے سے نہیں ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ ضبط تولید کا وعظ کہنے والے ایسی معاشرت پر عامل ہیں کہ جس میں صنفِ لطیف و قوی کی آمیزش، شراب و کباب، جذبات انگیز و شہوت خیز تفریحات و مناظر شامل ہیں اور ان عادات کی تہ میں مالی و جسمانی اور اخلاقی و ذہنی تباہیاں پوشیدہ ہیں۔ اس لئے اقتصادی و معاشی بحالی اور صحت و بچوں کی پیدائش کے واسطے اصلاح

نسل کے طریقوں پر عمل کرنے، طرزِ معاشرت میں اصلاح اور معیارِ زندگی کو سادہ بنانے کی ضرورت ہے۔

عورتوں کی بحالیٔ صحت: ضبط تولید کے حامی حمل، وضع حمل اور رضاعت کو عورتوں کی خرابی کی سب سے بڑی وجہ بیان کرتے ہیں۔ مگر یہ وجہ زیادہ قوی نہیں ہے۔ کیوں کہ ماہرین نے مختلف تجربوں کے بعد یہ بتایا ہے کہ حمل اور وضع حمل سے عورت کی تن درستی اور خوب صورتی پر کسی خراب اثر ہونے کی بجائے خوش گوار اور صحت بخش اثر ہوتا ہے۔ اور بعض امراض کا استیصال ہو جاتا ہے اور اگر بالفرض ایسا ہی ہے جیسا کہ ضبط تولید کے حامیوں کا خیال ہے تب بھی انسانیت و شرافت کا تقاضہ یہ ہونا چاہیئے کہ بقائے نوع کے واسطے ہر شخص کچھ نہ کچھ ایثار تو ضرور کرے۔ قدرت تو بقائے نسل کے واسطے ہر ماہ عورت کے جسم سے خون کی ایک مقدار ضائع کرتی رہتی ہے۔ عورتوں کی خرابیٔ صحت کی اصل وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ طبقہ تو جدید تمدّن اور تہذیبِ نو کی رو میں بہا چلا جارہا ہے۔ اور وہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرنے کو توہین اور خلاف تہذیب خیال کرتا ہے۔ اور تمام باتوں میں احتیاط و اعتدال کو چھوڑے ہوئے ہے۔ رہا متوسط و غریب گروہ وہ اپنی مفلسی و لاعلمی کے سبب معاونِ صحت ذریعوں اور وسیلوں کو اختیار کرنے سے مجبور ہے۔ ان تمام باتوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر دو فریقین کی عورتیں ہمیشہ کی روگی اور کم زور ہیں۔ اس کا تدارک قوانینِ صحت پر عمل کرنے اور اعتدال و احتیاط کو معمول بنانے سے ہو سکتا ہے۔

تجدید ولادت و انسداد اموات بچّگان: بچّوں کی پیدائش و اموات دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور جو بچّے زندہ رہتے ہیں۔ ان میں نحیف البدن اور ناقص الاعضاء زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کی اصلاح کے واسطے چھوٹی عمر کی شادیوں کو روکا جائے۔ چوں کہ کم عمری میں انسان کے اعضاء و قویٰ پورے طور پر نشو و نما حاصل کئے ہوئے نہیں ہوتے ہیں، اس لئے ایسی عمر میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے، وہ اول تو زندہ کم رہتی ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ جس عورت کے بچّے جلدی جلدی مرتے ہیں۔ اس کے یہاں بچّوں کی پیدائش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس سلسلے کی وجہ سے بچوں کی پرورش پورے طور پر نہیں ہوتی ہے۔ اور عورت کی تن درستی و زندگی اس مرحلے کو طے کرتے کرتے برباد ہو جاتی ہے اور جو اولاد زندہ بھی رہتی ہے وہ بہت نحیف و کم زور ہوتی ہے۔ اور ان بچوں کی دماغی، ذہنی اور جسمانی حالت ناقص و نامکمّل رہتی ہے۔ شادی کے وقت تک ہر دو جنسوں کو نیکی و پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کی تاکید و ہدایت کی جائے۔ حمل قرار پانے کے بعد فرائضِ زوجیت کی ادائیگی سے کنارہ کشی اختیار کی جائے اور وضع حمل کے بعد کم از کم دو سال تک قطعی جماع نہ کریں اس پرہیز کے زمانے میں میاں بیوی کو صبح و شام سرد پانی سے غسل، سادہ غذا، گاہ گاہ فاقہ، رفعِ قبض اور دماغی و جسمانی کام میں مشغول رہنا چاہیئے۔ تاکہ مباشرت کی طرف زیادہ توجہ نہ ہو۔

اقتصادی و معاشی بحالی: آمدنی کی کمی اور افلاس کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے اس کی ضرورت ہے کہ طرزِ معاشرت بالکل سادہ ہو۔ ملّی اصول اور مذہبی قواعد کے ماتحت زندگی بسر کی جائے۔ غذا سادہ اور ایسے اجزا پر مشتمل ہو جو جسم کی پرورش کے واسطے تو مفید ہو مگر اشتعال انگیز و محرک نہ ہو۔ شراب و کباب، چاء، قہوہ، حقہ، پان، سگرٹ، گرم و تیز مصالحے وغیرہ جسم کی پرورش کرنے کی بجائے امراض کے حملہ کرنے میں امداد دیتے ہیں۔ اور اسراف بے جا بھی ہے۔ اس لئے ان تمام چیزوں اور عادتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ لباس ایسا ہو جو جسم کی حفاظت تو بخوبی کرے مگر عریاں اور بھڑکیلا نہ ہو۔ شہوت خیز اور جذبات انگیز مناظر و تفریحات مثلاً سینما، تھیٹر وغیرہ میں حصّہ نہ لیں۔ عریاں و فحش لٹریچر کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ جماع میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ برتھ کنٹرول کی بجائے اپنی ذات اور نفس پر کنٹرول کیا جائے۔ اور ضبطِ نفس و احتیاط کے خوگر ہوں۔ مگر ضبطِ نفس کا یہ مطلب نہیں ہے، کہ بالکل راہبانہ زندگی بسر کی جائے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ہر کام میں احتیاط و اعتدال کے ساتھ افراط و تفریط سے بچتے ہوئے انجام دیا جائے۔ آنے والی نسلیں ان ہدایات پر اس حالت میں کاربند ہو سکتی ہیں، جب کہ وہ اپنے بڑوں کو ان پر عمل پیرا ہوتے دیکھیں۔ ورنہ آج کل کی تعلیم سے لوگوں کی زندگیاں جس ماحول میں گذر رہی ہیں اور اُن کے بچے جس فضا میں پرورش و تربیت حاصل کر رہے ہیں وہ سراسر شہوت انگیز، محرک جذبات اور جادۂ صحت سے بہت دور ہے۔ اور ان حالات میں ضبط تولید محال اور اقتصادی بحالی دور از قیاس ہے۔ فی زمانہ امراء کی دیکھا دیکھی غریبوں میں بھی عادتیں جڑ پکڑتی جارہی ہیں۔ چوں کہ ان کے پاس خواہشاتِ نفسی کی تکمیل کے وافر ذریعے نہیں ہوتے، اس لئے یہ افراد اپنی محکوم بیوی کو تختۂ مشق بناتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ بچوں کی کثرتِ پیدائش و اموات اور عورت کی تن درستی کا زوال ہے۔

ضبط تولید کی ضرورت

از جناب مولانا نیاز صاحب فتح پوری

جس حد تک جذبات یا عواطف کا تعلق ہے انسان و حیوان دونوں میں زیادہ فرق نہیں۔ لیکن جو چیز انسان کو عام حیوانات سے جُدا کر دیتی ہے وہ اُس کی عقل و فراست ہے، یعنی ایک حیوان اس چیز سے معرّا ہے اور انسان کی تمام ترقیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ پھر چوں کہ یہ دور عقل و فراست کا دور ہے اس لئے جذبات و عواطف کے مقابلے میں زیادہ تر اُسی کے احکام پر عمل کیا جاتا ہے اور مسئلہ ضبط تناسل بھی منجملہ ان چند مسائل کے ہے جن میں جذبات پر عقل و مصلحت کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اب مختصراً موافق و مخالف دونوں جماعتوں کے دلائل بھی سن لیجئے:۔

ضبط تناسل کے محرکین کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جس طرح انسان تمام خواہشات میں عقل کا پابند ہے، اسی طرح خواہش تناسل میں بھی اس کو مصالح معاشرت و تمدن کا پابند ہونا چاہیئے۔ غذا کی خواہش انسان کی فطری خواہش ہے لیکن وہ ہمیشہ اس امر کی احتیاط رکھتا ہے کہ نامناسب یا زیادہ غذا سے اس کی صحت کو نقصان نہ پہونچے۔ اسی طرح تناسل کے باب میں بھی مصلحت خاندانی، صحت ذاتی، اقتصاد اور تربیت صحیحہ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ضعیف العقل ہیں، سقیم الاعضاء اور نہایت خراب صحت رکھتے ہیں، اس لئے ان کو اگر افزائش کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ نوعِ انسانی میں بے کار و نالایق افراد کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اس سے دنیا کی اقتصادی حالت اور ملکی و ملّی ترقی کو جتنا نقصان پہنچ سکتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ کرۂ زمین محدود مساحت رکھتا ہے اور انسان کا سلسلۂ تناسل غیر محدود ہے، اس لئے اگر ضبط تولید سے کام نہ لیا گیا تو ایک وقت آئے گا جب کثرت آبادی سے (اور آبادی بھی وہ جس میں زیادہ حصّہ ناکارہ افراد کا ہے) زمین پر آزادی سے سانس لینے کی جگہ باقی نہ رہے گی اور لامحالہ حرب و استعمار کے مصائب اور بڑھیں گے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ کثرتِ تناسل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مزدور جماعت کے افراد بڑھیں گے۔ اس لیے لازماً اُن میں تصادم و تزاحم پیدا ہوگا اُجرت میں کمی ہوگی اور معیشت و معاشرت خراب ہو کر تمدن کو سخت نقصان پہنچے گا۔ برخلاف اس کے اگر ان کی تعداد کم ہوگی تو اُجرتیں بڑھیں گی اور ان کی معاشرت بلند ہو کر نظام تمدن پر اچھا اثر پڑے گا۔

مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ ضبط تناسل ارادۂ خداوندی اور منشاء فطرت کے خلاف ہے۔ اور اس حجت کو زیادہ تر اہلِ مذاہب پیش کرتے ہیں۔ کیوں کہ ان ہی کو افزائش نسل کا زیادہ شوق ہے اور اپنے جذبۂ شہوانی کو ضبط کرنے میں وہی سب سے زیادہ کم زور واقع ہوئے ہیں۔ چنانچہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں کیتھولک عیسائیوں کی جماعت زیادہ ہے وہاں بہ نسبت پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے نسل زیادہ بڑھتی ہے۔

مادّی علماء کا اعتراض اسباب عمرانی کی بنا پر یہ ہے کہ جن طبقوں میں اولاد کی کمی کی شکایت ہے وہ اونچے اور متوسط طبقے ہیں اور ان ہی طبقوں پر ملک و قوم کی علمی و دماغی ترقیاں منحصر ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ان طبقوں میں افراد کی کمی کو ہمیشہ طبقۂ عمال پورا کیا کرتا ہے۔ یعنی رفتہ رفتہ نیچے کے طبقے کے لوگ متوسط اور اعلیٰ طبقے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر اس جماعت میں ضبط تناسل کا رواج ہو گیا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ متوسط اور اعلیٰ طبقے دونوں آہستہ آہستہ کم ہوتے جائیں گے اور تمدنی و علمی ترقیوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔

فرانس میں ایک زمانے تک ضبط تناسل کی اتنی احتیاط کی گئی کہ عرصے تک ان کی آبادی بجائے بڑھنے کے برابر گھٹتی رہی۔ برخلاف اس کے جرمنی نے افزائش نسل کی کوششیں برابر جاری رکھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس نے اس خطرہ کو محسوس کیا اور آخرکار اس کو بھی ادھر توجہ ہوئی، اور ان خاندانوں کے وظائف مقرر کئے جن میں اولاد زیادہ ہوتی ہے

ایک امریکن خاتون مسز مارگریٹ سینگر نے ضبط تولید کی ایک کانفرنس میں اہل امریکہ کو مخاطب کر کے کہا کہ "اگر امریکہ دوسری قوموں کے لئے اپنے ملک کے دروازے اس لئے بند کرتا ہے کہ ان کے امتزاج سے یہاں کی نسل خراب ہو جائے گی تو اُسے اس پر بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ خود ملک کے اندر ناقابل افراد کی زیادتی نہ ہو۔ درآں حالیکہ اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور امریکہ میں بیماروں اور مجرموں اور ناقص العقل لوگوں کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔"

اسی جلسے میں انگریزوں کے ایک نمایندے مسٹر بلانڈ نے کہا کہ "مدنیت کا مستقبل دُنیا کے مسئلہ آبادی کو حاصل کرنے پر موقوف ہے، یعنی یہ کہ ہم کو دنیا کی لغو و ناکارہ آبادی زہریلی گیس کے ذریعہ سے کم کرنا پڑے گی یا ضبط تناسل سے۔ اگر آج کرۂ عطارد کا بسنے والا کوئی فرد کرۂ ارض پر آجائے تو وہ ہماری موجودہ حضارت کو دیکھ کر حیران رہ جائے کہ یہ کیسی قوم ہے جو ایک طرف نسل بھی بڑھاتی ہے اور دوسری طرف ان کے ہلاک کرنے کی بھی فکر میں ہے۔"

اس وقت دنیا میں تقریباً ایک ارب ۷۵ لاکھ نفوس پائے جاتے ہیں اور موجودہ پیداوار غذا کسی نہ کسی طرح ان کے لیے کافی ہو جاتی ہے لیکن اگر ازدیادِ نسل کا یہی عالم رہا تو ایک صدی میں موجودہ آبادی دو چند سے زیادہ بڑھ جائے گی (کیوں کہ ہر سال ۱۵ ملین آبادی بڑھ رہی ہے) اور ضرورت ہوگی کہ کم از کم ۱۰۰ ملین ایکڑ زمین اور قابلِ زراعت پیدا کی جائے۔ درآں حالیکہ اس کا کسی طرح امکان نہیں۔ اس لئے لامحالہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قلتِ غذا کثرتِ امراض اور تصادم باہمی کی وجہ سے مصائب دنیا زیادہ بڑھ جائیں گے۔ مسٹر ہارلڈ کاکس نے دوران تقریر میں ظاہر کیا کہ "اس تلخ حقیقت کو کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ سطح زمین بہت محدود ہے اور انسان کی قوتِ تناسل غیر محدود۔ اس لیے اگر نسل کشی کو کم نہ کیا گیا تو ایک دن وہ آئے گا جب انسان ایک ایک انچ جگہ کے لیے باہم کشت و خوں پر مجبور ہوگا اور نظامِ تمدن درہم برہم ہو جائے گا۔"

بہرحال اس وقت متمدن دنیا کا میلان زیادہ تر اسی طرف ہے کہ نسل انسانی کو بڑھنے سے روکا جائے اور صرف ایسے افراد کا اضافہ کیا جائے جو صحت جسم و عقل کے لحاظ سے دنیاوی ترقی میں معاون ثابت ہوں۔

ہندوستان میں بھی یہ تحریک روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور ہرچند اس وقت تک کوئی عملی قدم اس طرف نہیں اُٹھایا گیا لیکن اس خیال کا پیدا ہو جانا ہی دلیل ہے اس امر کی کہ کسی نہ کسی وقت اس پر عمل ہو کر رہے گا۔ رہا اس امر کا فیصلہ کہ یہاں کے لئے یہ تحریک قابل عمل ہے یا نہیں، چنداں دُشوار نہیں۔

یہ امر مسلم ہے کہ دنیا میں جب کبھی کوئی انقلاب پیدا ہوا ہے اس کا تعلق ہمیشہ ذہنِ انسانی سے رہا ہے نہ کہ جسم انسانی سے، یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ کام ہمیشہ "کیفیت و احساس" نے کیا ہے نہ کہ "مقدار و تعداد" نے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ کسی ملک میں ناکارہ افراد کی زیادتی کبھی باعث برکت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بجائے فائدہ کے اس سے مضرت پہنچتی ہے۔

کیا اس حقیقت سے انکار ممکن ہے کہ اگر ہندوستان کی آبادی بجائے ۳۶ کروڑ کے صرف ۱۸ کروڑ ہوتی تو یہ ملک اس وقت تک اس غلامی کی حالت میں پایا جاتا۔ یقیناً اس سے بہت قبل بیداری و قوتِ عمل پیدا ہو جاتی اور اتنے کثیر افراد کو کسی ایک مرکز پر لانے کی زحمت گوارا نہ کرنی پڑتی۔ پھر اقتصادی دشواریوں کو دیکھیئے تو ہندوستان کی سب سے بڑی لعنت یہی ہے کہ بیمار و ضعیف، بے عقل و مجنون افراد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور عسرت و افلاس اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اس کا چارہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ فطرت پھر ان کو ہلاک کر ڈالے۔ اس لیے اگر افزائش نسل صرف اس لئے چاہی جاتی ہے کہ ہم بار بار ان کی ہلاکت کا تماشہ دیکھتے رہیں تو کیا اس سے زیادہ مناسب یہ نہیں ہے کہ ابتدا ہی سے ہم اس کی احتیاط کریں اور ہلاکت کی اس مسابقت میں بجائے فرشتۂ موت کا ساتھ دینے کے فرشتۂ امن و سکون کی راہ میں آسانیاں بہم پہنچائیں۔

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "مینیجر"

دسواں باب

ضبط تولید اور مذاہبِ عالم

اسلام اور ضبط تولید

مصر کے ایک فاضل بزرگ حضرت حسن البنا نے جمعیۃ طبیہ مصر کے ایک جلسے میں ضبطِ تولید یا تحدید نسل کے موضوع پر جو خیالات ظاہر کیے ہیں وہ ایک مصری رسالہ سے ترجمہ کر کے ناظرین کی معلومات و بصیرت کے لیے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت الاستاذ حسن البنا نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"حضرات، ہم کو جمعیۃ طبیہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اس نے ہمیں تحدید نسل کے نازک مسئلے پر اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ آپ لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ میں اس موضوع پر جو کچھ کہوں گا وہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے ہوگا، اور یہ میرے ذاتی خیالات ہیں۔ میں یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ عامۃ مسلمین اِن خیالات میں مجھ سے متفق ہیں یا نہیں۔

"حضرات، واضح رہے کہ اسلام کا نظام ایک مکمل نظام ہے جو ہر حالت اور ہر شُعبے پر حاوی ہے۔ اس نظام کو ہر مادی و روحانی مسئلے کا حل دے کر تمام عالم کے لیے قرار دیا گیا ہے۔ اسلام ایک خیالی مذہب نہیں ہے بلکہ ایک دینِ فطرت ہے جو حقائق سے بحث کرتا ہے اور حقائق پر مبنی ہے۔ لیکن آپ غور فرما سکتے ہیں کہ کوئی مذہب خواہ کیسا ہی عدل و راستی کا حامل ہو اگر وہ زبردست قوت نہیں رکھتا جس کے ذریعے سے اپنے اصول پھیلا سکے اور جس کے ذریعے سے زبردستوں کو مظالم سے روک سکے اور زیردستوں کے لیے امن و امان بہم پہنچا سکے تو وہ ایک غیر مؤثر اور بے دست و پا مذہب ہے۔

اسی بنا پر اسلام نے جہاد کو فرض کیا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جہاں اور جس جگہ ضرورت ہو حق کی مدد کی جائے۔ البتہ جہاد کے لیے جو قوت حاصل کی جائے اسے کسی ناروا غرض کے لیے استعمال میں نہ لایا جائے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا ہے حتیٰ لا تکون فتنۃ ویکون الدّین للّٰہ (اُن سے یہاں تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہو جائے) بہتر یہ ہے کہ قوتِ حق کے ساتھ ہو۔ اربابِ قوت کے لیے قوت کوئی بُری چیز نہیں۔ بلکہ افراد و اقوام کے لیے ایک مایۂ ناز وصف ہے۔ البتہ اگر قوت سے ستم رانی اور جبر و جور کا کام لیا جائے تو برا ہے۔ اسی لیے مذہب نے حکم دیا ہے کہ واعدوالھم ما استطعتم من قوۃ (اور ان کے لیے جتنی تمہارے بس میں ہو قوت مہیا کرو) ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ولا یجرمنّکم شنآنُ قومٍ علیٰ الّا تعدلوا۔ اعدلوا ھُو اقربُ للتقویٰ (کسی قسم کی دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل سے پھر جاؤ۔ عدل پر قائم رہو کہ عدل پرہیزگاری سے قریب تر ہے)

جب اسلام کا حکم یہ ہے کہ قوت پیدا کی جائے تو یہ بات بھی واضح ہے کہ قوت کثرتِ افراد ہی سے پیدا ہو سکتی ہے اور یہ قاعدۂ کلیہ ہے کہ وہ چیز بھی واجب ہے جس پر واجب کی ادائگی منحصر ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ اس سے ہم ایک نتیجہ منطقی طبیعی پیدا کریں۔ یعنی اسلام نسل بڑھانے کا حکم دیتا ہے، ترغیب دیتا ہے اور دعوت دیتا ہے نہ کہ وہ ضبط و تحدید نسل کا حامی ہے۔

اس امر کے ثبوت و وضاحت کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ قدسیہ موجود ہیں جن میں شادی بیاہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ جس کا منشا صرف توالد و تناسل ہے۔

اس سلسلے میں جو احادیث نبوی موجود ہیں اُن میں سے ایک دو یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احببت امرأۃ ذات حسب ومنصب ومال الا انھا لا تلد افأتزوجھا، فنھاہ، ثم اتاہ الثانیۃ فقال لہ مثل ذالک ثم اتاہ الثالثۃ فقال لہ تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم

(معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے ایک عورت سے محبت ہے۔ وہ صاحب مال و منصب اور صاحب نسب ہے۔ کیا میں اس سے شادی کر لوں۔ حضورؐ نے اسے منع فرمایا۔ وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا اور حضورؐ سے یہی جواب پایا پھر تیسری بار حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا ایسی بیویوں سے شادی کرو جو محبت کرنے والیاں اور کثیر الاولاد (معلوم ہوتی) ہوں۔ کیوں کہ میں دوسری امتوں کے مقابلے میں اپنی اُمت کی کثرت پر فخر کروں گا)

وعن معاویۃ بن حیرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوداء ولود خیر من حسناء لا تلد وانی مکاثر بکم الامم رواہ الطبرانی"

(معاویہ بن حیرۃؓ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ اولاد والی حبشن بے اولاد حسینہ سے بہتر ہے اور میں دوسری امتوں کے مقابلے میں تمھاری کثرت پر فخر کروں گا)

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزوبۃ للقادر علی الزواج۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو شادی کر سکتے ہیں مجرد رہنے سے منع فرمایا ہے)

یہ بنیادی اصول ہیں جو تمام مسلمانوں میں مسلّمہ ہیں۔ اب مسئلے کے دوسرے پہلو پر غور فرمائیے۔ اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے۔ ہر قوم اور ہر ملک کے لیے ہے۔ دائرہ اسلام میں جو لوگ ہیں وہ اپنے طبائع اور حالات کی بنا پر مختلف ہیں۔ اس لیے اسلام نے حالات کی بنا پر ہر قسم کی آسانیاں پیدا کی ہیں۔ ضرورت ممنوعات کو جائز قرار دیتی ہے۔ مصالح کی بنا پر قواعد کلیہ میں مستثنیٰ صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان وجوہ پر بہت سے مسائل مختلف فیہ ہو گئے ہیں۔ چناں چہ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے۔

اس اختلاف کو ہم اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ عزل کی حُرمت میں احادیث موجود ہیں اور اِسے موؤدۂ صغریٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چناں چہ ائمہ فقہا نے ان احکام کی بنا پر اُسے مُطلقاً حرام قرار دیا ہے۔ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جن سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ فقہا کے ایک فریق نے اِن احادیث کی بنا پر عزل کو مطلقاً یا بکراہت جائز قرار دیا ہے۔

ایک تیسرا گروہ بھی ہے۔ اُس نے بیوی کی اجازت سے عزل کو جائز ٹھیرایا ہے۔ اور اسی اصول پر منع حمل اور تقلیلِ نسل کے لیے دواؤں کے استعمال کا فتویٰ دیا ہے۔

بعض ارباب فقہ نے عزل کو جائز قرار دے دیا ہے لیکن دواؤں سے یا کسی اور ذریعے سے تقلیل نسل کی کوشش کو حرام ٹھیرایا ہے ان لوگوں میں مالکیوں کا بیشتر حِصّہ اور بعض شافعی فقہا شامل ہیں۔ چناں چہ برزلی نے قاضی ابوبکر بن عربی سے نقل کیا ہے کہ ایسی دواؤں کا استعمال حرام ہے جو مرد کو نامرد اور عورت کے رحم کو ٹھنڈا (بیکار) کر دیں۔ خطّاب نے جزولی کا یہ مقولہ نقل کیا ہے کہ "انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ نسل کو کم کرنے والی دوائیں استعمال کرے۔" اسی طرح صاحب معیار نے لکھا ہے کہ ائمہ کے نزدیک وہ دوائیں اور وہ وسائل حرام ہیں جو رحم کو ناقابل اولاد بنائیں۔

شرح احیا میں عماد بن یونس اور معز بن عبد السلام سے، جو شافعیوں کے امام ہیں، منقول ہے کہ عورت کے لیے مانع حمل دوا کا استعمال ممنوع ہے۔ ابن یونس کے نزدیک شوہر کی رضامندی پر بھی یہ امر بدستور ناجائز رہتا ہے۔

ادویّہ کے استعمال سے حیوان منوی کو مار ڈالنا جب کہ منی رحم میں پہنچ چکی ہو، ایک مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ فقہا نے دو حالتیں قرار دی ہیں۔ استقرارِ حمل کے بعد ایسا کرنا بالاجماع ناجائز ہے۔ استقرارِ حمل سے پہلے بعض کے نزدیک جائز اور بعض کے نزدیک حرام۔ حِلّت و حُرمت کی وجوہ وہی ہیں جو اوپر بیان کی گئیں۔

اب اصل مسئلے کی طرف رجوع کر کے غور فرمائیے کہ اسلام نے ہر حالت میں قوت بڑھانے اور مسلمانوں کی تن درستی برقرار رکھنے کی طرف کس قدر توجہ دلائی ہو۔ حضرت اسمار بنت یزید نے روایت کی ہے کہ آں حضرت نے غیل سے روکا ہے اور ان الفاظ میں روکا ہو کہ لاتقتلوا اولادکم سرّا (اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو) غیل یہ ہو کہ عورت بچے کو دودھ پلا رہی ہو اور اُسی زمانے میں شوہر اُس سے مقاربت کرے۔ اس سے دُودھ پیتا بچہ کم زور ہو جاتا ہو اور اس کم زوری کا اثر جوانی میں بھی آشکار ہوتا ہے۔

اب یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ مذہب اسلام نے نسل کو ترقی دینے اور قوت پیدا کرنے کی زبردست ترغیب و تاکید کے ساتھ اگر ہمیں اس کے عمل کی بھی اجازت دی ہے تو اس اجازت سے کن حالات میں فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہمارے نزدیک اس موقع پر امورِ ذیل پیشِ نظر رکھنے چاہئیں

(۱) آیا حالات نسل بڑھانے کے داعی ہیں یا نسل گھٹانے کے؟

(۲) کیا قوی دلائل اور صحیح قرائن سے یہ بات ثابت ہو کہ نسل کو محدود کرنا بہتر ہے اور نسل کو بڑھانا ہمارے معاشرتی حالات کو بدتر بنا دے گا؟

(۳) کیا معاشرتی حالات کی اصلاح کا اس کے سوا کوئی اور ذریعہ بھی ہے؟

(۴) کیا ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ تحدیدِ نسل سے شدید مضرتیں پیدا نہ ہوں گی؟

(۵) تحدیدِ نسل سے جو مضرتیں پیدا ہوں گی ان کے لیے کافی بندوبست کر لیا گیا ہے؟

(۶) اس مقصد کے لیے جو ذرائع اختیار کیے جائیں گے کیا وہ شرعاً جائز ہوں گے؟

(۷) کیا وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہو کہ تحدیدِ نسل کی اجازت سے بقدرِ ضرورت ہی فائدہ اٹھایا جائے گا اور کیا اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے جن کو فائدہ اٹھانا چاہیے اور کیا تحدیدِ نسل کی ہوا چل پڑنے کے بعد اس کا روکنا ممکن ہو گا؟

(۸) اس اجازت کو کسی فردِ واحد کے ساتھ مخصوص رکھنا بہتر ہے یا اس مسئلے کو ضابطۂ عام بنا دینا؟

(۹) کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تحدیدِ نسل کی مضرتوں کا جو علاج تجویز کیا گیا ہو وہ غلط ثابت ہو اور اس طرح مشکلات میں کچھ اور اضافہ ہو جائے

(۱۰) کیا مسلمانانِ عالم کی مجموعی تعداد پر مقامی تقلیلِ نسل اثر انداز ہو کر دیگر اقوامِ عالم کے مقابلے میں سیاسی اکثریت کے تناسب کو پست نہ کرے گی

حضرات، میں نے اس جلسے میں فاضل مقررین کی تقریریں سُن کر جو نتیجہ نکالا ہو وہ یہ ہو کہ دانش مندانِ قوم اس وقت نسل بڑھانے کی ضرورت سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ سیاسی اور جنگی حیثیت سے جو مشکلات ان کے سامنے ہیں اُن کا حل صرف یہی ہے۔

نسل بڑھنے کی جن مضرتوں کا رونا رویا جاتا ہے وہ تمام تر اقتصاد، صحتِ عامّہ اور معاشرتی حالات پر مبنی ہیں۔ کثرتِ نسل کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہو۔ ان تباہیوں کا سبب اولاد نہیں ہو بلکہ معاشرت کا حدِ مناسب سے زیادہ بلند کر دینا ہو۔ ماؤں کی جہالت بھی ایک حد تک ذمّے دار ہے اور بہت سے دوسرے اسباب ہیں جن کو اس وقت شمار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرات، اگر جہلا اور کاشتکاروں کے طبقے پر نظر ڈالی جائے تو ماننا پڑے گا کہ اُن کے لیے اولاد ثروت اور راس المال کا حکم رکھتی ہے اور وہ کثرتِ اولاد کے سخت حاجت مند ہیں۔

صورتِ حال یہ ہے کہ جو طبقہ تحدیدِ نسل پر عمل کرنا چاہتا ہے وہ ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ ہے۔ حالاں کہ اس طبقے کی تعداد بڑھنے کی ضرورت ہو اور اس کی تعداد کا کم ہونا قوم کے لیے مضر ہے۔ افسوس یہ ہو کہ جو لوگ تربیتِ اولاد کی پُوری قدرت رکھتے ہیں وہ بھی کثرتِ اولاد سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر ہمیں سخت اندیشہ ہے کہ آگے چل کر شدید مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور اس ملک کو جو اہلِ ملک کی کثرت کا حاجت مند ہے اور اپنے خدام کے لیے نہ ترسنا پڑے۔

پس مناسب یہ ہے کہ تحدیدِ نسل کے مسئلے کو عام نہ کیا جائے بلکہ اُسے مخصوص افراد کے لیے مخصوص حالات میں مخصوص رکھا جائے۔

واللہ اعلم بالصّواب۔

ضبط تولید اور عیسائیت

از جناب کارڈنل بورن آرچ بشپ آف ویسٹ منسٹر

دنیا بھر کے عیسائیوں کے سب سے بڑے اور منظم ادارے کی تعلیمات اپنے اندر مخصوص قسم کی دلچسپی رکھتی ہیں۔ کیتھولک عقیدہ مستقل اور کلی روایات کی بناء پر ظاہر ہوا ہے۔ اور مقدس نظام پاپائی کی مسلسل ہدایات اُس کو ملتی رہی ہیں۔ یہ عقیدہ کوئی دینیات کے عالموں کی رائے نہیں ہے بلکہ ایک ایسی اتھارٹی کا ناطق فیصلہ ہے جس کے متعلق ہر کیتھولک جانتا ہے کہ وہ عیسائیت کے اخلاقیات کی تعبیر میں غلطی نہیں کر سکتی۔ بس ایک کیتھولک کے لیے تو اتنی ہی بات کافی ہے لیکن اگر مسئلۂ زیرِ بحث کی توجیہ ہی کرنی ہے تو وہ اس طرح ہو سکتی ہے :۔

(۱) مذہب نہ تو اخلاقی طور پر اور نہ اپنے قوانین کے ذریعے سے کسی شخص سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بچوں کی پیدائش اور اُن کی تعداد بڑھانے میں حصہ لے اور نہ اس کو اس بات پر اعتراض ہے کہ کوئی شخص شادی کر کے بھی زہد و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنا چاہے تو وہ بے تکلف کر سکتا ہے لیکن لوگوں کو اس بات سے سختی سے منع کر دیا گیا ہے کہ وہ مصنوعی ذریعوں سے پیدائش کو روکیں یا قدرت کے مقاصد میں روڑے اٹکائیں۔ ضبط تولید ممنوع ہے کیوں کہ یہ غلط ہے اور اُس کی ہمرکابی میں وہ ابتدائی اور بنیادی غلطیاں بھی ہوتی ہیں، جو کلیسہ کے قانون اور روایات کے خلاف ہیں۔ ممانعت کی بُنیاد دراصل اعلیٰ فطری قوانینِ اخلاق پر قائم ہے جن کو نہ تو کوئی بڑے سے بڑا انسان تبدیل کر سکتا ہے اور نہ ان کو معطل کر سکتا ہے۔ اس قسم کی غیر اخلاقی تحریکیں تو غیر کیتھولک لوگ ہی قبول کر سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کا اخلاقی قانون عیسائیت کے خلاف فلسفۂ اخلاق پر مبنی ہو۔

(۲) جس طرح طبیعات کے قوانین غیر ناطق چیزوں پر استدلال کی بنیادیں قائم کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح دنیائے انسانیت میں ایک قانون جاری و ساری ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی خواہشوں کو تسکین دینے اور اُس کے ظاہری و باطنی قوتوں کے استعمال میں توازن قائم رکھتا ہے۔ اپنی ارادی اور غیر ارادی حرکات و سکنات میں انسان کو اپنی ہی نوع کے قوانین پر عمل کرنا چاہیئے، جو اپنے مخصوص آزاد عناصر کی وجہ سے "اخلاقی" قانون کہلاتے ہیں۔ جو کام اِن قوانین اخلاق کے مطابق عمل میں آتے ہیں وہ درحقیقت درست ہوتے ہیں اور اخلاقی طور پر ان کو اچھا کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو افعال ان قوانین کا احترام نہیں کرتے وہ اخلاقی لحاظ سے خراب اور بد ہیں۔ اس قسم کے افعال و اعمال کی قدر و قیمت کو ہم ایک حد تک اُن نتائج سے جانچ سکتے ہیں جو وہ کسی فرد پر یا کسی قوم پر ظاہر کریں۔ درحقیقت یہ مسئلہ اس نوعیت کا ہے کہ اس کے لئے "امدادی استدلال" کی ضرورت ہے۔ ضبط تولید کی جسمانی، گھریلو اور معاشرتی برائیاں تو اور لوگوں نے ہی بیان کر دی ہیں۔ یہاں مجھے اِن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم اس مسئلے کے صرف افادی پہلو پر غور کریں اور اُسی کو اپنا مطمحِ نظر بنا لیں تو وہ بھی ضبط تولید کی غلطیوں کو واضح کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اس لئے ہم کو بلاواسطہ طور پر خود نفسِ فعل ہی میں حقیقت کو ٹٹولنا چاہیئے۔ محض اس کے اثرات اور نتائج اس کے لئے کافی نہیں ہیں۔ جہاں تک پیچیدہ ساختوں اور بناوٹوں کا تعلق ہے، وہ یا ان میں سے ہر ایک ساخت اسی وقت تک اچھی حالت میں رہ سکتی ہے جب کہ وہ قدرتی طریقوں پر استعمال کی جائے۔ ضبط تولید بھی بالکل اسی طرح برائی اور غلطی ہے جس طرح اور کوئی غیر فطری جنسی برائی ہوا کرتی ہے، اس لئے کہ اس سے جنسی خواہشات کی تسکین ایک ایسے طریقے پر ہوتی ہے جو اس فعل کے فطری مقصد کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

(۳) انسان کا اخلاقی اور فطری قانون خدا کے نہ تبدیل ہونے والے قانون کا ایک حصہ ہے۔ جو لوگ اس قانون کے خلاف چلتے ہیں ان کے لیے خدا نے سزا کا قاعدہ مقرر کر رکھا ہے۔ ضبطِ تولید واضح طور پر ایک برائی ہے اس وجہ سے کہ یہ ایک گناہ ہے یعنی یہ خدا کے خلاف ایک جارحانہ قدم ہے۔ وہ خدا جس کا صرف خوف ہی تمام دانائیوں کی ابتدا ہے۔ اور تجربہ ہم کو بتاتا ہے کہ گناہ کے ارتکاب کا خوف ہی ایک ایسا معقول سبب ہے جو انسان کو برائیوں سے بچاتا رہتا ہے۔

(۴) جو کام بنیادی اور فطری طور پر بد ہو وہ کسی طرح بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ خواہ اس کو معقول قرار دینے میں حالات کو کتنا ہی ضروری بتایا جائے اور خواہ اس کام کے کرنے میں نیت بظاہر کتنی ہی نیک ہو۔ اِس اصول کے منطقی استعمال میں اگر ذرا بھی نرمی سے کام لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم اس مسئلہ اور غیر اخلاقی عقیدے کی حمایت کریں گے کہ کامیابی کے نتیجے ہی اس کے ذرائع کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں۔ (بقیہ ص ۱۸۱)

ہندو مذہب اور ضبط تولید

از جناب پروفیسر این۔ ایس پھڈکے، ایم۔ اے۔ راجہ رام کالج، کولھاپور

جنسی تعلقات کے سلسلے میں ہندو مذہب کے احکام کا جائزہ لینے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ ہم اُس زمانہ کو سمجھیں جس زمانے میں یہ احکام صادر ہوئے ہیں۔ آریہ جب ہندوستان میں آئے اور یہاں کے قدیم باشندوں کو زیر کر کے زرخیز زمینوں میں پھیل پڑے تو انہیں ہندوستان پر اپنے قبضے کو بحال رکھنے کے لئے سب سے پہلے اپنی نسل بڑھانے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ ویدوں میں جگہ جگہ ایسی دعائیں درج ہیں جن میں دیوتاؤں سے "بہت سی گائیں" اور "بہت سے بیٹے" مانگے گئے ہیں۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ ویدوں کی کوئی دعا ایسی نہیں ہے جن میں "گائیں اور بیٹے" نہ طلب کئے گئے ہوں۔ اِن ہی دعاؤں میں سے کچھ منتر یا دعائیں وہ ہیں جو شادی کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ ایسے موقع پر لڑکی کا باپ دولہا کو مخاطب کر کے کہتا ہے :-

"میں اپنی لڑکی تمہارے نذر کرتا ہوں تاکہ تم نسل بڑھاؤ اور سوسائٹی کی خدمت کرو۔"

اور دولہا اپنی دلہن کو مخاطب کر کے کہتا ہے :-

"ہم تم دونوں مل کر نسل بڑھائیں گے یا بہت سے بیٹے پیدا کریں گے۔"

اور دیوتاؤں سے دعا کرتا ہے :-

"میری بیوی دس بیٹوں کی ماں بنے"

ان منتروں سے یہ ظاہر ہے کہ آریوں کو اُس وقت اِس کی ضرورت تھی کہ زیادہ سے زیادہ اُن کی نسل بڑھے اور قدرت کے بکھرے ہوئے خزانوں پر ان کا قبضہ ہو جائے۔ لیکن آج؟ کیا آج بھی وہی حالات ہیں جو اس زمانے میں پائے جاتے تھے؟ شاستروں کے زمانے میں دیوتاؤں کا شکر اِس طرح ادا کیا جاتا تھا۔

"مالک تیری عطا بے حساب ہے ہم میں یہ قدرت نہیں کہ ہم اس سب کو سمیٹ سکیں"

لیکن کیا اس زمانے میں بھی یہ دعا صحیح ثابت ہوتی ہے؟ خیر یہ بحث دوسری ہے۔ اِس وقت کہنا صرف یہ ہے کہ اچھی توانا اور تن درست اولاد پیدا کرنا اور بات ہے اور کثرت سے اولاد پیدا کرنا بالکل دوسری چیز ہے۔ چنانچہ اس زمانے میں بھی جب کہ آریوں کو زیادہ سے زیادہ اولاد کی ضرورت تھی، یہ نکتہ اُن کی نظر سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔ سمرتیوں میں اسی مسئلے پر روشنی ڈالتے ہوئے انسانی زندگی کے چار دور تسلیم کئے گئے ہیں اُن میں سے پہلا دور ایسا ہے جس میں سختی سے برہم چاری یعنی مجرد رہنے یا عورت سے پرہیز کرنے کا حکم ہے۔ اور باقی تین دور انسان کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مجرد رہنے کا اصول اس نظریے کے ماتحت وضع کیا گیا ہے کہ مجرد رہنے یا عورت سے ایک خاص مدت تک پرہیز کرنے سے انسان کی طاقت، ذہانت اور زندگی بڑھتی ہے۔ بدنیاوال کیا سُمرتی میں لکھا ہے :-

"عورت کے ایام حیض سے فراغت کے فوراً بعد کی چار راتیں، اور چندرماسی اور اماوس کو مباشرت سے پرہیز کیا جائے اور باقی راتوں میں بھی صرف طاق تاریخ کی راتوں میں مباشرت کی جا سکتی ہے۔"

اور منو مہاراج کہتے ہیں :-

"ایک شادی شدہ انسان بھی برہم چاری کہلائے گا اگر وہ ہر پندرہ دن میں آٹھویں چودھویں اور پندرھویں رات کو عورت سے مباشرت نہ کرے۔"

اِن احکام سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ قدیم آریہ مفکروں کے نزدیک مباشرت کا مقصد صرف افزائش نسل تھا اور اس کے لئے انہوں نے اپنے پیروؤں کو یہ یقین دلایا ہے کہ جو شخص سوائے اس مقصد کے کسی اور مقصد سے مباشرت نہ کرے گا وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود "برہم چاری" کے اعزاز کا مستحق ہوگا

یہ احکام دراصل اس خیال کے ماتحت صادر ہوتے ہیں کہ عورتوں کے "وقفہ کے دنوں" میں کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار پاتا ہے اور کچھ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار نہیں پاتا۔ چنانچہ آریوں کی ایک بہت پرانی طبی کتاب میں لکھا ہے :-

"جس طرح سورج کے غروب ہوتے ہی کنول کا منہ بند ہو جاتا ہے اسی طرح ایام حیض کے بعد عورتوں کے رحم کا منہ سکڑ جاتا ہے"

اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایام حیض کے بعد سولہ دن ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں حمل قرار نہیں پاتا۔ یہی رائے آریوں کی ایک اور قدیم اور معتبر طبی کتاب **چرک** میں ظاہر کی گئی ہے اور یہی بات **بھاؤ پرکاش** میں بتائی گئی ہے **منوسمرتی** میں بھی اسی خیال کے ماتحت چند راتوں میں مباشرت جائز اور چند میں ناجائز قرار دی گئی ہے۔ خاص کر منوسمرتی کا یہ حکم توجہ کے قابل ہے :-

"عورتوں کے ساڑھے چار دن کے ایام حیض کے بعد کی سولہ راتوں سے پہلی چار راتیں اور گیارھویں اور تیرھویں رات مباشرت کرنی منع ہے اور باقی دس راتوں میں مباشرت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد آٹھ راتیں بھی مباشرت کے لئے ہمیشہ سے بند ہیں۔ جو شخص اس اصول کی پیروی کرے گا وہ شادی شدہ ہونے کے بعد بھی برہم چاری کہلائے گا۔"

قدیم آریوں کی ان تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے "وقفے کے دن" دو دوروں میں تقسیم ہیں ایک دور حمل کے لئے سازگار ہوتا ہے لیکن دوسرا دور سازگار نہیں۔ ان دوروں کی تقسیم سے ہم میں سے وہ حضرات جو ضبط تولید کے سلسلے میں بھی شاستروں کے احکام سے گریز نہیں کرنا چاہتے، کام لیتے ہیں۔ بہر حال موجودہ حالات میں جو اہل فکر ہندوستان میں ضبط تولید کے مسئلے پر غور کر رہے ہیں وہ اس نتیجے کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں کہ ضبط تولید کا بہترین اصول ضبط نفس یعنی عورت کی مقاربت سے زیادہ سے زیادہ پرہیز ہے۔ چنانچہ اٹھارہویں صدی میں یہی اصول مالتھوس کو پسند آیا تھا اور آج مہاتما گاندھی جیسے صاحب فکر بھی اسی اصول کو ترجیح دیتے ہیں۔

اس بیان کو ختم کرنے سے پہلے آریوں کی قدیم طبی کتابوں سے دو ایسی عبارتیں یہاں نقل کی جاتی ہیں جن میں توانا اور تندرست اولاد پیدا کرنے کے متعلق ہدایتیں درج ہیں۔ ایک قدیم طبی کتاب میں لکھا ہے :-

"اگر ۲۵ برس سے کم عمر کے باپ سے سولہ برس سے کم عمر کی عورت کے حمل قرار پائے گا تو یا تو وہ ساقط ہو جائے گا یا اگر بچہ پیدا ہوگا تو بہت کم جئے گا۔ اور اگر جیتا بھی رہا تو کمزور، ہمیشہ کا مریض اور جسمانی حیثیت سے معذور رہوگا۔ اس لئے کہ اس عورت کے رحم میں جس کا لڑکپن ابھی دور نہیں ہوا ہے یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ تندرست بچہ پیدا کرے۔"

اور **سُشرت** میں لکھا ہے :-

"جب سولہ برس کی تن درست عورت اور پچیس برس کے توانا مرد میں مقاربت ہوگی تو نہایت تن درست بیٹا پیدا ہوگا۔ لیکن مرد اور عورت اگر اس عمر سے کم ہیں تو اوّل تو حمل قرار نہیں پا سکے گا اور اگر حمل ہو بھی گیا اور بچہ پیدا بھی ہوا تو بہت کمزور، ہمیشہ کا بیمار اور بد قسمت ہوگا۔"

ہندوؤں کی مذہبی اور طبی کتابوں کے اوپر کے سارے اقتباسات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ آریوں کو زیادہ سے زیادہ نسل بڑھانے کی ضرورت تھی لیکن نسل وہ توانا اور تن درست پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کمزور اور ہمیشہ کے روگیوں کا سوسائٹی میں اضافہ پسند نہیں کرتے تھے۔ اس اصول کا اگرچہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی نام نہیں مقرر کیا ہے لیکن فی الحقیقت یہی تنظیم نسل و آبادی ہے جو برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کا اصلی مقصود ہے۔

ضبط تولید اور سکھ مذہب

از جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج ایڈیٹر رسالہ "خوش دلی" امرتسر

گر بھ روک، ضبط تولید یعنے برتھ کنٹرول کا مسئلہ اس وقت ہر شخص کی زبان پر ہے۔ "روٹی روٹی" کی آواز ہر ملک میں سنی جاتی ہے اپنی زندگی کے گزارنے کے لیے ہر انسان کو اس کی ضرورت کے مطابق خوراک نہیں مل رہی۔ اور تو اور غریب افلاس زدہ ہندوستان کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سپوت کئی کئی دن اور رات فاقے میں گزارتے ہیں۔ ہمارے ملک کی اوسط آمدنی صرف پانچ پیسے فی کس روزانہ ہے۔ اس آمدنی میں ایک شخص کو دودھ، گھی وغیرہ صالح خون پیدا کرنے والی غذائیں تو علیحدہ رہیں، پیٹ بھر کر کھانے کے لیے سوکھی روٹی بھی میسر ہونی مشکل ہے۔ بھارت ورش میں سینکڑوں نہیں ہزارہا لوگ ایسے بھی ہیں، جو اپنا گزارہ تو نہیں کر سکتے، مگر قدرت کے زبردست ہاتھوں نے ان کو زیادہ مصیبتوں میں ڈالنے کے لیے ایک دو نہیں۔ بلکہ درجنوں بچوں کا باپ بنا دیا ہے۔ ان کمزور اور فاقہ کش والدین کی نحیف و ناتوان اولاد کو پھر تمام زندگی مصیبت والم میں گزارنی پڑتی ہے۔ کیوں کہ ملک میں کام نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام بے روزگار بن کر والدین پر، عوام پر اور ملک پر ایک بوجھ ہوتے ہیں اور عزت کی زندگی میں باقاعدہ تربیت نہ ملنے کی وجہ سے یہ بچے ایک لائق، پُرامن اور تہذیب یافتہ شہری بننے سے قاصر رہتے ہیں۔ غیر تربیت یافتہ لوگ جس قدر ملک کے لیے خطرناک ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ موجودہ فرقہ وارانہ خیالات اور دیگر امن سوز حرکات محض ان غیر تربیت یافتہ انسانوں ہی کی بدولت ہیں۔

دنیا کے تمام مذاہب اور ان کے بانیوں نے ہمیشہ خدا کی مرضی کے عین مطابق چلنے کا حکم دیا ہے۔ گورو صاحب نے فرمایا ہے۔

"جیسی میں آوے خصم کی بانی　　تیسڑا کری گیان وے لالو"

یعنے جو خدا تعالیٰ کا حکم ہے وہی کرنا چاہیئے

ایک یہ بھی حکم ہے۔ کہ "سوئی کم کمائیے۔ جت مکھ اوجلا"

یعنی وہ کام کر جس میں تمہاری بہتری ہو۔

اس لیے اگر کسی انسان کے ہاں اولاد کی کثرت ہو اور اُس کے پاس کھانے یا کھلانے کے لیے کافی نہیں یا اس کی بیوی کی صحت حمل کا بار برداشت نہیں کر سکتی تو اس کی بہتری اسی میں ہے کہ سلسلۂ تولید کو بند کیا جائے۔

سکھوں کی روحانی مقدس کتاب شری گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی تحریر ہے۔ کہ

"موہ ایسے ونج سیو لینیں کاج　　جت گھٹے مول نت ودھے دیاج"

یعنی مجھے ایسے کام سے غرض نہیں ہے جس سے اصل میں کمی واقع ہو اور سود بڑھتا جائے۔ اس لیے عورت کو اگر اصل خیال کیا جائے تو اولاد ایک سود کے مانند ہے لہٰذا ایسے کام سے بچنا چاہیے جس سے اصل یعنے عورت کی صحت تباہ ہو۔ اور سود یعنے اولاد بڑھے۔ کیوں کہ قانونِ قدرت کے مطابق تا وقتیکہ حمل کو روکنے کے اسباب پر عمل نہ کیا جائے حمل کا بار گراں عورت کی صحت کو کمزور کرنے کا موجب ہے۔

مگر بزرگ یعنی سکھ مذہب کے گورو صاحبان شری گورو گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں کہ: جو لوگ خدا کی بندگی نہیں کرتے ان کی زندگی بے فائدہ ہے۔ کیوں کہ ہر فرد بشر کے لیے ضروری ہے کہ رازقِ مطلق کی عبادت کرے۔ اگر کوئی شخص اُس کی اطاعت نہیں کرتا یا کسی عورت کی اولاد خدا کی نافرمان ہے، تو فرماتے ہیں کہ وہ عورت کیوں بیوہ نہ ہو گئی یا اسکو عقیم کیوں نہیں کر دیا گیا۔

"جن ہر ہردے نام نہ بسیو　　تن مات کیجئے ہر بانجھا"

یعنے وہ شخص جس کے دل میں خدا کا نام نہیں ہے، اس کی ماں کو بانجھ یعنی عقیم کر دو

"جیہ کل پوت نہ گیان بچاری　　بدھوا کس نہ بھئی مہتاری"

یعنی اگر کسی شخص کو گیان نہیں ہے یا پرماتما کی بھگتی کا شوق نہیں ہے تو اس کی ماں اس کی پیدائش سے پہلے بدھوا (بیوہ) کیوں نہ ہوگئی۔

اسی طرح ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ

"جننی جنئے تو بھگت جن۔ کئی درتہ کئی سور   ناہے تو جننی بانجھ رہو۔ کاہے گواوے نور"

یعنی عورت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ اے عورت اگر تجھے اولاد پیدا کرنی ہے تو خدا کی بندگی کرنے والے بھگت پیدا کر۔ یا درتہ یعنے غنی پیدا کر یا سور یعنی بہادر پیدا کر۔ ورنہ اے عورت اگر تو مندرجہ بالا صفات کی مالک اولاد پیدا نہیں کرسکتی۔ تو بانجھ رہ۔ کیوں فضول حمل کا بار برداشت کرکے اپنا نور یعنی چہرے کا جلال اور صحت کو تباہ کرتی ہے۔

ظاہر ہے، کہ ہر انسان کے ہاں اگر اولاد ہونی ہو تو مندرجہ بالا صفات کی مالک ہونی چاہیئے۔ ورنہ اس کے بعد اولاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور خرگوش کے بچوں کی طرح اولاد پیدا کیے جانا کوئی قابلِ تعریف فعل نہیں ہے۔

(بقیہ ۲۷۷) (۵) ہمارے قانون کو قبول کرنے میں جو سب سے بڑی مشکل پیش آتی ہے، وہ اس حقیقت کے سامنے آکر بہت کم ہوجاتی ہے کہ عیسائی شادی ایک مقدس رشتہ ہے جو اپنے ساتھ خدا کی برکت اور فضل لاتا ہے اور جس سے شادی شدہ لوگ تمام تکلیفوں کو برداشت کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں، وہ اپنے ماحول سے مناسبت پیدا کرلینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ بچوں کو پالنے کی صبر آزما کوشش میں مصروف رہتے ہیں اور اگر کبھی عورتوں کو حمل سے بچانے یا خود فعلِ جماع کو چھوڑ دینے کی ضرورت آپڑے تو وہ گناہ سے بچ کر خوشی سے ضبطِ نفس کی زندگی بسر کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ یہی ہے وہ مقدس رشتہ جو عیسیٰ مسیحؑ اور چرچ کی یگانگت کو ظاہر کرتا ہے، جس سے انسان اتنی اعلیٰ شان کو پا سکتا ہے اور خدا کے بیٹوں سے جنت کو آباد کرسکتا ہے۔

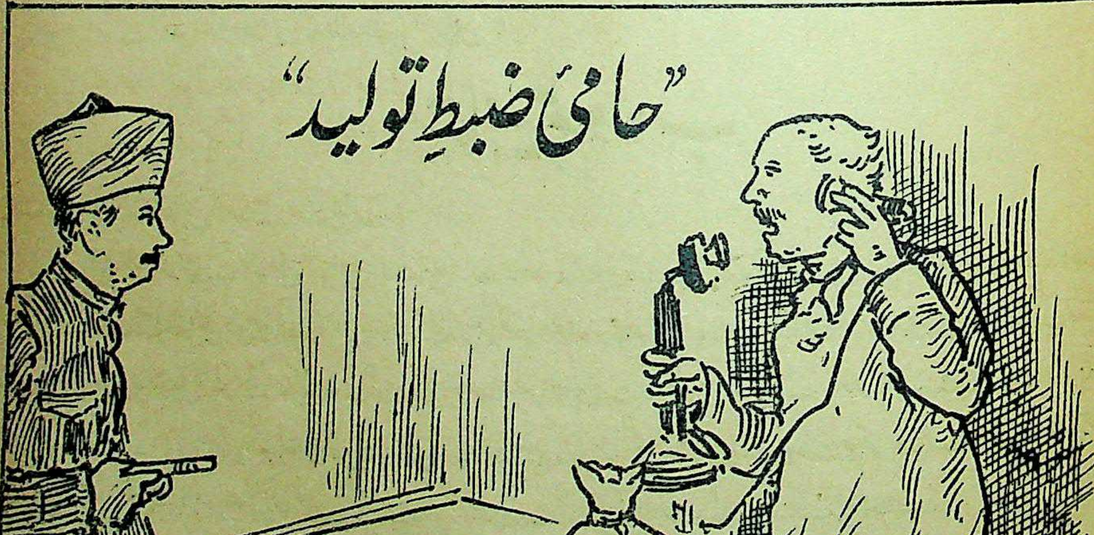

چور: (اپنی بیوی سے جو ضبطِ تولید کی ضرورت سے زیادہ حامی ہے) ہیلو، ہیلو، دیکھو تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ میں بھی ضبطِ تولید کا حامی ہوں۔

بیوی: یہ کیسے؟ ابھی تو تم برتھ کنٹرول کی مخالفت کرکے گئے ہو؟

چور: مجبوری کا نام توبہ ہے۔ میں موقعِ واردات پر ہی گرفتار ہوگیا ہوں۔ اب سات سال سے پہلے کیا آنا ہوگا۔

گیارہواں باب

ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل اور مشاہیرِ عالم

اس باب کے متعلق ہمیں افسوس ہے کہ وہ ہمارے معیار کے مطابق مرتب نہیں ہو رہا ہے۔ اشاعت خاص کے دوسرے بابوں پر اتنی توجہ رہی کہ اس باب کا کچھ خیال ہی نہیں آیا اور جب کبھی اس کی طرف دھیان بھی گیا تو اس کو معمولی سا عنوان سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا لیکن جب اس باب کو مرتب کرنے کا وقت بالکل ہی قریب آ گیا تو عملی نقطۂ نظر سے غور کرنے کا موقع ملا۔ اس وقت ہمیں اندازہ ہوا کہ یہ کام اتنا آسان اور سرسری نہیں تھا جتنا کہ اسے سمجھ لیا گیا تھا۔ محض برتھ کنٹرول وغیرہ کی کتابوں کی مدد سے اس کام کو پورا کرنا ممکن نہیں۔ دوسرے ذرائع علم بھی آخر کہاں تک کام دیں، کوئی مخصوص کتاب یا مضمون بھی اس عنوان پر نظر سے نہیں گزری۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتیں ایک ایک کرکے اس وقت سامنے آئیں جب اشاعت خاص کا کام تکمیل کی منزلیں طے کر رہا تھا۔ دو چار دن میں نہ یہ ممکن تھا کہ رائیں براہِ راست حاصل کی جائیں اور نہ کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ ہی ہو سکتا تھا۔ اس صورتِ حال کی موجودگی میں اس باب کو چھوڑ دینے ہی کا خیال تھا لیکن تلاش کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر چند روز میں تینتس ۳۳ پینتیس ۳۵ رائیں جمع کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے۔ اس طرح یہ باب ناظرین کے سامنے آ تو رہا ہے لیکن اس شکل میں نہیں جو ہمارے خیال میں تھی۔

ہم ان آرا کو یہاں قارئین کی سہولت کے خیال سے چار عنوانات میں تقسیم کرکے درج کرتے ہیں (۱) مشاہیر علم و ادب (۲) مشاہیر سیاست (۳) مشاہیر فن (۴) متفرق رائیں

(۱) مشاہیر علم و ادب

حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ:۔

شریعت اسلامی نے اجتماعی مسایل میں مصالح امت کو نظر انداز نہیں کیا اور اس کے تصفیے کو اہلِ علم پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ حالات و مقتضائے وقت کے مطابق ان کا فیصلہ کر لیں۔ اس لیے اگر حظِ نفس مقصود نہ ہو حقیقی ضرورت موجود ہو اور فریقین رضامند ہوں تو جہاں تک میرا علم میری رہنمائی کرتا ہے۔ شرعاً ضبطِ تولید قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ اصول شرعی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خاوند اپنی بیوی کو اگر وہ اولاد کی خواہش مند نہ ہو اولاد پیدا کرنے پر بالاکراہ مجبور نہیں کر سکتا لیکن دنیا میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا بیشتر حصہ محض حظ نفس پر مبنی ہے۔ اور محض حظ نفس کے لیے ایسا کرنا میرے نزدیک حُرمت کے درجے تک پہنچتا ہے۔

یورپ میں یہ چیز بہت عام ہو رہی ہے اور وہاں زیادہ تر حظِ نفس ہی کی خاطر ایسا ہو رہا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ چیز وہاں کے طرزِ معاشرت کی پیدا کردہ مجبوریوں کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بعض مخصوص صورتوں اور حالتوں میں یہ چیز ہندوستان میں بعض حقیقی مجبوریوں کی بنا پر کی جاتی ہے لیکن عام طور پر اب ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے، وہ سب یورپ کے پروپگنڈے کے اثرات ہیں۔ اس قسم کے لٹریچر کا ایک سیلاب ہے جو ہمارے ملک میں بہہ نکلا ہے۔ بعض دوسرے وسائل بھی ان کی تشویق و ترویج کے لیے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ ان کے اپنے ممالک میں، جیسا کہ اخبارات مظہر ہیں، آبادی کو گھٹانے کی بجائے بڑھانے کے وسائل اور تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس تحریک کی ایک بڑی غرض میرے نزدیک یہ ہے کہ یورپ کی اپنی آبادی اس کے اپنے پیدا کردہ حالات کی بنا پر جو اس کے اختیار و اقتدار سے باہر ہیں بہت کم ہو رہی ہے اور اس کے مقابلے میں مشرق کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے اور یہی چیز یورپ اپنی ہستی کے لیے خطرۂ عظیم سمجھتا ہے۔ یہ چیزیں ان مستند کتابوں کی بنا پر

کہہ رہا ہوں جو میرے مطالعے سے گزر چکی ہیں۔ میری رائے میں اس بارے میں اصلی چیز ضبطِ نفس ہے۔ اور اسے تمام موجودہ مصنوعی طرق ضبطِ تولید پر بے انتہا ترجیح ہے۔ کیوں کہ بعض اطبّا کی رائے میں یہ تمام طریقے اور ادویہ بالخصوص عورت کی صحت کے لیے بے حد مضر ہیں۔

شرعی پہلو سے میں نے جو رائے دی ہے وہ ماہرِ شریعت کی حیثیت سے نہیں دی۔ محض اپنے علم و مطالعے کی بنا پر دی ہے۔

(رسالہ الحکیم لاہور ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء)

ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور

میری رائے میں برتھ کنٹرول اس صدی کی نہایت اہم اور بڑی مفید تحریک ہے۔ نہ صرف اس اعتبار سے کہ یہ عورتوں کو بے ضرورت بچہ کشی کی زحمتوں سے بچاتی ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ دنیا کی آبادی کو کم کر کے صحیح معنوں میں امن قائم رکھتی ہے۔ اس لیے کہ جب قوموں کی آبادی اپنی حد سے نہ بڑھے گی تو افرادِ قوم کے کھانے کے لیے روٹی اور پھیلنے کے لیے مزید زمین کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور جب یہ سوال پیدا نہ ہوگا تو قوموں اور ملکوں کے درمیان جنگ نہ ہوگی۔ اور ہر قوم اپنی ہی سرحدوں میں اطمینان و سکون کی زندگی بسر کرے گی۔ اور افلاس زدہ ملکوں میں تو، جیسا کہ ہندوستان ہے ـــ بے سوچے سمجھے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کر کے انھیں بے شمار تکلیفوں میں مبتلا کرنا اور اپنے خاوندوں کی ذلت اور بربادی کا باعث بننا ظلم بلکہ جرم ہے۔

(خط بنام مارگریٹ سینگر از کتاب ’’مائی فائٹ فار برتھ کنٹرول‘‘ صفحہ ۲۸۹)

ایچ۔ جی۔ ویلز (مشہور سائنس داں اور مصنف):۔

میں حیران ہوں کہ لوگ کس طرح کسی مسئلے کی مخالفت کرتے ہیں جب کہ اسے سمجھتے نہیں؟ کیوں کر کسی فعل سے باز رہنے کا اعلان کرتے ہیں جب کہ اسے جانتے نہیں؟ ـــ میری رائے میں ہر مہذب آدمی کو برتھ کنٹرول کے اصولوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ناواقف آدمی سوسائٹی کا ایسا گندہ جزو ہے جو اپنی گندگی میں اپنے ہمسایوں کو بھی سان دیتا ہے۔

(از پیش لفظ رسالہ پیرنٹ ہڈ مصنفہ میکائیل فیلڈنگ)

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ برتھ کنٹرول کے معاملے میں شرع مداخلت کرے یہ ایک خالص طبّی اور اجتماعی مسئلہ ہے اگر اصحابِ علم محسوس کریں کہ سوسائٹی کے مصالح کے تحفّظ کے لیے اس کی ضرورت ہے تو ضرور اس کے حق میں رائے دے سکتے ہیں۔ اس طرح کی تمام باتوں کو مصالح مرسلہ میں سمجھنا چاہیئے اور ان کا دروازہ پوری طرح باز ہے۔ مذہبی اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے صرف یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر برتھ کنٹرول کے طریقے عام ہو گئے تو غیر شادی شدہ عورتوں کو جو اندیشہ ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ لیکن یہ اعتراض چنداں وقیع نہیں معلوم ہوتا۔ جو بگڑنے والی ہوتی ہیں وہ بگڑتی ہی ہیں محض اس اندیشے کی دیوار پر اخلاقی روک قائم نہیں رہ سکتی۔ بلاشبہ ضبطِ نفس اصل آئیڈیل ہے، لیکن معلوم ہے کہ وہ عملاً چل نہیں سکتی۔ کم از کم اس وقت تک کا انسانی تجربہ یہی ہے۔ ایسی حالت میں جو لوگ طبّی منزلی، خاندانی، اجتماعی اور اقتصادی مقتضیات پر زور دیتے ہیں، یقیناً ان کے دلائل کی قوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

عزل کے متعلق دونوں طرح کی روایتیں موجود ہیں۔ اور تطبیق کی صورت یہی نکالی گئی ہے کہ اصل جواز ہے بشرطے کہ کوئی ایک فریق ہی نہیں بلکہ فریقین چاہیں

ہٹلر والے معاملے میں بھی میں کوئی شرعی رکاوٹ محسوس نہیں کرتا۔ شریعت علل و اسباب کی منکر نہیں بلکہ ان کی رعایت پر زور دیتی ہے۔ اگر ماہرینِ فن کو یقین ہو جائے کہ فلاں مرد یا عورت لاعلاج حد تک پہنچ گئے ہیں اور اب ان سے سوسائٹی اور نسل کو تعدیے کا یقینی اندیشہ ہے تو یقیناً حکومت ایسا جبری انتظام کر سکتی ہے کہ تعدیہ روکے۔ اب اگر کوئی بے ضرر عملِ جرّاحی ایسا نکل آیا ہے کہ انھیں ضرر رسانی سے معطل کر دیا جا سکتا ہے اور ان کی ہستی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو اس کے اختیار کرنے سے شرع کیوں مانع ہو؟

البتہ اگر دوسرے وسائلِ مؤثر کام میں لائے جا سکتے ہیں تو یقیناً ترجیح ان ہی کو ہوگی۔

(رسالہ الحکیم لاہور نومبر سنہ ۱۹۳۶ء)

مسز سروجنی نائیڈو :-

ضبطِ تولید پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس سے ملک میں بداخلاقی پھیل جائے گی۔ یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خوبیاں اور برائیاں نہ ہوں۔ تعلیم و دولت جیسی مفید اور کارآمد چیزوں کو اچھے اور بُرے دونوں طریقوں سے استعمال کر سکتے ہیں۔ غالباً سماج کی یہ حرکت نہایت ہی نامناسب ہو گی اگر وہ دولت و تعلیم کو محض اس لیے ممنوع قرار دے دے کہ چند افراد اسے بُرے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ ضبطِ تولید کی تحریک ملک میں بداخلاقی پیدا کر دے گی تو پھر میں آپ سے یہ پوچھ سکتی ہوں کہ کیا یہ بے حیائی و بداخلاقی نہیں کہ اس دنیا میں ایسے بچوں کا وجود ہو جسے نہ ان کے والدین اور نہ سماج کھانے کے لیے روٹی، پہننے کے لیے کپڑا، رہنے کے لیے مکان دے سکتا ہے۔ کیا یہ بداخلاقی نہیں کہ ایسی قوم کی تشکیل کی جائے، جن کی نہ ابتدائی تعلیم ہے اور نہ وہ شہری حقوق و فرائض سمجھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں کیا یہ عمرانی گناہ نہیں ہے کہ ایک عورت کو اس کی مرضی کے خلاف وضعِ حمل کی تکلیف و مصیبت برداشت کرنے کے لیے مجبور کیا جائے؟ (تقریر وومنز کانفرنس کراچی سنہ ۱۹۳۵ء)

پروفیسر جولین ہکسلے (مشہور سائنس داں)

ہماری موجودہ عہد کی زندگی میں خوش گوار انقلاب کے لیے ضبطِ تولید بہترین وسیلہ ہے لیکن یہ چیز مستقبل میں اچھا یا بُرا جو اثر بھی ہمارے لیے پیدا کرے گی اس کا انحصار ہے اس بات پر کہ ہم اس بارے میں کیا نصب العین اور رجحان رکھتے ہیں (سائنس آف لائف)

سر رائیڈر ہیگرڈ (مشہور مصنّف) :-

ہمارے ملک کو اگر جزیروں کے باشندوں کی کثرتِ اولاد سے سبق لینا ہے اور افریقہ جیسے ممالک کی مثال ہمارے لیے ہوش ربا ثابت ہو سکتی ہے تو میں اس تحریک کی ضرور تائید کروں گا۔ یہ برطانوی شہنشاہیت کو قائم رکھنے اور ہماری تھوڑی سی نسل کو مکمل و مضبوط بنانے میں بہترین مدد ہے۔ (کنٹرول آف پیرینٹ ہڈ)

جی۔ کے۔ چسٹرٹن (مشہور شاعر اور ناول نویس) :-

سائنس انسان کو مجبور کرے گی کہ وہ اصلاحِ نسل کے نام پر گھوڑوں اور بلیوں کی طرح اپنی نسل حاصل کرے اور ہر شخص کو مشکوک نظروں سے دیکھے بلکہ انسان کو شادی کے حق سے محروم کر دے۔

مسٹر اے۔ جے۔ ہائی سین (ماہر اقتصادیات)

جب شرحِ پیدائش کم ہوتی ہے تو شرحِ آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ پچاس سال پہلے ملک ہالینڈ میں شرحِ پیدائش زیادہ رہی اور اس ملک نے سنہ ۱۸۹۵ء میں اس نظریے کو تسلیم کرا دیا کہ افزائشِ نسل کو روکنے کی ضرورت ہے۔ اس اصول کے مطابق ملک اپنی اقتصادی ضروریات کو کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ جتنے منہ کھانے والے اتنے ہی ہاتھ کمانے والے۔ زیادہ منہ پیدا کرنا اور کمانے والے ہاتھوں کی کمی ملک میں نکبت و افلاس پیدا کرے گی۔

پروفیسر کارپنٹر (شکاگو)

کسی قوم کی ترقی و فروغ افزائشِ نسل کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہے۔ قوم میں جب تک اپنے افراد کے تندرست و توانا رکھنے اور مکمل پرورش کا سامان نہ ہو، ایسی قوم کی طاقت جلد زائل ہو جائے گی۔ (ہیومن ریلیشن اینڈ پوپولیشن)

پروفیسر یونین (امریکہ)

اس وقت تک کوئی ملت تباہ و برباد نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے افراد کی پیشانیوں پر کمزوری اور مختلف عوارض کے آثار ظاہر نہ ہو جائیں۔ جب کسی قوم میں یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اسے لازم ہے کہ پیدائش کا سلسلہ بند کر کے موجودہ آبادی کی تن درستی کی کوشش کرے ورنہ جو انجام روما، یونان، اور کارتھیج کی آبادی کا ہوا وہی ایسی ملت کا ہو گا۔ (تھیوری آف پوپولیشن)

سر ولیم بیلیس (مشہور ماہر علم الحیوان) :-

میرے خیال میں تدابیر مانعِ حمل کے صرف دو بڑے فائدے ہو سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ عورت کی صحت متواتر حاملہ ہونے سے خراب ہو جاتی ہے اور جو اولاد اس طرح پیدا ہوتی ہے وہ بھی کم زور اور ہمیشہ کی روگی ہوتی ہے۔

دوسرے ان تدابیر سے زوجین میں الفت و محبت بڑھتی ہے۔ (از پیش لفظ کتاب "برتھ کنٹرول" مصنفہ میری سٹوپس)

سر جیمس بر۔ ایم۔ ڈی، ایل۔ ایل۔ ڈی۔

فطرت کا یہ اصول ہے کہ وہ ہر شئے کو اس کے ماحول کے موافق تیار کرتی ہے اور ہمیشہ ترقّی کی طرف چلتی ہے۔ یہی حال ہمارا بھی ہے کہ کوئی آدمی اس دنیا میں آنے کا خود ذمّے دار نہیں ہے خواہ وہ کیسا ہی بدشکل اور ناکارہ ہو۔ اس لیے ہماری ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے لیے آرام و آسائش بہم پہنچائیں لیکن یہ ہمارا اخلاقی فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اس کو اپنی جیسی ناکارہ اولاد پیدا کرنے سے روکیں کیوں کہ بحالت موجودہ ایک چوتھائی اس قسم کی ناکارہ مخلوق آئندہ ایک نصف نئی نسلیں پیدا کر دے گی جس کا نتیجہ یہ گا کہ $\frac{1}{5}$ حصّہ آبادی کو $\frac{4}{5}$ ناکارہ حصّے کو پرورش کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔ (از تقریظ بر کتاب "برتھ کنٹرول" مصنّفہ میری سٹوپس)

ڈاکٹر وی وینکٹا راما ریڈی پروفیسر اقتصادیات۔ بلگام :-

اس نظریے کے لیے ہندوستان میں تجربے کا وسیع میدان ہے اور ضرورت ہے کہ کھلے دل کے لوگ اس کی اہمیت کو اب سمجھ لیں (ایکس ٹینشن لکچرز)

مشاہیر سیاست

ایڈولف ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی

".........یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ برّ اعظم امریکہ میں آباد جرمن نسل کے لوگوں نے اپنی پاکیزگی کو برقرار رکھتے ہوئے اس ملک پر اپنا قبضہ جما لیا ہے اور آئندہ بھی اس وقت تک وہ اپنی وہی شان قائم رکھنے میں ہر طرح کامیاب رہیں گے جب تک کہ ادنیٰ نسل کی قوموں سے ربط ضبط بڑھا کر وہ اپنی خوبیوں کو تباہ و برباد نہ کر دیں گے۔ اور دوغلی اولاد پیدا کرنے کی غلطی کے مرتکب نہ ہوں گے۔"

("میری جدوجہد" صفحہ ۱۵۵

"یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نسلی پاکیزگی میں کوئی خرابی پیدا ہو جانے سے خاندانی اہمیّت و عظمت ہمیشہ کے لیے خاک میں مل جاتی ہے۔ جس خاندان سے یہ پاکیزگی غائب ہو جاتی ہے وہ آہستہ آہستہ تباہی و بربادی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔"

("میری جدوجہد" صفحہ ۱۶۸)

"حکومت کو ماؤں اور شیرخوار بچّوں کی حفاظت کر کے اور بچّوں کی محنت و مزدوری کو خلاف قانون قرار دے کر قومی صحت کے معیار کو بلند کرنا چاہیے۔ اُسے لازمی کسرتوں اور ورزشوں کو قانونی طور پر لازمی قرار دیتے ہوئے کھیلوں کے کلبوں کو خوب وسیع پیمانے پر سرکاری امداد دے کر قوم کے نوجوانوں، مردوں اور عورتوں کی جسمانی صحت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔"

("میری جدوجہد" میں "ہمارے پروگرام کے پچیس اہم نکات" صفحہ ۳۶۳)

گاندھی جی

میری نہ تو یہ خواہش ہے اور نہ مجھے اس کی اُمید ہے کہ آپ انضباط ولادت کا پرچار کرنے لگیں۔ آپ کی شان یہی ہے کہ آپ حق اور عفّت کی پاک شمع کو روشن رکھیں اور جو بے چارے اس تلاش میں ہیں اُنہیں روشنی دکھائیں۔ لیکن ایک عاقبت اندیش ماں یا باپ کو اس کی تلاش ناعاقبت اندیشوں سے زیادہ ہو گی۔ وہ شخص جو انضباط ولادت کی ضرورت کو سمجھتا ہے آسانی سے ضبطِ نفس کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ (ضبط نفس اور نفس پرستی

مسٹر ونسٹن چرچل

محض افلاس کو ہم وجہ منع حمل قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ افلاس ذہنی قابلیت میں سدِ راہ نہیں ہوتا۔ ہاں اور ایسے اسباب ہیں جن کو ضبط تولید کے جواز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

مشاہیرِ فن

ڈاکٹر وان۔ ڈی۔ والڈی (مشہور طبیب اور ماہر جنسیات)

میں اپنے مریضوں کو کبھی یہ مشورہ نہ دونگا کہ وہ شادی کے بعد ضبط تولید کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ضبطِ نفس کے اصول پر کاربند ہوں۔ کیوں کہ یہ میاں بیوی کے لیے نہایت درجے نقصان دہ عمل ہے۔ یہ فعل شادی کے مقصد کو ہی شکست دے دیتا ہے۔ خاص کر اس حالت میں کہ شادی دو دلوں کے باہم ملنے سے ہوئی ہو۔ جنسی تعلقات ختم ہونے کے بعد میاں بیوی کی مسرت و شادمانی بالکل تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ طریقہ طرفین کے لیے یکساں ضرر رساں ہے۔ کیوں کہ یہ ازدواج کے مقصد سے ٹکراتا ہے۔

(آئیڈیل میرج)

ڈاکٹر میری سٹوپس۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (برتھ کنٹرول کی مشہور داعیہ)

ہندوستانی خواتین کے لیے بھی ضبط تولید کے محفوظ طریقوں کا علم اسی قدر ضروری ہے، جس قدر انگلستان یا کسی دوسرے ملک کی عورتوں کے لیے۔ یہ مسئلہ کسی خاص قوم یا طبقے سے نہیں بلکہ پورے عالم نسواں سے تعلق رکھتا ہے۔ عورت چاہے کتنی ہی دولت مند کیوں نہ ہو، متواتر حمل سے اس کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجے نوزائیدہ بچے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

(میرج ہائی جین)

ڈاکٹر مارگریٹ سینگر (امریکہ کی مشہور داعیۂ ضبط تولید)

شرح پیدائش پر قابو حاصل کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچوں کی ایک مخصوص تعداد تو پیدا کی جائے، لیکن اس کے بعد ان کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ بلکہ قابو میں رکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنے موٹروں پر اختیار رکھتے ہیں، اپنے وقت، اپنی بھوک اور اپنے وسائل معاش پر قابو رکھتے ہیں، اسی طرح ہم اپنے بچوں کی پیدائش پر کنٹرول حاصل کر لیں۔ برتھ کنٹرول سے اصل میں مردوں اور عورتوں میں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا مقصود ہے۔ (رسالہ چرچ اینڈ سوسائٹی فروری سنہ ۱۹۳۲ء)

ڈاکٹر ہلینا رائٹ۔ ایم۔ ڈی۔

بعض ریاستوں میں طلاق کم ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ بہتر ازدواجی زندگی کے قائل ہو رہے ہیں اور اس باب میں ان کتابوں سے، جو عیاشی کے خلاف اور برتھ کنٹرول کی تائید میں عقل کی روشنی کے ساتھ لکھی گئی تھیں، بہت مدد ملی ہے۔

(سیکس سائیڈ آف لائف)

ڈاکٹر ڈی۔ رابنسن

انسان کی فطرت کا تقاضا ہے کہ اگر اعتدال کو قابو میں نہ رکھا جائے تو ہر معقولیت کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ پیدائش قوم کا ضروری مسئلہ ہے اور اسے اعتدال سے آگے بڑھنے سے بچانا انسانیت کی عین خدمت ہے۔ (پائنیرنگ ان برتھ کنٹرول میتھڈس)

ڈاکٹر برمن، ایچ۔ روبن ایم۔ ڈی (مشہور فاضل جنسیات) ہالینڈ۔

ایک سلیم الدماغ انسان ننگے بھوکے، اپاہج اور بے کار افراد کی متواتر پیدا ہونے والی تعداد اور بے شمار بھیڑ کو دیکھے گا تو دیکھے اس نظارے کو برداشت کر سکے گا۔ بالخصوص وہ بھیڑ ہندوستان اور چین میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ نظارہ کس قدر ہوش رُبا، دل شکن اور جگر خراش ہے۔ اس [illegible] میں ضبط تولید کی مخالفت [illegible] بے رحمی ہے جو ہم [illegible] سکتے ہیں۔

ضبط تولید کا علم اور عمل ورثے میں ملنے والے اُن امراض کا قلع قمع کردے گا جو صدیوں سے ایک دوسرے میں منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں

ڈاکٹر پال پوپینو۔ صدر "ادارہ تعلقات خانگی"۔ لاس انجلز امریکہ

امریکہ میں طلاقوں کی بھرمار اور شادیوں کی ناکامی کو روکنے کے لیے مسئلۂ آبادی کو ضبط قانون میں لانے کی جو کوششیں اب تک ہوئی ہیں۔ ان پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے اور بہتر ہے کہ امریکہ چین بننے سے پہلے ہی اپنی سیدھی راہ آبادی کے بارے میں اختیار کرلے۔

(واٹ اِز رونگ وِد آور کونٹی نینٹ)

ڈاکٹر کاٹو (ٹوکیو)

"تحریک ضبط تولید کے جاپان میں پھلنے پھولنے کے امکانات کم ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں کو اس کی چنداں ضرورت نہیں وہ اس کے شایق ہیں اور جن کو اس کی سخت ضرورت ہے وہ اس کے خواہاں نہیں۔ جاپان میں آج کل سوائے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور امیر آدمیوں کے کوئی بھی ضبط تولید پر کاربند نہیں۔ ضبط تولید کی تحریک بین الاقوامی ہونی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ ایک ملک تو اپنی آبادی کم کردے اور دوسرا اسے ترقی دیتا جائے۔

(برتھ کنٹرول اِن ایشیا)

ڈاکٹر کینتھرائن ہمبنٹ ڈیوس جنرل سکرٹری بیورو آف سوشل ہائیجین

ایک ہزار شادی شدہ عورتوں کی زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں ہم پہلے دو سال تک لگے رہنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ایک متوسط درجے کا بالغ امریکن مسئلۂ اولاد سے بالکل نابلد ہے۔ لذت کشی سے سب واقف ہیں مگر ضبط نفس کے طریقوں اور خانگی افزائش کو روکنے کے ذرائع سے سب ناواقف ہیں۔ ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب دیہاتی عورتوں کی کامل جہالت اور اس کے قومی نقصانات کو اپنی نظر سے دیکھا۔ کیا اہل دین کثیر الاولاد غریبوں کے گھروں میں جاکر ان کی تکلیفیں بھی دیکھتے ہیں یا اعتراض ہی کرتے ہیں۔

(بیورو سیریز بلیٹن ۶)

ڈاکٹر رابرٹ اے روس، ایم۔ ڈی۔ اور گلیڈیز ایچ۔ گروز۔

ہر عورت کے لیے گھر کے کام اور ابتدائی تعلیم کی طرح تربیتِ جنسی کی دانش مندانہ تعلیم کی ضرورت واضح کردینی چاہیے۔ پریس اور فضول گو واعظین کے غوغا سے شائستہ شہریوں کو اپنے خیالات اس بارے میں متزلزل نہیں کرلینے چاہئیں۔ (دی میریڈ وومن)

ڈاکٹر بارنس۔ ایم۔ ڈی۔

اس حقیقت کے پیش نظر کہ موجودہ حالات کے برقرار رہتے ہوئے ہماری قوم کے آدمیوں کے لیے روزگار دستیاب ہونا بہت ہی دشوار ہے، یہ مناسب ہوگا کہ ہماری آبادی کی تعداد گھٹادی جائے۔

ہمیں اس بات پر پورا زور دینا چاہیے کہ جن آدمیوں میں دماغی نقائص موجود ہیں اور وہ معلوم بھی کرلیے گئے ہیں تو ان کو اجازت نہ دیں کہ وہ آیندہ نسل میں بھی اپنی یہ دماغی خرابیاں منتقل کردیں۔

کوئی ایسی تدبیر ضرور ہونی چاہیے جو آختہ کردینے کے مترادف ہو۔

یہ عوام کی بھلائی کا کام ہوگا اگر ضبط تولید کا علم جاہل مزدور پیشہ عورتوں تک پہنچادیا جائے جو اس علم سے ابھی تک بالکل محروم ہیں۔

ڈاکٹر جارج ریلے اسکاٹ ایم۔ ڈی

ضبط تولید کے ہسپتالوں کا ذکر تعریفی الفاظ کے سوا اور کسی طرح نہیں جاسکتا۔ اگر عوام الناس ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے لگیں تو یہ ادارے اپنا کام بہتر طریق پر انجام دے سکیں گے۔ ان ہسپتالوں میں ماہرین فن کے مشورے، ضروری معلومات اور ضبط تولید کے آلات کم قیمت پر مہیا کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ ادارے ایک وسیع پیمانے پر فائدہ نہیں پہنچا سکتے نہ معلوم کیوں عوام ان ہسپتالوں میں جاتے ہوئے شرماتے ہیں، اور ان محلوں کی آبادی کی اکثریت کہ جن میں یہ ہسپتال واقع ہیں ان سے فائدہ نہیں اُٹھاتی۔

(انسائی کلوپیڈیا آف سیکس)

ڈاکٹر گلیڈیز۔ ایم۔ کاکس

ضبط تولید کے جتنے ذرایع اس وقت تک معلوم ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس پر پورا بھروسہ کیا جاسکے، اگرچہ یہ ضرور ہے کہ بعض طریقوں کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ زیادہ کامیاب ہیں۔ بہت زیادہ طریقے ایسے ہیں کہ ان میں تکلیف ہوتی ہے اور عاقبت اندیشی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ ان کے استعمال میں شخصی اور انفرادی عنصر کو بہت اہمیت حاصل ہے، اور یہ بھی ہے کہ بہت زیادہ سازوسامان اور عظیم الشان پیمانے پر اہتمام ہر ایک طریقے کو ضرورت مندوں کی نگاہ میں ناقابلِ قبول بنا دیتا ہے۔ غریب آدمیوں کے لیے اپنی قیمت کے لحاظ سے صرف معدودے چند ہی ایسے طریقے ہیں جو مناسب کہے جاسکیں، اور اکثر مسلسل ان طریقوں کا استعمال مالی مشکلات کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بہت سی عورتیں مذہبی یا اخلاقی بنا پر اس قسم کے آلات کو ناپسند کرتی ہیں جو ان کے اندامِ نہانی میں رکھے جائیں۔ پھر اگرچہ بعض طریقے ایسے ضرور ہیں کہ انہیں غیر مضرت رساں کہا جاسکتا ہے لیکن موجودہ اور رائج الوقت طریقوں میں سے بیشتر کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا۔

متفرق رائیں

مسٹر جسٹس میکارڈی۔ لندن

مجھے یقین ہے کہ جو لوگ آج افلاس زدہ اور معذور طبقے میں برتھ کنٹرول کی تبلیغ کی مخالفت کرتے ہیں ان پر آئندہ نسلیں لعنت بھیجیں گی۔ میرے نزدیک برتھ کنٹرول کے مخالف نہ صرف معاشرتی ارتقاء کے خلاف ہیں بلکہ مفلس آبادی کے بہترین مفاد کے بھی دشمن ہیں۔

جس وقت تک ضبط تولید کے متعلق علم اور واقفیت کو اسی طرح چھپایا اور دست رسِ عوام سے باہر رکھا جائے گا اس وقت تک اسقاطِ حمل کی وارداتیں برابر عام ہی ہوتی چلی جائیں گی۔ میں نے بالکل صاف صاف بات کہدی ہے۔

لارڈ ڈاسن (انگلستان کا مشہور عالمِ معاشیات)

بے کاری اور مفلسی دور کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آبادی ملک کے وسائل خوراک و پرورش کے عین مطابق رکھی جائے۔

ڈاکٹر رابرٹ برٹن (۱۶۴۰-۱۵۷۷)

پیدائش کے متعلق پہلے لوگ کیسے سمجھدار تھے کہ جس گھر میں کوئی کمزور یا عیب دار بچہ پیدا ہوتا تھا تو اس خیال سے اُس کو ہلاک کر دیا کرتے تھے کہ آئندہ وہ بڑا ہو کر کمزور نسل نہ چھوڑے اور دنیا کے لیے بوجھ نہ بنے۔ ایسی پابندیاں جو نسلوں کو بگڑنے سے روکیں عین انسانیت ہیں۔ (انٹرڈکشن ٹو ریس کنٹرول اِن ارلی اربیا)

از سر جیمیس مرچینٹ، کے۔ بی۔ ای

انگلستان نے اپنی نوآبادیوں میں بڑھی ہوئی آبادی کو پھیلا دیا ہے۔ مگر جزیرہ برطانیہ میں سانس گھٹنے تک کی نوبت پہنچ چکی ہے مذہبی متعصبوں کی پروا نہ کرو۔ اور جہاں تک ہوسکے انگلستان کی آبادی کو اعتدال میں لانے کی کوشش کرو۔ (برتھ ریٹ اینڈ امپائر)

پادری اولیور ایم بٹر فیلڈ (مشہور عالم دین مسیحی)

ایک پادری کی حیثیت سے مجھے اٹھارہ سال کام کرتے ہوے ہوگئے ہیں۔ اس دوران میں میں نے سینکڑوں نکاح پڑھائے لیکن یہ دیکھا ہے کہ یوں تو لوگ کافی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں، مگر ازدواج کے ضروری مسائل، بالخصوص اولاد کی کمی بیشی اور تدبر سے، جو آبادی کے مسئلے کے سلسلے میں سب کو برتنا چاہیے، اکثر لوگ بالکل جاہل ہوتے ہیں۔ شادی شدہ زندگی میں تناسل کی لذت بہترین جذبہ تسکین ہے مگر اس کا کس قدر بے باکانہ اور بے لگامی سے استعمال ہو رہا ہے۔ (فیملی گائڈنیس سروس اِن نیویارک)

لارڈ ہورڈر لندن ۱۔ غیر متوازن آبادی، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، اور عورتوں اور بچوں کی گرتی ہوئی صحت جسمانی کے مسائل کا اگر عملاً کوئی مؤثر اور مناسب حل ہوسکتا ہے تو وہ "برتھ کنٹرول" ہے۔

بارھواں باب

"ادبیات ضبط تولید"

تولید کی روک تھام

از جناب پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی

رشید: پڑھنے میں اتنی مستغرق، یا اللہ تیری پناہ! آدمی اتنا بھی کتاب کا کیڑا نہ بن جائے۔ اب چھوڑو بھی یہ کیا رسالہ سا لیے بیٹھی ہو۔

نسیمہ: (اُٹھتے ہوئے) اے توبہ۔ آتے ہی ہل چل مچا دی۔ (تبسم) پیارے رشید ضبط تولید پر کسی نے کیا اچھا لکھا ہے۔

رشید: اچھا، نسیمہ بیگم اب ضبط تولید کا پرچار کرنے والی ہیں۔ اس کا لٹریچر تو عرصہ سے تمہارے مطالعے میں ہے۔

نسیمہ: (چائے بناتے ہوئے)۔ ہم دونوں کے۔ لیکن رشید یہ مسئلہ صرف پڑھنے اور گفتگو میں لا کر بھلا دینے والا نہیں۔ اس کی اہمیت ہندوستان میں دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔

رشید: ڈاکٹروں کا ابھی تک اس پر اتفاق نہیں ہوا ہے کہ تولید و تناسل کی بندش صحت کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اس ملک میں اتنی وسعت ہے کہ موجودہ آبادی سے دُگنی نہیں تو ڈیوڑھی آبادی با فراغت سما سکتی ہے۔ یہ حلوا اور مٹر کے شامی تو بڑے لذیذ ہیں۔

نسیمہ: اب میں نے بازار کی مٹھائی اور پیسٹری سب بند کر دی ہے نا۔ وہ جنس اچھی نہیں لگتے۔ یہ سب گھر کی بنی چیزیں ہیں۔ ہاں، فراغت سے پروفیسر صاحب کا مطلب جگہ کی گنجائش معلوم ہوتا ہے۔ یہ کس نے کہا کہ محض رہنے کے لیے ہندوستان کی سرزمین کافی نہیں۔

رشید: واقعی کتنا مزے دار حلوا ہے۔ اسے کھا کر تو سچ مچ نئے دانت آتے ہیں۔

نسیمہ: (مُسکراتے ہوئے) مردوں کا دل ہر نئی چیز پر بہت چلتا ہے۔

رشید: خدا کی قسم جی چاہتا ہے پکانے والے کا ہاتھ چوم لوں۔

نسیمہ: تو جاؤ بورچی خانہ میں اور ماما کے ہاتھ چوم لو۔

رشید: (کھسیانی ہنسی)، تو کیا تم نے نہیں بنائیں یہ چیزیں؟

نسیمہ: میں آپ نہیں بناتی۔ پاس بیٹھ کر ماما سے بنواتی ہوں۔ خیر۔

رشید: تو تمہارے ہاتھ چومنے چاہئیں۔ نسیمہ، پہلے منہ دھو آئیے۔ ہونٹوں پر حلوے کی چکنائی لگی ہے نا۔ ہاں تو، مکانی گنجائش کا سوال تو ہمارے ملک کے بارے میں بے محل ہے۔ ہم اس مسئلے پر معاشی پہلو سے نظر ڈال سکتے ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ ہندوستان مغربی ملکوں کے مقابلے میں ہی نہیں بلکہ ویسے بھی نہایت مفلس ملک ہے۔ ہندوستان میں فی کس سالانہ آمدنی کا اوسط چوبیس روپے سے ساٹھ روپے تک قرار دیا گیا ہے۔ ساٹھ روپے سالانہ آمدنی ہر متنفس کی جو گویا سرکاری حساب سے نکالی گئی، اگر بغیر کسی احتیاط اور قطع برید کے صحیح مان لیں تو بھی ہر ہندوستانی کے لئے برتھ کنٹرول ممکن التعمیل نہیں ٹھیر سکتا۔

رشید: وہ کیوں؟

نسیمہ: سنتے جائیے۔ تولید کی روک تھام میں کم سے کم بارہ روپے سال کا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

رشید: یہ آپ نے حساب لگایا ہوگا؟

نسیمہ: جی۔ میں نے نہیں۔ یہ حساب لارڈ ہورڈی نے لگایا ہے۔ اور وہ بھی اپنے ملک کے لیے۔ یہاں اس کا دگنا سمجھئے۔ کیوں کہ اس کام

کی سب چیزیں باہر سے آتی ہیں۔

رشید: اچھا بیگم صاحب۔ مانا۔ پھر۔

نسیمہ: پھر یہ کہ۔ ہماری آبادی آدھی سے زیادہ دیہاتی ہے اور باقی شہری۔ پیدائش کا اوسط دیہاتی آبادی میں زیادہ اور شہری آبادی میں کم ہے۔

رشید: اور اموات کا اوسط؟

نسیمہ: وہ شہری آبادی میں زیادہ ہے۔

رشید: پھر تو شہری آبادی کو ضبط تولید کی ضرورت نہیں۔ بلکہ شہر والوں کو اپنی آبادی بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

نسیمہ: بے روزگاری شہری آبادی ہی سے تعلق رکھتی ہے۔

رشید: اور جو یہ ہر صوبے میں، کانگریسی ہو یا اسلامی، زمینداروں اور کسانوں کی فلاح اور قرض داری سے متعلق قانون پاس ہوئے ہیں؟

نسیمہ: اس کی علت غائی کچھ اور ہے۔ خیر ہم اس وقت صرف اقتصادی اور طبی پہلو سے ضبط تولید پر غور کر رہے ہیں۔

رشید: تو تمہاری رائے میں دیہاتی آبادی میں ضبط تولید کی ضرورت نہیں۔

نسیمہ: ہاں نہیں۔ دیکھو نا، گاؤں میں سات برس کا بچہ دن بھر گائیں اور بھیڑ بکری چرا کر معاشی زندگی میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس سے چھوٹے بچے چیل کوّوں سے چوزوں کی رکھوالی کرتے ہیں۔ ماں آٹا پیستی ہے، گھی مکھن نکالتی ہے دھان کوٹتی ہے اور باپ کھیت پر ہوتا ہے مگر شہر میں یہ حال ہے کہ پندرہ برس کی عمر سے کوئی لڑکا اقتصادی اشتراک عمل سے عاری ہوتا ہے۔ لڑکیوں کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ اور وہ بھی یوں کہ میٹرک پاس کرا کے یا آٹھویں نویں تک پڑھا کر دکاندار باپ اسے اسکول سے دکان پر لے آتا ہے۔ غیر تجارتی آبادی میں بیس برس بلکہ اکثر پچیس برس سے پہلے کوئی لڑکا کسب معاش کے قابل نہیں ہوتا۔

رشید: لیکن کچھ مدت کے بعد دیہاتی آبادی بھی ہماری جیسی ہو جائے گی۔ اخباروں میں آئے دن آتا ہے کہ دیہاتی آبادی کو فی صدی کم سے کم اتنا حصہ ملازمتوں میں دیا جائے۔ جب وہ زیادہ تعداد میں ملازمتیں کر کے شہروں اور قصبوں میں رہنے لگیں گے تو ایک دو نسل کے بعد ہمارے جیسے ہو جائیں گے۔ اور ان کو بھی ضبط تولید کی ضرورت پڑے گی۔

نسیمہ: پہلے ہمیں عہد حاضر کو دیکھنا ہے۔

رشید: شوق سے دیکھو۔ لیکن طبی رائے تو ضبط تولید پر متفق نہیں۔

نسیمہ: آپ کو شیکسپیر، ملٹن، میریڈتھ اور کولیرج کے سوا کسی اور میں دلچسپی ہی نہیں۔ خیر، ڈاکٹری رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ نہایت شائستہ اور تعلیم یافتہ شخص ضبط تولید کو عمل میں لا سکتے ہیں اپنی صحت کو نقصان پہنچائے بغیر۔

رشید: مانا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ میڈیکل گروپ کا ایف ایس۔ سی۔ پاس کر کے تم ڈاکٹری میں کیوں نہ گئیں۔ سیاسیات اور معاشیات لے کر بی۔ اے کیوں کیا۔

نسیمہ: یہ پوچھو ابا سے۔ جب تو وہ باہر نوکری پر تھے۔ بھائی نے سٹ پٹ کر کے داخل کرا دیا۔ اب ادھر تیسرا سال آیا ادھر ابا پنشن لے کر آ گئے اور انہوں نے ہزار حجتوں کے باوجود یہ ہرگز منظور نہ کیا کہ لڑکی سنڈے لڑکوں کے ساتھ ڈاکٹری پڑھے (تبسم) ان کو آپ کے ہم جنسوں سے بہت بدگمانیاں ہیں۔

رشید: (مسکراتے ہوئے) یہ ان کا صرف بزرگانہ حسن ظن ہے۔ خیر۔ یہ انہوں نے اچھا ہی کیا۔ ورنہ تم ہر وقت تھرمامیٹر لیے میرے سر پر سوار ہوتیں۔ ابھی یہ حال ہے کہ گیارہ بجے اور تم نے بجلی کی گھنڈی اوپر کو کر دی۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ عورت میں نرس پن کا مادہ فطرتاً کیوں ڈال دیا ہے۔ بھئی اس وقت ذہن موضوع پر حاوی ہے۔ طبیعت لڑ رہی ہے۔ قلم چل رہا ہے مگر حکم ہوتا ہے کہ لکھتے لکھتے پانچ گھنٹے ہو گئے اب کل۔

نسیمہ: میر صاحب والا مناقب، یہ آپ کے ساتھ رعایت برتی جاتی ہے۔ ورنہ جیسا دماغ فرسا کام آپ کا ہے اس میں ہر گھنٹے کے بعد پندرہ منٹ کی آسائش اور تفریح ضروری ہے۔

رشید: (ہنستے ہوئے) ارے مار ڈالا، ظالم۔

اتنے میں حامد اور محمود اور زہرہ اسکول سے آتے ہیں۔ حامد بارہ برس کا ہے اس سے دو برس چھوٹا محمود اور زہرہ کی عمر سات سال ہے۔ حامد ایک لفافہ اور رجسٹر باپ کو دیتا ہے۔ لفافے میں اس کی تنخواہ ہے رجسٹر پر دستخط کرا کے چپراسی کو واپس کر دیا جاتا ہے جو باہر منتظر تھا۔ رشید نوٹوں کا لفافہ بیوی کو دے دیتا ہے۔ نسیمہ بچوں کو ناشتہ دیتی ہے۔

حامد: ابا جان، میری بائیسکل اب نکمی ہو گئی ہے۔ کھڑ کھڑ کرتی ہے۔ لڑکے کھڑ کھڑیا کہہ کر چڑاتے ہیں۔ مجھے نئی بائیسکل لے دیجیے۔

محمود: تو میں بھی نئی سائیکل لوں گا۔ اس کا روغن میلا ہو گیا ہے۔

رشید: روغن اور کرا دیں گے بیٹا۔

محمود: سائیکل پرانی ہی رہی۔

نسیمہ: ارے ابھی تو لی ہے تین مہینے ہوئے۔

محمود: حامد جو نئی سائیکل لے گا۔ میں کیوں نہ لوں

زہرہ: امی جان، میری گڑیا بڑھیا ہو گئی۔ مجھے نئی گڑیا لا دو۔

رشید: بھئی اپنی امی جان سے کہو وہی سب کو چیزیں لا کر دیتی ہیں۔

سب بچے ماں کو چمٹ جاتے ہیں۔ وہ سب سے وعدے وعید کرتی ہے اور باہر کھیلنے کو بھیج دیتی ہے۔

رشید: آج کل بچوں کے مزاج بہت اونچے ہو گئے ہیں۔ سائیکل وائیکل کسی کو نہیں چاہیے۔ زہرہ کو نئی گڑیا البتہ لے دو۔

نسیمہ: حضرت یہ سوال نئی گڑیا کا یا نئی سائیکل کا نہیں۔ ہم اس وقت خاندانی جمعیت کی اوسط کی حد پہ پہنچے ہوئے ہیں۔

رشید: اس سے مطلب؟

نسیمہ: مطلب یہ کہ دو ہم اور تین اللہ رکھے بچے۔ معاشیات میں ایک خاندان کے لیے اقتصادی اوسط پانچ نکالا گیا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ اس سے زیادہ ذمے داری اٹھانے کا دعویٰ ہم کو کرنا بھی زیبا نہیں۔ زیبا کیا معنی اس فضول خیالی کا ہمیں حق ہی نہیں۔

رشید: یعنی ہم کو ضبط کیا قطع تولید کی بسم اللہ کرنی چاہیے۔ میں پراونشل ایجوکیشنل سروس میں آ نہیں سکتا جب تک ولایت کی سند حاصل نہ کروں۔ تمہارے سوا سو سے بہت ہوئے دو سو ہو گئے۔ وہ بھی کبھی جا کر۔ اور بچوں کی ضرورتیں بڑھتی ہی جائیں گی۔ رہی کتاب جو ختم ہونے کو ہے۔

نسیمہ: ہاں۔ اسی لیے خاندان میں ایزادی کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ اور میرے خیال میں کتاب کو آپ اس وقت وہیں چھوڑ دیں جہاں وہ ہے۔ باقی حصے کے مفصل نوٹ قلم بند کر لیں۔ اور اسے آکس فورڈ میں ختم کریں۔

رشید: خوب۔ وہ کیوں کر؟

نسیمہ: کہ آپ تعلیمی رخصت کی درخواست ابھی دے دیں۔ استحقاقی رخصت بھی کئی مہینوں کی جمع ہے اور سیدھے آکس فورڈ چلے جائیں۔

رشید: آکس فورڈ چلے جائیں! اور تم یہاں سوا سو روپلی میں سب کچھ کر لو گی۔

نسیمہ: مجھے پوری بات تو کرنے ہی نہ دی۔ آپ سنیں تو۔ ہماری بنک کی میعادی امانت دو مہینے میں پک جائے گی۔ اس سے زادِ راہ اور کئی مہینوں کا خرچ اچھی طرح چل جائے گا۔

رشید: اور تم یہاں بچوں

نسیمہ: (بات کاٹ کر)۔ الٰہی توبہ!۔ بات تو پوری کر لینے دو۔ پھر تمہاری استحقاقی تنخواہ اور تعلیمی رخصت کا الاؤنس کام آ جائے گا اس کے بعد میں یہ سمجھتی ہوں کہ میں حضرت کی کچھ خدمت کر سکوں گی۔

رشید: کیوں کہ اُس وقت تک اکسیر کی کٹھالی دم چُپت ہو جائے گی۔

نسیمہ: اکسیر وِکسیر نہیں۔ اب میں ٹیوشن لینی شروع کر دوں گی۔ اسکول کی کئی لڑکیوں کے گھر سے ٹیوشن کے تقاضے ہو رہے ہیں۔ لیجئے اقتصادی سر انجام اور ضبط تولید دونوں کام ہو گئے اور نیچر سے جھنجھٹ بھی نہ ہوئی۔ دو برس تو یوں نکل گئے۔ اور پھر ہمیں اس کی عادت سی پڑ جائے گی چلو چھٹی ہوئی۔

رشید: چھٹی ہوئی یا کچھ۔ مگر بیگم ذرا اِدھر تو آؤ مجھے کچھ کہنا ہے۔

نسیمہ: ارے تو یہاں کون تیسرا بیٹھا ہے کہو جو کہنا ہے۔

رشید: (مسکراتے ہوئے) دانا کہہ گئے ہیں دیوار ہم گوش دارد۔ کوئی بات کان میں کہنے کی ہوتی ہے۔

نسیمہ: (رشید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُٹھتے ہوئے) تو آؤ باہر بغیا میں چلیں۔ وہاں تو دیواریں نہیں۔ اگرچہ مرزا غالب کو جنگل میں یاد آ گئی تھیں۔ رشید یہ تمہارے شاعر بھی نیم پاگل ہوا کرتے ہیں۔ کہنے لگے:

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش
صحرا میں یا خدا کوئی دیوار بھی نہیں

"غلط فہمی"

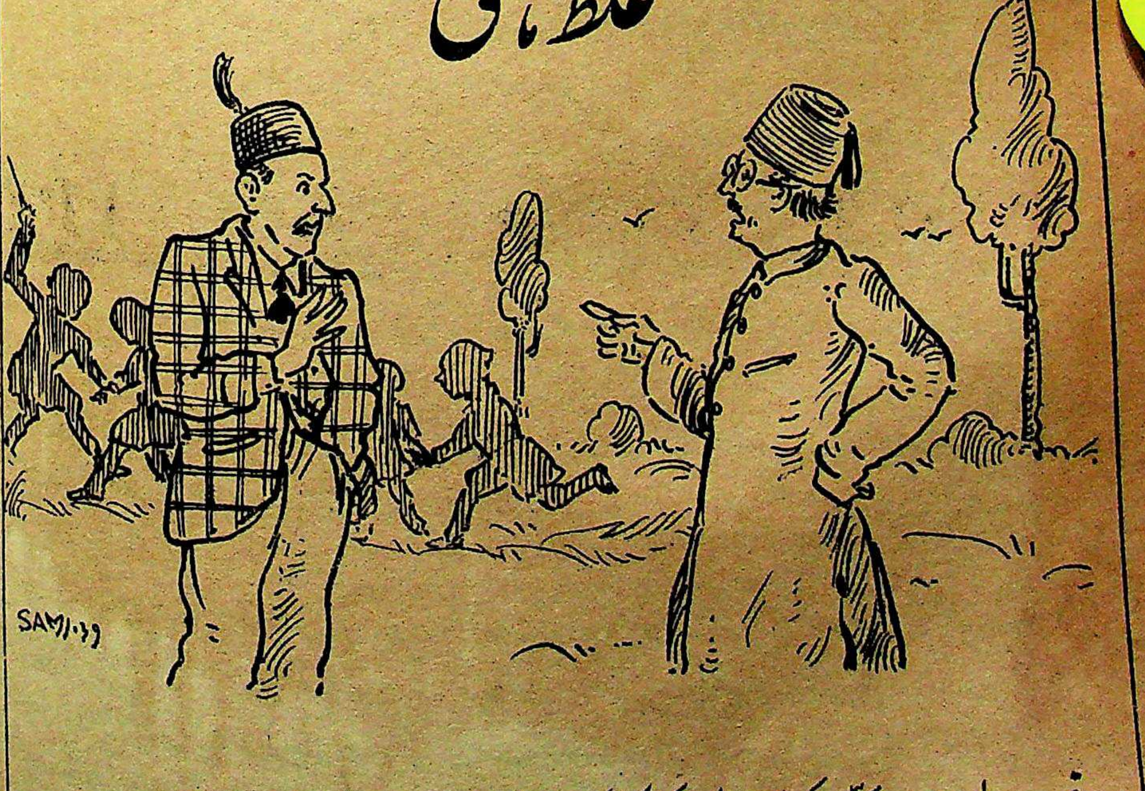

پروفیسر صاحب: (بچوں کی طرف اشارہ کر کے) کیا ضبط تولید کا یہی مطلب ہے؟

ڈاکٹر صاحب: (جو ضبط تولید کے بڑے حامی ہیں) آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ بچے میرے نہیں ہیں۔ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی ہے

ہمارے بعض ادیب اور شاعر

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی

مولانا سید ابن الحسن، فکر ایم۔اے

حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

ملا رموزی

ہمارے بعض ادیب اور شاعر

حضرت اکبر حیدری۔ دہلی

ایم۔ایم۔اسلم۔ لاہور

"برتھ کنٹرول"

(از جناب مولانا سید ابن الحسن فکر ۔ ایم اے)

بیوی ہے ایک رحمتِ خالق ترے لیے
خود رہ کے اعتدال پہ رکھ اس سے میل جول

رحمت کو اپنے واسطے زحمت بنا نہ تُو
عقلِ سلیم پر نہ چڑھالے جُنوں کا خول

حسن وصحت کی اصل یہی اعتدال ہے
زرّیں یہ جنس ہی اِسے آنکھوں میں اپنی تول

نعمت ہے اس جہان میں اولاد بھی مگر
کثرت سے ان کی راستہ افلاس کا نہ کھول

ہر پھر کے آ نہ جا اسی نُقطے پہ بار بار
ہر چند کہتے ہیں کہ ہے دُنیا ضرُور گول

ہو بحرِ تنگ دستی و افلاس میں نہ غرق
حسن وصحت کے بیش بہا موتیوں کو رول

ساقیِ دِل نواز کی فیّاضیوں کو دیکھ
پیمانہ اک طرف نہیں خُم کا بھی مول تول

بیوی ہے یا کوئی زچگی کی مشین ہے
اس ناتواں اسیر کے دِل کو ذرا ٹٹول

جاتی رہیں گی سب قدِ رعنا کی چستیاں
پیراہنِ جمال میں آخر پڑے گا جھول

شیریں بھی ہے لطیف بھی یہ شربتِ حیات
افکارِ تلخ کا کبھی زہر اس میں تو نہ گھول

اولاد کی ہوس میں تُو ناداں بنا نہ رہ
میزانِ عقل وہوش میں جنسِ عمل کو تول

اچھّی نہ ہوگی ان کی جو تعلیم و تربیت
بازار میں بکیں گے یہی کوڑیوں کے مول

ہر فعل میں نتیجۂ آخر پہ رکھ نگاہ
اس ڈھول کی جہاں میں کھلے گی کبھی تو پول

موجُود ہر قدم پہ ہے عبرت ترے لیے
آنکھوں سے دیکھ، کانوں سے سُن منہ سے کچھ نہ بول

گلشن سرور و امن کا بن جائے گھر ترا
گر ساتھ اعتدال کے ہو "برتھ کنٹرول"

مزاحیہ

ضبط تولید

از جناب شوکت تھانوی صاحب

ضبط تولید کے سیاسی پہلو کو گاندھی جی سے سمجھیے اور طبی پہلو کو حکیم عبد الحمید صاحب سے۔ شرعی پہلو پر خواجہ حسن نظامی صاحب سے فتویٰ لیجیے اور غیر شرعی پہلو پر ہم سے کہیے تو ہم کچھ عرض کر دیں۔ غیر شرعی سے ہماری مراد گھریلو پہلو ہے جس کا کوئی تعلق نہ سیاست سے ہے نہ طب سے نہ شرع سے اور نہ دنیا کی کسی اور بات سے، بلکہ صرف اس سے ہے کہ ہم دو بچوں کے ماشاء اللہ باپ ہیں اور آیندہ کے لیے کچھ قسم سی کھائے ہوئے ہیں کہ باپ بننے کی غلطی اب ہم سے سرزد نہ ہوگی۔ دراصل سوال یہی ہے کہ آخر اس قسم کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ہم نے کیوں دنیا کی آبادی کے اضافے کو جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے ختم کرنے کا قطعی ارادہ کر لیا ہے۔

حضرات! یہ ایک ٹریجڈی ہے اور اس کو صرف پتھر کا دل رکھنے والے ہی سن سکتے ہیں کہ زندگی کی سب سے بڑی حماقت یعنے شادی ہم سے غیر ارادی طور پر سرزد ہو گئی اور خمیازی سے خالی الذہن رہ کر والدین کے اشارے پر مارے سعادت مندی کے ہم دولہا بنے۔ ہماری آزادی زندگی بھر کی آزادی کا جنازہ برات کی شکل میں اُٹھایا گیا۔ سہرے کے زیر سایہ اس آزادی کی تجہیز و تکفین ہوئی اور بلعوض پندرہ ہزار روپے سکۂ رائج الوقت، کہ نصف جس کے ساڑھے سات ہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت ہوتے ہیں، اپنے بچوں کی ماں کو عقد میں قبول کر کے ہم انسان کی بجائے شوہر بن کر رہ گئے۔ یہ ایک آزمودہ نکتہ اور ایک تجربے کا گُر آپ کو بتاتے ہیں کہ اس قسم کی حماقت نہایت حسین نہایت معطر نہایت سحر انگیز اور نہایت غلط فہمی میں مبتلا کر دینے والی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ یقین جانیئے کہ اس عذاب کو ہم نے نہایت ہنس ہنس کر، جی ہاں بہت خوش ہو ہو کر، اپنے سر لیا۔ مارے اکڑ کے زمین پر پیر نہ رکھتے تھے۔ حجلۂ عروسی کی خوش بو میں گویا اپنے کو خود اُڑتا ہوا محسوس کرتے تھے۔ نئی دلہن کے معطر گھونگھٹ کے اندر عیش و عشرت کی ایک کائنات تھی جو سمٹ کر آ گئی تھی۔ وہ شرما کر جس وقت اپنے کو ہماری کنیز کہتی تھیں تو حماقت ملاحظہ فرمائیے ہم واقعی اپنے کو ان کا آقا سمجھ لیتے تھے۔ ایں قدر اور ایں قدر سالیاں دولہا بھائی کہہ کہہ کر اور بھی دماغ خراب کئے ہوئے تھیں سسرال کی مدارات نے اپنی اوقات کو سمجھنے کی صلاحیت باقی نہ رکھی تھی اور سسرالی ملازمین اس ادب سے دولہا میاں کہتے تھے کہ خود بخود دولہا میاں کی گردن میں ایک کھنچاؤ، چال میں ایک وقار، چہرے پر ایک متانت اور دل میں خود اعتمادی کا ایک پندار سا پیدا ہو جاتا تھا۔ مختصر یہ کہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ غور کرنے کی مہلت نہ ملتی تھی کہ ہم کس بُری طرح بے وقوف بنائے جا رہے ہیں۔ خیر یہ سب کچھ تو وقتی قصے اور چار دن کی چاندنی تھی۔ نیا دولہا جب پُرانا ہو جاتا ہے تو سسرالی دسترخوان کا پلاؤ خود بخود خشکہ اور شیرمال رفتہ رفتہ روٹی بن جاتی ہے۔ اسی طرح دلہن کا جہاں گھونگھٹ اُٹھا وہ محض بیوی نظر آنے لگتی ہے۔ مگر رونا تو یہ ہے کہ اس درجے پر پہنچ کر اور شادی کے نشے اُترنے کے بعد بھی ہم کو اس حماقت کا احساس نہ ہو سکا۔ بلکہ اب ہم دونوں دولہا دلہن نہیں بلکہ میاں بیوی کے درمیان کچھ ایسی غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے پرستار بن کر رہ گئے۔ وہ میکے جا رہی ہیں تو ہم شعراء کے دواوین سے ہجر و فراق والے تمام شعر اپنی بیاض پر اُتارنے میں مصروف ہیں۔ ان کا خط آ رہا ہو تو جواب لکھنے میں اپنی پوری ادبیت اور شعریت کا کلیجہ نکال کر رکھ دیتے ہیں ان کو خط لکھنا بہترین مشغلہ ہے تو ان کا خط پڑھنا مقصد زندگی نظر آ رہا ہے۔ ایک ایک خط ایک ایک ادبی تصنیف کا درجہ رکھتا ہے اور دونوں طرف سے یہی کوشش ہے کہ ایک کی محبت دوسرے پر سبقت لے جائے۔ اس کوشش کا اندازہ خطوط کے القاب سے ہوا کرتا تھا۔ مثلاً اُنھوں نے لکھا:

"میرے من مندر کی مورت، اپنی پجارن کا سلام قبول کرو۔"

ہم نے جواب میں لکھا: "میرے جذبات کے کلیسا میں مُسکرانے والی وینس۔ سجدۂ محبت پیش کرتا ہوں۔"

اُنھوں نے لکھا: "دن کے خیالوں اور رات کے خوابوں کے مالک۔ سلام۔"

ہم نے جواب دیا: "میرے خیال و خواب کی ملکہ۔ تو میرے ہر نفس میں ہے۔"

کاہے کو لیلیٰ نے اپنے خطوط مجنوں کو اور مجنوں نے ایسے خطوط لیلیٰ کو لکھے ہوں گے مگر ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دونوں آپس میں ایسی ہی خط و کتابت کرتے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک کا ہر ایک خط مثنوی زہرِ عشق اور مثنوی عالمِ خیال ہوا کرتا تھا یقین جانیے کہ اگر ان خطوط کو شائع کر دیا جائے، کہ ہر جملے کے بعد ایک شعر اور ہر شعر کے بعد ایک پھڑکتا ہوا ایسا جملہ ہوتا تھا جس سے عشق ٹپکتا ہوا محسوس ہوتا تھا اور ہم دونوں بجا طور پر سمجھتے تھے کہ دنیا کے افسانہائے عشق و محبت میں سب سے زیادہ کامیاب افسانہ ہم دونوں کا ہے۔ ہم دونوں مدتوں اس فریب میں مبتلا رہے۔ شادی کے بعد پانچ سال تک اس غلط فہمی نے طول کھینچا مگر ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس عشق و محبت سے اُکتایا نہیں کہ ناگاہ شادی کے پانچویں سال اس خاکسار کو یتیم ہونا پڑا اور والد صاحب نے انتقال فرما کر اپنے بندۂ عشق فرزند کو فکرِ معاش میں مبتلا کر دیا۔ بیگم صاحبہ نے خانہ داری کا چارج لے لیا اور ان کا عاشقِ جاں باز شوہر ملازمت کے لیے گھر سے نکلا۔ ملازمت تو خیر مل گئی مگر گھر کی ذمہ داری کچھ ایسی گراں محسوس ہونے لگی کہ وہ راز و نیاز اور وہ عشق و محبت ایک ایک کر کے رخصت ہونے لگے اور ان کی جگہ دفتری معاملات، تنخواہ کا خیال، ہر مہینے کی یکم کا تصور، تخفیف اور ترقی کی الجھنیں، بڑے صاحب کی خوش نودی اور چھوٹے صاحب کی برہمی کے خیالات لینے لگے۔ اور گھر کا پروگرام صرف یہ رہ گیا کہ صبح اُٹھے، ناشتہ کیا، کچھ دفتر کے فائل اُلٹے پلٹے، کھانا کھایا اور دفتر چلے گئے۔ دفتر سے واپس آئے تو چاروں شانے چت گویا مر کر پڑ رہے۔ بیگم باورچی خانہ میں ہیں تو ہم دیوان خانہ میں۔ وہ کوٹھے پر ہیں تو ہم نیچے۔ وہ پان بنا رہی ہیں تو ہم حقہ پی رہے ہیں اور اگر کبھی اتفاق سے تصادم ہی ہو گیا تو جذبات کے کلیسا میں مسکرانے والی وینس، اپنے "من مندر کی مورت" سے عجیب و غریب قسم کی باتیں شروع کر دیتی ہے:

"آپ نے دیکھا اب کی مرتبہ کتنا خراب گھی دے گئی ہے یہ گھی والی۔ کو کو جم بھی نہیں موا مونگ پھلی کا تیل ہے۔"

ہم نے کہا: "تو اب آئے تو اس سے کہنا کہ یہ کیا حرکت ہے۔"

وہ بولیں: "یہ نتیجہ اس کا ہے کہ آپ گھر کے کاموں سے بے فکر ہیں۔ اگر بازار سے اچھا گھی خود جا کر لا دیتے تو کیوں یہ موا مرہم کھانے کو ملتا مگر آپ کو تو جیسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔"

ہم نے کہا: "اب میں کیا کیا کروں۔ کہیے تو دفتر میں مروں کہیے گھر کی خبر لوں اور خدمت گاری شروع کر دوں۔"

وہ بولیں: دودھ موا آ رہا ہے کہ جیسے نل کا پانی نہ گت کی چا بنتی ہے نہ ملائی اترتی ہے۔"

ہم نے کہا: "اچھا میں دودھ والے کو ڈانٹ دوں گا۔"

من مندر کی مورت اور وینس کے مجسمے، میں اب یہ نون تیل لکڑی کی باتیں ہونے لگیں اور دل چاہنے لگا کہ یہ مسماۃ بات ہی نہ کریں تو اچھا ہے۔ زندگی سے بیزاری کی ابتدا ہو چکی ہے مگر عقل مندی ملاحظہ ہو کہ اب تک اپنی اس غلطی کا احساس نہیں ہے، جو بصورت شادی ہم سے سرزد ہو چکی ہے بلکہ حماقت بالائے حماقت یہ کہ شادی کو پانچ سال ہو چکنے کے بعد اب ہم دونوں کو صاحبِ اولاد نہ ہونے کا غم ستانے لگا۔ محلّے پڑوس کے ننھے ننھے بچّے جب اپنی تتلی زبان میں اپنے اپنے باپ کو پکارتے تھے تو یہاں ایک تیر سا سینہ پر ایسا لگتا تھا کہ ہائے ہائے بیگم کو بھی یقیناً والدہ نہ بننے کا غم اندر ہی اندر گھلا رہا ہوگا۔ مگر وہ زبان سے کچھ نہ کہتی تھیں۔ مگر پرائے بچوں کو اُٹھا اُٹھا کر کلیجے سے لگانا اور سلولائڈ کے بَبُوے کے لیے کرتا ٹوپی سینا آخر کچھ تو معنی رکھتا تھا۔ ایک دن ہم نے اُن سے بھی قبلوا لیا کہ ان کو اولاد کا ارمان کس قدر ہے۔ ہمسائی کے بچے کو گود میں لیے ہوئے تشریف جو لائیں تو ہم نے شرارت سے پوچھا۔

"ارے، یہ، یہ کب ہوا؟"

کہنے لگیں: "اے واہ۔ ہمسائی کا بھیا ہے۔ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے اور یہ بھی میرے پاس بہت آتا ہے۔"

ہم نے کہا: پرائی چیز پر اترانا آپ ہی کو اچھا لگتا ہوگا۔"

کہنے لگیں پھر جب اپنی نہ ہو چیز تو کوئی کیا کرے۔"

یہ کہہ کر اُنھوں نے کچھ ایسی ٹھنڈی سانس لی کہ گویا پتہ چل گیا کہ ان کی عمر گزر چکی ہے اور وہ بے اولادی رہ گئی ہیں۔ مگر ان کی

(بقیہ صفحہ ۲۰۲ پر)

کثرت اولاد

یہ مانا ہم نے بڑھ جاتی ہی اس سے نسلِ انسانی
مگر پھر دشمنِ جاں بھی ہی بچوں کی فراوانی
بہت تکلیف دہ ہے کثرتِ اولاد کا ہونا
زن و شوہر کو اس سے ہوتی ہی بے حد پریشانی
اگر دو تین بچے ہوں تو ان سے دل بہلتا ہے
مگر جب ان کی کثرت ہو تو بڑھتی ہے پریشانی
حقیقت پر نظر ڈالو تو عورت ایسی ہستی ہے
کہ جس کی ہر جھلک میں ہی نمایاں شانِ یزدانی
یہی مادر ہے بچّوں کی یہی بیوی ہے شوہر کی
یہی شئے ہے جہاں میں باعثِ تخلیقِ انسانی
حقیقت میں یہ عورت ہی کی ہمّت ہی جو کرتی ہی
گوارا اپنے اوُپر اس قدر تکلیفِ جسمانی
بڑی مشکل سے عورت جھیلتی ہی جسمِ نازک پر
ولادت کی مصیبت اور رضاعت کی پریشانی
صحت عورت کی بچّوں ہی میں پوُری ہو کے رہتی ہی
کھڑے رہتے ہیں ہر دم سامنے امراضِ نسوانی
کوئی بچّہ بغل میں ہے کوئی جھوُلے میں سوتا ہے
غذا کا کوئی طالب ہی کوئی ہے مانگتا پانی
ذرا سی دیر بھی آرام کی مہلت نہیں ملتی
ہمیشہ ہر گھڑی رہتی ہے وہ بچّوں میں دیوانی
کہیں ایسا نہ ہو تکلیف پہنچے اس کے بچّوں کو
وہ کرتی ہے ہمیشہ جان و دل سے ان کی نگرانی
ضرورت ہر بشر کی بڑھ گئی ہے اس زمانے میں
معیشت کے تجسّس میں اُسے رہتی ہے حیرانی
بھلا کیسے گزر ہو کثرتِ اولاد میں اس کی
کہاں تک ہو سکے اس کی معیشت میں فراوانی
اگر افلاس کی حالت میں ہو اولاد کی کثرت
تو پھر کافور ہو جاتا ہے اس کا حظِّ انسانی
یہ فکریں وقت سے پہلے پیامِ موت لاتی ہیں
انہی قصّوں میں کٹتی ہے ہمیشہ عمرِ انسانی
خدایا کوئی بیماری نہ دے معصوم بچّوں کو
کہ ان کی وجہ سے ہوتی ہے گھر بھر کو پریشانی
عطا کر اس قدر اولاد یا رب اپنے بندوں کو
کہ جن کی پرورش میں ہو زن و شوہر کو آسانی
کسے اولاد دُنیا میں بُری معلوم ہوتی ہے
مگر تکلیف پہنچاتی ہے اس کو تنگ دامانی

تم اب کیوں جھینکتے ہو اپنے کرتوتوں پر اے احسن
”چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی“

(حکیم محمّد احسن)

ضبط تولید کا انجام

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہان پوری

شادی کے آٹھویں دن اکبر خاں نے اپنی خوب صورت دلہن سے مسکرا کر کہا "سلطانہ، میں تمہیں جو دوا پلا رہا ہوں اس کی تاثیر سے تم واقف ہو؟"

سلطانہ : آپ ہی فرما رہے تھے کہ یہ طاقت کی دوا ہے۔

اکبر : ہاں طاقت کی دوا ہے۔ اس لحاظ سے طاقت کی دوا ہے کہ اس کے پینے سے حمل قرار نہیں پاتا اور عورتیں بچوں کی پیدائش، پرورش اور دکھ درد سے محفوظ رہتی ہیں۔ جو عورت ان مصیبتوں سے محفوظ ہے اس کی طاقت، جوانی اور خوب صورتی برقرار رہے گی۔

سلطانہ : اگر اس دوا کی یہی تاثیر ہے تو یہ کوئی اچھی دوا نہیں۔

اکبر : سلطانہ، یہ نہ کہو۔ یہ بڑی اچھی دوا ہے۔ دوا تم استعمال کرتی ہو اور طاقت میں محسوس کرتا ہوں۔

سلطانہ : (مسکرا کر) یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔

اکبر : (ہنس کر) میں سمجھاتا ہوں۔ تم کو معلوم ہے کہ میں انجنیری کے محکمے میں صرف سو روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔

سلطانہ : ملازمت سے اور اس دوا سے کیا تعلق ہے؟

اکبر : سنو تو سہی، بڑا تعلق ہے۔ اس محکمے میں زیادہ سے زیادہ ترقی اس قدر ممکن ہے کہ آگے چل کر میری تنخواہ ڈیڑھ سو ہو جائے۔ آج کل ڈیڑھ سو روپے میں کیا ہو سکتا ہے۔ دو میاں بیوی بھی مشکل سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ بچوں کی پرورش تو ناممکن ہے۔ تنخواہ کے علاوہ میری کچھ آمدنی نہیں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ہماری اس محدود آمدنی میں کوئی تیسرا شریک ہو جائے گا تو ہمیں تکلیف اٹھانی پڑے گی یا نہیں۔

سلطانہ : میں تو بچپن سے یہ سنتی آئی ہوں کہ جو آتا ہے اپنا رزق لے کر آتا ہے۔ اگر خدا ہمیں بچے دے گا تو وہ اپنا نصیب ساتھ لائیں گے۔

اکبر : یہ نصیب کا معاملہ ہی ایسا ہے جس نے ہم لوگوں کو تباہ کیا ہے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم آئیں تو کون سا رزق اپنے ساتھ لائیں۔ یہی سو روپے کی آمدنی ہے جس میں ہم دونوں شریک ہیں۔ مکان کا کرایہ، لباس، خوراک، نوکر کی تنخواہ، مہمانوں کی تواضع، بیماری اور دنیا بھر کے مصارف اسی رقم سے وابستہ ہیں۔ اب کیا یہ حماقت نہ ہوگی کہ ہم جان بوجھ کر اور مصارف بڑھائیں اور مصارف بھی ایسے جن سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، یعنی بچے پیدا کریں۔

سلطانہ : پھر ہم کیا دنیا سے نرالا کام کریں گے۔ جب سے دنیا قائم ہے یہی دستور چلا آتا ہے۔ شادی ہوتی ہے اور پھر بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اکبر : (ہنس کر) تم بچوں کی بڑی شائق معلوم ہوتی ہو۔

سلطانہ : اور آپ کو شاید بچوں سے نفرت ہے۔

اکبر : بے شک، کیوں کہ بچے ہماری آسائش اور لطف میں خلل ڈالتے ہیں۔ جو چیز تمہارے حسن و شباب کو وقت سے پہلے ختم کر دے اور جو چیز مجھے مالی تفکرات میں مبتلا کر کے وقت سے پہلے بوڑھا کر دے مجھے قدرتاً اس سے نفرت ہونی چاہیئے۔

سلطانہ : میرے خیال میں تو تمہاری باتیں دنیا سے نرالی ہیں۔

اکبر : سلطانہ، تم جانتی ہو کہ میں گریجویٹ ہوں۔ میں نے بہت کچھ پڑھا ہے۔ میں نے بہت کچھ دیکھا ہے۔ تم گھر میں مقید، ایک جاہل لڑکی ہو۔ تمہیں کیا خبر کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ تم کیا جانو کہ ملکی افلاس دور کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ بچوں کی پیدائش روک دی جائے۔ انصاف کرو کہ تم مجھ کو زیادہ عزیز ہو یا بچے۔ میں تم کو زیادہ عزیز ہوں یا بچے۔ ہم میاں بیوی ہی نہیں بننا چاہتے۔ ہم ہمیشہ دولہا دلہن رہنا چاہتے ہیں۔ اور میری

خواہش ہے کہ میرے اس خیال بلکہ اس تمنّا کی تم مخالفت نہ کرو۔

سلطانہ کی بڑی بڑی رسیلی آنکھیں اکبر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اکبر کے آخری فقروں نے جادو کا کام کیا اور یہ مباحثہ بہت جلد محبّت کی گرم جوشیوں میں تبدیل ہو گیا۔

۲

محبّت کے دن اور محبت کی راتیں تیزی سے گذرنے لگیں۔ شادی کو تین ماہ گذرے تھے کہ اکبر کو اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا۔ اُس نے یہ سمجھ کر کہ ضبط تولید کی دوا نے فطرت کے راستے بند کر رکھے ہیں، اپنے جذبات کو بے عنان کر دیا تھا لیکن تیسرے مہینے معلوم ہوا کہ ضبط تولید کی دوا کے موجد نے جتنے دعوے کئے تھے وہ سب غلط ہیں اور خدا کے فضل سے سلطانہ چند ماہ میں بچّہ کی ماں بننے والی ہے جس کے ساتھ ہی اکبر کو بھی ناگزیر طور پر باپ بننا پڑے گا۔ یہ علم اکبر کے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ وہ اولاد کے تخیل سے بہت خائف تھا۔ اُس کے ذہن نشین ہو گیا تھا کہ ادھر بچّہ پیدا ہوا اور ادھر بیوی ایک پیرزال میں تبدیل ہوئی وہ بچّے کی پیدائش کو مالی مشکلات کا پیش خیمہ سمجھتا تھا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ کسی معاملے میں زیادہ احتیاط برتتے ہیں وہ عموماً حادثے کا شکار ہوتے ہیں اور جو لوگ فطرت کے معاملات میں دخل دینا چاہتے ہیں فطرت اُن سے ضرور چھیڑ چھاڑ کرتی ہے۔ اکبر کو جب بیوی کے حمل کا حال معلوم ہوا تو اُس نے مخفی طور پر اسقاط حمل کی انتہائی کوشش کی۔ حمول استعمال کئے گئے شافے رکھے گئے۔ یونانی اور ڈاکٹری دواؤں کی متعدد بوتلیں خالی ہو گئیں لیکن اس گولہ باری نے فطرت کے فولادی پھاٹک پر ذرا بھی اثر نہیں کیا اور بچّہ پوری حفاظت کے ساتھ لال قلعہ میں پرورش پاتا رہا۔ آخر کار وقت آیا کہ غنچۂ سربستہ شگفتہ ہو کر آغوشِ مادر کو معطر کرے۔ پہلے بچّے کی پیدائش میں عموماً دقتیں پیش آتی ہیں اور خاص کر نازک اندام لڑکیوں کی تو جان پر بن جاتی ہے۔ سلطانہ لوچ لچک اور نزاکت میں شاخِ گُل سے بڑھ کر تھی۔ اس پُل صراط کو عبور کرنا اس کے لئے بہت دشوار تھا۔ اکبر کا خیال تھا کہ محلّے کی دائی جس کے ہاتھوں ایک پڑوسی کے ہاں چھ سات بچّے پیدا ہوئے تھے اس مرحلے کے لیے کافی ثابت ہوگی اور دس پانچ روپے میں یہ مشکل حل ہو جائے گی۔ لیکن دن کے چار بجے سے دردِ زِہ شروع ہو کر ساری رات گزر گئی اور فطرت کے بندِ نقاب کو ذرا جنبش نہ ہوئی۔ دائی نے کہا کہ معاملہ اس کی قابلیت سے بالاتر ہے۔ کسی اور کو بلایا جائے۔ مریضہ کی حالت لحظہ بہ لحظہ نازک ہو رہی تھی۔ اکبر کی سُسرال کے تمام مرد و عورت جمع تھے۔ آخر کار شہر کی بڑی لیڈی ڈاکٹر کو بلایا گیا اور خدا خدا کر کے دوسرے دن میاں اکبر کے خلفِ رشید تین چار سو روپے برباد ہو جانے کے بعد رونما ہوئے۔ ایک ماہ صاحب فراش رہ کر سلطانہ تندرست ہو گئی اور اس کے آتشیں رخساروں اور برق پاش آنکھوں نے اکبر کا یہ خیال ایک حد تک کم زور کر دیا کہ بچّے کی پیدائش عورت کی رعنائیوں کو یک لخت ختم کر دیتی ہے۔ سلطانہ کے پاس بچّے کے لئے شفقت تو بہت تھی لیکن دودھ نہ تھا اور اس لیے زچّہ خانہ کی زیر باری کے ساتھ بچّے کی پرورش کے لئے میاں اکبر کو پندرہ بیس روپے کا مستقل صرفہ برداشت کرنا پڑا۔ اس پر مزاد صرفہ مانع حمل دواؤں کا تھا۔ لیکن جس وقت ڈاکٹر اسے اطمینان دلا رہے تھے اس وقت قدرت مسکرا رہی تھی۔ کیوں کہ صرف چھ ماہ کی مدّت میں اس نے یہ "مژدۂ دل خراش" پھر سنا کہ اس کے جذبات محبّت کو سلطانہ پھر ایک مجسّمے کی صورت میں پیش کرنے والی ہے۔ یہ سن کر اکبر بدحواس ہو گیا۔ وہ ڈاکٹروں کے پاس گیا جو اُسے اطمینان دلا رہے تھے کہ یہ ایسی دوا ہے کہ تمہارے گھر تو کیا پڑوس میں بھی بچّہ نہ ہوگا۔ ڈاکٹروں نے اکبر کا بیان سن کر اپنی ہار مان لی اور بمقتضائے "وآخر العلاج الکیّ" (آخری علاج داغنا ہے) اس سے کہا کہ تمہاری بیوی میں اتنی زبردست قوت انفعال ہے اور رحم کی ساخت کچھ ایسی نطفہ گیر و بچّہ کش واقع ہوئی ہے کہ کوئی مانع حمل دوا اثر نہیں کر سکتی۔ تمہارے لئے بہترین مشورہ یہ ہے کہ رحم نکلوا دو۔ اس کے بغیر ضبط تولید کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

۳

اب کے اکبر کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ دو بچّوں کا باپ بن کر اکبر بے چین تھا کہ کسی طرح بیوی کے آپریشن سے فراغت حاصل کرے لیکن اس مقصد کے لئے بمبئی کا سفر ضروری تھا اور احتمال تھا کہ سفر میں چار پانچ سو روپیہ ضرور صرف ہو جائے گا۔ اکبر پہلے ہی سے پانچ سو روپے کا مقروض ہو چکا تھا اب اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ مکان کو رہن رکھ کر اپنے آپ کو آئندہ کی گراں باریوں سے بچائے۔ پانچ ہزار کا مکان دو ہزار میں رہن رکھا گیا۔ بیس روپے ماہوار سود کی رقم کا اور اضافہ ہوا۔ اگر آپریشن کے لئے بمبئی کا سفر نہ کیا جاتا تو شاید مصارف کی یہ گراں باری نہ ہوتی

لیکن اکبر کی سُسرال کا ہر متنفس نہایت شورہ پشت، بداخلاق اور جہالت کے اوصاف سے متّصف تھا۔ اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ سلطانہ کے ساتھ اس بے رحمی کا برتاؤ کیا جا رہا ہے تو وہ اکبر کے خون کے پیاسے ہو جاتے۔ اکبر اپنی بیوی کے دو بھائیوں سے بہت ڈرتا تھا۔ کیوں کہ انکی جہالت، سرکشی اور شورہ پشتی شہر میں ضرب المثل تھی۔ ان وجوہ سے اکبر کی خواہش تھی کہ آپریشن نہایت خاموشی کے ساتھ عمل میں آئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ بہر حال سلطانہ کے تن درست ہوتے ہی اس نے سفر کا ارادہ کیا۔ چوں کہ سلطانہ کے بچے ماں کے دودھ سے محروم تھے اور اُن کے لئے انا رکھی گئی تھی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس سفر میں بچوں کو ہمراہ لیا جاتا۔ اکبر نے اپنے پیر صاحب کی قدم بوسی اور سلطانہ کو مرید کرانے کا بہانہ کیا تھا۔ بمبئی پہنچ کر اس نے اپنی خوش دامن کو لکھ دیا کہ پیر صاحب اپنی خانقاہ میں نہ تھے بلکہ سفر حجاز کے ارادہ سے بمبئی میں رونق افروز ہیں، اس لیے ہم لوگ بمبئی آ گئے ہیں۔ اکبر اور سلطانہ دو ماہ تک بمبئی میں رہے۔ آپریشن کامیاب رہا اور بہت جلد صحت ہو گئی۔ صحت کے بعد ان "فارغ البال" میاں بیوی نے دو ہفتے بمبئی کی سیر کی، اور اس کے بعد وطن کو واپس ہوئے۔ جس وقت اکبر بمبئی جا رہا تھا اس کے بچے کے دانت نکل رہے تھے اور یہ زمانہ بچوں کے لئے جیسا تکلیف دہ اور خطرناک ہوتا ہے وہ صاحب اولاد جانتے ہیں۔ انا نے کچھ زیادہ احتیاط نہیں کی۔ بچے کی حالت بگڑتی گئی۔ سلطانہ جب بہت سے کھلونے لے کر بمبئی سے واپس آئی تو اس نے بچے کو نیم جاں پایا۔ غریب بہت پریشان ہوئی۔ بڑی کوشش سے علاج کیا گیا لیکن پیاس بخار اور دستوں کی شکایت کسی طرح رفع نہ ہوئی اور بچے کی جان لے کر رہی۔ اس حادثے سے اکبر ضبط تولید کا شائق ہونے کے باوجود متاثر ہوا اور سلطانہ تو مدت تک سوگوار رہی۔ سلطانہ اس خیال سے اور بھی زیادہ غمگین و افسردہ تھی کہ آئندہ کے لیے اس کی نسل کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا۔ اب لے دے کر چند ماہ کی ایک بچی باقی تھی جو اس کی تمام زندگی کا سہارا تھی۔

۴

اکبر کو اگرچہ اپنا مستقبل روشن نظر آتا تھا کیوں کہ وہ نخل آرزو کی بیخ کنی کر چکا تھا لیکن اس کی موجودہ حالت بہت نازک تھی۔ وہ اپنے مکان پر ایک ہزار روپے اور لے چکا تھا۔ کیوں کہ آمدنی کسی طرح خرچ کو کافی نہ ہوتی تھی۔ سود میں اس نے اب تک ایک پیسہ ادا نہیں کیا تھا اور معاہدے کے مطابق ہر ششماہی پر سود شامل اصل ہو کر سود در سود کا حساب جاری تھا۔ اکبر نے جتنی کوشش ضبط تولید میں کی اگر اتنی کوشش ضبط نفس میں کرتا تو اسے ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوتا۔ آخر کار تین سال کی مُدت میں اُسے اپنے مکان سے ہاتھ دھو کر کرایہ کے مکان میں جانا پڑا جس کے یہ معنی تھے کہ آمدنی کا چوتھا حصّہ اس بے کار مگر ضروری مصرف پر صرف ہونے لگا۔ شاید دو بچوں کی پرورش میں اس سے زیادہ رقم صرف نہ ہوتی اگر عاقبت نا اندیش اکبر کو معلوم ہوتا کہ ضبط تولید ضبطی جائداد کی صورت اختیار کرے گا۔ لیکن قسمت کے پلٹے بھی عجیب ہیں۔

جس زمانے میں اکبر مالی مشکلات کی وجہ سے بدحواس اور سراسیمہ ہو رہا تھا اُسی زمانے میں ایک نیا انجنیر بدل کر آیا اور کچھ ایسے اتفاقات پیش آئے کہ وہ اکبر پر بہت مہربان ہو گیا۔ یہ مہربانیاں جب آگے بڑھیں تو ایک دن افسر نے اپنے ماتحت کی خستہ حالی اور پریشانی کا سبب پوچھا۔ اکبر نے اپنی مالی بربادیوں کا افسانہ دردناک الفاظ میں کہہ سنایا۔ افسر نے مہربان ہو کر مشورہ دیا کہ تم اپنے کسی دوست یا عزیز کے نام سے ہمارے محکمے میں ٹھیکیداری شروع کر دو۔ اُمید ہے کہ چند روز میں تمہاری مالی مشکلات رفع ہو جائیں گی۔ اکبر خاں نے ایسا ہی کیا اور یہ تدبیر بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ روپیہ لگانے میں بڑی دقّت واقع ہوئی لیکن انجنیر صاحب کی مہربانی سے پیشگی روپیہ مل گیا۔ اس پہلے ٹھیکے میں آٹھ سو روپے کا منافع ہوا۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا ٹھیکہ ملا۔ یہاں تک کہ اکبر خاں نے ٹھیکیداری کے کاروبار کے لیے ایک مستقل ملازم کی خدمات حاصل کر لیں جو تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ہی ٹھیکیداری کے کاموں سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ ایک سال میں اکبر خاں کو چار پانچ ہزار روپیہ بچ رہا اور اس طرح نہ صرف تمام مشکلات رفع ہو گئیں بلکہ دولت مندی کی ایک شاہ راہ اس کے سامنے آ گئی۔

انجنیر صاحب کی مہربانیاں اُس کے حال پر بدستور باقی تھیں۔ دوسرے سال بھی اس نے ٹھیکیداری کا سلسلہ جاری رکھا اب کے اس نے چند بڑے ٹھیکے لیے اور خود بھی چھوٹے لے کر کام میں مصروف رہا جس سے بہت زیادہ منافع ہوا۔ دوسرے سال کے اختتام پر اس کے پاس بارہ ہزار روپے کے قریب نقد موجود تھا۔

ادھر تو مالی خوش حالی کی یہ صورتیں تھیں ادھر خانگی مصائب نے اکبر کا دل پژمردہ کر دیا۔ اس کی اکلوتی بچی مرگی کے عارضے میں مبتلا

ہوئی۔ ممکن ہے کہ ضبط تولید کے لیے جو دوائیں مسلسل استعمال کی گئیں اور اسقاط کے لئے جو حمول وغیرہ کام میں لائے گئے اُن کے اثرات نے لڑکی کے اعصاب و دماغ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو۔ ایک دن وہ بالاخانے کی گیلری میں کھڑی تھی کہ مرگی کا دورہ پڑا اور لڑکی نے کچھ ایسا جھٹکا کھایا کہ گیلری سے سنگین فرش پر آپڑی۔ سر پاش پاش ہوگیا۔ اُسی وقت ڈاکٹروں کا ہجوم ہوگیا۔ روپیہ پانی کی طرح صرف کیا گیا لیکن بے سود۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر بچی نے دم توڑ دیا۔

اکبر کو جواب بچوں کی تعلیم و تربیت کو بہت آسان سمجھتا تھا اور مالی خوش حالی کے مظاہرے کے لیے بچوں کی ضرورت محسوس کرتا تھا، اس حادثے سے بہت صدمہ ہوا۔ سلطانہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس دائمی غم سے زندہ درگور ہو رہی تھی۔ اکبر ایک ماہ تک گھر سے باہر نہیں نکلا اسی اثنا میں انجینئر صاحب کا بھی تبادلہ ہوگیا۔ اب اکبر کے لئے دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو وہ اپنی ملازمت پر برقرار رہے اور ٹھیکیداری کا خیال چھوڑ دے یا ملازمت ترک کرکے باقاعدہ ٹھیکیدار بن جائے۔

۵

اکبر خاں ٹھیکیداری سے اچھی طرح واقف ہو چکا تھا اور جانتا تھا کہ اس کام کی نسبت وہ ٹھیکیداری میں زیادہ منفعت حاصل کرسکتا ہے لہٰذا اس نے استعفا دے دیا اور ٹھیکیداری کا کام کھلم کھلا شروع کر دیا۔ یہ واقعہ ہے کہ اگر کام کرنے والے میں سلیقہ ہو تو روپے سے روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ ادھر تو اکبر خاں نے ٹھیکیداری کا کام شروع کیا اور اُدھر اینٹوں کے پزاوے کا انتظام کیا۔ اسی طرح چونے کے طیار کرنے کا کارخانہ بھی قائم کیا۔ اسی اثنا میں ایک پل کی تعمیر کا بڑا ٹھیکہ اُسے مِلا جس میں ساٹھ ہزار کی بچت ہوئی۔ غرض دو تین سال کی اُلٹ پھیر میں اکبر خاں کا کاروبار لاکھوں سے متجاوز ہوگیا۔ گریجویٹ ہونے کی بنا پر وہ بہت جلد حکام اور امراء کے طبقے میں روشناس ہوگیا۔ عالی شان مکان، نوکر چاکر، موٹر اور ہر قسم کا سامان راحت و امارت مہیا ہوگیا۔ خدا نے ایسی دن دونی رات چوگنی ترقی دی کہ بے حساب خرچ کرنے پر بھی بے حساب دولت باقی تھی۔

اکبر خاں کے لیے دُنیا جنّت کا نمونہ تھی لیکن اس جنّت میں بھی وہ بعض اوقات جہنّم کا عذاب محسوس کرتا تھا۔ یہ عذاب کیا تھا؟ بے اولادی کا صدمہ! ایک درد لا دوا۔ خود کردہ را علاجے نیست کی مصداق۔ تیر از کمان جستہ کی مثال! وہ عرصے تک اس غم میں گھلتا رہا، یہ غم اس خیال سے اور بھی زیادہ بڑھ گیا تھا کہ اکبر خاں کے کنبے میں کوئی قریبی رشتے دار نہ تھا اور یہ ساری دولت بیوی کے کُنبے میں منتقل ہو جانے والی تھی۔ بیوی کے کنبے کو اکبر خاں دلی طور پر ناپسند کرتا تھا اور ان لوگوں سے اُسے ایسی روحانی اذیت پہنچی تھی کہ ان پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اُس نے اپنی ان خانگی مشکلات کا تذکرہ مخصوص احباب سے کیا تو اُنہوں نے بہترین حل اس کے سامنے پیش کیا۔ حل یہ تھا کہ اکبر خاں دوسری شادی کریں۔ اکبر خاں کی عمر چالیس بیالیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ قویٰ بہت اچھے تھے۔ تعلیم تھی۔ دولت تھی۔ بے اولادی کا معقول عذر تھا ان حالات میں دوسری شادی کا ہونا کیا دشوار تھا۔ اُلٹے پیغام آنے لگے۔ خوش حال لوگ اپنی لڑکیاں دینے پر رضامند تھے۔ شہر میں اس دوسری شادی کا اچھا خاصہ چرچا ہوگیا۔ جب سلطانہ کو اس شادی کا حال معلوم ہوا تو اس کے سینے پر ایک تیر لگا۔ وہ اس بنا پر بہت زیادہ آزردہ اور افسردہ تھی کہ بے اولادی کے عذر پر دوسری شادی کی جارہی تھی۔ وہ تنہائی میں رو رو کر اپنے گزشتہ واقعات یاد کر رہی تھی۔ بچوں کا پیدا ہونا، مانع حمل دواؤں کا استعمال، خدا داد نعمتوں کا ٹھکرانا، اکبر کے کبھی نہ بھولنے والے وعدے اور باہمی عیش و عشرت کے عہد و پیمان۔ اور اب ان سب کا یک لخت فراموش کر دینا۔ سلطانہ اپنی جسمانی بربادی اور دائمی نامرادی پر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی۔

جب سے اکبر کو دوسری شادی کا خیال پیدا ہوا تھا وہ سلطانہ کی طرف سے کسی قدر بے پروا ہوگیا تھا۔ اکبر کی بے رُخی سے سلطانہ کے دل میں غم کے ساتھ غصّے کے جذبات بھی پیدا ہونے لگے۔ ایک دن اس نے موقع پاکر اکبر سے گفتگو کی۔ اُسے اس کے وعدے یاد دلائے۔ اپنی بربادی اور ہمیشہ کے لیے بے نام و نشان ہو جانے پر توجہ دلائی۔ رو رو کر درخواست کی کہ وہ دوسری شادی کے خیال سے باز آئے لیکن اکبر، جسے تموّل نے بالکل بدل دیا تھا، سلطانہ کی آہ و زاری سے متاثر نہ ہوا اور نہ اُسے اپنے عہد و پیمان یاد آئے۔ اس نے سلطانہ کی درخواست حقارت کے ساتھ ٹھکرا دی۔ اس کا لہجہ سخت تھا۔ اس کے الفاظ دل شکن تھے۔ اس کی باتوں سے نفرت و حقارت ظاہر ہوتی تھی۔ جس بے کس عورت کو اس نے برباد کیا تھا اب اس کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا

٦

اکبر کے اس طریقِ عمل سے سلطانہ کے دل میں غم وغصّے کی آگ بھڑک اُٹھی۔ اُسے انتقام کا خیال آنے لگا۔ شادی کا چرچا سُن کر سلطانہ کے بھائی معمول سے زیادہ آنے جانے لگے۔ وہ تنہائی میں موقع پاکر سلطانہ کے سامنے اکبر کی اس حرکت پر قہر وغضب کا اظہار بھی کرتے تھے۔ سلطانہ نے جب بھائیوں کو اس طرح آمادۂ مخالفت دیکھا تو اس کا انتقامی جذبہ اور تیز ہوگیا۔ ایک دن وہ ماں کی علالت کا حال سن کر میکے چلی آئی۔ نقد وزیور جس کی وہ بذاتِ خود مالک تھی، اپنے ساتھ لائی۔ سلطانہ کی ماں بھی داماد کی دوسری شادی سے بہت برافروختہ تھیں۔ سلطانہ سے ضبط نہ ہوسکا اس نے ضبط تولید اور اس سلسلے میں آپریشن کی ساری داستان کہہ سنائی اور ماں نے حرف بحرف بیٹوں تک پہنچادی۔

سلطانہ کے بھائیوں کو ان واقعات کا معلوم ہونا تھا کہ قیامت آگئی۔ وہ شعلۂ جوّالہ بن گئے۔ ان کے غصّے کی انتہا نہ رہی۔ اُنہوں نے قسم کھائی کہ اکبر خاں سے ضرور انتقام لیں گے۔ سلطانہ ہمیشہ اپنے بھائیوں کو شوہر کی مخالفت سے روکتی رہتی تھی لیکن اس موقع پر خود مخالف تھی۔ اُس کے دل میں آگ لگ رہی تھی۔ اُس نے بھائیوں کی مخالفت کو دبانے کی جگہ اور اُکسایا۔ سلطانہ کے بھائی شورہ پشتی کے علاوہ مکّاری جعل سازی اور دھوکے بازی میں بھی جواب نہیں رکھتے تھے اور پھر انتقام کا جذبہ سادہ لوح اشخاص کے سامنے بھی نئی راہیں لے آتا ہے۔ سلطانہ کے بھائیوں میں کچھ صلاح ہوئی اور اُنہوں نے سلطانہ سے کہا کہ اگر تم دو ہزار روپے صرف کرو تو پورا پورا انتقام لیا جاسکتا ہے۔ ہم جان ومال کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ البتہ دوسری شادی کو ہمیشہ کے لیے روک دیں گے۔

سلطانہ نے دو ہزار کے نوٹ بھائیوں کی نذر کیے۔ سلطانہ کے بڑے بھائی دانش مند خاں نے آبادی سے تین چار میل کے فاصلے پر ایک مکان حاصل کیا جو ایک اجنبی کی معرفت لیا گیا اور بہت کم معاوضہ پر مل گیا۔ اس نے چار مضبوط آدمی اس مکان میں ملازم رکھے جو جرائم پیشہ تھے اور خوف ناک سے خوف ناک جُرم کے لیے ہر وقت تیار تھے۔ دانش مند خاں نے اس مکان میں ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کیں اس کے بعد وہ ایک ڈاکٹر سے ملا جو جرائم پیشہ اشخاص کی مرہم پٹّی کیا کرتا تھا اور آپریشن میں ان کا ہاتھ صاف تھا۔ وہ ہیجڑوں کے معالجے میں خاص طور پر مشہور تھا اور جب اس جماعت میں کوئی نیا ممبر شامل کیا جاتا تھا تو ڈاکٹر صاحب بھی زخم کے اندمال تک دو چار بار معائنہ کرکے ضروری علاج ومشورہ کی امداد دیا کرتے تھے، جس کے لیے پیرِ مخنّثاں انہیں کافی معاوضہ دیتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب درحقیقت کوئی سند یافتہ ڈاکٹر نہ تھے بلکہ ایک سرکاری شفاخانے کے شعبۂ سرجری میں اُنہوں نے پندرہ سولہ تک کمپونڈری کرکے آپریشنوں کا عملی تجربہ حاصل کیا تھا۔ لالچ بُری چیز ہے اور ڈاکٹر حکیم ایسے بہت کم ہیں جو لالچ سے محفوظ ہوں۔ دانش مند خاں نے ایک ہزار کے معاوضے پر ڈاکٹر صاحب کو اپنے مقصد کے لیے تیار کیا۔ ان تمام کاموں کی تکمیل کے بعد اب صرف ایک کام باقی رہ گیا تھا یعنی کسی بہانے سے اکبر خاں کو اس مکان تک لے آنا تو دانش مند خاں کے لیے یہ کچھ مشکل کام نہ تھا۔ اُنہوں نے اپنے ایک مخلص جرائم پیشہ کو آمادہ کرلیا کہ وہ ایک ٹیکسی لے کر اکبر خان کو اس مکان میں پہنچا دیں۔ یہ بہانہ کافی تھا کہ یہ مکان فروخت ہو رہا ہے۔ بیس ہزار کی جائداد چار پانچ ہزار میں مل جائے گی۔ اکبر اپنی نئی بیوی کو آبادی کے باہر رکھنے کا خواہش مند تھا اس لیے فوراً مکان دیکھنے اور معاملہ کرنے پر رضامند ہوگیا۔

٧

ٹیکسی سے اُتر کر اکبر خاں نے مکان کے حصّۂ زیرین کا معائنہ کیا۔ پھر وہ بالائی منزل پر پہنچا۔ جو شخص رہنمائی کر رہا تھا وہ یہ کہہ کر کہ آپ چلیے میں آتا ہوں، نیچے رہ گیا۔ اکبر خاں نے ہال میں قدم رکھا ہی تھا کہ یکایک بغلی کمروں سے چھ نقاب پوش سیاہ لبادوں میں بدن کو چھپائے ہوئے نکل آئے۔ دو نقاب پوشوں نے دونوں ہاتھ پکڑ لیے۔ دو ٹانگوں سے چمٹ گئے۔ ایک مصنوعی پستول سینہ کی طرف تان کر کھڑا ہوگیا کہ آواز نکلی اور ابھی ختم کیا۔ چھٹے نے رسّیاں لے کر ہاتھ پاؤں اچھی طرح جکڑ دیے۔ اس کارروائی کے بعد اکبر کو پلنگ پر ڈال دیا گیا۔ سب سے پہلے اس کو حکم دیا گیا کہ اپنے منشی کے نام اس مضمون کا خط لکھو کہ میں ایک فوری ضرورت سے ایک ماہ کے لیے بمبئی جا رہا ہوں۔ قلم دوات کاغذ مہیا کیا گیا اور ایک ہاتھ کھولا گیا۔ اکبر نے بے چون وچرا اس حکم کی تعمیل کی۔ اس کے بعد ایک نقاب پوش نے

اکبر سے کہا کہ آپ کچھ فکر نہ کریں۔ اس مکان میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ تمام ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔ البتہ آپ پر ایک عملِ جرّاحی کیا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس دن آپ کو صاحبِ فراش رکھے گا اور تن درست ہوتے ہی آپ کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ان تمام خدمتوں کا آپ سے کچھ معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔

اکبر خاموشی کے ساتھ یہ احکام سنتا رہا۔ اُس نے متعدد سوال کیئے لیکن ہر ایک پر یہی جواب ملا کہ عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک پست قامت سیاہ پوش چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے اکبر خاں کو کلوروفارم سنگھایا اس کے بعد ختمِ تولید کا آپریشن شروع ہوا، جو بڑی کامیابی کے ساتھ چند منٹ میں ختم ہو گیا۔ مرہم پٹّی سے فارغ ہو کر مریض کو ہوشیار کر دیا گیا۔ بندشیں بھی کھول دی گئیں۔ دو نقاب پوش تیمارداری کیلئے دائیں بائیں موجود تھے کئی گھنٹے تک ڈاکٹر صاحب بھی موجود رہے اور جب مریض کو پیشاب آ گیا تو وہ مطمئن ہو کر اور دوسرے دن آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ یہ تھا اس بربریت کا جواب جو غریب سلطانہ کے ساتھ برتی گئی تھی اور یہ تھا وہ شرعی قصاص جو بحکم الانف بالانف اور الاذن بالاذن سلطانہ کے قوی اور شورہ پشت بھائیوں نے اپنی کمزور اور بے کس بہن کی طرف سے لیا۔

المختصر ڈاکٹر صاحب اپنے کام میں یدِ طولےٰ رکھتے تھے۔ پندرہ بیس دن کے عرصے میں مریض بالکل صحت یاب ہو گیا گویا "دہن بر چہرہ زخمے بود و بہ شد"

جب اکبر بالکل تن درست ہو گیا تو ایک نقاب پوش نے اس سے کہا کہ آج آزاد کیئے جاؤ گے لیکن یاد رکھنا اگر تم خاموش نہ رہے اور اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نکالا تو اسی مکان اور اسی پلنگ پر تمہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ لیکن نقاب پوش کی یہ تاکید غیر ضروری تھی۔ کیونکہ ایسی باتیں ہمیشہ صیغۂ راز میں رہتی ہیں اور انسان کبھی زبان پر نہیں لاتا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۹۵)

یہ آہ ہمارے دل میں پیوست ہو کر رہ گئی اور ہم نے کچھ اس طرح گڑگڑا کر دعا کی کہ لیجیئے صاحب، ایک سال کے اندر ہی اندر صاحب اولاد بھی بن گئے اور دوسرا سال ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایک صاحب زادے اور موجود۔ کچھ تو زچہ خانے کے اخراجات اور کچھ صاحب زادے نمبر ایک کی علالت وغیرہ کے تجربات نے آنکھیں کھول دیں اور اب ہم نے غور کیا کہ یہ ہر سال کا کیلنڈرپن تو ٹھیک نہیں ہے۔ یہ دو بچے ہو گئے ہیں خدا ان ہی کو جلائے اور صاحبِ عمر کرے۔ چنانچہ صاحب وہ دن اور آج کا دن کہ پھر کوئی تیسری غلطی ہم سے سرزد نہ ہوئی۔ مگر یہ دو غلطیاں ہی کیا کم ہیں جن کا خمیازہ زندگی بھر انشاء اللہ بھگتنا پڑے گا۔

اب ملاحظہ فرمایئے کہ بیگم صاحبہ معہ اپنے دونوں صاحب زادوں کے پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور دونوں بچوں کا باپ یہ خاکسار یہاں لکھنؤ میں۔ ان کا خط آیا ہے کہ بڑے بچے کو ٹائی فائڈ ہو گیا ہے اور موتی جھرہ کے دانے سینے پر نظر آئے ہیں۔ یہاں یہ حال ہے کہ نہ رات کی نیند ہے نہ دن کا آرام۔ حکیم عبدالحمید صاحب برتھ کنٹرول نمبر کے لیے مضمون مانگ رہے ہیں اور ہم ہیں کہ برتھ کنٹرول پر عامل نہ ہونے کی اس حماقت میں مبتلا۔ لکھیں تو کیا لکھیں اور نہ لکھیں تو دوسروں کو درسِ عبرت کیوں کر دیں۔ کاش یہ برتھ کنٹرول نمبر پہلے سے شائع ہوا ہوتا اور ہم اس کو دیکھ کر صاحب اولاد ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرتے۔

عملِ احتقان
انجکشن کے طریقۂ علاج پر مفصل کتاب
اس میں احتقان (انجکشن۔ پچکاری) کا علاج اور اس کے تمام ضروری ہدایات۔ انجکشن کا طریقۂ استعمال اور صفائی وغیرہ پورے طور پر بہ وضاحت درج ہے، جو جو دوائیں جس جس طور جن جن امراض میں پچکاری کے ذریعے داخل کی جاتی ہیں وہ بتفصیل لکھی گئی ہیں۔ (از عالی جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب) قیمت ایک روپیہ۔ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔
منیجر مکتبہ ہمدردِ صحت ہمدرد منزل، دہلی

"کثرتِ اولاد کی برکتیں"

(از حضرت اکبر حیدری)

پھر رہے ہیں ہر گلی کوچے میں بچے بے شمار
تربیت جن کو میسّر ہے نہ تعلیمی شعار

تن پہ کپڑے ہیں نہ جوتی ہے نہ ٹوپی ہے نہ کوٹ
جسم کی رگ رگ سے ظاہر ہے کہیں گرنے کی چوٹ

گالیاں لب پر ہیں پتھر ہاتھ میں آنکھوں میں شر
جنگ کا میدان ہے ان کے لیے ہر راہ گزر

باپ نالاں ہیں کہ ہیں نورِ نظر آوارہ گرد
ماں زباں سے کچھ نہیں کہتی مگر "اُف" آہ سرد

باپ ماں بے چارے آخر کیا کریں معذور ہیں
مفلسی سے چور ہیں افلاس سے مجبور ہیں

کثرتِ اولاد سے دونوں کے دونوں ہیں نڈھال
تن درستی ماں نے کھوئی باپ نے سیکھا ملال

فکر ہی دن رات آخر اب کریں تو کیا کریں
زندۂ درگور بن کر تا بہ کے رویا کریں

کاش ان سے کوئی کہ دے۔ کاش یہ سمجھیں ذرا
روکنا اولاد کا ہے ایسی حالت میں روا

یہ اگر پیدا نہ ہوتے گردشِ ایام سے
باپ ماں کی زندگی کٹتی بڑے آرام سے

افسانہ

قدرت کا تازیانہ

از جناب ایم۔ ایم۔ اسلم صاحب لاہور

غلام ملکوں کی ذہنیت عام طور پر پست ہوتی ہے ان کا طائرِ خیال کبھی بلندیوں پر پرواز نہیں کرتا۔ ان کے ہاں اندھی تقلید کا مرض کچھ اس قدر ترقّی کر جاتا ہے کہ آزاد اقوام ان کا مذاق اڑانے لگتی ہیں۔ غلام لوگ ذوقِ نظر سے یکسر محروم ہوتے ہیں۔ مفلسی ناداری، فرقہ بندی، حسد اور رقابت ان کے گھر کی دربانی کرتے ہیں۔ جینے کو تو سب ہی جیتے ہیں۔ زندگی کے چار دن ہر کوئی اپنی اپنی وسعت اور ہمّت کے مطابق بری بھلی طرح کاٹ لیتا ہے۔ امیروں کی حرص و ہوس ہر زمانے اور ہر دور میں غریبوں کا خون چوستی ہے اور غریبوں کی آرزو ہی ہر سانس کے ساتھ ان کے لئے سوہان روح بنی رہتی ہے۔ لیکن ایک آرزو یا حسرت دونوں طبقوں میں یکساں ہوتی ہے یعنی اولاد کی تمنّا۔ یہ تمنا یا خلش ہر شخص کو بے قرار رکھتی ہے۔

بے اولادوں کا گھر تو اُس مقام کی طرح ہوتا ہے جہاں روحیں اداس اداس پھرتی رہتی ہیں، جہاں زندگی کیفِ حیات سے نا آشنا ہوتی ہے۔ کوئی غلام ہو یا آزاد، امیر ہو یا غریب اولاد کا ارمان سب ہی اپنے دل میں لئے رہتے ہیں۔ لیکن ذرا قدرت کی نیرنگیاں بھی تو دیکھئے۔ کوئی ایک بچے کے لئے ترستا ہے اور کسی کے لئے اولاد کی کثرت زحمت بن جاتی ہے۔ اور پھر اس دور میں فیشن کی تقلید اور عیش پرستی کے ہاتھوں انسان کی جو مٹی پلید ہو رہی ہے۔ اس کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔

دور کیوں جائیے، اسی شہر میں جواہر لعل مہاجن کی ہی مثال لے لیجئے۔ گو لچھمی اس کی گھر کی لونڈی تھی مگر اس کا شجرِ حیات ثمرِ حیات سے خالی تھا۔ چندراوتی اُس کی دھرم پتنی، دیکھنے میں تو موسمِ بہار کا پھول تھی، لیکن اس غریب کے دل کا کنول ہمیشہ مرجھایا ہوا ہی رہتا۔ لیکن کیوں؟ وہ بے اولاد تھی۔ یہ قوانین قدرت سے سرتابی کرنے کی سزا تھی۔ یہ فیشن پرستی اور عیش پسندی کا جُرمانہ تھا۔

جواہر لعل اپنی ناؤ کا آپ ہی کھوّیا تھا۔ نہ کسی کا ڈر نہ خوف۔ دولت مند بھی تھا اور تعلیم یافتہ بھی۔ لیکن بُری صحبت نے اُسے کچھ آوارہ بنا دیا تھا۔ جوانی کا عالم تھا اور طبیعت لا ابالی پائی تھی۔ وہ باغِ حسن کا گلچیں تھا۔ کلی کلی پر جان چھڑکتا اور ہر گلِ نو کو گلے کا ہار بنانے کے لئے مال و زر نچھاور کرتا۔ لیکن کب تک؟ جب سماج کے تازیانے کا خوف پیدا ہوّا تو شادی کا جُوا گردن میں ڈلوانا ہی پڑا اور بیوی بھی وہ ملی کہ چندے آفتاب و چندے ماہتاب! لیکن وہ بھی فیشن پرستی کی دلدادہ۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز! جواہر لعل چاہتا تھا کہ چندراوتی کی بہارِ حسن خزاں کی تلوّن مزاجیوں سے محفوظ رہے۔ ایک روز باتوں باتوں میں اس نے ہنسکر کہا:

"چندراوتی، بس اب بھگوان ایک بچہ دے دیں۔"

"اے توبہ!" چندراوتی نے ہنس کر کہا "یہ ابھی سے کیا سوجھی آپ کو"

"شادی سے مطلب بھی تو یہی ہوتا ہے" جواہر لعل نے جواب دیا۔

"دیکھا جائے گا" چندراوتی نے کہا۔ "ابھی تو عمر پڑی ہے۔"

"بچوں کے بغیر تو گھر سونا سونا نظر آتا ہے" جواہر لعل نے کہا۔

"مجھے تو بھگوان اس جنجال میں نہ ڈالے" چندراوتی نے جواب دیا

"کسی کے بس کی بات تھوڑی ہی ہے" جواہر لعل نے کہا

"ہے کیوں نہیں" چندراوتی نے بل کھا کر کہا۔

"میرا تو خیال تھا" جواہر لعل بولا "کہ عورت کو اولاد کی ہمیشہ خواہش ہوتی ہے۔"

"کچھ ضروری نہیں" چندراوتی بولی "بچوں کے بغیر بھی زندگی بسر ہو سکتی ہے"

"لیکن اس کے لئے کچھ تو کرنا پڑتا ہے"

"تو کچھ ہرج ہے کیا؟" چندراوتی نے مسکرا کر کہا "بشرطیکہ آپ مجھے بچے پیدا کرنے کی مشین نہ سمجھیں۔"

"سوچ لو!" جواہر لعل نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

دونوں ہنسنے لگے۔

راجندر دوست بھی تھا اور جواہر لعل کا صلاح کار بھی۔ کوئی آج سے نہیں بلکہ جب سے دونوں نے ہوش سنبھالا تھا۔ ایک روز دونوں میں کچھ چندراوتی کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ راجندر بولا

"سچ ہے خدا شکر خورے کو شکر دے ہی دیتا ہے۔"

"ہاں ہے تو ٹھیک" جواہر لعل نے کہا "لیکن جب شکر پر مکھیاں بھن بھنانے لگیں تو طبیعت کھٹی ہو جاتی ہے۔"

"بیٹھنے ہی کیوں دو" راجندر نے کہا

"تمہاری تو وہی بات ہے" جواہر لعل ہنس کر بولا "کہ پوچھی زمین کی اور کہی آسمان کی۔ بات تم نے سمجھی نہیں اور جواب جھٹ دے دیا۔"

"تم صاف صاف کہو تو کچھ سمجھ میں بھی آئے۔"

"بال بچوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟" جواہر لعل نے پوچھا

"ارے!" راجندر نے اس ارے کو کھینچ کر کے کہا "ابھی سے، پہلے ایک تھے پھر دو ہوئے اب تین ہونے کی سوجھنے لگی۔"

"بھگوان بچائے اس زحمت سے"۔ جواہر لعل نے ہنس کر کہا

"تم بچوں کو زحمت سمجھتے ہو۔ ذرا گھر والی سے تو پوچھ دیکھو، بچے پیدا کرنا عین فطرت کے مطابق ہے۔"

"فطرت کو تو تم رکھو چھپر پر" جواہر لعل بولا "اب رہی چندراوتی، تو اسے تو بچوں کے خیال سے بھی وحشت سی ہونے لگتی ہے"

"مذاق کرتی ہو گی تم سے، بے وقوف عورت ماں بن کر اپنی مسرت کی معراج حاصل کرتی ہے۔ بے اولادوں کا گھر میں کبھی دیکھا کیسا قبرستان سا معلوم ہوتا ہے۔"

"جی ہاں گھر تو قبرستان معلوم ہوتا ہی ہے۔ لیکن کبھی عورت کی بے چارگی پر بھی غور کیا تم نے۔ دو ایک بچوں کی ماں بننے کے ساتھ ہی بڑھاپا چھانے لگتا ہے۔"

"بالکل غلط ہے" راجندر نے جواب دیا "عورت کی صحت اچھی ہو تو رنگ روپ خوب کھلتا ہے۔"

"تم یہ بتاؤ کہ اگر کوئی اس مصیبت سے بچنا چاہے تو کیا کرے؟"

"مصیبت کیسی؟"

"وہی جو شادی کا نتیجہ ہوتی ہے۔"

"اولاد؟" راجندر نے تعجب سے پوچھا

"ہاں اولاد!"

"اور یہ دھن دولت!" راجندر نے پوچھا

"اسے کون اپنے ساتھ لے گیا ہے؟"

"لے تو کوئی نہیں گیا۔ لیکن یہ ایک امانت تو ہے"

"امانت!" جواہر لعل نے تعجب سے پوچھا۔ کیسی امانت؟ کس کی امانت؟"

"تمہاری اولاد کی، باپ بیٹے کی وراثت کا امانت دار ہوتا ہے"

"چھوڑو میرے یار! تم ابھی سے یہ وراثت کا جھگڑا کیا لے بیٹھے۔ میں چاہتا ہوں کہ چندراوتی کچھ عرصے اولاد کے دھندے سے بچی ہی رہے"

"چندراوتی سے بھی پوچھ لیا" راجندر نے پوچھا

"کہہ تو چکا اس کی بھی یہی مرضی ہے"

"تم جانو، لیکن پچھتاؤ گے"

"تم مطلب کی بات کرو" جواہر لعل بولا "ہے کوئی آزمودہ دوا"

"کیوں نہیں، تیر بہ ہدف!"

"اس سے ہوگا کیا؟"

"ہونا کیا ہے" راجندر نے ہنس کر کہا "بس راستہ بند"

دونوں ہنسنے لگے۔

جواہر لعل کا موٹر ڈرائیور کمار جوان آدمی تھا۔ ایک بوڑھی ماں تھی۔ جواہر لعل سے اسے پچیس روپے تنخواہ ملتی تھی رہنے کو مکان بھی جواہر لعل نے پڑوس میں دے رکھا تھا۔ بڑھیا کو بیٹے کی شادی کی بڑی تمنا تھی۔ عموماً اسی کوشش میں لگی رہتی۔ آخر بہت دوڑ دھوپ کے بعد ایک غریب گھرانے میں کمار کی بات ٹھیر ہی گئی۔ جب بیاہ کے دن قریب آئے تو کمار نے ایک مہینے کی تنخواہ سیٹھ سے پیشگی مانگی۔

"کیوں کیا ضرورت آپڑی ہے!" جواہر لعل نے پوچھا۔

"سرکار!" کمار نے شرما کر کہا "شادی کی تاریخ قریب آگئی ہے"

"شادی کر کے کیا لوگے"

"کچھ ہرج ہے سرکار؟"

"کل ہی تو بڑھیا کہہ رہی تھی کہ پچیس میں گزران نہیں ہوتی" جواہر لعل نے کہا "دو کی پچیس میں نہیں ہوتی تو تیسرے کی کیسے ہوگی"

"بھگوان مالک ہے سرکار، بال بچے ہو جائیں گے۔ بڑھیا کا دل بہلا رہے گا۔ باقی رہی گزران کی بات تو سرکار، جو پیدا کرتا ہے وہ جینے کا سامان بھی کر دیتا ہے"

کمار کی شادی ہوگئی۔ اور دو ڈھائی سال بعد بھگوان نے ایک بچی بھی عطا کر دی۔ لیکن پانچ سال گذرنے کے بعد بھی چندراوتی کی گود ابھی خالی تھی اور خالی تو ہونی ہی تھی۔ کیونکہ وہ دوائیں جو محض شوقیہ استعمال کی گئی تھیں اب اپنا اثر دکھا رہی تھیں۔ چندراوتی کے پاس دھن بھی تھا اور حسن بھی صحت بھی اچھی تھی لیکن وہ چیز جس سے عورت کی زندگی کامران کہلاتی ہے، اس سے وہ محروم تھی۔

چندراوتی صوفے پر بیٹھی تھی اور کمار کی جورو شانتی فرش پر بیٹھی اپنی بچی کو دودھ پلا رہی تھی۔ لیکن چندراوتی جن نگاہوں

سے بچی کو دیکھ رہی تھی وہ نگاہیں حسرتوں اور ارمانوں کی ایک دل خراش داستان سُنا رہی تھیں۔

" بہت پیارا ہے تمہیں بچی سے" چندراوتی نے مسکرا کر پوچھا

" جگر کا ٹکڑا پیارا نہ ہو تو کون پیارا ہوگا، رانی" شانتی نے محبت بھری نگاہوں سے بچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "بھگوان آپ کی گود بھی ہری کریں"۔

" باپ کی آواز تو ابھی سے پہچانتی ہے"۔

" رانی!" شانتی مسکرا کر بولی " ہم تو جیتے ہی اُس کے لئے ہیں"۔

" اور جو دو چار اور آ گئے؟"

" غریبوں کے لئے ایک ہی کافی ہے"۔ شانتی بولی " اب تو بھگوان آپ کو دیں"

" نصیب کی بات ہے" بے ساختہ چندراوتی کے منہ سے نکلا۔

"کچھ نقص ہے کیا؟" شانتی نے پوچھا۔

" بھگوان جانیں"۔

"کچھ علاج نہیں کیا آپ نے۔ بڑے بڑے وید اور حکیم موجود ہیں"۔

دونوں میں اسی قسم کی باتیں ہو رہی تھیں کہ سیٹھ جواہر لعل کہیں سے آ گیا اور شانتی بچی کو گود میں لے، اٹھ کر چلی گئی۔

"کیسے آئی تھی شانتی؟" جواہر لعل نے پوچھا

" ایسے ہی آ گئی تھی" چندراوتی نے جواب دیا

"کچھ مانگنے ہی آئی ہوگی۔ بس اسی لئے تو اولاد ایک مصیبت ہے"۔

" آپ تو خوش ہوں گے کہ بھگوان نے آپ کو اس مصیبت میں نہیں ڈالا"۔

"اور تم!" جواہر لعل نے ذرا ہنس کر پوچھا

"میری بات رہنے دیجئے آپ"

"دل تو تمہارا بھی چاہتا ہوگا"

"اور آپ کا؟" چندراوتی نے شوہر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"بچہ ہوگا تو یہ گلاب کے پھول مرجھا جائیں گے" جواہر لعل نے انگلی سے بیوی کا گال چھو کر کہا۔

"چھوڑیئے بھی!" چندراوتی شوہر کا ہاتھ جھٹک کر بولی "آپ کو تو ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے۔ میری سنئے! آپ دوسری شادی کر لیں"۔

"کیوں؟" جواہر لعل نے تعجب سے پوچھا۔

"بچہ ہو جائے گا"

"مجھے تو ضرورت نہیں"

"مجھے تو ہے"

"کیوں؟"

"آپ کا اور آپ کے خاندان کا نام روشن ہوگا"۔

"ابھی کیا جلدی ہے"، جواہر لعل بولا" چندراوتی، اب تو تم میری ہو۔ بچہ ہو گیا تو بس مجھے بھی بھول جاؤ گی"۔

(بقیہ صفحہ ۲۱۱ پر)

مزاحیہ

ضبط تولید

از جناب کوثر صاحب، چاند پوری

یہ ہماری اور آپ کی یعنے ساری دنیا کے ہیچمدان انسانوں کی بدقسمتی ہے کہ ڈاکٹر قسم کے اشرف المخلوقات ہماری آپ کی نسلوں کو ضبط تولید کے ذریعے سے محدود کر رہے ہیں۔ حالاں کہ وائسرائے بہادر کی سرپرستی میں جانوروں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انسان کا وظیفۂ حیات محض افزائش نسل تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ وہ نہ بار برداری کے کام آسکتا ہے نہ اُس کو ہل میں میں جوتا جا سکتا ہے اور غریب جانور یہ سب کام کر لیتا ہے۔ وہ تو غنیمت جانیئے کہ یورپ میں ہٹلر کی عنایت سے جنگ عظیم کے آثار پیدا ہو گئے ہیں ورنہ سنہ ۱۹۴۰ء میں لازمی طور پر یہ طے ہو جاتا کہ جو عورت عمر بھر میں ایک بچے سے زیادہ اولاد پیدا کرے اُسے کم سے کم پھانسی کی اور زیادہ سے زیادہ حبس دوام کی سزا دی جائے۔ مشرقی ذہنیت کے انسانوں کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ عیش و عشرت اور اس سلسلے میں ناجائز وسائل کی بہم رسانی کے لئے ہو رہا ہے۔ حالاں کہ واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں بے کاری انسانوں سے کچھ زیادہ ہو گئی ہے اور اس مہلک وبا کے متعلق طے ہو چکا ہے کہ آدمیوں نے اور ان کے نوزائیدہ بچوں نے، جو بالغ ہو کر کالجوں کی تعلیم سے یقیناً بے کار ہو جاتے ہیں، اس کو پھیلانے میں زیادہ حصہ لیا ہے اور عقل مندی کا تقاضا ہے کہ پہلے خرابی کی جڑ کاٹ ڈالنی چاہیئے۔ بے کاری کی جڑ چوں کہ وہ بچے ہیں جو ہر نو ماہ کے بعد ہندوستانی عورت کے بطن سے لازمی طور پر جنم لیتے ہیں لہذا کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اس آزادی سے پیدا ہونے دیا جائے کہ ہر سال دس بیس ہزار بی۔ اے پاس کرنے والے بے کار عالمِ وجود میں آجائیں اور ان کی جگہ یونی ورسٹیوں کی تیز مشین دوسرے لڑکوں پر اپنا عملِ بے کاری شروع کر دے اور اس طرح ریل کی پٹری پر لیٹ کر جان دینے کے باوجود ایک جگہ کے لیے چھ ہزار درخواستیں موصول ہو جائیں۔ جب تک دنیا میں عشق و محبت کا وجود ہے اور قدرت صرف "انسان" پیدا کرنے کی جگہ "مرد و عورت" کی تخلیق پر جداگانہ انتخاب کی طرح اصرار کرتی رہے گی اور انسانوں کی پیدائش کا مخلوط انتخاب جاری نہ ہوگا شادی کو، جو "ضبط تولید" کے امکانات کو کمزور کرنے کا سب سے پہلا سبب ہے، کسی طرح نہیں روکا جا سکتا۔ کیوں کہ شادی مرد کے نقطۂ نظر سے محبت کا نتیجۂ حسین ہے اور عورت کے خیال سے پردے میں بیٹھ کر پیٹ بھرنے کا پُرامن ذریعہ۔ اس لئے بے کاری کا ملیریا پھیلانے والے بچوں کا انسداد یا "استیصال" ایسی صورت سے ممکن ہے کہ ان کے والدِ محترم کو جو پہلے ہی سے بچوں کو مضمون نگاری تصویر کشی، صفائی، اطمینان و سکون۔ آئینہ، کنگھا، کتاب، کاغذ، سفید چادر، چینی کے برتن، قلم اور عینک کا پیدائشی دشمن سمجھتا ہے۔ ضبط تولید کا کوئی ایسا عمل سکھا دیا جاتا کہ یا تو ماں کے پیٹ ہی سے برسرِ روزگار بچے پیدا ہوں یا پھر اُس وقت دوسرا بچہ پیدا ہو جب پہلا بچہ پڑھ لکھ کر ملازم نہیں تو مقرر ہی بن جائے۔ اور اس کی ایک تقریر سے کافی چندہ جمع ہو جائے۔ اس میں ایک آسانی تو یہ ہے کہ پہلا بچہ ماں باپ کی آنکھوں کے سامنے تاجر، مضمون نگار، یا ٹکٹ کلکٹر ہو جائے گا اور دوسرے "نور العین" کے عالمِ وجود میں آنے تک والد محترم پر فالج گر پڑے گا اور "بچاری ماں" ولادت کے دس پانچ دن بعد عالمِ بالا کو سدھار جائیں گی اور "وفات حسرت آیات" کے جلی عنوانات سے ان کے انتقال کی خبریں اخباروں میں چھپ جائیں گی۔ پھر اس خاندان کے بقیۃ السیف اسے اپنی روزی کا وسیلہ بنا لیں گے۔ کوئی تو یہ مشہور کرے گا کہ نومولود بچہ ایک بڑے زبردست ادیب، فاضل روزگار، عالم، اخبار نویس اور فخر الاطبا کا کمسن بچہ ہے۔ اس کی سرپرستی پوری قوم کے فرائض میں داخل ہے۔ لہذا زرِ امداد فوراً بذریعہ منی آرڈر ذیل کے پتے پر بھیج دیا جائے۔ کوئی یہ اعلان کرے گا کہ بچہ اپنے پچھلے جنم کے عجیب و غریب حالات بیان کرتا ہے اور ایک خاص وقت میں اپنی گزشتہ زندگی کا افسانہ سُنا دیتا ہے۔ جو لوگ اس کی زیارت کرنا چاہیں پانچ روپے پیشگی ارسال فرما کر ٹکٹ محفوظ کر لیں۔ لیجئے بے کاری کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اور غریب والدین پر بھی کوئی بوجھ نہ پڑا۔ ایسی صورت میں کون عقل مند ہو گا، جو ضبط تولید کی برکت سے انکار کرنے کی جرات کرے مگر عورتیں جو بیسویں صدی میں بھی بے عقل نہیں تو ناقص العقل ضرور ہیں ضبط تولید کا نام سُنتے ہی کوسنے لگتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس دفتر ہمدرد صحت سے جب متعدد لمبے لمبے رنگین لفافے پہنچے تو ایک ناقص العقل نے انہیں دیکھ کر

پوچھا "یہ کیا ہے؟"

ہم نے کہا "خط ہے!"

فرمایا، "خط تو ایسا نہیں ہوا کرتا!"

ہم نے کہا، "پھر پارسل سمجھ لیجئے!"

وہ بولیں، "پارسل! ——— اچھا اس میں ہے کیا؟"

"خط!"

"خط تو پارسل میں نہیں آیا کرتا!"

"تو پھر مجھے سچا سمجھئے اور یقین کیجئے کہ یہ خط ہے!"

"اچھا مان لیا ہم نے خط ہے۔ مگر کیسا خط ہے اُس میں کیا لکھا ہے؟"

ہم نے کہا "سُنیئے یہ لکھا ہے کہ زیادہ بچے پیدا کرنے سے بڑی خرابیاں واقع ہو رہی ہیں۔ جو عورتیں ہر سال ایک بچے کا اضافہ کر دیتی ہیں وہ سخت بے وقوف ہیں ان کے گھروں میں بچوں کی کثرت کے باعث نہ تو صفائی ہو سکتی ہے نہ مضمون لکھنے کے لئے سکونِ خاطر میسّر آ سکتا ہے، اس لئے اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بچوں کی پیدائش محدود کر دی جائے، یعنی ہر سال بچہ پیدا کرنے کی اجازت نہ دی جائے بلکہ جب تک ایک بچہ پڑھ لکھ کر شادی بیاہ کے قابل نہ ہو جائے اُس وقت تک دوسرا بچہ پیدا نہ ہو۔"

"کس نے ایسی باتیں لکھی ہیں خط میں۔ اُس کے سو پچاس بچے ہوں گے جو اُکتا گیا۔ ہمارے تو اللہ رکھے ابھی لے دیے سات ہیں اور ابھی ان کا دیکھا ہی کیا ہے۔"

"میں کہتا ہوں سات بھی تو بہت ہیں۔ پھر بھی اطمینان نہیں کہ ان سات پر ہی تصفیہ ہو جائے گا۔ فرض کرو ان سات بچوں کے والدین میں آئندہ کے لئے کوئی سمجھوتہ نہ ہوا اور اسی رفتار سے 'سیاہ مینار کا' کی یہ نسل بڑھتی رہی تو انجام کیا ہوگا؟"

"کیسے سیاہ مینار کا؟ ——— ذرا ہوش میں رہو۔ تم نے مجھے مُرغی بنا دیا۔ لگے آگ ایسے مذاق میں۔ آخر تم کیوں اُکتا رہے ہو میرے بچوں سے۔ اللہ ہر شخص کو تو یہ نعمت عطا کرتا نہیں۔ دنیا میں اور عورتیں بھی تو ہیں عمر بھر سے اولاد کو ترس رہی ہیں۔ مگر آج تک ایک چوہے کا بچہ بھی ان کے نہیں ہوا!"

"بس وہی عورتیں اس قابل ہیں کہ ہندوستان کے اچھے اچھے نوجوانوں سے اُن کی شادیاں ہوں اور ان کی نسل کو خوب ترقی دی جائے تاکہ رفتہ رفتہ زیادہ بچے پیدا کرنے والی "عورتیں" معدوم ہو جائیں اور اُن کی جگہ وہ عورتیں حاصل کریں جن کے یا تو سرے سے کوئی بچہ ہی نہ ہو یا ہو تو ساری عمر میں ایک یا بہت سے بہت دو۔ آدمی ایسی ہی نیک بخت عورتوں سے شادی کر کے آرام کی زندگی بسر کر سکے گا۔ یہ تو نہ ہوگا کہ ایک بچہ توے کی سیاہی سے منہ کالا کئے اور ہونٹوں تک ناک کا فضلہ جمع کئے باپ کے سینہ پر بیٹھا ہے۔ دوسرا اماں کے پستانوں سے چمٹا ہوا ہے۔ تیسرا ٹھنڈے پانی کے گھڑے میں چولھے کی راکھ گھول رہا ہے۔ چوتھا محلہ کے بچوں سے لڑ رہا ہے۔ کوئی رات بھر جاگے ہوئے ابّاجی کو ٹھیک دوپہر کے وقت جب وہ اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر آرام سے پڑے سو رہے ہوں۔ یہ کہہ کر جگا رہا ہے، ابّاجی، آپا نے نوچ لیا امّاں روٹی نہیں دیتیں!"

وہ جھینپ کر بولیں "بچوں ہی کے دَم سے ہے یہ رونق۔ بچے نہ ہوں تو یہ چہل پہل کہاں سے آئے؟"

"اگر اسی سنہ ۵۷ء کا نام آپ کے یہاں چہل پہل ہے تو میں دعا کروں گا خدا آپ کو سال میں دو بچے عطا فرمائے!"

عورتوں کے مقابلے میں عام طور پر مردوں کے دلوں میں "ضبط تولید" کی خواہش زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ بیسویں صدی کا مرد عزم و ارادے کے لحاظ سے تو عورت بنتا جا رہا ہے مگر محبت کے معاملے میں اس کو نہ مرد کہا جا سکتا ہے نہ عورت۔ ذمہ داری کے بوجھ سے وہ گھبراتا ہے۔ پھر برف، سوڈا، چائے، سینما دیکھنے اور کلب کی زندگی نے اُسے اتنا خود غرض بنا دیا ہے کہ بچوں کو وہ اپنی

آمدنی میں شریک کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ بیوی کو کپڑا سینے اور روٹی پکانے میں مہارت نہ ہوتی یا ہوٹل میں سستی روٹی مل جایا کرتی تو وہ اسے بھی شریک زندگی بنانا پسند نہ کرتا۔ اوّل تو ہندوستان کا، کالا صاحب؛ جو عام طور پر صاحبانِ عالی شان کی اندھی تقلید کرنا ہی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی خیال کرتا ہے، بچوں کے نام ہی سے گھبراتا ہے۔ اگر کسی وقت بیوی کی محبت آمیز التجاؤں سے اس کے دل میں اولاد کی آرزو بھی پیدا ہوتی ہے تو وہ سب سے پہلے یہ دعا مانگتا ہے کہ خدا کرے بیوی کے پیٹ سے پورے دس سال کا بچہ پیدا ہو تاکہ گھر کی صفائی پر اس کا کوئی اثر نہ ہو۔

مردوں کو ضبط تولید کی حمایت کرنے سے یہ فائدہ بھی ہے کہ جب ان کی پہلی بیوی کا انتقال ہو جاتا ہے تو دوسری شادی کرتے وقت انہیں ان سوالوں کے جواب دینے میں بڑی آسانی ہوتی ہے کہ "آپ کے کوئی بچہ تو نہیں؟" "کیا عمر ہے اُس کی؟"

"جی نہیں، خدا کے فضل سے آٹھ بچے ہیں۔"

"آٹھ! ——— خدا کی پناہ! ایسی صورت میں مجھے آپ سے یہی عرض کرنا پڑے گا کہ آپ شادی نہ کریں!"

"پھر بچوں کی پرورش کیوں کر ہوگی؟"

"کوئی ملازمہ رکھ لیجیے۔"

"آپ کے کوئی بچہ تو نہیں!" ——— حقیقت میں یہ ایک بنیادی سوال ہے جس کے جواب باصواب پر دوسری حسبِ منشا شادی کا انحصار ہے، اسی لئے اخبارات میں شادی کی ضرورت میں سب سے زیادہ قابلِ توجہ بات یہی ہوتی ہے، اور کوئی ضرورت ایسی نہیں جس میں لڑکی کے حسن و جمال کی تعریف کے بعد یہ الفاظ کافی زور دے کر نہ لکھے جاتے ہوں۔ "لڑکے کا کنوارا یا رنڈوا (اولاد نہ دارد) ہونا لازمی ہے۔" اور چوں کہ موت و حیات سب ہی کے ساتھ لگی ہوتی ہے اس لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک شادی کے بعد دوسری شادی کی ضرورت واقع نہ ہو۔ نہ یہ لازمی ہے کہ سسرال والے اتنے بے وقوف ہوں جو پچاس سال کے بوڑھے کا پیامِ شادی بھی منظور کر لیں اور اس کے ایک درجن بچوں کی نگرانی کے بوجھ کو بھی اپنی لڑکی کے سر ڈال دینا گوارا کر لیں۔ چنانچہ ضرورت واقع ہونے پر ہندوستان کا پچاس سالہ بوڑھا، جو بدقسمتی سے جذبات کے لحاظ سے جوان ہوتا ہے، محض اسی بنا پر رنڈوا مر جاتا ہے کہ لڑکی والے "اولاد نہ دارد" والی شرط سے ایک انچ نیچے نہیں اُترتے اور لڑکا (ہندوستانی اصطلاح میں شادی کا ہر اُمیدوار عام اس سے کہ جوان ہو یا بوڑھا لڑکا ہی کہلاتا ہے) شادی کے لئے بیس سال سے زیادہ کی عورت پسند نہیں کرتا۔ وہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن بھی چاہتا ہے اور جوانی کی راتیں امنگوں کے دنوں کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے جیتے جی نہ تو کوئی ایسی وبا آتی ہے کہ اولاد نہ دارد والی شرط پوری ہو جائے نہ ایسی رواداری اور ایثار کی لہر پیدا ہوتی ہے کہ ضد اور ہٹ آدمی کی سرشت سے خارج ہو جائے۔ اگر کسی صورت سے جس میں دھوکہ، فریب، اپنی جگہ دوسرے آدمی کی تصویر بھیج دینا بیٹے کو بھائی بتانا وغیرہ سب داخل ہے)، ایسے آدمی کی شادی ہو بھی جاتی ہے تو اولاد اس کے حق میں سب سے بڑی دشمن ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کی زندگی عذاب اور مصیبت بن جاتی ہے۔ اُس کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شوہر کو دنیا میں بیوی سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، اور بیوی کو کائنات میں سب سے زیادہ جس چیز سے نفرت ہوتی ہے وہ اُس کی سوتیلی اولاد ہے جس میں سے ہر بچہ عمر میں اُس کے بڑے بھائی سے بڑا ہوتا ہے۔ اور جب وہ اُس کم سن لڑکی کو "اماں" کہہ کر پکارتا ہے تو اس کے شباب و رعنائی کے آب گینے میں سخت ٹھیس لگتی ہے۔ اور محض اس لیے کہ چالیس سال سے پہلے اُسے امّاں کہنے والا گھر میں کوئی باقی نہ رہے وہ شوہر کی حماقت کے اس پورے سیٹ کو یا تو قبر میں پہنچانے کی تمنا رکھتی ہے یا جیل خانے میں بھیجنے کی آرزومند۔ اور ضبطِ تولید پر جان دینے والا مرد ان دونوں صورتوں پر رضامند ہو جاتا ہے۔ اگرچہ حقیقت میں ایسی اولاد کے لئے باپ کا گھر قید خانہ بھی ہوتا ہے اور قبر بھی۔

ہمارے ایک مہربان اپنی ایک "عزیزہ" کی شادی کرنا چاہتے تھے۔ اشتہارات بھی دئے جا رہے تھے اور خطوط بھی لکھے جا رہے تھے آخر بہت دور سے پیام آیا، "میری پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ میرے صرف ایک لڑکا ہے جو مجھ سے بالکل الگ رہتا ہے۔ اُمید ہے آپ مجھے اپنی فرزندی میں قبول کریں گے ذیلی نوٹ میں سرخی سے درج تھا ——— "مکرر آنکہ خدا کے فضل و کرم سے مجھے اس

وقت چار سو روپے ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔"

ایک لڑکا اور وہ بھی الگ رہنے والا کسی صورت سے بھی رشتہ میں حائل نہ ہو سکتا تھا۔ فوراً جواب دے دیا گیا کہ منظور ہے۔ فلاں تاریخ کو آ کر مل جایئے۔

تاریخ مقررہ پر معزز مہمان کے استقبال اور قیام کا نہایت معقول اور پُر تکلّف اہتمام کیا گیا۔ عین وقت پر ایک خوب صورت نوجوان اور پچاس سے اوپر کا ایک بوڑھا جو عنقریب ہی پچپن سالے میں مُلازمت سے علیحدہ ہو جانے والا تھا، اپنی لمبی ڈاڑھی پر خضاب کی سیاہی کا ملمع کئے ہوئے اور منہ کے پوپلے پن کو سفید مصنوعی دانتوں کی بتّیسی سے چھپائے ہوئے آگیا۔ سب نے نوجوان کو بے حد پسند کیا لیکن گھر اور اسٹیشن تک کی مختصر مسافت ہی میں یہ معمّہ حل ہو گیا کہ شادی کے لیے "بڑے میاں" امیدوار ہیں نوجوان ان کا الگ رہنے والا سعادت مند بیٹا ہے، جو باپ کی شادی کے انتظامات میں حصّہ لینے کی غرض سے آگیا ہے۔ یہ راز کُھلتے ہی میزبان غضب ناک ہو گئے اور اُنھوں نے اس پیر فرتوت کو راستہ ہی سے ٹالنے کی تدبیریں شروع کر دیں۔ گھر پہنچتے پہنچتے ان کے پیٹ میں مصنوعی درد ہونے لگا، اور بڑے میاں کو مع ان کے نوجوان بیٹے کے ایک دوسرے شخص کے مکان میں ٹھیرا دیا گیا۔

اگلے دن میزبان نے اپنے ہوم ڈپارٹمنٹ کے مشورے سے بڑے میاں کو اطلاع دی کہ اگر آپ اپنے صاحب زادے کا رشتہ کرنا چاہیں تو ہمیں منظور ہے۔ آپ کا سایۂ "عاطفت" کسی طرح پسند نہیں، وہاں سے تحریری جواب موصول ہوا " الحمد للہ علی ذالک صاحب زادے کی دو بیویاں موجود ہیں۔ اُمیدوارِ شادی بندہ ہے نہ کہ بندہ زادہ"۔ اس کے بعد یہ مہم نہایت شاندار طریقے سے پسپا ہو گئی۔ ان حالات کے پیشِ نظر جب مرد کی طرف سے ضبط تولید کا کوئی عملی اقدام ہوتا ہے تو ہمیں اس کی نیت پر شبہ ہونے لگتا ہے۔ لیکن حال ہی میں ہم نے بڑے سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ضبط تولید کو عام کرنے سے پہلے کوئی ایسا قانون بھی بنا دیا جائے جس سے " نکاح ثانی" اگر بالکل ممنوع نہ ہو تو اس کے لئے عمر ہی کی کوئی قید لگا دی جائے تاکہ مردوں کو اس علمی ترقی سے کوئی ناجائز فائدہ نہ پہنچ جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی طے ہو جانا چاہیئے کہ تیس سال کے کم عمر کے امیدوارانِ شادی پر، خواہ ان کی کتنی ہی اولاد کیوں نہ ہو، اولاد نہ دارد والی دفعہ عاید نہ کی جائے۔ چاہے آیندہ ضبط تولید پر کاربند ہونے کے لیے کسی عہد نامہ پر ان کا "نشان انگشت" ثبت کرا لیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۲۰۷

زمانے نے کئی کروٹیں بدلیں۔ شانتی کے اوپر نیچے پانچ بچے ہوتے۔ لیکن چندراوتی اس سوکھی شاخ کی طرح تھی جس میں پھول پتی کبھی آتی ہی نہیں۔ جواہر لعل کا نشہ بھی اب اتر چکا تھا۔ اور اسے بھی یہ تمنا تھی کہ بھگوان دل بہلانے کو ایک بچہ دے دے۔ لیکن جس شجر کو دیمک چاٹ چکی ہو اس کا ہرا ہونا معلوم۔ جوانی کی غلط کاری رنگ لا رہی تھی۔ ناعاقبت اندیشی کی سزا اب مل رہی تھی۔ ان کا گھر واقعی ایک قبرستان کی طرح تھا جہاں ہر وقت وحشت برستی تھی۔

شانتی غربت کی وجہ سے اولاد کی کثرت سے پریشان تھی۔ اور چندراوتی جس کے ہاں دولت کا مینہ برستا تھا ایک بچے کے لئے ترس رہی تھی۔ دونوں بڑی عقیدت سے ہر روز مندر جاتیں۔ ایک صرف ایک بچے کے لئے ہاتھ جوڑ جوڑ کر اور ماتھا رگڑ رگڑ کر التجائیں کرتی اور دوسری دیوی کے سامنے اپنی ناداری کا دکھڑا رو رو کر اولاد سے پناہ مانگتی۔ لیکن نہ چندراوتی کی فریاد پر دیوی کا دل پسیجتا اور نہ شانتی کی غربت پر دیوی کو ترس آتا۔ دونوں کو دیوی سے شکایت تھی۔

بھگوان کی دیا سے شانتی کا کلیجہ تو ٹھنڈا تھا۔ لیکن جواہر لعل کی غلط کاریوں کی سزا جانے چندراوتی کو کیوں مل رہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ آئین قدرت کی خلاف ورزی کرنے کی سزا بھگت رہی ہو۔

کشتگانِ ضبطِ تولید

(جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہاں پوری)

آج ناگاہ اُٹھائی جو تصوّر میں نظر
ایک انبوہ ہے تا حدِّ نظر روحوں کا
دیکھیے جس کو وہ مغموم نظر آتا ہے
زرد رُخسار ہیں، لب خشک ہیں، آنکھیں پُرنم
حسرت آلود ہیں کس درجہ نگاہیں اِن کی
بے کسی اور اُداسی کا سراپا ہیں یہ
ان کا یہ حالِ زبوں دیکھ کے جی بھر آیا
کس ستمگر نے ستایا ہے تمھیں کون ہو تم ؟
کس مصیبت میں ہو کچھ حال سُناؤ تو سہی؟
سُن کے یہ بات دیا مجھ کو یہ روحوں نے جواب
ہم وہ آنسو ہیں جو گرتے ہی زمیں پر مٹ جائیں
ضبطِ تولید کی تلوار چلی ہے ہم پر
شِکوۂ غیر سے لبریز نہیں دِل اپنا
اس طرح کا ہے کو ہم سوختہ جاں روتے تھے
محو تھے خوابِ گراں میں کہ پکارا ہم کو
بطنِ مادر کی طرف بھی ہمیں جانے نہ دِیا
ولولے عالمِ فانی کے تھے کیا کیا دِل میں
اگر اس بزم میں ہم لوگ بھی شامِل ہوتے
پھُولنے پھلنے کے کیا کیا نہ کیے تھے ساماں
سیکھ کر علم وہنر نازشِ دوراں ہوتے
ہم میں ہوتا کوئی عالِم، کوئی مشہور طبیب
کوئی سیّد، کوئی شبلی، کوئی حالی بنتا
باغِ دنیا میں نئے پھُول کھِلاتے آکر
اکثریّت میں نئی شان نکلتی ہم سے
بلکہ تعدادِ بنی نوع بڑھاتے ہم لوگ
رہ گئے دِل ہی میں افسوس سب ارماں دل کے
سُن، ذرا غور سے سُن، اے پدرِ نفس پرست
نامناسِب ہے مکافاتِ عمل سے غفلت
عالمِ غیب سے آتی ہے صدا اے قاتل

کچھ عجب عالمِ ارواح میں دیکھا منظر
بلکہ یُوں کہیے کہ ہنگامہ ہے مجروحوں کا
نالہ زن صورتِ مظلوم نظر آتا ہے
شورِ ماتم سے عیاں ہے خلشِ نشترِ غم
دِل کو بے چین کیے دیتی ہیں آہیں اِن کی
غم واندوہ کی اُجڑی ہوئی دُنیا ہیں یہ
نالہ بن کر یہ سخن میری زباں پر آیا
کِس نے مٹّی میں مِلایا ہے تمھیں کون ہو تم؟
کون لایا ہے یہاں تم کو بتاؤ تو سہی؟
آہ کیا عرض کریں آپ سے ہم خانہ خراب
ہم وہ کلیاں ہیں جو وا ہونے سے پہلے مُرجھائیں
تن میں آیا بھی نہ تھا دم کہ بنی ہے دَم پر
کہیں کِس مُنہ سے کہ خود باپ ہی قاتِل اپنا
عیش سے خوابگہہِ صلب میں ہم سوتے تھے
خود غرض باپ نے، ہاں باپ نے مارا ہم کو
اِس قدر لطف بھی ہستی کا اٹھانے نہ دیا
لے کے آئے تھے ازل سے یہ تمنّا دِل میں
کیا تعجّب ہے کہ ہم بھی کِسی قابل ہوتے
ہم نے سوچے تھے ترقّی کے ہزاروں عنواں
اِن فضاؤں میں ہم اِک ماہِ درخشاں ہوتے
کوئی شاعر، کوئی علّامۂ وقت اور ادیب
کوئی ہم پایۂ داؤد وغزالی بنتا
اِس شبستاں میں نئی شمع جلاتے آکر
قوم اور ملک کی تقدیر بدلتی ہم سے
بستیاں مشرق ومغرب میں بساتے ہم لوگ
کارنامے کوئی دیکھے پدرِ قاتل کے
بادۂ عیش سے تا چند رہے گا بدمست
دیکھ آمادۂ تعزیر ہے دستِ قدرت
رنگ لائے گا یہ خونِ شہدا اے قاتل

افسانہ

سُندرا

از فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی

۱

آدھی رات کا سماں ہے۔ تند اور تیز ہوا کے سنّاٹے سُنسان جنگل میں دلوں کو سہما رہے ہیں۔ درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سے رونگٹے کھڑے ہو ہو جاتے ہیں۔ شبِ تار میں بکھرے ہوئے تارے غول بیابانی کی آنکھوں کی طرح چمک رہے ہیں۔ جواں مرد سے جواں مرد کا پتا بھی اس ہول ناک تنہائی میں پانی ہوا جاتا ہے۔ بڑ کے ایک پُرانے درخت کے نیچے آگ روشن ہے۔ چولھا جل رہا ہے۔ کڑھائی چڑھی ہوئی ہے اُس میں گُلگلے تلے جا رہے ہیں۔ مضبوط شاخ میں پینگ پڑی ہوئی ہے۔ اور ایک جوان حسینہ بالکل عُریاں اُلٹی لٹکی ہوئی اپنے دونوں پاؤں میں پینگ کی رسیاں باندھ کر جھونٹے لے رہی ہے۔ لمبے بال شبِ ہجر کا افسانہ بن کر فضائے بسیط کو مہکا رہے ہیں۔ اور ہر جھونٹے میں وہ ایک تھالی میں سے آٹے کا گلگلا بنا کر کڑھائی میں تلتی اور دوسرے میں نکالتی جاتی ہے۔ سکوت اور خموشی کے عالم میں حسینہ کی اُمنگ کے جوش و خروش میں منہمک ہے۔ اس کام کو وہ ایسے دل سے انجام دے رہی ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ اُنتالیس گلگلے تیار ہو کر ایک صاف اور ستھری تھالی میں جمع ہو چکے ہیں۔

یکایک زمین پر پڑے ہوئے خشک پتّوں کی کھڑبڑاہٹ نے حسینہ کو چونکا دیا۔ سکوت اور خموشی کی مُہر ٹوٹ گئی۔ خلافِ توقع کسی کے دبے پاؤں آنے کی آواز سُن کر اُس نے تھرّائی ہوئی آواز میں کہا "انسان ہے یا شیطان کوئی پاس آئے گا تو جلتا ہوا کڑھائی کا تیل انڈیل دوں گی۔" پھر وہ کانپتے ہوئے ہاتھ سے چالیسواں گلگلا ڈالنے لگی تو وہ کڑھائی میں جانے کی بجائے زمین پر جا پڑا۔

خالد اس روشنی کو دور سے دیکھ کر ایک خیالی اُمید پر ادھر آنکلا تھا۔ وہ پولیس کا اعلیٰ افسر تھا۔ علاقے میں قتل کی وارداتیں اکثر ہو رہی تھیں اور زیادہ تر عورتیں ہی تلوار کے گھاٹ اتاری جا رہی تھیں۔ اس نے قریب پہنچ کر یہ حیرت انگیز تماشا دیکھا تو بے ساختہ زبان سے "اچنبا" نکل گیا۔ حسینہ نے غصّے کے جوش اور سسکیوں کی آواز میں اجنبی کو چلے جانے کو کہا۔ مگر بے سود۔ خالد نے کہا "میں اس راز سے واقف ہوئے بغیر یہاں سے نہ ٹلوں گا۔ جن، بھوت اور شیطان کوئی بھی میرے ارادوں کی زنجیر کو نہیں توڑ سکتے۔ مگر جب تک تو ننگی ہے میں اپنی نگاہوں کو تجھ سے دوچار نہیں کر سکتا۔ تو اگر عفیفہ اور پاک دامن ہے تو میں عصمت کا پورا نگہبان اور محافظ۔ لیکن اس گتھی کو سُلجھانا میرا فرضِ اوّلین ہے۔ کیا عجب ہے کہ تو بھی کسی کارستانی کا شکار ہو اور کارسازِ مطلق نے تیرے بچانے کے لئے ہی مجھے بھیجا ہو۔"

حسینہ غصّے اور رنج کی وجہ سے ایک خلجان میں تھی۔ پھر بھی اُس نے اپنے حواس درست کرنے کی کوشش کی۔ پہلے ان شعلوں کو بجھایا جو چولھے میں بھڑک رہے تھے۔ روشنی کے مدّہم کرنے پر اپنے نفیس ریشمی ساڑھی اور قمیص وغیرہ پہن کر سارا زیور زیبِ تن کیا۔ اس کے بعد کانپتے ہوئے ہونٹوں سے ایک شیریں اور سُریلی آواز میں اجنبی کو یوں مخاطب کیا:-

"اے انسان! اگر تو فرشتۂ رحمت ہے تو سُن، میں ایک مشہور خاندان کی پاک باز خاتون ہوں مجھ پر رحم کر اور اپنا راستہ لے۔ لیکن اگر تیری نیت میں فساد ہے تو یہ کھولتا ہوا تیل میرے اور تیرے لئے دوزخ کا عذاب بن سکتا ہے۔ اور یہ یاد رکھ ایک شریف عورت اپنی عصمت پر ہزار جانیں قربان کر سکتی ہے۔"

پاک باز خالد قریب پہنچا۔ دھندلی سی روشنی میں باعصمت عورت کے چہرے پر غلط انداز نگاہ ڈالتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ عورت ایک بہشتی حور ہے یا راجہ اندر کے اکھاڑے کی اپرا۔ اللہ، اللہ! کس قدر حسین۔ مگر کسی ہول ناک منصوبے کی شکار۔ اُس نے سنجیدگی کے ساتھ اس سے پوچھا۔

"بہن! آپ یہ خیال نہ کریں کہ میں ایک مسلمان ہوں اور آپ ہندو۔ اسلام ہم کو کمزوروں کی دست گیری کرنا سکھاتا ہے۔ اگر آپ

واقعے کو صحیح صحیح بیان کر سکیں تو ممکن ہے کہ حقیقت نظر کے سامنے آجائے۔ میں نے اس وقت تک جو کچھ سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی خطرات کے عین غار کے کنارے سے کچھ دور نہیں معلوم ہوتی۔" حسینہ کی ذرا ڈھارس بندھی، دل کڑا کر کے کہنے لگی "شریف آدمی سے یہی توقع ہونی چاہیئے۔ میرے لئے رات دوزخ کی پہلی رات سے کم نہیں ہے۔ مگر افسوس میرے بڑے مضبوط اور اہم منصوبے کو آپ نے خاک میں ملا دیا۔ کاش! آپ ادھر سے نہ گزرتے! مگر اب حالات کے چھپانے سے کوئی مفید نتیجہ بھی نہیں نکل سکے گا۔"

خالد :- میں آپ کو بہن کہہ چکا ہوں بحیثیت ایک بھائی کے میرا فرض ہے کہ آپ کی دُہری حفاظت کا خیال رکھوں۔ لیکن میری یہ نادانستہ غلطی قابل معافی ہے۔ آخر فرمایئے تو وہ کیا منصوبہ تھا جس کے تار و پود بکھر گئے۔ کیا ممکن نہیں کہ آپ اطمینان کے ساتھ اپنے منصوبے کی اب تکمیل کر لیں۔ اور میں ایک وفادار بھائی کی طرح چوکی پہرے کی خدمت ادا کر سکوں۔

حسینہ :- میں کتنی بدنصیب ہوں اور قسمت اور فطرت کے خلاف کوششوں کا سما۔ تقدیر کی سرد مہری دیکھئے کہ چالیس گلگلوں میں صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔ آپ یہاں آنے سے پہلے کچھ آہٹ پیدا ہوتے ہی گلگلا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور میرے امن و سکون کے خرمن میں آگ لگ گئی۔ اس وقت میرا سینہ آتش غم سے تنور بن رہا ہے۔ آج کی یہ تاریخ اور ساعت شاید آپ اب ایک برس کے بعد ہی آئے گی۔ اُس وقت تک کون جیتا ہے اور کون مرتا ہے۔

خالد :- بہن اس مُعمے کو میں نہیں سمجھا ذرا کھول کر بیان فرمایئے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ میرا یکایک یہاں آنا تقدیر کے طاقت ور ہاتھ کا کرشمہ

حسینہ : کچھ بھی ہو یہ خواب شیریں پھر کبھی نظر نہ آئے گا۔ یہ جوشِ تخیل خواب و خیال ہو کر رہ جائے گا۔ اور یہ چند لمحے جن کو راحت اور مسرت کی تمہید بنانے میں ایک بھاری مصیبت اُٹھائی تھی پھر کبھی موج دریا کی طرح واپس نہ آئیں گے۔

خالد : اسی معمے کو تو میں حل کرانا چاہتا ہوں۔

حسینہ : سُنئے۔ آپ بھائی بنے ہیں تو میرے راز کو ہمیشہ کے لئے اپنے سینے میں رکھیئے گا۔ اور اب میری آبرو خدا کے یا آپ کے ہاتھ ہے۔

خالد : آپ کے ناموس کا پورا احترام میرا فرض ہے۔ ہاں تو راز کیا ہے؟

حسینہ : میں مشہور ساہو رام پرشاد صاحب کی بیوی ہوں۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔ اور قسمت دیکھئے کہ مجھ سے بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ سینکڑوں جتن کئے مگر اس خاندان کا نام لیوا ابھی تک خواب و خیال ہی میں ہے۔ یہ آخری تدبیر تھی جو ادھوری گئی اور اب تو امید کا ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی گل ہو گیا۔ دتا کے مندر میں ایک برہم چاریہ گسائیں رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اس نامراد پر رحم کر کے ۳ چلے اولاد کی دعا کی غرض سے اسی جنگل کی ایک گمنام باولی پر کھینچے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ ٹھیک ایک بجے رات کے میں اکیلی رات کو نئے کپڑے بدل کر اور زیور پہن کر اس بڑ کے سایہ میں چالیس گلگلے تلوں۔ اسی طرح کہ بالکل برہنہ ہو کر اُلٹی لٹکی ہوئی لمبے لمبے جھونٹے لیتی جاؤں اور گلگلا کڑاہی میں ڈال دوسرے جھونٹے پر نکالتی جاؤں اور رکھتی جاؤں۔ اس بے اندازہ تکلیف کو اولاد کی امید میں جس طرح برداشت کیا ہے آپ کی آنکھوں نے دیکھ لیا۔ مگر چالیسواں گلگلا پڑنے نہ پایا تھا کہ آپ کے ناگہانی آجانے سے سارا طلسم ٹوٹ کر رہ گیا۔ اب یہ گھڑی اگلے سال ہی نصیب ہوگی۔

خالد : کیا اس عمل کے لئے کوئی خاص گھڑی معیّن کی گئی تھی اور اب گسائیں صاحب کہاں چلّہ کھینچ رہے ہیں؟

حسینہ : گھڑی اور وقت مقرر ہو چکا تھا۔ رات کے ایک بجے حسب ہدایت میں نکلی۔ یہاں لکڑیاں وغیرہ جمع کر کے ننگی ہوئی اور گلگلے تلنے کا عمل اسی طرح شروع کیا کہ خود پینگ ایک شاخ میں باندھی اور اُلٹی لٹک کر ہر جھونٹے میں ایک گلگلا تلنے لگی۔ ہاں، ہمارے گسائیں مہاراج یہاں سے قریباً دو فرلانگ ویران اور شکستہ باولی کے کنارے اپنا تیسرا چلّہ توڑنے کے لئے میرے انتظار میں ہوں گے۔ (ماتھے پر ہاتھ مار کر) یا قسمت۔

خالد : ابھی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ پکانے کا کام پورا نہیں ہوا۔ اس لئے اتنی اجازت دو کہ میں خود جا کر ان کے درشن کر لوں۔ پھر اگر کوئی تدبیر نکل سکتی ہو تو چرن لے کر اُن سے بگڑا کام بننے کی سفارش کروں۔

حسینہ کچھ نہ سمجھ سکی اور کرپا کی درخواست کر کے خاموش ہو گئی۔

خالد بار بار اسی جنگل کو چھان چکا تھا۔ پچھلے سال اس پرانی باؤلی میں ایک عورت کی لاش نکلی تھی مگر اب تک قاتل کا کھوج نہ لگا تھا۔

غور کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج یہ دوسرا شکار ہے۔ افسوس یہ حسین عورت کتنی بھولی ہے۔ اسی خیال میں وہ دبے پاؤں بڑھا جا رہا تھا کہ دور ہی سے چاپ سُن کر گشائیں نے آواز دی "سندرا، کیا گلگلے پورے تلے گئے"؟

خالد اُس وقت تک خاموش رہا جب تک کہ اس عفریت پر یکایک جھپٹ پڑنے کا پورا موقع حاصل نہ کر لیا۔ پھر یکایک اس پر عقاب کی طرح ٹوٹ پڑا جس کے چنگل سے شکار کا چھوٹنا محال ہے۔ گشائیں چند منٹ میں زیر تھا اور اس کی مذبوحی حرکتیں قید و بند میں ختم ہو چکی تھیں۔ مشکیں کسنے کے بعد خالد نے اپنا نام بتایا اور کہا کہ اب وہ اس کی قید میں ہے۔ اور اب اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ بے چون و چرا اپنے آپ کو حوالے کر دے۔ گرفتاری کے بعد خالد نے جیب سے بیٹری نکالی اور اُس کے سامان کا جائزہ لیا۔ اس کی حیرانی ناقابل بیان تھی جب اس نے ایک تیز خنجر بے نیام، پھانسی کے لئے رسّی اور باؤلی میں لٹکا کر ڈالنے کے لئے ایک خاص قسم کا ٹوکرا وہاں دیکھا۔ خالد نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اسی رسّی سے گشائیں جی کو پاس کے درخت سے باندھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے بڑ کے درخت کے نیچے پہنچا اور حسینہ (سندرا) کا نام لے کر کہا "گشائیں جی کا حکم ہے کہ آپ ابھی ایک گھنٹہ یہیں ٹھیریے۔ وہ عمل پورا کر کے آپ کو خود بلا لیں گے۔" حسینہ مسرت کے آنسوؤں میں اُچھل پڑی اور کہنے لگی "کیا آپ کو میرا نام گشائیں مہاراج نے بتایا ہے۔ کیا بھائی آپ ہی کے قدموں کی کرپا سے میری محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔ حکم پانے پر ضرور مجھے وہاں حاضر کیجیے۔"

خالد "گشائیں مہاراج ہی سے آپ کا نام سنا ہے۔ اُمید ہے کہ انتظار کی تکلیف تھوڑی دیر اور گوارا کر لیں گی۔ میں ان فرائض کو بلا شبہ پورا کروں گا جن کی روداد میں بہن سندرا کے جان و مال، ننگ و ناموس اور عزت کا سوال جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔"

حسینہ ان الفاظ کے معنی نہ سمجھ سکی۔ مگر اپنے عمل پر ایک سرسری نگاہ ڈال کر دل ہی دل میں کچھ سوچنے لگی "کیا اے میرے بھگوان، اولاد کی تمنا میں میری یہ بے محل جرأت نازیبا تھی! یہ میرا دل تیز حرکت کیوں کرنے لگا۔ میرا دماغ بے چینیوں کا ایک پنکھا بنا ہوا ہے کیا اب میرے لئے عقل اور سمجھ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اس وقت میری عصمت ایسے شخص کے ہاتھ میں ہے جو مذہب کے اعتبار سے مجھ سے منزلوں دور ہے مگر دھرم میں کتنا پاک باز ہے۔ مجھے شبہ نہ کرنا چاہیئے۔ اے رام! میری لاج اب تیرے ہی ہاتھ ہے۔"

ان خیالات میں حسینہ کو چھوڑ کر اُس نے اپنے چند آدمیوں کو نگرانی کے لئے آس پاس چھوڑ دیا اور دو ایک آدمیوں کو ساتھ لے کر گشائیں مہاراج کی ڈنڈوت کے لئے پہنچ گیا۔ راستے میں جہاں تہاں کاشت کار ملے پنچوں کی حیثیت سے ان کو بھی جمع کر لیا۔

۲

اندھیری رات تھی۔ ۳ بجے کا وقت۔ اس ہولناک سناٹے میں ایک ٹوٹی ہوئی باؤلی سے چند قدم کے فاصلہ پر ببول کے درخت سے جکڑا ہوا گناہ کا پیکر دھندلکے میں غول بیابانی کا سایہ نظر آ رہا تھا۔ خالد نے جیبی لال ٹین سے جب اپنے ہمراہیوں کو اس کے درشن کرائے تو دیکھنے والوں کا پتا پانی ہو گیا۔ اور خنجر وغیرہ دیکھ کر تو سب کے سب دم بخود رہ گئے۔ ایک پنچ کی زبان سے بے اختیار نکلا "اے پرمیشور، ایسے رشی منی اور یہ کرتوت! یہ ساری سنسار بھسم کیوں نہیں ہو جاتی"۔ اتنے میں خالد کے حکم سے بہت سے جھاڑ جھنکاڑ اور سوکھی لکڑیوں کے انبار ذرا دیر میں جمع ہو گئے۔ اور تمام جنگل روشنی سے چراغاں نظر آنے لگا۔ اس وقت رشی مہاراج کو درخت سے کھلوا کر ہتکڑیاں پہنائی گئیں اور پنچ نامہ لکھا جانا شروع ہوا۔

"آپ کا نام؟"

(کچھ تامل کے بعد) "شرما"

"دھندا کیا ہے؟"

"پوجا پاٹ جپنا"

"اس سنسان جنگل میں آج کیا کام تھا؟"

"ہم گشائیں لوگ جنگل بیابانوں میں ہی اپنے الک [illegible] لگاتے ہیں عبادت کے سوا ہمارا اور کیا کام ہو سکتا ہے۔"

"آپ جیسے عابد کو آلاتِ قتل کی ضرورت کیا پڑ گئی؟"

"کیا جان بچانا فرض نہیں ہے جنگل کے درندوں سے بچنے کے لیے اور ان کو ٹھکانے لگانے کے لئے یہ حفاظتی تدبیر ہے۔"

"کیا آپ سُندرا سے واقف ہیں؟" (کاٹو تو لہو نہیں بدن میں)

"کون سُندرا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ پولیس کے لوگ ہیں۔ مجھے شکار بنا کر کسی پھندے میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ ابھی کسی ظالم نے ناحق مجھے سامنے ببول کے درخت سے جکڑ دیا تھا۔ اس کے بعد یہ نیا سینما دیکھ رہا ہوں۔ سنیئے، ابھی میں صبر اور ضبط کے ساحل پر ہوں۔ ورنہ ایک پھونک میں جلا کر خاک سیاہ کر سکتا ہوں۔ بے گناہ ہوں پر یہ ستم! سندرا کیسی، بدچلن عورت کا الزام میرے سر تھوپنے کا ارادہ ہے۔ تریا چتر سے خدا بچائے۔ ہوگی کوئی سندرا، اس نے دال میں کچھ کالا دیکھ کر میرے نام کا آسرا لیا ہوگا۔ کیا اس نام کی کوئی عورت میری نیکی اور شہرت سے غلط فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے؟"

خالد کے جوش کی حد نہ تھی۔ جب بے گناہ بھولی اور اولاد کی بھوکی سندرا کے دامنِ عصمت پر یہ نکتہ چینیاں سنیں تو ضبط کے ساتھ پوچھا "مہاراج جب میں یہاں پہنچا اور میرے پاؤں کی چاپ پر آپ نے سُندرا کا نام لیا تو میں نے ایک یقین کامل پر آپ کے شیطنیت کو ملیامیٹ کرنے کی نیت سے آپ کے گرفتار کرنے میں اپنی جان تک کی پروا نہیں کی۔ ممکن تھا کہ کوئی اور گرگا بھی اِدھر اُدھر لگا ہوا ہو۔ گر میرا قیاس بتا رہا تھا کہ آپ تنہا ارتکابِ جرم کے عادی ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال بھی اسی باؤلی میں ایک عورت کی لاش پھولی اور بگڑی ہوئی پائی گئی تھی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ بے گناہ کون تھی؟"

شرما : (تیور چڑھا کر) فقیروں سے دل لگی نہ کیجیے۔ میں جاہل فقیر نہیں ہوں۔ بی۔ اے کی ڈگری میرے پاس ہے۔ ڈاکٹری میں امتحان دے کر سارٹیفکٹ حاصل کیا ہے۔ اور برسوں اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد اس دنیا کو تیاگ کر کے اپنے مالک کی یاد میں زندگی گزارنے لگا ہوں تو اب آپ جیسے مہربان مجھے قاتل خونی اور کیا کیا بتانے آئے ہیں۔ میں پولیس والوں کو خوب جانتا ہوں۔ اصل مجرموں تک کبھی دست رس نہیں ہوتی۔ بے گناہوں کو چکر میں ڈال کر ہمیشہ ایکٹ کرتے رہتے ہیں اور پیٹ کا دوزخ بے گناہوں کے مضغۂ گوشت سے بھرنے کا مشغلہ پیدا کر لیتے ہیں۔

خالد نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا "سیدھی اُنگلی سے گھی نہیں نکل سکتا۔ جن اور پڑھا ہوا جن! اس کو شیشے میں اُتارنے کے طریقے کچھ اور ہیں" پھر اس نے جمعدار رام سنگھ کو حکم دیا، سندرا اس ہیبت ناک راز کا طلسم توڑنے میں آج کی رات میجک لال ٹین ثابت ہوگی تم ذرا مہاراج کو سمجھا کر پنچوں کے ساتھ سامنے والے بڑ کے درخت کی سیدھ میں چلے جاؤ میں اور سندرا دونوں وہاں ملیں گے۔"

رام سنگھ سمجھانے کے معنی سمجھتا تھا۔ پنچوں سے ہٹا کر اسے الگ لے گیا۔ بے شرم شرما نے جن واقعات کو بے نقاب کرنا شروع کیا ان کے سُننے سے دل لرز جاتا ہے۔ مگر اس نے کہا پنچوں کے روبرو بیان ہونا چاہیئے۔ تھوڑی دیر میں پنچ وغیرہ بڑ کے نیچے پہنچ کر آئینۂ حیرت بنے رہے یہاں سندرا مشہور و معروف سیٹھ کی بیوی، یہ ہول ناک جنگل بیابان، بستی سے دور، پوجا پاٹ کا یہ سامان اور گلگلوں کے تلنے تلانے کا یہ عنوان یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ تنہا اور بے بس آخر کیا افتاد ہے۔

۳

خالد سندرا سے تمام واقعات کہہ چکا تھا۔ مگر اس کو باور کرنے میں تامل تھا۔ بھلا مہاراج گشائیں ایک فرشتۂ رحمت، ان پر شیطان بن جانے کی بدگمانی۔ کیا بارہا میں نے اُن کی پاکی اور پاک دامنی کا امتحان نہیں کر لیا۔ انہی خیالات کی اُلجھن میں سندرا کے سامنے گشائیں صاحب قید و بند میں جکڑے جکڑائے آ گئے۔ سندرا چاہتی تھی کہ چرن لے لیکن کسی خاص رہنمائی نے اس کو سنبھالا اور اس کا دماغ اُن پُراسرار بھول بھلیوں سے نکلنے کے لئے تیار ہو گیا جس کا منتر ہر قدم پر اس کے عقائد کی زنجیر بنا ہوا تھا۔

خالد : "مہاراج، کیا اس عفیفہ کو پہچانتے ہو؟" گشائیں نے آنکھیں نیچی کر لیں اور کہا "اب مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کی آخری منزل آ پہنچی۔ خالد کا نام دھوپ سے زیادہ اُجلا ہے [illegible] اپنی مختصر کہانی بلا کم و کاست سنا کر اپنے جرائم کا اعتراف کروں گا وقت آچکا ہے جو مزد

اٹل ہے۔ پھر کیوں پردے ڈالتا رہوں۔ میرا نام شرما نہیں ہے۔ میں کولھاپور ریاست کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہوں۔ قوم کا بڑھئی ہوں ناما میرا نام ہے۔ بچپن سے گھر سے نکلا۔ ماں سوتیلی تھی۔ باپ نے بہت کچھ کام پر لگانا چاہا اور محبت کے دلاسے دیتا رہا۔ مگر ماں کی چال ایک آنکھ نہ بھائی۔ وہ باپ کی نگاہ سے اوجھل اور کھیل بھی کھیلتی رہتی تھی۔ پہلا نقش یہی ہے جس نے مجھے عورتوں سے بدگمان کر دیا۔ گھر سے نکل کر پھرتا پھراتا میں پونا پہنچا وہاں ایک جگہ دھوتیاں دھو کر اور ساڑھیاں کھنگال کر دن کاٹ رہا تھا کہ ایک پردیسی بابو صاحب نے جو سررشتہ تعلیم میں نوکر تھے، روزانہ میری حالت دیکھ کر ترس کھایا اور مجھے ذہین پاکر مدرسے سے امداد دلوانی شروع کی۔ اتفاقاً میں ہمیشہ اول آیا اور وظیفہ پاتا رہا۔ یہاں تک محنت اور ٹیوشن میرے دونوں ہاتھ تھے۔ اور میں نے بی اے کے بعد ڈاکٹری تعلیم بھی حاصل کر لی۔ سوچنے والے سوچ لیں کہ عمل کے میدان میں میری امیدوں کا سمندر کتنا موجزن ہوگا۔ سرمایہ میرے پاس نہ تھا اور تعلیم کے خوان نعمت پر آئے دن سینکڑوں گھان تازہ بتازہ اُتارے جا رہے تھے۔ مگر کسی کو یہ فکر نہ تھی کہ پیٹ کو ٹکڑا اور بدن کو چیتھڑا تک نہیں۔ ہر شخص نوکری کے خبط میں بدحواس ہے آخر یہ کھپت سمندر کی تہ کے سوا اور کہاں ہو سکتی ہے۔ تاہم اس خبط سے میرا دماغ زیادہ پریشان نہ ہو سکا اور میں نے سمجھ لیا کہ لیلائے غلامی کے جتنے مجنوں نظر آتے ہیں ہر ایک کی زندگی نجاستوں میں بھری ہوئی ہے۔ کتوں سے زیادہ ایک ہڈّی پر اس فرضی انسانیت کی رال ٹپکی پڑتی ہے۔ مجھے نوکری ملنے والی نہ تھی اور ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کرنے میں یہ موانع تھے کہ ہر شہر و قصبے کے ہر ایک محلّے میں مریضوں کی تعداد سے زیادہ ڈاکٹر حکیم برسات کی سی پیداوار بنے ہوئے تھے۔ ناچار میری طبیعت نے "ہم خرما و ہم ثواب" کا خوش گوار نسخہ سوچا جس نے اس وقت تک مجھے کبھی کنھیا بنایا اور کبھی راجہ اندر۔ میں ضبط تولید کی حمایت میں اہل قلم کی دیکھا دیکھی بعض مضامین پرچوں وغیرہ میں اُگلتا رہتا تھا لیکن یہ روش مجھے اپنے اصولِ حیات کے خلاف نظر آئی۔ کشنا دائی جس سے میرے ناجائز تعلقات بھی تھے، میری رازدار تھی۔ ہم دونوں میں عورتوں کے اندر پروپیگنڈا کرنے کے صلاح و مشورے ہونے لگے۔ آخر یہ طے پایا کہ دائی میرے متعلق یہ مشہور کرے کہ شرما مہاراج استریوں کو اولاد کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں یہ پروپیگنڈہ بہت زیادہ کامیاب ہوا۔ کیوں کہ شیطان نے مہاتماؤں کا جامہ پہن لیا تھا اور طبقۂ نسواں میں دیوتاؤں کی حیثیت سے اکثر میرے تذکرے ہوتے تھے۔ کشنا میری داشتہ معمولی صورت کی عورت تھی مگر نفاست اور صفائی نے ہمیشہ اُسے اُجالے رکھا۔ پہلے پہل صورت سے کشنا بیمار سی نظر آنے لگی۔ وہ حسین تو نہ تھی مگر جوانی خود ایک حسن ہے۔ میں نے حالات سے تاڑ لیا اور جب تیسرا مہینہ لگا تو اسقاطِ حمل کرانے کے سوچ بچار میں پڑ گیا۔ وہ بیوہ تھی یہ خوف تھا کہ اگر ماں باپ پر یہ راز کھلا تو میرا کھیل بگڑ جائے گا میری عقیدت کا بازار ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور مجھ جیسے نردھن (مفلس) آدمی کا پھر کہیں ٹھکانا نہیں رہے گا۔ اس لیے دھوکے کی محبت سے کشنا کو رضامند کر لیا "کیوں کشنا! ضبط تولید کیسی اچھی چیز ہے تم پڑھی لکھی ہو۔ میرے مضامین ضبط تولید پر پڑھے ہوں گے۔ کیا ضبط تولید کا منشا اسقاطِ حمل سے پورا نہ ہوگا؟"

"کشنا رضامند ہو گئی اور فرضی مریضہ کے علاج کا بہانہ کر کے ہم دونوں ایک فرضی مقام پر جا ٹھہرے میں نے جمال گوٹے کا تیل کشنا کے نم رحم میں لگا کر حمل گرا دیا۔ رسم و رواج کے خوف سے اس تکلیف کو کشنا جھیل گئی۔ مگر اس کی صحت پر بُرا اثر پڑا۔ مختصر یہ کہ اس کی نگاہ میں امیدوں کا تار صرف ایک میں رہ گیا تھا اور ہوس رانیوں نے اس کو میرا آلۂ کار بنا دیا تھا۔ ایک ہی سال میں کشنا کی سازش سے میں نے تین عورتوں کو اس طرح اپنی خواہشوں کی بھینٹ چڑھا دیا کہ کانوں کان خبر نہ ہوئی ان کا زر و زیور اتنا مل گیا تھا کہ کچھ دن کے لئے میرا دلدر پار ہونے لگا تھا مگر اب خود کشنا مجھے اپنے کرتوت کی راہ میں حائل نظر آنے لگی اور نفرت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچ گئی کہ میں خود اسی کو ٹھکانے لگانے کی فکر میں لگ گیا بظاہر کشنا سے میرے تعلقات شیر و شکر کی طرح گھلے ملے رہے مگر اسقاطِ حمل کے بعد رحم اتنا ذکی الحس ہو گیا کہ ذرا سا چھُوا اور حمل موجود۔ یہ ایک چھوئی موئی کا تماشا تھا۔ وہ ماں باپ کی بدگمانیوں سے نجات پانے کے لئے الگ رہنے لگی تھی اور سارا بار مجھ پر پڑ گیا تھا۔ آخرکار ایک دن اس کو بھی میں نے اس تنگ حجرے میں سلا دیا جہاں تین عورتیں ہمیشہ کے لئے ایک تلخ نیند سو رہی تھیں۔

۴

"اس خوف سے کہ کشنا کے والدین کو شبہ نہ ہونے پائے، میں بار بار اُن سے ملتا رہا اور ان ہی کے سر یہ چھدّار رکھنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ معصوم تھی۔ آپ صاحبوں نے اس کے والدین [illegible] پیدا کر دیا وہ اکثر بکتی کہ [illegible] جاؤں گی اور [illegible] کے بیر و سفر

وقت گزاروں گی۔ آخر وہ بات کی دھنی نکلی۔ افسوس! جانے سے پہلے مجھ سے مشورہ نہ کیا ورنہ تیر تکوں کی مشکلات سمجھا دیتا۔

"خیر، کہنے کی بات یہ تھی کہ حمل نہ ٹھہرنے کے لئے میں ہمیشہ پوٹاشیم پرمگنیٹ کی پچکاریاں استعمال کرتا رہا اور اس کو بھی کراتا رہا۔ حیوانات منویہ کے قتل اور فنا میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ مگر حمل تھا کہ ذرا سا بہانہ ملا اور اٹل معاملہ بن گیا۔ فرنچ لیٹر کا استعمال بھی ایک کھلونا بنا رہا۔ الغرض ضبط تولید کا لاینحل معمّا آج تک نہ حل ہونا تھا نہ ہوا۔ حالانکہ سینکڑوں اندرونی نسخے عقر و بانجھ پن کا مرحلہ طے کرانے میں استعمال کرائے گئے، ہاتھی دانت کے برادے کا سفوف اور نہیں معلوم کیا کیا سینکڑوں جتن کیے گئے یہاں تک کہ تدبیریں ٹھنڈی پڑ گئیں اور اس کو بھی ٹھنڈا کر دینے کی نوبت آگئی۔

"ان خوں ریزیوں نے مجھے ایک سفّاک درندہ بنا دیا تھا۔ اب میں نے جان بچانے کے لئے پارسائی کا بہروپ لیا۔ اور اس کے بنا پر میں مختلف روپ بدلنے کی کوششیں جاری ہیں۔ آخر یہ فیصلہ کر لیا کہ جس طرح بھی ہو روپیہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے میں نے پچھلے سال ایک ایسی عورت کو اسی باؤلی کی قبر میں پہنچا دیا جو میری رازدار بن گئی تھی اور مالدار بھی تھی۔ اب میں اقرار کرتا ہوں کہ سندرا، ایک مشہور سیٹھ جی کی بیوی جو اس وقت میرے سامنے موجود ہے، میرا ساتواں شکار تھی۔ مگر شاید کوئی نیکی اس کے آڑے آگئی۔ پچھلے سال جس عورت کو اس باؤلی میں دفن کر چکا ہوں اُسی کے طفیل سُندرا تک رسائی ہوئی۔ اولاد کی بھوکی تھی۔ میں نے بارہا اس کی استقامت کا امتحان لیا یہ ثابت قدم ثابت ہوئی آج نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کی جان اور عصمت مشہور پولیس افسر خالد کی بدولت بچ رہی ہے ورنہ انجام بالکل ظاہر تھا۔"

سُندرا یہ ماجرا سن رہی تھی مگر اپنی داستان تک واقعات کا سلسلہ پہنچنے پر چکرائی اور بے ہوش ہوگئی۔ خالد نے پنچوں کے روبرو مصنوعی شرما کا بیان ختم کیا۔ ملزم اور سب کے دستخط لئے اور سندرا کو نور کے تڑکے سے پہلے اس طرح اس کے مکان پر پہنچا دیا کہ واقعات کے چرچے کسی وقت تک سکوت کے حجاب میں خاموش پڑے رہیں اور تحقیقات کامل کے بعد اس طرح بے نقاب کئے جائیں کہ بھولی سُندرا کا دامن عصمت دھبوں سے بالکل بچا رہے۔

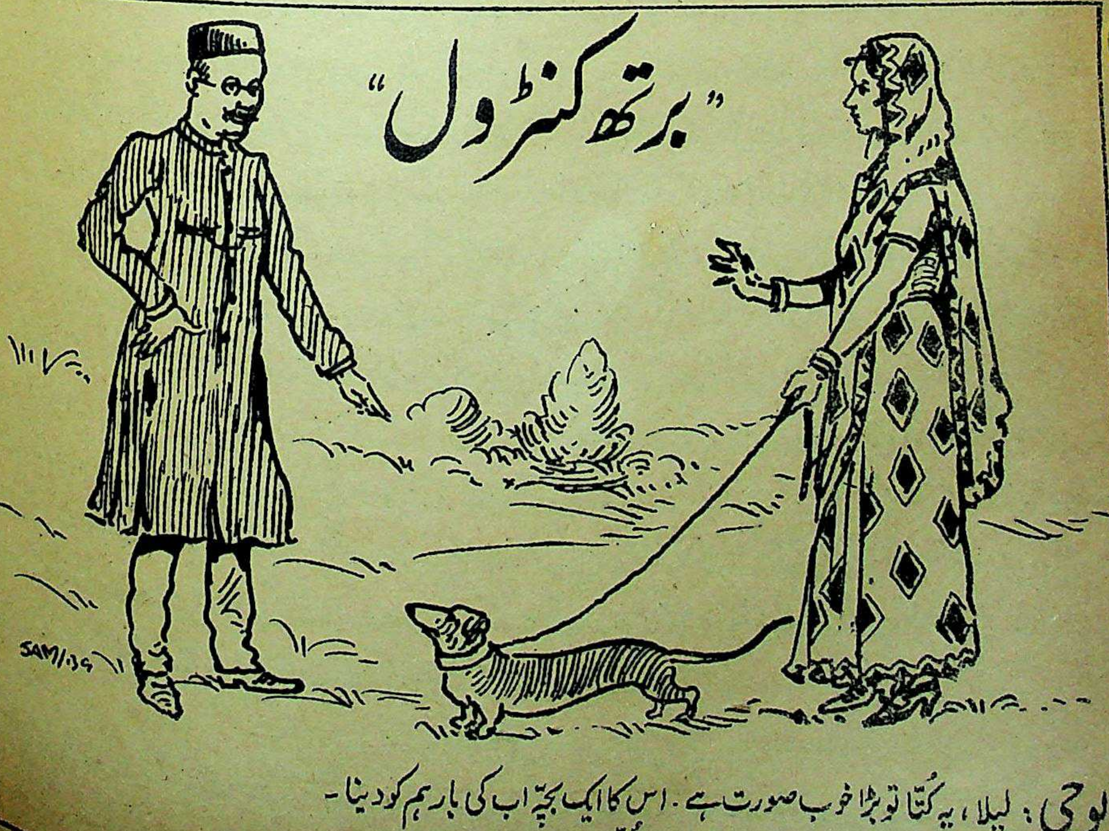

بابو جی: لیلا، یہ کُتا تو بڑا خوب صورت ہے۔ اس کا ایک بچہ اب کی بار ہم کو دینا۔

لیلا: بابو جی، یہ تو ناممکن ہے، میری طرح یہ کُتا بھی ضبط تولید پر کاربند ہے۔

اولاد علی خاں

میرا یہ عقیدہ ہے کہ ایک خاص سی لعنت — اس شخص پہ ہے جس کے ہو اولاد بکثرت
اک شخص سے اولاد علی خاں نے سُنا تھا — اولاد اگر ہو تو ہے اک طرح کی رحمت
اَب کیا تھا۔ جو اولاد کا ایک لام بندھا ہے — ہوتی ہی نہیں گھر کو اَب اولاد سے فرصت
اولاد تو ہر سال بڑھی جاتی ہے لیکن — تنخواہ نہیں ہوتی مگر حسبِ ضرورت
بچّوں کے اس ایثار سے یُوں خوش ہیں یہ مذکور — سمجھے ہیں گورنمنٹ کی ایک خاص سی نعمت
وہ لیجئے پھر اُمّید ہے اولاد کی اُن کو — افلاس میں آنے کو ہے اَولاد کی دَولت
پھر پھُولے سماتے نہیں اَولاد علی خاں — پھر دل پہ عقیقہ کے تصوّر سے ہے فرحت
پھر قرض بڑھا، دیگ پکی، یاروں نے کھایا — لیکن وہ سمجھتے ہی نہیں اس کو مُصیبت
اک فوج لیے پھرتے ہیں بچّوں کی ہمیشہ — بیوی سے بِلا ہے اُنھیں یہ مالِ غنیمت
دو ماہ بھی آرام سے رہتی نہیں بیوی — ہو جاتی ہے اولاد کی واں پھر کوئی صُورت
بچّوں کا ہے یہ حال کہ سب کالے ہی کالے — یعنی کہ نہ اُن کی کوئی صُورت ہے نہ سیرت
اولاد علی خاں کے مگر دل کی ہے ٹھنڈک — جب دیکھتے ہیں ان کو تو ہوتی ہے مسرّت
الحمد کہ لڑکے بھی جواں ہو گئے اَب تو — ماں باپ میں ہے اب بھی مگر اتنی مروّت
بچّوں کو بڑھائے چلے جاتے ہیں اب بھی — اس کام سے دونوں کو نہ کلفت ہے نہ نفرت
کھانے کو نہیں ہے مگر اولاد مُسلسل — سرکار کے ذمّے ہے معاش اور معشیت
بچّے تو ہیں اولاد علی خاں کے مگر اَب — جھگڑا ہے کہ اِمداد کرے ان کی حکومت
کھانے کو دے، تعلیم کو دے، ورنہ یہ بچّے — ہو جائیں گے کچھ روز میں اک اور صعوبت

یہ کثرتِ اولاد ہی تو اصل میں دِق ہے
جاہل سے کہے کون مگر اس کی حقیقت؟

(مُلّا رمُوزی)

انجمن ترقی اولاد کا اسپیشل اجلاس

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہاں پوری

یہ معلوم ہوتے ہی کہ دہلی کا نامور طبی رسالہ ”ہمدرد صحت“ ”ضبطِ تولید“ کے نام سے ایک خاص نمبر عنقریب شائع کر رہا ہے انجمن ترقی اولاد کے ممبروں اور حامیوں کو بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ اُن کو فکر ہوا کہ اس نمبر کی اشاعت سے پبلک میں غلط فہمی پیدا نہ ہو اور لوگ غلط اسباب و توجیہات اور مالی خوش حالی کا سبز باغ دیکھ کر اپنی بیخ کنی کے لیے نہ آمادہ ہو جائیں۔ اس لئے اُنھوں نے ضرورت محسوس کی کہ اپنی انجمن کا ایک اسپیشل اجلاس ہمدرد صحت کی اشاعت سے پہلے منعقد کریں اور اس سلسلے میں بحث و تنقیح کے بعد جو مفید صورت سامنے آئے وہ مفاد عامہ کے لیے ہمدرد صحت میں اشاعت کے لیے بھیج دیں۔

چنانچہ مئی کی ۳۱ تاریخ کو یہ اسپیشل اجلاس پریڈ کے کھلے میدان میں رات کے ۱۲ بجے منعقد ہوا۔ یہ اجلاس آل انڈیا حیثیت رکھتا تھا۔ سرحد، پنجاب، دہلی، یوپی، بہار، بنگال، مدراس، اور بمبئی وغیرہ صوبوں کے نمایندے شریک تھے۔ حاضرین میں عوام، انگریزی تعلیم یافتہ، علما، طبیب، وید اور ڈاکٹر موجود تھے۔

واضح رہے کہ انجمن ترقی اولاد میں صرف وہی لوگ ممبر بنائے جاتے ہیں جو صاحب اولاد اور ترقی اولاد کے حامی ہوں۔ جو شخص جس قدر کثیر الاولاد ہوتا ہے اُسی قدر اُسے اہمیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ منشی عمر دراز خاں صاحب کو اس بنا پر اسپیشل اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا کہ وہ چار بیویوں کے شوہر، سترہ لڑکوں اور لڑکیوں کے باپ، دس پوتوں اور پوتیوں کے دادا اور تیرہ نواسوں اور نواسیوں کے نانا تھے۔

جلسے کی کارروائی تلاوت کلام مجید سے شروع ہوئی۔ قاری صاحب نے سورۂ تکویر کی تلاوت فرمائی اور جس وقت وہ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ پر پہنچے اس وقت حاضرین پر رقت طاری ہو گئی۔ کیوں کہ ضبط تولید کا مسئلہ بھی تقریباً اسی آیت کے ماتحت آتا ہے۔ تلاوت کے بعد مسٹر اولاد حسین اسٹیج پر آئے۔ آپ نے فرمایا کہ ”حضرات، سب سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ضبط تولید کا مطلب آپ کو سمجھا دوں۔ ضبط تولید سے مراد ہے اولاد کی روک تھام، یعنی دو جوان مرد و عورت شادی کریں، صنفی تعلقات سے لطف اندوز ہوں لیکن اس شراب کے خمار اور اس ”ورق الخیال“ کی موجوں سے اپنے آپ کو بچائیں یعنی اولاد کی پیدائش کو روکیں۔ کسی کا جی چاہے تو ایک آدھ بچہ ہو جانے دے اور جو شخص ایک بچے کا بھی روادار نہ ہو وہ شروع ہی سے ضبط تولید کی کارروائی پر عمل پیرا ہو جائے۔

”حضرات، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ حامیان ضبط تولید کے لیے ضبط تولید کی کیا صورتیں ہیں۔ (۱) صورت تو یہ ہے کہ حضرت شوہر ”عزل“ فرمائیں یعنے دل کھول کر عیشِ داد دیتے رہیں لیکن جب دیکھیں دریائے شباب میں تموّج پیدا ہو رہا ہے اور سیماب جوانی آمادۂ پرواز ہے تو فوراً بلکہ فوراً سے کچھ پہلے کروٹ بدل لیں اور دست خود دہانِ خود یا عطائے تو بہ لقائے تو، یا میاں کی جوتی اور سیاں کی چاند پر عمل کر کے ”مادہ ذی رفق“ کا قصہ ختم کر ڈالیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ ربڑ کے وہ آلات استعمال کیے جائیں جو اس مقصد سے لیلیٰ اور مجنوں دونوں کے لیے بنائے گئے ہیں اور اگرچہ مجرّبین کے نزدیک وہ التذاذ کو کسی قدر کم کر دیتے ہیں، لیکن چوں کہ مادّہ تولید آسمان سے گر کر کانٹوں میں اُلجھ جاتا ہے، کاسۂ چشم حریصاں کی طرح صدف کو پُر دُر ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ عورت کو بے رحم بنا دیا جائے یعنی دڑبہ ہی پھونک دیا جائے اور نخل آرزو کی جڑ ہی کاٹ ڈالیں۔ سُنا ہے کہ یورپ میں آئے دن ایسے آپریشن ہوتے رہتے ہیں اور ہندوستان میں بھی اس کی تقلید ہو رہی ہے۔“

اس مختصر تقریر کے بعد مولانا سبط عباس اپنی جگہ سے اُٹھے اور اُنہوں نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”صاحبان، ضبط تولید کی حقیقت تو آپ کو معلوم ہو گئی۔ اب میں اس معاملہ پر کچھ مزید روشنی ڈالنی چاہتا ہوں۔ حضرات، اس مسئلے کو طب سے صرف اس صورت میں تعلق ہوتا ہے کہ عورت ایسی کمزور یا ناقص الاعضا ہو کہ وہ حمل کی گرانباری اور وضع حمل کی دشواری کو برداشت نہ کر سکے لیکن حامیان

ضبطِ تولید کو اس سے بحث نہیں۔ وہ بچّوں کی پیدائش روکنے یا کم کرنے کی وجوہ حسب ذیل قرار دیتے ہیں۔ (۱) یہ کہ اولاد کی پیدائش سے عورت کا حسن و شباب وقت سے پہلے رخصت ہو جاتا ہے۔ (۲) حالات موجودہ میں بہت کم لوگ اس قابل ہیں جو بچّوں کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کا بوجھ اُٹھا سکتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ وہ بچّوں کی پیدائش کو روکیں۔ (۳) بچّوں کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے ہر شخص کے مصارف اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ کافی آمدنی رکھنے پر بھی مفلس شمار ہوتا ہے اور اس طرح قومی افلاس روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ حضرات ان عذرات کو پیش نظر رکھ کر بہت آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ضبط تولید کا مسئلہ کوئی طبّی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک اقتصادی اور معاشرتی مسئلہ ہے اور اس لیے میری ناچیز رائے میں اربابِ بنفشہ و بہدانہ گویا اہلِ مگنیشیا سلف و سوڈا بائی کارب کو اس طرف کچھ زیادہ التفات کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ اس کے متعلق ملک کے ماہرینِ اقتصاد اور مصلحانِ معاشرت بہترین رہنمائی کر سکتے ہیں۔"

مولانا سبط عباس کی تقریر کو بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور حاضرین اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد قاضی ابوالمحاسن صاحب اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں مولانا سبط عباس صاحب کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتا ہوں ان کی تقریر بنیادی نکات کا حکم رکھتی ہے اور میں جو کچھ عرض کروں گا اُسے ان نکات ہی کی شرح سمجھنا چاہیئے۔ حضرات، یہ واقعہ ہے کہ ضبط تولید کا مسئلہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے۔ اگر طب نزلہ و سعال سے آگے قدم رکھنا چاہے تو مجھے اس کی ہمہ گیری اور وسعت سے انکار نہیں بلاشبہ ایک طبیب ہماری غذاؤں پر تبصرہ کر سکتا ہے۔ ہمیں مشورہ دے سکتا ہے کہ ہم کس موسم میں کیسا لباس پہنیں۔ ہماری ازدواجی زندگی میں بھی اُس کی رائیں مفید ہو سکتی ہیں لیکن صرف طبّی حدود تک۔ اور یہ طبّی مشورے اتنے حقیر ہیں کہ کوئی تندرست آدمی اپنی خوراک و پوشاک اور اپنے صنفی جذبات کے متعلق طبیب یا ڈاکٹر سے استصواب نہیں کرتا۔ یہی حالت ضبط تولید کی ہے کہ اس کا طبّی پہلو اتنا کمزور ہے کہ اس سلسلے میں شیخ و جالی نوس کی ارواح مقدسہ کو اپنی قندیلوں سے نکلنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ جب طبّی پہلو کمزور ہے تو ہمارے مکرم مُدیر ہمدرد صحت کا اس طرف توجہ فرمانا یہی معنی رکھتا ہے کہ محترم حاجی صاحب فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل و مستحبات کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتے۔"

اس تقریر کے بعد حکیم ایوب صاحب انصاری نے فصاحت و بلاغت کے ساتھ ترقیِ اولاد کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا سبط عباس کی پُرمغز تقریر کی زبردست تائید کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نئی روشنی والے ضبط تولید کے متعلق بالکل تاریکی میں ہیں۔ حضرات، یہ خیال کہ اولاد کی پیدائش سے عورتوں کا حسن و شباب قبل از وقت ختم ہو جائے گا جزو وہم۔ جز خبط اور جز اندیشۂ باطل کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ موتیا اور چمیلی میں جب پھول آتے ہیں تو ان کی بہار بڑھ جاتی ہے۔ درختوں میں جب پھول لگتے ہیں تو پہلے سے زیادہ حسین ہو جاتے ہیں۔ بیسویں صدی کے ان لال بجھکڑوں سے کوئی پوچھے کہ عورت بھی کیا سلولائڈ کا کوئی جاپانی کھلونا ہے یا ربڑ کی گڑیا ہے یا پتنگ کی ڈور ہے کہ دو چار گھسّوں میں مانجھا اُڑ کر کچّا دھاگا نکل آئے گا۔ کاش یہ قدرت کی طلسم کاریوں سے واقف ہوتے جو حمل سے وضع حمل تک بروئے کار آتی ہیں اور ان کو قوّت مدبّرۂ بدن کا علم ہوتا جو ہر وقت بدل ما یتحلل اور تلافیٔ مافات میں مصروف رہتی ہے۔ حضرات، بچّوں کی پیدائش کو روکا جائے یا نہ روکا جائے ان لوگوں کی یہ دعا تو کبھی قبول نہیں ہو سکتی کہ 'چودہ برس کا سن ترا لاکھوں برس رہے'۔ عمر کے ساتھ ساتھ حسن و شباب کا زوال پذیر ہونا لابدی ہے۔ بہار و خزاں توام ہیں۔ اگر کوئی عورت تمام عمر دوشیزہ رہے تو اسے بھی چند روز میں حسن و شباب سے رخصت ہونا پڑے گا۔ اگر کوئی عورت قدرتی طور پر یا اپنی کوشش سے وظیفہ تولید سے بچی ہوئی ہے تو وہ بھی اپنے وقت پر بلکہ اس سے پہلے ہی انحطاط و زوال کا شکار ہو گی۔ عورتوں کے حسن و شباب کا برقرار رہنا یا زوال پذیر ہونا بڑی حد تک اس کی قدرتی ساخت پر موقوف ہے اور کسی حد تک خوشی اور بے فکری پر۔ بچّوں کی پیدائش کو، جو ایک وظیفۂ قدرت اور فریضۂ فطرت اور لازمۂ صحت و شباب ہے، الزام دینا اور اسے تکلیف و تکلّف سے تعبیر کرنا سخت کم فہمی و نادانی ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ حضرات، میں اپنے دعوے کے ثبوت میں مشاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا اور آپ دیکھیں گے کہ بہت سی عورتیں جو تین چار بچّوں کی ماں بن چکی ہیں حسن و شباب میں ان دوشیزہ لڑکیوں سے زیادہ جاذبِ نظر ہیں جو ابھی لَمْ یَطْمِثْہُنَّ اِنْسٌ

کی مصداق ہیں۔ حضرات، معاف فرمائیے گا اگر میں بہ حیثیت طبیب کے اس مشاہدہ کی طرف آپ کو متوجہ کروں کہ سب سے زیادہ قلیل الاولاد یا بے اولاد طبقہ شاہدانِ بازاری کا ہے لیکن اس قلتِ توالد کے باوجود وہ کس قدر جلد اپنا شباب کھو بیٹھتی ہیں۔ اس حقیقت سے اگر آپ نہیں تو صدہا دل فروشانِ نیم شبی آگاہ ہیں۔"

اس دلچسپ تقریر کے بعد شمس الحکما، بدر الاطبا، نجم الفلاسفہ، مسیح دوراں حکیم عبد الرحمٰن خاں صاحب رئیس اعظم، جو بفضلِ خدا ۶۵ سال کی عمر میں ۱۱ بچوں کے باپ ہیں اور شب و روز اس تعداد کو ایک درجن تک پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں، اسٹیج پر تشریف لائے اور حسب ذیل الفاظ میں مجمع پر پھول برسانے لگے۔ "جناب صدر و حاضرینِ جلسہ، میرے مکرم دوست مسٹر اولاد حسین نے جو تقریر ارشاد فرمائی ہے وہ میرے خیال میں کسی قدر تشنہ ہے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس تقریر پر تبصرہ کروں۔ حضرات، فاضل مقرر نے ضبطِ تولید کی تین صورتیں بتائی ہیں (۱) عزل (۲) آلات کا استعمال (۳) رحم کا آپریشن۔ اب ان ہر سہ امور کے متعلق غور فرمائیے۔ حضرات عزل کو لیجئے، یعنے عین وقت پر فریقین کی علیحدگی۔ انصاف فرمائیے کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی کیا اس صورت کو مناسب قرار دے سکتا ہے۔ کیا یہ صورت جانبین کی تن درستی کے لیے انتہائی مضرت نہیں رکھتی۔ کیا اس ناگہانی علیحدگی پر فریقِ ثانی کی رگ رگ سے یہ صدا نہ نکلے گی کہ اوبے مروت ناوک افگن آفریں صد آفریں + دل کا دل زخمی کیا پیکاں کا پیکاں لے چلا! اور کیا وہ حسرت آلود نیم باز آنکھیں غالبؔ کا یہ شعر دُہرا رہی ہوں گی کہ "ترے تیرِ نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے + یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا"۔ کیا اس صورت میں اخراجِ کامل اور انجذاب فطری نہ ہونے کی بنا پر مجاری میں عفونت اور جراحت اور دیگر عوارض کا زبردست احتمال نہیں ہے اور کیا فریقِ ثانی کو اس طرح 'درمیانِ قعرِ دریا تختہ بند' کرنے بلکہ منجدھار میں چھوڑ دینے سے یا طوفان میل کا ایک دم بریک باندھنے سے اور ایک بے بس کے دِل کی دل ہی میں رہ جانے سے قوی اندیشہ نہیں ہے کہ ہسٹیریا اور اسی طرح کی ہزاروں بلائیں ایک پیکرِ ناز کو گھیر لیں گی۔ کیا فریقین کی یہ تکلیفیں اور علاج کی زیر باریاں حسن و جوانی اور شادمانی کے لیے اولاد کی پرورش سے کچھ کم غارت گر ثابت ہو سکتی ہیں؟ دوسری صورت یعنی ربر کی ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا بھی عزل کے قریب ہے اور اس سے بھی وہی نقصانات رونما ہو سکتے ہیں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ اب رہی تیسری صورت یعنے رحم کا آپریشن تو حضرات! میرے خیال میں یہ انتہائی بربریت اور بہیمیت ہے اگر کچھ لوگ فطرت کی اس بیخ کنی کے لیے تیار رہیں تو فرمائیے کہ اُن کی ذہنیت اور مخنثوں کی ذہنیت میں کیا فرق ہے۔ پھر مخنثوں کو بنی نوع کے دامن کا داغ اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ و عار کیوں ٹھیرایا جائے۔ اور اس گروہ کو بھی اسی طبقے میں کیوں نہ قرار دیا جائے۔" اس پُر مغز تقریر کے بعد جناب ملک التجار گوپال کرشن اینڈ سنز کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا کہ "صاحبان، ضبطِ تولید کے طبی پہلو پر تو بحث کی گئی۔ لیکن اقتصادی پہلو کو ابھی تک واضح نہیں کیا گیا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس عنوان پر اپنے ناچیز خیالات ظاہر کر دوں۔ حضرات، حامیانِ ضبطِ تولید فرماتے ہیں کہ اس وقت افرادِ ملک کی موجودہ حالت ایسی ہے کہ اولاد کی پرورش کا بوجھ اُٹھانا دشوار ہو گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ محض غلط فہمی ہے۔ دلوں سے یہ مغالطہ دور ہو جانا چاہیئے یہ اولاد کا قصور نہیں ہے۔ معاشرت کی خرابی ہے۔ اگر قبض کی وجہ سے آنکھ یا ناک میں درد ہو تو کوئی لائق طبیب آنکھ نکلوانے یا ناک کٹوانے کا مشورہ نہ دے گا بلکہ قبض رفع کرے گا جس کے ساتھ ہی آنکھ یا ناک کا درد رفع ہو جائے گا۔ پس انفرادی یا قومی افلاس بچوں کی پیدائش اور پرورش روکنے سے دور نہیں ہو سکتا بلکہ اس مقصد کے لیے معاشرت کی اصلاح ضروری ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنا پر کہتا ہوں کہ نوّے فی صدی ایسے افراد موجود ہیں کہ اگر ان کی آمدنی و مصارف پر ایک کفایت شعار آدمی نظر ڈالے تو پچاس فی صدی بلکہ اس سے بھی زیادہ مصارف غیر ضروری نظر آئیں گے۔ غور فرمائیے کہ شادی و غم کے مواقع پر جھوٹی عزت اور بے جا رسوم کے لیے صدہا بلکہ ہزارہا روپے کی بربادی، زنانہ عروسی کی فضول خرچیاں۔ خورد و نوش میں اعتدال کو ملحوظ نہ رکھنا، سگرٹ، پان، اور چائے پر آمدنی کا نمایاں حصہ برباد ہو جانا۔ غیر ضروری مہمانداریاں اور دعوتیں، نامناسب سیر و تفریح، بائسکوپ، لباس میں روپے کی نمائش۔ تہواروں کے موقع پر آمدنی کی اجازت سے زیادہ خرچ۔ پہلے بے احتیاطیاں ناعاقبت اندیشیاں اور پھر علاج دوائیں خواہ مخواہ روپے کی بربادی [illegible] غرض کہ خرابیاں کہاں تک گناؤں۔ آپ اپنی معاشرت

کی اصلاح فرمائیے۔ ضروری اور غیر ضروری مصارف میں امتیاز پیدا کیجیئے۔ خوراک و لباس میں سادگی اختیار کیجیئے۔ بچوں کو بھی سادہ طریقوں سے پرورش کیجیے۔ بیوی کو دو گھنٹے سے زیادہ محبوبہ نہ بنائیے بلکہ بیوی ہی رہنے دیجیئے تاکہ مائیں اُسے اپاہج بنا کر آپ کی جیب خالی نہ کردیں۔ عروسانہ دل چسپیوں کی عمر اس سے زیادہ نہ سمجھیئے کہ "اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند"۔ اس نفس کشی، کفایت شعاری اور احتیاط کے بعد اپنی آمدنی کا جائزہ لیجیے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ نہ صرف اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا پورا انتظام کرسکیں گے بلکہ شاید ایک دو لاوارث بچوں کی بھی امداد کرسکیں گے۔ حضرات! میرے ساٹھ سال کے مشاہدات بتاتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ قابلیت حاصل کرنا تموّل کا محتاج نہیں۔ جو لوگ ہندوستان کی علمی، ادبی اور سیاسی دنیا میں آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے وہ زیادہ تر ایسے ہیں جن کے ماں باپ غریب تھے۔ پس مصارف کے اندیشے سے اولاد کی پیدائش کو روکنا یا کم نا سراسر نادانی اور کوتاہ نظری ہے۔"

اس کے بعد شیخ رحیم اللہ صاحب کمپونڈر لوگوں کی روک تھام کے باوجود اسٹیج پر آگئے۔ لوگ اُن کی گرم مزاجی اور انتہا پسندی سے واقف ہیں اس لیے ڈرتے تھے کہ مبادا شیخ صاحب کی تقریر اشتعال انگیز اور فتنہ خیز نہ ہو۔ لوگ ہاں ہاں کرتے رہے لیکن شیخ صاحب نے اپنی تقریر شروع کردی۔ آپ نے فرمایا "دوستو، مجھے اب آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ کیا کہتے ہیں آپ نے سنا ہوگا کہ یورپ میں برہنگی کا رواج ہو رہا ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ ہندوستان بھی ضرور اس کی تقلید کرے گا۔ لیکن کیا کہتے ہیں دیکھ لینا کہ اس کا نتیجہ کیسا خوفناک نکلے گا۔ دوستو، یہ ضبط تولید کا راگ بھی یورپ کی تقلید میں الاپا جا رہا ہے۔ کیا کہتے ہیں اس کا انجام بھی آپ دیکھ لیں گے۔ پہلے ہم سے کہا گیا کہ صاحب ایک سے زیادہ بیویاں نہیں ہونی چاہئیں۔ ایک بیوی سے نکاح کرو۔ ایک سے۔ اب یار لوگ فرماتے ہیں کہ بچوں کی پیدائش کو روکو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اس کے بعد یہ صورت ہوگی کہ کہاں کی بیوی کہاں کی اولاد۔ آپریشن کراؤ اور ہیجڑوں کے کٹڑے میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ نے غم دُزدے غم کالا۔ مزے سے تالیاں بجائیں۔ منہ چڑھایا اور پوری فارغ البالی کے ساتھ زندگی گزار دی۔ دوستو ——— "

شیخ صاحب کی تقریر کے ہر جملے پر قہقہوں اور تالیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ وہ ابھی کچھ اور فرمانا چاہتے تھے لیکن اُن کے عُریاں فقروں سے خوف زدہ ہو کر صاحب صدر نے اُن کو روک دیا۔ اگرچہ حاضرین کا تقاضا تھا کہ شیخ صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔ اب اس ہنگامے میں کسی سنجیدہ تقریر کی توقع نہ تھی اس لیے صاحب صدر نے اس آخری تجویز کے ساتھ جلسہ برخاست کیے جانے کا اعلان کیا کہ اس جلسہ کی کارروائی اور تقریروں کا خلاصہ رسالہ ہمدرد صحت کو بغرض اشاعت بھیجا جائے۔ صاحب صدر نے حاضرین کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا کہ رسالہ موصوف کا ضبط تولید نمبر بغور مطالعہ کیا جائے اور اگر حامیانِ ضبط تولید کی طرف سے کوئی غلط فہمی پھیلائی گئی ہو تو اس کا دندان شکن جواب دیا جائے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ کیوں کہ حاضرین کا بیشتر حصہ ایسا تھا جو رات کو اپنے بستروں سے غیر حاضر رہنا پسند نہیں کرتے اور مقاصد ترقیٔ اولاد کے منافی خیال کرتے ہیں۔

ماہواری (رجسٹرڈ)
حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور
بےقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر
کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں
لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

"ماحول" کی کار فرمائیاں

(۱)

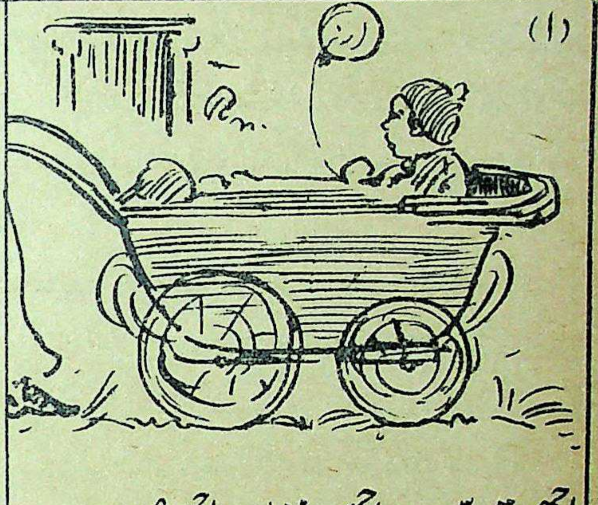

اچھی تربیت، اچھی غذا اور اچھی صحت

(۱)

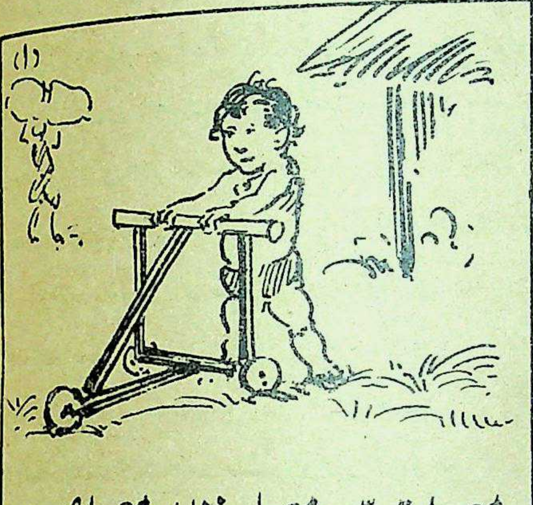

معمولی تربیت، معمولی غذا اور معمولی صحت

(۲)

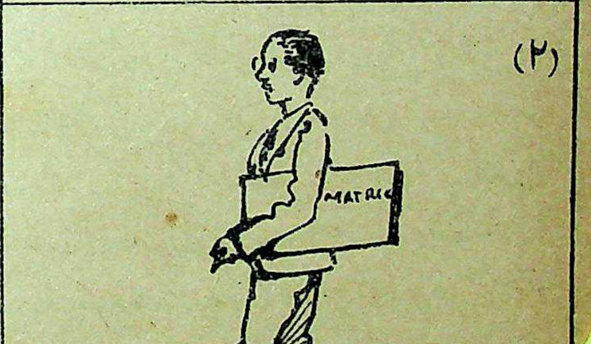

جھینک جھینک کر میٹرک پاس کیا

(۲)

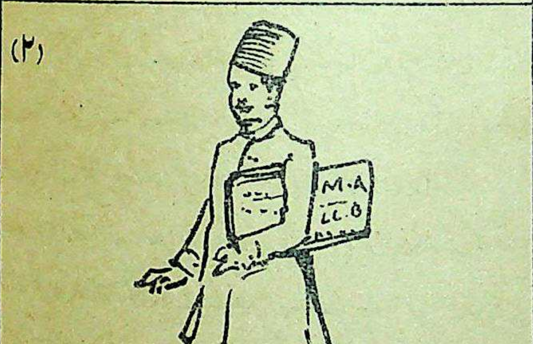

ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، پاس کیا۔

(۳)

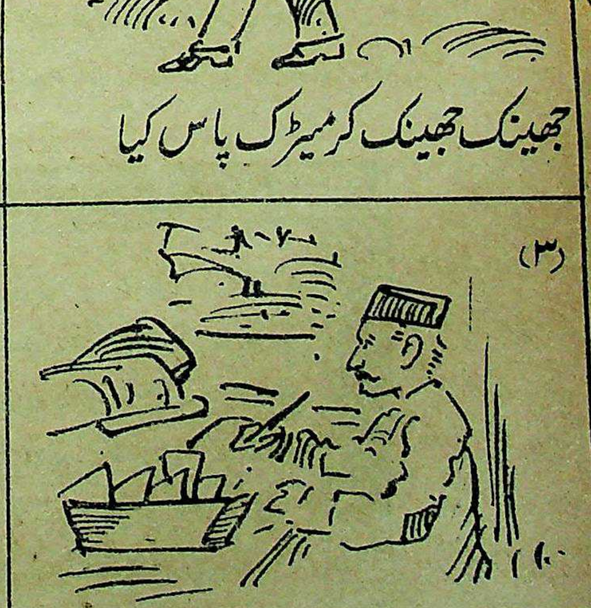

اب دفتر میں بیٹھے کلرکی کر رہے ہیں

(۳)

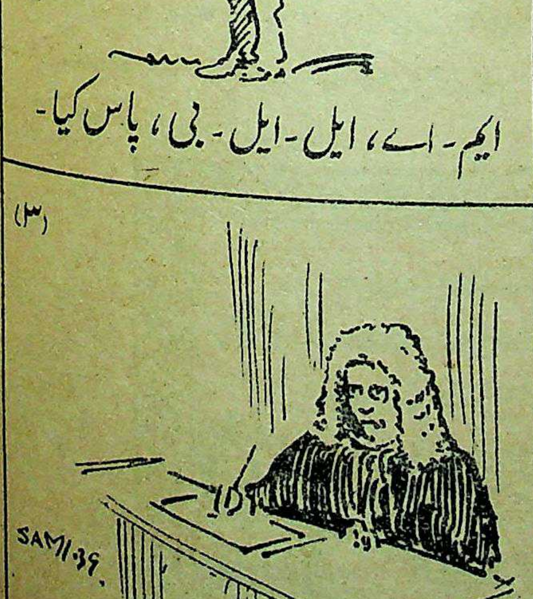

جج ہائی کورٹ

یہ مُرقع ہمارے کارٹونسٹ نے مضمون "علم اصلاحِ نسل" (صفحہ [illegible]) پڑھ کر بنایا ہے "ماحول" اس علم میں ایک وسیع معنی رکھتا ہے۔

تیرھواں باب

مردانہ اعضائے تناسل کی تشریح

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی۔ کھانولی

مندرجۂ بالا اعضا کی مفصل اور مکمل تشریح بیان کرنے کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ گنجایش۔ اس لیے اس موقع پر جس قدر تشریحی معلومات کی ضرورت ہے پیش کی جاتی ہیں۔ مردوں کے اعضائے تناسل میں مندرجۂ ذیل اعضا شامل ہیں:۔

(۱) غدۂ مذی (۲) اوعیۃ المنی (۳) خصیتین۔

(۴) قضیب (۵) مجری البول (۶) غدد ودی۔

نوٹ:۔ پہلے دو اعضا جوف عانہ کے اندر واقع ہیں۔ اور باقی جوف عانہ سے باہر ہیں۔

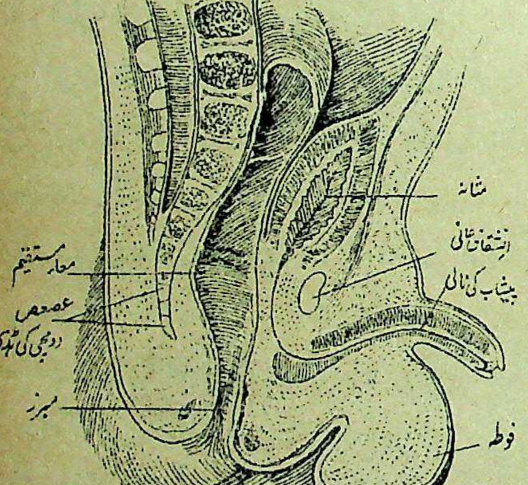

غدۂ مذی یا غدۂ قدامیہ (پراسٹیٹ گلینڈ) یہ ایک چھوٹی اور سخت گلٹی ہے جو مثانے کی گردن کے سامنے اور مجریٰ بول کے ابتدائی حصے کے گرد اور معاء مستقیم کے اوپر واقع ہے اس کی شکل قدرے مخروطی اور رنگت پھیکی ہوتی ہے۔ اس کا طول سوا انچ عرض ایک انچ اور دبازت پون انچ ہوتی ہے وزن تقریباً دو تولے ہوتا ہے۔ مجریٰ بول یعنی پیشاب کی نالی اس کی بالائی سطح کے نزدیک اس کے درمیان سے ہو کر گزرتی ہے۔ اس کی نالیاں جو تعداد میں بارہ سے بیس تک ہوتی ہیں، مجریٰ بول کے عرف جبلی میں کھلتی ہیں۔ اس گلٹی میں ایک سفید لعاب دار رطوبت پیدا ہو کر خارج ہوتی ہے جس کو مذی کہتے ہیں۔ اس کا فایدہ متقدمین نے یہ بتایا ہے کہ اس سے مجریٰ بول تر ہو جاتی ہے اور بوقت انزال منی آسانی سے خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن متاخرین کا خیال ہے کہ یہ رطوبت خصیے کی رطوبت سے مل کر منی کا ایک حصہ بن جاتی ہے۔ بڑھاپے غدۂ مذی عموماً بڑھ جاتا ہے اور اس کی نالیوں میں ریگ کی مانند ایک مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اس گلٹی کے بڑھ جانے سے مجریٰ بول کے ابتدائی حصے پر غیر معمولی دباؤ پڑتا ہے جس سے پیشاب رک جانے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ معاء مستقیم کی راہ انگلی داخل کر کے اس گلٹی کے ورم وغیرہ کا امتحان کیا جاسکتا ہے۔ یہ گلٹی مبرز کے دہانے سے ڈیڑھ قیراط اوپر کی طرف واقع ہے۔

اوعیۃ المنی (ویسی کیولی سیمی نیلس) یہ دو غشائی تھیلیاں ہیں جو مثانے اور معاء مستقیم کے مابین غدۂ مذی کے پیچھے اور مجریٰ منی کے بیرونی جانب واقع ہیں۔ ان کا فایدہ منی کو جمع کرنا اور اس میں ایک اور قسم کی رطوبت کا اضافہ کرنا ہے۔ یہ تھیلیاں ایک پیچ دار صورت میں ایک غلاف کے اندر ملفوف ہوتی ہیں۔ یہ تھیلیاں ڈھائی انچ لمبی اور آدھی انچ چوڑی ہوتی ہیں۔ ان کی بالائی سطح بذریعہ نسیج واصل مثانے سے چپاں اور زیرین سطح بذریعہ لفافۂ مستقیمیہ مثانیہ کے معاء مستقیم سے علیحدہ رہتی ہیں۔ یہ کیسے غیر پیچیدہ صورت میں پانچ چھ انچ لمبے اور پتلے قلم کے برابر دبیز ہوتے ہیں۔ اوعیۃ منی پچھلی جانب بند ہوتی ہیں اور سامنے کے جانب مجریٰ بول سے مل کر قاذف المنی یا قناۃ دافقہ (ایجاکولیٹری ڈکٹ) بناتی ہیں جو مجریٰ بول کے

عرف جبلی کے سامنے جیب کاسی میں کھلتی ہے۔

خصیے یا انثیین (ٹیس ٹس) یہ دو چھوٹی بیضوی شکل کی گلٹیاں ہیں جو حبل المنی (سپرمیٹک کارڈ) کے ذریعے فوطے میں لٹکی ہوتی ہیں۔ جنین میں یہ گلٹیاں پیٹ کے اندر صفاق کے پیچھے اور گردوں کے نیچے رہتی ہیں لیکن پیدایش سے ڈیڑھ دو مہینے پہلے بذریعہ مجری اُربیہ (ارگیونل کینال) فوطے میں آجاتی ہیں۔ فوطے کے اندر خصیوں کے اوپر تین جھلیوں کا غلاف ہوتا ہے۔

(۱) طبقہ غمدیہ (۲) طبقہ بیضاء (۳) طبقہ عروقیہ۔

طبقہ غمدیہ (ٹیونیکا ویجائے نیلس) یہ صفاق کا بڑھاؤ ہے جو خصیے کے ساتھ پیٹ سے فوطے میں اُترتے وقت ہو جاتا ہے۔ اغشیۂ مائیہ کی طرح اس کے بھی دو پرت ہوتے ہیں۔ ایک پرت تو فوطے کی اندرونی جانب اور دوسرا پرت خصیے کے بیرونی جانب طبقہ کے اوپر ہوتا ہے۔ ان دونوں پرتوں کے درمیان ایک رطوبت رہتی ہے جو ان کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ کبھی یہ رطوبت طبعی مقدار سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو مرض قیلۃ الماء (ہائی ڈروسیل) پیدا ہو جاتا ہے۔

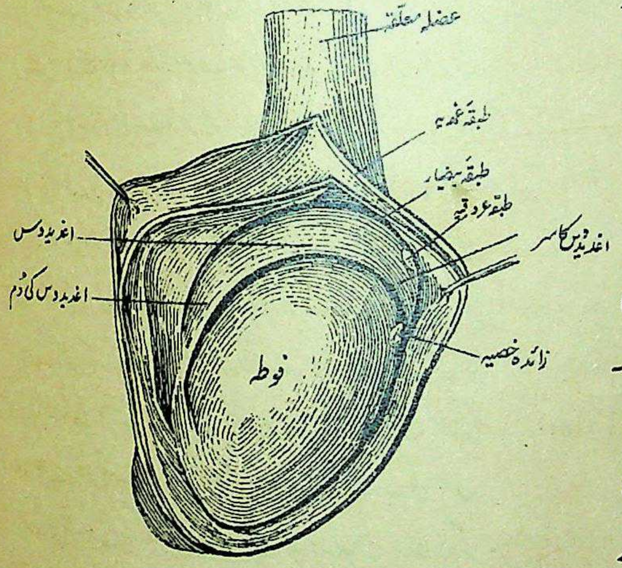

طبقہ بیضاء (ٹیونیکا البوجینا) یہ ایک مضبوط لیفی پردہ ہے جو دونوں طبقوں کے درمیان رہتا ہے اس کی پچھلی سطح سے ایک چنٹ نکل کر خصیے کو درمیان میں سے دو حصّوں میں تقسیم کر دیتی ہے اس کو غشاء منصف الخصیہ (میڈی اس ٹینیم ٹیس ٹس) کہتے ہیں۔ اس کے دونوں طرف سے بہ کثرت شاخیں نکل کر بہت سے لوتھڑوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ ان لوتھڑوں کے اندر منی پیدا ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر ایک خصیے میں ان کی تعداد قریباً ۴۰۰ ہوتی ہے۔ یہ لوتھڑے ایک قسم کے نالی دار لحم غددی ہیں جن کی نالیاں (انابیب منویہ) ہر ایک لوتھڑے کی چوٹی پر پہنچ کر باہم ملتی ہوئی پندرہ بیس نالیاں بناتی ہیں۔ ان کو عروق خارجہ کہا جاتا ہے۔ یہ طبقہ بیضاء کو چھید کر خصیے سے منی اغدیدوس تک لے جاتی ہیں۔ اور پھر وہاں سے پیچ و خم کھا کر اغدیدوس کا سر بن جاتی ہیں۔ پھر ساری نالیاں مل کر ایک نالی میں تمام ہوتی ہیں جو نہایت پیچیدہ ہوتی ہے۔ اس سے اغدیدوس کا جسم اور دم بنتی ہے اغدیدوس (اپیڈیڈمس) خصیے کی پچھلی سطح کے بیرونی کنارے کے چپٹے اور تنگ حصّے کو کہتے ہیں۔ ہر ایک خصیہ تقریباً ڈیڑھ سے دو انچ تک لمبا ایک انچ چوڑا اور سوا انچ دبیز اور ۶ سے ۸ درہم تک وزنی ہوتا ہے۔

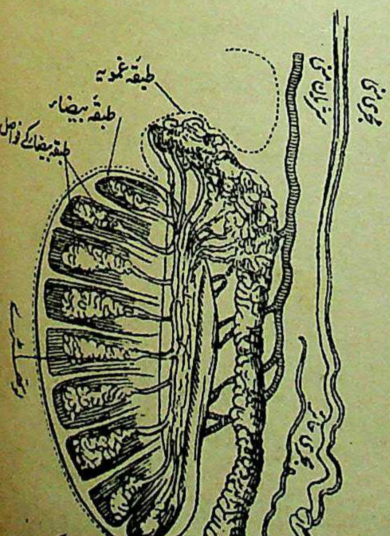

طبقہ عروقیہ یا مشیمیہ (ٹیونیکا ویسی کیولوسا) اس طبقے کے اندر خصیے کی رگیں ہوتی ہیں جن سے خصیے کی پرورش ہوتی ہے۔ اسی واسطے اس کو طبقہ مشیمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طبقہ سفید طبقے کے نیچے پایا جاتا ہے۔

خصیوں کے متعلقات۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں (الف) صفن (ب) حبل المنی (ج) مجریٰ منی۔ ان کا تذکرہ بھی اختصار کے ساتھ سلسلے وار ملاحظہ فرمائیے۔

صفن یا فوطہ (سکروٹم)۔ یہ ایک جلدی تھیلی ہی۔ جو بذریعہ ایک درمیانی خط کے جس کو عنفرط کہتے ہیں دو پہلوی حصوں میں منقسم ہے۔ یہ خط سامنے ذکر کی زیریں سطح کے درمیانی خط سے اور پیچھے عجان کے درمیانی خط سے گزرتا ہوا مقعد تک پہنچتا ہی۔ بایاں کیسہ بہ نسبت دائیں کے زیادہ لمبا ہوتا ہی کیوں کہ اس جانب کا معلاق الخصیہ زیادہ طویل ہوتا ہی۔ صفن کی بیرونی شکل مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہی مثلاً گرمی، ضعف اور بڑھاپے میں وہ لمبا اور ڈھیلا سردی، جوانی اور قوت کی حالت میں چھوٹا، شکن دار اور خصیوں سے پیوستہ ہوتا ہی۔

حبل المنی یا معلاق الخصیہ۔ (سپرمیٹک کارڈ) اس ڈوری کے ذریعے سے ہر ایک خصیہ صفن میں لٹکا رہتا ہی۔ یہ ڈوری مجریٰ منی، شریان الخصیہ، ورید الخصیہ، اعصاب خصیہ اور عروق جاذبہ سے مل کر بنتی ہی۔ اور یہ سب چیزیں بذریعۂ نسیج واصل باہم چسپاں رہتی ہیں۔ یہ ڈوری پیٹ میں مجری اربیہ کے اندر ترچھے طور پر گزرتی ہوئی اوّل عضلہ مؤربہ باطنہ کے نیچے اور لفافہ مستعرضہ کے اوپر اس کے بعد عانہ کے نزدیک پہنچ کر رباط الاربیہ کے اوپر وتر مشترک کے سامنے سے شکم کے بیرونی سوراخ سے نکل کر صفن میں داخل ہوتی ہی۔

مجریٰ منی (واس ڈیفرینس) یہ نالی بوقت ضرورت خصیوں سے منی کو لاکر اوعیہ منی میں ڈالتی ہی۔ یہ نالی دراصل اغدیدوس کے زیریں سرے کا بڑھاؤ ہی، جو وہاں سے شروع ہو کر خصیے کی پچھلی سطح اور اغدیدوس کی اندرونی جانب سے اوپر کو چڑھتی ہوئی شکم کے بیرونی سوراخ کی راہ مجری الاربیہ میں داخل ہوتی ہی۔ اور مجریٰ مذکور کو طے کرتی ہوئی شکم کے اندرونی سوراخ سے تجویف بطن میں داخل ہو کر شریان حرقفی ظاہر کو عبور کرتی ہی اور شریان سراسیفی باطن کو عبور کر کے حالب کے اندرونی جانب سے قاعدۂ مثانہ اور معاء مستقیم کے مابین پہنچتی ہے۔ اس کے بعد اوعیہ منی کے مجری سے مل کر قاذف المنی بن جاتی ہے اور مجری البول کے پہلے حصے میں "جیب کاسی" کے اندر کھلتی ہی۔ مجری منی کے چھونے سے تانت کی طرح سخت محسوس ہوتی ہی۔ اور حبل المنی کے پیچھے اور باہر کی طرف رہتی ہی۔ اس کے تین پرت ہیں (۱) بیرونی پرت لیفیہ (۲) اندرونی پرت مخاطیہ۔ (۳) درمیانی پرت عضلیہ +

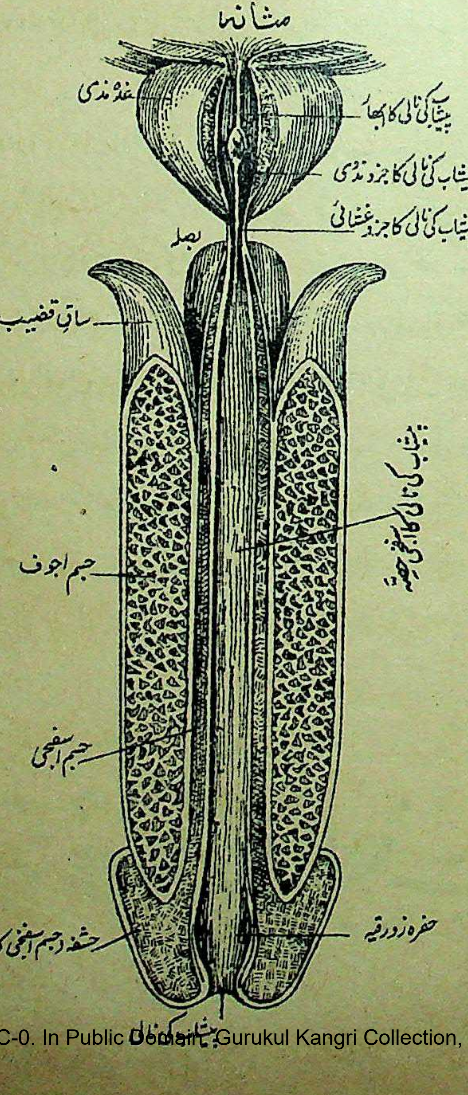

قضیب یا ذکر (پے نس)

قضیب جماع کے لیے مخصوص عضو ہی۔ مجریٰ بول کا اکثر حصہ اس سے گزرتا ہی۔ اس کے تین حصے بیان کیے گئے ہیں۔ (۱) جڑ (۲) جسم۔ (۳) سر یعنی حشفہ۔

جڑ۔ قضیب کی جڑ تین حصوں سے مرکب ہوتی ہی دو جانبی جو اجسام اجوف کے ابتدائی حصے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو ساقِ قضیب کہتے ہیں۔ اور ایک درمیانی حصہ جو جسم اسفنجی کا آخری جز ہوتا ہی اس کو بصلہ کہا جاتا ہی۔ جانبی حصے سرین کی ہڈی کے سامنے کی طرف غشاء لیفی کے ذریعے چسپاں ہوتے ہیں۔ درمیانی حصہ عظم العانہ کے مقامِ اتصال سے ملحق ہوتا ہے اور رباط معلق کے ذریعے مقام پر مضبوطی کے ساتھ قایم رہتا ہے۔

جسم۔ یہ دو جسم اجوف اور ایک جسم اسفنجی سے مرکب ہی جو جلد

اور غشائے سے ملفوف ہوتے ہیں۔ اجسامِ اجوف سے قضیب کا بڑا حصّہ بنتا ہی۔ جسمِ اجوف کے اندر خانے ہوتے ہیں جن کے اندر نسیج انتصابی ہوتا ہی۔ اس پر رگوں کا جال ہوتا ہی۔ انتشار قضیب کے وقت نسیج انتصابی سکڑ کر اس جال پر دباؤ ڈالتی ہی اور خون واپس نہیں جاتا اور قضیب کا حجم وغیرہ بڑھ جاتا ہی۔ نسیج انتصابی کے ذریعے سے قضیب میں استادگی پیدا ہوتی ہی جسم اسفنجی میں مجریٰ بول کا حصّہ زیادہ رہتا ہی۔ یہ اجسام اجوف سے نیچے واقع ہی۔

سر (حشفہ) یہ کسی قدر مخروطی شکل کا ہوتا ہی۔ سرے پر مجریٰ بول کا سوراخ (احلیل) ہوتا ہی۔ اس کی جڑ پر گول کنارے کو کلیل الحشفہ اور اس کے پیچھے تنگی کو عنق الحشفہ کہتے ہیں۔ حشفے کے کنارے اور گردن پر بہ کثرت چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے ایک قسم کی بدبودار سفید رطوبت مترشح ہوا کرتی ہی۔ حشفہ کے زیرین جانب ایک چنٹ ہوتی ہی جو اس کو قلفہ سے ملائے رکھتی ہے اس کو قید القلفہ کہتے ہیں۔

مجری البول یعنی پیشاب کی نالی (یُوریتھرا) یہ ایک غشائی نالی ہی جو مثانے کی گردن سے شروع ہو کر احلیل میں ختم ہوتی ہی۔ اس کا طول قریبًا ۸ یا ۹ انچ ہوتا ہی اس کے تین جزء یا حصّے ہیں (۱) جزء مذوی (۲) جزء غشائی (۳) جزء اسفنجی۔

جزء مذوی - یہ حصّہ غدۂ مذی سے گھرا ہوا ہوتا ہی اس حصّے میں وسعت اور انبساط کی قابلیت زیادہ ہی۔ اس کے صحن میں ایک اُبھار نظر آتا ہی جس کو عرف جبلی کہتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہی کہ منی کو واپس مثانے میں نہیں جانے دیتا۔ اس کے پہلوی جانب اور سامنے ایک نشیب ہوتا ہے۔ جس میں غدۂ مذی کی نالیاں کھلتی۔ اس کو جیب المذی یا جیب کاسی کہتے ہیں۔

جزء غشائی - یہ نہایت تنگ حصّہ ہی جو غدۂ مذی کے سرے اور جسم اسفنجی کے پھیلاؤ کے مابین واقع ہے۔ اس کی لمبائی بالائی جانب پون انچ اور نیچے کی طرف آدھ انچ ہوتی ہی جسم اسفنجی کا پھیلاؤ زیرین جانب پیچھے کی طرف اُبھرا ہوا ہوتا ہی۔ اس حصّے کے گرد عضلہ عاصرہ لگا رہتا ہے۔

جُزء اسفنجی - یہ سب سے لمبا حصّہ ہے جو تقریبًا چھ انچ لمبا ہوتا ہی۔ یہ قضیب کے جسم اسفنجی کے اندر واقع ہی اور جزء غشائی کے انتہائی مقام سے شروع ہو کر احلیل تک پہنچتا ہی۔ اس کا قطر تقریبًا ¼ انچ ہی۔ جزء اسفنجی اپنے اگلے اور پچھلے سروں پر کُشادہ ہوتا ہی۔ چناں چہ اس کے پچھلے پھیلاؤ کو قسم متوسع اور اگلے کو حُفرۂ زورقیہ کہتے ہیں جو حشفہ کے اندر ہوتا ہی۔

غدد ودی (کوپرس گلینڈ) یہ دو چھوٹی چھوٹی مٹر کے دانے کے برابر زرد رنگ کی گلٹیاں ہیں جو مجریٰ بول کے جزء غشائی کے اگلے حصّے کے نیچے واقع ہیں۔ ان کی نالیاں مجری بول کے قسم متوسّع میں کھلتی ہیں جن کا طول تقریبًا ایک انچ ہوتا ہی۔ اس غدہ میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے اس کو ودی کہتے ہیں۔ اس رطوبت کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ رطوبت پیشاب کی نالی کو تر کر کے پیشاب کی تیزی کو کم کر دیتی ہے۔ اور پیشاب نالی سے بآسانی خارج ہو جاتا ہی۔ لیکن متاخرین کا خیال ہے کہ خصیے کی رطوبت سے مل کر یہ رطوبت منی کا ایک حصّہ بن جاتی ہے اور اسے معتدل بنا دیتی ہے +

زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

بیرونی اعضائے تناسل

بیرونی اعضائے تناسل سے مراد عورتوں کے وہ اعضا ہیں، جو باہر ہی سے دکھائی دیں یا دکھائی دے سکیں۔ ان کی اوپر سے نیچے تک سلسلہ وار تفصیل یہ ہے :- (۱) رکب یا جبل زہرہ (۲) دونوں شفر کبیر (۳) دونوں شفر صغیر (۴) بظر (۵) دہلیز الفرج۔ (۶) بصلة الدہلیز (۷)، ثقبۂ مجری بول (۸) ثقبۂ مہبل (۹) پردہ بکارت (۱۰)، غدودی (۱۱) حفرہ زورقیہ۔

اب ہم ان اعضاء کی مختصر تشریح اور ان کے افعال و وظائف لکھتے ہیں۔

رکب۔ اگر عورت کو کھڑا کر کے اس کے اعضائے تناسل کا معائنہ کیا جائے تو رکب کے سوا اور کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ رکب کو حُدبہ عانیہ اور جبل الزہرہ بھی کہتے ہیں جبل الزہرہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قدیم یونانی و رومی علم الاصنام میں زہرہ (وینس) کو عشق و محبت کی دیوی مانا جاتا تھا اور اس وقت دیوی دیوتاؤں کی طرف اپنی چیزوں کے انتساب کا میلان بھی طبعی تھا۔ اس لیے انہوں نے عورت کے جسم کے اس خاص حصے کو زہرہ کی طرف منسوب کرنا مناسب سمجھا۔ جبل الزہرہ کے لغوی معنی زہرہ کی پہاڑی کے ہیں۔ ڈاکٹری کتابوں میں بھی اس کا یہ نسبتی نام یعنی مونس وینیرس لکھا جاتا ہے۔

یہ ایک گول سی بلندی ہے۔ جو عظم العانہ کے اتصال کے سامنے واقع ہے۔ اور تقریباً تین انچ چوڑی اور آدھ انچ موٹی ہوتی ہے۔ بلوغ کے ساتھ اس پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کی ساخت میں سب سے اُوپر جلد ہے۔ جس میں تین قسم کے چھوٹے چھوٹے غدود بہ کثرت پائے جاتے ہیں (۱) غُدد دھنیہ یعنی وہ غدود جن میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس جگہ کی جلد کو چکنا اور نرم رکھتی ہے (۲) غُدد عرقیہ یعنی پسینہ لانے والے غدود (۳) غدد شعری یعنی وہ غدود جو بالوں کی پیدایش کے لیے بالوں کا مادہ پیدا کرتے ہیں۔

جلد کے نیچے ایک خانہ دار جھلّی میں بہت سی چربی بھری رہتی ہے جس کی وجہ سے اس مقام پر چربی کی ایک گدی سی بن جاتی ہے۔

دونوں شفر کبیر۔ شفر عربی میں لب کو کہتے ہیں۔ عورتوں کے اعضاء تناسل میں اس عضو کی شکل بھی لب جیسی ہے۔ اس لیے اس کو شفر کہہ دیا گیا ہے۔ یہ دائیں اور بائیں دونوں طرف ہوتے ہیں۔ ان سے متصل اور اندر کو دو اور چھوٹے لب بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ابھری ہوئی ساخت درحقیقت رکب یا جبل الزہرہ ہی کا بڑھاؤ ہے۔ اور اپنی ساخت اور منافع میں بہت کچھ اسی سے ملتی جلتی ہے۔ یہ جبل الزہرہ سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے کو گزرتی ہوئی مقعد سے تقریباً ایک انچ اوپر سیون (عجان) کی اگلی حد پر مل کر ختم ہوتی ہے مجمع مؤخر کے سامنے غشاء مخاطی کی ایک ہلالی چنٹ پائی جاتی ہے۔ جس کو قیدالفرج کہتے ہیں اور جو عموماً پہلی ولادت کے وقت پھٹ جاتی ہے۔ مجمع مؤخر اور مقعد کے مابین کی وسعت کو جو تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ عجان (سیون) کہتے ہیں۔

ہر ایک لب کی ساخت میں بیرونی سطح پر معمولی جلد (جس پر بال ہوتے ہیں) اور اندرونی جانب غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔ ان کے مابین چربی اور نسیج واصل اور عروق و اعصاب کے علاوہ غدود دہنیہ بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔

دونوں شفر صغیر یعنی فرج کے دونوں چھوٹے لب۔ یہ غشاء مخاطی کی دو چنٹیں ہیں جو بڑے لبوں کی اندرونی جانب واقع ہیں سن نمو اور جوانی کے زمانے میں اور خصوصاً فربہی کی حالت میں یہ دونوں بڑے لبوں میں تقریباً پوشیدہ رہتے ہیں لیکن بچپن میں اور بچہ پیدا ہو جانے کے بعد اور بڑھاپے میں مستقل طور پر بڑے لبوں سے باہر نکلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کی لمبائی دو انچ تک ہوتی ہے اور یہ بظر کے بالائی حصے سے شروع ہو کر سوراخِ فرج کے نیچے اور بیرونی جانب گزر کر دونوں شفر کبیر میں ختم ہو جاتے ہیں۔ بالائی حصہ دو شاخہ ہو کر مقابل کی دونوں شاخوں [illegible] بظر کا غلاف بناتی ہے جس کو قلفة البظر کہتے ہیں

اس سے ذرا نیچے دونوں طرف کی شاخیں مل کر حشفۃ البظر کے نیچے اس کی لگام بناتی ہیں جس کو قید الحشفہ کہتے ہیں۔ یہ دونوں چھوٹے لب ہمیشہ فرج سے باہر نکلے ہوئے رہتے ہیں۔ افریقہ کے بعض مقامات کی عورتوں کے لب بہت بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ غیر معمولی حالت فعل جماع میں حارج ہوسکتی ہے۔ اسی لیے ان پر عمل جراحی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ افریقہ میں اس کو کٹوانے کا رواج پایا جاتا ہے۔

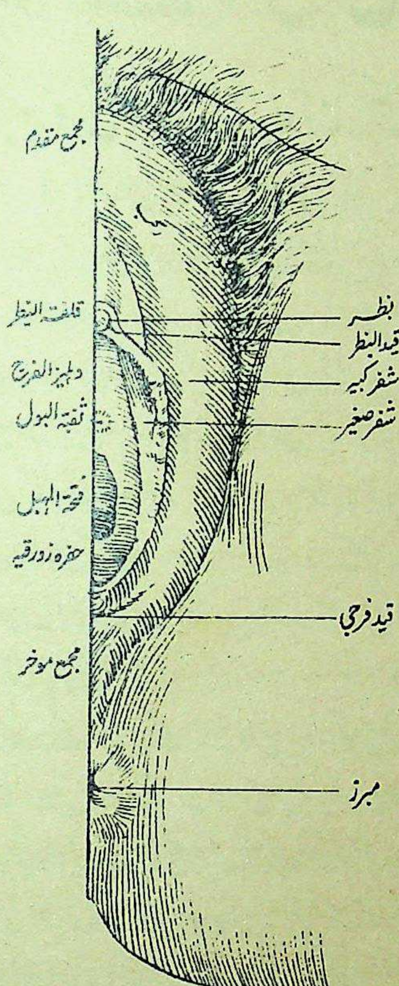

ان کی ساخت میں غشاء مخاطی کے علاوہ عروق و اعصاب کے جال اور غدد دہنیہ اور غدد عرقیہ کے علاوہ عضلی ریشے بھی پائے جاتے ہیں عصبی ریشوں کی زیادتی کی وجہ سے ان میں حس بھی زیادہ ہوتی ہے۔

بظر۔ یہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا عضو ہے۔ جو جبل زہرہ سے تقریباً آدھ انچ نیچے اور چھوٹے لبوں کے دونوں بالائی شاخوں کے درمیان اور ان سے پوشیدہ ہوتا ہے اور بڑے لبوں کے ملاپ سے تقریباً آدھ انچ نیچے واقع ہے۔ یہ عضو مردانہ عضو تناسل کے قائم مقام ہے اور اسی کی طرح اپنی ساق یا جڑ کے ذریعے سے عظم الورک اور عظم العانہ کے شعبوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی اگلی بلندی کو جو گول اور آزاد ہوتی ہے حشفۃ البظر کہتے ہیں۔ بظر عموماً اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ وہ دونوں لبوں میں چھپا رہتا ہے لیکن بعض خاص نسل کی یا گرم ممالک کی بعض عورتوں میں یہ ایک دو انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ بلکہ افریقہ کی عورتوں میں شاذونادر یہ پانچ چھ انچ تک لمبا پایا جاتا ہے۔ افریقہ میں یہ عضو عموماً بڑا ہوتا ہے اس لیے وہاں اس پر ختنہ کا عام رواج ہے یعنی اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ یہ عضو عورتوں میں شہوانی لذت کا مرکز ہوتا ہے اور اس کو چھونے یا رگڑنے سے اس میں خیزش پیدا ہوتی ہے۔

دہلیز الفرج:۔ بظر کے نیچے اور ثقبہ مہبل کے اوپر دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان ایک سہ گوشہ چکنی سطح جس کی وسعت تقریباً ایک انچ ہوتی ہے، دہلیز الفرج کہلاتی ہے۔ اس کے دونوں جانب بصلۃ الدہلیز یا غدد دہلیز ہوتے ہیں۔ اسی کے درمیان سوراخ بول دکھائی دیتا ہے جو بظر سے تقریباً آدھ انچ نیچے واقع ہے۔

اس کی ساخت میں اوپر کی جلد کی بجائے غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور اس میں رطوبت پیدا کرنے والے غدد کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

بصلۃ الدہلیز یا غدد دہلیز:۔ دہلیز فرج پر دونوں طرف فرج لے کر بظر تک چھوٹے لبوں سے کچھ پیچھے جونک کی شکل کے دو جسم ہیں۔ جو عضلات بصلی اسفنجی سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ ان کی لمبائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ ان کا پتلا سرا بظر کی طرف اور چوڑا مدور سرا نیچے کو مائل رہتا ہے۔

اس کی ساخت میں وریدی جال کے علاوہ شریانیں اور اعصاب بھی شامل ہیں اور ان پر غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور پھولنے اور سکڑنے کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کو اصطلاحاً غدہ کہہ دیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقتاً یہ غدہ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے یہ ایک وریدی ساخت ہے۔ اور عورت میں وہی حیثیت رکھتی ہے جو مرد کے قضیب میں جسم اسفنجی کو حاصل ہے۔ وضع حمل کے موقع پر کبھی کبھی ان کے پچھلے سرے پھٹ جاتے ہیں جن سے شدید جریان خون ہوتا ہے۔

ثقبہ مجریٰ بول:۔ یعنی پیشاب خارج ہونے کا سوراخ۔ یہ سوراخ دہلیز فرج کے درمیان اندام نہانی کے سوراخ سے تقریباً ¼ انچ اوپر اور بظر سے تقریباً ایک انچ نیچے واقع ہے۔ اس سوراخ کے دونوں لب آپس میں ملے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ سامنے سے پیچھے کی طرف ایک لمبی سی درز کی طرح نظر آتا ہے۔ اور غشاء مخاطی جو اس کے چاروں طرف پھیلتی ہے اس میں عموماً چنٹیں پڑی ہوئی اور کچھ

ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان چنٹوں کا وجود ان گول عضلی ریشوں سے ہوتا ہے جو اس کی ساخت میں پائے جاتے ہیں۔ اس سوراخ کے دونوں طرف کی دیواروں میں دو نالیاں سی آکر کھلتی ہیں جن کو مجاری ثقبۃ البول کہتے ہیں۔

عورتوں کے مرض سوزاک میں پچکاری سے دوا پہنچانے کے لیے یا پیشاب بند ہو جانے کی حالت میں سلائی اسی سوراخ میں داخل کی جاتی ہے۔

ثقبہ مہبل ۔ یعنی اندام نہانی کا سوراخ۔ یہ سوراخ پیشاب کی نالی کے سوراخ سے تہائی انچ نیچے ہوتا ہے۔ اور پیچھے اور پہلوؤں پر عموماً پردہ بکارت سے گھرا ہوتا ہے۔ آگے یا اوپر کی جانب دہلیز فرج کا قاعدہ ہوتا ہے۔ غیر شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ تقریباً گول اور تنگ ہوتا ہے۔ لیکن پہلی مرتبہ جماع کے بعد اس کی گولائی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اور بچّہ کی پیدائش کے بعد ایک لمبی درز کی طرح بادامی شکل کا نظر آتا ہے۔ اوپر سے اس سوراخ کو فرج کے دونوں چھوٹے لب کم و بیش بند رکھتے ہیں۔ اسی سوراخ کی راہ حیض و نفاس کا خون آیا کرتا ہے۔ اور بچہ کی پیدائش بھی اسی سوراخ سے ہوتی ہے۔

پردہ بکارت :۔ یہ غشاء مخاطی اور نسیج واصل سے بنی ہوئی ایک پتلی سی اور عموماً ہلالی شکل کی چنٹ ہوتی ہے۔ اس کا بالائی مقعر کنارہ اوپر عانہ کی طرف آزاد ہوتا ہے اور زیرین محدب کنارہ سوراخِ فرج کے نیچے والے حصّے سے ملا رہتا ہے۔ اس کی شکل عموماً ہلالی ہوتی ہے جس سے ثقبۂ مہبل کا تقریباً ایک تہائی حصّہ کھلا رہتا ہے۔ اور باقی دو تہائی بند رہتا ہے۔ اسی سوراخ کے راستے سے ازالہ بکارت سے پہلے حیض کا خون جاری رہتا ہے۔ ہلالی شکل کے علاوہ اس کی اور شکلیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عورتوں میں یہ پردہ تمام ثقبۂ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہے لیکن حیض کی آمد کے لیے اس کے بیچ میں ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے۔ بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں جن میں ایک بڑے سوراخ کی بجائے متعدد چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ عموماً یہ سوراخ تین چار ہوتے ہیں اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ پردہ تمام ثقبۂ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں خون حیض خارج نہیں ہوتا لیکن اکثر اوقات یہ پردہ جماع سے پھٹ جاتا ہے اور پھر خون حیض کے اجرا کے علاوہ تمام طبعی وظائف اچھی طرح حسب معمول پورے ہونے لگتے ہیں لیکن بہت ہی کم ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پردہ میں نسیج واصل کے ایسے سخت اجزا شامل ہو جاتے ہیں کہ وہ جماع سے بھی نہیں پھٹتا۔ ایسی صورت میں اس پر عمل جراحی کر کے پھاڑ دیا جاتا ہے۔

یہ پردہ ایام طفولیت میں دیگر اعضا کی مناسبت سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے۔ یہ پردہ بھی دوسرے اعضاء کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ نیز ابتداء عمر میں فرج کے دونوں بڑے لب ایک دوسرے سے دُور رہتے ہیں اس لیے یہ پردہ بھی کھنچا ہوا رہتا ہے۔ لیکن جب بلوغ کے قریب اعضائے تناسل کے مجاور اعضا میں غیر معمولی نشو و نما ہو جاتا ہے اور ان کا دباؤ اعضائے تناسل ظاہری پر پڑتا ہے۔ تو اس وقت دونوں بڑے لب اور چھوٹے لب ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں لبوں کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پردہ بکارت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ شاذ و نادر یہ اتنا ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ جماع کے باوجود بھی اس میں انشقاق واقع نہیں ہوتا۔ لیکن بچّہ کی پیدائش کے بعد بہرحال یہ صورت باقی نہیں رہتی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجامعت سے پہلے ہی جریان خون یا سیلان الرحم یا کسی غیر معمولی جسمانی حرکت سے یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

غدد وَدِی :۔ دونوں چھوٹے لبوں کے اندرونی اور زیرین جانب یہ دو غدی اجسام پائے جاتے ہیں۔ جن کو مصر و شام کی جدید طبی کتب میں بارتھولائن گلینڈز کی مناسبت سے غدد برتولین کہا گیا ہے۔ ان کی نالیاں جو تقریباً آدھا انچ لمبی ہوتی ہیں، پردہ بکارت سے ذرا نیچے اور سامنے چھوٹے لبوں کی اندرونی جانب کھلتی ہیں۔ ان کی شکل گول یا کچھ بیضوی ہوتی ہے۔ جسامت کم و بیش چنے کے برابر رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور ان سے شہوت کے وقت ایک قسم کی زردی مائل چکنی رطوبت پیدا ہو کر خارج ہوتی ہے اور فرج کو تر رکھتی ہے۔ نیز سوزاک ہو جانے کی صورت میں سوزاک کے جراثیم کی چھوت بھی ان میں لگ جاتی ہے۔

حُفرہ زورقیہ :۔ یعنی کشتی نما نشیب۔ یہ دہلیز الفرج کا وہ نشیبی حصہ ہے جو اندام نہانی (ثقبہ مہبل) کے سوراخ کے پیچھے اور مجمع موخر کے آگے واقع ہے۔ اگر قید فرجی (مجمع موخر کی اندرونی سطح کی ہلالی چنٹ) کو کسی آلہ سے باہر کی طرف کھینچا جائے تو یہ حفرہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

عام بیان اور افعال و وظائف۔ رکب یا جبل الزہرہ اور دونوں شفرکبیر کا فائدہ یہ ہے کہ اپنے قریب کے اعضا کو خارجی اثر یا صدمے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ دونوں شفر صغیر کی جسامت کا جسم کو فربہی اور لاغری یا طول وعرض سے کوئی خاص تعلق قائم کرنا مشکل ہے، البتہ ان لبوں کی چھوٹائی یا بڑائی شہوت کی کمی یا زیادتی پر ضرور کچھ دلالت کرتی ہے۔

بظر کے متعلق بھی یہ یقین کیا جاتا ہے کہ زنانہ اعضائے تناسل میں وہی درجہ رکھتا ہے، جو مردوں میں قضیب کو حاصل ہے۔ اور اس میں قضیب کی طرح ایک پھولنے والی ساخت ہوتی ہے جس کو جسم اجوف کہتے ہیں۔ جسم اجوف ایک مضبوط جھلی سے ملفوف ہوتا ہے، جس کے اندرونی جانب درخت کی طرح شاخیں اور زائدے نکلتے ہیں، جو جسم اجوف کو خانوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ان خانوں میں نسیج انتصابی ہوتی ہے۔ جس میں ایک خاص قسم کی رگوں کا جال ہوتا ہے۔ بظر کی استادگی کے وقت نسیج انتصابی سکڑ کر اس جال پر دباؤ ڈالتی ہے جس کی وجہ سے جون واپس نہیں جا سکتا۔ اور بظر کا حجم کچھ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس میں خیزش قائم رہتی ہے۔

بصلۃ الدہلیز کے افعال کو بھی بظر ہی کے ضمن میں سمجھنا چاہیے۔ کیوں کہ ان کی حیثیت مرد کے جسم اسفنجی کی سی ہے۔ اور پر ان کا تعلق بظر سے ہے۔ بظر کی خیزش کے وقت ان کے اندر خون کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خون پی ہوئی جونکوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ایک وریدی ساخت ہے۔ اور اس پر غشائے مخاطی کا اثر ہوتا ہے۔ جس سے رطوبت تراوش پا کر اس جگہ کو تر رکھتی ہے۔

پردہ بکارت کا وظیفہ کچھ مجہول سا ہے۔ ممکن ہے کہ بلوغ سے قبل آس پاس کی ساختوں کی حفاظت کا کچھ کام ان کے سپرد ہو۔ بہرحال یہ کہنا مشکل ہے کہ اگر پیدائشی طور پر پردہ بکارت موجود نہ ہو تو عورت کے اعضائے تناسل میں کیا کیا نقائص واقع ہو جائیں گے لیکن ماہرین افعال الاعضاء کا بیان ہے کہ اس کو تشریح و افعال الاعضاء کے نقطۂ نظر سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر اس کے افادہ کو معاشرتی و اخلاقی حیثیت سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ غدود دی دو بادامی شکل کے غدود ہیں، جو مردوں کے غدود دی کے قائم مقام ہیں۔ ان غدودوں کی زردی مائل، شفاف اور لیس دار رطوبت اپنی نالیوں کے راستے سے تھوڑی تھوڑی ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ یہ رطوبت فرج کے لبوں اور مہبل کو نرم و تر رکھتی ہے۔ جماع کے وقت ان کا فعل معمول سے بڑھ جاتا ہے۔ بڑھاپے کے زمانے میں اور کمزور اور لاغر عورتوں کے غدود دی سے عموماً رطوبت کا اخراج زیادہ ہوتا ہے کبھی کبھی جماع کے موقع کے علاوہ بھی اس رطوبت کے غیر معمولی اخراج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور ناواقف اس کو سیلان الرحم سمجھنے لگتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

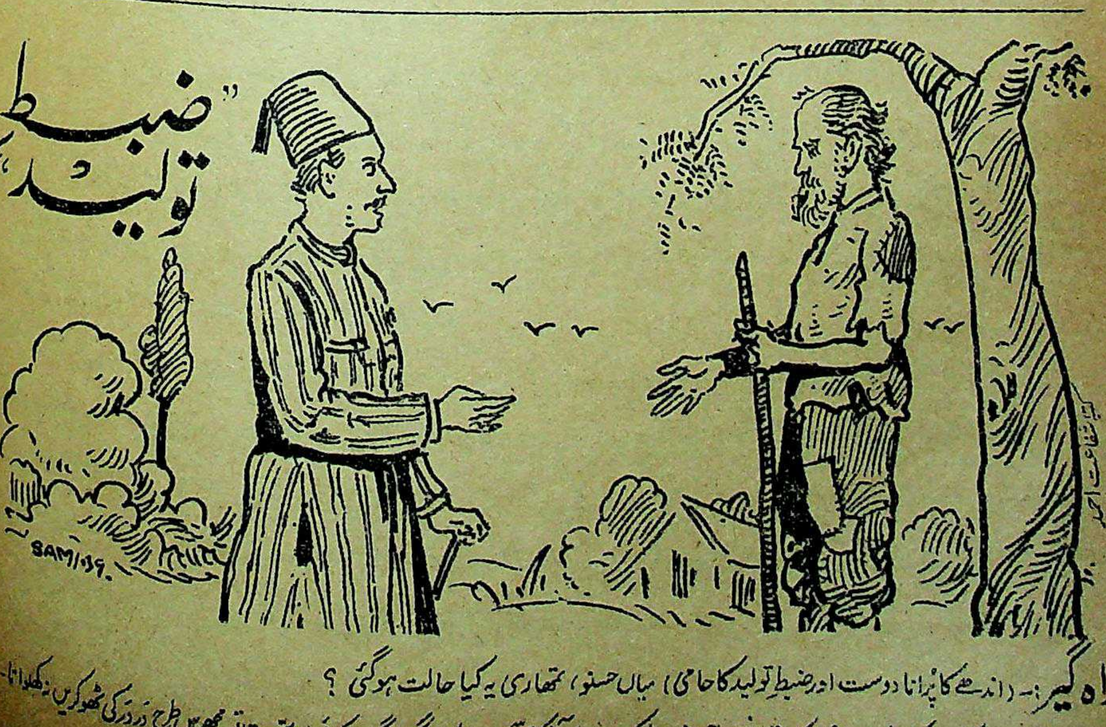

راہ گیر:۔ (اندھے کا پرانا دوست اور ضبط تولید کا حامی) میاں حسنو، تمھاری یہ کیا حالت ہو گئی ؟

اندھا:۔ یہ سب آپ ہی کے مشورے پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ حسینی اللہ کو پیارا ہوا۔ آنکھوں میں لا علاج ہو گیا۔ اگر میرا کوئی اور بچہ ہوتا تو مجھے اس طرح در در کی ٹھوکریں نہ کھلاتا۔

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے، جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بو علی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے۔ اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انھوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں انھیں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بُری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہینگی اور دنیا رطب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہماری جمود کی پردہ دری ہوتی ہے

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس و ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے، کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بو علی سینا نے اس قافلہ کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہہ پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت و بہر حال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید صاحب کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی تمام عمرِ عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی، اور شہیدِ فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دوا سازوں کی ہوس نے اچھی، خالص اور پر اثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھی جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکبات [illegible] کے مطابق ایسی صحت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لیے قابل قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر و ناز۔ مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طبِ یونانی کے جسمِ مردہ میں رُوح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہے اسی طرح دواؤں کے معاملہ میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دنیائے دواسازی میں نشیل کا سونا ہے جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانہ کا قیام سنہ ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے تینتیس ۳۳ سال پورے کر کے چونتیسویں ۳۴ میں قدم رکھ چکا ہے۔ دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن انکی روح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہے انکے فیضانِ تربیت نے انکے فرزند اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کر دیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب از سرِ نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہے ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانہ کے ہر شعبہ پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانہ کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انہیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علو ہمت کا سب سے بڑا ثبوت انکی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملجاتا ہے، حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقل سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہے۔ شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانہ کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی، یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہوں بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں، موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہے اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھکر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانہ میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خریدہ دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ زمانہ اب دُور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کر کے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے۔ اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کر سکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ اصحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہو جائے۔ لیکن ایسے اصحاب جو یہاں تشریف لا کر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانہ کا کاروبار بحمد للہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور کل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہو جائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کر کے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۶۵۹۳۷۳ تھی۔

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام "گودام مفردات" ہے۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملہ کا ایک افسر ہے جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کر لے کہ وہ تازہ، عمدہ اور صحیح الاثر ہے اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرا کے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے۔ سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند و مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف، گولیاں اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ ۱۵ آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقۃ دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی ایسی لازوال شہرت قائم کر دی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہو گئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک کہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا۔

(۳) "گودام سٹاک" اس گودام میں صرف بوتلیں خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور یہ تمام چیزیں یہاں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہو گیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانہ سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں، دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے خود اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبد الحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیج دیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوض کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کر کے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کر دیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانہ سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکما، نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں ہز ایکسیلنسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب بہادر جی سی آئی ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے دواخانہ کی کوششوں کو پسند فرما کر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے، ماہرین فن کی نظروں میں اب اسکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اس دواخانہ نے گزشتہ چونتیس ۳۴ سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں، جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طبِ یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانہ کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں، اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہے کہ وہ تا حد امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان و نقّالان"

خدا شرّے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان و نقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد" دواخانہ ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا سہی اس کی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہے جس کو "ہمدرد" کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد" دواخانہ کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اُس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شامل حال رہا ہے اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بہ چشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہے کہ آپ طب یونانی کے عظیم الشان دواخانہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار

مینیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

کی

"مرکّب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لئے"

حضرت مسیح الملک کا اظہار مسرّت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبّی انجمن، اور دنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-

بخدمت شریف جناب مینجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی!

آپ نے سنہ ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیاء مرحمت فرما کر طبّی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرّت ہے کہ نمائش اشیاء کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپکی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسکو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہٰذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنریری سکرٹری
مان سنگھ (وید)

دستور العمل

① اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی ② خریدار قدیم
ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔
اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی ③ زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کیجائیگی
④ اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرما کر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے
پارسل منگانا ہو تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جا سکے اور خط و کتابت میں دیر نہ
لگے ⑤ فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا
اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہو کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کریں ⑥ تمام پارسل نہایت
احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا
گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں ⑦ ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہو جس
کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے گیارہ آنے (عہ ۱۱؍) ہوتا ہو۔ اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعے منگانا ہو تو
پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہو اور
حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہو اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہو اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں
اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہو۔ اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہو اس واسطے مناسب ہے، کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے
ڈاک خانے کے ذریعے فرمائش منگائیں، چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہو اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش
جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیئے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند
سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہو۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہاں
تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعے نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں،
⑧ ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دی جاتی ہو اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ تاخیر کی کوئی
خاص وجہ ہو اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیئے کہ تمام دوائیں روانہ
ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ بعد میں وہ دوا جو چھوڑ دی
گئی ہو روانہ کی جائے یا نہیں ⑨ اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیج دینی چاہیئے
ورنہ تعمیل نہ ہوگی ⑩ تمام مرکب دوائیں پورے اجزاء صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی
مناسب رکھی گئی ہو تاہم بخیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی تیاری پر طبیبوں کو اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۰ سے ۱۵ فی صدی
کمیشن دیا جاتا ہو۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا رکارڈ اس سے
خراب ہوتا ہو ⑪ محصول پارسل و پیکنگ اور خرچہ وی، پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر ویلیو
واپس کر دیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا ⑫ ۸۔
آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی، پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعے ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیئے۔

نوٹ

دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہو اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اِس فہرست میں نہیں ملی ہی یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہی تو اپنے مرض کی پُوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں، یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھدیجئے اِس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہی یا لاغر۔ وزن کیا ہی؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہی؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان زیادہ رہتا ہی۔
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہی؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہی۔
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہی۔
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہی؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہی؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہی تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہی یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہی تو کتنے عرصے سے ہی؟
(۱۷) مُشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہی تو کتنے عرصہ تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہی؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہی یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہی یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہی کوئی صورت دکھائی دیتی ہی یا نہیں
(۲۲) کیا سُرعت انزال کی شکایت ہی؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہی یا نہیں؟
(۲۵) کسی نغیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہی؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہی تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہی؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہی یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہی یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہی تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی، اگر ہوتی ہی تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

بچّوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچّے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصے سے بیمار ہی؟
(۳) دُودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہی؟
(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہی؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہی؟
(۶) بچّہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہی؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟
(۸) سوتے میں بچّہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلاجُ الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لیئے کون کون سی ادویہ ان صفحات میں صرف کثیر الاقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

متعدی اور وبائی امراض

کھانسی ودمہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۱۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال

سل ودِق

نمبر دوا	ادویہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرۂ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
۶۰ "	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۶۰ "	مارالحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	مارالذہب
۴۶۳	کافور ستیال

ہیضہ

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور ستیال
صفحہ ۶۱	قتل زم (رجسٹرڈ)

پیچش

نمبر دوا	ادویہ
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الاس
صفحہ ۶۱	پیچ (رجسٹرڈ)

طاعون

نمبر دوا	ادویہ
تتمہ	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی

امراض خبیثہ

آتشک

نمبر دوا	ادویہ
ص ۶۸	اکسیر فرنگ
۷۴۰	جوہر منقے
۷۶	جوہری
۱۲۰	حب کتھہ
۱۷۹	رُوح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئو دنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک

خنازیر (گنٹھ مالا)

نمبر دوا	ادویہ
۹	اطریفل غددی
صف ۷۶	روغن اکسیر خنازیر

سوزاک

نمبر دوا	ادویہ
۱۹	اِکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑھائی والی
۶۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	رَوغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک

جذام

نمبر دوا	ادویہ
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صف ۶۴	معجون مصفی خاص
۶۴ "	شربت عشبہ خاص

امراض خون

کمی خون

نمبر دوا	ادویہ
۲۹۲	شربت فولاد
۳۳۴	شربت مویز
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد ستیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

خرابی خون

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صف ۶۴	معجون مصفی خون
۶۴ "	شربت عشبہ خاص

امراض عامہ

بخار

نمبر دوا	ادویہ
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۶	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمّٰے
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل

وجع مفاصِل (گٹھیا)

نمبر دوا	ادویہ
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	رَوغن موم
۲۱۵	رَوغن قسط
۲۱۷	رَوغن کچلہ
۲۲۹	رَوغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
۸۴ صف	معجون اوجاع

امراض دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث

ضعف دماغ

نمبر دوا	ادویہ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۸۵ صف	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)

صرع و سکتہ

نمبر دوا	ادویہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب

فالج، لقوہ، رعشہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۷	برشعشا
۳۶	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لبنا

مالیخولیا

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی

بیخوابی (سہر)

نمبر دوا	ادویہ
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

نزلہ و زکام

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۴۷	برشعشا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان

امراض چشم

ضعف بصر

نمبر دوا	ادویہ
۶۳ صف	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر

آشوب چشم

نمبر دوا	ادویہ
۲۸	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۶۰	کحل سیاہ

آنکھ کی خارش

نمبر دوا	ادویہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا

ناخونہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد

نزول الماء

نمبر دوا	ادویہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا

امراض گوش

دردگوش، درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب

ثقل سماعت (بہراپن)

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا

امراض بینی

بخر الانف (ناک کی بدبو)

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ

امراض دہن

گندہ دہنی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلیٰ
۵۰۹	مربہ زنجبیل

قلاع (منہ آنا)

نمبر دوا	ادویہ
	ذرور چھالوں والا سلہ

سیلان اللعاب (رال بہنا)

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کموتی
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں

امراض دندان

لکنت

نمبر دوا	ادویہ
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۱۶۷	دوائے لکنت

درد دندان

نمبر دوا	ادویہ
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد

تحرک دندان (دانت ہلنا)

نمبر دوا	ادویہ
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں

امراض گلو

بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام

امراض قلب

ضعف قلب

نمبر دوا	ادویہ
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۶۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلاء
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
۸۵ صف	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)

خفقان

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

سلہ فی تولہ ۲ر

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دوالمسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

غشی

۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گذر
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی و قے

۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد ستیال
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
〃 ۶۲	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک ستیال

بواسیر

۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا

اسہال

۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت

امراض جگر و طحال

ورم جگر

۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۳۱	قرص زرشک

ضعف جگر

۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دوالمسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دوا الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد ستیال

استسقاء

۱۷۸	دوا الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۳۷	شربت دردمکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال و ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب اشخار
۲۶۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص ۶۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ و مثانہ

سنگ گردہ و مثانہ

۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۲	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلوبالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۰	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسرماہی
۵۵۴	معجون عقرب

ضعف گردہ و مثانہ

۵۴	جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۲۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ

ذیابیطس

۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۶۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۲۷	کشتہ بیضہ مرغ
۷۵ھ	دولابی (رجسٹرڈ)

امراض جلد

خارش

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۱۷۹	روح عشبہ
۳۴۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
۶۴ھ	معجون مصفی خاص
۶۴″	شربت عشبہ خاص

برص

نمبر دوا	ادویہ
۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص

داد

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد

پھنسیاں وغیرہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۲	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۲	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوالی
۶۰۷	مرہم جدوار

امراض مخصوصہ مرداں

جریان وکثرت احتلام

نمبر دوا	ادویہ
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبین
۲۴۶	سفوف عجیب مند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۶۴	سفوف خستہ تمر ہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ و ممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
۸۵ھ	مثالی
۶۲″	قرص جریان

سرعت

نمبر دوا	ادویہ
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی

ضعف باہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گذر سر گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص و آتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلاء کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۸۱ھ	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مروح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
۸۵ھ	ممسک بنظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
۶۳ھ	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
۷۶″	روغن مقوی
۸۲″	معجون مقوی و ممسک

لاغری وکجی

نمبر دوا	ادویہ
۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے ٹکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلاء ببر شیر والا
۳۶۵	طلاء اکسیر
۳۶۷	طلاء مشک والا
۳۶۸	طلاء عجیب
۳۶۹	طلاء سرخ
۳۶۲	طلاء شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلاء الماس
۶۳ھ	طلاء اعظم (رجسٹرڈ)

امراض مخصوصہ زنان

بندش حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
۶۱ھ	ماہواری (رجسٹرڈ)

کثرت حیض

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک

سیلان الرحم

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف

اسقاط

نمبر دوا	ادویہ
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علوی خاں
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی

ورم رحم

نمبر دوا	ادویہ
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ

امراض بچگان

نمبر دوا	ادویہ
۱۸	اکسیر الاطفال
۶۲ھ	نونہال

دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں اطبائے کرام جن کا فرض ہی کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہی کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہی اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہی، اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ:۔

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں، تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۷۵ فیصدی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجہ سے گذر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے، ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہی +

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں آنار۔ انگور سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہی۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنہ + **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہی صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۴۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرمائیے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہی۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہئے +

ضمیمہ

پیچش اور دستوں کا میاب علاج

پیچ

رجسٹرڈ

پیچش اور دستوں کے لیے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کردیا ہی اس دوا کی ایک دو خوراکیں ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہیں دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو یہ ہر موقعہ پر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں ہر گھر میں اس کا احتیاطاً رہنا ضروری ہیں

قیمت، فی شیشی ۲۴ خوراک (عہ/)

ایک روپیہ آٹھ آنے

ذوبانی

تلی کے مریضوں کے لیے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کے لیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہی "ہمدرد دواخانہ" جن ادویات پر بجا ناز کرسکتا ہی اس میں یہ ایک دوا ذوبانی بھی ہی، خوبی یہ ہی کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ، تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہی اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے، نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہی

قیمت، فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے،

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے!

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج

ماہواری

رجسٹرڈ

حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہی! اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہی ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی،

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا

ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

TILA-I-AZAM.
طلاء اعظم
رجسٹرڈ
میاں بیوی کے تعلقات کی بدمزگی کا عبرتناک منظر

طلاء اعظم

رجسٹرڈ

بچپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہی۔ عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کُن مرض کے لئے قرص جریان ایک عجیب دوا ہی۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو، یہ ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرتِ احتلام کو روک دیتی ہیں۔

قیمت فی شیشی جس میں بیس۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہی صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہی جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہی۔ تجربہ شاہد ہی کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوّت پہنچاتی ہی قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔

قیمت فی ڈبیہ بیس۲۰ یوم کی دوا دو روپیہ (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دھلی

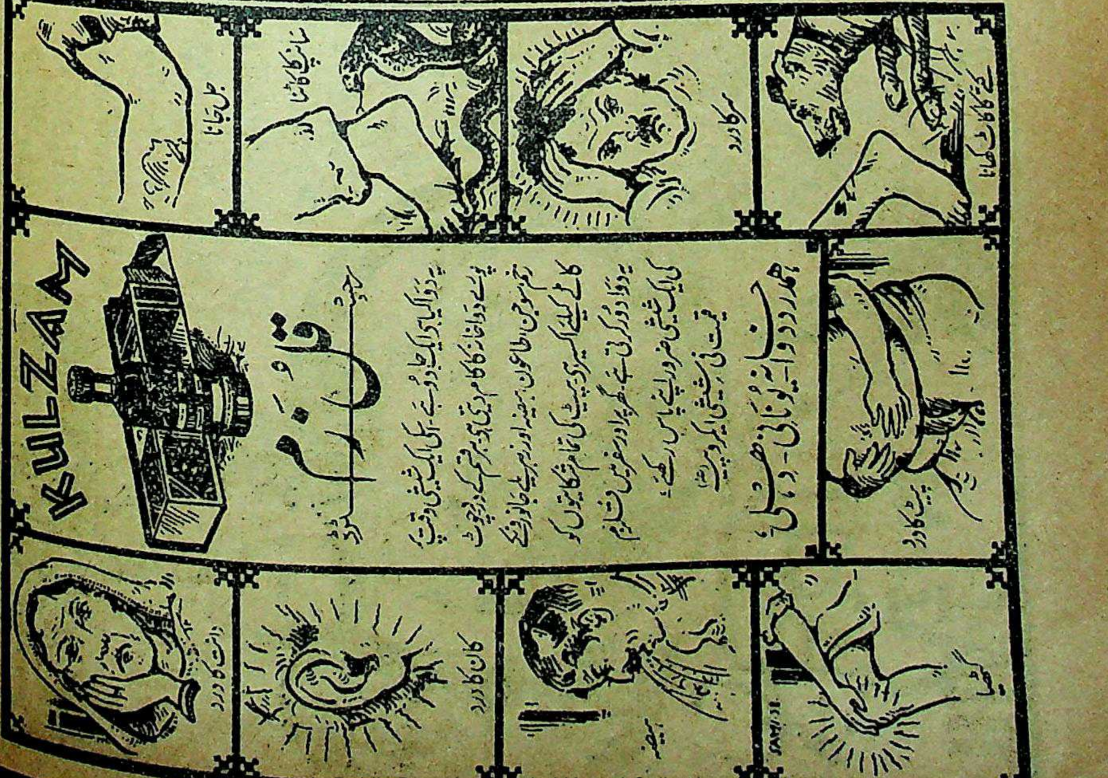

قلزم رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دُور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہے گا

کیونکہ

ممسک بے نظیر رجسٹرڈ

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے اس دوا کے خواص اسقدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ممسک بےنظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بےنظیر جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے، قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بےنظیر میں مشک عنبر۔ یاقوت۔ زمرد۔ مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں، اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کرسکتا ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی بارہ خوراک تین روپے (۳ے)

حب مسہّی خاص رجسٹرڈ

باہ کے متلاشیوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ حلق سے اُترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ سُست اور بیکار اعصاب میں برقی رَو کی طرح اثر کرتی ہیں۔ عضو مخصوص کو سخت اور قوی کرتی ہیں۔ مضر صحت اجزا سے پاک ہیں۔ بیش قیمت اور نادر ادویہ سے مرکب ہیں اس کا چندروزہ استعمال نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنا دیتا ہے۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں، جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں ایکبار کا تجربہ آپ کو بتا دیگا کہ "حب مسہی خاص" کیا چیز ہیں

قیمت، فی شیشی بیس گولی عـ۱۰، دس روپے، جو ۲۰ روز کے لئے کافی ہیں

حسن کا قدرتی خزانہ آنکھ ہے!

اور آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے "ہمدرد دواخانہ" کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا آنکھوں کو روشن کرتا ہے، رُوہے، پھولا، ناخونہ، اور نزول الماء، موتیابند، کیلئے اکسیر بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے،

قیمت فی شیشی تین ماشے دو روپے۔ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

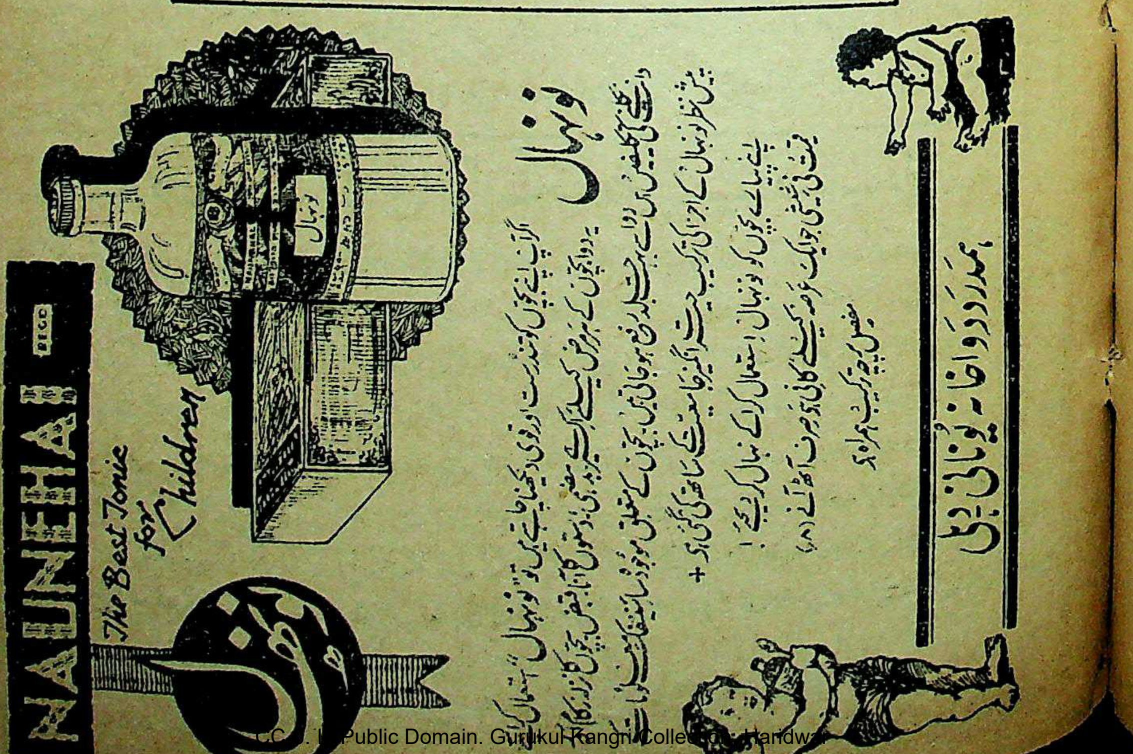

NAUNEHAL REGD
The Best Tonic for Children
نونہال

نونہال

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کرائیں یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کا نزلہ زکام دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹفک معلومات پیش نظر نونہال کے اجزا کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے +

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!

قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہے صرف آٹھ آنے (۸ر)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تریاق فشار رجسٹرڈ

بلڈ پریشر کے لیے عجیب مؤثر دوا

تریاق فشار اس مشہور مرض کی ایک خاص دوا ہے جسے عام طور پر بلڈ پریشر (ضغطہ دموی) کہا جاتا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات اس مرض کے اسباب و نتائج کا عرصہ سے مطالعہ کر رہی تھی اور ایک ایسی کامیاب دوا کی تلاش میں تھی جو اس مرض کے مریضوں کے لیے پیام صحت ہو۔ بالآخر ایک سال کے تجربات کے بعد مجلس نے ایک ایسی دوا تیار کر لی ہے جسے طب یونانی میں اس مرض کی سب سے پہلی دوا کہا جا سکتا ہے اس دوا سے غددوں کا فعل درست ہو جاتا ہے اور خون کی رگوں (شریانوں) کی سختی کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے عام صحت جسمانی بہت جلد درست ہونے لگتی ہے قلب کو بھی اس دوا سے طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے خون کی زیادہ مقدار رگوں کی طرف نہیں بھیجتا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ فی شیشی (۲۰ دن کیلیے) ۳ ے

مانعی رجسٹرڈ

برتھ کنٹرول (ضبط تولید) کی ایک خاص دوا

اس دوا کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ بس اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ اس مقصد کے لیے آج تک جتنی دوائیں ایجاد ہوئی ہیں ان سب میں "مانعی" سب سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہے طرفہ یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے اس کے لگانے سے طرفین کے اعضائے تناسل میں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف نہیں ہوتی۔ اس دوا کا اثر اس طرح ہوتا ہے کہ یہ مادے کے ان کیڑوں کو جو حمل کا باعث ہوتے ہیں اندام نہانی میں ہی مار ڈالتی ہے اور ان کیڑوں کو موقعہ نہیں ملتا کہ وہ رحم میں داخل ہوں بعض صورتیں واقعی ایسی ہوتی ہیں کہ عورت کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لیے ایسی دوا کی ضرورت ہے اس لیے اس قسم کی دواؤں کا استعمال ضرورتاً ہی کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی (عہ) دو روپے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے +

ضماد شباب رجسٹرڈ

یہ لیپ عورتوں کے پستانوں کے لیے ہے اسکے استعمال سے پستانوں کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اور وہ باکرہ عورت کے پستانوں کی طرح سخت اور سڈول ہو جاتے ہیں استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں نہایت مفید بےضرر اور خوشبودار ضماد ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

قرص حمی جدید

یہ قرص ہر قسم کے بخار کے لیے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں خصوصاً دق و سل کے بخاروں کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں دو تین ہی دن کے استعمال سے بخار میں کمی ہونے لگتی ہے اور مریض اپنے اندر توانائی محسوس کرنے لگتا ہے۔ جراثیم سلیہ کو تباہ کرنے میں یہ قرص اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ یہ قرص معالج کے ہاتھ میں ایک ایسا آلہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس کو اگر وہ ہوشیاری سے مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرے تو اس کو اکثر کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ دق و سل کے بخار کے لیے ان قرصوں کا بدرقہ ماء الحیات یا عرق ہرا بھرا ہے۔ خوراک ایک قرص کی ہے اگر ضرورت ہو تو دن میں دو قرص استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ قیمت فی درجن صرف ۱۲/

فساد خون، پھوڑے، پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے پرانے سے پرانے امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے خارش کو رفع کرتی ہے آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جانفرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰ تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸)

ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بےنظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں، درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے۔ دو روپے (عہ)

پتہ:- مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری

رجسٹرڈ

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے بیشمار تجربات کے بعد ایک عرصہ میں اس کو بنایا گیا ہی اسکے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔ درجۂ حرارت بھی کمی پر آ جاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیے بہترین دوا ہی ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لئے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ/)

رحم کے لیے ایک عجیب و غریب اکسیر

مستورین

رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہی جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی اختناق الرحم (ہسٹریا)، باد گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ اُن سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام جسمانی صحت پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہی استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہی صرف ایک روپیہ عہ/

سعالین

رجسٹرڈ

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہی کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہی بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد پھیپھڑوں اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہی۔ اور انکو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہی۔ نزلہ زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہیں۔

سُعالین کے فوائد سے بوڑھے، بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ ۸/

اوجاعی!

رجسٹرڈ

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیے ہمدرد دواخانہ دہلی کی **اوجاعی** ایک خاص دوا ہے جو بیشمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے، پیشاب میں ایک خاص مادّہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضیکہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنہ (عٰہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے، لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انھوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہے اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضاء تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (عہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔

الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنیوالے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلد ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ/)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/۸)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب و غریب مؤثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے اسکی کامیابی کے بعد بصد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کیجاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلیے اکسیر ہے عام کمزوری کو رفع کرنیکے علاوہ سیلان رحم سیلان غددی اور اندرونی اعضا تناسل کے ورام کو دفع کرنے میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے رحم اور اسکے متعلق اعضا خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اسکو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اگر زیادہ آتا ہو تو اسکو اعتدال پر لے آتی ہے بعض موقعوں پر اختناق الرحم ہسٹریا والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہرحال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے خوراک ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے (عہ/۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

(الف)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	**خواص**۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہے۔ درد سر، قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے۔ اس کی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶ عہ ر فی تولہ ۰ر
۶	اطریفل شاہترہ	**خواص**، فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۸ عہ ر فی تولہ ۰ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	**خواص**، دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو قایم رکھتا ہے۔ نزلہ، درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح یا سوتے وقت ۹ ماشے استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر مے ۲ ۱۲ ر فی تولہ ۳ر
۹	اطریفل غدوک	**خواص**۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح کو ۹ ماشے عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر صمہ ۵ ر فی تولہ ۱ر
۱۳	اطریفل کشنیزی	**خواص**۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ ہوں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر علہ ۱۲ ر فی تولہ ۔ر
۱۴	اطریفل مقل	**خواص**، بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے، بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۶ ۸ عہ ر فی تولہ ۰ر
۱۶	اطریفل ملین	**خواص**۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشے یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی سیر ۶ عہ ر فی تولہ ۰ر
۱۸	اکسیر اطفال	**خواص**۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔ خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ معدے کو صحیح حالت میں رکھنا، بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قایم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے، غرضے کہ اسم بامسمیٰ ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸ ر آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	**خواص**، یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیرہ تخم خیارین تین ۳ ماشے، شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشے۔ شیرہ خارخسک ۳ ماشے۔ شیرہ بادیان ۳ ماشے پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ علہ ۱۲ ر
۲۰	اکسیر احتلام	**خواص**۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈبیہ علہ ر
۲۱	اکسیر طحال	**خواص**۔ طحال کے واسطے اکسیر ہے مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۳ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ایک روپیہ عہ ر

نوٹ:- باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	اکسیر فرنگ رجسٹرڈ	یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتداءِ مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے سوداوی اثرات اور آتشک کے عوارض کو زائل کر دیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے۔ فی شیشی ۳۰ گولی تین روپے	
۲۲	**الاحمر**	**خواص۔** تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے۔ فی تولہ ([illegible]) اٹھارہ روپے **ترکیب استعمال،** ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیر ۵ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔	ٹکیہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ
۲۳	**اکسیر شفا** جنون اور [illegible] کی اکسیر دوا	ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (بائو گولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اس کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے خاندے کے لیے کافی ہے قیمت فی قرص دو آنے (۲؍) **ترکیب استعمال،** ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	
۲۴	**اکسیر سعال** رجسٹرڈ	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے (عہ) **ترکیب استعمال،** ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔	
		ب	
۲۷	**برشعثا**	**خواص،** زکام، نزلہ، مالیخولیا وغیرہ اور فالج ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان، درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے، ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۱۵ر فی تولہ ۳ر
		ت	
۳۳	**تریاق باہ** [illegible]	**خواص،** مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ **ترکیب استعمال،** تین ماشے کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔	فی تولہ ۸ر
۳۵	**تریاق پیچش**	**خواص،** یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** دو چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۳۰ر ٹکیہ ۵ خوراک ۲ر
۳۷	**تریاق نزلہ**	**خواص،** نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر ایک عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ر
		ج	
۴۷	**جوارش آملہ**	**خواص،** معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل و جگر کی زائد حرارت کو کم کرتی خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال) ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۸ر فی تولہ ر
۴۹	**جوارش جالینوس**	**خواص،** بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کر دیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال،** صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۲ر فی تولہ ر
۵۱	**جوارش انارین**	**خواص،** معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش جالینوس	**خواص۔** معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دردِ کمر زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ قبض کو رفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، دردِ سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا مجوزہ نسخہ ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۹ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیا سے پرہیز	فی سیر ۶ ۸ر فی تولہ ۔ر
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	**خواص،** گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶ ۸ر فی تولہ ۔ر
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں	**خواص۔** گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب، دردِ سر، بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ پانچ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ **نوٹ:۔** اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر عنہ ر فی تولہ ۴ر
۵۸	جوارش سفرجلی مسہل	**خواص،** دردِ قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے، دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادّے کو خارج کرکے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶ ۸ر فی تولہ ۔ر
۶۲	جوارش عود ترش	**خواص،** معدے کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے، غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب دوایات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز	فی سیر ۱۲ روپے ۱ر فی تولہ ۔ر
۶۳	جوارش عود ملیّن	**خواص۔** معدے کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲ روپے ۱ر
۶۶	جوارش کمونی	**خواص** معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، ٹھنڈی مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر عہ ر فی تولہ ۔ر
۶۹	جوارش مصطگی	**خواص،** معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی و ضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر عہ ر فی تولہ ۔ر
۷۱	جوارش عود [illegible]	**خواص،** معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۱۲ روپے ۱ر فی تولہ ۔ر
۷۴	جوہر منقی	**خواص** سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النسا وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کے لیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے۔ پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال،** ۲ چاول یہ دوا مویز منقی میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کرکے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گھی دودھ خوب کھائیں	فی ماشہ ۱۲ ار فی تولہ ۹ لعہ ر
۷۵	جواہر مہرہ	**خواص** اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت عزیزی کی حفاظت کرتا ہے، امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی [illegible]	فی ماشہ للعہ ۱۵ اقرص ۶عہ ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کی جاتی ہے	
۷۶	تمی	**خواص**- سوداوی امراض مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے- آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو کے لیے نہایت مفید ہے- رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے- **ترکیب استعمال**، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہوسکے- غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے-	فی خوراک ۱ر

حب نشاط- یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں- سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیساکہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں- کوئی نشے کی چیز اس کا جزو نہیں- اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے- سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں- لذت و تفریح کا سامان بھی ہے- جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں- ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کردے گا- بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور برا اثر دکھاتی ہیں- حبِ نشاط اس سقم سے پاک ہے- ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے بے ضرر اور مفید دوا ہے، قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (عہ ۱ر)
ترکیب استعمال- خاص وقت میں ایک گھنٹے پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں-

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	حب پپسین	**خواص**، خرابی ہضم اور درد شکم کے لیے بہت مفید ہے ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے مفید چیز ہے- **ترکیب استعمال**، کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت، دو گولیاں کھائی جاتی ہیں-	فی تولہ ۲ر
۸۰	حب جواہر	**خواص** اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اسکو دور کرتی ہے (**ترکیب استعمال**، خوراک ایک گولی دوا المسک معتدل ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھائیں-	فی درجن عہ
۸۴	حب ایارج	**خواص**- مرگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں- دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں- **ترکیب استعمال**، جب چار گھڑی رات باقی ہو اس تک ۳ ماشے سے ۹ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھاکر سو رہیں اور صبح کو مسہل پی لیں، تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں، **نوٹ**:- یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں-	فی تولہ ۲ر
۸۷	حب پیچش	**خواص** یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں- درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہوجاتا ہے گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہوجاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں- **ترکیب استعمال**، ایک گولی سوتے وقت یا جس وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں- اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کرلیں، گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں-	فی درجن ۶ر
۹۲	حب جدوار	**خواص** یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں- سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں- جریان میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں- کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں- **ترکیب استعمال**- ایک گولی یا دو گولیاں صبح کو یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں- ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں-	فی تولہ عہ

حب المسک ۹۳- یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں- استعمال کے دو گھنٹے بعد نعوظ سے بے تاب کردیتی ہیں نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر، مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہے قیمت ایکدرجن للعہ نصف درجن صہر تین گولیاں ۳ر
ترکیب استعمال- ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے-

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	حب حمل	**خواص**، بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں- خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں-	فی درجن ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس ۳ ماشہ کے ساتھ ۳ روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔	
۹۶	حب سوزاک	خواص، یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیسا ہی قرحہ پڑ گیا ہو تین روز میں نیست و نابود کر دیتی ہیں، پیپ خون کی آمد مطلق بند ہو جاتی ہے۔ ترکیب استعمال، ا گولی صبح ا گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھول کر پچکاری کی جاتی ہے، نوٹ، پچکاری گولیوں کیساتھ دیجاتی ہے	فی شیشی عہ ر
۹۹	حب رمد	خواص، یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں، درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح، دوپہر، اور شام کو لیپ کریں	فی درجن ۲ ر
۱۰۱	حب سعال	خواص۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہو جاتی ہے نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال، کھانسی کے وقت بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں، ترش و بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴ ر
۱۰۲	حب آواز کشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ۱ ر
۱۰۵	حب [illegible]	خواص، آنکھوں کے لیے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳ ر
۱۰۸	حب صرع	خواص۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ کھائیں	فی درجن ۲ ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	خواص۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ا گولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ صرف ا گولی ہی استعمال کی جائے ترشی و بادی سے پرہیز	فی درجن ۳ ر
۱۱۲	حب ممسک طلائی	خواص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک و مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے ۲ گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۸ ر
۱۱۳	حب ممسک	خواص۔ امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶ ر
۱۱۴	حب ممسک عنبری	خواص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	

حب عنبر مومیائی ۱۱۵

خواص۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے اعضائے تناسل و اعضائے رئیسہ میں جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔

ترکیب استعمال، دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (عہ ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص، یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں۔ سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲ ر
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲ ر
۱۱۹	حب کبد نوشادری	خواص۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیر ہضم غذا اور گرم اشیا نہ کھائیں	فی درجن ۱ ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

حب مرواریدی ۱۲۵ یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جوانکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل خراب کردیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کردیتی ہیں رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دردانگیز ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہو وہ عورت کو نہایت کمزور کردیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے (۱۲ر)

ترکیب استعمال، ایک ایک گولی صبح وشام عرق عنبر ۵ تولہ کے ساتھ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

۱۲۶	حب اولس	**خواص**۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کردی جائے۔	فی درجن ۶ر
۱۳۱	حب جمیلہ	**خواص**۔ یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲ر
۱۳۴	حب ممسک السرخ	**خواص**۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲ر
۱۳۶	حلوائے بیضۂ مرغ	**خواص** باہ کو قوت دیتا ہے گردہ ومثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے۔ (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صہ ر
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک	**خواص**۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کرکے تنگی پیدا کرتا ہے، ترکیب استعمال، ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یا دو دن استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت ومرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش وبادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صہ ر پانچ روپے

حلوائے مغز سر کنجشک والا ۱۳۸ قوت باہ کے لیے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ ومثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ۱ر فی سیر صہ ر

ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش وبادی چیزیں نہ کھائیں۔

۱۴۰	حلوائے لبوب	**خواص** باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی وفربہ کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح کو ایک تولہ کھاکر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش وبادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۴۳	حب داد	**خواص**۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ۶ر
۱۴۴	حب تیمون	**خواص**۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کردیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کردیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب وغریب ہیں **ترکیب استعمال**، ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتارلیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدوئے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰ر
۱۴۶	حب حمیٰ	**خواص** یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ وبن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جاتیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی عہ ر
۶۶۵	حب خاص	**خواص**۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے، بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوی بناتی ہیں ان کے چندروزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہوکر سستی دور ہوجاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش	فی درجن ؏ ۴ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		زیادہ کرتی ہی ان کے چند روز استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں، ترکیب استعمال، ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ۔	
۶۶۶	حبّ اکسیر	خواص، یہ گولیاں مردانہ قوت کو قایم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں، جوانی کی بے اعتدالیوں، یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہی اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اوّل ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہی موسم گرما میں گرم مقامات پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی درجن ۸ر

خ

۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہی۔ امراض سوداوی کو مفید ہی۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو جلد زائل کر دیتا ہی۔ نہایت نفیس چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۲ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہی۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۱۲ر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا	خواص خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی۔ معدے کو قوت دیتا ہی نیز سل ودق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہی۔ ترکیب استعمال، ۱۰ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہی۔	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۸ر
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص۔ دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہی وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہی۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔	فی سیر عہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص دل و دماغ اور ابصارت کو قوت دیتا ہی۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص	خواص۔ عضائے رئیسہ دل، دماغ کو قوت دیتا ہی۔ بصارت کو قایم رکھتا ہی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی۔ ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہی۔ روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہی عضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہی۔ دماغ اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہی۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو زائل کر دیتا ہی۔ مرگی، رعشہ، لقوہ، فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہی۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہی عمدہ چیز ہی بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہی۔ ترکیب استعمال، ۲ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول، عرق گاؤزبان ۷ تولہ، عرق گذر ۵ تولہ، شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۶ر چھ آنے
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص، دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہی دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہی اور زیادتی محنت سے اس کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہی اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہی تفریح پیدا کرتا ہی اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہی، ترکیب استعمال، ۵ ماسے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۳ر ورق طلا والا فی تولہ ۶ر
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص، دماغ اور دل کو قوت دیتا ہی خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہی۔ موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہی۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کیا جائے۔	فی تولہ ۳ر
۱۶۲	خمیرہ مروارید بہ نسخہ کلاں	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہی اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہی ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہی موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہی اسے جلد زائل کرتا ہی سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہی اعلیٰ درجہ کی چیز ہی اس کا مزاج معتدل ہی۔ ترکیب استعمال، یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لے کر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ ۱۰ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	**خواص**۔ خفقان، وحشت، مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۳ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر

نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل منصف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام صاحب کے لیے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں، خوش رنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۱ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اور زیادہ سرد اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے۔ **قیمت** فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ

دوائے سنگ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۶

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر آپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ **قیمت**، فی تولہ چار روپے۔

ترکیب استعمال، ارتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی چیزیں دینی چاہئیں چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	دوائے لکنت	**خواص**۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے، بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی عہ ۸ر
۱۶۸	دوائے جریان قابض	**خواص**۔ جریان کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ **ترکیب استعمال** ارتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۲ر
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	**خواص** خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱ ماشے یہ دوا عرق گذر ۷ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸ر
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی	**خواص**۔ روح قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشے دواء المسک عرق بادن ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ نبات سفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸ر
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی	**خواص**۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ دواء المسک صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر لنعہ فی تولہ ۱ر دہ شاہی فی تولہ ۲ر
۱۷۷	دوائے حیض	**خواص** مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۴ خوراکیں بند کر دیتی ہیں بدہ ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۸۲	دوائے [illegible]	**خواص** یہ دوا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوا کے مالش رگوں پٹھوں کو تمام اعضائے تناسل کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** کنج ران جسے چڈھا بھی کہتے ہیں اور عضو کے	فی شیشی عہ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں	
۱۸۳	دوائے ٹکور	خواص۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ ترکیب استعمال، یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ نوٹ:۔ بہتر یہ ہے کہ دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کی جائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کی جائے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلاء کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

رجسٹرڈ دولابی ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دو اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہے اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض جگر و گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کی بھی اس دوا سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (عہ)

عرقیات کی روحیں !!

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجیے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۳ے ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۳ے ر
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
نمبر۱۸۸(ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
〃۱۸۸(ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	〃 ۱۲ر
〃۱۸۸(ج)	روح بیدمشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۶ر
〃۱۸۸(د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۹	روح عشبہ	خواص، تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید:۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے۔ ہر موسم کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ)
ترکیب استعمال، ایک ماشے یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پئیں۔ سرخ مرچ اور گرم اشیا سے پرہیز

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	روغن موم خالص	خواص، یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہے۔ گٹھیا، ذات الجنب اور درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶ر
۲۰۰	روغن بادام شیریں	خواص، اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے قبض کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے نیند لاتا ہے اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشے سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر عہ ر فی تولہ ۲ر
۲۰۴	روغن بیضہ مرغ	خواص۔ تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۰۹	روغن کچلہ	**خواص**۔ فالج، لقوہ۔ ضعف اعصاب کے لیے مفید ہے، چوٹ کا درد دور کرتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۰	روغن معین سماعت	**خواص و ترکیب استعمال**۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	**خواص و ترکیب استعمال**، درد سر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بے خوابی کو دور کرتا ہے اور فوراً نیند لاتا ہے اس کو سر پر ملیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۱۸	روغن کدو	**خواص و ترکیب استعمال**، درد سر حار اور بے خوابی کو (جو خشکی کی وجہ ہو) دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۵ر فی تولہ ۱ر
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ	**خواص**، دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر (بے خوابی) جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے خاص نگرانی میں اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	**خواص** یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرحہ کو بھرتا ہے سوزاک کی جلن دور کرتا ہے۔ مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ار
۲۲۹	روغن سورنجان	**خواص**۔ یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**، نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ۱ر
	روغن ناصور	**خواص** دنیا میں ناصور کے لیے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بے خطا اور مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ **نوٹ**:۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے۔	فی شیشی ۱ر۸ر
	روغن خنازیر	**خواص**، یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اسی فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے، **ترکیب استعمال**، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہے۔	فی شیشی ۳ر تین روپے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہے۔ حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہے۔ سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیئے اور پندرہ روز کے بعد پھر اپنا وزن کیجیے پھر دیکھیئے آپ کا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سست اور لاغر صاحب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی جس قدر ہضم کر سکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	سنون مقوی دندان	**خواص**۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، سوتے وقت دانتوں پر ملیں اس کے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	سنون [illegible]	**خواص**، ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انھیں جلا دیتا ہے۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ **ترکیب استعمال**، اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ۱ر
۲۳۷	سنون [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا۔ مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے۔ ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے۔ رات کو یا بوقت ضرورت	فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	
۲۴۲	سنون مجلّےٰ	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو مل کر کلی بھی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون مستی	**خواص و ترکیب استعمال**، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	سفوف زرین	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۶۴	سفوف قلمی شورہ	**خواص** سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیر پا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک ماشہ اول دن، دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ۔ تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری چار تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱

رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت مبہی و ممسک ہے۔ جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۲۱ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۱ خوراک ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی	**خواص**، معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے، سستی اور کاہلی کو دور کرکے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۲۷۷	سفوف نمک شیخ الرئیس	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ ہضم اچھا کرتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر

سفوف اعظم ۲۷۸

یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۲ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۳	سفوف [illegible]	**خواص** کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲ر
۲۹۰	سفوف الائچی	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر

شربت فولاد ۲۹۲

معدے کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے، چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (۱۸ر)

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلاء

طلا شباب آور رجسٹرڈ ۳۶۲

یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کرکے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف (۳ روپے) پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نوٹ:۔ باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "مینجر"

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلاء کیمیا تاثیر	**خوص۔** اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہی فی صدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہی کہ شرم کے مارے کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہٰذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت ادر جستجو سے تیار کیا گیا ہی فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہی اور لطف یہ ہی کہ بالکل بے ضرر ہی نہ اپار کرتا ہی نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہی اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کرکے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہی۔ **ترکیب استعمال** ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کرکے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں۔ اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کرکے چنبیلی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	طلاء پیہ شیر والا	**خوص۔** کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کرکے عروق و عصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہی۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہی قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ **ترکیب استعمال،** حسب الترکیب طلا مذکورۂ بالا۔	فی تولہ ۓ چھ روپے
۳۶۵	طلاء اکسیر	**خوص،** وہ نوجوان کو جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد زیادتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہی کجی اور سستی کو دور کرتا ہی۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہی دو ہفتے استعمال کریں۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۶	طلاء مجلوق	**خوص،** یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہی جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کرکے پوری قوت پہنچاتا ہی نہایت مفید ثابت ہوا ہی اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہی کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہی نہ باندھنے کا جنجال ہی اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال۔ کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہی کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہی مجلوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہی۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلاء کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہی۔ **ترکیب استعمال** اس کو نیم گرم کرکے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	فی شیشی جو تین ماہ کے لیے کافی ہی دو روپے (عہ)
۳۶۷	طلاء مشک والا	**خوص۔** باہ کو قوت دیتا ہی کمزوری کو دور کرتا ہی اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہی۔ عصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہی۔ قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہی اور قیمتی فوائد بخشتا ہی۔ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہی۔ **ترکیب استعمال۔** بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہی یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہی۔	فی تولہ عہ دو روپے
۳۶۸	طلاء عجیب	**خوص،** اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہی اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہی۔ پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہی اس کو تحلیل کرتا ہی اپنے خوص میں عجیب الاثر ہی۔ ترکیب استعمال بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی ۸/عہ
۳۶۹	طلاء سرخ	**خوص،** اعضاء تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہی اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہی ذرا اپار کرتا ہی۔ بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ ۸/عہ
۳۷۰	طلاء اعجاز	**خوص** وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے اس کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہی اور اس کے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہی عصاب میں توانائی پیدا کرتا ہی آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہی ہر موسم و ہر زمانہ میں بے کھٹکے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں۔	فی شیشی دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال شب کو ۱ رتی گرم کرکے سر اور سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کرکے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز۔	
۳۷۱	طلاء الماس	خواص۔ عجیب وغریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہی۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہوجاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہی اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔ ترکیب استعمال انگلی کا ۱/۲ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	فی گولی للعہ چار روپے

عرق فولاد ۳۷۲ نہایت ہاضم مقوی اعصاب مقوی معدہ ہی۔ عمدہ خون پیدا کرکے چہرے کی رنگت نکھارتا ہی بواسیر خونی وبادی کے لیے خاص طور پر مفید ہی معدہ وجگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہی جگر کی سختی کو زائل کرتا ہی۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ۱ تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴ دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہی معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہی اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا ہی اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہی غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کرکے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی وکاہلی کو دور کرکے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی وتازگی پیدا کرتا ہی ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہی اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہی محرک باہ ہی سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہی بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہی نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہی قابل استعمال اور عدیم المثال ہی قیمت فی بوتل تین روپے (سے۳ر) ترکیب استعمال۔ چار تولہ عرق میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۴	عرق مصفی بیخ چوب	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہی پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہی چہرے کا رنگ نکھارتا ہی قوت باہ کے لئے مفید ہی عقل وحواس کو تقویت دیتا ہی معدہ کو قوت دیتا ہی ہضم طعام میں اعانت کرتا ہی مفرح قلب ہی اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہی۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل تین روپے
۳۸۹	عرق عنبر	خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی فوری اثر دکھاتا ہی۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی وترش اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل عہ ر
۴۱۴	عرق ہرا بھرا	خواص دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہی مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہی جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کرلے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہی اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیے عرق ہرا بھرا جو نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہی۔ خدا کے فضل وکرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہی مسکن حرارت ہی جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہی، ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	فی بوتل عہ ر

غ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۶	غازہ حسن افزا	خواص۔ چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیے، چہرے کی جھائیاں، داغ مہاسہ کو دور کرتا ہی اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہی جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہی۔ ترکیب استعمال رات کو ۴ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کرکے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

ف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۷	فولادین	خواص ضعف معدہ وجگر کے لیے خاص چیز ہی بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہی اسکو بہت جلد زائل کرتا ہی جسم میں از سر نو تازگی وقوت پیدا کرتا ہی کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہی اور انمیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہی۔ کھانا کھانیکے بعد دونوقت ۵، ۵ قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔	فی تولہ عہ دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸ یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہی جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہی سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہی سوزاک کے لیے اکسیر ہی اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہی۔ ترکیب استعمال ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱۰ خوراک دو روپے (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۹	**قرص عود** رجسٹرڈ	یہ دوا تبخیر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے دائمی نزلہ و دردسر کی شکایت اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے خفقان قلب کو نافع ہے مقوی دماغ و جگر ہے، ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں، گرم، ثقیل، بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ننھی قرص دو روپے (عہ)	
۴۳۲	قرص ملین	**خواص۔** یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے۔ قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں دردسر، درد گوش، آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال، دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی درجن ۱ر

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جدید	**خواص** سونے کا ایک خاص کشتہ ہے یہ ارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جسقدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے اور غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیر ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں استعمال کریں ترشی کا پرہیز۔	ایک ماشہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک چار روپے
۴۳۶	کشتہ مثلث	**خواص** جریان کے لیے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	ایک ماشہ کی شیشی ۱ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۵ر
۴۴۰	کشتہ زمرد	**خواص و ترکیب استعمال** جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کے لیے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے مفرح قلب ہے ۲ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم اشیاء کا پرہیز۔	فی تولہ ۹ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں	**خواص و ترکیب استعمال** اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی دماغ ہے اور ہاضم ہے، ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اس لیے اب ہم نے اس کو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ
۴۴۳	کشتہ فولاد	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے بلغم تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کر کے چہرے پر رونق لاتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۷ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ۲ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۴۵	کشتہ قلعی	**خواص و ترکیب استعمال** جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے، سرعت رقت کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ و باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	**خواص و ترکیب استعمال** دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	**خواص و ترکیب استعمال** تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ و زکام، کھانسی، دردسر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ عہ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲ر
۴۴۹	کشتہ [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش لب باسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹ر
۴۵۰	کشتہ مروارید	**خواص و ترکیب استعمال** عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لیے بہت مفید ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کی سیلان رطوبت کو روکتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز	فی تولہ عہ ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۱	کشتہ نقرہ	خواص وترکیب استعمال۔ جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دوا المسک ۳ ماشے یا انوشدارو ۷ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشے یا لبوب کبیر ۷ ماشے یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	فی تولہ لعہ ۹ ر ۱۵ قرص ۹ ر
۴۵۲	کشتہ نقرہ جواہر دار	خواص وترکیب استعمال تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ روح میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیجائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ ہے ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸ عہ ر
۴۵۳	کشتہ ابرک ہلال	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ ۶ عہ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۶ ر
	کشتہ یاقوت	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول یا ۱ قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ لعہ ۹ ر ۱۵ قرص ۱۲ ر
	کشتہ فولاد سونے چاندی والا	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، دو چاول یا ایک قرص دوا المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ ہے ر ۱۵ قرص ۱۲ ر
	کشتہ طلا و مروارید	خواص۔ یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت مؤثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیئے عام کمزوری کیلئے دوا المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کیلئے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ عہ ۵ قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (صمہ)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ عینک کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزا سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بینائی کو نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ خارش۔ نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ ۸ ر)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہو گئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور ہر سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہو سکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ بہر حال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے (عہ ۸ ر) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۳	کافور	خواص، یہ کافور کا اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال، چار یا پانچ قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہ ۸/۱

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۰	گندھک سیال	**خواص**، یہ دوائی تریاقی فوائد رکھتی ہے جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہے فساد خون کے لیے مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہے، ترکیب استعمال، اس دوا کے چار قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کرکے استعمال کریں۔	فی تولہ عہ

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اس کو ہر موسم میں خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

لبوب کبیر ۴۸۲

خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، رنگ نکھارتا ہے دل و دماغ کو قوت دیتا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے، مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہے کمزوری کو زائل کرتا ہے قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہے ایسی چیز ہے کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہے، فی سیر ۱۵؎ فی تولہ ۳ر۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلا ۲ برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے اگر ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۵ تولہ اوسے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

م

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ (عہ) ترکیب استعمال، ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ۱ گھنٹہ قبل ایک ماشہ استعمال کریں۔

معجون اکسیر باہ ۵۱۴

یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو قائم رکھتی ہے عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ رقت کو دور کرتی ہے جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہے۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۷	معجون چوب چینی بہ نسخہ کلاں	**خواص**، حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعضا کے درد کو زائل کرتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے جو لوگ محرور المزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہے زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ۴ر
۵۱۸	معجون آرد خرما	**خواص**۔ رقت اور سرعت کو دور کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہے اور جریان کو روکتی ہے۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب اس میں ایسے اجزا شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ **ترکیب استعمال** ۱ تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملاکر استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶؎ فی تولہ ۱ر
۵۲۸	معجون ثعلب	**خواص** باہ کو قوت دیتی اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان و رقت کو کھو دیتی ہے عمدہ اور موثر چیز ہے، ۷ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گذر ۷ تولہ شربت انار ۲ تولہ کیساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی سیر ۳؎ فی تولہ ۲ر

معجون جالینوس لولوی ۵۲۹

خواص، جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہے (۲) گردہ اور دیگر اعضائے تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ و انثیین و احلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہوگئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہوں انہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نعوذ کے لیے بیدار کرتی ہے اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہے (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہے (۴) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہے (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہے (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے (۷) اعضائے خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہے ہر عضو کی کمزوری کیلئے نافع ہے۔ فی تولہ (۸ر) ۵ ماشے سے ۷ ماشہ تک یہ معجون استعمال کی جائے قوی اثر بنانے کے لیے کشتہ طلا ۲ برنج یا ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ ماشہ کے ساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون حمل عنبری علوی خانی ۵۳۶

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے عمدہ چیز ہے، ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۴۶	معجون سپاری پاک	باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں ممد ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے نہایت مفید اور مجرب دوا ہے ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کی جاتی ہے ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر ۵مہ ر فی تولہ ار
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص، گٹھیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی و ترش اشیا سے پرہیز	فی سیر ۶؍۸ ر فی تولہ ۰ر
۵۵۴	معجون عقرب	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستہ نکالتی ہے گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۷ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۳ تولہ کیساتھ	فی سیر ۱۰ ر فی تولہ ۴ر
۵۵۵	معجون سمن افزا	خواص باہ کو بڑھاتی ہے مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر اور درد گردہ و وجع المفاصل کو دور کرتی ہے چہرے کا رنگ صاف کرتی ہے بدبوئے دہن کو زائل کرکے منہ کو خوشبودار بناتی ہے مسلمہ طور پر مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍۸ ر فی تولہ ۰ر

معجون مروح الارواح

خواص۔ یہ معجون ایک پر اسرار چیز ہے۔ حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہے عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہے مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے دھات کے روگ کو مٹاتی ہے۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکماء کی رائے ہے کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کرکے بھی پشیمان اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اس کی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی اس کے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

ترکیب استعمال: صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کی جائے اس سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ عرق عنبر ۵ تولہ عرق ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۵۷

خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہے جوہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہے جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا ایسی موذی مرض ہے اس قاطع نسل مرض کے واسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (عہ) ترکیب استعمال، ایک تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون موبہاتی ۵۵۸

خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کر دیتی ہے اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

ترکیب استعمال ایک ماشہ سے تین ماشے تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۵۹

دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہے اور خفقان کو زائل کرتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرکے قوت قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۱	**معجون طلا**	خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ) ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون بیدمشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	
	معجون اوجاع	یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً گھٹیا نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت ور کر دیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲ر ترکیب استعمال، رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	
۵۸۷	**معجون شباب آور رجسٹرڈ**	**قوت مردمی کی لاثانی دوا**۔ یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایۂ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو گئے۔ شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمد للہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں ان کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اسکی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیاء مثلاً بھنگ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اسکی یہ قوتیں مشک عنبر مروارید زمرد جیسی بےضرر مقویات سے حاصل کی گئی ہیں اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہو جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضاء تناسل کی وجہ سے ہو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔ اسکی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عہ) ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ نوٹ:۔ موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماءاللحم بہ نسخہ خاص دوا آتشہ نمبر ۳۹۸ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔	
۵۸۹	مفرح بارد جواہر والی	خواص، قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گذر ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فی تولہ ۴ر
	مفرح یاقوتی معتدل	خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے قیمت ۱۲ر ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۲ تولہ یا دودھ کچا یا صرف مفرح استعمال کریں۔	
۵۸۹	مالتی بنت	خواص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ ۱۲ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۱۲ر
۵۹۹	ماءالذہب	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اس کی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوتی ہے، اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لیے سونا ایک خاص چیز ہے اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم	

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	[illegible]	ہوتا ہو اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہو جاتی ہو معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہو سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس میں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہو جاتی ہو ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ **ترکیب استعمال۔** ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا بھرا یا عرق گزر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ میں ڈال کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ حسب برداشت کر سکتے ہیں۔	فی ماشہ تقریباً ۲۰ قطرے دو روپے (عہ)
۶۰۰	آبِ مروارید	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہو اور نہایت لطیف بے ضرر اور مفید چیز ہو امراض قلب اور ضعف عامہ میں اس کے فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہو موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہو۔ **ترکیب استعمال** ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہٰ آٹھ روپے
	مفرح مشکی (رجسٹرڈ)	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیجاتی ہو اور دماغی کام کرنے والوں کے لیئے آب حیات سے کم نہیں ہو۔ صبح کو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہو کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہو تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں۔ غرضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہو جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	فی شیشی ایک تولہ عہ/۸
	مثالی (رجسٹرڈ)	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہو اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہو۔ احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہو طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہو۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہو۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سے/)	فی شیشی تین روپے
	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہو اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہو تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔ **ممسک بے نظیر** جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہو ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہو قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بے نظیر میں فرق یہ ہو کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ”ممسک بے نظیر میں مشک عنبر یاقوت، زمرد، مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہو۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہو مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	فی شیشی تین روپے سے/

ن

نمک جالینوس ۶۲۴

خواص۔ اس کے اجزا ترکیب کا رخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہو سچ پوچھیے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی تیلی ہو جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہو دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہو گی۔ کثرت بلغم سے تپ زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہو ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً درد گردہ و پسلی و فم معدہ درد شکم و بواسیر وغیرہ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اس تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہو اور امعاء میں غذا کے ساتھ داخل ہو کر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہو ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی، چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہو نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہو۔ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہو۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

[illegible]	**خواص** امراض معدہ کے لیے بیحد مفید ہو غذا کو جلد ہضم کرتا ہو گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہو جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہو بلغم چھانٹتا ہو۔ ترکیب استعمال ۳ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش بسباسہ میں ملا کر بعد غذا رات کو سوتے وقت کھانا چاہیے۔	فی تولہ عہ/۸ ۱۵ قرص ۱۲/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۲۵	[illegible]	معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا ہے اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر پینے چاہئیں۔	فیتولہ ۱۲ر

دوائے خرمہرہ (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کے ایک مخصوص طبقہ کا خیال ہے کہ جسم کے اندر کسی نہ کسی نمک کی کمی کی وجہ سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ لیکن ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات کا خیال ہے کہ ۷۵ فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جن کے جسم میں نمکوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار پہنچا دینے کے باوجود فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ مجلس کی رائے میں یہ ہے کہ جسم میں نمکوں کی تقسیم جس مخصوص نظام کے سپرد ہے اس میں گڑبڑ یا اختلال واقع ہو جاتا ہے۔ اس گڑبڑ کے ذمہ دار عموماً جگر اور آنتیں ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ضعف دماغ۔ سر چکرانا، درد سر، پرانا نزلہ، نیند کی کمی، جی متلانا، بھوک کی کمی، صفرا کی زیادتی، تبخیر اور عام کمزوری وغیرہ ایسی شکایتیں ہیں جو معدہ اور آنتوں کے فعل کی اس گڑبڑ سے انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور برابر علاج کرتے رہنے کے باوجود بھی نمایاں اور مستقل فائدہ نہیں ہوتا۔

"دوائے خرمہرہ" کو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اسی خاص نقطۂ نظر سے ترتیب دیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس میں کوئی چیز غیر طبعی شامل نہیں ہے۔ اس دوا کے اجزا کا رخ خصوصاً جگر اور آنتوں کی اس گڑبڑ کی صلاح کی طرف ہے جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر اس میں اعلیٰ قسم کے نمکیات شامل کر کے اس کے فوائد کے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ اب دوائے خرمہرہ مذکورہ مرضوں کو دور کرنے میں اکسیری خاصیتیں رکھتی ہے۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے بھی تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو لمبی بیماریوں سے اٹھے ہوئے عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں، اطبار یقیناً دوائے خرمہرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرا کے نیک نامی حاصل کریں گے۔ خوراک ایک ٹکیہ مقرر ہے۔ صبح یا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اگر دودھ نہ ملے تو پانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ کمزور بچوں کو آدھی ٹکیہ دینی چاہیے۔ اگر مرض زیادہ تکلیف دہ ہو تو دن بھر میں دو خوراکیں اس دوا کی دی جا سکتی ہیں۔ بیماری سے اٹھے ہوئے لوگ اس دوا کو اگر دوا المسک معتدل یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا کے ساتھ استعمال کریں تو چند دن میں ان کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ قیمت فی درجن قرص بارہ آنے (۱۲ر)

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔ اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہے تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کر دیجئے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے تو اس مرہم کو لگاتے لگاتے ہی زہر کا اثر ختم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس مرہم کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجئے۔ بس ورم کافور ہو جائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناصوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دیگا۔ ذرا سا مرہم پھایہ پر لگائیے اور زخم کو صاف کر کے لگا دیجئے۔ ناصور کے لیے یہ مرہم بتی میں لگا کر لگائیے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجئے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے جاتا رہتا ہے۔ غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہے ایک جادو ہے جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت پر ہزاروں روپیہ کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے (۸ر)

ہمدرد کا منجن

ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کیلئے مفید ہے دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں، دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، داڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوشبودار اور خوش رنگ ہے اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد کے منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

عروسک (رجسٹرڈ)

یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لئے بڑی اثر والی چیز ہے۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں؟

حبوبِ مقوّی معدہ (رجسٹرڈ) (تو) ضرور استعمال کریں!

یہ گولیاں معدہ کے تمام امراض کے لیے مفید ہیں، کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ دردِ معدہ و شکم کو دور کرتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں اور ملیّن بھی ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہیں۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ غریب لوگ بھی اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ ترکیب کا پرچہ ہمراہ ہوتا ہے۔ تقریباً سو گولی کا بکس آٹھ آنے (۸؍)

ادویہ مندرجۂ ذیل بہ نظرِ رفاہِ عام بلا قیمت پیش کی جاتی ہیں

اِن ادویات میں سے جس دوا کی ضرورت ہو بلا تامل کارخانہ سے طلب فرمائیں فوراً پیش خدمت کی جائیں گی بیرونجات والے اصحاب صرف ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لیے روانہ فرمائیں +

سرمہ مفید

یہ سرمہ امراض چشم کے لیے نہایت مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ آشوب چشم کو دور کرتا ہے، دھند، ناخونہ، جالا، کو بھی مفید ہے۔ سوتے وقت بطور سرمہ کے استعمال کرنا چاہیے +

گولیاں خشک کھانسی

یہ گولیاں بچوں اور بڑوں کی خشک کھانسی میں نہایت مفید ہیں۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر اس کا عرق چوستے رہیں ایک دم سے نگل نہ جائیں ترش اشیاء سے پرہیز

گولیاں بلغمی کھانسی

یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہیں یہاں تک کہ کئی کئی برس کی کھانسی کو فائدہ بخشتی ہیں سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر عرق چوستے رہیں۔ ایک دم سے نگل نہ جائیں نہایت مفید ہیں۔ ترش اشیاء کا پرہیز

پاک صابن (رجسٹرڈ)

نماز روزہ روحانی عبادت ان سب کی قبولیت طہارت پر موقوف ہے، عام طور سے صابن جن طریقوں سے اور جن اشیاء سے تیار ہوتے ہیں انکا پاک ہونا ناممکن ہے اسلیے حسب ایماءِ علماءِ کرام "پاک صابن" جسکے تمام اجزاء پاک و طاہر ہیں نہایت احتیاط سے حکیم آغا منصب علی صاحب نے یونانی ادویات سے مرکب کر کے چند علماءِ دین کے آگے تیار کیا ہے اور بہت سے علمائے دین کی خدمت میں پیش کر کے بعد استعمال بہترین سندات حاصل کی ہیں پاک صابن کی خصوصیات آج تک کسی صابن کو میسر نہیں حسب ذیل ہیں:۔ شراب، چربی، اور تمام قابل اعتراض اجزاء سے مبرا ہے، میل کاٹتا۔ تمام جلدی امراض کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کر کے ملائم کرتا اصلی رنگ نکھارتا۔ بدن میں خشکی نہ کرنا۔ جسم میں خوشبو پیدا کرنا اس کا اصلی جوہر ہے، نہایت خوشبودار، مفرح اور نفیس ہے۔ قیمت فی بکس جس میں تین ٹکیاں ہیں ایک روپیہ (عہ؍)

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سرمہ نور العین (رجسٹرڈ)

دھند۔ خارش چشم۔ جالا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم، ڈھلکا ضعفِ بصارت اور روہوں کے لیے مفید ہے۔

دہلی کے طبیبوں اور ویدوں کے سارٹیفکٹ اس سرمہ کے بارے میں موجد نے حاصل کیے ہیں۔

قیمت تین ماشہ (۹؍) چھ ماشہ ایک روپیہ (عہ؍)

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا +

روغنِ داد

بغیر تکلیف کے داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت ہے،
داد کو دور کرتا ہے۔
قیمت:۔ فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸؍)
قیمت:۔ چھ ماشہ کی شیشی چار آنے (۴؍)

حکیم حافظ عبد المجید اینڈ سنز۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تتمہ

جو مرکب ادویہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں انکے نام مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ دردسر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے	۹ 〃	〃 ۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵	اطریفل سنائی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے۔ قبض کشا اور دردسر کو زائل کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولہ	〃 ــر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے۔ قبض کشا ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۱۷	القوقایائے کبیر	فالج، لقوہ اور صرع وغیرہ بلغمی امراض کو دور کرتی ہے۔	۴ 〃	〃 ۲ر
		ب		
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	〃 ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کھوتی ہے۔	〃	〃 ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ار
		ت		
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ 〃	〃 ار
		ج		
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ و قلب ہے ضعف معدہ کی وجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری بنسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تپخیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۶ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کارآمد ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ 〃	فی سیر ۶؍ فیتولہ ۰ر
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ہے 〃 ۰ر
۵۸	جوارش شاہی	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تپخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فیتولہ ار	جوہر والی 〃 ۳ر
۵۹	جوارش شہریاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۶۴	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ 〃	〃 ۰ر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے۔ پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	ایک تولہ	〃 ۰ر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی۔ ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ۰ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک و صاف کرتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تپخیر کو روکتی ہے۔	۹ 〃	〃 ار
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ 〃	〃 ۰ر
		ح		

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب نارمشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فیدرجن ۳ر
۸۱	حب اذاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ہیں۔	۲ عدد	فیتولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لیے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	〃 ار
۸۳	حب اشخار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں	۲ عدد	〃 ار
۸۶	حب پچلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔	۲ عدد	〃 ار
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بہ کثرت مستعمل ہیں	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں۔ مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں	۳ 〃	〃 ار
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محلل ریاح ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لیے مفید ہیں۔	۱ 〃	〃 ۲ر
۱۰۳	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لیے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ 〃	〃 ار
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں عہ
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں	۵ 〃	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں	۲ 〃	فیدرجن ار
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ 〃	〃 عہ
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسّوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ 〃	فی تولہ ار
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔	۱ 〃	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہو جاتا ہے۔	۳ گولیاں صبح، دوپہر، شام	فی درجن ۶ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب مغز بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۲۹	حب مقل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کیلیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ 〃	〃 ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ 〃	فیدرجن ۶ر
۱۳۳	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کیلیے سودمند ہیں مقوی دماغ ہیں، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۱ 〃	〃 ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ار
۱۴۱	حب قبض کشا	عادتی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے بیضرر ہیں۔	۱ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۲	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے بہت مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ 〃	۲۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	۴۰ 〃 ۶ر
۱۴۷	حب سیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ 〃	فی درجن عہ
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کیلیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں انکا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ 〃	〃 ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ خفقان و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فیتولہ ۱ر
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ ہے۔	۶ 〃	〃 ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر عار
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ و زکام کو رفع کرتا ہے نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 عار
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل و دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	〃 ۰ر
		د		
۱۶۹	دوا کرٹھائی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فیتولہ ۸ر ۱۲ اقرص عہ
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سوداو بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ رتی	دوماشہ ۸ر
۱۷۲	دواء المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۱۷۴	دواء المسک حار سادہ	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۱۷۶	دواء الستہ نجبین	مقوی باہ ہے احتلام و سرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے استسقار کے لیے مفید ہے جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے،	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پیچش	سدے اور پیچش کو خواہ اسکی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۱۸۱	دیا قوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ کو روکتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فیتولہ ۱ر فی سیر عار
		ر		
۱۹۰	رب انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہر
۱۹۱	رب انار شیریں	پیاس کو فرو کرتا ہے، دل و دماغ کی گرمی دور کرتی ہے، مقوی معدہ ہے۔	۲ 〃	〃 عہر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ 〃	〃 عہر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ 〃	〃 عہر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب و جگر کو قوت دیتا ہے، قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ 〃	〃 عار
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ 〃	〃 عار
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے پیچش میں مفید ہے۔	۳ 〃	فی سیر عہر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے۔ بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	〃 ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور درد سر کے لیے مفید ہے دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	〃 ۱ر
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دوران خون تیز کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گھٹیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے مقوی اعصاب ہے۔	〃	〃 ۴ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے،	〃	〃 ۴ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	〃	〃 ۰ر
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک		قیمت	
۲۲۶	روغن مصطگی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہے، معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت		فیتولہ	۱ر
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے، درد سر اور نزلہ کو دور کرتا ہے۔	〃		〃	۴ر
		س				
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے، پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶	ماشہ	فیتولہ	۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶	ماشہ	۱۲خوراک	۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔	۹	ماشہ	۱۰خوراک	۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	۴	ماشہ	۱۵خوراک	۵ر
۲۳۸	سفوف چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔	بقدر ضرورت		فیتولہ	۱ر
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	〃		〃	۱ر
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	〃		〃	۱ر
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے، دانتوں کو صاف کرتا ہے۔	〃		〃	۱ر
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام و جریان کے لیے بہت مفید ہے، ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹	ماشہ	فیتولہ	۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ درست کرتا ہے دستوں کو روکتا ہے۔	۱	ماشہ	〃	—ر
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان۔	۱	رتی	〃	۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہے۔ درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہے۔	۱	تولہ	〃	۰ر
۲۵۴	سفوف سرخ	سوزاک کے لیے مفید ہے، پیپ کو بند کرتا ہے، خوب پیشاب لاتا ہے۔	۳	تولہ	فیتولہ	۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے عورتوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے	۱	تولہ	〃	۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ بھی ہے۔	۳	ماشہ	〃	۱ر
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ماشہ		〃	۱ر
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳	ماشہ	〃	۱۲ر
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی	مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالا نشین ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہے۔ جریان سوزاکی کو نفع کرتا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۲ر
۲۶۶	سفوف گوند کتیرے والا	جریان کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹	ماشہ	〃	۱ر
۲۶۷	سفوف لونگا	سنگرہنی، ضعف معدہ اور تبخیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۲۶۸	سفوف مامیران	سوزاک کے قرحہ کو بھرتا ہے جلن کو رفع کرتا ہے۔ مجرب ہے۔	۶	ماشہ	〃	۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے، مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۲۷۲	سفوف مقلیاثا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہے۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳	ماشہ	〃	۱ر
۲۷۳	سفوف متولف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہے غذا کو ہضم کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔	۳	ماشہ	〃	۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے، پیاس کو زائل کرتی ہے۔	۲	تولہ	فی بوتل	۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہے، جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳	تولہ	〃	۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہے، پیاس بجھاتی ہے۔	۳	تولہ	〃	۱۲ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۳	تولہ	〃	۱۲ر
۲۸۵	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۹	ماشہ	فیتولہ	۳ر

نمبردوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۲۸۶	سفوف شاہترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۶ ماشہ	۲۰ خوراک ۱۲ر
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کے لیے اکسیر ہے حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۶ 〃	۲۰ 〃 عہر
۲۸۸	سفوف فضۃ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں۔	ایک رتی	فی تولہ ۱ے
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و ودی کے لیے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	〃 ٹر

ش

نمبردوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبردوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبردوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایکروپیہ (عـر)	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عہر	۲۹۶	شربت احمد شاہ	عہر
۲۹۷	شربت اسطودوس	ایکروپیہ (عـر)	۲۹۸	شربت اعجاز	عـر	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴ر
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴ر	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴ر	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴ر	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴ر	۳۰۵	شربت انناس	عـر
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲ر	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲ر	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰ر
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰ر	۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲ر	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴ر	۳۱۴	شربت حماض	عـر
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴ر	۳۱۶	شربت دینار	عـر	۳۱۷	شربت زنگترہ	۱۴ر
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عـر	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	عـ۲ـر	۳۲۰	شربت شفا	عـر
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴ر	۳۲۲	شربت صندل	عـر	۳۲۳	شربت عناب	۱۰ر
۳۲۴	شربت فالسہ	عـر	۳۲۵	شربت فریادرس	عـر	۳۲۶	شربت فواکہ	عـر
۳۲۷	شربت کشوث	عـر	۳۲۸	شربت کیوڑہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہر
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴ر	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر	۳۳۲	شربت مصفی خون	عـر
۳۳۳	شربت مسہل	۶ر	۳۳۴	شربت مویز	عـ۲ـر	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴ر
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰ر	۳۳۷	شربت ورد مکرر	عـر	۳۳۸	شربت ملین	عـر
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ بھر عـر	۳۴۱	شربت بادام	عہر	۳۴۲	شربت گذر	عـر

نمبردوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۳۳۹	شیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک عدد	فی درجن ار

ض

۳۴۶	ضماد اشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے تیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت	فی تولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے، بواسیری درد کو رفع کرتا ہے	〃	〃 ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر اور ورم معدہ کیلئے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۴۹	ضماد جرب	ترخارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	〃	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔ سرکہ میں حل کر کے کام میں لائیں۔	〃	فی تولہ ار
۳۵۲	ضماد دداد	درد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	رحم کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ نلوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	〃	〃 ار
۳۵۵	ضماد مہاسہ	مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ جلد کو صاف کرتا ہے، رات کو ملیں۔	〃	

ع

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷٦	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق اناناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۰۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بید مشک قسم اول	۱۴ر نمبر دوم ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	سے ر	۳۸۵	عرق شاہترہ	۰۲ر	۳۸٦	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	۲ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ ر ۱۲ر ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۰۲ر
۳۹۳	عرق گذر بہ نسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گذر عنبری بہ نسخہ کلاں	ع۲ ر
۳۹٦	عرق گلاب نمبر ۱، ۲، ۳	۱۴ر ۱۲ر ۸ر	۳۹۷	عرق ماء الجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	عہ ۸ر
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بہ نسخہ کلاں	للعہ ر	۴۰۱	عرق ماء اللحم مکوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ (خشک ادویہ)	٦ر	۴۰۴	عرق مکو	۰۲ر
۴۰۵	عرق منڈی	۰۲ر	۴۰٦	عرق بہار نارنج	عہ ر	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق شہ زور	للعہ ر	۴۱۰	عرق شیر معتمد الملک	عہ ۸ر
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱۰ تولہ ٦ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸ر	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک ع۲ ر

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص !	پوری مقدار استعمال		قیمت	
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدرقہ شربت انار شیریں	٦	ماشہ	فی تولہ	ار
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں، معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں، بدرقہ عرق گاؤزبان	۴	〃	〃	ار
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳	〃	〃	ار
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں بدرقہ مناسب	۳	〃	〃	ار
۴۲۴	قرص غافث	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴	〃	〃	ار
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳	〃	〃	ار
۴۲٦	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	٦	〃	〃	۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	٦	〃	〃	ار
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	٦	〃	〃	ار
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ بند ہیں پانی میں گھسکر کنپٹی پر لگائیں،	ایک	عدد	فی درجن	۳ر
۴۳۱	قیروطی آردکرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے گرم کر کے مالش کریں۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	ر

ک و گ

۴۳۷	کشتہ بیضۂ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے، جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴	چاول	فی تولہ	عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے، بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	۱	سرخ	〃	۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی معدہ و جگر ہے، بدرقہ دواء المسک	۴	چاول	〃	۸ر
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص،	۴	〃	〃	عہ ر
۴۴۴	کشتہ قرن الائل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴	〃	〃	عہ ر
۴۴٦	کشتہ گئودنتی	آتشک، وجع المفاصل اور عرق النسا میں مفید ہے۔ بدرقہ منقیٰ کا دانہ	۴	〃	〃	۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے، دلکو قوت دیتا ہے، بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	۴	〃	〃	ع۲ ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴	〃	〃	عہ
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے، بدرقہ دواء المسک معتدل سادہ	۴	〃	〃	للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
	کشتہ سرب	جریان کے لیے بے حد مفید ہے، بدرقہ معجون آرد خرما	۴ چاول	فیتولہ للعہ
۴۵۶	کحل چکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہے، دھند، جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴ر
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے، پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	〃 〃 〃	فیتولہ ۴ر
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے۔ ناخونہ کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	〃 ۶ر
۴۶۲	کحل گل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے۔ ناخونہ کو زائل کرتا ہے۔	〃	〃 ۱۲ر
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے - خون کے تھوک کو بند کرتا ہے -	۵ قطرے	〃 ۸ر
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے مفرح قلب ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہر
۴۶۹	گلقند گلاب	ملین ہے۔ مقوی معدہ اور جگر ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	〃 ۱۲ر

ل

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے، گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے، بدرقہ ماءاللحم خاص	۹ ماشہ	فیتولہ ۲ر
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے، مادہ تولید کو بڑھاتا ہے، بدرقہ شیر گاؤ یا ماءاللحم دو آتشہ	۶ 〃	〃 ۴ر
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	〃 ۸ر
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہے، گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہے، بدرقہ ماءاللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	〃 ار
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ار
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ 〃	فی سیر ۶ر فیتولہ ار
۴۹۰	لعوق سپستاں	نزلہ اور کھانسی کے لئے مفید ہے، بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 عہر 〃 ۔ر
۴۹۱	لعوق خیارشنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے، قبض کشا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 ۶ر فیتولہ ۔ر
۴۹۲	لعوق کتاں	دمہ کے لیے مفید ہے، سینے کی جکڑن کو رفع کرتا ہے، بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	〃 〃 〃 ۔ر
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہے، نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۔ر
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہے، نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۔ر
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہے، ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۔ر
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ 〃	〃 〃 〃 ۔ر
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہے۔ سینے کی خشکی کو دفع کرتا ہے۔	۱ 〃	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	م	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ نمبر ا و ۲ و ۳	۶ر، عہ، ۱۲ر فی سیر	۵۰۵	مربہ انناس	فی سیر عہر	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر عہ
۵۰۷	مربہ ہیلگری	فی سیر عہ	۵۰۸	مربہ پیٹھہ	〃 ۱۲ر	۵۰۹	مربہ زنجبیل	〃 عہ
۵۱۰	مربہ سیب	فی سیر عہ	۵۱۱	مربہ گزر	〃 ۱۲ر	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	〃 عہ
۵۱۳	مربہ ہلیلہ نمبر ا و ۲	〃 عہر ۱۲ر						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۱ تولہ	فیتولہ ار
۵۱۶	معجون پیاز	مقوی باہ ہے، مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے، زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے، بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	〃 ۸ر
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہے، فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۲ 〃	〃 ۲ر
۵۲۰	معجون بند	خون بند کرنے میں نہایت مؤثر ہے، خونی بواسیر کو روکتی ہے، بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۲۴	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے۔ آنتوں کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۹ 〃	〃 ۷ر
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضائے رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے، بدرقہ دودھ	۹ 〃	〃 ۲ر
۵۲۶	معجون بزوری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے، گردہ و جگر کو طاقت دیتی ہے، بدرقہ کچھ نہیں۔	۱ تولہ	〃 ار
۵۲۷	معجون تلخ	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے، فالج، لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے۔ بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ار

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک		قیمت	
۵۳۱	معجون جلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے مقوی اعصاب اور ممسک ہے، بدرقہ ماء اللحم خاص یا دودھ	۶	ماشہ	فیتولہ	۸ر
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے اعصاب کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ۔	۹	〃	〃	۵ر
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے، معتدل مزاج ہے، بدرقہ دودھ۔	۶	〃	۱۰ تولہ	۲ے
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ اور مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۱	تولہ	فیتولہ	۱ر
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے، بدرقہ عرق بادیان	۶	ماشہ	〃	۲ر
۵۳۸	معجون اعجاز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بھوک لگاتی ہے۔	۱	تولہ	۲۰ تولہ	عہر
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت سے جلدی امراض کو دفع کرتی ہے مسلسل یکسال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونیکا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر اور استسقا کیلئے بہت مفید ہے محلل اورام ہے معمول مطلب ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۹	〃	〃	۵ر
۵۴۱	معجون ذبیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطون کے سدوں کو کھولتی ہے مقوی اعصاب ہے، بدرقہ ماء العسل	۹	〃	〃	۱ر
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان۔	۶	〃	〃	۱ر
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو رفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱	تولہ	۲۰ تولہ	علہ ر
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے حیض کو درست کرتی ہے	۹	ماشہ	فیتولہ	۱ر
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ دردسر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے ضعف ہضم کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹	ماشہ	〃	۱ر
۵۴۹	معجون سورنجان	گنٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے ملین ہے۔ 〃	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے رحم کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کیلئے اکسیر صفات کی معجون ہے، موسم سرما میں اس کا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کے لئے عجیب و غریب معجون ہے دل و دماغ کو قوت دیتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بیدمشک۔	۹	〃	〃	۱ر
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹	〃	〃	۱ر مشک والی ۳ر تولہ
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے پرانے بخار کو زائل کرتی ہے۔ ہچکی بند کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	فیتولہ	۰ر
۵۵۸	معجون قرطم	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱	〃	〃	۱ر
۵۵۹	معجون حیات	مقوی معدہ و جگر ہے۔ قبض کشا ہے۔ محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	〃	〃	۰ر
۵۶۰	معجون ازرقی مسیح الملک	دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۹	ماشہ	〃	۲ر
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے، جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے۔ مرد عورت دونوں کیلئے مفید ہے۔ 〃	۶	〃	〃	۴ر
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کیلئے مفید ہے، درد قولنج کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول دبا با پیشاب آنا کیلئے مفید ہے گردہ اور مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ کشتہ بیضہ مرغ	۹	ماشہ	〃	۰ر
۵۶۴	معجون لنا	فالج لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے اختلاج معدہ کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶	ماشہ	〃	۱ر
۵۶۵	معجون نانخواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے بھوک لگاتی ہے، بدرقہ پانی۔	۹	〃	〃	۰ر
۵۶۸	معجون مغلظ	مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی اصلاح کرتی ہے جریان کے لیے مفید ہے، بدرقہ دودھ۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۹	ماشہ	〃	۰ر
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	〃	۱ر
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ باہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶	ماشہ	〃	۴ر
۵۷۵	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ اور گردہ کو قوی کرتی ہے دونوں وقت کھائیں۔	۶	〃	〃	۳ر
۵۷۶	معجون نجاح	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے، بدرقہ عرق شاہترہ۔	۱	تولہ	〃	۰ر
۵۷۷	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان،	۶	ماشہ	〃	۳ر
۵۷۸	معجون نشارہ عاج والی	جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں انکے لئے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بدرقہ شربت انار	۶	〃	〃	۴ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے۔ حرارت عزیزی کو ابھارتی ہے۔ بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	فیتولہ ۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	جریان کے لیے مفید ہے، رقت سرعت اور احتلام کو دور کرتی ہے، بدرقہ دودھ	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۵	معجون ماسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ مثانہ کو قوی کرتی ہے، بدرقہ پانی۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
۵۸۶	معجون ہلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	〃 ـ/
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضار رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہے معدا ور ہاضمہ کی اصلاح کرتی ہے بدرقہ عرق عنبر	۶ ماشہ	فیتولہ ۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دلکو قوت دینے میں بینظیر ہے خیالات فاسد دور کرتی ہے نشاط آور ہے۔ بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضار ئیسہ پر طاری ہو جاتا ہے اسکیلئے یہ مفرح بہت کارآمد ہے	۶ ماشہ	〃 ۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہے، بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۴ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہے عام ناتوانی کو زائل کرتی ہے بدرقہ مناسب	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۵۹۴	مفرح بقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضار رئیسہ کو قوی کرتی ہے لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہے،	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہے ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور مراق کو رفع کرتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۶ر
۶۰۴	مرہم باسلیقون	ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے امراض رحم میں بھی کارآمد ہے۔	بقدر ضرورت	فیتولہ ۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے۔ خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	خنازیر کی گلٹیوں اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیے۔	〃	〃 ۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہے۔ گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے دردوں کو سکون دیتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہے سختی کو رفع کرتا ہے طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے	〃	〃 ۱ر
۶۰۹	مرہم رال	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے۔ ناصور کو بھرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کر کے جلد بھرتا ہے قدیم معتبر نسخہ ہے جدید تجربوں نے اسکے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہے	〃	〃 ۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہے اور ان کو بھرتا ہے۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کیلئے مفید ہے دنبل کو پکاتا ہے اور پھر اسکو صاف کر کے مندمل کر دیتا ہے۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہے اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔	〃	〃 ۲ر
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مسونکو خشک کر دیتا ہے اور مسوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃	〃 ۱ر

ن

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۶۲۱	نوشدارو معتمد الملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور تقویت معدہ میں بینظیر ثابت ہوئی ہے۔	۶ ماشہ	فیتولہ ۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہے۔ دستوں کو روکتی ہے۔	۹ ماشہ	〃 ـ/
۶۲۳	نوشدارو لولوی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی ہے مقوی قلب ہے،	۷ ماشہ	〃 ۴ر

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلی درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے۔ خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کی ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضار رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کے لیے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۸؍۱) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

Printed at the
LATIFI PRESS, DELHI GATE, DELHI.

ARTICLES.	NAMES OF CONTRIBUTORS.	PAGE.
Hinduism and Birth-control ...	Professor N. S. Phadke, Rajaram College, Kolhapur ...	... 178
Sikhism and Birth-control ...	Hakim Gajandar Singh, Gajraj, Amritsar ...	... 180
"Advocate of Birth-control" (Cartoon)...	Mr. Sami, G.D. Art. ...	... 183

11. GREAT MEN OF THE WORLD ON BIRTH-CONTROL & EUGENICS.

Famous Literary Men	... ...	... 182
Famous Politicians	... ...	... 185
Famous Experts	... ...	... 186
Other Great Men	... ...	... 188

12. LITERARY CONTRIBUTIONS ON BIRTH-CONTROL.

Birth-control (Short Story) ...	Pt. Brijmohan Dattatarya Kaifi, Delhi	189
"Misunderstanding" (Cartoon) ...	Mr. Sami, G.D. Art ...	... 192
"Birth-control" (Poem) ...	Syed Ibnul Hasan "Fikr", M.A.	... 193
Birth-control (Humorous Article) ...	Mr. Shaukat Thanvi, ...	... 194
Excess of Children (Poem) ...	Hakim Ahsan ...	... 196
Consequence of Birth-control (Story) ...	Maulana Zahoor Ahmad ...	... 197
A Poem	Mr. Akbar Haidari ...	... 203
Nature's Warning (Story)	Mr. M. M. Aslam, Lahore	... 204
"Birth-control" (Humorous Article) ...	"Kauser" Chandpuri ...	... 208
Martyrs of Birth-control (Poem) ...	Maulana Zahoor Ahmad ...	... 212
"Sundra" (Story) ...	M. Hakim Md. Yusuf, Nayyar, of Aurangabad ...	... 213
"Birth-control" (Cartoon)	Mr. Sami, G.D. Art ...	... 218
"Aulad-Ali-Khan"	Mulla Ramoozi of Bhopal	... 219
Special Conference on procreation ...	Maulana Zahoor Ahmed ...	... 220
Effects of Environment (Cartoon) ...	Mr. Sami, G.D. Art. ...	... 224

13. ANATOMY AND PHYSIOLOGY OF GENITAL ORGANS.

Male	Hakim Qasimuddin ...	... 225
Female	Editor	... 229

ARTICLES. NAMES OF CONTRIBUTORS. PAGE

The Right to Practice Birth-control and the Best means of preventing Conception. George Ryley F.R.A.I., F.Z.S.t., F.Ph.S. (Lond.), bridge ... 74
Birth-control ... ... Lt.-Col. Dr. Ashraful H Hyderabad. 78

4. VARIOUS PRESCRIPTIONS FOR CONTRACEPTION.

Prescriptions ... ... By different Medical Practitioners. 79–88

5. BIRTH CONTROL MOVEMENT IN DIFFERENT COUNTRIES.

England and Wales ... ... Editor 89
Norway, Sweden and Denmark ... Mr. D. V. Glass, London ... 98
Population Problems in Asia ... ... Report of the International Conference on Birth-control, held in London under the chairmanship of Lord Horder 104
Practical problems of Contraception in the East. ... Editor 112
A Survey of Birth-control Movements in various Countries ... ... Editor 124

6. BIRTH-CONTROL AND ECONOMICS.

Birth-control and Economics ... Dr. Syed Jafar Husain, M.A., Usmania University, Hyderabad 116

7. BIRTH-CONTROL AND PSYCHOLOGY.

A Psychological Study of Sexual Evolution and Birth-control ... A. H. Jamil Alavi, M.A., Gujranwala 135

8. EUGENICS.

Ancient History and Modern Researches on Eugenics ... ... Editor 143

9. MISCELLANEOUS.

Birth-control and its Necessity ... Mrs. Margaret Sanger, New York (U. S. A.) 154
Problems of Hygiene and Population in Turkish Republic ... ... Health Ministry of Turkey ... 156
Racial Problem in Egypt ... ... Ustaz Mohammad Mahmood Hasan (Cairo) 159
Sex Determination ... ... Dr. Mohammad Husain, Usmania University, Hyderabad ... 161
Advertised medicines and appliances of Birth-control Dr. David H. Keller, M.D. New York (U. S. A.) 166
Birth-control and Eugenics ... Hakim Abdur Rahim, Jalalabadi ... 167
Is Birth-control not necessary ? ... Maulana "Niaz" Fatehpuri ... 172

10. BIRTH-CONTROL AND RELIGIONS OF THE WORLD.

Islam and Birth-control ... ... Hazrat Ahsanul-Bina, Cairo, (Egypt) 174
Christianity and Birth-control ... His Eminence Cardinal Bourne Arch-Biship of Westminster, Abbey. 177

BIRTH CONTROL NUMBER
OF THE
HAMDARD-I-SEHAT, DELHI

VOL. 8. No. 1.

JULY 1939.

CONTENTS.

ARTICLES.	NAMES OF CONTRIBUTORS.	PAGE.
List of Contents	Manager	2
Editorial Notes	Editor	5

1. HISTORY OF CONTRACEPTION AND BIRTH CONTROL.

Contraception in early stages of Civilization	Editor	8
Methods of Contraception in Arabian Medicine	Editor	12
Methods of Contraception in Folk-medicine	Editor	19
Present History of Birth-control ...	Editor	21
Condom in historical light ...	Editor	27

2. CONCEPTION.

Conception in its different stages ...		32

3. CONTRACEPTIVE METHODS AND APPLIANCES.

Sec. (1) :—Natural methods of Birth Control:—Nature's way of Birth-control.	Victor C. Pedersen, M.D., F.A.C.S., New York (U.S.A.)	38
The only natural and safe method of Birth-control.	Dr. G. J. Holt, M.D. Utrecht, (Holland)	41
Sec. (2) :—Birth-control through Medicines	Hakim Dr. Syed Ali Kausar Chandpuri	44
Sec. (3) :—Mechanical and Chemical Methods	Dr. Mushtaq Ahmad L.H.M.S., Delhi ...	47
Sec. (4) :—Surgical Methods of Contraception	Hakim Dr. Latafat Husain, Bhopal ...	60
Sec. (5) :—Positional methods of Contraception	Hakim Dr. Qazi Azimullah, Lahore ...	63
Sec. (6) :—Radio-Therapy in Contraception	Hakim Dr. Qazi Azimullah, Lahore ...	65
Sec. (7) :—Contraception through Injections	Hakim Dr. Qasimuddin, Muzaffarnagar	66
Sec. (8) :—Contraception in the Vedic System of Medicine	Rajvaid Krishna Dayal Amritsar ...	68
Humorous Cartoons ...	Mr. Sami Artist, G.D. ART. ...	70
Sec. (9) :—Miscellaneous Methods :— Some aspects of Contraception for Indian Women	Marie C. Stopes, D.SC., Ph.D. (London)	72

BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲/ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

MAJUN
MUQAWWI
RAHM

معجونِ مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

Regd. No. L. 2790.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD·I·SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the *Hamdard-i-Sehat* contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-control movement. The history of Birth-control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of birth-control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of birth-control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition As. 12	Ordinary Edition As. 8 Postage One Anna

BIRTH CONTROL NUMBER 1939
HAMDARD

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

SINGLE COPY TWO ANNAS

HAMDARD MANZIL

اگست ۱۹۳۶ء

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار
شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید

امراض
ONE RUPEE INDIA 1917
ایک روپیہ
2 ANNAS

قیمت سالانہ

فی پرچہ

مقامِ اشاعت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

SA7/.33

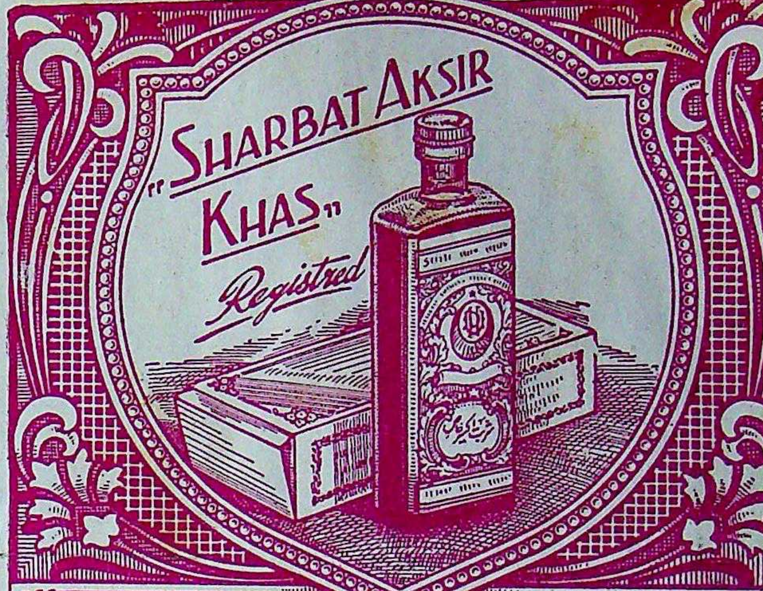

شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۵۵

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

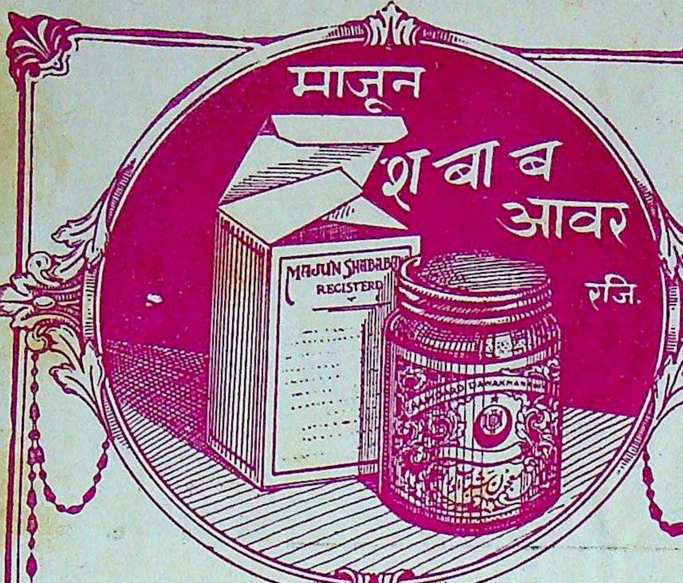

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے؛
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

تار کا پتہ: ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۵۵

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست مفت
طلب فرمائیے

جلد (۸) | اگست سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) چارلس ڈارون - (۲) فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب (۳) اور پروفیسر حکیم فضل الرحمٰن خاں صاحب ۔

مضمون	نگارش	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
علم اور حکمت کے خزانے	منیجر	۲
مراسلات		
اپیل	حکیم محمد ناصر الدین ظہیری	۳
جامعطبیہ دہلی کا سالانہ امتحان اور نئے سال کا داخلہ	رجسٹرار جامعہ طبیہ قرول باغ دہلی	۳
دنیا بھر میں حمل سے بچنے کی عجیب و غریب ترکیبیں اور ٹوٹکے	حکیم عبد الحمید صاحب	۴
قدرتی طریق سے عملی ضبط تولید	از جارج ریلے اسکاٹ کیمبرج	۱۱
معلومات		
بچہ کشی کا ریکارڈ	ترجمہ	۱۶
پسینے کی گلٹیاں معدوم	"	۱۶
حرارت کے ذریعے سے علاج	"	۱۷
بڑھاپا!	"	۱۸
افسانہ		
شیرا	مولانا سید ابن الحسن صاحب فکر	۱۹
انجمن ترقی اولاد کا اہم اجلاس	مولانا سید ظہور احمد صاحب	۲۳
الامراض والعلاج		
ہیضہ	حکیم عبد الرشید صاحب منصب دار	

مضمون	نگارش	صفحہ
باب الصحت		
ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش غذا کا مسئلہ	ڈائرکٹر انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور	۳۲
مجرّبات		
تین مجربات	حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب	۳۷
دو مجربات	حکیم گجندر سنگھ صاحب	۳۷
تین مجربات	حکیم مولوی مقبول شاہ وارثی	۳۷
دق بطنی اور سل کے چھ مجرّبات	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۳۸
دو مجربات	حکیم غلام محمد خاں صاحب	۳۸
دو مجربات	ایم - آر - نطق صاحب	۳۹
دو مجربات	حکیم سید شاہ صدر الدین صاحب	۳۹
آتشک اور سوزاک کا ایک نسخہ	پنڈت ٹھاکر دت شرما، لاہور	۳۹
سل و دق نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق	بھگت حکیم راجہ رام	۳۹
بعض نسخوں کی تصدیق	حکیم غلام محمد خاں	۴۰
جوابات	مختلف اطبّاء	۴۱
سوالات	مختلف اصحاب	۴۶
اشتہارات ہمدرد دواخانہ، یونانی، دہلی		

قیمت سالانہ ایک روپیہ   ممالک غیر (برما وغیرہ) تین شلنگ   فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا

اور ایچ - ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شایقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شایقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں، اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالامال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر و نایاب مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شایقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ کو صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شایقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

مراسلات

اپیل

دنیا میں آزادی کی ہوا چل رہی ہے اور دنیا کا آسمان بدل چکا ہے لیکن نہیں بدلی تو ہماری طبِ قدیم۔ سورج کبھی کا طلوع ہو چکا اور ہم ہیں کہ آنکھیں بند کیے پڑے ہیں۔ یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ہندوستان پر طبِ قدیم کا کوئی خاص اثر نہیں ہے ڈاکٹری اور دوسری طبوں نے دماغوں اور جسموں پر پورا قبضہ کر لیا ہے۔

خدا مغفرت کرے مسیح الملک اعظم مرحوم ہندوستان میں ایک شخص پیدا ہوا تھا جس نے عوام اور حکومت دونوں کے سامنے ہمارے اس فنِ شریف (یونانی طب) کی بقائے ہستی کا سوال پیش کر دیا تھا۔ اپنے کالج کا اُنہوں نے گاندھی جی سے افتتاح اسی اُمید و آرزو میں کرایا کہ ہندوستان کو ترقی نصیب ہوگی تو آنے والی حکمران جماعتیں یونانی طب کی ترقی و حفاظت کو بھی اپنے فرائض حُبِ وطن میں داخل کریں گی۔ وہ دنیا سے کیا گیے طبِ قدیم کی یہ تحریک بھی فنا ہو گئی۔ مدت ہوئی کہ آل انڈیا طبی کانفرنس کا نام بھی سننے میں نہیں آتا۔ اُس کے سالانہ اجلاس، جو ملک میں حرکت و بیداری پیدا کرنے کا ذریعہ تھے، مدت سے موقوف ہیں۔ نتیجہ کیا ہوگا یہی کہ ترقی یافتہ ہندوستان ہماری طب کی ضرورت سے یہ کہہ کر قطعی انکار کر دے گا کہ جب دنیا میں دوسری ترقی یافتہ طبیں (ڈاکٹری اور ویدک) اور تمام مہذب دنیا کی ضرورتوں کی کفالت کر رہی ہیں تو ہندوستان کو کیا غرض ہے کہ وہ گھنٹے کی سوئی کو پیچھے لے جائے اور مردہ یونانی طب میں از سرِ نو جان ڈالنے کی حماقت میں مبتلا ہو۔ برادرانِ فن، یہ محض واہمہ اور وسوسہ نہیں ہے بلکہ واقعات ہیں یو۔پی۔ کی پنچ حکومت نے گرام سدھار کی اسکیم اور دیسی طبوں کی آڑ میں پروپیگنڈا کرنے کے لیے وید ۱۴۶ ڈاکٹر ۶۴ اور طبیب صرف ۴۶ مقرر کر کر جو تناسب قائم کیا ہے اس سے حکومت کی کشادہ دلی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ کیوں ہوا؟ اس لیے کہ ہم خوابِ غفلت میں محو اور سرشار ہیں یا اپنے ذاتی مفاد اور اختلافات میں مصروف و مبتلا ہیں۔ سابقہ حکومت یو، پی نے مئی سنہ ۱۹۳۱ء میں رجسٹریشن ایکٹ پاس کیا تھا۔ اُس وقت کوشش کی گئی تھی کہ اطبائے یو، پی اپنے فنی حقوق کی تحفظ کے پیشِ نظر اجتماعی حیثیت سے رجسٹری کرا لیں مگر بدقسمت ہندوستان اور بدنصیب اطبا کی ایک جماعت اس ایکٹ کے خلاف لکھنؤ میں پیدا ہو گئی۔ جس کی مخالفت کا ریکارڈ موجود ہے۔ آخر کار جب اس جماعت کو اپنی اُمیدیں اور ذاتی مفاد خطرے اور تاریکی میں نظر آئے تب اس نے اپنی سیاسی غلطی کا احساس کیا اور فوراً اس قانون کے سامنے جھکی اور مجبوراً رجسٹری کا اعلان کر دیا۔ غرضیکہ یونانی طب قدیم ہندوستان کی ایک بھولی بسری چیز ہو چکی ہے یاد رکھیئے کہ برطانوی امپیریلزم سے طبِ یونانی کو وہ خطرہ نہ تھا جو اب ہندوستانی حکومت سے نظر آ رہا ہے۔

غرض کہ آپ کا فنِ شریف اس وقت موت اور حیات کی کش مکش میں ہے اور اس کی مضطربانہ نگاہیں آپ کی طرف حسرت سے اُٹھ رہی ہیں۔ میں آپ کا خادم اور بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی کا ادنیٰ رکن ہونے کی حیثیت سے آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ ذاتیات سے بالاتر ہو کر از راہِ ہمدردیٔ فن بہت جلد اپنی رجسٹری کرا لیں۔ یو۔پی انڈین میڈیسن بل حکومت منظور کر چکی ہے۔ حالاتِ حاضرہ کا تقاضا ہے کہ فن اور حاملانِ فن کی ہستی کی بقا کے اہم سوال کو اجتماعی حیثیت دی جائے۔ رجسٹری کے لئے تمام درخواستیں سکریٹری صاحب بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی لکھنؤ کے پتے پر بذریعۂ رجسٹری ڈاک روانہ کی جائیں اور اس کے ساتھ سند اور سرٹیفکیٹ وغیرہ کی حسبِ قاعدہ مصدقہ نقول یا اصل روانہ کی جائیں۔ فیس رجسٹری درجہ (الف) مبلغ دس روپے اور درجہ (بی) پانچ روپے بذریعۂ منی آرڈر پتہ مذکور پر بہت جلد روانہ کر دی جائیں اور اس کے بعد مجھ احقر کو بھی مطلع کیا جائے تاکہ میں آپ کا خادم رجسٹریشن کمیٹی اور بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کی اعانت کر سکوں۔ مزید حالات اور واقعات مجھ سے معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

میں ہوں آپ کا خادم:- (حکیم) **محمد ناصر الدین ظہیری**۔ ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی۔ میرٹھ

جامعہ طبیہ دہلی کا سالانہ امتحان اور نئے سال کا داخلہ

جامعہ طبیہ دہلی کے سالانہ امتحانات ختم ہو کر تعطیلاتِ کلاں شروع ہو گئیں اس سال ایک کثیر تعداد طلبا نے امتحان میں شرکت کی۔ اب جامعہ طبیہ یکم اگست سنہ ۳۹ء کو کھلے گا اور باضابطہ تعلیم شروع ہو گی۔

جامعہ طبیہ ان مشاہیر اطبا کی نگرانی و سرپرستی میں قائم ہے جو تمام دنیا میں اعلیٰ طبی شہرت کے مالک ہیں نیز تیس چالیس سالہ عملی و علمی تجارب کی بنا پر ماہرینِ تعلیم تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ تمام ہندوستان کی طبی درس گاہوں میں ان ہی کی تصانیف پڑھائی جاتی ہیں اور جو مسیح الملک مرحوم کے رفقا کار کی حیثیت سے اصلاح و تجدیدِ طب کے اہم فرض میں مصروف ہیں۔ بہترین اساتذہ، بہترین نصابِ تعلیم، کم سے کم مدت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم اس درس گاہ کی خصوصیات ہیں۔ گورنمنٹ صوبۂ متحدہ سے جامعہ طبیہ رجسٹرڈ و منظور شدہ ہے۔ پراسپکٹس فارم داخلہ طلب کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ چونکہ نئے سال کے داخلے کی درخواستیں آنی شروع ہو گئی ہیں اور ایک معینہ تعداد میں داخلہ ہو گا۔ اس لیے امیدواران کو درخواست ہائے داخلہ وغیرہ ۲ جولائی سنہ ۳۹ء تک رجسٹرار جامعہ طبیہ قرول باغ دہلی کے نام بھیج دینی چاہئیں +

ضمیمہ ضبط تولید نمبر

دُنیا بھر میں حمل سے بچنے کی عجیب و غریب ترکیبیں اور ٹوٹکے

ضمیمہ ضبط تولید کے عنوان سے ہم وقتاً فوقتاً وہ مضامین درج کرتے رہیں گے جو ہمدرد صحت کے ضبط تولید اور اصلاح نسل نمبر کے لیے ہمیں وصول ہوئے تھے اور جنہیں ہم گنجائش کی کمی کی وجہ سے اشاعت خاص میں شامل نہیں کر سکے تھے۔ مضمون "دنیا بھر میں حمل سے بچنے کی عجیب و غریب ترکیبیں اور ٹوٹکے" دراصل ہمارے اس مضمون کا ایک جزو تھا جو ہم نے "طبِ عوام اور امتناع حمل کے ذرائع" کے عنوان سے سپرد قلم کیا تھا۔ اس مضمون کے چند اقتباسات ضبط تولید نمبر میں شائع کیے جا چکے ہیں۔ اب یہ تمام مضمون ناظرین کی دلچسپی کے خیال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ "ہمدرد صحت"

عام طور سے خیال یہی کیا جاتا ہے کہ ہر انسانی گروہ ہر زمانے میں اولاد کو خدا کی ایک نعمت سمجھتا رہا ہے اور بانجھ عورت ہمیشہ ملعون و مطعون رہی ہے۔ یہ خیال بہت حد تک صحیح ہے لیکن اتنا صحیح نہیں کہ اس کے خلاف کبھی کوئی صورتِ حال کسی زمانے میں واقع ہی نہ ہوئی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اولاد سے بچنے والا طبقہ ہر زمانے اور ہر ملک میں موجود رہا ہے۔ اور اب تو یہ طبقہ طبقہ ہی نہیں رہا بلکہ تہذیب جدید کی بدولت بڑی اکثریت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ بہر حال آنے والی تفصیلات سے آپ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اولاد سے بچنے بچانے کی نوعیتیں ہر زمانے اور ہر انسانی طبقے میں کیا تھیں۔ اور لوگ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے کیا کیا جتن کرتے تھے۔

جب ہم اپنے مذکورہ بالا مقصد کی تلاش میں تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم انسانی گروہوں میں عورت کو وقتی طور پر یا مستقل طور پر بانجھ کر دینے کی صورتیں موجود تھیں اور بچوں کی پیدائش کو روکنے کی ترکیبیں صرف اُسی وقت اختیار نہیں کی جاتی تھیں جب غیر شادی شدہ لوگ آپس میں غیر واجب طور پر مجامعت کریں، بلکہ اس وقت بھی جب لوگ جائز اور رسمی طور پر شادی کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے ہوں۔ اسکے علاوہ بعض انسانی جماعتوں میں یہ رواج بھی رہا ہے اور اب بھی غیر متمدن لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ اگر کسی جوڑے کے ہاں چند مخصوص سال گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو اسے بے شرمی اور بے حیائی سمجھا جاتا ہے۔ مسٹر پارکنسن نے عورتوں کی رضامندی کے ساتھ بانجھ رہنے کے ایک عجیب و غریب محرک کا ذکر کیا ہے۔ اُنہوں نے لکھا ہے کہ نیو آئرلینڈ اور نیو ہینوور کے گاؤں کے گاؤں اور قبیلے کے قبیلے بعض اوقات آپس میں یہ قسم کھا لیتے ہیں کہ وہ بچے بالکل نہیں رکھیں گے یا نہیں پیدا کریں گے۔ ایک ضلع میں یہ رواج ہے کہ عورتیں نذر یا خاص عہد کی وجہ سے بانجھ ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور یہ عہد و پیمان جماعت کے کسی بڑے کرتا دھرتا کے نام پر کیا جاتا ہے اور اس پر بڑی سختی کے ساتھ قائم رہا جاتا ہے۔ پارکنسن صاحب یہاں یہ بتانے سے قاصر رہ گئے کہ آیا یہ عہد یا قسم مرحوم سردار کی کسی وصیت کے مطابق عمل میں آتی تھی یا اس کے مرنے کے بعد اس کی یاد میں یہ خوفناک قسما قسمی ہوا کرتی تھی۔

مذکورہ بالا تقریباً تمام صورتوں کے متعلق ناظرین کو یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ لوگ مجامعت سے باز رہتے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اولاد سے بچنے بچانے اور استقرار کو روکنے کے لیے بڑے بڑے جتن کرتے تھے۔

سب سے پہلا جتن تو وہی ہے جسے عام طور پر عزل یا جماع غیر انزالی کہا جاتا ہے۔ اور جس کی توریت کے عہد نامۂ عتیق میں بڑی مذمت کی گئی ہے اور جسے کسی غیر تاریخی شخصیت کی طرف منسوب کر کے "عونان کا گناہ" بتایا گیا ہے اور جس کو اپنے اس گناہ کے کفارے کے طور پر موت سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ بہر حال عزل ایک ایسا چلتا ہوا نسخہ [illegible] شخص کو معلوم تھا۔ اس کے بعد اُن چیزوں کا نمبر آتا ہے

جن کو ہم خارجی چیزیں کہیں گے۔ یعنے شافے یا گدیوں وغیرہ قسم کی چیزیں اندام نہانی میں رکھنا جن کی وجہ سے مادہ منویہ رحم میں نہ چلنے پائے اور کرم منویہ بیضۂ انثیٰ سے نہ ملیں۔ اگر ہم اس موقع پر محض گدیوں کے ہی ہو کر رہ جائیں اور اُن مختلف رپورٹوں کی جرح میں لگ جائیں جو اس نقطے پر موجودہ ماہرین نے پیش کی ہیں، تو اس سے شاید نہ تو ناظرین کا کچھ بھلا ہوگا اور نہ کوئی نسلیاتی تحقیق کا کام انجام پا سکے گا۔ اس لیے ہم عنقریب اُن ترکیبوں کا ذکر کریں گے جن پر انسان نے حمل کو روکنے کے سلسلے میں عمل کیا۔ ماہرین کی مذکورہ تحقیقات کے متعلق بس یہی پہلو نسلیاتی اہمیت رکھتا ہے کہ خارجی چیزوں کے استعمال کے علاوہ وہ لوگ جادو ٹوٹکے کو بھی حمل روکنے میں مؤثر سمجھتے تھے۔

یونان قدیم کا جہاں تک تعلق ہے ہم کو یہ معلوم ہے کہ پنجۂ مریم اور تخم پنجنکشت کو حمل کے روکنے میں اس ملک کے لوگ بڑا مؤثر سمجھتے تھے۔ جب تھیس موفوریا کا تہوار ایتھنز میں منایا جاتا تھا تو اس وقت وہاں کی بیاہی عورتیں تخم پنجنکشت یا اسی قسم کے پودوں کے مختلف اجزا اپنے بستروں پر بکھیر دیا کرتی تھیں۔ ان چیزوں کے متعلق یہ عام خیال تھا کہ وہ جنسی خواہشات کے زور کو ہلکا کر دیتی ہیں[1]۔

قدیم روم میں بھی عورتوں کے اندام نہانی میں استعمال کے لیے کچھ ترکیبیں مستعمل تھیں جن کا نتیجہ عورت کے بانجھ ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ یہ بات بھی کچھ ٹوٹکے ہی کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ وہاں کے لوگ اس مقصد کے لیے عورتوں کو بے پھل کے درختوں کے بیج کھلاتے تھے یا ان کو چائے کی طرح پلاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح یہ بیج اچھا خاصہ درخت اُگا دینے کے باوجود اس درخت کو بے پھل کا رکھتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو بھی باوجود مجامعت و مباشرت کے بے اولاد رکھتے ہیں۔ ان درختوں میں بید اور حور (پوپولس) کے درخت قابل ذکر ہیں خصوصاً وہ درخت جو زئیس دیوتا کی بے اولاد بیٹی پرسیفون کے جنگل میں اُگے ہوں۔ یونان کے مشہور جنسی طبیب سورانوس نے لکھا ہے کہ جس عورت کے لیے حمل خطرناک ہو تو اُسے چاہیئے کہ مباشرت سے ایام ماہواری سے پہلے اور بعد میں پرہیز کرے اور انزال کے وقت وہ اپنا سانس روکے۔ مباشرت کے بعد گھٹنے جھکا کر بیٹھ جائے اور مباشرت سے پہلے رحم کے باہر شہد، روغن بلساں، افسنتین اور دوسری سکیڑنے والی دواؤں کا مرکب تیار کر کے بطور شافہ رکھے۔

جرمنی کے لوگوں میں زمانۂ حال تک یہ خیال نہ معلوم کب سے چلا آ رہا تھا کہ بید کا درخت عورت کو بانجھ کر دیتا ہے۔ مارٹھی اوس نے لکھا ہے کہ وہاں بید کے درخت کے پتوں کے متعلق خیال تھا کہ اگر انہیں محض پانی کے ساتھ کھایا جائے تو وہ حمل کو قائم نہیں ہونے دیتے اور اگر ان کو پانی میں بھگو کر بطور خیساندہ استعمال کریں تو شہوت کو مردہ کر دیتے ہیں۔ اور بے عصمتی کی طرف سے رغبت کو ختم کر دیتے ہیں۔ بنڈشو نے بتایا ہے کہ کٹزن گین میں ۱۷۹۶ء تک یہ توہم موجود تھا کہ جو عورت ایسی ناشپاتیاں وغیرہ، جن کا قلم اتیسیقانطس رہا تھرن: ایک کانٹے دار جھاڑی پر لگایا گیا ہو، کھائے تو حاملہ نہیں ہوگی۔

سٹائی ریا (آسٹریا) میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ لوہار کی ناند کا پانی اگر پیا جائے تو اس سے بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہاں اس مقصد کے لیے زنک ٹنکچر، روغن بلساں، شہد اور دوسری قسم کے مُلیّنات کے ساتھ ایلوا اور مرمکی کے استعمال کا بھی رواج ہے۔ فوسل نے لکھا ہے کہ قابل اعتماد اطلاعات کے مطابق سٹائی ریا کی وادیوں کی غیر شادی شدہ عورتیں موجودہ محفوظا اسفنجوں کی بجائے ریشم کے کپڑوں کی دھجیاں حمل کو روکنے کے لیے اب تک استعمال کرتی رہی ہیں۔

بولٹے اور کہلے نے جب سکنڈی نیویا (سویڈن، ڈن مارک اور ناروے) کے قصہ کہانیوں کی تحقیق کی تو ان کو معلوم ہوا کہ نہ صرف حمل کو روکنے کے لیے بلکہ تازہ حمل کے نتائج سے بچنے کے لیے جرمانی لوگوں میں گنڈوں اور ٹوٹکوں کا بہت رواج ہے۔ ٹوٹکوں میں چکی کو بہت سے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے چکروں سے طرح طرح کے مطلب لیے جاتے ہیں مثلاً اگر آدھی رات کے وقت چکی کے پاٹ کو چار مرتبہ پیچھے کی طرف چکر دئے جائیں اور چکی میں توقع کے مطابق ہونے والے بچوں کی تعداد کے برابر گیہوں کے دانے ڈال دئے جائیں تو ان کے اعتقاد میں نہ صرف پیدا ہونے والے بچے ہی مر جاتے ہیں بلکہ پیٹ کے بچے بھی ضایع ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کا بیان ہے کہ عورت جب اس ٹوٹکے کے مطابق چکی چلاتی ہے تو اس میں سے بچوں کو چیخنے چلانے کی آوازیں آتی ہیں اور خون کے قطرے بھی نکلتے ہیں۔ ایک ٹوٹکا یہ بھی ہے کہ عورت مذکورۂ بالا

---

[1] ملاحظہ ہو جے۔ بی فریزر کی کتاب فوک لور اف دی اولڈ ٹسٹمنٹ مطبوعہ لندن صفحہ ۱۱۲

خیال کے مطابق گننے ہوئے دانے ایک دم نگل جاتی ہے گویا اس طرح وہ آنے والے بچّوں کا خاتمہ کردیتی ہے۔ یا وہ بچّوں سے بچنے کے لیے سب اور کیلیں کنوئیں میں ڈالتی ہے یا وہ اپنی بہنوں کی قبروں پر علیحدہ علیحدہ جاکر کہتی ہے کہ "مجھے اولاد کی ضرورت نہیں ہے۔"

گوٹ لینڈ اور اولینڈ کے متعلق لینایوس نے لکھا ہے کہ وہاں کی عورتیں جب اپنے بچّوں کی تعداد کو محدود کرنا چاہتی ہیں تو وہ شادی کی رسم کے بعد اپنے جسم کو ننگا کرکے اپنی انگلیوں سے چھوتی ہیں۔ اب یہ عورت کے اختیار میں ہے کہ خواہ وہ صرف ایک ہاتھ کی ایک انگلی اپنے جسم پر رکھے یا دونوں ہاتھوں کی سب کی سب انگلیوں کو دھر دے۔ لینایوس نے تو اس ٹوٹکے کی زیادہ تفصیل نہیں دی ہے" البتہ ٹرولکانے بوسنیا کے حوالے سے اس ٹوٹکے کے متعلق لکھا ہے کہ "جب دولہا دُلہن کو لینے کے لیے آتا ہے تو دُلہن گھوڑے کی زین پر بیٹھنے سے پہلے گھوڑے کے کسے ہوئے زیربند میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔ اگر دونوں ہاتھ اس نے زیربند میں پہنچا دیئے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عورت تمام عمر کے لیے بچّوں سے چھٹکارا پا گئی ورنہ جتنی انگلیاں داخل کرنے میں وہ کامیاب ہوتی ہے اتنے ہی سال تک وہ بے اولاد رہتی ہے۔"

سربیا دیوگوسلادیہ میں اس سے ملتی جلتی رسم کا ذکر کروس نے کیا ہے۔ یہاں جب دُلہن دولہا کے گھر جاتی ہے تو شادی کی گاڑی میں بیٹھتے وقت وہ اپنے چوتڑ کے نیچے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں دبا لیتی ہے اور کہتی ہے کہ "میں اتنی انگلیوں پر اتنے سال بے اولادی رہنے کے لیے بیٹھتی ہوں"۔ کروس نے سربیا کی عورتوں کے اور رواجوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سربیا کی عورت اپنی "قسمت کا فیصلہ" اس طریق سے بھی کرتی ہے کہ وہ چند انگارے لے کر ان پر غسل کا پانی ڈالتی ہے اور کہتی ہے کہ "اگر یہ انگارے دوبارہ آگ پکڑ گئے تو میں بچّہ دوں گی ورنہ نہیں۔" یہ دلچسپ صورتِ حال یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ بجھے ہوئے کوئلوں کو احتیاط سے رکھ لیتی ہے اور جب اس کو بچے کی خواہش ہوتی ہے تو ان کوئلوں کو پھر آگ میں ڈال کر "بند" کو کھول دیتی ہے۔ پھر جیسے جیسے کوئلے جلتے جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو حاملہ محسوس کرتی چلی جاتی ہے۔ اسی خطۂ زمین کی ایک رسم اور سنیے جب دلہن نکاح کے لیے جانے لگتی ہے تو پہلے وہ گھر کے چبوترے پر ایک کھلا تالا اور اس کی کنجی تھوڑے تھوڑے فاصلے سے رکھتی ہے اور ان کے بیچ میں سے ہو کر گزرتی ہے۔ گرجا سے واپسی کے بعد وہ کنجی سے تالا بند کرکے رکھ لیتی ہے اور کہتی ہے کہ "اگر میں ایک دفعہ یہ تالا کھولوں گی تو میرے ہاں ایک ہی بچہ پیدا ہوگا۔" کروس صاحب نے یہاں یہ نہیں بتایا کہ اس "بندش" کو بعد میں ختم بھی کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ سربیا میں کروس صاحب کو زیادہ تحقیقات کا موقع ملا ہے۔ اس لیے اُنھوں نے وہاں کی بہت سی رسموں کا تحقیق کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک رسم وہاں یہ ہے کہ دلہن "شادی کے غسل" کے پانی کی گھڑیا اٹھاتے وقت جب اپنے دونوں ہاتھ پوری طرح استعمال کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ عمر بھر کے لیے بچّوں سے فارغ رہنا چاہتی ہے۔ ورنہ جتنے سال وہ بے اولاد رہنا چاہتی ہے اتنی ہی اُنگلیاں گھڑیا اُٹھانے میں لگاتی ہے۔ سربیا کے ایک علاقے میں یہ رسم پائی جاتی ہے کہ دلہن گرجا جانے سے پہلے اپنی کمر میں ایک لمبا سا فیتہ باندھ لیتی ہے اور نکاح کے کمرے میں اپنے شوہر کے ساتھ داخل ہونے سے پہلے اس فیتے میں اپنی مرضی کے مطابق گرہیں باندھ لیتی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اتنے ہی سال "فارغ البال" رہنا چاہتی ہے۔

پٹرومُش نے سربیا ہی کے ایک ٹوٹکے کا ذکر کیا ہے کہ جب وہاں کی کوئی عورت بچّوں کی پیدائش کو روکنا چاہتی ہے تو اپنے چھوٹے بچّے کے پاؤں سے گھر کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئندہ اس گھر میں بچّوں کا داخلہ بند ہوا۔ جنوب کے سلاویوں (یوگوسلاویہ کی سلاوی قوم) میں جب کوئی بچّہ مر جاتا ہے تو اس کے تابوت میں سر اور پاؤں کی طرف کیلیں نہیں ٹھونکتے۔ اگر انہیں ٹھونک دیا جائے تو اس کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں کہ عورت عمر بھر کے لیے بانجھ ہو گئی یا اگر وہ کبھی حاملہ ہوگی تو زچگی کے وقت بڑی تکلیف اُٹھائے گی۔ ایک رسم یہ بھی ہے کہ جب عورت کچھ سال کے لیے بچّوں کی پیدائش کو روکنا چاہتی ہے تو وہ اپنے بچّے کے سب سے پہلے غسل کے پانی میں اپنی انگلیاں ڈبو کر چاٹ لیتی ہے۔ جتنی انگلیاں وہ ڈبوتی ہے اتنے ہی سال وہ اولاد کی طرف سے بے فکر رہتی ہے۔

مسٹر کروس نے جنوبی سلاویوں کی عورتوں کی دوسری رسموں اور ٹوٹکوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً جب وہاں کی کوئی عورت مزید اولاد کی خواہش مند نہیں ہوتی تو وہ کسی معصوم بچّے کا ازاربند اپنی کمر میں باندھ لیتی ہے یا کسی مُردے کی اُس پٹی کو باندھتی ہے جو مرنے

کے بعد اس کے چہرے پر باندھی گئی ہو یا اپنے مرے ہوئے بچے کے پاؤں سے گھر کا دروازہ بند کرادیتی ہے یا اپنے مردہ بچے کے تابوت کو تین بار ہلادیتی ہے۔

بوسنیا دیوگوسلاویہ، کی عورتوں کے متعلق مسٹر گلک نے لکھا ہے کہ وہ اولاد کی بڑی خواہش مند ہوتی ہیں۔ ان کے دل میں بچوں کو روکنے کی خواہش اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب ان کے ہاں بچے جلدی جلدی پیدا ہو رہے ہوں یا وہ پہلے ہی سے زیادہ ہوں۔ بہرحال اس مقصد کے لئے وہ چاقو اور اپنے گھر کی چھت کو منتروں کا نشانہ بناتی ہیں۔ جتنے سال وہ بے اولاد رہنا چاہتی ہیں اتنی ہی چھت کی کڑیاں چھوڑ کر وہ درمیانی دراڑ میں چاقو گھسیڑ دیتی ہیں۔ کڑیوں کا شمار یا تو گھر کے دروازے سے کیا جاتا ہے یا کھڑکی کی طرف سے۔ اگر وہ اولاد کو بالکل ہی روکنا چاہتی ہیں تو بس اپنے آخری بچے کے پاؤں سے اپنے گھر کا دروازہ بند کرادیتی ہیں۔

روس کے بعض علاقوں میں عورتیں بچے کی پیدائش کو روکنے کے لیے لیکوپوڈیم (ایک بے پھول کا پودا جس سے ایک قسم کا سفوف مدل بنایا جاتا ہے) کا خیسانده تیار کرکے پی لیتی ہیں یا صبح نہار منہ گرم پانی کا گلاس ہر روز پیتی ہیں۔

روس کے لوکوناجوا نامی علاقے میں جب عورتیں بے اولادی کی خواہش کرتی ہیں تو مسٹر لووفسٹم کے بیان کے مطابق کنواری لڑکی اپنے ماہواری خون کو ایک برتن میں جمع کرتی ہے۔ پھر وہ اس خون کو گاؤں کے "ملّانے" کے پاس لے جاتی ہیں۔ جو اس غسل خانے کی گرم انگیٹھی میں ڈال دیتا ہے۔ اس عمل سے ان عورتوں کے خیال کے مطابق (یا شاید ان مردوں کے خیال میں بھی) بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آتی ہیں۔

مسٹر جادورسکی نے جنوبی روس کے متعلق سنہ ۱۸۹۸ء میں حسب ذیل بیان سپرد قلم کیا ہے:

"جنوبی روس کے سکالر کی سلسلۂ کوہ میں (یہ سلسلۂ کوہ گلیشیا کے علاقے میں ہے اور اب پولینڈ کے حدود مملکت میں ہے) میں نے دو ٹوٹکے معلوم کیے۔ جنہیں اولاد سے بچنے کی خواہش رکھنے والی عورتیں استعمال کرتی ہیں۔

"(۱) جب کوئی لڑکی بے بچوں کے رہنا چاہتی ہے تو وہ اپنے سب سے پہلے حیض کے خون کے چند قطرے لیتی ہے اور جوان مرغی کے انڈے میں سوراخ کرکے اس کو داخل کردیتی ہے۔ پھر وہ اس انڈے کو کمرے میں میز کے قریب گاڑ دیتی ہے۔ یہاں وہ انڈا نو دن اور نو راتیں پڑا رہتا ہے۔ پھر جب اُسے نکال کر دیکھا جاتا ہے تو اس میں کالے سر کے چھوٹے چھوٹے کیڑے پائے جاتے ہیں جتنے کیڑے اس میں ہوتے ہیں۔ اتنے ہی بچے اس لڑکی کے ہاں ہونے والے ہوتے ہیں۔ پھر اس لڑکی نے اگر اس انڈے کو پانی میں ڈال دیا تو اس کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں کہ وہ اتنے ہی بچوں کی ماں بنے گی اور اگر اس نے اسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا تو گویا عمر بھر کے لئے بچوں سے پیچھا چھوٹا۔

"(۲) یا پھر وہ عورت حیض کے خون کو لے کر کتان کے کپڑے پر ڈالتی ہے۔ پھر اس کی نو گرہیں اور دس پہلوؤں کی گولی سی بنا کر نو دن اور نو رات تک پہنتی ہے۔ رات کے وقت تو وہ اس "تعویذ" کو دائیں بازو پر باندھتی ہے اور دن کے وقت بائیں گھٹنے پر۔ پھر دسویں دن وہ اس کو کمرے کے ایک خاص کونے میں گاڑ دیتی ہے اور گاڑتے وقت کہتی ہے "میں تجھ کو ایک سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گاڑتی ہوں۔

"اگرچہ یہ عجیب و غریب ٹوٹکے اب بھی اسی طرح استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی عملی صورتیں آگے جاکر بہت مختلف ہو جاتی ہیں اگر ضرورت پڑ جاتی ہے تو مذکورہ مقامات میں اسقاط حمل کے لیے بعض نباتی زہر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ میں اس سے آگے کی تفصیلات معلوم کرنے سے قاصر رہا۔"

ہنگری کی عورت بھی جب اولاد نہیں چاہتی تو جادو اور ٹوٹکے کی طرف رجوع کرتی ہے۔ شب زفاف سے پہلے وہ ایک تالا لے کر بند کرتی ہے اور اس کے سوراخوں میں خشخاش بھر دیتی ہے۔ پھر اُسے پاس کے کنوئیں میں ڈال دیتی ہے۔ مسٹر جے۔ وی۔ بابلوکس نے لکھا ہے کہ یہ ٹوٹکا ہنگری میں عام نہیں ہے اور عوام کے توہمات کے مطابق اس عمل سے شادی شدہ جوڑے کی تولیدی قوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

استھونیا (اب تو یہ ایک چھوٹی سی جمہوریت ہے لیکن پہلے روس کے بالٹک مقبوضات میں شامل تھی) کی عورت بچے کی پیدائش کو روکنے کے لیے پارہ پی لیتی ہے۔ خیوا (مغربی ترکستان: ازبک سوشلسٹ جمہوریہ) میں ایک خاص قسم کی بوٹی پانی میں بھگو کر پی جاتی ہے۔ سلن دین پودے کے پتّوں کا تازہ رس بھی اس مقصد کے لیے پیا جاتا ہے۔ تاتاری عورتیں سرخس کا خیساندہ بنا کر پیتی ہیں یا سائبیریا (روس) کی عورتیں بچوں سے بچنے کے لیے سفید سیسے کی ایک خاص مقدار ماہواری ایام شروع کے وقت کھا لیتی ہیں۔ ان سے ان کے خیال میں دوسرے مہینے کے ایام شروع ہونے تک حمل قبول نہیں کرتی۔ اور اگر یہ خاص "نسخہ" استعمال نہ کیا جائے تو عورت کے حاملہ ہونے کا امکان ہو جاتا ہے۔

بالائی مصر کی عورتیں حمل کی "آفت" سے بچنے کے لیے ایّام کے بعد تین پھنکیاں جلی ہوئی کوڑی کے سفوف کی صبح نہار منہ پانی کے ساتھ لگاتی ہیں۔ الجیریا کی عورت جب بار بار کے حمل سے تنگ آ جاتی ہے تو ناشپاتی کے درخت کے پتے اور شورہ بوٹی کے پتے مناسب مقدار میں لے کر پانی میں جوش دیتی ہے اور پانی چھان کر پی جاتی ہے۔ یا کچّے انجیروں کا پانی نکال کر پی لیتی ہے۔ ان دوائی تدبیروں کے ساتھ وہ مانعِ حمل تعویذ بھی اپنے سر پر باندھتی ہے۔ اس تعویذ میں چار خانے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں شاید قرآن شریف کی کچھ آیتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

حجاز کے بعض مقامات خصوصاً مکّے کی عورتیں اولاد کو روکنے کے لیے لکڑی کا ایک چھوٹا سا بکس گلے میں ڈال کر سینے پر لٹکا لیتی ہیں۔ اس بکس میں خرگوش کی بیٹ ہوتی ہے۔ جزائر فجی کی دائیوں کے متعلق مسٹر بلتھ نے بتایا ہے کہ وہ جہاں عقم یا بانجھ پن کا علاج کرتی ہیں وہاں حمل کو روکنے کے لیے بھی ترکیبیں کرتی ہیں۔ کبھی وہ ترکیبیں کارگر ہوتی ہیں اور کبھی بے کار۔ اس مقصد کے لیے وہ ایک قسم کی چھلی اور کسی ہوئی جڑیں اور سنبھالو کے پتے جوش دے یا بھگو کر پلاتی ہیں۔ یہ جوشاندہ یا خیساندہ مجامعت کے بعد ہی صبح کے وقت پیا جاتا ہے اور اس کو وہ عورتیں بھی استعمال کرتی ہیں جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہو اور وہ بھی جن کے ہاں پہلے اولاد ہو چکی ہو۔

مسٹر جیمی سن نے لکھا ہے کہ جزائر ہبریڈس میں ایک چھوٹا سا پودا عورت بانجھ ہونے کے لیے کھاتی ہے۔

مجمع الجزائر ملایا اور آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کا حال بھی کچھ سن لیجیے۔ آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کی عورتیں بھی بعض ترکیبیں کرتی ہیں جن سے وہ حاملہ نہیں ہوتیں۔ اگر وہ شاذ و نادر حاملہ بھی ہو جائیں تو کچھ ہی دن میں ان کا حمل گر جاتا ہے۔ وہ اپنے پورے پیڑو کو کچھ ایسی ترکیب سے ہلاتی اور جھٹکا دیتی ہیں کہ مادّہ منویہ کا بے چارہ کیڑا بے نیل و مرام اندام نہانی سے واپس آ جاتا ہے۔ مجمع الجزائر ملایا کے متعلق ہمارے ایک مہربان محقّق کا بیان ہے کہ جب وہاں کی عورت کو حمل سے بچنا ہوتا ہے تو وہ مباشرت اور اس کے متعلقہ اعمال سے اپنے آپ کو کچھ بے پروا اور کچھ غیر جانب دار سا بنا لیتی ہے جس کا نفسیاتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ بعض اصحاب کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے اور وہ اس پر اعتراض کر بیٹھیں لیکن نفسیاتِ عضوی کے علماء محقق موصوف کے بیان کی تصدیق کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کریں گے۔

گراف فیل نے نیوگنی کے علاقوں کی دیسی عورتوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بھی حمل کو قائم کرنے یا نہ کرنے میں عجیب طریقے پر اپنی مرضی کا دخل رکھتی ہیں اور ان کے ہاں یہ عام قاعدہ ہے کہ مباشرت کے بعد مادّہ منویہ کو خاص ترکیبوں سے تمام و کمال نکال دیتی ہیں۔ اس موقع پر تشریحی اور فعلیاتی نقطہ نظر سے یہ وزنی سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ آیا اندامِ نہانی کے پیچ دار اور طویل و عریض راستے میں سے مادّہ منویہ کا تمام و کمال اخراج ممکن بھی ہے؟ ہمارے خیال میں یہ ممکن نہیں ہے کہ مادّہ منویہ کا ایک ایک قطرہ اس قسم کی ترکیبوں سے خارج ہو سکے۔ شاید اس سلسلے میں یہ بات کچھ وزن رکھتی ہو کہ عورت کی غیر معمولی مقامی جسمانی حرکات کی وجہ سے اندامِ نہانی کی ساختوں اور کرم منویہ میں "تصادم" ہو جاتا ہو اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ کرم منویہ کام آ جاتے ہوں۔ بہرحال یہ مسئلہ ہے بحث طلب۔ نیوگنی کی عورتوں کے علاوہ جرمنی کی لڑکیاں بھی اس نوع کے اقدامات میں کم و بیش کامیاب سمجھی جاتی ہیں۔ آسٹریلیا کے قدیم باشندوں کی عورتیں حمل سے بچنے کے لیے خصیتین الرحم نکلوا دیتی ہیں۔ اگرچہ یہ بات مشتبہ ہے کہ وہ خصیتین الرحم کے افعال اور توالد و تناسل پر اس کے اثرات کے متعلق کچھ معلومات بھی رکھتی ہیں۔ اسی قسم کی ملتی جلتی صورت انڈونیسیا کی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔

ڈچ انڈیز کی عورتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہیں حمل روکنے کی وضعی ترکیبیں معلوم ہوتی ہیں۔ وسط ہند کے قدیم باشندوں کے حالات

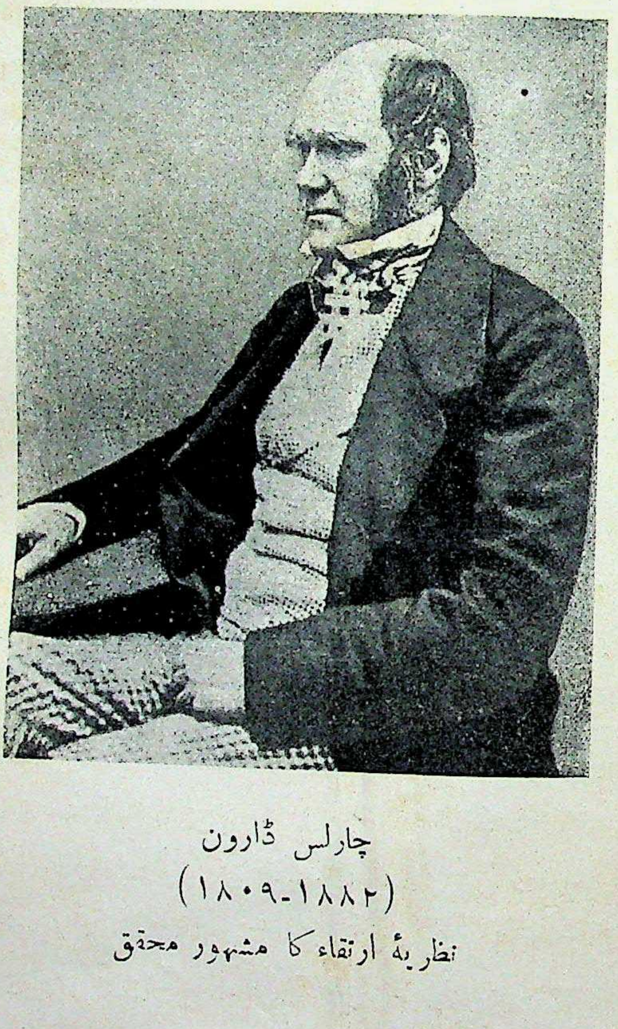

چارلس ڈارون
(۱۸۰۹-۱۸۸۲)
نظریۂ ارتقاء کا مشہور محقق

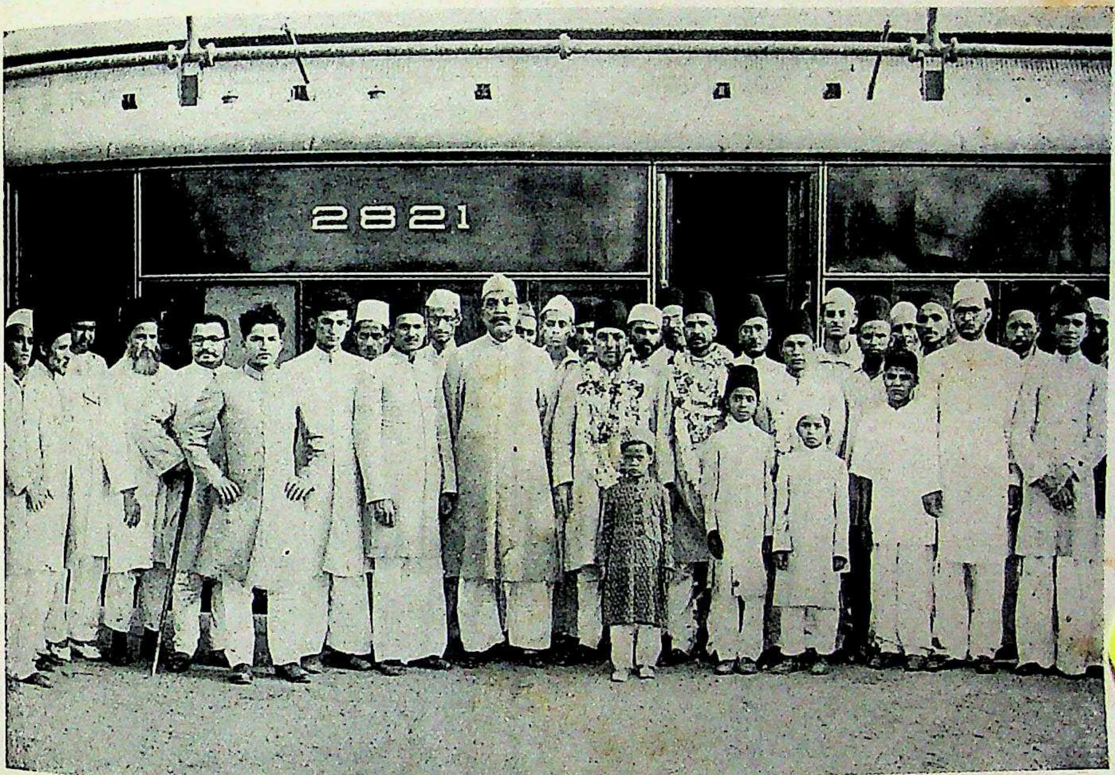

فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب اور پروفیسر حکیم فضل الرحمن خان صاحب۔
حیدرآباد کو روانگی کے وقت دهلی ریلوے اسٹیشن پر۔
آپ دونوں اصحاب کو نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن کی اهم خدمات تفویض کی گئی هیں۔
کالج کا افتتاح ۲۴ جون سنه ۳۹ ع کو عمل میں آیا۔

لکھتے ہوئے مشنری جیلن گھوس نے ایک جگہ وہاں کی عورتوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق رحم کو حرکت دینے پر قادر ہوتی ہیں اور وہ حمل کی "مصیبت" سے بچنے کے لیے اپنے شوہروں کی لاعلمی میں اپنے رحموں کو خاص طریقے پر دبواتی ہیں یا ان کو بے جگہ کرا لیتی ہیں۔ فان ڈربرگ ڈچ ایسٹ انڈیز کی عورتوں کا حال اس طرح لکھتا ہے کہ وہاں کی لڑکیوں میں جنسی جذبات کی نشوونما جلدی ہو جاتی ہے اس لیے ان کی تسکین کی خاطر وہ بلاتوقف اُن بڑھیوں میں سے کسی ایک کی مدد حاصل کرتی ہیں جن کو وہاں کی زبان میں "ڈوئیکوئن" کہتے ہیں اور مانع حمل دواؤں اور ترکیبوں کے علم کے لیے وہ مشہور ہوتی ہیں۔ یہ بڑھیاں اچھی طرح جانتی ہیں کہ کس طرح رحم خارجی طریقوں سے آگے یا پیچھے کیا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں پیٹ کے نچلے حصے کو خاص طریقے سے دباتی ملتی اور گوندھتی ہیں اور اندام نہانی کو بالکل ہاتھ نہیں لگاتیں۔ ان حرکات "عجوزانہ" کا نتیجہ "مریضہ" کے حق میں کچھ زیادہ برا نہیں نکلتا۔ بس وہ آٹھ دس دن تک پیڑو اور گردوں میں درد محسوس کرتی رہتی ہے اور اسے جلدی جلدی پیشاب آتا ہے۔ آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکی حمل کے خطرے سے اپنے آپ کو محفوظ پاتی ہے۔ اس کے بعد لڑکی اگر شادی کرنا چاہے یا پھر اولاد کی خواہش مند ہو تو وہ اسی قسم کی ترکیبوں سے اپنے رحم کو دوبارہ درست کرا سکتی ہے۔

مسٹر سیلگمان نے برطانوی نیوگنی کے سیناگولو کے علاقے کی عورتوں کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ دیکھتی ہیں کہ ان کے ہاں کافی بچے پیدا ہو چکے ہیں تو وہ اپنے آپ کو بانجھ کرا لیتی ہیں۔ اس کام کو گاؤں بھر میں یا کسی بڑے گاؤں میں ایک مخصوص عورت کرتی ہے اس عورت کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ یہ "کمالات" لے کر پیدا ہوتی ہے پھر جب محنتانہ طے ہو جاتا ہے تو وہ لازمی طور پر بانجھ بننے والی عورت سے دریافت کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے ارادے سے متفق ہے یا نہیں اگر جواب نہیں میں ملتا ہے تو قابلہ صاحبہ بھی کچھ کرنے سے انکار کر دیتی ہیں وہ طریقہ کار جو یہ قابلہ انجام دیتی ہیں وہاں کی زبان میں "گنی گا بانی" کہلاتا ہے۔ اور جس عورت پر یہ عمل کیا جاتا ہے وہ "ہیگیا بانی" کہلاتی ہے۔ جس کے معنے "ناقابلِ اولاد مزید" ہیں۔ بہرحال قابلہ صاحبہ اپنا کام اس طرح شروع کرتی ہیں کہ "مریضہ" کو ذرا اونچی جگہ پر بٹھاتی ہیں پھر خود اس کے پیچھے جا کر اپنے آپ کو اس کی کمر سے زیادہ سے زیادہ قریب کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس کا علم سیلگمان صاحب کو نہیں ہو سکا۔ ہاں اس دوران میں قابلہ کچھ منتر انہماک سے ضرور پڑھتی رہتی ہیں اور اس روحانی علاج کے ساتھ ساتھ کچھ جڑیں اور کچھ پتیاں بھی جلائی جاتی ہیں جن کا دھواں مریضہ کو سونگھنا پڑتا ہے۔ اس عمل کے ختم ہو جانے کے بعد مریضہ قابلہ کو دیکھے بغیر پیچھے کی طرف ہاتھ کر کے نذرانہ دے دیتی ہے۔

اوری قوم میں امتناع حمل کے لیے کچھ منتر خود معالج اصحاب ہی پڑھتے ہیں۔ اس قسم کے مخصوص کیسوں میں یہ اصحاب کیا کرتے ہیں اس کی تفصیل مسٹر گولڈمی نے اس طرح لکھی ہے یہاں کا معالج اپنی "مخصوص شہرت" کے سلسلے میں بڑا مطمئن اور خوش خوش نظر آتا ہے۔ عورت جو حاملہ ہو اور آئندہ یہ چاہتی ہو کہ اب اس کے ہاں اولاد نہ ہو تو وہ اپنے قریب کے معالج کی خدمات حاصل کر لیتی ہے اور زچگی کے وقت ان کو بلا لیا جاتا ہے۔ جب آنول خارج ہوتی ہے تو ہمارے یہ معالج اس میں سے کچھ خون لے لیتے ہیں اور وہیں آگ جلا کر یہ خون اس میں ڈال دیتے ہیں جب تک خون جلتا رہتا ہے اور اس کی چراند آتی رہتی ہے وہ گردن ہلا ہلا کر کچھ منتر پڑھتے رہتے ہیں اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عورت آئندہ "حملوں" سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

پرانے زمانے کے لوگوں میں حقیقی مانع حمل طریقوں کا وجود بہت کم ملتا ہے اور اگر کہیں کچھ سراغ لگتا ہے تو آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کے میکا نامی عمل سے مختلف ہوتا ہے یہ عمل مرد کی پیشاب کی نالی پر کیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مادہ منویہ عورت کے اندام نہانی میں جانے کی بجائے باہر ہی خارج ہوتا ہے یہ لوگ اس عمل کو اپنے قبیلے کے سست اور مخبوط الحواس جوانوں میں کرتے ہیں۔ حمل کو روکنے کے لیے قدیم طریقے بس یہی تھے کہ لوگ عموماً عزل کرتے تھے یا عورت کے اندام نہانی میں ایک قسم کا گھاس کا بنا ہوا اسفنج رکھ دیا کرتے تھے۔ ان ترکیبوں کے علاوہ بعض ایسی ترکیبوں کا بھی پتہ چلتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مستقل طور پر عورت میں بانجھ پن پیدا کر دیا کرتے تھے۔ اکثر وہ ترکیبیں ٹونکے کی نوعیت رکھتی تھیں۔ اگر کہیں کچھ دواؤں کے استعمال کا اندازہ ہوتا ہے تو وہ دوائیں ہمارے موجودہ علم الادویہ کی رو سے اس عمل کی تصدیق نہیں کرتیں۔ یا یہ کہنا چاہیے کہ دواءً جو چیزیں وہ استعمال کرتے تھے، ہم کو ان سے آگاہی نہیں ہے۔

قدیم زمانے کے لوگوں میں حمل کو گرانے کا بھی رواج تھا۔ یہ کام وہ دست کاری کے ذریعے سے بھی انجام کو پہنچاتے تھے اور اس کے لیے

دوائیں بھی استعمال کراتے تھے جو ان کے خیال میں زہریلی ہوا کرتی تھیں۔ چھیولی قبیلے میں جب کوئی غیر شادی شدہ لڑکی اپنے منگیتر کے علاوہ کسی اور سے حاملہ ہو جاتی ہے تو سیانے کے پاس جا کر مشورہ کرتی ہے۔ سیانہ اس کے ہونے والے خُسر سے یہ واقعہ کہہ دیتا ہے۔ پھر وہ اور اس کے متعلقین لڑکی کو طرح طرح سے ستانا شروع کرتے ہیں۔ وہ بے چاری ہار کر گھر سے باہر نکل جاتی ہے اور وہاں اونچی اونچی جگہوں پر سے کودتی ہے راتوں کو جھاڑیوں میں پناہ لیتی ہے اور سخت سے سخت حرکات کرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حمل گر جاتا ہے۔ لیکن طرفہ یہ ہے کہ اس کامیابی کا سہرا سیانے صاحب کے سر بندھتا ہے کہ ان کی "روحانی" قوتوں سے حمل گر گیا۔ یہ اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں ان قبیلوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ سیانے وہاں کے لوگوں کی معاشرتی زندگی پر اثر رکھتے ہیں۔ اسقاط کے متعلق ان لوگوں کا طرزِ عمل بھی مختلف ہوتا ہے۔ کہیں تو وہ اس کے سخت خلاف ہوتے ہیں اور کہیں اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

از جناب ع۔ ح جمیل علوی صاحب ایم۔ اے، ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی، گوجرانوالا

یوں تو ہمدرد صحت کے تمام خاص نمبر علم و حکمت کا بے بہا خزانے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا "ضبط تولید اور اصلاح نسل" نمبر اپنی بیش بہا خوبیوں کے باعث اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ معاشرت کی موجودہ ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضبط تولید کا مسئلہ آج کل جتنا ضروری ہے اتنا ہی پیچیدہ بھی ہے۔ معاشرت کی بہبودی میں لوگ اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ ان کے ذہن میں نقصانات کا خیال تک بھی نہیں آ سکتا۔ اگر تحقیق کی نگاہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ضبط تولید اصلاح نسل کا محض ایک طریقہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین نفسیات اصلاح نسل پر کہیں زیادہ زور دیتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں کی تمام خامیوں کے علاج کا راز اسی میں مضمر ہے۔ میں تو یہاں تک کہنے کو بھی تیار ہوں کہ ہماری قوم اور ملک کی بہبودی ہی اسی سے ممکن ہے۔

ضبط تولید کے مختلف طریقوں اور تیر بہدف نسخوں سے تو شاید ہی فیشن کے دلدادوں میں سے کوئی ناواقف ہو، لیکن ضرورت اس امر کی تھی کہ ضبط تولید اور اس کے مختلف طریقوں پر بحث کی جائے اور اس کے فوائد و نقصانات تعلیم یافتہ طبقے کے سامنے پیش کیے جائیں کسی اہم مضمون پر روشنی ڈالنے کا طریقہ ہی یہ ہے کہ اس کا کوئی پہلو بحث سے بچ نہ رہے۔ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر کم از کم اردو زبان میں پہلی اور شاید آخری کوشش ہے اس نمبر میں ضبط تولید کے معاشرتی، نفسیاتی، اصلاح نسلی اور مذہبی پہلوؤں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو وضاحت سے قارئین کے سامنے پیش نہ کیا گیا ہو۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان مُرقّع ہے جس کی نظیر عرصے تک اردو زبان پیش نہ کر سکے گی۔

جہاں ضبط تولید کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے لوگ سائنس اور مذہب کی روشنی میں اپنے اپنے خیالات کو تقویت دیتے ہیں ثبوت دونوں اقسام کے ہی مل جاتے ہیں۔ مخالف بھی اور موافق بھی۔ لیکن جانچ کے قطعی فیصلے کی کوشش سب سے پہلے اسی نمبر میں ہی کی گئی ہے مختصراً مجھے ایسا کوئی موضوع معلوم نہیں ہوتا جس پر ماہرین فن نے مفصل روشنی نہ ڈالی ہو۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمدرد صحت کی یہ اشاعت خاص تمام بھولے بھٹکے مسافروں کے لیے خضر راہ کا کام دے گی

اس تمام اہم کام کے لیے قبلہ حکیم صاحب خاص طور پر شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں، جنہوں نے ناممکن کو ممکن بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ یہ فخر فی الحقیقت ہمدرد صحت کے لیے ہی مخصوص ہے کہ اسے حکیم صاحب جیسے فاضل مدیر ملے ہیں ہماری زبان اس بلند پایہ اشاعت پر جتنا بھی ناز کرے بجا ہے۔

قدرتی طریق سے عملی ضبط تولید

از ڈاکٹر جارج ریلے اسکاٹ۔ ایف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ آر۔ ای۔ آئی کیمبرج (انگلستان)

موجودہ زمانے میں ضبط تولید کی تدبیریں اگرچہ بہت کچھ ترقی کر چکی ہیں اور مذہب اور سوسائٹی کے نظریات میں بھی ایک حد تک تبدیلی واقع ہو چکی ہے، لیکن وہ ابھی تک ازدواجی زندگی کے لیے خوش گوار ثابت نہیں ہوئیں۔ یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات اس تحریک کی وجہ سے کبھی کبھی کشیدہ نظر آتے ہیں۔

رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کے اکثر پیرو ضبط تولید کی غرض سے فرزجے، شافے، اسفنج اور رفالوں (رفالہ: فرنچ لیٹر) کے استعمال اور دوسرے کیمیاوی و آلی تدبیروں کے شدید مخالف ہیں اور اُن کے نزدیک ضبط تولید کی اگر کوئی جائز صورت ہو سکتی ہے تو وہ صرف جماع سے پرہیز کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ضبط تولید کی خواہش مند بعض عورتیں فرزجوں، شافوں، اسفنجوں اور عنق پوشوں کا نہ خود استعمال کر سکتی ہیں اور نہ کسی ماہر فن سے ان کا استعمال کرانا پسند کرتی ہیں۔ اسی طرح مرد بھی نہ رفالے کا استعمال ہر وقت پسند کرتا ہے اور نہ عزل پر عامل رہنا اس کے لیے ممکن ہوتا ہے۔ بعض حالات میں خواہش مندوں کی آمدنیوں کے ذریعے اس قدر کم ہوتے ہیں کہ ان کے لیے قیمتی دواؤں اور مانعِ حمل چیزوں کا خریدنا ممکن نہیں ہوتا۔ جوڑوں میں ایسے لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن کو ان تمام مصنوعی طریقوں، شیافوں، کیمیاوی جیلیوں اور حمولوں کے استعمال سے بہت جلد نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ان کے استعمال کو انتہائی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض لوگوں کو ان تدابیر سے دماغی اور ذہنی کوفت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بہت سے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جوڑے میں سے ایک ضبط تولید کا حامی اور دوسرا مخالف ہوتا ہے اور اس کش مکش سے ان کی ازدواجی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کو اگر ہم سامنے رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ضبطِ تولید کا مسئلہ ابھی تک اُلجھا ہوا اور نامکمل ہے۔

منعِ حمل کی غرض سے جماع سے پرہیز تو ایک بودا، غیر طبعی اور خلاف فطرت امر ہے۔ اور اس پر عالم شباب میں عمل کرنا محال ہے۔ اس کے علاوہ اس پر عمل کرنے سے ازدواجی زندگی کبھی خوش گوار نہیں رہ سکتی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ قدرت نے بھی مرد و عورت کے اعضا میں ضبطِ تولید کا کوئی انتظام رکھا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی ایسا انتظام موجود ہے تو وہ یقیناً صحیح، طبعی اور بلا مضرت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ علم حیات کے محققین نے معلوم کیا ہے کہ قدرت کا یہ عجیب و غریب انتظام زیادہ تر "عورت کے زمانۂ محفوظ" میں مستور ہے۔

اور حقیقت میں یہی ایک طریق ہے جس سے ضبطِ تولید کی تمام مشکلوں کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے اور جو لوگ ضبطِ تولید پر مذہبی قیدوں اور مالی مشکلوں کی وجہ سے کاربند نہیں ہو سکتے وہ بھی اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس تدبیر پر کچھ خرچ بھی نہیں آتا جس سے آمدنی کا سوال پیدا ہو۔ چنانچہ ہر عقل مند جوڑا جو جذبات سے بالکل اندھا نہ ہو گیا ہو، اس پر آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ غرض اس واحد تدبیر سے مرد اور عورت حسب معمول صحبت سے بھی بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں اور اپنی ازدواجی زندگی کو بھی خوش گوار رکھ سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس قدر ہے کہ ضبطِ تولید کے خواہش مند جوڑے ہر مہینے چند گنتی کے دن، جن کی میعاد ۱۰ سے ۱۸ یوم تک ہو سکتی ہے مجامعت سے پرہیز کریں۔ اس اصول کا فلسفہ صرف اس قدر ہے کہ وہ ایام جن میں عورت قبولِ حمل کے لیے تیار ہوتی ہے وہ مہینے کے چند دن ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر تن درست عورت اپنی عمر میں کم از کم ۲۵ بچے جنتی لیکن ایسا شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے کہ عورت اتنے بچے جنے۔ وجہ یہ ہے کہ عورت کو قدرت نے عقیم پیدا کیا ہے اور ہر ماہ ایک قلیل مدت کے لیے اُس میں بار آور ہونے کی استعداد پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ عورت کے اس عقیم زمانے کو ہی زمانۂ محفوظ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ زمانۂ محفوظ ہر عورت میں واقع ہوتا ہے۔ لیکن مختلف طبائع اور مختلف عورتوں میں بہ اوقات کچھ اختلاف کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔

زمانۂ محفوظ کے متعلق پرانا نظریہ جو ڈاکٹر راسی بورکی، ڈاکٹر ٹرال، ڈاکٹر کیپل مین اور سیگل نے طبی دنیا کے سامنے پیش کیا، حقیقت میں غیر صحیح تھا۔ کیوں کہ اس نظریے کی حیثیت محض خیالی اور قیاسی تھی۔ اس لیے اس پر عمل کرنے سے ضبط تولید میں کام یابی نہ ہو سکی۔ لیکن اس زمانے کے ماہرین اوگینو اور ناس نے اس سلسلے میں نہایت واضح معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ چنانچہ وہ عورتیں جو مصنوعی تدبیروں سے افزائش نسل کو روکنے کی محض مذہبی احکام کی وجہ سے مخالف ہوں یا مصنوعی طریقوں سے فی الحقیقت نفرت رکھتی ہوں یا ربڑ کے عنق پوش وغیرہ استعمال کرنے کی یا تو اہلیت ہی نہ رکھتی ہوں یا ان کے استعمال کرنے سے ان کی جنسی خواہش کم ہو جاتی ہو یا جو عورتیں ناداری کی وجہ سے ان چیزوں کو نہ خرید کر سکتی ہوں یا جو اس جہت میں ماہرین فن کا مشورہ لینے سے گھبراتی ہوں۔ یا جن عورتوں کے رحم کی حالت انزلاق و میلان وغیرہ کی وجہ سے ان آلات کے استعمال میں مانع ہو یا جو نئی شادی شدہ ہوں ان سب کے لیے زمانۂ محفوظ کا صحیح علم نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے

اگر ہم حیوانات کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ نر حیوان سال کے خاص موسم اور موسم کے خاص دنوں میں، جب مادہ حیوان میں ہیجان شہوت پاتا ہے، جنسی مجامعت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ان دنوں کے علاوہ نہ مادہ حیوان نر کو اپنے نزدیک آنے دیتی ہے اور نہ نر مادہ کی طرف رغبت کرتا ہے۔ چنانچہ ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ گائے کو ہر تین ہفتے کے بعد، گھوڑی کو ایک مہینے کے بعد اور کتیا کو چھ مہینے کے بعد خواہش جماع پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان دنوں میں ان جانوروں کو مجامعت جنسی میسر آ جائے تو وہ حمل قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن انسان کے لیے مجامعت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اور عورت و مرد جب چاہیں یہ کام کر سکتے ہیں۔ سوائے ان دنوں کے جب عورت ایام حیض میں ہو یا جب وہ حمل کی آخری منزلیں طے کر رہی ہو یا وہ زچگی کی وجہ سے صاحب فراش ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسرے حیوانوں کی طرح عورت میں بھی ہر مہینے چند دن کے لیے قبولیتِ حمل کی استعداد پیدا ہوتی ہے اور باقی دنوں میں وہ بانجھ رہتی ہے۔ اس لیے استقرار حمل سے بچنے کے لیے اگر عورت ان گنے چنے دنوں میں مجامعت سے باز رہے تو وہ اپنے مقصد میں آسانی سے کام یاب ہو سکتی ہے۔

زمانہ محفوظ کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے متعلق چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں۔ پہلی سادی بات تو یہ ہے کہ:

(۱) مرد کے جوہر منی (سپرم) اور عورت کے بیضۂ انثیٰ کے ملاپ کا نام حمل ہے۔ اور ان دونوں جسموں کو، باوجود مجامعت، ملنے سے باز رکھنے کا نام منع حمل ہے۔

(۲) محققین کا پہلے خیال تھا کہ بیضۂ انثیٰ کی پختگی حیض کی آمد کے ساتھ ساتھ واقع ہوتی ہے۔ بعض کا یہ بھی خیال تھا کہ بیضۂ انثیٰ حیض کے دنوں میں پختہ ہوتا ہے۔ لیکن نئے زمانے کی تحقیق اس سے بالکل مختلف ہے۔ چنانچہ اب یہ تحقیق ہوا ہے کہ بیضۂ انثیٰ حیض کی آمد سے بہت پہلے پختہ ہو کر رحم میں پہنچ جاتا ہے اور حیض کی آمد اس بات کی دلیل ہے کہ بیضۂ انثیٰ حمل قبول کیے بغیر ضایع ہو چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بیضۂ انثیٰ حویصلات جراف (گرافین فالی کلز) میں پختہ ہوتا ہے اور پختہ ہونے کے بعد ان حویصلات کو پھاڑ کر سطح خصیۃ الرحم سے چھوٹ کر فلوپی انبوبات (فیلوپین ٹیوبز) میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس وقت کو اصطلاح میں "یوم تبویض" (ڈے آف اوولشن) کہتے ہیں۔ اس کے بعد یہ حویصلات "جسم اصفر" میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

(۳) بیضۂ انثیٰ کے آنے سے ۱۰ روز پہلے رحم میں کئی ایک تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ چنانچہ جسم اصفر کے افرازات کی وجہ سے رحم کی دیواریں دبیز ہو جاتی ہیں اور ان میں اجتماع خون ہو کر دیوار رحم نرم اور پلپلی پڑ جاتی ہیں تاکہ باردار بیضۂ انثیٰ کو لینے کے لیے مستعد رہے۔ باردار بیضہ بھی اسی نرم دیوار میں آ کر گڑ جاتا ہے اور نشوونما حاصل کرنے لگتا ہے۔ لیکن اگر حمل قرار نہ پائے تو بیضۂ انثیٰ کے چھوٹنے کے ۱۴ روز بعد جسم اصفر اور رحم کی دیواروں میں ایک دوسری تبدیلی شروع ہونے لگتی ہے۔ دیوار رحم اپنی دبازت میں کم ہو جاتی ہے اور اس کی غشا مرجھا جاتی ہے اور اس کے ساتھ حیض جاری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حیض کے معنے یہ ہوئے کہ بیضۂ انثیٰ پیدا ہو کر ضایع ہو چکا ہے اور وہ تمام سامان جو قدرت نے باردار بیضہ کے خیر مقدم کے لیے مہیا کیا تھا۔ ضایع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعد از سرِ نو نئے بیضے کے لیے نئی تعمیر اور نیا سامان پیدا ہوگا۔

(۴) جسم اصفر میں حویصلات جراف کے پیدا ہونے کے دس یا بارہ دن بعد بیضۂ انثیٰ پختہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ ان حویصلات کو پھاڑ کر قاذف کی نالی میں داخل ہو جاتا ہے جہاں سے یہ بیضہ رحم کی طرف چلنے لگتا ہے اور چوبیس گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد جوفِ رحم میں آ گرتا ہے۔

(۵) مرد کا جوہر منی عام طور پر قاذف نالی میں بیضۂ انثیٰ سے ملتا ہے گویا استقرار عموماً قاذف نالی میں واقع ہوا کرتا ہے۔

(۶) بیضۂ انثیٰ چوبیس گھنٹوں میں قاذف کی مسافت کو طے کر جاتا ہے لیکن اگر یہ بیضہ قاذف میں القاح قبول کرے تو پھر اُسے جوف رحم تک پہنچنے میں بجائے چوبیس گھنٹوں کے ایک ہفتہ لگ جاتا ہے اور دس دن کے اندر اندر وہ دیوار رحم میں پیوست ہو جاتا ہے۔

(۷) قبولیت حمل کے لیے مہینے میں صرف ایک دن ایسا آتا ہے جب کہ بیضۂ انثیٰ قاذف نالی میں سے گزر رہا ہو۔

(۸) چوں کہ بیضۂ انثیٰ کو حویصلات جراف سے چھوٹ کر صرف قاذف نالی کی مسافت طے کرنی ہوتی ہے، اس لیے قدرت کاملہ نے بیضۂ انثیٰ کو صرف چوبیس گھنٹوں کے لیے اور کرم منی کو تین روز تک قابل القاح بنایا ہے

(۹) تین روز کی مسافت کے بعد حوینہ منی اندام نہانی سے قاذف تک پہنچ جاتا ہے اور چوبیس گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد بیضۂ انثیٰ جوف رحم میں آگرتا ہے۔

(۱۰) جب تک بیضۂ انثیٰ حویصلات جراف میں موجود ہوتا ہے حمل قرار نہیں پا سکتا۔

(۱۱) جب بیضۂ انثیٰ مسافت طے کرتے کرتے مہبل میں پہنچ جائے تو بھی حمل قرار نہیں پاتا۔ وجہ یہ ہے کہ رحم اور اندام نہانی کی رطوبات سے بیضۂ انثیٰ پر البیومن کا ایک موٹا استر چڑھ جاتا ہے جسے حوینہ منی نہیں چھید سکتا۔ اسی لیے وہ بیضۂ انثیٰ میں داخل نہیں ہو سکتا اس لیے جو بیضہ قاذف میں بار دار نہ ہو وہ عموماً ضایع ہو جاتا ہے۔

(۱۲) حیض آنے سے ۱۲ سے ۱۶ دن پہلے زمانہ استقرار (پیریڈ آف اوولشن) شروع ہوتا ہے اور ان ۵ یوم (۱۲ سے ۱۶) کے اندر ہی حمل قرار پایا کرتا ہے۔ غرض انہیں پانچ دنوں میں یا تو حمل قرار پاتا ہے یا یہ بیضہ جوف رحم اور مہبل سے گزرتا ہوا بالآخر خارج ہو جاتا ہے۔

عورت اپنے زمانہ محفوظ کا خود تعین کر سکتی ہے اگر تمام عورتوں میں حیض آنے کا وقت یکساں ہوتا یا الگ الگ ہر عورت کے حیض کا وقفہ برابر ہوا کرتا تو اس مسئلے کا حل اور زمانۂ محفوظ کا تعین کچھ بھی مشکل نہ ہوتا لیکن ایام ماہواری کی بے قاعدگیوں نے اس معاملہ کو بہت زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر عورت کو بھی مقررہ اوقات اور معین دنوں میں ادرارِ حیض نہیں ہوا کرتا۔ بعض عورتوں کو یہ ادرار ایک ماہ کے بعد ہوتا ہے اور بعض کو تین ہفتوں کے بعد۔ پھر بعض میں یہ ادرار بے قاعدہ ہوتا ہے اور بعض کو باقاعدہ۔ غرض ۶۸ فی صدی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جن کو ایام باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر ایسی عورتوں کا حیض ۲۸ دن کے بعد شروع ہوتا ہے۔

ایام حیض کی باقاعدگی اور بے قاعدگی معلوم کرنے کے لیے ان باتوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

(۱) کیا ایام حیض کا وقت باقاعدہ ہے؟

(۲) اگر باقاعدہ ہے تو ادرار کتنے روز کے بعد ہوتا ہے گویا کس روز پہلے مہینے کے ایام حیض شروع ہوئے اور پھر کتنے روز بعد دوبارہ شروع ہوئے۔

(۳) اگر ایام بے قاعدہ ہیں تو اس بے قاعدگی کی کیا کیفیت ہے؟

ان باتوں کو صحیح طور پر معلوم کرنے کے لیے کئی ماہ کا مشاہدہ ضروری ہے اور اس مشاہدے کے لیے اپنی یادداشت اور قوتِ حافظہ پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان مشاہدات کو تحریر میں لانا ضروری ہے۔ ذیل میں ہم دو نقشے اس مشاہدے کے لیے دیتے ہیں جن میں سے ایک ۲۹ روزہ باقاعدہ ایام کا نقشہ ہے اور دوسرا ۲۶ سے ۲۸ روزہ کچھ بے قاعدہ ایام کا نقشہ ہے۔

ان نقشوں کے ساتھ ہی ایام کے شروع ہونے کا وقت بھی نوٹ کر لینا چاہیئے تاکہ ایام کے شروع ہونے کا وقت گھنٹوں اور منٹوں تک صحیح معلوم ہو سکے۔ ان سے ہر عورت معلوم کر سکتی ہے کہ اس کے ایام باقاعدہ ہیں یا بے قاعدہ۔

عروسک رجسٹرڈ یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لیے بڑی اثر والی چیز ہے۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں۔ یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی، بازار لال کنواں، دہلی

نقشہ نمبر ۱

باقاعدگی ایّام کا نقشہ —— ادرار حیض ہر ۲۹ روز بعد ہوتا ہے

مہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	وقت ادرار	بیچ کا وقفہ
جنوری															×																	۴ بجے شام	
فروری													×																			۳ بجے شام	۲۹
مارچ											×																					ایضاً	۲۹
اپریل									×																							۳½ بجے شام	۲۹
مئی							×																									۴½ بجے شام	۲۹
جون					×																											۵ بجے شام	۲۹
جولائی			×																													۴½ بجے شام	۲۹
اگست	×																													×		۴ بجے شام ۵ بجے ″	۲۹ ۲۹
ستمبر																												×				۴½ بجے شام	۲۹
اکتوبر																										×						۳½ بجے شام	۲۹
نومبر																								×								۴½ بجے شام	۲۹
دسمبر																						×										۴½ بجے شام	۲۹
جنوری																				×												۳¼ بجے شام	۲۹

نقشہ نمبر ۲

کچھ بے قاعدہ ایّام کا نقشہ — ادرار حیض ۲۶ سے ۲۸ روز بعد ہوتا ہے

مہینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	وقت ادرار	بیچ کا وقفہ
جنوری						×																										۹ بجے صبح	
فروری	×																											×				۸ بجے صبح - ۱۱ بجے صبح	۲۶-۲۷
مارچ																									×							۱۰ بجے صبح	۲۸
اپریل																						×										۱۱ بجے صبح	۲۸
مئی																	×															۹ بجے صبح	۲۶
جون													×																			۱۱ بجے صبح	۲۷
جولائی								×																								۸ بجے صبح	۲۶
اگست				×																												۱۰ بجے صبح	۲۷
ستمبر	×																											×				۹ بجے صبح - ۸ بجے صبح	۲۸-۲۶
اکتوبر																								×								۹ بجے صبح	۲۸
نومبر																				×												۸ بجے صبح	۲۷
دسمبر																	×															۱۰ بجے صبح	۲۸
جنوری													×																			۷ بجے صبح	۲۶

مثال فرض کیجیے کہ ایک عورت کو ادرار حیض ہر ۲۸ دن بعد باقاعدہ ہوتا ہے۔ اب اگر اُسے ایام ماہواری ۵ جنوری کو شروع ہوئے تو ظاہر ہے کہ دوبارہ یکم فروری کو شروع ہوں گے۔

اب اگر ہم یکم فروری سے پہلے ۱۲ سے ۱۶ دن تک کی گنتی کریں تو یہ دن ۱۷ سے ۲۱ جنوری ہوں گے۔ گویا ۱۷ سے ۲۱ جنوری تک پانچ دن احتیاط و پرہیز کے دن ہیں۔ ان پانچ دنوں میں تین روز جو بیضہ منی کی مسافت کے بھی شامل کرلیے جائیں تو ۱۵ جنوری سے اجتناب لازم ہوگا۔ لیکن زمانہ محفوظ کو زیادہ یقینی بنانے کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ بجائے تین دن کے پانچ دن پہلے اور ایک یوم بعد کا بھی جمع کرلیا جاتا ہے اس طرح سے کل زمانہ اجتناب ۱۲ جنوری

سے ۲۲ جنوری تک یعنے گیارہ دن ہوگا اور ۵ جنوری سے ۱۱ جنوری تک کا زمانہ عقیم یا محفوظ زمانہ کہلائے گا۔

اسی طرح جن عورتوں کو ۲۶ اور ۲۸ دن کے درمیان ادرار حیض ہوتا ہو ان کے لیے مناسب ہے کہ وہ ابتدائی اور انتہائی تاریخوں کو ایام حیض میں شامل کر کے حساب لگائیں گویا ۲۶ روز سے حساب لگائیں مثلاً اگر ایسی ایک عورت کو ۳ مارچ کے دن ایّام شروع ہوئے ہیں تو اُس کا زمانہ حمل ۸ مارچ سے ۲۰ مارچ سمجھا جائے گا۔ اور اس غرض کے لیے بہترین طریقِ کار یہ ہے کہ کیلنڈر پر ان ایام کو قلم زن کر دیا جائے اور ان ایام میں جماع سے پرہیز رکھا جائے۔ مثلاً ایک عورت کو ایام ماہواری ۴ جنوری کی صبح کو ۹ بجے شروع ہوئے اور اُسے ہر ۲۸ دن کے بعد ایام شروع ہوتے ہیں تو ایسی عورت کے ایامِ حمل ۱۱ جنوری سے ۲۱ جنوری تک متصور ہوں گے۔ ان ایام کو قلم زن کر دینا چاہیئے۔

نام دن	جنوری				
اتوار		۵	~~۱۲~~	~~۱۹~~	۲۶
پیر		۶	~~۱۳~~	~~۲۰~~	۲۷
منگل		۷	~~۱۴~~	~~۲۱~~	۲۸
بُدھ	۱	۸	~~۱۵~~	۲۲	۲۹
جمعرات	۲	۹	~~۱۶~~	۲۳	۳۰
جمعہ	۳	۱۰	~~۱۷~~	۲۴	۳۱
ہفتہ	۴	~~۱۱~~	~~۱۸~~	۲۵	

نوٹ : جن عورتوں کو خواہش اولاد ہو تو انہیں انہیں ایّام میں مجامعت کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ عقم کا ایک باعث یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اتفاقات سے ایسی عورتوں کو جماع اس وقت ہی میسر آتا ہے جب وہ زمانہ محفوظ میں ہوتی ہیں اس لیے ازالہ عقم کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عورت ایسے ایام میں جماع کرے جو معین حمل ہوں۔ اور اگر ان کے اندام نہانی میں حامض افرازات کی زیادتی بھی ہو تو وہ قبل جماع سوڈا فاسفیٹ کے ہلکے لوشن سے ڈوش بھی کر لیا کریں۔ ان تدابیر سے اکثر عقیم عورتیں صاحبِ اولاد ہو جاتی ہیں۔

عام عورتوں کو سمجھانے کے لیے ہم ذیل میں ایک جدول دیتے ہیں جس سے زمانہ محفوظ کا تعین آسانی سے ہو سکتا ہے۔

وہ عورتیں جن کے ایامِ ماہواری باقاعدہ ہوں اور ۲۱ روز سے ۴۱ روز بعد ٹھیک اوقات پر آتے ہوں انہیں مندرجہ ذیل ایّام میں جماع سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۱) اگر ایّام ۲۱ روز کے بعد آتے ہوں تو پہلے دن سے گیارھویں دن تک۔

(۲) اگر ۲۲ روز کے بعد آئیں تو دوسرے دن سے بارھویں دن تک۔

(۳) اگر ۲۳ روز کے بعد آئیں تو تیسرے دن سے تیرھویں دن تک۔

(۴) اگر ایام ۲۴ روز کے بعد آتے ہوں تو چوتھے دن سے چودھویں دن تک۔

(۵) اگر ۲۵ روز کے بعد آتے ہوں تو پانچویں روز سے پندرھویں دن تک

(۶) اگر ۲۶ دن کے بعد آتے ہوں تو چھٹے دن سے سولھویں دن تک۔

(۷) اگر ۲۷ دن کے بعد آتے ہو تو ساتویں دن سے سترھویں دن تک۔

(۸) اگر ۲۸ دن کے بعد آتے ہوں تو آٹھویں دن سے اٹھارویں دن تک

(۹) اگر ۲۹ دن بعد آتے ہوں تو نویں دن سے اُنیسویں دن تک۔

(۱۰) اگر ۳۰ روز کے بعد آتے ہوں تو دسویں دن سے بیسویں دن تک

(۱۱) اگر ۳۱ روز بعد آتے ہوں تو گیارھویں دن سے اکیسویں دن تک

(۱۲) اگر ۳۲ روز بعد ہوتے ہوں تو بارھویں دن سے بائیسویں دن تک۔

(۱۳) اگر ۳۳ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو تیرھویں دن سے تیئیسویں دن تک

(۱۴) اگر ۳۴ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو چودھویں دن سے چوبیسویں دن تک۔

(۱۵) اگر ۳۵ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو پندرھویں دن سے پچیسویں دن تک۔

(۱۶) اگر ۳۶ روز بعد آتے ہوں تو سولھویں دن سے چھبیسویں دن تک۔

(۱۷) اگر ۳۷ دن بعد ہوتے ہوں تو سترھویں دن سے ستائیسویں دن تک۔

(۱۸) اگر ۳۸ یوم بعد آتے ہوں تو اٹھارویں دن سے اٹھائیسویں دن تک۔

(۱۹) اگر ۳۹ روز بعد شروع ہوتے ہوں تو انیسویں روز سے انتیسویں دن تک۔

(۲۰) اگر ۴۰ روز بعد آتے ہوں تو بیسویں دن سے تیسویں دن تک

(۲۱) اگر ۴۱ روز بعد حیض شروع ہوتا ہو تو اکیسویں دن سے اکتیسویں دن تک۔

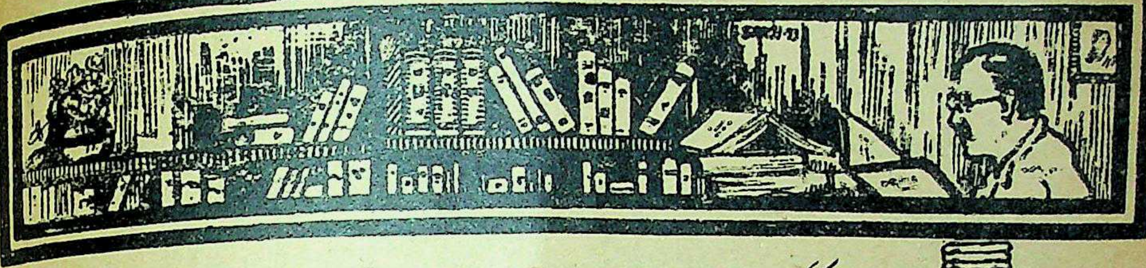

معلومات

بچّہ کشی کا ریکارڈ فرانس کی ایک عورت مادام ل د میوسر نے بچّہ کشی کا جو ریکارڈ قائم کیا ہے اُسے غالباً دنیا کی کوئی عورت آسانی سے نہ توڑ سکے گی۔ اس نسل افزا خاتون کے پہلے سال ایک بچّہ ہوا۔ دوسرے سال دو بچّے، تیسرے سال تین بچّے، چوتھے سال چار بچّے، پانچویں سال پانچ بچّے، اور چھٹے سال تو اس نے بلّی یا کتیا کی طرح پورے نصف درجن بچّے بہ یک وقت دے کر انسانی دنیا میں بالکل ایک نادر الوقوع ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

پسینے کی گلٹیاں معدوم طبعی طور پر ہر انسان کی جلد کے نیچے بے شمار پسینے کی گلٹیاں ہوتی ہیں۔ جن سے دن رات میں چار چھ بوند پسینہ نکلا کرتا ہے اور خون صاف کرنے کے علاوہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ جسم کو نم اور ٹھنڈا رکھے۔ ہوسٹن میں ایک پانچ سال کا بچّہ ہے جس کے بدن میں پسینے کی گلٹیاں مفقود ہیں۔ اس کے لیے اس کی ماں ہر وقت ٹب میں پانی بھر رکھتی ہے تاکہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کچھوے کی طرح غوطہ مار کر جسم کو تر کر لے۔ یہ بچّہ اس وقت تک سو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کے شب خوابی کے کپڑے اور بستر پانی میں خوب تر کر دئے جاتے ہیں وہ دن میں بھی اسی طرح سوتا ہے کہ اس کے لیے کسی گیلی جگہ پر بستر کر دیا جائے اور بھیگی ہوئی بوریاں اس کے جسم پر لپیٹ دی جائیں۔ ایسے لوگوں کو جن کے جسم میں پسینے کی گلٹیاں موجود نہ ہوں "سنگ پشتی انسان" کہتے ہیں۔ کیوں کہ وہ کچھووں کی طرح تھوڑی تھوڑی دیر میں پانی پر غوطہ مارنے پر مجبور ہیں۔ جن لوگوں کے پسینے کی گلٹیاں نہیں ہوتیں ان کے دانت بھی عام طور سے نہیں نکلتے۔ میسی سی پی میں سات ایسے آدمیوں کے متعلق علم ہے کہ جن کے یہ گلٹیاں نہیں ہیں اور ان ساتوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے منہ میں دو سے زیادہ دانت ہوں۔

حرارت کے ذریعے سے علاج حرارت کے ذریعے سے مختلف امراض کے علاج کا طریقہ اتنے عرصے سے دنیا میں رائج ہے کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب سے انسان اس دنیا میں آباد ہوا اُسی وقت سے یہ طریقہ بھی رواج پذیر ہوا۔ یہ طریقۂ علاج کسی تجربے اور تحقیقات کے نتیجے کے طور پر عالمِ وُجود میں نہیں آیا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ سبق ہمیں قدرت نے سکھا کر بھیجا تھا اور اس کے متعلق شعور ہم دنیا میں اپنے ساتھ لے کر آئے تھے۔ شاید سورج کی حیات بخش گرمی نے ہمیں اس سبق کی تعلیم دی ہو۔ غالباً جہاں تک معلوم ہے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے "ایبرس پیپائرس" میں اس طریقۂ علاج کا ذکر کیا گیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ چھوارے کا آٹا، گیہوں کی بھوسی، سوڈا، اور انڈیوز کے بیج برابر کی مقدار میں ملا کر اور اس کی پُلٹس پکا کر دنبل یا پھوڑے پر باندھی جائے۔ اس کے علاوہ انجیل میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ جودہ کا بادشاہ ہیزیکیا کاربنکل (دہشت پھوڑا) نکل آنے کی وجہ سے قریب المرگ ہو گیا تھا لیکن حضرت عیسیٰؑ نے آکر اس پھوڑے پر انجیروں کی پُلٹس لگا دی۔

صدیوں تک لوگوں میں آتش فشاں پہاڑوں سے نکلی ہوئی گرم گرم کیچڑ سے امراض کے علاج کا دستور رہا ہے۔ مدتوں پہلے جاہل اور سادہ مزاج انسان آتش فشاں کی گرم کیچڑ کے مفید اور دافع مرض اثرات سے واقف تھے وہ اس بات کو جان گئے تھے کہ اس گرم گرم کیچڑ کو بدن پر تھوپنے یا اس میں لوٹنے سے ان کے جوڑوں کا درد رفع ہو جاتا تھا۔ گنٹھیا کے درد کا یہ طریقۂ علاج آج تک بھی کامیاب ہے۔ اس علاج کا تذکرہ سب سے پہلے سنہ ء میں پلائنی نے کیا ہے۔

یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ادھر کچھ عرصے پلٹسوں کے استعمال کو وہ ہردل عزیزی حاصل نہ رہی تھی۔ اور یہ طریقہ علاج کسی قدر بدنام ہو گیا تھا جس کا سبب ڈاکٹر برنارڈ فینٹس نے اپنی کتاب میں یہ بتایا ہے کہ لوگوں نے پلٹسوں کے فوائد کے متعلق جھوٹے جھوٹے نظریے قائم کر لیے تھے اور ایک ایسے طریقِ علاج کے متعلق جو پرانے زمانے سے رائج چلا آتا تھا، بہت سی بے سروپا کہانیاں ایسی گھڑلی تھیں جو ناقابلِ اعتبار تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاج کی طرف سے بداعتقادی سی پھیل چلی۔ اور اس بداعتقادی کو اس بات سے اور بھی مدد ملی کہ پلٹس باندھنے کے طریقے کو زیادہ تر عوام میں ہردل عزیزی حاصل تھی اور یہ لوگ اُسے ایسے ایسے عجیب اجزا سے ترکیب دیتے تھے جو اربابِ علم کی نظروں میں بہت کچھ مشتبہ اور اکثر مضر ہوتے تھے۔ تھوڑا زمانہ اور گزرنے پر یہ اصول قرار دے لیا گیا کہ حرارت کے ذریعے سے ماؤف عضو میں خون زیادہ پہنچانا نقصان دہ ہے۔ یہ سعادت ڈاکٹر آگسٹ بائر کی قسمت میں تھی کہ اُنھوں نے اس غلط اصول کی دھجیاں بکھیریں اور ثابت کر دیا کہ ماؤف عضو کے اندر خون کی مقدار کی زیادتی نہ صرف یہ کہ غیر مضرت رساں ہوتی ہے بلکہ مرض کے ازالے کا باعث ہوتی ہے۔ کیوں کہ جو تازہ خون اس عضو میں پہنچایا جاتا ہے اس میں جراثیم کو فنا کرنے والے اجسام موجود ہوتے ہیں جو امراض کا مقابلہ کرنے اور جراثیم کو ہلاک کرنے کے لیے قدرت کی فوج ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹروں نے پھر توجہ کی اور مختلف تحقیقاتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب پھر پلٹسوں کا اور مصنوعی حرارت پہنچانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اور جو طریقِ علاج کہ بابا آدم کے وقت سے چلا آتا تھا اُسے پھر عالم گیر ہردل عزیزی حاصل ہو گئی ہے۔

بڑھاپا

آدمی کس عمر میں بوڑھا ہو جاتا ہے؟

اس سوال کا جواب ڈاکٹر ایلبرٹ ہبرڈ نے ایک مرتبہ یہ دیا تھا کہ "اچھے اور نیک لوگ ہمیشہ جوان ہی مرتے ہیں خواہ وہ کسی عمر میں بھی مریں اور کتنی ہی طویل مدت تک زندہ رہیں۔"

اس جواب پر اچھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس زرّین مقولے میں لفظ "نیک" کی بجائے "مستعد" "ترقی پذیر" یا "سرگرمِ عمل" کا لفظ رکھ دیں تو مناسب ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ جو آدمی زندگی میں پوری دلچسپی لیتا ہے اور زمانے کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اس کی عمر تو بڑھتی جاتی ہے لیکن وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔

ایک طبیب کو —— یا کسی اور پیشہ ور کو —— اپنا کام کس عمر میں چھوڑ دینا چاہیے؟

فوراً ہی جب کہ اسے اپنے کام سے دلچسپی نہ رہے یا وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ میں اس فن کے متعلق سب کچھ جانتا ہوں اور اب سیکھنے کو کچھ باقی نہیں ہے۔

ہم سب اس بات سے واقف ہیں کہ جتنے سال ہم زندہ رہے ہیں اس سے "ہماری عمر" یا ہمارے بوڑھے ہونے کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے بہت سے آدمی موجود ہیں جو تیس سال کی جوان عمر میں مٹی کی مورت سے زیادہ کارآمد اور کارگزار نہیں ہیں۔ اور صدہا اور ہزارہا ایسے لوگ بھی ہیں جو نوّے برس کی عمر میں بھی اپنی جماعت اور اپنی قوم کی زندگی کے لیے بہت ہی بامصرف جزو ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس وقت تک انسان کوئی بھی مفید کام کر رہا ہے اور کسی نہ کسی درجے میں بھی دنیا کے لیے کارآمد ہے اس وقت تک اسے بوڑھا نہیں کہہ سکتے۔

آپ کو اگر اپنے ہم پیشہ لوگوں کی انجمن سے دلچسپی نہیں رہی ہے، اگر آپ کو فنِ طب کے ایک دو رسالوں کے پڑھنے کے لیے بھی وقت نہیں ملتا، اگر اپنے فن کے متعلق جو آخری کتاب آپ نے منگائی تھی وہ دس سال پرانی ہو چکی ہے، یا یہ کہ بعد کی تصانیف منگا تو لی گئی ہیں لیکن ان کے ورق تک نہیں لوٹے گئے ہیں، اگر جو کچھ کہ آپ نے اپنے طبیہ کالج میں پڑھ لیا تھا اسی کو آپ اپنے لیے کافی و دافی خیال کرنے لگے ہیں اور اگر آئے دن کی نئی نئی تحقیقاتوں اور جدید ترین نظریوں کے متعلق آپ کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ سب حماقت اور ہرزہ سرائی ہے تو یقین کیجیے کہ خواہ آپ عمر کے لحاظ سے بالکل جوان ہوں لیکن اپنے فن کے لحاظ سے آپ بالکل بوڑھے ہو چکے۔

جس وقت تک کہ آپ زندہ ہیں [illegible] اپنے طرزِ [illegible] اجازت نہ دیجیے کہ وہ آپ کی قبر بنا دے۔ زندگی

رہیئے، سیکھتے رہیئے، اور دوسروں سے محبت کرتے رہیئے تو آپ ساری عمر جوان رہیں گے۔

گھریلو حادثوں سے حفاظت

گھروں کے اندر آئے دن جو حادثے پیش آتے رہتے ہیں ان سے محفوظ رہنے کی تدابیر ایک سرکاری بلیٹین میں شایع ہوئی ہیں۔ ریلوں اور موٹروں کی حادثوں کے بعد ان گھریلو حادثوں ہی سے سب سے زیادہ جانیں ضائع ہوتی ہیں۔

گھریلو حادثوں میں دس میں سے چار خواب گاہ کے اندر وقوع میں آتے ہیں۔ لوگ سوتے سوتے اُٹھ کر مختلف ضرورتوں کے لیے اندھیرے میں اُٹھ کر بھاگتے ہیں اور چوں کہ آنکھوں میں نیند بھری ہوتی ہے کبھی کمبل یا رضائی میں اُلجھ کر، کبھی چکنے فرش پر پھسل کر، کبھی میز کرسی یا چارپائی سے ٹکرا کر یا کبھی دوسری اسی قسم کی چیزوں سے ٹھوکر کھا کر گرتے ہیں اور چوٹ کھا جاتے ہیں۔ مناسب طریقہ یہ ہے کہ سونے کی کمروں میں روشنی کا انتظام رہے اور آنکھ کھلتے ہی فوراً روشنی کر لی جائے۔

خواب گاہ میں آگ سے جل جانے کے حادثے بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔ لوگ لیمپ یا لالٹین قریب رکھ کر بستر پر لیٹے لیٹے پڑھتے لکھتے ہیں اور بسا اوقات اسی حالت میں حقہ یا سگرٹ بھی پیتے ہیں۔ یہ عادت بُری ہے۔ گھروں میں زمین پر اکثر ٹوٹی ہوئی بوتلوں کے ٹکڑے، ٹین کے دھاردار کھلونے، سوئیاں، استروں کے پھل، چاقو اور قینچیاں پڑی رہتی ہیں اور ان کی وجہ سے کثرت سے حادثے ہوتے رہتے ہیں۔ غسل خانوں میں اکثر ٹائل کا فرش ہوتا ہے اور لوگ پھسل کر اس پر گرتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی افتادوں سے فرش پر ربر کی چٹائی بچھا دینے سے حفاظت ہو سکتی ہے۔

جن مکانوں میں بجلی کے تار اچھی طرح ڈھکے ہوئے نہ ہوں یا مناسب طریقے پر لگے ہوئے نہ ہوں ان تاروں کو چھونا یا سوئچ کو ہاتھ لگانا بہت خطرناک ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ مہلک ثابت ہو۔

اکثر ایسے اتفاقات ہوئے کہ گھروں میں دواؤں کی بوتلیں رکھی ہیں اور غلطی سے دوا کی بجائے زہر کی بوتل اُٹھا لی گئی اور پی گئے۔ زہروں کو کبھی پینے کی دواؤں کے ساتھ ملا کر نہ رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ زہروں کی بوتلوں کے منہ پر ربڑ کی ٹپیاں چڑھا دینی چاہئیں تاکہ وہ آسانی سے کھل نہ سکیں۔

دیا سلائیاں اگر بچوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں تو وہ بھی خطروں کا باعث ہیں۔ کمرہ بند کر کے اور کوئلے سلگا کر رکھنا بھی یقینی طور پر ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی گیس کے چولھوں سے بھی گیس خارج ہو کر دم گھٹنے کا سبب بن جاتی ہے۔ ان چولھوں سے آگ لگ جانے کا خطرہ بھی بہت ہوتا ہے وہ یکایک بھڑک اُٹھتے ہیں اور جو شخص قریب ہو اس کے کپڑوں میں یا چیزوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔

بجلی کے چولھے، بجلی کی گھنٹیاں، بجلی کے کھانا پکانے کے برتن سب بہت کافی خطرناک ہوتے ہیں اور انہیں بہت احتیاط سے ہاتھ لگانا چاہیئے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاحِ نسل نمبر

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوزی بہاری، سکرٹیری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی، بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالۂ و ماعلیہ سے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بے حد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانانِ علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

افسانہ

شیرا

از جناب مولانا سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔ اے دہلی

دن بھر کا تھکا ماندہ شبیر علی، جو اپنے محلّے والوں میں صرف شیرا کے نام سے پکارا جاتا تھا، جب گھر میں داخل ہوا تو نصف درجن بچے اس کی ٹانگوں سے لپٹ کر خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ شیرا کے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔ آج پہلی مرتبہ اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ کاش میں دنیا میں اکیلا ہی ہوتا۔ اور غریب انسانوں کی اس مختصر سی "فوج" کو روزانہ رسد مہیا کرنے کا بار مجھ پر نہ ہوتا لیکن اس میں خود شیرا کا کوئی قصور نہ تھا۔ وہ بالکل مجبور تھا۔ جب وہ ۱۸ سال کا ہوا تھا تو اس کی ماں نے اس کی شادی کر دی تھی۔ اور بہو جب اس گھر میں دولہن بن کر آئی تھی تو ساس نے قدیم رسم کے مطابق اس کی "گود بھرائی" کی رسم ادا کی تھی، اور پڑوسن کا ایک خوب صورت سا بچہ اس کی گود میں ڈال کر کہا تھا "ایسے ہی پھول جیسے بچوں سے میری بہو کا گھر بھر جائے۔" اس وقت رفیقن دلہن شرم سے زمین میں گڑ گئی تھی لیکن قدرت کا انتظام کچھ اور تھا۔ ساس جب تک زندہ رہی پوتے کا منہ دیکھنے کی تمنا ہی کرتی رہی۔ اور اس کے مرتے ہی جیسے قدرت کے کارخانہ میں روحوں کا سیلاب آ گیا۔ مرحومہ کی وہ دعا جو اس نے نئی نویلی دولہن کو دی تھی اب رنگ لائی اور رفیقن کو یکے بعد دیگرے اتنی اولاد عطا کی گئی کہ اس کی گود کبھی شیر خوار بچے سے خالی نہ رہی۔ حتیٰ کہ چھ بچوں کے بعد بھی اب ساتویں کی امید تھی اور ایک مزید نونہال کی آمد کا زمانہ قریب آ گیا تھا۔

شیرا بہت دیر تک کھڑا ہوا قدرت کی غلط بخشی، رفیقن کی بے چارگی اور اپنی ذمّے داری پر غور کرتا ہے۔ اتنے میں رفیقن سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔ شیرا نے دھیمی آواز میں کہا:-

"سنتی ہو؟"

"کیا؟"

"آج کارخانے میں ہڑتال ہو گئی۔"

رفیقن پر جیسے بجلی سی گر پڑی۔ پیر تلے کی زمین تیزی سے نکلتی ہوئی نظر آنے لگی۔ موجودہ مصیبتیں اور بال بچوں کی مشکلات کیا کم تھیں کہ خدائے رزاق نے رہی سہی روٹی کا بھی خاتمہ کر دیا۔

"اب کیا ہوگا؟" رفیقن نے سہم کر پوچھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو کے قطرے جھلکنے لگے۔

"تم فکر نہ کرو۔ کچھ نہ کچھ سامان ہو ہی جائے گا۔ خدا نے رزق کا وعدہ کیا ہے۔"

"لیکن سرِ دست بچوں کی بھوک کا علاج تو کرنا ہی پڑے گا۔"

آج کی روٹی تو کسی طرح چلا لو۔ کل سویرے نکلوں گا نوکری تلاش کرنے۔ شہر کے کوتوال تو ہونے سے رہے۔ آخر جب محنت مزدوری ہی کرنی ٹھیری تو دس بیس روپے کسی نہ کسی طرح مہینے میں کما ہی لوں گا۔"

شیرا کی ہمّت دیکھ کر رفیقن کو جیسے تسلی ہو گئی۔ امید کے سنہرے پردے پر چاندی کے دس بیس سکّے چمکتے ہوئے دکھائی دینے لگے لیکن شیرا کا دل اندر ہی اندر بیٹھا جا رہا تھا۔ اس کا حال وہی جان سکتا ہے جسے "کل" کی فکر ہو۔ یہی سوچ سوچ کر اس نے رات بسر کی کہ "کل کیا ہوگا؟"

کارخانہ کی ہڑتال کے نتیجوں کا انتظار کئے بغیر ہی وہ صبح سویرے نوکری یا مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا۔ شام کو جب گھر واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے آثار موجود تھے۔ یہ دیکھ کر رفیقن کا دل بھی شگفتہ ہو گیا۔ اس نے محبت بھرے لہجہ میں پوچھا:-

"کیا کام مل گیا؟"

"ہاں کچھ نہ کچھ تو مل ہی گیا۔ تم جانتی ہو اس کو۔ کیا نام ہے۔ ممتاز، وہ آج کل برن کمپنی میں پندرہ مزدوروں پر میٹھ ہے نا۔ اسی نے مجھے اپنے کارخانے میں چار روپے ہفتہ پر نوکر رکھوا دیا ہے

"خدا بھلا کرے ممتاز کا" رفیقن نے دعا اور تشکر کے مخلوط جذبہ سے متاثر ہو کر کہا۔

"یہ لو" شیرا نے ہنستے ہوئے رفیقن کی ہتھیلی پر دو روپے رکھ دیئے۔

"یہ کیا؟" رفیقن کی آنکھوں میں تعجب رقص کر رہا تھا

"بابو جی نے دو روپے پیشگی دیئے ہیں۔ باقی دو روپے ہفتے کے ختم پر ملیں گے۔"

ہفتے میں چار روپے یعنی روزانہ تقریباً آٹھ آنے۔ اس پر شیرا اور اس کے چھ بچے اور حاملہ رفیقن! انسانوں کی اس کثیر تعداد کے لئے اتنی قلیل رقم کیا حیثیت رکھتی تھی۔ پھر بھی رفیقن نے اس وقت ایسا محسوس کیا جیسے اس کے خاندان میں خوش حالی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دکھ کی زندگی بسر کرتے کرتے انسان دکھ ہی کا عادی ہو جاتا ہے، اور دکھ ہی کو سکھ سمجھنے لگتا ہے۔ سچ کہا ہے حضرت غالب نے ؎

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں ہم پر کہ آساں ہو گئیں

یہ دو روپے جو رفیقن کو ابھی ابھی شیرا سے ملے تھے اس بھاری خاندان کے لئے بڑی قدر و قیمت رکھتے تھے۔ اس روز شیرا کو روٹی اور دال میں بے حد مزا آرہا تھا۔

۲

دو سال تک کام کرنے کے بعد شیرا کی تنخواہ چھ روپے ہفتہ ہو گئی۔ اس کے لئے یہ بڑی عظیم الشان ترقی و کامیابی تھی۔ لیکن دوسری طرف قدرت مزید فیاضیوں پر تلی ہوئی تھی۔ تنخواہ میں اضافہ کے ساتھ ساتھ شیرا کے خاندان میں دو بچوں کا بھی اضافہ ہو گیا۔ یعنی اب چھ سے آٹھ ہو گئے۔ تین لڑکیاں اور پانچ لڑکے۔ اس پوری آبادی کی قیام گاہ صرف ایک تاریک کوٹھڑی تھی۔ اور وہ بھی کرایہ کی۔ ہفتہ میں ایک روپیہ مالک مکان لے جاتا تھا، باقی پانچ روپے میں بڑی مشکل سے اتنے نفوس کی روٹی چل رہی تھی۔

رفتارِ زمانہ کے ساتھ ساتھ شیرا کی اولاد کی عمریں بھی بڑھتی جا رہی تھیں۔ اس کی سب سے بڑی لڑکی چندا اب تیرہ سال کی ہو چکی تھی شیرا اور رفیقن کو روٹی کپڑے کی فکر کے ساتھ چندا کی شادی کی فکر بھی لاحق ہو گئی تھی۔ غریب مزدور کی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے کون تیار ہوتا ہے! بڑے بڑے گھرانوں میں تو لڑکیاں آج کل بڑی عمر تک بیٹھی رہتی ہیں۔ لیکن شیرا کے احساسات میں اب تک پرانے زمانے کی خودداری بھی ملی ہوئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ زمانہ خراب ہے۔ نہ جانے کب کوئی میری لڑکی کو بدنام کر دے۔ کوئی جھوٹوں ہی کچھ کہہ دے گا تو میں اس کا کیا کروں گا۔ غریبوں کو بدنام ہوتے دیر نہیں لگتی اور امیروں کے ہزاروں عیب اُن کی دولت کے زریں پردے میں چھپ جاتے ہیں۔ اِن پر کوئی انگلی بھی نہیں اٹھاتا اور غریبوں کو یوں بھی لوگ ذلیل سمجھتے ہیں۔ غربت و افلاس ہی اس دنیا میں سب سے بڑی رسوائی کا نام ہے۔

انہیں خیالات کی الجھنوں میں اور چندا کی شادی کی ادھیڑ بُن میں شیرا کے دن گزرتے گئے۔ رفیقن روزانہ ایک مرتبہ تقاضا کر کے اپنا فرض ادا کرتی جاتی تھی۔ ایک دن گھبرا کر اس نے کہا:۔

"سنتے ہو جی! جوان لڑکی کو کب تک بٹھا رکھو گے؟ کچھ نہ کچھ تو بندوبست کرنا ہی پڑے گا۔ اب کے محرم میں چودہ برس کی ہو جائے گی۔ دن گزرتے دیر نہیں لگتی۔ میری شادی تو بارہ برس ہی کی عمر میں ہو گئی تھی۔ مزدور کی لڑکی آخر کسی مزدور ہی سے بیاہی جائے گی۔ کوئی راجہ مہاراجہ تھوڑے ہی مل جائے گا۔ ممتاز تم پر مہربان ہے۔ اس سے ذکر کیوں نہیں کرتے؟ اس کے ہاتھ میں بہت سے مزدور لڑکے ہیں۔ کوئی تو اس کی بات مان لے گا۔ تم سے نہ ہو سکے تو ممتاز کو یہاں بلا لاؤ۔ میں خود ہی بات چیت کر لوں گی۔"

اس کے جواب میں شیرا "اچھا" کہہ کر چپ ہو جاتا۔

۳

اسی طرح ایک سال اور گذر گیا۔ چندا اب پورے پندرہ پندرہ سال کی ہو چکی تھی۔ حُسن پر شباب کی رعنائیاں سونے پر سہاگہ ہو گئی تھیں۔ غریب کی تاریک و افلاس زدہ جھونپڑی میں چندا اس طرح جوان ہوئی تھی جیسے کیچڑ میں کنول کھل پڑا ہو۔ اس کے عضو عضو پر عالم شباب کی رنگینیاں اپنی تمام جلوہ آرائیوں اور زہد شکن دل فریبیوں کے ساتھ چھائی ہوئی تھیں۔ چندا جس طرف نکل جاتی لوگوں کے دلوں پر بجلیاں گر پڑتیں اور چندا کے چاند سے

چہرے کو دیکھ کر ہر دل کی زبانِ حال سے یہ صدا نکلتی ہے کہ ؎

اے تماشا گاہ عالم روئے تو   تو کجا بہر تماشا می روی ؟

چندا کے رشتے کی بات چیت اور اس کی شادی کے لئے بر تلاش کرنے کے سلسلے میں ممتاز کی آمد و رفت شیرا کے گھر پر زیادہ ہو گئی تھی۔ بظاہر تو وہ بڑا پرہیزگار اور نیک طینت معلوم ہوتا تھا لیکن اندرونی طور پر اس کا چال چلن اچھا نہیں تھا۔ کارخانے کی جوان مزدورنوں پر ہمیشہ اس کی بُری نگاہیں رہتی تھیں۔ اور میٹھ ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ہوس رانی اور ضمیر فروشی اس کی عادت میں داخل تھی۔ شیرا کو معلوم نہ تھا کہ وہ شخص جسے وہ اپنا محسن سمجھتا ہے ایک بدترین اخلاقی کمزوری میں مبتلا ہے۔ شیرا کے گھر پر زیادہ آنے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ چندا کی جوانی ممتاز کی نظر میں کھپ گئی۔ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا کہ چندا پر کس طرح ڈورا ڈالا جائے اور اسے اپنی ہوس ناکی کا شکار بنائے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہ توقع سے زیادہ شیرا کے خاندان پر مہربان ہو گیا کبھی بچوں کے لئے مٹھائیاں لاتا کبھی ان کو کھلونے دیتا۔ کبھی کچھ کپڑے بنوا دیتا۔ کبھی نقد رقم ہی کسی بہانے سے لڑکوں کے ہاتھ پر رکھ دیتا۔ کثرتِ اولاد بُری چیز ہوتی ہے۔ جن غریب لڑکوں نے روکھی سوکھی روٹی کے سوا کچھ دیکھا نہ ہو ان کے لئے یہ نعمتیں ان کے ماں باپ کی خوش نودی کا باعث بھی بن گئیں۔ شیرا اور رفیقن ان مہربانیوں اور عنایتوں کا مقصد کیا سمجھتے۔ وہ اسی خیال میں خوش تھے کہ ممتاز ہماری اولاد کی کثرت اور افلاس کے باعث اتنی ہمدردی کرتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ ممتاز کی آمد و رفت کو اپنی گھریلو زندگی کا ایک جزو سمجھنے لگے۔ اور آنے والے خطرات کی طرف سے غافل ہو گئے۔

ممتاز کا یہ حال تھا کہ چندا جب کبھی تنہائی میں اسے مل جاتی تو وہ اسے طرح طرح کا لالچ دیتا۔ اچھے اچھے کھانے، عمدہ کپڑے اور بیش قیمت زیورات کے سبز باغ دکھاتا۔ اسی طرح دن گزرتے گئے اور چندا ممتاز کے قریب تر ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں کرنے میں بھی کوئی جھجک باقی نہیں رہی۔ ممتاز ایک تجربے کار شکاری کی طرح اپنی کامیاب گرفت کا منتظر تھا، اور چندا جذبات کے دریا میں بہی جا رہی تھی۔ اس کو خطرے سے آگاہ کرنے والا اور اتنا کہہ دینے والا کوئی نہ تھا کہ ؎

درہوا چند معلق زنی و جلوہ کنی   اے کبوتر نگراں باش کہ شاہیں آمد

آخر ایک روز وہی ہوا جو ہونے والا تھا اور ممتاز کی چکنی چپڑی اور جذبات انگیز و ہیجان آفرین باتوں میں آ کر چندا اپنی عصمت جیسا بیش بہا موتی کھو بیٹھی۔ اب کیا تھا۔ ممتاز اور چندا دونوں ایک دوسرے کے لئے بے قرار رہنے لگے اور راتوں کی تاریکی میں چھپ چھپ کر ملاقاتیں ہونے لگیں۔ ایک دن ممتاز نے موقع پا کر چندا سے کہا :۔

”اس طرح ہم کب تک دنیا سے منہ چھپانے کی مصیبت گوارا کرتے رہیں گے؟ ہمیں آزاد ہونا چاہیئے۔“

”پھر کیا کیا جائے؟ تمھیں بتاؤ۔“

”تم کہو تو بمبئی چلنے کی تیاری کروں۔ وہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ اچھی خاصی نوکری بھی بہ آسانی مل جائے گی اور ہم کھلی ہوا میں سانس بھی لے سکیں گے۔“

”بمبئی بہت دُور ہے۔ اور پھر ماں باپ ....“

ماں باپ کا ساتھ تو ہر حال میں تمھیں ایک دن چھوڑنا ہی پڑے گا۔ کوئی لڑکی ہمیشہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے؟ آخر تم یہاں کب تک پڑی رہو گی۔ پیٹ کی روٹی اور تن کے کپڑے کی بھی تو فکر کرنی چاہیئے۔ پھر جلدی کیوں نہ کی جائے۔ یاد رکھو چندا، میں تمھیں رانی بنا کر رکھوں گا رانی۔“

ممتاز کی تجویز چندا کو پسند آ گئی۔ یہ خیال کہ چندا رانی بنے گی، بھولی بھالی اور ناتجربہ کار چندا کے لئے ایک جام شراب بن گیا۔ وہ مستقبل کے خوش آئند خواب دیکھنے لگی اور چند روز کے بعد ایک رات کو جب تمام گھر والے غفلت کی نیند سو رہے تھے۔ چندا ممتاز کے ساتھ فرار ہو گئی۔

۴

اس حادثے نے شیرا کو بے حد غم گین بنا دیا۔ رفیقن کبھی اداس اور خاموش اور کبھی پاگل سی رہنے لگی۔ دونوں اب اپنے محلّے اور جان پہچان والوں میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اس کے علاوہ جوں جوں ان کے بچوں کی عمریں بڑھتی جاتی تھیں اُن کی مفلسی اور تنگ دستی اور پریشان حالی میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ ابھی شیرا و رفیقن کا یہ زخم ہرا ہی تھا کہ ان کا سب سے چھوٹا لڑکا ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہو گیا۔ غریبوں کے

لئے کثرتِ اولاد اور افلاس لازم و ملزوم ہیں۔ علاج کہاں سے ہوتا! آخر یہ بچہ جو اُن کو بہت پیارا تھا چند روز میں چل بسا۔

کسی فلسفی نے سچ کہا ہے کہ مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی۔ بھاگنے والی چندا اور مرنے والے بچے کے غم نے ابھی شیرا اور رفیقن کی آنکھوں کا آنسو خشک نہیں ہونے دیا تھا کہ گاؤں سے شیرا کی بہن کے بیوہ ہو جانے کی خبر آئی اور چند روز کے بعد ہی اس کی بہن نوری اپنے پانچ فاقہ کش بچوں کے ساتھ اسی کے گھر میں پناہ گزیں ہو گئی۔ بھائی کی طرح بہن بھی کثرتِ اولاد اور افلاس کی مصیبتوں میں مبتلا تھی۔ دو کی اتفاقی کمی ہو جانے کے بعد بھی شیرا کے گھر میں ابھی آٹھ آدمی موجود تھے، اور اس پر نوری اور اس کے بچوں کو ملا کر جو چھ کا اضافہ ہوا تو سب کے سب چودہ ہو گئے۔ ایک شیرا اور اتنا بڑا بار۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ایک کا منہ تو سونے سے بھر دیا جا سکتا ہے لیکن دس کا منہ خاک سے بھرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

مکان کا کرایہ ادا کرنے کے بعد صرف پانچ روپیہ فی ہفتے کی آمدنی اور اتنا بڑا خاندان! آخر یہ بارِ گراں شیرا سے برداشت نہ ہو سکا۔ فکر، سراسیمگی، فاقہ کشی، اور رنج و غم نے شیرا کی صحت خراب کر دی۔ اسے بخار رہنے لگا۔ چند ماہ تک تو وہ کسی طرح اپنے بیمار و ناتواں جسم کو کھینچ کر کام چلاتا رہا۔ بالآخر ایک روز بستر پر پڑ ہی گیا۔

رفیقن صحیح معنوں میں اس کی رفیقۂ حیات تھی۔ وہ سب کچھ بھول گئی اور شوہر کی خدمت میں شب و روز مصروف رہنے لگی۔ اسی طرح کئی دن گذر گئے۔ شیرا اس کنبہ کا "ان داتا" تھا۔ اس کی صحت کے لئے رفیقن اور نوری دونوں نے بہت دعائیں مانگیں لیکن شیرا کا پیمانۂ زندگی لبریز ہو چکا تھا۔ وہ دعاؤں سے بھی اس کی موت کے معین وقت کو نہ ٹال سکیں۔ ایک رات شیرا نے مرض الموت کی شدید تکلیف سے کراہتے ہوئے رفیقن کو پکارا :۔

"سنتی ہو؟"

رفیقن قریب ہی بیٹھی ہوئی اپنی قسمت کو رو رہی تھی۔ شوہر کی طرف جھک کر بولی :۔

"کیا تکلیف زیادہ ہو رہی ہے؟ پانی پیو گے؟"

"نہیں! تکلیف .... اب تو تکلیف کے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ رفیقن مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں سکھ نہیں پہنچا سکا۔ قدرت غریبوں کو کبھی سکھی نہیں ہونے دیتی۔ میرا خاندان بڑا ہے اور اولاد بھی بہت ہے۔ میرے بعد اتنے آدمیوں کا کیا حال ہوگا؟ یہی خیال مجھے آسانی کے ساتھ مرنے بھی نہیں دیتا۔ کاش میری اولاد اتنی تعداد میں پیدا نہ ہوتی۔"

رفیقن نے بیتاب ہو کر کہا :۔ "ایسی باتیں نہ کرو۔ حکیم صاحب کہتے تھے کہ دو چار دن میں اچھے ہو جاؤ گے۔"

اتنا کہتے کہتے رفیقن کا دل بھر آیا۔ وہ انتہائی ضبط کے باوجود اپنے شوہر کے سینے پر سر رکھ کر رونے لگی۔

شیرا نے لرزتی آواز میں کہا :۔ "رفیقن!" اور جھکی ہوئی رفیقن کی پیٹھ پر اپنا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہاتھ رکھ دیا۔ شیرا کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کا طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا اور رفیقن بے ہوش ہو گئی۔

صبح کے وقت اس کا خاندان ایک ہولناک تاریکی میں مبتلا ہو گیا۔ چند روز کے بعد رفیقن، اُس کی نند نوری اور دونوں کے چھوٹے چھوٹے فاقہ کش بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے۔ شیرا کی دنیا ختم ہو گئی اور کثرتِ اولاد نے عزت و خودداری کا بھی خاتمہ کر دیا ؎

توڑا کمر شاخ کو کثرت نے ثمر کی
دنیا میں گراں باریٔ اولاد غضب ہے

تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات

ہمدرد دواخانہ یونانی، لال کنواں دہلی سے طلب فرمائیے

انجمن ترقیٔ اولاد کا اہم اجلاس

از مولانا سید ظہور احمد صاحب شاہ جہاں پوری

۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء کو انجمن ترقیٔ اولاد کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اسپیشل اجلاس کی طرح اس جلسے کے لیے بھی پریڈ کے میدان میں انتظام کیا گیا تھا، لیکن اسپیشل اجلاس کی نسبت اس جلسے میں حاضرین کی تعداد زیادہ تھی۔ اور بارش کے اندیشے سے پنڈال بھی کسی قدر مضبوط اور شاندار بنایا گیا تھا۔ ہندوستان کے ہر گوشے سے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ جلسہ حسبِ معمول رات کے ۱۲ بجے شروع ہوا اور جب تک مسجد جامع کے میناروں سے الصلوٰۃ خیر من النوم کی صدا بلند نہیں ہوئی اس وقت تک ارکانِ انجمن، ڈیلی گیٹ اور حاضرین جلسہ پوری دلچسپی اور انہماک کے ساتھ جلسہ کی کارروائیوں میں مصروف رہے۔

انجمن کے پورے اجلاس اور تمام کارروائیوں کی مکمل رپورٹ ناظرین ہمدرد صحت کے لیے شاید زیادہ دلچسپ و مفید نہ ہو اس لیے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ کارروائی کا صرف اتنا حصہ قلم بند کریں جو ہمدرد صحت سے متعلق ہے۔ اب کے اجلاس میں ہمدرد صحت کا مسئلہ ایک نمایاں اور اہم مسئلہ تھا اور گزشتہ اسپیشل اجلاس نے ممبرانِ انجمن کی نگاہ میں دہلی کے اس مشہور رسالے کو بہت زیادہ قابلِ توجہ بنا دیا تھا۔

تقریباً رات کے ڈھائی بجے تھے جب کہ مسٹر اولاد حسین نے گزشتہ اسپیشل اجلاس کا حوالہ دیتے ہوئے ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید نمبر حاضرین کے روبرو پیش کیا اور فرمایا "حضرات۔ مجھے اور نہ صرف مجھے بلکہ تمام ارکانِ انجمن ترقیٔ اولاد کو اندیشہ تھا کہ خدانخواستہ رسالہ ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید نمبر ملک میں کوئی غلط فہمی نہ پھیلا دے اور اس کی یہ اشاعتِ خاص ہمارے مقاصد کے خلاف نہ واقع ہو لیکن خدا کا شکر ہے ایسا نہیں ہوا۔ اب آپ اسے ہمارے اسپیشل اجلاس کی سرگرمیوں کا نتیجہ قرار دیجیے۔ یا ملک کا عام رجحان کہیے یا ہمدرد صحت کے لائق مدیر کی معاملہ فہمی، نکتہ رسی اور صلح کل مرنجاں مرنج پالیسی سمجھیے کہ ضبطِ تولید نمبر نے ایسا صحیح راستہ اختیار کیا۔ رسالہ میں نہایت فراخ دلی اور آزاد خیالی کے ساتھ مخالف اور موافق دونوں طرح کے مضامین شایع کیے گئے ہیں۔ اور اس کے باوجود تمام رسالہ پڑھنے کے بعد سنجیدہ مزاج اور سلیم الطبع انسان یہی خیال قائم کرتا ہے کہ ہر شخص کے لیے ضبطِ تولید اچھی چیز نہیں اور سوائے مخصوص طبی مجبوریوں کے توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع کرنا تقاضائے فطرت اور معیارِ انسانیت کے بالکل خلاف ہے۔ حضرات میں اپنی طرف سے اور آپ کی طرف سے معزز مدیر ہمدرد صحت کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ (آوازیں بلند ہوئیں کہ "ضرور، ضرور")

اس کے بعد منشی عمر دراز خاں صاحب، جو انجمن ترقیٔ اولاد کے ایک سن رسیدہ اور واجب الاحترام ممبر ہیں، اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ "میں مسٹر اولاد حسین کے الفاظ سے کامل اتفاق کرتے ہوئے محترم مدیر ہمدرد صحت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ضبطِ تولید نمبر نکال کر اس موضوع کو ایسا واضح کر دیا اور ضبطِ تولید کے نفع و نقصان پر ایسی مدلل اور جامع بحثیں پیش کر دیں کہ اب ہمارے نوجوان یورپ کی کورانہ تقلید اور نئی روشنی کی تاریکیوں سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔ حضرات، میں معزز مدیر ہمدرد صحت کے لیے شکریہ کے ساتھ آپ لوگوں کی دعا بھی چاہتا ہوں اور دعا یہ کیجیے کہ خلاقِ عالم ممدوح کو کئی درجن اولاد عطا کرے تاکہ ان کے عمل سے بھی ضبطِ تولید کی پوری پوری تردید ہو" (حاضرین کی متفقہ آواز بلند ہوئی آمین! آمین! کسی شوخ طبع نے پکار کر کہا اور خدا ممدوح کو چار بیویاں بھی عطا کرے۔)

اس کے بعد حکیم ایوب صاحب انصاری، جو اسپیشل اجلاس میں تقریر کر چکے تھے، مقرر کی جگہ رونق افروز ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ "صاحبان، محترم مدیر ہمدرد صحت کا شکریہ بھی ادا کیجیے، دعا بھی دیجیے لیکن اس کے ساتھ میں آپ کو ایک ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلاؤں گا اور وہ ہمدرد صحت کے مطالعے کا مسئلہ ہے۔ غالباً حاضرین میں بہت سے ایسے اصحاب ایسے ہوں گے جن کی نظر سے ہمدرد صحت گزرا ہو گا اور وہ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اس شان، اس معلومات، اور اس جامعیت کے ساتھ آج تک کوئی طبی رسالہ اردو میں شایع ہوا۔ ایسی اعلیٰ کتابت، ایسی پاکیزہ طباعت، اتنی ضخامت، آرٹ پیپر کا ٹائٹل، بیش بہا مضامین، قدیم و جدید تحقیقات، طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیے مفید۔ ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے باوجود قیمت ملاحظہ کیجیے، قیمت جس نے ایوانِ صحافت کی چولیں ڈھیلی کر دی ہیں یعنی ایک روپیہ [illegible] ایک روپیہ سالانہ۔ واللہ کیا ایثار ہے، کیا خدمتِ خلق ہے'

زندہ باد، زندہ باد عبدالحمید طبی اور علمی حقائق کے دریا بہا دئے ہیں۔ اب بھی ملک میں کوئی تشنہ لب رہ جائے تو اس کی بدنصیبی پر افسوس ہے" (نعرہ ہائے تحسین) حکیم ایوب صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "حضرات، ہم لوگ خیالی نہیں ہیں بلکہ عملی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہے تو ان کی عملی تائید فرمائیے یعنی اپنے نام لکھوا دیجئے اور قیمت ادا کر دیجئے تاکہ میں خریداروں کی ایک فہرست مدیر ہمدرد صحت کی خدمت میں ارسال کر سکوں۔

حاضرین نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اس طرح روپے کی بارش ہونے لگی اور نام لکھوائے جانے لگے کہ کافی عرصے کے لیے جلسہ کی کارروائی ملتوی ہو گئی۔ خریداروں اور چندی کی ایک طویل فہرست مرتب ہو جانے کے بعد جب دوبارہ جلسہ شروع ہوا تو مسیح دوراں حکیم عبدالرحمن خاں صاحب رئیس اعظم نے گزشتہ تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرات، میں ہمدرد دواخانے سے اچھی طرح واقف ہوں بلکہ عرصۂ دراز سے میں اپنے مطب میں اس کی بنائی ہوئی دوائیں استعمال کرتا ہوں۔ میری رائے ہے کہ انجمن ترقیٔ اولاد کے تمام ممبر اس دواخانے سے مستقل تعلقات قائم رکھیں۔ بلکہ ہر شخص اسے اپنا ایک فیملی دواخانہ خیال کرے۔ بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ اس دواخانے میں ایسی دوائیں کثرت سے موجود ہیں جو انجمن ترقیٔ اولاد کے مقاصد کو کامیاب بنانے والی ہیں۔ حضرات، ہماری انجمن کا سب سے اہم مقصد ہے کثرتِ اولاد۔ کثرتِ اولاد کے لیے اعضائے تولید اور عام جسمانی صحت کو بہتر حالت میں ہونا چاہیئے۔ آج کل عام و خاص کی جو حالت ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے ظروف میں بے عیب آبِ تولید رکھتے ہوں۔ کوئی رقت کا شاکی ہے کسی کو سرعت کا گلہ ہے۔ کسی کو حدت کی تکلیف ہے۔ کسی کو قوت تولید کے فقدان کی شکایت ہے۔ اس کے علاوہ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو مردوں کے امراض میں کم و بیش مبتلا نہ ہوں۔ جریان تو عالم گیر ہو گیا ہے۔ سوزاک اور آتشک وغیرہ بھی روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ صنفِ نازک کا حال تباہ ہے سیلان سے تو شاید ہی کوئی نازک ہستی محفوظ ہو۔ اختناق، اعوجاج، تورُّم وغیرہ امراض میں مستورات کثرت سے مبتلا ہیں گویا نسل کی گاڑی کا جو اجن دو کندھوں پر ہے وہ دونوں ماؤف ہیں۔ اور، حضرات، یاد رہے کہ ہم اپنے مقاصد نسلی میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے اگر ہماری تن درستی اچھی نہ ہوگی۔ میری رائے ہے کہ انجمن کے ہزاروں ممبر جو اس جلسے میں موجود ہیں یا کسی خاص وجہ سے موجود نہیں ہیں، ایک راؤنڈ ٹیبل کمیٹی) بنائیں جس کے چھ سات تجربے کار اور ماہر طب ممبر ہوں۔ یہ کمیٹی ممبران سے مل کر یا خط و کتابت کر کے ہر شخص کا تناسلی مرض معلوم کرے۔

"میں سب سے پہلے یہ عرض کر دوں کہ اس راؤنڈ ٹیبل کمیٹی کی تمام کارروائیاں صیغۂ راز میں رکھی جائیں گی۔ اچھا تو یہ کمیٹی ایک فہرست مرتب کرے جس میں ہر ممبر کی تناسلی صحت کا حال خانۂ کیفیت میں درج ہو اور ساتھ ہی اس کی رفیق زندگی پر بھی صحیح ریمارک ہوں۔ پھر یہ کمیٹی اس مخصوص شکایت کو پیش نظر رکھ کر ہمدرد دواخانے کی کوئی دوا تجویز کر کے اُس ممبر کو ہدایت کرے کہ اس کو دواخانۂ مذکور سے منگا کر استعمال کرے۔ جہاں تک میں اپنے تجربے کو وسعت دے سکا ہوں یہ عرض کروں گا کہ دواخانہ ہمدرد میں ایسی صدہا مجرّب دوائیں موجود ہیں جو ہماری انجمن کے ممبروں کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہیں اور جنہیں استعمال کر کے ہم اپنی قومی اکثریت کو بہت کچھ ترقی دے سکتے ہیں۔ حضرات، بڑی بدنصیبی ہوگی اگر ممبرانِ انجمن اور ان کی بیویاں ان دواؤں سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ میں اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ایک ننھے سے دانے میں ایک خرمن اور ایک تناور درخت پوشیدہ ہوتا ہے اسی طرح دوا کی ایک گولی میں سینڈو اور گاما جیسے پہلوان مخفی ہوتے ہیں۔ بالکل ممکن ہے کہ آپ ایک گولی کھا کر، چند ماشہ معجون نوش فرما کر یا کسی طلاء کے ایک قطرے سے فطرت کی تلوار صیقل کر کے آج ہی رات کو ایک بچے کا باپ بننے کا سامان پیدا کر لیں۔"

حکیم عبدالرحمٰن صاحب کی تقریر بڑی دلچسپی سے سُنی گئی اور ان کی تجاویز سے تمام حاضرین جلسہ نے اتفاق کیا۔ راؤنڈ ٹیبل کمیٹی کے لیے اسی وقت گیارہ ممبروں کا انتخاب عمل میں آیا جن میں چار طبیب، تین وید، ایک ڈاکٹر اور تین تجربے کار معمّر اور تعلیم یافتہ بزرگ تھے۔

اس کے بعد شیخ رحیم اللہ صاحب کمپونڈر اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تالیوں اور قہقہوں سے پنڈال گونج گیا حالاں کہ ابھی مقرر نے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ (حاضرین میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا، حضرات، شیخ صاحب کو مبارک باد دیجئے کہ بڑھاپے میں خدا نے توام بچے عطا کیے ہیں) اس صدا پر شیخ صاحب نے تو کسی قدر جھینپ کر سر جھکا لیا اور حاضرین نے قہقہوں اور مبارک باد کے نعروں سے پنڈال سر پر اُٹھا لیا۔)

جب خاموشی ہوئی تو شیخ رحیم اللہ صاحب نے اپنی گرج دار آواز میں فرمایا کہ "حضرات، کیا کہتے ہیں ...... بے شک کیا کہتے ہیں، مدیر صاحب کا شکریہ ادا کیجیے، بے شک رسالۂ ہمدرد صحت کی خریداری بھی کیجیے اور کیا کہتے ہیں بے شک آپ ان سے دوائیں بھی لیجیے۔ مجھے آپ کی ان

تمام تجاویز سے اتفاق ہے۔ لیکن کیا کہتے ہیں حضرات، میں آپ کے اس ریزولیوشن میں کچھ اضافہ چاہتا ہوں۔ بے شک ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر ہمارے نقطۂ نظر سے بھی صحیح اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ اگر ترازو کے ایک پلڑے میں ضبط تولید کے موافق اور دوسرے پلڑے مخالف مضامین رکھے جائیں تو بلا شبہ مخالفت کا پلڑا بھاری نظر آئے گا۔ لیکن کیا کہتے ہیں حضرات، مجھے مدیر ہمدرد صحت کی ایک بات بہت ناپسند ہوئی۔ اُنہوں نے ”مانعی“ نام کی دوا کا اشتہار دے کر ہماری کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ میں اس اشتہار کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں اور کیا کہتے ہیں، میری درخواست ہے کہ آئندہ ہمدرد صحت میں ایسا کوئی اشتہار شایع نہ ہو جو توالد و تناسل کی طاقتوں کو معطّل کرنے والا ہو۔ اگر کسی طبّی ضرورت کی بنا پر یہ دوا ایجاد و مشتہر کی گئی ہے تو کار پردازانِ دواخانہ کو چاہیے کہ حلفی بیان لے کر دوا دیا کریں ورنہ اندیشہ ہے کہ عاقبت نا اندیش نوجوان ضبط تولید کے غلط اور مضر مقصد کے لیے اُسے استعمال کرنے لگیں اور کیا کہتے ہیں مجھے اسی قدر عرض کرنا تھا۔“

تجویز کیا گیا کہ انجمن کی جس قدر کارروائی ہمدرد صحت اور دواخانہ ہمدرد سے متعلّق ہے اس کی ایک نقل بغرض اطلاع و اشاعت محترم مدیر ہمدرد صحت کی خدمت میں ارسال کی جائے۔ ....

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

”جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب اپنے مشہور ماہانہ طبی و علمی رسالہ ”ہمدرد صحت“ کا ایک خاص سالانہ نمبر ماہ جولائی کی ابتدا میں شائع فرماتے ہیں۔ اور یہ خاص نمبر کسی ایک اہم وقتی موضوع پر معلومات کا ایک بیش بہا اور مکمل ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص کا موضوع ”برتھ کنٹرول“ یعنے ضبط تولید و اصلاحِ نسل رکھا گیا ہے۔ یہی نمبر اس وقت ہمارے زیر نظر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خاص نمبر ضبط تولید کے تمام تاریخی، طبّی، معاشی، نفسیاتی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں کے متعلّق معلومات کا ایک ایسا خزانہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں نہیں مل سکتی۔ ضبط تولید اور اصلاح نسل کے مسائل کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو اس مجموعے میں نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ اس نمبر کو کامیاب بنانے کے لیے نہ صرف ہندوستان کے سربرآوردہ طبّی ماہروں اور مشہور اہلِ قلم کے مضامین حاصل کیے گیے ہیں بلکہ مغربی ممالک کے ان اطبا اور سائنس دانوں نے بھی، جو برتھ کنٹرول کے قدرتی و میکانی ذرایع پر تحقیقات میں مصروف ہیں، اس خاص نمبر میں گراں قدر حصّہ لیا ہے اور اپنے افکار و تجربات کے متعلّق لاجواب تحریریں اشاعت کے لیے بھیجی ہیں۔ ہمارے خیال میں مدیر رسالہ کا یہ خاص طرّۂ امتیاز ہے کہ وہ اپنے موضوع کو مکمّل اور جامع بنانے کے لیے ہر گوشہ کو ٹٹولتے ہیں اور ہر ماہرِ وقت تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ کی تلاش کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ ایک وسیع اور دقت طلب مطالعے کے بعد آپ نے ضبط تولید کے متعلّق مشاہیر عالم کے وہ خیالات جمع کئے ہیں، جو سینکڑوں کتابوں اور رسالوں میں اِدھر اُدھر بکھرے پڑے ہوئے تھے۔ ریسرچ کی لائن میں اس ہمّت، حوصلہ اور استقلال کی داد دیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ مختلف ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریکات پر بھی ایک پُر از معلومات ذخیرہ اس اشاعت میں شامل ہے اور برتھ کنٹرول کے تمام آلات اور ذرایع پر بھی مفصّل بحثیں کی گئی ہیں اور مفید و کارآمد ہدایتیں دی گئی ہیں۔ اس خاص نمبر کی جامعیت اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ اس کے ۲۸۴ صفحات تیرہ ابواب اور ۱۶۹ مضامین پر مشتمل ہیں۔ رسالے کی ترتیب میں ادبی و شعری پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک باب ضبط تولید کے متعلّق نظموں، افسانوں اور کارٹوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ تقریباً تمام مضامین کی تشریح عکسی یا لیتھو کی تصویروں کے ذریعہ کر دی گئی ہے تاکہ ہر شخص ان سے فائدہ اُٹھا سکے۔ متعدد ملکی اور غیر ملکی مضمون نگاروں کی تصویریں بھی زینتِ رسالہ ہیں۔ اور تین رنگوں کا سرورق بہت ہی دلکش اور معنے خیز ہے، کتابت اور طباعت اپنی مثال آپ ہے“۔ قیمت فی جلد بارہ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر رسالہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

(تیج دیکلی دہلی - ۱۸ر جولائی سنہ ۳۹ء)

الامراض والعلاج

ہیضہ

از جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب منصب دار
ضلع کریم نگر حیدرآباد، دکن

یہ ایک وبائی اور متعدی مرض ہے جس کو انگریزی میں کالرا اور ہندی میں اکھال کھال اور سنسکرت میں لسوچکا کہتے ہیں۔

اسباب کے متعلق اطبّا کے مختلف اقوال ہیں۔ لیکن اس بات میں سب متفق ہیں کہ یہ ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ یہ مرض ہوا کے بعض مخصوص اثرات کی وجہ سے پھیلتا ہے۔ ہوا میں وبائی کیفیت پیدا ہونے کے اسباب یہ ہیں۔

(۱) آبادی اور گلی کوچوں میں غلاظت کا جمع ہونا (۲) بدر روؤں اور نالیوں میں بول و براز وغیرہ کا جمع ہو کر عفونت پیدا کرنا (۳) حیوانات کا کثرت سے مرنا اور پڑے پڑے سڑ گل جانا (۴) پانی کا کھڑا رہنا اور ان میں حیوانی اور نباتی اشیاء کا کثرت سے گر کر سڑ گل جانا (۵) دن کی گرمی رات کی سردی (۶) ایک دن ہوا کا صاف چلنا دوسرے دن مکدّر ہو جانا (۷) بارش کا نہ ہونا یا بے وقت ہونا (۸) ثقیل اور خام غذاؤں کا استعمال (۹) پیٹ کھلے رہنا (۱۰) ایسے پانی کا استعمال کرنا جس میں نہایا دھویا جاتا ہے۔

دنیا میں چند ایسے کام قدرتی طور پر انجام پاتے ہیں جن سے ہوا کا کثیف ہونا ضروری ہے۔ انسانوں اور حیوانوں کا سانس لینا حیوانی یا نباتی چیزوں کا سڑ گل جانا جس سے مختلف ہوائیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ان ہواؤں میں سے بعض تو نہایت زہریلی ہوتی ہیں اور بعض کم۔ (حیوانوں کے فضلے (بول و براز) اور زمین کے بخارات وغیرہ فاسد کرنے والے ہیں۔ زمین میں جو ایک متخلخل جسم ہے، ہوا کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ اگر اگر نیچے زہریلا مادہ رہے تو زمین کی ہوا مسامات کے ذریعے سے اُوپر آ کر باہر کی ہوا کو کثیف کر دے گی اور ہمارے سانس کی آرجار میں دقت ہوتی ہے اور یہ کثیف و غلیظ ہوا کسی ایک مقام تک محدود نہیں رہتی بلکہ ہوا کے ذریعے سے دوسرے مقامات تک پھیل جاتی ہے۔ روزمرّہ کے کاموں سے (مثلاً نہانا، دھونا اور پکانا) جو کثافتیں پیدا ہوتی ہیں انہیں اگر احتیاط سے دور نہ کیا جائے تو بھی ہوا کثیف و فاسد ہو جاتی ہے۔ بعض پیشے بھی ایسے ہیں جن سے ہوا خراب ہوتی ہے مثلاً دباغی (کھالوں کی صفائی اور رنگائی) قصابی اور رنگ سازی وغیرہ۔

لیکن قدرتی طور پر ان خرابیوں کی اصلاح بھی خود بخود ہوتی رہتی ہے۔ کثافتوں کی پیدائش کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً ان کو دفع کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ مثلاً سخت آندھیوں سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہوائیں بدل جاتی ہیں۔ ہواؤں کی گندگیوں کو درخت جذب کر لیتے ہیں اور نسیم یا لطیف ہوا کو ہم تک پہنچاتے ہیں۔ لیکن یہ قدرتی عمل اُسی وقت جاری رہتا ہے جب ہوا کی آرجار کے لیے خاص انتظام ہو۔ مکانات کشادہ بلند اور ہوادار ہوں۔ ورنہ بند اور تنگ و تاریک مکانات میں ہوا کی آمد و رفت نہ ہونے سے یہ عمل جس طرح چاہیئے، نہیں ہو سکتا۔

ہوا کو صاف کرنے کے لیے حکمائے عقل و علم کے زور سے بعض مصنوعی تدبیریں بھی دریافت کی ہیں جن کے ذریعے سے ہوا کی گندگی دور کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ کوئلہ جو ایک سستی چیز ہے اپنے مسامات کے ذریعے سے ہوا کو جذب کر لیتا اور بودار اور زہریلی ہوا کو صاف کرتا ہے۔ اس کو ٹوکروں میں یا تھیلوں میں بھر کر مکان یا پاخانے میں لٹکا دیں یا باریک پیس کر پاخانوں اور نالیوں میں چھڑک دیں۔ چونا مٹی اور راکھ بھی زہریلی ہوا کو جذب کرتے ہیں۔ کاربالک ایسڈ کوٹاٹ وغیرہ یا گرم پانی میں ملا کر چھڑکنے میں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو تمام عالم کے اطبا تسلیم کرتے ہیں کہ گندک جہاں جلائی جاتی ہے وہاں ہوا کے سمّی اثرات زائل ہو جاتے ہیں اور ڈاکٹر بلاک صاحب نے ۱۸۴۸ء میں یہ تجویز کیا کہ ایام وبا میں گندک کا کھانا بھی مفید ہے۔

زیادہ تر توجہ ان دنوں دل و دماغ کی تقویت کی جانب رکھنی چاہیے اور مرطوب و غلیظ ہوا سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ خوش بودار چیزوں کا گھر میں جلانا بھی نہایت مفید ہے۔ مثلاً عود خام، لوبان، صندل، کافور۔ ان کے علاوہ گوگل، ہینگ اور برگ نیم خشک کا جلانا بھی ہوا کے خراب اثر کو دور کرتا ہے۔

قیام صحت و بقائے حیات کے لیے جہاں پاک و صاف ہوا کی ضرورت ہے وہاں پاک و صاف پانی بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کی

زندگی محال ہی۔ جسم انسان میں دو تہائی سے کچھ زیادہ پانی ہوا کرتا ہے۔ ہماری صحت جس طرح کثیف ہوا سے خراب ہو جاتی ہی اُسی طرح کثیف پانی بھی صحت کو خراب کر دیتا ہے۔ ثقیل اور بھاری پانی سے قبض و بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہی۔ اگر پانی میں معدنی اجزا شامل ہوں تو سنگِ گردہ و مثانہ، خنازیر و پیچش اور ہیضہ وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں اکثر قصبات و مواضعات میں کنوؤں کا پانی زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ تالاب اور نہر کے پانی کی نسبت صاف و پاک ہوتا ہے۔ کنویں کے پانی کی خوبی کنویں کی گہرائی اور زمین پر منحصر ہے۔ اس لیے کنواں ایسے مقام پر کھودا جائے جہاں قبرستان، دلدل اور کھنڈرات نہ ہوں۔ اور کنویں کی گہرائی کم از کم ۳۰ فٹ ہو۔

کنویں کے پانی کو پاک و صاف رکھنے کے لیے چند احتیاطوں کی ضرورت ہی۔ کنویں کی مینڈ یا منڈیر سطح زمین سے خاصی اونچی ہونی چاہیئے تاکہ ہوا کے ذریعے سے کنویں میں کثافتیں گرنے نہ پائیں۔ کنوؤں کے پاس نہانا دھونا نہ چاہیے۔ اور اس کے اِرد گرد پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہونی چاہیے۔ قریب کی زمین میں نشیب و کھاد اور دیگر کثافتیں نہیں ہونی چاہیئے۔ پانی نکالنے کے ڈول و رسیاں بھی پاک و صاف ہوں۔ اور ڈول چمڑے کا نہ ہو۔ کیوں کہ اس سے پانی کثیف ہو جاتا ہی۔ کنویں پر کسی قسم کا درخت سادہ یا پھول دار نہ رکھا جائے۔ اور ہر سال کم از کم ایک مرتبہ ضرور کنواں صاف کرانا چاہیئے۔

پانی میں کثافتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو پانی میں حل ہو جائیں دوسرے وہ جو پانی میں تیرتی ہوئی نظر آئیں۔ معدنی کثافتیں مٹی وغیرہ کی قسم کی ہوتی ہیں، جو جھیلوں، دریاؤں اور تالابوں کے پانی میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان سے اکثر اسہال و پیچش کی شکایتیں ہو جایا کرتی ہیں۔ نباتی و حیوانی کثافتیں معدنی کثافتوں کی نسبت زیادہ مضر ہیں۔ پانی کی گندگیوں کے امتحان کے لیے ایک شفاف گلاس میں پانی بھر کر اگر کسی ہموار جگہ پر رکھ دیں تو اس میں بعض چیزیں تیرتی ہوئی یا تہ نشین دکھائی دیں گی۔ اگر ہیضہ کسی گاؤں یا قصبے میں پھوٹ پڑے تو چاہیے کہ فوراً آبادی کے تمام کنوؤں کا معائنہ کریں جس کنویں کا پانی خراب یا مشتبہ پایا جائے اس میں چونا اتنی مقدار میں ڈالا جائے کہ پورے پانی کا رنگ بدل جائے۔ پانی کے اصلی رنگ پر آنے تک اس کے استعمال سے عوام کو روکا جائے۔ دو یا ڈھائی تولہ ہیراکسیس کا ڈالنا بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرمینگنیٹ آف پٹاش کے ڈالنے سے بھی پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوا کو پہلے ڈول میں ڈال کر کنویں میں ہلاتے رہیں یہاں تک کہ تمام دوا گھل کر ختم ہو جائے اور سب پانی کا رنگ بدل جائے۔

اگر ہیضے کے ظاہر ہونے کا سبب قریب کی ندی یا نالے کا پانی ہو تو چاہیئے کہ فوراً اس کے پانی کا استعمال روک دیا جائے اور ان گڑھوں میں دوائیں ڈالی جائیں، جن میں کہ پانی جمع ہو گیا ہے۔ اگر نالے کے پانی کی ابھی تھوڑی تھوڑی روانی باقی ہے تو اس میں طوطیا سبز ڈالا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آبادی و نالے سے اوپر کی جانب تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر جہاں پانی کی رفتار کم یا سست ہو طوطیا سبز کو ایک تھیلی میں ڈال کر جھیل پر باندھ دیں تاکہ دوا گھل گھل کر پانی کی رفتار کے ساتھ نیچے آئے۔ اس سے ندی کے پانی کی سمیت زائل ہو جائے گی۔ لیکن اس امر کی خاص نگرانی کرنی چاہیے کہ کہیں وہ پانی استعمال نہ کر لیا جائے۔

زمانۂ وبا میں سب سے بہتر یہ ہے کہ پانی کو گرم کر کے تقریباً بارہ گھنٹے کے بعد یا فلٹر کر کے استعمال کیا جائے اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ایک گھڑے پانی میں ایک ماشہ سب یمانی یا ہیراکسیس ڈال کر ملا دیں اور تھوڑی دیر کے بعد اوپر کا پانی چھان کر استعمال کیا جائے۔

پانی کے ساتھ غذا میں بھی احتیاط لازمی ہے۔ ہیضے کے زمانے میں ثقیل و غلیظ غذائیں، سبز ترکاریاں، گوشت و دودھ بہت کم استعمال کیے جائیں۔ دودھ کو تو بغیر گرم کیے ہوئے اور سڑے گلے میوے ہرگز استعمال نہ کیے جائیں۔ غذائیں گرم گرم کھائی جائیں۔ اس لیے کہ گرم چیزوں پر مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ ہیضے کے دستوں اور قے میں ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی طرح تندرست انسان کے حلق کے نیچے اُتر جائے تو وہ بھی ہیضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مکھی اس مادّے کو اپنے پاؤں کے ذریعے سے پھیلاتی ہے۔ اسی لیے ہیضے کے زمانے میں مکھیوں سے حفاظت کرنی چاہیے اور اس بات کا معقول انتظام رکھنا چاہیئے کہ کسی طرح مکھی کھانے کی چیزوں پر نہ بیٹھ سکے۔

بعض اطبا کا خیال ہی کہ جب خراب ہوا سانس کے ذریعے سے پھیپھڑے میں پہنچتی ہے تو اس کا اثر خون پر ہوتا ہے۔ اور خون کے سفید اور

سُرخ دانے جدا جدا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہیضے میں دست و قے سفید رنگ کے آیا کرتے ہیں۔ چوں کہ یہ تغیّرات خون میں ہوتے ہیں اور طبیعت جو مُدبّر ہوتی ہے اس مادّے کو موذی جان کر قے و دست کے ذریعے سے دفع کرنا چاہتی ہے۔ اس لیے طبیعت اگر غالب ہوئی تو مریض بچ جاتا ہے ورنہ نہیں۔

اگر ہیضے کا اثر زیادہ خون پر ہو تو خون کے گاڑھے ہو جانے کی وجہ سے جسم نیلا ہو جاتا ہے اور دوران خون سُست پڑ جانے سے نبض ساقط ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں اگر ایک دست بھی آ جائے تو مریض دنیا سے سدھار جاتا ہے جب مرض کا اثر کم ہو تو صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی کو یکایک پیٹ میں مروڑ و قراقر ہو کر قے متلی اور دست ہونے لگتے ہیں اور جوں جوں دست آتے ہیں مریض نڈھال و کم زور ہوتا جاتا ہے، جسم کی حرارت غریزی کم ہو جاتی ہے۔ پیاس سے مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ نبض کم زور ہو کر آخر ساقط ہو جاتی ہے۔ چہرے کی حالت بگڑ جاتی ہے اور مُردنی چھا جاتی ہے۔ آنکھیں دھنس جاتی ہیں جسم مثل برف کے سرد ہوتا ہے۔ ہاتھ اور پیر میں سخت تشنّج ہوتا ہے۔ اس وقت مریض بے پانی کی مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ناخن اور زبان نیلے پڑ جاتے ہیں۔ ہاتھ و پیر کی انگلیاں سکڑ کر ایسی ہو جاتی ہیں جس طرح ایک مدّت تک پانی میں بھگوئے سے ہو جائیں۔ اس زبردست گڑبڑ سے اکثر اعضاء اپنے کام چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

مریض کا مرنے کے بعد معائنہ کیا جائے تو لاش کی حالت سکڑی ہوئی، رنگت نیلی، ہاتھ اور پیر سخت اور اینٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ موت کے بعد لاش گرم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک درجۂ حرارت ۱۰۳ درجے کئی گھنٹے رہ کر وہ اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ آنتوں میں چاولوں کی پیچ جیسی رطوبت اور غشائے مخاطی نرم ملتی ہے۔ قلب پھیپھڑے اور دوسرے اعضا میں خونی دھبّے پائے جاتے ہیں۔ بدن کا خون گاڑھا اور کالا ہو جاتا ہے۔ اور قلب کا دایاں اذن و بطن سیاہ خون سے بھرا ہوتا ہے اور بایاں بطن و اذن خون سے خالی ہوتا ہے۔ پھیپھڑے سکڑے ہوئے ملتے ہیں۔

عوارض: مرض ہیضہ عموماً اپنے پیچھے حسب ذیل عوارض چھوڑ جاتا ہے:-

چاولوں کی پیچ کی طرح مدت تک دست و قے آتے رہتے ہیں۔ معدے کی جلن، پیاس کی کثرت، بے چینی، پیشاب کی رکاوٹ، ہاتھ اور پاؤں کے عضلات میں اکڑاؤ، طبیعت کی نڈھالی اور کم زوری، چہرے پر مردنی، دل کا ڈوبنا، پیٹ میں درد و نفخ، زبان کی خشکی، لب و زبان کا سفید پڑ جانا وغیرہ۔

واضح رہے کہ مرض جتنا زیادہ شدید ہوتا ہے اتنے ہی قوی اس کے عوارض ہوتے ہیں۔ شدید حالت میں دو چار گھنٹے کے اندر ہی اندر مرض کے کل درجے طے ہو جاتے ہیں۔ حالت جلد جلد بدلتی جاتی ہے اور اگر اثر شدید نہ ہو تو درجہ بدرجہ علامتیں ظاہر ہوتی جاتی ہیں، جن کو عوام کی واقفیت کے لیے چار درجوں میں تقسیم کر کے ہر درجے کی علامتیں اور اس کے حالات مع کارگر علاج کے درج ذیل ہیں۔

پہلا درجہ: وبا کے دنوں میں بلا سبب اگر متلی اور پیٹ میں قراقر معلوم ہو اور پیٹ میں ہلکا سا درد بھی محسوس ہو تو بہتر یہ ہے کہ کوئی قابض دوا استعمال نہ کریں ہاں اگر عرق بادیان و پودینہ و الائچی اور سکنجبین لیموں، سکنجبین سرکہ وغیرہ دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اگر دست پتلے آئیں اور قے برابر ہو رہی ہو اور قرائن و علامات سے ظاہر ہو جائے کہ یہ ہیضہ ہے تو ادویہ تریاقیہ مثل بیپتہ، زہر مہرہ، نارجیل دریائی وغیرہ دی جائیں۔

دستوں کو فوراً بند کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے اگر کم زوری زیادہ ہو جائے تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرایا جائے

نسخہ:- پیارانگا ۴ رتی، فل فل سیاہ ۲ دانہ اور بیپتہ ۲ رتی عرق گلاب میں گھس کر ہر آدھ گھنٹے کے بعد دیتے رہیں۔ یا مفرح زیابی[۱] یا حب تریاق[۲] عرق بادیان، عرق پودینہ اور سکنجبین لیموں کے ساتھ یا عرق جواہر کے ساتھ ہر آدھ آدھ گھنٹے کے وقفے سے دیتے رہیں۔

نسخہ عرق جواہر:- تیزاب گندک ۱ تولہ، سوڈا بائی کارب ۱ تولہ، ٹارٹرک ایسڈ ۲ تولہ، ست اجوائن دو تولہ، ست پودینہ ۲ تولہ، عرق گلاب ۲ مار-

---

[۱، ۲] یہ نسخے عام قرابادینوں میں مل جائیں گے۔

دیگر:- کونین ۲۰ رتی، بائی کاربونیٹ آف سوڈا سوا ماشہ، ٹارٹرک ایسڈ سوا ماشہ۔ تھوڑے سے پانی میں حل کرکے دو دو گھنٹے بعد دیا جائے

دیگر:- ۱۰ بوند سلفیورک ایسڈ اور دو ماشہ کونین کو بارہ چھٹانک پانی میں حل کرکے دو دو گھنٹے بعد دیں۔

دوسرا درجہ: دوسرے درجے میں اکثر دو یا تین دستوں کے بعد چہرہ نہایت ہی مضمحل اور مریض پست ہمت و متفکر ہو جاتا ہے جسم سرد اور نبض کم زور ہو جاتی ہے۔ دست و قے برابر پیچ کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پیاس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہاتھ اور پیر میں کھنچاؤ شروع ہو جاتا ہے۔ اس درجے میں دستوں کو روکنے کی مناسب تدبیریں اختیار کی جائیں۔ حالت موجودہ اور اُس کے عوارض کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اس درجے میں جب مرض ترقی پر ہو، متقدمین نے فصد کھولنا بے حد مفید بتایا ہے۔ چنانچہ اکثر اطبائے یورپ نے بھی تجربہ کے بعد بیان کیا ہے کہ اس درجے میں فصد کھولنا مفید ہے۔ مگر جب دوران خون رُک جائے یا نبض ساقط ہو جائے تو مفید نہیں ہو سکتا۔ دست اور قے ہیضے میں اس قدر خطرناک نہیں ہوتے جتنا کہ دوران خون کا رُک جانا۔ اس درجے میں یہ دوائیں مفید ہیں۔

حب اکسیر ہمراہ عرقیات مناسب و سکنجبین سرکہ یا عرق جواہر ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے دیں۔

نسخہ حب اکسیر: گل مدار ۶ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ۔ نمک طعام ۳ تولہ، قرنفل ۹ ماشہ، نوشادر نو ماشہ، چونہ بے بجھا ۳ ماشہ، افیون ڈیڑھ ماشہ، سب چیزوں کو ادرک کے پانی میں ایک روز کھرل کریں۔ پھر دوسرے روز لیموں کے پانی میں حل کرکے چنے برابر گولیاں تیار کریں۔

دیگر:- کیلومل ۳ رتی اور افیون ایک رتی کی گولی تیار کرکے ہمراہ عرق گلاب دی جائے۔

تیسرا درجہ: تیسرے درجے میں مریض بہت جلد کم زور ہو جاتا ہے۔ آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ پیشاب رُک جاتا ہے۔ جسم مثل برف کے سرد، نبض بہت کم زور اور دل ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ زبان سرد و خشک ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے جاری ہو جاتے ہیں۔ پیاس کی شدت ہوتی ہے اور بعض دفعہ ہچکی بھی آنے لگتی ہے۔

اس درجے میں گرم دوائیں ضرورت سے زیادہ استعمال نہ کی جائیں۔ کیوں کہ اگر مریض بچ گیا تو خود بہ خود طبعی طور پر گرمی پیدا ہو جاتی ہے جب یہ درجہ آئے تو فوراً گرم دوائیں روک دی جائیں۔ البتہ جس وقت سخت کم زوری ہو اور جسم سرد ہو تو گرم دوائیں دے سکتے ہیں بعض ناواقف معالج یا خود مریض کے تیمار دار شراب کثرت سے دیتے ہیں جو ایسی حالت میں سخت مضر ثابت ہوتی ہے۔ البتہ عرق گلاب جس قدر ہو سکے دیا جائے یا عرق پودینہ و الائچی و دیگر مفرح ادویہ استعمال کرائی جائیں۔ اگر اس درجے میں بے چینی، اضطراب اور قے زیادہ ہو تو رائی کی پٹی معدے پر لگائیں اور پانی کے ساتھ تھوڑا تھوڑا سرکہ دیا کریں۔ اگر حبس بول ہو تو احتیاط سے مدرات دیئے جائیں

چوتھا درجہ: چوتھا درجہ انتہائی درجہ ہے۔ اکثر مریض ابتدائی مدارج میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ چوتھے درجے تک پہنچنے کی نوبت بہت کم آتی ہے ابتدائے مرض سے کئی گھنٹے بعد یا شروع مرض سے دوسرے تیسرے دن مریض کی حالت میں انقلاب ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ نبض بھی کچھ تیز ہو جاتی ہے آنکھیں اپنی اصلی حالت پر آنی شروع ہوتی ہیں۔ نیند بھی آنے لگتی ہے۔ لیکن اب مرض کی دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو اجتماع خون کی وجہ سے آنکھیں سرخ جسم گرم سر میں درد اور سرسامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے یا کل علامتیں آہستہ آہستہ کم ہو کر مریض ایک مدت تک پیچش اور بخار میں مبتلا رہتا ہے اور پھر اُسے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس درجے کے علاج میں رفع سبب کریں اگر دست بند ہو گئے ہیں ہوں تو بذریعہ شافہ ایک دو دست لائیں۔ پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں۔ اگر مریض سرسام میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہو جائے تو فوراً سرد پانی اور سرکے میں کپڑا تر کرکے مریض کے سر پر رکھیں۔

آخر میں اُن چند ضروری تدابیر کا ذکر نا سہولت علاج کے لیے مناسب خیال کرتا ہوں جو مستند اطبا و ڈاکٹروں کے تجربے میں آچکی ہیں۔

اگر قے آنے سے طبیعت صاف ہو جائے اور مریض کی حالت پست بھی نہ ہو تو اُسے ہرگز نہ روکیں۔ اگر کم زوری بڑھ رہی ہو تو ادویہ تریاقیہ اور قے روکنے کی دوائیں دیں۔ آب لیموں پانچ تولہ یک بارگی یا زہر مہرہ کو گلاب میں گھس کر سکنجبین سرکہ کے ساتھ دیں۔ اگر مریض کے معدے میں سوزش زیادہ ہو تو اس پر سرد و قابض چیزیں مثل صندل و کشنیز وغیرہ کا لیپ کریں۔ اس سے قے رک جاتی ہے۔ اور چھاچ اور زرشک یا انار دانہ ترش اور نمک و فلفل سیاہ کی چٹنی دیں۔ بازو اور پنڈلیوں کو باندھیں۔ آرام سے لٹائیں۔ اگر منہ سے زیادہ پھیکا پانی آ رہا ہو تو عرق الائچی، عرق بادیان اور عرق پودینہ دیں۔ مغز کنول گٹہ، طباشیر کبود کا سفوف بنا کر تھوڑا سا دیں اور بقول حکیم علوی خاں کثیرہ، زرنبل ۲۰ ماشہ، زرنب ۱۰ ماشہ اور زرنباد ۱۰ ماشہ

عرق کیوڑہ ، تولہ، عرق بہار ترنج میں نکال کر اور نمکین کر کے پلائیں۔ اگر دست کثرت سے آرہے ہوں تو فوراً دستوں کو روکنے کی تدابیر اختیار نہ کی جائیں کیوں کہ یہ تجربے سے ثابت ہو چکا ہے کہ مواد بند ہونے سے خطرناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ تدبیر جو ہر حالت اور ہر درجے میں اختیار کی جا سکتی ہے یہ ہے کہ مریض کو عرق گلاب جس قدر ہو سکے پلایا جائے۔ یا ٹھنڈے پانی میں تھوڑا سا سرکہ ڈال کر دیا جائے۔ یا تیزاب گندک سے ترش کیا ہوا پانی دیا جائے۔ اگر دست کو افیون وغیرہ سے بند کر دیا گیا ہو اور پیٹ ٹٹولنے اور ٹھوکنے سے دردناک معلوم ہو اور آنتیں پھول جائیں تو روغن بید انجیر ہمراہ آب لیموں دیں۔ اس کے بعد آدھ گھنٹے تک کسی قسم کی سیال چیز نہ دیں۔ اگر مریض تیل نہ پی سکے تو ریوند بھی دیا جا سکتا ہے۔ یہ نسخہ دست، قے اور پیاس کو دور کرنے میں مفید ہے۔

نسخہ:۔ بے بجھا چونہ ۹ تولہ، نوشادر ۱ تولہ، آب تازہ ۲۰ ما۔ ان سب چیزوں کو ملا کر رکھ دیں۔ جب پانی ٹھیر جائے تو زلال لے کر اور اس میں لیموں کا رس ملا کر شیشہ میں بند رکھیں اور تین تولے سے ، تولے تک دیں۔

دیگر:۔ کلوروڈین کو بھی اکثر ڈاکٹر صاحبان مفید خیال کرتے ہیں ۲۰ سے ۳۰ بوند تک پانی یا عرق گلاب میں حل کر کے دن میں دو تین خوراک دیں۔ جب دستوں کی رنگت سبز یا زرد ہو جائے اور وہ مقدار میں تھوڑے تھوڑے آئیں تو کلوروڈین نہیں دینی چاہیئے۔ اس کے بعد قابضات کی جانب متوجہ ہوں۔

حکیم مجوسی صاحب کا قول ہے کہ سرد پانی میں بٹھانے سے ہیضے کے مریض کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ قے اور دستوں کے لیے رُبّ ترشی ترنج مجرب ہے۔

ہیضے میں پیاس اُسی وقت زیادہ ہوتی ہے جب قے و دست کثرت سے جاری رہیں۔ ایسی حالت میں مندرجہ ذیل دوائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں۔

چھاچھ، آب انار دانہ، الائچی سفید جوش دی ہوئی، زلال زرشک، تیزاب گندک ہمراہ آب۔ سرکہ ہمراہ آب۔ عرق بید مشک عرق گلاب، عرق کیوڑہ، شربت لیموں، آب برف وغیرہ۔ اگر دستوں کی وجہ سے مریض کمزور ہو جائے یا وہ غش کھا جائے تو مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اگر نبض ساقط ہو رہی ہو تو کافور کا پانی دیا جائے۔ چنانچہ قرشی کا قول ہے کہ کافور دافع سمیّتِ ہیضہ و عفونت ہے قے کو روکتا ہے اور دورانِ خون اور نظام عصبی کے جوش کو تسکین دیتا ہے۔

حکیم ابن سہیل غشی میں چھاچ یا آبِ لیموں دینا مفید بتاتے ہیں۔ حکیم گیلانی کا قول ہے کہ کپڑے کو برف کے پانی میں بھگو کر معدے پر رکھیں اور آبِ انار و ماء اللحم یا آبِ سیب تھوڑا تھوڑا دینا قوت کو قائم رکھنے میں مفید ہے جو دوائیں قے و دست کے لیے مفید ہیں وہ تشنج کو بھی کم کرتی ہیں۔ پنڈلیوں پر رائی کی پٹی لگانے اور ہاتھ پیر دبانے سے بھی تشنج کم ہو جاتا ہے یہ نسخہ بھی مفید ہے:

نسخہ:۔ ہینگ، زنجبیل، مرچ سُرخ، کافور۔ ان سب چیزوں کی مونگ برابر گولیاں بنائیں اور ہر گھنٹے کے وقفے سے دیتے جائیں۔

دیگر:۔ ہیڈریٹ آف کلورین دس گرین فی خوراک دینا دافع تشنج و منوم بھی ہے۔ جب قے کو روکنے یا اس کے خود بخود رک جانے سے نفخ شکم و ہچکی شروع ہو جائے تو کاسر ریاح دوائیں، مثلاً الائچی اور پودینہ وغیرہ دی جائیں عرق گلاب گرم کر کے دینے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے اگر ہچکی زیادہ ہو تو حلتیت سنگھائیں یا سبوس گندم سے معدے کے منہ پر تکمور کریں۔ یا عرق گلاب، عرق بادیان اور عرق پودینہ نیم گرم پلائیں۔ اگر مذکورہ علامات کے ساتھ درد شکم بھی ہو تو تکمید عمدہ عمل ہے۔

اب میں ان مفرد و مرکب ادویہ کا ذکر کروں گا جو اطبّا میں معمول و مروّج ہیں۔

(۱) حلتیت ۴ رتی، کافور خوش بو ۴ رتی، سفوف مرچ سُرخ ۴ رتی، آرد ملیٹھی ۸ رتی، افیون ۲ رتی۔ تمام چیزوں کو گوند کے پانی کے ساتھ مونگ کے برابر گولیاں تیار کریں اور عرق گلاب کے ساتھ گھنٹہ گھنٹہ بھر بعد دُو دُو گولیاں دیں۔

(۲) پوست بیخ آکھ اور مرچ سیاہ ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور مونگ کے برابر گولیاں تیار کر کے کام میں لائیں۔

(۳) **عرق ہیضہ:۔** زرشک ۵ ما، الائچی سفید ۵ ما، طباشیر ۲ تولہ، برادہ صندل سفید ۵ ما، آلو بخارا ۵ ما، پودینہ خشک ۵ ما،

انار دانہ ترش ۔مار، دارچینی رمار، کافور خوش بو ۲ تولہ۔ ان تمام اجزا کو دس سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کریں۔ یہ عرق زیادہ تر ان دنوں میں مفید ہوگا جب ہیضہ موسم گرما میں ہو۔ اس کے استعمال سے تمام عوارضِ ہیضہ رفع ہو جاتے ہیں۔

(۴) **شربتِ ہیضہ** :- آب گل سُرخ ۔ار، آبِ انار ترش ۔ار، آب غورہ ۔ار، آب ترشیٔ ترنج ۔ار، آب سیب میخوش ۔ار، آب سماق رمار، سرکہ رمار، گل ارمنی ۸ تولہ۔ سب چیزوں کو ملا کر ایک دن رات رکھیں۔ پھر صاف کر کے برابر وزن مصری میں شربت کا قوام تیار کریں

(۵) **تریاقِ وبا** :- صبر زرد ۶ ماشہ، زعفران، مرکی ۳ ۳ ماشہ۔ ان تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر محفوظ رکھیں۔ ہر روز ایک درم یہ دوا کھلانا ہیضے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۶) **حبِّ ہیضہ** :- مغز کرنجوہ ۵ تولہ اور زرنباد ۱ تولہ کو کوٹ چھان کر روغن الائچی ایک تولہ، روغن دارچینی ۱ تولہ، روغن بادیان ایک تولہ اور روغن پودینہ ایک تولہ میں ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور مناسب موقع پر مناسب مقدار میں مریض کو دیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رھٹی

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے غیر متوقع کامیابی حاصل ہوئی۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل متوقع کامیابی۔ آپ کے پُرخلوص جذبات، خداداد ذہانت، علمی و فنی شغف اور سب سے بڑھ کر غیر معمولی ایثار آپ کے ہر ارادے اور مقصد کی کامیابی و کامرانی کے ضامن ہیں۔ رسالہ پہنچنے کی رسید ہی نہیں بلکہ اپنے زبردست فرض و ذمہ داری سے بحسن و خوبی عہدہ برا ہونے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو خدمتِ فن کے لیے دیر تک سلامت رکھتے ہوئے آپ کی ان تھک مساعی کو مقبول و بار آور فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

آج تک ہمدرد صحت کے جس قدر خاص نمبر شائع ہوئے ہیں۔ وہ تو ماشاءاللہ اپنے اپنے عنوانات کے لحاظ سے طبی دنیا میں عجائبات میں شمار کیے جانے کے لائق ہیں ہی، مگر موجودہ برتھ کنٹرول نمبر، تو اپنے موضوع کے واقعی نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات ہے۔ آپ نے اس خاص نمبر کی ترتیب و تہذیب میں جو محنت اور جان کاہی کی ہے وہ لائقِ صد آفرین و تحسین ہے۔ اس جدید ہنگامہ خیز و معرکہ آرا مسئلے کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر طبی، مذہبی، معاشی، معاشرتی، نفسیاتی اور علمی نقطہ ہائے نظر سے بحث نہ کی گئی ہو۔ برتھ کنٹرول کی تاریخ اور اس سلسلے میں جتنے ذریعے اور وسیلے آج تک معلوم ہو سکے ہیں وہ تمام درج ہیں۔ یہ تمام باتیں تو اس نمبر کے پڑھنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔ مگر اس کی دلچسپیاں سرورق سے ہی نمایاں ہیں۔ اس تحریک کی رفتار ترقی کو دیکھتے ہوئے خیال ہے کہ کچھ عرصے میں یہ ہندوستان گیر تحریک ہو جائے گی۔ اس لیے ہر ہندوستانی کو برتھ کنٹرول کے متعلق پوری واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر ابھی سے محفوظ کر لینا چاہیئے۔ ضبط تولید نسخے اور ترکیبیں بھی کافی تعداد میں ہیں۔ جن میں سے اکثر قابلِ اعتماد معلوم ہوتی ہیں۔

ترجمہ موجز القانون

موجز القانون کا نہایت سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اس طرز پر شائع کیا ہے کہ ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے اور اس کے بالمقابل دوسرے میں ترجمہ۔ قیمت ایک روپیہ ۱عہ

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

باب الصحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت
اور
صحت بخش خوراک کا مسئلہ

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی طرف سے غذائی تحقیقات کا کام مدت سے ہو رہا ہے۔ اور نیوٹریشن ریسرچ لیبوریٹریز کونور (مدراس) کی طرف سے وقتاً فوقتاً مفید اطلاعات ہندوستان کے اخباروں اور رسالوں میں شایع ہوتی رہی ہیں۔ دو تین سال پہلے مذکورہ بالا لیبوریٹریز کے ڈائرکٹر ڈبلیو۔ آر۔ ایکرائیڈ۔ ایم۔ ڈی۔ کی طرف سے ایک چھوٹا سا رسالہ "ہیلتھ بلیٹین" کے نام سے شایع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۲۹ء کے آغاز میں اس رسالے کا دوسرا ایڈیشن ضروری اضافوں کے بعد شایع کیا گیا۔ ڈائرکٹر صاحب کی زبانی اس بلیٹین کی اشاعت کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی خوراکوں کے متعلق ان کی غذائی ماہیت اور قیمت کا تجزیہ کیا جائے، تاکہ صحت عامّہ کا کام کرنے والے، طبابت پیشہ، بورڈنگ ہاؤس اور رہائشی اداروں کے منتظمین اور غذائیات کے محققین اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ ڈائرکٹر صاحب نے آگے چل کر لکھا ہے کہ "یہ بلیٹین ہماری تجربہ گاہوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ سٹاف کے جس جس ممبر نے جو جو تجربات کیے تھے، ان سب کو اس میں شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں شایع ہونے والی غذائی تحقیقات سے اس بلیٹین میں فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ بالخصوص آل انڈیا پبلک ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ کے شعبۂ حیاتیاتی کیمیا اور غذائیات کی فراہم کردہ معلومات ہمارے سامنے رہی ہیں" بہرحال یہ بلیٹین بیش قیمت معلومات سے پُر ہے اور اس قابل ہے کہ اس کے مطالب سے قارئین ہمدرد صحت کو آگاہ کر دیا جائے۔

ہم اس اشاعت میں اس بلیٹین کے ترجمے کی پہلی قسط پیش کر رہے ہیں غالباً تین چار قسطوں میں یہ مضمون پورا ہو جائے گا ہم اندازے کے لیے ان عنوانوں کو درج کر رہے ہیں جن پر اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔

(۱) غذائی ضرورت (۲) حرارت غذائی (۳) پروٹین (۴) پروٹین کی ضرورتیں (۵) چربی کی اہمیت (۶) کاربوہائیڈریٹ (۷) معدنی نمکیات (۸) کلسیم (چونا) (۹) پان خوری (۱۰) فاسفورس (۱۱) فولاد (۱۲) حیاتین الف (۱۳) حیاتین ب (۱۴) حیاتین ج (۱۵) پکانے سے غذا کی اہمیت پر اثر (۱۶) خوراکوں کی تحقیق اور ترتیب (۱۷) خرچ کا سوال (۱۸) بچوں کی غذائیت (۱۹) بچوں کی غذائی ضرورتیں (۲۰) ماں کا دودھ (۲۱) شیر خواری کے غیر مادری طریقے (۲۲) بچوں کی خوراک کے مختلف نمونے (۲۳) بہبودیٔ اطفال کی عملی مشکلات (۲۴) نقشوں پر تشریحی نوٹ۔

"ہمدرد صحت"

غذائی ضروریات

غذائیں انسان کے جسم کے لیے ایندھن کا حکم رکھتی ہیں۔ ان میں لحمی اجزاء، چربی، نشاستی اور شکری اجزاء، حیاتین اور مختلف قسم کے کیمیاوی نمک شامل ہوتے ہیں۔ لحمی اجزاء، چربی اور نشاستی و شکری اجزا انرجی (قوت) پیدا کرنے والے اجزا کہے جاتے ہیں اور انسان کے جسم کو ان کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اجزا ایندھن کی طرح "جلتے" ہیں اور پھر ان سے قوت اور حرارت جسم میں پیدا ہوتی ہے اور انسان اپنے

روزمرہ کے کام انجام دیتا رہتا ہے۔ حیاتین اور نمکیات جسم کے لیے اتنی قوّت بہم نہیں پہنچاتے جس قدر کہ اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جسم کے عضوی اعمال کے لیے ان کی موجودگی از حد ضروری ہوتی ہے۔ اسی طرح غذائیّت کے معاملے میں پانی کی بھی کافی اہمیت ہے۔ اور ذی روح ہستیوں کی طرح انسان کو بھی ان چیزوں کی مناسب اور معیّن مقدار ایک خاص توازن کے ساتھ اگر ملتی رہے تو زندگی برقرار رہتی ہے اور نشو و نما قائم رہتا ہے۔ اگر ان چیزوں کی مقدار یا تناسب میں فرق آ جائے تو جسم میں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی ذی روح کے لئے زیادہ سے زیادہ کفایت کرنے والی غذا کون سی اور کتنی مقدار میں مہیّا ہونی چاہیئے؟ اس کا اندازہ انسان نے سالہا سال کے تجربے اور مشاہدے کے بعد کیا ہے۔ علمی تحقیقات کی ہے۔ معملوں (لیبوریٹریز) میں حیوانوں کو خاص خاص نوعیّت کی اور مختلف مقدار کی غذاؤں پر پال کر تجربے کیے ہیں۔ اور انسانوں کے لیے ہر ہر ملک میں غذا کا تناسب اور اجزائے غذائی کا امتحان کر کے موجودہ علم الغذا مکمل ہوا ہے۔

حرارتِ غذائی (کلوریز)

غذاؤں کی اگر کوئی جدول بنائی جائے یا کسی جدول کی خوراکوں کی اہمیت طے کی جائے تو یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہوگی کہ غذا پوری مقدار میں مہیّا ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ہم کسی بورڈنگ ہاؤس کے لڑکوں یا چند مزدوروں کے ایک گروہ کی خوراکوں کا تجزیہ کریں تو پہلی بات ہمیں یہ دیکھنی ہوگی کہ آیا انہیں کافی خوراک ملتی رہی ہے یا نہیں۔ تجزیے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ بہت سے انسان معمولی اور نہایت ہی قلیل غذا پر بھی زندگی بسر کر سکتے ہیں اور وہ کم خور رہتے ہیں۔ یہ عادت کی بات ہے جب غذاؤں کا محقّق لوگوں کی غذائی ضروریات طے کر رہا ہوتا ہے تو یہ عجیب و غریب نکتہ بھول جاتا ہے کہ انسان نیم فاقے کی حالت میں بھی ممکن رہ سکتا ہے اور اپنے آپ کو ایسا عادی بنا لیتا ہے کہ عدمِ غذائیّت کا اسے احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال غذائیات کا محقق تو صرف اسی معیار کو سامنے رکھتا ہے کہ انسان اتنی غذا استعمال کرے کہ اُسے کامل اطمینان حاصل ہو جائے اور وہ ایک قوت بخش احساس حاصل کرنے کے بعد اپنے کام بدستور کرتا رہے اور عمل کی قوت معقول حالت میں پیدا ہوتی رہے۔

غذاؤں کی مقدار کو عموماً ایک خاص تخمینے کے ماتحت جانچا جاتا ہے جنہیں کلوریز یا حرارت کی اکائیاں (ہیٹ یونٹس) کہتے ہیں۔

اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے فرض کیجیے کہ چند قلی ہیں۔ ان کو روزانہ ۱۷ اونس چاول اور دو اونس دال فی کس ملتی ہے۔ اس کے علاوہ ان قلیوں کو اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ نگران سے کام لینے والوں کو شکایت ہے کہ مزدور اچھی طرح کام نہیں کرتے۔ ان کا دل کام میں نہیں لگتا۔ اس موقع پر ماہر غذائیات اس بات کو معلوم کرے گا کہ جو غذا انہیں مل رہی ہے وہ فی کس فی یوم ۲۱۰۰ حرارتی اکائیاں (کلوریز) پیدا کرتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک تن درست بالغ انسان کے لیے، جو ہاتھ سے کام کرتا ہے، ۲۱۰۰ حرارتی اکائیاں فی یوم کے حساب سے مناسب مقدار میں حرارت (قوت) پیدا کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جمعیتہ اقوام[1] نے ماہران غذا کا ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے قوتِ جسمانی کی ضرورت کا اندازہ اس طرح بتایا ہے۔

(الف) ایک بالغ مرد یا عورت جو ایک معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں اور جہاں وہ رہتے ہیں ہاں کی حرارت معتدل ہے اور کسی فرد کو کوئی جسمانی کام بھی معاشرت کے لیے نہیں کرنا پڑتا تو ایسے فرد کو دیگر افراد اور عمروں کے لوگوں کی غذائی ضروریات کے لیے ایک بنیاد سمجھا گیا ہے۔ طے پایا ہے کہ اگر ۲۴۰۰ فی یوم خالص[2] حرارتی اکائیاں اس فرد کو مہیا کی جائیں تو یہ مقدار حرارت کافی سمجھی جائے گی۔

(ب) اگر وہ جسمانی محنت کرتا ہو تو (الف) کی مقدار میں حسب ذیل کا اضافہ مناسب سمجھا جاتا ہے۔

ہلکا جسمانی کام	۷۵ کلوریز فی گھنٹہ (کام کرنے کا)
متوسّط درجے کا جسمانی کام	۷۵ سے ۱۵۰ کلوریز فی گھنٹہ (کام کرنے کا)

---

[1] "مسئلہ غذا" جلد دوم - رپورٹ متعلق غذا اور علم افعال الاعضا سنہ ۱۹۳۶ء - لیگ آف نیشنز - جنیوا۔

[2] خالص حرارتی اکائیاں (نیٹ کیلوریز) سے مراد حرارت کی وہ اکائیاں ہیں جو فی الواقع جذب کیے اور وہ انسانی جسم کا جزو بن جائیں۔

سخت محنت	۱۵۰ سے ۳۰۰ فی گھنٹہ (کام کرنے کا)
نہایت شدید مشقت	۳۰۰ کلوریز فی گھنٹہ یا اور زیادہ

ہندوستان عمومی طور پر ایک زرعی ملک ہے اور "اوسط درجے کا ہندوستانی" کسی نہ کسی نوع کا جسمانی کام ضرور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ایسے ملک میں جہاں کا درجۂ حرارت زیادہ ہو اور غذا زیادہ تر نباتی ہو وہاں جمعیۃ الاقوام کی طے کردہ مقدار کلوریز میں (جو بطور "بنیاد" مانی گئی ہے) مناسب کمی کر دینے کے معقول وجوہ موجود ہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک ہندوستانی مرد ہے جو جسمانی کام کرتا ہے تو اسے تقریباً ۲۱۵۰ کلوریز کی ضرورت پڑے گی جو جمعیۃ الاقوام کے معیار سے دس فی صدی کم ہے۔ اگر ۶ گھنٹے کا متوسّط درجے کا کام شمار کیا جائے تو کم سے کم حساب لگا کر بھی دیکھا جائے تو ایسے شخص کو ایک دن میں ۲۶۰۰ کلوریز کی یقیناً ضرورت محسوس ہوگی۔ اگر ایک عام قسم کے قلی، مزدور اور زرعی کارندے کو لیا جائے تو ۲۵۰۰ سے ۲۶۰۰ کلوریز فی یوم کی مقدار ہمیں قریب قریب معقول چیز نظر آئے گی۔ لیکن کاشت کار کو، جسے بہت سخت مشقّت کرنی پڑتی ہے، جمعیۃ الاقوام کے معیار کے مطابق بہت کافی مقدار کلوریز کی جسم میں داخل کرنی چاہیئے۔ یعنے کم سے کم ۲۸۰۰ کلوریز فی یوم سے ۳ ہزار کلوریز تک۔ اسی طرح ورزش اور کھیل کود کے شوقین طلبہ مثلاً یونی ورسٹی کے نوجوانوں کو بھی کافی مقدار خوراک اور کلوریز کی درکار ہوگی۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ سرد ملک کے ایک لمبے آدمی کو گرم ملک کے پست قد کے مقابلے میں ہر روز زیادہ مقدار کی اور اچھے معیار کی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔

عورتوں اور بچوں کی غذائیت کا معاملہ طے کرتے وقت ایک "متوسط درجے" کے مرد کی خوراک کی نسبت سے حساب قائم کیا جاتا ہے۔ مختلف جنسوں اور عمروں کے لحاظ سے مختلف بانوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور ان میں امدادی اجزا خاص طور پر شمار میں رکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک کے لیے کلوریز اور امدادی اجزائے غذائی کی حسب ذیل مقدار قریب قریب ہر حالت میں مناسب سمجھی جاتی ہے۔

	امدادی اجزا	مقدار کلوریز
بالغ مرد (۱۴ سال سے اوپر)	۱ر۰	۲۶۰۰
بڑی عورت (۱۴ سال سے اوپر)	۸ر۰	۲۱۰۰
بچّے ۱۲، ۱۳ سال کے	۸ر۰	۲۱۰۰
بچّے ۱۰ اور ۱۱ سال کے	۷ر۰	۱۸۰۰
بچّے ۸ اور ۹ سال کے	۶ر۰	۱۶۰۰
بچّے ۶ اور ۷ سال کے	۵ر۰	۱۳۰۰
بچّے ۴ اور ۵ سال کے	۴ر۰	۱۰۰۰

کلوریز کے اعداد کو سَو، سَو کے مکمل شمار میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ بچوں کی کلوریز کی ضرورت آگے بیان کی گئی ہیں۔

یہ بات ضرور سمجھ لینی چاہیئے کہ جو نقشہ یہاں دیا گیا ہے وہ ہر لحاظ سے مکمّل نہیں ہے۔ اس میں کمی بیشی کی گنجائش ہے جسمانی حالت، عادات زندگی اور دوسرے اسباب کو اس میں بہت کچھ دخل حاصل ہے۔ شمالی ہندوستان کے لیے زیادہ اونچے معیار غذا کی ضرورت ہے۔ زچگی سے پہلے حمل کے دنوں میں اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورتوں کی خوراک قریب قریب مردوں کے برابر قوت بخش ہونی چاہیئے۔ بعض بعض حالتوں میں وہ مرد کی خوراک کے معیار سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے۔ جمعیۃ اقوام نے یہ پیمانہ تجویز کیا ہے:۔

	حرارتِ غذائی
حاملہ عورت	۲۴۰۰
عورت (دودھ پلانے کے دنوں میں)	۳۰۰۰

یہ معیار ہندوستان کی عورتوں کے لیے قطعی طور پر زیادہ ہے۔ مگر یہ بات ضرور سمجھ میں آتی ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو کافی عمدہ خوراک ملنی چاہیئے۔

اس بلیٹن میں مختلف غذاؤں کی قوت بخش عناصر کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اندازہ لگانے کے بعد یہ طے کیا جا سکتا ہے کہ کس مرد یا عورت کو کون کون سی غذائیں کس مقداروں میں کھانی چاہئیں تاکہ وہ کلوریز کی مطلوبہ مقدار جسم میں پہنچ کر مکمل توانائی پیدا کرے۔ اب ہم ایک بھرے گھر کو سامنے رکھ کر اس معاملے کو طے کرنے کا طریقہ سمجھاتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ ایک کنبے میں ایک باپ ایک ماں اور تین بچے ہیں جن کی عمریں علی الترتیب ۱۰، ۸، ۶ سال ہیں۔ ان کے لیے کلوریز کی نسبت یہ ہوگی :- ۳٫۶ × ۲۶۰۰ (مندرجہ بالا نقشہ کے مطابق) بالغ مرد کی خوراک کے معیار کو سامنے رکھ کر عمر اور جنس کے اعتبار سے حسب ضرورت حساب سے کمی بیشی کر لی جاتی ہے۔ اب اگر اس کے لیے خوراکوں کا نقشہ بنانا ہو تو ایسی چیزیں تلاش کر لی جائیں گی۔ جن میں یہ مقررہ مقدار و نسبت کلوریز کی پائی جاتی ہو۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ اس کنبے میں روزانہ ۷،۰۰۰ کلوریز کا صرف ہے یعنی ہر خرچ کرنے والا ۱۹۵۰ کلوریز صرف کر رہا ہے۔ یہ خرچ ضرورت سے کم معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ خوراک کی ضرورت ہے یا ایسی خوراک کی ضرورت ہے جس میں کمی پورا کرنے والے عناصر پائے جاتے ہوں۔ اسی طرح بڑے بڑے گروہوں مثلاً سکولوں کے بورڈنگ ہاؤس، آشرم، یتیم خانے وغیرہ ہیں۔

خوراکوں کے نئے نقشے بناتے وقت عام منطق و عقل سے کام لینا چاہیئے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ بڑی انجمنوں اور اداروں میں کھانے کی "چھیج" بھی ہوتی ہے اور اس امر کے پیش نظر اسے ۱۵۰ کلوریز تک فاضل کلوریز شمار کرنے میں کوئی خاص غلطی نہیں ہوگی تاکہ "چھیج" کا حق نکل آئے۔ خوراکوں کی معیاری حرارت ناپنے کے لیے فی کس کے حساب سے بڑے بڑے گروہوں کا معاملہ طے کرنا چاہیے۔

بچوں کے ادارے چلانے والوں کو چاہیئے کہ وہ بچوں کی مکمل خوراک کا خیال رکھیں۔ صرف بچوں کی زیادتی یا انہیں زیادہ بھرتی کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی خوراک کا مکمل ہونا بھی ضروری ہے۔ بچے خود تو ایسے اداروں میں آکر کم خوراکی کی شکایت کرنے سے رہے۔ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اس چیز کی طرف خود بہ خود متوجہ ہوں۔

لحمی اجزاء (پروٹین)

ایک متوازن نوعیت کی غذا کے متعلق ہمارا دوسرا قدم جس جانب اٹھتا ہے وہ ایک ایسی مکمل غذا ہے جس میں پروٹین کی مناسب مقدار ہو۔ پروٹین ہماری خوراکوں کا اہم ترین عنصر ہے۔ یہ جسم کے نشو و نما اور تعمیر کے لیے مسالہ مہیا کرتا ہے۔ انسان کے جسم میں زندہ رہنے سے جو کمی واقع ہوتی ہے پروٹین بہت حد تک اس کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسے نظام جسمانی کی قوت کا سرچشمہ کہنا چاہیئے۔

جیسا کہ جدولوں سے ظاہر ہوگا قریب قریب ہر عام خوراک میں پروٹین کی مقدار پائی جاتی ہے۔ لحمی غذائیں جیسے دودھ، انڈے مچھلی اور گوشت وغیرہ میں پروٹین زیادہ ہوتی ہے۔ عام غلے جیسے چاول، گیہوں، جو اور جوار وغیرہ میں بھی کافی حد تک پروٹین پائی جاتی ہے مگر تمام غلوں میں سب سے کم حامل پروٹین چاول ہے۔ چاول کے باہر کے خول میں یہ زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن چاول میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ گیہوں اور دوسرے غلے اگر زیادہ باریک پیسے جائیں تو ان میں سے پروٹین نیز حیاتین اور دوسرے نمکیات کم ہو جاتے ہیں۔ نباتی غذاؤں میں سب سے زیادہ پروٹین دالوں میں پائی جاتی ہے۔ پتے دار ترکاریوں اور زمین کے اندر کی ترکاریوں اور پھلوں میں پروٹین زیادہ نہیں پائی جاتی لیکن اگر انہیں کسی خوراک میں مناسب طریقوں پر شامل کر کے پروٹین کی مقداروں میں اضافہ کر دیا جائے تو پروٹین کی مقدار بڑھائی جا سکتی ہے۔ پھر ان کی غذائی نوعیت نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بڑوں کے مقابلے میں بڑھتے ہوئے بچوں کے لیے ان کے وزن کی اکائیوں کے حساب سے زیادہ پروٹین کی ضرورت پڑتی ہے۔ بچوں کے جسم کی نئی پیدا ہونے والی ساختوں کے لیے بھی پروٹین زیادہ ہونی چاہیئے۔ اسی طرح حمل اور دودھ پلانے کے دنوں میں پروٹین کی زیادہ مقدار ضروری ہوتی ہے۔

ذیل میں دیا ہوا نقشہ عملی طور پر کام دینے کے لیے پروٹین کی صحیح مقدار کو ظاہر کرتا ہے۔

(نوٹ) خریداران رسالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

جنس اور عمر	امدادی عناصر	گرام فی یوم
مرد ۱۸ سال سے ۶۰ سال تک	۱ر۰۰	۶۵
عورت ۱۸ سال سے ۶۰ سال تک	۰ر۸۵	۵۵
لڑکا ۱۰ سے ۱۷ سال تک	۱ر۲۰	۸۰
لڑکی ۱۰ سے ۱۷ سال تک	۱ر۱۰	۷۰
بچہ ۶ سے ۹ سال تک	۰ر۹۰	۶۰
بچہ ۲ سے ۶ سال تک	۰ر۶۰ سے ۰ر۸۰ تک	۴۰ سے ۵۰ تک

آج کل کے ماہرین افعال الاعضاء (فزیالوجسٹ) جس معیار کو پسند کر رہے ہیں اُس کے پیش نظر یہ نقشہ مکمل نہیں ہے۔ اس لیے اگر غذائیت میں اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ مگر جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہ اپنی جگہ کافی زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام مالی حالت اور خوراک کے متعلق مخصوص عادتیں اس اونچے معیار تک پہنچنے میں ضرور مانع ہوتی ہیں۔

پروٹین کی کل مقدار خوراک میں کتنی ہونی چاہیئے؟ اس کا اندازہ نقشہ دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔

پروٹین کی کل مقدار کے متعلق یہ دیکھنا زیادہ اہم ہے کہ کسی خوراک میں اونچے درجے کی حیاتیاتی (بایولوجیکل) نسبت پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ مختلف غذاؤں کی پروٹینوں میں "تیزاب حیوانی" کی مقدار کس قدر ہے۔ یہ تیزاب دراصل جسم کی عمارت کے لیے اینٹوں کا کام دیتا ہے جن پروٹینوں میں یہ عنصر تیزابی زیادہ ہوگا دراصل قدر و قیمت ایسی پروٹین کی زیادہ ہوگی۔ پروٹین کی غذائی نوعیت کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہیے کہ پروٹین میں ہضم ہونے کی صلاحیت کتنی موجود ہے۔

اس نکتے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ لحمی غذاؤں کے مقابلے میں جو پروٹین نباستی غذاؤں سے حاصل ہوتی ہے وہ کم طاقت کی ہوتی ہے صرف نباتی پروٹینوں کی مدد سے مردانہ اور زنانہ قوت دار جسم پیدا کرنا ذرا نہیں کافی دشوار بلکہ محال ہے، جب تک لحمی اور نباتی پروٹینوں کا ایک معقول امتزاج نہ پیدا کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح قسم کی غذائیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جمعیۃ الاقوام کے مذکورہ کمیشن نے اس بات پر یوں ظاہر کی ہے:-

> "جسم کے بڑھنے کے دوران میں حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں کچھ لحمی پروٹینوں کی ازبس ضرورت ہوتی ہے اور جسم کے نشو و نما کے زمانے میں تو پوری پروٹین کی مقدار میں اس نوع کے پروٹین کی مقدار ہمیشہ زیادہ رکھنی چاہیئے۔"

ہم اس بات کی سفارش کر سکتے ہیں کہ یہ مقدار کم سے کم کل پروٹین کی مقدار کا ۱/۵ حصہ ضرور ہونا چاہیئے۔ حیوانی پروٹین حاصل کرنے کے لیے بچوں کے واسطے سب سے اچھی چیز دودھ ہے خاص کر گائے کا یا کسی اور جانور کا۔ اس بات کو سمجھانے کی خاص طور پر ضرورت ہے کہ دودھ خواہ ملائی والا ہو یا بے ملائی کا، بہرحال کارآمد ہے۔ نیز چھاچھ اور دودھ کی دوسری چیزیں بھی مفید ہیں۔ انڈے، مچھلی، کلیجی اور بھیڑ اور گائے کے گوشت میں بھی کافی اونچے درجے کی حیاتیاتی قدر و قوت پائی جاتی ہے۔

جن بڑھتے ہوئے بچوں کی خوراک میں لحمی پروٹین کی کافی مقدار میں نہ ہو تو ایسی خوراک کو قابل اطمینان نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ہندوستان میں بچوں کے لیے "کم خرچ بالانشین متوازن غذا" (چیپ بیلنسڈ ڈائٹ) کا تیار کرنا جس میں لحمی قوت بھی کافی مقدار میں موجود ہو ایک بہت مشکل اور ٹیڑھا مسئلہ ہے۔

آنے والے نقشوں میں وہ اعداد دئے گئے ہیں جو پروٹینوں کی حیاتیاتی قدر و قیمت کو ظاہر کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

مجربات

جناب حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی ایڈیٹر حکمت

حب اکسیر جریان :- تخم تمر ہندی کو سات دن رات دودھ میں بھگوئے رکھیں۔ دودھ روزانہ بدل دیا کریں۔ آٹھویں دن تخم تمر ہندی کا چھلکا اُتار کر سائے میں خشک کر لیں اور سفوف بنا کر رکھیں۔ دو تولے یہ سفوف آرد نخود بریاں ۲ تولہ، پوست خشخاش ایک تولہ، پوست بیخ کنیر ۶ ماشہ، آرد سنگھاڑہ ۶ ماشہ، سبوس اسپغول ایک تولہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کا سفوف بنا لیں اور اُسے بڑ کے دودھ میں بھگو دیں۔ پھر چنے برابر گولیاں بنا لیں اور صبح و شام دونوں وقت دو دو گولیاں گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد :- جریان اور احتلام کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔ سرعت کو بھی دور کرتی ہیں۔

حب مقوی باہ :- ست سلاجیت ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، کچلہ مدبّر ۱ تولہ، روغن دارچینی ۳ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، کاڈلور آئل ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کھرل میں ایک جان کر کے مونگ برابر گولیاں بنا لیں اور ایک گولی رات کو دودھ کے ساتھ بعد غذا کھلائیں۔ **فوائد** :- باہ کی قوّت کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

اکسیر ذکاوت :- دانہ الائچی کلاں، بادیان، کشتہ قلعی دو دو ماشہ، سوڈا بائی کارب ۱ ماشہ، پوٹاشیم برومائڈ ۲ سرخ۔ سب چیزوں کو کھرل کریں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ رات کو سوتے وقت یا صبح کے وقت یہ دوا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد :- سرعت کے لیے مفید ہے۔ جریان اور احتلام بھی اس سے دفع ہو جاتے ہیں۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسری

حب سعال :- کاکڑا سنگی ۱ تولہ، بھارنگی ۱ تولہ، طباشیر ۱ تولہ، کتیرا ۱ تولہ، صمغ عربی ۱ تولہ، شکر تیغال ۱ تولہ، رب السوس ۱ تولہ، آرد اصل السوس ۱ تولہ، مغز بادام ۱ تولہ، بہی دانہ ۱ تولہ، الائچی خورد ۶ ماشہ، کالپی مصری ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ پھر اسپغول کے لعاب میں چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ ضرورت کے وقت دو دو گولیاں منہ میں ڈال کر چوستے رہیں۔

فوائد :- یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لیے مفید ہیں۔ گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔

مرہم کراماتی :- کمیلہ سُرخ، کتھہ سفید، طوطیا، مردار سنگ، پوست ہلیلہ زرد، چونہ سفید۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر بہت باریک کھرل کر لیں۔ پھر ایک تولہ یہ سفوف دس تولہ تازہ مکھن میں ملا کر رکھ لیں۔ مرہم کراماتی تیار ہے۔ یا یہ سفوف ایک تولہ تین تولے بورک ایسڈ میں ملا کر بطور ذرور استعمال کریں۔

فوائد :- مرہم ہر قسم کے پھنسیوں اور آتشک کے زخموں کو دور کرتا ہے اور ذرور منہ اور حلق کے اکثر امراض کے لیے مفید ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی

سفوف ذیابیطس :- مغز پنبہ دانہ ۹ ماشہ اور شکر سفید ۱ تولہ لے کر سفوف بنا لیں اور ۳ ماشے یہ سفوف صبح ہی صبح پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد** :- ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ زود اثر ہے۔

روغن بواسیر :- پانچ تولے روغن [illegible] میں ۲ تولہ رتن جوت ملا کر ہلکی آنچ پر رکھیں جب رتن جوت جل جائے تو برتن کو آگ پر

سے اُتار کر تیل چھان لیں۔ بواسیر کے مسّوں پر یہ تیل لگا کر گرم پیاز ان پر باندھیں۔ چار پانچ دن میں مواد نکل جائے گا۔ اس کے بعد تین دن تک بھنگ کی ٹکیہ باندھیں۔ **فوائد** :۔ یہ علاج ہر قسم کی بواسیر کے مسّوں کے لیے کارگر ہے۔

حب بواسیر :۔ برگ حنا سبز اور رسوت مصفّٰی لے کر کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنالیں۔ چار گولیاں صبح اور رات کو سوتے وقت پانی یا کسی اور مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد :۔ ہر قسم کی بواسیر کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔ مسّے اس سے مرجھا جاتے ہیں۔

دق بطنی

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) صبح گل قند ۳ تولہ کھلائیں۔ اُوپر سے ایک تولہ رسوت کا زلال پلائیں۔ پھر تین گھنٹے بعد دیا قوزہ کھلائیں۔ بعد غذا روغن بادام شیریں چائے کے ایک چمچے بھر پلائیں۔

(۲) خاکستر ناقوس ۶ ماشہ، لاجورد مغسول ۴ ماشہ، عود ہندی ۳ ماشہ، گل دھاوا ۳ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنائیں اور چار رتی کی مقدار میں یہ دوا مناسب بدرقوں کے ساتھ مریض کو دیں۔

(نوٹ) ناقوس کو کوئلوں میں تپا کر سرکہ انگوری میں سرد کریں۔ اور لاجورد کو عرق گلاب دو آتشہ میں مغسول کریں۔

(۳) تخم جوز ماثل ۱ تولہ، کافور ۱ تولہ، بھنگ ۱ تولہ، افیون ۲ ماشہ، مغز بہدانہ ۲ تولہ، کونین ۲ ماشہ، رب السوس ۲ تولہ، ست گلو اصلی طباشیر ۱ ماشہ۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی ہر روز صبح کے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

(۴) نئی بیاہی گائے کا سب دودھ جمع کر کے مٹی کے برتن میں رکھیں۔ پھر اس میں ہڑتال طبقی کا سفوف دو تولہ ڈال دیں اور برتن کا منہ اچھی طرح بند کر کے ایک سال تک زمین میں دفن رکھیں۔ پھر نکال لیں۔ ہڑتال سفید نکلے گی۔ ہڑتال کو کھرل کر رکھیں۔ خوراک ایک چاول مناسب بدرقوں کے ساتھ۔ اکسیری دوا ہے۔

سل :۔ (۱) سنگ جراحت ۲ ماشہ، طباشیر ۱ ماشہ، زہر مہرہ ۱ ماشہ، گوند ۱ ماشہ، گل ارمنی ۱ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور تین ماشے یہ سفوف گدھی کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) طباشیر ۲ ماشہ، تخم گاؤزباں ۲ ماشہ، ست گلو اصلی ۲ ماشہ، صمغ عربی ۱ ماشہ، سرطان ہندی سوختہ ۱ ماشہ، کوکنار ۴ سرخ، دانہ ہیل ۴ سرخ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور دو ماشے یہ سفوف گدھی کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

جناب حکیم غلام محمد خاں صاحب قیصر

حب عجیب :۔ کشتہ فولاد ۹ ماشہ، کچلہ مدبر ۱ تولہ، ست سلاجیت ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ۔ سب دواؤں کو اچھی طرح کھرل کر کے شہد کی مدد سے چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ صبح یا رات کو سوتے وقت کھائیں۔

فوائد :۔ یہ گولیاں نہایت مقوی معدہ اور اعصاب ہیں۔ عام جسمانی کمزوری ان سے جلد دور ہو جاتی ہے۔

روغن اکسیر :۔ کافور دیسی اور روغن زرد ہم وزن لے کر کھرل کریں۔ پھر اُسے ہلکی آنچ پر پکائیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ کان کے درد کے لیے دو قطرے نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں۔

فوائد :۔ ہر قسم کے کان کے درد، بہرے پن، کان کی پھنسیوں اور زخموں کے لیے یہ تیل مفید اور مجرب ہے۔

ایم۔ آر نظق صاحب ریاست ریوان

حبّ آتشک :۔ برگ تھوہڑ ایک درم (۳¼ ماشہ) ادرک ایک گرہ، جمال گوٹہ ایک عدد، فلفل سیاہ ۲۱ دانے۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر ایک گولی بنالیں اور مضبوط آدمی کو ایک گولی اور کم زور کو ایک گولی کی تین خوراکیں بنا کر تین دن تک پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد :۔ آتشک کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔

حبّ مقوی باہ :۔ مال کنگنی، تخم گذر، عاقر قرحا ہر ایک ساڑھے تین ماشے، لونگ اور زعفران ہر ایک پونے دو ماشے، اسبند، پوست خشخاش اور کنجد مقشر ہر ایک ساڑھے سترہ ماشے، روغن زرد اور شہد خالص ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشے، زردی بیضۂ مرغ ۵ عدد۔ دواؤں کو کوٹ چھان کر آخر کی تینوں چیزوں میں اچھی طرح ملالیں اور کابلی چنے برابر گولیاں بنالیں اور دو تین گولیاں صبح ہی صبح گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد** :۔ یہ گولیاں مقوی باہ اور مغلظ ہیں۔ اگر مناسب بدرقوں کے ساتھ انہیں استعمال کیا یا کرایا جائے تو سرعت کی شکایت کو دور کر دیتی ہیں۔

جناب حکیم سید شاہ صدرالدین صاحب

جوشاندہ مدر :۔ گوکھرو خورد، گوکھرو کلاں، اکبل، مشک طرامشیع، پوست املتاس، تخم کاسنی، تخم گذر، بیخ بانس، برگ بانس۔ سب دوائیں چار چار ماشے لے کر ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب دو ایک جوش آجائیں تو صاف کر کے شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں اگر ضرورت ہو تو دو تین دن برابر یہ جوشاندہ دیتے رہیں۔

فوائد :۔ کمی حیض اور درد حیض وغیرہ شکایتوں کے لیے یہ جوشاندہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

سفوف کثرت حیض :۔ گوندچنیا ۱ تولہ، سنگ جراحت ۲ تولہ، ہیئن خورد ۶ ماشہ، نبات سفید دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۷ ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد** :۔ حیض کی زیادتی کے لیے یہ سفوف مفید ہے۔

آتشک اور سوزاک کا ایک نسخہ

از جناب کوی دلود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید، لاہور

ہمدرد صحت بابت اپریل ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۳۸ پر جناب حکیم عبدالاحد صاحب کی طرف سے حب آتشک و سوزاک کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اس میں مونگ کی دال سے پرہیز لکھا ہے۔ مگر آملہ اور ہلیلہ کے ساتھ مونگ کی دال کے پرہیز کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے۔ ہم تو ان چیزوں کے ساتھ مونگ کی بڑیاں بنا کر مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ نہ ان تینوں چیزوں کی بنی ہوئی دوا کی خوراک چنے برابر ہو سکتی ہے۔ دراصل معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ چلتے چلتے کسی جگہ لکھنے پڑھنے میں غلط ہو گیا ہے۔ آملہ کی جگہ اس میں زنگار ہے اور زنگار میں مونگ کی دال منع ہے۔ پھیپھڑے پر برا اثر ہوتا ہے۔ اصل نسخہ ناظرین کے فائدے کے واسطے لکھ دیتا ہوں۔

زنگار ایک تولہ، کتھ سفید دو تولہ، ہلیلہ زنگی ۴ تولہ۔

سل و دق نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

جناب بھگت حکیم راجہ رام صاحب

صفحہ ۱۲۹ سفوف اکسیر دق اور معجون دق دونوں دوائیں اچھی اور بہت مفید ثابت ہوئی ہیں

صفحہ ۱۳۱ قرص دق۔ حکیم فضل الٰہی صاحب کا نسخہ فائدے مند ہے۔

صفحہ ۱۳۴ سفوف مسلول اور لعوق مسلول۔ حکیم شمس الاسلام صاحب کے یہ دونوں نسخے اچھے ہیں۔

صفحہ ۱۴۲ اکسیر سل۔ اس نسخے کو دو تین مریضوں پر آزمایا۔ مفید نکلا۔

صفحہ ۱۴۶ عرق مسلول اور سفوف مسلول (مجرّب) یہ تپِ صفراوی کے لیے ازحد مفید ثابت ہوئے ہیں۔

صفحہ ۱۴۷ روغن استخوان بُز۔ یہ روغن بھی اچھّی چیز ہے۔

صفحہ ۱۵۰ محلوب عجیب۔ نسخہ بہت اچھا ہے۔

صفحہ ۱۵۱ دوائے نفث الدّم۔ اس میں افیم کا وزن زیادہ ہے۔ اگر وزن ٹھیک کرکے استعمال کرایا جائے تو بہتر ہے۔

صفحہ ۱۵۲ دوائے مسلول۔ نسخہ اچھا ہے۔ لیکن ایڈوفارم کا وزن زیادہ ہے۔ وزن کی تصحیح کرکے استعمال کرایا جائے۔

صفحہ ۱۵۴ تالیس آدی چورن۔ غلبۂ بلغم کی حالت میں واقعی کارآمد ثابت ہوا ہے

جناب حکیم غلام محمد خاں صاحب قیصر

(۱) ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء صفحہ ۴۱۔ اکسیر ناصور۔ از حکیم سید محمد اسد علی صاحب۔ یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔

(۲) نومبر سنہ ۱۹۳۸ء صفحہ ۴۷۔ حب قلعی۔ از حکیم سید محمد توحید الحق صاحب۔ یہ گولیاں حسب تحریر نکلیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاحِ نسل نمبر

از جناب ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب، چاندپوری

ہمدرد صحت کا ہنگامہ خیز اور شان دار خاص نمبر موصول ہوا۔ برتھ کنٹرول نمبر کی ظاہری شان وشوکت ہی اس درجہ دل چسپ اور دل فریب ہے کہ آدمی دیکھتے ہی مرعوب ہو جاتا ہے۔ اس کا سرورق تیار کرنے میں اس مرتبہ کافی جدّت اور حسنِ ذوق کا ثبوت دیا گیا ہے۔ پھر معنوی خوبیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ اس کے لیے آپ ایک سے زائد مرتبہ اپنے "مجاہدِ فن" ہونے کی بہترین اور زندۂ جاوید شہادتیں مہیا کر چکے ہیں۔ خاص نمبروں کے نکالنے میں آپ جس قدر اہتمام ایثار اور قربانی سے کام لیتے ہیں وہ آپ ہی کے لیے مخصوص ہیں۔ طبی رسائل تو رہے الگ اعلیٰ معیار کے ادبی رسائل بھی اپنے خاص نمبروں میں اس سے زیادہ مذاقِ سلیم کی نمائش نہیں کر سکتے۔

مضامین سب عمدہ، معلومات افزا، اور اچھوتے ہیں۔ تعجّب ہے کہ ایسے نازک اور طوفان خیز وقت میں جب کہ نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا ایک سیاسی بحران میں مبتلا ہے آپ کیوں کر بیرونِ ہند سے بہترین طبّی مضامین اور مشہور اہل فن کی تصاویر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ ——— آپ کا اعجاز ہے' ——— ورنہ، ہر مدّعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟ اپنی اس شان دار کامیابی پر میری دِلی مبارک باد قبول فرمائیے۔ اس مرتبہ ادبی حصّہ بھی پہلے سے زیادہ دل فریب اور دل چسپ ہے۔ نظمیں بھی کافی ہیں، مزاحیہ مضامین اور افسانے بھی اور رسالوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں، خداوند عالم آپ کو خدمت فن کے لیے ہمیشہ زندہ اور ہمدرد دواخانے کو آپ کی مُسرفانہ دست درازیوں کے لیے ہمیشہ قایم رکھے۔ میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ ہمدرد صحت کی پشت پر ہمدرد دواخانے کی زبردست مالی امداد نہ ہوتی تو آپ کسی طرحِ ایسا اعلیٰ معیار کا طبی رسالہ اتنی کم قیمت پر نہیں دے سکتے تھے۔ ایسی صورت میں اہلِ فن کا فرض ہے کہ وہ ہمدرد صحت کے ساتھ ہی ہمدرد دواخانے پر بھی ہمیشہ نظرِ عنایت مبذول رکھیں کہ یہ سب کچھ اُسی کے فیض کرم کا نتیجہ ہے۔

جوابات

(۲۱۹) **چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ** ۔ اس آلے کے تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں ہیں۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس کا استعمال کسی درجے میں بھی مضر نہ ہوگا۔ اور غالباً اس سے ہر قسم کے داغ دور ہو سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے اس قسم کا برقی آلہ نہیں دیکھا، لہٰذا اس کے متعلق میں اپنی رائے دینے سے مجبور ہوں۔ یونانی طب میں ایسی دوائیں ہیں جن کو اگر عرصے تک استعمال کیا جائے تو چیچک کے داغ مٹ سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

ج آپ اپنی تن درستی، وقت اور روپیہ برباد کرنا چاہتے ہیں تو آلہ خرید کر شوق پورا کر دیکھئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ہاں ایک آلہ ضرور ایسا ایجاد ہوا ہے۔ میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ داغ ضرور مٹ جاتے ہیں اگر نہ بھی مٹیں تو بے معلوم رہ جاتے ہیں۔ اس آلے کی قیمت دس روپے ہے۔ نام یاد نہیں رہا۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۰) **جذام کے انجکشن** :۔ (الف) جذام کے لیے چال موگرا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اور اسی کے انجکشن سب سے زیادہ مفید ہوں گے۔ ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں سے دست یاب ہو سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے انجکشن کی وہ کتاب نہیں دیکھی جس میں جذام کے چودہ انجکشن تحریر ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یونانی طب میں ایسی دوائیں موجود ہیں جن کو عرصے تک استعمال کرنے سے جذام جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۲۲۱) **پیشاب کی سفیدی** :۔ (الف) بچی کے پیشاب کا امتحان کرائیے غالباً اس کے مثانے میں پتھری ہے۔ اگر قارورے کے امتحان سے یا عکس ریز کے ذریعے سے پتھری کی موجودگی ثابت ہو جائے تو جلد سے جلد آپریشن کرا کے نکلوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لڑکی کے معدے کا فعل خراب ہے۔ غذا پیشاب کے راستے خارج ہوتی ہے اور جم جاتی ہے۔ نمک ترب (مولی) ایک رتی، لعوق خیار شنبر ۳ ماشہ میں رکھ کر صبح، دوپہر، اور شام تینوں وقت دیں۔ غذا کے بعد دونوں وقت ۲-۲ ماشہ جوارش کمونی کھلائیں۔ بادی ثقیل اور قابض چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ غذا زود ہضم دیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) سرد چینی، کباب چینی، ریوند چینی، دار چینی، کیکر پھلی، دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی، برادہ صندل سفید، ست سلاجیت، مومیائی کانی، ست بہروزہ، شورہ قلمی، جواکھار ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر روغن صندل ایک تولہ ملا کر رکھیں۔ اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ قابض اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں کھانا وقت مقررہ پر دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ نے صرف پرہیز دریافت کیا ہے۔ پہلے تشخیص مکمل ہونی چاہیے۔ اس کے مطابق پرہیز معلوم ہو جانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ عکس ریز سے فائدہ اُٹھائیے اور مقامی معالج سے مشورہ کر لیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) پوست خربوزہ اور تخم پھوٹ ۶-۶ ماشے لے کر تھوڑے سے پانی میں شیرہ نکال لیں اور شربت بزوری سے میٹھا کر کے بچے کو پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۲) **دودھ اور مکھن ہضم کرنے کی دوا** :۔ (الف) اس زمانے میں سیروں مکھن ہضم کرنے کے لیے آپ کو مل کہاں سے جائے گا۔ اب صرف گھی میں مختلف چیزوں کی آمیزش ہوا کرتی تھی۔ لیکن اب تو ماشاءاللہ اس فن نے کافی ترقی کر لی ہے اور اب تو خالص مکھن بھی کہیں مشکل سے ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ سیروں دودھ اور چھٹانکوں گھی، مکھن یا بناسپتی ہضم کر لینا بہت دشوار بات نہیں ہے اور اس کے لیے کسی دوا کی بھی ضرورت نہیں ہے صرف باقاعدہ ورزش کرنا کافی ہے۔ البتہ سیروں مکھن ہضم کر لینا جیسا کہ آپ نے سوال میں لکھا ہے شاید کسی دوا سے بھی ممکن نہ ہو سکے گا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زعفران ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ، بسباسہ ایک تولہ، درونج عقربی ایک تولہ، ریوند خطائی ایک تولہ، تنقاقل مصری ۳ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، دار چینی ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، لوبان کوڑیالہ ۳ تولہ، اندر جو شیریں ۳ تولہ، جوز الطیب ۳ تولہ، مغز بادام مقشر ۱ تولہ، بہمن سرخ ایک تولہ، کبابہ ایک تولہ، ثعلب مصری دو تولہ، گل سرخ دو تولہ، فرنج مشک دو تولہ، صندل سفید دو تولہ، تخم بلیون دو تولہ، تودری سرخ دو تولہ، تودری سفید دو تولہ، گل ارمنی ۱ تولہ، طباشیر ۳ تولہ۔ ابریشم مقرض خام ۳ تولہ، مشک خالص ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ایک تولہ، مایہ شتر اعرابی ۶ ماشہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، کچلہ مدبر ۴ تولہ، افیون مدبر ۳ تولہ، یاقوت مدبر ایک تولہ، روغن قنب (ہینگ) ۵ تولہ، روغن زرد ایک پاؤ، کشتہ عقیق ایک تولہ، عرق بید مشک، عرق گلاب ایک ایک بوتل۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک کریں۔ پھر ان کو روغن زرد میں چرب کریں۔ اس کے بعد تین پاؤ مصری کوزہ، ۳ پاؤ شہد مصفےٰ اور عرقوں کے قوام میں معجون بنائیں۔ خوراک ۶ رتی سے ایک ماشہ تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ اس معجون کے استعمال سے تین چار سیر دودھ اور پاؤ سوا پاؤ گھی روزانہ ہضم ہو جائے گا۔ اگر اس معجون کو زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو فی خوراک معجون میں دو چاول کشتہ فولاد اور ایک چاول کشتہ سم الفار بڑھا دیں۔ حیرت انگیز فائدے ظاہر ہوں گے۔ گرم مزاج والوں کو یہ معجون نہ دی جائے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کچلے کو گھس کر پہلے دن ایک چاول دوسرے دن دو چاول دودھ کے ساتھ کھائیں۔ پھر جتنی مقدار تک چاہیں کچلے کی مقدار بڑھا سکتے ہیں۔ دودھ اور مکھن خوب ہضم ہوگا [illegible] (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مجھ سے گولیاں طلب کیجئے۔ اگر آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوا تو نسخہ شایع کرادوں گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ھ) معجون تو نہیں البتہ عرق کا نسخہ موجود ہے۔ ضرورت ہو تو تحریر فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۳) **ذیابیطس**:۔ (الف) آپ انسیولن کے انجکشن لگوائیں اور میٹھی چیزوں سے اور نشاستہ دار غذاؤں سے کامل پرہیز رکھیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حسب ذیل نسخہ استعمال کیجئے انشاء اللہ شکایت قطعی جاتی رہے گی۔ نسخہ: خستہ جامن دو رتی، کشتہ فولاد عمدہ اور کشتہ بیضہ مرغ چار چاول، کشتہ زمرد ایک چاول، افیون آدھا چاول، ست سلاجیت ۲ رتی۔ سب چیزوں کو باریک کریں یہ ایک خوراک دوا ہے۔ صبح ہی صبح اس کو پھانک کر اوپر سے آدھ پاؤ پانی میں چھ ماشے سرکہ جامن ملا کر پی لیں۔ مہینے سوا مہینے کے استعمال سے ذیابیطس کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) فولاد ۲۰ تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھا کر برادہ کریں۔ پھر آب برگ برگد ایک تولہ میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس کے بعد آب انار ترش میں ۱۰۱ بار آگ دیں۔ خوراک چار چاول دہی میں ملا کر۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) ذیابیطس مائی ہے یا شکری؟ اگر مائی ہے، یعنے پیشاب میں شکر نہیں آتی تو جواب نمبر ۱۴۳ (ہمدرد صحت مارچ ۱۹۳۹ء) میں میری طرف سے جو نسخہ شایع ہوا ہے، استعمال کیجئے۔ اور اگر شکر بھی آتی ہے تو خستہ جامن گلو خشک ہر ایک چار تولہ، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم خشخاش، گل سرخ، گلنار فارسی، گل گاؤزباں، اصل السوس مقشر ہر ایک دو تولہ، خاکستر مرجان، صدف دریائی سودہ، کشتہ قلعی عمدہ ہر ایک ۶ ماشہ، افیون خالص ۹ ماشہ سب دواؤں کو باریک کوٹ چھان کر رکھیں اور اس میں سے ڈیڑھ ماشہ سفوف صبح اور اتنا ہی شام کو لے کر پانی کے ساتھ کھائیں میٹھی اور نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۲۲۴) **اسپرٹ اور بجلی کے چولھے**:۔ (الف) اسپرٹ کے چولھے یا بجلی کے چولھے پر کھانا پکانے سے کھانے میں کوئی مضرت نہیں پیدا ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فوراً تو برا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر برابر سپرٹ اور بجلی کے چولھوں سے کھانا پکانے میں کام لیا جاتا رہے تو غالباً نقصان کا باعث ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس نئی تہذیب کی لعنت کا طوق جب سے ہم نے گلے میں ڈالا ہے اپنی طاقت اور دولت کو کھو کر طرح طرح کے امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۲۲۵) **خون آلود پاخانہ**:۔ (الف) "کاربارسن" کے نام سے ایک دوا آتی ہے۔ کیپ شولوں کے اندر دوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔ روزانہ تین کیپ شول، ایک صبح ایک دوپہر اور ایک شام کو پانی کے ہمراہ نگل لیا کریں۔ غذا بہت ہی سادہ اور ہلکی کھائیں، اس کے علاوہ ایک ڈرام فی خوراک کے حساب سے کیسٹر آئل کا ایملشن کسی انگریزی دوا فروش سے بنوالیں اور وہ بھی تین خوراک روزانہ کے حساب سے پئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) بادیان بریاں دو تولہ، ہڑ خورد بریاں ۲ تولہ، دم الاخوین ایک تولہ، کہربائے شمعی ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور دو دو ماشے یہ سفوف صبح دوپہر اور شام تینوں وقت آب بارتنگ کے ساتھ دیں۔ رات کو سوتے وقت ایک عدد مربہ آملہ کلاں کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آدھ سیر نیم گرم دودھ میں ۶ ماشے روغن بادام شیریں ملا کر رات کو سوتے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) پیچش اور بواسیر کے علاج سے فائدہ نہیں پہنچا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آنتوں میں کوئی خرابی ہے۔ امکان ضرور ہے۔ تشخیص کے بغیر علاج نہیں کیا جا سکتا۔ اگر تشخیص کے بعد تجویز صحیح نہ ہو تو بھی اچھا نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ معائنے کی سخت ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۲۲۶) **موساکنی**:۔ (الف) برٹی موساکنی ہمدرد دواخانے سے طلب فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۷) **ضعف اعصاب**:۔ مریض کو اچھی طرح سر سے پاؤں تک دیکھنے کی ضرورت ہے۔ دیکھے اور امتحان کیے بغیر نسخہ تجویز کر دینا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل اور لائق طبیب کی خدمت میں حاضر ہو کر اول تشخیص مرض کرائیے۔ اس کے بعد طبیب موصوف کے مشورے سے علاج شروع کیجئے سوال جواب میں وقت ضایع نہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مناسب تو یہ ہے کہ مریض کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) مریض کے حالات و کیفیات کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے اس کو دیکھنا ضروری ہے۔ اس کے بعد مناسب نسخے تجویز کیے جا سکتے ہیں۔ (حکیم عبد الاحد)

(ھ) حب اذاراقی بہ اضافہ کستوری، کشتہ فولاد اور مومیائی خالص تیار کر کے استعمال فرمائیں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۲۸) **بچوں کے لئے شربت**:۔ (الف) گرائپ واٹر اس کام کے لیے بہت اچھا ہے اگر اس کا استعمال کرایا جائے تو بچوں کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے شربت دیسی و انگریزی [illegible] بنے بنائے بازار [illegible] فروخت ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی شربت لے کر کام

چلائیے۔ یا ہمدرد دواخانہ دہلی سے شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ منگوا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۲۹) **طلاء مقوی** :- (الف) آپ نے عضو مخصوص کے نقائص نہیں تحریر فرمائے ہیں۔ اس قسم کے طلاؤں سے، کہ جن میں نہ پان باندھنا پڑے نہ پٹی، بازار بھرے پڑے ہیں۔ تمام اخبار اور رسالے صرف ان ہی طلاؤں کے اشتہارات کی بدولت چل رہے ہیں۔ بلکہ اب تو پانی بھاپ اور بجلی کے اسپتال بھی کھل گئے ہیں۔ جن میں پان اور پٹی تو درکنار ضماد اور مالش کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیوں نہ آپ ان لاکھوں اشتہاروں میں سے اپنے لیے کوئی دوا منتخب کرلیں یا نمونوں کے طور پر تھوڑی تھوڑی مقدار میں بہت سے مختلف طلا منگا کر باری باری سے آزمالیں کوئی نہ کوئی تو ضرور ہی موافق آجائے گا اور وہ نعوذ کامل جس کی آپ کو تمنا ہے ممکن ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن سانڈہ ۶ ماشہ، چربی شیر ۳ ماشہ، روغن بیضۂ مرغ ۳ ماشہ، روغن بیر بہوٹی ۳ ماشہ، روغن مال کنگنی ۳ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مشک خالص ۶ رتی، عنبر اشہب ۶ رتی۔ سب چیزوں کو ملا کر ۲۴ گھنٹے تک کھرل کریں اور بطور طلاء ۴ رتی یہ دوا کام میں لائیں۔ پان وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ بے ضرر دوا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن موم، روغن مشک کافور اور روغن گندک۔ تینوں ہم وزن لے کر ملائیں اور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) روغن کبریت سے ضرورت پوری کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) لائیکرا یمونیا فورٹ ۱۲ قطرے، بلاڈونا ۶ ماشہ، گلیسرین ۶ ماشہ، روغن جمال گوٹہ ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو ملالیں اور چار قطرے لے کر مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۰) **سکڑی ہوئی چھاتیاں** :- (الف) نوجوانی میں عورتوں کے سینے کا دبا ہوا ہونا عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑوں کا کوئی مرض موجود ہے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کا کوئی مرض ہے تو سینے کو ابھارنے کی تمام تدابیر ناکام ہوں گی۔ بہتر یہی ہے کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر سے مریضہ کا امتحان کرائیے۔ اور اس کی ہدایات پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انار کے پتے، پھول، کلی، جڑ، شاخ، اور پھل ہم وزن لے کر نیم کوفتہ کریں۔ پھر ان کو بیس گنے پانی میں ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں جب دو حصے پانی باقی رہے تو چھان لیں اور ہم وزن دھوئی تلی کا تیل ملا کر ہلکی آنچ پر پانی کو اڑالیں جب روغن ہی روغن رہ جائے تو اسے چھان کر رکھیں اور پستانوں پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۳۱) **آنت اُترنا** :- آنت اترنے کا صرف ایک ہی علاج ایسا ہے جو پورے طور پر قابل اعتماد ہے اور وہ آپریشن ہے۔ پیٹی یا کمانی لگانے سے اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے کہ جس وقت تک کمانی لگی ہوئی ہو آنت نہیں اُتر سکتی۔ اگر کمانی کے باوجود آپ کی آنت اترآتی ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ کمانی خراب یا غیر صحیح ہے کسی ڈاکٹر کی معرفت صحیح نمبر کی کمانی لے لیجئے بلکہ میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ آپریشن کرا ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل سرجن سے آپریشن کرالیجئے۔ دواؤں سے اس مرض کو دفع کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ آپریشن کرالیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۲) **گھٹنے کا درد** :- (الف) آپ سب سے پہلے اپنے مسوڑوں کو خود دیکھئے یا کسی کو دکھایئے کہ وہ متورم تو نہیں ہیں یا اُن سے خون یا پیپ تو نہیں نکلتی۔ اگر خون یا پیپ کا اخراج ہوتا ہے تو آپ سب سے پہلے اسی کا علاج کرائیے۔ گھٹنے کا درد خود ہی رفع ہو جائے گا۔ اگر مسوڑوں کی کوئی شکایت نہیں ہے تو "اٹیوفین" کی چند گولیاں استعمال کر لیجئے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بندہ نواز! آپ کو چاہیئے کہ کسی قابل طبیب کے مطب میں جا کر باقاعدہ علاج شروع کیجئے۔ آپ کا مرض ایسا نہیں ہے جس کا علاج سوال و جواب سے کیا جاسکے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہمدرد صحت کے دق نمبر میں میرے مجربات شائع ہو چکے ہیں تیار کر کے استعمال کرائیں (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ گئودنتی ایک سرخ حلوائی گھی کو ارمیں ملا کر صبح کو کھایئے اور گھٹنے پر روغن موم کی معمولی مالش کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) گھٹنے کے درد کا سبب دق ہی ہے۔ اکسیر سل و دق استعمال کیجئے جس کا نسخہ پچھلے سال خاص نمبر میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اور رسالے میں کئی اصحاب کی طرف سے اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۳) **کشتہ طوطیا سفید** :- کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینیجر)

(۲۳۳) (مکرر) **ضعف عامہ** :- آپ کو صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ صرف اپنی عادتیں اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیں۔ جی چاہے یا نہ چاہے۔ اور سستی معلوم ہو یا کمزوری، بہرحال آپ ایک دو ہفتے تک طبیعت پر جبر کر کے مقررہ وقت پر ضرور بستر چھوڑ دیں۔ اور سیدھے غسل خانے میں تشریف لے جا کر ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ سستی اور تکان دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ کم از کم دو ڈھائی میل اچھی تیز رفتار سے کسی کھلی ہوئی سڑک پر آبادی سے باہر ٹہلنے کو چلے جائیں اور واپس آئیں۔ اس کے بعد ناشتہ کریں جس میں موسم کے پھل بھی شامل ہوں۔ پھلوں کا استعمال دوپہر کے کھانے کے بعد اور رات کے کھانے کے بعد بھی صرف جائز ہی نہیں بلکہ مفید ہوگا آپ ہر ایک پھل اس کے موسم میں کھا سکتے ہیں۔ پھلوں کا استعمال بعد غذا مفید ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیب آپ کے لیے مفید ہوگا۔ رات کو سوتے وقت [illegible] کھایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) صبح اُٹھ کر ورزش جو آپ کو پسند ہو تھوڑی دیر کیجئے۔ پھر اس کو روزانہ آہستہ آہستہ بڑھائیے۔ ورزش سے فراغت کے بعد جب پورا سکون ہو جائے تو غسل فرمائیے۔ اس کے بعد خون پیدا کرنے والا ناشتہ کیجئے۔ کھانے کے بعد خفیف مقدار میں موسمی پھل استعمال میں رکھئے۔ چند دنوں میں آپ سُستی کے بغیر صبح کو اُٹھنے لگیں گے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۴) **ضعف ہاضمہ وغیرہ:۔** (الف) جو علامات آپ نے لکھی ہیں وہ بالعموم اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب جسم میں وٹامن ب کی کمی ہو۔ "بیٹابین" کے نام سے ان مخصوص وٹامنز کی گولیاں بھی آتی ہیں اور انجکشن بھی۔ اگر انجکشن پسند ہوں تو انجکشن لگوالیجئے ورنہ گولیاں استعمال کیجئے۔ خدا نے چاہا تو ضرور فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت ۷-۷ ماشہ جوارش کمونی استعمال کر لیا کیجئے۔ رات کو سوتے وقت معجون فلاسفہ نو ماشہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان پیجیے۔ چند دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوارش جالی نوس ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جوارش کمونی سات ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس نو ماشے کھایا کریں اور رات کو سوتے وقت مفرح مشکیں ایک ماشہ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۵) **سنہری بال کرنے کا نسخہ:۔** (الف) جہاں تک مجھے معلوم ہے سر کے بالوں کا سیاہ ہونا کوئی مرض نہیں ہے۔ ہمدرد صحت میں بیماریوں کے متعلق مشورے دیے جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۳۶) **بول خونی:۔** (الف) مریض کے قارورے کا کیمیاوی اور خوردبینی معائنہ کرائیے اگر شکر آتی ہو تو انسولین کے انجکشن لگوائیے اگر پیشاب میں کچھ اور اجزا آتے ہیں تو تحریر فرمائیے یا مقامی طور پر علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج سے علاج کرائیں۔ معائنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مریض کے موجودہ مرض کی پوری کیفیت لکھیے۔ معائنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) اوّل اندری جلاب تین دن تک دیں۔ پھر لائیکر سنٹل فلیو اکیوب ایبٹ کو ۱۵-۱۵ بوند ایک گھونٹ پانی میں حل کر کے صبح دوپہر اور شام کے وقت پی کر اوپر سے دودھ کی لسی، چھاچھ یا شربت بزوری پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۳۷) **سنکھیا سیاہ:۔** کوئی جواب نہیں آیا۔ (مینیجر)

(۲۳۸) **سفید داغ:۔** مریض کو دیکھے بغیر تو وہی دوائیں لکھی جا سکتی ہیں جو غالباً استعمال میں آ چکی ہوں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چھوٹی ہڑ پہلے روز ایک عدد دوسرے دن دو عدد صبح کے وقت کھا کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ دس دن میں دس ہڑیں کھا کر بیس دن میں ایک ایک کم کر کے ختم کر دیں۔ نتیجے سے ضرور مطلع کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جواب نمبر ۱۴۶ (جنوری ۳۸ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۳۹) **تلی اور جگر بڑھنا:۔** پہاڑ پر چڑھنا اور اُترنا بہت اچھی ورزش ہے۔ اگر آپ روزانہ یہ ورزش کرتے رہیں اور اتنی دور تک چڑھ کر اُترا کریں کہ بھوک لگنے لگے تو آپ کو مرطوب آب و ہوا کچھ نقصان نہ دیگی۔ تلی یا جگر اگر بڑھ گئے ہیں تو مقامی طور پر کسی معالج کو دکھا کر مناسب علاج کرائیے۔ روزانہ علی الصباح اگر دو گرین کی مقدار میں کونین کھا لیا کریں تو بہت اچھا ہے۔ شربت فولاد کا استعمال بھی آپ کے لیے مفید ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کھانے کے بعد جوارش جالی نوس سات ماشے اور رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس سات ماشے کھا لیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(۲۴۰) **آنکھ کا جالا:۔** (الف) آنکھ کے امراض کے کسی ماہر خصوصی کو دکھائیے اگر بہت ہلکا ہلکا سا جالا ہے تو مرہموں کے استعمال سے اس کا کٹ جانا ممکن ہے اس کا بھی امکان ہے کہ اگر جالا بالکل پتلی کے سامنے ہو اور بینائی کے راستے میں حائل ہے تو آپریشن کر کے مصنوعی پتلی بنا دی جائے اور آنکھ بینا ہو جائے۔ بہرحال کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جس کا نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شایع ہو چکا ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) درحقیقت مریض کی آنکھ دیکھ کر فیصلہ ہو سکتا ہے کہ آنکھ کی سفیدی رفع ہو جائے گی یا نہیں۔ بہرحال آپ ماشہ ماشہ بھر ممیران چینی، کافور بھیم سینی اور کاجل کو آب پیاز میں گھس کر اور شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھ میں ٹپکایا کریں۔ ہزارہا مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) ۳ ماشہ شیر برگد میں خوب حل کر کے آنکھ میں دونوں وقت لگائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۱) **مختلف خواص کا تیل:۔** آپ ایک ہی تیل سے تمام کام لینا چاہتے ہیں۔ زخم بھرنے کی دوائیں الگ ہیں اور درد اور ورم دور کرنے کی الگ۔ آپ کو جو تکلیف ہو وہ لکھیے اس کے لیے نسخہ بتا دیا جائے گا۔ درد دور کرنے کے لیے بازار میں بہت سی چیزیں بک رہی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مشک کافور، ست اجوائن اور ست پودینہ ہم وزن لے کر شیشی میں ڈالیں اور ضرورت کے وقت روغن بادام چہار چند میں ملا کر استعمال کریں۔ تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) پوست بیخ آک سبز دو تولہ لے کر روغن کنجد ۴ تولہ میں جلائیں اور چھان کر خارجی طور پر استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۲) **جوڑوں کا درد وغیرہ:-** جوڑوں کے درد اور ورم کے لیے "ایٹوفین" کی گولیاں بہت ہی مفید ہیں۔ لیکن یہ درود شریف کی طرح ہر مرض کی دوا نہیں ہیں۔ ورم رحم اور سیلان رحم کے لیے علیحدہ دوا پلائیے۔ اور دل و دماغ کی قوت کے لیے اور خون زیادہ پیدا کرنے کے لیے فولاد کے مرکبات کا استعمال کیجیے۔ چالیس بوند فی خوراک کے حساب سے روزانہ تین مرتبہ ایسٹنس سیرپ کا استعمال بعد غذا خون بہت کافی مقدار میں پیدا کر دیتا ہے اور ایک بڑی حد تک سیلان الرحم کے لیے بھی نافع ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خط و کتابت سے کام نہیں چل سکتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جواب نمبر ۱۴۴ (جنوری ۱۹۳۸ء) غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۳) **زکام و نزلہ وغیرہ:-** (الف) آپ کے خون میں کیلسیم کی مقدار کم ہے۔ آپ جہاں تک ممکن ہو دن رات کھلی ہوا اور دھوپ میں رہیے۔ "کیلزانا" یا "کیل ریڈ" اور کاڈ لور آئل کا استعمال کیجیے یا کیلسیم کے انجکشن لگوا لیجیے۔ اور لیموں اور سنگتروں کا زکام کی حالت میں بھی بہ کثرت استعمال کیجیے۔ سب شکایتیں خدا نے چاہا تو رفع ہو جائیں گی۔ اکثر لوگ زکام کی حالت میں یا سرد موسم میں سنگترہ یا لیموں استعمال کرتے ڈرتے ہیں۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ان دونوں چیزوں سے بہتر زکام اور نزلے کے لیے کوئی دوا نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مناسب تو یہ ہے کہ آپ معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں ورنہ "چون پراش اولیہ" استعمال کریں جو امراض سینہ کے لیے از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ گئو دنتی ۴ چاول خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔ پھر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۳-۳ ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۴) **شقاق اطراف:-** (الف) عمر کا تقاضا ہے معمولی دواؤں سے جو مقامی طور پر مل سکیں علاج کرتے رہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جوہر عشبہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) موم زرد میں بکری کے گردے کی چربی کو حل کر کے رکھیں اور ہاتھ پاؤں کی جلد پر روزانہ خوب ملیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ دودھ اور پھل وغیرہ استعمال میں رکھیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۵) **پیٹ کے کیڑے:-** (الف) پیٹ کے کیڑے عام طور پر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) کیچوے (۲) کدو دانے (۳) چنونے۔ تینوں کے لیے علیحدہ علیحدہ دوائیں استعمال ہوتی ہیں۔ کدو دانوں کے لیے ایکسٹریکٹ فیلیس لیکوئڈ ایک بہت ہی معتبر دوا ہے۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قلعی رانگہ ایک تولہ کے جو برابر ٹکڑے کاٹ کر مصری ۵ تولہ کے ہمراہ کھرل کریں جب رنگ سیاہ ہو جائے تو کپڑ چھان کر کے رکھیں اور ۲ ماشے یہ دوا پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) باؤبڑنگ، کمیلہ اور برگ نیم ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ۳ گنے شہد میں معجون بنا لیں اور صبح و شام دونوں وقت ۳-۳ ماشہ یہ معجون کھلائیں۔ چند روز میں کیڑے نکل جاتے ہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۴۶) **امراض نسائی:-** (الف) مرض میں کافی پیچیدگی معلوم ہوتی ہے مریضہ کو دیکھے بغیر کوئی نسخہ تجویز کر دینا مناسب نہیں ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ کسی نہایت ہوشیار اور تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیے اور اس کی ہدایات پر عمل کیجیے۔ ضرورت ہو تو بائیں کولھے کے جوڑ کی تصویر عکس ریز سے لے لی جائے تاکہ یہ تحقیق ہو سکے کہ جوڑ میں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔ مریضہ کے پھیپھڑوں کا بھی امتحان آلات اور عکس ریز کے ذریعے سے ضروری ہے۔ اگر اطمینان ہو جائے کہ کوئی شدید مرض نہیں ہے تو مانع حمل تدابیر ترک کر دی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ ورنہ روپیہ اور وقت برباد ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) صحیح مشورہ کے لیے مریضہ کا معائنہ بہت ضروری ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر

جناب مسٹر ظفر قریشی صاحب بی۔ اے، دہلوی

برتھ کنٹرول نمبر ملا۔ ترتیب، تزئین، تعبیر، تصویر، غرض ہر جہت سے یہ نمبر بے مثال ہے۔ اس قدر نئی اور کارآمد معلومات اور مضامین کا اس قدر متنوع ہونا ادارت کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک دوست نے برتھ کنٹرول نمبر مجھ سے چھین لیا اور کہا یہ تو "شادی کا قرآن شریف ہے" اسے تو حرز جان بنا کر رکھنا چاہیے۔

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے، لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے زیادہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شایع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ یا لفافے استعمال کیے گئے ہیں۔

مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۱) دودھ اور گھی کی جانچ اور پہچان کا طریقہ کیا ہے؟ ان چیزوں کا خالص حالت میں ملنا آج کل جس قدر مشکل ہو گیا ہے اسے ہر شخص جانتا ہے۔ اس لیے جانچ اور پہچان کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکٹومیٹر نامی آلہ بھی چنداں مفید ثابت نہیں ہوا۔ طریقۂ امتحان آسان ہو۔ (خریدار نمبر ۸۸۹۰)

(۲) میرے ایک عزیز تقریباً چھ مہینے سے "ہرنیا" میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ انکی بائیں طرف کی آنت اُتر آئی ہے۔ علامت صرف یہ ہے کہ زیر ناف جانگ کے پاس ایک رگ سی اُبھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ لیٹنے سے وہ رگ اُبھری ہوئی نہیں رہتی بلکہ جسم برابر ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں سے معائنہ کرانے کے بعد تشخیص ہوا کہ یہ "ہرنیا" ہے۔ ایلوپیتھی میں اس کا علاج آپریشن کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ آپریشن کے بعد اکثر پھر آنت اُتر آتی ہے۔ فی الحال ڈاکٹروں کے مشورے سے وہ کمانی استعمال کر رہے ہیں۔ ازراہِ کرم یہ بتائیے کہ یونانی طب میں اس مرض کا کوئی کارگر علاج ہے یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۱۸۷۸)

(۳) تین برس کی بچی کو میعادی بخار رہا تھا۔ صحت کے بعد اس کی کمر اور کولھے کے اعصاب بے کار ہو گئے اور وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئی۔ مختلف تیلوں کی مالش سے اب وہ چوپایوں کی طرح چلتی پھرتی ہے۔ ایک شخص نے ایک دوا تیار کرنے کو بتائی ہے جس میں ایک بوٹی "اُخبک" ہے۔ اس بوٹی کا پانی نکالنے سے پہلے ہاتھوں میں تیل ملنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ خارش نہ ہونے پائے۔ اس سے زیادہ بوٹی کی کوئی ماہیت نہیں معلوم ہو سکی۔ حذاق کرام ازراہ کرم بتائیں کہ یہ بوٹی کہاں سے ملے گی۔ بچی کی عمر اب ۵ سال ہے۔ (ایک ناظر)

(۴) میرا لڑکا اس وقت تین سال ۹ مہینے کا ہے۔ پہلے اُسے بخار آیا کرتا تھا۔ حال میں کچھ کدو دانے پیٹ سے خارج ہوئے تو بخار جاتا رہا۔ مگر اس وقت سے پیٹ بڑا ہو گیا ہے۔ بدن پیلا معلوم ہو رہا ہے۔ غذا کھاتا ہے اور وہ ہضم بھی ہو جاتی ہے مگر ڈکاریں کثرت سے آیا کرتی ہیں۔ بچہ دن بہ دن کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۱۱۵)

(۵) مریضہ کی عمر ۴۵ سال ہے۔ اُس کے بائیں ہاتھ پاؤں میں دو سال سے مسّے نکل رہے ہیں۔ اس سال شکایت زیادہ ہے۔ پہلے مسّے باریک سیاہ رنگ کے نکلتے ہیں، پھر بڑھ کر سفید اور گچھا سا بنا لیتے ہیں۔ ۲۲ سال سے سنگرہنی کی شکایت بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۹۳)

(۶) ایسی دوا کی ضرورت ہے جو مٹاپے کو شرطیہ دور کرے، اور دل و دماغ کی کمزوری کو دور کر کے مادّہ تولید کو بڑھائے۔ مریض کی عمر ۳۵ سال ہے۔ تھائرائڈ اور اس کے مرکبات دل پر خراب اثر کرتے ہیں اس لیے وہ خارج از سوال و جواب ہیں۔ (ایک ڈاکٹر خریدار نمبر ۸۷۵۹)

(۷) میری اہلیہ کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے۔ ۶ سال پہلے مریضہ کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں کچھ اُبھار سُرخی لیے ہوئے ظاہر ہوئے۔ پھر خود بہ خود ہتھیلی مختلف جگہ سے پھٹنے لگی۔ اور اس میں سے سوائے خون کے کچھ نہیں نکلتا تھا۔ ۶ ماہ بعد بچہ پیدا ہوا اس کے چوتڑ پر پھنسیاں نکلیں۔ اس وقت اس بچے کی عمر ۵ سال سے کم ہے۔ اس بچے کی پیدائش کے بعد مریضہ کو ملیریا بخار آیا اور بائیں ہاتھ کا مرض خود بہ خود جاتا رہا۔ اب داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بھی بالکل صاف ہے۔ لیکن انگلیوں کے پوروں پر سیدھی جانب زیادہ اثر ہے۔ انگلیاں خود بہ خود پھٹتی ہیں اور اس میں سے سوائے ذرا سے خون کے کچھ نہیں نکلتا۔ یہ ہاتھ بہت گرم معلوم ہوتا ہے اور مریضہ اس ہاتھ سے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ عرق مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل بھی دے چکا ہوں جونک بھی لگوا چکا ہوں لیکن سب بے سود رہیں۔ مجھے آٹھ سال ہوئے آتشک ہو چکی ہے۔ سلورسان کے انجکشن سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ مریضہ کو اور کوئی شکایت نہیں ہے۔ مریضہ کی گود میں اس وقت ۱½ ماہ کا بچہ ہے۔ مریضہ کو ادرار حیض میں اس مرتبہ بھی بہت کمی رہی۔ اس سے پہلے تین بچوں کی پیدائش کے بعد بھی کمی ہوتی رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۴۶۳)

(۸) میری بیوی کے تقریباً نو سال سے ایام بند ہیں اس کے لیے آسان اور بے ضرر نسخہ تجویز فرمائیں۔ اس عرصے میں کافی علاج کیے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ عمر تقریباً ۳۱ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۲۸)

(۹) ایک شادی شدہ ۱۷ سال کی لڑکی کو [illegible] ایام کے [illegible] دنوں میں سخت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ۲۲ دن

تک آرام رہتا ہے۔ عام صحت درست ہے۔ پستانوں پر آب زن کیے گئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۷۴۲۱)

(۱۰) ایک لڑکی کے چہرے پر مہاسے نکل رہے ہیں ابھی زیادہ تو نہیں ہیں لیکن خوف ہے کہ کہیں زیادہ نہ ہو جائیں۔ اطبا، کرام سے التجا ہے کہ کوئی نسخہ تحریر کریں خواہ وہ کتنا ہی مشکل ہو۔ لڑکی شادی شدہ ہے۔ عمر ۱۸ سال ہے۔ (ایک ناظر)

(۱۱) میرے ہاں جنوری ۱۹۳۶ء میں بچہ پیدا ہوا جو سوا مہینے زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ پھر ۱۹۳۸ء میں دوسرا بچہ آٹھویں مہینے پیدا ہوا جو ایک دو دن زندہ رہ کر انتقال کر گیا۔ اب پھر اُمیدواری کا تیسرا مہینہ ہے۔ اطبائے کرام سے بذریعہ ہمدرد صحت عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جسے دوران حمل میں استعمال کرانے سے بچہ تن درست اور طاقت ور بغیر کسی تکلیف کے پیدا ہو۔ گھر میں صحت اچھی ہے۔

اپنے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ مجھے آج سے بیس برس پہلے بیس سال کی عمر میں پیشاب روکنے سے بہت تھوڑی مدت (چند ماہ) کے لیے سوزاک کی شکایت ہوئی تھی۔ اس کے بعد آج تک یہ مرض کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اعصاب کمزور ہیں عمر ۴۰-۴۱ سال ہے۔ خاندانی حالات نہایت دردناک ہیں ایک ہی حقیقی بھائی تھا جو عین عالم شباب میں داغ مفارقت دے گیا۔ اطبائے کرام میری اس عاجزانہ درخواست پر کما حقہٗ توجہ مبذول فرمائیں تو احسان ہوگا۔ (ایک غم زدہ سائل)

(۱۲) دمے کے قطعی استیصال میں اگر کوئی صاحب کسی نسخے سے ۷۰ فی صدی کامیاب ہوئے ہوں تو خدا کے لیے شائع فرمائیں اور دورے کو روکنے کے لیے کوئی دوا بتائیے۔ (خریدار نمبر ۸۵۳۲)

(۱۳) مجھ کو گندھک سرخ اصلی کی ضرورت ہے۔ جو صاحب دے سکتے ہوں وہ اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔ کیا گندھک سرخ کی کوئی حقیقت بھی ہے یا یہ فقط ہوسوں اور کیمیاگروں کی کوری باتیں ہی باتیں ہیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴) میرا چار سالہ بچہ پیدائشی سوء ہضمی و نزلہ دائمی میں مبتلا ہے۔ ایک سال سے ٹانسلز بڑھ گئے ہیں ڈاکٹر کی رائے ہے کہ انہیں نکلوا دیا جائے۔ مگر کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ یہ دوبارہ نکل آتے ہیں اور نکلوانا بے سود ہوتا ہے۔ بچے کی عام صحت خصوصاً دماغی حالت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۲۵)

(۱۵) پوست بیضۂ مرغ کے کشتہ کرنے کی ترکیب اور اس کے خواص تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۴۷۲)

(۱۶) میرے دائیں فوطے میں دو مہینے سے سائیکل کی سواری کی وجہ سے ورم ہو گیا ہے۔ سوزاک یا آتشک کبھی نہیں ہوا۔ ڈاکٹر ہائیڈروسیل بتاتے ہیں۔ آپریشن سے ڈرتا ہوں۔ اطبائے کرام کوئی مجرب نسخہ درج کریں۔ (خریدار نمبر ۸۱۵۴)

(۱۷) میری بائیں ٹانگ میں ٹخنے سے لے کر چوتڑ تک درد رہتا ہے پانچ سال سے یہ درد معمولی تھا اس سال اس درد میں دن بہ دن ترقی ہو رہی ہے عوام اس کو رینگن یا لنگڑی درد بتاتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۱۸۶)

(۱۸) پانچ چھ سال سے گھنے بالوں کی جگہ (سر اور ڈاڑھی) میں خارش ہوتی رہتی ہے۔ پلکوں کے بال جھڑ گئے ہیں۔ کوئی صاحب نسخہ تجویز کر کے شکر گزار فرمائیں۔ پہلے کئی علاج کرائے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۰۸۱۲)

(۱۹) مجھے اپنی ایک سالہ بچی کے لیے چورن کے ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے اس کی غذا ٹھیک ہضم ہو جائے۔ دانتوں کے نکلنے کے زمانے کی تکلیفوں سے محفوظ رہے۔ فاضل اطبا توجہ فرمائیں ممنون ہوں گی۔ (والدہ نجمہ سلطان خریدار نمبر ۶۸۳۲)

(۲۰) مجھے کپڑا دھونے کے صابون کا ایسا مجرب نسخہ درکار ہے جو سہل الحصول اور کم خرچ ہو۔ علاوہ اس کے گھسے کم اور اس میں کسی طرح کی خوش بو بدبو نہ ہو۔ تیاری خواہ تیل یا چربی میں ہو لیکن وہ ہلکا اور جھین زیادہ پیدا کرنے والا ہو۔ بنانے میں طوالت نہ ہو۔ بازاروں میں جو صابون فروخت ہوتے ہیں، ان سے اچھا ہو۔ لاگت ہر حال میں کم ہو اور نفع زیادہ ہو اگر چربی میں بنایا جائے تو چربی کی بو کس طرح زائل کی جائے؟ سوڈا کاسٹک جو عام طور پر استعمال ہوتا ہے وہ کتنے نمبر کا ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۵۵)

(۲۱) میری ران کے اوپر کے حصے میں اندرونی طرف دو انچ قطر کا ہلکا سفید داغ ہے جس کو پنجابی زبان میں تھم کہتے ہیں۔ یہ داغ دس سال سے ہے۔ اب تک کوئی تکلیف نہ تھی۔ اب بھی کبھی کبھی اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ جلد پر خارش ہوتی ہے اور اندر جلن سی محسوس ہوتی ہے۔ اس جگہ بال تھوڑے ہیں۔ پسینہ خوب آتا ہے (خریدار نمبر ۶۲۴۴)

(۲۲) میری عمر ۲۷ سال ہے۔ ہاضمہ خراب ہے قبض رہتا ہے۔ جریان اور احتلام کی شکایت ہے۔ دماغی کمزوری بھی ہے۔ بلا ارادہ پیشاب کے بعد قطرے آ جاتے ہیں۔ کانوں میں آوازیں اور آنکھوں کے سامنے بھنگے نظر آتے ہیں۔ سرد میٹھی اور مغلظ چیزیں صحت پر بُرا اثر کرتی ہیں۔ قوت باہ کی کمی ہے۔ مجرب اور آسان نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۴۹۰)

(۲۳) میرے چھوٹے بہن بھائی کمزور اور اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کے لیے کسی ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے وہ تن درست اور توانا رہیں۔ دل، دماغ اور معدے کی کمزوری کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ اگر کسی دوا میں عمر کی قید ہو تو یہ بھی درج کی جائے کہ کس عمر تک کے بچے کو یہ دوا استعمال کرائی جائے۔ (خریدار نمبر ۶۸۲۷)

(۲۴) دو مہینے ہوئے کہ میری کمر میں درد ہوا تھا۔ چند اطبا کے علاج سے درد چوتڑ میں دائیں جانب آ گیا۔ موجودہ حالت میں درد کبھی ران میں، کبھی پنڈلی میں اور کبھی چوتڑ میں واپس ہو جاتا ہے۔ درد کے دورے میں اگر اجابت ہو جائے یا کسی وجہ سے پسینہ آ جائے تو کمی ہو جاتی ہے۔ ریاح رک جائیں تو درد میں بہت تیزی ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۲۵) جوالاکھی بوٹی کے افعال وخواص کیا ہیں اور یہ کس مقام سے دست یاب ہوسکتی ہے؟ (ایک خریدار)

(۲۶) تقریبًا دو سال ہوئے کہ میرے بائیں گھٹنے میں شیشے پر گر پڑنے سے بہت بڑا زخم ہوگیا تھا۔ پانچ مہینے تک مقامی ہسپتال میں رہنا پڑا۔ زخم تو اچھا ہوگیا مگر سیدھا پاؤں بندھے رہنے کی وجہ سے بیکار سا ہوگیا۔ اس کے پٹھے اکڑ گئے ہیں۔ اب ٹانگ اچھی طرح نہیں مڑ سکتی۔ کوئی ایسا نسخہ یا ترکیب بتائیے جس سے پٹھے نرم پڑ کر ٹانگ کھل جائے۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۳۶)

(۲۷) مچھروں کو دفع کرنے کے لیے کم خرچ بالانشین ترکیب مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۱)

(۲۸) ایک لڑکا غیر شادی شدہ ہے۔ اُس کی عمر اس وقت بیس سال ہے۔ پانچ سال تک مشت زنی اور اغلام کی عادت میں مبتلا رہا۔ ان دونوں بُری عادتوں کی وجہ سے اس کا دل، دماغ اور آنکھیں بہت زیادہ کم زور ہوگئیں اور قریب قریب تمام اعضا بھی کم زور ہوگئے ہیں۔ قد بہت چھوٹا رہ گیا ہے اور بدن کا رنگ بالکل سفید ہوگیا ہے۔ عضو مخصوص کی کمر پر دلے پیدا ہوگئے ہیں اور عضو مخصوص لمبائی میں چھوٹا اور کم زور ہوگیا ہے۔ بعض وقت اٹھنے بیٹھنے یا دل میں فاسد خیال آجانے کی وجہ سے مادہ نکل آتا ہے۔ کبھی کبھی رات کو سوتے وقت پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن سی پیدا ہوجاتی ہے۔ بدن میں خارش بھی ہے۔ خارش کے بعد بدن پر چھوٹے چھوٹے دھپڑ پڑ جاتے ہیں۔ مہربانی فرماکر کوئی ایسا مفید اور مجرب یونانی نسخہ مع پرہیز تحریر فرمائیں جو ان سب شکایتوں کو جلد رفع کرکے بدن میں قوت پیدا کردے اور مریض کو سُرخ وسفید بنادے۔ (ایک خریدار)

(۲۹) میری عمر پندرہ سال ہے اور میں غیر شادی ہوں۔ ڈھائی برس تک جلق کی عادت رہی لیکن ۱½ برس سے بچا ہوا ہوں۔ دو برس سے احتلام کی شکایت ہے۔ مادہ پتلا ہے۔ ضعف معدہ ضعف قلب، دائمی قبض اور دائمی دردِ سر کی شکایت ہے۔ جگر کا فعل خراب ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ موسم سرما اور برسات میں اکثر زکام کی شکایت رہتی ہے۔ پیشاب جلد جلد ہوتا ہے۔ منہ سے کچا بلغم آتا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی خصوصیت سے توجہ کریں۔ اطبا لکھیں کہ کون سی غذا بہت فائدہ مند ہوگی؟ (ایک طالب علم)

(۳۰) مریضہ کی عمر ۲۵ سال ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد مریضہ کو پیشاب کبھی سُرخ اور کبھی سفید آنے لگا ہے۔ تین مہینے سے ہاتھ اور پیروں کے پوروں میں دُکھن ہے۔ مریضہ دُبلی اور کم زور ہے۔ کبھی کبھی بے ہوشی کا دورہ بھی ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۳۵۸)

ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید و اصلاحِ نسل نمبر

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین ودنیا، دہلی

ہمدرد صحت دہلی اس وقت ہندوستان کا سب سے ممتاز طبی جریدہ ہے جو چودہ پندرہ ہزار کی تعداد میں ہر مہینے شائع ہوتا ہے اور ہندوستان کے اعلیٰ اور سنجیدہ طبقے میں بے حد مقبول ہے۔ ہمدرد صحت کے دفتر سے برابر خاص نمبر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہمدرد صحت کا دق اور سل نمبر اُردو لٹریچر میں نایاب اضافہ تھا۔

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نے حال میں ہمدرد صحت کا ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل نمبر شائع کرکے اُردو زبان میں ایسا مواد فراہم کیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا۔

ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل اس وقت یورپ کا اہم ترین موضوع ہے۔ لیکن ہندوستانی اس موضوع پر اس لیے قلم اُٹھاتے ہوئے ڈرتے ہیں کیوں کہ ہندوستان کی جھوٹی تہذیب ابھی تک اس مفید موضوع پر عام بحث کی اجازت نہیں دیتی۔ حکیم عبدالحمید صاحب کی جسارت کی تعریف کرنی چاہیے کہ اُنہوں نے اس اہم ترین موضوع پر ایک مخصوص نمبر شائع کرکے ملک وقوم کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔

یہ خاص نمبر بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ٹائیٹل نہایت خوش نما۔ بیس پچیس فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں، چالیس کے قریب لیتھو کی تصاویر ہیں اور سنو کے قریب لاجواب مضامین ہیں جو مشرق ومغرب کے ماہرینِ فن کے زورِ قلم کا نتیجہ ہیں۔

یہ خاص نمبر نہایت دیدہ زیب ہے اور ترتیب میں سلیقہ اور قابلیت جھلک رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کا کوئی گھر اس نمبر سے خالی نہ رہے۔ کیوں کہ یہ خاص نمبر نہیں ہے بلکہ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل پر ایک نہایت مستند اور صحیح کتاب ہے۔ اس خاص نمبر کی قیمت بارہ آنے ہے۔

روزنامہ نظام گزٹ۔ دہلی

آج اس اخبار کی عمر کم وبیش ڈھائی مہینے کی ہے۔ پہلے دن اس کی اشاعت ایک ہزار تھی۔ اب آٹھ ہزار سے اُونچی نکل رہی ہے۔ اور ایک آدمی خرید کر آٹھ آٹھ دوستوں کو پڑھواتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے ناظرین کی تعداد ساٹھ ستر ہزار تک پہنچتی ہے۔ اس پرچے کے متعلق نہ کوئی اشتہار دیا گیا، نہ کسی صاحب کو خریداری کے لیے تقاضا کیا گیا خود بہ خود زقندیں لگاتا ہوا رفعت پر پہنچا جاتا ہے۔

چندہ سالانہ بارہ روپے۔ ششماہی چھ روپے آٹھ آنے۔ ہر قصبے میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں ستر ایجنسیاں قایم ہوچکی ہیں۔

المشتہر:- مینجر نظام گزٹ دہلی

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

۱ ۷ آنکھوں کی بیماریاں ۱۱ ۱۵ ۲۳ بالوں کی بیماریاں ۲۷ ۳۱

بچوں کی بیماریاں امراض جگر و معدہ کمزوری دماغ ضعف ہاضمہ کمزوری اعضاء بوجہ ہیضہ

۲ سرعت انزال ۱۶ ۱۷ ۳۲

ذیابطیس پیچش ضعف قلب امراض مخصوصہ

۱۸

۳ ۸ کمزوری عضو ۱۲ ناسور ۲۴ ضعف جگر ۲۸ ۳۳

جریان دمہ سوزاک آتشک ضعف باہ نامردی

۴ ۹ اسقاط حمل ۱۳ نزلہ ۲۵ کنٹھ مالا ۲۹ ۳۴

خرابی ایام سیلان الرحم امراض خون ۱۹ پائیریا امراض مخصوصہ تلی

۵ ۲۰ ۲۱ ۳۵

بے لذتی احتلام گٹھیا طاعون

۶ ۱۰ دق و سل ۱۴ ۲۲ ۲۶ جنون ۳۰ ۳۶

شفاعت احمد

تحریر عنود ۳۹ء

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجئے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

शरबत
फौलाद
SHARBAT FAULAD
شربت فولاد
SHARBAT-I-FAULAD
No 292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸)

ٹیلیفون نمبر ۵۶۲

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

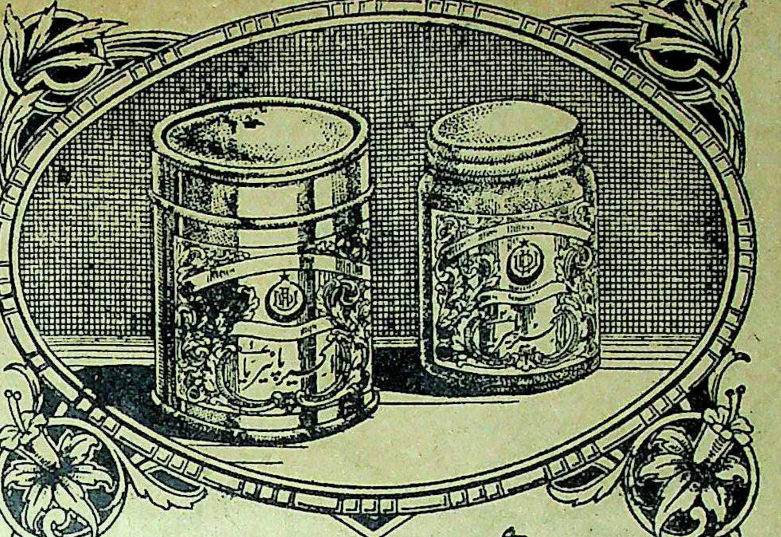

اکسیر پائیریا رجسٹرڈ

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کر کے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے قیمت دو روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۲ — تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

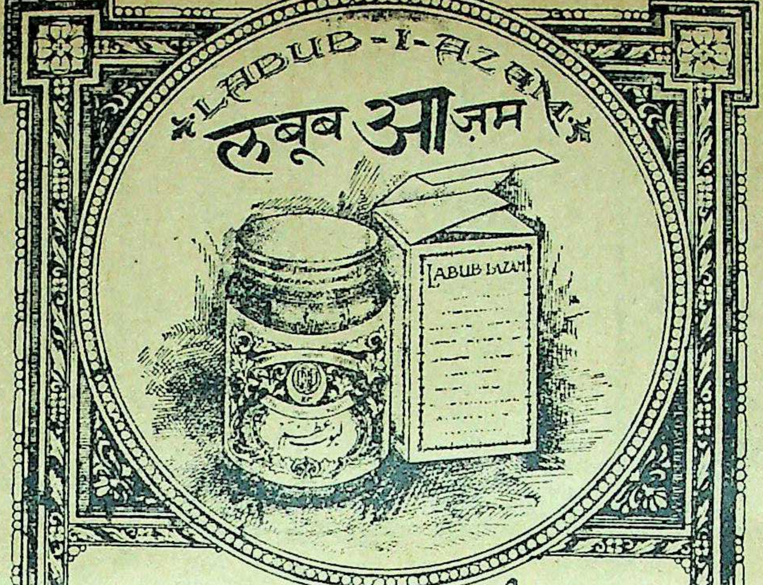

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ھے نہایت بضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بیخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

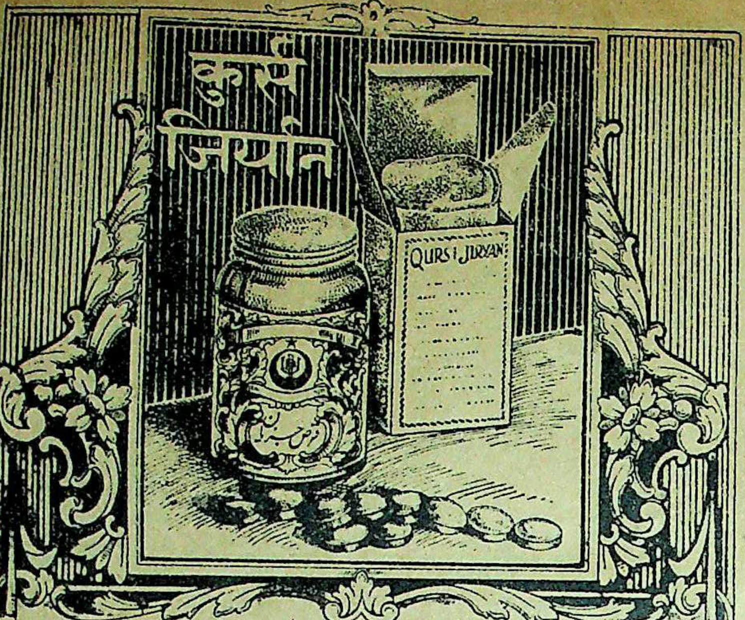

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو۔ ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدرِ ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبحکو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب ور نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
ا ر

معجون مقوّی و مُمسِک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال: ۔ ایک گولی کا $\frac{1}{8}$ حصہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

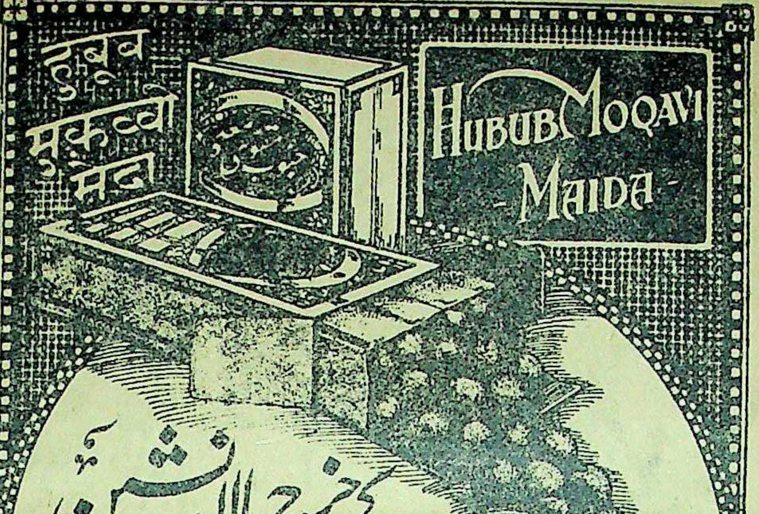

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کر کے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون ۵۵۰

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

فہرست جنتری مفت طلب کیجئے

MUMSIK BENAZIR
ممسک بےنظیر
رجسٹرڈ

ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مُراد لوگوں کو کامران بنادیا ہے۔ اِس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بےنظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بےنظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بےنظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بےنظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۰

روغن ناصور

دُنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اِس کے استعمال سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی [illegible] ناصور میں رکھیں قیمت فی شیشی [illegible] شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ بیضہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ؛

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہوجاتا ہے اس کو دُور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ؛

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

رجسٹرڈ

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف وہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کرکے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنے + **ترکیب استعمال**۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملاکر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم وجدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش دُور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **ترکیب استعمال**، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملاکر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے ۲ روپے

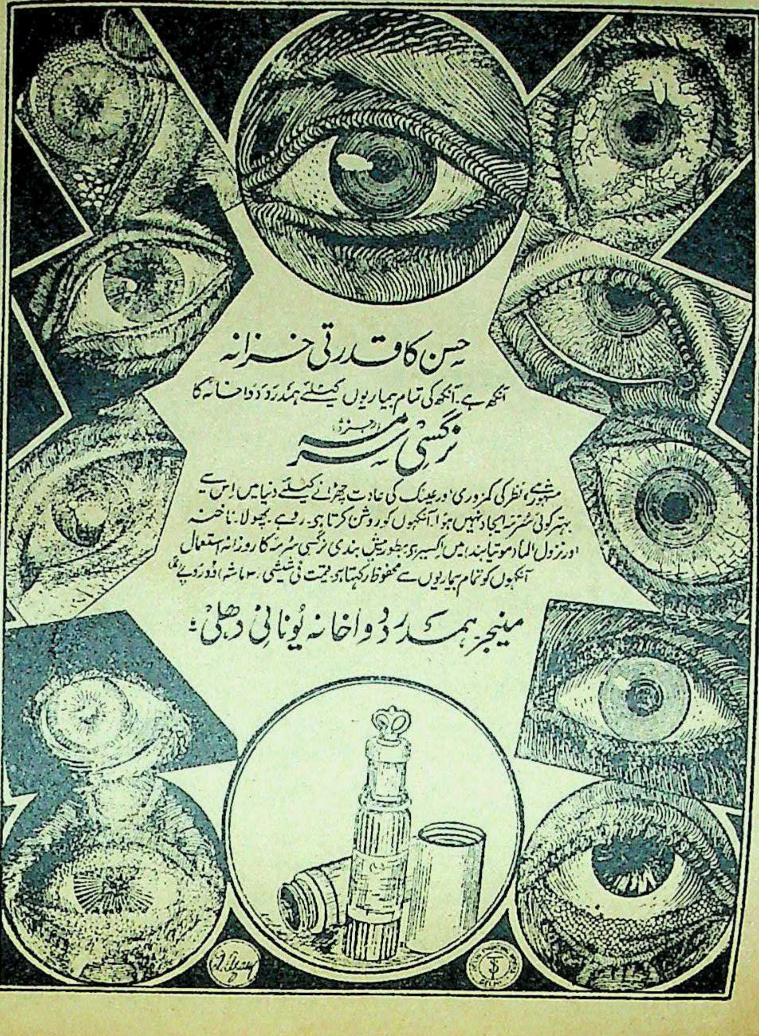

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رفیع۔ پھولا۔ ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ (دو روپے)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ERQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک ۴۱۳

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔
پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے
قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے۔ سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔
ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ھے جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ھے۔ تجربہ شاھد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ھے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

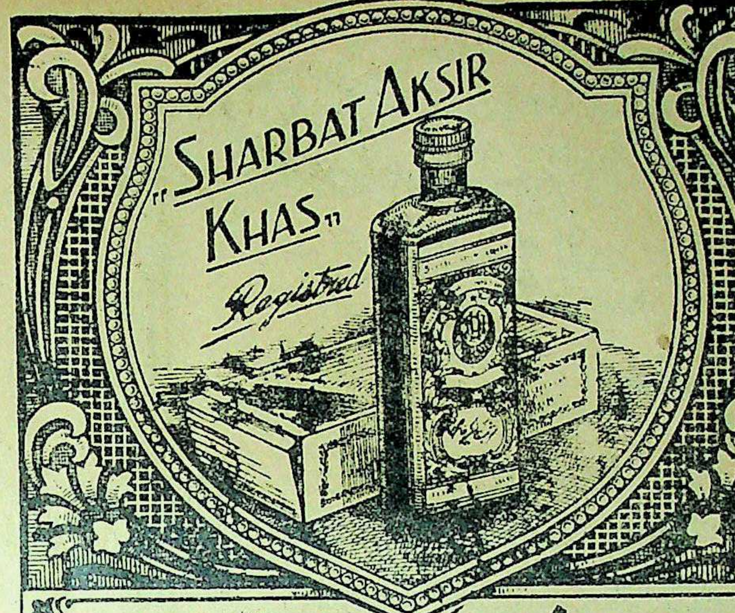

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ھے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶ر

ترکیب استعمال :- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

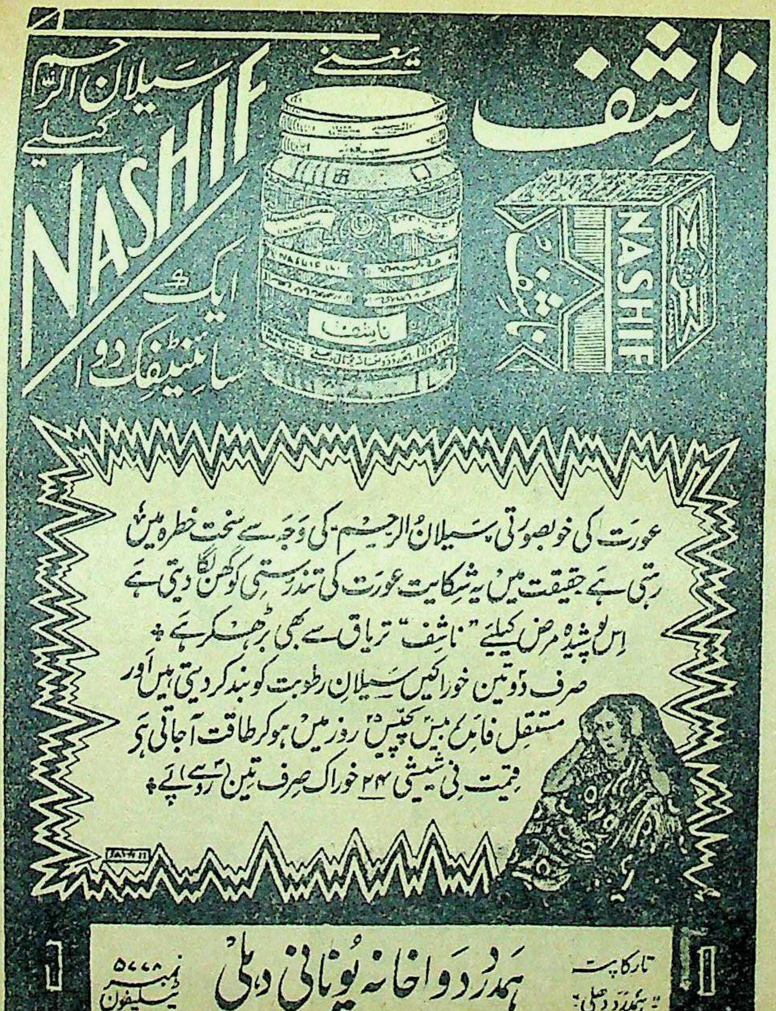

ناشِف

یعنی

سیلان الرحم کیلئے

ایک سائنٹیفک دوا

عورت کی خوبصورتی سیلانُ الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشِف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلانِ رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

Zubani
ذُوبانی

ذُوبانی

تِلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تِلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذُوبانی" بھی ہے

خُوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تِلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے، یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

TILA-I-AZAM.
طلاءِ اعظم
رجسٹرڈ

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

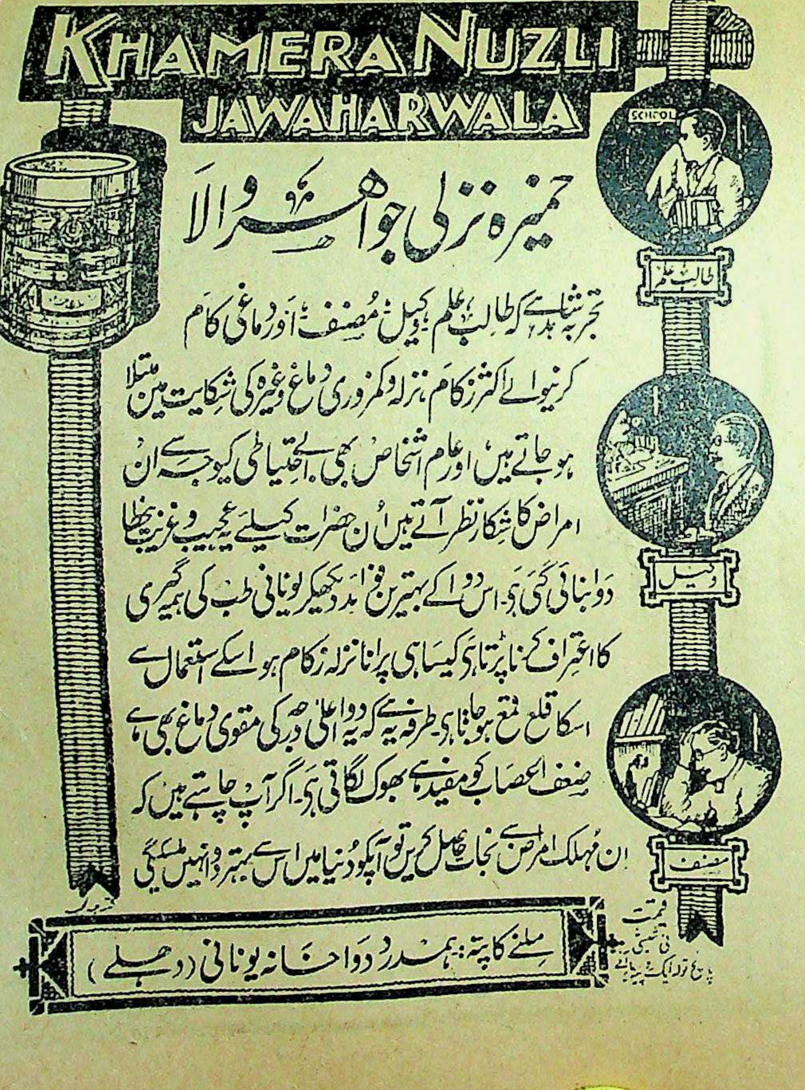

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے۔ ضعف اعصاب کو مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

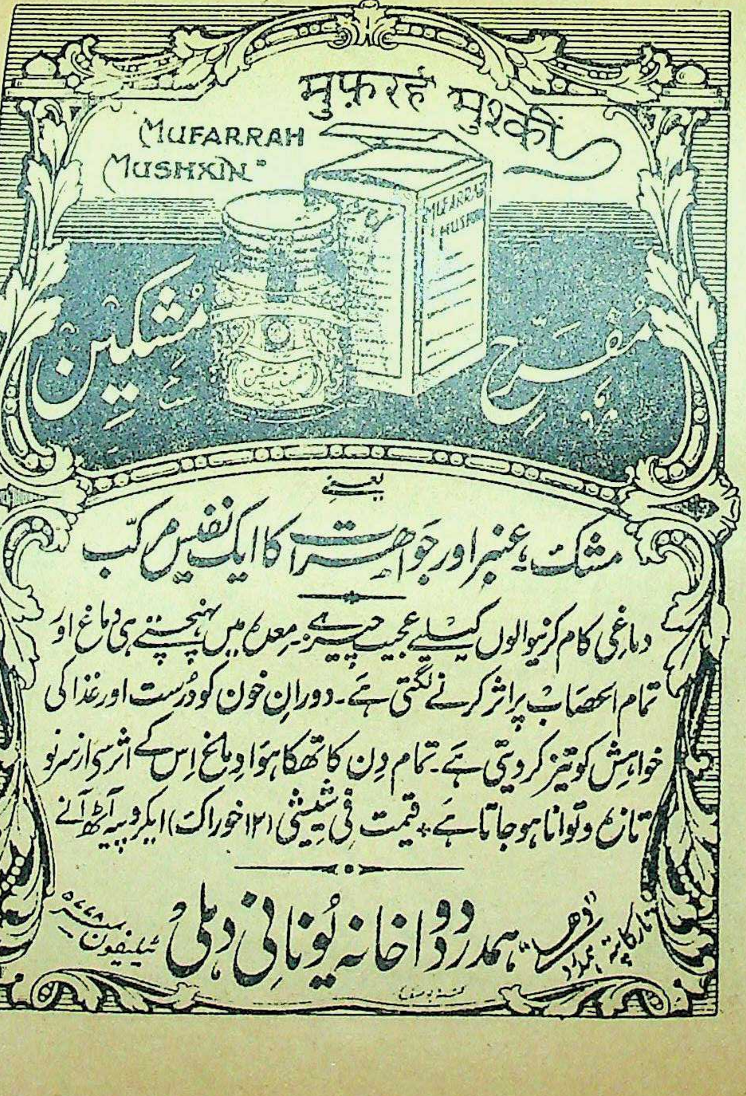

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدے میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ ہمدرد ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۴۸

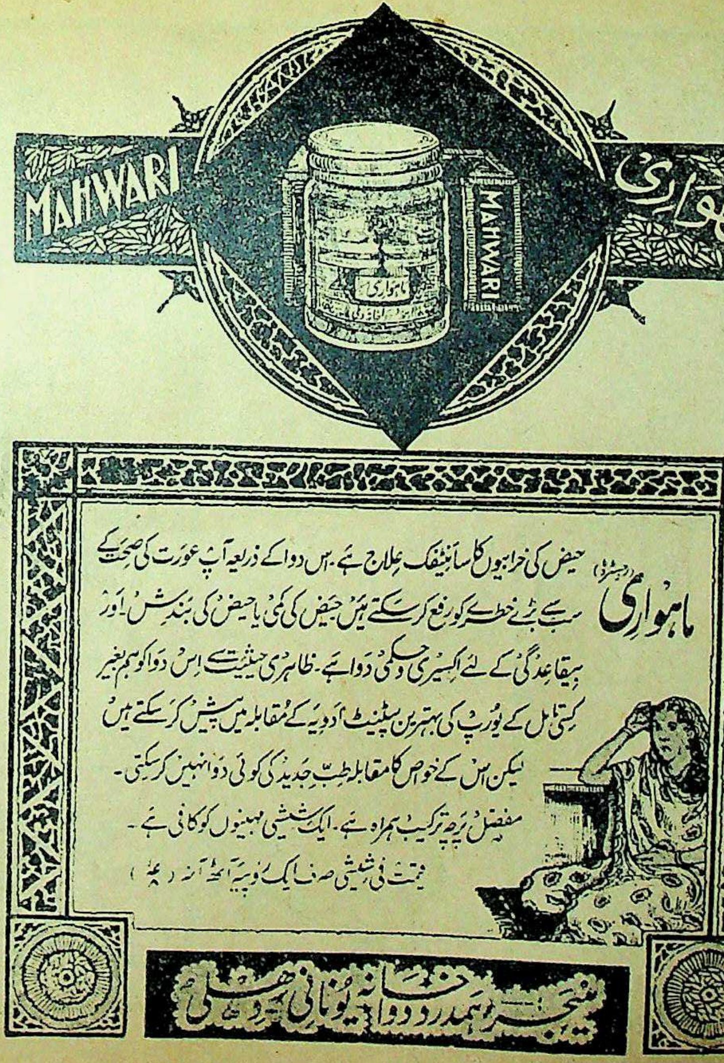

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

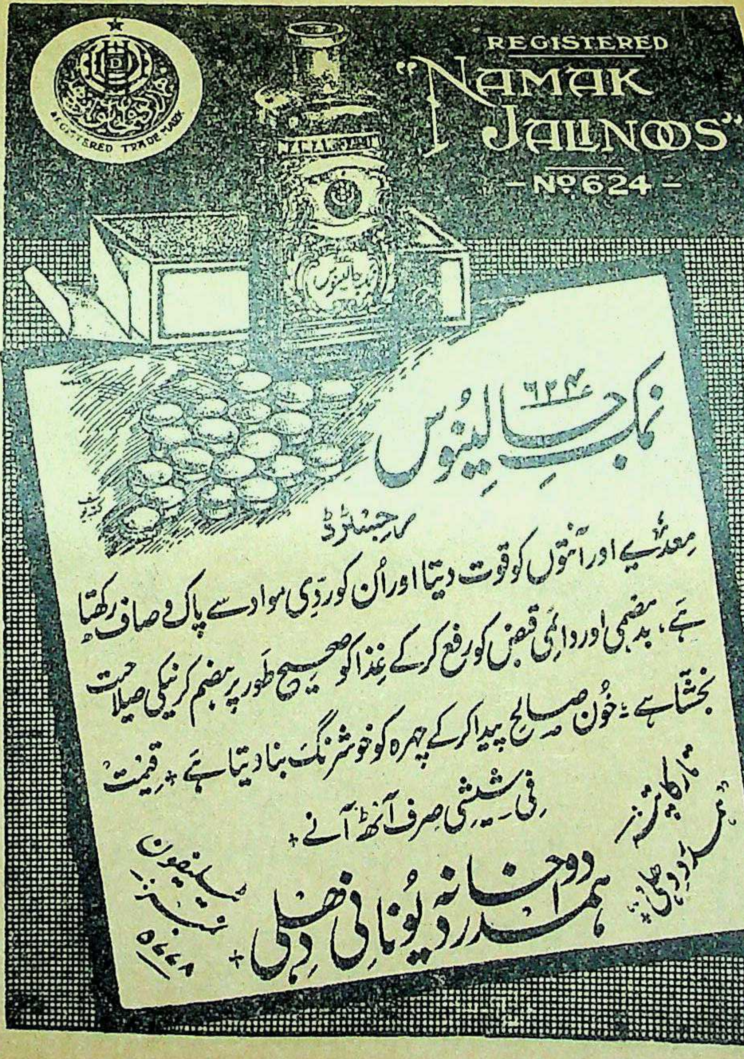
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
— No 624 —
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

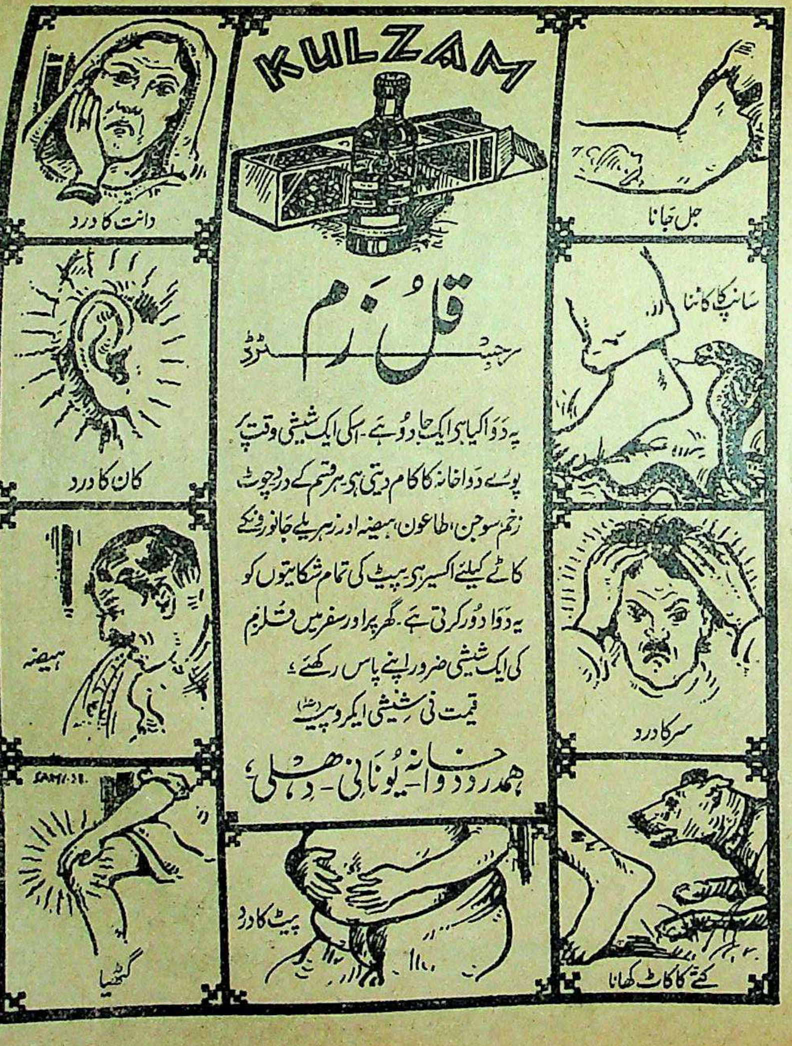
KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
SAMI.38.
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قُلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

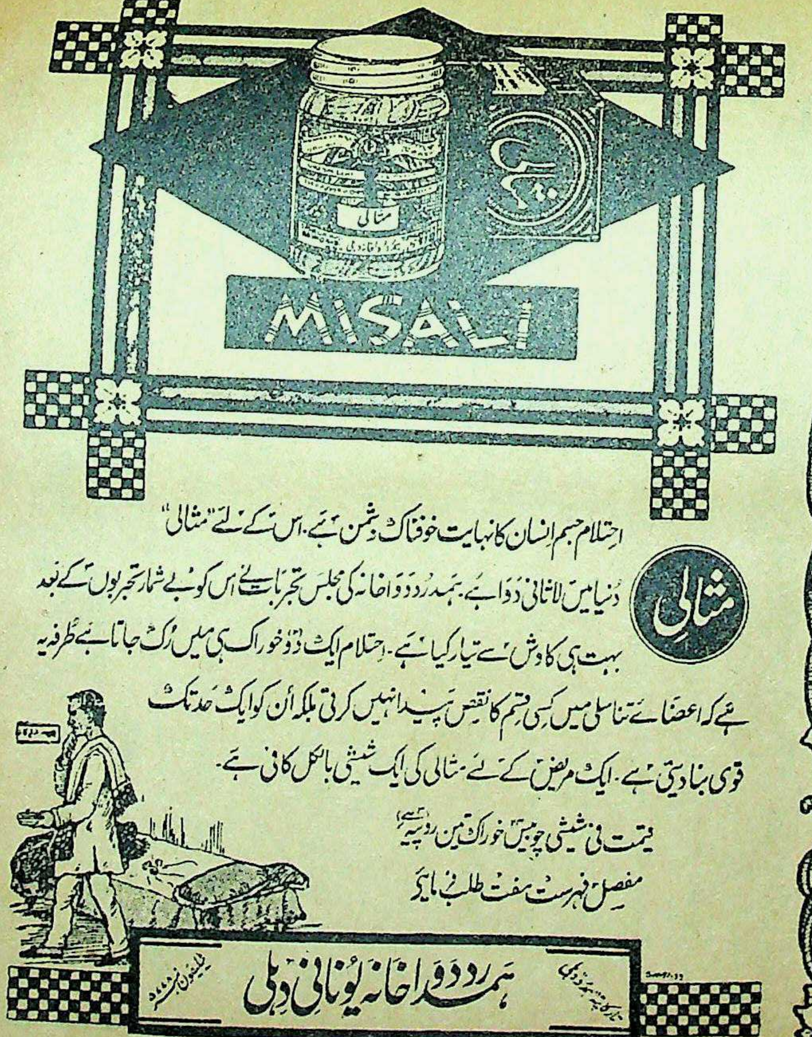

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

پیچ (رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (۱عہ)

تار کا پتہ ہمدرد **ہمدرد دواخانہ دہلی** ٹیلیفون نمبر

ہمدرد دواخانہ یُونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندیٔ اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مُبارک باد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنة

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیامِ صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **همدرد دواخانہ** میں جو خدمتِ خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طبِ یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظّم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

همدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجیے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیبِ استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجیے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجیے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری
رجسٹرڈ

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوتی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لیے ایک عجیب تریاق!

مستورین
رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج میں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پہ اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین
(رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہی نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی
(رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی۔ مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیئے بہت مفید ہی تیسرے مہینے حمل کے اسے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال: ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس ۴۰ روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

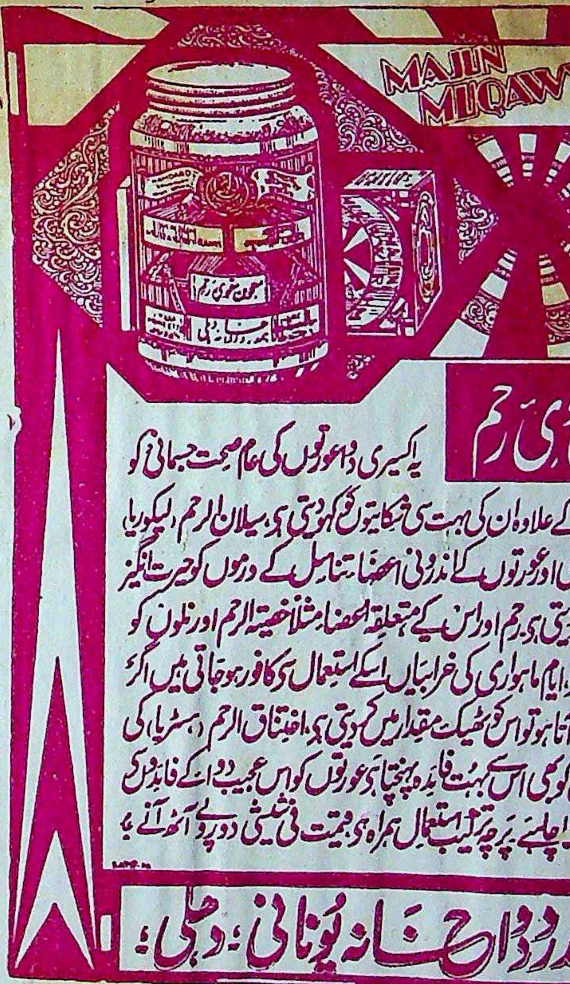
MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
HAMDARD

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

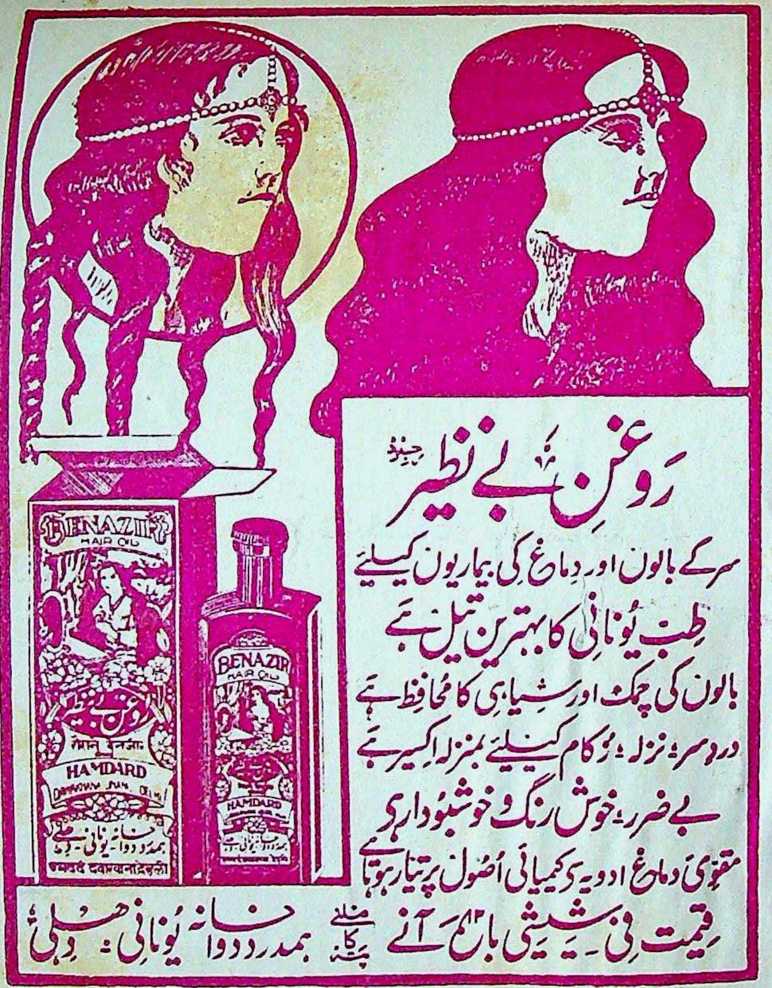
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
روغن بے نظیر
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغن بے نظیر جدید

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

Old Regd. No. L.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE **HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED** DEHLAVI
FOUNDER OF THE **HAMDARD DAWAKHANA. DELHI**

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

7/39

SUBSCRIPTION
YEARLY
ONE
RUPEE

BIRTH
CONTROL
NUMBER
1939
HAMDARD

SINGLE COPY
TWO
ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

ستمبر ۱۹۳۹ء

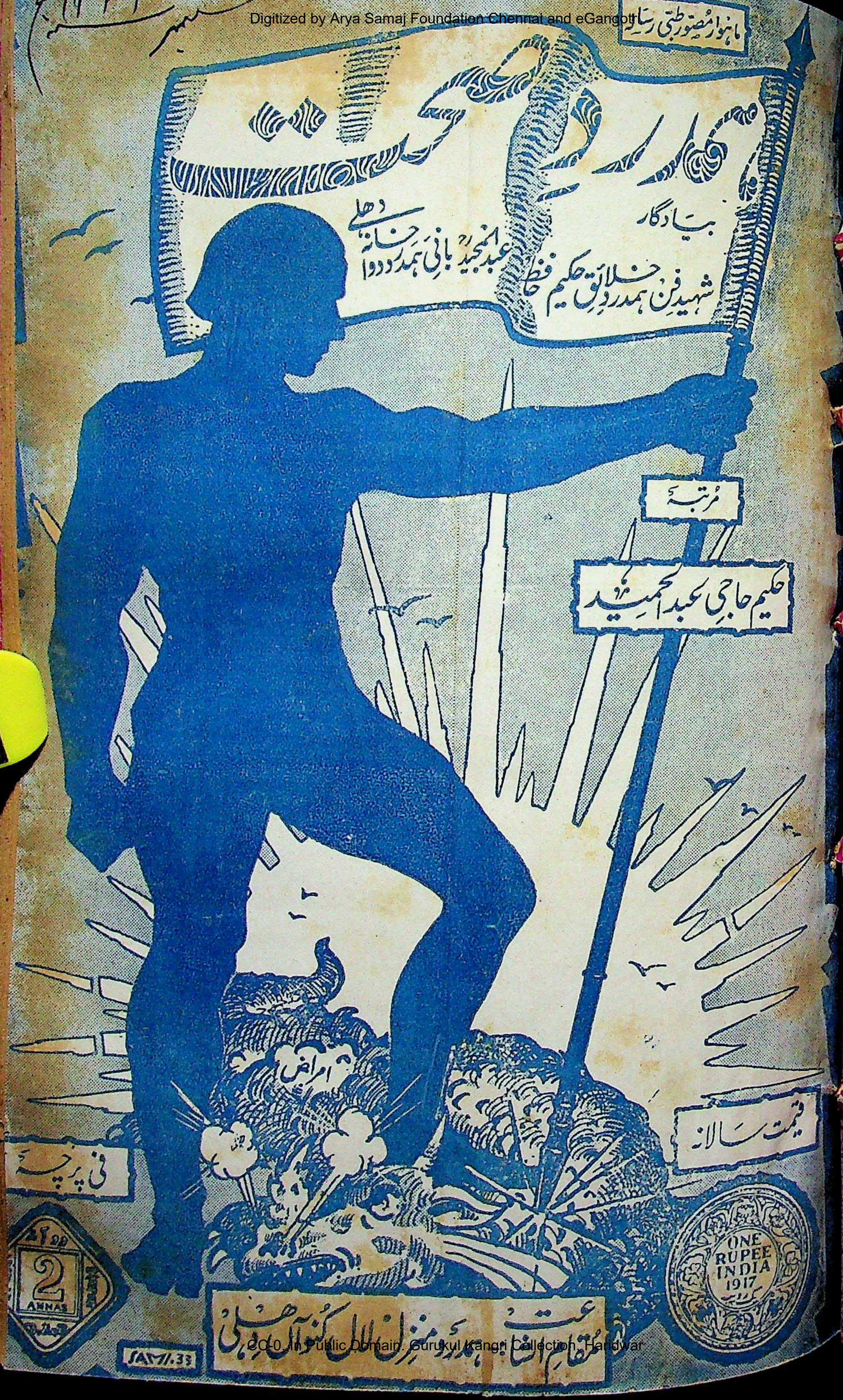

ماہوار مصوّر طبّی رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہیدِ فنِ ہمدردیِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانیِ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی محمد عبدالحمید

قیمت سالانہ

ONE RUPEE INDIA 1917

فی پرچہ

2 ANNAS

مقامِ اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

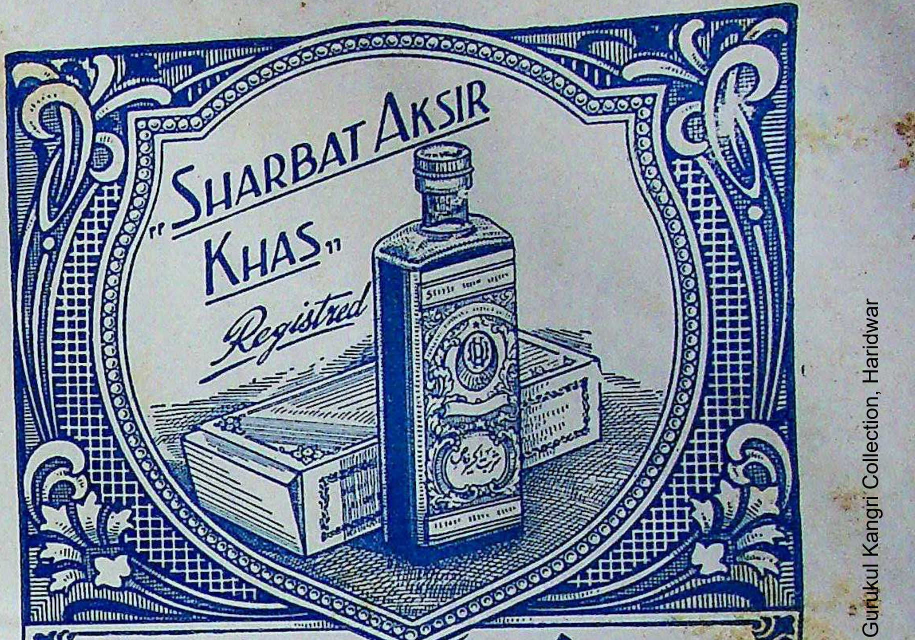

شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ اٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

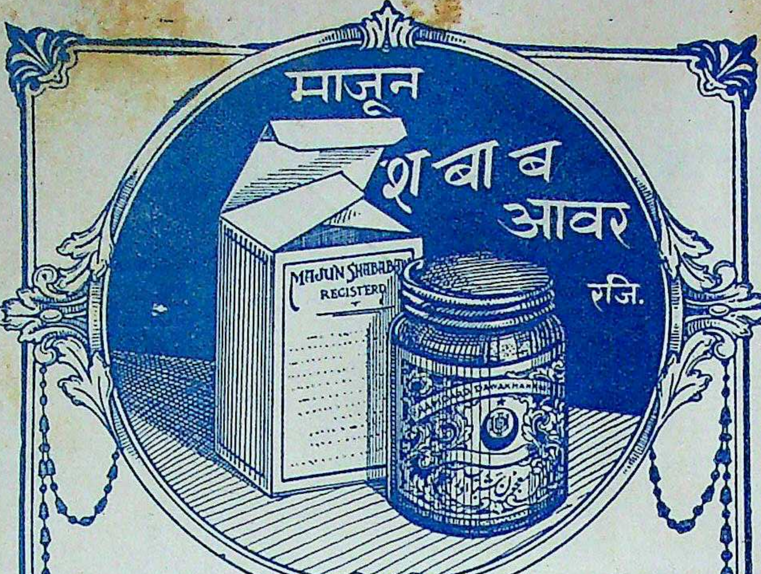

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست مفت
طلب فرمائیے

جلد ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۳

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) مارگیگنی (مشہور اطالوی ماہر علم تشریح) (۲) حضرت سائل دہلوی (۳) ہونٹوں کے ارتعاش سے بہرے بھی سن سکتے ہیں

دستی تصاویر: (۱) ماشنوف روسی۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۲
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۳
دل دادگانِ ادب کو مژدہ	مرزا غلام قطب الدین احمد خاں	۴
مراسلات		
کل حیدرآباد یونانی طبی کانفرنس	حکیم مقصود علی خاں صاحب	۶
یوپی کے اطبا کے لیے لمحۂ فکریہ	حکیم عبد الخالق صاحب	۷
شفاخانہ جامعہ طبیہ کی ماہانہ رپورٹ	عطاء الرحمن صاحب	۸
خیراتی یونانی ہسپتال کا قیام	سکرٹریان مجالس الاطبا پنجاب	۸
آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی کا سالانہ افتتاحی جلسہ	غلام عباس صاحب	۸
علم اور حکمت کے خزانے		۹
انتقاد		
مختلف کتابوں اور رسالوں پر تبصرے	حکیم عبد الحمید صاحب	۱۰
مقالات		
دیسی طبوں کے تنزل کے اسباب	حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۱۵
باب الصحت		
ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ	ڈائرکٹر انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور	۲۴
بعض آدمی لمبے کیوں ہوتے ہیں؟	مسٹر لوئس، ایم۔ بش	۲۸

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مزاحیہ		
دوا	حکیم کوثر چاندپوری	۳۱
معلومات		
مفید صحت کوئلہ	ترجمہ	۳۵
خون میں نمک کی کمی	"	۳۵
شراب پی کر موٹر چلانا	"	۳۶
مکان میں سرد اور گرم ہوا کے انتظامات	"	۳۶
الف سے لے کر ے تک حیاتین	"	۳۶
طویل عمری کا راز	"	۳۷
خون بہنے کو روکنے کا نیا طریقہ	"	۳۷
سڑکوں میں نمک کا استعمال	"	۳۷
مجرّبات		
پانچ مجربات	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۳۸
دو مجربات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۸
تین مجربات	حکیم محمد یوسف صاحب	۳۹
دو مجربات	حکیم مقبول شاہ وارثی	۳۹
دو مجربات	حکیم سید شوکت علی صاحب	۳۹
جوابات	مختلف اطبا	۴۰
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷
اشتہارات ہمدرد دواخانہ دہلی		۴۹

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ۔ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا۔

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدردِ صحت کا جولائی سنہ ۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبطِ تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا، علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب مدیر ہمدردِ صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا۔ اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی سے بذلِ زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں۔ اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ   دہلی   ۳ اگست سنہ ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری

سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین نہایت علمی، بلند پایہ اور پر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے تھا حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بے حد دل چسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے۔ اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا"

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا۔ ضبطِ تولید کی اشاعتِ خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مُرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے۔

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، الیف۔ آر۔ اے۔ آئی، الیف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، الیف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر، جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہِ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

G Ryley Scott

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

ایڈیٹر صاحب رسالہ "معارف" اعظم گڈھ

"حکیم عبد الحمید صاحب دہلوی اہم طبی مسائل پر اپنے رسالہ ہمدرد صحت کے مفید نمبر نکالا کرتے ہیں اس سے پہلے وہ مختلف مسائل پر متعدد نمبر نکال چکے ہیں۔ یہ نمبر درحقیقت پوری کتاب ہے۔ موجودہ دور کے ایک اہم اور عالم گیر مسئلہ "ضبط تولید و اصلاح نسل" پر ہے۔ ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک تو محض تعیش اور اخفائے جرم کے لیے جو آج کل یورپ میں رائج ہے یہ نہ صرف مذہب بلکہ اخلاق، انسانیت اور منشاء تخلیق کے خلاف ہے، اور اب خود یورپ میں اس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں۔ لیکن بعض خاص حالات مثلاً بیماریوں کی صورت میں وہ کبھی مناسب ہو جاتا ہے اور اس صورت میں مذہباً بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لحاظ سے یہ نمبر اس اہم مسئلے پر نہایت مفید ہے۔ اس میں تاریخی، علمی، اقتصادی، طبی اور مذہبی مختلف نقطہ ہائے نظر سے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر مبسوط و محققانہ مضامین فراہم کیے گئے ہیں۔ اس مختصر ریویو میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس کے ابواب سے ان بحثوں کا سرسری اندازہ ہو جائے گا۔ اس میں گیارہ باب ہیں بعض ابواب میں کئی فصلیں ہیں۔ ہر باب میں اس کے متعلقہ موضوع پر نامور یونانی اطبا اور ڈاکٹروں کے محققانہ مضامین ہیں۔ جن میں یورپ کے مشاہیر فن بھی ہیں۔ غرض اس نمبر میں اس مسئلے کا کوئی پہلو چھوٹنے نہیں پایا ہے۔ ہر پہلو پر نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ فن سے متعلق اور ارباب فن کی متعدد تصویریں ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر غالباً اس سے بہتر معلومات کا ذخیرہ نہیں مل سکتا۔"

(معارف اگست سنہ ۳۹ء)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ساقی" دہلی

"دلی کے مشہور و معروف طبی رسالہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر دورِ حاضر کے اس اہم اور نزاعی مسئلے سے بحث کرتا ہے جس کا تعلق براہ راست انسان کی عملی زندگی اور اصلاح نسل سے ہے۔

یورپ میں تو ایک مدت سے اس مسئلے کی مختلف حیثیات پر نقد و بحث جاری ہے۔ لیکن ہندوستان میں اب تک سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہوئی تھی۔ ہمدرد صحت ہمارے شکریے کا مستحق ہے کہ اُس نے اس مسئلے کو چھیڑ دیا اور اب اس پر اس قدر تحقیق اور جامعیت کے ساتھ محققین و ماہرین یورپ و ایشیا کے افکار و آرا، ملک کے آگے پیش کر دیے کہ اُن کی روشنی میں اب اس مسئلے کی مختلف حیثیات کو سمجھنا مشکل نہیں رہا۔

فی الحقیقت یہ نمبر اُردو لٹریچر میں گران قدر اضافہ ہے۔ جس کے لیے ہم اس کے فاضل ایڈیٹر حکیم حاجی مولوی عبد الحمید کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

سائز ۲۹×۲۲/۸ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، حجم تقریباً ۳۰۰ صفحات، ٹائیٹل پیج نہایت خوب صورت اور جاذب نظر۔ ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ حکیم صاحب نے اس نمبر کی قیمت صرف ۲؍ رکھی ہے جو ہمارے نزدیک مفت کے برابر ہے۔

حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی کھاتولی

"ضبط تولید" نمبر موصول ہوا۔ عنایت و کرم کا شکریہ! آپ کی خاص اشاعتوں کا اعلیٰ معیار اور صوری و معنوی محاسن روایات میں داخل ہیں۔ ایسی بے مثال خدمت آپ ہی کا حصہ ہے۔ ناظرین ہمدرد صحت فی الواقع گھر بیٹھے ہوئے اس جام جہاں نما میں عالم طب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ عوام کے لیے عموماً اور اطبا کے لیے خصوصاً آپ کا جریدہ فریدہ قابل قدر تحفہ ہے۔"

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے۔ قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ۔

دل دادگانِ ادب کو مژدہ

دہلی، دار الخلافہ شاہانِ پیشیں، اپنی نوعیت میں فرماں رواؤں کی قدر دانی، ہنر پروری اور علم دوستی کے سبب سے مصرِ ادب مشہور ہو چکا ہے۔ یہی مصرِ ادب انقلابِ زمانہ سے عہدِ غدر کے بعد سے کاملین کے اُٹھ جانے سے در و دیوار کا شہر رہ گیا۔ ادب، علم، تہذیب، قدیم اخلاق عامّہ اور دوستی و وفا کے سکول سب غارت ہو چکے۔ اب یہاں لٹے کھٹے بس دو ایوان رہ گئے ہیں، جو محتاجِ تعارف نہیں۔

(۱) سید وحید الدین صاحب بیخود دہلوی کا گھر۔

(۲) ابو المعظم مرزا سراج الدین احمد خاں سائل دہلوی کا مکان۔

اوّل الذّکر حضرت بیخود دہلوی کے دو دیوان شائع ہو چکے ہیں جن سے اہلِ ذوق فائدہ و لطف اُٹھاتے ہیں۔

راقم کے والد ماجد حضرت سائل دہلوی نے اپنے ذوقِ طبع سے شعر و شاعری کی کئی بیاضیں الماریوں کی زینت بنا رکھی ہیں لیکن تا حال اپنا کلام طبع نہیں کیا، جس کا الم و افسوس بجا طور پر ان کے احباب، ان کے تلامذہ اور ان کے کلام کے شائقین کو ہے۔ حضرتِ موصوف سے جب اس بارے میں تذکرہ آیا تو جواب ملا "بھئی، مجھے نظرِ ثانی کے لیے دنیا فرصت نہیں لینے دیتی، کیوں کر چھپوا سکتا ہوں"۔ حاصلِ کلام بڑے اصرار اور ضد کے بعد ان کو اُس مثنوی کی اشاعت پر آمادہ کیا جو اپنی نوعیت میں بمقابلہ تمام مثنویوں کے جُدا ہے۔ اس میں مخرّبِ اخلاق جذباتِ عشق و محبّت مطلق نہیں۔ جس مقام پر محبت کے جذبات کا ذکر آیا ہے وہاں ایسی سنجیدگی اور متانت پائی جاتی ہے جس سے کوئی بد اخلاقی اور ابتذال کا شائبہ تک نہیں ظاہر ہوتا۔ یہ مثنوی مبنی ہے ایک ایسی کہانی پر جو اپنے میں ایک ایسی دل کشی رکھتی ہے کہ پڑھنے والا چاہتا ہے کہ اسے ختم کر کے ہی ہاتھ سے رکھے۔ عہدِ سابق کے اخلاق و عادات، رسوم و محاورات، طرزِ گفتگو زنانہ اور مردانہ اس میں درج ہیں۔ آئینِ دربار، قوانینِ ملک داری، حوصلہ مندی، بذل و عطا، جود و سخا اس میں آپ کو نظر آئیں گے۔ اُس عہد کی رسمیں، مختص محاورے اور وہ الفاظ جو اب سننے میں نہیں آتے مع فرہنگ اس میں موجود ہیں۔ یہ مثنوی والد صاحب نے دو مستیوں کے اصرار سے شروع کی تھی۔ ایک ان میں سے خان صاحب مرزا محمد علی خاں بہادر ممبر کونسل ریاست ٹونک تھے دوسرے خان بہادر میر ناصر علی خاں صاحب مدیر صلائے عام تھے۔ چند مہینے میں تقریباً چھ ہزار اشعار تصنیف ہوئے تھے کہ یہ دونوں حضرات راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ ان کے اُٹھ جانے سے والد ایسے دل شکستہ ہوئے کہ آٹھ دس برس تک مثنوی کی طرف مطلق توجّہ ہی نہ کی۔ اب ایک حادثے کی وجہ سے خود فریش ہو گئے ہیں۔ چلنا پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا ترک ہو گیا۔ ایک گوشے میں بستر پر لیٹے رہتے ہیں۔ اپنی معذوری اور بے شغلی سے ہر وقت پُر الم رہنے کی وجہ سے ماؤفِ قلب ہونے لگے تھے۔ اب میری گزارش اور اپنے بعض دوستوں کے اصرار سے سلسلۂ تصنیفِ مثنوی پھر جاری کر دیا جو ان کو اختلاجِ قلب کی آفت سے کم دوچار ہونے دیتا ہے۔ گو ابھی مثنوی تمام نہیں ہوئی ہے، لیکن میں نے یہ خیال کر کے کہ ان کے شغل میں فرق نہ آئے، یہ نیّت کی ہے کہ اس کو بہ اقساط شائع کرتا رہوں۔ چنانچہ پہلی قسط میں دو ہزار شعر کا مجموعہ ہدیۂ ناظرین ہو گا۔ طباعت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ نمونۂ کلام کے طور پر سبب تصنیف کے اشعار ذیل میں درج ہیں۔ موجودہ تقطیع سے اصل مثنوی کی تقطیع بڑی ہو گی۔ ہر صفحہ پچیس سطر کا ہو گا۔ فلس کیپ سائز، متن کے حاشیے پر فرہنگِ الفاظ ہو گی۔ اس قسط کی قیمت میں نے تقریباً وہ رکھی ہے جس سے مقصود میرا ذاتی فائدہ چنداں نہیں بلکہ اس قسط کی قیمت سے آئندہ قسطیں شائع ہوتی رہیں گی۔ اس قسط کی ضخامت تقریباً ساڑھے پانچ جزو ہے۔

جس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک آٹھ آنے ہوگی۔ یہ قیمت اس کاغذ، اس لکھائی اور چھپائی کے اعتبار سے مطلق زیادہ نہیں۔ امید ہے کہ یونی ورسٹیاں اپنے مدارس اور کالجوں کے لیے اور پرائیویٹ مدارس اپنے لیے اور ہنر پرور، ادب کا مذاق رکھنے والے رؤسا اپنے کتب خانوں کے لیے مقبولیت کا خلعت عطا فرمائیں گے۔

راقم: مرزا غلام قطب الدین احمد خاں عرف محمد میاں نصیح تخلص
لال دروازہ۔ دہلی

سبب تصنیف مثنوی نورٌ علیٰ نور

والہ شعر و سخن مدت سے ہوں
روشناس اہل وآں شہرت سے ہوں
بلبل ہند دستاں جس کا لقب
جس پہ نازاں شہر دہلی کا ادب
مجھ سے واقف ہے جہان شاعری
ہوں میں رکن دودمان شاعری
جس پہ نازاں ہے زبان دہلی کی آج
ختم جس پر عزّ و شان دہلی کی آج
میرے اصنافِ سخن میں یہ بھی ہو
گل شگفتہ اس چمن میں یہ بھی ہو
خامہ کو تکلیف جُنبش کیوں نہ دوں
گر نہ دوں تو چین سے کیوں کر رہوں
کرلیا جب خامہ فرسائی کا عزم
منعقد کی دوستوں کی ایک بزم
ایک نے لیلیٰ و مجنوں کو کہا
چار نے یہ کہہ کے اس کو رد کیا
اک نے جامی کے تتبع کو کہا
دس کا اس پر بھی نہ ٹھیرا مشورہ
خسرو و شیریں کا آیا تذکرہ
اس پہ بھی ٹھیرا نہ باہم مشورہ
داستاں فرہاد و شیریں کی چھڑی
بحث اس پر بھی بہم گھنٹوں رہی
وامق و عذرا کا آیا پھر دھیان
اس پہ بھی احباب نے رکھے نہ کان
نل دمن کی چھڑ گئی پھر گفتگو
پائی اس سے بھی مخالف آرزو
قیس و لبنیٰ کی سنی جب داستاں
بیشتر نے کی نہیں کمتر نے ہاں
دوپہر تک طے نہ پائی کوئی بات
اک طرف بیٹھے تھے اک عالی صفات
نظم کیجیے قصّۂ عہدِ جلال
اس طرف دوڑائیے اسپِ خیال
گو یہ قصہ سن چکے ہیں کان خوب
کھو چکا ہے ہوش خوب اوسان خوب
داب شاہانِ سلف کیجیے رقم
دیکھیں زور طبع نیروئے قلم
چھوڑ دینا چاہیے سب کا خیال
کیوں زباں کو آپ رکھیں اپنی لال
متفق اس رائے سے سب ہوگئے
کون سنتا تھا مری آرے بلے
ہوں نبیرہ نیرِ رخشاں کا میں
خوشہ چیں نواب مرزا خاں کا میں
یعنے وہ جس کا تخلص داغ تھا
ہم نوائے عندلیب باغ تھا
دوستوں کا یہ گمان نیک ہے
کہتے ہیں دلّی میں سائل ایک ہے
مدّعا اس طرح سے ہے اور کچھ
مثنوی پر تا کروں میں غور کچھ
امتثال امر یاراں فرض ہے
یہ بھی ایک قابل ادا کے قرض ہے
کھا نہ جائیں گے مجھے یارانِ شہر
جینے دیگا مجھ کو کیوں کر ان کا قہر
وا کیا پھر ان پہ باب مشورت
قصہ اصلی نظم ہو یا من گھڑت
کس لیے روحِ نظامی کو ستاؤ
دھن یہ چھوڑو راگنی کچھ اور گاؤ
گو رہی تا دیر باہم قیل و قال
چھوڑنا آخر پڑا یہ بھی خیال
روح خسرو کو نہ پہنچے تا ملال
مشورے سے رد ہوا یہ بھی سوال
نامرادی نے اسے بھی رد کیا
جز غمِ فرقت نہ تھا اس میں مزا
واقعہ ان کا نہ جانا معتبر
قطع اس سے بھی پڑی کرنی نظر
روح فیضی کا بھی تھا پاسِ ادب
ناموافق اس بھی تھے سب کے سب
کثرتِ آرا نہ تھی اس کی معین
یہ کہانی بھی نہ ٹھیری دل نشیں
توڑ کر مُہرِ خموشی بول اُٹھے
آپ کن قصوں میں جھگڑوں میں پڑے
مہر و نورالدیں کا لکھئے حالِ عشق
عرض ہوں اَشکالِ عشق اِشکالِ عشق
ہے یقیں یہ آپ کی طرزِ ادا
اس فسانے کو بنا دے گی نیا
کارسازی عشق کی معلوم ہو
مثنوی ایسی ہو جس کی دھوم ہو
ذہنِ ناقص میں جو میرے آئی بات
عرض کردی با اُمیدِ التفات
وعدے سب لے لے کے حتمی چل دیے
کلک و کاغذ اب مرے پالے پڑے

جو حضرات اس مثنوی کی قدر کریں اور خریدار بنیں وہ جلد از جلد موازی نو آنے کے ٹکٹ یا نقد بھیج کر ہمیں متشکر کریں تا کہ مطبع سے نکلتے ہی قسط اوّل کے اجزا ان انہیں روانہ کردئے جائیں۔ اور دوسری قسط کے لیے منشا ظاہر کردیں کہ وہ اپنے وقت پر بے تاخیر ارسال خدمت کردی جائے یا نہیں۔ مثنوی کی قسطوں کا اندازہ تعداد میں تقریباً چھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ خریدار حضرات اپنا نام اور پتہ نہایت صاف اور مفصّل اُردو یا انگریزی میں لکھ کر راقم کے پاس بھیج دیں۔

مراسلات

کُل حیدرآباد یونانی طبّی کانفرنس

جناب والا! زندہ قوموں اور ترقی یافتہ ممالک میں ہر فن کے حاملین کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے فن کے احیاء وارتقاء اور نشر واشاعت کی غرض سے مختلف ذرائع اور وسائل اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے فن کے محاسن اور خوبیوں کو عوام کے سامنے پیش کر سکیں۔

چوں کہ سال موجودہ طب یونانی کے ارتقائی دور اور احیارِ فن کے لیے ایک تاریخی سال ہے نیز صدر شفاخانہ اور نظامیہ طبّی کالج کی اجرا اور متوقعہ افتتاح سے تمام بہی خواہان فن کے دلوں میں ایک نئی اُمنگ اور پُرجوش ولولہ پیدا ہو چکا ہے جو صرف ہمارے آقائے خداوند نعمت سلطان الحکمت کی شاہانہ فیاضی اور علوم وفنون کے ارتقا کی طرف خسروانہ توجّہ عالی کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

اگر ہم سے اس موقع پر نذرِ عقیدت پیش کرنے اور ہماری احیار ترقیٔ فن کے مساعی کو منصّۂ شہود پر لانے میں کوتاہی عمل میں آئے گی تو یہ نہایت کم نصیبی اور کفرانِ نعمت کا بین ثبوت ہوگا۔ اس لیے انجمن الطبّائے ماہ شعبان میں حسب ذیل امور کے انجام دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے اور یہ سب کچھ جناب جیسے اعلیٰ خیال، دور اندیش، فیاض اور جوشِ عمل رکھنے والی ہستیوں کے بھروسے پر کیا جا رہا ہے۔

کُل حیدرآباد یونانی طبّی کانفرنس کا انعقاد جس میں

تحریکات: (ل) سلطان العلوم والحکمت کے شاہانہ سرپرستیوں کے اعتراف وتشکّر میں نذرِ سپاس وعقیدت گزراننے کے علاوہ الحاق نظامیہ طبّی کالج بہ جامعہ عثمانیہ درس گاہ قابلات وطبیبات کے قیام تعلیم دواسازان وعطاران کا انتظام، اضلاع کے اطبا کے لیے شاہی مدے جدید اسکیم کے اجرار کا مطالبہ، ایک طبّی کتب خانے کا اجرار اور اسی قسم کی دوسرے مفید تحریکات پیش ہوں گی۔ نیز جدید دستور کی روشنی میں اطبا اور انجمن کا سیاسی لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

مقالات: (ب) فن سے متعلق محققانہ اور فاضلانہ مقالات ومضامین تیار کرائے جائیں گے۔

طبّی نمائش: (ج) طبّی نمائش منعقد ہو گی جس میں نادر قلمی کتب، ملکی نادر وکمیاب وعجیب الاثر جڑی بوٹیاں، بہترین تازہ طبّی تصنیفات، جرّاحی کے قدیم آلات، طبّی تصاویر ومجسّمات حفظِ صحت عامّہ کے متعلق معیاری نمونے، نصاب تعلیم کی طبّی سہولت کے لیے مفید سامانِ دواسازی کے آلات منتظم دواخانوں کے اسٹال ہوں گے۔

مجلس مشاورتِ طبّی: پیچیدہ مریضوں کے لیے فاضل اطبا کی مجالس مقرّر کیے جائیں گی جو باہمی مشورے سے مرض کی تشخیص وتجویز کا کام انجام دیں گی۔ حیدرآباد اور طب کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ طبّ یونانی کے اس قدر شاندار مفید طبّی کام اعلیٰ پیمانے پر انجام دیے جائیں۔

ان تمام امور میں کام یابی کا انحصار جناب والا کی توجّہات خصوصی پر منحصر ہے

امید کہ ۲۰ رجب سنہ ۵۸ھ تک حسب ذیل امور میں حصّہ لے کر اور اشتراک عمل کا ثبوت دے کر انجمن کو شکر گزار فرمایا جائے گا۔

(۱) ارسال تحریکات مفیدہ

(۲) طبّی محققانہ وفاضلانہ مقالات ومضامین

(۳) ارسال طبّی نادرات وعجائبات، قلمی کتب، نایاب عقاقیر، طبّی قدیم آلات برائے طبّی نمائش۔ (۴) آں جناب کی تالیفات وتراجم طبّی۔

(۵) رموزِ مطب کے تحت معالجات جن کا مکمّل ریکارڈ جناب کے پاس موجود ہو مع تصاویر ونسخہ جات وغیرہ جن میں جناب کو نمایاں کام یابی حاصل ہوئی۔ (۶) عطیہ لطیب خاطر جس قدر بھی جناب مناسب تصور فرمائیں (۷) زرِ رکنیت استقبالیہ مبلغ پانچ روپے۔ (۸) زرِ رکنیت انجمن الطبا یونانی (برائے اطبا بلدہ سالانہ (۳عہ) اور برائے اطبا اضلاع (۱۲/) (۹) زرِ عشائیہ اگر جناب اس میں شریک ہونا چاہیں ۸عہ۔

نوٹ: تمام امور کے متعلق استفسارات ومراسلات دفتر انجمن اطبّار یونانی افضل گنج یونانی طبّی بورڈ حیدرآباد دکن سے کی جائے۔

حکیم مقصود علی خاں
صدر نشین استقبالیہ

حکیم محمد ھبۃ اللہ
معتمد استقبالیہ

یو۔پی کے اطبّا کے لیے لمحۂ فکریہ

حکومت یو۔پی نے گزشتہ دنوں دیسی طریقۂ علاج کے لیے ایک قانون، جس کا نام "انڈین میڈیسن ایکٹ" ہوگا منظور کیا ہے۔ اس کا نفاذ بہت جلد ہونے والا ہے۔ جہاں تک قانون کا مقصد ہے وہ طبِ یونانی اور ویدک کے لیے ایک مبارک قدم ہے۔ یہ ضرور ہے کہ ابھی قانون اتنا مکمل نہیں ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم دیسی طریقۂ علاج کو آسمان عروج پر پہنچا سکیں۔ تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر یہ قانون بسا غنیمت ہے۔

اس سے پہلے بھی حکومت یو۔پی نے چند سال ہوئے دیسی طریقۂ علاج کے لیے "انڈین میڈیسن بورڈ" بنایا تھا۔ مقاصد تو اس کے بھی طب کے لیے نہایت مفید تھے لیکن جہاں تک عمل کا تعلق ہے وہ سوائے قلیل تعداد میں معالجین کی رجسٹری کرنے کے اور کچھ نہ کر سکا۔ اگر اس آنے والے قانون کے ساتھ بھی سابقہ حکومت کی طرح اس حکومت کا بھی رویہ ہوا کہ بس قانون بنا اور چھپ کر قانون داں حضرات کی الماریوں کی زینت ہو گیا تو ایسی حالت میں ہماری دیسی طب کا خدا ہی مالک ہے۔

بہرحال عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر اس آنے والے قانون پر نیک نیتی سے عمل درآمد کیا گیا تو نہ صرف یہ کہ ہم میں سے نااہل معالج اس مقدس فن کی بیخ کنی سے روکے جا سکیں گے۔ بلکہ دواخانوں اور دوافروشوں کی ایک بڑی حد تک اصلاح کی جا سکے گی۔ ایک انڈین میڈیسن بورڈ کے ماتحت بہت سی طبّی درس گاہیں قائم کی جا سکیں گی۔ میں یہ مانتا ہوں کہ گزشتہ بورڈ کے ماتحت پورے طور پر طب کی پورے طور پر طب کی خدمت انجام نہ پا سکنے کی ذمّے داری ایک حد تک ہمارے محترم ممبران بورڈ پر رہی۔ کیوں کہ ان ممبروں کا یہ فرض تھا کہ وہ دیسی طب کو اور خصوصاً طبِ یونانی کو بام عروج پر پہونچانے کے لیے انتہائی جدّوجہد سے کام لیتے۔ برخلاف اس کے ان حضرات نے اپنا فرض صرف بورڈ آف انڈین میڈیسن کی ممبری تک ہی محدود سمجھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان حضرات نے بورڈ کا ممبر بن کر طبِ یونانی کو بہت بڑا صدمہ پہنچایا۔ ابھی پچھلے دنوں حکومت یو۔پی نے دیہات سدھار اسکیم کے سلسلے میں ۱۴۶ ویدک اور صرف ۴۶ یونانی دواخانے قائم کیے ہیں۔ صوبہ یو۔پی۔ کے گوشے گوشے سے ان اعداد و شمار کے خلاف آواز بلند کی گئی مگر نتیجہ خاک بھی نہیں نکلا۔ اب میں بلا کم و کاست یہ کہوں گا کہ اس صورتِ حال کی تمام ذمّہ داری ہمارے ان مسلم ممبران پر ہے جو عرصے سے بورڈ کے نامزد ممبر ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کے لیے حکومت کو مطعون کیا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس وقت حکومت کو کوتاہ نظری سے بالاتر ہو کر اس سلسلے میں عمل کرنا چاہیئے تھا۔ کیوں کہ یونانی طریقۂ علاج ہی وہ طریقہ علاج ہے جس میں ہر مذہب و ملّت کے لوگ معالج ہیں اور ہر طبقے کے لوگ جس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے جب کہ رجسٹرڈ ویدا اور حکیموں کی فہرست شہادت دیتی ہے کہ وید حضرات ہزاروں کی تعداد میں اور حکیم صاحبان صرف چند سو کی تعداد میں رجسٹرڈ ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے کہنہ مشق اطبّا نے اس سلسلے میں بورڈ کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی۔ لیکن یہ بھی واضح ہے کہ جن اطبّا نے اس طرف توجّہ کی اور اپنی درخواست رجسٹری کے لیے بورڈ میں پیش کی ان کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ کیا اس کی تمام ذمّہ داری ان ممبران پر نہیں جنھوں نے ان درخواستوں پر بے جا نکتہ چینی کر کے اپنی خود غرضیوں کی پیاس بجھائی۔

بہرحال قانون مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب نافذ ہونے والا ہے۔ اس کے نافذ ہونے کے بعد کوئی حکیم بغیر قانونی سند پیش کیے مطب نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ غیر رجسٹرڈ حکیم کسی دوسری طرح بھی طب کی خدمت کرنے کا حق نہیں رکھے گا۔ لہٰذا اجلہ اطبّا سے میری یہی گزارش ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اپنا نام رجسٹرڈ کرانے کے لیے سکریٹری بورڈ آف انڈین میڈیسن لکھنؤ کے نام اپنی درخواست مع فیس رجسٹریشن ارسال کر دیں۔ اسی مہینے آپ کی رجسٹری ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ دوسرے آپ حضرات اپنے اپنے مقام پر طبی کمیٹیاں قائم کر کے ان کا الحاق صوبہ کی انجمن طبیہ جھوائی ٹولہ لکھنؤ سے کرائیں۔ طبّ یونانی کو زندہ رکھنے کے لیے باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کوشش کرنے کی آج سے زیادہ کبھی ضرورت پیش نہیں آئی ہے۔

راقم حکیم عبدالخالق، سہارن پور

شفاخانہ جامعہ طبیّہ دہلی کی ماہانہ رپورٹ

شفاخانہ جامعہ طبیّہ سے مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے۔ تشخیص و تجویز بہتر اور دوائیں عمدہ ہونے کی وجہ سے روز بروز مریضوں کا ہجوم بڑھتا جاتا ہے اور ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی اقوام کے مرد، عورت اور بچّے شفاخانے سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جولائی ۳۹ء میں تین ہزار چھبیس مریضوں نے مفت علاج کرایا۔

نیازمند، عطاء الرّحمن، معالج شفاخانہ جامعہ طبیّہ، دہلی۔

خیراتی یونانی ہسپتال کا قیام

جمعیت مجالس الاطبّائے پنجاب نے اپنے حالیہ اجلاس میں ایک عظیم الشّان خیراتی ہسپتال کے قیام کی تجویز منظور کی ہے۔ یہ ہسپتال اپنی وسعتوں اور خصوصیتوں کے لحاظ سے صوبے بھر میں پہلا یونانی ہسپتال ہوگا۔ تمام مقامی جماعتوں اور اکابر ہستیوں کا تعاون حاصل کر لیا گیا ہے۔ صوبے کی حکومت سے ہسپتال کے لیے زمین حاصل کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہسپتال کے لیے ایک ماہر تعمیرات نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

حکیم عبدالمجید عتیقی، حکیم غلام محی الدین، سکرٹریان جمعیت مجالس اطبّائے پنجاب، لاہور

آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی کا سالانہ افتتاحی جلسہ

مورخہ ۱۰ اگست ۳۹ء کو آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی کا افتتاحی جلسہ بصدارت عالی جناب حکیم مولوی عبدالقیوم صاحب صدر سوسائٹی، بمقام لکچرس ہال آصفیہ طبیہ کالج منعقد ہوا۔ جلسے میں علاوہ پروفیسر صاحبان و طلبا کے دیگر طبیب صاحبان و اولڈ بوائز نے بھی شرکت فرمائی۔

بعد تلاوت کلام پاک مولوی مطلوب الحسن صاحب عارفی نے سوسائٹی کی ضرورت اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ پھر غلام عباس صاحب نے اسی موضوع پر مختصر تقریر کی اور سکرٹری کی عدم موجودگی کی وجہ سے سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد حسب ذیل جدید عہدے داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

(۱) وائس پریسیڈنٹ :- مولوی مطلوب الحسن صاحب عارفی محرک :- مولوی غلام عباس مؤید: حافظ محمود الحسن صاحب
(۲) سکرٹیری :- مولوی غلام عباس محرک: مولوی نور محمد صاحب ترکی مؤید: مسٹر صابر حسین
(۳) جائنٹ سکرٹیری :- مولوی نور محمد صاحب ترکی محرک: محمد یوسف صاحب مؤید: مسٹر محمد نعیم
(۴) معتمد (خازن) :- مسٹر غلام محمد محرک: حافظ محمد حنیف صاحب مؤید: محمد ہارون صاحب

خاکسار، غلام عباس، سکرٹیری آصفک ڈبیٹنگ سوسائٹی، بھوپال

میزان الطب اردو

حکیم اکبر ارزانی کی مشہور تالیف ہے۔ جو فارسی خواں مبتدیوں کے نصاب تعلیم میں ہے۔ اس کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے۔ تشریح چشم میں طبقات و رطوبات چشم کا نقشہ بھی دیا ہے، فوائد و تنبیہات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

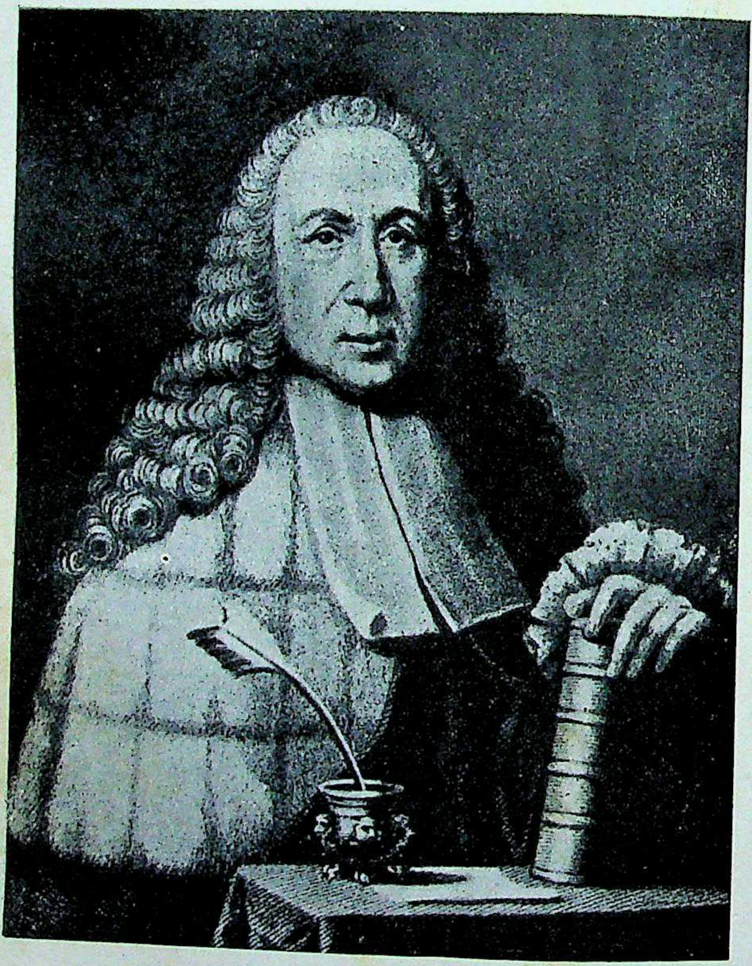

مارگیگنی
(١٦٨٢-١٧٧١)
مشہور اطالوی ماہر علمِ تشریح -

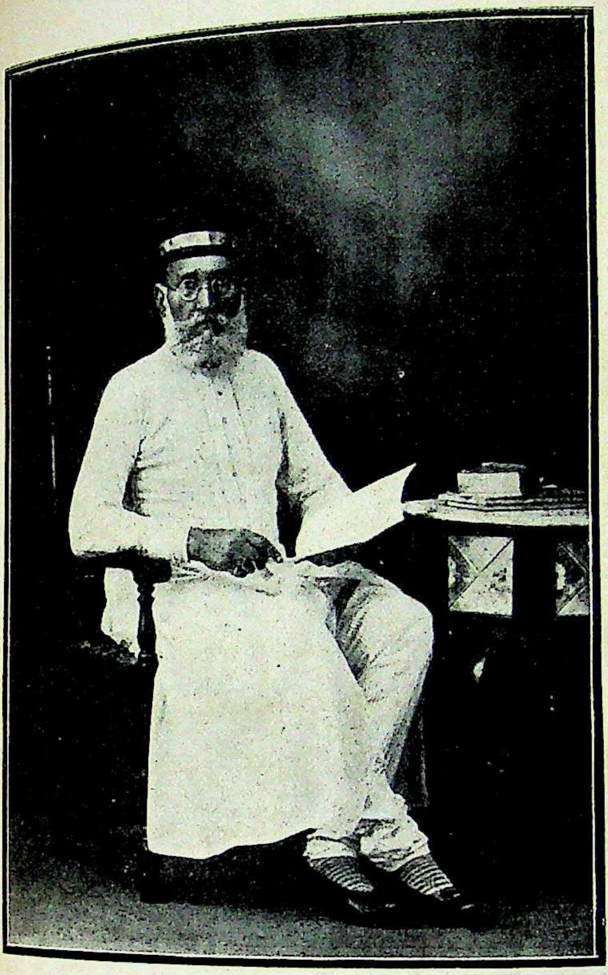

والمعظم نواب سراج الدین احمد خاں صاحب
سائل دہلوی
مصنف مثنوی نورٌ علیٰ نور
اس مثنوی کے متعلق ایک اطلاع اِسی نمبر
میں شائع ہو رہی ہے۔

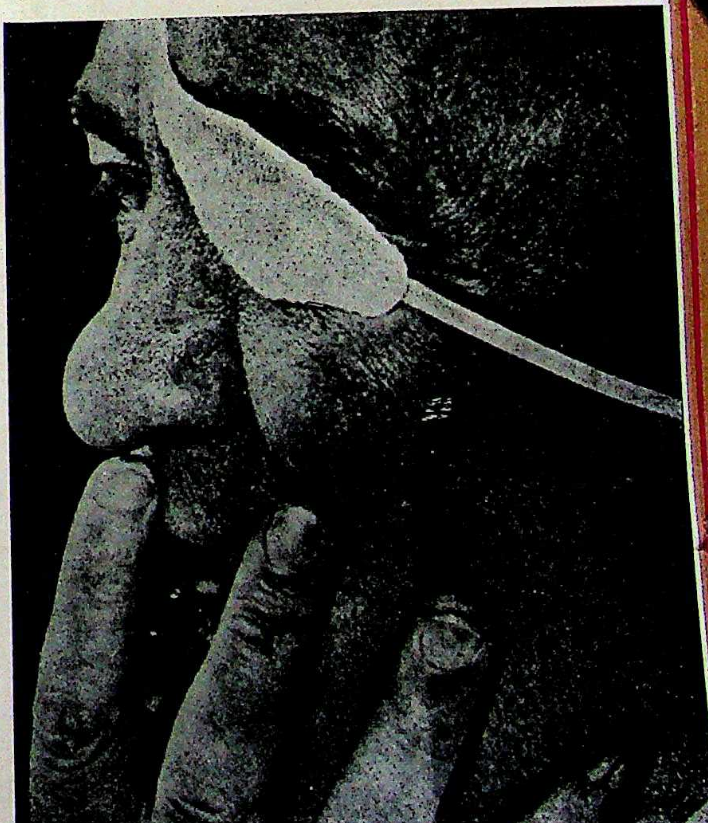

ہونٹوں کے ارتعاش سے بہرے
بھی کامیابی کے ساتھ "سن" سکتے ہیں۔

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدردِ صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کا عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شایع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں سو سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دل چسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے ~~مضمون نگار شامل ہیں جس~~ کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار ملاحظہ فرمائیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دھلی

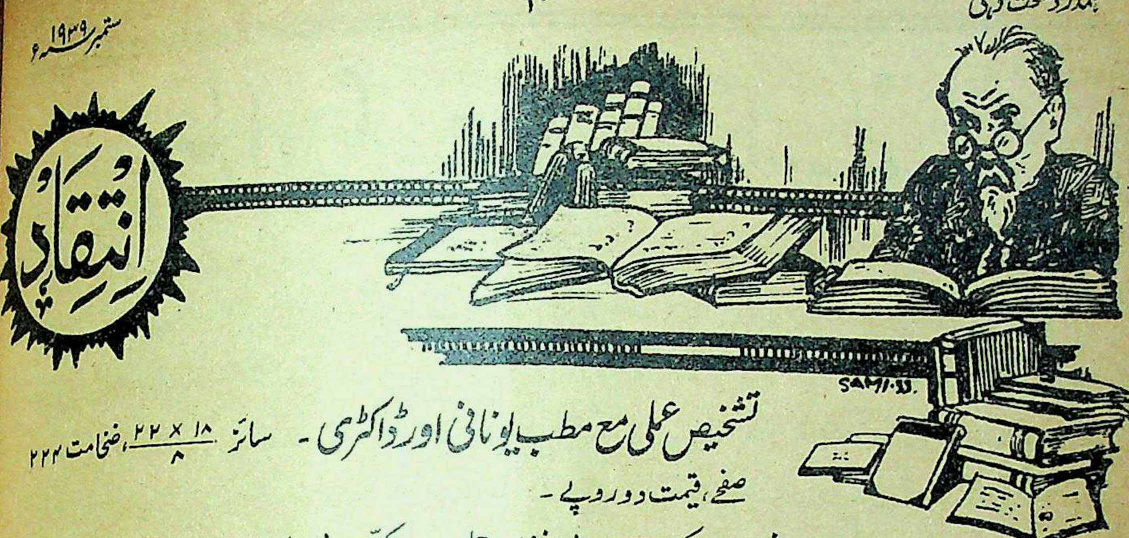

تشخیص علمی مع مطب یونانی اور ڈاکٹری

سائز $\frac{۱۸ \times ۲۲}{۸}$، ضخامت ۲۲۲ صفحے، قیمت دو روپے۔

پتہ :- مینجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن خاں، کچا باغ، باڑہ ہندو راؤ، دہلی۔

"تشخیص علمی مع مطب یونانی اور ڈاکٹری" جناب حکیم مولوی فضل الرحمن خاں صاحب پروفیسر نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد دکن کی تالیف ہے۔ جناب پروفیسر صاحب نے یہ کتاب "صلح کل" کے اصول پر تالیف فرمائی ہے۔ وہ جہاں اس بات کے قائل ہیں کہ یونانی طریقہ علاج امراض اعضائے ہضم، عصبی امراض اور مزمن امراض کے بہترین معالجات کا حامل ہے وہاں وہ ڈاکٹری کے جراحیات، تشخیص اور بعض موثر ادویہ کے بھی مداح ہیں۔ اور آیورویدک کو کشتوں وغیرہ کی وجہ سے ممتاز مانتے ہیں۔ یہ کتاب معالجات پر ہے اور اس میں مؤلف نے ۶۰ صفحے علم تشخیص کے لئے وقف کئے ہیں۔ یہ باب جدید ڈاکٹری کتابوں سے ماخوذ ہے۔ اس کے بعد ۴۵ صفحوں کا ایک باب علاج بالمفردات کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے اس باب میں سر سے پاؤں تک کے اکثر امراض کا ذکر آ گیا ہے۔ ۴۰ صفحوں کا ایک باب مرکبات کے لئے وقف ہے۔ اس میں کثیر الاستعمال، مجرب اور معمول مطب مرکبات کے نسخے درج ہیں۔ آخر میں ۷۶ صفحوں کا ایک باب ڈاکٹری معالجات پر باندھا گیا ہے۔ مؤلف نے سہولت کے خیال سے اس باب میں پہلے تو عام طور پر کام آنے والی ڈاکٹری دواؤں کے نام لکھے ہیں۔ اس کے بعد سر سے پاؤں تک کے امراض کے معالجات مرتب کئے ہیں۔ اس باب کی ترتیب میں پروفیسر صاحب نے ڈاکٹری معالجات کی بہترین کتابیں اپنے سامنے رکھی ہیں اور ہندوستان کے ہسپتالوں کی قرابادینوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ بہر حال یہ کتاب ایک خاص ضرورت کو پورا کرتی ہے اور معالجات کے بارے میں اُس مخصوص اصول کی حامی ہے، جس کو ہم نے اوپر "صلح کل" کے نام سے یاد کیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب سے علاج پیشہ اصحاب کافی فائدہ اٹھائیں گے۔

اسرار الخفیہ فی علم الکیمیا

سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت دو روپے۔

پتہ :- ابو حنیف حکیم مولوی منظور احمد صاحب ہجور چشتی حیدری، مقام مُلہال مغلاں، ضلع جہلم (پنجاب)۔

جناب حکیم منظور احمد صاحب ہجور نے کیمیا کی کسی پرانی بیاض کا ترجمہ "اسرار الخفیہ فی علم الکیمیا" کے نام سے کیا ہے۔ افسوس ہے کہ مؤلف صاحب بیاض کی شخصیت کا کھوج لگانے میں بالکل ناکام رہے۔ لیکن اندازہ یہ ہے کہ یہ بیاض دو سو تین سو برس پہلے کی ہے۔ بہر حال یہ چھوٹا سا رسالہ دلچسپ بھی ہے اور غالباً مفید بھی۔ چھوٹے چھوٹے تقریباً پینتیس بابوں پر مشتمل ہے۔ بعض بابوں کے عنوان سے شاید اس کی قیمت واضح ہو جائے گی۔ پہلا باب "شمس" پر ہے اور دوسرا اکسیر توتیا پر۔ اسی طرح نحاس کو سفید کرنا، اکسیر شمسی، اکسیر ذہبی، ضبع اسرب، تحلیل قشر بیض، عمل کبریت و تبیض اد، ماء العقاب و اعمال قمر، تخمیر النحاس، تحلیل اجساد، تعقید فرار، تصفیۂ اجساد، بیاض و جذب، قیام اجساد۔ وغیرہ عنوان ہیں، جو اس رسالے میں موجود ہیں۔ شائقین اوپر کے پتے سے رسالہ منگا سکتے ہیں۔ مترجم صاحب نے قیمت بظاہر بہت زیادہ تجویز کی ہے۔

علم بدن

سائز $\frac{۲۰ \times ۲۶}{۱۶}$، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ :- ڈاکٹر محمد یاسین صاحب، صدیقی، اندرون پاک دروازہ ملتان

ڈاکٹر محمد یاسین صاحب صدیقی نے رسالہ "علم بدن" چوں کہ مڈل یا ہائی اسکولوں کے طلباء کے لئے لکھا ہے، اس لئے اس میں فنی مباحث کو ٹٹولنا بالکل غیر مناسب [illegible] ہائی اسکول کے طلباء کے لئے جس [illegible] کے علم بدن کی ضرورت ہے اسے ڈاکٹر صاحب

نے قابلیت سے پیش کیا ہے اور اس لحاظ سے ہمارے خیال میں یہ کتاب ضرور نصاب تعلیم میں داخل ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ کتاب کا ادبی معیار قابل ستائش نہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ رسالہ "علم بدن" کا مقصد طلباء کو ادبی تعلیم دینا نہیں ہے پھر بھی الفاظ کے برمحل استعمال اور محاورے و املا کی صحت ہر علم وفن کی کتاب میں ضروری ہے۔ اس اعتراض سے ہمارا مقصد قابل مؤلف کی محنت اور احتیاط کو نظر انداز کرنا نہیں ہے۔ کیوں کہ انہوں نے امکان بھر اس رسالے کو مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کوشش میں وہ اس حد تک کامیاب ہوئے ہیں کہ جب ہم اسکولوں کے موجودہ نصاب کی اکثر کتابوں کے ادبی معیار کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم کو رسالہ "علم بدن" پر کوئی خاص اعتراض ہی باقی نہیں رہتا بلکہ مؤلف کی محنت کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

یہ رسالہ تین بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں جسم کی تشریح کا بیان ہے۔ دوسرا باب صحت کی حفاظت کے عنوان پر ہے۔ اس میں مؤلف نے ضروری باتیں اختصار اور جامعیت کے ساتھ پیش کردی ہیں۔ تیسرے باب کا عنوان "اتفاقی صدمے اور اُن کا فوری علاج" ہے۔ اور اس میں بھی عنوان کی مناسبت سے کارآمد باتیں جمع کی ہیں۔ بہرحال "علم بدن" کے مؤلف نے اس رسالے کی تالیف سے نہ صرف علم الابدان کی گہری واقفیت کا ثبوت دیا ہے بلکہ اپنے اُس لگاؤ کو ظاہر کردیا ہے جو انہیں تعلیمی معاملات سے ہے۔ کیوں کہ اس رسالے کی زبان آسان ہے، کتابت عمدہ ہے طباعت اچھی ہے اور مطالب کو واضح کرنے کے لئے اور طلباء کی دل چسپی کے لئے بلاک کی تصویریں اس میں شامل ہیں۔

گنج شائگاں سائز ۲۲×۱۸/۸ ، ضخامت ۳۱۶ صفحے، قیمت تین روپے

پتہ: ناظم دفتر دار الکتب "حبیب الاطباء"، ماہلانوالا، ڈاک خانہ سرگودھا (پنجاب)۔

"گنج شائگان" جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی قابل قدر تالیف ہے۔ اس میں حکیم صاحب نے ہندوستان بھر کے ایک ہزار مشہور اور غیر مشہور اطباء کا ایک ایک مجرب نسخہ جمع کیا ہے۔ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ اس کے مؤلف کو بہت کچھ دیدہ ریزی اور تلاش و محنت کرنی پڑی ہوگی۔ جو نسخے حکیم صاحب نے طبی رسالوں سے لئے ہیں وہ بھی اندھا دھند نہیں لئے ہیں بلکہ صرف اسی مجرب نسخے کو "گنج شائگاں" میں جگہ دی گئی ہے جس کے متعلق یقین تھا کہ وہ کارآمد ہے۔ شائع شدہ نسخوں کے علاوہ بہت سے نسخے اس کتاب میں ایسے بھی ہیں جو مؤلف نے کوشش سے براہ راست حاصل کئے ہیں۔ بہرحال دونوں صورتوں میں حکیم صاحب کی محنت تعریف کے قابل ہے۔ یہ تالیف نہ صرف ان لوگوں کے مطلب کی چیز ہے جو ہمیشہ مجربات کی تاک میں لگے رہتے ہیں بلکہ ان سنجیدہ معالجین کے لئے بھی کارآمد ہے جو معالجے کی ضرورت کی خاطر مجربات پر نظر رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی یہ محنت ٹھکانے لگے گی اور شائقین کی طرف سے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کتاب کے آخر میں امراض وار مجربات کے ناموں کی فہرست لگادی گئی ہے۔ بہتر ہوتا اگر مجربات نویسوں کے نام کی ایک ابجد وار فہرست اور کتاب میں شامل کردی جاتی۔ مجربات نویس اصحاب میں ہر مذہب وملت کے اطبا کے علاوہ بعض ڈاکٹروں کے نام دکھائی دیتے ہیں۔ کتاب کی کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے۔

امراض مزمنہ سائز ۲۶×۲۰/۱۶ ، ضخامت ۱۲۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہاسپٹل۔ منو روڈ، لاہور۔

امراض مزمنہ کی ماہیت تشخیص اور اصول علاج کے متعلق یہ مختصر اور جامع رسالہ جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی (ہومیوپیتھ) کی تالیف ہے۔ اس رسالے میں ہومیوپیتھک نقطۂ نظر سے زیر بحث مسئلے کی اچھی طرح وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے وہ تمام باتیں معلوم ہوجاتی ہیں جن کی ضرورت کسی ہومیوپیتھ کو ہوتی ہے۔ ابتدائی ۳۲ صفحوں میں تو ڈاکٹر صاحب نے ہومیوپیتھی کے بعض اصول پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد امراض مزمنہ کی بحث شروع ہوتی ہے۔ یہ بحث بہت سلجھی ہوئی ہے جس سے نہ صرف ہومیوپیتھ ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ وہ صحاب بھی اس میں کشش محسوس کریں گے جو علاج کے دوسرے طریقوں کا علم حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر مسعود صاحب ہومیوپیتھی کی جو قلمی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ اصحاب علم سے پوشیدہ نہیں ہیں ہمیں امید ہے کہ ان کا یہ عمدہ رسالہ بھی مقبول ہوگا۔

مجرّباتِ حکمت

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۴ صفحے، قیمت بارہ آنے۔

پتہ: مینجر صاحب مجتبائی پریس۔ میرٹھ۔

مجرّباتِ حکمت، جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، مجرّبات کا ایک مجموعہ ہے۔ اس کے مؤلف جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب میرٹھی ہیں۔ حکیم صاحب نے خود ہی اس رسالے کے دیباچے میں لکھ دیا ہے کہ ان مجرّبات کے ماخذ مختلف طبّی رسالے اور بعض مشہور طبّی کتابیں ہیں اور بعض مواقع پر اُن کو بعض طبیبوں سے براہ راست بھی مجرّبات حاصل ہوئے۔ مجرّبات کی کل تعداد ۲۹۹ ہے۔ ترتیب میں کوئی خاص صورت اختیار نہیں کی گئی ہے۔ جس طرح حکیم صاحب کی بیاض میں نسخے لکھے ہوئے تھے غالباً انہیں اسی طرح چھپوا دیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا اگر ان کو امراض وار ردیف وار مرتب کیا جاتا تاکہ تلاش کرنے والے کو آسانی ہوتی۔ بہرحال یہ مجرّبات کا ایک مجموعہ ہے اور مجرّبات کے شائقین اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مسیح الملک

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ سالانہ

پتہ: دفتر رسالہ "مسیح الملک"، قرول باغ، دہلی۔

رسالہ مسیح الملک حال ہی میں دہلی سے جاری ہوا ہے۔ اس کے ایڈیٹر حکیم محمد مظہر الدین صاحب اجمل فاضل طب و جراحت برادر زادہ فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب ہیں۔ مسیح الملک کے دو تین نمبر ہماری نظر سے گزر چکے ہیں انہیں دیکھ کر یہ توقع قائم کی جا سکتی ہے کہ یہ رسالہ ترقی کرے گا۔ ایڈیٹر صاحب دل چسپی اور شوق سے ادارتی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور رسالے کے فنی معیار کو قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ پیش نظر اشاعتوں میں بعض اچھے مضامین ہیں۔ رسالے کی کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ رسالے کا نمونہ مفت منگایا جا سکتا ہے۔

طبّی صحیفہ

سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت ڈیڑھ روپے سالانہ

پتہ: ناظم یو۔پی۔ طبّی سوسائٹی چاندپور ضلع بجنور (یو، پی)

"طبّی صحیفہ" کے نام سے ایک طبّی رسالہ جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد چاندپوری کی ادارت اور جناب حکیم مولوی حاجی سید ضیاء الحسن صاحب افسر الاطبّاء و پریسیڈنٹ ایگزیکٹو کمیٹی آصفیہ طبیہ کالج گورنمنٹ بھوپال کی سرپرستی میں چاندپور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس رسالے میں حفظ صحت، تشریح، امراض اطفال اور مجرّبات وغیرہ عنوانوں سے دل چسپ اور مفید مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یو۔پی میں طبّ قدیم کے پروپگنڈے کے لئے بہت سے طبّی رسائل کی ضرورت ہے لیکن افسوس ہے کہ وہاں سے اب تک کوئی کامیاب طبّی رسالہ اب تک نہیں نکالا جا سکا۔ طبّی صحیفہ امید ہے، کہ اس کمی کو پورا کرے گا۔ ہم اس رسالے کی کامیابی کے دل سے خواہاں ہیں۔ ناظرین نمونے کا پرچہ مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

دینیات

سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۱۳۶ صفحے، قیمت دس آنے۔

پتہ: مینجر صاحب دفتر رسالہ "ترجمان القرآن" ملتان روڈ، لاہور۔

مولنا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کا نام مذہبی اور علمی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ مولنا جہاں اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" کے ذریعے سے جدید تعلیم یافتہ طبقے میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہاں انہوں نے "خرابی کے مرکز" پر بھی اپنی توجہ مبذول کر دی ہے۔ رسالہ "دینیات" اس توجہ کا ایک ثبوت ہے۔ اس رسالے میں مولنا نے اسلام کے اُن نونہالوں کو مذہبیت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کی ہے جو یا تو عمداً اسلام کی سچّی روح سے بے گانہ رکھے جاتے ہیں یا ان کے لئے طریقہ کار ایسا اختیار کیا جاتا ہے جو ان کی مخصوص دماغی ساخت سے مناسبت نہیں رکھتا۔ یہ رسالہ درحقیقت ہائی سکولوں اور کالج کی ابتدائی جماعتوں کے نوجوانوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ اور اس کا خاص مقصد یہ ہے کہ دینیات کی تعلیم کی اس عام روش کی اصلاح کی جائے جس میں زیادہ زور فقہی مسائل پڑھانے میں دیا جاتا ہے اور طالب علم کو عبادات اور احکام شریعت کی حکمتیں نہیں سمجھائی جاتیں۔ مولنا نے [illegible] بابوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب

میں اسلام اور کفر کی حقیقت سمجھائی ہے، دوسرے باب کا عنوان ایمان اور اطاعت، تیسرے کا نبوت، چوتھے کا ایمان مفصل، پانچویں کا عبادات، چھٹے کا دین اور شریعت اور ساتویں کا شریعت کے احکام ہے۔ ہم نے بعض عنوانات کا دل چسپی سے مطالعہ کیا۔ حقیقتاً مولٰنا نے طرز استدلال اور طرز بیان دونوں دل نشین اختیار کئے ہیں اور ایک بڑی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اسلامیہ سکول اور کالجوں میں اس رسالے کو داخل نصاب کیا جائے گا۔ مملکت آصفیہ میں یہ دسویں جماعت کے نصاب میں شامل ہے۔ طالب علموں کے علاوہ عام ناظرین بھی اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نئے تعلیم یافتہ اصحاب جو اپنے مذہب سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، اس رسالے کو نہایت دل چسپی سے مطالعہ کریں گے۔

عہدِ حاضر کے بڑے لوگ (حصّہ اول)

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: مینجر صاحب دائرہ ادبیہ، دریا گنج، دہلی۔

دائرہ ادبیہ دہلی نے اپنی سرگرمیوں کی ابتدا "عہد حاضر کے بڑے لوگ" سے کی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہندوستان کے بڑے لوگوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ بڑے لوگوں سے مؤلف رسالہ جناب محمد مرزا صاحب دہلوی کی مُراد اُن سیاسی رہنماؤں سے ہے جو اس صدی میں کسی نہ کسی نئے سیاسی مسلک کے بانی ہوتے ہیں یا جنہوں نے عالم گیر سیاسی اور اقتصادی بے چینی سے متاثر ہو کر جدید اصولوں پر اپنے ملک اور قوم کی اصلاح و تنظیم کی ہے۔ اس تعریف کی رُو سے انہوں نے ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں میں سے گاندھی جی، مولٰنا محمد علی، سی، آر داس اور محمد علی جناح کو منتخب کیا ہے اور ان کے حالات زندگی اختصار کے ساتھ لیکن ان کی سیرت، خصوصیات، سیاسی مسلک اور ان کے سیاسی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ہم نے اس رسالے کے بعض مقامات کو غور سے پڑھا ہے اس لئے اس رائے کے اظہار میں ہمیں ذرا پس و پیش نہیں ہے کہ مؤلف نے اس رسالے کو تلاش اور محنت سے مرتّب کیا ہے اور اختلافی مسائل میں خاص احتیاط سے کام لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس قسم کے سنجیدہ رسالے، جو سیاسی تربیت کے لئے ضروری ہیں، ہمارے ملک میں عام ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ اس رسالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ رسالے کی کتابت اور طباعت عمدہ اور ٹائیٹل نہایت جاذب توجہ ہے۔ رہنماؤں کی تصویروں سے بھی اس رسالے کو زینت دی گئی ہے۔ نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ اوپر کے پتے سے منگایا جا سکتا ہے۔

ساقی کا افسانہ نمبر

سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۲۲۴ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: مینجر صاحب رسالہ "ساقی"، کٹرہ بڑیان، دہلی۔

دہلی کا مشہور ادبی رسالہ "ساقی" سال میں دو خاص نمبر شائع کرتا ہے جو عموماً کسی خاص صنفِ ادب سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے اس کا افسانہ نمبر ہے جو "ساقی" کی روایات کے مطابق نہایت قابلیت اور محنت سے مرتب کیا گیا ہے۔ اردو کے ادبی رسالوں میں غالباً "ساقی" ہی کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اُس کے افسانہ نویسوں اور ڈراما نگاروں کا حلقہ نہایت وسیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ڈراما یا افسانہ نمبر نہایت کام یاب اور معیاری ہوتے ہیں۔ اس نمبر میں اگر مولانا عنایت اللہ صاحب دہلوی کا ترجمہ "اوتھیلو" (شکسپیر کا مشہور ڈراما) [illegible] ہوتا تو اس کی کام یابی ارباب ذوق کی نظر میں مسلّم ہوتی، لیکن ساقی کی اس بزم میں جناب لطیف الدین احمد صاحب اکبر آبادی، ایم۔ اسلم [illegible] مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی، آغا اشرف ایم۔ اے، امین حزیں سیالکوٹی، صادق الخیری ایم۔ اے، انصار ناصری اور خواجہ احمد عباس [illegible] وغیرہ ادیب اور انشا پرداز بھی تو شامل ہیں جن کی قلم کاریوں نے اس افسانہ نمبر کو کام یاب تر بنا دیا ہے۔ اس نمبر میں ڈراما "اوتھیلو" (۶۰ [illegible] کے علاوہ تقریباً ۲۵ چھوٹے بڑے افسانے شامل ہیں۔ خواجہ احمد عباس صاحب کی "مسافر کی ڈائری" اور بعض بلند پایہ نظمیں بھی اس افسانہ نمبر [illegible] ل چسپیوں میں اضافہ کر رہی ہیں۔ بہر حال یہ افسانہ نمبر ہر حیثیت سے کام یاب ہے۔ اور جناب شاہد احمد صاحب بی۔ اے دہلوی اس کے [illegible] ارک باد کے مستحق ہیں۔ ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔ اور سال کے دو ضخیم خاص نمبر بھی اسی قیمت میں خریداروں کو دیئے جاتے جاتے ہیں۔

سہاگ

سائز ۲۰×۳۰ [illegible]

پتہ :۔ منیجر رسالہ سہاگ، ہسپتال روڈ، لاہور

"سہاگ" ایک ماہانہ زنانہ رسالہ ہے جس کی مدیرہ اقبال سلمیٰ صاحبہ ہیں۔ اس رسالے کے تین چار نمبر ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ ہمیں اس رائے کے اظہار کرنے میں بڑی مسرت ہے کہ "سہاگ" قابلیت اور محنت سے مرتب کیا جا رہا ہے۔ اس رسالے کے مقاصد اصلاح معاشرت، خانہ داری کی تعلیم اور عورتوں میں بیداری کرنا ہیں۔ یہ سب مقاصد نہایت اہم ہیں۔ مضامین دل چسپ اور مفید ہیں۔ کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ اگر قابل مدیرہ کی توجہ اور محنت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو "سہاگ" کا شمار ملک کے بہترین نسوانی رسالوں میں ہوگا۔ ناظرین چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ منگا سکتے ہیں۔

عدلِ عثمانی

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۳۲ صفحے۔ قیمت چار آنے۔

پتہ: مہتمم صاحب دارالتصنیف، مولوی محلہ، بدایوں۔

یہ رسالہ مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کی تالیف ہے جس میں سلطنت آصفیہ کے عدل و انصاف اور مذہبی رواداریوں پر اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر بحث کی گئی ہے۔ رسالہ شروع آخر تک دل چسپ اور معلومات میں اضافہ کرنے والا ہے۔ ناظرین ساڑھے چار آنے کے ٹکٹ اوپر کے پتے پر بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

چلڈرنز نیوز (انگریزی)

سائز $\frac{20 \times 30}{8}$، ضخامت ۳۰ صفحے۔ قیمت دو روپے سالانہ۔

پتہ: منیجر صاحب چلڈرنز نیوز، کناٹ سرکس، نئی دہلی۔

بچوں کے لیے یہ چھوٹا سا باتصویر رسالہ دس، بارہ سال سے نکل رہا ہے۔ ہم کو حال میں اس کے چند نمبر دیکھنے کا موقع ملا۔ حقیقتاً ایڈیٹر صاحب نہایت تن دہی سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے دل چسپ مضامین بھی اس میں درج ہوتے ہیں اور بڑوں کے ایسے مضامین اس میں شائع کیے جاتے ہیں جو بچوں کی عقل و فہم کے مطابق ہوں۔ رنگین اور یک رنگی تصویروں کا اہتمام ہے۔ غرض اسکول کے بچوں کے لیے یہ رسالہ مفید بھی ہے اور دل چسپ بھی۔ نمونہ ہمدرد صحت کے حوالے سے مفت منگایا جا سکتا ہے۔

MAJUN
MUQAWWI
RAIM

معجونِ مقوّی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے، سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے، ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے، اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہ رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے، قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے عہ

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

دیسی طبوں کے تنزّل کے اسباب

از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر ریاستی (بھوپال)

ہے بجا شیوۂ تسلیم میں مشہور ہیں ہم　　قصۂ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم
سازِ خاموش ہیں فریاد سے معمور ہیں ہم　　نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو معذور ہیں ہم　　(اقبال)

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ دنیا کو طب سے ایک علم وفن کی حیثیت سے روشناس کرانے والے مسلمان ہی تھے اور ان ہی کے عہدِ سعادت اور دورِ ترقی میں پروان چڑھی۔ دُکھیارے انسانوں کے لیے پیغامِ صحت بنی اور خداوندی رحمت ثابت ہوئی۔ مگر آج جب حقیقت سے پردہ اُٹھتا ہے تو یہ دیکھ کر ہمارے دل ودماغ رنج واندوہ سے اور کلیجے درد سے پھٹنے لگتے ہیں کہ اس طب کو مغرب کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھانے والی اُن ہی مسلمان اسلاف کی اولاد ہے جن کے علمی وفنی کارناموں سے تاریخ عالم کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ اور جن کے پُرہیبت ناموں کے سامنے آج بھی یورپ کے حکماء اپنے سر جھکانے پر مجبور ہیں۔

آج دیسی طبوں خصوصاً طبِ یونانی پر ادبار اور تباہی کے جو بادل منڈلا رہے ہیں اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے جو تدبیریں کام میں لائی جارہی ہیں وہ نہ صرف حد درجے خطرناک، حوصلہ شکن اور صبر آزما ہیں بلکہ ایک ہندوستانی اور پھر ایک مسلمان کے لیے انتہائی شرمناک اور اُس کے دامنِ اہلیت وسعادت پر نہایت بدنما داغ ہیں۔

اسلاف کے علمی خزانوں کے تحفّظ اور ان کی دماغی کاوشوں کے بچاؤ کی ذمّہ داریاں ہر دردمند ہندوستانی اور ہر سچے مسلمان پر عاید ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہلِ فن ہونے کی حیثیت سے اطبا کی ذمّہ داریاں تو ظاہر بھی ہیں اور قرینِ قیاس بھی۔ مگر عوام سے اس کا کیا تعلق ہے اور وہ اس بارے میں کیا کرسکتے ہیں؟ اس کا جواب بھی عرض کروں گا۔ مگر پہلے دیسی طبوں کے تنزّل کے اسباب پر ایک سرسری نظر ڈال لیجیے۔

حدیثِ درد دل آویز داستانے ہست　　کہ ذوق بیش دہد چوں دراز تر گردد

طب کے تنزّل اور زوال کے ظاہری اسباب تو بہت سے ہیں مگر سب سے اہمّ اسباب (۱) حکومت کی بے توجہی یا دشمنی (۲) ابنائے وطن کی سردمہری اور مغرب پرستی (۳) اطبا کی قدامت پسندی اور ہٹ دھرمی (۴) نصابِ تعلیم کے نقائص (۵) اچھی بلند پایہ اور معیاری درسگاہوں کی کمی (۶) نیم حکیموں اور خودساختہ خاندانی طبیبوں کی کثرت (۷) طلبا طب کا طبّی تعلیم کے لیے غلط انتخاب (۸) عطّاروں اور دوافروشوں کی خودغرضانہ وغیر ذمّے دارانہ حرکتیں (۹) فنی پروپیگنڈے کا فقدان (۱۰) اطبا کا تشتّت اور افتراق (۱۱) ڈاکٹروں کا بے جا تعصب وعناد قرار دیے جاسکتے ہیں۔ اب اگر ناگوارِ خاطر نہ ہو تو ذرا ہر ایک پر تفصیلی نظر بھی ڈال لیجیے۔

(۱) حکومت کی بے توجّہی یا دُشمنی ظاہر ہے کہ حکومت سات سمندر پار رہنے والے انگریز کی ہے۔ اور اس انگریز کی جو تجارت میں پیدا ہوتا ہے، تجارت میں پرورش پاتا ہے اور تجارت ہی میں مرجاتا ہے۔ اور اُس انگریز کی جو مشرقی تہذیب کا دشمن، مشرقی معاشرت کا دشمن علوم وفنون کا دشمن یہاں تک کہ مذہب اور خدا کا بھی بس برائے نام حامی ہو۔ پھر اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہمارے کسی ایسے علم یا فن کی حمایت [illegible]ے گا جو اسلامی تہذیب کی یادگار ہو یا اُس سے اس کا تجارتی مفاد خطرے میں پڑتا ہو یا کسی ایسی تہذیب قومیت کا تحفظ کرے گا جو اُس کی تہذیب [illegible]شرت کے منافی ہو۔ اس قسم کی خوش خیالی ہے جیسے کسی بھوکے شیر کے سامنے بکری باندھ کر اس سے یہ اُمید رکھی جائے کہ وہ اس کی رکھو[illegible]ے گا۔

ہم کو اُن سے وفا کی ہے اُمید　　جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

غیر ملکی اور غیر ملّی حکومت کو آپ [illegible] طبوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کبھی آپ اس بات پر بھی غور فرمایا ہے کہ آپ میں زندہ رہنے اور ترقی کرنے کی کس درجہ صلاحیت اور اہلیت [illegible]ہے آپ غیر ملکی حکومت کا تو شکوہ کرتے ہیں مگر اپنی ملکی والی حکومتوں کی طرف بھی کبھی آپ نے نظر اُٹھا کر

دیکھا ہے کہ وہاں دیسی طبوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہے ہیں؟ کیا دکن کی علم پرور حکومت کے علاوہ آپ کوئی دوسری اسلامی یا ہندوستانی ریاست ایسی بتا سکتے ہیں جس میں طب کی زندگی خطرات سے گھری ہوئی نہ ہو؟ کیا یہ عبرت ناک حقیقت نہیں ہے کہ بہت سی دیسی ریاستیں جو کسی زمانے میں طب کی سرپرستی اور جانب داری میں پیش پیش تھیں آج وہی حکومتیں اس کی مکمل بربادی و عملی تخریب کی خواہش مند نظر آ رہی ہیں؟

پس ان حالات میں غیر ملکی حکومت کی بے توجہی یا اس کی مخالفت کا رونا میں نہیں سمجھ سکتا، کس حد تک جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ دانش مندی اور ہوش مندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اطبا بجائے حکومت کے اپنا ہی رونا روتے اور خود اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے اپنی قابلیت، اپنی تنظیم اور اپنے فن کی افادیت سے عوام پر اور پھر بالواسطہ حکومت پر اثر ڈالتے۔ اور پھر دیکھتے کہ ان کی کوششیں کس حد تک بارآور ہو رہی ہیں۔

(۲) ابنائے وطن کی بے مہری اور مغرب پرستی

عوام کچھ تو ڈاکٹری پروپیگنڈے کے زیر اثر اور کچھ ہماری نااہلیت کے باعث اور زیادہ تر محض مغرب پرستی کے جوش میں ڈاکٹری علاج کے کچھ اس طرح گرویدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ گویا شفا بخشیوں کے تمام جوہر صرف طب جدید ہی کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اور دنیا میں کوئی دوسری طب اس قابل ہی نہیں کہ اس کی طرف نظر بھر کر دیکھ ہی لیا جائے۔ کچھ تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جنکو بادل ناخواستہ ڈاکٹری معالجے کی طرف رجوع ہونا پڑتا ہے۔

اگر ایک طرف ہماری غفلت اور سہل انگاری قابل نفرین و ملامت ہے تو دوسری طرف ان مغرب زدہ برادران ملک و ملت کی ذہنیتیں بھی نفرت و افسوس کی مستحق ہیں جن کے جسم و خون تو ہندوستانی ہیں مگر ان کے دل و دماغ پر فرنگیت پوری طرح مسلط ہو چکی ہے۔ ان کی ظاہر بین آنکھیں مغربی تمدن اور مغربی تہذیب کی سطحی خوش نمائی اور نمائشی ٹیپ ٹاپ سے چندھیا گئی ہیں۔ اب نہ ان کو اپنے اسلاف سے تعلق باقی رہا ہے نہ اپنے مخصوص قومی کلچر سے اور نہ اپنے مذہب سے ان کو دلچسپی ہے نہ اپنی قومیت سے۔ اس مرض میں ہمارے رئیس اور امیر ہی مبتلا نہیں ہیں بلکہ ہندوستانی قومیت اور مشرقی عصبیت کے وہ بلند بانگ دعادی کرنے والے لیڈر بھی شامل ہیں جو زبان سے تو سودیشی، ملکی، مشرقی اور ہندوستانی کی رٹ لگاتے ہیں اور گلی گلی ہندوستانی کھدر کا پرچار کرتے پھرتے ہیں۔ مگر ولایت پہنچ کر "وائٹ ہال" کے سامنے خالص انگریزی سوٹ زیب تن فرمائے ٹہلتے نظر آتے ہیں۔ ان کے دلوں میں تو دیسی علوم و فنون کی بے حد وقعت و محبت ہے مگر ان کے سینے ٹوریم میں ایک طبیب کی بھی گنجائش نہیں۔

اگر ان حضرات کے دل میں اپنے اسلاف، اپنے ملک اور اپنی تہذیب کی قدر و منزلت ہوتی تو ناممکن تھا کہ وہ دیسی طبوں کی زبوں حالی دیکھتے اور خاموش رہتے۔ جن لوگوں کے نزدیک حکومتوں میں انقلاب پیدا کر دینا، جابجا خیراتی ہسپتال کھلوانا اور ودّیا مندر قائم کرانا آسان بات ہے تو ان کے نزدیک کیا مشکل تھا کہ وہ دو چار طبی یونیورسٹیاں یا دس بیس طبی کالج یا ہزار پانسو دیسی شفاخانے اُسی شان و شوکت سے قائم کرا دیتے جس شان و شوکت سے ہندوستان کے انگریزی ہسپتال اور میڈیکل کالج وغیرہ قائم ہیں۔ ان کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور تھی، ان کے ساتھ ملک کی رائے عامہ تھی وہ کیا کچھ دیسی طبوں کی خدمت نہ کر سکتے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کرتے کیوں؟ کس جذبے کے ماتحت اور کس دباؤ سے متاثر ہو کر کرتے؟ افسوس جب اپنوں ہی کا یہ حال ہو تو غیر کا کیا شکوہ؟

دورِ گردوں میں کسی نے میری غم خواری نہ کی
دشمنوں نے دشمنی کی یار نے یاری نہ کی

لیکن ساتھ ہی یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ان تمام باتوں کی ذمّہ داری بھی تمام تر اطبا ہی کے سر عائد ہوتی ہے۔ اگر اطبا میں شعور و احساس ہوتا، اگر وہ جماعتی تنظیم و ہم آہنگی کے سرمایہ دار ہوتے، اگر ان میں زندگی کی تڑپ ہوتی تو وہ قوم کی مشینری کو بھی متحرک کر سکتے تھے اور ایوان حک کر دینا بھی ان کے لیے آسان ہوتا۔

(۳) اطبا کی قدامت پسندی

واضح رہے کہ اطبا کی تین قسمیں ہیں۔ (ا) قدامت پسند (ب) جدت پسند (ج) درمیانی قسم کے۔

(ا) قدامت پسند اطبا میں وہ طبیب داخل ہیں جن کی تعلیم خالص مشرقی ماحول میں ہوئی ہے اور قدیم طب کی مہارت تامہ کے باوجود علوم

جدیدہ سے ناواقف ہی نہیں بلکہ متنفر و بے زار ہیں۔ ان اطبا کا اوسط ۷۵ فی صدی ہے اس اکثریت والی قسم کے اطبا کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی طبوں کو اور بالخصوص یونانی طب کو منزل من السماء اور الہامی طب خیال کرتے ہوئے ہر گونہ مکمل، پورے طور پر شفا بخش، اور قطعاً ناقابل اصلاح و ترمیم سمجھے ہوئے ہیں۔ اُن کے عقیدے میں شیخ الرئیس "خاتم الاطبا" ہیں اور ان کے کسی نظریے یا اصول میں تحریف کرنا سنگین گناہ اور ناقابل معافی جُرم ہے۔ یہ حضرات نہ تو خود کوئی تحقیق و تدقیق فرماتے ہیں اور نہ کسی دوسرے طبیب کے ایسے اقدام کو جائز و مستحسن قرار دیکتے ہیں۔ اُن کی نظر میں وہی پُرانا زبانی طرز تعلیم، وہی پُرانا طریق علاج اور وہی پُرانی کتب طبیہ اب بھی مناسب و پسندیدہ ہیں، جو آج سے ڈھائی سو برس پہلے تھیں۔ علوم جدیدہ سے استفادہ اُن کے ہاں اتناہی گناہ ہے جتنا شرک و الحاد۔ نہ زمانے کی ترقیوں پر ان کی نظر ہے اور نہ عوام کے جدید رجحان کا ان کو احساس۔ نہ ایک طاقت ور حریف کے مقابلے میں بچھڑ جانے کا ان کو ملال ہے اور نہ حکومت کے ہاتھوں برباد ہو جانے کا قلق۔ پھر اگر حالی اور اجمل خاں رو رو کر نہ مرجائیں تو کیا کریں۔ ان ہی کے غم میں اجمل خان گھل گھل کر مر گئے اور ان ہی کا رونا حالی مرحوم نے ان الفاظ میں رویا ہے۔

وہ طب جس پہ غش ہیں ہمارے اطبا سمجھتے ہیں جس کو بیاضِ مسیحا
بتاتے ہیں ہر بخل جس کے بہت سا جسے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا
فقط چند نسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آتے ہیں جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ ان کو نباتات سے آگہی ہے نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی لے کسی پر کھلی ہے نہ علمِ طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے
مریضوں کا اُن کے نگہباں خدا ہے

نہ قانون میں آپ کے کوئی خطا ہے نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی میں لکھا ہے جو کچھ بجا ہے نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس و گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

کاش اُس وقت بھی ہمارے اطبا کا یہ معزز گروہ اپنی کم زوریوں کا احساس کر لیتا جب کہ حالی مرحوم کے قلم و دماغ سے یہ جگر خراش الفاظ نکلے تھے تو نہ پھر اجمل خاں اعظم کو اتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا اور نہ ہماری طب کی یہ درگت بنتی جو آج ہمارے پیش نظر ہے اور ہم کو خون کے آنسو رلا رہی ہے۔ دورِ حاضرہ کے جدت پسند اطبا اگرچہ اپنی بساط کے مطابق بہت کچھ ہاتھ پیر مار رہے ہیں مگر پھر بھی یہ اکثریت والا طبقہ نہ تو بیدار ہی ہوتا ہے اور نہ اپنی زندگی کا کچھ عملی ثبوت دینا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجاہدین فن کی کوششیں پوری طرح نہیں پھلتیں۔ اور قدم قدم پر ان کے کاموں میں روڑے اٹک رہے ہیں۔

(ب) جدت پسند اطبا کا تناسب میرے نظریے کے مطابق ۲۵ فی صدی ہے۔ یہ وہ اطبا ہیں جن کی تعلیم موجودہ اور نئے احول میں ہوئی ہے۔ طبّ جدید کی معلومات بھی اُنہوں نے حاصل کر لی ہیں۔ اس گروہ کے افراد نے کسی حد تک اپنی واقعی کم زوریوں کا احساس کر لیا ہے اور ہمہ وقت اس جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح طبّ قدیم کو ضروری اصلاح و ترمیم کے بعد طبّ جدید کے ہم دوش کھڑا کر دیں وہ طب کو ایک قیاسی و تجرباتی علم سمجھتے ہوئے جدید روشنی میں اس کی تنقیح کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ان کا پختہ اعتقاد ہے کہ

سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

مگر پھر بھی ان کی یہ مساعی ابھی دریا میں کنکریاں پھینکنے کے مترادف ہیں۔ کیونکہ وہ بے چارے بڑی حد تک بے زور دبے پر بھی ہیں اور بے یار و

مددگار بھی۔

(ج) اطبا کی تیسری قسم ہیں وہ اطبا داخل ہیں جو بلحاظ اوسط و تناسب ۳۰ فی صدی ہیں اور بلحاظ تعلیم اللہ بس باقی ہوس۔ کوئی خاندانی بیاض مل جانے سے خاندانی حکیم ہے تو کوئی کسی جاگیردار اور تعلقہ دار وغیرہ کا مقبول بارگاہ ہونے کے باعث شاہی حکیم۔ کسی نے دس روپے خرچ کر کے گھر بیٹھے "حاذق الحکما" کی سند منگالی ہے تو کسی نے باقاعدہ طبیب سے اُردو طب کی دو ایک کتابیں پڑھ لی ہیں۔ اور اپنے کو مطب کرنے کا جائز حق دار سمجھ لیا ہے۔ کوئی صاحب صرف عطاری اور دوا فروشی کرتے کرتے کہنہ مشق اور تجربے کار حکیم بن گئے ہیں۔ غرض کہ اس فرقے کا جو طبیب بھی آپ کو ملے گا وہ کسی نہ کسی اہم ترین خصوصیت کا سرمائے دار ہوگا۔ اس قسم کے اطبا نے جس قدر طب کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا ہے اور جس طرح طب کی ناک کٹوائی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ جب تک یہ ممتاز و گرامی شان اطبا کا گروہ دنیا میں موجود ہے اس وقت تک کم سے کم یونانی طب کا مستقبل مجھے تو روشن نظر نہیں آتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ، ہوئے تم دوست جس کے اُس کا دشمن آسماں کیوں ہو۔

(۴) نصاب کے نقائص

مولانا حالی مرحوم نے اپنے مذکورۂ بالا اشعار میں بہت درد بھرے انداز سے ہماری ان ہی فنی کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بہ ظاہر ان کے اشعار مبالغے سے بھرے معلوم ہوتے ہیں۔ اور آپ کہہ سکتے ہیں کہ اُنھوں نے حقائق و واقعات سے چشم پوشی کرتے ہوئے یونانی طب پر حملہ کیا ہے۔ مگر میں کہوں گا کہ آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ مولانا تاریخ سے کافی باخبر تھے اور خوب جانتے تھے کہ اسلامی حکما علم جراحی، علم الادویہ اور علم کیمیا وغیرہ کے بہت بڑی شہرت و عظمت کے سرمائے دار تھے اور دنیا کو آج تک حکمائے اسلام کی علمی ایجادات اور فنی اختراعات کا اعتراف ہے۔ دورِ حاضرہ کے بہترین دماغ آج بھی ان ہی حضرات کے بتائے اور کھولے ہوئے راستوں پر جولانیاں دکھا رہے ہیں۔ مگر پھر بھی اُنھوں نے جو کچھ کہا ہے بالکل بجا اور درست کہا ہے۔ ان کا روئے سخن حکمائے سلف کی طرف نہ تھا بلکہ ہماری طرف تھا۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ہمارے اطبا علومِ عقلیہ اور علوم متعلقہ طب میں محض کورے ہیں اور علوم جدیدہ کی تو شاید ان کو ہوا بھی نہیں لگی۔ اناٹمی، فزیالوجی، باٹنی اور کیمسٹری کے ذرا ذرا سے خلاصے اگر پڑھ بھی لیے تو کیا اور نہ پڑھے تو کیا۔ جب تک ہمارے اطبا کلیات طب، طبیعات، کیمیائے جدید اور تشریح وغیرہ ضروری و اہم علوم میں کافی عبور حاصل نہ کریں گے اس وقت تک وہ طب کے عملی میدان میں قدم رکھنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ طب کی تعلیم ان علوم کی تعلیم پر موقوف و مشروط بھی نہیں اور نہ اُن کی طرف ہمارا ذہنی و طبعی رجحان و میلان ہے۔

علمی دنیا اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے کہ ہمارا فلسفہ قدیم اور قدیم علم کیمیا یورپ کی جدید ترین علمی تحقیقات کے باعث بڑی حد تک کمزور و ناقابلِ تسلیم بن چکے ہیں۔ اسی طرح علم تشریح، افعال الاعضا، علم تشخیص الامراض اور علم الادویہ میں بھی اس قدر ترقیاں ہو چکی ہیں کہ دنیا حیرت سے انگشت بدنداں بنی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان جدید ترین تحقیقات اور علمی ترقیوں سے ناواقف طبیب کہاں تک عوام کے لیے جاذبِ نظر اور توجہ کا مرکز بن سکتا ہے۔ اور عینی مشاہدات کی خوگر دنیا کو عقلی دلائل اور روایتی براہین سے کس حد تک مطمئن کیا جا سکتا ہے۔

ان سب حالات و واقعات کے پیشِ نظر اس ضرورت کا سختی سے احساس کیا جا رہا ہے کہ طب کے نصاب تعلیم پر علوم جدیدہ کی روشنی میں کافی و وافی غور و تدبر کیا جائے اور ہندوستان کی تمام طبی درس گاہوں کے لیے ایک ایسا جامع و مانع نصاب تعلیم تجویز کیا جائے جو طب کو دورِ حاضرہ کی اہم ضروریات کے مطابق بنا سکے۔ اور ایسے تمام نقائص کو جلد از جلد دور کرنے کی عملی و سرگرم کوشش کی جائے جو طب و اطبا کے لیے انتہائی نقصان رساں ثابت ہو رہے ہیں۔

نصاب میں مختصر ترین جدید طبی کتب کے بجائے مبسوط و مستند کتابیں رکھی جائیں۔ علم تشریح، افعال الاعضا، عملی تشخیص، حفظان صحت، جراحیات، علم الجراثیم، علم نباتات، طب قانونی، علم السموم، تیمار داری اور جدید علم الادویہ کی تعلیم پر خاص زور دیا جائے۔ قدیم کتب طبیہ سے مشکوک اور غیر ضروری مباحث کو قطعاً حذف کر دیا جائے۔ تشریح و جراحیات کی تعلیم کے لیے ڈسکشن کو لازمی قرار دیا جائے۔ نصاب تعلیم کی تدوین انفرادی طور پر نہ کی جائے بلکہ پہلے ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے جو ہندوستان کے ماہر طبیبوں اور ڈاکٹروں پر مشتمل ہو۔ وہ کافی غور و تدبر کے بعد نہ صرف مکمل نصاب تعلیم تجویز کرے بلکہ تمام طبی درس گاہوں کا کنٹرول بھی کرے اور دیکھے کہ کس حد تک اس کی تجویزوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ یہ طریقہ بے حد نازیبا اور نامناسب ہے کہ طبی درس گاہوں کا نصاب یکساں نہ ہو اور تمام طبی تعلیم گاہیں ایک نظام کے ماتحت نہ ہوں۔

طب کے نصاب تعلیم میں معیاریت، یکسانیت اور وسعت کا نہ ہونا ایک بڑا نقص ہے اور جب تک اس نقص اور خرابی کا مکمل طور پر ازالہ نہ ہو جائے یا دوسرے الفاظ میں طب کی عمارت علوم جدید کی بنیاد پر قائم نہ ہو جائے اُس وقت تک وہ "صرف چند نسخوں کا سفینہ" ہی سمجھی جائیگی۔

(۵) **بلند پایہ اور معیاری درس گاہوں کی کمی** بھی طب کے زوال و انحطاط کا ایک بڑا سبب ہے۔ کہنے کو تو کہا جا سکتا ہے کہ طبی کالج بہت سے ہیں۔ مگر وہ ہیں کیسے۔ یہ مت پوچھیے۔ یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے جس پر سے میں نقاب اُٹھانے کی جرأت نہ کرتا اگر ان کا وجود خطرات سے خالی ہوتا۔

ہندوستان کی طبی درس گاہیں عموماً تین قسم کی ہیں۔ (ا) وہ درس گاہیں جہاں طب کی تعلیم عربی زبان میں ہوتی ہے اور جدید مضامین بھی ضرورت کے مطابق پڑھائے جاتے ہیں۔ تعلیم کا دوران بھی ان کا کافی ہوتا ہے اور پبلک یا ملک میں وہ وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں ایسی درس گاہیں انگلیوں پر شمار کی جا سکتی ہیں۔

(ب) وہ درس گاہیں جہاں طب کا مختصر نصاب صرف اُردو یا برائے نام فارسی میں پڑھایا جاتا ہے۔ طب جدید کے بعض اہم مضامین کا خلاصہ بھی بصورت لیکچر رٹوا دیا جاتا ہے اور ان کا دوران تعلیم زیادہ سے زیادہ دو یا ڈھائی سال ہے۔ اس قسم کی درس گاہیں بھی گنتی کی تین یا چار ہیں۔ اور گندم بہم نرسد بھُس غنیمت است کے مصداق موجب اطمینان ہیں

(ج) وہ درس گاہیں جو عمارت، اسٹاف، لائبریری اور حاضری طلبا سے قطعاً بے نیاز ہیں۔ مگر صرف ایک عالی مرتبت پرنسپل صاحب کے سایے میں پھل پھول رہی ہیں۔ یہ درس گاہیں یا "کالج" اول و دوم قسم کی طبی درس گاہوں سے بھی زیادہ ہیں اور ہندوستان کی سادہ لوح مخلوق کو خوب پیٹ بھر کر بے وقوف بنا رہی ہیں۔ پانچ روپے سے پندرہ روپے تک خرچ کر کے گھر بیٹھے نہایت شان دار مطبوعہ سند مع ایک ڈگری کے بلا کسی تعلیم و امتحان کے ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔

پہلی قسم کی درس گاہوں میں صرف دہلی اور علی گڈھ کے طبی کالج تو بلاشبہ مکمل درس گاہیں کہی جا سکتی ہیں۔ مگر دوسری درس گاہیں بڑی حد تک اصلاح و توجہ کی محتاج ہیں۔ اور جب تک ان میں طب جدید کی تازہ ترین مبسوط اور مستند کتابوں کی تعلیم کے ساتھ ڈسکشن و پوسٹ مارٹم نہ کرایا جائے اس وقت تک ان کو کالجوں کی صف میں ہی نہ لانا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ ان کی پوزیشن ایک طبی اسکول کی رکھی جائے۔ قسم دوم کی درس گاہیں بہت کافی اصلاح اور اضافے کی محتاج ہیں۔ ان کے منتظمین کو اپنی ذمے داریوں کا پورا احساس کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیئے کہ ناقص نااہل اور نام نہاد طبیبوں کی فوج ملک و قوم کے لیے سود مند ہو سکتی ہے یا ٹھوس قابلیت اور مسلمہ اہلیت کے معدودے چند اطبا۔ آپ خوب یاد رکھیے کہ شیرنی سال بھر میں ایک یا دو بچے جنتی ہے مگر سارا جنگل ان کی گرج سے گونج اٹھتا ہے۔ اور سورنی ایک وقت میں درجنوں بچے جنتی ہے مگر معلوم بھی نہیں ہوتا کہ وہ بچے کب پیدا ہوئے۔ کہاں رہے اور کیسے ختم ہو گئے۔

اب رہیں تیسری قسم کی طبی درس گاہیں تو وہ اصلاح کی محتاج نہیں بلکہ ختم کر دینے کی مستحق ہیں۔ جب تک ہندوستان کی سرزمین اس قسم کی نام نہاد طبی درس گاہوں سے پاک نہ ہو جائے گی اس وقت تک نہ تو یہاں کے طبی کالج ترقی کر سکتے ہیں اور نہ طب و اطبا کو صحیح معنے میں اعزاز و فروغ نصیب ہو سکتا ہے۔ کاش ہمارے درد مند و با اثر اطبا اور رہبران قوم ایسے زہریلے طبی کالجوں، ان کے منتظمین اور ان کے فارغ التحصیل ملائکۂ مرگ کے خلاف عملی و مؤثر جہاد کر کے شیخ اور رازی کی روحوں کی خوشنودی حاصل کر سکیں اور اس طرح اپنی اس گرانبار ذمے داری سے عہدہ برا ہو جائیں جو ملک و قوم کی طرف سے طب اور حکماءِ سلف کی طرف سے اُن پر عائد ہوتی ہے۔

یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ اس قسم کی نام نہاد طبی درس گاہوں کا وجود جتنے زیادہ دنوں تک برقرار رہے گا اتنی ہی ہماری مشکلات و مصائب بڑھتی جائیں گی۔

میں اپنے بعض معاصرین کے اس نظریے سے متفق نہیں ہوں کہ ہندوستان میں طبی درس گاہیں جتنی زیادہ ہوں گی۔ اتنا ہی طب کو فائدہ پہنچے گا۔ بجائے اس کے اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جو واقعی طبی درس گاہیں اس وقت ہندوستان میں طب کی خدمت میں مصروف ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ معیاری اور مستحکم بنایا جائے اور دورِ حاضرہ کے جدید ترین [illegible] وسائل کے ذریعے سے ان کو طبِ جدید کی مؤثر درس گاہوں

کے ہم پلّہ بنانے کی سرفروشانہ جدّوجہد کی جائے۔

(۶) نیم حکیموں یا خاندانی طبیبوں کی فراوانی قسم سوم کے شاندار طبّی کالجوں کی بُہتات کے ساتھ دنیائے طب کے لیے ایک مصیبت عظمےٰ یہ بھی ہے کہ شہر شہر، قصبہ قصبہ، گاؤں گاؤں، گلی گلی اور کوچے کوچے اتنی کثیر تعداد میں یہ اللہ کی پیاری مخلوق پیدا ہوگئی ہے کہ طبیعت حیران ہے۔ پہلے ہی یہ مصیبت کیا کم تھی کہ ہم میں سے ہر بڈھا آدمی، ہر بڑھیا عورت، ہر سیاح اور ہر وہ شخص جو اپنے وطن سے چھ مہینے بھی کہیں باہر رہ لیا ہے خواہ مخواہ حکیم نہیں تو نیم حکیم ضرور ہی بن جاتا تھا۔ مگر اب اس پر اضافہ یہ ہوگیا ہے کہ قسم سوم کے طبّی کالجوں نے اس قدر کثیر تعداد میں اپنے "ہونہار اور لائق فرزند" ہندوستان میں نکال ڈالے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ یہ دوسری بات ہے کہ تجربہ کرنے پر وہ فخرِ طبابت کی جگہ قہرِ ہلاکت ثابت ہوں۔

اس قسم کے "حکمائے نام دار" نام کے تو ضرور حکیم ہوتے ہیں مگر حقیقتاً وہ کیا ہوتے ہیں یہ پوچھنے کی بات نہیں ہے۔ کوئی تو شیلانگ طبیہ کالج کا "حاذق الحکماء اوّل" ہے تو کوئی "مسیح الطب ثانی"۔ کسی نے سادھو یا سنیاسی سے مجرّبات حاصل کیے ہیں تو کسی کے پاس حضرت والد ماجد صاحب قبلہ مرحوم کی بیاضِ خاص ہے۔ کسی نے اپنی طویل العمری سے استفادہ کیا ہے تو کسی نے اپنے گھر کے کسی دائم المریض عزیز کی تیمارداری کرکے فنِ طبابت سیکھ لیا ہے۔ کوئی عطاری کرتے کرتے جالی نوس بن گیا ہے تو کوئی کسی حکیم کی مصاحبت یا کمپونڈری کرکے شیخِ وقت بنا ہوا ہے غرضے کہ اس چمنستانِ طب میں قسم قسم کے پرندے ہیں اور ان کی بھانت بھانت کی بولیاں ہیں۔ ڈاکٹر میری اسٹوپس اور مسز سینگر کے مقلدین ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی سے حد درجے پریشان ہیں اور شبانہ روز عوام کو "ضبطِ تولید" کی تلقین فرما رہے ہیں۔ مگر اب تک کوئی اللہ کا بندہ ایسا پیدا نہیں ہوا یا پیدا ہوا ہو تو میرے علم میں نہیں جو طب کی اقتصادیات پر توجہ کرکے "خاندانی و شاہی حکماء" کا صحیح طور پر برتھ کنٹرول کرسکے۔ جب تک اس حد سے بڑھے ہوئے طبّی توالد و تناسل پر قابو نہ پالیا جائے اس وقت تک طب کا مستقبل تاریک و خطرناک ہی نظر آتا ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ بعض صوبوں کی حکومتوں اور بھوپال جیسی چند دیسی ریاستوں نے میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کے ذریعے اس طبّی برتھ کنٹرول کی طرف توجہ کی ہے۔ اور جلد یا بدیر اس کے بہترین نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے۔ مجھے بھی اس کا اعتراف ہے، بشرطیکہ یہ اقدام نیک نیتی پر مبنی ہو۔ اور اس سے اطبّاء کا سلسلۂ توالد ہمیشہ کے لیے ختم نہ ہوجائے۔

(۷) طلبائے طب کا طبّی تعلیم کے لیے غلط انتخاب ہماری طبّی درس گاہوں کی آغوشِ شفقت بلاتخصیص اہلیت و قابلیت ہر چھوٹے بڑے کے لیے کھلی ہوئی ہے۔ اُنہوں نے ذریعۂ تعلیم اُردو کو قرار دیتے ہوئے عربی، فارسی اور انگریزی سے بے نیازی برتنی شروع کردی ہے۔ دیکھا جارہا ہے کہ نااہل و ناکارہ طلباء جوق در جوق طبّی کالجوں میں کھپ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو طالب علم عربی و انگریزی سے کورا ہو، جس نے سائنس اور فلسفے کا نام بھی نہ سنا ہو جس کا مبلغ علم نہایت محدود ہو وہ طبّی تعلیم کے لیے کہاں تک اہل ہوسکتا ہے اور ایسے طلباء فراغت کے بعد ملک و فن کے لیے کہاں تک مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔

کیا خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ "میاں، اس زمانے میں اگر کسی کے گھر ہوشیار و ذہین بچّہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو آرٹ و سائنس کی تعلیم دلائی جاتی ہے۔ اور کند ذہن اور غبی ہونے کی صورت میں اس کو دینیات کے مدرسے میں بھیجا جاتا ہے یا طبّی اسکولوں اور کالجوں میں۔"

یہ مقولہ کس قدر حقیقت و صداقت پر مبنی ہے، اُس کو تجربات و واقعات کی روشنی میں دیکھیے۔

ترکی نے علمائے کے خلاف جہاد کیا۔ ایران نے مجتہدین کا استیصال کیا۔ افغان و عرب نے مولوی سے قطع تعلق کیا۔ یہ سب اس لیے ہوا کہ ان لوگوں کے دماغ ترقی پذیر تھے۔ اور قال اللہ و قال الرسول میں منہمک ہوکر زمانے کے مقتضیات، سیاسیات اور عوام کے رجحان ذہنی سے بے خبر رہے یا بالفاظ دیگر وہ مذہب و سیاست کو نہ سمجھ سکے۔ نتیجے میں اسلام کو اور اسلامی حکومتوں کو ان کے ہاتھوں ناقابلِ تلافی نقصانات پہونچ گئے۔ جب عوام نے ان کی سادہ لوحی و غلط روی کو محسوس کرلیا تو مجبوراً ان سے علیحدگی اختیار کرلی۔ بالکل یہی حال فرقۂ اطبّاء کا بھی ہے سنا کرتے ہیں کہ پچھلے زمانے میں اطبّاء حکومتوں کے مشیرِ دولت بھی ہوتے تھے اور وزراءِ اعظم بھی۔ سیاسیات میں بھی ان کی رائے وزنی ہوتی تھی اور اقتصادیات میں بھی وہ دخیل ہوتے تھے۔ مگر اب یہ باتیں قصۂ ماضی معلوم ہوتی ہیں۔ اور مشاہدات بھی کچھ ایسے ہی ہیں۔ اس زمانے میں طبیب سینیٹری انسپکٹر نہیں بن سکتا۔ اور ڈاکٹر صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم اور عمدا جاتے کیا بن سکتا ہے ایسا کیوں ہے؟ جواب بالکل واضح اور صاف ہے طبیبوں

نے اپنی محدود علمیت اور ناکافی قابلیت سے ترقی کے تمام مواقع کھو دیے۔ ذہانت کا کوئی کارنامہ دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مثل مشہور ہے کہ “عقل مند کی سو بلائیں دور” ذہین اور قابل انسان کبھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ ہمیشہ اُبھرنے اور اُچھلنے کے لیے بے تاب رہتا ہے۔ مگر بے وقوف اور جاہل انسان کام سے، سوسائٹی سے اور محنت سے ہمیشہ جی چراتا ہے۔

اگر موجودہ طبی تعلیم کی اُن سہولتوں اور آسانیوں کو طب و اطباء کے ساتھ “ظلم عظیم” سے تعبیر نہ کیا جائے تو کیا کہا جائے، جو ہماری درس گاہوں نے پیش کر رکھی ہیں۔ ڈاکٹری تعلیم کے لیے جو قیدیں اور شرطیں عائد ہیں، بظاہر وہ کتنی ہی سخت اور ناگوار محسوس ہوتی ہوں۔ مگر ان کی سود مندی سے کبھی بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ انہی شرطوں کی برکت ہے کہ آج ڈاکٹر ہر کام کے قابل، ہر عہدے کے حق دار اور ہر منصب کے اہل نظر آ رہے ہیں۔

طبی تعلیم کے لیے اس قدر آسانیاں بہم پہنچانا کبھی بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس صورت میں اگر ایک طرف طب کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں تو دوسری طرف اقتصادی نقطۂ نظر سے بے کاری و افلاس بڑھ رہے ہیں۔ کیوں کہ جس طرح ملازمت کا دروازہ طبیبوں کے لئے بند ہے اُسی طرح آزاد پریکٹس کا میدان بھی ان کے لیے تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے سخت ضرورت ہے کہ طبی انسٹی ٹیوشنوں کے ذمے دار حضرات اس قدر بے جا فیاضی و دریا دلی سے باز آئیں۔ اور طبی تعلیم کے لیے اہل اور موزوں طلباء انتخاب کر کے دنیائے طب کو مرہونِ منت بنائیں۔ ایسا کرنا اگر ایک طرف طب و اطباء پر احسان ہوگا تو دوسری طرف ملک و قوم پر بھی احسان عظیم ہوگا۔ طبی تعلیم کے لیے ہمیشہ ایسے طلباء منتخب کیے جانے چاہئیں جو عربی و فارسی میں کم سے کم مولوی فاضل یا منشی فاضل ہوں یا اتنی ہی علمی قابلیت رکھتے ہوں اور انگریزی میں ایف۔ ایس۔ سی پاس ہوں یا کم از کم سائنس لے کر میٹرک پاس کیا ہو۔ اور ساتھ ہی اُن کے ان کے اخلاق و اطوار اور ذہانت مسلم ہو۔

اگر ہماری طبی درس گاہیں آج ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ چند ہی سال میں دنیائے طب میں انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے اور آج نہیں تو بیس برس کے بعد ایسے قابل و جید طبیبوں کی جماعت میدان عمل میں آ سکتی ہے جن پر ملک و قوم بھی ناز کرے اور شیخ و رازی کی روحیں بھی فخر کریں۔ حکومت بھی ان کے سامنے سر جھکائے اور پبلک کا بھی ان سے بھلا ہو۔

(۸) عطاروں و دوا فروشوں کی خود غرضانہ و غیر ذمے دارانہ حرکتیں

طب کی بد قسمتی کہیے یا ملک کی بد نصیبی کہ ہندوستان میں عطاروں اور دوا فروشوں کا فرقہ بھی کافی اکثریت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ جتنا یہ فرقہ طب و اطباء کے لیے ضروری و لابدی تھا۔ اتنا ہی اب وبالِ جان بن چکا ہے۔ اطباء کو اگر ان کے وجود سے روحانی اذیت پہنچ رہی ہے تو پبلک کو جانی و مالی نقصانات برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

دس پانچ کو چھوڑ کر اگر آپ دنیائے دواسازی و عطاری کا جائزہ لیں تو یہ دیکھ کر آپ کے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہے گی کہ ان کی دکانیں نہایت درجے نفرت انگیز، گندگی کا مخزن اور بدنظمی کا مظہر ہیں۔ مفردات کہنہ اور بوسیدہ، مرکبات چیونٹیوں اور مکھیوں کا ملغوبہ، دواؤں کے برتن میلے کچیلے اور اس پر یہ طرہ کہ عطار صاحب نہایت تند خو بد مزاج اور ضرورت سے زیادہ گراں فروش، طبیبوں پر نکتہ چینی میں مشاق اور نسخوں کی کتر بیونت میں ماہر۔ پھر اگر ان حالات میں بھی عوام طب سے برگشتہ و بدظن نہ ہوں تو کیا ہوں۔ اور کیوں نہ حکومت سے قانونِ دوا فروشی وضع کرنے اور عطاروں پر سرکاری کنٹرول قائم کرنے کا مطالبہ کیا جائے اور کیا غلط کہا جاتا ہے جو یہ کہا جاتا ہے کہ ایسے ننگ طبابت دوا فروشوں کی موجودگی میں طب کبھی سرسبز نہیں ہو سکتی۔

(۹) فنی پروپگنڈے کا فقدان

طب ہی پر منحصر نہیں دنیا کی ہر صنعت و حرفت، ہر کاروبار ہر علم و فن حتی کہ حکومت تک صحیح پروپگنڈے کی ہر وقت محتاج ہے اور بلا منظم پروپگنڈے کے آج تک نہ کوئی صنعت ترقی پذیر ہو سکی ہے اور نہ کوئی سیاسی تحریک مقبول عام ہو سکی۔

مثال کے طور پر میں صرف ڈاکٹری اصول علاج ہی کو پیش کرتا ہوں۔ یہ اصول علاج اگرچہ حکومت کے زیر سایہ پرورش پا رہا ہے۔ مگر پھر بھی جن جن طریقوں سے اسکی نشو و ارتقا کے لیے پروپگنڈے کیے جا رہے ہیں وہ آپ کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اسکولوں میں “فرسٹ ایڈ” کی تعلیم، اُمیدواران ملازمت کے لیے ڈاکٹری معائنے کی شرط، اسکول، عدالت یا کسی سرکاری ڈیوٹی سے غیر حاضری کی صورت میں ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی مانگ، طلباء کے لیے وقتاً فوقتاً ڈاکٹری ٹیکے لگانے، سرکاری دفاتر میں کونین کی مفت تقسیم، ڈاک خانوں کے ذریعے کونین کی فروخت کا انتظام

ڈاکٹری علاج کرانے والوں کے لیے زیادہ سے زیادہ سہولتوں کی فراہمی صحت عامہ اور حکومت کے ذمّے دار عہدوں پر ڈاکٹروں کا تقرر، ڈاکٹری تعلیم کے لیے بھاری بھاری امدادی وظائف، انگریزی ہسپتالوں پر بے دریغ روپیہ صرف کرنا۔ اخبارات، رسائل، درسی کتب اور مختلف قسم کے پمفلٹوں کے ذریعے سے عوام الناس کی توجہ ڈاکٹری علاج کی طرف مبذول کرانا، یہ اور اسی قسم کی باتوں کو اگر پروپیگنڈا نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔ ہاں اگر اطبّا اور ویدوں کے ساتھ بھی حکومت کا یہ طرزِ عمل ہوتا تو بے شک وہ پروپیگنڈے کی تعریف سے نکل کر "ہمدردیٔ خلائق" کے زمرے میں آجاتیں۔ کیا صدہا سال حکومتوں میں دخیل رہنے والے، دنیا کو طب و حکمت سے روشناس کرانے والے، مغرب و مشرق کو علوم و فنون کا درس دینے والے، تہذیب و تمدّن کو بامِ کمال پر پہنچانے والے اسلاف کے جانشین اطبا، اس دور میں اس قابل بھی نہیں رہے ہیں کہ ان کی طبی رائے کسی صورت سے بھی قابل تسلیم ہو وہ پبلک کی کسی حیثیت سے بھی خدمت کر سکیں۔ وہ کون سے ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں کہ اُن کے لیے یا ان کے فن کے لیے حکومت کے خزانے میں ایک پیسہ بھی نہیں؟ کیا یونانی دواؤں کے تمام خصائصِ شفا بخشی زمانے کے ساتھ ساتھ سب ہی ختم ہو چکے؟ دنیا کو طبابت کا لوہا منوا دینے والے طبیبوں کی اولادیں کیا آج اتنی بھی صلاحیت نہیں رہی کہ وہ بیمار یا تن درست آدمی کو پہچان سکیں۔ کیا حکمائے متقدمین کے گراں مایہ علمی و فنی احسانات کا یہی بدلا ہے جو ان کے اخلاف کو دیا جا رہا ہے۔ لیکن میں پھر یہی کہوں گا کہ یہ سب باتیں اس لیے نہیں کی جا رہی ہیں کہ حکومت کو یا حکومت کے غلامانِ ازلی کو ہمارے اسلاف کے علمی کارناموں کا اعتراف نہیں، یا ہمارے فن کی جامعیت و ہمہ گیری سے وہ ناواقف ہیں۔ بلکہ محض طب مغربی کو فروغ دینے اور مشرقی اقوام کی روحانیت و خودداری کو برباد کرنے کے لیے ایک منظم جدوجہد ہے اور یورپ کے تجارتی منافع کو تقویت پہنچانے کی ایک اہم کوشش۔ بہرکیف اغراض کچھ بھی ہوں مگر یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ صرف اسی پروپیگنڈے کی برکت سے مغربی طب اپنی تمام کوتاہیوں اور خامیوں کے باوجود زمین کے ایک بڑے حصے پر محیط ہو چکی ہے اور خاکم بدہن وہ دن زیادہ دور نہیں جب طب یونانی کا نام صفحۂ ہستی سے بالکل ہی مٹ کر مغربی طب اُس کی جگہ بھی لے لے گی۔ یہ صرف میرا ادّعا ہی نہیں بلکہ اس کے اسباب و علل بھی ہیں۔ قرائن و قیاسات بھی ہیں اور ثبوت و شواہد بھی۔

اور آپ خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اگر آپ کے جمود، تغافل اور پژمردگی کا یہی عالم رہا۔ اور آپ میں اب بھی زندگی اور خودداری کی سچی تڑپ نہ پیدا ہوئی۔

یہاں تک جو کچھ میں نے عرض کیا ہے تصویر کا ایک رُخ تھا۔ اب دوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اوپر کی سب باتوں کو دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی ہم کو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا۔ ہماری طبّی صحافت افسوس ناک حد تک کمزور اور غیر مقبول ہے۔ ہمارے مؤلفین اور مصنفین پرانی لکیر کے فقیر، ہماری اشتہار بازی حد درجے نامعقول بلکہ شرمناک ہے۔ ہماری اجتماعی آواز مفقود اور ہماری مضمون نگاری خشک اور غیر دلچسپ ہے۔ رہی سہی ایک آل انڈیا طبّی کانفرنس تھی جو اس ناموافق دور میں اندھے کی لکڑی بنی ہوئی تھی وہ بھی اجمل خاں اعظم کے ساتھ رخصت ہو گئی۔ اب کوئی ہماری منظم جماعت ہے جو تنازع للبقا کے میدان میں قدم اُٹھائے اور نہ ہمارا کوئی دردمند لیڈر ہے جو ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرے اور ہماری روحِ حیات کو تازہ بنائے۔ اگر کہیں اتفاق سے کسی طبی جماعت یا سوسائٹی کا نام گوش گزار ہو جاتا ہے تو وہ بھی تجارتی اغراض کے ماتحت یا کسی دوسری جماعت یا پارٹی کی مخالفت میں اور بس۔ اس قسم کی جماعتوں کا نہ کوئی عملی پروگرام ہے نہ اجتماعی نظام۔ نہ اُن کی آواز میں اثر ہے اور نہ ان کے ارکین میں ولولۂ عمل۔ یہ آپ خوب یاد رکھیے کہ جب تک اطبا ایک قائد کے پیچھے ایک نظام کے ماتحت اور ایک آواز کے ساتھ ایک مقصد کو سامنے رکھ کر میدانِ عمل میں قدم نہ اٹھائیں گے اس وقت تک طب کا مستقبل کبھی روشن نہیں بن سکتا۔

(۱۰) اطبّا کا تشتّت و افتراق

طبّ و اطبّا کی ایک بدنصیبی یہ بھی ہے کہ ان میں یک جہتی و اتحادِ عمل مفقود ہے اور اس کا بہرصورت امکان بھی نہیں۔ کیوں کہ اطبّاء کی اکثریت مسلم قوم سے تعلق رکھتی ہے اور تشتت و افتراق قوم مسلم کی فطرتِ ثانیہ بن چکے ہیں۔

یہ بھی خدا کی شان ہے کہ دس ڈاکٹر ایک تشخیص یا ایک رائے پر متفق ہو سکتے ہیں مگر دو طبیب ایک تجویز یا ایک خیال پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ اس کا ثبوت آپ کو اس وقت مل سکتا ہے جب آپ بحیثیت مریض کسی طبیب کے پاس بغرض علاج جائیں اور ساتھ ہی کسی دوسرے طبیب کا مجوزہ نسخہ بھی لے جا کر اُنہیں بتائیں کہ فلاں طبیب نے مرض کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا ہے پھر دیکھیے کیا لطف آتا ہے اور حکیم صاحب کس ذہنیت کا مظا

فرماتے ہیں اور یہ تو ایک عام بات ہو چکی ہے کہ قدامت پسند اطبا، جدت پسندوں پر، لکھنوی اطبا دہلوی حکیموں پر کبھی اچھے الفاظ میں تبصرہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے ان کی شان حذاقت و مسیحانفسی میں فرق آجانے کا احتمال ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ ڈاکٹروں میں یک جہتی و اشتراک عمل کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تربیت روشن خیال طبقے میں ہوتی ہے۔ ان کی تعلیم کا معیار بلند ہوتا ہے۔ وہ ڈاکٹری تعلیم سے پہلے نفسیات، اقتصادیات اور سیاسیات کا مطالعہ بھی کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اطبا میں یہ عیب کیوں پیدا ہو گئے؟ کیوں انہیں احساس خودی اور شعور اجتماعیت باقی نہیں رہے؟ باہمی اتحاد و اشتراک عمل کی صلاحیتوں نے ان کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟ اس کا جواب بھی صاف ہے کہ اگر ان کی تربیت اچھے ماحول میں ہوتی، ان کا مبلغ علم وسیع ہوتا اور ان کے خیالات بلند ہوتے تو کبھی ان میں یہ عیوب پیدا نہ ہو سکتے تھے۔

کاش خدا اب بھی ہمیں دیکھنے والی آنکھیں غور و فکر کرنے والے دماغ اور فن کے درد سے بھرے ہوئے دل عطا فرمائے۔ اور ہم ایک بار پھر اپنے قدیم علوم و فنون کی نشاۃ ثانیہ کی بہار دیکھ لیں۔

(۱۱) ڈاکٹروں کا بے جا تعصب اور عناد

ڈاکٹر صاحبان کا بے جا تعصب و عناد بھی کسی نہ کسی حد تک ایسی طبوں اور بالخصوص یونانی طب کے زوال و انحطاط کا سبب بن رہا ہے ماسوا چند مخلص اور دردمند ڈاکٹر صاحبان کے اکثر ڈاکٹروں کا برتاؤ یونانی طب کے ساتھ معاندانہ اور مخالفانہ ہوتا ہے۔

غالباً وہ اطبا کو اپنے رزق کا سہیم اور حصے دار سمجھ کر اپنی طب دشمنی اور اسلاف کشی کا اس درجہ گھناؤنا مظاہرہ کرتے ہیں کہ پناہ بخدا۔ اگر اغیار ایسا کرتے تو شاید قابل ملامت نہ ہوتے۔ مگر ہندوستانی ڈاکٹروں کو، جو بہرحال ہندوستانی اور مشرقی ہیں ایسا شرمناک برتاؤ نہیں کرنا چاہیے۔ اور ان کو یہ سمجھتے ہوئے کہ اطبا بھی ہماری ہی طرح دل اور جگر رکھتے ہیں اور ان کو بھی ہماری ہی طرح دنیا میں زندہ رہنے کا حق ہے، طبیبوں کے ساتھ رواداری اور حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے تھا۔ اگر ہمارے ساتھ اشتراک عمل کرنے میں ان کو شرم محسوس ہوتی ہے تو کم سے کم یہی سمجھ کر کہ اطبا بھی ہمارے ہی اسلاف و اجداد کے نام لیوا ہیں، اُن کی تخریب و بیخ کنی کے خواہاں نہ ہوتے۔ وہ طب کو ناقص و ناکارہ ہی سمجھتے ہیں تو تقاضائے شرافت و سعادت یہ تھا کہ وہ اطبا کو بہ طریق احسن ان کی کمزوریوں سے آگاہ کر کے اصلاح و تکمیل میں کوشش کرتے۔ ان کے ساتھ اشتراک عمل کر کے ملک و قوم کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیتے۔

مگر وہ ایسا اُسی وقت کر سکتے تھے جب کہ ان کے جسموں کی طرح ان کی روحیں بھی مشرقی ہوتیں۔ ان کو اپنے اسلاف، اپنے تمدن اور اپنے کلچر سے محبت و دلچسپی ہوتی۔

بہرکیف طبیبوں کو اپنے معاصرین کے سلوک و برتاؤ سے کافی طور پر سبق لینے کی ضرورت ہے اور بجائے شکوہ و شکایات کرنے کے ان کو اجتماعی قوت کے ساتھ اپنی زندگی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

میری یہ درد بھری کہانی کافی طوالت اختیار کر چکی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ تلخ بیانی بعض طبائع پر ناگوار اثر پیدا کرے، اس لیے اب اس ہرزہ سرائی کو اس عرض و التماس پر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا ان باتوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیے۔ ٹھنڈے دل سے سوچیے اور اپنے قوائے عمل کو حرکت میں لا کر اجمل اعظم کے اس مشن کو تکمیل تک پہنچائیے جس کو لے کر وہ دنیا میں آئے تھے اور جس کو لے کر وہ ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر اپنے آخری لمحات تک مارے مارے پھرتے رہے اور خوب سمجھ لیجئے کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

آسان نسخے یا مجرب چٹکلے

اس کتاب میں سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کے آسان نسخے لکھے گئے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ دو تین اجزا سے متجاوز نہیں اور اجزا بھی نہایت سہل الحصول ہیں۔ قیمت دو روپے (عہ)

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

بابُ الصّحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحّت بخش خوراک کا مسئلہ

(بسلسلہ اگست سنہ ۳۹ء)

چربی

عام خوراکوں میں چربی کی ایک مقدار ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ لیکن صحیح طور پر ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ جسم کے لیے چربی کی کتنی مقدار ضروری ہوتی ہے۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ۴۵ سے ۶۰ گرام (۱/۲ اونس سے ۲ اونس) روزانہ تک انسانوں کو چربی کھانی چاہیے۔ ہندوستان کی اکثر غذائیں چربی کے معاملے میں بہت معمولی ہوتی ہیں۔ حیوانی تیل مثلاً مکھن، گھی وغیرہ میں حیاتین الف ہوتی ہے لیکن اکثر نباتی روغنوں میں یا بناسپتی تیلوں میں یہ حیاتین کم ہوتی ہے۔ گھی کو اگر کسی بناسپتی روغن کے ساتھ ملایا گیا ہو تو ممکن ہے کہ اس میں حیاتین الف موجود ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ نہ ہو۔ مگر ایک بناسپتی تیل ایسا ہے جس میں حیاتین کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے اور وہ سُرخ تاڑ کا تیل ہے یہ پام کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے جو مغربی افریقہ، ملایا اور برما میں بہ کثرت ملتا ہے۔ تیلوں اور چربیوں سے انسان کو جو تقویت پہنچتی ہے وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن حسب ذیل چیزوں میں اس عنصر کا کافی ہونا تجربے سے ثابت ہے۔ ناریل، اخروٹ، سویابین اور دوسرے خشک میوے۔

شکری اور نشائی اجزاء (کاربوہائیڈریٹس)

یہ جسم کے نہایت اہم اور قوت پیدا کرنے والے اجزا ہیں۔ غلّے، اور اکثر زمین دوز ترکاریوں میں یہ اجزا کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور شکر تو سب کی سب کاربوہائیڈریٹ ہے۔ انسان کی غذا میں اس عنصر کا ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکن اگر غذا میں یہ اجزا زیادتی کے ساتھ ہوں جیسا کہ ہندوستان کی غذاؤں میں بالعموم ہوتا ہے، تو ایسی غذا غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ جب غذا کا نقشہ بنایا جا رہا ہو تو اس میں ایسی غذائیں شامل کی جانی چاہئیں جن میں پروٹین، چربی، حیاتین اور نمکیّات مناسب مقداروں میں موجود ہوں۔ پھر آخر میں چند ایسی چیزیں بھی شامل کر لی جائیں جن سے انسان کے جسم کو کاربوہائیڈریٹ مہیّا ہوتا ہے اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔

معدنی نمکیات

کیلسیم (چونا) فاسفورس اور فولاد کے اجزا اکثر ہندوستانی غذاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ اور نقشوں میں یہ چیزیں ظاہر کر دی گئی ہیں۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ انسانوں کی غذاؤں میں نمکیات کے جزو کے بارے میں اکثر غفلت برتی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے عناصر ایسے ہیں جن کی جسم انسان کو ضرورت پڑتی ہے اور جو ایک متوازن غذا کے لیے ضروری ہیں۔ وجع المفاصل والے علاقوں میں آیوڈین کی کمی کے ملنے پر ہم بطور مثال سردست یہاں بحث نہیں کرتے۔

نوٹ:- ہر قسم کی طبّی کتابیں منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی سے منگائیے۔

چونا (کیلسیم)

چونا دودھ میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ چھاچ میں بھی یہ بہت ہوتا ہے، پنیر، لال چولائی، پالک، اور سبز پتے کی ترکاریاں بھی اپنے اندر چونے کی خاصی مقدار رکھتی ہیں۔ بچوں کو اور چیزوں کے مقابلے میں معدنی نمکوں اور چونے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ چاول میں چونا بہت کم ہوتا ہے اور اس بات کی تو تحقیق ہو چکی ہے کہ اکثر چاول کھانے والوں کی خوراک میں نمک اور کیلسیم کی کمی اکثر امراض پیدا کر دیتی ہے۔

حاملہ عورتوں اور بچوں کو پرورش کرنے کے دوران میں ماؤں کو کیلسیم کی کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تندرست بچہ، جس کی عمر تین مہینے کی ہو اور جس نے ماں کی چھاتی پر پرورش پائی ہے چونے کی کافی مقدار اپنے جسم میں داخل کر لیتا ہے۔ یہ چونا اس کو ماں کے دودھ سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر ماں کی خوراک میں کیلسیم کی کمی ہو جائے تو ماں کی اپنی ہڈیوں کا کیلسیم گھل گھل کر دودھ کے ذریعے سے بچے کو ملنے لگے گا اور اس سے ماں کی تندرستی برباد ہو جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ بھی بعض مرضوں کا شکار ہو جائے۔ پس چوں کہ حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں کیلسیم کی زیادہ مقدار کام میں آتی ہے اس لیے عورتوں کے لیے ان دنوں میں خاص طور پر دودھ کا کافی استعمال بہت ضروری ہے۔

عام درسی کتابوں میں کیلسیم کی مقدار بڑے آدمی کے لیے ۰ر۶۸ روزانہ اور ۱ر۰ گرام بچوں کے لیے روزانہ تجویز کی گئی ہے مگر اس میں بہت کچھ "گنجائش" ہے۔ ہندوستان کی اکثر غذاؤں میں بالخصوص مشین سے صاف کیے ہوئے چاول میں کیلسیم کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور مشکل سے کھانے والے کے جسم میں یہ غذائیں ۰ر۲۰ گرام کیلسیم جسم کے لیے مہیا کرتی ہیں۔ بڑھتے ہوئے نشو و نما پانے والے بچوں کے لیے روزانہ ۰ر۶۰ گرام کیلسیم کی ضرورت ہے۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لیے کیلسیم کی یہ روزانہ مقدار اور بھی زیادہ ہونی چاہیے۔

کیلسیم حاصل کرنے کا بہترین مخزن دودھ ہے۔ سبز ترکاریاں اور بعض قسم کے جو، جوار، راگی (راگی جنوبی ہند کا ایک غلہ ہے) میں یہ عنصر کافی ہوتا ہے۔ لیکن ان چیزوں میں جو کیلسیم پایا جاتا ہے وہ ممکن ہے دودھ کے کلسیم کے مقابلے میں اچھی طرح ہضم و جزو بدن نہ بن سکے۔ بیمار اور سست رہنے والے بچوں کے لیے دودھ کے کیلسیم کی کافی مقدار نہایت ضروری ہے۔

پان خوری :۔ چونا اور کتھہ لگا یا ہوا پان کھانے کا ہندوستان میں عام رواج ہے۔ اس سے چونے کی ایک اچھی مقدار جسم میں پہنچ جاتی ہے ابھی تک اس بات کا ہمیں علم نہیں ہے کہ اس طریقے سے کیلسیم کی جو مقدار انسان کے جسم میں داخل ہوتی ہے اس کا جسم پر کیسا اثر پڑتا ہے۔

فاس فورس

یہ عام طور پر مانا جاتا ہے کہ روزانہ کی خوراک میں ۱ر۰ گرام فاس فورس کی مقدار ضرور ہونی چاہیئے۔ اکثر غلّوں میں فاس فورس بہت ہوتا ہے، مگر دھونے، صاف کرنے اور پکانے میں فاس فورس کی اکثر مقدار ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر کسی خوراک میں کیلسیم کی پوری مقدار مہیا ہو رہی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے فاس فورس کی مقدار بھی پوری طرح انسان کے جسم میں پہنچ رہی ہے۔

فولاد

خون کے سرخ دانے نہایت اہم چیز ہیں۔ یہ پھیپھڑوں سے آکسیجن لے کر جسم کے ریشوں کو مہیا کرتے ہیں۔ یہی فولاد کے اجزا ریشے اور پٹھے بنانے اور ان میں توانائی پیدا کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ اُن کی پیدائش کے لیے فولاد کے اجزا کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ جب خون کے سرخ دانے ملیریا اور میعادی بخار وغیرہ میں بہت زیادہ ضائع ہو رہے ہوں تو فولاد کے اجزا کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

یہ بتایا گیا ہے کہ بڑھتے ہوئے بچوں اور بڑوں کے لیے روزانہ ۲۰ ملی گرام فولاد کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہندوستان کی اکثر غذاؤں میں فولاد کی کمی ہوتی ہے۔ بعض غذاؤں میں اس کی مقدار بہت کافی ہے لیکن نسبتاً جزو بدن کم بنتا ہے اس لیے خوراکوں کی قیمت کا صحیح اندازہ کر لینا چاہیئے۔ غلّوں

والوں اور گوشت وغیرہ میں بے شک فولاد کافی مقدار میں پایا جاتا ہے مگر درصل اس کا بہت کم حصّہ جزو بدن بنتا ہے۔ اگر تمام خوراک میں جو روزا انسان کھا رہا ہے، ۲۰ ملی گرام سے زیادہ مقدار فولاد کی پائی جاتی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کافی مقدار جزو بدن بن رہی ہے۔

کمئ خون کی اکثر حالتوں میں اگر دوا کے طور پر فولاد دیا جائے تو وہ ایسی غذاؤں کی نسبت، جن میں فولاد کی موجودگی زیادہ ہو بہتر ثابت ہوتا ہے۔ کمئ خون کی شکایت کو روکنے کے لیے اگر فولاد والی خوراکوں کا بہتر انتظام کردیا جائے تو مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔ کمئ خون کی شکایت حاملہ عورتوں کو اکثر ہوجاتی ہے۔ اس لیے ان کے لیے فولاد کے اجزا کی کافی مقدار جزو بدن ہونا نہایت ضروری ہے۔

حیاتینیں

حیاتین الف (اے) : حیاتین الف تمام حیوانی تیلوں میں پائی جاتی ہے۔ دودھ میں، دہی میں، مکھن میں، خالص گھی میں، انڈے کی زردی میں، کلیجی اور مچھلیوں وغیرہ میں بھی یہ حیاتین موجود ہوتی ہے۔ حیاتین الف کا سب سے بڑا مخزن روغن جگر ماہی ہے۔ لیکن صرف حیوانی غذائیں ہی نہیں ہیں جن میں حیاتین الف کا اثر پایا جاتا ہے۔ گو نباتاتی غذائیں اس حیاتین سے خالی ہیں لیکن کیروٹین کو حیاتین الف کا حامل سمجھا جاتا ہے اور جسم میں پہنچ کر کیروٹین بھی قریب قریب وہی عمل کرتا ہے جو حیاتین الف کا ہے پس مناسب نباتی غذاؤں کے استعمال سے بھی لحمی غذاؤں کا بدل ممکن ہے۔ پتے دار ترکاریاں جیسے دھنیا سبز، میتھی، پالک، کرم کلہ اور پکے میووں جیسے آم، پپیتا، ٹماٹر اور نارنگی وغیرہ میں کیروٹین کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

آنے والے نقشوں میں حیاتین الف اور کیروٹین کی مقدار ”بین الاقوامی اکائیوں“ (انٹرنیشنل یونٹس) کی صورت میں واضح کی گئی ہے۔ حیاتین الف کے بارے میں ہماری معلومات ابھی تک ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھی ہیں۔ بہرحال یہ آسانی سے تجویز کیا جاسکتا ہے کہ روزانہ غذاؤں میں حیاتین الف کی تین ہزار بین الاقوامی اکائیاں ضرور ہونی چاہئیں۔ یہ کم سے کم مقدار ہے۔ مغربی ممالک میں حیاتین الف کے اثر کو حاصل کرنے کے لیے ہر شخص حیوانی غذاؤں کو مناسب مقدار میں کھاتا ہے۔ مگر مشرق میں حیاتین الف کے فعل والی غذائیں نہ صرف کافی مہنگی ہیں بلکہ بعض غذاؤں کے بارے میں مذہبی رکاوٹ بھی ہے۔ اس لیے حیاتین الف کے فائدے کو جسم میں پہنچانے کے لیے یہی مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ سبز ترکاریوں کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ مثال کے طور پر یہ بات لیجیے کہ ۳ اونس (تقریباً ۸۵ گرام) چولائی کا ساگ کم سے کم ۳ ہزار بین الاقوامی اکائیوں کی مقدار میں حیاتین الف جسم میں پیدا کردے گا۔ اور یہ قریب قریب ایک بڑے آدمی کی ضروریات کے لیے کافی ہے۔ سکول جانے والے بچوں کو چونکہ ہر وقت کھیل کود اور بڑھوتری کی حالت سے واسطہ رہتا ہے، اس لیے عام طور پر انہیں بڑے آدمیوں کے مقابلے میں اس حیاتین کی زیادہ مقدار کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس مقدار کو حاصل اور قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کو بھی سبز ترکاریوں کے زیادہ استعمال پر آمادہ کیا جائے۔ کم زور بچوں، بیمار بچوں اور غفلت کے شکار بچوں کی تن درستی کے لیے اس حیاتین کی مناسب مقدار روغن جگر ماہی (کاڈلیور آئل) سے مہیا ہوسکتی ہے۔ اور یہ بچے کی جسمانی تربیت کے لیے کافی ہوتا ہے۔

حیاتین الف خاص خاص غذاؤں میں مختلف مقدار میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً دودھ اور مکھن کی طاقت اس بات پر منحصر ہے کہ مویشیوں کو کس چیز پر پرورش کیا جارہا ہے۔ یورپ میں اس بات کا تجربہ کیا جاچکا ہے کہ ”گرمی کے موسم کا دودھ“ جو ایسی گایوں سے جنہیں سبز گھاس اور میٹھا چارہ ملے، کیروٹین اور وٹامین کے معاملے میں بہت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ اور ”جاڑوں کا دودھ“ مویشیوں کے خشک چارے پر پلنے کی وجہ سے کم حیاتین والا ہوتا ہے۔ اگر زیادہ مدت تک کسی کھلے برتن میں گھی کو خوب تاؤ دیا جائے تو اس کا حیاتین الف جل جاتا ہے۔ سبز ترکاریوں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ پتوں کا رنگ جس قدر زیادہ سبز ہوگا اسی قدر ان میں کیروٹین کی مقدار زیادہ پائی جائے گی۔ اور جو ترکاری جتنی سبز ہوگی اتنی ہی وہ بہتر ہوگی۔ ”جتنا سبز اتنا تازہ“ کا مقولہ ترکاریوں کے معاملے میں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ معمولی طور پر پکانے سے ان ترکاریوں کی کیروٹین ضایع نہیں ہوتی

بہت سی غذاؤں کے لیے آنے والے نقشوں میں حیاتین الف کی ترتیب دی گئی ہے اور ان کا "کیروٹینی" مادہ بھی بتایا گیا ہے۔ پس غذا کی تجویز کے متعلق اگر ہر دو حدود کے بین بین ایک متناسب رویّہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ حیاتین الف کے فعل کے بارے میں مزید معلومات کی کمی کے باعث بس زیادہ سے زیادہ اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ پتّوں والی سبز ترکاریوں میں حیاتین الف کا فعل پیدا کرنے کی توت بہت زیادہ ہوتی ہے اور غلّوں وغیرہ میں کیروٹین حاصل کرنے کے موقعے کم پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں حیاتین الف کا فعل لوگوں کی غذاؤں میں بہت ہی معمولی طور پر پایا جاتا ہے۔ اور اس غفلت کا بُرا اثر صحتوں پر پڑ رہا ہے۔ آئندہ سطور میں بتایا جائے گا کہ اس کمی سے کیا کیا نقائص پیدا ہوتے ہیں۔

حیاتین ب (بی): اس عنوان میں تمام قسموں کی حیاتینوں کو جمع کیا گیا ہے۔ حیاتین ب جسے عام طور پر "اکسیر بیری بیری" کے طور پر لوگ جانتے ہیں اکثر غلّوں، دالوں، انڈوں، پھلوں بیشتر سبزیوں، جگر، حلوان کے گوشت اور دودھ وغیرہ وغیرہ میں اس کی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ سیلا چاول کی زیادہ خوراک کے باعث ہندوستان کے چاول خوروں میں مرض بیری بیری پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے چاول میں حیاتین ب کی کمی ہوتی ہے۔ اوسنا چاول (پار بائلڈ رائس) میں جب کہ اسے مشین سے بھی صاف کیا جائے حیاتین ب کی مقدار برقرار رہتی ہے۔ سکول جانے والے بچوں اور عام بڑے آدمیوں کے لیے حیاتین ب کی روزانہ ۳ ہزار بین الاقوامی اکائیاں ضروری تسلیم کی گئی ہیں۔ یہ جاننا کہ خوراک میں یہ مقدار موجود ہے یا نہیں کچھ زیادہ دشوار نہیں ہے۔ ۴ اونس بے پسا غلّہ، ۶ اونس پتّے دار اور دیگر سبز ترکاریاں، ۲ سے ۳ اونس تک دالیں اگر روزانہ جسم میں پہنچ جائیں تو غالباً حیاتین ب کی مطلوبہ مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد باقی غذا خواہ مِل کے صاف کئے ہوئے چاولوں پر ہی کیوں نہ مشتمل ہو۔ ترکاریوں، دالوں اور پھلوں کی مقدار جس قدر کم ہوگی اسی قدر اس بات کی ضرورت ہوگی کہ خوراک میں مِل کے صاف کیے ہوئے چاولوں کی زیادتی نہ ہونے پائے۔ غریب لوگ جیسے معمولی ٹوٹے پھوٹے چاول، لال دھاری والے اوسیلا چاول کھاتے ہیں ان کی وجہ سے وہ مرض بیری بیری کا شکار ہوتے ہیں۔ چاول کو دھونے سے رہی سہی حیاتین ب بھی ان میں سے خارج ہو جاتی ہے کیوں کہ چاول پر جو قدرتی نمک چھلکے کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ پالش کرنے اور دھونے سے بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔

دودھ جو غذاؤں میں بہترین مانا گیا ہے، حیاتین ب کی کچھ بہت زیادہ مقدار اپنے اندر نہیں رکھتا۔

حیاتین ب (ایک اصطلاح ہے جس میں کئی حیاتینیں شامل ہیں) غذا کا ایک ضروری عنصر ہے۔ غذاؤں میں یہ عنصر کس طرح ظاہر ہوتا ہے، اس کا حال آنے والے نقشوں سے ظاہر ہوگا۔ تمام غلّوں میں اس کی مقدار کم پائی جاتی ہے اور مِل کے صاف کیے ہوئے چاول میں یہ بہت کم ملتا ہے۔ بعض عام دالوں میں یہ چیز بہت کافی پائی گئی ہے مثلاً بنگالی چنے ہیں، کالے اور سُرخ چنے ہیں۔ سبز پتوں والی ترکاریاں بعض زمین دوز ترکاریوں (آلو اور اروی وغیرہ) میں یہ کچھ نہ کچھ ضرور پائی جاتی ہے۔ عام پھل اس سے کافی خالی ہوتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی مقدار حاصل کرنے کے لیے، انڈے کی زردی، دودھ کی بنی ہوئی چیزیں (بے ملائی کا دودھ، چھاچ، دہی اور پنیر) حلوان کا گوشت کلیجی، دالیں اور سبز ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں۔

"منہ آجانا" اور زبان کا کھُردرا پن حیاتین ب کی کمی کے باعث ظاہر ہوتا ہے یہ مرض زیادہ تر پالش کیے ہوئے چاول کھانے والوں میں ہوتا ہے۔ لیکن اور اسباب سے بھی یہ امراض ظاہر ہوسکتے ہیں اگر ½ یا ایک اونس خشک انڈے کی زردی پاؤ بھر عمدہ دودھ یا ۲ کر ۲ انڈے روزانہ کھائے جائیں تو یہ کمی پوری ہو سکتی ہے

حیاتین ج (سی): یہ حیاتین تازہ پھلوں اور ترکاریوں میں پائی جاتی ہے۔ ترکاریوں میں سبز پتوں والی ترکاریاں اس کا بہترین مخزن ہیں۔ جب ترکاریاں خشک ہو جائیں یا سڑ جائیں تو ان کی حیاتین ج ضائع ہو جاتی ہے۔ جب دالیں اور غلّے ابتدائی حالت نمو میں ہوں اس وقت حیاتین کی مقدار ان میں نہیں پائی جاتی۔ مگر جب ان میں پھُٹاو شروع ہو جاتا ہے تو اندر کی گرمی میں اور خود پھُٹاو میں حیاتین ج پیدا ہو جاتی ہے سر رابرٹ میک کریسن کی کتاب "غذا" میں اس "پھٹاو" کی ترکیب کو اس طرح دکھایا گیا ہے:

"چنا، گیہوں، مٹر یا دوسرا کوئی غلّہ [illegible] گھنٹے تک پانی میں تر رکھنے کے بعد اسے مرطوب زمین پر بچھا

دیا جائے یا کسی گیلے کمبل پر ان کو پھیلا کر اوپر سے ٹاٹ یا بوری گیلی کرکے پھیلا دی جائے۔ اس ٹاٹ پر کبھی کبھی پانی چھڑکتے رہیں۔ دو تین دن میں ان دالوں میں پھٹاؤ پیدا ہو جائے گا اور وہ استعمال کے قابل ہوں گے۔ نمو پائے ہوئے غلّوں کو یا تو کچا کھانا چاہیئے یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک پکا کر۔"

جب تازہ سبزیاں نہ مل سکتی ہوں تو حیاتین ج کی مقدار جسم میں پہنچانے کے لیے اس قسم کے پھٹاؤ والے غلّے استعمال کرنے چاہئیں۔ پھوٹی ہوئی دالوں میں ۱۰سے ۱۵ فی ہزار ملی گرام حیاتین ج پائی جاتی ہے۔

بڑوں اور سکول کے بچّوں کے لیے ایک متوازن خوراک ایسی ہونی چاہیئے جس میں ۳۰ سے ۵۰ ملی گرام حیاتین ج روزانہ شامل ہو۔ حیاتین ج حرارت کی تاب نہیں لاتی۔ اس لیے پکانے خاص کر زیادہ دیر تک پکانے کی وجہ سے یہ جوہر جل جاتا ہے۔ گو چند تازہ پھل اور پتے دار ترکاریاں اور دوسری سبزیاں اگر کسی خوراک میں شامل ہوں تو حیاتین ج کی کمی کا کھٹکا جاتا رہتا ہے۔ جن شیر خوار بچّوں کو تازہ دودھ پکا کر دیا جا رہا ہو یا ڈبے کا خشک دودھ پانی میں گھول کر پلایا جا رہا ہو تو حیاتین ج کی کمی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر بچے کو تازہ پھلوں کا رس دودھ میں شامل کرکے دے دیا جائے تو یہ اطمینان کے لئے بالکل کافی ہے۔

حیاتین د (ڈی): یہ حیاتین ہڈیوں کے ٹیڑھے ہونے اور مرض لین العظام (ہڈیوں کا نرم پڑ جانا) کو روکتی ہے۔ جگر، جگر کے روغنوں، انڈے کی زردی دودھ اور گھی میں یہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ دودھ اور روغن ایسے مویشیوں سے حاصل کرنے چاہئیں جن کا چارہ تازہ ہو اور کھلی ہوا اور کھلی دھوپ میں وہ رہتے ہوں۔ مچھلی کا تیل اس کا بہترین قدرتی مخزن ہے۔

حیاتین ج کھال میں سورج کی روشنی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو بچّے ہندوستان میں تاریک جگہوں میں پرورش پاتے ہیں ان میں یہ چیز مفقود رہتی ہے۔ اسی طرح شمالی ہند کی وہ عورتیں جو پردے کی پابند ہیں، مرض لین العظام میں مبتلا ہو جانے کا میلان رکھتی ہیں۔ چھوٹے بچوں میں ہڈیوں کے ٹیڑھے پن کی بیماری ہندوستان میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ سب سے سستا اور بہترین علاج تو اس کا یہی ہے کہ ایسے مریضوں کو کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ مچھلی کا تیل اور حیاتین ج کے طبّی مرکبات تو قیمتی ہوتے ہیں مگر سورج تو مفت مہیّا ہوتا ہے اور ہر شخص کی دسترس میں ہے۔ حیاتین ج، اور کیلسیم اور فاس فورس کی ضروریات میں بہت قریبی تعلق ہے۔ جب حیاتین ج کی مقدار جسم میں کم ہو اور کیلسیم بھی کم بنتا ہو اور فاس فورس بھی اسی وجہ سے ناپید ہو تو جسم مذکورہ بالا دونوں امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے کیلسیم (چونا) خوراک میں شامل کرنے کی اہمیّت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اگر حیاتین ج کی مناسب مقدار برابر استعمال میں آتی رہے تو دانت ٹھیک بنتے ہیں اور مضبوط ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر حاملہ کو ایسی چیزیں، جن میں حیاتین ج زیادہ ہو، کھلائی جاتی رہیں تو جنین کی صحت اور توانائی کی طرف سے اطمینان ہو جاتا ہے۔

(باقی)

بعض آدمی لمبے کیوں ہوتے ہیں؟

از مسٹر لوئس، ایم بُش، ڈی۔ ڈمی۔

کچھ روز ہوئے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر میرے پاس آئی۔ اس کے گلے میں کچھ خرابی تھی۔ گلے کا علاج بہت جلد ہو گیا۔ پھر ایک دن اس کی ماں کہنے لگی کہ میرا لڑکا بہت چھوٹا اور ٹھنگنا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنی عمر کے دوسرے لڑکوں کی طرح یہ بھی قد آور ہو۔ اور جب بڑا ہو جائے تو اوسط درجے کے لوگوں کی طرح اس کا بھی قد بلند ہو۔ عورت کو اس وجہ سے بھی تشویش تھی کہ اس کے اپنے خاندان میں اور لڑکے کے باپ کے خاندان میں بھی لوگ ٹھنگنے زیادہ ہوتے تھے۔ مجھے اس معاملے سے دلچسپی پیدا ہو گئی اور اس کا علاج شروع کر دیا۔ اس وقت اور بھی دو ایک مریض اس قسم کے غذائی [illegible] مرکبات استعمال کرکے اپنے جسموں کو لمبا کرنے کی فکر میں

تھے۔ مگر ابھی تک کوئی خاص نتیجہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ غدۂ قدامیہ (پیچوئٹری گلینڈ) کو دماغ کی نشوونما سے تعلق ہے اور افزائش جسمانی کا بہت بڑا انتظام اس سے متعلق ہے مگر میں نے یہ نہیں دیکھا کہ محض اس غدے یا اس کے جوہر کو کھلا دینے سے انسانوں کے قد بڑھ گئے ہوں۔

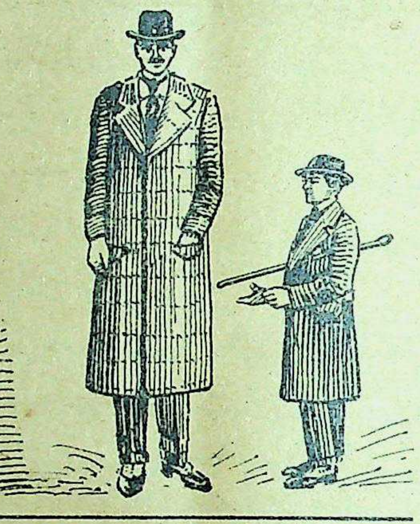

ماشنوف روسی

دنیا کا سب سے لمبا انسان۔ قد ۲۸۵ سنٹی میٹر

میں نے اکثر یہ بات بھی نوٹ کی ہے کہ لمبے آدمی جب اپنی زندگی کے حالات سناتے ہیں تو بالعموم یہ معلوم ہوتا ہے کہ دس اور سترہ سال کی عمر کے دوران میں، جو نشوونما کا بہترین وقت ہے، وہ بہت طویل عرصے تک بیمار پڑے رہے۔ یہ بات کچھ اس طرح پے در پے مجھے اکثر مریضوں میں معلوم ہوئی کہ مجھے جو بھی ذرا ضرورت سے زیادہ لمبا آدمی اپنے کنبے کے خلاف ملتا اس کی تاریخ بہت تفصیل کے ساتھ معلوم کرتا۔ اکثر لمبے آدمیوں کے حالات میں معلوم ہوا کہ اُنہوں نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ بستر پر گزارا ہے۔ بلکہ میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ بڑھتے ہوئے بچوں کے لیے دو تین ہفتے کی بیماری ہی ان کے قدوں کو لمبا کرنے کا سبب بن گئی تھی۔

میں نے اس چیز کے بعد ہر قسم کے ٹھنگنوں کی زندگی کا مطالعہ شروع کیا۔ خاندانی ٹھنگنوں کا بھی اور بعد میں کسی مرض سے ٹھنگنے ہو جانے والوں کا بھی۔ میں نے یہ بات نوٹ کی کہ بڑھنے اور نشوونما کے زمانے میں آخر الذکر لوگوں کو نہایت سخت محنت و مشقت اور جسمانی کام ضرور کرنا پڑا ہے۔ بعض قومیں (جاپانی اور اطالوی) بہت ٹھنگنی ہوتی ہیں۔ اور میں تو ان کے بارے میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ چوں کہ نشوونما پانے کے دوران میں جسمانی مشقت پر انہیں فوراً لگا دیا جاتا ہے۔ اس لیے جسم کو بڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ ناکافی نیند بھی اس کا سبب ہو۔

اس نقطے پر انسان جس قدر بھی غور کرتا چلا جاتا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ قد کی لمبائی اس بات پر منحصر ہے کہ نشوونما پانے کے زمانے کے دوران میں بچے کی زندگی کیسے گزری۔ اگر کوئی بہت زیادہ تھک جائے یا نہایت سخت مشقت کرے خصوصاً کھڑے رہنے کی حالت میں تو قد کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ اس کے برخلاف اگر کوئی شخص اس دوران میں بستر پر پڑا رہے تو ہر روز کچھ نہ کچھ وقت اس کام میں ضرور صرف کرے یا کم از کم بہت کافی سوئے تو ان باتوں سے اس کے نشوونما میں یقیناً اضافہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی طویل بیماری کی وجہ سے بستر پر بہت عرصہ تک لیٹا رہے تو اس کا قد بھی معمول سے اوپر نکل جائے گا۔

ان چیزوں کا ایک قریبی مطالعہ یہ بات واضح کرتا ہے کہ درصل ایسا ہوتا کیوں ہے؟ ہمارے قد کی لمبائی دراصل ہماری ٹانگوں اور ریڑھ کی ہڈی کی لمبائی پر منحصر ہے مگر یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ ہم اپنے اعضا کی لمبائی کو کس حد تک متاثر کر سکتے ہیں عموماً یہ چیز ورثے میں آتی ہے اور والدین سے اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف ریڑھ کی ہڈی کی ساخت جُدا ہوتی ہے۔ اس میں مہرے ہوتے ہیں جو زنجیر کی کڑیوں کی طرح ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے بندھنوں سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر مہرہ ایک دوسرے سے جُدا ہوتا ہے اور ان کے درمیان ایک چپنی سی ہوتی ہے جو پچک سکتی ہے۔ جب انسان بہت کافی عرصہ تک کھڑا رہے تو مہروں پر دباؤ پڑتا ہے اور چپنی پچکنے لگتی ہے۔ لیکن اگر دن بھر کھڑا رہنے کی بجائے رات بھر انسان خوب سوئے تو یقیناً جسم کی لمبائی میں اضافہ ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ جب اس طرح یہ چپنیاں پچک جاتی ہیں تو دوران خون بھی ریڑھ کی ہڈی کے رقبے میں کم ہونے لگتا ہے اور اگر کسی بچے کے ساتھ یہ چیز مسلسل روزانہ ہوتی رہے تو پھر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی بڑھوتری یقیناً کم ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی بچہ بہت عرصے تک کسی بیماری کے باعث بستر پر پڑا رہے تو ریڑھ کی ہڈی میں پچکنے کا یہ حادثہ رونما نہیں ہوتا اور دوران خون میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ ہڈیوں کی تیز بڑھوتری کی وجہ سے قد کی لمبائی میں خاصا اضافہ ہو سکتا ہے۔ موجودہ نوجوانوں کی نسل پچھلی نسل سے کچھ زیادہ لمبی دکھائی دیتی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی وجہ بہتر غذا بھی ہو۔ مگر در اصل میں جس بات کو سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آج کل کی نسل کے لوگوں نے اپنے زمانۂ نشوونما میں اس قدر مشقت نہیں کی ہے جیسی کہ پچھلی نسل کے لڑکے لڑکیاں کر گئے ہیں۔ غالباً اس کی ایک معقول وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل لوگ آرام اور راحت کی طرف بہت زیادہ توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ میں ایک ایسے "مدرسہ ترقی و تادیب" سے واقف ہوں جہاں طالب علموں کو رات کے کھانے سے پہلے پندرہ منٹ تک اپنے اپنے بستروں پر لازمی طور پر لیٹ جانا پڑتا ہے۔ بہت سے اسباب کی بنا پر یہ اصول بہت عمدہ ہے۔ لڑکے بستر پر لیٹ کر ذرا آرام کر لیتے ہیں۔ ان کے جسم ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر جو غذا جسم میں داخل ہوتی ہے وہ اچھی طرح ہضم ہوتی ہے۔ اور اس طرح لیٹنے سے بہت بڑی حد تک قد کی درازی میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کیوں کہ ریڑھ کی ہڈی کو بڑھنے اور پھیلنے کی مہلت ملتی رہتی ہے۔

اب میں پھر اسی لڑکے کی طرف آتا ہوں جو میرے مطب میں آیا تھا۔ میں نے اس کا خوب اچھی طرح معائنہ کیا۔ لیکن کوئی غیر معمولی بات نہیں معلوم ہوئی۔ غدودوں کا نقص بھی موجود نہ تھا۔ یہ سب باتیں میں نے اس کی ماں سے کہدیں۔ مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کا معائنہ کرنے کے بعد میں نے یہ بات ضرور محسوس کی کہ وہ نہایت سخت، بھچی ہوئی اور بڈھوں کی طرح کچھ ٹیڑھی تھی۔ اس معائنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اس لڑکے کی ریڑھ کی ہڈی بالکل مضمحل حالت میں تھی اور اس کے ٹھنگنے ہونے کا سبب در اصل یہی تھا۔

میں نے کئی سال تک اس بچے کی ریڑھ کی ہڈی کا علاج کیا۔ کمر کے مہروں کو بڑھنے کا موقع دیا اور ان میں دوران خون کی روانی تیز کرنے کی تدابیر اختیار کیں۔ بعض علاجوں کے بعد ریشے نرم اور لچک دار ہونے شروع ہو گئے۔ سختی اور کرختگی پہلے سے کم ہو گئی۔ دو سال بعد اس کے قد کی لمبائی کافی حد تک بڑھ گئی اور تیسرے سال اس لڑکے کا قد اس کے ہم عمر لڑکوں کے برابر ہو گیا۔ اس کے بعد قد کی لمبائی وہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ جوں جوں وقت گزرتا گیا اس کا قد بڑھتا رہا۔ اب وہ دوسرے لوگوں سے لمبا نظر آتا ہے۔ اس کا قد ٦ فٹ سے بھی نکلا ہوا ہے اور یہ سب کچھ بغیر کسی بیماری کی مصیبت اٹھائے ممکن ہو گیا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ غذا اور خوراک سے انسان بڑھ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو مجھے اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں معلوم ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ معمول کے مطابق قد کی لمبائی حاصل کرنا بغیر درست خوراک کے ناممکن ہے۔ مگر ہم یہ بات بھی دیکھتے ہیں کہ بہت لوگوں کے پاس کھانے کو سب کچھ ہے اور وہ خوب کھاتے بھی ہیں، لیکن ان کے قد مختصر ہیں۔

اگر دوسرے بچوں کی طرح کوئی بچہ قد نہ بڑھا رہا ہو تو اس کی کمر کی ہڈی کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اگر ریڑھ کی ہڈی میں ٹیڑھا پن ہو، کرختگی ہو یا اور کوئی خرابی ہو تو ریڑھ کی ہڈی کا مناسب علاج کیا جائے، جس سے صحت پر یقیناً اچھا اثر پڑے گا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر افزائش قد کے زمانے میں یہ عمل و تدارک کر دیا جائے تو لمبائی ضرور بڑھ جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ بالکل درست قسم کی خوراک کا انتظام از حد ضروری ہے اور جہاں تک مناسب ہو آرام، نیند اور سکھ کی زندگی بسر کرنے کا مشورہ دیا جائے۔

"شادی کا قرآن شریف"

برتھ کنٹرول نمبر ملا۔ ترتیب، تزئین، تعبیر، تصویر غرض ہر جہت سے یہ نمبر بے مثال ہے۔ اس قدر نئی اور کار آمد معلومات اور مضامین کا اس قدر متنوع ہونا ادارت کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟ ایک دوست نے برتھ کنٹرول نمبر مجھ سے چھین لیا اور کہا "یہ تو شادی کا قرآن شریف ہے اسے تو حرز جان بنا کر رکھنا چاہیئے"۔

(ظفر قریشی بی۔ اے دہلوی)

مزاحیہ

دوا!

(از جناب کوثر چاندپوری)

جس طرح دنیا میں مریض اور معالج کی ہستیاں دل چسپ ہوتی ہیں اُسی طرح دوا اور غذا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ کائنات کی اکثر چیزیں یا تو غذا ہو سکتی ہیں یا دوا۔ آدمی کو جیتے جی ان دو چیزوں سے زیادہ کام پڑتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ غذا تو وہ انگریزی تمدن کی بدولت دن میں صرف دو بار ہی کھا سکتا ہے لیکن دوا ہر تین گھنٹے کے بعد کھاتا اور پیتا رہتا ہے۔ یعنے اب زندگی کا مدار غذا کی جگہ دوا پر رہ گیا ہے ایک اور فرق غذا اور دوا میں یہ ہے کہ غذا کو انسان سمجھ بوجھ کر کھاتا ہے اور دوا کو بغیر سمجھے سوچے۔

قدرت نے دوا مریضوں کے لیے بنائی تھی۔ لیکن جب تن درست بھی بہت سی ثقیل اور چکنی غذائیں کھا کھا کر مریض ہو گیے اور مریضوں نے ہر شہر کے باہر ایک "خاموش سینما گھر" تعمیر کر دیا تو پھر دوائیں اُن تن درست مریضوں یا مریض تن درستوں کا حصہ ہو کر رہ گئیں جو دفتروں میں کلرکی کرتے کرتے مردۂ متحرک بن کر رہ جاتے ہیں اور معدے کی کم زوری کے باعث غذائیں تو ہضم نہیں کر سکتے مگر دوائیں غذاؤں کی نسبت زیادہ مقدار میں ہضم کر جاتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے ہر شہر میں دواؤں سے زیادہ تعداد اُن مہلک اور غیر معتبر دواخانوں کی ہو گئی ہے جو دوائیں بناتے تو ہیں کم مگر بیچتے ہیں زیادہ۔ اور مریضوں کو اچھا تو کرتے ہیں کبھی غلطی ہی سے لیکن مار ڈالتے ہیں بالکل یقینی طور پر۔ اس طرح مریضوں اور معالجوں کا سلسلہ تو بالکل ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ بیماروں اور قبرستانوں میں براہِ راست ایک مستقل تعلق قائم ہو گیا۔ جن کو دواخانوں کے مطبوعہ پرچوں نے اور ڈاک خانے کے حسن انتظام نے اتنا مستحکم کر دیا کہ مریضوں کو مرنے کے لیے بھی حکیموں اور ڈاکٹروں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بس ایک پارسل منگا لیا اور پورے خاندان بلکہ پورے قصبے کو نہایت آسانی کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ انجام یہ ہوا کہ معالج یا تو موٹر کے کسی حادثے میں آں جہانی بن کر رہ گیے یا کسی اخبار کے ایڈیٹر ہو گیے اور علاج معالجے کے فن کو ایسے بھول گئے گویا کبھی پڑھا اور سیکھا ہی نہ تھا۔ مختصر یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں اہمیت اور تعداد کے لحاظ سے دوا نے تو اتنی ترقی کر لی کہ وہ غذا کے قائم مقام ہو گئی اور غذا گھٹتے گھٹتے مقدار کے اعتبار سے دوا کے برابر رہ گئی۔ اور امراض پائیریا سے لے کر ہیضے اور بخار تک تعداد اور مقدار دونوں حیثیتوں سے اتنے آگے بڑھ گئے کہ نہ غذا ان کا مقابلہ کر سکی اور نہ دوا۔ الغرض آدمی جس حیوانِ ناطق کا نام ہے وہ سر سے پیر تک بیماری بن کر رہ گیا یا کسی نقلی دواخانے کی فہرست ادویہ۔ اس کی زندگی کا انحصار صرف چائے اور دوا پر رہ گیا۔ صبح کو ناشتہ میں بھی دوا اور دوپہر کو کھانے میں بھی دوا۔ پھر بھی کیفیت یہ ہے کہ ہندوستان سے نہ دق دفع ہوئی اور نہ ملیریا۔ حالاں کہ انسانوں خصوصاً جوانوں کی مردم شماری برابر گھٹتی جا رہی ہے۔ بچہ یا تو گرائپ واٹر کی شیشیاں پیتے پیتے دانت نکلنے یعنے غذا سے کام و دہن کو آلودہ کرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے یا پھر انجکشنوں کی کثرت سے بوڑھا ہو جاتا ہے۔ باوجود ہر قسم کی ترقیوں کے آدمی غریب دو چیزوں سے بالکل محروم رہ گیا، یعنے جوانی اور غذا سے۔ اگر خوش قسمتی سے کسی احمق کو شباب کے چند دن مل بھی گئے تو وہ ہندو مسلم فساد میں صرف ہو گئے۔ گویا ہندوستانیوں کی روٹی انگریزوں نے چھین لی، اور جوانی دیوانی ہونے سے پہلے ہی موت کی نذر ہو گئی۔

ملک کے دوا فروش معالجوں نے بھی تعویذ کرنے والے عالموں کی ضد میں طے کر لیا ہے کہ ورزش، اچھی غذا، عمدہ آب و ہوا اور محتاط زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی جگہ وہ صرف دوا ہی تجویز کریں گے۔ اس میں بھی یہ اہتمام ہو گا کہ ایک دوا صبح کے لیے ہو گی تو ایک دوپہر کے لیے۔ ایک شام کو ناشتہ کرنے کے بعد کھائی جائے گی تو دوسری رات کو سونے سے پہلے۔ مریض کو دوا استعمال کرنے کا وقت چاہے نہ ملے مگر دوا ضرور مل جائے۔ پھر استعمال کے طریقے بھی نئے نئے ایجاد ہو گئے۔ اگر منہ سے دوا نہ کھائی جائے تو انجکشن دیا جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو "اینما" ہی سہی۔ غرض مریض کا منہ کھلے یا نہ کھلے دوا اس کے جسم میں کسی نہ کسی طرح ضرور پہنچ جائے۔

ایک اور مشکل یہ ہے کہ بعض دوائیں تو معالج اپنی رائے سے تجویز کرتا ہے، بعض مریض کے مشورے سے۔ مثلاً پیٹ کے درد کی تکلیف سے تڑپتے ہوئے مریض کو دیکھ کر طبیب اپنے مخصوص طرزِ تحریر میں کاغذ پر "ہوالشافی" کے بعد جوارش کمونی لکھ کر دے دے تو

تو مریض اُسے دیکھتے ہی پیٹ پکڑ کر کہے گا، ''اس میں ذرا سا گل قند ملا لوں تو کوئی حرج ہے کیا؟''

چوں کہ حقیقت میں کوئی حرج نہیں اس لیے ایماندار طبیب کو مجبوراً کہنا پڑیگا ''کوئی مضائقہ نہیں!''

اب مریض کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور وہ سوال کرے گا، ''اوپر سے سونف کا عرق بھی پی لوں کیا تھوڑا سا؟''

''ضرور، یہ تو بہت اچھی چیز ہے!'' طبیب جواب دے گا۔

اگر بدقسمتی سے مریض یا اس کا تیماردار جو عموماً مریض سے زیادہ بے وقوف ہوتا ہے، کہدے کہ صاحب کوئی دوا مالش کے لیے بھی لکھ دیجیے تو لازمی طور پر مریض کو قیروطی لکھنی پڑے گی۔ اب چاہے مریض کمونی کی جگہ قیروطی کھا جائے یا قیروطی کی جگہ کمونی مل ڈالے۔ بڑے لطف کی بات یہ ہے کہ دیسی علاج میں اس قسم کی غلطیاں جس قدر کثرت سے ہوتی ہیں ان کی روک تھام میں اتنی سعی نہیں کی جاتی۔ اس کی وجہ غالباً یہ اعتقاد ہے کہ موت ترکیب کی غلطی سے نہیں آتی بلکہ تشخیص اور علاج یا طبیب کی غلطی سے آتی ہے۔ گویا مریض منجن کو دانتوں پر ملنے کی جگہ اُسے کھا جائے تو ملک الموت متوجہ نہ ہوں گے البتہ موتی جھرہ میں مسہل دے دیا جائے یا سونف کی جگہ آلو بخارا لکھ دیا جائے تو مرجانے کا احتمال زیادہ قوی ہے۔ چنانچہ دوا کی ترکیب استعمال کے سلسلے میں دو چار سو سال پہلے جو عجیب و غریب حماقتیں مریضوں سے ہو جایا کرتی تھیں۔ ان سے کئی گنا بلند درجے کی بے وقوفیاں آج بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ اور لطف بالائے لطف یہ ہے کہ نہ تو مریض مرتا ہے نہ طبیب پر مقدمہ چلتا ہے۔ اسی نتیجہ ہے کہ ایک مریض جو کسی دوا خانے، دوکان یا عطار سے سرمہ اور چورن کی دو پڑیاں ایک ساتھ خرید کر گھر جاتا ہے تو رات کو سوتے وقت چورن تو آنکھوں میں لگا لیتا ہے اور سرمہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیتا ہے۔ اس حماقت کے بعد بھی مریض چورن کی تو اس لیے تعریف کرتا ہے کہ آنکھوں سے تھوڑا بہت پانی نکل گیا اور سُرمے کی محض اس بنا پر برائی کرنے لگتا ہے کہ اس میں نمک اور مرچ کچھ بھی نہیں، اور نتیجے میں وہ نہ اندھا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔

ایک بزرگ تیماردار کی حیثیت سے تشریف لائے اور بیان کیا کہ مریض کو اس وقت سخت بے چینی ہے متلی بہت زیادہ ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا ''چھو سات آلو بخارے لے جاؤ بازار سے اور ایک ایک دانہ منہ میں ڈالتے رہو۔''

تیماردار نے دو گھنٹے بعد واپس آکر کہا، ''آلو بخارے گٹھلی سمیت جیسے کھائے تھے ویسے ہی قے میں نکل گئے کوئی فائدہ نہیں ہوا'' تفصیل معلوم کرنے پر ظاہر ہوا کہ تیماردار نے مسلّم آلو بخارے پانی کے ساتھ مریض کو نگلوا دیے تھے۔

بعض اوّل درجے کے عقلمند مریض سرے سے دوا خریدنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتے۔ چنانچہ اسی قسم کا ایک مریض بہت بوڑھا آیا اور اختلاج کی شکایت بیان کر کے نسخہ لکھنے کو کہا، حکیم صاحب نے نسخہ دیتے ہوئے حکیمانہ انداز میں کہا ''اس کو چھٹانک بھر پانی میں پیس کر ابھی پی لو!''

اگلے دن مریض پھر آیا اور نہایت عقیدت کے ساتھ بولا ''کل کے پرچے سے ہمیں بہت فائدہ ہے۔ ایک پرچہ آج اور لکھ دو''

''لاؤ وہ نسخہ کہاں ہے؟'' —— حکیم صاحب بولے

''کیسا نسخہ؟'' اس نے پوچھا

''وہی جو کل لکھ کر دیا تھا''

''وہ تو ہم نے کل ہی پی لیا۔ آج کے لیے ایک اور لکھ دو!''

معلوم نہیں کاغذ کی ساخت میں کوئی ایسی دوا استعمال کی گئی تھی جو دل کی دھڑکن کو مفید تھی یا روشنائی کی ترکیب میں کوئی ایسا جزو شامل تھا۔

دنیا کی ساری چیزیں بدل گئیں طبابت کا نصاب تعلیم بھی تبدیل ہو گیا۔ دواؤں کے اثر بدل گئے۔ حتیٰ کہ خود حکیم کی قلب ماہیت ہو گئی وہ نسخہ لکھنے میں ٹاٹ کے قلم اور بریلی کی سیاہ روشنائی کی جگہ پارکر اور سوان انک سے کام لینے لگا۔ مگر نہ بدلی تو حکیم جی کے نسخے کی ترکیب اور زبان ''کوفتہ بیختہ'' اور ''بعسل سرشتہ'' جس نقطے پر سلطنت مغلیہ کے عروج کے وقت تھا وہیں آج بھی ہے اور فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ آج کل گنتی

اور بوستاں پڑھانے والے معلم بھی شب آدینہ کا ترجمہ آدھی رات کرتے ہیں تو بھلا بتائیے نسخہ کی اس "علوی خانی" زبان کو کون منشی فاضل سمجھ سکے گا۔

اس ناسمجھی کی بدولت بھی اکثر لطائف عالم وجود میں آجاتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی مشکل پسند طبیب نے مقوی باہ گولیوں کی ترکیب تیاری کے سلسلے میں تحریر فرمایا "بہ مبالغہ سحق نمودہ حب بندند"۔ عطار پر نسخہ دے چکا تو اس نے بڑے غور سے بوتلوں اور ڈبوں کی چٹوں پر "مبالغہ" کی تلاش میں نظر دوڑائی مگر "مبالغہ" کسی بوتل اور ڈبے میں نہ تھا۔ قریب ہی "بستان المفردات" رکھی ہوئی تھی۔ اُسے دیکھا۔ میم کی ساری ردیف دیکھ ڈالی کم بخت "مُبالغہ" اس میں بھی نہ ملا۔ آخر جل کر عطار نے کتاب پھینکتے ہوئے کہا ——— "آگ میں ڈال دے ایسی کتاب کو۔ غیر مشہور بوٹیوں کا نام ہی کہیں نہیں ملتا اس میں!" پھر مجبور ہو کر عطار مریض سے بولا "بھائی، اور تو سب دوائیں میں نے باندھ دیں۔ بس "مبالغہ" رہ گیا یہ میرے یہاں نہیں ہے کہیں اور سے لے لو"۔ مریض بولا "ساری دوائیں تو تمہارے یہاں سے لی ہیں۔ "مبالغہ" اور کہاں سے لوں۔ تم ہی نسخہ مکمل کر کے دو"۔ عطار خود ہی نسخہ لے کر اُٹھا اور بازار بھر میں سارے عطاروں کی دوکانوں پر ایک پیسہ لے کر گھوم آیا لیکن مبالغہ کہیں بھی نہ ملا۔ اس نے پھر مریض سے کہا "بھائی، اس وقت تو اسے چھوڑ دو کوئی دِلّی جائے گا تو ہمدرد دواخانے سے اب کی مرتبہ سیر دو سیر "مبالغہ" بھی منگا رکھوں گا پھر کبھی پورا نسخہ بنا لینا"۔ مریض متلاشی تھا قوتِ باہ کا، وہ سمجھا "مبالغہ" ہی اس میں خاص دوا ہے بغیر اس کے نسخہ نامکمل رہے گا۔ اس نے کہا "میں ادھورا نسخہ نہیں بناتا"۔

کسی نے کہا، جا کر حکیم جی سے جو پوچھ لو کہ مبالغہ کسے کہتے ہیں۔ اس کا مشہور نام کیا ہے۔ اور یہ نہ ملے تو اس کی جگہ کیا ڈالا جائے۔ مریض دوڑا ہوا حکیم صاحب کے یہاں گیا اور کہنے لگا "حکیم جی 'مبالغہ' کو ہندی میں کیا کہتے ہیں؟"

"مبالغے کو؟" حکیم جی بولے۔

"ہاں آپ نے نسخے میں لکھا ہے میرے۔ اس کا مشہور نام بتاؤ۔ بازار بھر میں کہیں نہیں ملا"۔

ترکیب استعمال کے علاوہ ایک اور دشواری دوا کے وزن میں پیش آتی ہے، مریض دوکان پر دوا لینے جاتا ہے اور کافی حجت کے بعد کسی دوا کا نرخ طے کر کے جب وہ ۶ ماشے دوا لیتا ہے اور دکاندار بغیر تولے ہوئے اُسے چھ ماشے دوا دے دیتا ہے تو وہ بگڑ کر کہتا ہے "ذرا سی اور رکھو ابھی چھ ماشے نہیں ہوئی یہ۔ پیسے مفت کے نہیں ہیں۔ پوری دوا دو"۔

دکاندار چاہے کتنا ہی سمجھائے کہ بھائی دوا کا معاملہ ہے۔ زیادہ مت لو۔ مگر مریض جب تک اپنی تسکین نہ کرلے ہرگز نہیں مانتا۔ اس قسم کے برخود غلط مریض جب ڈاکٹری علاج میں جا پھنستے ہیں تو انہیں سخت اُلجھن ہوتی ہے۔ ایک سرحدی پٹھان کو بخار آیا اور وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھی۔ پیٹ ٹٹولا، خان صاحب بگڑ کر بولے، "بائی کیا دیکھتا ہے۔ اما را پیٹ میں بچہ نہیں ہے!"

ڈاکٹر صاحب نے پرچہ دے کر اشارہ سے بتایا "وہاں کھڑکی پر جاؤ اور دوا لے لو"۔ پٹھان کھڑکی پر پہنچے، کمپونڈر نے دو ذرا ذرا سی پڑیاں دے کر کہا "ایک ابھی دودھ کے ساتھ کھا لو، ایک شام کو کھا لینا"۔ خان صاحب خفا ہو کر بولے، ——— "اتنی سی دوائی میں کیا ہوگا بائی، اور دو؟"

"نہیں سب کچھ ہو جائے گا، تم کھاؤ تو سہی"

"بائی ام نہیں کھائے گا۔ بہت سا دوائی دو ہمیں تکلیف ہے"۔

"پٹھان مر جاؤ گے"۔

"بائی ام چھٹانک بھر دوائی سے بھی نہیں مرا"۔

بہت دیر تک اسی قسم کی گفتگو ہوتی رہی آخر پٹھان نے نسخہ پھاڑ کر پھینک دیا اور دوا کی پڑیاں کمپونڈر کے منہ پر مار کر بولے، "کافر کہیں کا، اسے بھی رکھ"۔

ہندوستان میں دوا کی ترکیب استعمال کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ چیز ہے بھی بہت اہم۔ مگر جب اس

سلسلے میں آدمی اپنی عقل کو بھی عینک کی طرح بالائے طاق رکھ دیتا ہے تو پھر ترکیب استعمال کی یہ پیچیدگیاں حماقت ہی حماقت نظر آتی ہیں۔ ایک حکیم جی کو کہیں سے بچوں کے سوکھے کی کوئی "بوٹی" ہاتھ آگئی وہ اس کے تین ٹکڑے مریض کو دے کر ہدایت کرتے ہیں "ایک ٹکڑا چولہے کے قریب بیٹھ کر پانی میں گھس کر بچے کو دینا، دوسرا ٹکڑا گھر کے آنگن میں جہاں کسی چیز کا سایہ نہ پڑتا ہو، کھڑے ہو کر دوپہر کو پلانا اور تیسرا ٹکڑا دیتے وقت بچے کو ننگا کر کے دہلیز پر لٹا دینا۔" اگر اس موقع پر ان سے سوال کیا جائے "حکیم صاحب، اس کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے ہی صبح شام دوا کیوں نہ دے دی جائے" تو وہ خفا ہو کر کہتے ہیں۔ "یہی تو تمہاری باتیں ہیں۔ بھائی، دوا میں ترکیب ہی تو ایک چیز ہے اور فقیر نے مجھے یہی طریقہ بتایا تھا۔ اسے کیوں کر بدل سکتا ہوں۔"

بعض لوگ دوا حاصل کرنے میں عجیب عجیب احمقانہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اکثر دواؤں کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اتوار یا پیر کے دن سورج نکلنے سے پہلے آدمی بالکل ننگا ہو کر بوٹی زمین سے اکھاڑے اور جب تک وہ جگہ نظر آتی رہے کپڑے نہ پہنے تو اس عمل سے دوا کی تاثیر بہت بڑھ جاتی ہے۔

ایک بزرگ کوئی بوٹی لینے جنگل گئے۔ اور اس ہدایت کے موافق اُنہوں نے زمین سے بوٹی اکھاڑ کر ہاتھ میں لی اور لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے آبادی کی طرف بھاگے۔ جہاں سے اُنہوں نے بوٹی اُکھاڑی تھی وہ چنوں کا کھیت تھا۔ پودوں پر پھل آچکا تھا۔ دور سے کھیت کا مالک ان کی اس حرکت کو دیکھ رہا تھا کہ کوئی شخص کھیت میں گھُسا اور جھُک کر اس نے ہولے اُکھاڑے پھر بھاگا۔ کئی دن سے کھیت میں چوری بھی ہو رہی تھی۔ کاشت کار خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا اور موقع پا کر وہ بھی چور کو پکڑنے دوڑا۔ اب آگے آگے مفردات کے یہ ماہر اور پیچھے پیچھے غریب کاشت کار جس کے گاڑھے پسینے کی کمائی یہ لیے جا رہے تھے۔ آخر سو دو سو گز کی بھاگ دوڑ کے بعد یہ "حکیم نباتات" پکڑے گئے جو اس وقت بالکل عریاں تھے۔ کاشت کار نے جب ہاتھ پکڑ لیا تو بولے "چھوڑ ذرا کپڑے تو پہن لینے دے"، کاشت کار نے صورت دیکھتے ہی چھوڑ کر کہا "چوری کی کیا ضرورت تھی ویسے ہی مانگ لیتے! سارا کھیت ہی آپ کا ہے۔"

"کیسی چوری؟"

"بھلا بھاگنے کی کیا ضرورت تھی اور کپڑے کیوں اُتار دئے تھے آپ نے۔ کوئی پہچان نہ سکے، اس لیے؟"

"نہیں بھائی، میں ہولے اُکھاڑنے نہیں آیا تھا۔ ایک دوا اکھاڑنے کی غرض سے آیا تھا۔"

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

رسالہ ہمدرد صحت دہلی ہندوستان کا ہر دل عزیز و مقبول طبی ماہ نامہ ہے۔ اس کا ہر معمولی نمبر بھی بہترین طبی مضامین کا حامل ہوتا ہے پھر اپنی مخصوص روش کے مطابق یہ ہر سال کسی خاص طبی موضوع پر جو اپنا خاص نمبر شائع کرتا ہے وہ طب یونانی کی علمی دُنیا میں ایک نمایاں شاہ کار کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ امسال اس رسالے کا خاص نمبر "برتھ کنٹرول نمبر" کے نام سے شائع ہوا ہے یہ نمبر بڑی محنت و کاوش اور تلاش و جستجو سے مرتب کیا گیا ہے۔ برتھ کنٹرول نمبر سے متعلق بحث کا کوئی علمی یا عملی پہلو ایسا نہیں ہے جس پر بہ کمال دیدہ وری داد تحقیق نہ دی گئی ہو۔ حسب روایت قدیم اس نمبر میں مشرق و مغرب کے بہترین ڈاکٹروں اور اطبا کے بلند پایہ مضامین جمع کرنے کی کام یاب کوشش کی گئی ہے اور اس لحاظ سے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ نمبر اس خاص مسئلے پر انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں اور گزشتہ خاص نمبروں کی طرح بہر نوع کام یاب ہے

آج کل برتھ کنٹرول کا مسئلہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق و مغرب کا اہم بین الاقوامی مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس کے جواز یا عدم جواز اور اس کی عملی تدابیروں سے متعلق انگریزی اخبارات و رسائل میں بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے تمام مختلف نظریات و افکار واضح دلائل و براہین کے ساتھ یکجا کر دیے گئے ہیں۔ اور عملی تدابیر پر بھی مبسوط بحثیں کی گئی ہیں۔ برتھ کنٹرول کی تاریخ کے سلسلے میں کئی ایک مفید و پُر از معلومات مقالات ہیں۔ مذہبی پہلو کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ مشرق و مغرب کے نامور علم و ادب کی آرا کا خلاصہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ چند مضامین اعضاء انسانی کی تشریح پر نہایت کامیاب اور محققانہ ہیں۔ پھر آخر میں خشک علمی و فنی مضامین کی خشکی دور کرنے کے لیے ایک مستقل باب کے ماتحت ادبی افسانے اور نظمیں درج ہیں جو سب کے سب برتھ کنٹرول سے متعلق ہیں۔ قیمت ان سب خوبیوں کے باوجود بہت کم یعنی ایک روپیہ سالانہ میں ہمدرد صحت کا پرچے اور خاص نمبر دونوں دست یاب ہو سکتے ہیں۔ امید ہے کہ ملک اس رسالے کی قدر کر کے حکیم عبد الحمید صاحب کی منتظمانہ کاوش اور اعلیٰ طبی خدمات کی بجا طور پر داد دیگا۔ رسالہ برہان دہلی

معلومات

مفید صحت کوئلہ جس طرح اسفنج سیال چیز کو چوس لیتا ہے اُسی طرح کوئلہ اگر دوا کے طور پر استعمال کیا جائے تو گیسوں کو اور جسمانی رطوبتوں کی غلاظتوں کو چوس لیتا ہے۔ جو لوگ غیر منہضم غذا سے پیدا ہونے والے ریاح کی تکلیفوں میں مبتلا ہیں انہیں اس کے استعمال سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کوئلہ اگر دوا کے طور پر کھایا جائے تو وہ جسم میں سے غذا کی طرح گزرتا جاتا ہے اور پاخانے میں اس کا سیاہ رنگ الگ نظر آتا ہے۔ اگر اس تمام وقت کا اندازہ کر لیا جائے جو کوئلہ کھانے کے بعد اُس کے پاخانے میں ظاہر ہونے تک لگتا ہے تو ہمیں اس بات کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہماری غذا پیٹ میں کتنی دیر ٹھیرتی ہے اور اگر زیادہ دیر ٹھیرتی ہے تو ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ ہمیں قبض ہے۔

بہت سی ہاضم دواؤں میں کوئلے کا جزو شامل ہوتا ہے لیکن اس کا پورا فائدہ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے کہ جب اسے خالص حالت میں استعمال کیا جائے اور اس کے ہمراہ کوئی اور دوا شامل نہ ہو۔ مزے کے لئے اس کے ساتھ قند وغیرہ کی آمیزش بھی اس کے جاذب اثر کو کھو دیتی ہے۔

کوئلہ اس غرض سے بھی کھلایا جاتا ہے کہ اس سے چہرے کا رنگ صاف ہو جاتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ کوئلہ ہر قسم کی غلاظتوں کو جذب کر کے اپنے ہمراہ لے جاتا ہے اور خون میں شامل نہیں ہونے دیتا اور جلد پر پھوڑے پھنسیاں اور مہاسے نہیں نکلنے پاتے۔

بہت باریک سفوف کی صورت میں کوئلہ دانتوں کے منجن کا بھی بہت اچھا کام دیتا ہے۔ اس سے دانت صاف اور سفید ہو جاتے ہیں اور دانتوں کے اندر غذا کے ذرات کے سڑنے سے جو تعفّن پیدا ہوتا ہے اسے بھی وہ جذب کر لیتا ہے۔

خون میں نمک کی کمی اعضا شکنی کا باعث ہوتی ہے اگر آپ اس قسم کا کوئی کام کرتے ہیں کہ جس کی وجہ سے پسینہ کثرت سے آتا ہو تو آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر مرتبہ جب پانی پئیں تو گلاس میں ایک چٹکی معمولی نمک کی ملا لیں۔ اس سے آپ اس اعضا شکنی سے محفوظ رہیں گے جو گرمی کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

مزدور، ہاتھ کا کام کرنے والے، کسان اور سفید پوش محنت پیشہ لوگ جن کا کام اس قسم کا ہے کہ انہیں بہت سا پسینہ آتا ہے ان سب کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے کہ ان کے جسم میں نمک کا جزو کم ہو جائے۔ اس کمی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اعضا شکنی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا لاحق ہو جاتا ہے۔ نمک پسینے کا ایک بہت ہی اہم جزو ہے۔ گرمیوں میں پسینے کے راستے سے چالیس پچاس گرام تک نمک کی مقدار جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔

محنت پیشہ لوگوں کے لئے بہترین تدبیر یہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ پانی کے ساتھ ایک گولی صرف نمک کی یا نمک اور گلیوکوز کی شامل کر لیا کریں۔ جن کاری گروں کو بہت محنت کا کام کرنا پڑتا ہے کہ جس سے عضلات تھک جائیں انہیں خصوصیت کے ساتھ اپنے کھانے پینے میں نمک کی مقدار بہت بڑھا دینی چاہیئے۔

نمک کی کمی کو جسم میں مختلف طریقوں سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ جہاں بنی بنائی گولیاں نہ میسر آسکیں وہاں معمولی کھانے کا نمک پانی کے ساتھ ملا کر پیا جا سکتا ہے۔ دودھ میں نمک کی کافی مقدار ہوتی ہے اور دودھ پینے سے بھی نمک کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ شراب سے کامل پرہیز ضروری ہے۔ گرمی کی وجہ سے خاص طور سے شکم کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے، اور اگر مرض شدید ہو تو جی متلاتا ہے اور قے بھی ہوا

کرتی ہے۔ بدن کا درجۂ حرارت عموماً طبعی کے قریب رہتا ہے اور نبض میں بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جسم میں نمک کی کمی اکثر مریض کے علم کے بغیر لاحق ہوا کرتی ہے۔

شراب پی کر موٹر چلانا۔ شراب ہماری باسلیقہ حرکات کی استعداد کو زائل یا کم کر دیتی ہے اور یہ بات موٹر چلانے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر ورنن نے ایک مصنوعی موٹر چلانے کی کل کے ذریعے سے شراب کی تھوڑی تھوڑی مقدار کے اثر کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔ انہوں نے وسکی کے دو سے چار پیگ تک پلا کر اس بات کا اندازہ کیا کہ موٹر چلانے کے متعلق اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ شراب سے مخمور لوگوں نے زیادہ تر یہی کیا کہ موٹر کو بہت ہی تیز چلایا اور غلط طریقہ پر چلایا۔ انہیں بالعموم اس بات کی خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ موٹر کو تیز رفتار سے چلا رہے ہیں، لیکن ایک شخص نے عمداً اس کی چال دھیمی کر دی کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے موٹر پر پورے طور سے قابو حاصل نہیں ہے۔ کئی ایک نے یہ کیا کہ تھوڑی سی دور تک تو موٹر کو بہت ہی تیز چلایا اور پھر رفتار گھٹا کر ایک دم سے پھر تیز کر دی۔ شراب پی کر موٹر چلانے والوں نے مزاج کی رنگا رنگی کا بہت زیادہ مظاہرہ کیا نہ صرف رفتار کے متعلق بلکہ احتیاط اور راست روی کے متعلق بھی یہ اثر اس وقت بھی نمایاں تھا جب کہ شراب کی مقدار گھٹا کر صرف بیر شراب کا آدھا گلاس کر دی گئی تھی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ شراب پی کر اپنے معمول سے بہتر طریق پر موٹر چلا رہے ہیں حالاں کہ حقیقت میں وہ بہت بدتر طریق پر چلا رہے تھے۔ مزید تجربوں سے یہ معلوم ہوا کہ ہدایتوں کے نشانات اور پولیس کے اشارات کے متعلق ہی ان کی توجہ کم نہیں ہو گئی تھی بلکہ درحقیقت اُن کی آنکھیں، اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ لوگوں پر شراب کا اثر انفرادی طور سے بہت مختلف تھا اور اُن کی دماغی کیفیات جداگانہ تھیں۔ اس قسم کے انفرادی اثرات شراب کی نوعیت اور پینے والے کی شراب خواری کی عادت پر مبنی تھے۔

مکانوں میں گرم اور سرد ہوا کے انتظامات جب سے کہ مکانوں کے اندر حسب ضرورت گرم یا سرد ہوا پہنچانے اور اس طریق پر مکان کو گرم یا ٹھنڈا رکھنے کے انتظامات کے سامان ایجاد ہوئے ہیں اس وقت سے ان انتظامات کے موجد انجینیروں کے سامنے ایک کسی قدر دشوار مسئلہ آ گیا ہے جو بہت ہی غور طلب ہے۔ اِن لوگوں نے انسانی تعیش یا راحت میں تو ضرور اضافہ کر دیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ایک انسانوں سے بھری ہوئی تماشا گاہ یا ہوٹل یا دفتر میں اسی سرد کردہ ہوا کا بغیر بدلے ہوئے چکر لگاتے رہنا لوگوں کی صحت کے لئے کیا کچھ خطرات بہم نہ پہنچا دے گا اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہر چکر میں بالکل تازہ ہوا سرد کر کے پہنچائی جائے تو اخراجات میں بے حد اضافہ ہو جائے گا۔ اسی لئے یہ کیا جاتا ہے کہ ہر "چکر" میں بہت ہی ذرا سی تازہ ہوا اسی ہوا میں شامل کر دی جاتی ہے جو کہ چکر کاٹ کر آئی ہے۔

موجودہ حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس مکان میں اس طرح ہوا پہنچائی جا رہی ہے اس میں امراض کے جراثیم کی تعداد برابر زیادہ تو نہ ہوتی رہے گی اگر جراثیم کی تعداد برابر بڑھتی رہتی ہے تو کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ بڑھ کر اتنی زیادہ ہو جائے کہ مکان کے مکینوں کی صحت خطرے میں پڑ جائے۔ خود اسپتالوں میں بھی یہی سوال زیر غور ہے کہ متعدی امراض کے لئے جو کمرے مخصوص ہیں ان کی ہوا کا کیا انتظام کیا جائے کیوں کہ موجودہ انتظام کے مطابق تو ان کمروں کی ہوا بھی ہوا کی عام رَو میں شامل ہو جاتی ہے حالانکہ وہ جراثیم سے لدی ہوئی ہوتی ہے۔ ہوا کی عام رَو کے ساتھ مل کر وہ لازمی طور پر پورے اسپتال میں "چکر" لگائے گی۔

"الف" سے لے کر "ی" تک حیاتین حیاتین کی الف، بے، تے کا رفتہ رفتہ ی تک پہونچ جانے کا خیال اب کوئی ہوائی خیال نہیں رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ "اے" سے شروع ہو کر وہ "زیڈ" تک پہنچ چکے ہیں۔ بس اتنی بات ہے کہ وہ سارے کے سارے ہم سے متعلق نہیں ہیں اور اس بات کی ضرورت نہیں کہ دسترخوان پر بیٹھتے ہی ہم ان میں سے ایک ایک کا نام لے کر ایک پوری تسبیح پڑھا کریں۔ اگر ہم الٹی طرف سے شروع کریں تو وٹامن ڈی ایکس اور زیڈ صرف جراثیم کی زندگی کے لئے اہم ہیں اور وہ انہی کے نشا

کے کام آتے ہیں اور اسی سرے کے ویٹامن کیڑوں کی خوراک کا ایک ضروری جزو ہیں۔ ویٹامن "ٹی" تقریباً اتنی ہی اونچی ذات کا ہے جس قدر کہ اعلیٰ قسم کے جانداروں کے دوسرے ویٹامن ہیں۔ یہ ویٹامن "ٹی" انڈے کی زردی اور تلوں کے تیل میں پایا جاتا ہے۔ یہ انسانی خون کے اندر وہ مادہ پیدا کرتا ہے جس سے خون میں جم جانے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا خون میں یہ مادہ ہو تو زخم سے بہت زیادہ خون نہیں نکل سکتا

فہرست کے تقریباً درمیان میں ویٹامن "ایل" ہے جو خمیر میں اور کلیجی میں ملتا ہے۔ عورتوں کو اپنے بچوں کی پرورش کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ فہرست کے درمیان ہی میں ایک اور ویٹامن "پی" بھی دریافت ہوا ہے۔ یہ اپنی خصوصیات میں ویٹامن "سی" سے مشابہ ہے اور لیموں کے پانی میں پایا جاتا ہے۔ اس کے صحیح صحیح فائدے ابھی دریافت نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن اتنا معلوم ہے کہ یہ جسم کو ویٹامن "سی" کی برداشت میں مدد دیتا ہے۔

بالکل نئے نئے اور گم نام ویٹامن بھی دریافت ہوئے ہیں جو غلّوں میں پائے جاتے ہیں۔

اب اگر اس الف بے تے کو سیدھی طرف سے لیں تو نشو و نما کا ویٹامن "اے" ہے جو غالباً خوراک کے زرد رنگ کے مادّوں سے کہ جیسے گاجر یا مکھن میں ہوتا ہے، جگر میں بنتا ہے۔ ویٹامن "بی" کی نو حصوں پر تقسیم ہو چکی ہے جن میں سے پہلے تین حصے بہت اہم ہیں جن کے نام تھیامن، نکوٹینک ایسڈ اور ریبوفلیون ہیں۔ ویٹامن جو پھلوں اور ترکاریوں سے حاصل کیا جاتا ہے اسکروی کو روکتا ہے۔ ویٹامن "ڈی" جو دھوپ سے یا مچھلی کے تیل سے حاصل کیا جاتا ہے کساح کے مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ ویٹامن "ای" جو گیہوں سے حاصل ہوتا ہے افزائش نسل کے لئے ضروری ہے۔

طویل عمری کا راز جینس لیمینس نے جو لیگا کا باشندہ ہے، حال ہی میں اپنی سوویں سال گرہ منائی ہے۔ یہ شخص ابھی تک ایک کھیت پر ملازم ہے۔ دوران ملاقات میں انہوں نے عمر بڑھانے کا نسخہ یہ بتایا کہ خوب محنت کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ تمام نوجوان محنت و مشقّت کی زندگی بخش خاصیت سے آگاہ ہو جائیں۔ اگر وہ اس راز کو جان گئے تو ایک سو سال کی عمر کو پہنچ کر وہ سب ایسے ہی خوش و خرم ہوں گے جیسا لوگ انہیں دیکھتے ہیں۔

خون بہنے کو روکنے کا بالکل نیا طریقہ عام آدمی کا خون دو سے پانچ منٹ میں بہنا بند ہو جاتا ہے لیکن استعداد نزیفی (ہیموفیلیا) کے مریض کا خون بند ہونے میں بڑی دیر لگتی ہے۔ اس مرض میں معمولی سے زخم سے اتنا خون بہتا رہتا ہے کہ مریض مر جاتا ہے، ایسے مریضوں، دوسرے خون بہنے کی بیماری کے مریضوں اور آپریشن کے مریضوں کے واسطے سائنس نے مختلف طریقوں سے خون بہنے کو روکنا معلوم کیا ہے۔ حال کے ایجاد کئے ہوئے طریقوں میں سب سے نیا طریقہ زخم پر تھرامبن کا چھڑکنا ہے۔ جانداروں پر اس کے تجربات صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ انسانوں پر اس کے تجربات کئے جانے والے ہیں۔ صرف یہ معلوم کرنا باقی رہ گیا ہے کہ یہ دوا انسان کے واسطے مضر تو نہیں ہے اور یہ کہ جراثیم تو اس میں موجود نہیں ہیں۔ ایووا یونیورسٹی کے ڈاکٹروں کی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ ایک ذرا سی صاف تھرامبن کو بہت تیز خون بہتے ہوئے جانور کے جگر پر چھڑکنے سے پانچ سیکنڈ میں خون کا بہاؤ رک گیا۔ ایسی عمدہ اور خون کو جلد روک دینے والی دوا ڈاکٹروں اور جرّاحوں کے لئے ایک بیش بہا اور مفید دوا ثابت ہوگی۔ تھرامبن ایک بھورا سفیدی مائل سفوف ہے۔ جو گائے کے خون اور پھیپھڑوں سے حاصل ہوتا ہے

سڑکوں میں نمک کا استعمال اس زمانے میں ہر چیز کو عجیب اور انوکھے مقصدوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ نمک جو کھانے کو خوش ذائقہ اور مزے دار بنانے کے لئے برتا جاتا تھا، اب سڑکوں کی تعمیر میں استعمال کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ نیویارک میں سڑکوں کو مضبوط بنانے کے لئے ایک ایسا مسالا تیار کیا گیا ہے جس میں نمک بھی بڑی مقدار میں پڑتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ نمک مٹی کے گارے کو جلد خشک کر کے سڑک زیادہ پائے دار بنا دیتا ہے۔ نمکین سڑکوں کی تعمیر پر ساڑھے چار سو شلنگ فی میل خرچ آتا ہے۔ خیال ہے کہ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو سڑکوں کی تعمیر میں نمک کا استعمال عام کر دیا جائے گا۔

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر سوزاک کہنہ شورہ قلمی، دانہ الائچی خورد، حجر الیہود۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور تین ماشے یہ سفوف چنے کی دال کے دس تولے زلال کے ساتھ پھانک لیں۔

فوائد: نئے اور پرانے سوزاک کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے۔

بواسیر خونی و بادی کے لیئے تخم کسونڈی باریک پیس کر ایک ماشہ کی مقدار میں صبح ہی صبح پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ بیس پچیس دن تک استعمال کرنے سے دونوں قسموں کی بواسیر جاتی رہے گی۔ معمولی چیز خیال کر کے نظر انداز نہ کر دیں۔

ضعف بصارت کے لیے کسونڈی کا پھول سائے میں خشک کر کے مثل سرمہ باریک کر لیں۔ اور دن میں اور رات کو سوتے وقت سلائی سے لگائیں۔ فوائد: ضعف بصارت اور رتوندہ کے لیے یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

خنازیر۔ کنٹھ مالا کے لیے جنگلی کبوتر کی بیٹ کو جلا کر راکھ کر لیں اور اسے تند و تیز گنے کے سرکے میں ملا کر خنازیر پر بیس پچیس دن تک دن میں دو بار لگائیں۔

سفوف دافع جریان سمندر سوکھ، بیج بند، تخم سردالی، تخم بھنگ ہر ایک ایک چھٹانک، سبوس اسپغول ڈیڑھ چھٹانک، کشتہ قلعی، کشتہ بیضہ مرغ ہر ایک تین ماشے، کشتہ نقرہ ۲ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے رکھیں۔ اور چار ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت پھنکائیں۔

فوائد: جریان، احتلام اور سرعت انزال کے لیے بے حد مفید ہے۔ جلق اور کثرت جماع کے مریضوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ فائدہ مند ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ، جودھ پور

اکسیر جریان و جلق تال مکھانہ ۴ تولے (بڑ کے دودھ میں تین بار تر اور خشک کیا ہوا) بنسلوچن، مصطگی، دانہ الائچی خورد، ثعلب مصری، سفید موصلی، گل ببول، برگ ببول، پھلی ببول، بیخ ببول، تودری سرخ، تودری زرد، ست سلاجیت، تخم سردالی ہر ایک چار تولے، کشتہ نقرہ ۱۲ ماشے، کشتہ زمرد ۳ ماشے، کشتہ قلعی ۳ ماشے۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر برابر کی شکر ملا کر رکھیں اور ۳ ماشے سے چھ ماشے تک یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ **فوائد**: رقت اور ضعفِ قلب و دماغ کے لیے اکسیر صفت ہے۔ ہمارے مطب میں برسوں سے یہ دوا کام میں لائی جا رہی ہے۔

طلائے بے نظیر پیہ شیر، پیہ سوس، پیہ غوک، میل گوش فیل، زلو ہر ایک ایک تولہ، خراطین مصفّٰی ایک تولہ، مغز سر کنجشک نر ۵ عدد، زہرہ مرغ ۳ عدد، لوبان کوڑیالہ، قرنفل، مال کنگنی، کنجد سیاہ، مغز نارجیل، موم زرد، مغز پنبہ دانہ ہر ایک ۶ ماشے۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چربیوں میں ملا لیں اور شیاف بنا کر روہو مچھلی کے پیٹ میں بھر دیں۔ اور حسب معمول روغن کھینچیں۔ چار رتی کی مقدار میں دو تین ہفتے تک استعمال کریں۔

فوائد:۔ مجلوق، سست اور بے کار میں بھی جان پیدا کر دیتا ہے۔

جناب حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی مدیر "حبیب الاطبا"

حبّ جریان تخم سرس مقشر، تخم تمر ہندی مقشر، ثعلب مصری۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور بڑ کے دودھ میں بیر کی برابر گولیاں بنالیں۔ دو دو گولیاں صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کو دور کرنے کے لیے یہ گولیاں عجیب خواص رکھتی ہیں۔ سرعت کو کھوتی ہیں اور مغلظ ہیں۔

تریاق الدم چمڑا جلا ہوا اور ہلدی جلی ہوئی ہم وزن لے کر کھرل کرلیں۔ اور ضرورت کے وقت ۳ ماشے یہ دوا چاولوں کے پانی کے ساتھ یا شربت انجبار کے ساتھ دیں۔ فوائد: ہر قسم کے خونی بہاؤ کو روکنے کے لیے یہ دوا عجیب ہے۔ پیچش خونی کو دور کرتی ہے۔ کثرتِ حیض کی شکایت اس سے جلد رفع ہو جاتی ہے۔

حبّ بواسیر خونی گیرو، مقل، مغز نبولی۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر ہرے بھنگرے کے پانی میں پیس کر بیر برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: خونی بواسیر کو مستقل طور پر یہ گولیاں دور کرتی ہیں۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

آشوب چشم کے لیے میرا تجربہ ہے کہ شیر مدار کا ضماد پیر کے انگوٹھوں کے ناخنوں پر کرنے سے آشوب چشم دور ہو جاتا ہے۔ اور افیون ۲ سرخ، نیلا تھوتھا ۴ سرخ، ہلدی ۱ ماشہ، پٹھانی لودھ ایک ماشہ، مردار سنگ ۱ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ اور مرچ سیاہ ۲ عدد کی پوٹلی بنا کر کوکنار کے پانی میں تر کر کے آنکھ کو سینکنے سے ہی یہ شکایت جاتی رہتی ہے۔

داد اور کھجلی کے لیے املتاس، کنول گٹا۔ گاؤں کا ٹھاکر گائے کا مٹھا۔ اس میں دیونگر سہاگن ملائے۔ داد کھاج اور چھاجن جائے۔ یہ ایک دوہا ہے جو مجھے ہردوار کے مقام پر ایک سنیاسی نے سنایا تھا۔ گاؤں کے ٹھاکر سے مراد تخم پنواڑ اور دیونگر سے ہلدی مراد ہے۔ اس نسخے کا میں نے بہت دفعہ تجربہ کیا۔ بہت مفید پایا۔

جناب حکیم سید شوکت علی صاحب رامپوری، حال مقیم رانی کھیت

معجون اکسیر برگ گاؤزبان ۵ تولے، بہدانہ ۱ تولہ، گل گڑھل ۱ تولہ، گل سیوتی ۱ تولہ، گل ترشہ (گل چوکہ) ۳ تولے، گل دونا مروا ۳ تولے، برادۂ صندل ۲ تولے۔ تمام چیزیں رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دیں۔ اور ڈیڑھ سیر شکر میں قوام کر کے طباشیر ۱ تولہ، پوست اترج ۱ تولہ، دانہ الائچی سرخ و سفید دو تولے، عود غرقی ۳ تولے، گل گاؤزبان ۱ تولہ، زعفران ۳ ماشے اور کشنیز مقشرہ ۵ تولے کا سفوف بنا کر قوام میں شامل کریں۔ اس کے بعد شیرۂ مغز کدو شیریں ۵ تولے، شیرہ مغز پیٹھہ ۱ تولہ، شیرہ مغز تخم خیارین ۱ تولہ، شیرہ مغز بادام ۱ تولہ اور شیرہ مغز تخم خرفہ ۱ تولہ شامل کر کے معجون بنالیں۔ اور ۳-۳ ماشے یہ معجون صبح و شام دونوں وقت ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ یہ معجون پلیگ، سرسام، جنون اور امراض قلب وغیرہ کے لیے اکسیر صفت ہے۔ بارہا کی مجرب ہے۔

حب پلیگ جدوار خطائی ۶ ماشے، فلفل سفید ۳ ماشے، زیرہ کلونجیہ ۳ ماشے، پیارانگا ۲ ماشے، گل ارمنی ۶ ماشہ، سماق دو تولے، مرکی ۶ ماشے، دانہ الائچی سفید ۶ ماشے، گل دونا مروا سبز ۲ تولے، جند بیدستر ۳ سرخ، گل گاؤزبان ۶ ماشے، مصطگی ۲ ماشے، اشنہ ۶ ماشے، زعفران ۳ ماشے، عود غرقی ۲ ماشے۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر آبِ دونۂ مروا سبز میں پیس کر چنے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو ہمراہ آبِ دونا مروا سبز نیم گرم کھلائیں۔

فوائد ۱۔ یہ گولیاں پلیگ اور سرسام کے واسطے بہت مفید ہیں

جوابات!

(۱) **دودھ اور گھی کی پہچان**: (ا) گھی کی صحیح طور پر جانچ کیمیکل لیبوریٹری (کیمیاوی معمل) ہی میں ہو سکتی ہے۔ یا پھر ان لوگوں کی زبان جو خالص گھی کھاتے رہے ہیں۔ ملاوٹی گھی کو فوراً شناخت کر لیتی ہے۔ دودھ میں اگر پانی ملایا گیا ہو تو لیکٹو میٹر سے بالکل صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جانچ کے طریقے معلوم کر کے آپ کو فائدہ کیا ہوگا۔ اس زمانے میں خالص دودھ یا گھی اگر کسی کو میسر آ سکتا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ گائے یا بھینس گھر پر رکھی جائے اور اس صورت میں کسی جانچ کی ضرورت نہیں رہتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ۵ تولے گھی میں چار ماشے سوڈا ڈال کر گرم کریں اگر گھی اصلی ہے تو دوبارہ جم جائے گا ورنہ نہیں۔ دودھ کی پہچان کے لیے لیکٹو میٹر آلہ ہی کارآمد ہے۔
(حکیم چندن لال سہگل

(ج) گھی اور دودھ کی پہچان بس یہی ہے کہ انہیں اپنے سامنے حاصل کیا جائے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲) **ہرنیا**: (ا) اگر یہ صحیح ہے کہ انہیں "ہرنیا" ہی ہے تو کمانی یا آپریشن کے علاوہ اس کا کوئی اور معتبر علاج نہیں ہے۔ یہ آپ سے کسی نے غلط کہہ دیا کہ آپریشن کے بعد پھر آنت اتر آتی ہے۔ آپریشن کے بعد اس کا اترنا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض فتق خواہ کسی قسم کا ہو خطرناک ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے مناسب علاج میں سستی نہ کرنی چاہیئے۔ فتق کا علاج شافی تو عمل جراحی ہے لیکن اگر یہ علاج نہ ہو سکے تو عارضی علاج ٹرس یعنے پیٹی لگانا ہے۔ پیٹی کسی ماہر سے معائنہ کرا کے لیجیئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اس کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ اس کے بعد اگر خوف ہو کہ پھر عود نہ کر آئے گا تو یہ سفوف استعمال کریں: کندر مصفےٰ، بورہ شاخ بارہ سنگھا ہر ایک دو تولے۔ گمرکس، الاجورد ہر ایک ایک تولہ، پھٹکری بریاں ۲ ماشے سفوف کر کے رکھیں۔ خوراک دو دو ماشے صبح و شام پانی کے ساتھ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ)

(ہ) ہرنیا یعنے فتق کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۳) **لنگڑاپن**: (ا) مجھے "اجنک" بوٹی کے متعلق تو کچھ معلوم نہیں لیکن بچّی کے علاج کے سلسلے میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ بچی کو جہاں تک ممکن ہو دھوپ اور کھلی ہوا میں رکھا جائے۔ مچھلی کا تیل برابر پلایا جائے اور کمر اور ٹانگوں پر معمولی سرسوں کے تیل کی مالش کی جائے۔ اسے اچھا ہونے میں عرصہ لگے گا۔ لیکن امید ہے کہ خدا نے چاہا تو اچھی ضرور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بوٹی اجنک کا تو مجھے علم نہیں۔ ایک نسخہ لکھتا ہوں انشاء اللہ اس تیل کی مالش سے لڑکی چلنے پھرنے لگے گی۔ نسخہ یہ ہے: آب بوٹی ستیاناسی سبز، آب مدار سبز، آب ارنڈ سبز، آب دھتورہ سبز، آب جمیشر سبز ہر ایک ایک پاؤ لے کر روغن تلخ تین پاؤ میں ملائیں اور آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل کر تیل رہ جائے تو چھان کر بوتل میں رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن ہفت برگ کی مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) حرام مغز کے کمر سے نیچے والے حصّے کی جھلیوں میں ورم ہو گیا ہے اس کے لیے جدوار ایک رتی اور عود صلیب ایک رتی، دوالمسک سادہ ۳ ماشے ہمراہ عرق ماءالجبن ۵ تولے کے ساتھ پلائیں۔ کمر پر روغن سرخ اور روغن موم ہم وزن لے کر مالش کریں پھر اوپر سے نیم گرم روئی باندھ دیں۔ تقریباً ایک مہینے کے علاج سے فائدہ ظاہر ہوگا۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) بوٹی وغیرہ کا خیال چھوڑ دیں اور کشتہ بارہ سنگھا ۲ رتی معجون کندر ۴ ماشے میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ خاں)

(۴) **کدو دانے**: (ا) لڑکے کے پیٹ میں کدو دانے ہیں۔ اس کے پیلے پن اور کمزوری کا بھی باعث یہی ہے۔ بہتر ہو کہ آپ مقامی طور پر کسی معالج سے علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کے پیٹ میں اب بھی کیڑے ہیں۔ پہلے اس مرض کا علاج کریں یا ایک ماشہ ڈیکامالی سائیدہ دہی کی بالائی سوا تولے میں لپیٹ کر بچے کو صبح ہی صبح کھلائیں۔ اس طرح تین چار دن استعمال کرنے سے تمام کیڑے مر کر پیٹ سے نکل جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پیٹ میں ابھی کدو دانے موجود ہیں کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ بچے کو کمیلا ایک رتی اور سفوف چلکی ۴ رتی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ اس سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم چندن لال)

(ہ) سنٹونین آدھی گرین قند میں ملا کر کھلائیں۔ تیسرے دن ارنڈی کے تیل کا مسہل دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) بچے کا معائنہ کرا کے نسخہ تجویز کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۵) **ہاتھ اور پاؤں کے مسّے**: (ا) مریضہ کو دیکھے بغیر مشورہ دینا ناممکن ہے۔ اسی قدر کہہ سکتا ہوں کہ غالباً یہ کیفیت کسی مہلک مرض کا نتیجہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غضب ہے ۲۲ سال سے سنگ رہنی ہے اور آپ نے علاج نہیں کیا۔ مسّوں کے متعلق ذرا وضاحت سے تحریر کیجیے کہ یہ کس قسم کے ہیں۔ ان کی شکل کیسی ہے۔ اور ان میں کیا تکلیف ہے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ مسّوں کا نکلنا بھی سنگ رہنی کی وجہ سے ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مسّوں پر روغن نوشادر قائم الآثار لگائیں وہ ہمیشہ کے لیے نابود ہو جائیں گے اور سنگ رہنی کے لیے "سٹو ورسل" کی ایک گولی کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگلوا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سنگ رہنی کی شکایت کے لیے بسنت مالتی ایک قرص ہمراہ معجون سنگ دانہ مُرغ، ماشے کھلائیں اور مسّوں پر کاسٹک لگائیں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) بوٹی نگند بابری، بیخ حنظل، پھلی کیکر، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، دج، کٹکی، چوب صندل سفید سوہن کردہ، کٹائی خورد، کشنیز، دار ہلد ہر ایک دس تولے، کشمش ۴۰ تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر پختہ۔ سب چیزوں کو چینی کے بویام میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ دو ہفتے کے بعد مل چھان لیں اور پانچ سے دس تولے تک ہر روز پیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سنگ رہنی کے لیے مالتی بسنت ایک رتی معجون سنگ دانہ مُرغ تو ماشے میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۶) **مُٹاپا:** (ل) آپ مریض کو چند روز تک "آیو ڈو بیسین" کا استعمال کرائیے اس سے فربہی میں بیّن طور کمی آجائے گی۔ دل و دماغ کی تقویت کے لیے علیحدہ دوائیں دینے کی ضرورت ہوگی۔ اس دوا سے یہ فوائد حاصل نہ ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے تو مٹاپے کو دور کیجیے۔ اس کے بعد دل و دماغ کی کمزوری کا علاج کیجیے۔ یہ خیال غلط ہے کہ ایک ہی نسخے سے تمام شکایتیں دور ہو جائینگی۔ اگر مٹاپے کو کم کرنا ہے تو نسخہ خط کے ذریعے سے معلوم کر سکتے ہیں یا آپ ہمدرد صحت میں شائع کرا دیا جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مٹاپا دور کرنے کی شرطیہ دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایک ہی دوا دونوں مرضوں کو فائدہ نہیں دیتی۔ مٹاپے کے لیے علیحدہ دوا استعمال کرنی ہوگی اور جریان منی کے لیے علیحدہ۔
مٹاپے کے لیے سفوف مہزل ۳ ماشے استعمال کرائیں اور جریان کے لیے سفوف مؤلّف ۳ ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔ بادی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) مٹاپا جدید تحقیقات کے مطابق مختلف غدد کے فعل کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اب جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ کس قسم کا مٹاپا لاحق ہے کوئی شافی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی عموماً مٹاپے کے مریضوں کو سائٹرک ایسڈ دس گرین چھٹانک بھر پانی میں ملا کر ہر کھانے کے بعد دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ایک مہینے میں سات سے چودہ پونڈ تک وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر مناسب غذا کھائی جائے اور مخصوص ورزش بھی کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔ (ایک ڈاکٹر از حیدر آباد دکن)

(۷) **سُرخ ابھار وغیرہ:** (ل) مریضہ کو کچھ عرصے تک دلکنس کا "سارساپریلا" پلائیے۔ خارجی طور پر مریضہ کے ہاتھوں کو ویسلین یا لینولین کے ذریعے سے چکنا رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ آپ کے کیے کی سزا ہے جو آپ کے بیوی بچوں کو بھگتنی پڑ رہی ہے۔ بہرحال نسخہ عرض ہے بنا کر مہینے سوا مہینے استعمال کرائیے۔ چرائتہ دس تولے دو سیر پانی میں رات کے وقت بھگو دیں۔ پھر صبح ہی صبح اُسے نرم آگ پر پکائیں جب ایک تہائی پانی جل جائے تو اُسے چھان کر ۶ ماشے پوٹاسی آیوڈائیڈ ملا دیں اور بوتل میں رکھیں۔ خوراک ۲۰ تولے صبح اور ۲۰ تولے شام کو۔ یہ دوا پی کر اوپر سے ۲ تولے شربت عناب چاٹ لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بوٹی نگند بابری ۶ ماشے اور مرچ سیاہ، دانے روزانہ آدھ پاؤ پانی میں گھوٹ چھان کر پلائیں اور سفوف بھنگرہ ۳ ماشے روزانہ کھلائیں۔
(حکیم ہمایوں)

(د) میرا خیال ہے کہ آپ نے مریضہ کو کبھی جوہر سنکھیا استعمال کرایا ہے یہ اسی زہر کا اثر ہے جو ہاتھوں اور پاؤں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بہرحال آپ مریضہ کو نقوع شاہترہ استعمال کرائیں۔ اس سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ نسخہ یہ ہے: شاہترہ، عناب، ہلیلہ سیاہ، عشبہ مغربی، صندل سُرخ، برگ سنا مکی، گل سُرخ، چرائتہ، برگ حنا اور برگ مہندی ہر ایک تین ماشے۔ سب دواؤں کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور شربت عناب ۲ تولے داخل کر کے پلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) جو مجرّب نسخہ جواب نمبر ۶ میں ہماری طرف سے شائع ہوا ہے تیار کر کے استعمال کریں۔ اور مالش کے لیے روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سب سے پہلے باقاعدہ سودا کا تنقیہ کرائیں۔ اس کے بعد معجون عشبہ ۶ ماشے عرق عشبہ ۵ تولہ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ بیرونی طور پر قیروطی کی ہاتھوں پر مالش کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۸) **بندش حیض:** (ل) آپ نے مریضہ کی عام جسمانی صحت کی بابت کچھ نہ لکھا۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس سے کچھ اندازہ نہیں ہوتا کہ ماہواری ایام کس سبب سے بند ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے بدن میں خون کی کمی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدانخواستہ وہ دق میں مبتلا ہوں اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا کوئی سبب نہ ہو اور صرف اسی قدر ہو کہ رحم اپنا کام نہ کرتا ہو۔ صحیح علاج کے لیے یہ ضروری ہے کہ مرض کا اصل سبب معلوم ہو۔ آپ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور مرض کا سبب معلوم ہو جانے پر پھر اپنا سوال شائع کرائیں۔ حیض کا بند ہو جانا صرف ایک علامت ہے۔ بذاتِ خود کوئی مرض نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پِل ایلوزایٹ ۳ گولیاں صبح دوپہر اور شام کے وقت روزانہ کھلائیں (حکیم ہمایوں)

(ج) ایلوا، مرکی، سہاگہ بریاں، ہینگ (گھی میں بھون کر)، افسنتین، ہیراکسیس ولایتی ہر ایک تین ماشے۔ سب دواؤں کو ڈوڈہ کپاس ۵ تولہ کے جوشاندے میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت شربت بزوری دو تولے عرق سونف ۵ تولے کے ساتھ دیں۔ حیض باقاعدہ آیا کرے گا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو دوا کا استعمال بند کردیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) حب مدر ۲ عدد ہمراہ شربت بزوری ۴ تولے صبح اور شام دونوں وقت استعمال کرائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) حیض بند ہونے کے اسباب جب تک نہ معلوم ہوں اس وقت تک صحیح تشخیص ممکن نہیں ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ پہلے ورم رحم کا علاج کرائیں اس کے بعد مریضہ کو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ نسخہ:۔ تخم کاسنی، بیخ کاسنی، بیخ بادیان، مویز منقےٰ، پرسیاؤشاں، اسطوخودوس، مشک طرامشیع، پوست املتاس، پوست خربزہ، بیخ بانس ہر ایک ۶ ماشے۔ ان سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) چرچٹے (جس کو پنجابی زبان میں پٹھ کنڈا اور کُتا گھاس بھی کہتے ہیں) کی راکھ بقدر ۱۰ ماشے کھلائیں۔ ادرار ہوگا۔ بہتر تو یہ ہے کہ کسی مقامی طبیب کو دکھلائیں یا ہمدرد دواخانہ کے شعبۂ تشخیص کو لکھیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۹) **پستانوں کی سختی**: (ا) پستان اور رحم کے باہمی تعلق کو دیکھتے ہوئے یہ چیز کچھ عجیب نہیں معلوم ہوتی۔ اگرچہ یہ ضرور ہے کہ بیشتر عورتوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ بہر حال اگر یہ کیفیت تکلیف دہ نہیں ہے تو خواہ مخواہ اس کے متعلق فکر کیوں کریں اگر ورم یا درد بھی ہوتا ہے تو اس مخصوص زمانے میں بیلاڈونا کا پلاسٹر لگا دیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایام ماہواری میں "پل ایلوزایٹ مر" کا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ مریضہ کے پستانوں پر روغن زیتون کی مالش کرائیں۔ اور ستاور اور زیرہ سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین ماشے گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) فصد صافن لیں اور مدرات کا استعمال کرائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) ایام کی خرابی ہے ایام کے زمانے میں خون کی بندش اور کمی کی وجہ سے چھاتیوں پر خون کا رجحان رہتا ہے۔ ایام کی بندش کے لیے وہ نسخہ مناسب ہے جو میں نے جواب نمبر ۵ میں لکھا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰) **مہاسے**: (ا) مہاسوں کے لیے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر سے لگوا لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہاسوں پر سہاگہ بریاں روغن نوشادر میں حل کرکے لگایا کریں۔ تمام مہاسے دور ہو جائیں گے۔ اور آئندہ پیدا نہ ہوں گے (حکیم ہمایوں)

(ج) پوست رنگترہ دو تولے، ہلدی، صندل سفید، بالچھڑ، ناگرموتھہ، زیرہ سفید ہر ایک ۶ ماشے، مغز بادام مقشر ایک تولہ اور میدہ گندم ۲ تولے۔ سب دواؤں کا سفوف بنا کر روغن چنبیلی ایک تولہ ملا دیں۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ سفوف عرق گلاب میں حل کرکے منہ پر مل لیں۔ صبح نیم کے صابن سے منہ دھوئیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) یہ غازہ استعمال کریں۔ نسخہ: نشاستہ، کتیرا، آرد نخود، آرد لوبیا ہر ایک دو ماشے، زعفران ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر رکھیں اور حسب معمول لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) جواب نمبر ۵ کا نسخہ تیار کرا کے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کے کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ اولاد ہونے پر مہاسے نہیں نکلیں گے۔ فی الحال پاک صابون ہمدرد دواخانے سے طلب کرکے استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱) **بچوں کی اموات**: (ا) بچے کا تن درست اور طاقت ور پیدا ہونا تو ممکن ہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ "بغیر کسی تکلیف کے" پیدا ہو جائے۔ آپ اپنے گھر میں مسلسل یہ نسخہ بقیہ مدت حمل تک استعمال کرائیے:۔

ایسٹنس سیرپ ۴۰ بوند، گریمالٹ سیرپ ۲ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کرائیے۔ اس زمانے میں ان کی غذا میں بھی گھی مکھن، دودھ، انڈے اور پھل زیادہ مقدار میں شامل رہنے چاہئیں۔ آپ خود اگر تین چار شیشیاں "نیوروفاسفیٹس" کی پی لیں تو مناسب ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنی اہلیہ کو معجون معین حمل ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر دو ماہ تک تین ماشے کی مقدار میں روزانہ صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) صدف سائیدہ، سنگ یشب، شاخ مرجان، کہربائے شمعی، طباشیر، الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے لے کر کھرل کریں اور تین ماشے یہ دوا دودھ کے ساتھ ہر روز مریضہ کو استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) حاملہ کو لال شربت استعمال کرائیں دیر نہ کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بڑ کی ڈاڑھی، ست گیلو، پوست جھڑ بیری، بلاس پاپڑا، گوند (روغن زرد میں بھون کر) سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں

اور تگنے شہد میں حسب معمول معجون تیار کریں۔ خوراک ۹ ماشے ہمراہ شیر گاؤ۔ امید ہے کہ اس معجون سے آپ کی بیوی کے ہاں بچہ پورے دنوں کا پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا۔ معجون ایک مہینے تک استعمال کرائیے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) معجون حمل عنبری علوی خانی ہمدرد دواخانے سے منگا کر ۳ ماشے روزانہ صبح کو عرق گاؤزباں ۱۲ تولے شربت عناب دو تولے کے ساتھ دیں۔ (حکیم مقبول شاہ: وارثی)

(۱۲) **دمہ**: (ا) آپ کو غالباً معلوم ہوگا کہ دمہ خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ دل، معدہ یا پھیپھڑوں کی کسی خرابی کے باعث تنفس میں دقت ہو جاتی ہے تو اس کو دمہ کہتے ہیں۔ اب آپ خود ہی خیال فرمائیے کہ یہ معلوم ہوئے بغیر کہ اصل مرض دل میں ہے یا معدے میں یا پھیپھڑے اور یہ کہ خود اس مرض کی نوعیت کیا ہے۔ آیا علاج پذیر ہے یا نہیں، کوئی اکسیری نسخہ آپ کے لیے کیسے لکھا جا سکتا ہے۔ معدے کے دمے میں پھیپھڑے کیا، صد فی صدی کامیاب ہونے والا نسخہ دل کے دمہ میں کیا فائدہ کرے گا۔ البتہ دورے کی تکلیف یعنے دقت تنفس کو رفع کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے "فیلسول" "ایفیڈرین" اور "ایڈرینے لین" بہت ہی زود اثر اور بہت ہی کارآمد چیزیں ہیں۔ دمے کا استیصال کامل اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب اس کا اصل سبب معلوم ہو۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دمے کو دور کرنے کے لیے سفوف بوٹی سوما کلپا ۹۰ فی صدی مجرب دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) حب دمہ ایک عدد ہمراہ شربت زوفا مرکب دو تولے صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ ۱۵ دن استعمال کرنے کے بعد ۲۰ تولے روغن ارنڈ ٹبی اور ۵ تولے شکر سفید گائے کے دودھ میں ملا کر پی لیں۔ اس نسخے سے عموماً دمے کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔ چھاتی پر روغن السی اور روغن تارپین ہم وزن ملا کر مالش کیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) کشتہ ہڑتال گئودنتی ۲ رتی، تریاق نزلہ ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) امراض سینہ اور پرانے نزلے کے لیے "چون پراش اولیہ" از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) دوری کو روکنے میں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ بلغم کی گلٹی کو قے کے ذریعے سے خارج کر دیں۔ اس کے لیے کڑوا تونبہ سائے میں خشک کر کے سفوف بنائیں اور صبح نہار منہ ۳ ماشے پانی سے نگلوا دیا کریں۔ چند روز میں بذریعۂ قے گلٹی خارج ہو کر صحت ہو جائے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۳) **گندک سرخ**: (ا) کبریت احمر (سرخ گندک) کا نام تو اکثر سنا ہے لیکن کبھی دیکھی نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندک سرخ اصلی دو روپے آٹھ آنے فی تولہ کے حساب سے ہم سے طلب کریں۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) حضور والا، کوری باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقت ہے۔ گندک سرخ، سیاہ اور سبز ہر ایک رنگ کی کان سے نکلتی ہے۔ جہاں گندک نکلتی ہے وہاں یہ تمام قسمیں مل سکتی ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴) **خرابی ہضم و نزلہ**: (ا) اگر ٹانسلز اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ سانس کی آمد و رفت میں دقت ہوتی ہے تو بے شک انہیں کٹوا دینا چاہیے۔ یہ صحیح ہے کہ کٹوانے کے بعد پھر ان کا بڑھ جانا ممکن ہے۔ اگر معمولی حد تک بڑھے ہوئے ہیں اور تنفس میں رکاوٹ نہیں پیدا کرتے تو میں بھی یہی مشورہ دوں گا کہ ہرگز نہ نکلوایا جائے۔ قدرت نے ہمارے حلق کے دروازے پر دو پہرے دار بٹھا دئے ہیں جو باہر سے داخل ہونے والے جراثیم کو روک لیتے ہیں۔ خود مریض اور متورّم ہو جاتے ہیں اور پھیپھڑوں کو ضرر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ میں نے اکثر یہ دیکھا ہے اور اب تو یورپ اور امریکہ کے مضامین بھی پڑھے ہیں کہ ٹانسلز نکلوا دینے سے بچے کو سل کا مرض نہایت آسانی سے ہو جاتا ہے۔ آپ بچے کو ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل اور گریمالٹ سیرپ استعمال کرائیے۔ ہر وقت کھلی ہوا اور دھوپ میں رکھیے (جہاں تک ممکن ہو) انڈے، دودھ اور تازہ پھل بکثرت کھلائیے اور حلق میں مینڈلس پینٹ لگاتے رہیے۔ خدا نے چاہا تو نزلہ اور زکام بھی جاتا رہے گا اور ٹانسلز بھی اچھے ہو جائیں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ماں، باپ، بھائی، بہن یا گھر میں رہنے والے دوسرے رشتے داروں کی صحت کا امتحان کرائیے کہ ان میں سے کسی کو دق کا مرض تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو بچے کو مریض سے علیحدہ رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بچے کو سفوف چٹکی ایک ماشہ، عرق پودینہ ۳ تولے میں حل کر کے صبح کے وقت استعمال کرائیں۔ اور لعوق سپستاں خیار شنبری دن میں ایک دو دفعہ اور رات کو سوتے وقت تھوڑا تھوڑا چٹا دیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) کشتہ خبث الحدید اور کشتہ مرجان ایک ایک رتی خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ملا کر دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) لال شربت فوراً استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گلے کے غدود نکلوانا درست نہیں ہے۔ روغن بادام کے چند قطرے دودھ میں ڈال کر روزانہ دیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۵) **کشتہ بیضۂ مرغ**: (ا) مفتاح الخزائن کا مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) پوست بیضۂ مرغ کو چونے اور نمک کے پانی سے دھو کر اندر کی جھلی دور کر دیں۔ پھر چھلکوں کو ایک چینی کے برتن میں ڈال کر آب لیموں اتنا ڈالیں کہ وہ چھلکوں سے تین انگل اوپر رہے جب آب لیموں خشک ہونے پر ہو تو انہیں نکال کر مٹی کے برتن میں رکھیں اور گل حکمت کر کے حسب معمول گج پٹ کی آگ دیں۔ دو یا تین آگ دینے سے اچھا کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔ میرے تجربے میں یہ سیلان رحم اور ذیابیطس کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سیلان میں ایک رتی یہ کشتہ معجون موچرس یا بالائی میں ملا کر دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) پوست بیضۂ مرغ [illegible] تولے کو آب لیموں میں کھرل کر کے [illegible] اُپلوں کی آگ دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) پوست بیضۂ مرغ کے خواص ہمدرد صحت میں شائع کرنے کی اجازت تو لیں۔ یہ تو اکسیر سازی ہر ایک شے فراری کو قائم النار کرکے اکسیر بنانا ہے اور نوشادر قائم کرکے روغن نکال دینا ہی، جس کی دنیا متلاشی ہے۔ کشتہ بنانے کی ترکیب مختصر یہ ہے کہ پوست بیضہ کی اندر کی جھلی دور کرکے گھی کوار کے لعاب یا آب لیموں یا دودھ یا سرکۂ انگوری میں تر کرکے خشک کر لیں۔ پھر انہیں چونے کے بھٹے میں رکھ کر آنچ دے دیں۔ اگر ضرورت ہو تو دوبارہ آنچ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶) **ورم فوطہ:** (ا) آپریشن سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ بالکل بے ضرر آپریشن ہے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ دائمی طور پر مرض جاتا رہتا ہے۔ میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپریشن کرا ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپریشن کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ہلدی باریک پیس کر زردی بیضۂ مرغ میں ملا کر فوطے پر بطور پلاسٹر لگائیے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) آپریشن آخری علاج ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) پھول ٹیسو ایک پاؤ کو پانی میں جوش دے کر اس کا بھپارہ لیں۔ پھر پانی میں سے گرم گرم پھول نکال کر فوطوں پر باندھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۷) **رینگن کا درد:** (ا) عوام نے آپ کو ٹھیک ہی بتایا ہے۔ یہ رینگن یا رانگن ہی کا درد ہے جسے اصطلاح اطبا میں عرق النسا کہا جاتا ہے۔ آپ نے تحریر نہیں فرمایا ہے، لیکن غالباً آپ کو قبض رہتا ہے یا اعصاب بہت کمزور ہیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو "کروشن سالٹ" اس کی ہدایتوں کے بموجب استعمال کیجئے۔ اور "لنی منٹ کیمفر" اور "لنی منٹ بیلاڈونا" ہم وزن مقدار میں ملا کر صبح و شام مالش کیا کیجئے، یا پھر ایسا کیجئے کہ ایک انجکشن "ایٹوفینیل" کا لے کر چھ انجکشن "بیٹا بین" کے لگوا لیجئے۔ اگر اعصاب کمزور ہیں تو کوئی مقوی اعصاب دوا کچھ عرصے تک پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) حب اذاراقی ایک عدد روزانہ کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ ایک چلّے تک استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سورنجان شیریں ۱۰ تولے، برگ سنائے مکی ۱۰ ماشے، پودینہ خشک ۶ ماشے، زیرہ سیاہ ۴ ماشے، نمک سیاہ ۶ ماشے سفوف کرکے ۶ ماشے کی مقدار میں سوتے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) معجون سورنجان ۹ ماشے عرق عشبہ ۵ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) مرض عرق النسا ہے۔ باقاعدہ علاج کریں۔ پہلے اطریفل زمانی ۹ ماشے دو روز تک کھائیں پھر یوگراج گوگل استعمال کرتے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) بادیان، بوزیدان، سورنجان شیریں اور قند سیاہ کہنہ ہم وزن لے کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیں اور تین گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۸) **بال جھڑ:** (ا) سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں "سگنولین" کا دو فی صدی طاقت کا مرہم لگائیے اور آنکھیں کسی ماہر امراض چشم کو دکھائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب لیموں تازہ ۱۰ تولے میں ۴ تولے قلمی شورہ حل کرکے رکھیں اور مقام بال جھڑ پر لگائیں۔ ایک گھنٹے بعد گرم پانی اور صابون سے دھو کر تیل لگا دیا کریں۔ دو ہفتے میں بال جھڑ دور ہو جاتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ڈاڑھی اور سر پر روغن بے نظیر کی مالش کیا کریں۔ اور کشتہ خبث الحدید ایک قرص اطریفل شاہترہ ۶ ماشے میں ملا کر روزانہ کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) توتیا ۱ ماشے، مصری دو ماشے، سنگ بصری ۲ ماشے۔ تینوں چیزوں کو خوب کھرل کرکے شیاف بنا لیں اور حسب معمول آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) بیری کے پتوں کے پانی سے بالوں کو دھویا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) پارہ اور گندک ایک ایک تولہ لے کر کجلی بنائیں۔ تین ماشے یہ سفوف تل کے تیل میں ملا کر رات کو سوتے وقت مل کر سو جائیں اور صبح پاک صابون سے بال صاف کر دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۹) **چورن کا نسخہ:** (ا) ذرا ذرا سے بچوں کو چورنوں سے مدد دینا درحقیقت ان کی قوتِ ہضم کو برباد کرنا ہے۔ آپ بچی کو "گرائپ واٹر" پلائیں۔ اس سے اس کی قوت ہضم بھی بڑھ جائے گی اور دانت بھی بہ آسانی نکل آئیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطفال نمبر سے اکسیر الاطفال کا نسخہ لے کر تیار کر لیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سفوف چٹکی بچوں کے لیے نہایت مفید ہے خاص کر دانت نکلنے کے زمانے میں بہت سی تکلیفوں کو رفع کرتی ہے۔ ہمدرد دواخانے سے طلب فرمائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) نمک سنگ، نمک طعام تین تین ماشے، پودینہ، زیرہ سفید، زنجبیل ہر ایک ۶-۶ ماشے کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چار رتی کی مقدار میں کھلائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) عرق بادیان، عرق پودینہ، عرق اجوائن اور عرق الائچی ملا کر پلایا کریں۔ بچی کے لیے چورن مناسب نہیں ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سونٹھ ایک تولہ، سہاگہ بریاں ۶ ماشے، ہینگ بریاں ۲ ماشے، کالا نمک ۱ تولہ، نوشادر ۳ ماشے۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۲ رتی بچے کو دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۰) **کپڑے دھونے کا صابن:** (ل) تمام قرابادین دیکھ ڈالی۔ بدقسمتی سے کپڑا دھونے کے صابون کا نسخہ اس میں کہیں نہ ملا۔ بہتر ہو کہ کسی ماہرِ فن سے مشورہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تیل ہواہ ۵ سیر، سوڈا کاسٹک (۷۰ ڈگری کا) سوا سیر، میدہ گندم ۲ پاؤ، پانی ۱۰ سیر۔ پہلے تیل اور میدے کو ملائیں۔ دوسرے لوہے کے برتن میں سوڈا کاسٹک اور پانی ملا کر ۲ گھنٹے علیحدہ رکھیں۔ پھر سوڈے والا پانی دھار سے تیل والے برتن میں ڈالتے جائیں اور ساتھ ہی لکڑی کے گھوٹنے سے گھوٹتے جائیں۔ جب قوام سخت ہو جائے تو سانچے میں بھر کر سرد ہونے دیں۔

اس تجارتی نسخے کو ظاہر کرنے کی فیس میں نے پانچ روپے رکھی ہوئی ہے۔ اگر آپ صابن کی تجارت کرنا چاہیں تو یہ رقم میرے خیراتی یونانی دواخانے کے لیے ارسال فرمائیں۔ اگر خانگی استعمال کے لیے ہو تو کچھ نہ بھیجئے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) سوڈا کاسٹک نمبر ۹۸ ایک سیر کو دو سیر پانی میں رات کو تر کر کے لیسی بنائیں۔ صبح لوہے کی کڑاہی میں ایک سیر چربی اور پانچ سیر تیل ناریل گھلا کر ایک جان کریں۔ تیل میں میدہ جس قدر زیادہ ملانا ہو ملایئے اگر ایک سیر میدہ ملانا ہو تو پانی ایک سیر اور ملا کر سوڈا کاسٹک کا تیراب دھار بنا کر ڈالیں اور چلاتے رہیں جب قوام صحیح ہو جائے تو اتار لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) ہمدرد صحت کے صفحے مریضوں کے لیے ہیں نہ کہ تجارت کے لیے اور اطبا صابن ساز بھی نہیں ہوا کرتے۔ اس کے لیے سینکڑوں صابن سازی کے متعلق رسالے اور کتابیں حشرات الارض کی طرح بازار میں موجود ہیں ان کو دیکھئے اور فائدہ اٹھایئے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۲۱) **سفید داغ:** (ل) جواب نمبر ۱۸ میں سگنولین کا جو مرہم تجویز کیا گیا ہے وہی آپ بھی استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بتھوے کے پتوں کا تازہ رس دن میں چار پانچ بار داغوں پر لگائیں۔ بتھوے کا خشک ساگ کھلائیں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) تھوہر کا ایک ڈنڈا لے کر روغن سرسوں میں جلائیں پھر اسے صاف کر کے داغ پر لگائیں۔ اندرونی طور پر کوئی مصفی خون عرق یا شربت استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) موگرا آئل کے انجکشن لگوائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲) **ہاضمے اور باہ کی کمزوری:** (ل) آپ عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں جو بہت ممکن ہے کہ آپ کی اپنی غلط کاریوں کا نتیجہ ہو آپ کچھ عرصے تک مسلسل "نیورو فاسفیٹس" کا استعمال کیجیے۔ احتلام کی اگر کثرت ہے تو چند روز "ایگز ربرو موولیرین" کے استعمال سے رفع ہو جائے گی۔ بہتر ہو کہ پہلے چند روز تک "برو موولیرین" کا استعمال کر کے پھر "نیورو فاسفیٹس" شروع کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیال مسکن کا استعمال کریں۔ اس کا نسخہ جواب ۲۵ میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جریان یا احتلام خود بخود پیدا نہیں ہوتے بلکہ یہ شہوانی خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ خیالات کو صاف رکھیں۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں۔ بازاری ناول نہ پڑھیں، عبادت کریں۔ تیل اور ترشی سے پرہیز کریں۔ سوتے وقت ہاتھ پاؤں اور منہ دھویا کریں پانی پی کر نہ سوئیں۔ اور سبوس اسپغول ۶ ماشے دودھ میں ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) سکے کا برادہ دس تولے لے کر آبِ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور آنچ دیں۔ اس طرح ایک ایک بوتل آبِ برگد میں کھرل کر کے گیارہ آنچیں دیں۔ ایک رتی یہ کشتہ مکھن میں رکھ کر صبح کے وقت کھائیں قطعی آرام ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تخم جبات کا چھلکا دور کر کے ۲ ماشے تخم پاؤ بھر دودھ کے ساتھ صبح نہار استعمال کریں۔ قبض، جریان اور احتلام دور ہو جائے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۳) **عام کمزوری:** (ل) آپ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو مچھلی کا تیل پلایا کیجیے۔ آٹھ دس سال کی عمر والوں کو ایک ایک (چائے کا) چمچہ دو مرتبہ روزانہ اور ان سے چھوٹوں کو آدھا چمچہ دو مرتبہ روزانہ پلانا کافی ہوگا۔ اس کا استعمال مسلسل چند ماہ تک جاری رکھنے سے پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اکسیر الاطفال تیار کر لیں۔ اس کا نسخہ "الاطفال" میں ہے۔ آپ کے سب بھائی بہن اس کے استعمال سے توانا ہو جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جناب نے اپنے چھوٹے بھائی اور بہن کی عمریں نہیں لکھیں اور نہ کسی خاص بیماری کا ذکر کیا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لیے دوا المسک معتدل جواہر والی سے بڑھ کر کوئی دوا مفید ثابت نہیں ہوئی۔ یہ دوا آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے طلب فرما کر ننھے بچوں کو ۲ رتی اور بڑوں کو ایک ماشہ نوجوانوں کو ۳ ماشے کی مقدار میں کسی عرق یا تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) لال شربت ہر طرح سے مفید ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۴) **کمر کا درد:** (ل) آپ عرق النساء کے درد میں مبتلا ہیں جواب ۱۷ پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب اذاراقی دو عدد روزانہ دودھ کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔ ایک چلے میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس درد کے لیے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ سورنجان شیریں [illegible] ۱۰ ماشے، پوست ہلیلہ زرد ۱۰ ماشے، پودینہ

خشک ۶ ماشے، نمک سیاہ ۶ ماشے۔ سفوف بنا کر ذرا سے روغن بادام یا روغن زیتون سے چرب کر کے سوتے وقت ۳ ماشے کی مقدار میں عرق اجوائن ۵ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) معجون سورنجان ۹ ماشے ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولے صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) پہلے اطریفل زمانی ۹-۹ ماشے دو روز کھائیں۔ پھر یوگراج گوگل ۶ ماشے کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) جواب نمبر ۷ اپر عمل کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۲۵) **جوالامکھی بوٹی:** (ا) بوٹی جوالامکھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) جوالامکھی نام کی بوٹی تو سننے میں نہیں آئی۔ ہاں جوالامکھی پہاڑ کانگڑے کے نزدیک واقع ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ج) جوالامکھی بوٹی اس پتے سے منگالیں۔ چھوٹے لال بوٹی والا، بازار بلی ماران، دہلی۔ یہ بوٹی جریان کے لیے مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۶) **ٹانگ کی سختی:** (ا) گرم کڑوے تیل کی مالش روزانہ آدھ گھنٹے تک کرا کے گرم پانی سے روزمرہ دھار دیجیئے۔ اس کے علاوہ "فائبرولائسین" کے انجکشن لگوا لیجیے۔ اس سے اکڑے ہوئے پٹھے نرم ہو جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن ہفت برگ یا روغن مال کنگنی کی مالش کیجیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) رتن جوت ۶ ماشے کو روغن کنجد پانچ تولے میں جوش دے کر چھان لیں اور ضرورت کے مطابق مالش کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) روغن موم اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) خالص سرسوں کا کچی گھانی کا تیل روزانہ مالش کیا کریں ٹانگ کھل جائے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۷) **مچھر:** (ا) مچھروں سے محفوظ رہنے کا سب سے سستا نسخہ یہ ہے کہ جو اعضا بدن کھلے رہتے ہیں ان پر معمولی ویسلین مل لی جائے۔ ناریل کا تیل بھی کام دیتا ہے۔ [illegible] کا تیل اور سنترے کا تیل (سنترے کا تیل ایک پونڈ، مٹی کا تیل دو پونڈ اور ناریل کا تیل ۳ پونڈ) ملا کر سوتے وقت مل لیا کیجیے۔ مچھر پاس نہ آئیں گے۔ مکان کے تاریک حصوں اور گوشوں میں اس تیل کو چھڑکنے سے مچھر مکان سے بھی بھاگ جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فلٹ اچھی چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مچھروں کو دفع کرنے کے لیے سب سے اچھی چیز تو مچھر دانی ہے اگر یہ نہ مل سکے تو تلوں کے تیل میں یوکلپٹس آئل ملا کر اور اسے ہاتھ پاؤں پر مل کر سوئیں۔ اس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) مچھروں کو دفع کرنے اور مارنے کے لیے گندک و نیم کے پتوں کی دھونی مکان کو بند کر کے دیجیے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۸) **امراض مخصوصہ:** (ا) جواب نمبر ۲۲ کی ہدایات پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صحیح اور اصولی علاج کیجیے۔ تیر تکوں سے فائدہ کی اُمید نہ رکھیئے۔ مندرجہ ذیل نسخوں کا یکے بعد دیگرے استعمال کیجیے۔

سیال مسکن:- پوٹاشیم برومائیڈ، سوڈیم برومائڈ ہر ایک سوا تولے، لیومی نل سوڈا سوا ماشے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۱۵ تولے سب کو حل کر کے بوتل میں بھر لیں۔ اور ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین مرتبہ کھانا کھانے کے بعد صبح دوپہر اور شام کے وقت دو گھونٹ ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ جب جریان، احتلام اور ذکاوت حس ایک دو ہفتے کے استعمال سے دور ہو جائیں تو حب اسرار استعمال کریں۔

حب اسرار:- کشتہ فولاد دو تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، مومیائی اصلی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو خیساندہ پوست خشخاس میں کھرل کر کے چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔ مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔ جریان اور پرانے احتلام کو دور کرتی ہیں۔ دو ہفتے کے بعد حب خاص کا استعمال شروع کریں۔

حب خاص:- کشتہ طلا، دو ماشے، الاحمر ایک ماشہ، مغز کدو شیریں ۲ ماشے، عنبر اشہب ۲ ماشے، مشک تبتی ایک ماشہ۔ حسب ضرورت عرق بید مشک میں کھرل کر کے مونگ برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی کھانا کھانے کے بعد صبح و شام استعمال کریں۔ خاص چیز ہے۔

طلاء اسرار مطوّل:- عنبر اشہب، مومیائی کانی ۶-۶ ماشے، روغن بلسان ۲ تولے، روغن زیتون ۲ تولے، مصطگی رومی ایک تولہ سب چیزوں کو کھرل کر کے آتشی شیشی میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں۔ پھر خوب کھرل کر کے رکھیں اور طلاء استعمال کریں۔ یہ طلا عضو کو فربہ اور دراز کرتا ہے اور عضو کی تمام خرابیاں دور کرتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جواب نمبر ۲۲ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) بیخ مرجان، ورق چاندی، پارہ شنگرفی ہر ایک دو دو تولے کر آب گلو سبز چالیس تولے، آب ہزار دانی بوٹی چالیس تولے میں کھرل کر کے حسب معمول آنچ دیں۔ پھر اس کشتے میں پارہ شنگرفی ۲ تولے ملا کر اوپر کے پانیوں میں کھرل کر کے آنچ دیں۔ گیارہ آنچوں میں بہترین کشتہ تیار ہو جائے گا۔ ایک رتی یہ کشتہ مکھن میں ملا کر مریض کو دیں۔ اور عضو پر موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) خط و کتابت سے کام نہیں چلے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۹) **کثرت احتلام وغیرہ:** (ا) آپ کی عمر اب پندرہ سال ہے۔ ڈیڑھ سال سے بد عادات ترک کر دی ہیں اور ۲½ سال تک ان میں مبتلا رہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ نے ڈھائی سال پہلے یعنی گیارہ سال کی عمر میں بد عادات اختیار کر لی تھیں۔ تعجب ہے۔ (بقیہ مضمون صفحہ ۸۰ پر)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں. زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۳۱) مجھے ایک ایسے ممسک اور مہیج نسخے کی ضرورت ہے جو شرعی ممنوعات اور نشے والی چیزوں سے پاک ہو۔ (خریدار نمبر ۷۶۳)

(۳۲) میری عمر ۵۰ سال ہے، مزاج دموی ہے۔ ۲۱ سال ہوئے کہ سوزاک ہوا تھا۔ اب وجع المفاصل ہے۔ غذا میں گوشت بھی کھاتا ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۹

(۳۳) ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے لیے کوئی نسخہ مع ترکیب اور پرہیز لکھیے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۳۴) مریض ۲۴ سالہ کو تین سال سے بلغم آتا ہے۔ معدہ کم زور ہے۔ انتڑیوں میں نفخ رہتا ہے۔ بہتیرے علاج کیے۔ پیٹنٹ دوائیں مثلاً "پیلول" "ڈاکٹر بری کمپونڈ" "لال شربت" "انجر ایملشن" "کریسول" "شربت گلزانہ" "کیلسیم کی گولیاں" بھی استعمال کیں لیکن بے سود۔ متلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کو دل خراب رہتا ہے۔ مریض شادی شدہ ہے۔ (خریدار نمبر ۶۴۸۳)

(۳۵) میری ہتھیلی اور تلووں میں پہلے خارش ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے۔ پھر زخم ہو جاتا ہے۔ چند دن کے بعد علاج سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ مزاج سوداوی اور بلغمی ہے۔ بادی کی شکایت ہے۔ مجرّب نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۲۸۹۶)

(۳۶) ایک طبی رسالے میں کلسیم گلوکونیٹ کے متعلق ڈاکٹر تھیوبالڈ کا بیان درج ہوا ہے کہ یہ دوا تسمّم حمل سے بچنے کے لیے استعمال کرنی چاہیئے اس بارے میں عرض ہے کہ اطبّا اور ڈاکٹر صاحبان نے اگر اس دوا کا استعمال کیا ہو تو طریق استعمال اور مقدار خوراک اور نتائج درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۴۸۷)

(۳۷) مجھے ایک ایسے مجرّب، بے ضرر اور ذائقے دار سفوف کی ضرورت ہے جو معدے اور آنتوں کو قوت دے اور غلیظ ریاح کو تحلیل کرے۔ سفوف تیز، گرم اور خراش دار دواؤں سے پاک اور اس کی مقدار خوراک کم ہو۔ (خریدار نمبر ۸۶۶۳ و ۴۸۵۹)

(۳۸) میری بہن کی عمر ۱۰ سال ہے۔ اُسے تین سال سے ہر وقت معدے کے درد کی شکایت رہتی ہے۔ جلابوں سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ عموماً قبض نہیں رہتا کبھی کسی چورن سے کچھ دن کے لیے درد رُک بھی جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۷۹۰)

(۳۹) بناسپتی گھی کا استعمال روز بروز بڑھتا جاتا ہے ہر طبقے کے لوگ اسے استعمال کر رہے ہیں یا استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ اطبّار کرام اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر اس کے مفید یا مضر ہونے پر روشنی ڈالیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۲)

(۴۰) مجلوق کو اس کی اصلی حالت پر آ جانے کے بعد کون سی مقوی دوائیں مالش کی اور کھانے کی دیتے رہنی چاہئیں جن سے اس کی جسمانی اور تناسلی قوت برقرار رہ سکے۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۹)

(۴۱) کیا کوئی صاحب کسی ایسے اسکول کا پتہ بتا سکتے ہیں جہاں کمپونڈری کا امتحان دیا جاتا ہو۔ یوں تو دربھنگے میں بھی اسکول ہے لیکن وہاں میٹرک کی قید ہے امتحان اگر اردو میں ہو تو اور بہتر ہے۔ (خریدار نمبر ۶۶۶۶)

(۴۲) مریض کی عمر ۳۲ سال کی ہے۔ بواسیر خونی مدّت سے ساتھ ہے۔ ریاحی درد کی کثرت، قوام منی کا پتلاپن، حافظے کی کم زوری، دور کی شکل دکھائی نہ دینا اور موسم برسات و سرما میں بخار کی شکایت وغیرہ شکایتیں لاحق ہیں۔ معتدل دوا فائدہ کرتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۲۹)

(۴۳) ایک غیر شادی شدہ مریضہ، سیلان الرحم، درد کمر، اور ایام کی خرابی میں مبتلا ہے۔ ایام کے دنوں میں درد کی وجہ سے غشی تک ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ کم زور ہے عام جسمانی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب خاص توجّہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۱۶)

(۴۴) مجھے پائیریا کی شکایت ہے۔ مسوڑھوں سے اکثر خون جاری ہو جایا کرتا ہے۔ کچھ مواد بھی آتا ہے منہ میں بدبو معلوم ہوتی ہے۔ بہت سے منجن استعمال کیے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۴۷۱۴)

(۴۵) میری عمر اس وقت ۴۴ سال کی ہے۔ پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ دوسری شادی کرنے کا خواہشمند ہوں مگر کم زوری کی وجہ سے پریشان

ہوں ۔ جریان کی شکایت ہے ۔ امساک بالکل نہیں ۔ عضو کی شکایتیں بھی ہیں ۔ اطبائے کرام معقول علاج تجویز فرما کر مجھے شکریے کا موقع دیں ۔
(خریدار نمبر ۱۸۰۸)

(۴۶) میں آٹھ سال سے ذیابیطس شکری میں مبتلا ہوں ۔ بہت سے حکما کی دوائیں استعمال کر چکا ہوں ۔ ڈاکٹروں سے انجکشن بھی لگوائے ۔ انگریزی دوائیں بھی کھائیں ۔ چاول اور میٹھی چیزوں سے بالکل پرہیز کرتا ہوں ۔ لیکن کسی سے کچھ فائدہ حاصل ہوا ۔ خاص توجہ فرما کر اکسیری نسخہ درج فرمائیں ۔
(خریدار نمبر ۲۹۱۹)

(۴۷) ایک شخص کئی سال سے مرض سوزاک میں مبتلا ہے مختلف علاج سے مکمل صحت حاصل نہیں ہوئی ۔ آج کل بھی پیپ زردی مائل آتی ہے ۔ جلن بھی ہے ۔ زود اثر اور مجرب نسخہ درکار ہے ۔ (خریدار نمبر ۸۸۴۸)

(۴۸) ازراہ کرم حسب ذیل دواؤں کے انگریزی اور لاطینی نام بتا دیجئے : اسد العدس ۔ اشنان ۔ اشنہ بتانی ۔ اگیا ۔ انزروت ۔ بستیاج ۔ بھگرینڈہ (بید انجیر کی قسم ۔ مالوہ میں ملتی ہے) ۔ برفہ ۔ بن سنگی (مہندی کے مشابہ بوٹی) بہمن ۔ بیخ زریں گیاہ ۔ پیارانگا ۔ (خریدار نمبر ۸۹۰۸)

(۴۹) مار الذہب بنانے کی ترکیب درکار ہے ۔ (خریدار نمبر ۸۶۲۲)

(۵۰) میرے سر کے چوتھائی بال سفید ہو گئے ہیں ۔ عمر تیس سال ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے تمام سر کے بال سنہری ہو جائیں اگر کسی صاحب کو کوئی نسخہ یا پیٹنٹ دوا معلوم ہو تو تحریر فرمائیں ۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۶)

(۵۱) میرے ایک عزیز کی لڑکی (عمر ۱۴ مہینے) جب تین مہینے کی ہوئی تو بغیر کسی دوسری تکلیف کے بدن پر داغ پڑنے شروع ہو گئے ۔ ان کا رنگ سیاہی مائل ہے اور جلد کے ساتھ ہموار سارے بدن پر ہیں ۔ منہ پر زیادہ ہیں ۔ داغ پڑنے پر ماں کا دودھ چھڑا دیا گیا ہے ۔ (خریدار نمبر ۴۵۹۴)

(۵۲) ۳۰ سال کا ایک مریض ابتدائی عمر میں جلق کا عادی تھا ۔ بعد میں اغلام بازی شروع کر دی پھر کثرت مجامعت کی لت پڑ گئی ۔ اس کے بعد شادی ہوئی اور بچہ پیدا ہوا ۔ اب پیشاب سے پہلے مادے کا اخراج ہوتا ہے ۔ ہر وقت پنڈلیوں میں درد رہتا ہے ۔ ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہے ۔ چہرہ پر رونق نہیں اور رخساروں پر کالے کالے داغ ہیں ۔ رگیں سست ہو گئی ہیں ۔ (خریدار نمبر ۴۹۹۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے

کہ آپ اس قدر کم سنی ہی میں غلط کاریوں کے اہل ہو گئے تھے ۔ بہر حال آپ بھی جواب نمبر ۲۲ کی ہدایتوں کے مطابق عمل کیجئے ۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے مخاطب کیا ہے ۔ اس لیے عرض کرتا ہوں کہ مریض کو دیکھے بھالے بغیر جو نسخے لکھے جاتے ہیں ۔ وہ بس مچھلی کا شکار ہوتے ہیں ، کبھی مچھلی پھنس بھی جاتی ہے اور کبھی سب محنت رائیگاں ہو جاتی ہے ۔ علاج کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ مریض معالج کے سامنے ہو ۔ آپ غذا میں گوشت انڈے ، پھل اور سبز ترکاریاں خوب استعمال کیجئے ۔ دودھ گھی اور مکھن کا استعمال بھی مفید ہوگا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۲۸ پر عمل کریں انشاء اللہ صحت ہو گی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معائنے کے بغیر نسخہ لکھنا مشکل ہے ۔ کیوں کہ مریض مجموعۂ امراض ہے ۔ نزلہ اور زکام کے لیے لعوق نزلی آب تربوز والا ۶ ماشے ہمراہ عرق کاسنی دس تولے کھلائیں ۔ غذا سادی اور زود ہضم ہونی چاہیئے ۔ کھلی ہوا میں روزانہ سیر و تفریح کریں ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) کشتہ قلعی ایک رتی معجون آرد خرما ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ کچھ دن تک استعمال کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) فولاد بیس تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں ۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے کشتہ کریں ۔ ۱۰۱ آنچوں میں بہترین کشتہ ہو جائے گا ۔ ایک رتی یہ کشتہ معجون آرد خرما یا کسی اور مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں ۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی ۔ عضو پر روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) تخم حیات کا استعمال کریں ۔ ملاحظہ ہو جواب نمبر ۲۲ ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۰) **امراض مخصوصہ زناں** : (ا) شک ہوتا ہے کہ مریضہ کو حرارت رہتی ہے ۔ پانچ سات روز تک روزانہ تین مرتبہ (صبح ، دوپہر اور شام) تھرمامیٹر سے مریضہ کی حرارت دیکھئے ۔ اگر حرارت رہتی ہے تو کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیے ۔ یوں بغیر دیکھے نسخہ لکھنا فضول ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب اذاراقی دو دو عدد کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مریضہ کو صبح دواء المسک سادہ ۳ ماشے ہمراہ عرق بادیان اور شام کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا ۷ ماشہ ہمراہ عرق بادیان کچھ دن تک استعمال کرائیں ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) سونف ، اجوائن دیسی ، مرچ سیاہ ، سونٹھ ، زیرہ سیاہ ، دارچینی ، دانہ الائچی کلاں ، کلونجی ، ہتھی ، بیخ ارٹوسہ ، مومیائی کانی ، نمک سیاہ ، جواکھار ہر ایک دو دو تولے ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر کھانڈ دو چند ملا کر سفوف بنائیں ۔ ایک تولہ یہ سفوف نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی ۔ عضو پر روغن موم اور روغن کا فور ہم وزن لے کر مالش کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

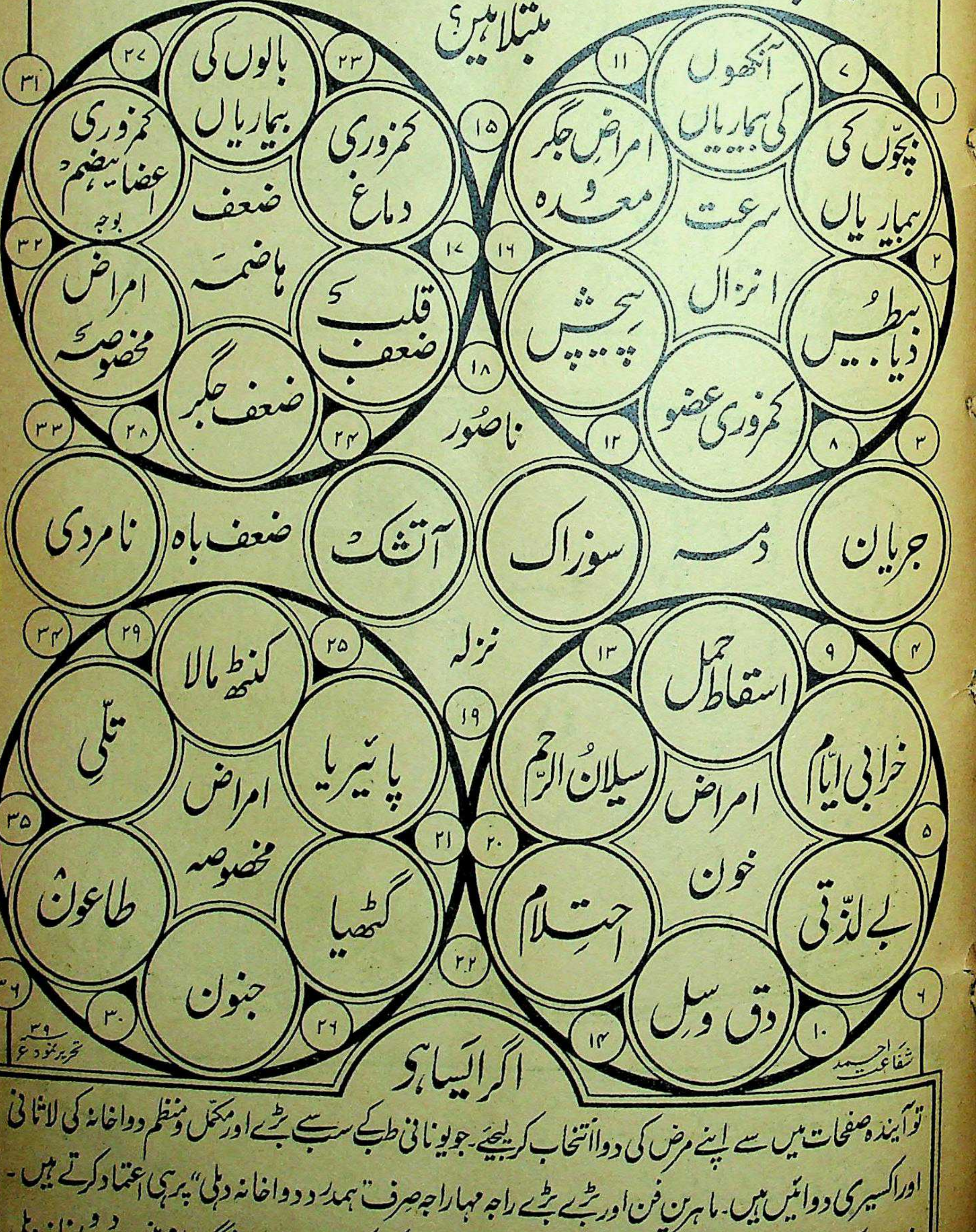

بچوں کی بیماریاں

آنکھوں کی بیماریاں

امراض جگر و معدہ

سرعت انزال

ذیابیطس

پیچش

کمزوری عضو

بالوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

کمزوری اعضا بوجہ ہضم

ضعف ہاضمہ

ضعف قلب

امراض مخصوصہ

ضعف جگر

ناصور

جریان

دمہ

سوزاک

آتشک

ضعف باہ

نامردی

نزلہ

اسقاط حمل

خرابی ایام

سیلان الرحم

امراض خون

احتلام

بے لذتی

دق وسل

کنٹھ مالا

تلی

پائیریا

امراض مخصوصہ

گٹھیا

طاعون

جنون

تحریر نمبر ۶ ۳۹

شفاعت احمد

اگر ایسا ہے

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کرلیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کرکے مایوس نہیں ہونگے؛ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

शरबत फौलाद
SHARBAT-I-FAULAD
292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد ۲۹۲ تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایکروپیہ آٹھ آنہ (عہ۸)

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

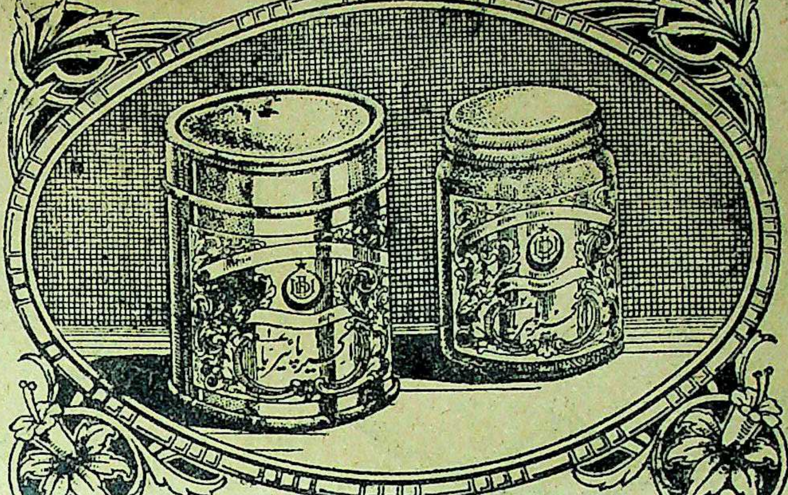

رجسٹرڈ
اکسیر پائیریا

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچا لیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی قیمت دو روپے ؎

تارکا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

LABUB-I-AZAM
लबूब आज़म
LABUB I AZAM

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

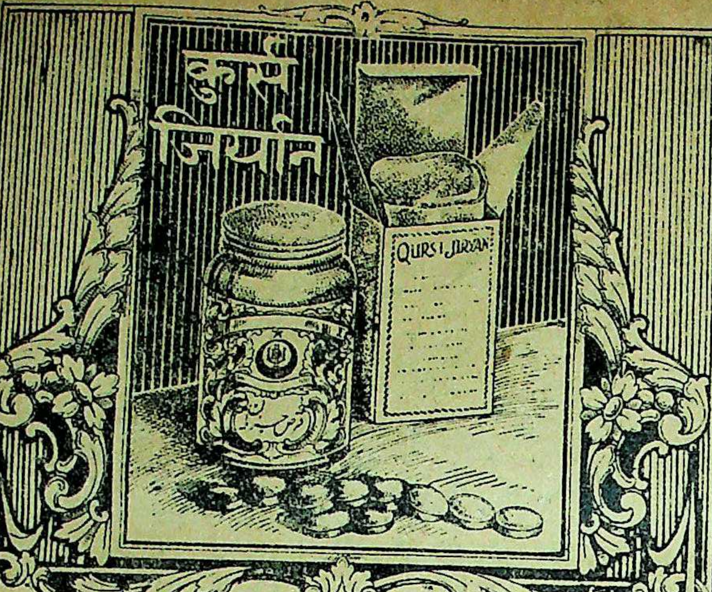

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
ار

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی کا ⅛ حصّہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)

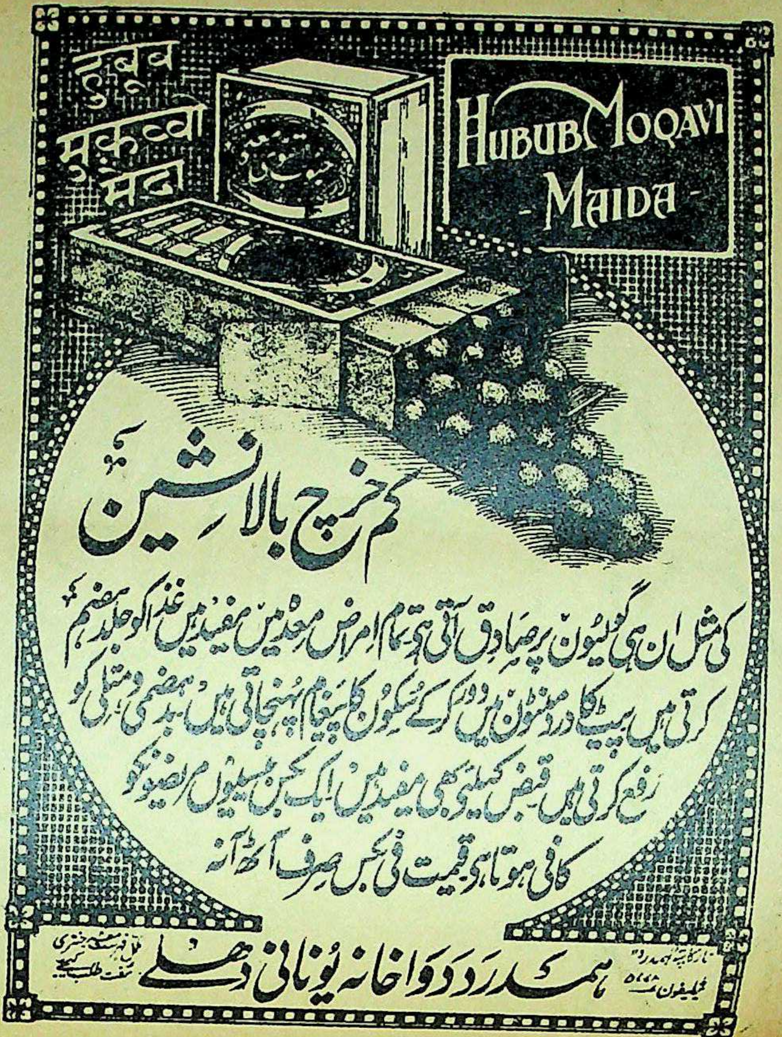

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بد ہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد"
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵
مفت فہرست جنتری طلب کیجئے

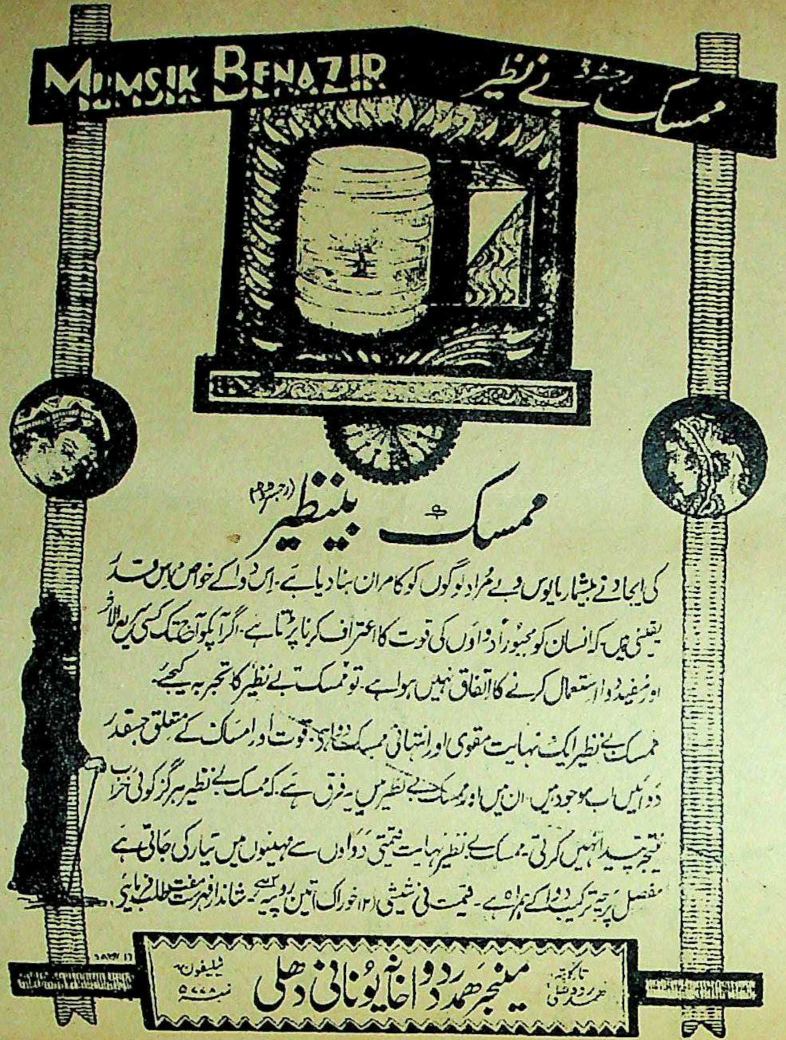

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۵

روغن ناصور

دُنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک (۳ ملے)

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہوجاتا ہے اس کو دُور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے +

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل

۲ روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

(رجسٹرڈ)

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فسادِ خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کرکے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ (عگر) دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملاکر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم وجدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہے۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش دُور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملاکر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے (۲ عگر)

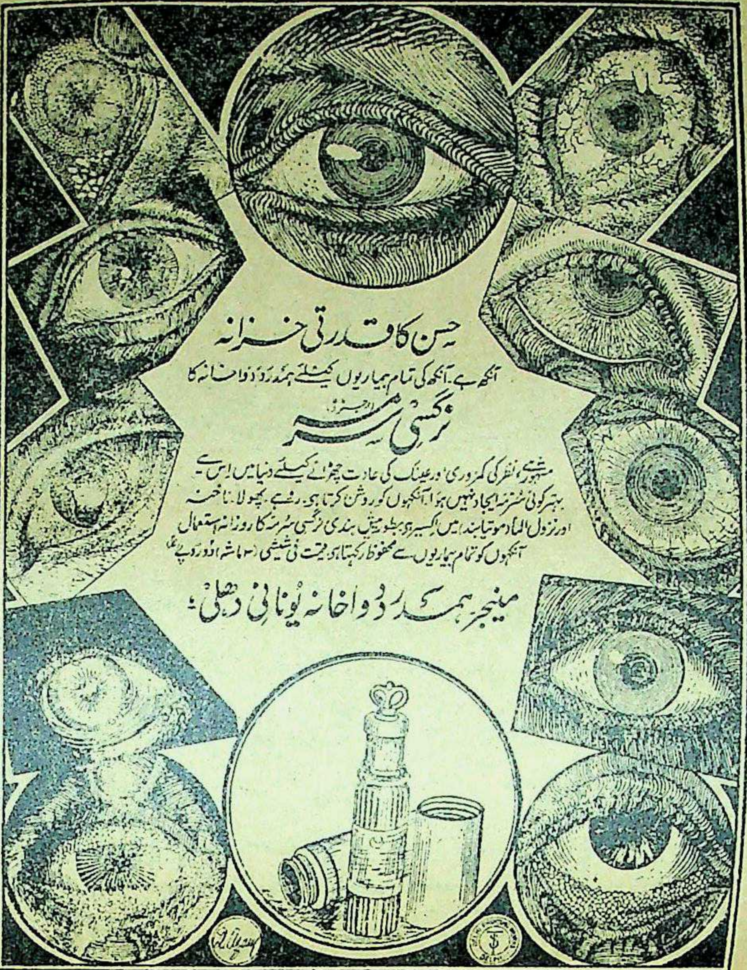

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ دھند، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے قیمت فی شیشی (۲ ماشہ) دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی:

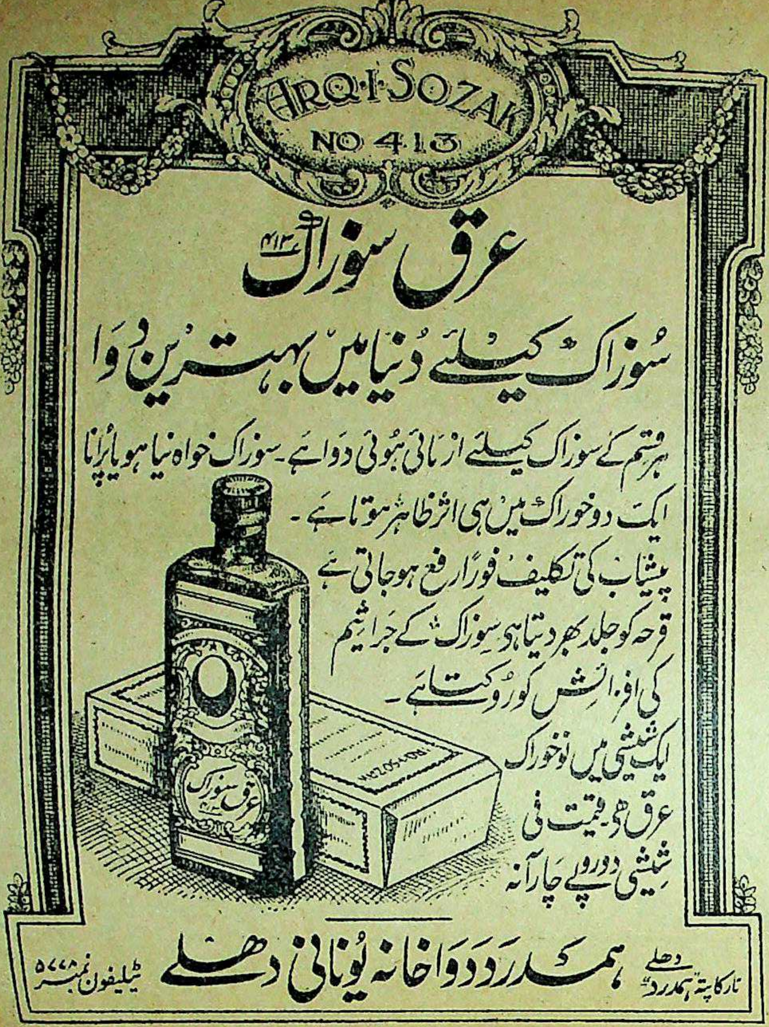

عرق سوزاک ۴۱۳

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔
پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے
قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔
ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

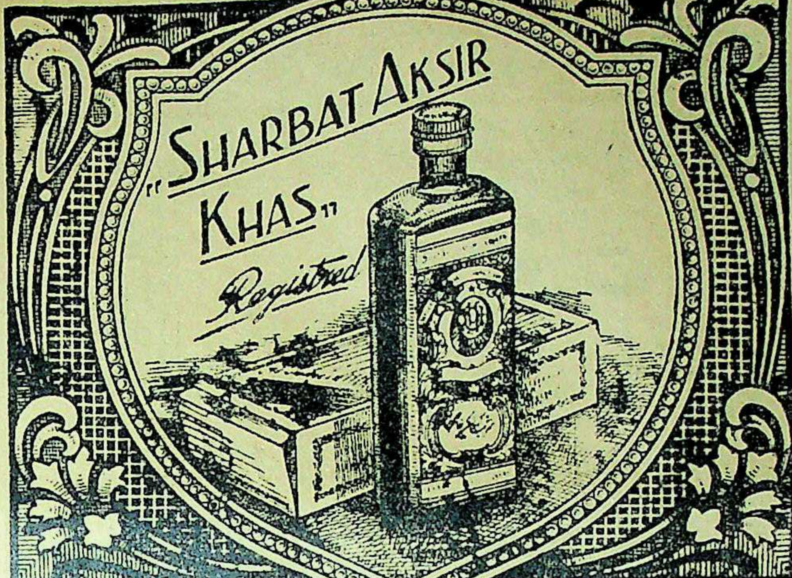

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

حبِ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۸ر

ترکیب استعمال:۔ بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

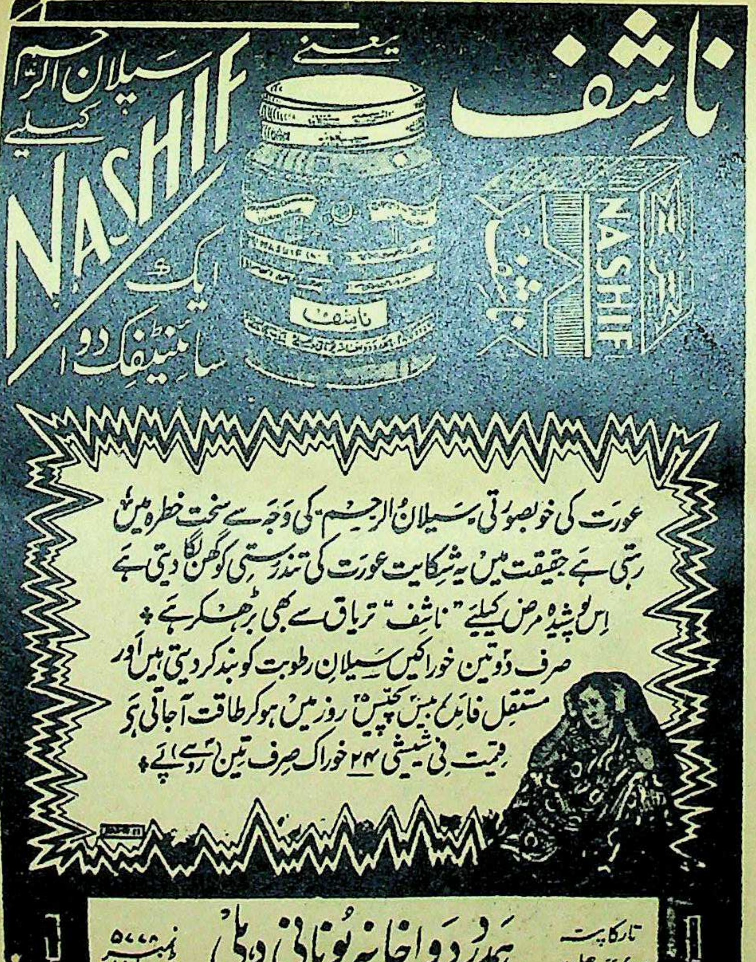
ناشف
یعنی سیلان الرحم کیلیے
NASHIF
ایک سائنٹیفک دوا
ناشف
NASHIF

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے ؛ صرف دو تین خوراکیں سیلانِ رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہوکر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے ؛

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام
ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کرسکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

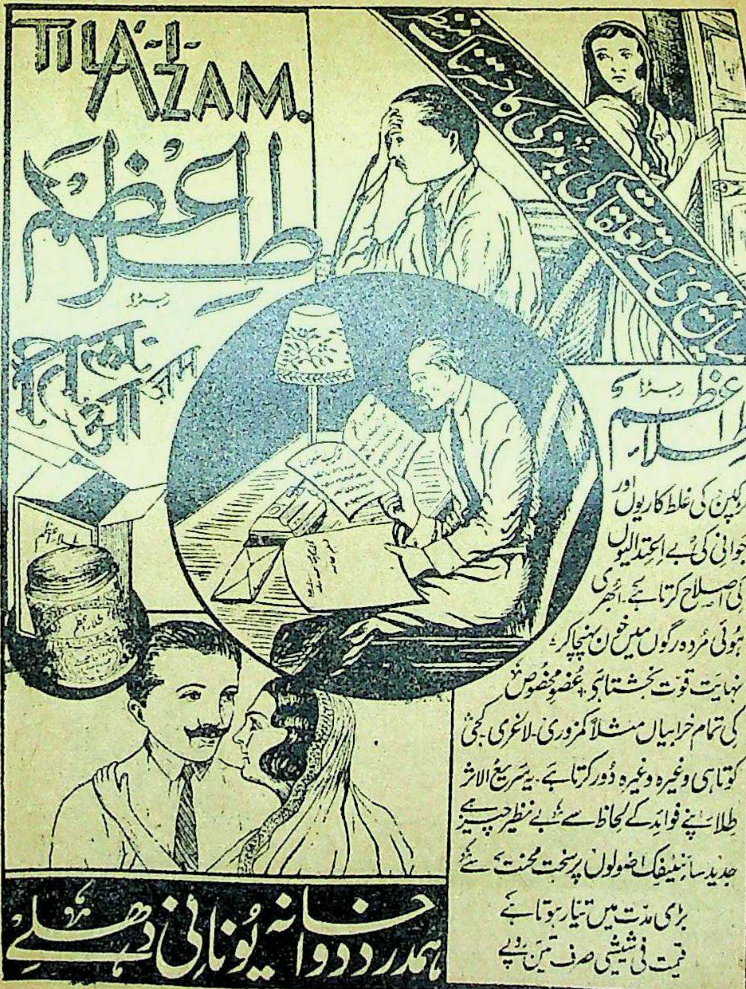
TILA'-I-A'ZAM.
طلاءِ اعظم
رجسٹرڈ
میاں بیوی کی ناچاقی کی بدمزگی کا حسرتناک منظر

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

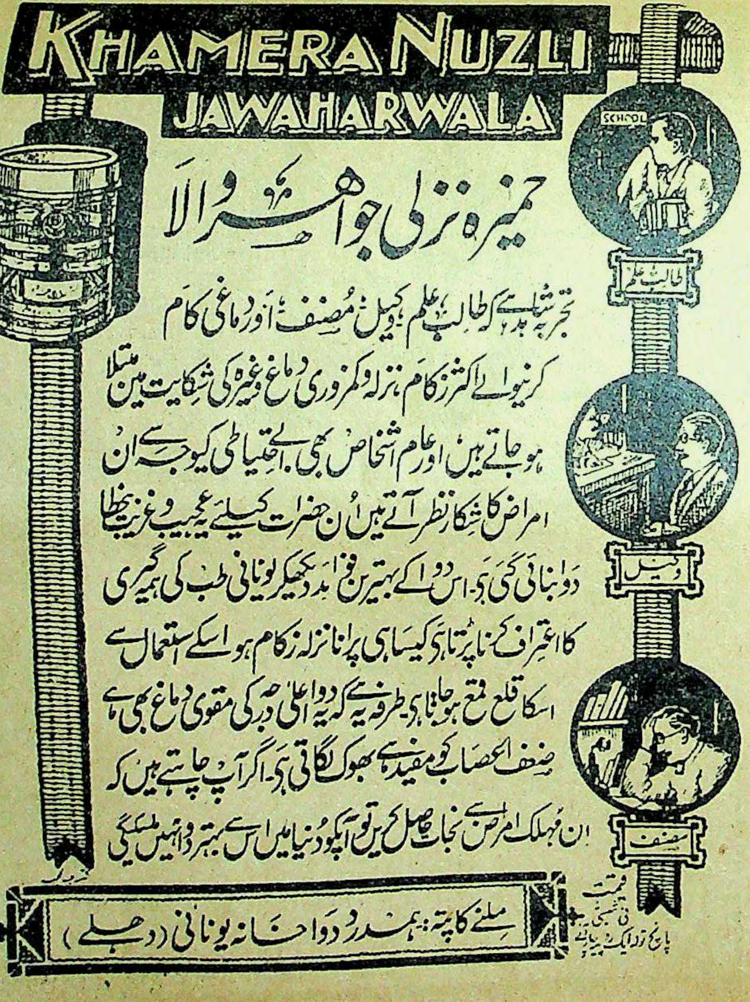

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب خمیرہ دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھیے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ: ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

मुफ़र्रह मुश्की
MUFARRAH MUSHKIN
مفرح مشکین
MUFARRAH MUSHKIN

یعنے

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تارکا پتہ "ہمدرد" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۶

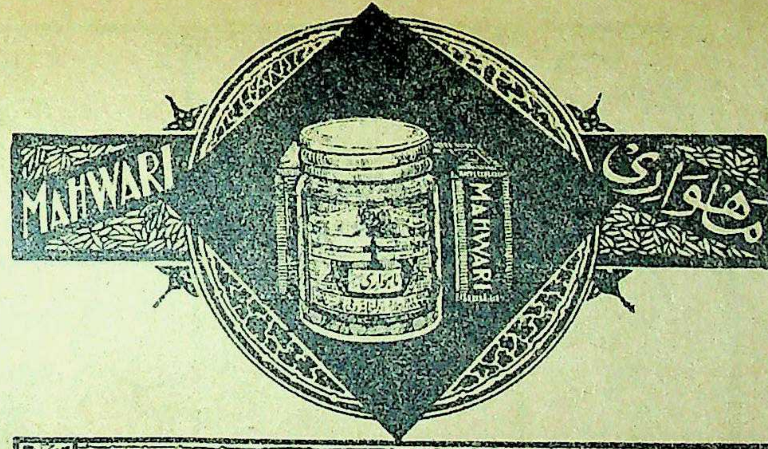

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مُفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

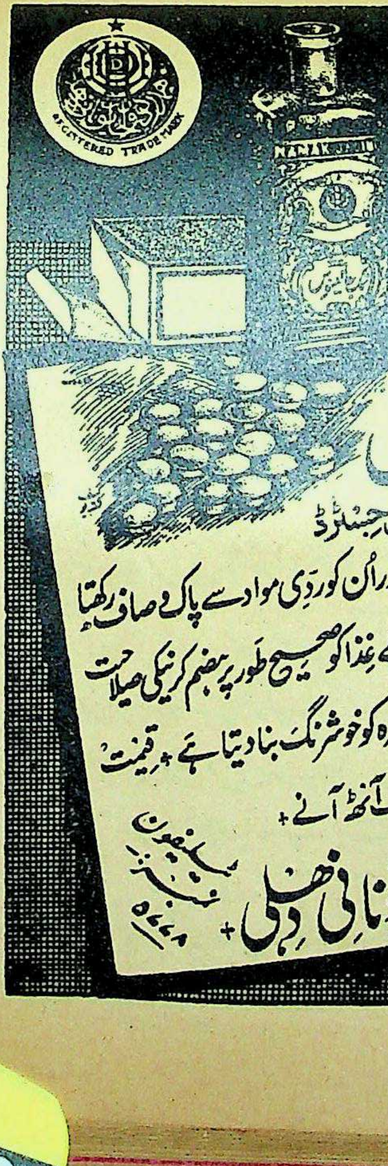
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
-Nº 624-
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴
رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کر کے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے، خون صالح پیدا کر کے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے، قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قلزم
رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد، چوٹ زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۴۰۹۸۱۷ چار لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

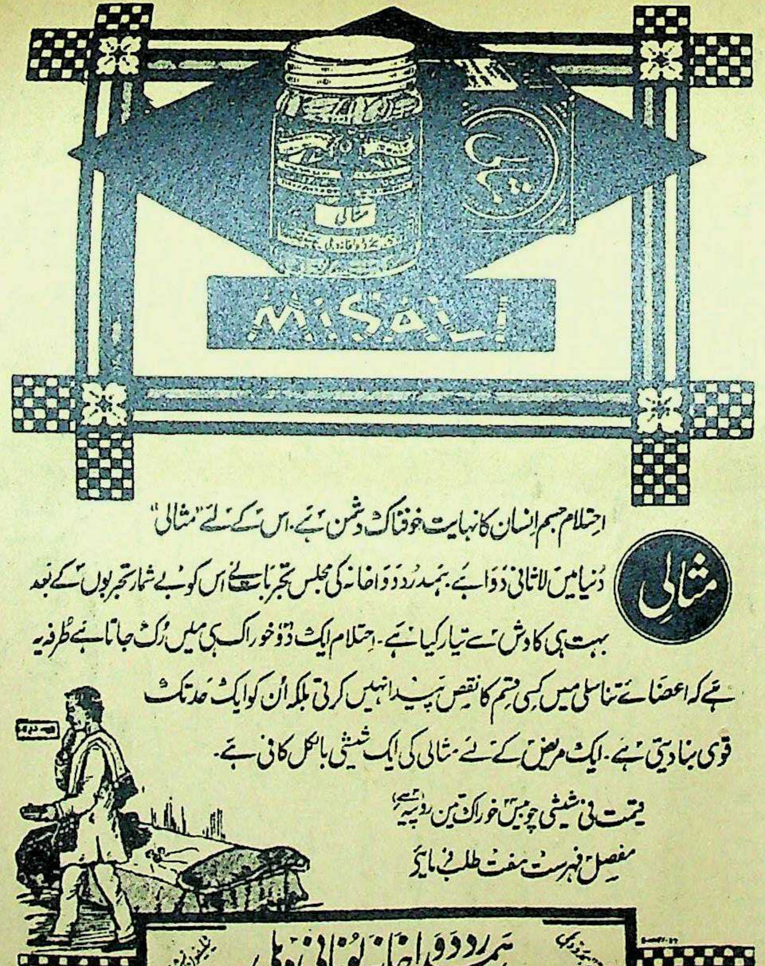

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربا نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رُک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

(رجسٹرڈ)

پیچ

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد **ہمدرد دواخانہ دہلی** ٹیلیفون نمبر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہو۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندیٔ اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہو۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب رئیس الحکما نواب حکیم [illegible] جنگ [illegible] طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق دفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنے

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال وہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ہے کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ وی پی ارسال کے لیے چارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لیے ایک عجیب و غریب دوا!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پہ اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہے نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلائے مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید کی زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

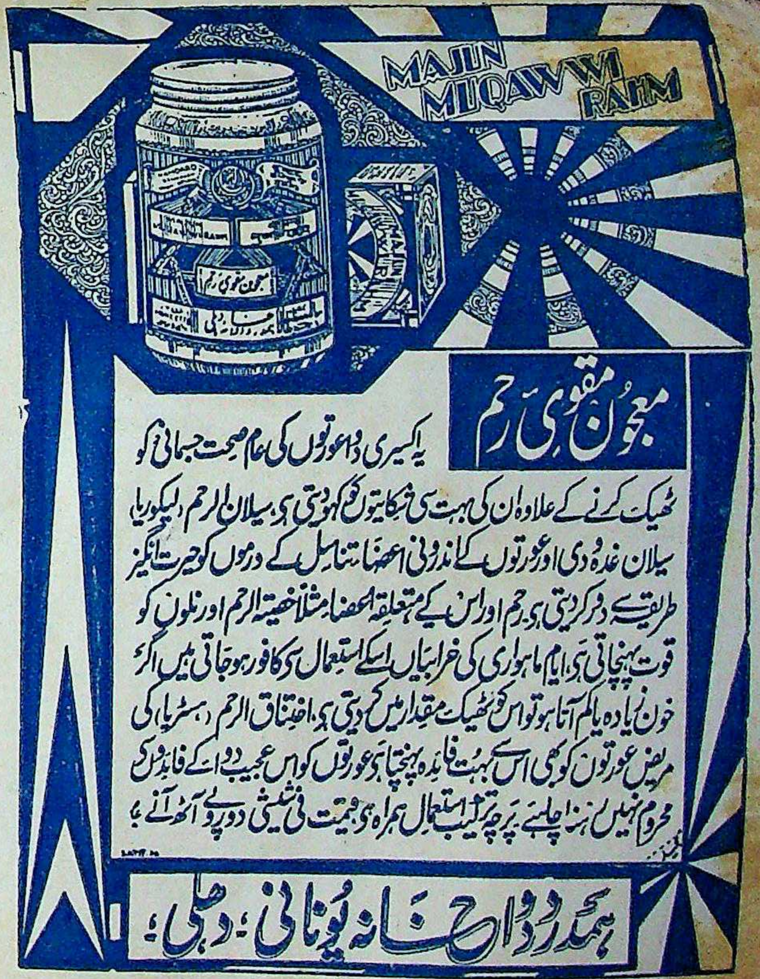
MAJUN
MUQAWWI
RAHM
معجون مقوی رحم

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

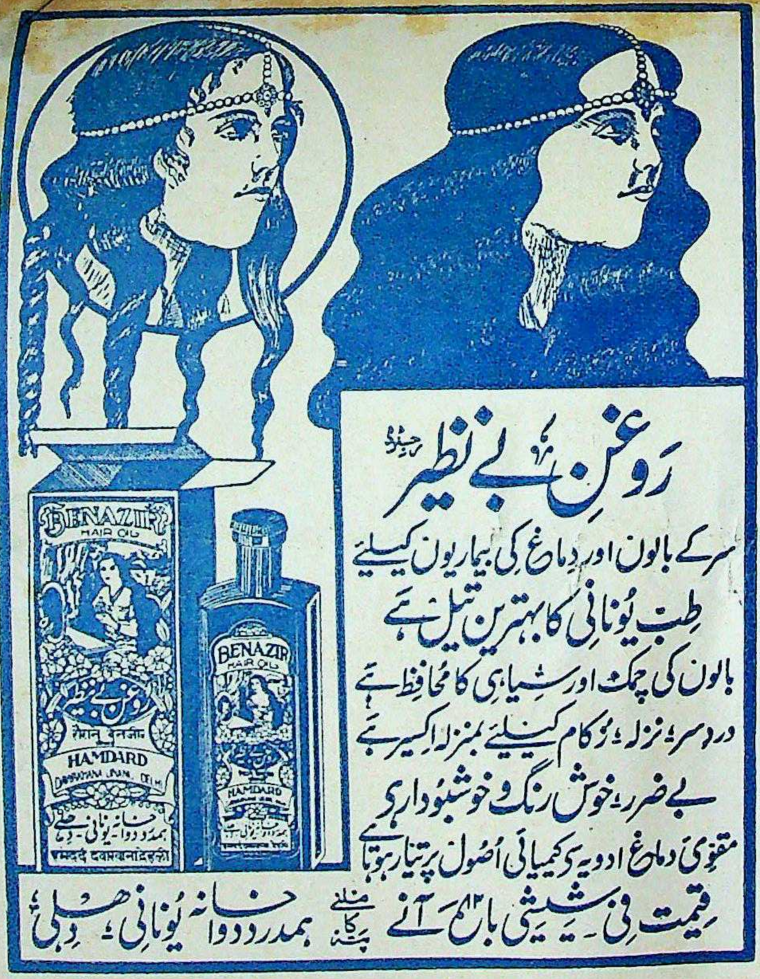
BENAZIR
HAIR OIL
روغن بے نظیر
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD

روغن بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

Old Regd. No. L. 279

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE **HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED** DEHLAVI
FOUNDER OF THE **HAMDARD DAWAKHANA**, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

7/39

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

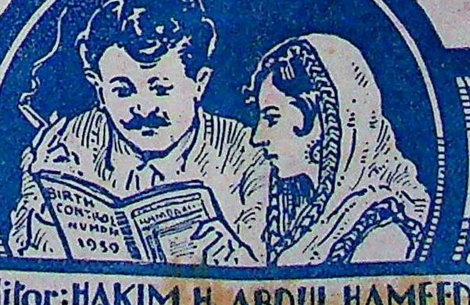

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

۱۹۳۲ ۶
اکتوبر

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

امراض
2 ANNAS
ONE RUPEE INDIA 1917

مرتبہ
حکیم حاجی عبد الحمید

قیمت سالانہ

فی پرچہ

مقام اشاعت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERD

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون نمبر [illegible]
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
کل فہرست مفت
طلب فرمائیے

جلد ۸ | اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۴

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	مینیجر	۱
مراسلات		
آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس	حکیم محمد الیاس خاں صاحب	۲
مستندین آصفیہ طبیہ کالج کو پیام بیداری	حکیم سید الطاف حسین صاحب	۳
"حاذق الحکماء"	حکیم محسن علی خاں، زیدی	۳
اجلاس اطبائے زین اور نظامیہ طبیہ کالج	حکیم عبد المقتدر صاحب	۴
راولپنڈی میں مجلس اطبّاء کا قیام	حکیم نور الٰہی چشتی	۵
انتقاد		
مختلف کتب وغیرہ	حکیم عبد الحمید صاحب	۶
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۹
سوانح الاطباء		
حکیم محمد عالم قندھاری	ترجمہ	۱۰
ہنستے ہی گھر بستے ہیں	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۳
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۱۶
باب الصحت		
ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ	ڈائریکٹر انڈین ریسیرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور (مدراس)	۱۷
امراض کا مقابلہ کرنے کی مہم	سر۔ اے۔ جے۔ ایچ۔ رسل پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند	۲۱
دانتوں کی حفاظت	ڈاکٹر محمد رحمت اللہ صاحب	۲۵
معلومات		
جراثیم کا استعمال جنگ میں	ترجمہ	۲۷

مضمون	نگارندہ	صفحہ
گائے کے دودھ کی اون	ترجمہ	۲۷
ایسپرین کس طرح ہلاک کرتی ہے؟	"	۲۸
نباتاتی غذا کیوں ضروری ہے؟	"	۲۸
دمے کے لیے ہیلیم	"	۲۹
جواں عمر نشے باز	"	۲۹
ہر عورت پاگل ہوتی ہے	"	۲۹
الومنیم کا لباس	"	۲۹
مجرّبات		
سرمہ اکسیر نظر	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۰
جامع النفع	حکیم محمد محفوظ عالم صاحب	۳۰
تین مجربات	حکیم حافظ محمد یوسف صاحب	۳۰
تین مجربات	ڈاکٹر ایس۔ آر۔ کنور صاحب	۳۱
تین مجربات	حکیم انوار احمد صاحب	۳۱
تین مجربات	حکیم ابو محمد اعظم صاحب	۳۱
سفوف کرامت	حکیم یٰسین خاں صاحب	۳۲
سات مجرّبات	حکیم فتح محمد خاں صاحب	۳۲
افسانہ		
دقّ المحبّتہ	مولانا سید ظہور احمد صاحب	۳۴
الامراض والعلاج		
وات جور (سوداوی بخار)	سید گلزار حسین صاحب	۳۹
جوابات	مختلف اطبّا	۴۱
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷
اشتہارات ہمدرد دواخانہ دہلی		۴۹

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا!

مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یُونانی طبّی کانفرنس

تمام ہندوستان کی طبّی پارلیمنٹ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے فوری اقدام

دیسی طب کے تمام بہی خواہوں کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوگی کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یا ہندوستان میں ملکی طب کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کو جو مسیح الملک مرحوم کی بہترین یادگار ہے اور جس کے ساتھ طبّی سیاست کی ایک شاندار تاریخ متعلق ہے متحرک کرنے اور باعمل بنانے کا تہیہ کرلیا گیا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اس جماعت کو اس وقت وجود میں لایا گیا تھا جب کہ دیسی طبوں کے مخالفوں نے شدید تعصّب کے ساتھ اس کو فنا کرنے کے لیے مخالفت کا جھنڈا میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کی صورت میں بلند کیا تھا۔ لیکن اس طبّی سیاسی جماعت نے مسیح الملک اعظم کی قیادت میں اپنے مخالفوں کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جدّوجہد کا ایک ڈنکا پشاور سے کلکتے تک اور کشمیر سے راس کماری تک بجا دیا تھا آخر سب نے دیکھ لیا کہ دیسی طبوں کے نام لیوا ابھی زندہ ہیں، تمام مخالفانہ تحریکات سرنگوں ہوگئیں اور حاملان طبّ جدید میں عمل کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہندوستان کے ہر گوشے میں سال بہ سال اس طبّی پارلیمنٹ کے اجلاس ہوتے رہے اور دہلی میں ایک مضبوط مرکزی دفتر تمام ہندوستان کے طبّی معاملات کی نگرانی و سرپرستی کرتا رہا۔ اس جدّوجہد کے نتیجے میں ہندوستان کی مختلف صوبوں کی حکومتوں نے نہ صرف یہ کہ دیسی اطبا اور ویدوں کو بحیثیت معالج تسلیم کیا بلکہ ان طبیبوں کی سرپرستی فرمائی اور متعدّد سرکاری اور نیم سرکاری طبّی کالج ملک کے مختلف حصّوں میں قائم ہوگئے۔

مسیح الملک کی وفات کے بعد دو اجلاس دہلی اور لاہور میں نہایت عظیم الشان پیمانے پر ہوئے۔ اس کے بعد سے اگرچہ کوئی اجلاس نہیں ہوسکا۔ لیکن مرکزی دفتر ۱۹۳۵ء تک برابر سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل رہا۔ دفتر اب بھی موجود ہے۔ کانفرنس بھی زندہ ہے۔ اس کے ہوا خواہ بھی اس کو نہیں بھولے۔ اس کی ضرورت اب بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ اس سلسلے میں میرے پاس مراسلات برابر موصول ہوتے رہے طبّی جرائد بھی اس سلسلے میں مقالات لکھتے رہے۔ مگر افسوس کہ بعض نامساعد حالات کی وجہ سے جن کا بیان نہ کرنا بیان کرنے سے بہتر ہے ہماری محبوب کانفرنس پر ایک سکوت وافسردگی طاری ہوگئی۔ حالات کچھ ایسے نامساعد تھے کہ میں نے ایک بحرانی کیفیت پیدا کرنا نامناسب سمجھا بلکہ یہ زیادہ بہتر معلوم ہوا کہ فضا کو پُرسکون ہونے دیا جائے اور ایک بہتر موقع کا انتظار کیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو تصادم سے کانفرنس کی موت کا خطرہ تھا۔ اس وقت کانفرنس اگرچہ متحرک نہیں ہے، سرگرم عمل نہیں ہے، لیکن خدا کے فضل سے مردہ بھی نہیں ہے اور اس حالت میں ہے کہ ہر لمحہ وہ سرگرم عمل ہوسکتی ہے۔

ان تمام حالات کے باوجود اہم طبّی ضروریات کو کبھی نظر انداز نہیں کیا گیا اور وقت کا جو مسئلہ بھی آیا اس پر مناسب توجہ کی گئی۔ کانگریسی دور سے پہلے ہی سابقہ حکومتیں مختلف صوبوں میں دیسی حکومتوں کی سرپرستی قبول فرما چکی تھیں۔ خصوصاً صوبہ متّحدہ میں ایک اچھے پیمانے پر کام شروع ہوگیا تھا اگرچہ ان میں بعض پہلو قابل اعتراض تھے اور اب بھی ہیں لیکن ان کی اصلاح کی طرف مختلف ذرائع سے برابر توجّہ مصروف رہی۔

اب کانگریسی دور میں جب کہ "انڈین نیشنل کانگریس" آٹھ صوبوں میں برسر اقتدار ہے، دیسی طبوں کے متعلق بھی سرگرمیاں جاری ہیں اور مختلف صوبوں کی حکومتیں دیسی طبوں کی سرپرستی پر پہلے سے زیادہ مائل ہیں۔ یہ سب کچھ ہماری کانفرنس کی جدّوجہد کا پھل ہے۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا کہ جن اساتذۂ حکمت کی بنیاد تمام ہندوستان کے طبیبوں اور ویدوں نے بیسویں صدی کے قائد

اعظم مسیح الملک مرحوم کے دستِ مبارک سے رکھوائی تھی اور اب جب کہ وہ ایک تناور شجرِ عظیم ہو چکا ہے اور اب اس پر پھل لگ رہے ہیں توہم دور سے بیٹھے بیٹھے دیکھتے رہیں ممکن ہے کہ آپ کی اس غفلت سے وہ پھل کڑوے ہو جائیں اور طبّی سیاست صحیح رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے غلط راستے پر چلنے لگے۔

اس لیے وقت کی اہم ضرورت ہی کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی بلا توقّف جدید تنظیم کی جائے اور اپنی عظیم الشان جماعتی طاقت کو بروئے کار لایا جائے۔

اس وقت حالات ہر طرح مساعد ہیں اور کام کرنے کا یہ ٹھیک وقت ہے۔ لہذا یہ طے کیا گیا ہے کہ ملک کے تمام اطبا اور وید صاحبان کا ایک جلسہ جلد سے جلد دہلی میں منعقد کیا جائے اور کانفرنس کی جدید تنظیم عمل میں لائی جائے۔

پس آپ سے درخواست ہی کہ آپ ازراہ مہربانی بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ بوقت ۲ بجے شام جامعہ طبیہ دہلی میں تشریف لاکر شریکِ جلسہ ہوں۔

چوں کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کا سابق نظام قائم نہیں ہے۔ اس لیے فرداً فرداً کسی صاحب کی خدمت میں دعوت نامہ ارسال نہیں کیا گیا۔ بلکہ بذریعۂ اخبارات وطبّی رسائل یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ جملہ ہمدردان فن اپنی قدیم ہمدردی سے شریک جلسہ ہو کر اپنا فرض ادا کریں گے۔ بیرون جات سے تشریف لانے والے صاحب اپنے قیام وغیرہ کے خود کفیل ہوں گے۔

خاکسار، محمد الیاس خاں
آنریری سکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی۔

مستندین آصفیہ طبیّہ کالج کو پیام بیداری

زندگی نام ہے حرکت وعمل کا۔ سکون اور بے حسی موت کے مرادف ہی۔ جس جماعت میں تنظیم اور اتحاد نہیں اس کو ترقی، عزت اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ رفتارِ زمانہ کے لحاظ سے ضرورت تھی کہ مستندین آصفیہ طبیہ کالج باہم متحد و منظم ہو کر جماعتی شکل اختیار کریں اور طلب حقوق کے لیے اتحاد واتفاق کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔ اس ضرورت کے ماتحت حسب تجویز حکیم ڈاکٹر عبدالاحد صاحب (امراوتی) وحکیم حافظ محمد شریف صاحب ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء کو انجمن کی بنام آصفک طبّی یونین تشکیل کر دی گئی ہے۔ فیس ممبری سالانہ بیرونی حضرات سے تین روپے اور مقامی حضرات سے ڈیڑھ روپے رکھی گئی ہے۔ آپ حضرات کے الطاف قدیمانہ سے توقّع ہے کہ آپ جلد از جلد تجدیدِ اُلفت فرماتے ہوئے دستِ تعاون دراز فرما کر اپنی انجمن کو مضبوط بنائیں گے۔ اور اپنی فرض شناسی کا ثبوت بخشیں گے۔

آپ کے عملی اقدام کا منتظر
حکیم سید الطاف حسین ناظم آصفک طبّی یونین متصل کوتوالی جدید، ریاست بھوپال

”حاذق الحکما“

”ہمدرد صحت“ بابت ماہ ستمبر ۳۹ء کی اشاعت میں ایک مضمون بہ عنوان ”دیسی طبوں کے تنزل کے اسباب“ شائع ہوا ہے، جو ہمارے نادیدہ ہمدردِ فن جناب محترم حکیم وڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی (بھوپال) کے جذباتِ قلبی اور غور وفکر کا ایک ایسا عکس ہے جس سے کوئی شخص بھی اثر لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں خود جس وقت اس کو پڑھ رہا تھا تو اپنے خیالات کی تائید اس میں دیکھ دیکھ کر بے اندازہ مسرت حاصل کر رہا تھا۔ مگر جوں ہی اطبا کی تیسری قسم اور نیم حکیموں یا خاندانی طبیبوں کی فراوانی کے ذیل میں ”حاذق الحکما“

جیسی مستند اور ہندوستان کے مایۂ ناز اور گورنمنٹ پنجاب اور یوپی کے مسلّمہ طبّی کالج کا ذکر آیا تو اس کو پڑھ کر تعجب اور افسوس بھی ہوا کہ حکیم صاحب موصوف جیسے ہمدردِ فن یہ کیا لکھ رہے ہیں۔ مگر یہ سمجھ کر کہ اس کالج اور اس کی ڈگری سے آپ کو فی الواقع کوئی دشمنی نہیں بلکہ بعض دوسری جعلی ڈگریوں سے "حاذق الحکما" کے نام کی مشابہت سے حکیم صاحب موصوف کے ذہن میں مضمون لکھتے وقت یہی ڈگری آگئی۔

بہرحال تمام اولڈ بوائز بھوپ اندرا طبیّہ کالج پٹیالہ کو یقیناً حکیم صاحب کی تحریر سے صدمہ پہنچا ہے۔ اس لیے میں موصوف سے معاصرانہ طور پر عرض کرتا ہوں کہ وہ اس غلطی کی جو ان سے سہواً عمل میں آگئی ہے، اصلاح فرما کر تمام ہندوستان کے "حاذق الحکما" صاحبان اور بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے روحِ رواں شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب کے قلوب کو مطمئن فرمائیں گے۔ حاذق الحکما ایک ممتاز ڈگری ہے جو بغیر امتحان دئے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔

حاذق الحکما حکیم محسن علی خاں زیدی، رجسٹرڈ معالج، ایڈیٹر "حکیم الہند" مظفر نگر یو۔پی۔

اجلاس اطبّائے زیدہ اور نظامیہ طبیّہ کالج

مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۹ء کو اطبا کا ایک اجلاس بمقام زیدہ اس غرض سے منعقد ہوا کہ اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کی خدمتِ اقدس میں نظامیہ طبّی کالج کے اجرا اور فضلائے طب جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور جناب حکیم کبیر الدین صاحب کی نظامیہ طبی کالج میں تقرری پر شکریہ ادا کیا جائے۔

صدر نے اجلاس کے شروع میں اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر علم پرور ہونے کی حیثیت سے جہاں پناہ کا تعارف کرایا کہ اس وقت ہندوستان کے اندر شاید ہی کوئی علمی ادارہ ہو جو ذاتِ شاہانہ سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔ مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ، بنارس ہندو یونی ورسٹی، جامعہ ملّیہ دہلی، لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج دہلی، اسلامیہ کالج پشاور وغیرہ وغیرہ کی ذات شاہانہ لکھوکھا روپے کے عطیات سے امداد کر چکی ہے اور اب بھی کر رہی ہے۔

موجودہ تاجدارِ دکن کے سایۂ عاطفت میں ریاست نے جو علمی سیاسی اور اقتصادی ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ یہاں ہر قسم کے علمی ادارے نہایت اعلیٰ پیمانے پر موجود ہیں۔ انجینئرنگ، میڈیکل، ٹریننگ اور قانون وغیرہ ہر فن کے کالج موجود ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ریاست علمی، تمدّنی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ہندوستان کی سب ریاستوں سے آگے ہے۔ جو بات کہ صوبوں کی حکومتیں اور ماہرین تعلیم اب محسوس کر رہے ہیں کہ یونی ورسٹی میں ذریعۂ تعلیم ہماری مادری زبان ہو، وہ مملکتِ آصفیہ سالہا سال پہلے محسوس کر چکی ہے۔ اور وہاں کے مشہور و معروف جامعہ عثمانیہ میں اردو ہی ذریعۂ تعلیم ہے۔ اس سلسلے میں جامعہ عثمانیہ کے اندر طبیعات، کیمیا، علم نباتات، علم الحیوانات اور طب وغیرہ وغیرہ علوم کی کتابیں اردو میں منتقل کرنے کے لیے ایک دار الترجمہ بھی قائم ہے۔

اگرچہ طب یونانی پر بھی اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کے بہت احسانات ہیں، لیکن کلیہ طبیہ کے نہ ہونے سے ریاست میں ایک بہت بڑی کمی محسوس کی جارہی تھی۔ خدا کے فضل سے ذات شاہانہ نے نظامیہ طبّی کالج کے اجرا کا حکم صادر فرما کر اس کمی کو پورا کر دیا۔ مسیح الملک مرحوم کے بعد ہماری طبّی کشتی کا ناخدا کوئی نہیں تھا، ناخدا نہ ہونے سے ہماری کشتی کے اجزا بھی یکے بعد دیگرے متفرق اور منتشر ہوتے جارہے تھے کہ دنیا کے ایک بہترین علم پرور اور اولو العزم تاجدار نے اس کی ناخدائی کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اجمل خان اعظم رح کی ہستی محتاج تعارف نہیں۔ ہندوستان کی سیاسی گتھیاں ان کے درِ دولت پر سلجھا کرتی تھیں۔ جہاں ملکی سیاست میں مولانا محمد علی مرحوم اور ڈاکٹر انصاری مرحوم ان کے رفقا رکار تھے وہاں ان کے طبّی مشن کو چلانے کے لیے عالی جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب عالی جناب حکیم کبیر الدین صاحب اور عالی جناب حکیم الیاس خاں صاحب ان کے رفقا رکار تھے۔ ان تینوں فضلائے طب کی فنی شہرت محتاج تعارف نہیں۔ ان بزرگوں کے علمی و عملی کارناموں کی ہر جگہ شہرت ہے۔ ہندوستان کے طبی کالجوں کا نصاب تعلیم ان ہی کی تصنیفات

اور تالیفات پر قائم ہے۔ اُمید ہے کہ عالی جناب حکیم کبیر الدین صاحب و عالی جناب حکیم فضل الرحمان صاحب کے تقرر سے وہ دن دور نہیں کہ نظامیہ طبی کالج ایک ماڈل کالج بن جائے گا۔

مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق پاس کی گئیں۔

(۱) اطبائے زیدہ کا یہ اجلاس اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ کا نظامیہ طبیہ کالج کے اجرار پر خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور اعلیٰ حضرت کی درازیٔ عمر اور اقبال کے لیے دست بدعا ہے۔

(۲) اطبا کا یہ اجلاس عالی جناب صدر اعظم صاحب ریاست حیدر آباد دکن، و عالی جناب ناظم صاحب شعبۂ طب کا فضلائے طب جناب حکیم کبیر الدین صاحب و عالی جناب حکیم فضل الرحمن صاحب کی نظامیہ طبی کالج میں تقرری پر دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ صدر اعظم اور ناظم صاحب شعبہ طب کی سرپرستی میں ان فضلائے طب کی علمی قابلیت، طبی تحقیقات اور دیرینہ تجربات سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے گا۔

(۳) قرار پایا کہ جلسے کی کارروائی اور تجاویز کی ایک ایک نقل اعلیٰ حضرت شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ، عالی جناب صدر اعظم ریاست حیدر آباد، ناظم صاحب شعبۂ طب، جناب حکیم فضل الرحمن صاحب اور جناب حکیم کبیر الدین صاحب نیز مختلف اخبارات کو بھیج دی جائے۔

حکیم عبد المقتدر فاضل طب وجراحت زیدہ ضلع پشاور

راول پنڈی میں مجلس اطبا کا قیام

۲۴ر جولائی ۳۹ء کو طب یونانی اور ویدک کی ترقی و ترویج اور پبلک کی طبی خدمات کے لیے حکیم پیر فتح شاہ صاحب حکیم ترلوک سنگھ صاحب اور حکیم حاکم دین صاحب کی کوششوں سے "مجلس اطبا راول پنڈی" کے نام سے ایک جماعت زیر صدارت حکیم چونی لال صاحب آف پنڈ دادخاں قائم کی گئی ہے۔ مجلس کے قیام کی اطلاع دور و نزدیک بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ سے کردی گئی ہے۔

یہ مجلس اپنے سامنے فن اور پبلک کی خدمات کے بلند عزائم رکھتی ہے طبیبوں کو چاہیئے کہ وہ اس مجلس کی سرگرمی سے مدد کریں۔

نیاز مند:۔ حکیم نور الٰہی چشتی سکرٹری مجلس اطبا راول پنڈی

تشریحی تصاویر کلاں

تشریح کبیر جلد اول (طبع سوم) کی خوب صورت فوٹو اور بلاک کی تصویریں جس میں ہڈیوں، رباطات اور عضلات کی ۳۳۰ تصویریں ہیں، اور جو آرٹ پیپر پر چھپوائی گئی ہیں۔ جو لوگ الگ لینا چاہیں وہ الگ بھی لے سکتے ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کی کتابیں پڑھ سکیں گے اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض یہ کہ ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک ۵/، ضخامت ۲۰۸ صفحے۔

پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی، شیدی پورہ، نسیم منزل [illegible] دہلی

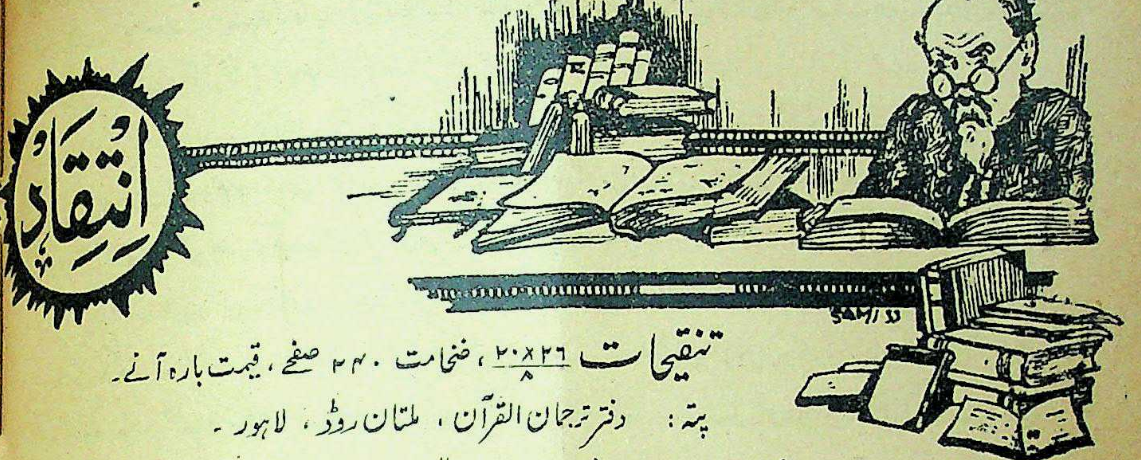

تنقیحات

۲۰×۲۶/۸ ، ضخامت ۲۴۰ صفحے ، قیمت بارہ آنے۔

پتہ : دفتر ترجمان القرآن ، ملتان روڈ ، لاہور۔

ادارۂ دار الاسلام لاہور نے مولنا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی مدیر "ترجمان القران" کے بعض مضامین کو جمع کرکے "تنقیحات" کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ مضامین اسلام اور مغربی تہذیب کے تصادم کے موضوع پر ہیں۔ اور ان میں اُن مسائل پر تبصرے کئے گئے ہیں جو اس تصادُم سے پیدا ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل عنوانوں سے اس مجموعۂ مضامین کی غرض و غایت کا اندازہ آسانی سے ہو سکتا ہے : (۱) "ہماری ذہنی غلامی اور اس کے اسباب" (۲) "دورِ جدید کی بیمار قومیں" (۳) "انسانی قانون اور الٰہی قانون" (۴) "ترکی میں مشرق و مغرب کی کش مکش" (خالدہ ادیب خانم کے خطبوں کے مجموعے پر تنقید) (۵) "عقلیّت کا فریب" (۶) "ہمارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص" (۷) "ملت کی تعمیرِ نو کا صحیح طریقہ" (۸) "ایمان اور اطاعت" (۹) "مسلمان کی طاقت کا اصل منبع" (۱۰) "کیش مرداں نہ کہ مذہب گوسفنداں" (۱۱) "مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل" (۱۲) "مرض اور اس کا علاج"۔

مجموعے میں مضامین کی تعداد ۱۹ ہے۔ ہر مضمون اگرچہ اپنی جگہ ایک مستقل نوعیّت رکھتا ہے لیکن مقصد کے لحاظ سے ان سب کا رُخ اسلام اور مغربی تہذیب کی طرف ہے۔ ہم نے پہلے بھی مولینا کی بعض تالیفات پر تبصرہ کرتے ہوئے اُن کے طرزِ استدلال اور ان کے مقاصد کی بلندی کو سراہا تھا۔ اب بھی ہم مسلمانوں کے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے کے لئے اُن معقول اور سلجھے ہوئے مباحث کا مطالعہ ضروری سمجھتے ہیں جو مولینا مسلمانوں کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔ بہرحال تنقیحات کا یہ مجموعہ ہر حیثیت سے قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

اتاترک

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ، ضخامت ۲۸۸ صفحے ، قیمت دو روپے۔

پتہ : کتب خانہ علم و ادب ، اردو بازار ، دہلی۔

"اتاترک" غازی مصطفےٰ کمال مرحوم کی سوانح عمری ہے۔ اس کے مولّف جناب محمد مرزا صاحب دہلوی ہیں۔ اتاترک کی یوں تو کئی سوانح عمریاں ہماری زبان میں لکھی جا چکی ہیں لیکن "اتاترک" کو غالباً ان سب پر اس وجہ سے فوقیّت حاصل ہے کہ اس میں ان الزامات کو بھی چھیڑا گیا ہے جو اتاترک کے سوانح نگار ان کی سیاست اور اُس کے مختلف پہلوؤں پر عائد کرتے ہیں۔ اتاترک کے مولّف نے قابلیت سے ان الزامات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور مطالب کو ادا کرنے میں ایسا اندازِ بیان اختیار کیا ہے جو سلیس بھی ہے اور شگفتہ بھی۔ کتاب ۴۰ بابوں پر تقسیم ہے۔ اتاترک کے سوانح حیات کے علاوہ یہ کتاب درحقیقت ترکیٔ جدید کی تیس سالہ تاریخ کا دل کش اور جامع مرقع ہے۔ کتابت اور طباعت نہایت عمدہ ہے۔ ٹائیٹل نہایت شان دار ہے۔

آب حیات کے لطیفے

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ، ضخامت ۲۸۸ صفحے ، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ : شیخ مبارک علی صاحب ، تاجر کتب ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور۔

شمس العلماء مولینا محمد حسین آزاد دہلوی کی تصنیف "آب حیات" سے اردو شعر و ادب کا ذوق رکھنے والے اچھی طرح واقف ہیں۔ "آب حیات کے لطیفے" اسی آب حیات کے لطائف کا ایک مجموعہ ہے، جسے مولینا کے نواسے جناب آغا محمد اشرف صاحب ایم

اے پروفیسر اردو لندن یونیورسٹی نے قابلیت سے مرتب کیا ہے۔ لطیفوں کی تعداد تقریباً ۹۰ ہے۔ اور جن شعراء کے لطائف اس مجموعے میں موجود ہیں، ان کی تعداد ۱۹ ہے۔ امیر خسرو سے لے کر مرزا مظہر، درد، سوز، میر، جراءت، انشاء، مصحفی، ناسخ، ذوق، غالب اور مرزا دبیر تک اکثر مشہور شعراء کے لطائف اس میں شامل ہیں۔ "آب حیات کے لطیفے" کے مرتب نے حتی الامکان اس بات کا بھی اہتمام رکھا ہے کہ لطیفوں کی زبان اور عبارت وہی ہے، جو اصل کتاب یعنی آب حیات کا ہے۔ بہرحال بحیثیت مجموعی آغا محمد اشرف صاحب کی یہ کوشش بڑی پسندیدہ اور مفید ہے۔ یقین ہے کہ شائقین اس مجموعے کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔ لطیفوں کے علاوہ اس مجموعے کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مولینا آزاد کے مفصل سوانح حیات آغا محمد باقر صاحب ایم۔ اے کے قلم سے لکھے ہوئے شامل ہیں۔ آغا صاحب موصوف بھی چوں کہ مولینا آزاد ہی کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں اس لئے مولینا کی سوانح حیات لکھنے کے لئے ان کا قلم زیادہ موزوں تھا۔ آغا صاحب نے یہ کام خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ ان کی یہ کوشش اس وجہ سے اور بھی ہم سب کے دلی شکریے کی مستحق ہے کہ مولینا جیسے باکمال ادیب کی مکمل سوانح عمری اب تک ہماری زبان میں شائع نہیں ہو سکی ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا لگایا گیا ہے۔ پانچ چھ عکسی تصویریں بھی کتاب کی زینت ہیں۔

عہد حاضر کے بڑے لوگ (حصہ دوم) سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: دائرۂ ادبیہ، دریا گنج، دہلی۔

"عہد حاضر کے بڑے لوگ" کے پہلے حصے پر ہم پچھلے مہینے تبصرہ کر چکے ہیں۔ آج ہمارے سامنے اس کا دوسرا حصہ ہے، جس میں چین اور ایران کے بڑے لوگوں کے سوانح حیات اور ان کے سیاسی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بڑے لوگوں سے رسالے کے مؤلف کی مراد سیاسی رہنماؤں سے ہے۔ اس لئے چین اور ایران کے سیاسی رہنماؤں میں جنرل چیانگ کائی شک اور رضا شاہ پہلوی کی شخصیتیں زیر بحث آئی ہیں۔ جنرل چیانگ کائی شک کے حالات ۵۶ صفحوں میں لکھے گئے۔ اور اس سلسلے میں چین اور جاپان کی موجودہ کش مکش پر بھی تفصیل سے قلم اٹھایا ہے۔ اسی طرح رضا شاہ پہلوی کے حالات میں ایران قدیم اور ایران جدید کے مختصر سے موازنے کے بعد پہلوی عہد کی ترقیوں اور شاہ کی ذاتی کمزوریوں پر تنقید کی گئی ہے۔ مجموعی حیثیت سے یہ سلسلہ بے حد مفید اور دلچسپ ہے، اور قابل مؤلف محمد مرزا صاحب دہلوی محنت اور تلاش سے اسے مرتب فرما رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلہ مقبولیت حاصل کرے گا۔

اردو ہندی سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے۔

پتہ: ملک دین محمد اینڈ سنز، بل روڈ، لاہور۔

ریڈیو سننے والوں کو شاید یاد ہوگا کہ آل انڈیا ریڈیو دہلی نے فروری ۱۹۳۹ء کے آخر دنوں میں "ہندوستانی کیا ہے" کے عنوان سے ہندوستان کے بعض اہل الرائے کو تقریر کی دعوت دی تھی۔ تقریر کرنے والوں میں ڈاکٹر تارا چند صاحب (آلہ آباد یونیورسٹی)، ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب (صدر کانگریس)، ڈاکٹر عبدالحق صاحب (انجمن ترقی اردو) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب (جامعہ ملیہ دہلی) اور مسٹر آصف علی (ایم۔ ایل۔ اے) تھے۔ ان اصحاب کی تقریروں پر ملک کے علمی اور ادبی رسالوں اور اخباروں میں تنقیدیں شائع ہوئیں۔ بعض اصحاب قلم نے مختصر رسالوں کی صورت میں بھی اظہار خیال کیا۔ ان ہی اصحاب میں جناب ایم۔ اسلم صاحب بھی ہیں جنہوں نے "اردو ہندی" کے نام سے یہ رسالہ حال میں شائع کیا ہے۔ اس رسالے میں مؤلف نے اپنے نقطۂ نظر سے خاص انداز میں اوپر کی تقریروں پر تنقید و تبصرہ کیا ہے، جو بہرحال مفید اور دلچسپ ہے۔

ہندستانی سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۴۲ صفحے، قیمت ایک آنہ۔

پتہ: بزم ادب عثمان شاہی، شمس منزل، حیدر آباد دکن۔

بزم ادب عثمان شاہی کے اہتمام میں مولوی سید مہدی حسین (عثمانیہ) نے ایک تقریر "ہندستانی" کے عنوان پر کی تھی

اب بزم نے اس تقریر کو ایک رسالے کی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ اس تقریر کی محرک اور بنیاد بھی وہی تقریریں ہیں جن کا سلسلہ "اردو ہندی" کی تنقید میں ذکر آیا ہے۔ مولف نے اپنی تقریر میں جا بجا تاریخی حوالے بھی دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ اردو ہی دراصل ہندستانی ہے۔ تقریر دلچسپ ہے۔ ناظرین دو آنے کے ٹکٹ معتمد بزم ادب عثمان شاہی کے نام بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

رازونیاز سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت چار آنے۔ پتہ: دائرۃ الادب، محلہ رودگران دہلی۔

"رازونیاز" دہلی کے ہونہار اور نوجوان شاعر جناب حبیب اشعر کے کلام کا ایک مجموعہ ہے جو کم و بیش پچاس غزلوں نظموں اور چند متفرق اشعار پر مشتمل ہے۔ اشعر کی شاعری کا موضوع فی الحال "عشق" ہے۔ اور یہ صحیح بھی ہے، کیوں کہ شاعری کا گھوڑا شاید عشق کے ہنٹر کے بغیر قدم ہی آگے نہیں بڑھاتا۔ خود شاعر نے "عرض مصنف" میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اس کی "یہ رنگیں بیانیاں اور نازک خیالیاں کسی شباب سے بھرپور ہستی کی چشم سحر کار کی افسوں طرازی کا نتیجہ ہیں۔ بہر حال ہمارے نوجوان شاعر کے کلام میں جوش ہے، درد ہے اور روانی ہے۔ وہ مطالب کو ادا کرنے کے لیے مناسب الفاظ لانے کی کوشش کرتے ہیں اگر مشق کا سلسلہ جاری رہا اور عشق سے چھٹکارا پانے کے بعد علم و مطالعہ کا چسکا بھی لگ گیا تو بلندیٔ خیال، سلاست اور معنویت وغیرہ کا پیدا ہو جانا یقینی ہے۔ یہ مجموعہ بہر حال شعر و ادب کے شائقین کے لیے دلچسپ ثابت ہوگا۔ گنجائش کی کمی کی وجہ سے ہم جناب اشعر کے کلام کا نمونہ پیش نہیں کر سکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے بعض بعض اشعار بہت بلند ہیں اور سننے یا پڑھنے والا بے اختیار ان کی داد دینے پر مجبور ہوگا۔

انقلابی مولوی سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت ۳/، پتہ:- شباب اردو بک ڈپو، پوسٹ بکس نمبر ۱۴۵، دہلی۔

مسٹر محمد رحیم حسن دہلوی نے "انقلابی مولوی" کے نام سے مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے سوانح حیات رسالے کی صورت میں شائع کیے ہیں۔ یہ حالات زیادہ تر اس مفصل خط سے ماخوذ ہیں جو مولانا نے لاہور کے ایک روزنامے کے مدیر کے نام لکھا تھا اور جس میں انہوں نے اپنی سوانح حیات پر اپنے قلم سے روشنی ڈالی تھی۔ "انقلابی مولوی" میں بعض حالات اور واقعات پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بہر حال یہ رسالہ دلچسپ اور مفید ہے اور ہم کو ایک سرگرم عالم دین کے حالات زندگی سے روشناس کراتا ہے۔ قیمت کچھ زیادہ تجویز کی گئی ہے شائقین اوپر کے پتے سے سات آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا سکتے ہیں۔

اشرف القواعد سائز ۲۶×۲۰/۱۶ ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت چھ پیسے۔ پتہ: مولوی محمد یعقوب صاحب، کتب خانہ تعلیمی، قرول باغ، دہلی۔

اشرف القواعد کے نام سے مولوی محمد یعقوب صاحب نے تعلیم قرآن کے لیے یہ نیا قاعدہ تالیف کیا ہے۔ اس کی خصوصیتیں خود مؤلف کی زبانی یہ ہیں کہ (۱) تعلیم قرآن کے لیے جن قاعدوں کا جاننا ضروری ہے ان سب کو الگ الگ آسان صورت میں پیش کیا گیا ہے (۲) ہر قاعدے کو سمجھانے کے لیے نہ اس قدر طوالت اختیار کی گئی ہے کہ صرف قاعدے کے پڑھنے میں کافی وقت صرف ہو جائے اور نہ اس قدر اختصار ہی کیا گیا ہے کہ بچوں کے نازک دماغ اس کو سمجھ ہی نہ سکیں (۳) ہر قاعدے کے ساتھ اس کی مشق بھی دی گئی ہے اور اس میں صرف قرآنی الفاظ لکھے گئے ہیں (۴) بچوں کی دلچسپی کے لیے اکثر جگہ ہم وزن الفاظ منتخب کیے گئے ہیں۔ (۵) کتاب میں تمام حروف معہ اعراب لکھنے کا التزام ہے۔ بہر حال یہ قاعدہ نئے ڈھنگ سے لکھا گیا ہے اور اس میں بچوں کی ذہنیت کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ کتابت اور طباعت بھی مناسب ہے۔ سائز بھی موزوں ہے۔ آخر میں استاد یا استانی کے لیے قاعدہ پڑھانے کی ہدایتیں بھی لکھ دی گئی ہیں۔ ۲/ کے ٹکٹ بھیج کر مؤلف کے پتے سے یہ قاعدہ منگا لیجیے۔

نورافزا متوسط قرآن مجید سائز ۲۹×۲۲/۸ ضخامت ۵۸۸ صفحے، ہدیہ باختلاف کاغذ دو روپے سے پانچ روپے تک۔

پتہ منیجر صاحب کتب خانہ مطبع سعیدی، گلی شاہ تارا، اجمیری دروازہ، دہلی۔ نورافزا متوسط قرآن مجید، اس کے طابع اور ناشر نے ہمارے پاس بغرض اظہار خیال بھیجا ہے۔ ہم نے سرسری طور پر اس کی کتابت اور طباعت کا جائزہ لیا اور چند صفحے کتابت کی کوئی غلطی نکالنے کے ارادے سے بھی پڑھے۔ خوشی کی بات ہے کہ متن میں کوئی غلطی نہیں نکلی، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ناشر نے کتابت کی صحت کا کافی خیال رکھا ہے اور طباعت میں بھی خاصا اہتمام کیا ہے۔ کتابت اور طباعت کے علاوہ اس قرآن کو مترجم شائع کیا گیا ہے۔ ایک ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ہے اور دوسرا مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے۔ یہ دونوں ترجمے بلاشبہ مقبول ہیں اور ناشر نے ان کو منتخب کر کے عوام و خواص کے رجحان سے واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ حاشیے پر بعض کتب تفاسیر کے خلاصے بھی جا بجا درج ہیں۔ شروع میں ۲۴ صفحے کا ایک مقدمہ بھی شامل ہے جس میں بعض صورتوں کے فضائل، خواص القرآن، اعمال القرآن اور قواعد قرأت کی علاوہ انبیاء علیہم السلام کی سوانح اور ان کی امتوں کے حالات درج ہیں۔ مجموعی حیثیت سے یہ قرآن مجید کم ہدیے والے قرآنوں میں اچھا ہے۔ ہدیہ کاغذ کے اختلاف کی وجہ سے دو روپے سے پانچ روپے تک ہے۔ جلد بھی درجہ بدرجہ آٹھ آنے سے سوا روپے تک کی ہے۔ محصول ڈاک بے جلد کے قرآن شریف کا تیرہ آنے اور مجلد کا ایک روپیہ ہے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبطِ تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہو۔ اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہو۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا، علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارکباد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا۔ اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی سے بذلِ زر سزاوار شکریہ ہو۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں۔ اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری

سکرٹیری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

"ہمدرد صحت" کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہو نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی، بلند پایہ اور پر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہو۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہو تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہو اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بیحد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہو اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہو مجھے یقین ہو کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کر لیگا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا'

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا ضبط تولید کی اشاعتِ خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہو۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف پی ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہو، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہو جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہو اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابل قدر خدمت ہو۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہِ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

G Ryley Scott

سوانحِ اطبا

حکیم محمد عالم قندھاری

آسٹریلیا میں مشرقی طب کے حیرت انگیز کارنامے

”نیوز آف دی ورلڈ“ کی حال کی ایک اشاعت میں ایک مشرقی طبیب محمد عالم قندھاری کے کارناموں کا حال شائع ہوا ہے۔ ہم اس مضمون کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافے کی خاطر پیش کرتے ہیں۔ ”ہمدرد صحت“

حکیم محمد عالم قندھاری کو براعظم آسٹریلیا کے باہر بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن یہی وہ شخص ہے جس نے طب جدید اور جراحی کو نہایت آسانی کے ساتھ شکست دے دی ہے اور لوگ اُس کی عقل اور ”پر اسرار مشرق“ کے گرویدہ ہو گئے ہیں۔ جنوبی آسٹریلیا کے لوگوں کے لیے تو یہ شخص فرشتۂ رحمت سے کم نہیں ہے۔ یہاں کا بچہ بچہ محمد عالم قندھاری کے حیرت انگیز علاج سے واقف ہے۔ یہاں وہ ۴۵ سال سے مقیم ہے اور اس دوران میں وہ ہر قوم، فرقہ اور مذہب کے بے شمار مردوں، عورتوں اور بچوں کا علاج جڑی بوٹیوں سے کر چکا ہے۔ بنی نوع انسان کے دکھوں کو دور کرنا اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے اور اسی وجہ سے مقبولِ عام ہے۔ اور شاید اسی جذبۂ خدمت کو دیکھ کر اس کو قدرت نے دستِ شفا بھی عنایت کیا ہے۔ وہ ہر روز کم سے کم چھ سو مریضوں کو دیکھتا ہے جن میں عجیب وغریب امراض کے مریض بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں شاید ہی کوئی مرض ایسا ہو جس سے وہ دوچار نہ ہوا ہو اور اس کا علاج نہ کیا ہو۔ اسے ”آج کل کا مسیح“ بھی کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وہ صفات موجود ہیں جن کی وجہ سے وہ لمس ظاہری اور تاثیر باطنی سے ہر مریض کو اچھا کر دیا کرتے تھے۔

ابتدا میں جب حکیم محمد عالم قندھاری اور ان کے کارناموں کا چرچا ہوا تو آسٹریلیا کے اخباروں نے اس چیز کو قابلِ التفات نہ سمجھا لیکن محمد عالم قندھاری کی روز افزوں ترقی اور شہرت نے انہیں بہت پریشان کیا، بلکہ اخبارات نے ایک قسم کی شکست محسوس کی اور آتشِ زیرپا ہو گئے۔ لوگ جوق در جوق اس کے پاس جاتے تھے۔ اخباروں نے اسے بدنام کرنے کے لیے ہر قسم کے ذرائع استعمال کیے۔ لیکن وہ اپنے مریضوں کے دل مسخر کر چکا تھا۔ کیوں کہ ان میں سے ایک بھی ناکام ونامراد واپس نہ جاتا تھا۔ اس کے علاج سے مریض کو ہمیشہ صحتِ کلی ہوتی تھی۔ اس کے مطب کی اصطلاح میں ”افاقہ“ اور ”عارضی صحت“ بے معنی چیزیں ہیں۔ آپریشن کا ذکر ہی کیا ہے وہ ناپسندیدہ دواؤں کا بھی قائل نہیں ہے، چند جڑی بوٹیاں اور ان کے مرکبات۔ بس یہ ہے اُس کی کل کائنات!

اس کے مریضوں کی فہرست میں اب بڑے بڑے امیر اور آسٹریلیا کے مدبرینِ سیاست اور حکام بھی آ گئے ہیں جن میں ”ایڈی لیڈ“ دار الحکومت آسٹریلیا کے پولس کمشنر بھی شامل ہیں۔

آسٹریلیا کے مغربی حکیموں نے قدرتی طور پر اس کی سخت مخالفت کی۔ اس شدید نکتہ چینی کا یہ اثر ہوا کہ فقیر صفت محمد عالم کی طبیعت بہت آزردہ ہوئی اور وہ اپنے وطن قندھار واپس چلا گیا۔ مگر آسٹریلیا کے لوگوں نے پھر اُسے واپس کھینچ بلایا۔ ۱۹ ہزار دستخطوں سے ایک عرض داشت بھیجی گئی۔ اس عرض داشت پر آسٹریلیا کے گورنر اور اس کی بیوی کے بھی دستخط موجود تھے۔ اس عرض داشت سے حکیم محمد عالم بہت متاثر ہوا، اور گوشۂ عافیت سے نکل کر وہ قندھار سے آسٹریلیا پہنچا۔

لوگ حیران ہیں کہ اسے انسان کہیں یا ”مجسم معجزہ“۔ وہ طب جدید اور جراحی کو علی الاعلان چیلنج دیتا ہے۔ اس کے مطب کے سامنے مردوں اور عورتوں وغیرہ کا اس قدر ہجوم رہتا ہے کہ بارلے اسٹریٹ کے ماہر اطبا مجموعی طور پر بھی اتنے مریض کبھی جمع نہیں کر سکتے۔ اگر محمد عالم

کی دوائیں زود اثر، مستقل اور فوری و یقینی نہ ہوتیں تو وہ ممکن ہے عدالت میں گھسیٹا جا چکا ہوتا یا جیل خانے میں سڑنے کے لیے ڈال دیا گیا ہوتا۔

ابھی حال میں ایڈلیڈ کی عدالت میں اس پر ایک مقدمہ چلا لیکن فاضل جج کا فیصلہ یہ ہوا کہ وہ بری الذمہ ہے اور اسے ۲۶ پونڈ خرچہ دلوایا جائے۔ مگر اس نے اپنے وکیل کو عدالت سے یہ روپیہ وصول کرنے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ وکیل کو بل میں سے بھی وہ رقم وضع نہ کرنے دی اور پورا بل ادا کر کے چلا آیا۔

وہ آسٹریلیا کے ایک بہت غریب علاقے میں رہتا ہے اور اب تک ۱۸ ہزار پونڈ خیراتی کاموں میں دے چکا ہے۔

وہ اپنے علاج اور دواؤں کی قیمت نہیں لیتا اس کی میز پر ایک برتن پڑا رہتا ہے جس میں مریض شکریے کے طور پر کچھ ڈال دیتے ہیں وہ انہیں جمع کر کے غریبوں اور مریضوں پر صرف کر دیتا ہے۔ خدمت النّاس کا یہ جذبہ ہی اس کے دستِ شفا کا باعث ہے۔

حکیم محمد عالم اب تک کئی کام اور پیشے اختیار کر چکا ہے مغربی آسٹریلیا میں سونے کی کانوں میں وہ خوانچہ لگایا کرتا تھا۔ وسطی آسٹریلیا میں ساربانی کا کام کرتا رہا ہے۔ کوئنز لینڈ میں قلی اور چوکیداری کا کام بھی کر چکا ہے۔ اسے ملّاحی اور کان کنی کا کام بھی آتا ہے کیوں کہ وہ یہ پیشے کر چکا ہے۔

وہ قندھار کے ایک معزّز مؤقر خاندان سے تعلّق رکھتا ہے۔ گزارے کے لیے اس کے پاس کافی سہارا موجود ہے۔ اس وقت اس کی عمر،، سال کی ہے لیکن وہ مشکل سے ۵۰ کا معلوم ہوتا ہے۔ دن میں بیس گھنٹے تک بھی کام کرتا ہے۔ مذہب اسلام کا سچّا پیرو ہے اور کسی طرح بھی امیر کبیر بننے پر رضامند نہیں ہوتا۔ وہ اس بات کا قائل ہے کہ "تم میں سردار وہ ہے جو بہترین خادمِ خلق ہو"۔

جوانی کے دنوں میں بھی وہ بہت مخیّر آدمی تھا۔ جڑی بوٹیوں کے علاج کا اُسے شروع ہی سے شوق تھا۔ جڑی بوٹیاں جمع کرنے اور اُن سے علاج کرنے کا کام ہندوستان میں بھی لوگ کرتے ہیں۔ مگر مخلص لوگوں کی کمی ہے۔ اس لیے یہ طریقۂ علاج بدنام ہو رہا ہے ہندوستان کی طرح افغانستان میں بھی جڑی بوٹیوں کے علاج کا علم سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔ حکیم محمد عالم کا ایمان و یقین ہے کہ خدا نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے اور اُس نے بوٹیوں میں بڑی بڑی تاثیریں رکھی ہیں۔ جراثیمی ٹیکوں اور جرّاحی کی انسانوں کو ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس نظریے کو ثابت کرنے کے لیے اس نے طبِّ جدید کو ایک قسم کا چیلنج دے رکھا ہے لیکن ابھی کسی حریف نے سامنے آ کر اس دعوتِ عام کو قبول نہیں کیا ہے۔

حکیم محمد عالم کا یقین ہے کہ لاکھوں مریضوں کے علاج نے انہیں اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ بوٹیوں کا اثر براہ راست بیماری پر ہوتا ہے اور وہ اسے جڑ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نیولے کو دیکھو کہ جب سانپ ڈستا ہے تو وہ بوٹی کی تلاش میں فوراً دوڑتا ہے تاکہ اس تریاق سے سانپ کے زہر کو باطل کر دے۔ آج کل کے سائنس داں بھی اس قسم کے تریاق اور بوٹی کی جستجو میں رہے ہیں۔ مگر سوائے ہندوستانی جوگیوں کے اور کوئی انہیں نہیں جانتا۔

حکیم محمد عالم کی ایک خصوصیّت یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ وہ مریض سے بیماری کا حال نہیں پوچھتے بلکہ وہ چہرے اور نبض سے حال معلوم کر کے اندر کی ساری خرابیاں معلوم کر لیتے ہیں۔ گویا ان کی تیز آنکھیں ایک طرح کی "عکس ریز" ہیں جو جسم کے اندر جا داخل ہوتی ہیں۔

آسٹریلیا سے رخصت ہوتے وقت آپ نے فرمایا تھا۔

"لوگ اکثر مجھے ساربان کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ نئی سے نئی زمین میں "خدا کی نعمتوں" کی تلاش میں پھرتا رہتا ہوں۔ میں نے دنیا کے ہر حصّے سے بوٹیاں جمع کی ہیں۔ اور ان کی شفا بخش تاثیروں کا ثبوت یہ ہے کہ میرے زیرِ علاج آج دس ہزار مریض ہیں۔

"میری محنت رائگاں نہیں گئی۔ کیوں کہ میرے پاس اس وقت ہزار ہا تصدیقیں اس امر کی موجود ہیں کہ قدرت نے تصدیق لکھنے والوں کے دکھ، درد میری امداد و معاونت سے کھو دئیے۔ قدرت نے ہمارے دکھوں اور روگوں کے لیے خود ہی علاج مہیّا کر دیا ہے۔ بوٹیاں خود بہ خود پیدا ہوتی ہیں اور ہر سال از خود سوکھ کر ہمارے علاج کے لیے تیار

ہو جاتی ہیں۔ جراثیمی مواد جو بے زبان جانوروں پر ظلم کر کے اور انہیں اذیت و تکلیف کا شکار بنا کر حاصل کیا جاتا ہے، نے ابھی تک انسان کے دکھوں کو مٹانے میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی ہے۔ اس کے برخلاف میری دوائیں اس قسم کے ظلم یا تعدّی کا نتیجہ نہیں ہیں۔ اِس لیے قدرت نے شفا بھی ہزار گنا زیادہ ان میں بخشی ہے۔

" زندہ جانوروں کی چیر پھاڑ کرنے والے ناکام ہیں۔ وہ نظریہ جس کے واسطے سے لوگوں کو یقین دلایا جاتا ہے کہ جراثیمی مواد یا عمل جرّاحی فوراً اثر دکھاتے ہیں بالکل غلط ہے۔ جراثیمی مواد کا ردِّ عمل ضرور مرتّب ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیماریاں زیادہ پیچیدہ اور سخت صورت میں پھر ظاہر ہو جاتی ہیں۔

"جسم انسانی میں ان دواؤں اور زہروں کا اثر یقیناً فوری ہوتا ہے۔ اور اطبا کی جیبیں بھی اسی سرعت کے ساتھ پُر ہوتی ہیں۔ لیکن بنی نوع انسان کے دُکھ درد کا یہ مکمّل، دیرپا اور شافی علاج نہیں ہیں۔ بلکہ اضافۂ تکلیف کا موجب ہیں۔

"جراثیمی رطوبت و مواد ایک بے کار چیز ہیں۔ نہ صرف بے کار بلکہ مضر بھی۔ میں کہتا ہوں کہ سائنس دانوں کے دماغ جو اسے ترقّی دینے پر مرکوز ہیں، درحقیقت بھٹک رہے ہیں۔ وہ غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ طب کے اس شعبے کو صفحۂ ہستی سے اس طرح مٹا دینا چاہیئے جس طرح آج سے سولہ سو سال پہلے کے فارماکوپیا سے گندہ دواؤں اور فضولیات کے نام مٹا دئے گئے تھے۔

" مختلف افراد اور ادارے اندھا دھند بلکہ دیوانہ وار انعام و اکرام کی خواہش سے بے قرار ہو کر ہزاروں لاکھوں بے زبان جانوروں پر شب و روز بے پناہ مظالم ڈھا رہے ہیں۔ کیا اس کے نتیجے کے طور پر بنی نوع انسان کا کچھ بھلا ہمارے سامنے آیا ہے؟

" اور اگر کچھ نتائج برآمد ہوئے بھی ہیں تو میرے خیال میں وہ ایک غریب و ناتواں خرگوش کی جان کا بدل بھی نہیں ہیں۔ برلن، پیرس، بوڈاپسٹ اور ویانا میں جراثیمی علاج نے مرض کی شدت کی حالت میں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ اس لیے، اے لوگوں، خبردار ہو جاؤ اور آگاہی کر لو کہ ان افعال قبیحہ سے احتیاط برتنے کا وقت آ گیا ہے۔ اپنے جسموں کی حفاظت کرو اور صحت و تن درستی کے بالکل سیدھے سادے اور قدرتی طریقوں کی طرف آؤ جو شافیِ مطلق نے ہمارے لیے خود ہی تجویز کر دئے ہیں اور یقیناً وہ انسانی طبیبوں سے زیادہ حاذق، جاننے اور دیکھنے والا ہے۔"

چند سال ہوئے حکیم محمد عالم قندھاری پھر ایک دفعہ قندھار واپس چلے گئے تھے۔ اس دفعہ پھر ایک عرض داشت ان کی خدمت میں بھیجی گئی جس میں آسٹریلیا کے ۲۷ ہزار باشندوں کے دستخط تھے۔

حکیم محمد عالم قندھاری کے پاس اس وقت تیس ہزار سے زیادہ تصدیقیں اور سندیں ہیں۔ آپ کا اعلان ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو بے اعتبار کہا جائے اور باطل قرار دیا جائے تو وہ پانچ سو پونڈ انعام خیرات کے لیے دے دیں گے۔ مگر ابھی تک کسی نے ان کے اس چیلنج کو قبول نہیں کیا ہے۔ کیوں کہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ عجیب و غریب اور پر اسرار ہستی ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایسے بے شمار مریض ہیں جنہیں ڈاکٹروں اور سرجنوں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اور انہیں محمد عالم کے علاج سے فائدہ ہو گیا۔

ایڈیلیڈ کے نہایت غریب حصّے میں وہ رہتے ہیں اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سوائے جمعے کے کسی روز چھٹی نہیں کرتے۔ ہر روز آپ کے پاس چھ سو کے قریب مریض آتے ہیں۔ آپ کے دروازے پر آپ کے نام کا ایک بورڈ تک لٹکا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ شہر میں یہ بات مشہور تھی کہ حکیم صاحب سے ملنے کے لیے لوگوں کے انبوہ کے پیچھے پیچھے چلے آؤ، مکان معلوم ہو جائے گا۔

اپنی دوائیں حکیم محمد عالم خود ہی تیار کرتے ہیں۔ آپ کا مقصد زندگی "خیر کبیر بہ تعداد کثیر" ہے۔ وہ سنہ ۱۹۳۷ء میں حج کے لیے تشریف لے گئے تھے اس کے بعد سے پھر خدمت خلق میں مشغول ہیں +

"ہنستے ہی گھر بستے ہیں"

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی)

مشہور اور معروف ضرب الامثال میں سے بہت کم ایسی ہیں جو غلط ہوں۔ لیکن ان بہت سی صحیح مثلوں میں بھی اس سے زیادہ سچی مثل شاید ہی کوئی اور ہو کہ "ہنستے ہی گھر بستے ہیں"۔ گھر بسنے سے مراد یہ ہے کہ انسان خوش حالی کی زندگی بسر کرے۔ خوش حالی صرف دو چیزوں پر منحصر ہے۔ ایک تو یہ کہ اُس کے تعلقات اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ نہ وہ گھر والوں کے لئے بلائے جان ہو اور نہ گھر والے اس کے لئے ایک بدترین مصیبت۔ خوش حالی کا دوسرا ذریعہ اچھی تن درستی ہے۔ اگر تن درستی حاصل نہیں ہے تو دنیا کی ساری نعمتیں ہیچ ہیں۔ یہ دونوں باتیں ہنسی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ صرف ایک سچی مسکراہٹ، اور دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ایک قہقہہ دشمنوں کو بھی دوست بنانے کے لئے کافی ہے۔ اور صحت پر تو اس کا اتنا اچھا اثر پڑتا ہے، اور نظام جسمانی کو اس قدر تقویت پہنچتی ہے کہ جو دوا کی بہت سی بوتلیں بھی نہیں پہنچا سکتیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ مقولہ مشہور رہے کہ "دل میں اگر مسرت کا جوش ہو تو وہ دوا کی طرح اثر کرتا ہے"۔ اسی خیال کو ڈاکٹر آلیور وینڈل ہومز نے اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا ہے کہ "شادمانی اور مسرت خدائی دواؤں کا ایک سمندر ہے انسان کو چاہیئے کہ اس میں خوب دل کھول کر نہائے"۔

ابھی کچھ دنوں پہلے تک اس قسم کے مقولے اگرچہ صحیح سمجھے جاتے تھے لیکن ان کی حیثیت مقولوں سے زیادہ کچھ نہ تھی۔ ہم جانتے ضرور تھے کہ ہنسنا ہماری صحت کے لئے مفید، اور تیوری میں بل ڈالے رہنا، یا ہر وقت زمانے کی شکایتیں کرتے رہنا تن درستی کے لئے بہت ہی مضر ہے۔ لیکن اپنے اس خیال کے لئے ہمارے پاس کوئی علمی ثبوت موجود نہ تھا۔ اور سائنس کی اس ترقی کے دور میں کوئی ایسی بات منہ سے نکالنا کہ جسے ہم علمی دلائل سے ثابت نہ کر سکیں "علمی گناہ" سمجھا جاتا ہے۔ یہ کمی بھی اب پوری ہو گئی ہے اور اب بالکل صحیح علمی یا طبی طریقے پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہنسنا اور خوش رہنا تن درستی کے لئے ازبس مفید اور ڈاکٹر ہوریس فلیچر کے قول کے مطابق صحت کے لئے اسی قدر ضروری ہے کہ جتنا غذا کا چبانا۔

ڈاکٹر واٹسن نے ایک کتاب "ہنسی اور صحت" کے نام سے شائع کی ہے جس میں ہنسی کے ذریعے سے جسمانی صحت میں ترقی کرنے کے تمام ذرائع تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ مشہور و معروف ڈاکٹر پاسکنڈ نے ڈیڑھ سو مریضوں پر تجربے کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ہنسنے کے عمل کے دوران میں جسم کے عضلات کا تناؤ دور ہو جاتا ہے اور تمام جسمانی بافتیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں جس سے جسم کو اسی قسم کا آرام میسّر آجاتا ہے جیسا کہ نیند سے۔ اس کے برعکس غصّے اور نفرت کے اظہار سے یا تیوری میں بل ڈالنے سے عضلات کا تناؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور جسم پر تکان طاری ہو جاتی ہے۔ ہنسی جسم کو آرام پہنچا کر اُس کی قوت عمل کو زیادہ کرتی ہے، اور غم و غصّے کی بدولت اس قوت میں بیّن کمی آجاتی ہے۔

کِھل کِھلا کر ہنسنے سے صرف یہی نہیں کہ جسمانی صحت کو فائدہ پہنچتا ہو، بلکہ اس سے روح کو بھی سکون اور راحت میسّر آتی ہے۔ دل کا کنول کِھل جاتا ہے اور خیالات کی پراگندگی دور ہو جاتی ہے۔ ہلکا ہلکا سا ایک سرور اور ایک کیف چھا جاتا ہے اور شرابوں کا پیدا کیا ہوا کوئی سرور اس سچّے اور قدرتی سرور کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسرّت اور خوش دلی کے عالم میں اگر انسان اپنی غذا کھاتا ہے تو وہ اس کے بدن کو لگتی ہے اور آسانی سے ہضم ہو جاتی ہے۔ اور غم و غصّے کی حالت میں خواہ انسان کچھ بھی کھائے لیکن تغذیہ صحیح نہیں ہوتا اور کھانا بدن کو نہیں لگتا۔ بعض ڈاکٹر دل کی تو یہ رائے ہے کہ بددلی، رنج اور غصّے کی حالت میں کھانا کھانے سے نہ کھانا بہتر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہنسنے کی بدولت آلات ہضم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ ایک مخصوص طریقے پر پیٹ کے عضلات کے ہلنے پر حجاب

حاجز اور اسی نوع کے دیگر عضلات حرکت میں آتے ہیں اور آلاتِ ہضم کو اچھی طرح ہلا دیتے ہیں جس طرح کہ ناہموار راستوں پر کسی یکّے یا بیل گاڑی میں بیٹھ کر سفر کرنے سے ہل ہل کر غذا تحلیل ہوجاتی ہے۔ کھانے کے بعد اسے ہضم کرنے کے لئے معدے کی ہاضم رطوبت کی ایک بڑی مقدار میں ضرورت ہوتی ہے اور ہنسنا اس رطوبت کی پیدائش کا سبب بن جاتا ہے۔ کھانے کے بعد فوراً لیٹ جانے یا سو جانے کے اگر تھوڑی دیر تک ظرافت آمیز گفتگو کی جائے تو ہضم غذا میں بہت کافی مدد مل سکتی ہے۔ دسترخوان پر ایک پرلطف مزاحیہ تقریر دنیا بھر کے اچار چٹنی اور چورنوں سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

آلات ہضم سے قطع نظر، ہنسنا دوران خون کے آلات پر بھی بہت مفید اثر ڈالتا ہے۔ بوڑھوں میں جن کے جوڑوں میں اکڑا پیدا ہوگیا ہو یا کُب نکل آیا ہو، اس کے ذریعے سے جسمانی بافتوں کی مالش ہوجاتی ہے۔ ایک مستند ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ "ہنسنے کے عمل سے سینے اور پیٹ کے درمیان کا پردہ جسے حجاب حاجز کہتے ہیں، تین چار انچ کے قریب اونچا اور نیچا ہوجایا کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کے اونچا نیچا ہونے سے قلب کی اور احشاء بطنی (معدہ امعاء وغیرہ) کی مالش ہوجاتی ہے۔ قلب پر حجاب حاجز کی ان حرکات کا اثر باقاعدہ طور پر مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اور یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کی بدولت قلب کے عضلات میں طاقت اور اس کی حرکتوں میں باقاعدگی پیدا ہوجاتی ہے۔"

ہنسنے کی بدولت خون کی صفائی بھی اچھی طرح عمل میں آتی ہے، اور آکسیجن کی ایک بڑی مقدار خون میں پہنچ کر اسے تر و تازہ کردیتی ہے۔ لوگ تنفّس کی ورزشیں صرف اسی لئے کرتے ہیں کہ اُن کے پھیپھڑوں میں بہت سی آکسیجن پہنچ سکے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ قدرت نے ہنسنے میں تنفس کی ایک ایسی ورزش پنہاں رکھی ہے کہ جو معمولی تنفس کی بہ نسبت سات گنی زیادہ آکسیجن پھیپھڑوں میں پہنچا دیتی ہے۔ ہم ایک مرتبہ میں تنفّس کے ساتھ ہوا کے ساڑھے تین سو کیوبک سینٹی میٹر پھیپھڑوں میں بھرتے ہیں حالاں کہ پھیپھڑوں میں اس سے دس گنی زیادہ ہوا کی گنجائش ہوتی ہے اور ایک اچھا قہقہہ تقریباً ڈھائی ہزار کیوبک سینٹی میٹر ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں پہنچا دیتا ہے۔ اتنی ہوا ملنے سے خون بالکل صاف اور نہایت سُرخ ہوجاتا ہے اور اس جسم کا نشوونما اتنی ہی اچھی طرح عمل میں آتا ہے کہ جیسے کھلی ہوئی دھوپ پاکر پودے پھولتے اور پھلتے ہیں۔

بچّے عام طور پر بہت زیادہ ہنستے ہیں اور اُن کا ہنسنا کچھ ایسا قدرتی اور طبعی ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُن ہی کا حصہ ہے۔ لیکن اگر طبّی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بوڑھوں کو ہنسنے کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ وہ بچوں کی طرح دوڑنے، بھاگنے اور کھلی ہوا میں ورزش کرنے سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اور ان کے قوے چوں کہ مضمحل ہوجاتے ہیں اس لئے قلب اور پھیپھڑے اتنا زیادہ کام نہیں کرتے۔ بچوں کا شور و غل مچانا اور بے محابا ہنسنا اور کھلکھلانا ان کی بہترین ورزشیں ہیں، اور ایک مشہور ڈاکٹر لیویسٹر کا مقولہ ہے کہ "ہمیں ایسے شخص سے بہت خبردار رہنا چاہیئے کہ جسے بچوں کی ہنسی بری لگے۔"

ایک مشہور ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ "انسانی ورزشوں میں ہنسنا سب سے زیادہ مفید صحت اور سب سے زیادہ حیات بخش ورزش ہے۔ اس سے بھوک بھی بڑھتی ہے اور قوت ہضم بھی۔ دوران خون میں بھی سرعت پیدا ہوجاتی ہے اور تنفس میں بھی۔ آنکھوں میں بھی چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور گالوں پر بھی سرخی جھلکنے لگتی ہے۔ مرد ہو یا عورت، جو شخص بھی خندہ رو اور خندہ مزاج ہے وہ خوب کھاتا ہے، خوب سوتا ہے، خوب محنت کرتا ہے اور خوب زندگی کا لطف اٹھاتا ہے۔"

مردوں کی نسبت عورتیں کم ہنسا کرتی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتوں کا آزادانہ ہنسنا بولنا اب تک کسی قدر خلاف تہذیب خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں مردوں کی بہ نسبت عورتوں کی دوا دارو کا خرچ زیادہ ہوتا ہے وہ عموماً حکیم یا ڈاکٹر کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں۔ ایک بہت ہی مشہور ماہر طب نے کہا ہے کہ "اگر دنیا میں صحیح خندہ مزاجی عام ہوتی، اور ہر جگہ قہقہوں کی آوازیں گونجا کرتیں تو بہت سے اسپتال اور صحت گاہیں خالی پڑی ہوتیں، اور اکثر حکیم اور ڈاکٹر بیٹھے مکھیاں مارا کرتے۔ یہی نہیں بلکہ قوموں کی جنگ اور باہمی خون ریزیاں بھی داستان پارینہ بن جاتی۔" کسی نے خوب کہا ہے کہ "ہنسی امن عامہ

ہمدردیٔ خلق، اور نیک نیتی کی زبان ہے جس کے ذریعے سے دو ایسے اشخاص گفتگو کرتے ہیں جن کے دل میں پاکیزہ خیالات اور اچھے جذبات بھرے ہوتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ ہنسی زندگی کی خوش بو ہے، جو دنیا میں پھیل کر سب کو ہمارا بہی خواہ بنا دیتی ہے اور خود ہمیں تن درست اور آسودہ حال کر دیتی ہے۔"

اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہمارے جسم کے نشو و نما اور ہماری صحت کا انحصار چند غدودوں کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ ان غدودوں سے رطوبت تراوش پا کر ہمارے خون میں شامل ہوتی رہتی ہے۔ افعال الاعضاء کے ایک ماہر کا مقولہ ہے کہ "ہنسنے میں جو پیٹ اور سینے کے عضلات حرکت میں آتے ہیں اور اُن کی وجہ سے سینے اور پیٹ کے اندرونی اعضاء تمام اس طرح ہل جاتے ہیں کہ جس طرح بوتل میں پانی بھر کر اسے ہلایا جاتا ہے۔ یہ عضلاتی حرکت حلق سے لے کر زیر ناف تک جاتی ہے اور گردن، حلق اور پیٹ کے تمام غدود اس طرح ہل جاتے ہیں کہ جیسے کسی کو جھنجوڑ کر بیدار کیا گیا ہو اور ان میں تحریک پیدا ہو کر رطوبت زیادہ تراوش پاتی ہے۔ غدۂ درقیہ (تھائرائڈ) ہمارے جسم کو آیوڈین مہیا کرتا ہے جو ہماری زندگی اور ہمارے دماغی نشو و نما کے لئے ازبس ضروری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک غیر معمولی عقلمند انسان اور ایک کامل ابلہ اور بے وقوف کے جسم میں آیوڈین کی مقدار کا ایک گرین کے پچیس ہزارویں حصہ کے برابر فرق ہوتا ہے۔ ہنسی کے ذریعے سے غدۂ درقیہ کو لازمی طور پر تحریک پہنچتی ہے۔ اسی طرح گردوں کے اوپر کے غدود اور پیٹ کے دیگر غدود سب ہنسی کی وجہ سے جھنجوڑ دیئے جاتے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ہنسی کی ورزش کو ہم بطور دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنسی دماغ اور جسم دونوں کے تناؤ کو دور کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر اور سب سے زیادہ زود اثر ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے لئے جو دوائیں استعمال ہوتی ہیں ان میں سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور پھر خوبی یہ ہے کہ اس سے ناخوش گوار اثراتِ مابعد بھی نہیں پیدا ہوتے۔"

کیا علم طب کے اتنے بڑے بڑے ماہرین کی رائیں معلوم کرنے کے بعد بھی کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ہنسی کی تعریف میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ بس لوگوں کے مقولے ہیں جنہیں علم اور فن سے کوئی واسطہ نہیں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ دنیائے طب میں اب یہ بات مسلّم ہو چکی ہے کہ ہنسی اور خندہ مزاجی سے زیادہ کوئی چیز انسانی صحت پر خوش گوار اثر نہیں پیدا کرتی۔ اور اسی طرح غصہ، خوف اور فکر سے زیادہ ہماری صحت کا دشمن کوئی نہیں ہے۔ یہ جذبات ہمارے اعصاب کو بالکل فرسودہ، ہمارے دماغ کو بالکل ناکارہ اور ہمارے جسم کے غدودوں کو بالکل مضمحل بنا دیا کرتے ہیں۔

میں یہاں اتنی بات اور ظاہر کر دوں کہ ہنسی کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم کسی بات پر خوش ہو کر خود ہنسیں اور ایک یہ کہ ہم دوسروں کی کسی خامی کا مضحکہ اڑائیں۔ دوسروں پر ہنسنے یا مضحکہ اُڑانے کا نتیجہ بالعموم خراب نکلتا ہے اور اس سے ہنسنے والے کی دنارت طبع کا پتہ چلتا ہے۔ یہ ہنسنا یقیناً معیوب ہے اور اس قسم کی ہنسی سے وہ دلی مسرت اور روحانی کیف بھی حاصل نہیں ہوتا جس میں ہنسی کے تمام صحت بخش اثرات مضمر ہیں۔ ممکن ہے کہ ہمیں جو یہ حکم ملا ہے کہ ہنسو کم اور روؤ زیادہ تو اس کا یہی مطلب ہو کہ دوسروں کی حالت پر ہمیں ہنسنا نہ چاہیئے بلکہ اظہار ہمدردی کے طور پر یا عبرت حاصل کر کے اس پر آنسو بہانا چاہیئے۔

علاج الامراض اُردو

علاج الامراض خاندان شریفی کی ایک خاص اور اہم بیاض ہے۔ دہلی اور خصوصاً خاندان مذکور سے فیض پانے والے اطبا اس بیاض کی قدر و قیمت سے بخوبی واقف ہیں۔ اس میں جملہ امراض کے نہایت مجرّب اور مصدق مرکّبات درج ہیں۔ اصل بیاض فارسی زبان میں تھی۔ اب اس کا عام فہم ترجمہ کرا کے شائع کیا ہے۔ قیمت چھ روپے۔ مجلد چرمی سات روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

ایڈیٹر صاحب رسالہ "معارف" اعظم گڈھ

"حکیم عبد الحمید صاحب دہلوی اہم طبی مسائل پر اپنے رسالہ ہمدرد صحت کے مفید نمبر نکالا کرتے ہیں اس سے پہلے وہ مختلف مسائل پر متعدد نمبر نکال چکے ہیں۔ یہ نمبر در حقیقت پوری کتاب ہی۔ موجودہ دور کے ایک اہم اور عالمگیر مسئلہ "ضبط تولید و اصلاح نسل" پر ہی۔ ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک تو محض تعیش اور اخفائے جرم کے لیے جو آج کل یورپ میں رائج ہی یہ نہ صرف مذہب بلکہ اخلاق، انسانیت اور منشاء تخلیق کے خلاف ہی، اور اب خود یورپ میں اس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں لیکن بعض خاص حالات مثلاً بیماریوں کی صورت میں وہ کبھی مناسب ہو جاتا ہی اور اس صورت میں مذہباً بھی اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لحاظ سے یہ نمبر اس اہم مسئلے پر نہایت مفید ہی۔ اس میں تاریخی، علمی، اقتصادی، طبی اور مذہبی مختلف نقطہ ہائے نظر سے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر مبسوط و محققانہ مضامین فراہم کیے گئے ہیں۔ اس مختصر ریویو میں اس کی تفصیل کی گنجائش نہیں اس کے ابواب سے ان بحثوں کا سرسری اندازہ ہو جائے گا۔ اس میں گیارہ باب ہیں بعض ابواب میں کئی فصلیں ہیں۔ ہر باب میں اس کے متعلقہ موضوع پر نامور یونانی اطبا اور ڈاکٹروں کے محققانہ مضامین ہیں جن میں یورپ کے مشاہیر فن بھی ہیں۔ بغرض اس نمبر میں اس مسئلے کا کوئی پہلو چھوٹنے نہیں پایا ہی۔ ہر پہلو پر نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہی۔ ان سے متعلق اور ارباب فن کی متعدد تصویریں ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر غالباً اس سے بہتر معلومات کا ذخیرہ نہیں مل سکتا۔"

(معارف اگست ۳۹ء)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ساقی" دہلی

"دلی کے مشہور و معروف طبی رسالہ "ہمدرد صحت" کا یہ خاص نمبر دور حاضر کے اس اہم اور نزاعی مسئلے سے بحث کرتا ہی جس کا تعلق براہ راست انسان کی عملی زندگی اور اصلاح نسل سے ہی۔

یورپ میں تو ایک مدت سے اس مسئلے کی مختلف حیثیات پر نقد و بحث جاری ہی لیکن ہندوستان میں اب تک سنجیدگی اور ذمے داری کے ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں ہوئی تھی۔ ہمدرد صحت ہمارے شکریہ کا مستحق ہی کہ اس نے اس مسئلے کو چھیڑ دیا اور اب اس قدر تحقیق اور جامعیت کے ساتھ محققین و ماہرین یورپ و ایشیا کے افکار و آرا ملک کے آگے پیش کر دیے کہ اُن کی روشنی میں اب اس مسئلے کی مختلف حیثیات کو سمجھنا مشکل نہیں رہا۔

فی الحقیقت یہ نمبر اردو لٹریچر میں گراں قدر اضافہ ہی جس کے لیے ہم اس کے فاضل ایڈیٹر حکیم حاجی مولوی عبد الحمید کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

سائز ۲۲ + ۲۹ $\frac{1}{8}$، لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، حجم تقریباً ۳۰۰ صفحات، ٹائیٹل پیج نہایت خوب صورت اور جاذب نظر ان ظاہری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ حکیم صاحب نے اس نمبر کی قیمت صرف ۱۲ ؍ رکھی ہی جو ہمارے نزدیک مفت کے برابر ہی۔

حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی، کھاتولی

"ضبط تولید" نمبر موصول ہوا۔ عنایت و کرم کا شکریہ! آپ کی خاص اشاعتوں کا اعلیٰ معیار اور صوری و معنوی محاسن روایات میں داخل ہیں۔ ایسی بے مثال خدمت آپ ہی کا حصہ ہی۔ ناظرین ہمدرد صحت فی الواقع گھر بیٹھے ہوئے اس جام جہاں نما میں عالم طب کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ عوام کے لیے عموماً اور اطبا کے لیے خصوصاً آپ کا جریدہ فریدہ قابل قدر تحفہ ہی۔"

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے ۱۲ ؍، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے ۸ ؍، قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ (عہ) +

باب الصّحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت

اور

صحّت بخش خوراک کا مسئلہ

بہ سلسلۂ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء

پکانے کا اثر غذا کی قدر و قیمت پر کھانے کی چیزوں کو پکانے اور آنچ دینے سے ان کی ماہیت اور اثر میں بہت زیادہ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اُن کی خوبیاں کم ہو جاتی ہیں عموماً لوگ اس بات سے کم واقف ہیں کہ حیاتین ج معمولی درجے کی حرارت سے ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لیے خوراک میں اگر پھلوں کو شامل کر دیا جائے تو بہت اچھّا ہے۔ غلّوں، دالوں اور گوشت میں جو پروٹین، چربی اور شکری (نشاستی اجزاء (کاربو ہائیڈریٹس) پائے جاتے ہیں وہ معمولی حرارت پر پکانے سے ضائع نہیں ہوتے۔ مگر ترکاریوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے، اُبالنے میں ممکن ہے کہ ان کے پروٹین ضائع ہو جائیں خصوصاً جب کہ کچھ نمک بھی اُن میں شامل کیا گیا ہو۔ نمکیات حیاتین ب کے گروہ کی اکثر حیاتین خصوصاً چاول کا فاسفورس دھونے سے ضائع ہو جاتا ہے۔ دھونے سے معدنی مادّوں کا اکثر اور بیشتر حصہ دُھل کر پانی میں مل جاتا ہے۔ کھانا پکنے میں یہ مادّہ اس قدر ضائع نہیں ہوتا، جس قدر پانی سے دھونے میں ہو جاتا ہے۔ چاول کی "پیچ" کو لوگ اس کے گاڑھے پن کی وجہ سے غذائی اہمیت کی چیز سمجھتے ہیں مگر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں پائی گئی۔

عام سستے قسم کے چاولوں کو صاف کرنے کے لیے بڑھیا قسم کے چاولوں کے مقابلے میں دھونا بہت ضروری ہوتا ہے تلنے سے خوراکوں کی اہمیت ضائع نہیں ہوتی، خواہ انہیں زیادہ چربی میں تلا جائے یا معمولی چربی میں۔ اگر گھی یا مکھن میں کوئی تلی جائے تو ان کی حیاتین (ا) ضائع ہو جاتی ہے۔ اکثر غذاؤں کی حیاتین (ا اور پروٹین معمولی پکانے سے کچھ بہت زیادہ اثر پذیر نہیں ہوتے کھانے کا سوڈا (جو ایک نہایت تیز کھار ہوتا ہے) لوگ کھانے کا رنگ قائم کرنے یا جلد کھانا پکانے کی غرض سے غذاؤں میں ملا دیتے ہیں۔ اس سے حیاتین کے ضائع ہونے کے عمل میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کے برخلاف اگر املی جیسی کوئی چیز جس میں تیزابیت زیادہ ہو، کھانے کے پانی میں ملا دی جائے تو اس سے حیاتین کم ضائع ہوتی ہیں۔

ناقص غذائیّت جو لوگ بچوں کے اداروں کو چلا رہے ہوں یا وہ جو غذاؤں سے عملی واسطہ رکھتے ہوں انہیں اچھی طرح دیکھ لینا چاہیے کہ آیا جو غذائیں ان کے ماتحت لوگوں کو دی جاتی ہیں وہ متوازن ہیں یا نہیں۔ غلّوں کے معاملے میں خصوصیت سے دھیان دینا چاہیے کیونکہ غلّوں کی پسائی پروٹین، معدنی نمکیات اور حیاتینوں کو ضائع کر دیتی ہے۔ ہندوستان میں اکثر امراض ایسے ہیں جو غذا کی کمی یا ناقص غذائیت کے باعث پیدا ہوتے ہیں، مثلاً بیری بیری کا مرض، حمل کے دوران میں کمیٔ خون کے اکثر عوارض اور ہڈیوں کے امراض وغیرہ۔ بچّوں کا معاملہ خاص طور پر توجّہ کا مستحق ہے۔ اکثر بچّے اپنی عمر سے کم وزن رکھتے ہیں۔ ان کا جسم دبلا اور قد لمبا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کی غذا ناقص ہوتی ہے۔ ناقص سے مراد یہ نہیں کہ انہیں کھانے کو نہیں ملتا بلکہ یہ کہ وہ غیر متوازن ہوتی ہے۔ اگر غذاؤں کی دیکھ بھال اچھی طرح ہونے لگے تو اسکول میں بچوں کے عام روگ کم ہو جائیں گے۔ جن بچوں کی غذا میں نقص ہوگا وہ سست، نڈھال، شرمیلے ہونگے۔ چاق و چوبند، شریر، تیز طرّار نہیں ہوں گے۔ کھال کی حالت ناقص غذائیت کو فوراً ظاہر کر دیتی ہے۔ اگر کھال کھردری، سوکھی ہوئی اور بے رونق ہو اور اس پر چکناہٹ نہ دکھائی دیتی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ بچے کی غذا میں بے حد نقص ہے۔ حیاتین (ا کی کمی سے خاص طور پر یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ اچھی خوراک والے مویشی یا جانور کی جلد بہت چکنی چپڑی دکھائی دیتی ہے اور بال چکدار ہوتے ہیں۔ جن جانوروں کی غذا ناقص ہوگی ان میں یہ خوبیاں نہیں پائی جائیں گی۔

یہی حالت انسان کی بھی ہے۔ عمدہ غذا پانے والے شخص کی جلد چکنی، آنکھیں چمک دار اور صاف ہوں گی۔ پپوٹوں کی خشکی اور آنکھوں کی گندگی کو غذا کے ناقص ہونے کی کافی علامتیں سمجھنا چاہیئے۔ حیاتین ا کی کمی سے خصوصاً یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ منہ کا آجانا، منہ اور زبان کا موٹا ہو جانا اور زبان وغیرہ کے اکثر امراض بھی بچوں میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب وہ خراب یا ناکافی غذا سے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ منہ کے اکثر امراض چاول خوروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں کہ ان میں حیاتین بؔ کی کمی پائی جاتی ہے۔ اس چیز کا انسداد کرنے کے لیے اگر دودھ کا زیادہ استعمال کیا جانے لگے تو بس ٹھیک ہے۔ مسوڑھوں سے خون آنے سے بھی حیاتین جؔ کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ تازہ پھل اور ترکاریوں کا استعمال اس نقص کو دور کرتا ہے۔

غذا کے اصولوں کا خلاصہ

انسان، بالخصوص بچے صرف غلوں پر گزارہ کر کے عمدہ صحت برقرار نہیں رکھ سکتے۔ ان کی غذاؤں میں امداد کے لیے ضروری ہے کہ دودھ، انڈے، ترکاریاں اور پھل وغیرہ ضرور شامل کئے جائیں ورنہ صحت میں نقص پیدا ہوگا۔ ان غذاؤں کو "حفاظتی" غذائیں کہا جاتا ہے کیوں کہ ان میں لحمی اجزا، حیاتینیں اور معدنی نمکیات اتنے پائے جاتے ہیں کہ وہ انسان کی جسمانی حفاظت کے لیے کافی ہوتے ہیں۔ ان غذاؤں کو کھلانے سے کم غذائیت والی غذاؤں (مثلاً چاول) سے پیدا شدہ امراض ظاہر نہیں ہوتے۔ روغن جگر ماہی (کاڈ لیور آئل) حیاتین الف اور ج کی زیادتی کی وجہ سے بہترین "حفاظتی" حیاتین ہے۔

ہندوستان کی غذائیں اکثر ناقص ہوتی ہیں کیوں کہ ان میں "حفاظتی" غذائیں یا تو کم پائی جاتی ہیں یا ان کا تناسب صحیح نہیں ہوتا۔ ہم صحت عامہ کے کام کرنے والوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان میں لوگوں کو "حفاظتی" غذاؤں کی مقدار زیادہ کرنے کی طرف توجہ مبذول کرائیں۔ سوسائٹی میں جن طبقوں کی خوراک کی طرف سے غفلت یا عدم توجہ برتی جاتی ہے وہ شیر خوار بچے، بڑھتے ہوئے بچے، حاملہ عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں ہیں۔

غذاؤں کی تحقیق اور ترتیب ذیل میں ایک مثال دے کر بتایا جاتا ہے کہ غذاؤں کی ترتیب کس طرح پیدا کرنی چاہیئے۔ فرض کیجیے کہ کوئی اسکول یا ادارہ ہے۔ اور اس ادارے کے لوگوں کی خوراک حسب ذیل چیزوں پر مشتمل ہے:۔

رمیل کا چاول	۱۵٫۰ اونس	بھنڈی	۰٫۵ اونس
دودھ	۱۵٫۰ ″	چولائی	۰٫۲۵ ″
دال (دال ارہر)	۱٫۰ ″	تلوں کا میٹھا تیل	۰٫۵۰ ″
بینگن	۱٫۰ ″		

اس غذا کو نیچے تصویری صورت میں ناکافی اور غیر متوازن غذا کے عنوان سے ظاہر کیا گیا ہے۔

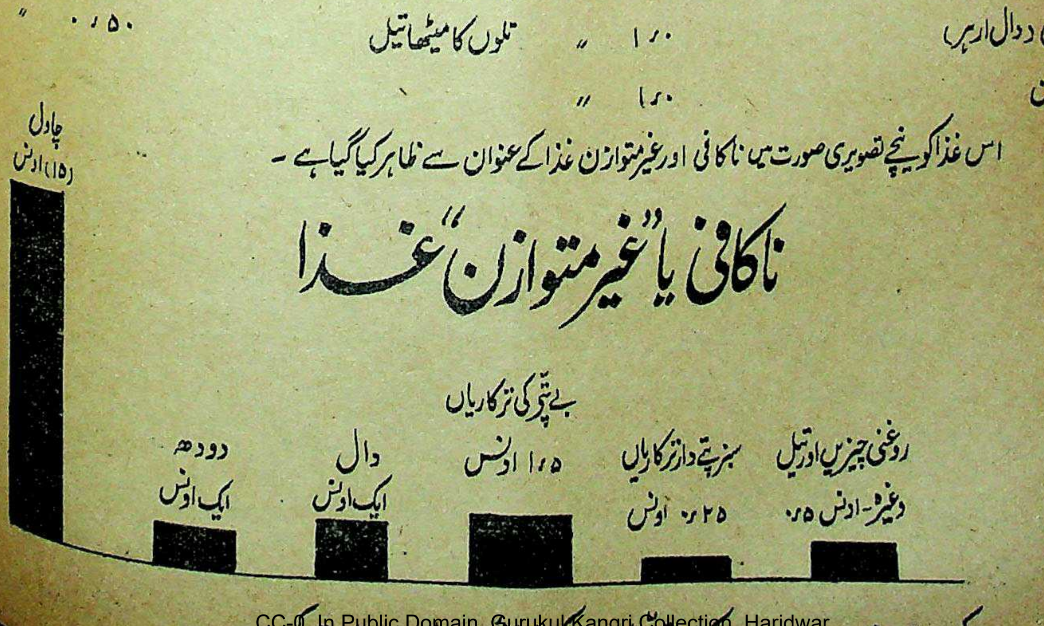

صحیح "متوازن" غذا

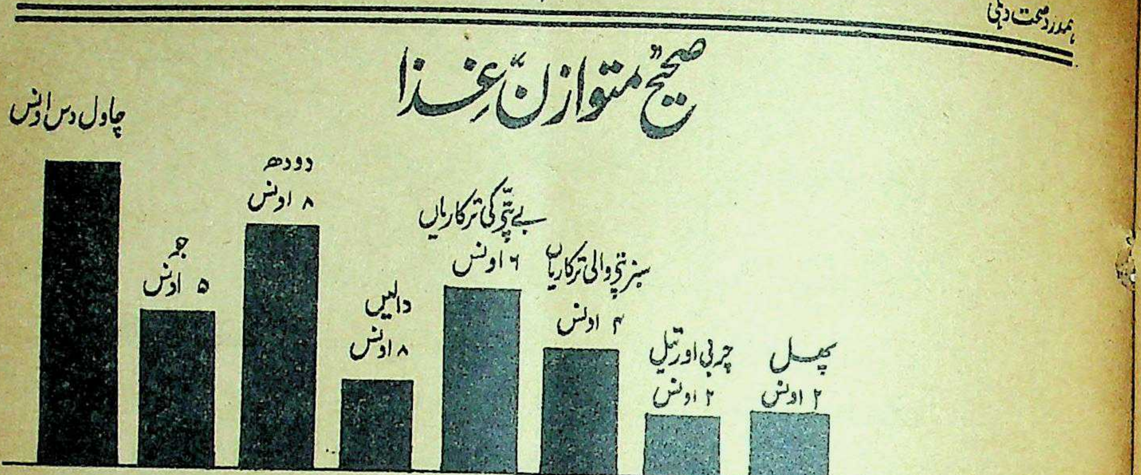

یہ تعداد ۲۶۰۰ کلوریز کے برابر ہے۔ اور ایک متوسط درجے کی مکمل خوراک کو ظاہر کرتی ہے۔

نوٹ اس نقشے میں غلّے کی جگہ جو دکھائے گئے ہیں۔ اگر ان کی جگہ گیہوں کا آٹا شامل کر لیا جائے تو اصولاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر چاول کھانے والے لوگ کچھ تھوڑے سے گیہوں بھی کھایا کریں تو غذا متوازن ہو جائے گی۔

آنے والی جدولوں کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ "غیر متوازن" غذا میں کلوریز (حرارت کی اکائیاں) اور نشو و نما کے دوسرے جُز ہر کس کس مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

لحمی اجزاء (پروٹینز)	۳۸	گرام
چربی	۱۹	"
شکری اور نشائی اجزا (کاربوہائیڈریٹس)	۳۵۷	"
کیلوریز (حرارت کی اکائی)	۱۷۵۰	"
کیلسیم (چونا)	۰٫۱۶	"
فاس فورس	۰٫۶۰	"
فولاد	۹٫۰۰	ملی گرام
حیاتین الف (بین الاقوامی اکائی)	۵۰۰	گرام
حیاتین ب (بین الاقوامی اکائی)	۱۶۰	"
حیاتین ج (بین الاقوامی اکائی)	۱۵٫۰	ملی گرام

اوپر کی تفصیل سے فوراً یہ بات ظاہر ہو گئی ہو گی کہ یہ غذا اپنی مقدار اور معیار کے اعتبار سے جسم کی ضرورت کے لیے ناکافی ہے اس قسم کی خوراک ہندوستان کے لاکھوں انسانوں کی عام خوراک ہے اور بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہے۔

حسب ذیل طریقے سے اس ہی غذا کو اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ اسے "صحیح و متوازن" غذا کہہ سکیں۔ مندرجہ بالا تصویری نقشے میں بھی اسی "صحیح و متوازن" غذا کو ظاہر کیا گیا ہے۔

خام (مل کا) چاول .... اونس ۱۰
باجرا .... " ۵
دودھ .... " ۸
دال (ارہر) ۱ اونس
کالا چنا ۲ اونس

بے پتّے کی ترکاریاں	بینگن	۲	اونس	۶ اونس
	بھنڈی	۱	”	
	چھچھیندا	۱	”	
	گوار کی پھلی	۱	”	
	”سیجیان“ (؟)	۱	”	
پتّے دار ترکاریاں	چولائی کا ساگ	۲	”	۴ اونس
	سیجیان کے پتے	۱	”	
	پالک	۱	”	
تل کا تیل				۲ اونس
پھل	آم	۱	”	۲ اونس
	پکا کیلا	۱	”	

پانچ اونس باجرا اتنی ہی مقدار کے چاول کی جگہ بخوبی لے سکتا ہے اگر باجرے کو جگہ دی جائے تو پروٹین اور حیاتین ب۱ کی مقدار جسم میں زیادہ مہیا ہونے لگے گی۔ دودھ کے بڑھا دینے سے کیلسیم حیاتین ا اور پروٹین کی مقدار غذا میں بڑھ جاتی ہے اور اس سے جسم نشوونما پاتا ہے۔ دالوں کی زیادتی کی وجہ سے لحمی اجزا (پروٹینز) کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے اور کیلوریز بڑھ جاتی ہیں۔ سبز پتوں والی ترکاریاں کیروٹین (حیاتین ا) کی زیادتی کا باعث ہوں گی۔ یہ چیز بقیہ غذاؤں میں مفقود ہوتی ہے۔ ان ترکاریوں کے استعمال سے حیاتین ج میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ چربی اور تیلوں کا ۲ اونس کا استعمال کیلوریز کا معتدبہ اضافہ کر دیتا ہے۔ پھلوں کا غذا میں ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حیاتین ج کی ضروریات خوب پوری ہو رہی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے باعث حیاتین ب۱ کی مجموعی مقدار جسم میں یقیناً بڑھ جائے گی۔

پس ایک ”خوب متوازن غذا“ کا نقشہ اس طرح تیار ہو گا۔

پروٹین		۷۳	گرام
چربی		۷۴	”
کاربوہائیڈریٹ		۴۰۸	”
حرارت کی اکائیاں		۲۵۹۰	
چونا		۱٫۰۲	”
فاس فورس		۱٫۴۷	”
فولاد		۴۴٫۰۰	ملی گرام
حیاتین الف	(بین الاقوامی اکائیاں)	۷۰۰۰ سے زائد	
حیاتین ب۱	(بین الاقوامی اکائیاں)	۴۰۰۰ سے زائد	
حیاتین ج	(بین الاقوامی اکائیاں)	۱۷۰٫۰	ملی گرام

ایک متوسط درجے کے آدمی کے لیے کیلوریز کی مقدار پوری کرنے کے لیے اس غذا میں کافی چیزیں موجود ہیں۔ تمام نشوونما پیدا کرنے والے عناصر خوراک ”حفاظتی گنجائش“ کے ساتھ اس میں پائے جاتے ہیں۔ ”غیر متوازن“ اور ”خوب متوازن“ دونوں خوراکوں میں اہم غلہ جو کھانے کے لیے دیا گیا ہے وہ چاول ہے۔ اگر چاول کی بجائے گندم یا باجرا خوراک کا بڑا جزو بن جائے تو اس حالت میں بھی غلے اور بقیہ خوراک کا توازن وہی رہے گا جو اس حالت میں ہے۔

(باقی)

امراض کا مقابلہ کرنے کی مہم

حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کا تازہ تبصرہ

سر اے ۔ جے ۔ ایچ ۔ رسل، پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند نے ہندوستان کی صحت عامّہ پر اپنی سالانہ رپورٹ اسی مہینے شائع کی ہے ۔ یہ رپورٹ ۱۹۳۷ء سے متعلق ہی۔ ۱۹۳۸ء کی رپورٹ زیر تالیف ہی، جو غالباً ۱۹۳۹ء کے آخر تک شائع ہوگی ۔ اس رپورٹ کا ایک کارآمد خلاصہ ہم آج ناظرین ہمدرد صحت کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ "ہمدرد صحت"

کرنل سر۔ اے ۔ جے رسل نے تمہید میں لکھا ہے کہ یہ بات دیکھ کر کسی قدر خوشی ہوتی ہے کہ ہندوستان میں حفظ ما تقدم اور صحت عامّہ کی تحریکوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہی اور ایسے حالات ظاہر ہو رہے ہیں کہ صحت عامہ حقیقی معنوں میں ترقی کرے گی ۔ ہندوستانیوں کی جسمانی آسائش، تن درستی اور مسرت زندگی کا مسئلہ ہر شخص کے سوچنے کی چیز ہے ۔ خوشی ہے کہ اب ہندوستانی اس طرف متوجہ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد کرنل رسل لکھتے ہیں کہ صحت عامّہ کے مسائل سے عوام اب گہری دلچسپی لینے لگے ہیں۔ امراض اور جسمانی تکلیفوں کی خوفناک دیو کا مقابلہ کرنے کے لیے اب سب جگہ لوگ آمادہ نظر آتے ہیں اور خرابی صحت کو دور کرنے کے لیے قومی نقطۂ نظر سے غور کیا جانے لگا ہی۔ کسی پبلک ہیلتھ افسر کے لیے اس سے بڑھ کر اطمینان قلب کی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ لوگوں میں اپنے قومی مسائلِ صحت کا صحیح ذوق پیدا ہو جائے ۔

موجودہ صدی کی ابتدا سے اس وقت تک صحت عامّہ کے امور و مسائل کی کیا تدریجی نوعیّت رہی ہے اور کون کون سی منزلیں اس تحریک نے طے کی ہیں، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کرنل سر رسل لکھتے ہیں :۔

”ایک صحیح تصوّر قائم کرنے کے لیے دیکھنے والے کو چاہیئے کہ وہ ذرا دور تک دیکھے ۔ تجربے کار مبصّرین جب اس ملک کی گزشتہ چالیس پچاس سال کی تاریخِ صحت پر نظر ڈالیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ صحت عامّہ ہند کی حالت بہر طور قابلِ اطمینان طریقے سے ترقی کرتی رہی ہے ۔ اصلاح و تدبیر کی رفتار ہر چند کہ سست رہی ہے مگر ایک خاص ضابطہ اور تدریجی نشو و نما اس کی خصوصیّت رہے ہیں ۔ اب ہم اس رفتار کے خوش آیند نظارے لوگوں کی عام صحت پر دیکھ سکتے ہیں ۔

گزشتہ دس پندرہ سال سے تو صحت عامّہ کے کام اور مسائل میں خاص طور سے زیادہ ترقی ہوئی ہے اور اس بات کے یقین کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ اگر کوئی رکاوٹ یکایک ظاہر نہ ہو گئی تو اس تحریک میں اور بھی ترقی ہوگی اور قدم اور بھی تیز پڑے گا ۔ ان سالوں میں بلاشبہ ایک چیز جو نمایاں طور پر ہمیں نظر آتی ہے یہ ہی کہ حکومت اور تعلیم یافتہ آبادی نے مل کر اس ملک کی صحت کی خرابی کے اسباب تلاش کیے ۔ اور ان اسباب کو دور کرنے کے لیے مل جُل کر کام کیا ۔ بہر حال اس ملک میں بیماریوں اور جسمانی تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے جو کچھ کیا جا سکتا تھا کیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ آئندہ کیا جائے گا۔“

تربیت یافتہ عملے کی ضرورت صحت عامّہ (پبلک ہیلتھ) کا مسئلہ کئی پہلوؤں سے ابھی اصلاح چاہتا ہی ۔ تربیت یافتہ عملے کا مسئلہ سب سے اہم ہے ۔ شہروں اور دیہاتی رقبوں میں صحت عامّہ کا کام کرنے کے لیے تربیت یافتہ اور صحت عامّہ کے مسئلے کی اونچ نیچ سے واقف عملے کی بہت سخت ضرورت ہی ۔ ۱۹۱۹ء میں جب نیا قانون حکومت ہند وضع ہوا تو صحت عامّہ کے محکمے صوبوں کے احاطۂ عمل میں چلے گئے ۔ اس وقت سے اس باب میں یقیناً ہم کچھ نہ کچھ تدریجی ترقی ضرور دیکھ رہے ہیں ۔ بعض صوبوں میں تو اس سلسلے میں بہت کافی ترقی ہو چکی ہے ۔ دوسرے صوبے بھی بہت زیادہ پیچھے نہیں ہیں ۔ بہر حال یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ صحت عامّہ کا کام کرنے والا عملہ بہت جلد اب تمام ہندوستان میں جگہ جگہ مل سکے گا اور محض اس سبب سے کام میں جو رخنہ پیدا ہوتا تھا وہ دور ہو جائے گا ۔

جب سے صحت عامہ کے کاموں کی مرکزیت ایک جگہ سے منتقل ہو کر تمام ہندوستان کے صوبوں میں تقسیم ہوئی ہے یہ بات ضروری ہو گئی ہے کہ تمام صوبوں اور علاقوں کے صحت عامہ کے کاموں کو ایک دوسرے سے ہم نوا رکھا جائے۔ صوبوں کی سرگرمی سے مرکز اور مرکز کی خواہشوں سے صوبے آگاہ رہیں۔ اس طرح صحت عامہ کی ترقی میں یکسانیت اور توازن پیدا کیا جائے چنانچہ اس مقصد کے لیے "صحت کی مرکزی مجلس مشاورت" (سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ہیلتھ) قائم کی گئی ہے، جس میں حکومت ہند کے نمائندے، صوبوں کے وزرائے صحت، ریاستوں کے نمائندے اور مرکزی اسمبلی کے ارکان شامل ہوتے ہیں۔ ہرچند کہ اس سے بورڈ کی کوئی خاص آئینی ہیئت اور طاقت تجویز نہیں کی گئی تھی مگر اس وقت تک اس کے دو اہم اجلاس ہو چکے ہیں اور اس کے سامنے ہمارے ملک کی صحت کے جو امور اور مسائل پیش آئے اور ان پر جو رد و قدح اور بحث ہوئی اس سے اس بات کا ضرور پتہ چلتا ہے کہ یہ بورڈ نہایت مفید کام کر رہا ہے اور ملک کی صحت و تن درستی کو اونچے معیار پر لانے کے لیے اس کی کوششیں ضرور کام یاب ہوں گی۔ اس کے سامنے جو میدان ہے وہ ایک عام دل چسپی کا ہے اور شاید ہی کوئی پہلو صحت عامہ کا ایسا ہو جو اس کی نظر اور تحقیق سے باہر چلا گیا ہو۔

اس بورڈ کی مقرر کردہ ایک کمیٹی نے اپنی رپورٹ "ہندوستان میں زچگی اور بہبودی اطفال کے کام" کے نام سے نہایت وسیع مطالعے اور تحقیق کے بعد شائع کی ہے۔ اس رپورٹ میں وہ پالیسی اچھی طرح بتائی گئی ہے جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں صحت عامہ کے اس شعبے کے بارے میں اختیار کی جانی چاہیئے۔ اسی طرح اس بورڈ کے مقرر کردہ اور ادارے بھی صحت عامہ کے دیگر اہم شعبوں (مثلاً جذام کی روک تھام، غذاؤں میں ملاوٹ اور جاتراؤں، میلوں اور تماشوں میں جانے والی پبلک کے ٹیکہ لگانا وغیرہ۔) کی تحقیق کرتے رہے ہیں۔

مشترکہ عمومی مسائل اس کے علاوہ بورڈ نے یہ سفارش کی ہے کہ ہر صوبے میں مقامی طور پر مشترکہ مجلسیں ماہروں کی قائم کی جائیں، شہری آبادی، دیہاتی آبادی، ریلوے کے ملازمین، فوجی ملازمین اور دوسری آبادیوں کی صحت کے مشترکہ عمومی مسائل کے علاوہ یہ مقامی مجلسیں صوبوں کے آپس کے معاملات اور وباؤں کی روک تھام وغیرہ کی تدبیروں پر بھی غور و فکر کرتی رہیں اور مناسب تدارک فوراً عمل میں لائیں۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحت عامہ کے مسائل کے باب میں مرکزی مجلس مشاورت کا دائرہ بہت وسیع ہے اور جوں جوں سال گزرتے چلے جائیں گے اس میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

دیہاتی صحت کا مسئلہ چند سالوں سے ہندوستان میں دیہاتی صحت عامہ کا مسئلہ بہت کافی اہمیت حاصل کر گیا ہے جیسا کہ سر الگزنڈر نے ظاہر کیا ہے کہ جب سے صوبوں کو خود اختیاری حکومت ملی ہے اور انہیں وسیع اختیارات حاصل ہوئے ہیں اس وقت سے ہر جگہ یہ احساس ترقی کر رہا ہے کہ سماجی خرابیوں کا قلع قمع کیا جائے۔ اقتصادی بدحالی، صحت عامہ کی خرابی، طریقۂ تعلیم کی اصلاح اور اسی قسم کے مسائل ہیں جو صوبوں کی حکومتوں کو اپنی طرف متوجہ کیے ہوئے ہیں۔

صحت عامہ کے مسائل قوم کی فلاح و بہبود کے کاموں کے ساتھ اس قدر گتھے ہوئے ہیں کہ ایک کی اہمیت دوسرے کے لیے بہت زیادہ ہو گئی ہے اور ان میں سے کسی کو بھی غیر ضروری نہیں سمجھا جا سکتا۔ حال میں کوششیں کی گئی ہیں کہ دیہات کو ترقی دی جائے اور انہیں مناسب طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔ گاؤں میں محفوظ پانی کے نل مہیا کیے جائیں۔ حفظ ماتقدم کے وسائل پیدا کیے جائیں۔ بچوں کی دیکھ بھال اور بہبود کا کام سنبھالا جائے اور دق، ملیریا اور جذام جیسے موذی امراض کے خلاف خاص طور پر لام بندی کی جائے۔

دیہاتی حفظان صحت کے معاملے میں صحت و صفائی کے قیمتی سامان مہیا کرنا عملی سیاسیات کے بالکل خلاف نظر آتا ہے کیوں کہ رقبے بہت طویل و عریض ہیں اور ان میں آبادی بے حد گنجان ہے۔ محدود دیہاتی رقبوں میں مناسب طریقے پر صحت و صفائی کا انتظام کر کے دیکھا جائے تو صحیح صحیح معلوم ہو سکتا ہے کہ درحقیقت ہماری ضروریات کیا ہیں۔ اس نوع کے کام کے لیے پانچ چھ صوبوں میں "راک فیلر فاؤنڈیشن فنڈ" کی مدد سے کئی "صحت گاہیں" قائم کی گئی ہیں اور ان علاقوں میں صحت کا کام بہت معقول حد تک ترقی کرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ خیال ہے کہ محدود علاقوں میں صحت کی حفاظت اور صفائی کا یہ کام ترقی کرتا رہے گا اور جب تمام ملک میں وسیع طریقے پر حفظان صحت کا مسئلہ اٹھایا جائے گا تو یہ تجربات ہمارے لیے بہت مددگار ثابت ہوں گے۔ ان صحت گاہوں (ہیلتھ یونٹس) کے قیام کا ایک دوسرا مقصد:

بھی ہے کہ عملی طور پر حفظانِ صحت کا کام کرنے کے لیے آدمیوں کی ٹریننگ بھی کی جا سکے۔

ریسرچ کی کامیابیاں یہ بات عام طور پر معلوم نہیں ہے کہ میڈیکل ریسرچ کے معاملے میں خصوصاً گرم ممالک کے امراض کے باب میں جو کچھ بھی اس وقت تک تحقیقات ہو چکی ہیں اس کی کامیابی کا سہرا بڑی حد تک ہندوستان کے سر ہے۔

سنہ ۱۸۷۷ء میں فان ڈائیک کارٹر نے میعادی بخار کے عضوی جراثیم کا پتہ چلایا اور اس کے بعد رونلڈ راس نے ملیریا پھیلانے والے مچھروں کا پتہ چلایا اور اس کے مظاہروں سے تمام دنیا کو محوِ حیرت کر دیا۔ اس کے بعد ہی "انڈین پلیگ کمیشن" مقرر ہوا جس کی تحقیقات آج بھی ہمارے لیے اس مرض کے انسداد کی بہترین بنیاد ہے۔ "کالا آزار" کے بارے میں عضوی اسباب کی تحقیق بھی ہندوستان کے ہی طبی کام کرنے والوں نے کی اور اسی ملک میں اس کے مناسب علاج کی کوششیں بھی کی گئیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب یہ مرض ہندوستان میں شاذ ہی دکھائی دیتا ہے۔

ہندوستان کے طبی ریسرچ کا کام کرنے والوں نے اب تک جو کارہائے نمایاں کیے ہیں یوں تو ان کی تفصیل بہت زیادہ ہے لیکن حال ہی میں ہیضے کے جراثیم عضوی کا صحیح پتہ چلا کر اُنھوں نے جو خدمت اس فن کی کی ہے اس کو تمام دنیا میں سراہا جا رہا ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی ادارۂ صحت عامّہ پیرس نے ہندوستان کے ان طبی محققین کی خوب تعریف کی ہے۔

حکومت ہند کے ماتحت کام کرنے والے ادارے، میڈیکل ریسرچ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند اور انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن نے اس وقت تک طبی اصلاح و تحقیق کے جو کام کیے ہیں اُنھوں نے ہندوستان کو ایک قابلِ فخر جگہ حاصل کرنے میں بہت مدد دی ہے۔

"انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن" کے مختلف طبی کاموں کے خرچ کا تخمینہ سات لاکھ روپے سالانہ سے بارہ لاکھ روپے سالانہ تک کیا جاتا ہے۔ میڈیکل کالجوں کے سٹاف، یونیورسٹیوں کے پروفیسروں اور پرائیویٹ تحقیقاتی کام کرنے والوں کو تحقیقات کے لیے روپیہ دیا جاتا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے مختلف یونیورسٹیوں کے گریجوایٹوں کے لیے طبی تحقیقات کی ٹریننگ کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ اور بہت سے لائق نوجوان اس تربیت سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ تربیت یافتہ کام کرنے والوں کا یہ جتھا روز بہ روز اپنی افادیت ہندوستان پر واضح کرتا رہے گا کیوں کہ علمی کام کرنے والوں کا دائرہ جس قدر بڑھے گا اسی قدر ہندوستان میں امراض کا قلع قمع کرنے والی جماعت کا معیار ترقی کرے گا۔ انسدادی دواؤں کا کام روز افزوں فروغ پائے گا اور امراض اور وبائیں کم سے کم ہوتی جائیں گی۔

بندرگاہیں تین بین الاقوامی ادارے جن کا ہندوستان کی صحت عامّہ اور بندرگاہی قرنطینے سے تعلق ہے یہ ہیں:۔ بین الاقوامی ادارۂ صحت عامّہ پیرس، ہیلتھ ارگنائزیشن لیگ آف نیشنز اور بین الاقوامی انجمن کا دفتر سنگاپور۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے ابھی تک سنہ ۱۹۲۶ء کے بین الاقوامی میثاقِ صحت و صفائی (جنیوا) کی تصدیق نہیں کی ہے۔ مگر اس بات کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے کہ بین الاقوامی معیار کے مطابق بندرگاہی قوانینِ صحت کو لایا جائے۔ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۸ء تک تمام بڑی بندرگاہوں کا صحی کام مقامی حکومتوں کے اختیار میں تھا۔ مگر اس تاریخ کے بعد سے حکومت ہند نے کراچی، بمبئی، مدراس، کوچین، وزاگاپٹم، چاٹگام اور کلکتے کا انتظام اپنے قبضے میں کر کے یہاں کی صحت عامّہ کے معاملات کو اور بھی زیادہ قابلِ اطمینان بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

چھوت چھات کی بیماریاں اب تک تمام دنیا میں یہ خیال بلکہ یقین پایا جاتا ہے کہ ہندوستان چھوت چھات کی بیماریوں کا گھر ہے اور ساری دنیا میں جراثیم اگر پھیلتے ہیں تو ہندوستان کے گندے ذخیرے سے۔ یہ خیال تو ہندوستان کی غیر ملکی تجارت کے لیے بہت ہی مضر ہے۔ ضرورت ہے کہ اس خیال کو لوگوں کے دلوں سے دور کیا جائے۔ گزشتہ چند سالوں میں بندرگاہی صحت و صفائی کا خاص طور پر انتظام و انصرام کیا گیا ہے اور ہیضہ اور چیچک وغیرہ کے متعدی امراض کے لیے مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن سے یہ امراض بڑی حد تک قابو میں آ گئے ہیں۔

غذائیت غذا کے مسئلے کی تحقیقات پر بھی خاص ترقی کی گئی ہے۔ حکومت ہند نے جمعیۃ اقوام کے ساتھ مل کر اس مسئلے کو طے کرنے کے لیے کوشش بعد میں غور [illegible] کی تھی۔ لیکن انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی جانب سے غذائیت کے مسئلے اور ہندوستانیوں کی صحت سے

اس کا تعلق ثابت کرنے کا کام بہت عرصے پہلے شروع کیا جاچکا تھا۔ سر رابرٹ میک کریسن نے اس سلسلے میں جو تحقیقاتی کام کئے ہیں ان کی داد نہ دینا ظلم ہوگا۔

غذائیت کے مسئلے کی تحقیقات حال ہی میں غذائیت کے مسئلے کا علمی پہلو لوگوں کی توجہ کا زیادہ مرکز بنا رہا ہے۔ لوگوں کی غذاؤں کی لیبارٹیری میں تحقیق کی گئی ہے۔ لوگوں کے تجربات سے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔ مختلف لوگوں پر مختلف غذاؤں کے اثرات معلوم کیے گئے ہیں۔ ان سب علمی کارناموں کا مقصد یہ ہے کہ قومی حیات اور تن درستی کے باب میں ہمارے ملک کی غذاؤں کی جانچ پڑتال ہوچکی زیادہ تر لوگوں کی غذائیں ناکافی قوت والی دکھائی دی ہیں۔ ایسی حالت میں دودھ بلکہ چھاچھ تک کی اہمیت پر زور ڈالا گیا ہے۔ خصوصاً حیاتین اے کی عام کمی کو سرخ پام کے تیل کی مدد سے دور کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یہ روغن ہندوستان میں اب آسانی کے ساتھ مہیا کیا جاسکتا ہے۔

عملی طور پر یہ تحقیقاتیں کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ اس لیے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی سفارشوں پر توجہ کی جائے جو لوگوں کی مالی حالت کے عین مطابق ہوں۔ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اس لیے غذائیت کے مسئلے کے ساتھ اس کے مالی مسئلے کو بھی نظر میں رکھے بغیر چارہ نہیں ہے۔

ہر طبی شعبے اور تحقیقات کے کام کرنے والے دو گروہوں کے سامنے ڈائرکیٹر "غذائی مرکز کونور (جنوبی ہند) نے کئی تعلیمی کورس پیش کیے اور لوگوں کو صحت عامّہ کے اس کام میں ٹریننگ دینے کا بندوبست کیا۔ ان کورسوں میں شرکت کے لیے کئی صوبوں کے نمائندے اور دیسی ریاستوں کے لوگ آئے تھے۔ ان لوگوں کو علمی طریقے پر بتایا گیا کہ اپنی غذاؤں کی قدر و قیمت کو کس طرح ترقی دی جاسکتی ہے۔

لوگوں کی غذاؤں کی درستی اور صحت کے ساتھ ان کی مطابقت پیدا کرنے کے لیے یہ امر ضروری معلوم ہوا ہے کہ دودھ دینے والے جانوروں کی پرورش اور زرعی محکموں کی ترقی کے معاملے کو ضرور پیش نظر رکھا جائے۔ کیوں کہ گھی، دودھ، دہی، انڈوں اور دوسری غذاؤں کی ترقی کے بغیر کوئی مفید کام لوگوں کی تن درستی ٹھیک کرنے اور ان کی خوراکوں میں قوت پیدا کرنے کے لیے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے ایک افسر مقرر کیا گیا ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام صوبوں کے زرعی محکموں اور حیوانوں کی پرورش کے کام کرنے والوں کے درمیان رابطہ پیدا کرے۔ یہ شخص انسانی خوراکوں کا ماہر ہے۔ امید ہے کہ اس کی کوششیں ہندوستانیوں کے مسئلہ غذائیت کے بہت سے پیچیدہ امور کو حل کرنے میں کامیاب ثابت ہوں گی۔

اس کے علاوہ ایک "قومی مجلس غذائی" قائم کی گئی ہے جس میں غذائیت کا تحقیقاتی کام کرنے والے، دودھ دینے والے جانوروں کے محقق، زراعتی کام کرنے والے اور تعلیمی و معاشی ماہر شامل ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحت عامّہ کے اس شعبے میں اب ہندوستان بہت کافی بیدار ہوتا جارہا ہے۔

آئندہ عمدہ صحّتیں ہوں گی سر الگزنڈر کے تبصرے سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک ہندوستان میں کس قدر علمی تحقیقات ہوتی رہی ہے۔ خصوصاً حال ہی میں کیا کیا کام ہوا ہے۔ زچگی کے امراض، صحت اور بہبودیٔ اطفال کے کام، دق اور ہیضہ جیسے متعدّی اور وبائی امراض کی روک تھام کی تدبیریں اختیار کی جاچکی ہیں۔ غرض ہندوستان کی صحت عامّہ کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے کے بعد سر الگزنڈر رسل پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند نے اپنی رپورٹ کو اس طرح ختم کیا ہے:-

> صحت عامّہ کے کاموں میں عوام و خواص بہت گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ امراض کو کم کیا جارہا ہے اور صحت عامّہ کے مسائل سے واقف ہونے کے لئے لوگ کوشاں ہیں۔ سرکاری اور رضاکارانہ طریق پر لوگوں کی تن درستی قائم رکھنے کی کوششیں مسلسل کی جارہی ہیں اور عوام کی منتخب کردہ حکومتیں بالخصوص ان معاملات میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں بلکہ بعض جگہ تو امور صحت کی وزارتیں بھی قائم ہیں اور کام نہایت سرعت و ضابطے کے ساتھ عمل میں آرہا ہے۔ وہ اس غرض کے لئے مناسب قوانین بنا کر اپنا کام کر رہی ہیں۔ ان تمام باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماضی کی بہ نسبت اب لوگوں میں معیار زندگی اونچا ہو رہا ہے۔ غرض اس وسیع ملک کے طول و عرض میں پبلک امور صحت سے دلچسپی فروغ پارہی ہے+

دانتوں کی حفاظت

جناب حکیم و ڈاکٹر محمد رحمت اللہ صاحب معروفی گورکھپور

“اگر آپ آئندہ نسلوں کو توانا اور قوم کو مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں تو دانتوں کی حفاظت پر کامل شغف اور توجہ کے ساتھ کوشش کیجیے۔”

یہ ہیں وہ الفاظ جو پرنس آف ویلز سابق شہنشاہ برطانیہ نے ایک ڈنٹل ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہے تھے۔ افسوس کہ ہندوستان کی نئی نسل دانتوں کے امراض میں تیزی کے ساتھ مبتلا ہوتی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ دانتوں کی اہمیت سے ناواقف ہیں۔ یورپ میں دانتوں کی حفاظت کو اتنا اہم سمجھا جاتا ہے کہ جا بجا دانتوں کے کالج اور ہسپتال قائم ہیں۔ صرف دانتوں کی تعلیم کا نصاب چار سال ہے۔ اسی ایک بات سے آپ دانتوں کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں دانتوں کے امراض کی بڑھتی ہوئی رو مغربی تہذیب کے “فیوض و برکات” میں سے ایک ہے۔ آج سے سو برس پہلے دانتوں کے بہت سے امراض کے نام سے بھی لوگ ناواقف تھے۔ مگر تہذیب جدید کی بدولت اب یہ امراض عام ہو رہے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جتنی مہذب اور شائستہ قومیں ہیں ان کے دانت کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بخلاف اس کے وہ قومیں جو تہذیب جدید کی برکتوں سے محروم ہیں۔ دانتوں کے تقریباً تمام امراض سے محفوظ ہیں۔ حالاں کہ نہ وہ منجن سے واقف ہیں نہ برش سے، نہ پوڈر، ٹوتھ پیسٹ سے!

تہذیب جدید کا ایک پھل ہمیں یہ بھی ملا ہے کہ دانتوں کے قدیم، مفید اور سادے طریقوں کو چھوڑ کر ہم نئے فیشن کے مطابق دانتوں کو ٹوتھ برش وغیرہ سے صاف کرتے ہیں۔ حالاں کہ تازی مسواک اس سے کہیں بہتر اور کم خرچ بالا نشین ہے۔ نیم کی تازی مسواک سے دانتوں کے جراثیم مر جاتے ہیں، منہ کی عفونت زائل ہو جاتی ہے اور دانت صاف اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔

طبیب روحانی (علیہ افضل الصلوٰۃ) نے تیرہ صدی پہلے مسواک کے استعمال کا حکم دیا اور ہمیشہ اس کی فضیلت بیان فرماتے رہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ “اگر میری اُمّت پر دشواری نہ ہوتی تو میں پانچوں وقت مسواک کے استعمال کا حکم دیتا۔” آپ نے یہ بھی فرمایا کہ “مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسواک کا اتنا حکم ہوا کہ مجھے اس کے فرض ہونے کا شبہ ہو گیا۔”

مگر مسواک استعمال کرنے کی چند شرطیں بھی ہیں۔ اگر ان کو پورا نہ کیا جائے تو فائدہ کم پہنچتا ہے۔ (۱) مسواک ہمیشہ تازی استعمال کی جائے۔ (۲) مسواک کے ریشے زیادہ سخت نہ ہوں ورنہ مسوڑھوں کے چھل جانے کا خوف ہے۔ (۳) مسواک کو مسوڑھوں پر اندھا دھند سختی سے نہ رگڑیں کہ وہ چھل جائیں۔ (۴) مسواک ہمیشہ نیم وغیرہ مانع عفونت درختوں کی ہو۔

غذا اور دانتوں کا تعلق کھانا کھانے کے بعد غذا کے چھوٹے چھوٹے ذرّے دانتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اگر انہیں کسی تدبیر سے صاف نہ کیا جائے تو یہ ذرّے متعفن ہو جاتے ہیں اور ان سے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جراثیم ایک خاص قسم کا تیزاب پیدا کر دیتے ہیں جس سے “انیمل” (مینائے دندان) گھس جاتا ہے اور دانتوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے و پائیوریا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

غذا جو ہم استعمال کرتے ہیں وہ بھی اپنا مفید و مضر اثر دکھاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں یہ معلوم ہونے ضرورت ہے کہ کون سی غذا دانتوں کے لیے مفید ہے اور کون سی مضر؟ انسانی غذا میں تنوّع زیادہ ہے۔ انسان حیوانی اور نباتی غذائیں کھاتا ہے۔ ان غذاؤں کا دانتوں پر کیا اثر پڑتا ہے اور یہ اثرات کس نوع کے ہوتے ہیں یہ سوال ذرا تفصیل طلب ہے۔

انسان کی غذا کے تین جز ہوتے ہیں۔ (۱) اجزائے لحمیہ (۲) اجزائے نشاستیہ (۳) چربی والے اجزا۔ ان تینوں میں اوّل الذکر اجزا دانتوں کے لیے سخت مضر ہیں۔ مگر نباتی لحمیات جو پھلوں اور ترکاریوں میں پائے جاتے ہیں، دانتوں کے لیے مفید ہیں۔ نشاستے دار

چیزوں کے کھانے کے بعد جو لعابِ دہن پیدا ہوتا ہے وہ اگرچہ بہت حد تک نقصان کی تلافی کر دیتا ہے مگر جو لوگ میدے اور نشاستے کی غذائیں زیادہ استعمال کرتے ہیں اُن کے دانتوں میں نشاستے کے چھوٹے چھوٹے اجزا رہ جاتے ہیں اور وہ متعفن ہو کر طرح طرح کے امراض پیدا کر دیتے ہیں۔ خالص شکر البتہ دانتوں کے لیے مضر ہے۔ اگر اس کو دانتوں کی تباہی و بربادی کے لیے ایک کیمیاوی شے کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچے مٹھائیاں، میدے اور نشاستے والی غذائیں زیادہ کھاتے ہیں۔ ان کے دانت عموماً کمزور اور خراب ہوتے ہیں۔

نشاستے والی غذاؤں کے استعمال کے بعد ان کی مضرت کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی پھل ضرور کھا لیا جائے۔ اگر پھل نہ مل سکے تو گاجر، مولی، گوبھی، کچّی پیاز وغیرہ بھی دانتوں کی صفائی کے لیے اچھی چیزیں ہیں۔

دانتوں کی صفائی کے طریقے دانتوں کی صفائی کے لیے سب سے عمدہ تازی مسواک ہی ہے۔ مگر موجودہ دور میں جب کہ تہذیبِ جدید کی مصروفیات انسان کو ایک منٹ کی مہلت نہیں دیتیں، تازی مسواک کا استعمال ذرا دشوار ہے، اس لیے اگر یہ میسر نہ آ سکے تو پھر عمدہ برش استعمال کر لینا چاہیئے۔ آج کل چوں کہ دانتوں کے برش کا استعمال بھی بڑھ گیا ہے، اس لیے ہم برُش کی استعمال کے کچھ قواعد بیان کرتے ہیں۔

دانتوں کے برُش بے شمار قسم کے ملتے ہیں۔ ان میں سے اچھّا برُش وہی ہے جو نہ زیادہ سخت ہو نہ زیادہ نرم۔ دانتوں کے منجن عموماً تین قسم کے ملتے ہیں۔

(۱) سنون (ٹوتھ پاؤڈر) (۲) بستہ منجن (ٹوتھ پیسٹ) (۳) سیّال (ماؤتھ واش)۔

ٹوتھ پاؤڈر کے استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چٹکی منجن کی لے کر دائیں ہاتھ سے خوب اچھی طرح دائیں بائیں اوپر نیچے دانتوں پر مل دیں۔ اس کے بعد ایک منٹ تک اس کو منہ میں رکھے رہیں۔ پھر برش کو دانتوں پر پھیریں کہ اوپر نیچے دائیں بائیں کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے۔ اس کے بعد پانی سے کلّی کر کے دانتوں کو صاف کر لیں۔

اگر بستہ منجن (ٹوتھ پیسٹ) ملنا ہو تو نلکی کو دبا کر منجن باہر نکالیں اور برش لگا کر دانتوں پر ملیں اس سے منہ میں جھاگ پیدا ہوگا اسے ایک منٹ تک منہ میں روکے رہیں تا کہ منہ کے جراثیم مر جائیں اور دانتوں پر سے میل کچیل اُتر جائے۔ پھر تھوک دیں اور پانی سے منہ صاف کر لیں۔

سیال منجن بہت کم مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کا بھی وہی طریقۂ استعمال ہے جو اوپر لکھا گیا۔

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

ازجناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

یقین مانیئے، برتھ کنٹرول نمبر کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اس موضوع پر اتنا وافر اور کارآمد مواد آج تک اردو زبان میں کسی نے بہم پہنچایا ہے اور نہ آئندہ اس برائے نام قیمت پر کسی کے بہم پہنچانے کی توقع ہے۔ باوجود آپ کی متعدد مذکورہ معذوریوں کے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ نمبر ہمدرد صحت کے تمام سابقہ نمبروں سے سبقت لے گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت میں اردو صحافت میں طب کا وہ بلند معیار کر دیا، جو کسی پرانے سے پرانے ادبی رسالے کو بھی شاید ہی حاصل ہو۔ اللّٰھمّ زِد فزِد ؎

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نوٹ:- ہر قسم کی طبّی کتابیں منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی سے منگایئے

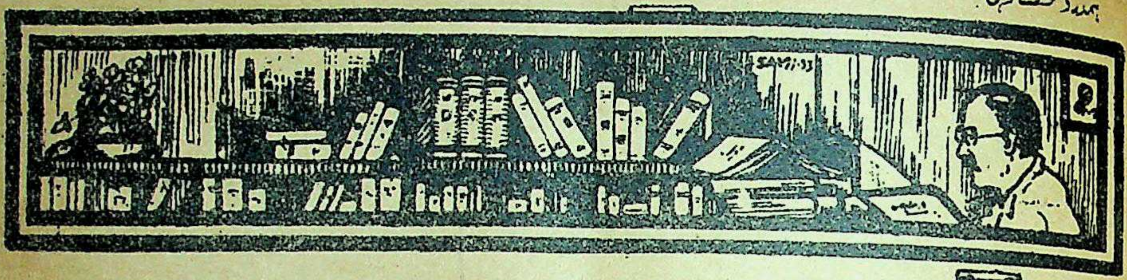

معلومات

جراثیم کا استعمال جنگ میں جرمن جنرل اسٹاف کے سرکاری اخبار نے جنگ میں بیماریوں کے جراثیم کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :-

لڑائی میں بیماریوں کے جراثیم سے کام لینے سے پہلے ہمیں خصوصیت کے ساتھ تین اہم سوالات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کس قسم کے جراثیم سب سے زیادہ مہلک اور ناقابل علاج اثر پیدا کرتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ان جراثیم پھیلانے کا بہترین ذریعہ کیا ہوگا اور تیسرا یہ کہ کون سے حالات بیماریاں پھیلانے اور وبائیں طاری کرنے میں سب سے زیادہ معاون ہوتے ہیں۔

پہلے سوال کے متعلق تو یہ ہے کہ ہمیں جراثیم کی نوعیت محدود اور مختص کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کی وبائیں پھیلانا جیسی کہ زرد بخار یا گردن توڑ بخار یا چیچک ہے، بہت امید افزا ہے اور ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس قسم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے بس صرف اسی قدر کرنا کافی ہے کہ مکھیوں یا جوؤں کی فوجیں کی فوجیں پھیلادی جائیں جن کے خون میں ان بیماریوں کے جراثیم بھرے ہوئے ہوں، اور کروڑوں کی تعداد میں تازہ تازہ جراثیم آلود مکھیاں اور جوئیں ہر وقت تیار رکھی جائیں۔ لیکن تمام باتوں کا لحاظ کرکے اگر دیکھا جائے تو یہ مناسب ہے کہ دشمن کے ملک میں طاعون کے جراثیم پھیلادیئے جائیں۔ طاعون کے جراثیم بہت ہی آسانی سے پیدا کرلئے جاتے ہیں۔ وہ سرد ملکوں میں اپنے زہریلے اثر کو قائم رکھتے ہیں۔ اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

پھیلانے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے؟ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ بہترین صورت یہی ہے کہ دشمن کے ملک میں شہری آبادی کے اندر مرض پھیلایا جاتے اور جو سپاہی کہ محاذ جنگ پر ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اگر جنگی محاذ پر وبا پھیل گئی تو اس کا اثر ہمارے سپاہیوں پر بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ وجوہ اور بھی ہیں جن کی بناء پر شہری آبادی ہی پر حملہ کرنا مناسب ہے۔ جراثیم کو دشمنوں کے ملک میں پھیلانے کے لئے ہوائی جہاز سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوں گے۔ ان پر اس قسم کی مشینیں لگائی جاسکتی ہیں کہ فوارے کی طرح پچکاریوں سے جراثیم آلود مکھیاں وغیرہ چھڑک دیں یا شیشے کے مرتبان یا بم اوپر سے برساتے رہیں جن میں جراثیم بھرے ہوئے ہوں تاکہ وہ زمین پر گرتے ہی ٹوٹ جائیں۔

تیسرے سوال کے متعلق یہ ہے کہ ہمیں بغور اس بات کا مطالعہ کرنا چاہیئے کہ مختلف وباؤں پر مختلف موسموں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور فضا کی گرمی یا نمی جراثیم کی قوت پر اثر ڈالتی ہے۔ گرمی کے موسم میں ایسی وبائیں زیادہ موزوں ہوں گی جن کا اثر آنتوں پر ہوتا ہے جیسے پیچش اور ہیضہ اور سرد موسم کے لئے آلات تنفس پر اثر کرنے والی وبائیں زیادہ مناسب ہیں۔ اس کے علاوہ جس ملک میں وبا پھیلانی ہے اُس کی زمین کا اور لوگوں کے طرز معاشرت کا بھی لحاظ کرنا پڑے گا۔

گاۓ کی دودھ کی اون دو سال پہلے دینو گرانڈی ایطالیہ کا برطانی سفیر لندن میں ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے دیکھا گیا تھا جو ساٹھ پونڈ مکھن نکلے ہوئے دودھ سے تیار کی گئی تھی۔ فیسسٹ پارٹی کے سیکریٹری نے یہ حکم نافذ کیا تھا کہ پارٹی کے تمام جھنڈے اسی ایطالوی پیداوار کے کپڑے سے بنائی جائیں۔ اس کپڑے کا نام "لینی ٹال" ہے اور یہ ۱۹۳۵ء میں ایجاد کیا گیا تھا۔ یہ کیزین سے بنایا جاتا ہے۔ کیزین مکھن نکلے ہوئے دودھ کا وہ جزو ہے جو اسکے دہی کے طور پر جمانے سے حاصل ہوتی ہے۔

سال ہا سال گزرے کہ دودھ اور مکھن بیچنے والی کمپنیاں اپنا بچا ہوا کیزین زمین میں دفن کر دیا کرتی تھیں۔ لیکن چند روز کے بعد یہ دیکھا گیا کہ جس زمین میں کیزین دفن کیا جاتا تھا وہ بے حد زرخیز بن گئی۔ ۱۸۹۸ء میں امریکہ کی کیزین کمپنی نے پہلی مرتبہ تجارتی اغراض کے لئے اسے تیار کرنا شروع کیا۔ اس کی تیاری کا طریقہ بہت ہی آسان ہے۔ مکھن نکلے ہوئے دودھ کو جما کر دہی بنا لیا جاتا ہے اور اس کے بعد اُسے دھو کر خشک کر لیا جاتا ہے۔ خشک ہونے پر اسے پیس کر سفوف کر لیا جاتا ہے اور یہی تیار شدہ کیزین ہے مکھن نکلے ہوئے دودھ میں تین فی صدی کیزین شامل ہوتا ہے۔ کیزین سب سے زیادہ کاغذ بنانے کے کام آتا ہے اور کاغذ بنانے والے تیار شدہ مال کا ستّر فی صدی خرید لیتے ہیں۔ رنگ ساز اور سریش بنانے والے بھی اسے اپنے کام میں لاتے ہیں۔ کُل پیداوار کا ۱۲ فی صدی وہ خرید لیتے ہیں۔

دودھ سے اون بنانے کے موجد امریکہ کے دو شخص ہیں جو حکومت امریکہ کے سرکاری کیمیا ساز ہیں۔ ایک کا نام اسٹیفن پی گولڈ ہے اور دوسرے کا ارل آف وہیٹر۔ انہوں نے کیزین سے اون تقریباً اسی طریقہ پر تیار کیا ہے کہ جس طرح سیلیولوز سے اے ین بنایا جاتا ہے۔ تیار شدہ اون خشک گھاس کے رنگ کی ہوتی ہے اور دیکھنے میں اعلیٰ درجہ کی دھلی ہوئی اور کتی ہوئی میرنیو اون کے مشابہ ہوتی ہے۔ کیزین سے بنی ہوئی اون میں کیڑا نہیں لگتا۔ موجدین کا یہ بھی دعوےٰ ہے کہ دہی جمانے کی غرض سے مختلف قسم کے تیزاب دودھ میں شامل کر کے وہ اس بات پر بھی قادر ہیں کہ وہ ریشم کی طرح ملائم یا مضبوط اور سخت قسم کی اون بنا سکیں۔ اگرچہ موجدین کو بالکل صحیح اندازہ نہیں ہے کہ تجارتی مقاصد کے لئے دودھ کی اون بنانے پر کس قدر لاگت آئے گی لیکن انہیں یقین ہے کہ یہ اون بہت کافی سستی پڑے گی۔

ایسپرین کس طرح ہلاک کرتی ہے؟ کارنیل یونیورسٹی کے طبی مدرسے کے ڈاکٹر کاری ایگلسٹن نے اپنے ایک مضمون میں حسب ذیل دلچسپ بیان شائع کرایا ہے:- ایسپرین انسان کو اس کا درد کھو دینے کے ذریعے سے ہلاک کیا کرتی ہے۔ ہمیں درد کے متعلق غلط فہمیوں میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔ درد خود ایک تکلیف دہ اور ایذا رساں چیز ہے لیکن درحقیقت ہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ درد قدرت کا سُرخ جھنڈا ہے جس کے ذریعے سے ہمیں آگاہ اور خبردار کیا جاتا ہے کہ جسم کی کوئی نہ کوئی کل بگڑ گئی ہے۔ ایسپرین اس درد کو دور کر کے گویا سرخ جھنڈے کو گرا دیتی ہے اور ہم مطمئن ہو جاتے ہیں کہ سب معاملہ ٹھیک ہو گیا اور اسی اطمینان میں اس وقت تک بیٹھے رہتے ہیں جس وقت تک خرابی لاعلاج نہ ہو جائے اور کچھ بنائے نہ بن سکے۔

ہزارہا انسان روزمرّہ صرف اس سبب سے نمونیا، سِل اور امراض قلب میں مبتلا ہو کر مرتے رہتے ہیں کہ ایسپرین اُن کے درد کو دور کر کے انہیں اطمینان دلا دیتی ہے کہ کسی طرح کا خطرہ نہیں ہے۔ ایسپرین مرض کی علامات کو پوشیدہ کر دیتی ہے، اس سے حلق کا ورم دور ہو جاتا ہے، اس سے دردِ سر بھی جاتا رہتا ہے، اور خطرات میں گِھرا ہوّا شخص خود کو محفوظ تصور کرنے لگتا ہے۔ اس کے ان اثرات کی بدولت مرض چپکے چپکے اپنا کام کرتا رہتا ہے اور اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب تمام دوا دارو بے سود ہو جائے۔

نباتاتی غذا کیوں ضروری ہے؟ عام طور پر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ ہمارے جسم سے فضلات اور غلاظتوں کے باہر نکلنے کا راستہ صرف ہماری آنتیں ہیں اور روزانہ جو پاخانہ ہم پھرتے ہیں بس وہی ایک غلاظت ہے جو ہمارے جسم سے نکلتی ہے۔

جسم انسانی کا دستور یہ ہے کہ جو غذا وہ کھاتا ہے اس کا فضلہ تو ضرور پاخانے ہی کی صورت میں خارج ہوّا کرتا ہے، لیکن جسم کی دیگر غلاظتیں جمع ہو ہو کر گردوں اور بدن کی جلد کے راستوں سے پیشاب اور پسینے کی شکل میں خارج ہوّا کرتی ہیں۔ گردوں اور جلد کے راستوں سے فضلات کو خارج کرنے میں ہمارے خون کے نمک ٹھیلے والوں کا کام دیتے ہیں اور پانی بمنزلہ ٹھیلے کے ہوتا ہے جس پر لاد کر غلاظتوں کو شہر بدر کیا جاتا ہے۔

یہ نمک روزانہ ہمارے جسم سے چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک کی مقدار میں خارج ہو جاتے ہیں اور ضرورت ہے کہ روزمرہ وہ کہیں سے ہمارے بدن میں داخل ہوں۔ معدنی نمکوں کو ہمارا جسم قبول نہیں کرتا اور نہ ممکن تھا کہ ہم روزانہ چھٹانک آدھ پاؤ نمک پھانک لیا کرتے۔ ہمارے جسم کی ضرورت صرف غیر معدنی یعنی نباتاتی نمک سے پوری ہو سکتی ہے اور ہماری اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قدرت نے اپنی فیاضی سے تمام عالم نباتات ہمارے لئے پیدا کر دیا ہے۔ یہ نباتاتی دنیا گویا ہمارے جسم کے لئے کیمیاوی معمل ہیں جہاں ہمارے لئے نمک تیار ہوا کرتا ہے۔ دودھ بھی اس قسم کا نمک ہمارے بدن کے لئے مہیا کرتا ہے۔ اور خواہ ہم دودھ پئیں یا سبز ترکاریاں اور پھل کھائیں یہ نمک حسب ضرورت ہمارے جسم کو ملتے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں بہت سے انسان کافی مقدار میں نہ تو دودھ پیتے ہیں اور نہ پھل اور سبزی کھاتے ہیں۔ اِن لوگوں کے جسم سے غلاظتوں کا اخراج پورے طور پر نہیں ہوتا اور تمام جسمانی نظام میں ابتری پھیل جاتی ہے۔

دمے کے لئے ہیلیم یہ مشہور اور نہایت قیمتی گیس، جو پہلے جنگی غباروں کے لئے استعمال میں آتی تھی، اب دمے کے مرض کو دور کرنے کے لئے استعمال میں لائی جا رہی ہے۔ امریکہ میں بہت سے مریضوں کو، جو سانس بھی نہ لے سکتے تھے، اس گیس کی مدد سے بچا لیا گیا اور اب وہ آسانی کے ساتھ سانس لے سکتے ہیں۔

جب ان مریضوں کو دو تہائی ہیلیم اور ایک تہائی آکسیجن کا مرکّب سانس لینے کے لئے دیا گیا تو ان کا سانس درست ہو گیا۔ ہیلیم ایک ایسی گیس ہے جو عام ہوا سے بہت ہلکی ہے اور نہایت خفیف ذرّوں پر مشتمل ہے۔ اِس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب سے پہلے ہیلیم گیس کا پتہ آفتاب میں لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد اِس دنیا میں اِس کی سائنس والوں کو تلاش ہوئی اور آخر کار اسے پا لیا گیا۔

جوان عمر نشے باز امریکہ کی پبلک ہیلتھ سروس کے ڈاکٹر مائیکل پیس کرنے ۱۰۳۶ مریضوں کو دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ جوان عمر کے لوگوں کے لئے بڈھے اور ادھیڑ لوگوں کے مقابلے میں نشے بازی کے نقصانات زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ پہلے اس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہے کہ شروع شروع میں نشے کا مریض کس طرح کسی خاص نشے کا عادی بنا۔ آدھے سے زیادہ مریضوں نے یہ بات بتائی کہ انہیں نشے بازی اور نشے کی دوا کھانے کی علت ۲۰ اور ۳۰ سال کی عمر کے درمیان لاحق ہوئی۔ نوجوانوں میں قدرتی طور پر نشے بازی کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور شاید ہی کسی شخص کو جس کی عمر پچاس سال سے اوپر ہو، کسی نشہ کا مریض اور شکار بنتا دیکھا گیا ہے۔ اگر اس سلسلے میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہوں تو شروع شروع میں ہی ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

ہر عورت پاگل ہوتی ہے۔ ڈنمارک کے ایک پروفیسر نے عورتوں کو پیدائشی طور پر نیم پاگل قرار دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں گزشتہ پندرہ برس کی تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عورتیں پیدائشی طور پر دماغی اعتبار سے نہایت کمزور ہوتی ہیں۔ ان کی دماغی کمزوری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ان میں عشق کا مادّہ ضرورت سے زیادہ پایا جاتا ہے جو دماغی کمزوری اور نیم پاگل پن کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں میں بولنے کا مرض بھی بہت زیادہ ہے جو دماغی کمزوری کی علامت ہے نیز وہ ان چیزوں اور ان حرکات سے بہت خوش ہوتی ہیں جن سے احمق اور بیوقوف خوش ہوا کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ عورتوں میں مردوں کے مقابلے میں پاگل پن کے جراثیم بہت زیادہ ہیں۔

المونیم کا لباس دھاتوں کا تازہ ترین استعمال یہ دریافت ہوا ہے کہ اِن سے بہت ہلکی قسم کے لباس بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ المونیم کے تاروں سے، جو ریشم کی مانند نرم ہیں، بہت ہی کم وزن کے لباس تیار کئے جا رہے ہیں۔ المونیم کا کپڑا دور سے ساٹن جیسا معلوم ہوتا ہے، اور اس میں ساٹن کی طرح شکن بھی پڑتے ہیں۔ اب تک المونیم سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دھاتوں میں چوتھے درجے پر ہے۔ مگر توقع کی جاتی ہے کہ اس جدید ایجاد سے اس کا استعمال بڑھ جائے گا۔

مجربات

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ اکسیر نظر چھٹانک بھر صاف روئی لے کر اُسے نیم کی کونپلوں اور نیم کے پھولوں کے ساتھ کوٹ کر ٹکیاں سی بنا لیں۔ پھر جب وہ سوکھ جائیں تو ان کو مہندی کے دو تولے پانی میں تر کر کے سکھائیں۔ پھر سوت دو تولے کے پانی میں تر کر کے سکھائیں۔ اسی طرح سونف دو تولے، چاکسو ۲ تولے، افیون ۶ ماشے، پھٹکری گلابی ایک تولہ، مرچ سفید ایک تولہ، سرس سیاہ ایک تولہ کے پانیوں میں ایک دوسرے کے بعد تر و خشک کریں۔ اس کے بعد دوا کی چار بتیاں بنا لیں۔ اور ایک چراغ میں چار تولے تل کا تیل ڈال کر ایک بتی جلائیں۔ لو کے اوپر کوئی رکابی لٹکا دیں تاکہ کاجل اس میں لگتا رہے۔ اسی طرح چاروں بتیاں جلا کر کاجل حاصل کریں۔ پھر اس سب کاجل میں مشک ۴ رتی اور زعفران ایک ماشہ ملا کر خوب حل کریں اور ایک شیشی میں بند کر کے رکھ لیں۔

فوائد:۔ اس سُرمے کے بہت سے فائدے ہیں۔ تمام امراض چشم کے لیے اکسیر ہے۔ بچوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوقی، کوئلور

جامع النفع بادرنجبویہ، اسطوخودوس، گل منڈی، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ خشک، تخم خطمی، تخم خبازی، گل گاؤزبان، بہدانہ شیریں، تخم خشخاش سفید، ہر ایک ۱۰ ماشے، دارچینی ۶ ماشے، دارفلفل ۶ ماشے، پودینہ خشک ۶ ماشے، مغز پنبہ دانہ ۶ ماشے، کنجد سفید مقشر ۶ ماشے، طباشیر کبود، موصلی سفید، موصلی سیاہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، لسان العصافیر، بیج بند، تخم اٹنگن، تخم گزر، تخم شلغم، تخم پیاز، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ستاور، تخم تال کھانا دریائی، تخم سروالی، تودری سفید، تودری زرد، تودری سرخ، سمندر سوکھ، میدا لکڑی، اگر، تج قلمی ہر ایک ۱۰ ماشے، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز فندق ہر ایک تین ماشے، سبوس اسپغول ۲ تولے، ترنجبین خراسانی مصفیٰ ۵ تولے۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان لیں اور حسب دستور شہد خالص سہ چند کے قوام میں ملا کر ورق نقرہ ۷ عدد اور ورق طلا ۳ عدد خوب حل کر کے شیشے کے مرتبان میں رکھ لیں اور کچھ دنوں کے بعد استعمال کریں۔

خوراک ۹ ماشے سے ایک تولہ تک صبح ہی صبح عرق گاؤزبان نیم گرم ۱۰ تولے کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ معجون، ۷ جون ۱۹۳۹ء کو میں نے ایک مریض کے لیے تجویز کی تھی، جسے جریان اور کثرت احتلام کے ساتھ ساتھ ضعف دماغ کی وجہ سے اکثر نزلہ اور زکام کا دورہ ہو جایا کرتا تھا۔ نیز ضعف گردہ و مثانہ، قبض اور رطوبت معدی کی شکایات بھی شامل تھیں۔ بحمدللہ کہ اس معجون سے ساری شکایتیں جاتی رہیں۔ آپ بھی موقع و محل کی مناسبت سے اسے استعمال کر کے فائدہ حاصل کریں۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر "حبیب الاطباء"

کشتہ قلعی خاص پارہ ۵ تولے، سم الفار ۲ تولے قلعی ۱۰ تولے۔ قلعی کو پگھلا کر اس میں پارہ شامل کریں۔ اس کے بعد سم الفار ملا کر ۱۰ تولے آک کے دودھ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد سنا مکی، برگ بھنگ، برگ حنا، اجوائن اور بھلانوہ پاؤ پاؤ بھر لے کر پانی میں پیس لیں اور حسب معمول نغدہ بنا کر دوا کی ٹکیاں اس میں رکھ دیں۔ ۱۵ سیر اُپلوں کی آنچ سے عمدہ کشتہ تیار ہو جائے گا۔ مقدار خوراک ۱ رتی، مکھن یا ملائی میں ملا کر۔

فوائد :۔ مقوی باہ اور دافع جریان ہے ۔ مادے کی کمی اور سرعت انزال کو دور کرتا ہے ۔

حب آتشک رس کپور اور دارچکنا تولہ تولہ بھر لے کر ادرک میں دو دن تک کھرل کریں، پھر مونگ برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی حلوے میں رکھ کر نگل لیا کریں ۔

فوائد :۔ آتشک خواہ نئی ہو یا پرانی، دونوں کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے ۔ بغیر منہ آئے یا قے و دست ہوئے شکایت جاتی رہتی ہے ۔

دوائے چشم زعفران ۱ ماشہ، افیون عمدہ ۲ ماشے، پھٹکری سفید، سمندر جھاگ، نوشادر، نیلا تھوتھا، زنگار ہر ایک ۴ ماشے، صمغ عربی ۶ ماشے ۔ سب چیزوں کو دو دن تک خوب کھرل کر کے رکھیں اور ایک ایک سلائی آنکھوں میں لگائیں ۔

فوائد :۔ ابتدا ئے نزول، شب کوری، سفیدی، ناخنہ اور پڑبال وغیرہ آنکھ کے مرضوں کے لیے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

جناب ڈاکٹر، آر۔ ایس ۔ کنور صاحب، بلاس پور

اکسیر بدن عناب ۱۰ تولے، گوندچھوارہ ۱۰ تولے، پان کی جڑھ ۵ تولے، برادہ آہن ۳ تولے، چنے کا بورا ۳ تولے، انگور کا رس آدھ سیر، ارنڈ کی جڑ کا چھلکا ۵ تولے، پان کے پتوں کا رس ایک پاؤ، دانہ الائچی خورد کوفتہ ۵ تولے، درخت سوہانجنے کا چھلکا ۵ تولے ۔ ان سب دواؤں کو بیس سیر پانی میں بھگو کر دو آتشہ عرق کشید کریں اور دو سے چار تولے تک صبح نہار منہ پلائیں ۔

فوائد :۔ مقوی اعصاب، مقوی بدن، ممسک، مبہی، مصفی خون اور مسمن بدن ہے ۔

اکسیر دم کشی جھڑبیری کی جڑ کا چھلکا، منقی ہر ایک دو دو سیر پختہ، انجیر ایک سیر پختہ، دارچینی، ملیٹھی، برگ بانسہ ہر ایک ایک پاؤ پختہ، سونف ایک سیر پختہ ۔ پہلے بیری کے جڑ کے چھلکوں کو ایک من پانی میں جوش دیں ۔ جب بیس سیر پانی رہ جائے تو باقی دواؤں کو کوٹ کر برتن میں شامل کر دیں اور برتن چالیس روز تک دھوپ میں رکھ کر پانی صاف کر لیں ۔ اگر بیمار اس دوا سے نفرت کرے تو اس کا عرق کشید کر لیں ۔ دو تولے صبح اور دو تولے شام کو یہ عرق پلائیں ۔

فوائد :۔ دم کشی خواہ کیسی ہی پرانی کیوں نہ ہو، اس عرق سے رفع ہو جاتی ہے ۔

اکسیر دنداں پھٹکری، سمندر جھاگ، مازو ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر منجن بنالیں اور ہر روز صبح اٹھ کر دانتوں پر برش یا مسواک سے ملیں

فوائد :۔ تین روز کے ہی استعمال سے دانتوں سے خون آنے کو روکتا ہے، منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے ۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں

جناب حکیم انوار احمد صاحب ایاز ناروی آصفک

لیپ پستان جو کا آٹا دہی اور سرکے میں گوندھ کر مہینے میں تین چار دفعہ پستانوں پر لگائیں ۔

فوائد :۔ پستانوں کو بڑھنے سے روکتا ہے ۔

لیپ خارش مغز بادام تلخ، سنا رکی، مردار سنگ ۳۔ ۳ درم، کنجد دس درم ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سرکے اور روغن میں بھیگ کر لیپ کریں ۔ **فوائد** :۔ کھجلی کے لیے مفید ہے ۔

روغن داد بڑے سوراخ دار مازو لے کر نیم کوفتہ کریں ۔ پھر انہیں آگ پر رکھ کر جلائیں ۔ لیکن جلانے سے پہلے ایک چینی کا پیالہ مازو پر اوندھا کر رکھ دیں تاکہ مازو کا تیل اس میں جا کر لگ جائے ۔ یہ تیل داد کو اچھی طرح رگڑ کر لگائیں ۔ **فوائد** :۔ سخت قسم کے داد کے لیے نہایت مفید دوا ہے

جناب حکیم ابو محمد اعظم رائی پیٹ، مدراس

سفوف مسمن بدن بادام مقشر ۱ تولہ، نشاستہ ۱ تولہ، کتیرا ۱ تولہ، نبات سفید ۳ تولہ ۔ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر ۶۔ ۶ ماشے دوا صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں ۔ **فوائد** :۔ بدن کو یہ دوا فربہ کرتی ہے ۔

منجن پائیوریا عاقرقرحا، شب یمانی۔ فل فل گرد۔ تینوں چیزیں برابر کی لے کر منجن بنالیں اور صبح وشام دانتوں پر ملیں۔

فوائد:- پائیوریا کے لیے یہ منجن نہایت مفید ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔

سفوف دافع جریان ثعلب مصری، کندر، جفت بلوط، خولنجان، تخم خشخاش سفید، مصطگی، طباشیر، گلنار۔ سب چیزیں برابر کی لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر ہم وزن کھانڈ ملا کر رکھیں۔ ۹ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- جریان اور احتلام کے لیے یہ سفوف نہایت مفید ہے، سرعت کو دور کرتا ہے۔

جناب حکیم یٰسین خاں صاحب ریاست چرکھاری

سفوف کرامتؐ شورہ قلمی ایک تولہ، ریوند چینی ایک تولہ، جوکھار ایک تولہ، زیرہ سفید ۸ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک رتی سے چار رتی تک تازے پانی کے استعمال کریں۔

فوائد:- قلت حیض، درد کمر، درد پیڑو اور درد حیض کے لیے نہایت مفید سفوف ہے۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

نارائنی چورن سنا مکی ۳ پاؤ، کالادانہ ڈیڑھ پاؤ، تردی ۳ چھٹانک، نمک خوردنی ایک چھٹانک۔ سب دواؤں کو کوٹ کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک ہمراہ گل قند کھلائیں۔

فوائد:- قبض کشا اور مصفّیٔ خون ہے۔ بارہا کا مجرّب ہے۔ (از پنڈت رام کشن صاحب خان گڑھی)

ڈائریا پاؤڈر بیل گری، تج، گل نار، صمغ عربی ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ایک ماشہ سے ۶ ماشے تک ہمراہ شربت انار کھلائیں۔ فوائد:- ہر قسم کے دست اور پیچش کے لیے اکسیر ہے۔ کئی دفعہ کا آزمودہ ہے (ایضاً)

کالرا پلز افیون ۳ ماشے، مرچ سرخ ۳ ماشے، ہینگ ۶ ماشے کافور ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد: ہیضہ اور دستوں کے لیے مجرّب ہے۔

سنگرہنی کپاٹ ہلیلہ سیاہ، پوست خشخاش، گیرو، کشنیز خشک، بادیان، کچور، انار دانہ، سونٹھ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ۶ ماشے یہ سفوف ہمراہ شربت انار استعمال کرائیں۔

فوائد:- دست، پیچش اور سنگرہنی کے لیے مفید ہے۔ اس کی پہلی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔ (ایضاً)

کورائزا مکسچر کیمفوروڈین ۰ ابوند، امیونیا کلورائڈ ۵ گرین، سوڈا سیلی سلاس ۰ اگرین، ایکوا ایک اونس تک، یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں استعمال کرائیں۔ فوائد:- نزلہ اور زکام کے لیے اکسیر ہے۔ (از لالہ چیلا رام صاحب مغلانی)

اکزیما پاؤڈر کچلہ، آملہ اور سپاری کو جلا کر کوئلا بنائیں۔ پھر اس میں گندک، طوطیا سبز، سہاگہ، کالی مرچ اور کتھ ہم وزن شامل کر کے کوٹ چھان لیں۔ پہلے زخموں پر کار بالک آئل لگا کر اوپر یہ دوا چھڑک دیں۔

فوائد:- نئے اور پرانے اکزیما کی مستند دوا ہے۔ (از پنڈت رام کشن صاحب خان گڑھی)

نمک شاہی نمک سنگ، نمک سانبھر، نمک سیاہ نوشادر ہر ایک ۲ تولے، تخم کرفس، نانخواہ، فل فل سیاہ، زنجبیل، قرنفل، زیرہ سیاہ، جوزبوا ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو سرکۂ انگوری آدھ سیر میں ڈال کر یہاں تک جوش دیں کہ سب دوائیں ایک ذات ہو کر خشک ہو جائیں۔ اس کے بعد دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ۔

فوائد:- امراض معدہ کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کے درد اور بدہضمی وغیرہ کو دور کر کے معدے کو قوت دیتی ہے۔ (ایضاً)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے آئی ہے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام دونوں کی ہر طبّی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں۔ جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچّوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچّوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل اُن کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچّوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بہ مشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس کے اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ۴۰ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

افسانہ

دقّ المحبّۃ

از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب، دہلی

شیخ اکبر علی شہر کے خوش حال لوگوں میں سے تھے۔ اُنہیں ورثے میں تین سو روپے ماہوار کی جائداد ملی تھی۔ آدمی منتظم اور با سلیقہ تھے۔ اس لیے یہ آمدنی ان کے مصارف کے لیے کافی سے کچھ زیادہ تھی۔ وہ پُرانے زمانے کے تعلیم یافتہ بزرگ تھے۔ اُنھوں نے اردو فارسی کی کتبی تعلیم حاصل کی تھی۔ حساب وکتاب اور خاص کر زمینداری کے اُصُول اور معاملات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ بہی کھاتہ اور خسرہ کھتونی کے تو ایسے ماہر تھے کہ ان کا منشی کاغذات پیش کرتے ہوئے ہمیشہ خوف کھاتا تھا کیوں کہ شیخ صاحب کی دوربین نگاہیں پہلے ہی لمحے میں غلطیاں معلوم کر لیتی تھیں۔

شیخ صاحب اگرچہ نئی تعلیم سے نا آشنا تھے تاہم اپنی روشن خیالی اور معاملہ فہمی کی بنا پر اُنہوں نے اپنے صاحب زادوں کو انگریزی تعلیم دلوائی تھی۔ بڑے صاحب زادے تو بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کر چکے تھے اور دو چھوٹے لڑکے اسکول میں پڑھ رہے تھے۔ شیخ صاحب کے بڑے صاحب زادے اختر علی نہایت خلیق، خوش مزاج اور خوش رُو نوجوان تھے۔ لیکن بدنصیبی سے آج کل صاحب فراش تھے اور مرض بھی ایسا تھا جس کا نام موت کا دوسرا نام ہے یعنے دق۔ ان کا ٹمپریچر صبح کے وقت ۹۸ یا ۹۹ ہوتا تھا۔ دوپہر سے بڑھ کر شام کے وقت سو تک پہنچ جاتا تھا کبھی کبھی موسمی تغیّر یا معمولات کی تبدیلی سے بخار سو سے بھی بڑھ جاتا تھا۔

بے چارے اختر کا یہ مرض ایک دل گداز حقیقت پر مبنی تھا۔ جن دنوں وہ بی۔ اے کا امتحان دینے کے بعد بے چینی کے ساتھ نتیجے کا انتظار کر رہا تھا اُسے ایک دوست سے ملنے کے لیے آگرے جانا پڑا۔ اس دوست کے ہاں وہ ایک بالاخانے پر ٹھیرایا گیا اِس بالاخانے کے محاذ میں ایک اور بالاخانہ تھا جس کے کھلے ہوئے دریچے اندرونی مناظر کو بے نقاب کر دیتے تھے۔ اختر نے پڑوس کے اس بالاخانے پر کیا دیکھا؟ حسن مجسم، ناز سراپا پندرہ سولہ سال کی ایک لڑکی، جس کے چہرے کی معصومیّت اور سادگی بتا رہی تھی کہ وہ دوشیزہ ہے۔ حُسن کی یہ تجلّیاں سادہ دل نوجوان کے لیے عموماً خرمن سوز ثابت ہوتی ہیں۔ غریب اختر بھی پہلی نگاہ میں صبر و ہوش کی کائنات کھو بیٹھا۔ یہ منظر زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہا اور یہ دل ربا تصویر اختر کے دل پر اپنے خوں چکاں نقش و نگار چھوڑ کر رخصت ہو گئی۔

اختر، جو ایک مسلّمہ کالج کا گریجوایٹ تھا، اور جس نے مشاہیر یورپ کی فلسفیانہ تعلیمات کا کافی مطالعہ کیا تھا، اُس بچے کی طرح اداس تھا، جسے ایک کھلونا دیا گیا ہو اور پھر چھین لیا گیا ہو۔ اختر کی اُداسی، خاموشی اور خیال آرائی پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ چائے کی ٹرے لئے ہوئے ایک خادمہ نمودار ہوئی اور چند منٹ میں اس کا میزبان دوست بھی مقابل کرسی پر نظر آیا۔ اختر کے میزبان کو اس کے دلی تاثرات کا بالکل پتہ نہ تھا۔ اختر نے باتوں باتوں میں پڑوس کے رہنے والوں کا حال پوچھا لیکن اُس نے مطلق لاعلمی ظاہر کی۔

اس مکان میں اختر کا قیام آٹھ دس روز رہا اور اس دوران میں بار بار آنکھیں آپس میں دوچار ہوتی رہیں۔ ادھر جمی ہوئی نگاہیں، جن سے تو دن کی بارش ہو رہی تھی، اور اُدھر گلابی ہونٹوں پر تبسّم کی لہریں ثابت کر رہی تھیں کہ "دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی"۔ ایک دن اختر نے جرأت کر کے ایک نامۂ محبّت بھی "بادِ صبا" کے توسط سے پہنچا دیا۔ اس میں اُس نے اپنا نام اور مفصل پتہ درج کر کے خط وکتابت کی خواہش کی تھی۔ اس خط کا جواب کچھ دیر قائم رہنے والی اور پھر تبسم کے ساتھ جھک جانے والی نظر کے سوا کچھ نہ تھا۔ بہر حال اپنے والد کی طلبی پر اختر بادل ناخواستہ اپنے گھر واپس آگیا۔

دو تین دن کے بعد امتحان کا نتیجہ شائع ہوا۔ اور خدا کے فضل سے وہ کامیاب تھا۔ گریجوایٹ بن جانے کے بعد ماں باپ کی نظر میں اس کی اہمیت بڑھ گئی تھی اور کسی قدر حق آزادی اُن کے لیے تسلیم کر لیا گیا، جس کی بنا پر وہ موقع نکال کر ایک دفعہ اور آگرے پہنچا۔ اور اپنے دوست کے

بالاخانے پر مقیم ہوا لیکن ایک ہفتہ مسلسل قیام کرنے پر بھی وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ پڑوس کے بالاخانے پر اس نے سب کو دیکھا لیکن نہ دیکھا تو اُس ماہ پیکر کو جس کی تمنا اُسے وہاں کھینچ کرلے گئی تھی۔ آخر وہ "ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم"، پڑھتا ہوا وطن واپس ہوا۔

گھر آئے ہوئے ابھی ایک ہفتہ گزرا ہوگا کہ اُسے ایک لفافہ موصول ہوا۔ اس لفافے نے آتش شوق کو اور بھڑکا دیا۔ رسم الخط پاکیزہ، عبارت دل کش، لفظ لفظ میں رعنائی، اور حرف حرف میں دل ربائی، پردے پردے میں اظہار اشتیاق، آگرہ کی دعوت، تاج محل میں نظارۂ قریب کی اُمید، خط کی راقمہ کا نام "عالم آرا" تھا۔ کون عالم آرا؟ وہی جس نے آگرے میں اختر کو بہ یک نظر بندۂ بے دام بنا لیا تھا۔

یہ خط ملتے ہی اختر نے پھر سفر کی تیاری کی۔ یہ سفر پہلے سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہوا۔ "لیکن بڑھی نہ بات سوال وجواب سے" ایک ہفتہ ایک خواب کی طرح گزر گیا۔ اس کے بعد نظاروں کا سلسلہ ایک دم موقوف ہوگیا اور اختر کو دل تھامے ہوئے گھر واپس آنا پڑا۔ اس طرح کے دو تین موقعے اور پیش آئے اور عالم آرا کی محبت اختر کے دل میں پتھر کے نقش بن کر رہ گئی۔

محبت اپنے ساتھ مشکلوں اور مصیبتوں کا ایک طوفان لے کر آتی ہے۔ اُس کی ابتدا دل فریبیوں سے ہوتی ہے۔ اختر بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہ رہ سکا۔ محبت کی ان ابتدائی منزلوں کے بعد مشکلوں نے اُسے گھیر لیا۔ اختر کے والد دو بھائی تھے اکبر علی اور اصغر علی۔ والد کے انتقال پر جب جائداد تقسیم ہونے لگی تو دونوں بھائیوں میں اختلاف ہوگیا۔ یہ اختلاف دونوں بھائیوں اور ان کی بیویوں میں اس قدر بڑھا کہ ایک دوسرے کی شکل سے بے زار ہوگیا۔ شیخ صغر علی دوسرے مکان میں چلے گئے اور ملنا جلنا بالکل موقوف ہوگیا۔ ان واقعات پر سترہ سال گزر گئے۔ چوں کہ شیخ اصغر علی نے ملازمت اختیار کی تھی اس لیے وہ زیادہ تر پردیس میں رہے اور اب پنشن لے کر وطن میں آگئے تھے۔ وطن میں آتے ہی وہ یکایک بخار میں مبتلا ہوئے اور زندگی کی اُمید باقی نہ رہی۔ شیخ اکبر علی کو جب چھوٹے بھائی کا یہ حال معلوم ہوا تو خون نے جوش مارا اور وہ بیوی بچوں کو ساتھ لے کر بے اختیار ان کے گھر چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ اختر آگرے گیا ہوا تھا۔ سترہ سال کے بعد دونوں بھائی باہم مل کر دیر تک روتے رہے۔ لیکن اس گریہ وزاری اور بھائی کی اچانک ملاقات کا نتیجہ شیخ صغر علی کے حق میں بہت خوش گوار نکلا۔ اُنہیں شدت کے ساتھ پسینہ آیا اور رفتہ رفتہ بخار اُتر گیا۔ دو تین دن میں بخار کا اثر بالکل زائل ہوگیا اور جسم میں کچھ قوت آنے لگی۔

اب دونوں بھائی ادھیڑ عمر کی منزل میں تھے طبیعتوں کا جوش سکون سے بدل چکا تھا۔ اُنہوں نے پچھلے سب واقعات فراموش کر دیئے۔ شیخ اکبر علی کو معلوم تھا کہ چھوٹے بھائی کی مالی حالت ان سے بہتر ہے۔ اولاد میں صرف ایک لڑکی تھی جس کا نام صغریٰ تھا۔ صغریٰ کو دیکھ کر شیخ اکبر علی اور اُن کی بیوی حیران رہ گئیں۔ حسین، نازنین، اندھیرے گھر کا اُجالا، چال ڈھال انتہائی نستعلیق۔ دونوں کا ذہن ایک ساتھ اختر کی طرف منتقل ہوا کہ اس سے اچھی بیوی اختر کو نہیں مل سکتی۔ لاکھوں روپے کی تنہا وارث، حسب ونسب کا پوچھنا نہیں۔ یہ حسن وجمال، یہ شائستگی، یہ تعلیم۔ میاں بیوی نے باہم مشورہ کر کے اختر کا پیام دیا۔ اختر خوش رُو تھا۔ گریجوایٹ تھا۔ خوش حال باپ کا بیٹا تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بھتیجا تھا۔ شیخ صغر علی کے پاس اس کے سوا جواب ہی کیا تھا کہ "آپ کی لڑکی ہے آپ کو اختیار ہے"۔

الغرض یہ بات طے ہوگئی۔ اختر جب آگرے سے واپس آیا تو چچا کے آداب کو گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ صغریٰ کو بھی دیکھے اور فیصلہ کرے کہ اُس کے انتخاب اور ماں باپ کے انتخاب میں کیا فرق ہے۔ لیکن ہندوستانی رسم ورواج سے وہ شاید بے خبر تھا کہ پیام دیے جانے کے بعد ناممکن تھا کہ سسرال کا کوئی آدمی لڑکی کا سایہ بھی دیکھ سکے چہ جائیکہ منگیتر۔ البتہ جب وہ واپس ہونے لگا تو اس نے ایک سیاہ فام نوجوان لڑکی کی جھلک پسِ پردہ ضرور دیکھی جس کے بدنما نقش ونگار اس کی حسن پرست آنکھوں کے لیے بہت زیادہ تکلیف دہ تھے۔ اس کے فلسفیانہ دماغ میں خیالات کا ہجوم تھا اور وہ انسانی طبائع کے اختلاف پر غور کر رہا تھا۔ "اماں جان اس لڑکی کو خوب صورت کہتی ہیں۔ صرف اس لیے کہ ایک بڑی جائداد اور شاہانہ جہیز اس کے ساتھ آنے والا ہے۔ لیکن ان کو اور ابا جان کو معلوم نہیں کہ اگر ایک سلطنت بھی اس لڑکی کے جہیز میں آئے تو مجھے منظور نہیں۔ میں صرف 'عالم آرا' کا ہوں۔ دمرا عہد سے ست با جاناں، میں مر جاؤں گا لیکن اس عہد کے خلاف نہیں کروں گا"۔

ان واقعات پر چھ مہینے گزر گئے۔ اختر اس دوران میں کئی بار آگرے گیا لیکن اُسے ہمیشہ ناکامی ہوئی۔ تفتیش اور تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لیکن عالم آرا کا سراغ نہ ملا۔ کوئی خط نہیں، کوئی خبر نہیں۔ اِدھر یہ ناکامیاں تھیں اور اُدھر ماں باپ شادی کے اہتمام میں

لگے ہوئے تھے۔ اختر نے جب دیکھا کہ معاملات تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں تو اُس نے بعض ہم عمروں کے ذریعے سے باپ کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا کہ وہ کسی طرح چچا کی بیٹی سے شادی کرنے پر رضامند نہیں۔ شیخ اکبر علی اگرچہ روشن خیال تھے لیکن نہ اس قدر کہ بیٹے کی اس جسارت کو گوارا کر لیتے۔ اتنا سننا تھا کہ وہ برس پڑے۔ اختر کو بہت بُرا بھلا کہا۔ اس معاملے میں اختر کی والدہ بھی اپنے شوہر کی ہم خیال تھیں۔ اختر کو اتنا مجبور کیا گیا کہ اس کے سامنے دو راہیں تھیں۔ یا چچا کی بیٹی سے شادی کرے یا ماں باپ سے تعلقات توڑ لے۔ اگر اسے عالم آرا کا سراغ معلوم ہوتا تو شاید ماں باپ سے وہ تعلقات منقطع کر لیتا۔ لیکن وہ بالکل تاریکی میں تھا۔ اس لیے اس کا دل شدید کش مکش میں مبتلا ہو گیا۔ اس کش مکش سے غم و غصے کی جو کیفیتیں پیدا ہوئیں، دل ہی میں بیٹھا بیٹھا دررہنے سے جو مستقل اضمحلال رونما ہوا اور خورد و خواب میں جو فرق آیا ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ اختر کو بخار رہنے لگا، ایک خاص قسم کا بخار۔ دھیمی آنچ جو ہر وقت قائم رہتی تھی۔ بڑھتی بھی لیکن گھٹتی نہ تھی۔ چہرے کی تازگی رخصت ہو گئی۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت جواب دینے لگی۔ رفتہ رفتہ وہ صاحبِ فراش ہو گیا۔

ماں باپ کو اپنے نوجوان اور لائق بیٹے کی علالت سے بہت فکر ہوا۔ علالت کے اسباب سے وہ بالکل بے خبر تھے۔ شیخ اکبر علی شادی بیاہ کے معاملے میں بہت تنگ خیال تھے۔ وہ بیٹے کے لیے کوئی حق فرض نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے نزدیک حُسن و محبّت محض بے معنی الفاظ تھے۔ ان کے خیال میں ہر عورت بیوی بن سکتی تھی اور تعلقات زن و شوہر کا دوسرا نام محبّت تھا۔ بہر حال اُنہوں نے اختر کا علاج شروع کیا۔ کچھ اپنی قدامت پسندی کی وجہ سے اور کچھ اپنے ذاتی تجارب اور مشاہدات کی بنا پر وہ ڈاکٹری کے مقابلے میں طبِّ یونانی کو بہت پسند کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مقامی طبیب کا علاج شروع کیا گیا جن کی قابلیّت مسلّمہ تھی اور جن کے دستِ شفا سے ہزار ہا مریض شفایاب ہو چکے تھے۔ حکیم صاحب نے اختر کو دیکھا۔ مرض کی روداد سُنی۔ کئی دن تک قارورہ ملاحظہ فرمایا اور آخر کار تشخیص کیا کہ اختر دق میں مبتلا ہے۔ لیکن دق کا پہلا درجہ ہے جو عموماً علاج پذیر مانا جاتا ہے۔ دق کا نام سن کر شیخ اکبر علی کے ہوش اڑ گئے۔ اور ان کی بیوی نے رو رو کر اپنا بُرا حال کر لیا۔ شیخ صاحب کے احباب نے صلاح دی کہ علاج یونانی رکھیے لیکن یہ ضروری ہے کہ ڈاکٹروں اور ویدوں سے بھی مشورہ کر لیجیے۔ صرف ایک طبیب کی رائے پر کار بند ہو جانا مناسب نہیں۔ شیخ صاحب کو احباب کا یہ مشورہ پسند آیا۔ اُنہوں نے ایک ہفتے میں کئی ڈاکٹروں اور ویدوں کو بلا کر دکھایا لیکن سب کا متفقہ فیصلہ یہی تھا کہ اختر کو دق ہے۔

ایک مہینہ گزر گیا حکیم صاحب نے کئی نسخے تبدیل کیے۔ پسینہ لانے کی کوشش کی۔ پرہیز اور غذا کا اہتمام کیا۔ سب کچھ کیا لیکن اختر کی حالت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہی درجۂ حرارت، وہی سقوطِ اشتہا، وہی اضمحلال، وہی عزلت نشینی، بات چیت سے نفرت، ہنسی اور مسکراہٹ کا نام نہیں۔ ہر وقت ایک محویّت کا عالم اور چلنے پھرنے میں تکلّف۔ اسی دوران میں شیخ صاحب کے ایک دوست میر صاحب آگرے سے تشریف لائے۔ آج کل شیخ صاحب کے ہاں سب سے بڑا موضوعِ سخن اختر کی علالت تھی۔ میر صاحب نے جب یہ حال سنا تو آگرے کے ایک سن رسیدہ طبیب کے علاج کا مشورہ دیا اور بتایا کہ وہ دق کے علاج میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ غور و بحث کے بعد شیخ صاحب، ان کی بیوی اور ایک دو نوکر میاں اختر کو لے کر آگرے پہنچے۔ یہ وہی آگرہ تھا جہاں دق کے جراثیم اختر کے دل و جگر میں داخل ہوئے تھے۔ اسٹیشن آتے ہی دل دھڑکا۔ حافظے نے ایک ایک کر کے گزشتہ مناظر پیش کیے۔ دل میں ایک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اختر کسی نہ کسی طرح اپنے دوست کے ہاں گیا۔ بالاخانے پر پھرا ادھر اُدھر دیکھا لیکن اب وہاں کیا تھا۔

دوسرے دن شیخ صاحب بیٹے کو ساتھ لے کر میر صاحب کے توسّط سے حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حکیم صاحب نے اختر کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ بڑی توجہ کے ساتھ حال پوچھا۔ بہت سے سوال ایسے کیے جن کا تعلّق طب سے نہ تھا بلکہ اختر کی پرائیویٹ زندگی سے تھا۔ اس کے بعد اختر کو دوسرے کمرے میں بھیج کر وہ شیخ صاحب کی طرف مخاطب ہوئے اور ایک عالمانہ تقریر کی جس میں فرمایا کہ "حضور والا اسباب دق دو قسم کے ہیں۔ سابقہ اور بادیہ۔ جہاں تک صاحب زادے کے حالات معلوم ہوئے ہیں ان کے مرض کا سبب اسباب سابقہ میں نظر نہیں آتا۔ اس سے پہلے نہ ان کو کسی قسم کا بخار آیا، نہ تپ لرزہ کی شکایت ہوئی نہ ان کے اعضائے اندرونی میں ورم ہے نہ ان کے پھیپھڑے، سینے اور پہلو میں کبھی درد اُٹھا۔ نہ نزلہ ہوا، نہ سدّہ، ماساریقا نے ستایا۔ نہ معدہ و جگر میں ایسی حرارت پیدا ہوئی جو دل تک پہنچ کر دق کا باعث ہوتی۔ میرے خیال میں

ان کا مرض اسباب بادیہ پر مبنی ہے۔ بی۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے میں طالب علم کو ایسے مواقع تھکان، بے خوابی اور بے اعتدالی کے پیش آسکتے ہیں جن سے وہ اس مرض میں مبتلا ہو جائے لیکن آپ کے صاحب زادے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد عرصے تک تن درست رہے۔ اس لیے غم وغصے کے سوا اور کوئی سبب نہیں جس پر ان کا مرض مبنی ہو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہیں شادی کرنی چاہتے ہیں اور آپ سختی کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہے ہیں اگر آپ ان کی تن درستی چاہتے ہیں تو اس کی بہترین صورت یہی ہے کہ جہاں اُس کی مرضی ہے وہاں اُس کی شادی کر دیں۔ یہی علاج علامہ قرشی اور شیخ علیہ الرحمۃ نے تجویز کیا ہے۔"

شیخ صاحب حکیم صاحب کی گفتگو سن کر حیران رہ گئے۔ جو کچھ اُنھوں نے بیان کیا تھا وہ بالکل واقعہ تھا۔ البتہ شیخ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ میاں اختر اپنی شادی کہاں کرنی چاہتے ہیں۔ حکیم صاحب نے اس طویل گفتگو کے بعد ایک نسخہ لکھ دیا اور فرمایا "اصل علاج میں نے بتا دیا ہے اگر اس کا انتظام آپ نے کر لیا تو مریض کی شفایابی یقینی ہے ورنہ ان نسخوں میں کیا رکھا ہے۔ اوسوں سے پیاس نہیں بجھتی۔"

ایک دو دن قیام کر کے شیخ صاحب مع متعلقین وطن کو واپس ہوئے۔ وہ حیران تھے کہ کیا کریں۔ ماں باپ کی محبت بھی کیا چیز ہے۔ بیٹے کا یہ حال دیکھا تو اپنی مرضی کے خلاف اس بات پر رضامند ہو گئے کہ اختر جہاں چاہے اپنی شادی کرلے۔ اختر کو جب ماں باپ کی اجازت کا حال معلوم ہوا تو اُسے بہت خوشی ہوئی لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس اجازت سے کیوں کر فائدہ اُٹھائے۔ اُسے بدستور بخار آرہا تھا۔ ناتوانی میں کوئی کمی نہ تھی لیکن اُس نے یہ ظاہر کر کے کہ آگرے کے حکیم صاحب کا نسخہ مفید ثابت ہوا ہے ایک بار اور آگرے کا سفر کیا۔ اپنے دوست کے ہاں ٹھیرا اور اسے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ دوست نے حتی الامکان اپنے پڑوسی دوستوں سے تحقیق کیا لیکن افسوس کہ ایک ہفتے کی جدّ وجہد میں بھی کوئی نتیجہ خیز بات معلوم نہیں ہوئی۔ اسی دوران میں کئی کرائے دار اس مکان میں جو اختر کی بربادی کا باعث ہوا تھا آ کر رہے اور چلے گئے۔ الغرض کسی طرح معلوم نہ ہو سکا کہ اختر کو جس گل رعنا کی جستجو تھی وہ کس چمن کی بہار تھا۔ ایک ہفتے کے بعد اختر ناشاد و ناکام گھر واپس آگیا۔ اس کا اضمحلال اب بڑھ گیا تھا۔ بدن میں خون کی مقدار روز بروز کم ہوتی جاتی تھی۔ شیخ صاحب کو جب معلوم ہوا کہ اختر جس لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہے اس کا سُراغ نہیں ملتا تو اُنھوں نے اطبا سے مشورہ کیا اور تمام روداد سنا کر دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اطبا نے کہا "ہماری رائے ہیں اختر کی شادی کر دی جائے۔ ہمیں ۵، فی صدی یقین ہے کہ وہ تن درست ہو جائے گا۔"

شیخ اکبر علی کو اطبّا کا یہ مشورہ بہت پسند آیا۔ اس کے دو سبب تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے بیٹے کی تن درستی کے آرزومند تھے۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی طرح نہیں چاہتے تھے کہ بھائی کی دولت کہیں اور جائے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی تھا کہ اختر کی شادی صغریٰ سے ہو جائے۔ اُنھوں نے اختر کے احباب سے کہا کہ وہ اختر کو اس شادی کے لیے آمادہ کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی وعدہ کیا کہ اختر جس لڑکی سے شادی کرنی چاہتا ہے اگر اس کا سُراغ مل گیا تو اختر کو دوسرے نکاح کا اختیار رہے گا۔ اس طرح وہ ماں باپ کی خوشی کے ساتھ اپنے دل کی خوشی کا ذریعہ نکال سکتا ہے۔

اختر کو جب یہ حال معلوم ہوا تو وہ بہت رویا۔ اس نے کہا جب مرض لاعلاج ہے تو اس کے ساتھ ایک بے گناہ کی زندگی کیوں برباد کی جارہی ہے۔ ساتھ ہی وہ صغریٰ کے تصوّر سے کانپ اٹھا کیوں کہ اُس کا بھیانک چہرہ ابھی تک اس کے دماغی قویٰ کو ڈرا رہا تھا۔ کئی دن تک وہ اسی غور وفکر میں مبتلا رہا۔ آخر ماں باپ کا اصرار اس کے جذبات وخیالات پر چھا گیا اور اس نے ایک قیدی کی طرح اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔

شادی کی طیّاریاں ہونے لگیں۔ بہت کچھ سامان پہلے سے طیّار تھا۔ اس لیے آٹھ دس روز میں تمام ضروریات مکمّل ہو گئیں۔ شیخ صغر علی کو ان کے سسرال والوں نے سمجھایا اور بعض احباب نے بھی مشورہ دیا کہ اختر دق میں مبتلا ہے۔ اس کے ساتھ شادی کر کے لڑکی کی زندگی تباہ نہ کیجیے لیکن شیخ اصغر علی کی عادت تھی کہ جس بات کا فیصلہ کر لیتے پھر اس پر ہمیشہ قائم رہتے تھے اور ان کی اسی عادت کا نتیجہ تھا کہ سترہ سال تک بڑے بھائی سے ملنا جلنا موقوف رہا۔ شیخ اصغر علی نے کسی کی بات نہیں سُنی اور ہر مخالف کو یہی جواب دیا "میں زبان دے چکا ہوں۔ اپنے قول سے نہیں پھر سکتا اگر لڑکی کی قسمت اچھی ہے تو اختر شادی کے بعد تن درست ہو جائے گا۔ وہ شادی کے دوسرے دن بیمار ہو جاتا تو کوئی کیا کرتا۔ بندے کو چاہیے کہ تقدیرِ الٰہی پر بھی بھروسہ کرے۔"

بہر حال تاریخ مقررہ پر شادی ہو گئی۔ صغریٰ بیاہ کر اختر کے گھر آگئی۔ سب لوگوں نے گھیر کر اختر کو کمرۂ عروسی میں پہنچایا۔ اختر کمرۂ عروسی میں

اس طرح پہنچا جس طرح ایک جانور مذبح میں پہنچایا جاتا ہے۔ بہت اُداس، بہت مضمحل، بخار بدستور موجود، طبیعت بے لطف۔ اُس نے دُلہن کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی۔ ایک آرام کرسی پر دراز ہو گیا۔ عالم آرا کے تصوّر میں اُس نے آنکھیں بند کر لیں اور تکان نے اُسے غافل کر دیا۔ نسیم کے سرد جھونکوں نے اُسے چونکایا۔ اب صبح کی روشنی پھیل چکی تھی۔ وہ دبے پاؤں بالا خانے سے اُتر کر مردانے میں چلا گیا۔ تمام دن افسردگی میں بسر ہوا۔ ماں باپ نے اس افسردگی کو اختر کی علالت پر محمول کیا۔ حالاں کہ یہ سب کچھ خلاف مرضی شادی پر مبنی تھا۔ دن کے بے چین گھنٹے گزر کر پھر شام ہوئی، پھر رات آئی اور پھر اختر کو خواب گاہ میں جانا پڑا۔ اتفاقاً آج اختر کا آنا ایسے وقت ہوا کہ دُلہن بے نقاب اور بے تکلف اپنی مسہری پر بیٹھی ہوئی تھی دُلہن کو دیکھنا تھا کہ بے اختیار اختر کے مُنہ سے چیخ نکلی "عالم آرا، عالم آرا، تم یہاں کہاں" اس بے تابانہ سوال کا جواب ایک تبسم تھا اور ایک نگاہِ غلط انداز۔ اس اثنا میں اختر سے عالم بے تابی میں عجیب عجیب حرکات سرزد ہوئیں اور عجیب سوالات زبان پر آئے۔ تقریباً ایک گھنٹے میں "حجابِ نوعروساں" سے نجات ملی اور میاں بیوی نے ایک دوسرے کو اپنی داستان سنائی۔ صغریٰ نے کہا کہ "میرا نام عالم آرا نہیں بلکہ صغریٰ ہے۔ میں اپنے ماموں صاحب کے ہاں آگرے گئی تھی آگرے میں ان کی بدلی ہو گئی تھی۔ جب آگرے سے وہ مین پوری بدل گئے تو آگرے کی آمد و رفت موقوف ہو گئی اور اب آمد و رفت کی ضرورت بھی نہ تھی کیوں کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ قسمت مجھے اُسی طرف لیے جاتی ہے جدھر میں جانا چاہتی ہوں۔" اختر نے گھبرا کر کہا "عالم آرا، ہاں میں تمہیں صغریٰ نہیں بلکہ ہمیشہ عالم آرا ہی کہوں گا، وہ کون لڑکی تھی جسے میں نے تمہارے ہاں دیکھا تھا اور یہ سمجھا تھا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ وہ ایک سیاہ فام بھیانک شکل کی لڑکی؟" صغریٰ بے اختیار ہنس پڑی اور بتایا کہ "اس کا نام نور جہاں ہے۔ پڑوس میں ایک قلعی گر رہتا ہے اس کی بیٹی ہے۔ میرے پاس اتفاقاً ملنے کے لیے آ گئی تھی اور جب اُسے آپ کا حال معلوم ہوا تو آپ کو دیکھنے کی مشتاق ہوئی۔ وہ اسی کوشش میں تھی کہ آپ نے اُسے دیکھ لیا۔"

———— ایک مہینے کے بعد اختر بالکل تن درست تھا۔

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر

از مولانا سید ظہور احمد صاحب

حکیم عبد الحمید صاحب کو ہو مبارک یہ کامیابی　　کہ ضبطِ تولید کا یہ نمبر ہے پچھلے سب نمبروں سے فائق
ہر ایک قلزم سے لے کے گوہر ہر اک گلشن سے پھول چُن کر　　بنا یہ آویزۂ معارف، سجا یہ گلدستۂ حقائق
تمام عنوان دل نشیں ہیں، تمام ابواب دل رُبا ہیں　　تمام مضموں مفید و دل کش تمام مضموں نگار لائق
نظارہ نو بہار کہیئے کہ جلوۂ نو عروس کہیئے　　دماغ ہو کیوں نہ تازہ اس سے، نگاہ ہو کیوں نہ اس کی شائق
ہزار تحسیں کی مستحق ہے وہ سیر چشمی وہ قابلیت
کہ جس سے وحشی عمل میں آئی یہ بے بہا خدمت خلائق

نوٹ :۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"

الامراض والعلاج

وات جور (سوداوی بخار)

ترجمہ:۔ از سید گل زار حسین صاحب سنیاسی، موضع فنتوالی

علامات جسم کا کانپنا، گلے اور ہونٹوں کا سوکھنا، چھینک اور ڈکار نہ آنا، ماتھے، پیٹ اور سارے جسم میں درد، بخار کا اُتار چڑھاؤ، نیند کی کمی، زبان موٹی، بدن کا رنگ مٹیالا یا جامنی ہو، منہ کا ذائقہ خراب اُبکائی آنا، پیٹ میں ہوا کا بھرنا، ہوا کے خارج نہ ہونے سے پاخانے اور پیشاب میں رکاوٹ، پاخانے کا رنگ کالا ہو جانا اور سر اور ہردے میں بہت درد ہونا۔ جب یہ علامات زیادہ ہو جائیں تو اس کو وات لاونیے من پات کہتے ہیں۔

بخار کی حرارت بڑھنے پر پیاس کی زیادتی اور طبیعت میں وہم معلوم ہوتا ہے۔ ذرا بخار کی کمی ہو تو مریض تن درست معلوم ہوتا ہے۔ بخار کی حرارت میں درجۂ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۵ ڈگری تک رہتا ہے۔ زیادہ ہونے پر من پات ہو جاتا ہے۔ بچوں کو وات جور ہو جائے تو درجۂ حرارت ۱۰۳ سے ۱۰۴ ڈگری تک رہتا ہے۔ اگر اس کے اوپر ہو جائے تو بچوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

علاج وات جور میں قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اس لیے پہلے ہلکا سا جلاب دیں۔ اگر پاخانہ صاف نہ آئے تو بخار اُتارنے والی دوا کے ساتھ ساتھ ایک دو دن جلاب بار بار دیتے رہیں۔ جلاب دینے سے جب بخار کا زور ذرا کم ہو جائے تو پھر صرف بخار روکنے والی دوا دینی شروع کریں۔ یہ اصول صرف سام وات جور میں ہی کام کرتا ہے نرام وات جور میں زیادہ جلاب بھی دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ کبھی کبھی جلاب زیادہ دینے سے جوراتی سار ہونے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ اس لیے وات جور میں کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چار دست کرانے چاہئیں۔ وات جور کے مریض کو اُبالا ہوا پانی قدرے نیم گرم پینے کو دینا چاہیئے مریض جب تین چار بار مانگے تو ایک بار میں ایک ایک چھٹانک پانی پلائیں۔ تھوڑا تھوڑا دینے سے بیمار کو آرام بھی معلوم ہوتا ہے اور تکلیف بھی نہیں ہوتی۔

وات جور مردو ورچن (جلاب) چھوٹی مگھ (پیپل خورد) ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ، واوڑنگ ایک تولہ، سونٹھ ایک تولہ، جلاپا ہرڑہ تولے، چیترک ایک تولہ، سیندھا نمک ۵ تولے۔ سب چیزوں کو باریک کوٹ کر کپڑے میں چھان کر شیشی میں رکھ لیں۔ اور پانچ برس سے دس برس تک کی عمر والے بچوں کو ایک ماشہ سے دو ماشے تک، جوان اور بوڑھے آدمی کو تین ماشے سے چار یا چھ ماشے تک دیں یہ دوا نجار میں وید جب چاہے دے سکتا ہے۔ لیکن یہ دیکھ لیں کہ جور سام ہو۔ معمولی حالت میں رات کو سوتے وقت استعمال کرانا چاہیئے۔ بچوں کو یہ دوا گرم پانی میں گھول کر پلائیں۔ جوان اور بوڑھے آدمی دوا پھانک کر اوپر سے گرم پانی پی لیں۔

فائدہ:۔ مرض وات جور میں قبض کی شکایت اس پھنکی سے دور ہو جاتی ہے۔

ہرنیک آدی وٹیکا پوست ہلیلہ (کوٹا ہوا) ۲ تولے، نسوتھ (تربد) ۲ تولے، بدھارا ۲ تولے، سونٹھ ۳ تولے، پیپل (مگھ) ۲ تولے، ستاور ۴ تولے، گلو سوکھی ۲ تولے، واوڑنگ ۲ تولے۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد کی مدد سے ایک ایک ماشہ کی گولیاں بنا لیں اور انہیں کھلے منہ والی شیشی میں احتیاط سے رکھیں۔ چھ ماشے کی مقدار میں یہ گولیاں کنکنے پانی کے ساتھ مریض کو دیں۔

فائدہ:۔ وات جور میں قبض، شوانس اور مندا گنی کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

کرات آدی وٹی چرائتہ ۱ تولہ، پت پاپڑا ۱ تولہ، لال چندن ایک تولہ، دیودار ۱ تولہ، کٹکی ۱ تولہ، ناگرموتھا ۱ تولہ، چھوٹی کٹیری ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر ایک مضبوط مٹی کی ہانڈی میں ڈالیں اور دو سیر پانی ڈال کر اُبالیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جائے تو ہانڈی اُتار کر پانی چھان لیں۔ اس کاڑھے میں ایک چھٹانک ترپھلا باریک پیس کر ملا لیں۔ پھر آگ پر دوا کو چڑھا کر گولی باندھنے کے قابل قوام بنا لیں اور گولیاں مٹر برابر بنا کر سائے میں خشک کریں۔ بچوں کو آدھی یا ایک گولی بن وسام کے پانی کے ساتھ دیں۔ دس برس سے ۱۶ برس کی

عمر کے لڑکے کو ایک سے دو گولیوں تک دن میں تین بار اور بڑی عمر والے کو ہر تین گھنٹے بعد دو گولیاں گنگنے پانی کے ساتھ دیں۔

فائدہ:- ہر قسم کے سام جور، ملیریا اور وات جور کے لیے یہ گولیاں مفید ہیں۔

دشمول کواتھ دشمول، بیل گری، کنبھاوی، پاڈھل، ارلُو، (شوناک)، ارنی، گوکھرو، چھوٹی کٹیلی، بڑی کٹیلی، پرشٹ پرنی، شال پرنی، راسنا، پیپل (مگھ)، پیپلا مول، کٹھ، سونٹھ، کھریٹی، گلو خشک، نیتر بالا، دراکھشا، جوانسا، ستاور۔ یہ بائیس دوائیں برابر وزن کی لے کر جو کوب کریں اور ایک بڑی سی شیشی میں بھر کر رکھ لیں۔ بوقت ضرورت ۲ تولے یہ دوا ۱۶ تولے پانی میں ملا کر جوشاندہ بنا لیں۔ بچوں کو یہ جوشاندہ ایک تولہ سے دو تولے تک اور بڑوں کو دو تولے سے چار تولے تک پلا دیں۔ مرض کے مطابق دن میں تین یا چار جوشاندے دی سکتے ہیں۔

فائدہ:- یہ جوشاندہ وات جور کو دور کرتا ہے۔ اس جوشاندے کو اس وقت پلائیں جب بخار دو یا تین دن کا ہو جائے۔ ملیریا بخار اس دوا سے فوراً دور ہو جاتا ہے۔

وات جور ہر کواتھ چرائتہ، گلو سوکھی، نیتر بالا، چھوٹی کٹیلی، بڑی کٹیلی، گوکھرو، شال پرنی، پرشٹ پرنی، بیل گری۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر آٹھ گنے پانی میں ڈال کر کواتھ بنائیں۔ جب چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان لیں۔ چھوٹے بچوں کو آدھے سے ایک تولہ تک، بڑے بچوں کو ۲ تولے تک اور جوان اور بوڑھوں کو دو سے چار تولے تک یہ دوا دیں اگر ضرورت ہو تو دن میں دو تین بار بھی یہ دوا دی جا سکتی ہے۔

فائدہ:- وات جور کو مع علامات دور کرتا ہے مریض کو تن درست کرتا ہے۔

ہنگلشور رس پیپل (مگھ) ۶ تولے، شنگرف مصفیٰ ۱ تولہ، میٹھا تیلیہ ۱ تولہ۔ تینوں دواؤں کو کھرل میں ڈال کر بہت باریک کریں۔ اور ایک رتی یہ دوا تھوڑے سے شہد میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت دیں۔

فائدہ:- وات جور میں مفید ہے۔ بخار کی حرارت جب کم ہونے لگے تو یہ دوا ہوشیاری سے استعمال کرائیں۔ دوبارہ بخار اس سے نہیں آئے گا۔ آیورویدک کا مفید نسخہ ہے۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ، راول پنڈی

یوں تو ہمدرد صحت کے فاضل مدیر، اس کی سالانہ اشاعت خاص، انتہائی اہتمام و انصرام سے شائع کرنے میں بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ہندوستان کے طبی صحائف تو درکنار مشہور و مقتدر علمی و ادبی جرائد کے خاص نمبروں کا ریکارڈ بھی توڑ چکے ہیں۔ لیکن اس سال "ضبط تولید و اصلاح نسل" پر آپ نے جو خاص اشاعت چھاپی ہے وہ بلا مبالغہ خاص نمبروں کی دنیا میں تہلکہ خیز دعوت کا حکم رکھتی ہے۔ ضبط تولید اور اصلاح نسل کے اہم اور پیچیدہ مباحث پر تاریخی، تفسیری، تنقیدی اور علمی نقاط نظر کے ماتحت ایسا جامع اور دل آویز مواد جمع کیا ہے جس سے ان کی مذہبی، مجلسی، آئینی اور معاشرتی حیثیت واضح طور پر آشکارا ہو جاتی ہے۔ بے شمار ملکی اہل علم و قلم کے گراں قدر مضامین و مقالات کے علاوہ متعدد یورپین فضلاء و علماء کے مفید مضامین سے اس اشاعت کو رونق دی گئی ہے اور علمی نظریات و حقائق کی دل پسند و دماغ افروز تفصیلات کے ساتھ ساتھ مختلف النوع علمی تجربات سے اس عدیم المثال نمبر کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔ بہ ہیئت مجموعی یہ شاندار اور معرکہ خیز اشاعت خاص ضبط تولید اور اصلاح نسل کے ہنگامی و عصری مباحث پر ایک مستقل اور مکمل کتاب کا حکم رکھتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس کا پہلا تیسرا اور آٹھواں باب تو ہر ایک ذی علم ہندوستانی کے لیے قابل مطالعہ ہے۔ اسی طرح بارھویں باب میں موضوع بحث کی علمی و عملی باریکیوں کو ادب و رومانی دل آویزیوں میں کچھ ایسی خوبی سے سمو دیا گیا ہے کہ بس۔ باید و شاید۔ الحاصل یہ معرکہ خیز اشاعت خاص ہندوستانی اطبا اور معالجین کے لیے شمع راہ ہونے کے علاوہ ملکی قائدین و مفکرین کے لیے بجائے خود ایک دعوت فکر و نظر ہے۔ اُمید ہے کہ اہل نظر اس کے امعانی مطالعے کے بعد ضبط تولید کی پیچیدگیوں کو سلجھانے میں روشنی اور بصیرت حاصل کریں گے۔

جوابات

(۳۱) **ممسک و مبہّی نسخہ**:- (ا) اس زمانے میں تقریباً ہر شخص کو اسی قسم کے نسخوں کی تلاش رہتی ہے۔ ممسک اور مبہّی دواؤں سے بازار بھرے پڑے ہیں۔ ایک سے ایک اچھی چیز موجود ہے۔ آپ حسب ضرورت انتخاب کر سکتے ہیں یا پھر "مرگ انبوہ جشنے دارد" کے مطابق یہ خیال کر کے کہ سارا ملک اسی مرض میں گرفتار ہے، خاموش ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی کمزوری تو آج کل کا "فیشن" ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) کشتہ فولاد، مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (اگست ۳۹ء) بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ چاندی ۴۰ ماشے، جاوتری، زعفران، ریگ ماہی ہر ایک ۱۰ تولے، جوز بوا، سمندر سوکھ ہر ایک ۹ ماشے، زہر مہرہ سوا ماشے، مشک ۱۰ ماشے۔ سب دواؤں کو غبار کی طرح باریک پیس کر پان کے پانی میں جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ ہر روز ایک گولی ڈیڑھ پاؤ دودھ سے کھائیں۔ اعلیٰ درجے کی بے ضرر دافع سرعت و ممسک دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جوز، جوتری، جدوار، سلاجیت، مومیائی، تخم دھتورہ، بیخ کونچ، تخم اوٹنگن، تخم جیات، مغز کدو، مغز پیٹھہ، مغز چلغوزہ، مغز بادام شیریں، بلادر کلاہ دور کردہ، اجوائن خراسانی، گوند چنیا، گوند کیکر ہر ایک ایک تولہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، کشتہ چاندی دو ماشے، کشتہ قلعی ۲ ماشے، زعفران ۳ ماشے، مشک ۴ رتی۔ تمام دواؤں کو کوٹ کر بذریعہ آب نک چھکنی کابلی چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آملہ مقشّر، بلیلہ، پیپل، فل فل، زنجبیل، سعد کوفی، شیطرج ہندی، سنبل ہندی ہر ایک ۱۰ ماشے، خصیۃ الثعلب، تخم شبت، تخم گندنا، ہر ایک ۱۴ ماشے، زعفران ۳ ماشے، خبث الحدید مدبّر ۳۷۰ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر تگنے شہد خالص کے قوام میں ملا کر رکھیں۔ بعد میں ۱۰ ماشے مشک عرق گلاب میں حل کر کے ملا دیں۔ دوا کو کسی چینی کے برتن میں ڈال کر چھ مہینے جو میں دبائے رکھیں۔ پھر نکال کر ۹ ماشے کی مقدار میں مناسب بدرقے کے ساتھ کھائیں۔ خبث الحدید مدبّر کی جگہ اگر فولاد مدبّر ڈالیں تو دوا اور قوی ہو جائے گی۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۳۲) **گٹھیا**:- (ا) غذا میں گوشت بالکل ترک کر دیجئے۔ پیشاب کا خوردبینی امتحان کرائیے اگر سوزاک کے جراثیم موجود ہوں تو "یوبیرن" کا استعمال کیجئے یا سوزاک کے انجیکشن لگوائیے۔ وجع مفاصل کے لیے "اٹوفین" ایک بہت ہی قابل اعتبار دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) نگند بابری، بیخ حنظل، پھلی کیکر، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج، کنگھی، چوب صندل سفید سوہن کردہ، تخم بیب، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک دس تولے، کشمش سبز ۴۰ تولے، شہد ایک سیر پختہ، پانی ۵ سیر پختہ۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے دھوپ میں رکھیں۔ خوراک ۵ تولے سے ۱۰ تولے تک۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) حب اذاراقی دو دو عدد روزانہ صبح و شام غذا کے بعد کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معجون بلادر ۳ ماشے ہمراہ عرق مصفّی خون ۱۰ تولے صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۳) **اختناق الرّحم**:- (ا) ہسٹیریا کے لیے "ایلگزیر برومو ویلیرین" ایک نہایت ہی مفید دوا ہے۔ ترکیب استعمال شیشی پر لکھی ہوتی ہے۔ مرچ اور دیگر تیز مسالوں سے پرہیز رکھیں۔ جہاں تک ممکن ہو ہلکی اور غذائیں کھائیں اور صاف ہوا میں رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) باقاعدہ علاج کرنے سے پوری صحت حاصل ہو سکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جند بیدستر، افیون، حلتیت، کافور بھیم سینی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر عرق گاؤزبان کے ساتھ کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی سے کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دائی کا علاج کرائیں۔ ورم رحم وغیرہ کی شکایت دور ہو کر صحت ہو گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) اختناق الرّحم کے لیئے ایک مفید نسخہ درج ذیل ہے:-

عود صلیب ۱ تولہ، جند بیدستر ۱۰ ماشے، ہینگ اصلی ۳ ماشے، جدوار خطائی ۲ ماشے، سنبل الطیب ۱ تولہ، زرنباد ۲ ماشے، درونج عقربی ۲ ماشے، کافور ۱۰ ماشے، نوشادر قلمی ۲ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح دوپہر اور شام تینوں وقت ایک ایک گولی پانی کے ساتھ دیں۔ مریضہ کو خوش بو، رنج اور غم سے بچائیے، زود ہضم غذا دیجئے۔ رات کو معجون نجاح ایک تولہ کھلا دیجئے۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(۳۴) **کھانسی وغیرہ**:- (ا) آپ نے بیسیوں دوائیں جو استعمال ہو چکی ہیں ان کے تو نام لکھ ڈالے لیکن مریض کی شکایات کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی سمجھا کہ "تین سال سے بلغم آتا ہے، معدہ کمزور ہے انتڑیوں میں نفخ رہتا ہے"۔ بلغم آتا ہے تو کھانسی بھی ہو گی شاید حرارت بھی رہتی ہو اور معدہ کمزور ہے تو ہاضمہ کی خرابیاں بھی ظاہر ہوتی ہوں گی۔ دوائیں جتنی آپ نے لکھی ہیں سب کی سب وہ ہیں

جودق کے مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ اور بھی شک میں ڈالتی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چون پراش ادلیہ کا استعمال ازحد مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے۔ کسی مقامی ماہر سے مشورہ لیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دونوں وقت بعد غذا جوارش جالی نوس ۹-۹ ماشے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۵) **ہتھیلی کے آبلے:۔** (ا) آپ کو کبھی آتشک تو نہیں ہوئی۔ اگر ہو چکی ہے تو اپنے خون کا امتحان کرائیے اور آتشک کا مادہ موجود ہو تو اس کے لیے مخصوص انجکشن لگوائیے، اگر آتشک نہیں ہوئی ہے تو کچھ عرصے تک "سارسا پریلا" کا استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۳۲ کا نسخہ جو میری طرف سے تحریر ہے، استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) عرق مصفی پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) برگ حنا ۲ تولے لے کر رات کو پانی میں تر کریں۔ صبح آب زلال لے کر عرق مصفیٔ خون ۱۵ تولہ ملا کر پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۳۶) **کیلسیم گلوکونیٹ:۔** (ا) "تسمم حل سے آپ کی کیا مراد ہے؟ حمل میں تو کسی قسم کی سمیت نہیں ہوتی۔ اگر آپ کی مراد اس سمیت سے ہے جو وضع حمل کے بعد میل اور غلاظت کی بدولت سرایت کر جاتی ہے اور بسا اوقات مہلک ثابت ہوتی ہے تو اس کے لیے کیلسیم گلوکونیٹ کچھ مفید نہیں ہوتا البتہ خون میں کیلسیم کی کمی ہو جانے کی وجہ سے حاملہ عورتوں کو جو کمزوری لاحق ہو جاتی ہے اور قبول مرض کی استعداد زیادہ ہو جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کیلسیم کے مرکبات دیئے جاتے ہیں اور ان میں کیلسیم گلوکونیٹ ایک اچھا اور قوی الاثر مرکب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۳۷) **مقوی معدہ سفوف:۔** (ا) دواؤں کے متعلق ذائقہ، رنگ اور بو کی عمدگی کی شرط لگانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ خود مریض نہیں ہیں بلکہ تجارتی اغراض کے لیے نسخہ دریافت فرما رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحات کو صرف مریضوں اور دکھیاروں ہی کی خدمت کے لیے وقف رہنا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، گل سرخ، دانہ الائچی خورد، برگ پودینہ، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل سیاہ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، برگ سنا، تربد سفید مجوف مقشر، نمک سیاہ، جواکھار، نوشادر، سہاگہ بریاں، قلمی شورہ، نمک دیسی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو روغن بادام ۵ تولے سے چرب کر کے رکھیں۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مرچ سیاہ، نمک سیاہ، نوشادر ہر ایک تین تولے، ست پودینہ، ست اجوائن ہر ایک ۳ ماشے۔ پہلی تینوں دواؤں کو باریک کھرل کر کے ست پودینہ ملا دیں۔ جب یہ حل ہو جائے تو پھر ست اجوائن ملا کر حل کر لیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ بوقت ضرورت۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زرشک، الائچی خورد، پودینہ خشک، سونٹھ، پیپل خورد ہر ایک ایک تولہ، نمک سیاہ، نمک لاہوری ہر ایک دو تولے، اجوائن دیسی ایک تولہ دھنیا خشک ایک تولہ، سونف ایک تولہ، ترپھلا، ملیٹھی ایک ایک تولہ، امرت دھارا ایک ماشہ، مصری دو تولے۔ سب کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) چہار نمک، نمک مولی، نمک جو، تیزپات، اجوائن خراسانی، زیرہ سفید، زیرہ سیاہ، تخم لیموں، تخم سنگترہ، ساذج ہندی، دارچینی، بوزیدان، پودینہ، بادیان، گل دھاوا۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳۸) **دردِ معدہ:۔** (ا) آپ نے مریضہ کی شکایات تفصیل سے نہ لکھیں۔ اگر زیادہ دقت نہ ہو تو عکس ریز شعاعوں کے ذریعے پیٹ کی تصویر لیجئے۔ خدانخواستہ اگر معدے میں زخم یا رسولی ہے تو اس سے معلوم ہو جائے گی۔ اگر نہیں ہے تو غالباً اس ہر وقت کے درد کا باعث ویٹامن "بی" کی کمی ہے۔ مریضہ کو "بیٹامین" یا "بیٹاکسن" استعمال کرائیے۔ یہ دونوں دوائیں ویٹامن "بی" سے تیار کی جاتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچی کا معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرانا مفید ہو سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) حالات مفصل نہیں ہیں۔ جواب نمبر ۳۷ کا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جوارش جالی نوس نو ماشے صبح کے وقت اور جوارش کمونی رات کے وقت بعد غذا القدر نو ماشے کھایا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) نمک لاہوری دو سیر لے کر خوب بریاں کریں۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں نمک سیندھا ۱۶ تولے، نوشادر ۱۶ تولے، کچلون ۱۶ تولے، تخم کرفس آٹھ تولے، مرچ سیاہ ۵۰ تولے، مرچیا گندیا اذخر مکی ۵۰ تولے، مرچ سفید ۴۰ تولے، افتیمون ۲۰ تولے، سنبل الطیب ۲۰ تولے، ہینگ ۲۰ تولے، زیرہ سیاہ ۲۰ تولے، دارچینی ۱۰ تولے، تخم گندنا ۱۰ تولے، مغز تخم معصفر ۱۰ تولے، سونٹھ ۱۰ تولے، ملیٹھی ۱۰ تولے انیسون ۱۰ تولے۔ کوٹ چھان کر ملا دیں۔ اور جو میں دفن کریں۔ یہ چورن جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی زیادہ فائدے مند ہوگا۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) اپنی ہمشیرہ کو آپ جوارش کمونی ۶ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۴ تولے، عرق پودینہ چار تولے، عرق الائچی دو تولے صبح و شام دونوں وقت چند روز تک استعمال کرائیے۔ (حکیم میر معین الدین علی حیدرآباد دکن)

(ز) آپ جوارش زرعونی ۹ ماشے میں مصطگی رومی ایک ماشہ ملا کر دونوں وقت صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳۹) **بناسپتی گھی** :- (ل) بدقسمتی سے اس زمانے میں بناسپتی گھی اس درجے عام ہو گیا ہے کہ اب دیہات میں بھی یہی "پوتر شدہ" اور کم خرچ بالا نشین" گھی بنا بنایا آتا ہے اور شہروں میں "خالص"، یا گاؤں والوں کی اصطلاح کے مطابق "نخالص گھی" کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ اب چوں کہ عمدہ گھی کہیں ملتا ہی نہیں ہے اس لیے یہ بہتر ہے نہ بناسپتی گھی کے نقصانات سے ناواقف رہ کر ہی اسے استعمال کیا جائے۔ اس گھی کا کئی مرتبہ امتحان کیا جا چکا ہے اور کیمیاوی ممتحنوں نے اس کے متعلق یہی رائے ظاہر کی ہے کہ اس میں وٹامن نہیں ہوتے، اور اگر کوئی اور نقصان صحت کو نہ بھی پہنچے تو یہی کیا کم ہے کہ جس غرض سے گھی کا استعمال کیا جاتا ہے وہی فوت ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپنے ہاتھ سے دودھ نکال کر گھی بنائیے ورنہ گھی کھانا ہی چھوڑ دیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) یہاں لائل پور میں لاکھوں من تیار ہوتا ہے۔ مضر ہے۔ اس میں غذائی اجزا بہت کم ہوتے ہیں۔ اسے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) بناسپتی گھی سے بہتر تو روغن سرسوں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بناسپتی گھی بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس سے بہتر تو کڑوا تیل کھا لینا اچھا ہے۔ یہ گلے میں خراش اور کھانسی پیدا کرتا ہے۔ معدے اور پھیپھڑوں کو کمزور کر دیتا ہے۔ آواز کو بھاری اور خراب کرتا ہے۔ اس سے تپ دق یا دمہ ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ خشک کھانسی ہر وقت رہتی ہے۔ چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) بناسپتی گھی ہر صورت میں مضر ہے اس کے استعمال سے گلے کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۰) **مجلوق** :- (ل) جن دواؤں سے مجلوق اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہے ان دواؤں میں کیا خرابی ہے جو آپ کو کسی اور دوا کی تلاش ہوئی؟ مجلوق (جو اصلی حالت پر آ چکا ہے) اور غیر مجلوق سب کے لیے اپنی "جسمانی اور تناسلی" قوتوں کے برقرار رکھنے کا بہترین ذریعہ اچھی غذا، کافی محنت اور مجامعت میں اعتدال ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مجلوق کے لیے روغن کافور اور روغن موم ہم وزن ملا کر عضو پر مالش کریں۔ ہم بستری میں اعتدال کو مدنظر رکھیں۔ سویاں، گھی، کھانڈ ہر ایک ۵ تولے کر حسب معمول پکائیں اور صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مجلوق کو حب اسرار، حب خاص اور طلاء اسرار مطول استعمال کرائیں۔ ان دواؤں سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ نسخوں کے لیے جواب نمبر ۲۸ (ستمبر ۱۹۳۹ء) دیکھیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سفوف عجیب اور طلاء مقوی) خاص ہمدرد دواخانے سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ماہ ستمبر کے مجربات میں جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھپوری کے نسخے مفید معلوم ہوتے ہیں انہیں تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) تقویت کے لیے مریض کو حب مبہی خاص یا حب عنبر مومیائی استعمال کرائیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) ایسے مریض کو لبوب کبیر یا معجون شمسی کھلائیے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۱) **کمپونڈری کا اسکول** :- آپ آگرہ میڈیکل اسکول اور اندور میڈیکل اسکول سے خط و کتابت کیجیے۔ مجھے صحیح طور پر معلوم نہیں۔ لیکن غالباً ایسے لوگوں کو جنہوں نے کسی ہسپتال میں ایک سال تک کام کیا ہو اور ڈاکٹر صاحب کی سفارش ہو تو میٹریکولیشن کی قید نہیں لگائی جاتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اردو میں کمپونڈری کا امتحان دینے کے لیے ریاست نظام میں کوئی اسکول ہو تو ہو، ورنہ سب جگہ میٹرک کی قید ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۲) **خاص شکایتیں** :- بواسیر کے لیے یہ پڑیاں استعمال کیجیے :- کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین، سلفر سبلائمڈ ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ استعمال کی جائیں۔ مستوں پر "ہڈینسا" لگایا جائے۔ انگریزی دوا فروشوں سے ہڈینسا کی ٹیوب مل جائے گی۔ بقیہ شکایات کے لیے سیرپ ہیموگلوبین استعمال کریں۔ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مردار سنگ، کف دریا، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ، خرمہرہ زرد سوختہ، مومیائی کانی، صدف صادق ہر ایک ۶ ماشے کو آب لیموں آدھ سیر میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ مستوں کے اوپر گولی کو پانی میں گھس کر لگایا کریں۔ بواسیر خونی و بادی اور مستوں کے لیے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) سفوف تخم ہرمرہ ۳ ماشے روزانہ دہی کے ساتھ کھایا کریں چند یوم میں صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رسوت، مغز نیم، مغز بکائن، گوگل، گندنا، تخم ہارسنگھار۔ سب دوائیں ہم وزن کوٹ چھان لیں اور مولی کے پانی میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) طباشیر، الائچی خورد، ساذج ہندی، دارچینی، پودینہ، موصلیں، تودریئین، شقاقل مصری، ترپھلا، عود صلیب، برہمی بوٹی ہر ایک ایک تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۴۔۴ ماشے یہ سفوف صبح و شام استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۳) **سیلان الرحم وغیرہ** ۔ (ا) آپ نے یہ تحریر نہ فرمایا کہ مریضہ کو حرارت تو نہیں رہتی۔ اگر خدانخواستہ حرارت رہتی ہے تو پھر سب سے پہلے اس بات کا اطمینان کرنے کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو کہیں دق تو نہیں ہے۔ اس طرف سے اگر اطمینان ہو جائے تو پھر غالباً صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو ایسی دوائیں دی جائیں جن سے بہ کثرت خون پیدا ہو سکے۔ بہتر ہو کہ "کیمپولن" کے انجیکشن لگوا دیے جائیں۔ اور پینے کے لیے "ایسٹنس سیرپ" چالیس بوند کی مقدار میں ذرا ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ استعمال کیا جائے۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ مجھ سے خطاب کیا ہے، اس کا شکریہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مریض کو دیکھے بغیر علاج کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سونف، اجوائن دیسی، دانہ الائچی کلاں، دارچینی، سونٹھ، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، مومیائی کانی، پوست بیخ اڑوسہ، سفید گل، جوا کھار، نمک سیاہ ہر ایک دو تولے، کھانڈ ۲۶ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ ایک تولہ یہ سفوف کنکنے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) ایام حیض سے دو چار دن پہلے سے روزانہ جوشاندہ تخم گزر ایک تولہ گڑ ۲۰ تولہ کا ایک ہفتے تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایام کے دنوں سے پہلے جاؤشیر، مرکی، اور جندبیدستر ہم وزن لے کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح نہار منہ کھلائیں جب ایام ٹھیک طرح ہو جائیں تو سیلان الرحم کے لیے معجون سپاری پاک ۱ تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) ایام شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے یہ نسخہ استعمال فرمائیے خدا شافی مطلق ہے:- تج قلمی، دارچینی، ابہل، کلونجی ہر ایک ایک ماشہ، جندبیدستر ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک پیس لیں اور ۲ تولے شربت بزوری ملا کر چٹا دیں۔ اوپر سے بادیان ، ماشے، تخم خربزہ، ماشے تخم خیارین، ماشے، انیسون ۳۰ ماشے، انجیر زرد ۳ عدد، تخم شبت ۴ ماشے، تخم گزر ۴ ماشے کو آدھ سیر پانی میں اچھی طرح جوش دے کر چھان لیا جائے اور ۴ تولے شربت بزوری ملا کر پلا دیا جائے۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(و) عام صحت جسمانی کی ترقی کے لیے مریضہ کو شربت فولاد استعمال کرائیے اور ایام سے چار دن پہلے معجون مدر ۸ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے اور شربت بزوری ۴ تولے صبح و شام استعمال کرائیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) کشتہ مرجان، کشتہ صدف، تخم قنب، گل دھاوا، موچرس، کمرکس، صمغ عربی، کتیرا، تخم لاجونتی، تال مکھانا، ثعلب مصری، موصلیین، ورق نقرہ، بہمنیں ہر ایک ایک تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور ۶-۶ ماشے یہ سفوف صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۴) **پائیوریا**:- (ا) پائیوریا درحقیقت مسوڑھوں کا مرض نہیں، بلکہ خون کا مرض ہے۔ اسی لیے صرف منجنوں کے استعمال سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ آپ اگر گوشت کھاتے ہیں تو بالکل چھوڑ دیجئے، تازہ پھل اور سبز ترکاریاں بہ کثرت کھائیے۔ ہائیڈروجن پرآکسائڈ سے روزانہ تین مرتبہ کلیاں کیجئے اور کچھ عرصے تک یہ نسخہ استعمال کیجئے: فیری سلف ۲ گرین، ایسڈ نائیٹرو میوریٹک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم، لائکر آرسینی کیلس ۲ منم، ٹنکچر کواشیا ۲۰ منم، گلیسرین ۱۵ منم، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا پینی چاہئیں۔ یہ خیال رہے کہ اس دوا کو پندرہ روز تک استعمال کر کے ایک ہفتے کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر ایک ہفتے کے بعد اسی طرح پندرہ دن تک پئیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (ہمدرد صحت اگست ۱۹۳۹ء) بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) ہمدرد دواخانے سے پائیوریا کا مکمل بکس منگوا لیں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پٹاشیم پرمنگنیٹ کے پانی سے غرارے کریں اور کاربالک آئل کی پھریری سوتے وقت مسوڑھوں پر لگائیں اور یہ منجن استعمال کریں۔ چولہے کی مٹی، بادام مسلم سوختہ، اخروٹ سوختہ، دال مسور سوختہ ہر ایک ایک تولہ، الائچی خورد، پیپل خورد، کتھ سفید، بلادر سوختہ ہر ایک تین ماشے، نیلا تھوتھہ بریاں بریاں، پھٹکری بریاں ۲-۲ ماشے، نمک لاہوری، مرچ سیاہ ۶-۶ ماشے۔ گل تمباکو سوختہ ۳ ماشے۔ ان سب کا سفوف بنا کر رکھیں اور بطور منجن استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) بیخ اذخر، عاقرقرحا، خولنجان، ہر ایک ۲ تولے، پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ، گل سرخ ایک تولہ، سنگ جراحت ۳ تولہ، گیرو ۳ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ، نمک طعام ۳ تولہ، لونگ، صندل سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد، سفیدہ کاشغری ہر ایک ایک تولہ۔ ان سب دواؤں کو باریک پیس کر بطور منجن صبح و شام استعمال کیجئے۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(و) آملہ، گل سرخ، ہلیلہ، بلیلہ، گل انار، اقاقیا، پھٹکری، قسط، عاقرقرحا۔ سب چیزیں برابر وزن میں لے کر کوٹ چھان لیں۔ صبح و شام یہ منجن مسواک یا برش سے دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) مچھلی کے کانٹے جلے ہوئے، عاقرقرحا، سازج ہندی، تیزپات، تمباکو سوختہ، پھٹکری بریاں۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر منجن بنائیں۔ اور حسب معمول لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۵) **خاص کمزوری**:- (ا) میں تو یہی مشورہ دوں گا اس حالت میں جب کہ آپ کی رجولیت کی طاقت مائل بہ زوال ہے آپ نکاح ثانی کی مصیبت میں نہ پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شریک زندگی کے بغیر زندگی ایک وبال معلوم ہوتی ہے، لیکن جس کسی کو شریک حیات بنانا ہے اس کے

جذبات کا لحاظ نہ کرنا بھی تو صریح ظلم ہے۔ آپ ویروجن کمپونڈ کے انجکشن لگوالیں اور ویروجن کمپونڈ ہی پینے کے لیے چند روز تک استعمال کریں۔ اس سے گئی ہوئی طاقت ایک بڑی حد تک واپس آجائے گی اور اگر آپ شادی کرنے پر تلے ہی بیٹھے ہیں تو غالبًا زندگی تلخ نہ ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد مطابق جواب نمبر ۲۲۳ (ہمدرد صحت اگست سنہ ۳۹ء) بنا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) آپ جواب نمبر ۲۸ کی دوائیں حب اسرار، حب خاص اور طلا راسرار مطول کا استعمال کریں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہمدرد دواخانے سے سفوف عجیب منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) سنبل الطیب، قرنفل، دانہ ہیل کلاں، تودری زرد، تودری سرخ، خولنجان، کباب چینی، مصطگی رومی، حلتیت، درونج عقربی، زراوند مدحرج دارچینی، ورق نقرہ، ورق طلا، ہر ایک ۹ ماشے، بوزیدان، سورنجان، سمک صیدا، ماہی روبیاں، جوزبوا، تخم ترہ تیزک، تخم گندنا، بزرالبنج، مایہ شتر اعرابی، حب النیل، سعد کوفی، تخم شلغم، تخم ترب ہر ایک ۲. ماشے، زعفران ۳ تولے، نارجیل، مغز پستہ، مغز فندق، مغز بادام، مغز چلغوزہ، مغز خربزہ مغز خیار، مغز تربوز، مغز کدو شیریں، مغز گردگاں، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ۴۵ ماشے، ابریشم مقرض، خشخاش سفید، جدوار، تخم انجرہ، تخم رازیانہ مشک خالص ہر ایک ۱۴. ماشے، زرنباد ۴. ماشے، عنبر اشہب ۴. ماشے، مصری سفید، گلقند، عسل خالص دو دو چند۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ ۴. ماشے صبح اور ۴. ماشے شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) اطریفل کشمشی ایک تولہ صبح کے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت ۱۰ ماشے معجون مقوی و ممسک دودھ کے ساتھ کھا لیجیے بیرونی استعمال کے لیے طلاء اعظم مناسب ہے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(۴۶) **ذیابیطس:۔** (ا) ذیابیطس کے لیے "انسولین" سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اور اس کے انجکشن حقیقتًا اکسیر ہی کی طرح اثر کرتے ہیں۔ اگر اس کے انجکشن نہ لگوا چکے ہوں تو اب لگوا لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیابیطس کے لیے کشتہ فولاد جواب نمبر ۲۲۳ والا نہایت مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) لیجیے، ذیابیطس شکری کا سو فی صدی مجرب علاج درج ذیل ہے۔ بڑی خوشی سے استعمال کیجیے اگر فائدہ نہ ہو تو لاگت ہم سے لے لیجیے۔ گڑمار بوٹی ایک تولہ، افیون ۳ ماشے، خستہ جامن ۶ ماشے، پنکریٹین ۱ ماشہ، پپ سین ایک ماشہ، کشتہ زمرد ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر ان کے برابر وزن مرغ کے سنگ دانوں اور گردوں کو خشک کرکے اور پیس کر دواؤں میں ملا دیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ مناسب بدرقے کے ساتھ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ سم الفار ایک چاول اور کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی جوارش زرعونی ایک تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ کشتہ زمرد ایک رتی ہمراہ آب انار میخوش ۵ تولے صبح کے وقت استعمال کیجیے۔ اور سہ پہر کو سفوف گڑمار بوٹی ۶ ماشے دہی کے پانی کے ساتھ پھانک لیجیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(و) گڑمار بوٹی، حجر القلب، کرم سنگ، کشتہ پوست بیضہ مرغ، ہاتھی سونڈھی بوٹی، لاجونتی، گل انار، گل دھاوا، اقاقیا، پوست بیرون پستہ حب الآس، بیخ انجبار، کشتہ عقیق، کشتہ یشب، کشتہ مرجان۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور تین ماشے کی مقدار میں یہ دوا صبح و شام دونوں وقت دہی کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۷) **سوزاک پرانا:۔** (ا) آپ اس شخص کو "یولیرن" استعمال کرائیے۔ اُمید تو ہے کہ اس دوا سے انشاءاللہ مرض بالکل جاتا رہے گا۔ اگر خود انہی کے جسم سے پیپ لے کر ویکسین تیار کرا لیا جائے تو اس کے انجکشن بھی بہت مفید ثابت ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ جو میری طرف سے جواب نمبر ۳۲ میں تحریر ہے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) اندری جلاب کے بعد لائیکوار سنٹل فلیوا سی کیوبب ایٹ بکو کی ۱۵-۱۵ بوندیں روزانہ دن میں چار پانچ دفعہ بتاشے میں ڈال کر کھا لیا کریں۔ اور اوپر سے مصری کا شربت، دودھ کی لسّی اور چھاچھ پیا کریں۔ دو ہفتے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہڑ، بہیڑہ، آملہ، رسوت، برگ حنا ہر ایک ۵ تولے لے کر تین بوتل پانی میں جوش دیں۔ جب دو بوتل رہ جائے تو چھان کر بوتلوں میں رکھیں۔ اور دن میں دو بار پچکاری کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) رسالہ ہمدرد صحت میں اکثر سوزاک کے مجرب نسخے چھپتے رہتے ہیں اُن میں سے کسی ایک کو بنا کر استعمال کر دیکھیے یا ذیل کا نسخہ بنا کر استعمال کریں مجرب ہے پانچ سیر گائے کا دودھ لے کر اس قدر پکائیں کہ اس کا قوام گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں شورہ دس سیر شاہی (۱۱ تولے ۸ ماشے) بیج ۶ ماشے، پترج ۶ ماشے ناگ کیسر ۶ ماشے، الائچی خورد ۱۰ ماشے اور مصری آدھ سیر کوٹ چھان کر خوب اچھی طرح ملا دیں یہاں تک کہ وہ راکھ کی مانند ہو جائے۔ صبح و شام دونوں وقت ۳-۲ ماشے یہ دوا باسی پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ تیل، مرچ سرخ، گڑ، شراب، قہوہ اور کھٹی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ غذا میں دودھ، چاول، ساگو دانہ، دلیا اور کھچڑی وغیرہ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) دوا کڑھائی والی ایک ماشہ، شربت بزوری چار تولے کے ساتھ کچھ دن تک استعمال کر لیجیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(ز) روغن موم، روغن بیروزہ، روغن [illegible] سب چیزیں ہم وزن لے کر ایک جان کر کے رکھیں مقدار خوراک ۲ ماشے ہمراہ شربت بزوری ۴ تولے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۸) **لاطینی اور انگریزی نام** :- (ا) قرابادین یا مٹیریا میڈیکا ملاحظہ فرمائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ویدک گھنٹو قیمتی ۱۲؍ منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جناب من جن چیزوں کے انگریزی و لاطینی کے نام یاد ہیں وہ لکھ دیتا ہوں :- اشنان کو لاطینی زبان میں کولائی کارنکس اور انگریزی میں کولا بارک کہتے ہیں۔ اشنہ بستانی لاطینی میں لائیکو پوڈیم اور انگریزی میں وولفس کلاہ کہلاتا ہے۔ اگیا کا لاطینی نام اینڈرو پوگن سلی نن تھس اور انگریزی میں روسا گراس ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۴۹) **ماء الذہب** :- (ا) یونانی طریقہ تو مجھے معلوم نہیں۔ ڈاکٹری دواؤں میں جو ماء الذہب استعمال ہوتا ہے وہ بنا بنایا بافراط مل جاتا ہے۔ خود بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طبی فارما کوپیا مجلد قیمتی للعہ منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) تیزاب شورہ ۳ حصے، تیزاب نمک ۴ حصے۔ ان دونوں کو ایک بڑی بوتل میں ڈال دیں۔ مگر اس کے منہ کا کچھ حصہ کھلا رہنے دیں۔ پھر اس میں سے ایک تولہ تیزاب لے کر ۶ ماشے سونا ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں سونا حل ہو جائے گا۔ اس محلول میں تین تولے پانی ملا لیں۔

(حکیم ڈاکٹر بشن داس) و (حکیم میر معین الدین علی)

(۵۰) **سنہری بال** :- (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ کوئی بیماری نہیں ہے اس لیے ہمدرد صحت میں ان چیزوں کا ذکر بے جا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ڈھاک کی لکڑی کی سفید راکھ بالوں میں ملا کریں۔ بال سنہری ہو جائیں گے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ سر پر ہائیڈروجن لگا کر غسل کیا کریں۔ چند دن لگانے سے بال سنہری ہو جائیں گے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۱) **سیاہ داغ** :- (ا) غالباً کوئی جلدی مرض ہے۔ بغیر دیکھے صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مقامی طور پر علاج کرائیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ان داغوں پر تھوہر کے تازہ پتوں کا رس دن میں تین چار مرتبہ لگا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ماں کا دودھ چھڑانے سے بچے کو آرام ہو جائے گا۔ اسے بکری کا دودھ پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) برگ املتاس، پوست درخت املتاس، برگ نیم، پوست انار اور زرد چوب ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور کڑوے تیل میں ملا کر بدن پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ہ) آپ نے اچھا کیا جو ماں کا دودھ چھڑا دیا۔ یہ والدین کے فساد خون کا نتیجہ ہے۔ بچی کو عرق عشبہ دو تولے شربت عناب ۶ ماشے ملا کر صبح و شام دونوں وقت دیجیے۔ اور نیم کے صابون سے غسل کرائیے۔ گائے کے دودھ میں برابر کا پانی ملا کر دیجیے۔ (حکیم میر معین الدین علی)

(و) داغوں پر روغن دیودار لگائیے۔ اور گندھک مصفےٰ ایک رتی صبح و شام دونوں وقت ہمراہ عرق شاہترہ ۳ تولے شربت عناب ۶ ماشے کھلائیے۔

(حکیم شمس الحق خاں)

(۵۲) **خاص شکایتیں** :- (ا) جلق، اغلام اور کثرت مجامعت میں عمر کے چودہ پندرہ سال گزارنے کے بعد اب آپ کو اور کیا تمنا ہے؟ جو لذتیں کہ دوسرے لوگ تیس چالیس سال کی مدت میں حاصل کرتے ہیں آپ نے کثرتِ کار کی بدولت صرف چودہ پندرہ سال میں حاصل کر لیں۔ اندیشہ یہ ہے کہ دواؤں کے ذریعے سے اب بھی اگر آپ کے جسم میں کافی یا کافی قوت آ گئی تو پھر آپ اپنی غلط کاریوں سے باز نہ رہیں گے۔ بہر حال آپ بھی ان تدابیر پر عمل کیجیے جو جواب نمبر ۴۵ میں بیان ہوئی ہیں۔ لیکن خدا کے لیے اب اپنے حال پر رحم کیجیے اور اگر خدا پھر قوت دے دے تو آئندہ زیادہ محتاط زندگی گزارنے کی کوشش کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد جواب نمبر ۲۲۳ والا نہایت مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ج) مجلوق کو حب اسرار، حب خاص اور طلاء اسرار استعمال کرائیں۔ نسخے ستمبر کے ہمدرد صحت میں (جواب نمبر ۲۸) دیکھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سفوف عجیب ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) حب عنبر مومیائی ایک عدد ہمراہ لبوب کبیر ۶ ماشے صبح کے وقت کھائیے۔ اور معجون جالی نوس لولوی ۶ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۶ تولے رات کو سوتے وقت کھایا کیجیے۔ بیرونی استعمال کے لیے طلاء اعظم مفید رہے گا۔ (حکیم میر معین الدین علی)

علم الجراحت، باتصویر علم جراحی کی یہ عظیم الشان کتاب جو ڈاکٹروں اور حکیموں کی متفقہ سرگرمیوں اور عرق ریزیوں کا نتیجہ ہے۔ طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم کے لیے یہ کتاب لکھی گئی ہے اور دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اول میں علم الجراثیم کا مکمل بیان ہونے کے علاوہ سوزاک، آتشک، جذام اور سرخ بادہ وغیرہ کا نہایت تفصیلی بیان موجود ہے صفحات تقریباً ۶۲۵ کاغذ سفید۔ قیمت ۵؍ مجلد ۶؍
حصہ دوم۔ عملیات جراحیہ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہر قسم کے پھوڑے پھنسیوں اور رسولیوں میں شگاف دینے، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے اور اکھڑے ہوئے جوڑوں کو اپنی جگہ پر بٹھانے، گولے گولیوں وغیرہ کو جسم سے نکالنے کی تدابیر اور رگوں، پٹھوں، ہڈیوں، جوڑوں کے امراض کے متعلق مفصل بیان اور علاج تحریر ہے۔
قیمت پانچ روپے۔ مجلد پانچ روپے بارہ آنے +
مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد دواخانہ، لال کنواں، دہلی

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالے کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہو گا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۵۳) ایک عورت (عمر ۳۰ سال) کو پانچویں بچے کو دودھ پلانے کا زمانہ ختم کرتے ہی یرقان ہو گیا جو ڈاکٹری علاج سے جاتا رہا۔ لیکن دوران مرض ہی سے سینہ کم ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ کچھ دن بعد مردانہ سینہ ہو گیا جو بدنما معلوم ہوتا ہے۔ شادی کے پہلے ہی سے معمولی سیلان الرحم کی شکایت رہتی ہے۔ عام جسمانی حالت معمولی ہے۔ بہترین مجرب نسخہ سینہ بڑھانے کا درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۳۰)

(۵۴) آتشک کے لیے ایک ایسی مجرب دوا کی ضرورت ہے جو گولیوں کی شکل میں ہو اور جوہر وغیرہ سے پاک ہو۔ کسی عمدہ مرہم آتشک کا نسخہ بھی لکھیئے۔ (خریدار نمبر ۸۲۲۲)

(۵۵) میری عمر ۷۰ سال ہے۔ دو سال سے پیشاب جلد جلد زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔ مقامی ڈاکٹر نے قارورے کا امتحان کیا۔ شکر قطعی نہیں ہے مگر فاسفیٹس زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ ضعف مثانہ و سوء ہضم کی شکایتیں ہیں۔ دوا یا نسخہ چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ خریدار نمبر ۱۰۶۳

(۵۶) میرے ایک دوست کی لڑکی جس کی عمر تقریباً ۹ سال ہے، چار پانچ سال سے رات کو بستر پر دو تین بار پیشاب کر دیتی ہے۔ تیر بہدف علاج درج فرمائیں۔ مہربانی ہو گی۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۳)

(۵۷) ہندوستان کے مستند اور تجربے کار ماہر امراض چشم اطباء کے نام مطلوب ہیں۔ گلاکوما کا علاج کرانا ہے۔ (ایک ناظر)

(۵۸) میری بیوی کو پہلے حمل میں عسر ولادت سے بہت تکلیف ہوئی اور مشکل سے جان بچی۔ لڑکا پیدا ہوا مگر اسی وقت مر گیا۔ پھر حمل ہوا اور ڈیڑھ مہینے کے بعد ساقط ہو گیا۔ اب چھٹے مہینے کا حمل ہے۔ اطبائے کرام کوئی ایسی دوا بتائیں کہ یہ ولادت آسانی سے ہو جائے۔ میں نے ایک طبی رسالے میں کالی فاس - ۶x کی تعریف دیکھی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۵۷)

(۵۹) مجھے ناشتے کے لیے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو مقوی اعضائے رئیسہ و شریفہ ہو، خاص طور سے مقوی بصر ہو اور حافظہ کو تیز کرے۔ مفرح اور مولد خون ہو۔ بنانے کی ترکیب آسان ہو۔ ایک روز کی تیار کی ہوئی دوا کئی دن تک کام میں آ سکے تو بہتر ہے۔ موسم کی کوئی قید نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۷۹۱۴)

(۶۰) مریض کی عمر ۳۵ سال ہے۔ زیر ناف، رانوں کے جوڑوں اور دُبر کے اوپر خارش رہتی ہے۔ کھجانے کے بعد جلن اُٹھتی ہے۔ چند سال سے کھجاتے کھجاتے کالے داغ پڑ گئے ہیں۔ مریض زیادہ بیٹھ کر کام کرنے کا عادی ہے۔ قبض کی شکایت بھی ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۸۶)

(۶۱) میرے بچے کی عمر ۱۱ مہینے ہے وہ پنجوں کے بل کھڑا ہوتا ہے۔ پیر کا تلوا اور ایڑی کسی وقت زمین پر نہیں ٹکاتا۔ پٹی پکڑ کر یا کسی اور چیز کے سہارے سے اگر چلتا ہے تو بھی پنجوں ہی کے بل۔ اطبائے کرام اس کی وجہ اور علاج سے مطلع فرما کر شکریے کا موقعہ دیں۔ (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۶۲) ایک مریض جس کی عمر تقریباً ساٹھ برس کو پہنچ چکی ہے عرصہ ایک سال سے خود بہ خود حرکت نہیں کر سکتا، بلکہ دو آدمیوں کے سہارے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ مشکل سے جا سکتا ہے۔ میں نے مرض پیراپلیجیا (استرخاء اسفل) تشخیص کیا۔ چنانچہ اس غرض کے لیے بجلی کا علاج تجویز کیا گیا مگر مریض نے پسند نہ کیا مختلف قسم کے کچھ معمولی معالجات کیئے، لیکن فائدہ محسوس نہ ہوا۔ چوں کہ مریض مذکور کی ذات کے ساتھ ہزاروں لوگوں کے دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں اس لیے ان کی علالت باعثِ تکلیف و رنج ہے۔ میں اپنے ہم پیشہ معززین سے عرض گزار ہوں کہ اپنے سریع الاثر نسخوں سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۷۸۲)

(۶۳) اطبائے کرام میں سے کیا کوئی صاحب تبخیر معدہ کے اسباب و اثرات اور علاج پر بصورت مضمون روشنی ڈالیں گے؟ (خریدار نمبر ۳۵۱۰)

(۶۴) میں عموماً کمزوریٔ دماغ و چشم میں مبتلا رہتا ہوں، کیا کوئی صاحب ان امراض کے لیے کوئی مجرب نسخہ لکھ کر مجھے شکر گزار فرمائیں گے؟ (خریدار [illegible])

(۶۵) امراض چشم کے لیے کشتہ [illegible] کیا [illegible] (ایک ناظر)

(۶۶) بندے کو تقریباً دو سال سے پیشاب گدھے کے پیشاب کی طرح سفید ہوتا ہے۔ صورت یہ ہے کہ پہلے تھوڑا سا پیشاب سفید آتا ہے اس کے بعد صاف

ہو جاتا ہے۔ پیشاب کا امتحان چند دن ہوئے کرایا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پیشاب میں کیلسیم خارج ہو رہا ہے اور ترشی بہت ہے۔ مہربانی فرما کر کوئی حکیم یا ڈاکٹر دوا تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۹۰۳)

(۶۷) ۳۰ سالہ مریضہ کو تقریباً ایک سال سے فیل پا کی شکایت ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۲۰)

(۶۸) بچے کی عمر اس وقت ساڑھے سات سال ہے۔ شروع ہی سے اس کو یہ شکایت ہے کہ پیشاب پاخانہ ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہے۔ پیشاب میں کچھ اس قسم کا مادہ ہے جس سے پیشاب گاہ اور چڈھے زخمی رہتے ہیں۔ اس کے چوتڑ پر ایک پیدائشی رسولی تھی۔ سول ہسپتال میں آپریشن کرا کے خارج کرائی گئی۔ بجلی کا علاج بھی کرایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ موسم سرما میں مرض زیادہ ہو جاتا ہے۔ بچے کا باپ ایک غریب آدمی ہے۔ اطبائے کرام خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۷۱)

(۶۹) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے۔ دو تین سال تک غلط کاری میں مبتلا رہا۔ بعض دواؤں سے نقص ہضم اور جسمانی کمزوری کی شکایتیں دور ہو چکی ہیں۔ صرف لاغری اور کوتاہی کی شکایت باقی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۵۵۱)

(۷۰) ایک لڑکی کے چہرے پر کھجلی کے دانے نکل آنے کی وجہ سے داغ پڑ گئے ہیں۔ داغ بہت ہلکے ہیں لیکن پھر بھی برے معلوم ہوتے ہیں۔ اطبائے کرام سے التجا ہے کہ وہ کوئی مجرب دوا تحریر کریں۔ (خریدار نمبر ۸۸۱۶)

(۷۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم ہمایوں صاحب چیچک کے داغ دور کرنے کے لیے آلے کا اتہ پتہ دیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ اس سے جلد کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچتا۔ آلے کے ملنے کا پتہ اور اس کی قیمت بتائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۱۶)

(۷۲) سرکہ بنانے کی بہترین ترکیب، جو پھٹکری نوشادر تیزاب وغیرہ مرکبات سے پاک ہو، مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۰۶)

(۷۳) میری لڑکی کی عمر ۱۲ اور ۱۳ سال کے درمیان ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت دانت پیستی ہے۔ مختلف لوگوں کے بتائے ہوئے علاج بھی کیے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ لوگ دانت پیسنے کو منحوس خیال کرتے ہیں۔ اس لیے اطبائے کرام سے التجا ہے کہ وہ مکمل علاج تحریر فرما کر ثواب حاصل کریں۔ (خریدار ۸۴۹۸)

(۷۴) تین سال سے بیمار ہوں۔ ابتدا میں خارش خارش ہوئی۔ موسم گرما میں فالج ہوا۔ پیشاب خون جیسا آنے لگا۔ کافی علاج کیے گئے۔ ٹب کے پانی کا علاج بھی ہوا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اب پیشاب قدرے کم سرخ ہے۔ جسم کا تمام بایاں حصہ خصوصاً ہاتھ پیر کی انگلیاں جھن جھناتی ہیں۔ رنگت کالی ہو گئی ہے۔ تناؤ بھی ہے۔ جیسے کسی نے سخت پٹی کس دی ہو۔ سرد چیزوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ بھی کمزور ہے۔ ٹب کے استعمال سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے۔ میری عمر ۴۰ سال ہے۔ (ایک خریدار)

MAJUN
MUQAWWI
RAHIM

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اس کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں۔ اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

۱ ۷ ۱۱

آنکھوں کی بیماریاں

بچوں کی بیماریاں

امراض جگر و معدہ

سرعت انزال

ذیابطیس

پیچش

کمزوری عضو

۲ ۳ ۸ ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

۳۱ ۲۷ ۲۳

بالوں کی بیماریاں

کمزوری اعضا بوجہ ہضم

کمزوری دماغ

ضعف ہاضمہ

امراض مخصوصہ کے

ضعف قلب کے

ضعف جگر

۳۲ ۳۳ ۲۸ ۲۴

ناصور

جریان

دمہ

سوزاک

آتشک

ضعف باہ

نامردی

نزلہ

۴ ۹ ۱۳

استقاط حمل

خرابی ایام

سیلان الرحم

امراض خون

بے لذتی

احتلام

دق وسل

۵ ۶ ۱۰ ۱۴ ۱۹ ۲۰ ۲۲

۳۴ ۲۹ ۲۵

کنٹھ مالا

تلی

پائیریا

امراض مخصوصہ

گٹھیا

طاعون

جنون

۳۵ ۲۱ ۳۶ ۳۰ ۲۶

تحریر محمود ۳۹ء

شفاعت احمد

اگر ایسا ہی

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد ۲۹۲ تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ٹیلیفون نمبر ۵۲۲

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

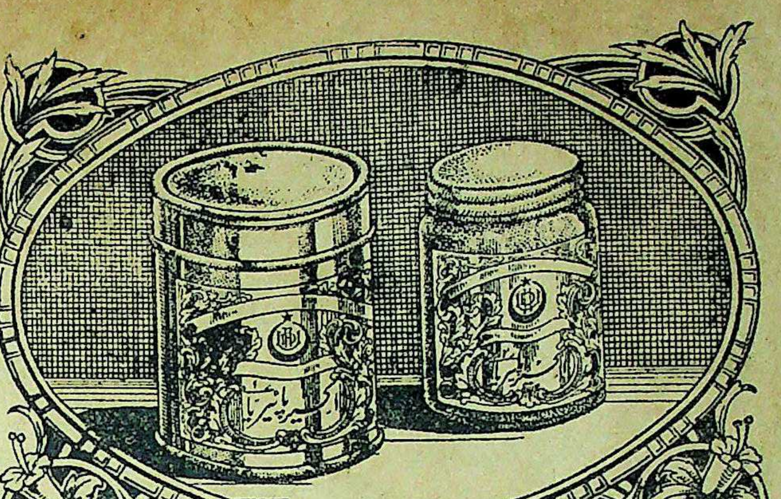

اکسیر پائیریا رجسٹرڈ

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے قیمت دو روپے

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۲۲

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

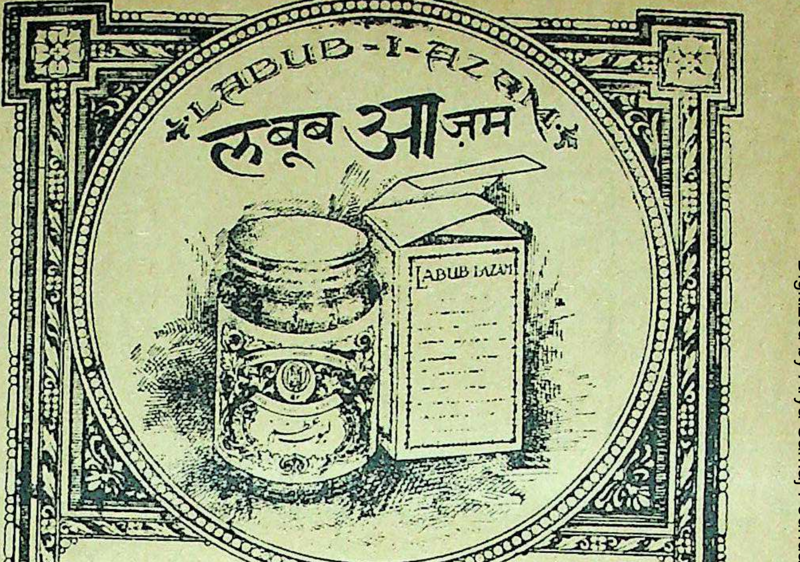

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

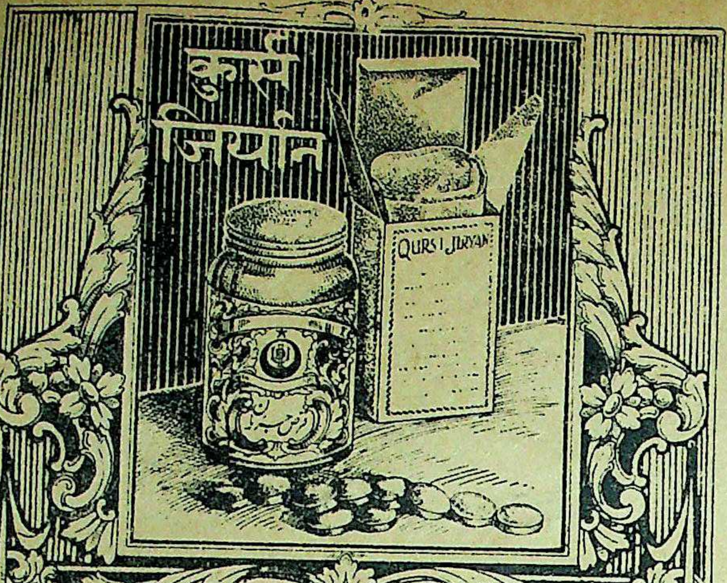

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہُوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جو جنون جو اختناق الرحم (بائگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبحکو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک ۱ر

معجون مقوّی و مُمسِک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال: ۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

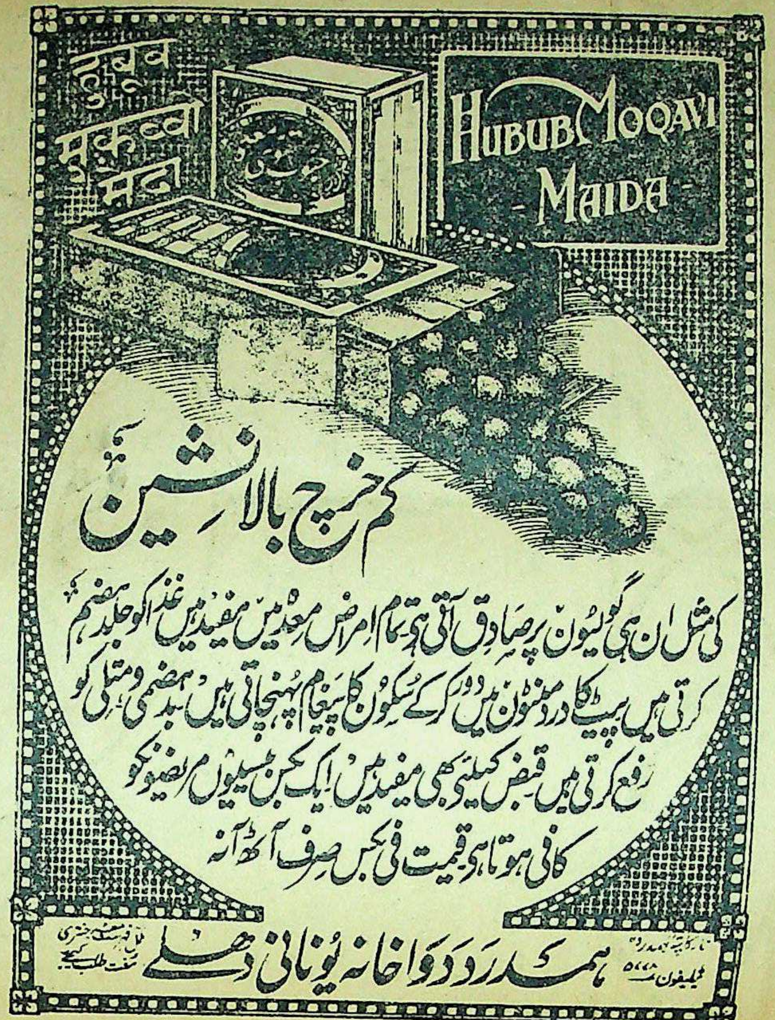

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں۔ ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون [illegible]
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مفت جنتری طلب کیجئے

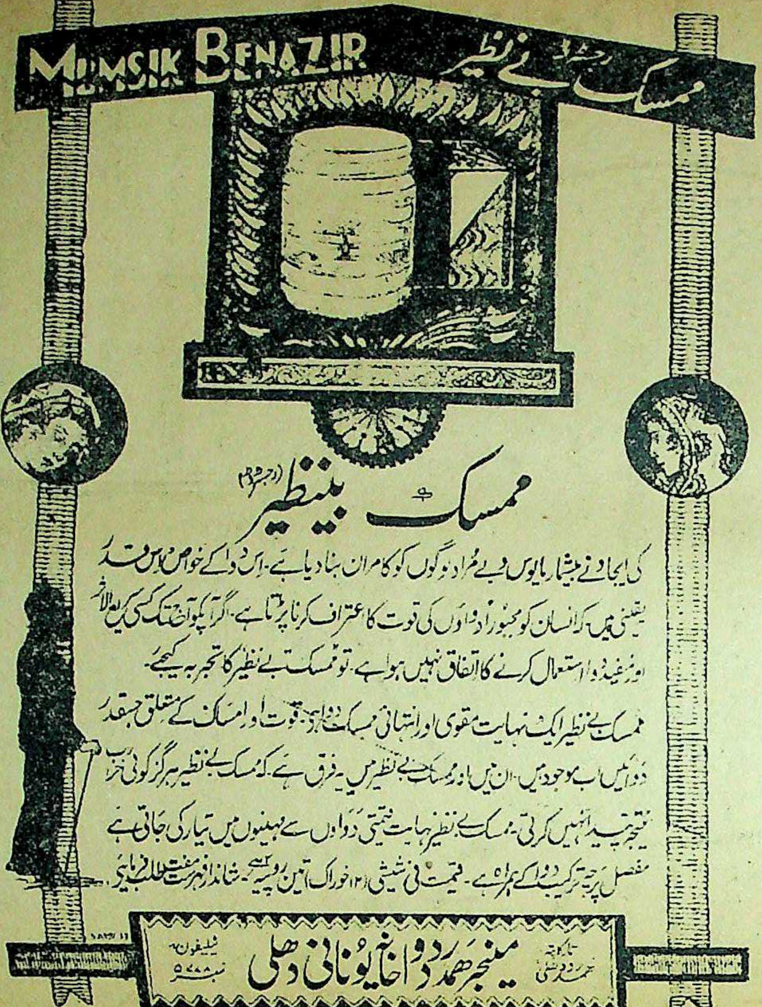

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کریم الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے۔ (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی بنا کر ناصور میں رکھیں قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ [illegible] شیشی کو بوقت استعمال ہلالینا چاہیئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہی اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہی۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہی ؛

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک (۳ روپے)

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دُور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی۔ فوری اثر کرتا ہی ؛

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

رجسٹرڈ

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہی یہی وجہ ہی کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہی آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی۔ اور تکلیف وہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہی اس کو قوت سے بدل دیتی ہی۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کرکے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ (عہ) دو روپیہ آٹھ آنے ؛ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طبّ قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کردیا ہی۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش دُور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی۔ اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہو (عہ)

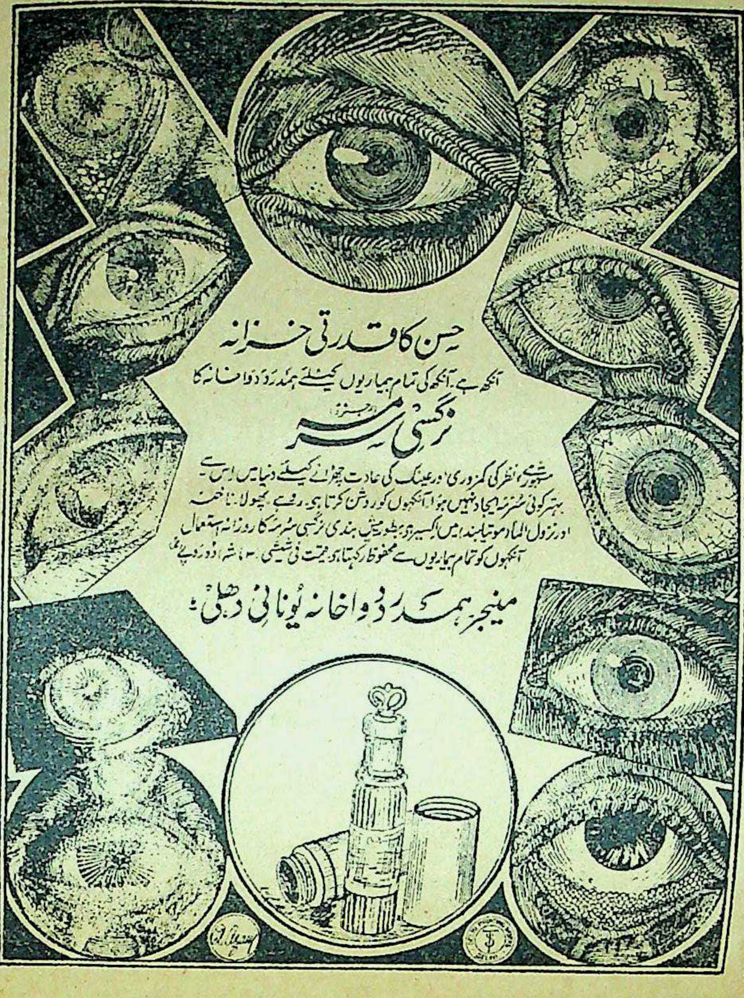

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ

(رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ دھند، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء موتیابند میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ (دو روپے)

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک

(۴۱۳)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے۔ سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

عرق سوزاک
ARQ-I-SOZAK

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ ”ہمدرد“ دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۲۲۲

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۲۲۲

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶؍

ترکیب استعمال :- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

ناشف

یعنے سیلان الرحم کیلئے ایک سائنٹیفک دوا

NASHIF

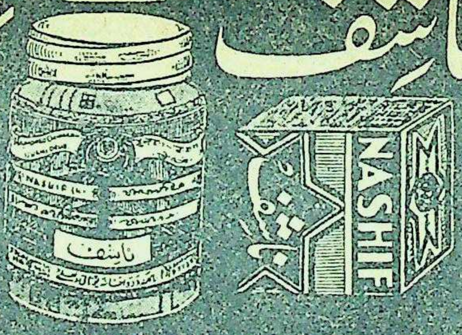

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذُوبانی

Zubani

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

میاں بیوی کے تعلقات کی پیچیدگی کا
TILA-I-AZAM.
طلاء اعظم
رجسٹرڈ
तिला-ए-आज़म
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ کی

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچاکر، نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
SCHOOL
طالب علم
وکیل
مصنف

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مُصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت مین مبتلا ہو جاتے ہین اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہین اُن حضرات کیلیئے یہ عجیب و غریب طلا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی
پانچ تولہ ایک روپیہ بارہ آنے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پُورا پُورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۶۷۸

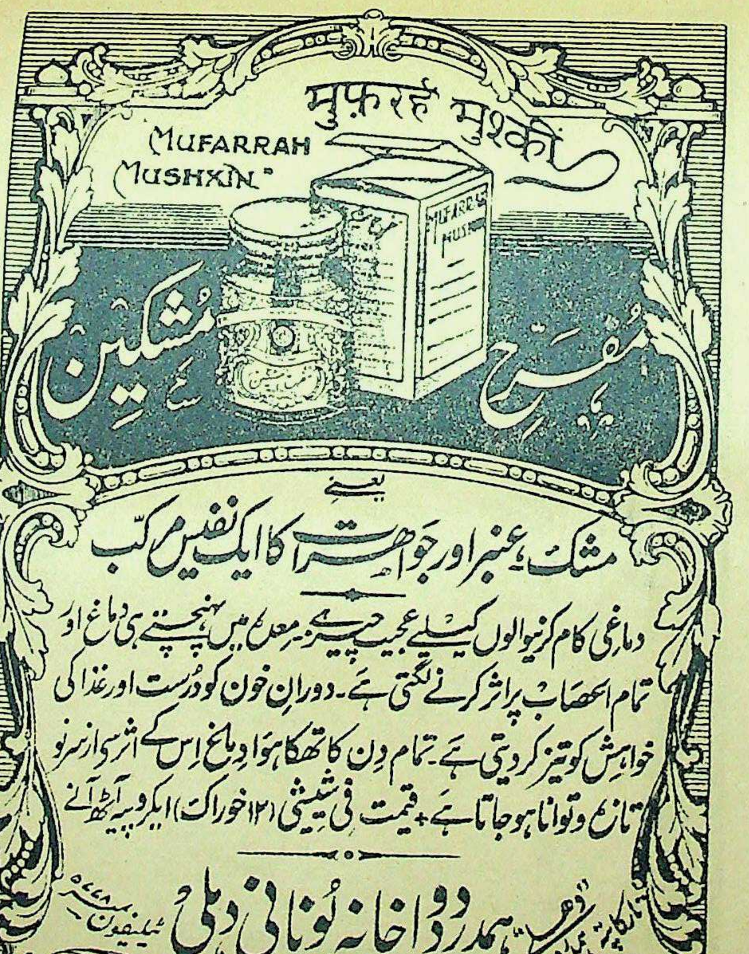

مُفرح مُشکین

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سرِ نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ ہمدرد — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۴۸

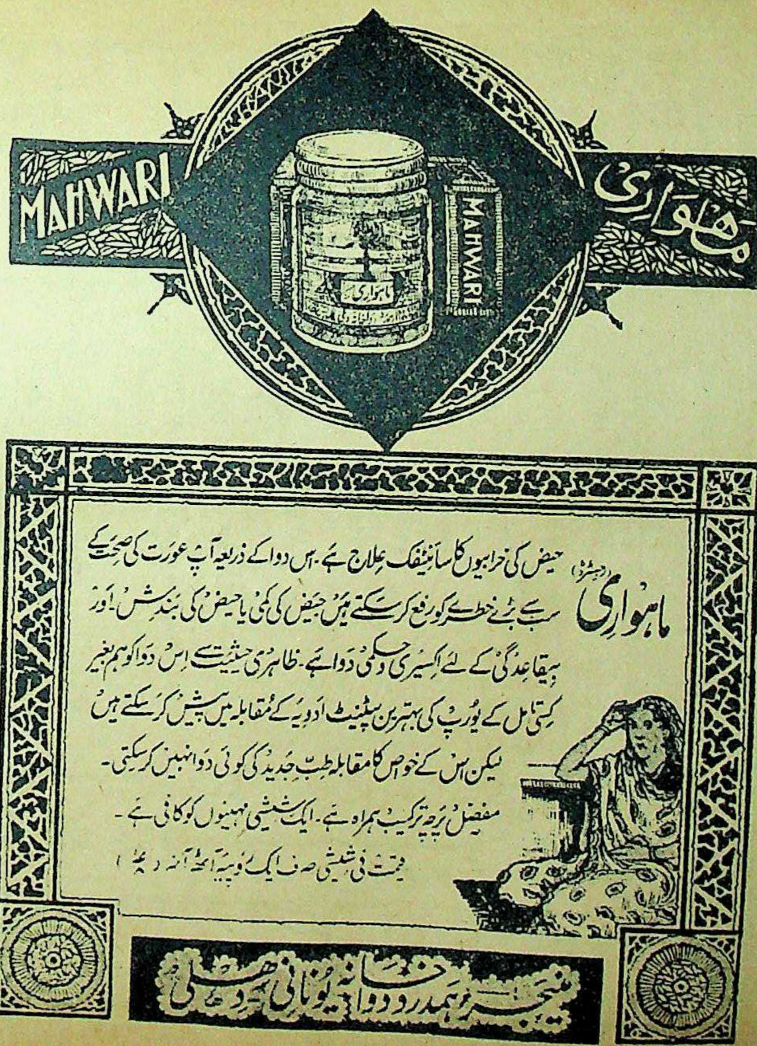

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِّ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصّل شاندار باتصویر جنتری فہرست مُفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

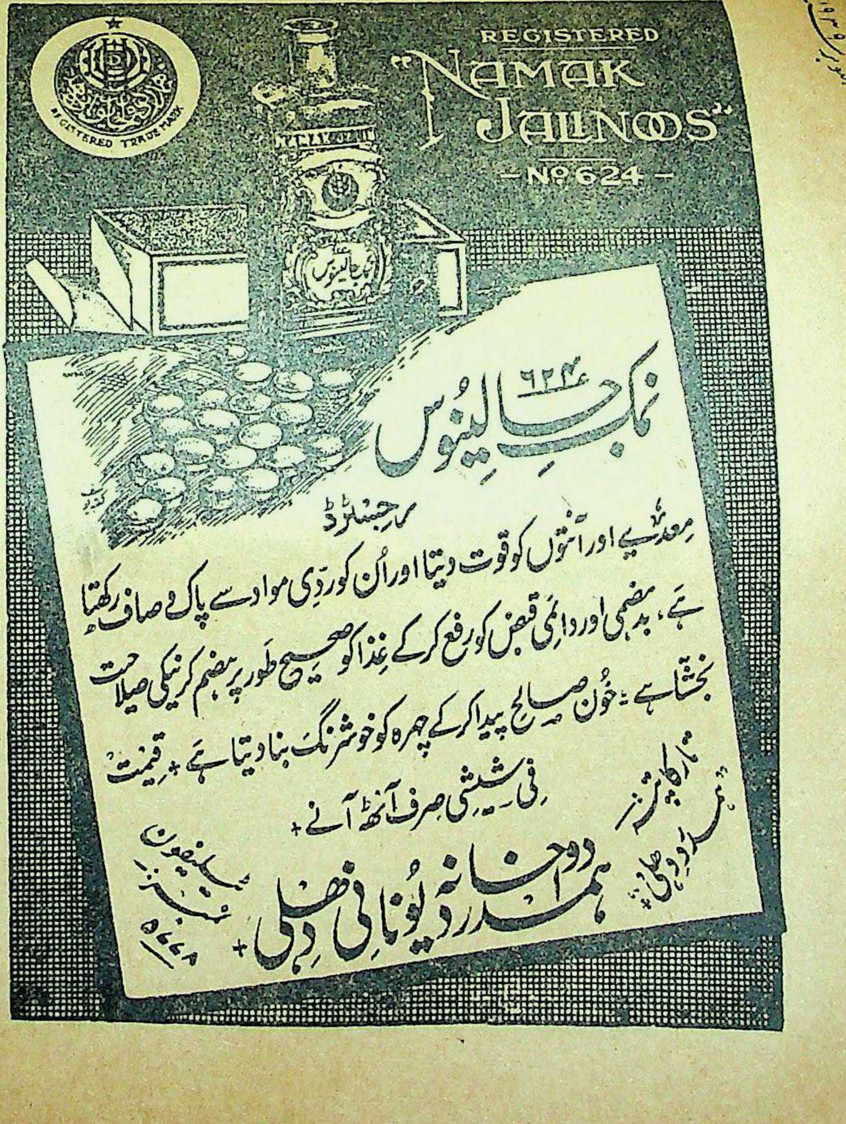
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
-No 624-
REGISTERED TRADE MARK
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے: خُون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

مینوفیکچررز

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

ٹیلیفون نمبر ۵۲۲۸

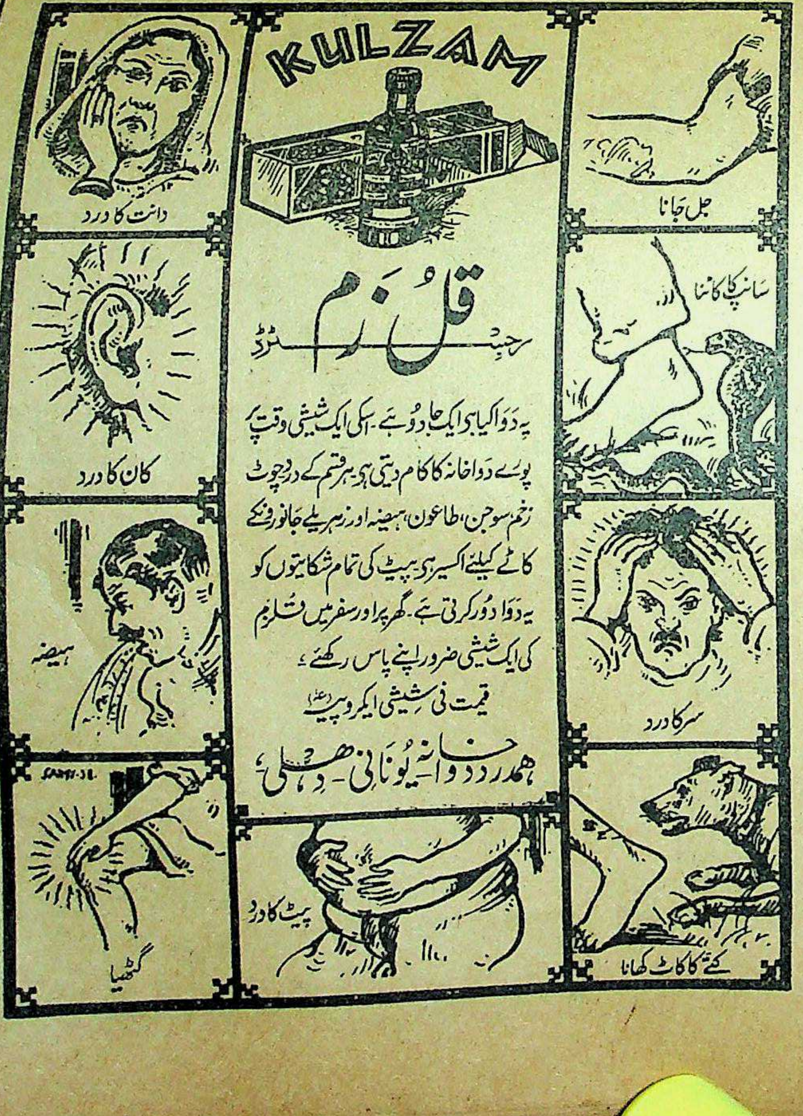
KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
پیٹ کا درد

قُلزم

رجسٹرڈ

یہ دَوا کیا ہی ایک جادُو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دَواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دَوا دُور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قُلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دَوا حاصل کی ان کی تعداد

۹۴۸۷۰ چورانوے ہزار آٹھ سو ستر ہی

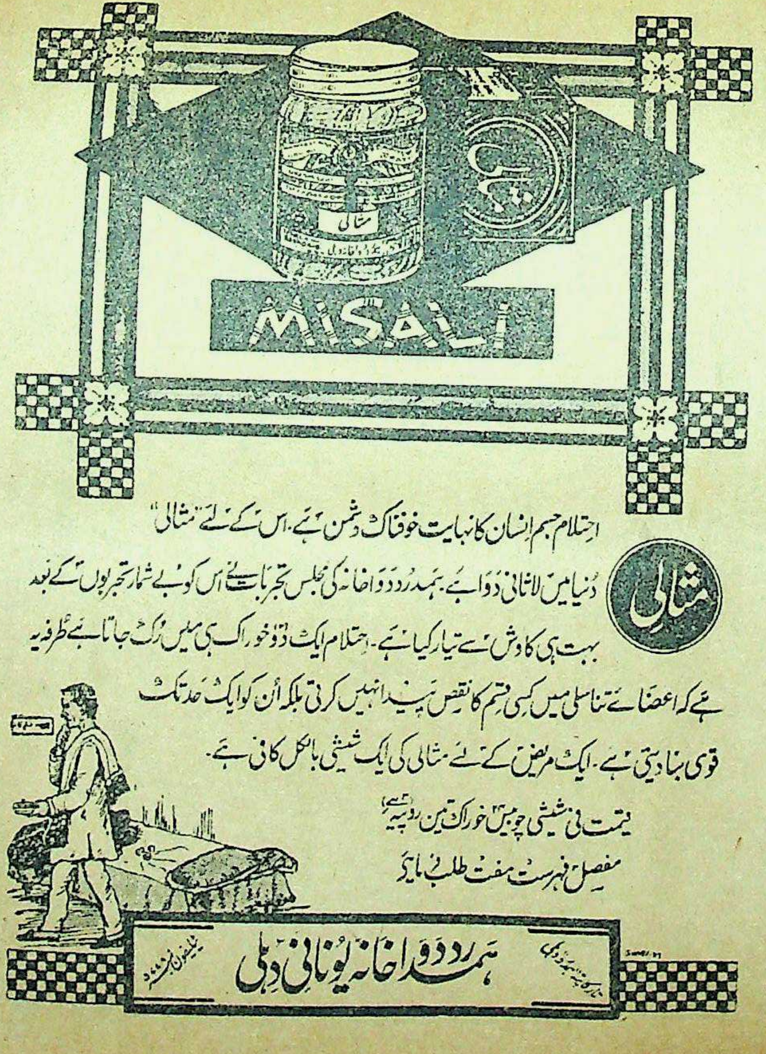

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عسے)
مفصل فہرست مفت طلب فرمایئے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

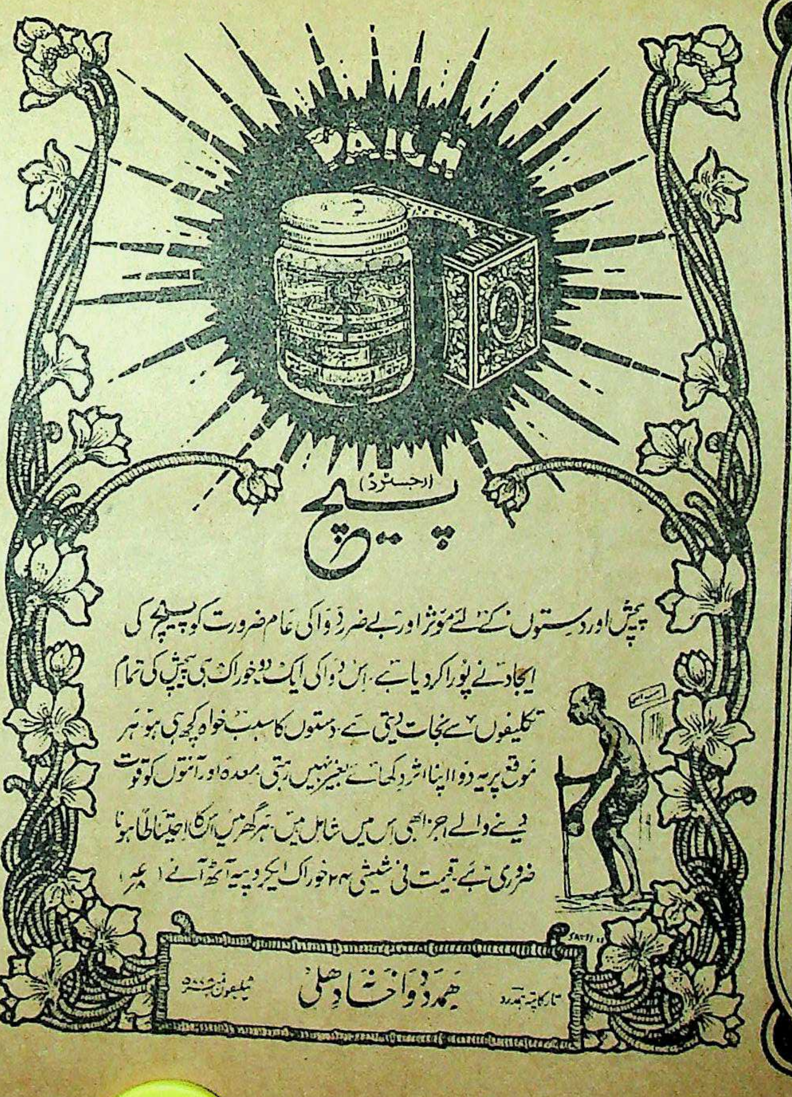

پیچ
(رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد **ہمدرد دواخانہ دہلی**

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکما نواب [illegible] جنگ طبیب خاص اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماالحیات

استعمال کیجیے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماالحیات ۵ تولہ پی لیجیے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجیے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجیے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے [illegible] قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری

(رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لئے ایک عجیب و غریب اکسیر!

مستورین

(رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پہ اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین

(رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی

(رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کسی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے۔ مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے۔ پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا۔ اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD

رجسٹرڈ
روغنِ بے نظیر

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

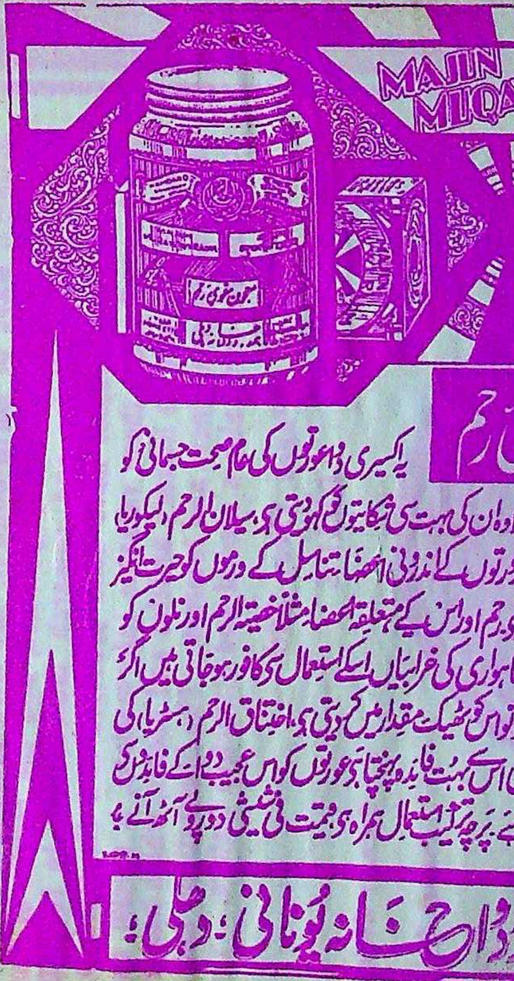

معجونِ مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کم کر دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدہ سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

Old Regd. No. L. 279

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

BIRTH CONTROL NUMBER 1939
HAMDARD

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

ماہوار مصورِ طبی رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی

بانیِ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

مقامِ اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

[illegible] — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — [illegible]

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERED

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!

قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (عہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد [illegible] ٹیلیفون نمبر [illegible] — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — نقل فہرست مفت طلب فرمائیے

جلد ۸ نومبر ۱۹۳۹ء نمبر ۵

فہرست مضامین

مراسلات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
حاذق الحکما نہیں بلکہ حاذق الحکماء اول	حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۲
بھوپ اندر طبیہ کالج، پٹیالہ	پرنسپل بھوپ اندر طبیہ کالج	
انتخاب مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی	سکرٹیری مجلس مذاکرہ	
انجمن طبیہ پنجاب، لاہور	حکیم آغا دوست محمد خاں	
ہمدرد صحت اور ہمدرد دواخانہ	خان بہادر خوشی محمد صاحب ناظر سابق منسٹر کشمیر	
ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر پر دلچسپ رائیں اور تبصرے		۵

انتقاد

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مختلف کتب ورسائل	حکیم عبدالحمید صاحب	۷
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۹

افسانہ

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مصر کی تباہی	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۰
علم اور حکمت کے خزانے		۱۶

عِلمُ الغدد

مضمون	نگارندہ	صفحہ
اسرارِ غدد	فاضل ادیب مولوی حکیم محمد یوسف نیّر	۱۷
زنانہ طبی تعلیم کی اہمیّت	بیگم صاحبہ فاضل گرامی حکیم کبیر الدین صاحب	۲۳

الامراض والعلاج

مضمون	نگارندہ	صفحہ
ہیلیم گیس کی طبی ضرورت	جارج ڈبلیو۔ گرے	۲۶

بابُ الصحت

مضمون	نگارندہ	صفحہ
ہندوستانی غذاؤں کی قدر وقیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ	ڈائرکٹر انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور (مدراس)	
سویابین	ترجمہ	۳۱
صحت (نظم)	زیب عثمانیہ لودیانوی	۳۳

معلومات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مالی پریشانیاں صحت برباد کردیتی ہیں۔	ترجمہ	۳۴
جسم کے لئے معدنی اجزا کی ضرورت	ترجمہ	۳۴
امریکہ میں مٹاپے کی روک تھام	”	۳۵
کشمیر میں ریڈیم انسٹی ٹیوٹ	”	۳۵
ریڈیم کا کارخانہ	”	۳۵
معالجات میں نشیلی چیزوں کی اہمیت	”	۳۶
دانتوں کی تکلیفیں	”	۳۶
شہد کی مکھی کے فائدے	”	۳۶
پٹرول کی جگہ امونیا	”	۳۷
جادو کا آئینہ	”	۳۷
عورتوں اور مردوں کا درجہ حرارت	”	۳۷
حیاتین پی کی دریافت	”	۳۷

مُجرّبات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دو مجرّبات	حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی	۳۸
دو مجربات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۸
سات مجربات	حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب	۳۹
جوابات	مختلف اطبا	۴۰
سوالات	مختلف اصحاب	۴۰

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ۔ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

مراسلات

حاذق الحکماء نہیں بلکہ "حاذق الحکماء اوّل"

ایک ضروری تصحیح

میرے محترم دوست جناب حکیم محسن علی خاں صاحب مدیر رسالہ "حکیم الہند" کا نوٹ مندرجہ ہمدرد صحت ماہ اکتوبر ۳۹ء میری نظر سے گزرا۔ موصوف نے میری جو قدر افزائی فرمائی اور جن الفاظ میں میرے مضمون پر تبصرہ فرمایا وہ میرے دلی شکریے کا مستحق ہے۔

اس ذیل میں مجھے جس سہو کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے وہ واقعی سہو تھا۔ اور میں خود بھی نہایت صداقت کے ساتھ اس غلطی کا ازالہ کر دینا چاہتا ہوں۔ یہ تو مجھے خیال بھی نہ تھا کہ طبیہ کالج پٹیالہ کی یہ ڈگری ہے۔ لیکن یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ "شیلانگ طبیہ کالج" کی فروختنی ڈگریوں میں سے ایک ڈگری "حاذق الحکماء۔ اوّل" کی بھی ہے۔ پچھلے سال کا پراسپکٹس میرے اب بھی سامنے ہے۔ اب اگر شیلانگ تجارتی طبیہ کالج نے اس ڈگری کو حذف کر دیا ہو تو کہہ نہیں سکتا۔ میرے مذکورہ مضمون میں لفظ "اول" غلطی سے چھوٹ گیا ہوگا۔ بہرحال بھوپندر اطبیہ کالج کی مستند برادری اور اُس کے محترم اراکین کو مطمئن رہنا چاہیئے کہ میرا روئے سخن ان کی طرف نہ تھا۔

جملہ ناظرین کرام میرے مضمون میں جہاں کہیں حاذق الحکماء۔ لکھا ہوا پائیں اُس کے ساتھ ہی لفظ "اول" کا اضافہ فرمالیں۔ کیوں کہ "حاذق الحکماء" اور "حاذق الحکماء۔ اول" میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اوّل الذّکر ایک موقّر و مستند ڈگری ہے اور ثانی الذکر ایک تجارتی ڈگری ہے۔ ساتھ ہی اس کے اراکین پٹیالہ طبیہ کالج سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس امر کی تحقیقات فرمائیں کہ شیلانگ میں اب بھی یہ ڈگری فروخت ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر اب بھی اُس کی فروخت کا سلسلہ جاری ہو تو اُس کے خلاف کافی پروٹسٹ کیا جائے۔ فقط

خادم طب: لطافت حسین میڈیکل آفیسر رہٹی، گورنمنٹ بھوپال

بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ کے سالانہ امتحان

مندرجہ ذیل اضلاع کے طلباء امتحان سیکنڈ ایر کلاس حاذق الحکما میں پاس ہوئے۔

نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ	نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ	نام طلباء	ضلع	نمبر حاصل کردہ
مدن لال	امرتسر	٢٦٧	پرکاش رام	لودھیانہ	٣٤٠	مالی رام گوتم	لودھیانہ	٣٥٩
گپتا رام	منٹگمری	٣٢٥	ترلوک سنگھ	سرگودھا	٣٢٢	گوپی ناتھ ور	کشمیر سٹیٹ	٣٤٢
سنسار چند	کرنال	٣٧٠	سُندرلال	کرنال	٣٣٥	اجودھیا پرکاش	جالندھر	٣٣٧
امرناتھ اگروال	فیروزپور	٢٦٦	چھجو رام	فیروزپور	٢٦٢	ٹھاکر دت شرما	راولپنڈی	٣٣١
احمد اختر	بجنور	٢٦١	نجم الدین احمد	کوٹہ سٹیٹ	٣٧١	ست دیو شرما	ہشیارپور	٣١٦
سنت رام نرولہ	پٹیالہ	٢٤٣	رتن لال	کانگڑہ	٢٧٧	ہنسراج	پٹیالہ	٢٧٢
سوہن لال کھنہ	منٹگمری	٣٥٣	پریم سنگھ	میاں والی	٣٢٨	کرشن چند بھٹناگر	سہارنپور	٣٦١
آتما رام	انبالہ	٢٨١	بچتر سنگھ	پٹیالہ	٢٦٩			

مندرجہ ذیل طلبا کمپارٹمنٹ میں آئے

شمبھوناتھ بھاسک سیال کوٹ ، یوگندر پال انبالہ، شمشیر گوپال انبالہ، محمد امیر داؤد قریشی بجنور یو۔ پی

نتیجہ امتحان "طبیب اکمل"

حافظ نور احمد بھاول پور سٹیٹ ۲۶۰ پاس

پرنسپل بھوپندر اطبیہ کالج پٹیالہ

انتخاب مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی

دہلی ۔ ۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۔ حسب دستور سابق اس سال طلبا جامعہ طبیہ کا عام جلسہ زیر صدارت افضل الحکماء مولانا حکیم عطاء الرحمن صاحب قاسمی، معالج و پروفیسر جامعہ طبیہ صدر مجلس مذاکرہ، منعقد ہوا ۔ اور بہ کثرت آراء دس ممبران منتخب ہوئے ! جس میں مندرجہ ذیل چھ عہدے داران منتظمہ کمیٹی منتخب ہوئے :۔

(۱) مولوی عبد المتین صاحب (نائب صدر) (۲) رئیس الانصاری سنبھلی (ناظم) (۳) محمد انوار اللہ صاحب (نائب ناظم) (۴) گورداس مل صاحب (خازن) (۵) مولوی عبد القوی صاحب (ناظم دار المطالعہ) (۶) سید نجم الحسن صاحب (نائب ناظم دار المطالعہ)

دیگر حضرات :۔ مسیح الانصاری صاحب، علی مرتضٰی صاحب، دلاور خاں صاحب، پنڈت رادھا کرشن صاحب۔

انجمن طبیہ پنجاب لاہور

انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا ایک جلسہ بتاریخ ۱۴ ۔ اکتوبر ۳۹ء دفتر انجمن میں منعقد ہوا ۔ جس میں یہ قرار دادیں اتفاق آرا سے منظور ہوئیں :۔

اوّل ۔ انجمن طبیہ پنجاب کا یہ جلسہ حکیم محمد الیاس خاں صاحب جنرل سکرٹری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی کے اس مکتوب پر، جو مختلف طبی رسائل و اخبارات میں شائع ہوا ہے اور جس میں انہوں نے ہندوستان کی اس اہم طبی جماعت کو از سر نو زندہ کرنے کی طرف حاملان طب کو توجہ دلائی ہے، اظہار طمانیت کرتا ہے ۔ اور صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرتا ہے ۔ کہ ملک کے موجودہ طبی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ جلد از جلد طبیبوں اور ویدوں کو اس مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیں ۔ تاکہ وہ کامل غور و خوض اور مبادلۂ خیالات کے بعد کوئی ایسا لائحہ عمل تجویز کر سکیں جو طب کے لئے ملک کی موجودہ سیاسی حالات کے موافق ہو۔

دوم ۔ انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا یہ جلسہ جناب سیکرٹری صاحب کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انجمن طبیہ پنجاب اور اس کے ساتھ جن طبی جماعتوں کا الحاق ہے، وہ سب ان سرگرمیوں میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ کامل تعاون کا اظہار کریں گی اور کانفرنس مذکور کے مقاصد اور مجوزہ لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گی ۔

حکیم آغا دوست محمد خاں تکمیلی سکرٹری انجمن طبیہ پنجاب، لاہور ۔

ہمدرد صحت اور ہمدرد دواخانہ

از جناب خان بہادر چودھری خوشی محمد صاحب ناظر سابق منسٹر کشمیر

کچھ عرصے سے رسالہ ہمدرد صحت میرے نام جاری ہے ۔ اور میں اسے نہایت ذوق و شوق سے مطالعہ کرتا ہوں ۔ حقیقتاً ہمدرد صحت ایک عجیب اور بے نظیر [illegible] اس کا اظہار میں اس خیال سے نہیں کرتا کہ آپ کی خدمت کروں بلکہ اس نیت سے کہ پبلک

آپ کے ادارے سے واقف اور مستفید ہو سکے۔

آج کل طبی اشتہارات اور اشتہاری اطبا کی اس قدر کثرت ہے کہ نقد و قلب میں امتیاز کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ مگر ہمدرد صحت کے چند پرچوں کے مطالعہ سے اس نتیجے پر پہنچنا یقینی امر ہے کہ ہندوستان کی طبی صحافت میں اس کی نظیر موجود نہیں۔ اور نہ ایسا کامیاب طبی ادارہ کوئی اور نظر آتا ہے۔ ہندوستان کا قدیم پایہ تخت دہلی اب بھی آثار قدیمہ کا محافظ اور طبّ قدیم کا مخزن ہے۔ مگر عام طبی اداروں کی یہ حالت ہے کہ نہ طبیب کا کوئی وقار رہے۔ اور نہ دوا کا کوئی اعتبار۔ دوا فروشی کا کام عموماً عطاروں کے ہاتھ میں ہے، جن کی دوکانوں میں گلی سڑی سال ہا سال کی پرانی دوائیں کھلی پڑی رہتی ہیں۔ اور وہ گرد و غبار کا خزانہ اور مکھیوں کا آشیانہ نظر آتی ہیں۔ ان ہی حالات کی وجہ سے ویدک اور طبّ یونانی کا پبلک کی نظروں میں اعتبار ساقط ہوگیا ہے۔ اور عام طور پر انگریزی طریقِ علاج کی طرف پبلک کا رجحان ہوگیا ہے۔ ورنہ فن جراحی کو چھوڑ کر، جس میں کہ انگریزی طرز علاج بلاشبہ فایق ہے، دیسی دوائیں اور قدیم طرزِ علاج اکثر امراض میں اہل وطن کے لئے زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

غنیمت ہے کہ قدیم طبی طرز علاج میں شہر دہلی اب بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور چند طبی ادارے خاص شہرت رکھتے ہیں خصوصاً آپ کا ادارہ ہمدرد صحت عالم گیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور طبی لٹریچر اور معلومات کی اس وسیع پیمانے پر اشاعت کر رہا ہے جس کی نظیر ہندوستان میں موجود نہیں۔ اس کی مساعی صرف قدیم طبی معلومات تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ تحقیق اور ریسرچ کا کام اس قابلیت سے کر رہا ہے کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک یورپ اور امریکہ کے نامور ڈاکٹروں اور ماہرینِ فن نے اُس کی مساعی کی داد دی ہے۔

ہمدرد صحت کے بہت سے خاص نمبر سل و دق، الاطفال، عورت اور ضبط تولید وغیرہ قبول عام کی شہرت حاصل کر چکے ہیں اور وہ اس قدر جامع اور مانع ہیں کہ ان مضامین کے متعلق لاسٹ ورڈ یعنی آخری فیصلہ تصوّر کئے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمدرد صحت کی کتابت اور طباعت وغیرہ ایسی دیدہ زیب اور جاذب توجہ ہیں۔ اور ایسے بڑے پیمانے پر اس کی اشاعت ہوتی ہے کہ بہ ظاہر تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر صرف کثیر کا یہ ادارہ کس طرح متحمل ہوتا ہے۔ یہ ادارے کی کامیابی کی دلیل ہے۔ اور یہ کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ اس دواخانے کا کام دیانت، محنت، خوش سلیقگی اور صفائی سے ہوتا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ آپ کی کامیابی روز افزوں رہے۔

مجھے اس امر سے حیرت ہوتی ہے کہ آپ نے تمام ملک کے مستند اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان کو ایک رشتے میں کس طرح منسلک کر لیا ہے۔ یہ کامیابی باوجود ہزار کوششوں کے ملک کے لیڈروں کو بھی نصیب نہیں ہوئی اور میرا تو خیال ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کی تنظیم بھی آپ کے سپرد کی جائے اور خدا وہ دن جلد لائے کہ کوئی ایسا ہی کامیاب "ہمدرد ہند" ادارہ قائم ہو جائے۔ والسلام

آپ کا نیاز مند:۔ احقر ناظر

ہمدردِ صحت کا برتھ کنٹرول نمبر

از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

یقین مانیے، برتھ کنٹرول نمبر کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا اس موضوع پر اتنا وافر اور کار آمد مواد آج تک اردو زبان میں نہ کسی نے بہم پہنچایا ہے اور نہ آیندہ اس برائے نام قیمت پر کسی کے بہم پہنچانے کی توقع ہے۔ باوجود آپ کی متعدد مذکورہ معذوریوں کے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ نمبر ہمدرد صحت کے تمام سابقہ نمبروں سے سبقت لے گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت نے اردو صحافت میں طب کا وہ بلند معیار کر دیا ہے۔ جو کسی پُرانے سے پُرانے ادبی رسالے کو بھی شاید ہی حاصل ہو۔ اللّٰھمّ زد فزد

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ہمدرد صحت کے ضبط تولید نمبر پر دل چسپ رائیں اور تبصرے

فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیرؔ اورنگ آبادی

" ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "ضبط تولید و اصلاح نسل" نظر افروزِ مطالعہ ہوئی۔ شوق کی بے تابی میں ورق گردانی اور جستہ جستہ مضامینِ خاص دیکھ رہا ہوں۔ ہاں نگاہِ منتظر کے اشارے ہیں کہ پورے کا پورا رسالہ چشم زدن میں فردوس حافظہ بنا لیا جائے۔ شک نہیں، کہ دستر خوان ایک سجا سجایا الوانِ نعمت کا ذخیرہ اور لذت فردوشیوں کا سرمایہ دار ہے۔ مگر سراپا آزار اور مجھ جیسا ان ہونے دکھوں کا گرفتار ذوقِ تماشا سے لاچار ہو جاتا ہے۔ آہ! فرصت اور یک سوئی کی مہلت تو کہاں۔ اس "نظرے گزرے" کی داد بھی زبان قلم سے ادا کرنا مشکل ہے۔ سچ ہے بے دلی اور خامہ فرسائی گناہ بے لذت سے کم نہیں ہوتی۔ اس لیے میرا مختصر ریویو حقیقتہً ایک معافی نامہ ہونا چاہیئے۔

حیرت انگشت بدنداں ہے کہ ایک جوان پاک باز نے اپنے پاک منش باپ کی لاج رکھ لی اور وہ کام کیا جو محنت، جفاکشی اور ہمت کی ناخدائی سے رنگا رنگ خیالات اور بوقلموں کمالات اہلِ فن کو محبت کے ایک گھاٹ پر پانی پلانے کی کام یاب کوشش کا مرقع ہے ...."

مشہور افسانہ نویس جناب ایم۔ اسلم صاحب لاہور

مکرم و محترم جناب حکیم صاحب قبلہ

السلام علیکم۔ خیر و عافیت۔ گرامی نامہ ملا اور اشاعت خاص ضبط تولید بھی۔ دونوں کا شکریہ! میری تصویر شائع فرما کر جو مجھے نوازا گیا ہے اس کا شکریہ ادا کروں تو ایک رسمی سی بات ہوگی۔ بہر کیف تہ دل سے ممنون ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ کسی وقت خدمت کرنے کی کوشش کروں گا۔

اشاعت خاص کے متعلق کیا عرض کروں، ہاں، اتنا کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں جب کہ ہندی والے اُردو کی بنیاد دہلا دینے کے درپے ہو رہے ہیں، ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اُردو کی ایک گراں پایہ خدمت ہے اور یہ صرف اردو زبان کے ہی سر سہرا ہے کہ آج ایک اتنا مفید، اتنا جامع اور اتنا دل چسپ رسالہ اردو جاننے والوں کے سامنے ہے جس میں ہر مذاق کے آدمی کے لیے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔

رسالے کی ظاہری شکل و صورت یورپ کے اچھے رسائل کا مقابلہ کر رہی ہے۔ مضامین کی ترتیب اور زبان کی سلاست رسالہ ترتیب دینے والے کے حسن مذاق کی شاہد ہے۔ تصاویر اور کارٹونوں سے رسالے کو مزین کرنا بہت اچھی اُپج ہے۔ اور مضمون نگار حضرات نے جس توجہ سے مضامین لکھے ہیں یہ اُردو کے حق میں ایک نیک فال ہے "کشتگان ضبط تولید" بہت موثر نظم ہے "سندر" طبی نقطۂ نگاہ سے ایک بہت دل چسپ افسانہ ہے لیکن رومانیت تشنۂ تکمیل ہے۔ رسالے کا گیارھواں باب بہت کار آمد ہے اور اس کا مطالعہ ہر نقطۂ خیال سے سود مند ہے۔ اور مُدیر کی جدّت طرازی کی عمدہ مثال ہے۔

" ہندو مذہب اور ضبط تولید" پر پروفیسر بھیڈ کے کا مضمون بہت دل چسپ ہے۔ خاص کر پہلا حصہ بہت پر لطف ہے۔ اسی طرح حکیم گجیندر سنگھ صاحب کے مضمون "ضبط تولید اور سکھ مذہب" کے اس حصے کو جس میں ایک عورت کو مخاطب کیا گیا ہے حکمت کے موتی سے تشبیہ دی جائے تو شاید مبالغہ نہ ہوگا۔

" اسلام اور ضبط تولید" پر مصری بزرگ حضرت احسن البنا کا مضمون اس قابل ہے کہ ہر مذہب و ملت کا آدمی اسے غور سے پڑھے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ اس مضمون کی آخری پانچ سطریں بہت قابل غور ہیں۔

"ضبط تولید کی ضرورت" پر مولانا نیاز فتح پوری مدیر رسالہ "نگار" کا مضمون بہت قابلیت سے لکھا گیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر "قلتِ غذا، کثرتِ امراض اور تصادم باہمی کی وجہ سے" دنیا کے مصائب زیادہ بڑھنے کا اندیشہ ہے تو پھر قانونِ قدرت بھی قابلِ ترمیم ہے۔ لیکن کیا انسان کو اتنی دسترس ہے بھی؟

ایک مضمون ہے "مختلف ممالک میں ضبط تولید کی تحریک کا جائزہ"۔ اس میں ایک فقرہ

"ہم نے اس جگہ ضبط تولید پر مذہبی نقطۂ نگاہ پیش نہیں کیا۔ اس لیے کہ مذہبی حیثیت سے اس نظریے کی مخالفت عموماً ان قوموں کی طرف سے ہوتی ہے جو سیاسی حیثیت آزاد نہیں ہیں اور جو قومیں آزاد ہیں وہ اس نظریے کی مذہبی حیثیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔"

تشریح کا محتاج ہے۔ علامہ اقبال علیہ الرّحمۃ کا قول ہے کہ ع شان مذہب سے ہی قائم ہے مگر انسان کی! آپ جس چیز میں سے مذہب کو خارج کر دیں گے وہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اسی مضمون میں جہاں مصر کا ذکر ہے وہاں ڈاکٹر وِنڈل کلی لینڈ کا یہ کہنا "اگر انسان خود اپنی آبادی پر قابو حاصل نہ کرے گا تو پھر یہ کام قدرت کو کرنا پڑے گا اور قدرت یہ کام قحط اور وبا کے ذریعے کیا کرتی ہے" محل غور ہے۔ کیوں کہ نظامِ قدرت "ڈسٹرکٹو" نہیں بلکہ "کری ایٹو" ہے۔

ڈاکٹر سید جعفر حسین صاحب کا مضمون "ضبط تولید اور معاشیات" ایک سیر حاصل مضمون ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر جس انداز سے بحث کی ہے وہ داد سے مستغنی ہے۔ لیکن جس مقام پر ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کی مفلسی اور ذرائع معاش کی قلت کا ذکر کیا ہے کیا خوب ہوتا جو اس مفلسی اور ذرائع معاش کی قلت کے اسباب بھی گنوا دیتے۔ ہندوستان کی تصویر جن الفاظ میں ڈاکٹر صاحب نے کھینچ کر دکھائی ہے وہ جذبات کی ترجمان اور بہت المناک ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ زعمائے ملّت اسے اور بھی الم انگیز بنائے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندو مسلم نفاق اسے اور بھی تباہی کی طرف کھینچے لیے جا رہا ہے۔

ساتویں باب میں "ضبط تولید اور نفسیات" ایک بہت عالمانہ خطبہ ہے اور اس میں موضوع کی بہت سی پیچیدگیوں کو حل کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں ارتقا کو چار منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس میں جس طرح "انسانی حیات کا مقصد تنازع للبقا ہے" کے متعلق جو خیال ظاہر کیا گیا ہے، بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ اسی طرح "ارتقا کی تیسری منزل" میں (ب) کے ماتحت شادی کی رسم پر بحث ضبط تولید کے حامیوں کو خاص توجّہ سے پڑھنی چاہیئے۔

آٹھویں باب میں حکیم صاحب کا مضمون "علم اصلاحِ نسل" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو اس موضوع پر کہاں تک عبور ہے۔ لطف تو یہ ہے کہ لکھنے والا ایک یونانی حکیم ہے جس کے رگ و پے میں حکمت بھری ہوئی ہے لیکن مضمون میں رومانیت بھی ہے اور افسانوی رنگ بھی۔ یونان قدیم کا ذکر کرتے ہوئے جس حصے میں آپ نے فلاطون کا نظریہ پیش کیا ہے وہ اتنا دلچسپ ہے کہ اس سے ایک ستھرے افسانے کی داغ بیل پڑ سکتی ہے۔

اس قابلِ قدر رسالے میں ایک حصہ طبی مضامین کا ہے جس کی قدر و قیمت سے صرف وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جنہیں اس فن سے لگاؤ ہے۔ ظاہر ہے کہ طبّی مضامین روکھے پھیکے ہوں گے لیکن اس رسالے میں جتنے بھی مضامین طبّی نقطۂ نگاہ سے لکھے گئے ہیں انہیں پڑھتے ہوئے طبیعت اکتاتی نہیں اور یہی لکھنے والوں کا کمال ہے۔

شادی کا قرآن شریف

جناب مسٹر ظفر قریشی صاحب بی۔ اے، دہلوی

برتھ کنٹرول نمبر ملا، ترتیب، تزئین، تعبیر، تصویر، غرض ہر جہت سے یہ نمبر بے مثال ہے۔ اس قدر نئی اور کارآمد معلومات اور مضامین کا اس قدر متنوّع ہونا ادارت کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟

ایک دوست نے برتھ کنٹرول نمبر جب چھپا دیکھا تو کہا یہ تو شادی کا قرآن شریف ہے" اسے تو حرزِ جان بنا کر رکھنا چاہیئے۔

انتقاد

لُبّ المجرّبات

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۲۳۲ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ :- مینیجر صاحب شاہی مطب متصل جامع مسجد، دہلی۔

لُبّ المجرّبات شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب بھٹی مہتمم بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کی تالیف ہے اس میں مؤلّف موصوف نے اپنے خاندانی، ذاتی اور منتخب مجربات حسن ترتیب سے جمع کیے ہیں۔ مجرّبات کی عام کتابوں کے مقابلے میں "لُبّ المجربات" کے امتیازات میں سے بعض یہ ہیں کہ (۱) اس میں مجرّبات کی "بھرتی" سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ بلکہ ہر طبیب ایک سرسری نظر ہی میں معلوم کرلے گا کہ لائق مؤلّف نے حقیقتاً چشم دوزی سے کام لیا ہے اور بخل کے روایتی قفل پر کامیاب ضربیں بھی لگائی ہیں۔ (۲) اس مجموعے کا دوسرا امتیاز اس کی ترتیب کی خوبی ہے۔ مجربات کی عام کتابوں میں عموماً کوئی ترتیب نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ترتیب قائم بھی کی جاتی ہے تو اس کو آخر تک نبھایا نہیں جاتا۔ "لُبّ المجربات" ترتیب کی عام خامیوں سے عموماً پاک ہے۔ اس کے لیے امراض وار ترتیب اختیار کی گئی ہے۔ ہر بڑے عنوان کے باب قائم کیے گئے ہیں اور ان کو باقاعدہ شمار میں لایا گیا ہے۔ ذیلی عنوان کی فصلیں بنائی ہیں اور پھر ہر مرض کی مختصر سی تعریف اور اس کا ڈاکٹری نام لکھنے کے بعد علاج اور مجربات کی سرخیوں سے نمبر وار نسخے درج کیے گئے ہیں۔ (۳) کتابت اور طباعت میں معلوم ہوتا ہے کہ خاصا اہتمام کیا گیا ہے۔ لیکن مینیجر صاحب شاہی مطب کی کوششیں زیادہ بار آور نہ ہوسکیں۔ تاہم اہتمام کی طرف توجہ کا یہ نتیجہ ضرور ہوا ہے کہ لُبّ المجرّبات ان حیثیتوں سے بھی عام کتابوں سے ممتاز ہے۔ کاغذ عمدہ سفید اور چکنا لگایا گیا ہے۔ جلد بندی بھی کرائی گئی ہے۔ بہرحال یہ مجموعۂ مجربات بہت سی حیثیتوں سے ممتاز ہے اور اس قابل ہے کہ ہر طبیب اس کو اپنے پاس رکھے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تیسری بار خاصی تعداد میں چھپی ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جس میں نسخوں کا تجربہ کرنے والوں کی تصدیقیں جمع کی گئی ہیں۔ ۲۲ بابوں میں یہ کتاب تقسیم ہے اور ۵۴۵ نسخے اس کا سرمایہ ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مجربات کا یہ مجموعہ اور زیادہ مقبولیت حاصل کرے گا۔

مجربات محمّدی

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت چھ آنے۔

پتہ :- مینیجر صاحب "شفاخانہ محمّدیہ، ماہلاں والا، ڈاکخانہ سرگودھا، پنجاب۔

"اکسیری، صدری اور تجربہ شدہ مجرّبات کا یہ نایاب مجموعہ" جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب کی تالیف ہے۔ مؤلف نے ۱۰۷ ذاتی اور منتخبہ مجربات اس رسالے میں پیش کیے ہیں۔ ترتیب امراض وار ہے۔ ترکیب تیاری، طریقۂ استعمال اور پرہیز وغیرہ کے ساتھ تمام نسخے درج ہیں۔ ایک آدھ نسخہ منظوم بھی نظر پڑا۔ بہرحال مجربات کے متلاشیوں کے لیے کارآمد اور مفید رسالہ ہے۔

حیات ازدواج

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ، ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چار آنے۔

پتہ :- حکیم علی احمد صاحب، طلاق محل، کان پور۔

حیات ازدواج یا رہبرِ مباشرت کے نام سے یہ مختصر سا رسالہ جناب حکیم علی احمد صاحب کان پوری کی تالیف ہے۔ اس میں حکیم صاحب موصوف نے "مال دار اور متوسط درجے کے لیے عموماً اور مزدور، ملازمت پیشہ اور غریب طبقے کے لیے خصوصاً" جنسی معاملات پر بحث کی ہے۔ مؤلف کا منشا دراصل یہ ہے کہ نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچایا جائے اور انہیں ضروری جنسی معلومات

سے آگاہ کر دیا جائے۔ رسالہ اپنی مختصر سی ضخامت کے لحاظ سے مفید ہے۔

تراجم علمائے حدیث ہند (جلد اوّل) سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۶۲۵ صفحے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ:- عبد الحی والاخوان، مقام سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ، (پنجاب)۔

ہندوستان میں اہل حدیث جماعت کا قیام حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات سے وابستہ ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں اس جماعت نے ہندوستان میں خوب ترقّی کی۔ دہلی اس جماعت کا مرکز رہا۔ میاں صاحب حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کا درس حدیث مشہور تھا۔ اس سے بے شمار اصحاب علم دین ہو کر نکلے اور تمام ملک میں پھیل گئے۔ نواب صدّیق حسن خاں صاحب بھوپالی بھی اس جماعت میں شامل تھے۔ اُنہوں نے بے شمار کتابیں تصنیف و تالیف کیں اور علم حدیث کا چرچا ملک کے گوشے گوشے میں اس حد تک کر دیا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

"تراجم علمائے حدیث ہند" فن تاریخ و رجال کی ایک تالیف ہے۔ جس کے مؤلّف ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی ہیں۔ اس کتاب میں جماعت اہلِ حدیث کے تقریباً دو سو مرحوم اور موجودہ علماء کا تذکرہ ہے۔ فی الحال مؤلّف نے صرف دہلی اور یوپی کے علمائے حدیث کا تذکرہ اس پہلی جلد میں پیش کیا ہے۔ اب مؤلّف کوشش میں ہیں کہ پنجاب اور بہار و بنگال وغیرہ صوبوں کے علمائے حدیث کا تذکرہ شائع کریں۔ کتاب کے شروع میں مؤلّف نے سہولت کی غرض سے ۱۶ قسم کی فہرستیں شامل کی ہیں۔ مقدمہ حضرت علّامہ سید سلیمان ندوی نے فرمایا ہے جس میں مؤلّف کی محنت اور عرق ریزی کی داد دی گئی ہے۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ ابو یحییٰ صاحب نے اس مجموعے کی تالیف میں بڑی جدّ و جہد سے کام لیا ہے۔ دو سو علماء کا تذکرہ اس قدر تحقیق و تدقیق سے پیش کرنا یقیناً شغفِ علم کا اچھا کارنامہ ہے۔ اس کام کے لیے مؤلّف نے بہت سے سفروں کے علاوہ بیسیوں کتابوں کی ورق گردانی کی ہے۔ علمائے اہل حدیث کے علاوہ دوسرے علماء کا ذکر بھی (جو اس کتاب میں آگیا ہے) مؤلّف نے ادب و احترام سے کیا ہے۔ یقیناً یہ ایک قابلِ ستائش فعل ہے۔ بہر حال "تراجم علمائے حدیث" اگرچہ صرف علمائے اہل حدیث کے سوانح پر مشتمل ہے، مگر علمی اور تاریخی حیثیت سے اس قابل ہے کہ اس کا عام طور سے مطالعہ کیا جائے۔ ہمیں اُمید ہے کہ لائق مؤلّف کی ہمّت افزائی کی جائے گی۔

نیرنگ خیال کا حرب و ضرب نمبر سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۲۵۶ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- مینجر رسالہ نیرنگ خیال، بیڈن روڈ، لاہور۔

لاہور کا ممتاز ادبی رسالہ نیرنگ خیال اپنے سال ناموں اور خاص نمبروں کی وجہ سے خاص طور سے مشہور ہے۔ اس نے حال ہی میں "حرب و ضرب" کے نام سے ایک خاص نمبر شائع کیا ہے، جو حسب معمول مفید اور کارآمد مضامین کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام بڑے بڑے ملکوں کے متعلق ضروری معلومات کی فراہمی کے علاوہ اس نمبر میں دنیا کے موجودہ سیاسی مسئلوں پر مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس نمبر کے مطالعے سے عوام کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ رف ہے قیمت موزوں ہے۔ اوپر کے پتے پر نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ نمبر منگایا جا سکتا ہے۔

خیام کا سال نامہ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ:- مینجر صاحب اخبار خیام، تحصیل بازار، لاہور۔

اخبار خیّام کے سرگرم مالک حافظ محمد عالم صاحب نے اس سال بھی اپنے اخبار کا سال نامہ دھوم دھام سے شائع کیا ہے۔ تازہ اور کیف آور نظمیں، دل چسپ افسانے اور ڈرامے اور پُر از معلومات علمی مضامین، بس یہ خیام کے سال نامے کی مختصر سی تعریف ہے۔ علمی مضامین میں "دنیائے اسلام کا سیاسی مستقبل" اور جناب عبد القیّوم صاحب ندوی کا مضمون "پانچویں صدی ہجری میں اسلامی شفاخانے" مطالعے کے لائق ہیں۔ رنگین تصاویر کا اہتمام بھی تعریف کے قابل ہے۔ اس سال نامے میں چار رنگین تصویریں جاذبِ توجہ ہیں۔ رنگین تصویروں کے علاوہ بہت سی یک رنگی تصویریں بھی اس اخبار کو دل چسپ بنا رہی ہیں۔ بہر حال یہ سال نامہ بہت حد تک کامیاب ہے۔ مالک اور منتظمین اس کے لیے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی سنہ ۱۹۲۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل بحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبد الحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی رسالے یا کتاب میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی سے بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر مقبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی ۳ اگست سنہ ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوہری

سکرٹیری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی۔ یہ نمبر صوری و معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پر مغز ہیں جن مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بجد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے۔ اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کرلے گا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان خاں، دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن،

کرم نامے نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، الیف۔ آر۔ اے۔ آئی، الیف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، الیف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے، ملا۔ نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ صاحبان اور عوام کی قابل قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں +

افسانہ

مصر کی تباہی

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی۔

کہتے ہیں، اور کہتے کیا ہیں شاید یہی صحیح بھی ہے کہ تہذیب و تمدن کا ظہور سب سے پہلے مصر میں ہوا تھا اور قدیم ترین تہذیب جس کا ہمیں پتہ چل سکا ہے مصری کی ہے۔ بابل، نینوا، ہندوستان، ایران اور روما وغیرہ کی دوسری تہذیبیں، جن میں سے بعض مصر کی ہم عصر رہ چکی ہیں، اس کے بعد کی تہذیبیں ہیں۔ مصریوں نے ایک عرصہ دراز تک اس کرۂ زمین پر کوسِ لمن الملک الیوم بجایا ہے اور ان کے بادشاہوں نے جب چاروں طرف نگاہیں دوڑانے پر بھی کسی کو اپنا ہمسر اور مدِ مقابل نہ پایا تو علی الاعلان خدائی کے دعوے کیے اور رعایا کو مجبور کیا کہ وہ ان کی پرستش کرے۔ ہیرو ورشپ یعنے زعماء پرستی انسان کی سرشت میں ہے۔ غریب مصریوں نے جب یہ دیکھا کہ ان کا سردار یا فرماں روا اس قدر طاقت ور ہے کہ جس ملک کی جس عورت کو چاہتا ہے پکڑ لاتا ہے، جس ملک پر چڑھائی کرتا ہے اُسے فتح کر کے چھوڑتا ہے، اور جو قوم اس کی نافرمانی کرتی ہے اُسے تباہ و برباد کر ڈالتا ہے تو ان کے سر انتہائی عقیدت مندی کے ساتھ اپنے بادشاہ کے آگے جھک گئے۔ اور انہیں کامل یقین ہو گیا کہ ہمارے بادشاہ کو خدائی اختیارات حاصل ہیں۔ عبودیت کا یہ جذبہ اس حد تک ترقی کر گیا کہ بادشاہوں کے مرنے پر ان کے متعلق یہ خیال کیا جانے لگا کہ وہ دوسرے معمولی انسانوں کی طرح موت کا شکار نہیں ہوئے ہیں بلکہ اپنے خدائی انتظامات کے لیے کسی دوسرے عالم میں چلے گئے ہیں۔ اسی خیال کی بنیاد پر اُنہوں نے یہ کوشش شروع کی کہ عام جان داروں یا انسانوں کی طرح ان کا جسم موت واقع ہونے کے بعد سڑنے اور گلنے سے محفوظ رہے تاکہ اگر وہ کبھی پھر اپنے پُرانے چولے میں آنا پسند کریں تو آ سکیں۔ علوم و فنون کی کمی نہ تھی۔ اور جب اس زمانے کے سائنس داں اسی ایک بات کے پیچھے پڑ گئے تو بالآخر اُنہیں کامیابی ہو گئی اور اُنہوں نے ایک ایسا مصالحہ ایجاد کر لیا جو اگر لاش پر لگا دیا جائے تو لاش سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ شاہانِ مصر کی مومیائی ہوئی لاشیں جو اس زمانے میں نکالی گئی ہیں وہ اہلِ مصر کے اسی جذبۂ شاہ پرستی کی یادگاریں ہیں۔

آہستہ آہستہ جب دوسری قوموں نے بھی ترقی کی اور ان کے پاس ایسے وسائل مہیا ہو گئے کہ مصر کے ان خداؤں کا مقابلہ کر سکیں اور جب سرِ دربار حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے "معمولی" انسان فرعون کو ٹوکنے لگے تو رفتہ رفتہ ان کی خدائی کا طلسم ٹوٹا اور انہیں عرش سے اُتر کر فرش پر آنا پڑا۔ لیکن صرف خدائی شکست کے یہ معنی پھر بھی نہ تھے کہ ان فراعنۂ مصر کی دنیاوی عظمت اور شاہی جبروت میں کچھ فرق آ گیا تھا۔ وہ اب بھی اسی طرح تقریباً تمام دنیا کی سلطنتوں سے زیادہ طاقت ور، زیادہ متمدن، زیادہ مہذب اور زیادہ دولت مند تھے۔ بابل، نینوا، ہندوستان، ایران اور یونان کی تہذیبیں بتدریج پیدا ہوئیں اور اپنے دور میں حیرت انگیز ترقیاں کیں بلکہ فلسفہ اور حکمت میں تو ہندوستان اور یونان تمام دنیا پر سبقت لے گئے، لیکن ان سلطنتوں کی تہذیب و ترقی مصر کی قدیم تہذیب پر کوئی خراب اثر نہ ڈال سکی اور شاہانِ مصر بدستور اپنی قلمرو میں فرماں روائی بلکہ ایک حد تک خدائی کرتے رہے۔ اس سب سے پُرانی تہذیب کو اگر کسی چیز نے حقیقی نقصان پہنچایا تو مصر و روما کی باہمی آویزش نے جو اس افسانے کا موضوع ہے۔

رِمیسس شانزدہم بادشاہِ مصر اپنے تخت پر بیٹھا ہے۔ دربار آراستہ ہے امیر اور وزیر سب اپنے اپنے مرتبے اور منصب کے مطابق ادب سے نیچی نگاہیں کیے بیٹھے ہیں اور اس بات کے منتظر ہیں کہ خلافِ وقت اور خلافِ معمول جو دربار اس وقت منعقد کیا گیا ہے تو بارگاہ عالی سے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ فوجی افسر اپنی زرق برق وردیاں پہنے اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ خداوندِ ولی نعمت اب کس ملک پر حملے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

یکایک رِمیسس نے اپنی نظریں اونچی کیں [illegible] مسند پر رکھ دیا کہ جس سے وہ ایک

کہیں رہا تھا۔ تمام حاضرین دربار ہمہ تن گوش ہو گئے۔

رامیسس۔ ابدولت نے روما کی شاہزادی آگسٹا کے حسن کی اس قدر تعریف سنی ہے کہ ابدولت کی یہ خواہش ہو گئی ہے کہ اس حسین و جمیل شاہزادی کو اپنے حرم کی زینت بنائیں۔ روما کے شاہی خاندان کی لڑکی اگرچہ مصر جیسے ملک کی ملکہ بننے کے قابل تو نہیں ہو سکتی لیکن یہی حال تمام دوسرے ملکوں کے شاہی خاندانوں کا ہے۔ دنیا بھر میں کوئی ایسی سلطنت نہیں ہے جو مصر کا مقابلہ کر سکے اور اس کا بادشاہ ایسا ہی عالی نسب ہو کہ جیسا مصر کا ہے۔ ایسی حالت میں ابدولت جس ملک کے ساتھ بھی اس قسم کے تعلقات پیدا کریں گے وہ کسی نہ کسی حد تک مصر کی توہین کا باعث ضرور ہوگا۔ دوسرے ملکوں کی بہ نسبت روما کا بادشاہ زیادہ شریف النفس ہے۔ اس لیے اگر اسی کے ملک کو ابدولت یہ اعزاز اور یہ شرف بخشیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ آج کا دربار اسی لیے منعقد کیا گیا ہے کہ بہی خواہان کی رائے اس بارہ میں معلوم کی جائے۔

وزیر۔ عالی جاہا! حضور کا یہ خادم، جسے حضور نے خاک سے پاک کیا ہے اور یہ قدر و منزلت بخشی ہے، زمین بوسی کے بعد تمام حاضرین دربار کی جانب سے یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ حضور والا اپنی اس خواہش میں بالکل حق بجانب ہیں۔ روما کی شاہزادی کا حسن فی الحقیقت ایسا ہی ہے کہ جس نے اطراف و جوانب کے قریب قریب تمام بادشاہوں اور شہزادوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے اور تاج پہننے والے سروں میں شاید ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس میں اس کا سودا نہ ہو۔ لیکن حضور جاں بخشی فرمائیں تو اس خادم درگاہ نے شہزادی صاحبہ کے متعلق جو کچھ سنا ہے وہ عرض کرے۔

رامیسس۔ کیا شہزادی کے چال چلن کے متعلق کوئی افواہ سنی ہے؟

وزیر۔ نہیں عالی جاہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

رامیسس۔ اچھا تو بیان کرو جو کچھ تم نے سنا ہے۔

وزیر۔ (دست بستہ ہو کر) سنا یہ گیا ہے کہ شاہزادی صاحبہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتیں۔ اس سے پہلے ایک سے زیادہ بادشاہوں نے ان کی آرزو کی لیکن ان کی طرف سے یہی جواب ملا کہ شہزادی کسی سے بھی شادی کرنے پر رضامند نہیں ہیں۔

رامیسس۔ کسی قدر برافروختہ ہو کر کیا ابدولت کے پیغام کا بھی یہی جواب ہو سکتا ہے؟

(ایک خشمگیں نگاہ فوجی افسروں پر ڈالتا ہے) فوجی سپہ سالار انتہائی تعظیم کے ساتھ جھک گیا اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر کہنے لگا۔

سپہ سالار۔ ہماری تلواروں کی چمک نے ساری دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر دی ہے۔ ہمارے نیزے بڑے سے بڑے سینوں کے پار ہو چکے ہیں۔ شاہنشاہ مصر کی فوج کے نام سے تمام دنیا کے بادشاہ تھراتے ہیں۔ کس میں ہمت ہے کہ ہمارے شاہنشاہ کے پیغام کی توہین کا خیال بھی دل میں لائے؟ روما والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر اس دربار کی حکم عدولی کا خیال بھی دل میں آیا تو روما کے قلعے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ اور قصر شاہی پر گدھوں کا ہل چلوا دیا جائے گا۔ ہماری تلواروں میں وہی پرانی کاٹ، اور ہمارے بازوؤں میں وہی اگلی سی طاقت ابھی موجود ہے۔ مصر کے شہنشاہ کا حکم دنیا میں کوئی نہیں ٹال سکتا۔

رامیسس نے ایک ادائے پر غرور کے ساتھ سپہ سالار کی طرف دیکھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے بعد کسی کی کچھ کہنے کی ہمت نہ پڑی اور شاہی تحائف کے ہمراہ شاہی تصویر اور شاہی پیغام بادشاہ روما کے نام روانہ کر دیا گیا۔

شہنشاہ روما کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی، جیسا کہ اس کے متعلق مشہور تھا حسن و جمال میں اپنا ثانی نہ رکھتی تھی۔ قدرت سے ایک ایسا دل کش چہرہ اور ایسا بے عیب اور سڈول جسم عطا ہوا تھا کہ جو دیکھتا تھا ہزار جان سے فریفتہ ہو جاتا تھا۔ یورپ کی شمالی قوموں کی طرح اس کا رنگ پھیکا سپید نہ تھا، بلکہ ملاحت کی ہلکی سی چاشنی نے اس میں غیر معمولی دل آویزی پیدا کر دی تھی۔ اس زمانے کے بڑے بڑے بادشاہوں کے درباروں میں اس کی تصویریں پہنچ چکی تھیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے کے شہریاروں میں ایک بھی ایسا نہ تھا کہ جس کے صفحۂ دل پر حسین و مہ جبین آگسٹا کی تصویر نقش نہ ہو

حسن وجمال کے علاوہ قدرت نے آگسٹا کو دماغ بھی غیر معمولی دیا تھا۔ وہ اپنا بہت سا وقت سہیلیوں کے ساتھ بات چیت اور کھیل میں گزارنے کی بجائے دنیا کے مختلف مسائل پر غور وخوض کرنے میں صرف کیا کرتی تھی۔ مطالعہ، مشاہدہ، اور تجربہ یہی تین اس کے عزیز ترین مشغلے تھے، اور وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے ہم عمروں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو علم اور نکتہ سنجی میں اس کا مقابلہ کر سکے۔

دن رات کے غور وفکر نے اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی اور متانت پیدا کر دی تھی جو بالعموم نوجوانوں کے چہروں پر نہیں ہوتی اور عین عالم شباب میں جب کہ کھیلنے اور کھانے کے دن ہوتے ہیں، وہ اکثر وبیشتر اس قسم کی تفریحات سے الگ تھلگ ہی رہنا پسند کرتی تھی۔

ماں باپ کو چوں کہ اس سے بے حد محبت تھی اس لیے وہ بھی اس کے مشاغل میں دخل نہ دیتے تھے اور اسے کامل آزادی حاصل تھی کہ جس طرز پر چاہے اپنی زندگی بسر کرے۔ سہیلیوں کی زبانی اس کے کانوں میں شادی اور بیاہ کے نام پڑ چکے تھے لیکن ان قصوں سے اسے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی، اور اس قسم کے تذکرے، اگر اس کی صحبت میں شروع بھی کیے جاتے تو اکثر اس سبب سے کہ شہزادی ان کی طرف بہت کم متوجہ ہوتی تھی، ناتمام ہی رہ جاتے۔

شہزادی کی ایک سہیلی آگٹیویا تھی جس سے شہزادی بہت مانوس تھی۔ وہ ایک روز ہنستی ہوئی شہزادی کے کمرے میں آئی اور کہنے لگی،

آگٹیویا۔ میری اچھی شہزادی آج میں ایک ایسی اچھی خبر لائی ہوں کہ جسے سنتے ہی آپ باغ باغ ہو جائیں گی لیکن پہلے میرا منہ بھرنے کے لیے موتی منگوا لیجیے۔

شہزادی۔ ہاں میں جانتی ہوں کہ وہ اچھی خبر کیا ہوگی۔ تمہاری نئی بلی نے بچے دیئے ہوں گے جسے بخار آ گیا تھا، اور اب اچھی ہو گئی ہوگی۔ یا شاید کسی ہماری سہیلی کی کہیں بات ٹھہر گئی ہوگی۔ کیوں ہے نا یہی بات؟

آگٹیویا۔ ایسے بوجھ لیا کریں تو بس بوجھ ہی لیا کریں۔ جلدی سے موتی منگوایئے میں پورے ایک کنٹھے کے موتی لوں گی، وہ جو عدنی سوداگروں سے اس روز خریدے گئے تھے۔

شہزادی۔ اچھا اب مذاق کو رہنے دو بتاؤ کیا بات ہے۔

آگٹیویا۔ اچھا، وعدہ کر لیجیے کہ اس خبر سے اگر آپ کا دل خوش ہو جائے تو میرا انعام مجھے دیجیے گا۔

شہزادی۔ یہ وعدہ تو بہت آسان ہے میں جانتی ہوں کہ میرا دل ان خبروں سے خوش نہیں ہوا کرتا جن سے عام طور پر سب خوش ہو جاتے ہیں۔

آگٹیویا۔ اچھا، اس ذکر کو چھوڑیے۔ پہلے آپ کو میں ایک تصویر دکھاؤں۔ (ریشمی جزدان جو اس کے ہاتھ میں تھا کھول کر آگٹیویا نے ایک تصویر نکالی اور شاہزادی کے ہاتھ میں دی۔ تصویر دیکھتے ہی شاہزادی کچھ مبہوت سی ہو گئی اور بس اسے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی)

اُسے خاموش دیکھ کر آگٹیویا نے کہا:

آگٹیویا۔ کیوں شاہزادی صاحبہ کتنی خوبصورت تصویر ہے۔

شہزادی (چونک کر) ہاں یقیناً کسی بہت ہی حسین آدمی کی تصویر ہے

آگٹیویا۔ تو گویا اس کے معنی یہ ہوئے کہ بالآخر آپ کو بھی شادی کے لیے کوئی مرد پسند آ ہی گیا

شہزادی۔ یہ تم نے کیسے جانا؟

آگٹیویا۔ آپ کے تیوروں سے۔ دیکھیے آپ شادی بیاہ سے نفرت کرتی تھیں۔ آج آخر ایک ایسی شکل آپ کے سامنے آ گئی کہ جس نے آپ پر بھی جادو کر دیا۔ اب ناممکن ہے کہ آپ کو مردوں سے نفرت باقی رہے۔

شہزادی۔ مردوں سے تو مجھے کبھی بھی نفرت نہ تھی ایسے بہت سے مرد ہیں جنہیں میں اچھا سمجھتی ہوں۔

آگٹیویا۔ مردوں سے نفرت نہ تھی تو شادی سے ہمیشہ انکار کس لیے ہوتا تھا؟

شہزادی۔ بے وقوف لڑکی! اصل سبب معلوم ہوئے بغیر ہی تم نے رائے قائم کرلی۔ میں تو شادی سے اس لیے انکار کرتی ہوں کہ مجھے بچوں سے کچھ خوف سا معلوم ہوتا ہے اور شادی کا لازمی نتیجہ بچے ہیں۔

آکٹیویا۔ یہ مجھے آج ہی معلوم ہوا۔ عورت ہو کر بچوں سے نفرت یا خوف ایک بڑی ہی عجیب سی بات ہے۔ ممکن ہے کہ اس وقت آپ کی طبیعت پر یہ اثر ہو لیکن شادی کے بعد یہ خوف دور ہوجائے گا۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ جس وقت پھول سا بچہ ہمک کر گود میں آئے گا تو اُس وقت آپ کو ایسا حظ حاصل ہوگا جو کسی دوسرے طریقے پر ممکن نہیں۔

شہزادی۔ (مسکرا کر) میری معلومات میں جو آپ نے اضافہ کیا ہے اس کا شکریہ، لیکن اب یہ بتاؤ کہ یہ تصویر کہاں سے آئی اور تم میرے پاس کیوں لائیں۔

آکٹیویا۔ یہی تو وہ خوش خبری تھی جس کا میں انعام مانگ رہی تھی۔ یہ تصویر شہنشاہ مصر رامیس شانزدہم کی ہے۔ آج اس سے زیادہ طاقت ور، اس سے زیادہ حسین اور اس سے زیادہ دلیر بادشاہ کسی سلطنت کے تخت پر نہیں ہے لیکن میری پیاری آگسٹا کا حسن اتنا دل کش ہے کہ مغرور اور شہنشاہ مصر بھی اپنا پیغام بھیجنے پر مجبور ہوگیا۔ یہ تصویر اسی پیغام کے ساتھ آئی ہے اور اب بس آپ کے ہاں کرنے کی دیر ہے۔ ہمارے شہنشاہ کو یہ رشتہ دل سے پسند ہے لیکن وہ آپ کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتے۔

شہزادی۔ اچھا تو آپ مجھے بہلا پھسلا کر راضی کرنے کے لیے بھیجی گئی ہیں؟

آکٹیویا۔ اب یہ آپ زیادتی کرتی ہیں اُنھوں نے مجھے صرف اس لیے بھیجا ہے کہ آپ کی مرضی معلوم کرلوں۔

شہزادی۔ اس میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ اس وقت تک جتنے بادشاہوں کی طرف سے پیغامات آئے ان میں یہ سب سے بہتر ہے میں شہنشاہ مصر کی تعریف پہلے بھی بہت سن چکی ہوں اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس سے زیادہ بڑا شاہ اس وقت کوئی نہیں ہے لیکن میں سچ کہہ دوں آکٹیویا، میرا جی بچوں کے خیال سے ڈرتا ہے۔ میں بلا تکلف اپنی رضامندی دے دیتی اگر مجھے یہ اطمینان ہوجاتا کہ ہماری شادی کا نتیجہ بچے اور بچوں کی کل بل نہ ہوگی۔ میں خوب جانتی ہوں کہ میں عورت ہوں اور قدرتی طریق پر مجھے بچوں سے رغبت اور اُنس ہونا چاہیے مگر میں کیا کروں میرا دل تو ان کے خیال سے بھی کانپ اُٹھتا ہے۔

آکٹیویا۔ تو میں بتاؤں، آپ یہاں تو ہاں کر دیجیے اور ایک خط خفیہ طور پر اسی پیامی کے ہاتھ شہنشاہ مصر کو بھجوا دیجیے اور اس میں صاف صاف لکھ دیجیے کہ جہاں تک شادی کا تعلق ہے آپ رشتے پر بہت ہی خوش ہیں لیکن اس کے نتائج سے آپ اس قدر ڈری ہوئی ہیں کہ آج تک آپ برابر شادی سے انکاری رہیں۔ مصر ہر قسم کے علم اور فن کا گھر ہے اور یہ بہت ممکن ہے کہ آپ کی درخواست پر شہنشاہ مصر اپنے حکیموں کو حکم دے دیں کہ ایسی کوئی تدبیر اختراع کی جائے جس سے شادی کے بعد بچے نہ پیدا ہوسکیں۔

شہزادی۔ اے ہٹو بھی کچھ دیوانی ہوئی ہو۔ بھلا میں رامیس کو خط لکھوں گی، اور پھر اس مضمون کا۔

آکٹیویا۔ آپ اچھی طرح اس تجویز پر غور کر لیجیے میرے خیال میں تو یہ بہت ہی مناسب ہے

شہزادی۔ (مسکرا کر) اچھا میں سوچوں گی۔

* * *

شہنشاہ روما کی منظوری اور اس رشتے پر اظہار خوش نودی کا خط رامیس کے پاس جب پہنچا تو اس نے بھرے دربار اسے پڑھ کر سنایا اور شادی کی تیاریوں کا حکم دے دیا۔ لیکن ایلچی اس کے علاوہ بھی ایک خط لایا تھا جو خود شہزادی آگسٹا نے رامیس کو لکھا تھا۔ اس خط کو پڑھ کر اسے مسرت بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ اس خیال نے تو اس کے دل کو خوشی پہنچائی کہ خود شہزادی آگسٹا بھی اس پر فریفتہ ہے۔ لیکن اس عجیب درخواست پر وہ ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا کہ شہزادی اس بات پر مُصر ہے کہ کوئی ایسی ترکیب اختراع کی جائے کہ جس سے اولاد نہ پیدا ہو۔ رامیس کی کسی طرح ہمت نہ پڑتی تھی کہ دربار کے حکیموں کو کوئی ایسی اختراع کرنے کا حکم دے۔ لیکن آگسٹا کی تصویر دیکھ کر اسے آگسٹا سے بہت محبت ہوگئی تھی اور بار بار اس کا دل اسے مجبور کرتا تھا کہ پیاری محبوبہ کی اس درخواست کو رد نہ کرے۔ تقاضائے دلی سے مجبور ہو کر اس نے ایک دن دربار کے

سب سے بڑے حکیم فیلقوس کو بلایا اور اس سے تمام حالات کہہ دیئے۔ فیلقوس نے پہلے تو کانوں پر ہاتھ دھرے اور شہنشاہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اس فضول اور بے ہودہ خیال سے باز رہے لیکن جب اس نے دیکھا کہ فہمائش کا نتیجہ شاہی غصے کا بھڑک جانا ہوگا تو مجبوراً وعدہ کیا کہ کوئی نہ کوئی ایسی چیز جلد سے جلد ایجاد کر دے گا جو مانعِ اولاد ہو۔

شاہی شادی کے مراسم بہ عجلت تمام عمل میں آئے اور چند ہی دن میں حسین و نازنین آگسٹا نے رامیسس، مغرور اور متکبر رامیسس کے لیے یہ مشغلہ پیدا کر دیا کہ وہ روز و شب اس حسن کی دیوی کی پرستش کیا کرے۔ اُدھر مصر کے علمائے سائنس کی شبانہ روز کی محنت اور تلاش بھی بے کار نہ گئی اور بہت ہی جلد متعدد ذرائع ایسے ایجاد ہو گئے جن سے حمل روکا جا سکے۔ کسی نے لفافے بنائے، کسی نے اوزار، اور کسی نے اس قسم کی دوائیں اختراع کیں جن سے مردانہ رطوبت میں جو کیڑے ہوتے ہیں وہ ضائع ہو جائیں اور کبھی بارآور نہ ہوں۔

اتنے کانوں تک بات پہنچ کر پوشیدہ کیسے رہ سکتی تھی؟ چند ہی روز میں ان ایجادات کے چرچے ہونے لگے اور چوں کہ رعایا کے نقطۂ نظر سے یہ ایک فعل مذموم تھا اس لئے ہر طرف سے ان حکماء اور علماء پر لعن طعن ہونے لگی۔ حکماء اور علماء کو اگرچہ شاہی پشت پناہی حاصل تھی، لیکن عوام کی زبان بھلا کون روک سکتا ہے۔ لوگ جو منہ میں آتا تھا وہ کہتے تھے اور مجبور ہو کر فیلقوس نے اس قسم کے مضامین شائع کرنے شروع کیے کہ قتل اولاد یا قطع اولاد کا جو طریقہ رائج کیا گیا تھا وہ عیش پسندی کی بنا پر نہیں تھا بلکہ نازک اندام ملکہ کی صحت اس بارِ گراں کی متحمل نہ ہو سکتی تھی۔ ان مضامین میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا جاتا تھا کہ حمل عورتوں کی بالخصوص نازک اور ضعیف الجثہ عورتوں کی صحت کی بربادی کا باعث ہوتا ہے اور ان کی صحت کو بربادی سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ اس قسم کے مانع حمل طریقوں پر عمل کیا جائے۔

ان مضامین نے عوام کا جوش ایک بڑی حد تک ٹھنڈا کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ ایک چیز یہ بھی پیدا کر دی کہ عیش پرست امراء کے ہاتھ ایک بہت معقول عذر جس کی معقولیت پر ملک کے بیشتر حکما گواہ تھے ہاتھ آ گیا اور انہوں نے عورتوں کی صحت کی آڑ لے کر اپنے اپنے گھروں میں بچوں کی پیدائش یک قلم موقوف کر دی۔ عورتوں نے اس کے خلاف کسی قدر احتجاج کیا لیکن کچھ تو اس لیے خاموش ہو گئیں کہ "الناس علیٰ دین ملوکہم" جب ملک کی ملکہ ہی بچے پیدا کرنا نہیں چاہتیں تو کوئی "شریف" خاتون کیوں پسند کرنے لگی تھی۔ اور کچھ اس طریقے پر خاموش کر دی گئیں کہ حکما سے ان کی کمزوریٔ صحت کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیے گئے۔

انتہائی سرعت کے ساتھ مصر میں منع اولاد کی وبا عام ہونے لگی اور امیروں کی دیکھا دیکھی غریبوں نے بھی ان جدید ترین اختراعات سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور حق یہ ہے کہ غریب بے چارے ایک بڑی حد تک فائدہ اٹھانے میں حق بہ جانب بھی تھے۔ کیوں کہ ان کی مختصر سی آمدنی کسی طرح ایک ایسے کنبے کی پرورش کے لیے کافی نہیں ہوتی تھی جس میں آئے دن اضافہ ہوتا رہے۔ بہت زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ مصر میں اگر کسی کے ہاں اتفاق سے بچہ ہو جاتا تو لوگ اس عجیب و غریب چیز کو دیکھنے جاتے اور وہ اس طرح عجائب خانے میں رکھ کر پالا جاتا کہ جس طرح آج کل بن مانس وغیرہ پالے جاتے ہیں۔ حکما اپنی اس ایجاد پر فخر کیا کرتے تھے اور شاہی دربار میں فیلقوس کا مرتبہ صرف اس لیے پہلے سے بھی زیادہ بلند کر دیا گیا تھا کہ اس نے بنی نوع انسان پر اس قدر "احسان عظیم" کیا تھا۔

اس عظیم الشان ایجاد کے صرف تیس سال بعد مصر میں کوئی نوعمر آدمی اگر نظر آتا تھا تو صرف عجائب خانوں میں، اور اب کسی کسی وقت ان دماغوں میں بھی کہ جن میں اس سے بیشتر مستی اور عیش پرستی بھری ہوئی تھی یہ خیال پیدا ہونے لگا کہ اگر ملک کی پیدائش کا اوسط یہی رہا تو کہیں مصری نسل ہی فسانہ ہو جائے۔

اسی اثنا میں شہنشاہ مصر اور شہنشاہ روما میں کسی بات پر ان بن ہو گئی۔ روما کی سلطنت اس زمانے میں روز افزوں ترقی کر رہی تھی۔ اور رومیوں نے چند ہی روز میں سارے یورپ کو تہ و بالا کر دیا۔ ملک کی وسعت میں اضافہ، اور قومی طاقت میں زیادتی ہمیشہ تھوڑا سا غرور پیدا کر دیا کرتی ہے وہی شہنشاہ روما جو چند سال پہلے فرماں روائے مصر کے خوف کی وجہ سے اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دینے پر خوشی سے آمادہ ہو گیا تھا آج ایک ذرا سا اختلاف رائے بھی نہ برداشت کر سکا اور اس نے صاف الفاظ میں رامیسس کو لکھ بھیجا کہ اگر میری رائے سے اختلاف ہے تو مجھے مصر سے دور نہ سمجھو اور اس اختلاف کے نتیجے بھگتنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

رامیس لاکھ ضعیف العمر ہو چکا تھا، لیکن ایک ادنیٰ سے بادشاہ کا یہ گستاخانہ پیغام سننے کے لیے ہرگز تیار نہ تھا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے ایلچی کے سامنے شہنشاہ روما کا وہ خط پھاڑ کر پُرزے پُرزے کر دیا اور ایلچی سے زبانی کہدیا کہ "ما بدولت کو ایسے گستاخ لوگوں کو سزا دینا خوب آتا ہے۔"

طرفین سے جنگ کی تیاریاں ہونے لگیں اور رامیس نے یہ دیکھ کر کہ اس کے پاس فوج کی تعداد کم ہے۔ یہی مناسب سمجھا کہ خود حملہ کرنے کی بجائے دشمن کے حملے کی مدافعت پر اکتفا کرے۔ سلطنت روما کے یورپ میں فتوحات حاصل ہونے کی بدولت حوصلے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ ان کا فرماں روا بھی ایک شیر دل اور جاں باز شخص تھا۔ اس نے خاص مصر پر حملہ کرنے کی غرض سے پیشواؤں اور نجومیوں سے اچھی ساعت معلوم کر کے دھاوا بول دیا۔

مصر کے بوڑھے اور ادھیڑ سپاہیوں نے جہاں تک ان سے ہو سکا مدافعت کی۔ لیکن وہ کسی طرح رومن نبرد آزماؤں کے حملے کی تاب نہ لا سکے۔ رامیس نے اب محسوس کیا کہ اس کا لشکر جوان آدمیوں سے تقریباً خالی ہے، اور بچے اور نوجوان بھی یک سر مفقود ہیں جن کے جوان ہونے کی توقع کی جا سکے۔ بوڑھے سپاہی اور ان کی صرف تجربے کاری کہاں تک کام دیتی۔ ایک ایک کر کے رامیس کی فوج کو مورچے چھوڑنے پڑے اور اس وقت رامیس اس بات کے لیے آمادہ تھا کہ اگر کوئی حکیم کسی طرح موجودہ بوڑھوں کو جوان بنا دے یا ایک دو برس میں ہر مصری عورت سو ایک بچہ پیدا کر کے اتنا بڑا کر دے کہ وہ میدان جنگ میں جانے کے قابل ہو جائے تو وہ اسے اپنا تمام ملک اس خدمت کے معاوضے میں دیدے۔

لیکن یہ باتیں کسی حکیم کے بس کی نہ تھیں۔ رامیس کو شکست فاش ہوئی، اور اس نے حسین آگسٹا کو سامنے بٹھا کر یہ لفظ کہے۔

رامیس۔ خوب صورت ناگن، تو نے مجھے تباہ کر دیا۔ مجھ ہی کو نہیں بلکہ میری تمام قوم کو۔ کاش میں کسی طرح اس وقت سمجھ جاتا کہ تیری اس عجیب درخواست کا یہ مطلب ہے تو گو تیری آرزو میں تڑپ تڑپ کر مر جاتا، مگر ہرگز ہرگز اس بات پر رضامند نہیں ہوتا کہ تو اپنی فریب کاری سے میرے ملک پر ایسی بلا مسلط کر سکے کہ جس کا اب کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے میرے وزیر اور میرے حکیم نے کہا تھا کہ اگر یہ وبا عام ہو گئی اور سب لوگوں نے منعِ اولاد پر عمل درآمد شروع کر دیا تو مصری قوم اسی نسل پر ختم ہو جائے گی۔ لیکن او جادوگرنی! تیری محبت نے میری آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور میرے دماغ کو معطل کر دیا تھا۔ یہ بالکل میرے امکان میں ہے کہ میں اسی وقت قتل کر کے تجھے کیفر دار کو پہنچا دوں، لیکن جو تلوار کہ ہمیشہ بہادروں پر اُٹھی ہے وہ ایک ذلیل اور مکار عورت پر نہیں اُٹھ سکتی۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آئندہ زندہ رہ کر تو یہ بھی دیکھے اور عمر بھر پچھتائے کہ ایک شریف اور بہادر قوم کو اپنے دام فریب میں لا کر کیسے ظالم ناہنجار اور کمینے لوگوں کو تو نے عروج پر پہنچایا ہے، شاید تیرا ضمیر تجھے آئندہ اس فعل پر ملامت کرے اور وہ تیرے لیے کافی سزا ہو گی۔

رامیس کسی کا غلام بننے کے لیے نہیں پیدا ہوا تھا جس وقت تک تیرے بلائے ہوئے رومن کتے یہاں پہنچیں گے۔ میں دوسرے عالم میں ہوں گا۔ اچھا رخصت!

یہ کہہ کر رامیس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اسے کھول کر اپنے منہ کے قریب کیا۔ سبز رنگ کا ایک ننھا سا سانپ اس ڈبیہ میں سے برآمد ہوا اور اس نے رامیس کے ہونٹ میں کاٹا۔ ایک لمحہ کے اندر رامیس بے جان پڑا تھا۔

عید کارڈ اور عید کے تحفے

دہلی نے پایۂ تخت بنتے ہی ہر صنعت و دست کاری کو اپنی طرف کھینچ لیا جس طرح ہر ملک کا آدمی یہاں ملتا ہے اسی طرح دنیا کی ہر شے یہاں ملتی ہے۔ مثلاً اس وقت عید کی رُت شروع ہوئی ہے تو دنیا کے ہر خطے کے عید کارڈ بھی سب جگہ سے کھنچ کھنچا کر یہاں آن موجود ہوئے ہیں۔ عید کارڈ کی ایک ہی قسم نہیں۔ بلکہ بھانت بھانت کے نقشے اور شکل و صورت والے عید کارڈ مختلف کارخانوں کے تیار کردہ آن پہنچے ہیں۔ جنرل نیوز ایجنسی و بُک ڈپو بلّی ماران۔ دہلی آج کل جھلمل جھلمل کر رہی ہے۔ ہندوستان کے ہر شہر اور صوبہ کے عید کارڈ لکھوکھا قسم کے اگر کہیں مل سکتے ہیں تو صرف جنرل نیوز ایجنسی سے ہی مل سکتے ہیں۔ ہر طبقے کا خریدار حسبِ منشا عید کارڈ منتخب کر سکتا ہے۔ کونسل کے ممبران، حکومت کے اعلیٰ عہدے داران، راجہ نوابان، رؤسا، امرا، متوسط الحال، غربا۔ عوام و خواص سب کے لیے گوناگوں، رنگ بہ رنگ ہیرے جواہرات جڑے رات کو دن بنا دینے والے عید کارڈ منگوائیے۔

دوکان داروں کو تھوک کے بھاؤ ملتے ہیں۔ ایک پیسہ فی کارڈ سے لے کر پانچ روپے فی کارڈ تک مل سکتا ہے۔

پتہ: جنرل نیوز ایجنسی بلّی ماران دہلی

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شایع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شایقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں ملسکا پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شایقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جون سنہ ۳۵ سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دبا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴، ۳۵ کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازی عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "اطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۶-۳۷ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۹ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شایقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۲۹-۳۰ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے ہیں ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شایع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر آپ صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت سائز کے ۶۲۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ بے تعداد کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شایقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

عِلمُ الغدد

اَسرارِ غُدد

از جناب فاضل ادیب مولینا حکیم سید محمد یوسف صاحب نیرّ (حیدر آباد دکن)

فاضل ادیب مولانا حکیم سید محمد یوسف صاحب نیرّ کا یہ مقالہ حال میں کسی علمی مجلس میں پڑھا گیا تھا۔ اب موصوف نے اسے "ہمدردصحت" میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ اس عنایت کا ہم اپنے فاضل کرم فرما کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مقالے کے متعلق کچھ کہنا لاحاصل ہے۔ نیرّ کا قلم جس طرح طب کا مردمیدان ہے اسی طرح اس کی جولانیاں ادب کے میدان میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ بہر حال مقالہ حاضر ہے جس کا جی چاہے اس کی طبیّت سے فائدہ اٹھائے اور جس کا جی چاہے اس کی ادبیّت سے دِل بہلاوے کا سامان پیدا کرلے۔ "ہمدردصحت"

انسان بھی خدا کے بھیدوں اور کرشموں کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ جسے دیکھ کر بڑے بڑے عقل والوں کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ قدما کا مقولہ ہے، مَن عَرَفَ نفسہ فقد عَرَفَ ربہ (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا) ہم اس مقولے کو اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ کے طور پر ماننے کے بعد اگر اس میدان میں قدم بڑھائیں تو کاروان عقل کے لئے ایک دوسری رہنمائی بھی موجود ہے :

من لم یعلم علم التشریح فھو عنّین عن معرفت اللہ (جو شخص علمِ تشریح نہیں جانتا وہ بس خدا کی معرفت سے بالکل کورا ہی)

حضرات محترم! ان مقولوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ اشاراتِ صوفیانہ اور معارفِ بزرگانہ ہیں جن کی گتھیاں ہماری عقل نہیں سُلجھا سکتی۔ لیکن میں عنانت کا شرم ناک دھبّہ اُن پاک اور پوّتر دامنوں پر لگانا گناہ سے کم نہیں سمجھتا، جن کا پہلا فرض ہے کہ علمِ تشریح کی نزاکتوں پر کامل دسترس حاصل کریں اور اُس مشینری کے کل پرزوں سے پوری پوری واقفیت پیدا کرلیں جن کے درست کرنے کی ذمّے داریاں انہوں نے اپنے سرلی ہیں۔

علمِ تشریح کے صحرائے بے پایاں میں قدم رکھنے کے بعد اس قدر حیرانیاں دماغ میں چھا جاتی ہیں کہ حکمتِ بالغہ کی عریاں داستان دامنِ گل فروش بن جاتی ہے اور طوفانِ مشاہدہ ہمارے لئے جنت نگاہ ہوجاتا ہے۔ اسی سمندر سے چند قطرے لے کر میں چاہتا ہوں کہ حکمتِ بالغہ کا معمولی سا کرشمہ دکھانے میں آپ صاحبوں کے قیمتی وقت سے کچھ حصّہ لوں اور "کس بشنود یا نشنود" مگر عنان توجہ مبذول کرانے کی کوشش کو ہاتھ سے نہ دوں۔

اسرارِ غدد جسمِ انسانی کی تشریحِ دقیق میں آج علم الغدد اور اُس کے اندرونی افرازات کا نازک ترین مسئلہ ایسا معمہ بنا ہوا ہے کہ اسرارِ قدرت کی کاہل موشگافیاں اُسے پورا حل نہ کرسکیں۔ مگر اتنا بھید ضرور کھل چکا ہے کہ حیاتِ انسانی سے نظام غدی کا نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ یاد رکھئے کہ یہ ننھے منّے اجزاءِ جسمانی ہمارے جسم و دماغ کی قوتوں کو برقرار رکھنے میں ایسا حیرت انگیز عمل رکھتے ہیں جس سے عقل حیران رہ جاتی ہے۔ غدّۂ درقیہ، غدہ نخامیہ اور غدّہ فوق الکلیہ (کلاہِ گردہ) ان میں سے بعض کے حیرت میں ڈالنے والے خصائص اور وظائف پر ایک پر اسرار اور دلچسپ افسانے کا گمان ہوتا ہے کیا یہ واقعات کچھ کم معجزانہ ہیں کہ ایک نہایت چھوٹا حقیر ترین غدۂ نخامیہ اپنے حالات کے لحاظ سے جسمانی ساخت اور اُس کی نشو و نما پر نہایت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ وہ ایک انسان کو تو لمبا تڑنگا اور عفریت پیکر اور دوسرے کو پست قامت اور بونا بنانے کی خاصیتیں رکھتا ہے۔

ہمارے غدود میں سے ایک اور غدہ، غدۂ درقیہ، ایسے قیمتی افرازات پیدا کرتا ہے کہ جن کے بغیر نظام اعصاب اپنے مخصوص کام انجام دے ہی نہیں سکتا۔ اور ہمارے حواس خمسہ اس کے فرماں بردار ہیں۔ ایک تیسرا غدہ، غدّہ فوق الکلیہ، (کلاہ گردہ) ایسی بیش بہا رطوبتیں تیار کرتا ہے جو ہمارے خون میں شامل ہوکر اعضاء اور احشاء کے بعید ترین حصوں میں عجیب و غریب تحریکیں جاری و ساری کر دیتی ہیں۔

حقیقتاً نظام غدّی کے متعلق جو انکشافات اب تک ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ قدرت کے راز ہائے سربستہ تھے جن سے دنیائے طب اور سائنس میں ایک ہل چل مچ گئی ہے اور جن کے اہم دقائق و نتائج نے سب کو مبہوت اور حیرت زدہ بنا دیا ہے۔ ان غدودوں میں کسی ایک یا زائد کے افعال میں کوئی فتور آجائے تو غیر معمولی علامات اور عوارض کا ایک ایسا سلسلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ باوجود خاطر خواہ توجیہہ نہ ہونے کے اُسے ان ہی کے فتور افعال کا نتیجہ تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ ان کے باطنی افعال کے توازن یا عدم توازن پر بڑی حد تک ہماری جسمانی صحت، ہماری دماغی کیفیت، ہمارے ادراک اور احساسات کی نُدرت، تناسلی اعضاء کی حکومت اور ہمارے ذاتی اور نسلی شعائر کی نزاکت غرض ہمارے تمام یا اکثر قوے کی قابلیت اور اُن کے حسن و قبح کا دارومدار غدود ہی کے دامنِ کرامات سے وابستہ ہے۔

حضرات محترم! میں اشارہ کر چکا ہوں کہ نظامِ غدّی کے پیچیدہ مسائل کا اب بھی پورا علم ماہرینِ فن کو نہیں ہو سکا تاہم جتنا علم حاصل ہوا ہے اُس کے نتائج یہ ہیں کہ جسم کی تکوین اور اس کی طہارت میں غدود ہی حصّہ لیتے ہیں۔ فضلات کا دفع کرنا، خلیّات کا پیدا کرنا، جراثیم کو گرفتار کرنا اور سمیّات کو چھان کر علیحدہ کر دینا اُنہی کے افرازاتِ باطنی کے کرشمے ہیں۔ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ دوران خون یا نظام تنفّس یا اور دوسرے نظامات بدن کی طرح ہر چند کہ تشریحی لحاظ سے یہ کوئی منفرد نظام نہ ہو مگر رابطۂ وظائف کے لحاظ سے یقیناً پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک منظم، منسلک اور باہم مربوط نظام ہے جس کی علمی اہمیّت سے نہ انکار کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ علم وظائف الاعضاء یا فعلیّات کی اہم ترقیوں میں اس حقیقت کا انکشاف ہو چکا ہے کہ جسم کی بہت سی غیر مشتبہ بافتیں، جو بظاہر کوئی خاص فعل نہیں رکھتیں، حقیقتاً اپنے اعمالِ حیات اور وظائفی سرگرمیوں سے بعض ایسی اشیاء پیدا کرتی رہتی ہیں جو ہماری بافتوں میں خون گزرنے کے وقت شامل ہو جاتی اور اپنے کیمیاوی اجزا کو شریک کرتی رہتی ہیں۔ ان ہی کو قیام حیات کے لئے نہایت ضروری اور کیمیا اثر مانا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد ہمارے متخیّلہ میں علم غُدد کے متعلق کافی وسعت اور خاصی لچک پیدا ہو جانی چاہیئے۔

غدّے کی عام ساخت

پہلے ہم غدّے کی عام ساخت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ خلیّوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے۔ اس سے اکثر ایک نالی بھی نکلتی ہے۔ ایسے غدّے کو قناتی یعنی نالی دار کہتے ہیں۔ بعض غدد غیر قناتی ہوتے ہیں اور ان کے افرازات اور مختصر مخصوص حاصلات خون میں براہ راست شریک ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی اس وقت جب کہ خون ان میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف خون ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے جسم کے نازک ترین اعضا اور بافتوں کو تغذیے سے سیراب کرتا ہے۔ اس لئے جب وہ غدود کے اندر سے ہو کر گزرتا ہے تو عموماً ایسے افرازات، جن کی منزل مقصود دور دراز مقامات یا عام نظام جسمانی ہوتی ہے، خون ہی میں شامل ہو کر اپنا سفر طے کرتے ہیں۔ بعض غدود کے حاصلات بجائے نالی کے خون ہی کے توسط سے جسم کی ہر رگ و ریشے میں گردشیں کرتے اور اپنے عملیات کی برکتوں سے انہیں مالا مال بناتے رہتے ہیں۔

غدود کی قسمیں

حضرات محترم! غدود کے اقسام میں وہ تمام ننھی اور بڑی گلٹیاں شامل ہیں جو جلد، دہن، معدے اور آنتوں میں ملتی ہیں یا گردن، بغل اور کنج ران وغیرہ میں امراض کے جراثیم کو پکڑنے کے لئے موجود ہیں۔ اسی طرح لوزتین، غدہ توثہ، جو بچوں میں دو سال کی عمر تک موجود رہتا ہے اور پھر سُکڑ کر ختم ہو جاتا ہے، غدد لمفائیہ، جن کو رطوبت ریز سمجھنا چاہیئے یا مخاط آفریں غدود جو منہ ناک، حلق اور ہوا کی نالیوں وغیرہ پر موجود ہیں اور جن سے ایک چکنی رطوبت رستی رہتی ہے، اسی طرح نظام انہضامی کے غدود، جو معدے اور آنتوں کی رطوبتوں کا سرچشمہ ہیں یا ابرازی غدود جن میں گُردے، جگر، لبلبہ یا بانقراس شامل ہیں، یا خون کو صاف کرنے والے

غذے، غرض یہ سب اور ایسے بے شمار غدود ہیں جو حیات انسانی کی پُراسرار خدمت میں دن رات فطرتاً لگے رہتے ہیں اور افرازات ظاہریا باطنی کے ذریعے سے کیمیاوی مادوں کو حفظانِ صحت کے لئے خادمانہ طور پر خون میں شامل کرتے یا نظام جسمانی کے پیچیدہ افعال کو برقرار رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز نظام قدرت ہے جس کے آگے ایک سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان کو خالق کائنات کی بارگاہ میں سربسجود رہنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ تخلیق انسان میں ان حقیر اعضاء کو کتنی اہم اور پراسرار خدمات کا جائزہ دیا گیا ہے اور کیسے بڑے بڑے کام اُن کے سپرد کئے گئے ہیں۔

حضرات ! میں اس وقت ان بعض غدود کا مختصر تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے حیرت انگیز کاموں نے انسانی دماغ کو مسحور کر دیا ہے اور جن کی وجہ سے فن طب میں ایک ایسے نئے اور لاثانی باب کا افتتاح ہو گیا ہے، جس کے باعث حیات انسانی کی حفاظت میں اعجاز مسیحا کے تماشے نگاہ کے سامنے آجاتے ہیں۔

ان غدّوں میں سے غدّہ درقیہ، غدّہ فوق الکلیہ (جسے کلاہ گردہ کہتے ہیں) اور غدّہ نخامیہ خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ان غدّوں میں نالیاں نہیں ہوتیں اور غیر قناتی غدّوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ جسم میں اور بھی ایسے غدود ہوں جو قیام صحت کے باب میں ان سے کوئی تعلق رکھتے ہوں لیکن موجودہ تحقیقات کا قدم ابھی اسی منزل تک محدود سمجھنا چاہیئے۔ اگر ان غدّوں کے افعال اور خصائص میں کوئی رخنہ پڑ جائے تو صحت کی چولیں ہل جاتی ہیں اور اس کا مرکزِ ثقل ڈگمگا جاتا ہے۔ ان ہی غدود میں سے بعض کے خلاصے نازک ترین اوقات میں جسم کے اندر پہنچائے جاتے ہیں اور ان سے بڑی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ بھیڑ کا غدّہ درقیہ کھلانے سے بعض بے وقوفوں اور احمقوں کو فائدہ حاصل ہوا ہے۔

غدّہ درقیہ اس کے دو حصے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں حصے گردن میں ہوا کی نالی کے دونوں جانب حنجرے کے بالکل نیچے پائے جاتے ہیں اور اُن میں بہت سی فضائیں موجود ہیں اور افرازی خُلایا کا استران پر لگا رہتا ہے۔ اِن کا مخصوص افراز عقل والوں میں عقل و فراست کا معاون ہے۔

ابتداءِ عمر میں غُدّہ درقیہ اگر کسی وجہ سے ناکارہ ہو جائے تو بچوں میں ایک خاص قسم کی ابلہی نمایاں ہونے لگتی ہے اور ایسی ابلہی میں خلاصۂ درقیہ کا استعمال ہی ایک کامیاب علاج مانا گیا ہے۔ اگر جوانی یا بڑھاپے کے زمانے میں یہ غدّہ بے کار ہو جائے تو ایک عجیب قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے جس سے جسمانی نقص تغذیہ واقع ہو کر جسم کے بال، جلد، دماغ اور دوسری ساختیں ماؤف ہو جاتی ہیں اور اس کا خلاصہ جب دواءً استعمال کیا جاتا ہے تو اس مرض میں حیرت انگیز کامیابی نظر آتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ غدّہ درقیہ کا خلاصہ ایک خاص قسم کی ابلہی، ورم مخاطی اور غیر معمولی فربہی وغیرہ کے لئے تیر بہدف علاج ہے۔

غُدّہ فوق الکلیہ یا کلاہِ گردہ یہ غدّہ دونوں جانب کے گردوں کے اوپر ٹوپی یا چھوٹے سے تاج کی شکل میں موجود ہے۔ یہ اگر اپنے عمل سے قاصر ہو جائے تو ایک عجیب و غریب مرض کی علامتیں ظاہر ہو کر جلد کی رنگت کانسی کی طرح سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ اور شرائین کی عضلی قوت کی گرفت میں فرق آجاتا ہے اور اُن کا تناؤ باقی نہیں رہتا۔ اس کا جوہر عام شرائین میں انقباضی قوت کے بڑھانے کی غرض سے مستعمل ہے اور اعمالِ جرّاحی میں خون کو اس طرح روک دیتا ہے کہ ایک قطرہ خون کا خارج نہیں ہونے پاتا۔ آج کل عموماً بچوں کی ختنہ بلا جریان خون اسی کے عمل کا نتیجہ ہیں۔

غدّہ نخامیہ یہ ننھا منا غدّہ قاعدۂ دماغ میں غالباً بطن اوسط کے نیچے موجود ہے۔ اب تحقیقات کے روشن نتائج نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اُس کے افعال و خواص نہایت ہی عجوبہ ہیں۔ اگر اس کا فعل غیر منظم ہو جائے تو ایک عجیب مرض پیدا ہو جاتا ہے، جس میں فک اسفل اور ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں حیرت ناک طور پر بڑھ جاتی ہیں اور کبیر الجسمی، عفریتیت اور ایک ہول ناک ہیئت جسمانی اس غدّے کے فعل کے نقص سے پیدا ہو جاتی ہے۔ عہد قدیم کے ایسے ڈھانچے علماء طبقات الارض کی کوششوں سے دستیاب ہوتے ہیں اور اب بھی بعض براعظموں میں ایسے انسانوں کی نسل کا پتہ چلا ہے جن کی کھوپریاں اور ڈھانچ عجیب ساخت کے اور غیر معمولی بڑے پائے جاتے

ہیں۔ اس لئے بعض ماہرین کا عقیدہ ہے کہ خلاصہ نخامیہ کے استعمال سے موجودہ زمانے میں عملاً ہر انسان کو دیو بنایا جا سکتا ہے۔ اور عہد قدیم کے انسانوں کی طرح دیو نما انسان بنا کر حیرت انگیز تماشا دکھایا جا سکتا ہے۔

غدۂ نخامیہ کا ردّ عمل یہ بھی ہے کہ اگر اس کا کوئی خاص حصہ بے کار کر دیا جائے تو بجائے دیو پن کے اس کا عمل انسان کو حد سے زیادہ بونا بنا دیتا ہے۔ اور تمام بونوں میں جسمانی حقارت اسی غدۂ نخامیہ کے دل چسپ کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے۔

غددِ تناسلی اگر ہم نظامِ غددی کے سلسلے میں تناسلی غدّوں کا تذکرہ نہ کریں تو نہایت اہم چیز رہ جائے گی۔ اس بات کا صریحاً اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ان میں اور مختلف جسمانی اعضاء کے مابین نہایت گہرا ارتباط اور اشتراک عمل موجود ہے۔ بلوغ اور شباب کی آمد کے ساتھ باطنی غدد میں عموماً اور تناسلی غدد میں خصوصاً نہایت اہمیت کے ساتھ اندرونی تغیرات ہوتے رہتے ہیں جن کا اثر انسان کی آیندہ زندگی پر نہایت گہرا، نہایت دیرپا اور نہایت نمایاں پڑتا ہے اور اسی زمانے میں نوجوانانِ قوم کے عادات و خصائل، ان کے افعال و اخلاق بنتے اور بگڑتے ہیں بلکہ نوجوانان قوم کی تربیت اور نگرانیٔ اخلاق کا یہی وقت ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں اس کی پروا کم کی جاتی ہے۔

یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غددِ تناسلی میں بھی ایک باطنی افراز پیدا ہوتا ہے اور بلاشبہ یہ غدد غیر قناتی نہیں ہیں پھر بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں جنسوں میں ان کے باطنی افراز کی تکمیل، ان کے نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ مثلاً عورتوں میں قد و قامت کا نمو اور تمام زنانہ باتیں اسی کے نتائجِ عمل ہیں اور مردوں میں ڈاڑھی کے بالوں کا نکلنا اور بڑھنا، آواز کا بھاری ہونا اور تمام خصائصِ مردانہ کا پایا جانا ان ہی کا عمل ہے۔

حضراتِ محترم! ان غدد تناسلی کے افعال و خواص اور اثرات کے متعلق گزشتہ چند سالوں میں بعض ماہرینِ فن کے انکشافات نہایت حیرت انگیز اور سراپا اعجاز ثابت ہوئے ہیں جن سے تجدید شباب کے دل چسپ اور دل آویز مسئلے پر اہم اور خاص روشنی پڑتی ہے۔

انتقال اور تقلیمِ خصیہ اور ربط الویہ کی ساحرانہ کامیابی، جس کے نتائج ناقابل انکار ہیں، مجددینِ شباب ڈاکٹر وواروناف اور اشٹائناخ کے کامیاب عمل کا نتیجہ ہیں۔ اور آج الشباب ولا یعود کا مسلمہ بازیچۂ اطفال بن گیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دقیق موضوع پر کچھ اور بھی روشنی ڈالی جائے۔

تجدیدِ شباب حضرات! ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور مدت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ نظام جسم میں گلٹیاں اپنے اعمال سے اہم حصہ لیتی ہیں اور اُن ہی بنیادوں پر تجدید شباب کے ایوان کی تعمیر ہوتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دورانِ خون، افعالِ تنفس اور قوائے ذہنیہ کی تنظیم پر جن اعضاء کی حکومت ہے ان سے الگ تھلگ بالکل علٰحدہ اور دور فاصلوں پر چند دوسرے اعضاء اور بھی موجود ہیں، جو اپنے افرازات باطنی سے ان سب کو متاثر بناتے رہتے ہیں۔ ان کا نظام جسم پر اقتدار اور اثر عاملانہ حیثیت سے ہوتا ہے اور وہ الگ دنیائے جسم کے بلنے والے غدود مخصوص گلٹیوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اور گلٹیاں ہی اپنے باطنی افرازات کی وساطت اور وسعت سے تمام اعضاء اور ارتقار خلیات پر اپنا اثر اور عمل دخل رکھتی ہیں۔ یہی وہ حقیر اعضاء جسم ہیں جن کی امداد پر صحت کا دارومدار ہے اور یہی بقائے صحت کی بڑے حد تک ذمے دار ہیں۔

انسانی اور حیوانی افرازات حضرات! پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ حیوانات کی گلٹیوں سے بھی وہی افرازات نکلتے ہیں جو انسان کی گلٹیاں پیدا کرتی ہیں۔ ایسی بناء پر ایک ماہر فن نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان انسانی امراض میں جو کسی گلٹی کے ذبول اور انحطاط کی وجہ سے پیدا ہوئے ہوں علاج کا صحیح اور کامیاب طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ ایک تن درست حیوان کی مماثل گلٹی نکال کر اس کا خلاصہ مریض کو دیا جائے۔ حسن اتفاق کہ علمی طور سے اس نظریے کی صحت اب ثابت ہو گئی ہے اور اسی اصول پر علاج میں کامیابیاں ہو رہی ہیں۔ سوء ہضم میں رطوبت معدی کا خلاصہ، نقص الدم میں ہڈیوں کا گودا، (مُخِ عظام) اور غدہ درقیہ کے ذبول سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ان میں خلاصہ درقی استعمال کروانے سے حیرت انگیز کامیابیوں کے مظاہرے روزانہ تجارب کا کھلونا بن رہے ہیں۔ تاہم اتنا عرض کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ خلاصوں کا علاج اگرچہ بعض امراض میں ناگزیر اور یقین کی حد تک موثر ہوتا ہے لیکن یہ قباحت بھی ضرور ہے کہ یہ اثرات دیر تک نہیں رہتے اور عمل فطرت کی یہ نقالیاں دائمی اثر نہیں رکھتیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان غدودں کی خفیف مقدار کا استعمال مستقل طور پر خاصی مدت

تک رکھا جائے اور امراض مزمنہ میں اس کو چند روز کا ایک کھیل سمجھ کر ترک نہ کر دیا جائے۔ اس موقع پر میں طب یونانی کے ان دیرپا معالجات کی طرف خیالات کی رفتار کا رخ بدلنا چاہتا ہوں، جن کے عرصہ دراز کے تجارب اور داستانیں زبانوں پر ہیں، اس لئے میری رائے ہے کہ اگر دونوں معالجات سے بالاشتراک فائدہ اٹھایا جائے گا تو نتائج ضرور دیرپا اور کارگر ہوں گے۔

حضرات! اس میں شبہ نہیں کہ اطباءِ قدیم بھی اس امر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کہ غدوں میں کوئی خاص تاثیر ہے۔ اُن کے خیال میں بھیڑ اور بکری وغیرہ کی کلیجی یا اوجھڑی وغیرہ کے استعمال سے ان ہی اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے۔ مگر یہ متخیلہ صرف ایک متخیلہ تھا جو بڑے بوڑھوں کی زبانوں تک بھی جاری رہا۔ اس لئے انصاف کا فتوے نہ ہوگا کہ ہم استدلال میں اپنے ایسے ناتمام متخیلہ کو معلوماتِ جدیدہ کی سپر بنائیں۔ تاہم یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ موجودہ زمانے کے نامور مجدّد شباب ڈاکٹر وارونا ف کے جدید نظریات اور حیرت انگیز عملیات سے نہ صرف باطنی غدد کے افعال کے متعلق عجیب و غریب بصیرت حاصل ہوتی ہے بلکہ علاج افرازی کے نقائص کی اصلاح کا بھی آسان طریقہ نکالا گیا ہے۔ تجدید شباب کا یہ مشہور ماہر فن جن دنوں انگلستان گیا تھا اس وقت اس نے اپنے علمی تجربات اور عملیات سے دنیا کو محوِ حیرت بنا دیا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ قدیم اصولوں کی علمی تطبیق کر کے ان ہی نظریات کو سنگ بنیاد بنایا گیا ہے جو عام طور پر مسلمات کی فہرست میں آچکے ہیں اس نے عمل تقلیم اور ترقیع کے طریقوں سے اعادۂ شباب کے کلیئے کو چکنا چور کر دیا اور ایک تن درست بندر کے غدے کو نکال کر انسان کے مذبول غدے کی جگہ لگا دیا اسی کا نام عمل تقلیم (پیوندکاری) ہے۔ اس عمل تقلیم کا اثر یہ ہوا کہ حیوانی گلٹی مریض کے جسم میں ایک عرصہ تک اپنے افرازات بناتی رہی اور بھاگا ہوا شباب کچھ دن کے لئے الٹے قدموں میں واپس آگیا

بڑھاپے کی ماہیت ڈاکٹر وارونا ف نے اس مسئلے کا گہرا مطالعہ کیا کہ گلٹیوں میں سے کوئی گلٹی ضرور ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کا عمل کسی خاص افراز کا تیار کرنا اور جسمانی خلیات کے قابل حیات اجزاء کو تحریک پہنچانا ہے۔ بڑھاپا (شیب یا شیخوخت) اس امر کی دلیل ہے کہ اس گلٹی کا فعل اس دور میں مضمحل یا مسدود ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کا جانشین اور عامل اسی مماثل چیز کو بنا دینا ہی عمل افراز کی ایک سود مند معاونت ہو سکتی ہے۔

اس نے غور کیا کہ اگر غدہ درقیہ بیمار یا مذبول ہوتا تو اس کے نتائج ضعیفی اور بڑھاپے میں رونما ہوا کرتے اور وہ مرض جو ہڈیوں کو ٹیڑھا بنا دیتا ہے، عارضی ہو جاتا اسی طرح اگر غدۂ نخامیہ ماؤف ہو جاتا تو تنفس کی رفتار میں رکاوٹ اور درجۂ حرارت میں کمی واقع ہو کر ہلاکت کا سامنا ہو جاتا۔ مختصر یہ ہے کہ بڑھاپا لازماً اور یقیناً غدد تناسلی (خصیوں) کی خرابی اور ذبول کا نتیجہ ہے اور اسی راز کو آشکارا کر دینا استدلالِ عقلی کا ثبوت ہے۔

تجدید شباب حضرات! جس وقت بڑھاپے کی اسباب کا علم حاصل ہو گیا اور حقیقت بے نقاب نظر آنے لگی تو ڈاکٹر وارونا ف نے صحیح القویٰ بندر کے تناسلی غدد (خصیوں) کا پیوند مریض کے جسم میں لگانا شروع کر دیا اور یہ آزمائش قریباً صحیح اُتری اور طبعی احساسات نفسیاتی حالات یا خفتہ تناسلی جذبات میں فرسودہ قوت کے اعتبار سے بہتر صورتِ حال ظاہر ہو گئی۔ یہ نظریہ اس امر کا ثبوت ہے کہ جسم اور دماغ کے خلیات کی قابلیتِ حیات کا انحصار اسی غدے (خصیہ) کے باطنی افرازات کا ثمرہ ہے اور ایسے بوڑھوں میں جن کے قوے کی قابلیت بالکل زائل نہ ہو چکی ہوں، عملیات تقلیم و ترقیع بلاشبہ ایک کامیاب علاج ہو سکتے ہیں۔

ایک خطرہ حضرات! بعض لوگوں کے دماغوں نے اس خطرے کو محسوس کیا ہے کہ عمل تقلیم سے حیوانوں (بندروں) کے خواص اور عادات کا منتقل ہو جانا اور انسانوں کا بندروں کی سی حرکتیں کرنا ممکن اور قرین قیاس ہے۔ لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ اس عملیے سے دماغ منتقل نہیں کیا جاتا بلکہ خصیوں کا ردوبدل ہوتا ہے۔ غور طلب امر یہ ہوگا کہ گلٹیوں کا حقیقی اور اصلی فعل کیا ہے؟ گلٹیوں کا فعل یہ ہے کہ دوسرے اعضاء اور احشاء میں تحریک امن پیدا کریں اور افرازات کے حصول سے ہر عضو کو قوت اور تیزی سے فرائض پر تیار کرتے رہیں۔ ایک بوڑھے اور از کار رفتہ گھوڑے میں ایک صحیح القویٰ جوان آدمی کا غدہ درقیہ چپکا دیا جائے تو گھوڑا انسان کی طرح ادراک اور شعور کا مالک نہیں ہو سکتا بلکہ اسی مخصوص طریقہ پر اپنے دماغ کو کام میں لا سکے گا جو عقل حیوانی کے حدود میں محدود ہے۔ یعنی اس کے خلیات ازسرنو

بے دار ہو جائیں گے اور گھوڑا گھوڑا ہی رہے گا۔

ماھراشٹائناخ اس شخص نے تجدید شباب کا ایک نہایت آسان طریقہ ایجاد کیا ہے جو ربطہ الوعا کا ایک طریقہ خاص ہے جس کو گرہ بندی کہنا چاہیئے۔ وہ مریض کے مجرائے منی میں ایک خاص ترکیب سے گرہ لگا دیتا ہے۔ جس سے ایک مخصوص افرازی ساخت کو تحریک حاصل ہوتی ہے اور وہ از سرِ نو نمو پا کر خصیے کا باطنی افراز کافی مقدار میں تیار کر دینے سے تلافیٔ مافات کا ذریعہ ہو جاتا ہے اور اس عمل میں تقلیم وترقیع کے عملیات کی زحمتیں مریضوں کو برداشت نہیں کرنی پڑتیں۔

حضرات! ہندوستان افلاس نشان میں اس محیر العقول طریقے کا مذاق بھی اڑایا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس قسم کے معدودے چند علاج ہی شاید اس سرزمین پر کسی ماہر فن کے ہاتھ سے ہوتے ہوں گے، اور ان میں سے بعض، ناکام بھی رہے ہوں گے۔ لیکن ہر معمولی علاج میں بھی کامیابی کسی معالج کے ہاتھ کا کھیل نہیں ہوا کرتی۔ تاہم اس شغف سے غدد کے اعمال، افعال اور عادات وخصائص کا کافی علم ہم کو حاصل ہوتا ہے۔

حضرات! غدد کی داستان میں ابرازی غددوں کا بیان اب تک آپ کے سامنے نہیں آیا، قلت وقت اس طویل داستان کی تفصیل میں حائل ہے، مختصراً یہ ہے کہ جگر، گردے، طحال، لبلبہ، جسم کے یہ بڑے غدود افعال کے لحاظ سے ابرازی غدے کہلاتے ہیں ان غددوں میں سے ہر ایک کی تفصیل کے لئے چوں کہ ایک بڑے باب کی الگ الگ تفصیل ضروری ہے اس لئے ہم ہر ایک کا تذکرہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں پیش کریں گے۔ اس وقت اس خشک مضمون کو یہیں ختم کر کے آپ کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
ہمدرد دواخانہ دہلی

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہی، سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہی۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہی۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سی کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہی، اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہی عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سی محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے عہ/

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

نسوانی طبّی تعلیم کی اہمیّت

یہ گران قدر مضمون محترمہ بیگم صاحبہ فاضل گرامی حکیم محمد کبیرالدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبّی کالج حیدرآباد دکن کا نتیجۂ فکر ہے۔ کُل حیدرآباد طبی کانفرنس کے حال کے اجلاس میں اسے پڑھا گیا تھا۔ اسی کی بنا پر کانفرنس میں نسوانی تعلیم کے متعلق ایک اہم تجویز پاس کی گئی۔ موصوفہ زنانہ طبّیہ کالج دہلی کی ایک مستند اور تمغہ یافتہ طبیبہ ہیں۔ ہم اُمّید کرتے ہیں کہ ان کی ذات سے حیدرآباد کی نسوانی طبّی تعلیم کی تجویز کو عملی امداد حاصل ہو سکے گی۔ "ہمدرد صحت"

جناب صدر، محترم خواتین اور معزز حاضرین!

ہمارے ملک کے اطبّا نے اپنے لیے سب کچھ کیا۔ بیسیوں طبّی درس گاہیں قائم کیں جن سے ہر سال ہزاروں طبیب فارغ ہو کر ملک و قوم کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کیا کبھی اُنھوں نے ٹھنڈے دل سے اس مسئلے پر بھی غور کیا ہے اور ان کی توجّہ کبھی اُس ضعیف طبقے کی طرف بھی مبذول ہوئی ہے جو ملک کی تقریبًا نصف آبادی پر مشتمل ہے اور جس کی گود میں آپ حضرات پل کر پروان چڑھے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ نسوانی طبقہ ہی وہ طبقہ ہے جس کی بہبودی قوم کی بہبودی، جس کی رفعت قوم کی رفعت، جس کی عزّت قوم کی عزت، جس کی زندگی قوم کی زندگی اور جس کی موت قوم کی موت ہے اور یہ کہنا صحیح ہے کہ جہالت اور علم الابدان سے عدم واقفیّت ایک حسرتناک دماغی موت ہے۔

مجھے اس کا اعتراف ہے کہ ہمدردانِ ملک نے عورتوں کی تعلیم میں بہت کچھ عملی دلچسپی بھی لی ہے اور ہماری فیّاض حکومت نے بڑے بڑے اور اچھے سے اچھے مدرسے قائم کیے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سائنس اور آرٹ کے کالج کھول دیئے۔ جن میں عورتیں بھی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر رہی ہیں لیکن شکایت ہے تو یہ ہے کہ اطبّا رکرام نے نسوانی طبی تعلیم کے لیے اس کم زور طبقے کی طرف اب تک اپنی توجہ مبذول نہیں فرمائی کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی طب اسلامی کو پھیلایا جائے اور نسوانی طبی تعلیم کا انتظام کر کے نونہالانِ قوم کو اور غریب و نادار عورتوں کو، جو بروقت مناسب طبی امداد میسّر نہ ہونے کی وجہ سے خطرات میں مبتلا ہیں، ہلاکت سے بچایا جائے۔

دوسری شکل یہ ہے کہ تنگ دستی اور عام افلاس کی وجہ سے غریب عورتوں کو قیمتی دواؤں اعلیٰ طبی ساز و سامان سے فائدہ اُٹھانے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اس مجبوری کا نتیجہ یہ ہے کہ آئے دن ہزاروں غریب و نادار عورتیں جاہل اور ناتربیت یافتہ دائیوں کے ہاتھوں، جو ملک میں وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہیں، موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہیں۔

جب تک عورتوں طبّی تعلیم کا رواج نہ ہو اس وقت تک میں سمجھتی ہوں کہ ہماری طب ادھوری رہے گی۔ اور جب تک عورتوں کا طبقہ طب اور حفظانِ صحت سے ناآشنا ہے، اس وقت تک ہمارا طبی نظامِ تعلیم نامکمل رہے گا۔ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے نسوانی طبقہ طبی معلومات حاصل کرنے کا زیادہ اہل اور زیادہ مناسب ہے۔

عورتوں پر حمل، زچگی، بچوں کی پرورش، گھر والوں کی تیمارداری، گھر کی صفائی اور صحت بخش انتظام اور خوراک اور لباس وغیرہ کے متعلق اہم فرائض داریاں ہیں۔ اور ان امور میں عورتوں کی طبّی واقفیت سے قیمتی مدد مل سکتی ہے۔

حمل کا تعلق قدرت نے اِس ضعیف اور کم زور طبقے کے ساتھ رکھا ہے اس زمانے میں جنین نشو و نما پاتا ہے اس لیے اس زمانے میں جس قدر احتیاط اور حفاظت کی ضرورت ہے، وہ ظاہر ہے۔ ذرا ذرا سی بے احتیاطیوں سے حاملہ اور جنین دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے اگر حاملہ حفظانِ صحت کے اصولوں سے واقف ہے تو ان اصولوں پر کاربند ہو کر اپنا زمانۂ حمل نہایت خوش اسلوبی سے گزار دے گی اور اس کا بچہ

تن درست اور توانا ہوگا۔

وضع حمل کے وقت زچہ کو جن جن مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ایسے مشکل وقت میں اگر عمدہ تدابیر اور صفائی کے اصولوں کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو زچہ اور بچہ دونوں کے لیے سخت خطروں کا سامنا ہوتا ہے۔ اس وقت کی بے احتیاطیوں کی طفیل ہزاروں مائیں مرضوں کا شکار ہوکر زندہ درگور ہو جاتی ہیں۔ ایام حیض کی خرابیاں، ورم رحم، میلان الرحم، انزلاق الرحم، انقلاب الرحم، اختناق الرحم سیلان الرحم، بندش حیض و نفاس اور جنون جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو دور کرنے کے لیے تنگ دستی کی بنا پر مناسب تدابیر میسر نہیں آتیں اور وہ ہمیشہ کے لیے شریکِ زندگی ہو جاتے ہیں۔ اور آخر میں دق سل وغیرہ میں تبدیل ہوکر پیغام موت ثابت ہوتے ہیں۔

اپنے طبقے کی حالت زار دیکھ کر مجھ سے بغیر آنسو بہائے نہیں رہا جا سکتا۔ مجھے ہندوستان کی گھریلو زندگی کی حقیقت خوب معلوم ہے یہاں کی اکثر عورتیں تمام کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں ماما یا ملازمہ کی نوبت بہت کم آتی ہے۔ اور جب تک وہ اس کس مپرسی کی حالت میں زندہ رہتی ہیں اور ان میں اُٹھنے بیٹھنے کی سکت موجود ہوتی ہے ان کو اپنے تمام فرائض مثلاً بچوں کی پرورش، کھانا پکانا، کپڑے سینا اور دھونا، شوہر کی اطاعت اور مہمان نوازی وغیرہ انجام دینے پڑتے ہیں۔ زندگی ان کے لیے ایک بار ہو جاتی ہے۔ آخر تھک کر اور مستقل طور پر صاحبِ فراش ہوکر وہ حسرت کے عالم میں زندگی کی آخری گھڑیاں گننے لگتی ہیں۔

ہندوستانی عورت کی زندگی کا یہ دردناک منظر اس قدر عام ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ ان حالات میں عورتوں کے لیے طبی معلومات کا بہم پہنچانا اور نسوانی صحت کا قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔

ملک کے نونہالوں کی پرورش اور تربیت کا اہم مسئلہ بھی نسوانی طبقے سے وابستہ ہے۔ اگر ماں طبی معلومات سے کسی قدر آشنا ہے تو اپنے بچے کی صحت ہر ممکن طریقے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گی اور معمولی معمولی مرضوں میں وہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کی محتاج نہ ہوگی۔ اور شروع ہی سے اُس کی غذا، اوقاتِ آرام اور خورونوش کی صحیح پابندی کرے گی۔ بعض اوقات صرف ماں کی غفلت سے بچوں کی معمولی شکایتیں خطرناک امراض کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

اس کے علاوہ اگر گھر کی مالکہ اس فن شریف سے واقف ہے تو بیماری کے زمانے میں گھر والوں کے لیے وہ ایک غم خوار تیماردار کی صورت میں فرشتۂ رحمت ثابت ہوگی۔ اور وہ گھر بیرونی طبی امداد سے مستغنی رہے گا۔ متعدی امراض کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی۔

عورتوں کے ذمے گھر والوں کے کھانے پینے کی نگرانی بھی ہے، جس پر حیات انسانی کا دار و مدار ہے اور جس کی بہتری پر صحت کی بہتری کا انحصار ہے۔ اگر خدانخواستہ بیوی حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف ہے تو انتظام غذا نامکمل اور ناقص اصولوں پر ہوتا ہے اور اس کے نتائج سارے گھر کے لیے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کپڑوں کی صفائی اور گھر کی صفائی کا تعلق اسی طبقے کے ساتھ ہے اگر گھر کی ملکہ صفائی کے اصولوں سے باخبر ہے تو گھر کو خوب صاف رکھے گی۔ کسی قسم کی غلاظت پیدا نہ ہوگی۔ تمام گھر صاف ستھرا رہے گا گھر کی تمام چیزوں سے قرینہ اور سلیقہ ظاہر ہوگا۔

ان تمام باتوں کے علاوہ امراض نسواں کا معائنہ ایک تعلیم یافتہ طبیبہ جس قدر آسانی سے کر سکتی ہے اور جو باتیں وہ معلوم کر سکتی ہے۔ ایک طبیب محض نبض وغیرہ کے معائنے سے ہرگز نہیں معلوم کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ طبیب کو بغیر کسی طبیبہ کی امداد کے علاج نسواں میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اور یہ بات بھی ہے کہ ایک پردہ نشین مریضہ کو طبیب کے سامنے نسوانی حالات بیان کرنے میں فطرتاً تامل ہوتا ہے اس لیے عورتوں کی تشخیص ادھوری رہ جاتی ہے جس سے علاج بھی نامکمل رہ جاتا ہے۔

اس ساری سمع خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ حضرات قادر مطلق کا نام لے کر طبقۂ نسواں میں طب اسلامی پھیلانے کی غرض سے تیار ہو جائیں، اور مردانہ طبی درس گاہوں کے ساتھ زنانہ درسگاہیں کھولنے کی سعی فرمائیں تاکہ بہ کثرت زنانہ شفاخانے قائم کیے جا سکیں۔ نسوانی طبی تعلیم کی داغ بیل ہمارے قائد اعظم عالی جناب مسیح الملک ڈال چکے ہیں۔ ملک کی غریب اور مظلوم عورتوں اور معصوم بچوں کو مناسب طبی امداد میسر نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں جو تباہی پھیلی ہوئی ہے، عورتیں اور بچے جس طرح بے موت مرتے ہیں، اس

سے متاثر ہو کر مرحوم نے مدرسہ طبیہ کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک زنانہ طبی درس گاہ کا بھی اجرا فرمایا۔ جو سنہ ۱۹۲۱ء تک ترقی کے مدارج طے کر کے کالج کے درجے کو پہنچ چکی ہے۔ اس زنانہ طبیہ کالج میں طب یونانی اور ویدک کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہاں سے بے شمار طالبات طب کی تکمیل کر کے ملک کی عورتوں اور بچوں کی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

لیکن اس درس گاہ کی فارغ التحصیل طالبات ہندوستان جیسے بر اعظم کے طول و عرض میں پھیلنے کے لیے تاحال ناکافی ہیں۔ اور ملک کو اس کی اشد ضرورت ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یونانی طب کو عام کر دیا جائے۔ اس لیے ہر مردانہ طبی کالج کے ساتھ ہی خواہان ملک زنانہ مدارس قائم کریں۔ تاکہ عورتوں کو طب کی علمی اور عملی دونوں قسم کی تعلیم دی جاسکے۔ یہ شعبہ ملک کے لیے سخت ضروری ہے اطبائے کرام جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

مجھے یہ سن کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ اس سال کل حیدرآباد یونانی طبی کانفرنس میں اور مفید تحریکوں کے علاوہ عورتوں کی طبی تعلیم کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ خدا کرے کہ یہ تحریک جلد از جلد کامیاب ہو اور اس کا اثر ملک کے کونے کونے میں پھیل جائے۔

ہمارے آقائے نامدار سلطان العلوم شہنشاہ دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی توجہات خسروانہ و عنایات شاہانہ سے جس طرح ہمارے طبی بھائی مستفیض ہو رہے ہیں، اسی طرح ہمارا غریب اور مظلوم طبقہ بھی ان شاہانہ سرپرستیوں سے۔ خدا کرے کہ محروم نہ رہے۔

اس دورِ سعید میں، جو احیائے فن اور تجدید طب کے لیے بہترین دور ہے، خدانخواستہ اگر ہمارا طبقہ اس فن شریف کی تحصیل سے غافل رہا تو پھر اس کی بخت بیداری کی اُمید مشکل ہے اس لیے میں ان معزز اور ہمدرد اطبائے کرام کی ہمدردی کی تہ دل سے شکر گزار ہونگی جن کے توسل سے ہمارے غریب طبقۂ نسواں کی درد بھری صدا اعلیٰ حضرت سلطان العلوم شہریار دکن کے گوش مبارک تک پہنچے گی اور پھر انشاءاللہ بار آور ہوگی۔

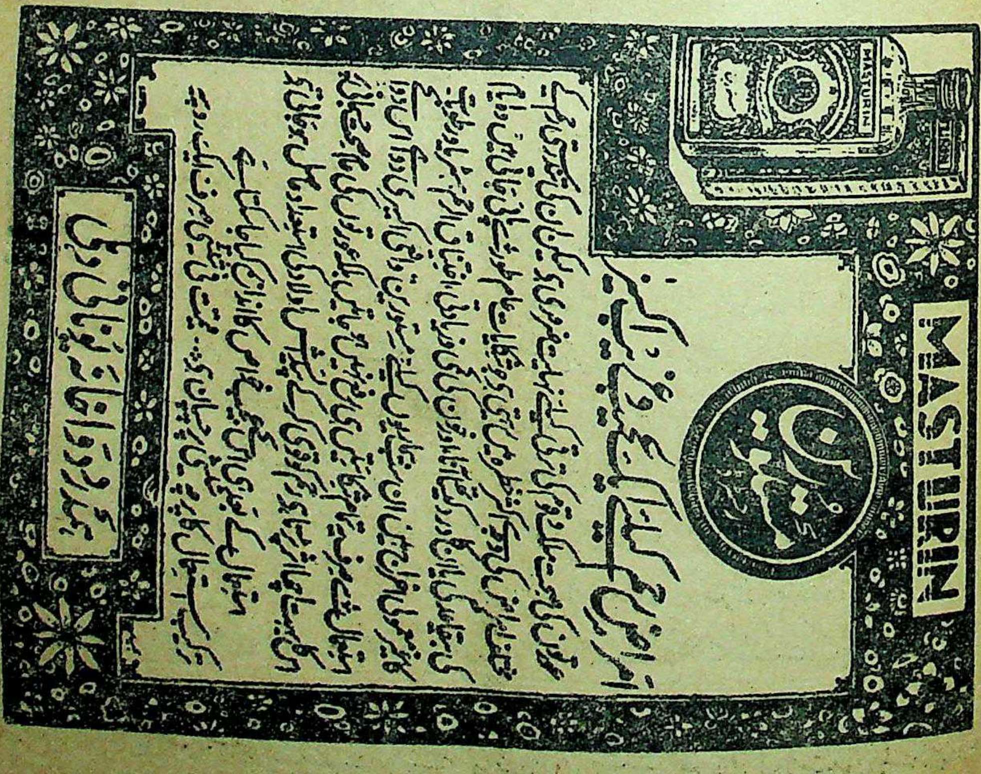

MASTURIN

مستورین

امراضِ رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا و رطوبات کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے

استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔۔۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

الامراض والعلاج

ہیلیم گیس کی طبّی ضرورت

از مسٹر جارج ڈبلیو۔ گرے۔

تقریباً ستّر سال گزرے کہ آسمان پر ایک انگریز ماہر فلکیات نے ایک عجیب وغریب زردی مائل روشنی دیکھی یہ روشنی یکایک پیدا ہوئی اور ختم ہوگئی اپنے رنگ کے اعتبار سے وہ کچھ اس قدر عجیب و غریب تھی کہ اس کرۂ زمین پر اس جیسا رنگ۔ انسان کے علم میں نہ تھا۔ انگریز ماہر فلکیات سرجاذف لوکیار نے یہ سمجھا کہ یہ روشنی کسی نامعلوم اجرام فلکی کا کرشمہ ہے اس جلنے والے مادّے کا نام اس نے "ہیلیم" رکھ دیا۔ لفظ ہیلیم یونانی زبان میں آفتاب کو کہتے ہیں۔

ڈبلیو۔ الیف۔ ہلریرینڈ پہلا امریکن شخص ہے جس نے کرۂ زمین پر ہیلیم اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ یہ واقعہ ۱۸۹۴ء کا ہے یہ ایک سائنس داں تھا اور وہ ایک بھاری معدنی چیز بھٹی میں جلا رہا تھا کہ اس میں سے بہت سے شعلے پیدا ہوئے اور اکثر ذرّے چٹخ چٹخ کر ادھر اُدھر گرنے لگے۔ اور چیزوں کے علاوہ اس نے ایک نامعلوم اور عجیب قسم کی گیس بھی اس شعلہ پکڑنے والے مادّے میں سے نکلتی ہوئی دیکھی۔ افسوس کہ ڈاکٹر ہلریرینڈ نے اس گیس کو نائٹروجن سمجھ لیا اور ہیلیم معلوم کرنے کا ایک نہایت عمدہ موقع اس طرح ضائع ہوگیا۔

اس واقعے کے تین روز بعد ایک انگریز ماہر کیمیا ڈاکٹر سر ولیم ریمزے نے پھر اسی تجربے کو دُہرایا۔ خوش قسمتی سے اُنہوں نے پہلی بار فی الحقیقت ہیلیم گیس کا ٹھیک ٹھیک پتہ چلالیا۔ مگر تمام تجربات کے بعد یہی نتیجہ نکلا کہ یہ آفتابی گیس زمین پر بہت کم پائی جاتی ہے۔ برسوں کی تجربات کے بعد ملک ہالینڈ کے ایک ماہر طبیعات نے چند درجن مکعب فٹ گیس ہیلیم تیار کی لیکن وہ بہت ہی مہنگی تھی۔ یعنے ایک کعب فٹ پر ۵ ہزار روپے کی لاگت آئی۔ اس زمین پر ہائیڈروجن کے بعد یہ سب سے ہلکی اور لطیف گیس ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ہائیڈروجن سے ½ حصہ کم ہلکی ہے۔ مگر یہ اس قدر کم یاب اور ایسی قیمتی ہے کہ اسے عملی طور پر کسی فائدے کے لیے بنایا ہی نہیں جاسکتا تھا۔

مگر اب ہیلیم گیس بکثرت ملنے لگی ہے انتھک کوششوں کے بعد امریکہ کے محکمۂ معدنیات نے مقام ٹیکساز کے تیل کے چشموں سے یہ گیس نہایت کثیر مقدار میں حاصل کرلی ہے اور اب ایک آنہ مکعب فٹ میں مل سکتی ہے۔ اس محکمے نے ۱۵ ملین مکعب فٹ گیس بوتلوں میں بند کرکے دنیا میں فروخت کردی ہے اور اب یہ گیس ہر شخص کے پاس نہایت قلیل قیمت پر پہنچ سکتی ہے۔

شمالی امریکہ میں ہیلیم گیس کا کثیر مقدار میں پایا جانا ۱۹۰۳ء میں معلوم ہوا۔ ریاست کنساس کے جنوبی اضلاع میں ڈیکسٹر کے مقام پر ایک چشمہ تیل کا کھودا جا رہا تھا کہ یکایک زمین میں سے پیلے رنگ کا دھواں نکلا۔ بجائے تیل کے اس زمین میں سے گیس نکلنے لگی۔ لوگوں نے یہ تجویز سوچی کہ نلوں کے ذریعے سے اسے فیکٹریوں اور مکانوں تک پہنچایا جائے اور روشنی کرنے یا ایندھن کے طور پر اس گیس کو استعمال کیا جائے اس قصبہ کے امیر نے تمام کارخانوں نے چھٹی کرادی اور سارے قصبے والے نکل کر ایک میدان میں امیر کی تقریر سننے کے لیے جمع ہوگئے چشمے سے لے کر اس جگہ تک جہاں تقریر ہونے والی تھی ایک نل لگادیا گیا۔ امیر نے تقریر کے بعد گیس کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایک دیا سلائی روشن کی اور پائپ کے منہ پر اسے لگایا۔ مگر دیا سلائی فوراً بجھ گئی۔ پھر دوسری بار کوشش کی گئی تب بھی دیا سلائی نہیں جلی۔ اور کوئی کامیاب مظاہرہ ممکن نہ ہوسکا گیس کا دباؤ بہت تیز تھا۔ لوگ، جو خوش خوش تھے پریشان خاطر گھروں کو واپس آئے اور یہ معاملہ دس سال تک پھر نہ اُٹھا۔ کنویں کو بند لگادیا گیا

اس کے بعد جنگ عظیم شروع ہوگئی اور نہایت خوفناک طور پر لوگ اس تلاش میں لگ گئے کہ بھک سے اڑجانے والی ہائیڈروجن کے مقابلے میں کوئی ایسی گیس ملے جو زپلین میں کام دے سکے اور اس میں آگ بھی نہ لگتی ہو۔ واشنگٹن کی حکومت نے ماہروں کے دستے کے دستے مختلف مقامات پر اس کی تحقیق وجستجو کرنے کے لیے روانہ کیے۔ چنانچہ ان کی کوششیں بھل لائیں اور شمالی ٹیکساز میں وہ چیز معلوم ہوئی جس کی تلاش تھی۔ ۱۹۱۸ء میں صلح کے وقت [illegible] کی ہیلیم گیس [illegible] ۱۴۷ [illegible] مکعب فٹ تیار کی جاچکی تھی۔ ۱۹۲۵ء

میں حکومت امریکہ نے اس گیس کی نکاسی اور استعمال پر پورا قبضہ کر لیا۔ اور صرف فوجی ضروریات کے لیے (مثلاً تباہ کن جہازوں میں رکھنے اور فوجی غباروں کو اس سے بھر کر اڑانے کے لیے) اس گیس کو رکھا۔ امریکہ کے باہر اس گیس کا بھر کر بھیجنا بھی قانوناً بند کر دیا گیا۔

ریاست ٹیکساز کے مقام امارلیو پر ایک قدرتی چشمہ اس گیس کا دریافت کیا گیا اور حکومت امریکہ کے محکمہ معدنیات نے اس جگہ ۵۰ ہزار ایکڑ کا قطع آراضی گیس جمع کرنے کے لیے حاصل کر لیا ہے۔ ۱۹۲۹ء میں اس ذخیرے کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔ اور سرکاری اجازت سے اس گیس کے استعمال کی جگہ جگہ اجازت بھی دی جانے لگی اور ایک نہایت عمدہ جدید ترین آلہ گیس کو جمع کرنے کے لیے یہاں نصب کر دیا گیا۔ یہ آلہ اب تک ۷۷ ملین مکعب فٹ ہیلیم گیس حاصل کر چکا ہے۔ امارلیو کے مقام پر جس قسم کا آلہ نصب ہے اس سے ۱۰۰ سال تک برابر گیس نکالی جا سکتی ہے۔ مگر امریکہ میں اس ریاست کے علاوہ کولوراڈو اور یوٹاہ کے مقام پر بھی اس گیس کے ذخیرے دستیاب ہوئے ہیں۔

اس قدر زبردست ذخیروں کے لیے خریداروں کی کیا کمی ہو سکتی ہے جب کہ ان کو یہ معلوم ہو کہ دنیا میں اس گیس کو کن کن طریقوں سے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ ہم یہاں اس کے صرف طبی استعمال کا ذکر کریں گے:

ہیلیم گیس اور دفعیہ امراض اس گیس کی سب سے پہلے اور بہت زیادہ مانگ ڈاکٹروں کی جانب سے تھی۔ انہوں نے اس گیس کے طبی خواص کا پتہ چلایا۔ اس بات کو تو لوگ جانتے ہیں کہ ہماری ہوا کا ۷۹ فی صدی حصہ نائٹروجن ہے۔ ہم اس کو سانس کے ساتھ اندر کھینچ کر لے جاتے ہیں اور پھر فوراً ہی اسے باہر نکال دیتے ہیں۔ اور ہمارے پھیپھڑے ۲۱ فی صدی آکسیجن جذب کر لیتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر نے جب یہ بات دیکھی کہ دمے کا مریض بہت بری طرح سانس لے رہا ہے اور اس کی حالت خراب ہے تو اسے فوراً یہ خیال آیا کہ اگر ہلکی ہوا اس کے آلاتِ تنفس کو بہم پہنچائی جائے تو کیا کچھ فائدہ ہو سکتا ہے؟ یہ خیال آتے ہی اس نے سوچنا شروع کیا کہ ہیلیم گیس نائٹروجن سے ۷ حصے کم ہلکی ہے اگر اس کو آکسیجن کے ساتھ ملا کر ضیق النفس کے مریضوں کو دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ چنانچہ یہ مصنوعی ہوا تیار کی گئی اور اس مریض کو اس فضا میں سانس لینے کا موقع دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے آلاتِ تنفس رفتہ رفتہ درست ہو گئے اور اب اکثر ہسپتالوں میں شدید دمے کے لیے یہ طریقۂ علاج عام ہو گیا ہے۔

ایک سرکاری کمیٹی کے سامنے آزمائشی مظاہرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ایلوین۔ ایل۔ بارخ نے فرمایا کہ:-

> "دمے کے اکثر مریض مر جاتے ہیں۔ مگر نیویارک میں ہم نے جو تجربات کیے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیلیم کے علاج سے کوئی بھی مریض ضائع نہیں ہوا۔ ۱۶ مہینے میں ۵ مہلک مریض آئے (ایسے مریض کہ جن کی نبض بھی معلوم نہ ہوتی تھی) مگر ہیلیم نے ان کے تنفس کے فعل کو بالکل درست کر دیا۔"

نہ صرف دمے میں بلکہ پھیپھڑے کے اکثر امراض میں اور سانس کی بیماریوں میں ہیلیم کے فوائد معلوم کیے گئے ہیں۔ گہرے سمندر میں غوطے لگانے والوں کو سانس کا جو مرض ہو جاتا ہے اس کے لیے ہیلیم بالخصوص بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بہت سی بے ہوش کرنے والی دواؤں کو سانس کے ذریعے سے اندر پہنچایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہیلیم گیس بھی طبی نقطۂ نظر سے بہت عمدہ چیز ثابت ہوئی ہے

مگر اب تک ہیلیم بہت مہنگی پڑتی تھی۔ اس لیے امریکہ میں یہ قانون بنایا گیا کہ سرکاری ہیلیم پر سے پابندی اٹھالی جائے اور ہر شخص کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ پہلے جو چیز صرف فوج اور بحری محکمے کے استعمال کی چیز تھی اب سب جگہ پہنچنے لگی ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں بھی جانے لگی ہے۔

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدردِ صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

"مینجر"

باب الصحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ

خرچ کا سوال

(بسلسلہ اکتوبر سنہ ۳۹ء)

اب خوراکوں کے خرچ کا سوال سامنے آتا ہے۔ خوب متوازن غذائیں قیمتی ہوتی ہیں اور ناقص غذائیں سستی ہوتی ہیں۔ مثلاً "ناکافی اور غیر متوازن"، خوراک، جو اوپر نقشے میں دکھائی گئی ہے اور جس میں زیادہ تر چاول ہیں اور دودھ، ترکاریاں اور پھل وغیرہ کم ہیں، مہینے کے حساب سے دو روپے آٹھ آنے میں مہیا ہوگی۔ جن خوراکوں میں دودھ وغیرہ ہے وہ خوب "متوازن" ہے اور اس کی قیمت پانچ سے چھ روپے ماہانہ کے حساب سے پڑے گی۔ بس یہی وہ جگہ ہے جہاں صحت عامہ اور خوراک کا کام کرنے والوں کے لیے اصلی مصیبت پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ ضرورت سے کم یا ناقص غذاؤں کا استعمال کرتے ہیں وہ دراصل اس سے بہتر غذا حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہندوستان کے بہت سے بچوں کے اداروں میں تین روپے مہینے کی بلکہ اس سے بھی کم کی خوراک مہیا کی جاتی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس قدر کم خرچ پر عمدہ خوراک کا مہیا ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

مگر جب افلاس آج کل کے معیارِ غذا کے مطابق عمدہ خوراک حاصل کرنے میں مانع ہو، تب بھی خرچ میں تھوڑی سی رقم بڑھا دینے سے چند نہایت مؤثر اور اہم تبدیلیاں پیدا کرنا بہت ممکن ہے یہ بات خاص طور پر کہی جاتی ہے کہ بچوں کی خوراک میں روزانہ ۸ اونس دودھ یقیناً شامل ہونا چاہیئے۔ اگر یہ مقدار افلاس کی وجہ سے مہیا نہ ہو سکے تو پھر اتنی ہی مقدار چھاچھ کی یا مکھن نکالے ہوئے دودھ کی یا اور اسی قسم کی کوئی چیز لے لی جائے جو کم قیمت کی ہو۔ کچھ دودھ نہ ہونے سے تھوڑا دودھ ہونا بہرحال بہتر ہے اگر "غیر متوازن" غذا کسی ہندوستانی بچے کو مل رہی ہو مگر اس کے ساتھ ۸ اونس یا بے مکھن کا دودھ اسے دیا جا رہا ہو تو بھی اس کے نشوونما اور تندرستی میں بہت معتدل اضافہ دیکھا گیا ہے۔ خوراک کی رقم میں اتنا سا اضافہ کچھ بہت زیادہ نہیں ہے اور اسے ہندوستان کے اکثر گھروں میں اب بچوں کے لیے مستقل طور پر اختیار کر لیا گیا ہے۔ اور اس سے بچوں کو کافی فائدہ پہنچ رہا ہے۔

بچوں کے گھروں میں اور عام آبادی میں چربی کا استعمال کم ہے۔ زیادہ بناسپتی تیل استعمال کرنا اور اس کے مقابلے میں غلہ کم کر دینا غلط طریقہ ہے دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ کارآمد ہیں۔ خالص گھی بناسپتی تیلوں کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقت ور ہے۔

اور باتوں کے علاوہ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر غذا میں صرف چاول ہی ہوں تو اس کی جگہ گیہوں، باجرا یا جو کا آٹا استعمال کرنا شروع کر دیا جائے۔ لیکن اگر چاول کو ان چیزوں کے بدل میں نہیں لایا جا سکتا تو ایسے لوگوں کو "حفاظتی غذائیں" مثلاً دودھ، سبز ترکاریاں، پھل وغیرہ ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔

دالیں عمدہ غذائیں ہیں ان میں حیاتین ب کافی ہوتی ہے۔ دو سے تین اونس فی یوم اگر صرف غلے کی خوراک کے دوران میں کھایا جائے تو بہت مناسب ہے۔ سویابین میں حیاتین (ا اور ب)، چربی اور لحمی اجزا (پروٹینز) بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اگر ہندوستان میں سویابین کا استعمال بڑھانا مقصود ہو تو اس بات کی ضرورت ہوگی کہ اسے خوش ذائقہ بنانے کی ترکیبیں معلوم ہوں ورنہ وہ دیگر دالوں کے مقابلے میں کوئی خاص لذیذ غذا نہیں ہے۔ ہاں طاقت ور ضرور زیادہ ہے۔ دالیں "امدادی غذاؤں" کا کام نہیں دے سکتیں۔ دالیں بہرحال دودھ، پھل

گوشت اور سبز ترکاریوں سے کم طاقت ور ہوتی ہیں۔ سبز ترکاریاں دو سے چار اونس روزانہ خوراک میں ہونی چاہئیں۔ اس سے کم مقدار سے زیادہ نفع حاصل نہیں ہوگا جس کی ضرورت ہے۔ ترکاریاں سستی بھی اتنی ہی طاقت بخش ہیں جس قدر کہ مہنگی۔ اگر کسی گھر میں ایسا کرنا ممکن ہو کہ ایک کیاری بنا کر اس میں ترکاریاں بوئی جائیں تو بچوں کے گھر میں سبزیاں اس طریقے سے زیادہ مقدار میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اگر بچے ان کیاریوں کی خود ہی دیکھ بھال کریں تو یہ اچھا مشغلہ ہے

بچوں کی غذا میں پھلوں کا استعمال لازمی طور پر ہونا چاہیئے۔ کیلے اکثر ہوسٹلوں میں بچوں کو دئے جاتے ہیں مگر یہ کوئی خاص طاقت ور غذا نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں ٹماٹر، نارنگی، سنترہ اور دوسرے رسیلے پھل اگر دئے جائیں تو حیاتین کی زیادہ مقدار بچوں کے جسم میں داخل ہوگی

غذاؤں کا عملی کام عمومی حیثیت سے

صرف غذاؤں کا مسئلہ طے کر دینا صحت عامہ کا کام کرنے کے لیے ضروری چیز نہیں، بلکہ اس کے علاوہ اور بہت سے عملی کام ہیں بجائے اس کے کہ صحت عامہ کا کام کرنے والے کسی جگہ کی خوراک کا پروگرام از سر نو بدلیں، انہیں اس بات کی تحققات کرتے رہنا چاہیئے کہ کن کن چیزوں کا کن کن غذاؤں کے ساتھ استعمال کرنا کام کو بہتر طریقے پر چلا سکتا ہے۔ بچوں کی غذا کا مسئلہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ غرض کسی جہت میں بھی کام کیا جائے غذائیت کے اصول ایک ہی رہتے ہیں۔ اور ان کی عملی اہمیت کو سمجھنا کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ غریبوں (جو عموماً مفلس اور جاہل ہوتے ہیں) کے بچوں کی صحت ہی غذا کی خرابی کی وجہ سے ہو۔ ہندوستان اور اس سے باہر بھی امیروں کے بچے غذا کی کمی اور خرابی غذا کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض میں مبتلا پائے گئے ہیں۔ اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ بے توجہی اور لاعلمی سب سے بڑا روگ ہے۔

بچوں کی خوراک کا معاملہ اس بلیٹین کا چوں کہ مقصد صرف بچوں کی خوراک کے مسئلے سے بحث کرنا نہیں ہے، اس لیے یہاں اس مبحث پر کچھ زیادہ تفصیل کے ساتھ بحث نہیں کی جا سکتی۔ اس غرض کے لیے علیحدہ شائع شدہ کتابوں اور رسالوں سے مدد لینی چاہیئے۔ اس ضمن میں انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے رسالے "دودھ پلانے والی اور حاملہ عورتوں کی غذا" اور "کم زور اور ناتوان بچے" پڑھنے کے قابل ہیں۔ پھر بھی بچوں کی خوراک کے معاملے میں کچھ معلومات یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کی غذا یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ بچے کی تن درستی کا بڑا انحصار حاملہ ماں اور دودھ پلانے والی ماں کی تن درستی پر ہے اور اس سلسلے میں ماں کی غور و پرداخت کی بڑی اہمیت ہے۔ اس بارے میں پچھلے کسی عنوان میں بھی اشارہ کیا جا چکا ہے اور یہاں اس بات کی طرف پھر توجہ مبذول کرائی جاتی ہے کہ ایسی عورتوں کی خوراک میں پروٹین، حیاتین اور معدنی نمکیات کی کافی مقدار کا ہونا بہت ضروری ہے۔

حمل کے آخری مہینوں اور دودھ پلانے کے آخری دنوں میں "مزید" غذا کی اہمیت اس نقشے سے ظاہر ہو سکتی ہے:

خوراک کے اجزا	ضروریات میں فی صدی اضافہ
کیلوریز	۲۵
پروٹین	۲۵
چربی	۱۰
کیلسیم (چونا)	۱۰۰
فاس فورس	۵۰
فولاد	۵۰

مختلف حیاتینوں کی ضرورتیں بھی اسی طرح بڑھا دی جاتی ہیں۔

بچوں کی غذائی ضروریات

ابھی تک ہندوستان میں بچوں کی غذا کا مسئلہ بہت زیادہ علمی (سائنٹی فک) طریقے پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ اس لیے سوائے ابتدائی اور عارضی سفارشوں کے ہم کوئی اور خاص بات یہاں پیش نہیں کر سکتے۔ مختلف عمر کے بچوں کے لیے روزانہ کس قدر حرارت کی اکائیاں درکار ہوں گی، ان کا اندازہ حسب ذیل نقشے سے کیا جا سکتا ہے۔

پہلا ہفتہ	۲۰۰	کیلوریز
پہلا مہینہ	۳۵۰	〃
دوسرا مہینہ	۴۰۰	〃
تیسرا مہینہ	۴۵۰	〃
پانچواں مہینہ	۶۰۰	〃
آٹھواں مہینہ	۷۰۰	〃
بارہواں مہینہ	۸۰۰	〃

یورپ اور امریکہ میں شیرخوار بچوں کے لیے جس قدر کیلوریز کی سفارش کی جاتی ہے ان سے ۲۰-۲۵ فی صدی کی حد تک کم ہیں۔ بچوں کے لیے ضروری حرارت کی اکائیوں کا اندازہ لگاتے وقت عمر اور بچے کے وزن کا ضروری خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر بچہ لمبا تن درست و توانا ہو تو اس کے لیے زیادہ خوراک اور زیادہ کیلوریز کی ضرورت ہوگی۔ اس کے برخلاف اسی عمر کے موٹے تازے اور اچھا کھانے والے بچے کے لیے ان کی مقدار کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے اوسط درجے کی خوراک سے ذرا کم خوراک اگر دی جائے تو کام ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ مناسب غذا نہیں پا رہا ہے تو اسے اوسط درجے کی غذا پر لگا دینا چاہیے تاکہ اس کا وزن ٹھیک درجے پر آ جائے۔ ہر چند کہ اس سلسلے میں کوئی خاص اصول معین نہیں کیا جا سکتا اور وزن اپنی جگہ ایک اہمیت ضرور رکھتا ہے۔ مگر بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی غذا کا مسئلہ طے کرتے وقت ان کے وزن کی بجائے ان کی عمر کا زیادہ لحاظ رکھا جائے اور اسی رعایت سے ان کی غذا مقرر کی جائے۔

ماں کا دودھ

اوپر کے نقشے میں جو ضروریات کیلوریز کی دی گئی ہیں انہیں خوراک کی صورتوں میں تبدیل کر کے سمجھنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ اکثر بچوں کی خوراک ماں کا دودھ ہے۔ دوسرے مہینے میں دودھ پینے والے بچے کو، جو صرف ماں کے دودھ پر پل رہا ہو، روزانہ ۲۰ اونس دودھ کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ ایک اونس ماں کے دودھ میں ۲۰ کیلوریز ہوتی ہیں۔ اور اگر ۲۴ گھنٹے میں ۵ بار ۴، ۴ اونس دودھ پلایا جائے تو مطلوبہ مقدار پوری ہو جاتی ہے۔ ماں کی چھاتی سے ۳۰ اونس فی یوم سے زیادہ شاذ و نادر ہی دودھ نکل سکتا ہے۔ اس لیے چھ مہینے تک یقیناً بچے کو نہایت طاقت ور اور قوت بخش اور جزو بدن بننے والی غذا ملتی رہے گی۔ ماں کے دودھ کے علاوہ جو دودھ گائے وغیرہ کا بچے کو دیا جاتا ہے اس میں مقابلتاً پروٹینیں کم ہوتی ہیں۔ اس لیے جو بچے ماں کے دودھ کے علاوہ پرورش پاتے ہیں انہیں دودھ کی زیادہ مقدار درکار ہوتی ہے۔ کیوں کہ ماں کا دودھ زیادہ جزو بدن بنتا ہے۔ اور اس کا فضلہ بھی کم پیدا ہوتا ہے۔

بچوں کے لیے بہترین دودھ اس کی ماں کا دودھ ہے۔ یہ بات نہ صرف روزمرہ کے تجربے سے طے شدہ ہے۔ بلکہ عام مشاہدے اور سائنٹی فک تحقیقات دونوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل خالص ہوتا ہے۔ اور اس میں بیماری کے جراثیم لگ جانے کا کوئی خطرہ ہی نہیں ہوتا۔ دوسرے طریقوں سے حاصل کردہ دودھ میں یہ خطرہ رہتا ہے بالخصوص کم استطاعت اور جاہل گھرانوں میں جہاں کی رہنے سہنے کی حالت اس قدر اصول حفظان صحت کے مطابق نہیں ہوتی جس قدر کہ ہم توقع کرتے ہیں۔ اگر بچہ ماں کے دودھ پر پرورش پا رہا ہو تو یہ سمجھ لینا کہ بس اب سب کام ٹھیک ہے بالکل غلط ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ماں اور بچے کی نگہداشت بخوبی کی جائے۔ امریکہ اور شمالی یورپ کی گائیں جس قدر چکنا اور عمدہ دودھ دیتی ہیں ہندوستان کی گائیں اس معاملے میں ½ بھی نہیں ہیں یہی حال عورتوں اور ان کی اولاد کا ہے۔ بچوں کو اچھا دودھ کہاں سے ملے گا جب ماؤں کو ہی مناسب غذا میسر نہیں آتی۔ ماں کے دودھ کی خوبی برقرار رکھنے اور اس مقدار و قوت میں اضافہ کرنے کے لیے اس کی غذا میں مناسب ترمیم اور اضافے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر بچے کو ۴-۶ اونس فی ہفتہ بڑھتا ہوا دیکھ لیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس کی پرورش ٹھیک طریقے پر ہو رہی ہے۔ اگر بچے کو دودھ پلانے سے پہلے اور دودھ پلانے کے بعد تول لیا جائے تو ہفتے کے ہفتے اس طریقے سے صحت کا اطمینان ہو سکتا ہے۔ (باقی)

نوٹ:- تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات درکار ہوں، تو ہمدرد دواخانہ دہلی سے طلب فرمائیے۔

سویابین

سویابین کی اہمیت حال ہی میں اہل ہند پر واضح ہوئی ہے۔ اسے اگر خالص ایشیائی غلّہ کہا جائے تو بے جا نہیں۔ ہزارہا سال سے یہ بیج چین کی سرزمین میں بوئے جاتے رہے ہیں۔ اس کی ڈنڈیاں کھڑی ہوئی بالوں دار ہوتی ہیں اور پتیاں تین شاخی ہوتی ہیں۔ اب یہ پودا جنوبی امریکہ میں بھی بہ کثرت بویا جاتا ہے۔ مگر اس کا مخزن چین اور جاپان ہے۔ ہندوستان میں بھی اب اس کی کاشت ہونے لگی ہے۔

تمام دنیا کے ممالک میں سویابین کی مانگ ہے۔ اسے نہ صرف غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے بلکہ صنعتی استعمالوں میں بھی لایا جاتا ہے۔ اس کے بیجوں کا روغن اکثر طبّی ضرورتوں میں بھی کام آتا ہے اور بہت سی چیزوں کے بنانے میں اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس اہمیت کی باعث سویابین کی تجارت تمام ملکوں میں دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ سویابین میں پروٹین اور چربی کی مقدار بہت کافی پائی جاتی ہے۔ اس لیے غذا کے طور پر اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ صنعتی میدان میں اکثر چیزیں اس کی محتاج ہیں مثلاً صابن سازی میں سویابین کا روغن بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔ رنگ روغن، اکثر کیمیاوی مصنوعات اور دوائیں یہاں تک کہ آتش گیر مادّہ بنانے کے لیے بھی سویابین کی ضرورت پڑتی ہے۔

سویابین کے اجزا کی اہمیت اور اس کی مرکب حالت اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کس قسم کی سویابین ہے۔ کیمیکل لیباریٹری منچورین ریلوے، چین نے حال میں ایک تجزیہ مختلف قسم سویابینوں کا کیا تھا۔ اس تجزیے کے نتیجے کے طور پر یہ معلوم ہوا کہ اول درجے کی بہترین سویابین کے اجزائے ترکیبی یہ ہوں گے:۔

پانی	۱۲٫۱۶	فی صدی
خام پروٹین	۳۷٫۱۲	"
خام چربی	۱۷٫۴۹	"
گھلنے والے بغیر نائٹروجن کے اجزا اور خام ریشے	۲۸٫۶۴	"
خاک	۴٫۵۹	"

طبی نقطۂ نظر سے یہ بات واضح ہے کہ ان بیجوں میں غذائیت بہت موجود ہوتی ہے۔ جہاں تک پروٹین اور چربی کا تعلق ہے شاید ہی کوئی اور بیج اس قدر اہم ہوں۔ چین اور جاپان میں چوں کہ زمانہ قدیم سے اسکی کاشت ہوتی ہے اس لیے یہاں کی سویابین بہترین مانی جاتی ہے۔ ان ممالک میں سویابین ہر شخص کی معمولی غذا میں ضرور داخل ہوتی ہے اور اس سے بہت سی دیگر غذائی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں مثلاً سویابین کی "توفو" (ایک قسم کی کھیر) سویابین کی "میسو" (ایک قسم کی کھچڑی)، سویابین چٹنی ("سوہیو") اور سویابین کا آٹا وغیرہ۔ سویابین کے پودے کا ساگ چین اور جاپان میں کثرت سے کھایا جاتا ہے۔

نہ صرف ہزارہا سال کے تجربات نے سویابین کی غذائی اہمیت کو واضح کر دیا ہے بلکہ جدید سائنس کے شعبہ غذائیات کی تحقیق نے سویابین کی اہمیت کو طبّی اور سائنٹی فک نظر سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ سویابین میں امینو ایسڈ کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ حیوانات پر تجربہ کرنے کے بعد یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض دیگر نباتات بلکہ تمام سبزیوں، ترکاریوں اور غلّوں میں اس قدر پروٹین نہیں پائی جاتی جس قدر سویابین میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ سویابین میں حیاتین "ا" (اے)، اور خاص کر حیاتین "ب" (بی) بہت پائی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں نہایت اعلیٰ طریقوں سے نت نئی غذائیں سویابین کی امداد اور ترکیب سے تیار کی جا رہی ہیں اور انہیں لوگوں کی عام غذا بنانے کے لیے طبّی ادارے اور صحت گاہیں خاص طور پر پروپیگنڈا کر رہی ہیں۔ جاپان میں چاول کے آٹے اور گیہوں کے آٹے کے مقابلے میں بطور غذا سویابین ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

سویابین کا تیل سویابین کے تیل کے استعمالات مختلف ہیں۔ مُدت سے سویابین کے روغن کو کھانا پکانے، روشنی کرنے اور چکنائی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہی۔ سویابین کے تیل میں ایک قسم کی "ہیک" سی ہوتی ہے۔ اسے جدید کیمیاوی طریقوں سے دور کر دیا گیا ہے اور اب کھانے کی تمام قسموں میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے اور کوئی تکلف محسوس نہیں۔ سلاڈ بنانے، سارڈین مچھلی کو ڈبوں میں بھرنے اور زیتون کے تیل میں ملانے کے لیے یہ روغن اب بہ کثرت استعمال ہو رہا ہے۔ جب سے "ہائیڈروجینیشن" کے عمل کا رواج ہوا ہی اس وقت سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ سیال حالت سے تیل کو منجمد کر دیا جائے۔ ایسے سخت تیلوں کی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ سویابین کے سخت تیل کو بھی سیال تیل پر ترجیح دی جاتی ہی۔ بہت سی چکنائیاں سویابین کی ملاوٹ سے تیار کی جا رہی ہیں۔

دوسری طرف سویابین بہت سی اہم صنعتوں میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں سویابین آئل کا ایک نیا استعمال یہ معلوم ہوا کہ وہ پینٹ کو حل کر سکتا ہے۔ اور دوسرے چند اجزا کے ساتھ مل کر اس روغن کو پینٹ میں ملا دیا جائے اور اُبال کر رکھ لیا جائے تو یہ پینٹ بہت جلد سوکھ جانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور ایسا پینٹ جس میں جلد سوکھنے کی صلاحیت ہو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

جنگ عظیم کے دوران میں (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) سویابین کو جہاں اور طریقوں سے استعمال کیا گیا وہاں یہ طریقہ بھی تھا کہ گلیسرین اور چربی والے ایسڈوں کی تیاری کے لیے سویابین کے روغن سے کام لیا گیا۔ اور اس کے لیے ایک خاص طریقہ ایجاد کیا گیا تھا۔ یہ طریقہ اب بہت مکمل اور جدید ترین نوعیت کا ہو گیا ہے۔ اس طریقے سے تیار کی ہوئی گلیسرین عام ضرورتوں کے علاوہ طبی کاموں میں بڑی مدد دے رہی ہی۔ صنعتی میدان میں بھی اس کا کام کچھ کم اہم نہیں ہے۔ بارود بنانے، صابن تیار کرنے اور دیگر کاموں کے لیے اس کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے مگر سب سے زیادہ ڈاکٹری دواؤں کی تیاری میں اسکا استعمال اپنے جوہر دکھا رہا ہے۔

سویابین کے استعمال کی غالباً کوئی حد نہیں معلوم ہوتی۔ جدید سائنس اس عجیب و غریب بیج کے نت نئے کاموں سے دنیا کو آگاہ کرتی رہتی ہی۔ چنانچہ حال ہی میں اس بات کا علم ہوا ہی کہ امریکہ کے ایک سائنٹی فک ادارے کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ سویابین سے ایک ایسا مادّہ تیار کیا جا سکتا ہے جو پانی روک سکتا ہی یعنے واٹر پروف ہو سکتا ہی۔ اس قسم کا گوند بھی اس سے بنایا جا سکتا ہی اور پیٹرولیم کا بدل بھی اس سے تیار کر لیا گیا ہے۔ سویابین کو اگر الکحل کی طرح کشید کیا جائے تو تجربے سے یہ ثابت ہوا ہی کہ اس سے بہت سی مفید کیمیاوی اشیاء مثلاً لیسی تھین، حیاتین اور سیپونین وغیرہ تیار ہو جاتی ہیں۔

سویابین کا کیک جب بیج میں سے روغن نکال لیا جائے تو سویابین کے پھوک سے ایک طرح کی ٹکیہ بنا لی جاتی ہے۔ اسکی کھلی میں تین اہم اجزا پائے جاتے ہیں۔ نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاشیم جو کاشتکاری کے لیے بہت موزوں ہیں۔ سب سے زیادہ اہم جزو اس کا نائٹروجن ہے جو اس میں ۶٫۸ فی صدی پایا جاتا ہی۔ جاپان میں کاشتکاری کے کاموں جو چیزیں استعمال میں آتی ہیں وہاں یہ کھلی بھی ہے، کیوں کہ اس سے پودوں میں نمو کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسے مویشیوں کو کھلاتے ہیں جس سے دودھ بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہضم بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ اور پروٹین کی خاص مقدار اس میں ہونے کی وجہ سے اس کے بنائے ہوئے کیک مویشیوں کو خوب کھلائے جاتے ہیں۔ اور اس کھلی سے کپڑا، کاغذ، سیلولائڈ، اور طبی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔

پیدائش کی جگہ دنیا میں سویابین کی جس قدر کھپت ہی اس کا بڑا حصہ منچوکو سے آتا ہی۔ منچوکو کی ایک سالانہ اقتصادی رپورٹ (بابت ۱۹۳۵ء) کے مطابق سویابین کی اس ملک میں پیداوار ۳۷۶۰۰۴۳ ٹن ہے۔ ۱۹۳۶ء میں یہ مقدار ۴۱۰۱۵۸۴ ٹن اور ۱۹۳۷ء میں ۳۷۱۴۳۰۳ ٹن اور ۱۹۳۸ء میں ۴۰۹۶۸۸۹ ٹن تھی۔ تمام دنیا میں جس قدر سویابین پیدا ہوتی ہے یہ مقدار اس کا ساٹھ فی صدی ہے؛ باقی چالیس فی صدی جاپان، چین جنوبی امریکہ، ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک کی مشترکہ پیداوار میں شامل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بعض جگہیں اس بیج کے پیدا کرنے کے لیے خاص طور پر قدرت نے موزوں بنائی ہیں۔

دو سو قسمیں منچوکو میں سویابین کی تقریباً دو سو قسمیں بوئی جاتی ہیں۔ لیکن طب، تجارت اور صنعت میں جو سویابین کام آتی ہے اس کی صرف چھ عام قسمیں ہیں: زرد، سبز، سیاہ، بھوری، سفید اور ملگجی۔ ان چھ قسموں میں سب سے اہم پہلی ہے۔ تمام قسموں کے مقابلے میں منچوکو کے

طول و عرض میں بھی زرد رنگ کی سویابین کثرت سے بوئی جاتی ہے۔ دنیا کی دیگر قوموں کے ساتھ منچوکو کے جو تجارتی تعلّقات ہیں ان میں سویابین کی سپلائی کو خاص دخل حاصل ہے۔ تمام دنیا کے ہسپتالوں اور دوا ساز کارخانوں کے لیے سویابین کی زیادہ مقدار یہیں سے خریدی جاتی ہے۔ عام تجارتی اغراض کے لیے بھی یہی ملک سویابین مہیا کرتا ہے۔ بعض خاص علاقوں میں بہت ہی اعلیٰ قسم کی منتخب سویابین بھی کاشت کی جاتی ہے جو مریضوں، کمزوروں اور نہایت لطیف غذا کھانے والوں کے لیے انتخاب کی جاتی ہے۔ جاپانیوں نے خاص طور پر اس نوع کی سویابین کو صرف چین اور جاپان کے لوگوں کی خوراک بنانے کے لیے سائنس کو استعمال کیا ہے۔

صحّت

از محترمہ زیب عثمانیہ لودیانوی

اُبھرے گی نہ بے حاصلِ صحت کوئی ملّت
صحت ہی سے دنیا میں ہے عزّت ہو کہ وقعت
مشرق میں ہو آباد کہ مغرب میں ہو آباد
ہر قوم کی تہذیب کا آئینہ ہے صحّت
اے وہ، کہ جسے کام ہے لذّت سے زباں کی
جینے کی ضرورت سے ہی کھانے کی ضرورت
جس میں نہیں مزدور کی اجرت کا تعیّن
خطرے میں ہے اس ملک کی صحت ہو کہ دولت
کہدے کوئی ملّا و برہمن سے بھی جا کر؟
بے حاصل صحت نہیں کچھ لطفِ عبادت
صحت کے خلاف ایک قدم جس نے اٹھایا
جی بھر کے اُسے ٹھوکریں کھلواتی ہی فطرت
صحت کے اصولوں پہ جو عامل نہیں اے زیبؔ
معیوب ہی اس قوم کی ہر دانش و حکمت

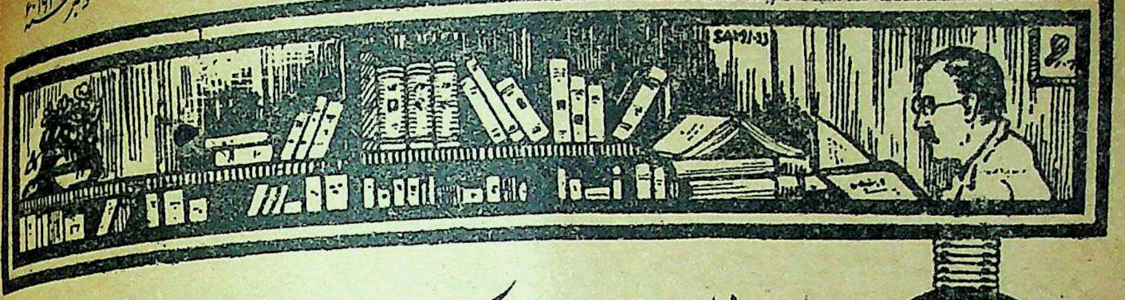

معلومات

مالی پریشانیاں صحت برباد کر رہی ہیں

ڈاکٹر والٹر سی ایلورکس رسالہ "ہائیجیا" میں اپنے مضمون "اعصاب اور فتور ہضم" کے دوران میں لکھتے ہیں:

"ڈاکٹروں کے پاس روزانہ ایسے مریض آتے ہیں جنہیں معدے کی شکایت ہوتی ہے۔ مگر ان مریضوں میں پورے پچاس فی صدی ایسے مریض ہوتے ہیں جنہیں کسی قسم کی دوا کی دراصل ضرورت ہوتی ہی نہیں ان کے لیے دوا سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مالی مشکلات سے انہیں چھٹکارا دلانے کے لیے معمولی سی رقم مہیا کر دی جائے یا ان کو کسی تکلیف دہ حالت میں سے نکالنے کے لیے سہارا دیا جائے۔

"اعصابی یا انفعالی فتور ہضم کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں۔ مگر عموماً تکان، پریشانی، کم خوابی اور شدت جذبات اس کا سبب ہوتے ہیں۔ عام لوگوں کو تو بس یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ آلات ہضم کی خرابی کسی ایسی علامت سے نہیں پہچانی جا سکتی جو عضوی ہو یا جو اس کی معقول توجیہہ کر سکے۔ اس کے اسباب بالعموم نہ دکھائی دینے والے ہوں گے۔ اور چوں کہ کوئی خاص عضوی نقص بھی نہیں ہوتا اس لیے مریض فوراً کسی شدید تکلیف میں اپنے آپ کو مبتلا بھی نہیں پاتا۔ فرض کیجیے کہ اگر ایک وہمی یا بات کا بتنگڑ بنانے والی عورت سے یہ کہہ دیا جائے کہ تیرے پیٹ میں پھوڑا نہیں ہے بلکہ کوئی تکلیف ہی دراصل تجھے نہیں ہے تو وہ سخت مایوس ہوگی کہ ایسا کیوں نہیں ہے۔ بلکہ کوئی تعجب نہیں کہ آپ کی اس رائے سے وہ ناراض بھی ہو جائے۔ ایسی عورت ہرگز اسے تسلیم نہ کرے گی کہ اس کے مرض کی وجہ کسی عضوی سبب کے بغیر مہینوں اسے حسب باضابطہ اور مکمل آرام کی ضرورت ہے اس کے تکلیف دہ پروگرام سے ڈر جائے گی۔

"یہ بات تو سب ہی کے تجربے میں آئی ہوگی کہ اگر ذرا سا خوف غالب آجائے تو بھوک جاتی رہتی ہے۔ کیا مسلسل پریشانیاں اور دماغی الجھنیں انسان کی بھوک پر اثر انداز نہیں ہوں گی؟ یقیناً ہوں گی۔ کسی بے راہ رو خاوند کے بارے میں بیوی کی پریشانی، کسی کوڑھ مغز لڑکے کی طرف سے باپ کی مایوسی، کسی بیوپار کا مندا ہونا، کسی نقصان کا شدید طور پر رونما ہونا، غرض سینکڑوں ایسی باتیں ہیں جو فرداً فرداً، اور مل کر بھی انسان کے ہضم کو سست اور بے کار کر دیتی ہیں۔

بہت سے ایسے خوف یا پریشانیاں جو اعضائے ہضم کے اعصاب میں گڑبڑ کا باعث ہوتی ہیں، دراصل احمقانہ تصورات پر مبنی ہوتی ہیں اور اگر ضرورت پڑے تو انسان ان پر قابو پا سکتا ہے اور اس کی کھوئی ہوئی تن درستی واپس آسکتی ہے۔

"جس وقت تن درستی دوبارہ حاصل کی جا رہی ہو اس وقت کسی شخص کو ایک عقل مند اور ہمدرد طبیب کی امداد و اعانت نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ مگر کامیابی کے نتیجے اسی بات پر موقوف ہوں گے کہ مریض اپنی برباد شدہ صحت کو دوبارہ ٹھیک کرنے کے لیے کس عزم و استقلال کے ساتھ کام شروع کرتا ہے۔

جسم کے لیے معدنی اجزا کی ضرورت

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مثانہ ایک ایسی نالی ہے جس میں سے جسم کی ساری گندگیاں نکل کر بہہ جاتی ہیں۔ مگر مثانے کا صرف یہی کام نہیں ہے بلکہ گندگیوں کو نکالنے کے لیے پسینے کے غدود اور گردے بھی کام کرتے رہتے ہیں۔ جو چیزیں گردوں میں سے گزرتی ہیں ان کو لے جانے کے لیے معدنی اجزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کنوئیں کے ڈول کی طرح جسم میں کام کرتا ہے۔ پیشاب کے ذریعے سے ۲-۳ اونس نمک روزانہ جسم سے نکل جاتا ہے لہٰذا اس بات کی ضرورت ہے کہ اس مقدار کو دوبارہ جسم کے لیے مہیا کر دیا جائے جسم اُن

معدنیات کو اخذ نہیں کر سکتا جنہیں ہم غیر عضوی نمکیات کہتے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے قدرت نے سبزی اور ترکاریوں وغیرہ میں ایک نمک فیکٹری بنا دی ہے۔ ہم خواہ دودھ پئیں یا سبزیاں، پھل اور ترکاریاں استعمال کریں یا گیہوں کی روٹی وغیرہ چیزیں کھائیں کسی نہ کسی طرح ہمارے جسم میں یہ معدنی اجزا پہنچ جاتے ہیں اور اس مقدار میں پہنچتے ہیں جس کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔ آج کل لوگ دودھ یا ترکاریاں ضرورت کے مطابق مقدار میں نہیں استعمال کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے جسموں میں نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے اور ان کے جسم میں فاسد مادے بھرے پڑے رہتے ہیں

امریکہ میں مٹاپے کی روک تھام

اخبار "ٹائم" امریکہ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ آج سے تین سال پہلے ۲۹۵ پونڈ وزن کی ایک روسی عورت کولمبیا یونی ورسٹی میڈیکل اسکول کے پروفیسر جیمز جوزف شارٹ کے دفتر میں داخل ہوئی اور خواہش ظاہر کی کہ اس کا جسم گھٹا دیا جائے۔ ڈاکٹر شارٹ نے اس کا معائنہ کیا اور تمام پچھلے واقعات سننے کے بعد اُسے ایک پروگرام جسمانی ورزش اور خوراک کا بتا دیا۔ اس عورت کی عمر ۲۲ سال تھی اور صحت بالکل ٹھیک تھی۔ اس کے مٹاپے کی وجہ غدہ درقیہ کے افعال کی گڑبڑ نہ تھی۔ بلکہ صاف طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ ضرورت سے زیادہ کھاتی ہے۔ ڈاکٹر شارٹ نے اس کے لیے ایک متوازن غذا مرتب کی جس میں لحمی اجزا، معدنیات، چربیاں، شکری و نشائی اجزا اور حیاتین وغیرہ ۶۰۰ کیلوریز فی یوم کے حساب سے شامل کی گئی تھیں۔

"امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن جرنل" کی ایک اشاعت میں ڈاکٹر شارٹ نے اس مریضہ کی مزید تفصیلات شائع کی ہیں۔ یہ دیکھ کر ڈاکٹر شارٹ کو سخت تعجب ہوا کہ اس عورت کا ۶۰ فی صدی وزن گھٹ گیا اور وہ یہ قصے سنانے کے لیے زندہ اور تن درست بھی رہی۔ پہلے مہینے میں اس کا ۱۲ پونڈ وزن گھٹا اور بیس مہینوں میں وہ ۲۳۹ پونڈ گھٹی۔ ذرا سی تکلیف جو اسے محسوس ہوئی وہ یہ تھی کہ جب اس کا وزن گھٹ گیا تو پیٹ پر سے لٹکی ہوئی کھال کی ایک چادر جو دو فٹ لمبی اور ایک فٹ چوڑی تھی بذریعہ آپریشن علیحدہ کی گئی۔ جب اس کا وزن ۱۵۶ پونڈ رہ گیا تو اس نے ڈاکٹر سے مشورہ کیا اور ڈاکٹر شارٹ کا بیان ہے کہ "وہ اس وقت اپنی بہترین صحت و توانائی میں تھی۔"

کشمیر میں ریڈیم انسٹی ٹیوٹ

کشمیر میں عنقریب ایک اعلیٰ درجے کا ریڈیم انسٹی ٹیوٹ قائم ہونے والا ہے۔ لفٹنٹ کرنل جے۔ جے ہارپرنیلسن نے ریاست کی اسمبلی میں طبّی بجٹ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہندوستان میں یہ خیال غلط قائم ہو گیا ہے کہ سرطان (کینسر) لاعلاج مرض ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مرض نہایت مہلک ہے لیکن قدرت نے ہر چیز کا علاج ضرور پیدا کیا ہے۔ ہندوستان میں بدقسمتی سے ابھی تک سرطان کے ریڈیمی علاج کا مناسب بندوبست نہیں ہو سکا ہے۔ رانچی کی صحت گاہ اب ایک مدت گزر جانے کے بعد اپنی افادیت ختم کر چکی ہے۔ ریاست کشمیر نے ایک بڑی رقم اس کام کے لیے وقف کی ہے۔ چنانچہ سکیم یہ ہے کہ سری نگر اور جموں میں دو نہایت مکمل اور جدید ترین شفاخانے قائم کیے جائیں۔ سری نگر میں ہسپتال بن گیا ہے اور اس کے ساتھ ریڈیالوجی کا شعبہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ اس شعبے میں عکس ریز شعاعوں کا معالجاتی آلہ نصب کیا جائے گا۔ ریڈیم خرید لینا چنداں اہم بات نہ تھی لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کے لیے مناسب غور و پرداخت کا انتظام کیا جائے۔ ریڈیم کے استعمال اور اس سے کام لینا بغیر تجربے اور مناسب آلات کی موجودگی کے ممکن نہیں۔ اس لیے سب سے پہلے اسی چیز کی طرف توجہ کی گئی چنانچہ اب تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔"

کرنل موصوف نے مزید فرمایا کہ "اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان میں جگہ جگہ مختصر ریڈیم انسٹی ٹیوٹ قائم کیے جائیں۔ تین چار وسیع پیمانے پر شفاخانے اگر قائم کر دیے جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ اگر ہندوستان میں سرطان کا مقابلہ کرنا ہے تو اسی طریقے سے ممکن ہے۔"

ریڈیم کا کارخانہ

ریڈیم نکالنے کے لیے کینیڈا کے مقام "ونی پیگ" سے دو سو میل کے فاصلے پر ایک عظیم الشان کارخانہ قائم ہوا ہے، جس پر لاکھوں روپیہ صرف کیا گیا ہے اب عنقریب ریڈیم کی نکاسی تجارتی اور طبّی اغراض کے لیے شروع ہو جائے گی تمام سلطنت برطانیہ میں یہ کارخانہ اپنی نوعیت کا واحد کارخانہ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ریڈیم اب سلطنت برطانیہ کے تمام مقبوضات و ممالک کے لیے آسانی کے ساتھ

مہیا ہونے لگے گا۔ اب تک کم یاب ہونے کی وجہ سے اس کی قدر و قیمت میں جو غیر معمولی بات پائی جاتی تھی اس میں نمایاں کمی ہو جائے گی۔ اس کارخانے کے نگرانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ تجارتی ضرورتوں کی نسبت طبی اور تجرباتی کاموں کے لیے ریڈیم مہیا کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔

معالجات میں نشلی چیزوں کی اہمیت پروفیسر سی۔ ایچ۔ براؤننگ گلاسکو نے لیبارٹری میں چوہوں پر عمل کرنے کے بعد معلوم کیا ہے کہ علاج الامراض میں نشئی اشیاء کا اثر بہت تیز اور جلدی ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق پروفیسر کیمبل نے بھی اپنے تجربات سے کی ہے ڈاکٹر ڈبلیو۔ الیف۔ گیسفرڈ (برمنگھم) نے ثابت کیا ہے کہ افیون وغیرہ کے ذریعے سے نمونیہ کے مریضوں کی اموات میں معتدبہ کمی دیکھی گئی ہے۔ گردن توڑ بخار، ریڑھ کی ہڈی کے بخار اور امراض تناسلی میں زہریلی اور نشے والی چیزوں کی کارکردگی یورپ کے اکثر ڈاکٹروں نے تسلیم کر لی ہے دیسی طب ہزاروں سال سے اس کی اہمیت سے واقف تھی اور اب تک ان کے معالجات اس "جدید دریافت" سے خالی نہ تھے۔

دانتوں کی تکلیفیں یورپ میں امراض دنداں کی طرف ایک خاص نقطۂ نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ دانت کی اچھائی برائی سے انسان کی صحت پر اور صحت کے باعث اس کے مزاج اور زندگی پر جو اثر پڑتا ہے وہ یقیناً قابل لحاظ ہے۔ دانتوں کی جرّاحی اور ان کا علاج قدیم ترین زمانے سے دنیا کو معلوم ہے۔ فرانس اور اسپین میں جس قدر بھی پرانی کھوپڑیاں انسانوں کی ملی ہیں وہ چار ہزار سال پہلے کی ہیں ان کے دانتوں کو دیکھ کر اس وقت کے امراض دنداں اور معالجات کا کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ مصر کی ملکہ کلوپیٹرا نے انطونی کو مسحور کرنے کے لئے جہاں اپنے تمام آلاتِ حسن و جمال کو جِلا دی تھی، وہاں دانتوں کی خوب صورتی اور خوش منظری کی طرف بھی توجہ دی تھی چنانچہ مورّخ لکھتے ہیں کہ اس نے بہت سی جِلا دینے والی چیزیں تیار کرائی تھیں اور کئی پتّوں کے رسوں سے دانتوں کے میل کو دور کرنے اور لعل کی راکھ سے دانتوں کو جلا دینے کے لیے کافی وقت صرف کیا تھا۔ ایک دوسری تاریخی مثال ملکہ الزبیتھ (انگلستان) کی ہے۔ اس نے اپنے جرّاح کی دو انگلیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔ کیوں کہ بقول مورّخ جرّاح نے اس کا غلط دانت اکھاڑ ڈالا تھا جس سے ملکہ کو واقعی سخت کوفت ہوئی تھی۔ امریکہ کے سب سے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا نام تو سب نے ہی سنا ہو گا۔ اس نے ہڈی سے اپنے دانتوں کی پلیٹ تیار کرائی تھی مگر کہا جاتا ہے کہ اسے اس علاج سے اس قدر تکلیف ہوئی کہ انگریز اور ہسپین قوم کے دشمنوں نے مل کر بھی اسے اتنا تنگ نہیں کیا تھا جس قدر دانت کے درد نے اسے پریشان کیا تھا۔

آج کل معمولی سے معمولی انسانوں کو بھی علاجِ دنداں کی وہ سہولتیں حاصل ہیں جو کسی زمانے میں بادشاہوں اور جمہوریتوں کے صدروں کو بھی نصیب نہ تھیں۔ جرّاحیٔ دنداں اور علاج دنداں جدید طب کا اہم شعبہ ہیں۔ تمام مشہور یونی ورسٹیوں میں اس تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔ آج کل کی جرّاحی کا سارا مدار نازک آلات کی تیاری اور کارکردگی پر ہے۔ یہی حال جرّاحیٔ دنداں کا بھی ہے۔ معالج دنداں خواہ کتنا ہی چابک دست ہوشیار اور لائق کیوں نہ ہو، جب تک عمدہ آلات اور اوزار نہ ہوں وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اس غرض کے لیے آلات کی تیاری سب سے اہم کام ہے اور کیوں نہ ہو مدار ہی اس جدید طب کا آلات پر ہے۔ ان آلات کی تیاری کے لیے نہایت ہوشیاری اور خاص صنعتی عقل کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر ہنرمندی کے ساتھ کوئی معالجِ دنداں کام نہیں کر سکتا

اس باب میں جاپانی تمام دنیا کے لوگوں سے آگے ہیں۔ سالہا سال سے ان کے ہاں دانتوں کی جرّاحی نہایت اعلیٰ پیمانے پر پائی جاتی ہے۔ اور اب جدید آلات کی تیاری میں جاپانی مشین ساز حیرت انگیز کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ بہترین جاپانی آلات، پرزے اور بجلی کے اوزار جاپان میں بنائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اب یورپ کے اکثر مقامات پر جاپانی فرموں کے تیار کئے ہوئے آلات استعمال ہو رہے ہیں۔ اور ان مانگ برابر بڑھ رہی ہے۔

شہد کی مکھّی کے فائدے شہد کی مکھّی جب تک زندہ رہتی ہے شہد جیسی نعمتِ بیش بہا مہیا کرتی ہے لیکن مری ہوئی مکھّی بھی

عجیب طریقوں سے استعمال ہوکر مفید عام بنتی ہے۔ شہد کی مکھیاں، ان کا شہد، ان کا زہر اور ان کا موم قدیم ترین زمانے سے بطور دوا کے مستعمل ہے۔ پسی ہوئی مکھیوں کو شہد میں ملا کر آشوبِ چشم پر، درد کرنے والے دانتوں پر، سوجے ہوئے مسوڑھوں پر، حتّٰی کہ ڈھیٹ پھوڑوں پر لگایا جاتا تھا۔ شہد کی مکھیاں شہد میں پکا کر پیچش کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔ جالی نوس کا مقولہ ہے کہ اگر شہد کی مکھیوں کو شہد کے ساتھ پیس کر ایسے سروں پر لگایا جائے جن کے بال گر گئے ہوں تو وہ دوبارہ نکل آتے ہیں۔ مکھی کو تازہ تازہ مار کر اگر پانی میں بھگو دیا جائے اور روزانہ ایک مکھی کھائی جائے تو دیوانے کتّے کے کاٹے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلی ہوئی شہد کی مکھیوں کی راکھ اگر شہد میں ملا کر استعمال کی جائے تو آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لیے مفید خیال کی جاتی ہے۔ شہد کی مکھی کا سفوف سرطان، استسقاء، ضعفِ بصر اور دماغی خرابیوں کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی کا مشہور فرانسیسی فاتح نقرس میں مبتلا ہو گیا تھا اور کسی طرح صحت یاب نہ ہوتا تھا۔ آخر کار شہد کی مکھیوں سے اُسے کٹوایا گیا اور اس طرح وہ تن درست ہو گیا۔

پٹرول کی جگہ امونیا ایک موجد نے اعلان کیا ہے کہ اب موٹر پٹرول کے بغیر بھی چل سکتی ہے، اور پٹرول کے بجائے امونیا کام دے سکتی ہے۔ امونیا ہوا کے زور سے جلے گی اور نائٹروجن پیدا کرے گی۔ اس نائٹروجن سے پسٹن چلنے لگیں گے۔ اس کے استعمال میں یہ خوبی ہوگی کہ اگر کبھی موٹر میں کوئی دھکّا وغیرہ لگے یا حادثہ ہو تو بھی امونیا سے کسی طرح کا خطرہ نہ ہوگا۔

جادو کا آئینہ وہائٹ اسٹار جہاز راں کمپنی کے لیے لورپول کے کارخانے میں چونتیس ہزار ٹن کا ایک جہاز تیار کیا گیا ہے جو ۸ جون کو نیویارک روانہ ہو چکا ہے۔ اس جہاز میں علاوہ دوسری خوبیوں کے ایسے آئینے بھی لگائے گئے ہیں جو ہر ایک مسافر کی صحت و خوب صورتی کو دوبالا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں دیکھ لینے کے بعد بحری بیماری کا خطرہ بھی نہیں رہتا۔ جب مسافر کھانا کھانے کے لیے طعام خانے کی طرف آ رہے ہوتے ہیں تو ان کی نظر سب سے پہلے آئینے پر پڑتی ہے۔ کیوں کہ وہ سیڑھیوں میں لگوایا گیا ہے۔ فقط آئینے کے دیکھنے سے افسردگی اور اُداسی دور ہو جاتی، اور بھوک میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عورتوں اور مردوں کا درجۂ حرارت ایک ڈاکٹر نے انکشاف کیا ہے کہ گرمی برداشت کرنے کا مادّہ عورتوں میں مردوں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی جلد مردوں کی نسبت ایک درجہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رات کے وقت ان کی بدن کی تپش گر جاتی ہے۔ حالاں کہ مردوں کی تپش ایک درجہ بڑھ جاتی ہے۔

حیاتین پی کی دریافت ہنگری کے ایک سائنس داں پروفیسر سینٹ گورگی نے حیاتین کی ایک اور قسم دریافت کی ہے اس کا نام سائٹرین یا وٹامن پی رکھا گیا ہے۔ اس سائنس داں نے ۱۹۳۸ء نوبل پرائز حاصل کیا تھا۔ حیاتین پی دردِ گردہ کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کی خوراک پچیس سے تین سو ملی گرام تک ہے، اس کے کھانے سے مریض بہت جلد تن درست ہو جاتا ہے۔

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ یہ ضروریاتِ زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک ۵ر۔ ضخامت ۲۰۸ صفحے۔

پتہ: مشہور ایجنسی شہدی پورہ، نسیم منزل ۱۳ نئی دہلی

مجربات

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

معجون خاص عقرقرحا ۳ تولے، ریگ ماہی ۳ تولے، خولنجان ۳ تولے، جوزبوا ۲ تولے، تعلب مصری ۲ تولے، زعفران ایک تولہ، شقاقل مصری ایک تولہ، تخم تال مکھانہ ۱۰ تولے، تودری سُرخ ۲ تولے، تودری زرد ۲ تولے، بسباسہ ایک تولہ، فلفل دراز ۱۰ تولے، مصطگی رومی ۱۰ تولے، تخم ہلیون ۱۰ تولے، تخم زردک ایک تولہ، مغز بلادر مدبّر ۳ تولے، مغز بادام شیریں ۳ تولے، مغز چلغوزہ ۳ تولے، اسگند ناگوری ۳ تولے، کنجد مقشر ۴ تولے، مغز اخروٹ ۴ تولے، زنجبیل ۲ تولے، تخم انجرہ ۱ تولہ، تخم کونچ ۱ تولہ، سمندر سوکھ ۱ تولہ، مشک ۳ ماشے۔ ورق نقرہ دو گڈّیاں۔ اول مشک اور زعفران کو شہد میں خوب باریک کریں۔ اس کے بعد ورق نقرہ ملا کر کھرل کریں۔ باقی دواؤں کو خوب باریک کوٹ کر رکھیں اور شہد خالص ۱۶۰ تولے کا قوام تیار کر کے دواؤں کو اس میں شامل کر دیں۔ نوٹ:- اگر اس معجون میں دو تولے روغن ورق الخیال اور ۲۵ عدد مغز سر گنجشک زبریاں کر کے اور شامل کر لیں تو ممسک ہو جائے گی۔ خوراک ۴ ماشے سے ۶ ماشے تک ہمراہ شیر گاؤ صبح یا رات کو سوتے وقت۔

فوائد:- مقوی دل و دماغ، دافع کمزوری باہ ہے جلق لگانے سے مریض خواہ کتنا ہی سست اور ناکارہ ہو گیا ہو اس معجون کو کم سے کم ایک ماہ استعمال کرنے سے بہت کافی قوت آ جاتی ہے۔ ممسک ہے۔ غرض کہ حیرت انگیز چیز ہے۔ میں تو عرض کروں کہ ہر طبیب اپنے مطب میں اس معجون کو بنوا رکھے اور بندگانِ خدا کو فائدہ پہنچائے۔ یہ نسخہ مولانا حکیم برکات احمد صاحب مرحوم ٹونکی کا عطیہ ہے موصوف کے کمالات و حیرت انگیز معالجات اب تک زبان زدِ خلائق ہیں۔ میں نے اب تک صدہا مرتبہ اس نسخے کو تیار کیا۔ موصوف کے بہت سے نسخے میرے پاس موجود ہیں۔ انشاء اللہ کبھی کبھی ان سے ناظرین کو روشناس کراتا رہوں گا۔ ان میں سے بعض نسخے تو عجیب و غریب ہیں۔

لیپ بے ضرر ۴۸۲ روغن سانڈہ، چربی شیر، چربی ریچھ، چربی مار سیاہ، روغن مینڈک صحرائی، روغن بیر بہوٹی ہر ایک ایک چھٹانک، لونگ، دارچینی، اسگند ناگوری، پوست بیخ کنیر سفید، پوست بیخ اونٹ کٹارا، ہیرا ہینگ ہر ایک چار ماشے، زعفران ۴ ماشے، مشک خالص ۴ ماشے، عنبر ۳ ماشے، پارہ ۹ ماشے، گنجائی زرخشک ۳ ماشے، خراطین خشک مصفیٰ ۴ ماشہ، جونک ۴ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک کر کے روغنیات اور چربیاں ملا کر ایک ہفتے تک کھرل کریں۔ دوا جس قدر باریک ہو گی اسی قدر زیادہ اثر کرے گی۔ چار رتی سے ایک ماشہ تک یہ لیپ عضو پر ہلکے ہاتھ سے مالش کریں۔

فوائد: مجلوق کی تمام خرابیوں کا واحد علاج ہے سستی، کمزوری، کجی، دبلا پن، ناہمواری اور چھوٹا پن دور ہو جاتا ہے۔ قوت نعوذ اور طاقت بدرجۂ کمال ہوتی ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ بے ضرر ہے۔ ذرہ بھر نقصان کا اندیشہ نہیں۔ دانے، جلن اور سوزش کچھ نہیں ہوتی جو احباب اس بات کی خواہش رکھتے ہوں کہ بغیر کسی تکلف کے تمام نقائص رفع ہو جائیں وہ ضرور اس لیپ کو بنوا کر استعمال کریں۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس، ایف۔ بی۔ ڈی ایس آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

معجون اکسیر باہ فقیری دارچینی، سونٹھ، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ہلیون کے بیج، مصطگی، بہمن سفید، اندر جو، جائفل، پیپل، گل سُرخ، گل گاؤزباں، سک المک ہر ایک نو ماشے، مغز چلغوزہ، مغز فندق، مغز پستہ، مغز بادام، مغز نارجیل، بادہ ہر ایک دو تولے۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر اور وزن ٹھیک کر کے ملا لیں۔ پھر مغزیات کو باریک پیس کر علیحدہ رکھیں۔ اس کے بعد تین پاؤ مصری کا قوام عرق گاؤزبان اور عرق بید مشک میں کر کے اس میں پہلی دواؤں کو ملالیں پھر مغزیات کا سفوف شامل کر کے مشک تبتی ۴ ماشے گلاب میں حل کر کے اضافہ

کریں۔ ۶ ماشے یہ معجون صبح کے وقت پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ ترش اور بادی چیزوں کے علاوہ جماع سے بھی پرہیز رکھیں۔

فوائد: ۔ قوت مردمی میں اضافہ کرنے میں بے نظیر اور لاجواب ہے۔ جسم میں قوت و توانائی پیدا کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتی ہے، بھوک لگاتی اور رنگت کو سرخ بناتی ہے۔ روح کو تر و تازہ کرتی اور دل کو فرحت بخشتی ہے۔

سفوف اکسیر النساء صدف مروارید، کشتہ ابرک، کشتہ حجر الیہود، کشتہ شاخ مرجان ہر ایک تین ماشے، لودھ پٹھانی، مائیں خورد، چنیا گوند، کندر، سنگ جراحت، گل پتہ، گل فوفل، تج، مصطگی رومی، الائچی خورد، ستاور، طباشیر، ثعلب مصری، موصلی سفید، پاہ گجراتی، سمندر سوکھ، بیج بند، تخم سروالی، گل پستہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، سنگھاڑہ، تخم تمر ہندی، زیرہ سفید ہر ایک ۶ ماشے، جفت بلوط، ۸ ماشے، گل دھاوا ۷ ماشے، مصری دیسی ہم وزن۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: ۔ اس سفوف کے ۲۱ دن کے استعمال سے برسوں کا سیلان الرحم دور ہو جاتا ہے۔ اختناق الرحم حیض کی کمی زیادتی، کمزوری اور دردِ سر وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اسقاط کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب سرکاری شوراپور (دکن)

دوائے خارش نیلا تھوتھا، آنبہ ہلدی، گندک، مردار سنگ ہر ایک ایک تولہ، رس کپور ۳ ماشے، پارہ ۳ ماشے، جمال گوٹہ ۶ ماشے، سپاری بڑی ایک تولہ۔ پہلے ہلدی اور پارے کو حل کر لیں۔ پھر سب دوائیں کوٹ چھان کر آپس میں ملا دیں اور روغن کنجد میں ضرورت کے مطابق دوا ملا کر جسم پر ملیں پھر جتنی دیر دھوپ میں بیٹھ سکیں بیٹھے رہیں۔ اس کے بعد صابون یا بیسن لگا کر ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ ٹھنڈا پانی موافق مزاج نہ ہو تو کنکنے پانی سے نہائیں۔ **فوائد:** ۔ دونوں قسم کی خارش کے لیے مفید ہے۔ چند دن تک اسے استعمال کرنے سے شکایت جاتی رہتی ہے۔

دوائے درد دنداں کچلہ سوختہ ۶ ماشے، شب یمانی بریاں ۶ ماشے، نیلا تھوتھا بریاں ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو پیس کر منجن بنائیں اور صبح شام دانتوں پر لگائیں۔ **فوائد:** ۔ یہ دوا مسوڑھوں کے درد کے لئے مفید ہے۔ بہت جلد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

حب سرفہ اطفال گل پتہ، کاکڑا سنگی، رس کپور، افیون، ادرک ہر ایک ماشہ، سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رائی برابر گولیاں بنا لیں اور ایک گولی صبح و شام دودھ میں گھس کر یا منہ میں ڈال کر کھلائیں۔

فوائد: ۔ بچوں کی کھانسی میں یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔ کالی کھانسی بھی ان سے دور ہو جاتی ہے۔

چورن مختصر نمک سیاہ دو تولے، نمک سیندھا دو تولے، پیپلی ۶ ماشے، زنجبیل ۲ تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور حسب ضرورت ایک ماشہ یہ سفوف کھلائیں۔ **فوائد:** ۔ معدے کے درد کو یہ سفوف دور کرتا ہے۔ ہاضمے کو قوت دیتا ہے۔

سفوف سوزاک کافور ۲ رتی، شورہ قلمی ۳ ماشے، ریوند چینی ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ۳-۳ ماشے یہ دوا روزانہ صبح نہار اور شام کو بوقت مغرب ۵ تولے دہی کی بالائی میں ملا کر کھائیں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔

فوائد: ۔ نئے اور پرانے سوزاک کے لیے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے، چند دن کے استعمال سے یہ شکایت جاتی رہتی ہے۔

سفوف سوزاک دیگر مازو ۶ ماشے، سنگ جراحت ۲ ماشہ، حجر الیہود ۱ ماشہ، طباشیر ۹ ماشے، کتھ سفید ۶ ماشے، سنگ سرماہی ۶ ماشے، کشتہ قلعی ۶ ماشے۔ سب چیزوں کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں ۲ تولے روغن صندل ملا کر رکھ لیں۔ سب دوا کی اٹھائیس پڑیاں بنا لیں اور ایک ایک پڑیہ صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

دوائے قلاع طباشیر، دانہ الائچی خرد، تخم خرفہ، گاؤزباں سوختہ، کباب چینی، کتھ سفید۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنا لیں اور بوقت ضرورت دن میں تین چار بار منہ میں چھڑکیں۔

فوائد: ۔ منہ آنے کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ منہ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کو دور کرتی ہے۔

جوابات

(۵۳) سینے کی بدنمائی:۔ (ا) مریضہ کی عام جسمانی صحت کو درست کیجیے۔ طاقت بخش غذائیں، ورزش، تازہ ہوا اور دھوپ سے جس قدر زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے اُٹھائیے۔ مخصوص علاج کے طور پر "اووَرین" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کو ڈیڑھ مہینے تک یہ مصفی خون نسخہ استعمال کرائیں انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ گل نیلوفر، نیل کنٹھی، برم ڈنڈی، منڈی چاکسو، رسوت مصفیٰ، سرپھوکہ، صندل سفید، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوالنسہ، برگ نیم، برگ بکائن، گل کچنال۔ سب چیزیں ہم وزن باریک کرکے پانی کی مدد سے کابلی چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح نہار منہ ۳ گولیاں کھلا کر اوپر سے ۴ تولے شربت عناب پانی میں گھول کر پلا دیں۔ اسی طرح دو گولیاں تیسرے پہر کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت! آپ کو بھی نرالی سوجھی۔ کوئی کہتا ہے کہ سینہ تنگ کرنے کا نسخہ درکار ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ سینہ بڑھانے کا نسخہ مطلوب ہے۔ ذرا سوچیے تو سہی کہ ۳۰ سال گزر جانے کے بعد عورتوں کے پستانوں میں نئے سرے سے دل خوش کن اُبھار پیدا بھی کیا جا سکتا ہے؟ بھائی! میرے خیال میں تو ع این خیال است و محال ست و جنوں۔ اگر مردانہ سینہ ہو جانے سے عورت بدنما معلوم ہوتی ہے تو یہ بھی غنیمت ہے ورنہ میں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں اسے دبا دبا کر خوش نما بنانے کی کوشش بجائے مفید ہونے کے مضر نہ ہو جائے۔ بہر حال عقل و ہوش سے کام لینا چاہیے۔ البتہ سیلان الرحم کے مجرب نسخے مطلوب ہوں تو طلب فرمائیے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسری بیماری بھی ہو تو استقلال سے علاج کرائیے۔ بیماریوں کے دفع ہو جانے کے بعد مقوی غذائیں استعمال کرانے سے ممکن ہے کہ کافی حد تک موجودہ بدنمائی دور ہو جائے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، کوٹور)

(د) سب سے پہلے سیلان الرحم کا علاج کریں تاکہ جسم طاقتور ہو جائے۔ ثعلب مصری ۶ ماشے، موصلی سفید ۶ ماشے اور تخم ریحان ۶ ماشے آدھ سیر دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح مصری ملا کر نوش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) سیلان الرحم کے لیے "ناشف" ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) جناب عالی صرف سینہ بڑھانے والے نسخے سے کام نہیں چلے گا۔ کسی ہوشیار، تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹر سے رحم کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج شروع کیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) شیرہ مغز بادام ۵ دانے، شیرہ مغز کدو شیریں ۳ ماشے، شیرہ مغز تربوز ۳ ماشے عرق سونف ۱۵ تولے میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولے داخل کرکے صبح کے وقت پلائیں اور شام کو ستاور، زیرہ سفید اور مصری کوزہ کا سفوف بنا کر ۳ ماشے کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ دیں۔ پستانوں پر بھیڑ کی چربی ۶ ماشے، بطخ کی چربی ۶ ماشے، موم سفید ۶ ماشے روغن زیتون ۶ ماشے باہم ملا کر روزانہ ہلکے ہاتھ سے ملیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) دار چینی، ثعلب مصری، صدف دریائی اور مصری سب دوائیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح نہار منہ کھلائیں۔ سیلان الرحم دور ہو جائے گا اور چھاتی ابھر آئے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۵۴) آتشک کے نسخے:۔ (ا) آخر آپ طبیب کو مجبور کیوں کرتے ہیں کہ آپ کے حسب پسند نسخے لکھے۔ اگر آپ مریض ہیں تو آپ کو اس سے کیا واسطہ ہے کہ طبیب گولیاں لکھتا ہے یا معجون۔ آپ کا مقصد تو صرف یہ ہونا چاہیے کہ کسی طرح آپ کا مرض جاتا رہے۔ اگر یہی مقصد ہے تو آپ "نیو سلوارسن" کے انجکشن لگوائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مردار سنگ ۱۱ ماشے، کتھ گلابی ۱۱ ماشے، رس کپور ۳ ماشے، مغز جمال گوٹہ مدبر دس عدد۔ جمال گوٹے کے سوا باقی سب دواؤں کو کھرل میں باریک کر لیں۔ پھر انہیں مرغی کے انڈے میں چھوٹا سا سوراخ کرکے ڈال دیں اور خوب ہلا دیں۔ پھر انڈے پر دو انگل موٹے آٹے کا لیپ کرکے خشک کریں اور بھوبل میں دفن کریں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو انڈے کو نکال کر خوب کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو بالائی میں رکھ کر نگل لیا کریں۔ غذا میں گوشت مرغ، شوربہ نخود اور مرغن روٹی کھائیں۔ سرخ مرچ بہت کم کھائیں۔ مرہم کا نسخہ حسب ذیل ہے: ریٹھے کو جلا کر خاک کر لیں اور ایک حصہ خاک کو چار حصے مکھن میں ملا کر مرہم بنائیں اور کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آتشک کے کئی درجے ہوتے ہیں اور ہر درجے کی جدا جدا دوائیں ہوتی ہیں۔ اس لیے آپ یہ تحریر فرمائیے کہ آپ کا مریض کس حالت میں ہے۔ وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ جس شکل میں دوا کا نسخہ طلب فرمائیں گے تحریر کر دوں گا۔ بلکہ ہمدرد دواخانہ دہلی کی اس خبیث مرض کی بہترین دوائیں بھی لکھ دوں گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بیخ حنظل، برگ نیم، پھلی کیکر، پنجانگ چھک مولی، قند سیاہ کہنہ ہر ایک ۱۰ تولے۔ سب چیزوں کو رات کے وقت ۵ سیر پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح دواؤں کو جوش دیں جب دو سیر پانی رہ جائے تو چھان کر پھر آگ پر پکائیں۔ جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو چنے برابر گولیاں بنا رکھیں۔ اور ایک گولی صبح کو دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ مرہم کا نسخہ: گندک آملہ سار ۶ ماشے، پارہ ۶ ماشے، سیندور، مردار سنگ، کتھ، سہاگہ، شنگرف ہر ایک ۶ ماشے لے کر کھرل کر لیں اور ۵ تولے مکھن میں ملا کر رکھ لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بھنگرہ سفید کا سفوف ۳۰۲ ماشے روزانہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھا لیا کریں ایک چلے میں بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) ہمدرد صحت ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں مجربات کے باب میں آتشک کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اور جو آپ کی شرائط کے مطابق ہے اسے تیار کر کے کام میں لائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) آتشک کے لیے حب لیموں اور مرہم آتشک دو نہایت مفید دوائیں ہیں۔ ان دواؤں کے نسخے کتابوں میں مل سکتے ہیں۔ (حکیم چندن لال)

ح گندک مصفیٰ ایک تولہ لے کر چار تولے آب جل نیم میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک گولی صبح نہار اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔ مرہم کا نسخہ یہ ہے، پارہ ۱ تولہ، گندگ ۱ تولہ، مردار سنگ اور کتھ سفید ۶-۶ ماشے، کافور ۳ ماشے، رال سفید ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رکھیں۔ پھر روغن نیم ۵ تولے کو پانی سے دھو کر اس میں دوائیں شامل کر دیں۔ مرہم تیار ہے آتشک کے زخموں پر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) سم الفار ۲ ماشے، کتھ سفید ۲ ماشے، طباشیر ۲ ماشے۔ تینوں چیزوں کو پانی کے ساتھ کھرل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی روزانہ تازہ حلوے کے ساتھ کھلائیں۔ اور یہ مرہم نیم کے پانی سے زخموں کو دھو کر لگا دیں۔ گرد چوب چینی ۱ ماشے، شنگرف ۲ تولے، توتیا سے ہندی شستہ ۱ تولے کو ایسے بیضۂ مرغ کی زردی میں جو راکھ میں گرم کیا گیا ہو ملا کر گھوٹ لیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۵) پیشاب کی زیادتی

(ا) اس عمر میں تقریباً ستر فی صدی آدمیوں کو یہ شکایت ہو جاتی ہے آپ چند روز اس نسخے کو استعمال کر کے دیکھیے:۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۵ بوند، ٹنکچر کیمفر کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، سیرپ زنجی بیرس ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کیجیے۔ اس کے علاوہ "انکر ٹیون" کی چند شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دار چینی دو حصے، جاوتری ایک حصہ، قرنفل نصف حصہ۔ سب چیزوں کو باریک کریں۔ مقدار خوراک ڈیڑھ ماشے صبح اور ڈیڑھ ماشہ شام کو پانی کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو خاص طور سے متوجہ کیا ہے، اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یونانی نہیں بلکہ ڈاکٹری دوا مطلوب ہے، اگر واقعی میرا خیال درست ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ڈاکٹر صاحب محروم نہ فرمائیں گے۔ ورنہ اس مرض کے لیے بہترین یونانی دوائیں مطلوب ہوں تو تحریر فرمائیے میں انشاء اللہ تعالیٰ دواؤں کے نام مع ترکیب استعمال و پرہیز لکھ دوں گا۔ ہمدرد دواخانے دہلی سے منگوا لیجیے گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ضعف مثانہ کی شکایت ہو۔ فولاد محلول اکسیری استعمال کیجیے نسخہ یہ ہے:۔ فولاد بیس تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ بنا کر شیر برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور گج پٹ کی آگ میں کشتہ کر کے پھر شیر برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے کشتہ کریں۔ ۱۰۱ بار بدستور آنچیں دے کر آب انار ترش میں حل کر لیں۔ خوراک ۵ قطروں سے ۱۰ قطروں تک دہی میں ملا کر صبح کے وقت۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب بلادر فولادی ۲-۲ عدد صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس سات ماشے اور سوتے وقت جوارش مصطگی سادہ ایک تولہ روزانہ استعمال کیجیے۔ پندرہ روز کے بعد صبح معجون فلاسفہ سات ماشے بھی استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) پیشاب کی زیادتی کے لیے مصطگی رومی، کندر، مغز تخم جامن اور گلنار ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ سفوف صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ نہایت مفید اور مجرب دوا ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) جوارش زرعونی ۷ ماشے ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۶) بول لبستری

(ا) اکثر والدین یہ غلطی کیا کرتے ہیں کہ جب بچہ سوتے میں پیشاب کر دیتا ہے تو اسے بہت سخت سزائیں دیتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ بچہ سزا کے خوف سے پیشاب کرنے کی عادت چھوڑ دے گا ایسا کرنا سخت غلطی ہے اور اس کا نتیجہ بالکل برعکس نکلتا ہے یعنے بچے کی وہ عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بھی اسی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں تو سب سے پہلے پیار اور محبت سے بچے کے دل سے اس خوف کو نکالیے پھر اپنے اوپر یہ تکلیف اٹھائیے کہ چند روز تک رات میں کئی کئی بار اٹھ اٹھ کر بچے کو پیشاب کرائیے۔ اس ترکیب سے اس کے دماغ سے وہ نقش مٹ جائے گا اور یہ تازہ نقش بیٹھ جائے گا کہ پیشاب بستر سے اٹھ کر کرنا چاہیے۔ دوا کے طور پر مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجیے۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۳ بوند، ٹنکچر ویلیرین کمپاؤنڈ ۷ بوند، سیرپ کیلسائی لیکٹو فاسفیٹس ۱ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر آدھا اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کرائیے۔ اتنا خیال رکھیے کہ دوا و غذا سے بہ زیادہ مقدم ہے کہ بچی خوش و خرم اور خوف سے بالکل آزاد رہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دار چینی کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ لڑکی کو سوتے وقت بلا ناغہ بہ دن کندر اور کنجد سفید ہر ایک ایک ماشہ پیس کر جوارش مصطگی ۵ ماشے میں ملا کر پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ میرے تجربے کی چیز ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ریوند چینی، زنجبیل اور تخم دھتورہ ہم وزن کوٹ چھان کر رکھ لیں جوان آدمی کے لیے خوراک ایک رتی مقرر ہے۔ بچی کو آدھی رتی سرد پانی کے ساتھ صبح کے وقت دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ کائیں نور)

(ہ) تل سیاہ اور اجوائن ہم وزن پیس کر گڑ کے ساتھ گولیاں بنائیں مقدار خوراک ۳ سے ۷ ماشے تک۔ (حکیم ہمایوں)

(و) اصل چیز تو سبب معلوم کرنا ہے اور یہ مقامی ہی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ کسی ہوشیار طبیب سے معائنہ کرائیے۔ اس کے بعد تیر بہدف علاج دریافت فرمائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) بچوں کو اکثر بستر پر پیشاب کرنے کی شکایت ہو جاتی ہے جو جوانی میں خود بہ خود جاتی رہتی ہے۔ آپ بچی کو جوارش مصطگی ۳ ماشے روزانہ چٹا دیا کریں۔ نیز تیل و گڑ کی بنی ہوئی ریوڑیاں بھی مفید ثابت ہوتی ہیں (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) بیضۂ مرغ روغن زرد میں تل کر صبح نہار بطور ناشتہ کھلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) مائین، اقاقیا، پوست ہلیلہ کابلی، کشنیز خشک بریاں، گلنار، گل ارمنی، جفت بلوط، حب الآس، سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور یہ سفوف ہمراہ عرق گاؤزبان ۶ تولے پھانکیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۵۷) **ماہرین امراض چشم** (ا) گلوکوما کا علاج مجھے سخت افسوس ہے کہ اگر کر سکیں تو شاید حضرت مسیح علیہ السلام ہی کر سکیں اور ان کی دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کی ابھی جلدی سے کوئی امید نہیں۔ گلاکوما کا بڑے سے بڑا علاج یہی ہو سکتا ہے کہ آپریشن کر کے آنکھ اور سر کا درد دور کر دیا جائے اور اس طرح مریض کا ایک شدید ترین عقوبت سے چھٹکارا ہو جائے۔ یہ آپریشن معمولی بات ہے اور ہر ایک ماہر امراض چشم کر سکتا ہے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دہلی میں حکیم بقا والوں کا خاندان مشہور ہے۔ اُن سے مشورہ لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) غالباً ہندوستان کے تمام ماہرین امراض چشم سے آپ علاج نہیں کرا سکیں گے۔ اس بارے میں صرف ڈاکٹر متھراداس کا نام نامی تحریر کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔ بلا پس و پیش ان کے پاس جا کر گلاکوما کا علاج کرائیے انشاء اللہ تعالےٰ ضرور کامیابی ہوگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) یہ نسخہ ہزارہا مرتبہ طبی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ہزارہا مریض اس کو استعمال کر کے تندرست ہو چکے ہیں۔ مامیران چینی، کافور بھیمسینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس لیں۔ پھر اس میں ۱ تولہ شہد ملا کر رات کو سوتے وقت قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔
(حکیم لالہ سری رام ودساجھ)

(ہ) ڈاکٹر متھراداس امراض چشم کے بہت ماہر ہیں۔ شاہدرہ لاہور میں صرف امراض چشم کا علاج کرتے ہیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) یونانی حکیموں میں امراض چشم کے لیے حکیم بقا والے مشہور ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۵۸) **عسر ولادت**:- (ا) آپ اپنی اہلیہ محترمہ کا کسی لیڈی ڈاکٹر سے امتحان کرائیے اور یہ معلوم کیجئے کہ ان کے پیڑو کا جوف لمبائی چوڑائی میں کافی بڑا ہے اور بچہ پیدا ہوتے وقت کولہے کی ہڈیوں کی جس محراب میں سے ہو کر نکلتا ہے وہ محراب کافی وسیع ہے یا نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ پیمائشیں ناکافی ہیں تو بہتر یہی ہوگا کہ آپ اولاد کی تمنا سے باز رہیں۔ اگر راستہ اور جوف ناپ میں پورا ہے تو حاملہ کو مچھلی کا تیل اور ایسٹنس سیرپ تمام بقیہ مدت حمل تک پلاتے رہئے۔ غذا میں دودھ اور پھل زیادہ کر دیجئے اور وضع حمل کے موقع پر "یوبیکو" کی گولیاں استعمال کرائیے ان سے وضع حمل کی تکلیف بہت کم ہو جاتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اسپتال میں کلوروفارم سنگھا کر وضع حمل کرا دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی فاس اچھی چیز ہے لیکن میں اس سے آسان اور بہتر چیز عرض کرتا ہوں۔ جب درد زہ صادق شروع ہو اُس وقت پان کے ایک بیڑے میں ایک عدد کیچوا (خراطین) تازہ رکھ کر کھلا دیجئے اور زچہ سے کہہ دیجئے کہ یک نگل جائے۔ پانچ منٹ میں بچہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کالی فاس کے علاوہ سیکیل، نکس وامیکا وغیرہ بھی اپنے اپنے موقع سے ضرور مفید ہوتی ہیں مگر میرا ذاتی تجربہ "کالوفائلم" کے مفید ہونے کے بارے میں زیادہ ہے ان کے علاوہ یونانی دوائیں بھی بہت کام کرتی ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روغن بادام شیریں ۶ ماشے دودھ آدھ سیر میں ملا کر پلایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام ودساجھ)

(ہ) معجون محافظ حمل استعمال کرائیں نسخہ عام طبی کتابوں میں موجود ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) آپ کو عسر ولادت کی تکلیف کا خطرہ لاحق ہے یا اسقاط حمل کا؟ دونوں کا علاج اور حفظ ماتقدم بالکل ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ ہوشیار طبیبہ سے حاملہ کا معائنہ کرائیے اور خود بھی کسی طبیب کے پاس تشریف لے جائیے آپ کو آتشک تو نہیں ہے؟ اس کے بعد مناسب علاج کرائیے۔
(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) مجھے نہ تو کالی فاس کے استعمال کرانے کا موقعہ ملا ہے اور نہ میں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھک دواؤں پر اعتماد رکھتا ہوں۔ ہاں، حاملہ کو ولادت میں آسانی پیدا کرنے کے لیے "معجون معین حمل" نہایت مفید ہے، ہمدرد دواخانے سے طلب فرما کر ۳ ماشے روزانہ دو مہینے تک اُسے کھلائیں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(ح) آپ مریضہ کو ولادت سے دو مہینے سے پہلے سے مغز بادام ۵ یا ۷ دانوں کا شیرہ نکال کر اور اُسے مصری سے میٹھا کر کے پلا دیا کریں۔ رات کو سوتے وقت آدھ سیر دودھ پلایا کریں۔ ولادت آسانی سے ہوگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) آپ اپنی اہلیہ کو کلکیریا فلور ۶x دن میں تین وقت کھلایا کریں۔ عسر ولادت میں نہایت مفید ہے۔ (ڈاکٹر عبدالغنی ادیرگھر)

(۵۹) **ناشتے کا نسخہ**:- (ا) انڈے، دودھ، مکھن، بالائی، گیہوں کا دلیہ، مچھلی یا پرندوں کا گوشت اور موسم کے پھل سب ایسی چیزیں ہیں کہ جو کمزور مریضوں کو اس لیے دی جاتی ہیں کہ ان کے جسم میں توانائی، اعصاب میں طاقت اور دماغ میں قوت پیدا ہو لیکن تندرست مریضوں کے لیے کوئی ناشتہ تجویز کرنا بہت دشوار ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کا نظام خدائے تعالےٰ نے اس قسم کا رکھا ہے کہ جب جسم اچھی طرح حرکت اور ورزش کر کے تھک جاتا ہے گویا جسم کا سب [illegible] کی وجہ سے کس قدر گھس جاتا ہے تب بھوک معلوم ہوتی ہے اور اس وقت حقیقتاً اگر

کنکر پتھر بھی چبا لیجیے جائیں تو وہ بھی ہضم ہو کر بدن کو لگتے ہیں اور اعضا کو قوت بخشتے ہیں لیکن اگر جسم تھکا ماندہ ہو اور معدہ مانگ نہ رہا ہو تو اس میں سونے اور موتیوں کے نوالے بھی بھر دیجیے تو وہ غیر منہضم رہیں گے اور فائدہ پہنچانا تو درکنار شاید شدید درد پیدا کردیں۔ میرا مطلب اس تحریر سے یہ ہے کہ دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہے کہ ہم کیا کھاتے ہیں۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ ہمیں کھانے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ بھوک میں اگر آپ معمولی باسی روٹیاں یا چنے بھی چبائیں گے تو یقین سمجھیے کہ وہ بے بھوک کھائی ہوئی تمام نعمتوں سے بہتر ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حلوا گذر، حلوا بیضہ مرغ، حلوائے ثعلب، حلوائے خرما، حلوا لبوب، شراب الصالحین، شربت گذر، شراب فنجنوش اور اسی قسم کی بیسیوں چیزیں ہیں جن سے آپ ناشتہ کر سکتے ہیں۔ نسخوں کے لیے قرابادینیں دیکھیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کے شرائط کے مطابق ناشتے کے لیے دوائی نسخے کی نہیں بلکہ غذائی نسخوں کی ضرورت ہے۔ بشرطیکہ آپ کسی خاص مرض میں مبتلا نہ ہوں ورنہ سب سے پہلے بیماری کا علاج کرلیجیے اس کے بعد مقوی غذائیں مثلاً دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے، تیتر، بٹیر، جوزہ مرغ وغیرہ کے شوربے اور پختہ و تازہ میوے جی کھول کر کھائیے انشاء اللہ تعالیٰ جملہ منافع حاصل ہو جائیں گے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روا (سوجی) ایک پاؤ، گھی ایک پاؤ میں بریاں کریں۔ پھر آب انگور تازہ ایک پاؤ، آب لیموں تازہ ایک پاؤ، آب سیب شیریں ایک پاؤ، آب انار میخوش ایک پاؤ، آب میٹھا ایک پاؤ، آب سنگترہ ایک پاؤ۔ آب پیاز ا پاؤ، کھانڈ ایک پاؤ۔ سب پانیوں اور کھانڈ کی چاشنی بنا کر اور سوجی کو گھی میں بھون کر چاشنی میں ملائیں اور نرم آگ پر پکائیں، یہ حلوا نہایت مزے دار اور مقوی غذا ہے۔ ہر تیسرے چوتھے دن تیار کر لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) جواب نمبر ۶۴ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) مغز بادام، مغز دھنیا، سونف، ترپھلا، اسطوخودوس ہر ایک ۵ تولے لے کر سفوف بنائیں۔ پھر ایک درجن بیضہ مرغ کی زردی روغن زرد میں بریاں کرلیں۔ اس کے بعد دونوں چیزوں کو تگنے شہد کے قوام میں ملا کر معجون بنالیں۔ خوراک ا تولہ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، آملہ خشک، اسطوخودوس، کشنیز خشک ہر ایک دو تولہ، مغز بادام ۵ تولہ، مغز کدو ۶ تولہ، مغز تربوز ۶ تولہ، مغز خیارین ۶ تولہ، مغز نارجیل ۶ تولہ، تخم خشخاش سفید ۲ تولہ، گل منڈی ۱۰ تولہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنا کر روغن بادام سے چرب کریں۔ پھر ایک سیر قند اور ایک سیر شہد کے قوام میں حسب معمول معجون تیار کریں اور دو تولے کی مقدار میں صبح نہار منہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۶۰) **خارش مقامی:-** (ا) بورک ایسڈ ۴ ڈرام اور زنک اوکسائڈ دو ڈرام ملا کر سفوف بنالیجیے۔ دن میں پانچ چھ مرتبہ مقام ماؤف پر چھڑک دیا کیجیے یا مل دیا کیجیے۔ قبض رفع کرنے کے لیے شب کو سوتے وقت ۲ ڈرام لیکوئڈ پیرافین پی کر سو رہا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پارہ ولایتی ایک تولہ، کافور دیسی دو تولے، مسکہ گاؤ ۶ تولے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے حسب ضرورت مقام دبر اور جوڑوں پر جہاں خارش ہوتی ہے لگائیں۔ کم سے کم دو میل روزانہ آپ کو پیدل چلنا چاہیے ورنہ آپ کو بواسیر ریاحی ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین آبادی)

(ج) یہ نسخہ کچھ روز متواتر استعمال کیجیے انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ ورنہ مسہل دواؤں کے ذریعے سے تنقیہ تام کرنا ہوگا۔ پھر دوبارہ مرض عود نہ کرے گا۔ نسخہ:- شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ہر ایک ۶ ماشے، عناب ۷ عدد، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشے، صندل سرخ ۶ ماشے، عشبہ مغربی ۵ ماشہ، چوب چینی ۳ ماشے، بسفائج فستقی ۴ ماشے۔ سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شربت عشبہ خاص ہمدرد دواخانے والا ۲ تولے ملا کر پی لیں صبح۔ اور اسی طرح بوقت شام۔ پرہیز بدستور۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) نگند بابری، بیخ خطل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلوئے سبز، چیتا، چرائتہ، کرنجوہ، مجیٹھ، وچ، کٹکی، برادہ صندل سفید، کٹائی خورد، کشنیز، دارہلد، گل سرخ ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز چالیس تولے، شہد ایک سیر، پانی چار سیر، چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ اس کے بعد دوا کو چھان کر رکھیں اور پانچ تولے کی مقدار میں صبح کے وقت پی لیا کریں۔ تمام امراض فساد خون کے واسطے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) نگند بابری ۶ ماشے اور مرچ سیاہ ۷ دانے کو آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر روزانہ صبح و شام پیا کریں۔ ایک ہفتے میں صحت ہوگی۔ [illegible]

(و) آپ روزانہ سوتے وقت اطریفل شاہترہ ایک تولہ کھا لیا کیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) کافور ۳ ماشے اور کمیلہ ا تولہ کو ۲۰ تولے روغن سرسوں میں جوش دے کر رکھیں۔ پھر خارش کی جگہ کو نیم کے پتوں کے پانی سے دھو کر یہ تیل روزانہ لگائیں۔ اور معجون عشبہ ۹ ماشے رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) پارہ ا تولہ، گندھک ا تولہ، نیلا تھوتھا ۶ ماشے، مردار سنگ ۶ ماشے، رال سفید ۶ ماشے، کتھہ ۶ ماشے، کافور ۳ ماشے۔ پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی کریں پھر باقی دوائیں کھرل میں ڈال کر خوب باریک کریں۔ پھر سات تولے مکھن میں یہ دوائیں ملا دیں مرہم تیار ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ط) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی، عناب، ہلیلہ سیاہ، صندل سرخ، عشبہ مغربی، برادہ شیشم، برہم ڈنڈی۔ ہر ایک تین تولہ بطریق معروف ایک سیر قند میں قوام کریں۔ اور صبح کو عرق شاہترہ ۱۲ تولے میں تین تولے شربت ملا کر استعمال کریں۔ عصر کے وقت معجون عشبہ ۶ ماشے ہمراہ عرق شیر مرکب ۱۰ تولے، شربت عناب ۳ تولے کھائیں۔ گندھک آملہ سار، مردار سنگ، کمیلا، نیلا تھوتھا ہر ایک ۲ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے تازہ مکھن میں ملا کر رکھیں اور خارش کی جگہ لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۱) **چلنے کی معذوری** (ا) بہتر ہو کہ آپ بچے کو مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھائیں۔ اگر پاؤں کے بعض عضلات کام نہیں دیتے تو وہ ان سے کام لینے کے طریقے بتا دیں گے۔ بمبئی میں مخصوص طور پر اسی قسم کے امراض کے علاج کے لیے ایک اسپتال بھی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو وہاں لیجائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک بچے کو دیکھ نہ لیا جائے کوئی نسخہ لکھنا بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) میرے خیال میں ابھی وجہ اور علاج کے پیچھے پڑنا بے کار ہے۔ کچھ دن اور صبر کیجیے۔ بہت ممکن ہے کہ بغیر علاج کے بچہ ٹھیک چلنے لگے۔ ورنہ معائنہ کرا کے علاج کرا لیجئے گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) معائنے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) روغن فاسفورس کا استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۲) **استرخاءِ جسمِ اسفل** (ا) مریض کی ٹانگوں پر اور کمر پر روزانہ دو مرتبہ لنی منٹ کیمفر اور لنی منٹ سوپ ملا کر مالش کیجیے جس حد تک گوارا ہو سکے دھوپ میں لٹائیے۔ پینے کے لیے فولاد اور کچلے کے مرکبات استعمال میں رکھیے۔ کوشش کیجیے کہ وہ بجلی کے ذریعے سے علاج پر رضامند ہو جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری، اچھا نک، سورنجان شیریں ۱۰ تولے، اذاراقی مدبر سوہان کردہ ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر لیں۔ اور دو دو ماشے یہ دوا گھی ایک تولہ اور تھوڑی سی شکر ملا کر صبح و شام دونوں وقت چاٹ لیا کریں۔ دوا کم سے کم دو مہینے تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب حکیم صاحب! آپ کی تشخیص قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ میری رائے کہ اصولی یونانی علاج "استرخاءِ اسفل" کا غور و خوض کیجیے۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہو گا۔ نسخوں سے تو آپ خود واقف ہوں گے ورنہ براہ راست مجھ سے طلب فرمائیں۔ بجلی کا علاج روک دیجئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جواب نمبر ۶۰ والا نسخہ استعمال کرائیں۔ روغن کافور اور موم روغن ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ ایشور پرماتما جی تن درستی عطا کریں گے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب اذراقی سے کام لیجیے، بہترین ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) منضج و مسہل کی ضرورت ہے مقامی طبیب سے مشورہ لیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) ریڑھ کی ہڈی پر روغن موم اور روغن سرخ ہم وزن ملا کر نیم گرم مالش کر دیں اور جدوار سائیدہ ۲ رتی، عود صلیب سائیدہ ۲ رتی خمیرہ ابریشم یا دواء المسک سادہ ۳ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔ اوپر سے عرق سونف پلائیں۔ خداوند کی ذات سے کچھ دور نہیں کیا عجب ہے کہ وہ اس حالت میں بھی فائدہ بخش دے۔ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ح) مریض کو ہر چوتھے دن انیما کرائیں۔ تین بار انیما دے کر پھر ایک مسہل دیں اور روغن فاسفورس کی مالش کریں۔ غذا میں ہڈیوں کی یخنی بھی دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۳) **تبخیر معدہ** :- (ا) کھانا کھانے کے بعد ہر انسان کی حرارت غریزی بڑھ جاتی ہے اور یہ زیادتی اتنی خفیف ہوتی ہے کہ انسان اسے قطعاً محسوس نہیں کرتا۔ یہ کوئی غیر طبعی کیفیت نہیں ہے نہ اسے مرض میں داخل کیا جاتا ہے اور نہ اس کے لیے کسی علاج کی ضرورت ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ حرارت اتنی بڑھے کہ بے آرامی محسوس ہونے لگے اور حرارت کی علامات اعضاء شکنی، درد سر، دوران سر وغیرہ لاحق ہوں تو اسے غیر طبعی سمجھ کر حرارت کہا جائے گا اور جس سبب سے حرارت ہو اس کے دور کرنے کی تدابیر کی جائیں گی۔ عرف عام میں جو یہ بات مشہور ہے کہ معدے میں جا کر کھانا پکتا ہے اور اس سے اسی طرح بھاپ اٹھتی ہے جیسے چولھے پر چڑھی ہوئی دیگچی سے اور پھر یہ بھاپ دماغ وغیرہ میں چڑھ جاتی ہے اور اسے تبخیر کہتے ہیں، یہ بات حقیقت کے خلاف اور محتاجِ ثبوت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معالجات کی کتابوں میں اس مرض کے حالات موجود ہیں۔ ملاحظہ فرما لیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کتابوں کا مطالعہ کرنے سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ "بیاض کبیر" مکتبہ ہمدرد صحت سے منگوا لیجیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بشرطِ فرصت۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) طبی کتابوں کا مطالعہ کیجیے سب باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۴) **کمزوری دماغ وغیرہ** :- آپ چند شیشیاں "فاسفوفورا" کی پی ڈالیے۔ غذا میں انڈے، دودھ اور سہل زیادہ کر دیجیے۔ ممکن ہو تو صبح ہی صبح ٹہلنے کو چلے جایا کیجیے لیکن آبادی کے اندر کی سڑکوں پر نہیں بلکہ شہر سے باہر کی سڑکوں پر ٹہلا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بے حد آسان نسخہ نذر ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ ڈیڑھ دو مہینے تک برابر استعمال کریں۔ صبح اور رات کو سوتے وقت ایک ایک عدد مربا آملہ بنارسی پانی سے دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھا لیا کریں اور رات کو سوتے وقت اور صبح ہی صبح ایک ایک قطرہ آب آنولہ سبز دونوں آنکھوں میں ڈال لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کمزوری دماغ و چشم کا جب تک سبب معلوم ہو کوئی مجرب نسخہ لکھنا ناممکن ہے اگر آپ تفصیلی حالت لکھ کر بھیجیے تو میں مجرب المجرب نسخے بھیج سکتا ہوں۔ عمر اور پیشہ بھی معلوم ہونا چاہیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) اطریفل کشنیز اور خمیرہ گاؤزباں ۶۔ ۶ ماشہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھایا کریں۔ اور سرمہ سادہ کو ۵ گنا آب لیموں تازہ میں کھرل کریں۔ اور آنکھوں میں لگایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا ۵ ماشے دودھ کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) مغز بادام شیریں مقشر ایک تولہ، برہمی بوٹی بریاں در روغن گاؤ ۹ ماشے، دانہ الائچی خورد ۲ ماشے، زنجبیل ۳ ماشے، مرچ سیاہ ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو روح کیوڑہ میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولیاں خمیرہ گاؤزباں عنبری، ۱ ماشے میں ملا کر کھلائیں اوپر سے نیم گرم دودھ ایک پاؤ پی لیں۔ دماغ اور بصارت کو قوت بخشنے میں اکسیر ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) مغز بادام، اسطودوس، تخم دھنیا، سونف، ترپھلا، مصری۔ سب دوائیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین ماشے یہ سفوف صبح نہار استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) جواب مسئلہ ۵۹ والی دوا بنا کر ایک ایک تولہ کی مقدار میں ہر روز صبح و شام عرق گاؤزباں ۱۰ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۵) **کشتہ تانبہ سفید:۔** (ا) کشتہ تانبہ منڈی بوٹی میں کیا ہوا امراض چشم کے لیے بے حد مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) امراض چشم کے لیے کشتہ تانبہ سفید، ستیاناسی، سونف، بھنگرہ اور نیم وغیرہ میں تیار کیا جاسکتا ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) پیپل کے درخت کا دو فٹ کا ایک تنا لے کر اس میں سوراخ کریں۔ پھر اس میں بجلی کے تار ایک تولہ رکھ کر گل حکمت کریں اور چونے کی بھٹی میں پھونک لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) انگہ دٹ بوٹی ایک چھٹانک کے نغدے میں پیسہ دے کر دو اپلوں کی آنچ دیں۔ کشتہ سفید برآمد ہوگا۔ نوجیون بوٹی کے نغدے میں بھی کشتہ کیا جاسکتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) میرا اصول یہ ہے کہ جب تک معمولی جڑی بوٹیوں سے کام نکلے کشتوں اور زہریلی دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرتا ہوں، آنکھ کی شکایتوں کے لیے میرے خیال میں تانبے اور نیلے تھوتھے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) امراض چشم کے لیے کشتہ تانبہ بذریعہ بوٹی کبن یعنے جل پیپل تیار کیا جاتا ہے بڑا مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۶) **سفید پیشاب:۔** (ا) آپ کا ہاضمہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کے جسم میں فولاد اور کیلسیم کی کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے "کیمپولن" اور "کولائڈل کیلسیم ود وٹامن ڈی" کے انجکشن لگوائیے۔ سبز ترکاریاں اور پھل بہ کثرت کھائیے اور کوئی ایسی دوا استعمال کرتے رہیئے جس سے ہاضمہ درست رہے۔ یہ نسخہ اگر استعمال کریں تو مناسب ہوگا:۔

سوڈا بائی کارب ۱۵ گرین۔ ٹنکچر جنجر ۱۰ بوند۔ ٹنکچر کارڈیم کمپاؤنڈ ۱۰ منم۔ ٹنکچر کارمی نیٹو ۱۰ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، ایکوا منتھا پپ اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حسب ذیل نسخہ استعمال کیجیے انشاءاللہ شکایت جاتی رہے گی۔ گل بنفشہ دو تولے، پوست ہلیلہ زرد ۳ تولے، کشمش سبز ۵ تولے، برگ سنا مکی ۵ تولے، ترنجبین ۶ تولے، گل قند آفتابی ۶ تولے، لونگ ۶ ماشے، بادیان ۶ ماشے، انیسون ۶ ماشے۔ کشمش، گل قند اور ترنجبین کے علاوہ باقی سب دوائیں باریک کریں۔ پھر گل قند وغیرہ شامل کریں۔ خوراک ۹ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے رات کو سوتے وقت۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) "ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ......" اے مرد خدا یہ بھی تو لکھا ہوتا کہ کسی حکیم کو قارورہ دکھایا ہے یا نہیں؟ میرے خیال میں معدہ ضرور خراب ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو مفصل حالات تحریر فرمائیے، انشاءاللہ تعالیٰ زود اثر نسخہ لکھ دوں گا یا ہمدرد دواخانے کی مفید ترین دوا تجویز کردوں گا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) صدف صادق ۵ تولے آب لیموں ۴۰ تولے میں کھرل کرکے دو پیالوں میں بند کریں اور حسب معمول کشتہ بنائیں۔ ۲ رتی یہ کشتہ پان میں رکھ کر کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جوارش زرعونی ۵ ماشے ہمراہ شیرہ بادیان، شیرہ مغز تخم خیارین، شیرہ مغز تخم کاسنی ہر ایک ۵ ماشے عرق بادیان عرق مکو ہر ایک ۸ تولے میں نکال کر شربت عناب ۴ تولے ملا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) اس مرض کو بول کیلوسی کہتے ہیں۔ یہ عموماً ہاضمے کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے لیے انوشدارو لولوی نہایت مفید دوا ہے۔ ہمدرد دواخانے سے طلب فرما کر ۶ ماشے روزانہ استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) تخم خیارین، تخم خرفہ، گوکھرو خورد، کاکنج۔ سب چیزیں ۳۔۳ ماشے لے کر پانی میں شیرہ تیار کریں۔ پھر اس میں ۴ تولے شربت بزوری ملا کر پی لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) زہر مہرہ خطائی ۳ تولے، طباشیر کبود ۲ تولے، دانہ الائچی خورد ۲ تولے، کشتہ بیضہ مرغ ۲ ماشے، ورق نقرہ ۱۰۰ عدد۔ پہلی تین دواؤں کو کوٹ چھان کر کشتہ ملائیں۔ پھر ورق نقرہ ایک ایک کرکے حل کرلیں۔ ۳ ماشے یہ سفوف ۵ تولے مربہ گذر میں ملا کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہوری)

(۶۷) **فیل پا:۔** (ا) بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی معالج سے علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہترین علاج تحریر کرتا ہوں۔ اگر مدت تک دوا استعمال کی جاتی رہی تو یقیناً [illegible] رہے گا۔ موٹے کو باریک کرکے پکالیں۔ پھر اسے

پاؤں پر موٹا موٹا لگا کر اوپر سے برگ ارنڈ گرم گرم لگا کر لپیٹ دیں۔ یہ عمل رات کو سوتے وقت کیا کریں اور دن بھر پاؤں کو کھلا رکھیں چلیں پھریں بہت کم (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ کا مزاج بلغمی ہے یا صفراوی یا سوداوی یا دموی (۲) کس مرض کے بعد یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ کیا دفعتہً ہو گئی ہے (۳) کس پیر میں ہے اور کیا حجم ہے؟ دبانے سے ورم دبتا ہے یا نہیں اگر دبتا ہے تو فوراً عود کر آتا ہے یا دیر سے؟ مفصل تحریر فرمائیے تو مجرب المجرب نسخے پیش کر دوں گا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) اکاس بیل کو پانی میں جوش دیں۔ پھر اس پانی سے پاؤں کو دھاریں اور ۷ ماشے اکاس بیل کا جوشاندہ روزانہ پی لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) پہلے مختلف جگہ جونکیں لگوائیں پھر دال ارہر کے پتوں کا بھپارہ دیں اور پتے پیس کر پاؤں پر باندھ دیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۸) **پیشاب اور پاخانے کی زیادتی**:- (ا) آپ نے مرض کی تفصیلات بالکل نہیں لکھی ہیں کوئی دوا تجویز کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ یا تو تفصیل کے تمام مرض کی علامات معلوم ہوں یا خود مریض کو دیکھا جائے میرے خیال میں یہی بہتر ہو گا کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کا دیکھنا ضروری ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) و (حکیم لالہ سری رام دوساجھ) و (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری) و (حکیم آغا منصب علی)

(ج) اگر آپ یہ لکھیں کہ بچے کے ماں باپ اس کی پیدائش سے پہلے سوزاک یا آتشک وغیرہ میں بھی مبتلا ہوئے تھے یا نہیں تو مناسب مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) سٹوورسل چوتھائی گولی روزانہ صبح کا کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے کھلا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پوست سنگ دانہ مرغ، گلنار، موچرس، مصطگی، رال سفید ہر ایک ۳ ماشے لے کر کھرل کریں اور چنے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ صبح و شام ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں۔ چڈھوں پر مرہم کافوری لگائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۶۹) **لاغری وغیرہ**:- (ا) اگر کمزوری دور ہو چکی ہے اور طبعی خواہشات معمول پر آ گئی ہیں تو پھر کچھ فکر اور پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قسم کے مریض لاغری اور کوتاہی کا نام بار بار سنتے سنتے اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ خرابیاں ان میں بھی موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مریض کو نہ لاغری ہے نہ کوتاہی۔ لیکن اگر حقیقتاً یہ چیزیں موجود ہیں تو ان کے لیے کوئی طلا استعمال کر لیں۔ آج کل تو ان چیزوں کی بازار میں کمی نہیں ہے اور خوش قسمتی سے یہ چیزیں جرمنی سے بھی نہیں آتی تھیں کہ جنگ کی وجہ سے ان کی درآمد بند ہو گئی ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میری جانب سے مجربات کے باب میں شائع ہوا ہے اُسے بنا کر استعمال کیجئے۔ تمام شکایتیں جاتی رہیں گی لیکن کسی مقامی قابل طبیب کے مشورے سے داخلی دوائیں بھی استعمال کرنا ضروری ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) لاغری اور کوتاہی کی شکایت ہی اصل شکایت ہے۔ اس کا باقاعدہ استقلال اور صبر سے علاج کرائیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب خاص، حب اسرار اور طلاء اسرار مطول استعمال کرائیں۔ نسخوں کے لیے جواب نمبر ۲۸ ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء دیکھیے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) مریض معالج کے پاس ہو تو علاج ہو سکتا ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) طلاء مقوی خاص ہمدرد دواخانے سے منگوا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۷۰) **چہرے کے داغ**:- (ا) جہاں تک مجھے معلوم ہے کھجلی کے دانے چہرے پر نہیں نکلا کرتے۔ غالباً مہاسے نکلے ہوں گے اور ان ہی کے داغ رہ گئے ہیں۔ اول تو ایک بہت آسان طریقہ یہ ہو گا کہ بازار سے کوئی عمدہ کریم چہرے پر لگانے کی لے لیجئے اور اس کا مسلسل چند روز تک استعمال کیجئے۔ اگر بازار سے خریدنا نہ چاہیں تو فلاور آف سلفر" روزانہ رات کو ذرا سے دودھ میں بھگو دیا کیجئے اور مریضہ کو ہدایت کر دیجئے کہ وہ روزمرہ صبح کو اٹھ کر اس دودھ کو چہرے پر مل لیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لیموں کاغذی کی دو قاشیں لے کر منہ پر ملا کریں۔ چند یوم میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نوشادر ایک ماشہ آب لیموں کاغذی ۶ ماشے میں حل کر کے داغ پر ملا کریں۔ آزمودہ ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بھوا بوٹی کے تازہ پتوں کا رس داغوں پر مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں) + (ہ) روغن دیودار لگائیے داغ جاتے رہیں گے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) بیسن کو بکری کے دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت منہ پر اُبٹنے کی طرح ملیں۔ صبح نیم کے صابن سے منہ دھو ڈالیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ز) کوئی اچھا سا اُبٹنہ تیار کر کے لڑکی کے چہرے پر لگائیں (حکیم آغا منصب علی)

(۷۱) **چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ**:- (ا) بہت عرصہ ہوا کہ میں نے کسی انگریزی طبی اخبار یا رسالے میں اس قسم کے آلے کا کچھ ذکر پڑھا ضرور تھا لیکن اب وہ مجھے یاد نہیں کہ کیا تھا نہ تلاش کرنے پر وہ رسالہ ہی مل سکا۔ البتہ دوائیں اس قسم کی ضرور ہیں جن سے یہ داغ اگر بالکل دور نہ بھی ہوں تب بھی اتنے ہلکے ضرور پڑ جائیں گے کہ زیادہ نہ معلوم ہوں۔ چیچک کے داغوں کے متعلق اگر اس وقت جب کہ چیچک نکلی ہوئی ہو مخصوص احتیاط کر لی جائے تو یہ ہو سکتا ہے کہ داغ نہ پڑیں۔ جب داغ پڑ چکے تو پھر اسی قدر ہو سکتا ہے کہ ان کی بدنمائی کچھ کم کر دی جائے۔ جواب نمبر ۷۰ میں جو نسخہ درج ہے اسی پر آپ بھی عمل کریں تو خدا نے چاہا تو فائدہ ہو گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تقریباً ہر ڈاکٹری دواخانے میں یہ آلہ مل جاتا ہے۔ اس وقت مجھے قیمت یاد نہیں۔ اس کے استعمال کرنے کے لیے بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

(۷۵) دس سال کے بچے کو ڈھائی سال کی عمر میں دستوں وغیرہ کی شکایت ہوئی تھی علاج سے شکایتیں تو جاتی رہیں لیکن بچے کی جسمانی حالت بہت کمزور رہی اور اب بھی ہے۔ اچھی سے اچھی خوراک سے بھی جسم میں قوت اور فربہی نہیں آتی۔ دماغی حالت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۴۹)

(۷۶) میری بہن کی عمر ۳۶ سال ہے۔ شادی ہو چکی ہے۔ صرف ایک اولاد ہوئی۔ تین سال ہوئے کہ ان کا پیٹ بہت بڑھ گیا تھا۔ علاج کرانے کے بعد دو سال سے یہ حالت ہے کہ ہر پندرہ دن بعد پیٹ سے پانی نکالا جاتا ہے جو سفید قسم کا ہوتا ہے۔ مگر پانی نکلوانے کے بعد پھر پانی بھر جاتا ہے۔ مریضہ بے حد کمزور ہے۔ کوئی صاحب نسخہ تحریر فرمائیں کہ پانی آئندہ پیٹ میں نہ بھرے۔ (خریدار نمبر ۷۹۰۱)

(۷۷) مجھے ایک ایسی دوا کی ضرورت ہے جو نہایت ممسک ہو اور قوت بھی زیادہ پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۷۴۹۴)

(۷۸) زید کی بیوی ایک ہی بار کی مجامعت میں حاملہ ہو جاتی ہے اور ہر بار اس کے ہاں لڑکی ہی پیدا ہوتی ہے۔ میاں اور بیوی ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے اپنے آپ کو روک بھی نہیں سکتے اور انہیں ایسا کرنے میں طبیعت پر بہت زور دینا پڑتا ہے جس سے دونوں کی تن درستی پر خراب اثر بھی پڑتا ہے۔ زید کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ دوسری شادی کر لے یا کوئی اور طریقہ اختیار کرے۔ برتھ کنٹرول کے کئی نسخے بے کار ثابت ہوئے۔ اطبائے کرام کوئی سہل، قابلِ عمل اور کم خرچ صورت تجویز فرمائیں۔ اور اولاد نرینہ پیدا ہونے کی ترکیب بھی بتائیے۔ میاں اور بیوی جوان ہیں۔ (ایک خریدار)

(۷۹) چھ سال پہلے زکام کی شکایت ہوئی۔ پھر یکایک ناک بند ہو گئی۔ اس وقت سے آج تک سر میں گرفت، بوجھ اور خفیف سا درد رہتا ہے زبان پر سفید زردی مائل تہ جمی رہتی ہے۔ طبیعت سست و پست رہتی ہے۔ چلتے چلتے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں۔ بہترین یونانی اور ڈاکٹری علاج کرائے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ اطبائے کرام تشخیص مرض فرما کر دوا تجویز فرمائیں۔ عمر ۴۰ سال ہے۔ ان شکایتوں کے علاوہ صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۵۵۸)

(۸۰) کشتہ چاندی تیار کرنے کی ترکیب بتائیے۔ کشتے کا رنگ سفید ہو اور دل و دماغ کو قوت دینے میں اعلیٰ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۶۷۷)

(۸۱) پارے کی گولی بنانے کا آسان طریقہ مطلوب ہے۔ کیا یہ گولی قائم النار بھی ہوگی۔ اس کے کیا کیا خواص ہیں، کس طریقے سے استعمال کی جا سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۸۹۵۶)

(۸۲) مریض تپ دق میں مبتلا ہے۔ پھیپھڑے میں ہوا بھرنے کا علاج (آرٹی فیشل نیموتھریکس) سے بخار اور بلغم کی شکایت دو سال سے نہیں ہے۔ سونے کے ٹیکے سے پچھلے سال البیومن آگیا تھا۔ اب نہیں آتا۔ بدہضمی یا شکر کی شکایت نہیں، لیکن اب بھی پیشاب زیادہ آتا ہے۔ گردے کی تقویت کا بھی خیال رہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۳)

(۸۳) میری عمر ۳۶ سال ہے۔ ۱۵ سال سے شادی شدہ ہوں۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بچپن کی غلط کاریوں کا شکار ہوں۔ بچپن سے دائمی قبض کی شکایت تھی لیکن اب قبض نہیں ہے۔ ساری رات میں ایک دفعہ سے زیادہ ہم بستری نہیں کر سکتا۔ عضو کمزور ہے۔ مقوی دوا سے جریان ہو جاتا ہے۔ دُکھی کے مرجھائے ہوئے دل پر رحم فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۵۱۹)

(۸۴) سانپ کے کاٹے کے لیے کوئی ترکیب یا نسخہ بتلایئے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۳)

(۸۵) ڈراکش سو کا نسخہ اور بنانے کی ترکیب تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۸۵۵)

(۸۶) جن احباب کو پارہ قائم النار لرزاں کی ترکیب معلوم ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ اور بطور نمونہ ایک تولہ پارہ قائم النار مجھ کو روانہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(۸۷) کیا کوئی صاحب ایک لائق اور سند یافتہ طبیہ کالج دہلی اگر غریب اور مستحق امداد حکیم کی خدمات قبول فرما کر غریب پروری اور ہمدردی کا ثبوت دیں گے (خریدار نمبر ۶۴۵۶)

(۸۸) میری اہلیہ کی عمر تقریباً پچیس سال ہے وہ تین لڑکیوں کی ماں ہیں۔ تین مہینے سے وہ ایک عجیب بیماری میں مبتلا ہیں۔ جسم میں جلن ہے (سوزش نہیں) سوئیاں چبھتی ہیں۔ سر جلتا ہے۔ بعض دفعہ جسم گرم ہو جاتا ہے۔ درجۂ حرارت طبعی ہے۔ بھوک پیاس بالکل مفقود ہے۔ معدہ دو گھونٹ غذا یا ایک ماشہ دوا بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ مریضہ پر ناامیدی طاری ہے ہر وقت روتی رہتی ہے۔ جگر میں سختی ہے۔ قبض شدید ہے۔ دل بعض دفعہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۵۰)

(۸۹) میرے والد صاحب کے پیر میں پنجے سے کچھ اوپر دو سال سے ایک رسولی ہے اب وہ آہستہ آہستہ بہت بڑھ رہی ہے۔ وہ آپریشن کرانا نہیں چاہتے۔ ناظرین اس کا علاج سوائے آپریشن کے تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۲)

(۹۰) میرے سر کے بال وقت سے پہلے ہی سفید ہو گئے ہیں۔ اطبائے کرام سے استدعا ہے کہ کوئی کامیاب اور آسان نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۵۲۰)

(۹۱) عورت کی شہوت بڑھانے کے لیے کامیاب نسخہ مطلوب ہے۔ مقدار خوراک کم ہو اور اس کی دوائیں ہر جگہ آسانی سے مل سکیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۹)

(۹۲) میرے ایک عزیز کو پتے کی پتھری کی شکایت ہے علاوہ آپریشن کے علاج تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۷۰۵۷)

(۹۳) گرجن آئل کیا چیز ہے؟ حکیم ہمایوں صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۶)

(۹۴) میرے بھائی (عمر ۲۱ سال) کو چلتے چلتے یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ایک دم ہر چیز دھندلی دکھائی دینے لگتی ہے۔ پھر آدھ گھنٹے کے بعد اس کو چھ سات بار قے ہوتی ہے۔ اس کے بعد طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔ دورے کا کوئی وقت مقرر نہیں کبھی تو چار دن کے بعد دورہ پڑ جاتا ہے اور کبھی ایک ایک مہینے میں یہ شکایت ہوتی ہے۔ قبض کی شکایت نہیں رہتی۔ مریض دبلا پتلا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۴۶۸)

بقیہ صفحہ ۴۶ یہ ہے۔ (ج) چیچک کے داغ دور کرنے کا آلہ حکیم دین محمد صاحب حاذق، مقام دھنولہ، ڈاک خانہ گتی ضلع لائل پور سے بہ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک طلب کریں۔ آلے کا نام یاد نہیں۔ آپ چیچک کے داغ دور کرنے کا ولایتی آلہ لکھ دیجیے۔ (حکیم ہمایوں)

(۷۲) **سرکہ:-** گنے کے رس کو ایک عرصے تک دھوپ میں رکھیے۔ سرکہ بن جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک پاؤ پرانا گڑ لے کر ڈیڑھ سیر پانی میں پکائیں۔ پھر اسے چھان کر دو بوتلوں میں بھریں اور ہر بوتل میں پندرہ پندرہ قطرے ایسیٹک ایسڈ ڈال کر احتیاط سے تین چار دن دھوپ میں رکھیں۔ اعلیٰ درجے کا سرکہ تیار ملے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بہتر یہ ہے کہ کسی سرکہ بنانے والے ماہر سے مل کر اپنی آنکھوں سے اس کو سرکہ بناتے ہوئے دیکھ لیجیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) گنے کا رس یا انگور کا رس مٹی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں ایک ہفتے کے بعد کام میں لائیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی سرکہ اچھا نہیں ہوتا۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) کتاب بیاض کبیر حصہ سوم منگا کر مطالعہ کیجیے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) گنے کے رس میں فی سیر کے حساب سے ۵ تولے سرکہ ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ جب اس میں کیڑے پڑ کر مر جائیں تو اسے سال دو سال کے لیے زمین میں دفن کر دیں اصلی سرکہ تو یہی ہے۔ ورنہ آج کل ایسیٹک ایسڈ سے مصنوعی سرکہ بناتے ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۷۳) **دانت پیسنا:-** (ا) دانت پیسنا کوئی مرض نہیں ہے بلکہ مختلف امراض کی علامت ہے۔ غالباً بچی کے پیٹ میں یا تو کیچوے ہیں یا مثانے میں پتھری ہے۔ پتھری کا زنانے ہسپتال میں بھیج کر ایکس ریز سے تصویر لے کر اطمینان کیا جا سکتا ہے۔ کیچوے اگر ہیں تو غالباً بچی کا کلیجہ بھی کھرچا رہتا ہوگا اور جی متلایا کرتا ہوگا۔ چوبیس گھنٹے بھوکا رکھ کر ایک پڑیا کیچووں کی دوا کی کھلا دیجیے اور اس کے بارہ گھنٹے کے بعد ہلکا سا جلاب دے دیجیے۔ دوا دینے کے ۳ گھنٹے بعد بچی کو دودھ دیا جا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) جس وقت لڑکی دانت پیسے تھوڑا سا بابونہ اس کے منہ میں ڈال دیجیے۔ علاوہ اس کے جہاں تک میرا خیال ہے لڑکی کے شکم میں چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو پاخانے کے راستے خارج ہوتے ہوں گے۔ اس مرض کا علاج کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) ÷ (ج) نحوست کو تو بالائے طاق رکھیے۔ ہاں۔ یہ تحریر فرمانا تھا کہ لوگوں کے بتائے ہوئے کس کس مرض کے کیا کیا علاج آپ نے کیے۔ اگر معدے میں رطوبات بلغمیہ کی تولید ہوتی ہو جس کی وجہ سے کیچوے پیدا ہو گئے ہوں تو اس کا استیصال کرنا چاہیے۔ یہی مکمل علاج ہے جس کے آپ طالب ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی) ÷ (د) یہ شکایت عموماً اس بچے کو ہوتی ہے جس کے پیٹ میں کیڑے ہوں۔ اگر بچی کو یہ شکایت ہو تو کمیلا ۱ ماشہ گل قند دو ماشے میں ملا کر تین چار دن کھلائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈی کا جلاب دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل) ÷ (ہ) جب سوتے وقت بچہ دانت پیسے تو مٹی یا ریت کی ایک چٹکی اس کے منہ میں ڈال دیں۔ پھر وہ دانت نہیں پیسے گا۔ (حکیم آغا منصب علی) و (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) یہ شکایت اکثر کیڑوں سے ہوتی ہے۔ آپ اپنی لڑکی کو کسی معالج سے کیڑوں کی دوائی دلوائیے۔ پیٹ کے کیڑے خارج ہونے پر آرام ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر عبدالغنی)

(۷۴) **فالج وغیرہ:-** (ا) آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ فالج بھی اچھا ہو گیا یا نہیں۔ اگر آپ صرف جسم کے جھن جھنانے کو فالج خیال کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے۔ فالج سے یہ مراد ہوتی ہے کہ مفلوج عضو کی یا تو حس جاتی رہتی ہے یا حرکت یا دونوں چیزیں زائل ہو جاتی ہیں۔ اب خدا جانے کہ آپ کو فالج ہوا تھا یا نہیں ہوا تھا۔ اور اگر ہوا تھا تو اس سے شفا ہو گئی یا نہیں۔ آپ نے خارش کا ذکر کیا ہے لیکن خارش کا فالج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اپنی رائے کو دخل دیے بغیر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر کو دکھائیے۔ اور اس کی ہدایتوں کے مطابق عمل کیجیے۔ جو کچھ حالات آپ نے لکھے ہیں انہیں پڑھ کر کوئی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) ÷ (ب) کسی قابل طبیب کے پاس جا کر علاج کرائیے سوال و جواب میں وقت ضائع نہ کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) ÷ (ج) معائنے کے بعد علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی) و (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ) و (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری) و (حکیم آغا منصب علی) ÷ (د) اکسیر فالج استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں) ÷ (ہ) روغن موم اور روغن سرخ ہم وزن لے کر مالش کریں۔ معجون جوگ راج گگل ۳ ماشے صبح [illegible] تین مہینے بعد افاقہ ہوگا۔ (حکیم چندن لال سہگل)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

۱ ۲ ۳ ۷ ۸ ۱۱ ۱۲ ۱۶

آنکھوں کی بیماریاں

بچوں کی بیماریاں

امراض جگر و معدہ

سرعت انزال

پیچش

ذیابیطس

کمزوری عضو

۱۵ ۱۷ ۲۳ ۲۴ ۲۷ ۲۸ ۳۱ ۳۲ ۳۳

بالوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

کمزوری اعضاء ہضم

ضعف ہاضمہ

امراض مخصوصہ

ضعف قلب

ضعف جگر

۱۸

ناصور

نامردی

ضعف باہ

آتشک

سوزاک

دمہ

جریان

نزلہ

۴ ۵ ۶ ۹ ۱۰ ۱۳ ۱۴ ۱۹ ۲۰

استقاط حمل

خرابی ایام

سیلان الرحم

امراض خون

احتلام

بے لذتی

دق و سل

۲۱ ۲۲ ۲۵ ۲۶ ۲۹ ۳۰ ۳۴ ۳۵ ۳۶

گنٹھ مالا

تلی

پائیریا

امراض مخصوصہ

گٹھیا

طاعون

جنون

تحریر محمود ۳۹ء

شفاعت احمد

اگر ایسا ہو

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کرکے مایوس نہیں ہونگے!

خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

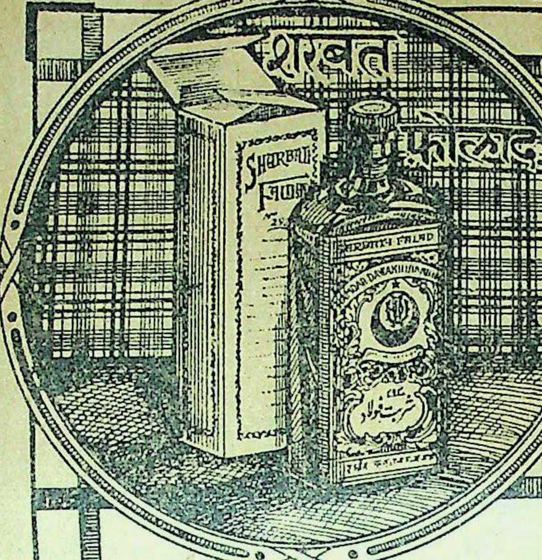

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت ۲۹۲ فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (ع۸؍)

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“

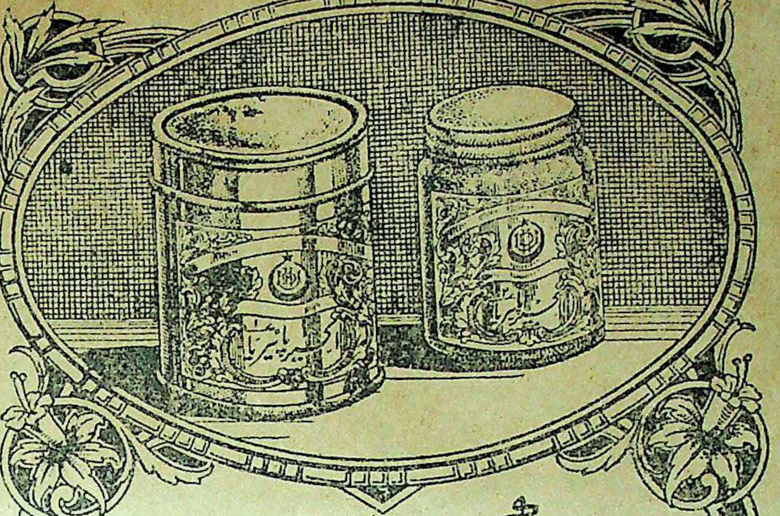

رجسٹرڈ

اکسیر پائیریا

پائیریا کے لئے طبِّ یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ قیمت دو روپے۔

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔“

شہیدِ فنِ ہمدرد خلاقِ حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ”ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

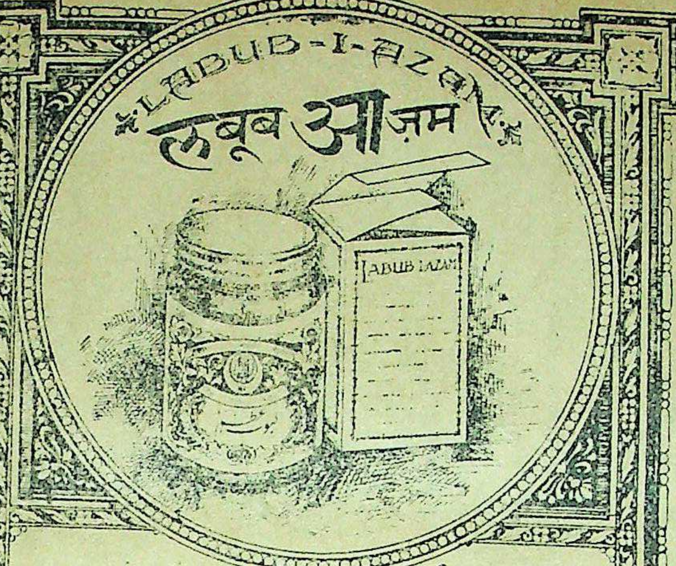

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں قیمت دس تولہ چار روپیہ (لعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

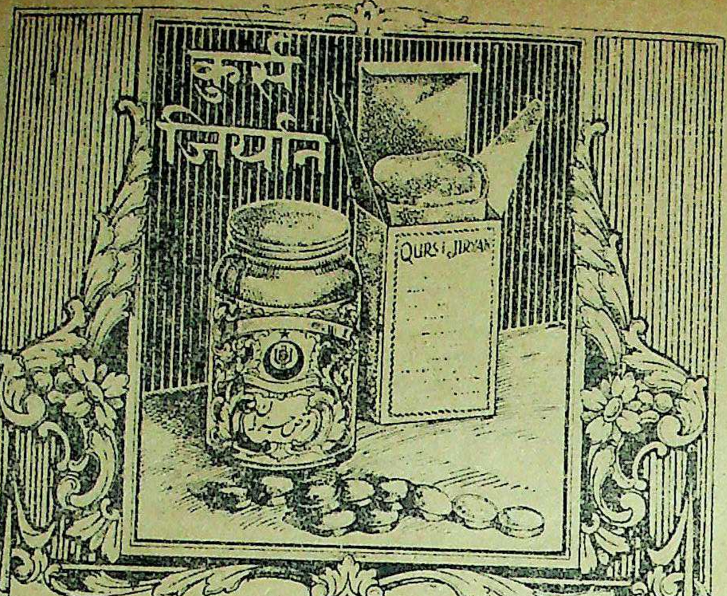

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے۔

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بائوگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے

ایک کامیاب ورنفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
ار

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش ونشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سرِ نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

HUBUB MOQAVI
-MAIDA-
मुक़व्वी
मेदा
حبوب مقوی معدہ

حکم خیج بالا نشین

کی شان ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کر کے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

ٹیلیفون ۵۷۳ تار کا پتہ "ہمدرد"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست مع جنتری مفت طلب کیجئے

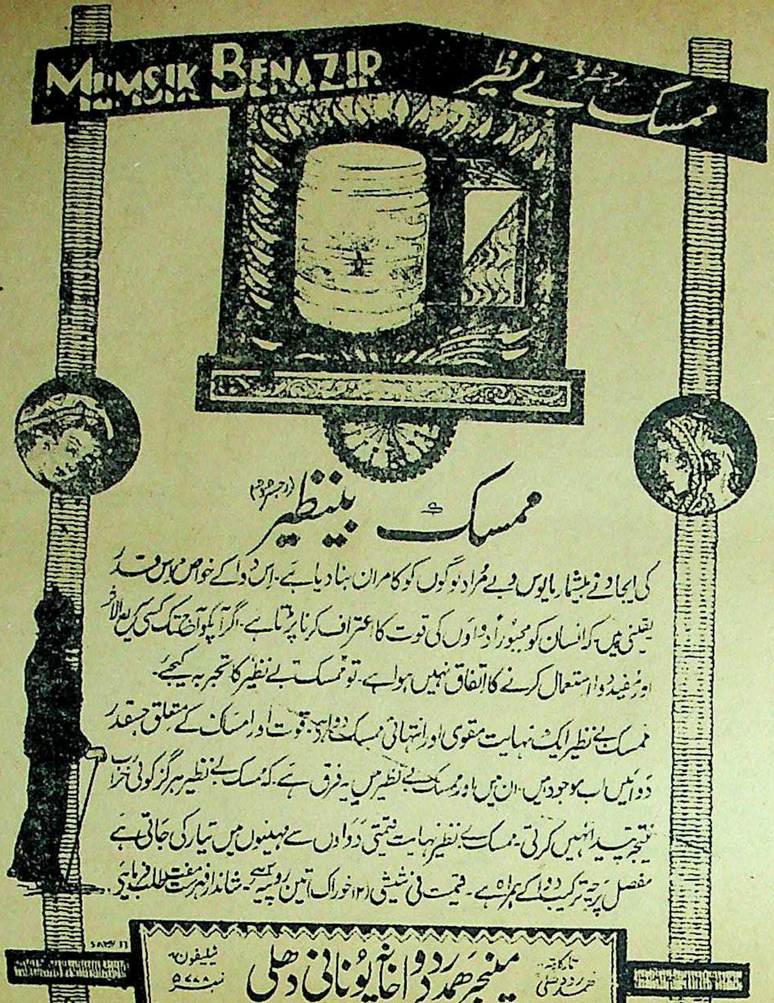

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آجتک کسی کریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمائیے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
مینیجر ہمدرد دواخانۂ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۳

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیحد آزمودہ اور مجرب ہے ✢ (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی بنا کر ناصور میں رکھیں قیمت فی شیشی [illegible] نوٹ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہئے ✢

دولابی (رجسٹرڈ)

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ، جگر، ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ؛

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دُور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ؛

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب دوِیات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارو مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۸ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فسادِ خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فسادِ خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲؎ ۸ر دو روپیہ آٹھ آنے ؛ **ترکیب استعمال** - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملاکر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراضِ خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دُور، پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **ترکیب استعمال**، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملاکر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش و گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے ۲؎

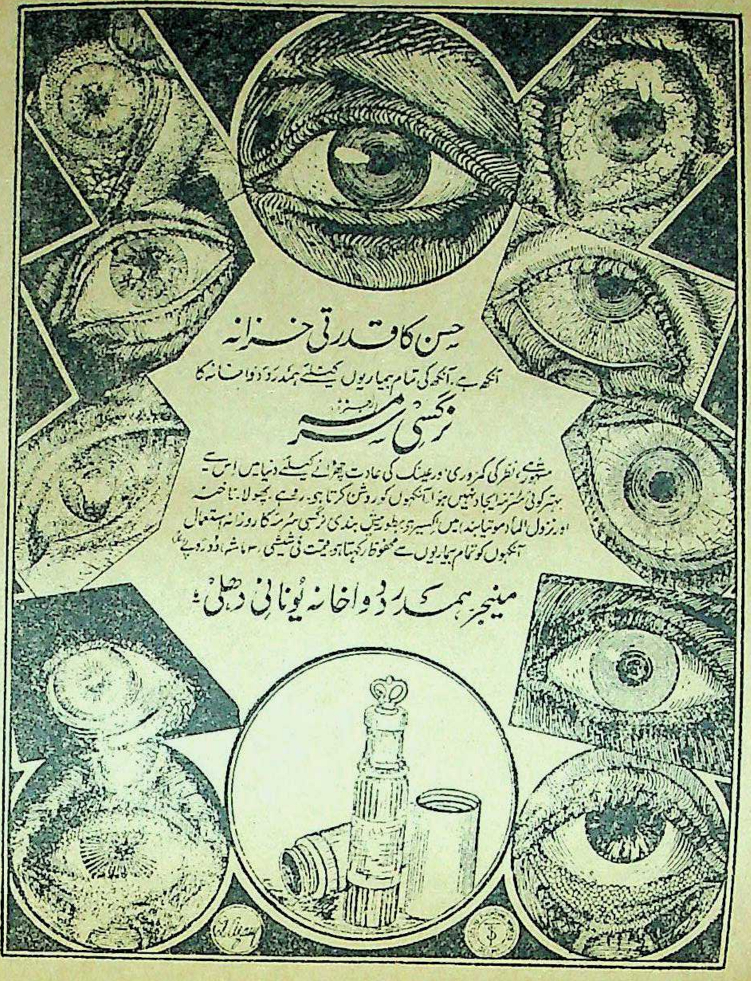

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، و عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۳ ماشہ، دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہوجاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصّل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مُفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عار)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

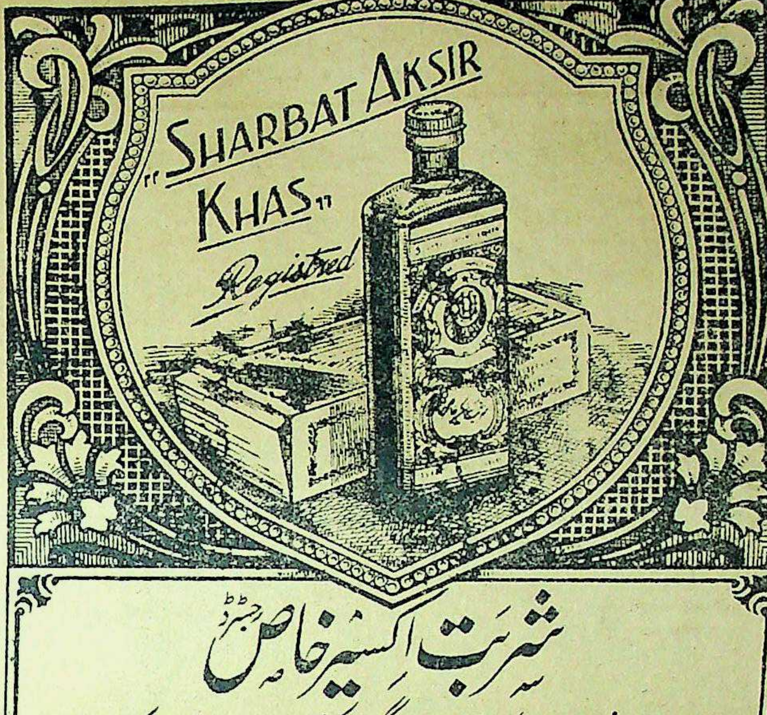

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۱ر

ترکیب استعمال: بحالت مرض دو دو صبح دوپہر شام چپ یا عرق گلاب سے [illegible] بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

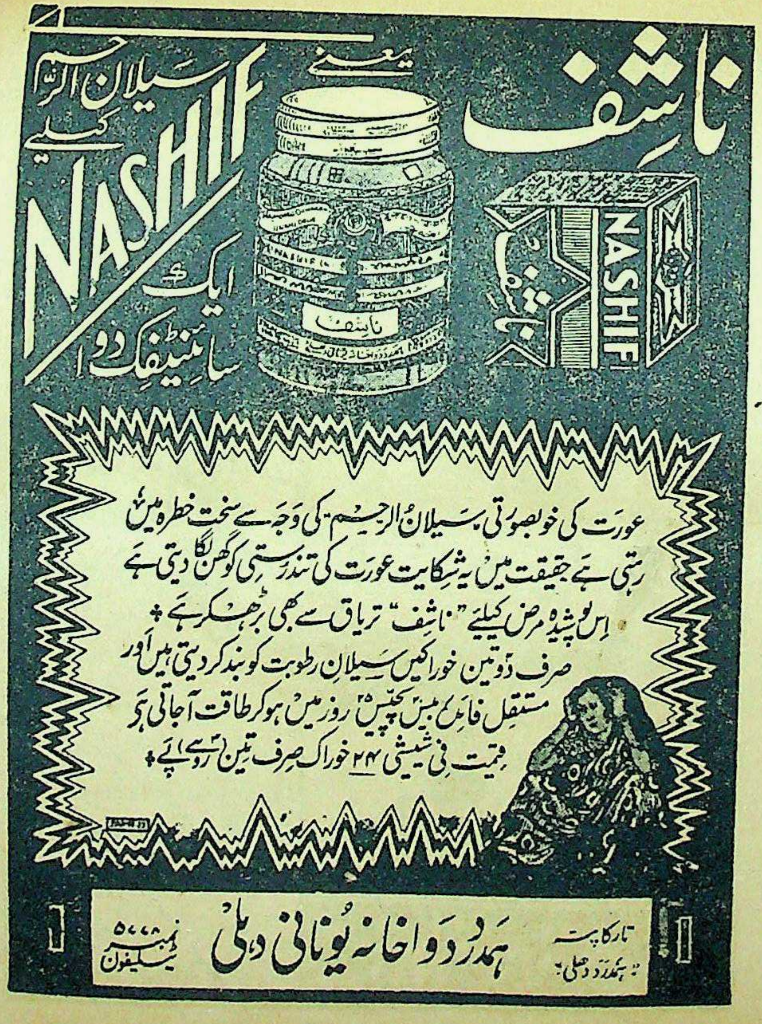

ناشف

یعنے سیلان الرحم کیلیے ایک سائنٹیفک دوا

NASHIF

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلانِ رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

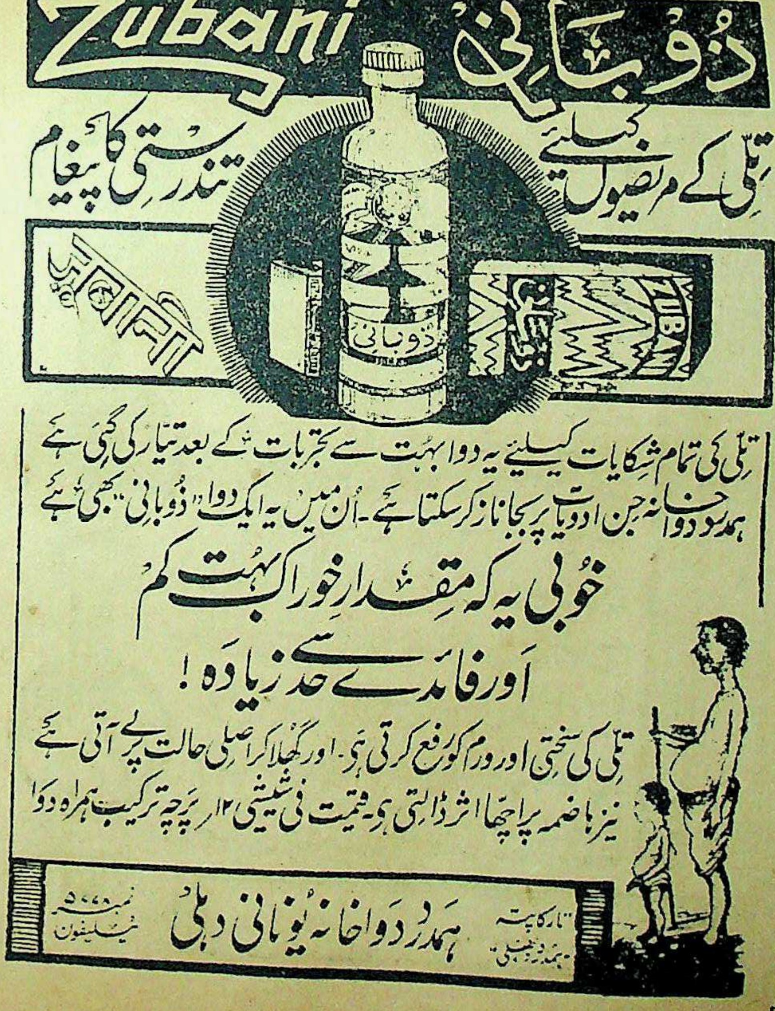

ذوبانی Zubani

تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ؍ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طبِ یونانی کا سچا خادم **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی؛

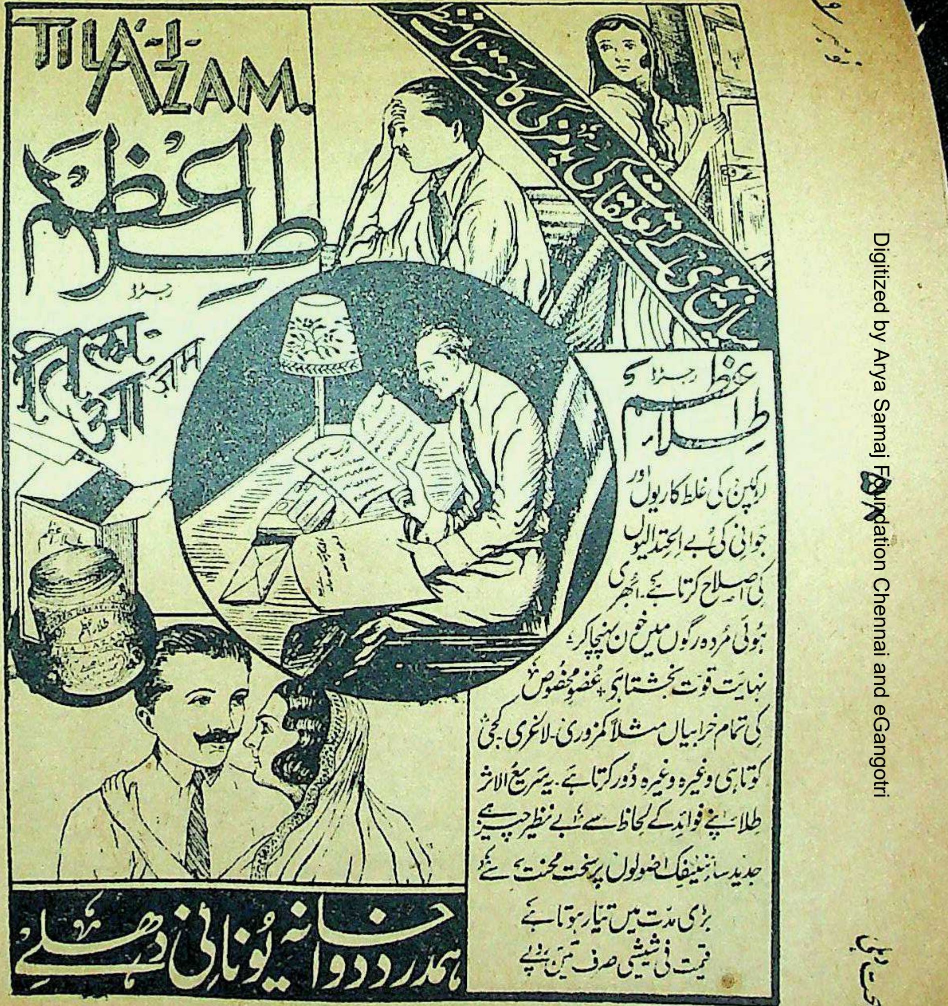
بیاہی بیوی کے تعلقات کی بدمزگی کا خاتمہ
TILA-I-AZAM.
طلائے اعظم
رجسٹرڈ
طلائے اعظم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلائے اعظم رجسٹرڈ ہے

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے ایک بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

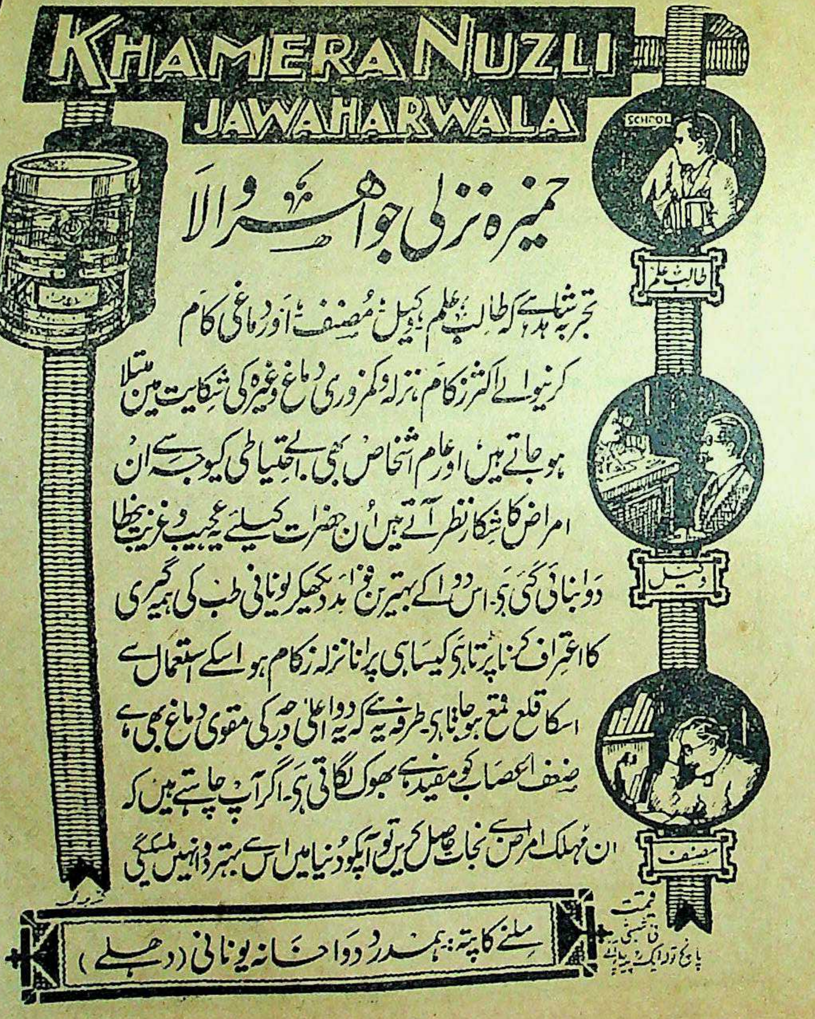
KHAMERA NUZLI JAWAHARWALA
SCHOOL
طالب علم
وکیل
مصنف
قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم۔ وکیل۔ مُصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام۔ نزلہ۔ کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب بیطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:۔ ہمدرد دہلی ٹیلیفون نمبر [illegible]

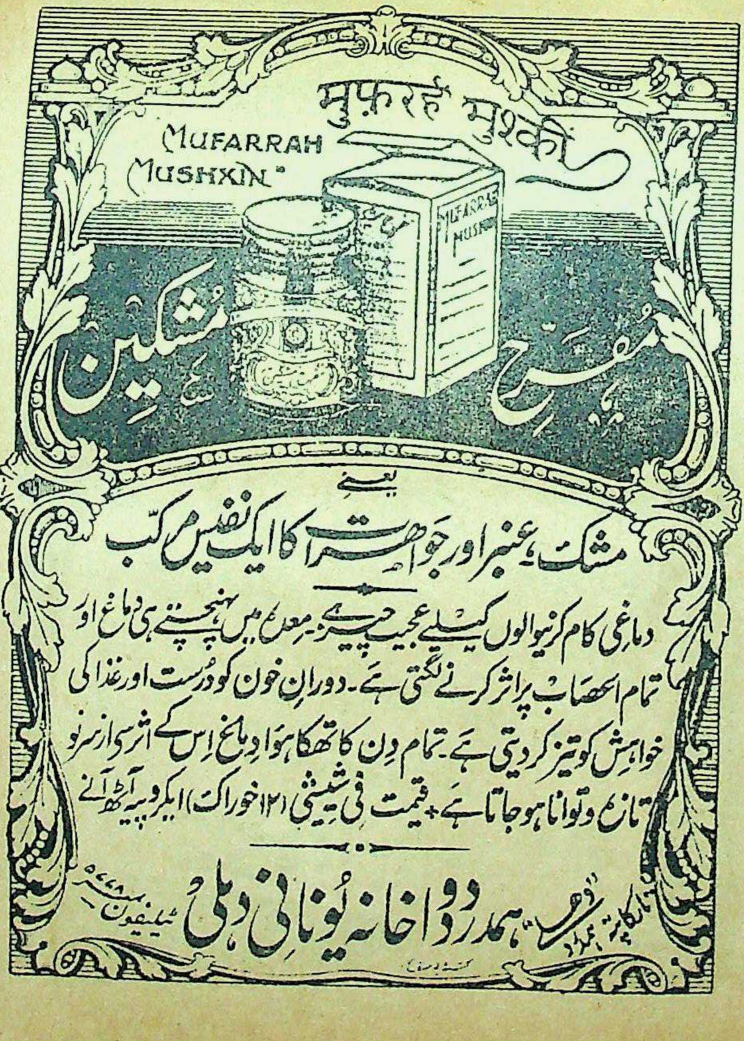

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدے میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سرِ نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

(رجسٹرڈ) **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی**
تار کا پتہ ہمدرد ٹیلیفون نمبر ۵۴۸۸

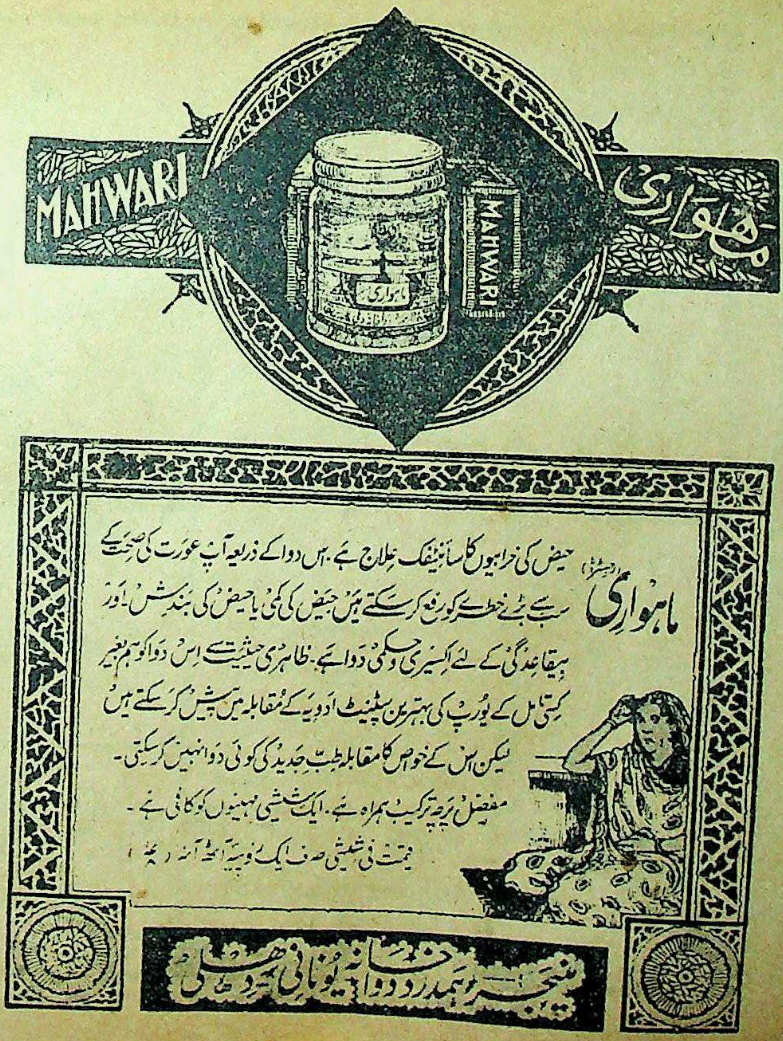

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بے قاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عـہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

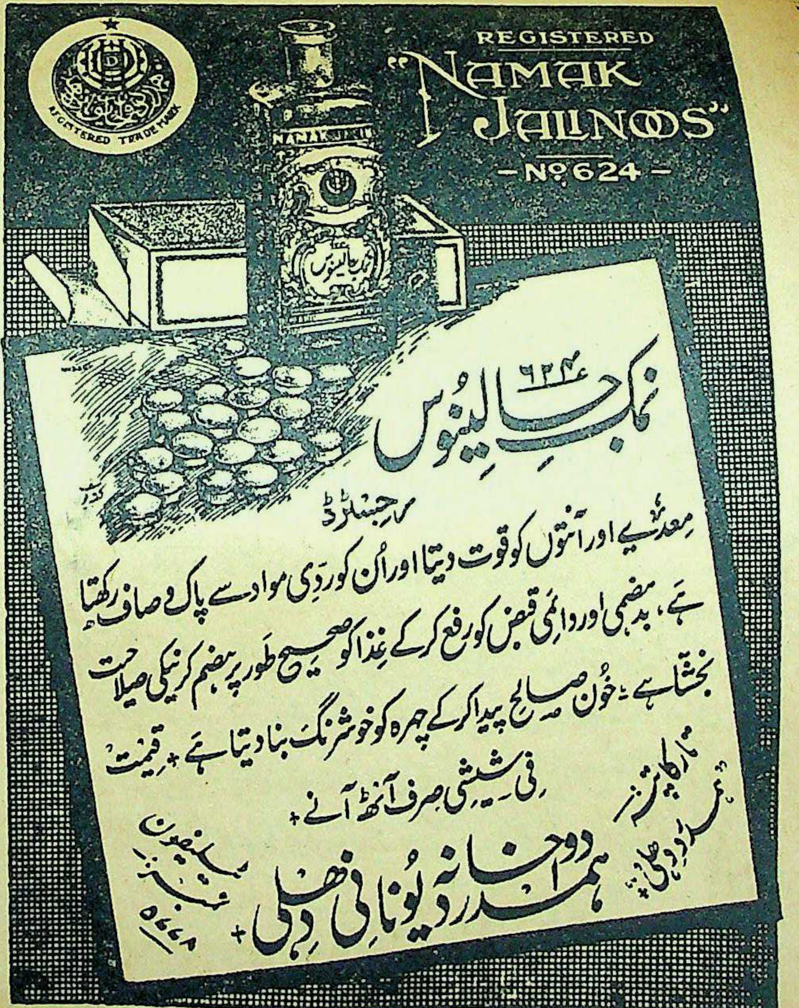
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
-No. 624-
REGISTERED TRADE MARK
NAMAK JALINOOS
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے کی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

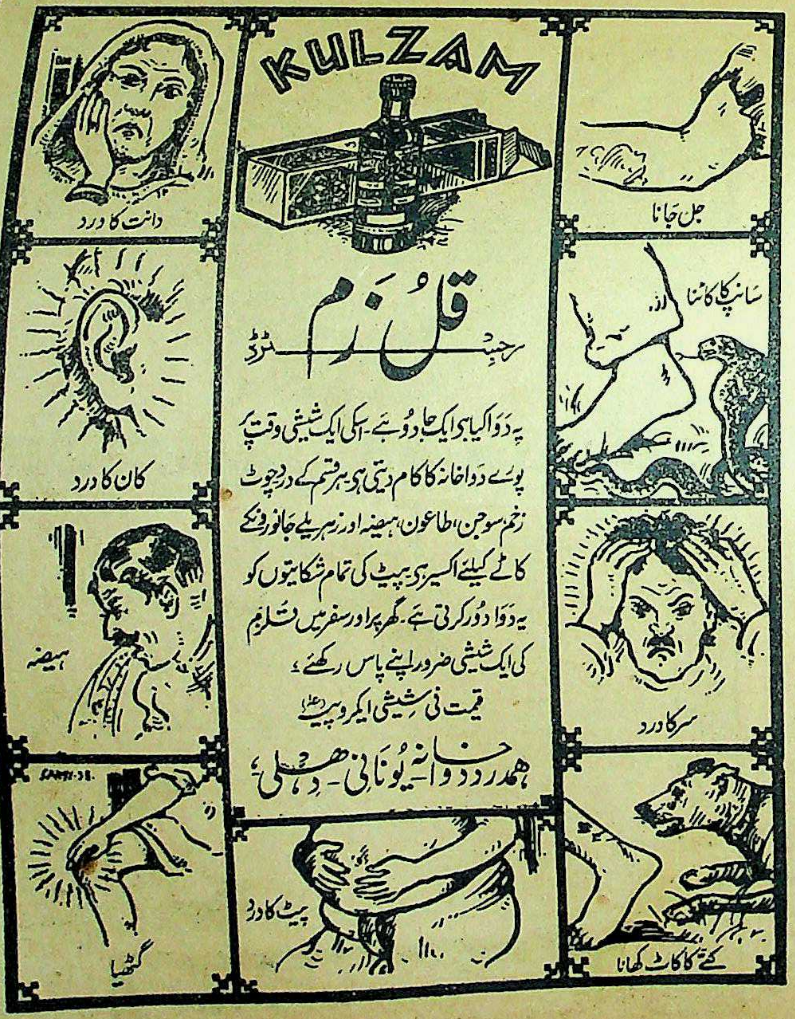
KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

مثالی
پیچ
MISALI

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دُنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رُک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عـہ)
مفصل فہرست مفت طلب فرمایئے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۶۶۶

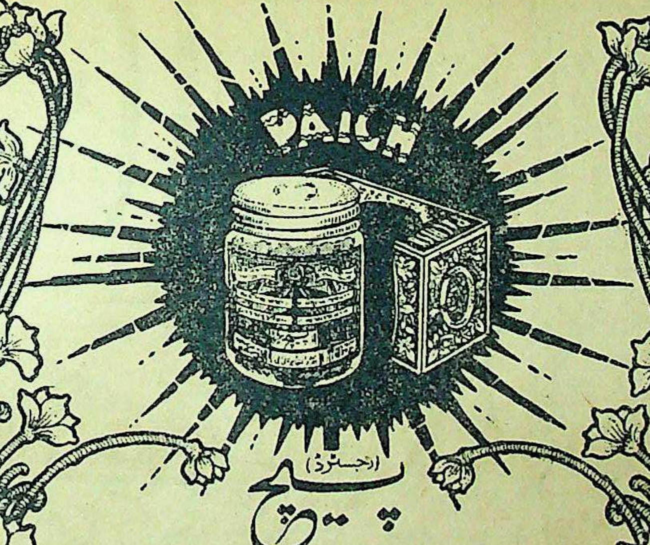

پیچ
(رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عـہ)

ہمدرد دواخانہ دہلی
تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۶۶۶

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مُبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہو کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہو کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظّم دواخانہ ہو۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہو۔

ترکیب استعمال وہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہو۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہو صرف دو روپے

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہو۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیئے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری

(رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے! بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراض رحم کے لیئے ایک عجیب و غریب مرکب!

مستورین

(رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین

(رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہی۔ بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہی نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی

(رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء۔ نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی

ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہی لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریبًا ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصًا جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوفِ عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عمومًا اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغنِ اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجونِ حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

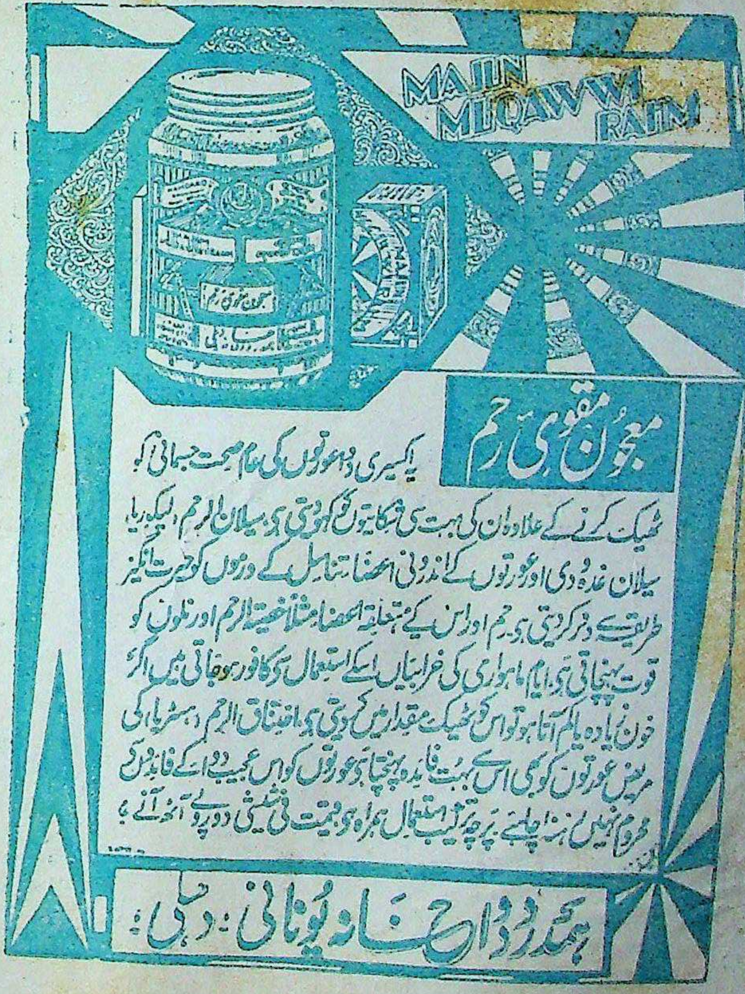
MAJUN
MUQAWWI
RAHM

معجون مقوی رحم

اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم، لیکوریا
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہئے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی۔

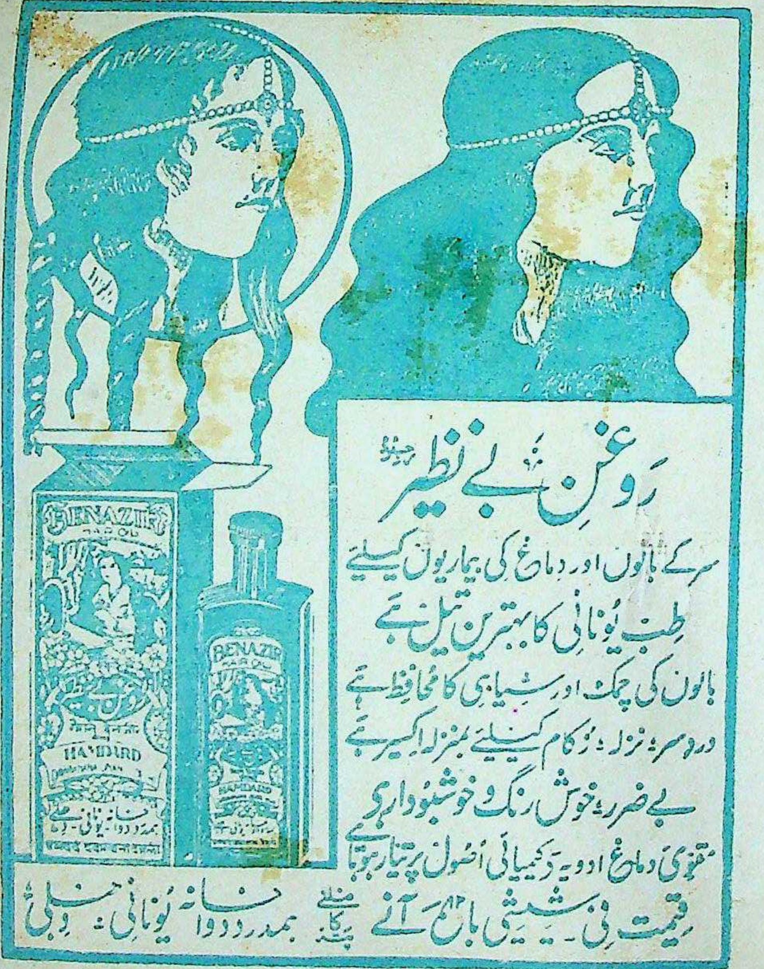
BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD

روغن بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی۔

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

[illegible]
DELHI

حفظِ صحت اور طب کا

ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار
شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانیٔ دواخانہ ہمدرد

مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

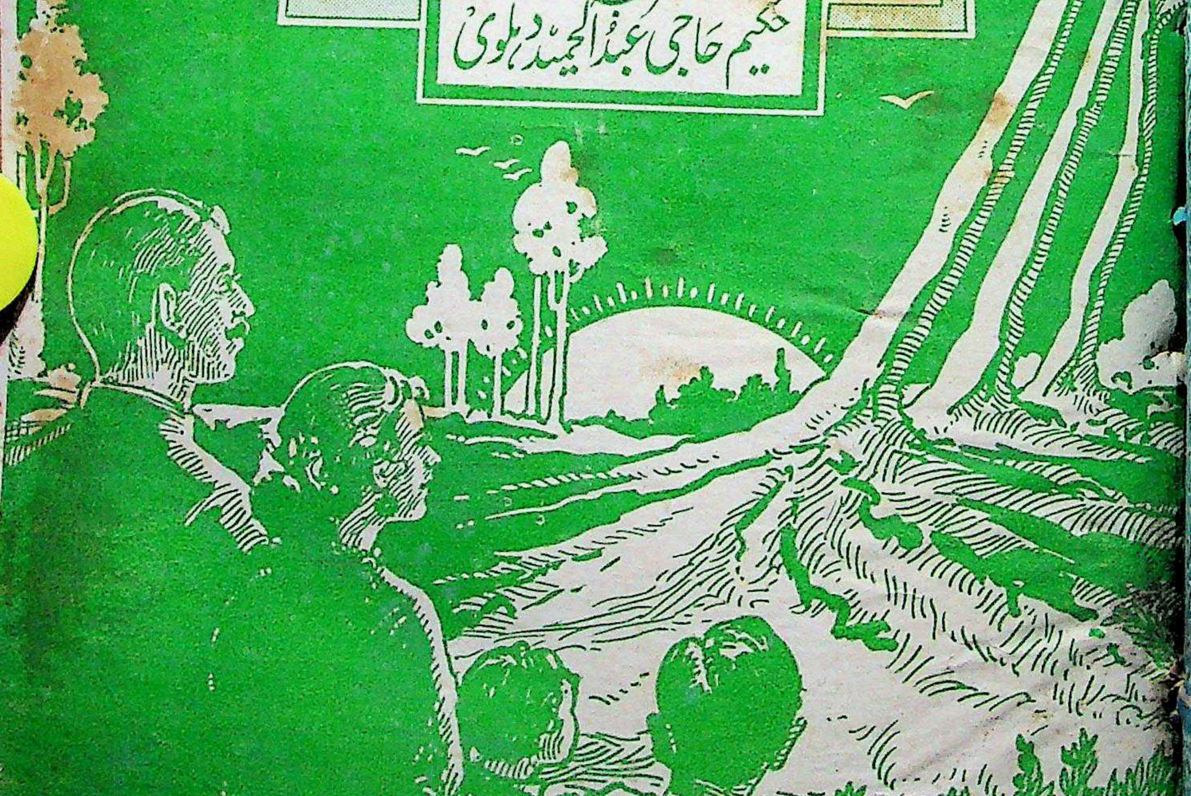

فی پرچہ
چھ پیسے

مقامِ اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ
ایک روپیہ عہ

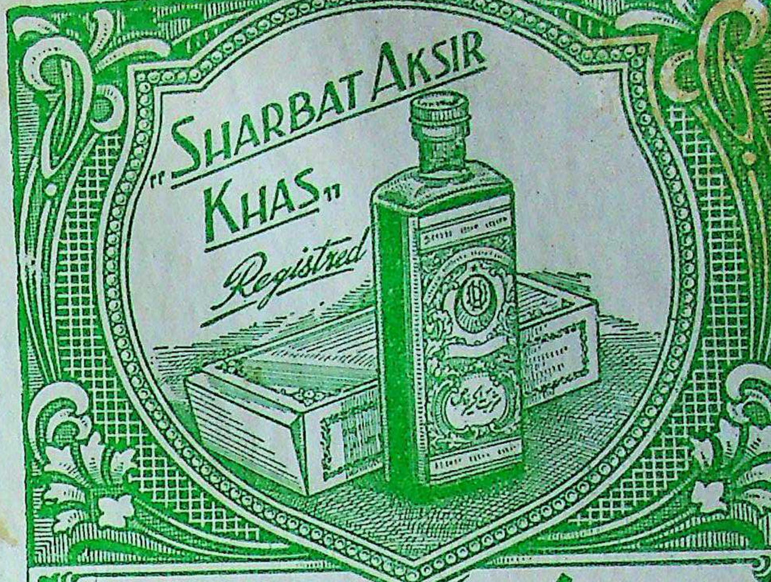

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

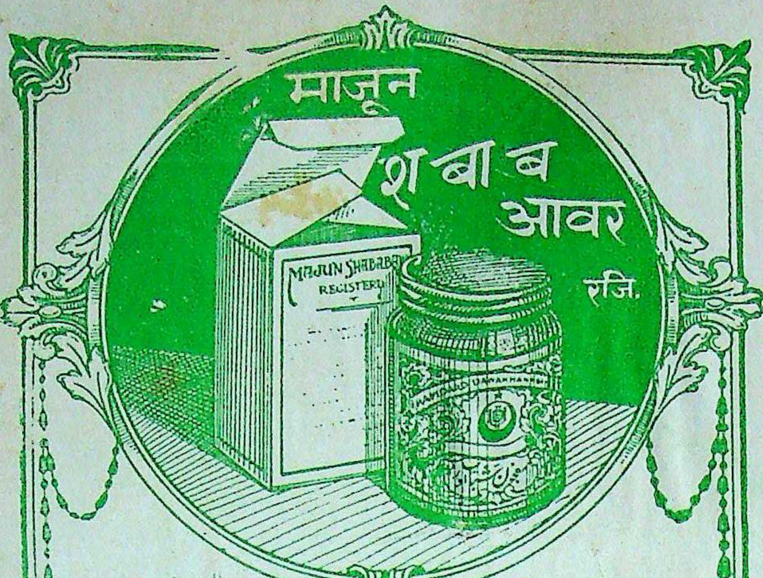

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون نمبر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست
طلب فرمائیے

جلد دسمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۶

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
انتقاد		
مختلف کتب	حکیم عبد الحمید صاحب	۲
نظامیہ صدر شفاخانے کا افتتاح	حکیم مقصود علی خاں صاحب	۴
باب الصحت		
ہندوستانی غذاؤں کی قدر وقیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ	ڈائرکٹر انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور (مدراس)	۶
بچہ کشی اور بچہ کُشی	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۳
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۱۷
ایک دو روٹیاں بن جانے کا مسئلہ	حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج	۱۸
مجامعت شادی سے پہلے	حکیم عبد القوی صاحب	۱۹
معلومات		
شفاءُ الناس		۲۲
دریاؤں اور کنوؤں کا پانی		۲۲
شفاف ربر یا ربر کا شیشہ		۲۲
دودھیے شیشے کی طرح کا کاغذ		۲۳
انسانی گوشت کی بے منافع تجارت		۲۳
جراحی کے عجائبات		۲۳
فاس فورس کی مقدار ہمارے جسم میں		۲۴

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دراز دستی		۲۴
مسہل جڑوں کی کاشت		۲۴
بانجھ پن		۲۴
مصر میں طبی تعلیم		۲۴
علم وحکمت کے خزانے		۲۵
الامراض والعلاج		
کھانسی	حکیم محمد خاں صاحب قائم گنج	۲۶
افسانہ		
دندان سازی کا کرشمہ	صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جلالی	۳۲
مجرّبات		
دو مجرّبات	حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی	۳۶
دو مجرّبات	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۶
تین مجرّبات	کوی راج حکیم بیج ناتھ صاحب	۳۷
بال عمر بھر نہ اُگیں	حکیم ہمایوں	۳۷
دو مجرّبات	حکیم گجندر سنگھ صاحب	۳۷
مراسلات		
آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس	حکیم محمد الیاس خاں صاحب	۳۸
جوابات	مختلف اطبا	
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ :- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ "منیجر"

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

انتقاد

لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۶۰۰ صفحے قیمت چار روپے، رعایتی قیمت ایک مہینے کے لیے دو روپے آٹھ آنے۔ پتہ: مینجر صاحب دارالکتب رفیق الصحت (متعلقہ الطبیب) بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

کتاب لوامع الشبریہ دور آخر کے ایک فاضل طبیب حسین بن عبداللہ الحسنی الشہیر بہ شبر کاظمی کی تالیف ہے۔ افسوس ہے کہ ہمیں کسی ذریعے سے اس طبیب کے زمانۂ حیات کا صحیح صحیح علم نہیں ہے۔ لیکن قرائن اور قیاسات سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ عجمی طبیب سوا دو سو سال پہلے ہندوستان میں تھا۔ یہیں اس نے طبی تعلیم و تربیت حاصل کی اور یہیں یہ کتاب اپنی یادگار چھوڑی۔ آج سے ٹھیک ایک صدی پہلے ۱۲۴۹ھ سنہ میں یہ کتاب کسی مطبع میں چھاپی گئی۔ اس کے بعد یہ ایسی گوشۂ گم نامی میں رہی کہ عوام تو کیا خواص کو بھی مؤلف کی شخصیت اور اس کی تالیف کا علم نہ تھا۔

طبی دنیا کو عموماً اور مجرّبات کے متلاشیوں کو خصوصاً جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاند پوری کا شکر گزار رہنا پڑے گا کہ ان کی سعی اور اہتمام سے طب کی یہ نایاب کتاب اُردو زبان میں منتقل ہو گئی ہے اور اب وہ ہر شائق کی دسترس میں ہے۔

"لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ" یقیناً کوئی معمولی مجموعۂ مجرّبات نہیں ہے، بلکہ وہ معالجات پر ایک اہم تالیف ہے اور اس کے ہر ہر صفحے سے مؤلف کے طبی انہماک اور تلاش و جستجو کا پتہ چلتا ہے۔ کتاب ابجد، ہوّز کی ترتیب کے ۲۸ بابوں، ۱۴۰ فصلوں اور ۲۵۰۶ مجربات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ مؤلف کا مقصدِ تالیف مجرب نسخوں کو جمع کرنا ہی ہے، لیکن اس نے کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لیے امراض کے ناموں کے صحیح تلفظ، ان کی تعریف، اسباب، علامات، تشخیصی رموز اور اصول علاج پر بھی جامع کلمات سپرد قلم کیے ہیں۔ معالجات میں بھی اس نے صرف مجرب نسخے لکھنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اکثر فوری تدبیریں اور مناسب ہدایتیں بھی لکھی ہیں۔ مجربات کے مؤثر اور مفید ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب کی ایک فصل "وبا" کا ترجمہ جب اپریل ۳۶ئہ کے "ہمدرد صحت" میں شائع ہوا تو بہت سے خطوط اس کے مجربات کی تعریف میں آئے تھے اور مترجم صاحب سے کتاب کا مکمل ترجمہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ موصوف نے کمر ہمت باندھی اور آخر کار اس کا ترجمہ کر کے چھوڑا۔

ترجمے کی مشکلات کے متعلق مترجم صاحب نے مقدمے میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تصدیق آسانی سے وہی لوگ کر سکتے ہیں جو ترجمہ اور تالیف کے کاموں کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ بھی کسی معمولی ادبی یا تاریخی کتاب کا ترجمہ نہ تھا بلکہ ایک ایسی فنی کتاب تھی جس کا ایسا ترجمہ کرنا مقصود تھا جو نہ صرف ادبی حیثیت سے سلیس اور قابلِ قبول ہو بلکہ جو موجودہ اصحاب فن کو بھی مشکلات میں مبتلا نہ رکھے۔

بہر حال ترجمہ ہوا اور خوب ہوا۔ مترجم نے ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ خطِ رموزی کی گتھیاں، نسخوں کی پیچیدہ ترکیبیں، عبارت کی اُلجھنیں، دواؤں کے ہفت زبانی نام اور خود مختلف دواؤں کے ناموں کے اختلافات، یہ سب چیزیں مل ملا کر خاصی ہمت شکن ہو سکتی ہیں، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ کوثر صاحب ان سب سے اچھی طرح نبٹے ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے یہ ترجمہ کامیاب ہے۔

اصل کتاب میں ابجد ہوز کی معمولہ ترتیب کے علاوہ اور کوئی سہولت پڑھنے والے کے لیے موجود نہیں ہے لیکن مترجم نے اس میں بعض ضمیمے لگا کر بہت سی مشکلیں کم کر دی ہیں۔ ایک فہرست مضامین خود مؤلف کی ترتیب کے مطابق شامل کر دی ہے۔ اس کے علاوہ دو ضمیموں میں سے ایک ضمیمے سے پڑھنے والے امراض اور ان کے علاج کی صفحے وار تفصیل معلوم کر سکتے ہیں۔ اور دوسرا ضمیمہ مرکّب دواؤں کے نام اور ان کے نسخے نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ اوزان کا ضمیمہ، نسخوں کی تصدیق و تکذیب کا ضمیمہ اور آراء وغیرہ کے ضمیمے بھی اپنی جگہ ضروری اور مفید ہیں۔

بہرحال کتاب "لوامع الشبریہ فی امراض البشریہ" ہماری زبان کے طبی ذخیرے میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ اور اس کے لیے جہاں اس کے فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں وہاں اس کے ناشر جناب حکیم محمد شریف صاحب ایڈیٹر رسالہ "الطبیب" ہمارے دلی شکریے کے سزاوار ہیں کہ ان کی بلند ہمتی کی بدولت یہ کتاب ہمارے سامنے موجود ہے۔

کتاب کا کاغذ سفید اور چکنا ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ قیمت بھی چار روپے کتاب کی اہمیت کے لحاظ سے زیادہ نہیں ہے لیکن ڈھائی روپے کے رعایتی اعلان کے بعد ہمارا خیال ہے کہ کتاب ارزاں ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس اعلان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جائیگا اور کسی طبیب کا مطب اس اہم طبی کتاب سے خالی نہ رہے گا۔

پائیریا سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۹۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔ پتہ: دفتر جمعیتہ الاطبا، قرول باغ، دہلی۔

پائیریا کے نام سے جناب حکیم مولوی عبد الحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے یہ ایک مفید رسالہ تالیف فرمایا ہے۔ اس میں تقریباً چالیس عنوانوں سے اس مرض کے متعلق ضروری معلومات جمع کی ہیں۔ دانتوں کی تشریح، پائیریا کی حقیقت، اس کے اسباب سابقہ اور واصلہ، علامتیں، تشخیص، انجام اور حفظ ماتقدم کی تفصیلات کے لیے ۳۲ صفحے وقف کرنے کے بعد اس مرض کے علاج کی طرف مؤلف نے توجہ کی ہے اور ۶۴ صفحوں میں تقریباً وہ تمام تفصیلات جمع کر دی ہیں جن کا جاننا ہر معالج کے لیے ضروری ہے۔ مؤلف نے معالجات میں نہ صرف طبِ قدیم کی ترجمانی کی ہے بلکہ ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ دوسرے طریقہ ہائے علاج کو بھی کشادہ دلی سے جگہ دی ہے۔

پائیریا کا مرض اب اس قدر عام ہوتا چلا جا رہا ہے کہ اس کی روک تھام کی ضرورت قطعی طور پر صحتِ عامہ کے کام کرنے والوں کے سامنے ہے۔ حکیم عبد الحفیظ صاحب کا یہ مفید رسالہ نہ صرف طبیبوں کے مطالعہ کے قابل ہے بلکہ ان لوگوں کے پاس بھی رہنے کی چیز ہے جو دانتوں کے مختلف امراض میں مبتلا ہوں اور پائیریا میں مبتلا ہو جانے کا میلان رکھتے ہوں۔ مبتلائے مرض لوگوں کو تو اس کی ہدایات سے یقیناً بڑا فائدہ پہنچے گا۔

رسالے کی ترتیب اچھی ہے کتابت طباعت اور کاغذ وغیرہ مناسب ہے۔

تحقیق الادویہ سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۱۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:۔ ناظم صاحب رسالہ مشیر الاطبّا، دل محمد روڈ، لاہور۔

"تحقیق الادویہ" دراصل رسالہ مشیر الاطبّا کا خاص نمبر ہے، جسے ادارۂ مشیر الاطبّا نے زبدۃ الحکما حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج، لاہور، کی نگرانی میں ترتیب دیا ہے۔ موضوع کا مقصد یہ ہے کہ پُرانی دواؤں کے نئے تجربات کر کے ہر دوا کے منافع اور فوائد متعین کیے جائیں۔ اور اُن بوٹیوں کے خواص کی بھی تحقیق کی جائے جو ہماری کتبِ مفردات میں تو نہیں ہیں لیکن ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ اسی مقصد کے مطابق اس اشاعت میں تقریباً ساٹھ دواؤں کے مختلف نام، ماہیت و شناخت، افعال و خواص، کیمیاوی اجزا، مخصوص اثرات، اور جدید و قدیم استعمالات کے ساتھ کہیں کہیں اُن کے مرکبات کی تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔ دوائیں تقریباً سب وُہی ہیں جو ہماری کتبِ مفردات میں ملتی ہیں، البتہ جدید تجربات کے ضمن میں بعض مقامات پر مفید اور کارآمد معلومات پیش کی گئی ہیں۔ بہرحال یہ اشاعت خاص دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ اُس اہم اور ضروری کام کی داغ بیل ہے۔ جس کی حسن و خوبی سے انجام دہی کے بغیر ہماری قدیم طب کی کماحقہٗ حفاظت نہیں ہو سکتی۔ شائقین یہ اشاعت خاص اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

مشرقی جنتری ۱۹۴۰ء سائز ۲۲×۲۹/۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت تین آنے مع محصول ڈاک اور ساڑھے سات روپے سینکڑہ تاجران کتب کے لئے علاوہ محصول۔

پتہ:۔ مینجر صاحب مشرقی جنتری، شیدی پورہ۔ قرول باغ، دہلی۔ ہماری زبان کی ان چند جنتریوں میں، جو عوام و خواص دونوں طبقوں میں مقبول ہیں، ایک مشرقی جنتری بھی ہے۔ اس کے مؤلف جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ "تن درستی" اس کی ترتیب میں بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ مضامین کی عمدگی میں تو مشرقی جنتری کا مقابلہ شاید ہی ہماری زبان کی کوئی اور جنتری کر سکے۔ خالص جنتری کے صفحے بھی بڑی محنت سے مرتب کیے گئے ہیں۔ کتابت اور طباعت کے لحاظ سے یہ جنتری عام جنتریوں سے بہت ممتاز ہے۔ بغرض یہ جنتری نہ صرف عام شائقین کے لیے مفید اور کارآمد ہے بلکہ کتابوں کے تاجر بھی اس کی فروخت سے کافی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مینجر صاحب مشرقی جنتری نے کاغذ کی گرانی کے اس زمانے میں بھی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ جنتری بہت زیادہ مقبول ہوگی۔

نظامیہ صدر شفاخانے کا افتتاح

۱۹ر نومبر ۳۹ء مطابق ۶ر شوال المکرم کو اعلیٰ حضرت سلطان العلوم میر سر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہ شہریار دکن و برار نے بہ نفس نفیس نظامیہ صدر شفاخانے کا افتتاح فرمایا۔ یہ تقریب طب یونانی کے لیے بجا طور پر فخر و مباہات کی تقریب تھی۔ ہم ذیل میں اس سپاس نامے کو نقل کرتے ہیں جو اعلیٰ حضرت کی خدمت میں ناظم سررشتہ طبابت جناب حکیم محمد مقصود علی خاں صاحب نے اس موقع پر پیش کیا:

جہاں پناہ !

آج کا دن وہ مبارک دن ہے جس پر صرف سررشتۂ طبابت یونانی ہی کو ناز نہیں ہے، بلکہ طب یونانی کے ان اکابر کی حکیمانہ روحیں بھی جنہوں نے اس فن کی تخلیق کی تھی اپنی اس خوش نصیبی پر فخر کرتی ہوں گی کہ دکن کے سلطان العلوم والحکمۃ بہ نفس نفیس "نظامیہ صدر شفاخانے" کے افتتاح کے لیے رونق افروز ہوئے ہیں اور طب یونانی کی تاریخ میں ایک ایسے نئے باب کا اضافہ فرما رہے ہیں جو اطبائے یونانی کے لیے ہمیشہ سرمایۂ افتخار رہے گا۔

جہاں پناہ نے طبِ یونانی کے فنی اور علمی شعبوں کی جیسی سرپرستی فرمائی ہے اور ان کے احیا میں جس مسیحائی کا اظہار فرمایا جا رہا ہے اس کے لحاظ سے اس سررشتے کی تاریخ کا ایک سرسری خاکہ سمعِ ہمایونی تک پہنچانے کی عزت حاصل کی جاتی ہے۔ ۱۳۰۰ف میں بلا امتیازِ مذہب و ملت ایک محضر مدار المہام وقت (نواب سر آسماں جاہ مرحوم) کی خدمت میں پیش ہوا تھا جس پر رعایا و برایائے حیدرآباد نے اس قدر دستخط کیے تھے کہ اس سے قبل ایسا کوئی محضر پیش نہیں ہوا تھا۔ یہ متحدہ آواز اس لیے بلند کی گئی تھی کہ ملک کی آب و ہوا اور نیز طب یونانی کے آسان اور مناسب حال طریقۂ علاج کے لحاظ سے حکومت سرکار عالی اپنا دستِ کرم طب یونانی کی طرف بڑھائے اور اس قدیم فن کی سرپرستی سے رعایا کے درد کا درماں تجویز کرے اور یونانی طریقۂ علاج کے دواخانے کھول کر غریب اور امیر کو ایک سطح پر فائدہ اُٹھانے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگرچہ اس عہد میں خانگی مطب کرنے والوں کی کمی نہ تھی اور بارگاہِ سلطانی تک رسائی رکھنے والے اطبا بھی موجود تھے اور سلاطین آصفیہ حسبِ لیاقت ان کی قدر و منزلت بھی فرماتے تھے لیکن سرکاری طور پر نہ کوئی مدرسہ تھا اور نہ دواخانہ۔ اس لیے سر آسماں جاہ مرحوم نے اس درخواست کو بارگاہِ سلطانی میں اپنی تائید کے ساتھ پیش فرما دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت غفران مکان نے، جو اطبائے یونانی کی سرپرستی اور قدردانی فرمانے میں اس وقت کے لحاظ سے مشہورِ آفاق تھے، سررشتۂ طبابت یونانی کے قیام کی منظوری صادر فرمائی اور اس طرح بلدہ میں ایک صدر شفاخانہ دو تحت کے دواخانے ایک مدرسہ طبیہ ایک مخزن ادویہ قائم کیا گیا اور ایک طبیب کو گرانٹ بھی مرحمت ہوا۔ مگر ان سب کے مجموعی مصارف دو ہزار روپے ماہانہ سے زائد نہیں ہوئے۔

دو تین سال کے بعد ایک مطب لوکل فنڈ کی آمدنی سے اورنگ آباد میں قائم کیا گیا اور اس سررشتے کی باگ ایک مجلس انتظامی کے ہاتھوں میں دے دی گئی جس میں علاوہ عہدے داروں کے شہر کے معززین، ساہوکار اور خوش باش حضرات بھی ارکان کی حیثیت سے منتخب کیے گئے تھے اور مدار المہام وقت نے اس مجلس کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ "نیم حکیم خطرۂ جان اطبا کا انسداد کرے۔ عمدہ ادویہ کی فراہمی کا انتظام کرے اور مثل انگریزی ہسپتالوں کے یونانی دواخانوں میں بھی مریضوں کی سکونت کا انتظام پبلک کی امداد و اعانت سے کرے۔" مگر اس کے باوجود یہ سررشتہ کس مپرسی کی حالت میں صرف اپنی وضع نباہتا رہا اور اگر کوئی تغیر ہوا تو صرف اس قدر کہ مجلس انتظامی کی بجائے افسر الاطبا کو اس کا ذمے دار کر دیا گیا۔ البتہ بیس سال کی طویل مدت میں صرف اس قدر اضافہ اور ہوا کہ ایک گرانٹ کی بجائے، گرانٹ اطبائے بلدہ کو دئے گئے اور اضلاع میں لوکل فنڈ کی مدد سے دواخانے کھولے گئے۔

لیکن یہ ہونہار بچہ آغوشِ طفلی میں اس "عہد شباب" کا منتظر تھا جو حضرت اقدس و اعلیٰ کی تخت نشینی کے بعد آنے والا تھا۔ ابتدائے تخت نشینی ۱۳۳۲ف سے اس سررشتے کی نشأۃ ثانی شروع ہوئی اور شہر میں بجائے تین دواخانوں کے دس دواخانے کھولے گئے۔ اور سات کی جگہ اکیس گرانٹ اطبائے یونانی کو عطا ہوئے۔ اضلاع میں بھی تین چار دواخانوں کی جگہ ۸۷ دواخانے کھولے گئے اور ۲۷ گرانٹ مرحمت ہوئے۔ ۱۳۳۱ف میں مدرسہ طبیہ کی بھی اصلاح کی گئی اور بجائے دو مدرسین کے چار مدرس اور ۵ لکچراروں کی منظوری دی گئی۔ طلبا کے لیے وظائف اور خریداری کتب کے سلسلے میں بھی معقول رقم منظور ہوئی۔

۱۳۳۶ف تک تو یہی حالت رہی اور سررشتہ آہستہ آہستہ [illegible] سے مستقل ارتفاع کی منزلیں طے کرتا رہا تا آنکہ وہ فرامین

مبارک صادر ہوئے جنہوں نے سررشتے کی قسمت کا پانسہ پلٹ دیا اور طبی دنیا میں ایک لہر دوڑا دی۔ ایک فرمان مبارک میں تو سررشتے کی ترقی و تکمیل کے متعلق تجاویز پیش کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور دوسرے میں "عثمانیہ ہسپتال" کے مماثل دواخانے کی تعمیر کے لیے ارشاد ہوا تھا۔

سنہ ۱۳۳۶ف سے سنہ ۱۳۴۷ف تک کا زمانہ سررشتے کے نظم و ترتیب کی تجاویز میں گزرا۔ بیرونِ ملک سے مبصر اطبائے یونانی کو دعوتِ نظر دی گئی۔ وہ آئے اور انہوں نے گہرے مطالعے اور چھان بین کے بعد متفقہ طور پر ایک اسکیم مرتب کی اور معتمد طبابت کی تائید و ہمدردی کے ساتھ سررشتہ فینانس نے کافی غور و خوص کے بعد جن تجاویز سے اتفاق کیا اس کی معزز کونسل نے توثیق کی اور اپنی سفارش کے ساتھ بارگاہ جہاں پناہی میں پیش کر دیا جس پر وہ فرمان مبارک مرتبہ ۲۷ر جمادی الآخر سنہ ۱۳۵۷ ہجری شرف صدور لایا جس نے طب یونانی کے مردہ جسم میں جان ڈال دی۔ چوں کہ تنظیم جدید میں "صدر شفاخانہ اقامتی" کا قیام بھی شامل ہے اسی لیے اس (اقامت خانہ مرضا) کا افتتاح آج حضور پرنور فرما رہے ہیں۔

اس شفاخانے میں سردست ۵۰ مریضوں کی سکونت کا انتظام منظور فرمایا گیا ہے اس کے علاوہ دس کمرے اداکنندہ مریضوں کے واسطے مخصوص رکھے گئے ہیں۔ اس شفاخانے کا طریقہ نگرانی وہی ہوگا جو عثمانیہ ہسپتال میں ہے مگر طریقۂ علاج وہ ہوگا جو ہم نے فن طب یونانی سے ورثے میں پایا ہے۔ اس دواخانے کی عمارت میں ۲۰۰ مریضوں کے رکھنے کی بآسانی گنجائش ہے۔ اور اگر برآمدوں کو بھی عند الضرورت کام میں لایا جائے تو ۳۰۰ تک مریض رہ سکتے ہیں۔ اگر شفاخانے کے قیام کے نتائج زمانہ مستقبل میں خوش گوار ثابت ہوئے تو ہم خدمت گزارانِ طب یونانی کو اس کی امید ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ جو اپنی رعایا کے درد دکھ کے سب سے بڑے طبیب ہیں بہ تدریج ۲۰۰ مریضوں کے رکھنے کی منظوری بھی عطا فرما دیں گے۔

حضرت سلطان الحکمۃ اطبیب جہاں بنتے ہیں اس مدرسہ طبیہ کو کالج کی حد تک ترقی دی گئی ہے اور بندگان اقدس واعلیٰ نے اس کالج کا نام "نظامیہ طبی کالج" تجویز فرما کر کالج کو حیات ابدی عطا فرما دی ہے۔

اس کالج میں ہندوستان کے وہ فاضل اطبا طب کا درس دیں گے جو اپنی ماہرانہ بصیرت کے لحاظ سے ہندوستان میں فرد فرید کا درجہ رکھتے ہیں جو اطبا کو علمی تجربہ کرائیں گے اور جدید طب سے بھی روشناس کراتے رہیں گے تاکہ طلبہ جدید مسائل و نظریات سے واقف ہو کر طب یونانی کی بنیادی خصوصیات کو ابھاریں اور جدید سائنس کے مقابلے میں پیش کرنے کی اہلیت حاصل کریں۔ اس لیے صدر شفاخانے کے وارڈ بھی ان سے متعلق کر دیے گئے ہیں۔

ذریعۂ تعلیم اردو زبان رہے گی جو ہماری ملکی اور مادری زبان ہے لیکن درجۂ اعلیٰ میں عربی زبان اور مشرقی علوم سے واقف ہونا ضروری ہوگا تاکہ طلبۂ طب یونانی کے عظیم الشان لاثانی ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ اس کے علاوہ سررشتۂ طبابت یونانی کی یہ بھی خواہش ہے کہ اس کالج کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے اس کا الحاق جامعہ عثمانیہ سے بھی ہو جائے جس کی تحریک کر دی گئی ہے۔ کالج کا جو نصاب مقرر کیا گیا ہے اور درس کے لیے جن فاضل اطبا کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ان کے لحاظ سے نہ صرف یہ امید بجا ہے کہ اس کالج کے سند یافتہ ملک کے طول و عرض میں پھیل کر طب یونانی کی عزت رفتہ کی تجدید اور اس کی ترقی کا باعث ہوں گے بلکہ یہ امید بھی ہے کہ اس نصاب کی تقلید ہندوستان کے دوسرے کالجوں میں بھی کی جائے گی تنظیم جدید کے مصارف کا ایک مختصر خاکہ ذیل میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی جاتی ہے۔

مد شاہی سے سنہ ۱۳۴۷ف میں اس سررشتے کے مصارف ۱،۶۹،۷۴۰ روپے ہوئے تھے لیکن تنظیم جدید کے بعد اس کے مصارف ۳،۳۳،۸۳۲ روپے ہو گئے۔ اسی طرح لوکل فنڈ سے سنہ ۱۳۴۷ف کے مصارف مندرجہ موازنہ ۱،۹۲،۶۹۵ روپے اور سنہ ۱۳۴۸ف میں ۱،۸۹،۳۲۹ روپے ہوئے۔

لوکل فنڈ کی آمدنی کی تقسیم کے ضمن میں اس کا اظہار بھی ضروری ہے کہ شاید اس سلسلے میں آئندہ سررشتۂ طبابت یونانی کو کوئی نقصان پہنچے مگر سررشتہ کو حضرت اقدس واعلیٰ کی حکومت سے کامل توقع ہے کہ کسی حالت میں بھی اس سررشتے کا کوئی ایسا نقصان گوارا نہ فرمایا جائے گا جو اس کی ضروریات میں ادنیٰ رکاوٹ پیدا کر سکے۔

سمع ہمایونی پر اگر [illegible] دواخانجات یونانی کے مرجوعہ کے سالانہ اعداد و شمار پیش کرے۔ (بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ پر)

باب الصحت

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت

اور

صحت بخش خوراک کا مسئلہ

بچوں کو دودھ پلانے کے غیر قدرتی طریقے

(بہ سلسلہ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء)

اگر ماں کے دودھ کی کمی ہو تو اور طریقوں سے دودھ مہیا کرنا چاہیئے۔ اور اس میں مناسب تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ بعض اوقات ماں کا دودھ بالکل نہیں ہوتا۔ اس حالت میں بچہ "بوتل" پر ہی پرورش پاتا ہے۔ گائے کا دودھ اکثر بچوں کو ماں کے دودھ کی بجائے دیا جاتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ گائے کے دودھ میں ماں کے دودھ کے قریب قریب کیلوریز ہوتے ہیں۔ اس کے بعد بکری کے دودھ کا نمبر ہے۔ بھینس کا دودھ بہت طاقت ور ہوتا ہے۔ کیوں کہ اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور کم از کم ۳۰ کیلوریز فی اونس نکلتی ہے۔

بہرحال دودھ کسی قسم کا بھی دیا جائے (سوائے ماں کے دودھ کے) اس میں صاف نتھرا ہوا میٹھا پانی ضرور ملانا چاہیئے۔ گائے، بکری اور بھینس کے دودھ میں انسان کے دودھ کے مقابلے میں پروٹینز (لحمی اجزا) زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانوں کے بچے اس سے بہت جلدی نشو و نما پاتے ہیں۔ مگر پروٹینز کی اتنی مقدار انسانی بچے ہضم نہیں کر سکتے۔ اسی لیے اسے پانی ملا کر کم کیا جاتا ہے۔ پانی ملانے سے اس کے پروٹینز ماں کے دودھ کے پروٹینز کی مقدار کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک نکتہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں کے دودھ میں جو قدرتی شکر (لیکٹوز) ہوتی ہے وہ دوسرے دودھ پلانے والے جانوروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے اور جب ان حیوانات کے دودھ میں پانی ملا دیا جائے تو شکر کی مقدار اور بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیے حیوانوں کے دودھ میں عام شکر ملا کر بچوں کو دیتے ہیں۔

اگر بچے کی عمر دو تین ہی دن کی ہو تو دو حصے پانی اور ایک حصہ دودھ کا تناسب رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ پانی کی مقدار کم کرتے رہنا چاہیئے اور ایک ہفتے کے بعد پانی اور دودھ کو برابر کر دینا چاہیئے۔ چھ مہینے کی عمر میں بچے کو خالص دودھ دے دینا چاہیئے۔ پہلے ہفتے میں شکر کی مقدار چائے کے ایک چمچے بھر (۶ گرام کے قریب) ہونی چاہیئے اور ۶ مہینے کے اندر اندر اسے چار چمچوں (۲۴ گرام کے برابر) تک بڑھا دینی چاہیئے۔

پیدائش کے ابتدائی چار پانچ روز کے دوران میں دن میں تین چار دفعہ دودھ پلانا چاہیئے۔ اس کے بعد سے پہلے مہینے کے آخر تک ۶ دفعہ تک اس رفتار کو بڑھا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد اسے گھٹا کر ۵ دفعہ کر دینا چاہیئے اور قریب قریب پہلے سال کے آخر تک یہی رفتار قائم رکھنی چاہیئے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جن برتنوں میں دودھ اُبالا جائے وہ پہلے خود اُبال کر صاف کر لیے جائیں اور کوئی "غیر قدرتی دودھ" بغیر کھولے بچے کو نہ دیا جائے۔

حیاتین اور معدنی نمکیات دوسرے مہینے کے بعد سے حیاتین "ج" بچے کو ملنی چاہیئے۔ مقدار ۵ ملی گرام روزانہ سے آگے نہیں بڑھانی چاہیئے۔ دس سی۔ سی (چائے کے ڈھائی چمچوں بھر) نارنگی یا ٹماٹر کا رس بالعموم اس ضرورت کو پورا کر دیتا ہے۔ ان دونوں پھلوں کے علاوہ پپیتے اور آم کے رس بھی اس مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

اگر بچہ تن درست ماں یا گائے کا عمدہ دودھ پی رہا ہے تو اسے حیاتین الف کی مزید مقدار دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ دو قطرے روزانہ ۱۵ دن تک مچھلی کا تیل دینا چاہیئے۔ دوسرے مہینے کے آخر تک ایک چائے کے چمچے بھر تک یہ مقدار بڑھا دینی چاہیئے۔

مچھلی کے تیل میں حیاتین ج ہوتی ہے۔ ہندوستان میں سورج کی روشنی سے بھی یہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ شمالی ہندوستان میں بچوں کی ہڈیاں ٹیڑھی ہونے کا مرض عام ہے۔ اس کے انسداد کے لیے تازہ ہوا، کھلی دھوپ اور مچھلی کے تیل کی سفارش کی جاتی ہے۔ شیر خوار بچوں کی خوراک میں حیاتین ج کا ہونا بہت ضروری ہے۔

وقت سے پہلے پیدا ہونے والے اور کم زور اور ناتواں بچوں کی خوراک میں فولاد شامل کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں۔ جن بچوں کو ۹ مہینے تک مسلسل بلا اور کسی خوراک کے صرف دودھ پر پالا جائے تو ان کو کمی خون کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لیے فولاد مختلف طریقوں سے کھلانا چاہیئے۔

دودھ کی قسمیں — بچوں کی خاص غذائیں بہت سے ملکوں میں ڈبے کا دودھ ماں اور گائے کے دودھ کی بجائے پلانے کا رواج ہے جسے محفوظ کیا ہوا دودھ اور ”بچوں کی غذا“ (انفینٹ فوڈ) کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ڈبے کا دودھ صرف امیر آدمیوں تک محدود ہے۔ لیکن غریب آدمیوں کو بھی بچوں کے لیے اس قسم کی ”خوراکیں“ خریدتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس لیے جو لوگ بچوں کی خوراکوں کے انتظام میں لگے ہوئے ہوں انہیں اس قسم کی بنی ہوئی چیزوں کی حقیقت اور ان کی قدر و قیمت کا اچھی طرح اندازہ ہونا چاہیئے۔

اڑا ہوا دودھ جس دودھ کو کسی محفوظ برتن میں بھر کر اس طرح پکایا جائے کہ اس کا پانی اُڑ جائے اور بکٹیریا بالکل مر جائیں تو اُسے اُڑا ہوا دودھ کہتے ہیں۔

ایسے دودھ کو گاڑھا دودھ اور پھیکا جما ہوا دودھ بھی کہتے ہیں۔ یہ معمولی دودھ سے دگنی قوت کے انداز کا ہوتا ہے۔ اس میں پانی ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کی خوراک میں یہ دودھ شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے دودھ میں حیاتین ج بنانے کے دوران میں ضائع ہو جاتی ہے اس لیے جو بچے صرف دودھ پر پرورش پا رہے ہوں انہیں حیاتین ج کسی نہ کسی طرح دی جانی چاہیئے۔ پھلوں کا رس یہ کمی اچھی طرح پوری کر سکتا ہے۔ گائے کے ملاوٹی دودھ یا کم زور گایوں کے تازہ دودھ کے مقابلے میں عمدہ قسم کے دودھ سے ”بنے ہوئے دودھ“ کو طاقت کے اعتبار سے ترجیح دی جا سکتی ہے۔

میٹھا جما ہوا دودھ جس طرح ”اڑایا ہوا دودھ“ بنایا جاتا ہے اس طرح منجمد (کنڈینسڈ) دودھ بنتا ہے۔ اُسے کم درجۂ حرارت پر پکایا جاتا ہے۔ بنانے کے دوران میں گنّے کے رس کی خاصی مقدار اس میں ملائی جاتی ہے۔ اس قسم کے تیار دودھ میں ۴۰ فی صدی کے قریب گنے کی شکر ملی ہوئی ہوتی ہے۔ میٹھے منجمد دودھ کی دودھ پیتے بچوں کے لیے سفارش نہیں کی جا سکتی۔ شکر کی زیادتی کے باعث چربی، نمکوں اور پروٹینز لحمی اجزا کی اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مٹھاس کی زیادتی کے باعث آنتوں میں گڑبڑ اور پیٹ کی دوسری خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

دودھ سفوف کی شکل میں یہ گائے کا دودھ ہوتا ہے جسے مختلف صنعتی طریقوں سے نہایت شدید درجۂ حرارت کے ذریعے اس طرح اُڑایا جاتا ہے کہ آخر میں دودھ خشک ہو کر سفوف جیسی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس سفوف میں اگر آٹھ حصے پانی ملایا جائے تو بچوں کو یہ غذا دی جا سکتی ہے۔ بعض دودھوں کو ”ماں کے دودھ جیسا“ کہہ کر اکثر کارخانے فروخت کر رہے ہیں۔ بہر حال کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ حیاتین ج کی مقدار بچے کو مسلسل مہیا ہوتی رہے خصوصاً جب کہ بچہ خشک دودھ کی خوراک پر ہی پرورش پا رہا ہو۔

یہ خشک دودھ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بڑھیا دودھ وہ ہے جو مکھن اور ملائی والے عمدہ دودھ سے تیار کیا گیا ہو۔ بازار میں جو معمولی قسم کا خشک دودھ ملتا ہے وہ عموماً ناقص دودھ سے بنایا جاتا ہے۔ مکھن نکالے ہوئے دودھ پر کسی بچے کی پرورش نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ صرف اس پر بچے کو پالنا اسے حیاتین ا سے محروم کرنا ہے، جس سے آنکھوں کا ایک مرض (تلین نسیج القرنیہ) پیدا ہو جاتا ہے اور بینائی بھی جاتی رہتی ہے۔ اگر میٹھا مکھن نکالا ہوا دودھ اس طرح دیا جائے تو اور بھی مضر ہوتا ہے۔ اگر ایسے دودھ میں کوئی قسم حیاتین ا (جیسے مچھلی کا تیل) ملا دیا جائے تو اس سے یہ خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ اگر بچے کے ماں باپ بہت ہی غریب ہیں تو خیر ایسے دودھ کی سفارش کی جا سکتی ہے بشرطیکہ

اس کے ساتھ کبھی کبھی حیاتین ا کی مکمل خوراک ایسے بچوں کو مہیا ہوتی رہے۔ زیادہ عمر کے بچوں کو جنہیں دوسری قسم کی غذائیں بھی مل رہی ہوں، بے مکھن کے دودھ سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

بچوں کی خوراکوں کی مختلف صورتیں

(ا) خشک دودھ جو کے ساتھ۔ غریبوں میں اس قسم کی خوراک بچوں کے لیے تجویز کرنا بہت کم مقبول ہو سکتا ہے۔ زیادہ عرصے تک اس قسم کی غذا دینا بھی مفید نہیں ہے۔ کیوں کہ اس طرح دودھ میں تبدیل کیے ہوئے نشاستے کی مقدار ۵۰ فی صدی تک ہو جاتی ہے۔ جو کارآمد نہیں۔

(ب) خشک دودھ بغیر جو کے۔ ان چیزوں کے بارے میں اسی بنیاد پر اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ان میں نشاستے کی زیادتی ہوتی ہے۔ چھ مہینے سے کم عمر کے بچوں کے لیے اس قسم کا غیر مبدّل نشاستہ بھاری ثابت ہوتا ہے۔

(ج) صرف غلّوں کی خوراک۔ بعض بچوں کی خوراکیں ایسی بھی بکتی ہیں جو صرف گیہوں یا چاول جیسے غلّوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اس قسم کی خوراک پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ان میں بھی کم عمر بچوں کے جسم کے لیے نشو و نما کی قوت پیدا کرنے کا جوہر کم ہوتا ہے۔ ہاں ایسی خوراکیں بہت کم قیمت پر ملتی ہیں۔ اس لیے لوگ ان کی طرف متوجہ ہیں۔

جمعیتہ الاقوام کے مقرر کردہ غذائی ماہروں کے ایک کمیشن نے دودھ پلانے کے زمانے کی مدّت کے متعلق ان الفاظ میں اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں؛

> "ماں کا دودھ چھوٹے بچوں کے لیے قدرتی غذا ہے۔ حیوانوں کے دودھ بہر حال اس کے مقابلے میں کم حیثیت رکھتے ہیں۔ کم سے کم چھ مہینے تک ضرور ماں کو دودھ بچے کو پلانا چاہیئے اگرچہ اس وقت ملی جلی خوراک بھی دی جا سکتی ہے۔ نو مہینے تک ملی جلی خوراک یعنی دیگر غذا کے ساتھ ماں کا دودھ ملتا رہے تو اچھا ہے۔"

ایک معیاری طریقۂ عمل دودھ پلانے کے زمانے کا یہ ہے کہ جس بچے کی پرورش ماں کے دودھ پر ہو رہی ہو اس کو چھ مہینے گزرنے کے بعد تھوڑے سے گائے کے دودھ اور کچھ بھاری غذا پر لگا دیا جائے پھر اسی نسبت سے ماں کے دودھ کی مقدار کم کر دی جائے۔ دس مہینے کی عمر ہو جانے کے بعد ماں کا دودھ بالکل بند کر دیا جائے اور اس کی بجائے گائے کے دودھ پر بچے کو لگا دیا جائے۔ دودھ پلانے کے زمانے میں بھاری غذائیں کئی ہو سکتی ہیں۔ مُرمُرے، مختلف قسم کے ستّو، نرم روٹی کے ٹکڑے، گھی لگی ہوئی چپاتی کے ورق، دالیں، ننھے ننھے ترکاری کے ٹکڑے۔ نرم پکی ہوئی سبزی، پھلوں کا رس اور انڈے کی زردی وغیرہ۔ سبزیوں کے شوربے بھی بچوں کو دیئے جا سکتے ہیں۔ ابتدائی مہینوں میں بچّہ کسی قسم کا بھی نشاستہ ہضم نہیں کر سکتا۔ اس لیے اُسے ٹھوس غذا نہیں دینی چاہیئے۔ اس قسم کی غذا سے بچوں کی آنتوں کے کام میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر چھ مہینے کے بعد وہ نشاستہ ہضم کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور وہ اناج کی چیزیں کھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

ایک سال کی عمر میں بچوں کو ایسی ٹھوس غذا کافی مقدار میں ملنی چاہیئے جس میں غلّے، دالیں، ترکاریاں اور پھل وغیرہ شامل ہوں۔ مگر غذا میں زیادہ حصّہ دودھ ہی کا ہونا چاہیئے۔

عملی طور پر بہبودیٔ بچّگان کے کام کی مشکلات

اوپر ہم بچوں کی خوراک کے بارے میں کچھ ہدایات لکھ چکے ہیں۔ بچوں کی پرورش اور بہبودی کا کام کرنے والوں کو گھروں میں سب سے بڑی دقت جو پیش آتی ہے وہ غریب ماؤں کی ہے۔ وہ ایسی خوراک بالخصوص دودھ مہیا نہیں کر سکتیں اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی روپیہ بھی نہیں ہے۔ ایسے بچے جب تک اپنی ماں کا دودھ پیتے رہتے ہیں اس وقت تک تو خیر ٹھیک رہتے ہیں۔ مگر جوں ہی وہ ملی جلی غذا کھانے لگتے ہیں۔ اور دودھ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے صرف پانی اور ٹھوس غذا پر بیچارے گزارہ کرتے ہیں تو اُس وقت ان کی جسمانی نشو و نما خراب ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے امراض ان کو گھیرے رہتے ہیں۔

ایسی حالتوں میں ماؤں کو یہی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ دو سال تک برابر بچے کو دودھ پلاتی رہیں۔ بشرطیکہ اس دوران میں ان

کو مناسب غذا ملتی رہے اور بچے کو رفتہ رفتہ ٹھوس غذا کا عادی بنایا جاتا رہے ۔ اس طرح کرنے سے کچھ قابل اطمینان نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ظاہر میں تن درست نظر آنے والی ماؤں کے بچوں کی پرورش بھی اکثر ان کے دودھ پر ٹھیک طریقے پر نہیں ہوتی ۔ اگر ماؤں کی غذاؤں میں طاقت ور چیزیں شامل کر دی جائیں تو دودھ کی پیدائش اور اس کی حیثیت بڑھ جائے گی اور اوپر والا اندیشہ کم ہو جائے گا ۔ اسی کے ساتھ ان بچوں کو کچھ گائے کا دودھ بھی دیا جائے تو بہت ہی مفید ہوگا ۔ جن بچوں کی دودھ کی خوراک ناکافی ہو انہیں بے مکھن کا دودھ تھوڑے سے مچھلی کے تیل کے ساتھ دیا جا سکتا ہے ۔ بہت چھوٹے بچوں کی غذا میں غلّوں کی مدد سے کیلوریز کے اضافے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ اس سے بہت سے لوگ فائدہ اُٹھا سکیں ۔

میل کے چاول گیہوں اور تمام ترکاریوں سے بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ اداروں میں کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بتائیں کہ کس طرح ترکاریوں ، پھلوں اور دیگر معمولی چیزوں سے مقامی دستور کے مطابق مائیں بچوں کے لیے مناسب غذائیں تیار کریں ۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں ساڑھے بارہ لاکھ بچے ایک سال کی عمر پانے سے پہلے ہی مر گئے ۔ ان بچوں کی موت کا بڑا سبب اکثر حالتوں میں ناقص غذائیّت تھی ۔

آنے والے نقشوں کے متعلّق

ان نقشوں میں جو غذائیں وغیرہ درج کی گئی ہیں وہ سب کی سب عام اور ہندوستان میں ہر جگہ ملنے والی ہیں ۔ یہ سب شہر کونوؔر جنوبی ہند میں ملتی ہیں ۔ بعض غذائیں ہندوستان کے دیگر مقامات سے حاصل کی گئی تھیں ۔ کچھ یوروپین غذائیں اور ترکاریاں کوٹم ٹبور کے مقام پر جو سطح سمندر سے ۶ ہزار فٹ بلند ہے بنائی اور حاصل کی گئی تھیں ۔ تمام چیزیں نہایت تازہ حالت میں تجربے کے لیے مہیا کی گئی تھیں ۔

جو ہندسے نقشوں میں دیے گئے ہیں وہ فی صدی کی نسبت کو ظاہر کرتے ہیں ۔ یعنے فی سینکڑہ گرام کتنے گرام ہوتے ہیں ۔ فولاد کی نسبت فی ملی گرام فی سینکڑہ گرام سے ظاہر کی گئی ہے ۔ ہندوستان میں جگہ جگہ مختلف پیمانے استعمال میں آتے ہیں ۔ اس لیے وزنوں کا کوئی خاص پیمانہ طے کرنا بھی دشوار تھا ۔ بہر حال استعمال کیے ہوئے پیمانوں کی تشریح دوسرے پیمانوں سے کی جاتی ہے ۔

۱۰۰۰ گرام (ایک کلو) .... (۲ ر ۲) پونڈ (انگریزی)

″ ″ .... (۲ ر ۸۷) تولہ (دیسی)

۱۰۰ ″ .... (۵ ر ۳) اونس (انگریزی)

″ ″ .... (۷۵ ر ۸) تولہ (دیسی)

ایک پونڈ (انگریزی) .... (۶ ر ۴۵۳) گرام

ایک اونس (انگریزی) .... (۴ ر ۲۸) گرام

ایک تولہ (دیسی) .... (۴ ر ۱۱) گرام

ایک سیر (دیسی) .... (۲ پونڈ انگریزی = ۲ ر ۹۰۷ گرام)

ایک چھٹانک ، (دو اونس) .... (۸ ر ۵۶) گرام

جس جگہ یہ (+ + +) نشانات ہیں وہ زیادتی اور شدّت تاثیر کو ظاہر کرتے ہیں ۔ صرف یہ (+) نشان اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حیاتین اس غذا میں پائی تو جاتی ہیں مگر اس قدر نہیں کہ اسے اچھا ماخذ تسلیم کیا جا سکے ۔ "معمولی" سے مراد یہ ہے کہ کیمیاوی تجزیے میں حیاتین اس غذا میں پائی گئی ۔ مگر در اصل اس چیز کو عام روزمرّہ کے استعمال میں حیاتین والی غذا تسلیم نہیں کیا جا سکتا ۔ کیوں کہ اس میں حیاتین کی مقدار نہایت ہی معمولی اور بے حقیقت ہے ۔

جس جگہ کوئی ہندسہ نہیں ہے یا کوئی تخمینہ ظاہر نہیں کیا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک اس کا تجربہ نہیں ہوا ہے ۔

نوٹ :۔ بہت سی غذاؤں کے تجزیے ایسے وقت بھی کیے گئے جب کہ جدولیں تیار ہو چکی تھیں بعد میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں اُنہیں علیحدہ ضمیمہ "ب" میں درج کیا گیا ہے ۔

ہندوستانی غذاؤں کا تجزیہ

اناج وغیرہ کے کیمیاوی اجزاء

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر اکسٹریکٹ) فی صدی	معدنی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	۱۰۰ گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب۱ (بین الاقوامی اکائی) فی صد گرام	حیاتین ب۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
اراروٹ کا آٹا	۱۶ر۵	۰ر۲	۱ر۰	۰ر۱	۰	۸۳ر۱	۰ر۰۱	۰ر۰۲	۱ر۰	۳۳۴	صفر	۰	۰	۰	
باجرا	۱۲ر۴	۱۱ر۶	۵ر۰	۲ر۷	۱ر۲	۶۷ر۱	۰ر۰۵	۰ر۳۵	۸ر۸	۳۶۰	۲۲۰	۱۱۰	معمولی	۰	
جَو	۱۲ر۵	۱۱ر۵	۱ر۳	۱ر۵	۳ر۹	۶۹ر۳	۰ر۰۳	۰ر۲۳	۳ر۷	۳۳۵	۰	۱۵۰	〃	۰	
جوار	۱۱ر۹	۱۰ر۴	۱ر۹	۱ر۸	۰	۷۴ر۰	۰ر۰۳	۰ر۲۸	۶ر۲	۳۵۵	۱۳۶	۷۵	〃	۰	
کنگنی	۱۱ر۲	۱۲ر۳	۴ر۷	۳ر۲	۸ر۰	۶۰ر۶	۰ر۰۳	۰ر۲۹	۶ر۳	۳۳۴	۵۴	۱۹۵	〃	۰	
مکئی کچی	۷۹ر۴	۴ر۳	۰ر۵	۰ر۷	۰	۱۵ر۱	۰ر۰۱	۰ر۱۰	۰ر۷	۸۲	۴۲	۰	۰	۴	
مکئی پکی	۱۴ر۹	۱۱ر۱	۳ر۶	۱ر۵	۲ر۷	۶۶ر۲	۰ر۰۱	۰ر۳۳	۲ر۱	۳۴۲	۰	۰	۰	۰	
مکھانہ	۱۲ر۸	۹ر۷	۰ر۱	۰ر۵	۰	۷۶ر۹	۰ر۰۲	۰ر۰۹	۱ر۴	۳۴۸	خفیف	۰	۰	۰	
جئی	۱۰ر۷	۱۳ر۶	۷ر۶	۱ر۸	۳ر۵	۶۲ر۸	۰ر۰۵	۰ر۳۸	۳ر۸	۳۷۴	〃	۳۲۵	۰	۰	
اروا چاول[۱]	۱۲ر۲	۸ر۵	۰ر۶	۰ر۷	۰	۷۸ر۰	۰ر۰۱	۰ر۱۷	۲ر۲	۳۵۱	۴	۶۰	معمولی	۰	
اوسنا چاول[۱]	۱۲ر۶	۸ر۵	۰ر۶	۰ر۹	۰	۷۷ر۴	۰ر۰۱	۰ر۲۸	۲ر۸	۳۴۹	۱۵	۹۰	۰	۰	
اروا چاول[۲]	۱۳ر۰۶	۶ر۹	۰ر۴	۰ر۵	۰	۷۹ر۲	۰ر۰۱	۰ر۱۱	۱ر۰	۳۴۸	۰	۲۰		۰	
اوسنا چاول[۲]	۱۳ر۳	۶ر۴	۰ر۴	۰ر۸	۰	۷۹ر۱	۰ر۰۱	۰ر۱۵	۲ر۲	۳۴۶	۰	۶۰		۰	
چاول سفید	۱۳ر۰	۷ر۵	۰ر۴	۰ر۴	۰	۷۸ر۷	۰ر۰۱	۰ر۰۸	۳ر۳	۳۴۸	۰	۰		۰	
چاول کالا چھلکا	۱۳ر۳	۷ر۷	۱ر۳	۱ر۳	۰ر۷	۷۶ر۷	۰ر۰۱	۰ر۲۴	۴ر۹	۳۴۹	۰	۰		۰	
پوچلہ	۱۲ر۳	۶ر۶	۱ر۲	۱ر۸	۰	۷۸ر۲	۰ر۰۲	۰ر۲۲	۸ر۰	۳۵۰	۰	۷۰	معمولی	۰	
مُرمُرا	۱۳ر۷	۷ر۵	۰ر۱	۳ر۴	۰	۷۴ر۳	۰ر۰۲	۰ر۱۶	۶ر۲	۳۲۸	۰	۷۰	بالکل نہیں	۰	
ساگودانہ	۱۲ر۲	۰ر۲	۰ر۲	۰ر۳	۰	۸۷ر۷	۰ر۰۲	۰ر۰۱	۱ر۳	۳۵۱	۰	۰	۰	۰	
کٹکی	۱۱ر۵	۷ر۷	۴ر۷	۴ر۸	۷ر۶	۶۳ر۷	۰ر۰۲	۰ر۳۶	۷ر۱	۳۲۸	خفیف	۰	معمولی	۰	
سنگھاڑا خشک	۱۳ر۸	۱۳ر۴	۰ر۸	۳ر۱	۰	۶۸ر۹	۰ر۰۷	۰ر۴۴	۲ر۴	۳۳۶	〃	۰	۰	۰	
سِوئیں	۱۱ر۷	۸ر۷	۰ر۴	۰ر۵	۰	۷۸ر۷	۰ر۰۲	۰ر۰۸	۰ر۳	۳۵۸	〃	۰	۰	۰	
گیہوں	۱۲ر۸	۱۱ر۸	۱ر۵	۱ر۵	۱ر۲	۷۱ر۲	۰ر۰۵	۰ر۳۲	۵ر۳	۳۴۶	۱۰۸	۱۸۰	+	۰	
میدا	۱۳ر۳	۱۱ر۰	۰ر۹	۰ر۴	۰ر۳	۷۴ر۱	۰ر۰۲	۰ر۰۹	۱ر۰	۳۴۹	۰	۰	۰	۰	

نوٹ:- تمام پورے غلّے حیاتین ب۱ سے مالا مال ہوتے ہیں۔ مگر چکّی میں پسنے سے ان کی حیاتین کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ چکّی میں دلے ہوئے سفید چاولوں میں دلے اور پسے جانے کے بعد بھی حیاتین ب۱ قائم رہتی ہے۔

دالوں کے کیمیاوی اجزا

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر از اخراج) ہوا فی صدی	ارضی اجزا فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	۱۰۰ گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب ا بین الاقوامی اکائی فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
چنا	۹٫۸	۱۷٫۱	۵٫۳	۲٫۷	۳٫۹	۶۱٫۲	۰٫۱۹	۰٫۲۴	۹٫۸	۳۶۱	۳۱۶	۱۰۰	+ +	۰	باہر کا چھلکا
چنا بھنا ہوا	۱۱٫۲	۲۲٫۵	۵٫۲	۲٫۲	۰	۵۸٫۹	۰٫۷	۰٫۳۱	۸٫۹	۳۷۲	۰	۰	۰	۰	باہر کے چھلکے کے بغیر
اڑد	۱۰٫۹	۲۴٫۰	۱٫۴	۳٫۴	۰	۶۰٫۳	۰٫۲۰	۳٫۳۷	۹٫۸	۳۵۰	۶۴	۱۴۰	+ +	۰	
بڑا لوبیا	۱۲٫۰	۲۴٫۶	۰٫۷	۳٫۲	۳٫۸	۵۵٫۷	۰٫۰۷	۰٫۴۹	۳٫۸	۳۲۷	۶۰	۰	+ +	۰	
مونگ	۹٫۶	۴٫۹	۰٫۸	۳٫۲	۱٫۴	۶۰٫۱	۰٫۰۶	۰٫۴۵	۲٫۰	۳۴۷	خفیف	۰	کچھ نہیں	۰	
کلتھی	۱۰٫۴	۲۴٫۰	۱٫۳	۳٫۶	۴٫۱	۵۶٫۶	۰٫۱۴	۰٫۲۸	۸٫۴	۳۳۴	۱۵۸	۱۵۵	+ +	۰	باہر کے چھلکے کے ساتھ
دال مسور	۱۲٫۴	۲۵٫۱	۰٫۷	۲٫۱	۰	۵۹٫۷	۰٫۱۳	۰٫۲۵	۲٫۰	۳۴۶	۴۵۰	۱۵۰	+	۰	
بڑا مٹر	۱۶٫۰	۱۹٫۷	۱٫۱	۲٫۱	۴٫۵	۵۶٫۶	۰٫۰۷	۰٫۳۰	۴٫۴	۳۱۵	۰	۱۵۰	۰	۰	باہر کے چھلکے کے بغیر
بھنا مٹر	۹٫۹	۲۲٫۹	۱٫۴	۲٫۳	۰	۶۳٫۵	۰٫۰۳	۰٫۳۶	۵٫۰	۳۵۸	۰	۰	۰	۰	
لوبیا	۱۲٫۷	۲۳٫۴	۱٫۳	۲٫۹	۰	۵۹٫۷	۰٫۰۸	۰٫۴۳	۴٫۳	۳۴۴	۰	۰	۰	۰	
دال ارہر	۱۵٫۲	۲۲٫۳	۱٫۷	۳٫۶	۰	۵۷٫۲	۰٫۱۴	۰٫۲۶	۸٫۸	۳۳۳	۲۲۰	۱۵۰	+ +	۰	
سویابین	۸٫۱	۴۳٫۲	۱۹٫۵	۴٫۶	۳٫۷	۲۰٫۹	۰٫۲۴	۰٫۶۹	۱۱٫۵	۴۳۲	۷۱۰	۳۰۰	+ +	۰	

پتّے دار ترکاریوں کے کیمیاوی اجزاء

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر از اخراج) ہوا فی صدی	ارضی اجزا فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	۱۰۰ گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب ا بین الاقوامی اکائی فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
ساگ چولائی	۸۵٫۸	۴٫۹	۰٫۵	۳٫۱	۰	۵٫۷	۰٫۵۰	۰٫۱۰	۲۱٫۴	۴۷	۱۱۰۰۰	۱۰	+	۱۷۳	
کانٹے والی چولائی	۸۵٫۰	۳٫۰	۰٫۳	۳٫۶	۰	۸٫۱	۰٫۸۰	۰٫۰۵۵	۲۲٫۹	۴۷	۰	۰	۰	۰	۰
بانس	۸۷٫۱	۳٫۹	۰٫۱	۱٫۴	۰	۷٫۵	۰٫۰۲	۰٫۰۹	۰٫۱	۴۷	خفیف	۰	۰	۰	۰
ساگ بتھوا	۸۷٫۹	۴٫۷	۰٫۴	۳٫۳	۰	۳٫۷	۰٫۱۵	۰٫۰۸	۴٫۲	۳۷	۰	۰	۰	۰	۰
بند گوبھی	۹۰٫۲	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۶	۱٫۰	۶٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۰٫۸	۳۲	۲۰۰۰	۵۰	۰	۱۲۴	۰
گاجر کے پتے	۸۳٫۳	۵٫۱	۰٫۵	۲٫۸	۰	۸٫۳	۰٫۳۴	۰٫۱۱	۸٫۸	۵۸	۰	۰	۰	۰	۰
اجوائن کا پتہ	۸۱٫۲	۶٫۰	۰٫۶	۲٫۱	۰	۸٫۶	۰٫۲۳	۰٫۱۴	۶٫۳	۶۴	۵۷۶۰ ۷۴۷۰	خفیف	۰	۶۲	۰
دھنیہ	۸۷٫۹	۳٫۳	۰٫۶	۱٫۷	۰	۶٫۵	۰٫۱۴	۰٫۰۶	۱۰٫۰	۴۵		۰	۰	۰	۰
گنڈھیلہ	۶۶٫۳	۶٫۱	۱٫۰	۴٫۲	۰	۱۶٫۰	۰٫۸۱	۰٫۰۶	۳٫۱	۹۷	۱۲۶۰۰	۰	+ +	۱۳۵	۰
سیم	۷۵٫۰	۶٫۷	۱٫۷	۲٫۳	۰٫۹	۱۳٫۴	۰٫۴۴	۰٫۰۷	۷٫۰	۹۶	۱۱۳۳۰	۷۰	۰	۲۳۰	۰
ساگ میتھی	۸۱٫۸	۴٫۹	۰٫۹	۱٫۶	۱٫۰	۹٫۸	۰٫۴۷	۰٫۰۵	۱۶٫۹	۶۷	۳۸۶۰	۷۰	۰		۰
بالوں	۸۲٫۳	۵٫۸	۱٫۰	۲٫۲	۰	۸٫۷	۰٫۳۶	۰٫۱۱	۲۸٫۶	۶۷	۰	۵۰	۰	۰	۰
ساگ چنا	۶۰٫۶	۸٫۲	۰٫۵	۳٫۵	۰	۲۱٫۲	۰٫۳۱	۰٫۲۱	۲۸٫۳	۱۴۶	۶۷۰۰	۰	۰	۰	۰
شہتوت	۹۲٫۹	۲٫۱	۰٫۳	۱٫۲	۰٫۵	۳٫۰	۰٫۰۵	۰٫۳	۲٫۴	۲۳	۲۲۰۰	۹۰	۰	۱۵	۰
پودینہ	۸۳٫۰	۴٫۸	۰٫۶	۱٫۶	۲٫۰	۸٫۰	۰٫۲۰	۰٫۰۸	۱۵٫۷	۵۷	۲۷۰۰	۰	۰	۰	۰
نیم پختہ	۵۹٫۴	۷٫۱	۱٫۰	۳٫۴	۶٫۲	۲۲٫۹	۰٫۵۱	۰٫۰۸	۱۷٫۱	۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰
نیم خام	۵۹٫۳	۱۱٫۷	۳٫۰	۲٫۶	۲٫۲	۲۱٫۲	۰٫۱۳	۰٫۱۹	۲۵٫۳	۱۵۰	۴۵۶۰	۰	۰	۰	۰
پالک	۹۱٫۷	۱٫۹	۰٫۹	۱٫۵	۰	۴٫۰	۰٫۰۶	۰٫۰۱	۵٫۰	۳۲	۲۶۳۰ ۳۵۰۰	۷۰	۰	۴۸	۰
پتہ سویابین	۷۹٫۵	۶٫۰	۰٫۵	۳٫۲	۰	۱۰٫۸	۰٫۱۸	۰٫۱۹	۸٫۰	۷۲	۰	۰	۰	۰	۰

زمین دوز ترکاریاں

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر اخراج) ہوا فی صدی	معدنی اجزا فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	... گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب۱ (انیورین) قوائی اکائی فی صد گرام	حیاتین ب	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
چقندر	۸۲٫۸	۱٫۷	۰٫۱	۰٫۸	۰	۱۳٫۶	۰٫۲۰	۰٫۰۶	۱٫۰	۶۲	مفقود	۷۰	۰	<۸۹	۰
گاجر	۸۶٫۰	۰٫۹	۰٫۱	۱٫۱	۱٫۲	۱۰٫۷	۰٫۰۸	۰٫۰۳	۱٫۵	۴۷	۲۰۲۰ تا ۴۴۲۰۰	۶۰	۰	۳	۰
اروی	۷۳٫۱	۳٫۰	۰٫۱	۱٫۷	۰	۲۲٫۱	۰٫۰۴	۰٫۱۴	۲٫۱	۱۰۱	۴۰	۸۰	+	خفیف	۰
بڑی پیاز	۸۶٫۸	۱٫۲	۰٫۰	۰٫۴	۰	۱۱٫۶	۰٫۱۸	۰٫۵	۰٫۷	۵۱	۰	۰	۰	۰	۰
چھوٹی پیاز	۸۴٫۳	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۶	۰	۱۳٫۲	۰٫۰۴	۰٫۰۶	۱٫۲	۶۱	۲۵	۴۰	۰	۱۱	۰
آلو	۷۴٫۷	۱٫۶	۰٫۱	۰٫۶	۰	۲۲٫۹	۰٫۱	۰٫۰۳	۰٫۷	۹۹	۴۰	۲۰	++	۱۷	۰
لال مولی	۹۰٫۸	۰٫۶	۰٫۳	۰٫۹	۰	۷٫۴	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۰٫۵	۳۵	۰	۰	۰	۰	۰
سفید مولی	۹۴٫۴	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۶	۰	۴٫۲	۰٫۰۵	۰٫۰۳	۰٫۴	۳۱	۳	۳۶	۰	۱۷ ۱۵	۰
شکرقند	۶۶٫۵	۱٫۲	۰٫۳	۱٫۰	۰	۳۱٫۰	۰٫۰۲	۰٫۰۳	۰٫۸	۱۳۲	۱۰	۰	++	۲۴	۰
شملہ آلو	۵۹٫۴	۰٫۷	۰٫۲	۱٫۱	۰	۳۸٫۷	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۰٫۹	۱۵۹	صفر	۱۵	۰	۰	۰
زمین قند	۷۸٫۷	۱٫۲	۰٫۱	۰٫۸	۰٫۸	۱۸٫۴	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۰٫۶	۷۹	۴۳۴	۲۰	++	خفیف	۰
رتالو	۶۹٫۹	۱٫۴	۰٫۱	۱٫۶	۰	۲۷٫۰	۰٫۰۶	۰٫۰۳	۱٫۳	۱۱۵	۰	۲۴	۰	″	۰

نوٹ:۔ < ریاضی کی علامت ہے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ظاہر کی ہوئی مقدار اصل نسبت سے اس قدر زیادہ فاضل ہے جو اس کے سامنے درج ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵) تاکہ حضرت ظل سبحانی کے "ضمیر منیر پر یہ ظاہر ہو سکے کہ حضور پُر نور کی توجہات گرامی سے ملک کا رجحان یوماً فیوماً اس طب کی طرف ترقی پذیر ہے جہاں پناہ! اس میں شبہ نہیں کہ سررشتے کی ضرورت بہت زیادہ ہیں اور سررشتے کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے اپنے کالج کے لیے اقامت خانے بنوانا ہیں۔ عملی اور نظری ریسرچ کے لیے مہتم بالشان معمل کی احتیاج ہے ادویہ کی کاشت اور تجربے کے لیے زمین اور روپیہ درکار ہے۔ کالج کے کتب خانے کو اس کے شایان شان بنانے کی ضرورت ہے۔ لیکن سررشتہ واقف ہے کہ جو کچھ اس کو اب دیا گیا ہے اگر اس سے اچھی طرح کام لیا اور اپنے آپ کو مزید ترقی کا اہل ثابت کیا تو سررشتہ کی اہم ضروریات بھی توجہ خسروانہ سے محروم نہ رہیں گی اور ہم اپنے اجداد کے طبی کارناموں کو علمی لباس میں پیش کر کے جدید سائنس کو بتا سکیں گے کہ ان کی ساری ترقی کا سرچشمہ اصل میں طب یونانی ہی ہے — جہاں پناہ! اب ہم جان نثاران اطبائے یونانی بہ کمال ادب بارگاہ سلطانی میں اپنی دلی عقیدت اور سپاس گزاری پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور درگاہ رب العالمین میں دست بدعا ہیں کہ :۔

	دواخانجات بلدہ	دواخانجات اضلاع
۱۳۴۵ف	(۱۳۶۴۷۶۸)	(۱۴۰۲۱۵۹)
۱۳۴۶ف	(۱۵۵۳۲۰۳)	(۱۴۵۲۶۵۷)
۱۳۴۷ف	(۱۵۸۶۶۱۹)	(۱۶۸۶۱۴۴)

"الٰہی ہمارے بادشاہ حکمت پناہ، ہمارے فن کے مربی، ہمارے فن کے سرپرست کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت باکرامت رکھ اور شاہزادگان بلند اقبال اور شاہزادیاں فرخ فال کی عمر و اقبال میں روز افزوں ترقی عطا فرما" فقط زیادہ حد ادب ۔ عرضی، فدوی تابع حکیم محمد مقصود علی خاں ناظم سررشتہ منجانب محکمہ طبابت یونانی سرکار عالی

(بقیہ صفحہ ۱۶)

کیا اب بھی اس کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ ہمارے ماہرین فن قدرت کے کاموں میں زبردستی اپنی ٹانگ اڑا کر نہ خود کچھ کر سکیں اور نہ قدرت کو کرنے دیں اور اپنی حماقت سے قدرت کو اس بات پر مجبور کر دیں کہ آبادی کا مقررہ تناسب قائم رکھنے کے لئے قدرت کے جب امیروں کے گھر اولاد سے خالی نظر آئیں تو وہ مجبوراً غریبوں کے گھروں میں بچوں کی غیر معمولی افراط کر دے جیسا کہ امریکہ میں اس نے کرنا شروع بھی کر دیا ہے۔

میں آخر میں ان ہمدرد بنی نوع "ماہرین فن" کی خدمت میں بس اتنا اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قدرت سے جنگ کر کے اور اس کے کاموں میں بے ضرورت دخل دے کر ایسی مصیبت اپنے سر مول نہ لیں کہ قوم میں غریبوں کے گھروں میں تو اتنے بچے ہوں کہ انہیں زندہ رہنے کے لئے سوکھے ٹکڑے بھی بمشکل میسر آئیں اور امیروں کے گھروں میں جہاں وہ پرورش پاتے ہیں بچوں کا وجود ہی نہ ہو۔ یہ انفرادی مسئلہ نہیں بلکہ قومی مسئلہ ہے۔

بچّہ کَشی اور بچّہ کُشی

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی

زورِ بیان اور زورِ قلم کے ذریعے سے اِس سے پہلے بھی ہزار ہا اچھی باتوں کو بُرا، اور بُری باتوں کو اچھا کر کے دکھایا جا چکا ہے بسا اوقات ایک جادو بیان مقرر ایک مجمعِ عام میں تقریر کر کے محض اپنے زورِ زبان کی بدولت تمام مجمع کو ہمیشہ کے لئے نہ سہی لیکن تھوڑی دیر کے لئے ضرور اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے، اور وہ لوگ بھی جو اس سے مختلف رائے رکھتے ہیں الفاظ کے اس طوفانِ عظیم کے سامنے ٹھیرنے اور اُس کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے ساتھ بہے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک جادو نگار ادیب بھی اپنے مضمون یا اپنی کتاب کے پڑھنے والوں پر کچھ ایسا سحر کر دیتا ہے کہ جس وقت تک وہ کتاب یا وہ مضمون پیش نظر رہتا ہے اس وقت تک اس کے خلاف ایک بات بھی ذہن میں نہیں آتی۔ موجودہ زمانے میں ہر قسم کے پروپگنڈے کی کامیابی کا راز یہی ہے۔

ضبطِ تولید کے متعلق مغربی ممالک میں جو اس قدر پروپگنڈا کیا گیا تھا وہ بھی زیادہ تر اسی اصول پر مبنی تھا۔ اب سے چند سال پہلے امریکہ اور یورپ سے یہ آگ لگی اور کچھ ایسا زور پکڑا کہ غریب اور فاقہ زدہ مشرق بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ یورپ سے آئی ہوئی ہر نئی چیز اور یورپ کے دماغ سے نکلی ہوئی ہر اختراع چوں کہ ہندوستان کے لئے قرآن اور حدیث کا حکم رکھتی ہے لہٰذا ضبطِ تولید کی وبا کو بھی "مرحبا" اور "خوش آمدید" کہہ کر ہندوستان نے لیا اور امراء کے طبقے نے بالعموم کسی نہ کسی حد تک اس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ کسی کو یہ سوچنے کی ضرورت نہ تھی کہ یہ تحریک مضر ہے یا مفید۔

'ہمدردِ صحت' کا خدا بھلا کرے کہ اس نے اس تحریک کو اپنے سالانہ نمبر کا موضوع بنا کر لوگوں کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ اپنی کہیں، دوسروں کی سنیں۔ اور پھر ایک رائے قائم کریں۔ میں اس بات سے ناواقف نہیں ہوں کہ عیش پسند اور راحت طلب طبیعتیں جو بچوں کی کِلبِل سے کراہت اور ان کی ہر وقت کی چیخ پکار سے نفرت کرتی تھیں انہیں "ماہرینِ فن" کا ایجاد کردہ ایک بظاہر معقول سا عذر ہاتھ آ گیا ہے اور وہ آسانی سے اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ اور اُدھر عورتوں کے دل میں بھی یہ خوف بٹھا دیا گیا ہے کہ استقرارِ حمل سے ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے، اور بچوں کو دودھ پلانے سے ان کا حسن و جمال پھیکا پڑ جاتا ہے اس لئے وہ کسی ایسی صدا پر کان نہ دھریں گی جو اس سبق کی مخالفت میں ہو جو انہیں پڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن ؏ کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے می کنم، کے مطابق اس سے بالکل بے پروا ہو کر کہ کوئی مانتا ہے یا نہیں مانتا ہے، میں "ہمدرد صحت" کے چند صفحے سیاہ کرنے پر آمادہ ہو ہی گیا ہوں۔ نقار خانے میں طوطی کی آواز کسی نہ کسی کے کان میں پڑی ہی ہو گی جب ہی تو یہ مثل بنی ہے۔

اس جدید تحریک یا شاید "علم" کے بانی غریب اور مریض لوگ نہ تھے بلکہ دولت مند تھے یا ڈاکٹر۔ ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔" غریبوں کو کہا جاتا ہے کہ اس فن جدید کی ضرورت ہے اور مریضوں کے متعلق بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو اس نئی تحریک سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہم دیکھتے ہیں کہ نہ تو یہ نئی تحریک غریبوں نے ایجاد کی اور نہ مریضوں نے۔ ان دونوں طبقوں میں درحقیقت اس کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوئی تھی ورنہ ضرورت انہیں ایجاد پر مجبور کرتی یا اگر ان کے کسی "ہمدرد" نے ان کے لئے ایجاد کر دی تھی تو وہ اس نعمت غیر مترقبہ سے خوش ہو کر فائدہ اٹھاتے۔ اگر غریبوں نے اسے ایجاد نہ کیا تھا، اور اب جب کہ وہ عالم وجود میں آ گئی تو اس سے وہ بہرہ اندوز بھی نہیں ہو رہے ہیں تو کیا یہ اس بات کا بیّن ثبوت نہیں ہے کہ غریبوں نے کبھی اس ضرورت کو محسوس نہ کیا تھا اور ان بلند بانگ دعووں میں ذرا سی بھی اصلیت نہیں ہے کہ یہ تحریک صرف غریبوں اور مریضوں کے لئے عالم وجود میں آئی ہے۔ اور کیا یہ دیکھ کر کہ ہر ملک میں اس تحریک

پرعمل کرنے والے اور اس "مفید" ایجاد سے فائدہ اٹھانے والے صرف دولت مند لوگ ہیں یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ امرا اس چیز کی ضرورت محسوس کر رہے تھے اور ضرورت سے مجبور ہو کر انہوں نے ضبط تولید کے بیسیوں طریقے ایجاد کر لئے یا اپنے روپے کے زور سے ایجاد کرا لئے۔

امراء کو اس کی کیا ضرورت محسوس ہو رہی تھی؛ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس کا جواب دینے کے لئے چند باتوں پر غور کرنا پڑیگا ظاہر ہے کہ اُن کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی کہ وہ بچّے کی پرورش کے خرچ کے خوف سے ایسا کرتے۔ امراء کی خواتین بھی اس سبب سے کہ انہیں اچھا کھانے پہننے کو ملتا ہے اور اکثر افکار دنیا سے بھی آزاد ہیں، غرباء کی عورتوں کی بہ نسبت زیادہ تن درست اور صحیح القویٰ ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ قیاس بھی صحیح نہیں ہوسکتا کہ خراب اور کم زور صحت کی بنا پر انہیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی طریقہ ایسا ایجاد کریں کہ بچوں سے نجات مل جائے۔ اب جب کہ عدم صحت اور ناداری ان دونوں میں سے کوئی داعی موجود نہ تھا تو لازمی طور پر یہی ماننا پڑے گا کہ صرف عیش پرستی اور آرام پسندی ہی وہ ضرورت تھی جس نے انہیں مجبور کیا کہ بچّہ کشی کی بجائے بچّہ کُشی پر عمل پیرا ہوں اور اس بات سے قطعاً بے پروا ہوجائیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

لیکن اب یہ بھی تو نہ ہوسکتا تھا کہ آنکھوں پر سچ مچ ٹھیکری رکھ لی جائے اور یہ کہہ کر کہ ہم صرف اپنے عیش اور آرام یا حظِ نفسانی کے لئے ایسا کر رہے ہیں قوم کی ایسی آبادی کو کم دیا جائے جو قوم کے غریب طبقے کی بہ نسبت زیادہ تعلیم یافتہ، زیادہ تن درست اور زیادہ ذی فہم و ذی ہوش ہونے کی صلاحیّت رکھتی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ نسل کشی بند کرکے وہ قوم کو بہترین اور قابل ترین افراد سے محروم کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنی اس مذموم حرکت کے لئے کوئی نہ کوئی عذر، خواہ وہ کسی قدر لنگ کیوں نہ ہو، اختراع کرنا ضروری تھا۔ اب پھر وہی اصول کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے کارفرما ہوا۔ اور انہوں نے اپنی عیش پرستیوں یا بدمستیوں کے لئے یہ بہانہ تلاش کر لیا کہ ضبط تولید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قطعاً اولاد پیدا ہی نہ کی جائے بلکہ صرف یہ مطلب ہے کہ ایسے لوگ جو زیادہ بچّوں کے پالنے کی مقدرت نہ رکھتے ہوں اور ایسے لوگ کہ جو ایسے امراض میں مبتلا ہوں کہ جو باپ سے بیٹے میں منتقل ہوسکتے ہیں، اور ایسی عورتیں کہ جو مریض ہیں اور ان کے مرض کے ترقی کر جانے کا اندیشہ ہے، نسل کشی سے باز رہیں۔

یہ عذر بہ ظاہر اس قدر معقول اور انسانیّت پر مبنی معلوم ہوتا تھا کہ جس سے کسی صاحبِ فہم کو انکار کی جرات ہی نہ ہوسکے۔ اور اسی عذر کی ٹٹّی کی آڑ میں ان عیش پرستوں نے شکار کھیلنا شروع کردیا۔ لیکن دنیا نے یہ دیکھا کہ دعویٰ تو یہ کیا گیا تھا کہ وہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے جو زیادہ بچوں کے پالنے مقدرت نہ رکھتے ہوں لیکن ان تدابیر سے مستفید ہوئے تمام تر وہ لوگ کہ جن کے یہاں دس دس بیس بیس کتے اور چار چار چھ چھ گھوڑے پلے ہوئے تھے اور جن میں اتنی استطاعت تھی کہ اگر ایک ایک گھر میں دو دو درجن بچّے بھی ہوتے تو ان کی پرورش بھی اعلےٰ پیمانے پر ہوسکتی تھی۔ دعوےٰ تو یہ تھا کہ ایسی عورتوں کو نسل کشی سے محفوظ رہنا چاہیئے کہ جن کی صحت خراب ہو اور استقرارِ حمل سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ لیکن عمل اس پر کیا ان عورتوں نے جن کی توانائی اور تن درستی اچھے خاصے پہلوانوں کے لئے بھی باعثِ رشک تھی۔

کیا یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی دنیا اس دھوکے میں آسکتی ہے کہ یہ ضبط تولید کی تحریک پاکیزہ جذبات اور خیالات پر مبنی ہے؟ چنانچہ ایسا ہی ہؤا کہ دنیا بہت عرصے تک دھوکے میں نہ رہ سکی اور اب خود امریکہ اور یورپ کے اہل الرّائے اس تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں۔

یہ محقّق ہوجانے کے بعد کہ یہ تحریک اچھّے جذبات پر مبنی نہیں ہے نامناسب نہ ہوگا اگر ہم ایک نگاہ ان دلائل پر بھی ڈال لیں جو ضبط تولید کے حامی عام طور پر پیش کیا کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ان حضرات کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ دنیا کی آبادی رو بہ ترقی ہے۔ اور ترقی کی اگر یہی رفتار رہی تو زمین پر اتنے آدمی بسنے والے ہوجائیں گے کہ جتنی اس میں گنجائش نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں مختلف ممالک کی مردم شماریوں کے اعداد پیش کئے جاتے ہیں جنہیں دیکھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انسانی آبادی حقیقتاً رو بہ ترقی ہے۔ لیکن حساب لگاتے وقت اعداد و شمار کے

یہ ماہرین اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ قدرت خود اس قسم کے اتفاقات کا انتظام کرتی رہتی ہی۔ دنیا میں نہ وبائیں آنا بند ہوئی ہیں نہ قحط سے انسان کو چھٹکارا ملا ہے، اور نہ سرمایہ داروں کے وجود سے دنیا پاک ہوئی ہی کہ آئے دن کی جنگیں بند ہو جائیں۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے، کہ سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم اور انفلوائنزا کی عالمگیر وبا نے دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصّہ کم کر دیا تھا؟ کیا اگر جاپان، جرمنی اور اٹلی ایک طرف ہو کر برطانیہ، فرانس، امریکا اور روس سے لڑے تو اس سے بھی بدتر حالت رونما نہ ہو جائے گی جیسی گزشتہ جنگ عظیم کے بعد رونما ہوئی تھی جس سے مجبور ہو کر محض افزائش نسل کی غرض سے فرانسیسی مدبّروں نے قوم کو یہ رائے دی تھی کہ ایک مرد کے لیے ایک عورت کا قانون توڑ کر ایک ایک مرد کو کئی کئی عورتوں سے شادی کرنے کی عام اجازت دے دی جائے؟ اور کیا یہ واقعہ نہیں ہی کہ تمام دنیا کے سائنس داں سرمایہ دار سلطنتوں کی خواہش پر رات دن ایسے آلات اور ایسی گیسیں، اور شاید بجلی کی ایسی لہریں ایجاد اور دریافت کرنے پر لگے ہوئے ہیں کہ جن سے کم سے کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ انسانوں کی تعداد کو ہلاک کیا جا سکے؟ اگر یہ تمام باتیں صحیح ہیں تو پھر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آبادی کی زیادتی کا خوف کسی دل میں اور مردم شماری کم کرنے کا سودا کسی دماغ میں کیوں پیدا ہو۔ قدرت تمام جانداروں کی آبادی کا توازن ہمیشہ قائم رکھتی ہی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بھیڑیں، بکریاں، اور سور روزانہ کروڑوں کی تعداد میں کٹنے کے باوجود اسی قدر افراط سے موجود ہیں۔ اور ہاتھی اور گھوڑے کبھی نہ مارے جانے پر بھی کبھی آج تک اپنی تعداد اتنی نہ بڑھا سکے کہ دوسرے جانداروں کے لیے کرۂ ارض پر جگہ باقی نہ رہے۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ ہماری آبادی کا تناسب اور توازن قائم رکھنے میں کوئی ایسا ہاتھ کام کر رہا ہی کہ جس میں ہم سے زیادہ طاقت ہی اور اسی کا یہ نتیجہ ہی کہ لاکھوں برس گزر جانے کے بعد بھی کسی ایک جاندار کی آبادی اس زمین پر حدِّ اعتدال سے آگے نہیں بڑھی۔ دنیا میں پچاسوں مرتبہ اس سے پہلے بھی ایسے مواقع پیش آ چکے ہیں کہ جب انسانی آبادی اسی طرح رو بہ ترقی تھی اور اگر وہ ترقی قائم رہتی تو یقیناً اس وقت تک ہمیں مریخ میں یا شاید چاند میں اپنے آباد ہونے کے لیے جگہ تلاش کرنی پڑتی، لیکن ہر ایسے موقع پر ضبطِ تولید کے حامیوں نے نہیں بلکہ قدرت کے زبردست ہاتھ نے انتظام کر دیا اور انسانی آبادی کو اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑی۔

آنکھوں میں آنسو بھر کر ایک بہت ہی زبردست دلیل یہ پیش کی جاتی ہی کہ استقرار حمل کی بدولت ہزاروں اور لاکھوں عورتوں کی جانیں جاتی ہیں اور ضروری ہی کہ اس "مہلک" رسم کو بند کر دیا جائے۔ شاید ان بھولے بھالے لوگوں کو یہ خبر نہیں ہی کہ جس رسم کو مہلک کہا جا رہا ہی یہی درحقیقت "جان بخش" ہی اور انسانی پیدائش اسی مہلک رسم پر منحصر ہی۔ انہیں شاید یہ بھی معلوم نہیں ہی یا ممکن ہی کہ تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوں، کہ ہر مرتبہ استقرار حمل کے بعد عورتوں میں اعادہ شباب عمل میں آتا ہی اور وہ عام طور پر اس سے زیادہ تندرست ہو جاتی ہیں کہ جتنی اس گراں باری کے زمانے سے پیشتر تھیں۔ کچھ بیماریاں ایسی ہیں ضرور کہ جن میں حمل نقصان پہنچا سکتا ہی۔ لیکن اوّل تو ان امراض کی مریض عورتیں خود ہی مباشرت سے پرہیز رکھتی ہیں، اور اگر بالفرض اکّا دُکّا کوئی عورت ضروری احتیاط نہ کرے، یا شوہر کی جبر و دستی کا مقابلہ نہ کر سکے اور حاملہ ہو کر اپنی جان کھو دے تو یہ تعداد اتنی کم ہی کہ اس کو کسی طرح اہمیت نہیں دی جا سکتی بالخصوص اتنی اہمیت کہ ان کے لیے باقاعدہ کوئی تحریک شروع کی جائے اور اس کو ایک مستقل فن بنا کر اس پر صدہا کتابیں لکھ دی جائیں۔ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہی کہ خوراک کے متعلق بے احتیاطیوں کی بدولت اس سے کہیں زیادہ جانیں ضائع ہوتی ہیں کہ جتنی استقرار حمل سے، لیکن اپنے پیٹ پر قربان ہو جانے والے غریبوں کی موت پر کسی ماہر فن کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ نکلا اور شاذ و نادر کبھی حمل کے متعلق بے احتیاطی کرنے والی ایک آدھ عورت کے گزر جانے پر بہت سے ڈاکٹروں اور فلاسفروں کے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور وہ اس قدر بے قرار ہو گئے کہ ضبط تولید کے پچاسوں طریقے ایجاد کر ڈالے۔

ڈاکٹروں کو یا دوسرے ہمدردانِ بنی نوع کو یقیناً یہ حق پہنچتا ہے کہ اگر کسی بیماری سے ایک انسانی جان بھی ضائع ہو سکتی ہے تو اس کے متعلق جس قدر وہ بندوبست کر سکتے ہوں کریں۔ اور ہم اُن کی اس تمام تکلیف کے لئے بے انتہا ممنون ہیں جو انہیں ضبط تولید کی تحریک کو عوام تک پہنچانے میں اٹھانی پڑی۔ لیکن ہم یہ کہنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے کہ ان کی اس تحریک نے فائدہ سے بدرجہا زیادہ نقصان

پہنچایا ہے۔ کیوں کہ موجدوں کی خواہش اور کوشش کے باوجود غریب عوام تک تو یہ تحریک پہنچ نہ سکی جو حقیقتاً اس کے محتاج تھے اور اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے، اور اس سے تمام تر نفع ان لوگوں نے اٹھالیا جن کی عیش پرستیوں میں یہ کبھی خاموش نہ رہنے والے گریوفون اور گندگی اور غلاظت کے پوٹ بچے مخل تھے۔ نہ مائیں کلبوں میں جاجاکر مزے اڑا سکتی تھیں، اور نہ باپ کو حسب مراد حظِ نفسانی حاصل ہوتا تھا۔ ہمیں اُن کی عیش پر بھی کوئی اعتراض نہ ہوتا، لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ضبطِ تولید کی وجہ سے قوم میں ایسے بچے کم ہوگئے جن کے والدین انہیں بہتر سے بہتر طریق پر پرورش کرکے زیادہ سے زیادہ تن درست اور لائق بنا سکتے تھے، اور غریبوں میں تحریک عام نہ ہونے کی وجہ سے ایسے بچوں کی تعداد زیادہ ہوگئی جو نسبتاً غبی تھے اور ماں باپ کی ناداری اور افلاس کی وجہ سے اچھی تعلیم و تربیت اور مناسب حال پرورش سے بھی محروم رہے، تو ضرور دل دکھتا ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ اثمھما اکبر من نفعھما یعنی اس تحریک کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں اور اسے کسی طرح بھی مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔

کسی نئی تحریک کو ہمیں صرف اس لئے نہ قبول کرلینا چاہیئے کہ وہ نئی تحریک ہے یا اس کی وجہ سے ہمارے راحت و آرام یا لذتِ عیش میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بلکہ اسے قبول کرنے سے پہلے اِن باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اس نئی چیز کی کیا ضرورت ہے، اور آیا یہ نئی چیز ہمیں کچھ فائدہ پہنچائے گی یا نقصان۔ نقصان اور فائدے کے متعلق تو ہمیں تحقیق کے ساتھ یہ معلوم ہوگیا کہ یہ تحریک بالکل قدرت کے مصالح کے خلاف اور جماعت انسانی کے لئے مضر ہے۔ اب اس پر غور کرنا باقی ہے کہ آیا ہمیں اس تحریک کی کوئی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت نے ہمیں صرف پیدا کرکے نہیں چھوڑ دیا ہے، بلکہ وہ ہماری زندگی کے دوران میں ہماری ضرورتوں پر بھی نگاہ رکھتی ہے اور انہیں پورا کرتی رہتی ہے۔ طوطوں کا رنگ پہلے سپید تھا۔ جب وہ ہرے ہرے پیڑوں پر جاکر بیٹھتے تھے تو شکاری پرندوں کو دور سے نظر آجاتے تھے۔ قدرت یا قدرت کے قوانین نے ان کی مدد کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں خود بہ خود، بغیر اس کے کہ کوئی "ماہرِ فن" ان کو رنگے اُن کے پروں کا رنگ سبز ہوگیا تاکہ ہرے رنگ کے پس منظر میں وہ دور سے نظر نہ آئیں۔

زمین آفتاب سے الگ ہوکر لکھوکھا سال میں جب سرد ہوئی تو سب سے پہلے زندگی کے آثار صرف سمندروں میں پائے جاتے تھے۔ پہلے ایسے ہی جانور پیدا ہوئے جو سمندر میں زندگی بسر کرسکتے تھے۔ جب ان میں سے کچھ جانور اتفاق سے خشکی پر اتر آئے اور واپس نہ جاسکے تو مہربان اور فیاض قدرت ان کی مدد کو دوڑی اور ان کے ہاتھ پاؤں پیدا کرکے انہیں اس قابل کردیا کہ زمین کے اوپر رہ سکیں۔ اگر قدرت ہر حال میں ہماری نگراں رہتی ہے، اور ہمیشہ ناموافق اور ناساز گار حالات کو ہمارے لئے موافق بنا دیا کرتی ہے تو ہمیں یہ اندیشہ کیوں پیدا ہو کہ اس مرتبہ وہ ہماری جانب سے منہ پھیرلے گی اور ہماری آبادی اتنی بڑھ جائے گی کہ زمین کا فرش ہمارے رہنے کے لئے ناکافی ہوجائے گا۔ عورتوں کے متعلق مختلف زمانہائے عمر میں استقرارِ حمل کا جو اندازہ کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں عورت کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی بچے پیدا کرنے کی استعداد میں کمی آتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ ۴۵ سال کی عمر کو پہنچ کر اس استعداد کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ پرشیا (جرمنی) میں ڈاکٹر منزر نے طویل مشاہدات کے بعد جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے پہلے ہی سے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ کسی وقت میں ہماری آبادی کی تعداد مقررہ حد سے تجاوز نہ کرجائے:۔

عورت کی عمر	ہر سَو میں سے کتنی عورتیں بچے پیدا کرتی ہیں
۱۵ سال	۶۸ فی صدی
۲۰ سال	۶۶ "
۲۵ "	۵۴ "
۳۰ "	۳۰ "
۳۵ "	۱۱ "
۴۰ "	۳ "
۴۵ "	۲ "

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

ہمدردِ صحت کا ضبطِ تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلما ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابلِ قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبد الحمید صاحب مُدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی بذل زر ہنر اوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خان صاحب سوری

سکریٹری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو ضبط تولید و اصلاح نسل کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی یہ نمبر صوری و معنوی یعنے مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ماعلیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونے کے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہرِ خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کیلئے حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بجید دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابل داد ہے اور پھر اس کا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانان علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کریگا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ۔ حیدر آباد دکن

کرم نامے نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت خاص حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشیائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و بالغ مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے!

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، ایف۔ پی۔ ایچ۔ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس۔ کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپ نے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے ملا، نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابلِ قدر خدمت ہے۔ میں آپکو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں

ایک سے ۲ دو روٹیاں بن جانے کا ”مسئلہ“

جناب حکیم گجیندر سنگھ صاحب گجراج، امرتسر

پندرہ دن میں ایک سے دو روٹیاں بن جانے اور اُس کے پانی کے حیرت انگیز فائدوں کا چرچا آج کل اخبارات میں ہو رہا ہے۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ وہم صرف چند لاعلم لوگوں یا عورتوں تک ہی محدود ہوگا مگر اب اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں جب گاندھی جی دہلی تشریف لائے تو ان کو اس قسم کی روٹی پیش کی گئی اور وہ اس کے ”اثرات“ سے یہاں تک متاثر ہوئے کہ بذاتِ خود اس کے تجربات کرنے لگے۔

عوام کو اخبارات کے ذریعے سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ روٹی ایک سے دو کس طرح ہوتی ہے۔ تاہم ہم یہ ترکیب یہاں بھی لکھتے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگر اس ایک روٹی کو کسی مٹی کے برتن میں رکھ کر اس کے ساتھ آدھ سیر گڑ اور سوا سیر پانی ڈال دیں اور پھر برتن کو اچھی طرح ڈھک کر رکھ چھوڑیں تو پندرہ دن میں ایک سے دو روٹیاں ہو جائیں گی۔

چوں کہ اس روٹی کے بننے میں صرف سرکے کے بننے کا بھید ہی چھپا ہوا ہے، اس لیے سرکہ بنانے کا مختصر ڈھنگ بھی بتایا جاتا ہے۔

سرکہ کس طرح بنتا ہے؟ اگر کسی برتن میں آدھ سیر گڑ اور سوا سیر پانی ڈال کر چالیس دن تک ایک جگہ پڑا رہنے دیں تو گڑ اور پانی میں خمیر (عفونت) اُٹھ کر سرکہ بن جاتا ہے اور برتن میں پانی کے اوپر ایک روٹی سی تیرتی ہوئی ملتی ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چالیس دن کی بجائے پندرہ دن میں سرکہ اور روٹی کس طرح بن جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم آٹے کو رات بھر پڑا رہنے دیں تو صبح کو ہم دیکھیں گے کہ اس میں خمیر پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اگر یہی خمیر کیا ہوا آٹا دوسرے آٹے میں ملا دیا جائے تو دس بارہ گھنٹے کی بجائے دو تین ہی گھنٹے میں خمیر اُٹھ آئے گا۔ بالکل اسی طرح اگر ہمیں سرکہ جلد تیار کرنا ہو تو سرکے کے خمیر کی اس روٹی کو جو دراصل مردہ جراثیم کا مجموعہ ہے، ہم نئی ہانڈی یا مٹی کے برتن میں گڑ اور پانی ڈال کر رکھ دیں گے۔ اب سرکہ چالیس دن کی بجائے پندرہ دن میں تیار ہو جائے گا۔ اور دوسری روٹی معمول کے مطابق اس پر تیرتی ہوئی ملے گی۔

روٹی کیا ہے؟ یہ روٹی جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں، سرکے کے مردہ جراثیم کا مجموعہ ہے جو پانی اور گڑ کے کیمیاوی عمل سے پیدا ہوتے اور اپنی مدتِ زندگی پوری کر کے مرتے رہتے ہیں۔ مرنے کے بعد یہ پانی کی سطح پر آ جاتے ہیں اور ایک جگہ جمع ہو کر چکنی سی روٹی یا ٹکیہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس ٹکیہ کے نیچے سُرخ رنگ کا پانی یعنی سرکہ ہوتا ہے۔ جو بیسیوں امراض کے لیے مفید چیز ہے۔

سرکے کے فائدے سرکہ ایک ترش پانی ہے جو ہاضم ہے۔ بادی کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ گرمی کے بخاروں میں نفع دیتا ہے۔ بلغم نکالتا ہے خون صاف کرتا ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ جگر اور معدے کی بیماریوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ ہانڈی کا پانی جو اصل میں سرکہ ہے، چند مرضوں کو دور کرتا ہے، غلط ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ معدہ، جگر اور خون کے بہت سے مرض سرکے سے جاتے رہتے ہیں۔ جامن کا سرکہ تلی اور جگر کے لیے خاص طور پر مفید ہے، انگوری سرکہ ضعفِ قلب کو دور کرتا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارے اس بیان سے عوام اور خواص کی بھی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ اور روٹی کا ایک سے دو ہو جانا اب کوئی اہم مسئلہ نہیں رہے گا۔

ایک مہینے میں انگریزی آ جائے گی

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آ جائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ ضروریاتِ زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک ۵ر
ضخامت ۲۰۸ صفحے ✤ پتہ:- مشہور بک ایجنسی، شیدی پورہ، نسیم منزل، نئی دہلی

مجامعت شادی سے پہلے

(طبّی نقطۂ نگاہ سے)

مترجمہ :- جناب حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی، فاضل الطب والجراحت، لکھنؤ

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر ٹی بوون پارٹنگٹن، ایف ۔ آئی ۔ اِل، ایف ۔ آر ۔ ای ۔ ایس، امریکہ کے رسالے "فیکٹس آف لائف" (زندگی کے حقائق) میں ایک نوجوان مجرّد شخص کا خط درج کرکے اُس کا جواب لکھتے ہیں۔ یہ خط اور اس کا جواب اس قابل ہے کہ ہمارے مجرّد نوجوان اسے غور سے پڑھیں اور ان خیالات فاسدہ کو جو بُری صحبت کے اثر سے ان میں پیدا ہوتے رہتے ہیں، اپنے دل سے دور کریں۔

اس مجرّد شخص کے خط کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ازراہِ کرم ایک معاملے میں اپنی رائے دے کر میری رہنمائی کیجئے۔ میں ایک ۲۳ سال کا مجرّد شخص ہوں۔ اور ان دنوں ایک خوب صورت لڑکی کے ساتھ کورٹ شپ کر رہا ہوں۔ لڑکی بہری گرویدہ ہے اور میں لڑکی کو چاہتا ہوں۔ ہماری کورٹ شپ گناہ کے داغ سے پاک ہے۔ اور میں نے ہر وقت اُس کا احترام ملحوظ رکھا ہے۔ لیکن جس کارخانے میں مَیں کام کرتا ہوں وہاں ہر عمر کے بہت سے لوگ ہیں۔ وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ اگر مجرّد شخص اپنی صحت درست رکھنی چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ ناگزیر اور طبعی ہے کہ کبھی کبھی کسی عورت سے جنسی خواہش پوری کرتا رہے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو کسی نہ کسی صورت میں بیمار ہو کر رہے گا اور اپنی قوّتِ مردانگی کھو بیٹھے گا اور بعد میں اس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہے گی۔ ان لوگوں نے مجھے آمادہ کیا ہے کہ میں ان کے خیالات کو آپ کے سامنے اظہار رائے کے لیے پیش کروں۔

ڈاکٹر پارٹنگٹن، جواب میں لکھتے ہیں:-

میرے مکتوب نگار کے کارکن ساتھی جواب کے طالب ہیں۔ ان سب کا جواب ہے۔ یہ جواب مختصر لفظوں میں تو صرف اس قدر ہے کہ اُن کا قول گندہ جھوٹ ہے۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ میرے اتنے سے جواب سے مطمئن نہ ہوں گے۔ بلکہ ظنّ غالب تو یہ ہے کہ ان کا اطمینان میرے اس مضمون سے بھی نہ ہوگا۔ لیکن اگر ان میں ذرا بھی عقل و فہم باقی ہے تو انہیں اس کو قبول کرنا ہی ہوگا۔ اس لیے کہ میں جو کچھ کہوں گا وہ بہترین اور مستندترین ڈاکٹروں اور اہل سائنس کے بیان پر مبنی ہوگا۔

مجھے اس کا علم ہے کہ نوجوانوں میں عام طور پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ انہیں جنسی خواہش کسی نہ کسی صورت میں ضرور پوری کرنی چاہیے اور اگر وہ اس سے بچے رہے تو وہ اپنی قوّتِ مردانہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اور یہ کہ جسمانی اور شہوانی صحت اور دماغی نشو و نما اور رجولیّت کے لیے جنسی تقاضا پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ یہ لوگ اپنی رائے میں اس حد تک غلو کر دیتے ہیں کہ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے۔ میں کسی ایسے باہوش ڈاکٹر سے واقف نہیں جس نے اس قسم کے خیالات ظاہر کیے ہوں۔ جو ڈاکٹر یہ کہے گا اس کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ اس کا قول ڈاکٹری اور علمی حقائق کے بالکل برعکس ہے۔

بعض لوگ اس قول کی تائید پر دلیل یہ لاتے ہیں کہ "اگر بازو کو عرصہ دراز تک کھپچیوں سے باندھ رکھا جائے تو وہ نہ صرف اپنا فعل چھوڑ دے گا بلکہ زندگی بھر کے لیے ناکارہ اور بالکل خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر نوجوان شخص دس سال تک تجرّد اختیار کیے رہے تو اس کے اعضاء تناسل میں ذبول آ جائے گا اور وہ قوتِ تولید کھو بیٹھے گا۔

واہیات! خرافات! دس سال بیس سال یا اس سے بھی زیادہ مدّت تک اگر انسان پوری طرح تجرّد کی زندگی بسر کرتا رہے تب بھی اس کی قوتِ باہ میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ جس طرح کہ ایک عورت اگر ۲۰ سال اپنے بچّے کو دودھ نہ پلائے تو اس کے دودھ پلانے کے فعل میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میری بات بے چون وچرا مان لیں۔ میں اس بارے میں ان محقّقین کی رائے پیش کرتا ہوں جو شہرت کے اعتبار سے لاثانی ہیں۔ چند سال ہوئے "برٹش سوشل ہائی جین کونسل" نے ایک بیان "تجرّد" کے متعلق شائع کیا تھا جس پر محقق ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کے دستخط بھی تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی رائے صرف عزّت کی نگاہ ہی سے دیکھی نہیں جاتی بلکہ تسلیم بھی کرلی جاتی ہے۔ اس بیان کے مقابلے میں چند نوجوانوں اور بڑوں کا قول آپ پیش کرتے ہیں کہ "شادی کے قبل ہم بستری ضروری ہے"! ان لوگوں نے آخر ڈاکٹری اور سائنس کی کیا تعلیم حاصل کی ہے جس کی بنا پر ان کا قول قابلِ تسلیم سمجھ لیا جائے؟ ان کے پاس کون سی ایسی سند ہے جس کی بنا پر وہ یہ خیالات ظاہر کرتے ہیں؟ ان لوگوں کے اس قول کے مقابلے میں ان ناموں کو دیکھئے جنہوں نے اس بیان کو شائع کیا، اور ان کی ڈگریوں کو دیکھئے۔ میں اس بیان کو ہر نوجوان مرد اور عورت کے لیے، جو اس مضمون کو پڑھے یہاں درج کرتا ہوں۔

سب سے پہلے میں آپ کے سامنے اس پر دستخط کرنے والوں کے نام گنتا ہوں۔

(۱) سر ولیم براؤن۔ ایم۔ اے، ایم۔ ڈی، وائلڈ ریڈر مینٹل فلاسفی، آکسفورڈ۔

(۲) سرل برٹ، ایم۔ اے، ڈی۔ ایس سی، فزیالوجسٹ لندن کاؤنٹی کونسل و پروفیسر ایجوکیشن لندن یونی ورسٹی۔

(۳) ونفرڈ سی کلس، او۔ بی۔ ای، ڈی۔ ایس سی، پروفیسر فزیالوجی، لندن یونی ورسٹی۔

(۴) اسرائیل فیلڈمین، ایم۔ آر۔ سی۔ ایس، سینیر لکچرر فزیالوجی، لندن اسپتال۔ وغیرہ وغیرہ۔

بیان حسب ذیل ہے:۔

"ہماری رائے ہے کہ (۱) نسل و فرد دونوں کے مفاد کے لیے نہایت ضروری ہے کہ شادی کے ذریعے سے خاندان کی شیرازہ بندی کو قائم رکھا جائے اور جماعتی عادات و رسوم کو اس مقصد کے مطابق ڈھالا جائے۔

(۲) بے شمار شواہد اس امر کے بہم پہنچ چکے ہیں کہ ناجائز جنسی تعلّقات، خواہ بیاہے ہوئے رکھیں خواہ بن بیاہے، جسمانی، دماغی اور معاشرتی ہر لحاظ سے نقصان رساں ہیں۔

(۳) نہ تو اس کی کوئی تائید علم منافع الاعضاء (فزیالوجی) سے ہوتی ہے اور نہ کسی تجربے سے کہ جسمانی صحت کے قیام کے لیے بن بیاہوں کو مجامعت کرنا ضروری ہے۔

(۴) نہ تو اس کی تائید منافع الاعضاء سے ہوتی ہے اور نہ کسی تجربے سے کہ تجرّد کی حالت میں مجامعت، دماغی صحت کے قیام کے لیے ضروری ہے۔"

میں حیران ہوں کہ میرے مکتوب نگار کے ساتھی کارکن، اس بیان کے جواب میں جو ایسے مستند لوگوں کی طرف سے نکلا ہے کیا کہیں گے میں اُن سے یہی کہوں گا کہ وہ اپنے احمقانہ و جاہلانہ خیالات کو ملک کے سب سے بلند پایہ محقّقوں کے مقابلے میں نہ لائیں۔ نوجوان اشخاص کے سامنے خواہ وہ کہیں بھی ہوں، اسکول میں ہوں یا دوکان میں، دفتر میں ہوں یا کارخانے میں، جب کبھی یہ قول پیش کیا جائے کہ "جوان مجرّد کے لیے مجامعت ضروری ہے"، تو وہ اس کی تردید میرے اس مضمون کے ذریعے سے کرسکتے ہیں۔ ذیل میں چار اور مشہورِ زمانہ محقّقوں کی شہادت پیش کی جاتی ہے:۔

(۱) سر فرانسس چیمپنیز، بارٹ، ایم۔ اے، ایم۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

(۲) سر ڈائس ڈکورتھ، بارٹ، ایم۔ ڈی، ال۔ ال۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

(۳) لفٹننٹ کرنل سر الفریڈ پیرس گولڈ، کے۔ سی۔ ڈی۔ او، ایم۔ ایس، ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔

(۴) سر آرڈگلس پاول، بارٹ، کے۔ سی۔ ڈی۔ او، ایم۔ ڈی، ایف۔ آر۔ سی۔ پی۔

یہ بات واضح رہے کہ مذکورہ بالا چہار افراد طبابت پیشہ ہیں۔ یہ لوگ وہ نہیں جو آپ کے ساتھ کارخانے میں کام کرتے ہیں اور طبی و سائنٹفک معلومات خود آپ سے زیادہ ہی رکھتے۔

اب دیکھیے یہ فاضل حضرات کیا حکم لگاتے ہیں:

"یہ مقولہ صحیح نہیں کہ اگر تم اپنی صحت پوری طرح ٹھیک رکھنا چاہتے ہو تو تمہیں عورت سے مباشرت کرنی چاہیئے۔ یہ رائے بھی صحیح نہیں کہ ہر آدمی کو کبھی نہ کبھی امراض خبیثہ ضرور ہوتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کہ انسان کو جنسی خواہش اس لیے دی گئی ہے کہ جب چاہے ان کو پورا کرے۔ یہ قول بھی درست نہیں کہ امراض خبیثہ سے انسان کو کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچتا۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ قحبہ خانوں کے طِبّی معائنے اور انضباط نے ناجائز مباشرت کو محفوظ اور بے ضرر بنا دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جلق سے کسی حال میں بھی جسمانی صحت کی درستی میں مدد مل سکتی ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ عفّت و پاک بازی ہر حالت میں بہترین صحت کے مطابق ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ناجائز مباشرت کبھی بھی ضرر و خطرے سے خالی نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ امراض خبیثہ کی قطعی روک صرف پاک بازی اور ضبطِ نفس سے ہو سکتی ہے۔"

میں چاہتا ہوں کہ ہر مرد اور عورت ہر وقت یاد رکھے کہ یہ بار بار دُہرایا جانے والا قول "ہر شادی سے پہلے مجامعت صحت کے لئے ضروری ہے" ایک ذرّہ صداقت بھی اپنے اندر نہیں رکھتا۔

اخلاقی نقطۂ نظر سے بھی یہ ناجائز لطف اندوزی غلط ہے۔ کیوں کہ یہ اپنے ساتھ بے شمار خرابیاں لاتی ہے اور اس کی بدولت زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اس پہلو پر مجھے زور دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کی رائے اب تک یہ ہے کہ "اگرچہ اخلاقی اعتبار سے بدکاری مذموم ہے لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مسلم ہے کہ انسان کی صحت کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اس لُطف اندوزی میں مشغول ہوتا رہے۔" اس مسئلے کا ایک رُخ اور بھی ہے جس کا سرسری ذکر میں یہاں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب لوگ اس قسم کی دلیل پیش کرتے ہیں اس وقت وہ عورت کا کوئی خیال مدّنظر نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کے پیش نظر صرف مرد اور اُن کا مفاد ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں عورت مرد کے لیے ذریعۂ عیش کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ ان لوگوں کو مطلق خیال عورت کا نہیں آتا اور نہ اُن شدید خطرات کا خیال ان لوگوں کو آتا ہے جو عورت، اپنے جسم کو محض اس لیے مرد کے حوالے کرکے اُٹھاتی ہے کہ "اس مرد کی صحت بنی رہے۔" میں اس شخص کے مقابلے میں نہایت صاف گو ہوں جو اس قسم کی بحث کے سلسلے میں عورت کو محض ذریعۂ عیش کی حیثیت پر رکھتا ہے۔ صحت کی حفاظت کے لیے، اور ان فضلات کو دور کرنے کے لیے جن کا جسم میں رک جانا صحت کے لیے مضر ہوتا ہے، بیت الخلا بنائے جاتے ہیں۔ کیا عورت کا جسم اس قابل ہے کہ اُسے ایسے بیت الخلا کی طرح سمجھا جائے جہاں انسان اپنے جسم کے اس حصے کو جسے غلطی سے ناکارہ فضلہ سمجھا جاتا ہے، دور کرتا ہے۔ چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ عورت محض مرد کے لیے ایک آلے کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالاں کہ یہ سراسر خلاف حقیقت ہے اور ہر مہذّب نوجوان اس سے واقف ہے۔

میں تنبیہی الفاظ میں لڑکیوں اور نوجوان عورتوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ اگر کوئی تمہارا ساتھی نوجوان تم سے خلا ملا بڑھا کر اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ تم اس کی "صحت کی درستی" کے لیے اپنی عصمت اس کے حوالے کر دو تو میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوجوان جھوٹا ہے۔ اور محض تمہیں پھسلانے کے لیے من گھڑت باتیں کہہ رہا ہے۔ اس موقع پر تم ان خطرات کو بھی یاد رکھو جو تم مول لے رہی ہو۔ مثال کے طور پر امراض خبیثہ کو لو، یا اس سے بڑے خطرے کو جو حاملہ ہونے کی صورت میں تمہیں درپیش ہوگا۔ وہ نوجوان ہرگز تم سے الفت نہیں کرتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارا احترام کرتا۔ اگر اتفاقاً تم اپنی حماقت کی وجہ سے اس کے دام میں پھنس کر حاملہ ہو جاؤ گی تو وہ تمہاری مدد نہ کرے گا اور تنہا تمہیں ساری شرمندگی اور بوجھ اُٹھانا پڑے گا۔ اگر وہ اپنی ذمّے داریوں سے انکار کرتا ہے اور تم اس کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کرتی ہو، تو زیادہ سے زیادہ تمہیں عدالت جو دلائے گی وہ ایک حقیر رقم سے زیادہ نہ ہوگی۔

اس مسئلے کے علمی پہلو کو اب میں دوبارہ لیتا ہوں۔ بہت سے لوگوں میں یہ خیال ہے اور کثیر الشیوع اسباب کے باعث مستقل طور پر عورتوں سے مرد اپنے اس خیال کو ظاہر کرتے ہیں کہ "انسان کی صحت کے لیے مباشرت نہایت ضروری ہے۔" بعض شادی شدہ لوگ بھی (جو بیوی سے "ازدواجی مطالبات" کرنے میں حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں) اس رائے کے حامی ہیں لیکن سائنس اس رائے کے موافق نہیں۔ یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ منی ایک نقصان رساں رطوبت ہے جس کو پیشاب کی طرح باقاعدہ طور پر خارج ہوتے رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ورزشی کھیلوں میں حصہ لینے والوں اور دوسرے کھلاڑیوں کو دیکھیں جو مباشرت سے بچتے رہنے کی وجہ سے اپنے کو زیادہ چست محسوس کرتے ہیں تو ہمیں غالباً کوئی شک (بقیہ ص۳۱ پر)

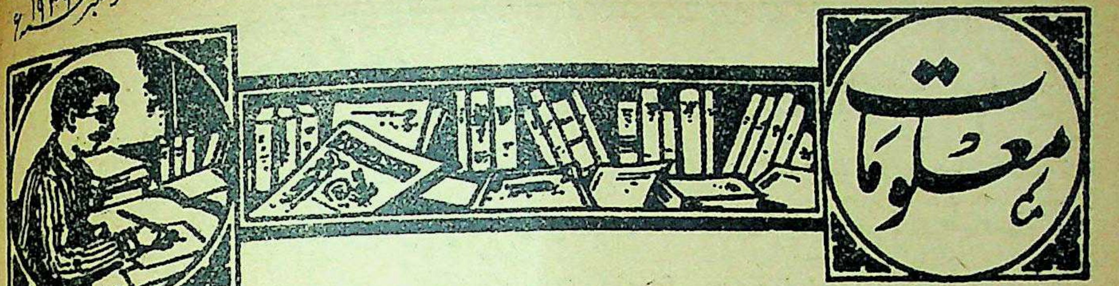

شفاءُ للنّاس

شہد کے متعلق کلام پاک میں ارشاد ہوا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا موجود ہے۔ اب تک اُس کی شفابخش خاصیتوں کا بہت کم علم تھا۔ لیکن اب اہل سائنس اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں، اور آئے دن اس کے نت نئے فوائد سے دنیا کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ کولون کے ایک اخبار کے اقتباس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

بڈھے آدمی پلائنی نے جب کہ آخری لمحوں میں یہ راز ظاہر کیا تھا کہ شہد اور مچھلی کی چربی ملا کر بہترین مرہم تیار ہو سکتا ہے تو غالباً اس کے علم میں شہد کے مختلف خواص تھے۔ حال میں ہیمبرگ کے ایک ریڈ کراس سوسائٹی کے اسپتال میں کلیجی اور شہد کو ملا کر ایک مرہم تیار کیا گیا اور چھوٹے چھوٹے زخموں اور پھنسیوں پر اُس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا۔ غالباً یہ شہد ہی کا اندمال بخش اثر تھا۔

شہد کی مکھی صرف شہد ہی پیدا نہیں کرتی بلکہ ایک قسم کا زہر بھی پیدا کرتی ہے جو گٹھیا کے مرض میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ امراض صدر کے ماہرین نے اب شہد کی ایک اور خاصیت دریافت کی ہے۔ اگر ایک کٹورے یا بادیئے میں شہد بھر کر مریض کی ناک کے قریب اس طرح رکھیں کہ اس کی ناک میں وہ ہوا جائے جو شہد کو چھوتی ہوئی آئی ہے تو دیکھا یہ جاتا ہے کہ مریض کی تنفس کی تنگی رفع ہو جاتی ہے اور وہ آرام سے زیادہ گہرے سانس لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ تنفس کی دقت اور دمے کے ہلکے مریضوں میں اس قسم کا شہد کا بھپارہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی دوا ہے کہ جس کا ہر گھر میں وقت بے وقت میسّر آنا ممکن ہے۔ اس کا تسکین بخش اثر فوراً ہوتا ہے اگرچہ یہ ضرور ہے کہ ایک گھنٹے سے زیادہ قائم نہیں رہتا۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ شہد کی ترکیب میں بلند تر خمریات اور ایتھر آمیز روغنیات شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ پھیپھڑوں کے لئے اس قدر مفید ہوتے ہیں۔ خمریات کا بھی یہ خاصّہ ہے کہ عطریات اور تارپین کی طرح تنفس کی حرکت کو تیز یا کم کر سکتے ہیں اور یہ تیزی یا کمی ان کے اجزاء ترکیبی پر منحصر ہے۔ ان کے علاوہ شہد میں بہت سے اور بھی طبّی خواص اور فوائد (شفاء للنّاس) حیرت انگیز قسم کے موجود ہیں۔ اس کے یہ مفید اجزاء کچھ تو غالباً خود مکھی کے درونِ افراز غدودوں سے اس میں آتے ہیں اور کچھ تازہ پھولوں کے رس سے۔

سائنس کی مزید تحقیق و تدقیق اس بات کا پتا لگا سکے گی کہ آیا شہد کی یہ عجیب خاصیتیں کسی بالکل ایسے جزو پر تو منحصر نہیں ہیں کہ جس سے دنیا ابھی تک ناواقف ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ ضروری ہوگا کہ اس آبِ حیات کا مطالعہ بہت ہی غور سے کیا جائے اور اسے بالکل کیمیاوی طور پر خالص حالت میں نکالا جائے۔ کچھ بھی ہو ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ شہد نے ہم پر یہ ایک اور احسان کیا ہے کہ ہمیں اپنے اس جدید طبی فائدے سے آگاہ کر دیا۔

دریاؤں اور کنوؤں کا پانی

امریکہ میں حال میں جو تجربے کئے گئے ہیں ان سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ شہر کے بچوں میں جو دریاؤں اور جھیلوں کا پانی پیتے ہیں دیہات کے بچوں کی بہ نسبت جو کنوؤں اور چشموں کا پانی استعمال کرتے ہیں دانتوں میں کیڑا لگنے کی بیماری (دانتوں کا گل جانا) تیس فی صدی کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بھاری پانی (جس میں مختلف نمک شامل ہوں) دانتوں کے لئے مفید ہے، اور جتنی جتنی پانی کی ثقالت بڑھتی جاتی ہے اسی قدر دانتوں کا گلنا کم ہوتا جاتا ہے۔

شفاف ربڑ یا ربڑ کا شیشہ

ایسا ربڑ کہ جس کے آر پار آپ بلا تکلّف دیکھ سکیں اور جو ممکن ہے کہ چند ہی روز بعد آپ کی کھڑکی کے کواڑوں کی زینت بن سکے تیار ہو گیا ہے۔ برطانیہ کے کیمیاوی محققین کو کہ جن کا تعلق نیشنل فزیکل لیبوریٹری سے ہے اس کی تیاری کا فخر حاصل ہے۔ ان محققین نے یہ بات معلوم کی ہے کہ اگر ربڑ میں [illegible] بخارات کی صورت میں شامل کر دی

جائے اور پھر اس مرکّب کو مختلف درجوں کی حرارت پہنچائی جائے تو بہت سے مختلف مادّے تیار ہو سکتے ہیں۔ اب اتنی کامیابی ہو چکی ہے کہ نرم اور سخت دونوں قسم کے مادّے کہ جن کو مختلف کاموں میں لایا جا سکتا ہے بنا لئے گئے ہیں۔ اگر اس کلورین آلود ربر میں رنگوں کی آمیزش کر دی جائے تو مختلف رنگوں کا شفاف ربر بنایا جا سکتا ہے۔

لٹھے کی چادروں پر کلورین آمیز ربر کو پھیلا کر اسے مختلف درجوں کی حرارت پہونچائی گئی اور دبایا گیا۔ ایک چادر سے لچک دار سخت تختہ تیار ہو گیا، اور دوسری سے بالکل ہلکا کارک کی طرح ایک مصالحہ بن گیا۔ (سنڈے ایکسپریس)

دودھ سے شیشے کی طرح کا کاغذ یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ کے دودھ کی حرفت کے ادارے نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے دودھ کو پھاڑ کر اس کے لیکٹک ایسڈ (دودھ کا تیزاب) سے ایک ربر کی طرح کے شفاف مصالحے کے بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس مصالحے سے امید کی جاتی ہے کہ حرفت کی دنیا میں بہت سی نئی نئی چیزیں تیار ہو سکیں گی۔ اس مصالحے کا نام "پالی میتھی لیکری لیٹ" ہے اور یہ پانی کے رنگ کی نیم سیال چیز اس شیشے سے بہت کچھ مشابہ ہے جو نباتی مادّے سے تیار کیا جاتا ہے اور بڑی شاہراہوں پر روشنی ڈالنے کے کام آتا ہے۔ یہ مصالحہ نباتی شیشے کی بہ نسبت بہت زیادہ نرم اور لچک دار ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ بہت مضبوط اور کھینچ کر بڑھنے والا ہے۔ اپنی عجیب و غریب خاصیت کی وجہ سے پالی میتھی لیکری لیٹ کی مانگ مختلف کاموں کے لئے بہت ہی بڑھ گئی ہے۔ اس کی شفافیت، لچک مضبوطی، حل ہو جانے کی استعداد، اور سورج کی روشنی اور مافوق البنفشی شعاعوں سے اثر پذیر نہ ہونے کی خاصیت نے اسے وارنش اور روشنائی اور اسی قسم کی دوسری اشیاء کے بنانے میں بہت مفید ثابت کیا ہے۔ چپکانے والے سیمنٹ بھی اس سے بہت عمدہ بنتے ہیں۔ کاغذ اور کپڑے پر اس کی تہ جما کر یا ان چیزوں کی ساخت میں شامل کر کے تاکہ ہوا، پانی، تیل اور گیسوں سے حفاظت ہو سکے، اس کپڑے سے جہازوں کے لئے بادبان تیار کئے جا سکتے ہیں۔ نیز ان سے گیسوں سے حفاظت کے لباس بھی بنائے جا سکتے ہیں۔

انسانی گوشت کی بے منافع تجارت نیویارک (امریکہ) میں ایک ادارہ ایسا قائم ہے جو مریضوں کی ضرورت کے لئے اپنے جسم کا گوشت یا کرّیاں بلاقیمت مہیّا کیا کرتا ہے۔ یہ ادارہ ڈاکٹر جیمس اسٹائر نے قائم کیا ہے جو اس قسم کی جراحی کے مشہور ترین ماہر ہیں جس میں انسان کے ٹوٹے پھوٹے اور بدصورت اعضاء کو کاٹ پیٹ کر اور نئے نئے پیوند لگا کر درست کیا جاتا ہے۔ جب کوئی اس قسم کا مریض آتا ہے کہ جس کے بدن کو درست کرنے کے لئے ذرا سے گوشت کی یا کرّی یا ہڈّی کے ٹکڑے کی ضرورت ہوتی ہے تو ڈاکٹر صاحب بس اتنا کرتے ہیں کہ ٹیلیفون پر اس ادارے کے مہتمم سے کہہ دیا کہ "مجھے آدھا کرّی کا ٹکڑا چاہیئے اور ایسے شخص کے جسم میں سے چاہیئے کہ جس کا خون ۲ ٹائپ کا ہو"۔ ادارہ فوراً ایسے کسی آدمی کو بلاتا ہے کہ جس کے خون کا ٹائپ ۲ ہو اور اسے ڈاکٹر صاحب کے مطب میں بھیج دیتا ہے۔

صدہا آدمیوں نے ادارے سے اچھی اچھی قیمتیں لے کر اقرارنامے لکھ دیئے ہیں کہ وہ حسب ضرورت اپنے جسم کا کوئی بھی حصّہ دیدیں گے حقیقتاً زیادہ تر ضرورت کرّیوں کی ہوتی ہے۔ پورے کان یا پوری ناک کی کبھی ضرورت نہیں پڑتی۔ کرّیاں بالعموم جسم کے ان پانچ مقامات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ دو کان۔ ایک ناک، اور دونوں آخری پسلیاں۔ ایک آدمی کے جسم سے کرّی صرف ایک ہی مرتبہ لی جا سکتی ہے۔ کیوں کہ کرّی کا جتنا حصّہ کاٹ لیا جاتا ہے وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔ عام طور پر نصف انچ لمبے اور چوتھائی انچ چوڑے ٹکڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب تک سب سے بڑا ٹکڑا جو اس کام میں استعمال ہوا ہے وہ دو انچ لمبا اور نصف انچ چوڑا تھا۔

اس طرح اپنی کرّی کا ٹکڑا دینے والوں کو ادارہ سَو سے لے کر پانچ سو تک ڈالر دلا کرتے ہیں۔

عام طور پر جن اعضاء کی مرمّت کی جاتی ہے وہ بیٹھی ہوئی ناکیں ہوتی ہیں۔ ادارے والے اکثر کرّیاں دینے والے اور آپریشن کرانے والے میں تطابق پیدا کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی بیٹھی ہوئی ناک کی مرمّت کرنی ہے تو ایسے شخص کی ناک کی کرّی لیتے ہیں جس کی ناک میں گُب نکلا ہوا ہو۔

جرّاحی کے عجائبات ایک لڑکا تھا جس کا بازو تین چھٹانک سے کچھ کم وزنی گیند پھینکتے وقت ٹوٹ گیا تھا۔ چند سال کے بعد اسی لڑکے نے یونی ورسٹی کی طرف سے کھیلوں میں شریک ہو کر گولا پھینکنے میں اوّل انعام حاصل کیا جو کہ آٹھ سیر وزنی تھا۔

یہ لڑکا تو یقیناً وہی تھا، لیکن اس کا بازو وہ نہ تھا جو بچپن میں ٹوٹ چکا تھا۔ اس کے بازو کی جرّاحی کی مدد سے مرمت کی جا چکی تھی۔ وہ مقام جہاں سے اس کا بازو ٹوٹا تھا خراب ہو گیا تھا اور اس کی مرمت اس طرح کی گئی تھی کہ بیل کی ہڈی کے دو ٹکڑے اس کے بازو میں لگا دیئے تھے۔ تن درست بیل کی ہڈی کا قلم لگانے سے وہ کم زور بچہ خوب تن درست اور توانا ہو گیا۔

ہڈیوں میں پیوند کا صرف یہی ایک کمال نہیں ہے جو کہ آج کل کے ڈاکٹروں نے کیا ہے۔ ڈاکٹر ای، ڈبلیو، ایچ، گرووز نے دو اور واقعوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک کسان کے لڑکے کی ران کی ہڈی اس بُری طرح ٹوٹ گئی کہ انسانی ہڈی کا اتنا بڑا ٹکڑا کہ جو پیوند کے کام آ سکے کہیں نہ مل سکا۔ جو ڈاکٹر اس کا معالج تھا اُس نے ہاتھی دانت کا کافی بڑا ٹکڑا کاٹ کر اور اسے مناسب شکل دے کر خالی جگہ کو پُر کر دیا۔ یہ ٹکڑا وہاں جم گیا اس طرح کہ ہڈی کا ایک حصہ بن گیا اور ڈیڑھ مہینے کے بعد وہ لڑکا کھیت پر کام کرنے لگا۔ اسی طرح ایک بارہ سنگے کا سینگ بھی ایک مریض کے لئے استعمال کیا گیا تھا اور اس پیوند میں بھی کامیابی ہوئی تھی۔

فاسفورس کی مقدار ہمارے جسم میں خالص حالت میں فاسفورس ایک سخت زہر ہے۔ لیکن آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ ایک انسانی جسم کے اندر معمولاً دو پونڈ فاسفورس موجود رہتا ہے۔ یہ مقدار اتنی کثیر ہے کہ اس سے چودہ ہزار آدمی مر سکتے ہیں۔

دَراز دستی آدمی اگر برف کا پانی پیتا رہے تو اُس کے بازوؤں کی لمبائی بیّن طور پر کم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر گرم پانی کا استعمال کرے تو بازو لمبے ہو جاتے ہیں۔

مُسہل جڑوں کے ہندوستان میں کاشت کے امکانات بوٹینکل سروے آف انڈیا کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی جڑوں کی کاشت ہو سکتی ہے جو پیچش کے مرض میں مفید ثابت ہوتی ہیں یا جن سے مسہل دوائیں تیار ہوتی ہیں۔ اس قسم کی دوائیں آج کل ہندوستان میں باہر سے آتی ہیں۔ اگر ہندوستان میں ان کی کاشت کا مناسب انتظام ہو تو یہ ملک بڑی حد تک دوسرے ملکوں کی امداد سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ ان کی کاشت کے لئے بڑی نگرانی، معلومات اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ بہت سے لوگوں کو جڑوں کی کاشت کے لئے زمین، حرارت، سایہ اور ہوا میں نمی وغیرہ کی ضرورت کے متعلق کافی علم ہے، مگر تجارتی پیمانے پر اس کے کاشت کرنے کی کسی کو ہمّت نہیں پڑی۔ اب تجربے کے طور پر مخصوص علاقوں میں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے اور کامیاب ہونے کی صورت میں اس تجربے پر دوسرے علاقوں میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

بانجھ پن ویانا کے ڈاکٹر اے، باوُیر نے "میڈیکل کلینگ" کی ایک اشاعت میں لکھا ہے کہ اگر بانجھ پن کی کوئی اور وجہ طبیب کے علم اور وقوف میں نہ آئے تو اسے یقین کر لینا چاہیئے کہ حیاتین ہ (ای) کی کمی ہے۔ اور اگر اس حیاتین کی عمدہ مقدار متواتر استعمال کرائی جاتی رہے تو بانجھ پن (عقم) جاتا رہتا ہے کیوں کہ حیاتین "ای" تناسل کی امداد کے لئے ضروری چیز ہے۔ سبزیوں، غلّوں، گوشت اور انڈے کی زردی میں یہ حیاتین کثرت سے پائی جاتی ہے۔ امریکن طبیبوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا ہے کہ اگر حیاتین "ای" کی مقدار متواتر کھلائی جاتی رہے تو جسم میں فولاد کو جذب کرنے اور ہضم کرنے کی بہت معقول صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ فولاد، کیلسیم (چونا) اور اگر ممکن ہو تو آئیوڈین کی مقدار ضرور برابر ساتھ ساتھ دی جائے۔ پالک کا ساگ، گاجر، سویا بین، جَی کا پورا دانا خوب پکا کر، دہی، مچھلی پستہ اور بادام میں یہ اجزاء کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور جن افراد کی غذا میں یہ چیز کافی مقدار میں پائی جائے ان کے تناسلی فعل میں کمی نہیں ہوتی۔

مصر میں طبّی تعلیم۔ فرانسیسی کی بجائے عربی میں جامعہ ازہر کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کلیتہ الحقوق نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے ماتحت مدارس میں ڈاکٹری تعلیم فرانسیسی اور انگریزی زبان کی بجائے عربی زبان میں دی جائے اور فرانسیسی پروفیسروں اور استادوں کو برخاست کر کے ان کی جگہ مصری اساتذہ اور معلّمین مقرر کیے جائیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مصر کی نیلی پوش جماعت نے وزارت تعلیم کو دھمکی دی تھی کہ اگر مصری مدارس میں ذریعۂ تعلیم عربی کی بجائے کسی اور زبان کو قرار دیا گیا تو تعلیمی حکّام کو قتل کر دیا جائے گا۔

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک، اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۹ء سے جون سنہ ۴۰ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور اُن کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بہ مشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں، دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بہ ماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لیے ضروری نہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

الامراض والعلاج
کھانسی

جناب حکیم محمد خاں صاحب کامل طب وجراحت، قائم گنج

کھانسی کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آلیت تنفّس، زفیر، شہیق اور نظام تنفّس کا کچھ ذکر کر دیا جائے کیوں کہ ان چیزوں کو جانے بغیر کھانسی کی حقیقت کو سمجھنا تقریباً ناممکن ہے۔

آلیّت تنفس عملِ تنفس سینے کی یکے بعد دیگرے پیدا ہونے والی دو حرکات (۱) اتّساع (پھیلنے) (۲) اور انقباض (سکڑنے) پر مشتمل ہے ان حرکات کے ذریعے سے ہوا پھیپھڑوں میں کھینچی اور خارج کی جاتی ہے۔ یہ دونوں حرکتیں علی الترتیب زفیر اور شہیق کہلاتی ہیں۔ ہوا کو اندر کھینچنے کے لیے سینے کی پہلوی دیواریں یا صدر کا قاعدہ یا دونوں مل کر اس طرح حرکت کرتے ہیں کہ سینے کی اندرونی گنجائش بڑھ جاتی ہے۔ سینے کی اندرونی فضا کے بڑھ جانے سے پھیپھڑے کی اندرونی فضا بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ سینے کے پھیلتے وقت پھیپھڑے سینے کی پہلوی دیواروں اور اس کے قاعدے سے ملے رہتے ہیں اور خود بھی پھیل جاتے ہیں۔ غرض کہ اس گنجائش کی زیادتی سے پھیپھڑوں میں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور باہر سے تازی ہوا کافی مقدار میں حنجرہ اور قصبتہ الرّیہ کی راہ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صدر کے اندرونی و بیرونی دباؤ کو برابر کر دیتی ہے۔ لیکن ہوا کو پھیپھڑوں سے باہر خارج کرنے کے لیے جو حرکت عمل میں لائی جاتی ہے وہ مذکورہ بالا حرکت کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ اس میں سینے کی وسعت بجائے بڑھنے کے گھٹ جاتی ہے۔ اور پھیپھڑوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اتنی ہوا باہر خارج ہو جاتی ہے کہ ہوا کا اندرونی اور بیرونی دباؤ برابر ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں (زفیر اور شہیق میں) ہوا حنجرہ اور قصبتہ الرّیہ میں ہو کر گزرتی ہے۔ کیوں کہ پھیپھڑے کی ہوا اور بیرونی ہوا کا تعلّق اسی راستے سے ہے۔

زفیر زفیر میں صدر کا بڑھ جانا ایک عضلی فعل ہے۔ زفیر کے متعلّقہ عضلات کا یہ کام ہے کہ وہ جوف صدر کی وسعت کو عمودی استعرضی اور قدامی خلفی قطروں میں زیادہ کر دیں۔ وہ عضلات زفیری جو معمولی تنفس میں کام کرتے ہیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) دیافرغما۔ (۲) بیرونی عضلات بین الاضلاع۔ (۳) کچھ اندرونی عضلات بین الاضلاع (۴) عضلات روافع الاضلاع اور (۵) عضلات مسنّنہ خلفیہ عُلیا۔

صدر کا قطر عمودی:- دیافرغما کے منقبض ہو کر نیچے اُتر آنے سے سینہ بڑھ جاتا ہے۔ سکون (انبساط) کی حالت میں دیافرغما کی شکل گنبد جیسی ہوتی ہے۔ اور اس کا محدّب حصہ اوپر کی طرف رُخ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ لیکن گنبد کے درمیانی حصے میں ایک نشیب یا میزاب پائی جاتی ہے۔ جب دیافرغما منقبض ہوتا ہے تو اس کے عضلی ریشے لمبائی میں گھٹ جاتے ہیں اور اس گنبد کی تحدیب کم ہو جاتی ہے۔ دیافرغما کو نیچے کی جانب لے جانے میں کچھ فاصلے تک تو درمیانی وتر کام کرتا ہے لیکن اصل حرکت پہلوؤں پر ہوتی ہے۔ جہاں دیافرغما صدر کے قاعدے سے لگا ہوتا ہے۔ **قطر مستعرض** اور **قطر قدامی خلفی** اسی صورت میں بڑھ سکتے ہیں جب کہ پسلیاں اوپر کی طرف اُٹھیں۔ لیکن بالائی پسلیاں کچھ تو عضلات ضلعیہ عنقیہ (ضلعیہ عنقیہ مقدمہ، متوسط اور متاخرہ) کے ذریعے سے قائم ہیں۔ اور زیرین پسلیوں میں سے بہت سی ایسی ہیں جو مورّب طریقے پر عمود فقری سے چسپاں ہیں۔ اس لیے پیچھے کی جانب تو پسلیاں اُٹھنے سے رہیں۔ ہاں اگلے کنارے ضرور اُٹھ جاتے ہیں کیوں کہ آخر میں عظم القص خود بھی اوپر اور سامنے کی طرف حرکت کرتی ہے۔ اس لیے وہ پسلیاں جن کے کنارے عظم القص سے آکر لگتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ اوپر اور آگے کو اُٹھ کر صدر کی فضا کو پھیلاتے ہیں۔ معمولی تنفس میں جو عضلات پسلیوں کو اُوپر اُٹھانے میں کام کرتے ہیں وہ (۱) بیرونی عضلات بین الاضلاع (۲) اندرونی عضلات بین الاضلاع کے بین الغضروفی حصے (۳) عضلات روافع الاضلاع اور (۴) عضلات خلفیہ علیا ہیں

لیکن غیر معمولی تنفس میں عضلات زفیری اضافی سے بھی کام لیا جاتا ہے مثلاً (۱) قصبہ ترقویہ حلمیہ (۲) مسننہ کبیرہ (۳) عضلات صدریہ (صدریہ کبیرہ اور صدریہ صغیرہ) (۴) مربعہ منحرفہ - ان کے علاوہ حنجرے اور چہرے کے عضلات بھی کچھ کام کرتے ہیں۔

شہیق شہیق میں یہ ہوتا ہے کہ زفیر کی وجہ سے پھیلے ہوئے سینے اور پھیپھڑے ذاتی لچک کی وجہ سے اپنی اصلی اور قدیمی حالت پر آجاتے ہیں۔ زفیری عضلات نے صدر کو پھیلانے اور پھیپھڑے کی لچک پر غالب آنے کے لیے جو طاقت استعمال کی اسی طاقت کا ردعمل یا جواب شہیق ہوتا ہے کیوں کہ ان ہی عضلات کے پھیلتے ہی سینہ اور پھیپھڑے اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں اور پھیپھڑے کی ہوا پر دباؤ پڑ کر مزید ہوا خارج ہو جاتی ہے گویا دو زفیر کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے اس میں پھیپھڑوں کا لچک دار انقباض پھیپھڑوں کی ہوا کو خارج کر دینے کے لیے کافی ہوتا ہے اور معمولی شہیق میں اس سے زیادہ کسی طاقت کو کام میں لانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ اس کے علاوہ تمام دوسری ارادی شہیقی حرکتیں مثلاً بولنے، گانے، پھونکنے اور غیر ارادی حرکات مثلاً چھینکنے اور کھانسنے وغیرہ میں اس قہری لچک دار طاقت کے علاوہ کسی اور طاقت کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور حقیقی عضلات شہیقی کو بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم پیٹ کے عضلات ہیں جو پیٹ کی احشاء پر دباؤ ڈال کر دیا فرغما کو اوپر دھکیل دیتے ہیں اس طرح پھیپھڑوں پر بالواسطہ دباؤ پڑ کر اس کی ہوا قصبۃ الریہ اور حنجرہ کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ پسلیوں کو نیچے لانے والے عضلات کو بھی عضلاتِ شہیقی کے طور پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اندرونی عضلات بین الاضلاع کے غضاریفی حصے اور عضلات مسننہ خلفیہ سفلی شہیقی عضلات ہیں اور بطنی عضلات کی مزید اعانت کے لیے کام کرتے ہیں۔

مرکزِ تنفس نظام عصبی کے مرکز میں ایک چھوٹا سا رقبہ ہے جس کو مرکزِ تنفس کہتے ہیں۔ اس مرکز سے تحریکات چل کر نخاع کے ریشوں کے ذریعے سے ان نخاعی اعصاب کے مراکز میں پہنچتی ہیں جو عضلاتِ تنفس کو پکڑتے ہیں۔ اسی مرکز میں کچھ ریشے بھی پہنچتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم وہ ہیں جو عصب راجع کی لٹ میں پائے جاتے ہیں۔ عصب راجع کو جہاں تک مرکزِ تنفس سے تعلق ہے اس میں اس مرکز سے متعلق حرکتی ریشے زیادہ ہیں۔ تھوڑی مقدار میں عصبی ریشے بھی پائے جاتے ہیں جو پھیپھڑوں اور ہوائی نالیوں کی عضلی نسیجوں میں پھیلتے ہیں۔ اور پھیپھڑوں پر انقباضی اثر رکھتے ہیں۔ یہ مرکز عصب راجع کے حسی مرکز سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ مرکز نہ صرف ان حسی اعصاب سے متاثر ہوتا ہے جو اس تک عصب راجع کے ذریعے سے پہنچتے ہیں بلکہ ایسی تحریکات سے بھی متاثر ہوتا ہے جو دماغ سے آتی ہیں۔

کھانسی کیوں اور کیسے ہوتی ہے؟

کھانسنے کے لیے سب سے پہلے مریض ایک گہرا زفیر لیتا ہے۔ یہ زفیر طبعی زفیر کی طرح ہوتا ہے۔ ہوا آسانی سے پھیپھڑے میں چلی جاتی ہے لیکن اس کے بعد ہی جو شہیق واقع ہوتا ہے۔ بخلاف طبعی شہیق کے اس میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اوتار الصوت کے وقتی انقباض کی وجہ سے فتحۃ المزمار بند ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں کی ہوا خارج کرنے کے لیے پیٹ کے عضلات سختی سے سکڑ کر احشاء بطن کو دیا فرغما کی طرف دھکیل دیتے ہیں اور احشاء کے توسط سے پھیپھڑوں پر یہاں تک دباؤ ڈالتے ہیں کہ ہوا کے اخراج میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اوتار الصوت ایک آواز کے ساتھ ایک دم کھل جاتے ہیں اس مخصوص آواز کو ہم کھانسی کہتے ہیں۔ رکاوٹ دور ہوتے ہی پھیپھڑوں کی ہوا بڑی تیزی سے خارج ہوتی ہے اور ہوا کی اس رَو کے ساتھ بلغم یا کوئی اور چیز جسے پھیپھڑے سے نکلنا ہوتا ہے، باہر آجاتی ہے۔

کھانسی کا عمل بھی ایک عصبی مرکز کے ماتحت ہے۔ یہ **مرکزِ سعال** مبداء النخاع میں عصب راجع کے مبداء کے پاس ہی بطن ثالث کے صحن اور اجسام رباعیہ کے نزدیک ہی واقع ہے اور شاید مرکزِ تنفس سے اس کو گہرا تعلق ہے۔ اس مرکز میں مختلف حسی اعصاب کے ذریعے سے تحریکات روانہ ہوتی ہیں اور وہاں سے منعکس ہو کر عضلات شہیقی میں پہنچتی ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے وہ کون کون سے حسی اعصاب ہیں جو تحریکات کو مرکزِ سعال تک لے جاتے ہیں

(۱) عصبِ راجع :- یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ عصبِ راجع کے پیدا ہونے کا مقام (مبداء) مرکز سعالی سے بالکل قریب واقع ہے۔ اس عصب کو مرکزِ تنفس سے گہرا تعلق ہے اور مرکزِ تنفس کے توسط سے مرکزِ سعال سے بھی منسلک ہے۔ اس لیے عصب راجع کے حسی

ریشوں میں اگر کوئی تحریک پیدا ہو تو اس کا اثر مرکزِ سعال پر پڑ سکتا ہے۔ عصب راجع کی شاخیں اس تمام غشاءِ مخاطی میں پھیلی ہوئی ہیں جو ازمارتہ سے لیکر قصبۃ الرّیہ کی انتہائی شاخوں تک اندرونی جانب استر کرتی ہیں۔ اگر یہ غشاءِ مخاطی ماؤف ہو جائے تو عصبِ راجع کی شاخوں میں تحریک ہو کر کھانسی کا ہونا ناگزیر ہے۔ اس کے علاوہ اس عصب کی شاخیں غشاءُ الرّیہ حلق، مری معدہ اور آنتوں میں بھی پھیلتی ہیں۔ اس لیے اس کے حسّی اختتامی سروں میں تحریک پیدا ہونے سے بھی وہی نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں۔

(۲) عملی حیثیت سے عصب راجع کے بعد عصب ثلاثی وجہی ایک ایسا عصب ہے جس کو مرکزِ تنفّس سے گہرا تعلق ہے۔ گویا مرکزِ تنفس کے ذریعے سے مرکزِ سعال پر بھی اس کا تعلق درجے میں عصب راجع کے بعد ہے۔ یہی وہ عصب ہے جو مجریٰ تنفس کے انفی اور وجہی رقبوں کے حسّی تاثرات کا ادراک کرتا ہے۔ اس لیے اگر کھانسی کا سبب محرّک عصب راجع کی اقلیم (یعنے ان مقامات میں جہاں جہاں اس عصب کی شاخیں پھیلتی ہیں) میں نہ ملے تو اُسے اس عصب کے دائرہ عمل (جہاں جہاں اس کی شاخیں پھیلتی ہیں) میں تلاش کرنا چاہیئے۔

(۳) مریض کی قوت ارادی اور بعض نفسانی تحریکوں کے مانع اثرات کھانسی میں دیکھے گئے ہیں۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دماغ میں پیدا ہونے والی تحریکیں نامعلوم راستوں سے مُبدءُ النخاع میں پہنچکر انعکاسی تحریک کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ دماغی تحریکیں بعض اوقات کھانسی پر محرّک اثر ڈالتی ہیں جیسے ہسٹریا (اختناق الرّحم) میں دیکھا گیا ہے اور بعض اوقات ان کا اثر مانع ہوتا ہے جیسے کوئی مریض اپنی بے کار کھانسی سے تنگ آکر یہ قطعی فیصلہ کرلے کہ چاہے لاکھ تکلیف ہو وہ پھر کبھی نہیں کھانسے گا۔ (اس سے وقتی کھانسی میں فائدہ ہو جاتا ہے)

کھانسی بحیثیت ایک علامت کھانسی مجری تنفس (ناک، منہ، حنجرہ، قصبتہ الریہ، ہوائی نالیوں اور ہوائی تھیلیوں) کی خرابیوں کی ایک ایسی عام علامت ہے اور مجریٰ تنفّس کی بیماریوں اور کھانسی میں کچھ ایسا چولی دامن کا ساتھ ہے کہ کھانسی کا نام سنتے ہی ہمارا ذہن امراض مجریٰ تنفّس کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ لیکن مجری تنفس کی خرابیوں کے علاوہ دیگر اعضا، کی بیماریاں بھی کھانسی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کھانسی کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

کھانسی کی قسمیں (۱) تنفّسی (۲) غیر تنفسی

(۱) **تنفّسی**:- یعنے وہ کھانسی جو مجری تنفّس میں خرابی پیدا ہونے سے اُٹھتی ہو۔ حقیقت میں یہ قسم اتنی عام ہے کہ کھانسی کے جتنے مریض طبیب کے پاس آتے ہیں ان میں سے نوّے فی صدی اس زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔

(۲) **غیر تنفّسی**:- دس فی صدی مریض جو معالج کے پاس آتے ہیں ان میں مجری تنفس کا باقاعدہ امتحان کرنے پر کچھ نہیں ملتا اور طبیب کو کھانسی کا اصل سبب معلوم کرنے کے لیے مزید غور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

غیر تنفّسی کھانسی (یا سعالِ منعکس):- اس کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔ اور ان سے مریض تنگ آجاتا ہے طبیب اور مریض دونوں کے لیے مایوس کن ہے۔ کیوں کہ عام کھانسی (تنفسی کھانسی) کی تدابیر علاج اس میں اختیار کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس قسم کی کھانسی کے لیے 'سعال منعکس' کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔ لیکن یہ اصطلاح لغوی اعتبار سے غلط ہے کیونکہ کھانسی تو منعکس ہی ہوتی ہے۔ یہ کھانسی طبیب کے لیے اس وقت تک مایوس کن ہے جب تک کہ وہ اس کے اصلی سبب کا کھوج لگا کر ایسا طریقہ علاج اختیار نہیں کرتا جس میں اصل سبب کو دور کرنے تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

غیر تنفّسی کھانسی کی خصوصیات:- یہ کھانسی خشک اور بے کار (یعنے بلا وجہ) ہوتی ہے۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہاں اگر التہابِ قصبۃ الرّیہ بھی موجود ہو تو بلغم خارج ہوتا ہے۔ ورنہ کھانسی کے بعد کچھ مخاط یا لعاب دہن خارج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کھانسی کے دورے ہوتے ہیں۔ یعنے مسلسل زفیری جھٹکے ہوتے ہیں جو مختصر ہوتے ہیں اور وقفوں کے بعد پڑتے ہیں۔ اور ان زفیری جھٹکوں کی وجہ سے شہیق نسبتاً کم ہو جاتا ہے۔ یہ دورے اس وقت خاص طور پر تکلیف دیتے ہیں جب وہ دیر تک رہتے ہیں اور جلد جلد پڑنے لگتے ہیں۔ اس کی قسمیں خاص طور پر (۱) التہاب غشاء الرّیہ میں پائی جاتی ہیں۔ (۲) بعض بدہضمی کے مریضوں میں بھی دیکھی گئی ہیں (اس کو سعال معدی بھی کہتے ہیں)۔ (۳) سعال دیدانی:- جو آنتوں میں کیڑے پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ قسم بچوں میں بہت

زیادہ ہوتی ہے۔ (۴) سعال انفی (۵) سعال حلقی۔ ذیل میں کھانسی کو تشخیصی نقطۂ نگاہ سے ان کی نوعیت کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے

(۱) **وہ کھانسی جو آسانی سے عمل میں آجائے** (یعنے کھانستے وقت مریض کو زیادہ تکلیف نہ ہو) اور مخرج اور منفثِ بلغم ہو۔ اس قسم کی کھانسی مجریٰ تنفس کی بیماریوں کے ارتشاحی درجوں میں پائی جاتی ہے۔

(۲) **تکلیف دہ بے کار اور خشک قسم کی کھانسی**:۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

(ا) **تنفّسی**:۔ یہ قصبی رئوی بیماریوں کے ابتدائی درجوں میں پائی جاتی ہے۔

(ب) **غیر تنفّسی**:۔ خاص طور التہاب غشاءُ الریہ اور دیدانِ امعاء میں دیکھی گئی ہے۔

(۳) **جس کھانسی میں نحاسی آواز آتی ہو اور تنفّس سخت ہو**:۔ اس قسم کی کھانسی حنجرہ یا قصبۃ الریہ پر دباؤ پڑنے سے پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اینورسما، گھینگا اور گردن کے خط وسطانی میں پیدا ہونے والی رسولیوں میں ہوتا ہے۔

(۴) **سعال عصبی** (سعال عادتی):۔ اس قسم کی کھانسی کی چار قسمیں ہیں۔

(ا) جس میں مریض اختیاری یا غیر اختیاری طور پر دورانِ گفتگو میں یا دوران تقریر میں مضطرب ہو کر ایک لحے کے لیے رُکنا چاہتا ہے اور کھانسنے سے اسے اتنی مہلت مل جاتی ہے۔

(ب) مریض کو کھانسی نہیں ہوتی۔ لیکن طبیب سوالات کے دوران میں مریض سے کھانسی کے متعلّق پوچھ کر عصبی مریض کا ذہن اس طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اور مریض کھانسنے لگتا ہے۔

(ج) ایک مریض اپنے آپ کو جو دق میں مبتلا سمجھتا ہے۔ اور خواہ مخواہ کھانسنے میں مبالغہ کرتا ہے (حالاں کہ اس کو کھانسی نہیں ہوتی

(د) **کرخت، کُتّے کی آواز جیسی کھانسی**:۔ یہ کھانسی خناق اصلی (یا خناق حقیقی۔ ذبحہ) میں یا خناق کاذب (تشنّج الحنجرہ) میں پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) **معمولی مُزمن عادتی کھانسی**:۔ یہ کھانسی مزمن قصبی رئوی بیماریوں میں پائی جاتی ہے۔ مثلاً (ا) درنی (ب) نفخ الریہ (ج) مزمن التہاب قصبۃ الریہ (د) اتساع شعبی (ہ) مزمن احتقان رئوی۔ (و) یا وظائف قلبی میں کم زوری پیدا ہو جانے سے۔

(۶) **سعال شعبی**:۔ (اس میں مریض خود کھانسنے کی کوشش کرتا ہے) یہ قلب کی خرابیوں کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے اور جو اتّساعِ قلب اور خاص طور پر دائیں اذن کے اتّساع میں زیادہ عام ہے۔ بوڑھوں میں یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کھانسی کا ابتدائی سبب قلب کی خرابیاں ہیں یا پھیپھڑے کی، یعنے 'سعال قلبی' اور 'سعال رئوی' میں فرق کرنا آسان نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ قلبی کم زوریوں سے پھیپھڑوں میں تعدیہ قبول کرنے کے لیے زمین تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے برخلاف کوئی قصبی رئوی فتور اس کے قلب کو، جو پہلے ہی عمر کے تقاضے سے کم زور ہو چلا ہو زیادہ کم زور کر کے دائیں قلب کا اتّساع پیدا کرتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی کو یعنے بوڑھوں کی کھانسی کو ہم بجا طور پر 'سعال قلبی رئوی' کہہ سکتے ہیں۔

(۷) **سعال وضعی**:۔ خاص وضع کی کھانسی۔ اس کے نتیجے میں بہت سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ کسی ایک پہلو (دائیں یا بائیں) پر لیٹنے سے مریض کھانستا ہے اور کھانسنے سے بہت سا بلغم خارج ہوتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی اور اس کے ساتھ کافی مقدار میں بلغم کا خارج ہونا حفرہ شعبی (اتّساع شعبی یا حفرہ ریہ) کی ایک تشخیصی علامت ہے جس میں خاص وضع اختیار کرنے سے حفرے کا بلغم وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔

(۸) **سعال حلقی**:۔ تمباکو پینے والوں اور شرابیوں کی کھانسی۔ اس کھانسی میں گلے کی خراش ہوتی ہے اور بعض اوقات ناک سے رطوبتیں بھی بہتی ہیں۔ یہ کھانسی صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ رات بھر میں اندرونی رطوبتیں مترشّح ہو کر ناک اور حلق میں جمع ہو جاتی ہیں

(۹) **سعال دیکی** (شہیقہ یا کالی کھانسی) اس قسم کی کھانسی کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں۔ کیوں کہ جب اس کھانسی کا دورہ پڑتا ہے تو مریض کے سانس اندر لیتے وقت ایک خاص قسم کی مرغ کی بانگ جیسی آواز پیدا ہوتی ہے۔

کھانسی کا اصولِ علاج

جس کھانسی کے نتیجے میں پھیپھڑے اور قصبتہ الرّیہ سے رطوبتیں خارج ہو رہی ہوں وہ بہت مفید ہوتی ہے۔ اس قسم کی کھانسی کو چھیڑنا نہیں چاہیئے۔ اگر وہ زیادہ تکلیف دہ ہو تو زیادہ سے زیادہ اس کو کم کر دینا چاہیئے۔ یہ کلّیہ ان تمام صورتوں میں برتا جاتا ہے جب کہ مرض حنجرہ، قصبتہ الرّیہ، ہوائی نالیوں اور ہوائی کیسوں میں ہو۔ کیوں کہ کھانسنے سے نہ صرف بلغم بلکہ ملتہب اغشیہ مخاطیہ کی سمّی رطوبتیں بھی خارج ہو جاتی ہیں اور ہوائی نالیوں کے کھلے رہنے کی وجہ سے تنفّس میں دقّت نہیں ہوتی۔ پس جب ہوائی نالیوں میں بلغم یا التہابی رطوبت ہو تو کھانسی کے فعل میں مدد دینی چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے منفثّات (بلغم نکالنے والی دوائیں) استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔ مثلاً اگر:۔

(ا) بلغم کا گاڑھا پن اس کے اخراج میں مانع ہو تو نمکین **منفثّات** استعمال کرائیں۔ اس قسم کی دوائیں بلغم کو رقیق کرتی اور اس کے کھاری پن کو بڑھاتی ہیں۔ ایلکلیز اور ایلکلائن سالٹس خصوصاً پوٹاشیم بائی کاربونیٹ اور امونیم کلورائڈ وغیرہ چیزیں کارآمد ہوتی ہیں۔

(ب) اگر حسّی اعصاب یا مراکزِ تنفّس میں خراش ہونے کی وجہ سے ہیجانی کیفیت ہو تو **منفثّات مسکّنہ** استعمال کریں، جو تسکین پیدا کر کے آسانی سے بلغم کو خارج کر دیں۔ مثلاً افیون اور مرکّبات افیون میں سے ڈپل اپی کاک کم سلا ٹنکچر کیمفر کو ٹنکچر اوپیائی ایمونی۔ پلو اپی کاک کو۔ مارفین۔ کوڈائین۔ اور کلورل ہائیڈریٹ۔

(ج) اگر شعب قصبی یا ہوائی نالیوں میں تشنّج کی وجہ سے اخراج بلغم مشکل ہو تو **منفثّات دافع تشنّج** استعمال کرائیں

(د) اگر عضلات حنجرہ کے کام نہ کرنے اور مرکزِ تنفّس کے سست ہونے کی وجہ سے اخراج بلغم نہ ہو رہا ہو تو اسٹرکنین اور اٹروپین کا استعمال کریں۔

(ہ) بعض دوائیں ایسی ہیں جو منہ میں رکھنے سے اپنی تاثیرات معکوسہ کے ذریعے سے اخراج بلغم کو زیادہ کرتی ہیں جیسے پوٹاسیم کلوریٹ، صمغ عربی، قند یا مصری اور نمک طعام (کھانے کا نمک)

برخلاف اس کے "سعال منعکس" ایک بے کار اور مضر چیز ہے جس کا بڑی ہمّت سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ علاج کا عقلی تقاضا تو یہ ہے کہ

(ا) اس غشاء مخاطی کی ذکاوتِ حسّی کو دور کر دیا جائے۔ جہاں سے تحریک شروع ہوتی ہے۔ اس موقع پر طبیب کو اپنی ذہانت سے کام لینا چاہیئے۔ علاج میں کامیابی اس وقت ممکن ہے جب طبیب صحیح تشخیص کرے کہ تحریک کہاں ہو رہی ہے اور سبب تحریک کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً:۔

(۱) اگر کسی مریض میں دیدانِ امعا کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہو تو قاتل و مخرج دیدان ادویّہ کے استعمال سے ہی شفا حاصل ہو سکتی ہے۔

(۲) سوءِ ہضمی کے مریضوں میں صرف غذاؤں میں تصرف کرنے اور احتیاط برتنے سے شفاء کلّی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) ماؤف اغشیہ مخاطیہ میں جہاں تک خارجی طور پر رسائی ممکن ہو مقامی مخدّرات کے استعمال سے تعجّب خیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ شدید کھانسی کے چند ایسے مریضوں میں جن کو داخلی طور پر انتہائی مؤثر دوائیں استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا تھا، وقتی طور پر کوکین ہائیڈرو کلورائیڈ کے ایک فی صدی محلول میں تر کی ہوئی پھریری نتھنے میں رکھنے سے فوری نتائج برآمد ہوئے۔

(۴) سعال معدی میں کلوروفارم اور کوکین کے کسی مرکب کے استعمال سے ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں۔

(ب) ان مراکزِ اعصاب کی سوزش (تہیج) کو کم کر دیا جائے جو اس انعکاس میں حصّہ لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے افیون اور اس کے مرکّبات انتہائی مفید ثابت ہوتے ہیں اور کھانسی کی روک تھام کے لیے ایسے بہت سے مرکّبات استعمال کیے جاتے ہیں جن کا اصلی اور بنیادی جزو افیون ہی ہوتی ہے۔

(ج) مراکزِ اعلیٰ کے توسّط سے مبدءِ النخاع پر اثر ڈال کر مریض کی کھانسی کو روکا جائے (یعنے مریض کو مختلف قسم کی ہدایتیں کی جائیں) طبیب اپنے مریض کو یہ یقین دلادے کہ اس کی کھانسی بلاوجہ ہوتی ہے اس کا کوئی مطلب اور مقصد نہیں ہوتا اور اس کو

اپنی قوتِ ارادی سے اپنی کھانسی پر غالب آجانے کا پورا پورا الیقین دلا دے۔ ایک ماہر طب اپنا ذاتی تجربہ یہ بیان کرتا ہے:-

"ایک مرتبہ اطبّا کی ایک مجلس میں مجھے شرکت کا اتفاق ہوا۔ دوپہر کے کھانے کے وقت ایک مسلول مریض بھی مجھ سے کچھ فاصلے پر تشریف رکھتے تھے۔ وہ مسلسل بلا توقف کھانسے ہی چلے جاتے تھے۔ جو طبیب میرے پہلو میں بیٹھے تھے وہ میرے کرم فرما اور مجلس کے سربرآوردہ اور اس کی روحِ رواں تھے۔ اس مسلول مریض کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے کہنے لگے کہ 'یہ شخص کھانسے ہی چلا جاتا ہے۔ اچھا دیکھیے میں اس کا علاج کرتا ہوں۔ آج ان سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ یا تو آپ اپنی کھانسی کو قابو میں رکھیں یا اگر ایسا نہیں کرسکتے تو ازراہِ کرم اپنے کمرے میں تنہا کھا لیا کریں۔ اس لیے کہ آپ کی کھانسی قطعی غیر ضروری ہے اور آپ اس کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرسکتے۔' اسی روز شام کے وقت وہ مریض حسبِ دستور کھانے میں شریک ہوئے لیکن تمام کھانے کے دوران میں ان کو ایک مرتبہ بھی کسی نے کھانستے ہوئے نہیں دیکھا۔

(باقی)

(بقیہ ص ۲۱ یہ ہے)

نہ رہے کہ پاک باز رہنے کی حالت میں منی نہ صرف دوبارہ جذب ہو جاتی ہے بلکہ جسم پر اس کا مفید اثر پڑتا ہے۔

بعض نوجوان یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ "شہوانی دباؤ" بہت پڑتا ہے اور یہ "دباؤ" اتنا شدید ہوتا ہے کہ اگر مباشرت نہ کی جائے تو نقصان پہنچنے لگتا ہے۔ یہ نام نہاد "شہوانی دباؤ" جیسا کچھ کہ وہ ہے آدمی کے شہوانی نظام کے طبعی افعال کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ محض اس وجہ سے یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لوگ اپنے کو کسی نہ کسی قسم کی غیر معمولی تحریکات کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھتے ہیں۔ وہ مجرّد نوجوان شخص، جو وقتاً فوقتاً لڑکیوں کے ساتھ "عشق بازی" (سپوننگ) اور بوس وکنار کی پارٹیوں (پیٹنگ) میں باہر جا جاکر اپنے دماغ کو ناپاک خیالات سے گندہ کرتا رہتا ہے، وہ اپنے انہیں افعال وتخیلات کی بدولت "شہوانی دباؤ" کا شکار ہو جاتا ہے۔ علاج واضح طور پر خود اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر مجرّد شخص اس جدوجہد کو آسان بنانا چاہتا ہے، اور حقیقت میں یہ چیز ہے آسان ہی —— تو اس کے لیے ضروری ہے کہ شہوانی جذبے کو برانگیختہ کرنے والی ہر ارادی اور مصنوعی چیز سے بچے۔ ورنہ ممکن ہے کہ وہ خواہش، قوی محرّک کی حیثیت اختیار کرکے "دباؤ" بن جائے۔

میں اپنے مضمون کو ایک مزید طبّی شہادت پر ختم کرتا ہوں۔

سر جیمس پیگٹ، کنسلٹنگ سرجن سینٹ بارتھولومیو اسپتال لندن نے اپنے طلبہ کے ایک مجمع کے سامنے لیکچر دیتے ہوئے کہا: "تمہارے بہت سے مریض تم سے مباشرت کے متعلق دریافت کریں گے اور متوقع ہوں گے کہ تم انہیں بدکاری کی اجازت دو۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ میں چوری، جھوٹ اور خدا کی تمام حرام کی ہوئی چیزوں کو جائز کردوں۔"

اب ان سب باتوں کو سن کر میرے مکتوب نگار کے ساتھی کارکن کیا کہیں گے؟

معالجات امراض نسواں
یہ کتاب حکیم مولوی سید محمد عبدالرزاق صاحب مرحوم سابق وائس پرنسل زنانہ طبیہ کالج اور پروفیسر تشریح کی تالیف تعلیم القابلہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں عورتوں کے امراض مخصوصہ کی ماہیت، ان کی تشخیص اور علاج نہایت خوبی اور سلاست کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ امراض نسواں کی تشخیص اور علاج میں جن آلات سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے، ان کی تصاویر دے کر ان کا طریقہ استعمال سمجھایا گیا ہے۔ ۲۰×۲۶ سائز کے سفید چکنے کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ مجلّد چار روپے دو آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

میزان الطب اُردو
حکیم اکبر ارزانی کی مشہور تالیف ہے جو فارسی خواں مبتدیوں کے نصاب تعلیم میں ہے۔ اس کا نہایت سلیس و عام فہم اُردو میں ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ تشریح چشم میں طبقات و رطوبات چشم کا نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ فوائد و تنبیہات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:-

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

دندان سازی کا کرشمہ

ایک سرجن کی ڈائری سے

صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی صاحب۔ ایم۔ بی۔ (بی۔ سی) وزیٹنگ فزیشن اینگلو یونانی میڈیکل ریسرچ
میڈیکل پریکٹیشنر۔ کرم پور۔ ضلع ملتان۔

میں ابتدائی عمر میں جس قصبے میں رہتا تھا اُس وقت وہاں کے رہنے والے دندان ساز کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ لیکن ہر جمعرات کے میلے پر جب کہ قرب وجوار کے گاؤں اور قصبوں سے مختلف چیزوں کے سوداگر اپنی دکانیں سجا کر وہاں کی رونق بڑھاتے تھے، ایک بساطی کی دوکان کے ایک چھوٹے سے تخت پر ایک بزرگ کبھی کبھی بیٹھے ہوئے دکھائی دیا کرتے تھے۔ باہر ہی ایک تختے پر موٹے حرفوں سے لکھا ہوا ہوتا تھا "ہم مصنوعی دانتوں کے دونوں جبڑے دو روپے میں فروخت کرتے ہیں"۔ اس بورڈ کی موجودگی ان بزرگ کی دوکان کی کل کائنات تھی۔ ان کا ذریعۂ معاش دانتوں کا نکالنا اور مصنوعی دانت ان کی جگہ لگانا تھا۔ سُنا ہے کہ یہ بزرگ، جو اب مرحوم ہیں، دندان سازوں کی اس انجمن کے ممبر تھے جس کی زندگی کا صرف یہی مقصد تھا کہ جتنے دانت نکال سکو نکال ڈالو اور ان کی جگہ مصنوعی دانت لگا دو۔ یہ بزرگ اس انجمن کے ایک سرگرم رکن تھے اور انجمن کے اغراض ومقاصد پر غالباً شاید ہی کسی دوسرے ممبر نے ان بزرگ سے زیادہ بہتر طریقے پر عمل کیا ہو۔ اب اسی قصبے میں دو سند یافتہ ماہر امراض دنداں مطب کر رہے ہیں۔

میرے اس بیان سے آپ نے یہی نتیجہ نکالا ہوگا کہ جہاں طبّی دنیا میں رات دن نئی نئی ایجادوں اور دریافتوں نے دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے وہاں دندان سازی کا شعبہ بھی اپنے کمال کے مدارج طے کر رہا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جرّاحیٔ دنداں اور علاج دنداں کو طب جدید نے بہت کچھ فروغ دیا ہے اور آج ایک معمولی سے معمولی درجے کے آدمی کو علاجِ دنداں میں وہ سہولتیں حاصل ہیں جو کسی زمانے میں بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب نہ تھیں۔ گزشتہ چوتھائی صدی میں اس علم نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور مہذب ممالک میں اب اس علم کو ایک خاص اہمیت دی جاتی ہے لیکن واقعات و آرا اس کے خلاف ہیں۔ اس ترقی میں چند مشکلات پیش آئی ہیں۔ یہ ترقی فنی لحاظ سے اس قدر پیچیدہ ہے کہ عام پبلک آسانی سے اس کو سمجھ نہیں سکتی اور نہ وہ پبلک میں ایسے طریقے سے پیش کی جا سکتی ہے جیسا کہ ذیابطیس کے علاج میں ہم انسیولن کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس علم کی ایجادوں اور دریافتوں نے بہتری کی کوئی خاص ہنگامی صورت پیدا کی جیسا کہ مرکبات سلفنلمائیڈ زہریلے تسمم الدم میں اپنے شاندار فائدوں سے مردہ جسم میں جان ڈال دیتے ہیں۔ اور معجزے کے طور پر مرتی ہوئی مریض عورتوں کو تندرست کر دیتے ہیں اور اس سے زیادہ مہلک مرض نمونیا میں اپنا اعجاز دکھلاتے ہیں۔

امراض دنداں فوری مہلک نہیں ہوتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف جلدی منعطف ہوا کرتی اور وہ ان امراض میں فوری دوڑ دھوپ کر کے اس کے استیصال کی کوشش کیا کرتے۔

پچھلے تیس سال میں ہم نے جو کچھ سیکھا اور جس قدر فنی ارتقا حاصل کیا اُس کے باوجود اس مسئلے میں آج بھی ہمارا ملک اسی جگہ پر ہے جہاں پہلے تھا۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر میرا ایک نوجوان نائب ڈاکٹر اورنگ رات دن لمبی چوڑی بحثیں کرتا رہتا ہے۔ اس کے لیے یہ ایک دلچسپ مسئلہ ہے۔ طبّی مسائل میں گفتگو کے لیے یہی اس کا مرکز ہے۔

پہلے پہل اُس نے میرے ساتھ جب اس مسئلے پر بحث کی تو وہ وہ موقعہ تھا جب ہم مطب سے فارغ ہو کر ذرا سستانے اور تازہ دم ہونے کے لیے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے۔

"میں نے ابھی ابھی ایک مزدور حبشن کو دیکھا ہے۔" اُس نے کہا "اُس کے دانت اس قدر خوب صورت تھے کہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کاش ہماری قوم کے بھی دانت ایسے ہوتے۔"

"کیوں کہ مہذب اقوام اب تنزّل کی طرف جا رہی ہیں" ڈاکٹر دیوان بول اُٹھے جب کہ وہ اپنے جلے ہوئے سگریٹ کی راکھ جھٹکے سے گرا رہے تھے۔

"حبشیوں کے دانت صفائی اور خوب صورتی میں لاجواب ہوتے ہیں"

"کس طرح" ڈاکٹر دیوان نے لاپروائی سے دریافت کیا۔

"اس لیے کہ ان کی غذا میں بھتّا اور ایسی سبزی اور غلّے نہیں ہوتے جن میں ڈٹامن ڈی کی کمی ہو۔ ان کی غذا میں کافی چونا اور فاس فورس ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کے دانت قدرتی طور پر خوب صورت اور صاف ہوتے ہیں۔"

"لیکن" ڈاکٹر دیوان نے ذرا چمک کر کہا۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا ہم اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں۔ سکول موجود ہیں۔ جا بجا دار التجارب اور ہسپتال موجود ہیں، جہاں دانتوں کا خاص طور پر علاج کیا جاتا ہے۔ بچّوں کی خوراک میں دودھ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور مزید برآں چونے کا مرکّب کلسیفیرول ان کو دیا جاتا ہے۔ تاکہ مستقل دانت بنانے میں امداد دے سکے۔"

"کتنے ہسپتال اور کتنے دار التجارب ہیں؟" ڈاکٹر اورنگ نے سر ہلا کر کہا "ہزاروں بچّے آج بھی ایسے ہیں جو سکول کے زمانے میں دندان ساز کی صورت تک سے ناآشنا رہتے ہیں۔"

"خواہ کچھ بھی ہو وہ برسرِ روزگار ہونے پر 'انجمن حفظان صحت وحسن' کی معرفت اگر چاہیں تو کسی ماہر امراض دنداں سے مشورہ لے سکتے یا علاج کرا سکتے ہیں۔"

"ہاں ضرور کرا سکتے ہیں۔" ڈاکٹر اورنگ نے اقراری لہجے میں کہا۔ "لیکن غالبًا ان کے قواعد سے آپ ناواقف ہیں۔ ایک کڑی شرط ہے کہ اس قسم کی امداد اسی صورت میں مل سکتی ہے جب کہ انجمن کی رکنیت کی میعاد تین سال ہو چکی ہو۔ پھر بھی یہ انجمنیں وہ کچھ نہیں کرتیں جو ان کا فرض ہے۔ اور اس مسئلے کو کافی اہمیت دینے کے لیے تیار نہیں۔ آج کل ان ماہران امراض دنداں کا بس یہی کام ہے کہ دانتوں میں جہاں ذرا تکلیف ہوئی اور اُنہوں نے زنبور سے دانت کھینچ کر باہر کیا۔ ان کے نزدیک دانتوں کا اچھی حالت میں ہونا یا قابلِ علاج ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ خدشہ ہے کہ اگر دو ہزار سال کے بعد کسی آثار قدیمہ والے کے ہاتھ ہمارے ڈھانچے لگ گئے تو وہ یہ خیال کرے گا کہ اس زمانے میں لوگوں کے دانت ہوتے ہی نہ تھے۔ ہمارے مریضوں میں چالیس فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جو بیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر میں ہی پورے جبڑے مصنوعی لگائے پھرتے ہیں۔"

اس بحث نے اب اتنی طول کلامی اختیار کر لی اور ڈاکٹر اورنگ جو ایک سلجھے ہوئے مذاق کا ہنس مکھ اور بامذاق آدمی تھا خلافِ معمول گرم ہونے لگا۔ مجھے خیال گزرا کہ خالص علمی بحث کہیں ذاتی رنجش کا سبب نہ بن جائے۔ اس لیے میں نے بات چیت کا رُخ بدل دیا لیکن میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ ڈاکٹر اورنگ دندان سازی سے اس قدر برافروختہ کیوں ہیں۔

اس واقعے کے شاید ایک دو ہفتے بعد مطب سے فارغ ہو کر ڈاکٹر اورنگ نے مجھ سے ایک مریضہ کو دیکھنے کی درخواست کی۔

زندگی میں بھی عجیب عجیب واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ بیسیوں ایسی چیزیں دیکھتے اور سنتے ہیں جن کا تعلّق براہ راست آپ کی زندگی کے ساتھ نہ ہو۔ آپ ان کی پروا بھی نہیں کرتے۔ دیکھا اور بھول گئے۔ سنا اور یاد نہ رکھا۔ اور آخر وہ یاد سے ایسے نکل جاتے ہیں کہ ان کا کبھی خیال بھی نہیں آتا پھر یکایک اسی سلسلے کی ایک کڑی آپ کے سامنے آتی ہے اور آہستہ آہستہ سارا واقعہ آپ کی یاد میں تازہ ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر اورنگ شکیل اور خوش پوشاک نوجوان تھا۔ ہر وقت امیرانہ لباس پہنے رہتا تھا۔ جوانی کے نشے میں مخمور آنکھیں اس کے مردانہ حسن میں اضافہ کرتی تھیں۔ جس وقت اس نے مجھ کو بتایا کہ مریضہ مس تارا ہے تو میں چونک کر سوچنے لگا کہ غالبًا یہ نام میں نے سنا ہے۔ اس کے بعد میرے حافظے سے یہ [illegible] کی ایک [illegible] دلائی کہ کسی نے ہسپتال میں مجھ سے ذکر کیا تھا کہ ڈاکٹر اورنگ ایک نوجوان

حسینہ سے باتیں کررہے ہیں اور اس حسینہ کا فوٹو عام طور پر مصوّر اخباروں میں نکلتا رہتا ہے۔

اب آہستہ آہستہ سارے واقعات یاد آتے چلے گئے۔ تارا اس عورت کا نام تھا جس کے فوٹو میں نے اخبارات میں دیکھے تھے اور جس نے ایک حسن کی نمائش میں کافی شہرت پائی تھی۔ شام کا وقت تھا۔ بازاروں میں خوب اژدہام تھا۔ ہماری موٹر کار آہستہ آہستہ چلی جا رہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر اورنگ سے مریضہ کے متعلق جس کو دیکھنے کے لیے ہم لوگ جا رہے تھے سوالات کیئے اور وہ مجھے اس کے حالات سنا رہے تھے۔

مس تارا اُن خوش نصیب حسین لڑکیوں میں سے تھی جو خال خال اوسط درجے کے گھرانوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ایک گدڑی کا لعل تھی، جس کے نہ تو ماں باپ ہی کچھ زیادہ حسین تھے اور نہ بھائی بہنوں میں سے کوئی ایسا قبول صورت تھا۔ خود وہ بھی بچپن میں کوئی ایسی خاص جاذبِ نظر نہ تھی۔ شباب میں پہنچنا تھا کہ اس کا حسن اس غضب کا نکھرا کہ لوگ چلتے چلتے اس کو مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔ اس چیز نے اس کو خود بین نہ بنایا نہ اس کو اپنے حُسن کا احساس تھا۔ البتہ وہ ناواقف لوگوں کو اپنے ساتھ گفتگو کی کوشش کرتے ہوئے دیکھ کر پریشان ضرور ہو جایا کرتی تھی۔ تارا کا باپ ایک بھائی اور دو بہنیں ایک کپڑے کے کارخانے میں ملازم تھے اور تارا کے لیے بھی اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ اسکول سے فارغ ہو کر کارخانے میں ملازمت اختیار کرلے۔ نیلا کوٹ، لمبے کالے بال، بڑی بڑی غزالی آنکھیں، تیکھی چتون اور خوب صورت ٹخنوں کے ساتھ جب وہ کارخانے جاتی تو سحر سامری سے کم نہ معلوم ہوتی۔

اسی کارخانے میں ڈیڑھ ہزار کے قریب دوسری لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں جن میں سے اکثر حسین تھیں۔ کارخانے کے ایک ڈائرکٹر کو جو سوجھی تو اُس نے کارخانے کی شہرت بڑھانے کے لیے مزدور لڑکیوں کے حسن کی نمائش اور مقابلے کی بنا ڈالی۔ کام کرنے والی لڑکیاں کارخانے کے مخصوص لباس میں ایک ماہرۂ حسن کے سامنے سے قطار میں گزرتی تھیں اور اس ماہرہ کا انتخاب ناطق فیصلہ تصور کیا جاتا تھا۔

تارا کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی۔ مقابلہ ہوا اور کامیابی کا سہرا تارا کے سر بندھا۔ دوسرے ہی دن تمام اخبارات میں اس کے فوٹو شائع ہوئے اور وہ ایک گم نامی کی تاریک دنیا سے نکل کر شہرت اور نام وری کی کھلی فضا میں لائی گئی۔

چند ہی ہفتوں کے بعد کارخانے میں سالانہ کھیلوں کا موقعہ آگیا۔ ایک خاص تخت اس موقعے کے لیے بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا اس پر کارخانے کے کارکنوں کی ملکۂ حسن بیٹھ کر اپنے حسن جہاں سوز کے نظّارے سے عوام کو فیض یاب کرتی تھی۔ یہ دوسرا موقع تھا کہ لوگوں نے اس کے حسن کا نظارہ کیا۔

ایک فلم کمپنی کے نمائندے نے اس حسن بے داغ کو دیکھا تو بھونچکّا رہ گیا۔ قد پانچ فٹ دو انچ، تناسب اعضا اس قدر صحیح کہ اس نمائندے کو جو رات دن حسن کے نظارے کرتا رہتا تھا، یہ یقین کرنے میں، کہ یہ کوئی مورت نہیں بلکہ قدرت کے لاجواب ہاتھوں کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے، کچھ دیر لگی۔

اس نے دل کو مضبوط کیا۔ آگے بڑھا اور آخر کار مدعا کہہ ہی ڈالا "اگر تم پردۂ فلم پر آؤ تو کیا اچّھا ہو! کامیابی قدم چومے دولت نثار ہو اور شہرت بلائیں لے۔ نام ور ترین ایکٹرس تمہارے حسن کے مقابلے میں خاک ہیں۔ تمہاری ہر ایک جنبشِ عضو اپنے اندر خود ایک افسانہ پوشیدہ رکھتی ہے۔"

یہ بیان خواہ کچھ حقیقت رکھتا ہو یا نرا مبالغہ ہو، لیکن جادو چل گیا۔ پری شیشے میں اُتر آئی۔ اپنے حسن کی تعریف اس انداز اور اس طریق سے سُن کر تارا خوش ہوگئی۔ ہوا پر اُڑنے لگی۔ ماں کو ابھی تک کوئی خاص احساس نہ تھا۔ لیکن اب اس کو اپنی بیٹی کے حسن کی اہمیت معلوم ہوئی۔ ڈری کہ ابھی معصوم ہے۔ اور ناتجربے کاری کے باعث کسی حسن کے ڈاکو کے ہتھے نہ چڑھ جائے۔ لباس تبدیل کیا اور لڑکی کے ساتھ ہولی۔

امتحان کامیاب رہا۔ تارا کی آواز کا لوچ سونے پر سہاگہ نکلا۔ فلم والوں نے جو اس گوہرِ نایاب کو پایا تو گزشتہ سات جنم کے اچھے کرم یاد آگئے۔ معاہدے کے لیے گفتگو شروع ہوئی اور آخر ایک سال کی ٹریننگ کی میعاد مقرر کی گئی۔

ابھی تک ماں باپ دونوں تارا کی فلمی زندگی کی کامیابی کے متعلق مطمئن نہ تھے۔ تارا خود امید و بیم کی کش مکش میں مبتلا رہی

خیر کسی نہ کسی طرح ٹرینگ کا زمانہ خیر خوبی سے گزر گیا۔ ڈائرکٹر اپنی اس کامیابی پر نازاں تھے۔ اب تارا کو اسٹیج پر لانے کی باری تھی۔ قدرتی حسین چہرے کے حسن کو دوبالا کرنے کے لیے مصنوعی طریقوں سے خوش نمائی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ غازہ، پاؤڈر، کریم اور سنو کے انتخاب شروع ہوئے۔ بالوں کو ایک درجن مختلف طریقوں پر سجا کر دیکھا گیا کہ کونسا طریقہ حسن کو دوبالا کرنے کے لیے موزوں ہے۔ باوجود ان تمام کوششوں کے ایک خامی پر آخر کار گفتگو کی نوبت آ ہی گئی۔ اوپر کے جبڑے کا سامنے والا ایک دانت ذرا اُڑا ہوا اور ٹیڑھا تھا۔ وہ ہنسنے کے وقت چہرے کے حسن میں ایک داغ معلوم ہوتا تھا۔ کمپنی والوں نے اپنے ماہر امراض دنداں کا مشورہ طلب کیا۔ اور اس نے کمال دلیری سے کام لیتے ہوئے وعدہ کیا کہ میں دانت کو سیدھا کردوں گا۔

لیکن عین عمل جرّاحی کرتے ہوئے دانت ٹوٹ گیا۔ "کوئی حرج نہیں۔ سونے کا دانت اس کی جگہ لگا دیا جائے گا جو زیادہ خوب صورت دکھائی دے گا" ماہر نے مسکراتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔

یہی عمل جرّاحی مس تارا کے لیے آخر کار جسمانی مصیبتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اس کے دو مہینے بعد ہی چہرے کا عصبی درد شروع ہوگیا۔ جس کی شدّت سے تارا نڈھال ہو کر صاحبِ فراش ہوگئی۔ کام میں خلل پڑنے لگا۔ لیکن اب بھی کمپنی کے ڈائرکٹروں کا رویّہ تارا کے ساتھ ہمدردانہ تھا۔ آخر کار کمپنی والوں نے ایک دوسرے ماہر کو طلب کیا اس نے تشخیص کیا کہ مسوڑے متورّم ہیں اور لسٹرین کے غرارے کرائے جائیں اور کوئی ڈنٹل کریم لگائی جائے۔ علاج شروع ہوا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

ایک دوسرے ماہر نے مسوڑھوں کی پیپ سے ویکسین تیار کی اور اس کے انجکشن شروع کیے۔ لیکن نتیجہ وہی رہا یعنے ناکامی۔ درد کی تکلیف اور اپنے مستقبل کے شاندار قصر کو منہدم دیکھتے ہوئے تارا سودائی ہوگئی۔ اسی زمانے میں، جیسا کہ مجھے ڈاکٹر اورنگ نے بتایا اس کی ملاقات تارا سے ہوئی۔ وہ اس کے پاس بطور مریض مشورے کے آئی ڈاکٹر اورنگ خود اس شمعِ حسن کا مریض ہوگیا۔ اس نے مریضہ کا معائنہ کیا۔ عصبی درد ماسخورے کے باعث تھا۔ ساری تکلیف کا ذمّے دار وہی دانت تھا جس کو بھرنے کے سونا چڑھا دیا گیا تھا۔ کیوں کہ اسی دانت کی جڑ میں خوف ناک پھوڑا پیدا ہوگیا تھا۔ اس مریضہ پر ڈاکٹر اورنگ کو خود اپنی ذمّے داری پر ہاتھ ڈالنا ذرا مشکل تھا۔ اس لیے اس نے ڈاکٹر برٹن کو مشورہ لیا۔ کمپنی والے کسی طرح بھی رضامند نہ ہوئے۔ اُنھوں نے دوبارہ اپنے ہی ماہر امراض دنداں کو بلایا جس نے ماس خورہ تشخیص کیا۔

اِدھر فلم کمپنی ایک نیا کھیل شروع کرنے والی تھی جس کی شوٹنگ کے لیے تمام انتظامات مکمّل ہو چکے تھے اور مس تارا کو ایک ذمّے دار پارٹ دیا گیا تھا۔ لیکن خود وہ کام کرنے کے ناقابل تھی۔

ڈاکٹر کا مشورہ تھا کہ ماس خورے کا خاتمہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ خراب دانتوں کو نکال ڈالا جائے جو تعداد میں بارہ تھے۔

ہاں پھر کیا ہوا" میں نے اشتیاق سے سوال کیا۔

"بد سے بدتر" ڈاکٹر اورنگ نے لمبا سانس لے کر کہا: "فلم کمپنی کے ماہر امراض دنداں نے ایتھر کے ذریعے سے بارہ کے بارہ دانت ایک ہی دن میں کھینچ کر نکال ڈالے۔ مریضہ مسلسل درد کی وجہ سے کم زور تھی۔ ایتھر کے استعمال سے نمونیا کا شکار ہوگئی۔

"ایک دن میں بارہ دانت نکال ڈالے" میں نے متعجّب ہو کر کہا۔

بالآخر ہم مریضہ کے گھر میں پہنچے۔ نرس نے بتایا کہ ایک گھنٹے سے تنگیٔ نفس اور نیم بے ہوشی کی کیفیّت طاری ہے۔ میں نے پلنگ کی پائینتیوں کی طرف کھڑے ہو کر تنفّس کو دیکھا۔ بخار کی شدّت اور بے ہوشی کے عالم میں بھی وہ بہت کچھ حسین تھی۔ ڈاکٹر اورنگ نے دائیں پھیپھڑے کے مُردار حصّے کو اُنگلی سے ٹھوکا اور میں نے مسماع الصدر لگا کر حالات کا اندازہ کیا۔ مسماع الصدر نے ہمارے خدشے کو دُگنا کردیا۔

"سوئی ڈال کر دیکھا جائے" میں نے کہا۔ سوئی ڈالی گئی جس کے ساتھ پیپ نکلی۔ صاف ظاہر تھا کہ پھیپھڑے اور پسلیوں کے درمیان خطرناک پھوڑا ہے، جس کا فوری علاج عمل جرّاحی تھا۔

ہم نے نرس کی امداد سے عمل جرّاحی کے لیے ضروری انتظام کیا۔ ڈاکٹر اورنگ نے چیرا دیا اور پیپ نکال ڈالی۔ (بقیہ صہ ۴۰ پر)

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

کشتہ نقرہ جاذب سیماب تین تولے نقرہ خالص کا پترہ بنا کر آگ میں سُرخ کریں اور آبِ لیموں میں ایک سو ایک بار بجھاؤ دیں۔ ہر پچیس مرتبہ کے بعد آبِ لیموں کو تبدیل کر دینا چاہیئے۔ پچاس ساٹھ بجھاؤ دینے کے بعد پترہ چونے کی طرح ہو جاتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو کر گرنے لگتا ہے۔ جب وہ سب ریزہ ریزہ ہونے لگے تو اُسے ایک ٹین کے ٹکڑے میں رکھ کر سُرخ کریں اور بجھاؤ دیں۔ بہرحال ایک سو ایک بجھاؤ جس طرح ممکن ہو پورے کریں۔ اس کے بعد آدھ سیر بوٹی نک چھکنی (اگر سفید گل کی ہو تو کیا کہنا ہے ورنہ زرد گل کی) کے نغدے میں چاندی کا پترہ رکھ کر کپڑے کی دو تین تہیں چڑھا لیں۔ پھر گلِ حکمت کر کے ایک من اُپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو کشتہ نکال کر محفوظ رکھیں۔

فوائد:۔ مشتہی، ہاضم، مقوی باہ، مقوی اعضاء رئیسہ، دافع جریان، رقّت اور سرعت ہے، اس کشتے میں اس قدر قوی ہے کہ ایک تولہ کشتہ ۱۶ تولے سیماب کو بستہ کر دیتا ہے۔ جن احباب کو تشّت کا نسخہ معلوم ہو وہ نقرہ بنا سکتے ہیں غرض وہ سب صفات اس میں موجود ہیں جو اوپر تحریر کی گئی ہیں۔ لفظوں میں اس کی تعریف ناممکن ہے صاحبانِ فن بنا کر میری تحریر کی تصدیق کریں۔

اکسیر سِل کافور دیسی ۳ تولے، مازو ۲ تولے، کشتہ سنگ جراحت دو تولے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے رکھیں اور چار رتی یہ دوا تولہ شربت اعجاز میں ملا کر چٹائیں۔ اوپر سے پانچ پانچ تولے عرق بادیان و گاؤزبان ملا کر پیا جائے۔ (ترکیب تیاری کشتہ سنگ جراحت) ایک چھٹانک سنگ جراحت کو باریک کر کے ایک دن آب برگ روسہ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد قرص بنا کر حسب معمول دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح دس آنچیں آب برگ روسہ میں دینی چاہئیں۔ اس کے بعد دس آنچیں گدھی کے دودھ میں دوا کو کھرل کر کے دیں **فوائد**:۔ سل کے ہزاروں مریض اب تک اس نسخے کی بدولت صحت حاصل کر چکے ہیں۔ صرف تین دن کے استعمال سے خون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ ہفتے عشرے کے استعمال سے سینہ درست ہو جاتا ہے۔ بخار رک جاتا ہے۔ غرض عجیب و غریب دوا ہے۔ اطباء ضرور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ

کحل نورانی چاندی کا میل، سونے کا میل، سنگ بصری، تخم نیل، مغز تخم سرس سیاہ، ناخنِ فیل، کشتہ سہ دھاتہ، ہر ایک ۲ تولے سرمہ اصفہانی، تولے، سب چیزیں لے کر پہلے ایک دن تک ہری سونف کے پانی میں کھرل کریں۔ پھر خطل کے پانی میں کھرل کریں۔ اس کے بعد عرق گلاب میں حل کر کے احتیاط سے شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

فوائد:۔ یہ سرمہ نزول الماء، ضعف بصر، شب کوری، روہے اور دھند وغیرہ امراضِ چشم کے لیے اکسیر ہے۔

حبوب دافع فالج وریح پُرانا گندہ بیروزہ، اشق، جاؤشیر، گوگل، تخم اسبند، مغز اندرائن، ایلوا، نسوت مدبر، چھلکا ہڑ زرد، انزروت ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنا لیں اور کنکنے پانی کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت دو دو گولیاں کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں فالج، لقوہ، درد مفاصل، نقرس، درد پشت وغیرہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ رُکے ہوئے حیض کو جاری کرتی ہیں۔

جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ صاحب خار، امرتسر

کیفی اسپرین کا بہترین بدل . سفید پھٹکری کو لے کر ناگرموتھے کے کاڑھے میں کھرل کریں اور سکھالیں۔ اسی طرح سات مرتبہ تر اور خشک کریں۔ اس کے بعد حسب معمول کشتہ کریں۔ گرمی کے موسم میں عرق گلاب کے ساتھ، اور سردیوں میں دودھ کے ساتھ ایک ایک رتی کی مقدار میں کھلائیں۔

فوائد :- دردسر خواہ کسی وجہ سے ہو پہلی ہی خوراک میں یا دوسری خوراک میں دور ہو جاتا ہے۔ یہی کیفی اسپرن کا بہترین بدل ہے۔

روغنِ داد مغز ناریل کے اوپر کی لکڑی لے کر روغن کشید کریں اور اسے پھریری سے داد پر لگائیں۔ بہت سے لوگ اس میں نیلا تھوتھا اور نوشادر کا اضافہ کر کے بھی روغن کشید کرتے ہیں۔ اس سے اور بھی جلد فائدہ ہوتا ہے۔

فوائد :- ہر قسم کے داد کے لیے یہ تیل بہت مفید ہے۔

طلسماتی مرہم باؤبڑنگ ۱۳½ ماشے، جنگلی کریلا ۱۳½ ماشے، سفید کتھی ۱۴ ماشے، مردار سنگ ۱۴ ماشے، روغن زیتون ۳ تولے، موم سفید ۱½ تولے، بکری کی چربی ۱½ تولے۔ اوپر کی دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھ لیں۔ پھر موم، چربی اور روغن زیتون کو آگ پر پگھلائیں۔ پھر سب دوائیں ملا کر ڈبیہ میں رکھ لیں۔ یہی طلسماتی مرہم ہے۔

فوائد :- تھوڑا سا مرہم کاغذ پر لگا کر معدے پر لگائیں تو قے شروع ہو جائے گی۔ پیٹ کی سونڈ پر لگانے سے دست آنے لگیں گے۔ اور اگر اسے پیڑو پر لگایا جائے تو عورت کا حیض کھل جائے گا۔

جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں

بال عمر بھر پیدا نہ ہوں ڈھاک کی لکڑی کی راکھ بنالیں۔ پھر اس کو پانی میں ملا کر اس جگہ پر ملیں جہاں کے بال اڑانے ہوں۔ بال مردہ ہو جائیں گے۔ پھر ان کو موچنے سے اکھاڑ لیں اور اس جگہ پر مندرجہ ذیل لیپ لگائیں۔ تین چار دن اس عمل کو دہرائیں۔ انشاء اللہ بالوں کا اُگنا موقوف ہو جائے گا۔ اگر کوئی بال اُگ آئے تو چھ سات مرتبہ یہی عمل کریں۔ عمر بھر بال نہ اُگیں گے۔

لیپ یہ ہے :- اونٹ کی مینگنیوں کو جلا کر خاکستر بنالیں۔ پھر اس میں اس قدر سرکہ ڈالیں کہ پتلا سا لیپ بن جائے۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب گجراج امرتسری

مقوی کشتہ شنگرف ۶ ماشے، کشتہ عقیق ۶ ماشے، کشتہ پوست بیضۂ مرغ ۶ ماشے، ست لوبان ۶ ماشے، زعفران کشمیری ۶ ماشے، بزر البنج ۶ ماشے، ثعلب مصری ۱ تولہ، ریگ ماہی ۱ تولہ، بہمن سرخ و سفید، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تودری سفید، شقاقل، بوزیدان، جائفل، جاوتری، قرنفل، عاقرقرحا، کباب چینی، مغز فندق ہر ایک ایک تولہ، زنجبیل، جوز ماثل، مومیائی، افیون، جند بیدستر ہر ایک ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کریں۔ اور چار چار رتی کی گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد :- زبردست مقوی نسخہ ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔

روغن مقوّی عودسک ۱ تولہ، بچھناگ ۱ تولہ، جند بیدستر ۶ ماشے، زعفران کشمیری ۶ ماشے، جوز الطیب ۶ ماشے، برادہ کچلہ ۹ ماشے، مشک ۲ ماشے، قرنفل ۷ ماشے، افیون ۷ ماشے، فرفیون ۷ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے برانڈی میں کھرل کریں۔ اس کے بعد اس میں روغن مال کنگنی ۲۰ تولے شامل کر کے کام میں لائیں۔

تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکّبات درکار ہوں، تو
ہمدرد دواخانہ یونانی، لال کنواں، دہلی سے طلب فرمائیے

مُراسِلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۹ء کے جلسے کی روئداد

۳ر نومبر سنہ ۱۹۳۹ء کو جمعے کے دن ۳ بجے سہ پہر کو آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا وہ جلسہ منعقد ہوا جس کے متعلق ایک مہینے پہلے طبی رسالوں کے ذریعے سے اعلان کیا گیا تھا جلسے میں شرکت کرنے والوں کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) جناب حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی، ہاؤس فزیشن و پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج، دہلی۔ (۲) جناب حکیم علی احمد صاحب عباسی، قرول باغ، دہلی۔ (۳) جناب حکیم مقدس حسین صاحب، پانی پت ضلع کرنال۔ (۴) جناب حکیم سمیع اللہ صاحب، ہسنیلہ ڈاکخانہ موانہ ضلع میرٹھ۔ (۵) جناب حکیم شفیق احمد صاحب، کنہور ضلع میرٹھ۔ (۶) جناب حکیم سید محمد الیاس صاحب خیر نگر دروازہ، میرٹھ۔ (۷) جناب حکیم عطاء اللہ خاں صاحب سنیلہ ڈاک خانہ موانہ ضلع میرٹھ۔ (۸) جناب حکیم محمد مشتاق علی صاحب اجرارہ، ضلع میرٹھ۔ (۹) جناب حکیم محمد انجم صاحب پھاٹک حبش خاں دہلی۔ (۱۰) جناب حکیم عبد الغفار صاحب جامع مسجد دہلی۔ (۱۱) جناب حکیم تاج الدین صاحب سیالکوٹ (۱۲) جناب کوی راج ہری رنجن موزم دار صاحب، وَید دہلی۔ (۱۳) جناب کوی راج آسوتوش صاحب موزمدار بھشگا آچاریہ وید دھنونتری دہلی۔ (۱۴) جناب حکیم مولوی محمد صدیق صاحب پروفیسر جامعہ طبیہ و پروپرائٹر کندن کیمیکل ورکس دہلی۔ (۱۵) جناب حکیم مولوی مظہر الدین صاحب فاضل الطب والجراحت، ایڈیٹر رسالہ مسیح الملک دہلی و پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی۔ (۱۶) جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب چشمۂ حیات فارمیسی اجمیر۔ (۱۷) جناب مولوی حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی فاضل دیوبند افضل الحکماء و صدر مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی (۱۸) جناب حکیم مولوی محمد اظہار حسن خاں صاحب شاہجہان پور۔ (۱۹) جناب حکیم حاجی غلام محمد صاحب اکمل الحکماء، پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی۔ (۲۰) جناب حکیم محمد الیاسین خاں صاحب کامل الطب والجراحت، ہاؤس فزیشن، پروفیسر و رجسٹرار جامعہ طبیہ دہلی۔ (۲۱) جناب حکیم حافظ محمد جمیل صاحب قادری۔ بی۔ آئی، ایم۔ بی لال دروازہ دہلی۔ (۲۲) جناب حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی، باب الشفا میرٹھ

حکیم سید عبد اللطیف صاحب شادانی دسوہہ ضلع ہوشیارپور کا تار عین جلسے کے وقت پہنچا جس میں موصوف نے اپنی شرکت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے جلسے کے مقاصد سے اظہار ہمدردی فرمایا۔

مندرجہ ذیل اصحاب نے خطوں کے ذریعے سے اپنی عدم شرکت پر معذوری اور اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جلسے کے اغراض سے اتفاق اور کامل ہمدردی و تعاون کا یقین دلایا۔

(۱) جناب حکیم محمد شریف صاحب ایڈیٹر رسالہ الطبیب لاہور و صدر انجمن طبیہ پنجاب۔ (۲) زبدۃ الحکما حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر رسالہ مشیر الاطبا و صدر پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور۔ (۳) جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحسیب صاحب صدر انجمن طبیہ صوبہ متحدہ لکھنؤ۔ (۴) جناب حکیم آغا دوست محمد خاں صاحب سکریٹری انجمن طبیہ پنجاب لاہور۔ (۵) جناب نتھو مل صاحب سکریٹری طبیہ کمیٹی کالا افغانان، ضلع گورداسپور۔ (۶) جناب ڈاکٹر ایس ایس دیدار سنگھ صاحب پریذیڈنٹ ویدک اینڈ یونانی طبی کمیٹی بھگواڑہ۔ (۷) جناب ایشور داس صاحب شرما وَید حیدرآباد سندھ۔ (۸) جناب حکیم خواجہ غلام حسین الدین خاں صاحب سکریٹری انجمن طبیہ پنجاب امرتسر و صدر پنجاب ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس امرتسر۔ (۹) جناب حکیم مولوی محمد ظہیر الدین صاحب جنرل سکریٹری طبیہ کمیٹی، لدھیانہ۔ (۱۰) جناب حکیم

سید نوازش علی صاحب، زبدۃ الحکماء، چونہ منڈی لاہور۔ (۱۱) جناب حکیم ہربنس لال صاحب جنرل سکرٹیری، دوآبہ انجمن ترقیٔ طب، کمام جالندھر۔ (۱۲) جناب حکیم مولوی عبدالقوی صاحب دریابادی، فاضل الطب والجراحت لکھنؤ۔ (۱۳) جناب حکیم رستم علی خان صاحب چشتی سکرٹیری طبیہ کمیٹی فیروزپور شہر۔ (۱۴) جناب حکیم غلام جیلانی صاحب کامل الطب والجراحت چنیوٹ۔ (۱۵) جناب حکیم سید واجب علی خاں صاحب سکرٹیری طبیہ کالج جے پور۔

مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے پیغامات ہمدردی و نقول ان تجاویز کی موصول ہوئیں جو انہوں نے اپنے جلسے منعقد کرکے منظور کیں۔

(۱) انجمن طبیہ پنجاب، لاہور۔ (۲) انجمن طبیہ پنجاب، امرتسر۔ (۳) ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لدھیانہ۔ (۴) دوآبہ انجمن ترقیٔ طب کمام جالندھر (۵) طبیہ کمیٹی کالا افغاناں، ضلع گورداسپور۔ (۶) طبیہ کمیٹی فیروزپور شہر۔ (۷) ویدک اینڈ یونانی طبی کمیٹی پھگواڑہ۔

نقل ریزولیوشن منظور کردہ جلسہ انجمن طبیہ پنجاب، لاہور۔ منعقدہ ۱۴؍ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔

"(الف) انجمن طبیہ پنجاب لاہور کا یہ جلسہ حکیم محمد الیاس خاں صاحب جنرل سکرٹیری آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے اس مکتوب پر، جو مختلف طبی رسائل و اخبارات میں شائع ہوا ہے اور جس میں انہوں نے ہندوستان کی اس اہم طبی جماعت کو از سرِ نو زندہ کرنے کی طرف حاملانِ طب کو توجہ دلائی ہے، اظہارِ طمانیت کرتا ہے اور صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ ملک کے موجودہ طبی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جلد از جلد طبیبوں اور ویدوں کو اس مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیں تاکہ وہ کامل غور و خوض اور تبادلۂ خیالات کے بعد ایسا لائحۂ عمل تجویز کرسکیں جو ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے مطابق ہو۔

"(ب) انجمن طبیہ پنجاب، لاہور کا یہ جلسہ جناب سکرٹیری صاحب موصوف کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انجمن طبیہ پنجاب اور اس کے ساتھ جن طبی جماعتوں کا اس سے الحاق ہے وہ سب ان سرگرمیوں میں آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ساتھ کامل تعاون کا اظہار کریں گی اور کانفرنس مذکور کے مقاصد اور مجوزہ لائحہ عمل کو بروئے کار لانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے گا۔"

تقریباً اسی مضمون کی تجاویز تمام مندرجہ بالا طبی جماعتوں نے منظور فرما کر میرے پاس بھیجی ہیں جن کو علیحدہ علیحدہ نقل کرنا طوالت سے خالی نہیں ہے۔

جلسے کی کارروائی آنریری سکرٹیری صاحب کی تحریک اور حکیم محمد مظہر الدین صاحب کی تائید سے کویراج ہری رنجن صاحب موزمدار نے کرسیٔ صدارت کو رونق بخشی۔ آنریری سکرٹیری نے کانفرنس کی مختصر تاریخ اور درمیانی زمانے کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس جلسے کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ اور ظاہر کیا کہ آج کے جلسے کی غرض و غایت کانفرنس کا آئندہ کام چلانے کیلیے ایک مشورہ حاصل کرنا، ویدوں اور اطبا صاحبان میں ایک تحریک پیدا کرنا ہے۔ اکثر اصحاب نے بیرون جات سے بذریعہ خطوط اس بنا پر اپنی شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی کہ تاریخ جلسہ رمضان کے دنوں میں واقع ہوئی ہے۔ اور بعض احباب نے اس بارے میں بذریعہ اخبارات و رسائل بھی شکایت کی ہے، ان تمام حضرات کے جذبات، عادات اور سہولت پسندی کا احترام کرتے ہوئے، آنریری سکرٹیری نے بیان کیا کہ میں اس شکایت کو قبول کرتا ہوں اگرچہ میرے نزدیک اس میں کوئی وزن نہیں ہے۔ فرائض مذہبی کسی شخص کے لیے امور دینوی کو سرانجام دینے میں مانع نہیں ہیں۔

اس کے بعد بحث شروع ہوئی کہ اب کانفرنس کا کام کس طرح شروع کیا جائے جس سے گزشتہ زمانے کے سکوت کی تلافی ہو سکے۔ بعض شرکاء جلسہ نے یہ تجویز پیش کی کہ صدر کا عہدہ چونکہ عرصے سے خالی ہے اس لیے اس جلسے میں کسی موزوں صدر کا انتخاب عمل میں لایا جائے تاکہ دفتر کا کام خوش اسلوبی کے ساتھ جاری رہ سکے۔ آنریری سکرٹیری نے بیان کیا کہ عہدۂ صدارت کا انتخاب بلاشبہ ضروری ہے لیکن آئندہ ٹھوس کام کرنے کے لیے ہمیں نہایت سختی کے ساتھ کانفرنس کے موجودہ آئین پر کاربند ہونا چاہیے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کی بنیاد کمزور ہو۔ کانفرنس کے موجودہ آئین کے مطابق عہدے داروں کا انتخاب صرف اسٹینڈنگ کمیٹی کرسکتی ہے اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب ممبرانِ عام کرتے ہیں۔ یہ جلسہ اسٹینڈنگ کمیٹی کا نہیں ہے۔ اس لیے صدر کا انتخاب اس جلسے میں آئین کے مطابق نہ ہوگا۔ کانفرنس کا سابق نظام اس وقت قائم نہیں ہے ہمیں از سرِ نو نظام قائم کرنا ہے اس لیے یہ امر اشد ضروری ہے کہ سب سے پہلے ممبرانِ عام بنائے جائیں۔ پھر ان میں سے

ایک اسٹینڈنگ کمیٹی بموجب تفصیلات مندرجہ قواعد وضوابط منتخب کی جائے۔ اس کے بعد یہ اسٹینڈنگ کمیٹی عہدے داران کا انتخاب کرے گی۔

جلسے کی اکثریت نے اس رائے سے اتفاق کیا اور قرار پایا کہ ممبران عام بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے اور جلسے میں جو حضرات شریک ہیں اُن سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے اسمائے گرامی سے فہرست کو زینت بخشیں۔

نیز قرار پایا کہ آئندہ جلسہ آخیر دسمبر میں کسی موزوں تاریخ پر منعقد کیا جائے جس میں انتخاب اسٹینڈنگ کمیٹی و عہدے داران و نیز دیگر ضروری معاملات طے کیے جائیں۔

صاحب صدر کے شکریے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اس مختصر روئداد کو عرض کر دینے کے بعد میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس جلسے سے کسی نہ کسی نہج سے دلچسپی لی نیز یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حسب قرار داد آخیر دسمبر میں بغرض انتخاب اسٹینڈنگ کمیٹی و انتخاب عہدے داران جلسے کا انعقاد بے سود ہوگا۔ کیوں کہ جب تک ممبران عام کی کافی تعداد فہرست پر نہ ہو اس میں سے اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب ناممکن ہوگا۔ میں کانفرنس کے قواعد وضوابط اور فارم ممبری طبع کرا کر مختلف اصحاب کے پاس بھیج رہا ہوں اور جب ایک معمولی تعداد ممبران عام کی رجسٹر میں درج ہو جائیگی اس وقت جلد سے جلد ایک ایسا جلسہ منعقد کرنے کا بندوبست کیا جائے گا جو ہر صورت سے ایک نمائندہ جلسہ کہا جا سکے اور جس سے وہ اغراض حاصل ہو سکیں جو کانفرنس کی تشکیل و تنظیم جدید کے لیے ضروری ہیں۔ آخر میں ایک اور ضروری گزارش باقی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جن حضرات نے بعض اخبارات و رسائل کے ذریعے سے گزشتہ جلسے کے مقاصد اور میری نیت و اعمال کے متعلق نکتہ چینی فرمائی ہے، ان کے جواب کا قصد کیے بغیر میں صدق دل سے ان کا شکر گزار ہوں اور اپنی کوتاہیوں کو ان کے فہم سلیم و تجارب کے حوالے کرتا ہوں۔

خاکسار (حکیم) محمد الیاس خاں آنریری سکرٹیری

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس، دہلی

(البقیہ مضمون صفحہ ۳۵ یہ ہے)

ڈاکٹر اورنگ نوعمر ہونے اور زیادہ تجربہ نہ رکھنے کے باوجود بھی تیز فہم تھا۔ عمل جراحی خیر و خوبی سے انجام پا گیا۔

ہم دونوں نرس کو ضروری ہدایات دے کر واپس چلے آئے۔

اس روز سے ہی ڈاکٹر اورنگ کی تمام بذلہ سنجی اور ہنس مکھ پن جاتا رہا۔ اب وہ ہر وقت سنجیدہ رہنے لگا۔ انجمن طبی کے ایک جلسے میں اُس کی طبی قابلیت اور فصاحت کا مجھے اس وقت قائل ہونا پڑا جب اس واقعے کے ایک ہفتے کے بعد اس نے "دندان سازی کا ارتقا اور ہمارے مصائب" کے عنوان پر ایک مدلل لکچر دیا۔ مجھے اس کے پوشیدہ غم کا احساس تھا۔

مس تارا اب بہت کم زور ہو چکی تھی۔ اور مجھے ماننا پڑا کہ ڈاکٹر اورنگ کا خیال صحیح تھا کہ اُس کے اندر سل کا مادہ پہلے سے موجود تھا اور غالباً نمونیا کے حملے کے بعد بیماری نے زور پکڑ لیا۔ یہ سچ ہے کہ خوب صورت بچے اکثر سل و دق کے جراثیم رکھتے ہیں۔ بہر حال وہ ذات جس سے اس قدر اُمیدیں وابستہ تھیں، آخر کار رخصت ہو گئی ؎

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(ترجمہ)

آسان نسخے یا مجرب چٹکلے

اس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک کل امراض کے آسان نسخے لکھے گئے ہیں۔ جن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تین اجزا سے متجاوز نہیں اور اجزا بھی نہایت سہل الحصول ہیں۔ قیمت دو روپے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

جوابات

(۷۵) **عام کم زوری** :- (ا) بچے کو "کیلزانا" کی گولیاں ایک عرصے تک کھلائیے۔ تازہ اور کھلی ہوا میں دوڑنے بھاگنے کا موقع دیجئے۔ دھوپ میں جتنا وقت گزرے اتنا ہی اچھا ہے۔ دودھ اور سنترے لازمی طور پر خوراک کا جزو ہونے چاہئیں۔ بچے کا وزن کرتے رہیئے تو آپ کو کچھ عرصے میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا صبح ہی صبح دو ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بادیان، عرق گاؤزبان اور عرق بید مشک ایک ایک تولہ لے کر پلادیا اس طرح یہ دوا دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بچے کو تازہ اور پختہ پھلوں کا پانی پلایا کریں۔ شربت فولاد بھی پلائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) ایسی صورت میں "مٹیاجن ودکاڈلیور آئل" ساختہ پارک ڈیوس اینڈ کمپنی ایک بہت ہی مفید دوا ہے۔ ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین بار کھانے کے بعد دی جائے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(ہ) مندرجہ ذیل شربت اور عرق تیار کر کے استعمال کریں:۔

(ا) **نسخہ عرق** :۔ مغز گھی کوار دو سیر، برادہ فولاد تین پاؤ، قند سیاہ کہنہ ایک سیر، فل فل سیاہ، فل فل دراز، زنجبیل، سلیخہ، پترج، الائچی خورد، سعد کوفی، دارچینی قلمی، سنبل الطیب، اذخر مکی، تخم کرفس، انیسون ہر ایک تین تولے، نانخواہ ۲ تولے، ادرک سبز ۴ تولے آبِ مکوہ سبز مروق، آبِ کاسنی سبز مروق، آبِ ککرونده مروق، آبِ ترب مروق ہر ایک ایک سیر، گلاب خالص دو سیر، عرق مکوہ دو سیر، آبِ کسونڈی ایک سیر۔ سب دواؤں کو کوٹ کر اور قند سیاہ کو عرقوں میں حل کر کے سب کو ملا دیں۔ اور مٹی کے پرانے گھڑے میں خوب اچھی طرح بند کر کے ایک گڑھے میں دفن کر دیں۔ گڑھے کو گھوڑے کی لید سے بھر دیں۔ ایک ہفتہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ چالیس روز دوا کو پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد اس کو نکال کر عرق کشید کریں۔ بس تیار ہے۔

(ب) **نسخہ شربت** :۔ سنبل الطیب، سعد کوفی، دارچینی، سلیخہ، گل غافث، افسنتین رومی، بادیان، بیخ بادیان، ہر ایک ۶ ماشے، تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، اذخر مکی، تخم خربزہ، خارخسک خورد، تخم خیارین ہر ایک تولہ، تخم کشوث، انیسون، مجیٹھ، بادآورد، شکاعی، برنجاسف ہر ایک ۶ ماشے، کوبہ ابریشم مقرض ایک تولہ۔ سب دواؤں کو ڈیڑھ سیر عرق مکوہ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر زلال لے لیں۔ اس میں آبِ مکوہ سبز مروق، آبِ ککرونده سبز مروق، آبِ کسونڈی سبز مروق ہر ایک ایک چھٹانک نبات سفید تین پاؤ ملا کر شربت کا قوام بنا لیں۔ ۶ تولے عرق میں ایک تولہ شربت ملا کر صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ تین دن کے بعد عرق کی مقدار ایک ایک تولہ روزانہ بڑھانی شروع کر دیں اور شربت بھی دو تولے تک پہنچا دیں۔ پھر یہ دوائیں اسی مقدار میں کچھ عرصے تک استعمال کراتے رہیں۔ (حکیم محمد شفیع باغبان پورہ)

(و) سبزیاں اور پھل کثرت سے کھلائیں۔ بدن پر تیل کی روزانہ مالش کریں اور حلوا گذر مسمن استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) صاف کی ہوئی چنے کی دال کو ایک دن رات دودھ میں بھگو کر سائے میں خشک کر لیں۔ پھر اسے آرد باقلا، آرد گندم، آرد اڑد، آرد مسور، مغاث سفید خشخاش، مغز بادام، مغز کدو ہر ایک ۶ تولے، مغز خیار، مغز بادرنگ، تخم تورک، کنجد مقشر، کتیرا ہر ایک ۶ تولے کے ساتھ کوٹ چھان کر تیس پڑیاں بنا لیں۔ اور ایک پڑیا دوا کو گائے کے دودھ میں حریرہ بنا کر ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم بشن داس)

(۷۶) **استسقاء** :۔ (ا) استسقا یعنے پیٹ میں پانی بھر جانا بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ یہ کیفیت دوسرے امراض کی ایک علامت ہے۔ آپ کی ہمشیرہ غالباً جگر یا آنتوں کے کسی مرض میں گرفتار ہیں۔ جمع شدہ پانی نکال دینا صرف موجودہ تکلیف کو رفع کر دیتا ہے۔ اسے بیماری کے علاج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہتر ہو کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھا کر اصل مرض کا علاج کرائیے۔ مریضہ کے صحیح حالات معلوم ہوئے بغیر نسخہ لکھنا ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ریوند چینی اور سہاگہ بریاں ایک ایک تولہ لے کر باریک کر لیں۔ پھر صبح ہی صبح دو رتی یہ دوا پھانک کر اوپر سے عرق بادیان آدھ پاؤ پی لیں شام کے وقت بھی یہ دوا اسی طرح کھلائیں۔ یہ دوا دو ہفتے تک مریض کو استعمال کرا کے دیکھ لیں۔ اگر فائدہ معلوم ہو تو برابر مہینے سوا مہینے دوا جاری رکھیں ورنہ کسی مقامی قابل طبیب سے رجوع کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) انگند بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، کرنجوہ، مجیٹھ، دج کنگی، برادہ صندل سفید سوہن گردہ، کٹائی خورد، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ، ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز ۴ تولے، پانی ۴ سیر پختہ۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں

کو ڈال کر ایک ہفتے دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر رکھیں اور پانچ تولے سے ۱۰ تولے تک صبح کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) اپنی بہن کو برگ سرخ مرچ ۲۰ عدد آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر قدرے نمک اور نوشادر ملا کر صبح و شام دس پندرہ دن تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) حالات نامکمل ہیں۔ کسی مقامی معالج کے مشورے سے علاج کرائیے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) مرض استسقا ہے۔ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ جراح امرتسری)

(۷۷) **ممسک دوا:۔** رات دن ممسک اور مہیّج دواؤں کے ہزارہا اشتہارات مختلف دواخانوں اور کمپنیوں کی طرف سے ہر اخبار اور رسالے میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان ہی میں سے کوئی دوا چھانٹ لیجئے۔ دوا کے نام ہی کی اگر ضرورت ہو تو میں عرض کیے دیتا ہوں۔ افیون سے زیادہ قوی الاثر ممسک دوا کوئی نہیں ہے۔ لیکن کسی جاننے والے کے مشورے سے اس کا استعمال کیجئے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سوتے کے سوتے ہی رہ جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن بیضۂ مرغ خانہ ساز ۶ قطرے اور روغن بیربہوٹی دو قطرے دودھ میں ملا کر ایک گھنٹہ پہلے پی لیا کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حسب حالاتِ مریض تشخیص مرض کے بعد نسخہ تجویز کیا جانا مفید ہو سکتا ہے۔ ورنہ ممسک اور مقوّی دواؤں کے ہزارہا نسخے کتابوں میں تحریر ہیں فولاد محلول اکسیری، ممسک، مقوّی اور مشتہی دوا ہے۔ فولاد ۲۰ تولے کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کر کے آب برگِ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ یہ عمل ۱۰۱ مرتبہ کریں۔ آب برگ برگد ایک بوتل ہر بار جذب کیا جائے گا۔ اس کشتے کو آب انار ترش میں حل کر لیں۔ ۵ سے ۱۰ قطروں تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ہمدرد دواخانے سے سفوف عجیب (رجسٹرڈ) منگالیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) فورٹوسٹین، ایک پیٹنٹ دوا ہے اور فوائد میں لاجواب ہے۔ لیکن ہمدرد دواخانے کی تیار کردہ معجون شباب آور، اس سے بھی بازی لے گئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کچھ عرصے تک آپ استقلال کے ساتھ اس کا استعمال فرمائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) زبردست مقوّی اور ممسک نسخہ حاضر ہے استعمال کریں اور طب قدیم کو دعا دیں۔ **نسخہ:۔** ریگ ماہی ۴ ماشے، شنگرف مدبّر ۴ ماشے، قرنفل ۴ ماشے، زعفران ۱ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، افیون ۱ ماشہ، نک چھکنی ۳ ماشے، کائپھل ۲ ماشے، ورق طلا ۱ ماشہ، ورق نقرہ ۲ ماشے۔ باریک کر کے ممسکہ سم الفار میں چار چار رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور دو گھنٹے پہلے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ)

(ز) کریلے کی بیل مع جڑ، پتوں اور پھلوں کو خوب کوٹ کر پانی نکال لیں اور اس پانی کو سائے میں رکھ چھوڑیں۔ جب وہ خشک ہو جائے تو تین تین ماشے کی گولیاں بنالیں۔ بوقت ضرورت گائے کا گھی کسی قدر کھا کر ایک گولی کھائیں۔ اس کے بعد تھوڑا سا شہد پی لیں۔ نہایت درجہ مقوّی و ممسک ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۷۸) **اولاد نرینہ:۔** (ا) برتھ کنٹرول کے تمام مروّجہ طریقے اسی حد تک ناقابل اعتبار ہیں جیسا آپ نے ان کو پایا۔ سرمایہ داروں کی جیبوں سے روپیہ نکالنے کے لیے ڈاکٹر صاحبان اسی قسم کی نئی نئی ترکیبیں ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے ان پر عمل کیا برا کیا اور اب اگر ایسا کرنے کے درپے ہیں تو اور بھی برا کر رہے ہیں۔ اب تو یورپ اور امریکہ کے نامی گرامی ڈاکٹر بھی ان تمام طریقوں کے متعلق یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ ان میں سے قابل اعتبار ایک بھی نہیں اور مضر صحت سب ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ قدرت کے کاموں میں دخل نہ دیجئے اور مجامعت سے جس حد تک بچا جائے بچیے۔ اس قسم کا پرہیز صحت پر برا اثر نہیں ڈال سکتا۔ یہ محض آپ کا خیال ہی خیال ہے۔ اکثر مشاہدہ ہوا ہے کہ میاں بیوی میں سے اگر بیوی میاں پر حاوی ہو تو اولاد بالعموم نرینہ پیدا ہوتی ہے اور اگر میاں بیوی پر حاوی ہو تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ اپنی بیوی پر حاوی ہیں اس حد تک کہ ان کے دل میں آپ کا ڈر بیٹھا ہوا ہو تو اس حالت کو بدلیے اور خوف کے بدلے ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کر دیجئے۔ غالباً اس کے بعد آپ کو یہ شکایت نہ ہوگی کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوں جو آپ کو نامرغوب ہیں۔ میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ اس زمانے میں لڑکوں کی بہ نسبت لڑکیوں ہی کا پیدا ہونا بہتر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مجامعت کے بعد تیز سرکے میں کپڑا تر کر کے عورت کے اندام نہانی کے اندر رکھیے۔ حمل قائم نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اشاعت خاص رسالہ ہمدرد صحت کا مطالعہ کیجئے۔ مانع حمل تراکیب داخلی یا خارجی مرد اور عورت دونوں کے لیے مضر صحت ہیں۔ گج پیپل، کٹھ اور بدھارا تینوں دوائیں ہم وزن کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی پانی کے ساتھ صبح کے وقت ایام حیض کے بعد اگر استعمال کریں تو لڑکی کے بجائے لڑکا پیدا ہوگا۔ بشرطے کہ مرد اور عورت تن درست ہوں اور حفظ صحت کے پابند ہوں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جب حمل دو ماہ کا ہو جائے تو عورت روزانہ صبح کے وقت ایک ماشہ تخم بھنگ مسلم صبح نہار منہ پانی کے ساتھ نگل لیا کرے اور اسی طرح شام کے وقت ۴-۵ بجے ۴ عدد تخم شونگی سالم پانی کے ساتھ نگلوائیں۔ متواتر ایک ماہ کے استعمال سے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) اس سے زیادہ سہل، قابل عمل اور کم خرچ یقینی تدبیر اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ آپ ان افعال سے بچے رہیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) مجامعت سے پرہیز کریں تو بہتر ہے [illegible] اسے استعمال کریں اولاد نرینہ پیدا

کرنے کے لیے مضمون متعلق جنسیت جنین کا مطالعہ کریں۔ یہ مضمون رسالہ الطبیب ماہ مئی ۳۰ء میں شائع ہوا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ جراح)

(ز) ہمدرد صحت کے برتھ کنٹرول نمبر میں سینکڑوں نسخے چھپ چکے ہیں۔ آزمائش کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۷۹) **پرانا نزلہ** :- (ا) اگر آپ کو قبض رہتا ہے تو آج ہی کسی نزڈ سالٹ کا ایک ڈبہ منگا لیجئے اور اس کی ہدایت کے مطابق روزانہ اسے استعمال کیجئے قبض دور ہونے پر آپ کی یہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ اگر قبض نہیں رہتا تو بہتر ہوگا کہ ناک کے امراض کے کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید)

(ب) یہ شربت بنا کر استعمال کریں۔ **نسخہ** :- عناب ۳۰ دانے، سپستاں ۵ دانے، خطمی ڈیڑھ تولے، خبازی ڈیڑھ تولے، انجیر ولایتی ۲۰ دانے زوفا ۲ تولے، پرسیاوشاں ڈھائی تولے، اصل السوس مقشر نیم کوفتہ ۳ تولے، سبوس گندم ۴ تولے، مصری ایک سیر۔ حسب معمول شربت بنا کر اور صبح و شام تین تین تولے عرق گاؤزبان ایک پاؤ میں ملا کر پی لیا کریں۔ کافور اور نوشادر ہم وزن لے کر کھرل کر کے رکھیں اور دن میں ایک بار اس کی نسوار لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے تشخیص مرض کرائیں۔ تحریری حالات سے تو نزلہ دائمی اور ضعف اعصاب ہی معلوم ہوتا ہے۔ چون پراش اولیہ نزلہ دائمی کے لیے ازحد مفید ہے۔ اور ۶ ماشے روغن بادام گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کسی ماہر مستند حاذق حکیم سے اصولی علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) آپ انٹی کٹارل ویکسین کے انجکشن لگوا لیجئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمدرد دواخانے کی دوا "صدوری" بھی استعمال میں رکھئے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) معمولی نزلے کی دواؤں کو جوش دے کر ان کی بھاپ کو کپڑا اوڑھ کر ناک میں لینے کی کوشش کیجئے۔ اس کے بعد سفیدہ چاول کی ہلاس جو کہ آک کے دودھ میں تین دفعہ تر و خشک کر کے اور پیس کر بنائی گئی ہو استعمال کریں اور نزلہ بند کو کنپٹی پر چپکائیں۔ (حکیم محمد شفیع باغبانپورہ)

(۸۰) **کشتہ چاندی** :- (ا) مجھے بیماروں کا علاج کرنا تو تھوڑا بہت آتا ہے، کسی کو کشتہ کرنا بالکل نہیں آتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میری جانب سے چاندی کے کشتے کا جو نسخہ مجربات میں شائع ہوا ہے اس کو بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خالص چاندی کا تار بنوا کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیلوں کی طرح کاٹ لیں۔ پھر ان کیلوں کو ہری ہڑ میں چبھو کر اور کپڑ وتی کر کے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کتاب مفتاح الخزائن کا مطالعہ فرمائیں۔ آپ کا مقصد حل ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) ایک تولہ خالص چاندی کا ٹکڑا لے کر اس کو روپے کی طرح چپٹا کر لیں۔ پھر اسے آگ میں سرخ کر کے آب برہم ڈنڈی میں سو بار بجھائیں، اس کے بعد تلسی کی تازہ پتی کے آدھ پاؤ نغدے میں اسے رکھ کر گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح تین آنچیں دینے سے نہایت ہی عمدہ کشتہ سفید رنگ کا ہو جائے گا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۱) **پارے کی گولی** :- (ا) ایک تولہ پارے کو سندری بوٹی کے پانچ تولے پانی میں کھرل کیجئے۔ جب پانی جذب ہو جائے گا تو پارہ مکھن کی طرح ہو جائے گا۔ اس پارے کو آب لیموں میں ڈال دیجئے اور دو دن کے بعد نکال لیجئے۔ پارہ سخت ہو جائے گا۔ لیکن قائم النار نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ایک تولہ پارے کو آب حرمل تازہ میں کھرل کرتے رہیں۔ جب ۱۲۰ تولے پانی ختم ہو جائے تو گولی بنالیں، ممسک ہے (حکیم ہمایوں)

(ج) قائم النار گولی مطلوب ہو تو کسی مہوس سے پوچھیں۔ کیونکہ حکیم صاحبان تو دوائیں بنا سکتے ہیں اور مرض کی تشخیص کر کے نسخہ تجویز کر سکتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۲) **تپ دق** :- (ا) آپنے تپ دق کو ایسا معمولی مرض سمجھ لیا ہے کہ اس کا علاج چھوڑ کر جس سے مریض کو نفع پہنچا اس بات پر آمادہ ہوئے ہیں کہ مریض کی حالت دیکھے بغیر ہم لوگ جو کچھ بھی خاک دھول یا نیم اور بکائن کے پھول لکھ دیں انہیں آپ استعمال کرانے لگیں۔ میرے محترم جتنا فائدہ آپ کے مریض کو پہنچ گیا ہے۔ اسے بسا غنیمت سمجھئے اور ہرگز ہرگز علاج بدلنے کا خیال تک دل میں نہ لائیے۔ اگر آپ کے معالج کی رائے ہو تو "کیلسیم" کے انجکشن مریض کے لگوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس قسم کے مریض کا علاج سوال و جواب سے نہیں ہوا کرتا۔ اگر مریض کی حالت نازک ہے تو کسی قابل اور لائق طبیب سے رجوع کیجئے اور باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ غلط طریق پر اپنا قیمتی وقت اور روپیہ برباد کر کے موت نہ خریدیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) "اکسیر سل و دق" استعمال کریں مجرب اور کامیاب نسخہ ہے۔ نسخہ ہمدرد صحت کے دق سل نمبر میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) ایسے حالات میں مریض کا باقاعدہ معائنہ ضروری ہے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) جوارش زرعونی عنبری بہ نسخہ کلاں ۵ ماشے ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولے صبح کو استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع باغبانپورہ)

(۸۳) **ضعف خاص** [illegible] آپ اپنے آپ کو "دکھی" اور اپنے دل کو "مرجھایا ہوا دل" خیال کرتے ہیں۔ درحالیکہ آپ اس پر قادر ہیں کہ

ہر رات میں ایک دفعہ ہم بستری کا لطف اُٹھا سکیں۔ آپ کو صرف اتنی شکایت ہے کہ ایک رات میں ایک سے زیادہ مرتبہ لطف اندوز ہونے کی مقدرت کیوں نہیں ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ ہمارے نوجوانوں میں سے پچاس فی صدی کے قریب ایسے "دکھی" ہیں جو غریب روزانہ ایک مرتبہ لطف اُٹھانا تو کیا معنے، اس بات کے لیے بھی ترستے ہیں کہ "گاہے گاہے" ہی اس قسم کی صحبت منعقد کر سکیں۔ روزانہ ایک صحبت پر قادر ہونا اور جو اس کے کہ آپ اپنی تحریر کے مطابق بچپن میں غلط کار رہ چکے ہیں ایک ایسی نعمت ہے جس پر آپ کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کیا آپ روزانہ ایک صحبت سے ترقی کر کے شبانہ روز ایسی ہی صحبتیں بر پا رکھنی چاہتے ہیں؟ جو قدرت حاصل ہے اسے غنیمت سمجھیئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ روزانہ سے گھٹا کر ان مجلسوں کو ہفتہ وار کر دیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ چند روز میں سچ مچ "دکھی" نہ بن جائیں۔ اولاد نہ ہونے کا باعث ممکن ہے کہ آپ کی اہلیہ کا کوئی نقص ہو۔ اگر ایسا ہے تو اپنی بجائے ان کا علاج کرائیے۔ اگر آپ کو کبھی سوزاک یا آتشک ہو چکی ہے تو ان امراض کے مخصوص انجکشن لگوائیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ ذرا طوالت طلب ہے لیکن مفید بھی یقینی ہے۔ جریان، سرعت، رقت، کثرت احتلام اور اختلاج قلب وغیرہ کے لیے بہترین چیز ہے۔
نسخہ:۔ یاقوت سُرخ، کہربا شمعی، ہر ایک ۴ ماشے، مروارید ناسفتہ، سنگ یشب، ہر ایک ۶ ماشے، مرجان ۹ ماشے، مغز تخم خرپزہ، مغز تخم خیارین ہر ایک ڈیڑھ تولے، نعناقل مصری، ثعلب مصری، تودری سفید، تودری زرد، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، تخم بلیون، بوزیدان، کباب چینی، دارچینی ہر ایک چھ ماشے، اندر جو شیریں، بادرنجبویہ، گل سُرخ، ہر ایک ۱ ماشے، ورق طلا، زعفران ہر ایک ۳ ماشے، آبریشم مقرض دو تولے، مربا سیب، شربت انار شیریں ہر ایک تین چھٹانک، شہد خالص و مصری کوزہ ہر ایک ڈیڑھ پاؤ۔ عرق گلاب آدھ سیر۔ پہلے جواہرات کو گلاب میں کھرل کریں۔ پھر مربے اور زعفران کو خوب حل کر کے رکھیں۔ اس کے بعد مصری و شہد وغیرہ کا قوام کریں اور تمام دوائیں (جو کوٹ پیس لی گئی ہوں) شامل کر کے معجون بنالیں۔ خوراک ۵ ماشے سے ۱ ماشے تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ اور لیپ درازی و فربہی کا جو نسخہ میری جانب سے رسالہ ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے اس کو بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب سوال نمبر ،، کا نسخہ استعمال کیجئے۔ موم روغن اور روغن کا فور ہم وزن ملا کر مالش کیجئے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سیال مسکن، حب خاص، حب اسرار اور طلا مطول استعمال کریں۔ نسخے جواب ۲۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں دیکھیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) جواب ۷۷ پر عمل فرمائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) کسی مقامی معالج کے مشورے سے پہلے مسکن، پھر ممسک پھر مغلظ اور پھر مقوی ادویہ استعمال کریں یکایک مقوی دوا کے استعمال سے عموماً نقصان ہوتا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۸۴) **سانپ کے کاٹے کا علاج**:(ا) سب سانپ زہریلے نہیں ہوتے اور نہ سب کا زہر ایک قسم کا ہوتا ہے کہ جو ایک ہی دوا ہر حالت میں کارآمد ہو جائے سانپ کے کاٹے کا حکمی علاج دریافت ہو چکا ہے۔ تقریباً ہر اسپتال میں فوری ضرورت کے لیے موجود رہتا ہے۔ اس کا نام "انٹی وینومس سیرم" ہے۔ بہترین ترکیب یہ ہے کہ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہے اس سے اوپر خوب کس کر دو تین بند فوراً باندھ دئے جائیں تاکہ زہر بدن میں سرایت نہ کر سکے۔ جس جگہ دانت کا نشان ہو اُسے نشتر یا تیز چاقو سے ذرا بڑا کر کے کوئی ایسا شخص کہ جس کے منہ میں کوئی زخم نہ ہو چوس چوس کر تھوکتا رہے۔ اس مقام کو فوراً جلا دینا یا انگلی وغیرہ ہے تو فوراً کاٹ ڈالنا بھی بہت مفید تدبیریں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حقّے کا سڑا ہوا پانی مار گزیدہ کو پلائیے۔ فوراً قے ہو جائے گی اور جب تک قے کا سلسلہ رہے اس وقت تک یہ پانی پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ تمام زہر خارج ہو جائے گا۔ زخم پر چلم کے نیچے کی سیاہی پانی میں گھس کر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ناگدون بوٹی کو پانی میں گھس کر سانپ کے کاٹے پر لگائیں اور پلائیں۔ حقے کی کیٹ اور پانی بھی تریاق مارگزیدہ ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) کشتہ سنکھ (بچھوا اور کرنڈ بوٹی والا) مارگزیدہ کا تریاق ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) جس جگہ سانپ کاٹے اس سے دو انچ اوپر بند لگا دیا جائے تاکہ دوران خون بند ہو جائے۔ سانپ کے دانتوں کے نشان پر تیز چاقو سے اس شکل (+) کا گہرا شگاف دیکر زہریلا خون اچھی طرح سے نکال دیں۔ گلاس یا سنگی لگا دینا بھی مفید ہے۔ زخم پر پرمیگنیٹ آف پوٹاش ڈال کر پٹی باندھیں لیکن یہ علاج اسی صورت میں کارگر ہے جب کہ سانپ کے فوراً ڈسنے کے بعد ہی کیا جائے۔ اگر زہر جسم میں سرایت کر چکا ہو تو انٹی وینومس سیرم کے انجکشن کرائے جائیں۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ چاقو سے ایسا شگاف (+) لگا دیں۔ پھر اس میں حقے کے نیچے کا میل بھر دیں۔ کھانے کے لیے کشتہ سنکھ بقدر دو سرخ پھیکے دودھ کے ساتھ دیں۔ اور گھی دودھ پھیکا خوب دیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) کشتہ سنکھ کاٹی ہوئی جگہ پر پچھنے لگا کر اوپر ملیں۔ اور ایک رتی یہ کشتہ مریض کو کھلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۸۵) **ڈراکشاسو**:۔ (ا) کوئی وید صاحب آپ کی رہنمائی کریں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ویدک کی ہندی کتاب شارنگ دھر اور اردو امرت ساگر ملاحظہ کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۸۶) **پارہ قائم النار**۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ (منیجر ہمدرد صحت)

(۸۷) **ضرورت طبیب**:۔ (ا) کیوں آپ مطب کرنا شروع کر دیں؟ آپ نے یہ تحریر نہ کیا کہ آپ کس قسم کی امداد کے خواہاں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد

(ب) مجھ سے خط وکتابت کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دفتر رسالہ حکمت طبعی کائیں نور ضلع انبالہ کو خط تحریر کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۸) **ضعف جگر وغیرہ** :- (ا) غالباً آپ کی اہلیہ کے خون میں تیزابی کیفیت پیدا ہوگئی ہے "کیل بسما" ایک دوا آتی ہے اس کا استعمال کرائیے۔ مناسب ملینات سے قبض رفع کیجئے۔ خدا نے چاہا تو فائدہ ہو جائے گا۔ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریضہ کو بغور نہ دیکھا جائے کوئی مشورہ دینے سے معذور ہوں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کرا کے تشخیص مرض کے بعد باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۸۹) **رسولی** :- (ا) اس قسم کی رسولیوں کا علاج بس یہی ہے کہ انہیں نکلوا دیا جائے۔ آپریشن میں مطلقاً کوئی خطرہ نہیں ہے خواہ مخواہ ڈرنا نہیں چاہیئے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عصارہ ریوند کو پانی میں پکا کر لیپ کریں۔ مہینہ سوا مہینے برابر لگاتے رہیئے۔ رسولی تحلیل ہو جائے گی۔ آپریشن کی نوبت نہ آئے گی۔ اسی کے ساتھ خون کی اصلاح کے لیے ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص کا استعمال بھی جاری رکھیں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۹۰) **سفید بال** :- (ا) قبل از وقت سر کے بالوں کا سفید ہو جانا جسمانی یا اعصابی کمزوری اور دماغی افکار کے باعث ہوا کرتا ہے۔ جب تک سبب رفع نہ ہو بالوں کو طاقت دینے والی دوائیں غالباً کام نہ دیں گی۔ کوشش کر کے سبب کو دور کیجئے۔ اس کے بعد ایسی دواؤں کا استعمال کیجئے جو مقوی ہوتی ہیں اور غدودوں کے ست سے بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ بالوں کی بڑھوار اور ان کا رنگ غدودوں کے صحیح فعل پر منحصر ہے۔ اس طرح غدودوں کے ست استعمال کر کے آپ اپنے جسم کے غدودوں میں تحریک پہنچا سکتے ہیں جو انہیں آمادۂ عمل کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تجدید شباب کے عنوان سے جو نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہلیلہ سیاہ پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز ۲ عدد، تیسرے روز ۳ عدد۔ اسی طرح ۱۰ عدد تک پہنچا کر پھر ایک ایک عدد روزانہ کم کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) حب بلادر عنبری استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) بے رم ایک اونس، گلیسرین ایک اونس، پانی مقطر ایک پاؤ۔ ان سب کو اچھی طرح حل کر کے لکس کمپاؤنڈ کا ایک چھوٹا ڈبہ شامل کر دیں۔ یہ مرکب بالوں میں لگائیے۔ اندرونی طور پر "انکرے ٹون" کی دو تین بوتلیں استعمال کریئے۔ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) ہلیلہ، آملہ اور ادرک کی جڑ ہم وزن لے کر پانی میں پیس لیں اور سر پر ہر روز ملیں۔ آہستہ آہستہ بال سیاہ ہو جائیں گے اور کھانے کے واسطے یہ نسخہ دیں، ہلیلہ سیاہ نو درم، تخم پنواڑ ۲۲ درم، بھنگرہ سیاہ ۶۰ درم، بیخ چیتا ۲۲ درم، پرانا گڑ ڈھائی سیر۔ سب دواؤں کوٹ چھان کر گڑ ملا کر ۳۶۰ گولیاں بنالیں اور ہر روز ایک گولی صبح نہار منہ کھا لیا کریں۔ تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ بے حد قوت حاصل ہوگی اور آہستہ آہستہ سفید بال سیاہ ہو جائیں گے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۹۱) **عورت کی شہوت** :- (ا) تہذیب اور اخلاق کے درجے سے اس قدر گرے ہوئے سوالات ایک ایسے پرچے میں بھیجتے ہوئے لوگوں کو شرم محسوس کرنی چاہیئے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس سوال کا ایک طبی پہلو بھی ہے۔ ایک مخصوص کمزوری جس طرح مردوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں میں پیدا ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ لیکن اظہار مطلب کے لیے آپ کو اس سے بہتر الفاظ مل سکتے تھے جن الفاظ میں آپ نے سوال کیا ہے ان سے مجھ پر تو یہی اثر ہوا کہ آپ اپنی عیش پرستیوں کے لیے اطبا کو آلۂ کار بنانا چاہتے ہیں، اور مجھے اس سے انکار ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لائکوپوڈیم پچاس ہزار نمبر کا ایک قطرہ لیں اور مکھن میں رکھ کر عورت کو دیں۔ پانی میں بھی ایک قطرہ ڈال کر پلا سکتے ہیں۔ دوا ایک بار دینے سے شہوت بہت زیادہ ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) لائکوپوڈیم ... اکا استعمال کرائیں (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) آخر کوئی خاص ضرورت؟ (صاحب زادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(۹۲) **پتے کی پتھری** :- (ا) آپ کے عزیز کی زندگی خطرے میں ہے اُنہیں آپریشن سے گریز کرنے کی بجائے جلد سے جلد آپریشن کرا لینا چاہیئے دواؤں سے اس پتھری کا گھل کر نکل جانا بہت مشتبہ ہے۔ آپریشن کسی قدر مخدوش ضرور ہے لیکن ایک ہوشیار ڈاکٹر سے آپریشن کرا لینے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح نہار منہ دوار الکرکم ۶ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق بادیان ۱۲ تولے میں ۳ تولے شربت دینار ملا کر پلائیں۔ شام کو معجون دبید الورد ۶ ماشے کھلا کر اوپر سے وہی عرق اور شربت دیں۔ بیس پچیس دن کے استعمال سے انشاءاللہ فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اپنے عزیز کو مربہ ترب، اچار ترب، سبزی مولی وغیرہ کثرت سے کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پتھری توڑ استعمال کرائیں۔ کامیاب نسخہ ہے۔ نسخہ پہلے پرچوں میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہماوں لائل پوری)

(ہ) فاس فورسڈ لانیک [illegible] ایک بڑا ٹیبلٹ ناشتہ کے بعد دو یا تین [illegible] کے مجھے بھر یہ دوا ایک چھٹانک پانی میں ملا کر پی لیا کیجئے۔ پھر

کچھ دیر بعد ایک گلاس پانی اور پی لینا چاہیئے۔ (صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جلالی)

(و) کشتہ حجر الیہود ایک رتی معجون عقرب ۳ ماشے میں ملا کر عرق انناس بارہ تولے کے ہمراہ استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع باغبانپورہ)

(۹۳) **گرجن آئل:-** (ا) یہ تو بالکل ایسا ہی سوال ہے کہ جیسے آپ یہ پوچھیں کہ "سرسوں کا تیل کیا ہے" گرجن آئل بھی دوسرے تیلوں کی طرح ایک تیل ہوتا ہے۔ اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گرجن آئل امریکہ کے ایک درخت کے پھل کا روغن ہے۔ انگریزی دواخانوں میں عام طور سے فروخت ہوتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ڈاکٹروں سے طلب کیجئے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۹۴) **قے وغیرہ:-** (ا) آپ کے بھائی صاحب اعصاب کی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ بصارت کے اعصاب میں کوئی اور بھی نقص ہو۔ بہتر ہوگا اگر وہ اپنی آنکھ کسی ماہر امراض چشم کو بھی دکھائیں۔ ضعفِ اعصاب کے لیے چند شیشیاں "نیورو فاسفیٹس" کی پی ڈالیں اور غذا، جسمانی ورش، کھلی ہوا اور دھوپ سے پورے طور پر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صفرا کی زیادتی ہے۔ زرشک کی چٹنی بنا کر دیجئے۔ ایک لیموں کی دو قاشیں کر کے ان پر نمک اور سیاہ مرچ سائیدہ چھڑکیں اور ہلکی آگ پر رکھیں جب لیموں پکنے لگے تو قاشیں مریض کو چاٹنے کے لیے دے دیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اطریفل کشنیز ہمراہ دودھ تازہ بوقت صبح کھلائیں اور رات کو سوتے وقت ۶ ماشے روغن بادام گرم دودھ میں ملا کر پلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

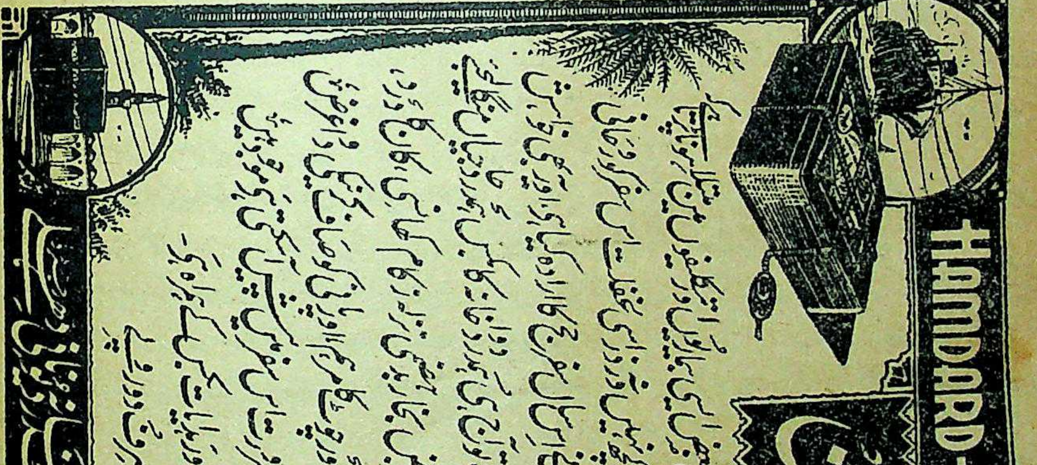

HAMDARD-I-HAJIYAN

ہمدردِ حاجیان

حج کے مبارک سفر میں زائرین کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی لذتوں سے محروم کر دیتی ہی اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہی، اور یہ بھی خواہش ہی کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجیے

اس بکس میں متلی، قے، پیچش، قبض، بخار، بدہضمی، نزلہ، زکام، کھانسی، کان کا درد، حلق کا درد، داڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنے کی دوا غرض وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آ سکتی ہی موجود ہیں۔

مفصل پرچہ ترکیب اور ہدایات بکس کے ہمراہ ہی۔

قیمت فی بکس صرف دو روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (رجسٹرڈ)

کرسمس و نوروز کارڈ

کرسمس اور نوروز کارڈ دونوں تقریبوں کے لیے جلے اور علیٰحدہ علیٰحدہ دوستوں، عزیزوں، سول اور ملٹری افسروں اور منگیتروں کے بھیجنے کے قابل۔ ہر قیمت کے ایک آنے سے لے کر تین روپے فی کارڈ تک خوردہ میں۔ تھوک خریداروں کے لیے خاص رعایت۔

عید مبارک کارڈ

ہندوستان کے تقریباً تمام کارخانوں اور دکانوں کے عید کارڈ۔ نیز مغربی ممالک کے چھپے ہوئے تھوک اور خوردہ نرخوں پر ذیل کے پتے سے منگائیے۔

جنرل نیوز ایجنسی بک ڈپو بلیماران دھلی

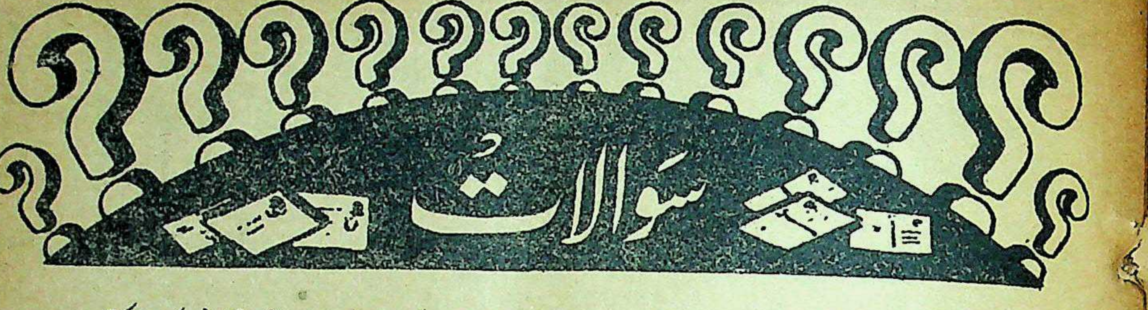

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔ (منیجر)

---

(۹۵) کونین کے مقابلے میں زود اثر اور بے ضرر یونانی یا ہندی دوائیں ہوں تو اطبا کرام مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۶)

(۹۶) مجھے بلغمی کھانسی، بخار اور کمر اور ٹانگوں کے درد کے لیے ایک جامع الفوائد نسخے کی ضرورت ہے۔ یہ امراض ضعف گردہ اور معدے اور دماغ کی رطوبتوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۸۲)

(۹۷) میرے ایک ۳۲ سال کے شادی شدہ عزیز کو پچھلے سال رمضان المبارک سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے کے زمانے میں منہ سے خون آجایا کرتا ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان میں درزیں سی پیدا ہو جاتی ہیں اور ان ہی سے خون نکلتا ہے۔ پچھلے سال اسپغول اور دھنیے کا بطور دوا استعمال کرایا گیا تھا۔ اس سال بھی یہی شکایت پھر رمضان میں پیدا ہو گئی۔ اس زمانے میں پاخانہ سخت اور قبض کے ساتھ ہوتا رہا۔ کچھ عرصے سے بدن میں بھدا پن پیدا ہو رہا ہے اور پیٹ بھی بڑھ رہا ہے۔ غالباً بلغم کی زیادتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۵۸۸)

(۹۸) اگست سنہ ۳۹ء کے ہمدرد صحت میں سوال نمبر ۲۹ ملاحظہ ہو۔ ایلگز بر وموولیرین سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیا "ایلگز نیوگیڈن" "گریمالٹ سیرپ" "کاڈلیور آئل" "فیراڈول" اور "نیوروفاسفیٹس" میں کوئی دوا احتلام کے لیے مفید ہوگی؟ آلۂ احتلام کا انگریزی نام کیا ہے اور کیا وہ مفید ہوگا؟ فاس فوریم کیا چیز ہے؟ کیا یہ مفید ہوگی۔ (ایک خریدار)

(۹۹) ہمارے ایک نوجوان عزیز کو چار پانچ سال سے بادی بواسیر کی شکایت ہے کبھی کبھی خون آجاتا ہے۔ جو ہمدرد دواخانے کی حب بواسیر کے استعمال سے بند ہو جاتا ہے۔ مگر مسّوں میں اندر اور باہر بے حد خارش ہوتی ہے۔ خصوصاً موسم سرما میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ کتنے ہی علاج کیے مگر خارش نہ گئی۔ ازراہ کرم اطبا ایسی مجرّب و آسان دوا تجویز کریں جس سے مسّے و خارش دونوں بلا تکلیف غائب ہو جائیں۔ حکیم اکبر حسین اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص کر متوجہ ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۷۸۷)

(۱۰۰) مریض کی عمر ۱۹ سال ہے۔ تین سال پہلے سائیکل سے گر جانے کی وجہ سے بائیں ٹانگ میں چوٹ آئی۔ اب اسی طرف کا فوطہ بطخ کے انڈے سے کچھ بڑا ہے۔ اب تک کوئی علاج نہیں کیا گیا۔ اطبا اس میں پانی بتاتے ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین خاص توجہ فرمائیں گے۔ (ایک خریدار)

(۱۰۱) میرے ایک دوست نے موسم سرما میں چار پانچ دن ترپھلے کا پانی پی لیا۔ اس سے ان کی شہوت بہت کم ہو گئی۔ خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۷۱)

(۱۰۲) میرے ایک دوست عمر ۱۱ سال کے فوطے عرصہ دو سال سے ڈھیلے ہیں اور دیر تک بھی نہیں تنتا۔ دایاں فوطہ بائیں کی نسبت بڑا ہے۔ نا ڑیں ابھری ہوئی ہیں۔ چوٹ بھی نہیں لگی ہوئی ہے۔ مردمی کی کمزوری بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۷)

(۱۰۳) معزز حکیم و ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ میرے بھائی کے چہرے اور بازو پر دو لوکل سور (مقامی پھوڑے) نکلے ہوئے ہیں۔ کمپونڈر ہونے کی وجہ سے ڈاکٹری مصفی خون دواؤں کے ساتھ کاسٹک وغیرہ کے مرہموں سے کام لیا گیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ گرم چیزیں کم موافق ہیں کوئی کھانے اور لگانے کی مجرّب دوا تحریر فرمائیے۔ (خریدار نمبر ۸۰۱۳)

(۱۰۴) میری زبان محرقہ بخار کی وجہ سے بند ہو گئی ہے۔ مجرّب علاج کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۶۸)

(۱۰۵) محترمی جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی سے درخواست ہے کہ از راہ کرم مرض ٹائی فائڈ کی تشخیص کے لیے ویڈال ٹیسٹ اور مرض آتشک کی تشخیص کے لیے کاہن ٹیسٹ کا مفصل بیان علمی نقطۂ نظر سے شائع فرما کر شائق حکما کو مستفیض ہونے کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۱۵)

(۱۰۶) مریض نے چھ ماہ ہوئے، کپڑا سینے کی ایک سوئی ہنستے ہنستے نگل لی۔ عکس ریز سے وہ پیٹ میں دکھائی دیتی ہے۔ کیا کوئی یونانی یا دوسری دوا ہے جو اسے پیٹ میں گلا کر خارج کر دے۔ ڈاکٹر آپریشن کے سوا اور کوئی رائے نہیں دیتے۔ مریض کے پیٹ میں ہلکا ہلکا درد رہتا ہے، متلی بھی رہتی ہے، ہاضمہ خراب ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۲۷)

(۱۰۷) ۲۵ سال کے ایک مریض کو مدت سے اعضا کے پھڑکنے کی شکایت ہے۔ اکثر اوقات ہاتھ یا پیر سُن پڑ جاتے ہیں۔ بلغم اور پسینے کی شکایت بہت ہے۔ احتلام اور کمر کا درد بہت عرصہ سے ہے۔ درد سر بھی رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۴۰)

(۱۰۸) ۲۴ سال کے ایک مریض کو دو سال پہلے آتشک ہوئی تھی۔ علاج سے یہ شکایت جاتی رہی۔ مگر تلووں میں جلن اب تک موجود ہے۔ پاخانے کے راستے خون بھی آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۲۰)

(۱۰۹) میری عمر ۲۰ سال ہے۔ عام صحت بہت اچھی ہے۔ پیشہ کمپونڈری ہے۔ چار دن ملیریا کے بعد رات کو سوتے وقت اچانک دائیں طرف اکیوٹ ڈرائی پلوریسی (ذات الجنب حاد) کی شکایت ہو گئی ہے۔ درد و بخار فی الحال نہیں ہے۔ البتہ کھانستے وقت معمولی درد محسوس کر لیتا ہوں۔ بلغم ملاحظہ کیا گیا۔ ٹی۔ بی کے جراثیم نہیں تھے۔ کوئی صاحب مفید نسخہ و مشورہ درج رسالہ فرمائیں۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے خاص توجہ کی التجا ہے۔

(خریدار نمبر ۴۹۹۷)

(۱۱۰) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے۔ آٹھ سال ہوئے کہ باؤلے کتے نے کاٹا تھا۔ علاج کے طور پر ٹیکے لگائے گئے جس کا یہ اثر ہوا کہ مادہ تولید بالکل خشک ہو گیا۔ بحالتِ جماع اخراج نہیں ہوتا بلکہ عضو میں درد ہونے لگتا ہے۔ عام جسمانی صحت اچھی ہے۔ اطبا کرام کوئی ایسا سریع الاثر علاج لکھیں جس سے مادہ تولید پیدا ہو کر مریض اولاد پیدا کرنے کے قابل ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۹)

(۱۱۱) ناظرین مجھے کسی ایسے ماہر امراض سینہ کا پتہ بتائیں جو سل، دق اور دمے وغیرہ کا شافی علاج کر سکے۔ (خریدار نمبر ۹۲۴۸)

(۱۱۲) میرے ایک پرانے دوست کی اہلیہ کی عمر اس وقت ستائیس سال ہے۔ شادی ہوئے آٹھ سال ہو چکے ہیں۔ شادی کے دوسرے ہی سال ایک لڑکا ہوا۔ اور وفات پا گیا۔ اس کے بعد آج تک کوئی اولاد نہیں ہوئی مٹاپے نے اتنی ترقی کی کہ چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا۔ اطبا پوری توجہ سے مجرب علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۹۷)

(۱۱۳) میرے ایک ۲۷ سالہ بھائی کو گلے کی دائمی تکلیف رہتی تھی۔ پندرہ برس کی عمر میں تین مہینے بخار رہا۔ صحت کے بعد ڈاکٹر کے مشورے سے غدد حلق یا لوزتین کا اپریشن کیا گیا۔ اب دس سال سے زکام کی شکایت ہے۔ ابتدا میں یہ کثرت سے ہوتا تھا۔ اب کمی کے ساتھ ہوتا ہے گرمیوں میں پیاس کی شدت کے ساتھ ناک سے رقیق اور نمکین رطوبت خارج ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ نمکین رہتا ہے۔ دماغ اور دل کمزور ہیں۔ انگریزی اور یونانی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۹۳۰)

(۱۱۴) ایک شخص سیسے کا مرگانگ بناتا ہے جو اصلی مرگانگ طلائی سے بدرجہا بہتر تیار ہوتا ہے۔ نجل کا فعل ہے۔ اول سیسہ کو کسی ترکیب سے بہمہ صفت رانگ میں تبدیل کرتا ہے۔ پھر سیسے کو دے کر ایک سفید کشتے سے پارے میں تبدیل کر کے دونوں کے جھل بند سے مرگانگ بناتا ہے کوئی صاحب اس معاملے پر روشنی ڈالیں۔ تیار شدہ مرگانگ بہت مفید ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۹۴۷)

(۱۱۵) مریض کو خونی بواسیر ہے۔ عمر ۴۵ سال ہے اور مرض آٹھ سال سے ہے۔ خون کا دورہ مہینہ ڈیڑھ مہینے میں ہوتا رہتا ہے۔ اخراج خون کے بعد پاخانہ زیادہ ہوتا ہے۔ درد نہیں ہے۔ کسی ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جس سے بغیر آپریشن کے پوری کامیابی ہو سکے۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۴)

(۱۱۶) راج پوتانے اور مالوے میں جوہڑوں اور تالابوں کا پانی پیا جاتا ہے۔ برسات کے دنوں میں ان علاقوں میں مرض نارو وبائی صورت میں پھیلتا ہے۔ قصبوں اور دیہاتوں کی آدھی آبادی اس مرض کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور چھ چھ ماہ مریض چارپائی پر پڑا رہتا ہے۔ اکثر یہ مرض پاؤں، ٹخنے، گھٹنے کے جوڑ، پنڈلی اور ران پر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی فوطوں اور عضو مخصوص پر ظاہر ہوتا ہے۔ جب ایک بار یہ مرض ہو جاتا ہے تو ہر سال اس کا دورہ ہوتا ہے۔ اس مرض میں جان تو بہت کم جاتی ہے۔ لیکن جان کنی کا مزہ مریض ضرور چکھ لیتا ہے۔ دیہات میں اکثر نائی اور بھنگی چیرہ دے کر اس کو نکالتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحبان بھی اس کا علاج آپریشن سے کرتے ہیں۔ اطبا کرام سے درخواست ہے کہ مجرب المجرب کھانے اور لگانے کا نسخہ تجویز فرمائیں۔ اور دورے کو روکنے کی تدبیر بتائیں۔ (خریدار نمبر ۸۹۰۱)

(۱۱۷) مجھے قرحہ ہے۔ حکیموں نے جریان بھی تشخیص کیا ہے۔ بہت سے علاج کرانے کے باوجود آرام نہیں ہوا۔ جسمانی حالت کمزور ہے۔ شادی شدہ ہوں۔ عمر ۱۹، ۲۰ سال ہے۔ دائیں خصیے میں بھی کبھی درد ہونے لگتا ہے۔ مرض کی تشخیص کر کے مجرب نسخہ تحریر فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۹۶۰۷)

(۱۱۸) میری لڑکی (عمر ۱۰ سال) کی دونوں ہتھیلیوں میں چھ سال پہلے پھوڑے نکلے تھے۔ ہومیوپیتھک علاج سے پھوڑوں کی شکایت جاتی رہی تھی۔ چھ مہینے پہلے اسے زور کا بخار آیا تھا جو علاج سے جاتا رہا۔ اب مریضہ کی ہتھیلیوں، تلووں اور بغلوں میں پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں درد رہتا ہے۔ طبیعت گری گری رہتی ہے۔ تھرمامیٹر لگانے سے درجۂ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۹ تک معلوم ہوتا ہے۔ پسینہ آنے پر انگلیوں وغیرہ کا درد کم ہو جاتا ہے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمایئے۔ (خریدار نمبر ۷۳۰۳)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

سرعت انزال

- آنکھوں کی بیماریاں
- بچوں کی بیماریاں
- ذیابیطس
- کمزوری عضو
- پیچش
- امراض جگر و معدہ

۱۱ ۷ ۱ ۲ ۳ ۸ ۱۲ ۱۶ ۱۵

ضعف ہاضمہ

- بالوں کی بیماریاں
- کمزوری دماغ
- ضعف قلب
- ضعف جگر
- امراض مخصوصہ
- کمزوری اعضا یضعف ہضم بوجہ

۲۷ ۲۳ ۳۱ ۱۵ ۱۷ ۳۲ ۲۸ ۲۴ ۳۳ ۱۸

ناصور

- جریان
- دمہ
- سوزاک
- آتشک
- ضعف باہ
- نامردی

نزلہ

امراض خون

- اسقاط حمل
- خرابی ایام
- بے لذتی
- دق وسل
- احتلام
- سیلان الرحم

۱۳ ۹ ۴ ۵ ۶ ۱۰ ۱۴ ۲۰ ۱۹ ۲۲

امراض مخصوصہ

- کنٹھ مالا
- پائیریا
- گٹھیا
- جنون
- طاعون
- تلی

۲۹ ۲۵ ۳۴ ۳۵ ۲۱ ۲۶ ۳۰ ۳۶

تحریر نمبر ۳۹ء

شفاعت احمد

اگر ایسا ہو

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجئے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۱)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

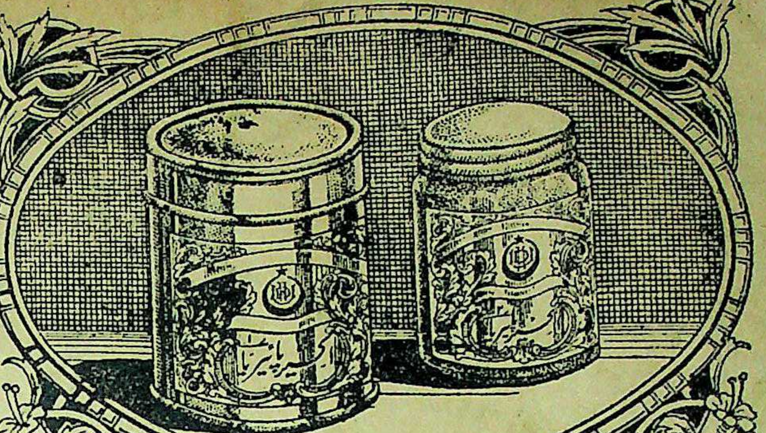

رجسٹرڈ

اکسیر پائیریا

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے قیمت دو روپے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

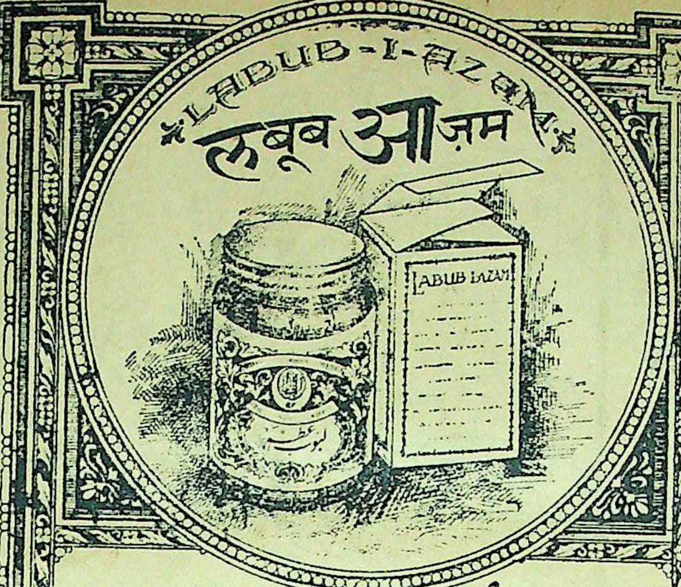

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

कुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو، ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے - جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بائوگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
ا ر

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی کا $\frac{1}{8}$ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

معجون مقوّی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ ر)

HUBUB MOQAVI MAIDA
हुबूब मुकव्वी मेदा

کم خرچ بالانشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے، تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم
کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو
رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو
کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد"
ٹیلیفون ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
معہ جنتری فہرست مفت طلب کیجئے

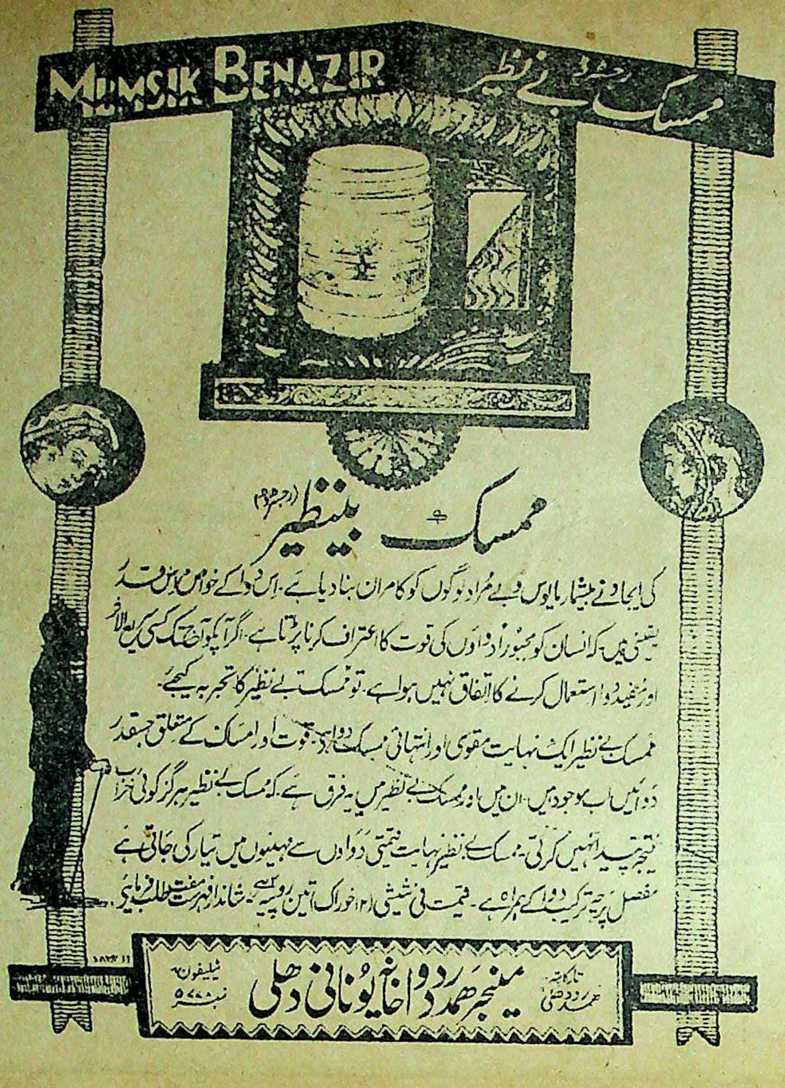

ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کیمیا اثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی بنا کر لگا کر ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

دولابی رجسٹرڈ

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہی اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہی، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہی۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہی ۔

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک (۳ ملے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اس کو دُور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی۔ فوری اثر کرتا ہی ۔

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دُو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال رجسٹرڈ

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہی یہی وجہ ہی کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہی تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہی آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہی اس کو قوت سے بدل دیتی ہی۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہی دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو رفع کرتی ہی۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہی زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہی گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ عہ دو روپیہ آٹھ آنے ۔ ترکیب استعمال۔ ۲ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہی۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہی۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہی اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دُور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہی، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۲ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہو (عہ)

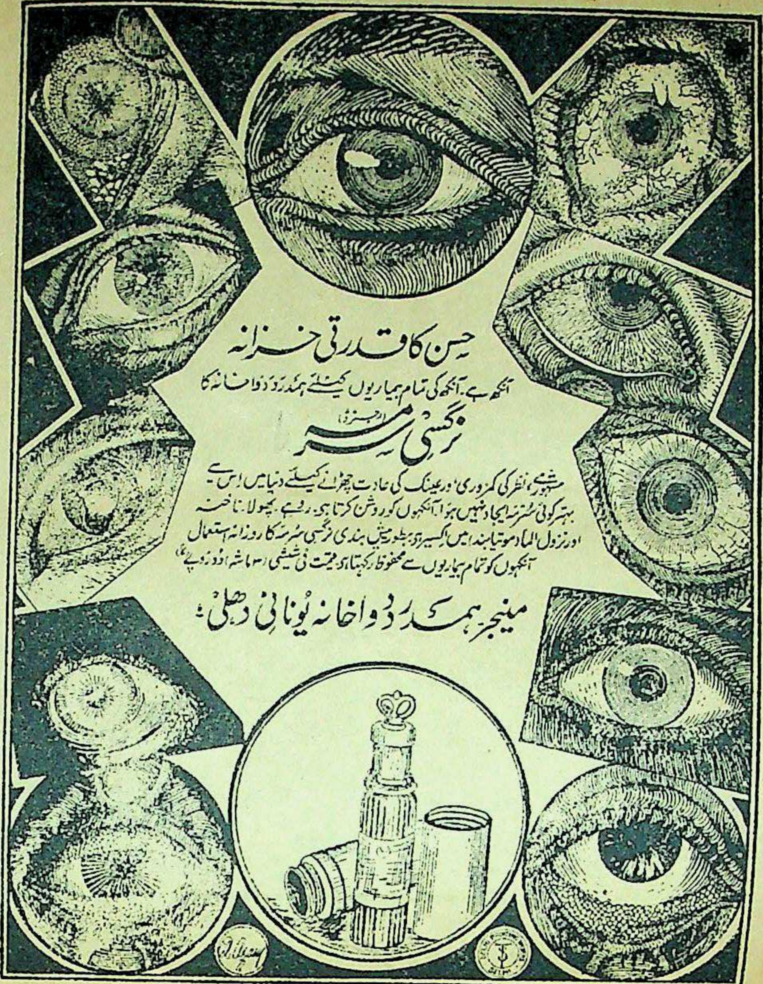

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رہے، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء موتیابند میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

عرق سوزاک
ROQ-I-SOZAK

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I MOQUWW I MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۶

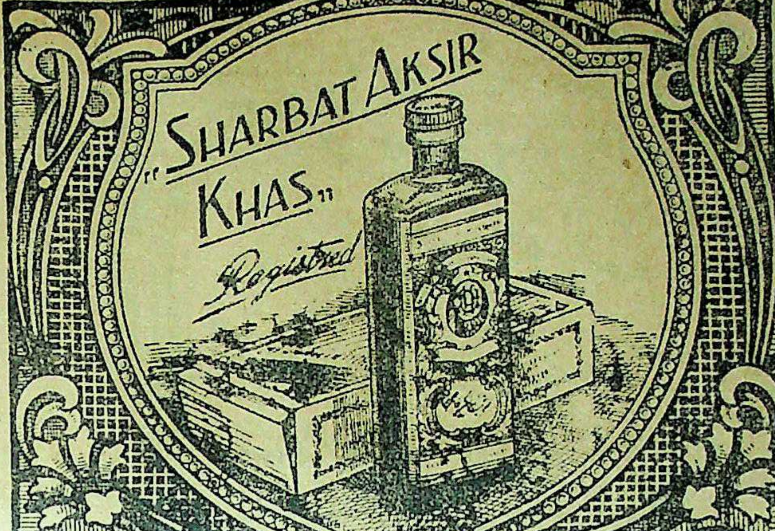

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ اٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ہمدرد دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۶

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے * فی درجن ۶/

ترکیب استعمال:۔ بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں *

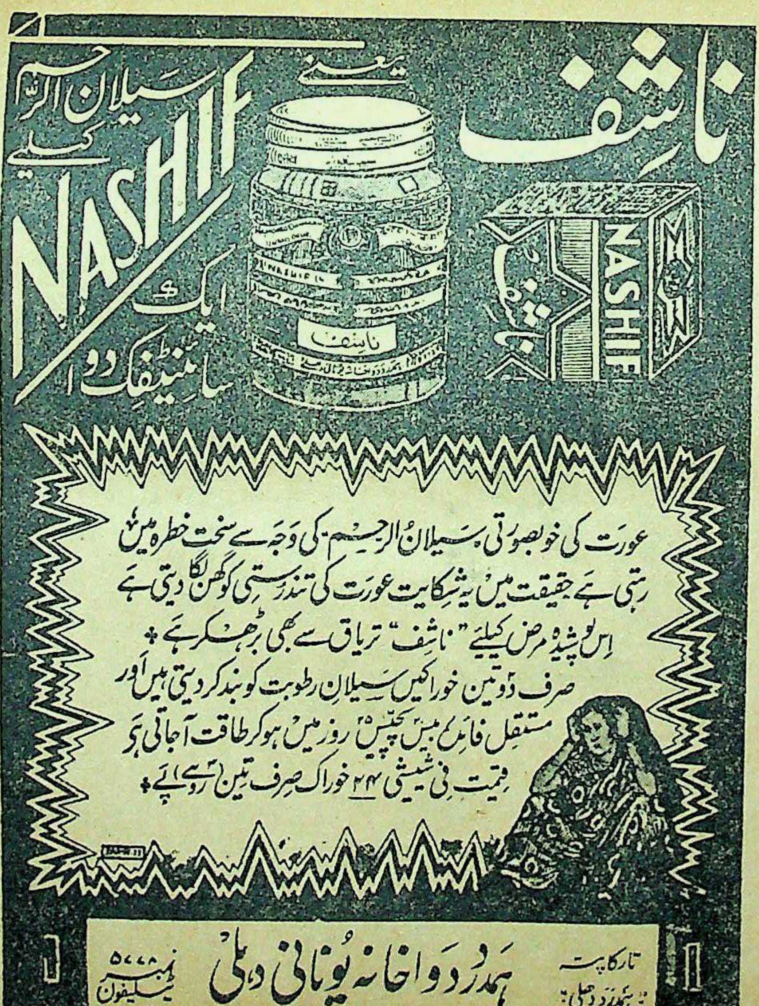

ناشف
یعنی سیلان الرحم کیلیے ایک سائنٹیفک دوا
NASHIF
ناشف
NASHIF

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے ✤ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے ✤

تار کا پتہ : ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے
تندرستی کا پیغام
ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم

اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ار پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ : ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ یاد رکھیے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

TILA'-I-AZAM.
طلاء اعظم
رجسٹرڈ
بیاہتی زندگی کے تعلقات کی بدمزگی کا حسرتناک منظر

طلاء اعظم رجسٹرڈ

رگیں کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

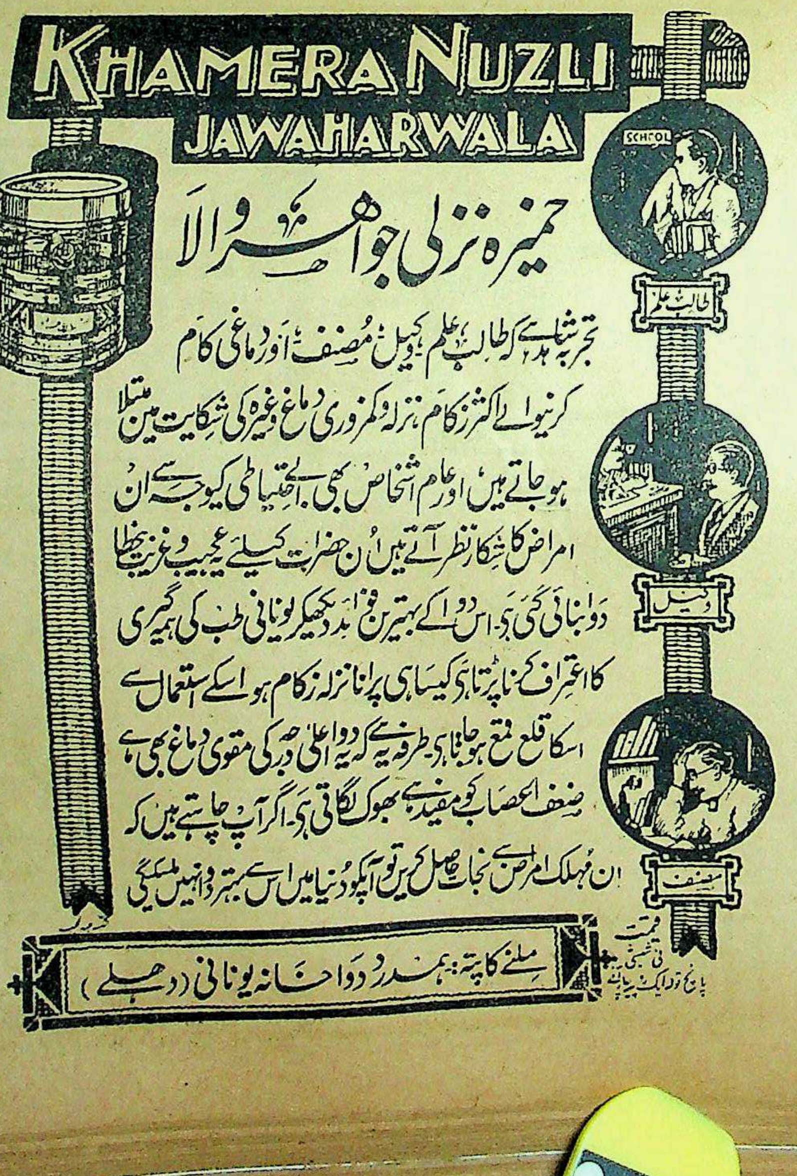

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم۔ وکیل۔ مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام۔ نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دُنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ: ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

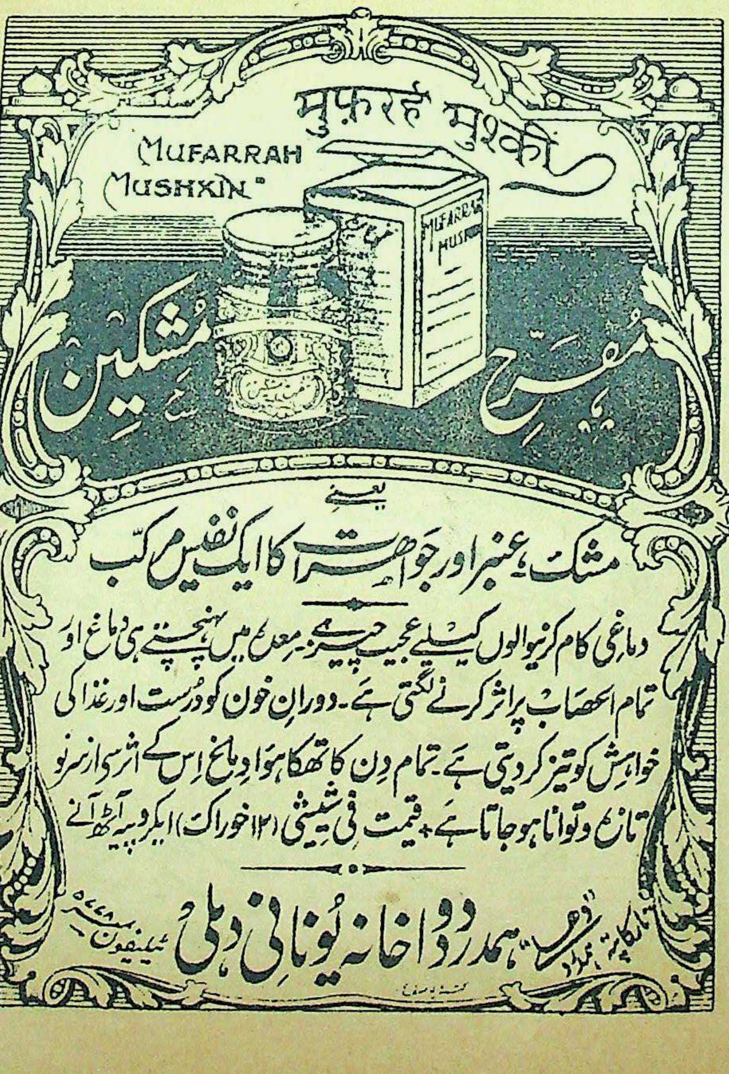

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدے میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کردیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے ازسرنو تازہ و توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ "ہمدرد" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۴۸۸

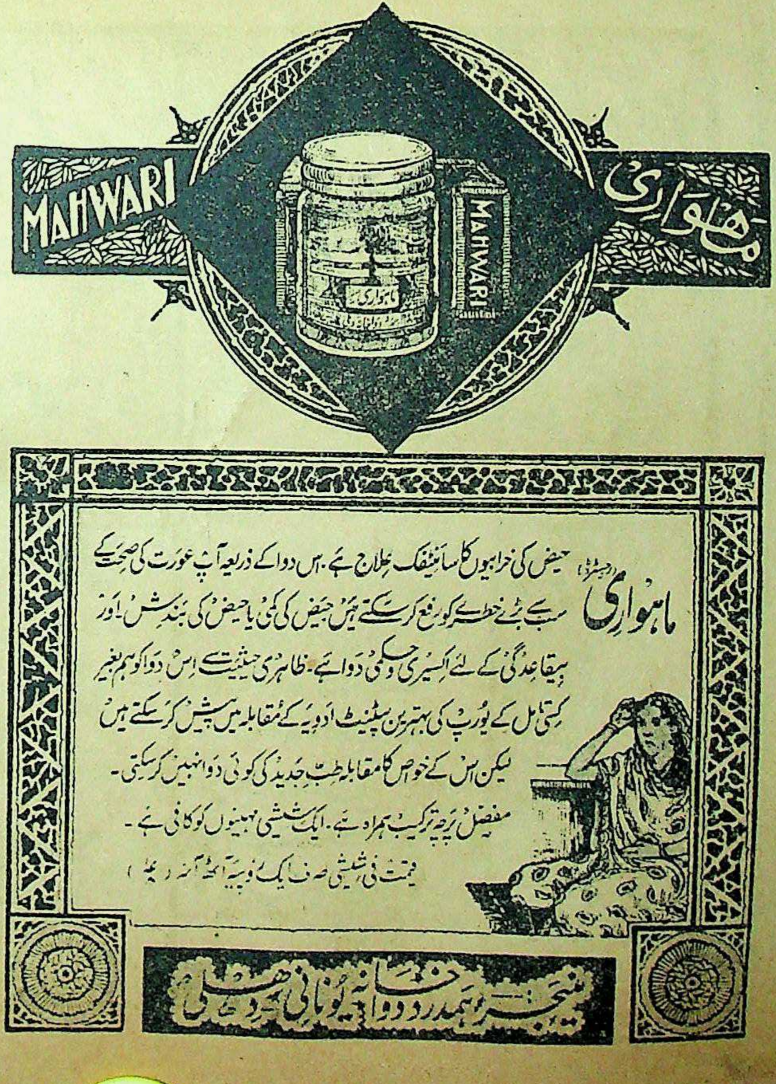

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

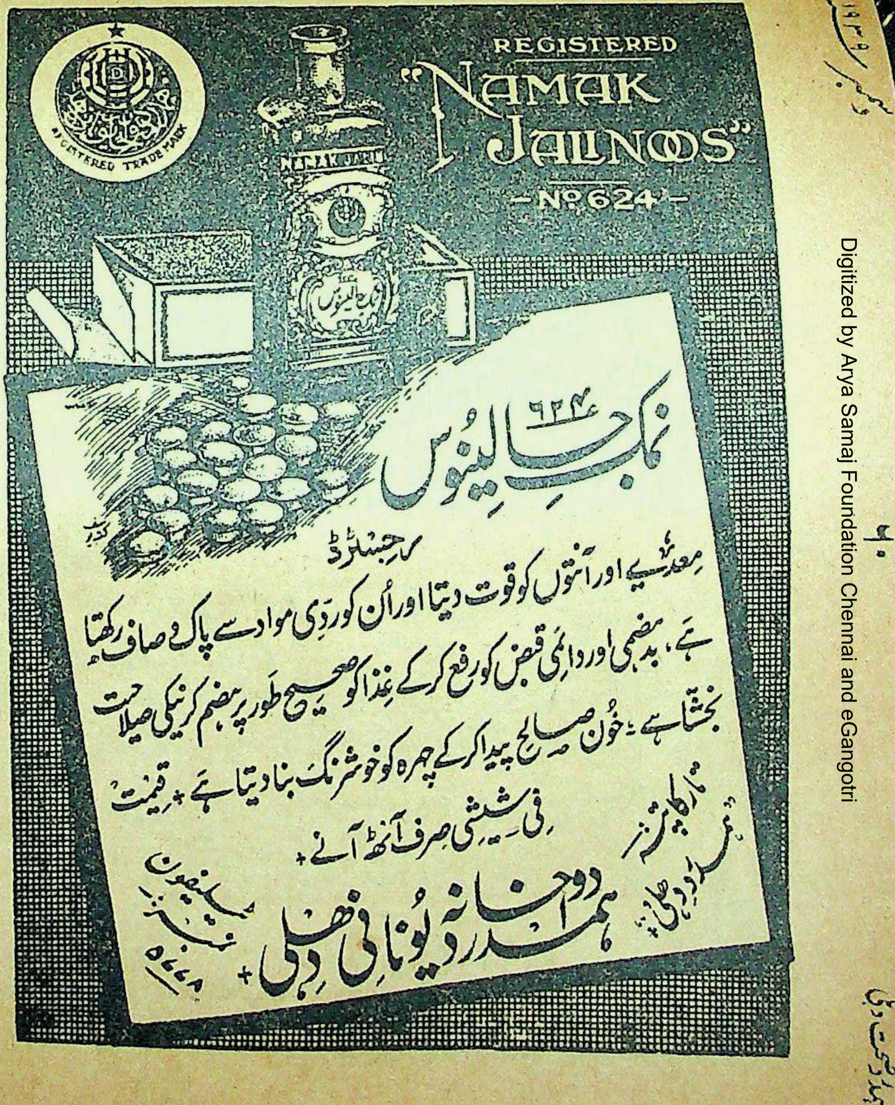
REGISTERED
"NAMAK JALNOOS"
-No 624-
REGISTERED TRADE MARK
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

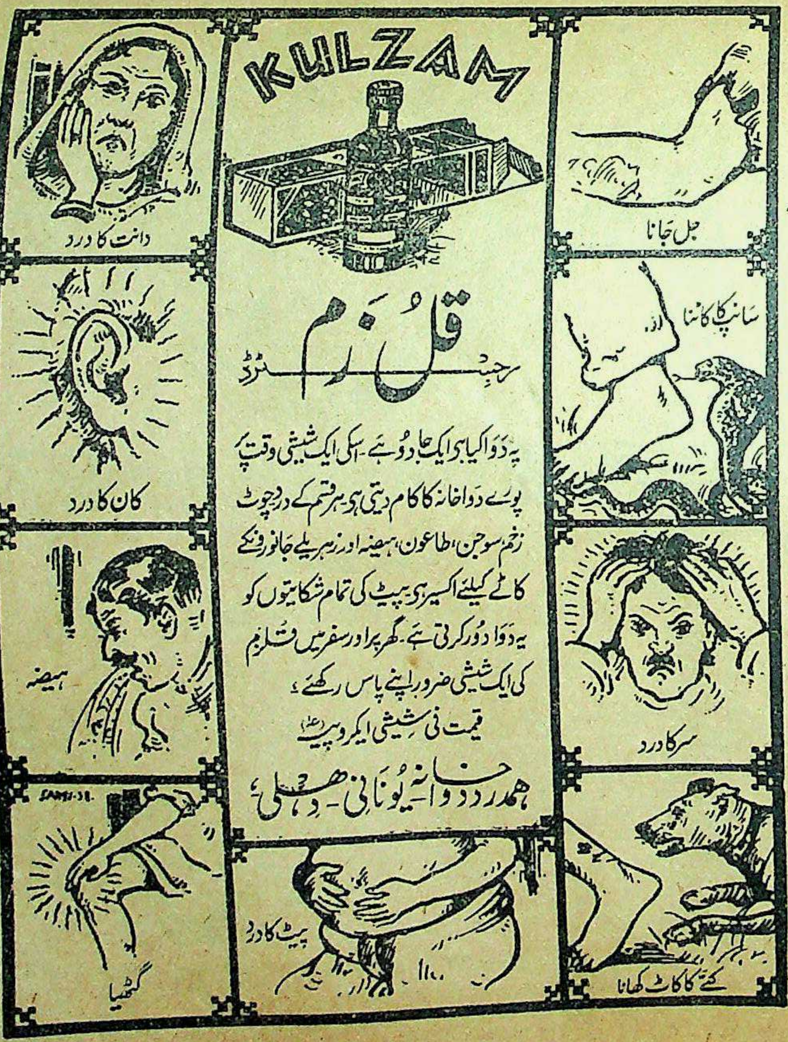
KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھیے،

قیمت فی شیشی ایکروپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

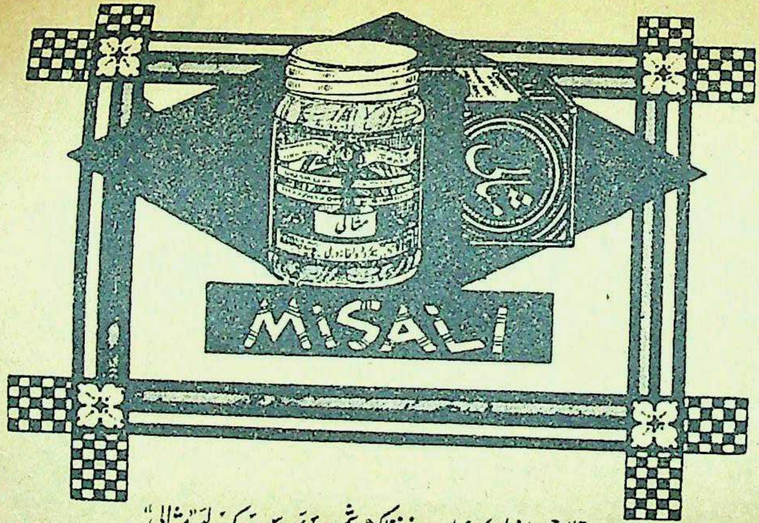

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

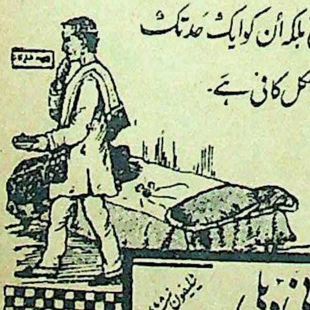

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر

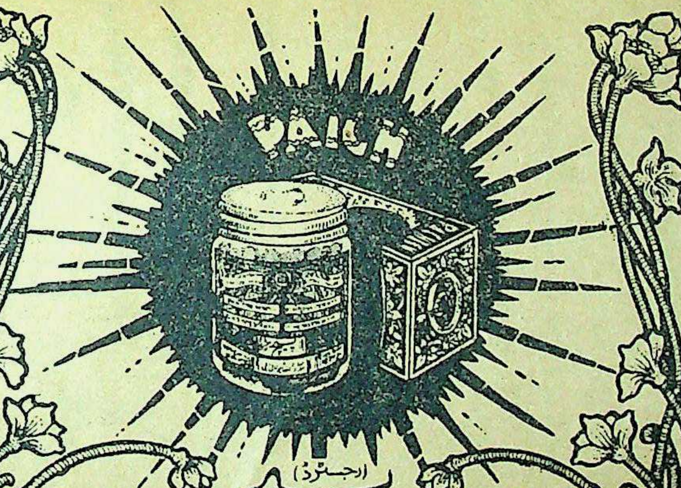

پیچ (رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

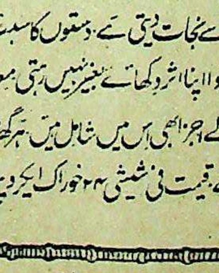

ہمدرد دواخانہ دہلی
تار کا پتہ ہمدرد
ٹیلیفون نمبر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندیٔ اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

دقِ اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش وخرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق دفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طبِ یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق سل اور پرانے تجارہ وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست واستخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب وغریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش ومسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال وہدایات بالکل آسان وسادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش وثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ؍)

امراض رحم کے لیے ایک عجیب وغریب مرکب!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ؍)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہی نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہی۔

"سعالین"، کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸؍)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی۔ پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطرا استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کسی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیئے بہت مفید ہی تیسرے مہینے حمل کے ۱۵ سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس ۴۰ روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

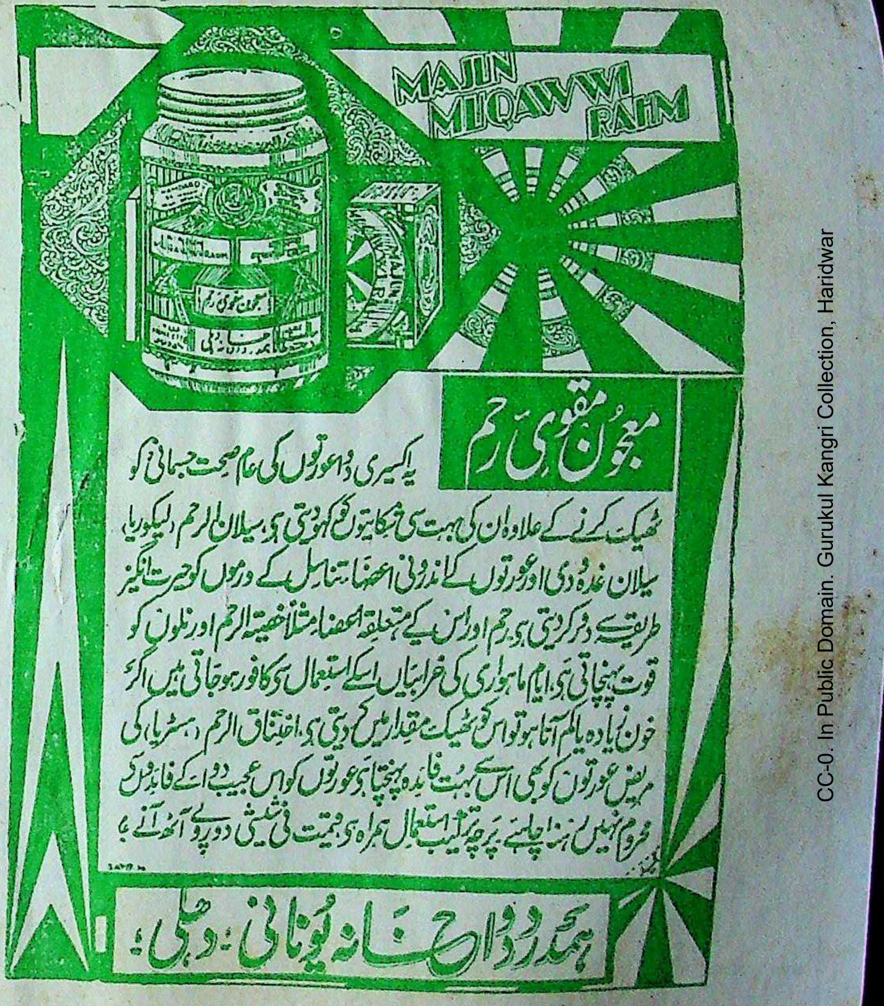

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ؛

ہمدرد دواخانہ یونانی : دہلی ؛

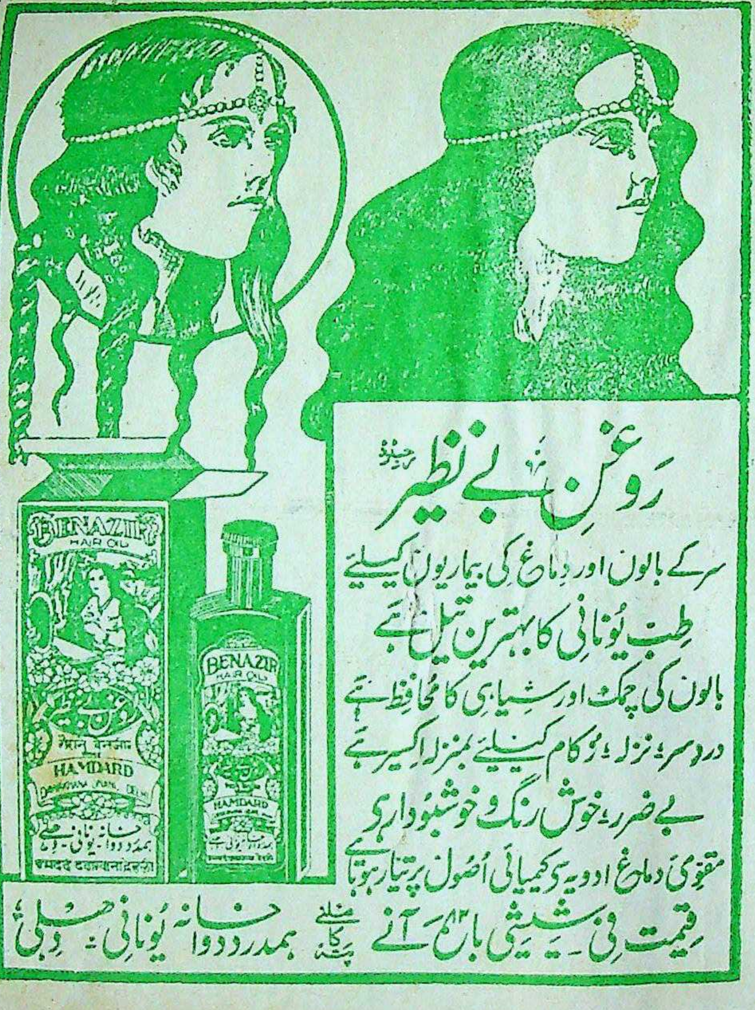

روغن بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ؛

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE **HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED** DEHLAVI
FOUNDER OF THE **HAMDARD DAWAKHANA**, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition **Ordinary Edition As. 8**

As. 12 **Postage One Anna**

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

BIRTH CONTROL NUMBER 1930

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL
DELHI

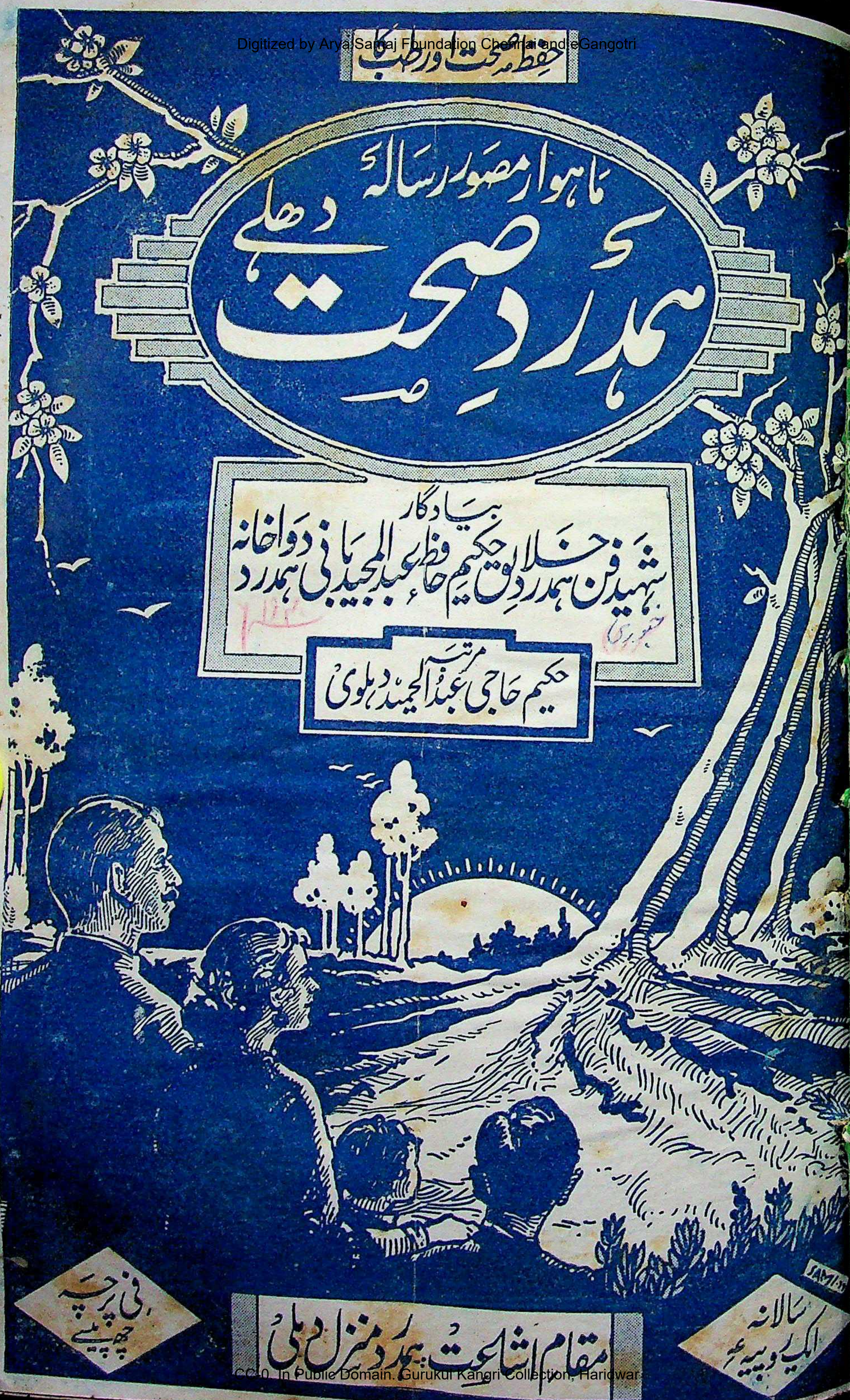

حفظِ صحت اور طب کا

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ

جنوری
۱۹۴۳

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

فی پرچہ
چھ پیسے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ
ایک روپیہ عہ

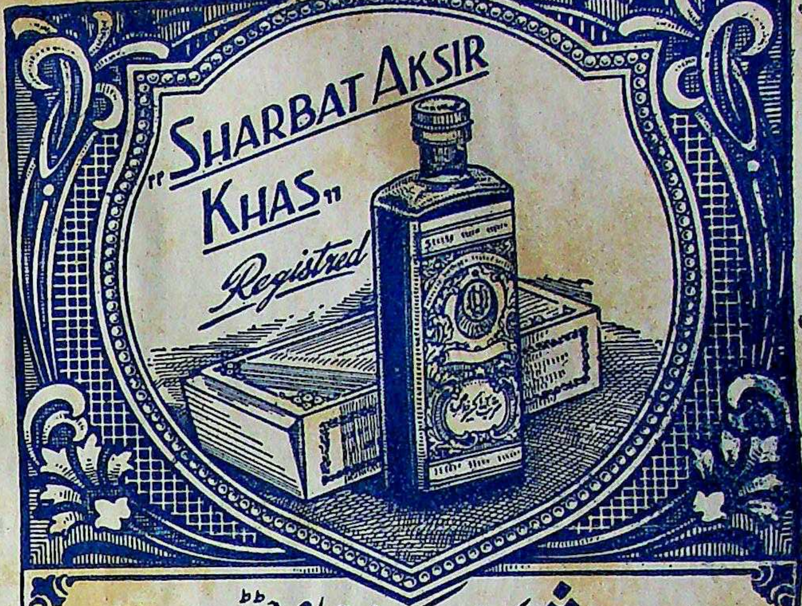

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپان ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

[illegible]

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERD

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ: ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۲۲

کل فہرست
طلب فرمائیے

جلد ۸ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء نمبر ۱

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	مینیجر	۱
ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر		۲
خطبۂ صدارت میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس	فاضل گرامی جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبیہ کالج، حیدرآباد دکن	۳
علم اور حکمت کے خزانے		۸

مراسلات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد	حکیم محمد اسلم جالوی، بہاری	۹
جامعہ طبیہ دہلی میں علمی مباحثہ کیا نبض بھی حالات بدن معلوم کرنیکا ذریعہ ہے؟	محمد انوار اللہ انعام دار راشد الارشد نائب ناظم مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ	۹

باب الصحت

مضمون	نگارندہ	صفحہ
جدید سائنس اور گوشت خوری	ڈاکٹر میلو ہسٹنگز، امریکہ	۱۱
بکری کا دودھ	جناب عبدالقیوم صاحب	۱۵
مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے؟	ادارہ	۱۶
ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت اور صحت بخش خوراک کا مسئلہ	ڈائریکٹر انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کونور (مدراس)	۱۷
ترکاریوں اور سبزیوں کی غذائیت کا امتحان	"	۱۷
خشک میوے اور روغنی تخم	"	۱۸
مسالے وغیرہ	"	۱۹
پھلوں کا غذائی تجزیہ	"	۲۰

علم نباتات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
علم نباتات	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۲۱

الامراض والعلاج

مضمون	نگارندہ	صفحہ
آتشک	حکیم عبدالحیٔ صاحب جراج پوری	۲۵

مزاحیہ

مضمون	نگارندہ	صفحہ
بخار	جناب کوثر صاحب چاندپوری	۲۹
تمباکو (نظم)	حکیم احسن صاحب قادری	۳۳

معلومات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مرغن غذائیں اور ذیابیطس		۳۴
ردہوں کا علاج		۳۴
جب آپ کسی مریض سے ملنے جائیں		۳۴
بچے جو سوتے میں پیشاب کر دیتے ہوں		۳۴
وجعِ مفاصل		۳۵
جلق کی عادتِ بد		۳۵
اسقاط کا علاج		۳۶
سب سے چھوٹا آدمی		۳۶
زنجبار کے مسالے		۳۶
کاربن ڈائی اوکسائڈ اور بارش		۳۶

مجرّبات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
تین مجربات	حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی	۳۷
دو مجربات	حکیم مقبول شاہ وارثی	۳۷
حبّ مقوی باہ	زبدۃ الحکما حکیم عبدالحلیم صاحب	۳۸
روغن پوست ناریل	حکیم غنی محمد صاحب	۳۸
تین نسخوں کی تصدیق	حکیم مقبول شاہ وارثی	۳۸
سفوف کرامت کی تصدیق	درگا پرشاد صاحب، متھرا	۳۸
لندن کے ہسپتالوں کے معمولات	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی، لاہور	
یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز	"	
جوابات	مختلف اطبا	۴۱
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷

خان صاحب عبداللطیف کے لطیفی پریس دہلی میں چھپا اور حکیم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر!

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند، دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور اربابِ کمال کے مضامین کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبا علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبد الحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریا دلی بذل زر سزا وار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہل فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیت عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت، خلوص اور خدمت خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی ۳ اگست سنہ ۳۹ء

جناب خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خان صاحب سوری

سکرٹیری ٹاؤن ہال اسکول بہار شریف

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص جو ضبط تولید و اصلاح کے نام سے موسوم ہے نظر افروز ہوئی یہ نمبر صوری اور معنوی یعنی مضامین اور "گٹ اپ" دونوں لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ مضامین نہایت علمی بلند پایہ اور پُر مغز ہیں جن کے مطالعے سے مسئلے کے مالہٗ و ما علیہ کے کامل واقفیت حاصل ہونیکے باعث ہر ناظر اس موضوع کا عالم فاضل اور ماہر خصوصی بن سکتا ہے۔ اتنے معلومات کثیر کا کسی ایک رسالے میں مجتمع کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کر دینا اگر ممکن ہے تو اس اشاعت خاص نے اس دریائے علم کے ساتھ حقیقتاً ایسا ہی کر دکھایا ہے۔ اسی کے ساتھ ادبی مضامین بھی شامل کر کے پرچے کو بے حد دلچسپ بنا دینے کی جدت بھی قابلِ داد ہے اور پھر اُسکا کوڑیوں کے مول ملنا تو سونے پر سہاگہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نمبر قدر دانانِ علم و فن میں اس قدر مقبولیت حاصل کریگا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اس کا ایک ایک نسخہ نایاب ہو کر رہ جائے گا۔

ڈاکٹر محمد عثمان، دار الترجمہ

جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن

کرم نے ممنون فرمایا۔ ضبط تولید کی اشاعت حسب سابق ٹھیک وقت پر پہنچی۔ ایشائی زبانوں میں یہ ایک بے مثل اور جامع و مانع مرقع ہے جس میں اس مضمون پر سیر حاصل بحث ہر پہلو سے کی گئی ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور حسن ترتیب مستحق صد مبارک باد ہے

ڈاکٹر جارج ریلے سکاٹ، ایف۔ آر۔ اے۔ آئی، پی ایچ ایس، ایف۔ زیڈ۔ ایس کیمبرج

ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر جو آپنے اپنی عنایت سے مجھے ارسال کیا ہے ملا، نہایت شکر گزار ہوں۔ حقیقت میں یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس میں مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بڑی ہی قابلیت سے احاطہ کیا گیا ہے اور یقیناً یہ ہندوستان اور مشرق کے طبابت پیشہ اصحاب اور عوام کی قابلِ قدر خدمت ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔

خطبۂ صدارت

میسور اسٹیٹ یونانی طبّی کانفرنس

فاضل گرامی جناب مولانا حکیم محمد کبیرالدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبیہ کالج حیدرآباد دکن نے بہ حیثیت صدر میسور اسٹیٹ یونانی طبّی کانفرنس میں جو عالمانہ خطبہ پڑھا ہے اسے ہم آئندہ صفحوں میں پیش کرتے ہیں۔ کانفرنس کا یہ دوسرا سالانہ جلسہ تھا جو ۲۳ر اور ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کو بہ مقام بنگلور منعقد ہوا۔ صدر کے فاضلانہ خیالات کی عام و خاص سب ہی نے تحسین کی۔ ہمیں یقین ہے کہ ناظرینِ "ہمدرد صحت" بھی خطبے کو گہری دل چسپی سے پڑھیں گے۔ "ہمدرد"

حضرات! آپ کی اس عزّت افزائی کا شکریہ میں کس زبان سے ادا کروں کہ اپنی معزز کانفرنس کی صدارت کی وزنی ذمّے داری آپ نے اپنے ایک حقیر بھائی کے سپرد کرکے اس کی توقیر بڑھائی۔

اوائل میں جب آپ کی دعوتِ محبت میرے پاس پہنچی، تو اپنی ان گوناگوں کمزوریوں کی وجہ سے، جو میری نگاہوں کے سامنے تھیں، میں اس ذمّے داری کے قبول کرنے سے بہت ہچکچایا، بہت بچنا چاہا، حیلے اور بہانے تراشنے کی کوشش کی کہ کسی طرح یہ بوجھ میرے ناتواں کندھوں سے ٹل جائے، مگر دل نے سرگوشی کی کہ ایک بھائی محبت سے بلائے اور دوسرا اس دعوت خلوص کو مسترد کر دے۔ فنّی مواخات کی راہ میں یہ تو کچھ ٹھیک بات نہیں۔ علی الخصوص اس وقت جب کہ اس دعوت میں **خدمتِ فن** کا نیک جذبہ کار فرما ہو۔ **الحاصل** فرمانِ محبت کی تعمیل ضروری تھی۔ **اُمْتِثَالًا لِلْاَمْرِ**، ایک خادم فن آپ کی خدمت میں حاضر ہے —— یعنی میرے یہاں حاضر ہونے کے یہ معنی نہیں کہ میں اپنی حقیر ذات کو اس گراں قدر ذمّے داری کا اہل و سزاوار سمجھتا ہوں، بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ نے محبت سے بلایا اور میں کشاں کشاں خالی ہاتھ چلا آیا۔

اب یہ ندامت ہے کہ اس بے مائگی کے عالم میں آپ کے سامنے کیا پیش کروں؟ میری شرمساری ایک حقیر بات کے عرض کرنے پر میرے دل کو گدگدا رہی ہے۔ وہ یہ کہ میرا سرمایۂ ذات کوئی جاذب نظر انمول جوہر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ مگر میرے قلبِ مضطر میں ایک آگ ضرور موجود ہے جو فنّ عزیز کے درد میں دھیرے دھیرے ہمہ دم سلگتی رہا کرتی ہے۔ اور کبھی کبھی اس سے چنگاری بھی اُڑ جایا کرتی ہے۔ بہت ممکن ہے اسی سلگتی ہوئی آنچ سے کسی وقت کوئی چنگاری نکلی ہو جو سمت دکن تک پہنچ کر آپ کے دل میں سما گئی ہو۔

اگر یہ حقیقت ہو —— اور کاش یہی حقیقت ہو تو اپنی ناداری کی کوئی پرواہ نہیں، اور اپنے بھائیوں کے گھر خالی ہاتھ پہنچنے کی کوئی شرمساری نہیں۔ اسی جلے ہوئے دل کے چند ٹکڑے اپنے بھائیوں کے سامنے **نذرِ محبّت** کے طور پر کیوں نہ پیش کروں، جس میں فن کے درد اور عزّتِ فن کی لگن کے سوا کوئی سرمایۂ تفاخر نہیں۔

چیست در دستم کہ آرم از برائے نذرِ تو
یک دلِ پُر درد، با آہ و فغاں، آوردہ ام

حضرات! ہندوستان میں جب کبھی کوئی طبّی تحریک بیدار ہوتی ہے اور **طبّی کانفرنس** کا لفظ کسی طور پر کانوں میں گونجتا ہے تو دلالتِ التزامی کے اصولِ تصوّر پر مسیح ملک و فن حضرت **حکیم محمد اجمل خاں** صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کی فنّی تحریک اور ان کی طبّی کانفرنس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اور اطبّا کی حرکت و بیداری کا وہ اوّلین دور نگاہوں کے سامنے پھر جاتا ہے جو طویل جمود و غفلت کے بعد ہماری حیات ثانی کا دیباچہ اور تاریک ماضی کے بعد ہمارے روشن مستقبل کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

غالباً دنیائے طب سنہ ۱۹۱۰ء کے تاریخی اور متبرک دور کو ایک عرصے تک یاد کرتی رہے گی، جب بمبئی کی حکومت مجاز نے رجسٹریشن

ایکٹ کی داغ بیل ڈال کر دیس کی محبوب طبوں کو ہمیشہ کیلئے مٹا دینے کا تہیہ کر لیا تھا اور قانون کی آڑ لے کر طبِ یونانی اور ویدک کے حلقوم میں زہر کی بجھی ہوئی چھری گھونپ دی گئی تھی۔

اس وقت گو سارا ملک غفلت میں سو رہا تھا۔ مگر فن عزیز کا ایک دردمند تیماردار برابر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ **اجمل مرحوم** کی دوربین نگاہوں نے حکومت کا اصلی منشا تاڑ لیا اور اس زہر آلود قانون کے عواقب و نتائج کو بھانپ گئے اور انہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ یہ قانون وضابطہ نہیں جو ملک کی رعایا پروری کے جذبۂ نیک پر مبنی ہو۔ بلکہ یہ ایک پنہاں **فتوائی موت** ہے جسے مدبرین سیاست کی حیلہ جوئی نے دیس کی ہر دل عزیز طبوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے قانون کے لباس سُرور میں پیش کیا ہے۔

یہ سمجھتے ہی دیسی طبوں کا دردمند دیوانہ وار کھڑا ہو گیا۔ تمام ہندوستان کے خوابیدہ اطباء اور ویدوں کو اپنے نفخِ صور سے چونکا دیا شور و فریاد کے لیے **آل انڈیا ویدک و یونانی طبی کانفرنس** کے نام سے ایک بزم کی بنا ڈالی گئی۔ اتفاق اور اتحاد کا ایک مبارک جھنڈا نصب کیا گیا جس کے نیچے ملک کے ہر گوشے کے مختلف الخیال اطباء اور وید آ آ کر متحد ہو گئے اور فنی جہاد کا ایک عجیب نقشہ منظرِ عام پر کھنچ گیا کہ طبی ادوار کے سنین ماضیہ میں کوئی تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ الغرض ہر قسم کی بے سروسامانی کے باوجود مقابلہ و مدافعت کے لیے طبلِ جنگ بج گیا۔ اور اطبائے ملک کی سعئ پیہم اور کئی سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد حکومت کو جھکنا پڑا۔ اور انجام کار اس قانون کی گرہیں ڈھیلی کر دی گئیں جس سے طبِ یونانی اور ویدک کی گردنوں کو جفاکاری سے گھونٹ دینے کی کوشش کی گئی تھی۔

حضرات! ماحصل یہ ہے کہ حکومت بمبئی کا یہ جارحانہ اقدام، جو درصل مرکزی حکومت کی عین منشا کے مطابق تھا، اطبائے ملک کے جمود و تعطل کے لیے ایک تازیانۂ عبرت ثابت ہوا۔ ان کے عصبی تاروں میں عمل کی زندہ اور متحرک روح نفوذ کر گئی۔ اجتماعی زندگی کی برکتوں سے ہماری خستہ حال طبیں مالا مال ہوئیں۔ مسیح الملک بہادر کی سیادت و قیادت میں نہ صرف ہمیں یہ کامیابی نصیب ہوئی کہ حکومت بمبئی کو اپنا قانون بدلنا پڑا، بلکہ ایک جگہ مجتمع ہو کر ہمیں یہ سوچنے کا زرّیں موقع بھی میسر آ گیا کہ ہماری طبوں کے اندامِ لاغر میں کیا کیا حقیقی امراض و اسقام ہیں۔ جن کے علاج و مداوا کی طرف توجہ کی جائے۔ اور ان کے دامن میں کون کون سے **الزام و افتراء** کے داغ اور دھبے ہیں جو حکومتِ وقت کی چشمِ عنایت اور دوستوں کی فنی رقابت سے عائد کیے گئے ہیں اور جن کو بحث و نظر کے ادنےٰ غسول سے دھونے کی کوشش کی جائے۔

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک عرصے سے خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے تھے اور ہماری بدیشی حکومت جس کے پیشِ نظر، ہمارے ملک و وطن کی صلاح و فلاح سے زیادہ اپنے وطن کی تجارت کا مفاد تھا، ہماری غفلت سے فائدہ اُٹھا رہی تھی۔ دیسی طبوں اور ملک کی سستی جڑی بوٹیوں سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ ہندوستان کے وسیع بازار میں ڈاکٹری دواؤں کی عظیم الشان منڈی قائم کرنا چاہتی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ دیسی طبیں بدیسی دواؤں کی تجارت میں زبردست روڑا ثابت ہوں گی۔ اس لیے مدبرین حکومت کو ایک ایسے مؤثر نسخے کی تلاش ہوئی جس سے دیسی طبیں بلا مارے اپنی موت خود مر جائیں۔ اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ یہ غریب طبیں کب مریں، کیوں کر مریں اور کس خاموش زہر نے ان کا کام تمام کیا —— حاکمانہ فراست نے تجویز کیا کہ دیسی طبوں کو ہلاک کرنے کے لیے موت کا **ٹھنڈا النسخہ** استعمال کیا جائے یعنی سیاست نے بتایا کہ دیسی طبوں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نگاہیں پھیر لی جائیں اور ان کو خستہ حالی اور کس مپرسی کی تیمی میں یوں ہی چھوڑ دیا جائے۔ جب ان کی سوتوں میں پانی نہیں پہنچے گا تو ان کی جڑیں خود بہ خود سوکھ جائیں گی۔ اور جب ان کو تربیت کا سایہ میسر نہ ہوگا تو زمانے کے مسموم تھپیڑوں سے ان کی شاخیں بلا مارے مرجھا جائیں گی۔ الغرض بیماروں کی انیس و غمگسار اور غریبوں کی مددگار دیسی طبوں پر عرصۂ دراز تک موت کا یہی ٹھنڈا النسخہ برتا گیا اور اس کے زہریلے نتائج کا پورے سکونِ خاطر اور معصومیت ظاہر سے انتظار کیا گیا۔

حضرات! دنیا اس حقیقت کے تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ ہماری دیسی طبوں نے اُمید سے زیادہ ان نامساعد ماحول کا مقابلہ کیا۔ ان ناسازگار حالات میں صفحۂ ہستی سے انہیں جلد ہی ختم ہو جانا چاہیئے تھا، مگر یہ تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ہماری طبیں بے کسی کے دورِ غربت میں بھی حد درجہ سخت جان ثابت ہوئیں اور اس بے سروسامانی اور کس مپرسی کے باوجود اپنی خوبیوں کی وجہ سے —— اور محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے —— جن پر طرح طرح خاک ڈالنے کی حریفانہ کوششیں کی گئیں، زندہ رہ کر غریبوں کی بستی، ہندوستان، کے نادار بیماروں کے

دکھ درد میں برابر شریکِ حال رہیں۔

لیکن بے کسی کے دورِ امتحان میں اس سمّ بارد سے ہماری طبیں اس یتیم کی طرح خستہ حال ضرور ہوگئیں، جس کے سر سے تربیت کا سایہ اُٹھ گیا ہو اور جس کے ساتھ زمین و آسمان دونوں نامہربان ہوں۔ الغرض جب حکومت کی قہر آلود نگاہوں نے دیکھا کہ اس طرزِ جفا سے حسبِ منشا پوری کامیابی ہوتی نظر نہیں آتی تو اندرونی سیاست نے سمجھایا کہ اس مریض سخت جاں کو آخری سانس تک پہنچانے کے لیے اب کسی قدر قوی نسخے کی ضرورت ہے۔ اسی حکمتِ عملی سے اطبّا کی رجسٹری کا قانون، بہت دور ملک کے ایک گوشے میں بنایا گیا، اور سوچا گیا کہ ملک کے ایک کونے میں جب یہ نسخہ کامیاب ہو جائے گا تو ملک کے دوسرے گوشوں تک اس کی سمّیت آسانی سے پھیلا دی جائے گی۔

یہ تھی حکومت کی اصلی نیت اور نامہربان ذہنیت جس کا مقابلہ اجمل اعظم کی کانفرنس نے ایسی جرأت اور ہمت سے کیا کہ اس سے نہ صرف قانون ہمیشہ کے لیے کچل ڈالا گیا، بلکہ اسی اجملی تحریک نے اطبّائے ملک کے قوائے عمل کو اُکسا کر ہمیشہ کے لیے بیدار کر دیا۔ اس لحاظ سے اگر میں یہ دعوے کروں تو غالبًا مجھے آپ حضرات حق بہ جانب کہیں گے کہ آپ کی یہ طبّی کانفرنس بھی جس میں آج آپ کے سامنے شمالی ہند کا ایک خادمِ فن کھڑا ہوا دردِ فن کی داستان قدیم سنا رہا ہے، دراصل اسی مرکزی تحریک کی پیداوار ہے۔

علوم طبیہ کا تعلق حکومت وقت سے اس موقع پر اگر میں یہ ذکر کروں تو غالبًا نامناسب نہ ہوگا کہ کسی علم طب کے عروج و زوال کے ساتھ حکومتِ وقت کا کتنا گہرا تعلق ہے۔

دنیاے تاریخ شاہد ہے کہ کسی فنِ علاج نے کسی زمانے میں حکومت کی یاوری اور سلطنت کی دست گیری کے بغیر ترقی نہیں کی ہے۔ طبِ ویدک کا عروج اس قدیم زمانے میں تھا جب یہاں قدیم ہندوراج بلندی کے معراج پر تھا۔ یونانی طب نے دورِ اوّلین میں ترقی کی تو رومی سلطنت اپنی عظمت و شان کے ساتھ اس فن پر سایہ فگن تھی، مسلمانوں نے دوبارہ جب اسے گری ہوئی حالت سے سنبھال کر اوجِ کمال تک پہنچایا تو بغداد اور اندلس کے شاہی خزانے ان کے لیے کھلے ہوئے تھے۔ یورپ میں اس وقت یہ طبّ جدید کے نام سے بامِ رفعت پر چڑھی ہوئی اترا رہی ہے تو یورپ کی دولت مند حکومتیں اس کے ایک ایک شعبے پر دریا دلی سے بے تحاشا دولت لٹا رہی ہیں۔

اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ علم علاج کوئی سادہ ذہنی فلسفہ نہیں ہے جو الٰہیات کے چند پیچیدہ تخیلات پر مشتمل ہو اور جس کی تدوین و تالیف کے لیے صرف اس قدر کافی ہو کہ چند فلسفی سادھو بنے ہوئے تمام جہان کے سامان آرائش و زیبائش سے بے نیاز ہو کر توحید جیسے مسائل پر رات دن غور کرتے رہیں، اور اپنے غور و فکر کے نتائج کو کتاب فلسفہ میں قلم بند کرتے چلے جائیں بلکہ فن علاج، خواہ ویدک ہو، یا یونانی، مشرقی ہو یا مغربی، قدیم ہو یا جدید، اپنے پورے شعبوں کی تر و تازگی و ترقی کے لیے ایک زبردست سامان کا محتاج ہے جس کا انتظام و انصرام سلطنت کی نظرِ عنایت اور حکومت کی دولت و قوت ہی کر سکتی ہے۔

اہل فن کے علاوہ آپ بھی جانتے ہیں کہ علم طب دو شعبوں پر مشتمل ہے، شعبۂ علم اور شعبۂ عمل۔

اس کا علمی شعبہ، تعلیم طب کی غرض سے ایک باقاعدہ درس گاہ چاہتا ہے۔ جو ضروری آلاتِ تعلیم سے آراستہ ہو، جہاں ماہر اساتذہ کے علاوہ جڑی بوٹیوں کے دیکھنے کے لیے بستان نباتات اور انسانی کل پرزوں کے سمجھنے اور مردوں کے چیرنے کے لیے دار التشریح پورے سامان کے ساتھ مہیا ہو۔ اور اس کا عملی شعبہ ایک منظّم دار المرضیٰ کا متقاضی ہے، جہاں مریضوں کے طعام و قیام اور آسائش و آرام کے مناسب انتظام کے علاوہ ماہر معالجین کی نگرانی میں خالص ادویہ سے علاج کا بندوبست کیا گیا ہو۔ یہ دونوں چیزیں کہنے میں محض دو۲ لفظ اور سمجھنے میں سادہ معلوم ہوتی ہیں، مگر جاننے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ کتنے بڑے کام ہیں اور ان دونوں امور کی تکمیل کے لیے کتنا زبردست اہتمام کرنا پڑتا اور پانی کی طرح کس قدر دولت بہانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جو حکومتیں ان دونوں امور کا اہتمام کر رہی ہیں ان کے محکمۂ مال کو معلوم ہے کہ ایک باقاعدہ طبّی ادارے کے لیے جو درس گاہ اور شفاخانے پر مشتمل ہو ہزاروں کی بجائے لاکھوں کے ہندسے کام میں آتے ہیں اور جن کا متحمل کسی حکومت کا شاہی خزانہ ہی ہو سکتا ہے۔

ان دونوں امور کے ساتھ جو علم طب کی محض سادہ تعلیم کے لیے ضروری عناصر ہیں، اگر بحث و نظر اور شعبۂ تحقیق (علمی و عملی ریسرچ)

کا بھی ان دونوں ارکانِ تعلیم کے ساتھ اضافہ کر دیا جائے جو کسی فن کے سرسبز رکھنے کے لیے ایسا ہی ضروری ہے جیسے کسی چمنِ نوبہار کی شادابی کے لیے ہر سال نئی کھاد اور وقتاً فوقتاً کھرپی کی کرید، اور ہمہ دم مالی کی ماہرانہ دیکھ بھال، تو مذکورہ بالا رقوم ہزاروں اور لاکھوں سے متجاوز ہو کر کروڑوں تک پہنچ جاتی ہیں۔

بہت کم لوگ صحیح طور پر اس امر کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک دوا کے تجزیے و تحلیل میں اور اس کے علیحدہ کیے ہوئے جواہرِ موثرہ کے تجربے میں لاکھوں روپے صرف ہو جانے پر بھی معمل کے جفاکشوں کو خاطر خواہ تشفی نہیں ہوتی۔

آپ کو معلوم ہے کہ کلکتہ، بمبئی، مدراس اور لکھنؤ وغیرہ کے طبی اداروں میں طبِ جدید کی تعلیم پر اور ان صوبوں کے شفاخانوں میں مغربی ادویہ کی توسیع اشاعت پر صوبے کی حکومتیں کیسی شاہانہ جود و سخا اور دریا دلی کا ثبوت دے رہی ہیں۔

اس زمانے میں کسی حکومت کے میزانیے کے اعداد و شمار رازِ سربستہ نہیں ہوتے کہ آسانی سے معلوم نہ کیے جا سکیں۔ اگرچہ میں اس وقت ہر صوبے کے صحیح اعداد و شمار بتانے کے لیے تیار نہیں، لیکن میرا اندازہ ہے کہ کسی صوبے کے میزانیے میں اس مدّ خاص کے لیے اسّی نوّے لاکھ یعنی کم و بیش ایک کروڑ مندرج ہوں گے۔

اب ذرا پورے ہندوستان کے گیارہ صوبوں کے اعداد و رقوم کو ۱۸۵۷ء سے اس وقت تک محض سرسری اندازے سے ایک جگہ جوڑ کر بتائیے کہ کتنے ارب اور کھرب روپے طبِّ جدید کی تعلیم اور مغربی ادویہ کی غیر ملکی درآمد پر خرچ ہوئے۔

اس کے مقابلے میں حکومتِ برطانیہ کے ابتدائے قیام سے تقریباً پون صدی تک کسی صوبے کی حکومت کے میزانیے میں بدنصیب دیسی طبوں کے لیے آپ کو ایک پائی بھی نظر نہ آئے گی۔ حالاں کہ اس زمانے میں ملک کے اندر محض دیسی طبوں کا رواج تھا عام رعایا کی نگاہوں میں ان کی پوری قدر و منزلت تھی۔ اور بے شرکتِ غیرے ہر شاہ و گدا کی قیمتی جانیں ان ہی کے دستِ تصرّف میں تھیں —— ان ایّام میں اطبا کی ایسی وقعت اور پیشۂ طبابت کا اس قدر دبدبہ تھا کہ قلم دانِ وزارت تک اطبا کے سپرد کرنے میں دریغ نہیں کیا جاتا تھا۔ اس زمانے میں ہمارے ملک کی محبوب طبوں کو اَن سائنٹی فک کا لقب نہیں ملا تھا اور یہ کہنا سہل نہ تھا جیسا کہ آج کل اکثر نامہربان دوستوں کی زبان سے نکل جایا کرتا ہے کہ "چوں کہ دیسی طبیں نقائص سے پُر اور ملک کی نگاہ میں وقعت سے گری ہوئی ہیں اس لیے حکومتِ وقت ان کو قابلِ توجہ خیال نہیں کرتی"۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے دیکھا ہے کہ جب انگریزی حکومت کا ملک پر تسلّط ہوا تو رعایا پروری کے تقاضے سے ایسی طبوں کی تعلیم اور لائق اطبّا کے پیدا کرنے کا جن کے ہاتھوں میں رعایا کی عزیز جانیں تھیں، کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ستم ہے کہ علومِ مشرقیہ کے زندہ کرنے کے بہانے سے السنۂ مشرقیہ مثلاً فارسی عربی اور سنسکرت تک کی تعلیم و امتحان کا اہتمام کیا گیا، مگر فنِ علاج جیسے اہم اور مفید ترین علوم کی طرف سے، جن سے عالمِ انسانیت متمتع ہو رہا تھا اس طرح آنکھیں پھیر لی گئیں کہ سرکاری جامعات (گورنمنٹ یونی ورسٹیز) میں طب کا کوئی معمولی امتحان بھی نہیں رکھا گیا جس سے ان کام یاب اطبّا کو ایک امتیاز حاصل ہو جاتا اور عوام کو ایک معیاری طبیب کے پہچاننے میں سہولت حاصل ہو جاتی اور نالائق خود ساختہ اطبّاء کے ہاتھوں میں اپنی جانیں سپرد کرنے سے بچ جاتے۔ ملک میں ہزاروں ادیب، مولوی، منشی، عالم، فاضل اور نہ معلوم کیا کیا بنا دیئے گئے مگر کسی صوبے کی حکومت نے اتنی زحمت گوارا نہ فرمائی کہ ملک میں ایک طبیبِ عالم کی بھی ضرورت ہے، تعلیم کا بندوبست نہ سہی، کم از کم اس کے امتحان ہی کا چھوٹا سا اہتمام کر دیا جائے۔

اب میں ان اربابِ اقتدار سے جن کے ہاتھوں میں حکومت کی کنجیاں ہیں، اور طبِ جدید کے نمایندوں سے جو برابر طبِ قدیم میں نقائص اور کمزوریاں نکالنے کی فکر میں رہا کرتے ہیں، یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ "حکومت کی دو آنکھیں ہیں" —— ایک چشمِ شفقت اور دوسری چشمِ عتاب —— شفقت کا رخ مغرب کی طرف ہو تو عتاب کا رُخ مشرق کی طرف —— ایک آنکھ اگر کھلی ہوئی ہے تو دوسری بند۔

ستم بالائے ستم ہے کہ ایک طرف تو آپ ہمیں برسوں سے فاقے دے رہے ہیں اور دوسری طرف سودا چکاتے وقت قصائیوں

کی طرح ہمارے پٹھے کی چربی اور جسم کی تنومندی ٹٹولتے ہیں اور بازار میں دیسی طبوں کا بھاؤ گرانے کے لیے ان فاقہ مست سخت جان دیسی طبوں کی لاغراندامی کا بہانہ ڈھونڈھتے ہیں۔

کاش چند دنوں کے لیے طب مغربی سے حکومت کا سایہ اُٹھ جائے اور وہ شاہی خزانے ہمارے لیے کھل جائیں جو ان کے لیے وقف ہیں، پھر دنیا دیکھے کہ ہم زیادہ چمکتے ہیں یا وہ؟ —— ہماری شان اونچی ہے یا ان کی؟ —— ہم میں زیادہ اُبھرنے کی قابلیت ہے یا ان میں؟ —— اپنے نادار ملک کے لیے ہم سامانِ صد برکت ثابت ہوتے ہیں یا وہ؟۔

ارباب حکومت سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر وہ صدق دل سے چاہتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی ہم میں جالی نوس پیدا ہوں، تو خدارا بطلیموس اوّل بن کر ہمارے لیے دار العلوم اسکندریہ کی بنا ڈال دیجئے اور ایرو فیلوس و ایراسیسٹراتوس جیسے ماہر اساتذہ ہماری تعلیم کے لیے متعین فرما دیجئے۔ دار پر چڑھانے والے حکام والا مقام کو شاہی فرمان دیدیجئے کہ جن واجب القتل مجرموں کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا جائے ان کی نعشیں، واجبی تعزیر کے بعد، چیر پھاڑ کے لیے ہمارے سپرد کی جائیں۔ تاکہ علم تشریح کے اساتذہ کو ایرو فیلوس کی طرح سات سو نعشیں چیرنے کا موقع ملے —— پھر آپ دیکھیے کہ ہم میں جالی نوس و ارسطو جیسے علم کے دیوانے کیوں کر نہیں پیدا ہوتے؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بدیشی حکومت کی نامہربانیوں نے دیدہ و دانستہ ترقی کے مواقع سے محروم رکھا۔ حکومت ایک زبردست طاقت ہے اس نے پوری قوت سے دیسی طبوں کی راہ میں روڑا بننے کی کوشش کی، ورنہ ہماری طبیں صد ہزار محاسن سے نالا مال ہیں۔ اب بھی اگر ذرا سی توجہ سے ہماری مالی دست گیری فرمائی جائے تو ہماری تھوڑی سی محنت سے طبِ قدیم کے ہزارہا جواہر پارے ارباب علم و حکمت کی جوہر شناس نگاہوں کو خیرہ کرنے کے لیے کافی ثابت ہوں۔ (باقی)

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا سولھواں اجلاس

۲۷؍ دسمبر ۳۹ء کو دیال سنگھ کالج ہال لاہور میں سولھویں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر بھوپال سنگھ صاحب منعقد ہوئی۔ ملک کے تمام حصوں سے ڈیلی گیٹوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو لیڈر اپوزیشن پارٹی پنجاب اسمبلی نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر بھوپال سنگھ نے اپنے ایڈریس میں مندرجہ ذیل سوالات بحث کی:۔

طبی تعلیم، طبی تحقیقات، طبی امداد کا انتظام، پبلک ہیلتھ آرگنائزیشن، انڈین میڈیکل سروس، ویدک اور یونانی نظام ہائے طب، طبابت پیشہ اشخاص میں بے کاری۔

مقرر نے کہا کہ جنگ کے پیش نظر طبابت پیشہ اصحاب کو دوست دشمن کی تمیز کیے بغیر خدمت کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ طبی امداد کے انتظام کے متعلق اُنہوں نے کہا کہ وہ ہندوستانیوں میں بہت ناکافی ہے۔ دیہاتی علاقوں میں تو عملی طور پر موجود ہی نہیں۔ مقرر نے زور دیا کہ ہسپتالوں کو بہتر سے بہتر بنایا جانا چاہیئے۔ آئی۔ ایم۔ ایس میں بھرتی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ عرصے سے چیخ و پکار ہو رہی ہے کہ اس سروس میں داخلہ مقابلے کے ذریعے سے ہونا چاہیئے لیکن ہماری آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے۔ ہماری خواہشوں کی تکمیل صرف ہمارے ہاتھوں میں سیاسی طاقت آنے ہی سے ہو سکتی ہے۔ آیوروید اور یونانی طبوں کے متعلق ڈاکٹر بھوپال سنگھ صاحب نے کہا کہ حکومت کی طرف سے انکی سرپرستی اور حوصلہ افزائی نہ ہونے کی وجہ سے یہ طبیں ترقی نہیں کر سکیں۔

کانفرنس کے اس اجلاس کے صدر استقبالیہ ڈاکٹر دولت رام صاحب تھے۔ اُنہوں نے اپنے خطبے میں بعض مفید باتیں کہیں۔ کانفرنس میں طبی نمائش کا بھی انتظام تھا۔

تجویزیں کانفرنس میں ان تجویزوں کو بھی منظور کیا گیا جن کی سفارش کانفرنس کی مجلس مضامین (سبجکٹ کمیٹی) نے کی تھی۔ ایک تجویز میں سندھ، سرحد اور دہلی کی حکومتوں پر زور دیا گیا کہ وہ جمہوری انداز پر صوبجاتی میڈیکل کونسلیں قائم کریں۔ ڈاکٹر گوپی چند صاحب بھارگو نے ایک تجویز اس مفاد کی پیش کی کہ مرکزی اور صوبوں کی حکومتیں ان کارخانوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کریں جو کیمیاوی دوائیں اور جراحی کے آلات تیار کر رہے ہوں۔ اس تجویز کی تائید ڈاکٹر مہاراج کرشن صاحب اور ڈاکٹر آر۔ سی۔ گلاٹیا صاحب نے کی۔ دواؤں کی قیمتوں میں اضافے کے متعلق ڈاکٹر جیوراج صاحب مہتا کی تجویز بھی کانفرنس نے منظور کی۔ اس تجویز میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ضروری دواؤں کے ذخیرے کرنے کو روکنے کے لیے ضروری کارروائی کرے اور اس خاص حد سے آگے قیمتیں بڑھانے کو قانوناً روک دے جو حکومت انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبروں سے مشورے کے بعد مقرر کرے۔

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی مکمل کرا لی گئی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک، اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجیے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالامال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے مفید ہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعے سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

مُراسِلات

بھوپ اندر اطبیہ کالج پٹیالہ کا تیرھواں سالانہ اجلاس تقسیم اسناد

ناظرینِ کرام یہ پڑھ کر مسرور ہوں گے کہ پنجاب کے مشہور اور مستند بھوپ اندر اطبیہ کالج کے تیرھویں سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد کی صدارت کے لیے ہز ہائی نس مہاراجہ ادھیراج اٹل پرتاپی دام حشمتہم واجلالہم نے عالی جناب آنریبل سردار ڈی، کے سین صاحب بہادر ایم۔ اے۔ بی۔ سی ایل۔ آکسن بیرسٹرایٹ لا وزیر تعلیم وامور خارجہ کو نامزد فرمایا ہے۔

کالج کا یہ جلسہ اپنی روایتی شان وشوکت کے ساتھ بتاریخ ۱۴ جنوری سنہ ۴۰ء بروز اتوار دن کے دو بجے منعقد ہوگا۔ ادویہ، کتب، آلات، نقشوں اور موڈلز وغیرہ کی طبی نمائش بھی ہوگی۔

ملک مقتدر حکیموں اور کالج کے جملہ مستند اطباء سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسے میں ضرور شرکت فرمائیں۔ قیام وطعام کا انتظام کالج کی جانب سے ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق گرم بستر ضرور ساتھ لائیں اور اپنی آمد سے بابو عبدالصمد صاحب اکاؤنٹنٹ بھوپ اندر اطبیہ کالج پٹیالہ کو مطلع فرمائیں۔

(حکیم محمد اسلم جالوی بہاری، دہلی

جامعہ طبیّہ دھلی میں علمی مباحثہ

"کیا نبض بھی حالاتِ بدن معلوم کرنے کا ذریعہ ہے؟"

۷ دسمبر اور ۱۴ دسمبر سنہ ۳۹ء کو مجلس مذاکرہ جامعہ طبیّہ دہلی کے جلسے زیر صدارت مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی، ہاؤس فزیشن و پروفیسر و صدر مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی منعقد ہوئے۔ طلباء کے علاوہ پروفیسران صاحبان نے بھی شرکت فرمائی۔ ان جلسوں کا موضوع "کیا نبض حالاتِ بدن معلوم کرنے کا ذریعہ ہے؟" پہلے ہی سے مقرر تھا۔ تلاوتِ قرآن شریف کے بعد کارروائی شروع ہوئی اور مندرجہ ذیل طلباء نے اس موضوع کی موافقت اور مخالفت میں بحث کی؛

مسیح الزّماں صاحب انصاری ممبر مجلس مذاکرہ، محمد ابراہیم صاحب، بھوپالی۔ رئیس احمد صاحب انصاری، ناظم مذاکرہ۔ گوردِاس مل صاحب خازن مذاکرہ۔ عبدالحمید صاحب برمی۔ حافظ محمد نعیم صاحب۔ حکیم تاج الدین صاحب۔ ہر فریق نے اپنے مدّعا کو نہایت خوبی کے ساتھ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ متقدّمین کے اقوال اور ماہرینِ فن کے بیان کردہ مشاہدات وغیرہ سے بھی اپنے مقصد کو پوری وضاحت سے ثابت کیا گیا اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ بحث ختم ہوئی۔ آخر میں مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور مقرّرین کی بعض فروگذاشتوں کی طرف توجّہ دلانے کے بعد فرمایا؛

"بہر حال یہ بات موجبِ اطمینان ہے کہ جس طرح آج کے مباحثے میں آپ لوگوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کر کے بحث کو زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے اسی طرح اگر آپ کی سرگرمیاں جاری رہیں تو آپ عنقریب ایک اچھے طبیب ہونے کے ساتھ اچھے مقرر اور انشاء پرداز بھی ہوں گے۔"

موضوع زیر بحث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جناب صدر نے فرمایا۔ "میں نے یہ محسوس کیا کہ دوران مباحثہ میں بعض مقررین نے اپنے نظریے کو پیش کرنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ مبالغے سے کام لیا ہے، مثلاً اس طرح سے نبض کی حمایت کرنا کہ گویا نبض ہی حالاتِ بدن معلوم

کرنے کا واحد ذریعہ ہے یا مخالفت کی رو میں نبض کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا درست نہیں۔ آپ کو تو بہ حیثیت طبیب اور محافظ طبّ یونانی صحیح بات سامنے رکھنی چاہیئے اور ضد یا مخالفت کی وجہ سے کبھی غلط چیز کا تصوّر بھی ذہن میں نہیں لانا چاہیئے۔

"دیکھیئے، اگر آپ غور کریں اور اپنی کتب درسیّہ کے بیان نبض پہ ذرا گہری نظر ڈالیں تو آپ کو بہت اچھی طرح یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حالاتِ بدن معلوم کرنے میں نبض کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل نہیں کہ اگر نبض سے ذرا سا بھی اعراض کیا جائے تو تشخیص امراض کی تمام راہیں بند ہو جائیں۔ اس لیے کہ ان تمام کتابوں کی ترتیبِ بیان میں اوّل مزاج کی طبعی اور عارضی علامات مذکور ہیں اور بعد میں نبض وغیرہ کا ذکر ہے۔ اس کے سیاق عبارت اور انداز بیان سے کھلے طور پر یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے کہ حالات بدن معلوم کرنے کا سب سے ذریعہ تو مزاج کی طبعی و عارضی علامات (جسم کی سردی، گرمی، رنگ وغیرہ) ہیں۔ اور ثانوی طور پر کچھ حالات نبض وغیرہ سے بھی معلوم ہو سکتے ہیں ہاں جو شخص غور و فکر سے کام لے اور مختلف مریضوں کے نبض کے حرکات و سکنات کو ذہن میں رکھ کر نتائج نکالنے کی کوشش کرے وہ زیادہ خوبی سے بہت سے حالات نبض کے ذریعے سے معلوم کر سکتا ہے۔ لیکن مطلقاً نبض کو کوئی غیر معمولی اہمیّت نہیں دی جا سکتی۔

"مگر اس کے ساتھ ہی نبض کو بے فائدہ و لایعنی قرار دینے کے لیے یہ کہنا، کہ نبض تو محض قلب کی انقباضی و انبساطی حرکات کو ظاہر کرتی ہے اس سے دیگر حالاتِ بدنی نہیں معلوم ہو سکتے، بہت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ آپ سوچیئے کہ نبض سے قلب کے حرکات معلوم ہونے کے تو یہی معنی ہیں کہ آپ نبض سے یہ معلوم کر لیں کہ قلب کی حرکات قوی ہیں یا ضعیف یا قلب کی حرکات تیز ہیں یا سست۔ اب ظاہر بات ہے کہ قلب کی ان حالتوں کے علم کے بعد آپ فوراً اس پر غور کریں گے کہ قلب میں یہ غیر طبعی حرکات کیوں پیدا ہوئیں اور ضعفِ قلب اور قوّتِ کے اسباب کو سامنے رکھ کر بدن کی کسی غیر طبعی حالت کو آپ ڈھونڈھ ہی نکالیں گے۔ اور اس طرح مختلف امراض کے اندر نبض پر غور کر کے قلب کی حالت کا اندازہ لگالیں گے اور بہت سے پوشیدہ اور بہ ظاہر نظر نہ آنے والے حالات معلوم کر سکیں گے۔

"بس، نبض سے حالاتِ بدن معلوم ہونے کے یہی معنی ہیں: (۱) نبض سے قلب کی حالت معلوم ہوتی ہے (۲) قلب کے حالات نظامِ بدن کے تغیرات کی خبر دیتے ہیں۔ (۳) لہذا نبض کے تغیرات حالاتِ بدن کے تغیّرات کی خبر دیتے ہیں۔

"حقیقتاً نبض سے حالاتِ بدن معلوم کرنے کے اس آسان سے طریقے کو لایعنی باتیں کہہ کر نظر انداز کر دینا بہت زیادتی ہے۔ بہرحال اس وقت تو میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نہ صرف نبض بلکہ طبِ یونانی کے ہر مسئلے کو اپنی حقیقت پر رکھیں نہ اتنا مبالغہ کریں کہ اصل شے کی صحت میں شبہ پیدا ہونے لگے اور نہ کسی اعتراض سے بچنے کے لیے اپنی ہی چیزوں سے ایسی اجنبیّت اختیار کریں کہ ان کے اپنانے میں بھی شرم محسوس کریں، غور و فکر سے آپ ہر چیز کی اچھائی و بُرائی کا کھوج لگا سکتے ہیں۔"

جناب صدر کی تقریر کے بعد بہ خیر و خوبی جلسہ برخاست ہوا۔

المرسل: محمد انوار اللہ انعام دار راشد الارشد نائب ناظم مجلس مذاکرہ، جامعہ طبیہ، دھلی

"ہمدردِ حاجیان"!

شروع جنوری سنہ ۳۹ء میں مَیں بغرض زیارت مدینہ منوّرہ و حج بیت اللہ کراچی سے روانہ ہوا تھا۔ رحمانی جہاز میں میرے محترم حافظ یٰسین صاحب بھی تھے۔ جہاز میں میری طبیعت ناساز ہوئی اور چند میرے دوسرے ساتھیوں کو بھی سمندری شکایات لاحق ہوئیں۔ حافظ صاحب کے پاس آپ کا بکس "ہمدرد حاجیان" موجود تھا۔ اس میں سے چند دوائیں میں نے اور میرے ساتھیوں نے استعمال کیں۔ ان کی استعمال سے بفضل خدا سب کو فوری فائدہ ہوا۔ آپ کا بکس واقعی ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ میں ضرور سفارش کروں گا کہ آپ کا بکس "ہمدرد حاجیان" حج کرنے والوں کو اپنے ساتھ ضرور ہی لے جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اور آپ کے دواخانے کو ترقی بخشے۔

دُعاگو، زبدۃ الحکماء حکیم حاجی سید عزیز الدین نصرتی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنر بی۔ آئی۔ ایم۔ چرتھاول، مظفر نگر

بابُ الصحت

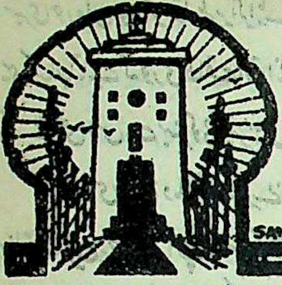

جدید سائنس اور گوشت خوری

ڈاکٹر میلو ہسٹنگز ڈائریکٹر فزیکل کلچر انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن، امریکہ

میں پچیس سال سے گوشت کے مقابلے میں ترکاریوں کو ترجیح دینے کے دلائل سن رہا ہوں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں کبھی بھی ایک مکمل سبزی خور (ویجی ٹیرین) نہیں رہا ہوں۔ مگر میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ غذائیت کے مسئلے سے سبزی خوری بالکل ہی باہر نکال دی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ سبزی خوری کے اصول نے غذائیت کے مسئلے سے لوگوں میں بڑی دل چسپی پیدا کر دی ہے۔ ورنہ شاید ہی لوگ اس طرف متوجہ ہوتے۔ اس کے علاوہ اس بحث نے نئی نئی خوراکیں تیار کرنے، غذاؤں کے پکانے اور ان کی کیمیاوی تحقیقات کرنے کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے۔

سبزی خوری کی حمایت میں جو دلیلیں لائی جاتی ہیں وہ جذباتی زیادہ ہیں اور منطقی کم ہیں۔ جان لینے اور خون بہانے کے خلاف جذبات کو اُبھارا جاتا ہے۔ اُسے ظلم سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جانوروں کے گوشت کھانے کے خلاف دلی نفرت کے جذبات پیدا کیے جاتے ہیں۔

گوشت خوری کے خلاف کم و بیش تمام دلیلیں اسی جذباتی تعصب کی بنا پر پیش کی جاتی ہیں۔ چوں کہ سبزی خور کے پاس جذبات سے اپیل کرنے کا بظاہر ایک معقول حربہ موجود ہے۔ اس لیے اسے کسی اور طرح یقین دلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ گوشت خور یہ دلیلیں سن کر ذرا متامّل ہوتا ہے اس پر سبزی خور کی بن آتی ہے اور خوب جذبات برانگیختہ کرتا ہے اور سمجھاتا ہے کہ گوشت کے برابر کوئی بُری چیز نہیں اور پھل ترکاریاں انسان کے لیے بہترین غذائیں ہیں۔

جذبات اور اصولِ اخلاق سے قطع نظر صرف علمی (سائنٹی فک) نقطۂ نظر سے اگر اس مسئلے کو دیکھا جائے تو اس کے دو پہلو ہیں۔ جذبات کی گہرائی اور تصوّرات کی نزاکت کو معرضِ بحث میں لا کر سبزی خور زیادہ مؤثر دلائل پیش کرتا ہے اور یہی دلیلیں اس کے لیے کار آمد ہوتی ہیں

اگر اس مضمون کے دوران میں میں نے کسی سبزی خور کے خلاف کچھ لکھ دیا تو وہ سخت ناراض ہوں گے اور انھیں ہونا بھی چاہیے۔ وہ لوگ مجھ سے لفظی جنگ پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور بات بھی یہ ہے کہ سبزی خوروں کو سبزیاں کھانے میں اس قدر مزا نہیں آتا جس قدر سبزی خوری کے بارے میں بحث مباحثہ کرنے میں وہ لطف اُٹھاتے ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں اس صورتِ حال کا جائزہ لینا چاہیے جو صحت اور گوشت خوری، شرحِ اموات کی کمی، درازیٔ عمر، طاقتِ عمل، جسمانی و ذہنی حرکات اور عمومی معیارِ تہذیب و زندگی اور آسودگیٔ حیات کے درمیان ہم پاتے ہیں۔

ہم امریکی لوگ اپنی اونچی تہذیب پر بہت فخر کرتے ہیں۔ لیکن ایک اور ملک بھی ہے جو ہمارے سامنے آتا ہے اور وہ نیوزی لینڈ ہے جس کا ہمسایہ آسٹریلیا ہے۔ یہ دونوں ممالک گوشت خور ہیں۔ اور ان کی تہذیب ہمارے ملک کی تہذیب سے دوسرے نمبر پر مانی جاتی ہے۔ مگر جیسا عمدہ گوشت انہیں میسّر ہے ہمیں حاصل نہیں۔ کیوں کہ ہمارے ہاں ایسے سبزہ زار نہیں جہاں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سے مویشی پرورش پا سکیں۔

خود نئی دُنیا (امریکہ) میں انگریزی نہ جاننے والی ایک لاطینی النسل قوم ہے جس کے افراد نسبتاً امریکہ کے لوگوں کے زیادہ گوشت خور ہیں۔

اگر گوشت خوری صحت اور تن درستی کے لیے مضر چیز ہوتی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ بنی نوعِ انسان کے اتنے مہذب اور توانا گروہ کس طرح برسرِ عمل آتے اور کس طرح ان ممالک میں ایک اعلیٰ اور تن درست انسان کی طرح اعلیٰ تہذیب پرورش پاتی۔ جس قدر مقدار میں یہ ممالک گوشت زیادہ کھاتے ہیں اسی نسبت سے ان کی صحت و توانائی اور تہذیب میں بھی افزائش پائی جاتی ہے۔

جسمانی ورزش اور کرتبوں میں استقلال اور برداشت کے کئی اہم مقابلے حال ہی میں ہوئے ہیں۔ ان میں گوشت خوروں کے ساتھ

سبزی خور جان بوجھ کر مقابلے پر آگر اڑے اور نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گوشت خوروں سے بُرے نہیں رہے تو کچھ اچھے بھی نہ ہو سکے۔ عام طور پر فیصلہ یہی کیا جاتا ہے کہ فوری طاقت و توانائی حاصل کرنے کے لیے گوشت بہترین مسالہ ہے جو انسانی جسم کو فراہم کیا جا سکتا ہے اور قوتِ برداشت کو بڑھانے کے لیے بھی اس سے بہتر کوئی چیز نہیں مل سکتی۔

اسی طرح دماغی کام کرنے والوں کے متعلق بھی گوشت خوری اور سبزی خوری کی بحث بہت چلتی رہتی ہے۔ سبزی خوروں کے سرغنہ جارج برناڈ شا ہیں۔ جو اپنے آپ کو شکسپیر سے بھی بڑا ڈرامہ نگار کہہ چکے ہیں۔ مگر جب ہم شکسپیر کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ مزے سے لحمِ خنزیر کے کباب اڑاتا ہوا نظر آتا ہے۔ شکسپیر نے کبھی بڑا ہونے کا دعویٰ اپنی زبان سے نہیں کیا تھا مگر دنیا پھر بھی اسے بڑا مانتی چلی آ رہی ہے اور وہ حقیقت میں ہے بھی۔

غذائیت اور علم طب کے دائرے میں جو جدید تحقیقات اور معلومات فراہم ہوئی ہیں۔ اُنہوں نے سبزی خوروں کی حمایت میں دلیلوں کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ سبزی خوروں نے قیاس لڑانے شروع کیے اور سائنس دانوں نے آگے بڑھ کر ان کی پشت پناہی کی یعنی تحقیق کر کے فیصلہ سنا دیا کہ انسانی جسم کی حیوانیت برقرار رکھنے کے لیے چند عناصر حیات ایسے ضروری ہیں جو پھلوں اور ترکاریوں میں پائے جاتے ہیں اور گوشت اُن سے خالی ہے۔

مگر اس کے خلاف یہ بات بھی ایک معمّا ہے کہ گوشت خور حیوانات اور بعض انسان مثلاً ایسکیمو لوگ سوائے گوشت کے اور کسی چیز پر گزارہ کر ہی نہیں سکتے اور ان کے ماحول کے لیے گوشت ہی ضروری چیز ہے۔ یہ بھی آجکل کہا جاتا ہے کہ گوشت کی غذا میں صرف چربی اور عضلات ہی مفید اجزا نہیں ہوتے بلکہ بعض ایسے حیوانی اعضا بھی ہوتے ہیں جن کے بغیر زندگی کی بنیاد مضبوط ہو ہی نہیں سکتی۔

جب ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں تو جذبات اور تعصبات پھر برسرِ عمل آتے ہیں۔ مہذب انسان خوراک میں اندرونی اعضا کو شامل کرنے سے انکار کرتا ہے اور چربی اور عضلات کو کھانے میں چنداں مضائقہ نہیں سمجھتا۔ گوشت اور تمام حیوانی روغنوں کو اگر ہم چاہیں تو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور اس کی بجائے عقل و ذہانت سے کام لیتے ہوئے صرف غیر لحمی غذا پر گزارہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر بعض غذاؤں اور دواؤں کے لیے ہم مختلف غدّوں اور اعضا کو نکال دیں اور جانوروں کا خون نہ کریں تو سبزیوں میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو ان کی جگہ کام دے سکے۔

چند دوائیں جیسے تھائی روکسین، ایڈرے نیلین اور انسولین ایسی ہیں جو حیوانات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ کلیجی کی غذا کمئ خون کے لیے بہترین چیز سمجھی جاتی ہے۔ ان حیواناتی علاجوں کے بغیر حیاتِ انسانی کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ تن درست انسان عضویاتی علاج کے خلاف جس قدر چاہے اپنے دل کی بھڑاس نکال لے مگر اصل حقیقت تب ہی آشکارا ہوتی ہے جب وہ بیمار پڑے۔ فرض کیجئے ایسا شخص ایسی ترکاریوں پر گزارہ کر رہا ہے جو بغیر آیوڈین کی زمین میں بوئی جا رہی ہوں اور پھر اُسے گٹھیا ہو جائے یا چاقو کا زخم لگ جائے اور خون بہہ بہہ کر اس کی جان نکل رہی ہو، ذیابیطس کے دورے میں بے ہوش پڑا ہو یا کمئ خون کے باعث اس کی جان گھل رہی ہو تو اس وقت ہمارا ڈاکٹر آگے بڑھے گا۔ اس کے پاس ان "مطعون" بلکہ "قابلِ نفرت" حیوانی اعضا سے حاصل کیے ہوئے چند طلسمی عرق اور روغن ہوں گی جنہیں وہ حیات انسانی کی حفاظت اور بچاؤ کے لیے استعمال کر کے معجزہ دکھائے گا تو اس وقت ان سبزی خور صاحب کو غالباً قدرِ عافیت معلوم ہو گی۔

طب اور غذائیت کے میدان میں غدودوں کی تحقیقات کا میدان تو ابھی کھلا ہے۔ ابھی نہ معلوم کیا کیا انقلاب اور حیرت انگیز امور ہمارے سامنے آنے والے ہیں۔ ہر سال چند نئے انکشافات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ وہ شخص "سرخ خون" والا ہے۔ بے شک خون تو سب ہی سُرخ ہوتے ہیں۔ مگر بعض خونوں کی لالی بہت گہری ہوتی ہے۔ خون کے سُرخ ذرّے ہر لحہ حیات انسانی کے لیے ضروری ہیں۔ سُرخ ذرّوں میں جو چیز سب سے اہم شامل ہے اس کو اصطلاحاً ہیموگلوبین کہتے ہیں۔ یہ جزو آکسیجن کی مقدار جسم میں داخل کرنے کا باعث بنتا ہے اور لوہے کے اجزا سے مالا مال ہوتا ہے۔ اگر جسم میں لوہے کی پوری مقدار داخل نہیں ہو رہی ہے تو ہیموگلوبین کی مقدار بھی کم رہ جائیگی اور نتیجہ اس کمی کا یہ نکلے گا کہ وہ صورت حال پیدا ہو جائے گی جسے کمئ خون کا مرض یا انیمیا کہتے ہیں۔ ایک نہایت شدید قسم کا انیمیا بھی ہو جاتا ہے جسے آج سے پانچ سال پہلے تک بالکل ناقابلِ علاج سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج حیوانی اعضا کی نئی نئی تحقیقاتوں کی وجہ سے معاملہ ہی دوسرا ہے۔ میرے بھائی کا ایک خط حال ہی میں آیا ہے۔ اس میں شہر کنساس کے ایک ڈاکٹر صاحب اس طرح لکھتے ہیں:-

"ڈاکٹر مائنر خود کمئ خون کی شکایت میں مبتلا تھا۔ اس کے خون کے ذرّوں کا شمار ۱۵۰۰۰۰۰ تھا۔ اس حالتِ مرض میں کلیجی

کے صحت بخش اثرات معلوم ہونے شروع ہوئے۔ وہ ڈاکٹر تھا اور موجودہ علمی تحقیقات سے بھی آگاہ تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ کمی خون اور غذا میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس نے اپنی غذا میں کلیجی، پھل اور ترکاریاں شامل کرلیں اور باقی سب چیزیں چھوڑ دیں وہ بالکل تن درست ہوگیا۔ اب وہ ساٹھ سال کا ہے۔ بال سر سے پیر تک سفید ہیں۔ مگر کمر تیر کی طرح سیدھی ہے۔ تندرستی بالکل درست ہے۔ غذا ٹھیک ہے۔ چہرے پر نور ہے اور خون کے ذرّے ......٥ کی تعداد میں ہیں"

حیوانات کے بعض اعضائ کے کام بھی عجیب ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی شہادت کی بنا پر اس بات کی حمایت کی جاتی ہے کہ غذائیت کے لیے ان چیزوں کا استعمال ازبس ضروری ہے اور جانوروں کا پالنا اور ان کا ذبح کرنا بعض اوقات ناگزیر ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ اس کے فوائد انسان کو معلوم ہیں اور ہو رہے ہیں۔ کلیجی کو چھوڑ کر سرخ خون والا معمولی گوشت بھی انسان کے لیے بیحد مفید ہے۔ کیوں کہ انسانی جسم کو جس قدر فولادی عنصر کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایسے گوشت میں بہ کثرت ملتا ہے۔ گوشت میں جو سُرخی جھلکتی ہے وہ در اصل ان غذائی ذرّاتِ خون کی وجہ سے ہے جو گوشت میں آکر ایک جگہ مجتمع ہو جاتے ہیں اور خون بجائے خود فولاد کے معاملے میں دس گنا زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ مگر سفید گوشت (مچھلی مُرغی وغیرہ کا) لوہے کی مقدار کے معاملے میں کم زور ہوتا ہے

بے شک سبزیوں سے بھی فولاد کا جزو حاصل کرنے کے بہت سے مواقع ہیں۔ چرنے والے جانوروں میں طاقت نباتات کے کھانے سے ہی آتی ہے۔ جب وہ گھاس پھوس کھاتے ہیں تو کلوروہائیڈریٹ ان کے جسم میں پہنچتی ہے اور وہی چیز پھر گوشت کے ذریعے سے انسانوں کو پہنچتی ہے۔ پالک کے ساگ میں فولاد بہت ہے۔ شہتوت میں، پھلیوں میں، گیہوں کے سفید بیج میں، انڈے کی سفیدی میں بھی فولاد کی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ اس لیے سبزی خور فولاد کی وجہ سے گوشت کھانے پر کیوں مجبور ہوں۔ جب کہ یہ چیز اور طرح بھی نباتات سے حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر روز مرّہ کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دلیل کے باوجود سبزی خور تنومندی میں گوشت خوروں کے مقابلے میں کم زور ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص سبزی خور ہے تو خون کی کمی کا مرض یقیناً لاحق ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غذا میں کوئی نہ کوئی چیز ضرور ایسی رہ جاتی ہے جو حیاتِ انسانی کے لیے بہت ضروری ہے۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ گوشت میں فولاد کے علاوہ اور بھی معدنی اجزا پائے جاتے ہیں۔ اس بات کو جانچنے کے لیے ایک مثال دی جاتی ہے۔ مُرغی کے چوزوں اور سوروں کو اگر گوشت کی کوئی قسم یا دودھ پر پالا جائے تو بہت زیادہ نشوونما پاتے ہیں۔ اگر ان ہی حیوانات کو نباتاتی پروٹین سے مالا مال سبزی جیسے سویابین دی جائے یا اور کسی پھل ترکاری پر انہیں رکھا جائے تو ان کی طاقت زیادہ زور نہیں پکڑتی۔ لیکن اگر ان نباتاتی غذاؤں میں کچھ اور معدنی چیزیں ملادی جائیں تو گوشت کی برابر نتیجے ظاہر ہوتے ہیں۔

عضلاتی گوشت کے معدنی اجزا تیزابی مادّے ہیں۔ جن میں فاسفورس، کلورین اور گندک ضرور ہوتی ہے۔ مگر گوشت میں الکلی نہیں پایا جاتا۔ بالخصوص کیلسم (چونا) اس میں نہیں ہوتا۔ مگر یہ بیان بہت سے غلّوں کے بارے میں بھی درست ہے۔ پس معلوم ہوا کہ گوشت "تیزاب ساز" چیز ہے اور اکثر غلّوں کا بھی یہی حال ہے۔ لیکن دودھ، ترکاریاں اور پھل چوں کہ کیلسیم کی مقدار اپنے میں زیادہ رکھتے ہیں، اس لیے ان میں کھاری اجزا (الکلی) زیادہ ہوتے ہیں۔

اگر غذا میں غلّے اور گوشت زیادہ ہوں تو جسم میں تیزابیت بڑھ جائے گی۔ اور کھاری معدنیات کم ہوں گے۔ تیزابی معدنیات بُری چیز نہیں ہیں بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ ان کے بغیر زندگی برقرار رہ ہی نہیں سکتی۔ اگر صرف گوشت اور غلّے پر گزارہ کیا جائے تو جسم میں فتور پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس کی اصلاح کے لیے ترکاریوں کا جزو غذا میں ضرور ہونا چاہیے۔ گوشت اور سبز ترکاریوں کا برابر کا استعمال (جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں روزمرّہ کے سالنوں کا رواج ہے) بہترین چیز ہے۔ اگر توازن غذائی جاتا رہے تو سبز ترکاریوں اور گوشت کے امتزاج سے جسم کے لیے ایک عمدہ غذا میسر آسکتی ہے۔ اسی طرح روٹی اور دودھ کی غذا بھی ہوتی ہے۔ یہ دونوں صرف گوشت اور خالص گیہوں کی روٹی کے مقابلے میں زیادہ مؤثر، ممکن اور متوازن غذا ہیں۔

مگر پروٹین (معدنیات نہیں) حلوان گوشت میں سب سے بڑا غذائی عنصر شمار کیا جاتا ہے۔ اور یہی چیز انسانی جسم کی طاقت و توانائی اور

بہتر نشوونما کے لیے سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ اس بات سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے، جیسا ابتدائی زمانے کے غذائی محققوں نے فیصلہ کیا تھا، گوشت انسانی جسم کی نشوونما اور توانائی کے لیے زیادہ اچھی غذا ہے۔

غذا میں پروٹین کی زیادتی کا اصول شروع شروع کے سبزی خوروں نے تسلیم کر لیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اُنھوں نے اپنی غذاؤں میں ایسی چیزوں کا استعمال زیادہ کر دیا تھا جو یہ پروٹین زیادہ مہیا کرتی ہوں اور گوشت کا بدل ہوں۔

جدید سائنس نے گوشت کی خوبی وفضیلت کو برقرار رکھا ہے۔ حیوانی پروٹین اکثر نباتاتی پروٹین کے مقابلے میں زیادہ خوبی اور صلاحیت والی ہوتی ہے۔ اگر انڈے اور دودھ کو "خالص نباتاتی" چیز مان لیا جائے تو وہ اونچا درجہ اس باب میں حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر پروٹینز کی اعلیٰ معیاری مقدار مہیا کرنے کے لیے عضلاتی گوشت کے برابر یہ چیزیں (اور بعض ایسی چیزیں جیسے پھلیاں، دانے اور ساگ وغیرہ، جو پہلے زمانے کے سبزی خوروں نے گوشت کے مقابلے میں تلاش کیے تھے) جسم کو نشوونما نہیں دے سکتیں۔

محدود اور مصنوعی غذاؤں میں اگر پروٹینز کی مقدار گوشت کے ذریعے سے بڑھائی جائے تو وہ بہت اہم چیز بن جاتی ہیں! ایسی چیزیں اکثر غربا کے استعمال میں رہتی ہیں۔ مشرق میں لوگ چاول اور دال پر گزارہ کرتے ہیں۔ امریکہ کے جنوبی علاقوں کے غریب لوگ، سفید آٹے، جو کی روٹی، شکر قندی اور راب پر زندگی گزارتے ہیں۔ یہ غذائیں حقیقی طور پر ایک مکمل نباتاتی غذا نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو پروٹینز کی مقدار بڑھانے کے لیے گوشت ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر انسان کی خوراک گائے کی سی ہوتی تو اس کا پیٹ کبھی نہ بھر سکتا۔ صرف سبز چارے پر گزارہ کرنا پڑتا۔ اس کے نظامِ ہضم میں اتنی قدرت نہیں ہے کہ اس قدر زیادہ سبزی کھا سکتا۔ اس لیے اسے "مجموعی عناصر" کی خوراک کی تلاش ہوئی جس کے لیے گوشت بہترین چیز ثابت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ مگر انسان نے اس مجموعی عناصر کی خوراک پر اس قدر زور دیا کہ ماہرینِ غذائیت بار بار انسان کو متنبہ کر رہے ہیں کہ گائے اور خرگوش کی طرح انہیں اکثر "گھاس" اور سبزیاں ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔

ترکاریاں کھانا گوشت خور کے لیے ازبس ضروری ہے۔ جس قدر زیادہ مقدار میں ترکاریاں کھائی جائیں گی اُسی قدر آنتوں کی زہریلی ہوائیں، جو گوشت خوری کے باعث پیدا ہو جاتی ہیں، دُور ہو جائیں گی۔ اور ترکاریاں اتنا بوجھ پیدا کر دیں گی کہ قبض نہیں ہونے پائے گا۔ اور معدہ اور آنتیں صاف ہوتی رہیں گی۔

بیماری، کمزوری اور بڑھاپے میں چوں کہ گوشت کے ہضم میں انسان کے آلاتِ انہضام کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے اور نہ ہضم ہونے کی حالت میں گوشت کے ذرے آنتوں میں پڑے رہ کر گل سڑ کر سمیت پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لیے یہ مشورہ دینا ضروری ہے کہ ان حالتوں میں گوشت کا مطلق استعمال نہ کیا جائے۔

تمام پُرانی کتابوں اور تجربوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جسمانی محنت اور مشقت کرنے والوں کو کافی پروٹینز حاصل کرنے کے لیے گوشت کی مناسب مقدار جسم میں پہنچانی ضروری ہے۔ جدید سائنس کا کہنا یہ ہے کہ جسمانی مشقت کرنے کے لیے گوشت کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ بات یہ ہے کہ جو لوگ جسمانی محنت کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ گوشت کی زیادہ مقدار جسم میں داخل کر سکتے ہیں۔ پروٹینز اور تیزابوں کی زیادتی اگر ان کے جسم میں ہو بھی جائے تو جسمانی مشقت اسے تحلیل کر دے گی۔ برخلاف اس کے جو شخص کم حرکت وعمل کرتا ہے اس کے معدے اور آنتوں میں اس قدر قوت نہیں ہوتی کہ پروٹینز اور تیزاب کی بڑھی ہوئی مقدار کو برداشت کر سکے۔ اس لیے گوشت اس کے لیے مفید نہیں۔

اگر انسان کے جسم کو پروٹینز کی زیادہ مقدار گوشت کے ذریعے سے مطلوب اور ضروری نہ ہو تو پھر انسان محض مزے اور زبان کے ذائقے کے لیے ہی گوشت کیوں استعمال کرتا ہے؟ اس سوال کے کئی جوابات دئے جا سکتے ہیں۔ مگر بڑی چیز دراصل یہ ہے کہ انسان فطری طور پر "نباتات خور" نہیں ہے تو "گوشت خور" بھی نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا "ہمہ خور" ہے۔ جب تک اس کی غذاؤں میں اس قدر وسیع رنگا رنگی نہ ہو اس کی ضروریات مکمل طور پر پوری نہیں ہو سکتیں۔ اگر اس کی خوراک میں یہ رنگا رنگی نہ ہوتی تو انسان دنیا کے چپے چپے میں نہ پہنچ جاتا۔ اور حیوانات میں وہ اس قدر افضلیت اور فوقیت حاصل نہ کر سکتا جو اس وقت اسے حاصل ہے۔

بکری کا دودھ

جناب عبد القیوم خاں صاحب، بٹالہ

مغربی تہذیب و تمدن کے اثر سے جہاں ہماری سادہ زندگی اور بے تکلف بود و باش کی خصوصیات مٹ رہی ہیں وہاں خوراک کے متعلق ہماری اچھی عادتیں بھی خراب ہو رہی ہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان چائے، کافی، مکھن سے چپڑے ہوئے ٹوسٹ وغیرہ کو غذا کا اصلی جزو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ دودھ، دہی، لسی خصوصاً بکری کے دودھ کو گنوار، دیہاتیوں اور غیر تعلیم یافتہ غریب طبقے کے لیے مخصوص خیال کیا جانے لگا ہے۔

میں آج اس "غریبانہ نعمت" کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور صحت و تن درستی کے خواہش مندوں کو مخلصانہ نیت سے پُر زور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ناشتہ اور بعد دوپہر کی چائے کی جگہ کم از کم ایک مہینے بکری کا دودھ استعمال کر کے عجائب قدرت کا تجربہ کریں۔ اس تبدیلی سے نہ صرف آپ کی صحت اور تن درستی میں نمایاں ترقی اور اصلاح ہوگی بلکہ اخراجات میں بھی کافی کفایت ہو سکے گی۔

امریکہ کے مشہور ماہر خوراکیات ڈاکٹر ڈگلس تھامس نے بکری کے دودھ کو تمام دوسری پینے کی چیزوں کے مقابلے میں افضل و فائدہ مند پایا ہے۔ اس میں ایسے نمکیات پائے جاتے ہیں جو تن درستی قائم رکھنے کے لیے ہر وقت کافی مقدار میں موجود رہنے ضروری ہیں۔

بکری کے دودھ میں فلورین کثرت سے پایا جاتا ہے یہ ہڈیوں کی نشو و نما اور دانتوں کی مضبوطی کے لیے بہت ضروری چیز ہے آنکھوں کے باریک و نازک طبقوں کی پرورش کے لیے بھی فلورین ضروری ہے۔ اور اس نمک کی کمی سے آنکھوں کے بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

دوسرا اہم جزو میگنیشیم ہے جو بکری کے دودھ میں پایا جاتا ہے۔ یہ چیز ہڈیوں خصوصاً ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط بناتی ہے اور اس کی کمی سے کبڑا پن اور ہڈیوں کا ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

ہماری صحت کی عمدگی کا دار و مدار ریڑھ کی ہڈی کی مضبوطی پر ہے۔ اس کی مضبوطی کے بغیر زندگی بے لطف ہو جاتی ہے۔ بکری کے دودھ کے علاوہ میگنیشیم سیب، بادام، مالٹا، لیموں، کوکونٹ، کھجور، انجیر، انگور، آڑو، بھٹہ، گندم، پالک اور انڈوں کی زردی میں پایا جاتا ہے۔ اور ان چیزوں کا استعمال اس مقصد کے لیے بہت مفید رہتا ہے۔

تیسرا نمک سوڈیم ہے جو بکری کے دودھ میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ سالٹ جسم کے زہریلے مواد (ٹوکسینز) کو تحلیل کر کے گردے اور مثانے کے راستے خارج کرتا ہے۔

سوڈیم جسم کے اندر لائیم اور میگنیشیم کو سیال حالت میں رکھتا ہے اگر سوڈیم یہ کام نہ کرے تو جسم کے اندر لائم اور میگنیشیم سخت ہو کر گردے اور مثانے کی پتھری کی شکل میں بہت تکلیف دے۔ یہی بڑا باعث ہے کہ اپنی خوراک میں کافی مقدار میں سوڈیم استعمال نہ کرنے والے ہزاروں لاکھوں اشخاص پتے، گردے اور مثانے کی پتھریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو ایسی چیزیں کثرت سے استعمال کرنی چاہئیں جن میں سوڈیم کافی مقدار میں موجود ہو اس طریقے سے کنکریاں گھل کر خارج ہو سکیں گی۔ اس مقصد کے لیے بکری کا دودھ غذا کے علاوہ کارگر دوا ثابت ہو سکتی ہے، اس کے علاوہ کھیرا، گاجر، مولی، کھجور، انجیر، بادام، انگور، پالک کا ساگ۔ اور کچے انڈوں کی زردی میں بھی سوڈیم موجود ہوتا ہے۔ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جب بہت سی بیماریوں کا علاج صرف موزوں غذا کے ذریعے سے کیا جائے گا۔ یورپ اور امریکہ میں "علاج بالغذا" روز بروز ترقی کر رہا ہے اور یہ علم گزشتہ پچیس تیس سال میں حیرت انگیز ترقی کر چکا ہے۔ یونانی اطبا اور آیور وید حضرات کو بھی توجہ کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مزید معلومات بہم پہنچانے کی خدمت میں دے سکتا ہوں۔ صرف بکری ہی ایک جانور ہے جسے کبھی دِق نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کا تازہ بہ تازہ دودھ اُبالے اور جوش دئے بغیر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی یہ دودھ گرم کیے بغیر دینا چاہیئے۔ براہ راست تھنوں سے دودھ پینا اس کے استعمال کا بہترین طریقہ ہے۔ بکری کے تھن اگر مونڈ دئے جائیں۔ اور انہیں روح کیوڑہ ملے ہوئے پانی سے دھویا جائے یا دودھ میں چند قطرے روح کیوڑہ کے ملا لیے جائیں تو بکری کے دودھ کی "بُو" کا سدِّ باب ہو جاتا ہے۔ بکری کے دودھ میں قدرتی نمکوں کے علاوہ حیاتینیں بھی بہ کثرت ہوتی ہیں اور خاص ضرورتوں کیلئے حسب مرضی خاص

(بقیہ ص۲۳ پر)

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے

ڈاکٹر بوموں نے ایک تن درست شخص کو مختلف چیزیں کھلا کھلا کر مشاہدہ کیا ہے کہ اسے ان چیزوں کے ہضم کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے اور مدتوں تک مشاہدہ کرنے کے بعد ایک طویل فہرست شائع کی ہے۔

نام غذا	ہضم کے لیے کتنا وقت درکار ہے	
	گھنٹے	منٹ
چاول اُبلے ہوئے	ایک	۰
انڈے تازہ پھینٹے ہوئے	ایک	۳۰
مچھلی سامن اور ٹراؤٹ	ایک	۳۰
جو کا شوربہ	ایک	۳۰
ہرن کا گوشت کباب کیا ہوا	ایک	۳۵
ساگودانہ	ایک	۴۵
انڈے تازے کچے	۲	۰
کاڈ مچھلی سکھا کر اُبالی ہوئی	۲	۰
جو اُبلے ہوئے	۲	۰
سیب میٹھے بغیر پکائے	۲	۰
دودھ اُبلا ہوا	۲	۰
دودھ کچا	۲	۱۵
پیلو (ٹرکی) پالتو اُبلا ہوا	۲	۲۵
پٹی اوکا اُبلا ہوا	۲	۰
پھلیاں اُبلی ہوئی	۲	۳۰
پیلو پالتو بریاں	۲	۳۰
آلو بھلبھلائے ہوئے	۲	۳۰
گنگچے (اسٹو بنا ہوا)	۳	۳۰
بند گوبھی کچی	۲	۳۰
قاز بریاں	۲	۳۰
حلوان (بھیڑ کا) کباب کیا ہوا	۲	۳۰
گائے کا گوشت نمک آمیز	۲	۴۵
سیب کھٹے سخت بغیر پکائے	۲	۵۰
مکا کی روٹی	۳	۰
بکری کا شوربہ	۳	۰
چوزے کا شوربہ	۳	۰
گائے کا گوشت بریاں	۳	۰
انڈے تازہ نیم برشت	۳	۰
گنگچے تازہ بریاں	۳	۱۵
سور کا گوشت، کباب کیا ہوا	۳	۱۵

نام غذا	ہضم کے لیے کتنا وقت درکار ہے	
	گھنٹے	منٹ
بکری کا گوشت بریاں	۳	۱۵
گاجریں اُبلی ہوئی	۳	۱۵
مکا کی روٹی	۳	۱۵
انڈے تلے ہوئے	۳	۳۰
انڈے سخت اُبلے ہوئے	۳	۳۰
گنگچوں کا شوربہ	۳	۳۰
خشک گائے کا گوشت بریاں	۳	۳۰
مکھن پگھلا ہوا	۳	۳۰
گائے کا گوشت مسالے دار بریاں	۳	۳۰
پنیر کہنہ	۳	۳۰
گیہوں کی روٹی تازہ	۳	۳۰
آلو اُبلے ہوئے	۳	۳۰
شلجم اُبلے ہوئے	۳	۳۰
چقندر اُبلے ہوئے	۳	۳۰
سبز پھلیاں اُبلی ہوئی	۳	۴۵
مچھلی سامن نمک آمیز اُبلی ہوئی	۴	۰
گائے کا گوشت پتلا، تلا ہوا	۴	۰
ہرن کا گوشت	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ کباب کیے ہوئے	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ بریاں	۴	۰
بطخ پالتو بریاں	۴	۰
گائے کا گوشت دیر کا رکھا ہوا نمک آمیز اُبلا ہوا	۴	۱۵
سور کا گوشت نمک آمیز تلا ہوا	۴	۱۵
ہڈیوں کے گودے کا شوربہ	۴	۱۵
ہرن کا گوشت، تلا ہوا	۴	۳۰
جنگلی بطخ بریاں	۴	۳۰
بند گوبھی اُبلی ہوئی	۴	۳۰
سور کا گوشت چکنا بریاں	۵	۱۵

آسان نسخے یا مجرب چٹکلے

اس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک کل امراض کے آسان نسخے لکھے گئے ہیں۔ جن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تین اجزا سے متجاوز نہیں۔ اور اجزا بھی نہایت سہل الحصول ہیں۔ قیمت دو روپے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

ہندوستانی غذاؤں کی قدر و قیمت

اور

صحّت بخش خوراک کا مسئلہ

(بہ سلسلہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء چھٹی قسط)

ترکاریوں اور سبزیوں کی غذائیت کا امتحان

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر اخراج) یعنی اجزاء فی صدی	معدنی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	...گرام میں کیلوری کی نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب (بین الاقوامی اکائی) فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
چولائی کی ڈنڈی	۹۲٫۵	۰٫۹	۰٫۱	۱٫۸	۱٫۲	۳٫۵	۰٫۲۶	۰٫۰۳	۱٫۸	۱۹	۰	۰	۰	۰	
پیٹھا	۹۶٫۰	۰٫۴	۰٫۱	۰٫۳	۰	۳٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۵	۱۵	بہت خفیف	۲۱	۰	۱	
کڑوا کریلا	۹۲٫۴	۱٫۶	۰٫۲	۰٫۸	۰٫۸	۴٫۲	۰٫۰۲	۰٫۰۷	۲٫۲	۲۵	۲۱۰	۲۴	معمولی	۸۸	
کڑوا کریلا چھوٹا	۸۳٫۲	۲٫۹	۱٫۰	۱٫۴	۱٫۷	۹٫۸	۰٫۰۵	۰٫۱۴	۹٫۴	۶۰		〃	〃	〃	
بینگن	۹۱٫۵	۱٫۳	۰٫۳	۰٫۵	۰	۶٫۴	۰٫۰۲	۰٫۰۶	۱٫۳	۳۴	۵	۱۵	۰	۲۳	
سیم	۸۲٫۴	۴٫۵	۰٫۱	۱٫۰	۰	۱۰٫۰	۰٫۰۵	۰٫۰۶	۱٫۶	۵۹	۰		۰	۱۲	
لوکی یا گھیا کدو	۹۶٫۳	۰٫۲	۰٫۱	۰٫۵	۰	۲٫۹	۰٫۰۲	۱	۰٫۷	۱۳	بہت خفیف	۰	۰	۰	
گوبھی	۸۹٫۴	۳٫۵	۰٫۴	۱٫۴	۰	۵٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۶	۱٫۳	۳۹	۳۸	۱۱۰	۰	۶۶	
اجوائن کی ڈنڈی	۹۳٫۵	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۹	۱٫۲	۳٫۵	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۴٫۸	۱۸	۰	۰	۰	۶	
گوار کی پھلی	۸۲٫۵	۳٫۷	۰٫۲	۱٫۴	۲٫۳	۹٫۹	۰٫۱۳	۰٫۰۵	۵٫۸	۵۶	۳۳۰	۰	۰	۴۹	
اروی کی ڈنڈی	۹۳٫۴	۰٫۳	۰٫۳	۱٫۲	۰٫۶	۴٫۲	۰٫۰۶	۰٫۰۲	۰٫۵	۲۱	۰	۰	۰	۰	
ککڑی	۹۶٫۴	۰٫۴	۰٫۱	۰٫۳	۰	۲٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۱٫۵	۱۴	بہت خفیف	۳۰	۰	۰	
باقلا	۹۱٫۴	۱٫۷	۰٫۱۱	۰٫۵	۱٫۸	۴٫۵	۰٫۰۵	۰٫۰۳	۱٫۷	۲۶	۲۲۱	۲۶	۰	۱۴	
آملہ	۸۱٫۲	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۷	۳٫۴	۱۴٫۱	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۱٫۲	۵۹	۰	۰	۰	۰	
کٹھل	۸۴٫۰	۲٫۶	۰٫۳	۰٫۹	۲٫۸	۹٫۴	۰٫۳	۰٫۰۴	۱٫۷	۵۱	۰	۰	۰	۰	
کٹھل کے بیج	۵۱٫۶	۶٫۶	۰٫۴	۱٫۵	۱٫۵	۳۸٫۴	۰٫۰۵	۰٫۱۳	۱٫۲	۱۸۴	۰	۰	۰	۰	
کٹیلی	۷۵٫۵	۳٫۱	۰٫۸	۱٫۶	۱۴٫۲	۴٫۸	۰٫۱۰	۰٫۰۹	۱٫۲	۳۹	۰	۰	۰	۰	
بھنڈی	۸۸٫۰	۲٫۲	۰٫۲	۰٫۷	۱٫۲	۷٫۷	۰٫۰۹	۰٫۰۸	۱٫۵	۴۱	۵۸	۲۱	+	۱۶	
ولایتی لہسن	۷۸٫۹	۱٫۸	۰٫۱	۰٫۷	۱٫۳	۱۷٫۲	۰٫۰۵	۰٫۰۷	۲٫۳	۷۷	۳۰	۷۵	۰	۱۱	
کیری آم	۹۰٫۰	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰	۸٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۴٫۵	۳۹	۱۵۰	۰	۰	۳	
پیاز	۸۶٫۶	۰٫۹	۰٫۲	۰٫۸	۱٫۶	۸٫۹	۰٫۰۵	۰٫۰۵	۷٫۵	۴۱	۰	۰	۰	۰	
مٹر	۷۲٫۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹٫۰	۰٫۰۲	۰٫۰۸	۱٫۵	۱۰۹	۱۳۹	۱۲۰	۰	۹	

دوسری ترکاریوں اور سبزیوں کی غذائیت کا امتحان

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹرکٹ) فی صدی	ارضی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	...گرام کیلوری فی اونس	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب ا (حیاتین الاولی) اکائی فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
کیلے کا پھول	۹۰٫۲	۱٫۵	۰٫۲	۱٫۲	۱٫۹	۵٫۰	۰٫۰۳	۰٫۰۵	۰٫۱	۲۸	۰	۰	۰	۰	
کچا کیلا	۸۳٫۲	۱٫۴	۰٫۲	۰٫۵	۰	۱۴٫۷	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۶	۶۶	۵۰	۱۵	++	۲۴	
کیلے کا تنا	۸۸٫۳	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۶	۰٫۸	۹٫۷	۰٫۱۱	۰٫۰۱	۱٫۱	۴۲	صفر	۰	۰	۰	
کدو	۹۲٫۶	۱٫۴	۰٫۱	۰٫۶	۰	۵٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۷	۲۸	۸۴	۲۰	۰	۲	
سرسوں کی ڈنڈی	۹۱٫۴	۳٫۱	۰٫۱	۱٫۴	۰	۴٫۰	۰٫۰۱	۰٫۱۰	۱٫۲	۲۹	۰	۰	۰	۰	
ریوند چینی	۹۲٫۷	۱٫۱	۰٫۵	۱٫۱	۰٫۹	۳٫۷	۰٫۱۲	۰٫۰۱	۲٫۲	۲۴	۰	۰	۰	۳۷	
توری	۹۵٫۴	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۳	۰	۳٫۷	۰٫۰۴	۰٫۰۴	۱٫۶	۱۸	۵۶	۲۲	۰	۰	
سنگھاڑا	۷۰٫۰	۴٫۷	۰٫۳	۱٫۱	۰	۲۳٫۹	۰٫۰۲	۰٫۱۵	۰٫۸	۱۱۷	۲۰	۰	۰	۳	
پالک کی ڈنڈی	۹۳٫۴	۰٫۰۹	۰٫۱	۱٫۸	۰	۳٫۸	۰٫۰۹	۰٫۰۲	۱٫۳	۲۰	۰	۰	۰	۰	
سبز ٹماٹر	۹۲٫۸	۱٫۹	۰٫۱	۰٫۷	۰	۴٫۵	۰٫۰۲	۰٫۰۴	۲٫۴	۲۷	۳۲۰	۲۳	۰	۳۱	
شلجم	۹۱٫۱	۰٫۵	۰٫۲	۰٫۶	۰	۷٫۶	۰٫۰۳	۰٫۰۴	۰٫۴	۳۴	بہت خفیف	۴۰	۰	۴۳	
سفید کدو	۹۴٫۸	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۳	۰	۴٫۳	۰	۰٫۰۳	۰٫۶	۲۰	"	۰	۰	۱۸	

خشک میوے اور روغنی تخم

غذائیت کا تجزیہ

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹرکٹ) فی صدی	ارضی اجزاء فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	...گرام کیلوری فی اونس	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب ا (حیاتین الاولی) اکائی فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
بادام	۵٫۲	۲۰٫۸	۵۸٫۹	۲٫۹	۱٫۷	۱۰٫۵	۰٫۲۳	۰٫۴۹	۳٫۵	۶۵۵	بہت خفیف	۸۰	۰	۰	
کاجو	۵٫۹	۲۱٫۲	۴۶٫۹	۲٫۴	۱٫۳	۲۲٫۳	۰٫۰۵	۰٫۴۵	۵٫۰	۵۹۶	۱۰۰	۰	++		
ناریل	۳۶٫۳	۴٫۵	۴۱٫۶	۱٫۰	۳٫۶	۱۳٫۰	۰٫۰۱	۰٫۲۴	۱٫۷	۴۴۴	بہت خفیف	بہت خفیف	معمولی	۱	
تل	۵٫۱	۱۸٫۳	۴۳٫۳	۵٫۲	۲٫۹	۲۵٫۲	۱٫۴۵	۰٫۵۷	۱۰٫۵	۵۶۴	۱۰۷	۰	۰	۰	
مونگ پھلی	۷٫۹	۲۶٫۷	۴۰٫۱	۱٫۹	۳٫۱	۲۰٫۳	۰٫۰۵	۰٫۳۹	۱٫۶	۳۴۹	۶۳	۳۰۰	+		
بھنی مونگ پھلی	۴٫۰	۳۱٫۵	۳۹٫۸	۲٫۲	۳٫۱	۱۹٫۳	۰٫۰۵	۰٫۴۴	۰٫۳	۵۶۱	۰	۰	۰	۰	
السی کے بیج	۶٫۶	۲۰٫۳	۳۷٫۱	۲٫۴	۴٫۸	۲۸٫۸	۰٫۱۷	۰٫۳۷	۲٫۷	۵۳۰	۵۰	۰			
رائی	۸٫۵	۲۲٫۰	۳۹٫۷	۴٫۲	۱٫۸	۲۳٫۸	۰٫۴۹	۰٫۷۰	۱۷٫۹	۵۴۱	۲۷۰	۰	۰	خفیف	
پستہ	۵٫۶	۱۹٫۸	۵۳٫۵	۲٫۸	۲٫۱	۱۶٫۲	۰٫۱۴	۰٫۴۳	۱۳٫۷	۶۲۶	۲۴۰	۰	۰	۰	
اخروٹ	۴٫۵	۱۵٫۶	۶۴٫۵	۱٫۸	۲٫۶	۱۱٫۰	۰٫۱۰	۰٫۳۸	۴٫۸	۶۸۷	۱۰	۱۵۰	۰	۰	

نوٹ:- نباتاتی تیل اور روغن جو روغنی تخموں سے حاصل کیے جاتے ہیں [illegible] ان میں پائی جاتی ہے۔

مسالے وغیرہ

کیمیاوی تحلیل اور تجزیہ

نام	نمی کی مقدار فی صدی	پروٹین فی صدی	روغنی حصہ (ایتھر ایکسٹریکٹ) فی صدی	ارضی حصہ فی صدی	ریشہ فی صدی	کاربوہائیڈریٹ فی صدی	چونا فی صدی	فاسفورس فی صدی	لوہا فی صدی	۱۰۰ گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین حیاتین الف فی صد گرام	حیاتین ب ۱ (بین الاقوامی اکائی) فی صد گرام	حیاتین ب ۲	حیاتین ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
ہینگ	۱۶ر۰	۴ر۰	۱ر۱	۷ر۰	۴ر۱	۶۷ر۸	۰ر۶۹	۰ر۰۵	۲۲ر۲	۲۹۷	۰	۰	۰	۰	
الائچی	۲۰ر۰	۱۰ر۲	۲ر۲	۵ر۴	۲۰ر۱	۴۲ر۱	۰ر۱۳	۰ر۱۶	۵ر۰	۲۲۹	۰	۰	۰	۰	
ہری مرچ	۸۲ر۶	۲ر۹	۰ر۶	۱ر۰	۶ر۸	۶ر۱	۰ر۰۳	۰ر۰۸	۱ر۲	۴۱	۴۵۴	۰	۰	۱۱۱	
لال مرچ	۱۰ر۰	۱۵ر۹	۶ر۲	۶ر۱	۳۰ر۲	۳۱ر۶	۰ر۱۶	۰ر۳۷	۲ر۳	۲۴۶	۵۷۶	۰	۰	۵۱	
لونگ	۲۳ر۳	۵ر۲	۸ر۹	۵ر۲	۹ر۵	۴۷ر۹	۰ر۷۴	۰ر۱۰	۴ر۹	۲۹۳	۰	۰	۰	۰	
دھنیا	۱۱ر۲	۱۴ر۱	۱۶ر۱	۴ر۴	۳۲ر۶	۲۱ر۶	۰ر۶۳	۰ر۳۷	۱۷ر۹	۲۸۸	۱۵۷۰	۰	۰	بہت خفیف	
زیرہ	۱۱ر۹	۱۸ر۷	۱۵ر۰	۵ر۸	۱۲ر۰	۳۶ر۶	۱۰ر۰۸	۰ر۴۹	۳ر۱۰	۳۵۶	۸۷۰	۰	۰	۳	
میتھی (دانہ)	۱۳ر۷	۲۶ر۲	۵ر۸	۳ر۰	۷ر۲	۴۴ر۱	۰ر۱۶	۰ر۳۷	۱۴ر۱	۳۳۳	۱۶۰	۰	۰	۰	
لہسن	۶۲ر۸	۶ر۳	۰ر۱	۱ر۰	۰ر۸	۲۹ر۰	۳ر۰۳	۰ر۳۱	۱ر۳	۱۴۲	۰	۰	۰	۱۳	
ادرک	۸۰ر۹	۲ر۳	۰ر۹	۱ر۲	۲ر۴	۱۲ر۳	۰ر۰۲	۰ر۰۶	۲ر۶	۴۷	۶۷	۰	۰	۶	
جوتری	۱۵ر۹	۶ر۵	۲۴ر۴	۱ر۶	۳ر۸	۴۷ر۸	۰ر۱۸	۰ر۱۰	۱۲ر۶	۴۳۷	۰	۰	۰	۰	
رائی	۸ر۵	۲۲ر۰	۳۹ر۶	۴ر۲	۱ر۸	۲۳ر۹	۰ر۴۹	۰ر۷۰	۱۷ر۹	۵۴۰	۲۷۰	۰	۰	خفیف	
جائپھل	۱۴ر۳	۷ر۵	۳۶ر۴	۱ر۷	۱۱ر۶	۲۸ر۵	۰ر۱۲	۰ر۲۴	۴ر۹	۴۷۲	بہت خفیف	۰	۰	۰	
اجوائن	۸ر۹	۱۵ر۴	۱۸ر۱	۷ر۱	۱۱ر۹	۳۸ر۶	۱ر۴۲	۰ر۳۰	۱۴ر۶	۳۷۹	۰	۰	۰	۰	
کالی مرچ	۱۲ر۹	۱۱ر۵	۶ر۸	۴ر۴	۱۴ر۹	۴۹ر۵	۰ر۴۶	۰ر۲۰	۱۶ر۸	۳۰۵	۰	۰	۰	۰	
املی	۲۰ر۹	۳ر۱	۱ر۰	۲ر۹	۵ر۶	۶۶ر۵	۰ر۱۷	۰ر۱۱	۱۰ر۹	۲۸۷	۱۰۰	۰	۰	۳	صرف گودا
ہلدی	۱۳ر۱	۶ر۳	۵ر۱	۳ر۵	۲ر۶	۶ر۴	۰ر۱۵	۰ر۲۸	۱۸ر۶	۳۴۹	۵۰	۰	۰	۰	

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی!

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے، اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس کتاب میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔

قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک ۵ر، ضخامت ۲۰۸ صفحے +

پتہ: مشہور ایجنسی رشیدی پورہ، نسیم منزل، نئی دہلی

پھلوں کا تجزیہ غذائی

نام	نمی کی مقدار فیصدی	پروٹین فیصدی	روغنی حصہ (ایتھر اخراج) ہوا فیصدی	ارضی حصہ (ایش) فیصدی	ریشہ فیصدی	کاربوہائیڈریٹ فیصدی	چونا فیصدی	فاسفورس فیصدی	لوہا فیصدی	۱۰۰ گرام کی کیلوری نسبت	کیروٹین یا وٹامن الف فی صد گرام	وٹامن ب ۱ بین الاقوامی اکائی فی صد گرام	وٹامن ب ۲	وٹامن ج ملی گرام فی صد گرام	کیفیت
سیب	۸۵٫۹	۰٫۳	۰٫۱	۰٫۳	۰	۱۳٫۴	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۱٫۷	۵۶	خفیف	۴۰	۰	۲	
کیلا	۶۱٫۴	۱٫۳	۰٫۲	۰٫۷	۰	۳۶٫۴	۰	۰٫۰۵	۰٫۴	۱۵۳	"	۵۰	۰	۱	
کمرک	۹۳٫۹	۰٫۵	۰٫۲	۰٫۲	۰٫۴	۴٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۶	۲۳	۲۴۰	۰	۰	۰	
رس بھری	۸۲٫۷	۱٫۸	۰٫۲	۰٫۶	۳٫۲	۱۱٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۶	۱٫۸	۵۵	۰	۰	۰	۴۹	
کھجور (ایرانی)	۲۶٫۱	۳٫۰	۰٫۲	۱٫۳	۲٫۱	۶۷٫۳	۰٫۰۳	۰٫۰۸	۱۰٫۶	۲۸۳	۶۰۰	۳۰	+	خفیف	
انجیر	۸۰٫۸	۱٫۳	۰٫۲	۰٫۶	۰	۱۷٫۱	۰٫۰۶	۰٫۰۳	۱٫۲	۷۵	۲۷۰	۰	۰	۲	
انگور	۸۵٫۵	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۴	۳٫۰	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۴	۴۵	۱۵	خفیف	۰	۳	
انگور کالا	۹۲٫۰	۰٫۷	۰	۰٫۲	۰	۷٫۱	۰٫۰۲	۰٫۰۲	۰٫۲	۳۲		۴۰	۰	۰	
انگور چھوٹا	۸۸٫۵	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۴	۰	۱۰٫۰	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۰٫۲	۴۵			۰	۳۱ (رس)	
امرود (دیسی)	۷۶٫۱	۱٫۵	۰٫۲	۰٫۸	۶٫۹	۱۴٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۴	۱٫۰	۶۶	خفیف	۰	۰	۲۹۹	
امرود (پہاڑی)	۸۵٫۳	۱٫۰	۰٫۲	۰٫۶	۴٫۸	۸٫۱	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۱٫۲	۳۸	"	۰	۰	۱۵	
کٹھل	۷۷٫۲	۱٫۹	۰٫۱	۰٫۸	۱٫۱	۱۸٫۹	۰٫۰۲	۰٫۰۳	۰٫۵	۸۴	۵۴۰	۰	۰	۱۰	
جامن	۷۸٫۲	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰٫۹	۱۹٫۷	۰٫۰۲	۰٫۰۱	۱٫۰	۸۳	۰	۰	۰	۰	
کروندا (خشک)	۱۸٫۲	۲٫۳	۹٫۶	۲٫۸	-	۶۷٫۱	۰٫۱۶	۰٫۰۸	۳۹٫۱	۳۶۴	۰	۰	۰	۰	
کورک پھلی	۸۰٫۸	۲٫۶	۰٫۳	۰٫۴	۰	۱۵٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۴	۰٫۴	۷۷	۰	۰	۰	۰	
لیموں	۸۵٫۰	۱٫۰	۰٫۹	۰٫۳	۱٫۷	۱۱٫۱	۰٫۰۷	۰٫۰۱	۲٫۳	۵۷	خفیف	۰	۰	۳۹ (رس)	
کھٹا	۸۴٫۶	۱٫۵	۱٫۰	۰٫۷	۱٫۳	۱۰٫۹	۰٫۰۹	۰٫۰۲	۰٫۳	۵۹	۲۶	۰	۰	۶۳ (رس)	
لوکاٹ	۸۷٫۴	۰٫۷	۰٫۳	۰٫۵	۰٫۹	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۲	۰٫۷	۴۶	۰	۰	۰	۰	
آم (کیری)	۹۰٫۰	۰٫۷	۰٫۱	۰٫۴	۰	۸٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۴٫۵	۳۹	۱۵۰	۰	۰	۳	
آم (پختہ)	۸۶٫۱	۰٫۶	۰٫۱	۰٫۳	۱٫۱	۱۱٫۸	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۳	۵۰	۴۸۰۰	۰	معمولی	۱۳	
آم (لنگڑا)	۸۵٫۹	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۵	۰	۱۲٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۵	۵۵	۱۸۶۰	۰	۰	۲۴	
آم (بمبئی)	۸۴٫۹	۰٫۵	۰٫۱	۰٫۲	۰	۱۴٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۲	۶۰	۰	۰	۰	۰	
تربوز	۹۵٫۷	۰٫۱	۰٫۲	۰٫۲	۰	۳٫۸	۰	۰٫۰۱	۰٫۲	۱۷	خفیف	۰	۰	۱	
نارنگی	۸۷٫۸	۰٫۹	۰٫۳	۰٫۴	۰	۱۰٫۶	۰٫۰۵	۰٫۰۲	۰٫۱	۴۹	۳۵۰	۴۰	۰	۶۸	
تاڑ	۹۲٫۷	۰٫۶	۰	۰٫۲	۰	۶٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۰۵	۲۸	۰	۰	۰	۴	
پپیتا (پختہ)	۸۹٫۶	۰٫۵	۰	۰٫۴	۰	۹٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۴	۴۰	۲۰۲۰	۰	۰	۴۶	
آڑو	۹۰٫۱	۱٫۵	۰٫۲	۰٫۶	۰	۷٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۱٫۷	۳۸	خفیف	۰	۰	۱	
دیسی ناشپاتی	۸۶٫۹	۰٫۲	۰٫۱	۰٫۳	۱٫۰	۱۱٫۵	۰٫۰۱	۰٫۰۱	۰٫۷	۴۷	۱۴	۰	۰	خفیف	
ولایتی ناشپاتی	۸۵٫۸	۰٫۹	۰٫۲	۰٫۲	۰	۱۲٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۸	۵۷	۸۰	۳۰	۰	۱	
اناناس	۸۶٫۵	۰٫۶	۰	۰٫۵	۰٫۴	۱۲٫۰	۰٫۰۲	۰٫۰۱	۰٫۹	۵۰	۶۰	۰	۰	۶۳	
کیلا معمولی	۷۳٫۴	۱٫۱	۰٫۱	۰٫۷	۰	۲۴٫۷	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۵	۱۰۴	۱۲۴	۰	معمولی	۶	
کیلا پہاڑی	۷۹٫۹	۱٫۲	۰٫۱	۰٫۸	۰	۱۸٫۰	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۳	۷۸	۱۲۴	۰	۰	۹	
سرخ کیلا	۷۴٫۱	۱٫۶	۰٫۱	۰٫۸	۰	۲۳٫۴	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۶	۱۰۱	۳۵۰	۰	۰	۰	
آلوچہ یا زرد آلو	۸۹٫۸	۰٫۷	۰٫۲	۰٫۴	۰	۸٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۵	۴۰	۲۳۰	۴۰	۰	۱	
انار	۷۸٫۰	۱٫۶	۰	۰٫۷	۵٫۱	۱۴٫۶	۰٫۰۱	۰٫۰۷	۰٫۳	۶۵	۰	۰	۰	۱۶	
چکوترہ	۸۸٫۰	۰٫۶	۰٫۱	۰٫۵	۰٫۶	۱۰٫۲	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۰٫۱	۴۴	۲۰۰	۰	۰	۲۰	
بہی	۸۵٫۷	۰٫۳	۰	۰٫۳	۱٫۷	۱۱٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۴	۴۹	۰	۰	۰	۱۰	
سنگتری	۹۱٫۱	۲٫۳	۰٫۳	۰٫۸	۰	۵٫۴	۰٫۰۸	۰٫۱۰	۲٫۸	۳۴	۰	۰	۰	۰	
کشمش خشک	۱۸٫۵	۲٫۰	۰٫۲	۲٫۰	۰	۷۷٫۳	۰٫۱۰	۰٫۰۸	۴٫۰	۳۱۹	۰	۷۵	۰	خفیف	
رس بھری ولایتی	۸۷٫۸	۰٫۷	۰٫۲	۰٫۴	۱٫۱	۹٫۸	۰٫۰۳	۰٫۰۳	۱٫۸	۴۴	۰	۰	۰	۵۲	
پختہ ٹماٹر	۹۴٫۵	۱٫۰	۰٫۱	۰٫۵	۰	۳٫۹	۰٫۰۱	۰٫۰۲	۰٫۱	۲۱	۳۲۰	۴۰	۰	۳۲	
ٹماٹر درختی	۸۲٫۷	۱٫۵	۰٫۲	۱٫۱	۴٫۲	۱۰٫۳	۰٫۰۱	۰٫۰۳	۰٫۷	۴۹	۵۴۰	۰	۰	خفیف	
کیتھ	۶۹٫۵	۷٫۳	۰٫۶	۱٫۹	۵٫۲	۱۵٫۵	۰٫۱۳	۰٫۱۱	۰٫۶	۹۷	۰	۰	۰	۰	
املی	۲۰٫۹	۳٫۹	۰٫۱	۲٫۹	۵٫۶	۶۷٫۴	۰٫۱۷	۰٫۱۱	۱۰٫۹	۲۸۳	۱۰۰	۰	۰	۳	
بیر	۸۵٫۹	۰٫۸	۰٫۱	۰٫۴	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰٫۸	۵۵	۷۰	۰	۰	۰	

علم نباتات

(نقل و اخذ کے حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

هر سبزه که بر کنار جوئے رسته است — گویا ز لب فرشته خوئے رسته است
پا بر سر سبزه ها بخواری نه نهی — کاں سبزه ز خاک لاله روئے رسته است
(عمر خیام)

تمہید علم حیات کو انگریزی میں بائی آلوجی (Biology) کہتے ہیں۔ اس علم کو محققین نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱. علم نباتات یا (Botany) ۲. علم حیوانات یا (Zoology)

ان علوم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق کا حال اور اس صانع مطلق کی عجیب وغریب حکمتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

علم نباتات علم نباتات وہ علم ہے جو عالم نباتات کے تمام اُمور سے بحث کرتا ہے، خواہ وہ نباتات زندہ ہوں یا متحجر۔ چناں چہ یہ علم پودوں کی ظاہری اور خوردبینی ساختوں، ان کے افعال حیات اور جماعت بندی کی تفصیل بیان کرتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ کرۂ ارض پر عالم نباتات کی تقسیم کس طرح ہے اور مختلف ممالک کی آب وہوا نے ان میں کیا اثر اور تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ غرض اس علم میں پودے کے ابتدائے نمو سے لے کر بلوغ اور موت تک کا مفصل تذکرہ اور ان کے ارتقائی منازل کا بیان شامل ہے۔

علم نباتات کی تقسیم علم نباتات کو محققین نے مندرجہ ذیل عنوانوں میں تقسیم کیا ہے:

(۱) علم نباتات ترکیبی (Structural Botany) جس میں پودوں کی تشریح بناوٹ اور ان کے مختلف اعضا کی ساخت کا ذکر ہے۔ اسی حصے میں پودے کی خوردبینی ساخت (Histology) کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔

(۲) علم ہیئت نباتات۔ (Morphological Botany) اس میں پودے کی ظاہری شکل وصورت اور اس کی مختلف اعضاء وجوارح کی ہیئت کا بیان ہوتا ہے۔

نوٹ: ان ہر دو علوم کو علم وصف الاعضاء (Organography) بھی کہتے ہیں۔

(۳) علم نباتات وصفی یا طبیعی (Physiological Botany) اس کا دوسرا نام مبحث الاعضاء (Organology) بھی ہے۔ اس حصے میں پودے کی زندگی اور اس کے اعضاء کے افعال پر بحث کی جاتی ہے۔

(۴) علم نباتات نظامی (Systematic Botany) اس حصے میں عالم نباتات کی جماعت بندی کا ذکر ہوتا ہے اور مختلف پودوں کو جماعت وار اور فصل وار بیان کیا جاتا ہے۔

(۵) علم نباتات مخطط (Geographical Botany) اس میں کرۂ ارض کے مختلف خطّوں کے مخصوص نباتات کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(۶) علم الرکاز (Paloeontological Botany) یہ حصہ پودوں کی ان اشکال اور ساختوں کو بیان کرتا ہے جو طبقات الارض کے اندر متحجر یا ریزہ حالت میں پائے جاتے ہیں۔

علم نباتات کی اہمیت سبزہ زار، پھل پھول، درخت اور جھاڑیاں، بوٹیاں اور دوسری روئیدگیاں، چوں کہ کرۂ ارض پر ہر جگہ پائی جاتی ہیں، اس لیے ان کا علم بہت زیادہ دل چسپی کا موجب ہوتا ہے۔ اس علم سے انسان کی بصیرت میں اضافہ ہوتا اور اللہ تعالےٰ کی عجائب پر

غور و فکر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے کہ حیوانی زندگی کا دارومدار بھی عالمِ نباتات پر ہے۔ یہاں تک کہ اگر تمام قسم کی نباتات کو دنیا سے ختم کر دیا جائے تو بقاءِ زندگی محال ہو جائے۔ انسان اور حیوان اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے نباتات کے محتاج ہیں اور اپنی غذا کے اہم اجزا کو اسی عالم سے حاصل کرتے ہیں۔ ہماری روزمرّہ استعمال کی سبزی اور ترکاریاں، مفرّح پھل اور خوش بُو پھول بھی اسی عالم کے اجزاء ہیں۔ بعض درختوں سے ہم اپنے کام کی چیزیں اور فرنیچر تیار کرتے ہیں۔ بعض کی لکڑیوں کو بطور ایندھن جلاتے اور اپنے خورد و نوش کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔ بعض درختوں کی چھال، پتّے، شاخیں، جڑیں اور پھل بطورِ دوا استعمال کرتے اور بعض اجناس کو بطورِ غذا کھاتے ہیں۔

پھر بعض درختوں کے خوش بُو اجزا سے روغن اور عطریات تیار کرتے ہیں۔ چینی، شکر، عطریات، صمورغ اور رالیں بھی نباتات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ ہمارے پہننے کے کپڑے اور لکھنے کے کاغذ بھی نباتاتی ریشوں سے تیار ہوتے ہیں۔ بے شمار کارخانے اور کلیں ان ہی نباتات کو اپنے مصرف میں لانے کے لیے قائم ہیں۔ خوش نما پھول اور پودے آرائش و زیبائش کا کام دیتے ہیں۔

یہی نباتات گندی ہوا کو پاک و صاف کر کے ہمارے لیے مصفّٰے اوکسیجن علیحدہ کرتے رہتے ہیں جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ غرض اس علم سے ہم ذہنی، اخلاقی اور تمدّنی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر ہم گہری نظر سے پودوں کی ساختوں پر غور کریں تو ان کی عجیب و غریب بناوٹ سے اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ کا ایسا ثبوت ملتا ہے کہ بے ساختہ زبان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکلتا ہے۔

عالمِ نباتات بھی حیوانات کی طرح جان رکھتا اور ارتقائی منزلوں کو طے کرتا ہے۔ یہ بھی ہماری طرح غذا اور ہوا کا محتاج ہے۔ ان میں بھی بقاءِ نوع کا سلسلہ ایک خاص رنگ میں اسی طرح قائم ہے جس طرح کہ حیوانات میں دیکھا جاتا ہے۔ غرض یہ ایک جان دار عالم ہے اور بے جان اجسام سے بالکل الگ تھلگ ہے۔

زندہ اور بے جان اجسام کا فرق

زندہ اجسام	بے جان اجسام
(۱) زندہ اجسام مختلف اجزاءِ غذا کو حاصل کر کے انہیں اپنے جسم کی پرورش کے لیے مناسب اور موزوں بنا لیتے ہیں۔	(۱) بے جان اجسام میں غیر اجسام کو اپنے مصرف میں لانے کی استعداد مفقود ہو جاتی ہے۔
(۲) زندہ اجسام بڑھتے پھولتے رہتے ہیں اور اس نشو و نما سے ان میں ایک مستقل تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔	(۲) بے جان اجسام نہ بڑھتے ہیں اور نہ پھولتے ہیں اور ان میں نشو و نما بھی پایا نہیں جاتا اور نہ بلحاظ جسامت کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔
(۳) زندہ اجسام بیرونی تحریکوں سے متأثّر ہوتے ہیں۔	(۳) بے جان اجسام بیرونی تحریکوں سے متاثر نہیں ہوتے۔
(۴) زندہ اجسام میں خاص قسم کی حرکات پائی جاتی ہیں۔	(۴) بے جان اجسام میں حرکت نہیں پائی جاتی۔
(۵) زندہ اجسام میں بقاءِ نوع کی صفت ملتی ہے۔	(۵) بے جان اجسام میں بقاءِ نوع کی صفت مفقود ہوتی ہے۔

اب یہ ظاہر ہے کہ نباتات بھی چوں کہ حیوانات کی طرح غذا حاصل کرتے، عملِ تنفّس سے ہوا کھاتے، اپنے نشو و نما کے لیے روشنی کی احتیاج رکھتے، پھیلتے پھولتے اور بقاءِ نوع پر قادر ہوتے ہیں اور بیرونی تاثرات کو قبول کرتے اور خاص قسم کی حرکت رکھتے ہیں۔ اس لیے ان میں بھی زندگی موجود ہے۔ لیکن یہ زندگی حیوانی زندگی سے کچھ مختلف ہے جس کا فرق اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

نباتات	حیوانات
(۱) نباتات کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے اور یہی مادّہ خضریہ ان کے اجزاءِ غذا کو اپنے مصرف میں لاتا ہے۔	(۱) حیوانوں میں اس قسم کا کوئی خاص رنگ موجود نہیں نہ حیوان کا مادہ ملونہ استحالۂ غذائی میں کام آتا ہے۔
(۲) نباتات اپنی غذا کو زمین کے محلول ارضی مادّوں اور ہوا سے حاصل کرتے ہیں۔	(۲) حیوان اپنی غذا نباتات اور حیوانات سے حاصل کرتے ہیں۔

(۳) نباتات ایک جگہ پر قائم رہتے ہیں اگرچہ ان کے بعض اعضا رجگہ تبدیل بھی کرتے رہتے ہیں مثلاً جڑیں، شاخیں اور پتے۔	(۳) حیوان اپنی خوراک کی تلاش میں نقلِ مکان کرتا رہتا ہے
(۴) نباتات کی شکل عموماً شاخ درشاخ ہوتی ہے۔	(۴) حیوان کا جسم شاخ درشاخ نہیں ہوتا۔
(۵) نباتات بیرونی اثرات کو کم قبول کرتے ہیں	(۵) حیوان بیرونی تاثرات کو قبول کرتا ہے۔
(۶) نباتات میں شعور نہیں ہوتا۔	(۶) حیوانوں میں شعور پایا جاتا ہے۔

لیکن یہ فرق صرف اعلیٰ درجے کے نباتات میں ملتا ہے۔ خوردبینی روئیدگی اور ادنےٰ درجے کے نباتات حیوانات سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔ مثلاً بعض ادنیٰ نباتات میں سبز رنگ (Chlorophyll) مفقود ہوتا ہے۔ مثلاً فطر (کھنب)۔ برخلاف اس کے بعض قسم کے ادنیٰ حیوانوں اور جراثیم میں سبز رنگ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے جو عالمِ نباتات کی خاص خصوصیت ہے۔ اس کے علاوہ بعض نباتات کرم خور بھی ہیں۔ اور بعض میں حرکت بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً لاجونتی کو اگر چھوا جائے تو اس کے پتے سمٹ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ نباتات کے سبز رنگ اور حیوانات کے سُرخ میں ایک جزوِ مشترک بھی پایا جاتا ہے جسے ہیموپائی رول (Hæmophrol) کہتے ہیں۔

غرض امور متذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ نباتات بھی حیوانات کی طرح زندہ اجسام ہیں۔

علم اشکال نباتات علم ہیئت واشکال نباتات یا (Morphology) کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ علم شکل ظاہری (External Morphology) ب۔ علم شکل باطنی (Internal Morphology)

نباتات کی خوردبینی یا باطنی ساختوں کا مطالعہ بذریعہ خوردبین کیا جاتا ہے اور اس طرح سے ان کے خلیات و انسجہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس علمی حصے کو علم الخلیہ (Cytology) کہتے ہیں۔

(۲) علم افعال الاعضاء (Physiology) یہ علم نباتات کا دوسرا اہم جزو ہے جس میں نباتات کے مختلف حصوں کے افعال حیات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً اس میں بتایا جاتا ہے کہ پودے کے کون کون سے حصے زمین سے غذا حاصل کرتے ہیں اور کون کون سے جزو ہوا کو جذب کرکے اپنے مصرف میں لاتے ہیں اور یہ کہ پودا کس طرح نشوونما پاتا اور اپنی نوع کو قائم رکھتا ہے۔ چناں چہ اس حصۂ علم کو علم ہیئت واشکال نباتات سے علیحدہ حاصل کرنا ممکن نہیں۔

(۳) علم ماحول (Ecology) یہ علم نباتات کا تیسرا اہم جزو ہے جو نباتات کے ماحول اور ان کے گردوپیش کے حالات سے بحث کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ خاص خاص نباتات کس ماحول اور کس آب و ہوا میں زیادہ پھولتے اور پھلتے ہیں اور کون سے حالات میں مرجھا کر مر جاتے ہیں۔

(۴) علم فصیلہ یا جماعت بندی (Classification) اس میں نباتات کی جماعت بندی ان کے فصیلوں میں کی جاتی ہے۔

بقیہ ص ۱۵ سے

سبزیاں اور پتے کھلا کر دودھ کی تاثیر اور خواص میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ شکر شامل کیے بغیر "پھیکا دودھ" نہ استعمال کر سکتے ہوں وہ چینی کی بجائے "شہد خالص"، یا شیریں پھلوں کے رس کا اضافہ کرکے اسے زیادہ مفید اور خوش ذائقہ بنا سکتے ہیں۔

میرا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ آپ اپنے معمولی ناشتے میں مکھن، ٹوسٹ، چائے، کافی، اور اوولٹین وغیرہ کے بکری کے دودھ کا بھی اضافہ کریں بلکہ حقیقی فائدہ اُٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے سابقہ "ٹھوس" اور دیر ہضم ناشتے کی بجائے اس ہلکی اور مفید غذا اور دوا کی عادت ڈالیں اس رنگ میں تبدیلی بالآخر آپ کو پسند آئے گی۔

علم نباتات

خلاصۂ کلام

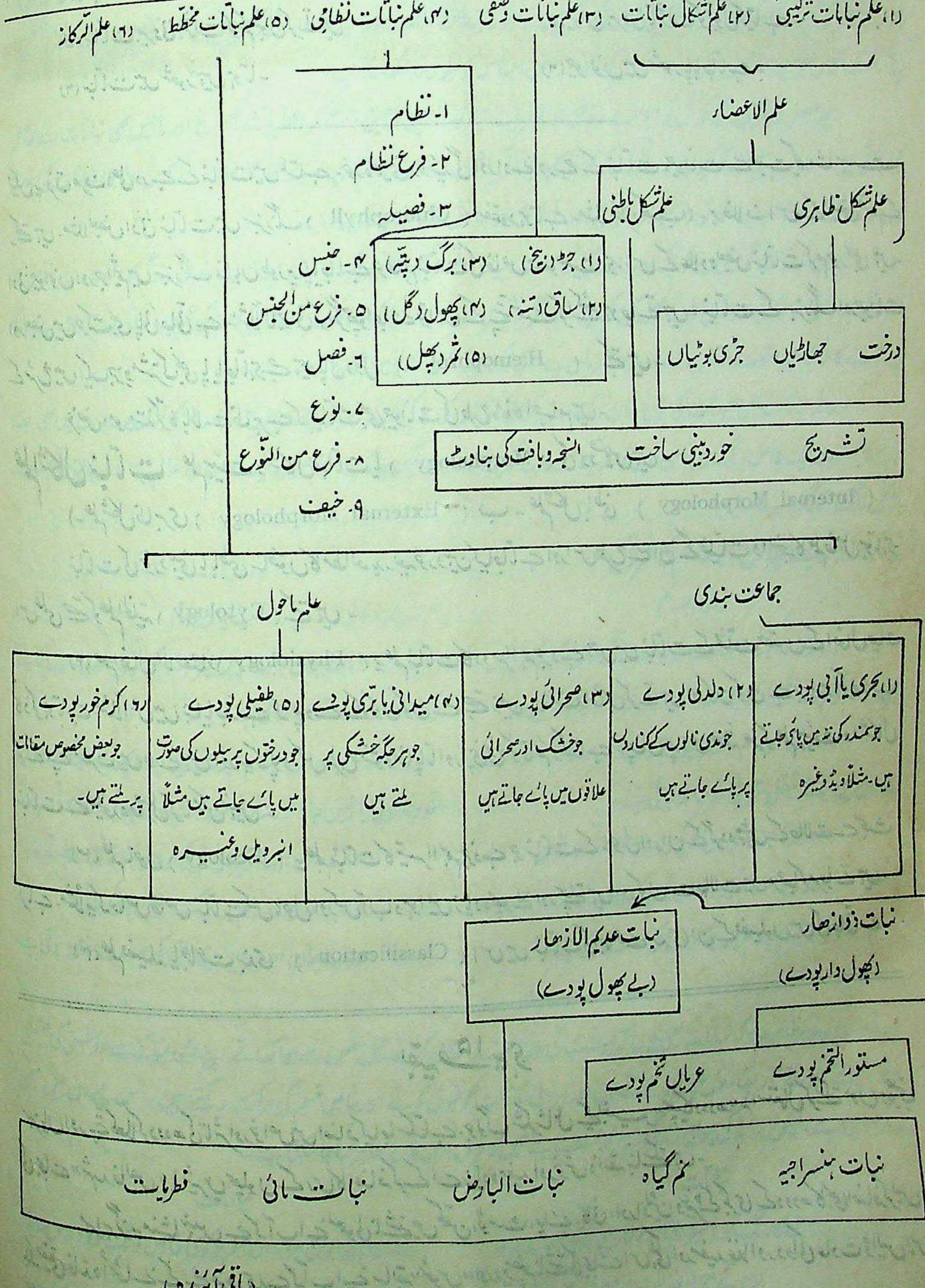
(۱) علم نباتات ترکیبی
(۲) علم اشکال نباتات
(۳) علم نباتات وصفی
(۴) علم نباتات نظامی
(۵) علم نباتات مخطط
(۶) علم الرکاز
علم الاعضاء
علم شکل ظاہری
علم شکل باطنی
درخت
جھاڑیاں
جڑی بوٹیاں
تشریح
خوردبینی ساخت
انسجہ وبافت کی بناوٹ
(۱) جڑ (بیخ)
(۲) ساق (تنہ)
(۳) برگ (پتہ)
(۴) پھول (گل)
(۵) ثمر (پھل)
۱۔ نظام
۲۔ فرع نظام
۳۔ فصیلہ
۴۔ جنس
۵۔ فرع من الجنس
۶۔ فصل
۷۔ نوع
۸۔ فرع من النوع
۹۔ خیف
جماعت بندی
علم ماحول
(۱) بحری یا آبی پودے
جو سمندر کی تہ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ویڈ وغیرہ
(۲) دلدلی پودے
جو ندی نالوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں
(۳) صحرائی پودے
جو خشک اور صحرائی علاقوں میں پائے جاتے ہیں
(۴) میدانی یا بری پودے
جو ہر جگہ خشکی پر ملتے ہیں
(۵) طفیلی پودے
جو درختوں پر بیلوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں مثلاً انبر ویل وغیرہ
(۶) کرم خور پودے
جو بعض مخصوص مقامات پر ملتے ہیں۔
نبات ذوازھار
(پھول دار پودے)
نبات عدیم الازھار
(بے پھول پودے)
مستور التخم پودے
عریاں تخم پودے
نبات ہنسراجیہ
نم گیاہ
نبات البارض
نبات مائی
فطریات

(باقی آئندہ)

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"

الامراض والعلاج ✠ آتشک

از جناب حکیم عبد الحئی صاحب جے راج پوری

وجہ تسمیہ آتشک کو قدیم فارسی میں باد فرنگ، آبلہ فرنگ اور جدید فارسی میں کوفت کہتے ہیں۔ جدید عربی کتابوں میں اس مرض کے لئے داء الزّہری داء الافرنجی اور قرحہ صلبیہ کے الفاظ مستعمل ہیں۔ الفاظ جمرہ اور اُپدنش، جو قدیم عربی اور آیورویدک کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں، سے مراد نار فارسی ہی جس کو ایران میں آتشک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ گویا جمرہ، نار فارسی، اپدنش اور آتشک مترادف الفاظ ہیں۔ سولہویں صدی عیسوی کے مشہور وید بھاؤ مشر نے اپنی تالیف بھاؤ پرکاش میں داء الزّہری کو وات فرنگ کے نام سے بیان کیا ہے۔ اگر آیورویدک کی قدیم کتابیں آبلہ فرنگ کے بیان سے خالی نہ ہوتیں یا اُپدنش سے مراد باد فرنگ ہی ہوتا تو وید وات فرنگ کے نام سے داء الزّہری کا ذکر نہ کرتے۔ علم الجراثیم نے اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیا کہ جمرہ ایک مخصوص قسم کے جرثومے سے پیدا ہوتا ہے جس کو عصائے جمرہ خبیثہ کہتے ہیں۔ اور آبلہ فرنگ علیحدہ ایک مخصوص قسم کے جرثومے سے ظاہر ہوتا ہے جس کو حلزون زہریہ یا مشہور الفاظ میں حلزون آتشکیہ کہتے ہیں۔ طب جدید کے مصنفین ان ہی حلزوناتِ زہریہ کے مرض کو سفلس کے نام سے بیان کرتے ہیں (یہ مرض اولاً ایک شخص سفلس نامی کو ہوا تھا لہٰذا اسی کے نام سے یہ مرض مشہور ہو گیا) اس لئے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں لفظ آتشک غلط طور پر مستعمل ہے اس کے بجائے آبلہ فرنگ کہنا صحیح ہے۔

ابتدائے مرض جس طرح دوسرے مرضوں کے ابتدائی حالات کا پتہ لگانا دشوار ہوتا ہے اسی طرح آبلہ فرنگ کی ابتداء کا حال پردے میں ہے۔ البتہ بعض محققین کے قول کے مطابق اس کی عُقدہ کشائی یوں ہو سکتی ہے کہ مختلف قوموں کا ربط وضبط خصوصاً ان کی وہ جمعیۃ اس مرض کا سبب بنتی ہے جو زناکاری کی مرتکب ہوتی ہے۔ ان کی ان حرکات سے اعضاءِ مخصوصہ میں تعفّن پیدا ہو کر ایک قسم کا مادّہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی بدولت یہ مرض ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مختلف مزاج کی قوموں کے جنسی میل جول خصوصاً زنا اور بدکاری کے ارتکاب سے یا حیض ونفاس والی عورتوں سے مجامعت سے اس مرض کی پیدائش کو تسلیم کرنا صحیح ہے۔ چنانچہ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اگرچہ ایک قوم کی عورت جو آتشک کی مریضہ نہیں ہے اور نہ اس کا ہم قوم خاوند اس مرض میں مبتلا ہے لیکن پھر بھی جب کسی غیر قوم کا فرد اس عورت سے مباشرت کرتا ہے تو وہ شخص آتشک میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ شخص اس عورت کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس قاعدے کی رو سے ہندوستانی و انگلستانی یا برہمی و چینی وغیرہ مرد وعورت کے تعلّقات سے آتشک کا ہونا ممکن ہے۔ خود ہندوستان میں پنجابی، بنگالی اور سندھی وغیرہ مرد عورتوں کے اختلاط جنسی سے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن مزاجوں کے اس اختلاف اور جنسی میل جول کے نتائج کو ہمیشہ اور ہر صورت میں قاعدۂ کلیہ نہیں قرار دیا جا سکتا۔

مرض کی تاریخ مورخین اس مرض کے متعلق مختلف باتیں لکھتے ہیں بعض سکندر اعظم (۳۲۳-۵۶ سنہ ق ۔ م) اور سلطنت کیان کے دورِ حکومت سے آتشک کو ثابت کرتے ہیں۔ بعض نوشیرواں اور حارث ثقفی کے مکالمے سے آتشک کا ثبوت دیتے ہیں۔ شاید جمرہ کے لغوی معنی نے مورخین کو پرانے زمانوں کی طرف متوجہ کیا ہے ورنہ اکثر محققینِ یورپ اس امر کے قائل ہیں کہ سنہ ۱۴۹۳ء کے پہلے یورپ اس مرض سے محفوظ تھا لیکن جب کولمبس نے سنہ ۱۴۹۳ء میں امریکہ کو دریافت کیا اور وہاں سے اپنے وطن ہسپانیہ میں واپس آیا تو اسی سال اس کے ملاحوں کے ذریعے سے ہسپانیہ میں یہ مرض ظاہر ہوا۔ اس کے چند ہی دنوں کے بعد جب چارلس ہشتم شہنشاہ فرانس نے سنہ ۱۴۹۶ء میں نیپلز پر حملہ کیا تو اس کی امداد کے لئے ہسپانیہ سے فوجیں آئیں۔ اس طرح کے میل جول سے مختلف قومیں اس مرض کا شکار بن گئیں۔ اور ایک ہی سال کے اندر اندر تمام اٹلی نشانۂ آتشک بن گیا یہاں تک کہ کچھ ہی دنوں کے بعد یہ مرض تمام یورپ پر چھا گیا۔ گویا محقّقین اس مرض کی ابتداء امریکہ سے بتاتے ہیں۔ لیکن امریکہ والے

کہتے ہیں کہ یہ مرض کولمبس کے ملاحوں کے ذریعے سے امریکہ میں پھیلا۔ بعض محقق اس مرض کو دورِ حاضر کی عیش پروری اور موجودہ تہذیب کی کارفرمائیوں کارنامہ بتاتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں بعض ایسی وحشی قوموں کو پیش کرتے ہیں جو اس مرض سے قطعی پاک ہیں۔ اگر کسی خطے کی وحشی قومیں اس مرض کا شکار نہیں ہیں تو اس کا سبب تہذیبِ جدید کے نام لیوا اور اس کو پروان چڑھانے والے ہی ثابت ہوئے۔ وسط افریقہ کی ایک وحشی قوم "بے گنزا" میں اہلِ یورپ ہی کی بدولت اس مرض کا پھیلنا بیان کیا جاتا ہے۔

آتشک کی قسمیں۔ آتشک کے جراثیم کی سمیت کے خون میں سرایت کرنے اور نہ کرنے کے لحاظ سے مرض کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں (۱) آتشک حقیقی یا مزاجی (۲) آتشک مجازی۔ اور طریقِ تعدیہ کے اعتبار سے اِن کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ (۱) آتشک کسبی (۲) آتشک موروثی۔ ہم آئندہ صفحوں میں صرف (۱) آتشک کسبی (۲) آتشک موروثی (۳) اور آتشک مجازی ہی کا تذکرہ کریں گے۔ کیونکہ آتشک مزاجی کی کیفیتوں کا مظاہرہ ان ہی مذکورہ بالا قسموں کی شدید صورتوں میں ہو جاتا ہے۔

طریقِ تشخیص اصولی حیثیت سے آتشک کی تشخیص کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتیں مدنظر ہوتی ہیں:- (۱) جراثیمی امتحان (۲) دموی امتحان (۳) معائنہ بالبصر۔ اس سے پہلے کہ ہم جراثیم کے ذریعے سے آتشک کی تشخیص کا حال لکھیں، یہ ضروری ہے کہ مختصر طور پر آتشک کے جراثیم کا تعارف کرائیں۔

آتشک کے جراثیم۔ علم الجراثیم کی رو سے یہ جرثومہ ادنیٰ حیوانی طبقے سے لگتا ہے جس کو ڈاکٹر شوڈین نے ۱۹۰۵ء میں دریافت کیا تھا۔ یہ جرثومہ شکل و شباہت کے لحاظ سے نہایت نازک، باریک، پیچ دار اور ریشے دار ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی کریۂ حمراء کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں آٹھ سے بارہ تک تقریباً باہم مساوی پیچ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو حلزونِ آتشک کہتے ہیں۔ اس میں سے ہر بل اور ہر پیچ $\frac{1}{25}$ ملی میٹر کے برابر ہوتا ہے اس جرثومے کے دونوں سرے باریک اور نوک دار ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے یہ ذرا سی خراش سے جسم کے اندر گھس جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بل دار جراثیم منہ اور مسوڑھوں کے زخموں میں ملتے ہیں، جن کو حلزونات عکاسیہ کہتے ہیں۔ اِن جراثیم کے پیچ زیادہ بڑے، زیادہ چوڑے اور تعداد میں چار پانچ سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اور یہ آتشک کے جراثیم کی طرح میتھی لین بلو اور کاربل فوکسین سے عسیر القبول نہیں ہوتے۔ بلکہ ان رنگوں کو جلد ہی قبول کر کے اپنی اصلیت کا پتہ دے دیتے ہیں۔

(۱) **جراثیمی امتحان** امتحان کے مختلف طریقے ہیں۔ مثلاً حصارِ تاریک کی تنویر سے اور عکسی تصویر کشی کے ذریعے سے۔ مگر اِن دونوں سے آسان طریقہ یہ ہے کہ زخم آتشک کی رطوبت کو لے کر دیسی کالی روشنائی کے ساتھ خوب ملا دیا جائے اور اس کا ایک قطرہ شفاف سلائڈ پر پھیلا کر ہلکی سی تہ جما کر خشک کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس کا معائنہ اگر خوردبین کی مدد سے حصارِ تاریک میں کیا جائے تو آتشک کے جراثیم سیاہ زمین پر بے رنگ یا شفاف صورت میں نظر آئیں گے۔ مگر سلائڈ کے خشک ہونے کی وجہ سے اِن جراثیم کی نقل و حرکت دکھائی نہیں دے گی۔

(۲) **دموی امتحان**۔ خون کے امتحان کے سلسلے میں واسرمین ٹیسٹ (تفاعل واسرمانیہ) نہایت یقینی ذریعۂ تشخیص ہے۔ اس کے ذریعے سے آتشک کی موجودگی اور عدم موجودگی اور اُس کی شدت و ضعف کی شناخت ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ علاج کی تاثیر کا اندازہ، مدتِ مرض اور صحت یابی کی مدت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ امتحان نہ صرف آتشک میں مثبت ہوتا ہے بلکہ جذام، سوزاک، ورم توتی مرض النوم اور گاہے موسمی بخار میں بھی مثبت ہوتا ہے۔ درحقیقت مریضِ آتشک کے خون کی ماہیت میں اعضائے اصلیہ اور قوتِ مدافعت کی مدد سے ایک نیا مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو اصطلاح میں تکملہ کہتے ہیں۔ جب مریض کے خون کو کسی تندرست جانور کے احشاء کی الکحلی رطوبت کے ساتھ ملایا جائے تو یہ تکملہ خون کی مائیت سے الگ ہو کر الکحلی رطوبت سے مل جاتا ہے۔ اب دونوں کی وابستگی اور باہمی کشش کی نوعیت اور کمی بیشی کے لحاظ سے مرض کی شدت اور اس کے ضعف کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جس قدر مریضِ آتشک روبہ صحت ہوتا جائے گا اسی قدر اس کے خون کی مائیت میں یہ نیا مادہ کم تر اور ضعیف ہوتا جائے گا اور پھر احشاء کی رطوبت الکحلی کے ساتھ اظہارِ وابستگی نہ کر سکے گا۔ لہٰذا تکملہ اور احشاء کی رطوبت الکحلی کی باہمی وابستگی کو واسرمین مثبت اور عدمِ وابستگی کو واسرمین منفی کہیں گے۔ تکملہ کی وابستگی کی شناخت اس طریقے سے کی جاتی ہے کہ اگر اس مخلوط کے اندر حساس کریاتِ حمراء ملا دیئے جائیں تو تکملہ کی موجودگی میں کریات بالکل تحلیل ہو جائیں گے۔ اور اگر یہ کریات حمرا تحلیل نہ ہوں تو مخلوط کے اندر

تکملہ کی غیر موجودگی کی دلیل ہوگی۔ لیکن معمل اور تجربہ گاہ میں یہ طریقہ امتحان نہایت احتیاط اور کافی سامان کی موجودگی میں کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خوردبینی امتحان بھی تجربہ گاہ ہی میں آسانی سے انجام پا سکتا ہے۔ اسی لئے یہ دونوں امتحان ان لوگوں کے لئے مفید نہیں ہیں جن کے پاس کافی سامان اور انتظام نہیں ہے۔ اگر سامان کافی نہ ہو تو معائنہ بالبصر اور دیگر علامات آتشک ہی تشخیص کا ذریعہ ہیں۔

معائنہ بالبصر پہلے مریض سے شروع سے لے کر آخر تک حالات دریافت کریں۔ اس کے بعد تینوں درجوں کے مدارج میں سے جس درجے کی علامتیں ہوں ان کو بہ غور دیکھیں۔ مثلاً زخم کی سختی، غدد جاذبہ کا ورم، سر، تالو، منہ اور ناک میں کسی جگہ گرہوں کی موجودگی، آنکھ میں التصاق عنبیہ، اعصاب خصوصاً دماغی عصب کا فالج اور رات کے وقت درد ہونا وغیرہ وغیرہ۔ حالات دریافت کرنے سے مرض کا پتہ لگ جاتا ہے لیکن اگر شبہ رہ جائے تو جراثیمی اور دموی امتحان کے ذریعے سے مرض کی تشخیص کا یقین حاصل کرنا چاہیئے۔

حقیقی اور مجازی آتشک کے زخموں کی تشخیص میں کبھی سخت شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان دونوں کا فرق یہاں واضح کیا جاتا ہے:

حقیقی آتشک	مجازی آتشک
(۱) اس کا سبب حلزون آتشک ہیں۔	(۱) آتشک مجازی میں سبب مرض کے اثر کرنے کے بعد عموماً ایک ہی دو روز میں عضو مخصوص پر ایک پھنسی پیدا ہوتی ہے جو تیسرے روز آبلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔
(۲) حقیقی آتشک میں سبب مرض کے سرایت کرنے کے بعد عموماً تین چار ہفتے میں عضو مخصوص پر ایک سخت ابھار یا پھنسی پیدا ہوتی ہے جس میں پیپ شاذ حالات میں پڑ سکتی ہے۔	(۲) اس کا حقیقی سبب عصائے ڈیوکرے ہیں۔
(۳) ابھار یا پھنسی کے نکلنے کے دس بارہ روز کے بعد قرب و جوار کی غددِ جاذبہ پھول جاتے ہیں خصوصاً اگر کنج ران کے آس پاس زخم ہو تو جنگاسے کے غدوں میں سخت ورم ہوتا ہے۔ وہ چھرّوں کی طرح الگ الگ ہوتے ہیں اور ان میں پیپ نہیں پڑتی۔	(۳) زخم پیدا ہونے کے بعد ہی قرب و جوار کے غددِ جاذبہ پھول جاتے ہیں۔ گویا آتشک مجازی میں غدد جاذبہ ہلے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔
(۴) مرض کی سمیت تمام بدن میں پھیل جانے کی وجہ سے شدید علامات ظاہر ہوتی ہیں جن کو تین درجوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اور عرصے تک استقلال کے ساتھ علاج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پارہ اور سنکھیا کے مرکبات کے استعمال کے بغیر اس کی سمیت زائل نہیں ہوتی۔	(۴) آتشک مجازی کی سمیت تمام بدن میں نہیں پھیلتی۔ بلکہ مقامی رہتی ہے۔ اگر پھیلتی بھی ہے تو خفیف علاج کرنے سے مرض فوراً زائل ہو جاتا ہے اس میں پارہ اور سنکھیا کے علاج کے بغیر بھی حقیقی مرض کا دوران ہو جاتا ہے لیکن اگر آتشک مجازی کے ہمراہ حقیقی آتشک بھی شریک ہو جائے تو بغیر سنکھیا اور پارے کے مرکبات کے مرض کا علاج غیر ممکن ہے۔

مصنوعی روشنی اور آتشک کا مادہ میرے والد محترم کو اپنے پرائیویٹ مطب کے سلسلے میں ایک ایسے مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جو شب و روز اندھیرے لیکن بڑے کمرے میں رہتا تھا۔ پوچھنے سے معلوم ہوا کہ مصنوعی روشنی سے مریض کے سارے بدن پر خفیف سی جھنجھناہٹ محسوس ہو کر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور چند منٹ میں آبلہ بن کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ اگر روشنی ہٹائی نہ جائے تو پھنسیوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور روشنی ہٹا لینے کے بعد مریض کی جلد صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ مگر سورج اور چاند کی روشنی سے اس کو صرف گرمی معلوم ہوتی ہے، سوزش، پھنسیوں اور آبلوں تک نہیں پہنچتی۔ والد صاحب نے لیمپ کی روشنی میں یہ ساری کیفیات اپنی آنکھ سے دیکھیں اور مریض سے آتشک میں مبتلا ہونے کی بابت پوچھا تو اس نے صاف انکار کیا۔ اور کہنے لگا کہ میڈیکل کالج کلکتہ میں

میں نے علاج کرایا۔ وہاں کے معالجین نے مجھے ۴۶ مسہل دیئے۔ لیکن کسی قسم کا نفع نہ ہوا بلکہ یبوست اور لاغری اتنی بڑھ گئی کہ میں بستر کا ہو کر رہ گیا۔"

مرض کی یہ انوکھی صورت مروجہ طبوں کی کسی کتاب میں نہیں تھی اور نہ اس قسم کا کوئی مریض دیکھنے اور سننے میں آیا تھا۔ اس لئے والد صاحب اس مرض کی تشخیص کی بابت سخت متردد تھے ایک رات انہوں نے شیخ بوعلی سینا کو خواب میں دیکھا۔ اور اس مریض کے متعلق دریافت کیا تو شیخ نے پرانا آتشک بتایا اور مطفیات، مصفیات اور مناسب مرطبات کے استعمال کی ہدایت کی۔ اس ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے مریض کو دو مہینے میں شفا حاصل ہو گئی۔

ماہیت مرضیہ التہاب کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس میں آغاز التہاب ہی سے مقام ملتہب پر تکثر شروع ہو جاتا ہے پھر مقام ماؤف تباہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف التہاب کی دوسری قسموں میں پہلے ساختیں ضائع ہوتی ہیں پھر التہاب مزمن ہونے کے بعد مقام ماؤف میں دانے دار ساخت کی افزائش شروع ہو جاتی ہے۔ ایسے امراض کو اصطلاح میں امراض حُبیبہ کہتے ہیں۔ چنانچہ دق، جذام، مرض توتی الجلدی، سراجہ اور آتشک وغیرہ امراض اسی قسم میں داخل ہیں۔ یہ مرض آتشک ایسا متعدی مرض ہے کہ اس میں آتشک کے جراثیم کی مخصوص سمیت عضو خاص یا دیگر مقامات پر لگ کر مقامی زخم پیدا کرتی ہے۔ پھر یہ سمیت خون میں سرایت کر جاتی ہے۔ والدین کے آتشکی ہونے کی وجہ سے مولود بھی اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ اس مرض کی مخصوص سمیت جس وقت عمومی حیثیت اختیار کرتی ہے تو اولاً قوت طبعیہ پر پھر قوت نفسانیہ پر پھر قوت حیوانیہ پر اثر انداز ہوتی ہے جن کے معادن جگر، دماغ اور قلب ہیں۔

مدت حصانت مدت حصانت کے لغوی معنی کسی جانور کے انڈے سینے کے زمانے کے ہیں۔ لیکن جدید طبی اصطلاح میں جراثیم کا جسم میں پرورش پانے کا زمانہ یا کسی مرض کے ابتداء تعدیہ سے اس کے ظاہر ہونے تک کا زمانہ مراد ہے۔ چنانچہ مرض آتشک کی میعاد ظہور دو سے چار ہفتے ہے۔ یعنی اسی دوران میں آتشک کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ عام طور پر تیسرے ہی ہفتے سے مقام خراش پر صلابت کے آثار ظاہر ہوتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اگر خارجی قطع و برید کے عمل سے صلابت کو علیحدہ کر دیا جائے یا آغاز مرض میں ہی سنکھیا کے مرکبات سے علاج شروع کر دیا جائے تو مرض نیست و نابود ہو سکتا ہے مگر گاہے قروح آتشکیہ میں صدیدی جراثیم کا تعدیہ ہو جاتا ہے یا قرحہ رخوہ (مجازی آتشک) بھی موجود ہوتا ہے تو اُس وقت زخم مندمل نہیں ہونے پاتا اور کچھ عرصے کے بعد زخم کی گہرائی میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔

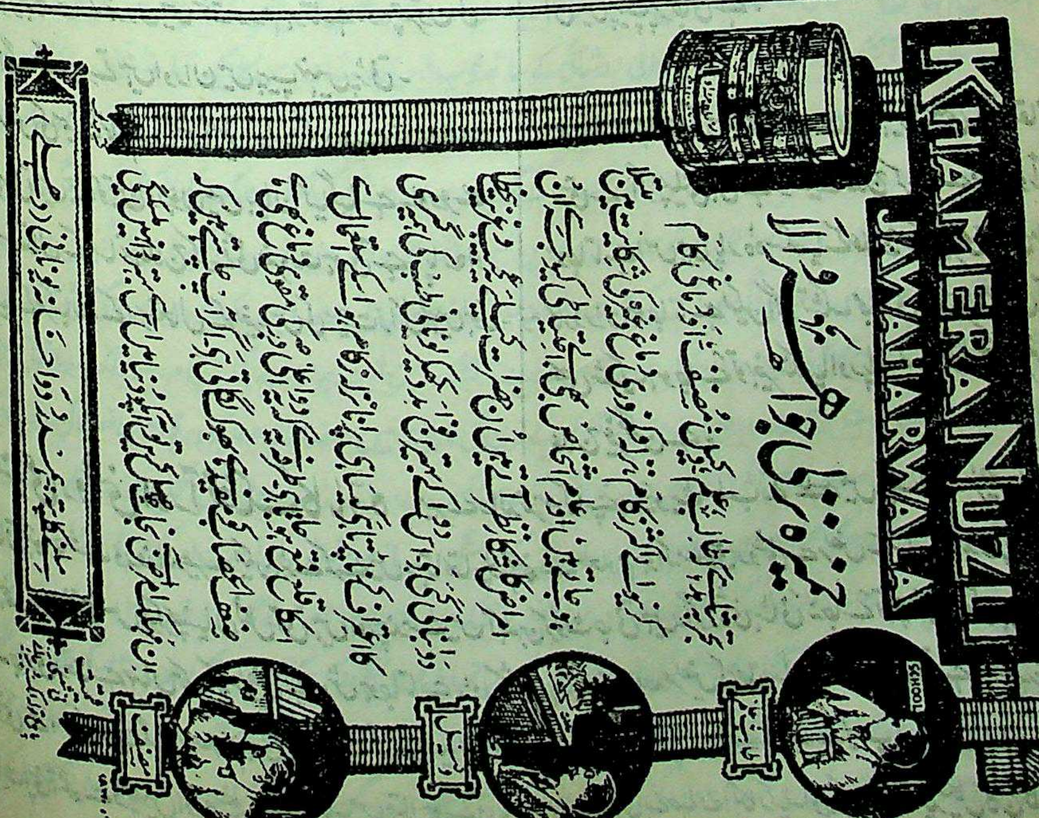

مزاحیہ

بخار

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب، چاند پوری

زمین کے لیے زلزلہ اور انسان کے لیے بخار ایک ہی حکم رکھتا ہے۔ زلزلے کے بعد کوئی چیز اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتی۔ پہاڑ سے لے کر رائی تک یا رائی سے لے کر پہاڑ تک ہر چیز یا تو فنا ہو جاتی ہے یا اپنے اصل مقام سے ہٹ کر کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ بخار میں بھی قریب قریب یہی حادثہ پیش آتا ہے یعنے آدمی بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ یا معمولی بخار کے بعد صحت کی نوبت بھی آتی ہے تو نہ دماغ اصل جگہ پر ہوتا ہے نہ عقل۔ اس لیے انسانیت کے نقوش عرصے تک غیر نمایاں سے رہتے ہیں۔ شکل وصورت کے لحاظ سے وہ چند دن تک زلزلے کے بعد کا کوئٹہ بلوچستان بنا رہتا ہے۔ دماغ میں عقل و فراست کے لیے جو گہرائی یا پنہائی مخصوص ہے وہاں "بھوک" مسلط ہو جاتی ہے۔ بھوک سے تھوڑی بہت جگہ بچتی ہے تو وہ چڑچڑے پن کے حصے میں آ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بخار کا مریض اچھا ہو جانے پر ہر وقت کھانے کی فکر میں رہتا ہے، یا غیظ وغضب کے عالم میں جامے سے باہر ہوتا ہے۔ بات بات میں غصہ، ہر وقت اور ہر آن غصہ، جب دیکھئے پیشانی پر بل پڑے ہوئے، جس وقت ملئے ناک بھوں چڑھی ہوئی، کھاتے پیتے وقت اس خصوصیت میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوا تو میٹھی بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ مگر مصیبت یہ پیش آتی ہے کہ سالن میں ہمیشہ نمک تیز ہو جاتا ہے۔ کبھی مرچیں اتنی زیادہ ہو جاتی ہیں کہ لقمہ زبان پر رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نکتہ چینی اور اظہارِ ناگواری کی یہ احمقانہ یا مریضانہ عادت اُس وقت اور بھی مضحکہ خیز ہو جاتی ہے، جب بخار کے بعد بے وقوفی کے سخت جوش میں مریض حلوے کا ایک چمچہ کھا کر بھی چیخ اُٹھتا ہے "اس میں نمک زیادہ ہو گیا!"

"بیٹا، یہ حلوا ہے اس میں نمک کا کیا کام؟"

"نمک نہیں، اماں، شکر کو کہہ رہا ہوں!"

"بیٹا، حلوے میں تو شکر ہی زیادہ ہوا کرتی ہے۔"

"اور گھی تو گویا حلوے میں ہوتا ہی نہیں؟"

"ہوتا کیوں نہیں، مگر تم ابھی کم زور ہو۔ جب خدا چاہے گا اور طاقت آئے گی تو گھی بھی زیادہ ہوا کرے گا۔"

بخار کے دوران میں مریض کے آس پاس رہنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اُنہیں آسانی سے برداشت کر لیا جاتا ہے۔ مگر کم زوری کے وقت ان نازک مزاجیوں کو برداشت کرنا سخت دشوار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ مریض کی طرف سے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ سب اس کو تن درست خیال کرتے ہیں۔ حالاں کہ واقعی طور پر بیماری کا اصل وقت یہی ہوتا ہے۔ اس وقت انسانیت کو بیماری لاحق ہوتی ہے جو بہر حال کافی خطرناک ہے۔ جسم اور عقل کی بیماری میں جو فرق ہے وہ سب پر ظاہر ہے۔ تن درستی قائم نہ رہنا صرف مریض کے لیے تکلیف دہ ہے اور عقل کا ٹھکانے نہ رہنا سب کے لیے خطرناک ہے۔ پھر بھی بخار کے طبی خطرات سے قطع نظر کر کے اگر کبھی خالص ادبی نقطۂ نظر سے اس پر غور کیا جائے تو بخار کا مریض ایک عمدہ قسم کا بولنے والا سینما معلوم ہوتا ہے۔ بخار جب تیز ہو جاتا ہے تو مریض میں باتیں کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ دورانِ خون کی تیزی اور روانی کے ساتھ ساتھ اس کی ساری قوتیں اُبھر آتی ہیں۔ اس بنا پر سنو سے اوپر والے بخار کا مریض مقرر بھی ہو جاتا ہے۔ اور شاعر بھی۔ سیاست دان بھی بن جاتا ہے اور قانون ساز بھی۔ حکیم بھی ہو جاتا ہے اور احمق بھی، ڈاکٹر بھی بن جاتا ہے اور مجروح بھی۔ کبھی تقریر شروع کر دیتا ہے، کبھی اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے رجز خوانی کا آغاز کر دیتا ہے۔ کبھی اساتذہ کے اشعار گنگنانے لگتا ہے اور طبیعت زیادہ رسا ہو جاتی ہے تو خود بھی شعر کہنا شروع کر دیتا ہے۔ سیاسی اور قانونی پیچیدگیوں کو سلجھانا اور حکمت وموعظت کے موتی بکھیرنا تو معمولی بات ہے۔ ادبی حیثیت سے دیکھئے تو یہ سب باتیں یکسر لطیف ولذیذ ہوتی ہیں اور ناقدانہ نگاہ سے ملاحظہ کیجئے تو حماقت کے علاوہ ان میں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ بخار کی حالت میں کسی کی بکواس پر تنقید کرنا بجائے خود حماقت ہے۔

عقلمندی تو یہی ہے کہ "ہذیان" اور جنون سے بھی قہقہوں کی صدائیں پیدا کی جائیں۔ حسنِ اتفاق سے ہم بخار کے ایک ہمہ داں مریض کو دیکھنے گئے تو اُس وقت وہ اپنے دشمنوں کے خلاف غصّے کا اظہار فرما رہے تھے۔ جب تک پردے کا اہتمام ہوا، مختلف قسم کی آوازیں آتی رہیں، جن سے ہم نے اندازہ کیا کہ مریض کو بخار سے زیادہ غصہ اور کوئی دماغی تکلیف ہے۔

"ان سے کہدو اپنی زبان کو قابو میں رکھیں، ورنہ جہنّم میں پہنچا دوں گا۔ میں عرصے سے خون کے سے گھونٹ پی رہا ہوں۔ اب معاف نہیں کروں گا۔ رواداری ختم ہوگئی۔ انسانیّت حد کو پہنچ گئی۔ تہذیب کا تو ذکر ہی کیا ہے!"

"ہم اندر پہنچے تو دماغی توازن کا امتحان کرنے کی غرض سے ہم نے کہا "السّلام علیکم"

بڑی مترنّم آواز میں فرمایا "وعلیکم السّلام یا شیرِ اسلام، اور برادرِ کرام!"

"مزاج شریف؟"

"آپ کا مزاج لطیف! —— ظریف، کثیف —— اور، اور!"

"کہیئے کیا حال ہے؟"

"اچھّا ہوں، آنکھیں ہوں تو دیکھ لیجئے، ورنہ کانوں سے سن لیجئے۔ پوچھ لیجئے اور جی چاہے تو کھا لیجئے، اچھا ذرا بیٹھئے، میں تقریر کرتا ہوں اگر سنیئے خوب کان کھول کر۔ ذرا بیٹھئے تو سب کچھ کہوں گا، ابھی تو تقریر سنیئے!"

"بہت اچھّا مگر ذرا مختصر ہونی چاہیئے!"

"مختصر کس جانور کا نام ہے۔ میں تقریر کرتا ہوں نہایت مفصّل اور جامع، سُنا آپ نے، بیٹھ جایئے میں حکم دیتا ہوں بیٹھیے۔"

"بہت اچھا بیٹھتا ہوں، مگر سامعین کی تعداد بہت کم ہے اس وقت ملتوی رکھتے تو اچھا تھا۔"

"میری تقریر ملتوی نہیں ہوسکتی کبھی نہیں ہوسکتی میں نے مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ آپ کی کیا حقیقت ہے میں جب بولتا ہوں تو وارنٹ کی بھی پروا نہیں کرتا۔"

"اور چپت کی؟"

"میں کسی کا خیال نہیں کرتا۔"

"مگر دردِ سر کا خیال تو کرنا ہی پڑے گا۔"

"کیسا دردِ سر میں تو اچھا ہوں!"

"پھر میرے دردِ سر کا لحاظ فرمایئے۔"

"نہیں، یہ نہیں ہوسکتا۔ تمہارے تو سر ہی ندارد ہے اچھا سنتے ہو جی، تقریر شروع ہوتی ہے —— صاحبان! صاحبان! —— یہ جنگ کیوں ہو رہی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یورپ میں آگ لگ جائے گی، سمندر خشک ہو جائیں گے۔ آسمان زمین کے نیچے دب جائے گا۔ کاغذ مہنگا ہو جائے گا۔ کتابیں چھپنا بند ہو جائیں گی۔ ایڈیٹروں اور ایجنٹوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ مضمون نگاروں کی شادیاں ہو جائیں گی اور میونسپل بورڈوں کے چیرمین ترکاریاں فروخت کیا کریں گے، —— اچھا چیرز!"

"بس ختم ہوگئی تقریر آپ کی؟"

"ہاں اب بھی نہ ہوئی دو گھنٹے سے بول رہا ہوں! تم بہرے تو نہیں ہو؟"

"بالکل نہیں —— اچھّا اب میں اجازت چاہتا ہوں!"

"کیسی اجازت، آپ نہیں جاسکتے!"

"کیوں؟"

"ہمارا حکم!"

"میں آپ کا حکم نہیں مانتا!"

"اچھا تو چلے جانا مگر ایک شعر سُن لو۔"

"نیا یا پُرانا؟"

"بالکل نیا، ابھی کا کہا ہوا۔"

"بخار میں شعر نہیں کہتے چُپ رہیے۔"

"کیوں؟"

"سر میں درد ہونے لگتا ہے۔"

"اور شعر نہ کہنے سے پیٹ دُکھنے لگتا ہے۔"

"لیکن سر کے مقابلے میں پیٹ کی اہمیت کم ہے۔"

"نہیں، پیٹ میں بچہ ہوتا ہے!"

"اور سر میں عقل ہوتی ہے!"

"عقل سب کے تو نہیں ہوتی۔"

"اور بچہ سب کے پیٹ میں کہاں ہوتا ہے؟"

"اچھا سنیئے ——— معلوم نہیں کیوں!"

"کیا شعر ہو گیا؟"

"جی ہاں ہو گیا، اچھا تو سبحان اللہ ——— خوب مطلع ہوا۔ اور سنیئے،

لرزے سے بخار آگیا معلوم نہیں کیوں؟
اور آپ پلاتے ہیں دوا معلوم نہیں کیوں؟"

"اچھا اب تکلیف نہ فرمائیے میں جا رہا ہوں۔"

"آپ نہیں جا سکتے!"

"میں بالکل جا رہا ہوں۔"

"اچھا ذرا تو بیٹھیے"

"وعدہ کیجئے اب کوئی شعر آپ نہ کہیں گے۔"

"شعر تو کہوں گا"

"تو پھر میں ضرور جاؤں گا!"

"اچھا تو جائیے ——— دفع ہو جائیے، چلے جائیے، نکل جائیے!"

بڑی مشکل سے ہم اس "لسان الشور" سے جان بچا کر بھاگے۔ باہر نکلے تو صاحب زادے دوڑتے ہوئے آئے اور پوچھنے لگے "ابا کا کیا حال ہے؟"

"بخار بہت تیز ہے۔ ہذیان ہو رہا ہے۔"

"ہذیان، نہیں صاحب ہذیان نہیں ہے۔ وہ تو بالکل اپنے حواس میں ہیں!"

"حواس میں ہوتے تو شعر کیوں کہتے؟"

"شعر کہنا تو بدحواسی کی علامت نہیں۔ ہمارے دادا صاحب مرحوم نے تو عمر بھر شعر کہے ہیں۔"

"پھر ان کی وفات بھی مرض "دق" میں ہوئی ہوگی؟"

"نہیں آخر عمر میں پاگل ہو گئے تھے!"

"سبحان اللہ، پھر تو وہ فطری شاعر تھے!"

"اچھا اب کیا کرنا چاہیئے؟"

"ٹھنڈے پانی میں تولیا بھگو کر عین "مرکزِ اشعار" یعنے پیشانی پر رکھتے رہیئے!"

"کب تک یہ عمل کرتا رہوں؟"

"جب تک آپ کے والد صاحب شعر کہتے رہیں"

"بخار کم ہونے کی کیا علامت ہی؟"

"جب بخار کم ہو جائے گا تو وہ شعر کہنا بند کر دیں گے"

تقریباً ۹ بجے صاحب زادہ بلند اقبال پھر آئے اور فرمانے لگے "اب والد صاحب بالکل خاموش ہیں"

"یعنے شعر گوئی بند کر دی؟"

"جی ہاں، جب سے آپ آئے ہیں کوئی پندرہ بیس اشعار ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد سو گئے!"

"بہت اچھا ہوا —— مگر یہ تو فرمائیے آپ نے ان اشعار کو قلمبند تو نہیں فرمایا"

"جی نہیں، مگر دو چار شعر مجھے یاد ضرور ہیں"

"مہربانی فرما کر صبح تک انہیں بھول جائیے گا"

"کیوں؟"

"محض اس لیے کہ اخبار کا کوئی ایڈیٹر آپ سے انہیں حاصل کر کے چنگاریوں، شعلوں، یا "حمیات" کے عنوان سے شائع نہ کر دے"

تین چار روز میں بخار بالکل رفع ہو گیا اور اس کی جگہ مریض پر چڑچڑے پن کا بھوت سوار ہوا تو انہوں نے غذاؤں کی بدمزگی پر خفا ہونے کی جگہ رسائل کے مطبوعہ کلام پر تنقید شروع کر دی۔ ایک روز بیٹھے ہوئے دنیا بھر کے شاعروں کو برا بھلا کہہ رہے تھے "کم بخت نے کیا جھک مارا ہے۔ یہ بھی کوئی محاورہ ہے، کیا بے تکی بات ہی۔ کیسی اَن مل بے جوڑ ترکیب ہے۔ یہ تو ایک ہی اڑان میں غالب کا جانشین بننا چاہتا ہے"

ہم نے کہا "اس مصرع کے متعلق آپ کی کیا رائے ہی؟

لرزے سے بخار آگیا معلوم نہیں کیوں؟"

انہوں نے معنی خیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرمایا "یہ کس نے کہا ہے؟"

"آپ نے!"

ہنس کر بولے "بخار میں کہہ دیا ہوگا"

"بخار تو اور شاعروں کو بھی آتا ہوگا؟"

"کیوں نہیں"

"پھر ان سب غریبوں کو معاف فرما دیجئے"

مضمون طویل ہو گیا اور اب تک بخار کی ایک نیم ادبی قسم کا تھوڑا سا تذکرہ ہو سکا۔ بخار کی بہت سی دلچسپ قسمیں تشنۂ بیان رہ گئیں مثلاً سیاسی بخار، اقتصادی بخار، عشق کا بخار، ہمدردی کا بخار، دل کا بخار وغیرہ۔ مگر کچھ بھی ہو اس موقعے پر، جب کہ روس اور فن لینڈ میں بھی معمولی معمولی مطالبات کی بنا پر طفلانہ جنگ شروع ہو گئی ہے اور کاغذ کی گرانی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ایڈیٹروں کو عام طور سے "اقتصادی بخار" کی باری آنے لگی ہے، سیاسی بخار کو نظر انداز کر دینا امنِ عالم کو خطرے میں ڈالنا ہے۔

مدعا یہ ہے کہ وہ بخار جسے صرف بیماری کہا جا سکتا ہے زیادہ سے زیادہ ہذیان یا موت پر ختم ہو جاتا ہے لیکن سیاسی بخار نہ موت پر ختم ہوتا ہے نہ ہذیان پر۔ اور اس میں ہمیشہ دنیا کے بڑے بڑے آدمی مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ سیاسی بخار کا ہذیان وہ حملہ ہے جو قوی اور طاقتور ملک کی طرف سے کسی کم زور اور بے کس ہمسایہ ملک پر ہوتا ہے۔ اور اس کی موت اس اثر و اقتدار کا فقدان ہے جو سیاسی بخار کی بدولت کسی ملک میں پیدا ہو چکا ہو۔ پہلے بخار کی یہ قسم متعدی نہ تھی۔ مگر جدید تجربات کی رُو سے یہ بخار خطرناک طور پر پھیل کر دوسروں کو لگ جاتا ہے۔ چناں چہ ہٹلر پر سیاسی بخار کا حملہ ہوا اور اُنھوں نے اپنی ہذیانی تقریروں کے ساتھ ہی پولینڈ پر جارحانہ پیش قدمی فرمادی تو روس کے امن دوست اور شراکت پسند فرمانروا نے بھی بہ نظرِ انصاف پولینڈ کے ایک بے کار سے حصّے پر قبضہ کر لیا۔ مگر نامعلوم طور پر سیاسی بخار کے جراثیم انھیں چمٹ گئے اور تھوڑی مُدّت گزرنے پر ہی فن لینڈ کا حادثہ پیش آ گیا۔ ویسے تو کلام الملوک، ملوک الکلام ہوتا ہے۔ اس لیے ہذیان الملوک، ملوک الہذیان ہونا چاہیئے۔ مگر اس ہذیان کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ہمیں مضمون نگاری، چائے نوشی، پان خوری اور اسی قسم کی تمام "نوشیاں" اور "خوریاں" ترک کرنی پڑیں گی اور اس کی تمام تر ذمّے داری اس "بخار" پر ہو گی۔ لہذا تمام "بخار دالوں" کا فرض ہے کہ وہ ہر کام چھوڑ کر اس وقت "سیاسی بخار" کی طرف متوجہ ہوں اور کوئی ایسا ٹیکا ایجاد کریں کہ جن سلطنتوں کے پاس بموں اور ہوائی جہازوں کی کثرت ہو کم سے کم وہ تو اس کے حملے سے محفوظ رہیں۔

تمباکو

از جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری طبیب سرکاری مفصلات بھوپال

لگاؤ منہ سے نہ تم زینہار تمباکو   پیو نہ اس کو بُری شے ہے یار تمباکو
نہ اس کے پینے میں لذت نہ اسکی کھانے میں   بہر طریق ہے ناخوش گوار تمباکو
دھوئیں کو دیکھ کے لگتی ہے جب طلب اسکی   تو دل کو کرتا ہے بے اختیار تمباکو
غذا کے بعد کوئی اس کا شوق رکھتا ہے   پسند کرتا ہے کوئی نہار تمباکو

اگرچہ باد و بواسیر میں مفید ہے یہ   مگر ہے باعثِ سَدر و دُوار تمباکو
عروقِ قلب کو یہ سخت و تنگ کرتا ہے   مضرتوں کا ہے سرمایہ دار تمباکو
ہمیشہ آتی ہے بُو حقہ نوش کے منہ سے   نکالتا ہے دہن سے بخار تمباکو
یہ تجربہ ہے کہ جاتے رہیں گے ہوش و حواس   پئیں گے آپ اگر بار بار تمباکو
یہ زہر ہاتھ سے اپنے پیو نہ بھر بھر کر   کرو نہ بہرِ خدا زہر مار تمباکو
بہت ہی قابلِ افسوس اُنکی حالت ہے   جو لوگ پیتے ہیں لیل و نہار تمباکو
توے کی ایک چلم بھر کے صبح کو احسن
بنا رہا ہے تمہیں بے قرار تمباکو

معلومات

مُرغّن غذائیں اور ذیابیطس

آئندہ ڈاکٹر لوگوں کو اس قسم کا مشورہ دیا کریں گے کہ مرغّن غذاؤں سے پرہیز کر کے ذیابیطس سے اپنی حفاظت کرو۔ ڈاکٹر ریجینالڈ ، ای ہیسٹ ، ڈاکٹر جیسی ردآوٹ اور پروفیسر ، سی ، ایچ بیسٹ کی تحقیقاتوں نے ذیابیطس کے متعلق یہ تازہ حقائق دریافت کیے ہیں۔

ڈاکٹر اب بھی لوگوں کو یہ مشورہ دیا کرتے ہیں کہ اپنا وزن بڑھانے سے باز رہیں اور ذیابیطس کا خطرہ مول نہ لیں۔ کیوں کہ یہ مشاہدے میں آچکا ہے کہ اوسط سے زیادہ وزن کے آدمی اس مرض میں بہ آسانی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر جدید ترین تحقیقاتوں کے مطابق لوگوں کے لیے ایسی غذاؤں کی فہرست تیار کی جائے جو جسم کا وزن گھٹادیں تو اس میں مٹھائیوں اور نشاستے دار غذاؤں کے مقابلے میں مرغّن چیزیں زیادہ کم کی جائیں گی۔

ٹورنٹو کے ان محققین نے دریافت کیا ہے کہ جن غذاؤں میں چربی یا روغن کا جزو زیادہ ہوتا ہے اُن کے کھانے سے بانقراس (لبلبہ) کی رطوبت انسیولن کی مقدار بہت گھٹ جاتی ہے۔ بانقراس میں انسیولن کی کمی ہی ذیابیطس پیدا ہو جانے کا باعث ہوتی ہے ایسی غذائیں جن میں شکر یا نشاستہ آلود چیزیں بہ کثرت تھیں جانوروں کو کھلائی گئیں تو بانقراس کی رطوبت میں انسیولن کی کمی رونما نہ ہوئی۔

روہوں کا نیا علاج

سینکڑوں سال سے طبیب اس تلاش میں سرگرداں تھے کہ اُس موذی مرض کا کوئی علاج دریافت کریں جس کی وجہ سے ایشیا ، جنوب مغربی یورپ اور جنوبی امریکہ کے لاکھوں انسانوں کی بینائی زائل ہو جاتی ہے اور پپوٹے سوج کر بدشکل ہو جاتے ہیں۔ کیلیفورنیا میں بحرالکاہل کی سائنس کانگریس کے اجلاس کے موقع پر ڈاکٹر فلپس تھایجسن نے اعلان کیا کہ "سلفانل ایمائیڈ" روہوں کی ایک نہایت موثر دوا ہے۔ ڈاکٹر تھایجسن نے جب روہوں کے مریضوں کی دو بڑی جماعتوں کو سلفانل ایمائیڈ کی گولیاں کھلائیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ شفا کامل یا کم سے کم حیرت انگیز حد تک افاقہ مریضوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں ظاہر ہوا۔ صرف ایسے مریضوں میں جن کا مرض بہت ہی بڑھ گیا تھا گئی ہوئی بینائی سلفانل ایمائیڈ سے واپس نہ آسکی۔

جب آپ کسی مریض سے ملنے کے لیے جائیں

جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے جائیں تو بچوں کو ہرگز ہمراہ نہ لے جائیں، خواہ یہی اندیشہ کیوں نہ ہو کہ وہ گھر پر چیختے رہیں گے۔ اپنے کپڑے بدل کر جائیے، خواہ آپ صبح ہی کو کپڑے بدل چکے ہوں۔ مریض سے نہ تو مصافحہ کیجیے اور نہ اسے پیار کرنے کے لیے اپنا منہ اس کے منہ کے قریب لے جائیے۔ خوب یاد رکھیے کہ مریض کا بستر آپ کی کرسی نہیں ہے اور بھول کر بھی اس پر نہ بیٹھیے۔ مریض کے متعلق اسپتال والوں سے کسی خاص رعایت کے طلب گار نہ ہوئیے۔ ملاقات کے جو اوقات مقرر ہوں اُن کی پابندی سختی کے ساتھ کیجیے۔ مریض سے نرمی اور آہستگی سے گفتگو کیجیے۔ ایسی باتیں کیجیے جن سے اس کا دل خوش ہو۔ خانگی جھگڑوں یا کاروبار کی الجھنوں کا کوئی ذکر نہ آئے۔ مریض کے کھلانے پلانے کے لیے کوئی ایسی چیز چھپا کر نہ لے جائیے جس کے کھانے کی اجازت طبیب نے اسے نہ دی ہو۔ مریض سے بہت سے سوالات پوچھ کر اسے پریشان نہ کیجیے۔ بہتر یہی ہے کہ خود باتیں کرنے کی بجائے مریض ہی کو بولنے دیا جائے اگر وہ بول سکتا ہو اور بولنے کو اس کا جی بھی چاہتا ہو۔ مریض کے سامنے ایسی جگہ بیٹھیے، جہاں وہ آپ کا چہرہ آسانی سے دیکھ سکے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ازراہ کرم بہت دیر تک مریض کے پاس نہ بیٹھیے۔

بچے جو سوتے میں پیشاب کر دیتے ہوں

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بچے کی اس عادت کا کسی دوسرے سے تذکرہ نہ کیجے

کے سامنے نہ کرنا چاہیئے۔ اگر آپ اس کی اس کمزوری کی طرف سے بے پروائی اختیار کریں گے تو اکثر و بیشتر حالات میں اس کی یہ عادت خود بہ خود بہ تدریج دور ہو جائے گی۔ لیکن اگر خود بہ خود دور نہ ہو تو اپنے آپ کچھ کرنے کی بجائے کسی ماہر فن سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیئے کہ جب بچہ سونے کے لیے لیٹے تو اس کا بستر گرم ہو، اور سونے کو جاتے وقت کوئی چیز اسے پینے کے لیے نہ دیجئے۔ اگر ممکن ہو تو بستر کی حفاظت کی غرض سے میکنٹاش کی چادر کا ایک ٹکڑا بچے کے نیچے بچھا دیا جائے۔

وجعِ مفاصل التہابِ مفاصل کے متعلق جسے عام طور پر گٹھیا کہا جاتا ہے، آج کل بہ کثرت مختلف تدابیر علاج شائع ہو رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں علاج کے متعلق بہت کچھ ترقیاں ہوئی ہیں۔ اب ڈاکٹر گٹھیا کے مریض کو دیکھتے ہی مایوسانہ انداز میں ناک بھوں نہیں سکیڑتے۔ اور اب عام طور پر ماہرین اپنے مریضوں کو یہ ہدایت کرتے ہیں کہ شفایاب ہونے کی اُمید رکھیں۔ اس زمانے میں گٹھیا کے علاج کا یہ ضروری جزو ہے کہ مریض خوش و خرّم رہنے کی عادت ڈالے اور اپنے دل کو ہر قسم کے غم و فکر سے آزاد رکھے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ علاج مریض کو اپنے کرنے کا ہے

جسمانی اور دماغی آرام دونوں مریض کی شفایابی کے لیے بسا ضروری ہیں، ایک مشہور ماہر فن ڈاکٹر والٹر بور اکا قول ہے کہ گٹھیا کے التہابِ مفاصل میں مریض کے لیے آرام اسی قدر ضروری ہے کہ جس قدر دق کے مریض کے لیے۔ بالکل تپ دق کے مریضوں کی طرح وجعِ مفاصل کے مریضوں کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بستر میں قید کر دیئے جائیں، اور آہستہ آہستہ ایک عرصۂ دراز میں اپنی معمولی زندگی شروع کریں۔

جہاں تک اِن تمام دواؤں کا تعلّق ہے جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وجعِ مفاصل میں بے حد مفید ثابت ہوئی ہیں، یہ چیز فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ گٹھیا کے مریض خود ہی کچھ عرصے تک صاحبِ فراش رہنے کے بعد کچھ عرصے کے لیے بہت اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس لیے قدرتی طور پر وہ ان دواؤں کی بہت تعریف کرتے ہیں کہ جن کے استعمال کے دوران میں ان کی حالت بہتر ہونے کا زمانہ آ جائے۔ اور خیال کرتے لگتے ہیں کہ بالآخر اکسیر دستیاب ہو گئی۔ لیکن اطبّا ان اکسیروں کی قدر و قیمت سے بہ خوبی واقف ہوتے ہیں اور وہ منتظر رہتے ہیں کہ کب اور کونسی دوا سے یہ افاقے کا زمانہ طویل ترین ہو جاتا ہے اور تب اس دوا کے افادے کے متعلق کوئی رائے قائم کرتے ہیں۔

اگر ایسے مریضوں کا جن میں وجعِ مفاصل کی طرف میلان پایا جاتا ہے، علاج ابتدا ہی میں شروع کر دیا جائے تو اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ مرض پر قابو پا لیا جا سکتا ہے۔ یعنے یہ کہ مرض کو اس قدر شدّت اختیار کرنے سے روک دیا جا سکتا ہے کہ مریض کا کوئی جوڑ بے کار اور اس کی وجہ سے مریض لنگڑا لولا یا اپاہج ہو جائے۔

جلق کی عادتِ بد بدقسمتی سے اس قسم کی عادت ہمارے نوجوان طبقے میں روز بروز عام ہوتی جا رہی ہے یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکیاں بھی اب اس وبا کا شکار ہو گئی ہیں۔ اس کی ذمّے داری یا تو والدین پر عاید ہوتی ہے جو مناسب وقت پر اپنے بچّوں کو صحیح صنفی تعلیم نہیں دیتے۔ یا پھر مدرسوں کے اُستادوں پر جو اپنے فرض سے غفلت کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ ماں باپ یہ تو گوارا کر لیتے ہیں کہ ان کی اولاد کی زندگی برباد ہو جائے۔ لیکن ایک ذرا سی جھوٹی شرم کا توڑنا گوارا نہیں کرتے جو انہیں اپنے بچوں سے اس قسم کی گفتگو کرتے وقت آتی ہے۔

جلق سے صرف جسمانی نقصان ہی نہیں پہنچتا۔ بلکہ یہ انسان کے اخلاق کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ مجلوق کی قوّتِ عمل اس کے اعصاب میں سے کھنچ جاتی ہے اور اس کی دماغی قابلیت نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی شرف دور ہو کر مجلوق ایک پست اور ذلیل حیوان رہ جاتا ہے کہ جس کی صورت آدمی جیسی ہو۔

جسمانی علاج کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مناسب تدابیر سے بدقسمت مریض کے خیالات کی اصلاح کی جائے اس کا زاویۂ فکر تبدیل کیا جائے۔ سینما اور اس قسم کی تمام دوسری چیزوں سے احتراز کامل کا مشورہ دیا جائے۔ جو صنفی قوتوں میں تحریک پیدا کرتی ہیں مریض کے لیے پاکیزہ خیال لوگوں کی صحبت فراہم کی جائے

اسقاط کا علاج جرمنی کے طبیب پروفیسر سیلہیم نے حال ہی میں ایک مقالہ لکھا ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ اسقاط کی عادت اگر پڑ جائے تو حاملہ عورت کے سیرم کے انجکشن کیے جائیں۔ لیکن ایک دوسرے طبیب ڈاکٹر شینک نے چند تجربے کرنے کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ حاملہ عورت کا سیرم غدہ درقیہ کے عمل کو تیز کر دیتا ہے۔ مضمون نگار نے ان دونوں باتوں کو پرکھا ہے وہ لکھتا ہے کہ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ عادتاً اسقاط حمل غدہ درقیہ کے فعل کی کمی کے باعث سے ہوتا ہے۔ اس لیے یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سیرم غدہ درقیہ کو واسطے سے جسم کو اثر پذیر کرتا ہو۔

سب سے چھوٹا آدمی دنیا کا سب سے چھوٹا آدمی مدراس میں ہے جس کا نام اوبالا راؤ ہے اس کا قد صرف دو فٹ اور چھ انچ ہے اور وزن صرف ۱۹ پونڈ ہے۔ اس کی عمر ۳۱ سال ہے اور پچھلے دس سال میں وہ صرف ایک انچ بڑھا ہے۔

زنجبار کے مسالے زنجبار تمام دنیا میں اپنی لونگوں کے باعث مشہور ہے۔ اس کے ایک سابق سلطان کو یہ عجیب بات سوجھی کہ تمام جزیرے کے ناکارہ اور بے کار درختوں اور نباتات کو خارج کر دیا جائے۔ چناں چہ ہزاروں درخت کاٹ ڈالے گئے۔ بس پھل دار اور خوب صورت درختوں کو چھوڑ دیا گیا۔ کٹے ہوئے درختوں کی جگہ نئے پیڑ لگائے گئے اس کٹائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب اس جزیرے میں سوائے کارآمد درختوں کے اور کوئی فالتو درخت نہیں پایا جاتا۔ اب ہر جگہ پھل دار درخت اور دیگر کارآمد درختوں کی کثرت ہے۔ اگر آپ پھل خریدنا چاہیں تو پانچ روپے مہینہ دے جایئے، مالی ہر طرح کی ترکاریاں اور پھل آپ کے گھر پر پہنچا دیا کرے گا اور آپ کے نام میں پھل دار درخت بوئے جائیں گے۔ مسالے اس جزیرے میں کثرت سے بوئے جاتے ہیں بالخصوص لونگ کہ اگر ہوا چل رہی ہو تو لونگوں کی مستانہ خوش بو سمندر میں میلوں دور سے سونگھی جا سکتی ہے۔ زنجبار کا جزیرہ بہت دیر میں دکھائی دیتا ہے مگر مسالوں کی خوش بو سے لوگوں کا دماغ پہلے ہی معطر ہو جاتا ہے۔

کاربن ڈائی اوکسائڈ اور بارش کاربن ڈائی اوکسائڈ کو، جو سائنٹی فک دنیا کا ایک مشہور عنصر ہے۔ لوگ سوکھی برف (ڈرائی آئس) کہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بہتر ہے کہ کاربن ڈائی اوکسائڈ بنانے والی فرموں نے اسے یہ تجارتی نام بخشا ہے۔ اس گیس سے یوں تو اور بہت سے کام لیے جاتے تھے، مگر اب اسے بارش برسانے کے لیے بطور ایک مددگار کے بھی استعمال کیا جانے لگا ہے چناں چہ جرمنی میں اس کے تجربات بہت وسیع پیمانے پر جاری ہیں اور بارش کو مصنوعی طریقوں سے زمین پر لانے کے لیے بہت تیزی کے ساتھ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ بادلوں کے اوپر "سوکھی برف" ہوائی جہازوں کے ذریعے سے بکھیری جائے۔ چناں چہ اس کا تجربہ بھی ہالینڈ میں کیا گیا۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۱۹۳۸ء میں زوئیڈر زی (ہالینڈ) کے علاقے میں ہوائی جہازوں کے ذریعے سے کاربن ڈائی کی ایک کثیر مقدار بادلوں پر برسائی گئی، جس کے اثر سے بادلوں میں گرمی پیدا ہوئی اور وہ نیچے اترنے لگے اور تھوڑی دیر میں بارش شروع ہوگئی۔ تمام علاقہ جل تھل ہوگیا۔ اس موقعے پر ۵۶ من (دو ٹن) "خشک برف" برسائی گئی تھی۔

ہمدرد کا منجن ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کے لیے مفید ہے۔ دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے۔ لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں، دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوش بودار اور خوش رنگ ہے اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے

قیمت:۔ فی شیشی صرف آٹھ آنے۔ (۸/)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

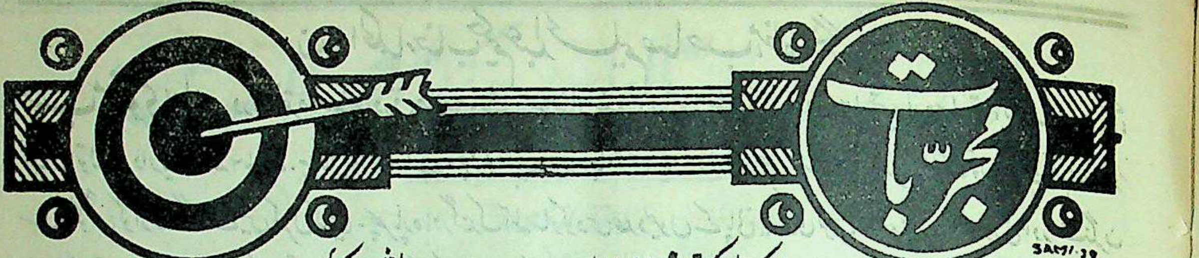

مجربات

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی، کوئلور

اکسیر جریان نمبر ۱ کباب چینی، مغز تخم خربزہ ہر ایک نو ماشے، ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی ہر ایک ایک تولہ، ثعلب مصری، مغز بہدانہ شیریں، تخم کشنیز مقشر، بہمن سفید، طباشیر کبود، بیج بند، تخم اٹنگن، شقاقل مصری، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشے، سبوس اسپغول ۱۰ تولے، مغز تخم تمر ہندی مقشر ۳ تولے، شکر سفید ہم وزن ادویہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۹ ماشے سے ایک تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد :- جریان سوزاکی کے لیے یہ نسخہ میں اکثر استعمال کرتا رہتا ہوں۔ مزاج کی مناسبت سے بے حد مفید ہوا کرتا ہے۔

اکسیر جریان نمبر ۲ ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی، مغز بہدانہ شیریں، الائچی خورد، پکھان بید، اصل السوس مقشر، تال مکھانا، طباشیر کبود، کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ، مصری سب کے برابر۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ۶ ماشے ہمراہ لسّی خام۔

فوائد :- مخلوق کے جریان کے لیے میرے خیال میں ایسا ارزاں اور مفید نسخہ مشکل سے ملے گا۔

اکسیر جریان نمبر ۳ شقاقل مصری، تودری زرد، تودری سُرخ، تودری سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید، برگ ببول، پھلی ببول، گوند ببول، گل ببول، ستاور، تخم اٹنگن، بیج بند، موچرس، ثعلب مصری ہر ایک ۶ ماشے، تخم تمر ہندی مقشر ۳ تولے۔ شکر سفید سب کے برابر۔ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۷ ماشے ہمراہ شیر گاؤ خالص۔

فوائد :- پُرانے جریان کے لیے بلغمی مزاج حضرات میں یہ نسخہ بے حد مفید اور مجرب ہے۔ ع کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی

لذیذ چورن نمک سیاہ، نمک لاہوری ہر ایک ۲۰ تولے، زیرہ سیاہ مدبّر پانچ تولے، زیرہ سفید مدبر ۲۰ تولے، فل فل سیاہ ۵ تولے، نمک مدار، نمک ترب ہر ایک ۶ ماشے، ٹاٹری ۵ تولے، نبات سفید دو سیر۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔

فوائد :- لذیذ ہونے کے علاوہ یہ چورن معدے اور جگر کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

عجیب و غریب کشتہ سم الفار سفید، خاکستر خرمہرہ زرد ہر ایک چار تولے کو آب برگ شلجم سرخ ۱۶ تولے میں کھرل کریں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے تو قرص بنا کر سائے میں خشک کریں اور شلجم گلابی میں خلا کر کے قرص بھر دیں۔ پھر حسب معمول گِل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔

(**نوٹ**) اس کشتے کو صرف اطبا ہی استعمال کرا سکتے ہیں۔ عوام خود اس کا استعمال طبیب کے مشورے کے بغیر نہ کریں۔

بدرقے :- (۱) سل و دق میں خمیرہ خشخاش کے ساتھ (۲) دمہ یا ضیق النفس میں شہد کے ہمراہ (۳) فالج لقوے وغیرہ میں منقّے میں رکھ کر، کبوتر، تیتر یا بٹیر کی یخنی کے ہمراہ (۴) امراض معدہ میں جوارش جالی نوس یا معجون فلاسفہ کے ہمراہ۔ (۵) سنگرہنی و اسہال کبدی میں جوارش آملہ کے ہمراہ (۶) درد گردہ وغیرہ میں شربت بزوری کے ساتھ۔ (۷) ذیابیطس میں جوارش مصطگی بہ نسخہ کلاں کے ساتھ۔ (۸) سلسل البول میں سفوف کندر کے ساتھ۔ (۹) پتھری وغیرہ کے لیے شربت بزوری کے ہمراہ۔ پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کر دیتا ہے۔ (۱۰) قوت باہ کے لیے بیضۂ مرغ نیم برشت کے ہمراہ یا جوارش جالی نوس کے ہمراہ۔

نوٹ :- تازہ اور صاف مفردات اور صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات درکار ہوں تو ہمدرد دواخانہ یونانی، لال کنواں، دہلی سے منگائیے

زبدۃ الحکماء جناب حکیم عبدالحلیم صاحب، مظفر نگر

حب مقوی باہ ورق نقرہ ۶ ماشے، ورق طلاء ۶ ماشے، سم الفار سفید ۳ ماشے، شنگرف رومی ۶ ماشے، پارہ ۶ ماشے، گندک آملہ سار ۶ ماشے، سہاگہ ۱ تولہ، مروارید ناسفتہ ۶ ماشے، ہڑتال ورقی ۶ ماشے، جوز بوا ایک تولہ، جاوتری ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، عقرقرحا ایک تولہ۔ پہلے سم الفار اور سہاگے کو گھی کوار کے گودے میں کھرل کریں۔ پھر پارہ اور گندک آملہ سار کو دس عدد لیموں کے پانی میں کجلی کریں۔ بعد میں ہڑتال ورقی اور شنگرف کو لہسن کے آدھ پاؤ پانی میں پیس کر باقی دوائیں شامل کرکے خوب باریک پیس لیں۔ اور آب ادرک ۲۰ تولے اور شیر برگد ۵ تولے میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک سے دو گولیوں تک گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- کمزوری اور سستی کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے۔ چہرے کی رنگت کھولتی ہے۔ مقوی باہ اور ممسک ہے۔ مادہ آتشک کو بدن سے دور کرتی ہے۔

جناب حکیم غنی محمد صاحب، بھوپال

روغن پوست ناریل ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۳۹ء کے صفحہ ۳۷ پر داد کا ایک نسخہ درج ہے۔ اس میں ناریل کے اوپر کی لکڑی کا روغن کشید کرنا تحریر ہے۔ ظاہر میں تو یہ ایک معمولی بات ہے۔ لیکن جب تک ترکیب نہ بتائی جائے روغن کشید نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ فلاحِ عام کے لیے میں ترکیب درج ذیل کرتا ہوں:-

ناریل کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں پھر کوری ہانڈی میں پہلے ایک پیالی رکھیں۔ اس پیالی کے چاروں طرف یہ ٹکڑے ڈالیں اوپر سے سرپوش اُلٹا رکھ کر ہانڈی کو بند کریں۔ کناروں پر آٹا لیس دیں۔ پھر اسے آگ پر چڑھائیں۔ سرپوش میں پانی ڈال دیں۔ آگ کی گرمی سے تیل نکل کر پیالی میں آجائے گا۔ جب تیل نکلنا شروع ہوگا تو بھاپ آٹے کو توڑ دے گی اور تیل کے ذرے بھی بھاپ کے ساتھ باہر نکل آئیں گے۔ پھر فوراً سرپوش کھول کر جس قدر تیل پیالی میں ہو شیشی میں انڈیل لیا جائے۔ پھر پیالی کو ہانڈی میں رکھ کر اور سرپوش بند کرکے ہانڈی کو آگ پر چڑھا دیں بتدریج یہی عمل کریں۔ جب تمام تیل نکل آئے گا تو ٹکڑے جل جائیں گے۔

فوائد:- یہ تیل اڑتا بہت زیادہ ہے۔ اس لیے شیشی کو خوب مضبوط بند رکھیں۔ روئی کی پھریری سے صبح و شام لگائیں۔ لیکن لگانے سے پہلے جنگلی کنڈے (اپاچک دستی) سے مقام ماؤف کو کھجلا لیا کریں۔ اس روغن سے خاصی سوزش تین چار منٹ کے لیے ہوتی ہے۔ صدہا مریضوں پر جو یونانی اور ڈاکٹری علاج سے مایوس ہوگئے تھے، اس تیل کا استعمال کیا گیا۔ الحمدللہ سب صحت یاب ہوگئے۔

داد کے لیے مذکورہ نسخے میں نیلے تھوتھے کا اضافہ خطرناک صورت پیدا کر سکتا ہے۔ مزید برآں محترم حکیم صاحب نے مقدار نہیں تحریر فرمائی۔

نسخوں کی تصدیق

(۱) سفوف اکسیر النساء کا نسخہ، جو ہمدرد صحت بابت ماہ نومبر ۳۹ء کے صفحہ ۳۹ پر جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب کا شائع ہوا ہے بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید ثابت ہوا۔ خداوند کریم سید صاحب کو جزائے خیر دے کہ اُنھوں نے ایسا مجرب نسخہ شائع کردیا۔

(۲) کشتہ قلعی خاص جو ہمدرد صحت بابت ماہ اکتوبر کے صفحہ ۳۰ پر جناب حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی کی طرف سے شائع ہوا ہے، بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید پایا۔

(۳) طلسماتی مرہم جس کا نسخہ ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۳۹ء کے صفحہ ۳۷ پر جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ صاحب خار نے شائع کیا ہے، تجربے میں لکھے ہوئے فائدوں کے مطابق پایا۔

(حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی)

رسالہ ہمدرد صحت بابتہ ماہ اکتوبر ۳۹ء کے صفحہ ۳۲ پر سفوف کرامت کا نسخہ، جو حکیم یٰسین خاں صاحب کی طرف سے شائع ہوا، ایک لاجواب چیز ہے۔ ایک عورت ماہواری کے سخت درد میں مبتلا تھی میں نے اسکو دو پڑیاں بنا کر دیں لیکن ایک ہی پڑیا کے استعمال سے [illegible] ناظرین اس نسخے کو نوٹ کرلیں۔ (درگا پرشاد، متھرا)

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

سلسلے کے دیکھیے ہمدرد صحت بابتہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء

(حقوق محفوظ ہیں)

ازجناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ الگزر برومو فارم

نسخہ:۔ بردموفارم	۱۹۲ منم
الکحل (۹۰ فی صدی)	ایک اونس
ٹنکچر اورنج	ایک 〃
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ	دو 〃
گلیسرین	۲۰ 〃

سب چیزوں کو ملالیں۔ خوراک ایک چمچہ چائے۔

فوائد:۔ کھانسی اور شہیقہ (کالی کھانسی) کے لیے مفید ہے۔

۲ الگزر کریازوٹ

نسخہ:۔ کریازوٹ	۱۵۰ منم
رم	۲۰ اونس

خوراک ایک چمچہ چائے، دودھ کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔

فوائد:۔ دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۳ الگزر برومائیڈ

نسخہ:۔ پوٹاسیم برومائیڈ	۸۰۰ گرین
سوڈا برومائیڈ	۸۰۰ 〃
امونیا برومائیڈ	۴۸۰ 〃
کیلسیم برومائیڈ	۲۴۰ 〃
لیتھیا برومائیڈ	۸۰ 〃
ٹنکچر کینبے بس انڈیکا	ایک اونس
الگزر ایرومیٹک	۲۰ 〃

سب چیزوں کو ملالیں۔ خوراک ایک چمچہ چائے۔

فوائد:۔ صرع (مرگی) اور اختناق الرحم کے لیے اکسیر ہے۔

۴ ایملشن برومو فارم

نسخہ:۔ برومو فارم	۹۰ منم
ٹنکچر سینیگا	۱ ½ اونس
سیرپ اورنج	۱ ½ 〃
ایکوا	۱۸ 〃

ایک چمچہ چائے بھر دن میں دو تین بار پلائیں۔

فائدہ:۔ کالی کھانسی کے لیے مفید ہے۔

۵ ایملشن اولیم مارہیو

نسخہ:۔ کیلسیم ہائیپو فاسفیٹ	۴۰ گرین
سوڈیم ہائیپو فاسفیٹ	۴۰ 〃
واٹر	ایک اونس
کاڈلیور آئل	۳ 〃
ایکسٹریکٹ آف مالٹ	۲۰ 〃

ایملشن بنالیں۔ خوراک آدھے سے ایک اونس تک

فوائد:۔ دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۶ مالٹ ایکسٹریکٹ اینڈ کاڈلیور آئل

نسخہ:۔ ایکسٹریکٹ آف مالٹ	۱۷ اونس
کاڈلیور آئل	۳ 〃

خوراک نصف اونس

فوائد دق اور سل کے لیے مفید ہے۔

۷ ایکسٹریکٹ مالٹ ود آئرن

نسخہ:۔ ایکسٹریکٹ پائیرو فاسفیٹ	۱۶۰ گرین
واٹر	نصف اونس
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۰ 〃

خوراک آدھے سے ایک اونس تک۔ فوائد: یہ دوا خون بڑھانے والی اور بدن کو موٹا کرنیوالی ہے۔

۸ مالٹ ود ہائیپو فاسفیٹ

نسخہ:۔ کیلسیم ہائیپو فاسفیٹ	۴۴ گرین
سوڈیم ہائیپو فاسفیٹ	۴۴ 〃
واٹر	ایک اونس
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۰ 〃

خوراک آدھا اونس، دن میں دو بار

فوائد:۔ سل اور دق کے لیے مفید ہے۔

۹ مالٹ ود پنکریائین

نسخہ:۔ پنکریائین	۲۰۰ گرین
واٹر	حسب ضرورت
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۰ اونس

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فائدہ:۔ دق بطنی کے لیے مفید ہے۔

۱۰ پپ سین ود مالٹ

نسخہ:۔ پپ سین	ایک اونس
واٹر	حسب ضرورت
ایکسٹریکٹ آف مالٹ	۲۰ اونس

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فائدہ:۔ دق بطنی کے لیے مفید ہے۔

۱۱ مالٹ ود بون میرو

نسخہ:۔ ایکسٹریکٹ ریڈ بون میرو	۱۰ اونس
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۰ 〃

خوراک آدھا اونس بعد غذا۔

فوائد:۔ یہ دوا خون بڑھانے والی اور بدن کو موٹا کرنے والی ہے۔ (باقی آئندہ)

کتاب التشخیص یا اُردو میں فن تشخیص کی پہلی مستند کتاب

طبیب کا معیارِ فضیلت تشخیص پر ہے مگر طب کے اس شعبے میں کوئی مستقل کتاب اُردو میں موجود نہ تھی جس سے ہمارے اطبا اپنی طبی اصطلاحات میں اس اہم شعبے کا مطالعہ کرسکیں۔ اور علم تشخیص میں جن مفید مضامین کا اضافہ ہوا ہے ان سے باخبر رہیں۔ کتاب التشخیص اسی کمی کو پورا کرنے کے لیے لکھی گئی ہے اس میں تمام امراض کے علاماتِ فارقہ بتانے کے علاوہ تشخیص کے دیگر اصول و نکات، قارورہ، نبض، تنفس اور بشری وغیرہ سے مرض کی تشخیص کا مفصل بیان موجود ہے اور اس کے مطالعہ سے طبیب کی فنی مہارت اور تشخیص و معالجہ کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ طبع اول ختم ہو جانے کے بعد دوسری بار نہایت اہتمام سے اعلیٰ درجے کے کاغذ پر چھپی ہے۔ حجم چار سو صفحات سے زائد۔

قیمت حصہ اول ؏ ۔ حصہ دوم ؏ ۔ مکمل تین روپے (۳ روپے) مکمل مجلد تین روپے بارہ آنے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

سلسلے کے لیے دیکھیے ہمدرد صحت بابت مئی ۱۹۳۹ء

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ پیرولین سپرے کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ منتھول	۵ گرین
کلوروبوٹول	۶ 〃
یوکلپٹس آئل	۱۵ منم
پیرافین لکوڈ	ایک اونس

سب چیزوں کو ملالیں اور چند قطرے ناک میں ڈالیں۔

فوائد:۔ زکام، نزلہ، نجر الانف اور ناک کے زخموں کے لیے مفید ہے۔

۲ ٹیبلائیڈ پپسین ایٹ بسمتھ ایٹ کاربولگنی:۔

نسخہ:۔ پپسین	۲ گرین
بسمتھ کاربونیٹ	۲ 〃
کاربولگنی	۲ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ ہاضم ہے اور نفخ کے لیے بالخصوص مفید ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ پپسین ایٹ بسمتھ ایٹ سٹرکنین:۔

نسخہ:۔ پپسین	۲ گرین
بسمتھ کاربونیٹ	۳ 〃
سٹرکنین سلفیٹ	۱/۱۰۰ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ ہاضم اور مقوی معدہ ہے

۴ ٹیبلائیڈ فنے سے ٹین کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ فنے سے ٹین	۴ گرین
کیفین	۱ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔ فوائد:۔ درد سر، بدن کے دردوں اور شدید بخاروں میں بطور دوائے معرق استعمال کرتے ہیں۔

۵ ٹیبلائیڈ فنے سے ٹین ایٹ کونین کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ فنے سے ٹین	۳ گرین
کونین ہائیڈرو برومائیڈ	۱/۲ 〃
کیفین	۲/۳ 〃

ایک گولی بنالیں۔ فوائد:۔ مسکن اور دافع درد ہے

۶ ٹیبلائیڈ فینول ایٹ منتھول کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ فینول (کاربالک ایسڈ)	۱/۴ گرین
منتھول	۱/۲ 〃
اڈیم کیجوپٹ	۱ منم

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ نفخ اور قراقر شکم کے لیے اکسیر ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ پوڈافلین کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ پوڈافلین ریزن	۱/۶ گرین
پل ریہائی کمپونڈ	۲ ۱/۲ 〃
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈس	۱ ۱/۴ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ مسہل صفرا ہے۔ آنتوں کو صاف کرتی ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ پوڈافلین ایٹ یونے من

نسخہ:۔ پوڈافلین ریزن	۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ یونے من	۱ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ امراض جگر اور مرارہ کے لیے اکسیر ہے۔

۹ سولائیڈ پوٹاسیم پرمنگنیٹ ایٹ ایلومن:۔

نسخہ:۔ پوٹاسیم پرمنگنیٹ	۳ گرین
ایلومینس	۵ 〃

سب کا ایک قرص بنالیں۔ ضرورت کے وقت ۲ اونس پانی میں حل کر کے احلیل میں پچکاری کریں۔

فوائد:۔ یہ دوا سوزاک کے لیے مفید ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے

۱۰ ہائی پولائیڈ پروکین ایٹ ایڈرینے لین:۔

نسخہ:۔ پروکین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۲ گرین
ایڈرینے لین	۱/۲۴۰ 〃
ایکوا ڈسٹلڈ	۲۰ منم

سب چیزوں کو ملا کر ایک ایمپیول میں بند کریں اور ضرورت کے وقت اس کا ٹیکہ مسوڑھوں میں کر کے دانت نکالیں۔ بلا تکلف و درد یہ عمل ہو جاتا ہے۔

۱۱ ٹیبلائیڈ ہائپوڈرمک پروکین ایٹ ایڈرینے لین

نسخہ:۔ پروکین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۲ گرین
ایڈرینے لین	۱/۲۴۰ 〃
سوڈیم کلورائیڈ	۱/۶ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ۲۰ قطرے پانی میں حل کر کے ٹیکہ کریں۔

فائدہ:۔ مقامی طور پر سن کرنے کے لیے یہ دوا برتی جاتی ہے۔

۱۲ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ سنے من

نسخہ:۔ کونین	۱/۲ گرین
اڈیم سنے من	۱/۲ منم

دونوں کو ایک کیپ سول میں بند کرلیں۔

فوائد:۔ نزلہ، زکام اور انفلوئنزا کے لیے مفید ہے

۱۳ ٹیبلائیڈ کونین کمپونڈ:۔

نسخہ:۔ ٹوٹاکوئین	۱ گرین
انٹی فبرین	۱ ۱/۵ 〃
کمفر مونو برومائیڈ	۱/۵ 〃
پلوا اپی کاک	۱/۸ 〃
ایکسٹریکٹ کسکارا سگواڈا	۱/۴ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ انفلوئنزا، نزلہ اور زکام کے لیے بہت مفید ہے۔

۱۴ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ کیمفر:۔

نسخہ:۔ کونین بائی سلفیٹ	۱ گرین
کمفر	۱/۵ 〃

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ نزلہ اور زکام کے لیے مفید ہے۔

۱۵ ٹیبلائیڈ کونین ایٹ کیمفر ایٹ ایکونائٹ:۔

نسخہ:۔ کونین بائی سلفیٹ	۱/۴ گرین
کمفر	۱/۴ 〃
ٹنکچر ایکونائٹ	۱ منم

سب کی ایک گولی بنالیں۔

فوائد:۔ نزلہ، زکام اور بخار کے لیے مفید ہے

(باقی آئندہ)

جوابات

(۹۵) **کونین کا بدل:۔** (ا) مغز کرنجوہ، اتیس، ست گلو اور چرائتہ وغیرہ دوائیں آپ کو کونین کے مقابلے میں زود اثر اور مفید ثابت ہوں گی۔
(ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ب) ہڑتال گئودنتی ۲۰ تولے کو شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کر کے ۲۰ سیر اُپلوں کی آگ میں کشتہ کریں۔ خوراک ایک یا دو رتی ہمراہ شربت بزوری یا شربت نیلوفر۔ کونین سے زیادہ مفید اور بے ضرر دوا ہے۔ (حکیم لالہ مری رام دوساجھ)

(ج) مغز کرنجوہ ۵ تولے، فلفل دراز ۳ تولے، ہنگ دیسی ۲ تولے۔ تینوں چیزوں کو باریک پیس لیں۔ مقدار خوراک ۱۰، ۱۰ رتی ہمراہ دودھ۔ قبض کا پہلے رفع کر لینا ضروری ہے ورنہ دوا کا اثر نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پھٹکری سفیدہ ۵ تولے، سم الفار سفید ۱ تولہ کو آب شاہترہ ایک پاؤ میں کھرل کر کے گل حکمت کریں اور ۵ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ خوراک ۱ رتی۔
(حکیم آغا منصب علی)

(ہ) (۱) اتیس تلخ بہتر بدل ہے اور اسے بخار کی حالت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ (۲) مغز تخم کرنجوہ بھی عمدہ بدل ہے (۳) ریوند چینی، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، شورہ قلمی ۲ تولے کا سفوف بھی اچھا بدل ہے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) ۲ تولے شورہ قلمی کو کڑھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ اسی دوران میں تھوڑی تھوڑی مرچیں بھی ڈالتے جائیں۔ جب تمام مرچیں جل جائیں اور شورہ پک جائے تو دوا کو ٹھنڈا کر کے کھرل کریں۔ اور چھ ماشے نوشادر اضافہ کر دیں۔ مقدار خوراک ۴ سے ۶ رتی تک ہمراہ عرق گلو یا پانی تازہ۔ ہر قسم کے بخار کے واسطے مفید ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) کونین خود ہی بہت زود اثر اور بے ضرر دوا ہے اور یقینی طور پر ملیریا کے بخار کے لیے اس کو اکسیر کہا جا سکتا ہے۔ کونین کی جو مضرتیں عام طور پر بیان کی جاتی ہیں وہ زیادہ تر وہم و گمان پر مبنی ہیں۔ حقیقت سے انہیں دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ کانوں میں جھنجھناہٹ ضرور اس کے استعمال سے کبھی کبھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ صرف ایک عصبی کیفیت ہے اور کسی درجے میں خطرناک نہیں ہے۔ کونین کا استعمال بند کرنے پر یہ کیفیت از خود رفع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کونین کے ساتھ ایسے مصلحات دئے جائیں کہ یہ کیفیت نہ پیدا ہو۔ کونین کی مدمقابل صرف ایک دوا اب تک اور ایجاد ہوئی ہے اس کا نام "ایٹیبرین" ہے۔ یہ بھی ملیریا کے لیے اکسیر ہے بلکہ بقول بعض کونین سے بھی زیادہ قوی الاثر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ح) ست گلو خانہ ساز اور کرنجوے کے مرکبات بہترین بدل ہیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۹۶) **"جامع الفوائد" نسخہ:۔** (ا) آپ کچھ عرصے تک ایسٹنس سیرپ ۴۰ بوند اور لال شربت یا شربت چونا ایک چار کے چمچے کے برابر باہم ملا کر تین مرتبہ روزانہ استعمال کیجیے۔ ان دونوں شربتوں کے علاوہ مچھلی کا تیل چار کے دو چمچوں کے برابر صبح شام دونوں وقت پیتے رہیے اگر آپ نے کچھ عرصے تک ان دواؤں کو استعمال کر لیا تو خدا نے چاہا تو آپ کی تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ معجون ثوم ۳-۳ ماشے صبح و شام استعمال کریں۔ اس سے قریب قریب آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ ہمدرد دواخانے سے منگوائیں
(ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) ہر ایک مرض کے اسباب اور علامات الگ الگ ہوتی ہیں۔ آپ معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ مری رام دوساجھ)

(د) کٹائی، مکوہ، منڈی ۶-۶ ماشے کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے تو مل چھان کر رکھیں اور پہلے ایک ماشہ سفوف فلفل دراز (مطابق نسخہ نمبر ۹) کھلائیں۔ پھر یہ جوشاندہ پلائیں۔ جوشاندے کو لعوق سپستاں یا خمیرہ گاؤزباں یا خمیرہ بنفشہ سے میٹھا کر لیں (ہمایوں)

(ہ) پوکرمول، بہارنگی، دار فلفل، تخم کٹائی، کاکڑا سینگی، ہنگ سیاہ، ہنگ سنگ، ہجی لوٹہ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام کھائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۹۷) **نفث الدم وغیرہ:۔** (ا) آپ نے اپنے عزیز کے جو کچھ حالات لکھے ہیں وہ افسوس ہے کہ تشخیص مرض کے لیے ناکافی ہیں۔ پھر بھی جو کچھ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ فتور ہضم میں مبتلا ہیں۔ خون میں تیزابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ غالباً بیٹھے اور لیٹے رہنے کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان کی یہی عادت ان کے مرض کا باعث ہے۔ اگر میرا خیال درست ہے تو ان کو مجبور کیجیے کہ اپنی عادتیں بدلیں۔ کوئی مناسب ورزش اپنے لیے تجویز کر لیں۔ اور اس پر سختی سے پابند رہیں۔ غذائیں ایسی کھائیں جن میں گھی، شکر اور نشاستے دار چیزوں کی مقدار کم ہو۔ پھل اور سبز ترکاریاں کثرت سے استعمال کریں۔ دودھ مضر نہیں ہے، شکر کی بجائے شہد کام میں لایا کریں۔ ان تدابیر پر عمل کرنے کے بعد بھی اگر وہ کوئی افاقہ نہ محسوس کریں تو مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

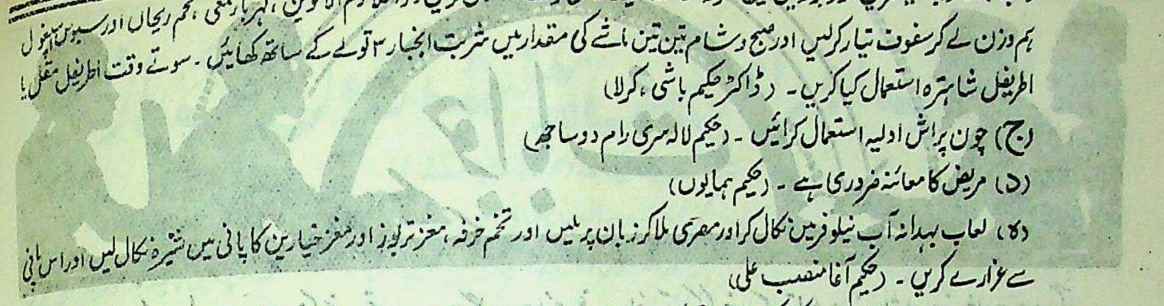

(ب) خارجاً گلیسرین اور بورکس میں تھوڑا سا کتھ سفید شامل کرکے استعمال کریں۔ داخلاً دم الاخوین، کہربا شمعی، تخم ریحاں اور اسپغول ہم وزن لے کر سفوف تیار کرلیں اور صبح و شام تین تین ماشے کی مقدار میں شربت انجبار ۳ تولے کے ساتھ کھائیں۔ سوتے وقت اطریفل مقل یا اطریفل شاہترہ استعمال کیا کریں۔ (ڈاکٹر حکیم باشی، کرلا)

(ج) چون پراش ادلیہ استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مریض کا معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) لعاب بہدانہ آب نیلوفر میں نکال کر اور مصری ملا کر زبان پر ملیں اور تخم خرفہ، مغز تربوز اور مغز خیارین کا پانی میں شیرہ نکال لیں اور اس پانی سے غرارے کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) روزانہ صبح ہی صبح پیدل سیر کیا کریں۔ سیر اتنی کریں جس سے تکان نہ محسوس ہو۔ اور یہ نسخہ استعمال کرائیں:۔ انجبار، دم الاخوین، کہربا، بسد طباشیر ہر ایک چار ماشے، کتیرا، نشاستہ، صمغ عربی بریاں ہر ایک تین ماشے، افیون ۲ رتی۔ سب دواؤں کو باریک کرکے شربت انار میں لعوق بنا کر رکھیں اور بقدر ۴ ماشے صبح اور ۴ ماشے شام عرق بارتنگ ۱۰ تولے، شربت حب الآس ۲ تولے کے ساتھ کھلائیں۔ غذا میں خرفہ یا کاہو کا ساگ اور جو کا پانی مرض کی حالت میں دیں۔ افاقہ کی حالت میں ساگودانہ، نرم کھچڑی یا مغز خیارین کی کھیر پکا کر قند سفید ملا کر دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشنداس)

(۹۸) **احتلام وغیرہ:۔** (ا) آپ نے ایلگزر برومو ویلیرین کا استعمال کافی مدت تک نہیں کیا۔ ورنہ کثرت احتلام کی شکایت ضرور رفع ہو جاتی۔ اب بھی آپ اسے از سرِ نو شروع کرسکتے ہیں۔ عصبی ہیجان یعنے کثرتِ احتلام جب تک دور نہ ہو مقویات اور محرکات فائدے کی بجائے کچھ نقصان ہی پہنچائیں گی اور آپ نے جتنی دواؤں کے نام لکھے ہیں ایلگزر نیوگاڈین کے علاوہ سب مقوی اور محرک ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ ہمدرد دواخانے کی دوا "مثالی" یا بروز ویل کمپنی کے بلوڈ پلز استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم باشی، کرلا)

(ج) آلۂ احتلام کا استعمال تو ہرگز مفید نہیں ہو سکتا۔ البتہ کپالی آسن کرنے سے ایک ہفتے کے اندر فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) جتنی دوائیں آپ نے پوچھی ہیں ان میں سے کوئی دوا بھی احتلام کے لیے مفید نہیں ہے۔ احتلام کے لیے سیال مسکن کا استعمال کیجئے۔ بہت کامیاب دوا ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔ پوٹاسیم برومائیڈ سوا تولے، سوڈیم برومائیڈ سوا تولے۔ لیومی نل سوڈا سوا ماشے، شربت نارنج ۵ تولے، عرق بادیان ۵ تولے۔ سب کو حل کرکے بوتل میں بھر لیں۔ اور روزانہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت ایک ایک چمچہ چائے بھر دو گھونٹ ٹھنڈے پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ (دو تین ہفتے کے بعد حالات سے مطلع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) کوئی آلہ احتلام کو مستقل طور پر نہیں روک سکے گا۔ آپ اصل السوس اور تخم سرالی کا سفوف تیار کرکے رکھیں اور رات کو سوتے وقت ۳ ماشے یہ سفوف پانی سے پھانک کر سو جایا کریں۔ احتلام کے لیے مفید ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۹۹) **بادی بواسیر:۔** (ا) آپ اپنے عزیز کو یہ پڑیاں استعمال کرائیے:۔ سلفر سبلی میٹ ۲۰ گرین، کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین۔ یہ ایک پڑیا ہے ایسی ایسی تین پڑیاں روزانہ چند روز تک استعمال کرتے رہیں۔ لگانے کے لیے "رکٹو سیر دل" کا ایک ٹیوب لے لیں اور اس کی ہدایات کے بموجب لگایا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن نیم کی بہ حالت خارش مالش کریں۔ جب خارش کم ہو جائے تو مسوں پر ایلوا ولایتی اور کہربا شمعی پانی میں گھس کر لیپ کریں۔ بعد میں ہمدرد دواخانے کی معجون مصفی خاص اور شربت عشبہ خاص استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم باشی، کرلا)

(ج) مردار سنگ، خرمہرہ زرد سوختہ، کف دریا، مومیائی کانی، صدف صادق، مرچ سیاہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشے کو آب لیموں دو سیر پختہ میں کھرل کرکے چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں اور ایک گولی پانی میں گھس کر مسوں پر لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) سفوف بھنگرہ ۳۔۳ ماشے روزانہ باسی پانی سے کھلائیں۔ ایک چلے میں صحت ہو گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پھل تیندو کا ست نکال کر چنے برابر گولیاں بنا لیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھائیں اور اجابت کے بعد اسی گولی کو پانی میں گھس کر مسوں پر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) روغن سرسوں ۵ تولے میں رتن جوت ۱ تولہ ملا کر جلا لیں اور مسوں پر لگا کر پیاز گرم کرکے باندھیں۔ ایک ہفتے کے بعد بھنگ کی ٹکیہ باندھیں مسے خشک ہو جائیں گے۔ اور برگ حنا سبز اور رسوت ہم وزن لے کر باریک کریں اور چنے برابر گولیاں بنا لیں اور ۲ سے ۴ گولیوں تک روزانہ رات کو عرق بادیان ۱۰ تولے کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ز) خارش کے وقت مسوں پر کچیلہ پانی میں گھس کر لگائیں۔ اور لبد سوختہ ۴ سرخ، مرجان سوختہ ۴ سرخ، خمیرہ خشخاش ۹ ماشے میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے بہدانہ ۳ ماشے، تخم کنوچہ ۳ ماشے، اسپغول مسلم ۳ ماشے کا پانی میں لعاب نکال کر شربت انجبار ۳ تولے اضافہ کرکے پلائیں۔ اور برگ بھنگ کو دودھ میں جوش دے کر مسوں کو بھپارہ دیں۔ اور بعد میں شکر سرخ ۶ ماشے، مازو سبز ۶ ماشے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ (ڈاکٹر بشنداس)

(ح) ناریل خشک سالم کو جلا کر خاک کرلیں۔ پھر اس میں اس قدر روغن سرشف ڈالیں کہ مرہم بن جائے۔ اس مرہم کو روزانہ بعد رفع حاجت مسوں پر لگائیں۔ مسے خشک ہو جائیں گے اور خارش بھی رفع ہو گی۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۰) **فوطے کا ورم:۔** دیکھے بغیر کوئی صحیح مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ اگر یہ یقینی ہے کہ پانی ہے تو اس کا آپریشن کرا دیجئے۔ ہمیشہ کے لیے روگ جاتا رہیگا

آپریشن بالکل بے ضرر ہے۔ کسی قسم کا اندیشہ دل میں نہ لائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپریشن بہترین علاج ہے (حکیم ہمایوں)

(ج) رات کو پھول ٹیسو کا بھپارہ دیں۔ پھر فوطے پر گرم گرم پھول باندھیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۱) **کمزوری باہ:-** (ا) چار پانچ روز ترپھلا پینے سے خواہشات کا زائل ہو جانا ناممکن ہے۔ ان کے اعصاب پیشتر ہی سے کمزور ہوں گے۔ آج کل ہزاروں محرکات اور مقویات بازار میں فروخت ہو رہے ہیں اَدل بدل کر دو ایک کا استعمال کیجئے۔ فائدہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ فولاد ۲ تولے، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولے، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، مومیائی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی صبح و شام ہمراہ دودھ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) معجون فلاسفہ ۹ ماشے صبح اور ۹ ماشے شام کو نیم گرم دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ موم روغن اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کریں۔ قوت مردانہ حاصل ہو جائے گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) لبوب کبیر ۶ ماشے یا معجون بلادر ۳ ماشے استعمال کیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) لبوب کبیر ۷ ماشے ہمراہ عرق ماء اللحم بنسخہ خاص استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) سنکھیا سفید ایک تولہ، ورق طلا ۲۰ عدد، ورق نقرہ ۲۰ عدد، کستوری خالص ۳ ماشے، زعفران کشمیری ایک تولہ، لونگ ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۲ تولے ان سب چیزوں کو عرق کیوڑہ میں خوب کھرل کریں۔ اور کالی مرچ برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی روزانہ صبح کے وقت آدھ پاؤ ملائی یا آدھ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ غذا خوب مرغن کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) لبوب کبیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کریں۔ مگر یاد رہے کہ صرف ترپھلے کے پانی سے باہ کمزور نہیں ہو سکتی۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۲) **ضعف باہ:-** (ا) آپ کے دوست عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں "ٹیسٹوجن" یا "ویروجن کمپاؤنڈ" کی گولیاں یا شربت اندرونی طور پر بھی استعمال کریں اور اسی دوا کے انجکشن لگوالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۰۱ کا سفوف استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) لعاب گھی کوار ۵ تولے، ہلدی انبہ ۶ ماشے، تخم السی ۶ ماشے، مغز ارنڈی ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو پیس کر گرم گرم فوطوں پر ضماد کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) عضو مخصوص اور فوطوں پر رات کو سوتے وقت ایک ہفتے تک تکمید کریں۔ اس کے بعد ۱۰ دن تک اس طلا کی دوپہر اور رات کو سوتے وقت مالش کریں روغن سانڈہ، چربی شیر، چربی مینڈک صحرائی، روغن بیر بہوٹی۔ سب چیزیں ہم وزن ملا کر ایک ماشہ اس میں سے لے کر پاؤ گھنٹے تک مالش کریں۔ اوپر برگ ارنڈ یا برگ پان سینک کر کچے سوت سے باندھ دیں۔ کھانے کے لیے لبوب کبیر ۶ ماشے صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ہ) میری جانب سے ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں حب مقوی کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۳) **مقامی پھوڑا:-** (ا) لوکل سور کے لیے "سنوٹجنگ" بہت ہی کامیاب علاج ہے۔ اکثر بڑے ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے۔ قریب میں جو بڑا ہسپتال ہے اس میں معلوم کر لیجئے اور یہی علاج کرائیے۔ دہلی، لکھنؤ، آگرہ، لاہور، کلکتہ سب جگہ یہ علاج دستیاب ہو سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسٹناکسل ٹیبلٹ داخلی طور پر اور ہالویس آئنٹ منٹ خارجی طور پر استعمال کریں۔ انشاءاللہ ایک ہفتے میں صحت ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) رال ۲ تولے، نیلا تھوتھا ۳ ماشے، روغن کنجد ۴ تولے کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت پانی کا چھینٹا دیتے رہیں۔ سفید مرہم تیار ہو جائے گا۔ صبح اور شام کپڑے پر لگا کر لگاتے رہیں مصفیٔ خون ادویہ کا استعمال بھی ضرور کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پھوڑوں کے آس پاس جونکیں لگا دیں، اور رات کو سوتے وقت حب ایارج دو ماشے کی مقدار میں دو ہفتے تک کھائیں۔ پھر عرق مصفی خون استعمال کریں اور معمولی مرہم استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بربرین یعنے ست رسوت کے چند ٹیکے جائے ماؤف پر کرادیں چند روز میں لوکل سور دور ہو جائیں گے۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۴) **بندش زبان:-** (ا) آپ عرصہ دراز تک "نیوروفاسفینس" کا استعمال کیجئے۔ رفتہ رفتہ طاقت گویائی بحال ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آش جو، مغز تخم خیار، نشاستہ، مغز بادام ہر ایک ایک تولہ، دودھ ایک پاؤ، گھی ۵ تولے، قند سفید ۱۰ تولے کا حسب معمول حریرہ بنا کر استعمال کریں اور منہ میں حب سعال جس کا نسخہ میری طرف سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے رکھیں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۵) **ٹائی فائڈ اور آتشک:-** (ا) اس تھوڑی سی جگہ میں "ویڈال کلچر" اور "کاہن ٹیسٹ" کی تفصیلات کیسے بیان کر سکتا ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ ہمدرد صحت کے لیے اس موضوع پر ایک مضمون لکھ دوں۔ انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں کوشش کروں گا۔ مجملاً یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ مریضوں کے جسم سے خون لے کر اسے مخصوص شوربے میں شامل کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ ٹائی فائڈ کے یا آتشک کے جراثیم اس شوربے میں پرورش پا کر اپنی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کر لیں۔ اس کے بعد اس خون کا یا مرکب سیال کا معائنہ کر کے دیکھ لیا جاتا ہے کہ آیا جراثیم موجود ہیں یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(۱۰۶) **پیٹ کی سوئی:-** (ا) خارجی چیزیں جو جسم میں داخل ہو جاتی ہیں اگر وہ نکل نہ جائیں تو اس جگہ ایک جھلی پیدا ہو کر انہیں چاروں طرف سے ملفوف کر لیتی ہے۔ اور قدرت نے یہ انتظام اس لیے کر دیا ہے کہ نوک دار یا خار دار چیزیں جسم کی نرم اور نازک ساخت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ بعض ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کے پھیپھڑوں میں یا گردوں میں گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر لگی ہوئی بندوق کی گولیاں اب تک محفوظ ہیں۔ اور اب انہیں کوئی نقصان

نہیں پہنچاتیں۔ چوں کہ پھیپھڑے بہت نازک اعضا ہیں۔ اس لیے آپریشن کرکے انہیں نکالنے کی کوشش بھی نہیں کی جا سکتی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ کے مریض کو بھی پیٹ کے اندر کی سوئی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ قدرت نے اب تک اسے جھلیوں میں لپیٹ دیا ہوگا۔ اور اس صورت میں اگر وہ وہاں پڑی ہے تو کچھ تکلیف نہیں دے سکتی۔ آپریشن کا خطرہ برداشت کرنا فضول ہے۔ گلانے والی دوائیں بھی اس قدرتی غلاف کے اندر مریض کو تکلیف پہنچائے بغیر نہیں گھس سکتیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپریشن ہی مناسب ہے۔ گلا دینے والی دواؤں کی بجائے معدہ اور آنتوں کو چکنا رکھنے والی دوائیں استعمال کریں۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ روغن زیتون، روغن بادام، روغن بید انجیر یا پیرافین لکوڈ میں سے کوئی ایک دوا استعمال کریں۔ چوں کہ اس سے تدہین کے علاوہ ملیّن اجابت ہوگی۔ اس لیے گمان ہے کہ اس سے سوئی بھی خاج ہو جائے۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) آپریشن کرا لیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپریشن بہترین علاج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بوٹی ہاتھی سونڈی کا پانی ۲ تولے کی مقدار میں مریض کو کچھ مدت تک پلا کر دیکھ لیجیے۔ ممکن ہے کہ سوئی گل کر نکل جائے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۷) **اعضا کی پھڑکن**:- مریض کو پہلے پندرہ روز تک "پٹاسیم برومائیڈ" دس دس گرین تین مرتبہ روزانہ کھلائیے۔ کثرت احتلام کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ اس کے بعد مقوی اعصاب دواؤں کا استعمال شروع کرا دیجیے اور کچھ عرصے تک جاری رکھیے۔ "ویروجن کمپاؤنڈ" ایک قابل اعتبار دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گنوار گندل کے دو سیر پختہ گودے کو دو سیر گھی میں بریاں کریں اور مصری دو سیر پختہ ملا کر رکھیں، خوراک ۵ سے دس تولے تک دودھ کے ساتھ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) چنے برابر اصلی مومیائی ۳۰ ماشے گھی میں حل کرکے روزانہ مریض کو صبح و شام کھلائیں۔ احتلام کے لیے جواب ۹۵ کا سیال مسکن پلائیں، درد کمر کے لیے جواب نمبر ۱۰۱ کا سفوف استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کو زود ہضم اور سادہ غذا دیا کریں۔ گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں اور رات کا کھانا سورج ڈوبنے سے پہلے کھلائیں۔ سونے کے لیے بستر نرم اور آرام دہ ہو۔ مقوی غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور حسب ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں:- کافور ایک تولہ، گیلک ایسڈ ۲ تولے، افیون ۳ رتی، صمغ عربی ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو کھرل کرکے ماش برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح و ایک شام کو کھلا کر اوپر سے پوٹاسیم برومائیڈ ۳ رتی آدھ پاؤ پانی میں حل کرکے پلا دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ہ) لبوب کبیر یا معجون جلالی استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۸) **عوارض آتشک**:- (ا) آتشک کے متعلق مریض کے خون کا امتحان کرائیے۔ اگر آتشک کا مادہ باقی ہے تو "نیوسیلوارسن" یا "سلف آرسینول" کے انجکشن لگوا دیجیے۔ اگر آتشکی مادہ نہیں ہے تو ان کے ہاضمے کا علاج کیجیے۔ دستوں میں خون آنا یا بواسیر کا نتیجہ ہے یا پیچش کا۔ پہلے تحقیق کیجیے کہ کیا ہے اور اس کے بعد مناسب علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دوا المسک جواہر والی ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) پاخانے میں خون جانے کے اسباب معلوم ہونے چاہئیں۔ آپ جواب نمبر ۹۹ والا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ بوٹی سنکھا ہولی دو سیر پختہ کا عرق کشید کرکے ۱۰ تولے صبح کو پی لیا کریں۔ امید ہے کہ پرماتما جی کلی صحت عطا کریں گے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سفوف بھنگرہ ۲، ۳ ماشے روزانہ تازہ پانی سے کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پانی میں قدرے نمک، بھوسی اور سرکہ ملا کر گرم گرم بھپارہ لیں اور صبح سنگ جراحت سائیدہ ۲ ماشے مولی کے پانی ۵ تولے کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) پارہ شدھ ایک تولہ، گندک آملہ سار شدھ ایک تولہ کو آب برگ سنبھالو میں اکیس روز تک کھرل کریں۔ پھر پانچ تولے نیلا تھوتھا ملا کر آب مذکور میں پچیس روز کھرل کریں۔ خوراک ۴ چاول سے ایک رتی تک صبح و شام مکھن یا ملائی میں ملا کر۔ گرم اشیائے سے خصوصاً پرہیز کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) معجون چوب چینی کا استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۰۹) **ذات الجنب حاد کے عوارض**:- (ا) آپ گریمالٹ سیرپ (لال شربت) اور اس کے ساتھ دو دو گرین کی مقدار میں پٹاسیم آیوڈائڈ ملا کر استعمال کیجیے۔ پٹاسیم آیوڈائیڈ آہستہ آہستہ زیادہ کرتے رہیے تا آنکہ ۵ گرین فی خوراک پہنچ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول آپ پھیپھڑے کا معائنہ کرائیں کہ کہیں جائے ماؤف پر ورم تو نہیں ہے۔ اور اگر آپ نے یم۔ بی ۶۹۳ ٹیبلٹس نہیں استعمال کی ہوں تو ۲ ۲ یوم سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین کے ساتھ استعمال کریں اور خار جائے۔ بی۔ سی لنی منٹ کمپونڈ مقام ماؤف پر خوب مالش کریں۔ برشعشا ایک ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولے رات کو سوتے وقت کھائیں اور مالش روغن سرخ کی کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرلا)

(ج) جلد تشخیص مرض کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ پارہ سنگا ایک رتی گل قند ۹ ماشے میں لپیٹ کر صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بادیان ۳ ماشے، کشوث ۳ ماشے، تخم کرفس ۳ ماشے اور گل قند ۲ تولے پانی میں پیس کر گنگنا کر کے پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ تھائی سین کے انجکشن لگوائیں۔ اور دن میں تین مرتبہ ایک چمچہ چائے بھر تھائیسول کا استعمال کریں۔ آپکے لیے بہتر ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۰) **مادّے کی کمی:-** (۱) یہ اثر کہ مادّہ تولید خشک ہو جائے نہ کتّے کے کاٹنے سے ہو سکتا ہے اور نہ اس کے علاج کے لیے انجکشن لگوانے سے۔ آپ کے انثیین اپنا کام نہیں کرتے، انہیں کام پر ابھارنے کے لیے انثیین ہی کا ست استعمال کیجیے۔ بکرے کے کپورے روزانہ کھانا آپ کے لیے مفید ہوگا۔ "ویروجن کمپاونڈ" میں کئی مختلف غدودوں کے ست ہوتے ہیں اور وہ غالباً آپ کے لیے بہت مفید ہوگی۔ چند شیشیاں مسلسل پی ڈالیے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفوف ثعلب یا معجون ثعلب کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مغز بادام، تخم خشخاش، مغز کدو، مغز خیارین اور کشنیز خشک ہر ایک ۳-۳ ماشے کا شیرہ پانی میں نکال کر ۳ ماشے بہدانے کا لعاب شامل کریں پھر ۴ تولے شربت نیلوفر سے دوا کو میٹھا کر کے صبح نہار منہ پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) جواب نمبر ۱۰۷ پر عمل کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۱۱) **امراض سینہ کے ماہر کا پتہ:-** (۱) ہر بڑے شہر میں ایک ایک دو دو ماہر آپ کو مل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں دق کے مخصوص اسپتال ہیں وہاں اسپتالوں میں بھی ایسے ماہرین دست یاب ہو سکتے ہیں۔ لکھنؤ، آگرہ وغیرہ کے میڈیکل کالجوں میں بھی اس قسم کے ماہر آپ کو ضرور مل جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حکیم یسین خاں صاحب، بارہ ٹوٹی، صدر بازار دہلی سے خط و کتابت کریں۔ دمے کا اچھا علاج کرتے ہیں (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱۲) **بے اولادی:-** (۱) ان کی بیماری کا راز زیادہ تر اُن کے مٹاپے میں مضمر ہے۔ بہتر ہو کہ آپ انہیں "آیوڈو بیسین" کی گولیاں کھلائیں۔ چند روز میں فربہی میں نمایاں کمی آ جائے گی۔ اس کے بعد کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے نسوانی امراض کے متعلق مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جب تک مٹاپا کم نہ ہوگا اولاد کا ہونا دشوار ہے۔ رحم کے منہ پر چربی آ گئی ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) غذا ہلکی کھلائیں، دودھ گھی سے پرہیز کرائیں۔ روزانہ پیدل سیر کرائیں اور مناسب ورزشوں کی طرف توجہ کریں۔ "اے اولن" کے انجکشن لگوائیں۔ اگر فائدہ نہ ہو تو کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر مستقل طور پر علاج کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۳) **پرانا زکام:-** آپ اپنے بھائی کو "واٹر بری کمپاونڈ" اور "گریمالٹس سیرپ" ایک عرصہ دراز تک مسلسل استعمال کرائیے۔ خدا نے چاہا تو دائمی نزلہ بھی جاتا رہے گا اور گلے کی تکلیف بھی۔ اگر "کولائڈل کیلشیم" کے انجکشن بھی لگوا دیں تو بہت بہتر ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانا مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) مقوّی دماغ حریرے کا استعمال کریں اور اطریفل مقوّی دماغ ہمدرد دواخانہ دہلی سے طلب کر کے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) سر پر روغن خشخاش کی مالش کریں۔ سفیدہ قلعی، مردار سنگ، اقلیمیائے نقرہ اور سرب سوختہ ہم وزن لے کر روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ چند روز نارجیل دریائی ۲ سرخ پانی میں گھس کر شربت عناب دو تولے ملا کر پلائیں۔ اس کے بعد یہ دوا تیار کر کے استعمال کراتے رہیں: اسطوخودوس ۱۰،۷ ماشے، گل گاؤزباں، تخم مورد، کشنیز ہر ایک تین تولے، کاہو ۲ تولے، اجوائن خراسانی، پوست خشخاش ہر ایک پونے نو تولے، خشخاش سفید ۱۱ تولے۔ رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں سب دواؤں کو بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر ۲ پاؤ مصری ملا کر قوام کریں۔ اس کے بعد اشیاء ذیل سفوف کر کے ملا دیں: گل سرخ، کشنیز، رب السوس، نشاستہ، گوند ببول، کتیرا، مرمکی ہر ایک ۱۰،۷ ماشے وزن خوراک ۶ ماشے سے ایک تولہ تک ہمراہ عرق گاؤزباں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۱۴) **سیسے کا مرگانگ:-** (۱) آپ اوّل پارے اور سیسے کو مصفّا کریں۔ پھر پارے و سیسے کو جہل بند کر کے گندک اور نوشادر ہم وزن میں کھرل کر کے مثل قلعی مرگانگ اڑا لیں۔ بس کافی ہے ہر ایک دھات کا مرگانگ ہو جاتا ہے۔ قلعی میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۱۵) **خونی بواسیر:-** مریض کو بالکل وہی نسخہ استعمال کرائیے جو جواب نمبر ۹۹ میں درج ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بحالت سیلان خون صرف ٹنکچر بیزلین کو روئی میں تر کر کے مقعد میں رکھ چھوڑیں۔ اور دم الاخوین، کہربا شمعی، تخم ریحاں اور سبوس اسپغول ہم وزن کا سفوف تیار کریں اور صبح و شام ۶-۶ ماشے شربت بیخ انجبار کے ساتھ استعمال کریں۔ اور اطریفل مقل ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر مسلسل دو مہینے استعمال کریں۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشی، کرلا)

(ج) جواب نمبر ۹۹ میں اکسیر بواسیر کا جو نسخہ درج ہے اسے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) رس کونچ تازہ کے پانچ سات قطرے ایک گلاس شربت مصری میں ملا کر ایک ہفتے تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپریشن سے مستقل فائدے کی امید نہیں۔ تخم ہارسنگار ۳ ماشے اور کالی مرچ ۵ عدد کا پانی میں شیرہ نکال کر دو ہفتے تک صبح نہار منہ پئیں۔
(حکیم آغا منصب علی)

(و) جواب نمبر ۹۹ پر عمل کریں اور حب بواسیر ہمدرد دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(ز) ہفتے میں ایک بار گرم پانی اور نمک سے قے کریں اور تولہ بھر سہاگہ چوکیہ کی دھونی مقعد پر دیں۔ (حکیم نور الحق لاہوری)

(۱۱۶) **ناروا:-** اس کا بہترین علاج یہی ہے کہ جس مقام پر ناروا برآمد ہوا اس کے سر کو ایک چھوٹے سے تنکے یا دیا سلائی پر لپیٹ دیں اور زخم کو روئی اور پٹی سے ڈھکا ہوا رکھیں۔ زبردستی اسے کھینچنے کی کوشش کبھی نہ کریں۔ خود جتنا جتنا روز نکلتا رہے اتنے کو احتیاط کے ساتھ تنکے پر لپیٹتے جائیں۔ یہاں تک کہ وہ تمام کا تمام نکل جائے۔ پانی ایسے مقام پر اچھی طرح جوش دے کر پئیں، اور تالابوں وغیرہ میں نہ نہائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقام ماؤف پر اکوے (مدار) کا دودھ چپڑ کر شنگرف رومی کا مہین سفوف چھڑک دیں۔ پھر پٹی باندھ دیں۔ روزانہ پٹی تبدیل کرتے رہیں اس دوا سے نار مردہ ہو کر بآسانی روز تھوڑا تھوڑا بلا تکلیف نکلتا رہے گا۔ خیال رکھیں کہ نار ٹوٹنے نہ پائے۔ نار کو روئی کی ہلکی سی گدی پر لپیٹتے چلے جائیں۔ اس دوا سے مریض کی بے چینی جلد ہی کم ہو جاتی ہے۔ دوران مرض میں دو ایک انجکشن پرن توسل کے بھی لگائیں۔ اس سے مریض کو بہت کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر حکیم ہاشمی، کرال)

(ج) نارو ے کی مجرب دوا ۵ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پانی کو جوش دے کر استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک من پانی میں ایک تولہ پھٹکری سفید ڈال کر جوش کریں اور اُسے ٹھنڈا کر کے پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) سیندور، طوطیا، نوشادر دیسی اور نمک سانبھر ہم وزن سفوف بنائیں اور اس میں سرکہ ملا کر نار وے کی جگہ پر چھوٹی ٹکیہ بنا کر باندھیں۔ ناروا پانی ہو کر نکلے گا۔ (حکیم گجندر سنگھ گجراج)

(۱۱۷) **قرحہ:-** (ا) قرحہ کے لیے "یو پیران" نامی دوا بہترین چیز ہے۔ چند روز یہ گولیاں کھائیے۔ اگر پھر بھی ضرورت باقی رہے تو سوزاک کے انجکشن لگوائیے۔ میرے تجربے میں "آرتھیگون" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ سوزاک کے ہمراہ جریان اور ضعف باہ تقریباً لازمی طور پر لاحق ہو جاتے ہیں۔ پہلے سوزاک کے تمام اثرات اپنے نظام جسمانی سے دور کر لیجئے پھر جریان اور ضعف باہ کی طرف توجہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رس کپور، دار چکنا، سم الفار سفید، شنگرف، نیلا تھوتھا ہر ایک ایک تولہ کو لعاب کنوار گندل ۲۰ تولے میں کھرل کر کے جوہر اڑائیں۔ پھر تہ نشین جوہر کو وزن کر کے اس کمی کو ان ہی دواؤں سے پورا کر کے بدستور کھرل کر کے جوہر اڑائیں۔ یہاں تک کہ جوہر کا اُڑنا بند ہو جائے۔ اس تہ نشین کو شراب دیسی ایک بوتل میں کھرل کر کے دو پیالوں میں گل حکمت کر کے دس سیر اُپلوں کی آگ میں کشتہ کریں۔ ایک رتی یہ دوا حلوے میں رکھ کر نگل جایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) اول جواب نمبر ۹۸ سے سیال مسکن تیار کر کے پئیں۔ پھر حالات سے مطلع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) قرحہ ہے تو بغیر پچکاری آرام نہ ہوگا۔ پچکاری کا نسخہ یہ ہے:- ہڑ، بہیڑہ، آملہ، رسوت، برگ حنا، کتھہ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر ۲۰ گنے پانی میں دو دن تک بھیگا رہنے دیں۔ پھر اس کو جوش دے کر صاف کر کے بوتل میں رکھ چھوڑیں۔ اور حسب معمول پچکاری لگائیں۔ روغن صندل، روغن کباب چینی، روغن بہروزہ ہم وزن ملا کر صبح و شام ۵-۵ بوند بتاشے میں ڈال کر کھائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) قلب الحجر یعنی مثل بلور کے جو سفید شے حاصل ہوتی ہے اُسے باریک پیس کر ۲ رتی سے چار رتی تک صبح و شام ہمراہ شیرہ تخم خیار ۳ ماشے، تخم خربزہ ۳ ماشے، خار خسک ۳ ماشے، شربت بزوری بارد ۲ تولے کے اضافے کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) گندہ بیروزہ ۲ ماشے، ریوند چینی سائیدہ ۱ ماشے ہمراہ آب برگ شیشم ۴ تولے صبح و شام محض ایک ہفتے پی کر دیکھیے۔ (حکیم نور الحق لاہوری)

(۱۱۸) **بخار وغیرہ:-** جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں۔ ان سے یہی شک ہوتا ہے کہ صاحب زادی صاحبہ کے خون میں کیلسیم کی بہت کمی ہے بلکہ یہ کہ جسم میں خون بھی کم یا بدرنگ ہو۔ آپ انہیں پینے کے لیے "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرائیے۔ اس کے علاوہ "کیل ریڈ" یا "کیلزانا" بھی کھلاتے رہیئے۔ "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوں گے۔ اور بہتر یہ ہے کہ کم از کم پندرہ انجکشن اس دوا کے لگوا دیئے جائیں۔ غذا میں دودھ، سنگترے، مکھن، کریم اور دوسرے پھل اور انڈے جس قدر کھلا سکیں کھلائیے۔ مریضہ کو تاحدِ امکان کھلی ہوئی ہوا اور دھوپ میں رہنے کی ہدایت کر دیجئے۔ حرارت کے لیے علیحدہ کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ انہی چیزوں سے بخار رفع ہو جائے گا۔ قبض کے لیے گاہے ماہے کیسٹوفین کی گولیاں استعمال کرا دیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ورم رحم کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) پہلے کچھ دن خاکسی ۵ ماشے عرق گلاب ۵ تولے میں جوش دے کر اور مصری ملا کر صبح و شام دونوں وقت پلائیں۔ اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت ۲ گولی ویجی ٹیبل پلز یا بلو پلز گرم دودھ کے ساتھ یا کیسٹر آئل ۲ تولے رات کو دودھ میں حل کر کے دے دیا کریں۔ اور داخلی طور پر ہتھیلیوں تلووں اور بغلوں پر مردار سنگ، شب یمانی صندل ہر ایک ۶ ماشے کافور ۶ رتی گلاب میں گھس کر ضماد کریں۔ اور پینے کے واسطے یہ عرق تیار کریں۔

نسخۂ عرق:- برگ شاہترہ نصف سیر، گل سرخ، گل نیلوفر، عنب الثعلب، برادہ شیشم، برادہ آبنوس ہر ایک ۲۰ تولے، صندل سفید، تخم کاسنی، تخم بادرنجبویہ، افتیمون، عناب ولایتی ہر ایک ۱۵ تولے۔ سب دواؤں کو ۱۳ سیر پانی میں رات کو بھگو کر صبح ۶ بوتلیں عرق کشید کریں اور دس دس تولے یہ عرق صبح و شام دونوں وقت شربت عناب سے میٹھا کر کے پلائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

ہر قسم کے کارڈ | ایسٹر، برتھ ڈے، عید کارڈ، تاجرانہ اور خوردہ۔ شادی و دعوتی کارڈ، کیلنڈر، جنتریاں، ڈائریاں، طبی کتابیں وغیرہ
جنرل یونانی ایجنسی و بک ڈپو، بازار بلی ماران، دہلی

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیئے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔ "مینجر"

---

(۱۱۹) میرے دوست کی عمر ۳۲ سال ہے۔ ۱۸ سال پہلے اسے سوزاک ہوا تھا۔ جب ہی سے اسے قبض رہتا ہے۔ بائل کی تیزی طبیعت کو نڈھال رکھتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ امساک کم، مادۂ تولید رقیق، دماغ، گردے، مثانے، جگر اور معدہ وغیرہ اعضا کم زور ہیں۔ تبخیر رہتی ہے۔ دماغ کند رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۷۲)

(۱۲۰) ایک عورت (عمر ۳۶ سال) کے پیٹ میں دس برس سے کچھ گولا سا معلوم ہوتا ہے۔ گولا گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ بہت علاج کیے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کوئی صاحب مفید نسخہ و مشورہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۷۳)

(۱۲۱) مجھے ایک ایسی خوشبودار اور خوش گوار بوٹی کی تلاش ہے جو تیل بنانے میں کام آ سکے اور دماغ کو تقویت دے۔ (خریدار نمبر ۶۹۳۶)

(۱۲۲) میری عمر ۲۰ سال کی ہے۔ میرے ہاتھ تھوڑے تھوڑے کانپتے ہیں گو ابھی زیادہ معلوم تو نہیں ہوتے۔ لیکن دوستوں کا خیال ہے کہ بڑی عمر میں یہ تکلیف بڑھ جائے گی۔ یہ تکلیف ۱۵ سال سے ہے۔ از راہِ کرم کوئی مناسب مشورہ درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۱۱)

(۱۲۳) میری بیوی (عمر ۲۷ سال) کے چہرے اور گردن پر پسینہ آنے کے بعد سفید اور باریک باریک ریت سی آجاتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ اس کا کوئی علاج تجویز فرمائیں۔ مریضہ کی صحت عموماً کم زور رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۸)

(۱۲۴) "ہندوستانی جراحوں کے واسطے، جو کلوروفارم کا استعمال نہیں جانتے، اس کا ایک ایسا بدل درکار ہے جو زود اثر اور بے ضرر ہو اور مریضوں کو بآسانی دیا جا سکے۔ عمل جراحی کرنے سے مریض کو تکلیف نہ معلوم ہو اور پانچ گھنٹے بعد اس کا اثر خود بخود یا کسی دوا سے اُتر جائے۔ (خریدار نمبر ۶۶۲۹)

(۱۲۵) میری دو مہینے کی بچی کے حلق میں درمیانی گوشت (کوّا) نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے وہ کسی قسم کا دودھ یہاں تک کہ ماں کا دودھ بھی آسانی سے نہیں پی سکتی۔ سوراخ کے بڑے نہ ہونے سے پھندا لگ جاتا ہے۔ خوراک کافی نہ پہنچنے کی وجہ سے وہ روز بروز کم زور ہو رہی ہے۔ مقامی ڈاکٹر کی رائے ہے کہ دو سال کی عمر میں آپریشن سے یہ نقص دور ہو سکتا ہے۔ کسی ایک ایسی خوراک کی ضرورت ہے جو کم مقدار میں دی جائے اور زیادہ غذائیت پہنچائے اور بچی کو نقصان نہ دے۔ زیادہ قیمتی نہ ہو (خریدار نمبر ۸۳۴۸)

(۱۲۶) میرے ایک عزیز کو پہلے ہچکی کی بہت شکایت رہی۔ چھ مہینے تک کسی دوا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پھر خود بخود بند ہو گئی۔ حال میں پھر کچھ عرصے کے بعد دورہ اٹھا اور ساتھ ہی بخار اور قے بھی شروع ہوئی۔ جب ہچکی بند ہو گئی تو اب بخار کبھی روز کبھی تیسرے دن آنے لگا۔ اب یہ حالت ہے کہ جب بخار ہوتا ہے تو قے بھی ساتھ آتی ہے۔ ڈاکٹر سے بھی معائنہ کرایا، پھیپھڑے بالکل ٹھیک ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جگر خراب ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۲۷) میری لڑکی (عمر ۲۳ سال) سات سال سے شادی شدہ ہے۔ ابھی تک کوئی بچہ نہیں ہوا۔ شادی کے بعد ہی لڑکی کو بے ہوشی کے دوروں کا عارضہ ہو گیا جس کو حکما اور ڈاکٹروں نے اختناق الرحم تشخیص کیا اور وجہ کمی حیض خیال کر کے اس قدر دوائیں استعمال کرائیں کہ اب حیض پانچ چھ روز تک اور زیادہ مقدار میں آتا ہے اور اس کی کم زوری بمشکل ایک مہینے میں پوری ہوتی ہے۔ لڑکی کم زور ہے۔ دورہ چھ مہینے سے بند ہے۔ حکماء کرام کم خرچ و سہل الحصول نسخہ تجویز فرمائیں۔ لڑکے یا لڑکی کے مادۂ تولید میں اگر کوئی نقص ہو تو اس کی کس طرح شناخت ہو سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۵۵۰۳)

(۱۲۸) مریض کے عضو مخصوص کے سر و کمر پر جماع سے خراش ہو کر زخم پڑ جاتے ہیں جو دیر میں اچھے ہوتے ہیں۔ زخم بھر جانے پر مجامعت کرتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ کچھ عرصے سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ حذاق توجہ کریں۔ (خریدار نمبر ۵۷۰۱)

(۱۲۹) میری عمر ۲۰ سال ہے۔ پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ صبح ۵ بجے اٹھتا ہوں۔ نہانے دھونے کی عادت ہے۔ رات کو بھی پڑھتا ہوں۔ لیکن پڑھا ہوا سبق بالکل

یاد نہیں رہتا۔ اسی لیے میٹرک سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اطباء کرام کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں۔ جو کم خرچ ہو۔ ہر جگہ مل سکے مجھے گرم چیزیں موافق نہیں آتیں۔ عینک لگاتا ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۶۸۸)

(۱۳۰) مریض کی گردن کے دائیں بائیں جانب، ٹھوڑی کے نیچے، جانگوں کے اوپر، سینے پر غدود (گلٹیاں) ابھر آتی ہیں۔ دور سے دکھائی نہیں دیتیں۔ البتہ انگلی رکھنے پر وہ گول اور سخت محسوس ہوتی ہیں ان میں درد اور تکلیف نہیں ہے۔ یہ کس وجہ سے ابھر آتی ہیں اور ان کا علاج کیا ہے؟ (خریدار نمبر ۷۷۱۶)

(۱۳۱) میری عمر ۲۴ سال ہے۔ ۸ سال سے چندیا بالوں سے خالی ہوگئی ہے۔ کوئی مجرب ہندوستانی نسخہ پھر سے بال اگانے کا درکار ہے۔ اطباء کرام مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۷۹۷)

(۱۳۲) کن اعضا کی کمزوری سے بلغم خام خارج ہوتا ہے۔ اور اس سے کیا کیا نقصان ہیں؟ مریض کی عمر ۲۴ سال ہے وہ کمزور اور دبلا ہے۔ بلغم بہت نکلتا ہے، کوئی عمدہ خوراک بھی فائدہ نہیں دیتی۔ اس بلغم کو روکنے اور تقویت عامہ کے واسطے آسان نسخہ درکار ہے۔ مریض کو نسیان اور ضعف دماغ کی بھی شکایت ہے مطالعے کا بہت شوق ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۴۰)

(۱۳۳) آٹھ مہینے کا بچہ مروڑ میں ایک ہفتے تک مبتلا رہا اور اس کے بعد اسے بخار شروع ہوگیا۔ اور وہ سوکھنے لگا۔ پاخانہ عموماً سبز رنگ کا آتا ہے۔ اب اس کی عمر ۱۴ مہینے ہے اور بالکل سوکھ گیا ہے۔ بخار بدستور ہے۔ کوئی صاحب مفید نسخہ اور مشورہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۴۴۵)

(۱۳۴) جریان، کمزوری باہ، سرعت، رقت اور قلتِ منی میں شدھ سلاجیت استعمال کرنے کی مقدار خوراک اور ترکیب کیا ہے؟ (ایک ناظر)

(۱۳۵) میرے لڑکے کی عمر ۳ سال ہے۔ دو سال ہوئے دو مہینے تک ٹ۔ ف۔ بخار میں مبتلا رہا صحت کے بعد اس کا پیٹ اور سر گرم رہتے ہیں۔ آنکھیں زرد ہوگئی ہیں پیشاب سفید ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۱۳۶) میرے متعلقین میں دو آدمیوں کو برص یا سفید داغ کی شکایت ہے۔ اس مرض کے لیے کسی ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو سو فی صدی کامیاب ہو اور فوری اثر کرے مرض برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۶۲۲)

(۱۳۷) چار مہینے پہلے میرے خصیوں پر خارش اور تمام اندری اور سپاری پر پھنسیاں پیدا ہوگئیں تھیں۔ اس کیلئے میں نے جونکیں بہت سی لگوالیں۔ اس کے بعد نیم کے پتے باندھنے سے مرض جاتا رہا۔ پھر عشبہ پینا شروع کردیا۔ کچھ دن بعد پھر تمام جسم پر خارش اور پھنسیاں نکلنی شروع ہوگئیں۔ سپاری پر پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ پھر ٹنکچر وغیرہ لگانے سے ہٹ بھی جاتی ہیں۔ اگر ان کو ہاتھ سے دباؤ تو پانی نکل کر خود بھی آرام ہو جاتا ہے۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ شریر میں گرمی بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۲۴۰)

(۱۳۸) میری عمر ۴۵ سال ہے۔ مدت سے مجھے ذیابیطس کی شکایت ہے۔ ہمدرد دواخانے کی بعض دواؤں سے اس وقت تک فائدہ رہتا ہے جب تک انھیں استعمال کرتا رہوں۔ اس کے بعد پھر شکایت ہو جاتی ہے۔ ناظرین ایسا کوئی نسخہ لکھیں جس سے مستقل فائدہ ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۵۵۶۹)

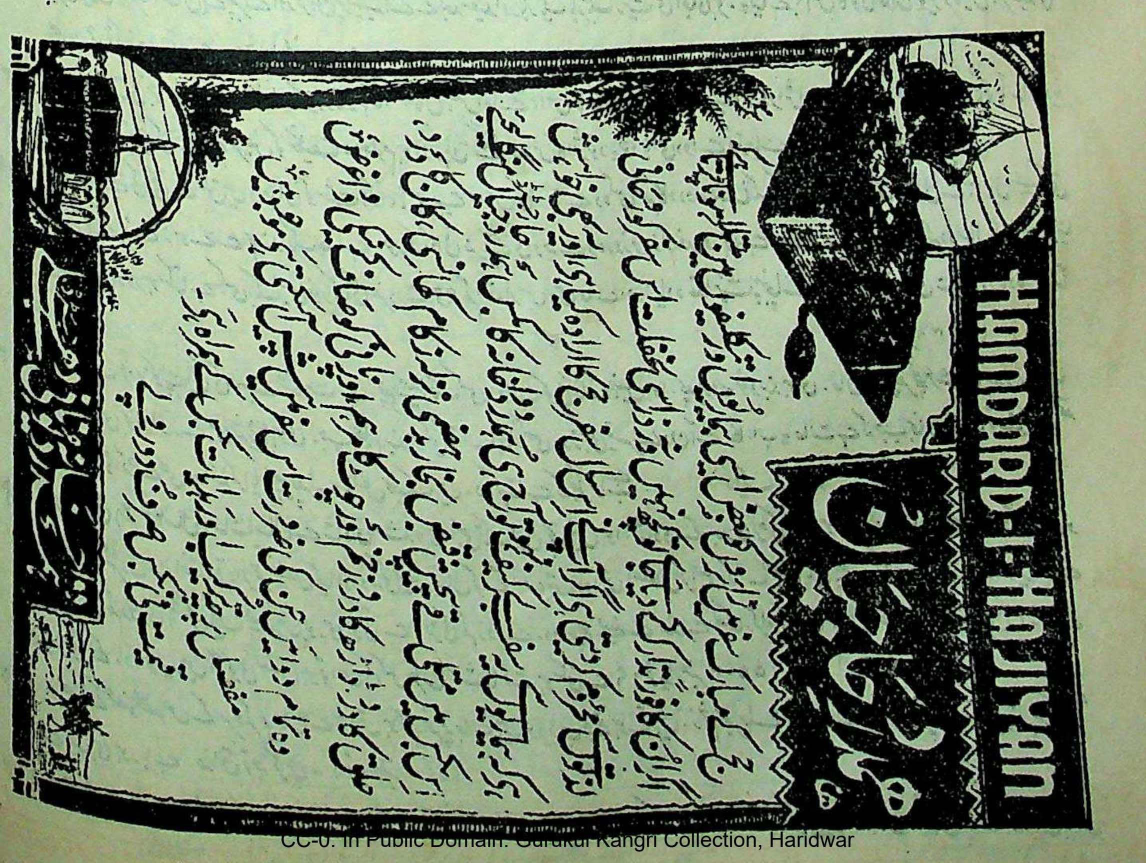

HAMDARD-I-HAJIYAN

ہمدردِ حاجیان

حج کے مبارک سفر میں زائروں کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور آپ بھی خواہش ہے کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیاں رجسٹرڈ منگا لیجیے اس بکس میں متلی قے پیچش قبض بخار بدہضمی نزلہ زکام کھانسی، کان کا درد، حلق کا درد۔ ڈاڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنے کی دوا غرض وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آسکتی ہے موجود ہیں مفصل پرچہ ترکیب اور ہدایات بکس کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی بکس صرف دو روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی رجسٹرڈ

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

بچوں کی بیماریاں
آنکھوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابیطس
پیچش
کمزوری عضو

بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضاء ہضم
ضعف ہاضمہ
ضعف قلب
امراض مخصوصہ
ضعف جگر

ناصور
جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی

نزلہ
اسقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
بے لذتی
احتلام
دق و سل

کنٹھ مالا
پائیریا
تلی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون

تحریر محمود ۶ سنہ ۳۹

شفاعت احمد

اگر ایسا ہو

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیئے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمّل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

292 نمبر

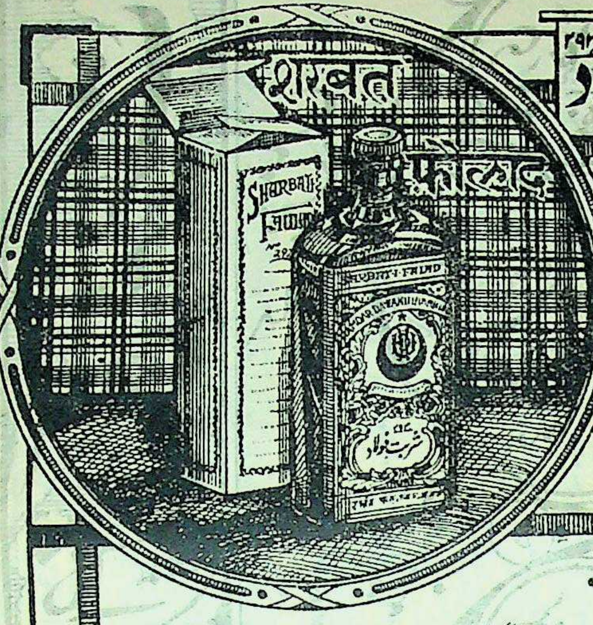

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد ۲۹۲ تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایکروپیہ آٹھ آنہ (عہ۸)

تار کا پتہ ”ہمدرد“ دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۷۷

اکسیر پائیریا

رجسٹرڈ

اکسیر پائیریا

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی قیمت دو روپے۔

تار کا پتہ ”ہمدرد“ دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۷۷

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔“

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ”ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

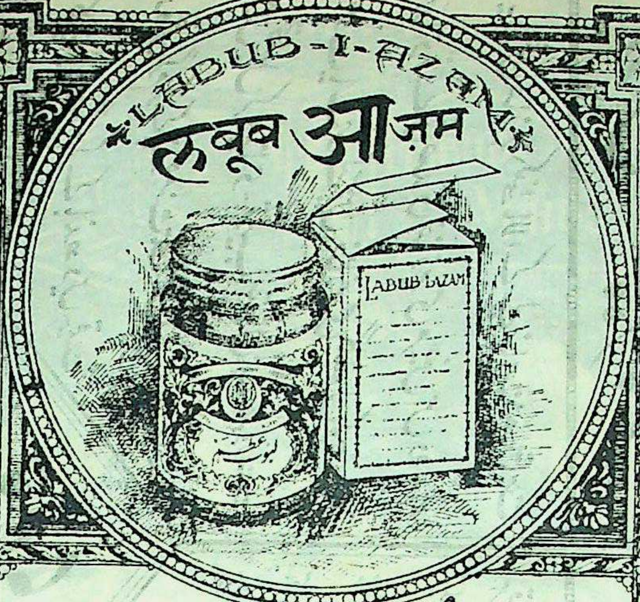

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بےضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

कुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN
قرص جریان

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو یہ ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بائوگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک ۱ر

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ ر)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

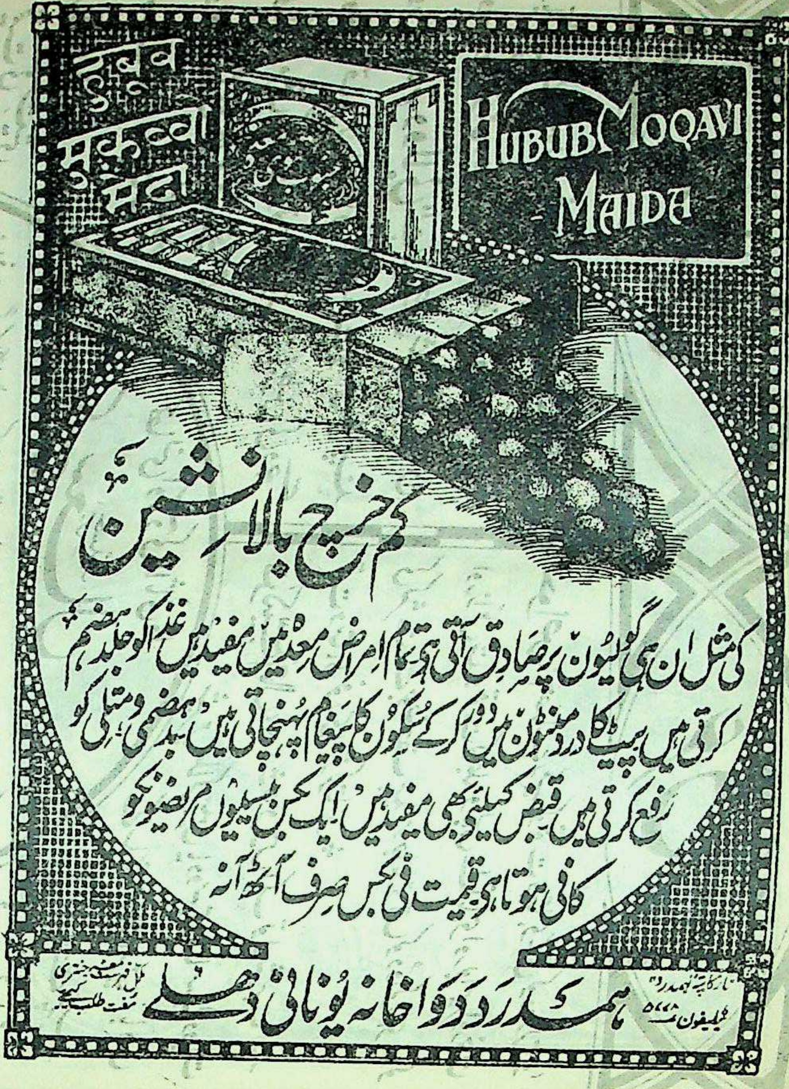

حکم خنج بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" ٹیلیفون نمبر ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست جنتری مفت طلب کیجئے

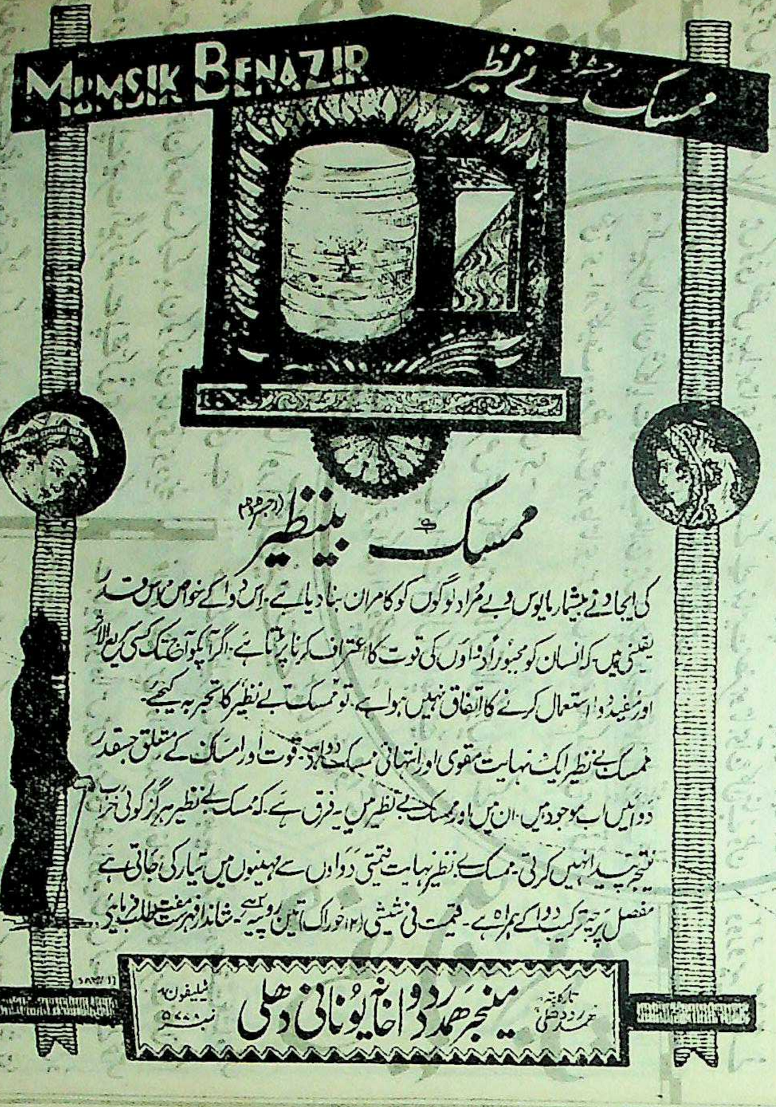

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مُراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی بے بدل اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔ ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ہے۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

روغن ناصور

دُنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے ‡ (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کو تر کرکے ناصور میں رکھیں قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ÷

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ÷

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

رجسٹرڈ

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲؍۸ دو روپیہ آٹھ آنے ÷ **ترکیب استعمال** - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **ترکیب استعمال**، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہو ۲؍

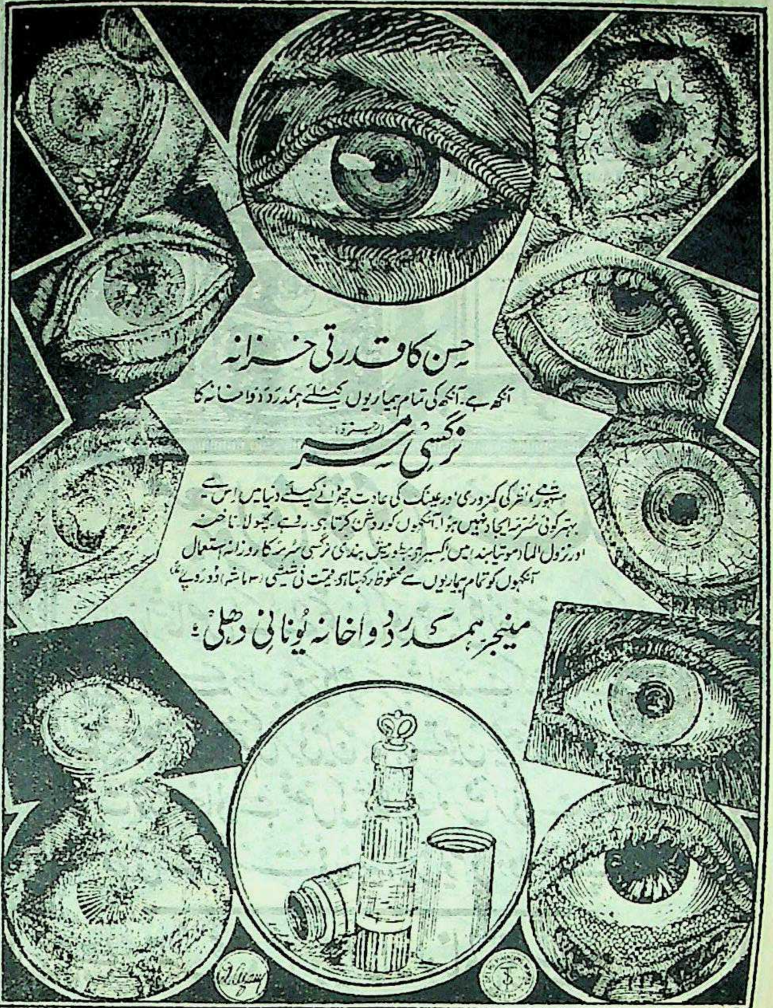

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

[illegible] نظر کی کمزوری، دھند، عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ دھند، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء موتیابند میں اکسیر ہے۔ [illegible] نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک ۴۱۳

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔
پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے
قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے۔ سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔
ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I-MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ھے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ھے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ھے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ھے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶/

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

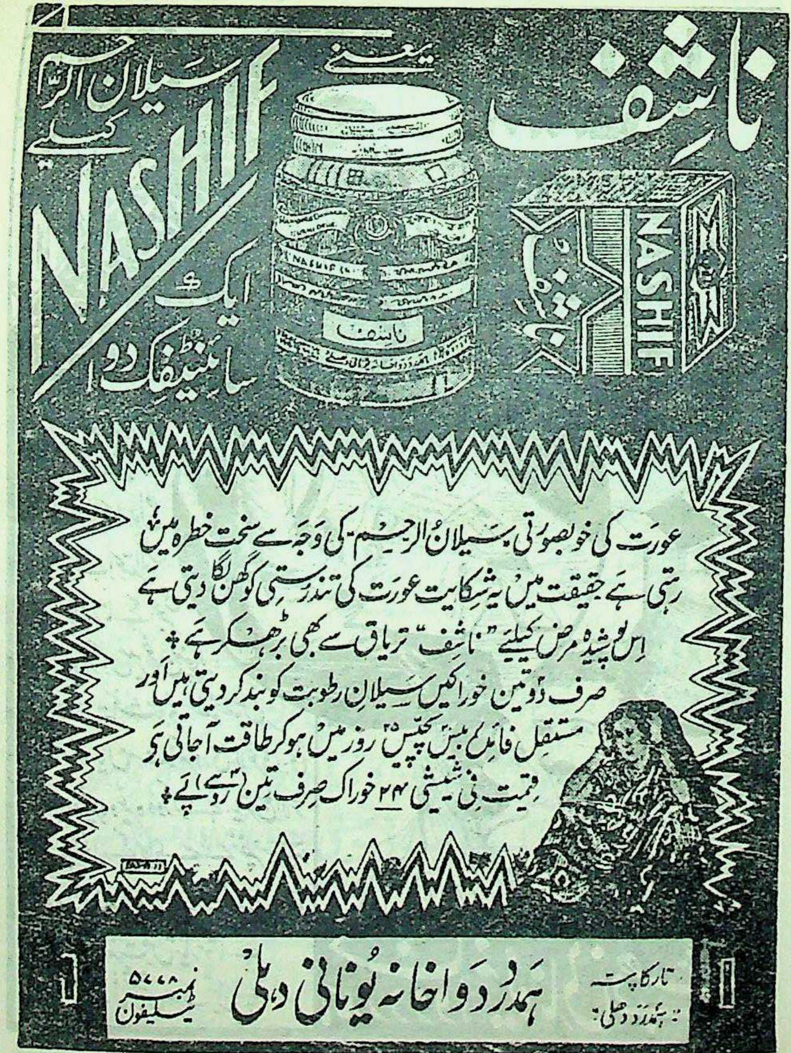
ناشف
یعنی سیلان الرحم کیلئے
NASHIF
ایک سائنٹیفک دوا
NASHIF
ناشف

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں
رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے
اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے
صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور
مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے
قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

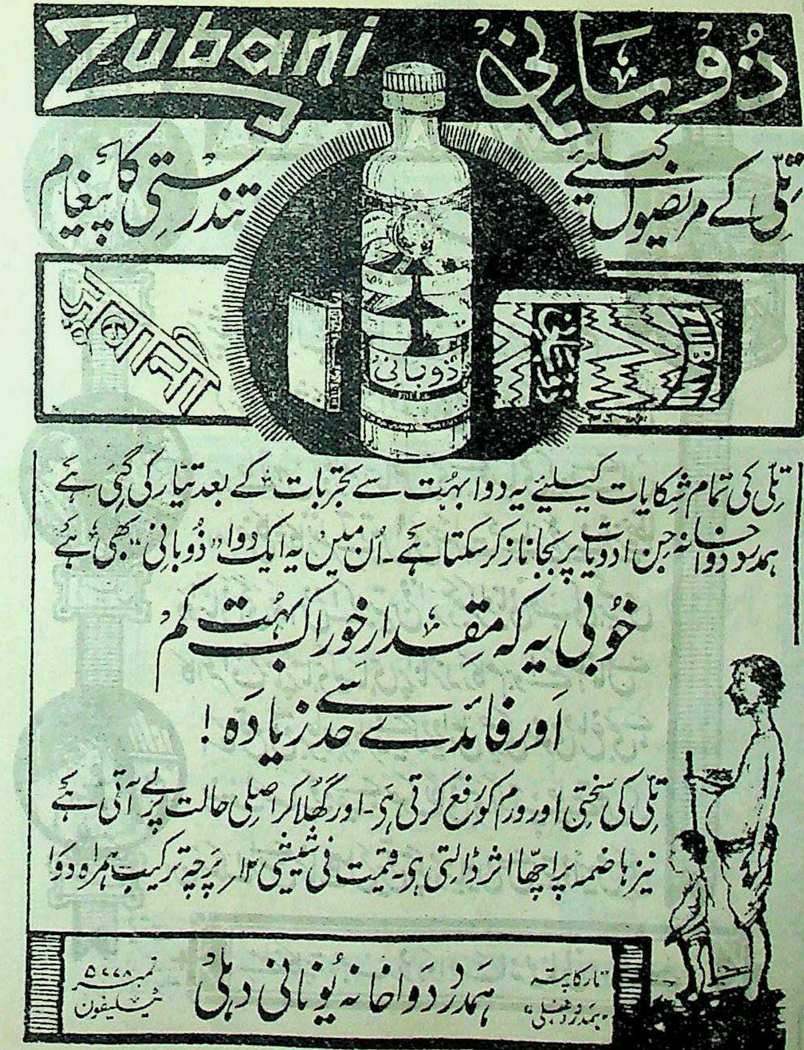
ذُوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلئے
تندرستی کا پیغام
ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

TILA-I-AZAM.
طلائے اعظم
رجسٹرڈ
طلائے اعظم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلائے اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

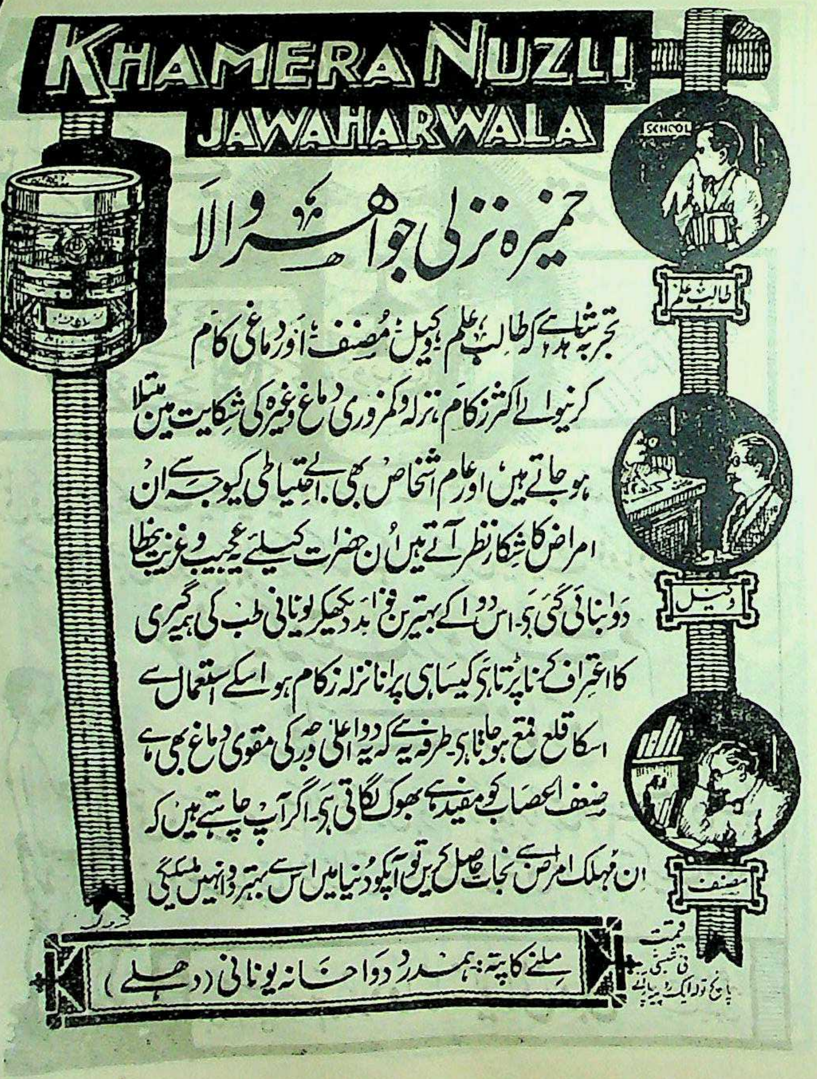

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب نسخہ دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعفِ اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

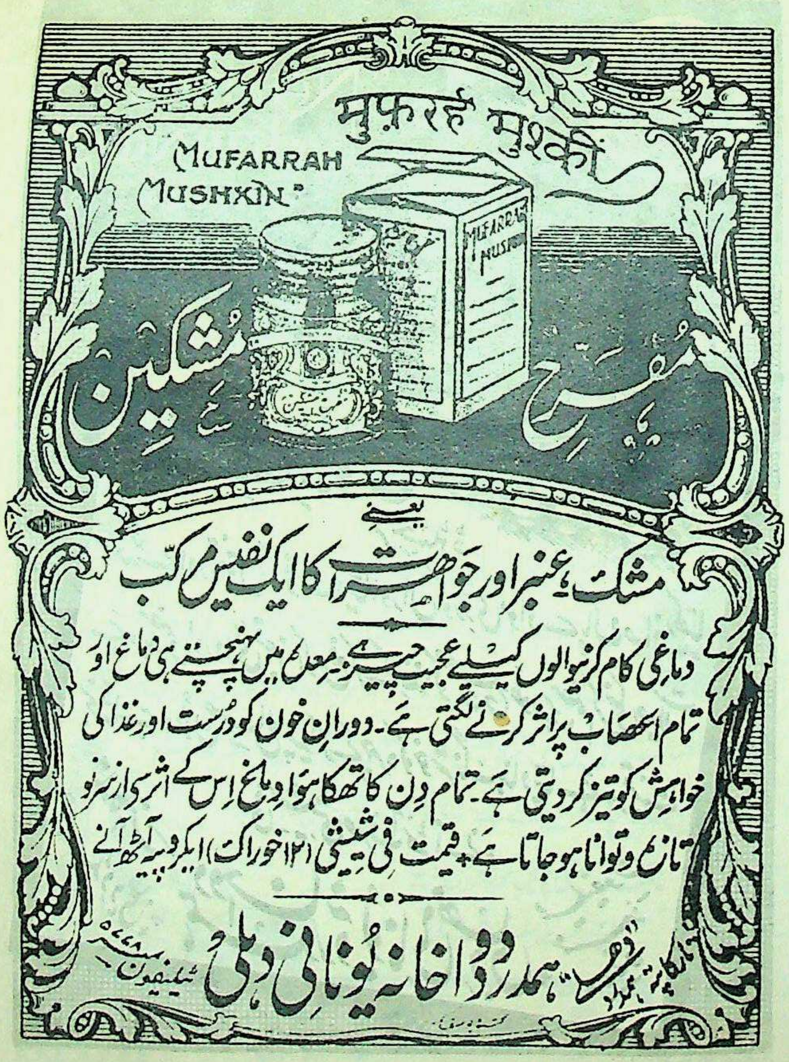

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایکروپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ ہمدرد
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

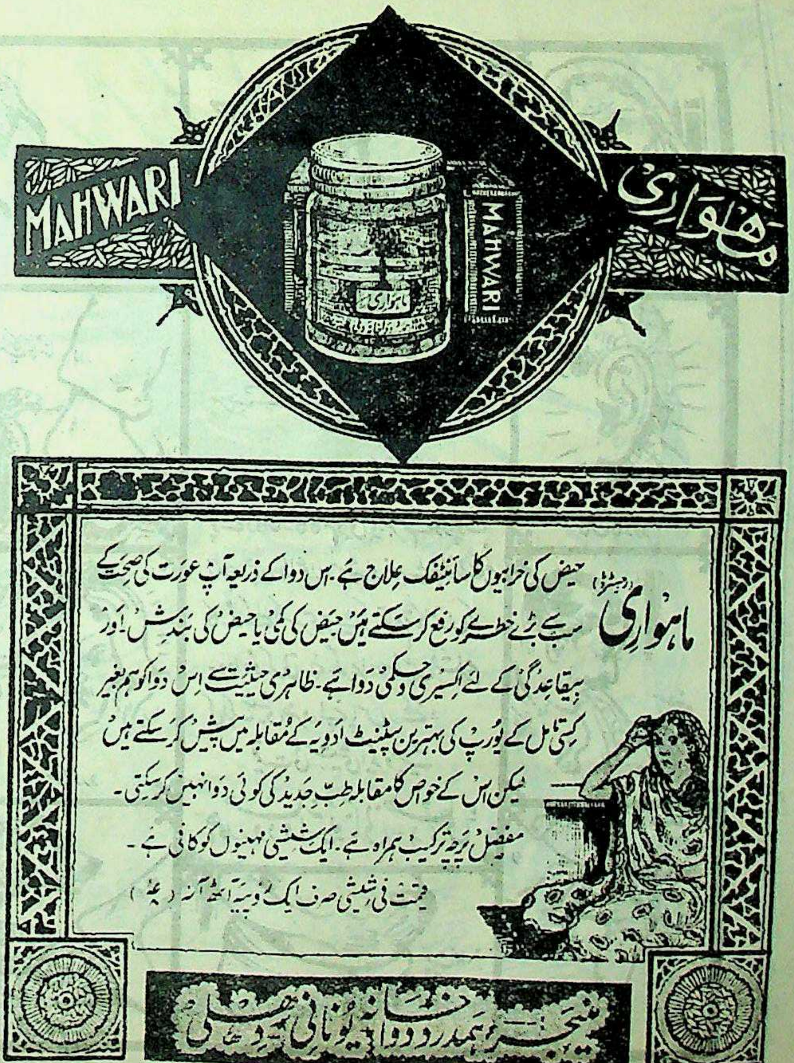

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر جنتری فہرست مُفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

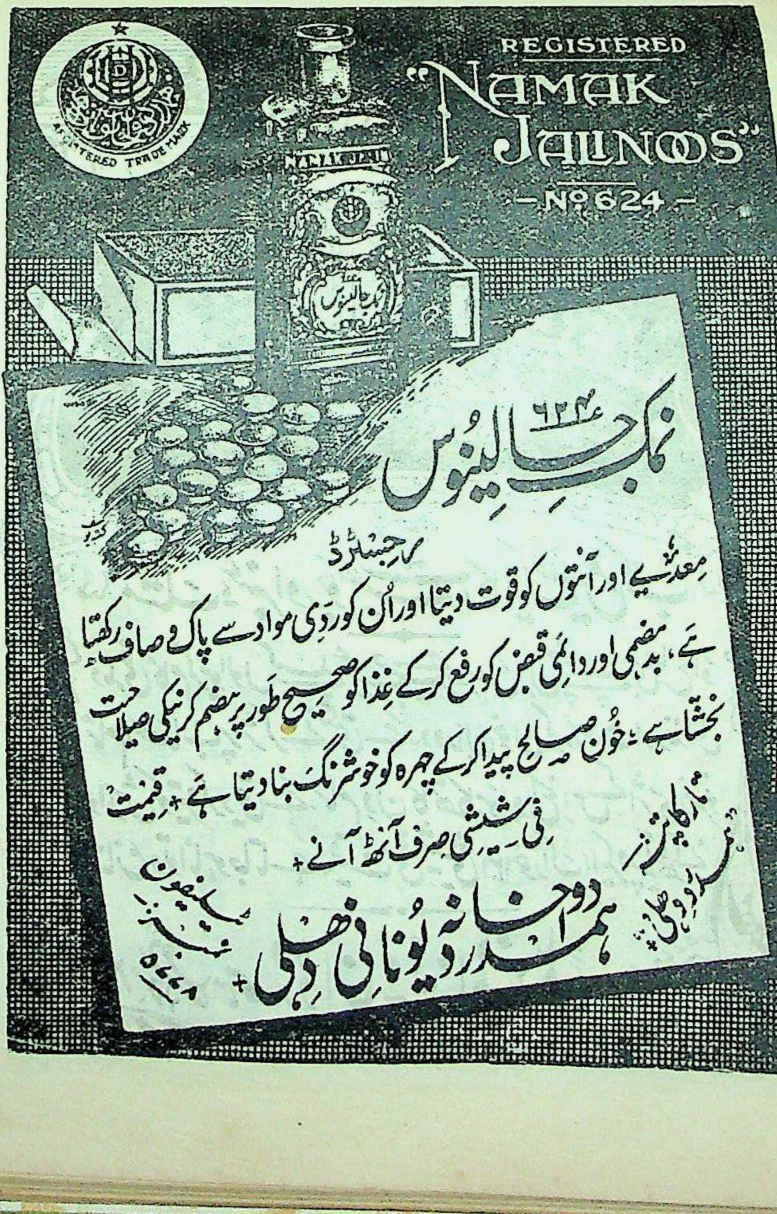
REGISTERED
"NAMAK JALNOOS"
— No. 624 —
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴
رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

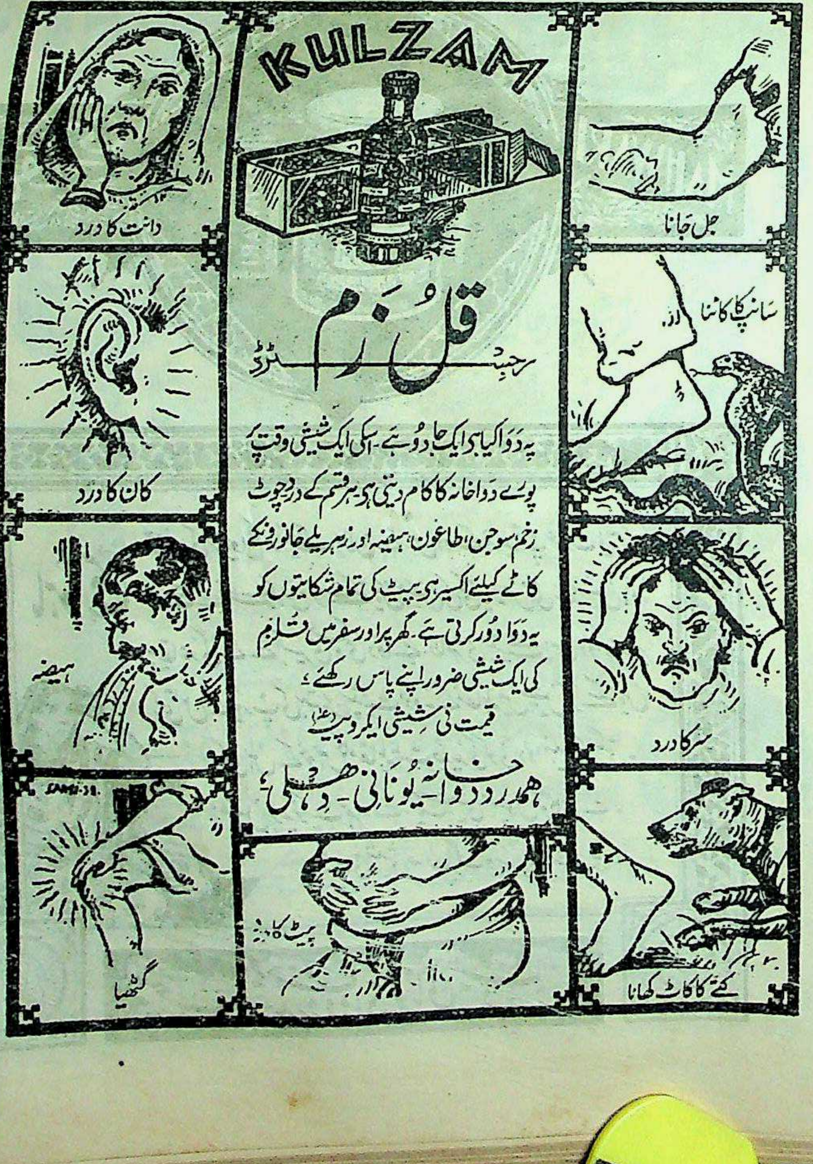
KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قلزم
رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہے ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱؎)

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

MISALI
مثالی

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (صہ)

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ہمدرد دہلی — ٹیلیفون نمبر [illegible]

(رجسٹرڈ) پیچ

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو۔ ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

ہمدرد دواخانہ دہلی

تار کا پتہ ہمدرد — ٹیلیفون نمبر [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکما نواب حکمت جنگ طبیب خاص اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہو کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہو کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق دفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہو۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماءالحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہو۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہو۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہو صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آ جاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوتی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لیے ایک عجیب و غریب دوا!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باد گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا با الآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء تعصیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام۔ سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مستوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مستوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے۔ مستوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مستے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے ، سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

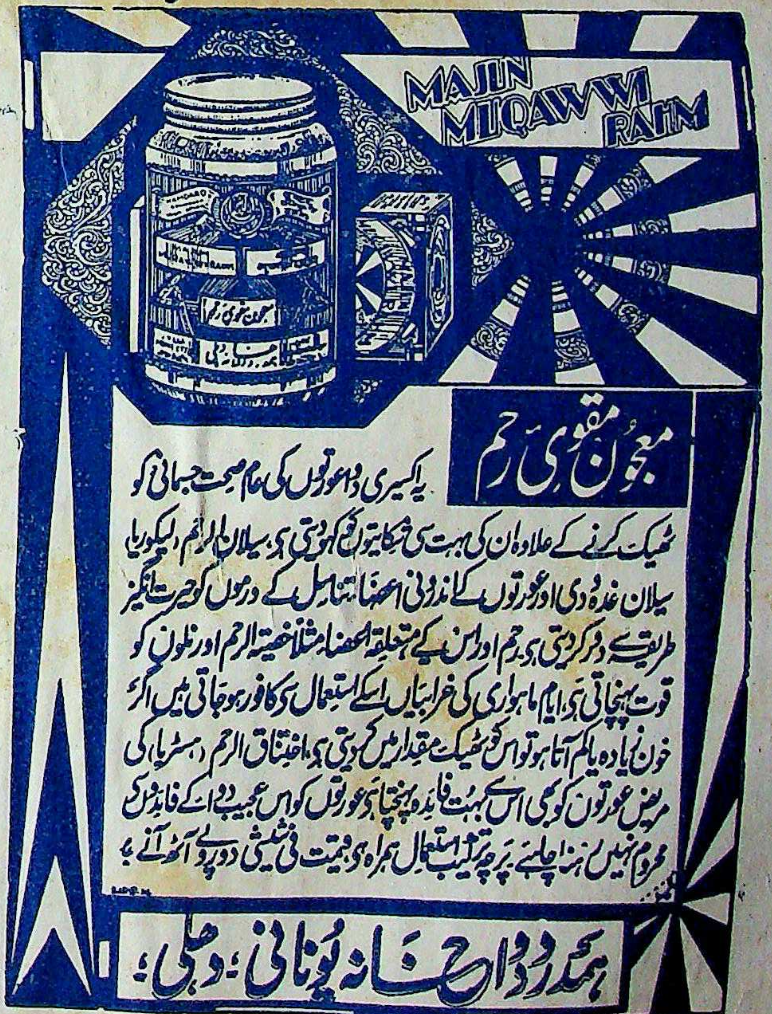

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدہ وی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

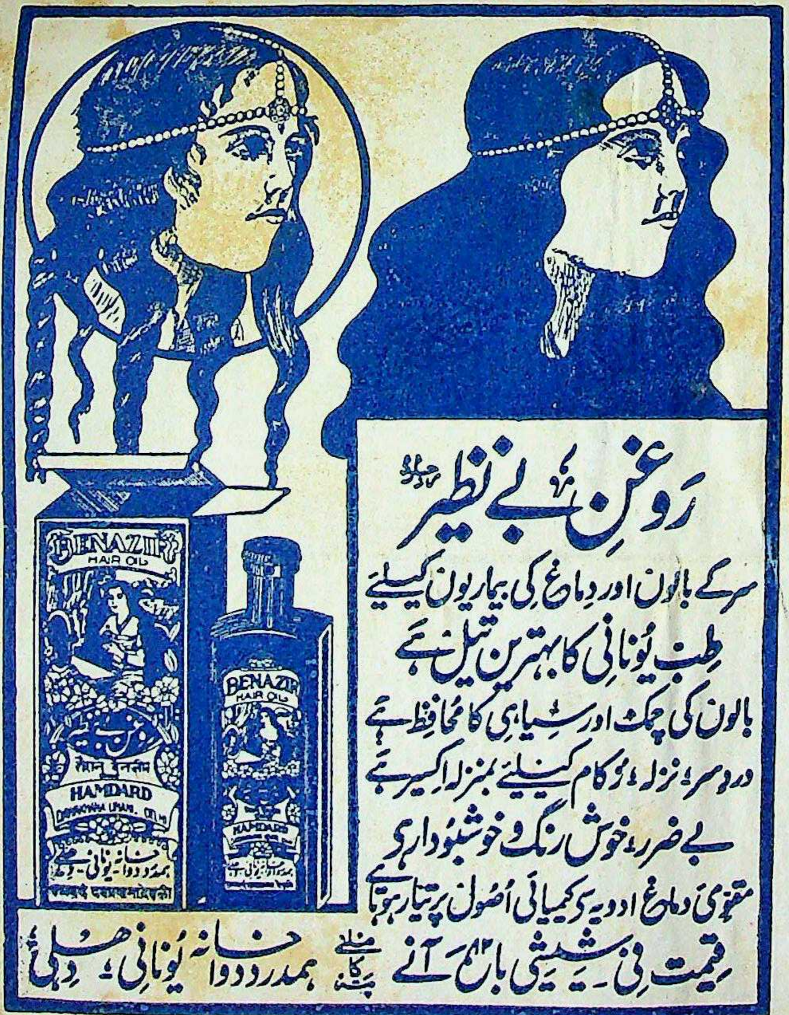

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی بارہ آنے

ملنے کا پتہ **ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی**

Regd. No. L. 2780.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	**Ordinary Edition As. 8**
As. 12	**Postage One Anna**

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

BIRTH CONTROL NUMBER 1939
HAMDARD

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

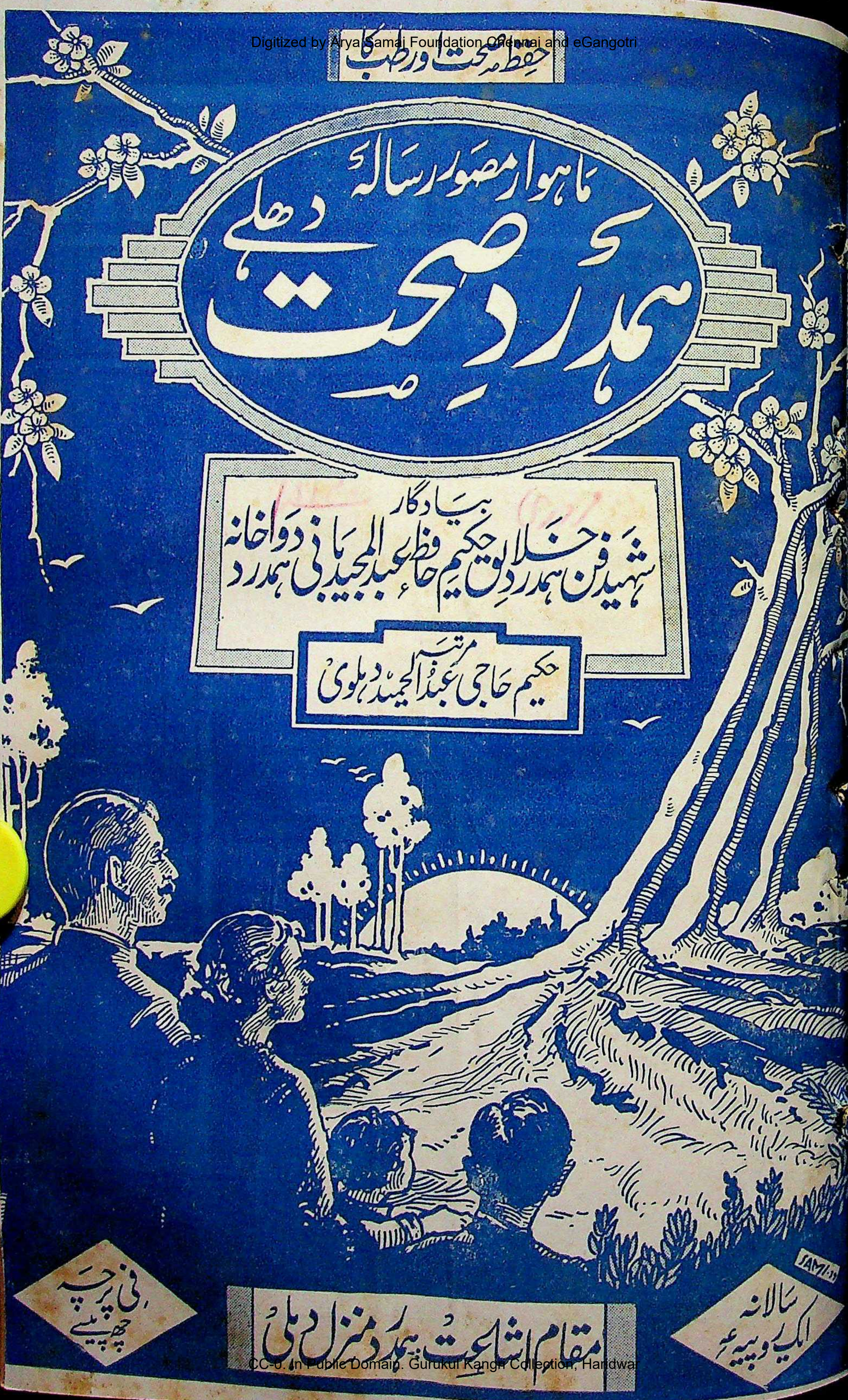

حفظ صحت اور طب کا

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار

شہید فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

فی پرچہ
چھ پیسے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ
ایک روپیہ عہ

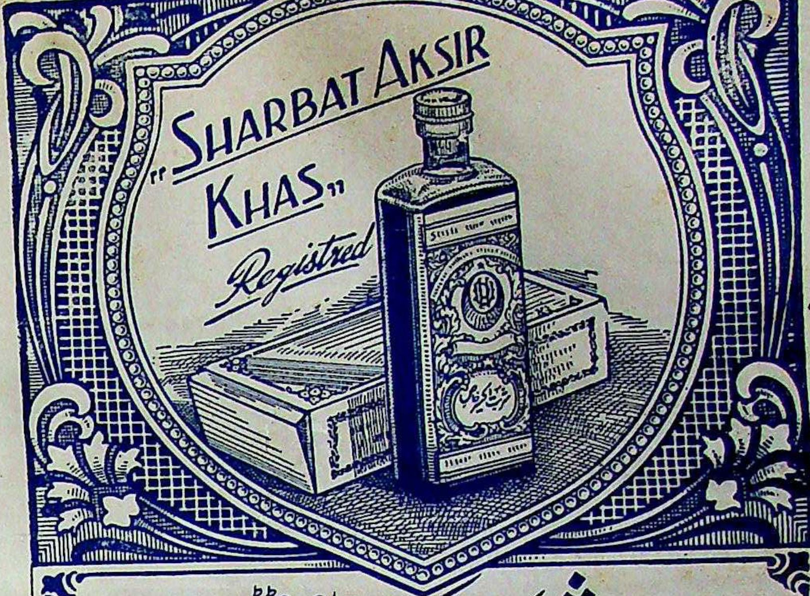

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

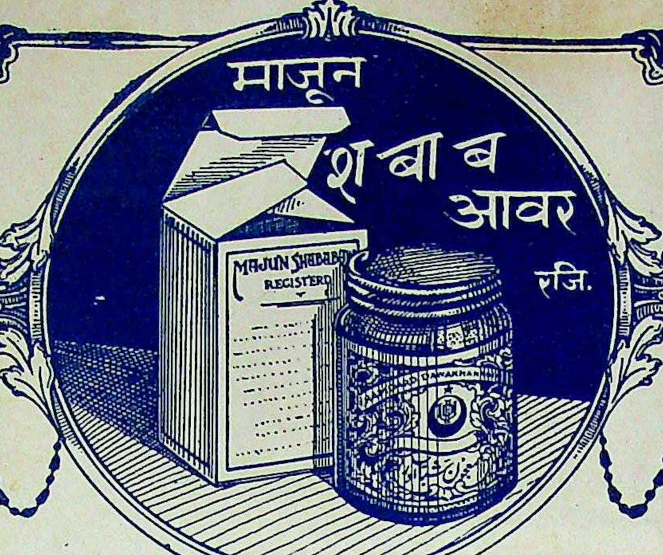

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ)۔ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

[illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۸ فروری سنہ ۱۹۴۰ء نمبر ۸

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		
انتقاد		
بڑی بیاض، طبیب اطفال	حکیم عبد الحمید صاحب	۲
افسانہ		
جمالیاتی جرّاح	پروفیسر مظہر حسین صاحب	۳
خطبۂ صدارت میسور اسٹیٹ یونانی طبی کانفرنس	فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین	۷
مراسلات		
آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ		۱۴
جمعیت مجالس اطبا، پنجاب لاہور		۱۵
مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی		۱۵
مجلس مذاکرہ طبیہ کالج، لاہور		۱۶
نتیجہ امتحان ضمیمہ ”حکیم حاذق“		۱۶
علم اور حکمت کے خزانے		۱۷
باب الصحّت		
ایک حقیقی جنگ عظیم	ترجمہ	۱۸
دانتوں کے امراض کیوں بڑھ رہے ہیں؟	ڈاکٹر گنیش داس صاحب	۲۰
نہانے یا تیرنے سے پہلے کچھ کھانا		۲۲
طبّی لطائف		۲۲
علم نباتات		
علم نباتات	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۲۳
مزاحیہ		
علاج	کوثر چاندپوری	۲۷

مضمون	نگارندہ	صفحہ
الامراض والعلاج		
بچوں کی کھانسی	حکیم عبد الرّحیم صاحب رحمانی	۳۰
معلومات		
بیرونی مہیّجات کا اثر انسان پر		۳۲
ظاہر و باطن کا تعلّق		۳۲
حیات کی تخلیق		۳۲
مچھّروں کی افادی حیثیت		۳۳
ہندوستان کے معدنی چشموں کی طبّی اہمیّت		۳۳
غیر ممالک کے قدرتی چشمے		۳۳
بالوں کی تعداد		۳۴
دنیا کے اہم درخت		۳۴
جانوروں کی ہڈی کا پیوند		۳۴
پٹرول کا بدل کوئلے کی گرد		۳۴
مجرّبات		
جوارش خاص	حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی	۳۵
اکسیر برص	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۵
دو مجرّبات	حکیم سید اصغر علی شاہ	۳۵
دو مجربات	حکیم درگا پرشاد صاحب	۳۶
پانچ مجربات	حکیم چندر پرکاش صاحب	۳۶
دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے	الحکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۳۷
یورپ اور امریکہ کی پٹینٹ دواؤں کے راز	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۳۹
جوابات	مختلف اطبا	۴۰
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر برما وغیرہ ۳ شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

انتقاد

بڑی بیاض

سائز ۲۲×۱۸/۴، ضخامت پہلی جلد ۶۲۸ صفحے، دُوسری جلد کی ۳۷۶ صفحے، قیمت فی جلد ساڑھے تین روپے، قیمت دونوں جلدوں کی چھے روپے۔ پتہ :۔ مینیجر صاحب دارالتالیفات، اجمل روڈ، قرول باغ، دہلی۔

بڑی بیاض مشہور قرابادین علاج الامراض کا ترجمہ ہے، جسے جناب حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے تالیف اور شائع کیا ہے۔ الفاظ "ترجمہ علاج الامراض" میں کوئی خاص جاذبیت اور دلکشی نہیں ہے کیونکہ اب سے پہلے اس کتاب کے کئی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اصل فارسی میں بھی اس کے بعض اڈیشن متداول ہیں۔ مطبوعہ نسخوں کی اس عمومیت کے علاوہ فارسی زبان گروہِ اطبا میں ابھی اتنی غیر بھی نہیں ہوئی ہے کہ اس زبان کے طبی تراجم توجہ و ضرورت کا واحد مرکز بن جائیں۔ بہرحال ان باتوں کے باوجود فارسی کی طبی کتابوں کا ترجمہ ہماری زبان میں ہونا ضروری ہے، کیونکہ اطبا کا فارسی سے تعلق رکھنے والا گروہ اب ختم ہو رہا ہے اور علاج الامراض کا ترجمہ بڑی بیاض، اس وجہ سے جاذبِ توجہ اور دل کش ہے کہ اس میں ترجمہ اور تالیف کی اکثر اہم ضرورتوں کو حتی الامکان پورا کیا گیا ہے۔

بڑی بیاض، علاج الامراض کا محض ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ مرتب نے تقریباً ڈیڑھ سو صفحے کا ایک ضمیمہ بھی اس میں لگایا ہے۔ پانچ چھے صفحے کے دیباچے کے علاوہ اس ضمیمے میں اُن اطبا اور مشاہیر کی مختصر سوانح عمریاں بھی جمع کی گئی ہیں جن کا تذکرہ علاج الامراض میں آیا ہے۔ اس کے بعد ان مرکبات کی فہرست بنا کر اس ضمیمے میں شامل کی گئی ہے جو دو یا چند ناموں سے اس کتاب میں درج ہیں۔ یونانی، ویدک اور ڈاکٹری اوزان کی ایک بہت مفصل فہرست بھی مرتب کی گئی ہے۔ ایک فہرست ان مفردات کی بنائی گئی ہے، جن کے نام علاج الامراض میں آئے ہیں۔ ایک مفصل فہرست غیر معروف مفرد دواؤں کے ناموں اور ان کے حلوں کی ہے۔ اس فہرست کو مترجم نے بڑی محنت سے مرتب کیا ہے۔ حتی الامکان ہر نام کی تحقیق کی ہے۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو مفردات کی چھوٹی چھوٹی تصویریں بھی شامل کی ہیں۔ یہ فہرست پڑھنے والے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرے گی۔ آخر میں مُرکبات کی ایک فہرست ہے جس کی مدد سے ہر مُرکب کا نام صفحے وار معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی جلد میں مُرکبات کی تعداد ۱۹۷۸ اور دُوسری میں ۲۱۵۸ ہے۔

ضخامت کی زیادتی کی وجہ سے اس کتاب کو دو جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ پہلی جلد حسبِ معمول امراض سر سے شروع ہو کر امراض معدہ پر ختم ہوئی ہے۔ اس جلد کی ضخامت ۶۲۸ صفحے ہے، جن میں ۲۸۸ صفحے اصل کتاب کے اور ۱۴۰ صفحے فہرستوں کے اس ضمیمے کے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ دُوسری جلد امراض جگر و طحال سے شروع کی گئی ہے اور ۳۷۶ صفحوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس طرح ۱۰۰۴ صفحوں میں بڑی بیاض مکمل ہوئی ہے۔

معنوی خوبیوں کے علاوہ مترجم نے کتاب کی ظاہری شان پر بھی بڑی توجہ کی ہے۔ کتابت اچھی ہے، طباعت عمدہ ہے اور کاغذ چکنا، سفید لگایا گیا ہے۔ بلاک سے چھپی ہوئی دواؤں کی تصویروں سے نہ صرف پڑھنے والوں کو فائدہ پہنچا ہے بلکہ کتاب کی دیدہ زیبی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ بیاض مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رح کے نام معنون کی گئی ہے اور ان کی ایک خوب صورت رنگین تصویر بھی اس کتاب کی رونق بڑھا رہی ہے۔ بہرحال مجموعی حیثیت سے بڑی بیاض قابل قدر ہے اور مترجم کی محنت اور عرق ریزی کا ثبوت اس کتاب سے اچھی طرح ملتا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس ترجمے کی قدر کی جائے گی اور گروہِ اطبا، خواہ وہ قدیم ہو یا جدید، اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔

طبیبِ اطفال

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۲۱۶ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ پتہ :۔ دفتر جمعیۃ الاطبا، قرول باغ، دہلی۔

طبیبِ اطفال جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی کی تالیف ہے۔ اس میں بچوں کی آئے دن کی بیماریوں کی تشریح، اسباب و علامات اور ان کے دفعیہ کی تدابیر خاصی تفصیل سے درج کی گئی ہیں۔ شروع میں امراضِ اطفال کی تشخیص کے کارآمد ہدایات ہیں اس کے (بقیہ [illegible])

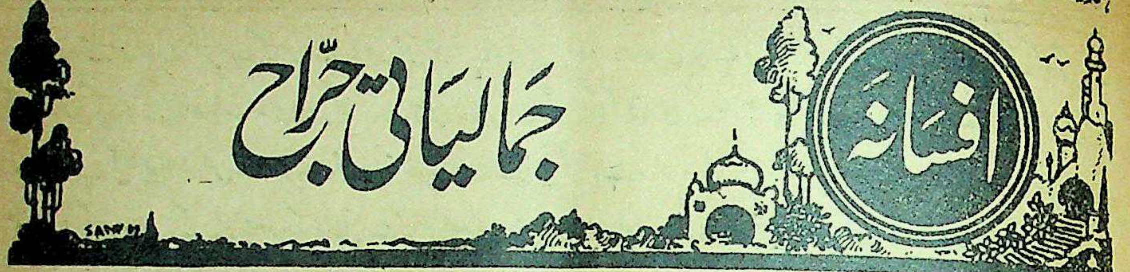

جمالیاتی جرّاح

از جناب پروفیسر مظہر حسین صاحب، اظہر، لاہور

(۱)

ڈاکٹر میکس ویل مالزا، ایم۔ڈی، اپنے شان دار مطب واقع شہر نیویارک (امریکہ) میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ جمالیاتی جراحی (پلاسٹک سرجری) کے موجد ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ اس صدی کی نہایت اہم ایجاد ہے۔ اس سے انسانی شکل وصورت کو حیرت انگیز حد تک تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ فنِ لطیف حدِّ کمال کو پہنچ چکا ہے۔ چناں چہ یورپ اور امریکہ کے بے شمار خوش مذاق اور حُسنِ صورت کے دل دادہ مرد و عورت اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حتّٰی کہ سوسائٹی کے دشمن یعنی جرائم پیشہ بھی، بلکہ اُنہوں نے اس فن کو اپنی پناہ گاہ بنا لیا یا سمجھ لیا ہے۔

ایک اجنبی وارد ہو کر ڈاکٹر سے کہتا ہے ——— "کیا میں فخرِ امریکہ سرجن میکس ویل، ایم۔ڈی، کے روبرو کھڑا ہوں؟"

ڈاکٹر میکس ویل:- ہاں، میرا نام یہی ہے۔ فرمایئے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟

نووارد:- میں بھی جناب کے محیّر العقول فن سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔

اُس نے یہ کہہ کر اپنا کارڈ پیش کیا، جس پر "ایل۔ہڈسن" چھپا ہوا تھا۔

ڈاکٹر:- تشریف رکھیے۔

ڈاکٹر نے ہڈسن کی خواہش کے مطابق اس کے چہرے کا آپریشن کر کے اس کی شکل اور چہرہ مُہرہ بدل دیا۔ اب چہرہ بیضوی کی بجائے لمبوترا بن گیا تھا اور جلد کا رنگ بھی تبدیل ہو گیا تھا۔ اس پر سے سرخی کی جھلک مفقود ہو چکی تھی۔ بال بھی ذرا سیاہی مائل ہو گئے تھے۔ العرض اس کی شکل وصورت بہ حیثیت مجموعی ایسی ہو گئی تھی کہ اس کی حقیقی ماں بھی اُسے شناخت نہ کر سکے۔ خدّوخال بھی کچھ اور ہی ہو گئے تھے۔

اجنبی نے سو ڈالر ڈاکٹر کی نذر کیے۔ حالاں کہ اس سے مطالبہ صرف پچاس کا کیا گیا تھا۔

اس کے بعد ہڈسن نے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور چلا گیا۔

(۲)

سپرنٹنڈنٹ پولس:- ڈاکٹر صاحب، آپ نے اس شخص کا جو حُلیہ بیان کیا اس کی تفصیلات معلوم کر کے مجھے کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ وہ مشہور قانون شکن ڈاکو جان ڈالنگر تھا۔

ڈاکٹر:- نہیں جناب! اس نے تو ہڈسن نام کا کارڈ پیش کیا تھا۔

سپرنٹنڈنٹ:- درست! مگر اس عیّار نے اپنی حفاظت کے واسطے آپ کو چکما دیا ——— اچھا ٹھیریئے! (اس نے یہ کہہ کر اپنی جیب سے ایک عکسی تصویر نکالی، اور بولا) ——— اس کی شکل وصورت ایسی ہی تھی نا؟

ڈاکٹر:- (فوٹو دیکھ کر) واقعی! بے شبہ۔

سپرنٹنڈنٹ:- تو اب کچھ شک باقی نہیں رہا کہ وہ جان ڈالنگر، خوف ناک ڈاکو ہی تھا۔

ڈاکٹر:- مجھے بے حد افسوس ہے! ——— مگر میں اسے شناخت کیسے کر سکتا تھا؟

سپرنٹنڈنٹ:- تاہم آپ نے اسے ایک بالکل نیا آدمی بنا دیا۔ اور اس طرح اس کی سراغ رسانی اور گرفتاری میں دشواری پیدا کر دی ہے

ڈاکٹر:- اب مجھے اپنی غلطی کا اعتراف اور احساس ہے۔ مگر جناب میں معذور تھا۔ کیوں کہ میں اس کی شخصیت اور کارناموں سے بے خبر تھا۔

سپرنٹنڈنٹ :۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے مفرور رفیق بھی آپ کی اس ایجاد سے جان بچانے کی کوشش کریں اور ہم اس خطرناک گروہ کو مدت تک گرفتار کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ ہمیں ان لوگوں کی گرفتاری کے واسطے غیر معمولی تردد اور جدّوجہد سے کام لینا پڑیگا بہرحال آپ کی ایجاد اور فن نے خطرناک مجرموں کو جدید آلات سے مسلّح کر دیا ہے۔

ڈاکٹر :۔ مگر کسی سرجن کے لیے یہ معلوم کرنا محال ہے کہ اس کا مریض شریف امن پسند ہے، یا دشمن قانون اور سوسائٹی کا باغی! نہ اس ایجاد کی غرض و غایت جرموں کو چھپانا یا مجرموں کی حمایت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ :۔ تاہم سوسائٹی کو اس خطرے سے بچانے کے لیے ایک جدید قانون کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر :۔ درست! —— تاکہ مجرم اس سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھا سکیں۔ یہ سن کر پولس افسر چلا گیا۔

(۳)

مسٹر آسٹن :۔ ڈاکٹر صاحب، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اخبار "نیویارک ٹائمز" نے آپ کے جدید انکشاف اور فن کی تعریف کن الفاظ میں کی ہے اور صلہ کس صورت میں دیا ہے؟

ڈاکٹر میکس ویل :۔ نہیں تو! کیا لکھا ہے؟ ذرا آپ ہی پڑھ دیجئے۔

آسٹن :۔ ذرا ٹیڑھے ترچھے عنوان تو ملاحظہ ہوں —— لکھا ہے کہ "ڈاکوؤں اور قانون دشمنوں کے لیے حسن و جمال کے تحفے"۔

ڈاکٹر :۔ مجھے اس سے حیرت نہیں! ماضی میں بھی تو یہی ہوتا رہا ہے۔ ہر عمدہ ایجاد اور مفید انکشاف کی زبردست مخالفت ہوئی ہے۔ موجدوں، فلاسفروں اور عالموں کو قید و بند بلکہ سزائے موت تک دی گئی ہے۔ اکثر کو زندہ جلا دیا گیا ہے! —— پھر یہ اخبار جی بھی جو کچھ لکھیں کم ہے۔

آسٹن :۔ درست فرمایا، ڈاکٹر صاحب آپ نے۔

(۴)

ڈاکٹر میکس ویل کے شفاخانے میں ایک جوان عورت بیٹھی ہے جس کا نام روزی ہے۔ اس کا چہرہ حسن و جمال سے محروم ہے۔ اُسے اس کے وارث یہاں معالجے کے لیے لائے ہیں۔

روزی کی ماں :۔ معزز ڈاکٹر صاحب! اس لڑکی کا ذہن اور دماغی توازن کئی مہینے سے خراب ہو چکا ہے۔ عجیب قسم کی دیوانگی ہے۔ اگر زنجیروں میں جکڑی ہوئی نہ ہو اور آزاد چھوڑ دی جائے تو ہر ایسے جوان مرد اور عورت کا چہرہ ناخنوں سے نوچ کر زخمی کر دے، جو دولتِ جمال سے مالا مال ہو۔ اس کا یہ جنون حد سے گزر چکا ہے۔

ڈاکٹر :۔ اوہو! (سوچ کر) مگر یاد رکھو کہ اگر یہ دیوانی نہ ہوتی تو پھر مجرم ہوتی۔ تاہم آپ مطمئن رہیں کہ ہمارا عملِ جرّاحی اس کا جنون دور کر دے گا —— بات یہ ہے کہ محرومِ حسن خواتین (یا مرد) اگر مجبوری یا اپنی فطری کم زوری کی وجہ سے ارتکاب جُرم نہ کر سکیں تو ان کے توازن دماغی کا قائم رہنا مشکل ہے۔ تاہم آپ مطمئن رہیں کہ یہ مرض علاج پذیر ہے اور اس مریضہ کا شفایاب ہونا یقینی ہے، چنانچہ اس نوع کے بہت سے مریض شفاخانے سے صحت یاب ہو کر نکل چکے ہیں۔

روزی کی ماں :۔ شکریہ! ڈاکٹر صاحب پیشگی شکریہ! آپ کے معالجے کی کامیابی ہماری بڑی مصیبت ٹال دے گی۔

(۵)

واشنگٹن (امریکہ) کے اڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مقدمے کی روبکاری ہو رہی ہے مستغیث جمہوریت ہے سپرنٹنڈنٹ پولس قائم مقام مستغیث کی حیثیت سے مع سرکاری وکیل حاضر عدالت ہے۔

ملزموں کے کٹہرے میں ایک جوان کھڑا ہے۔ جس کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں معلوم ہوتی۔ وہ ایک شرابی لڑکا ہے اور چوری کے جرم میں پکڑا گیا ہے۔ اس کی شکل [illegible] نمایاں ہے۔ اس کی ناک معمول سے ٹیڑھی اور شاید بدنما ہے اور بقول

عوام "ٹکو" ہے! ——— وہ ویسے بھی ظاہر میں فلم کا دیو نظر آتا ہے۔

گواہانِ استغاثہ پیش ہو چکے ہیں ——— وہ مجسٹریٹ کی نظر میں یقیناً مجرم ہے۔ تاہم علم قیافہ اور علم النّفس (سائکالوجی) کی رُو سے اس کے چہرے اور خد و خال میں کوئی ایسی بات ضرور ہے جو اُسے عادی مجرموں سے جُدا کرتی ہے۔

اب ملزم کا بیان ہونے والا ہے۔ لیجئے، اس کی داستان اسی کی زبان سے سنیئے۔

جناب عالی، میں غلط بیانی نہیں کروں گا۔ یعنی جھوٹ بول کر اپنے آپ کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

مجسٹریٹ :۔ تو تمہیں تمہاری راست بازی کا صلہ ضرور ملے گا۔

مُلزم :۔ حضور مجھے اس فعل کے کرنے سے انکار نہیں ہے۔

مجسٹریٹ :۔ تو تم اقبال جرم کرتے ہو؟

ملزم :۔ جی حضور!

مجسٹریٹ :۔ کچھ اور کہنا ہے؟

ملزم :۔ جی جناب!

مجسٹریٹ :۔ تو کہو۔

مُلزم :۔ جناب عالی، مجھے اگرچہ اِس فعل سے انکار نہیں۔ تاہم میں نے یہ فعل تنگ آکر اور مجبور ہو کر کیا۔ ورنہ میرا دل اس خلاف قانون جرم کرنے کو ہرگز نہیں چاہتا تھا ——— لیکن حاجات اور ضروریات نے مجھے مجبور کر دیا۔ میں نے ملازمت حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی۔ اکثر فرموں، کارخانوں بلکہ دوکان داروں سے بھی درخواستیں کیں، مگر میری شنوائی ایک جگہ بھی تو نہیں ہوئی۔ اور ہر جگہ سے انکار ہوا۔

مجسٹریٹ :۔ تم اس کی کوئی وجہ بتا سکتے ہو؟

مُلزم :۔ جی ہاں، جناب عالی، تقریباً ہر جگہ میری ناک کا مذاق اڑایا گیا۔ اور بعض منہ پھٹ سرمایہ داروں نے تو متکبرانہ ——— لہجے میں مجھے شیطان نک کا خطاب دے دیا۔ میری بے کاری اور پھر ان کے طرزِ عمل نے مجھے نہ صرف ان سے بلکہ سوسائٹی تک سے متنفر کر دیا۔ بہر حال ان حالات نے مجھ سے وہ فعل کرایا جسے قانون جرم قرار دیتا ہے اور جسے اصطلاح میں چوری کہا جاتا ہے۔ مگر میں درحقیقت مظلوم ہوں۔ اور سوسائٹی ظالم! بے شک ظالم! مجھے اسی نے تو انتقام لینے پر مجبور کیا۔ بس جناب مجھے یہی عرض کرنا تھا۔

مجسٹریٹ :۔ فیصلہ یکم اپریل کو سنایا جائے گا۔

(۶)

ایک نوجوان ڈاکٹر میکس ویل کے مطب میں بیٹھا ہوا اپنی غرض معروض کر رہا ہے۔ نوجوان کی ناک ٹیڑھی ہے۔

نوجوان :۔ جناب ڈاکٹر صاحب، میں اپنے کالج میں فٹ بال ٹیم کا ممبر تھا اور مجھے بہت سے مقابلوں میں حصہ لینا پڑا۔ اسی سبب سے میری ناک کی ہڈی مڑ گئی۔ اور یہ دیکھیئے، میرے چہرے پر زخموں کے نشان موجود ہیں۔ میں گریجویٹ ہوں۔ مگر متواتر دو سال کی تلاش کے بعد مجھے ملازمت نصیب نہیں ہوئی۔ اور اس بے کاری کی وجہ سے میری جو ہیئت کذائی ہے، دیکھ لیجئے۔ تو کیا جناب میری مدد کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر :۔ بے شک! میرا فن آپ کے چہرے کی موجودہ خرابیاں دور کر کے آپ کو اس قابل بنا دے گا کہ آپ کو موزوں ملازمت مل جائے۔ اور آپ شریفانہ زندگی بسر کر سکیں۔

نوجوان :۔ شکریہ!

(۷)

ایک جنٹل مین بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا ہے۔

"اس مجسٹریٹ نے بڑا عجیب فیصلہ کیا۔ ملزم کے بیان یعنی اقبالِ جُرم کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس نے لکھا ہے کہ اس نوجوان کو قید خانے میں بند کرنے کی بجائے جمالیاتی شفاخانے میں بغرض علاج بھیجا جائے! ——— ورنہ قید تو اس شریف طبع جوان کو یقیناً عادی مجرم، جرائم پیشہ اور سوسائٹی کا دشمن بنا دے گی۔ اور اس صورت میں اگر یہ (خدانخواستہ) سوسائٹی سے سخت ترین انتقام لینے پر کمربستہ ہو جائے تو پھر کون انصاف پسند انسان اسے ملامت کرنے کا حق رکھتا ہے۔"

یہ بالکل نئی بات ہے ——— دنیا کدھر جا رہی ہے!

(۸)

جان ڈالنگر (جس نے اپنا نام ایل۔ ٹڈسن بتایا تھا) گرفتار ہو کر جلا وطنی کی سزا پا چکا ہے، اور اس کے رفیق کار بھی (جو جمالیاتی آپریشن کی بدولت مدت تک، روپوش رہے) آخر کار کیفر کردار کو پہنچے۔ ان میں سے ایک نے ڈاکٹر کو دھمکی دے کر یعنی پستول دکھا کر ہیئت تبدیل کرائی اور دوسرے نے ایک بددیانت ڈاکٹر کو رشوت دی تھی۔ مگر اب وہ سب کے سب گرفتار ہو چکے ہیں۔ مگر پولیس کو ان کی گرفتاری میں بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔

اب یہ قانون بن چکا ہے کہ جمالیاتی ڈاکٹر پہلے ہیئت کذائی تبدیل کرانے والے کا فوٹو لے۔ اور تبدیلی کے بعد بھی تصویر لے اور دونوں تصاویر اپنے پاس محفوظ رکھے۔

اگرچہ اس قانون نے مجرمین کو اس فن کے فوائد سے محروم کر دیا ہے، تاہم نوجوان اور نوآموز جرائم پیشہ لوگوں کی اصلاح اس فن کے ذریعے سے کی جا رہی ہے۔ اور اس کی محرک خود امریکن جمہوریت ہے۔ چناں چہ وہاں کی ریاستوں میں جمالیاتی جرّاحی سے کام لیا جا رہا ہے۔

ابتدا میں اس کی بڑی مخالفت ہوئی۔ مگر پھر مخالفین کا جوش کم پڑ گیا اور برّ اعظم امریکہ اس صنعت کی خوبیوں اور فائدے کا معترف ہو گیا۔

دیوانی روزی صحت یاب ہو چکی ہے۔ اس کی شادی کر دی گئی ہے۔ اور اب وہ صورت اور سیرت کے لحاظ سے سوسائٹی میں محبوب ہے۔ وہ ایک فرم میں ملازم بھی ہے۔ یعنی مالک کارخانہ کی پرسنل سکریٹری۔

اقبالی مجرم (جسے دوراندیش مجسٹریٹ نے قید خانے کی بجائے جمالیاتی شفاخانے میں بھیجا تھا۔) اب ایک دل کش چہرے کا مالک ہے اور اعلیٰ سوسائٹی کا ممبر ہے ——— ڈایک کارخانے کا جنرل مینیجر ہے اور معقول مشاہرہ وصول کرتا ہے۔ اس کی گفتگو میں بھی خاصی دل کشی ہے۔

(۹)

جمالیاتی جرّاحی نہ صرف اس لحاظ سے اہم اور مفید ہے کہ وہ خراب چہروں کو خوب صورت بنا دیتی ہے۔ بلکہ اس اہم حیثیت سے بھی کہ وہ نوآموز مجرموں کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے یورپ اور امریکہ میں اس فن سے خوب کام لیا جا رہا ہے اور وہاں دونوں لحاظ سے نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اگرچہ آغاز میں یہ خوف ظاہر کیا گیا تھا کہ اس سے جرموں میں زیادتی ہو جائے گی۔

خاص و عام لوگ بدنما چہرے پسند نہیں کرتے خصوصاً مغرب میں یہ بات عام۔ اور اس کے ماتحت بدصورت کو مجرم فرض کر لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بات خلاف انصاف و خلاف واقعہ ہے تاہم جمالیاتی جرّاحی بدصورتی اور بدظنی کا قلع قمع کر رہی ہے +

(بقیّہ صـ ۲ پہ ہے)

بعد امراضِ دماغ و اعصاب، امراضِ چشم، امراضِ گوش، امراضِ انف، امراضِ حلق، امراضِ اعضائے تنفّس، امراضِ معدہ، امراضِ امعاء، امراضِ مقعد، امراضِ اعضائے تناسل، امراضِ عظام، حمیّات اور امراضِ فسادِ خون کے بابوں میں آئے دن کی بیماریوں کی ماہیت، اسباب اور ان کے علاج لکھے گئے ہیں۔ معالجات میں ڈاکٹری دواؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اور غذا و پرہیز کے متعلق ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ اس سے نہ صرف معالجین فائدہ حاصل کریں گے بلکہ بچّوں والے گھروں میں بھی اس قسم کے رسائل اگر موجود ہوں تو وقت پر بڑا کام دے سکتے ہیں۔

خطبۂ صدارت

میسور اسٹیٹ یونانی طبّی کانفرنس

(دوسری قسط)

حکومت پنجاب کا پہلا "گراں قدر" عطیّہ طب قدیم کے گوناگوں اَدوارِ تیمی میں سے یہ ایک دل چسپ کہانی ہے، جس کا اگر اس وقت ذکر نہ کیا جائے تو احسان فراموشی ہوگی۔

اس عجیب داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ مدّت ہوئی، پنجاب یونی ورسٹی (جامعہ پنجاب) کے اربابِ حل وعقد نے اپنی مجلسِ علماءُ (مجلس رفقائے جامعہ) میں غور وبحث کے لیے یہ تجویز پیش کی، کہ

"مغربی علوم وفنون کی تعلیم کے علاوہ یونی ورسٹی میں ایک "مشرقی شعبہ" بھی قائم کیا جائے، جس میں مشرقی علوم وفنون کی تعلیم وامتحان کا بندوبست ہو۔"

جب زیر بحث تجویز پر مجلس رفقا میں غور کیا جا رہا تھا، تو ظاہر ہے کہ مشرقی علوم وفنون کے نام بھی متعیّن کیے گئے۔ اور عربی، فارسی اور سنسکرت وغیرہ کے لیے مختلف معیار کے امتحانات مقرر ہوئے۔ مثلاً عربی کے لیے مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل، اور فارسی کے لیے منشی، منشی عالم، اور منشی فاضل، وغیرہ۔ خوش قسمتی سے یونی ورسٹی کی اس علمی کونسل میں، اس وقت طب قدیم کے ایک دل دادہ بھی تشریف فرما تھے۔ موقعہ مناسب پاکر بول اُٹھے کہ

"دیسی طبوں نے آخر کیا قصور کیا ہے کہ ان کو اس صف میں جگہ نہ دی جائے، وہ بھی تو آخر علوم مشرقیہ میں داخل ہیں، اور ملک کے لیے بہت زیادہ مفید ہیں —— یونی ورسٹی کو چاہیئے کہ ان کی تعلیم وامتحان کا بھی بندوبست کرے۔"

یہ امر گو حکومت کے اندرونی مصالح کے خلاف تھا، مگر دلائل بہت واضح اور اٹل تھے، جن کی تردید کسی طرح ممکن نہ تھی۔ کھلے طور پر ان طبوں کے خلاف کچھ کہنا بھی اس وقت مناسب نہ سمجھا گیا۔ چار وناچار تین جماعتیں طبّ یونانی کی اور تین جماعتیں طبّ ویدک کی بنانی پڑیں۔ اور تینوں جماعتوں کی تعلیم کے لیے (درآں حالیکہ دونوں طبوں کی تین تین جماعتیں ۲۰ —— ۲۵ کتابوں پر مشتمل تھیں) محض ایک طبیب اور ایک وَید مقرر کیا گیا، اور ہر ایک طبّی ادارے کے ہر قسم کے مصارف کے لیے میزانیے میں کل مبلغ پچاس روپے رکھے گئے۔ چند روز تک ان دونوں طبوں کی تعلیم یونی ورسٹی کے حدود کے اندر، کسی گوشہ میں باصد ہزار ذلّت وخواری ہوتی رہی۔ اس کے بعد ان کی یہ ذرا سی عزّت بھی چھین لی گئی اور ان تیموں کو اس معزز گھر کی ادنیٰ سی نسبت سے باہر کر کے خانماں برباد کر دیا گیا، یعنی یونانی جماعتوں کو اسلامیہ کالج لاہور میں، اور ویدک جماعتوں کو ڈی اے وی کالج لاہور میں ڈال دیا گیا۔ جہاں غروب آفتاب کے قریب کالج کے بیرونی اوقات میں محض ایک گھنٹے کے لیے، اور وہ بھی ہفتے میں محض تین دن طبّی درس ہوا کرتا تھا۔

اس درس میں عملاً ہوتا تو محض یہ تھا کہ ادنیٰ جماعت کی کوئی ابتدائی ایک کتاب پڑھائی جاتی تھی۔ مگر امتیاز ادنیٰ اور اعلیٰ کا موجود تھا۔ ہر جماعت کے تمام طلبہ کو حکم تھا کہ وہ اس فاضلانہ درس میں تبرکاً بیٹھ جایا کریں۔

اب یہ حالات اگرچہ بہت حد تک تبدیل ہو چکے ہیں۔ مگر مدّتِ دراز تک اسی مختصر پیمانہ پر عمل درآمد رہا ہے جس کا نقشہ میں نے اوپر کھینچا ہے اور شاید آج تک پنجاب یونی ورسٹی کا قدیم تبرک "آنچہ از حلق فرو نرود" اسی مقدار قلیل میں جاری ہے۔ درآں حالیکہ لاہور کے اندر، ان ہی خستہ حال یتیموں کی نظروں کے سامنے میڈیکل کالج پوری آن بان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اور طب جدید کی تعلیم پر لاکھوں کے شاہانہ مصارف جاری تھے، جو ہر ہوش مند کو بزبانِ عبرت بتا رہے تھے کہ ایک اعلیٰ طبّی ادارے کے لیے جو صحیح معنوں میں معالج اور طبیب بنا کر نکال

سکے، کتنے سامان فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور دیسی طبوں کے ساتھ بدیسی نگاہیں کس دریادلی کا سلوک روا رکھ رہی ہیں۔

یہ دل خراش تذکرہ میں نے اس لیے چھیڑا ہے کہ ارباب حکومت اور اصحاب بصیرت دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ یہ طب قدیم کی امداد تھی، یا ایک تمسخر اور مذاق ـــــ طب یونانی کی اصلاح کا یہ مؤثر ذریعہ تھا یا اس کی رسوائی کی بدترین مثال۔ یہ سن کر ان نامہربان دوستوں کی گردنیں بار ندامت سے جھک جائیں گی جو ہماری پستی کا خاکہ اڑانے کی نیت سے، ناصح مشفق بن کر ہمارے سامنے آتے اور وعظ و پند کا نمائشی لہجہ پیدا کر کے تلقین فرماتے ہیں کہ "ہم مشاہدات و تجربات میں ارسطو اور جالی نوس کے مثیل بن جایا کریں۔" مگر اس وعظ کے وقت اس قدر سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے کہ کیا ارسطو اور جالی نوس بنانے کے لیے حکومت وقت نے اسی قسم کی بے مایہ درس گاہوں کی بنا ڈالی تھی جس کے انتہائی مصارف محض پچاس روپے ماہانہ کی بے حقیقت رقم سے چل رہے تھے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ حکومت پنجاب کے خزانۂ عامرہ نے ایک ایسے زمانے میں قدیم طبوں کو اپنے مایۂ ناز عطیے سے مرہون منت کیا جب ہندوستان کے کسی دوسرے صوبے میں دیسی طبوں پر ایک پائی بھی خرچ نہیں ہو رہی تھی۔ اس لحاظ سے یہ "عطیۂ شاہانہ" گویا پوری مملکت کی طرف سے دیسی طبوں کے احیاء و ترقی کا فریضہ ادا کر رہا تھا

حضرات! اس طولانی داستان سے سمع خراشی کر کے بڑی زحمت صرف اس لیے آپ کو دی گئی ہے کہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ کیسی کیسی کٹھن منزلوں سے ہماری طبوں کو گزرنا پڑا ہے، کیسے کیسے دور جفا سے انہیں دوچار ہونا پڑا ہے اور ان بدبخت طبوں کی سخت جانی نے کیسی کیسی مسموم فضاؤں سے مقابلہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ان طبوں میں اندرونی محاسن نہ ہوتے، اگر ان میں غریبوں کی خدمت کی پوری صلاحیت نہ ہوتی اور اگر ان کا طریقہ علاج عوام میں محبوب و مرغوب نہ ہوتا تو ان ناسازگار حالات میں کب کا ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔

کندن کی خوبی یہی ہے کہ آندھی آئے، مینہ برسے، اولے پڑیں، سرد و گرم ہواؤں کی ہزاروں تھپیڑے لگیں مگر مسجد و مندر کی اونچی برجیوں پر اگر کندن کے کلس ہیں، تو وہ برابر چمکتا رہے۔ یہی حال ہماری طبوں کا ہے۔ ہر قسم کی خشک اور مرطوب ہوائیں چلیں، ہزاروں گرمیاں اور برساتیں آئیں اور گزر گئیں مگر ان طبوں کی آب و تاب اور ان کی چمک دمک اتنی ضرور باقی رہی جتنی کسی کندن کے ڈلے میں جو برسوں مٹی ڈھیر کے اندر کس مپرسی کے عالم میں پڑا رہا ہو۔ الغرض ہماری طبیں کندن ہیں، جن پر کبھی زنگ نہیں چڑھتا یا الماس و یاقوت کی طرح قیمتی جواہر ہیں جن کے رنگ میں مرور ایام سے تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ ماحصل یہ ہے کہ اگر یہ سوال پیدا کیا جائے کہ

"دیسی طبوں میں آخر کیا محاسن اور خوبیاں ہیں کہ ملک و قوم ان کے زندہ رکھنے کی طرف خواہ مخواہ متوجہ ہو"

تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ان طبوں کے بے شمار محاسن و فضائل کو اعداد و واقعات اور دلائل و براہین سے اس قلیل فرصت میں ہمیں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ یہی ایک زبردست دلیل اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہے کہ **ہندوستانی قوم نے اس کی بے کسی کی فلاکت اور غربت کی میلی حالت میں بھی اس کی قدر و منزلت کو دل سے فراموش نہ کیا۔** اور طبیں باوجودیکہ ان کا دائرۂ خدمت بہت تنگ اور محدود کر دیا گیا تھا، ملک کے بیماروں کی گلو اور نیم جیسی بے قیمت جڑی بوٹیوں سے برابر خدمت کرتی رہیں۔ اس جلسے میں میں نے عرض کیا ہے کہ

"ان طبوں کا دائرۂ خدمت بہت تنگ اور محدود کر دیا گیا تھا" اس سے میری مراد کیا ہے؟ کاش میں اس مدعا کو ذرا شرح و بسط سے بیان کرنے کے قابل ہوتا اور یہ اندیشہ دامن گیر نہ ہوتا کہ میرا خطبہ غیر معمولی طور پر دراز ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مجبوراً بہت ہی اختصار سے اپنا مدعا عرض کرتا ہوں۔ کہ

اوّل تو ڈاکٹری کی باقاعدہ تعلیم کی طرح، دیسی طریقہ ہائے علاج کے لیے لائق اور ماہر اطبا کے پیدا کرنے کا حکومت وقت نے کوئی بندوبست ہی نہیں کیا۔ **دوم** اگر خانگی طور پر، بے سروسامانی کے عالم میں، محض اپنی محنت و جفاکشی سے کسی علم طب حاصل کر بھی لیا تو اس غریب کے لیے کوئی مستقبل نہیں۔ اور حکومت کی طرف سے ان کی طبی خدمات کے لیے کوئی ٹھکانا نہیں، جہاں وہ اپنی لیاقت و قابلیت کا آسانی کے ساتھ مظاہرہ کر سکے۔ اس کے برعکس طب جدید کے حاملین، یعنی ڈاکٹر حضرات کے لیے شہر شہر۔ قصبہ قصبہ اور گاؤں گاؤں محکمہ بلدیہ، اور مقامی مجالس

کے مصارف پر، ہر قسم کے سامان علاج اور ادویہ وآلات وغیرہ سے آراستہ ہزاروں شفاخانے کھلے ہوئے ہیں۔

اب آپ ہی بہ چشم انصاف دونوں قسم کی طبوں کی غربت وامارت کا مقابلہ کر کے ارشاد فرمایئے کہ دیسی طبوں اور دیسی اطبا کا دائرہ خدمت تنگ اور محدود ہوا، یا مغربی طریق علاج اور ڈاکٹر حضرات کا؟

دیس کی ریاستوں پر دیس کی طبوں کا زیادہ استحقاق ہے یورپ کی ہوشیار اور چالاک قومیں، جب ایشیا او افریقہ کے کسی ملک پر، اہل ملک کی غفلت ومدہوشی کے عالم میں اپنا حاکمانہ تسلط جماتی ہیں، تو اس فاتحانہ قبضہ واقتدار کی سب سے بڑی غرض وغایت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ اپنی تجارت کو فروغ دینے کی نیت سے، اس مقبوضہ سرزمین کو اپنے ملک کی مصنوعات کے لیے منڈی بنائیں، اور جہاں تک ہوسکے ان خوابیدہ بخت غلاموں کے ہاتھ انہیں گراں ترقیمت پر بیچ کر زیادہ سے زیادہ سونا کھینچ لیں۔ اس تاجرانہ مقصد کو سامنے رکھ کر غیر ملکی حکومتیں محکوم قوموں کی غفلت اور غلامانہ ذہنیت سے حتی المقدور زیادہ سے زیادہ فائدے اُٹھاتی ہیں اور اگر بخت واتفاق سے قوم میں حرکت وبیداری کے حالات پیدا ہونے لگتے ہیں تو علم وحکمت کے گوناگوں منتروں سے اور سائنس کا سبز باغ دکھا کر، ان غلاموں کو غافل بنانے کے لیے چپکے چپکے داروئے بے ہوشی سنگھا دیا کرتی ہیں

لیکن مغربی حکومتوں نے اگر ہماری غفلت اور قومی زوال سے فائدہ اُٹھا کر وطن عزیز کی ہزاروں صنعتوں کو تباہ کیا تو کوئی شکوہ نہیں۔ طب یونانی اور ویدک جیسے یادگار علوم کو مٹا کر ان کی جگہ مغربی ادویہ اور ڈاکٹری طریق علاج کو رواج دیا تو کوئی شکایت نہیں۔ ان کی دلیل معقول اور ان کی غرض ظاہر ہے کہ یہ اپنے اس عمل سے اپنے ملک کا بھلا کر رہی ہیں۔ اپنے وطن کو فروغ دے رہی ہیں۔ اور اپنے گھر کو سونے چاندی سے بھر رہی ہیں۔ شکایت اگر ہوسکتی ہے تو اپنے بھائیوں سے، اپنی قوم سے، اپنے ملک کی حکومتوں اور ریاستوں سے جو دراصل ہر قومی عزت اور ہر ملکی ناموس کی محافظ اور نگران کار ہیں کہ وہ اس بارے میں آنکھ بند کر کے یورپ کی بے جا تقلید کیوں کرتی ہیں۔ اپنے بزرگوں کے علوم وفنون اور گھر کی صنعتوں اور حرفتوں کی حفاظت کیوں نہیں کرتیں، جو دراصل ہمارے آبا و اجداد کی بے بہا میراثیں ہیں۔

یورپ تو **قومی روایات** کے تحفظ کا اتنا بڑا حامی ہے کہ **شکسپیر** کے جھونپڑے تک کی **حفاظت** کو ضروری سمجھتا ہے اور ہم ایسے سادہ لوح اور بھولے ہیں کہ ملک کی ان محبوب طبوں کو بھی، ناقدری سے بھلا دیں۔ جن میں افادی پہلو کے علاوہ ملک کی **اقتصادی بھلائی** بھی مضمر ہے۔ اور ایسے مفید علوم کو کھو بیٹھیں جس کی تدوین میں ہمارے ہزارہا بزرگوں کی عمریں صرف ہوئی ہوں اور ہمارے بھائیوں کی قیمتی جانوں پر، ہزاروں خطرات کے مشاہدات اور تجربات کے کھیل کھیلے گئے ہوں۔

عزت کی زندگی کا یہ اصول ہے کہ ہر زندہ اور خوددار قوم اپنی **قومی روایات** کے زندہ رکھنے پر جان دیتی ہے اور اپنی خوراک اور پوشاک تک بدلنے کو **قومی تذلیل** خیال کرتی ہے۔ یہ **ذہنی غلامی** کی نشانی سمجھی جاتی ہے کہ کوئی قوم اپنی چیزوں کی قدر نہ کرے اور ہر پرائی چیز اس کی نگاہوں میں بھلی نظر آئے۔ ہم اب تک غافل تھے۔ ہوشیاروں نے ہماری غفلت سے فائدہ اُٹھایا، ہم سو رہے تھے۔ جاگنے والے لٹیروں نے ہمارے گھروں کو خوب لوٹا۔ لیکن اب ہم بیدار ہیں۔ ہماری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ لٹے ہوئے گھر کا ویرانہ منظر ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔ اب ہمیں چاہیئے کہ خوددار قوموں سے خودداری اور ہوشیاری کے سبق سیکھیں۔ جاگ کر بھی اپنے گھر کی بربادی اور لوٹ کا تماشہ نہ دیکھتے رہیں۔ گزری ہوئی باتوں پر دل سے نادم ہوں اور آئندہ مافات کی تلافی کی کوشش کریں۔ مغربی قومیں جس طرح مغربی مصنوعات کو مشرق میں لا کر بیچتی ہیں اور اپنے وطن عزیز کو فائدہ پہنچاتی ہیں، اسی طرح ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے دیس کی مصنوعات کو جن میں ہماری دیسی ادویہ بھی شامل ہیں، اتنی ترقی دیں کہ یورپ اور امریکہ کے بازاروں میں جا کر بکیں۔

یہ ہندوستانی قوم کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ہم سادہ اور صاف پانی تک کے لیے یورپ اور امریکہ کے محتاج ہیں اور ہمارے فاقہ مست ملک کے ہزاروں روپے پانی کی چند بوندوں کے لیے غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ آپ پوچھیں گے اس کا مطلب؟ میں عرض کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق علاج کے مطابق پچکاریوں کے لیے صاف پانی کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے۔ اس مقصد کے لیے سادہ پانی جرمنی، انگلینڈ اور جاپان وغیرہ سے آیا کرتا ہے جس کے چند قطرے کانچ کی چھوٹی چھوٹی ٹکیوں (امپیول ٹیوبز) میں بند ہوا کرتے ہیں اور چند

بوندوں کی اتنی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے کہ آپ ان حقیر بوندوں کو دیکھیں، تو قومی غیرت سے ششدر ہو کر رہ جائیں۔ تف ہے اس علم و سائنس پر جو ہمیں اتنا بے دست و پا کر دے، اور حیف ہے اس حکمت اور طریقِ علاج پر، جس سے ہم غیروں کے اس طرح محتاج اور دست نگر بن جائیں۔

آج پھر دنیا جنگ کی لعنت میں گرفتار، اور یورپ کے ہوس پرستوں کے لیے ملک گیری کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ سائنس کی پرستار، جرمنی اور برطانیہ، دونوں باہمدگر برسرپیکار ہیں۔ جرمنی کا کوئی مال ہمارے ملک میں نہیں آسکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر صاحبان اس وقت ایک وحشت و سراسیمگی کے عالم میں گرفتار ہیں۔ ایک پچکاری کے لیے جو ایک رتی دوا کل دس روپے کو ملا کرتی تھی، آج اس کی قیمت بیس روپے ہوگی اور کل پرسوں تیس اور چالیس روپے بلکہ سراسر ناپید ہونے والی ہیں۔ ایک نادار ہندوستانی بیمار کی جان یونہی دس روپے فی خوراک کے نام سے نکل جاتی ہے۔ جب ان کی قیمتیں بیس اور تیس روپے فی خوراک تک پہنچ جائیں گی یا جب یہ قطعاً میسر نہ آسکیں گی جس کی بے شمار تلخ مثالیں گزشتہ جنگ عظیم پیش کر چکی ہے، تو ان غریب بیماروں کا اور بیماروں کے ساتھ ان بے دست و پا اور لاچار علاج کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

بہرحال یہ عبرت اور غور کا مقام ہے اور ملک کے حکمرانوں کو خواہ ان کے بیرونی اختیارات کتنے ہی محدود ہوں، اپنے بے مایہ ملک کے مفاد اور غریب رعایا کی اقتصادی خوش حالی کے خاطر خاص طور پر اس شعبۂ علاج کی طرف توجہ کرنے اور اپنے اندرونی اختیارات کو کام میں لانے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی دیسی ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اگر ہمارے ملک کی محض دیسی ریاستیں دیسی طبوں کو اپنا سمجھ لیں اور اپنے قابل عزت اسلاف کی علمی یادگاریں تصور کر کے انہیں اپنے آغوش محبت میں رکھ لیں تو ان طبوں کی ترقی و تحفظ کے لیے بس یہی کافی ہیں۔ اسی سے ان میں ایسی بالیدگی اور سرسبزی پیدا ہو سکتی ہے کہ ان کے بابرکت ثمرات ملک کے طول و عرض میں پھیل جائیں۔ اور ان کے اعدا تک سے ہمیں کوئی شکوہ باقی نہ رہے جن کی سفاکانہ بے التفاتیوں نے انہیں اس حد تک ملک میں رسوا و خستہ حال بنا دیا ہے۔

ہم اپنی ہر فنی کمزوری اور ہر اس علمی نقص کو دور کرنے کے لیے تیار ہیں جو زمانہ کی سرد مہری و ناسازگاری سے ہم میں پیدا ہو گئی ہے۔

ہم علم و عمل کی ہر خوبی تمام جہان سے قبول کرنے کے لیے آمادہ ہیں خواہ وہ یورپ و امریکہ سے تعلق رکھتی ہو یا ایشیا اور افریقہ سے۔

ہم آج بھی حکیم ابوالفتح گیلانی اور حکیم علی گیلانی بن کر شہنشاہ اکبر و جہانگیر کے درباریوں میں شامل ہو سکتے اور پنج ہزاری و شش ہزاری منصب کے مستحق بن سکتے ہیں۔

الغرض ہم سب کچھ بن سکتے ہیں، مگر کب؟ جب سچے دل سے ہمیں بنانے کی کوشش کی جائے۔ ہمیں بننے کے اصلی مواقع بخشے جائیں اور ملک کی حکومتیں ہماری طرف سے آنکھیں نہ پھیر لیں۔

حکومت آصفیہ اور طبِ یونانی

اس وقت سارے ہندوستان کے اطبا اپنی اپنی قسمتوں پر نازاں ہیں کہ ہمارے گردش کے دن پلٹ گئے اور فن کی خوش بختی و کامرانی کا دور شروع ہو گیا۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ طبِ یونانی کے نیم جاں جسم میں ازسرنو روحِ حیات نہ دوڑ جائے اور اپنے کھوئے ہوئے وقار کو نئے سرے سے سرسبز ہو کر دوبارہ حاصل نہ کرے۔

اک زمانہ جانتا ہے کہ دکن کے سلطان العلوم طبِ یونانی کے سب سے بڑے مربی، سب سے بڑے قدردان، اور سب سے بڑے مسیح ہیں۔ ایک عالم کو اعتراف ہے کہ اعلیٰ حضرت سلطان الطب والحکمۃ نے فنی زوال کے حقیقی اسباب کو اپنے خداداد ذہنِ رسا سے پالیا ہے۔ اس کے مرض ہزال اور علتِ ذبول کی صحیح اور بروقت تشخیص فرمائی۔ اور صدر نظامیہ شفاخانہ اور نظامیہ طبی کالج کا دستِ مبارک سے افتتاح فرما کر، اس مریض مہزول کے علاج و مداوا کا ایسے بلند پیمانے پر بندوبست فرمایا کہ بقراط و جالینوس اور رازی و ابن سینا کی روحیں فرطِ مسرت سے اپنی قبروں میں ناز کر رہی ہوں گی۔ واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کو طبِ یونانی سے کوئی معمولی محبت اور لگاؤ نہیں بلکہ

حضرت اقدس کو اس جلیل القدر فن سے عشق و شغف ہے۔ جس کا وہ بارہا اپنے مبارک فرامین میں اعلان فرما چکے ہیں۔ ایک طویل عرصے کے ذاتی تجربے و مشاہدے کے بعد ہمارے سرکار یہ حکیمانہ رائے قائم فرما چکے ہیں کہ **طبّ یونانی یا طبّ اسلامی** کے اصول و قوانین علاج اور ان کی ادویہ جو ہندوستان میں پہنچ کر بہت حد تک **طبّ ہند** ہی بن چکی ہیں، ملک و اہل ملک کے مزاجوں اور طبیعتوں کے لیے دوسرے طرق علاج کے مقابلے میں زیادہ مفید اور زیادہ مناسب ہیں۔ یہ ایسی زبردست مبصرانہ رائے ہے اور ایسا مستحکم دعوےٰ ہے کہ کوئی علمی طاقت اس کی تردید نہیں کر سکتی۔

طبّی حلقے کے لیے یہ خبر نہیں، بلکہ مژدۂ روح پرور ہے کہ سرکار اپنی برگزیدہ ذات کے لیے بلکہ پورے شاہی خاندان کے لیے محض یونانی طریق علاج پسند فرماتے ہیں۔ اور نہ صرف فرطِ محبت اور ذاتی اعتماد کی بنا پر پسند فرماتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی دوسرا طریق علاج ان لطیف شاہی مزاجوں کے موافق ہی نہیں آتا۔ اسی حقیقت کی طرف حضرت اقدس اپنے ایک فرمان مبارک کے ضمن میں کھلے طور پر اشارہ فرما رہے ہیں؛

”بدوِ شعور سے بجز اس معالجے کے، کوئی دوسرا طریق علاج میرے اور میری اولاد کے موافق نہیں آیا جس کا ذاتی تجربہ مجھ کو ربع صدی سے زائد کا ہے۔“

علیٰ ہٰذا صدر شفاخانہ نظامیہ اور نظامیہ طبّی کالج کے افتتاح کے موقع پر، جو طبّ یونانی کی خوش نصیبی کا ایک تاریخی دن ہے، فن طب کے متعلق جن گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا گیا ہے وہ فن اور اہل فن کے لیے قیامت تک سرمایۂ صد ہزار عزت و افتخار رہے گا اور طبّی تاریخ میں فنی وقار کے یہ زرین دستاویزات جلی حروف میں نمایاں جگہ پر لکھے جائیں گے؛

”میری ایک عرصے سے یہ تمنا تھی کہ میرے پایۂ تخت میں ایک یونانی صدر شفاخانہ ”عثمانیہ ہسپتال (ڈاکٹری جنرل ہسپتال سرکار عالی) کے مماثل قائم ہو جس میں غریب مرضا کی سکونت اور علاج معالجہ کا معقول انتظام ہو۔ اور اچھے طبیب اور خالص ادویہ ان کو میسر آ سکیں۔ الحمد للہ کہ یہ میری خواہش اس دواخانے کے قیام کی وجہ سے پوری ہوئی۔“

اسی فرمان اقدس میں طبّ یونانی کے قوانینِ علاج کی خوبی، اپنی فطری دلچسپی اور فنی شغف کا اس طرح علانیہ اعتراف فرمایا گیا ہے؛

”جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ طبّ یونانی ایک قدیم اور شریف فن ہے جس کے قوانین کی تدوین مشاہیر گروہِ اطبائے یونان نے کی تھی۔ جو سپہر طبابت کے درخشندہ نجوم متصور کیے گئے تھے اور جن کا زرین اصول علاج ”**علاج بالضّد**“ تھا۔ علاوہ اس کے زمانۂ ماسبق میں یہاں ایسے حاذق اطبا گزرے ہیں جنہوں نے کثرت سے لوگوں کو سخت اور شدید امراض سے تن درست کیا تھا جو آج کل کے زمانہ میں تقریباً لاعلاج خیال کیے جاتے ہیں —— پس ان وجوہ سے مجھے ہمیشہ اس فن سے **فطری دلچسپی** اور اس میں **کامل شغف** رہا ہے۔ اور جو کچھ تھوڑی بہت دستگاہ اور ذاتی تجربہ مجھ کو خود اس میں حاصل ہے وہ گروہ اطبا سے مخفی نہیں —— لہٰذا میں نے اپنے عہد حکومت میں منجملہ دوسرے علوم و فنون کی ترقی کے فن طب کے احیاء و ارتقاء کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے، کیوں کہ میں نے دیکھا کہ موجودہ زمانے کی غفلت اور ناقدردانی کے ہاتھوں اس پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا اور اس کا وجود معرض خطر میں تھا۔ تاہم اس ملک کی آب و ہوا اور یہاں کے لوگوں کے مزاج سے خاص مناسبت رکھنے کی وجہ سے اب بھی عامۂ خلائق میں بہت مقبول ہو چکا ہے۔ جیسا کہ سرکاری دواخانہ کے کثیر مرجوعہ سے ثابت ہے مگر لائق طبیبوں اور کثرت سے دواخانوں کا مہیا ہونا بھی لازم و ملزوم ہے، جس سے یہ مرجوعہ اور بھی زیادہ ہونے کی توقع ہم کو دلاتا ہے۔

”نظر بر آں مجھ کو یقین ہے کہ **نظامیہ طبّی کالج** رفتہ رفتہ حاذق حکیموں کو پیدا کر کے اس کمی کو پورا کرے گا اور اس طرح سے خود کو مزید ترقی کا اہل ثابت کرے گا۔“

یہ ہیں سلطان الطب والحکمۃ کے زرین خیالات، طبّ یونانی کے متعلق جن کو میں نے آپ حضرات کے سامنے ذرا تفصیل سے ذات شاہانہ کے مبارک الفاظ میں پیش کیا ہے اس سے آپ اندازہ فرما سکیں گے کہ اس زمانے میں زوال فن کے حقیقی اسباب کو اگر کسی نے

سمجھا ہے تو وہ محض دکن کے تاجدار نے ــــ اور تشخیص مرض کے بعد اگر کسی نے اس مرض کے شافی علاج کی طرف دل سے توجہ فرمائی ہے تو صرف حضرت اقدس کے عنایات خسروانہ نے۔

جو حکومتیں اور ریاستیں ملک کے ان عزیز اور قیمتی علوم طبیہ کو اہل ملک کے لیے بزرگوں کی ایک مفید میراث سمجھ کر خلوص نیت سے ان کی سرپرستی کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ اس بارۂ خاص میں دولت آصفیہ سے سبق سیکھیں اور قومی روایات اور ملکی علوم وفنون کی آبرو بڑھانے میں دریا دلی کا ثبوت دیں۔

یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ اگر آپ دیس کے دیگر لوامیس قومی کے ساتھ طبی ناموس کو بھی اسی طرح سربلند دیکھنا چاہتے ہیں، جس طرح یورپ وامریکہ کے مدبرانہ مساعی نے ڈاکٹری طریق علاج کو بام بلند پر پہونچا دیا ہے تو آپ کو یاد کرنا پڑے گا کہ دیسی طبوں کی ترقی وترفع بھی آپ کے میزانیے میں اسی رقم کی متمنی ہے جو آپ طبِ جدید کے مصارف کے لیے مقرر فرما رہے ہیں۔ طب خواہ دیسی ہو یا بدیسی، جدید ہو یا قدیم درحقیقت دونوں علوم ایک طریق علاج ہیں جو یکساں طور پر انسان کی قیمتی جان سے وابستگی رکھتے ہیں اور کسی کی اہمیت سامان علاج مداوا کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کم نہیں۔

میرا دعوےٰ ہے کہ اگر آپ آج ایسا کریں گے، تو کل آپ کے میزانیے کا بار ہلکا ہو جائے گا۔ اور انجام کار دیسی طبوں کو آپ کی سرپرستی ہر ملک میں فروغ حاصل ہوگا، تو آپ کی وہ بہت بڑی رقم بچت میں آجائے گی جس سے آپ ہر سال یورپ اور امریکہ کی دوائیں خریدا کرتے ہیں۔

لیکن اگر آپ کا میزانیہ دیسی طبوں کے حق میں آج کسی وجہ سے معذور ہے تو کوئی حرج نہیں۔ بہرحال آپ کا آخری نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ کل ایسا ضرور ہوگا۔ اسی حقیقت کی طرف حضرت سلطان العلوم نے اپنے فرمان والاشان میں اشارہ فرمایا ہے کہ "ایک ایسا یونانی شفاخانہ قائم ہو، جس کے انتظامات ڈاکٹری شفاخانے کے مماثل ہوں"۔ چنانچہ یہ سن کر آپ بہت زیادہ مسرور ہوں گے کہ حکومت سرکار عالی نے سررشتۂ طبابت یونانی کے لیے حال کے میزانیے میں پانچ لاکھ تئیس ہزار ایک سو اکسٹھ (۵،۲۳،۱۶۱) روپے کی گراں قدر رقم منظور فرمائی ہے، درآنحالیکہ تنظیم جدید ابھی اپنے دور تخلیق کے ابتدائی مراحل میں ہے۔ طبِ یونانی کے احیاء وترقی کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت کا مطمح نظر اور نصب العین اتنا بلند ہے کہ کسی تخیل کی پرواز بھی وہاں تک نہیں ہو سکتی۔

جن لوگوں نے صدر شفاخانہ یونانی کی موجودہ عالی شان عمارت جو آٹھ لاکھ کے مصارف سے تیار ہوئی ہے اور اس کے اعلیٰ انتظامات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، ان کا بیان ہے کہ یونانی طب کے لیے ہندوستان کے کسی گوشے میں کیا روئے زمین پر اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔

الحاصل اب ہماری دیسی طبیں اس دور غربت سے گزر چکی ہیں جو ان پر ۱۹۱۰ء سے پہلے طاری تھی۔ ہندوستان کی صوبہ واری حکومتوں نے دھیرے دھیرے ان کو اپنی آغوش تربیت میں لینا شروع کر دیا ہے۔ طبی تعلیم کے لیے ملک کے تقریباً ہر گوشے میں چھوٹی بڑی سرکاری اور غیر سرکاری درس گاہیں کھل چکی ہیں۔ سینکڑوں نئی کتابیں تالیف وترجمہ ہو چکی ہیں، جن سے ہمارا نصاب تعلیم روز بروز ستھرا اور بلند پایہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور یونانی اور ویدک خیراتی شفاخانوں کی تعداد بھی روز افزوں ترقی پر ہے۔ الغرض اس مبارک اور متحرک زمانے میں ترقی وترفع کا مقدس جذبہ ہر طبیب کے دل میں موجزن ہے اور اہل ملک کی بڑھتی ہوئی توجہ وقدر دانی ہمیں بجا طور پر توقع دلا رہی ہے کہ دیس کی یہ محبوب طبیں آہستہ آہستہ معراج پر پہنچ کر اپنے کھوئے ہوئے وقار کو از سر نو حاصل کر لیں گی، اور ہمیں امید ہے کہ اس وقت ہمارے محترم اسلاف واکابر فن کی روحیں اپنے اخلاف کے مساعی جمیلہ سے بہت زیادہ مسرور ہو رہی ہوں گی۔

حکومت میسور اور دیسی طبیں اگر ہم اس موقع پر ریاست میسور کے ان احسانات کا ذکر نہ کریں، جو طبِ یونانی کی سرپرستی کے سلسلے میں عرصۂ دراز سے جاری ہیں، تو ناسپاس گزاری کے مرتکب ہوں گے۔

حکومت میسور بلحاظ ضبط ونظام، بلحاظ ترقی صنعت وحرفت اور بلحاظ ترقی علوم وفنون ایک بلند پایہ ریاست ہے۔ اس کی شہرت ہندوستان سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ مہاراجہ بہادر کی علم نوازی اور دور اندیشی ایک شہرۂ آفاق حقیقت ہے اور یہ ایک مسلم بات ہے کہ جس حکومت میں تعلیمی ترقی کا معیار جس قدر بلند ہوگا اسی قدر اس حکومت میں قومی روایات کے تحفظ اور ملک کے علوم وفنون اور وطن کے ناموس

کا پاس زیادہ ہوگا۔

مجھے معلوم ہے کہ حکومت میسور کو دیسی طبیں بہت عزیز ہیں اور اس نے عرصۂ دراز سے طلبار کی طبی تعلیم پر بہت سے وظائف جاری کر رکھے ہیں، اور ریاست کی ایک گراں قدر رقم ہمیشہ اس پر صرف ہوتی رہی ہے جس سے میسور کے بہت سے طلبا و طالبات دہلی جیسے مرکز طب سے طبی تعلیم حاصل کر کے آج طبیب اور طبیبات کے لقب سے ملقب ہیں۔ اور حدود ریاست میں لائق اطبا اور طبیبات کی ایک کافی تعداد جمع ہوگئی ہے۔ یہ اطبا اس وقت نہ صرف ملک کے غریب بیماروں کی خدمت دیسی جڑی بوٹیوں سے کر رہے ہیں، بلکہ یہی اطبار ریاست میسور کے اس **آیورویدک یونانی طبی کالج** کے اساتذہ بھی ہیں جو لائق اطبار کے پیدا کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔

الغرض وظائف دے کر اور طلبار کو باہر بھیج کر تعلیم دلانا احیار فن کے سلسلے میں اگر حکومت میسور کا پہلا قدم تھا تو حدود ریاست کے اندر طبی درس گاہ قائم کر دینا اور گھر ہی میں تعلیم کا مناسب بندوبست کر دینا طبی سرپرستی کا دوسرا قدم ہے۔ اس پر ہم حکومت میسور کی خدمت میں تمام اطبا کی طرف سے، ممنونیت کے ساتھ گلدستۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ اس علم پرور ریاست کی توجہ روز بروز دیسی طبوں کی طرف بڑھتی چلی جائے گی، اور آخرکار میسور طبی کالج سررشتۂ طبابت یونانی حکومت سرکار عالی کے سبق آموز اصول کے مطابق اس معیاری بلندی پر پہنچ جائے گا جو ہماری طبوں کی ترقی کا اصلی نصب العین اور مطمح نظر ہے اور جس کی بجا طور پر یہ مفید طبیں مستحق ہیں۔

یہ ایک عام اور اصولی بات ہے کہ اگر کسی فن کی تعلیم کے بعد طالب علم کا کوئی روشن مستقبل نہ ہو تو اس تعلیم کے متعلقہ ادارے میں، خواہ وہ طبی ادارہ ہو یا کوئی اور، کوئی تعلیمی رونق نظر نہیں آتی۔ اس کا داخلہ بہت محدود ہوا کرتا ہے۔ ذی استعداد اور اچھی لیاقت کے طلبہ اس ادارے کی طرف رُخ بھی نہیں کرتے، خواہ اس تعلیم گاہ میں لائق اور ماہر اساتذہ بہ کثرت جمع کیے گئے ہوں اور ہر قسم کے سامان تعلیم سے وہ آراستہ ہو۔ ہمیں مہاراجہ بہادر کے دوراندیش، علم پرور اور محسن طب حکومت سے اُمید قوی ہے کہ وہ **یونانی طبی کالج** میسور کے طلبہ اور ان کے مستقبل کے لیے اس اصولی حقیقت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے گی۔

آخر میں معزز حاضرین سے معافی کا طالب ہوں کہ میں نے بہت دیر تک آپ کو اپنی طولانی سمع خراشی سے زحمت دی، اور مکرر سپاس گزار ہوں کہ آپ نے ایک خادم فن کو اپنے گھر بلا کر ممنون کیا، اور اس امر کا زرّیں موقعہ عنایت فرمایا کہ وہ بھائیوں کے سامنے اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کر سکے۔

ناچیز خادم فن؛ **محمد کبیرالدین**

ہمدرد صحت کا ضبط تولید نمبر

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمار ہند دہلی

رسالہ ہمدرد صحت کا جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کا خاص نمبر میں نے مطالعہ کیا۔ اس میں مسئلہ تنظیم نسل یا ضبط تولید (برتھ کنٹرول) پر ملک کے مشاہیر اور ارباب کمال کے مضامین کا قابلِ قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پوری روشنی ڈالنے کی سعی مشکور کی گئی ہے۔ ماہرین فن ڈاکٹر اور اطبار علمائے اقتصادیات اور علمائے مذاہب کے سیر حاصل ابحاث و مضامین فراہم کرنے میں جناب حکیم عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت و مالک ہمدرد دواخانہ مستحق تحسین و مبارک باد ہیں۔ اس مسئلے پر اتنا بیش بہا ذخیرہ اس سے پہلے کسی کتاب یا رسالے میں جمع نہیں کیا گیا اور نہ کسی تصنیف و تالیف میں اس قدر وسعت کے ساتھ قیمتی معلومات مل سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا ذوق اور ہمت اور اس کے ساتھ دریادلی بذل زر سزاوار شکریہ ہے۔ ناظرین رسالہ اور اہلِ فن اور عامۃ الناس حکیم صاحب کے شکر گزار ہیں۔ اس سے پہلے بھی ہمدرد صحت کے خاص نمبر قبولیتِ عامہ کا فخر حاصل کر چکے ہیں اور حکیم صاحب کی محنت خلوص اور خدمتِ خلق کے جذبات اور سلیقہ شعاری کا سکہ بٹھا چکے ہیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ دہلی ۳ اگست سنہ ۳۹ء

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "مینجر"

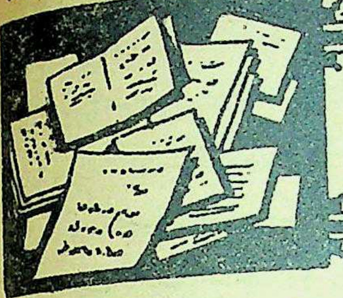

مُراسِلات

آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس پٹیالہ

۱۱- جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو حسب اعلان بھوپ اندر اطبیہ کالج پٹیالہ کے جلسہ تقسیم اسناد کے بعد آل انڈیا یونانی طبّی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل اطباء ہندوستان کے مختلف حصّوں سے شریک اجلاس ہوئے:-

جناب حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب دہلی، جناب حکیم مولوی حاجی ابو تراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر، حکیم شمس الحق خاں صاحب امرت سر، حکیم ناصر الدین صاحب ظہیری ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی، حکیم محمد سلیم الدین صاحب علی گڑھ، حکیم سید محسن علی خاں صاحب زیدی ایڈیٹر حکیم الہند مظفر نگر، حکیم پشپال صاحب روپڑ، حکیم مولوی فضل داؤد خاں صاحب کوہ مری حکیم محمد یٰسین صاحب اٹاوہ، حکیم رنجیت سنگھ صاحب انبالہ، حکیم شمشیر سنگھ صاحب انبالہ، حکیم کرشن چندر صاحب بھٹناگر سہارنپور، حکیم خیراتی لال صاحب فیروزپور، حکیم سوہن لال صاحب منٹگمری، حکیم پرکاش رام صاحب نابھہ اسٹیٹ، حکیم یوگندر پال صاحب روپڑ، حکیم مالی رام صاحب لدھیانہ، حکیم گندھرپ سنگھ صاحب ضلع انبالہ، حکیم گیندا رام صاحب کانگڑہ حکیم مولوی عبدالحلیم صاحب انبالہ، حکیم احمد اختر صاحب بجنور، حکیم اجودھیا پرکاش صاحب لدھیانہ، حکیم ٹھاکر دت صاحب گورداسپور، حکیم مولوی نور احمد صاحب ریاست بھاولپور، حکیم سنسار چند صاحب کیتھل، حکیم ست دیو صاحب جالندھر، حکیم نعمت اللہ خاں صاحب اجمیر، حکیم کشوری لال صاحب انبالہ، حکیم سادھو رام صاحب انبالہ، حکیم چھوٹو رام صاحب انبالہ، حکیم منوہر سنگھ صاحب میاں والی، حکیم شمبھو ناتھ صاحب سیالکوٹ حکیم ترلوک سنگھ صاحب سرگودھا، حکیم مدن لال صاحب انبالہ، حکیم بابر علی صاحب پٹیالہ، وغیرہم۔

(۱) سب سے پہلے حکیم محمد ظہیر الدین صاحب سکریٹری آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبّیہ یو۔ پی، میرٹھ کا گرامی نامہ بابت الحاق پیش ہو کر باتّفاق رائے طے پایا کہ الحاق منظور ہے۔ سکریٹری صاحب کو الحاق کے متعلق باقاعدہ منظوری کی اطلاع دی جائے۔

(۲) حکیم ظہیر الدین صاحب کا دعوت نامہ، کہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس دہلی میں منعقد کیا جائے، پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس ان کی دعوت کے مطابق اپریل سنہ ۱۹۴۰ء میں منعقد ہو۔ انعقاد جلسہ کے سلسلے میں دفتر اُن کی ہر امکانی و جائز امداد کرے۔

بعد ازاں حسب ذیل تجویزیں پیش ہو کر پاس ہوئیں:-

(۱) حکومت ترکی کو ہولناک زلزلے اور طوفانی سیلاب کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے، یہ جلسہ اُس پر دلی افسوس کرتے ہوئے اطباء سے درخواست کرتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کی امداد فرمائیں۔ یہ تجویز جناب صدر کی طرف سے پیش ہو کر پاس ہوئی۔

(۲) اس کانفرنس کی رائے ہے کہ پٹیالے میں ویدک شفاخانوں کی طرح یونانی شفاخانے بھی قائم کئے جائیں تاکہ یونانی علاج کرنے والوں کو سہولت ہو۔ محرک، حکیم شمس الحق خاں صاحب امرت سر۔ موئید حکیم ناصر الدین صاحب ظہیری، میرٹھ

(۳) یہ اجلاس ویدک اینڈ یونانی طبّی کالج امرت سر کی خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے اور حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب اور حکیم شمس الحق خاں صاحب پرنسپل کالج کی مساعی جمیلہ کی قدر کرتا ہے۔ محرک، حکیم علی احمد خاں صاحب بجنور۔ موئید، حکیم محمد سلیم الدین صاحب علی گڑھ۔

(۴) مجلس عاملہ کا یہ اجلاس ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کی اس طبّی سرپرستی کو باعث فخر سمجھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حیدر آباد دکن میں اعلیٰ پیمانے پر یونانی شفاخانہ اور نظامیہ طبّیہ کالج کا افتتاح فرما کر طب و اطباء پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ یہ اجلاس دوسرے والیان ریاست سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں طبّی ادارے قائم فرما کر طب یونانی کی سرپرستی فرمائیں۔ محرک جنرل سکریٹری کانفرنس۔ موئید:- حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب

(۵) یہ اجلاس جناب حکیم محمد شریف صاحب مدیر الطبیب، لاہور، حکیم مولوی ابو تراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر، حکیم ناصر الدین صاحب ظہیری، میرٹھ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے کہ بھوپ اندرا طبیہ کالج کی جانب سے ان کی طبی خدمات کے صلے میں فاضل طب کی اعزازی ڈگری و سنہری تمغے دیئے گئے۔ محرک، حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب، موئید حکیم علی احمد خاں صاحب۔

(۶) یہ اجلاس حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ اطباء اور ویدصاحبان کے لئے جو حقوق و مراعات تحقیقاتی کمیٹی نے اطباء کے سامنے رکھے ہیں وہ نہایت ضروری ہیں۔ اطباء کو رعاتیں دینی ضروری ہیں۔ محرک حکیم شمس الحق خاں صاحب، موئید، حکیم محسن علی خاں صاحب زیدی مظفر نگر۔ جلسہ صاحب صدر کے شکریہ کے بعد برخاست ہوا۔

حکیم محمد اسلم جالوی، بہاری

جمعیت مجالس اطباء پنجاب، لاہور

آج لاہور میں پنجاب کے اکابر اطباء نے برکت علی محمڈن ہال میں جمع ہو کر جمعیت مجالس اطباء پنجاب کے زیر اہتمام مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں مرحوم کا یوم وفات منایا۔ صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک محمڈن ہال میں متعدد طبی بورڈوں نے عام مریضوں کا بلا معاوضہ معائنہ کیا۔ اور انہیں ہر قسم کا طبی مشورہ دیا گیا۔ پیپ، بلغم اور پیشاب کے امتحان کئے گئے۔

تین بجے دوپہر کو اکابر اطباء کا ایک اجتماع نیر منزل میں زیر صدارت حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی ہوا۔ اس اجتماع میں ایڈیٹر صاحب رسالہ الحکیم، ایڈیٹر صاحب رسالہ مشیر الاطباء، ایڈیٹر صاحب شمس الاطباء، حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور، حاذق الہند حکیم سید ظفریاب علی صاحب، حکیم محمد شریف صاحب صدر انجمن طبیہ پنجاب، مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب دہلوی، حکیم سید نوازش علی صاحب، ڈاکٹر سید دلاور علی صاحب، سیکرٹری طبیہ کالج کمیٹی کے علاوہ پچاس کے قریب طبیب حضرات نے شرکت کی۔ جلسے میں پنجاب میں، طبیبوں کے رجسٹریشن اور دیگر مسائل طبیہ پر دو گھنٹے تک بحث ہوتی رہی۔

جناب حکیم نیر واسطی صاحب کی جانب سے مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب کے اعزاز میں ایک پر تکلف دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں بھی مشاہیر اطباء، شعراء اور ادیب حضرات نے شمولیت فرمائی۔

شام کو برکت علی محمڈن ہال میں مسیح الملک حکیم محمد جمیل خاں صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ملک نصر اللہ خاں عزیز بی اے، مولانا سالک صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج، مسٹر ایم کے خاں سکریٹری پنجاب کرسچین ایسوسی ایشن، حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج، جناب حکیم نیر واسطی صاحب اور دیگر جلیل القدر حضرات نے اپنے گراں پایہ خیالات کا اظہار فرمایا۔ حکیم اجمل خاں مرحوم کی شخصیت اور طب یونانی کی افادیت پر تقریریں کی گئیں۔ جناب صدر کا تحریری خطبہ ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز نے پڑھ کر سنایا۔

ارکان جمعیت کی جانب سے ایک دل چسپ مباحثے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما وید کی صدارت میں طب یونانی کی افادیت پر حکیم جلیل احمد صاحب انصاری نے، طب جدید مشرقی کے موضوع پر حکیم مختار احمد صاحب صدر انجمن خادم الحکمت نے، ہومیوپیتھک کی وضاحت میں ڈاکٹر قمر الدین صاحب نے، طب روحانی کی خصوصیات پر ڈاکٹر خالد نے اور ویدک پر پنڈت ٹھاکر دت صاحب نے سیر حاصل تقریریں کیں۔ حکیم ابو تراب عبدالحق صاحب امرت سری کی دل چسپ تقریروں نے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ آخر میں جمعیت کے سیکرٹری کی جانب سے ہر دو صدا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ تقریباً دس بجے رات کو ختم ہوا۔ اسیکریٹری جمعیت مجالس اطباء پنجاب، لاہور

مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی

مصیبت زدگان ترکی سے ہمدردی

[illegible] جنوری [illegible] کو [illegible] زدگان زلزلہ کی ہمدردی میں اسٹاف طلباء جامعہ

طبیہ دہلی کا عام جلسہ زیر صدارت مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مجلس مذاکرہ و ہاؤس فزیشن و پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی :-

"اسٹاف و طلباء جامعہ طبیہ دہلی کا یہ عام جلسہ اناطولیہ و ترکی کے مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردیاں ظاہر کرتے ہوئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور تمام اہل ہند سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ اس شدید مصیبت میں ترکوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کر کے انسانی ہمدردی کا ثبوت دیں۔"

پھر جناب صدر نے زلزلے کے حالات بیان کرتے ہوئے طلباء کو امداد کی طرف توجہ دلائی اور "مذاکرہ" کی طرف سے ریلیف کے لئے تین افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کا اعلان کیا جو طلباء و اساتذہ سے چندہ جمع کرے۔ نیز پانچ روپے کی رقم خود پیش کی۔

بزم مشاعرہ ۱ا جنوری سنہ ۴۰ء کو جناب افضل الحکماء مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مذاکرہ، ہاؤس فزیشن و پروفیسر جامعہ طبیہ کی صدارت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی، جو اساتذہ اور طلباء کی دلچسپی و سرگرمیوں کی وجہ سے بہت کامیاب رہی۔ طرحی اور غیر طرحی غزلیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ اور مندرجہ ذیل طلباء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔

سید نجم الحسن صاحب نجم نائب ناظم دار المطالعہ، محمد عباس صاحب عباس، رئیس احمد صاحب فانی ناظم مذاکرہ، محمد انوار اللہ صاحب اثر نائب ناظم مذاکرہ، عبد المتین صاحب متین نائب صدر مذاکرہ، محمد عدنان خاں صاحب قمر بھوپالی، سید علی مرتضیٰ صاحب اختر، سید آل مصطفیٰ صاحب رضوی، خواجہ احسان الرحمٰن صاحب احسان، حافظ محمد نعیم صاحب نعیم، غلام حبیب صاحب، ارتضیٰ الرحمٰن صاحب۔

مشاعرے کے بعد جناب مولانا حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر جلسہ نے ایک اصلاحی تقریر فرمائی جس میں مشاعرے کی کامیابی اور حاضرین کی دلچسپی پر اظہار اطمینان کیا۔

(ناظم مجلس مذاکرہ جامعہ طبیہ دہلی)

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج لاہور

طبیہ کالج لاہور میں طلباء کی ایک مجلس مذاکرہ عرصے سے قائم ہے ہر اتوار کو اس کے باقاعدہ جلسے ہوتے ہیں جن میں مفید علمی و طبی عنوانوں پر نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات مضامین پڑھے جاتے ہیں سنئے سال کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء کے جلسے میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایم۔ سی۔ پی۔ ایچ (کلکتہ) وائس پرنسپل طبیہ کالج لاہور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے :

حکیم محمد احمد خاں صاحب قصوری جنرل سیکرٹری۔ حکیم محبوب الرحمٰن گلشن اُرمڑی۔ جائنٹ سیکرٹری۔

علاوہ ازیں طبیہ کالج لاہور کے سپورٹس کلب کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبد الرشید صاحب قریشی کوٹلوی کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

(محبوب الرحمٰن گلشن جائنٹ سیکرٹری)

نتیجہ امتحان ضمیمہ حکیم حاذق طبیہ کالج لاہور

شمارہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ	درجہ کامیابی	
۱	۴۳/۱۹۳۹	محمد بشیر	۶۳۶	پاس	دوم	
۲	۷۹/۱۹۳۹	محمد شریف	۶۱۷	″	″	
۳	۸۳/۱۹۳۸	عبد السلام	۵۵۰	″	″	
۴	۵۹/۱۹۳۸	امولک رام	۵۶۱	″	″	
۵	۵۳/۱۹۳۸	احمد علی	۵۹۹	″	″	
۶	۱۲۶/۱۹۳۶	مزمل حسین	۵۵۱	″	″	
۷	۸۸/۱۹۳۹	دوست محمد قریشی	۶۷۰	″	″	امیدوار ملتان طبیہ کالج

(سپرنٹنڈنٹ بورڈ امتحانات طبیہ کالج لاہور)

عِلم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صفت میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گزشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے آلاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل انکی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بہ مشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۷-۳۸ء کی جلد میں گزشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور اسٹریلیا وغیرہ برِاعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطباء ہی کے لیے ضروری ہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

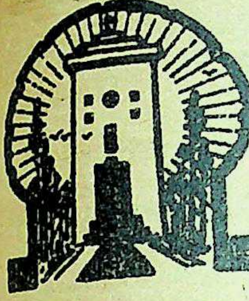

بابُ الصحت

ایک حقیقی جنگِ عظیم!

اکثر لوگ جنگ کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ جب دُنیا مہذّب نہ تھی تو لوگ فخر کرتے تھے کہ خون بہانے میں وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں لیکن جوں جوں تہذیب پھیلنے لگی لوگوں پر غصّے کی بجائے عقل نے اپنا قبضہ کیا اور انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہانے کا خیال ترک کر دیا اور یہ محسوس کیا کہ بنی نوعِ انسان کا آپس میں مِل جُل کر رہنا رہنے سہنے کا اچھا اور صحیح طریقہ ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنا اور محبت و شفقت سے پیش آنا اُن کا فرض ہے۔

جنگ و جدال کے علاوہ انسانیت کے کئی اور دشمن بھی ہیں۔ جن کے خلاف لام باندھنا نہایت ضروری ہے۔ افلاس اور جہالت ایسی چیزیں ہیں جن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیئے۔ مگر سب سے زیادہ قابلِ قدر لڑائی جو انسان کو لڑنی چاہیئے اور وہ لڑ رہا ہے وہ بیماریوں کا خوفناک دشمن ہے۔ بعض دفعہ وہ ہم پر چُپ چاپ نہایت تیزی اور تُندی کے ساتھ حملہ کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اندر ہی اندر پھیل کر ہم پر ٹھیک موقع پا کر حملہ کرتا ہے۔

اِس دُشمن کے خلاف جنگ کرنا کافی لمبا کام ہے، جس سے آدمی دِق آجاتے ہیں۔ مگر ان تھک اور خاموش سپاہی ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔ چُنانچہ آپ کو معلوم ہوگا کہ خلقِ خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے بہت سے طبّی سپاہیوں نے اپنی جانیں تک دے دی ہیں۔

آج کل اِنسان کو قدرت کے خِلاف بھی جنگ کرنا ضروری ہو گیا ہے، یعنی ہوا، پانی، آگ، پہاڑ اور صحرا اور ان کی آفتوں پر غالب آنا۔ ان سب سے بڑھ کر خوف ناک وبائیں اور امراض ہیں جن کو روکنے کے لئے سر توڑ کوششیں کرنی چاہئیں۔ چنانچہ سینکڑوں اہلِ طب اور سائنس دانوں نے اپنی عمریں گنوا دیں اور اس جنگ میں دُشمن کو نیچا دِکھانے کے لئے اپنی جانیں تک دے دی ہیں۔

سائنس داں بیماریوں کے اسباب معلوم کرنے کے لئے سرگرداں ہیں۔ بعض بیماریاں جراثیم سے پھیلتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمارے جسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ اِس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ ننگی آنکھ سے نہیں دِکھائی دیتے۔ بعض جراثیم انسان کے لئے مفید بھی ہوتے ہیں۔ بعض غیر مفید اور نقصان دہ جراثیم ہمارے جسموں میں خوراک یا جسموں کے مسامات کے ذریعے سے داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم تنومند ہیں۔ تو یہ جراثیم ہم کو کم نقصان پہنچائیں گے۔ لیکن اگر ہم بیمار یا کمزور ہوں تو یہ کیڑے ہمارے جسموں کو برباد کرنے اور ہماری تن درستی کو نابود کرنے میں کام یاب ہو جائیں گے۔

ابھی پچاس سال پہلے کا ذکر ہے کہ ایک جرمن سائنس داں رابرٹ کاخ نے معلوم کیا کہ بیماریاں جراثیم سے پھیلتی ہیں۔ اُس نے پچکاریوں کے ذریعے سے چند تن درست بھیڑوں کے جسموں میں یہ کیڑے داخل کئے اور وہ سب بیماری کا شکار ہو گئیں۔ اس بنا پر ہیضہ، اِنفلوئنزا اور تپ دق وغیرہ بیماریوں کے جراثیم کا پتہ چلا ہے۔

لوئی پاسچر نامی مشہور سائنس داں نے بیماریوں سے بچنے کے لئے ٹیکے کی ایجاد کی۔ اس نے پچیس ۲۵ بھیڑوں کو ٹیکہ لگایا جن میں بیماری کے ہلکے کیڑے تھے اور پچیس ۲۵ بھیڑوں کو ٹیکہ نہ لگایا۔ اس کے بعد دونوں گروہوں کے جسموں میں بیماری کے خوب پلے ہوئے کیڑے داخل کئے۔ وہ بھیڑیں جن کے ٹیکہ نہ لگایا تھا مر گئیں اور ٹیکے لگی ہوئی بھیڑیں بالکل محفوظ اور امن میں رہیں۔

ایڈورڈ جینر نے طاعون کا علاج دریافت کیا۔ ہندوستان کے محکمۂ صحت کے ڈاکٹر رانلڈ راس نے ملیریا بخار کا علاج دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مچھّر کے کاٹنے سے ملیریا ہوتا ہے۔ یہ مچھّر تالابوں اور جوہڑوں وغیرہ میں پرورش پاتے ہیں۔ اور یہ کہ اگر مچھّروں کی پرورش گاہیں بند کر دی جائیں تو ملیریا کا انسداد ممکن ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیماری کے باعث جسم کا کوئی حِصّہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ یا ٹوٹی ہوئی ہڈّی جوڑنی پڑتی ہے۔ ان آپریشنوں میں مریضوں کو پہلے سخت تکلیف ہوا کرتی تھی۔ نشتر سے لوگ ڈر جاتے تھے مگر موجودہ علمِ طب نے ایسی چیزیں دریافت کر لی ہیں جن کے سُنگھانے سے مریض تکلیف نہیں

پاتا۔ اس کے بعد ہی کلوروفارم کی ایجاد عمل میں آئی جس سے یہ تکلیف بالکل ہی جاتی رہی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ گلاسکو کے ہسپتال میں ایک پتلا دُبلا آدمی جس کا نام لسٹر تھا اور جو علم طب کا مطالعہ کرنے اور اپنی جماعت کا بہت ہی اچھا طالب العلم ثابت ہونے کے بعد بطور ایک ہاؤس سرجن کام کر رہا تھا، کیا دیکھتا ہے کہ جسم میں اگر زخم سڑ جائے تو اس کی وجہ ہوا ہوتی ہے جو جراثیم سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اس نے کاربالک تیل زخموں پر مل کر پٹی باندھنی شروع کی تو زخم جلد اچھے ہونے لگے اور اس تیل کا فائدہ عام ہو گیا۔

سنہ ۱۸۰۰ء میں ہمفرے ڈیوی، کارنوال کے ایک نوجوان لڑکے نے، جو بائیس سال سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا، یہ دریافت کیا کہ کئی گیسیں ایسی ہیں جو انسان کو نیند کی حالت میں لا سکتی ہیں اور اس کو دُکھ درد کا احساس ہی جاتا رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۴۰ء تک اس کی ایجاد کی ہوئی گیسوں پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ بچپن کا زمانہ تھا کہ بھٹی دھونکنے والے ایک لڑکے نے اس امر کی طرف توجہ کی اور اس نے وہ گیسیں دریافت کرنی شروع کیں جو انسان کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ اس نے کئی تجربے کئے۔ بہت جلد ملک میں لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور ڈاکٹروں نے اس کے کام کا امتحان لیا۔ اب اس کی گیسوں کی مدد سے لوگ آرام سے تکلیف دہ اور خطرناک آپریشن بھی کرا سکتے ہیں۔ آج کل زخم آپریشن کے بعد جلد ہی اور آسانی کے ساتھ اچھے ہو جاتے ہیں اور شاذ و نادر ہی کوئی مہلک حادثہ پیش آتا ہے۔

مادام میری کیوری اور مسٹر کیوری نے مل کر تجربات کئے اور ریڈیم دھات کا پتہ چلایا۔ اس دھات کے نہایت باریک ذرّے حد درجے سریع الاثر اور طاقت ور ہوتے ہیں۔ یہ دھات دُنیا میں نہایت ہی کم ہے۔ مگر اس کی مدد سے سرطان اور دیگر مہلک امراض کے ازالے کے لئے جو کوششیں ہوئی ہیں ان کی افادیت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ء کا ذکر ہے کہ مُلک پولینڈ میں سخت بدامنی اور پریشانی تھی۔ ایک چھوٹی سی لڑکی نے زمانۂ حال کی ایک بہترین چیز ایجاد کی۔ اس عمر میں جب کہ لڑکیاں گڑیوں سے کھیلتی اور پرستان کی کہانیاں سُنتی ہیں، ننھی سی میری نے اپنے باپ کے معمل (لیبوریٹری) جا کر چیزوں کو دیکھنا بھالنا شروع کیا۔ سائنس کے راز اس قدر جلد معلوم کرنے کی دُھن اُسے لگ گئی۔ اور سولہ سال کی عمر سے بھی پہلے "مس پروفیسر" کے نام سے وہ پکاری جانے لگی۔ علمی کاموں کے صلے میں اسے ایک سونے کا تمغہ بھی انعام میں دیا گیا تھا۔ جب وہ بڑی ہو گئی تو ایک روسی خاندان میں اُستانی بن گئی اور میری، جسے اپنے مُلک سے بڑی محبت تھی، اُن لوگوں میں رہنے سہنے لگی جو روسی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے۔

پروفیسر راٹنجن نے ایسی کرنیں دریافت کی ہیں جو دیوار جیسی ٹھوس چیزوں میں سے بھی گزر سکتی ہیں۔ ان شعاعوں کی مدد سے ڈاکٹر اب مریض کے جسم کے اندرونی حالات جھٹ دیکھ لیتے ہیں۔ اگر جسم کے اندر کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا گولی لگ گئی ہو تو وہ نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہو جاتی ہے۔

پاسچر، جینر، کیوری، راٹنجن ایسے سپاہی تھے جنہوں نے بیماریوں کے خلاف جنگ و جہاد کیا اور کامیاب ہوئے۔ خلقِ خدا اس جنگ کو ہمیشہ لبیک کہتی ہے۔

اس جنگ میں کام کرنے والے اپنی خوشحالی اور ناموری کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور بنی نوع انسان کے مفاد کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہیں۔ وہ اس جنگ میں نہایت پامردی کے ساتھ لڑتے رہے ہیں اور ان کو ہمیشہ احسان مندی اور تشکّر کے جذبات کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔

پیٹر، جینر، لسٹر، میڈم کیوری اور راٹنجن ان خاص جنگی رہنماؤں میں سے ہیں جو جنگ عظیم میں بیماری اور مرض کے خلاف جہاد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ سینکڑوں نے اپنی زندگیاں انہیں کام میں صرف کر دی ہیں اور ایک معمولی سپاہی کی طرح نامعلوم اور گمنام مر گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک اُن کی وفاکیشی، بہادری اور حُسن خدمات کا تعلق ہے ان کا نام ہمیشہ یادگار رہے گا۔ یہ بنیادی کام ہے اور لوگ اسے ہمیشہ عزّت کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ کیونکہ وہ بنی نوع انسان کو خوفناک امراض اور تکلیفوں سے بچانے کے لئے جو جنگ خاموشی کے ساتھ کر رہے ہیں وہ ایک حقیقی جنگ ہے۔

آسان نسخے یا مجرّب چٹکلے

اس کتاب میں سر سے لے کر پاؤں تک کل امراض کے آسان نسخے لکھے گئے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تین اجزاء سے متجاوز نہیں اور اجزا بھی نہایت سہل الحصول ہیں۔ قیمت ۸/

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی

دانتوں کے امراض کیوں بڑھ رہے ہیں؟

ازجناب ڈاکٹر گنیش داس صاحب سچدیوا ایف۔ آر۔ ایس۔ اے (لندن)، ایم۔ پی۔ ایل۔ ڈی۔ ایس۔

اُس سربشکتیمان پرماتمانے انسان کے جسم کی ہر ایک چیز ایسی ضروری بنائی ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی بناوٹ میں بھی اگر کچھ نقص آجائے تو تکلیف ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی بڑا عضو ماؤف ہو تو زندگی کا قائم رہنا محال ہوجاتا ہے۔ دانت جو بہ ظاہر ادنےٰ سے معلوم ہوتے ہیں، بعض دفعہ ایسے شدید درد میں مبتلا ہوجاتے ہیں جو ناقابلِ برداشت ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی مہلک اور سخت بیماریوں کا سبب بعض دفعہ دانتوں میں ہی ہوتا ہے۔ دانت اگر گر جائیں تو چہرے کی زیبائش اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ اکثر الفاظ صحیح ادا نہیں ہوتے۔ کھانے کا لطف جاتا رہتا ہے۔ اگر دانت نہ ہوں یا خراب ہوں تو غذا اچھی طرح چبائی نہیں جاسکتی اور وہ اسی طرح معدے میں چلی جاتی ہے جس سے پیٹ کے بہت سے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ خوراک کا بہت سا حصہ چبانے میں تھوک کے ساتھ ملنے سے ہی قابلِ ہضم ہوتا ہے۔ اس لئے اگر دانت نہ ہوں تو خوراک کا وہ حصہ جو منہ میں ہضم کے قابل بنتا ہے، معدے میں جاکر بدہضمی اور بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ الغرض دانت بھی خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں اور ان کی سلامتی کے لئے کوشش کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔

شائستہ اور ناشائستہ قوموں کے دانت اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ناشائستہ قوموں کے دانتوں میں باوجود بے احتیاطی کے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی۔ لیکن شائستہ قوموں کی حالت اس کے بالکل برخلاف ہے یعنی اکثر باوجود ان کے احتیاط کرنے کے بھی ان میں اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر افریقہ کے ایک ہزار حبشیوں کے دانتوں کا امتحان کیا جاتا ہے تو ایک کے دانتوں میں بھی کوئی بیماری نہیں پائی جاتی مگر یورپ میں ہزار میں سے ایک کے دانت بھی صحیح اور تندرست نہیں ملیں گے۔ دی رائل ڈینٹل کالج آف لنڈن میں، جہاں میں نے تعلیم پائی ہے، ایک ہزار کے قریب دانتوں کے مریض روزانہ آجاتے تھے سینکڑوں کی تعداد میں ایسے بچے بھی روزانہ آتے تھے جو دانتوں کی ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوتے تھے جن سے ہمارے ہندوستان کے بہت سے ڈاکٹر بھی ناآشنا ہیں۔ جوں جوں آج کل کے زمانے کی شائستگی ہندوستان میں بڑھ رہی ہے اُسی قدر دانتوں کے امراض بھی دن بہ دن ترقی پر ہیں۔

دانتوں کے دو سیٹ قادرِ مطلق نے انسان کو دانتوں کے دو سیٹ دیے ہیں۔ ایک سیٹ وہ ہمیں بچپن میں عطا کرتا ہے جن کو دودھ کے دانتوں کا سیٹ کہتے ہیں۔ دودھ کے دانت تعداد میں بیس ہوتے ہیں۔ دوسرا سیٹ پکا کہلاتا ہے جس میں بتیس دانت ہوتے ہیں۔ چھے سال کی عمر میں دودھ کے دانت گرنے لگ جاتے ہیں اور اُن کی جگہ پکے یا مستقل دانت نکلنے لگ جاتے ہیں۔ تیرہ سال کی عمر میں یہ دانت نکل آتے ہیں۔ تیسری ڈاڑھیں یا عقل ڈاڑھیں اٹھارہ سال کی عمر کے بعد نکلتی ہیں۔

دانتوں کی بناوٹ: دانت کی ساخت میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں: (۱) دانتوں کا اصل مادہ (ڈنٹین) (۲) دانتوں کا مینا یا جلا (اینمل) (۳) سیمنٹ جیسا کا مادہ (سیمنٹم) **دانتوں کا اصل مادہ**: دانت کا بہت سا حصہ اسی سے بنتا ہے اس کے درمیان یعنی دانت کی کُل لمبائی میں ایک جوف یا خلا پایا جاتا ہے جس میں بہ حالت اصلی خون کی رگیں اور پٹھوں کی باریک شاخوں سے بھری ہوئی ایک ساخت رہتی ہے جس کو دانتوں کا گودا (ٹوتھ پلپ) کہتے ہیں۔ پٹھوں کی ان ہی باریک شاخوں میں کوئی ذرا نقص ہوجانے کی وجہ سے دانتوں کی اندرونی ساخت میں دباؤ پڑتا ہے اور دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

مینا یا جلا: ایک نہایت سفید چکنی چمکدار شئے ہے جو دانتوں کے اس تمام حصے پر پتلا استر لگاتی ہے جو مسوڑھوں سے باہر ہے۔

سیمنٹ جیسا مادہ دانتوں کی جڑ پر استر لگاتا ہے۔

دانتوں میں کیڑا لگ جانا: دانتوں کی سب سے زیادہ اور عام بیماری، جس سے شائستہ لوگوں کے دانت گل جاتے ہیں اور خراب ہوجاتے ہیں، یہی ہے۔ آج سے سو سال پہلے یورپ میں دانتوں میں کیڑا لگ جانے کے متعلق بعینہٖ وہی خیالات تھے جیسا کہ آج کل ہندوستان

میں ہمارے بہت سے بھائیوں کے ہیں کہ دانتوں کو کیڑا کھا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۳۵ء میں مسٹر رابرٹ سن، ایک انگریز مورخ نے لکھا تھا کہ دانت کو کیڑا نہیں کھاتا بلکہ منہ کا کوئی کیمیاوی سیال اُسے کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد بہت سے تجربے ہوتے رہے۔ آخر میں ڈاکٹر میلر نے سب بات پوری طرح سے کھوجی۔ اس نے بتایا کہ دانت کو دودھ کا تیزاب (لیکٹک ایسڈ) کھا جاتا ہے جو خوراک کے ذرّوں کے سڑنے سے پیدا ہوتا ہے اس کے ثبوت میں اس نے ایک انسانی دانت میں روٹی کا ٹکڑا باندھ کر انسان کے تھوک سے بھرے گلاس میں ڈال دیا۔ اُس کی حرارت وُہی رکھی جو ہمارے مُنہ میں ہوتی ہے۔ اور کئی ہفتے تک ایک الماری میں قفل لگا کر رکھ دیا۔ ڈینٹل سرجری کمیٹی کے ڈاکٹروں کے روبرو جب اس گلاس کو نکال کر دانت کا ملاحظہ کیا گیا تو اس میں کیڑا اسی طرح لگا ہوا تھا جس طرح ہمارے منہ میں لگ جاتا ہے۔

بچے اور دانت بچوں میں دانتوں کے درد کے سبب سے مرگی کی طرح دورے پڑنے لگتے ہیں اور کبھی قے، دست اور بدہضمی وغیرہ ہو جاتی ہے اور اُن کی پرورش بھی رُک جاتی ہے۔ بچوں کی ہر ایک بیماری میں دانتوں کا ملاحظہ کرنا ہر ڈاکٹر کا پہلا فرض ہے۔

پائیوریا: دانتوں کی دوسری عام بیماری پائیوریا یعنی مسوڑھوں سے پیپ یا مواد کا نکلنا ہے۔ اس میں ذرا سی رگڑ سے مسوڑھوں سے خون اور پیپ نکلنے لگتی ہے۔ اس بیماری کا سبب ایک لمبوترا جرثومہ ہے جسے جرثومۂ صدیدیہ کہتے ہیں یہ جراثیم دانتوں کے ساکٹ میں بیٹھ جاتے ہیں اور جو خون دانت میں اُس کی پرورش کے لئے آتا ہے اس کو پیپ میں تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ان کے پیدا ہونے کے سبب بہت ہیں۔ یہ بیماری دو دھاری تلوار کی طرح خطرناک ہے۔ کیوں کہ جراثیم ایک طرف تو خون چوستے رہتے ہیں اور دوسری طرف خون کا مواد بناتے رہتے ہیں جو پیٹ کے اندر جا کر بہت نقصان کرتا ہے۔ تپ دق، دل کی دھڑکن، دمہ اور دردِ سر وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور مریض کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پائیوریا کا علاج مکمل طور پر بغیر دانت نکالے کیا جا سکتا ہے۔ جو لوگ اس مرض میں دانت نکلوا لیتے ہیں وہ ایک مصیبت کو چھوڑ کر دوسری مصیبت مول لے لیتے ہیں۔ دانتوں کے اور بھی بہت سے امراض ہیں۔

شائستگی کا اثر دانتوں پر خوراک جو ہم کھاتے ہیں چار قسم کی ہوتی ہے:-

(۱) کاربوہائیڈریٹس والی وہ خوراک ہے جس میں نشاستہ اور کھانڈ ہو۔ اس میں ہماری روٹی اور ہر ایک قسم کی مٹھائیاں آجاتی ہیں یہ صرف اسی قسم کی خوراک ہے جو دانتوں کے لئے سخت مضر ہے کیوں کہ اس کے ذرّے تھوک سے مل کر جب سڑتے ہیں تو لیکٹک ایسڈ پیدا کرتے ہیں جو دانتوں کے بہت سے امراض کا سبب ہے۔

(۲) ہائیڈرو کاربونز والی خوراکوں میں مرغن چیزیں جیسے تیل، چربی اور بادام روغن وغیرہ چیزیں آجاتی ہیں۔ یہ دانتوں کے لئے مفید ہیں کیوں کہ دانتوں کی سطح کو چکنا کر کے ان کو تیزابوں یا غیر جنس چیزوں کو دانتوں پر چمٹنے نہیں دیتیں۔

(۳) پروٹینز والی خوراکیں گوشت اور مٹر وغیرہ دانتوں کے لئے مضر نہیں ہیں جیسا کہ آپ میں سے بہت سے سمجھتے ہوں گے کہ گوشت سے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے ذرّے جب منہ کے تھوک سے مل کر سڑتے ہیں تو تیزاب نہیں بناتے بلکہ کھاری یا الکلی بناتے ہیں کیوں کہ دانت کی بناوٹ میں بھی الکلی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

(۴) چوتھی قسم میں پانی اور کانوں سے نکلنے والی چیزیں آجاتی ہیں جو نہ تو فائدہ کرتی ہیں اور نہ نقصان۔

اب جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے، یہ کاربوہائیڈریٹس یعنی شکر کے اور نشاستے کے اجزاء ہی ہیں جو دانتوں کے لئے مضر ہیں۔ اور اسی قسم کی خوراکیں ہم بہت کھاتے ہیں۔ اس پرماتما کی دیا کا اندازہ کریں کہ اس نے کاربوہائیڈریٹس کی تمام خوراکوں میں ریشے دار اجزاء پیدا کر دیئے ہیں۔ مثلاً گنا یا غلہ گندم اور مختلف قسم کے میٹھے پھل اور سبزیاں، جن میں نشاستہ اور کھانڈ کا کافی حصہ ہوتا ہے۔ ریشوں سے پُر ہوتی ہیں۔ اس لئے جب اس قسم کی خوراکوں کو قدرتی طور پر کھایا جائے تو ان ریشوں کے سبب، جو ان میں پائے جاتے ہیں، کاربوہائیڈریٹس کے اجزاء دانتوں کو نہیں چمٹتے اور نہ دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر جب آپ گنّا یا ساگ یا کوئی ریشے دار پھل اور ترکاری کھائیں تو آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ ان کے کھانے کے دانت کھُردرے اور صاف ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ یہ اجزاء کھانڈ، مٹھائی، لڈو یا کیک یا میٹھی کی صورت میں استعمال کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کے دانتوں پر ایک گرد یا ایک باریک سا غلاف ان چیزوں کا چڑھ گیا ہے جو دانت کے ساتھ رہ کر

سڑتا اور لیکٹک ایسڈ پیدا کرتا ہے۔ آج کل کے زمانے کی شائستگی ہماری خوراکوں میں سے یہ ریشے دار اجزا کم کر رہی ہے۔ یعنی گنّوں یا میٹھے پھلوں کو کھانے کی بجائے ہم مٹھائیوں، کیک، بسکٹ اور پیسٹری وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنے لگے ہیں اور بجائے موٹے آٹے کی روٹی کے، جو پہلے ہندوستان میں عام لوگ کھاتے تھے، ڈبل روٹیاں یا مشین اور ملوں سے پسے ہوئے روے یا میدے کی چپاتیاں استعمال کرنے لگے ہیں مشینیں اور بجلی کی چکیاں آٹے میں سے اس کا ریشے دار حصہ کچھ تو نہایت باریک پیس کر اور کچھ نہایت باریک چھان کر بالکل الگ کر دیتی ہیں۔ یہ ریشے دار اجزا قدرتی برش ہیں جو دانتوں کو ساتھ ساتھ صاف کرتے رہتے ہیں۔

جشیوں کی خوراکیں عام طور پر قدرتی ہوتی ہیں۔ وہ گنّا، مولی، گاجر، اور ہر قسم کی سبزیاں وغیرہ کچّی کچّی ہی چبا جاتے ہیں ان کے دانت ان قدرتی برشوں سے ساتھ ہی ساتھ صاف ہوتے رہتے ہیں۔ آج کل فیشن والے لوگ پھل وغیرہ چھوڑ کر زیادہ تر مٹھائیاں کیک اور بسکٹ کے عادی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چاہے وہ کتنی احتیاط کریں اور طرح طرح کے منجن اور دانتوں کے مکھن استعمال کریں ان قدرتی برشوں کی کمی کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ صاحبان اگر چاہتے ہیں کہ بڑھتی ہوئی شائستگی کے ساتھ آپ کے دانت بھی تندرستی میں بڑھتے جائیں تو بجائے مٹھائیوں اور کیک، پیسٹری اور باریک آٹے کی روٹی کے گنّا، مولی، گاجر اور ہر قسم کے پھل، سبزیاں اور چکّی سے پسے ہوئے موٹے آٹے کی روٹی استعمال کریں اس سے نہ صرف آپ کے دانت اچھے رہیں گے بلکہ آپ کی صحت بھی ترقی کرے گی۔

ڈاکٹر گنیش داس، دہلی

نہانے یا تیرنے سے پہلے کچھ کھانا

نہانے یا تیرنے سے پہلے کچھ کھانے پینے کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکہ کی انجمن طب کے رسالے نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھا ہے کہ ہضم غذا کے دوران میں اگر انسانی اعصاب کسی ورزش یا مشقت میں مبتلا ہو جائیں تو خون کا اجتماع اعضائے ہضم میں ہونے کی بجائے (جیسا کہ معمولاً ہوتا ہے) جزوی طور پر عضلات کی طرف ہو جاتا ہے اور اعصاب کی طرف خون کا یہ میلان بھی اتنا کافی نہیں ہوتا کہ انہیں ضروری قوت پہنچا سکے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو اعصاب ہی کو کافی قوت اور غذا نصیب ہوتی ہے نہ اعضائے ہضم ہی مناسب و ضروری قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے ٹھنڈے پانی میں ہاتھ پاؤں مارنے کے یہ معنی ہو جاتے ہیں کہ اعصاب میں اکڑن اور تشنّج کی سی کیفیت کو دعوت دی جائے جو متعدد عوارض اور خطرات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

رسالہ مذکور کے اڈیٹر سے کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا تیرنے سے آدھے گھنٹے پہلے ایک گلاس دودھ دو ایک بسکٹ کے ساتھ استعمال کرنا تیراکوں کے لیے غیر مفید اور مضرت رساں ہوگا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے اڈیٹر نے لکھا ہے کہ اگر تیراک صحت مند ہوں اور اس قلیل غذا کے استعمال سے بھوک بڑھ جانے کا بھی اندیشہ نہ ہو تو تیرنے سے آدھے گھنٹے پہلے اتنی قلیل مقدار میں غذا کا استعمال نقصان نہیں پہنچاتا۔

ہندوستان میں اکثر افراد ان بظاہر معمولی باتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ بعض لوگ تو کھانا کھانے کے بعد ہی نہانے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔ انہیں اپنی صحت کی حفاظت و بقا کے لیے احتیاط برتنی چاہیئے۔

طبّی لطائف

بڈھا شخص : میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ اور نہ میں نے کبھی حقّہ پیا۔ اور اب میری عمر ستانوے برس کی ہونے کو آئی ہے۔

مخالف : لیکن اگر تم شراب پیتے رہتے اور حقہ بھی پیتے تو ممکن ہے کہ اس وقت تمہاری عمر ایک سو ستانوے سال کی ہوتی۔

کسان کی بیوی : تم میری بطّخ کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟

آوارہ شخص : میں اس کی گردن مروڑ رہا ہوں۔ کیوں کہ جب میں اس کے پاس سے گزرا تو اس نے "کویک کویک" کہا۔ حالاں کہ میں سند یافتہ ڈاکٹر رہ چکا ہوں (کویک بطخ کی آواز ہے اور انگریزی میں کویک کے معنی اتائی، نا اہل پیشہ ور طبیب کے بھی ہیں۔)

علم نباتات

(گذشتہ سے پیوستہ) (حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند
بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست
(عمر خیام)

تاریخ علم نباتات نباتات کی دنیا نے چوں کہ سطح زمین کے کونے کونے اور گوشے گوشے کو اپنی رنگا رنگ روئیدگی سے مزین کر رکھا ہے اس لیے ابتدائے آفرینش سے ہی ہر خطہ اور ہر ملک کے لوگوں کی توجہ اس عالم کی طرف مبذول رہی ہے۔ لیکن یہ علم حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جاکر مدون ہوا۔ چنانچہ عام طور پر مشہور ہے کہ درخت اور پودے ادنےٰ اور اعلیٰ حیوان حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہم کلام ہوتے تھے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے علم نباتات اور علم حیوانات کو مدون فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے ان علوم کے عجیب و غریب معارف آپ پر منکشف فرمائے۔ غرض علم حیات حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں موجود تھا۔ اہل مصر اہل بابل اور پھر اہل یونان نے ان علوم میں مفید اضافے کیے اور اُسے ایک علمی صورت دی۔ علم حیات کی ابتدائی کتابوں میں بہت کچھ رطب و یابس بھرا پڑا ہے اور مصنفین کی اپنی عجوبہ پسندی اور توہم پرستی ان کی تصانیف میں بہ کثرت ملتی ہے۔

یونان کے حکیم الیسکولاپئیس (Aesculapius) اور اس کے شاگردوں نے عالم نباتات کو محض دوائی اغراض کے لیے تحقیق کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ۳۰۰ سال پہلے حکیم تھیوفراسٹوس (Theophrastus) نے پودوں کی تاریخ پر ایک بسوط کتاب لکھی، جس میں تقریباً پانچ سوایسی جڑی بوٹیوں کا تذکرہ تھا جو اس وقت دوائً مستعمل تھیں۔ اس کے بعد شہنشاہ نیرو کے زمانے میں دیاسقوریدوس (Dioscorides) نے علم الادویہ پر ایک کتاب لکھی اور رومی مصنف پلائنی (Pliny) نے تقریباً ایک ہزار بوٹیوں اور پودوں کا اپنی تصنیف میں ذکر کیا، جو اس کے زمانے میں بطور دوا استعمال کی جاتی تھیں۔

اہل یورپ نے سولھویں صدی میں ان علوم کی طرف توجہ کی اور سب سے پہلے برونفل (Brunfel) نے سولھویں صدی کے آغاز میں ایک کتاب علم نباتات پر شائع کی جس میں کئی سو پودوں کا حال درج تھا۔ سنہ ۱۵۱۳ء میں اینڈریاس کاسل پینوس (Andreas-Caesalpinus) نے، جو پوپ کلے منٹ ثامن کا طبیب خاص تھا، ایک کتاب لکھی۔ اس میں اس نے ۱۵۰۰ مختلف پودوں اور درختوں کی جماعت بندی صرف ۱۵ فصلوں میں کردی۔ سنہ ۱۶۸۲ء میں جان رے (John Ray) نے اس علم کو موجودہ شکل میں منتقل کیا اور پودوں کو ذوازہار اور عدیم الازہار نباتات میں تقسیم کیا۔ پھر ذوازہار پودوں کو ان کے بیجوں کے لحاظ سے بزر واحد الفلقہ اور بزر ذوفلقتین میں تقسیم کردیا۔

اقسام: پودوں کی یہی تقسیم آج تک قائم ہے۔ چناں چہ عالم نباتات کو ماہرین نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: اوّل پھول دار یا ذوازہار پودے جنھیں اصطلاح میں (Phanerogams) یا (Spermaphyta) کہتے ہیں۔ دوسرے بے پھول پودے یا نبات عدیم الازہار جنھیں اصطلاح میں (Crytogams) یا (Pteridophyta) کہتے ہیں۔

اوّل الذکر پودے اپنی نوع کو تخم (بیج) کے ذریعے سے قائم رکھتے ہیں اور ان تمام پودوں میں جڑ، تنہ، شاخیں اور پتے پائے جاتے ہیں لیکن آخر الذکر پودے اپنی نوع کو بذریعۂ بزر ذتخمک (سپورز) قائم رکھتے ہیں۔ ان میں جڑ، تنہ، شاخ اور پتوں کو کبھی تو ہم تمیز کرسکتے ہیں اور کبھی نہیں۔

نبات ذوازہار کی پھر دو قسمیں ہیں:-

(۱) مستور التخم پودے یا (Angio-Sperms) ان کے بیج پھل کے اندر مستور اور ملفوف ہوتے ہیں اور ان کے پھول بھی بڑے بڑے اور نمایاں پائے جاتے ہیں۔

(۲) عریاں تخم پودے یا (Gymno Sperms) ان کے بیج پھل کے اندر نہیں ہوتے نہ ان کے پھول زیادہ بڑے اور نمایاں ہوا کرتے ہیں۔

مستور التخم پودوں کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) جن کے بیجوں میں دو پھاڑیں ہوتی ہیں انھیں (Dicotyledons) یا ذو فلقتین کہتے ہیں مثلاً چنا۔

(۲) جن کے بیج میں ایک دانہ یا ایک پھاڑ ہوتی ہے انھیں (Monocotyledons) یا واحد الفلقہ کہتے ہیں مثلاً جوار۔

اسی طرح نباتات عدیم الازہار کی پھر تین قسمیں ہیں۔

(۱) نبات ہنسراجیہ (Pteridophyta) ان پودوں کی جڑ، تنہ، شاخوں اور پتوں کو تمیز کیا جا سکتا ہے۔

(۲) نبات البحر یا نم گیاہ (Muscinae) یا (Bryophyta) یہ پودے اپنی شکل شباہت میں ایک چھوٹے درخت کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(۳) نبات البارض یا سفلی پودے (Thallophyta) یہ عام پودوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں مثلاً فطر یا کھمبی۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (ا) نبات مائی یا (Algae) جن کا رنگ سبز ہوتا ہے

(ب) فطریات یا پھپھوندی (جراثیم) (Fungi or Bacteria) ان میں نباتاتی سبزی کا جزو نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنی خوراک زندہ اور مردہ حیوانی اجزاء سے حاصل کرتی ہے

غرض عالم نباتات کو محققین نے اس طرح تقسیم کیا ہے:-

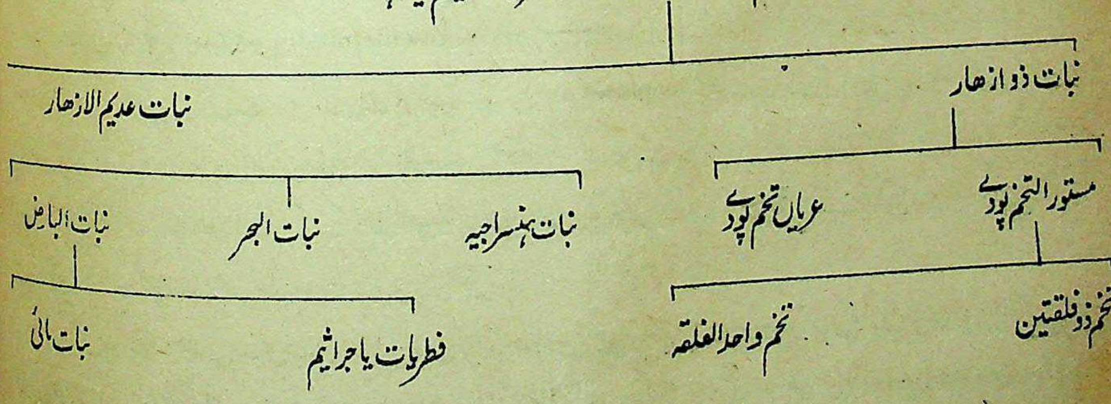

اس کے بعد اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی میں اہل یورپ نے علم نباتات میں اس قدر بے بہا اور قیمتی مواد کا اضافہ کیا کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ چنانچہ عالم نباتات کی جماعت بندی ڈارون اور بینتھم نے کی۔ اور یہ تقسیم مندرجۂ ذیل عنوانات کے ماتحت کی گئی۔

(۱) نظام (Order)
(۲) فرع نظام (Sub Order)
(۳) فصیلے (Tribes)
(۴) جنس (Genera)
(۵) فرع من الجنس (Sub Genera)
(۶) فصل (Section)
(۷) نوع (Species)
(۸) فرع من النوع (Sub Species)
(۹) خیف (Variety)

اب نباتات کے افعال الاعضاء کی تحقیق نہایت کاوش سے شروع ہوئی ہے۔ اس کا سہرا ماہر گریو Grew اور ملپگی (Malpighni) کے سر ہے۔ ان ماہرین نے اس جہت میں پہلا قدم اٹھایا جس سے عالم نباتات کی تحقیق کا ایک وسیع میدان محققین کے سامنے آگیا۔

اشارہ:- پودوں کے افعال الاعضاء کو ان کے مختلف حصص کے لحاظ منتقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ پودوں کے اجزا کو دو حصوں

میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(ا) نباتاتی حصے (Vegetative parts) (ب) تناسلی حصے (Reproductive parts)

(ا) پودے کے نباتاتی حصوں میں مندرجۂ ذیل اجزا شامل ہیں:۔

(۱) بیخ یا جڑ۔ (۲) ساق یا تنہ (۳) برگ یا پتے

جڑ کے دو حصے ہوتے ہیں: (۱) موسلا جڑ (Main Root) (۲) امدادی جڑ (Secondary Root) اسی طرح تنے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: (۱) شاخ (Branch) (۲) کعب یا گرہ (Node) (۳) انبوب یا پوری (Internode) پھر پتہ بھی تین حصوں پر مشتمل ہے: (۱) قاعدہ برگ (Base) (۲) ڈنٹھل (Stalk) (۳) کف برگ (Lamina)

(ب) پودے کے تناسلی حصوں میں پھول (Flower) ثمر (Fruit) اور بیج (Seed) شامل ہیں۔ پھول کو پھر چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

(۱) کاسۂ گل (Calyx) (۲) اکلیل گل (Corolla) (۳) چتر گل یا پھول کا نر حصہ (Androecium) (۴) پھول کے مادینہ اعضار یا بقچۂ گل (Gynacium)

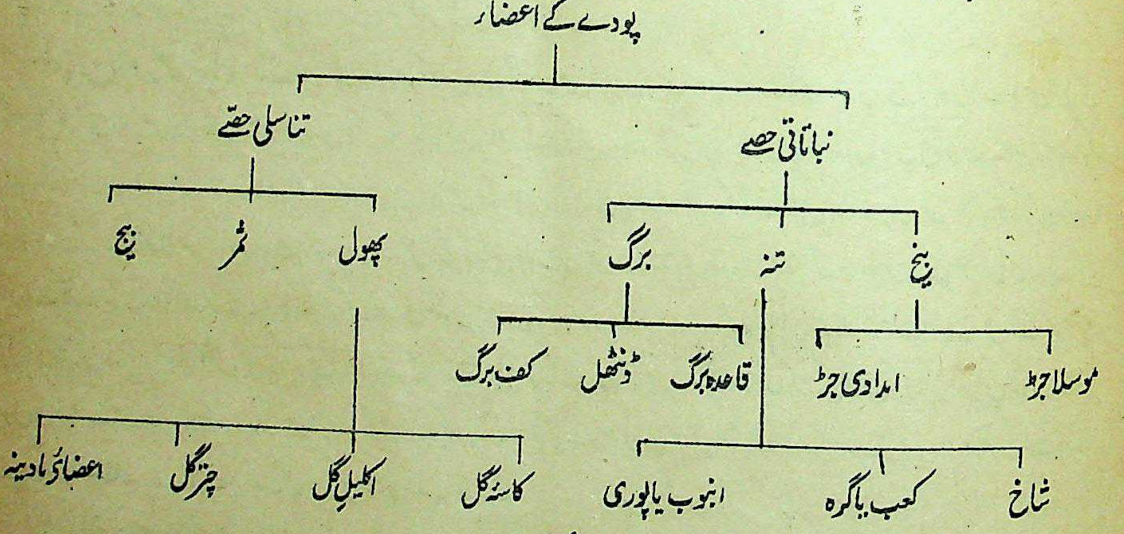

پہلے وقتوں میں اگرچہ پودوں کے اعضارِ زرینہ اور اعضائے مادینہ کے متعلق صحیح علم نہ تھا۔ لیکن قدیم مصری عالم نباتات میں زوجِ پودوں کے قائل تھے۔ چناں چہ وہ کھجور کے مادہ درختوں پر نر درخت کے پھول باندھ دیا کرتے تھے تاکہ پھل زیادہ حاصل ہوں۔ یہ لوگ عموماً مادہ کھجور کی کاشت کرتے اور نر کھجور کے پھولوں کو صحرا سے لایا کرتے تھے۔ اسی طرح اہل بابل بھی کھجور کے نر اور مادہ درختوں کو خوب پہچانتے تھے۔ چنانچہ یونانی سیاح ہیروڈوٹس (Herodotus) نے اپنی تصنیف میں بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ کھجور کے نر اور مادہ پھولوں کے ملنے سے درخت زیادہ پھل دیتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ارسطو کے شاگرد تھیوفراسٹس (Theophrastus) نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا تھا کہ پھولوں میں بھی اعضائے زرینہ اور اعضائے مادینہ موجود ہیں۔ یورپ میں پھولوں کے اعضارِ زرینہ اور اعضارِ مادینہ کی تحقیق گریو اور سیویلین (Savilian) کے حصے میں آئی۔ یہ دونوں ماہرین اوکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نباتات تھے۔

۱۷۰۳ء میں سموئل مارلینڈ (Samual Morland) نے تحقیق کی کہ پھول کا زردانہ جب تک پھول کے بقچے یا مادینہ حصے میں داخل نہ ہو وہ بارآور نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی معلوم کیا ہے کہ کیڑے مکوڑے، تیتریاں اور مکھیاں پھولوں کے زردانے کو اٹھا کر بقچۂ گل تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں

۱۸۱۵ء میں ٹریویرانس (Treviranus) نے جنین نباتات پر روشنی ڈالی۔ چناں چہ اس نے بیج میں صدری اور جھلی

حصّوں کو دریافت کیا اور بیج کے پھوٹنے کی کیفیت اور اس کے تکوّن الخلایا (Cytogenesis) کو واضح طور پر ظاہر کیا۔

اسی طرح ڈاکٹر ہیلس (Hales) نے بہت سے مشاہدوں اور تجربوں کے بعد یہ بتایا کہ پانی پودوں میں زمین سے جذب ہو کر کس طرح اوپر کو چڑھتا اور کیوں کر درخت کے بلند ترین شاخوں اور پتّوں تک پہنچتا ہے۔

پودوں کے علم افعال الاعضار کو جرمن اور فرانسیسی محققین نے بہت ترقّی دی۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا گیا علم نباتات کے مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے محققین یورپ نے گرانقدر اضافے کیے۔ چنانچہ علم نباتات مخطّط (Geographical Botany) کی تحقیق بہت علمی اداروں کی طرف سے ہنوز جاری ہے اور اس غرض کے لیے ماہرین فن کو ہر ملک اور دنیا کے ہر گوشے میں بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ علم نباتات میں مزید ترقّی ہو۔

بیسویں صدی عیسوی میں مستحجر نباتات کے علم نے بھی عظیم الشان ترقّی کی ہے اور اس جہت میں ماہر بروِنگ نیارٹ (Brongniart) اور جیوپرٹ (Geoppert) اور شمپر (Schimper) کے نام اوّلین محققین کی صف میں نظر آتے ہیں۔ ان ماہرین کے بعد ڈاکٹر ہیر (Heer) نے قطب شمالی کے مستحجر نباتات کی تحقیق میں اپنی عمر صرف کردی اور سپورٹا (Saporta) نے طبقات الارض کے مستحجر نباتات کی تحقیق کو اپنا مطمحِ نظر بنایا۔ اسی طرح ڈوسن (Dawson) نے امریکہ کے اور ودمسن (Withamson) نے کوئلے کی معدنوں کے مستحجر نباتات کا مطالعہ شروع کیا۔ غرض اس جہت میں عظیم الشان کام ہو چکا ہے۔

مسلمان اور علم نباتات

علم نباتات کی تالیف و تحقیق میں عربوں کو بھی بڑی دست گاہ حاصل تھی۔ انھوں نے اس فن کی تحصیل عباسی دور میں دیسقوریدس اور جالی نوس کی تصانیف اور ہندی کتب سے شروع کی۔ چناں چہ دیسقوریدوس کی کتاب کا ترجمہ خلیفہ متوکل کے زمانے میں ہوا اور اس کتاب کا مترجم اصطفان بن باسیل تھا، جو یونانی زبان پر بہت عبور رکھتا تھا۔ اس سلسلے میں ابن وحشیہ کا ذکر بھی ضروری ہے، جس کی کتاب الفلاحۃ النبطیہ بہت مشہور ہے۔ اس کے بعد ابن البیطار مالقی نے ساتویں صدی ہجری کے وسط میں اس علم میں کمال پیدا کیا اس نے ملک یونان اور اقصائے روم کا سفر بھی کیا اور ان ملکوں نے ایسے گروہوں سے راہ و رسم پیدا کی جن سے علم نباتات میں مدد مل سکے۔ پھر بوٹیوں کو جہاں جہاں وہ پیدا ہوتی تھیں خود جا کر دیکھا۔ افریقہ کے بہت سے علماء نباتات سے ملا۔ پھر شام گیا اور نباتات کی تحقیق کی۔ پھر مصر میں الملک الکامل ایوبی کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے ابن البیطار کو جڑی بوٹیوں کے کام کرنے والوں پر نگراں مقرر کردیا۔ ان سب تجربوں اور مرحلوں سے گزرنے کے بعد ابن البیطار نے نباتات پر ایک کتاب لکھی جو اپنی آپ نظیر ہے۔

نباتات میں جو لوگ بہت نامور ہوئے ہیں ان میں رشید الدین بن الصوری کا نام بہت نمایاں ہے۔ یہ شخص کتاب الادویۃ المفردہ کا مصنف اور تحقیق و تدقیق کا بڑا دھنی تھا۔ جڑی بوٹیوں کی تحقیق ان مقامات پر جا کر کرتا تھا جہاں وہ پیدا ہوتی تھیں اور اپنے ساتھ ایک مصوّر بھی رکھتا تھا جس کے ساتھ رنگ اور سامان تصویر کشی مہیا رہتا تھا۔ رشید الدین نباتات کا مشاہدہ مصوّر کو کراتا جو اس کے رنگ، پتّوں کی مقدار، جڑ اور مختلف حصّوں کو بڑے غور کے ساتھ دیکھ کر نہایت باریکی اور احتیاط کے ساتھ ان کے فطری رنگ کے مطابق تصویر تیار کرتا۔ اس علم میں تحقیقات کرنے والے آج بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

ماہرین علم کیمیا نے بھی علم نباتات میں مفید اضافے کیے اور پودوں میں ارضی و معدنی نمکیات کا پتہ لگایا۔ چناں چہ سب سے پہلے خالد بن یزید نے کتب کیمیا کا ترجمہ کیا۔ پھر امام جعفر صادق نے یہ فن حاصل کیا اور اس کے بعد جابر بن حیان، یعقوب کندی اور ابو بکر ذکریا رازی وغیرہم نے ان علوم میں تحقیق و ترقی کا حق ادا کیا۔

غرض عرب محققین کا علم بھی اپنے زمانے میں بہت ممتاز حیثیت رکھتا تھا جس سے اہل یورپ نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا؎

چندانکہ نگاہ می کنم ہر سوئے
از سبزہ بہشت است و زکوثر جوئے

(عمر خیام)

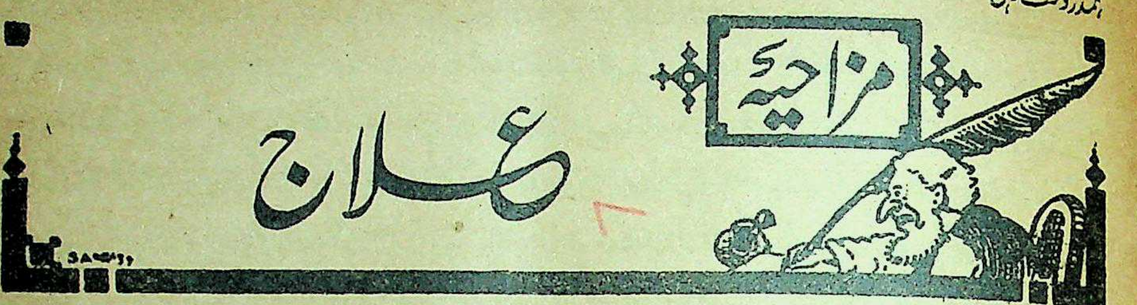

مزاحیہ

علاج

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

کہتے ہیں علاج کرنا بہت مشکل ہے، خصوصاً مرض پہچان کر۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر کے "نیم حکیم" بیماری کو سمجھے بغیر ہی مریض کی شہادت کا اہتمام شروع کر دیتے ہیں۔ ہندوستان میں مطب کرنے والوں میں اسی فی صدی بزرگ ایسے ہوتے ہیں جو صرف اس بنا پر حکیم کہلائے جانے لگتے ہیں کہ اُن کے یا ان کی بیوی کے خاندان میں کوئی صاحب حکیم ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے مادر زاد اطبا کو تشخیص کی باریکیوں میں اُلجھنے کی ضرورت تو ہوتی نہیں۔ وہ تو صرف داخل حسنات ہونے کی نیت سے محلّے کے دس بیس غریبوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ بس ان کا فرض یہی ہوتا ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ دو چار مرتبہ "اللہ اللہ" کہہ دیں اور ایک مختصر سی سندِ ہلاکت لکھ کر نسخے کی صورت میں مریض کے حوالے کر دیں۔ پھر بھی وہ حکیم ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور عقل مند آدمی کو ان کے پاس سخت جان مریضوں کا ہجوم دیکھ کر یا تو بیماروں کی حماقت کا قائل ہونا پڑتا ہے یا معالج کی دانش مندی اور طب کی عظمت کا۔ اس قسم کے معالجین بڑے خلوص اور محبت سے مریضوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اور حتیّ الامکان انہیں صحت یا موت کی پہلی منزل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں گوناگوں فرائض ان پر عائد ہوتے ہیں خصوصاً اس وقت جب وہ کسی مریض کا معائنہ کرنے کی غرض سے کچھ معاوضہ قبول کرنے کے بعد اس کے "غریب خانے" تک تشریف لے جا چکے ہوں۔ ایسے صورت میں سب سے پہلے وہ نسخہ لکھتے ہیں۔ پھر بڑی وضاحت سے اس کی ترکیب بیان فرماتے ہیں اس دوران میں کسی مناسب موقع و محل پر مرض کی علامتیں اور مجوّزہ دواؤں کی تاثیرات کا ذکر بھی فرما دیتے ہیں۔ یہ بھی ارشاد فرما دیتے ہیں کہ اس سے پہلے چند بدقسمتوں پر یہ دوا آزمائی جا چکی ہے۔ اس کے بعد بھی دوا کا پیالہ مریض کے لبوں تک پہنچنے سے پہلے انہیں تیمارداروں کے مختلف سوالات کا جواب بڑی مستعدی سے دینا پڑتا ہے۔ کیوں کہ جب طبیب مریض کے گھر موجود ہوتا ہے تو قدرتاً تیمارداروں کو نسیان کی بیماری ہو جاتی ہے۔ وہ دوا بنانے کی ترکیب فوراً بھول جاتے ہیں۔ اس لیے بار بار انہیں حکیم صاحب سے ضمنی سوالات کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے:۔

"حکیم صاحب پانی کتنا ہونا چاہیئے دوا میں؟ کتنا پکاؤں اسے؟ میٹھا پکتے میں ڈالا جائے یا نیچے اُتار کر؟ دوا کو ذرا اُبال بھی لینا چاہیئے نا؟ نرم آنچ پر ہی پکانی چاہیئے دوا؟ گرم گرم پلانی چاہیئے یا ٹھنڈی کر کے؟ اگر ایک دم سے سب دوا نہ پی سکے تو کیا جائے؟"

اگر حکیم صاحب کو علاج کا ٹھیکہ دے دیا گیا ہے تو یہ فرائض اور زیادہ نازک اور پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ دوا پیتے وقت ان کی موجودگی لازمی ہو جاتی ہے۔ جب مریض لمبے لمبے سانس کھینچ کر یا آہیں بھر کر دوا کا پیالہ منہ سے لگاتا ہے تو حکیم صاحب نہایت دل سوزی سے ارشاد فرماتے ہیں،

"اللہ شافی اللہ کافی، ہاں پیو میاں، دیکھو کیسی میٹھی ہے، بس دو ہی گھونٹ تو ہیں، بسم اللہ کرو، بس زیادہ دیر ٹھیک نہیں —— صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد!"

غذا کھانے کے وقت بھی یہ ٹھیکے دار بالیقین موجود ہوتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے تو پہلے خود کھا کر دیکھ لیتا ہے، پھر بیمار کو دیتا ہے بعض اوقات خصوصاً جب چوزے کا شوربہ کھانے کے لیے تجویز فرمایا گیا ہو، ٹھیکے دار صاحب بڑی احتیاط اور دوربینی سے اس کی تمام بوٹیاں الگ کرا دیتے ہیں۔ صحت ہو جانے پر تو خیر اس محنت کا معاوضہ مل ہی جاتا ہے۔ لیکن خدانخواستہ معاملہ دگرگوں ہو جائے تو معالج کے کام میں بڑے مشکل مشکل اضافے ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یہ جاہل معالج ہی سب سے زیادہ قابل ہوتا ہے وہ حکیم بھی ہوتا ہے اور مولوی بھی، مذہبی پیشوا بھی ہوتا ہے اور مفتی اعظم بھی اور مریض کے عالم بقا کو سدھار جانے پر تو یہ کم بخت شاعر اور تاریخ گو بھی بن جاتا ہے۔ اور اس کے مرتے ہی ایسی برجستہ تاریخ انتقال عرض کرتا ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ مادۂ تاریخ پہلے ہی سے لکھا ہوا اس کے پاس موجود تھا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ غسلِ میت سے لے کر نمازِ جنازہ تک کے

سارے مذہبی ارکان کو یہ اپنا ہی حق سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور سب کو یقین دلا دیتا ہے کہ ان چیزوں کو اس سے بہتر طریقہ پر کوئی نہیں جانتا۔ ظاہر ہے کہ ان تمام کاموں کا معاوضہ جُداگانہ دیا جاتا ہے جو ٹھیکے کی رقم کے برابر نہیں تو مِل جُل کر اس کے قریب قریب ضرور پہنچ جاتا ہے۔ ہمیں اس جاہل گروہ کی ان حماقتوں پر تو کوئی اعتراض نہیں مگر پڑھے لکھے اطبا کو اس خطرے سے آگاہ کر دینا یقیناً ہمارا ایک خوش گوار فرض ہے کہ یہ تمام فرائض دیہات میں اطبا کے نام لکھے جا چکے ہیں۔ لہٰذا جو حضرات کالجوں سے نکل کر کہیں مطب شروع کریں اور کسی گاؤں میں مریض کو دیکھنے جائیں تو وہ ان خطرات کو ضرور اپنے ذہن میں رکھیں۔ ورنہ سخت دشواریوں کا مقابلہ ہوگا۔ اگر صرف ہماری اس تنبیہ پر کوئی صاحب متوجہ نہ ہوں تو ان کی عبرت کے لیے ہم ایک پُر لُطف قصہ بیان کر کے اپنی داستانِ موعظت کو ختم کرتے ہیں۔

ایک حکیم صاحب، جو طب کی کسی مشہور درس گاہ سے سند لے کر آئے تھے، شہروں کی فضا کو تنگ دیکھ کر ایک چھوٹے سے قصبے میں وارد ہوئے اور محض اس سیاسی عقیدے کی بنا پر، کہ ہندوستان شہروں میں نہیں دیہات میں آباد ہے، اُنہوں نے وہاں مطب بھی شروع کر دیا۔ ایک روز سویرے ہی ایک دیہاتی مع گاڑی کے آیا اور خوشامدانہ لہجے میں بولا، "حکیم جی میرے گھر تک چلنا ہوگا!"

"گھر تک؟ —— کہاں ہے تمہارا گھر؟" حکیم صاحب نے دریافت فرمایا۔

"یہاں سے بس سات کوس پر ہے ایک گاؤں میں، کل پہنچا دوں گا آپ کو!"

فیس کے متعلق اطمینان کر کے حکیم صاحب بڑے ساز و سامان اور شان و شوکت سے مطب سے فارغ ہو کر روانہ ہوئے۔ شام ہوتے ہوتے گاؤں میں پہنچے۔ مریض کی حالت نازک تھی۔ فوراً مناسب تدابیر شروع کیں۔ لیکن موت کا علاج دنیا میں کس کے پاس ہے؟ صبح ہونے سے پہلے ہی مریض مر گیا۔ حکیم صاحب کو افسوس تو بہت ہوا مگر یہ خیال کہ ہم نے بہت باقاعدہ اور اصول کے ساتھ بیمار کو رخصت کیا ہے، وجہِ تسلی رہا۔ حکیم صاحب اپنی دانست میں اپنا کام ختم کر چکے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد واپسی ہو جائے۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ بیمار کے مرتے ہی گاؤں بھر میں ہڑتال ہو جاتی ہے اور سواری کا ملنا آسان نہیں ہوتا۔ خصوصاً طبیب کو جسے گاؤں کے تمام چھوٹے بڑے انسان فرشتۂ اجل سمجھ کر غصے سے گھورنا شروع کر دیتے ہیں۔ حکیم صاحب اس مسئلے پر ابھی غور ہی کر رہے تھے کہ ایک وفد جو گاؤں کے چند عقلا پر مشتمل تھا حاضر ہوا۔ اور نہایت ادب سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک رکن وفد نے طنزیہ مگر معنی خیز انداز میں کہا، "میت کو پڑے پڑے بہت دیر ہو گئی" —— حکیم صاحب اس جملے کا مطلب ابھی سمجھے بھی نہ تھے کہ سب نے ایک زبان ہو کر کہا، —— "جی ہاں، سب سامان تیار ہے، تشریف لے چلیے!"

"کہاں؟" —— حکیم صاحب نے حیران ہو کر سوال کیا۔

"گھر میں چلیے اور غسل دے دیجیے!"

غسل کا لفظ سنتے ہی حکیم صاحب کو پسینہ آ گیا۔ کالج میں اُنہوں نے قانون بھی پڑھا تھا اور اس کی شرح بھی۔ اس کے علاوہ بھی طب کی بڑی بڑی درسی اور غیر درسی کتابیں دیکھی تھیں، مگر "غسل میت" کے طریقوں سے وہ بالکل ناواقف تھے۔ انہیں کیا خبر تھی، اسلاف کی عنایت سے انھیں "غسالی" بھی کرنی پڑے گی۔ حکیم صاحب سراسیمگی کے عالم بولے "کیا اور نہیں گاؤں میں کوئی نہلانے والا؟"

"اس گاؤں میں تو نہیں ہے۔ پھر آپ کے سامنے دوسرے کا کیا حق ہے یہاں تو ہمیشہ سے حکیموں ہی نے یہ کام کیا ہے!"

ایک صاحب نے جھک کر حکیم صاحب کے کان میں کہا۔ "اس کا حق الگ ملے گا اور نماز کا الگ!"

دوسرے صاحب نے زور سے فرمایا، "صاحب مذہبی حکم سے مجبور ہیں ورنہ نہلانے والے کا اب تک انتظام ہو جاتا!"

حکیم صاحب تھے بڑے ذہین۔ اتنی سی بات سے سمجھ گئے کہ جاہل حکیموں نے ان غریبوں کو یقین دلا دیا ہے کہ یہ فرض بھی ان ہی کا ہے۔

اب حکیم صاحب نے ذرا سنبھل کر فرمایا "جناب ویسے تو میں ہر خدمت کے لیے حاضر ہوں لیکن اتنا سمجھ لیجیے کہ اطبا سے میت کو غسل دلانا، مثلاً نفیس اور ملا سدید گازرونی وغیرہ کے مذہب کی رو سے کسی تاویل بعید سے بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر قانون اور شروحِ قانون میں بھی چند مقامات پر اس کے متعلق سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں!"

حکیم صاحب کی تقریر کا مطلب تو کوئی نہ سمجھ سکا مگر ملا اور مذہب وغیرہ کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال لیا گیا کہ حکیم صاحب سخت قسم کے

وہابی ہیں۔ اور ان کے نزدیک ان کا میت کو غسل دینا مذہبًا جائز نہیں ہے۔

"جناب، ہمیشہ سے حکیم ہی غسل دیتے آئے ہیں آپ فرماتے ہیں مذہب میں اس کی اجازت نہیں۔"

"ممکن ہے وہ حکیم اس راز سے واقف نہ ہوں۔ آپ دیکھتے ہوں گے اکثر مسلمان شراب بھی تو پیتے ہیں۔ مگر ان کے اس خلافِ شرع عمل سے یہ کیوں کر سمجھا جا سکتا ہے کہ شراب کا پینا جائز ہے"

"صاحب! ہم تو جاہل ہیں ہمیں کیا معلوم آپ سچ کہتے ہیں یا وہ سچے تھے۔"

"شاید آپ صاحبان کو ابھی اطمینان نہیں ہوا کہ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ۔ اب مجھے زیادہ قوی دلائل سے اپنا مُدّعا ثابت کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ آپ صاحبان میں سے کوئی صاحب عربی نہیں جانتے؟"

"عربی کیا ہمارے پلّے تو تمہاری اردو بھی نہیں پڑتی"

"خیر میں ترجمہ کر دوں گا۔ دیکھئے، نہایت صاف و صریح الفاظ میں ارشاد ہوا ہے، **الطبیب ضامنٌ ولو کان حاذقًا** یعنے البتہ لازم ہے کہ نہ جائے کوئی طبیب میت کے قریب بہ نیت غسل۔ پھر دوسری جگہ اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ فرمایا گیا ہے **الطبیب خادم الطبیعت** یعنی بالیقین نہیں ہے طبیب کا فرض زیادہ اس سے کہ خدمت کرے وہ طبیعت کی اور نہ کرائے غسل کسی مردے کو!! اگر کوئی جاہل اپنے فائدے کی غرض سے طبیب اور حکیم کے لفظوں میں فرق کر کے اسی کام کو اپنے لیے جائز کر لے تو اسے ہوس اور طمع کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے۔"

حکیم صاحب کی اس عالمانہ تقریر سے سب کو اطمینان ہو گیا اور جلد ہی دوسرا انتظام کر لیا گیا۔

خدا ان جاہل اطبّا سے سمجھے۔ اُنہوں نے علاج کو پڑھے لکھّے طبیبوں کے لیے اتنا دشوار بنا دیا ہے کہ شہروں کو چھوڑ کر کسی گاؤں میں کوئی لکھّا پڑھا طبیب مشکل ہی سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ایک بہت بڑے طبیب، اتفاق سے اپنے کسی سفر کے دوران میں ایک گاؤں میں سے گزرے وہاں طاعون کی بڑی شدّت تھی۔ بہت سے آدمی بیمار تھے۔ گاؤں والوں نے اپنی تکلیفوں کا اظہار کر کے تھوڑی دیر حکیم صاحب کو وہاں رکنے کی استدعا کی۔ حکیم صاحب نے مریضوں کو دیکھا۔ اور اپنے پاس ہی سے دوا تقسیم کرنی شروع کر دی۔ مریض دوائیں لینے کے بعد بھی وہیں کھڑے رہے۔ حکیم صاحب نے سمجھا شاید ترکیب ان کی سمجھ میں نہیں آئی یا کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہ سوچ کر وہ بولے "بھائی کسی کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی ہو تو پھر پوچھ لینا۔" ایک شخص نے کہا "تعویذ تو ابھی آپ نے دیا ہی نہیں!" حکیم صاحب نے فرمایا "میں تعویذ نہیں لکھا کرتا۔ دوا دیا کرتا ہوں۔ اسی سے مریض کو آرام ہوتا ہے۔ تعویذ سے کیا ہو سکتا ہے۔"

یہ سنتے ہی سارے مریض بگڑ گئے اور دوا پھینک کر چل دیئے۔ گاؤں بھر میں مشہور ہو گیا بڑا بے دین حکیم ہے۔ پھر بھی کچھ خوش عقیدہ یہ سمجھے کہ حکیم صاحب نے اپنا حق لینے کے لیے ایسا کیا ہے۔ چنانچہ چار پانچ آدمی مٹھائی اور ناریل وغیرہ لے کر آئے۔ لیکن حکیم صاحب نے پھر تعویذ کی نسبت اپنی اُسی رائے کو دُہرا دیا۔

بعض ہوشیار قسم کے معالجوں نے بیماریوں کی دو قسمیں کر دی ہیں ایک قسم تو وہ جو کسی مادّے کی کمی بیشی سے ہوتی ہے۔ دوسری وہ جو جن بھوت وغیرہ کے اثر سے ہوتی ہے آخری قسم کو وہ آسیبی خلل سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا علاج دہلی سے لے لکھنؤ تک کے حکیموں سے ممکن نہیں صرف وہی حضرات اس مہم سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جو معالجات کے علاوہ عملیات وغیرہ سے بھی واقف ہوں کیوں کہ اس میں دوا نہیں دی جاتی بلکہ نقش اور فتیلے جلانے کی غرض سے دئے جاتے ہیں۔ عمل پڑھے جاتے ہیں جو حکیم دوسری قسم کی بیماریوں کا علاج نہیں کر سکتا اُسے دیہات میں جاہل مطلق سمجھا جاتا ہے۔ اب علاج کی یہ صنف اطبّا کے ہاتھ سے نکل کر پیروں اور عاملوں کے قبضے میں چلی گئی ہے جیسے کچھ عرصہ پہلے فصّادی اور جرّاحی کا فن ان سے چھین لیا گیا تھا —— دیکھئے اطبّا کی رجسٹری کے قانون کا بھی اس پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نہیں مگر بہ ظاہر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ عامل حضرات کی دم کی ہوئی اجوائن اور ان کا پڑھا ہوا پانی کسی طرح اس قانون کی زد میں نہ آ سکے گا۔ اگر ایسا ہوا تو یقیناً جنوں، بھوتوں اور ہمزادوں کی فوج سے وہ دنیا میں ایک زبردست انقلاب برپا کر دیں گے

الامراض والعلاج

بچوں کی کھانسی

از جناب حکیم عبد الرحیم صاحب رحمانی، جلال آبادی

کھانسی بذات خود کوئی مرض نہیں ہے۔ بلکہ دوسرے امراض کی یہ ایک علامت ہوتی ہے۔ چنانچہ پھیپھڑے کی ہوائی نالیوں کے ورم، ڈبہ اطفال، حنجرے اور حلق کے امراض میں کھانسی بطور ایک علامت کے ظاہر ہوتی ہے۔ عام طور پر بچوں میں کھانسی رطوبت کی کثرت و زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس میں غلبہ رطوبت کے آثار و نشانات نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی قصبۃ الریہ کی خشکی بھی کھانسی کا سبب ہوتی ہے۔ کھانستے وقت کسی قسم کی رطوبت نہ نکلنا اسکی علامت ہے اور کبھی کھانسی گرد و غبار اور دھواں وغیرہ حلق میں پہنچنے سے ہوتی ہے اور گاہے وباء کے طور پر پھیل جاتی ہے اور ہر بچہ اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ جو کھانسی رطوبت کی کثرت اور زیادتی کے سبب سے ہو، اس میں زیادہ گرم و خشک دوائیں نہ دیں۔ کیوں کہ اُن سے غلظت اور خشکی پیدا ہونے کی وجہ سے تنگیٔ تنفس، تپ محرقہ اور ذات الریہ جیسی تکلیفیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مواد کے مطابق منضج اور مسہل دیں۔ نضج مادہ کے لیے اصل السوس مقشر، سپستاں، گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، عناب اور گاؤزباں جوش دے کر گل قند یا مصری سے میٹھا کر کے پلائیں۔ اگر بلغم کی بہت کثرت ہو تو بنفشہ، تخم خطمی اور تخم خبازی کے بدلے پرسیاوشاں، مویز منقےٰ اور زوفا خشک اضافہ کریں۔ تین روز کے بعد مغز املتاس اور شیر خشت بڑھا کر مسہل دیں۔ اگر مغز املتاس سے پورے طور پر اسہال نہ ہوں تو جوشاندۂ مذکور میں برگ سنا مکی اضافہ کریں اور سینے پر موم روغن بادام میں پگھلا کر مالش کریں۔ اگر سردی اور تری کا غلبہ ہو تو تھوڑا سا شہد پانی میں ملا کر نیم گرم پلائیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو انگلی پر شہد لگا کر اس پر ایارج فیقرا تھوڑا سا چھڑک کر تالو اور زبان کی جڑ میں ملیں۔ تاکہ قے ہو جائے۔ اس مرض میں قے نہایت مفید ہے۔ لیکن یہ تدبیر بعد منضج کے کریں۔ شربت زوفا چٹائیں۔ اگر رات کو مرکی بقدر دانہ باقلا دو تین مرتبہ کھلائیں اور صبح کو حلوائے بادام یا حلوائے اخروٹ کھلائیں تو اس سے پرانی کھانسی زائل ہو جاتی ہے۔ اگر کھانسی کا سبب نزلہ اور زکام ہو تو صبح کے وقت حلوائے بادام شہد میں بنا کر کھلائیں۔ سر اور سینے کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ اور جب بلغمی کھانسی کے ساتھ حرارت بھی ہو تو بہدانہ، اصل السوس مقشر، گل بنفشہ، برگ گاؤزباں اور عناب جوش دے کر پلائیں۔ اگر تلیین مطلوب ہو تو ترنجبین اور شیر خشت ان ہی دواؤں میں اضافہ کریں۔ اور مغز املتاس بھی مفید ہے۔ اور غذا میں کم گھی کی کھچڑی دیں۔

بقول شیخ الرئیس صمغ عربی، کتیرا، مغز بہدانہ اور رب السوس باریک کر کے تھوڑے سے ماں کے دودھ میں یا شربت انار شیریں یا شہد میں ملا کر کھلائیں، اگر بلغم زیادہ ہو تو تخم حلبہ اضافہ کریں اور دودھ پلانے والی کو بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کرائیں، افیون، نشاستہ، صمغ عربی اور رب السوس ہم وزن باریک پیس کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور حسب ضرورت ایک یا دو گولیاں دیں۔ ایسی خشک کھانسی کے لیے جو رات کو شدید ہوتی ہو یہ گولیاں مفید ہیں اور مانع نزلہ ہیں۔ جس بچے کو کھانسی کی شدت سے قے ہو جاتی ہو اس کے واسطے بھی نافع ہے۔ کہتے ہیں کہ بادیان اور پودینہ بقدر ضرورت جوش دے کر اور شہد ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔ تھوڑے سے پوست خشخاش کا خیساندہ بنا کر پلانا بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔ کبھی بچوں کی کھانسی میں جس کے ساتھ بلغمی بخار ہو، عناب، اصل السوس مقشر اور ناگ کیسر مناسب وزن میں جوش دے کر خاکسی چھڑک کر پلاتے ہیں۔ بلغمی کھانسی کی دواؤں میں ناگ کیسر داخل کریں یا عناب، خطمی، اصل السوس اور شکر سرخ جوش دے کر پلائیں یا افیون، میعہ سائلہ، کندر اور مرکی ہر ایک ایک جزو، زعفران نصف جزو باریک کر کے مونگ برابر گولیاں بنا کر ایک دو گولیاں کھلائیں۔ مغز فندق، مغز چلغوزہ اور حلبہ ہم وزن پیس کر اور شہد میں ملا کر کھلائیں۔ اصل السوس، نبات سفید، دارچینی کا سفوف بنا کر دیں۔ یا تخم السی ایک ماشہ، لونگ ۱ عدد، دارچینی ایک ماشہ جوش دے کر صاف کر کے مصری یا شربت انار شیریں ملا کر دیں۔ حرارت مزاج کی صورت میں مغز بہدانہ، مغز تخم کدوئے شیریں، مغز بادام شیریں، رب السوس، کتیرا اور صمغ عربی باریک کر کے بقدر ضرورت دودھ

یا گرم پانی کی ساتھ دینا مفید ہے۔ بہدانہ، صمغ عربی، کتیرا، فلفل سیاہ، سعد کوفی، نشاستہ، زوفا خشک، خولنجان، بادیان، دانہ ہیل ہر ایک ½ درم، اصل السوس مقشر ایک درم، انجیر زرد ۲ عدد، مویز منقے ۷ عدد باریک پیس کر ہم وزن شہد میں ملا کر رکھیں۔ اور حسب عمر اور مزاج چٹائیں۔ بچوں کی کھانسی میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور کتیرا اور شکر پیس کر شیر مادر یا شیر بز میں ملا کر کھلانا پرانی کھانسی کے لیے مفید ہے۔

اہل ہند کہتے ہیں کہ کاکڑا سینگی پیس کر شہد میں ملا کر بچے کو چٹائیں۔ یہ سینے کی خرخراہٹ اور بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور اس کی مداومت طفل شیر خوار کو فربہ اور توانا کرتی ہے۔ سہاگہ نصف بریاں اور نصف خام اور اس کے ہم وزن فلفل سیاہ لے کر مغز گھی گوار میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں۔ بلغمی کھانسی کے واسطے یہ گولیاں نہایت نفع مند ہیں۔ اتیس، بچ خراسانی ہر ایک چار ماشے، بھاڑنگی، کاکڑا سینگی، ناگرموتھ، پیابانسہ، پیپل ہر ایک چھ ماشے، مویز منقیٰ دو درم لے کر حسب معمول شہد کشمیری ۳ درم میں ملا کر رکھیں۔ عمر کے مطابق دو رتی سے دو ماشے تک ماں کے دودھ یا گرم پانی سے کھلائیں۔ بچوں کی بلغمی کھانسی، خرخراہٹ، ضیق النفس اور تنفس کی گڑبڑ کے لیے مفید ہے۔ کاکڑا سینگی، اتیس، دار فلفل، اصل السوس، صمغ عربی ہم وزن باریک کر کے شہد میں چٹنی بنائیں۔ بچوں کی کھانسی اور قے میں مفید ہے۔

اگر قصبۃ الریہ کی خشکی کے سبب کھانسی ہو تو حلق و سینے کو موم روغن سے چرب کریں۔ اور لعاب بہدانہ اور مصری ملا کر نیم گرم پلائیں۔ اور مرطوب غذائیں کھلائیں۔

اگر کھانسی صفراوی ہو تو رب توت غذا سے پہلے کھلائیں۔ دودھ پلانے والی کو دافع صفرا غذائیں دیں۔ اگر تنقیے کی ضرورت ہو تو تنقیہ کریں اگر بچے کو مسہل دیں تو سنا، وغیرہ گرم کرنے والی دوائیں نہ دیں۔ اگرچہ اخراج مادہ کے بعد اس کی تعدیل آسان ہے۔ مگر چوں کہ صفراوی کھانسی میں خشکی ہوتی ہے اس لیے سنا وغیرہ سے قے اور ابکائی ہونے لگتی ہے۔ اگر صفراوی کھانسی اور بخار میں ایسی غلطی ہو جائے تو مسہل کے دوسرے روز لعاب بہدانہ، شیرہ مغز کدو، شیرہ عناب، شیرہ اصل السوس، شربت بنفشہ خاکسی وغیرہ تسکین و ترطیب کے لیے دیں۔ اس کے بعد بغیر سنا کے ریش خطمی اور روغن بادام سے مسہل دیں۔ یہ خراش پیدا کرنے والے مادے سے آنتوں کی حفاظت کرتی ہے۔

اگر بچوں کو کھانسی غبار یا دھوئیں وغیرہ سے ہو تو مصری یا شکر سفید یا شہد یا ترنجبین، جو مل سکے، مناسب مقدار میں کھلانا مفید ہے حلق اور سینہ پر مناسب تیل کی مالش اور چکنی غذائیں کھلانا، دودھ سے غرارے کرانا یا دودھ پلانا یا آب گوشت دینا مفید ہے۔

SADURI
HAMDARD
صدوری
SADURI

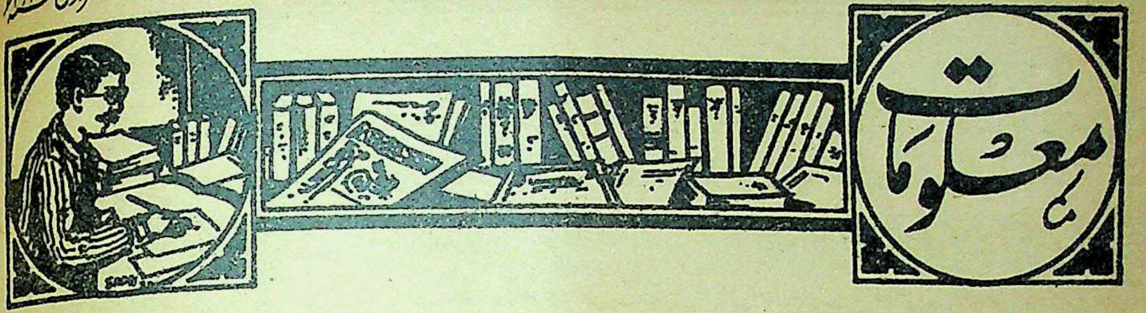

بیرونی مہیجات کا اثر انسان پر مسٹر آر۔ ولسن، انگریزی کے مشہور جریدہ "ڈسکوری" میں لکھتے ہیں: "موت سے کچھ مدت پہلے سر جیمز میکنزی ایک ایسے نظریے کے متعلق تجربے کر رہے تھے جو تکمیل تک پہنچ کر علم انسانی کا ایک حیرت انگیز باب کھول دیتا۔ انسانی زندگی کی نوعیت اور ماہیت عرصۂ دراز سے فلسفیوں اور حکیموں کے ذوق جستجو کو دعوت عمل دیتی چلی آئی ہے۔ سر جیمز بھی اپنی زندگی کے آخری دنوں میں حیات انسانی کے مختلف پہلوؤں پر غور کر رہے تھے۔ مختصر الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہ سوچ رہے تھے کہ کہیں بیرونی مہیجات خصوصاً روشنی اور آواز انسانی زندگی کے لئے مہلک تو نہیں!! اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر اس مسئلے پر غور کرنا بے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر روشنی اور آواز کے مہیجات انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہوتے تو اب تک انسان اس قدر ترقی کس طرح کرتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس اہم مسئلے کا اس طرح سرسری طور پر فیصلہ کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اس بات کی شہادت موجود ہے کہ روشنی اور آواز اکثر حالتوں میں خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ چندھیانے والی تیز روشنی، بلند آواز، سخت دھکے یا چوٹ کے اثرات کس کو معلوم نہیں۔ اس بات کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کہ بعض اوقات خفیف مہیج بھی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ سرگوشی میں بھی اگر باتیں کی جائیں تو بعض اوقات موت کا باعث ہو سکتی ہیں اور ہوئی ہیں۔ بعض حالات میں روشنی کی ایک ہلکی سی کرن خنجر کی دھار کی طرح مہلک بن جاتی ہے۔ اسی طرح کبھی ذرا سے چھونے سے انسان مر جاتا ہے۔ ان حالتوں میں قانون ربط ذہنی کے ماتحت مہیجات ایسے حالات و واقعات کو یاد دلاتے ہیں جو موت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جب کوئی پولیس کا آدمی کسی قتل کے ملزم کو چھوتا ہے تو اس کے قلب کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے۔ پھر بعض جسمانی کیفیتیں ایسی ہیں جن کے دوران میں ہلکا سا مہیج بھی بجلی کی طرح تیزی و تندی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ بعض اوقات بیمار اپنے کپڑوں کے بوجھ تک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہوا تک اسے ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ ذرا سے شور سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مہیجات، خفیف ہوں یا شدید، ہلاکت کا پیغام ہو سکتے ہیں میکنزی کا خیال ہے کہ بیمار میں ردّ عمل کی قوت بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ مہیجات کے خلاف اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے جدّ و جہد نہیں کر سکتا۔ اس کے برخلاف بھلے چنگے انسان میں یہ قوت اپنا کام کرتی ہوتی ہے اور وہ بیرونی مہیجات کا مقابلہ کر سکتا ہے"

ظاہر و باطن کا تعلق علمائے فراست الوجہ (چہروں سے حالات بتانے کا علم) کا خیال ہے کہ انسان کے بال اور آنکھوں کے رنگ کو اس کے ڈر اور غصے کے جذبات سے اور اس کے سر کی ہیئت کو اس کے اخلاق و عادات سے بڑا گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ ان کی معلومات کا خلاصہ یہ ہے کہ زرد بالوں والا انسان بالکل نڈر ہوتا ہے۔ بھورے بالوں والا اس سے کم اور کالے بالوں والا اس سے بھی کم۔ بھوری آنکھوں والا انسان کالی آنکھوں والے کے مقابلے میں زیادہ غصیل ہوتا ہے اور لمبوترے سر والا چوڑے سر والے کی نسبت بد اخلاق ہوتا ہے!

حیات کی تخلیق کیمیاوی ترکیبوں سے کسی نہ کسی قسم کی حیات عضوی کی تخلیق کے امکانات کو عرصہ ہوا سائنس دانوں نے تسلیم کر لیا تھا۔ سال ہا سال کی محنت اور تحقیقات سے اب یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ پلازم یا جرثومۂ حیات معلوم کئے گئے ہیں۔ اور یہ مانا گیا ہے کہ یہ پلازم زندہ عضویات ہیں۔ ان کو وہی نسبت و اہمیت حاصل ہے جو ایک عمارت میں ہر ہر اینٹ کو حاصل ہوتی ہے۔

زمانۂ قدیم میں تو کیمیا والے اپنے پرانے انداز تحقیق سے کسی ایسے امرت کی تلاش میں تھے کہ جس سے ان کو حیات جاودانی حاصل ہو جائے اور آب حیات سے انہیں دائمی شباب بھی حاصل ہو۔ زمانۂ حال کا کیمیا داں بھی فطرت کے راز معلوم کرنے میں سرگرداں ہے۔ وہ اپنی معمل میں بیٹھ کر حیاتیاتی کیمیا (بایو کیمسٹری) کے تجربات میں مشغول ہے۔ اسے کسی آب حیات کی اتنی تلاش نہیں ہے جتنی اس بات کے

جاننے کی آرزو کہ حیات کی ابتدا کس طرح ہوئی؟

اس سوال پر نامعلوم زمانے سے انسان نے اپنی فہم اور معلومات کے لحاظ سے خوب خیال آرائیاں کی ہیں اور مختلف نظریئے قائم کئے ہیں۔ ڈاکٹر الفریڈ رسل کا جو ڈارون کے رفیق کار تھے، یہ نظریہ تھا کہ غیر مرکب مادّے اور عضوی زندگی کے درمیان ایک نامعلوم چیز ہے۔ اس کے برخلاف پروفیسر اے لنکاسٹر نے جدید نظریہ قائم کیا ہے کہ دنیا کی ترقی کے ابتدائی زمانوں کے درمیان غیر مرکب مادّے سے حیات کا آغاز ہوا۔ یہی وہ نظریہ ہے جس پر موجودہ زمانے کے علمائے کیمیا اپنی تمام قوت ذہنی و دماغی کو مصروف کئے ہوئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب دنیا کی ابتدا کے بہت بعد کے زمانے میں غیر ذی روح مادّے سے حیات پیدا ہوئی تو اب بھی ہو سکتی ہے۔ مشہور سائنسداں سر آلیور لاج ان ہی خیال کی تائید میں تھے اور اس باب میں وہ سائنس کی آخری فتح پر یقین کامل رکھتے تھے۔

مچھروں کی افادی حیثیت تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ملیریا کے مچھروں کے کاٹنے سے فالج کے مریضوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے اور ان کا زہر اس مرض کے جراثیم کے لئے پیام فنا ہے۔

ایک مشہور علمی انجمن نے ان مچھروں کو جمع کرنے اور ان کی باقاعدہ پرورش کرنے کا بڑے پیمانے پر انتظام کیا ہے۔ یہ انجمن دنیا کے تمام شفاخانوں کو معمولی قیمت پر مچھر بہم پہنچایا کرے گی تاکہ ان سے فالج کے مریضوں کو "انجکشن" دیئے جا سکیں۔ کیا ملیریا کے مچھروں کی یہ افادی حیثیت اس بات کا مزید ثبوت نہیں ہے کہ خدا نے کوئی بھی مخلوق بے کار نہیں پیدا کی ہے، گو انسان کو اس کا صحیح مصرف معلوم نہ ہو۔

ہندوستان کے معدنی چشموں کی طبّی اہمیت حال تک ہندوستان کے قدرتی چشموں اور ان کے معدنی خواص و کمالات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی تھی۔ دہلی کے قریب ضلع گوڑ گاؤں میں "سونے" کے مقام پر ایک بہت عمدہ چشمہ ہے۔ جیولاجیکل سروے (محکمہ معدنیات ہند) نے گندھک کے دو چشمے حال ہی میں ریشی (کشمیر) میں معلوم کئے ہیں۔ دریائے توی (جموّں) کے اوپر کھار کے مقام سے کوئی چوتھائی میل کے فاصلے پر ایک چشمہ واقع ہے جس میں صرف جاڑے کے موسم میں گرم ابلتا ہوا پانی نکلتا ہے۔ اس پانی میں گندک کی وجہ سے دودھ جیسے جھاگ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

"تتا پانی" کے مقام پر جو چشمہ گرم پانی کا ہے وہ بھی اکثر امراض کے لئے مفید ثابت ہوا ہے خصوصاً جلدی امراض اور گٹھیا کے لئے۔ اس پانی میں گندک بو آتی رہتی ہے اور اس کا درجہ حرارت ۷۰ سے ۸۰ درجہ سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

"تتا پانی" ایک عام نام ہے جو اکثر مقامات کے گرم چشموں کو دیا جاتا ہے مثلاً وادی ستلج میں شملے کے شمال میں بھی ایک جگہ اسی نام کی مشہور ہے۔ سرگوجا کے مقام پر کوئلے کی کانوں کے بیچ میں بھی ایک اسی طرح کا چشمہ پایا جاتا ہے۔ آسام کی وادی کوپیلی میں بھی ایک ایسا ہی چشمہ پایا جاتا ہے۔ بہت سی یاتراؤں میں بھی گرم پانی کے چشمے ملتے ہیں اور ہندوستان میں اس قسم کے صحت بخش پانی کی دھاریں جابجا بہ رہی ہیں جن کا علم ابھی تک ہندوستانیوں کو پوری طرح نہیں ہو سکا ہے حالانکہ بہت سے امراض کو دور کرنے کے لئے قدرت نے ان میں عجیب و غریب قوتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔

چند سال ہوئے جیالاجیکل سروے نے اس ملک کے تمام گرم چشموں کی ایک فہرست مرتب کی تھی۔ مگر ابھی تک ان چشموں کی طبّی اہمیت اور کیمیاوی خواص کی صحیح معلومات کا کام باقاعدہ شروع نہیں ہوا ہے۔

ہندوستان کے محکمۂ اراضیات کو چاہیئے کہ وہ طبیعی اور کیمیاوی تجزیہ ان پانیوں کا ضرور کرے اور یہ بھی معلوم کرے کہ عام عقیدے کے موافق جن جن امراض کا علاج ہونا ان پانیوں سے سمجھا جاتا ہے، وہ کیا کیا تھے اور کن کن حالات میں وہ کار آمد ثابت ہوئے۔ اس مقصد کے لئے علاج کرنے والوں کے ساتھ اس محکمے کو رابطہ قائم کر کے صحیح معلومات بہم پہنچانی چاہئیں۔

غیر ممالک کے قدرتی چشمے حبش پر اٹلی کا قبضہ ہونے سے پہلے وہاں کے بادشاہ کے ایما سے حکومت ہند کے چند ماہرین ارضیات وہاں گئے تھے اور چونکہ بادشاہ وہاں ایک صحت گاہ قائم کرنی چاہتا تھا اس لئے چشموں کی دیکھ بھال کا کام ان ماہروں سے لیا گیا تھا۔ ریڈیم کا اثر رکھنے والا پانی حبش اور ہندوستان [illegible] پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں جو آلہ بنایا گیا تھا وہ اب جیالوجیکل سروے

آف انڈیا کے قبضے میں ہے اور اس کی مدد سے ہندوستان میں بھی گرم چشموں کے معائنے کا کام شروع کیا جائے گا۔ اس محکمے کے پاس بہت سے اچھے اور نازک آلات بھی اس کام کے لئے پہلے سے موجود ہیں اور واقف کار افسران بھی اس محکمے میں کام کر رہے ہیں۔

یورپ میں معدنی چشمے اکثر مقامات پر ہیں اور عمدہ پانی کے دھارے جابجا صحت حاصل کرنے والوں کی خدمت کے لئے قدرت نے مہیا کر دیئے ہیں۔ ان چشموں کی معالجاتی قدر و قیمت کا اندازہ لگا لیا گیا ہے اور لوگ اُن سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بالوں کی تعداد مشہور ڈاکٹر ہنس فریڈ یتھل نے یہ حساب لگایا تھا کہ انسان کے سر پر بال کتنے ہوتے ہیں۔ اب ڈاکٹر موصوف کے اعداد و شمار کو سائنس دانوں نے تقریباً صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ آپ کے حساب کی رو سے سیاہ فام انسان کے سر کے بال اٹھاسی ہزار، سانولی عورت کے سر کے بال ایک لاکھ دو ہزار اور گوری عورت کے سر کے بال ایک لاکھ چار ہزار ہوتے ہیں۔ عام طور پر ان میں سے ہر بال کی مدتِ حیات چھ مہینے سے لے کر چار سال تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد بال گر جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا بال پیدا ہو جاتا ہے۔

دنیا کے اہم درخت امریکہ کے صحرا پروروں کی انجمن نے اپنی جدید تحقیقات کے بعد حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ اہمیت کے لحاظ دنیا کے دس خاص درخت یہ ہیں:۔

۱۔ کھجور۔ اس سے کھجوریں، تیل، لکڑی، پتے اور شکر حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ ناریل۔ اس سے گولا اور ناریل حاصل ہوتا ہے۔ لکڑی وغیرہ بھی کام میں آتی ہے۔

۳۔ بادام۔ اس سے بادام، روغن بادام اور پتے وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۴۔ سیب۔ یہ ایک دل پسند پھل ہے۔

۵۔ انجیر۔ یہ بھی اکثر ممالک کے باشندوں کا مرغوب پھل ہے۔

۶۔ شہتوت۔ اس کی پتیاں ریشم کے کیڑوں کی مرغوب غذا ہیں۔ اور اس سے شہتوت حاصل ہوتے ہیں۔

۷۔ زیتون۔ اس سے تیل نکالا جاتا ہے۔ لکڑی وغیرہ بھی کام آتی ہے۔

۸۔ لیموں۔ پھل بھی حاصل ہوتا ہے اور تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

۹۔ سنکونا۔ اس سے کُنین حاصل ہوتی ہے۔

۱۰۔ ربر۔ اس سے ربر حاصل ہوتا ہے۔ جو ہزاروں کام آتا ہے۔

جانوروں کی ہڈی کا پیوند انسان کے جسم میں ایک پہلوان (جس نے یونی ورسٹی میں وزن اندازی کے مقابلے میں انعام حاصل کیا) کی نسبت مشہور ہے کہ اس کی بغل میں بیل کی پسلی کے ٹکڑے جڑے ہوئے تھے۔ یہ ہڈیاں اس وقت اس کے جسم میں داخل کی گئی تھیں جب وہ کم سن تھا اور اس کی پسلیاں بیماری کی وجہ سے بے کار ہو گئی تھیں۔ بہت سی مثالوں میں سے یہ صرف ایک مثال ہے جس میں شگاف دے کر جانور کی مردہ ہڈی انسانی ڈھانچے میں بطور پیوند لگائی گئی۔ ایک اور واقعہ ہے جس میں آنکھ نما بام مچھلی کی ہڈی ایک آدمی کی ران میں لگائی گئی تھی جس کو اب سولہ برس کا عرصہ گزر گیا ہے۔ ایک بار ایک عورت کے پیر کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کی مرمت کرنے کے واسطے ایک بارہ سنگھے کے سینگ کا ایک حصہ استعمال کیا گیا تھا۔

پٹرول کا بدل کوئلے کی گرد پٹرول کے بدل کی دریافت میں بہت سے سائنس دانوں نے برسوں صرف کئے۔ آخر میں انہوں نے کوئلے کی گرد کو انتخاب کیا ہے۔ سلطنت برطانیہ کو اس کی بڑی ضرورت تھی۔ اگر اس کے تجربات صحیح ثابت ہوئے تو کوئلے کی گرد کو انجن میں چلانے کے واسطے مفید چیز بنایا جائے گا۔ تجربات جاری ہیں۔ بہت سے حل طلب سوالات جو لوگوں کو پریشان کئے ہوئے تھے، حل ہو گئے ہیں۔ محکمہ تحقیق سائنس و صنعت نے ستائیس مختلف قسم کی دھاتوں سے سلور پر ملمع کر کے فشارے (پسٹن) کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ رگڑ سے گھس نہیں سکتا۔ اگر یہ تجربات صحیح ثابت ہوئے تو کوئلے کی گرد سے چلنے والے انجن بھاپ انجن کی جگہ استعمال ہوں گے اور اس کو موٹر گاڑیوں میں بھی استعمال کیا جائے گا۔ ایسی موٹروں کے انجن کبھی خراب نہ ہوں گے۔

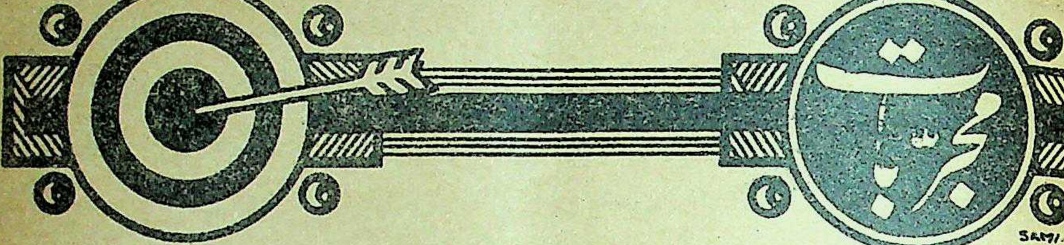

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

جوارش خاص۔ اسگند ناگوری، خولنجان، ریگماہی، تخم ہلیون ہر ایک گیارہ گیارہ ماشے، ماہی روبیان، ساذج ہندی، دارچینی، زعفران جوز بوا ہر ایک نو نو ماشے، زنجبیل، قرنفل، سنبل الطیب سوا سوا تولے، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز کدو شیریں، مغز بلادر مدبر، مغز اخروٹ، کنجد مقشر ہر ایک ڈیڑھ تولے، شقاقل مصری، بہمنین، تودریین، ہر ایک ایک تولہ، نارجیل دو تولے، رومی مصطگی ۳ تولے، سیاہ دانہ ۶ ماشے، تخم کونچ ۹ ماشے، ثعلب مصری ڈیڑھ تولے، بھوسی اسپغول سوا تولے، تخم تال مکھانا ایک تولہ، درونج عقربی ۲ تولے، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلاء ۲ ماشے، مشک ۳ ماشے عنبر ۴ ماشے، مروارید ۴ ماشے، یاقوت سرخ ۶ ماشے، عقیق ایک تولہ۔ جواہر کو عرق گلاب اور عرق کیوڑہ میں کھرل کریں۔ ورق نقرہ اور طلاء بھی اسی میں حل کریں پھر باقی دواؤں کو باریک کر کے تگنے شہد میں حسب معمول جوارش بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ سے ۳ ماشے تک ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد:- مغلظ، مبہی، ممسک، محرک، دافع جریان و سرعت ہے۔ پہلی ہی خوراک سے سرور معلوم ہوتا ہے اور دل میں ایک اُمنگ پیدا ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) آنریری مجسٹریٹ، جودھپور۔

اکسیر برص۔ پوست درخت نیم، پوست درخت بکائن، مغز تخم نیل، مغز تخم نیم، مغز تخم بکاین، پوست بیخ کچنال، پوست درخت گولر، پوست درخت سرس، دھنیا خشک، عناب، برگ شاہترہ، چرایتہ، سرپھوکہ، گل منڈی، برہمڈنڈی، ہرن کھری، نگند بابری، نیل کنٹھی، دھمایا، برادہ صندل سرخ، چوب شیشم برادہ چوب آبنوس، برادہ بیجاسار، برادہ چوب چینی، برگ بادرنجبویہ، برگ فرنجمشک، گاؤزبان، گل سیوتی، گل نیلوفر، افتیمون، بسفائج، تخم کاسنی، برگ حنا ہر ایک دس دس تولے، گلو سبز بیس تولے، برگ بید ۴ تولے۔ سب دواؤں کو بیس سیر میٹھے پانی میں دو دن بھگو رکھ کر حسب معمول عرق کشید کریں۔

فوائد:- اس عرق کے استعمال سے بہت سے مایوس مریضوں کو شفا حاصل ہوئی ہے۔ مہینہ بھر کے استعمال سے بدن کندن ہو جاتا ہے۔ سفید داغوں پر روغن بھنگرہ سیاہ، روغن مازو اور روغن بابچی تینوں ہموزن لے کر لگائیں۔ لگانے سے پہلے موٹے کپڑے سے داغ کو رگڑ لیا کریں۔ یہ عرق پانچ پانچ تولے صبح و شام دونوں وقت پھیکا پلائیں۔ مریض کو غذا میں بیسن کی نمکین روٹی، جس میں گھی کافی مقدار میں ڈالا گیا ہو، کھلائیں۔

جناب حکیم سید اصغر علی شاہ صاحب راولپنڈی

حب بےنظیر۔ کشتہ طلا ۳ ماشے، رس سیندور ۶ ماشے، کافور ۶ ماشے، جائفل ایک تولہ، فلفل دراز ایک تولہ، کستوری خالص ایک ماشہ پانی کی امداد سے رتی رتی برابر تیار کریں۔ اور ایک گولی رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ (جو شہد سے میٹھا کیا گیا ہو) استعمال کریں۔

فوائد:- یہ گولیاں مقوی باہ اِسقدر ہیں کہ پہلے روز ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ خوراک کو جزو بدن بنانا اور خون پیدا کرنا اُن کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ طاقت بدن بڑھا کر نئی جوانی پیدا کرتی ہیں۔ باوجود محرک باہ ہونے کے سرعت انزال کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔

اکسیر الاجسام۔ کشتہ سونا ایک ماشہ، کشتہ چاندی ۲۰ ماشے، کشتہ فولاد ۳ ماشے، کشتہ صدف مرواریدی ۳ ماشے، کشتہ مونگا ۵ ماشے، کشتہ قلعی ۶ ماشے، شدھ مکردھوج ½ ماشے، رس سیندور ایک ماشہ، ست سلاجیت ۲ تولے، کیسر کشمیری ۲ تولے، کستوری ۶ ماشے، افیون ۹ ماشہ، قرنفل ۲ تولے، جائفل ۲ تولے، جاوتری ۲ تولے، تمام کشتوں اور ست سلاجیت کو کھرل میں ڈال کر یکجا کر کے۔ اور زعفران، کستوری، افیون، قرنفل، جائفل اور جاوتری کو عرق گلاب کی مدد سے نہایت باریک کر لیں۔ جب دوا نہایت باریک ہو جائے تو [illegible] اس کو ملا کر ہمراہ عرق گلاب ۱۲ گھنٹے متواتر کھرل ک

کے رتی برابر گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا قوت مردمی کو بڑھاتی ہے۔ احتلام، جریان اور سرعت کو دور کر کے نئی روح پھونک دیتی ہے۔ عورتوں کی ہر قسم کی کمزوری لیکوریا ایام ماہواری کی خرابی، بانجھ پن، ہسٹریا اور کمئی خون وغیرہ کی واحد دوا ہے۔

جناب حکیم دُرگا پرشاد صاحب متھرا

اکسیر سیلان۔ گل سپاری، گل پستہ، مازو، ہر ایک ۶ ماشے، سلفیٹ اوف آئرن ۱۔ تولے سب چیزوں کو کوٹ پیس کر کارک دار شیشی میں رکھ لیں اور تین رتی صبح اور تین رتی شام ٹھنڈے پانی کے ساتھ بارہ روز تک کھلائیں اگر مرض بہت پرانا ہو تو چوبیس روز تک دوا جاری رکھیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لئے یہ دوا میری تیس سال کی مجرب ہے۔ جو لوگ ایسے استعمال کریں گے وہ بھی میرے بیان کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے۔

دوائے سیلان۔ گل دھاوا، مازو، پھٹکری، رسوت اور پوست ببول ایک ایک تولہ، لیکر نیم کوفتہ کر لیں۔ پھر انہیں ایک سیر پانی میں جوش دیں، جب آدھا پانی رہ جائے تو پانی کو صاف کر کے بوتل میں بھر کر رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت نرم کپڑے کی ایک لمبی سی بتی بنا کر اُس کو پانی سے تر کریں اور احتیاط سے اندام نہانی میں رکھ لیں۔ صبح بتی نکال دیں۔

فوائد:۔ اوپر والی دوا اکسیر سیلان کے ساتھ اس دوا کے استعمال سے یقینی شفا ہوتی ہے۔ اندام نہانی کی گندی رطوبتوں کو یہ دوا صاف کر دیتی ہے۔ اور خشکی پیدا کر دیتی ہے۔

مفید چٹکلے

جناب چندر پرکاش صاحب وید ریاست ساہنور (بجنور)

(۱) پار سال ہمارے ہاں کتوں میں خارش کا مرض بہت زیادہ ہوا۔ ایک شخص کے پلے ہوئے کتے کی بہت بُری حالت ہو گئی۔ تمام جسم کے بال اڑ کر گوشت ہی گوشت نظر آنے لگا۔ بدمنظری کے علاوہ چھوت کا خطرہ بھی تھا۔ مالک نے تنگ آکر سوچا کہ اگر یہ مرجائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے کچلا گھسکر روٹی میں ملا کر اُسے کھلا دیا۔ خدا کی شان بجائے مرجانے کے ایک ہفتے میں کتا بھلا چنگا ہو گیا۔ جسم کے بال اُگ آئے اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

(۲) ہمارا کتا بھی خارش میں مبتلا ہو گیا کیونکہ وہ حلوائی کی دوکان پر جا کر کھانڈ کا میل کھا گیا تھا۔ ہم نے اُسے گندک کھلانی شروع کی لیکن ایک مہینے تک کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اوپر کا قصہ سن کر طبیعت میں آئی کہ اُسے کچلا کھلا دو۔ مگر چونکہ یہ کتے کے واسطے نہایت مہلک ہے اس لئے گوارا نہ ہوا۔ ایک روز ہمارے ایک ملنے والے شیخ جی تشریف رکھتے تھے سامنے سے کتا آگیا تو دیکھ کر بولے "اس کے لئے کوئی چٹکلہ یاد نہیں" میں نے سب قصہ دُہرایا وہ ہنسکر کہنے لگے "تو ہمارا نسخہ آزماؤ" میں نے کہا "فرمائیے" انہوں نے بتایا "پیلے زنبور (بھڑ) کا چھتہ لیکر دیسی تیل میں جلا لو اور اس تیل کی مالش کرو۔ اللہ چاہے تو بہت جلد صحت ہو گی۔" ہم نے اسکو بنا کر استعمال کیا تو ایک ہفتے میں کتا بالکل ٹھیک ہو گیا۔

(۳) پچھلی جنوری کے آخر میں لڑکی کا خط آیا اُسے خارش نے بہت تنگ کر رکھا تھا۔ رات بھر پریشان رہتی تھی۔ اگلے مہینے بچہ پیدا ہونے والا تھا ایسی حالت میں اکثر بطور عوارض حمل خارش بھی ہونے لگتی ہے اور بعد وضع حمل جایا کرتی ہے۔ تاہم ایک نسخہ اور اوپر والا تیل اس کو بھیجدیا گیا۔ اگلے ہفتے خط آیا کہ تیل کی مالش سے پہلی رات ہی امن رہا اور اب بہت فائدہ ہے۔

(۴) اس تیل کی ہم نے پتی والوں پر مالش کرائی تو بہت مفید ثابت ہوا۔

(۵) بواسیری مسوں کی تکلیف کو کم کرنے کے لئے بھی میں نے اس تیل کو آزمایا۔ مفید پایا۔

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب و الجراحت" کھاتولی۔

اسقاط مُنذر

سہاگہ	۱۵ رتی
دارچینی کا سفوف	۵ "

دونوں کو ملاکر دن میں تین بار دیں۔

نوٹ:- مذکورہ دوائیں مسکن ہیں۔ اس شکایت میں ہمیشہ مسکن ادویہ دیں۔ قیمتی مجربات، معدنیات اور نفیس محرکات اس شکایت میں بے فائدہ ہیں۔

دیگر

افیون کا سفوف	¼ رتی
دارچینی کا سفوف	۳ "

دونوں چیزوں کو ملاکر دن میں دو تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

حموضتِ معدہ

چونا (بجھا ہوا)	۴ درم
پانی	۱½ ثار

دونوں چیزیں خوب ملاکر ۱۲ گھنٹے تک رکھیں اس کے بعد صاف پانی علیحدہ کرلیں اور ہم وزن دودھ میں ملاکر پلائیں۔

بندشِ حیض

ہینگ	½ رتی
ایلوا	½ "

ایک گولی بناکر دن میں دو بار دیں۔

کمئ خون (۱)

ہیراکسیس	۱۰ رتی
مرچ سیاہ	۱۰ "
شہد	بقدر ضرورت

دس گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک ایک گولی دن میں دو بار دیں۔

کمئ خون (۲)

ایلوا	۶ رتی
ہیراکسیس	۶ رتی
دانہ الائچی خورد	۲ ماشے
شہد	بقدر ضرورت

بارہ گولیاں بنالیں۔ خوراک دو دو گولیاں دن میں دو بار۔

قلاع (منہ آنا)

سہاگہ	۳۰ ماشے
شہد	۳ تولے

پھریری سے منہ میں لگائیں۔

دمہ

پھٹکری	۰۲ رتی
تخم کتاں	۳ ماشے

تخم کتاں کو آدھ پاؤ پانی میں ایک گھنٹے تک بھگو کر رکھیں۔ اس کے بعد چھان کر پھٹکری کے ساتھ پلائیں

دمہ

کافور	۲ رتی
ہینگ	۲ رتی

ایک گولی بناکر ہر تین گھنٹے بعد دیں۔

دمہ

برگ اڑوسہ خشک

سگریٹ بناکر استعمال کریں۔ یہ دھتورے کا اچھا بدل ہے۔

زخم بستری

سہاگہ	۳ ماشے
سفیدہ کاشغری	۲ ماشے
نشاستہ	۳ ماشے

سب چیزوں کو ملاکر زخم پر چھڑکیں

زخم بستری

سہاگہ	۴ ماشے
مرہم سادہ	۳ تولے

دونوں کو ملاکر زخموں پر لگائیں

کھانسی

کاکڑا سینگی کا سفوف	ہم وزن
دارفلفل کا سفوف	
اصل السوس کا سفوف	

تینوں چیزیں ہم وزن لے کر ملالیں۔ اور دن میں تین بار دو دو ماشے کی مقدار میں دیں۔

کھانسی پرانی

نوشادر	۱ درم
شربت اصل السوس	۲ اوقیہ (اونس)
پانی	۴ اوقیہ

خوراک ایک اوقیہ۔ دن میں تین بار۔

کھانسی پرانی

اصل السوس	ہم وزن
زنجبیل	
نوشادر	
دارفلفل	
شکر سفید	
صمغ عربی	

پانچ پانچ رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور دو دو گولیاں تین میں تین بار دیں۔

جلنا (حرق)

روغن نارجیل	۵ تولے
چونے کا پانی	۵ تولے

دونوں کو اچھی طرح ملاکر مقامی طور پر لگائیں۔

ریاح کی کثرت

کافور	۱ درم
پانی	۲۰ اوقیہ

خوراک ایک اوقیہ۔ بہترین کاسر ریاح ہے

ریاح کی کثرت

زنجبیل	۰۱ رتی
فلفل سیاہ	۰۱ رتی
بادیان	۰۲ رتی
نمک سیاہ	۵ رتی

یہ ایک خوراک ہے۔ کھانے کے بعد دیں۔ جوارش فلافلی کی بجائے اس سفوف کو کام میں لائیں

ہیضہ

زنجبیل	۰۱ رتی
فلفل سرخ	½ رتی
حلتیت	½ رتی
افیون	¼ رتی
کافور	½ رتی

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ہیضے کے لیے نہایت عمدہ گولیاں ہیں۔

التوار زہری (کارڈی)

کافور	۲ رتی
افیون	¼ "

دونوں چیزوں کو ملاکر بوقت ضرورت دیں۔

قولنج

اجوائن دیسی	۱ درم
دانہ الائچی کلاں	۱ درم

فل فل سیاہ	½ درم
زنجبیل	½ 〃

خوراک ۱ درم دن میں دو بار۔ معجون نانخواہ کا یہ سفوف بدل ہے۔

قولنج

ٹنکچر ادپیم	۵ بوند
عرق نانخواہ	۳ تولے

دونوں چیزیں ملا کر دیں۔

قولنج

ہینگ	۱ رتی
فل فل سیاہ	۱ 〃
زنجبیل	۱ 〃
صمغ عربی	بقدر ضرورت

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ دن میں تین بار ایک ایک گولی دیں۔

نوٹ: قولنج میں دست آور دوائیں نہ کھلائیں بلکہ بذریعہ حقنہ تلئین کرائیں۔

آشوبِ چشم

پھٹکری	۰۲ رتی
آب مقطر	۳ تولے

دن میں دو بار آنکھ میں چار چار قطرے ٹپکائیں۔

شقاق الحلمۃ (بھٹنی کا پھٹنا)

چونے کا پانی	۵ تولے
روغن زیتون	۵ تولے

دونوں چیزوں کو ملا کر مقامی طور پر لگائیں

ضرب (چوٹ)

نوشادر	۲ درم
سپرٹ	۱ اوقیہ
پانی	۱۰ اوقیہ

اس مرکب میں کپڑا تر کر کے چوٹ کی جگہ پر رکھیں۔ اس کے اوپر پٹی نہ باندھیں۔ زخم کے اوپر اس دوا کو استعمال نہ کریں۔ موچ وغیرہ میں خاص طور پر مفید ہے

تشنج دوران وضع حمل

سہاگے کا سفوف	۵ رتی
دارچینی کا سفوف	۵ 〃

دونوں کو ملا کر دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

التہابِ مثانہ

اسپغول	۶ ماشے
شربت بزوری معتدل	۲ تولے

۶ ماشے اسپغول کا آدھ پاؤ پانی میں لعاب نکال لیں پھر اس میں شربت ملا کر پلائیں۔

ہذیان اور نقاہت

کافور	۱۰ رتی
مشک	۱۰ رتی
شہد	بقدر ضرورت

تینوں چیزوں کو ملا کر چٹنی سی بنالیں اور بحران وغیرہ کی حالت میں تھوڑی تھوڑی چٹائیں۔ کافور کی ٹھنڈک کا خیال نہ کریں یہ ضروری جزو ہے

ضعفِ اعصاب

مشک	ہم وزن
جوزبوا	
بسباسہ	
دار فلفل	
فل فل سیاہ	

چنے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک یا دو گولیاں دودھ کے ساتھ دیں۔

ہذیان اور بے خوابی

کافور	۱۰ رتی
ہینگ	۰۱ 〃

ایک گولی بنا کر سوتے وقت دیں۔

اسہال

طین قیمولیا	۲ درم
صمغ عربی	۲ 〃
عرق دارچینی	۸ اوقیہ

خوراک ایک اوقیہ دن میں تین بار دیں۔

اسہال

پھٹکری	۰۲ رتی
کتھ سفید	۵ 〃
دارچینی	۵ 〃

سفوف بنا کر دن میں تین بار دیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

اسہال مزمن

مازو کا سفوف	۱ ماشہ
دارچینی کا سفوف	۵ رتی
افیون کا سفوف	¼ 〃

دن میں دو بار دیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

اسہال دقی (سل معوی)

زنجبیل	ہم وزن
بیل گری	
کشنیز خشک	
رال سفید	

سب کو کھرل کر کے قرص بنائیں۔ خوراک ۳ ماشے۔

اسہال دموی

کتھ سفید	۳ درم
دارچینی	۱ 〃
کھولتا ہوا پانی	۸ اوقیہ

دو گھنٹے تر کر کے چھان کر رکھیں۔ خوراک دو چمچے چائے کے دن میں بار بار دیں۔

اسہال عصبی

کشنیز خشک	ہم وزن
بادیان	
الائچی کلاں	
پوست خشخاش	
صمغ عربی	

سفوف بنائیں. خوراک ۱ درم پانی کے ساتھ.

اسہال

مصطگی	۶ ماشے
بادیان	۲ تولے
دانہ الائچی سفید	۱۰ تولے
شکر سفید	۵ تولے

کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک تین ماشے مناسب بدرقے کے ساتھ.

اسہال پرسوتی

افیون	۱ تولہ
ہینگ	۱ 〃
فل فل سیاہ	۱ 〃
شنگرف	۳ ماشے
مصطگی رومی	۱ تولہ

چنے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی دن میں دو بار۔ یہ گولیاں دافع تعفن بھی ہیں۔

اسہال مزمن

مالتی بسنت	½ رتی
گل قیمولیا	۱ ماشہ
دارچینی کا سفوف	½ ماشہ

یہ خوراک دن میں دو بار دیں. یہ بھی دافع تعفن نسخہ ہے۔

اسہال

بیلگری کا سفوف ۱ ماشہ۔ طین قیمولیا (چاک مصفی) ۱ ماشہ۔ دانہ الائچی سفید ۱ ماشہ۔ یہ خوراک دن میں تین بار دیں۔ ہر وقت تیار رکھنے کے قابل سفوف ہے۔

نوٹ:۔ اسہال کے مریضوں میں تدبیر غذا سے بہت زیادہ نفع پہنچتا ہے۔ چنانچہ مریض کو غذا سیال اور ٹھنڈی کر کے دینی چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

۱ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ سٹرکنین

نسخہ:۔ کونین بائی سلفیٹ ۱ گرین
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۶۰ ″

ایسی ایک گولی بعد غذا دیں۔ مقوی اعصاب ہے۔

۲ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ آرسینائی ٹرایا اوکسائیڈ اینڈ سٹرکنین

نسخہ:۔ کونین بائی سلفیٹ ۱ گرین
آرسینائی ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۲۰ ″
سٹرکنین ۱/۳۰ ″

ایسی ایک گولی بعد غذا دیں۔ پُرانے ملیریا کے لیے مفید ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ ریہائی کمپونڈ

نسخہ:۔ پلو جلیپ ۱ ۱/۲ گرین
کیلومل ۱ ″
پلو ریہائی ۱ ۱/۲ ″
کونین بائی سلفیٹ ۱ ″

ایسی ایک یا دو گولیاں سوتے وقت کھلائیں۔ یہ گولیاں قبض کشا اور امراض جگر کے لیے مفید ہیں۔

۴ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ آرسینائی ٹرایا اوکسائیڈ اینڈ فیرائی

نسخہ:۔ کونین ہائیڈرو کلورائڈ ۲ گرین
آرسینائی ٹرایا اوکسائیڈ ۱/۲۴ ″
فیرائی ریڈکٹم ۳ ″

ایسی ایک گولی بعد غذا کھلائیں۔ پُرانے ملیریا اور تلی کے لیے مفید ہے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

۵ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ بیلاڈونا اینڈ کیمفر

نسخہ:۔ کونین سلفیٹ ۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس ۱/۴ ″
کیمفر ۱/۴ ″

ایسی ایک گولی ہر گھنٹے بعد کھلائیں۔ زکام، نزلہ اور انفلوئنزا کے لیے مفید ہے۔

۶ ٹیبلائیڈ کونین اینڈ یوری تھین

نسخہ:۔ کونین ڈائی ہائیڈرو کلورائیڈ ۴ گرین
یوری تھین ۲ گرین

ایسی ایک گولی ۳ سی سی پانی میں حل کرکے دوائی کی ورید میں بذریعہ انجکشن پہنچائیں۔ دوالی کا ازالہ کرتا ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ فیرائی ریڈکٹم کمپونڈ

نسخہ:۔ فیرائی ریڈکٹم ۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱ ″
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۲ ″
اولیم کیرائی ۱/۴ منم

ایسی ایک گولی بعد غذا صبح اور شام کھلائیں۔ قلّت دم اور فقر الدم کے لیے مفید ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ فیرائی ریڈکٹم اینڈ ریہائی کمپونڈ

نسخہ:۔ فیرائی ریڈکٹم ۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱ ″
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۲ ″
پل ریہائی کمپونڈ ۱ ″
اولیم کیرائی ۱/۴ منم

ایسی ایک گولی صبح اور شام بعد غذا دیں۔ یہ دوا قبض کشا ہے۔ خون زیادہ پیدا کرتی ہے۔

۹ ٹیبلائیڈ ریہائی اینڈ سوڈا بائی کارب

نسخہ:۔ پلو ریہائی ۳ گرین
سوڈا بائی کارب ۱ ۱/۲ ″
پلو جنجر ۱/۲ ″

ایسی ایک گولی غذا سے پہلے دیں۔ نفخ، خرابی ہضم اور قبض کو یہ دوا دور کرتی ہے۔

۱۰ ٹیبلائیڈ ریہائی اینڈ سوڈا بائیکارب اینڈ مگنیشیا

نسخہ:۔ پلو ریہائی ۱ گرین
سوڈا بائی کارب ۱ ۱/۲ ″
مگنیشیا کارب پانڈرس ۲ ″
پلو جنجر ۱/۲ ″

ایسی ایک گولی غذا سے پہلے کھلائیں۔ نفخ، خرابی ہضم اور قبض کو یہ دوا دور کرتی ہے

۱۱ سولائیڈ سیلائن کمپونڈ

کیلشیم کلورائڈ ۷/۱۰ گرین
پوٹاشیم کلورائڈ ۴/۱۰
سوڈیم کلورا ۳۱ ۱/۲ گرین
سوڈا بائی کارب ۷/۲۰ ″
ڈکسٹروس ۳ ۱/۲ ″

ایسی دو گولیاں ۱۶ اونس جوش دئے ہوئے پانی میں حل کریں۔ اب یہ آئی سوٹونک سیلائن سلیوشن تیار ہے۔ یہ انجکشن مرض ہیضہ کی شدید صورتوں میں کیا جاتا ہے

۱۲ سولائیڈ کیلسیم کلورائیڈ کمپونڈ

نسخہ سوڈیم کلورائڈ ۳۰ گرین
کیلسیم کلورائیڈ ۱ ″

ایسی چار گولیاں ایک پائنٹ پاک پانی میں حل کرکے ورید میں احتقان کریں۔ اس سے ہائی پرٹانک سیلائن لوشن تیار ہوتا ہے۔ ہیضے کے مریض کے لیے مفید ہے۔

۱۳ ٹیبلائیڈ سنٹونین اینڈ ہائیڈرارجرائی سب کلورائیڈ

نسخہ:۔ سنٹونین ۱ گرین
کیلومل ۱ ″

ایسی ایک ایک گولی رات کو سوتے وقت کھلائیں آنتوں کے کیڑوں کے لیے مفید ہے۔

۱۴ ٹیبلائیڈ بسمتھ سب سنٹونین کمپونڈ

نسخہ:۔ بسمتھ سب سنٹونیٹس ۴ گرین
فینال نفے تھلین ۱ ۱/۲ ″

ایسی ایک یا دو گولیاں منہ میں چبوا کر رات کو کھلا دیں۔ آنتوں کے کیڑوں کے لیے مفید دوا ہے

۱۵ اینیول سیپونس کمپونڈ

نسخہ:۔ سیپونس اینی میلس ۷ گرین
سوڈا سلفیٹ اکسی کیٹا ۷ ″

ایک شافہ بنالیں اور مقعد میں رکھیں۔ قبض کشا ہے۔

۱۶ ٹیبلائیڈ سوڈامنٹ

نسخہ:۔ سوڈا بائی کارب ۴ گرین
امونیا بائی کارب حسب ضرورت
اولیم منتھا پپ حسب ضرورت

ایسی ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں نفخ اور خرابی ہضم کے لیے مفید ہے ✦

(ذاتی آزمودہ)

جوابات

(۱۱۹) **عوارضِ آتشک**:- (ا) اگر آپ کے دوست کو تبخیر محسوس ہوتی ہے یعنی کھانا کھانے کے بعد جسم کی حرارت میں زیادتی معلوم ہوتی ہے تو انہیں اپنے پھیپھڑوں کا باقاعدہ امتحان کرانا چاہیئے۔ عکس ریز کے ذریعے سے جو امتحان ہوتا ہے وہ بہت زیادہ قابلِ اعتبار ہوتا ہے۔ معمولی حالات میں انسان حرارت کی اُس خفیف سی زیادتی کو محسوس نہیں کیا کرتا جو کھانا کھانے کے بعد لازماً پیدا ہو جاتی ہے۔ انہیں اپنے پیشاب کا خوردبینی معائنہ کرانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اب سوزاک کا کوئی اثر تو باقی نہیں ہے۔ اگر پھیپھڑے بھی درست ہیں اور سوزاک کا بھی کوئی اثر نہیں ہے تو وہ چند روز ایسٹنس سیرپ چالیس چالیس بوند کی مقدار میں تین مرتبہ روزانہ استعمال کریں۔ اور رفعِ قبض کے لیے اسی کے ہمراہ ہر خوراک میں بیس بوند گلیسرین ملا لیا کریں۔

سوزاک اگر ہے تو "ٹویولیبروں" کی گولیاں استعمال میں لائیں۔ اور اگر پھیپھڑوں میں کوئی خرابی ہے تو کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ستِ گلو، ست سلاجیت، الائچی خورد، پکھان بید، اصل السوس، تالمکھانا، طباشیر کبود، کشتہ قلعی بھنگ والا ہر ایک ایک تولہ، مصری ۹ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور صبح ہی صبح ۹ ماشے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور سقمونیا سائیدہ ایک تولہ گلقند پاؤ بھر میں خوب ملالیں اور رات کو سوتے وقت ۹ ماشے کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ جریان، سوزاک اور قبض وغیرہ کی شکایتیں دو تین ہفتے کے استعمال سے جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) رات کو سوتے وقت مربہ ہلیلہ ایک عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور صبح و شام یہ سفوف بنا کر استعمال کریں۔ امید ہے کہ اس کے استعمال سے مادّہ تولید بھی غلیظ ہو جائے گا اور دوسرے اعضا کو تقویت پہنچے گی۔ **نسخہ سفوف**: ثعلب مصری، تالمکھانا، اسگندناگوری، نیتر بالا، مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، نشاستہ، بھوپھلی، تج، کشتہ قلعی ہر ایک ایک تولہ، کشتہ نقرہ، کشتہ مرجان ہر ایک تین ماشے، شکر سفید دواؤں کے ہم وزن۔ پہلے دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ پھر کشتے اور شکر سفید شامل کر کے رکھیں۔ ۶-۶ ماشے یہ سفوف صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔ تیل، ترشی اور بادی غذا سے پرہیز رکھیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ اپنے دوست کو قرص دوا کڑھائی والی ایک عدد ہمراہ شربت بزوری ۲ تولے صبح کے وقت کھلائیں۔ بعد غذا دونوں وقت حب کبد نوشادری ۲-۳ عدد کھلائیں۔ ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ایک ایک تولہ سوتے وقت کنکنے پانی کے ساتھ کھلائیں۔ تا صحت مباشرت نہ کریں۔ کچھ عرصے ان دواؤں کے استعمال کرنے کے بعد مادّہ تولید کی اصلاح اور امساک کی فکر کیجیے گا۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) آپ اپنا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) رات کو اطریفل زمانی ۹ ماشے استعمال کرائیں۔ صبح اجابت صاف ہوگی۔ قبض کی وجہ سے یہ شکایتیں ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) صبح معجون چوب چینی ۵ ماشے کھا کر اوپر سے عرق مصفیٔ خون، عرق گاؤزباں ہر ایک ۵ تولے، شربت بزوری ۲ تولے ملا کر پی لیا کیجیے۔ ایک مہینے اسے استعمال کرنے کے بعد حالات سے اطلاع دیجیے۔ اس درمیان میں ترشی اور جماع سے پرہیز کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ح) آپ نے یہ نہ لکھا کہ اب سوزاک ہے یا نہیں۔ سب سے پہلے سوزاک کا علاج ضروری ہے۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۰) **باؤ گولا**:- (ا) مریضہ کو دیکھے بغیر رائے زنی مشکل ہے۔ شک ہوتا ہے کہ یہ گولا ہسٹیریا کا نہ ہو جسے عرفِ عام میں باؤ گولا کہتے ہیں۔ اگر ہسٹیریا ہی ہے تو کچھ عرصے تک مریضہ کو "ایلگزیر برومو ویلیرین" استعمال کرا دیجیے۔ آدھی آدھی رتی کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ اگر گڑ میں لپیٹ کر ہینگ استعمال کرائی جائے تو وہ بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر مریضہ کے پیٹ میں رسولی ہے تو آپریشن کے سوا چارہ نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایلوا، شحم حنظل، سجّی، نمک سونچر، نمک سیاہ، نمک لاہوری، سہاگہ بریاں، ہینگ بریاں، نمک سانبھر، دارچینی، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل دراز، پوست ہلیلہ زرد۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر تیز سرکے میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر دو دن تک یہ دوا گھی کوار کے گودے میں کھرل کر کے جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں اور صبح، دوپہر اور شام کو دو دو گولیاں کنکنے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ مہینہ سوا مہینے برابر یہ گولیاں استعمال کرنے سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس گولے کا علاج اب ناممکن ہے۔ البتہ اگر جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے صبح و شام بعد غذا کھائی جائے اور بادی نفاخ چیزوں سے پرہیز رکھا جائے تو اس کی تکلیف کم ہو سکتی ہے۔ جوارش جالینوس ہمدرد دواخانہ دہلی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) معلوم نہیں آپ نے مریضہ کو لیڈی ڈاکٹر کو دکھایا یا نہیں۔ ہو سکے تو عکس ریز بھی کرا لیجیے۔ جو کچھ آپ نے لکھا ہے تشخیص کے لیے ناکافی ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) اجوائن، سونف، مرچ سیاہ، سونٹھ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، ہیتھی، الائچی کلاں، مومیائی کانی، بیخ اڑوسہ، نمک سیاہ، جوا کھار ہر ایک ۲ تولے لے کر کوٹ چھان لیں اور دوگنی کھانڈ ملا کر رکھیں۔ خوراک ایک تولہ سے ۲ تولے تک ہمراہ دودھ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مریضہ کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) اختناق الرحم معلوم ہوتا ہے۔ ہیرا ہینگ، سہاگہ بریاں، زنجبیل، نمک لاہوری ہر ایک ۵ تولے۔ آب برگ مولی سبز میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔ اور جدوار سائیدہ ایک رتی، عود صلیب سائیدہ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری ملا کر صبح وشام استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۱) **خوشبودار بوٹی** :- (ا) آپ تلاش جاری رکھیں خدا کامیاب کرے گا۔ "جوئندہ یابندہ" ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔

(ب) اس کام کے لیے برادہ صندل سفید استعمال کیجئے۔ (حکیم حسین الہ آبادی)

(ج) تیل بنانے کے لیے "پانڑی" ایک اچھی بوٹی ہے۔ یہ خوشبودار بھی ہے اور مقوی دماغ بھی۔ شہروں میں عام طور پر پنساریوں اور دوافروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) تقویت دماغ کے لیے برہمی بوٹی سے آپ تیل تیار کرا سکتے ہیں۔ اور خوشبو کے لیے وہ چیز اضافہ کریں جو آپ کو خوشگوار معلوم ہوتی ہو۔ مگر تقویت دماغ کے لیے کوئی دوا اتنی مفید نہیں ہو سکتی جتنا کہ اندرونی استعمال کی ادویہ و اغذیہ اور اصول حفظان صحت کی پابندی۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) چھڑ چھبیلہ، بالچھڑ، کپور کچری اور صندل سفید مفید خوشبوئیں ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) بالوں کو خوشبودار چیزیں اکثر نقصان پہنچاتی ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) برہمی بوٹی دماغ کے لیے بہت اچھی چیز ہے۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۲۲) **ہاتھوں کی کپکپاہٹ** : (ا) آپ غالباً ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ ایک عرصہ دراز تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شحم حنظل، غاریقون، سقمونیا ہر ایک پانچ تولے، افتیمون، مقل، انیسون، تج، مرچ سیاہ، زنجبیل، اسطوخودوس، گل سرخ، بادرنجبویہ ہر ایک تین تولے، پودینہ خشک، پوست ترنج، برگ گاؤزباں ہر ایک دو تولے سب دواؤں کو کوٹ چھان کر تگنے شہد میں حسب معمول معجون بنالیں اور چالیس دن رکھ چھوڑنے کے بعد ۶ ماشے سے ایک تولہ تک عرق بادیان و عرق مکو کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) آپ کا مرض اتنا مستحکم ہو گیا ہے کہ اب اس کا ازالہ ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ بہر حال آپ مندرجہ ذیل گولیاں بنا کر استعمال کیجئے شاید خدا شفا دے۔

نسخہ :- جائفل، عاقرقرحا، سونٹھ، کچلہ مدبر ہر ایک ایک تولہ، مرچ سیاہ، پیپل، لونگ، بچھناگ مدبر، شنگرف مدبر ہر ایک دو تولے۔ سب کو الگ الگ پیس چھان کر سفوف بنائیں اور باہم ملا کر ادرک کے پانی میں دو روز تک کھرل کر کے مرچ سیاہ برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔ اور روزانہ دو گولیاں مکھن میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) منضج اور مسہل سے تنقیہ کرنے کے بعد کشتہ گئودنتی چار چاول معجون جوگ راج گوگل ۶ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔ روغن قسط یا روغن سیر یا دونوں مخلوط کر کے مالش کریں۔ ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ۹ ماشے شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) دو سیر گھی کوار کے گودے کو گھی دو سیر پختہ میں بھون لیں۔ پھر مصری دو سیر اور ترکٹا سائیدہ ۶ تولے ملا کر رکھیں۔ خوراک ۲ تولے سے ۵ تولے تک۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) کالی ہڑ خورد کو روغن بادام میں بریاں کر کے موٹا موٹا سفوف بنالیں اور ۲-۲ ماشے یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ مکمل حالات لکھیے۔ آتشک تو نہیں ہوئی؟ فالج، چوٹ و بخار وغیرہ پہلے ہو چکے ہیں تو ان کی کیفیت لکھنی چاہیئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(ح) معجون اذاراقی ۴ ماشے میں کشتہ گئودنتی ایک رتی ملا کر صبح وشام استعمال کریں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۳) **پسینے کے باریک ذرے** :- (ا) یہ سفید ریت سی جو چیز آپ کو معلوم ہوتی ہے۔ پسینے کی گلٹیوں کی رطوبت ہے جو جلد کے مساموں کی راہ سے نکلتی ہے۔ اگر مریضہ پوڈر لگایا کرتی ہیں تو اسی میں تھوڑا سا زنک اوکسائڈ" (آدھی چھٹانک پوڈر میں چائے کا ایک چمچہ بھر زنک اوکسائڈ) ملالیں۔ ورنہ یہ پوڈر تیار کر لیں اور لگایا کریں۔ زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام، ایسڈ بورک ۲ ڈرام، نشاستہ سائیدہ ۴ ڈرام۔

یہ رطوبت بالعموم ان لوگوں کے مسامات سے نکلتی ہے جن کو حرارت رہتی ہو۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ حرارت کی طرف سے اطمینان کر لیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مریضہ کی حالت کو بغور نہ دیکھا جائے کسی قسم کا مشورہ دینا بے سود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کے پسینے میں نمکیات زیادہ مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ جو پسینہ خشک ہونے پر ریت کے مانند جلد پر نظر آتے ہیں۔ بہرحال آپ مریضہ کو جوارش زرعونی چھ ماشے کھلا کر اوپر سے عرق گذر بارہ تولے میں شربت بزوری معتدل دو تولے ملا کر پلایا کیجئے۔ ممکن ہے کہ ان دواؤں کے استعمال سے پیشاب زیادہ آنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ نمکیات بھی خارج ہونے لگیں جو پسینے کے ساتھ خارج ہو رہے ہیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) یہ وہ اجزاء ارضیہ یا نمکیات ہیں جو خون میں ملے رہتے ہیں۔ پسینہ خون کا جزو مائی ہے۔ اس جزو مائی میں یہ نمکیات حل ہو کر پسینے کی شکل میں بذریعہ مسامات باہر آتے ہیں۔ پسینے کا جزو مائی بذریعہ عمل تبخیر اڑ جاتا ہے اور نمکیات ریت کی شکل میں چہرے اور گردن پر باقی رہ جاتے ہیں۔ بطور علاج شربت بزوری، عرق مرکب مصفی خون میں ملا کر استعمال کریں۔ غذائیں مقوی اور زود ہضم کھلائیں۔ اصول حفظان صحت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) انگند باری، بیخ خطل، کیکر پھلی، پوست نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وچ، کٹکی، برادہ صندل سفید، دارہلد، کشنیز، گل سرخ ہر ایک دس تولے۔ کشمش سبز چالیس تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر۔ سب چیزیں چینی کے برتن میں ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر چھان کر صاف کریں اور ۲ تولے سے ۔۱ تولے تک روزانہ پئیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) برگ کشنیز سبز کی چٹنی بنا کر کھلایئے۔ فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۲۴) **کلوروفارم کا بدل** :- (ا) سوال یہ ہے کہ کیا اس بیسویں صدی میں بھی کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جو اپنی زندگی جراحوں کے کثیف اور زنگ خوردہ استروں کے رحم پر چھوڑ دیں اور کیا معمولی پھوڑے پھنسیوں میں شگاف دے دینے یا ختنے کا عملیہ بچوں پر کر دینے کے علاوہ جراح کوئی اور آپریشن کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں؟ اور بے پڑھے لکھے لوگ جو یہ بھی نہ جانتے ہوں کہ خون کی شریانیں اور وریدیں کہاں کہاں واقع ہیں اور اعصاب کی ڈوریاں کس کس جگہ پھیلی ہوئی ہیں اُن کو انسانی زندگیوں سے کھیلنے کا موقع دینا کہاں کی عقل مندی ہے؟ اور جو لوگ کہ کلوروفارم کا استعمال نہیں جانتے وہ کلوروفارم کا بدل بھی کس طرح استعمال کریں گے جب کہ یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ کلوروفارم ہی کی طرح بے حسی طاری کر سکتا ہے تو کلوروفارم ہی کی طرح خطرناک بھی ہوگا۔ صحیح اور مکمل علم کے بغیر ان چیزوں کا استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے اور نہ جاننے والوں کو ان سے دور ہی رہنا بہتر ہے۔ ممکن ہے کہ کلوروفارم یا اس کا بدل سنگھا کر جراح صاحب یا اس پرے میں بولنے والے کسی اور صاحب کا مقصد تو پورا ہو جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ بعد میں لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے اب تک اس قسم کی کئی چیزیں تیار کیں۔ لیکن اب تک پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کلوروفارم کا کوئی اچھا بدل اب تک دریافت نہیں ہوا جس سے ہندوستانی جراح مستفید ہو سکیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) افسوس آپ وہ چیز مانگ رہے ہیں جس کی ضرورت خود کلوروفارم استعمال کرنے والے شدت سے محسوس کر رہے ہیں اور باوجود سخت تلاش و جستجو کے وہ ابھی تک نہیں مل سکی۔ شاید ۱۹۳۶ء میں حکیم اکبر حسین الہ آبادی کلوروفارم کا بدل تیار کر رہے تھے۔ اگر تیار ہو گیا ہوگا تو وہ حاجت روائی کر سکیں گے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) قدیم حکماء مختلف قسم کے نسخے اس مقصد کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ایک نسخہ حاضر ہے :- افیون، بیخ لفاح، بزرالبنج، تخم کاہو، تخم جوز ماثل۔ ہموزن نیم کوب کر کے جوش دیں اور صاف کر کے اس میں گیہوں تر کر کے خشک کریں۔ اسی طرح سات بار تر و خشک کریں۔ پھر بوقت ضرورت ۱/۲ ماشے سے ۱ ماشہ تک کھلائیں۔ مریض بے ہوش ہو جائے تو عمل جراحی کریں ہوش میں لانے کے لیے ناک میں سرکے کے چند قطرے ٹپکائیں۔ (حکیم جوند سنگھ، حویلی)

(۱۲۵) **کوّے کی بے موجودگی** :- (ا) دیکھے بغیر کوئی مشورہ دینا ناممکن ہے۔ بچوں کے لیے بہت سی غذائیں آتی ہیں۔ بازاروں میں بہ کثرت بکتی ہیں۔ ادل بدل کر دو ایک مختلف چیزیں استعمال کرا دیکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے مشورہ لیجیے۔ وہ لوگ آپ کو زیادہ بہتر مشورہ دے سکتے ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کی بچی کا مرض لاعلاج ہے اگر آپ اس کے لیے دودھ سے بھی زیادہ کم مقدار کی غذا چاہتے ہیں تو نیم برشت انڈے کی زردی دودھ میں گھول کر پلا دیا کیجیے۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ کی بچی صرف دو ماہ کی ہے اس وقت اس کے لیے سوائے شیر مادر کے اور کوئی چیز آپ کے شرائط کے مطابق نہیں دی جا سکتی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے ذرا ذرا سا دودھ ایسی دودھ دانی سے پلایئے جس کے ربڑ سے بہت تھوڑا تھوڑا سا دودھ رستا ہو۔ خدا اس ننھی سی معصوم جان پر رحم کرے۔ اور ہم طبیبوں کی رہنمائی کرے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) دودھ میں انڈا اور چونے کا پانی اور شکر ملا کر چائے کے چمچے سے ذرا ذرا سا دیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) انڈا دودھ میں پھینٹ کر استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۲۶) **جگر کی خرابی** :- (ا) ڈاکٹر کی رائے صحیح ہے آپ کے عزیز کا یقیناً جگر خراب ہے۔ ہچکی اور متلی دونوں علامتیں جگر ہی کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ ان ہی ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی پوچھ لیتے کہ کیا خرابی ہے اور کس طرح دور ہو سکتی ہے۔ اگر ملیریا بخار کی وجہ سے جگر بڑھ گیا ہے تو ڈاکٹر صاحب کے مشورے سے کونین یا اٹے برین استعمال کرایئے اور ساتھ ہی ساتھ جگر کے فعل کی اصلاح کے لیے دوائیں دیتے رہیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کپور کچری کو باریک کر کے بقدر ایک ماشہ پانی میں گھول کر پلا دیجیے اول تو ایک ہی خوراک سے تے بند ہو جائے گی۔ ورنہ پھر دوسری خوراک بھی دے دیجیے۔ اس کے علاوہ نیم کی گلو ایک تولہ نیم کوفتہ کر کے پانی میں پکا کر اور چھان کر سکنجبین لیموں دو تولے ملا کر پلایئے۔ اس سے بخار وقتے دونوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ اور تین چار دن دونوں وقت استعمال کرایئے۔ اگر جگر بڑھا ہوا ہے تو کسی مقامی طبیب کے مشورے سے جگر کا علاج کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بظاہر جگر ہی خراب معلوم ہوتا ہے۔ آپ یہ دوا بنا کر استعمال کرایئے۔ **نسخہ** :- ریوند خطائی، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، شورہ قلمی ۲ تولے، آئرن کونین ۱۲ رتی باریک پیس کر شیشی میں رکھیں۔ اور صبح و شام چار چار رتی کی مقدار میں یہ دوا کھلا کر اوپر سے عرق مکوہ، عرق کاسنی ہر ایک ۶ تولے شربت بزوری معتدل ۲ تولے ملا کر پئیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) جب ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جگر خراب ہے تو بہتر یہی ہے کہ آپ اُن ہی کا علاج شروع کریں۔ اُنہوں نے مریض کو بچشم خود دیکھا ہے۔ اس لیے ان کا علاج ہم لوگوں کے صرف حالات پڑھ کر علاج کرنے سے زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) تشخیص مرض کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں تا تن درستی حاصل [illegible] ضروری [illegible] (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) آپ اپنے عزیز کو جوارش کمونی ۹ ماشے کھلا کر اوپر سے بادیان، زرشک، پودینہ خشک، مغز کدو، الائچی ایک ایک ماشہ کا شیرہ نکال کر شربت

شربت غورہ ۴ تولے سے میٹھا کر کے پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) معائنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ح) بہرحال نظام ہضم کمزور ہے۔ جوارش کمونی کھانے کے بعد استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد شفیع، لاہور)

(۱۲۷) **اختناق الرحم وغیرہ**:- (ا) حکمار کی یہ تشخیص صحیح ہے کہ آپ کی صاحب زادی اختناق الرحم میں مبتلا ہیں۔ لیکن غالباً علاج اسی قدر صحیح طریقوں پر نہیں کیا گیا۔ آپ انھیں "الگزیر برومو ویلیرین" استعمال کرائیں اور ساتھ ہی ساتھ "ابلیٹرس کارڈیل" بھی دیں۔ استطاعت ہو تو "اوویرین" کے انجکشن لگوا دیں۔ مادۂ تولید کا خوردبینی امتحان یہ بتا سکتا ہے کہ مادہ ناقص ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ ابرک ۴ چاول، کشتہ فولاد اعلیٰ قسم ۳ چاول، کشتہ طلا ایک چاول کو شہد خالص چھ ماشے میں ملا کر صبح ہی صبح چٹا دیں اور اوپر سے گائے کا دودھ ایک پاؤ پلا دیں۔ دو تین ہفتے تک یہ دوا استعمال کرانے سے تمام اعضائے رئیسہ قوی اور مضبوط ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنی لڑکی کو ہمدرد دواخانے کی مشہور و معروف دوا "مستورین" استعمال کرائیے امید ہے کہ اس کے استعمال سے مریضہ کو آرام ہوگا۔ اب تک کوئی بچہ نہ ہونے کا سبب ظاہر ہے کہ لڑکی میں موجود ہے۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) آپ اپنی لڑکی کو ۱۰ء اگرین پوٹاسیم برومائڈ ہمراہ عرق چرائتہ، جن دنوں میں اسے حیض سے فراغت ہو استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ ایک ہفتے مسلسل یہ دوا استعمال کرنے سے حیض اپنی معمولی قدرتی مقدار میں ہوگا۔ زود ہضم اور مقوی غذاؤں کے ساتھ ساتھ تازہ میوے اور پھل بھی بہ کثرت استعمال کرائیں۔

لڑکی کے مادۂ تولید کا حاصل کرنا مشکل ہے۔ ہاں اندام نہانی کی رطوبت کا امتحان کرا کے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ایسی کیفیت تو نہیں پیدا ہو گئی جو مرد کے مادۂ تولید پر مضر اثر کرتی ہے۔ لڑکے کے مادۂ تولید کا امتحان وہ ڈاکٹر کر سکتے ہیں جو خون اور بلغم کا امتحان کرتے ہیں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) سگندھ بالا کا سفوف بنا کر ۳ ماشے ہمراہ آب تازہ صبح کے وقت پھنکا دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مریضہ ورم رحم میں مبتلا ہے باقاعدہ کسی مقامی قابلہ سے علاج کرائیے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) ٹاٹ کہنہ سوختہ میں برابر کی شکر ملا کر رکھیے اور ایک تولہ روزانہ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ پھنکائیے جب ایام شروع ہوں تو اس کا استعمال بند کر دیجیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۲۸) **عضو کے زخم**:- (ا) دیکھے بغیر ایسے امراض کے متعلق مشورہ دینا دشوار ہے۔ اگر یہ یقین ہے کہ زخم آتشکی نہیں ہے تو غالباً اس قدر احتیاط کافی ہوگی کہ زخم کے اچھا ہونے کے بعد ایک یا دو مہینے تک جماع سے پرہیز رکھیں اور روزانہ عضو کی مالش تھوڑی سی ویسلین سے کر دیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض جس عورت سے مباشرت کرتا ہے اس کے رحم میں بے حد حدت اور خشکی ہے۔ لہٰذا عورت کا علاج ہونا چاہیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) عضو مخصوص پر ویسلین لگائیں اور مصفّیٔ خون دوائیں استعمال کریں۔ مصفّیٔ خون دواؤں میں یہ نسخہ اچھا ہے:۔ شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ، گل منڈی ہر ایک سات ماشے، عناب ۵ دانے رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کے وقت چھان کر اور شربت عناب ۴ تولے ملا کر پئیں۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) غالباً عورت کے اندام نہانی میں شوریت یا تیزابیت، خارش یا کوئی سمی اثر ہو گیا ہے۔ لیڈی ڈاکٹر سے ان کا معائنہ کرانا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ پرمینگنیٹ آف پوٹاسیم یا لائی زال لوشن سے بذریعۂ دوش اندام نہانی کی روزمرہ صفائی ضروری ہے۔ جب تک ان کی شکایات رفع نہ ہو جائیں مباشرت سے باز رہیے۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) روغن بیضۂ مرغ، روغن موم اور روغن کافور ہم وزن ملا کر مالش کرتے رہیں۔ سفوف موصلی سفید ۶ ماشے ہمراہ دودھ صبح کے وقت کھاتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مریض میں آتشک کا زہر موجود ہے یا اس کی بیوی ماہواری کی خرابیوں میں مبتلا ہے۔ بہرحال تشخیص کے بعد ہی علاج ہو سکتا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) پلانے کے لیے نقوع شاہترہ استعمال کرائیں، لگانے کے لیے یہ مرہم تیار کریں:۔ مردار سنگ، سفیدہ کاشغری، سیندور، خرمہرہ سوختہ، رسکپور، شنگرف ہر ایک ایک ماشہ، موم ایک تولہ، کمیلہ دو ماشے، روغن چنبیلی ۳ تولے۔ روغن کو گرم کر کے موم پگھلائیں۔ پھر دواؤں کا سفوف شامل کر کے زخموں پر لگائیں۔ نہایت عمدہ مرہم ہے۔ (حکیم چوند سنگھ، حویلی)

(ح) مریضہ کا معائنہ کرانا چاہیے اور مریض کو اس عورت سے جماع اس وقت تک نہ کرنا چاہیے جب تک کہ اس کی اندرونی صحت کا یقین نہ ہو جائے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ط) عورت بیمار معلوم ہوتی ہے۔ سادہ ویزلین میں گندھک مصفّٰی ملا کر لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۲۹) **حافظے کی کمزوری**:- (ا) آپ نے یہ کچھ نہ لکھا کہ آپ کے حافظے کی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے۔ بہرحال آپ کچھ عرصے تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کرتے رہیے اور مطالعہ کسی قدر کم کر دیجیے۔ بہت سا وقت اس قسم کے کھیلوں میں گزاریے کہ جن میں ورزش ہو اور کھلے میدانوں میں کھیلے جائیں۔ غذائیں کافی قوت بخش کھائیے۔ دودھ، مکھن، انڈے اور موسمی پھل آپ کے لیے مفید ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خشخاش سفید ۳ ماشے، مغز بادام شیریں، عدد، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، مصری کوزہ ۲ تولے، مسکہ گاؤ ایک چھٹانک۔ سب دواؤں کا حسب

معمول حریرہ تیار کرلیں۔ اور ایک رتی اکسیر نقرہ کے ساتھ یہ حریرہ پئیں۔ سر پر روغن بے نظیر رحسبرڈ یا روغن آملہ لگائیں۔

(اکسیر نقرہ ہمدرد دواخانہ سے ایک آنہ فی رتی کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ہمدرد صحت) (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ یہ نہایت آسان اور کم خرچ دوا بنا کر استعمال کیجئے۔ اُمید ہے کہ اس کے استعمال سے آپ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی:۔
برہمی بوٹی سائے میں خشک کی ہوئی ۵ تولے، دارچینی ایک تولہ، مرچ سیاہ ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ہم وزن شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ پانچ ماشے یہ سفوف پھانک کر ایک دو گھونٹ تازہ پانی پئیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد)

(د) آپ غذا زود ہضم اور مقوی کھائیے مثلاً دودھ اور بیضۂ نیم برشت، میوے اور تازہ پھل۔ بطور دوا یہ حریرہ صبح کے وقت استعمال کریں:۔
مغز بادام ۵ دانے، مغز تخم تربوز ۳ ماشے، مغز تخم کدوئے شیریں ۳ ماشے، مصری ۲ تولے۔ سب کو پانی میں پیس کر پکائیں اور ٹھنڈا ہونے پر پئیں۔ حفظان صحت پر ضرور عمل کریں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) ورق چاندی، بیخ مرجان، پارہ شنگرفی ہر ایک دو تولے کو آب گلو ۴۰ تولے اور آب بوٹی ہزار دانی ۴۰ تولے میں کھرل کرکے بدستور گیارہ مرتبہ آنچ دیں۔ ہر مرتبہ پارہ ۲ تولے ملا کر آب گلو اور آب ہزار دانی میں کھرل کرنا چاہیئے۔ ایک رتی یہ کشتہ مربہ آملہ میں ملا کر کھالیا کریں۔ از حد مفید ہے۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مغز بادام ۵ دانے اور بوٹی برہمی ۳ ماشے کو پیس کر اور اس میں قدرے مصری ملا کر استعمال کریں۔ حافظہ بڑھ جائے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) الائچی سفید ۲ تولے کو عرق گلاب قسم اعلیٰ ½ سیر میں پکائیں جب سب گلاب جذب ہو جائے تو الائچی کو سکھالیں اور مع دانہ و پوست باریک سفوف بنالیں۔ پھر مصطگی رومی ۲ تولے کا علیحدہ سفوف کرکے اور نبات سفید پسی ہوئی ملا کر تمام ادویہ میں شامل کرلیں۔ خوراک ۳ ماشے ہمراہ شیر گاؤ۔

(حکیم جوند سنگھ، دہلی)

(ح) آپ مغز بادام ۷ دانے، مغز کدو ۵ ماشے، تخم خشخاش سفید ۳ ماشے، سبوس گندم ایک تولہ مصری ۲ تولے کا حریرہ بنا کر روزانہ صبح استعمال کیجئے۔

(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۰) **غدود کی بڑھوتری**:۔ (ا) غدودوں کے متورم ہونے کی بہت سی وجہیں ہو سکتی ہیں۔ آپ یہ اطمینان کرلیجئے کہ خنازیری (دق کے مادہ کی) یا آتشکی غدود تو نہیں ہیں۔ اگر یہ اطمینان ہو جائے تو پھر بالکل بے فکر ہو جایئے۔ اگر خدانخواستہ آتشکی یا خنازیری ہیں تو جلد سے جلد مخصوص علاج شروع کردیجئے۔ مریض کے خون اور بلغم کے امتحان سے یہ معلوم ہو سکے گا کہ غدود خنازیری ہیں اور خون ہی کا مخصوص طریقے پر امتحان کرنے سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آتشک کا مادہ ہے یا نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پیپل کا پھل ایک سیر لے کر باریک کرلیں۔ پھر مٹی کی ایک ہانڈی میں آدھ سیر پھل بچھا کر چار تولے ہڑتال طبقی اس پر رکھ دیں۔ اس کے بعد باقی پھل پیس کر اوپر رکھیں اور بقدر آدھ پاؤ پیپل کا دودھ اوپر سے ٹپکا دیں۔ پھر ہانڈی کو گل حکمت کردیں۔ پھر اُسے گڑھا کھود کر تین اُپلوں کی آگ دیں ٹھنڈا ہو جانے پر ہڑتال نکال لیں اور پیس کر رکھیں اور ایک ایک چاول کی مقدار میں دن میں تین بار پان کے عرق کے ساتھ دیں۔ دوا کو دو تین ہفتے استعمال کرنا چاہیئے۔ سب گلٹیاں تحلیل ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جو کچھ آپ نے لکھا ہے تشخیص مرض کے لیے ناکافی ہے۔ اگر "جانگوں کے اوپر" سے مراد کنج ران اور "سینہ" سے مراد بغل ہے تو وہ گلٹیاں غالباً خنازیری گلٹیاں ہیں اور خنازیری کا علاج ہونا چاہیئے۔ کسی اچھے معالج سے تشخیص کرانا اور اسی سے علاج کرانا زیادہ بہتر ہوگا۔ (حکیم محمد علی)

(د) جواب نمبر ۱۲۳ کا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تخم سرد الی اور ملیٹھی ہم وزن لے کر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور رات کو سوتے وقت ۲ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ استعمال کرکے سو جایا کریں۔

(حکیم آغا منصب علی)

(و) ہمارے جسم میں گلٹیاں بطور جاں باز چوکیدار موجود ہیں۔ جسم پر امراض کے وار کو پہلے اپنے کندھوں پر یہ روکتی ہیں۔ ان کا بڑھنا مرض کے حملے کی دلیل ہے جستجو کرنے کے بعد علاج کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ بعض آدمیوں میں یہ گلٹیاں قدرتاً یعنی پیدائشی بڑھی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے پہلے خیال نہ کیا ہو اور اب دیکھ کر گھبرا گئے ہوں۔ یہ کتنے عرصے سے ہیں؟ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ز) اطریفل غددی، ۷ ماشے صبح و شام عرق مکو ۱۲ تولے کے ساتھ استعمال کریں اور مقامی طور پر ٹنکچر آیوڈین لگایئے۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۱) **گنج**:۔ (ا) کہتے ہیں کہ چندیا کا بالوں سے معرا ہو جانا خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ اس خوش نصیبی کی علامت کو کیوں دور کرنا چاہتے ہیں بالوں کا کسی حصۂ جسم سے ناپید ہو کر پھر پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ آج کل کئی ایک کمپنیاں اس قسم کی دواؤں کے کثرت سے اشتہار دے رہی ہیں میرا تو یہی خیال ہے کہ شاید کامیابی نہ ہو لیکن پھر بھی اچھا ہے اگر آپ ان میں سے دو ایک کا تجربہ کرلیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس عمر میں چندیا کے بال گر کر شاذ و نادر اُگتے ہیں کیونکہ بالوں کی جو گلٹیاں ہوتی ہیں وہ فنا ہو جاتی ہیں یا ناکارہ ہو جاتی ہیں۔ اس لیے میرے خیال میں اب بال اُگانے کی کوشش بے کار رہے گی۔ (حکیم محمد علی)

(ج) ہلیلہ سیاہ پہلے روز ایک عدد دوسرے روز دو عدد پانی کے ساتھ کھائیں۔ اسی طرح دس دن تک بڑھا کر پھر ایک ایک گھٹائیں۔ روغن آملہ بالوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ نے سنا ہوگا کہ چندیا کے بال اڑنا خوش قسمتی کی علامت ہے۔ آپ کی قسمت ۴۲ سال میں جاکر پلٹی ہے۔ قدر کیجئے ورنہ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے:- پرسیاؤشاں ۱۰ تولے روغن آس ۔ ا رمیں جلا کر چھان کر لگائیے۔ لیکن اس میں کافی استقلال سے کام لینا پڑے گا۔ (حکیم عبدالاحد)

(۱۳۲) **بلغم**:- (ا) آپ کا سوال کچھ بہت عجیب سا ہے اور غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ بلغم کی ماہیت سے واقف نہیں ہیں۔ حلق سے جو نالی ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے اسے ہم ہوا کی نالی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اسی راستے سے ہوا ہمارے پھیپھڑوں میں جاتی ہے۔ اس نالی کے اندرونی جانب ایک باریک سی جھلی کا استر بالکل اسی طرح لگا ہوا ہے کہ جیسا ہماری زبان پر یا ہماری ناک کے نتھنوں میں۔ اس جھلی میں کسی سبب سے بھی خراش پہنچے تو اس سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اسے بلغم کہتے ہیں۔ ان جھلیوں سے بغیر کسی خراش کے بھی ہر وقت بہت خفیف مقدار میں رطوبت یعنے بلغم خارج ہوتا رہتا ہے تاکہ ہوا کی نالی تر اور چکنی رہے اور خشک نہ ہو جائے۔ اب آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ بدن کے اعضاء کی کم زوری سے بلغم کا کتنا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی نزلہ اور زکام کی حالت میں یا کھانسی کی بیماری میں اس جھلی میں مستقل طور پر خراش پہنچتی رہتی ہے تو بلغم بھی کثرت سے خارج ہوا کرتا ہے۔ بلغم کے کثرت سے خارج ہونے سے بھی ہم کو وہی نقصان پہنچا کرتا ہے جو جسم کی دوسری رطوبتوں کے کثیر اخراج سے پہنچتا ہے یعنی کم زوری لاحق ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ مریض کے حلق اور سینے کا کسی ماہر فن سے امتحان کرائیں اور بلغم کی کثرت کا جو اصلی سبب ہے اُسے دور کریں۔ اصل سبب رفع ہو جانے پر کم زوری خود ہی دور ہو جائے گی۔ اگر باقی رہے تو مچھلی کا تیل یا شربت فولاد چند روز تک استعمال کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جن اعضاء کی کم زوری سے بلغم نکلتا ہے ان کو دریافت کرکے آپ کس نتیجے پر پہنچیں گے۔ تمام اسباب لکھے جائیں تو رسالے کے کئی صفحات کی ضرورت ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کیجئے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی:- سہاگہ بریاں اور کاکڑا سینگی سوختہ ہم وزن لے کر باریک کریں اور چار رتی یہ دوا شہد خالص میں ملا کر چاٹ لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ صبح کے وقت معجون فلاسفہ ۶ ماشے ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولے کھائیں اور ۶ ماشے اطریفل اسطوخودوس کنکنے پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ صاف ہوا اور دھوپ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کیجئے۔ اور کچھ ورزش بھی اپنی صحت کی مناسبت سے اپنے اوپر واجب کر لیجئے۔ ثقیل اور بادی غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔ (حکیم محمد علی)

(د) فولاد محلول اکسیری از حد مفید رہے گا۔ نسخہ پچھلے کسی رسالے میں دیکھئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مغز بادام کا حریرہ نسیان وغیرہ شکایتوں کے لیے مفید رہے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) کشتہ فولاد ۲ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر روزانہ صبح کے وقت کھایا کریں۔ دماغی کام کم کریں۔ تفریح زیادہ کریں۔ (حکیم عبدالاحد)

(ز) آپ کشتہ مرجان جواہر والا ۴ چاول خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر صبح وشام استعمال کریں اور روغن لبوب سبعہ کی سر پر مالش کریں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۳) **سوکھا**:- (ا) بچے کو آنتوں کی دق ہے جسے عرف عام میں سوکھا یا مسان کہا جاتا ہے۔ کسی ہوشیار طبیب سے رجوع کیجئے اور نہایت تن دہی سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ ابھی موقع ہے کہ وہ بالکل اچھا ہو جائے مریض کو دیکھے بغیر کوئی عمدہ نسخہ لکھنا ناممکن ہے۔ مقامی طور پر علاج کرائیے۔ غذا کے متعلق انتہائی پرہیز لازمی ہے۔ مچھلی کے تیل کا کوئی مرکب اگر اس آجائے تو بہت مفید ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طباشیر کشنیز، برادہ صندل سفید، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ، کہربا ہر ایک سوا تولے، نارجیل دریائی نو ماشے، کشتہ عقیق ۶ ماشے، کشتہ مرجان ۳ ماشے، ورق نقرہ ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو کھرل کرکے مثل غبار کریں اور ۲ رتی یہ دوا رُب سیب میں ملا کر صبح دوپہر اور شام کو چٹائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، ورق چاندی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد، طباشیر، چوب صندل سفید، زہر مہرہ خطائی ہر ایک ۶ ماشے کو کھرل کریں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف شربت فریاد رس میں ملا کر بچے کو چٹائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) بچے کو اس کی ماں کا دودھ نہ استعمال کرائیں۔ بلکہ گائے کے دودھ میں برابر کا پانی ملا کر نیم گرم پلایا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بخار کے لیے کشتہ مرکب، جو میری طرف سے اشاعت خاص دق وسل میں شائع ہو چکا ہے، بقدر ½ رتی صبح وشام ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔ صحت ہوگی۔ (حکیم جوند سنگھ، حوبلی)

(و) معلوم ہوتا ہے کہ بچے کو دق الاطفال ہے۔ اس کے لیے سفوف دق الاطفال اور حب مسیحی اچھی دوائیں ہیں۔ نسخے ہمدرد صحت کے اطفال نمبر میں مل سکتے ہیں۔ (حکیم محمد شفیع لاہور)

(۱۳۴) **شدھ سلاجیت**:- (ا) ایک مدت سے میں بھی سلاجیت یا شدھ سلاجیت کی تعریفیں سنتا چلا آیا تھا۔ خوش قسمتی سے دو مرتبہ بالکل خالص سلاجیت دستیاب بھی ہو گئی۔ خود بھی کھائی اور دوسروں کو بھی کھلائی مگر وہ اثرات ہم میں سے کسی کو بھی نظر نہ آئے جو اس سے منسوب ہیں۔ استعمال کرنے والوں میں ایسے مریض بھی تھے جنہیں اس کی ضرورت تھی اور ایسے لوگ بھی جنہوں نے محض تجربے کی خاطر اسے استعمال کیا تھا۔ سلاجیت کے متعلق میں کامل وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس میں کسی قسم کا میل نہ تھا۔ آپ بھی تجربہ کر دیکھئے، اور اگر مفید ثابت ہو تو ہمدرد صحت میں اپنا تجربہ شائع کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقدار خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ ہے۔ اگر جواب نمبر ۱۱۹ کے مطابق دی جائے تو بہت مفید ہوگی۔ جریان قطعی جاتا رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شدھ سلاجیت ایک ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پئیں۔ (حکیم مولوی عبدالواحد) (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) جریان منی کے لیے جواب نمبر ۱۲۹ والا نسخہ تیار کرکے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جریان، رقت اور سرعت میں شدھ سلاجیت میرے خیال میں مفید نہیں رہے گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) سلاجیت عمدہ، طباشیر اور الائچی خورد ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دو ماشے کی مقدار میں گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۳۵) **یرقان**:- (ا) آپ نے بخار کی نوعیت نہ لکھی کہ وہ ملیریا تھا یا ٹائی فائڈ۔ اس سے تشخیص مرض میں آسانی ہو جاتی۔ ملیریا بخار کا اثر جس طرح تلی پر ہوتا ہے اسی طرح اکثر جگر پر بھی۔ کبھی تو جگر بہت بڑا ہو جاتا ہے اور کبھی اس کے برعکس سکڑ کر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اس طرح جگر کے سکڑ جانے پر پت کی نالی پر دباؤ پڑتا ہے اور وہ بھی سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہے۔ پت آسانی سے اس میں سے نہیں گزر سکتا اور بار دگر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی کیفیت کو پیلیا یا یرقان کہتے ہیں۔ خون کا رنگ پت کی موجودگی کی وجہ سے زردی مائل ہو جاتا ہے اور آنکھیں زرد نظر آتی ہیں۔ یا تو مریض کے حالات تفصیل سے لکھیے یا مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد

(ب) جواب نمبر ۱۳۲ کا نسخہ بنا کر شربت انار یا رب انار شیریں میں ملا کر دیجیے۔ سب شکایتیں جاتی رہیں گی۔ مقدار خوراک ۱ ماشہ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے مکمل حالات تحریر نہیں فرمائے ورنہ مکمل نسخہ لکھ دیا جاتا۔ فی الحال عرق مکو اور عرق کاسنی دو دو تولے، شربت دینار ایک تولہ ملا کر روزانہ صبح کو دیجیے۔ (حکیم جوند سنگھ)

(د) آب مکو سبز مروق آب برگ مولی سبز مروق ایک ایک تولہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت پلائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۶) **برص**:- (ا) آپ ایسا نسخہ چاہتے ہیں جو برص کے مرض میں سو فی صدی کامیاب ثابت ہو۔ خدا آپ کو کامیاب کرے! میں تو ایک عرصے سے ایسے نسخے کی بھی نہیں بلکہ صرف ایسی دوا کی تلاش میں ہوں جو صرف دس فی صدی ہی کامیاب ہو جاتی ہو۔ میری ایک عزیز بچی ہے۔ کوئی پانچ سال کی عمر ہو گی۔ اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا داغ ہے۔ دو سال سے اوپر ہو چکے کہ وہ ہر قسم کے معالجین کی تختۂ مشق بنی ہوئی ہے۔ ایک ایک علاج کو چار چار اور چھ چھ مہینے کی مدت آزمائش دی گئی اور بعض اوقات کچھ ایسا محسوس بھی ہوا کہ فائدہ ہو رہا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی ہی نگاہوں کا دھوکا تھا۔ میں اتنے مشاہدوں اور اتنے تجربوں کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ جلد کی دق ہوتی ہے اور خارجی علاج اس کے لیے زیادہ کارآمد نہیں ہوتا۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو ان ہی دواؤں سے کچھ ہو سکتا ہے جو دیگر اعضاء جسم کی دق میں مریض کی تقویت کے لیے دی جاتی ہیں۔ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اس بچی کا علاج میں خود کروں اور اسی اصول پر کروں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ بھی تجربہ کر لیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول منضج مصفی آٹھ دس دن تک استعمال کرائیں۔ اس کے بعد حب ایارج کا مسہل دیں۔ پھر یہ روغن بنا کر داغ پر لگائیں۔ انشاء اللہ تین چار ہفتے کے استعمال سے داغ دور ہو جائیں گے۔ نسخہ:- گندھک آملہ سار، پارہ، ہڑتال ورقی دو دو تولے لے کر دو روز کھرل کریں۔ پھر سرسوں ۲۰ تولے، باچی ۲۰ تولے، کلونجی ۱۰ تولے نیم کوفتہ کر کے اوپر کی دوائیں شامل کر دیں اور پتال جنتر سے تیل نکال لیں۔ یہ تیل ہر روز ایک بار داغ پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) برص کے لیے ایسا کوئی نسخہ نہیں ہے، جو سو فی صدی فائدہ کرنے والا ہو اور فوری اثر کرے۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) اس مرض کے لیے ابھی تک کوئی نسخہ ایسا بھی نہیں ہے جو کم از کم ۵۰ ہی فی صدی کامیاب ہو۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) تخم باچی سائیدہ ایک ماشہ، عرق مصفی خون ۱۰ تولے کے ساتھ صبح نہار استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ باقاعدہ کسی طبیب سے علاج کرائیے۔ انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۳۷) **خارش وغیرہ**:- (ا) اپنے خون کا امتحان کرائیے کہ آتشک تو نہیں ہے۔ اگر آتشک نہیں ہے تو روزانہ گرم پانی اور صابون سے نہا کر گندھک کا مرہم اچھی طرح سب جسم پر مل لیا کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شاہترہ، چرائتہ، منڈی ۶-۶ ماشے، عشبہ ۳ ماشے، بادیان ۹ ماشے۔ سب دوائیں رات کو پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کو جوش دے کر چھان کر شربت عناب ۲ تولے ملا کر پئیں۔ مہینہ سوا مہینے کے استعمال سے تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کسی مقامی معالج کے زیر علاج رہ کر ہفتہ عشرہ تک مصفی خون دوائیں پی کر مسہل لیجیے۔ اور مسہل سے فارغ ہونے کے بعد معجون مصفی خاص ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے دو تین ہفتے استعمال کیجیے۔ امید ہے کہ آپ کی یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (حکیم مولوی عبد الواحد)

(د) عرق مصفی خون ۱۰ تولے میں شربت نیلوفر ۲ تولے ملا کر پئیں۔ اور ضماد جرب کی بدن پر مالش کریں۔ بہترین چیز ہے۔ ضماد جرب ہمدرد دواخانہ سے مع ترکیب استعمال مل سکتا ہے۔ اس سے یقیناً آپ کی شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) پارہ اور گندھک ایک ایک تولہ لے کر کجلی بنائیں۔ پھر اس میں رال سفید، کتھ سفید اور کمیلہ تولہ تولہ بھر اور نیلا تھوتھا ۲ ماشے پیس کر ملا دیں۔ اب ایک تولہ سفوف ایک چھٹانک مکھن میں ملا کر رکھیں اور تمام جسم پر مالش کر کے چھوڑ دیں۔ ۵ یا ۶ گھنٹے بعد گرم پانی سے صابون مل کر نہائیں۔ (حکیم منصب علی)

(و) معجون چوب چینی ۵ ماشے ہمراہ عرق شاہترہ ۱۰ تولے اور شربت عناب ۲ تولے ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ز) رسوت، چاکسو، نرکچور، کتھ سفید، باچی، برگ حنا، ہر ایک چار ماشے۔ سب چیزوں کو پانی میں بھگو کر زلال لیں اور صبح و شام پئیں۔ مقامی طور پر گندھک، کمیلہ، مردار سنگ، نیلا تھوتھا ہر ایک تین ماشے پیس کر بقدر ضرورت مکھن میں ملا کر لگائیں۔ (حکیم محمد شفیع)

(۱۳۸) **ذیابیطس**:- (ا) ذیابیطس کے علاج میں بالعموم اسی حد تک کامیابی ہوا کرتی ہے۔ آپ نے غالباً "انسیولن" کے انجکشن نہیں لگوائے ہیں۔ انسیولن سے بہتر اس وقت ذیابیطس کے لیے کوئی اور دوا میرے علم میں نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ زمرد دو ماشے، کشتہ فولاد ۲ ماشے، کشتہ بیضۂ مرغ ۳ ماشے، کشتہ قلعی برگ بھنگ والا ۳ ماشے، ست سلاجیت ۴ ماشے، خستہ انبہ ایک تولہ، خستہ جامن سوا تولے، گلو، ڈیڑھ تولے، ست چرائتہ ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان لیں۔ اور تین ماشے افیون کو پانی میں گھول کر دوا کو افیون کے پانی سے کھرل کریں۔ اور ۱،۲ ماشے یہ دوا ہمراہ شیرۂ خرفہ ۵ ماشے، پوست بیخ فالسہ نو ماشے کے خیساندے میں نکال کر پھانکیں۔ دوا صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ اس کے علاوہ خشخاش ۶ ماشے، بادام گیارہ دانے اور مغز چلغوزہ ۳ ماشے کا حریرہ بنا کر دوا کے استعمال سے ایک ایک گھنٹے (بقیہ ص ۴۸ پر)

سوالات

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیئے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ اختیار بہر حال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

"مینجر ہمدرد صحت"

(۱۳۹) میری عمر ۳۵ سال ہے۔ چار سال سے بائیں فوطے میں خفیف سا درد رہتا ہے اور کبھی کبھی شدت کی ٹیس ہو کر گھنٹوں تکلیف کے بعد خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ دبانے سے بھی درد ہوتا ہے۔ یہ فوطہ کسی قدر بڑا بھی ہے۔ امراض خبیثہ میں سے کوئی شکایت اب تک نہیں ہوئی۔ البتہ اس شکایت کے ایک سال پہلے کثرت جماع کی عادت رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۳۰)

(۱۴۰) عرصہ دس سال کا ہوا کہ میری اہلیہ کو مرض اختناق الرحم چار سال تک رہا۔ اب اختناق الرحم کی کوئی شکایت نہیں ہے لیکن سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ اعضا شکنی، درد کمر اور ورم رحم موجود ہیں۔ بہت علاج کیے گئے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۱۲۱)

(۱۴۱) اخلاط ثلاثہ کے منضجات کیا کیا ہیں؟ کیا جملہ مادی امراض میں وہی مقررہ منضجات استعمال کیے جاتے ہیں یا ان میں کچھ تبدیلی کی جاتی ہے؟ کیا خلط خاص کا منضج دینے کے بعد خاص مسہل دینا ضروری ہے؟ (خریدار نمبر ۸۳۸۶)

(۱۴۲) ضعف باہ کے بیماروں کو کس عمر اور کیسی حالت تک صحت یاب ہونے کی امید رکھنی چاہیئے؟ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی اور حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی کی خاص توجہ کا خواستگار ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۵۲۶)

(۱۴۳) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ شادی کو تین سال ہوئے، کوئی اولاد نہیں ہے۔ بچپن سے کمزوری معدہ کی شکایت تھی۔ کثرت جماع سے مثانہ اور گردے بھی کمزور ہو گئے ہیں۔ ایک سال سے جریان کے نتائج نمایاں ہو رہے تھے مگر جریان نہ تھا۔ اب کچھ دنوں سے جریان کی شکایت ہے۔ مزاج گرم اور بلغمی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۶۹۵)

(۱۴۴) ایک ایسے مقوی بصر سرمے کی ضرورت ہے جو آنکھوں کی تھکن اور معمولی عوارضِ چشم کو دور کرے اور بینائی کو قوت دے، مگر سیاہ رنگ کا نہ ہو۔ اس کی دوائیں زیادہ قیمتی بھی نہ ہوں۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۵)

(۱۴۵) تیس سال کے ایک مریض کو چند مہینے سے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی میں نیچے کی طرف درمیانی جوڑ کے قریب کبھی کبھی چبھن سی محسوس ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت بھی پھڑکتی رہتی ہے۔ سوزاک یا آتشک کا عارضہ کبھی نہیں ہوا۔ عصبی کمزوری کی شکایت ہے۔ مقامی ڈاکٹر کی رائے میں نقرس کی ابتدا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۳۲۸)

(۱۴۶) میری کمر میں دو مہینے سے درد رہتا ہے اور دو ہفتے سے ہر وقت ہلکا بخار اور درد سر بھی ہے۔ کمر میں درد ریڑھ کی ہڈی کے بائیں جانب ہے۔ اس کے علاوہ کہیں محسوس نہیں ہوتا۔ عرصے سے نسیان کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ عمر ۲۵ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۳۵۷۰)

(۱۴۷) مریضہ ۲۴ سالہ کو منہ آنے کی شکایت ہے۔ ہر چیز سے حتیٰ کہ پانی تک سے منہ حلق اور سینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ مرچ مطلق نہیں کھا سکتی۔ دست یا قے ہونے پر عارضی سکون ہو جاتا ہے۔ ایک دو روز بعد وہی حالت ہو جاتی ہے۔ حمل میں طبیعت ٹھیک رہتی ہے بعد وضع حمل پھر شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۵۷)

(۱۴۸) پان میں کھانے کا خشک ڈلے والا عام کتھ بنانے کا نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۱۴۹) ایک ۲۵ سالہ مریض کثرت احتلام میں مبتلا ہے۔ چار سال سے کرم شکم کی شکایت بھی ہو گئی ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ دودھ مطلق ہضم نہیں ہوتا۔ سر ہمیشہ درد کرتا ہے۔ کوئی زور کا کام کرنے سے ناف ٹل جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۸۵۹)

(۱۵۰) میرے چھوٹے بھائی (عمر ۱۵ سال) کی تین چار سال کی عمر میں چیچک نکلی تھی۔ چیچک سے دونوں آنکھیں خراب ہو گئی تھیں۔ ایک آنکھ ایک ڈاکٹر صاحب کی کوشش سے ٹھیک ہو گئی۔ مگر دوسری آنکھ میں پھولا پڑ گیا ہے اس سے بالکل نظر نہیں آتا۔ اب یہ پھولا کبھی کبھی بڑھ جاتا ہے اور بڑھ کر پھٹ جاتا ہے پھٹنے

پانی سا خارج ہوتا ہے۔ اس موقع پر آنکھ میں تھوڑی سوزش رہتی ہے اور درد بھی ہوتا ہے کوئی صاحب مفید نسخہ درج فرما دیں۔ (ایک ناظر)

(۱۵۱) میرے گھر میں پانچ پانچ چھ چھ مہینے کے سات آٹھ اسقاط ہو چکے ہیں۔ سب طرح کے علاج کرا چکا ہوں لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ میں چاہتا ہوں کہ پورا بچہ پیدا ہو۔ مریضہ کی تن درستی بہ ظاہر اچھی ہے۔ مگر کبھی کبھی سر میں درد ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۸۵)

(۱۵۲) جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی سے گزارش ہے کہ آپ اکوتہ (اکزیما)، اپرس (جو غالباً اکزیما ہی ہے)، اور داء الثعلب (بال خورہ جسے غالباً انگریزی میں الوپیسیا اریٹا کہتے ہیں) تینوں شکایات کی حاد اور مزمن قسموں کے لیے کچھ دوائیں تحریر فرمائیں۔ میرے علاج میں اس مرض کے کئی مریض ہیں۔ بہترین دوائیں استعمال کیں، لیکن نتیجہ حسب خواہش نہ نکلا۔ میں نے ان مریضوں کو بہتیرا ٹالا لیکن وہ مجھ ہی پر تکیہ کیے ہوئے ہیں۔ (ایک معالج)

(۱۵۳) میرے سر میں اس قدر خشکی ہے کہ کھجانے سے وہ بھوسی کے مانند جھڑتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے ۲۴ برس کی عمر میں میرے سر کے تمام بال گرے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ جسم کے دوسرے حصوں پر بالوں کی کثرت ہے۔ کوئی صاحب ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے سر کی خشکی رفع ہو جائے اور بال بہ کثرت پیدا ہوں۔ نسخہ نزلہ و زکام پیدا نہ کرے۔ (خریدار نمبر ۳۳۸۲)

(۱۵۴) تین دھاری تھوہر کا دودھ اگر کوئی صاحب سپلائی کر سکتے ہیں تو اپنا پورا پتہ لکھیں۔ (حفیظ حیدر آبادی)

(۱۵۵) ۲۰ برس کی مریضہ کی شادی ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ دو مہینے کے بعد حاملہ ہوئی۔ لیکن آٹھ مہینے کا بچہ مرا ہوا پیدا ہوا۔ اب اُس کو ماہواری ایام کم آتے ہیں۔ اور ان دنوں لنکے نلوں میں درد رہتا ہے۔ رحم سے رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ رحم کے نیچے کوئی چیز معلوم ہوتی ہے جو دبانے سے اِدھر اُدھر ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۸۰۲)

(۱۵۶) میرے ایک دوست جن کی عمر تقریباً ۴۸ سال ہے۔ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ ان کی صحت اچھی ہے۔ ان کی قوت مردمی میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ ہاں ان کو اب سے بیس سال پہلے سوزاک ہوا تھا اور دو دو تین تین سال کے وقفے سے کئی بار ہوا اور اس کے بعض عوارض میں بھی وہ مبتلا رہے۔ لیکن اب آٹھ دس برس سے اس کی بھی کوئی شکایت نہیں ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ غالباً مادہ منویہ میں کیڑوں کا پیدا ہونا بند ہو گیا ہے۔ یہ بات اُنہوں نے مادّے کا امتحان کر کے معلوم نہیں کی ہے بلکہ محض قیاس ہی قیاس ہے۔ بیوی میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ کیا یونانی طب میں یا کسی اور طریقۂ علاج میں کوئی ایسی دوا موجود ہے جس سے ان کے یہاں اولاد پیدا ہو جائے، (خریدار نمبر ۱۸۰۸)

(۱۵۷) میرے ایک دوست کا بایاں خصیہ درایا ہوا ہے۔ اس کی رگیں اکثر پھولی رہتی ہیں۔ دبانے سے وہ اندر کی طرف اکثر گھس جاتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۷۱۰۴)

(۱۵۸) مریض کی عمر ۲۸ سال ہے۔ ۱۸ سال کی عمر میں زناکاری شروع کی اس عرصے میں دو دفعہ سوزاک ہوا۔ اب اس کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ لیکن مرضوں کی وجہ سے جسم دبلا ہو کر رہ گیا ہے۔ جسم فربہ کرنے کے لیے نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۹۲۸۰)

(۱۵۹) ۲۴ سال کے ایک غیر شادی شدہ مریض کو قبض کی دائمی شکایت ہے۔ چار پانچ سال سے پورے سر میں درد رہا کرتا ہے۔ سو کر اُٹھنے کے بعد چکر سا رہتا ہے مطالعہ بار گراں معلوم ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد منہ سے پانی سمیت کھائی ہوئی چیزیں نکلتی ہیں۔ یہ شکایت بچپن سے ہے۔ اگر کوئی صاحب مندرجہ بالا شکایات کا کامیاب علاج تحریر فرمائیں تو نہایت ممنونیت کا باعث ہوگا۔ (خریدار نمبر ۹۰۸۰)

(۱۶۰) میرا دماغ از حد کمزور ہو گیا ہے۔ حافظہ تو بہت ہی کمزور ہے، ایک شعر تک حفظ نہیں کر سکتا۔ فوراً بھول جاتا ہوں۔ سر کے بال بہت گرتے ہیں، خاص کر چندیا کے۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۹)

(۱۶۱) ایک ۴۴ ساله شخص (جو بچپن میں غلط کار رہا ہے) کہ سر کے بال نہایت تیزی سے کمزور اور سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ ناظرین کسی ایسے تیل کا نسخہ بتائیں جس کے استعمال کرنے سے بال بجائے سفید کے سیاہ پیدا ہوں اور جو سفید ہو چکے ہیں وہ سیاہ ہو جائیں۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۲۶، ۲۶۷۴)

(۱۶۲) مریضہ کی عمر ۲۸ سال ہے۔ تین چار بچوں کی ماں بھی ہے۔ آخری زچگی کے بعد سے اکثر دست آتے ہیں۔ دستوں کے بند کرنے کے لیے جب علاج کرایا جاتا ہے تو دست بند ہو کر قبض رہنے لگتا ہے۔ اور منہ آ جاتا ہے۔ منہ اور معدے کا علاج کرانے سے پھر دست آنے لگتے ہیں کبھی کبھی نفخ شکم کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ اطبائے کرام ایسا نسخہ غور کے بعد تجویز فرمائیں جس سے مریضہ شفایاب ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۹۶۷۲)

(بقیہ ص ۴۶ سے) بعد پی لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کو جب ہمدرد دواخانے کی دواؤں سے فائدہ ہے تو برابر ایک عرصے تک استعمال کریں یقینی طور پر ہمیشہ کے لیے فائدہ ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) کشتہ قلعی، مغز تخم جامن، افیون، کافور، صمغ عربی، تخم کاہو ہر ایک دو تولے، کشتہ فولاد، کشتہ بیضۂ مرغ ہر ایک ۶ ماشے، بوٹی گرڈار ۲ تولے۔ سب دواؤں کا باریک سفوف بنا لیں اور ڈیڑھ ماشے، گلو سبز کے جوشاندے کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم جوند سنگھ حویلی)

(ہ) ذیابیطس کا نام لکھ دینا کافی نہیں ہے۔ مفصل حالات تحریر فرمائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) آپ فولاد محلول اکسیری تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ ہمدرد صحت کے پچھلے پرچے میں دیکھیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ز) چار عدد بیضۂ مرغ کو آب لیموں تازہ میں خوب بھگو دیں۔ چار پانچ روز میں وہ گھل جائیں گے۔ پھر بلونی سے ان کو بلو دیں۔ اور اس میں برانڈی پاؤ بھر ڈال دیں۔ دوا تیار ہے۔ شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک ایک چائے کی چمچہ بھر دونوں وقت کھانے کے بعد دیں۔ (حکیم محمد شفیع)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

1 7 11 ۱۵ ۲۳ ۲۷ ۳۱

آنکھوں کی بیماریاں
بالوں کی بیماریاں
بچوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
کمزوری دماغ
کمزوری اعضاے ہضم بوجہ

۲ 16 ۱۷ ۳۲

ذیابیطس
سرعت انزال
پیچش
ضعف ہاضمہ
ضعف قلب
امراض مخصوصہ

18

کمزوری عضو
ضعف جگر
ناصور

۳ ۸ ۱۲ ۲۴ ۲۸ ۳۳

جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی

۴ ۹ ۱۳ نزلہ ۲۵ ۲۹ ۳۴

استقاط حمل
کنٹھ مالا

19

خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
پائیریا
امراض مخصوصہ
تلی

۵ ۲۰ ۲۱ ۳۵

بے لذتی
احتلام
گٹھیا
طاعون

۶ ۱۰ ۱۴ ۲۲ ۲۶ ۳۰ ۳۶

دق وسل
جنون

تحریر ۶ نومبر ۳۹

شفاعت احمد

اگر ایسا ہی

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

292

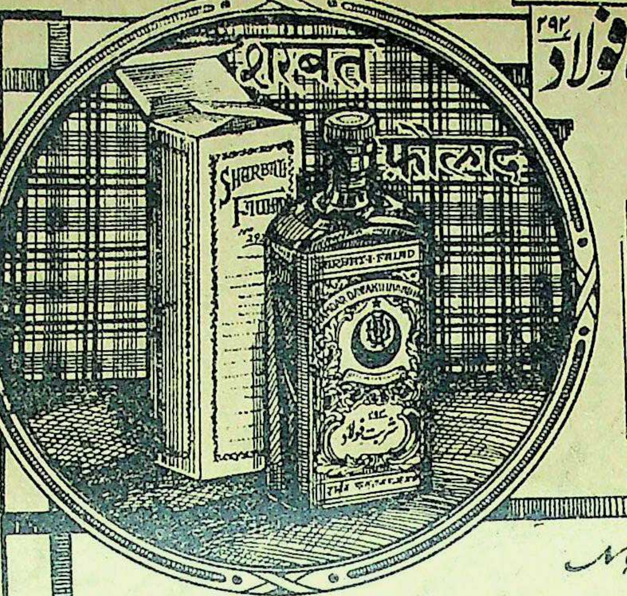

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ وجگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد ۲۹۲ تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۱)

تار کا پتہ ”ہمدرد“ دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

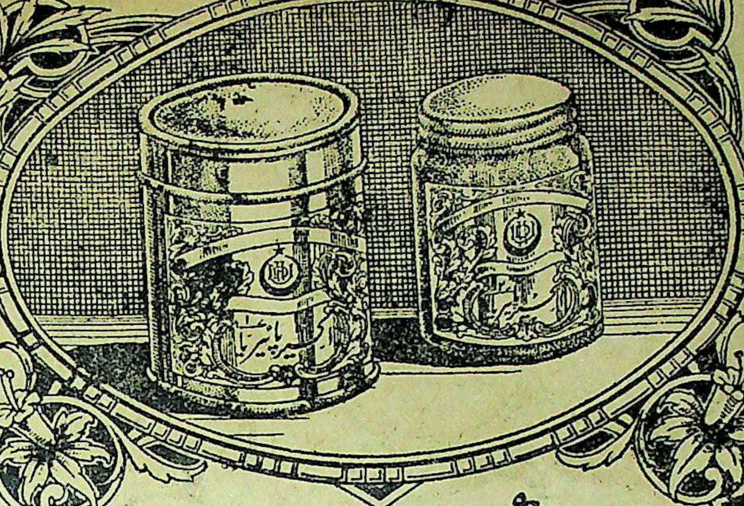

اکسیر پائیریا رجسٹرڈ

پائیریا کے لئے طبِّ یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی قیمت دو روپے۔

تار کا پتہ ”ہمدرد“ دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔“

شہیدِ فن ہمدرد خلائقِ حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ”ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

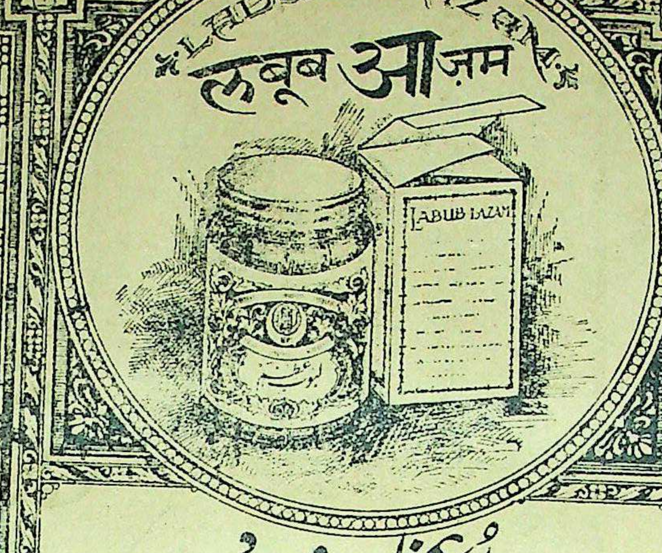

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت مفید چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بیخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

कुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN
قرص جریان

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی گرتی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جو جنون جو اختناق الرحم (بادگولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب ورنفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
۱ر

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش ونشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ ر)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب وغریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا $\frac{1}{8}$ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

HUBUB MOQAVI MAIDA
हुबूब मुकव्वी मैदा

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم
کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو
رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس جسیوں مریضوں کو
کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" ٹیلیفون نمبر ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
فہرست و جنتری مفت طلب کیجئے

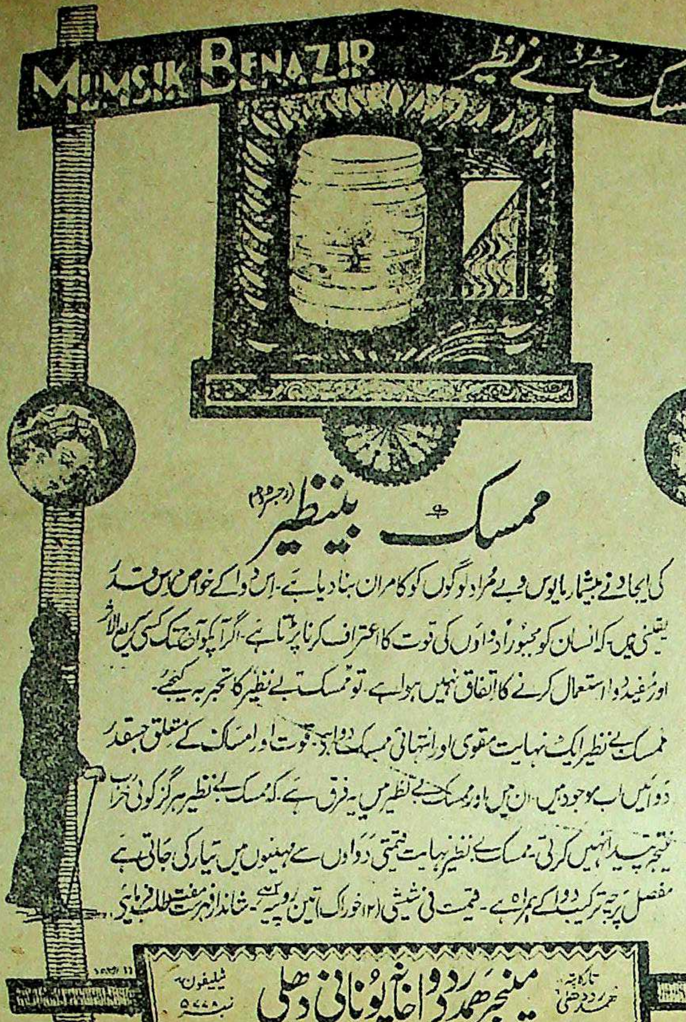

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر
یقینی ہیں۔ کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی سریع الاثر
اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر
دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب
نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) تین روپیہ۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

روغن ناصور

دُنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ
اُٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے
تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی پر یہ لگا کر ناصور میں رکھیں [illegible] شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک (۲ ۱/۲ روپے)

عرق عنبر

خواص: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے +

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

رجسٹرڈ

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ (۲ ۱/۲) دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دُور کرنا اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے (۲ ۱/۲)

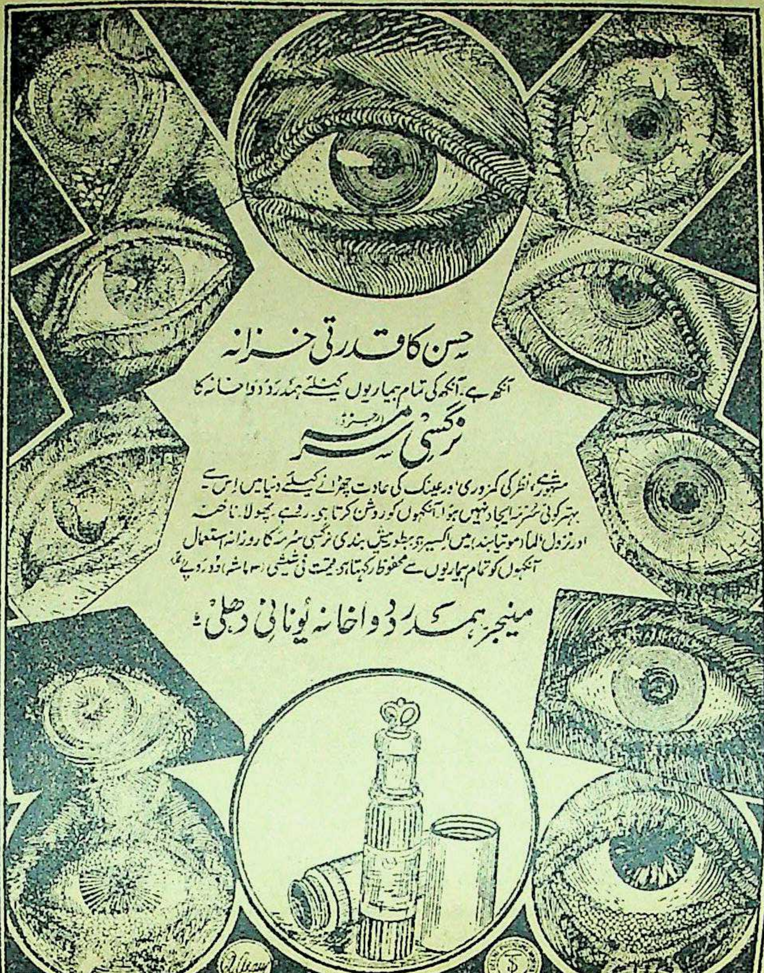

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، و عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ ڈھلکا، پھولا، ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳ ماشہ) دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413
عرق سوزاک

عرق سوزاک (۴۱۳)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔

پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے

قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ اٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶/

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

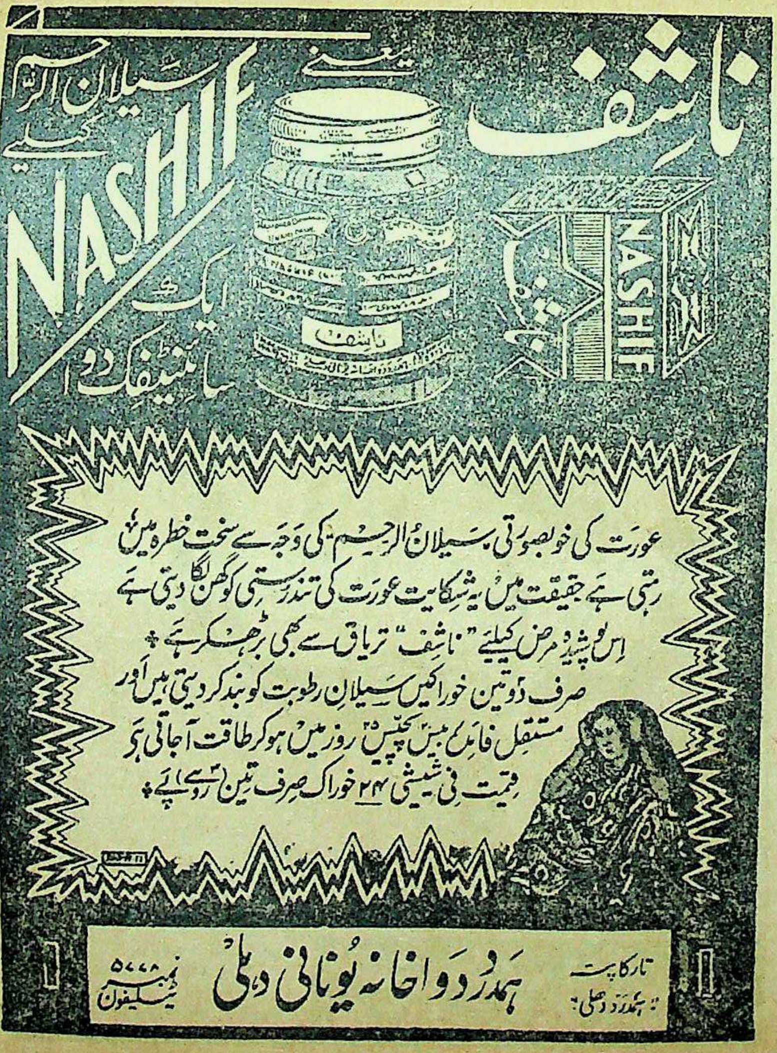
ناشف یعنی سیلان الرحم کیلئے ایک سائنٹیفک دوا
NASHIF

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے۔

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذوبانی Zubani
تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ اَ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

TILA'-I-AZAM.

طلائے اعظم رجسٹرڈ

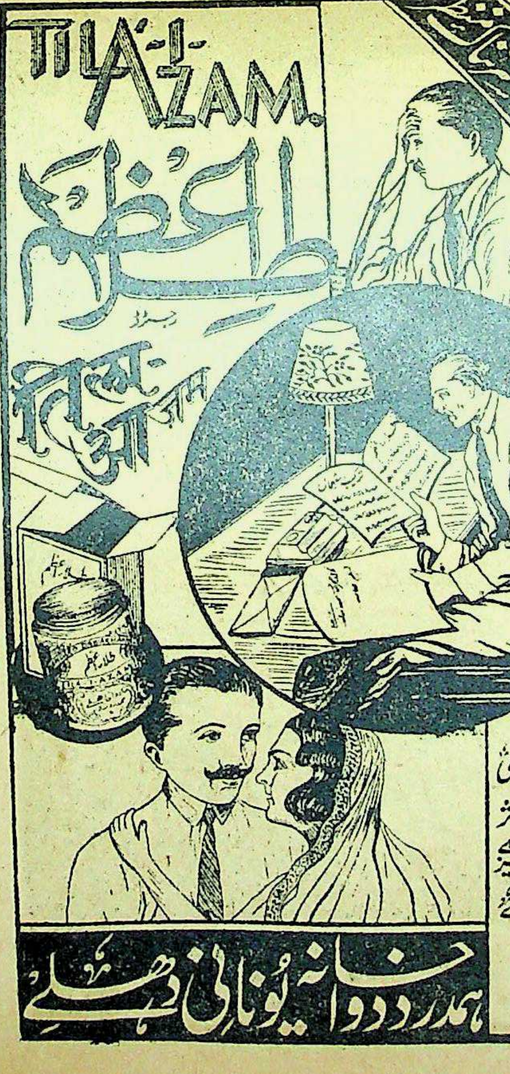

طلائے اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

KHAMERA NUZLI JAWAHARWALA

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب خاص دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی

SCHOOL
طالب علم
وکیل
مصنف

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ چار آنے

ملنے کا پتہ:- ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۸۶۷

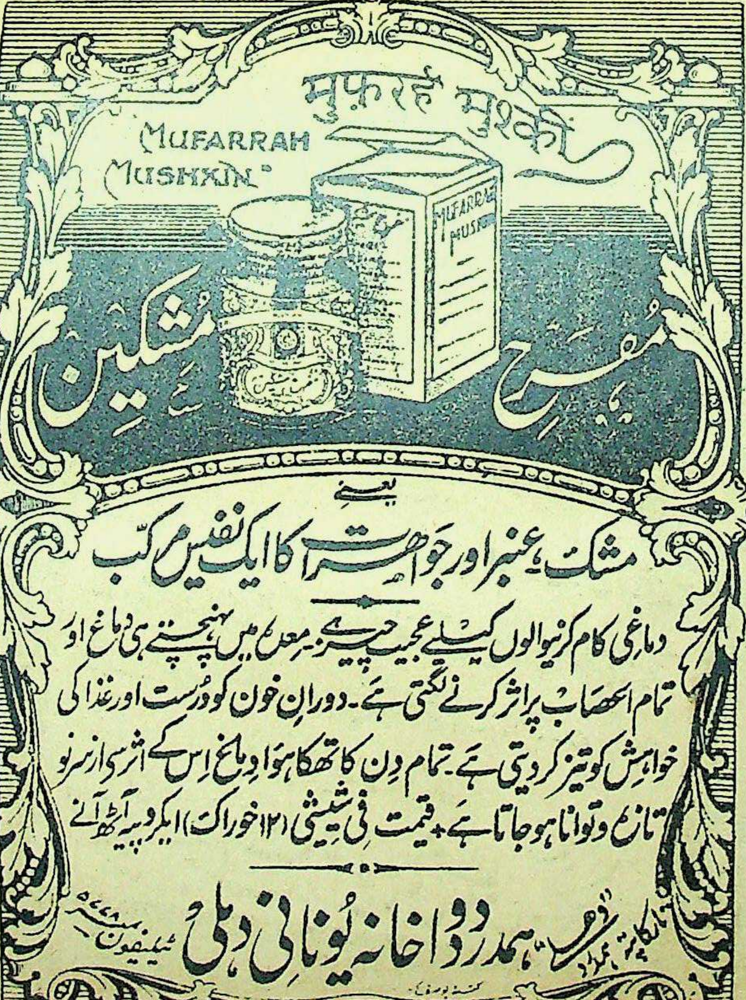

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

ٹیلیگرام ہمدرد — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون ۵۶۶۹

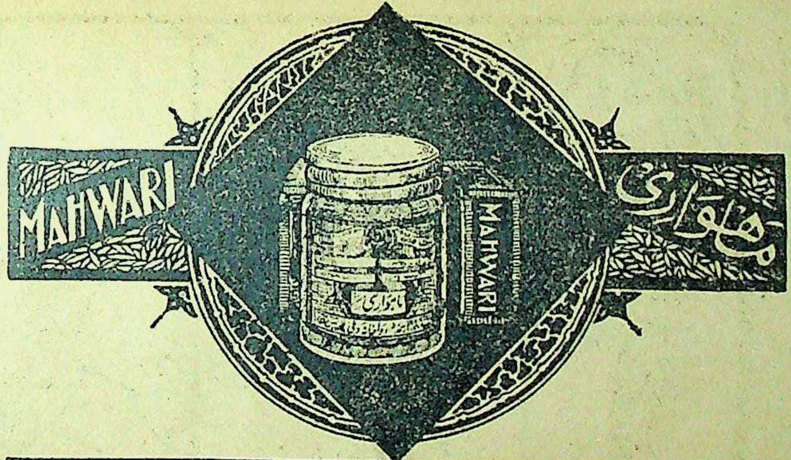

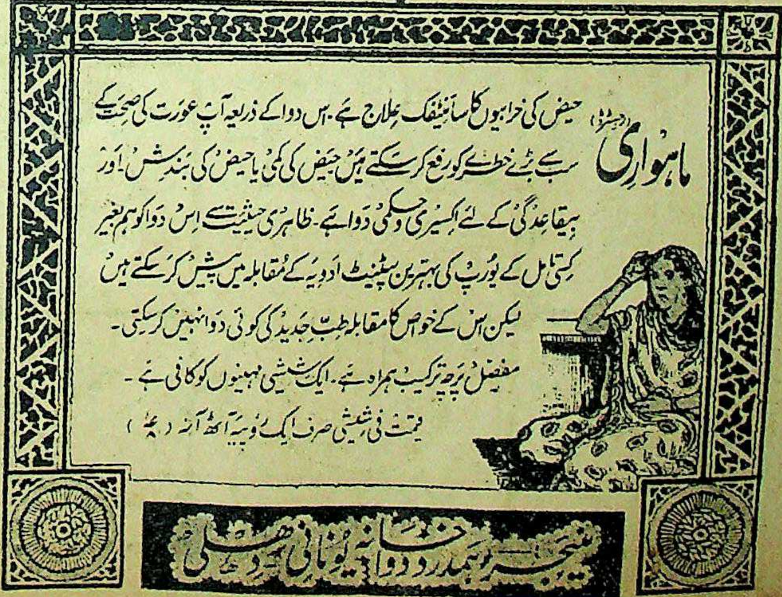
ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طبِ جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصّل شاندار باتصویر سہ رنگی فہرست مُفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

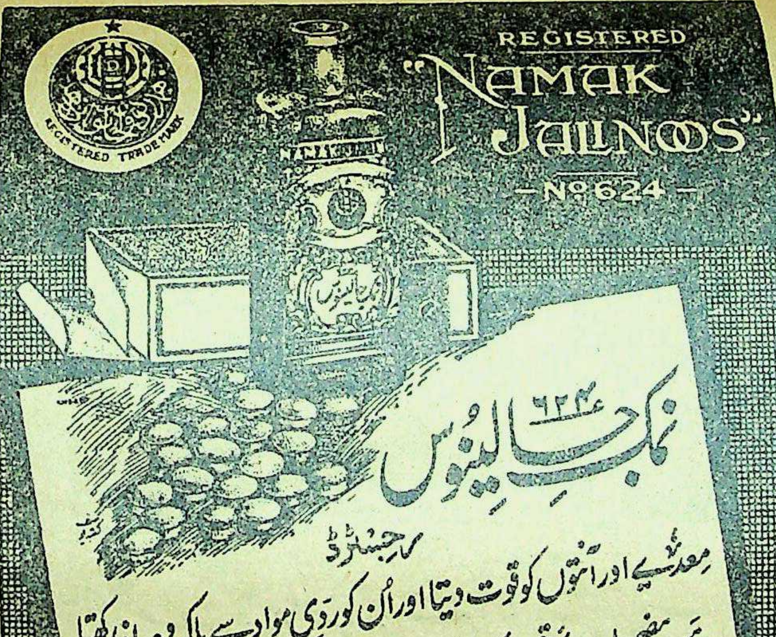
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
—No 624—
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور انتوں کو قوت دیتا اور ان کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے کی صلاحت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنادیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

مینوفیکچررز

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

ٹیلیفون نمبر ۵۰۴۸

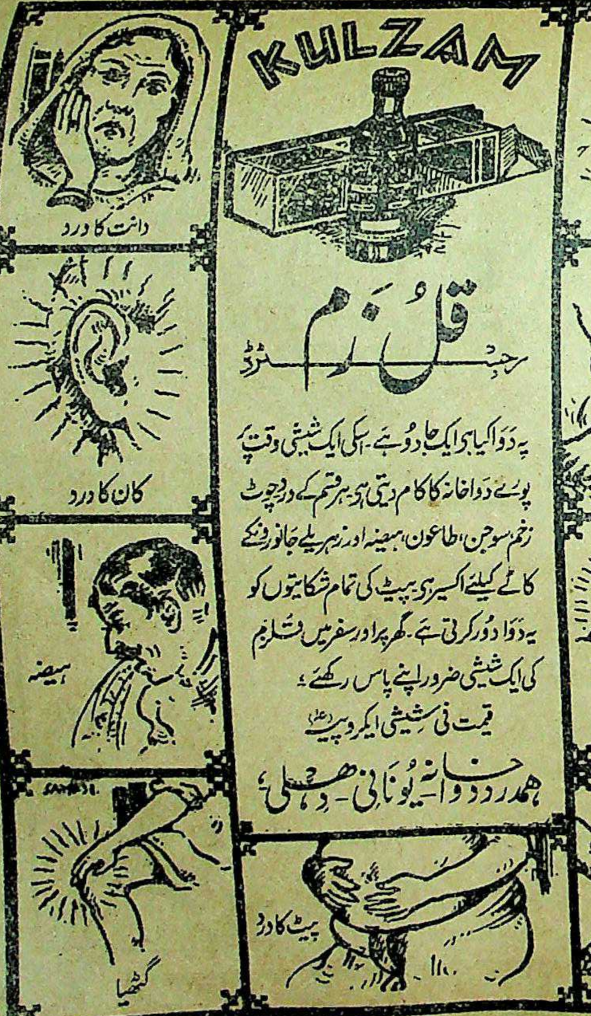
KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایکروپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

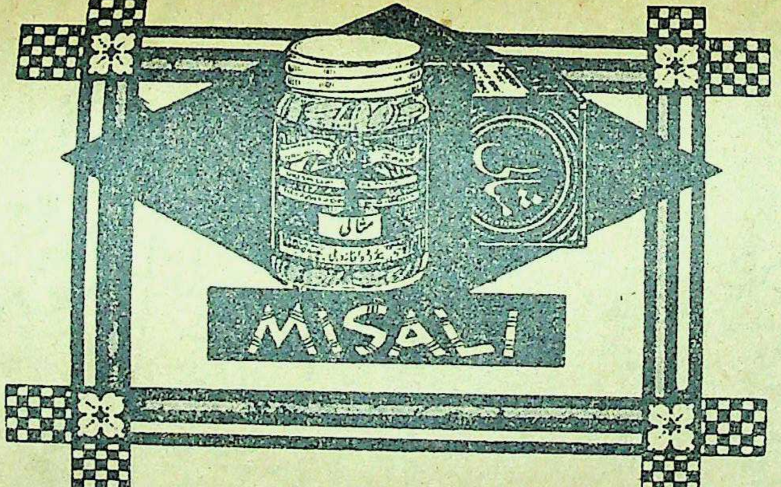

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)

مفصل فہرست مفت طلب فرمایئے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

ٹیلیفون نمبر [illegible]

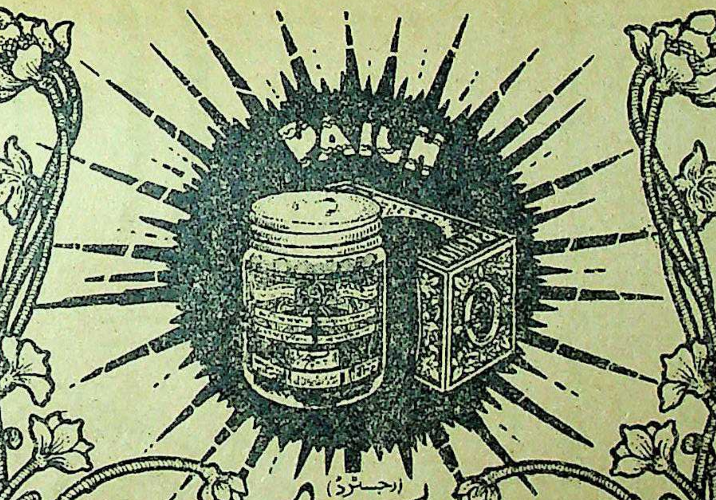

پیچ (رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

ہمدرد دواخانہ دہلی

تار کا پتہ ہمدرد

ٹیلیفون نمبر [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تا کہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل ۲ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تا کہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری رجسٹرڈ

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہی اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہی۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہی اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہی۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دوا ہی۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراضِ رحم کے لیے ایک عجیب تریاق!

مستورین رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہی لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہی۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤ گولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہی۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہی۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہی۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہی۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہی۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہی، اور ان کو قوت پہنچاتی ہی۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہی ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہی بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہی نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہی۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہی جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہی اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہی۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہی پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہی۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطرا استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہی
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاءِ مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوفِ عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کوئی اور صورت ہو ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید کے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتی ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے اس سے اس کا استعمال شروع کیا جائے اپنے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

MAJUN
MIQAWWI
RAHM

معجونِ مقوّیِ رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی،

BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI DELHI

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی،

Regd. No. L. 2790.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	Ordinary Edition As. 8
As. 12	Postage One Anna

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

BIRTH CONTROL NUMBER 1939
HAMDARD

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

حفظ صحت اور طب کا

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار

شہید فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

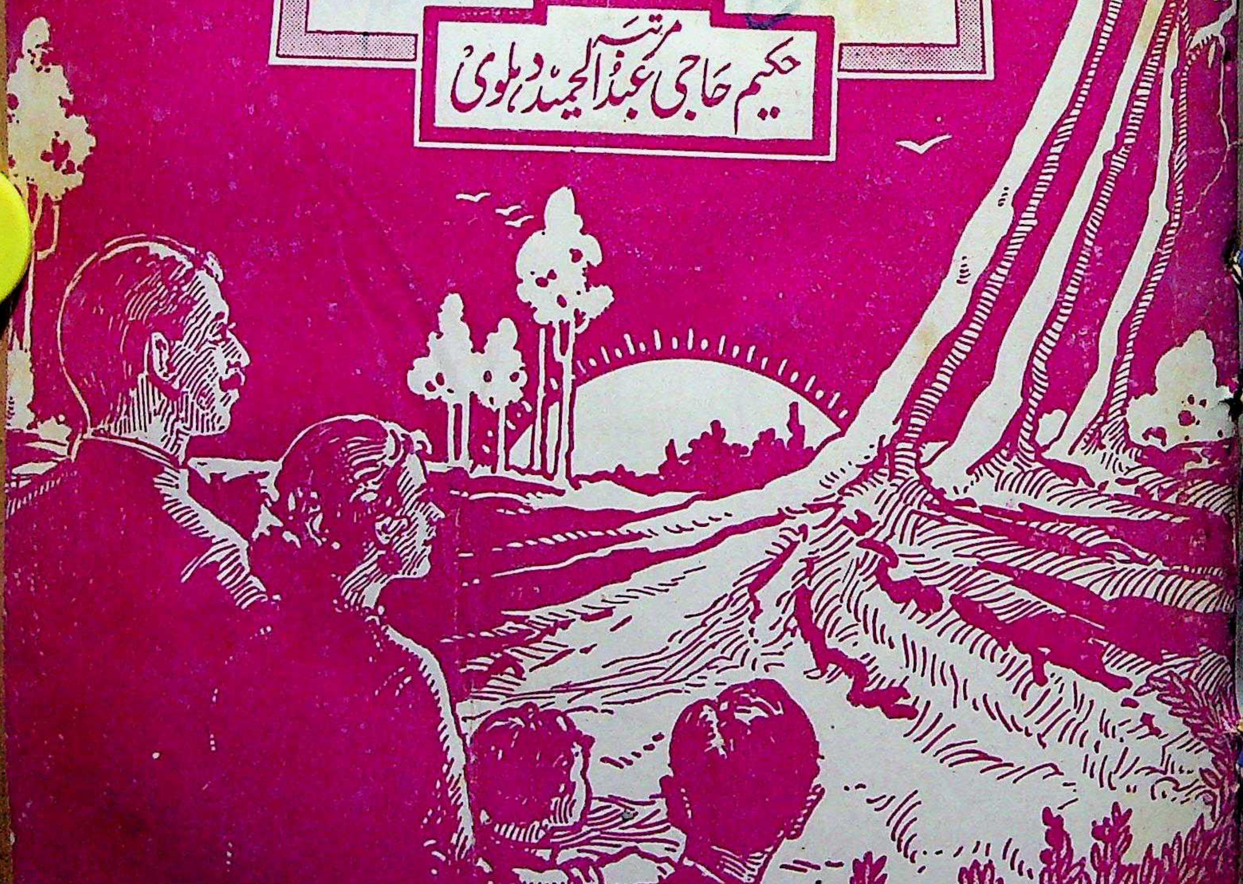

فی پرچہ چھ پیسے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ ایک روپیہ عہ

"SHARBAT AKSIR
KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا اور
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERD

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (للعہ)

تار کا پتہ: ہمدرد
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفت فہرست
طلب فرمائیے

جلد (۸) مارچ سنہ ۱۹۴۰ء نمبر ۹

فہرستِ مضامین

لیتھو کی تصویریں

(۱) پودوں کی جڑ کے اجزا (۲) پتّے اور ڈنٹھل (۳) پھول کے اجزا (۴) پودوں کے اعضائے تناسل (۵) جذر (۶) پودوں کے جراثیم (۷) پورا پودا (۸) اکلیلِ گل۔

(۹) مسّے کی ساخت کا خوردبینی معائنہ۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱
انتقاد		
مختلف کتب و رسائل	حکیم عبدالحمید صاحب	۲
علم نباتات		
علم نباتات	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی	۴
علم اور حکمت کے خزانے		۸
الامراض و العلاج		
مسّے	ڈاکٹر ہنری ہیزن ایم۔ ڈی	۹
آتشک	حکیم عبدالحیٔ صاحب جے راج پوری	۱۲
معلومات		
جواہر کی بیماریاں	ترجمہ	۱۷
انسانی جسم کے عجائب	〃	۱۷
آنسو ـ صحت و تن درستی کی ضمانت	〃	۱۷
ذائقے کی خرابی	〃	۱۸
سور اور ملیریا	〃	۱۸
قد کی بڑھوتری کی رفتار	〃	۱۸
دل کے عجائب	〃	۱۸
چاند کا اثر زندگی پر	〃	۱۹
کھبے	〃	۱۹
صحت کی خرابی	〃	۱۹
دقّ العشق (نظم)	مولانا حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۰
افسانہ		
بھوت	ترجمہ	۲۲

مضمون	نگارندہ	صفحہ
باب الصحت		
عورتیں اور سگرٹ نوشی	ڈاکٹر جی۔ اے۔ شیلر	۲۷
صحت عامہ کا اہم ترین مسئلہ ـ دق	ڈاکٹر گرانٹ فلیمنگ ایم۔ ڈی	۲۸
بچوں کے کانوں کی حفاظت	ترجمہ	۳۰
یونان کے پایۂ تخت کی طبی نمائش	ڈاکٹر کوسٹس اے۔ سٹریٹاکیس، ایتھنز	۳۱
مراسلات		
آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس	حکیم محمد الیاس خاں صاحب	۳۳
اولڈ بوائز ایسوسی ایشن طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی	سکریٹری	۳۳
مجرّبات شائع کرانے والوں کی خدمت میں	خواجہ کرامت اللہ صاحب	۳۴
ایک قابلِ حل مسئلہ	حکیم گجندر سنگھ صاحب	۳۴
مجرّبات		
دو مجربات	حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی	۳۵
اکسیرِ سرعت	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۳۵
دو مجربات	ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب	۳۵
ڈراک شاسو کا نسخہ	دیو کی نندن صاحب، سرگودھا	۳۶
دو نسخے	حکیم گجندر سنگھ صاحب	۳۶
جبوب مصفی	چودھری حکیم سرور خاں	۳۶
حب ذیابیطس	سوامی سچدانند صاحب	۳۶
دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لئے اصولی نسخے	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۳۷
لندن کے ہسپتالوں کے معمولات	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۳۹
جوابات	مختلف اطبا،	۴۰
سوالات	مختلف اصحاب	۴۷
اشتہارات ہمدرد دواخانہ، دہلی		۴۹

ہمدرد صحت میں اشتہارات

ہمدرد صحت میں اب تک ہمدرد دواخانے کے علاوہ اور کوئی اشتہارات شائع نہیں کیے گئے تھے۔ لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دواؤں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔

اشتہارات کی اجرت یہ ہے: اُجرت فی صفحہ یکبار، ۵۰ روپے ـــــ آدھا صفحہ ایک بار کے لیے ۲۰ روپے ـــــ پاؤ صفحہ ایک بار کے لیے ۱۰ روپے

نوٹ: غیر مہذب اور فحش اشتہارات ہمدرد صحت میں شائع نہیں ہو سکیں گے۔ **موجودہ تعداد اشاعت**: سترہ ہزار۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے [illegible] میں چھپوا کر حکیم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

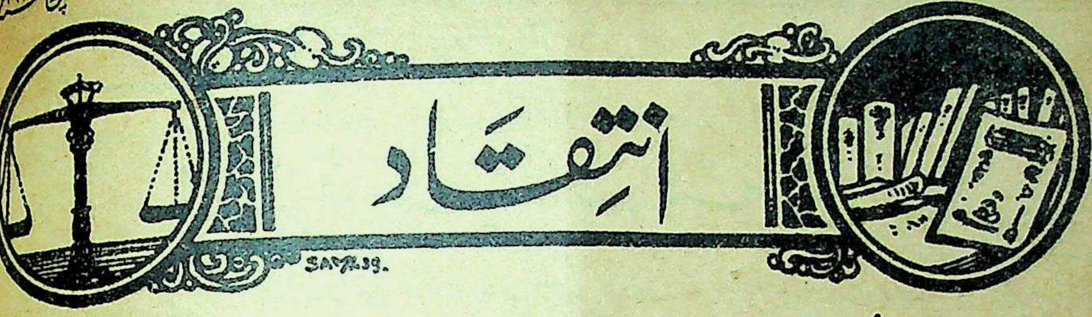

انتقاد

علاج الامراض اُردو

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۹۵۶ صفحے (دو حصوں میں) قیمت پانچ روپے۔

پتہ: ناظم دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی۔

اشرف الحکما حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور بیاض علاج الامراض کا یہ اُردو ترجمہ ہے، جسے ادارۂ المسیح، قرول باغ، دہلی نے فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین کے ایما سے ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ اس ترجمے کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن آج سے کئی برس پہلے شائع ہوا تھا اور اپنی بعض خصوصیتوں کی وجہ سے مقبول ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں دفتر نے کتابت اور طباعت کو بہتر بنایا ہے اور ترجمے میں جا بجا نظرِ ثانی کی ہے۔ ترجمہ کافی سلیس اور آسان ہے۔ قدیم فارسی کی اُلجھی ہوئی ترکیبوں کو صاف کر دیا گیا ہے۔ دواؤں کے غیر معروف ناموں اور ان کے وزنوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ درم، دام اور اوقیہ وغیرہ وزنوں کی بجائے آج کل کے وزن لکھے گئے ہیں۔ اسی طرح دواؤں کے مشہور یا ہندوستانی نام لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہت سے غیر معروف لفظوں اور دواؤں کو واضح کرنے کے لیے آخر کتاب میں ایک فرہنگ لگائی گئی ہے۔ مختلف اطبائے کے تصدیق کیے ہوئے نسخوں پر فہرستِ مرکبات میں نشان لگائے گئے ہیں۔ اس فہرست میں دواؤں کے نام اور ان کے نسخے پڑھنے والے کو فوراً صفحے دار مل جاتے ہیں۔ بہرحال علاج الامراض کا یہ اُردو ترجمہ قابلِ قدر ہے۔ ہمارے اطبا اس سے بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ ضخامت کی زیادتی کی وجہ سے کتاب دو حصوں میں تقسیم کرکے شائع کی گئی ہے۔ پہلا حصہ امراضِ معدہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرا حصہ امراضِ جگر و طحال سے شروع ہوتا ہے۔ پہلے حصے کی ضخامت ۴۳۶ صفحے اور دوسرے کی ۵۲۰ صفحے ہے، ہر حصے کی علیٰحدہ علیٰحدہ قیمت تین روپے ہے اور دونوں حصے پانچ روپے میں مل سکتے ہیں۔

مجرّباتِ سلطانی حصہ سوم

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔

پتہ: مینیجر صاحب دار الصحت سلطانیہ، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

زبدۃ الحکما جناب مولوی محمد یار خاں صاحب کھوکھر قریشی علوی نقش بندی مجرّباتِ سلطانی کے نام سے مجرّبات دو مجموعے پہلے بھی شائع فرما چکے ہیں۔ یہ تیسرا حصہ اُنھوں نے حال ہی میں مرتّب کرکے شائع کیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف مجرّبات کے بڑے دھنی معلوم ہوتے ہیں اس تھوڑی سی مدّت میں تین تین مجموعے ترتیب دے دینا معمولی کام نہیں۔ حکیم صاحب کو واقعی اس کام سے بہت شغف ہے۔ وہ مجرّبات کی تلاش میں بڑی محنت اور جستجو کرتے ہیں۔ مجرّبات پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ اُنھوں نے تلاش کا کوئی موقع حتی الامکان نہیں چھوڑا۔ یہ مجموعہ امراضِ سر سے شروع ہو کر حسبِ معمول امراضِ عامّہ یا متفرقات پر ختم ہوا ہے۔ ہر عنوان میں مجرّب اور مفید نسخے معہ اُن کے منافع، اجزا، ترکیب ساخت اور طریق استعمال لکھے ہیں۔ مجرّبات کی کل تعداد اس رسالے میں ۴۸۷ ہے۔ شروع میں جناب حکیم مولوی محمد یحییٰ صاحب شفاخان پوری کا ایک دیباچہ ہے جس میں موصوف نے مجرّبات پر مناسب اور موزوں خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ بہرحال یہ مجموعہ اطبا کے لیے عموماً مفید ہے۔ افسوس ہے کہ قیمت کچھ زیادہ رکھی گئی ہے۔ کتابت و طباعت خاصی ہے اور کاغذ سفید اور چکنا ہے۔

معمولات و مجرّبات

سائز ۳۰×۲۰/۸ ضخامت ۱۴۴ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔

پتہ: دفتر رسالہ الطّبیب، سرکلر روڈ، بیرون موچی دروازہ، لاہور۔

مشہور طبی رسالہ الطّبیب کی اشاعت خاص "معمولات و مجرّبات" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ادارۂ الطّبیب نے حسبِ معمول محنت کی ہے اور اس اشاعت کو مفید بنانے میں بڑی کوشش سے کام لیا ہے تقریباً ۳۰ اطبا کے مختصر حالاتِ زندگی اور ان کے مجرّبات اس نمبر میں جمع کیے گئے ہیں۔ مجرّبات کی کل تعداد ۵۰۴ ہے۔ ایک نظر دیکھنے ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس مجموعے کے نسخے بیش قیمت اور مجرّب ہیں۔ ادارۂ

الطّبیب کو اس کام میں کافی کامیابی ہوئی ہے اور اس کے لیے رسالے کے اڈیٹر جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب خاص طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس اشاعت میں بعض مشہور طبّی شخصیتوں کی عکسی تصویریں بھی شامل ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ ہمیں اُمّید ہے کہ اطبّا اس مجموعے سے فائدہ اٹھائیں گے۔ خریداروں کو یہ اشاعت رسالے کی قیمت ہی میں دی جاتی ہے۔ الطّبیب کی سالانہ قیمت دو روپے ہے۔

سال نامہ لقمان

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۱۳۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:- مینجر صاحب رسالہ لقمان، نظام آباد، ضلع گوجرانوالا (پنجاب)

رسالہ لقمان کا سال نامہ "معمولاتِ مطب" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس رسالے کے مدیر جناب پیر عبدالرّحیم صاحب گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ یہ رسالہ تین سال سے امکان بھر طب کی خدمت کر رہا ہے اس کا یہ سال نامہ مجرّبات کے شائقین کے لیے اچھی چیز ہے۔ سال نامے میں پیر صاحب نے نہ صرف وہ نسخے درج کیے ہیں جو خاص ان کے مجرّب ہیں یا اُنہوں نے جمع کیے ہیں بلکہ بہت سے طبیبوں اور ڈاکٹروں کے معمولات و مجرّبات ان سے حاصل کر کے شامل کیے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس سال نامے میں کوئی فہرست اس قسم کی موجود نہیں جس سے مجرّبات نویسوں یا مجرّبات کی تعداد معلوم ہو سکے۔

ودائعِ راشد

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ: عصمت بک ڈپو، کوچہ چیلان، دہلی۔

اردو کے مشہور مصنّف اور طبقۂ نسواں کے ہمدرد، مصوّرِ غم مولانا راشد الخیری مرحوم کے آخر زمانے کے حالات "ودائعِ راشد" کے نام سے شائع کیے گئے ہیں۔ اس رسالے کے مصنّف مرحوم کے صاحب زادے جناب رازق الخیری ہیں۔ مولانا راشد الخیری کی زندگی بحیثیت ایک مصنّف کے ہی ہمارے لیے قیمتی نہ تھی بلکہ وہ اخلاق و کردار کا بھی ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کے آخر باب کی یہ تفصیلات مفید، دل چسپ اور سبق آموز ہیں۔ رازق صاحب نے اس رسالے کو ایسے انداز میں لکھا ہے کہ پڑھنے والا اس سے دل چسپی لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہمیں اُمّید ہے کہ دفتر عصمت مولانا مرحوم کی مکمل سوانح عمری بھی جلد شائع کرے گا۔ اس رسالے میں دو عکسی تصویریں بھی ہیں۔

عصمت کی کہانی

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۹۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔ پتہ: عصمت بک ڈپو، کوچہ چیلان، دہلی۔

یہ رسالہ بھی جناب رازق الخیری کی تالیف ہے۔ اس میں اُنہوں نے اردو کے مشہور زنانہ رسالہ "عصمت" کی زندگی کے اٹھائیس سالوں کی کہانی تحریر فرمائی ہے۔ اس رسالے کے مطالعے سے نہ صرف ہماری صحافت کی ابتدائی زندگی کا منظر آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ زندگی قائم رکھنے کے لیے ہماری زبان کے ایک اڈیٹر کو کن کن مصیبتوں اور مشکلوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مؤلّف نے یہ رسالہ عمدگی سے مرتّب کیا ہے ہمیں اُمید ہے کہ اس کا دل چسپی سے مطالعہ کیا جائے گا۔

ساقی کا سال نامہ

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۳۱۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ پتہ: مینجر صاحب رسالہ "ساقی" کٹرہ بڑیان، دہلی۔

مشہور ادبی رسالہ ساقی نے اپنی گیارھویں سال گرہ کے موقع پر حسبِ معمول یہ ضخیم سال نامہ شائع کیا ہے۔ اس کے سرگرم اڈیٹر مولوی شاہد احمد صاحب نے سال نامے کو کامیاب بنانے میں بڑی کوشش کی ہے۔ غالبًا اب یہ بات ساقی کے لئے مخصوص ہو کر رہ گئی ہے کہ اس کے مضمون نگاروں میں ہمیں اپنی زبان کے مشہور ادیبوں اور انشا پردازوں کا اہم اجتماع نظر آتا ہے۔ مولوی عنایت اللہ دہلوی، مولانا عبدالرّحمن، امین حزیں، خواجہ حسن نظامی، پروفیسر مرزا محمّد سعید، قاضی عبدالغفار، نور الحسن برلاس، ڈاکٹر عابد حسین، حجاب امتیاز علی اور عظیم بیگ چغتائی وغیرہم کے نام ساقی کے سال نامے کی کامیابی کا قطعی ثبوت ہیں۔ شکسپیر کا مشہور ڈراما رومیو جولیٹ کا مکمل ترجمہ اس اشاعت کے ۱۰۰ صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ترجمے کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے مشہور مترجم مولوی عنایت اللہ بی۔ اے، سابق ناظم دار الترجمہ، جامعہ عثمانیہ کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ "عربی شاعری"، "پیٹ کی پیت"، "موتی کے آدیزے"، "جاپانی میاں بیوی کے تعلقات"، "خواجہ حافظ اور شراب و شاہد"، "احکام نجوم کی حقیقت"، وغیرہ مضامین پڑھنے کے قابل ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ یہ سال نامہ بہترین افسانوں، عمدہ ڈراموں اور دل کش نظموں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے، کم ہے۔

ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے مستقل خریداروں کو یہ سال نامہ اور جولائی میں شائع ہونے والا ضخیم افسانہ نمبر اسی قیمت میں دیا جاتا ہے۔ جو شائقین صرف سال نامہ خریدنا چاہیں وہ اس کی قیمت ایک روپیہ چار آنے بھیج کر اوپر کے پتے سے منگا سکتے ہیں۔

علم نباتات

(تیسری قسط)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

پودوں کی تقسیم اور ان کے حصے

یکے برکف نہد لالہ کہ ترکیبِ قدح دارد   یکے برگل کند تحسین کزو بوے نگار آمد
یکے بیند چمن را بے تامّل مرحبا گوید   یکے بوید سمن را ماتِ صنع کردگار آمد
(قاآنی)

عالمِ نباتات کو ماہرینِ فن نے دو حصّوں میں تقسیم کیا ہے :

(۱) نبات ذوازہار (پھول دار پودے) (Phanerogams or Spermaphyta)

(۲) نبات عدیم الازہار (بے پھول کے پودے) (Cryptogams or Pteridophyta)

نباتِ ذوازہار نبات ذوازہار کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مستور التخم پودے (Angio Sperms) (۲) عریاں تخم پودے (Gymnosperms)

اوّل الذکر پودوں کے پھول بڑے بڑے اور تخم پھلوں کے اندر چھپے پائے جاتے ہیں۔ ان پودوں کے تخم میں اگر ایک پھاڑ ہو تو اُسے بزر واحد الفلقہ (Monocotyledous) کہتے ہیں اور اگر دو پھاڑیں موجود ہوں تو انہیں بزر ذو فلقتین (Dicotyledous) کے نام سے موسوم کرتے ہیں موخرالذکر (عریاں تخم) پودوں کے نہ تو پھول ہی بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان کے بیج پھلوں کے اندر پائے جاتے ہیں۔

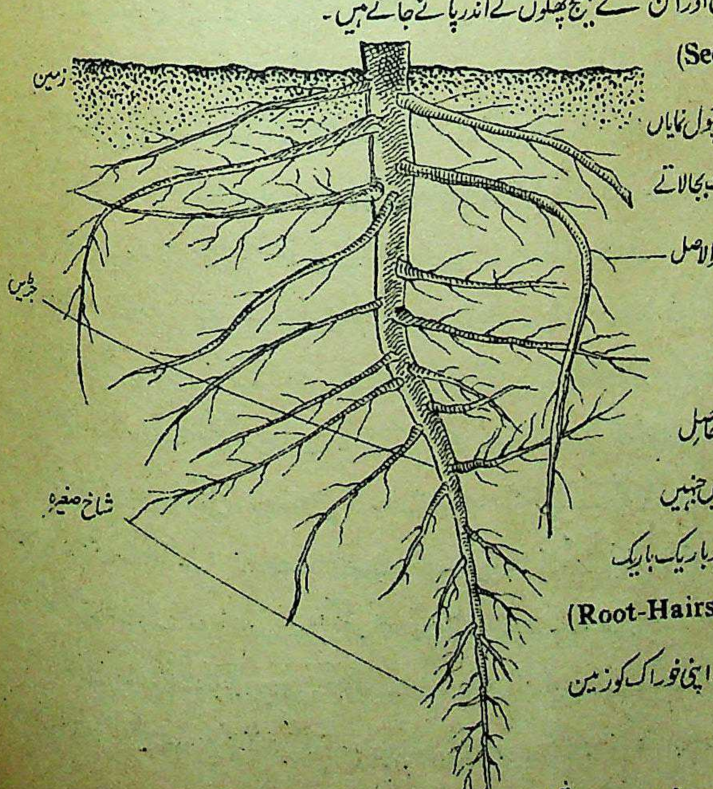

چنانچہ ذوازہار پودے اپنی نوع کو بذریعہ تخم (Seed) قایم رکھتے ہیں اور اِن پودوں میں جڑ، تنہ، شاخ، پتے اور پھول نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں جو پودے کے مختلف وظائفِ حیات بجالاتے ہیں۔ چنانچہ

جڑیں زمین کے نیچے رہتی اور بے رنگ رہتی ہیں۔ اِن پر کوئی پتہ یا کلی نہیں ہوا کرتی۔ جڑوں کے ذریعے سے پودا زمین میں قائم رہتا اور اپنی خوراک کو محلول ارضی مواد سے حاصل ہے۔ اصل یا موسلا جڑ سے بہت سی اور جڑیں بھی نکل سکتی ہیں جنہیں شاخ صغیرہ (Rootlets) کہتے ہیں ان کے سروں پر باریک باریک بال کی طرح کے ریشے پائے جاتے ہیں جنہیں شعرالاصل (Root-Hairs) کہتے ہیں انہیں بال جیسے ریشوں کے ذریعے سے پودے اپنی خوراک کو زمین سے حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ تنہ یا ساق تنہ پودے کا وہ چوبی حصہ ہے جو زمین سے باہر روشنی

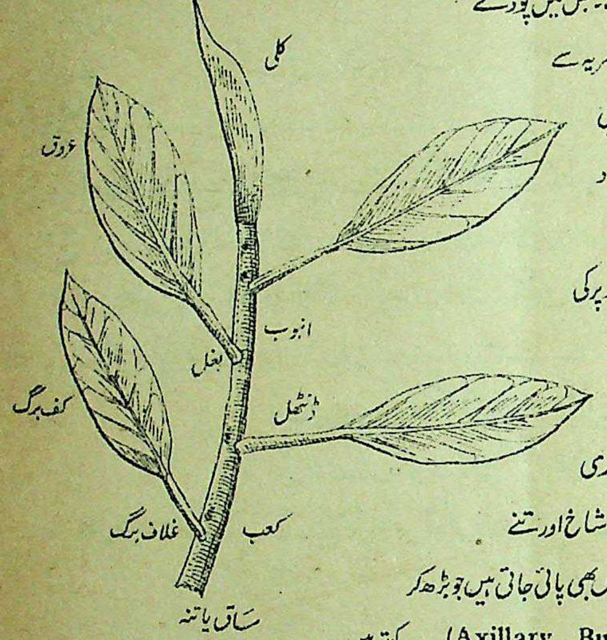

میں رہتا ہے۔ اس حصے کو پودوں کا باورچی خانہ یا معدہ سمجھنا چاہیئے۔ جس میں پودے کے لئے جذب کردہ ارضی مواد سورج کی روشنی اور پودے کے مادہ خضریہ سے پودے کی خوراک میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو اصطلاح میں تحویل کربون (Carbon) (Assimilation) یا ترکیب مواد ضوئی (Photo synthesis) کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ تنہ زمین سے آبی اجزاء اور غذائی مواد کو اوپر کی طرف لے جاتا اور اسے شاخوں اور پتوں تک پہنچاتا ہے۔ تنے پر پتے اُس کی گرہ پر پیدا ہوتے ہیں جسے اصطلاح میں کعب Node کہتے ہیں۔ اور ہر دو گرہوں کے درمیانی بے برگ حصے کو پوری یا انبوب (Internode) کہا جاتا ہے اور اس زاویے کو جو شاخ اور تنے کے ملنے سے بنتا ہے بغل (Axil) کہتے ہیں اس بغل میں کلیاں بھی پائی جاتی ہیں جو بڑھ کر شاخیں بن جاتی ہیں چنانچہ ایسی کلی کو ہم امدادی یا اضافی کلی (Axillary Bud) کہتے ہیں۔

۳۔ برگ یا پتّہ مختلف نباتات کے پتے اپنی شکل، ہئیت اور حجم میں بہت مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم ایک پتہ مندرجہ ذیل اجزا پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ ڈنٹھل یا پتے کی ڈنڈی (Leaf stalk) جسے ساق برگ (Petiole) بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ پتے کو دھوپ میں رکھتا ہے۔

۲۔ غلافِ برگ (Vagina) یہ وہ حصہ ہے جس کے ذریعے سے پتہ تنے کے ساتھ ملا رہتا ہے۔

۳۔ کفِ برگ (Leaf Blade) جسے نصل الورقہ (Lamina) بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز اور سطح چوڑی ہوتی ہے۔ اس حصے میں پتے کی رگیں (Veins) نمایاں طور پائی جاتی ہیں اور ان ہی عروق کے ذریعے سے پتہ اپنی خوراک کو جذب کرتا ہے۔

پتے کی دو سطحیں ہوتی ہیں اوپر کی سطح کو آفتاب چہر (Sun Facing) اور نچلی سطح کو زمین چہر (Ground Facing) کہتے ہیں۔

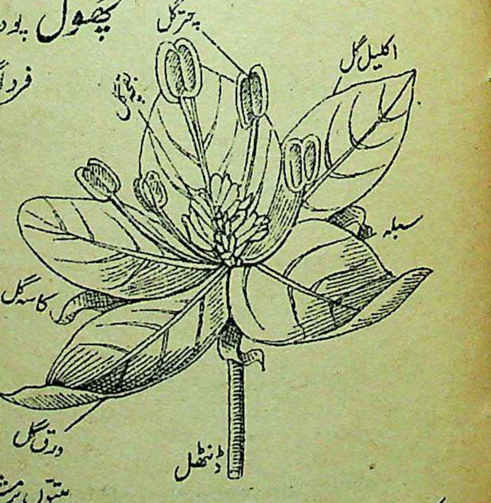

پھول پودے کی سب سے خوشنما ساخت ہے جو بقاءِ نوع کے لئے بیج اور تخم پیدا کرتی ہے۔ یہ کبھی تو فرداً فرداً شاخوں پر پائے جاتے ہیں اور کبھی گچھوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ پھولوں کے اس نظام کو اصطلاح میں نظامِ گل یا تزہیر (Inflorescence) کہتے ہیں۔

پھول کے مختلف حصے مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) ڈنٹھل (Stalk) وہ حصہ ہے جو شاخ سے ملا رہتا ہے۔

(۲) پھول کا شگفتہ حصہ جسے مسندِ گل یا سریرِ گل (Thalamus) کہتے ہیں۔

(۳) پھول کی پتیوں کی قطاریں جسے حلقہ گل یا (Whorl) کہتے ہیں ان پتیوں کی بیرونی قطار بر عوم یا کاسہ گل (Calyx) کہلاتی ہے جو سبز پتیوں پر مشتمل ہوتی ہے ان سبز پتیوں کو سبلہ (Sepal) بھی کہتے ہیں اور یہ ساخت پھول کی اندرونی ساخت کی حفاظت کرتی ہے۔ ان دروبی پتیوں کی قطار کو اکلیل گل (Corolla) کہتے ہیں۔ اس حصے میں پھول کی خوش نما رنگین پتیاں ہوتی ہیں۔ ان پتیوں کو پنکھڑی یا ورق گل (Petal) کہتے ہیں۔ اور ان ہی کے خوش نما رنگ و روپ کی وجہ سے پھول خوب صورت اور دلکش معلوم ہوتا ہے اور اپنی دل فریب خوب صورتی کی وجہ سے کیڑے مکوڑے اور تیتریوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے جو ان پھولوں کی تخم برداری (Pollination) کا کام کرتے ہیں۔

پھول کے اعضاء نریہ کو پیر گل (Stamen or Androecium) اور اعضاء مادینہ کو (Carpel or Gynæcium)

بقچہ گل کہتے ہیں۔

؎ درپہلوئے گل خار شگفتہ بچہ ماند
مانند رقیبے کہ ہم آغوشِ نگار ست

ثمر یا پھل ثمر پودے کی وہ ساخت ہے جس کے اندر پودے کا بیج مستور رہتا ہے اور پھل ہی وہ ذریعہ ہے جس کی وساطت سے پودے کے بیج دور دراز ملکوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ پھل پھولوں کے بارِدار مادینہ حصّوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

تخم یا بیج بیج پودے کی بقاء نوع کا کام دیتے ہیں۔ ان ہی میں پودے کا جنین محفوظ رہتا ہے۔

بیج اپنے جنین نبات (Embryo) کو غیر موافق حالات اور موسم میں حفاظت کرتا ہے چناں چہ جب جنینِ نبات حالاتِ گردوپیش کو موافق اور موسم کو سازگار پاتا ہے تو نشوونما پاکر پھوٹ پڑتا ہے اور اس طرح سے پودا پیدا ہو جاتا ہے ؎

خاک امین و ہرچہ دروے کاشتی
بے خیانت جنس آں برداشتی
ایں امانت زاں عنایت یافتہ
کافتابِ عدل بروے تافتہ
(مولانا روم)

غرض بیخ، تنہ اور برگ کو پودے کے نباتاتی حصص اور گل، ثمر اور تخم کو پودے کے تناسلی حصّے کہتے ہیں۔

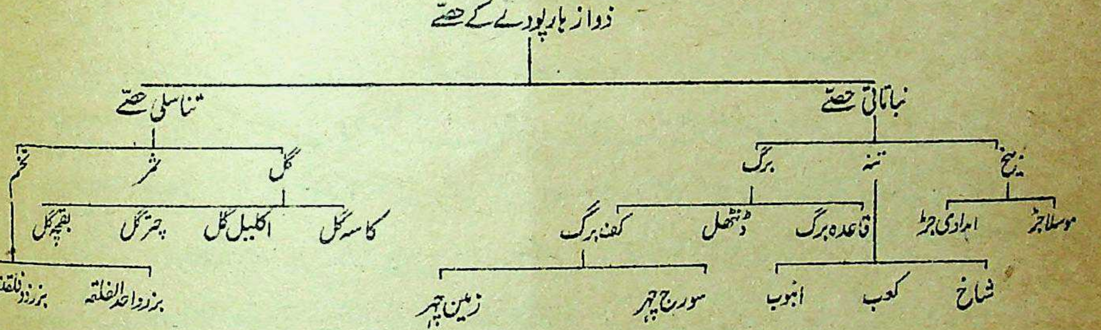

نبات عدیم الازہار کی تقسیم اور ان کے حصّے

نبات عدیم الازہار یا بے پھول کے پودے اپنی نوع کو بذریعہ تخمک یا بزر (Spore) قائم رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض پودوں کی جڑ، تنہ شاخ اور پتے نمایاں ہوتے ہیں اور بعض اقسام میں ہم ان اجزاء کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے ؎

نشوی واقف یک نکتہ ز اسرارِ وجود
تا نہ سرگشتہ شوی دائرہ امکاں را
(حافظ)

عدیم الازہار یا بے پھول کے پودے اپنی شکل اور بناوٹ کے لحاظ سے تین جماعتوں میں منقسم ہیں:۔

(۱) نبات البارض یا مضغوی پودے (Thallophyta)

(۲) نبات البحر (Bryophyta) یا نم گیاہ (Muscinæ)

(۳) نبات ہنس راجیہ یا سرخس (Pteridophyta)

نبات البارض نباتاتی خلیات کی ایک خیط (Filament) یا سطح (plate) ہے جو ایک مضغہ کی صورت میں پائی جاتی ہے اس کی پھر تین قسمیں ہیں:۔

(۱) ضریع (Algæ) (۲) فطریات (Fungi) (۳) فطر المتشققہ یا جراثیم (Bacteria —— Schizomycetes)

ان سفلی اور ادنےٰ درجے کے پودوں کا بہ نظر غائر ملاحظہ کرنے کے لئے خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے۔

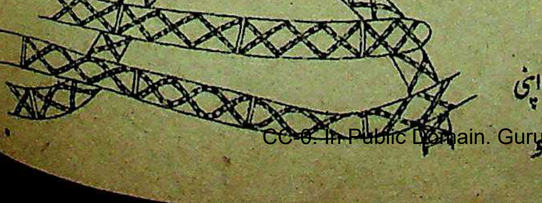

۱۔ نبات ضریع کا رنگ سبز، زرد یا سُرخ ہوتا ہے۔ اور یہ روئیدگی بدرو کی نالیوں، جوہڑ اور تالاب کے پانی پر کائی کی شکل میں ملتی ہے۔

۲۔ فطریات میں نباتاتی سبز رنگ مفقود ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نبات اپنی خوراک کے لئے دوسرے زندہ یا مردہ مواد کی محتاج ہوتی ہے۔ مثلاً پھپھوندی بو

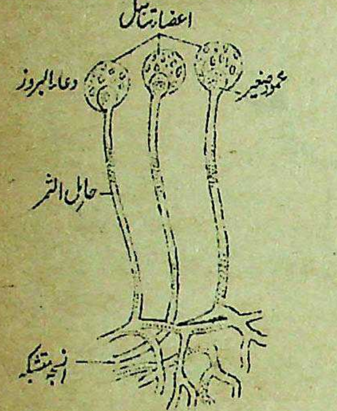
اعضاء تناسل
دعاء البروز
عمود صغیر
حامل الثمر
انسجہ متشبکہ

باسی روٹی یا گلے سڑے پھلوں پر لگ جاتی ہے اسی متعفن مواد سے اپنی غذا کو حاصل کرتی ہے۔

ان کی ساخت میں مندرجہ ذیل اجزاء پائے جاتے ہیں:۔

وعاء البروز (Gonidangium) اعضاء تناسل (Gonidia)

محمود صغیرہ (Columella) حامل الثمر (Gonidiophore) انسجہ متشبکہ (Mycelium)

اور بعض پودوں میں ذیل کے اجزاء پائے جاتے ہیں :۔

ظرف نر (Male Receptacle) اعضاء تذکیر Antherididphore

کاسہ زر (Gemma cup) جذر (Rhizoids)

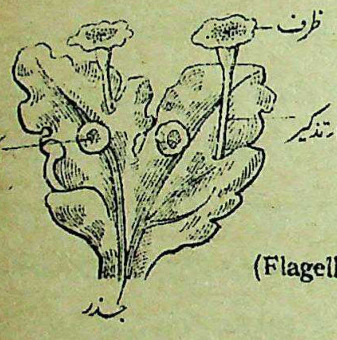
ظرف
اعضاء تذکیر
کاسہ جوہر
جذر

۳۔ الفطر المتشقق (جراثیم)۔ نہایت باریک خوردبینی روئیدگی ہے جو اکثر وبائی امراض کا باعث ہوتی ہے۔ ان میں نباتاتی مخصوص رنگ مفقود ہوتا ہے اور اپنی نوع و شکل کے لحاظ سے اس کی تین بڑی قسمیں ہیں۔

۱۔ کروی الشکل جراثیم (Cocci) ۲۔ اعضا نما جراثیم (Baccilli)

۳۔ حلزونی الشکل جراثیم (Spirilla)

ان میں سے بعض جراثیم پر رواں بھی ہوتا ہے جسے اصطلاح میں ذوائب (Flagella) کہتے ہیں۔

نبات البحر یا نم گیاہ یہ نباتاتی خلیات کا ایک جھنڈ سا ہوتا ہے جس کے ساتھ جڑیں بھی پائی جاتی ہیں جنہیں جذر (Rhizoids) کہتے ہیں۔

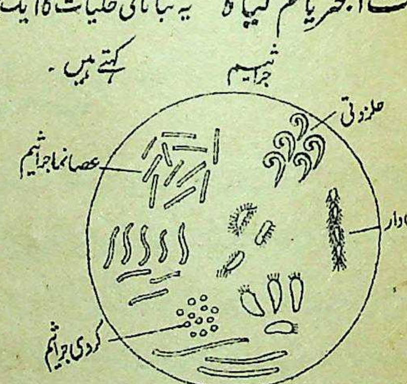
جراثیم
حلزونی
عصانما جراثیم
رواں دار
کروی جراثیم

ان میں سے بعض نبات میں تنہ اور پتے بھی ملتے ہیں اور بعض ایک ننھے سے درخت کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ایسی روئیدگی عموماً نم ناک اور نشیب دار جگہوں میں پائی جاتی ہے۔

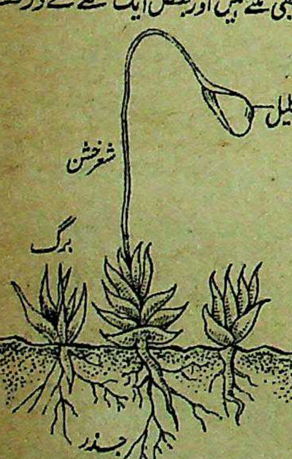
اکلیل
شعر خشن
برگ
جذر

نم گیاہ یا نبات البحر کی ساخت میں اکلیل (Capsule) شعر خشن (Seta) برگ (Leaf) جذر (Rhizoid) ملتے ہیں۔

نبات ہنسراجیہ۔ اس روئیدگی میں پھول اور تخم نہیں ہوتے۔ لیکن جڑ، تنہ، شاخیں اور پتے نمایاں طور پر ملتے ہیں اس کی کئی قسمیں پہاڑی علاقوں میں کثرت سے ملتی ہیں مثلاً پرسیاؤشاں۔ سرخس وغیرہ۔ ان پودوں کی ساخت میں ثمرۃ السرخس (Sorus) ورق سرخس (Pinnule) ورقۃ الصغیرہ (Frond) ملتے ہیں۔

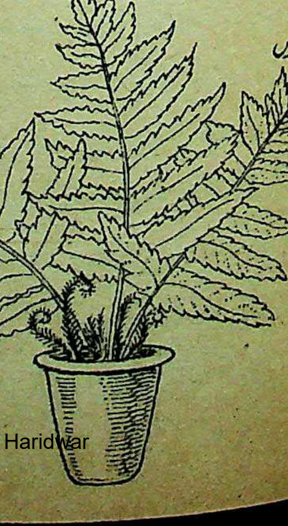

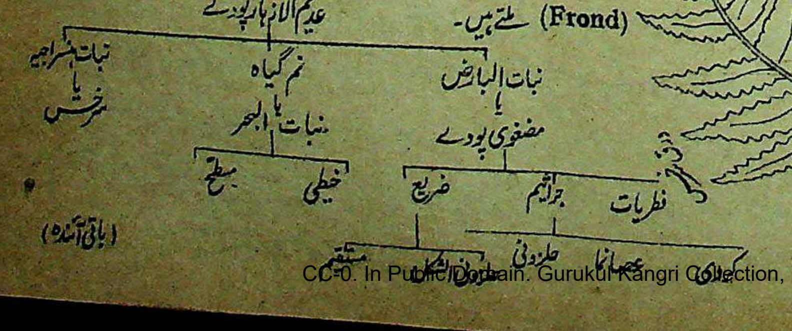
عدیم الازہار پودے
نبات ہنسراجیہ یا سرخس
نم گیاہ یا نبات البحر
نبات البارض یا مضغوی پودے
مسطح
خیطی
ضریع
جراثیم
فطریات
مستقیم
حلزونی
عصانما
کروی

(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدردِ صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لیے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب وغیر طبیب اور عوام وخواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں۔ جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لیے دوبارہ طبع کرا لیے جائیں۔ لیکن اس کے لیے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ پانچ پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرا لی گئی ہیں۔ جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید واعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید وقدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازیٔ عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات واطوار اور ان کے امراض وعلاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۹-۴۰ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبا ہی کے لیے ضروری ہیں۔ بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم وادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب وادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

الامراض والعلاج

مسّے

از ڈاکٹر ہنری ایچ ہیزن، ایم۔ ڈی

مسّوں کی شکایت بہت عام ہے۔ یہ عمر کے ہر حصّے میں مردوں کے جسم پر بھی نمودار ہوتے ہیں اور عورتوں کے جسم پر بھی۔ مسّا کبھی تنہا نکلتا ہے اور کبھی گچھے کی شکل میں۔ بعض مسّے چند مہینے میں مردہ ہو جاتے ہیں اور سالہا سال تک بھی دور نہیں ہوتے اور علاج کا بہت سختی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ کچھ مسّے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ناقابلِ علاج قرار دیا جا سکتا ہے۔

مسّوں کی چاہے کتنی ہی قسمیں کیوں نہ ہوں لیکن ان کی بعض خصوصیتیں مشترک ہوتی ہیں اوّل یہ کہ ان سب کی تخلیق ایک خاص قسم کے پیچیدہ مادہ "ویرس" (Virus) سے ہوتی ہے جس کا نظام اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ بڑی سے بڑی خوردبین کی مدد سے بھی نظر نہیں آ سکتا۔ دوسرے یہ کہ مسّے جسم کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے میں منتقل کیے جا سکتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ بڑی حد تک مسّے خودرو گھاس کی طرح بڑھتے ہیں۔ اور کسی ایک مسّے کو نکال کر اس کی پیدائش کا سلسلہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ تجربات سے ثابت ہے کہ اگر کسی مسّے کو جسم سے نکالنے کے بعد اسے نمک کے ہلکے محلول میں پیس کر خواہ جسم کے کسی حصّے پر ایک آدھ منٹ تک مل دیں یا بذریعہ انجکشن جسم میں داخل کر دیں تو چند روز بعد اس مقام پر جہاں خارج کیا ہوا مسّا ملا گیا تھا یا بذریعہ انجکشن داخل کیا گیا تھا، دوسرا مسّا نمودار ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تجربے کے ماتحت یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ استرے کے استعمال سے یا جسم کو تولیے سے خوب رگڑنے سے مسّوں کی پیدائش بڑھتی ہے۔

میں بہ نظر سہولت مسّوں کی بہت سی قسموں کو دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ (۱) وہ مسّے جو بچّوں کے نکلتے ہیں۔ (۲) وہ جو زمانۂ بلوغ کے بعد سے عہدِ کہولت تک نکلتے رہتے ہیں۔ بچّوں کے مسّے اکثر ہاتھ کی پشت اور پہنچوں پر زیادہ اور چہرے پر بہت کم نکلتے ہیں یہ بالکل چپٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کی شکل گول یا کسی قدر زاویہ نما ہوتی ہے۔ ان کا رنگ جلد کے رنگ سے علیٰحدہ نہیں ہوتا اور سطح چکنی ہوتی ہے۔ بچّوں کے مسّے عموماً گچھوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ سکتی ہے۔ اندرونی علاج سے اکثر آسانی سے دور ہو جاتے ہیں اور برقی سوئی کا استعمال بھی مفید ہے۔ تیزاب سے بھی مسّوں کو داغا جاتا ہے۔ گرچوں کہ یہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا قطر عام طور پر $\frac{۱}{۱۶}$ انچ سے زیادہ نہیں ہوتا، اس لیے انہیں تیزاب سے داغنے میں تن درست کھال کے جل جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بعض ماہر طب عکس ریز اور ریڈیم کے ذریعے سے بھی مسّوں کا علاج کرتے ہیں لیکن میں اس طریقۂ علاج کے حق میں نہیں ہوں۔ کیوں کہ اس سے جلد کو لازمی طور پر نقصان پہنچتا ہے۔ میرے خیال میں بجلی کی سوئیوں کا علاج قابلِ ترجیح ہے لیکن اس میں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے ورنہ جلد پر بہت ہلکے ہلکے داغ پڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

جو مسّے بلوغ کے زمانے کے بعد نکلنے شروع ہوتے ہیں، ان کی مختلف قسمیں قرار دی جا سکتی ہیں مثلاً (۱) شیخوخی (سینائل : (Senile) ۔ (۲) دسمی (سیبارہیک : (Seborrheic) ۔ (۳) جھالردار (ڈیجیٹیٹ : (Digitate) ۔ (۴) خیطی و تاگے جیسی ساخت کے (فلفورم : (Filform)

شیخوخی مسّا شیخوخی مسّا عموماً چالیس سال کی عمر کے بعد ایسے لوگوں کے جسم، گردن، چہرے اور کبھی کبھی بازو اور ہاتھ کی پیٹ پر نکلتا ہے، جن کی جلد روغنی قسم کی ہو۔ یہ ابتدا میں چپٹا، گول اور کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ دیکھنے سے اس میں ہلکی سی چمک بھی پائی جاتی ہے۔ بڑھ جانے پر اس کی سطح سخت ہو جاتی ہے اور اس میں سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ یہ داغ جسم کے رنگ یا مسّے کی پیدائش سے نہیں بلکہ بیرونی گرد و غبار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر ابتدا ہی میں اس کو دور نہ کر دیا جائے تو یہ بڑھ کر $\frac{۱}{۲}$ انچ تک لمبا ہو جاتا ہے اور اب اس کی شکل گول نہیں رہتی۔ بلکہ بیضوی ہو جاتی ہے۔ بڑے مسّے کا رنگ عموماً زرد ہوتا ہے۔ اگر اس کی نشو و نما کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے تو [illegible] رنگ اختیار کر کے $\frac{۳}{۴}$ انچ تک لمبا ہو جاتا ہے۔ سطح بہت سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اور

چوں کہ اس قسم کے مسّے جسم اور گردن وغیرہ پر سینکڑوں تک کی تعداد میں پیدا ہو سکتے ہیں، اس لیے ان کی بڑھوتری بدنمائی کا سبب بن جاتی ہے۔

بعض ماہرین طب کے خیال میں مسّوں کی کثرت سرطان کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ لیکن میں اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ جہاں تک میرے تجربات کا تعلق ہے، مسّوں کی پیدائش یا افزائش سے انسان کی صحت پر ذرا بھی خراب اثر نہیں پڑتا اور ان کے نتیجے صرف ظاہری بدنمائی تک محدود رہتے ہیں۔

جب مسّوں کی تعداد بڑھ جائے تو علاج میں ضرور دشواری ہوتی ہے۔ دو چار مسّوں کے لیے تیز پیلنگ لوشن کا استعمال اکثر مفید ہوتا ہے۔ زیادہ تعداد کی صورت میں عکس ریز اور ریڈیم سے مدد لی جا سکتی ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ بیک وقت ایک مربع انچ رقبے سے زیادہ حصّہ جلد کا علاج نہ کیا جائے۔ اس طرح ظاہر ہے کہ عکس ریز اور ریڈیم کے ذریعۂ علاج میں کافی مدّت درکار ہوتی ہے۔ بڑے مسّوں کو تیزاب سے بھی کامیابی کے ساتھ داغا جا سکتا ہے۔ لیکن ذاتی طور پر جوان آدمیوں کے مسّوں کے لیے بجلی کی سوئی کے طریقۂ علاج کو قابلِ ترجیح سمجھتا ہوں۔ اس طریقۂ علاج میں کسی قدر تکلیف ضرور ہوتی ہے، مگر تمام دوسرے علاجوں کے مقابلے میں زیادہ محفوظ اور مؤثّر ہے۔

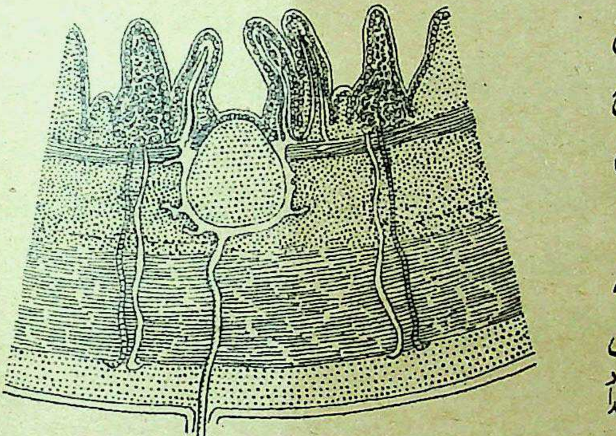

مسّے اور مسّے کے نیچے کی جلد کا خوردبینی معائنہ

خیطی مسّا

خیطی یا تاگے جیسی ساخت (فلی فورم) کے مسّے زیادہ تر عورتوں کی گردنوں پر نکلتے ہیں۔ یہ شاید ہی کبھی ایک دو نکلتے ہیں۔ ورنہ عموماً ان کی تعداد درجنوں سے سینکڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ بہت پتلے پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ ابتدا میں جلد پر بہت ہلکا سا ملائم اُبھار نظر آتا ہے اور ان کا رنگ جلد کے رنگ جیسا ہوتا ہے۔ بڑھنے پر ان کی سطح سخت اور رنگ سیاہ ہوتا ہے لیکن ان کی پتلی جڑ بدستور نرم رہتی ہے اور انہیں تیز قینچی کی مدد سے بغیر کسی خاص تکلیف کے کاٹا جا سکتا ہے۔ کاٹ دینے سے ان کی پیدائش نہیں رکتی چند روز کے بعد کٹا ہوا مسّا پھر بڑھ کر لمبا ہو جاتا ہے۔

جس مسّے کو ماہرین طب "جھالردار" کہتے ہیں وہ عموماً چندیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کی تعداد جلد بڑھتی ہے۔ یہ مسّا تمام دوسری قسموں کے مسّوں سے زیادہ لمبا ہوتا ہے اور اگرچہ نرم بہت ہوتا ہے۔ مگر اُسے آسانی سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ بالوں میں زیادہ زور سے کنگھی کرنے یا سخت برش پھیرنے سے مسّا چھل جاتا ہے اور اس میں سے جو خون نکل کر آس پاس کی جلد میں لگتا ہے۔ اس سے وہاں نئے مسّے پیدا ہو جاتے ہیں۔

سر کے مسّوں کے علاج میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ بالوں کی صفائی کے لیے کنگھی یا برش کا استعمال ضروری ہے اور ان چیزوں کے استعمال سے مسّوں کو اپنی افزائش میں مدد ملتی ہے۔ عکس ریز یا ریڈیم کے ذریعے سے اگر علاج کیا جائے تو سر مستقل طور پر گنجا ہو جاتا ہے۔ تیزاب سے داغنا بالوں کی وجہ سے دشوار بھی ہے اور بالوں کے لیے مضر بھی۔ یہاں بھی اگر کوئی علاج کام دے سکتا ہے تو وہ بجلی کی سوئیوں کا تکلیف دہ طریقۂ علاج ہے۔

رخساروں کے مسّے خاص کر ڈاڑھی منڈانے والوں کے لیے مستقل عذاب بن جاتے ہیں۔ کیوں کہ استرے سے یہ بار بار کٹتے ہیں۔ اور جس قدر کٹتے ہیں اُسی قدر ان کی تعداد بڑھتی ہے

میرے تجربے میں سب سے زیادہ سخت اور علاج کو مشکل سے قبول کرنے والے وہ مسّے ہوتے ہیں جو انگلیوں پر ناخنوں کے کنارے پر نکلتے ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ان کا حملہ مردوں کی انگلیوں پر بہت کم اور عورتوں کی انگلیوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ ماہرین طب اس امتیازِ جنسیّت کی کوئی خاص وجہ اب تک دریافت نہیں کر سکے ہیں۔ ابتدا میں ناخن کے کنارے پر ایک چھوٹا مسّا نکلتا ہے اور چند روز کے اندر ان کی تعداد بڑھ کر پورے ناخن کو گھیر لیتی ہے۔ اور انگلی بہت بدنما ہو جاتی ہے کیونکہ یہ مسے لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا علاج غالباً تمام اقسام کے مسّوں سے زیادہ دشوار ہے۔ عکس ریز کے بعض پُرجوش حامیوں نے مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ اکثر حالات میں ان کا طریقۂ علاج انگلیوں کے مسّوں کے لیے ناکام ثابت ہوتا ہے۔ بجلی کی سوئیوں

سے بھی، جب تک وہ گوشت کے اندر بہت دور تک پیوست نہ کی جائیں فائدہ نہیں ہوتا۔ اب تک ایک ہی علاج میرے تجربے میں کافی حد تک کام یاب ثابت ہو سکا ہے اور وہ یہ کہ ارنڈی کے تیل (موجودہ زمانے کے خوش ذائقہ اور بغیر بو والے کیسٹر آئل نہیں بلکہ پرانے طرز کا خالص تیل) میں تر کر کے انگلی میں لپیٹ لیا جائے۔ چند روز تک روئی لپیٹے رہنے سے مسّوں کا زور کم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بجلی کی سوئیوں سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

حُلمی مسّا مسّے پیر کے تلوے سے لے کر جسم کے ہر حصّے میں نکل سکتے ہیں۔ میں نے لوگوں کے ہونٹوں پر بھی مسّے دیکھے ہیں اور ناکوں پر بھی۔ پیر کے تلوے میں جو مسّے نکلتے ہیں انہیں طبی اصطلاح میں حلمی مسّا (پیپلّو میٹا وارٹ؛ (Papillomata warts) کہتے ہیں۔ کبھی یہ تلوے میں نکلتے ہیں اور کبھی انگوٹھے کی نچلی سطح میں۔ ان کی تعداد ایک دو تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ وہ درجنوں تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ خاص کر یہ مسّے جب تلوے میں نکلیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور چوں کہ چلنے میں تکلیف سے بچنے کے لیئے انسان کو تلوے کے بجائے پنجے کے دوسرے حصّوں پر زور دینا پڑتا ہے اس لیئے اکثر پیر میں مستقل طور پر نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ مسّے ابتدا میں تو باہر کی طرف نکلتے ہیں لیکن بعد میں دباؤ پڑنے سے ان کی نشو و نما کا رخ اندر کی جانب ہو جاتا ہے۔

میں حلمی مسّوں کو متعدّی (چھوت دار) نوعیت کا سمجھتا ہوں۔ کیوں کہ گھر میں اگر کسی ایک شخص کے تلوے میں مسّے نکل آئیں تو خاندان کے دوسرے لوگوں پر بھی عموماً اس کا حملہ ہوتا ہے۔ ایک بورڈنگ ہاؤس کے طلبا کا بڑا حصّہ تلوے کے مسّوں میں مبتلا ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں اس چھوت کی وجہ ایک دوسرے کے موزوں کا استعمال یا ایک شخص کے غسل کے بعد غسل خانے کو خوب اچھی طرح صاف کیے بغیر دوسرے شخص کا غسل کرنا ہے۔ ان مسّوں کے چھِل جانے سے جو خون موزے یا غسل خانے کے فرش پر لگتا ہے وہ دوسرے اشخاص کے پیروں میں مسّے پیدا کر دینے کے لیئے کافی ہے۔ میں نے حلمی مسّوں سے زیادہ چھوت کسی دوسرے مسے میں نہیں پائی۔

یہ مسّے بھی چوں کہ ابتدا میں خیطی مسوں کی طرح نرم ہوتے ہیں۔ اس لیئے انہیں قینچی یا تیز چاقو سے کاٹا جا سکتا ہے مگر کاٹنے سے ان کی پیدائش رُکتی نہیں۔ تیزاب کے علاج سے چلنے پھرنے میں کئی دن تک تکلیف رہتی ہے اور اگر بے احتیاطی سے اچھی کھال کا کوئی حصہ جل جائے تو یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس قسم کے مسّوں کو دور کرنے کے لیے میں بجلی کی سوئیوں کی بھی سفارش نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اس طریقۂ علاج سے بھی انسان کئی دن تک چلنے پھرنے سے معذور رہ سکتا ہے۔ اگر مسّے ایک سال سے زیادہ پرانے نہ ہوئے ہوں تو بیشتر حالات میں عکس ریز کے ذریعے سے ان کا علاج بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور عموماً علاج کے پانچویں دن ان کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ میرے تجربے میں عکس ریز کے ذریعے سے علاج سب سے زیادہ تلوے کے مسّوں ہی میں کام یاب ثابت ہوتا ہے لیکن اگر مسّوں کو ایک سال سے زیادہ مدّت گزر جائے تو عکس ریز بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ پھر انہیں اگر کوئی چیز دور کر سکتی ہے تو وہ ریڈیم کی "گاما" (Gamma) شعاعیں ہیں۔ اس سلسلے میں میرا اس تجربے کا اظہار بھی ضروری ہے کہ تلوے کے جو مسّے دو تین سال کے ہو گئے تھے وہ ریڈیم کی مدد سے بھی دور نہ ہو سکے۔ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جس کی زندگی میں کسی حصۂ جسم پر کبھی کوئی مسّا ظاہر نہ ہوا ہو۔ جاہل طبقے میں ایک روایت مشہور ہے کہ مینڈک پکڑنے سے مسّے نمودار ہوتے ہیں۔ مجھے ہندوستان کا حال تو معلوم نہیں لیکن یورپ کے بعض ملکوں میں بوڑھی عورتیں مسّوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے مقناطیس (Loadstone) اور خرگوش کی ٹانگ اپنے پاس رکھتی ہیں۔ اور چاند کی آخری تاریخوں میں جب چاند کی روشنی نہ ہو وہ کسی قبرستان کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہیں اور جس وقت کوئی سیاہ رنگ کی بلی نظر آئے وہ خرگوش کی ٹانگ اور مقناطیس سے مسّے کو رگڑنا شروع کر دیتی ہیں اور بعض مخصوص دعائیں بھی پڑھتی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ان چیزوں کو اپنے بائیں شانے کے اوپر سے پشت کی جانب قبرستان کے اندر پھینک دیتی ہیں اور فوراً اپنے گھر واپس آ جاتی ہیں راہ میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ کسی شخص سے بات نہ کی جائے۔ بوڑھی عورتوں کے عقیدے میں اس طریقۂ علاج سے مسّے بہت جلد غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مسّے دور نہ ہوں تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ "عمل" میں کوئی خرابی ہو گئی۔

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں۔

آتشک

بہ سلسلۂ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

از جناب حکیم عبدالحیٔ صاحب، بجے راج پوری

آتشک کے اسباب آتشک کا حقیقی سبب آتشک کے جراثیم ہیں جو جسم انسانی میں جذب ہو کر آتشک کی تکلیف دہ کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ ان جراثیم کے جسم میں سرایت کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ چنانچہ:-

(۱) اکثر فاحشہ عورتوں کے ساتھ مجامعت کرنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ عضوِ مخصوص میں خراش کبھی پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے، اور کبھی جماع کے وقت رگڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی اندام نہانی کی تیز رطوبت رگڑ کی مددگار ہو کر خراش کا باعث ہوتی ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ جسم میں اِن جراثیم کے داخل ہونے کے لیے خراش کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ غیر محسوس ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ نہ عضوِ مخصوص میں پہلے سے کسی قسم کی بہ ظاہر خراش تھی اور نہ مجامعت سے پہلے یا بعد میں خراش کا احساس ہوا، لیکن پھر بھی مدّت حضانت کے بعد آتشک کی علامتیں نمایاں ہونے لگیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجامعت کے بعد غلاظت، گندگی اور عدم صفائی کی بنا پر بے معلوم خراش پیدا ہو کر آتشک کے جراثیم کو جسم میں سرایت کرنے کا موقع مل گیا۔

(۲) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص آتشک والی عورت سے مباشرت کرتا ہے، لیکن کسی قسم کی خراش نہ ہونے کی وجہ سے یا عدم صلاحیت کی بنا پر وہ شخص محفوظ رہتا ہے، لیکن یہی شخص جب کسی تن درست عورت سے جماع کرتا ہے تو اپنے جراثیم آلود عضو کے ذریعے سے اس کو اس مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس کبھی آتشک کا مریض صحیح و تن درست عورت سے صحبت کرتا ہے تو وہ اس مرض کا شکار نہیں بنتی۔ بلکہ پھر جب اس سے کوئی دوسرا صحیح و تن درست شخص مجامعت کرتا ہے تو وہ مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۳) کبھی مریضِ آتشک کے ساتھ میل جول رکھنے، اس کے کپڑے پہننے، اس کے ہمراہ کھانا کھانے، اس کے گلاس میں پانی پینے، اس کے ساتھ حقہ پینے، اس کے مستعملہ استرا استعمال کرنے اور مبتلائے آتشک کا بوسہ لینے سے غیر محسوس طور پر خراش پیدا ہو کر یہ مرض ہو جاتا ہے۔

(۴) ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جرّاح، دایہ اور حجّام بھی اس مرض کے منتقل کرنے کا باعث بنے ہیں، اور کبھی وہ خود ذرا سی خراش ہونے سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک جرّاح نے کسی مریضِ آتشک کے زخموں کو دھویا۔ بے احتیاطی کی وجہ سے اس کے ہاتھوں یا اوزاروں میں جراثیم لگے رہ گئے۔ پھر جب اس نے دوسرے صحیح مریض کے زخم دھوئے تو اسے بھی آتشک میں مبتلا کر دیا۔ ایک مرتبہ ایک دایہ نے آتشک والی ایک مریضہ کو جنایا، اس کے بعد اسے کسی تن درست عورت کو جنانے کا اتفاق ہوا تو بے احتیاطی و گندگی کی وجہ سے تن درست عورت کے اندامِ نہانی میں بھی اس کا اثر پہنچ گیا۔

(۵) ایسے واقعات بھی دیکھے گئے ہیں کہ موروثی آتشک والے بچّے کو جب دایہ نے دودھ پلایا تو وہ بھی اس میں مبتلا ہو گئی لیکن آتشک والی دایہ سے بغیر کسی خراش کے بچہ آتشک میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ دودھ، پیشاب اور آنسو کو ان جراثیم کے اثر سے پاک بتایا جاتا ہے۔ بعض آتشکی بچے کے ٹیکہ لگانے کے بعد جب اس سوئی سے بغیر صاف کیے دوسرے تن درست بچے کے ٹیکا لگایا گیا تو وہ بھی مبتلائے مرض ہو گیا۔

بہر حال مریضِ آتشک کے ابتدائی زخم کی سمّیت زیادہ شدید ہوتی ہے اور اس میں دوسروں کو مبتلائے مرض کر دینے کی قوت پائی جاتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے تن درست جلد اور صحیح غشاء مخاطی کے اندر اس سمیت کا اثر اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کسی قسم کی خراش وہاں نہ ہو۔ اسی طرح جب یہ مرض کسی قوم یا خاندان میں اوّل اوّل ظاہر ہوتا ہے تو اس کی سمّیت نہایت تیز اور شدید ہوتی ہے، شراب نوشی کی کثرت، حفظانِ صحت کی طرف سے بے خیالی اور غلاظت و کثافت وغیرہ اسباب اس مرض کی زیادتی میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس

کے علاوہ مریض کی ذاتی استعداد کے مطابق مرض ہلکا یا تیز ہوتا ہے۔

اکتسابی آتشک کی علامتیں شروع شروع میں جب اس مرض کی جانب اطبا کی توجہ ہوئی تو دوسرے مرضوں کی طرح آتشک کی ماہیت، اسباب و علامات اور علاج و تدابیر کی بابت سخت الجھاؤ تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ جب ان کو اس مرض کے مختلف مدارج کے تغیّرات کا علم ہوا تو اُسے ان تین درجوں میں تقسیم کیا:

پہلا درجہ ——————— دوسرا درجہ ——————— تیسرا درجہ

پہلا درجہ: اس درجے کی ممتاز خاصیتیں صرف دو ہیں۔ زخم اور غدد جاذبہ کا اُبھار۔

(۱) **زخم:** مجامعتِ خبیثہ کی وجہ سے جو آتشک ہوتی ہے اس میں مردوں کے اندر عضو مخصوص کے قلفے کی جڑ میں حشفے کے ابھرے ہوئے کنارے پر یا حشفے کے نیچے لگی ہوئی جھلّی میں زخم یا دانہ ہوتا ہے۔ مستورات میں یہ دانہ زیادہ تر شرم گاہ کے بڑے لب کے اندرونی پہلو پر یا چھوٹے لب پر ہوتا ہے اور اغلام کے سلسلے میں مفعول لڑکوں کی مقعد کے کنارے پر ہوتا ہے جو دوسرے درجے میں پہنچ کر گوبھی کے پھول کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ دانہ یا بثرہ رفتہ رفتہ بڑھ کر پھٹ جاتا ہے اور ایک زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ان زخموں میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ ان میں پیپ پڑتی ہے البتہ اگر ابتدائی زخموں میں قرحہ رخوہ یا کریاتِ صدیدیہ کا تعدیہ ہو جائے تو زخم پیپ دار ہو سکتا ہے۔ ورنہ زخم بٹن کی طرح سخت محسوس ہوتا ہے۔

غُدد جاذبہ کا ورم: زخم کے ارد گرد تمام غدد جاذبہ سمیّت کے جذب ہونے کی وجہ سے پھول جاتے ہیں۔ بندوق کے چھرّوں کی طرح الگ الگ اور جلد کے نیچے ہلانے سے بخوبی ہلتے ہیں۔ ان میں نہ درد ہوتا ہے اور نہ وہ پیپ دار ہوتے ہیں۔ بہت کم حالات میں قرحہ اور غددِ جاذبہ کے درمیان والی عروقِ جاذبہ مزمن التہاب کی وجہ سے جلد کے نیچے رسّی کی طرح سخت محسوس ہوتی ہیں۔ چنانچہ پشت قضیب کی عروق جاذبہ کے اندر یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے تو انسداد کی وجہ سے قلفے اور حشفے کے اوپر ورم ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر قرحۂ آتشکیہ کے اندر صدیدی جراثیم کا تعدیہ ہو جائے تو عروق جاذبہ بھی پیپ دار ہو سکتی ہے۔

انتباہ: ابتدائی بثرہ آتشکیہ اگرچہ اپنی سختی اور رطوبتوں کے اجتماع کی وجہ سے ممتاز ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ اس کی یہی صورت نہیں رہتی بلکہ ذیل کی صورتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں:

(۱) **حلیمہ متقشرہ:** یہ مٹیالے رنگ کا ابھار قدرے خراش دار دانے کی شکل کا ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ بڑھ کر سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر عروق کی کمی کی وجہ سے ذرا سی خراش یا رطوبتوں کے اجتماع سے زخم بن جاتا ہے۔ جس کے اوپر کھرنڈ جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ زخم میں تکلیف نہیں ہوتی کبھی عضو مخصوص کا مقام ماؤف سُرخ اور موٹا ہو جاتا ہے اور ظاہر میں یہ بھی خیال نہیں ہوتا کہ یہ آتشک کی سمیّت کی وجہ سے ہوگا۔

(۲) **قرحہ صُلبہ:** عام طور پر طبیبوں کو اسی قسم سے سابقہ پڑتا ہے۔ جب بثرہ آتشکیہ زخم کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو کبھی اس میں اندمال ہو کر وہ مقامی ابھار کے مانند نہایت سخت ہوتا ہے جو جلد کے طبقۂ ادمہ کے ساتھ خوب چپکا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ زخم نہ بھرے اور کلاہِ حشفہ یا جسم قضیب پر ہو تو ان مقامات پر نسیج واصل کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے قرحے کی جڑ کی سختی زیادہ پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور اگر یہ قرحہ صلبہ قلفے کی جڑ میں ہو تو یہ سختی ایک طوق نما شکل اختیار کرے گی اور اگر یہ قرحہ قلفے کے دہانے پر ہو تو سختی پھیلی ہوئی ہوگی اور قلفے میں تنگی ہو جانے کی وجہ سے چمڑا اوپر نہ چڑھ سکے گا۔ اس صورت میں مواد کے بند ہو جانے کی وجہ سے قلفے اور حشفے کا آخری حصہ سُرخ ہو کر پھول جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر قلفے کو جلد کاٹ نہ دیا جائے تو اس میں سوراخ ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات قلفہ اور حشفہ دونوں گل جاتے ہیں۔ اور پھر قضیب گلنا شروع ہوتا ہے۔ قرحے کی یہ صفت اگرچہ آج کل امراض تناسلیہ خصوصاً آتشک کے علاوہ دیگر حالات میں کم یاب ہے اور یہ بات عموماً ان لوگوں میں ہوتی ہے جن کی صحت خراب، قوتِ مدافعت کم زور اور جن کو صفائی کا قطعاً خیال نہیں رہتا۔

فائدہ: مریض آتشک اپنے ہی مواد سے دوسرے عضو کو متاثر نہیں کرتا یعنے اس میں ایک سے زیادہ زخم ہائے آتشک عام طور پر نہیں پائے جاتے لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں کئی مقامات پر تعدیہ حاصل کرے یا ایک ہی مریض کو تھوڑے وقفے کے ساتھ مختلف اوقات میں یکے بعد دیگرے چھوت ہو جائے تو البتہ اس میں ایک سے قروح پیدا ہو سکتے ہیں

(۳) **قرحۃُ الاحلیل** : مجامعتِ خبیثہ کے سلسلے میں جب خراش کی وجہ سے پیشاب کی نالی کے لبوں کے اندرونی پہلو ماؤف ہوتے ہیں تو حشفے کو دبا کر ٹٹولنے سے گٹھلی کے مانند سخت دانہ سا محسوس ہوتا ہے اور اس کے اندر سے پتلی خون ملی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ جب یہ زخم خود مجرئ بول کے دہانے میں ہوتا ہے تو قرحے کی سختی کے پھیلاؤ کی وجہ سے دہانہ بند اور کبھی تنگ ہو جاتا ہے اور پھر پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رک رک کر آتا ہے۔

(۴) **قرحہ غیر تناسلی** :۔ مجامعتِ خبیثہ کے علاوہ جب دوسرے اسباب سے بدن کے دوسرے مقامات میں تعدیہ ہو جائے تو لب، پستان اور انگلیوں کے آخری پوروں میں سختی کم مگر ورم ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ خون کی رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں۔ اگر بثرہ پیپ دار ہو جائے تو اس میں مواد بھی نسبتاً زیادہ نکلتا ہے اور وہ خشک ہو کر سطح جلد پر کھرنڈ جما دیتا ہے۔ اردگرد کے غدد جاذبہ بہت بڑھ جاتے ہیں۔ لبوں کے آتشکی زخم آتشک کے مریض بچوں یا عورتوں کا بوسہ لینے سے ہوتے ہیں۔ پستان کی بھٹنیوں کے زخم آتشکی بچے کی والدہ یا اس کی دودھ پلانے والی میں پائے جاتے ہیں اور انگلیوں کے آتشکی زخم جرّاحوں، تیمارداروں اور دائیوں میں دیکھے جاتے ہیں۔

دوسرا درجہ مجامعتِ خبیثہ یا چھوت کے بعد تقریباً تین مہینے سے لے کر ڈیڑھ سال کا زمانہ درجہ دوم کے ماتحت شمار کیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں جب اس مرض کی ابتدا ہوتی ہے تو مریض کسل و اضمحلال محسوس کرتا ہے۔ بدن کم زور ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ درد سر رہتا ہے۔ عضلوں اور جوڑوں میں میٹھا میٹھا درد رہتا ہے۔ بخار کم و بیش ہر وقت رہتا ہے۔ لیکن کبھی باری سے آنے لگتا ہے جسکی وجہ سے تپ موسمی کا شبہ ہوتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ خون کی بدن میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ بعض وقت شدید فقر الدم (خون کی کمی) ہو جاتا ہے۔ الغرض ثانوی آتشک کے سلسلے اصولی حیثیت سے دو قسم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں؛

(ا) جلد ظاہر ہونے والی علامتیں (ب) دیر میں ظاہر ہونے والی علامتیں۔ جلد ظاہر ہونے والی علامتیں مندرجہ ذیل ہوتی ہیں؛

(۱) **تمام بدن کے غدد جاذبہ کا ورم** : پہلے درجے میں صرف وہ غدد جاذبہ پھولتے ہیں جو زخم یا بثرہ آتشکی کے آس پاس ہوتی ہیں۔ لیکن دوسرے درجے میں چونکہ سمیّت تمام جسم میں سرایت کر جاتی ہے اس لیے ردّ عمل کے طور پر سارے غدد لمفاویہ مظاہرہ کرتے ہیں خصوصاً کنج ران کے غدد، کہنی اور بغل کے غدد، گردن اور اس کے آس پاس کے غدد ضرور متورّم ہو جاتے ہیں۔ اگر ان غدد کے متورّم ہونے کا کوئی ظاہری سبب نہ معلوم ہو تو سو فی صدی آتشک کی طرف ذہن منتقل ہونا چاہیئے اور ان میں غدد کے ورم کی کمی اور زیادتی کے لحاظ سے مرض کی تیزی اور ہلکے پن کا اندازہ کرنا چاہیئے۔

(۲) **آتشکی داء الثعلب** : بالوں کا رنگ پھیکا اور ان کی چمک جاتی رہتی ہے۔ بال جگہ جگہ سے جھڑ جانے کی وجہ سے سر گنجا معلوم ہوتا ہے لیکن اس طریقے سے سر کے بال نہیں جھڑتے جس طرح کہ حمّیٰ معویّہ سے صحت یاب ہونے والوں کے گرتے ہیں۔ چوں کہ بالوں کی جڑیں محفوظ ہوتی ہیں اس وجہ سے صحت یاب ہونے کے بعد وہ دوبارہ بال نکل آتے ہیں۔

(۳) **غشاءِ مخاطی کے اثرات** : آتشک ثانوی میں اکثر اوقات بدن کی اغشیہ مخاطیہ بھی ماؤف ہو جاتی ہیں مثلاً ناک، منہ، حلق اور مری کی غشائیں امتلاءِ دموی کی وجہ سے سرخ ہو جاتی ہیں اور پھر زخمی ہو جاتی ہیں۔ گو یہ زخم ہلکے ہوتے ہیں۔ ساختیں گلتی نہیں، لیکن حلق اس قسم کا امتلا جس وقت ہوتا ہے تو مریض کی آواز بھرّا کر نکلتی ہے جو مرض آتشک کی مخصوص علامت ہے۔

(۴) **عقد مخاطیہ اور اورام لقمیہ** : یہ سفید رنگ کے ابھرے ہوئے دانے ہوتے ہیں، جو بشری کے جلدی حلیمات کے بڑھنے اور انصباب مواد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی بالائی سطح کے بشرے تری کی وجہ سے پھول جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ان مقامات میں زیادہ تر ہوتے ہیں جو عام طور پر تر رہتی ہیں، مثلاً گوشۂ دہن، گالوں کے اندرونی پہلو، زبان کے کنارے، مقعد اور فرج کے بیرونی حصے کنج ران، بغل، زیر پستان اور پیر کی دو انگلیوں کے درمیان سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں یہی دانے جب مقامی طور پر بڑھ کر گوبھی کے پھول کی طرح ہو جاتے ہیں تو ان کو اورام لقمیہ کہتے ہیں۔ یہ اورام لقمیہ زیادہ تر فرج اور مقعد کے کنارے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی رطوبت نہایت چھوت دار ہوتی ہے۔ جب یہ زخمی ہو جاتے ہیں تو سخت بدبو آتی ہے۔

(۵) **طفیحاتِ جلدی:** سطح جلد کے اوپر قیمتی رنگ کے طفیحات ہوتے ہیں جو کبھی چمک دار گلابی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس قسم کے دانے چند ہفتوں کے بعد خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں مگر اپنی جگہ پر عارضی طور پر تانبے کے رنگ کا داغ چھوڑ جاتے ہیں۔ ان میں نہ کسی قسم کی سوزش ہوتی ہے اور نہ جلن۔ البتہ مختلف وضع اور شکل کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بعض دانے چہرے اور دھڑ کے آگے پیچھے ہوتے ہیں اور بعض طفیحات سارے جسم پر منتشر نظر آتے ہیں۔

(ب) دیر میں ظاہر ہونے والی علامتیں درج ذیل ہیں:

(۱) **اشتراکاتِ مفاصل و عظام:** ہڈی کی جھلی میں التہاب ہوتا ہے، خصوصاً ٹانگ اور کلائی کی ہڈیوں میں سخت درد ہوتا ہے اور یہ درد اکثر رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ جوڑ دردناک اور ورم زدہ ہوئے ہوتے ہیں اور ہڈیوں کی جھلیوں میں گرہیں پڑ جاتی ہیں۔ بدن کے دونوں جانب مفاصل کی اغشیہ زلالیہ کے اندر مزمن طور سے رطوبات کا اجتماع ہو جاتا ہے جس میں زیادہ تر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔

(۲) **عصبی عوارض:** ۔ مثلاً مقامی فالج، فالج نصفی فالج عام جنونی اور بعض لوگوں کے بدن میں سخت درد ہوتا ہے۔

(۳) **التہابِ طبقۂ عنبیہ:** آنکھ میں درد ہوتا ہے، جو عب فوق الحجر کی طرف بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بصارت میں فرق آجاتا ہے آنکھ سے پانی بہتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ قرنیہ کے باہر ایک تیز سرخ رنگ کا حلقہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ عروق ہدبیہ میں امتلائے دموی ہوتا ہے۔ طبقہ عنبیہ گدلا ہو جاتا ہے اور اس کے کنارے دھندلے نظر آتے ہیں۔ ثقبہ عنبیہ سکڑ جاتا ہے اس میں حرکت اچھی طرح نہیں ہوتی۔

جن مریضوں کا درجہ دوم کے اندر علاج نہیں کیا جاتا ان میں سے بعض مریضوں میں درجہ سوم شروع ہونے سے پہلے **درجہ ثانیہ متاخرہ** شروع ہو جاتا ہے۔ اس درجے کی ابتدا و انتہا کی کوئی خاص حد مقرر نہیں ہوتی بلکہ وقتاً فوقتاً درجہ دوم کی بعض علامتیں عود کر آتی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز سمیتِ آتشک موجود ہے اس درجے کی مخصوص علامتیں درج ذیل ہیں:

(۱) شرائین اکثر مبتلائے مرض ہو جاتی ہیں یعنی ان کا لطانہ موٹا ہو کر جوفِ شریان کو تنگ کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے بخوبی اعضا میں تغذیے کے لیے خون نہیں جاتا۔ جب یہی حالت دماغ کی شریانوں میں پیدا ہو جاتی ہے تو کسی خاص حصۂ دماغ کا دورانِ خون بند ہو جاتا ہے اور وہاں کے افعال میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲) طبقاتِ چشم ورما جاتے ہیں۔ مثلاً شبکیہ اور مشیمہ میں التہاب ہو جاتا ہے۔

(۳) چنبلِ آتشکی کا عارضہ ہتھیلیوں اور تلووں پر پایا جاتا ہے۔ اس کے کنارے گول ہوتے ہیں اور بیرونی حصہ خشک ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ (یہ شکایت درجہ ثانیہ اولیٰ میں بھی ہوتی ہے)

(۴) بعض مریضوں میں خصوصاً ایسے لوگوں میں جنکے ہاضمے میں فتور ہوتا ہے، ٹانگوں پر خاص قسم کے گول زخم پیدا ہو جاتے ہیں جن کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اوّل اوّل جلد سے گوند کے مانند رطوبت رستی ہے اور پھر زخم بن جاتا ہے کبھی اسی زخم کے اوپر رطوبت کے منجمد ہونے کی وجہ سے کھرنڈ بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے نیچے رطوبت کے برابر جمتے رہنے سے پرت بنتے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک بڑا کھرنڈ بن جاتا ہے۔

(۵) اس درجے میں شاذ و نادر التہابِ اغدیدوس بھی پایا جاتا ہے اور منی کی نالی ورما کر تکلیف دینے لگتی ہے۔ خصیے بھی سخت اور ورما جاتے ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے آتشک کے مریض تن درست ہونے کے بعد بچے پیدا نہیں کر سکتے۔

تیسرا درجہ یہ درجہ پہلے درجے سے تقریباً بارہ مہینے بعد یعنی مجامعت یا تعدیۂ مرض سے پندرہ مہینے بعد شروع ہوتا ہے لیکن اس درجے کی علامتوں کے ظاہر ہونے یا نہ ہونے کی میعاد مریض کے مناسب پرہیز حفظانِ صحت کی پابندی اور علاج پر موقوف ہے۔ چناں چہ دیکھا گیا ہے کہ محتاط اور مستقل مزاج مریضوں کے مناسب علاج کے بعد تیسرے درجے کی علامات نمودار ہی نہیں ہوئیں اور اگر ہوئیں بھی تو ہلکی۔ بعض لوگوں کو سال کے اندر یا سال دو سال کے بعد اور بعض کو پچیس سال گزرنے کے بعد تیسرے درجے کی علامتیں ظاہر ہوئیں۔ اس درجے میں ذیل کی علامتیں پائی جاتی ہیں:

(۱) **خشک ریشے دار جلدی طفیحات،** جلدی ورم صمغی۔ یہ مٹیالے سرخ رنگ کے ابھار ہوتے ہیں جن کا کچھ حصہ پرت دار کھرنڈ کی وجہ سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کھرنڈ کے نیچے گہرے زخم ہوتے ہیں تقرح [illegible] ان کی ساختیں بہت کچھ ضائع ہو جاتی ہیں۔ مگر

جلد ہی مندمل ہو کر گہرے اور ناہموار سفید رنگ کے اُبھار چھوڑ جاتے ہیں جن کے ارد گرد رنگین داغ نظر آتے ہیں۔ ان کی شکل اس سکڑے ہوئے اُبھار سے ملتی جلتی ہوتی ہے جو آگ سے جلنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ یہ طفیحات اگرچہ بدن کے ہر حصّے پر پیدا ہو سکتے ہیں لیکن عام طور پر گھٹنوں، کندھوں اور چہری پر پائے جاتے ہیں۔

(۲) **اورام صمغیہ** (زیر جلد ورم صمغی) یہ سخت قسم کے گرہ دار اور غیر نمایاں دبازت کے اورام ہوتے ہیں جن کے آس پاس کی ساختوں میں انصباب مواد کی وجہ سے بڑھوتری شروع ہو جاتی ہے اور جو آخر میں جلد کی سطح تک پہنچ کر ایک نرم گوند کے مانند زرد ساخت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اس ورم صمغی کا مرکز زرد چمڑے کی طرح کا معلوم ہوتا ہے۔ اس میں دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اور اس کے کنارے پر گھنی لیفی نسیج ملتی ہے جو آس پاس کی ساختوں میں پھیلی ہوتی ہے جب یہ زخم اچھا ہو جاتا ہے تو ندبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر یہ ورم صمغی کسی گہرے یا جوف دار عضو مثلاً آنت میں واقع ہو تو صحت یاب ہونے کے بعد اس میں تنگی پیدا ہو جائے گی۔ یہ اورام صمغی بدن کے ہر حصّے پر پیدا ہو سکتے ہیں لیکن عموماً تحت الجلد انسجہ، عضلات، عظام، جگر اور طحال میں خاص طور سے ملتے ہیں۔

نوٹ:۔ دوسرے درجے کے بعد جو زمانۂ مرض ہوتا ہے اس کو بعض لوگ اورام صمغی تک تیسرے درجے کا زمانہ قرار دیتے ہیں اور اس کے بعد کے ایام درجہ چہارم کے ضمن میں شمار کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس درجہ چہارم میں انیورسما، فساد ہلامی، تحجّر المفاصل حرکات غیر منتظمہ اور فالج جنونی ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں اگر خون کا امتحان واسرمین کیا جائے تو منفی نکلے گا لیکن سیّال مُخی شوکی کا امتحان کرنے سے امتحان واسرمین مثبت ہوتا ہے۔ (باقی)

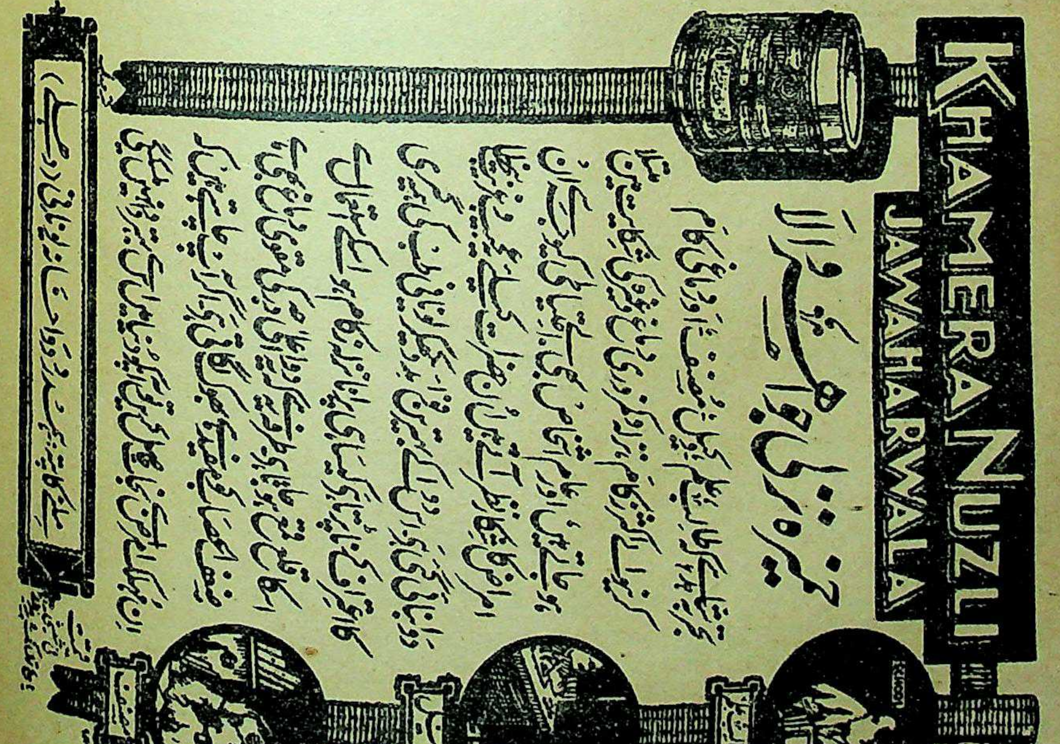

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA

خمیرہ نزلی جواھر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام
کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا
ہو جاتے ہیں، اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان
امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب
دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی ہمہ گیری
کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے
اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے
ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ
ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی [illegible]

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی جو ضرورت کیلئے بالکل کافی ہوگی آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے

اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس کتاب میں موجود ہیں

اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۵ر۔ ضخامت ۲۰۸ صفحے۔

پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی، سیدی پورہ نیم سٹرل، نئی دہلی

معلومات

جواہر کی بیماریاں

اگرچہ یہ بات کسی قدر عجیب معلوم ہوگی مگر یہ واقعہ ہے کہ انسانوں کی طرح قیمتی پتھر بھی بیمار پڑتے ہیں ان کو بھی مرض لاحق ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ روپ اور چمک جاتی رہتی ہے۔ ان کی بجائے ان میں کلوتنس اور بے رونقی آجاتی ہے، زردی چھا جاتی ہے یا اور خرابیاں ظاہر ہوتی ہیں یا کم از کم یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ جواہر کی طبیعت ناساز ہے۔ لعل و لہسنیا پتھر اگر سورج میں زیادہ عرصے تک رہیں تو ان کی دمک جاتی رہتی ہے۔ پکھراج دھوپ میں سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور اس کی چمک بالکل جاتی رہتی ہے۔ بعض اوقات بیمار شب ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ تمام پتھر درجۂ حرارت کی تبدیلی کا بہت تیزی کے ساتھ اثر قبول کرتے ہیں۔

موتیوں پر تو خاص کر آب و ہوا کا بہت اثر پڑتا ہے اکثر وہ جلد خراب و خستہ ہو جاتے ہیں۔ آگ انہیں چونے میں تبدیل کر دیتی ہے اور سنگِ مرمر کی طرح انہیں بھی تیزاب ہلاک کر دیتا ہے۔ موتیوں اور فیروزے کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جو شخص انہیں پہنتا ہے اس کے جسم کی حالت انہیں متاثر کرتی ہے۔ چنانچہ بیماری کی حالت میں فیروزہ بدل جاتا ہے اور ہلاکت سے پہلے اس کے کئی ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ پیاز کی طرح موتی کے بھی چھلکے ہوتے ہیں اور اگر اوپر کی سطح خراب ہو جائے تو اسے دور کر کے اندر سے عمدہ سطح نکالی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ اس قدر نازک کام ہے کہ کوئی شخص اس کو کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ ہیرے پر اس قسم کی باتوں کا اثر کم ہوتا ہے لیکن عقلمندی یہی ہے کہ آگ کے پاس اسے پہن کر نہ بیٹھا جائے۔ تمام پتھروں میں زمرد اور یاقوت ایسے پتھر ہیں کہ جن کو ہر درجۂ حرارت موافق آجاتا ہے اور ان میں کسی خاص بیماری کا اثر بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

اِنسانی جسم کے عجائب

اِنسان کے چہرے کے دو رُخ کبھی یکساں نہیں پائے جاتے۔ پانچ میں سے دو آدمیوں کی آنکھیں ضرور اونچی نیچی ہوں گی اور دس میں سے سات آدمیوں کی آنکھوں میں ایک آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ تیز ہوگی اور سیدھی آنکھ اُلٹی آنکھ سے ذرا اوپر ہوگی۔ پندرہ آدمیوں میں صرف ایک آدمی کی بینائی مکمل ہوتی ہے۔ سفید بالوں والے لوگ اکثر آنکھ کے روگی ہوتے ہیں۔ آواز کا قلیل ترین وقفہ دونوں کی بجائے صرف ایک کان کے استعمال سے فوراً معلوم ہو سکتا ہے۔ دو اُنگلیوں کے ناخن بالکل یکساں رفتار سے نہیں بڑھتے۔ سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بیچ کی انگلی کا ناخن بڑھتا ہے اور سب سے کم رفتار انگوٹھے کے ناخن کی ہوتی ہے۔ سو میں سے چوّن آدمیوں کی بائیں ٹانگ دائیں ٹانگ کی نسبت چھوٹی ہوتی ہے۔

آنسو — صحت و تن درستی کی ضمانت

ہم میں سے ہر شخص کبھی نہ کبھی ضرور رویا ہوگا۔ مگر بہت کم لوگ آنسوؤں کی غیر شاعرانہ تشریح سے واقف و آگاہ ہیں۔ سینیکا مشہور رُومی فلسفی لکھتا ہے: "آنسوں گرتے ہی ہیں خواہ ہم اُنہیں کتنا ہی روکیں۔ اور جب طِفل اشک گر جائے تو اُٹھتا نہیں، مچل جاتا ہے۔ مگر گرنے کے بعد دیکھو تو روح کیسی فرحت پاتی ہے"۔

اس میں شک نہیں کہ جسمانی طور پر بھی ہم یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ اگر رنج و غم کی شدّت کی وجہ سے ہم خوب روئیں تو جی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بیشک بے قرار قہقہوں کے باعث بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ بھی صحت کے لئے اچھے ہیں۔ قدرت کا کوئی کام بے حکمت کے نہیں جب شدّتِ رنج و غم سے ہمارا دل بھر آتا ہے تو ہمیں آنسوں بہانے ہی چاہئیں۔ انہیں روکنا دُرست نہیں ہے۔ سائنس اس کے بارے میں یہ کہنے کی جرأت کرتی ہے اور اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ جب رنج و غم سے انسان کا جسم ناتوانی اور نقاہت محسوس کرتا ہے تو "دل کے زخم" کو

دھونے کے لئے ایک طرح کا مادۂ تیزابی جسم سے نکلتا ہے اور وہ صحت کی برقراری کے لئے ازبس ضروری ہے۔ آنسو جانوروں کی آنکھوں میں بھی آتے ہیں مگر کم مقدار میں۔ ہمارے آنسو زیادہ مقدار میں اس وجہ سے نکلتے ہیں کہ ہمارا اعصابی نظام مشترک جانوروں کی نسبت زیادہ حساس ہے (ڈاکٹر بلوخ)

ذائقے کی خرابی لندن کا ایک طبیب لکھتا ہے "اگر انسان کے ذائقے کی حس ختم بھی ہو جائے تو طبیعت کا میلان بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً مس سمتھ کا واقعہ میرے سامنے ہے۔ اس کے ذائقے کی حس بالکل باطل ہو گئی ہے۔ گائے کے کباب اور پیاز کے ایک ٹکڑے میں وہ کوئی تمیز نہیں کر سکتی۔ لیکن چونکہ پیاز اسے ہمیشہ سے ناپسند ہے اس لئے اب بھی وہ پیاز کھانے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتی سخت بیماریوں کی وجہ سے لوگوں کا ذائقہ جاتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سونگھنے کی قوت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ مجھے ایک عورت کا قصہ معلوم ہے کہ ایک دفعہ کسی نے مذاق میں اس کے پاس عطر کی شیشی میں پیاز کا عرق بند کر کے بھیج دیا۔ اس نے عطر جان کر اسے تمام کپڑوں میں چھڑک لیا اور جسم پر بھی مل لیا اور اس معطر حالت میں وہ ایک ناچ گھر میں چلی گئی!"

سور اور ملیریا اٹلی سے اس قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جن علاقوں میں سور زیادہ پائے جاتے ہیں وہاں کے لوگ ملیریا بخار سے بہت زیادہ بچے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں مکھیاں اور مچھروں کی نسبت کم ہوتی ہیں اور اس وجہ سے بیماری بھی کم ہوتی ہے ملیریا کا مچھر خاص طور پر سور کا خون پسند کرتا ہے مگر سور کو اس مکھی کے چوسنے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور نہ اس کے کاٹنے کی اسے کچھ پروا ہوتی ہے اس کے علاوہ اس مچھر کے کاٹے کا اس پر وہ اثر نہیں ہوتا جو انسان پر ہوا کرتا ہے۔

قد کی بڑھوتری کی رفتار شعرا تو قامت رعنا اور قد محبوب کی تعریف میں محو رہتے ہیں اور اگر کچھ معلوم کر بھی پاتے ہیں تو بس اس قدر کہ:- ترے قد آدم سے اے سرو قامت + قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں ؎ مگر علم الابدان والے کسی اور پہلو سے بھی قد کی رفتار کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں "لندن ٹائمز" کے طبی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ "ہم ایک خاص رفتار سے اپنا قد بڑھاتے ہیں۔ ایک عام شخص کے قد کے بڑھنے کا اندازہ یہ ہے کہ پہلے سال وہ آٹھ انچ بڑھتا ہے اور دوسرے میں چھے انچ۔ اسی طرح تیسرے سال پانچ انچ، چوتھے سال چار انچ اور پانچویں سال چار انچ زیادہ ہوتا ہے۔ چھٹے سال کے بعد قد کی زیادتی کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور سولہویں سال تک قد کم بڑھتا ہے۔ سولہویں سال میں صرف ۱½ انچ کا اضافہ ہوتا ہے۔ سترہویں سال ۲ انچ بڑھتا ہے اور اٹھارہویں سال صرف ایک انچ اونچا جاتا ہے۔ اٹھارہویں سال ایک معمولی انسان کا قد ۵ فٹ ۸ انچ ہوتا ہے اس کے بعد اس کا قد نہیں بڑھتا"

دل کے عجائب "دل کی پریشانیوں" کا حال تو شعرا اور ایشیائی عاشق خوب اچھی طرح جانتے ہیں لیکن قدرت کیا کیا نیرنگیاں دکھاتی ہے اس کا حال "نیوز آف دی ورلڈ" سے حال ہی میں معلوم ہوا۔ ایک طبیب اپنے تجربات کی بنیاد پر لکھتا ہے "کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ ایک بچہ میرے علم میں ایسا پیدا ہوا جس کا قلب باہر نکلا ہوا تھا اور ۱۶ دن تک، جب تک کہ یہ عجیب و غریب ہستی نیستی میں تبدیل نہ ہو گئی، لوگ اس طرفہ تماشا کو دیکھ سکتے تھے میں اس عجیب بات کا کوئی معقول سبب نہیں بتا سکتا۔ میں نے قلب کا معائنہ کیا وہ کافی بڑا تھا۔ یعنی ایک معمولی شیر خوار بچے کی نسبت سے زیادہ بڑا۔ دائیں جانب جہاں یہ نکلا ہوا دل تھا ایک چھوٹا سا سوراخ بھی تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بننے کی حالت میں یہ قلب تڑپ کر باہر نکل آیا اور وہیں بڑھنے لگا۔ سوراخ اس قدر چھوٹا تھا کہ اسے دوبارہ اندر داخل کرنا ناممکن تھا۔ اور نہ بچہ آپریشن کی تاب ہی لا سکتا تھا۔

دل کی عجیب وغریب حرکتیں بھی ہمیں معلوم ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا دِل بائیں جانب کی بجائے دائیں طرف تھا۔ ایک بچّہ ایسا پیدا ہوا کہ اس کے سینہ ہی نہ تھا۔ سانس کے آلات اور قلب کھلے ہوئے تھے۔ یہ بچّہ صرف ۲۴ گھنٹے زندہ رہا۔ ایک آدمی ایسا بھی تھا کہ جس کا دل اِدھر سے اُدھر آتا جاتا اور حرکت کر سکتا تھا۔ ایک آدمی جس کا دل سینے کے ایک روزن کے باعث سامنے سے بخوبی دکھائی دیتا تھا، چھے سال تک زندہ رہا۔ ایک مریض کا دل اس قدر بڑھ گیا کہ وہ اپنا فعل ہی نہ کر سکتا تھا۔ ساشوٹس (امریکہ) میں ایک شخص ایسا دیکھنے میں آیا جس کے دو دل تھے۔ دو سیٹ پسلیوں کے تھے اور دو (ڈبل) چھاتیاں تھیں۔ ایک قلب دائیں طرف تھا تو دوسرا بائیں طرف۔ ایک شخص کے متعلق معلوم ہے کہ اس کا دل اپنی جگہ سے سرک گیا یعنی پہلے بائیں طرف تھا پھر حسب عادت دائیں طرف چلا گیا!

چاند کا اثر زندگی پر فلسفہ اور طب کے ماہرین عرصے سے اس بات پر بحث کر رہے ہیں کہ چاند انسان کی طبیعت اور اس کے کاموں پر اثر انداز ہوتا ہے یا نہیں۔ واشنگٹن کے ایک پروفیسر ہوائٹ نے اس سلسلے میں چند دلچسپ انکشافات کئے ہیں۔ پروفیسر ہوائٹ نے شمالی کرولینا میں پانی کے اندر ایک سمندری پودے کو پالا اور ڈیڑھ سال تک اس کی پوری دیکھ بھال کی۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ چاند کا اثر نباتات کی نشوونما پر ضرور پڑتا ہے۔ چناں چہ یہ معلوم کیا گیا کہ جب چاند پورا ہو جاتا ہے تو نباتات میں بڑھوتری تیزی سے ہوتی ہے اور دوسری حالتوں میں کم۔ اس بات سے یہ ٹیڑھا سوال پھر پیدا ہوتا ہے کہ آیا چاند کو زمین کے جان داروں کی بڑھوتری اور ان میں تبدیلیاں کرنے میں کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ پروفیسر نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سنار مچھلی، بعض کیڑے مکوڑے اور پانی کے دوسرے حیوانات پر چاند کا ضرور اثر پڑتا ہے۔ اب بھی وہ برابر تجربے کر رہا ہے اور یہ محسوس کرنا چاہتا ہے کہ زیادہ ترقی یافتہ جان دار یعنی بندر، بیل اور انسان وغیرہ پر بھی چاند کا کوئی اثر ہوتا ہے یا نہیں۔

کھبّے بہت سے لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ کھبّے (بائیں) ہاتھ والا بچہ زیادہ تیز فہم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تحقیق کرنے والوں نے پتہ چلایا ہے کہ دُنیا میں ۲۰ فی صدی آبادی اُلٹے ہاتھ کی عادت لے کر پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگ دائیں ہاتھ کا استعمال بھی سیکھ جاتے ہیں مگر آرام انہیں بائیں ہاتھ کے استعمال سے ہی محسوس ہوتا ہے۔ دونوں ہاتھوں کے استعمال پر اگر اچھی قدرت حاصل ہو تو ذہانت تیز ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ جس رخ کا ہاتھ زیادہ کام کرتا رہتا ہے اسی طرف کا حصّہ دماغ بھی تیز ہوتا ہے (دی برٹش میڈیکل جرنل)

صحت کی خرابی "علوم اور فنون نے اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ طاقت بے حقیقت ہے، دولت بے کار ہے۔ اور تقریر و تہذیب بے معنی ہے اگر صحت میں زوال آگیا ہے!" (انڈریف)

ہمدرد کا منجن

ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کے لیے مفید ہے جو دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوش بودار اور خوش رنگ ہے۔ اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

دِقّ العشق

شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا کی سوانح عمری کا ایک روشن ورق

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرۂ طبیہ راولپنڈی

والیٔ جُرجاں کا ابن عم بہت بیمار تھا
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، وہ آزار تھا
نوجواں جس پر جوانی کی بہاریں تھیں نثار
پھول سا چہرہ کہ جس پر تھا بشاشت کا نکھار
دیکھتے ہی دیکھتے کمھلا گیا، مرجھا گیا
عارضِ گلگوں پر اس کے رنگِ حسرت چھا گیا
سوکھ کر وہ رہ گیا بس ایک مشتِ استخواں
وہ قوی بازو، جوانِ پیل تن، وہ پہلواں
مست آنکھیں یعنی دو لبریزِ مے جامِ شراب
کروٹیں لیتا تھا جن میں نشۂ حسن و شباب
آج تھیں وہ اضطرابِ قلب کی آئینہ دار
ہو رہا تھا ان سے درد و سوزِ پنہاں آشکار
زرد چہرے سے عیاں تھی سوزِ باطن کی تپش
سرد آہوں سے ہویدا دردِ پنہاں کی خلش
اس کے احباب و اعزّہ نے جو دیکھا اس کا حال
درد کی درماں گری کا ہو گیا ان کو خیال
بے تأمل ہر طرف کو پیک دوڑائے گئے
ماہرانِ طبّ و حکمت سارے بلوائے گئے
سب نے اپنی اپنی دانش کے مطابق سعی کی
لیکن اس کے حال میں مطلق نہ تبدیلی ہوئی
لاکھ سر پٹکا طبیبوں نے اثر ہوتا نہ تھا
روگ کچھ ایسا تھا دارو کارگر ہوتا نہ تھا
ساری تجویزیں غلط تدبیریں سب بے کار تھیں
سچ تو یہ ہے موجبِ افزائشِ آزار تھیں
جب نہ پائی کوئی کوشش کارگر اور کامیاب
عاجز آ کر دے دیا آخر حکیموں نے جواب
بوعلی سینا، امامِ فن حکیمِ نکتہ داں
شہرۂ آفاق دانش مند، استادِ جہاں
حُجّۃ الحق حضرتِ شیخ الرّئیس نام ور
جس کو کہتے ہیں ارسطو ثانی اربابِ خبر
شہ سوار و یکّہ تازِ عرصۂ دانش حکیم
اتفاقاً ان دنوں جُرجان ہی میں تھا مقیم
خوفِ اعداء سے چھپا پھرتا تھا وہ اس جا نہاں
لیکن اس کا ہو رہا تھا جوہرِ حکمت عیاں

مشک کی خوشبو چھپائے سے بھی چھپتی ہی نہیں
لاکھ باندھیں بند سیلِ تند رک سکتا نہیں
اڑتے اڑتے والیٔ جرجان کو بھی پہنچی خبر
شہر میں باہر سے آیا ہے حکیم چارہ گر
آدمی بھجوا کے نو وارد کو بلوایا گیا
اور اس کو وہ مریضِ خاص دکھلایا گیا
دیکھئے اب بوعلی کی علم و حکمت کا کمال
دیکھتے ہی بھانپ لی رنجور کی وجہ ملال
رنگ زرد و آہِ سرد و چشمِ نرگس دیکھ کر
ہو گیا بیمار کے رنجِ نہاں سے باخبر
دیدۂ حیراں سے ظاہر تھا کہ دل بیمار ہے
یعنی اس کو عشق ہے۔ اور ہجر کا آزار ہے
راز کی تہ کو پہنچ کر بوعلی کہنے لگا
چاہیئے اب اک مکاں ایسا کہ ہو سب سے جدا
آمد و رفت اور شور و غل نہ ہو نزدیک و دور
ہو سکے گا پھر مداوائے مریضِ غم ضرور
حسبِ خواہش مل گیا جب آخرِ کار اک مکاں
بوعلی لے کر مریضِ عشق کو پہنچا وہاں
باتیں کرتے کرتے اس کی نبض لے لی ہاتھ میں
واقف و سکّانِ جرجاں کچھ بٹھائے ساتھ میں
اُن سے پوچھے شہر کے سارے محلات و مقام
لوگ جو بستے ہیں ان میں ہیں بھلا کیا ان کے نام
اس طرف وہ ہر گلی کوچہ کو گنوانے لگے
اور ادھر یہ نبض کی تحقیق فرمانے لگے
جانتے تھے حرکتِ شریان دل کا ساز ہے
نبض کی رفتار میں پوشیدہ دل کا راز ہے
اس لیے وہ ڈھونڈ لینا چاہتے تھے رازِ دل
سن رہے تھے انگلیوں کی راہ سے آوازِ دل
کوچے گنوانے میں ذکرِ کوئے جاناں آ گیا
بس وہیں طبعِ جواں میں جوش و ہیجاں آ گیا
نبض سے ظاہر یہاں رازِ نہاں ہونے لگا
ساکنانِ کوئے دلبر کا بیاں ہونے لگا
جونہی ساتھی کی زباں پر آیا اُس لُعبت کا نام
نبض کا توسن ہوا فی الفور مست و بے لگام
تیزیٔ رفتارِ نبضِ نوجواں غمّاز تھی
بر ملا نام و نشانِ جانِ جاں کہنے لگی

بوعلی نے والیٔ جرجاں سے جا کر کہہ دیا
نوجواں ایک نازنینِ مہ لقا پر ہے فدا
جو فلاں کوچہ میں رہتی ہے فلاں ہے اُس کا نام
اہتمامِ وصل کر دیجیئے گا باہم، والسلام

(قانونِ شفا)

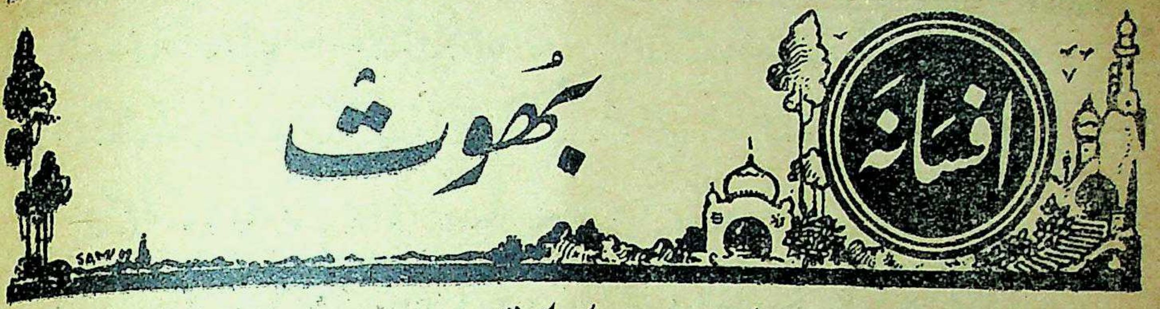

بھوت

ایک لیڈی ڈاکٹر کی قلم سے

جاڑے کا موسم اپنے پورے شباب پر تھا۔ میں ناشتے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آرام کرسی پر لیٹی ہی تھی کہ ڈاکیے نے دو لفافے لا کر دیے میں نے پہلا لفافہ چاک کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

"کوٹھی سکھ نواس، برہم پور متصل ہوشنگ آباد۔

مہربانی کر کے مجھے دیکھنے ضرور آئیے۔ اگر آپ کو کوئی آدمی منع کرے تب بھی آئیے۔ میں بیمار ہوں۔ میری درخواست منظور کر لیجیے۔ ساری عمر احسان مانوں گی۔ ———— شانتا کماری"

میں نے ہندی کے اس کچے زنانہ خط کو بہت غور سے دیکھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خط بہت جلدی میں لکھا گیا ہے اور لکھتے وقت مریضہ کے ہاتھ میں ہلکا سا رعشہ بھی تھا۔

شانتا کماری کون ہے ———— ؟ میں نے تو آج تک برہم پور کا نام بھی نہیں سنا ———— ! میں ذرا سی دیر سوچتی رہی۔ خط کو بار بار الٹ پلٹ کر دیکھا۔ شاید کوئی اور بات یا مرض کی کیفیت درج ہو۔ مگر خط لکھنے کے خوبصورت کاغذ پر مندرجہ بالا دو سطروں کے علاوہ ایک حرف بھی تحریر نہ تھا۔

میں نے دوسرا لفافہ اٹھایا۔ سب سے پہلے ڈاک خانے کی مُہر جاذب نظر ثابت ہوئی ———— اس پر ہوشنگ آباد کی مہر تھی ———— ! شاید پہلے خط کا معما کچھ اس سے حل ہو سکے۔ جلدی سے لفافہ چاک کیا۔ اس کے اندر سے اِس مضمون کا خط نکلا:

"محترمہ۔ تسلیم!

میری ایک مریضہ مس شانتا کماری کسی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہتی ہیں۔ اور چوں کہ طبّی رسائل میں آپ کے بہت سے مضامین دیکھ کر انہیں آپ سے غائبانہ تعارف حاصل ہو گیا ہے، اس لیے ان کی خواہش اور اصرار شدید ہے کہ آپ انہیں دیکھنے کے لیے ضرور بلائی جائیں۔ مریضہ کو محض خرابیٔ اعصاب کی معمولی شکایت ہے۔ درحقیقت آپ کو اس شدید سردی کے موسم میں تکلیف دینے کی ذرا بھی ضرورت نہیں۔ مگر مس شانتا کماری کے اصرار سے مجبور ہو کر آپ کو بادلِ ناخواستہ تشریف آوری کی زحمت دی جا رہی ہے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ موضع برہم پور ہوشنگ آباد کے ریلوے اسٹیشن سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر ہے۔ راستہ بہت خراب ہے۔ پہاڑی علاقے میں سواری کے لیے صرف بیل گاڑی مل سکتی ہے۔ آمد و رفت میں کم سے کم آپ کے دو دن صرف ہوں گے۔ بہر حال اگر آپ آنا پسند ہی فرمائیں، جس کی میرے خیال میں چنداں ضرورت نہیں ہے، تو خط ملنے کے دوسرے دن پہلی ٹرین سے بھوپال سے روانہ ہو جائیے۔ میں ہوشنگ آباد کے اسٹیشن پر منتظر ملوں گا۔

آپ کا صادق، ———— رام دیال، ایم۔ ڈی"

میں نے مسکرا کر خط میز پر رکھ دیا اور دل میں سوچنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب کوئی نصف صدی پیشتر کے "ایم۔ ڈی" معلوم ہوتے ہیں۔ اور چوں کہ ان کی نگاہ میں موجودہ دور کی تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹروں کی کوئی قدر نہیں اس لیے وہ مجھے بلانا نہیں چاہتے اور انہوں نے محض مریضہ کے اصرار سے مجھے خط لکھ دیا ہے۔ لہٰذا ان حالات میں میرا جانا بیکار ہے۔ سردی کا موسم، خراب پہاڑی راستہ اور دو دن کا سفر!

میں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گئی اور برہم پور کے خطوں کا خیال میرے دل سے نکل گیا۔ دوپہر کے بعد مجھے ملازم نے ایک وزیٹنگ کارڈ لا کر دیا۔ جس پر لکھا تھا۔

"پنڈت کنور کشن اوستھی، برہم پور (ہوشنگ آباد)۔"

وزیٹنگ کارڈ دیکھتے ہی مس شانتا کماری کے لرزتے ہاتھوں کی تحریر میری نظروں کے سامنے پھر گئی۔ یہ وقت میرے آرام کا تھا لیکن میں نے پنڈت جی کو اندر بلا لیا۔

پنڈت جی کی عمر پچاس سال کے قریب ہوگی۔ لمبے تڑنگے، خوب صورت، رعب دار چہرہ، بڑی بڑی مونچھیں۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی، صورت سے معلوم ہوتا تھا کہ شریف اور معزز آدمی ہیں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کی زبان سے نکلا —— "مس صاحبہ معاف فرمائیے گا۔ میں نے آپ کو بہت تکلیف دی۔ ڈاکٹر رام دیال صاحب کا خط تو آپ کو غالباً مل گیا ہوگا" —— میں نے جواب ہاں میں دیا۔

پنڈت جی بولے "میری بھتیجی شانتا کماری کو اعصاب کی معمولی شکایت ہے۔ لیکن گھبراتی زیادہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے اصرار سے مجبور ہو کر آپ کو خط لکھ دیا۔ ورنہ در اصل آپ کو تکلیف دینے کی ذرا بھی ضرورت نہ تھی اور برہم پور تک راستہ بھی بہت ہی خراب ہے۔"

"اور آپ نے کس طرح بھوپال تک تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی؟"

"مجھے اپنی یتیم بھتیجی کی خاطر بہت عزیز ہے۔ اس کی ضد سے مجبور ہو کر چلا آیا۔"

"تو آپ کے خیال میں میرے برہم پور جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں، ہرگز نہیں۔ لیکن نہ تو مجھے روپے کی پروا ہے اور نہ اپنی شانتا کی دل شکنی گوارا کر سکتا ہوں۔ اس لیے آپ کو لینے چلا آیا۔ —— مگر مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کے تشریف لے جانے سے اس کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ ابھی ہم اسے یقین دلا رہے ہیں کہ وہ ہرگز بیمار نہیں ہے۔ لیکن جب آپ بھوپال سے اسے دیکھنے کے لیے تشریف لے جائیں گی تو وہ اپنی بیماری کو جو محض خیالی ہے، اصل سمجھنے لگے گی —— آپ میرے ساتھ برہم پور تشریف لے چلیں یا انکار فرما دیں۔ یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ فیس آپ کو دونوں حال میں مل جائے گی۔"

میں نے سوچا کہ میری موجودگی کو نہ ڈاکٹر رام دیال ضروری سمجھتے ہیں اور نہ پنڈت جی، تو مجھے برہم پور جانے سے انکار کر دینا چاہیے۔ میں پنڈت جی سے انکار کرنے ہی والی تھی کہ دفعتاً شانتا کماری کے کمزور لرزتے ہاتھوں کی تحریر میری نظروں کے سامنے پھر گئی —— "اگر آپ کو کوئی آدمی منع کرے تب بھی آئیے۔ میری درخواست کو منظور کر لیجیے۔ تمام عمر احسان مانوں گی —— " میری زبان سے بے ساختہ نکلا۔ "مجھے فیس کی ذرا بھی پروا نہیں ہے۔ اگر آپ کو میرے چلنے پر اعتراض نہ ہو تو میں آپ کی بھتیجی کو دیکھنے کے لیے اپنے خرچ سے برہم پور جانے کے لیے تیار ہوں۔"

پنڈت جی نے حیران ہو کر کہا۔ "مجھے انکار —— ! آپ بھی کیا باتیں کرتی ہیں۔ میں بھلا اپنی پیاری شانتا کی کسی خواہش کو بھی پورا کرنے سے انکار کر سکتا ہوں۔ شانتا اگر کہے تو میں تمام ہندوستان کے ڈاکٹروں کو اسے دیکھنے کے لیے برہم پور میں جمع کر دوں۔ میرا مطلب صرف اس قدر تھا کہ آپ کو واقعات کا پورا علم ہو جائے اور آپ کی زبان سے وہاں کوئی بات ایسی نہ نکل جائے جس سے شانتا کی پریشانی میں اضافہ ہو۔ اگر آپ برہم پور چلنا چاہتی ہیں تو شوق سے میرے ساتھ کل تشریف لے چلیے۔ میری بچی شانتا کو بھی اطمینان دلائیے گا کہ اسے خرابیٔ اعصاب یا بدخوابی وغیرہ کے علاوہ اور کوئی خاص شکایت نہیں۔"

میرے دل میں آیا کہ پنڈت جی سے کہہ دوں کہ میرے پاس آپ کی بھتیجی کا خط بھی آیا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں، میں کہتے کہتے رک گئی۔

دوسرے دن صبح کی ٹرین سے میں پنڈت جی کے ساتھ ہوشنگ آباد روانہ ہوئی۔ ہوشنگ آباد سے برہم پور تک راستہ خراب ضرور تھا لیکن اتنا خراب نہیں جتنا ظاہر کیا گیا تھا۔ اور بیل گاڑی کی سواری بھی میرے لیے کچھ تکلیف دہ ثابت نہیں ہوئی۔ سورج غروب ہونے سے ذرا دیر پہلے ہم برہم پور پہنچ گئے۔ پہاڑوں کے دامن میں ایک خوب صورت گاؤں تھا۔ ہماری بیل گاڑی ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے رکی جس کے چاروں طرف بہت وسیع اور خوب صورت باغ تھا۔ یہی پنڈت جی کی محل سرا "سکھ نواس" ہے جس میں رہنے والی شانتا کماری نے مجھے خاص طور پر خط لکھ کر بلایا۔

میں پنڈت جی کے ساتھ سکھ نواس کے وسیع ہال میں داخل ہوئی۔ آتش خانے کے قریب خوب صورت آرام کرسی پر ایک بڑے میاں دراز تھے جو پُرانے کوٹ کی جیب سے نظر آنے والے آلہ سینہ بین (اسٹیتھسکوپ) سے آدھی صدی پہلے کے دیہاتی ڈاکٹر معلوم ہوتے تھے۔ پنڈت جی نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ ہی مس شانتا کے معالج خاص اور ہوشنگ آباد کے نامور ڈاکٹر رام دیال صاحب ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے مجھے اس بری طرح متحیّر نگاہوں سے گھور کر دیکھا جیسے کہ میں انسان نہیں بلکہ ایک عجیب و غریب قسم کی جانور ہوں۔ رسمی گفتگو کے بعد میں نے ڈاکٹر صاحب سے مریضہ کے متعلق چند ضروری سوالات کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت اُکھڑے اُکھڑے جوابات دئے اور آخر میں میرے زیادہ کُریدنے پر بولے "لڑکی کو زیادہ سے زیادہ وہی مرض ہے جسے ہم لوگ معمولی ہسٹیریا کہتے ہیں اور تم لوگ نئے زمانے کے ڈاکٹر "نیورو سس" کہتے ہو۔ اسے بھوک کم معلوم ہوتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ جو لوگ اس سے محبت کرتے ہیں ان سے خفا رہتی ہے۔ اور جب کبھی اسے نیند آجائے تو بھیانک خواب دیکھ کر چیخ اٹھتی ہے۔"

میں نے کہا۔ "تو آپ مریضہ کو تبدیلِ آب ہوا کا مشورہ کیوں نہیں دیتے؟"

ڈاکٹر صاحب نے اپنی عینک، جس کا ٹوٹا ہوا فریم تاگے سے بندھا ہوا تھا، پیشانی پر چڑھاتے اور ایک میلے رومال سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔ "آب و ہوا تبدیل کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ محض اس زمانے کے ڈاکٹروں کی اپج ہے۔ کسی مریض کو اپنے گھر سے زیادہ آرام دنیا میں نہیں مل سکتا۔ اور پھر اس گاؤں کی ہوا کس قدر اچھی ہے۔ عمدہ ہوادار کوٹھی، عالی شان باغ، مریضہ کے لیے اور کیا چاہیئے؟"

اس گفتگو کے بعد پنڈت جی مجھے ڈاکٹر رام دیال کے ساتھ مریضہ کے کمرے میں اوپر لے گئے۔ چھوٹے سے خوبصورت کمرے میں ایک دُبلی پتلی لڑکی جس کی عمر پندرہ سال کے قریب ہوگی، مسہری پر لحاف میں دبکی ہوئی پڑی تھی۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ باوجودیکہ کمرے میں کوئلے سلگ رہے تھے۔ لیکن پھر بھی مجھے سردی محسوس ہوئی۔

لڑکی نے مجھے بہت غور سے دیکھا اور جب پنڈت جی نے اسے میرا نام بتایا تو شانتا کماری نے عجب جوش کے عالم میں لحاف پھینک دیا اور بچوں کی طرح اپنے دونوں ہاتھ میری طرف بڑھا کر بولی۔ "آپ آگئیں۔ آپ آگئیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں نے آپ کے مضامین رسالوں میں پڑھے ہیں۔ آپ بہت قابل ہیں۔ میں آپ کے علاج سے ضرور اچھی ہو جاؤں گی۔"

شانتا کی آواز میں بہت کمزوری تھی۔ میرے دل میں اس بچّی کے لیے محبّت کا بے پناہ جذبہ پیدا ہوگیا اور میں نے لپک کر اُسے سینے سے لگا لیا۔ شانتا ناسمجھ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میں نے اسے دلاسا دیا۔

ڈاکٹر رام دیال نے آگے بڑھ کر تحکمانہ لہجے میں شانتا سے کہا۔ "رو نہیں طبیعت خراب ہو جائے گی۔" اس کے بعد وہ میز پر رکھی ہوئی ایک شیشی کی طرف اشارہ کر کے اسی لہجے میں بولے "کیا تمہیں اس دوا سے بھی نیند نہیں آئی؟"

شانتا کے جسم میں ہلکی سی کپکپی پیدا ہوئی۔ بولی "نیند تو نہیں آئی۔ مجھے —— طرح طرح کی بھیانک شکلیں نظر آتی ہیں۔"

ڈاکٹر نے مکروہ آواز سے کہا۔ "یہ محض تمہارا خیال ہے۔ تم معدے کی خرابی سے بھیانک خواب دیکھتی ہو گی۔"

شانتا نے خوف زدہ ہو کر جواب دیا۔ "میں خواب میں نہیں سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہوں۔ میرے کمرے میں بھوت آتا ہے بھوت!"

ڈاکٹر صاحب نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "بھوت کیسا، اس قسم کے خیالات دل سے نکال دو۔"

کمرے میں ایک بوڑھی خادمہ بھی موجود تھی۔ جو صورت سے خاصی ڈائن معلوم ہوتی تھی۔ وہ بولی "بیٹا رانی بھلا تمہارے کمرے میں کون آسکتا ہے۔ میں تو رات بھر تمہارے پاس ہی سوتی ہوں۔ خواہ مخواہ خواب دیکھ کر چیختی ہو۔ کوئی بیماری ہو تو ڈاکٹر علاج کریں۔ تمہارے دل میں تو محض وہم بیٹھ گیا ہے۔ میم صاحب کو بے کار بھوپال سے بلا لیا۔ اب انہیں جانے دو۔ میم صاحب اور ڈاکٹر صاحب دوسرے کمرے میں بیٹھ کر مشورہ کریں گے۔"

شانتا نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

پنڈت جی بولے "ٹھیک ہے۔ آیئے، ہم لوگ نیچے چل کر بیٹھیں۔ وہاں آرام کریں۔ شانتا بیٹی، تم آرام کرو۔"

مجھے حیرت ہوئی کہ ایک معمولی خادمہ گھر کے معاملات میں کس قدر دخل رکھتی ہے کہ پنڈت جی بھی اسی کے مشورے پر کاربند ہوتے تھے۔

ساتھ ہی یہ بھی افسوس تھا کہ مجھے شانتا سے ملنے اور اطمینان سے بات چیت کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ میں نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے پلٹ کر شانتا کی طرف دیکھا۔ وہ التماس کی نگاہوں سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

میں نے نیچے دیوان خانے میں آکر پھر پنڈت جی کو مشورہ دیا کہ شانتا کو تبدیلِ آب و ہوا کے لیے کسی دوسرے مقام پر بھیج دیا جائے۔ لیکن پنڈت جی اور ڈاکٹر صاحب دونوں نے بہت سختی سے میری تجویز کی مخالفت کی۔

رات کو شانتا کے پاس میں نے پھر جانا چاہا۔ مگر مجھے حیلوں سے ٹال دیا گیا۔ خاص کر بوڑھی خادمہ بات بات پر میری مخالفت کرتی اور قہر کی نگاہوں سے مجھے گھورتی تھی۔

رات کو ڈاکٹر صاحب اور پنڈت جی کے ساتھ میں نے کھانا کھایا۔ اور ایک کمرے میں میرے سونے کا انتظام کر دیا گیا۔ مجھے سفر کا تھکان محسوس ہو رہا تھا۔ لیکن میری آنکھوں میں نیند کہاں۔ شانتا کا خیال میرے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا اور میں دیر تک بستر پر پڑی کروٹیں بدلتی رہی۔ غالباً دس بجے ہوں گے کہ دروازے پر کسی نے آہستہ سے دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ شانتا کھڑی تھی۔ چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار نمایاں تھے۔ سانس پھول رہا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی دیوانہ وار کمرے میں گھسی اور مجھ سے لپٹ کر لرزتی آواز میں بولی

"خدا کے لیے میری جان بچا لو۔ یہ لوگ تم کو مجھ سے نہیں ملنے دیں گے۔ جانتے ہیں کہ تم اس بڈّھے ڈاکٹر سے زیادہ عقل مند ہو۔"

میں نے آہستہ سے پوچھا "آخر بات کیا ہے؟"

وہ بولی "چپ چاپ میرے ساتھ چل کر میرے کمرے میں لیٹ رہو۔ پھر تمہیں سب کچھ خود ہی معلوم ہو جائے گا۔"

میں نے جواب دیا "تمہارے پاس ملازمہ تو سوتی ہے۔ پھر تم ڈرتی کیوں ہو؟"

وہ بولی "پرماتما کے لیے اس بوڑھی چڑیل کا میرے سامنے ذکر نہ کرو۔ میرے کمرے میں بھوت آتا ہے۔ میں چیختی چلّاتی ہوں۔ وہ مردار کروٹ بدل کر دیکھتی نہیں۔ اور جب زیادہ شور مچاتی ہوں تو کہتی ہے کہ تمہارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے خواہ مخواہ چیخ کر میری نیند بھی خراب کرتی ہو۔"

"لیکن تمہاری ملازمہ تو مجھے دیکھ کر ناراض ہوتی ہے۔ وہ مجھے تمہارے کمرے میں کس طرح سونے دیگی؟"

"میں نے اسے کام سے بھیج دیا ہے۔ میں تمہیں اپنے پلنگ کے نیچے چھپا دوں گی۔ جلدی کرو، خدا کے لیے جلدی کرو۔"

میں نے ایک سکنڈ سوچا کہ اس لڑکی کا دماغ کیا درحقیقت خراب ہے؟ لیکن فیصلے کا وقت نہ تھا۔ شانتا نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا اور میں کمرا بند کر کے اس کے ساتھ ہو لی۔

شانتا کے کمرے کے سامنے پہنچ کر میں بوڑھی خادمہ کے خوف سے ٹھٹکی۔ شانتا نے اندر جھانک کر مجھے آنے کا اشارہ کیا اور اپنی مسہری کے نیچے چھپا دیا۔ اس کی مسہری کے برابر سُرخ رنگ کا ریشمی پردہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے چپکے سے پردہ سرکا کر دیکھا۔ ایک چھوٹا سا خالی کمرہ نظر آیا۔

ذرا دیر بعد میرے کانوں میں بوڑھی ملازمہ کی آواز آئی۔ پتہ نہیں وہ دیواروں سے کہہ رہی تھی۔ یا کسی آدمی سے کہ "یہ ڈاکٹرنی بڑی چالاک اور حرفوں کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا منہ تو صبح ہی کالا کر دو ———"

ذرا دیر بعد ملازمہ کمرے میں آئی۔ اس نے شانتا کو دوا دی اور کہا "گیارہ بج رہے ہیں۔ مجھے نیند معلوم ہو رہی ہے۔ دوا پی کر تم بھی سو جاؤ اور مجھے بھی بھگوان کے لیے ذرا دیر سو رہنے دو۔ تم نے تو میری جان عذاب میں کر دی۔"

شانتا نے دوا پی لی۔

میں شانتا کی مسہری کے نیچے لیٹی ہوئی تھی۔ نیچے فرش تک لٹکی ہوئی چادر میری پردہ داری کر رہی تھی۔ شانتا نے اپنا کمبل میرے اوڑھنے کے لیے نیچے پھینک دیا تھا۔ لیکن مجھے سردی معلوم ہو رہی تھی۔ بہرحال کچھ بھی ہو شانتا کی خوشی تو آج پوری کرنی ہی ہے۔

ڈیڑھ گھنٹہ گزرا ہو یا دو گھنٹے، میں ٹھیک نہیں کہہ سکتی، کیونکہ سردی کے باوجود میری آنکھ لگ گئی تھی کہ ایکا ایکی شانتا کی چیخ سے میری آنکھ کھل گئی۔ وہ چلّا رہی تھی ——— "بھوت۔ بھوت ——— بھگوان کے لیے مجھے بچاؤ"

میں نے مسہری کے نیچے سے جھانک کر دیکھا کمرے میں ایک عجیب بھیانک قسم کی نیلی روشنی تھی جسے دیکھ کر میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

شانتا کی دردناک چیخ اور بلند ہوئی۔ میں نے پھر دل کڑا کر کے جھانکا۔ دیکھا ایک لمبا تڑنگا آدمی بالکل سفید کپڑے پہنے ہوئے مسہری کے پاس کھڑا ہے۔ جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ، خوف اور دہشت سے میرا جسم کانپنے لگا۔ ”بھوت“ نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ شانتا اس قدر بے کسی کے ساتھ چلائی کہ میں ضبط نہ کر سکی۔ بوڑھی ملازمہ دروازے کے قریب ایک کوچ پر پڑی بدستور بے خبر سو رہی تھی۔ شانتا کی چیخ بند ہو گئی۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی۔ خود بہ خود مجھ میں غیر معمولی ہمّت پیدا ہو گئی، میں بے تاب ہو کر مسہری کے نیچے سے نکل آئی۔ اور ”بھوت“ کا ہاتھ پکڑ کر بولی ”تم اس بچّی کو کیوں ستاتے ہو؟“ ”بھوت“ نے مجھے زور سے جھٹکا دیا۔ وہ میری طرح گوشت و پوست کا بنا ہوا تھا۔ ایک تو ڈاکٹری کی تعلیم نے مجھے رگوں کی کیفیت سے خوب مطلع کر دیا تھا۔ دوسرے مجھے زمانہ تعلیم میں جاپانی داؤ پیچ سکھائے گئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوراً سنبھل کر بھوت کے بازو کی ایک خاص رگ زور سے دبا دی اور دوسرا ہاتھ گھما کر اس کی گردن میں لٹکا لیا کہ ”بھوت“ کے لیے مجھ پر حملہ کرنا غیر ممکن ہو گیا۔

”بھوت“ نے میری گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ میں نے اس کے بازو کی رگ کو زور سے دبایا۔ ”بھوت“ کے منہ سے چیخ نکل گئی میں نے پوچھا ”بتاؤ، تم کون ہو؟“

”بھوت“ دروازے کی طرف بھاگا اور میں اس کے ساتھ گھسٹتی ہوئی چلی۔ جب وہ میری گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتا تھا تو میں اُس کے بازو کی رگ زور سے دبا دیتی تھی اور وہ بالکل بے بس ہو جاتا تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر میں نے دیکھا کہ نیلے رنگ کی بھیانک روشنی گیس کے ایک لیمپ سے کمرے میں ڈالی جا رہی تھی۔ اب میرا خوف بالکل دور ہو گیا جس ہاتھ سے میں بھوت کی گردن پکڑے ہوئے تھی اس کا جلدی سے رخ بدل کر میں نے بھوت کا سفید چغہ پکڑ لیا۔ دو تین جھٹکوں میں چغہ کچھ پھٹ گیا کچھ اُتر گیا۔ میں نے اس کے چہرے پر ہاتھ ڈالا مصنوعی چہرہ لگا ہوا تھا

”ہائیں یہ کون؟ —— پنڈت کنور کشن اوستھی —— !“

اب بھوت کی حقیقت بے نقاب ہو چکی تھی۔ میں نے رگِ بازو کی گرفت جس کی تکلیف پنڈت جی کے لیے ناقابلِ برداشت ثابت ہو رہی تھی ذرا ڈھیلی کر دی۔ اور بولی ”پنڈت جی، یہ کیا حرکت ہے؟“

پنڈت اوستھی، جو چند گھنٹے پہلے شکل و صورت سے شریف اور معزّز انسان معلوم ہوتے تھے، اس وقت درحقیقت شیطان بنے ہوئے تھے۔ آنکھیں سرخ تھیں اور جسم غصّے سے کانپ رہا تھا۔ بولے ”تم نے مجھے بہت ذلیل کیا۔“

میں نے جواب دیا ”ذلیل تو آپ اپنی حرکتوں سے ہوئے۔“

میرے دل میں اب ان کے لیئے ذرا بھی عزّت باقی نہ رہی تھی۔ میں نے ان کا بازو چھوڑ دیا اب مجھے اپنے ریوالور کا خیال آیا۔ سوئٹر کی جیب سے ریوالور نکال کر بولی ”اب بہتر یہی ہے کہ تم خاموشی سے چلے جاؤ۔ ورنہ بہت ذلیل ہو گے۔“

پنڈت جی چپ چاپ نیچے اتر گئے۔ میں نے شانتا کے کمرے میں واپس جا کر بوڑھی ملازمہ کے، جو اب بھی دم سادھے پڑی تھی، ایک ٹھوکر رسید کی اور اسے وہاں سے، باہر نکال کر کمرا ہر طرف سے بند کر دیا۔ شانتا بے ہوش تھی۔ میں اسے ہوش میں لائی اور اس کی پیشانی کو چوم کر کہا۔ ”بیٹی اب تم آرام سے سو جاؤ۔ میں نے بھوت کو بھگا دیا۔“

شانتا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے میرے زانو پر سر رکھ دیا۔ ذرا دیر بعد شانتا سو گئی اور میں ریوالور ہاتھ میں لیے ہوئے جاگتی رہی۔

صبح مجھے معلوم ہوا کہ جس عظیم الشان کوٹھی اور وسیع زمینداری کو پنڈت کنور کشن اوستھی اپنی ذاتی ملکیت ظاہر کرتے ہیں وہ درحقیقت شانتا کماری کی موروثی ملکیت ہے۔ پنڈت جی شانتا کے حقیقی چچا نہیں، بلکہ ایک بازاری عورت کے پیٹ سے سوتیلے چچا ہیں۔ ساری جائداد شانتا کے نام ہے۔ کنبے میں سوائے پنڈت کنور کشن کے اور کوئی نہیں۔ اور چوں کہ شانتا کے باپ نے وصیت کی تھی کہ اگر شانتا شادی سے پہلے مر جائے تو جائداد کنور کشن کی ملکیت قرار پائے۔ اس لیے پنڈت جی بظاہر تو شانتا کی دلجوئی کرتے تھے لیکن اندر اندر اس کی موت چاہتے تھے اور روزانہ بھوت بنکر اُسے (بقیہ صفحہ ۳۲ پر)

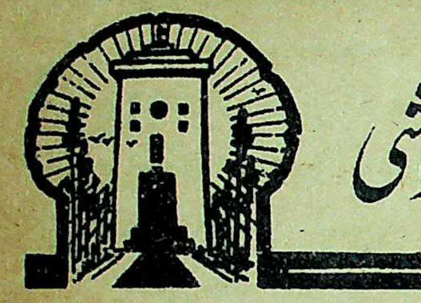

بابُ الصحت ۔ عورتیں اور سگرٹ نوشی

ازڈاکٹر جی ۔ اے ۔ شیلر

مغرب کی تہذیبی اور تمدنی "برکتیں" اپنی گوناگوں اور دل فریب خصوصیتوں کے نرغے میں ہندوستان کو بھی لے چکی ہیں اور مغربی فیشن کی تقلید یہاں کے مردوں سے گزر کر اب عورتوں تک پہنچ چکی ہے بہت سے ہندوستانی گھرانوں میں عورتیں بھی اپنی مغربی بہنوں کی دیکھا دیکھی سگرٹ نوشی کی خراب عادت میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں ہمارا خیال ہے، مغرب کے مشہور ماہر نفسیات وطب ڈاکٹر جی۔ اے۔ شیلر کا یہ فاضلانہ مضمون یقیناً دلچسپی اور توجہ کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

سگرٹ نوشی مغرب کی تہذیبی برکتوں میں نمایاں درجہ رکھتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم مغرب کے اس عطیے کا خود مغرب کے ایک فرزند کے زاویۂ نگاہ سے مطالعہ کریں۔ (ہمدرد صحت)

بہت سی عورتیں سائنس کی ایسی اختراعوں اور ایجادوں پر تو مشکل ہی سے توجہ کریں گی جو اُن کی پسندیدہ "سگرٹ نوشی" کے خاتمے کا باعث ہو سکیں۔ تاہم اس خیال سے کہ شاید بعض عورتوں کو اس زیادہ نقصان دہ شغل سے کسی حد تک نجات دلائی جا سکے یا کم سے کم سگرٹوں کے صرف میں ہی کچھ کمی کرائی جا سکے، ہمیں مشاہدوں اور تجربوں کی روشنی میں ان خاص اسباب پر غور کرنا چاہیئے جو عورتوں کے لیے سگرٹ کا استعمال خاص طور پر مضر قرار دیتے ہیں۔

یورپ، مصر اور ہندوستان میں تو سترھویں صدی عیسوی کی ابتدا ہی میں سگرٹ نوشی عام ہو چکی تھی۔ اگرچہ اس مدت میں وقتاً فوقتاً حکمران اور مذہبی حلقے کے اربابِ اختیار سگرٹ نوشی کے بارے میں روک تھام کے احکام صادر کرتے رہے تھے اور ان حکموں کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں بھی دیتے رہے تھے۔ یہ حقیقت تاریخی حیثیت رکھتی ہے کہ سنہ ۱۶۳۲ء میں حکومت روس نے تو اس سلسلے میں یہاں تک قدم اُٹھا لیا تھا کہ جو لوگ سگرٹ پیتے ہوئے گرفتار کر لیے جاتے تھے ان کی ناک کاٹ لی جاتی تھی۔ اکثر ممالک میں تو سنہ ۱۸۴۰ء تک سڑکوں اور شاہراہوں پر سگرٹ نوشی کی ممانعت تھی۔

سگرٹ نوشی سے خاص نقصان اس زہر کے اثر سے ہوتا ہے جو تمباکو میں پایا جاتا ہے۔ حالاں کہ اب تک یہ سمجھا جاتا رہا تھا کہ یہ سمیت اس دھوئیں میں نہیں ہوتی ہو گی جو سگرٹ کا کش لینے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جدید تحقیقات نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ اس کے علاوہ پروسک ایسڈ، امونیا، سلفرک ایسڈ اور زہریلے روغن کی موجودگی نے سگرٹ کو اور بھی خطرناک بنا دیا ہے۔ جو زہر تمباکو میں پایا جاتا ہے وہ تو اتنا مہلک ہوتا ہے کہ اگر تمباکو سے علیحدہ کر کے اس زہر کا ایک قطرہ بھی کبوتر کی چونچ پر لگا دیا جائے تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے۔

حال ہی میں دو سال کے ایک بچے کو کھیلتے کھیلتے کہیں سے ایک پائپ مل گیا۔ وہ اسے چوسنے لگا۔ تمباکو کے زہریلے اثر کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ غریب بچہ گھنٹہ بھر کے اندر اندر مر گیا۔ ایک اور بچہ جو عمر میں اس سے زیادہ تھا کسی طرح ایک ایسے کمرے میں بند ہو گیا جس میں تمباکو کا دھواں بھرا ہوا تھا۔ بیس منٹ میں ہی اس بچے پر غشی اور بے ہوشی طاری ہو گئی، اور تمباکو کا زہر اپنا اثر کر گیا۔

تمباکو کا یہ زہر انسان کے عصبی نظام میں بُری طرح گڑبڑ کر دیتا ہے اور رفتہ رفتہ پٹھوں کو بے کار کر ڈالتا ہے۔ سگرٹ کے اثرات اس وقت اور بھی زیادہ خراب ہوتے ہیں جب ان کا دھواں پھیپھڑوں میں داخل کیا جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سے آٹھ گنا بدتر و مضر نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔

تمباکو کے زہر کے اثرات عموماً ان صورتوں میں ظاہر ہوا کرتے ہیں

جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ بار بار پسینہ آنے لگتا ہے۔ طبیعت گری گری رہنے لگتی ہے۔ پٹھوں میں اندرونی گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ چہرے پر زردی چھا جاتی ہے۔ حواس پر اختلال طاری ہونے لگتا ہے اور نبض کی حرکت بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اگر کثرت کے ساتھ اور برابر سگرٹ کا استعمال جاری رکھا جائے تو کچھ عرصے میں اختلاج قلب کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ نبض کی رفتار میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ سانس جلد جلد آنے لگتا ہے بلغم میں تعفّن پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ درست نہیں رہتا۔ سر میں درد رہنے لگتا ہے اور دماغ ماؤف اور بیکار سا محسوس ہونے لگتا ہے۔

خواتین پر سگرٹ نوشی کا سب سے مضر اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی صنفی قوتیں اور اعصاب بُری طرح متاثر ہو جاتے ہیں۔ جسم کی بڑھوتری اور اس کی قوت میں فرق آجاتا ہے۔ ان باتوں کا نتیجہ اکثر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یا تو حمل ساقط ہو جاتا ہے یا تن درست بچّے پیدا نہیں ہوتے۔ اس لیے خواتین کو، جو گوہر مراد سے اپنی آغوش بھری دیکھنا چاہتی ہیں اور تن درست ہنس مکھ بچّے کھلانے کی خواہاں ہیں، تمباکو کے زہر سے کامل طور پر بچنا چاہیئے اور سگرٹ کو منہ نہیں لگانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ سگرٹ نوشی سے دانت بدنما اور خراب ہو جاتے ہیں۔ اور کسی عورت کے دانتوں کی خرابی ہی ایک ایسا نقص ہے جس کی کسی طرح تلافی نہیں کی جا سکتی اور نہ کسی طرح خوب صورتی کے اس داغ کو دور کیا جا سکتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ تقلیدِ عامّہ کا جذبہ ہی اس قسم کی عادات پیدا کرنے کا محرک ہو جاتا ہے۔ آج کل کی فیشن پرست خواتین تو اکثر بعض عادات محض اس وجہ سے اختیار کر لیتی ہیں کہ ان کے نزدیک دوسرے لوگ بھی ان کے عادی نظر آتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اپنی اس عادت سے وہ ایک قسم کی بڑائی اور برتری حاصل کر لیتی ہیں۔

حسن اور خوب صورتی کی حفاظت سے قطعِ نظر ویسے بھی ہر خاتون کے لیے ضروری ہے کہ اس میں اتنی قوّتِ ارادی ہو کہ اپنی اور اپنے بچّوں کی صحت کے خیال سے سگرٹ نوشی جیسی مذموم عادت سے سروکار نہ رکھے۔ اور دوسروں کی تقلید یا فیشن پرستی کے اثر میں آکر اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالے۔

صحّت عامّہ کا اہم ترین مسئلہ —— دق

ازڈاکٹر گرانٹ فلیمنگ ایم۔ ڈی

جہاں تک صحت عامّہ کا تعلق ہے دق وسل کو ایک اہم مسئلے کی حیثیت عموماً دو اسباب سے حاصل ہے۔ اوّل تو یہ کہ یہ مرض متعدّی یا چھوت دار ہے اور دوسرے یہ کہ اگرچہ اب تک کوئی ایسی قطعی دوا تو تیار نہیں ہو سکی ہے جس سے مرض کا حملہ روکا جا سکے یا مریضوں کو بالکل صحت ہو جائے، لیکن تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ طبّی دنیا میں اب تک جو ذریعے دریافت ہو سکے ہیں ان کے استعمال سے اگر دق وسل کو حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا نہیں جا سکتا تو اسے قابو میں ضرور کیا جا سکتا ہے۔ میں جو دق وسل کو صحت عامّہ کا ایک اہم ترین مسئلہ قرار دیتا ہوں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرض کی صحیح تشخیص، علاج اور بعد کی دیکھ بھال کے لیے پبلک کا اشتراک بہت ضروری ہے۔ بغیر اس اشتراک کے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ادارہ دق وسل کو قابو میں نہیں لا سکتا۔

دق وسل کی شرح موت میں جو کمی ہوتی جا رہی ہے وہ موجودہ صدی کی طبّی ترقّیوں کا حیرت انگیز ثبوت ضرور ہے، لیکن پھر بھی یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ کیوں کہ اب بھی اس مرض میں لوگ بکثرت مبتلا ہوتے ہیں اور لوگوں کو جامِ مرگ پلاتے ہیں اب بھی اس کا بڑا حصّہ ہے۔

دق وسل پر آسانی سے قابو حاصل کرنا خاص طور پر اس وجہ سے دشوار ہے کہ انسان پر عمر کے بڑے حصے تک اس کے حملے کا امکان رہتا ہے اور ذرا سی بے احتیاطی، بے پروائی اور معلومات کی کمی انسان کو بآسانی اس کا شکار بنا دیتی ہے۔

دقّ وسل بہت پُرانے مرض ہیں۔ زمانۂ قدیم کی طبّی کتابوں میں بھی ان کا ذکر نظر آتا ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی بتاتی ہے کہ تمام سلطنتِ روما ان امراض کی جولانگاہ بنی ہوئی تھی۔ رومی سلطنت کے خاتمے پر یورپ کی آبادی لڑائیوں، قحط اور مختلف وباؤں سے بہت کم ہو گئی اور ان وباؤں میں دق وسل خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

انگلستان میں دق کی تباہ کاریوں کے متعلق ہماری اطلاعات کا پہلا ذریعہ وہ رپورٹ ہے جو سنہ ۱۷۸۸ء میں لندن کے باشندوں کی اموات کے متعلق مرتب کی گئی تھی۔ اس وقت یہ مرض "کنزمپشن" کے نام سے مشہور تھا۔ رپورٹ کے معائنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والوں میں ۱/۴ تعداد اس مرض کے مبتلاؤں کی تھی۔ اگر موتوں کی مجموعی میزان میں سے پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد خارج کر دی جائے تو تقریباً آدھی اموات کی ذمّہ داری "کنزمپشن" پر تھی۔ اس طرح اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سنہ ۱۷۸۸ء میں لندن دق کی کیسی کمین گاہ بنا ہوا تھا۔

اٹھارویں صدی عیسوی کے آخر سے انگلستان میں دق وسل کی شرح اموات میں کمی شروع ہوئی اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ عوام کی معاشرتی حالت میں بہت اصلاح ہو گئی تھی۔

دق وسل کا سبب خاص عصیہ درنیہ (جرثومۂ دق) ہے۔ اس مرض کا سرچشمہ خود جسم انسانی کے اندر پوشیدہ ہے اور کسی حد تک یہ مرض ان مویشیوں کے ذریعے سے بھی، جو سل میں مبتلا ہوں، انسان کو ہو جاتا ہے۔ ان خوردبینی جراثیم کو سب سے پہلے جرمن کے ایک ماہر طب رابرٹ کاخ نے دریافت کیا تھا۔ عصیات درنیہ (جراثیم دق) جسم انسانی کے مختلف حصّوں کو اپنی "نوآبادی" بنا سکتے ہیں۔ لیکن ان کا بڑا ٹھکانا عام طور پر پھیپھڑے قرار پاتے ہیں۔ اس مرض کے ایک انسان سے دوسرے انسان تک پہنچنے کا سب سے بڑا ذریعہ تھوک اور بلغم ہے۔ مریض کے تھوک اور بلغم کا اگر معائنہ کیا جائے تو ان میں بے شمار عصیات درنیہ پوشیدہ نظر آئیں گے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ مریض کے تھوک اور بلغم کو فوراً تلف کر دیا جائے۔ گائے کے عصیۂ درنیہ کے مضر اثروں سے بچنے کے لیے دودھ کو پینے سے پہلے خوب اچھی طرح جوش دے لینا چاہیئے۔

اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ انسانی آبادی کا اگر جائزہ لیا جائے تو اس میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نکلے گی جن کے جسموں میں عصیات درنیہ موجود ہیں لیکن مرض کی نشوونما مقابلتاً کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ سل کے جراثیم اکثر لوگوں کے جسموں میں پائے جاتے ہیں، اس مرض کا حملہ بعض اشخاص پر کیوں ہوتا ہے اور بعض پر کیوں نہیں ہوتا؟ اس کے متعلق کچھ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ انسان کے جسم میں قوت مدافعہ کی کمی اس مرض کے حملے کا سبب بن جاتی ہے۔

دق وسل محض ایک طبّی مسئلہ نہیں بلکہ معاشرتی (سوشل) مسئلہ بھی ہے۔ کیوں کہ اس کی کمی وبیشی سے عوام کی معاشرتی اور اقتصادی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ دق خاص طور پر غریبوں کا مرض ہے۔ کیوں کہ غریبوں کو نہ تو ایسی خوراک ملتی ہے، نہ ایسے مکانات نصیب ہیں اور نہ انہیں ایسا آرام مل سکتا ہے جن سے ان کی جسمانی صحت برباد نہ ہو۔

ڈاکٹر ایف۔ سی۔ ایس بریڈبری اپنی کتاب "کازل فیکٹرس ان ٹیوبرکلوسس" میں لکھتے ہیں کہ "جن علاقوں کے متعلق تجربات کیے گئے ان کے اعداد وشمار سے ناقابلِ تردید طور پر ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ گنجان آبادی دق کی ترقی کا ایک خاص سبب ہے۔" آگے چل کر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں کہ "اعداد وشمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دق سے افلاس وغربت کا گہرا تعلق ہے۔ غریبی کی وجہ سے ایک چھوٹے سے مکان میں بہت سے آدمی مل کر رہتے ہیں۔ اور انہیں اچھی غذا بھی نہیں ملتی۔ یہی دو وجوہ غریبوں کو دق میں زیادہ مبتلا کرتے ہیں۔"

مختلف عمروں میں مریضوں کا تناسب معلوم کرنے کے لیے بھی تجربات کیے گئے ہیں۔ یہ تجربات "ٹیوبرکلین ٹسٹ" (امتحانِ سلّین) کے ذریعے سے کیے جاتے ہیں۔ مثبت ردِّ عمل سے اثرات مرض کا اظہار ہوتا ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں کینیڈا کے صوبہ ساکٹشیون میں اسکولوں کے ۵۱ فی صدی بچّے اس مرض میں مبتلا تھے۔ ان کے جسموں میں عصیات درنیہ کی کارفرمائی جاری تھی۔ ان میں جو بچّے مر گئے انہیں خارج کرنے اور صحت گاہوں وغیرہ کے مناسب انتظامات کے بعد سنہ ۱۹۳۴ء میں ایسے بچّوں کی تعداد صرف دس فی صدی تھی۔ اسی طرح ٹیچرس ٹریننگ کالج کے طلبا میں سنہ ۱۹۲۱ء میں مبتلاؤں کی تعداد ۵۰ فی صدی تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۳۴ء میں ۱۹ فی صدی رہ گئی۔

موجودہ صدی میں علم طب کی حیرت انگیز ترقیوں سے دق کی شرح اموات میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ اگر چالیس سال پہلے کی شرح اموات سے موازنہ کیا جائے تو اس مرض کی موجودہ شرح موت تقریباً ایک تہائی ہے۔ اس کمی میں تازہ ترین طبّی تحقیقاتوں کے علاوہ جدید طرز کی صحت گاہوں کے قیام کو بھی بہت دخل ہے۔

دق وسل کے مسئلے پر زیادہ غور وفکر کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ اس مرض سے زیادہ تر جوان آدمی مرتے ہیں۔ موت بہرحال موت ہے

لیکن جوانا مرگی خاص طور پر قابلِ افسوس اور قومی لحاظ سے بہت مضر ہوتی ہے۔ کیوں کہ کسی جوان آدمی کی موت سے اس کی بیوی اور بچے کس مپرسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور نظام معاشرت بگڑ جاتا ہے۔

دق وسل پر قابو حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ مرض کو تشخیص کر لیا جائے۔ مرض اگر ابتدائی حالت میں تشخیص کر لیا جائے تو اسے بڑھنے سے بھی کافی حد تک روکا جا سکتا ہے اور مریض کو تن درستوں سے علیحدہ رکھ کر دوسروں کو اس مرض کا شکار بننے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کی خاص طور پر دیکھ بھال کرنی چاہیئے جنہیں سل ودق کے مریضوں کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوتا ہے۔

دق کو "کنبے کا مرض" کہا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ کنبے میں جب کوئی شخص مبتلا ہو جائے تو اس مکان میں دوسرے رہنے والوں کی صحت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے دق کے ان جراثیم سے بچنا جو مریض کے تھوک اور بلغم میں پائے جاتے ہیں، دشوار ہے۔ دق کے خاندانوں میں جو تجربات کیے گئے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو بچے دس سال سے کم عمر کے ہوں وہ کسی مریض کے ساتھ رہنے سے بہت جلد مرض کا اثر قبول کر لیتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی زیادہ خطرہ رہتا ہے جن کی عمر بیس سال سے کم ہو۔

لیکن محض تجربات اور اعداد و شمار سے کام نہیں چل سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تشخیص مرض کے بعد اس کی شدت کو روکنے اور دوسرے لوگوں کو اس میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لیے پوری کوشش کی جائے۔ ہندوستان میں مریضوں کو گھروں میں رکھنے کا رواج ہے۔ لیکن ایسے گھر کم ہیں جہاں مریض کی مناسب خبر گیری بھی ہو سکے اور ساتھ ہی اس بات کا بھی اطمینان ہو کہ اس گھر میں رہنے والے دوسرے لوگوں کی حفاظت خطرے میں نہیں پڑے گی۔ مریضان سل ودق کے لیے بہترین قیام گاہ صحت گاہ (سینے ٹوریم) ہے۔ کسی مریض کو گھر میں رکھنے پر اصرار کرنا جماعت کے دوسرے افراد کی زندگی خطرے میں ڈالنا ہے۔

بچّوں کے کانوں کی حفاظت

یہ بات اس ملک کے اکثر لوگوں کو نہیں معلوم کہ اگر مدرسوں میں پڑھنے والے کم عمر بچوں کے کانوں کا باقاعدگی کے ساتھ وقتاً فوقتاً طبی معائنہ کرایا جاتا رہے اور اگر ان میں کوئی خرابی پیدا ہو تو اس کو فوراً دور کر دیا جائے تو جوان عمر اور بالغوں کے بہرے پن میں پچاس فی صدی کمی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ آج کل درمیانی عمر کے لوگوں میں جو بہرا پن پیدا ہوتا ہے اس کے اسباب عموماً لڑکپن اور بچپن ہی میں جڑ پکڑ چکے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات ایسی صورت پیش آتی ہے کہ یہ بہرا پن آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور اکثر اس وقت تک پتہ بھی نہیں چلتا جب تک معاملہ حد سے نہ گزر جائے اور ابتدائی خرابی کی اصلاح اختیار کی بات نہ رہے۔

اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بچّوں کے کانوں سے ادنٰی سی بے پروائی ملک کے بہروں میں ۵۰ فی صدی اضافے کا سبب بنی ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اس قسم کے امراض کو اگر ان کی ابتدائی صورتوں اور حالتوں میں ہی بھگت کر روک دیا جائے تو ہماری آئندہ نسلیں اس قسم کی بہت سی خرابیوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں جن کا علم بھی ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب ازالہ ہمارے قابو اور اختیار میں نہیں رہتا۔

اپنی آزادی اور بے پروائی سے بہرے اور گراں گوش نوعمروں میں اضافہ کر کے ہم ان کی تمام زندگی تلخ بنا رہے ہیں۔ کیوں کہ محض اسی مرض کی بدولت بہت سے شوقین وذکی بچے اپنی تعلیم باقاعدہ جاری رکھنے اور دنیا میں ترقیاں حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا
سے دواؤں، ٹریڈ مارک، لیبل اور فرم کے نام وغیرہ رجسٹر کرائیں اور اس طرح اپنے حقوق اور فوائد کی نقالوں سے حفاظت کریں۔
جی۔ ایم۔ لک اینڈ کمپنی ٹریڈ مارک ایجنٹس جالندھر شہر

یونان کے پایۂ تخت کی طبی نمائش

از ڈاکٹر کوسٹس اے۔ شرٹیاکیس۔ ڈائرکٹر سوشل ہائی جین، وزارت صحت عامہ، یونان۔

پچھلے سال یونان کے پایۂ تخت ایتھنز میں ایک عظیم الشان طبی نمائش ہوئی تھی۔ جسے اپنی بعض جدتوں کی وجہ سے بین الاقوامی حلقوں میں بھی خاصی شہرت حاصل ہوگئی تھی۔ ہمارے ملک میں طبی نمائشیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لیے یونان کی نمائش کی سرکاری تفصیلات کا ملخص ترجمہ فرانسیسی زبان سے کر کے اس لیے یہاں درج کیا جاتا ہے کہ ان تفصیلات سے ہماری ملک کی طبی نمائشوں کو کچھ فائدہ پہنچ سکے اور ان کے منتظموں کو معلوم ہو کہ ایک چھوٹے سے آزاد ملک کی نمائش بھی کس قدر ہمہ گیر اور پبلک کے لیے مفید ہوتی ہے۔ "ہمدرد صحت"

سنہ ۱۹۳۸ئہ میں حکومتِ یونان کی وزارتِ صحتِ عامہ نے ایک طبی نمائش کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ پایۂ تخت ایتھنز مشہور زیبان پیلس میں ۱۳ نومبر سنہ ۳۸ئہ کو اس نمائش کا افتتاح عمل میں آیا اور اس کا سلسلہ ۳۱ جنوری سنہ ۳۹ئہ تک رہا۔

وزارتِ صحتِ عامہ کے علاوہ ملک کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری طبی اداروں نے نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے سرگرمی سے حصہ لیا۔

اس نمائش سے دو مقاصد خاص طور پر حکومت کے پیشِ نظر تھے۔ اوّل یہ کہ حفظان صحت کے سلسلے میں پبلک کے لیے مفید اور سبق آموز پروپیگنڈا کیا جائے اور دوسرے یہ کہ ملک میں صحت عامہ کی نگہداشت کے لیے جو طبی ترقیاں سرکاری اور غیر سرکاری ذریعوں سے ہوئی ہیں۔ ان کا مکمل جائزہ اور مظاہرہ ہو جائے۔

نمائش کے شعبے نمائش حسب ذیل ۳۲ شعبوں میں تقسیم کی گئی تھی۔ ان شعبوں کا متعلقہ ساز و سامان محل کے تیس عالی شان کمروں میں آراستہ کیا گیا تھا۔

(۱) یونان میں اصول حفظان صحت اور علم طب کی ارتقائی تاریخ۔ (۲) وضع حمل کے سلسلے میں طبی ترقیاں۔ (۳) زچاؤں اور نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت۔ (۴-۵) اصول حفظان صحت کی درسی تعلیم۔ علم طب کی تعلیم۔ (۶) صاف ہوا میں زندگی بسر کرنے کے فائدے اور ہوا کو صاف کرنے کے طریقے۔ (۷) گرم پانی کے قدرتی چشمے (۸) پانی (۹) کوڑا، کرکٹ، غلاظت اور بدبو وغیرہ دور کرنے کے طریقے۔ (۱۰) حفظِ صحت (سینی ٹیشن) کے متعلق پایۂ تخت میں حکومت کے کارنامے۔ (۱۱) حفظِ صحت کے متعلق وزارت کے کارنامے۔ (۱۲) جراثیم کو ہلاک کرنے کے طریقے اور وہ دوائیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں۔ (۱۳-۱۴) پوشاک اور سکونت (۱۵) غیر ممالک میں تازہ طبی ترقیاں۔ (۱۶-۱۷) متعدی امراض کو روکنے والی دوائیں اور ملک میں بیمۂ زندگی کی رفتارِ ترقی۔ (۱۸) امدادِ اوّلین (فرسٹ ایڈ)۔ (۱۹) کھانے پینے کی چیزیں۔ (۲۰) دودھ، بیرَا اور مختلف قسم کی شرابیں۔ (۲۱) دانت اور منہ (۲۲) چیچک کے خلاف ملک کی طبی سرگرمیاں۔ (۲۳) ملیریا کے خلاف ملک کی طبی سرگرمیاں۔ (۲۴) کونین۔ (۲۵) سرطان (کینسر) کے خلاف ملک کی طبی سرگرمیاں۔ (۲۶) جرب العین (ٹریکوما) کے خلاف ملک کی طبی سرگرمیاں۔ (۲۷) زہروں اور نشیلی چیزوں کے استعمال کے نتیجے۔ (۲۸) دق کے خلاف ملک کی طبی سرگرمیاں (۲۹) یونانی ریڈ کراس سوسائٹی (انجمن صلیب احمر)۔ (۳۰) لُو اور سرد ہوا کے حملوں سے جسم کی حفاظت۔ (۳۱) جنرل ہسپتال جو پانچویں صدی قبل مسیح کے مشہور یونانی طبیب بقراط کے نام سے منسوب تھا۔ (۳۲) لٹریچر اور نقشوں وغیرہ کے ذریعے سے پبلک کے لیے اصولِ حفظانِ صحت کا پروپیگنڈا۔

ہم نے اپنی اس نمائش کو کامیاب اور پبلک کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی خاطر چند اصول و قواعد مرتب کیے تھے۔

جن پر سختی سے عمل کیا گیا اور جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمائش کو اس طریقے سے آراستہ و مرتب کیا جائے کہ وہ پبلک کے لیے خاص طور پر دلکش ثابت ہو اور عوام اس کی ظاہری خوشنمائی اور شان و شوکت سے بھی متاثر ہو کر کثرت سے نمائش میں آئیں۔

(۲) نمائش میں ضروری چیزوں کو اس طرح نمایاں کیا جائے کہ پبلک کی نظر سب سے پہلے ان ہی پر پڑے اور بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص ان کی توجہ ان چیزوں کی جانب پھیرے وہ خود انھیں دیکھیں اور دلچسپی لے کر فائدہ اٹھائیں۔

(۳) جہاں تک ممکن ہو سکے ایسے نقشوں اور اعداد و شمار کی لمبی چوڑی فہرستوں سے بچا جائے جو پبلک کی سمجھ سے باہر ہوں۔

(۴) نمائش میں صرف وہی چیزیں، دوائیں، نقشے اور رپورٹیں وغیرہ رکھی جائیں جن کے متعلق حکومتِ یونان کو پورا یقین ہو۔ اور کسی غیر ملک کی بھی صرف ان ہی چیزوں کو نمائش میں جگہ دی جائے جن کے متعلق اس ملک کی حکومت کو پورا بھروسہ ہو۔

(۵) نمائش میں ایسی کوئی چیز نہ رکھی جائے جس کے دیکھنے سے عوام کے دلوں میں خوف و کراہت کے جذبات پیدا ہوں یا جن کا نظارہ ذوق سلیم کے خلاف ہو۔ چنانچہ نمائش میں لاشیں، مُردوں کے ڈھانچے، کھوپریاں اور ایسے سانچے جن سے خوفناک امراض کا اظہار ہوتا ہے یا ننگے مجسمے نہیں رکھے گئے۔

(۶) نمائش میں ایسے معقول اسٹاف کا انتظام کیا جائے جو پبلک کو علمی اصطلاحات نہایت آسان طریقے پر سمجھا سکے۔

(۷) چوں کہ اچھے اشعار بآسانی دلوں میں اتر جاتے ہیں۔ اس لیے علمی الفاظ، اصول حفظانِ صحت اور امراض وغیرہ کی تشریح میں شعر و شاعری سے مدد لی جائے۔ چنانچہ اس نمائش میں تمام ضروری چیزوں کے ساتھ جو ان کی تشریح لکھ کر لگائی گئی تھی وہ منظوم تھی۔

(۸) نمائش میں کوئی ایسی چیز نہ رکھی جائے جو یونانی رسم و رواج، مذہبی عقائد اور معاشرت کے خلاف ہو۔ نمائش میں جو مجسمے وغیرہ تھے انھیں یونانی پوشاک پہنائی گئی تھی اور ہر طریقے سے خالص یونانی ماحول کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔ پوشاک اور سکونت کے شعبے میں پبلک کی معلومات کے لیے مختلف غیر ممالک کی پوشاکیں اور مراسم وغیرہ دکھائے گئے تھے اور ان کے لئے ایک کمرا خاص کر دیا گیا تھا۔

حکومت نے نمائش کے مفصل عمل نامے (پراسپکٹس) چھپوائے تھے۔ جن میں تمام چیزوں اور دواؤں کی مکمل تشریح تھی۔ یہ عمل نامے تیس ہزار سے زیادہ کی تعداد میں فروخت ہوئے۔

نمائش کے ساتھ طبی کانفرنس کے انعقاد کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

نمائش کے سلسلے میں تقریباً ایک سو بلیٹن جن میں پبلک کے لیے مفید ہدایات تھیں، ریڈیو کے ذریعے سے نشر (براڈ کاسٹ) کیے گئے طبی کانفرنس کی پوری کارروائیاں بھی کئی زبانوں میں براڈ کاسٹ کی گئیں۔

نمائش میں دو سو سے زیادہ سنہری اور روپہلی تمغے اور نقد انعامات تقسیم کیے گئے۔

نمائش میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب آدمی شریک ہوئے، جن میں تیس ہزار کے قریب طلبا تھے۔

نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے ملک کے پریس نے حکومت کے ساتھ پورا اشتراک کیا۔

بقیہ ص ۲۶

ڈراتے تھے کہ وہ سہم سہم کر مر جائے اور شانتا کی وسیع جائداد انہیں مل جائے۔ بوڑھی ملازمہ اور ڈاکٹر صاحب اس سازش میں شریک تھے۔

میں نے شانتا کی رہائی کے لیے کیا کوشش کی، یہ ایک طویل داستان ہے۔ ناظرین کو صرف اس قدر بتانا کافی ہے کہ میں اسے تبدیل آب و ہوا کے لیے اپنے ساتھ بھوپال لے آئی۔ اس واقعے کو کئی سال گزر چکے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ بیرسٹر کے شانتا کی شادی ہو گئی۔ اس کے دو بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اور اپنی عالی شان کوٹھی سکھ واس میں مالکانہ حیثیت سے عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ پنڈت جی کا پتہ نہیں کہ انہیں زمین کھا گئی یا آسمان۔

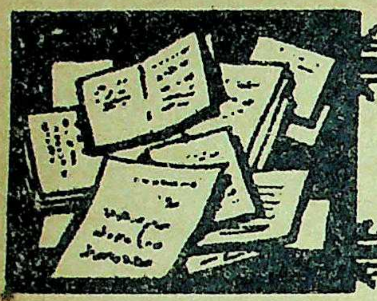

مُراسلات

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس

ملک کے اطبّا اور وید صاحبان سے دردمندانہ اپیل

تمام حضرات کو معلوم ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کے جمود اور تعطّل کو دور کرنے کا نہ صرف پکّا ارادہ کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے لیے عملی قدم بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ کانفرنس کی جدید تنظیم کے لیے ایک جلسۂ مشاورت ہو چکا ہے۔ جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ نظام اساسی کی ازسرِنو ترتیب کی جائے۔

اس سلسلے میں نہایت طمانیت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ اس اقدام سے ملک کے اطبّا اور وید صاحبان کو نہ صرف اطمینان حاصل ہوا ہے بلکہ ان میں ایک نئی حرکت بھی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ اپنی محبوب و رہنما کانفرنس کو عروج کی حالت میں دیکھنے کے واسطے بے تاب ہیں۔ ان تمام حضرات کی خدمت میں مخلصانہ التماس ہے کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس کے قواعد و ضوابط اور فارم ممبری چھپوا لیے گئے ہیں اور وہ دفتر میں موجود ہیں۔ اب وقت ہے کہ آپ بلا تاخیر انہیں مندرجہ ذیل پتے سے منگوا کر اور خانہ پُری فرما کر بھیج دیں۔ تاکہ جناب کے اسم گرامی سے فہرست ممبران مزیّن کی جائے اور آپ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کی رکنیّت کا بموجب قواعد و ضوابط حق حاصل ہو جائے۔

اس طرح ایک معقول تعداد ممبران کی درج رجسٹر ہونے کے بعد دوسرا جلسہ طلب کیا جائے گا جس میں ارکان اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ملک کے تمام اطبّا و وید صاحبان اور بہی خواہان اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں تاخیر نہ فرمائیں گے۔

خاکسار حکیم محمد الیاس خاں (صدر جامعہ طبیّہ دہلی) آنریری سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس، دہلی۔

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن طبیّہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ

اس ایسوسی ایشن کا چوتھا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب حکیم ملک عنایت اللہ صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم ایس۔ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ہندوستان کے مختلف اطراف کے اولڈ بوائز شریک ہوئے۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب صدر نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق آرا سے منظور ہوئے۔

(۱) مسلم یونی ورسٹی طبیّہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس وائس چانسلر صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ "طبیہ کالج میگزین" کے سالانہ بجٹ میں کافی اضافہ کیا جائے۔ کیوں کہ ۲۱۹ روپے بالکل ناکافی ہیں جس کی وجہ سے رسالے کی طباعت اور اشاعت میں زبردست رکاوٹ ہو رہی ہے۔

(۲) مسلم یونی ورسٹی طبیّہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس وائس چانسلر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ طبیہ کالج کی مینجنگ کمیٹی میں اولڈ بوائز کے کم سے کم دو نمائندے ضرور لیے جائیں۔

(۳) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ طلبا طبیہ کالج کو مسلم یونی ورسٹی کا ممبر ہونا چاہیئے اور اس غرض کے لیے یہ اجلاس سکرٹیری کو اختیار دیتا ہے کہ وائس چانسلر صاحب اور سکریٹری یونین سے جلد از جلد بذریعۂ خط و کتابت اس معاملے کو طے کریں۔

(۴) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس گورنمنٹ [illegible] سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ گرام ڈسپنسریوں کا انچارج

دیسی اطبا کو پرائیویٹ معائنے پر جانے کی صورت میں فیس لینے کی اجازت دی جائے۔ بصورت دیگر تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ نیز جلد از جلد ڈسپنسریوں کو مستقل کر کے عوام کے جذبات کا احترام کیا جائے۔ نیز یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ اس سلسلے میں دیسی اطبا کا ایک وفد گورنمنٹ یو۔ پی کے ذمے دار اصحاب سے ملاقات کرے۔

(۵) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس مجلس انتظامیہ کو اختیار دیتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسین کے آئندہ انتخابات کے لیے اولڈ بوائز میں سے قابل امیدوار منتخب کرے

(۶) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ وائس چانسلر صاحب گورنمنٹ یو۔ پی کو اس طرف توجہ دلائیں گے کہ ان اولڈ بوائز کو جو گرام ڈسپنسریوں کے انچارج ہیں، آلات سرجری و ادویہ جلد از جلد مہیا کئے جائیں۔ کیوں کہ وہ کالج میں سرجری کی علمی اور عملی دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ایس۔ ایچ۔ آغا سکرٹری طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

مجرّبات شائع کرانے والوں کی خدمت میں

ہمدردِ صحت میں مجرّبات درج کرانے والے اطبار کرام یقیناً ہمارے دلی شکریے کے مستحق ہیں جو قدامت پسند حکیموں کے روایتی بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنے صدری مجربات اور خاندانی اسرار بے کم و کاست محض رفاہِ عام اور خدمتِ خلق کی غرض سے رسالے میں وقتاً فوقتاً شائع کراتے رہتے ہیں۔ لیکن جہاں تک نسخوں کی ترکیب اور تیاری کا تعلق ہے وہ مکمل نہیں ہوتے۔ کچھ شک نہیں کہ ایک ماہرِ فن کے اطمینان کے لیے یہ کافی ہے کہ ایک نسخہ جس کے مختلف اجزا بجائے خود ایک تشریح طلب نسخے کی حیثیت رکھتے ہیں، شائع کر دیا جائے لیکن اطبار کرام کو نسخہ درج کراتے وقت یہ حقیقت ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ ہمدردِ صحت پڑھنے والے صرف اطبار کرام کے اسی طبقے تک محدود نہیں ہیں جو ماہرانِ فن اور آزمودہ کار ہیں اور جنہیں نسخے میں صرف چند اشارات کے ذریعے سے سب کچھ سمجھا دیا جا سکتا ہے، بلکہ ایک کثیر تعداد اُن مشتاقانِ فن کی بھی ہے جو ہنوز اس مکتب میں یعنی نسخوں کی تیاری کے سلسلے میں ابجد خواں کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو اپنی محدود طبی معلومات کے باعث حکمائے کرام کے اشارات سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے مناسب یہی ہے کہ جو صاحب کوئی مجرب نسخہ درج کرائیں وہ اس کے تمام پہلوؤں پر اپنی روشنی ضرور ڈالنے کی زحمت گوارا فرمائیں جس کے ذریعے سے ایک عامی دل دادۂ فن بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

خواجہ کرامت اللہ امرتسری، از دینا نگر

ایک قابلِ حل مسئلہ

بعض طبی کتابوں اور رسالوں میں لکھا ہوا ملتا ہے کہ فلاں چیز کو فلاں موقع یا وقت پر فلاں صورت میں کاٹا جائے تو فلاں اثر ہوتا ہے۔ اس نکتے کا طب سے کس قدر تعلق ہے۔ اور موجودہ اطبا کو کس صورت میں اس کی پابندی کرنی چاہیے؟ اگر اس چیز کو سیاروں کی طرف منسوب کیا جائے تو بھی وہ بعض حالتوں میں حیران کرتا ہے۔ کیوں کہ بعض کتب میں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں چیز کو اول ماہ میں منگل یا اتوار کے روز کاٹیں۔ عمل سیارہ ہر روز تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہر ایک کے لیے وہی اثر پیدا ہو۔ کیوں کہ اگر ایک شخص ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ کے پہلے اتوار کو کوئی چیز کاٹتا ہے تو گویا وہ تین مارچ کے دن کاٹتا ہے۔ دوسرا شخص اگر اپریل کے مہینے میں کاٹتا ہے تو سات اپریل پڑتی ہے۔ اسی طرح دنوں اور مہینوں کا تعلق نہیں ہوتا۔ اسی لیے کسی سیارے کے اثر کا معاملہ بھی بحث طلب ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ان باتوں کی تشریح کی جائے۔

کیا ہمارے اطبا میں سے کوئی صاحب اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ ہمدردِ صحت میں روشنی ڈالیں گے؟

حکیم گجندر سنگھ گجراج، امرتسر

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

سفوف جریان مغز تخم تمر ہندی (گائے کے دودھ میں مدبر کر کے)، ببوس اسپغول، کتیرا، موصلی سفید، ثعلب مصری، رومی مصطگی اصلی ہر ایک ایک چھٹانک، کشتہ قلعی ۴ ماشے، کشتہ نقرہ ۴ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک کر کے اور برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں اور نو نو ماشے کی مقدار میں صبح و شام دونوں وقت یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد:- پرانے سے پرانا جریان اس سفوف سے جاتا رہتا ہے۔ سیلان الرحم کے لیے بھی مفید ہے۔

سفوف ملیریا مغز کرنجوہ ۱۰ تولے، کافور خالص ایک تولہ، گیرو ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر لیں اور ایک ماشہ عرق بادیان دگاؤزبان ۵-۵ تولے کے ساتھ پھانکیں۔ اگر ضرورت ہو تو دن میں دو بار بھی یہ سفوف دے سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ مریض کو پہلے دست آور دوا کھلا لیں۔

فوائد:- ملیریائی بخار کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے۔ دو تین دن میں پورا پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) آنریری مجسٹریٹ جودھ پور

اکسیر سُرعت خراطین خشک مصفیٰ ۱۰ تولے، بیر بہوٹی ۵ تولے، ریگ ماہی ۳½ تولے۔ شقاقل مصری ۴ تولے، ستاور ۳ تولے، سفید موصلی ۳ تولے، موصلی سیاہ ۳ تولے، تودری سرخ ۳ تولے، مغز پنبہ دانہ ۳ تولے، جوز بوا ایک تولہ، لباسہ ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، عقرقرحا ایک تولہ، تج ایک تولہ، بھوسی اسپغول ایک تولہ، زعفران ۳ ماشے، کشتۂ نقرہ ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے چھان لیں اور ایک ماشہ سے ۳ ماشے تک حلوے یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔

فوائد:- تھوڑے ہی عرصے میں سرعت کی شکایت مستقل طور سے دور ہو جائے گی۔ دوران استعمال میں مجامعت سے پرہیز رکھیں تو بہت مناسب ہے۔ سیلان الرحم کے لیے بھی یہ دوا مفید ہے۔

جناب ڈاکٹر اجیت سنگھ صاحب، ایم۔ بی۔ ایس، منچن آباد

اجیت پین بام کافور، ستِ اجوائن، ست پودینہ، کلورل ہائیڈریٹ ہر ایک ایک ماشہ، مینتھل سیلی سلیٹ ۱۵ بوند، گلیسرین ۱ ڈرام، ویزلین ، ڈرام۔ پہلی چاروں دواؤں کو شیشی میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ جب وہ پانی ہو جائیں تو ان میں ویزلین کے علاوہ دونوں دوائیں ملا لیں۔ پھر ویزلین گرم کر کے سب چیزوں کو اچھی طرح حل کر کے رکھ لیں۔

فوائد:- یہ بام ہر قسم کے دردوں کے لیے مفید ہے۔ درد کی جگہ مالش کرنے سے منٹوں میں درد جاتا رہتا ہے۔

نسخہ ضبطِ تولید ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "ضبط تولید و اصلاح نسل" کے صفحہ ۸۶ پر تخم نیل اور تخم سن والا جو نسخہ میری طرف سے شائع ہوا ہے اس کے متعلق بہت سے صاحبان نے مجھے خط لکھے ہیں۔ بہت سے اصحاب کے خطوں کا تو میں جواب دے چکا ہوں۔ لیکن مصروفیت کی وجہ سے بعض کا جواب نہیں دے سکا۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نسخے کے متعلق میں یہاں چند سطریں لکھ دوں تاکہ ناظرین ہمدرد صحت کو کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

میں بیس سال سے اس نسخے کو [illegible] فیصدی کامیاب ہے۔ ایک مہینے تک استعمال کرنے سے کوئی اثر نہیں

ہوتا۔ مقصد حاصل کرنے کے لیے تین مہینے ضرور استعمال کرانا چاہیئے۔ حیض میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ مقرّرہ مقدار سے زیادہ یہ دوا استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ نسخے کی دوائیں معمولی ہیں۔ ہر شخص دواخانے یا پنساریوں سے دوائیں لے کر خود یہ دوا بنا سکتا ہے۔

جناب دیو کی نندن صاحب، سرگودھا

ہمدرد صحت کی کسی پچھلی اشاعت میں ایک صاحب نے ڈراک شاسو کا نسخہ دریافت کیا تھا۔ جواب میں ویدک کتابوں کا حوالہ دے دیا گیا تھا میں سہولت کے لیے یہ نسخہ لکھتا ہوں تاکہ سوال کرنے والے صاحب کے علاوہ اور لوگ بھی اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

ڈراک شاسو کا نسخہ تازہ انگوروں کا رس ۳۲ سیر، کھانڈ سفید ۱۶ سیر، خالص شہد ½۱۲ سیر، گل دھاوا ۲ سیر، سرجینی ۱۰ تولے، لونگ ۱۰ تولے، جائفل، کالی مرچ، دارچینی، چھوٹی الائچی، تیزپات، ناگ کیسر، پیپل، چیتا، چویا، پیپلا مول ہر ایک ۱۰ تولے۔

اس کو آسوارشٹ کے طریقے سے بنایا جاتا ہے۔ مٹکا اندر سے گھی سے چپڑ لینا چاہیئے۔ پہلی تینوں چیزوں کو پہلے اچھی طرح ملا لیں اس کے بعد باقی دوائیں صفائی سے ادھ کُٹی کر کے ڈالیں۔ گل دھاوا کو کوٹنے کی ضرورت نہیں۔ تفصیل کے ساتھ ترکیب کتاب "سارنگ دھر" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

نوٹ:- بعض وید کھانڈ ۱۶ سیر کی بجائے ½۱۲ سیر ڈالتے ہیں۔

جناب حکیم گجندر سنگھ صاحب، گجراج، امرتسر

سُرمہ ٹھنڈا سرمہ سیاہ ایک تولہ، کف دریا ایک ماشہ، کافور بھیم سینی ۴ رتی، قلمی شورا ۱ ماشہ، الائچی خورد ایک ماشہ، کباب چینی ایک ماشہ، ست پودینہ ۲ رتی، کشتہ جست ۳ ماشے۔ سب چیزوں کو عرق گلاب میں خوب کھرل کر کے رکھیں۔

فوائد:- آنکھوں کے بہت سے امراض میں یہ سرمہ بہت مفید ہے۔

آئی لوشن شب یمانی بریاں ۶ ماشے، زنک سلفاس ۲ رتی، مصری کوزہ ۶ ماشے، عرق گلاب ۵ تولے۔ سب چیزوں کو اچھی طرح حل کر کے لوشن بنالیں اور دو دو قطرے آنکھوں میں ٹپکائیں۔

فوائد:- آنکھوں سے پانی بہنے کو روکتا ہے گکروں کو دور کرتا ہے۔ سرخی کو کاٹتا ہے۔

جناب چودھری حکیم سرور خاں صاحب بیروی

حبوب مصفّی جل نیم، رسوت مصفّی، مرچ سیاہ۔ تینوں چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں دو گولیاں صبح نہار منہ پانی یا شربت عناب اور عرق مرکّب مصفّی خون کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- یہ گولیاں خون کو صاف کرتی ہیں۔ قبض کو دور کرتی ہیں۔

جناب سوامی سچدانند صاحب سنیاسی، راول پنڈی

حبّ ذیابیطس شنگرف مدبّر، ازراقی مدبّر ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قشر بیضۂ مرغ ۲ تولے، پھٹکری سفید و سرخ بریاں ہر ایک ۲ تولے الائچی خورد ۲ تولے، بنسلوچن ۲ تولے، پیپل ۳ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ادرک کے پانی میں چنے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک گولی مکھن یا ملائی میں ملا کر کھائیں۔

فوائد:- ذیابیطس کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔ میں نے کئی مریضوں پر ان کو آزمایا ہمیشہ مفید پایا۔

نوٹ:- ہر قسم کی طبّی کتابیں منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، بازار لال چاہ، دہلی سے طلب فرمائیے +

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی" فاضل الطب والجراحت"، کھاتولی

امراض معدہ

سفوف ہاضم

زنجبیل	۱ تولہ
فل فل سیاہ	۱ تولہ
پیپل	۱ تولہ
زیرہ سیاہ	۱ تولہ
نمک سیاہ	۱ تولہ

آدھا ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد ایک دو بار دیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف ہاضم ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

سفوف ہاضم

ترپھلا	۱ تولہ
قند سفید	۱ "
پیپل	۱ "
نمک سیاہ	۱ "

دو ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف ہاضم ہونے کے علاوہ بہترین قبض کشا بھی ہے۔

سفوف ہاضم

سوڈا بائی کارب	۱ تولہ
ریوند چینی	۱ تولہ
زنجبیل	۱ تولہ

خوراک ۵ سے ۱۵ رتی تک کھانے سے پہلے پانی کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ ہاضم ہے معدے کی ترشی کو دور کرتا ہے۔

سفوف ہاضم

بادیان	۱ تولہ
زیرہ سفید	۱ تولہ

تین ماشے کی مقدار میں یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ ہاضم ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

سفوف مشتہی

چرائتہ	۱ تولہ
انیسون	۱ تولہ
الائچی کلاں	۱ تولہ
ترنفل	۱ تولہ

ایک ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ یہ سفوف بھوک لگاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ سفوف جوارش جالی نوس کا قائم مقام ہے۔

سفوف ہاضم

زنجبیل	۱۰ رتی
فل فل سیاہ	۱۰ رتی
ہینگ	½ رتی
نمک سینڈھا	۳ رتی

اتنی مقدار میں یہ سفوف غذا کے بعد دیں۔

فوائد:۔ ہاضم اور محلل ریاح ہے۔

پیچش

دوائے پیچش

روغن بید انجیر	۰۲ تولے
گوند کا سفوف	۱۰ ماشے
عرق پودینہ	۱۰ تولے

پہلے گوند میں قدرے عرق شامل کر کے کھرل کریں۔ پھر روغن بید انجیر تھوڑا تھوڑا ملائیں۔ اس کے بعد عرق ملا دیں۔ اس ترکیب سے نہایت عمدہ سفید ایملشن (مستحلب) تیار ہو جاتا ہے۔ اپنے دوا ساز کو اس دوا کے تیار کرنے کی مشق کرانی چاہیئے۔

نوٹ:۔ حاد پیچش کے مریضوں میں آنتوں کی صفائی کا پہلے خیال کرنا چاہیئے۔ اس مقصد کے لیے روغن بید انجیر بہترین چیز ہے۔ اس نسخے کا وزن ۳ خوراکوں کے لیے ہے۔ اسے دن میں تین بار دیں۔

فوائد:۔ پیچش کی شکایت اس دوا سے جلد دور ہو جاتی ہے اور مروڑ جاتا رہتا ہے۔

سفوف پیچش

بیل گری کا سفوف	۰۳ ماشے
بادیان کا سفوف	۱۰ ماشے

ایسی خوراک دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پیچش کے لیے یہ سفوف بہت عمدہ ہے۔

سفوف پیچش

بیل گری کا سفوف	۰۳ ماشے
ملیٹھی کا سفوف	۱ ماشہ
دارچینی کا سفوف	½ ماشہ

ایسی خوراک دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پیچش اور بدہضمی کو یہ سفوف جلد دور کرتا ہے۔

دوائے زحیر مزمن

پوست کرچی	۰۲ تولے
آب گرم	۵۰ تولے

۶ گھنٹوں میں اس کا خیسانده تیار کر کے صاف کر لیں اور ڈھائی ڈھائی تولے یہ دوا دن میں تین بار دیں۔

فوائد:۔ پرانی پیچش کے لیے یہ دوا بہت مفید ہے

دوائے زحیر مزمن

پھٹکری	۰۳ ماشے
آب نشاستہ	۵ تولے

آہستگی کے ساتھ اس دوا کا حقنہ کریں۔

فوائد:۔ خونی پیچش کے لیے مفید ہے۔ مروڑ کو دور کرتی ہے

حب زحیر مزمن

افیون	⅛ رتی
توتیا	⅛ رتی
کافور	¼ رتی
لعاب صمغ عربی	بقدر ضرورت

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔ ایسی ایک ایک گولی دن میں دو بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ پرانی پیچش کے لیے یہ گولیاں بہت کارآمد اور مفید ہیں۔

دوائے زحیر امیبائی

پلوا اپیکاک روٹ	۰۲ رتی
ست مازو	۰۱ رتی
روغن پودینہ	۱ قطرہ

ہر چار گھنٹے بعد یہ دوا دی جائے۔

فوائد:۔ پیچش کے لیے مفید ہے جلد اثر دکھاتی ہے۔

ایگزیما

سیال ایگزیما

پھٹکری	۰۳ ماشے
سہاگہ	۰۳ ماشے
پانی	۲۰ تولے

اس سیال میں کپڑا تر کر کے اگزیما کی جگہ پر لگائیں۔

فوائد:۔ ایگزیما کی تکلیف کو اس سے جلد سکون حاصل ہوتا ہے۔

دوائے ایکزیما

چونے کا پانی	۲ تولے
روغن زیتون	۲ تولے

دونوں چیزوں کو ملا کر خارش کی جگہ پر لگائیں۔

فوائد:- اس دوا سے بھی ایکزیما کی تکلیف میں جلد کمی ہو جاتی ہے۔

دوائے ایکزیما

گندک	۱ تولہ
سہاگہ	۱ تولہ
کمیلہ	۱ تولہ
سوڈا بائی کارب	۱ تولہ

سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے تکلیف کی جگہ پر چھڑکیں۔

فوائد اس دوا سے یہ مرض جلد جاتا رہتا ہے۔ فوری طور پر بھی سکون ہوتا ہے۔

مرہم ایکزیما حاد

سفیدہ کاشغری	۱۰ ماشے
نشاستہ	۱۴ ماشے
ایسڈ سیلی سلک	۰۳ ماشے
ویزلین	۵ تولے

سب چیزوں کو حسبِ معمول ملا کر مرہم تیار کریں اور لگائیں۔

نوٹ:- یہ مرض بہت پایا جاتا ہے۔ ہر معالج کو اس کی واقفیت اور شناخت لازمی ہے امراض جلدیہ کو سوداویت کی تاریک اور وسیع چادر میں لپیٹ کر اندھا دھند علاج نہیں کرنا چاہیے۔

مرہم ایکزیما مزمن

کولتار سولیوشن	۱½ ماشے
ہائیڈرارج امونیا	۵ رتی
ویزلین	۰۲ تولے

حسب معمول مرہم بنائیں۔ اور کام میں لائیں۔

سرخ بادہ

دوائے سرخ بادہ

کسیس	۱۰ رتی
سپرٹ آف وائن	۵ تولے

دونوں کو ملا کر مقام ماؤف پر بذریعہ پھریری لگائیں۔

امراض امعاء

حقنۂ کاسرہ

ہینگ	۱ ماشہ
زردی بیضہ مرغ	۱ عدد
پانی	۰۷ تولے

بحالت نفخ کسر ریاح کے لیے یہ حقنہ مفید ہے۔

حقنۂ محرکہ

برانڈی	۱ سے دو اوقیہ
آب گرم	۱ سے ۳ اوقیہ

ضعف اور نقاہت کی حالت میں یہ حقنہ کارآمد ہے۔

حقنۂ مغذیہ

دودھ	۱۰ اوقیہ
قرص بانقراس (پنکریاٹک ٹیبلٹ)	۴ عدد

حقنۂ مغذیہ بذریعہ ۵ نمبر قاثاطیر دینا چاہیے۔ اس کی ساتھ شیشے کا قیف بذریعہ ۱۲، انچ لمبی ربڑ ٹیوب لگا دینا چاہیے۔ قاثاطیر گرم ہونا چاہیے۔ اور استعمال سے پہلے اسے اُبال لینا چاہیے اور اسے مقعد میں اوپر کی طرف ۶ انچ داخل کر دینا چاہیے۔ حقنۂ مغذیّہ کا عام قاعدہ ہے کہ ۱۰ تولے زیادہ مقدار سیال کی نہ پہنچائی جائے۔

حقنۂ حلویّہ

گلیسرین (حلوین) ۹ ماشے سے ۱ تولے تک پچکاری میں بھر کر نیم گرم استعمال کریں۔ اس مقصد کے لیے ایک خاص قسم کی پچکاری دستیاب ہو سکتی ہے۔

حقنۂ مسکنہ

ٹنکچر اوپیائی	۱۰ سے ۶۰ بوند تک
لعاب صمغ عربی	۲ سے ۵۰ تولے تک

۱۰۰ درجہ ف پر استعمال کریں۔

حقنہ ملیّنہ

سافٹ سوپ	بقدر ضرورت
آب گرم	۱ سے ۶ پائنٹ

حسب معمول حقنہ کریں۔ ملیّن ہے۔

حقنہ مالحہ

نمک طعام	۰۲ تولے
پانی	۵۰ تولے

حسب معمول حقنہ کریں۔ دست آور ہے۔

حقنہ تارپین

تارپین مصفےٰ	۱¼ تولے
لعاب صمغ عربی	۲۷ تولے

حسب معمول حقنہ کریں۔ قبض کشا ہے۔

حقنہ بیدانجیر

روغن بیدانجیر	۱ حصہ
روغن زیتون	۴ حصے

۱۲ تولے سے ۲۴ تولے تک حقنہ کریں۔

(باقی آئندہ)

تازہ اور صاف مفردات
اور
صحیح الوزن باقاعدہ تیارشدہ مرکبات
درکار ہوں
تو
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے
طلب فرمائیے

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہے تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کر دیجیے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے تو اس مرہم کو لگاتے ہی زہر کا اثر کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجیے۔ بس ورم کافور ہو جائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناصوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دے گا۔ ذرا سا مرہم پھاہیہ پر لگائیے اور زخم کو صاف کر کے لگا دیجیے۔ ناصور کے لیے یہ مرہم بتی میں لگا کر لگائیے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجیے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے جاتا رہتا ہے غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہے ایک جادو ہے۔ جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت پر ہزاروں روپے کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے۔

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی بازار لال کنواں، دہلی سے طلب فرمائیے

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، چغتائی۔ لاہور

گارگلز ــــــــ غرارے

مندرجہ ذیل نسخوں کے محلول تیار کر کے محفوظ رکھیں۔ ضرورت کے وقت ایک اونس محلول چار اونس کنکنے پانی میں ملا کر غرارے یا کلیان کرائیں گلے، منہ، دانتوں، کوّے (لہات)، اور لوزتین کے امراض میں مفید ہیں۔

۱ ایلم	۱۰۰ گرین
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ	۲۰۰ منم
ٹنکچر مر	۲۰۰ ،،
ایکوا	۲۰ اونس

کلیاں کرائیں۔ یہ دوا مرض سکربوط کے لئے مفید ہے۔

۲ گلیسرین بورکیس	۲ ۱/۲ اونس
ٹنکچر مر	۲۰۰ منم
ایکوا	۲۰ اونس

غرارے کرائیں۔ یہ دوا گلے کے زخم اور ورم لوزتین کے لیے مفید ہے۔

۳ پوٹاسیم کلوریٹ	۱۶۰ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک	۶۰ منم
گلیسرین	۶۰۰ منم
ایکوا	۲۰ اونس

غرارے کرائیں۔ خناق، ورم لوزتین، ورمِ حلق، ڈپاٹیریا وغیرہ کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

۴ ہائیڈروجن پراوکسائیڈ	۵ اونس
گلیسرین بورکیس	۲ ۱/۲ اونس
گلیسرین کاربالک	۴۰۰ منم
ایکوا منتھا پپ	۹۰۰ منم
ایکوا	۲۰ اونس

غرارے کرائیں خناق وغیرہ کے لیے یہ دوا مفید ہے

۵ بورکیس	۶۰ گرین
پوٹاسیم کلوریٹ	۱۲۰ ،،
ٹنکچر مر	۱۰۰ منم
ایکوا	۲۰ اونس

غرارے اور کلیان کرائیں۔ گلے کے زخم، مسوڑھے کے زخم اور حلق کی خراش کے لیے یہ دوا مفید ہے

انسفلیشیو (ہلاس۔ نسوار)

نیچے کے نسخے ناک کے امراض کے لیے مفید ہیں

۱ مارفیا ایسی ٹیٹ	۴ ڈرام
آئیڈوفارم	۱ اونس
ایسڈ بورک	۱ اونس
سٹارچ	۵ اونس

ہلاس بنائیں۔ نجر الانف کے لیے مفید ہے۔

۲ منتھول	۲ ڈرام
ایمونیا کلورائیڈ	۲ ۱/۴ اونس
ایسڈ بورک	۲ ۱/۴ اونس

ہلاس بنائیں۔ پرانے زکام کے لیے مفید ہے۔

۳ منتھول	۵۰ گرین
ایمونیا کلورائیڈ	۱۰۰ ،،
ایسڈ بورک	۲۰۰ ،،
لائیکوپوڈیم	۶۵۰ ،،

ہلاس بنائیں۔ زکام کے لیے مفید ہے۔

۴ منتھول	۲۵ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ	۲۵۰ ،،
کمفر	۵۰ ،،
لائیکوپوڈیم	۱۰۰۰ ،،

ہلاس بنائیں۔ پرانے زکام کے لیے اکسیر ہے

۵ منتھول	۴۰ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ	۵ ،،
ایسڈ بورک	۵۰۵ ،،
نفتھول سیلی سلیٹ	۳۰۰ ،،
کاربالک ایسڈ	۱۵۰ ،،

نسوار بنائیں اور استعمال کریں۔ نزلے کے لیے مفید ہے۔

۶ منتھول	۱۶ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ	۴ ،،
ایمونیا کلورائیڈ	۴۰ ،،
بسمتھ اوکسی کلورائیڈ	۴۰ ،،
کمفر	۱۲ ،،
لائیکوپوڈیم	۱۴۰ ،،
اسٹارچ	۲ اونس

نسوار بنائیں ناک کے اکثر امراض میں مفید ہے

۷ منتھول	۱۶ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ	۱ ،،
بسمتھ کاربونیٹ	ایک اونس
ایسڈ بورک	ایک اونس

ہلاس بنائیں۔ ناک کے بہت سے امراض میں مفید ہے۔

گلیسرینا (گلیسرین کے مرکبات)

۱ گلیسرین پنکرے ٹین

پنکرے ٹین	۲ اونس
گلیسرین	۱۰ ،،
سمپل الکزر	۱ ،،
ایکوا	۲۰ ،،

خوراک ایک ڈرام۔ مقوی معدہ ہے اور مرض سنگرہنی میں مفید ہے۔

۲ گلیسرین پے پین

پے پین	۳۶۲ ۱/۲ گرین
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ	۸۰۰ منم
سمپل الکزر	۱ اونس
گلیسرین	۲۰ اونس

خوراک ۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ ہاضم و مشتہی ہے۔

۳ گلیسرین پپ سین

پپ سین	۲ اونس
ایسڈ ہائیڈروکلورک	۱۱۰ منم
گلیسرین	۱۲ اونس
ایکوا	۲۰ اونس

۳۰ بوند سے ایک ڈرام تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ غذا کے بعد استعمال کریں۔ یہ دوا ہاضم و مشتہی ہے معدے کو طاقت دیتی ہے۔

گرے پاوڈر

نسخہ:- مرکری	۱ ڈرام
چاک پری پیرڈ	۲ ،،

دونوں چیزوں کو ملا کر کامل ایک یوم کھرل کریں۔ خوراک ۱/۲ سے ۱ گرین تک۔ آتشک کے لیے مفید ہے۔

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۳۹) **فوطے کا درد**:- (ا) کثرت جماع نے آپ کے اعصاب کمزور کر دیئے ہیں اور اب آپ کو کسی قدر قبض بھی ضرور رہتا ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں جو فضلہ جمع ہو جاتا ہے اس کا بوجھ یا دباؤ آس پاس کے اعصاب پر پڑنا لازمی ہے اور اس مقام پر وہی اعصاب ہیں جن کا تعلق فوطے سے ہے۔ آپ چند روز کروشن سالٹ روزانہ علی الصباح استعمال کر لیا کیجیے۔ رفع قبض ہو کر یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی۔ ضعفِ اعصاب کے لیے کوئی مقوی دوا استعمال کر ڈالیے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فوطے میں جس روز سخت درد ہو، نوشادر ایک تولہ کو سوا سیر پانی میں جوش دیجیے اور جب پانی تقریباً ایک سیر رہ جائے تو آگ سے اتار کر نیم گرم پانی میں کپڑے کی گدی بھگو کر فوطے کو سینکیے۔ درد بہت کم ہو جائے گا۔ باقی دنوں میں خفیف درد کو دور کرنے کے لیے ضماد قیصوم بقدر ایک تولہ لے کر تھوڑے پانی میں حل کریں اور آگ پر پکا کر فوطے پر نیم گرم لگائیں۔ اوپر سے ارنڈ کا پتہ رکھ کر باندھ دیں۔ (ضماد قیصوم فی تولہ ایک آنہ کے حساب سے ہمدرد دواخانے سے مل سکتا ہے)۔ (حکیم عبدالواحد)

(ج) آب برگ مدار، آب برگ دھتورہ ہر ایک بیس تولے میں نمک دیسی ۲۰ تولے روغن کنجد ۲۰ تولے ڈال کر پکائیں۔ جب تیل رہ جائے تو اسے چھان کر فوطے پر مالش کریں اور برگ دھتورہ گرم کر کے باندھ دیں۔ اور ثعلب مصری، ستاور اور موصلی سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر ۶ ماشے کی مقدار میں دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) یقیناً یہ شکایت کثرتِ جماع سے ہوئی ہے۔ آپ رفعِ قبض کے لیے اطریفل ملین ۵ ماشے رات کے وقت کھائیں اور کشتہ خبث الحدید دو چاول جوارش جالینوس ۵ ماشے میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔ مقامی طور پر ضماد قیصوم استعمال کریں۔ دوائیں ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ (حکیم محمد علی)

(ہ) کثرتِ جماع کی وجہ سے آپ کے فوطے میں ورم ہو گیا ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لیے آپ اسپغول ۳ تولے کوکنار ۲ تولے پانی میں بھگو کر آنچ پر پکائیں جب وہ غلیظ ہو جائے تو ایک تولہ روغن گل ملا کر فوطے پر لیپ کریں اور اوپر سے ارنڈ کا پتہ گرم کر کے باندھیں۔ حب سورنجان ۲ عدد رات کو سوتے وقت نگل لیا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۰) **اختناق الرحم**:- (ا) آپ کی اہلیہ کی اختناق الرحم کی شکایت دور نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ ان کی موجودہ تکلیف بھی اسی کا ایک سلسلہ ہے۔ آپ انہیں "الیٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے۔ "اودیرین" کے انجکشن بھی ان کے لیے مفید ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ثعلب مصری، سپاری چکنی ڈیڑھ ڈیڑھ تولے، دانہ الائچی خورد، طباشیر، موچرس، گوند ڈھاک، ہر ایک ۹ ماشے مصطگی رومی، ست گلو ہر ایک ۳ ماشے اکسیر نقرہ ۶ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ہم وزن شکر سفید ملا لیں۔ اور سب دوا کی ۲۴ خوراکیں بنا کر رکھیں۔ ایک خوراک صبح ہی صبح گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ورم رحم کے لیے حسب ذیل نسخہ استعمال کرائیں:- بابڑنگ، نمک لاہوری، نبات سفید، مویز منقے، گندہ بروزہ ہر ایک ۶ ماشے، عنب الثعلب ۹ ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کر کے گلیسرین میں ملائیں۔ اور حسب معمول دائی سے اندر رکھوائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(نوٹ) اکسیر نقرہ ہمدرد دواخانے سے چھ روپے فی تولہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ (ہمدرد صحت)

(ج) اس قسم کی شکایتوں کا علاج اس طرح ناممکن ہے، کیوں کہ جو دوائیں کھانے یا لگانے اور بذریعے دایہ استعمال کرنے کی لکھی جائیں گی ان کا تیار کرنا آپ کے لیے ناممکن ہے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک مناسب یہ ہے کہ آپ ہمدرد دواخانے سے اس مرض کی پیٹنٹ دوائیں طلب کر کے استعمال کرائیے خدا شفا دے گا۔ مستورین ایک تولہ صبح کے وقت آدھ پاؤ گائے کے دودھ میں حل کر کے پلائیے۔ معجون مقوی رحم ۶ ماشے رات کو دودھ کے ساتھ استعمال کرائیے اور مرہم داخلیون مرکب ۱ تولہ دائی کے ذریعے سے استعمال کرائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) سگندھ بالا کا سفوف بنا کر ۶ ماشے صبح کو تازہ دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) ایسے مریضوں کا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے قبض کی دائمی شکایت ہوتی ہے۔ بہت سے معالجین ان باتوں کا بالکل خیال نہیں کرتے اور بے دھڑک حابسات، مجففات اور قابضات استعمال کرتے چلے جاتے ہیں نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ بلکہ بعض اوقات مرض بڑھتا ہی جاتا ہے۔ رقت خون کی عام شکایت کی جاتی ہے۔ آپ کشتہ پوست بیضۂ مرغ ۲ چاول اور کشتہ قلعی دو چاول معجون موچرس ۹ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔ غذا کے بعد کشتہ خبث الحدید دو برنج اور کشتہ مثلث ۲ برنج جوارش جالینوس ۵ ماشے میں ملا کر دیں قبض نہ ہونے دیں۔ اس غرض کیلئے اطریفل زمانی ۵ ماشے سوتے وقت کھلائیں۔ گل بابونہ، مکو خشک، مرزنجوش اور قیصوم ایک ایک تولہ دو سیر پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور پچکاری کریں۔ غذا مقوی اور زود ہضم کھلائیں۔ [illegible] مفید ہوں گی۔ میں نے اس طریقہ علاج سے بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ (حکیم محمد علی چھبروی)

آپ کی اہلیہ محترمہ سیلان اور ورم رحم کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ ان کو معجون موچرس ۶ ماشے صبح کو نیم گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں اور شام کو بکو ۳ ماشے، سونف ۳ ماشے، تخم کاسنی ۳ ماشے پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں اور شربت بزوری چار تولے ملا کر پلائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۱) **منضج:۔** (ا) آپ حکمار کا امتحان لیتے ہیں یا اپنے مرض کے متعلق ان سے مشورہ کرتے ہیں؟ جب کہ آپ کو اتنی طبی اصطلاحات معلوم ہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے طب کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ کیا آپ کے سوالات کے جواب طب کی کوئی کتاب نہ دے سکی جو آپ نے کسی غریب مریض کی حق تلفی کر کے ہمدرد صحت کے قیمتی صفحے کی اتنی جگہ ضائع کی؟ یہ صفحات تو ان غریب مریضوں کی امداد کے لیے وقف کر دئے گئے ہیں جو اچھے اور مشہور ماہرین فن سے اپنے مرض کے متعلق مشورہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ علمی مسائل کے متعلق استصواب رائے منظور ہے تو اپنے سوالات ایک مضمون کی شکل میں ترتیب دیکر ہمدرد صحت میں اشاعت کی غرض سے بھیج دیا کیجیے۔ میرا خیال ہے کہ حکیم عبد الحمید صاحب ضرور اس قدر علم دوست ہیں کہ طبی مسائل کی تحقیق کے لیے اپنے رسالے کے صفحات میں گنجائش نکال دیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اخلاط ثلاثہ کے منضجات یہ ہیں:۔

منضج صفرا: عناب، گل بنفشہ، گل نیلوفر، شاہترہ، تخم کاسنی، بیخ کاسنی نیم کوفتہ، گل سرخ، سکنجبین۔

منضج بلغم: مویز منقے، بادیان، ملیٹھی، اسگاعی، پرسیاؤشاں، انجیر زرد، گل سرخ، گل قند عسلی۔

منضج سودا: سپستاں، عناب، گاؤزباں، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، ملیٹھی، پرسیاؤشاں، بادیان، شاہترہ، گلقند۔

اگر ایک خلط کے ساتھ دوسری خلط کی آمیزش ہوتی ہے تو دونوں کے منضجات ملا کر دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ عوارض کی رعایت سے بعض دواؤں کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے اور بعض کو خارج بھی کر دیا جاتا ہے۔

اگرچہ بعض اوقات صرف منضجات کے استعمال سے خلط میں اعتدال پیدا ہو کر مرض رفع ہو جاتا ہے اور مسہل کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن عموماً اطباء کا دستور یہی ہے کہ وہ منضج کے بعد مسہل ضرور دیتے ہیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) بیاض کبیر حصہ اول ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں آپ کو اخلاط ثلاثہ کے منضج ملیں گے۔ آپ کے سوال کے دوسرے حصے کے متعلق عرض ہے کہ واقعہ ایسا ہی ہے جو اعضا مبتلا ہوتے ہیں ان کے لحاظ سے ان مفردہ منضجات میں کچھ تغیر و تبدل و اضافات بھی ہوتے ہیں۔ اگر آپ طبیب نہیں تو ان کے جاننے کی آپ کو ضرورت ہی کیا ہے۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو بسم اللہ کر کے علم طب پڑھنا شروع کر دیجیے اور کسی اچھے طبیب کے مطب میں بیٹھیے۔ لیکن خاموش ہو کر تحریری نہ کیجیے۔ بلکہ حکیم صاحب کو یہ کہہ کر پریشان کرتے رہیے گا کہ فلاں دوا کیوں بڑھائی ہے اور فلاں دوا کیوں ترک کر دی۔ وہیں آپ کے تیسرے حصے کا بھی جواب مل جائے گا۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(د) ہر خلط کے لیے علیحدہ علیحدہ منضج ہوتے ہیں۔ عام طبی کتابوں سے آپ کو کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۲) **ضعف باہ:۔** (ا) جہاں تک امید رکھنے یا نہ رکھنے کا سوال ہے میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میرا ایمان تو "لا ییئس الا الکفرون" پر ہے جو میرے خدا کا فرمان اور میرے مذہب کی تعلیم ہے اور جس کا یہ مطلب یہ ہے کہ خدا سے انکار کرنے والوں کے سوا اور کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔ بہ الفاظ دیگر مایوس اور نا امید ہونا کفر ہے۔ آپ کے سوال کی صورت اگر یہ کر دی جائے "کہ انسان میں قوت باہ کس عمر تک قائم رہتی ہے اور جسم انسانی سے یہ صلاحیت کس عمر میں دور ہو جاتی ہے۔ اگر باہ میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے تو علاج کا اثر قبول کر سکے اور قوت باہ کی خرابی کا وہ درجہ کونسا ہے کہ جس کے بعد وہ ناقابل علاج ہو جاتی ہے" تو یقیناً ان تینوں باتوں کا جواب دیا جا سکتا ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ آپ کی توجہ بھی اسی جانب منعطف کرنا پڑے گی کہ اگر ہمدرد صحت کے ان چند صفحات کو "علمی" مسائل کے ذکر سے خالی ہی رکھا جائے تو بہتر ہے۔ بہت مختصر طور سے میں اتنا عرض کیے دیتا ہوں کہ تعیین عمر کسی طرح نہیں کیا جا سکتا۔ بعض لوگ "شاذ و نادر" بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال کی عمر میں اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوں اور بعض بہ ظاہر تن درست اور توانا لوگ عین نوجوانی ہی میں اس قوت سے محروم ہوتے ہیں۔ علاج پذیری کی صلاحیت بھی قوت مدبرہ بدن پر منحصر ہے جس شخص میں یہ قوت جس قدر زیادہ ہوگی اسی قدر علاج پذیرائی کی صلاحیت بھی زیادہ ہوگی۔ تعیینِ عمر اس میں بھی ممکن نہیں۔ اور پیدائشی نامردی کے علاوہ مرض کی کسی کیفیت و حالت کو یقین کے ساتھ لاعلاج نہیں کہا جا سکتا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ضعف باہ کے متعلق بڑے تجربے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص دوا مفید نہیں ہوا کرتی۔ اس لیے کہ اکثر مریض در اصل بالکل مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب تک ان امراض کا ازالہ نہ ہو جائے کامیابی نہیں ہوتی۔ عموماً سوزاک، آتشک، ذیابیطس، ضعف اعضائے رئیسہ، سوء ہضم، افکار آلام، غم اور وہم وغیرہ امراض کے اکثر مریض ضعف باہ کی شکایت کرتے ہیں۔ ان کا علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ ان کے اصلی مرض کا علاج کیا جائے۔ ایسی صورت میں وقت، عمر کی قید لگانا بالکل جائز نہیں ہے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ یا تو خود مریض طبیب کے پاس اگر تشخیص مرض کرائے یا پھر مفصل کیفیت لکھ کر روانہ کرے اس کے بعد طبیب جو مشورہ دے اس پر عمل کرے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہ لحاظ قوتِ جسمانی ۳۵ سے چالیس سال تک کی عمر میں بھی صحت کا امکان ہے اگر بالکل ہی قوتِ شہوانیہ زائل ہو گئی ہے تو علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر اس قوت میں کچھ حس ہے تو علاج کرنا چاہیئے۔

لیکن تجدیدِ شباب کے فرنگی ماہرین کے ہاں غالباً عمر اور حالتِ ضعف کی کوئی تخصیص نہیں ہے صرف کافی مال دار ہونے کی ضرورت ہے۔

(حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۴۳) **جریان وغیرہ**:- (ا) آپ "ویروجن" کے انجکشن لگوائیے اور اسی کے ساتھ ساتھ کوئی دوا بھی استعمال کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طباشیر، دانہ الائچی خورد، ثعلب مصری، بھوسی اسپغول، مصطگی رومی، دارچینی، بدھاری قند، بہمن سفید، برگ گاؤزباں، گوند ڈھاک، ست بیروزہ اصلی، بیج بند گجراتی، ست گلو، مغز تخم تمر ہندی، تال مکھانا، گوند سینبل، موصلی سینبل، موچرس، تودری سفید، ست سلاجیت اصلی ہر ایک ایک تولہ اکسیر نقرہ ۶ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ہم وزن سفید شکر ملا کر رکھیں اور نو نو ماشے یہ دوا صبح و شام دودھ میں ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ یہ معجون بنا کر استعمال کیجیے۔ اُمید ہے کہ اس کے استعمال سے جریان دور ہو جائے گا۔ اور معدے کے لیے بھی بار گراں نہیں ہوگی۔

نسخہ: خولنجان، ستاور، موصلی سفید، موصلی سیاہ، ست گلو، اسگند ناگوری، گوند ڈھاک، سمندر سوکھ، گوند سہانجنہ، موچرس، مصطگی رومی، بہمن سفید، شقاقل، ثعلب مصری، دارچینی، الائچی خورد ہر ایک تولہ۔ کھانڈ، شہد خالص ہر ایک سو تولے۔ کھانڈ اور شہد کا قوام بنائیں اور اس میں دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں۔ روزانہ صبح کے وقت یہ معجون نو ماشے لے کر اس میں کشتہ قلعی ایک رتی ملائیں اور دودھ یا پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) آپ یہ معجون تیار کریں اور صبح و شام کھائیں۔ بیج بند سیاہ، تخم ہلیل ہر ایک ۶ ماشے، اندر جو ایک تولہ، خار خسک خورد ایک تولہ، تال مکھانا ایک تولہ، سپستاں ۴ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب معمول شہد خالص میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۶ ماشے ہمراہ دودھ۔ بعد غذا حب کبد نوشادری ۲۔۲ عدد کھائیں۔ اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی ۹۔۹ ماشے ہفتے میں دو بار استعمال کریں۔ اور سبز ترکاریوں کا استعمال ضروری ہے۔ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی کریں۔ (حکیم محمّد علی چھپروی)

(ہ) سنگ جراحت، ستاور اور ثعلب مصری پانچ پانچ تولے اور مصری دو چندے کر سفوف بنائیں اور ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام زوساجھ)

(و) آپ شربت فولاد ۶۔۶ ماشے کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں اس کے بعد کشتہ مثلث ا رتی صبح کو مکھّن میں اور شام کو بالائی میں ملا کر استعمال کرتے رہیں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو لبوب اعظم ہمدرد دواخانے سے منگوا کر استعمال میں لائیں۔ اگر آپ کی اہلیہ میں کوئی نقص ہے تو ان کا بھی علاج کیجیے۔ (حکیم جوند سنگھ حویلی)

(۱۴۴) **مقوی بصر سُرمہ**:- (ا) نسخہ مقوی بصر بھی ہو، آنکھوں کی تھکن کو بھی دور کرے معمولی عوارض چشم کا ازالہ بھی کر سکتا ہو، بینائی کو بھی قوت دینے والا ہو اور سیاہ رنگ کا بھی نہ ہو تو کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ نسخہ آپ کو کس لیے درکار ہے۔ اگر آپ کی آنکھ میں کوئی تکلیف ہوتی تو آپ اس کو بیان کرتے اور کالے گورے کی کوئی شرط نہ لگاتے۔ ظاہر ہے کہ آپ ہمدرد صحت کی اس رعایت سے جو اس نے مریضوں کی امداد کے لیے روا رکھی ہے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں اور یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زنک سلفیٹ ۱ حصّہ اور بورک ایسڈ دس حصے لے کر خوب کھرل کریں اور ایک ایک سلائی رات کو سوتے وقت لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) آپ کی خواہش کے مطابق ایک مقوی بصر سرمے کا نسخہ لکھتا ہوں۔ یہ سرمہ تقویت بصر کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہ آنکھ کی کمزوری، سرخی، خارش اور دُھند کو دور کرتا ہے۔ اس کے اجزا زیادہ قیمتی بھی نہیں ہیں اور نہ اس کا رنگ گہرا سیاہ ہے۔

نسخہ سرمہ مقوّی بصر: جست شگفتہ ۴ تولے، پھٹکری سفید کھیل کی ہوئی دو تولے، مرجان سوختہ، صدف کلاں سوختہ ہر ایک ایک تولہ، سرمہ سیاہ دو تولے، چاندی کے ورق ۱۰۰ عدد۔ پہلے دواؤں کو کھرل میں ڈال کر باریک کریں۔ اس کے بعد چاندی کے ورق ایک ایک ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں جب ورق اچھی طرح کھرل ہو چکیں تو تھوڑا تھوڑا عرق گلاب ڈال کر تین روز تک کھرل کریں۔ اس کے بعد اس وقت تک کھرل کرتے رہیں کہ سرمہ خشک ہو کر باریک ہو جائے۔ پھر اس کو ریشم کے باریک کپڑے میں چھان کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور روزانہ صبح و شام یا صرف رات کو سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

(حکیم عبد الواحد)

(د) طبیب آپ کے حکم کا پابند نہیں ہو سکتا۔ آپ کو اس کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ جیسا وہ مناسب سمجھے گا لکھے گا۔ خواہ وہ سفید ہو یا سیاہ۔ حکیم سید محمد اسد علی صاحب جودھ پوری کو لکھیئے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) سرمہ سفیدہ تولے، مغز تخم سرس سیاہ ایک تولہ، بھیم سینی کافور ۴ رتی کو روح گلاب میں کئی روز تک کھرل کر کے رکھیں۔ یہ سرمہ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۴۵) **پاؤں کی انگلی کا درد**:- (ا) غالباً نقرس نہیں ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور بالخصوص عصبی کمزوری میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ آپ انہیں "بیناڈن" کی گولیاں استعمال کرائیں اور ساتھ ہی ساتھ "بی میکس" غذا کے طور پر دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شورہ قلمی ایک تولہ، سفوف پوست بیخ مدار دو تولے، اسپرین ۶ ماشے، پوٹاسیم برومائیڈ ۶ ماشے، آرد پوست بندق (ریٹھا) ۶ ماشے، افیون ۳ ماشے۔ تمام دواؤں کو باریک کر کے سفوف بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک ماشہ یہ دوا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس قسم کی شکایتوں کا علاج بتانے کے لیے دوسرے حالات کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔ میرے خیال میں آپ کو ضعف ہضم اور قبض کی شکایت بھی ہوگی۔ اگر میرا خیال صحیح ہے تو آپ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں اور دوسرے تیسرے روز حب عصارہ چار پانچ عدد رات کو سوتے وقت پانی کے گھونٹ کے ساتھ نگل لیا کیجیے۔ ان کے استعمال سے اجابت

ہوتی رہے گی۔

نسخہ حب عصارہ :- صبر (ایلوا) عصارۂ ریوند ہر ایک ایک تولہ، مصطگی ۶ ماشے۔ تینوں کو باریک پیس کر تھوڑا پانی ملا کر دانہ ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) بہر حال مقامی معالج کی تشخیص ہماری ان دیکھی تشخیص سے ضرور بہتر ہے۔ آپ پھر ان ہی کی طرف یا کسی اچھے مقامی معالج کی طرف رجوع کریں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) پیشاب کے معائنے کے بغیر کوئی رائے قائم کرنی مشکل ہے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) دو سیر گودہ گھی کوار کو گھی ایک سیر پختہ میں بریاں کریں۔ پھر اس میں مصری ایک سیر پختہ ملا کر صبح کو ۵ تولے کھا لیا کریں۔ موم روغن کی مالش انگلی پر کیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۴۶) **کمر کا درد** :- (ا) کمر کا درد صدہا مختلف اسباب سے پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ کی تحریر بہت ہی مجمل اور مبہم ہے۔ صرف اتنا معلوم کر کے کہ آپ کی کمر میں درد رہتا ہے اور چند روز سے ہلکا بخار بھی لاحق ہو گیا ہے کوئی صحیح رائے قائم کرنا دشوار ہے۔ بہر حال آپ "سوڈا سیلی سلاس" دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ تین چار روز تک استعمال کر کے دیکھ لیجیے ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) صبح ہی صبح خمیرہ گاؤزباں ۶ ماشے، خمیرہ بنفشہ ایک تولہ، لعوق خیارشنبر ۲ تولے عرق بادیان میں ملا کر پی لیا کریں۔ اسی طرح رات کو سوتے وقت یہ دوا پئیں۔ دو تین روز کے استعمال سے بھی اگر بخار دور نہ ہو تو صبح و شام معجون سورنجان ۶-۶ ماشے استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) یہ کمر کا درد بخار کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔ آپ کسی اچھے مقامی معالج کی طرف جلد سے جلد رجوع کیجیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(د) سلاجیت ایک رتی جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے میں ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) مغز کرنجوہ، افسنتین رومی، سوڈا سیلی سلاس ہر ایک تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ایک رتی سے چار رتی تک یہ دوا تازہ پانی کے ساتھ دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۴۷) **منہ آنا** :- (ا) مریضہ کو چند روز "ملک آف میگنیشیا" استعمال کرائیے اور غذا دودھ، دہی اور پھلوں کے علاوہ کچھ نہ دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) کسی قابل و لائق جرّاح سے ورید تحت اللسان کی فصد کھلوا دیجیے۔ انشاءاللہ صحت ہو گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ ایک خاص مرض ہے جو زیادہ تر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے۔ معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے صبح کے وقت مریضہ کو کھلائیے اور مندرجۂ ذیل دوا بنا کر کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیجیے۔ امید ہے کہ ان کے استعمال سے مریضہ کو آرام ہو جائے گا۔ غذا میں ملائم کھچڑی، ساگودانہ جیسی ہلکی چیزیں دی جائیں۔ **نسخہ** :- سنگ دانۂ مرغ اور اس کی آنتوں کو صاف کر کے ایک چینی کے چھوٹے سے مرتبان میں قیمہ کر کے ڈالیں اور ان پر قدرے نمک (بقدر ذائقہ) چھڑک کر سرپوش سے بند کر کے ایک دیگچی میں رکھیں اور دیگچی میں اتنا پانی بھر دیں کہ مرتبان کی گردن تک پہنچ جائے اس کے بعد دیگچی کو چولھے پر چڑھائیں اور اس کے نیچے ہلکی آگ جلائیں، یہاں تک کہ پانی جوش کھانے لگے۔ لیکن اس بات کی احتیاط رکھیں کہ پانی جوش کھا کر مرتبان میں نہ پہنچ جائے۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد مرتبان کو دیگچی سے نکال کر سنگ دانہ اور آنتوں سے نکلا ہوا پانی الگ کر لیں۔ اب اگر یہ پانی دو تولے ہو تو اسپرٹ کلوروفارم ۶ ماشے اور شربت انار چار تولے اس میں ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک چمچہ (تقریباً ۴ ماشے) یہ دوا پئیں۔ اُمید ہے کہ چند روز کے استعمال سے مریضہ کے مرض میں کمی شروع ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) غالباً معدہ خراب ہے۔ دودھ میں چونے کا پانی ملا کر کھلائیے۔ سبز ترکاریاں اور ساگ زیادہ کھلائیے۔ کھٹی چیزوں سے قطعی پرہیز کرائیے۔ میٹھا بھی برائے نام ہی ہونا چاہیے۔ شاید یہی اس کا علاج ہے۔ سہاگہ بریاں ۳ ماشے شہد دو تولے میں حل کر کے منہ میں اور زبان پر لگائیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) نگند بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج، کٹکی، برادہ صندل سفید، دار ہلد، کشنیز، گل سرخ ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز چالیس تولے، شہد ایک سیر، پانی ۵ سیر۔ چینی کے برتن میں سب دواؤں کو ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں پھر عرق چھان لیں۔ خوراک ۲ تولے سے ۴ تولے تک صبح کے وقت۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریضہ کے خون میں کیلسیم (چونے) کی کمی ہے۔ اس لیے مناسب ہے کہ آپ مریضہ کو (چونے) کے مرکّبات استعمال کرائیں۔ (کوی راج بھائی جیون داس)

(۱۴۸) **کتھے کا نسخہ** :- (ا) آپ نے کپڑا دھونے کے صابون بنانے کا یا خود نویس قلموں کے لیے سیاہی تیار کرنے کا نسخہ کیوں نہ پوچھا؟ مہربان! ہمدرد صحت میں بیماروں کے لیے نسخے لکھے جاتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جس رسالے میں آپ نے یہ سوال بھیجا ہے اس کا نام "ہمدرد صحت" ہے۔ "صنعت و تجارت" نہیں۔ ناظرین ہمدرد صحت اس قسم کے سوالات سے اس مفید رسالے کو معاف رکھا کریں تو شاید مریضوں کے لیے اس میں زیادہ گنجائش نکل سکے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۴۹) **کثرت احتلام** :- (ا) آپ انہیں مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیے :- پوٹاسیم برومائیڈ ۱۰ گرین، سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین، ٹنکچر جنجر

دس بوند، ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ دس بوند، سیرپ اورنیشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ اگر کرم امعا حقیقت میں ہیں تو ان کے اخراج کے لیے مقامی طور پر کوئی دوا استعمال کرا دیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے پیٹ کے کیڑوں کا علاج کیجیے۔ اس کے بعد جواب نمبر ۱۴۳ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر مریض کے پیٹ میں کیڑے موجود ہیں تو پہلے ان کا علاج کرائیے۔ اس کے بعد معدے اور آنتوں کو تقویت دی جائے اور ہضم کی اصلاح کی جائے۔ اس کے بغیر کثرت احتلام کا علاج ناممکن ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) پیٹ کے کیڑے کئی طرح کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کے لیے مخصوص دوائیں ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے ان کرموں سے نجات پانا ضروری ہے بہت ممکن ہے کہ صرف کرموں کے ہلاک ہو جانے سے ہی تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ مقامی معالج سے مشورہ کر کے ان کرموں کو ہلاک کیجیے۔ (حکیم محمد علی)

(ھ) کمیلا ۳ ماشے کی مقدار میں لے کر دہی ایک چھٹانک میں ملا کر نہار منہ صبح کے وقت تین روز تک کھائیں۔ اس کے بعد روغن ارنڈی ۳ تولے کا جلاب لے لیں۔ پھر ایک ہفتے ٹھہر کر کثرت احتلام کے لیے سبوس اسپغول ۶ ماشے نیم گرم دودھ یا تازے پانی کے ساتھ چند دن تک متواتر استعمال کریں۔ (حکیم چندن لال)

(۱۵۰) **پھولا**:- (ا) کسی ہوشیار ماہر امراض چشم سے آپریشن کرا لیجیے مصنوعی پتلی بنا دی جائے گی اور مریض اس آنکھ سے دیکھنے کے قابل ہو جائے گا۔ آپریشن ہر قسم کے خطرات سے خالی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جس کا نسخہ ہمدرد صحت میں کئی بار شائع ہو چکا ہے، بنا کر استعمال کیجیے۔ (حب سبز ہمدرد دواخانے سے مل سکتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر ہے)

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اب اس پھولے کا علاج ناممکن ہے اپنا وقت اور پیسہ فضول ضائع نہ کیجیے۔ البتہ ماؤف آنکھ کی سوزش اور درد کے ازالے کے لیے کسی خصوصی معالج امراض چشم کی طرف رجوع کیجیے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) معاملہ نازک ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ کسی ماہر امراض چشم سے مشورہ لیجیے اور اسی کا علاج کیجیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ھ) بہتر یہ ہے کہ آپ کسی ماہر امراض چشم سے رجوع کریں۔ اور کسی "مجرب نسخے" کی تلاش میں رہی سہی بصارت نہ کھوئیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) مامیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز سفید میں گھس کر اور شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکائیں۔ ہزار ہا مریض اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۱) **اسقاط**:- (ا) مریضہ کی تندرستی ممکن ہے کہ بظاہر اچھی ہو لیکن بہ باطن اچھی نہیں ہے۔ بار بار اسقاطِ حمل اس بات کا ثبوت ہے کہ رحم اور رحم سے متعلق عضلات کمزور ہیں۔ ان کے لیے باقاعدہ ایک طویل مدت تک علاج کی ضرورت ہے۔ بہترین صورت تو یہ ہوگی کہ کسی اچھے زنانہ ہسپتال میں چند روز کے لیے انہیں داخل کر دیا جائے۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو ایک مدت تک ان کو "ایسٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند روزانہ تین مرتبہ ذرا سا پانی ملا کر استعمال کراتے رہیے۔ لیکن یہ صرف ایک ایسا ہی نسخہ ہے کہ جو اسباب مرض معلوم کیے بغیر لکھ دیا گیا ہے۔ اس سے نقصان کچھ نہ ہوگا فائدہ ممکن ہے ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اس نسخے کو ضرور بنا کر استعمال کرائیے۔ مجرب ہے۔ بھنگ، افیون، جائفل، جاوتری، مشک خالص، برادہ دندان فیل، لونگ، چھالیا ہر ایک تین تین ماشے قند سیاہ کہنہ دو تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ کر حسب معمول چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور بعد فراغت حیض ایک گولی صبح اور ایک شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ ایک ہفتے تک استعمال کرائیں۔ اس دوا کے استعمال کے دوران میں جو حمل قرار پائے گا وہ انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ کو اولاد کی تمنا ہے اور ضرور ہے تو اپنے اوپر جبر کیجیے۔ ایک سال تک اہلیہ صاحبہ سے دوری اختیار کیجیے۔ مباشرت سے بالکل پرہیز رکھیے۔ ایک سال کے بعد جب حمل قرار پائے تو "معجون حمل عنبری علوی خاں" ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے کھلائیے۔ قوی امید ہے کہ وقت مقررہ پر بچہ صحیح اور تندرست پیدا ہوگا۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مریضہ کو کبھی امراض خبیثہ میں سے کوئی مرض ہوا ہے یا نہیں؟ لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرائیے اور خون کا امتحان کرا کے یہ معلوم کیجیے کہ آتشک تو ان امراض کا سبب نہیں ہے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ھ) اصل السوس مقشر، آملہ اور لودھ ہم وزن لے کر خوب باریک پیس لیں۔ اور مہینہ بھر میں سات روز تک تین تین ماشے یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(و) آپ مریضہ کو آیورویدک مرکب "پھل کلیان گرت" کا استعمال حمل کے تیسرے مہینے سے کرائیں۔ یہ نسخہ آیورویدک قرابادینوں میں سے مل سکتا ہے۔

(کوی راج بھائی جیون داس)

(۱۵۲) **اکوتہ اور بال خورہ**:- اس قدر افزائی کے لیے ممنون ہوں کہ مجھے مخصوص طور پر مشاورت کے قابل سمجھا گیا۔ لیکن حیران کہ ایک ایسے بزرگ کو میں کیا مشورہ دوں جو خود ہی مجھ سے بہت زیادہ واقف و باخبر ہیں۔ میرے مشاہدے میں آیا ہے کہ اکزیما جسے عرف عام میں چھاجن یا چھچھنا کہا جاتا ہے کبھی کبھی قلتِ دم (انیمیا) کے باعث بھی لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی اس سبب سے بھی کہ خون میں کیلسیم (چونا) کی مقدار ناکافی ہو۔ اگر یہ اسباب ہوں تو خارجی علاج اکثر ناکام رہتے ہیں۔ آپ کے مریض اگر ان دونوں اسباب میں سے کسی میں مبتلا ہوں تو قلتِ دم کی صورت فولاد کا استعمال کرائیے، یا "آئرن آرسینائٹ" کے انجکشن لگا دیجیے اور اگر کیلسیم کی مقدار خون میں کم ہو تو "کولائڈل کیلسیم" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوں گے۔ بعض اوقات کیلسیم کے انجکشنوں کا اثر بالکل جادو کی طرح ہوتا ہے۔ خارجی علاج کے طور پر اگر دانوں میں سے پانی رستا ہو تو "لیڈ اسیٹیٹ" کا لوشن [illegible] آئنٹ منٹ میں "لائیکر کاربونس

ڈیٹر جینیں"، تھوڑا شامل کر کے اس مرہم کو استعمال کرائیے۔ بال خورے کے لیے کوئی ایسی قابل اعتبار دوا کہ جس سے دوبارہ بال پیدا ہو جائیں میں نہیں بتا سکتا۔ اشتہارات بہت سی دواؤں کے نظر سے گزرا کرتے ہیں وہ غالباً آپ کے ملاحظے سے بھی گزرے ہوں گے۔ یہ ایک مسلّمہ چیز ہے کہ اگر بالوں کی گلٹیاں ضائع ہو چکی ہیں تو پھر اس مقام پر بال نہیں پیدا ہو سکتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اپرس اور اکزیما الگ الگ بیماریاں ہیں۔ لیکن میں ایسی دوا لکھتا ہوں جو تینوں مرضوں کے لیے مفید ہوگی۔ کالے سانپ کو ایک ہانڈی میں بند کر کے گل حکمت کریں۔ پھر اسے دو من اُپلوں میں پھونک لیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ہانڈی کے اندر کی خاکستر نکال کر پیس لیں۔ ضرورت کے مطابق اس خاک کو پانی میں حل کر کے ماؤف جگہ پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۴۷ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۳) **سر کی خشکی** :- (ا) آپ مندرجہ ذیل مرہم بنا لیجیے اور تیل کی بجائے سر پر اسی مرہم کی مالش کرایا کیجیے۔ سفید ویسلین ۴ ڈرام، لینولین ایک ڈرام، ہیزلین نصف ڈرام، ایسنس گلاب ۸ بوند۔ سب چیزوں کو اچھی طرح ملائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب آملہ سبز، آب برہمی سبز، آب بھنگرہ سبز ایک ایک پاؤ لے کر روغن کنجد تین پاؤ میں ملائیں۔ پھر سب کو ملا کر آگ پر پکائیں۔ جب پانی سب جل جائے تو تیل صاف کر کے بوتلوں میں بھر لیں۔ جی چاہے تو کوئی خوشبو بھی اس میں ملا لیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) سر کی بھوسی کی شکایت عموماً عام جسمانی کمزوری، ہضم کی خرابی اور خون کی کمی کے باعث ہوا کرتی ہے۔ آپ روزانہ کشتہ فولاد ایک رتی جوارش جالی نوش ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے اور سر پر روغن آملہ لگائیے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) بیری کے پتوں کے پانی سے بالوں کو دھویا کریں۔ اس کے بعد ناریل کا تیل لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بھنگرہ سبز اور آملہ سبز کا پانی پانچ پانچ تولے لے کر دس تولے روغن سرسوں میں جلائیں۔ پھر تیل کو صاف کر کے ایک تولہ روغن بادام، ایک تولہ روغن کدو شامل کریں اور صبح و شام دونوں وقت سر پر مالش کریں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۵۴) **تھوڑ کا دودھ** :- (ا) تولہ دو تولے تدھارا تھوڑ کا دودھ میں روانہ کر دوں گا۔ زیادہ روانہ کرنے سے مجبور ہوں کیوں کہ درخت خراب ہو جائیں گے (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) آپ کو کتنا تدھاری تھوڑ کا دودھ درکار ہے؟ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۵۵) **اسقاط اور سیلان** :- (ا) مریضہ کے رحم میں خرابی ہے۔ اور آپ کے صرف اتنا فرما دینے سے کہ "ایک مرتبہ مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تھا اور اب ماہواری ایام میں کمی نمایاں ہے" صحیح تشخیص مرض نہیں ہو سکتی۔ کسی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیجیے۔ وہ اچھی طرح امتحان کر کے مرض کی نوعیت معلوم کر سکے گی اور پھر اسی کے مشورے پر کاربند ہوجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) شورہ قلمی، ریوند چینی، جواکھار تولہ تولہ بھر، زیرہ سفید آٹھ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ اور ۲ رتی کی مقدار میں یہ دوا عرق بادیان کے ساتھ دیں۔ قلت حیض، درد کمر، درد پیڑو اور درد حیض میں مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اس قسم کی مریضہ کا علاج بذریعہ رسائل ناممکن ہے۔ بہتر ہے کہ آپ کسی زنانہ شفاخانہ میں مریضہ کا معائنہ کرائیں یا کسی ہوشیار دائی سے معائنہ کرا کے مریضہ کے حالات دفتر ہمدرد دواخانہ میں روانہ کریں، تاکہ دواخانے کی طرف سے آپ کو مناسب مشورہ دیا جائے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی) و (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۶) **ضعف مردانہ** :- (ا) ڈاکٹروں کا خیال غالباً صحیح ہی ہے۔ سوزاک کا مادۂ تولید پر یہ خاص اثر ہوتا ہے کہ اسے خراب کر کے افزائش نسل سے محروم کر دے۔ آپ "یولیسرون" کی گولیاں انھیں کھلائیے اور کچھ عرصے کے بعد جب جسم سوزاک کے جراثیم سے پاک ہو جائے تو "ٹیسٹی کیولر ایکسٹریکٹ" کا استعمال کرائیے۔ شاید خدا فائدہ کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مریض کو ضرور اپنے مادہ منویہ کا امتحان کرانا چاہیے۔ اگر مادہ منویہ میں حیوانات منویہ ناپید ہیں تو علاج مشکل ہے لیکن اگر وہ موجود ہیں اور میاں بیوی میں کوئی خرابی نہیں ہے تو علاج آسان ہے۔ (حکیم عبد الواحد)۔ (ج) مادہ منویہ کا امتحان کرائیں۔ اگر اس کے کیڑے سوزاک کے زہر سے مردہ ہو چکے ہوں تو لاعلاج مرض ہے۔ اور اگر کیڑے اچھی حالت میں موجود ہوں تو سلاجیت اور چوب چینی کے مرکبات استعمال کیجیے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(د) شنگرف رومی ۱ تولہ، ہڑتال ورقی ۱ تولہ، کیسر کشمیری ۱ تولہ کو آب مدار ۲۰ تولے میں کھرل کر کے دو سیر چنے کی دال میں شامل کریں۔ پھر اس دال کو مرغی کو کھلانا شروع کر دیں۔ پھر اس مرغی کے انڈے کھاتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۷) **خصیے کا ورم** :- (ا) اس قسم کے امراض میں مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر سوزاک کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو اندرونی طور پر "یولیسرون" کی گولیاں کھلائیے اگر آنت اُتر آئی ہے تو آپریشن کرا دیجیے یا کمانی لگائیے اور اگر اس میں پانی بھر جاتا ہے تب بھی آپریشن بہترین علاج ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مندرجہ ذیل مرہم بنا کر استعمال کیا جائے آرام ہو جائے گا۔ نسخہ :- موم، بکرے کے گردے کی چربی ہر ایک دو تولے، روغن گل پانچ تولے۔ تینوں کو آگ پر پگھلائیں۔ اس کے بعد گوگل، اشق، میعہ سائلہ، مرکی ہر ایک ۲ ماشے شامل کر کے حل کریں۔ اس کے بعد گل خطمی، ریشہ خطمی، سیاہ تل، السی، ہیتھی، اکلیل الملک، باقلے کا آٹا، گل بابونہ ہر ایک چار ماشے، بال چھڑ تین ماشے باریک پیس چھان کر ملائیں۔ صبح و شام خصیے پر لگا کر ارنڈ کا پتہ اوپر رکھ کر باندھ دیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(ج) غالباً فتق کیسی کی شکایت ہے۔ مقامی معالج کو دکھا کر کمانی کا استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد علی چھپروی)۔ (د) جواب نمبر ۱۳۹ پر عمل کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) جواب نمبر ۱۵۳ کی دوائیں استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۵۸) **فربہی کا نسخہ** :- سوزاک کا بظاہر اچھا ہو جانا اس بات کا ثبوت [illegible] کہ جراثیم باقی نہیں ہیں۔ بہتر ہو کہ کچھ عرصے تک "یولیسرون" کی گولیاں

استعمال کرائیے۔ اس کے بعد موٹا ہونے کے لیے عمدہ غذا، کافی ورزش، کھلی آب و ہوا اور تھوڑا سا مچھلی کا تیل کافی ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ستاور ۳ ماشے، بہمن سفید ۴ ماشے، زیرہ سفید ۵ ماشے، ثعلب مصری ۲ ماشے، تخم ریحاں ۱۰ ماشے، مروارید سائیدہ ایک چاول، مشک خالص نصف چاول۔ تخم ریحاں کے علاوہ باقی سب دواؤں کو باریک کرکے اور ہم وزن شکر سفید ملا کر گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ تخم ریحاں سفوف میں ویسے ہی شامل کریں۔ دوا کی یہ مقدار ایک خوراک کے لیے ہے۔ دونوں وقت دوا استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) اگر مریض کا ہضم اچھا ہے اور کسی قسم کی شکایت نہیں ہے تو روزانہ صبح کے وقت یہ حریرہ بنا کر ناشتے کے بجائے استعمال کریں۔ مہینے بیس روز کے بعد نمایاں فرق محسوس کریں گے۔ نسخہ حریرہ: مغز بادام شیریں مقشر ۹ عدد، مغز کدو، مغز فندق، مغز چرونجی، مغز بنولہ ہر ایک ۶ ماشے، نشاستہ گندم ایک تولہ۔ سب کو آدھ سیر دودھ میں پیس کر چھان لیں۔ اس کے بعد دیگچی میں آدھی چھٹانک گھی ڈال کر چولھے پر چڑھائیں اور اس میں ۵-۶ لونگیں ڈال دیں جب لونگیں سرخ ہو جائیں تو دیگچی میں یہ دودھ ڈال کر بگھار دیں دو تین جوش آنے پر نیچے اتار لیں اور شکر بقدر ذائقہ ملا کر نیم گرم پئیں۔ غذا میں گوشت، نیم برشت انڈا، دودھ، مکھن ہضم کے مطابق کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)۔ (د) بدن کو فربہ کرنے کے لیے موسمی پھلوں کا استعمال کریں۔ اور مغز بادام ۱۰ عدد رات کے وقت پانی میں بھگو کر چھلکا اتار کر ۲ تولے مصری اور تین دانے الائچی خورد کے ساتھ پیسیں۔ پھر اس میں ایک تولہ مکھن ملا کر کھایا کریں۔ شربت فولاد کا ایک چمچہ بعد غذا چاٹیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) گاؤں کی زندگی بسر کیجیے۔ بھینس کو خود جنگل میں سارا دن چرایا کیجیے۔ دودھ بھینس کے تھنوں کو منہ لگا کر پیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(۱۵۹) **دائمی قبض**:۔ (ا) آپ نے یہ تو فرما دیا کہ مریض غیر شادی شدہ ہیں لیکن یہ کچھ نہ فرمایا کہ نوجوانی کی غلط کاریوں سے وہ کس حد تک محترز رہے ہیں۔ بہرحال ان کے دائمی قبض کے دفعیے کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ کچھ عرصے تک استعمال کرائیے، میگنیشیائی سلفاس ایک ڈرام، میگنیشیا کاربیوس ۱۰ گرین، ٹنکچر ربائی کمپونڈ ۱۵ بوند، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، سوڈیم کلورائڈ ۲ گرین، پیپرمنٹ کا پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح کو کھلی ہوا میں ٹہلا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) معائنے کے بغیر علاج مناسب نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) آپ سادہ اور ہلکی غذائیں مثلاً کدو، لوکی، شلجم، چقندر، ساگ پالک اور ساگ بتھوا اور روٹی کھائیے۔ میٹھی اور روغنی چیزوں سے پرہیز کیجیے، بھوک سے کم کھائیے۔ اگر آپ کے حالات اجازت دیں اور سہ پہر کے وقت بھوک سی محسوس ہو تو کوئی پھل مثلاً پپیتا، ارنڈ خربوزہ، امرود اور سیب وغیرہ استعمال کیجیے۔ صبح و شام سیر و تفریح کیجیے۔ بطور دوا رات کو اطریفل زمانی ۱۰ ماشے دوسرے تیسرے روز کھا لیا کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش کمونی ۱ تولہ کھائیے اگر آپ نے کچھ عرصے تک ان ہدایات پر عمل کیا تو امید ہے کہ آپ کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (د) ترپھلا ۵ تولے، برنج کشنیزہ ۵ تولے، نمک سیاہ ۲ تولے، روغن بادام ۱۰ تولے، مصری ۴ تولے حسب معمول سفوف بنا کر ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) صبح کے وقت جوارش جالی نوس ۹ ماشے کھایا کریں اور رات کو بادام روغن ۹ ماشے گائے کے دودھ میں ڈال کر پئیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۱۶۰) **حافظے کی کمزوری**:۔ (ا) آپ ایک عرصۂ دراز تک "نیوروفاسفیٹس" کا استعمال کریں۔ غذا اچھی مقوی کھائیں۔ روزانہ موسم کے پھلوں کا استعمال کیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) گل منڈی (سائے میں خشک کر کے) کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور اس سفوف کو روغن بادام میں چرب کر کے رکھیں۔ اور ۹ ماشے کی مقدار میں اسے رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔

(ج) آپ رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ کھائیے اور روغن آملہ سر پر ملیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ بطور دوا یہ حریرہ استعمال کریں۔ نسخہ: مغز بادام شیریں ۵ عدد، مغز تخم تربوز ۳ ماشے، مغز کدو شیریں ۳ ماشے، مصری ۲ تولے۔ سب کو پانی میں پیس کر آگ پر پکائیں اور ذرا سے گھی سے بگھار لیں اور ٹھنڈا ہونے کے بعد پئیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(ہ) نمک ترپھلا ۲ رتی، کشتہ چاندی ایک رتی خمیرہ بادام ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ دس ہی روز کے استعمال سے کافی فائدہ ہوگا۔

(حکیم جوند سنگھ)

(۱۶۱) **بالوں کی سفیدی**:۔ (ا) سفید بالوں کا سیاہ ہو جانا تو اب شاید ممکن نہ ہو لیکن اس قسم کے تیل ضرور بازار میں موجود ہیں جن سے بالوں کا گرنا بند ہو جائے گا اور مزید سفیدی بھی جلدی سے نہ آئے گی۔ "وٹیکس" ایک اسی قسم کی دوا ہے اور کافی مفید۔ اس کا استعمال کیجیے۔ رنج و غم اور غصہ و فکر سے دماغ کو آزاد رکھیے اور غذائیں کافی طاقت بخش کھائیے۔ دوا کے طور پر "ہارمولون" یا اسی قسم کی غدودوں سے تیار کی ہوئی کوئی اور چیز استعمال میں رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) سر پر اس روغن کی مالش کیجیے جس کا نسخہ جواب نمبر ۱۵۳ میں لکھا گیا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا کوئی روغن نہیں ہے۔ اس غرض کے لیے بہت سے خضابات بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ البتہ اگر آپ روزانہ رات کو اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ اور صبح کو کشتہ فولاد ایک رتی جوارش جالی نوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیں اور روغن آملہ خاص ہمدرد دواخانے سے طلب کر کے سر میں برابر لگاتے رہیں تو ممکن ہے کہ بالوں کا تیزی کے ساتھ سفید ہونا رک جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آج تک کسی نے بھی ایسا تیل تیار نہیں کیا۔ آپ اس فکر میں نہ پڑیں۔ (حکیم محمد علی چھپروی)

(۱۶۲) **دست وغیرہ**:۔ (ا) مریضہ کو بہت باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے اگر کسی اچھے زنانہ ہسپتال میں داخل کرا دینا ممکن ہو تو ضرور داخل کرا دیا جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر قسم کی غذا بند کر کے مریضہ کو صرف پھل اور ان کے ہمراہ دودھ کی کریم یعنی کچے دودھ کی بالائی کھانے کو دی جائے۔ ذائقہ بدلنے کے لیے نمکین یا میٹھا کر کے دہی بھی دے سکتے ہیں۔ اسی طرح کبھی کبھی دودھ کا استعمال بھی جائز ہے۔ لیکن مریضہ کی اصلی غذا ہر حالت میں کریم اور پھل ہوں۔ سیب خصوصیت کے ساتھ مفید ہوں گے اور کیلے بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کو صبح کے وقت قرص مالتی بسنت ایک عدد، معجون سنگدانۂ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے اور بعد غذا دونوں وقت سوال نمبر ۱۴۴ کے جواب میں لکھی ہوئی دوا بنا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم عبدالواحد)

(بقیہ ص ۴۸ پر)

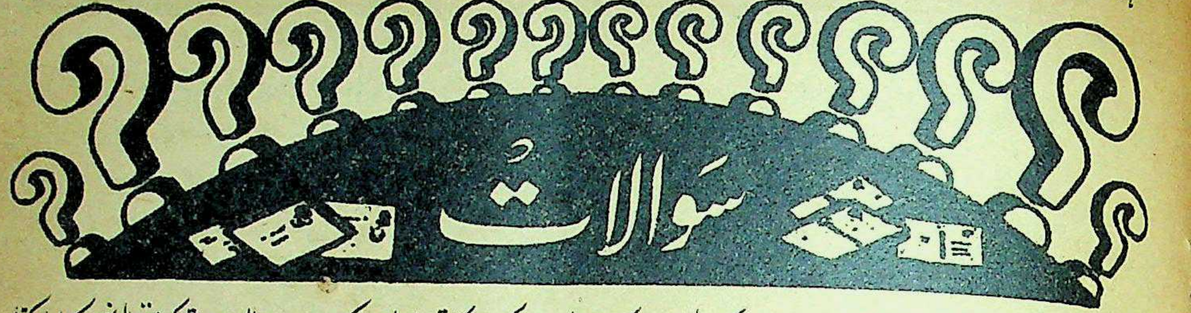

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کی سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہیں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

(۱۶۳) مجھ کو دندان سازی کا بہت شوق ہے۔ لیکن گھریلو کاموں اور ملازمت کی وجہ سے عرصۂ دراز تک باہر رہ کر تعلیم حاصل کرنے سے مجبور ہوں۔ مجھے دندان سازی کی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جن سے میں اس علم کی پوری واقفیت حاصل کر لوں۔ جہاں تک ممکن ہو کتابیں اُردو میں ہوں۔ ورنہ انگریزی میں ہوں۔ کتابیں ملنے کا پتہ بھی لکھیے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۰۵۹)

(۱۶۴) میری عمر ۵۴ سال ہے۔ ایک سال سے چشمہ استعمال کر رہا ہوں۔ چشمے کا نمبر ۳ قریب کا اور ۲ دور کا ہے۔ ایک مہینے سے آنکھوں سے پانی زیادہ آتا ہے۔ رات کو لیمپ کی روشنی کی لَو سے تکلیف ہوتی ہے۔ کھجلی بھی ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۱۴۶)

(۱۶۵) ۳۱ سال کا ایک مریض دو سال سے نزلہ اور بلغم کی زیادتی میں مبتلا ہے۔ معدہ، جگر و دماغ کمزور ہیں۔ عام جسمانی کمزوری کے علاوہ خاص کمزوری بھی ہے۔ دو سال سے بالکل ناقابل ہو گیا ہے۔ مریض شادی شدہ اور دُبلا پتلا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۶۰)

(۱۶۶) تین سال ہوئے کہ میری اہلیہ کی دائیں نچلی ڈاڑھ نکالی گئی تھی۔ اس کے ڈیڑھ مہینے کے بعد ان کے شانے اور گردن میں تناؤ اور درد معلوم ہونے لگا۔ جبڑا کھلنے میں تکلیف ہونے لگی۔ منہ میں چھالے بھی ہو گئے۔ مقامی طور پر یونانی اور ڈاکٹری علاج کرائے گئے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہاں اشد ید تکلیف آہستہ آہستہ کچھ کم ہو گئی۔ اب خاص تکلیف یہ ہے کہ منہ کھولتے وقت کھچاؤ ہوتا ہے۔ عمر ۲۷ سال ہے۔ پانچ بچوں کی ماں ہے۔ (خریدار نمبر ۸۹۹۲)

(۱۶۷) لڑکی کی عمر چار سال ہے۔ بائیں کان سے دو سال سے پیپ آتی ہے۔ علاج جاری رہتا ہے تو کچھ فائدہ رہتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر شکایت نہیں جاتی (خریدار نمبر ۶۹۹۷)

(۱۶۸) مجھے چاندی کے ایسے کشتے کی مجرّب ترکیب بتائیے، جو جریان، سرعت انزال اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہو اور اعصاب کی کمزوری کے لیے نافع ہو۔ ترکیب ضروری نہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے والی ہو۔ لیکن نسخہ ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے۔ جسے پڑھ کر بنانے کا حوصلہ پست ہو جائے۔ صرف وہ حضرات نسخہ درج کریں جو خود اسے بنا کر آزما چکے ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۲۷۱)

(۱۶۹) مجھے بلغمی دمے کی شکایت تین برس پہلے ہوئی تھی۔ کسی دیسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا لیکن اس وقت صرف پانچ انجکشنوں سے فائدہ ہو گیا تھا۔ اب پھر چھ مہینے سے دمے کی شکایت ہے تقریباً بیس انجکشن لگوا چکا ہوں۔ ان سے ذرا آرام رہتا ہے لیکن پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ دن کو ذرا کم اور رات کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ (اللہ رکھا، خریدار نمبر ۹۹۱۳)

(۱۷۰) بوٹی بنڈاری کا رس کیمیائی اصول سے کس طرح نکالا جا سکتا ہے اور اس رس کے کیا کیا فائدے ہیں؟ (حفیظ حیدر آبادی)

(۱۷۱) اطبا نیچے کے نسخے کے متعلق اپنی رائے ظاہر کریں۔ یہ نسخہ ریحی بواسیر کے لیے اکسیر بتایا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے استعمال سے عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ نسخہ یہ ہے: "۳½ سیر دہی میں ۱½ سیر پانی ملا کر خوب ہلائیں۔ پھر اس میں ہاؤبیر، کلونجی، دھنیا، دونوں زیرے، سونف، نرکچور، پیپل، پیپلامول، گجپیپل، چترا، اجوائن دیسی، اجمود ہر ایک ڈھائی تولے کا سفوف ملا کر دو ہفتے تک بھوسے میں دبا رکھیں اور عرق کو چھان کر ۲ تولے کھانے کے بعد پئیں"۔ (خریدار نمبر ۴۲۷۹)

(۱۷۲) مریضہ کی عمر ۵۰ سال ہے ۸ سال سے بیوہ ہے اور تقریباً ۶ سال سے حیض بند ہے۔ تقریباً ۴ سال سے ڈیڑھ دو ماہ کے وقفے سے یہ شکایت ہو جاتی ہے کہ بدن میں کھجلی ہو کر دانے نکل آتے ہیں۔ تمام بدن درد رہا جاتا ہے۔ پیاس کی شدت ہو جاتی ہے۔ [illegible] وغیرہ سے بھی مستقل فائدہ نہیں ہوا۔ گرم موسم و گرم

چیزوں سے نقصان پہنچتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۶۰)

(۱۷۳) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ عرصہ ۶ سال سے ہاتھ اور پاؤں سردی میں سخت ٹھنڈے ہو کر تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ بچپن میں اس نے غلط کاریاں کی ہیں اور کثرت جماع میں مبتلا رہا ہے۔ کوئی صاحب صحیح اور مجرب نسخہ مع طریق استعمال درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۸۴)

(۱۷۴) آگ سفید سے کون کون سے مفید کیمیاوی اور دوائی تجربات کیے جاسکتے ہیں۔ حذاق اور ہوسین توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۷۰۲)

(۱۷۵) میرے ایک دوست کو سفید موتیا بند کی ابتدا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی کھانے یا آنکھ میں لگانے کی ایسی دوا مل جائے جس سے وہ آپریشن کی تکلیف سے محفوظ رہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۳۴)

(۱۷۶) مریضہ (عمر ۲۲ سال) کو دو ڈھائی سال سے سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا۔ کمر کے درد اور سر چکرانے کی شکایت ہے۔ حیض بھی بے قاعدہ ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۶۸ و ۸۴۷۳)

(۱۷۷) پانچ سال ہوئے میرے دوست کی ناک پر (آنکھوں کے درمیان والے حصے پر) ایک پھوڑا ہو گیا تھا جسے پنجابی زبان میں مونگری کہتے ہیں۔ علاج کرانے سے وہ اچھا ہو گیا تھا۔ لیکن اس کا داغ ابھی تک نہیں گیا۔ حکماء سے استدعا ہے کہ کوئی ایسا نسخہ لکھیں کہ سیاہ داغ دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۹۵۶۸)

(۱۷۸) ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے قوت مردمی قطعی طور پر ہمیشہ کے لیے زائل ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۵۸۱)

(۱۷۹) مجھ کو گنوار آسو اور لوبا آسو کے نسخے معہ ان کی ترکیب تیاری درکار ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۳۸۷)

(۱۸۰) میری بیوی (عمر ۲۰ سال ہے) چار سال سے دائمی قبض کی شکایت میں مبتلا ہے ہر سال برسات کے موسم میں گلے آجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی بھی نہیں پیا جاتا۔ ایک ہفتے تک یہ شکایت رہنے کے بعد گلے اپنے آپ پھوٹ جاتے ہیں۔ کوئی نسخہ ایسا درکار ہے کہ ہر سال کی اس تکلیف سے نجات ہو۔ مریضہ پان تمبا کو کثرت سے استعمال کرتی ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۸۶)

(۱۸۱) ۴۴ سال کی ایک مریضہ ۵ سال سے ریڑھ کی ہڈی کے درد میں مبتلا ہے۔ سوا برس ہسپتال میں پلاسٹر لگواتی رہی۔ دو سال سے آہنی جاکٹ پہن رہی ہے لیکن ابھی تک درد جڑ سے نہیں گیا۔ کھانسنے اور چھینکنے سے کمر میں درد ہوتا ہے۔ بخار نہیں آتا۔ ظاہر میں وہ تن درست معلوم ہوتی ہے۔ چل سکتی ہے مہربانی فرما کر کوئی صاحب اس کے لیے نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۵۰۵)

(۱۸۲) کوئی صاحب تخم کونچ کے حلوے کا بہترین نسخہ تحریر فرمائیں۔ حلوا مقوی اور خون بڑھانے والا ہو۔ (خریدار نمبر ۷۰۷۹)

(۱۸۳) میرے ایک عزیز کے عضو تناسل میں تین مہینے سے انتشار کے وقت درد ہوتا ہے۔ دو ماہ ہوئے کہ ہمبستری کے وقت بے احتیاطی سے وہ ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ رگوں میں گانٹھیں پڑ گئی ہیں۔ خصوصاً حشفہ بالکل ٹیڑھا ہو چکا ہے۔ متعدد علاج کیے لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ مریض اگرچہ قادر ہے لیکن درد اور ٹیڑھے پن سے زندہ درگور ہے۔ اطباء سے پر درد التجا ہے کہ اندرونی اور بیرونی استعمال کے واسطے سہل الحصول مجرب نسخے عنایت فرمائیں، جو ہر ہم میں مفید ہو سکیں۔ مریض کی عمر قریباً ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۴۶)

(۱۸۴) میں بچپن ہی سے کچھ دبلا پتلا ہوں۔ خدا کے فضل سے ہر قسم کی لطیف اور مقوی غذائیں میسر ہیں۔ مگر وہ جزو بدن نہیں ہوتیں اور تازہ خون نہیں بنتا۔ میں ہر قسم کی نشلی چیزوں سے بچا ہوا ہوں۔ سگریٹ اور حقہ وغیرہ بھی نہیں پیتا۔ البتہ کثرت مطالعہ سے کمزوری دماغ، نزلہ اور زکام کی شکایت رہتی ہے۔ معدہ بھی اپنا کام صحیح طور پر انجام نہیں دیتا۔ ممکن ہے کہ جگر میں بھی کچھ خرابی ہو۔ اطباء کرام مناسب تشخیص کے ساتھ کوئی آسان علاج تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۱۱۱)

(۱۸۵) ارنڈی کے تیل کے متعلق کوئی صاحب ایسی ترکیب تحریر فرمائیں کہ جس سے وہ سفید ہو جائے، اس کی بدبو دور ہو جائے اور اس کی قوت و اثر میں کمی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۳۷۷۶)

(۱۸۶) کیا کباب چینی کی جڑ مل سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے تو اس کی قیمت کیا ہوگی؟ (خریدار نمبر ۴۶۳۲)

(بقیہ صفحہ ۴۶ سے) - (ج) آپ مریضہ کو قرص مالتی بسنت ایک عدد معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں اور حب پپیتہ ۲-۲ عدد بعد غذا دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم محمد علی چھپردی)

(د) مریضہ کو معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے کی مقدار میں روزانہ عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔ منہ آنے کی صورت میں ذرور کتھ منہ میں چھڑکیں۔ (حکیم چندن لال)

(ہ) غالباً مریضہ کو سنگرہنی ہے آپ اس کو آیورویدک دوا "سوبھاگیہ شنڈھی مودک" بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرایا کریں۔ یقیناً فائدہ ہوگا۔ نسخہ آیورویدک قرابادین میں سے نکال لیں۔ (کوی راج بھائی جیون داس)

عروسک (رجسٹرڈ)
یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لیے بڑی اثر والی چیز ہے اندام کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔
منیجر ہمدرد دواخانہ، یونانی، دہلی

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

۱ ۷ ۱۱ ۲۳ ۲۷ ۳۱

آنکھوں کی بیماریاں

بالوں کی بیماریاں

بچوں کی بیماریاں

امراض جگر و معدہ

۱۵

کمزوری دماغ

کمزوری اعضائے ہضم

سرعت انزال

ضعف ہاضمہ

بوجہ

۲ ۱۶ ۱۷ ۳۲

ذیابیطس

پیچش

ضعف قلب

امراض مخصوصہ

۱۸

کمزوری عضو

ناصور

ضعف جگر

۳ ۸ ۱۲ ۲۴ ۲۸ ۳۳

جریان

دمہ

سوزاک

آتشک

ضعف باہ

نامردی

۴ ۹ ۱۳ نزلہ ۲۵ ۲۹ ۳۴

اسقاط حمل

کنٹھ مالا

خرابی ایام

سیلان الرحم

۱۹

پائیریا

تلی

امراض خون

امراض مخصوصہ

۵ ۲۰ ۲۱ ۳۵

بے لذتی

احتلام

گٹھیا

طاعون

۲۲

۶ ۳۶

دق وسل

جنون

۱۰ ۱۴ ۲۶ ۳۰

شفاعت احمد

تحریر نمبر ۳۹ ۶

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے! خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

शरबत फौलाद
SHARBAT FAULAD
شربت فولاد

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت ۲۹۲ فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱)

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

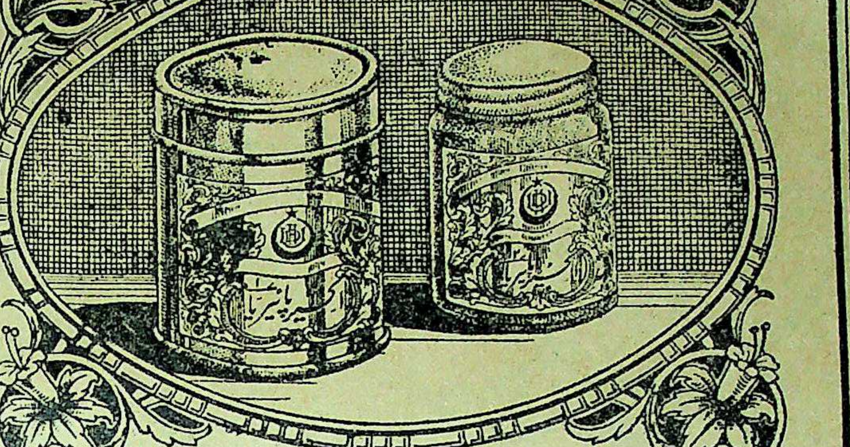

رجسٹرڈ اکسیر پایوریا

پایوریا کے لئے طبِ یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچا لیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کر کے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پایوریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔ قیمت دو روپے۔

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰ **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلاقِ حکیم حافظ عبد المجید رحمتہ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

LABUB-I-AZAM
लबूब आज़म
LABUB IAZAM

لبوبِ اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضاء رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہی۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہی اور اسکی پیدایش کو زیادہ کرتا ھے نہایت بے ضرر چیز ہی آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کرسکتے ہیں قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

क़ुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN

قرصِ جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہی صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مُفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مُفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا عِلاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳؍

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب اور نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
۱؍

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ؍)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بےنظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بےکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا $\frac{1}{8}$ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ؍)

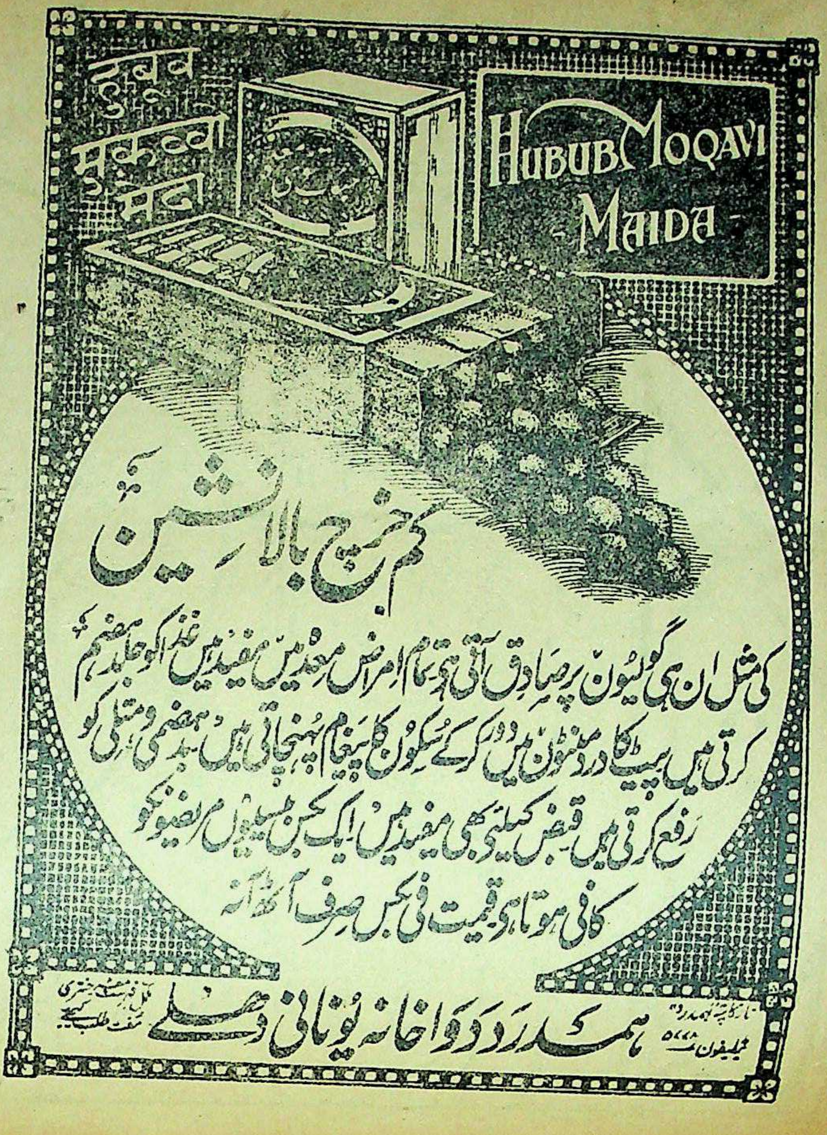

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست و جنتری مفت طلب کیجئے

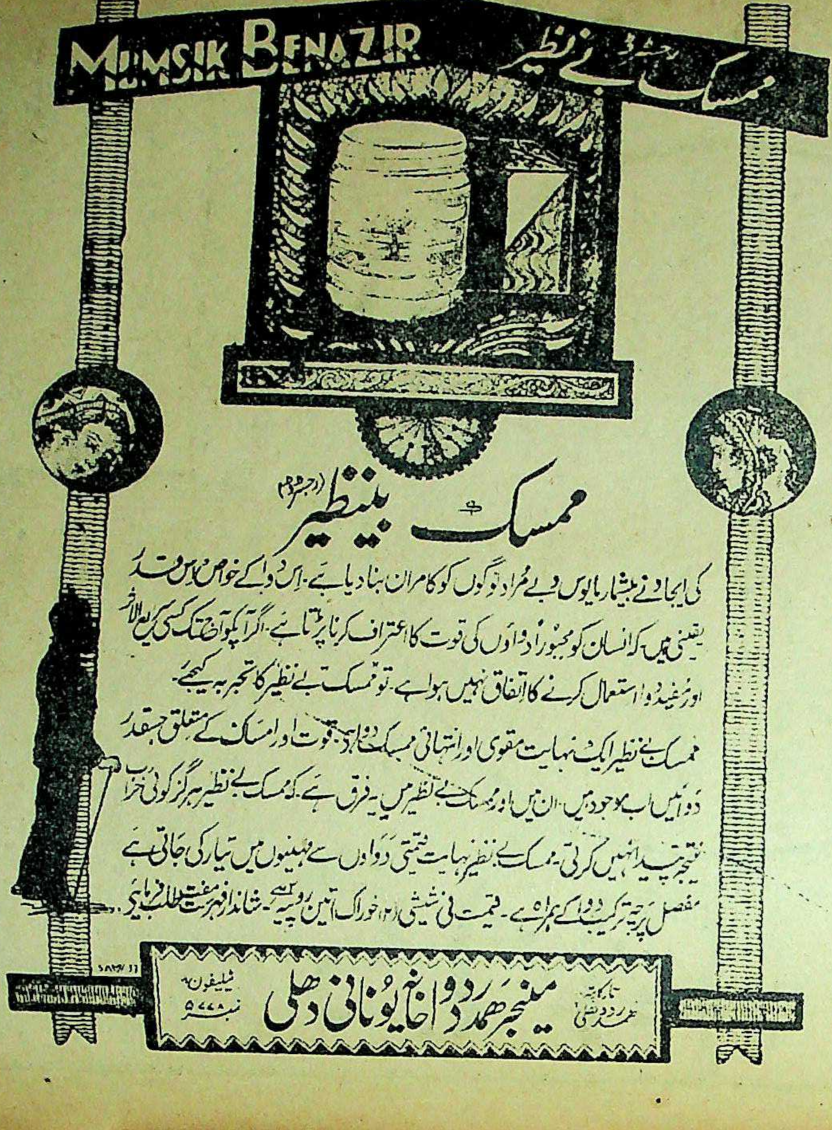

ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) تین روپیہ عہ۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمایئے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

روغن ناصور

دُنیا میں ناصُور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصُور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصُور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ ۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہئیے +

دولابی

رجسٹرڈ

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ÷

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک (۳ روپے)

عرق عنبر

خواص: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ÷

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال

رجسٹرڈ

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ۲/۸ دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دور، پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے (۲ روپے)

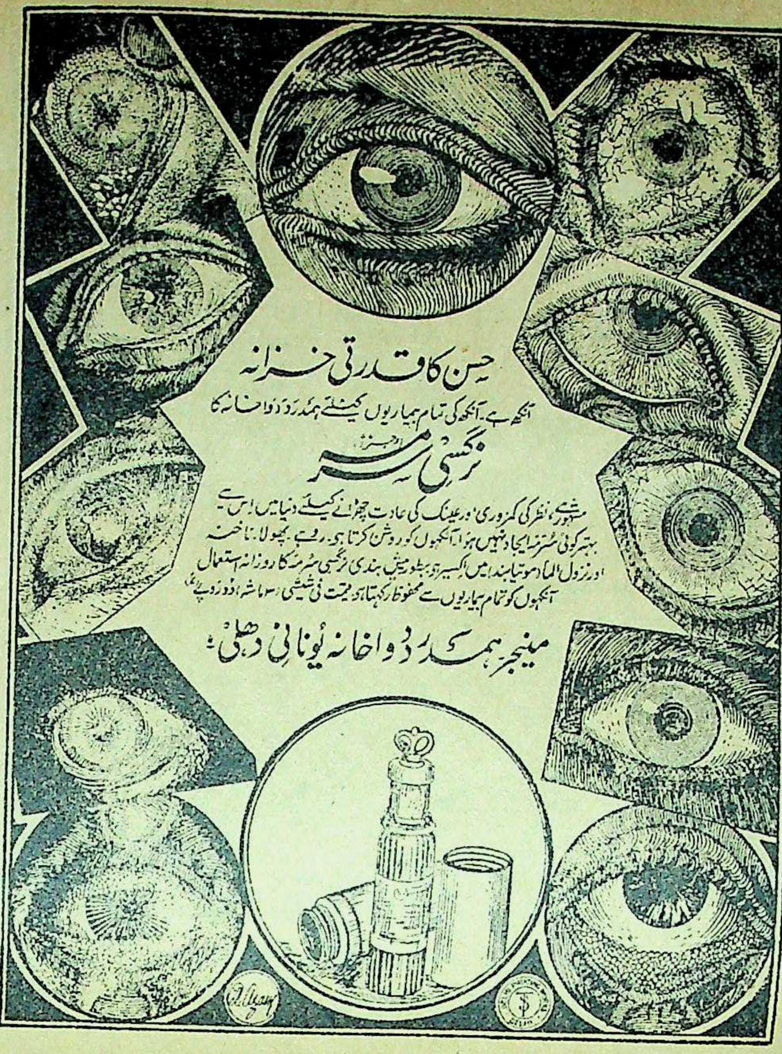

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رہے۔ پھولا۔ ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ دو روپے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی۔

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہوجاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک
عرق ہے۔ قیمت فی
شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظامِ ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہوچکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظامِ ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عمار)

تار کا پتہ ہمدرد دھلے ہمدرد دواخانہ یونانی دھلے ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

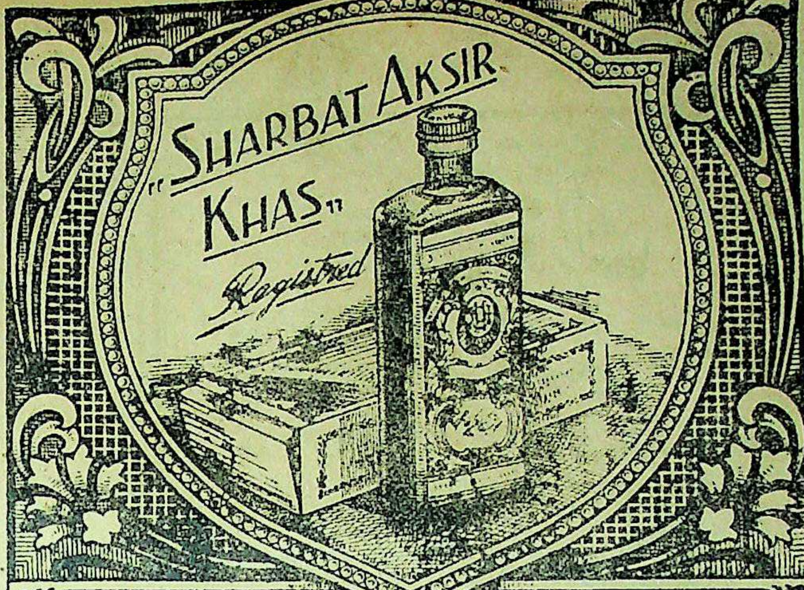

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کرسکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد ہمدرد دواخانہ یونانی دھلے ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶/

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

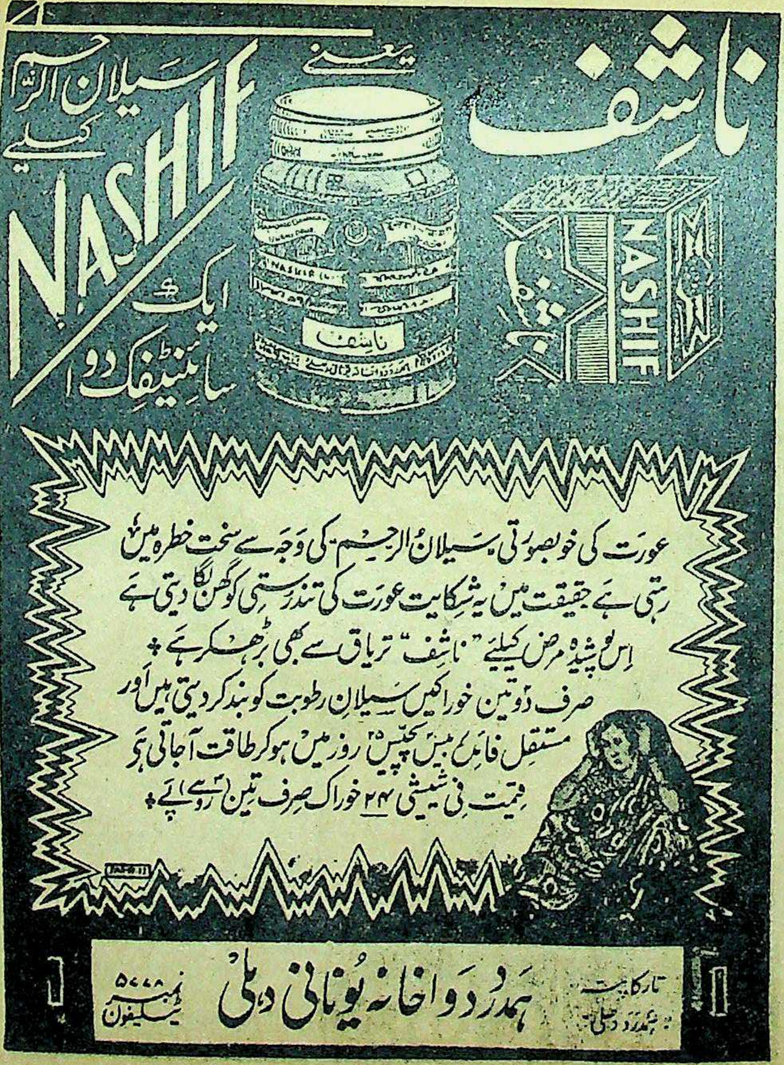
ناشف
یعنی
سیلان الرحم کیلیے
NASHIF
ایک سائنٹیفک دوا
NASHIF
ناشف

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے

اس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے

صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے

قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین (۳) روپے

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

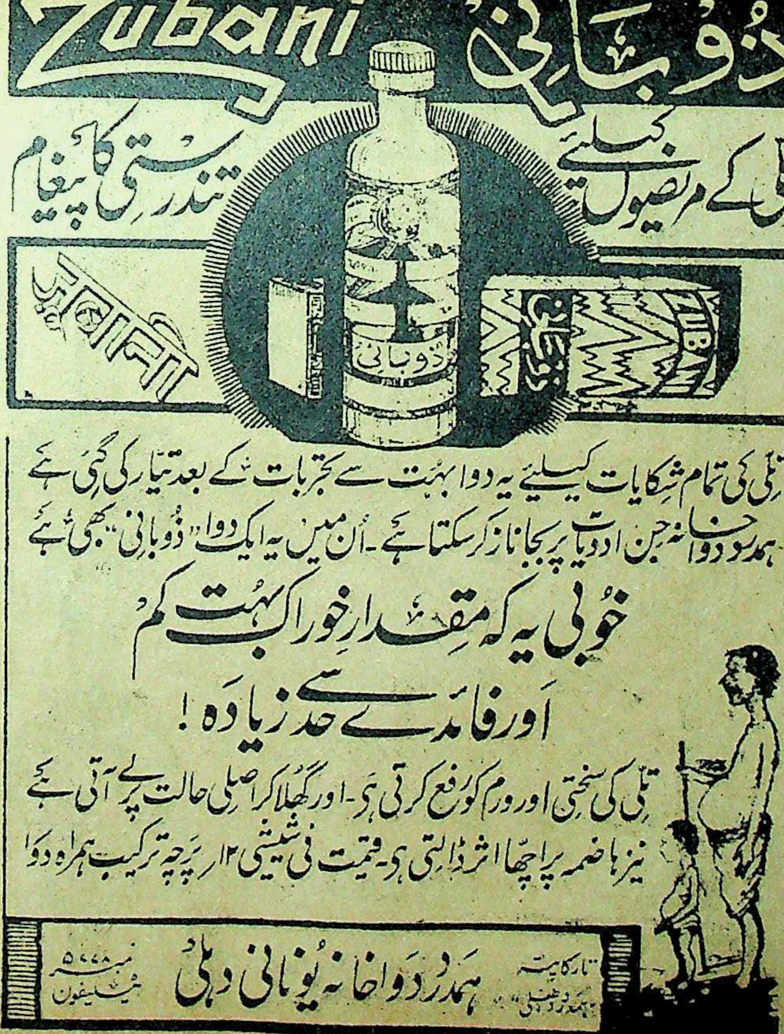
ذُوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے
تندرستی کا پیغام
ذوبانی
ZUBANI

تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ہے، یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے جس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

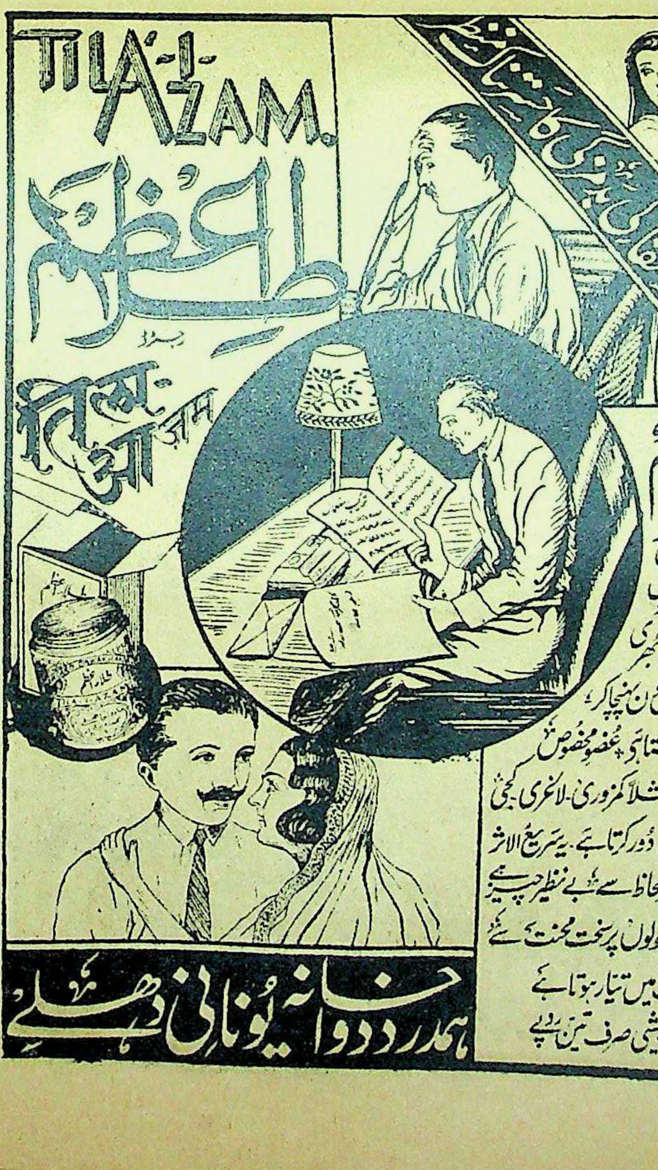
میاں بیوی کے تعلقات کی بدمزگی کا درست کنندہ
TILA'-I-AZAM.
طلاءِ اعظم
रजिस्टर्ड
तिला आज़म

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور
جوانی کی بے اعتدالیوں
کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری
ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر
نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص
کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی
کوتاہی وغیرہ وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر
طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے
جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے
بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

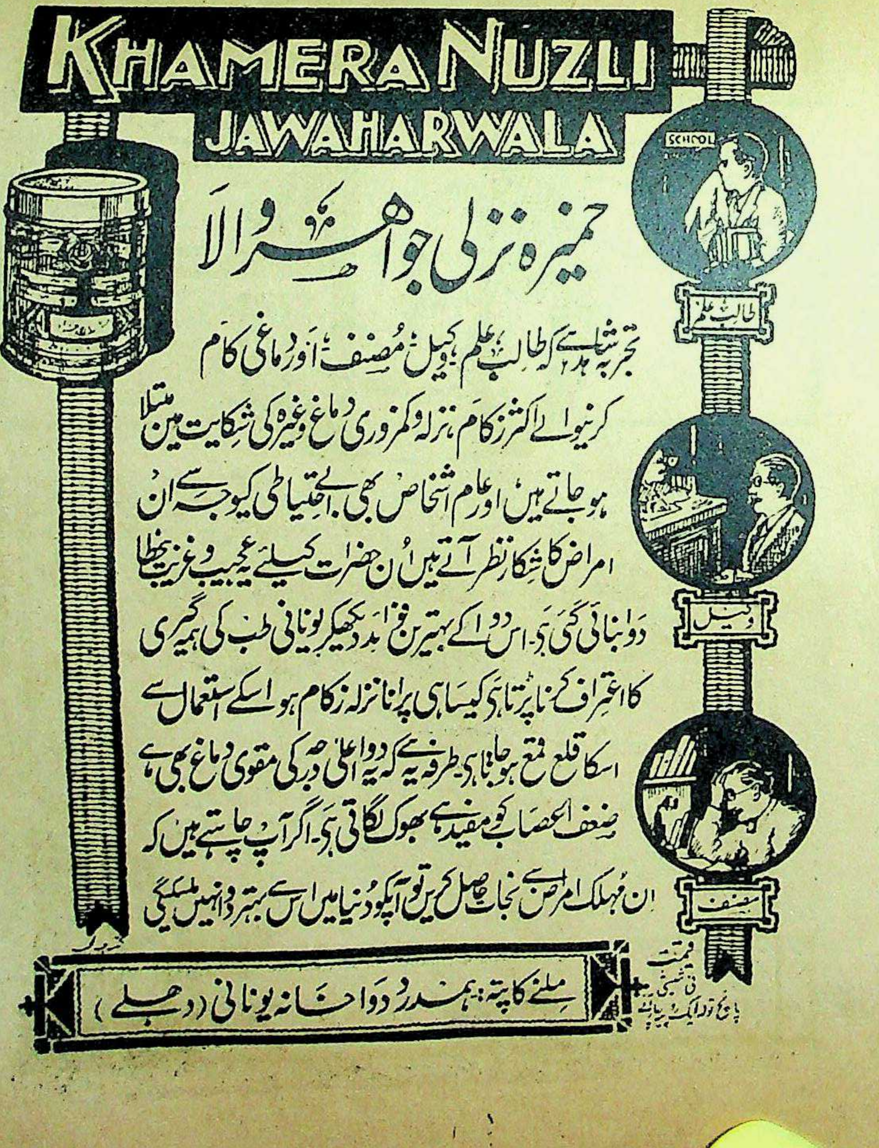

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف، اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب نسخہ دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھیے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

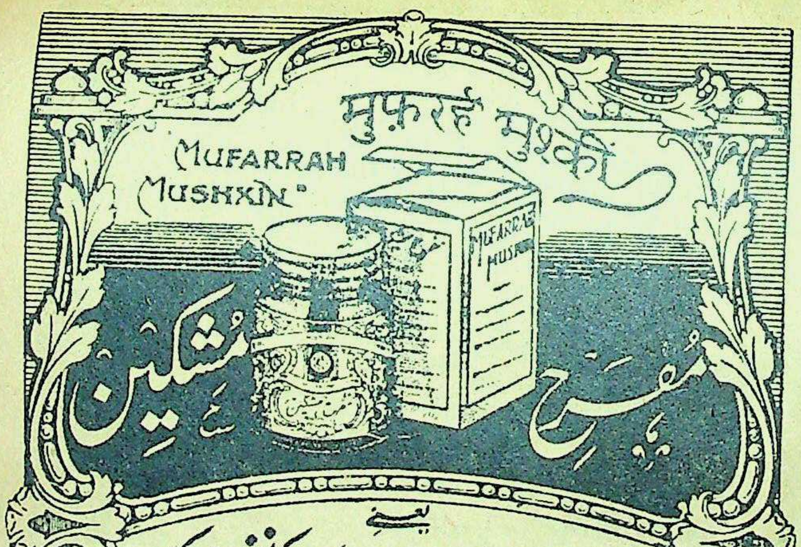

یعنے

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایکروپیہ آٹھ آنے

تارکا پتہ ہمدرد ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

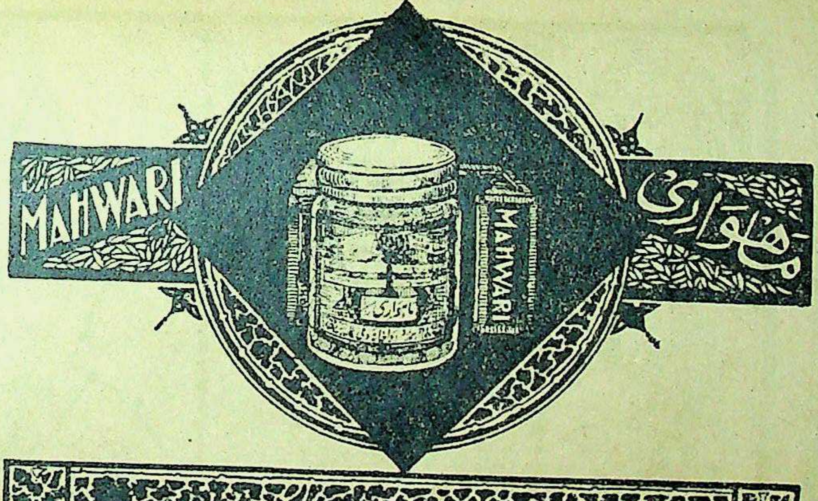

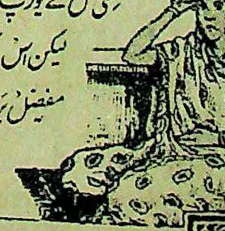

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

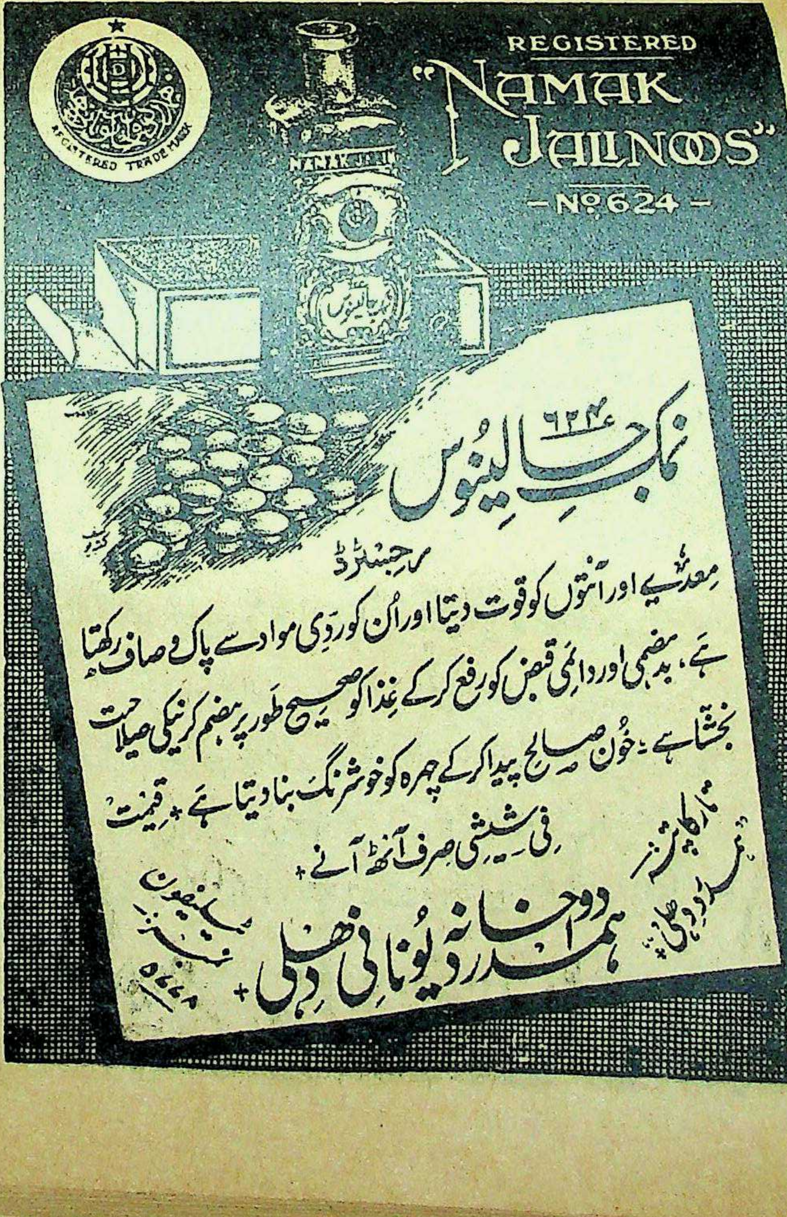
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
— No. 624 —
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴ عدد

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے * قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

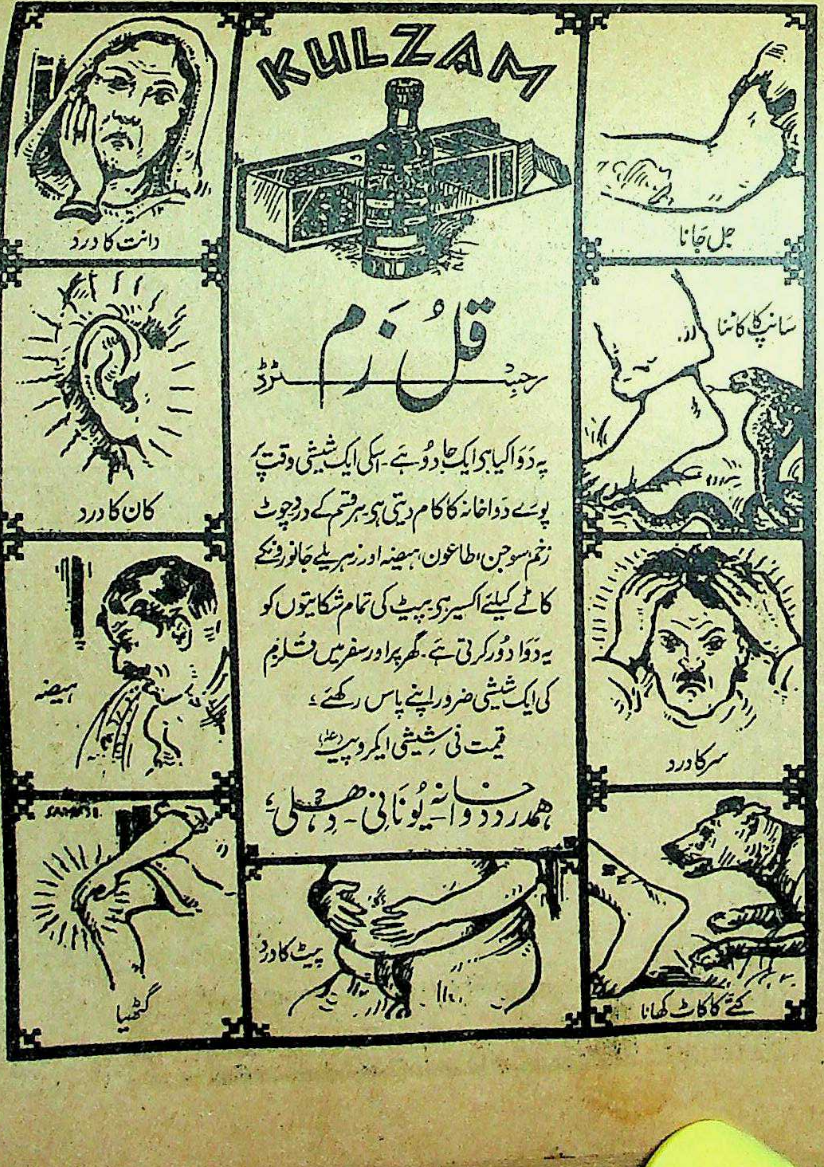
KULZAM
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
پیٹ کا درد

قُلزم

رجسٹرڈ

یہ دَوا کیا ہی ایک جادُو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دَواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دَوا دُور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قُلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھیے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی ۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دَوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

MISALI
مثالی

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عہ)

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر

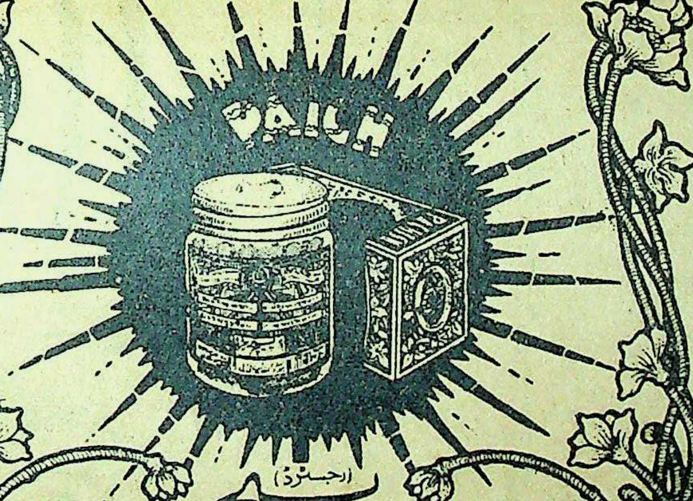

پیچ (رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (۱ عہ/)

تار کا پتہ ہمدرد

ہمدرد دواخانہ دہلی

ٹیلیفون نمبر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندیٔ اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرّم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہو کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیامِ صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہو کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طبِ یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظّم دواخانہ ہو۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماء الحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہو۔

ترکیبِ استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہو۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُ الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہو صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستورالعمل ۷ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہو۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔

پھیپھڑوں کے امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امراض رحم کے لیے ایک عجیب وغریب مرکب!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب وغریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک وصاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہے نزلہ زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النساء۔ نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے صحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام۔ سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسّوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسّوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی۔ مسّوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

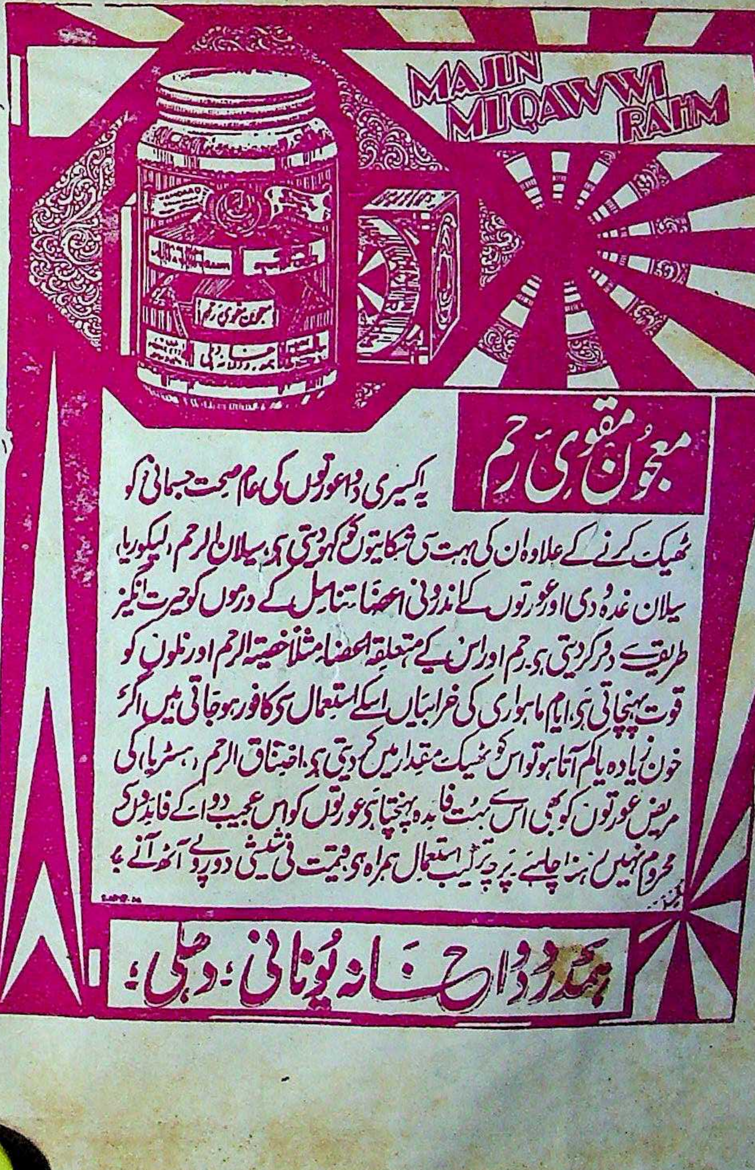

معجون مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے، سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدہ دی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے درموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے، ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

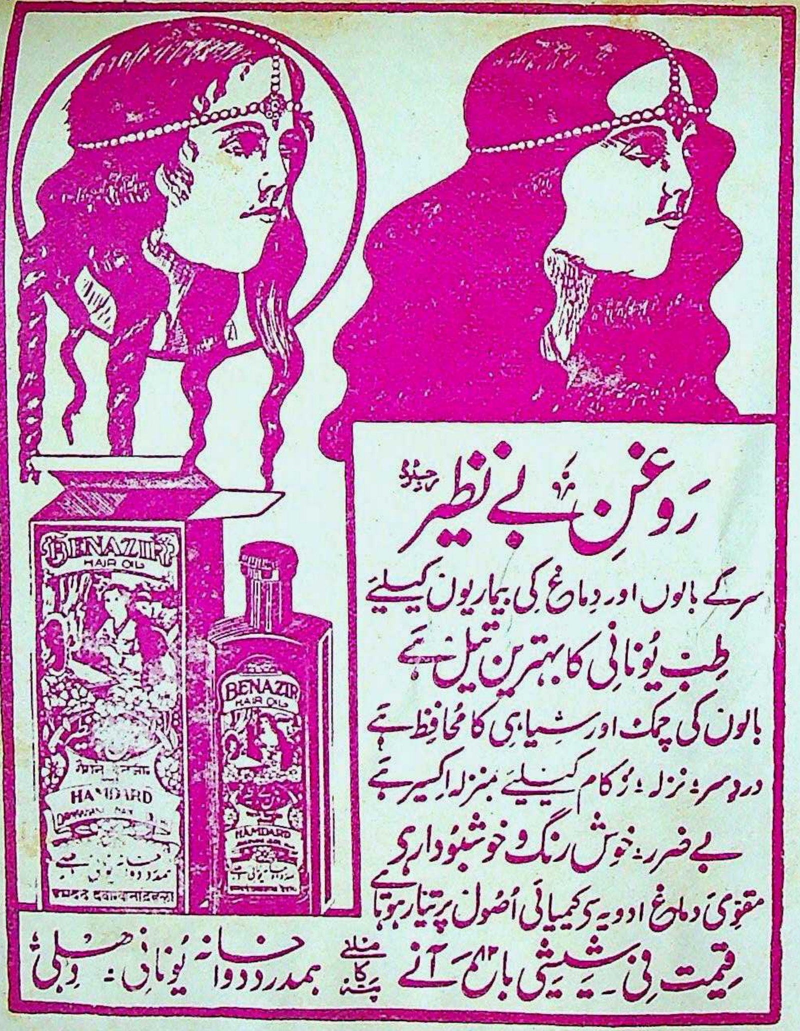

روغنِ بے نظیر

رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

پتہ ملنے کا ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	**Ordinary Edition As. 8**
As. 12	**Postage One Anna**

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

BIRTH CONTROL NUMBER 1939

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL
DELHI

حفظانِ صحت و طب کا

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

بیادگار
شہید فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

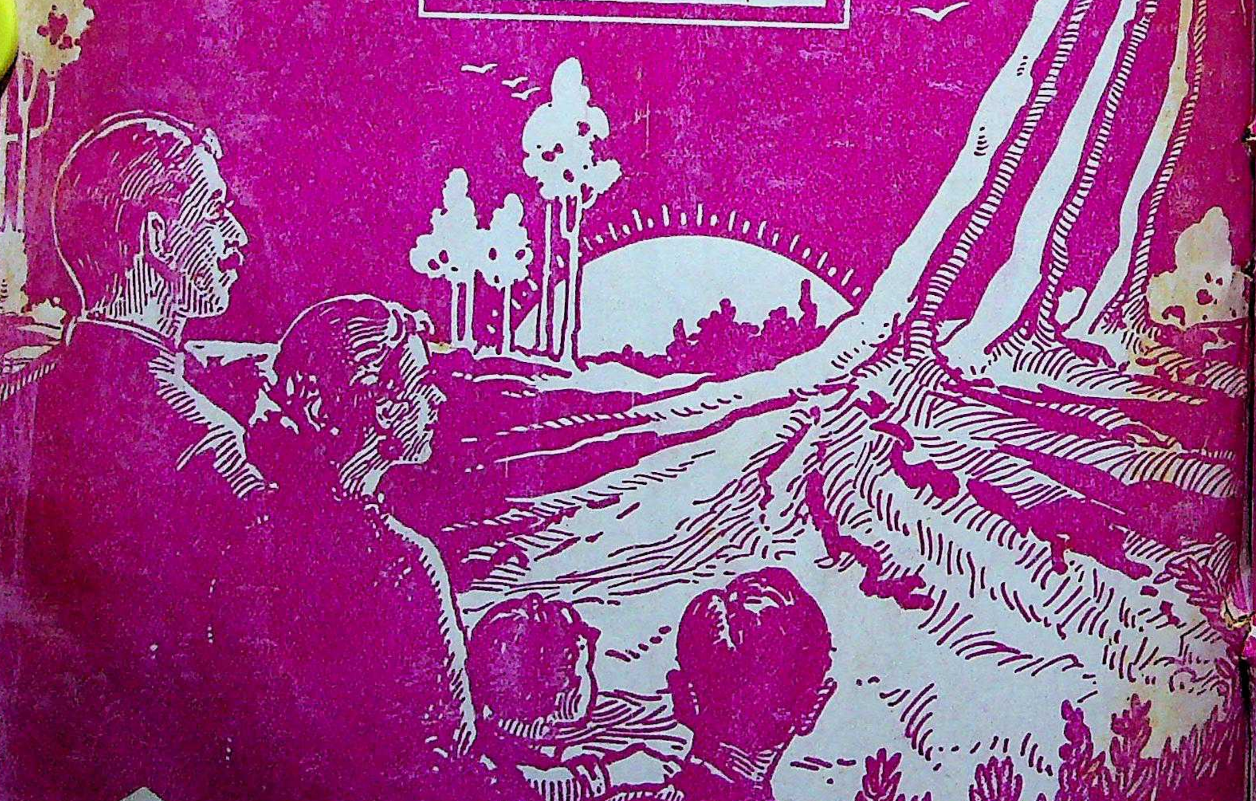

فی پرچہ
چھ پیسے

مقام اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ
ایک روپیہ عہ

"SHARBAT AKSIR
KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست طلب فرمائیے

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
RECISTERD

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے۔
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ (صہ) نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مکمل فہرست طلب فرمائیے

جلد ۸ | اپریل سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱	آنکھوں پر شراب نوشی کا اثر	ڈاکٹر ایس تھیرون جانسٹن	۱۵
یوم اجمل کی تقریب میں (نظم)	حکیم شیخ محمد امام صاحب امامی		شوربے دار سالن اور ترکاریاں	ادارہ	۱۷
انتقاد			فرضی اور قیاسی بیماریاں	〃	۲۰
مختلف کتب	حکیم عبدالحمید صاحب	۴	ہندوستان میں بھنگ نوشی	〃	۲۱
مَعلُومات			تن درستی ہزار نعمت ہے (نظم)	خالد حسن صاحب قادری	۲۲
پینے کی چیزیں اور صحت و زندگی	ترجمہ	۶	الامراض والعلاج		
نمک کا زیادہ استعمال	〃	۶	مرگی اور دردن افزائی اجزا	ادارہ	۲۳
رنگوں کی نفسیاتی تحقیق	〃	۶	جگر میں اجتماع خون	ڈاکٹر آر۔ اے۔ ولسن	۲۷
پیاز اور ادرک کا استعمال	〃	۶	کیمیا اور کیمیاگری	محمد سلطان صاحب بخاری	۲۹
ہیپارین	〃	۶	مِزاحیہ		
بھاری پانی	〃	۷	ذیابیطس	حکیم کوثر صاحب چاندپوری	۳۲
پھلوں کی حفاظت	〃	۷	مجرّبات		
بحر منجمد شمالی میں پودے	〃	۷	چار مجربات	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۳۴
ناکٹووژن یا تاریک نما	〃	۷	دو مجرّبات	ڈاکٹر ایس فضل الدین صاحب	۳۴
جانوروں کے لیے دعائے مغفرت	〃	۷	دوائے مسان	مرزا لیاقت علی خاں صاحب	۳۴
جسم میں خون داخل کرنا	〃	۷	حب بواسیر	حکیم مقبول شاہ صاحب	۳۵
لاولدی کے اسباب	〃	۸	دو مجرّبات	حکیم ڈاکٹر گوبند رام صاحب	۳۵
مردہ قلب میں حرکت	〃	۸	کماری آسو و لوہ آسو	کوی راج دیو کی نندن صاحب	۳۵
بھیڑ کا دودھ بچّوں کے لیے	〃	۸	دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	
مچھلی کے تیل کی جانچ کے نتیجے	〃	۸	لیے زود اثر اور اصولی نسخے	فاضل طبّ و جراحت کھاتولی	۳۷
طب اسلامی اور طب ہندی کی	ڈاکٹر تارا چند صاحب	۹	لندن کے اسپتالوں کے معمولات	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۳۹
قدیم تصانیف			یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں	〃	۴۰
کوئلے کے عجائب	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی	۱۰	کے راز		
بابُ الصحت			جوابات	مختلف اطبّاء	۴۱
قومی صحت کی تعمیر	اٹلی کے ڈکٹیٹر کے قلم سے	۱۳	سوالات	مختلف اصحاب	۴۷

ہمدرد صحت میں اشتہارات

ہمدرد صحت میں اب تک ہمدرد دواخانے کے علاوہ اور کوئی اشتہارات شائع نہیں کیے گئے تھے لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دواؤں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔ اشتہارات کی اجرت یہ ہے:-

اجرت فی صفحہ ایک بار، ۵۰ روپے   آدھا صفحہ ایک بار کے لیے ۲۵ روپے   پاؤ صفحہ ایک بار کے لیے ۱۵ روپے

قیمت سالانہ ایک روپیہ   ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ   فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایچ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

یومِ اجملؒ کی تقریب میں!

آج تو جی کھول کر اے صبر رونے دے مجھے
اشکِ خونیں سے ذرا دامن بھگونے دے مجھے
آنکھ جس کو ڈھونڈتی ہے وہ نظر آتا نہیں
سازگار اب چارۂ زخمِ جگر آتا نہیں
چارہ گر مجبور ہے اس وقت درماں کے لیے
مُضطرب ہوں میں علاجِ دردِ پنہاں کے لیے
کیوں نہ روؤں جب کہ بے روئے علاجِ غم نہیں
مجھ میں تابِ ضبطِ غم اے دیدۂ پُرنم نہیں
آج اپنی قسمتِ محروم کو روتا ہوں میں
شہر دہلی! اجملؒ مرحوم کو روتا ہوں میں
وہ جو واحد دافعِ دردِ کہن تھا چل بسا!
ہند میں جو اک مسیحائے زمن تھا چل بسا!
فصلِ گل آنے کو تھی وہ باغباں جاتا رہا
پاسبانِ گلشنِ ہندوستاں جاتا رہا

مٹ چکا باغِ تمنا، اب بہار آئی تو کیا؟
گل ہیں پژمردہ نسیمِ مشکبار آئی تو کیا؟

تو بھی رو اے ملّتِ اسلام غم سے خوب رو
ماتمی اجملؒ کے ہیں تو مِل کے ہم سے خوب رو
رو نہ رو غارت گرِ باطل جو تھا جاتا رہا!
طالبِ آزادیِ کامل جو تھا جاتا رہا
ہند میں جو قابلِ اکرام تھا جاتا رہا!
وہ جو فخرِ نازشِ اسلام تھا جاتا رہا
آہ، کیسا ماہرِ صد علم و فن تھا کھو گیا!
زیست کا دُرِّ عدن لعلِ یمن تھا کھو گیا!
ہے ازل ہی سے بلاؤں کا مکاں، دار المحن
یہ غلام آباد یعنے اپنا بے قسمت وطن
وہ مجاہد، مردِ مومن، وہ طبیبِ نکتہ داں
پرورش پا کر ہوا آغوشِ دہلی میں جواں

جس کے دم سے پھر جہاں میں علمِ طب زندہ ہُوا   یعنی جو مٹنے کو تھا وہ اور پائندہ ہُوا
اس کا ماتم کیوں نہ پیوستہ کرے ہندوستان!   کوئی کہہ دے کس کا آخر دم بھرے ہندوستان!
چل بسے سب کے سب جو مایۂ صد ناز تھے   دردمندِ ملک تھے اور قوم کے ہمراز تھے
صفحۂ ہستی پہ شکلِ گوہرِ یکتا تھے وہ!   آہ! لیکن بحرِ ہستی میں حباب آسا تھے وہ
وہ ہوئے رخصت جو شیدائے عمل تھے ہر زماں   رہ گئے ہیں اب زمیں پر بن کے ہم بارِ گراں

چھوڑ کر زندہ نہ کرنا موردِ الزام تو!
ہم کو بھی برباد کر اے چرخِ نیلی فام تو!

مردِ مومن کے لیے ہے موت کا انجام نیک   میں نے مانا، موت کا پیغام ہے پیغام نیک
میں نے مانا، موت ہے روحِ روانِ زندگی!   موت ہے جانِ جہانِ جاودانِ زندگی!
موت سے اے روحِ آزادی گِلہ کوئی نہیں   غم تو اب یہ ہے کہ تیرا ہم نوا کوئی نہیں
یوں تو بے شک نازش و فخرِ زماں ہونگے بہت   آج عالم میں طبیبِ نکتہ داں ہونگے بہت
ہوں گے عالم میں بہت سے حاذقانِ باکمال   جن کے ہوں اعلےٰ مقاصد، جن کے ہوں اونچے خیال
قومِ بیکس کا مگر افسوس غم کھائے گا کون؟   نوحہ کر کے قوم کا اب دل کو تڑپائے گا کون؟
کون عالم پر کرے گا فاش اسرارِ حیات؟   کس سے حل اب ملک اور ملت کی ہونگی مشکلات؟
کس سے میں تشبیہ دوں اب قوم میں ایسا کہاں؟   قطرۂ شبنم کہاں وہ تجھ سا دُرِ یکتا کہاں؟

دُرفشاں ہر وقت کوئی ابرِ تر ہوتا نہیں!
ابرِ باراں کا ہر اک قطرہ گہر ہوتا نہیں!

(حکیم شیخ محمد امام امامی، ایل۔ یو۔ ایم۔ ایس ریاست میسور)

انتقاد

الاکسیر (جلد اوّل) سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۸۰۴ صفحے، قیمت چار روپے۔

پتہ:۔ ناظم دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی۔

ناظم جہاں حکیم محمد اعظم خاں اور اُن کی عظیم الشّان تالیفات سے بہت کم طبیب ناواقف ہوں گے۔ ان کی تالیفات میں اکسیرِ اعظم کا درجہ بہت بلند ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے اور فارسی زبان میں معالجات کا ایسا وافر ذخیرہ پیش کرتی ہے، جس کے بعد اس عہد تک کی معالجاتی معلومات کے لیے کسی دوسری کتاب کی ورق گردانی کی ضرورت بہت کم رہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ ادارۂ المسیح، قرول باغ، دہلی نے اکسیرِ اعظم کا اُردو ترجمہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس وقت ہمارے سامنے اس ترجمے کی پہلی جلد موجود ہے۔

اکسیرِ اعظم کے فاضل مؤلّف کی زبانی کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ "ہر عضو کے امراض کا بیان اس طرح ہو کہ پہلے اس عضو کے امراض کے کلّی اور عام اسباب، طریقہ ہائے تشخیص اور ان امراض کے عام اور کلّی علاج پر روشنی ڈالی جائے۔ پھر ان کی مختلف قسموں کا کلّی علاج بیان کیا جائے۔ اس کے بعد اس عضو کے ہر مرض کے اسباب تفصیل کے ساتھ لکھے جائیں اور ان کی علامتوں کی بجائے طریقِ تشخیص بتایا جائے جس کے ضمن میں علامات کا بیان بھی اچھی طرح آ جائے اور معالج کو مرض کے ہر سبب کے استخراج میں سہولت ہو۔ پھر اس مرض کے تمام انواع کا علاج کلّی اور اس کے بعد اسباب وعوارض کے مطابق ہر نوع کا مفصّل علاج لکھا جائے۔ اور اس کے لیے جو یونانی اور ہندوستانی مفرد ومرکب دوائیں معمول ومجرّب ہیں وہ قلم بند کی جائیں۔ اور ہر باب کے آخر میں اساتذہ کے معمولات نکاتِ مطب اور اکثر حذّاق کے اقوال پیش کیے جائیں۔"

قابل مترجم جناب مولوی صدّیق طبیب صاحب نے جو کچھ ترجمے اور تنقیح کے سلسلے میں لکھا ہے وہ ان ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

"ترجمے میں اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ زبان زیادہ سے زیادہ عام فہم اور سلیس ہو لیکن طبّی اصطلاحات، اسمائے امراض اور ادویہ کے عربی اور فارسی نام جو مشہور ہیں، انہیں ہر جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ البتّہ مبتدیوں کی سہولت کے لیے خاص خاص مواقع پر قوسین میں ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

"تنقیح میں اس امر کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے کہ کتاب کی ضخامت کچھ کم ہو جائے، لیکن اس کے حقیقی مطالب میں اور اس کی افادی حیثیت میں کوئی کمی نہ آنے پائے، چنانچہ جن بیانات میں غیر ضروری طوالت محسوس ہوئی ان میں مؤلف کے الفاظ کا اتباع کرنے کی بجائے ان کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ بعض مسائل جنہیں آج کل صحیح ثابت کرنا سخت دشوار ہے، جزوی ترمیم کے ساتھ منتقل کیے گئے ہیں اقوالِ حذاق کو نقل کرنے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مکرّر اقوال حذف ہو جائیں، جن کی تکرار کی وجہ سے اکسیرِ اعظم کی ضخامت ہیبت ناک حد تک زیادہ ہو گئی ہے، مثلاً شیخ الرئیس، اجرجانی وایلاقی کے اقوال کا مفہوم ایک ہی ہے، تو ان میں سے الاکسیر میں صرف وہی قول نقل کرنا کافی سمجھا گیا ہے جو زیادہ واضح ہو۔ اس طرح الاکسیر کے ہر باب میں اکسیرِ اعظم سے حذاق کے صرف ایسے اقوال منتخب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن میں کوئی اختلاف یا کمی وزیادتی موجود تھی۔ یا کسی خاص جہت سے ایک قول کی تائید کے لیے دوسرے قول کی ضرورت تھی۔

"ترتیب کے لحاظ سے بھی اکسیرِ اعظم سے الاکسیر کسی حد تک مختلف ہے۔ مثلاً ناک، کان، آنکھ اور دانت وغیرہ کے امراض جو زیادہ تر جراحیات سے تعلّق رکھتے ہیں، اکسیرِ اعظم کی ترتیب کے مطابق امراض سر کے بعد بیان کرنے کی بجائے الاکسیر میں امراض جراحیہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ علیٰ ہٰذا البعض دوسرے امراض بھی اپنے مناسب ابواب میں منتقل کر دیے گئے ہیں۔

"اکسیرِ اعظم کو مؤلّف نے چار جلدوں میں مرتّب کیا تھا۔ الاکسیر بھی چار جلدوں میں مرتّب کی گئی ہے، لیکن اکسیر اعظم چوتھی جلد کے برخلاف

الاکسیر کی چوتھی جلد کی نوعیت قرابادین کی ہے یعنی اکسیر اعظم کی ہر چہار جلد کے تمام ابواب الاکسیر کی تین جلدوں میں ختم کر دیے گئے ہیں اور معالج حضرات اور نسخوں کے متلاشی اصحاب کی سہولت کے لیے اس کی چوتھی جلد میں اکسیر اعظم کے تمام مرکبات کے نسخے قرابادین کے طرز پر جمع کر دیئے گئے ہیں اور معالجات کے بیان میں صرف ان کے مرکبات کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے مشہور مرکبات جن کے نسخے حکیم اعظم خاں نے اکسیر اعظم میں نہیں لکھے ہیں، بلکہ عام قرابادینوں پر اعتماد کرنے یا قرابادین اعظم کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا ہے ان میں سے اکثر مرکبات کے نسخے بھی معتمد قرابادینوں سے لے کر الاکسیر کی چوتھی جلد میں دیدیے گئے ہیں"۔

"اکسیر اعظم" اور "الاکسیر" کے متعلق ان تصریحوں کے بعد کچھ اور بتلانے کی کم گنجائش ہے۔ البتہ یہ بات کسی پس و پیش کے بغیر کہی جاسکتی ہے کہ مترجم نے ترجمہ بڑی محنت اور جانفشانی سے کیا ہے۔ اور جو اصول اُنہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں وضع کیے ہیں وہ معقول و مناسب ہیں۔

ناظم دفتر المسیح نے بھی کتابت و طباعت اہتمام سے کرائی ہے اور قیمت بھی کاغذ کی گرانی کے باوجود، مناسب ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب مقبول ہوگی۔

اکسیر نورانی

سائز $\frac{22\times18}{8}$ ضخامت ۱۶۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ: حکیم حافظ مولوی نور محمد صاحب، رانی پورہ، اندور (مالوہ)

اکسیر نورانی، جناب حکیم حافظ مولوی نور محمد صاحب کی تالیف ہے جس میں موصوف نے امراض مخصوصۂ مردان کا بیان ۶۶ صفحوں میں کیا ہے اور باقی کے سو صفحوں میں تقریباً دو سو مرکبات کے اجزا، ترکیبیں اور ان کے فوائد لکھے ہیں۔ مرکبات اکثر قرابادینی ہیں۔ لیکن بعض مرکبات ایسے بھی ہیں جو مؤلف صاحب کے خاص طور سے حاصل کیے ہوئے یا ان کے تجربہ شدہ ہیں۔ امراض مخصوصہ کے متعلق جو کچھ حکیم صاحب نے تحریر فرمایا ہے اس میں کوئی خاص بات ہمیں نہیں معلوم ہوئی البتہ اس لحاظ سے اِس مضمون کی اشاعت مناسب ہے کہ یہ امراض آجکل کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کے متعلق معلومات کی جس قدر بھی اشاعت کی جائے، اچھا ہے۔

رسالے کی کتابت اور طباعت خاصی ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے منگوالیں۔

صحت و دولت کا سل و دق نمبر

سائز $\frac{30\times20}{8}$، ضخامت ۲۳۲ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ: مینیجر رسالہ صحت و دولت، راول پنڈی۔

رسالہ "صحت و دولت" کچھ مُدت سے طب کی اچھی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کے اڈیٹر جناب حکیم ترلوک سنگھ صاحب کامل طب و جراحت ہیں۔ اس کا سالنامہ "سل و دق" کے نام سے حال میں شائع ہوا ہے، جس میں اس مرض کے متعلق مفید اور دلچسپ معلومات جمع کی گئی ہیں۔ نو بابوں میں اس اشاعت کو تقسیم کیا گیا ہے۔ بابوں اور مضمونوں کے عنوانوں سے پتہ چلتا ہے کہ رسالے کے اڈیٹر صاحب نے اپنے فرائض کو تن دہی سے انجام دیا ہے۔ "سل و دق کی تاریخ" کے عنوان کا مضمون اگرچہ دلچسپ ہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ ماخذ ملا کا اچھی طرح مطالعہ کیا جاتا۔ دوسرے باب "اسباب و عمل" کے دو تین مضامین بعض ماہرین کے لکھے ہوئے ہیں جو یقیناً مطالعے کے قابل ہیں مجربات سل و دق کا باب بھی اپنے اندر مفید مواد رکھتا ہے۔ نویں باب کا نام "نگارشات" ہے اس میں چند افسانے اور نظمیں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اشاعت خاص مقبول ہوگی اور مرتبین کی محنت ٹھکانے لگے گی۔

خریداروں کو ضروری اطلاع

بعض خریداروں کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت ہوتی ہے اس لیے اُن کو چاہیے کہ وہ اپنے پتے کی چٹ کو بغور دیکھیں اگر پتے میں کوئی غلطی ہو یا کچھ ترمیم کرانا ہو تو فوراً دفتر کو لکھ دیں، تاکہ ان کا پتہ صحیح کر دیا جائے اور آئندہ ان کو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت نہ رہے۔ اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھیں، اور اس میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

"مینیجر"

معلومات

پینے کی چیزیں اور صحت و زندگی امریکہ کی ایک یونی ورسٹی میں حال ہی میں ایک تجربہ اس بات کا کیا گیا کہ انسان صرف پینے کی چیزوں پر گزارہ کرے تو زندہ رہ سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ چند طالب علموں کو صرف پینے کی چیزوں پر رکھا گیا اور سوائے پانی، کافی، کچے دودھ اور پھلوں کے رسوں کے اور کوئی چیز اُنہیں نہیں دی گئی۔ ہفتوں تک یہی عمل جاری رہا اور اس طبی تحقیقات کا نتیجہ یہ نکلا کہ طالب علم چار مہینے تک صرف اسی خوراک پر زندہ رہے۔ تجربہ ختم ہونے کے بعد اُن کا وزن کیا گیا تو وہ بالکل درست حالت میں پائے گئے اُن کی صحت بھی حسبِ معمول تھی بلکہ بعض طالب علموں کا تو وزن بھی بڑھ گیا تھا۔

نمک کا زیادہ استعمال بالکل تازہ تحقیقات سے، جو دنیا کی چند بیمہ کمپنیوں نے کی ہے، اس بات کا علم ہوا ہے کہ متمدن اور مہذب ممالک میں کھانے کے نمک کا استعمال بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک بالغ مرد یا عورت کو اپنے جسم کے لئے روزانہ ۵ گرام نمک کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس طبی ضرورت کے علاوہ بھی لوگ خواہ مخواہ نمک زیادہ استعمال کر رہے ہیں اور اوسطاً ۲۰ سے ۳۰ گرام روزانہ تک استعمال کر رہے ہیں۔ بہت سی مشہور بیماریاں اور اکثر نامعلوم بیماریاں بھی زیادہ نمک خوری کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ اگر عادتاً زیادہ نمک کھایا جائے تو بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ نمک زیادہ کھانے کے عادی ہیں وہ اپنی اس عادت میں اعتدال پیدا کریں

رنگوں کی نفسیاتی تحقیق یورپ اور امریکہ کی اکثر یونی ورسٹیوں نے مل کر حال ہی میں اپنے اپنے طریقے پر رنگوں کی نفسیاتی تحقیق شروع کی تھی۔ سائیکالوجی یا علم النفس کے اعتبار سے رومان یا عشق کو سفید رنگ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے سفید رنگ کو چاند کی روشنی سے منسوب و متعلق کیا گیا ہے اور ماہ تاب کی روشنی کو عشق سے جو تعلق ہے اس سے شعراء اور سب لوگ بخوبی واقف ہیں۔ عشق کو بالآخر شادی سے متعلق گردانا گیا۔ چنانچہ تحقیق کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ جن لڑکیوں کے لباس زیادہ تر سفید ہوتے ہیں وہ عشق میں ضرور کامیاب ہوتی ہیں اور انہیں شادی کرنے کی پیشکش کرنے والے مردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

پیاز اور ادرک کا استعمال معاشرتی اور مجلسی نقطۂ نظر سے پیاز اور ادرک کا استعمال ناگوار محسوس کیا جاتا تھا۔ لیکن طبی تحقیقات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ان کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ اور اب یورپ کے ممالک میں دوبارہ ان کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ چیزیں جراثیم کش اثر رکھتی ہیں۔ وہ جوہر جو ان چیزوں میں ہوتا ہے اور جو آنکھوں میں پہنچ کر ہمارے آنسو نکال دیتا ہے، بیماری کے کیڑے مارنے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس لیے ان کا استعمال اب یورپ کے اکثر ہوٹلوں اور آرام گاہوں میں کثرت سے کیا جا رہا ہے۔

"ہیپارین" فن جراحی میں یہ بات بہت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی کہ زخم کے اندر خون کے لوتھڑے جم کر اُس کو خراب کر دیا کرتے ہیں۔ جانوروں کے جگر سے ایک قسم کا جوہر تیار کیا گیا ہے جس کا نام ہیپارین رکھا گیا ہے اور سترہ قسموں کے زہریلے سانپوں کے زہروں کو بھی اکٹھا کر کے جراحی کے مختلف کاموں میں استعمال کرنے کا سلسلہ یورپ نے اہل مشرق سے سیکھ کر اب شروع کیا ہے۔ ان جوہروں کو زخموں کے صاف کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کو جسم میں پہنچا کر زخم کے بھرنے میں مدد لی جائے اور خون کے لوتھڑوں کو وہ فوراً صاف کر دے۔

بھاری پانی بھاری پانی، جس میں ہائیڈروجین کی مقدار دوگنی ہو، اب سے پہلے زندگی بڑھانے کے لیے مفید سمجھا جاتا تھا بلکہ بعض اطبّائے مغرب کا خیال تھا کہ ایسے پانی کا استعمال زندگی کے پندرہ سال بڑھا دیتا ہے۔ لیکن جدید ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق یہ خیال درست نہیں ثابت ہوا۔ ایک چوھیا کو ایسا پانی مسلسل استعمال کرایا گیا اور ایسا معلوم ہُو کہ اس نے جلد از جلد اپنی زندگی کا دور ختم کرنا شروع کر دیا۔ ہائیڈروجین کی زیادتی کے باعث جسم کی طاقت جلدی صرف ہونے لگی۔ وہ جلد بوڑھی ہو کر ختم ہو گئی۔ یہی حال انسان کا بھی ہو سکتا ہے۔

پھلوں کی حفاظت سورج میں پکے ہوئے پھل اور سبزیاں محفوظ کرنے کے لیئے اب یہ بات تجویز کی گئی ہے کہ اُن پر موم کی ایک ہلکی تہ جما دی جائے۔ اس کے ذریعے سے پھلوں کو سرد خانہ میں رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ یہ موم پھلوں میں داغ نہیں لگنے دیتا اور داغ ہی سے پھل خراب ہوتے ہیں یا سڑتے ہیں۔ نارنگیاں اور انار چھے ہفتے کی بجائے چھے چھے مہینے تک اس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ لیموں آٹھ مہینے سے ایک سال کی مدّت تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ ٹماٹروں کو سبز توڑنے کی بجائے اس وقت تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ سرخ نہ ہو جائیں اور دوگنی مدّت تک انہیں محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

بحر منجمد شمالی میں پودے بحر منجمد شمالی میں سبزیاں نہ اُگ سکنے کی وجہ سے سیّاحوں کو بڑی تکلیف تھی۔ مگر اب راک فیلر انسٹی ٹیوٹ (نیویارک) میں ایسے کیمیاوی مادّے بنائے گئے ہیں جو کسی مرتبان میں رکھے جا سکتے ہیں۔ اُن میں پودے بخوبی پھل پھول سکتے ہیں۔ ان کے لیے کسی زمین کی ضرورت نہیں ہے۔ کیمیاوی مادّے، نمک اور دوسری نباتاتی غذائیں ان میں موجود رہتی ہیں۔

ناکٹو وژن یا تاریک نما ٹیلی وژن یا دور تک دیکھنے کی ایجاد تو ابھی مکمّل نہیں ہوئی تھی کہ ایک دوسری ایجاد کی اطلاع آئی ہے۔ جس طرح ٹیلیفون کے ذریعے سے ہزاروں میل کی آواز ہم سن سکتے ہیں اسی طرح ٹیلی وژن سے انسان ہزاروں میل کے فاصلے کی چیزیں اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے۔ اسی ٹیلی وژن کے نامور موجد مسٹر جے۔ ایل۔ بائیرڈ نے ایک اور اسی قسم کی حیرت انگیز ایجاد سے دنیا کو متحیر کر دیا ہے۔ اس نئی ایجاد کا نام ناکٹو وژن ہے اور اس کی بدولت انسان کو یہ طاقت اور قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا بھی دیکھنے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ مسٹر بائیرڈ نے اپنی اس اختراع کا مشاہدہ پچھلے دنوں کالیڈس میں کرایا تھا۔

ایک اندھیرے کمرے کے اندر یہ آلہ، جس کا نام ناکٹو وائیزر ہے، رکھا گیا۔ اور اس آلے کی طرف منہ کر کے ایک شخص کو بٹھا دیا گیا۔ پھر اس شخص کے چہرے کے خد و خال اُس پردے پر صاف طریقے پر ظاہر ہو گئے جو کمرے کے دوسرے سرے پر پڑا ہوا تھا۔ اس ایجاد کو منظر عام پر لانے اور لوگوں کو مشاہدہ کرنے کا یہ صرف دوسرا ہی موقع تھا۔ اس کے نامور موجد نے کہا ہے کہ اگرچہ اب تک یہ ایجاد ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے لیکن اس بات کا پورا یقین ہے کہ بہت تھوڑی مدّت میں یہ ایجاد مکمل ہو جائیگی اور اس وقت انسان اندھیرے اور تاریکی پر بھی غالب آ جائے گا۔

جانوروں کے لیے دعائے مغفرت جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں بودھ مذہب کے ایک فرقہ "جوڈو" کے سب سے بڑے پجاری نے "سے ٹنگھی" کے مندر میں جا کر ایک سو اور پجاریوں کے ساتھ مرے ہوئے جانوروں کی روح کے لئے دعا کی۔ یہ قبرستان صرف جانوروں کا ہے۔ جاپانیوں کے عقیدے کے مطابق ان جانوروں کی روح کی سلامتی اور اس کے درجے میں ترقی کے لئے انسانوں کو دعا کرنا نہایا ضروری ہے۔ چنانچہ اس "دعائے مغفرت" کے موقع پر ۵۰ ہزار پالتو جانوروں مثلاً بلیوں، کتوں، بندروں، خرگوشوں، مچھلیوں، کیڑوں اور جھینگروں وغیرہ کی روحوں کے لئے دعا کی گئی۔ اور یہ عبادت کئی گھنٹے تک جاری رہی!

جسم میں خون داخل کرنا جن مریضوں کے جسم میں خون بہت کم ہو جاتا ہے ان کے بدن میں خالص خون داخل کرنے کا رواج اب

عام ہوگیا ہے۔ اس طریقۂ علاج کی ابتدا سے پہلے فرانس کے ایک ڈاکٹر مزان باپتست دانی نے بادشاہ لوئی چہاردہم کے عہدِ حکومت میں کی تھی۔ ان دنوں فصد کھولنے کا رواج عالمگیر تھا۔ ایک پندرہ سالہ فرانسیسی لڑکے کی فصدیں بخار اتارنے کے لئے کئی مرتبہ کھولی گئیں اور اس وجہ سے اس کے بدن میں خون بالکل نہ رہا اور وہ قریب المرگ ہوگیا۔ ڈاکٹر مذکور نے ایک بھیڑ کے بچے کا خون اس کی دریدوں میں داخل کیا اور اس سے فوری فائدہ نظر آیا۔ حتیٰ کہ وہ لڑکا بالکل اچھا بھی ہوگیا۔ اس جدید تحقیقات کے سب قائل ہوگئے اور ڈاکٹروں کی ایک بہت بڑی جماعت اس کے متعلق تجربے کرنے میں مصروف ہوگئی اور آج یہ طریقۂ علاج بالکل عام ہوگیا ہے کہ جانوروں کا خون انسانی جسم میں داخل کیا جائے۔

لاولدی کے اسباب ڈاکٹر کیزر نے حال ہی میں اپنی تحقیقات کے نتائج فلاڈیلفیا کی امریکن فلازوفیکل سوسائٹی کے سامنے بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ جس قدر عورتوں پر تجربے کیے گئے ان میں سے تین چوتھائی کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے کہا کہ جس قدر عورتوں پر تجربے کیے گئے ان میں سے تین چوتھائی کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے شادی کے بعد کسی قسم کی کوئی مانعِ حمل تدابیر اختیار نہیں کی تھی۔ اور ستّادن فی صدی نے اپنے بانجھ ہونے کے متعلق طبّی مشورے کے ذریعے سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان کے اولاد کیوں نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر کیزر کا خیال ہے کہ اسی قسم کی تحقیقات دوسرے مقامات پر بھی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بالکل صحیح رائے قائم ہوسکے لیکن پھر بھی انہوں نے وثوق کے ساتھ یہ کہا کہ بڑے بڑے شہروں میں بھی اولاد نہ ہونے کا باعث زیادہ تر یہ نہیں ہے کہ مانعِ حمل تدابیر پر آج کل عمل کیا جا رہا ہے۔

مُردہ قلب میں حرکت حال میں ایک ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے کہ جس کے ذریعے سے مُردہ انسانی قلب کو از سرِ نو حرکت میں لایا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح دوبارہ متحرک ہوکر وہ پھر اپنا معمولی کام کرنے لگتا ہے۔ اس ایجاد کا سہرا ڈاکٹر ولیم، بی۔ کاونٹز کے سر ہے جن کا تعلق واشنگٹن یونی ورسٹی سے ہے۔ ان ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ اب تک انہوں نے ایک سو سے زیادہ مُردہ اور ساکن دلوں کو پھر متحرک کرکے ان میں زندگی اور اپنا معمولی کام کرنے کی اہلیت پیدا کی ہے۔ یہ دل مردہ اجسام کے اندر تھے اور اُن میں سے بعض کی حرکت بند ہوئے چھے گھنٹے تک کی طویل مدت گزر گئی تھی۔

بھیڑ کا دودھ بچّوں کے لیے جرمن محقّقین نے تجربے کرکے معلوم کیا ہے کہ بچّوں کو پلانے کے لئے بھیڑوں کا دودھ بہت مفید ہوتا ہے۔ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ غیر ممالک میں یہ دودھ بہ کثرت استعمال میں آتا ہے۔ تمام دنیا کی بھیڑوں سے ہر سال جس قدر دودھ حاصل کیا جاتا ہے اس کی مجموعی مقدار بھی تقریباً پچاس ارب پونڈ ہوتی ہے۔ بکری کا دودھ ہر سال ایک کھرب اور ستّر ارب پونڈ کی مقدار میں حاصل کیا جاتا ہے اور گائے کا دودھ ستائیس کھرب پونڈ کی مقدار میں۔ امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے اخبار کا ایک نامہ نگار جس نے کہ یہ اعداد و شمار فراہم کئے ہیں، لکھتا ہے کہ گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے مقابلے میں بھیڑ کا دودھ بچّوں کے لئے زیادہ زود ہضم اور زیادہ طاقت بخش ثابت ہوا ہے۔ بھیڑ کے دودھ میں گائے اور بکری دونوں کے دودھ کے مقابلے میں چربیلے اور لحمی اجزاء اور نمکیات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور بچّوں کو پلایا جائے تو گائے کے دودھ کے مقابلے اس کے اثرات بہتر رونما ہوتے ہیں۔ ایسا بھی کیا گیا کہ گائے کا دودھ پیتے ہوئے بچّوں کا دودھ چھڑا کر ایک دم سے انہیں بھیڑ کا دودھ دیا گیا۔ تب بھی کوئی ناخوش گوار کیفیت نہ پیدا ہوئی۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ گائے کا دودھ پینے کے دوران میں جن بچّوں میں معدہ اور آنتوں کے التہاب کی علامتیں پائی جاتی تھیں اور اکثر دست آتے رہتے تھے بھیڑ کا دودھ پلانے سے وہ کیفیت رفع ہوگئی اور وہ اچھے ہوگئے۔

مچھلی کے تیل کی جانچ کے نتیجے کلکتے کی بایوکیمیکل اسٹینڈرڈائیزیشن لیبورٹری نے حال ہی میں ان تمام مختلف قسموں کے مچھلی کے تیلوں کا امتحان کرکے کہ جو ہندوستان کے بازاروں میں بکتے ہیں جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسے قانون کی اس ملک میں اشد ضرورت ہے جس کی رو سے یہ ضروری ہوجائے کہ دوکانداروں کو ہر اس تیل کی جانچ کرانی پڑے جو وہ مچھلی

کے تیل کے نام سے طبی ضرورتوں کے لیے فروخت کرتے ہیں۔

کلکتے کے بازار میں سے نیز ہندوستان کے طبی محکمے کے افسروں کی معرفت ملک کے مختلف صوبوں سے جو مچھلی کے تیل کے نمونے حاصل کیے گئے تھے اُن کی تعداد پچانوے تھی۔ تجزیہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو بہت ہی ادنےٰ قسم کے تیل تھے، اور ان میں سے بعض میں تو وہ خاص اجزاء ہی موجود نہ تھے جن کی وجہ سے مچھلی کا تیل بہ طور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

پچانوے نمونوں میں سے کہ جن کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا تھا اٹھاون ایسے تھے کہ جو اس معیار کے مطابق نہ تھے کہ جو سنہ ۱۹۳۲ء کی برٹش فارماکوپیا میں دیا ہوا ہے۔ انچاس نمونوں میں چربیلے تیزاب کی مقدار اس سے بھی زیادہ تھی کہ جو برٹش فارماکوپیا میں زیادہ سے زیادہ مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ یا تو وہ تیل مدتوں کے رکھے ہوئے اور سڑ چلے تھے، یا یہ کہ وہ سڑے ہوئے مچھلی کے جگروں سے حاصل کئے تھے۔ تیئس نمونے ایسے تھے کہ جن میں وِٹامن کی مقدار بہت کم تھی۔ تین نمونے ایسے بھی تھے کہ جن میں سرے سے وِٹامن الف کا نام بھی نہ تھا۔ سولہ نمونے ٹھنڈے امتحان پر پورے نہ اترے جس سے مچھلی کے تیل میں میں "اسٹیرین" کی موجودگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

طِبِّ اسلامی اور طِبِّ ہندی کی قدیم تصانیف

جناب ڈاکٹر تاراچند صاحب الہ آباد یونی ورسٹی

علم طب میں بھی ہندو مسلمان ایک دوسرے سے مستفید ہوئے۔ سنسکرت سے فارسی میں کتابیں ترجمہ ہوئیں، مثلاً بوڈلین کے مخطوطات نمبر ۱۶۱۵ ملاحظہ ہوں۔ حکیم احسان اللہ نے طبِّ ہندی لکھی۔ بھوہ بن خواص خاں نے معدن الشفاءِ تالیف کی، جو ہندوستانی طب سے ماخوذ ہے۔ محمد قاسم فرشتہ کی دستور الاطبا بھی ہندی علم طب پر ہے۔ محمد مومن الحسینی کی کتاب تحفۃ المومنین میں ہندوؤں کے مندرجہ ذیل رسالوں کا حوالہ ہے، واگ بھتا مؤلفہ بہرا چرک مؤلفہ چرک۔ مست چک۔ بھوجیو، سوسرتا۔

ہندی دواؤں کا ذکر اختیارات بدیعی مؤلفہ ملا علی بن حسین الانصاری، انیس الاطباء، مؤلفہ نافع الصدیقی الجائسی اور بوستان افروز مؤلفہ عبدالفتح تمکین میں ہے۔ انسانی اعضاء اور دواؤں کی تفصیل عربی اور ہندی دونوں میں ایتھپاد (؟) نے اپنی تالیف طب بحری اور بری میں بتائی ہے۔ جانوروں کے علاج پر ابن سید ابوالحسین ہاشمی اور عبداللہ خاں نے فرس نامے لکھے۔ عبداللہ ابن صفی نے سلی ہوترا لکھی، اسی طرح گجرانامہ اور فیل نامہ تالیف ہوئے۔

فارسی اور عربی کی جو کتابیں سنسکرت میں منتقل ہوئیں ان کے چند نام یہ ہیں: حکمت پرکاش مؤلفہ مہادیو بھٹ لکشمن توساؤ (؟) از لکشمن ولد امر سنگھ، ٹوڈرانند رس رتناکر، از پہر سید، ویدیا کا از لقمان، قرابادین شفائی، طب، علاج، پارسی پرکاش، اور طب سکندری، ترجمہ بکارام۔

اس زمانے میں بہت سی ایسی کتابیں بھی لکھی گئیں، جن میں ہندوؤں کے مختلف علوم و فنون کی تفصیلات تھیں، مثلاً بھوپال شاستر جس کا ایک نسخہ اڈنبرا میں ہے۔ یہ کتاب فارسی میں ہے، گنگا بشن کول نے مجموعہ کے نام سے ہندوؤں کے خرافیات اور رسم و رواج پر ایک کتاب فارسی اور ہندوستانی میں لکھی۔ مرزا خاں بن فخر الدین محمد نے تحفۃ الہند میں ہندوؤں کے مختلف مسائل پر بحث کی ہے۔ دوسری تصانیف مثلاً شاہد صادق (مؤلفہ محمد صادق آزادانی) فرہنگِ اورنگ شاہی (مؤلفہ ہدایت اللہ) میں ہندوستان کے معدنیات، نباتات اور حیوانات کا ذکر ہے۔

مختلف علوم و فنون پر جو کتابیں ہندوؤں اور مسلمانوں میں عام طور سے رائج تھیں، ان کے نام حسب ذیل ہیں:- جواہر العلوم ہمایونی از محمد فاضل سمرقندی، عقول عشرہ از محمد براری اتی (شاہجہانی عہد) مجمل الحکمت از امام مجریطی المغربی، دانش نامۂ علائی از ابنِ سینا، جامع العلوم از فخر الدین رازی، درۃ التاج از قطب الدین محمود شیرازی، نفائس الفنون فی عرائس العیون، از محمد آملی۔ (معارف)

کوئلے کے عجائب

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

دو ہزار سال ہوئے ایک فیلسوف نے کہا تھا کہ "بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس عالمِ اسباب کے سلسلۂ علت و معلول اور اجزاء کائنات کے باہمی تعلق پر غور و فکر کرتا ہے۔" اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے، جو اس نے انسان کو عطا فرمائیں، غور و فکر کی قوت بھی ایک گراں قدر نعمت ہے۔ یہی قوت اپنے گرد و پیش کی چیزوں کی ماہیت اور واقعات کی حقیقت اور ان کے تعلقات و اسباب کو معلوم کرنے کے لئے ہر وقت بے قرار رہتی ہے۔ اور اسباب کے اس تجسس نے ہی مختلف علوم کی بنیادیں قائم کی ہیں۔

موجودہ زمانے کی کیمسٹری نے ہمیں بتایا ہے کہ بسیط اجسام کے ملنے سے مرکبات کس طرح بنتے ہیں اور مرکب اجسام کا تجزیہ اجزاء اولیٰ میں کیوں کر ہو جاتا ہے اور اس علم نے موجودہ زمانے میں اس قدر وسعت اور ہمہ گیری اختیار کر لی ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نظر نہیں آتا جس میں اس کا دخل نہ ہو۔

کیمسٹری کا علم دنیا کی ہر چیز کی بناوٹ معلوم کرنے اور اس کے اجزاء کو مختلف صورتوں سے اپنے تصرف میں لانے کے لئے بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اس علم کی وجہ سے بے بہا گوہر آئے دن پیدا ہو رہے ہیں۔ آج میں نہایت اختصار کے ساتھ معدنی کوئلے کے عجائب، جو علم کیمسٹری نے ظاہر کئے ہیں، ہدیۂ ناظرین کروں گا۔

معدنی کوئلہ:۔ معدنی کوئلے سے اس وقت تک آٹھ ہزار سے زیادہ قیمتی چیزیں تیار کی جا چکی ہیں۔ اس کوئلے کو پہلے بڑے بڑے برتنوں میں بند کر کے ۱۴۰۰ درجہ فارن ہائیٹ کی حرارت دی گئی، جس سے ایک گیس پیدا ہوئی جس میں خود جلنے کی طاقت موجود تھی۔ اس گیس سے کوچے اور بازاروں میں روشنی کی گئی اور رات کے اندھیرے کو روزِ روشن میں بدل دیا گیا۔ اس گیس کو نکالنے کے بعد جو کوئلہ اور اس کے فضلات باقی رہے اس سے کوک، ٹارکول اور ایک سیال چیز (بنزین) حاصل ہوئی جس میں امونیا بھی موجود تھا۔

ٹارکول کا جب اور تجزیہ کیا گیا تو اس میں بنزین بہ کثرت پائی گئی جو ایسی مفید چیز ثابت ہوئی کہ اب اس کو عطروں اور خوشبوؤں کی بنیاد سمجھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کول ٹار سے ٹولوئن (Toluene) فینول، کری زول (Cresol) نفتھے لین، انتھراسین (Anthracene) زائی لین (Xylene) وغیرہ چیزیں حاصل کی گئیں، جن سے کاربالک ایسڈ، بیٹا نفتھول، فینائل، سیلین، آئی زال اور لائی سول وغیرہ چیزیں بنائی گئیں۔

ٹارکول اور بنزین کے حاصلات میں نائٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) سلفیورک ایسڈ (تیزاب گندک) سوڈا کاسٹک اور کلورین گیس وغیرہ کو خاص تناسب اور خاص قاعدوں سے ملانے سے ڈیڑھ ہزار مختلف عجیب و غریب رنگ ایجاد ہوئے جو سوتی، ریشمی اور اونی کپڑے رنگنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ سر ولیم پرکن (Sir William Perkin) نے بنزین اور نائیٹرک ایسڈ کے مرکب سے کئی قسم کی خوشبوئیں اور عطر تیار کئے مثلاً مربین (Mirbane) میڈو سویٹ (Meadowsweat) ہاتھورن بلوسم (Hawthorn Blossam) اور مصنوعی کستوری وغیرہ وغیرہ

پھر بنزین میں ایسڈ ایسیٹک (تیزاب سرکہ) اور لوہے کا برادہ ملا کر اس نے اینے لین (Aniline) کا رنگ تیار کیا۔ پروفیسر میڈلاک (Medlock) اور نکلسن (Nicholson) نے بنزین کو مختلف تیزابوں میں ملا کر نیلا رنگ بنایا۔ ہوفمین نے اودا رنگ تیار کیا۔ پھر اینے لین میں ایسڈ نائٹرک ملانے سے پختہ رنگ پیدا کیے گئے مثلاً کانگو ریڈ (Congo Red) مارگرین (Margrine) وغیرہ۔ اسی طرح کوئلے سے ڈیڑھ ہزار مختلف رنگ تیار کیے گئے

ماہر لی بگ (Leibig) نے بنزین سے کلوروفارم اور انٹی پائرین جیسی مفید دوائیں ایجاد کیں۔ سٹووین (Stovain) اور ایلی پین (Alypin) جیسی مخدّر (سن کرنے والی) دوائیں نکالیں جن سے علمِ جراحی میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔

جاپان کے ماہر ٹاکامینو (Takamino) نے کوئلے سے ایڈرینے لین (Adrenelin) تیار کی۔

سلفونل (Sulphonal) ویرونال (Veronal) اور میڈی نال (Medinol) جیسی منوّم (نیند لانے والی) دوائیں اسی کوئلے سے حاصل کی گئیں۔

سیکیرین اور سکسین (Saxin) بھی جو شیرینی اور مٹھاس کے لیے مختلف شربتوں اور لیمونیڈ وغیرہ میں بہ کثرت مستعمل ہیں، اسی کوئلے سے حاصل ہوئیں۔

فوٹو گرافی کی اکثر دوائیں مثلاً پیروگیلک ایسڈ (Pyrogallic acid) میٹول (Metel) اور امی ڈول (Amidol) وغیرہ بھی اسی کوئلے سے حاصل ہوتی ہیں۔

پھر جب معدنی کوئلے کو بند برتنوں میں ۶۰۰ ڈگری فارن ہائیٹ تک گرم کر کے بخارات کو حاصل کیا گیا تو ان بخارات میں ہائیڈروجن اور کاربن کے اجزاء معلوم ہوئے اس سے بہت سے چکنائی والے مرکّبات تیار کئے گئے مثلاً کئی قسم کے موٹر سپرٹ، روغن، ویزلین، چربیاں، موم بتیوں کا موم اور مصنوعی مکھن وغیرہ۔

کوئلے سے حاصل کی ہوئی چیزیں یکایک اور اتفاقی طور پر معلوم نہیں ہوئیں بلکہ سالہا سال کی سخت محنت اور تلاش سے ایجاد ہوئیں مثلاً کوئلے سے مصنوعی نیل (Indigo) تیار کرنے پر پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوئے۔ اسی طرح کوئلے سے بنزین، نفتھول اور کاربالک ایسڈ کی تیاری پر ابتدا میں لاکھوں روپے صرف ہوئے اور ہزاروں تجربوں کے بعد ان سے مفید دوائی رنگ اور قوی جراثیم کش دوائیں اور کیف آور خوشبوئیں بنائی گئیں۔

گزشتہ دس سال میں کوئلے سے مرضوں کو دور کرنے کے لئے ایسی مفید اور بے نظیر دوائیں تیار کی گئی ہیں جنہوں نے علم العلاج میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ اور پرانے نظریات میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ان دواؤں میں سے اکری فلے وین، پروفلے وین، پیرا فینے لین ڈایا مین، سلفینے لے مائیڈ، پرونٹوسل (Prontosil) پروسپٹے سین ایم بی ۶۹۳ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان دواؤں کی ماہیت اور فوائد کو میں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کروں گا۔ (باقی)

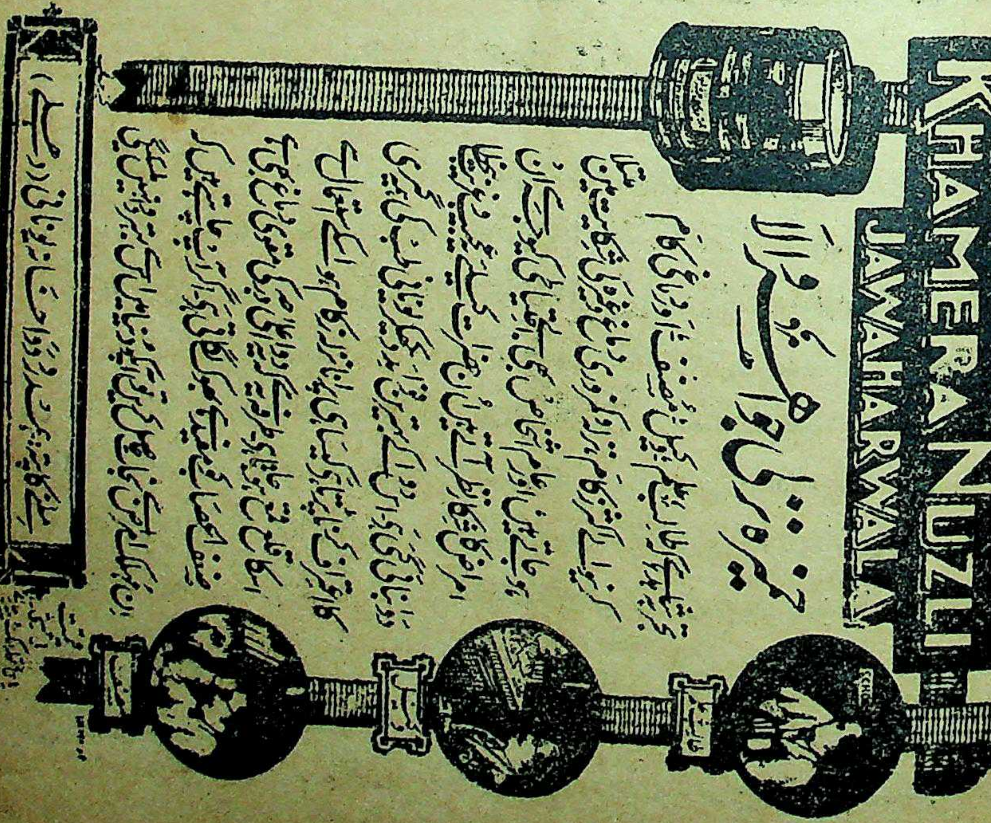

ایک دلہن کی سنسنی خیز آپ بیتی :- عجوبات کا خزانہ۔ واقعات کا سمندر، دل چسپی کا پہاڑ۔ خوبصورتی کا اکھاڑہ۔ محبت کا مرقع اور خفیہ رازوں کا آئینہ۔ ۸۴ آسنوں کی رنگین تصاویر سے مزین۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے محصول ڈاک ۸ر علاوہ +

دربارِ حسن :- ایک سو بیس چھوٹے سائز کی پرائیویٹ تصویروں کا البم۔ قیمت اصلی چھ روپے، رعایتی سوا تین روپے۔ علاوہ محصول۔ ۸ر

اصلی کوک شاستر :- یہ وہ کتاب ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے کئی ہزار فروخت ہو چکی ہے۔ مرد و عورت کی ۵۷ رنگین تصویریں، حجم ۲۰۰ صفحات قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصول۔ آٹھ آنے

حسن کی دنیا :- ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک کی خوبصورت لڑکیوں کی کارڈ سائز کی ۳۶ تصاویر کیمرہ کی پرائیویٹ حالت میں۔ یہ تصویریں ۱۲، ۱۲ تصاویر کے ۳ البموں میں ہیں۔ قیمت فی البم دو روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت فی البم ایک روپیہ چار آنے۔ تینوں البموں کے اکٹھے خریدار سے صرف تین روپے۔ محصول ڈاک ایک البم پر بھی ۸ر لگتا ہے اور تین البموں پر بھی ۸ر

مندرجہ بالا چاروں چیزوں کا اکٹھا آرڈر دینے سے صرف آٹھ روپے مع محصول ڈاک لیے جائیں گے +

پتہ :- مینیجر اخبار سوشل ریفارمر، سباتھو۔ شملہ

فینسی رسٹ واچ مفت انعام

ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ تازہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے جو کہ پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے۔ سینکڑوں معززین نے اسے استعمال کر کے زبردست الفاظ میں اس عطر کی تعریف کی ہے۔

اس عطر کو مشہور کرنے کے لیے ہماری فرم نے ہر ایک شیشی کے خریدار کو ایک عدد فینسی رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ گھڑی کیا ہے ایک چھوٹا سا خوبصورت تحفہ ہے جس کی خوبصورتی اور چمک دمک غضب ڈھاتی ہے جسکی گارنٹی ۱۰ سال ہے جو اگر اس عرصے میں خراب ہو جائے تو ہم دوسری گھڑی مفت دینگے۔ انعامی گھڑی کی تقسیم کا سلسلہ محض اس بیش قیمت ہندوستانی ایجاد کو قدردانوں کے ہاتھوں تک پہنچانے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے۔ اسلیے جن صاحب کو عمدہ عطر کی ضرورت نہ ہو وہ محض گھڑی کے لالچ سے منگانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چودہ آنے۔ ایک یا دو شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک و پیکنگ خرچ گیارہ آنے اور دینے پڑیں گے۔

مگر تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف اور ۳ عدد فینسی رسٹ واچ بطور انعام مفت ملیں گی +

پتہ :- جرمن ناولٹی سٹور، پوسٹ بکس نمبر ۵۲، نئی دہلی

تین روپے میں اصلی فوٹو کیمرہ

حیرت کی کیا بات ہے منگا کر دیکھ لیجیے! اگر یہ فوٹو کیمرہ کسی طرح کمزور ثابت ہو یا صاف فوٹو تیار نہ کر سکے تو آزادی سے واپس کر دیجیے۔ آپ اس فوٹو کیمرہ کا کام دیکھ کر خوش ہو جائینگے۔ عام طور پر بازار میں اس قسم کا کیمرہ آٹھ سات روپے کو ملتا ہے اس سے اتنا ہی صاف فوٹو آتا ہے جتنا ہمارے کیمرے سے اگر وہ دس سال استعمال ہو سکتا ہے تو ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا فوٹو کیمرہ بارہ سال کام دیگا! اور پھر قیمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے ہمارے فوٹو کیمرے کے ذریعے آپ گھر بیٹھے اپنے پیارے بچوں اور گھر کی عورتوں کا فوٹو تیار کر سکتے ہیں بہت آسان ترکیب :- اس فوٹو کیمرے کے ذریعہ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی نہایت آسانی کے ساتھ فوٹو بنا سکتا ہے کیونکہ اسکی ترکیب بہت ہی آسان ہے۔ چھپا ہوا فارم کیمرہ کے ساتھ ملیگا جسے صرف ایک بار پڑھ کر آپ بڑی آسانی کیساتھ ہر قسم کا فوٹو تیار کر لیں گے کسی سے سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ **مفت :** فوٹو کیمرے کے ساتھ اسکے فلم اور پرنٹنگ کارڈ اور فوٹو دھونیکا مسالہ وغیرہ بھی کافی تعداد میں ہم مفت دیتے ہیں تاکہ کیمرہ وصول کرتے ہی آپ یہ شاندار تجربہ کر سکیں۔ اسکے بعد جب کبھی آپ کو فلم یا پرنٹنگ کارڈ اور مسالہ کی ضرورت ہو ہم سے یا بازار سے خرید سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ سامان علیحدہ بھی ہمیشہ مل سکتا ہے۔ پس اگر آپ کو مندرجہ بالا فوٹو کیمرہ درکار ہو تو **مینیجر رسالہ تشنہ، سباتھو۔ شملہ** کے پتہ پر خط لکھ کر بذریعہ وی۔ پی منگا لیجیے۔ ایک عدد فوٹو کیمرہ مع مکمل سامان (یعنی فلم، پرنٹنگ کارڈ اور فوٹو دھونیکا مسالہ وغیرہ ساتھ ہوگا) کی قیمت صرف تین روپے ہے وی۔ پی پارسل پر گیارہ آنے محصول ڈاک کا خرچ ہوگا۔ (دو کیمرے ایک ساتھ منگانے پر محصول ڈاک معاف) +

گورنمنٹ آف انڈیا سے دواؤں، ٹریڈ مارک، لیبل اور فرم کے نام وغیرہ رجسٹر کرائیں اور اس طرح اپنے حقوق اور فوائد کی نقالوں سے حفاظت کریں۔ ہر قسم کے اشتہارات۔ لفافے، کارڈ، لیٹر فارم، فہرستیں، کتابیں چھپوانے کے لیے اپنے کام کا نمونہ بھیج کر نرخ طلب فرمائیں۔

کیلاش پرنٹنگ پریس، سباتھو۔ شملہ

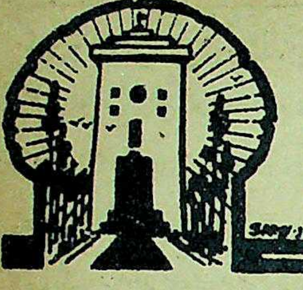

باب الصحت

قومی صحت کی تعمیر

اٹلی کے ڈکٹیٹر بینٹو مسولینی کی قلم سے

صحت نام ہے ایک مسلسل عمل و حرکت کا۔ ارد گرد کے پریشان کن اور تکلیف دہ عناصر سے ہر وقت نبرد آزما رہنے کو بھی صحت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ افراد کی طرح قومیں بھی بیمار پڑتی ہیں اور پھر ان کا علاج معالجہ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کسی شخص کے جسمانی مرض کا کیا جاتا ہے۔

جنگ عظیم کے بعد سے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جہد اور کوشش کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ”اس سے فائدہ کیا؟“ ایک چلتا ہوا فقرہ ہے جو ہر شخص کی زبان پر ہے اور بہت سی کارآمد چیزوں کو پسِ پشت ڈالنے کے لیے اُسے بے تکلف کہہ دیا جاتا ہے۔ جنگِ عظیم کے بعد بالشویزم کو عروج ہوا اور اٹلی کو بھی اس سے اخلاقی صدمہ و ہزیمت پہنچی۔ لوگ بد دل اور نڈھال ہو کر بیٹھ گئے۔ مگر فیشسزم کا مقصدِ اعلیٰ یہ ہے کہ اٹلی اپنا سر اونچا کرے اور اپنے میں فاتحانہ خود اعتمادی پیدا کرے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے قوم کی صحت کی تشکیل و تعمیر ایک لازمی چیز سمجھی گئی۔

قوم کی طبیعت میں اگر اضمحلال پیدا ہو جائے اور لوگ ہر چیز میں پستی اور گراوٹ محسوس کرنے لگیں تو کام نہیں چلتا۔ جرمنی مشہور فلسفی شاعر شوپنہار بھی اسی قسم کی گراوٹ کا شکار ہو گیا تھا جو نپولین کی تباہ کاریوں کے عہد آخر میں پیدا ہوئی تھی وہ بھی، باوجود عالی دماغ ہونے کے، ہر چیز کے بارے میں کہا کرتا تھا ”اس کا آخر فائدہ کیا ہے؟“

روم کیوں تباہ ہوا جو ملک یا قوم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جاتی ہے اور یہ کہا کرتی ہے ”اس کا فائدہ کیا ہے“ وہ مرنے کے قریب ہو جاتی ہے۔ روم کی اتنی بڑی سلطنت کیوں تباہ ہوئی؟ محض اس وجہ سے کہ لوگ، جو سلطنت کے عظیم الشان کاموں کے اہل بنائے گئے تھے، طبیعت کے اُداس اور نڈھال ہو چکے تھے۔ ہر چیز کو دیکھ کر یہی کہا کرتے تھے کہ اس بات کے کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ ذمے داریوں کو چھوڑ بیٹھے اور نقصانات نے انہیں اُکھیڑا۔ جب وقت آ پہنچا تو روم کے اکابر آرام و عیش کی زندگی میں پڑے ہوئے مزے سے زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ جب گرتی ہوئی سلطنت کے ٹکڑوں کو سنبھالنے کی ضرورت پیش آئی تو اکابر اور سلطنت کے ارکان میں اتنی جسمانی اور اخلاقی سکت نہ تھی کہ مدافعت کر سکتے۔ اُنہوں نے رہی سہی سلطنت کو بچانے کے لیے کرائے کے نوکر رکھ کر انہیں لڑنے کے لیے بھیج دیا اور خود آرام میں مصروف رہے۔

جو قومیں جسمانی اور اخلاقی سکت سے کوری ہو جاتی ہیں وہ کسی تہذیب کی شمع کو سربلند کر کے دوسروں کو راستہ نہیں دکھا سکتیں۔ نہ خوش حالی اور سربلندی ان کا مقسوم ہو سکتی ہیں۔ جو قوم زندہ، بیدار اور حقیقت آگاہ ہوتی ہے۔ وہ نہ جسمانی طاقت سے کبھی غافل رہتی ہے اور نہ اخلاقی تار و پود کو کبھی منتشر ہونے دیتی ہے۔ وہ ملک کے باشندوں کے اخلاقی و جسمانی جواہر ضائع نہیں ہونے دیتی بلکہ اس کی ترقی و حفاظت کا بندوبست کرتی ہے۔ جو لوگ خوش حالی، خوش وقتی اور فلاحِ ملک و قوم کے طلب گار ہیں ان کے لیے یہ شرائط ہمیشہ واجب الاحترام رہیں گی۔

جن قوموں کو قدرت نے دوسروں کی رہنمائی کی اور فاتحانہ افتخار کی روح عطا کی تھی ان میں یہ جسمانی و اخلاقی سکت ضرور پائی جاتی تھی۔ اور اس بارے میں قدرت کبھی متلون مزاج ثابت نہیں ہوتی۔ جب تک ان لوگوں میں رہنمائی اور سرداری کی روح موجود ہے اس وقت تک ان کی خواجگی اور برتری دنیا مانتی رہے گی۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ آنے والی نسلوں کو یہ ورثہ برابر ملتا رہے۔ جب قوم میں تن آسانی آ جائے، جب قوم مشقت اور ورزش و محنت سے جی چرانے لگے، جب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے میں لوگوں کو مزا آنے لگے، جب قوت خیال و عمل مفقود ہو، جب پست ذہنی اور کاہلی ہم رکاب ہوں تو سمجھ لیجیے کہ ایسی قوم کو گرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اس قوم کی صحت اور طاقت کو آخر زوال ہوگا۔

سیاسی مدبّر کی ذمّہ داریاں ایک سیاسی مدبّر پر جو ذمّہ داریاں ہیں وہ ان سے کسی طرح غافل نہیں رہ سکتا۔ مردانہ وقار و توانائی اور قوم کی صحت اور تن درستی کے مسئلے اس کو مصروف رکھیں گے۔

صحت میں طاقت اور زندگی ہے۔ بیماری موت اور ناطاقتی ہے۔ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہمارے بچّے بالکل تن درست اور تنومند پیدا ہوں۔ نوجوان تن درستی کا مجسمہ ہوں۔ باپ اور ماں صحت میں بالکل درست ہوں۔ بس یہی چیزیں قوم کا خزانہ اور جواہر ہیں۔ اور یہ خزانہ زندگی اور صحت کے عام اصولوں کو سمجھے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

ہمیں ایسے قوانین بنانے چاہئیں کہ سب کی صحت درست رہے اور تن درستی برقرار رہے اور ایسی حالتیں پیدا کی جائیں کہ قوم تباہی کی طرف جا ہی نہ سکے۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو نہایت سخت اصولوں کے عادی ہیں اور سخت گیر حالاتِ زندگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مملکت میں ایسی حالت طاری کر بھی دی جائے تو وہ مصنوعی ہوگی۔ میں ایسی سختی کو نامناسب سمجھتا ہوں جس پر عمل ہی نہ ہوسکے۔ صحت کے کچھ اصول ہیں اور کچھ ضروریات ہیں۔ انہیں اگر عمل کے سانچے میں نہ ڈھالا جائے تو کچھ نہیں حاصل ہوسکتا۔ اگر صحت درست رکھنی ہے تو صحت کے قواعد اور ضابطوں کی پابندی کرنی ہی ہوگی۔ شہروں کی زندگی اور جدید تمدّن کی برکتیں ہماری صحت کی سلطنت تاراج کرنے پر تُلی ہوئی ہیں اور لوگوں کو اپنی تن درستی برقرار رکھنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اپنی قوم کی صحت عزیز ہے تو اس کے افراد کے لیے ہمیں گھروں کو صحت بخش بنانا اور رکھنا نیز ہوا اور پانی کے مناسب انتظام کی سخت ضرورت ہوگی۔ آج کل کا مزدور جس گندے اور صحت کو برباد کرنے والے ماحول میں رہتا ہے اس سے یہ اُمّید تو نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ روزانہ تازہ ہوا کھانے کے لیے دیہات میں جایا کرے گا۔ یہ کام تو حکومت کا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو لوگوں کی ضروریات کو ان کی جگہ پر مہیّا کرے اور ایسے گھر اور کام کرنے کی جگہیں بنائے کہ وہ دیہات کی پُربہار زندگی کا بدل بن سکیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو انہیں تازہ ہوا میسر آسکے۔

عقلیت اور فلسفے کی دلیلیں دیہاتیوں اور کاشت کاروں کے سامنے بگھارنا بے کار ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ باتیں کبھی نہیں آئیں گی ضرورت تو اس بات کی ہے کہ جدید تہذیب کی ضروریات کو سامنے رکھ کر ایسی باتیں صحت و تن درستی کی بتائی جائیں کہ قوم کو آخر میں نقصان نہ ہو۔ اس معاملے میں اگر ہم نے ذرا بھی غفلت یا سہل انگاری سے کام لیا تو ہمارا پس جانا یقینی ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر فرد کی اس معاملے میں مدد کرے۔ ہم اگر صرف یہ کہے جائیں کہ صحت کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے تو اس سے کیا فائدہ ہے؟ کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے کہ ایسا ماحول اور ایسے حالات پیدا کردئے جائیں کہ صحت مند زندگی بسر کرنا ہر شخص کے لیے ممکن ہوجائے۔

حکومت اٹلی کی کوششیں میں نے اپنی حکومت کے سنگِ بنیاد میں صحت عامّہ کو داخل کرلیا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ذریعوں اور وسیلوں سے کھیلوں اور ورزشوں کے شوق پیدا کئے جاتے ہیں۔ کام کرنے والوں کی ہمّت افزائی کی جاتی ہے۔ تمام اٹلی میں جمناسٹک ورزشوں اور صحت گاہوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ صحتِ جسمانی اور تعمیرِ قوم کی آواز پر لڑکے، لڑکیاں، عورتیں اور تمام لوگ تیار بیٹھے رہتے ہیں جس طرح ماہرین ہدایات دیتے ہیں اسی طرح ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

کوئی گاؤں ایسا نہیں ہے جہاں کھیلنے کے میدان اور ورزش کا سامان موجود نہ ہو۔ اور جہاں جسمانی اصلاح اور تربیت کے مراکز قائم نہ ہوں صرف بچّوں اور نوجوان مرد و عورت کے لیے پورے سامانوں سے مکمّل ۱۳۶۶ عمارتیں ہیں جن میں سے آدھی فیسسٹ حکومت نے تعمیر کرائی ہیں ۱۳۱۵ کھیل کے نئے میدان بنائے گئے ہیں جو سال میں روزانہ تمام اسکولوں کے بچّوں کے لیے، خواہ وہ ابتدائی درجوں کے ہوں یا ثانوی درجوں کے، کھلے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ "ڈوپولوورد" نامی ایک تنظیم ہے۔ اسے اگر "تنظیم اوقات فرصت" کہا جائے تو مناسب ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یہ ہے کہ مزدور جب کارخانے میں کام نہ کر رہے ہوں اور صرف آرام کے وقت گزار رہے ہوں اس وقت ان کو جسمانی اور ذہنی تفریح کا سامان بہم پہنچایا جائے اس کام کے لیے ۱۶،۷۰۰۰۰ آدمی لوگوں کی ضروریات کی دیکھ بھال کرنے کے لیے مصروف ہیں۔ ان لوگوں کے پاس سینکڑوں کھیل کے میدان ہیں اور ہمارے بہت سے قصبوں اور شہروں نے اپنے صرف سے صحت گھر قائم کر رکھے ہیں۔ یہ تمام چیزیں صرف مزدوروں کے لئے ہیں

ان کی صحت برقرار رکھنے اور ان میں ورزشی کاموں سے دل دلچسپی پیدا کرنے کے لیے مہیا کی گئی ہیں۔ عام لوگوں کے لیے جو زبردست اور وسیع انتظامات ہیں وہ علیحدہ ہیں۔ شہروں کے درمیان کھیلوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اور ان کے لیے علیحدہ ورزش گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ اول الذکر چیزیں خاص طور پر تن درستی برقرار رکھنے اور توانائی بڑھانے کے مقصد کے لیے ہیں۔ دوسری چیزیں آپس میں دوستانہ مسابقت و مقابلے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے ہیں۔

اٹلی اس طرح اپنی قوم بنا رہا ہے۔ صحت سے غافل رہنا کسی ملک کی سب سے بڑی مجرمانہ غفلت ہے۔

آنکھوں پر شراب نوشی کا اثر

از ڈاکٹر ایس بھیرون جانسٹن، ایم۔ ڈی۔

پُرانے زمانے میں، جب کہ سائنس کا حلقۂ عمل و اثر اتنا وسیع نہیں ہوا تھا جتنا کہ آج ہے، بعض لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ شراب میں غذائیت موجود ہے۔ اپنے اس خیال پر وہ یہاں تک ایمان رکھتے تھے کہ شراب کو غذاؤں کی صف میں ہی شمار کرتے تھے۔ لیکن کچھ زیادہ مدت نہیں گزری کہ ان لوگوں کو اپنے خیال کے چہرے سے وہ نقاب اٹھا دینا پڑا جو انہوں نے قائم کر رکھا تھا اور عام طور پر یہ پتہ چل گیا کہ شراب میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ اُسے غذا قرار دیا جائے۔ چناں چہ شراب سے جتنی چیزیں بھی تیار کی جاتی ہیں ان کی خاصیت اور ماہیت بھی شراب جیسی ہوتی ہے اور کوئی عقل مند انسان انہیں غذا سمجھنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب شراب غذا نہیں، اس سے تیار کی ہوئی کوئی چیز غذائیت نہیں رکھتی تو آخر یہ کس طرح بھی انسان کے لیے مفید ہے۔ اس موقع پر مجھے زمانۂ قدیم کے فلاسفروں اور مقنّنوں کا مقولہ یاد آتا ہے کہ "اصل شراب تو فریب دینے والی شے ہے۔ زیادہ مقدار میں شراب اپنی تیزی اور تندی کے ساتھ ہی اثرات طاری کرتی ہے۔ اور جو شخص بھی شراب جیسی بہروپ بھرنے والی چیز سے دھوکا کھاتا ہے عقل مند قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

بزرگوں کے اس قول کی صداقت میں ذرہ بھر شبہ نہیں۔ واقعی شراب نہایت ہی فریب دینے والی چیز ہے۔ پہلے زمانے میں بعض لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ جب کسی شخص کو زیادہ سردی معلوم ہو یا اسے نزلہ و زکام وغیرہ ہو گیا ہو تو شراب سے اس کی علالت دور کی جا سکتی ہے۔ اور وہسکی وغیرہ ایسے افراد کے لیے نہایت مفید ہو سکتی ہے۔ لیکن نئے تجربوں نے اس بات کو بالکل بے حقیقت ثابت کر دیا ہے۔ اس کے برعکس دورانِ خون کے نظام پر شراب کا جو مضر اثر پڑتا ہے اب لوگ اس سے خوب واقف ہو گئے ہیں۔ شراب کتنی ہی معمولی مقدار میں کیوں نہ پی جائے، اس سے شریانوں میں تشنج کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چناں چہ شراب پیتے ہی آنکھوں میں جو سرخی دوڑ جاتی ہے اور چہرہ تمتما اُٹھتا ہے وہ اس بات کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ دماغ کی رگوں پر شراب نوشی کا بہت ہی زیادہ خراب اثر پڑتا ہے، جس کی وجہ سے رگوں میں تنگی اور کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب نہ پینے والے افراد کے مقابلے میں شراب پینے والے اشخاص باوجود عارضی گرمی کے جلد زکام وغیرہ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اس موقع پر شاید بعض صاحبان یہ اعتراض کریں کہ وہسکی یا اسی قسم کی کوئی اور شراب عارضی طور پر تو سردی سے نجات دلا دیتی ہے اور زمانۂ قدیم کے بہت سے افراد اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ چناں چہ سردی لگ جانے اور نمونیا وغیرہ ہو جانے کی حالتوں میں بعض ڈاکٹر اپنے مریضوں کو شراب استعمال کراتے ہیں۔ لیکن ایسے اصحاب کو شاید یہ نہیں معلوم کہ شراب کی خفیف سے خفیف مقدار بھی اگر استعمال کی جائے تو خون کی گردش قائم رکھنے والی شریانوں کے کام میں بڑی حد تک رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بھلا کسی سپہ سالار کے لیے یہ فعل کیوں کر دانشمندانہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ جنگ سے پہلے ہی وہ اپنی سپاہ کو ایک ایسے طاقت ور زہر کا مزہ چکھا دے جو اس کی فوج کی اکثر تعداد کو ہلاک کر ڈالے اور باقی کو مفلوج اور بیکار کر دے۔ اگر اس سپہ سالار کا اقدام مجنونانہ قرار دیا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ شراب پینے والے

کے اقدام کو بھی اس زمرے میں نہ شامل کیا جائے۔ جسم کے نظام دفاعی کے ساتھ شراب بھی بالکل وہی سلوک کرتی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہیں شقیقۃ الوجہ نامی ایک عصبی بیماری ایسی ضرور ہے جس کے علاج کے لیے شراب کے انجکشن سب سے زیادہ مفید ثابت ہوئے ہیں، مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ دماغ تک تکلیف و درد کا احساس پہنچانے والے پٹھوں کو شراب کے اثر سے معطل اور سُن کر دیا جاتا ہے اور اس مرض میں جو درد اور تکلیف ہوتی ہے دماغ اسے محسوس نہیں کر پاتا۔ یہی صورت افاقے کی سمجھ لی جاتی ہے۔ لیکن اس ایک فائدے اور عارضی خوش گواری پر پھر شراب کی مستقل ناخوش گواریاں کیوں نظر انداز کر دی جائیں۔ اور کیوں شراب کا استعمال جائز و مفید قرار دے دیا جائے؟

ابھی تو ہم نے شراب کے سطحی نقصانات پر ہی بحث کی ہے۔ رگوں میں داخل ہونے کے بعد جو نقصان شراب پہنچاتی ہے وہ تو اتنا شدید ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ساتھ ہی حلق کو جو نقصان اس سے پہنچتا ہے وہ بھی ناقابلِ تلافی ہوتا ہے۔ حال ہی میں مجھے ایک ایسے نوجوان مریض کو دیکھنے کا اتفاق ہوا جس پر شراب نے نہایت ہی ہول ناک اثر کیا تھا۔

یہ شخص کوئی پچیس چھبیس سال کا ہوگا۔ بچپن میں اس کے اطوار نہایت مہذب اور شریفانہ رہے تھے۔ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ آس پاس عزّت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مالی حالت بھی نہایت اچھی تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں کبھی شراب بھی نہیں پی تھی۔ لیکن حال ہی میں وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ پہاڑ پر تفریح کرنے گیا تھا۔ اور وہاں ان کے اصرار پر اس نے اس موذی شے کو منہ لگایا تھا۔ شرابی دوستوں کی معیت اور اپنی ناتجربے کاری کی بنا پر وہ زیادہ مقدار میں شراب پی گیا۔ نشہ بازی کے دوران میں تو اسے کچھ ہوش نہیں آیا لیکن بعد میں اس نے محسوس کیا کہ گویا اس کی قوت بینائی اس سے چھین لی گئی ہے۔ اور وہ اندھا ہو چکا ہے۔

کچھ دن تک تو اس کے گھر والے اِدھر اُدھر بھاگ دوڑ کرتے رہے اور عطائی طور پر اس کے علاج معالجے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو وہ اسے میرے پاس لائے۔ میں نے غور کے ساتھ اس کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو یہ ظاہر ہوا کہ شراب کی تیزی نے ان نازک رگوں کو بے جان کر کے رکھ دیا ہے جو بصارت کی محافظ تھیں اور جن کی وجہ سے وہ سہانکا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر جو افسوس ہوا اس کا اظہار کس طرح کیا جائے۔ میں اس بظاہر معمولی سے واقعے کو اس موقع پر اس وجہ سے اور بھی نقل کیے دیتا ہوں کہ شاید اس ایک مثال سے ہی شراب پینے والوں کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ شراب جیسی چیز سے توبہ کر لیں۔

جان ہاپکن یونی ورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ہوارڈ، اے۔ کیلی، نے شراب کے بارے میں حال ہی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا „دنیا میں کوئی ایسا مرض اور بیماری نہیں جسکی دوا شراب کہی جا سکے۔ چوں کہ شراب کسی مرض کو بھی دور نہیں کر سکتی، نہ کسی بیماری کا ازالہ کر سکتی ہے، لہذا اسے دوا تو نہیں کہا جا سکتا۔ طبی تجربات اور معمولات میں اس کا کوئی درجہ ہی نہیں۔ اصل میں شراب تو ایسی طاقت کا واہمہ اور دھوکا پیدا کر دیتی ہے جو حقیقت میں کسی وقت بھی شرابی کے قبضے میں نہیں آتی۔ بلکہ جس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔"

ان آنکھیں کھول دینے والی حقیقتوں کے بعد بھی کیا کوئی شخص ایسی حماقت اور بے وقوفی کرنے کو تیار ہے کہ وہ شراب پیے؟ ہمارا خیال ہے کہ اگر خود شرابی شراب کے نشے سے الگ ہو کر اس مضمون پر ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ غور کریں تو آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ شراب نہ صرف انکی صحت برباد کر رہی ہے۔ بلکہ وہ انہیں وقت سے پہلے موت کا شکار بنا دینا چاہتی ہے۔

ضماد شباب (رجسٹرڈ)
یہ لیپ عورتوں کے پستانوں کے لیے ہے۔ اس کے استعمال سے پستانوں کا ڈھیلا پن جاتا رہتا ہے اور باکرہ عورت کے پستانوں کی طرح سخت اور سڈول ہو جاتے ہیں۔ استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں، نہایت مفید بے ضرر اور خوش بو دار ضماد ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ۔
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

شوربے دار سالن اور ترکاریاں

شاید دنیا کے کسی اور ملک کی عورتیں کھانا پکانے کے معاملے میں اس قدر طبّی ذہانت نہیں رکھتیں جس قدر کہ ہندوستان کی عورتیں رکھتی ہیں۔ یہاں تقریباً ہر فرقے اور ہر جماعت کی عورتیں ترکاریوں کے خواص اور ان کے اثرات سے بڑی حد تک واقف ہوتی ہیں۔ اب اگرچہ رسماً ہی یہ دستور دیکھا جا رہا ہے، لیکن اس کی تہ میں ضرور طبّی معلومات اور میڈیکل ذہانت کام کر رہی ہے۔ جب کوئی ہندوستانی عورت ماش کی دال پکاتی ہے تو وہ اس کی اصلاح کے لیے ہینگ، سونٹھ وغیرہ قسم کی کوئی چیز بھی شامل کر دیتی ہے۔ گوشت وغیرہ تیار کرتی ہے تو اس میں گرم مسالہ داخل کر دیتی ہے جو اس کے مضر اثرات کو کم دیتا ہے۔ مختلف غذاؤں کو دسترخوان پر لانے میں بھی ہندوستانی عورت جس تناسب اور اصلاح کو مدّنظر رکھتی ہے اس کا شائبہ بھی کسی دوسرے ملک کی عورتوں میں نہیں پایا جاتا۔ اوّل تو دسترخوان پر غیر متناسب غذائیں آنے ہی نہیں پاتیں۔ اور اگر دسترخوان والوں کی فیاّض مزاجی مختلف غذائیں تیار کرانے کی محرک بھی ہو جائے تو بھی ان کی باہمی اصلاح کے لیے لیموں، سونٹھ، چٹنی اور اچار وغیرہ قسم کی کوئی نہ کوئی چیز بھی دسترخوان پر ضرور پہنچا دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کی ہانڈی میں ہندوستانی مستورات بالعموم محض اندازے سے ہی نمک، مرچ، دھنیا اور دوسرے مسالے شامل کرتی ہیں اور ان کے اندازے اور حساب کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر ہانڈی میں نمک یا مرچ زیادہ یا کم نہیں ہونے پاتا۔ مسلمان گھرانوں میں عموماً رمضان شریف کے دنوں میں اس کا مشاہدہ بسا اوقات حیرت کا باعث ہوتا ہے۔ کیوں کہ بہت سے گھرانوں میں شریف بہو بیٹیاں کھانا تیار کرتے وقت روزہ دار ہونے کی وجہ سے نمک چکھ بھی نہیں سکتیں۔ اور مختلف ہانڈیاں محض اپنے اندازے سے ہی تیار کر لیتی ہیں۔ اور کھانے والے ان کی تیار کردہ ترکاریوں میں شاید ہی کبھی نمک مرچ کی ناموزوں کمی یا زیادتی پاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ کا پکّا ہوا سالن شاید ہی کبھی بدمزا ہوا ہو۔ ان بظاہر معمولی لیکن نتائج کے اعتبار سے اہم واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں کسی زمانے میں کس حد تک طبّی معلومات کا دور دورہ تھا اور یہاں کی عورتیں گھر کے معاملات میں کس قدر سُگھڑ بنا دی جاتی تھیں۔

آج بھی ان معلومات کے کچھ مدّھم سے نقوش باقی ہیں اور اگر ہم چاہیں تو اپنے گھر اور کنبوں کی لڑکیوں اور بہو بیٹیوں کو حکمتِ خانہ داری کے وہ تمام گُر اور راز بتا سکتے ہیں جو زمانۂ قدیم کی ہندوستانی عورت کو مکمل عورت بنائے ہوئے تھے۔

اگرچہ مغرب کے اثرات نے بڑی حد تک مشرق کی پرانی خصوصیتوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور مشرقی رسم و رواج ناموزوں تغیر و انقلاب کے ہاتھوں مجروح و پامال ہو کر رہ گئے ہیں، لیکن مشرق کے قالب میں ابھی پورے طور پر مغرب کی روح داخل نہیں ہوئی۔ اور اس کے جسم کی موجودہ حالت کچھ نہ کچھ اس کی اُمید ضرور دلاتی ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو مشرق کی ان تمام خصوصیتوں کو از سرِ نو زندہ کیا جا سکتا ہے جنہیں ہم اپنی نادانی اور کم فہمی سے مُردہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں شک نہیں، تعلیم نسواں کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم دور دراز گوشوں میں رہنے اور بسنے والی ہندوستانی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی ان کی حقیقت اور ان کے فرائض سے پوری پوری طرح آگاہ کر سکیں اور گزشتہ زمانے میں جو ہندوستانی عورتیں ملک و قوم کے وقار اور آبرو میں چار چاند لگاتی رہی ہیں اُن کی تاریخ دہرا کر موجودہ زمانے کی ہندوستانی خواتین کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی مؤثر انداز میں دعوت دی جا سکے۔

ہمیں اس اقدام کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے مغرب کے جذبۂ تحقیق و تلاش سے بھی کام لینا پڑے گا۔ کیونکہ جب تک ہم ایسا نہیں کریں گے موجودہ زمانے کی آزادی پسند ہندوستانی عورت کے دل میں بھی مشرقی سُگھڑپن اور اصولِ خانہ داری سیکھنے کی کوئی خاص رغبت نہیں دلائی جا سکتی۔

ہم اس مضمون میں خانہ داری کے ایک ضروری شعبے یعنی کھانے پکانے کے متعلق بحث کریں گے۔ اور یہاں صرف شوربے دار ترکاریوں کو ہی اپنی بحث کا موضوع بنائیں گے تاکہ شوربے دار سالن کھانے والے ہندوستانی ان کے خواص سے بھی واقف ہو سکیں۔

اصل میں شوربوں کی دو قسمیں کی جا سکتی ہیں (ا) صاف اور پتلے شوربے (ب) غلیظ یا گاڑھے شوربے۔ گاڑھے شوربے انڈے

یا غلّے کا کوئی عنصر شامل کر دینے سے غلیظ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے شوربوں کو ہلکا یا تیز تیار کیا جا سکتا ہے۔ جو شوربے ترکاریوں اور سبزیوں سے تیار کیے جاتے ہیں وہ ان شوربوں کی نسبت جو گوشت سے تیار کیے جاتے ہیں زیادہ ہلکے لطیف اور زود ہضم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ سبزیوں میں عموماً وہ کثیف اور غلیظ اجزا نہیں ہوتے جو اکثر گوشت میں پائے جاتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے ہم جب کبھی گوشت استعمال کرتے ہیں تو گویا اپنے جسم کے اندرونی نظام میں ایسی چیزیں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جنہیں ہمارا نظام جسمانی بدن سے خارج کرنے کے درپے رہتا ہے البتہ جب ہم ترکاریاں اور سبزیاں استعمال کرتے ہیں تو صورت بالکل اس کے برعکس ہوتی ہے۔ اس وقت ہمارے جسم اور اعصاب کو جس قسم کی چیزوں کی ضرورت رہتی ہے وہی ہم انہیں مہیا کرتے ہوتے ہیں۔ سبزیوں میں معدنی نمکوں کی کافی مقدار محفوظ ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جسم کا نظام قائم اور بحال رکھنے کے لیے ہمیں ان نمکوں کی کافی مقدار کی ضرورت رہتی ہے۔

اس قسم کے سبزیوں کے شوربے دو ایک نہیں بہت سے تیار کیے جا سکتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ان میں سے بہت سی ترکاریاں اور سبزیاں روزمرّہ ہمارے استعمال میں بھی رہتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہم ان کے پورے پورے خواص اور فائدوں سے واقف ہو کر انہیں استعمال نہیں کرتے نہ بعض اوقات انہیں مفید طور پر تیار کر کے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم جس ترکاری کو استعمال میں لائیں اس کے متعلق تھوڑی بہت ایسی واقفیت بھی ضرور حاصل کر لیا کریں جو اس کے استعمال کو زیادہ سے زیادہ مفید و مؤثر بنا سکے اور جس سے ہمارا نظام جسمانی زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائے۔ اگر ان بظاہر معمولی باتوں کا خیال رکھا جائے تو آئندہ نسلیں زیادہ تن درست اور زیادہ دماغ والی ہو سکتی ہیں۔ اور ملک کی اقتصادی حالت بہت جلد درست ہو سکتی ہے۔

صاف اور پتلے شوربوں سے بھوک دور کرنا اور پیٹ بھرنا اتنا مقصود نہیں ہوتا جتنا کہ یہ پیش نظر ہوتا ہے کہ ہضم کی قوت کو تازہ رکھا جائے اور جو کچھ کھایا جائے وہ آسانی سے ہضم ہو جائے اور اصل میں یہ لطیف شوربے ہوتے بھی ایک قسم کی چٹنی ہی ہیں جن سے بھوک اور کھل جاتی ہے۔ ذائقہ درست ہو جاتا ہے۔ معدہ دسترخوان پر کی چیزوں کو شوق سے قبول کرنے لگتا ہے اور ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تن درستی اور صحت قائم رہتی ہے اور بیماری پاس نہیں آتی۔ اس قسم کے شوربے کی ایک پلیٹ وہ کام کر جاتی ہے جو بہت سے اچار اور چٹنیاں بھی مجموعی طور پر نہیں کر سکتیں۔ جس میز پر اس قسم کا شوربہ پہنچ جاتا ہے، اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ وہاں دوسری ترکاریوں اور سالنوں کی خوش بو پر غالب آ کر آس پاس بیٹھنے والوں کی بھوک اور شوق کو تیز کر دیتا ہے اور شکم سیر ہو کر کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس قسم کے صاف اور پتلے شوربوں میں سبزیوں اور پھلوں کے وہ تمام نمک محفوظ ہوتے ہیں جو اپنی خصوصیات اور تاثیروں کے لحاظ سے قبض کشا قرار دیے گئے ہیں اور جن کی معمولی سی مقدار بھی پیٹ بھرے انسان کو بھوکا بنا دینے میں حیرت انگیز کارنامے انجام دے لیا کرتی ہے۔ لطیف شوربے سے یہی نہیں کہ بھوک میں زیادتی پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ دوسری غذاؤں کے ہضم کرنے میں بھی حیرت انگیز طور پر مدد پہنچاتا ہے۔ جو لوگ دماغی کام اور محنت کے عادی ہیں ان کے قوائے ذہن پر اس شوربے کی پلیٹ اور بھی زیادہ اثر کرتی ہے۔ اس قسم کے تمام کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دن میں کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور ہی لطیف و شفّاف شوربے کی پلیٹ پی لیا کریں تاکہ ان کی دماغی تھکن دور ہو جائے اور وہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی اپنے اندر وہ چستی اور تازگی محسوس کرنے لگیں جو انہیں پہلے کی طرح حاضر دماغ اور تازہ دم بنا دے اور جس کی بدولت وہ اپنے روزمرّہ فرائض بڑی خوشی اور اطمینان کے ساتھ انجام دے کر کبھی کوئی نقاہت محسوس نہیں کریں۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ لطیف و شفاف شوربے تو امیروں کا کھانا ہیں۔ ایسے لوگوں کے خیال کی ہم تردید کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اگر اس غلط فہمی میں مبتلا رہے تو اپنی غریبی پر ایک اور ظلم کریں گے کہ انہیں ان حالات میں بھی اپنی دماغی اور جسمانی صحت برقرار رکھنے کے لیے جس قسم کی غذاؤں کی ضرورت ہے اور جو انہیں آسانی کے ساتھ میسّر بھی آ سکتی ہیں ان سے وہ اپنے ہی ہاتھوں محروم رہے۔ ان لوگوں کو اگر معلوم ہو جائے کہ لطیف شوربے انہیں تن درست رکھنے کے لیے کیسے ضروری ہیں تو یقین ہے وہ اپنے اس خیال پر خود ہی افسوس کریں گے اور آئندہ اس کا معمول بنا لیں گے کہ ان کے دسترخوان پر کسی نہ کسی ترکاری کا لطیف اور پتلا شوربا بھی ضرور موجود ہوا کرے۔ اس قسم کے شوربے تیار کرنے میں کچھ زیادہ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ محض ان کی لطافت و نفاست سے یہ سمجھ لینا کہ وہ امرا کے لیے مخصوص ہیں کتنی بڑی غلطی اور کم نصیبی ہے۔

سبزیوں اور ترکاریوں کو ابالتے اور پکاتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ سبزیوں کا پانی نکال کر نہ پھینک دیا جائے۔

بعض گھرانوں میں معمولاً سبزیوں کو نچوڑ کر پکایا جاتا ہے ۔ حالاں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اِن سبزیوں کے شوربوں کی لذّت اور حلاوت میں بڑا اضافہ ہو سکتا ہے ۔ اس کی بھی احتیاط ضروری ہے کہ شوربا تیار کرنے کی صورت میں مختلف سبزیوں اور ترکاریوں کو باہم نہ ملایا جائے ۔ ورنہ شوربے کے ذائقے کی نفاست پر خراب اثر پڑے گا اور اس کی حلاوت فنا ہو جائے گی ۔ ترکاریوں یا سبزیوں کو آہستہ آہستہ نرم آنچ پر اُبالا جائے اور مختلف ترکاریاں شامل کرنے کی صورت میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کون سی ترکاری کتنی دیر میں گل جاتی ہے اُسے اسی قدر وقفہ سے ہانڈی میں ڈالا جائے ۔ سبزیوں میں روغن کا خاص جزو شامل ہوتا ہے اور جب کسی سبزی یا ترکاری کو زیادہ دیر تک آگ پر رہنے دیا جاتا ہے تو اس روغن کی تاثیر اور حلاوت میں بڑی حد تک فرق آ جاتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شوربا بھی اتنا لذیذ اور مزے دار نہیں رہنے پاتا جتنی توقع کی جا سکتی تھی ۔

شوربا تیار کرنے کے بعد اس کا بھی اہتمام رکھنے کی ضرورت ہو کہ دسترخوان پر جب اس قسم کا لطیف شوربا اتارا جائے تو وہ پلیٹ میں خوب گرم گرم ہو ۔ شوربا ٹھنڈا کر کے کھانے کے یہ معنی ہیں کہ شوربے سے جو فائدے حاصل ہو سکتے ہیں ان سے محروم رہا جائے ۔ بہ ظاہر یہ بات کچھ اہم نہیں معلوم ہوتی کہ شوربا تیار کر لینے کے بعد اس کے گرم گرم پیے جانے کا بھی بندوبست کیا جائے ۔ لیکن ہلکے شوربے کی یہ خاصیت ہو کہ اگر اسے گرم گرم ہی نہیں پی لیا جائے تو صرف یہی نہیں کہ وہ تمام خواص کھو بیٹھتا ہے جو اس میں موجود ہوتے بلکہ ایک حد تک مضر بھی ہو جاتا ہے ۔ بعض کھانے کی چیزیں ایسی بھی ہیں جنہیں پکانے کے بعد ٹھنڈا کر کے کھانے میں کچھ حرج نہیں واقع ہوتا ۔ لیکن ہلکے شوربے ان غذاؤں میں سے نہیں ۔ انہیں کچھ دیر کے بعد اگر سرد ہونے کو کھلی ہوا میں یا پانی میں رکھ دیا جائے تو نظامِ جسم پر ان کے جو بہتر اثرات پڑنے والے ہوتے ہیں وہ سب غارت ہو جاتے ہیں ۔ اور شوربے کے ذائقے اور حلاوت میں بھی بے حد فرق آ جاتا ہے ۔ اس لیے شوربا تیار کرتے وقت خاص طور پر اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ اسے گرم گرم ہی معدے تک پہنچا دیا جائے ۔ بعض گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک ایک وقت کی ترکاری اور سالن کئی کئی وقت رکھ کر کھاتے ہیں ۔ بعض حالتوں میں تو خیر مجبوری ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض لوگوں کا یہ بھی معمول دیکھا گیا ہے کہ وہ دوسرے یا تیسرے وقت کھاتے وقت ترکاری یا سالن کو دوبارہ گرم کرتے اور چولھے پر چڑھاتے ہیں ۔ یہ عمل ضرور صحت کے اصولوں کے خلاف اور نقصان دہ ہے ۔ ایک مرتبہ کے تیار کیے ہوئے سالن یا ترکاری کو ٹھنڈا ہو جانے کے بعد دوبارہ آگ پر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اس کے غذائی جوہروں کو اپنے ہاتھوں برباد کر رہے ہیں ۔ اپنے اس طریقۂ کار سے یہی نہیں کہ ہم غذا کا اصل ذائقہ بدل لیتے اور خراب کر ڈالتے ہیں بلکہ اس ترکاری یا سالن کے ان اچھے خواص کو بھی اُلٹ دیتے ہیں جو نظامِ جسمانی کی بحالی اور اصلاح کے لیے ضروری ہیں ہر گھر میں سختی کے ساتھ اس پابندی کی ضرورت ہو کہ جہاں تک ممکن ہو ایک وقت کا سالن دوسرے وقت استعمال نہ کیا جائے اور اگر استعمال بھی کیا جائے تو اسے دوبارہ گرم نہ کیا جائے ۔ کیونکہ یہ دونوں طریقے صحت کے لیے مضر ہیں ۔

یہ خیال بھی صداقت سے دور کا واسطہ نہیں رکھتا کہ لطیف شوربے کی غذائیں تیار کرنے میں لاگت زیادہ آتی ہے ۔ اگر ایک سالن اور ترکاری کے خرچ کا حساب لگایا جائے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ لطیف شوربے کی ترکاریاں اور سالن تیار کرنے میں بہت سے دوسرے سالنوں اور ترکاریوں کے مقابلے میں کم خرچ ہوتا ہے ۔ پھر تعجب ہو کہ بچت کے باوجود بھی لوگ اس مفیدِ صحت غذا کے استعمال کرنے سے محروم رہیں ۔ مغرب پرست لوگوں میں ترکاریوں کو شوربے دار بنانے اور انہیں استعمال کرنے کا خاص طور پر شوق پیدا ہوتا نظر آتا ہے ۔ لیکن ان کے طریق عمل میں جو سب سے بڑی خرابی نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستانی ترکاریوں اور سبزیوں کو پکانے میں یہ لوگ وہی طریقے اختیار کرتے ہیں جو یورپ میں رائج ہیں ۔ اور چوں کہ ہندوستانی باورچی پوری طرح مغربی طرز کے کھانے پکانے سے واقف نہیں ہوتے اس وجہ سے اس طرح تیار کی ہوئی ترکاریاں نہ لذیذ طور پر پکائی جا سکتی ہیں ۔ نہ ہندوستانی آب و ہوا میں پرورش پائے ہوئے انسانوں کے لیے اتنی مفید ہو سکتی ہیں جتنی کہ ہندوستانی سبزیاں اور ترکاریاں ہندوستانی طریقے سے پکانے کے بعد نفع بخش ہو سکتی ہیں ۔ اس قسم کے شوقین ہندوستانیوں کو کم سے کم اتنا تو سوچنا چاہیئے کہ ان کا ملک یورپ کے اکثر ملکوں کے مقابلے میں بالکل مختلف اور جداگانہ آب و ہوا اور تمدن رکھتا ہے یورپ کے طور طریقے اور رسم و رواج ہندوستان میں رہنے والوں پر کسی طرح پورے نہیں اُتر سکتے ۔ جن لوگوں نے شوق میں آکر مغربی فیشن اختیار کر لیا ہے اور ہر معاملے میں مغرب کو اپنا رہبر بنایا ہے وہ ان مشکلات اور دشواریوں کا اچھی طرح احساس اور اندازہ کر رہے ہیں

جو انہیں قدم قدم پر پیش آرہی ہیں۔ ایسے لوگ چاہے ذلّت کے احساس کی وجہ سے کسی دوسرے سے اپنی مشکلات بیان نہ کریں لیکن ان کے روزہ مرّہ کے حالات اور طریقِ زندگی کا مطالعہ کرنے والا تھوڑے سے غور و فکر کے بعد ان کی شکایات سمجھ سکتا ہے۔

قدرت نے ہر ملک اور ہر قوم کے لیے وہاں کی آب وہوا اور عادات کو ملحوظ رکھتے ہوئے نباتات پیدا کی ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے ملکوں اور قوموں کی اندھی تقلید کرکے بجائے فائدے کے نقصان کے اسباب جمع نہ کریں۔

فرضی اور قیاسی بیماریاں

ایک عورت نے جس کے اعصاب تو ضعیف تھے لیکن عقل بالکل سالم تھی، بہت ہی خوب کہا تھا کہ "سب سے زیادہ جن مصیبتوں اور بیماریوں سے مجھے تکلیف پہنچی ہے وہ وہ تھیں جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہ تھا۔" اس کے اس فقرے کے معنی بالکل صاف اور واضح ہیں۔ وہ ان بدنصیب لوگوں میں سے ایک تھی جو مصیبتوں کے استقبال کے لیے آدھے راستے تک دوڑ کر جاتے ہیں، ان مصیبتوں کے استقبال کے لیے جن کا رُخ بھی ان کی طرف نہیں ہوتا۔

اس قسم کے لوگ اپنی جان کو ہمیشہ اس خیال کی بنا پر عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں کہ خدا جانے کیا ہو جائے گا اگر ......؟

ان پر سکراتِ موت کی سی تکلیف گزر جاتی ہے جب وہ اس پر غور کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہو گیا تو وہ کیا کریں گے۔ وہ پریشان رہتے ہیں اور اپنے دماغ کو تاریک بادلوں سے ڈھک دیتے ہیں جب کہ وہ اپنے دل سے سوال کرتے ہیں کہ ہائے، ہائے! یہ کس طرح ... ... ؟

تقریباً ہر مرتبہ اسی قسم کی پریشانیاں اور دماغی اور روحانی تکلیفیں اُٹھانے کے بعد وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے تمام اندیشے اور خوف لایعنی اور لغو تھے۔

وہ مصیبتیں کہ جن سے وہ کانپا کرتے ہیں کبھی حقیقتوں میں تبدیل نہیں ہوتیں۔ اور جن بجلیوں کے خوف سے وہ کونوں میں چھپتے پھرتے تھے وہ کبھی نہیں گرتیں۔

اور اگر بفرضِ محال ایسا ہو بھی جائے کہ ان کے اندیشے سچ مچ مادّی صورت اختیار کرلیں اور مصیبت سر پر ہی آپڑے تو وہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ مصیبت دور سے جس قدر ہول ناک معلوم ہو رہی تھی اس کے پاسنگ کے برابر بھی ہول ناک نہیں ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مصیبتوں کا تصور اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے جتنا کہ خود وہ مصیبتیں۔ خارجی اثرات سے ہمیں جو تکلیفیں پہنچتی ہیں یا پہنچ سکتی ہیں، ان سے جس قدر بھی ایذا ہماری روح کو ہو اس سے بدرجہا زیادہ ایذا اور تکلیف اس خوف کی وجہ سے پہنچ جاتی ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے

تن درست اور خوش رہنے کا اصول یہ ہے کہ اگر حقیقتاً کوئی مصیبت آہی جائے اور اس کا برداشت کرنا ناگزیر ہو تو ہم اسے ہمت کے ساتھ مردانہ وار برداشت کریں اور یہ کبھی نہ ہو کہ جن مصیبتوں یا جن خطروں کا کہیں وجود ہی نہ ہو ان کے تصور اور ان کے خوف سے اپنی جان سُکھا کر آدھی کرلیں۔

تقریر کرنے والا:۔ میں ایجوکیشنل ری فارم (تعلیمی اصلاح) چاہتا ہوں، میں ایکونومک ری فارم (اقتصادی اصلاح) چاہتا ہوں، میں ہوم ری فارم (گھر کی اصلاح) چاہتا ہوں، میں سوشل ری فارم (معاشرتی اصلاح) چاہتا ہوں، اب میں بتاؤں کہ اور کون سے ریفارم کی ضرورت رہ گئی ہے ......؟

ایک آواز:۔ کلوروفارم کی۔

ہندوستان میں بھنگ نوشی

ہندوستان میں بھنگ کی کاشت اور اس کے پودے کے اجزا سے تیار کردہ نشہ پیدا کرنے والی چیزوں گانجا، چرس اور بھنگ کے استعمال کے موضوع پر حال ہی میں میسرز چوپڑا اینڈ چوپڑا نے جو کتاب شائع کی ہے وہ ایک فاضلانہ مکمل و مدوّن تالیف ہی۔ اس میں موضوع کتاب کی ایسی حیثیتوں کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے جن پر اب تک قلم اٹھایا ہی نہیں گیا تھا۔

اس موضوع سے جس قدر اقتصادی اور مجلسی دلچسپیاں اور مفاد وابستہ ہیں ان کا خیال کرتے ہوئے ہمیں توی امید ہے کہ اس کتاب کو ملک کے مدبّروں، سیاست دانوں اور مفکروں میں خاصی مقبولیت حاصل ہوگی۔ اور مجالس قانون ساز میں اس قسم کے قوانین وضع کیے جائیں گے جو پورے طور پر اگر نشہ آور چیزوں کے استعمال کی عادت کا قلع قمع نہ کر سکیں تو کم سے کم ان میں کمی ضرور پیدا کر دینگے۔ اور گانجا، چرس اور بھنگ پینے والوں کی تعداد میں حیرت خیز تخفیف ہو جائے گی۔ ہم اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان میں شراب پینے والوں کی تعداد جتنی زیادہ ہے اتنی گانجا، چرس اور بھنگ پینے والوں کی نہیں۔ پھر بھی ان چیزوں کا استعمال ملک بھر میں اتنے لوگوں کی عادت بن چکا ہے کہ ہر لحظہ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہی کہ ہماری قوم کے اخلاق اور تمدن پر یہ ایک بدنما داغ بن کر رہ جائے گا اور قوم کو طرح طرح کے خطرات میں جکڑ دے گا۔ خصوصیت کے ساتھ مدراس اور بمبئی میں شراب پر پابندیاں عائد کرنے میں جو کامیابی حاصل ہو چکی ہے اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ شراب نوشی کے خلاف قانون کے اثرات وسیع کر کے تمام مضرِ صحت اور عادت ڈال دینے والی نشہ آور چیزوں کے استعمال کی بندش و ممانعت کر دی جائے۔ مذکورہ بالا کتاب کے مصنفوں کا بیان ہی کہ اس میں شک نہیں گزشتہ چند سالوں میں بھنگ کی کاشت پر حکومت کی طرف سے پابندیاں لگا دیئے جانے کی وجہ سے چرس، گانجا اور بھنگ پینے والوں کی تعداد میں خاصی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور سنہ ۱۹۱۲-۱۳ء میں ۱۵ پونڈ فی ہزار آبادی کا اوسط سنہ ۱۹۳۴-۳۵ء میں ۴،۲۴ پونڈ فی ہزار افراد ہو گیا ہے۔ یعنی پہلے ہندوستان کے ہزار افراد میں پندرہ پونڈ بھنگ، چرس یا گانجے کی کھپت ہو جایا کرتی تھی تو صرف بائیس سال کے عرصے میں یہ اوسط گر کر تقریباً ۴¼ پونڈ فی ہزار افراد رہ گیا۔ لیکن یہ استدلال کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ کیوں نہ شراب کی طرح ان چیزوں کے استعمال پر بھی پوری پوری پابندی لگا دی جائے اور اس مقصد کو پیشِ نظر کیوں نہ قوانین بنائے جائیں اور حکومت کے اختیارات کے وسیلے سے لوگوں کی یہ مذموم عادتیں چھڑانے کی کوشش کی جائے۔

اصل میں شراب اور افیون کا استعمال ترک کرانے کی کوشش اور ان پر بندشیں لگانے کے قوانین وضع کرنے اور انہیں کامیاب بنانے کی کوششیں ہمارے خیال میں جتنی مشکل اور محنت طلب تھیں، اتنی دشواریاں بھنگ وغیرہ پر پابندی لگانے اور ان کی لعنت کو ہندوستان سے بیدخل اور خارج کرانے میں نہیں پیش آ سکتیں۔ ہندوستان میں جہاں جہاں بھی ان پودوں کی کاشت ہوتی ہے جن سے بھنگ گانجا اور چرس حاصل کیے جاتے ہیں، وہ تمام علاقے اور اراضیات گورنمنٹ کی نگرانی میں ہیں اور حکومت کو ان پر پورا اختیار و اقتدار حاصل ہے۔ اسی طرح گانجے کی تقسیم پر بھی حکومت کا اختیار اور نگرانی موجود ہے۔ اسی طرح ان نشہ آور چیزوں کے استعمال کرنے والوں اور فروخت کرنے والوں کی تعداد بھی کچھ زیادہ نہیں ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ گانجا، چرس اور بھنگ کی عادت چھوڑنے اور چھڑانے میں اتنی دقت بھی نہیں پیش آتی جتنی شراب کی عادت چھڑانے میں پیش آتی ہے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جو اس کی توقع اور یقین دلاتی ہیں کہ اس سلسلے میں سوچ سمجھ کر جو قدم بھی اٹھایا جائے گا۔ اس کا نتیجہ جلد ہی مفید اور کامیاب نکلے گا

بھنگ کے پودوں سے تین قسم کی نشہ آور چیزیں حاصل کی جاتی ہیں، گانجا، چرس اور بھنگ۔ پہلی دونوں چیزیں (گانجا اور چرس) حقہ اور سگرٹ وغیرہ کی طرح استعمال کیا جاتا ہی اور بھنگ کا پانی میں شیرہ نکال کر پیا جاتا ہی۔ ان سب سے انسانی صحت و جسمانی حالت پر جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں وہ اگرچہ درجوں کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں لیکن حیثیت کے لحاظ سے یکساں ہوتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے استعمال سے تن درستی اور قوائے جسمانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور انسان کے دل و دماغ متاثر نہیں ہوتے۔

اس کتاب کے مولفین کا بیان ہی کہ گانجا بھنگ کے مقابلے میں چوگنا یا پانچ گنا زیادہ قوی اور تیز ہوتا ہے اور چرس گانجے کے مقابلے میں دوگنی تیز ہوتی ہے۔ گانجا عموماً بنگال، بمبئی، مدراس، بہار اور اڑیسہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بھنگ کا استعمال سندھ، مغربی راج پوتانہ اور مغربی اضلاع پنجاب اور یوپی میں عام ہے۔ چرس ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں کے باشندے استعمال کرتے ہیں۔

اس کتاب کے پڑھنے سے یہ معلوم ہو کر ضرور کسی قدر اطمینان ہوا کہ بھنگ، چرس اور گانجے کے اثرات سال بھر تک ہی رہتے ہیں اور اگر ان کے ذخیرے دو سال بھی رکھے رہیں تو ان کی قوت اور تاثیر کم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی جو گانجا، چرس یا بھنگ استعمال کی جاتی ہو تو ان سے بہت کم نقصان ہوتا ہے اور ان کی مدہوشی اور ارتکاب جرم میں حقیقی معنی میں کوئی باہمی تعلق بھی نہیں۔

لیکن تحقیقات کے ان نتیجوں سے ہرگز یہ امید نہیں قائم کر لینی چاہیئے کہ گانجا، چرس اور بھنگ کے استعمال پر پابندیاں لگانے اور سوسائٹی کو ان کے مضر اثرات سے بچانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہمیں دلیری اور آزادی کے ساتھ اس میدان میں قدم بڑھا کر ان تمام خرابیوں کا خاتمہ کر دینا چاہیئے، جو انفرادی طور پر ہمارے ملک کے نوجوانوں کی عادتیں بگاڑ رہی ہیں اور ہماری ترقی کے راستے میں حائل ہیں۔ ہمارے خیال میں ملک کے اطباء، اور ڈاکٹروں کا بھی فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں منظّم طور پر کوشش کریں۔ حکومت کو ضروری اور مفید مشورے دیں اور ملک کو ان نشہ آور چیزوں کے استعمال کی خرابیوں سے جلد سے جلد نجات دلانے کی صورت پیدا کریں۔ اس وقت ملک میں سیاسی اور مجلسی بیداری کے آثار نمایاں ہیں۔ اگر ایسے زرّیں موقع کو بھی ہاتھ سے دے دیا گیا اور ملک کے جوشیلے اور قوم پرست نوجوانوں اور تجربے کار بڑے بوڑھوں سے اصلاح قوم کا یہ اہم کام نہ لیا گیا تو کون کہہ سکتا ہے کہ ہماری اس وقت کی بہ ظاہر معمولی سی غفلت مستقبل قریب و بعید میں ہمارے لیے سخت امتحان کے موقع نہ پیش کر دے گی اور ہمیں اپنی قوم کو دوسری قوموں کے دوش بدوش میدان عمل میں جما دینا بھی دشوار ہو جائے گا۔

تن درستی ھزار نعمت ہے

جس کو بخشی خدا نے صحت ہے   اس میں طاقت ہو اس میں ہمت ہے
تن درستی کی ساری برکت ہے   اس سے بڑھ کر بھی کوئی دولت ہو؟
تن درستی ھزار نعمت ہے

نہیں مفلس کو گر کوئی آزار   اس کو حاصل ہے زندگی کی بہار
اور اگر بادشاہ ہے بیمار   مال و دولت ہیں اس کے سب بیکار
تن درستی ھزار نعمت ہے

معدہ جس کا کہ ہوگیا ہے خراب   ہضم نے جس کو دے دیا ہے جواب
اس کی نظروں میں ایک ہی ہے جناب   دال دلیا ہو یا پلاؤ کباب
تن درستی ھزار نعمت ہے

جو بھی کچھ کھاؤ جس قدر کھاؤ   بھوک میں کھاؤ وقت پر کھاؤ
بُرے اچھے کو دیکھ کر کھاؤ   جو نہ صحت کو دے ضرر، کھاؤ
تن درستی ھزار نعمت ہے

تن درستی کو جو ہیں رو بیٹھے   زندگی سے وہ ہاتھ دھو بیٹھے
تم جو خوشیاں مناتے ہو بیٹھے   ان سے پوچھو جو اس کو کھو بیٹھے
تن درستی ھزار نعمت ہے

(خالد حسن قادری، آگرہ)

الامراض والعلاج

مرگی اور درون افرازی اجزاء

علم طب کی موجودہ تمام ترقیوں کے باوجود مرض صرع کو اب بھی ایک اہم مسئلے کی حیثیت حاصل ہے۔ نہ اس کی ماہیت کے متعلق ماہرین طب اب تک کسی قطعی نتیجے تک پہنچ سکے ہیں اور نہ ابھی اس کا شافی علاج دریافت ہو سکا ہے۔

تازہ ترین تحقیقات کے مطابق مرگی کو درونِ افرازی اجزاء (انڈوکرین الیمنٹس) کی بدنظمی کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی بعض ماہرینِ طب غدۂ نخامیہ (پیچوئٹری گلینڈ) اور غدۂ درقیہ (تھائرائڈ گلینڈ) کے جوہروں کے ذریعے سے مرگی کے علاج میں کچھ تامّل کرتے ہیں۔ مگر موجودہ طبی دنیا کا بیشتر حصہ برومائیڈ کے ذریعے سے علاج پر غدودوں کے طریقۂ علاج (گلینڈولر تھراپی) کو ترجیح دیتا ہے۔ برومائیڈ کے ذریعے سے علاج موثر ہو یا نہ ہو مگر یہ سائنٹی فک ہرگز نہیں ہے۔

برطانیہ کی مشہور ہاروور لیبوریٹری کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ہنری ایچ۔ ہاروور کے خیال میں مرض صرع خاص کر خصیوں کے درون افرازی اجزاء کی بدنظمی کا نتیجہ ہے۔ اس کے ثبوت میں وہ ذاتی تجربات کی بنا پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ جن عورتوں کی مرگی کا تعلق ماہواری ایام کی خرابی سے تھا ان کا مرض اسی فی صدی حالات میں علاج عضوی (اورگنو تھراپی) کے ذریعے سے خصیوں کا فعل درست کر دینے سے رفع ہو گیا۔

غدۂ درقیہ اپنی درون افرازی فعلیّت کے لیے خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ یورپ اور امریکہ کی بعض بہترین معملوں (لیبوریٹریوں) کے تجربات سے ثابت ہے کہ غدۂ درقیہ کی خرابی (ہائی پوتھائرائڈازم) بسا اوقات صرع کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اور اس قسم کی مثالیں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں کہ اس غدّے کی خرابی دور ہوتے ہی مرض صرع بھی خود بخود رفع ہو گیا۔ ڈاکٹر ہاروور غدۂ درقیہ اور امراض صرع کے باہمی تعلق کی حسب ذیل وجوہ بیان کرتے ہیں:-

(۱) غدۂ درقیہ سے خلیاتی نفخ اور اوذیما پیدا ہوتا ہے جس کا اثر دماغ پر اسی طرح پڑ سکتا ہے جس طرح ہرٹوغ، ریڈ اور دوسرے ماہرینِ طب نے بیان کیا ہے۔

(۲) مرض صرع میں بعض علامتیں بالکل وہی ہوتی ہیں جو غدۂ درقیہ کی خرابی میں پائی جاتی ہیں۔

(۳) تسمّمِ دم (ٹاکسیمیا) غدۂ درقیہ کی خرابی کا نتیجہ ہے۔

(۴) صرع کے مریضوں کو غدۂ درقیہ کا جوہر استعمال کرانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

لیکن امریکہ کی مشہور ہارورڈ لیبوریٹری کے انچارج ڈاکٹر ہاروے کوشنگ کے خیال میں مرض صرع کا کوئی خاص تعلق غدہ درقیہ سے نہیں بلکہ یہ غدۂ نخامیہ (پیچوئٹری گلینڈ) کے نقائص کا نتیجہ ہے۔ اس نظریے کی تائید میں کوشنگ نے جو دلائل پیش کیے ہیں ان میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) کتوں پر سر وکٹر ہارسلے (لندن) کے طویل تجربات۔

(۲) غدہ نخامیہ نکالے جانے کے بعد جو جانور زیادہ عرصے تک زندہ رہیں وہ اکثر مرگی کی قسم کے دوروں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۳) صرع میں اکثر فراشی (کلینکل) حالات پیدا ہوتے ہیں جن میں غدہ نخامیہ کے نقائص نمایاں ہوتے ہیں۔

(۴) کاسۂ سر پر چوٹ لگنے سے غدۂ نخامیہ میں نقص پیدا ہو سکتا ہے۔

(۵) تجربات سے ثابت ہے کہ بن گوش سے ایک خاص قسم کا مواد جو عرق نخاع میں شامل ہو کر قشرے تک پہنچتا ہے وہ قشری خلیات کے لیے مفید ہے۔

(٦) مرگی کے بعض مریضوں میں وہی علامتیں ہوتی ہیں جو غدۂ نخامیہ کی خرابی میں پائی جاتی ہیں اور غدۂ نخامیہ کے جوہر استعمال کرانے سے یہ خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

ان سطروں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگرچہ مغرب کے بہت سے مشہور ماہرین طب مرگی کو درون افرازی اجزا کے نقائص کا نتیجہ سمجھتے ہیں لیکن ان کے نظریوں میں کس قدر اختلاف ہے۔

کم عمری میں مرگی کے دورے مرگی کے حملوں سے جو عموماً کم عمری میں ہوتے ہیں ظاہر ہوتا ہے کہ نشو و نما کے قدرتی فعلوں میں کوئی خرابی لاحق ہو گئی ہے۔ لہٰذا ماہرین طب کے لیے اس مسئلے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ درون افرازی اجزا سے صرع کے دوروں کا کس حد تک تعلق ہے۔ بچّوں میں قوت نمو زیادہ ہوتی ہے اور ان کے نظام جسمانی میں درونِ افرازی غدودوں کو مقابلتاً زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ یہی وہ زمانہ ہے جب اعضائے رئیسہ کے نقائص زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔

ماہرین طب کو معلوم ہے کہ وہ بچّے جن کی صحت کم زور ہو، یا جن کی نشو و نما میں خلل پڑ گیا ہو یا جو نسلی اعتبار سے درون افرازی طبقے (انڈو کرین کلاس۔ مثلاً منگول وغیرہ) سے تعلق رکھتے ہیں مرگی کے حملوں میں مقابلتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جاپان میں پچھلے سال مدرسوں کے مرگی والے بچّوں پر جو تجربات کیے گئے تھے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ستر فی صدی بچّوں کو غدۂ درقیہ کے علاج سے بہت فائدہ ہوا اور چالیس فی صدی بچّے بالکل صحت یاب ہو گئے۔ اسی طرح امریکہ میں پیشین غدہ نخامیہ (اینٹیریر پیچوئٹری گلینڈ) غدہ درقیہ اور غدّہ تیموسیہ (تھائمس گلینڈ) کے مشترکہ علاج سے بچّوں کے نشو و نما کا نقص دور کرنے کے لیے حیرت انگیز مفید نتائج حاصل کیے گئے۔ کیلے فورنیا میں جن ایک سو بچّوں پر اس طریقۂ علاج کی آزمائش کی تھی ان میں سترہ بچّوں کو مرگی کے عارضے سے کامل صحت ہو گئی۔ تیس بچّوں کے مرض میں تخفیف ہوئی۔ اکیس بچّوں کے نشو و نما میں جو خرابی تھی وہ دور ہو گئی اور بیالیس بچّوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کافی حد تک بے نتیجہ ثابت ہوا۔ لیکن اس سلسلے میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ جن بیالیس بچّوں کو کچھ فائدہ نہیں ہوا ان میں تقریباً آدھے بچّے ایسے تھے جن کا علاج پوری مدّت ختم ہونے سے پہلے ہی ان کے والدین کی خواہش پر بند کرنا پڑا۔

بالغ مرگی کے مریضوں پر غدودی تجربات صرع کے کم عمر مریضوں پر کام یاب غدودی تجربات کے بعد مغربی ماہرین طب نے بالغوں پر اس طریقۂ علاج کی آزمائش کی۔ کیلے فورنیا، نیویارک، زیورک اور برن کی معملوں (لیبوریٹریوں) کے تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ غدۂ درقیہ یا غدۂ نخامیہ کے علاج سے بڑی عمر کے مرگی کے مریضوں کو اچھا کرنے میں اتنی زیادہ کام یابی تو نہیں ہوئی جتنی کہ کم عمر بچّوں کے سلسلے میں ہوئی۔ لیکن کئی مریضوں کو خاصا افاقہ ہوا۔ اس طرح ماہرین طب کے لیے علاج کی ایک نئی راہ کھلتی ہے جس میں مزید تجربوں کے بعد ترقیوں کی کافی گنجائش ہے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کامیابی زیورک کے ماہرین طب کو ہوئی۔ جہاں بالغ مرگی کے مریضوں کے صحت یاب ہونے کی شرح ٧،٣ فی صدی تھی۔ نیویارک میں یہ شرح ٢،٥ سے آگے نہ بڑھ سکی کیلے فورنیا میں اعداد و شمار ظاہر نہیں کیے گئے۔

صرعِ خصیّی مرگی کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا خصیوں کے فعل کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق ہے کہ اسے قطعی طور پر ہر چیز سے زیادہ خصیوں کا مسئلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسے "صرعِ خصیّی" کہا جاتا ہے۔ اس مرگی کے دورے ہلکے بھی ہوتے ہیں اور شدید بھی۔ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خصیوں کا فعل جتنا زیادہ خراب ہوگا اتنے ہی زیادہ شدید اس مرگی کے دورے پڑیں گے۔ دوسرے الفاظ میں بعض عورتیں ایک ایسی قسم کی مرگی میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس کا تعلق بغور تحقیقات کرنے پر خرابیٔ رحم کے ساتھ نکلتا ہے اور یہ خرابیٔ رحم عموماً ایّام کی بے قاعدگی، عسرِ ولادت اور نفاس وغیرہ کے سلسلے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی مریض عورتوں کا روزنامچہ اور نقشہ مرتب کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مرگی کے حملے اور ان کی شدّت ایسی لہروں کی شکل میں ہوتی ہے جن کا اتار چڑھاؤ ماہواری ایّام کے چارٹ کی لہروں کے مطابق ہوتا ہے۔

صرعِ خصیّی کے اسباب مرگی کی جس قسم کو "خصیوں کی مرگی" کہا جاتا ہے اس کا سبب خاص کیا ہے؟ اس کے متعلق ماہرینِ طب کی رائیں مختلف ہیں۔ ڈاکٹر ہارڈور کے خیال میں اگرچہ فراشی (کلینکل) تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرگی کا گہرا تعلق خصیوں کی درونِ افرازی فعلیت کے نقائص سے ہے۔ مگر پھر بھی خصیوں کی خرابی کو تمام و کمال اس کا سبب خاص قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سان فرانسسکو (امریکہ) کے ڈاکٹر لسٹر اور ڈاکٹر نکس کی رائے میں خصیّی مرگی کا خاص سبب غدۂ نخامیہ کے نقائص ہیں۔ مسلّمات سے ہے کہ خصیوں کے فعل کی بے قاعدگی میں غدۂ نخامیہ کا بڑا حصّہ ہے۔ جب

خصیوں میں کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو غدہ نخامیہ کے فعل اور اس کے حجم میں فرق پڑ جاتا ہے

ییل یونی ورسٹی کے ڈاکٹر آیبور۔ ٹی۔ آسبورن کے خیال میں عورتوں کے خُصّی مرگی میں مبتلا ہونے کا ایک سبب غدہ درقیہ کی خرابی بھی ہے۔ کیوں کہ خصیوں کے فعل سے جن درون افرازی غدودوں کا تعلق ہے ان میں غدہ درقیہ کی اہمیّت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ "غدہ درقیہ خاص طور پر زنانہ غدہ ہے اور عورتوں کی صنفی زندگی پر مسلسل اثر ڈالتا رہتا ہے۔ جب تک غدہ درقیہ کا فعل بالکل صحیح نہ رہے ماہواری آیام میں باقاعدگی پیدا نہیں ہو سکتی۔"

مرگی کی مریض عورتوں پر تجربات سان فرانسسکو کے ڈاکٹر لسّر اور ڈاکٹر نکسن نے اپنی کتاب "غدہ نخامیہ کے نقائص اور مرگی" میں خصّی مرگی اور غدہ نخامیہ کی خرابی کے باہمی تعلق پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اپنے چھ ذاتی تجربات قلم بند کیے ہیں۔ جن چھ عورتوں پر تجربات کیے گئے تھے ان میں پانچ عورتیں جوانی کی منزل میں قدم رکھ چکی تھیں یا اس منزل سے گزر چکی تھیں اور ان کی شمع جوانی خاموش ہونے کے لیے جھلملا رہی تھی۔ ان پانچوں عورتوں کی ماہواری ایام باقاعدہ نہ تھے۔ خون بہت کم مقدار میں غیر معمولی لمبے وقفے سے آتا تھا۔ ان کا حافظہ بہت کمزور ہو چکا تھا اور ایک عورت تو مرض نسیان میں بھی مبتلا تھی۔ سب کا مزاج چڑچڑا تھا اور انہیں ذرا ذرا سی بات پر غصہ آجاتا تھا۔ ان عورتوں کا علاج غدودوں کے ذریعے سے کیا گیا۔ جہاں تک ایام کی خرابی، حافظے کی کمزوری اور چڑچڑے پن کا تعلق تھا انہیں ڈیڑھ دو مہینے میں حیرت انگیز فائدہ ہوا اور مندرجہ بالا شکایتیں کم ہونے لگیں۔ چھ مریضوں میں جو لڑکی نابالغ تھی اسے جلد صحت ہو گئی۔ لیکن بقیہ پانچ عورتوں کا علاج لمبی مدت تک کرنا پڑا۔ ان میں سے دو عورتوں کو مرگی کے عارضے سے مستقل طور پر نجات مل گئی اور تین عورتوں کے مرض میں غیر معمولی تخفیف ہو گئی۔ مرگی کے دورے بہت لمبے وقفے سے پڑنے لگے اور ان میں وہ پہلی سی شدّت نہ رہی۔ ڈاکٹر لسّر اور ڈاکٹر نکسن لکھتے ہیں کہ:-

> "تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالغ عورتوں کے مقابلے میں نابالغ لڑکیوں کو علاج سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اور چوں کہ ماہواری آیام کی خرابیاں اور رحم کی شکایتیں ان کے علاج کی راہ میں حائل نہیں ہوتیں، اس لیے ان کا مرض آسانی سے قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں نابالغ مرگی کی لڑکیوں پر علاج عضوی کی ضرور آزمائش کرنی چاہیے۔ اس میں کام یابی کا امکان زیادہ رہتا ہے۔"

ہر سہ درون افرازیات کی آزمائش ڈاکٹر بارکر، ڈاکٹر ہاپکنس اور ڈاکٹر مونتھل نے درون افرازیت اور تحوّل (اینڈوکرینولوجی اینڈ میٹابولزم) کے سلسلے میں جو تجربات قلم بند کیے ہیں۔ ان سے بھی لسّر اور نکسن کے خیالات کی تائید ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ہارڈر نے اپنے تجربات میں بعض مرگی کی عورتوں کو صرف پیشین غدہ نخامیہ کا جوہر بعض کو صرف غدہ درقیہ کا جوہر بعض کو صرف خصیوں کا جوہر اور بعض عورتوں کو ہر سہ درون افرازی جوہروں کا مرکب استعمال کرایا۔ نتائج کے اعتبار سے ڈاکٹر موصوف کو ڈاکٹر لسّر یا ڈاکٹر نکسن کے برابر کام یابی تو حاصل نہیں ہوئی، لیکن پھر بھی ان نتائج کو ناقابلِ اطمینان نہیں کہا جا سکتا۔ جن پچاس عورتوں پر تجربات کیے گئے تھے۔ ان میں کچھ عورتیں ایسی بھی تھیں جنہیں مرگی کے دو سے دس دوروں تک روزانہ پڑتے تھے۔ ان عورتوں کی نصف تعداد کو خاصا فائدہ ہوا۔ تیرہ عورتوں کو ظاہری طور پر مرگی کے مرض سے مکمل صحت ہو گئی اور بارہ عورتوں کو اس حد تک فائدہ پہنچا کہ ان کے مرض کی شدّت مہینے میں ایک یا دو دوروں تک محدود ہو گئی۔

مرگی میں بروما ئیڈوں کا استعمال اب تک مرگی کے علاج میں بروما ئیڈوں اور مسکّن دواؤں کا استعمال عام ہے۔ حال میں یورپ اور امریکہ کے ماہرینِ طب نے ان کے متعلق تجربات بھی کیے ہیں۔ میڈرڈ میں ڈاکٹر جی۔ مارانوں نے سات نوجوان مرگی کی عورتوں پر تجربات کیے تھے۔ ان میں سے دو عورتوں کا علاج وہ صرف بروما ئیڈوں کی مدد سے کرتے رہے اور دورانِ تجربات میں اُنہوں نے ان کی خاص مقدار معیّن کر کے ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ تین عورتوں کے علاج میں وہ بروما ئڈوں کی مقدار گھٹاتے بڑھاتے رہے۔ اور دو عورتوں کو اُنہوں نے ابتدا میں صرف بروما ئڈس چند روز تک استعمال کرائے اور درونِ افرازی غدودوں پر بروما ئیڈوں کا ردّ عمل ظاہر ہوتے ہی ان کا استعمال بند کر کے علاجِ عضوی کے اصُول پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ نتائج یہ برآمد ہوئے کہ جن عورتوں کو کئی ماہ تک صرف مسکّنات کی ایک ہی معینہ مقدار استعمال کرائی گئی تھی۔ انہیں شروع میں تو فائدہ محسوس ہوا۔ مرگی کے دوروں کی شدّت بھی کم ہو گئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں دوسری عورتوں کے مقابلے میں جلد صحت ہو جائے گی۔ لیکن کچھ عرصے بعد ردِّ عمل شروع ہوا۔ ظاہری طور پر جو کچھ افاقہ محسوس ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا اور مرض نے پہلے سے بھی زیادہ شدّت اختیار کر لی۔ جن تین عورتوں پر بروما ئڈس

مختلف مقداروں میں استعمال کرائے گئے تھے ابتدائی صحت کے بعد مرض کا دوبارہ حملہ ان پر بھی ہوا۔ لیکن یہ نیا حملہ پہلے حملوں سے ہلکا تھا۔ جن دو عورتوں کو ابتدا میں صرف چند روز برومائیڈس استعمال کرائے کی علاج عضوی کے طریقے پر عمل درآمد کیا گیا تھا انہیں چھ مہینے کے مسلسل علاج کے بعد مکمل صحت ہو گئی۔ اور صحت کے تین سال بعد بھی جب ان کا بغور معائنہ کیا گیا تو اعادۂ مرض کے کوئی آثار نہ تھے۔ پیرس کے ڈاکٹر لیوپولڈ لیوی نے قاعدی تحوّل (بیسک میٹابولزم) پر بحث کرتے ہوئے درون افرازیات اور برومائیڈوں کے سلسلے میں حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"صرع کو غدۂ نخامیہ کی خرابی کا نتیجہ قرار دیا جائے یا غدۂ درقیہ اور خصیوں کی خرابی کا، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدائی مرض کی حالت میں لیومنل اور برومائڈوں کے استعمال سے خاص کر کم سن لڑکوں اور لڑکیوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں لیومنل اور برومائڈوں کو مدار علاج قرار دینا غلطی ہے۔ انہیں صرف اس وقت تک استعمال کرانا مفید ثابت ہوتا ہے جب تک درون افرازی اجزا پر ان کا ردّعمل ظاہر نہ ہو۔ اس ردّعمل کے ظاہر ہوتے ہی درون افرازی جوہروں (انڈوکرین اکسٹریکٹس) کا استعمال شروع کرا دینا چاہیئے۔"

سب سے عجیب و غریب مرض

ڈاکٹر لیوی آگے چل کر مرگی اور درونِ افرازی اجزا پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اب تک ہمارے ذہنوں میں مرگی کا جو تصور تھا اس میں علاج عضوی کے نئے انکشافات نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ڈاکٹر اسپرٹیلنگ نے ایک مرتبہ مرگی کو "سب سے زیادہ عجیب و غریب مرض" کا خطاب دیا تھا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ علم درون افرازیات کی مزید ترقیوں کے بعد یہ مرض اس قدر "عجیب و غریب" نہ رہے گا۔ اور بنی نوع انسان کو ہم ایک بڑی مصیبت سے نجات دلا سکیں گے۔ میں اس سلسلے میں ایک اور بات کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ جب تک غدۂ نخامیہ یا غدۂ درقیہ کی خرابی کے نتائج صاف طور پر نمودار نہ ہوں مرگی کی ہر قسم کو درون افرازی قرار دے دینا مناسب نہیں۔ میرے مشاہدے میں ایسی بھی کئی مثالیں آئی ہیں جہاں علاجِ عضوی سے مریض کو ذرا بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اور محض وہی لیومنل اور برومائڈس وغیرہ مفید ثابت ہوتے رہے جنہیں ہم مرگی کی علاج میں قطعاً غیر مؤثر ثابت کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔"

پیشین غدۂ نخامیہ کے جوہر کا استعمال

"آرگنو تھراپیٹک ریویو" میں ایک مشہور ڈاکٹر نے مرگی کے سلسلے میں پیشین غدۂ نخامیہ کے جوہر کا جو تجربہ لکھا ہے اس کا اظہار بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ ڈاکٹر موصوف لکھتا ہے کہ "ایک انگریز نوجوان اٹھارہ سال کی عمر میں مرگی میں مبتلا ہوا۔ اور متعدد قابل ماہرینِ طب کی شدید جدوجہد کے باوجود دس سال تک اس کا مرض برابر بڑھتا رہا۔ اس کا علاج برابر برومائڈوں کی مدد سے ہوتا رہا تھا۔ ایک سال کا عرصہ ہوا جب وہ میرے پاس بغرض علاج آیا تو اُسے پانچ سے آٹھ تک مرگی کے شدید دورے روزانہ پڑتے تھے۔ میں نے اسے پیشین غدۂ نخامیہ کمپاؤنڈ کا استعمال شروع کرایا اور پانچ مہینے کے بعد اس کی حالت میں غیر معمولی افاقہ محسوس ہونے لگا۔ حملوں کی شدت میں بہت کمی ہو گئی۔ اسے دن میں دو تین دوروں سے زیادہ نہیں پڑتے تھے اور وہ بھی بہت ہلکے ہوتے تھے۔ چھ مہینے بعد دن میں صرف ایک ہلکا دورہ پڑنے لگا۔ اب اس کے علاج کو گیارہ مہینے کے قریب گزر چکے ہیں وہ بالکل صحت یاب تو نہیں ہوا۔ لیکن دو مہینے سے اسے مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں مریض کو صرف پیشین غدۂ نخامیہ کا کمپاؤنڈ استعمال کرا رہا ہوں۔"

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی

جو ضرورت کے لیے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں۔ غرض کہ ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس کتاب میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۵/ ضخامت ۲۰۰ صفحے۔ ملنے کا پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی کوچہ چیلان، دہلی

جگر میں اجتماعِ خون

ڈاکٹر آر۔ اے۔ ولس کے دل چسپ تجربات

بعض ماہرین طب اعضائے رئیسہ میں جگر کو وہ اہمیت نہیں دیتے جس کا یہ درصل مستحق ہے اور جگر کی شکایات کو اکثر اوقات معمولی سمجھتے ہیں لیکن جہاں تک میرے تجربات کا تعلق ہے میں جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے جگر کے فعل کی درستی بہت ضروری سمجھتا ہوں۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خرابی جگر محض یرقان کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جگر کی خرابی ورمِ جگر، جگر کے پھوڑے اور جگر کے سکڑاؤ وغیرہ تکلیف دہ امراض کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے

جگر کی اہمیت کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ معدہ اور آنتوں سے گزرنے والے تمام خون کے دورے کا مرکز جگر ہے اور ہماری جسم میں خون کی جس قدر مقدار ہے اس میں تقریباً ۲۶٫۳ فی صدی مقدار جگر سے گزرتی رہتی ہے۔ یہ محض خون ہی کو بعض اہم ترین اعضا تک نہیں پہنچاتا، بلکہ یوریا، شکر اور نشاستے کے وہ اجزا بھی پیدا کرتا رہتا ہے جو عام صحت اور ہاضمے کو درست رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ جگر کا فعل اگر درست نہ رہے تو یورک ایسڈ کافی مقدار میں خارج نہیں ہو سکتا اور خون میں سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔

میں نے اُوپر بیان کیا ہے کہ انسان کے خون کا ایک خاصا حصہ جگر سے گزرتا ہے لیکن یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جگر خون کی اس قابلِ ذکر مقدار کو خود جذب نہیں کرتا بلکہ دوسرے اعضا تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر جگر کا فعل درست نہ ہو تو خون کی غیر ضروری مقدار وہ خود جذب کرنے لگتا ہے اور جگر کے اجتماعِ خون کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کے خیال میں اجتماع خون کے مرض سے جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے اور حال میں نبٹلے نے بھی یہی خیال ظاہر کیا ہے۔ لیکن بہت سے تجربات کی بنا پر میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جگر میں اجتماع خون خود کوئی مستقل مرض نہیں بلکہ یہ شکایت خرابیٔ جگر کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اگر ہم ان وجوہ کا سدِّباب کر سکیں جن کی بنا پر جگر خون کو دوسرے اعضا تک پہنچانے کی بجائے خود زیادہ مقدار میں جذب کرنے لگتا ہے تو اجتماع الدم کی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔

چند سال ہوئے میرے مطب میں اجتماع الدم فی الکبد کا ایک مریض بغرض علاج آیا۔ اس کا ہاضمہ بالکل خراب ہو چکا تھا۔ سردی کے موسم میں بھی پیاس غالب رہتی تھی۔ جگر کافی بڑھا ہوا تھا اور قبض کی شکایت ایک سال سے تھی۔ جب میں نے مریض کا جگر دبا کر دیکھا تو اسے بہت تکلیف ہوئی اور اس کا بیان تھا کہ مقامِ جگر پر اکثر درد ہوتا رہتا ہے۔

اس شخص کا مرض ایک سال کے اندر بہت بڑھ چکا تھا۔ اس نے جگر میں خون کا غیر ضروری اجتماع روکنے کے لیے کئی ڈاکٹروں سے رجوع کیا تھا اور بہت سی دوائیں استعمال کی تھیں۔ لیکن اب تک اسے ذرا بھی فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ تکلیفیں بڑھتی ہی جاتی تھیں۔

مریض ایک متموّل خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شراب نوشی کا بہت عادی ہے اور ورزش تو درکنار کبھی چہل قدمی کی "تکلیف" بھی گوارا نہیں کرتا۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ مریض نے شراب نوشی کی کثرت اور ورزش نہ کرنے سے اپنے جگر کا فعل خراب کر لیا ہے اور اجتماعِ خون کی شکایت محض خرابیٔ جگر کی وجہ سے ہے۔ اگر نو وارد مریض کو مجھ پر پورا اعتماد ہوتا تو میں اسے کسی قسم کی دوائی استعمال نہ کراتا اور محض عام اصولِ حفظانِ صحت کی پابندی کرا کے اسے اچھا کر لیتا۔ مگر دشواری یہ تھی کہ دوا کا شیدائی مریض میرے پاس اپنے "مرض کی دوا" لینے آیا تھا اور مجھے اُمید ہے کہ ہندوستانی اصحاب میری اس صاف بیانی کو معاف کریں گے کہ انہیں علاجِ قدرت سے کہیں زیادہ پیٹنٹ دواؤں پر اعتماد ہے۔

میں نے قبض کی شکایت رفع کرنے کے لیے مریض کو مشورہ دیا کہ وہ روزانہ صبح اُٹھ کر گنگنے پانی کا ایک گلاس پی لیا کرے۔ اسی کے ساتھ میں نے اسے ایک معمولی دست آور دوا بھی دے دی۔ مریض کی تشفّی محض گرم پانی یا معمولی دست آور دوا سے نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ کوئی عمدہ پیٹنٹ دوا بھی چاہتا تھا۔ میں نے اسے ایک دوا دے دی۔ لیکن اپنے دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس دوا کا کوئی تعلق جگر میں اجتماعِ خون کے مرض

(اسے میں مستقل مرض ہی تسلیم نہیں کرتا ہوں) سے نہیں تھا۔ ہاں میں نے مریض کو اس بات کی سخت تاکید ضرور کی تھی کہ وہ شراب نوشی کو کم کر دے اور روزانہ تھوڑی بہت ورزش کر لیا کرے۔ مجھے اس مریض اور ساتھ ہی اپنے طریقۂ علاج سے کافی دل چسپی ہو گئی تھی۔ اس لیے میں اکثر مریض کے مکان پر جا کر اس بات کی کوشش کرتا تھا کہ وہ شراب کم پینے پائے اور بعض اوقات اپنے سامنے اسے ورزش کراتا تھا۔ میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہوا۔ مریض کی شراب نوشی میں بہت کمی ہو گئی اور وہ موٹر پر ہواخوری کے بجائے روزانہ علی الصباح چہل قدمی بھی کرنے لگا۔ کبھی کبھی میں بھی اس چہل قدمی میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا۔ پندرہ دن کے اندر مریض حیرت انگیز فائدہ محسوس کرنے لگا اور ایک مہینے کے اندر وہ بالکل تن درست تھا۔ وہ مرض جو ایک سال تک علاج کرنے کے بعد بھی رفع نہ ہوا تھا ایک مہینے کے اندر دور ہو جائے۔ مریض کے لیے اس سے بڑھ کر میری "مسیحائی" کا ثبوت اور کیا ہو سکتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میں اپنی "اکسیری دواؤں" کی قیمت میں اس کے سامنے کسی لمبی رقم کا بل پیش کروں گا۔ چنانچہ تن درست ہونے کے بعد اس نے بہت کچھ شکر گزاری کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے حساب کا پرچہ طلب کیا۔ اس دوران میں مریض سے میری کافی بے تکلفی ہو گئی تھی۔ جب میں نے اس سے کہا کہ میں نے تقریباً ایک مہینے تک جو دوائیں اسے استعمال کرائی ہیں۔ اس کی مجموعی قیمت چند آنوں سے زیادہ نہیں ہے تو مریض کو بہت حیرت ہوئی۔ میں نے اس کی حیرانی دور کرنے کے لیے بتایا کہ میں اُسے محض تسکین کے لیے "شوگر آف ملک" وغیرہ دیتا رہتا تھا۔ ورنہ درحقیقت میں نے اسے کوئی بھی دوا استعمال نہیں کرائی۔ اس کا سبب مرض یہ تھا کہ زیادہ شراب پینے اور ورزش نہ کرنے سے اس کے جگر کا فعل خراب ہو گیا تھا۔ میں نے اسے شراب کم کرنے کا مشورہ دے کر اور ورزش کا عادی بنا کر جگر کی خرابی بغیر کسی دوا کے دور کر دی اور وہ تن درست ہو گیا۔

اس سلسلے میں ایک اور تجربے کا اظہار بھی دل چسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ایک معزز ہندو خاندان کی تعلیم یافتہ نوجوان عورت اجتماع الدّم فی الکبد کی شکایت میں مبتلا تھی۔ وہ تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصے میں کئی بڑے شہروں کے مشہور ماہرینِ طب سے علاج کرا چکی تھی۔ اس نوجوان تعلیم یافتہ خاتون کے بھائی سے میرے تعلقات اتفاقیہ طور پر قائم ہو گئے اور اس نے اپنی بہن کے مرض کا ذکر مجھ سے کیا۔ میں نے علاج پر آمادگی ظاہر کی اور ایک دن وہ خوب صورت خاتون میرے مطب میں آئی۔ اس کی حالت یقیناً باعثِ تشویش تھی۔ پیاس کی شدت سے اندیشہ تھا کہ اسے کہیں استسقا نہ ہو جائے۔ میں نے اس کے حالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ وہ اصولِ حفظانِ صحت کی پابندی کرتی ہے کبھی ایسی غذائیں نہیں کھاتی جو زود ہضم نہ ہوں اور کھلی ہوا میں زیادہ وقت گزارنے کے علاوہ ورزش بھی کرتی رہتی ہے۔ میں اوپر نہایت صفائی کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ میں اجتماع الدّم فی الکبد کو محض جگر کی خرابی کا نتیجہ سمجھتا ہوں۔ مریضہ کا جگر یقیناً خراب تھا۔ لیکن جگر کیوں خراب ہوا اس کی کوئی معقول وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ میں نے کئی دن تک طبّی کتابوں کی ورق گردانی کی اور بعض ہم پیشہ دوستوں سے بھی مشورہ لیا۔ مگر مجھے اپنی کوتاہیِ فہم کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ میں سببِ مرض دریافت نہیں کر سکا۔ میں آخر مایوس ہو کر مریضہ کو جواب صاف دینے والا تھا کہ قدرت نے میری مدد کی اور مجھے سببِ مرض بالکل اتفاقیہ طور پر معلوم ہو گیا۔

اس دوران میں میری بیوی سے مریضہ کا بہت دوستانہ ہو گیا تھا۔ کبھی وہ خود میرے بنگلے پر آ کر کئی کئی گھنٹے مسز ولیس کے ساتھ گزارتی تھی اور کبھی اپنی موٹر بھیج کر میری بیوی کو اپنی کوٹھی پر بلوا لیتی تھی۔ میری بیوی کو ضبطِ تولید کے مسئلے سے بہت دل چسپی تھی۔ ایک دن جب تعلیم یافتہ مریضہ سے اس موضوع پر اس کی گفتگو ہوئی تو مریضہ اس سے فوراً بے تکلف ہو گئی اور بالآخر اس کی زبانی میری بیوی کو معلوم ہوا کہ اس نے برتھ کنٹرول کی درجنوں اشتہاری دوائیں استعمال کی ہیں اور غالباً ان ہی اشتہاری دواؤں کے اثر سے اس کے ماہواری ایام میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ کئی کئی مہینے تک ایام نہیں ہوتے اور شرم د خاندانی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ اپنے کسی عزیز کو یہ راز بتانا نہیں چاہتی۔

میری بیوی نے جب مجھے مریضہ کی یہ سرگزشت سنائی تو میں فوراً سمجھ گیا کہ اس کے جگر کا فعل احتباس ایام کی وجہ سے خراب ہوا ہے۔ میں نے پوری رازداری کے ساتھ اس کے ایام کا علاج کیا۔ ایام باقاعدہ جاری ہو گئے اور پھر مریضہ کی عام صحت بھی درست ہو گئی۔

فن الولادت
حمل، حاملہ، زچہ، بچہ کے امراض و حالات کے علاج اور تدابیر: یہ کتاب حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے ڈاکٹری کی مستند کتابوں سے منتخب کر کے لکھی ہے اور ملک کی اکثر طبّی درس گاہوں میں داخل نصاب ہے قیمت چھ روپے
مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

کیمیا اور کیمیاگری

جناب سید محمد سلطان صاحب بخاری، ایم۔ ایس سی، ایل۔ ایل۔ بی، (علیگ)، دہلی

دل و دماغ میں تصادم کوئی عجیب بات نہیں۔ اکثر جس بات کو دل قبول کرنا چاہتا ہے دماغ اس کو ٹھکرا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات دل جس بات کے ماننے میں پس و پیش کرتا ہے، دماغ اس کی صداقت میں ثبوت اور دلائل پیش کر کے منوا لیتا ہے۔ مگر پھر بھی بہت سے امور میں کم سمجھی یا کم علمیّت کی بنا پر دماغ کوئی ٹھوس ثبوت بہم نہیں پہنچا سکتا اور انسان ضعیف البنیان دل کے اشارے پر جذبات کی رو میں بہ جاتا ہے اور وہ بات باور کر لیتا ہے جو سراسر عقل و دانش کے خلاف ہو۔

کیمیاگری بھی اسی قسم کا ایک افسانہ ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو یہ نہ چاہے کہ اس کے پاس اس قدر روپیہ نہ ہو جائے کہ وہ اس کو پانی کی طرح بہا سکے۔ لوہے کو ہاتھ لگائے تو سونا ہو جائے۔ جمع کرنے پر آئے تو قارون کے خزانے کو شرمائے۔ کس قدر سُنہرا خواب ہے! بے شک انسان چاہے تو کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ ہمت و محنت میں بڑی قدرت ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اس دل آویز خواہش کی تکمیل بھی بغیر مشقّت کے ہو جائے۔ جیسا خواب ہے ویسی ہی اس کی تعبیر ہو۔ بس پارس کا پتھر ہاتھ آ جائے کہ جس چیز پر اس کو لگائیں وہ سونا بن جائے اور جس طرف نظر اُٹھائیں سونا ہی سونا ہو۔

شعرائے اس خیال کو جنم دیا اور عوام اس خیالی پتھر کو حقیقت سمجھ بیٹھے۔ بعض جستجو میں نکل گئے۔ بنوں میں جنگلوں، کوہ میں، ریگستان میں غرض سب جگہ تلاش کیا۔ دربدر کی ٹھوکریں کھائیں۔ ذلیل و خوار ہوئے۔ جو کچھ پلے تھا، کھو بیٹھے۔ اور بمصداق اپنی ناک تو کٹی ہی تھی دوسرے کو کیوں نہ نکٹا کریں۔ جھوٹ بولنے میں گھٹتا ہی کیا ہے۔ غرض یہ کہ داعی بن گئے کہ سونا بنا سکتے ہیں، مگر بے نیاز ہیں۔ خدا سے لو لگائے ہوئے ہیں۔ اپنے لیے سونا بنا کر کیا کریں! دس آدمی عزّت کرنے لگے۔ پانچ سات حاجتمند آنے لگے دو ایک کو فخر شاگردی عطا ہوا۔ کسی کو اِدھر دوڑایا کسی کو اُدھر۔ کسی سے پاؤں دبوائے، کسی سے چلم بھروائی۔ غرض یہ کہ اپنا الّو خوب سیدھا کیا۔ اور آخر میں سبز جھنڈی دکھا دی۔ کسی شاگرد کی اطاعت اور فرمانبرداری پسند آئی تو ایک آنچ کی کسر والا داؤں سکھا دیا اور خلعت خلافت سے مشرّف کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ کاٹ کی ہنڈیا صرف ایک بار چڑھتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو صدہا برس سے یہ سلسلہ کیوں قائم ہے؟ اگر ڈھکوسلا اور ہاتھ کی صفائی ہے تو آج تک یہ بھانڈا کیوں نہ پھوٹا۔ راز فاش کیوں نہ ہوا اور صدیوں میں بھی کیمیاگری کی بے بنیاد حقیقت بے نقاب کیوں نہ ہوئی؟ واقعہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے خوش اعتقادی اور حرص و طمع میں انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ اور سالہا سال "استاد" کی جوتیاں سیدھی کرنے کے بعد حاصل کی ہوئی عیاریاں اور مکاریاں زیادہ سے زیادہ سمجھ دار انسان کو ہوس کا شکار بنا دیتی ہیں۔

ایسے عقل مند لوگ بہت کم ہیں جو اپنے آپ کو اس معاملے میں کم عقل سمجھ کر پورے طور سے اصلیت معلوم کرنے کی پوری کوشش کریں۔ برعکس اس کے ہوتا یہ ہے کہ کسی کو سونا بناتے دیکھا اور سمجھ لیا کہ وہ معاملے کی تہ تک پہنچ گئے اور واقعی سونا بن گیا۔ بات یہ ہے کہ لالچ ان کی عقل کو کند اور آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔ وہ اتنا بھی نہیں خیال کرتے کہ ہزارہا شعبدے باز دن رات حیرت انگیز کمال دکھاتے رہتے ہیں اور مجمع عام میں اقبال کرتے ہیں کہ تل کی اوجھل پہاڑ ہے، یہ سب ہاتھ کی صفائی ہے، نہ نظر بندی ہے نہ جادو۔ پھر اگر کسی نے سونا بنا دیا تو وہ بھی ہاتھ کی صفائی ہی کا کرشمہ ہو گا۔

واقعہ یہ ہے کہ اگر وہ اس پر غور بھی کریں تو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ سونا بنانا دشوار ہو سکتا ہے ناممکن نہیں۔ اصلیت ضرور ہے۔ اس لیے کہ رائی کا پہاڑ تو لوگ بنا سکتے ہیں مگر جب رائی ہی نہ ہو تو پہاڑ کس طرح بن سکتا ہے؟

آئیے، ہم کیمیا کی اصلیت پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں۔ اس سے پہلے کہ ہم سونا بنانے کی کوشش کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ سونا بذاتِ خود کیا چیز ہے؟ اس کی ساخت میں کیا ہے، خواص کیا ہیں اور وہ کن اجزا کا مرکب ہے؟ سائنس جدید نے یہ باتیں پوری طرح معلوم کر لی ہیں اور موجودہ سائنٹفک ایجادات ان معلومات کی صداقت کی بہترین اسناد ہیں۔

مٹی، لوہا، لکڑی، ہوا یا پانی کے کسی چھوٹے سے ذرّے کو اصطلاح میں مولی کیُول کہتے ہیں۔ سائنس کہتی ہے کہ اب کسی ذریعے سے اس چھوٹے سے چھوٹے ذرّے کے اور ٹکڑے کیے جائیں تو اکثر اوقات وُہ اپنی ہیئت بدل لے گا اور اس حالت میں ہوا ہوا نہ رہے گی اور نہ پانی پانی رہے گا۔

دراصل مولی کیُول بہت سے چھوٹے چھوٹے ذرّوں کا مجموعہ ہوتا ہے جن کو اَے ٹمز کہتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ سب اے ٹمز یکساں ہوں۔ ایک مولی کیول میں ایک اے ٹم سے لے کر ہزارہا اے ٹمز تک ہو سکتے ہیں۔ اور مولی کیول کے خواص ان اے ٹمز کے شمار اور اختلاف پر ہی نہیں بلکہ طرزِ اجتماع پر بھی منحصر ہوتے ہیں۔ جس چیز کے مولی کیول میں ایک ہی قسم کے اے ٹمز ہوں اسے مفرد کہتے ہیں ورنہ مرکب۔ یہ مفردات تقریباً سو ہیں۔ مثلاً لوہا، کوئلہ، چاندی، سونا اور آکسیجن وغیرہ مفرد ہیں اور پانی، ہوا، لکڑی وغیرہ مرکّب۔

مولی کیُول کے قدوقامت کا کچھ اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ فرض کیجیے کہ تمام سطحِ زمین پر گیندیں بچھا دی جائیں پھر جتنی گیندیں سطحِ زمین پر بچھیں گی اتنی ہی تعداد مولی کیول کی پانی کے ایک قطرے میں ہوتی ہے۔ اے ٹمز اور بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور وزن میں بھی کم ہوتے ہیں

اب فرض کیجیے کہ ہمیں سونا بنانا ہے، یعنی ایسے مولی کیول اکٹھے کرنے ہیں جو صرف سونے کے اے ٹمز کے بنے ہوئے ہوں۔ چنانچہ اگر ہم دونوں چیزوں کو ملا کر سونا بنانا چاہتے ہیں تو کم سے کم ان میں سے ایک مولی کیول میں سونے کے اے ٹمز ضرور ہونے چاہئیں۔ کیوں کہ جب ہی تو سونے کے اٹمز کے وجود اور ان کے اجتماع کا امکان ہو سکتا ہے۔ مگر کیمیاگری کے معنوں میں یہ سونا بنانا نہیں ہوا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہ سونے کے اے ٹمز ہی تیار کیے جائیں۔ بات معقول ہے۔ مگر پہلے کی طرح پھر ہمیں اے ٹمز بنانے سے پہلے ان کی ساخت وغیرہ معلوم کرنی ہوگی۔ کچھ عرصہ ہوا خیال کیا جاتا تھا کہ اے ٹمز حدِ تقسیم ہیں اور ان سے زیادہ چھوٹے ذرّوں کا وجود غیر ممکن ہے۔ مگر یہ گزشتہ زمانے کے سائنس دانوں کی حدِ تحقیقات تھی۔ گزشتہ پچاس سال میں اے ٹمز کی ساخت کے سلسلے میں جو معلومات حاصل کی گئی ہیں اُنھوں نے سائنس کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ریڈیو وغیرہ کی ایجادان ہی معلومات کے صدقے میں ہوئی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ اے ٹم بجائے ایک ذرّۂ ناچیز ہونے کے ایک کائنات ہے۔ ایک دنیا ہے جس کے افراد خواہ کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں۔ مگر ان کا نظم ونسق آسمانی ستاروں اور سیّاروں کے نظام کے مثل ہے۔ فی الحقیقت دونوں میں حیرت انگیز مشابہت ہے اور اگر ہم اے ٹمز کو ایک نہایت چھوٹے پیمانے پر نظامِ شمسی سے تعبیر کریں تو کچھ نامناسب نہ ہوگا۔

اے ٹم کوئی ٹھوس چیز نہیں بلکہ بہت سے بجلی کے ذرّوں پر مشتمل ہے جو ہمیشہ رقص کرتے رہتے ہیں۔ نظامِ شمسی میں سورج کے گرد بہت سے سیارے گھومتے ہیں جو سورج کے مقابلے میں بہت چھوٹے اور حقیر ہیں اور سورج ان سب کے مجموعی حجم و وزن سے ہزاروں گنا زیادہ بڑا ہے۔

بالکل اسی طرح اے ٹم بھی ایک نظام ہے جس میں ننھے ننھے بجلی کے ذرّے (الیکٹرونز) ایک بھاری مرکز (نیوکلی اَس) کے گرد چکّر لگاتے ہیں۔ یہ نیوکلی اس بجلی کا مسکن ہوتا ہے اور اس کی برقی طاقت اپنے حواریوں کی مجموعی برقی طاقت کے بالکل برابر مگر متضاد قسم کی ہوتی ہے یعنی اگر الیکٹرونز میں گرم تو نیوکلی اس میں ٹھنڈی۔

بجلی کی خاصیت کچھ کتے کی سی ہے۔ کتّا اپنے ہم جنس کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔ بجلی اپنے ہم جنس کو دیکھ کر بھونکتی تو نہیں مگر اس سے پہلو تہی ضرور کر لیتی ہے۔ برخلاف اس کے متضاد قسموں کی بجلیاں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ الیکٹرونز کو مرکزی نیوکلی اَس کے حلقہ بگوش رکھنے میں یہی کشش کارفرما ہوتی ہے اور اجرامِ فلکی کی کششِ ثقل کے مدِّمقابل ہے۔

الیکٹرون کا وزن ہلکے سے ہلکے اے ٹم کے وزن کا تقریباً دو ہزارواں حصّہ ہوتا ہے۔ اور اس کا حجم معمولی اے ٹم کے حجم کا دس ہزارواں حصّہ۔ (سب سے زیادہ ہلکا اے ٹم ہائدروجن کا ہوتا ہے اور اس کے نیوکلی اس کو پروٹن کہتے ہیں)۔ نیوکلی اَس کا وزن تقریباً وہی ہوتا ہے جو اے ٹم کا۔ یہ معلوم کر کے تعجّب ہوگا کہ پروٹن کا حجم غالباً الیکٹرون کے حجم سے بھی کم ہوتا ہے۔

اے ٹم کے خواص کا انحصار رقصان یا بیرونی الیکٹروں کی تعداد پر ہوتا ہے، یعنی اگر ایک ہی بیرونی الیکٹرون ہے تو خواہ نیوکلی اس کا کچھ ہی وزن ہو، اے ٹم کے خواص ہائیڈروجن کے ہوں گے۔ اسی طرح دو بیرونی الیکٹرون سے ہیلیم کے خواص ہوں گے۔ پس ثابت ہوا

کہ اگر کسی اے ٹم کو سونے کے اے ٹم میں تبدیل کرنا ہے تو اس کے بیرونی الیکٹرون کو کم و بیش کرکے پورا کرلینا چاہیئے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ الیکٹرون کی تعداد میں اضافہ کرنا اگر ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ ہاں تعداد میں کمی کی جاسکتی ہے۔ مگر مشکل یہ آپڑتی ہے کہ نیوکلی اس کی برقی طاقت اور بیرونی الیکٹرون کی مجموعی طاقت کا توازن برقرار نہیں رہتا۔ جس طرح پانی اپنی سطح ہموار رکھنے کے لیے نشیب و فراز کی طرف رجوع کرتا ہے اسی طرح یہ نئی پیدا کی ہوئی چیز بھی اپنا توازن قائم رکھنے میں کوشاں رہتی ہے۔ قدرت ساتھ دیتی ہے اور فضائی برقیہ جو ہر جگہ ہوتی ہے خارج شدہ برقیوں کی جگہ لے لیتا ہے۔ اس بات کی تلافی کے لیے بھی کوشش کی گئی کہ نیوکلی اس کی برقی طاقت کو بھی کم کردیا جائے لیکن یہ فعل ناممکن نہیں تو بہت مشکل ثابت ہوا۔ اس لیے کہ نیوکلی اس کی برقی بندشوں کے کاٹنے کے لیے انتہائی برقی طاقت درکار ہوتی ہے۔

اس موقع پر ریڈیم کا ذکر بھی غالباً بے موقع نہ ہوگا۔ اس کے اے ٹم میں بیرونی برقیے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کثرتِ اجتماع میں بدنظمی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ اکیلا نیوکلی اُس ان سب رقّاص برقیوں کو اپنے زیر اثر نہیں رکھ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب خود بھی لاغر ہوجاتا ہے اور اس کے اندرونی ذرات بھاگ نکلتے ہیں۔ بیرونی برقیوں کو موقع غنیمت معلوم ہوتا ہے اور وہ بھی ہوا ہوجاتے ہیں۔ نیوکلی اس طبعاً حساس واقع ہوا ہے۔ اپنی کمزوری کا احساس اس کو جلد ہوجاتا ہے۔ مگر سنبھلنے کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور بیرونی برقیوں پر تسلط جمانے تک ان کی تعداد صرف چند رہ جاتی ہے اور اس طرح ریڈیم جیسی قیمتی اور کمیاب چیز کا اے ٹم معمولی سیسے کا ایک اے ٹم بن جاتا ہے۔ کیا ریڈیم کے اے ٹم کا یہ افسوس ناک انجام سونا بنانے والے خبطیوں کے لیے قابل عبرت نہیں؟

ریڈیم کا ذکر کرنے سے ہمارا یہ منشا بھی تھا کہ نیوکلی اس زیادہ بھاری ہوجانے کے بعد مائل بہ تنزّل ہوجاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے انسان ٹھوکر کھانے کے بعد سنبھلے یا نہ سنبھلے، نیوکلی اُس ضرور سنبھل جاتا ہے اور ایک حد پر پہنچ جانے کے بعد اس کی برقی طاقت کو گھٹانا کوئی آسان کام نہیں۔

اب آپ نے غالباً اندازہ لگا لیا ہوگا کہ سونا بنانا قرینِ قیاس بے شک ہے۔ مگر اس کے لیے زبردست برقی طاقت کا مہیا ہونا لازم ہے۔ ظاہر ہے کہ جڑی بوٹیاں یہ کام سرانجام نہیں دے سکتیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنکھوں دیکھے کا اعتبار نہ کریں۔ خاک کی چٹکی سے سونے کا ڈلا بنتے ہوئے دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں۔ تو پھر آخر وہ کیا منتر ہے؟

حقیقتاً منتر جنتر کچھ نہیں۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ اگر کسی چیز میں سونا مرکب کی صورت میں موجود ہے تو اس کو ایک کیمسٹ نکال سکتا ہے اور کیمیاگر اسی سونے کے نکالنے کو سونا بنانا کہے گا۔ ظاہرا وہ معمولی شے استعمال کرتا ہے اور کسی نہ کسی ترکیب سے اسکو کشتے میں ملا دیتا ہے۔ گرم کرنے پر فضلہ اُڑ جاتا ہے اور چمکتی ہوئی سونے کی ڈلی رہ جاتی ہے اور دیکھنے والا کیمیاگر صاحب کا مرید بن جاتا ہے۔

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا، اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہے تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کردیجئے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہوجائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ، بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے تو اس مرہم کو لگاتے ہی زہر کا اثر کم ہونا شروع ہوجائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجئے بس ورم کافور ہوجائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناصوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دے گا۔ ذرا سا مرہم پھایہ پر لگائیے۔ اور زخم کو صاف کرکے لگا دیجئے۔ ناصور کے لیے یہ مرہم بتّی میں لگا کر لگائیے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجئے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل ملا کر لگانے سے جاتا رہتا ہے۔ غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہے ایک جادو ہے جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت ہزاروں روپے کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے۔

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

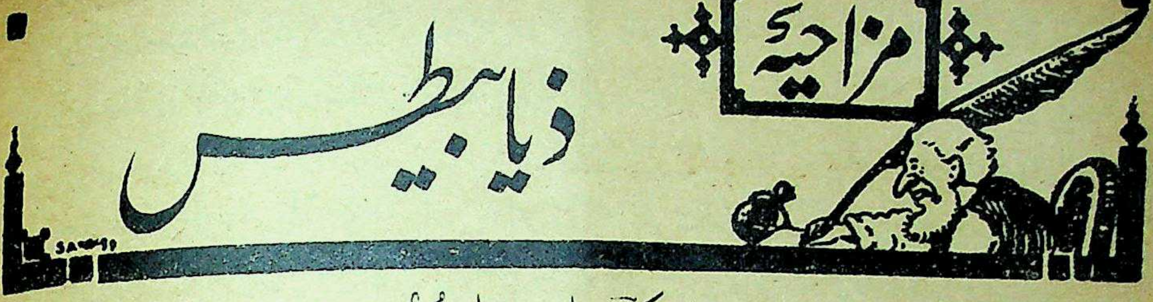

مزاحیہ

ذیابیطس

ازجناب کوثرؔ صاحب چاندپوری

جن "راج روگوں" کی فہرست زمانۂ قدیم سے سینہ بہ سینہ نہیں بلکہ علی الاعلان شائع اور بیان ہوتی آئی ہے ممکن ہے ذیابیطس اس فہرست میں شامل نہ ہو، مگر وضو شکن امراض کی فرد میں اس کا نام سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اس لحاظ سے یہ بیماری، جو آج کل ہندوستان میں "شکر سازی" کے کارخانوں سے بھی زیادہ ترقی پذیر ہے صحت جسمانی کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی خسارے کا باعث بھی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص پیشاب کی زیادتی کے سبب اچھا خاصا "قارورہ" ہوگا وہ کوئی عبادت سکون کے ساتھ نہ کر سکے گا اور دنیا میں عبادت نہ کرنے کا نتیجہ کھلا ہوا نہیں بلکہ دہکتا ہوا جہنم ہی ہو سکتا ہے اس مرض کی سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ ہے کہ زیادہ تر موٹے تازے آدمیوں کو ہوتا ہے جو غریب چلنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے ویسے ہی جی چُراتے ہیں، خصوصاً سفر کی حالت میں جب یہ اہرام مصری کی قسم کی مخلوق اناج بھرنے کی کوٹھی کی طرح رکھی جاتی ہے اور وہاں سے اُٹھنا نہیں چاہتی لیکن ذیابیطس انہیں وہاں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ سفر اگر ریل ہی کا ہو تو یہ مصیبت برداشت کر لی جائے۔ مگر موٹر یا تانگے کے سفر میں اس قسم کے موٹے آدمی کو معمولی اجرت پر بٹھا لینا ہی ایک زبردست احسان یا ایثار ہے۔ جب کہ اس سے کم وزن کے دو آدمی دوگنی اجرت پر مل سکتے ہیں۔ یہ مرض خود مریض اور تمام ہمراہیوں کے لیے ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایک بہت ہی موٹے بزرگ، جن کے جسم کا طویل و عریض رقبہ یقیناً بہت سے آدمیوں کی حق تلفی کے بعد تیار ہوا ہوگا، کہیں جانے کی نیت سے تانگے کی تلاش میں بازار پہنچے اور تانگے والے سے کرایہ پوچھا۔ اس نے کہا "دو روپے"

یہ متعجب ہو کر بولے "دو روپے؟ —— بھائی، عام طور پر تو وہاں تک جانے کا کرایہ ایک روپیہ دیا جاتا ہے"۔

"بالکل ٹھیک ہے سرکار، میں نے بھی تو اس حساب سے زیادہ نہیں کہا ہے"۔

"تم تو دو روپے مانگ رہے ہو!"

"بات ایک ہی ہے حضور، ایک روپیہ کرائے کا اور ایک کمانی کو درست کرانے کی اُجرت کا!"

"کمانی ٹھیک کرانے کی اُجرت سے ہمیں کیا واسطہ؟ اگر اس کی مرمت کی ضرورت ہو تو تم خود کراؤ"۔

"سرکار ابھی تو ضرورت نہیں مگر آپ جیسا ماشاء اللہ لحیم شحیم آدمی بیس میل تک سوار ہو کر جائے گا تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تانگے کی کمانی بالکل سیدھی ہو جائے گی۔ پھر سرکار میں غریب آدمی ہوں۔ اس کا بار آپ ہی پر پڑنا چاہیئے!"

"لاحول ولاقوۃ، بدمعاش کہیں کے"۔ یہ کہتے ہوئے آپ وہاں سے چل کر موٹر پر پہنچے۔ اتفاق سے ہر جگہ اسی قسم کے حادثات سے دوچار ہونا پڑا۔ موٹر کا ٹکٹ تو خیر مل گیا مگر ڈرائیور نے آپ کو بہت غور سے دیکھ کر سوال کیا، "آپ کہاں تشریف رکھیں گے؟"

"جہاں جگہ ہوگی بیٹھ جائیں گے!"

"آپ کی جگہ تو موٹر کی چھت پر ہی ہو سکتی ہے"۔

"کیسی فضول باتیں کرتے ہو جی" بھائی الفربہ بگڑ کر بولے۔

"صاحب یہ سامان ڈھونے کی گاڑی نہیں ہے کہ میں آپ جیسے "دابۃ الارض" کو اس میں لاد سکوں"۔

آپ ڈرائیور سے خفا ہو کر مسافروں کی طرف متوجہ ہوئے اور للکار کر کہا "ذرا سی جگہ دو بھائیو!"

کسی نے کہا "سامان کے لیے تو کافی جگہ ہے لیکن آپ کے لیے گنجائش شاید ہی نکل سکے"۔

موٹر روانہ ہوئے بمشکل پانچ منٹ ہوئے ہوں گے کہ آپ نے چیخ کر نہیں بلکہ ڈکرا کر فرمایا، "موٹر روکنا میاں ذرا پیشاب کریں گے"۔

موٹر رکی اور یہ بھلے مانس جلدی سے اتر کر سڑک کے کنارے بیٹھ گئے۔ یہاں تک تو کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ مگر پاؤ گھنٹے کے بعد ہی پھر یہی صدائے بے ہنگام بلند ہوئی اور موقع ملنے پر آپ نے بڑی بے تکلفی سے "تکرارِ عمل" فرمائی۔ اب کی مرتبہ مسافروں میں چپکے چپکے چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں لیکن یہ دوسرا حادثہ بھی بہ خیر و خوبی گزر گیا۔ تیسری مرتبہ جب کچھ دور چلنے پر یہی چیخ بلند ہوئی تو ڈرائیور نے کوئی توجہ نہیں کی۔ ادھر سے جب زیادہ ہائے توبہ کی گئی تو مجبوراً موٹر کو روکنا ہی پڑا۔ مسافروں میں سے ایک نے کہا "آپ کو تو اپنے ذاتی موٹر میں سفر کرنا چاہیئے تھا"۔

"ذاتی نہیں ہے موٹر میرے پاس اور جب کرایہ دیا ہے تو یہ بھی ذاتی ہی کی برابر ہے"۔

"بجا ارشاد ہوا" ڈرائیور بولا اگر یہ سارے مسافر دس دس منٹ کے بعد باری باری یہی حرکت کرنے لگیں تو ہم تو آپ حضرات کو "چھی چی" کرانے کے ہو گئے"۔

ایک اور صاحب بولے "موٹر تو آج کل بڑی مہنگی ہو گئی ہے آپ تو ایک رہٹ لگوا لیجیے!"

"بھائی اسی وجہ سے تو میں تانگہ کر رہا تھا۔ مگر یہ شیطان تانگے والے بھی شریفوں سے مذاق کرنے لگے ہیں"۔

بہر حال تین حملوں کے بعد ہی اسٹیشن آ گیا۔ جلدی جلدی سب اتر کر ٹکٹ لینے کی فکر کرنے لگے۔ آپ بھی اُترے مگر آپ کو کھڑکی تک پہنچنے میں اتنا ہی وقت صرف ہو گیا جتنا روس کے بڑے بڑے ٹنکوں کو فن لینڈ کی سینر ہم لائن تک پہنچنے میں صرف ہوا۔ آخر کسی نہ کسی طرح آپ کھڑکی تک پہنچ ہی گئے اور ہانپتے ہوئے بڑی بیتابی سے بولے؛ "بابو جی ٹکٹ!"

"کہاں کا؟"

"بجنور کا۔"

"اچھا پیسے نکالو"۔

"کتنے پیسے دوں بابو جی؟"

"بارہ آنے!"

"ہیں بارہ آنے، کیا محصول بڑھ گیا ہے کچھ؟"

"محصول تو نہیں بڑھا" بابو نے ہنسکر کہا "شاید آپ ہی کچھ حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں"۔

"جی ہاں پھر کیا ہوا بابو جی، جلدی بتائیے کیا دوں؟"

"وہی بارہ آنے! آپ دیکھتے نہیں اپنے تن و توش کو۔ ماشاء اللہ چار آدمیوں کے برابر ہے۔ میں تو رعایت کر رہا ہوں کہ دوگنا محصول مانگ رہا ہوں اگر کہیں انسپکٹر نے پکڑ لیا تو آپ سے چوگنا محصول رکھوا لے گا"۔

"لاحول ولا قوۃ، بھائی کیا مصیبت ہے۔ یہ کانگریسی حکومت کے دور میں کیا سارے ہندوستانی مذاق کے عادی ہو گئے"۔

مذاق کا چوتھا نمبر "میزبان" کا تھا۔ خیریت سے آپ کا میزبان آپ کا وکیل تھا جو معقول محنتانہ لینے کے بعد دیوانی کے ایک مقدمے کی پیروی کر رہا تھا۔ وکیل صاحب نے اپنے دفتر وکالت میں جو دوسری منزل پر واقع تھا قیام کا انتظام کر دیا۔ سردی بڑی کڑاکے کی تھی۔ رات کو جو آپ کی آنکھ کھلی تو لحاف میں لرزہ سا چڑھا آ رہا تھا۔ مگر مجبوراً اٹھے کواڑ کھولنے کی کوشش کی۔ کواڑ وکیل صاحب کے محتاط ملازم نے آگے سے بند کر دیے تھے۔ آوازیں دیں۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ حسنِ اتفاق سے مسہری کی پٹی کے قریب ہی ایک بڑا سا اگال دان رکھا تھا۔ آپ نے صبح تک اسی سے کام لیا۔ دوپہر کو ملازم اُگال دان صاف کرنے آیا تو اس نے منہ بنا کر کہا "وکیل صاحب اس میں تو پیشاب بھرا ہے!"

وکیل صاحب سر نیچا کیے بڑی مشغولیت سے میز پر بیٹھے مثل دیکھ رہے تھے۔ پیشاب کے لفظ کو ان کے دفتر سے جو ایک مقدس لائبریری کی حیثیت رکھتا تھا کوئی مناسبت نہ تھی۔ اُنہوں نے تعجب سے ملازم کی طرف دیکھا جو بائیں ہاتھ میں بھرا ہوا اُگال دان لیے کھڑا تھا اور سخت نفرت و حقارت سے دوسری طرف منہ کو پھیرے ہوئے تھا۔ وکیل صاحب جلد ہی واقعے کی تہ تک پہنچ گئے اور آپ نے مہمان کی طرف خطاب کر کے بولے، ———

"بندہ نواز، اُگال دان تھا یہ!

(بقیہ صفحہ ۳۶ پر دیکھیے)

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر جریان سوا تولے اسبغول مسلم کی پوٹلی بنا کر سوا سیر پانی میں ہلکی آگ پر چار گھنٹے تک پکائیں۔ جب پانی تین چھٹانک رہ جائے تو چھان کر سوا تولے روغن زرد میں بھگاریں اور شربت انار ۴ تولے ملا کر پیئیں۔ اسی طرح روزانہ اکیس یوم استعمال کریں۔

فوائد:۔ اکیس دن کے استعمال سے جریان کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ احتلام بند ہو جاتا ہے۔

اکسیر وجع مفاصل سیاہ مرچ کے ۲۵ دانے لے کر باریک کرلیں اور صبح ہی صبح تین چار گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

فوائد:۔ بیس پچیس دن کے استعمال سے سخت سے سخت گٹھیا کی شکایت اس سے دور ہو جاتی ہے۔

اکسیر بخار کہنہ مکڑی کا جالا (خانۂ عنکبوت) ۲ رتی، گل قند آفتابی چھ ماشے میں رکھ کر صبح ہی صبح نگلوا دیں۔ اور اوپر سے عرق بادیان و عرق گاؤزباں ملا کر پلائیں۔

فوائد:۔ چار پانچ دن میں پرانے سے پرانا بخار اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اگر سینے میں درد وغیرہ ہو تو روغن گل کہنہ کی سینے پر مالش کریں۔

اکسیرِ اعظم روغن تخم ستیاناسی مناسب بدرقے کے ساتھ۔

فوائد:۔ جریان، سستی، کم زوری، وجع مفاصل، سوزاک، بواسیر، آتشک، پرانے بخار، استرخار، فالج، لقوہ، درد شکم، درد اعصاب اور کم زوریٔ باہ وغیرہ وغیرہ کے لیے درحقیقت یہ تیل اکسیر اعظم ہے۔ بتلانے والے نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر ایک سال تک اسے استعمال کیا جائے تو بال از سر نو سیاہ ہو جائیں گے۔

جناب ڈاکٹر ایس ایم فضل الدین صاحب اجمیر

اکسیر ذیابطیس سفوف تخم جامن اور ملک شوگر ہم وزن ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اور چھ ماشے یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ چند روز استعمال کریں۔ **فوائد:۔** ذیابطیس شکری کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے۔

حب ممسک شنگرف، موچرس، افیم آٹھ آٹھ ماشے، سہاگہ ۲ ماشے۔ سب دواؤں کو کھرل کر کے کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں اور وقتِ خاص سے ایک گھنٹے پہلے ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ بارہا کی آزمودہ ہے۔

جناب مرزا لیاقت علی خاں صاحب دہلوی

دوائے مسان خاکسی ایک چھٹانک کو تین پاؤ بکری کے دودھ میں جوش دیں۔ جب تین اُبال آجائیں تو باریک کپڑے میں خاکسی کو چھان کر پلیٹ میں رکھ کر سائے میں رکھ دیں اور دودھ پھینک دیں۔ اسی طرح تین روز تین پاؤ دودھ میں اسی خاکسی کو جوش دینا چاہیئے۔ چوتھے دن خاکسی کو پلیٹ میں رکھ کر سائے میں خشک کرلیں۔ اور ایک ماشہ کی مقدار میں یہ خاکسی ماں اپنے دودھ میں گھس کر بچے کو پلائے۔

فوائد:۔ مسان کے لیے یہ دوا عجیب و غریب ہے۔ میری کئی بار کی آزمائی ہوئی ہے۔ رنگین دستوں کو روکتی ہے۔ چالیس دن کے استعمال سے بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ ماں بچے کو یہ دوا پلا کر اپنا دودھ پلا دیا کرے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی دہلوی

حب بواسیر نمک لاہوری ایک تولہ کو، ۲ دن تک روزانہ بکری کے ایک ایک پتے میں کھرل کیا جائے۔ پھر جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو ماش برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی روزانہ رات کو عرق بادیان کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ۷ دن مسلسل استعمال کرنے سے ہر قسم کی بواسیر ان گولیوں سے دور ہو جاتی ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر گوبند رام صاحب شرما، کامل طب و جراحت، فاضلکا

حب سوزاک ست بروزہ ۴ تولے، خون سیاوشاں ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، نشاستہ گندم ایک تولہ، کافور بھیم سینی ۴ ماشے، کتھہ سفید ۱ تولہ، روغن صندل ۶ ماشے۔ روغن صندل کے سوا باقی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرلیں۔ پھر روغن صندل میں انہیں چرب کرکے لعاب اسپغول سے چار چار رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی یا شربت بزوری ۴ تولے (پانی میں حل کرکے) کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں سوزاک کے لیے مفید ہیں۔ جلن کو دور کرتی ہیں۔ قرحے کو بھرتی ہیں۔

دوائے پچکاری سوزاک برگ حنا ایک تولہ، پھٹکری خام ۶ ماشے، ریسوت ایک تولہ، افیون ۳ ماشے، کافور دیسی ۶ ماشے، سنگ جراحت ۶ ماشے، مردار سنگ ۶ ماشے۔ تمام چیزوں کو خوب کھرل کرکے چھ گھنٹے متواتر دہی کے تین پاؤ پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر اس میں سے ۱۰ تولے پانی لے کر دن میں تین بار پچکاری کریں۔ **فوائد:۔** یہ دوا قرحے کو جلد بھرتی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے۔

جناب کوی راج دیوکی نندن صاحب۔ سرگودھا

کماری آسو آب گھی کوار ۱۶ سیر، خالص شہد سوا سیر، کشتہ لوہا سوا سیر، گڑ ۵ سیر، سونٹھ، کالی مرچ، پیپل، لونگ، دارچینی، الائچی کلاں، تیج پتر، ناگ کیسر، چیتا، پیپلا مول، باؤبڑنگ، گج پیپل، چویہ، ھاؤبیر، کشنیز خشک، سپاری، کوٹ، ناگر موتھا، ہڑ، بلیلہ، آنولہ، رائ سنا، دیودار، ہلدی، دارہلد، مروڑ پھلی، ملیٹھی، جڑ جمال گوٹہ، پوکھر مول، کھرینٹی، کنگھی بوٹی، کونچ کے بیج، گوکھرو، میٹھی سونف، ہنگو پتری (یہ بوٹی کابل کے علاقے میں ہوتی ہے۔ اس کے پتوں میں ہینگ کی بو ہوتی ہے اس لیے اسکو "ہنگو پتری" کہتے ہیں) عقرقرحا، اٹنگن کے بیج، سفید اٹ سٹ کی جڑ، لال اٹ سٹ کی جڑ، لودھ پٹھانی، کشتہ سونا مکھی ہر ایک ½۲ تولے۔

ترکیب تیاری: آسو ارسٹ کا خراب یا ٹھیک تیار ہونا مٹکے کی اچھائی یا برائی پر موقوف ہے اس لیے ہم یہاں مٹکے کو قابل استعمال بنانے کا طریقہ لکھتے ہیں:۔

نئے مٹکے کو پانی سے بھر کر ایک دو ہفتے کے لیے رکھ چھوڑیں۔ جب وہ پانی اچھی طرح پی لے تو اسے خالی کرکے اندر اور باہر میتھی لیٹڈ اور لاکھ کی پالش کریں۔ جب اسپرٹ کی بو اڑ جائے تو مٹکے میں گھی چپڑ دیں۔ پھر اس کو صندل، سگند بالا اور بال چھڑ وغیرہ خوشبودار چیزوں کے جوشاندے سے دھوئیں۔ اگر پرانا مٹکا استعمال کرنا ہو تو اس کو لائم واٹر سے اچھی طرح دھو کر اوپر لکھے ہوئے طریقے پر شدھ کریں۔ اب اس پوتر مٹکے کو زمین میں دبا دیں اور اس میں آپ گھی کوار ڈال دیں۔ پھر اس میں شہد اور گڑ کو اچھی طرح گھول دیں۔ اس کے بعد باقی تمام چیزیں ادھ کرکے مٹکے میں ڈال دیں۔ آخر میں کشتہ لوہا اور کشتہ سونا مکھی ڈال کر مٹکے کا منہ ڈھک دیں۔ گرمی کے موسم میں تین دن کے بعد اور سردی میں دد دن کے بعد مٹکے کے منہ کو گل حکمت کر دیں اور اوپر سے مٹی ڈال دیں۔ گرمی کے موسم میں تیس دن تک اور جاڑے میں پینتالیس دن تک زمین میں دبا رہنے دیں۔ پھر مٹکے کا منہ کھول کر اس میں جلتی ہوئی دیا سلائی لے جاکر دیکھیں اگر دیا سلائی اس میں جلتی رہے تو سمجھنا چاہیے ک ارشٹ ٹھیک تیار ہو گیا ہے۔ دوسری صورت میں مٹکے کو پھر اسی طرح بند کرکے کچھ دن اور دبا رہنے دیں۔

جب ارشٹ تیار ہو جائے تو اسے مٹکے میں سے چوڑے منہ کی بوتلوں میں بھر کر رکھ دیں۔ چار پانچ دن میں صاف آسو بوتلوں کے او

ہوگا۔ اور نیچے تہ میں غلیظ چیزیں ہوں گی۔ صاف آسو کو نتھار کر دوسری بوتلوں میں بھر لیں۔ کماری آسو میں ۱۲ سے ۱۴ فی صدی تک الکحل ہوتا ہے۔ اسے عام طور پر کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے۔ خوراک ۲ تولے ہے۔ بدرقہ سونف کا عرق مناسب ہے۔

لوہ آسو صاف پانی دگرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا ۳۲ سیر، گڑ ۵ سیر، خالص شہد دو سیر، کشتہ لوہا ۱۶ تولے، سونٹھ، کالی مرچ، فل فل دراز، ہلیلہ، بلیلہ، آنولہ، اجوائن، وائے وڑنگ، ناگرموتھا، بیخ چیتا ہر ایک ۱۶ تولے، گل دھاوا ۲۰ تولے۔ یہ لوہ آسو کا نسخہ ہے۔ ترکیب وہی ہے جو اوپر کماری آسو کے نسخے میں لکھی گئی ہے۔

(بقیہ ص ۳۳ یہ ہے)

"بجا ارشاد ہوا وکیل صاحب، پھر کیا کتابوں سے یہ کام لیا جاتا؟ ——— بھائی لے جاؤ اسے صاف کرا دو۔ ہم نے جہاں اتنا معقول معاوضہ دیا ہے وہاں اس کی صفائی کے بھی دو آنے دے دیں گے۔"

بار بار پیشاب آنے کی وجہ سے وضو کرنے میں بڑی دقت پیش آتی تھی۔ اس لیے آپ نے موسم سرما میں وضو کی زحمت سے بچنے کے لیے نماز ہی ترک کر دی۔ ویسے تو خیر کسی نے اعتراض نہیں کیا البتہ رمضان میں بیوی نے کہا "اس مہینے میں تو نماز پڑھ لیا کرو۔"

آپ ہنس کر بولے "نماز تو پڑھ لیا کروں، مگر وضو میری جگہ تم کر لیا کرو۔"

روزہ تو طبی اصول سے ذیابیطس میں مفید ہی تھا۔ اس لیے آخر تک آپ کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوا۔ مگر نماز سے اس قسم کی کوئی طبی مصلحت وابستہ نہ تھی۔ آخر پورے تیس روزوں کے بعد عید آگئی اور حسب معمول کپڑے بدلے گئے۔ آج پورے ایک سال کے بعد آپ کو میٹھا کھانے کی اجازت ہوئی تھی۔ لہذا آپ نے سب سے زیادہ کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی نماز کا تقاضا ہوا۔ بیوی نے ہٹلر اور اسٹالن کے لہجے کی سختیوں کو اپنی آواز میں جمع کر کے حکم دیا "نماز پڑھنی ہوگی۔ آج عید ہے سویاں کھائی ہیں تو نماز بھی پڑھو، آج کی نماز کسی طرح معاف نہیں ہو سکتی۔"

"عید گاہ تک جاتے جاتے نہ جانے معلوم نہیں کتنی مرتبہ پیشاب آئے؟"

"کچھ بھی ہو نماز ضرور پڑھ واؤں گی میں تمہیں۔ عید گاہ میں نہ سہی جامع مسجد ہی میں سہی۔"

اس سخت حکم سے ڈر کر غریب وضو کر کے جلدی جلدی مسجد کو چلے۔ راستے میں دو ایک جگہ بیٹھ کر مسجد کے قریب پہنچے تو بڑے زور سے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ برداشت نہ کر سکے اور ایک نالی کے قریب دفعہ ۳۴ اور تمام اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو کر بیٹھ گئے۔ ادھر نماز شروع ہو گئی۔ اگرچہ پہلی ہی رکعت تھی۔ مگر تکبیروں کے جھگڑے کی وجہ سے ایک دوکان پر بیٹھ گئے۔ جب نمازی مسجد سے نکلے تو سب سے آگے آپ روانہ ہوئے۔ گھر پہنچتے ہی سوال ہوا "نماز پڑھی؟"

"ہاں پڑھ لی خدا کی قسم!"

"جھوٹ کہتے ہو!"

"نہیں جی، اللہ اللہ کرو۔ نماز کے معاملے میں اور جھوٹ!"

"نہیں، تمہاری صورت سے معلوم نہیں ہوتا نماز پڑھی ہے!"

"تو کیا یہ چاہتی ہو کہ دو رکعت ہی پڑھنے کے بعد فرشتے میری پیشانی پر کچھ لکھ دیتے۔ میں نے ہزار دو ہزار نمازیں تو پڑھی نہیں۔ دو رکعت میں صورت سے کیسے معلوم ہوگا۔"

"اچھا قسم کھاؤ!"

"خدا کی قسم پڑھ لی۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ!" چلیے قصہ ختم ہوا ——— ممکن ہے ذیابیطس کے مریض "دولابی" استعمال کرنے سے پہلے ہی ہم پر بگڑنے لگیں اور ان تلخ حقائق کو ذاتیات پر محمول کریں۔ لیکن یہ ان کی صریح زیادتی ہے ——

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)۔

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی ”فاضل الطب والجراحت“ کھاتولی

بخار

سفوف بخار

کالا دانہ	۱ تولہ
اتیس	۱ تولہ
فل فل سیاہ	۱ تولہ

خوراک ۱ رتی دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ موسمی بخار (ملیریا) میں یہ سفوف فائدے مند ہے۔

عرق بخار

شورہ قلمی	۶ ماشے
آش جو	۲۰ اوقیہ (اونس)

خوراک ۲ تولے دن بھر میں تین بار

نوٹ:۔ بخار کی حالت میں غذا ہمیشہ سیال ہونی چاہیئے۔ پھلوں کے رس بھی بہترین ہیں۔ پیاس بجھانے کے لیے سادہ پانی یا سوڈا لیمونیڈ ضرور دیں۔ تیز قسم کی پسینہ لانے والی دوائیں مثلاً اینٹی پائیرین اسپرین، فناسٹین، اینٹی فیبرین وغیرہ دے کر بخار اڑانا اور اپنی حذاقت اور مسیحائی کا جادو دکھانا خطرناک ہے۔

ٹھنڈا شربت

آب لیموں	۲ درم (ڈرام)
قند سفید	ایک اوقیہ

شربت بنا کر پلائیں۔ موسمی بخاروں میں جب کہ بخار کے ساتھ متلی اور قے کی شکایت ہو، یہ ٹھنڈا شربت نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اور سکنجبین لیموں سے بہتر ہے۔

عرق بخار

شورہ قلمی	۵ تولے
سکنجبین سرکہ	۱ تولہ
پانی	۳ تولے

موسمی بخاروں میں بہ حالت بخار یہ نسخہ مفید ہے پسینہ لا کر بخار دور کر دیتا ہے۔

آنتوں کے امراض

حب نفخ

ایلوا	۱۰ رتی
ہینگ	۱۰ رتی
شہد	بقدر ضرورت

بارہ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں تین بار ذرا سے پانی کے ساتھ دیں۔

خیساندہ نفخ

تخم سویا	۲ درم
گرم پانی	۲۰ اوقیہ

خیساندہ بنائیں اور ٹھنڈا کر کے ذرا ذرا سا بچے کو پلائیں۔ بچے کے نفخ شکم کے لیے یہ خیساندہ مفید ہے۔

سفوف نفخ

دار چینی	۱ تولہ
زنجبیل	۱ تولہ
دانہ الائچی کلاں	۱ تولہ

ڈیڑھ ماشے کی مقدار میں یہ سفوف ذرا سے پانی کے ساتھ دینا چاہیئے۔

جوشاندہ قولنج نفخی

زنجبیل کوفتہ	۱ اوقیہ
پانی	۲۰ ″

آدھ گھنٹے تک جوش دے کر چھان لیں اور تین تین تولے دن میں تین بار پلائیں۔

پاشویہ (فٹ باتھ)

رائی	۴ درم
آب گرم	۵ بار

حسب معمول پاشویہ کرائیں بہت سے امراض کے لیے مفید ہے۔

سوزاک

دوائے سوزاک

کباب چینی سائیدہ	۲ ماشے
پھٹکری سائیدہ	۲½ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔ یہ دوا جلن کو دور کرتی ہے۔

سفوف سوزاک

کباب چینی سائیدہ	۵ رتی
شورہ قلمی سائیدہ	۳ رتی
پھٹکری سائیدہ	۲ رتی
صمغ عربی سائیدہ	۵ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار پانی یا لسی کے ساتھ دیں۔ اس کے استعمال سے پیشاب کھل کر آتا ہے جلن دور ہو جاتی ہے

دوائے سوزاک

کباب چینی سائیدہ	۱۰ رتی
شورہ قلمی سائیدہ	۵ رتی
سوڈا بائی کارب	۵ رتی

ایسی ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔ یہ ایک بہترین سفوف ہے

نوٹ:۔ سوزاک کی ابتدا میں ہمیشہ کھاری دوائیں تجویز کریں۔ ٹھنڈے اور مدر شیروں کی طرف زیادہ توجہ نہ کریں۔ جب مرض کی تیزی کی علامتیں دور ہو جائیں تو روغن صندل وغیرہ دیں۔ ابتدا میں مریض کے لیے پچکاریوں کی دوا بھی تجویز نہ کریں۔

دوائے سوزاک

روغن صندل	۱۰ بوند
روغن بلساں	۱۰ بوند
لعاب اسپغول (پتلا)	۵ تولے

تینوں چیزوں کو ملا کر پئیں۔ سوزاک کی جلن کو کم کرتی ہے۔

پچکاری برائے سوزاک

پھٹکری	۱۲ رتی
پانی	۳ چھٹانک

دن میں ایک مرتبہ پچکاری کریں

پچکاری برائے سوزاک

سہاگہ	۱۰ رتی
پانی	۳ چھٹانک

نوٹ:۔ سوزاک مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر ہو جاتا ہے۔ یہ متعدی مرض ہے جو بذریعہ مجامعت ایک سے دوسرے میں منتقل ہو جاتا ہے اعضائے تناسل، مفاصل اور آنکھ کی بیماریوں میں تشخیص مکمل کرنے کے لیے مریض سے ایک سوال سوزاک کے متعلق بھی کرنا چاہیئے۔ پرانے سوزاک میں جب پیشاب کی نالی تنگ ہو جاتی ہے تو مختلف قسم کی دھات کی سلائیاں استعمال کر کے تنگی دور کرنی چاہیئے۔

دردسر

دوائے دردسر

کافور	۴ درم
سرکہ	۸ اوقیہ
پانی	۸ ″

اس دوا میں کپڑا تر کرکے سر پر رکھتے ہیں۔ بہت جلد درد دور ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ نزلے کی تحریک میں اس کا استعمال غیر مناسب ہے۔

دوائے دردسر

نوشادر	۵ رتی
آب کافور	۳ تولے

دن میں تین بار یہ دوا دیں۔ جلد تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

اختناق الرحم (ہسٹیریا)

حب اختناق الرحم

کافور	۲ رتی
ہینگ	۲ "

گولی بنا کر دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ یہ ایک عصبی مرض ہے جو زیادہ تر عورتوں کو ہوا کرتا ہے رحم کی بعض شکایتیں اس کا سبب ہوتی ہیں۔ بہت کمی کے ساتھ یہ مرض مردوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس مرض میں نظام اعصاب متاثر ہوتا ہے لہٰذا مریض کو مسکن دوائیں دینی چاہئیں۔ جدوار اور عود صلیب کی اس بارے میں کوئی خصوصیت نہیں ہے یہ دونوں چیزیں رفع تشنج کے لیے کثیر الاستعمال ضرور ہیں مگر کامیاب نہیں ہیں۔

دوائے اختناق الرحم

ہینگ	½ رتی
مشک	۱ رتی
صمغ عربی	۲ ماشے
عرق دارچینی	۲ تولے

سب چیزوں کو ملا کر دورے کے وقت تھوڑا تھوڑا دیں۔

نوٹ:۔ مشک بھی دافع تشنج اثر رکھتا ہے۔ اس مرض میں مریضہ عموماً درد کا مرکز کسی مقام پر بتایا کرتی ہے اور اس سے طبیب مغالطے میں پڑ سکتا ہے۔ اس مرض میں مسکن اور مخدر دواؤں کے جواہر بذریعہ انجکشن بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً مارفین، ہائیوسین، ویلیرین وغیرہ لیکن نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہیں ہوتا۔ بلکہ اس عصبی ہیجان اور اشتعال میں یہ چیزیں آگ پر تیل کا کام کرتی ہیں کیوں کہ انجکشن کے عمل سے جو مقامی تکلیف ہوتی ہے اس کا ردّ عمل سخت ہوتا ہے۔

حب اختناق الرحم

ایلوا	۱۰ رتی
ہینگ	۱۰ "
شہد	بقدر حاجت

بارہ گولیاں بنائیں اور دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ یہ گولیاں ملین بھی ہیں۔ مگر حاملہ کے لیے اور بواسیر کی شکایت میں ان کا استعمال درست نہیں ہے۔

انفلوئنزا

دوائے الف العزہ

زنجبیل	۱½ ماشے
دارچینی	۳ "
قرنفل	۵ عدد
پانی	۱ سیر

پندرہ منٹ تک جوش دے کر صاف کر لیں۔ اور تین تین تولے دن میں تین مرتبہ دیں۔ نہایت عمدہ نسخہ ہے۔

نوٹ:۔ یہ مرض آج کل عام ہے اس کی تشخیص اور عوارض پر مکمل عبور ہونا چاہیئے۔ ہر جگہ "نزلۂ حار" کا تکیۂ کلام صحیح نہیں ہے۔ یہ مرض دفعتاً پیدا ہوتا ہے جس کے ساتھ دردسر، قدرے زکام اور اعضا شکنی ہوتی ہے اور خاص بات یہ ہے کہ نبض خفیف ہوتی ہے حالاں کہ بخار شدید ہوتا ہے یعنی نبض درجۂ حرارت کے مطابق نہیں ہوتی۔

سفوف الف العزہ

زنجبیل	۰۲ رتی
دارقلفل	۰۲ رتی
کاکڑاسینگی	۱ ماشہ

دن میں تین بار ایسی ایک خوراک دیں، کھانسی کی حالت میں مفید ہے۔ اس مرض کے عوارض میں نمونیا اہم شکایت ہے۔

لعوق الف العزہ

اتیس سائیدہ	۰۲ رتی
دارقلفل سائیدہ	۰۲ رتی
کاکڑاسینگی سائیدہ	۵ رتی
شہد	۶ ماشے

خوراک:۔ ایک درم۔

حسب ضرورت چٹائیں۔

متفرقات

دوائے ورم جگر

نوشادر	۱ ماشہ
خیساندۂ چرائتہ	۳ تولے

دن میں تین بار دیں۔

نوٹ:۔ جگر کے نسخوں میں تخم کشوث دل معلوم ہوتا ہے اور مکوہ روح۔ لیکن نوشادر کے مقابلے میں دونوں چیزیں بے حقیقت ہیں۔

دوائے نکسیر

پھٹکری	۶ ماشے
پانی	۳ چھٹانک

ناک میں پچکاری کریں۔

دوائے قے الدم

پھٹکری	۵ رتی
ٹنکچر اوپیائی	۵ بوند
پانی	۳ تولے

تینوں کو ملا کر پلائیں۔

خونی قے اور خونی تھوک کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

نوٹ:۔ افیون حابس خون بھی ہے۔

(باقی)

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری ضرور تحریر کریں۔ "مینجر"

ہمدرد کا منجن

دانتوں کی ہر شکایت کے لیے مفید ہے اور دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے۔ لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں۔ دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، داڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوش بو دار اور خوش رنگ ہے۔ اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیئے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

لندن کی ہسپتالوں کی معمولات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

۱ لنگٹس ٹرپن ہیروئن کمپونڈ

ٹرپن ہائیڈریٹ	۱۶۰ گرین
الیٹو مارفین ہائیڈرو کلور	۸ "
منتھول	۷ "
الکحل ۹۰ فیصدی	۳ اونس
گلیسرین	۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور ضرورت کے وقت ایک ڈرام بطور لعوق چٹائیں۔

فوائد:۔ کھانسی کے لیے مفید ہے۔

۲ لینی منٹ منیتھل سیلی سلیٹ

منتھول	ایک اونس
اولیم یوکلپٹس	۲ "
اولیم کیمفر	۵ "
میتھل سیلی سلیٹ	۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر فیروطی بنالیں۔ اور مقام درد پر اس کی مالش کریں۔

فوائد:۔ مسکنِ درد ہے لیکن زخمی مقام پر اس کو ہرگز نہ لگائیں۔

۳ لائیکوار فاس فورس

فاس فورس	۵ گرین
الکحل	۵ اونس
سپرٹ پیپرمنٹ	۴۰ منم

تینوں چیزوں کو ملا کر خوب ہلائیں۔ جب فاس فورس حل ہو جائے تو گلیسرین ۲۰ اونس شامل کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک ۵ سے ۲۰ بوند تک ایک گھونٹ پانی کے ساتھ بعد غذا۔

فوائد:۔ محرّک باہ ہے۔

۴ لوشن امونیا کلورائڈ

امونیا کلورائیڈ	۳۰۰ گرین
ایسڈ ایسی ٹک ڈائیلیوٹ	۴۰۰ "
سپرٹ میتھی لیٹڈ	۴۰۰ منم
ایکوا	۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر لوشن بنالیں۔ اور درد و چوٹ کے مقام پر بار بار لگائیں۔

فوائد:۔ مسکن درد ہے۔ مقامی ورم کو دور کرتا ہے۔

۵ لوشن کیلے مین

کیلے مین پری پیرڈ	۲ اونس
زنک اوکسائیڈ	۱ "
گلیسیرین	۱ "
روز واٹر	۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر لوشن بنالیں اور مقام اگزیما پر بار بار لگائیں۔

فوائد:۔ اگزیما کے لیے مفید ہے۔ زود اثر ہے۔

۶ ٹوتھ پاوڈر (منجن)

مگنیشیم پراوکسائڈ	۱ اونس
ہارڈ سوپ	۱۷۵ گرین
منتھول	۷ "
اولیم روز	۲۰ منم
اولیم ونٹر گرین	۴۰ "
چاک پری سی پٹیٹ	۱۶ اونس

سب چیزوں کو ملا کر خوب کھرل کر لیں۔

فوائد:۔ دانتوں کے اکثر امراض کے لئے مفید چیز ہے۔

مِکسچرز

۱ امپیریل ڈرنک

ایسڈ پوٹاسیم ٹارٹریٹ	۴۰ گرین
ایسڈ سائٹرک	۷ "
شوگر	ایک اونس
اولیم لیمن	۳ منم
ٹنکچر لیمن	۵۰ "
ایکوا	۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملا کر مکسچر بنالیں۔

فوائد:۔ یہ مکسچر پیاس بجھاتا ہے۔ بخار کی حالت میں جب پیاس زیادہ ہو تو اسے ایک ایک اونس کی مقدار میں پلائیں۔

۲ ایسپائیرین

ایسپائیرین	۴۰۰ گرین
اکیشیا	۱۶۰ "
سیرپ اورنج	۲½ اونس
ایکوا	۲۰ "

سب چیزوں کو ملا کر مکسچر بنالیں۔ خوراک آدھا اونس [illegible]

فوائد:۔ یہ مکسچر دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ سر کے درد کے لیے مفید ہے۔

۳ ایسڈ کاربالک

ایسڈ کاربالک	۳۰ منم
ٹنکچر آیوڈین	۴۰ "
ٹنکچر اور نشیائی	۲۲۵ "
سیرپ	۴۵۰ "
ایکوا	۲۰ اونس

سب کو ملا کر مکسچر بنالیں اور آدھا آدھا اونس ہر چار گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:۔ تپ محرقہ اسہالی اور طاعون کے لیے بہت مفید ہے۔

۴ ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈائیلیوٹ

ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈائیلیوٹ	۲۰۰ منم
سیرپ	۲½ اونس
ایکوا	۲۰ "

سب کو ملالیں اور آدھا آدھا اونس غذا کے بعد دیں۔

فوائد:۔ یہ مکسچر ہاضم اور بھوک لگانے والا ہے۔

۵ ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ

ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ	۳۰۰ منم
ٹنکچر کیپسیکم	۴۰ "
ٹنکچر اوپیم	۱۲۰ "
سپرٹ کلوروفارم	۱۲۰ "
ایکوا کمفر	۲۰ اونس

سب چیزوں کو ملالیں اور آدھا آدھا اونس ہر چار گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:۔ اسہال کے لیے مفید ہے اور قابض ہے۔

۶ سپرٹ امونیا ایرومیٹک

سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۴۰۰ منم
سپرٹ ایتھر	۶۰۰ "
ٹنکچر اورنج	۲۰۰ "
ایکوا کمفر	۲۰ اونس

سب کو ملا کر مکسچر بنائیں اور آدھا آدھا اونس ہر دوسرے گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:۔ ضعفِ قلب غشی اور بہت کمزوری کی حالت میں اسے پلاتے رہیں۔ محرکِ قلب ہے۔

(باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱ سوڈامنٹ ٹیبلائیڈ

سوڈا بائی کارب	۴ گرین
ایمونیا بائی کارب	حسب ضرورت
ادیم منتھاپ	”

سب کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔

فوائد: نفخ کو دور کرتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

۲ سولائیڈ انٹی مونی ٹارٹریٹ کمپونڈ

انٹی مونی ایٹ سوڈا ٹارٹریٹ	۱/۲ گرین
سوڈیم کلورائیڈ	۱/۶ ”

ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت اسے ۲ سی سی آب مقطر میں حل کر کے وریدی پچکاری کریں۔

فوائد: کالا زار بخار کے لیے مفید ہے، شدت کو کم کرتی ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ سوڈیم نائٹرائٹ کمپونڈ

سوڈیم نائٹرائٹ	۱/۲ گرین
ایریتھرائی ٹیلس ٹٹرانائٹریٹ	۱/۸ ”
مینوٹول نائٹریٹ	۱/۴ ”
ایمونیم ہائی پوریٹ	۱ ”

ان سب کی ایک گولی بنالیں اور ہر چار گھنٹے بعد ایسی ایک گولی دیں۔

فوائد:۔ فشار الدم قوی (ہائی بلڈ پریشر) کے لیے بہت مفید چیز ہے۔

۴ ٹیبلائیڈ ٹرائم ویلیرین

کونین ویلیرین	۱ گرین
فیرائی ویلیرین	۱ ”
زنک ویلیرین	۱ ”

ایسی ایک گولی بعد غذا دیں۔

فوائد:۔ ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے لیے مفید ہے، زود اثر ہے۔

۵ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین کمپونڈ

زنک ویلیرین	۱ گرین
پلوریہائی	۱ ”
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈی	۱/۸ ”
پلو جنجر	۱ ”

ایسی ایک ایک گولی دن میں دو تین بار کھلائیں

فوائد:۔ ہسٹیریا کے لیے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

۶ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین ایٹ ایسے فوٹیڈا کمپونڈ

زنک ویلیرین	۱ گرین
ایسے فوٹیڈا	۱ ”
	۱/۲ ”

ایسی ایک گولی دن میں دو بار کھلائیں۔

فوائد: ہسٹیریا کے لیے مفید ہے۔ نفخ شکم کو بھی دور کرتی ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ زنک ویلیرین ایٹ فیرائی ایٹ آرسینک

زنک ویلیرین	۲ گرین
فیرائی ریڈکٹم	۱ ”
آرسینک ٹرائی اوکسائڈ	۱/۶۰ ”
ایکسٹریکٹ جنشن	۱ ”

ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔ فوائد: ہسٹیریا اور کمی خون کے لئے مفید ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ زنک سلفیٹ کمپونڈ

زنک سلفیٹ	۱/۵۰۰ گرین
ایسڈ بورک	۱/۲۰ ”
ٹنکچر اوپیم	۱/۱۵ منم
ایپی نین ہائڈروکلور	۱/۱۰ گرین

ان سب کی ایک گولی یا شیاف بنالیں اور ضرورت کے وقت اسے ۲۰ قطرے آب مقطر میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں۔

فوائد:۔ رمد اور آشوب چشم کے لیے اکسیر ہے۔

۹ پے پیول زائی مین کمپونڈ

زائی مین	۲ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ	۳ ”
پلوا پیکاک	۱/۱۰ ”

ایسی ایک گولی بعد غذا دو تین بار کھلائیں۔

فوائد: ہاضم و مشتہی ہے آنتوں کے درد کے لیے مفید ہے۔

۱۰ ویپورول ایمائل نائٹریٹ

ایمائل نائٹریٹ	۳ منم

یہ دوا بلوری ٹیوب میں بند ہوتی ہے ضرورت کے وقت ٹیوب کو رومال میں توڑ کر دوا سونگھیں

فوائد:۔ وجع القلب اور فشار الدم قوی میں مفید ہے۔

۱۱ ویپورول کلوروفارم اینڈ ایتھل آیوڈائیڈ

کلوروفارم	۱۰ منم
ایتھل آیوڈائیڈ	۵ ”
منتھول	۱/۸ ”

ٹیوب کو توڑ کر بخارات سونگھیں۔

فوائد:۔ پیاس کی زیادتی اور زکام کے لئے مفید ہے

۱۲ ایفیڈرین سپرے کمپونڈ

ایفیڈرین	۱ فی صدی
منتھول	۲ فی ”
کیمفر	۲ فی ”
آئل آف تھائیم	۲ فی ”
لکوڈ پیرافین	۱ اونس

سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

فوائد:۔ پرانے زکام اور ناک کے بہت سے مرضوں کے لیے مفید چیز ہے۔

(باقی آئندہ)

ضروری تصحیح

ہمدرد صحت بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء صفحہ ۳۹، کالم ۲، نسخہ نمبر ۴ - کوکین ہائیڈروکلور ۲.۵۰ گرین غلط ہے، ۲½ گرین کرلیں۔
ایمونیا کلورائیڈ ۲.۵۰ گرین ہے جو لکھنے میں حذف ہو گیا ہے۔
کالم نمبر ۲، نسخہ نمبر ۲، میں منتھول [illegible] گرین غلط ہے [illegible] گرین کرلیں۔

(عبدالحمید چغتائی)

جوابات

(۱۶۳) **دندان سازی کی تعلیم**:- (ا) چوں کہ میں نے دندان سازی کی مخصوص تعلیم حاصل نہیں کی ہے، اس لیے مجھے ایسی کتابوں کے نام معلوم نہیں ہیں۔ البتہ اتنا بتا سکتا ہوں کہ آپ میسرز "بٹر ورتھ اینڈ کمپنی" کو ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر بمبئی کے پتے پر ڈال دیں اور اس میں اپنی ضرورت ظاہر کر دیں تو وہ آپ کو ایسی کتابوں کی فہرست بھیج دینگے اور پھر آپ ان میں سے چھانٹ کر جو کتاب چاہیں منگا لیں۔ اُردو میں اس موضوع پر کوئی کتاب میری نظر سے نہیں گزری ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دفتر پیسہ اخبار لاہور سے فن دندان سازی کی کتاب منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ لیکن جب تک عملی طور پر آپ اس فن کو نہ حاصل کریں گے کامیابی مشکل ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب ڈاکٹر موہن لال صاحب وتس ڈینٹسٹ (لاہور) کو جو امریکہ کے سند یافتہ ہیں تحریر کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۶۴) **نظر کی کمزوری**:- (ا) آپ اپنی آنکھ کا امتحان کرا لیجئے۔ ممکن ہے کہ اب آپ کی نظر اور زیادہ کمزور ہو گئی ہو اور آپ کے چشمے اتر چکے ہوں۔ پرانے چشمے جب نگاہ سے اتر جائیں تو ان کے لگانے سے بالعموم یہی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر چشمے نظر کے مناسب ہیں اور اترے نہیں ہیں تو پھر مندرجہ ذیل لوشن بنا لیجئے اور روزانہ صبح و شام چند قطرے آنکھوں میں ڈالا کیجئے:- ایلم ۳ گرین، زنک سلفیٹ ۲ گرین، بورک ایسڈ ۱۰ گرین، عرق گلاب ۱ اونس دواؤں کو عرق گلاب میں حل کر لیں۔ اس کے علاوہ رات کو سوتے وقت بہت ذرا سا "یلو آئنٹ منٹ" (آنکھ کا زرد مرہم) کسی انگریزی دوا فروش سے خرید کر آنکھ کے اندر لگایا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ نسخہ بنا کر استعمال کیجئے۔ انشاء اللہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ **نسخہ**:- پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد، پوست بلیلہ، آملہ منقےٰ، ہڑ سیاہ، کشنیز مقشر، گل سرخ، برگ گاؤزباں ہر ایک ایک تولہ، مغز تخم کدو شیریں، تخم خشخاش ہر ایک تین تولے، مغز بادام ۸ تولے، عسل خالص مصفی سہ چند۔ حسب معمول اطریفل بنائیں اور روزانہ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ اطریفل عرق بادیان آدھ پاؤ کے ساتھ کم سے کم دو مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ کی عام صحت اچھی نہ ہو تو اس کو درست کیجئے۔ ہضم اور قبض کا خاص طور پر خیال رکھیے۔ اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیے اور صبح و شام قرص مرجان جواہر والا ایک عدد خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر صبح و شام استعمال کیجیے۔ یہ سرمہ بنا کر صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیے۔ **نسخہ سرمہ**:- پوست ہلیلہ زرد بھنا ہوا، مونگے کی جڑ (لبد) ایلوا ہر ایک ۶ ماشے، پیپل ۳ ماشے، زعفران ۲ ماشے۔ ان سب دواؤں کو نہایت باریک کھرل کر کے ریشمی کپڑے یا ململ میں چھان کر استعمال کریں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) ہر قسم کے امراضِ چشم کے لیے آپ یہ نسخہ تیار کر کے استعمال کیجئے اور نتیجے سے مطلع کیجئے۔ **نسخہ**:- ماميران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ لے کر آب پیاز سفید میں گھس لیں۔ پھر شہد ایک تولہ ملا کر قطرہ قطرہ رات کے وقت سیدھے لیٹ کر آنکھوں میں ٹپکائیں۔ روغن بادام شیریں ۶ ماشے میٹھے اور گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپ تیز روشنی سے حتی الامکان بچیے۔ رات کے وقت پڑھنے لکھنے کا کام نہ کیجئے اور کحل الجواہر سوتے وقت اور صبح آنکھوں میں لگائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) آپ رات کو کسی مٹی یا چینی کے برتن میں ترپھلا ایک تولہ چھٹانک بھر گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح پانی چھان کر آنکھوں کو دھوئیں۔ اس کے ساتھ ہی ترپھلے کا چورن ۴ ماشے رات کو گرم دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (کوی راج دیو کی نندن)

(۱۶۵) **پرانا نزلہ**:- (ا) آپ کے مریض کو ضعف اعصاب تو لاحق ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہوا کی نالیوں میں یا خود پھیپھڑوں میں بھی کسی قدر خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ بہتر ہو کہ وہ مچھلی کا تیل دو دو چائے کے چمچے روزانہ دو یا تین مرتبہ استعمال کیا کریں اور اس کے علاوہ تقویت اعصاب کے لیے کوئی دوا استعمال کرتے رہیں۔ اس مقصد کے لیے "نیورو فاسفیٹس" ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میری جانب سے رسالہ ہمدرد صحت ماہ نومبر سنہ ۳۹ء میں بنام معجون خاص شائع ہوا ہے اس کو بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کی تن درستی کا دار و مدار عام جسمانی کمزوری کے ازالے پر موقوف ہے اور عام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لیے سب سے پہلے معدہ، جگر اور آنتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس لیے آپ روزانہ صبح کے وقت قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ اطریفل زمانی ۶ ماشے رات کو سوتے وقت (ایک ایک دن کے وقفے سے) استعمال کیجیے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں [illegible] کھائیے۔ غذائیں جلد ہضم ہونے والی استعمال کیجیے۔ زیادہ مرغن غذاؤں اور قابض چیزوں سے پرہیز کیجئے۔

آپ کم از کم تین ہفتے ان تدابیر پر عمل کیجئے ۔ اُمّید ہے کہ آپ اپنے حالات میں خوشگوار تبدیلی پائیں گے، اور خاص کم زوری میں بھی نمایاں فرق دیکھیں گے ۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) "چون پراش ادلیہ" دائمی نزلہ اور زکام کے لیے مفید ہے ۔ لیکن اگر ضعف جگر اور معدہ کی وجہ سے ضعف دماغ اور ضعف باہ کا عارضہ لاحق ہو تو آپ فولاد محلول اکسیری تیار کر کے استعمال کیجئے جس کا نسخہ پہلے کئی بار ہمدرد صحت کے جوابات کے کالم میں شائع ہو چکا ہے (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) معجون اذاراقی دو ماشے رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) معجون فلاسفہ ۹ ماشے میں کشتہ مرجان ایک رتی، کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی، کشتہ خبث الحدید ایک رتی ملا کر ہمراہ عرق بادیان ۶ تولے عرق مکوہ ۶ تولے روزانہ استعمال کریں ۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) آپ صبح و شام چون پراش ادلیہ ایک تولہ بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ (کوی راج دیو کی نندن)

(۱۶۶) **منہ کا کھنچاؤ** :- (ا) آپ اپنی اہلیہ کے منہ کا معائنہ کسی بہت ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے کرا لیجئے ۔ بسا اوقات یہی چھوٹی سی تکلیف آکلہ جیسے موذی مرض کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے ۔ اس میں غفلت نہ کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی زیری ۴ تولے، مکو خشک ۲ تولے، نمک لاہوری ۶ ماشے آب مکو سبز میں ان چیزوں کو پیس کر سہتا سہتا لیپ کریں ۔ (حکیم اکبر حسین)

(ج) اگر مریضہ کو قبض رہتا ہو تو ہفتے میں دو بار قرص ملیّن تین عدد رات کو کھلائیں ۔ اور یہ قیروطی بنا کر جبڑے پر مالش کرائیں ۔ نسخہ :- گل بابونہ، گل خطمی، السی، مکو خشک، اکلیل الملک ہر ایک ۶ ماشے کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں ۔ جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان لیں اور اس میں روغن زیتون ۵ تولے ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں ۔ جب صرف روغن رہ جائے تو اس میں موم دو تولے پگھلا کر رکھیں اور استعمال میں لائیں ۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) ڈاڑھ کے نکال دینے سے اعصاب کو صدمہ پہنچ گیا ہے مریضہ کا معائنہ کرنے سے تشخیص مرض صحیح طور پر کیجا سکتی ہے ۔ روغن کافور اور روغن موم ہموزن ملا کر مالش کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) معائنے کے ساتھ مریضہ کو معالج کے پاس رہ کر علاج کرانے کی ضرورت ہے ۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۷) **کان بہنا** :- (ا) لڑکی کو ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل اور "گریالٹ سیرپ" استعمال کرائیے ۔ بہتر ہو کہ کولائڈل کیلسیم کے انجکشن لگوا دیئے جائیں خارجی طور پر ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے دھو کر "گلیسرین آیوڈوفام" ڈالتے رہیئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) انزروت ایک حصہ، شہد خالص ۲ حصے لے کر خوب کھرل کریں ۔ پھر کان کو خوب صاف کر کے اس دوا کے دو دو قطرے کان میں ڈالیں ۔ اور اوپر سے روئی لگا دیں ۔ اسی طرح دن میں دو بار دوا ڈالنی چاہیئے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر بچی کھا سکے تو اطریفل شاہترہ دو ماشے رات کو کھلائیے ۔ صبح کو قرص مرجان ½ عدد، قرص خبث الحدید ½ عدد، جوارش جالینوس ۲ ماشے میں ملا کر کھلائیے ۔ اور مازو ۶ ماشے کو باریک پیس چھان کر شراب خالص ۴ تولے میں ملا کر کان کو صاف کرنے کے بعد دو دو قطرے کان میں ٹپکا دیا کیجئے ۔

(حکیم عبدالواحد)

(د) نیم کے پتے پکا کر بھپارہ دیتے رہیں ۔ زردی بیضہ مرغ دو تولے میں آئیڈوفارم ۶ ماشے حل کر کے کانوں میں ڈالتے رہیں ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) کان میں تین چار قطرے ہائیڈروجن پراوکسائیڈ کے ڈال کر چند منٹ کے بعد پچکاری سے کان کو صاف کریں ۔ پھر یہ دوا کان میں پھونکیں ۔ انڈے کا چھلکا اور کوڑی زرد ہم وزن لے کر جلائیں اور باریک پیس کر رکھیں ۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) آب برگ نیم سبز اور شہد ہم وزن لے کر آگ پر رکھیے ۔ جب پانی جل جائے تو اتار کر محفوظ رکھیئے ۔ یہی دوا گرم کر کے صبح و شام کان میں ٹپکائیے ۔
(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۸) **چاندی کا کشتہ** :- (ا) برادہ خالص چاندی ۳ تولے لے کر سوا پاؤ آب ڈنڈا تھوہر میں کھرل کریں ۔ پھر اس کے چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر گل سرخ کے نغدے میں رکھیں ۔ اس کے بعد سکورے کو گل حکمت کر کے بیس سیر اُپلوں کی محفوظ آگ دیں ۔ آگ سرد ہونے پر دوا نکال لیں ۔ خوراک ایک رتی سے ۳ رتی تک ۔ یہ کشتہ مقوی قلب و جگر ہے ۔ جریان، سیلان اور اعصاب کی کم زوری کو رفع کرتا ہے اور مغلظ بھی ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ۵ تولے چاندی کو شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کر کے دو پیالوں میں بند کریں اور گج پٹ کی آگ دیں ۔ پہلی آگ میں کشتہ ہو جاتا ہے ۔ گیارہ مرتبہ آنچ دینے سے اکسیری فوائد ظاہر کرتا ہے ۔ ہر بار شیر مدار ایک سیر پختہ میں کھرل کر کے آگ دینی چاہیئے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) خالص چاندی کا دو تولے کا ٹکڑا لے کر اس کو اکیس مرتبہ آک کے دودھ میں بجھاؤ دیں ۔ اس کے بعد ایک ماشہ پارہ اس پر لگا کر لونیا بوٹی کے نغدے میں رکھیں اور مضبوط گل حکمت کر کے ایک گڑھے میں ۱۵ سیر اُپلوں کی محفوظ آگ دیں ۔ آٹھ آنچوں میں کشتہ ہو جائے گا ۔ ہر بار ۱ ماشہ پارہ اضافہ کرتے رہیں ۔ اس کے بعد چاندی کو کھرل میں ڈال کر پیسیں اور تازہ گلاب کی پتی کے پانی میں چار پہر تک کھرل کر کے ٹکیاں بنا لیں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں ۔ گلابی رنگ کا کشتہ بن جائے گا ۔ خوراک ۱ رتی مکھن یا ملائی میں ملا کر ۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۶۹) **دمہ** :- عارضی طور پر تکلیف کم کرنے کے لیے "ایفیڈرین کی گولیاں یا "فیلسول" کی پڑیاں بہت ہی کار آمد چیزیں ہیں ۔ مرض کے مستقل ازالے کے لیے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس کے اسباب کیا ہیں ۔ دمہ معدی کی خرابی سے بھی ہوتا ہے، دل کی خرابی سے بھی ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کی خرابی کے باعث بھی ہوتا ہے ۔ تاوقتیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ بنیادی خرابی کیا ہے کوئی مفید مشورہ دینا ناممکن ہے ۔ اگر قلب کی خرابی کے سبب سے ہے، تو

"کارڈیازول" ایک بہت ہی معتبر دوا ہے۔

پھیپھڑوں کی کم زوری اگر اس کا باعث ہے تو مچھلی کا تیل اور گریالٹس سیرپ بہت مفید ہوں گے۔ معدہ کی خرابی اگر دقتِ تنفس پیدا کر دیا کرتی ہے تو بہت زود ہضم غذائیں کھانا اور شام کا کھانا دن سے کھا کر فراغت کر لینا، نیز کچھ ہاضم ادویہ کا استعمال مفید ثابت ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آک کے پھول، نمک سیاہ ہم وزن لے کر خوب کھرل کریں۔ پھر تین تین رتی کی گولیاں بنا کر دو تین گولیاں پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ اگر عرصے تک دوا کا استعمال جاری رہے گا تو ہمیشہ کے لیے مرض سے نجات ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دمے کی تکلیف سے بچنے کے لیے دواؤں کے علاوہ تدابیر سے زیادہ کام لیجئے۔ مثلاً قبض اور بدہضمی سے بچئے۔ کھانا پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیے جن چیزوں کے کھانے پینے سے مرض میں شدّت ہو ان سے قطعی پرہیز رکھیے۔ قابض، بادی اور نفاخ غذائیں بالکل نہ کھائیے۔ اور کشتہ بسد آک کے دودھ والا ایک رتی رات کو سوتے وقت پان میں رکھ کر کھائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۱۶۸ کا کشتہ چاندی دمے کا مجرّب علاج ہے۔ تیار کر کے استعمال کیجئے۔ خوراک ایک رتی مکھن میں ملا کر۔ (حکیم لالہ سری رام)

(۱۷۰) **بوٹی پنڈاری:-** (کوئی جواب نہیں آیا۔ ہمدرد صحت)

(۱۷۱) **نسخے کے خواص:-** (ا) بواسیر کے نسخے سے بینائی کا طاقت پکڑ جانا غالباً ایسا ہی ہے جیسے کہ مثل مشہور ہے کہ "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ"۔ اس قسم کے سُنے سنائے نسخوں کے متعلق اطبّا کو رائے زنی کی زحمت دینے کی بجائے یہ بہت ہی آسان ہے کہ اُسے تیار کرا کے استعمال کر لیا جائے۔ بالکل صحیح تجربہ ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معدے کی تو ضرور اصلاح ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ بواسیر کے لیے بھی مفید ہو۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ نسخہ ریحی بواسیر کے لیے بظاہر مفید معلوم ہوتا ہے، لیکن اس میں "عینک توڑ" ہونے کی کوئی خصوصیّت نہیں ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اس کے استعمال سے ہضم اچھا ہو جائے اور ریاح خارج ہوتے رہیں تو آنکھوں کو بالواسطہ فائدہ پہنچ جائے۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) نسخے کے اجزا اچھے معلوم ہوتے ہیں، ریحی بواسیر کو یقیناً مفید ہوگا، بشرطے کہ مریض کے مزاج کی رعایت کا لحاظ کر کے استعمال کرایا جائے۔ رہ گیا عینک کی ضرورت وعدم ضرورت کا معاملہ تو یہ مبالغے سے خالی نہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۷۲) **کھجلی وغیرہ:-** (ا) مریضہ کو چند روز "کیل بسما" استعمال کرا کے دیکھیے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ اپنا سوال ہمدرد صحت میں شائع کرا دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رسوت، چاکسو، منڈی، برم ڈنڈی، نیل کنٹھی، گل نیلوفر، سرپھوکہ، صندل سفید، برگ نیم، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوانسہ، برگ بکائن، گل کچنال۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر خوب باریک کر لیں اور چنے برابر گولیاں بنا لیں اور تین تین گولیاں صبح وشام شربت عناب ۳ تولے، عرق بادیان ۱۰ تولے کے ساتھ کھائیں۔ مہینے سوا مہینے کے استعمال سے انشاء اللہ شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو معجون مصفی خاص ۶ ماشے صبح کے وقت کھلائیے۔ اور حب لیموں ایک عدد سہ پہر کو دیجئے۔ اور روزانہ روغن چنبیلی خالص اور لیموں کا رس ہم وزن ملا کر بدن پر مالش کر کے نیم گرم پانی سے نہانے کی ہدایت کیجیے۔ گوشت، تیل، ترشی، زیادہ نمک مرچ اور ہر قسم کی مٹھائی سے پرہیز کرائیے۔ اُمّید ہے کہ چالیس روز کے استعمال سے مریضہ کی یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (معجون مصفی خاص اور حب لیموں ہمدرد دواخانہ دہلی سے مل سکتی ہیں)۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) نگند بابری، بیخ حنظل، کیکر پھلی، پوست اندرون نیم، عشبہ مغربی، گلو سبز، چیتا، چرائتہ، مجیٹھ، وج، کٹکی، برادہ صندل سفید، کشنیز، دار ہلد، گل سرخ ہر ایک ۱۰ تولے، کشمش سبز ۴۰ تولے، شہد ایک سیر پختہ، پانی ۵ سیر۔ چینی کے برتن میں سب چیزوں کو ڈال کر ایک ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر اُسے چھان کر ۵ تولے سے ۱۰ تولے تک پلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اطریفل شاہترہ ایک تولہ کھا کر اُوپر سے عرق مصفی خون مرکب ۱۰ تولے، شربت بزوری بارد ۲ تولے ملا کر صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(و) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی بوٹی ہر ایک ۶ ماشے، عناب ۵ دانے، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشے، صندل سرخ ۶ ماشے۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۴ تولے ملا کر ۱۵ یوم تک صبح کے وقت پلائیں۔ اور شام کو نگند بابری ۹ ماشے اور فلفل سیاہ ۷ دانے پانی میں پیس کر پلائیں۔ پندرہ دن کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۳) **ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک:-** (ا) جو لوگ غلط کاری یا کثرت کار کی وجہ سے اپنے اعصاب کو کم زور کر لیا کرتے ہیں ان میں ایک یہ خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی تکلیفوں کو بھی — ایسی تکلیفوں کو جنہیں دوسرے لوگ قطعاً تکلیف خیال ہی نہ کریں — بہت ہی اہم اور شاید بہت ہی خطرناک مرض تصوّر کرنے لگتے ہیں۔ جن صاحب کی طرف سے یہ سوال ہے اُنہوں نے اپنی تمام تکلیف یا اپنی تمام بیماری صرف اس قدر ظاہر کی ہے کہ سردی کے موسم میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ یہ اسی نوعیت کی بیماری ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ مجھے گرمیوں میں یا دوسرے موسموں میں بھی ورزش کرنے سے پسینہ آجاتا ہے اور نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جاڑوں میں کون ایسا ہے جس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے نہ رہتے ہوں۔ اور اس ٹھنڈے رہنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جو مقامات جسم کے اندر دل سے ذرا دور واقع ہیں۔ اُن میں اتنا زیادہ خون نہیں پہنچتا کہ فضا کی سردی پر اس کی گرمی غالب آسکے۔ ایسی حالت میں اگر قلب کی حرکت کو کسی قدر تیز کر دیا جائے تو ایسے اعضا میں خون

زیادہ مقدار میں پہنچنے لگے گا۔ حرکتِ قلب تیز کرنے کا سب سے آسان اور سب سے زیادہ بے ضرر طریقہ یہ ہے کہ کسی قسم کی ورزش شروع کر دی جائے۔ عصبی کمزوری جو لاحق ہوگئی ہے اس کا علاج مقویات سے کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوال نامکمل اور مبہم سا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس ۶ ماشے میں معجون اذاراقی ایک ماشہ ملا کر کھلائیے اور مندرجہ ذیل معجون بنا کر روزانہ صبح کو دو تولے کی مقدار میں دودھ کے ساتھ استعمال کرائیے۔ **نسخہ معجون** :۔ ثعلب مصری، شقاقل مصری، زراوند مدحرج، دارچینی، پیپل، مرچ سیاہ، پوست بہیڑہ، آملہ، بیج بابونہ، خولنجان، شیطرج ہندی ہر ایک ایک تولہ، مغز چلغوزہ، مغز پستہ، مغز نارجیل ہر ایک دو تولے، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ، مویز منقےٰ ہر ایک تین تولے۔ اُبالے ہوئے انڈوں کی زردی چالیس عدد، دودھ کا کھویا پاؤ سیر، مصری سب چیزوں سے دگنی۔ انڈوں کی زردی کو چورہ کرکے تھوڑے سے گھی میں تھوڑا سا بھون لیں تاکہ بساندھ نہ رہے اور کھوئے کو الگ گھی میں بھونیں۔ پھر خشک دواؤں کو الگ کوٹ چھان کر باریک کریں۔ اور مغزیات کو الگ پیس لیں۔ اس کے بعد مصری کا قوام کرکے یکے بعد دیگرے تمام چیزیں ملا کر معجون تیار کریں، مقدار خوراک ۲ تولے سے ۵ تولے تک۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) فولاد محلول اکسیری جس کا نسخہ ہمدرد صحت کی پچھلی اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے، تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) معجون فلاسفہ ۹ ماشے صبح کھائیں اور کھانے کے بعد جوارش جالی نوس ۶-۶ ماشے استعمال میں رکھیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) جماع سے پرہیز کریں۔ معجون مفرح الارواح صبح کو بقدر ۱۰ ماشے دودھ کے ساتھ اور شام کو حب عنبر مومیائی ۲ عدد دودھ کے ہمراہ کھائیں تیل اور سرخ مرچ سے پرہیز کریں۔ صبح کو مناسب ورزش کیا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۴) **آک سفید** :۔ (ا) خوش قسمتی سے نہ میں حذاق کی فہرست میں شامل ہوں نہ مہوسین کی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفید آک کیمیاوی بوٹی ہے۔ اہل صنعت کی خاص چیز ہے۔ اس کی صدہا چیزیں تیار ہو سکتی ہیں۔ لیکن میں ایسی شے نذر کرتا ہوں جو اہل صنعت کی جان ہے۔ اگر آپ کو اس قدر سفید آک کا دودھ مل جائے کہ جسکو پھاڑ کر آپ سوا پاؤ پانی (آب شیر آک) نکال لیں تو پھر اس پانی میں دو تولے توتیا کو کھرل کریں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو دوا کی دو ٹکیاں بنالیں۔ پھر انہیں آک کے پھول کے نغدے میں رکھ کر اور ایک سیر کپڑا لپیٹ کر محفوظ مقام پر آگ دیں جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو آہستہ سے کشتہ توتیا کو حاصل کریں۔ یہ کشتہ باوزن ہوگا یا شاید ایک ماشہ کم ہو۔ یہ کشتہ گندگ کا جوہری۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۱۷۵) **موتیا بند** :۔ (ا) میں سفید موتیا بند کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ موتیا بند کی سفید یا سیاہ قسمیں نہیں ہوتیں۔ جب آنکھ کے اندر کا لینس یعنی محدب شیشہ شفاف کی بجائے دھندلا اور غیر شفاف ہونے لگتا ہے تو اسے موتیا بند کی ابتدا کہتے ہیں اور جب وہ بالکل غیر شفاف ہو جاتا ہے تو مریض بالکل نابینا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کی مراد اسی موتیا بند سے ہے تو اگرچہ اتنا تو ہو جاتا ہے کہ جلدی سے مکمل ہو جانے کی بجائے وہ بہت دنوں میں مکمل ہو۔ لیکن دواؤں سے اسے پھر صاف کر دینا تقریباً ناممکن ہے۔ حال میں کچھ ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ وہ بغیر آپریشن کے موتیا بند کو اچھا کر سکتی ہیں، لیکن ابھی تک تجربے ہی ہو رہے ہیں اور یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آپریشن سے آپ کیوں ڈرتے ہیں؟ اس آپریشن میں تو کلوروفارم سونگھنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اور اگر آنکھ بنانے والا اپنے کام میں ماہر ہے تو قریب قریب سو فی صدی کامیابی ہوتی ہے۔ آپریشن میں کسی قسم کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تخم نیل ۳ ماشے جوہر نوشادر ۳ ماشے، توتیا سبز، صعتر فارسی ہر ایک ڈیڑھ ماشے، ورق طلا ۶ رتی، سرمہ اصفہانی، مغز تخم سرس سیاہ، ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، پارہ مصفےٰ ایک ماشہ، ناخن فیل سوا ماشے۔ سب چیزوں کو باریک کرکے آب برگ سرس ۵ تولے میں کھرل کریں۔ پھر اُسے آب برگ نیم ۵ تولے میں کھرل کرکے شیشی میں رکھیں۔ اور ایک سلائی صبح اور ایک رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ یہ سرمہ موتیا بند کی ہر حالت میں مفید ہے۔ اور اطریفل مندرجہ جواب نمبر ۱۶۴ سوا تولے روزانہ عرق بادیان کے ساتھ استعمال کیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) موتیا بند کا شافی علاج آپریشن کے سوا کوئی نہیں ہے۔ البتہ مریض اپنی عام صحت کا خیال رکھے خصوصاً قبض اور بدہضمی سے بچتا رہے اور نیچے لکھی ہوئی دوائیں پابندی کے ساتھ استعمال کرے تو ممکن ہے کہ موتیا بند زیادہ بڑھنے نہ پائے اور بینائی جس حالت کو پہنچ چکی ہے۔ اسی حالت پر قائم رہے رات کو سوتے وقت ہفتے میں دو بار اطریفل زمانی ۶ ماشے کھائیں۔ صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس ۶-۶ ماشے استعمال کریں۔ اور کحل چکنی دوا دانہ سرسوں کے برابر ایک قطرہ پانی میں گھول کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) جواب نمبر ۱۶۴ والا نسخہ تیار کرکے ضرور استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) کحل چکنی دوا آپ کے دوست کے لیے مفید ہوگی اسے استعمال کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۷۶) **سیلان الرحم** :۔ (ا) مریضہ کو ایک عرصے تک "ایسٹنس سیرپ" ایک ایک چار کا چمچہ بھر روزانہ صبح و شام دونوں وقت پلائیے اور "اودین" کے انجکشن لگوا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے حیض کی بے قاعدگی کا باقاعدہ علاج کرائیے۔ اس کے بعد سیلان الرحم کا نسخہ دریافت کیجیے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو صبح کے وقت قرص قلعی ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، معجون سپاری پاک ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ کھلائیے

کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی نوس ۶-۶ ماشے دیجیے۔ تیل ترشی اور ہضم کو خراب کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرائیے۔ یہ دوائیں کم از کم تین ہفتے تک استعمال کرانی چاہئیں۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) اجوائن دیسی، سونف، مرچ سیاہ، سونٹھ، دارچینی، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، الائچی کلاں، مومیائی کانی، پوست بیخ اڑوسہ سفید گل، جواکھا، نمک سیاہ ہر ایک دو دو تولے کوٹ چھان لیں اور کھانڈ دوچند ملا کر رکھ لیں۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولے تک گائے کے دودھ کے ساتھ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ھ) مریضہ ورم رحم کی شکایت میں مبتلا معلوم ہوتی ہے قابل طبیبہ سے معائنہ کرا کے علاج کرائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) معجون سپاری پاک ایک تولہ میں کشتہ پوست بیضہ مرغ اور کشتہ مرجان ۴-۴ چاول ملا کر صبح کے وقت دیں اور شام کو خمیرہ گاؤزباں جواہر والا میں کشتہ صدف ایک رتی ملا کر کھلائیں۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) چندر پربھا وٹی کی دو گولیاں صبح نہار منہ سونف کے عرق کے ساتھ کھائیں اور سپاری پاک ۶ ماشے بکری کے دودھ کے ساتھ تیسرے پہر کو کھلائیں۔ (کوی راج دیو کی نندن)

(۱۷۷) **سیاہ داغ** (ا) غالباً یہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) لیموں کاغذی کی ایک قاش پر دو تین رتی سمندر جھاگ سائیدہ چھڑک کر ناک پر جہاں داغ سیاہ ہیں خوب رگڑیں۔ امید ہے کہ دن میں دو بار دو ہفتے تک یہ عمل کرنے سے داغ دور ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اب اس داغ کا جانا ناممکن ہے۔ دواؤں کے ذریعے سے اس کو زائل کرنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ البتہ داغ پر بدن کی جلد کے مشابہ پیوند لگانا ممکن ہے اور یہ کام یورپ میں ہو سکتا ہے۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) سہاگہ ۳ ماشے آب لیموں ایک تولہ میں ملا کر مالش کریں۔ سیاہ داغ دور ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) سرسوں اور ہلدی پانی میں سل پر پیس کر روزانہ داغ پر رگڑیے۔ اس کے بعد سرسوں کے تیل کی مالش کر دیا کیجیے۔ اس عمل سے کچھ دنوں میں داغ مٹ جائے گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) موم سفید ایک تولہ، ویزلین ۲ تولے، کیلومل ۱۰ گرین، زنک اوکسائیڈ ۲۰ گرین، بنزوئک ایسڈ ۵ گرین، سیٹرک ایسڈ ۵ گرین۔ پہلے موم و ویزلین کو پگھلا لیں۔ پھر اس میں بنزوئک ایسڈ و سیٹرک ایسڈ ڈالیں۔ جب یہ دونوں حل ہو جائیں تو پھر برتن کو آگ پر سے اتار کر کیلومل اور زنک اوکسائڈ ڈال کر خوب حل کریں۔ اور داغ کو خوب صاف کر کے یہ دوائی لگایا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۷۸) **قوت مردمی کا خاتمہ** :- (ا) آپ کو ایسے نسخے بتا کر بے گناہ کون اپنے سر لے کہ ایک بندۂ خدا کو قدرت کی خدمت گزاری کے ناقابل کر دیا۔ اور اس کی افزائش نسل کی استعداد زائل کر دی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قوت مردمی سے آپ کیوں نالاں ہیں۔ جو کام کیجیے بہت سوچ سمجھ کر کیجیے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حیرت ہے کہ بے شمار انسان قوت مردمی کی دواؤں کے کھوج میں سرگرداں ہیں اور آپ اس نعمت کو زائل کرنے کے لیے کوشاں۔ افسوس ہے کہ ایسا کوئی نسخہ نہیں بتایا جا سکتا، ایسا کرنا مذہبی، قانونی اور اخلاقی جرم ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس قسم کے نسخوں کو معلوم کرنے کے بجائے اپنے اخلاق و عادات کو بلند معیار تک پہنچائیں۔ طبیعت کو نیک کاموں میں لگائیں اور خیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کریں۔ اس صورت میں آپ کا وجود اپنی ذات کے علاوہ اپنے متعلقین اور اپنے ملک و قوم کے لیے نہایت قیمتی اور کارآمد ثابت ہوگا۔ (حکیم عبد الواحد)

(د) آپ اپنے نفس کو قابو میں رکھیں۔ کپالی آسن کی مشق کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) دنیا قوت مردمی کے لیے مر رہی ہے اور آپ کو اس کے ختم کرنے کی فکر ہے۔ آپ کو اس قسم کے نسخے کی کیوں ضرورت ہے؟ جب تک کہ آپ اس بات کو واضح نہ کریں۔ میں آپ کے سوال کا جواب دینا ہرگز مناسب نہیں سمجھتا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) تخم سداب ۱۲ ماشے، اصل السوس ۹ ماشے، گل انار ۲۲ ماشے، تخم کاہو ۹ ماشے، گل نیلوفر ۴ ماشے سب چیزوں کو پانی میں پیس چھان کر سکنجبین سادہ ۴ تولے ملا کر روزانہ پیا کریں۔ یہ ایک خوراک دوا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(ز) آپ کو اس کی ضرورت ہی کیوں پڑ گئی ہے۔ (کوی راج دیو کی نندن)

(۱۷۹) **کنوار آسو اور لوہا آسو** :- (ا) کنوار آسو اور لوہا آسو کے نسخے اس رسالے کے تجربات کے صفحوں میں دیکھیے۔ (ہمدرد صحت)

(۱۸۰) **گلے کا ورم** :- (ا) دائمی قبض میں طرز معاشرت اور غذاؤں کے اندر تبدیلی سے جتنا فائدہ ہوتا ہے اتنا دواؤں سے عموماً نہیں ہوتا آپ اپنی اہلیہ کو عموماً ہدایت کر دیں کہ روزانہ علی الصباح نہار منہ ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی لیا کریں۔ غذا میں سبز ترکاریاں خاص کر ساگ پات اور پھل بہت زیادہ کر دیں اور گوشت بہت کم۔ ممکن ہو تو روزانہ علی الصباح ایک یا دو میل تک کھلی سڑکوں پر ٹہل آیا کریں۔ اگر دوا ہی کی ضرورت ہے تو "پیٹرولاگر" ایک قابل اعتبار دوا ہے "کروشن سالٹ" بھی اس مقصد کے لیے اچھی چیز ہے لیکن میں یہی مشورہ دوں گا کہ دوا کے بغیر اگر علاج کیا جائے تو بہتر ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پان کا استعمال بہت کم کر دیجیے اور یہ فقیری چیز استعمال کرائیے، انشاء اللہ دوبارہ شکایت نہ ہوگی۔ مغز خیار شنبر (املتاس کا مغز) سوا ماشہ منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ لعاب اندر لے جائیں۔ دن میں ۶-۷ بار اسے چوسنا چاہیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۷۲ کا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سب سے پہلے اپنی بیوی صاحبہ کا تمباکو بند کیجئے۔ اس کے بعد شربت توت چٹائیے۔ اسی کا غرغرہ کرائیے۔ ہفتے میں دو بار قرص ملیّن کھلائیے۔ برسات سے پہلے مصفیات کا استعمال کرادیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۱) **ریڑھ کی ہڈی کا درد:۔** (ا) مریضہ ہڈیوں کی دق میں مبتلا ہے، جو علاج کیے گئے وہ بہترین تھے۔ اب بھی اگر لوہے کی جاکٹ کا استعمال جاری رہے تو مفید ہوگا۔ اندرونی طور پر مچھلی کا تیل آزادانہ استعمال کرائیے۔ ریڑھ پر مالش کی کوشش نہ کیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ سل عظمی میں مبتلا معلوم ہوتی ہے۔ کسی مقامی ماہرِ فن سے مشورہ لیجئے۔ فی الحال ایسڈ فاسفورک مدر ٹنکچر (ہومیوپیتھک دوا ہی) دو سے چار قطروں تک صبح وشام دو تولے پانی میں ملاکر پلائیے۔ اوّل دو قطروں سے شروع کریں۔ رفتہ رفتہ چار قطروں تک پہنچائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) درد کمر کے لیے برگ کنوار گندل کا گودا دو سیر پختہ ایک سیر گھی میں بھونیں۔ پھر اس میں مصری دو سیر ملاکر مومیائی کانی، فلفل دراز، مرچ سیاہ، سونٹھ ہر ایک دو تولے کو چھان کر ملائیں اور ۵ تولے صبح کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ فولاد ایک رتی، کشتہ گئودنتی ۱ رتی مکھن میں ملاکر صبح کھلائیے۔ اور اوپر سے شربت بزوری معتدل چار تولے پانی میں گھول کر پلائیے۔ دو تین مہینے کے استعمال سے فائدے کی امید ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۲) **تخم کونچ کا حلوا:۔** (ا) تخم کونچ کو توڑ کر مغز نکالیں۔ سفید سفید مغز کو رکھیں اور بوسیدہ کو پھینک دیں۔ اس طرح ۱۰ تولے مغز تخم کونچ لے کر باریک کوٹ چھان لیں اور ڈھائی سیر دودھ میں پکائیں یہاں تک کہ کھویا بن جائے۔ اس کے بعد اس کھوئے کو پاؤ سیر گھی میں بھون کر رکھیں۔ پھر مغز تخم املی، گوکھرو، موصلی سفید، موصلی سیاہ، اسگند، ستاور، ثعلب مصری ہر ایک دو تولے کا سفوف بنائیں۔ اور مغز بادام شیریں مقشر، مغز پستہ، مغز نارجیل، کشمش، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ ہر ایک ۵ تولے کو الگ کوٹ لیں۔ اس کے بعد چار سیر مصری یا کھانڈ کے قوام میں ملاکر ویسے ہی رکھیں یا ۵۰ تولے کے لڈو بنالیں اور روزانہ صبح کو ایک لڈو دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم عبدالوحد)

(ب) قرابادین اُٹھاکر دیکھئے۔ تخم کونچ کے حلوے کے نسخے ایک دو نہیں آپ کی ضرورت سے زیادہ مل جائیں گے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۳) **عضو تناسل کا درد:۔** (ا) مریض ضعف باہ اور ضعف اعصاب میں مبتلا ہے۔ اس قسم کے ضعف میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آلہ تناسل کے عضلات میں درد ہونے لگتا ہے اور تشنّج کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مقوی باہ اور مقوی اعصاب دواؤں سے فائدہ پہنچے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن تخم ستیاناسی کی دونوں وقت نصف نصف گھنٹہ عضو پر مالش کریں۔ رات کو سوتے وقت ایک پٹی کپڑے کی روغن میں تر کرکے عضو پر لپیٹ کر سو رہا کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن موم ۳ تولے، روغن بادام دو تولے، روغن کدو ایک تولہ، موم خالص ایک تولہ، بطخ کی چربی ایک تولہ۔ سب چیزوں کو ملاکر نہایت ہلکی آنچ پر پگھلائیں۔ اس کے بعد افیون دو ماشے اس میں حل کرکے رکھیں۔ روزانہ پندرہ بیس منٹ تک آہستہ آہستہ اس روغن کی مالش کریں اور اسی میں ایک پھایہ بھگو کر حشفہ پر رکھ دیں۔ اوپر سے پان یا اور کوئی پتہ رکھ کر باندھ لیں۔ امید ہے کہ کچھ دنوں کے استعمال سے درد وغیرہ دور ہو جائے گا۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) مریض کو معالج کے پاس رہ کر علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۸۴) **ضعفِ عامّہ:۔** (ا) آپ دماغی محنت یعنی مطالعے کے ساتھ ساتھ جسمانی محنت بھی کیا کریں۔ دوڑنا، بھاگنا، تیرنا، گھوڑے کی سواری، چلنا پھرنا یا کوئی اور اسی قسم کا کام بہت باقاعدگی کے ساتھ روزمرہ کیا کیجئے۔ دوا کے طور پر چند شیشاں "نیورو فاسفیٹس" کی استعمال کر ڈالیے۔ ڈاکٹر سعید احمد

(ب) موصلی سفید اور شکر سفید ہم وزن کا سفوف بناکر رکھیے اور ایک ایک تولہ صبح وشام دونوں وقت دودھ کے ساتھ پھانکیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کو قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملاکر کھائیے۔ سہ پہر کو معجون برہمی ۹ ماشے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالی ۶-۶ ماشے استعمال کیجئے۔ مرغن غذائیں کم کھائیے۔ بدہضمی سے بچیئے۔ صبح وشام میل دو میل تک سیر کیجئے۔ اگر سرسبز کھیتوں یا سبزہ زاروں میں تفریح کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ طبیعت کو خوش وخرّم رکھنے کی کوشش کیجئے۔ مطالعے کو کم کردیجئے۔ ان تدابیر سے اگر موٹے نہ ہوئے تو کم از کم آپ کی عام صحت ضرور درست ہو جائے گی۔ (حکیم عبدالواحد)

(د) آپ نے اپنی عمر نہیں لکھی ہے مناسب یہ ہے کہ باقاعدہ طبّی معائنہ کراکے نسخہ لکھوائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ھ) شربت فولاد ایک چمچہ (چار) دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) ڈراکشاسو یا ڈراکشارشٹ کے باقاعدہ استعمال سے آپ کی صحت درست ہو سکتی ہے۔ (کوی راج دیو کی نندن ویدؔ)

(۱۸۵) **ارنڈی کے تیل کی صفائی:۔** (ا) ہر ایک تیل کو گوند کے پانی کے ہمراہ ملاکر گھوٹنے سے وہ سفیدی کی طرح ہو جایا کرتا ہے۔ بدبو دور تو کیا ہو گی ہاں خوشبو ملا دینے سے دب ضرور جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک بڑی بوتل میں پاؤ بھر روغن ارنڈی لے کر تین قطرے تیزاب گندھک کے ڈالیں پھر بوتل کو پندرہ منٹ تک خوب ہلاکر دس گھنٹے تک رکھا رہنے دیں۔ پھر شفاف تیل کو علیحدہ نکال کر کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۸۶) **کباب چینی کی جڑ:۔** (ا) ہمدرد دواخانہ دہلی سے اس کا جواب ملے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مل سکتی ہے۔ اجمل حسین محمد حسین کھاری باؤلی دہلی سے طلب کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اجرت بھیجنی چاہیئے۔
(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجیے
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کرسکتے ہیں، شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار ہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہونگے جن کے لیے دواخانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

"مینیجر ہمدرد صحت"

---

(۱۸۷) میری اہلیہ کو سیلان الرحم کی شکایت ایک سال سے زیادہ سے ہے۔ اب دو مہینے سے ماہواری ایام کے بعد رحم ورم کر آتا ہے اور منہ کھل جاتا ہے۔ جب گرم گھی کے پھائے یا کوہ سبز و منقے پیس کر اس کے پھائے رکھوائے جاتے ہیں تو ورم جاتا رہتا ہے لیکن سیلان بند نہیں ہوتا۔ اس کی بہت سی دوائیں استعمال کرائی جاچکی ہیں۔ لیکن کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ازراہ کرم کوئی ایسی مجرّب دوا تجویز فرمائیں جس سے یہ شکایت ہمیشہ کے لیے جاتی رہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۸۱)

(۱۸۸) ۲۴ سال کے ایک مریض کو دستوں کی شکایت ہے۔ پاخانہ بڑی مقدار میں بغیر مروڑ کے ہوجاتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ریاح بہت خارج ہوتے ہیں۔ شہوت کی بھی زیادتی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۲۸)

(۱۸۹) میرے ایک دوست کی اہلیہ کو ایک سال سے پیشاب جلن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب سے پہلے یا بعد میں خون آجاتا ہے۔ اس عارضے کے بعد لڑکا بھی پیدا ہوا۔ اس کے شوہر کو کبھی سوزاک وغیرہ نہیں ہوا۔ مُدر چیزوں سے کچھ آرام معلوم ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ مریضہ کو مرض سوزاک ہے۔ (خریدار نمبر ۷۶۲۳)

(۱۹۰) مریضہ کی عمر ۱۶ سال ہے۔ اسے چھ سال کی عمر سے دورہ پڑنا شروع ہوا۔ دس سال کی عمر میں جب دورہ پڑتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان چکر میں ہیں۔ یہ دورہ دن میں دو بار اور رات کو تین بار پڑتا تھا۔ تیرہ سال کی عمر میں جب ایک بار دورہ پڑا تو بایاں ہاتھ بائیں طرف اور گردن دائیں طرف کو مڑ گئی۔ اس کے بعد دورہ دن میں تین چار بار پڑتا رہا۔ آج کل جب دورہ پڑتا ہے تو منہ سے رال بہتی ہے۔ اس میں پت کی سی بدبو آتی ہے۔ ہر طرح کے علاج کرلیے۔ حکیم اور ڈاکٹر مرگی و اختناق بتاتے ہیں۔ مریضہ کو ماہواری مہینے میں آٹھ دن تک آتے رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۸)

(۱۹۱) میرے والد بزرگوار (عمر ۵۰ سال) ۵ سال سے دمے میں مبتلا ہیں۔ وقت سے کچھ بلغم بھی خارج ہوتا ہے۔ زیادہ کھانسی ہونے سے کوڑی میں درد ہونے لگتا ہے۔ سردی وگرمی دونوں کی زیادتی سے شکایت بڑھ جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۳۷۳)

(۱۹۲) بارہ سال کے بچے کو بچپن ہی سے قطرہ قطرہ پیشاب خود بخود بغیر کسی قسم کے درد کے نکلتے رہنے کی شکایت ہے۔ چنانچہ پاجامہ ہر وقت گیلا رہتا ہے۔ بچے کا رنگ کچھ زرد ہے اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہیں۔ ویسے عام جسمانی حالت اتنی خراب نہیں۔ بچہ بوجہ شرم اسکول میں دوسرے بچوں میں بیٹھنے سے گھبراتا ہے جس سے علاوہ صحت کے تعلیم پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ عکس ریز اور پیشاب کے معائنے سے پتھری کی موجودگی کا خاص علم نہیں ہوسکا۔ اطبائے کرام توجہ فرماکر کوئی ایسی تیار شدہ دوا تجویز فرمائیں کہ جس سے شکایت رفع ہوجائے۔ اگر پتھری کا شبہ بھی ہو تو بھی بغیر آپریشن کے کھانے کی دوا سے نکل جائے۔ (خریدار نمبر ۹۴۸۰)

(۱۹۳) ۲۳ سال کے ایک مریض کو پانچ سال سے مرگی کی قسم کے دورے پڑتے ہیں۔ دورہ کبھی ہفتوں نہیں پڑتا اور کبھی دن میں کئی بار پڑنے لگتا ہے۔ دورے کی حالت میں مریض بری طرح اچھلتا ہے اور چیخیں نکلتی ہیں۔ اس کے بعد گھنٹوں بے ہوشی کی سی کیفیت رہتی ہے بائیں پاؤں میں چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغ اور حافظہ کمزور ہے۔ مریض پانچ مہینے خراب عادتوں میں بھی مبتلا رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۷۷)

(۱۹۴) میری عمر ۴۶ سال ہے۔ اب تک تین شادیاں کرچکا ہوں۔ دو بیویاں اب بھی موجود ہیں۔ اب میں محسوس کرنے لگا ہوں کہ کچھ تو عمر کی وجہ سے اور کچھ کثرت جماع کی وجہ سے کمزوری آگئی ہے۔ اس کمزوری کو رفع کرنے کے لیے میں کشتے استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ جڑی بوٹی کی کچھ دوائیں بتائیے۔ (خریدار نمبر ۹۲۷۵)

(۱۹۵) ٹنکچر آئیوڈین بنانے کی صحیح ترکیب جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب تحریر فرمائیں۔ اور دیگر معزز اطبا ٹنکچر آئیوڈین کا بہترین یونانی بدل بتائیں جو فوائد میں پورے طور پر ٹنکچر آئیوڈین کا کام دے سکے۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۴)

(۱۹۶) میری عمر ۴۰ سال ہے۔ [illegible] کو عرصہ پانچ سال سے افیم کھانے کی عادت ہوگئی ہے۔ دن میں تین مرتبہ چار چار آنے بھر یعنی ۹ ماشے روزانہ کھاتا ہوں غربت کی حالت ہے۔ افیم چھڑانے کا کوئی آسان نسخہ بتائیے۔ اگر مجھے اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی تو دس روپے پیش کروں گا۔ (خریدار نمبر ۹۱۰۴)

(۱۹۷) ایک بیس سالہ مایوس العلاج مخلوق کو ۳ سال سے سخت قسم کا جریان ہے۔ نامردی کی شروعات ہے۔ قبض رہتا ہے، عضو خاص میں گرمی اور ایستادگی کا مادہ بالکل نہیں۔ مقوی معجون قبض کرتی ہے۔ اطبائے کرام جریان، قبض اور نامردی کا ایسا مجرب نسخہ تجویز فرمائیں جس سے مکمل شفا ہو۔ (ایک ناظر)

(۱۹۸) میں بچپن سے انگوٹھے کے دبانے سے دائیں گردے میں درد محسوس کرتا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں چھت پر سے گر پڑا جس میں اسی طرف سخت چوٹ آئی۔ اس کے بعد ۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۷ء تک درد گردہ کے شدید دورے پڑے۔ اب ہمیشہ گردے کے مقام پر ہلکا ہلکا درد موجود رہتا ہے۔ کبھی کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ مگر سخت تکلیف نہیں ہوتی۔ پیشاب وغیرہ صاف ہے۔ پتھری کا قطعی شبہ نہیں۔ سائیکل کی سواری سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۹۱۹۸)

(۱۹۹) اس بیماری کا جس کو انگریزی میں نفرائیٹس کہتے ہیں اور جس میں پیشاب کے ساتھ البیومن آتا ہے آیورویدک اور یونانی طب میں کیا علاج ہے؟ (خریدار نمبر ۹۰۹۲)

(۲۰۰) میں عرصہ آٹھ سال سے احتلام میں مبتلا ہوں۔ عمر بائیس سال ہے۔ سرعت کی بھی شکایت بہت ہے۔ مقامی حکما عضو مخصوص میں حس کا بڑھنا اور حدت منی تشخیص کرتے ہیں۔ احتلام ہفتے میں دو تین بار ہوتا ہے۔ صحبت یا احتلام کے بعد مقعد اور فوطوں کی درمیانی رگ میں ناقابل برداشت درد کئی گھنٹے تک رہتا ہے۔ ہاضمے کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۹۹۴۶ و ۷۷۴۵)

(۲۰۱) مریضہ کی عمر ۲۰ سال ہے۔ دو سال سے ٹخنے، پہنچے اور کہنی میں پھوڑے ہیں۔ مواد ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ پھوڑے ہڈی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپریشن کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مریضہ کے سر، کمر، پیٹ اور گھٹنوں میں درد کی شکایت رہتی ہے۔ سوا سال کی بچی گود میں ہے۔ ہلکے ہلکے بخار اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ (خریدار نمبر ۸۸۴۹)

(۲۰۲) زکام کی شکایت ہمیشہ رہتی ہے۔ دماغ میں درد بھی رہتا ہے۔ سر کے بال سفید ہو گئے۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۲۰۳) ۲۵ سال کے ایک مریض کے بالائی ہونٹ کے وسط میں ایک خفیف سا داغ جلد سے ہلکی رنگت کا موجود ہے اور اس کے دونوں جانب آدھ انچ تک چھوٹے چھوٹے دانے نکلے ہوئے ہیں۔ بظاہر ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی لیکن بوسے کی وجہ سے اہلیہ کی زبان وغیرہ پر اس سے چھالے پڑ جاتے ہیں۔ عام جسمانی صحت بہت عمدہ ہے۔ کبھی کوئی خراب مرض پیدا نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۷۰۰۴)

(۲۰۴) میری عمر ۶۳ سال ہے۔ ۴۰ سال سے دائمی قبض کی شکایت ہے۔ ۱۰ سال سے چار چاول افیون صبح کے وقت کھاتا ہوں۔ تمام اعضائے رئیسہ کمزور ہیں۔ ۲۰ سال سے ہر قسم کا علاج کرا رہا ہوں۔ ہاضمہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ شام کو نفخ ہو جاتا ہے۔ چار سال سے نہ بلا دوا کے ٹٹی آتی ہے اور نہ کھانا ہضم ہوتا ہے۔ مزاج گرم ہے۔ سردی میں پیشاب زیادہ آتا ہے۔ معائنے سے کوئی نقص معلوم نہیں ہوا۔ ایک چھٹانک اناج پاؤ بھر دودھ اور کچھ رس سیب و سنترے کا۔ بس یہ غذا ہے۔ ٹٹی کے لیے سنا اور ہڑ وغیرہ کا سفوف روزانہ کھاتا ہوں۔ اگر کوئی طبیب صاحب کوئی مجرب نسخہ ان شکایتوں کو رفع کرنے کے لیے عنایت کریں تو پچیس روپے بطور انعام کچھ افاقہ ہونے پر پیش کروں گا۔ (خریدار نمبر ۹۵۲۲)

(۲۰۵) دواؤں کے داخلی یا خارجی استعمال سے بے شک اعضا کے اکثر نقائص دور کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن کیا کسی عضو کے چھوٹے پن کو بھی دور کیا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا ممکن ہے تو لازم آئے گا کہ ہم کسی مجرم کی ناک یا اس کا کان بڑھا کر اس کا حلیہ بدل دیں۔ (خریدار نمبر ۷۶۴۹)

(۲۰۶) ایک قلمی بیاض کے نسخے کے آخری فقرے یہ ہیں "شاہی فلوس بہ ترکیب خاص کرٹنک ہوتا ہے۔ اے صاحب نصیب، خود سوچ سمجھ کر کسی کو دے۔ بے کار مت سمجھ اے مسلمان بس

جس	شیش	نقرہ

" مذکورہ بالا خانوں سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا چال ہے؟ (خریدار نمبر ۲۱۴۶)

(۲۰۷) میں ایک مدت سے بلا ناغہ برش سے دانتوں کو کسی اچھی کریم سے صاف کیا کرتا ہوں لیکن پھر بھی اکثر اوقات دانتوں سے متعفن خون نکل آتا ہے اور دانتوں کی جڑیں اور درزیں اچھی طرح سفید نہیں ہوتیں۔ اس لیے کسی بہت ہی اچھے منجن کے نسخے کا متلاشی ہوں، جو صفائی کے علاوہ دانتوں کے دوسرے امراض کے لیے بھی مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۹۹۵۳)

(۲۰۸) میری ڈاڑھی کے بال کئی برس سے بال خورے کی وجہ سے کئی جگہ سے گر گئے ہیں۔ روغن بیضۂ مرغ بہت استعمال کیا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ سہل الحصول اور آسان مجرب نسخہ درکار ہے۔ خریدار نمبر ۹۰۱۴)

۲۰۹ میرے شہر (ضلع چمپارن [بہار]) میں فیل پا کی شکایت عام ہے۔ اچھے خاصے تن درست آدمی اس میں مبتلا نظر آتے ہیں اس کے لیے اطبائے کرام عام فہم اور بے ضرر نسخہ لکھیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۲۹)

(۲۱۰) میری عمر ۲۷ سال ہے۔ دو سال سے سر چکر آتا ہے۔ دل کی جگہ سینے میں درد رہتا ہے۔ کم ہمتی خوف اور وسواس کا شکار رہوں۔ بلا وجہ گھبراہٹ رہتی ہے۔ صبح سے ۱۲ بجے تک اور دوپہر کے بعد ۵ سے ۷ بجے تک چکر رہتے ہیں۔ پائیریا کی شکایت بھی ہے۔ قبض نہیں ہے۔ پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۵۴)

(۲۱۱) ناظرین ہمدرد صحت میں سے کوئی صاحب نظام عصبی اس کے امراض و اسباب و علاج بالخصوص دماغ سے تعلق رکھنے والے اعصاب کے امراض و علاج پر روشنی ڈالنے کی جانب توجہ فرمائیں تو عین کرم ہوگا۔ خاص طور پر ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے استدعا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۱۴۶)

(۲۱۲) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ چھ سال پہلے شدید ٹائی فائڈ میں مبتلا ہوا۔ ٹائی فائڈ کے بعد سے ہاتھ اور پاؤں کپکپاتے ہیں۔ پنجوں کے بل کھڑے ہونے سے ٹانگیں کانپتی ہیں۔ مگر عام جسمانی صحت بہت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۹۰۶۹)

(۲۱۳) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ غلط کاریوں کی وجہ سے ہضم خراب ہے۔ پیشاب میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے قبض بہت شدید رہتا ہے۔ بھوک بہت کم لگتی ہے۔ ریاح کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ حافظہ خراب ہے۔ مزاج چڑچڑا ہو گیا ہے۔ وہم بھی طبیعت میں بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ بکثرت احتلام اور جریان کی شکایت ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۵۶)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

- بچوں کی بیماریاں
- آنکھوں کی بیماریاں
- امراض جگر و معدہ
- سرعت انزال
- ذیابیطس
- پیچش
- کمزوری عضو

- بالوں کی بیماریاں
- کمزوری دماغ
- کمزوری اعضا بوجہ ضعف ہاضمہ
- ضعف قلب
- امراض مخصوصہ
- ضعف جگر

- جریان
- دمہ
- سوزاک
- ناصور
- آتشک
- ضعف باہ
- نامردی
- نزلہ

- اسقاط حمل
- خرابی ایام
- سیلان الرحم
- امراض خون
- بے لذتی
- احتلام
- دق وسل

- کنٹھ مالا
- پائیریا
- تلی
- امراض مخصوصہ
- گٹھیا
- طاعون
- جنون

تحریر محمود ۳۹ء

شفاعت احمد

اگر ایسا ہی

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کریجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

शरबत
फौलाद
SHARBAT-I-FAULAD
HAMDARD DAWAKHANA
شربت فولاد

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ وجگر ہی۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہی۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہی۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت ۲۹۲ فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“

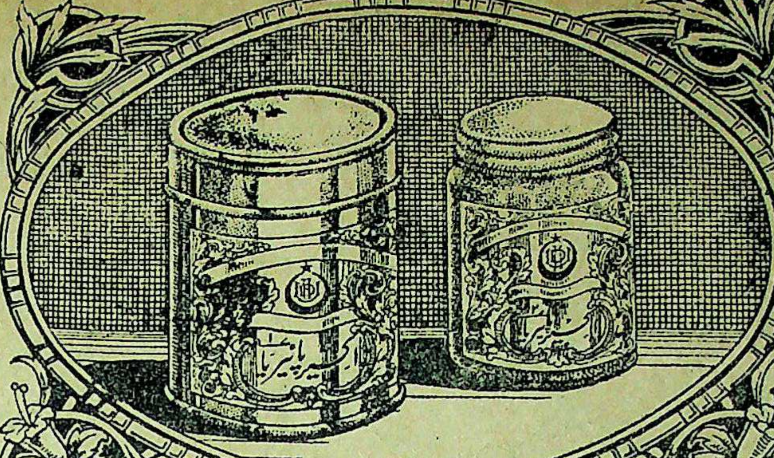

رجسٹرڈ

اکسیر پایوریا

پایوریا کے لئے طبِ یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پایوریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کلی کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہی قیمت دو روپے۔

تار کا پتہ ”ہمدرد دہلی“ **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔“

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ، بانی ”ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

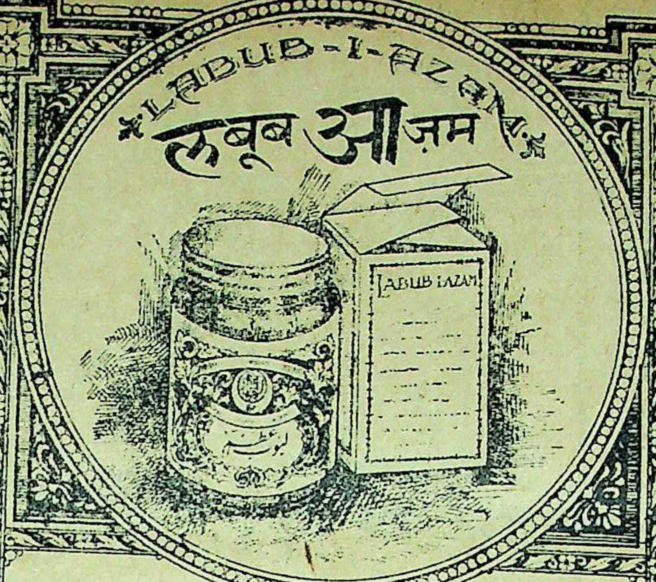

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

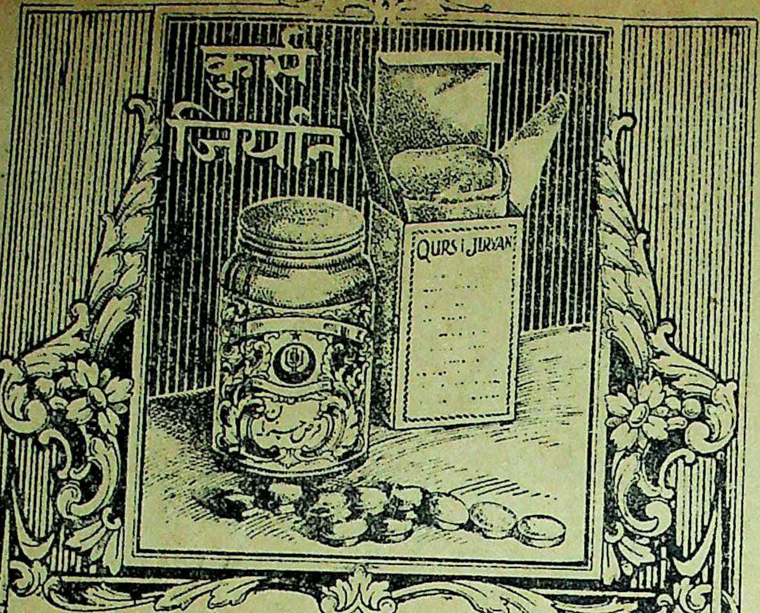

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصّل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مُفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۲ ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب و نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
۱ ر

معجون مقوّی و مُمسِک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بےکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی کا ⅛ حصّہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

HUBUB MOQAVI
- MAIDA -

کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کر کے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد"
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مفصل فہرست جنتری مفت طلب کیجئے

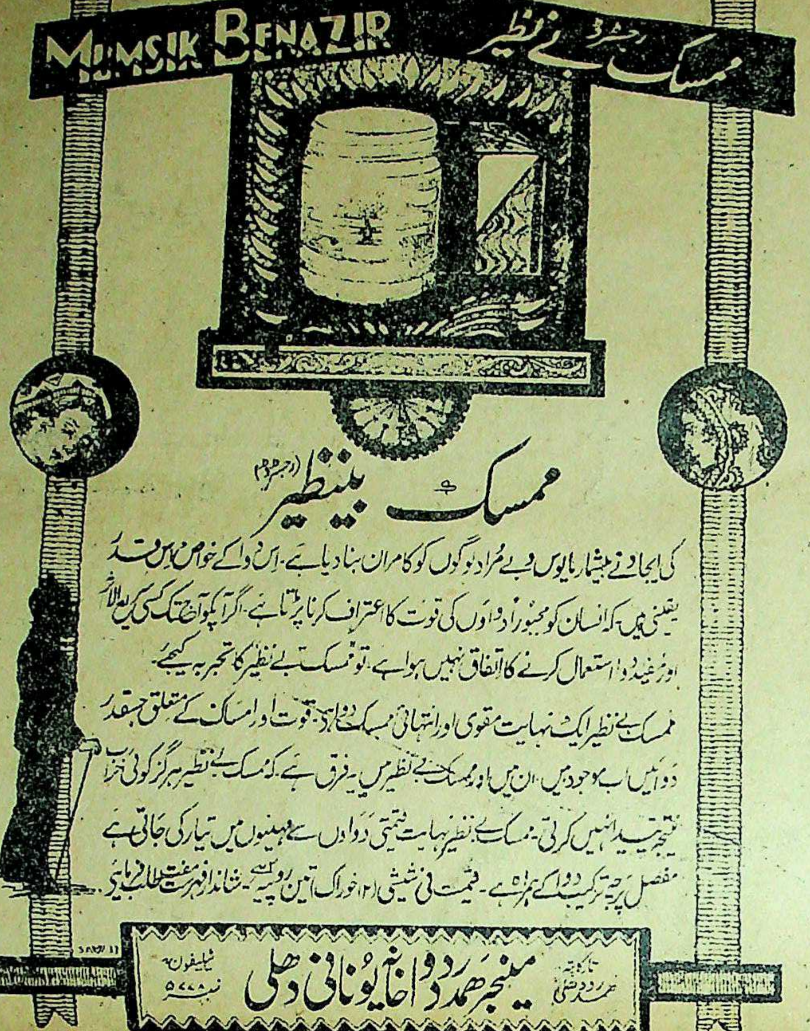

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں۔ کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کریہ الاثر اور غیر مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) تین روپیہ عہ۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمائیے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بیخطا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ عہ نوٹ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

دولابی (رجسٹرڈ)

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے، اور اس کا نام "دولابی" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ✤

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ✤

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبہ دس تولہ ۲؍۸ دو روپیہ آٹھ آنے ✤ **ترکیب استعمال**۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلّم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **ترکیب استعمال**، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیائے سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے (۲؍)

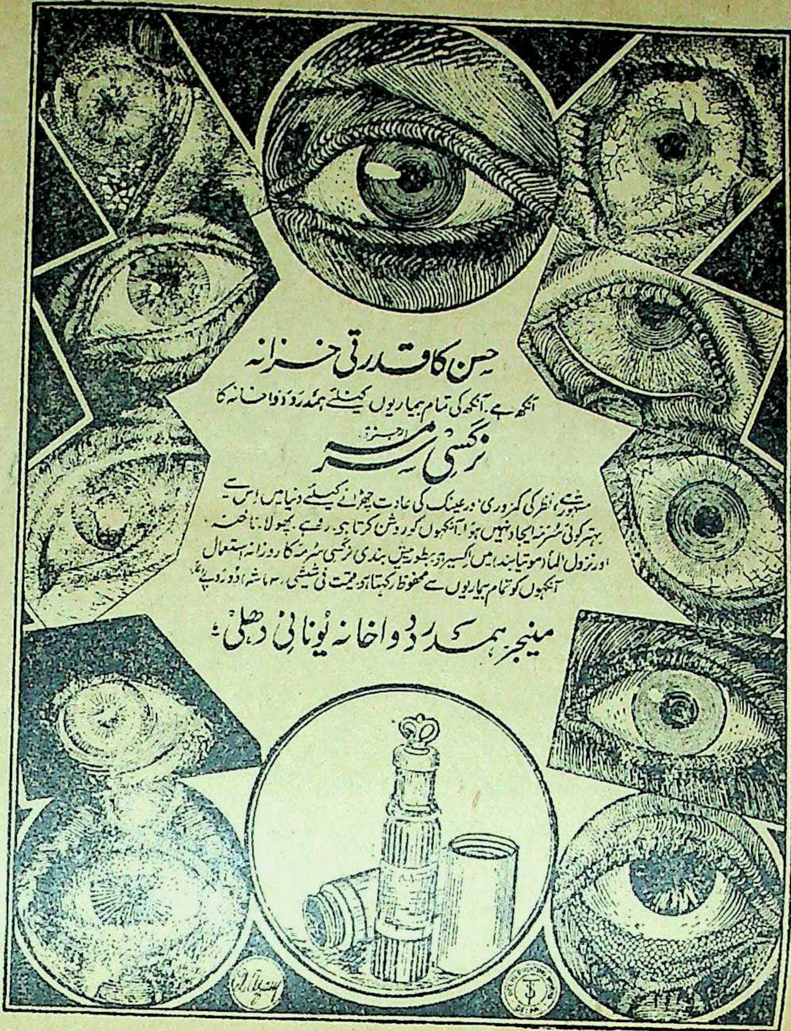

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور ہے۔ نظر کی کمزوری، اور عینک کی عادت چھڑانے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رہے۔ پھولا۔ ناخنہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر ہے۔ بطور پیش بندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ (دو روپے)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

عرق سوزاک
ARQ-I-SOZAK

ایک شیشی میں نو خوراک عرق ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۷۸

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

MAJUN I-MOQUWW I-MAIDA (REG)
MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا اُن اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں، زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ فی درجن ۶ر

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح، دوپہر، شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں۔

اپریل سنہ ۱۹۴۰ء

نا شف
NASHIF

ناشِف

سیلان الرحم کے لیے

NASHIF

ایک سائنٹیفک دوا

عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ذوبانی
ZUBANI

ذُوبانی

Zubani

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم

اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ / پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

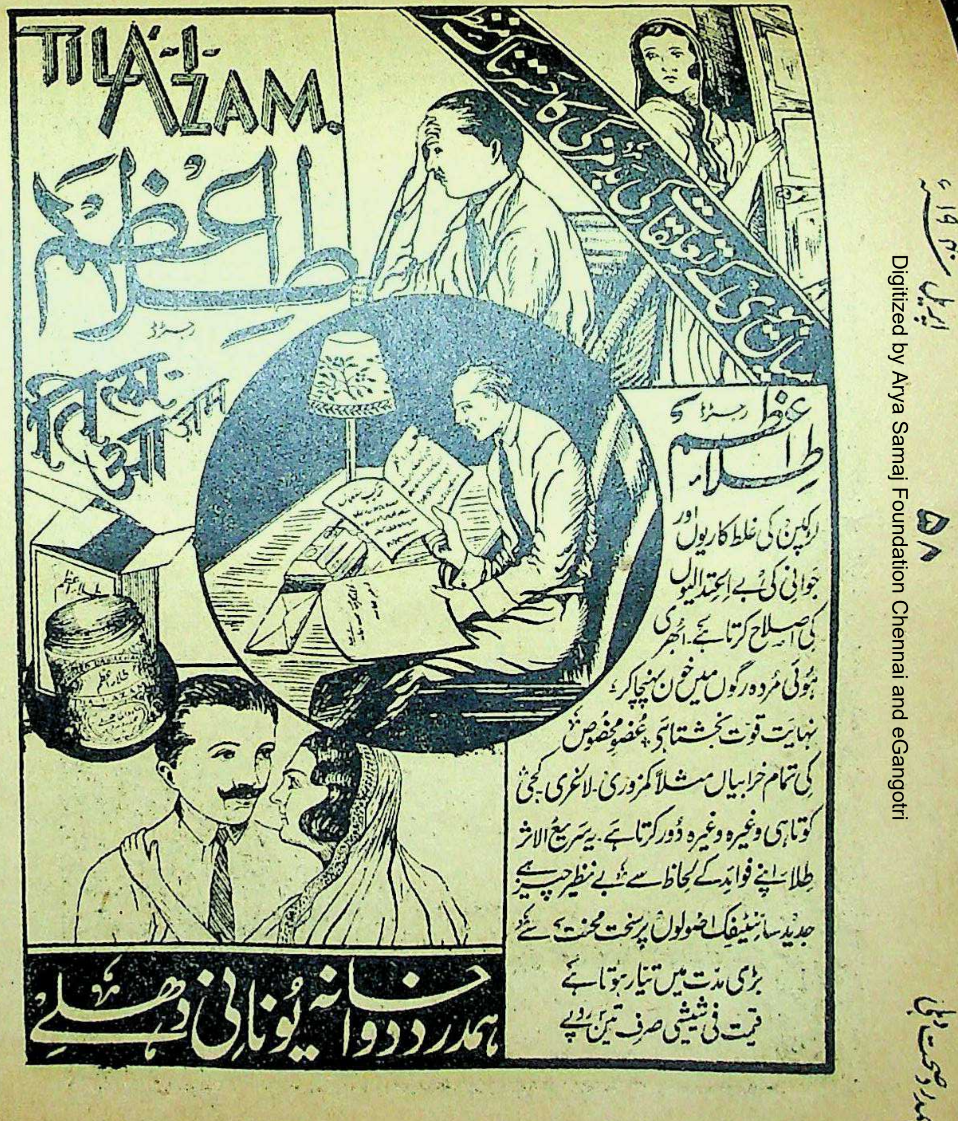
بیاہتی بیوی کے تعلقات کی بیزاری کا خاتمہ
TILA'-I-AZAM.
طلاءِ اعظم
رجسٹرڈ

طلاءِ اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

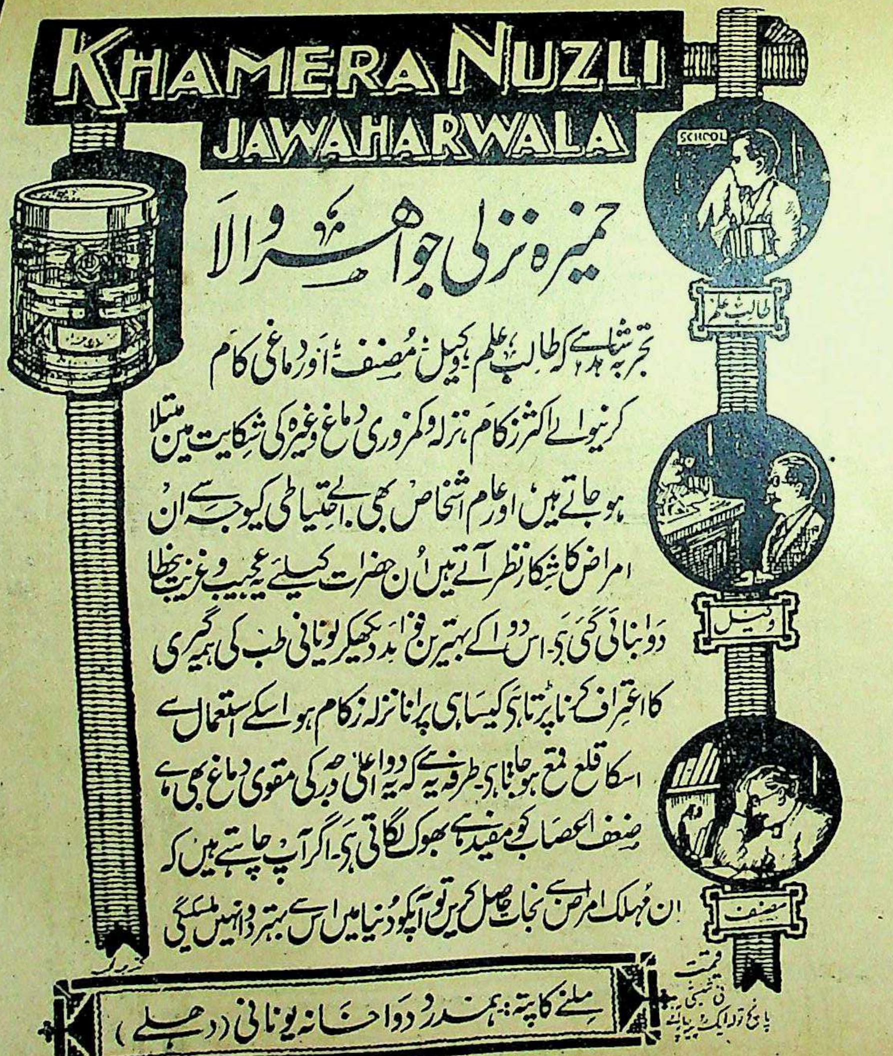

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالبِ علم، وکیل، مُصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعفِ اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اُن مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دُنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھیے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

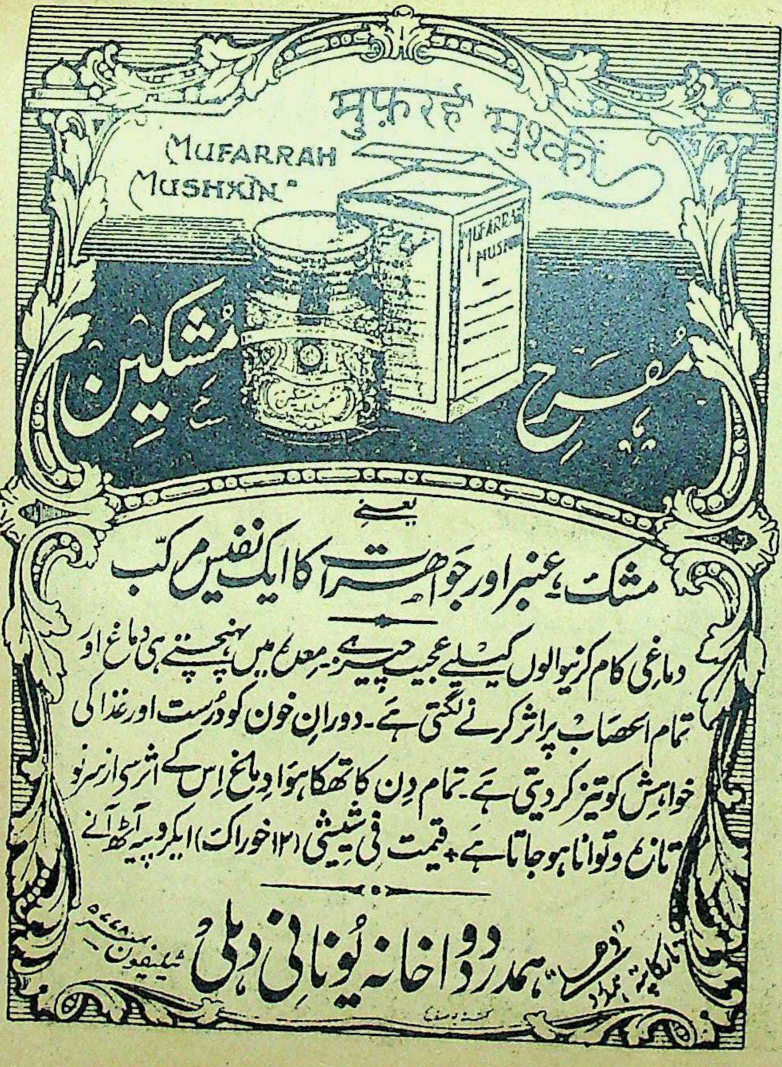

मुफ़र्रह मुश्कीं
MUFARRAH MUSHKIN
مفرح مشکین

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے ازسرنو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

ٹیلیگرام ہمدرد **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

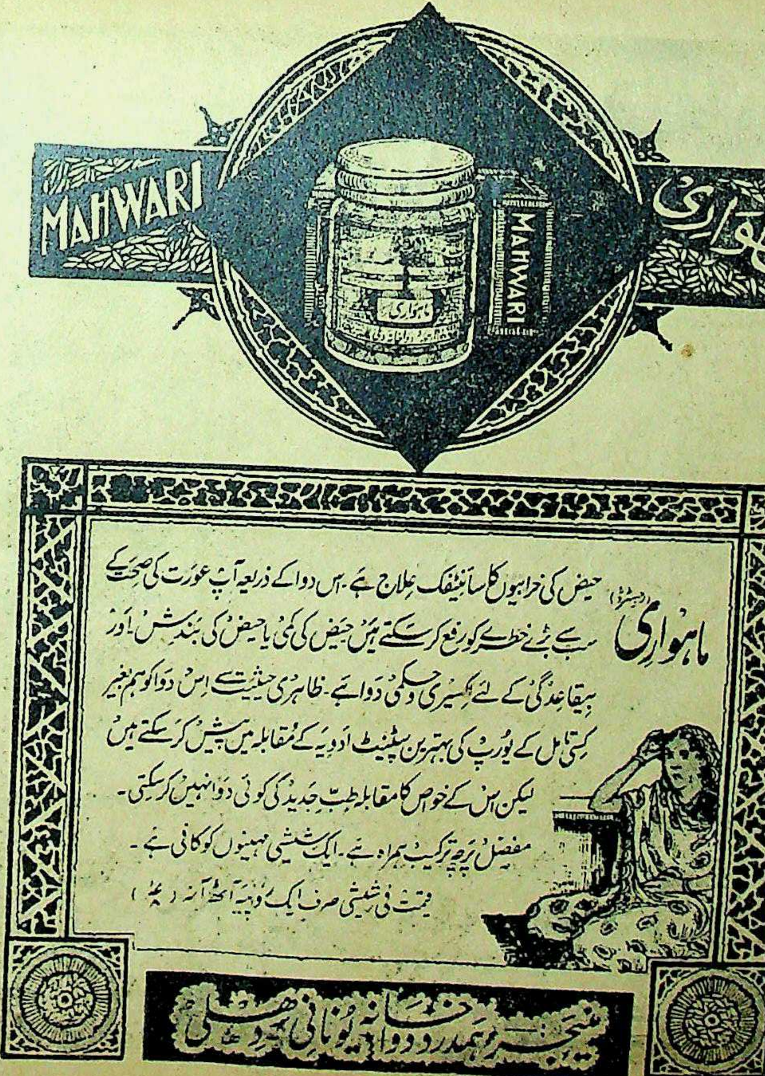

MAHWARI
ماہواری
MAHWARI

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم غیر ممالک کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے !

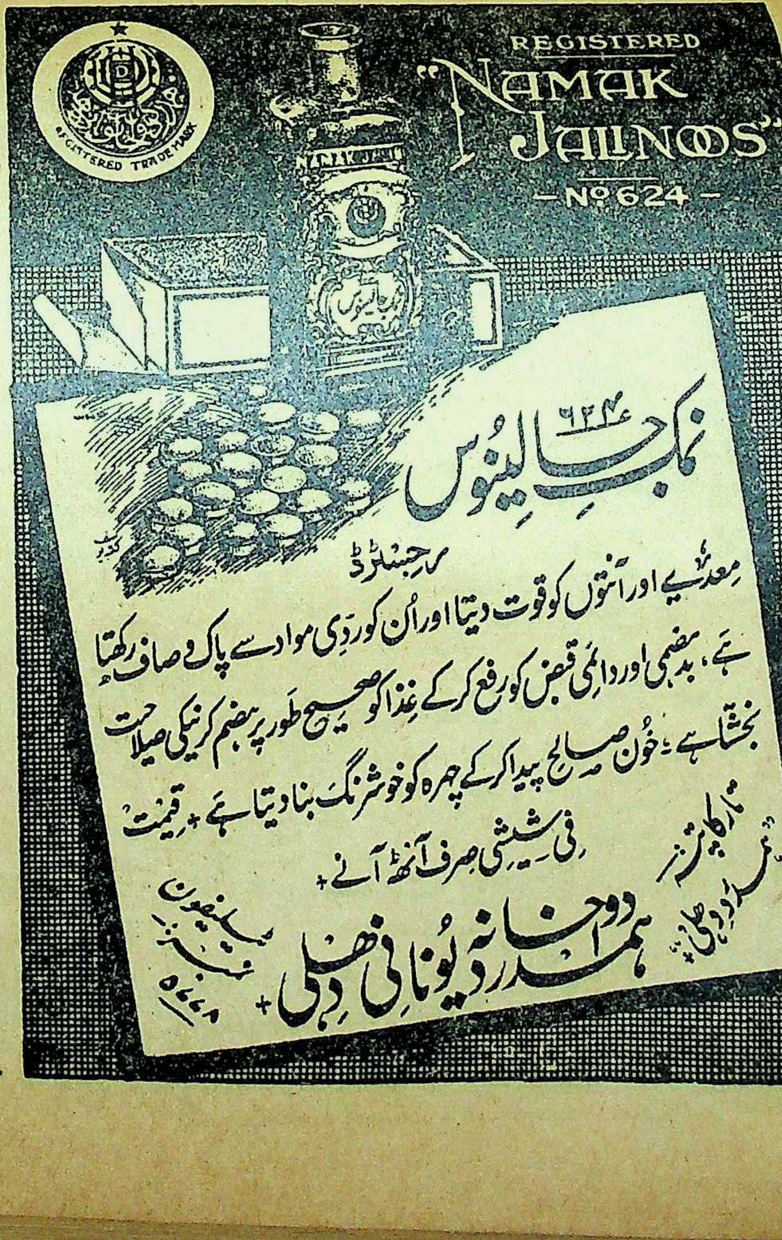
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
—Nº 624—
REGISTERED TRADE MARK

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردّی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے، بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنے کی صلاحیت بخشتا ہے؛ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

مارکیٹرز ہمدرد دہلی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

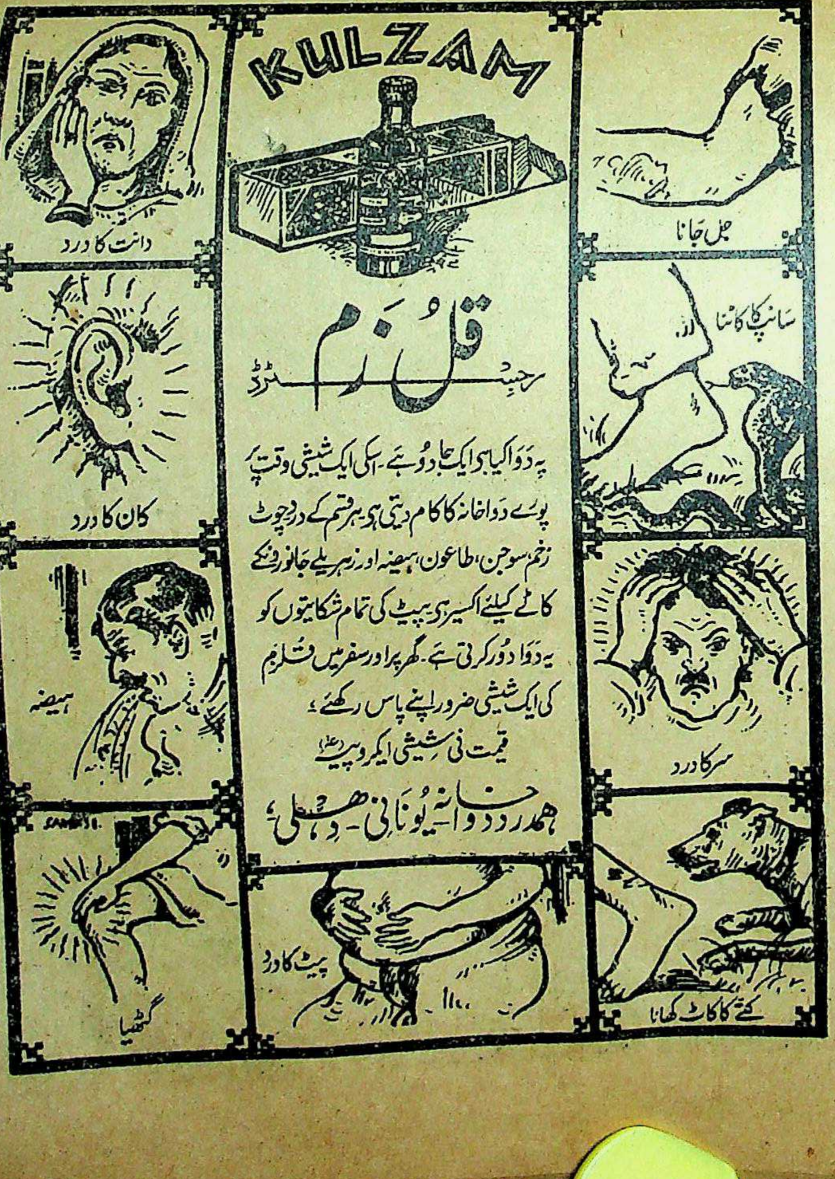
KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہے ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے درد، چوٹ، زخم، سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہے۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

MISALI
مثالی

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دُنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رُک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (سے)

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

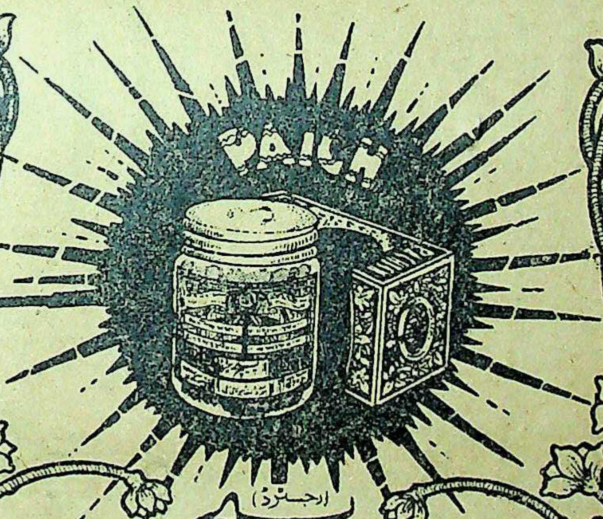

پیچ
(رجسٹرڈ)

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے ۱عہ/

ہمدرد دواخانہ دہلی

عالیجناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ھمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ ۲ لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماءالحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءُالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستورالعمل نمبر ۲ کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری (رجسٹرڈ)

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے، بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوتی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

نظام رحم کے لیے ایک عجیب و غریب مرکب!

مستورین (رجسٹرڈ)

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے

ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہی۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلاء قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب (رجسٹرڈ)

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید کی زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلاظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علوی خانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے۔ پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس (۴۰) روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

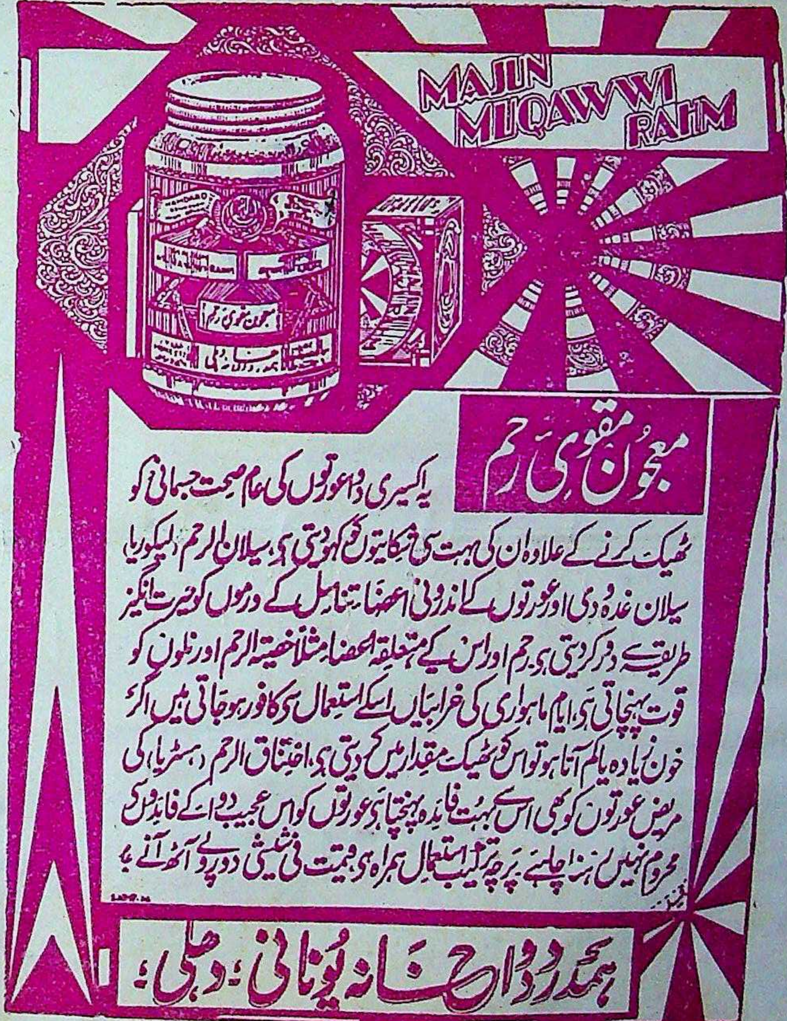
MAJUN
MUQAWWI
RAHM

معجونِ مقوی رحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا) سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ رجسٹرڈ

ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

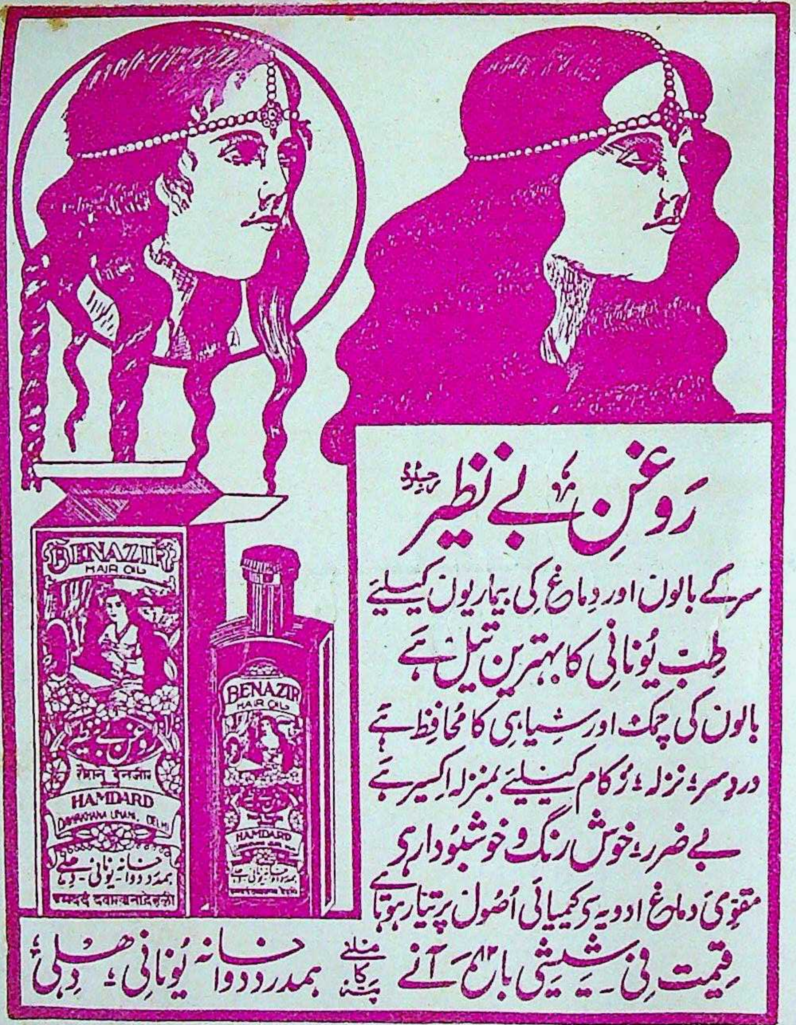
BENAZIR
HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI
روغن بے نظیر
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے

ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA, DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition	**Ordinary Edition As. 8**
As. 12	**Postage One Anna**

BIRTH CONTROL NUMBER 1939
HAMDARD

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL
DELHI

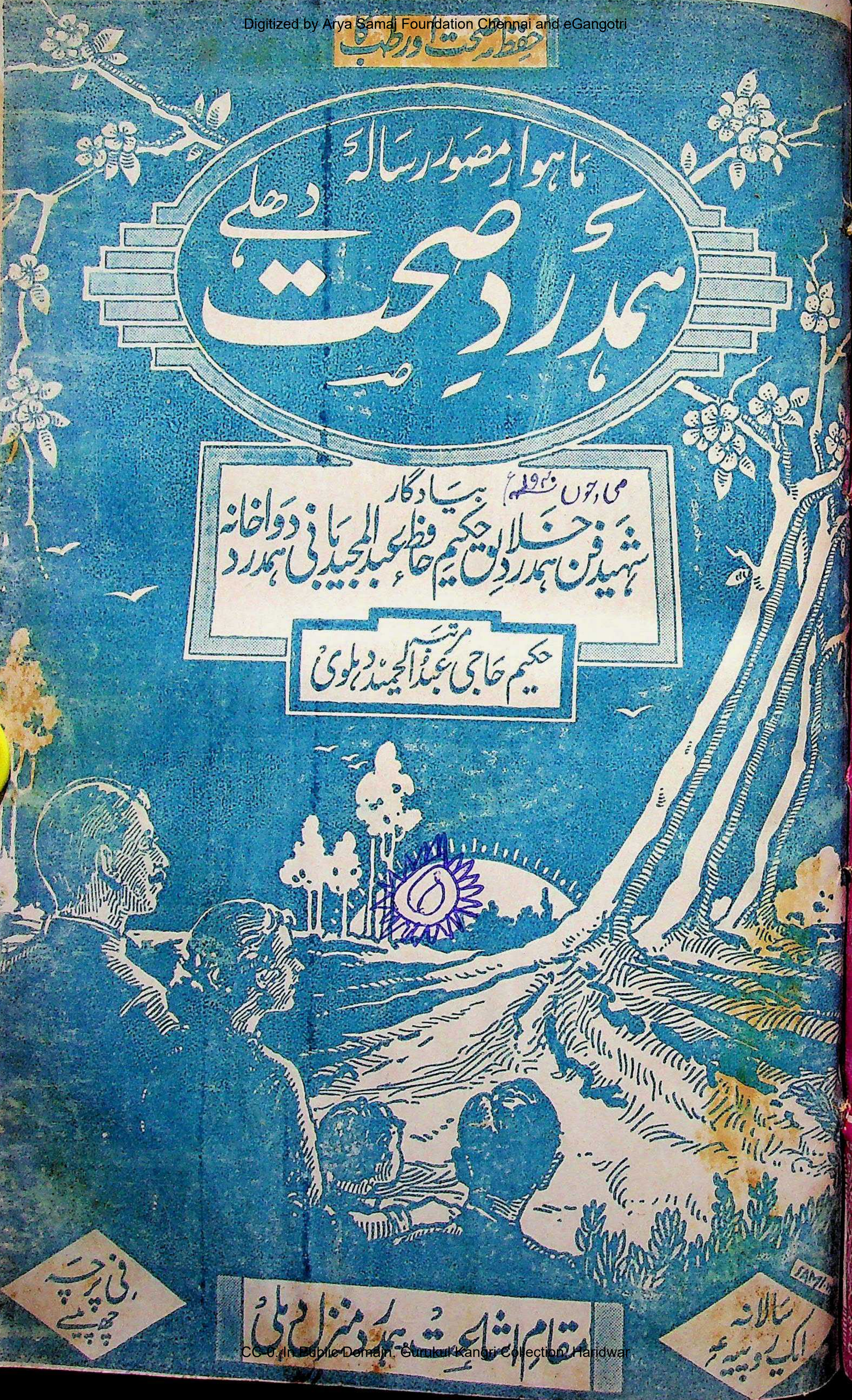

حفظِ صحت اور طب

ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

می، جون سنہ ۱۹۴۰ء

بیادگار

شہیدِ فنِ ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی دواخانہ ہمدرد

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

فی پرچہ چھ پیسے

مقامِ اشاعت ہمدرد منزل دہلی

سالانہ ایک روپیہ عہ

"SHARBAT AKSIR
KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے۔ خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے۔ غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERED

معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے

زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے،

قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ۔ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد | مئی وجون سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین		۱
ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص		
"روحانی علاج"	حکیم عبد الحمید صاحب	۲
انتقاد		
مختلف کتب ورسائل	حکیم عبد الحمید صاحب	۷
علم نباتات		
علم نباتات	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۱۰
باب الصحت		
پیراکی		۱۳
علم وحکمت کے خزانے	منیجر	۱۷
افسانہ		
یوسف گم گشتہ	ایک یورپین لیڈی ڈاکٹر کے قلم سے	۱۸
الامراض والعلاج		
ذیابیطس	ڈاکٹر این۔ ای۔ گرانٹ۔ ایم۔ ڈی	۲۲
سرطان کے متعلق جدید تحقیقات	ادارہ	۲۳
ادرنگ زیبی	حکیم مولوی عبد الواحد صاحب	۲۷
تاریخ طب		
کتاب العمدة فی الجراحت	حکیم سید احمد اللہ صاحب قادری	۳۲
معلومات		
حلق کے غدود	ترجمہ	۳۸
گلاکوما	〃	۳۸
مخصوص غذا اور شراب کی عادت	〃	۳۸
امریکہ میں پاگلوں کی کثرت	〃	۳۹
نباتات زمین کی بجائے فیکٹریوں میں	〃	۳۹
سرسام سے بچنے کے لیے	〃	۳۹
گرم سرطانی علاقوں میں محنت	〃	۴۰

مضمون	نگارندہ	صفحہ
غذا کا اثر دماغ پر	ترجمہ	۴۰
دلوں کی حرکتیں	ترجمہ	۴۰
مزاحیہ		
جلاب	کوثر چاندپوری	۴۱
رپورٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ طبیہ کالج	ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ	۴۳
مراسلات		
جلسہ تقسیم اسناد طبیہ کالج	نامہ نگار	۴۵
آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس	حکیم محمد الیاس خاں صاحب	۴۵
انجمن طبیہ صوبجات متحدہ	حکیم محمد رفیق ابراہیم صاحب	۴۶
آیورویدک و یونانی طبی شفاخانہ دوسوہہ	سعید الحق خاں صاحب	۴۶
انجمن اطبائے یونانی حیدر آباد دکن		۴۷
مجربات		
دو مجربات	حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی	۴۸
اکسیر ذیابیطس	حکیم سید محمد اسد علی صاحب	۴۸
دو مجربات	حکیم حافظ محمد یوسف صاحب	۴۹
دو مجربات	حکیم سید اصغر علی صاحب	۴۹
اکسیر سیلان الرحم	حکیم ہدایت اللہ صاحب	۴۹
عرق مصفی	حکیم امیر چند	۴۹
جوارش مفرح	حکیم محمد اسماعیل	۵۰
اکسیر دمہ	حامد علی صاحب	۵۰
دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب کھاتولی	۵۱
لندن کے ہسپتالوں کے معمولات	ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی	۵۳
یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز	〃 〃 〃	۵۲
جوابات		۵۵
سوالات		۶۳

ہمدرد صحت میں اشتہارات

ہمدرد صحت میں اب تک ہمدرد دواخانے کے علاوہ کسی اور کے اشتہارات شائع نہیں کیے گئے تھے لیکن اب عام تقاضے سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دواؤں کے اشتہارات کے علاوہ دوسرے اشتہارات ہمدرد صحت میں قبول کر لیے جائیں۔ اشتہارات کی اجرت یہ ہے:-

اجرت فی صفحہ ایک بار، ۵۰ روپے   آدھا صفحہ ایک بار کے لئے ۲۸ روپے   پاؤ صفحہ ایک بار کے لئے ۱۵ روپے

قیمت سالانہ ایک روپیہ   ممالک غیر (برما وغیرہ سے) تین شلنگ   فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبد اللطیف نے لطیفی پرنٹنگ پریس دہلی میں چھپوایا اور حکیم محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت سے شائع کیا

ہمدردِ صحت کی آئندہ اشاعتِ خاص

"رُوحانی علاج"

سہ گُونہ اضطراب اپریل کے مہینے میں ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا اعلان حسبِ معمول کے مطابق نہ ہوا تو قدرتی طور پر ہمارے ہمدردوں میں بے چینی سی پیدا ہوگئی۔ عام ناظرین کا اضطراب تو شاید اِس بنا پر تھا کہ ان کو اس قیمت کے بدلے ہیں، جو اُنہوں نے رسالے کی خریداری کے لیے دی ہے، نہ معلوم کیا چیز ملتی ہے اور کیسی ملتی ہے اور ملتی بھی ہے یا نہیں۔ اس کے مقابلے میں ہمارے معاون اور کرم فرما اس لیے منتظر تھے کہ آخر تو اشاعت خاص کا کام انہیں ہی کرنا ہے، اگر جلدی موضوع معلوم ہو جائے گا تو جلدی ہی وہ کام سے نمٹ جائیں گے۔ اس کے بعد رسالے کے مُدیر جانیں یا اُس کے مینجر۔ اِن دو اضطرابوں سے شاید کچھ زیادہ وہ اضطراب تھا جو اِس سال مُدیر کے حصّے میں آیا۔ جولائی ۳۹ء سے مارچ ۴۰ء تک بدقسمتی سے کوئی ایسا موضوع ذہن میں نہیں آیا جس پر دماغ بھی متّفق ہو جاتا اور دل بھی صاد کر دیتا۔ آخر جب مارچ میں اِس حالتِ کش مکش کو دور کرنے کا وقت ہی آگیا تو کئی موضوعات کی فہرست کو سامنے رکھ کر آخر ایک موضوع کو منتخب کر لینا پڑا اور اس کے مطابق ضروری کارروائی شروع کر دی گئی۔

تلاش کا ہنگامہ لیکن یہ انتخاب کچھ ایسی گھڑی عمل میں آیا تھا کہ اس کے بعد جس در پر بھی نظر پڑی تو اُسے بند پایا۔ خیال ہوا کہ شاید اتفاق سے پٹ بھڑ گئے ہیں۔ دستک دی گئی کہ شاید کھڑکھڑاہٹ سنے کوئی باہر نکل آئے، لیکن بے نتیجہ۔ زور زور سے کواڑ پیٹے گئے مگر صدائے برنخاست۔ سب سے بڑا اور سچا اضطراب یہ تھا کہ مجوّزہ موضوع کی مطلوبہ کتابیں جلد سے جلد کسی جگہ سے مل جائیں۔ اس کے لیے ہندوستان کے بڑے سے بڑے اور مشہور سے مشہور کتب فروشوں کو لکھّا گیا۔ مقامی کتب خانوں کا جائزہ لیا گیا لیکن بدقسمتی آخر دم تک ساتھ رہی۔ کسی کتب فروش کے ہاں مطلوبہ کتابیں نہیں ملیں۔ "آوٹ آف اسٹاک، آوٹ آف اسٹاک" کے الفاظ سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے طبیعت اکتا گئی۔ کسی کتب فروش نے تسلّی بخش جواب نہیں دیا۔ صرف ایک فرم نے ازراہ کرم کتابیں انگلستان سے منگوانے کا وعدہ فرمایا، لیکن تاریخ تعمیل ایسی قریب کی ڈالی کہ اس وقت تک ہمدرد صحت کے ناظرین اشاعت خاص کو پڑھ پڑھا کر فارغ بھی ہو چکے ہوں گے۔

اِس کش مکش میں مارچ کا سارا مہینہ ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ اپریل کی پانچ تاریخ آئی اور اپنے ساتھ اس مہینے کی اشاعت کو لے کر گزر بھی گئی، جس میں نہ آئندہ اشاعت خاص کا کوئی اشارہ تھا اور نہ ان اسباب کی تفصیل جو ہمیں تردّد میں ڈالے ہوئے تھے۔

حالات کا اعتدال تردّد اور پریشانی کے بادل آخر چھنٹے۔ منزلِ مقصود تک پہنچنے کا ایک راستہ اگر بند ملا تو خدا نے اس کی بجائے کئی راستے کھول دیے۔ تلاش و جستجو کا نتیجہ آخر نکل کر رہا۔ مجوزہ موضوع پر مواد کا سراغ آہستہ آہستہ لگتا رہا اور یہ اُمید بندھ گئی کہ اشاعتِ خاص کی ضرور کوئی نہ کوئی معقول صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس موقع پر ہم اگر مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی اور مولوی عبدالحیٔ جمیل علوی معلّم نفسیات مدرسہ تربیتِ معلّماں، کابل کو شکر گزاری کیساتھ یاد نہ کریں تو بیجا ہوگا۔ مولانا کو جب ہم نے اپنی مشکلات کی کیفیت لکھ کر بھیجی تو اُنہوں نے حسبِ توقع ہماری بعض مشکلوں کو حل کر دیا۔ بعض کار آمد معلومات سے اِطلاّع بخشی اور بعض مفید کتابوں کو بھیج دینے کی خوشی سے آمادگی ظاہر فرمائی۔ مولوی صاحب نے ہمیں ہر ممکن مدد دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور ہمارے مجوّزہ موضوع کو اس وجہ سے بھی سراہا کہ ان کے مطالعے کا خاص موضوع ہی نفسیاتی علاج ہے۔

اشاعتِ خاص کا موضوع

ناظرین کو مجوزہ موضوع کا نام اِس جگہ بتانے کی ضرورت نہیں کیونکہ نام عنوان میں لکھّا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض قارئین

"روحانی علاج" کے موضوع سے یہی سمجھیں کہ اس میں عملیات کی تفصیلات ہوں گی یا نقوشِ اعداد کا بیان ہوگا۔ بعض ممکن ہے یہ خیال فرمائیں کہ کتبِ مقدسہ کی دعائیں اس اشاعت میں جمع کی جائیں گی۔ تعجب کیا ہے اگر ہمارے بعض مہربان "روحانی علاج" کا مطلب یہی سمجھ لیں کہ اشاعت خاص میں تعویذ لکھنے اور ان میں چالیں بھرنے کے قاعدے درج ہوں گے یا جھاڑ پھونک کے طریقے بتائے جائیں گے۔ بہرحال یہ عنوان ہی ایسا ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق روح کی گتھی کو سمجھنے کی طرح روحانی کا مطلب بھی سمجھے گا اور شاید وہ مطلب بہت کم لوگ سمجھیں گے جو اس اشاعت خاص کا اصل موضوع اور مُدّعا ہے

روحانی علم العلاج یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ علاج اور شفا بخشی کا ایک طریقہ اور بھی ہے جو ان طریقوں سے بالکل مختلف ہے جو طب کے طلباء کو طبی کالجوں اور طبی مدرسوں میں بتائے اور سکھائے جاتے ہیں۔ اس طریقۂ علاج کے عامل یا معالج کو اکثر نہ دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ آلاتِ جرّاحی کی۔ اس معالج کو اپنے ساتھ نہ دواخانہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ عطّار و کمپونڈر کی۔ بے ہوشی اور بے حسی پیدا کرنے کے لیے وہ نہ کلوروفارم سنگھانا ضروری سمجھتا ہے اور نہ مارفیا کے انجکشن کی اس کے دل میں کوئی وُقعت ہے۔ اس کا موضوع بس انسان کا دماغ یا اس کا خیال ہوتا ہے۔ اپنے ہی نفس یا خیال کو تربیت دے کر وہ اپنے میں بہ ظاہر تعجب میں ڈالنے والی قوتیں پیدا کرتا ہے اور ان کو مؤثر بناتا ہے اور مریض کے نفس یا خیال کو موضوع بنا کر وہ اُن کو متاثر کرتا ہے۔ معمولی دردِ سر یا دردِ شقیقہ کا کوئی مریض ممکن ہے کہ کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس مہینوں چکّر کاٹتا رہے اور ہر قسم کی دوائیں کھا کھا کر اپنے پیٹ کو دواخانہ بنالے اور پھر بھی اس کو فائدہ نہ ہو لیکن ہمارا یہ معالج منٹوں میں اس درد کو دور کرسکتا ہے، اُس کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کرسکتا ہے، کسی خاص مدّت تک محدود کرسکتا ہے، اس کو موسم، عمر، مقام یا جس چیز سے وہ چاہے قید کرسکتا ہے۔ بے خوابی کا ایک مریض، جسے ہم مرطّب غذائیں اور دوائیں کھلاتے، پلاتے اور دیتے تھک جاتے ہیں اور پھر بھی بعض اوقات رات کو اس کی پلک جھپکانے میں کامیاب نہیں ہوتے، اس معالج کے پاس جاتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس موذی مرض سے چھٹکارا پاکر چلا آتا ہے۔ نسیان اور حافظے کی کمزوری کا مریض جو اپنا سبق یاد کرتے کرتے اُکتا جاتا ہے یا جو اپنی بیوی کے بتائے ہوئے آٹھ سودوں میں سے تین چار سودے بازار میں جاکر بھلا دیتا ہے، اور پھر اس کے غم اور غصّے کا شکار رہتا ہے، اس معالج کی ذرا سی "توجّہ" سے اچھا خاصا "حافظ" ہوجاتا ہے۔ ایک مریض جس کا کوئی بڑا آپریشن کیا جانے والا ہے ہمارے ڈاکٹر کی مہربانیوں سے بعض اوقات اتنی تکلیف اُٹھاتا ہے کہ خود ڈاکٹر صاحب بھی پریشان ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ وہ مریض کو بے ہوش کرنے کے لیے ماسک کے ماسک کلوروفارم چھڑک چھڑک اس کی ناک پر رکھتے ہیں۔ پھر کہیں اسے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مریض کے دماغ اور معدے میں جو طوفان اُٹھتا ہے اس سے مریض، تیمار دار اور ڈاکٹر صاحب تینوں "علیٰ قدرِ مراتب" واقف ہیں۔ لیکن ہمارا یہ معالج آپریشن تھیٹر میں موجود ہو یا اس سے پہلے ہی کسی وقت بھی اپنا کام کردے تو ڈاکٹر صاحب خود کو اور مریض کو کلوروفارم کی تکلیفوں سے بچا کر جس وقت چاہیں اطمینان سے جرّاحی عمل کرسکتے ہیں اور جس وقت تک اُسے چاہیں جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ باتیں ممکن ہے بہت سے لوگوں کو تعجب انگیز معلوم ہوں اور وہ اُن پر یقین کرنے کے لیے بھی تیار نہ ہوں، لیکن نفسیاتی علاج کا ایک ماہر اور تنویم (ہپناٹزم) کا عامل اپنے عمل سے اس بے یقینی کو بھی منٹوں میں دور کرسکتا ہے۔ اور ایک طبیب کو یہ دیکھ کر واقعی حیرت ہوگی کہ علاج کا ایک ایسا ذریعہ بھی موجود ہے جو اس کے اعلیٰ مقاصد میں اس کا بڑا معاون ہوسکتا ہے۔

روحانی طریقۂ علاج اور مشرق ہم مشرقیوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے صوفیوں اور جوگیوں کی وہ باتیں جن کو ہم کرامت سمجھتے رہے ہیں، درحقیقت ان ہی تربیت یافتہ قوّتوں کا مظہر ہیں، جو کسی نہ کسی درجے میں ہر انسان میں موجود ہوتی ہیں۔ بس فرق صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ایک کو اپنی پوشیدہ قوّتوں کو سمجھنے اور ان کو تربیت دینے کا موقع مل جاتا ہے اور دوسرا اُن سے لاعلم رہتا ہے۔ آپ نے سینکڑوں واقعات اس قسم کے سُنے ہوں گے کہ فلاں صوفی صاحب نے کسی مریض پر اپنا ہاتھ چھُوا کر اُسے تن درست کردیا یا فلاں شاہ صاحب نے ایک مریض کا مرض سلب کرلیا یا فلاں عامل صاحب نے مریض پر کچھ ایسی توجّہ ڈالی کہ مرض بالکل کافور ہوگیا۔ اسی طرح جوگیوں کے بعض عجیب و غریب قصّے ایسے سننے میں آتے ہیں جنہیں یقین کرتے ہوئے بھی ہمیں بہت تامّل ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں ہم ان "کرامتوں" میں سے اکثر کی علمی توجیہ رکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ تنویم کے کیا کیا اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔ ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ انسانی دماغ اپنے اندر کیا کیا عجائب رکھتا ہے اور

خیال اور توجہ" کے نتائج طبی دنیا میں کس حد تک دور رس ہیں۔ نفسیات کی موجودہ ترقیوں نے بہت سی ایسی باتوں کو واضح کر دیا ہے جو اب تک "اسرار" سمجھی جاتی تھیں۔ بہت ممکن ہے کہ سحر و ساحری کے بعض واقعات کی توجیہہ ہمارا موجودہ علم نہ کر سکے لیکن جہاں تک طبی اغراض کا تعلق ہے ہم کو "باطنیات" سے بہت کچھ مل چکا ہے۔

مغربیوں کا امتیاز جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ ہم مشرقیوں کے لیے یہ طریقۂ علاج کسی طرح نیا نہیں ہے۔ ہمارے صوفی اور اہلِ باطن صدیوں سے ان قوتوں سے کام لے رہے ہیں لیکن جو چیز نئی ہے وہ یہ کہ علوم و فنون کی موجودہ ترقیوں کی وجہ سے ہمیں خالص علمی نقطۂ نظر سے باطنیات کو سمجھنے کا موقع مل گیا ہے۔ مسمر، بریڈ، ہیٹ الفریڈ، مارکوئس، ڈی پوسیگر، بیری جینٹ، میکڈوگل، کانن ڈائل، سر آلیور لاج سے صدیوں پہلے سے ہمارے ہاں ان چیزوں کا چرچا ہے۔ بلکہ یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے کہ اس چرچے ہی نے اہلِ مغرب کو اس طرف متوجہ ہونے کا موقع دیا۔ اب ہمارے لیے جو چیز نئی اور قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے علمی بنیادوں پر باطنیات کو کھڑا کیا اور آج یہ عمارت اتنی وسیع اور شاندار ہو گئی ہے کہ ہم کسی طرح بھی اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

باطنی علم العلاج کی وسعت اور مستقبل کے امکانات موجودہ متمدن دنیا میں باطنی علاج سے نو انداز میں کام لیا جا رہا ہے اور وہ چیز جس کو ہم اوپر "باطنیات" کے مختصر نام سے یاد کر رہے ہیں، اپنے اندر اس قدر وسعت اور نئے نئے پہلو رکھتی ہے کہ ہم آسانی سے ان کا احاطہ بھی نہیں کر سکتے۔ تنویم، مقناطیسیت، "علاج بالتوجہ" وغیرہ مباحث آج کل کچھ پُرانے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس صدی میں باطنی علم العلاج پر نفسیات کی ترقیوں نے جو حیران کن اثر ڈالا ہے اس سے ہمارے عوام کیا خواص کو بھی بہت کم اطلاع ہے۔ یہ موقع تفصیل میں پڑنے کا نہیں ہے ورنہ نفسیاتی علاج (سائیکو تھراپی) اور طبی نفسیات (میڈیکل سائیکالوجی) پر اور ان کے حدود پر کچھ اظہارِ خیال کر دیا جاتا۔ مختصر طور پر بس یہی سمجھ لیجیے کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب کہ طب کے کسی کالج کی تعلیم اس وقت تک قابلِ اعتنا نہیں سمجھی جائے گی جب تک کہ اس میں طبی نفسیات کا ایک پورا کورس داخل نہ ہو۔ ہمارا تو اندازہ یہ ہے کہ مستقبل میں طب کے طلبہ طبیہ کالجوں کی بجائے نفسیات کے کالجوں میں جایا کریں گے اور اِن ہی کالجوں میں طلبہ کو علم الادویہ اور علم الجراحت وغیرہ کی بھی بقدرِ مناسب تعلیم دی جایا کرے گی۔

ہمارے اطبا کی غفلت حیرت کا مقام ہے کہ طبی دُنیا ایسے انقلاب آفریں دور سے گزر رہی ہے اور ہمارے اطبا ہیں کہ اب تک لکیر کے فقیر بنے اسی راہ پر چلے جا رہے ہیں، جو آج سے صدیوں پہلے ان کے لیے متعین کی گئی تھی۔ ذرا بھی مستقبل کے حالات کا جائزہ لینے اور اپنے آپ کو حالات کے مطابق بنانے کو تیار نہیں ہیں۔ اس بحث میں پڑنے سے ہمیں فی الحال کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا کہ اگر ہمارے اطبا نے جدید حالات سے اپنے آپ کو مطابق نہ کیا تو ان کا کیا حشر ہوگا۔ فی الحال ہمیں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا موضوع باطنی علم العلاج قرار دیا ہے اور اختصار کے خیال سے اس کا نام **روحانی علاج** تجویز کیا ہے۔

اشاعت خاص کا دائرۂ بحث باطنی علم العلاج کا دائرہ جیسا کہ اشارتاً اوپر بتایا جا چکا ہے، بہت وسیع ہے۔ اگر ہم نے اپنی اشاعت خاص میں اس دائرے کے تمام موضوعات کو چھیڑنے کی کوشش بھی کی تو اندیشہ ہے کہ ہمیں کامیابی نہیں ہوگی۔ بس موضوعات کو چھیڑ کر ہی رہ جائیں گے اور علمی اور عملی کوئی نتیجہ ان تشنہ بحثوں سے حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس اشاعت خاص میں تنویم (ہپناٹزم) اور علاج بالتوجہ پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو ان موضوعات کے طبی، تاریخی، اخلاقی اور تمدنی وغیرہ پہلوؤں کو روشنی میں لائیں۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ ان موضوعات کی سرحدیں نفسیاتی علاج وغیرہ کی سرحدوں سے بعض اوقات بالکل جا کر مل جاتی ہیں، اس لیے ممکن ہے کہ ہم کو ضرورتاً کبھی قدم باہر بھی رکھنا پڑے، لیکن بحث کے مرکزی نقطے بہرحال وہی رہیں گے جو متعین کیے گئے ہیں۔ اگر ہمارے ناظرین نے ہماری کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا تو ممکن ہے کہ آئندہ کسی موقع پر باطنی علم العلاج پر وسعت سے ہم بحث کریں اور اُس وقت ہمارے دائرۂ بحث میں نفسیاتی علاج اور طبی نفسیات وغیرہ داخل ہوں۔

"روحانی علاج" کے مقاصد

ہم نے ہمدرد صحت کی اس اشاعت خاص کے مقاصد پر بھی اچھی طرح غور کیا ہے۔ اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اختصار کے ساتھ اُن مقاصد کو بیان کر دیں جو روحانی علاج کی اشاعتِ خاص سے ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ ہم آسانی کے خیال سے انہیں تین عنوانوں میں بیان کرتے ہیں:

(۱) ہمارا پہلا مقصد اس اشاعت خاص سے یہ ہے کہ ہم اطبا کو اُس مفید طریقۂ علاج کی طرف متوجہ کریں جس کی طرف سے وہ اب تک غافل رہے ہیں۔ اس مضمون کی ابتدا میں ہم نے بعض مثالوں سے اس طریقۂ علاج کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ اِن مثالوں کے علاوہ اور بھی بیسیوں مثالوں

سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ باطنی طریقۂ علاج اپنے اندر کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس طرح اکثر اوقات اس سے معالج کے طول طویل راستے اتنے مختصر ہو جاتے ہیں کہ ان کے سننے ہی سے حیرت ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض دور اندیش بزرگ یہ اعتراض فرمائیں کہ اس طریقۂ علاج میں خطرات بھی موجود ہیں اور وہ ایسے خطرات ہیں جنہیں کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اعتراض کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ بے شک یہ طریقۂ علاج اپنے اندر بعض اخلاقی اور تمدّنی خطرات رکھتا ہے، لیکن ہمارے خیال میں یہ اسی قسم کے خطرے ہیں جیسے کہ ریل، موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ کی سواریوں میں انسانی جانوں کو لگے رہتے ہیں۔ اگر انسان ریل کی مفید سواری کو محض اس وجہ سے نہیں چھوڑتا، کہ ریلوں کے آئے دن حادثے ہوتے رہتے ہیں اور ان سے انسانی جانیں تباہ ہوتی ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ باطنی طریقۂ علاج کے بعض خطرات کی وجہ سے ہم اس کے بیش بہا فوائد سے محروم ہو جائیں۔ اس قسم کی تمام صورتوں میں بہترین مسلک یہ رہا ہے کہ خطرات کو جہاں تک ممکن ہو کم کیا جائے اور منافع سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے۔

ہمیں اس موقع پر اپنی اُس ہچکچاہٹ کا اعتراف کرنا چاہیئے جو تنویم وغیرہ کو اشاعت خاص کا موضوع قرار دینے کے بعد ہم میں پیدا ہوئی۔ ہمیں یہ تصوّر خاصا بھیانک معلوم ہوا کہ ہمارے اطبّا اور طلبا، سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے اندر "مقناطیسیت" پیدا کرنے کی دُھن میں لگ جائیں اور اپنے فرائضِ منصبی کو بھلا دیں اور لگیں شعبدے دکھانے۔ اس قسم کا تصوّر یقیناً بعید از قیاس نہیں ہے، لیکن جب ہم نے اس معاملے میں نقطۂ اعتدال کو پا لیا تو یہ تصوّرات کم ہو گئے اور ہم نے سمجھ لیا کہ بعض خطرات کی وجہ سے ایک مفید طریقۂ علاج کو زیر بحث نہ لانا کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتا۔

ہم اپنی اس اشاعت خاص میں مسئلے کے سب پہلوؤں پر بحث کر رہے ہیں۔ اس لیے خطرات کا کم سے کم ہو جانا یقینی ہے۔ اس کے علاوہ ہم علاج پیشہ اصحاب میں یہ احساس بھی پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ تنویم اور تنویم کے ذریعے سے علاج ان ہی کا منصب ہے کیوں کہ علم تشریح، افعال الاعضا اور علم الادویہ وغیرہ علوم کی واقفیت کی وجہ سے وہی اس کام کے پورے طور پر اہل ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۲) دوسرا مقصد عوام سے متعلق ہے۔ عوام کو ہم اس اشاعت خاص کے ذریعے سے صاف صاف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نظر سے نظر ملا کر کسی پر تنویم کی کیفیّت طاری کر دینا اور پھر توجّہ دے کر بعض امراض کو دُور کر دینا یا مریض کو چھو کر تن درست کر دینا کوئی کرامت یا معجزہ نہیں ہے۔ یہ باتیں انسان اپنے اندر اصول کے ماتحت ظرف کے مطابق مشق سے پیدا کرتا ہے اور اسے مناسب اور غیر مناسب جائز اور ناجائز دونوں قسم کے کام لے سکتا ہے، اس لیے ان کو پیشہ ور شعبدے باز اور با اصول و نیک طینت عاملِ تنویم میں امتیاز کر لینا ضروری ہے۔

(۳) تیسرا مقصد اس اشاعتِ خاص سے یہ ہے کہ ہم اپنی زبان کو اُن مباحث سے مالا مال کریں جن سے اس کا دامن خالی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ طبّی اور اصلاحی نقطۂ نظر سے تنویم اور توجّہی علاج کے متعلق اب تک ہماری زبان میں کچھ نہیں لکھا گیا اور یہ پہلا موقع ہو گا کہ ہمدرد صحت کے ذریعے سے یہ مباحث صحت کے ساتھ ہماری زبان کے ذخیرے میں شامل ہوں گے۔

عنوانات اور ترتیب کا خاکہ

اب ہم چاہتے ہیں کہ اشاعتِ خاص کی ترتیب کا خاکہ جو اس وقت ہمارے ذہن میں ہے ناظرین کے سامنے پیش کر دیں۔ یہ خاکہ ہمارے اس وقت تک کے مطالعے کا نتیجہ ہے۔ بہت ممکن ہے کہ قلمی معاونوں کے مشورے اور مزید غور و فکر سے اس میں ردّ و بدل یا ترمیم و اضافے کی ضرورت پڑے۔ اس خاکے سے ناظرین کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ اشاعتِ خاص کے جو مقاصد اوپر بیان کیے گئے ہیں انہیں کس حد تک پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فی الحال ہم نے نو بابوں میں اپنے عنوانوں کو تقسیم کیا ہے، جو یہ ہیں:

پہلا باب: **تنویم اور روحانی علاج کی تاریخ**۔ مسمر کے زمانے سے اب تک کی تاریخی کیفیت تو مل ہی جائے گی لیکن اس سے پہلے کی تنویم کی نوعیت کی کڑیاں اگر کسی طرح مل سکیں تو انہیں بھی اس باب میں جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔

دوسرا باب: **"توجّہ" اور "خود توجّہی"** (Suggestion and Auto-Suggestion) اس باب میں توجّہ اور خود توجّہی پر بحث کی جائے گی اور بتایا جائے گا کہ عامل کی توجّہ کیا نوعیت رکھتی ہے اور خود توجّہی کے اصول و قواعد کیا ہیں۔ اوپر کے انگریزی الفاظ کا ترجمہ ہم نے "توجّہ" اور "خود توجّہی" کیا ہے، کیوں کہ ان سے بہتر ان کا ترجمہ ہمارے خیال میں نہیں آیا۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ہماری مجوزہ اصطلاحوں سے بعض مقامات پر مطالب میں کچھ جھول سا محسوس ہو گا لیکن اکثر مواقع پر یہ بالکل صحیح اور بعض جگہ انگریزی اصطلاحوں

سے بھی بہتر صورت میں بیٹھتی ہیں۔ اگر "توجہ" اور "خود توجہی" کو اصطلاحوں کے طور پر تسلیم کر لیا جائے تو پھر کوئی بات ہی نہیں رہتی اِس میں ہماری زبان کا کوئی قصور نہیں۔ ترقّی سے ترقّی یافتہ زبان کو بھی اصطلاحوں کی پیچیدگیوں سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ علم اور ادب میں کسی لفظ کا ہم معنی اور ہم مفہوم رہنا بھی ضروری نہیں۔ ہم ان اصطلاحوں پر اشاعت خاص کے کسی مضمون میں بحث کریں گے۔

تیسرا باب : **تنویم کے پیدا کرنے کے طریقے**۔ اس باب میں یہ بتایا جائے گا کہ انسان اپنے آپ میں مقناطیسیت کس طرح پیدا کر سکتا ہے اور یہ بھی کہ معمول پر تنویمی کیفیت پیدا کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ اس باب میں موجودہ طریقوں کے علاوہ ہم کوشش کریں گے کہ اپنے ہاں کے صوفیوں اور جوگیوں کے طریقے بھی لکھیں۔

چوتھا باب : **تنویم کی معالجاتی حیثیت**۔ باب کی نوعیّت نام ہی سے ظاہر ہے۔ ہم انتہائی کوشش کریں گے کہ اس باب کو اطبّا اور علاج پیشہ اصحاب کے لیے کارآمد بنائیں۔

پانچواں باب : **علاج بذریعۂ تنویم**۔ اس باب میں وہ امراض اور ان کا طریقۂ علاج لکھا جائے گا جو تنویم کے ذریعے سے دور کیے جا سکتے ہیں

چھٹا باب : **تنویم کے فائدے اور اس کے اخلاقی اور تمدّنی خطرات**۔ یہ وہی باب ہے جس کے متعلق اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں ہم باطنی علم العلاج کی اچھائی اور بُرائی پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ اگر ان طریقہ ہائے علاج کی مناسب طور پر حد بندی نہیں کی گئی تو انفرادی اور اجتماعی طور پر کیا کیا خطرات پیش آ سکتے ہیں۔

ساتواں باب : **ماہرین تنویم کے سوانح**۔ اس باب میں ہم کوشش کرینگے کہ تنویم کے بعض مشہور عاملوں اور ماہرین باطنی علم العلاج کے مختصر سوانح حیات جمع کریں۔ اسی سلسلے میں ہم اُن کے طریقہ ہائے کار پر روشنی ڈالیں گے۔

آٹھواں باب : **واقعات اور مشاہدات**۔ اس باب میں ہم اپنے ان ناظرین کی تحریرات شائع کریں گے جو وہ معتبر ذریعوں سے سُنے ہوئے واقعات یا ذاتی مشاہدات کی بنا پر لکھ کر ہمیں بھیجیں گے۔ اہم واقعات اور قابلِ غور مشاہدات کو بہر حال ترجیح حاصل ہوگی۔

نواں باب : **ادبیّات**۔ اس باب میں ہمارے ادبی کرم فرما اس اشاعت خاص کے موضوع پر اپنے افسانوں، مزاحیہ مضمونوں اور نظموں وغیرہ کے ذریعے سے روشنی ڈالیں گے۔ ہمارے ان کرم فرماؤں کے لیے یہ موضوع بے حد دلچسپ ثابت ہوگا، اس لیے یقین ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت کی دماغی تفریح کا اس باب میں بہت کچھ سامان فراہم ہو سکے گا۔

* * *

ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص کے متعلق جو کچھ اس وقت کہنا تھا وہ کہا جا چکا ہے۔ موضوع پر بھی بحث ہو چکی، اغراض و مقاصد کا اعلان بھی ہو گیا اور ترتیب و تبویب کا خاکہ بھی پیش کر دیا گیا۔ اب صرف اپنے قلمی معاونین اور اپنے ناظرین سے یہ استدعا باقی ہے کہ وہ معمول کے مطابق اس کام میں ہماری مدد فرمائیں اور اِس اشاعت خاص کو اسی طرح کامیاب بنائیں جس طرح وہ ہمیں پہلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنانے میں مدد دے چکے ہیں۔

ہم اپنا کام شروع کر چکے ہیں۔ اُمید ہے کہ ہمارے کرم فرما بھی اس طرف توجہ کریں گے اور اپنے مضمون کے عنوان سے ہمیں جلد مطلع فرمائیں گے۔

۳ مئی سنہ ۱۹۴۰ء

عَبدُ الحَمِید

انتقاد

خواصِ شہد

سائز ۱۸×۲۲/۱۶، ضخامت ۱۴۰ صفحے، قیمت تیرہ آنے۔

پتہ:- مینجر کتب خانہ سلیمانی، روڑی، ضلع حصار (پنجاب)

مولوی حکیم محمد عبد اللہ صاحب نے مختلف دواؤں کے خواص کو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں شائع کر کے اطبّا اور عوام کے لیے بڑی سہولت مہیّا کر دی ہے۔ حال میں اُنھوں نے خواصِ شہد کے نام سے یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے۔ جس میں شہد کی فضیلت اور افادیت پر مختلف نقطہ ہائے نظر سے روشنی ڈالنے کے بعد شہد کی کیمیاوی ترکیبوں، افعال و خواص، اس کے مُضر اثرات اور مصنوعی شہد بنانے کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس رسالے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مؤلّف نے افعال و خواص کو ترتیب اور تفصیل سے جمع کیا ہے۔ سلسلے وار امراض کی بقدر مناسب تفصیل لکھ کر شہد کے مرکّبات لکھے گئے ہیں۔ سرسری طور پر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلّف نے نسخوں کو فراہم کرنے میں احتیاط سے کام لیا ہے اور صرف اُن ہی مرکّبات کو اس رسالے میں لکھا گیا ہے جو اُن کے نزدیک مفید اور کار آمد تھے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا۔ شائقین اوپر کے پتے پر تیرہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

معالجات امراض مخصوصۂ ذکور و اناث

سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔

پتہ:- مینجر صاحب دفتر رسالہ "حکیم دکن"، حیدر آباد دکن۔

دکن کے مشہور طبّی رسالے "حکیم دکن" نے اس سال اپنا سال نامہ "معالجات امراض مخصوصۂ ذکور و اناث" کے نام سے شائع کیا ہے۔ رسالے کے ۱۱۶ صفحے مردوں کے امراض کے لیے اور ۴۴ صفحے عورتوں کے امراض کیلئے وقف کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب کا ایک مضمون "مقوی دواؤں کا اثر اعضائے مخصوصہ پر" کے نام سے نقل کیا گیا ہے جس میں موصوف نے مفرد دواؤں کا استقصا ان کے اثر کی نوعیت سے کیا ہے۔ اس کے بعد مُدیر رسالہ کے مضامین مختلف عنوانوں سے درج ہیں۔ ان مضامین میں سب سے پہلے توجّہ بعض مقوّی باہ نسخوں پر کی گئی ہے۔ اور ان چیزوں کے استعمال کے مختلف طریقے لکھّے ہیں۔ اس ضمن میں بعض مشہور مرکّبات کے نسخے بھی درج ہیں۔ اس کے بعد امراض مخصوصۂ مرداں و زنان کے اسباب، علامات اور علاج کا بیان ہے۔ رسالے کے کام میں مدیر کے علاوہ بعض مقامی و غیر مقامی اطبّا نے بھی حصّہ لیا ہے۔ مدیر رسالہ نے امکان بھر اس اشاعت کو مفید بنانے کی کوشش کی ہے اور ترتیب کی خامیوں سے قطع نظر اس میں شک نہیں کہ یہ سال نامہ اطبّا کے لیے خاصا مفید ہے۔

العلاج

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ۔

پتہ:- مینجر صاحب رسالہ العلاج، روڑی ضلع حصار (پنجاب)

"العلاج" ایک نیا طبّی رسالہ ہے، جو تین چار مہینے سے جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبد اللہ صاحب کی نگرانی اور حکیم مولوی محمد ابراہیم صاحب کسرٰی کی ادارت میں پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ حکیم عبد اللہ صاحب طبّی مضامین لکھنے لکھانے کے شوقین ہیں اس لیے اُمّید ہے کہ رسالے کا معیار آہستہ آہستہ بلند ہوتا جائے گا اور آخر میں اسے کامیابی حاصل ہو گی۔ رسالے کا موجودہ معیار بھی بہت سے طبّی رسالوں سے کچھ کم نہیں ہے۔ امراض و علاج اور تذکار طبّیہ کے علاوہ "العلاج" میں جن چیزوں پر زیادہ مواد فراہم کیا جاتا ہے وہ مجرّبات، صنعت و حرفت اور کشتوں کی تیاری وغیرہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرتّبین ان عنوانوں کو خاصی کوشش سے مرتّب کرتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ اطبّا کے لیے مفید و کار آمد ثابت ہوگا۔ رسالے کا نمونہ "ہمدرد صحت" کے حوالے سے مفت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خادمُ الحکمت

سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۳۲ صفحے، قیمت دو روپے سالانہ۔

پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ خادم الحکمت، فیض باغ، لاہور۔

رسالہ خادم الحکمت، لاہور سے حال ہی میں حکیم احمد الدین صاحب کی یاد میں جناب دوست صاحب صابر ملتانی نے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ یہ رسالہ "طبِّ جدید ہندوستانی" کا نقیب ہے جس کا موجد حکیم احمد الدین صاحب مرحوم کو بتایا جاتا ہے۔ ہمیں اس طب جدید سے واقفیت کا تو شرف حاصل نہیں۔ البتّہ اس رسالے کے بعض مضامین سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ "طبّ جدید ہندوستانی" کے علم بردار کو مختلف طریقہ ہائے علاج اور ان کے اصول میں شُد بُد پیدا کرنی پڑتی ہے۔ بہر حال یہ رسالہ دل چسپی سے کسی طرح خالی نہیں ہے۔ اس رسالے کی اغراض و مقاصد میں "فنی نقطہ نظر سے دیسی معالجین کی سیاسی اور غیر سیاسی امور میں رہنمائی کرنا" بھی داخل ہے۔ اسی لیے اس میں سیاسی اور اجتماعی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ شائقین نمونہ اوپر کے پتے سے منگا کر دیکھ سکتے ہیں۔

مکاتیبِ نذیریہ

سائز ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:۔ ناظم کتب خانہ نذیریہ، پھاٹک حبش خاں، دہلی۔

جناب مولانا سید محمد عبد الرّؤف صاحب ناظم کتب خانہ نذیریہ نے شمس العلمار حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے مکتوبات کا مجموعہ "مکاتیب نذیریہ" کے نام سے مرتّب کر کے شائع کیا ہے۔ اس مجموعے میں ۲۰۹ مکتوبات شامل ہیں۔ خطوط زیادہ تر فارسی زبان میں ہیں جن کا اردو ترجمہ مرتّب نے مقابل کے کالم میں کر دیا ہے۔ کہیں کہیں اردو کے خط بھی اس میں نظر آ جاتے ہیں۔ اکثر خطوط ذاتی نوعیّت کے ہیں۔ لیکن بعض بعض ان میں ایسے بھی ہیں جو کسی خاص مذہبی یا علمی مسئلے کی وضاحت کی خاطر لکھّے گئے ہیں۔ بہر حال ان خطوط کا مطالعہ نہ صرف ان اصحاب کے لیے دل چسپی کا باعث ہو گا جو علمار اور محدّثین کی ذات سے عقیدت رکھتے ہیں بلکہ ان لوگوں کے لیے بھی کسی حد تک یہ مجموعہ مفید ہو گا جو آج سے چالیس پچاس سال پہلے کے مخصوص حالات سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ مکتوبات کا ترجمہ عموماً صحیح ہے لیکن اس کو سلیس کہنا مشکل ہے۔ حضرت مولانا نذیر حسین صاحب کے مکتوبات کے علاوہ اس مجموعے میں ان کے صاحب زادگان کے حالات زندگی اور ان کے خطوط بھی درج کیے گئے ہیں۔ کتاب کے شروع میں حضرت مولانا کے مختصر حالات زندگی ہیں۔

مکتوبات کی ترتیب فاضل مرتّب نے کس انداز میں کی ہے اس کا علم ہمیں اس مجموعے سے نہیں ہو سکا۔ حضرت مولانا غالباً اپنے مکتوبات میں تاریخیں لکھنے کے عادی نہیں تھے اس لیے ہمیں چند کے علاوہ باقی خطوط میں کہیں بھی تاریخیں لکھی نظر نہیں آئیں۔ بہر حال اگر سب خطوط میں تاریخیں موجود بھی ہوتیں تو شاید اُن کو تاریخ وار جمع کرنا پھر بھی مناسب نہیں ہوتا۔ ہمارے خیال میں بہتر طریقہ یہ تھا کہ سب مکتوبات کا جائزہ لے کر ان کو علیحدہ علیحدہ عنوانوں میں تقسیم کر دیا جاتا تاکہ کسی خاص عنوان پر اگر کسی مکتوب کے مضمون سے آگاہی حاصل کرنی ہوتی تو اس میں آسانی سے کام یابی ہوتی۔ موجودہ ترتیب ایسی ہے کہ ہمیں کسی موضوع پر حضرت مولانا کے خیالات معلوم کرنے کے لیے پورے ۲۰۹ عنوانوں پر نظر ڈالنی پڑتی ہے اور یہ کام کسی طرح بھی آسان نہیں ہے۔ یہ غنیمت ہے کہ فاضل مرتّب نے ہر مکتوب پر ایک ایک فقرے میں اس کا عنوان لکھ دیا ہے اور ان ہی عنوانوں سے فہرست مضامین مرتّب کی ہے۔ اس مجموعے کی ترتیب میں ایک خوبی اور پیدا ہو جاتی اگر ان اصحاب کے ناموں کی فہرست بنا کر شامل کر دی جاتی جن کو حضرت مولانا نے یہ خطوط لکھّے۔ بہر حال اس مجموعے کی اشاعت ایک مفید مذہبی خدمت ہے جو مولانا سید محمد عبد الرّؤف صاحب نے انجام دی ہے۔ انھوں نے مکتوبات کو حاصل کرنے اور جمع کرنے میں بڑی محنت اور کوشش کی ہے۔ اور اس کے لیے وہ مذہبی حلقوں کی طرف سے شکریے اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کتابت اور طباعت اوسط درجے کی ہے۔ شائقین اوپر کے پتے سے یہ مجموعہ طلب فرمائیں۔

علمی گل دستہ

سائز ۲۰×۳۰/۱۶، ضخامت ۴۸ صفحے، قیمت تین آنے۔ پتہ:۔ تعلیمی بک ڈپو، ملتانی ڈھانڈا، نئی دہلی۔

مولوی نصیر الدین صاحب نصیر رضوی نے اپنی بعض چھوٹی چھوٹی نظموں کا مجموعہ "علمی گل دستہ" کے نام سے شائع کیا ہے۔

نظمیں درحقیقت مولوی صاحب نے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے لکھی ہیں۔ بچوں کے لیے نظمیں لکھنا یقیناً مشکل کام ہے۔ اس کے لیے مشقِ سخن کے ساتھ بچوں کے نفسیات سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ نصیر رضوی صاحب بچوں کو پڑھانے کا کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لیے اُن کی عقل کے مطابق بات کہنے اور ان کی استعداد کے مطابق موضوع تلاش کرنے میں انہیں کام یابی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک ان کی نظم نگاری کا تعلق ہے ہمیں اس میں بہت سی خامیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے باوجود مولوی صاحب نے اپنے تعلیمی تجربے کے مطابق جو کچھ لکھا ہے اس کی افادیت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چھوٹا سا رسالہ بچوں کے لیے بہرحال مفید ہے۔

پیامِ تعلیم

سائز ۲۲×۲۹/۳۲ ، ضخامت ۹۶ صفحے ، قیمت تین آنے۔
پتہ:۔ منیجر صاحب تعلیمی بک ڈپو ، ملتانی ڈھانڈا ، نئی دہلی۔

یہ رسالہ بھی جناب مولوی نصیر الدین صاحب نصیر رضوی کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف نے اپنے قطعات جمع کیے ہیں۔ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ طلبا میں علم کا شوق اور اخلاقی فضائل پیدا ہوں۔ اس مقصد میں مولوی صاحب خاصے کام یاب ہوئے ہیں۔ بعض قطعات واقعی رواں اور پُرمعنی ہیں۔ اور مولوی صاحب کے تعلیمی تجربے پر دال ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس مجموعے سے فائدہ اُٹھایا جائیگا۔

البیان

سائز ۲۰×۲۶/۸ ، ضخامت ۶۴ صفحے ، قیمت تین روپے سالانہ۔
پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ البیان ، دفتر اُمّتِ مسلمہ ، امرتسر۔

البیان ایک مذہبی اور اصلاحی ماہوار رسالہ ہے جو ادارہ اُمّتِ مسلمہ کا ترجمان یا اس کے مقاصد کا نقیب ہے۔ افسوس ہے کہ "اُمّت مسلمہ" کے اغراض و مقاصد سے ہمیں براہِ راست کوئی اطلاع نہیں ہے، لیکن "البیان" کے عام انداز، اس کے مضامین کی نوعیت اور دفتر اُمّت مسلمہ کی مطبوعات کے عنوانوں سے جن باتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ یہ ہیں کہ یہ رسالہ اور ادارہ مذہب میں تجدید کے داعی ہیں۔ اور مسلمانوں کی معاشرت، اور غالباً معیشت کی بھی، اصلاح قرآن اور تعلیماتِ قرآن سے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس موقع پر اُمّت مسلمہ کے داعیات کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتے، البتہ "البیان" کے مشتملات کا اندازہ کرنے کے لیے اس کے بعض مضامین کے عنوانات لکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ اس وقت ہمارے پیش نظر مارچ سنہ ۴۰ء کی اشاعت ہے۔ اس اشاعت میں شذرات کے علاوہ حسبِ ذیل مضامین ہیں:

(۱) بیان (۲) خطبۂ جمعہ (۳) قرآن اور حیاتیات (۴) قرآن مجید اور احادیث (۵) اقتصادی گناہ اور ثواب۔ یہ تمام مضامین ایک خاص نقطۂ نظر کے حامل ہیں۔ قرآن مجید اور حیاتیات کے عنوان سے جو مضمون مسلسل شائع ہو رہا ہے وہ ہر لحاظ سے مطالعے کے قابل ہے۔ جناب پروفیسر شبیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ نے آیاتِ قرآنی کی تطبیق موجودہ علم الحیات کے نظریات سے کی ہے اور ہمارے خیال میں وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں خاصے کام یاب ہوئے ہیں۔ شذرات میں مدیر رسالہ نے مسلمانوں کی معاشرت کے بعض قابلِ اصلاح پہلوؤں کو اچھے انداز سے چھیڑا ہے۔ اقتصادی گناہ اور ثواب کے عنوان سے مولوی طفیل احمد صاحب (علیگ) کا ایک مختصر سا موازنہ بھی درج ہے۔ بہرحال یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہمارے نئے پرانے تعلیم یافتہ اس کا مطالعہ کریں۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔

”روحانی علاج“

یہ نام ہمدرد صحت کی اس اشاعت خاص کا ہے جو ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء اپنی روایتی آب و تاب سے شائع ہوگی اس میں یہ بتایا جائے گا کہ بغیر دوا کے روحانی علاج کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ اور ہر شخص اپنی اُن قوتوں سے جو خدا نے اس کے اندر رکھی ہیں کس کس طرح کام لے سکتا ہے۔ اس اشاعت خاص میں روحانی علاج کی تاریخ، عجیب و غریب واقعات اور مشاہدات۔ دل چسپ افسانے اور پڑھنے کے قابل مزاحیہ مضامین ہندوستان کے مشہور ادیبوں کے شائع ہونگے۔ غرض یہ نمبر ایسا نرالا ہوگا کہ کوئی شخص اس کو پورا مطالعہ کیے نہیں رہ سکتا۔ اگر آپ بھی اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافے میں ڈال کر بھیج دیجیے اس قیمت میں ہم آپ کو نہ صرف "روحانی علاج" نمبر پیش کریں گے، بلکہ آئندہ جون سنہ ۴۱ء تک ہر مہینے آپ کے نام رسالہ ہمدرد صحت جاری رہے گا۔ ہمارے پُرانے خریداروں کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان اشاعت خاص سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ اگر ان کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے تو فوراً ایک روپیہ نئے سال کا چندہ بھیج دیں۔ تاکہ ۵ جولائی کو ان کے نام اشاعت خاص فوراً بھیج دی جائے۔ ممکن ہے کہ دیر ہو جانے کی وجہ سے آپ پھر اس اشاعت خاص کو کسی داموں بھی حاصل نہ کر سکیں۔

منیجر ہمدرد صحت، دہلی

علم نباتات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

بیج اور جنینِ نباتات

صحبتِ گل دانہ را سازد درخت　　آدمی از صحبتِ گل تیرہ بخت
دانہ از گل می پذیرد پیچ و تاب　　تا کند صیدِ شعاعِ آفتاب
(اقبال)

بیج پودے کا اہم ترین حصہ ہی۔ یہی وہ چیز ہی جو پودے کی بقاءِ نوع کا کام دیتی ہی۔ بیج ہی میں پودے کا جنین اور اس کی خوراک کا ذخیرہ ہوتا ہے جن کی حفاظت قشرِ تخم کرتا ہے۔

بیج دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (١) بزر وحید الفلقہ یا ایک پھاڑ والے بیج (Monocotyledons) مثلاً جوار، تخم پیاز، کھجور وغیرہ۔
(٢) بزر ذو فلقتین یا دو پھاڑ والے بیج (Dicotyledons) مثلاً مٹر، چنا، ارنڈ، سورج مکھی وغیرہ کے بیج۔

ذو فلقتین بیجوں کی پھر دو قسمیں ہیں:۔

١۔ توشے دار تخم یا روغنی بیج (Endospermic or Albuminous) مثلاً تخم کدو، تخم خیارین، تخم تربوز، بنولہ وغیرہ۔
٢۔ بے توشہ تخم یا غیر روغنی بیج (Non-endospermic or Ex-albuminous) مثلاً مٹر، نخود، مونگ، ماش، اُرد وغیرہ

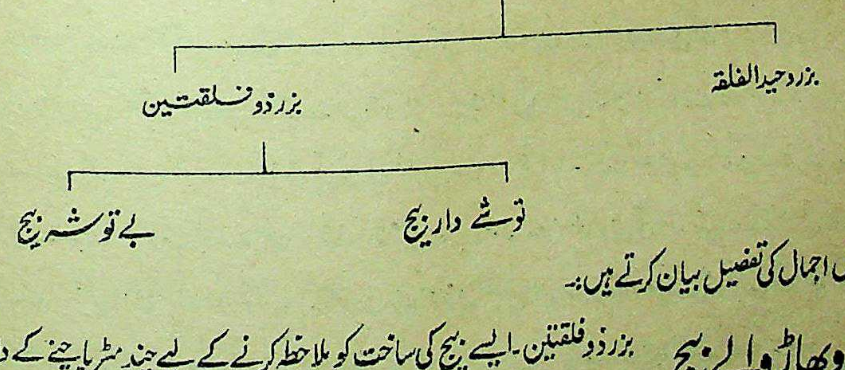

اب ہم اس اجمال کی تفصیل بیان کرتے ہیں:۔

بے توشہ دو پھاڑ والے بیج

بزر ذو فلقتین۔ ایسے بیج کی ساخت کو ملاحظہ کرنے کے لیے چند مٹر یا چنے کے دانے لے لیں اور انہیں رات بھر پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر صبح کو نکال کر انھیں دیکھیں تو ان میں مندرجہ ذیل ساختیں ظاہر آنکھ سے دکھائی دیں گی:۔

١۔ قشرِ تخم (Testa) یا بیج کا بیرونی طبق (Seed-coat) یہ طبق ایک رقیق غشائی جھلی ہی جو آسانی سے علیحدہ ہو سکتی ہی۔
٢۔ اس قشر کے ایک طرف ایک سفید سا نکتہ ہوتا ہی جسے نافِ تخم (Hilum) کہتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہی جو مٹر کی پھلی سے جڑا رہتا ہی۔
٣۔ نافِ تخم کے ایک طرف ایک باریک سوراخ ہوتا ہی جسے منفذِ تخم (Micropyle) کہتے ہیں۔ یہ دہانہ بیج کی اندرونی ساخت تک پہنچا ہوا ہوتا ہی۔ چنانچہ اگر ہم بھیگے ہوئے چنے یا مٹر کے دانے کو دو انگلیوں کے درمیان آہستگی سے دبائیں تو اس منفذ سے پانی نکلنے لگے گا۔

اب اگر ہم قشرِ تخم کو احتیاط سے علیحدہ کر دیں تو ہمیں جنینِ نبات (Embryo) نظر آئے گا جو مٹر کی دو پھاڑوں یا دالوں کے درمیان

پھانے کی طرح گڑھا ہوا ہوگا اسے اصطلاح میں ساقِ جنین (plumule) اور جو حصہ کہ بیج کی ان دالوں کے درمیان سے باہر نکلا ہوا ہے اسے بیخ جنین (Radicle) کہتے ہیں۔ جنین نبات کی خوراک کا ذخیرہ تخم کی انھیں پھاڑوں میں موجود ہوتا ہی۔

غرض مٹر یا چنے کے دانے میں مندرجہ ذیل ساختیں ملیں گی :-

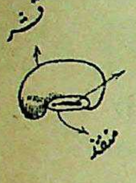

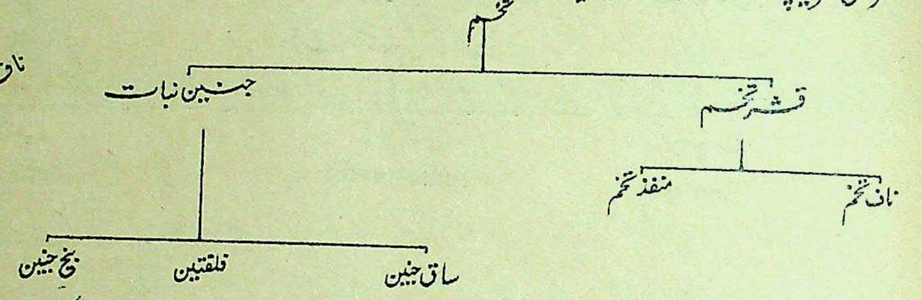

دوسری مثال ۔ چنے کا بیج بھی مٹر کے دانے جیسی ایک ذو فلقتین ساخت ہی اور جیسا کہ مٹر کا دانہ ابتدا میں پھلی کے اندر ملفوف پایا جاتا ہی اسی طرح یہ بھی اپنے ڈوڈے میں ملفوف رہتا ہے۔

نخود کے دانے میں ایک طرف ایک چونچ سی بنی ہوتی ہی جس کے نیچے اِس کا بیخ جنین (Radicle) ہوتا ہے، اسی ساخت کے کچھ اوپر ایک نشیب سا پایا جاتا ہی جس میں ناف تخم (Hilum) اور منفذِ تخم (Micropyle) واقع ہی۔

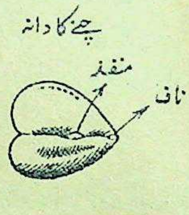

اِس کا قشر رنگت میں زرد یا سیاہ ہوتا ہی اور اس قشر کے نیچے اور دالوں کی پھاڑوں کے اوپر ایک اور باریک سفید پرت پایا جاتا ہی جسے غلاف بزر (Tegmen) کہتے ہیں۔

۲۔ **توشے دار ذو فلقتین بیج** ۔ ان بیجوں میں بھی دو پھاڑیں ہوتی ہیں مثلاً ارنڈ کا بیج، بنولہ اور سورج مکھی کا بیج وغیرہ۔

سورج مکھی کا بیج اصل میں ایک ثمر صغیرہ ہی جس میں دو پھاڑیں ہوتی ہیں۔ اس ثمر کے بیرونی طبق کو قشر ثمر (pericarp) کہتے ہیں جو رنگت میں سیاہ ہی۔ اس کے نیچے زرد رنگ کا ایک اور قشر ہوتا ہی جسے قشر تخم (Testa) کہتے ہیں۔

سُورج مکھی کا بیج شکل میں سہ گوشہ ہی جس کے کنارے گول ہوتے ہیں۔ اس کے جنین نبات میں ساق، بیخ اور فلقتین پائے جاتے ہیں۔ گویا

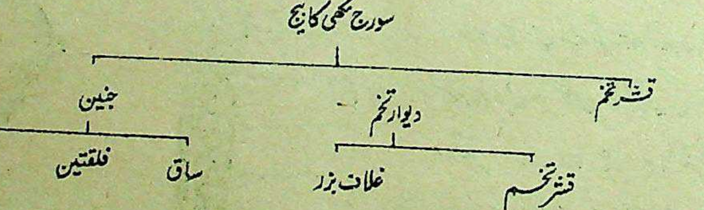

پر مشتمل ہوتا ہی۔

تیسری مثال :- ارنڈ کے بیج (کسٹر آئل سیڈ) ایک گول اور بال دار پھل میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بیج بیضوی شکل کا ہوتا ہی جس کا قشر بہت سخت، دبیز، ہموار، چمکیلا اور داغ دار ہوتا ہی۔ گویا تخم ایک لمبوترے خول میں لپٹا رہتا ہی۔ اس کے بیضوی سرے پر ایک گول سا سفید ابھار پایا جاتا ہی جو قشر تخم کا ایک زائدہ ہی اسے قشر زائد (Aril) کہتے ہیں۔ جب اس بیج کو کاشت کیا جاتا ہی تو یہی حصہ زمین سے غذا کو اخذ کرکے تخم کے سخت پرت کو توڑ دیتا ہی۔ قشر تخم کے نیچے ایک باریک سفید غشائی جھلی ہوتی ہی جسے غلاف بزر (Tegmen) یا زیر قشر (Endopleura) کہتے ہیں اس غشاء کے نیچے بیج کی خوراک کا ذخیرہ یا توشہ تخم (Endosperm) ہوتا ہی جس میں جنین نبات (Embryo) رہتا ہی۔

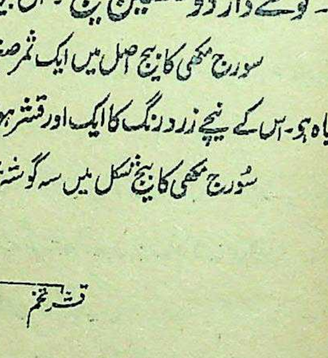

بیج کی پھاڑوں میں دو روغنی سفید رنگ کی نرم لچکدار اور پتلی دالیں ہوتی ہیں جو توشہ تخم کے ساتھ مضبوطی سے لگی رہتی ہیں۔

اب اگر بیج کے قشر کو جدا کرکے پھاڑوں کو نہایت احتیاط سے علیحدہ علیحدہ کریں تو اس میں بیخ جنین

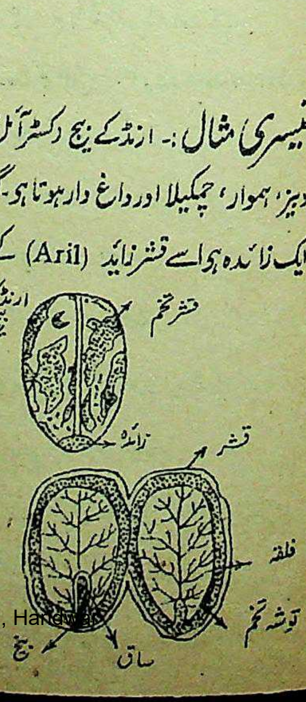

نظر آتی ہی جس کی نوک زائد تخم کی طرف ہوتی ہی۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹی سی سفید ساق دو پھاڑوں کے درمیان دکھائی دیتی ہی۔ لیکن بیج کی پھاڑیں جنین نبات کی خوراک کا ذخیرہ نہیں رکھتیں بلکہ خوراک کا ذخیرہ اس کے توشہ تخم میں موجود ہوتا ہی۔

غرض ایسے بیجوں کو توشے دار کہتے ہیں اور یہ بیج اپنی ساخت میں بے توشہ بیجوں سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔

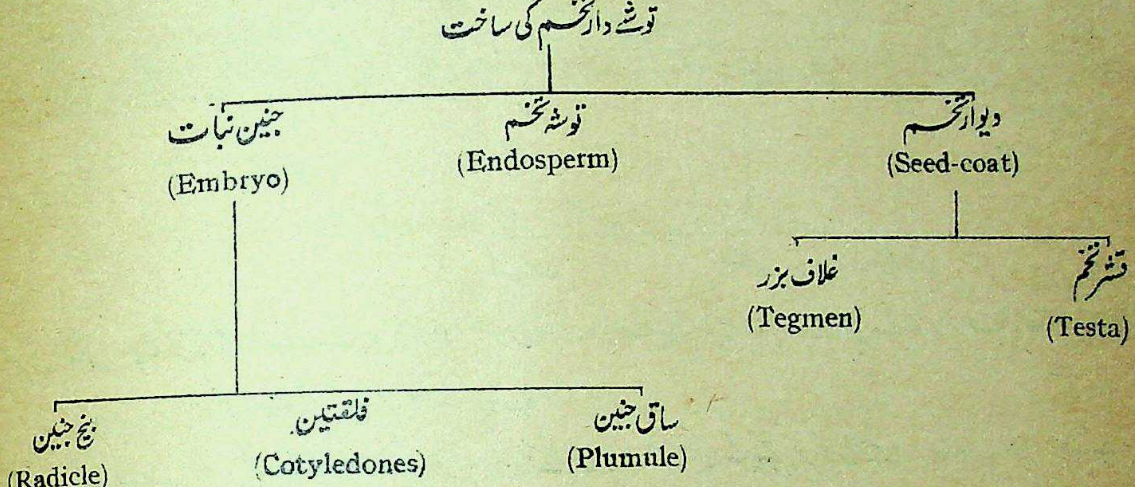
توشے دار تخم کی ساخت
دیوار تخم
(Seed-coat)
توشہ تخم
(Endosperm)
جنین نبات
(Embryo)
قشر تخم
(Testa)
غلاف بزر
(Tegmen)
ساق جنین
(Plumule)
فلقتین
(Cotyledones)
بیخ جنین
(Radicle)

وحید الفلقہ :۔ وحید الفلقہ بیج کی ساخت کو سمجھنے کے لیے ہم جوار کا ایک دانہ لیتے ہیں۔

جوار کا بیج، جوار کے پھل (بھٹہ) کا ایک دانہ ہی، جو شکل میں مخروطی اور اطراف میں چپٹا ہوتا ہی۔ اس کی چپٹی اطراف کے ایک طرف ایک سفید سا بیضوی داغ ہوتا ہی جو مخروط کی نوک کے پاس پایا جاتا ہی جنین نبات اسی بیضوی سفید داغ کے نیچے رہتا ہی اور باقی حصے میں نشاستہ پایا جاتا ہی۔

سوادالبزر (Endosperm) کا سب سے بیرونی طبق جو قشر (Testa) کے نیچے واقع ہوتا ہی۔ دانے دار نشاستے کا طبق (Aleurone layer) ہے۔

اس بیج کا جنین نبات اچھا موٹا تازہ ہوتا ہی اور بیخ جنین (Radicle) نوک کی طرف رہتی ہی، خلاف ساق جنین (plumule) کے جو بیج کے گول حصے کی طرف ہوتی ہی۔ اس کا جنین نبات بیج کے کئی طبقوں کے اندر محفوظ رہتا ہے۔

جوار کے دانے میں چونکہ کوئی پھاڑ نہیں ہوتی اور صرف ایک بڑا سا دانہ ہوتا ہی اس لیے اگر اسے سیدھا کاٹ ڈالیں تو ہمیں اس کی مندرجہ ذیل ساختیں نظر آئیں گی۔

۱۔ قشر (Pericarp) ۲۔ قشر تخم (Testa)
۳۔ دانہ دار نشاستہ کا طبق (Aleurone layer)
۴۔ توشہ تخم (Endosperm)
۵۔ غمد ساق (Plumule sheath)
۶۔ ترس صغیرہ (Scutellum)
۷۔ غمد بیخ (Radicle sheath)

اس بیج کی خوراک کا ذخیرہ ترس صغیرہ میں موجود ہوتا ہے۔

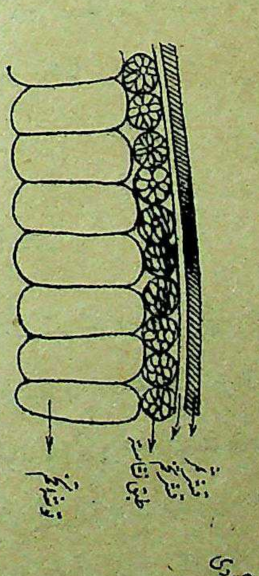

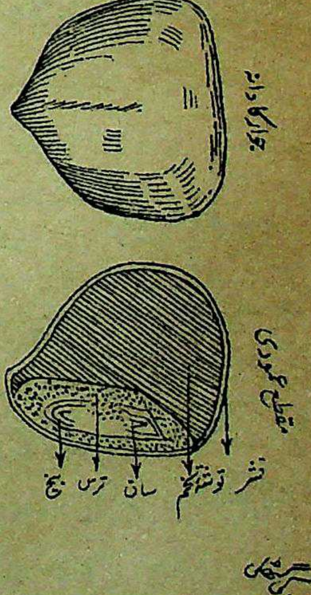
جوار کا دانہ
قطع عمودی
قشر
توشہ تخم
ساق
ترس
بیخ

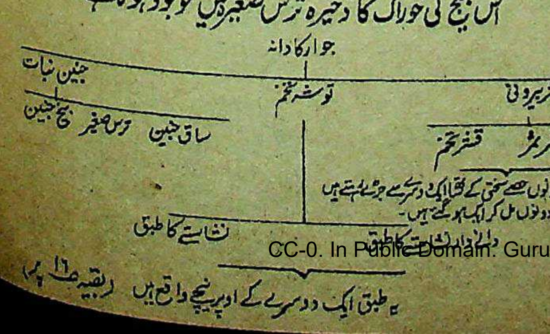
جوار کا دانہ
جنین نبات
توشہ تخم
قشر بیرونی
بیخ جنین
ترس صغیر
ساق جنین
قشر ثمر
قشر تخم
یہ دونوں حصے سختی کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں
گویا دونوں مل کر ایک ہو گئے ہیں۔
نشاستے کا طبق
دانے دار نشاستے کا طبق
یہ طبق ایک دوسرے کے اوپر نیچے واقع ہیں

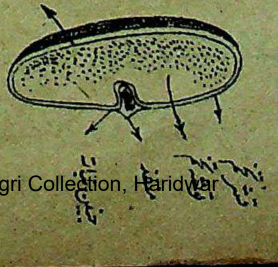

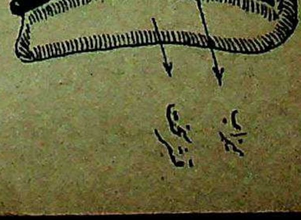

(بقیہ ص ۱۶ پر)

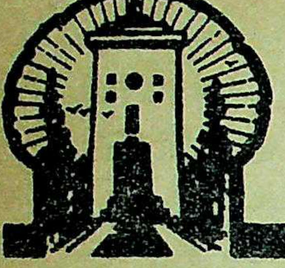

باب الصحت

پیراکی

از ڈاکٹر لیوس، جے۔ سلورس۔

گرمیوں کے جھلسا دینے والے دنوں میں کسی بلند مقام پر سے تالاب یا دریا میں کودنا کتنا دل خوش کن اور فرحت انگیز معلوم ہوا کرتا ہے۔ کھیل تماشوں میں شاید ہی کسی دوسرے کام میں اتنا لطف اور قلبی مسرت حاصل ہوتی ہو جتنی کہ پیراکی میں حاصل ہوتی ہے۔ اس سے تمام جسم اور دل دماغ میں تازگی اور زندگی کی سی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور بیمار سے بیمار آدمی بھی ایک مرتبہ تو یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ تمام دنیا کی پریشانیاں اس سے کوسوں دور ہو گئی ہیں اور لہریں مارتے ہوئے شفاف پانی میں کسی بلند مقام سے چھلانگ لگا کر کسی ایسے پُر فضا مقام میں پہنچ گیا ہے جس کے جاں افروز ماحول کا تصور بھی دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

بیرونی کھیلوں میں کوئی کھیل بھی ایسا ورزشی نہیں جیسی کہ پیراکی ہوتی ہے۔ اس میں جسم کے تقریباً تمام عضلات اور رگ پٹھوں کو حرکت میں آنا پڑتا ہے اور پھر لطف یہ کہ خود انسان کو یہ ورزش ورزش نہیں معلوم ہوتی بلکہ سراسر تفریح محسوس ہوا کرتی ہے۔ وہ اپنے ایک ایک عضو اور حصۂ جسم کی حرکت اور جنبش سے خود کوئی بار یا مشقت نہیں محسوس کیا کرتا بلکہ جوں جوں وہ زیادہ ہاتھ پاؤں مارتا اور جسم کو پانی میں حرکت دیا کرتا ہے، اس کی قلبی مسرت اور لطف میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافی دیر تک پانی میں اُچھل کود اور بھاگ دوڑ کرنے کے بعد بھی جب کوئی شخص جھیل، تالاب، دریا یا سمندر سے ہانپتا کانپتا کنارے پر آتا ہے تو واقعی تھک جانے کے باوجود اُس کی زندہ دلی اور قلبی تازگی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ وہ خود کو پہلے سے زیادہ جوان اور پُرجوش محسوس کیا کرتا ہے۔

یوں تو پیراکی ہر طرح اور ہر لحاظ سے انسان کی صحت میں اضافہ کرنے کا سبب ہو سکتی ہے، لیکن اس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اگر بعض باتوں کا بھی خیال رکھا جائے اور بعض ضروری احتیاطیں بھی عمل میں لائی جائیں تو پیراکی جسمانی اور دماغی عوارض کو دور کرنے، اور انسان کو صحت مند بنا دینے کے لیے بہت زیادہ مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے۔ جن احتیاطوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ کچھ ایسی مشکل بھی نہیں ہر پیراک جسے اپنی صحت اور زندگی عزیز ہے خوشی کے ساتھ ان معمولی سی پابندیوں کو گوارا اور برداشت کر سکتا ہے۔

جب کبھی ہمارا جی چاہے کہ قریب کے تالاب، دریا، جھیل یا سمندر میں جا کر کودیں اور گھنٹہ آدھ گھنٹے پیر کر اور پانی میں رہ کر اپنا دل خوش کریں تو سب سے پہلے ہمیں وقت اور گرمی سردی کا خیال کرنا چاہیئے۔ اپنی عادات، موسم اور وقت کی کیفیتوں کو دیکھتے ہوئے ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ یہ اندازہ کر لینا چاہیئے کہ ان حالات میں پیرنا اور پانی میں بھاگنا دوڑنا ہمارے اور ہماری صحت کے لیے مفید بھی ہو گا یا نہیں۔ اس کے بعد جب کوئی شخص پانی میں کود جائے تو اُسے پیراکی کی لمبائی اس سے زیادہ نہیں بڑھانی چاہیئے جو اُس کی قوتِ برداشت اور صلاحیت کے موافق ہو۔ یعنی اگر کوئی شخص دو فرلانگ تک پانی میں ہاتھ پاؤں مار کر جا سکتا ہے تو اس کے لیے کچھ مفید نہ ہو گا کہ وہ خواہ مخواہ دو کے بجائے چار چھ فرلانگ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح عین دریا اور جھیل وغیرہ کے درمیان ہی اپنے میں تھکن اور کم زوری پیدا کر لے۔

ان باتوں کے علاوہ جس بات کا سب سے زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پانی میں کودنے سے پہلے اپنی ناک اور کانوں کی اچھی طرح حفاظت کر لی جائے۔ اس بات کا اطمینان حاصل ہو جانا چاہیئے کہ غوطہ خوری، غواصی اور پانی میں پیراکی ان اعضاء میں پانی بھر دینے اور اُس کے ذریعے سے بعض بیماریوں کے جراثیم جسم میں داخل کر دینے کا سبب تو نہیں ہو جائیں گی۔

ابتدائی عمر میں بچے عموماً بہت زیادہ چست اور پھرتیلے ہوا کرتے ہیں۔ اس لیے بغیر کسی ابتدائی ٹریننگ اور تربیت کے وہ گرمیوں کے موسم میں اس خوش گوار ورزش سے دل بہلانے لگتے ہیں۔ البتہ معمّر اور بالغ انسان جنہیں دنیا کے بہت سے فکر گھیرے ہوئے ہوتے ہیں، گرمیوں میں بھی اس قابل مشکل ہی سے ہو سکتے ہیں کہ بغیر پہلے تربیت حاصل کیے یا اپنے آپ کو تیار کیے جھیل، دریا یا سمندر میں جا کودیں اور پانی میں ہاتھ پاؤں مار کر خوب لطف بھی اٹھا لیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بڑے بڑے کھلاڑی بھی جو کسی خاص کھیل میں مہارتِ کامل اور شہرت رکھتے ہیں جب کبھی فائنل میچ یا مقابلے کے لیے جاتے ہیں تو ہفتوں پہلے سے اپنے آپ کو تیار کرنا اور اس قابل بنانا شروع کر دیتے ہیں کہ وہ کام یابی اور برتری کے ساتھ اس کھیل میں حصہ لے سکیں۔ اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ اگر واقعی ہم گرمیوں کے دو ایک ہفتوں میں اس ورزش سے اتنا لطف اور فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جتنا کہ پورے سال بھر ورزش کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے اور ہم اتنی ورزش کر لینا چاہتے ہیں جتنی کہ ہفتوں اور مہینوں لگاتار کرتے رہنے سے عمل میں لائی جا سکتی ہے تو ہمیں کچھ نہ کچھ وقت پہلے اس کی تیاری میں صرف کرنا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پیراکی جتنی صحت کے لیے مفید اور قلب و دماغ کو چست کرنے والی ہے اتنی ہی وہ محنت اور مشقت کا کام بھی ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ مشق اور تیاری کی ضرورت ہے۔

پانی کے کھیلوں میں بڑی بڑی دشواریاں بھی پیش آتی ہیں۔ یہ ہدایت تو ہر پیراک کو دی ہی جایا کرتی ہے کہ وہ کھانا کھانے کے فوراً بعد پانی میں نہ داخل ہو نہ بند پانی میں پیرنے کی کوشش کرے اور جب پانی میں ہو تو زیادہ محنت اور مشقت سے کام نہ لے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ پانی زیادہ گہرا بھی ہو۔ لیکن ان ہدایات پر عمل کرتے رہنے کے علاوہ ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو ناک اور کان کی حفاظت کی جانب بھی خاص توجہ کرتے ہیں؟ تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ پیرنے والوں کو جب کبھی جو کچھ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان میں سے اکثر ان ہی دو اعضا کے بارے میں بد احتیاطی اور بے پروائی برتنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ناک اور کان کو بیماریوں کے جراثیم وغیرہ سے پانی میں محفوظ رکھنے کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پیرتے ہوئے انسان منہ سے سانس لیتا رہے۔ ناک سے سانس لیتے رہنا اور منہ کو بند رکھنا زیادہ ماہر پیراک ہی کے بس کی بات ہے۔ اصل میں ناک اسی وقت بند کر لینی چاہیئے جس وقت کہ انسان پانی میں داخل ہونے والا ہو۔ اگر بلند مقام سے پانی میں کودا جائے یا غوطہ لگایا جائے تب تو ناک کا فوراً بند کر لینا اپنی حفاظت کے لیے نہایت ہی ضروری ہو جاتا ہے۔ اُس وقت تک پانی میں کودنا ہی نہیں چاہیئے جب تک ناک کے دونوں نتھنے انگلیوں سے یا از خود بالکل بند نہ کر لیے جائیں، یہ بات ہمیں کسی حال میں بھی نہیں بھلانی چاہیئے کہ حلق اور ناک کے راستوں سے جراثیم جسم میں داخل ہو کر اچھے سے اچھے تن درست انسانوں کو بیمار ڈال دیتے اور مرضوں کا شکار بنا دیتے ہیں۔ اگر ناک بند کر لی جائے تو پھر اس قسم کے جراثیم کو حملہ کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملتا۔ البتہ زیادہ دیر تک کوئی شخص اگر پانی میں رہے تو ظاہر ہے اس دوران میں دو ایک بار ایسی بد احتیاطی ہو ہی جائے گی کہ جراثیم اُس کی ناک میں داخل ہو کر جسم کے اندرونی حصوں تک پہنچ جائیں۔

کان کے بیرونی سوراخ سے جراثیم اندر داخل ہونے کا بہت کم موقع پا سکتے ہیں۔ کان کے درمیانی حصے سے حلق تک ایک نالی ہوتی ہے جو ناک کی جڑ میں جا کر مل جاتی ہے۔ اصل میں اس مقام اتصال پر جو رطوبت جمع رہتی ہے یا پیدا ہو جاتی ہے وہ بیماریوں کی جڑ بن سکتی ہے اور یہاں سے حلق، ناک اور کان اور پھر تمام جسم کی صحت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ بہت سے غوّاصوں اور پیراکوں کے کان یا ناک میں جو بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے اس کا سبب یہی رطوبت ہوتی ہے۔ اس لیے اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ جب ہمارے کانوں کے درمیانی گوشے تر اور نم ہو جائیں تو ہمیں ان میں رطوبت نہ رہنے دینی چاہیئے بلکہ فوراً اسے خارج کر دینے کی کوشش عمل میں لانی چاہیئے۔

سننے میں جو گڑبڑ پیدا ہوتی ہے اس کا سبب بھی بڑی حد تک یہی ہوتا ہے کہ وسطی کان کے حصے سے اس نالی تک جراثیم پہنچ جاتے ہیں۔ سمندر کے پانی میں عموماً کھار اور نمک زیادہ ہوتا ہے اور خالص پانی کے مقابلے میں یہ نمکین پانی کانوں کے پردوں پر زیادہ مضر اثر ڈالتا ہے۔ اس لیے جب سمندر میں یا کسی ایسے دریا میں پیرنا ہو جہاں کا پانی کھاری ہے تو مناسب یہ ہے کہ پہلے کانوں میں اون (اور اون

بھیڑ کے بچے کی اگر ہو تو زیادہ مفید ہوتی ہے) رکھ لی جائے۔ جو لوگ اون تیل میں بھگو کر کانوں میں رکھ لیتے ہیں وہ تو گھٹنوں تک پانی میں رہنے کے باوجود اپنے کانوں کے ذریعے سے جراثیم نہیں داخل ہونے دیتے۔ جن لوگوں کو کبھی کان کی کسی نہ کسی بیماری سے واسطہ پڑ چکا ہو اُن کے لیے تو کانوں کی احتیاط اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔

ناک میں قدرت نے کچھ اس قسم کا نظام رکھا ہے کہ اُس کی اندرونی رگوں اور گوشوں میں ہوا کو گرم کرنے چھاننے اور صاف کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ہم سانس کے ذریعے سے جب ہوا اپنے پھیپھڑوں میں پہنچاتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ہماری ناک کی مشنری یہ تمام عمل کرتی ہے۔ معمولاً ناک اتنی صاف رہنی چاہیئے کہ ہوا کے نکلنے اور اندر جانے میں کوئی دقّت نہ پیش آئے۔ جب کبھی نزلہ اور زکام وغیرہ کی وجہ سے ناک کی اندرونی جھلّی میں کچھ جلن یا سوجن ہو تو اس حالت میں بیماریوں کے جراثیم کو ناک پر حملہ کرنے کا اکثر موقع مِل جاتا ہے اگر زیادہ عرصے تک ناک کو اس حالت میں رہنے دیا جائے تو اور بھی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ کھاری پانی اور بھی جلدی جراثیم کو حلق اور دماغ تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے زیادہ بہتر اور مفید صورت تو یہی ہے کہ ناک بند کر کے سانس لیا جائے اور منہ کو سانس لینے کے لیے پانی کی سطح سے کافی بلند رکھا جائے۔

پانی میں تیرنے والوں کا خیال ہے کہ پیراکی کی سب سے آسان اور مفید صورت یہ ہے کہ انسان پانی پر اوندھا لیٹ کر ہاتھوں کے بل آگے بڑھے اور پیرنے کی کوشش کرے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ فاصلہ جلد طے ہو جاتا ہے اور منہ کو سانس لیتے رہنے کی آزادی حاصل رہتی ہے۔ جن لوگوں کو کان کے درد وغیرہ یا پیپ بہنے کی یا اسی قسم کی کوئی اور شکایت ہو اُن کے لیے تو پیراکی میں یہی صورت زیادہ محفوظ ہوتی ہے اور بیماریاں قریب بھی نہیں پھٹکنے پاتیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بچے پانی میں داخل ہوتے ہی ایک دوسرے پر چھینٹے دینے لگتے ہیں اور پانی اور کیچڑ اچھالنے لگتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی عمل بھی صحت کے لیے خطرناک نہیں ہو سکتا اور اس سے ناک، کان، آنکھ اور حلق وغیرہ بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پانی کے ساتھ اکثر ریت اور کیچڑ وغیرہ بھی آنکھ، ناک اور کان میں جا پڑتی ہے۔ اور جو بچے یا بڑے پانی میں اترنے کے بعد اس قسم کے کھیلوں میں مصروف ہو جاتے ہیں ان کا کچھ عرصے تک بھی بیماریوں سے محفوظ رہ جانا واقعی تعجب خیز ہے۔

اُتھلے اور پایاب پانی میں کودنا، غوطے لگانا یا ایک دوسرے پر پانی اور کیچڑ اُچھالنا ایسے کام ہیں جنہیں جلد سے جلد ترک کر دینا چاہیئے۔ جس پانی میں پہلے آپ نے قدم نہیں رکھا ہو اور جس کی گہرائی وغیرہ کے متعلق آپ کو کچھ علم نہ ہو، اُس میں کبھی بلند مقام پر سے غوطہ لگانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کنارے پر کھڑے ہو کر کسی دریا، جھیل یا سمندر کے پانی کی گہرائی وغیرہ کے متعلق رائے قائم کر لینا بعض اوقات سخت خطرناک ہوتا ہے۔ جوار بھاٹے کی وجہ سے اکثر پانی کی گہرائی بدلتی رہتی ہے۔ جو لوگ ایسے پانی میں بیباکی کے ساتھ کودتے اور غوطے لگانے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی وہ اپنا سر بھی پھوڑ بیٹھتے ہیں اور ذرا سی بد احتیاطی اور بے پروائی کی بدولت اپنی صحت خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے پیرنے وغیرہ کی بدولت کسی شخص کو آنکھ، ناک یا کان کا کوئی مرض لاحق ہو جائے تو فوراً اس کا باقاعدہ علاج کرنا چاہیئے۔

یہ بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ بہت سی بیماریاں جن پر آج قابو پایا جا سکتا ہے کل ان کا علاج اور شفایابی قابو سے باہر کی بات ہو جاتی ہے۔ خصوصاً اپنے کانوں کے متعلق ہمیں کبھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ کانوں کے پردوں کو آج جو معمولی سا نقصان پہنچ سکتا ہے اگر ہم اس کی طرف فوراً متوجہ نہ ہو جائیں تو کل وہی خرابی ناقابل علاج صورت اختیار کر کے ہمیں سماعت جیسی دولت اور نعمت سے ہمیشہ کے لیے محروم کر سکتی ہے۔

جب کبھی کان میں کوئی تکلیف پیدا ہوتی ہے تو اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کان کے درمیانی حصے میں، اس مقام پر جہاں درد ہوتا ہے سوجن سی ہو جاتی ہے اور جلن اور درد محسوس ہوتا ہے۔ جب کبھی ناک بند ہو جاتی ہے تو اور بھی بیماریوں کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بار بار پانی میں بلندی پر سے کودنے غوطہ لگانے اور آنکھ، ناک کی کافی احتیاط نہ رکھنے کی بدولت آنکھوں کے پپوٹے ورما

جاتے ہیں۔ اور آنکھیں بھی اچھے خاصے دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔

آخر میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پانی میں پیرتے وقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ صحیح طور پر سانس لیا جائے۔ عام طور پر یہی بہتر ہے کہ منہ سے سانس لیا جاتا رہے۔ صرف وہی لوگ جو پیراکی میں ماہر ہوتے ہیں پانی میں رہتے اور اچھل کود کے وقت بھی سانس لینے کا موقعہ نکال سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو ناک یا کان کی بیماریاں کبھی رہ چکی ہوں یا اب بھی وہ اسی قسم کے عوارض میں مبتلا ہوں، انہیں تو اُس وقت تک پانی میں قدم بھی نہیں رکھنا چاہیئے جب تک کہ وہ پوری طرح ان ہدایتوں پر عمل پیرا نہ ہولیں، جو اس مضمون میں پیش کی گئی ہیں۔ اگر ایسے لوگ پانی میں ہرنے سے پہلے اپنی ناک اور کانوں کی کافی طور پر حفاظت نہیں کرسکتے تو اس کا اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ اس فرحت بخش ورزش سے انہیں فائدے کے بجائے کچھ نقصان ہی پہنچ جائے گا اور وہ پیراکی کے ذریعے سے اپنی صحت کو بہتر بنانا تو ایک طرف اور طرح طرح کے عوارض اور بیماریوں میں مبتلا ہوجائیں گے۔ ایسے اشخاص اگر گرمیوں میں پانی تک پہنچنے اور تیرنے کا شوق پورا کرنے سے باز رہ ہی نہیں سکتے تب بھی ان کے لیے کم سے کم یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بلند مقامات پر سے کودنے اور پانی میں غوطے لگانے سے بچیں۔ ناک اور کان میں تو تن درست سے تن درست آدمی کو بھی کسی طرح پانی نہیں بھرنے دینا چاہیئے۔ جب کوئی شخص جھیل، تالاب یا دریا میں نہاکر باہر آئے تو اس کو سب سے پہلے یہ اطمینان کرلینا چاہیئے کہ اس کے کانوں یا ناک میں پانی تو نہیں گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ان دونوں اعضا میں سے کسی ایک میں تالاب یا دریا کے پانی کی خفیف سی مقدار بھی موجود ہے تو اسے فوراً خارج کردینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر تمام تدابیر عمل میں لانے کے باوجود بھی یہ اطمینان نہ حاصل ہوسکے تو فوراً معالج سے رجوع کرنا چاہیئے۔

جو لوگ ان احتیاطی اور حفاظتی تدابیر کا خیال رکھتے ہیں وہی اصل معنی میں پیراکی جیسے فرحت بخش کام اور صحت افزا ورزش سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کا دعوےٰ کرسکتے ہیں۔

(بقیہ صـ ۱۲ یہ ہے)

چاول اور تخم پیاز کی ساخت بھی جوار کے بیج کے مشابہ ہے۔

دوسری مثال۔ کھجور کا تخم ایک سخت اور سنگین گٹھلی ہے جو اپنے پھل کے اندر مستور رہتی ہے۔ یہ گٹھلی لمبوتری ہوتی ہے جس کے ایک طرف درمیان میں ایک میزاب (Groove) پائی جاتی ہے۔ اسی میزاب کے مقابل پشت کی طرف منفذ تخم کا نشیب پایا جاتا ہے۔ اس کا توشہ تخم ساق اور بیخ بہت سخت قسم کے ہوتے ہیں اور اپنے نشو ونما کے لیے شدید گرمی کے مقتضی ہیں۔

بیج کے افعال

خاک میں تجھ کو ملایا ہے مقدر نے اگر — تو عصا افتادسے اپنی مثالِ دانہ کر (علامہ اقبال)

جب ہم بیج کو بوتے ہیں تو یہ موافق ماحول میں زمین کی رطوبات، سورج کی گرمی اور موسم کی فضا سے اثر پذیر ہوکر مختلف تغیرات قبول کرکے پھوٹ نکلتا ہے۔ چنانچہ زمین کی آبی رطوبات منفذِ تخم کی راہ سے بیج کے اندر داخل ہوکر اسے پھُلا دیتی ہیں اور جنین نبات بیج کی دالوں کی پھاڑوں سے اپنی خوراک اخذ کرکے ہر دو اطراف میں پھُوٹ پڑتا ہے۔ ساق جنین زمین سے باہر نکل آتی ہے۔ اور بیخ جنین زمین کے اندر چلی جاتی ہے۔ جب دال کی پھاڑوں میں غذا کا ذخیرہ ختم ہوجاتا ہے تو یہ پھاڑیں مُرجھاکر سکڑ جاتی ہیں اور علیحدہ علیحدہ ہوجاتی ہیں۔ ساق جنین کا وہ حصّہ جو زمین کے اندر رہتا ہے زیر زمین (Hypogeal) کہلاتا ہے اور وہ حصّہ جو جنین کے ساتھ ملحق رہتا ہے اُسے تحت الفلقہ (Hypocotyl) کہتے ہیں۔

اب یہ ساق ہوا سے اور بیخ زمین کے محلول مواد سے اپنی غذا اخذ کرنے لگتے ہیں۔ اور اس تمام تغیرات کو اصطلاح میں نمو نباتات (Germination) کہتے ہیں۔

جب بیج سے پودا تیار ہوجاتا ہے تو اپنی بقاء نوع کے لیے پھر سینکڑوں بیج پیدا کرتا ہے۔ غرض بیج کے پھوٹنے اور اس کی نمو کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے زمین کا مواد غذائی حل ہوکر پودے کی غذا کے کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ سورج کی گرمی اور موسم کی رفاقت بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس فلسفہ کو نہایت پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

اُردو کی طبّی صحافت میں "ہمدرد صحت" ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صفت میں داخل ہوگئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کردیا ہے۔ اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سال گرہ کی تقریب میں جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمّل کیجا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بہ طور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گزشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمّل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمّل کرالی گئی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادہ شباب اور درازی عمر تھا اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں سے ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے الاطفال کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر انگریزی زبان کے طبّی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بہ صورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بہ مشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۸-۳۹ء کی جلد میں پچھلے سال کا عظیم الشان دق نمبر اور گیارہ مہینے کے پرچے شامل ہیں۔ دق نمبر وہی ہے جس میں چودہ مضامین یورپ اور امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے ہیں۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبّی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے صدہا مجرب نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنے پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۶۲۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں نہ صرف اطبّا ہی کے لئے ضروری ہیں بلکہ عوام اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہوجائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبّی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقے میں ہندوستان بھر کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے +

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

یوسفِ گم گشتہ

(ایک یورپین لیڈی ڈاکٹر کے قلم سے)

ڈاکٹری کا امتحان پاس کرتے ہی مجھے ہندوستان کے صوبۂ سرحد میں اچھی ملازمت مل گئی۔ اور میں اپنے طویل سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئی۔

ہندوستان روانہ ہونے سے دو دن پہلے ایک سہیلی کے ہاں میری دعوت تھی اور اس میں متعدد خواتین شریک تھیں۔ میری میز پر ایک معمر خاتون تشریف فرما تھیں، جن سے میں واقف نہ تھی۔ انہیں جب میرے ہندوستان جانے کا حال معلوم ہُوا تو انہوں نے میری طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔ پھر گرم جوشی سے میرا ہاتھ پکڑ کر بولیں "تم ہندوستان جا رہی ہو —— صوبۂ سرحد جا رہی ہو —؟ مجھے تمہاری قسمت پر رشک ہے۔"

میں نے بڑی بی کی طرف پلٹ کر غور سے دیکھا۔ ان کی عمر تو غالباً پینتالیس سال کے لگ بھگ ہو گی، لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمانے کی مصیبتوں یا رنج و غم کے ہجوم نے انہیں وقت سے پہلے بوڑھی بنا دیا ہے۔ میں بولی۔ "جی ہاں، مجھے صوبۂ سرحد میں ملازمت مل گئی ہے اور میں پرسوں روانہ ہو جاؤں گی۔" بوڑھی خاتون نے ایک عجیب محویت کے عالم میں میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "تم خوش نصیب ہو۔ کاش مجھے بھی سرحد جانے کا موقع مل جاتا۔ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ ایک مرتبہ ہندوستان کا سرحدی علاقہ دیکھ لوں۔"

میں حیران ہو کر بولی "آخر صوبۂ سرحد میں آپ کے لئے ایسی کیا کشش ہے؟ وہ تو ایک دشوار گزار، ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ جہاں زندگی کی کوئی آسائش دستیاب ہونا تو درکنار زندگی ہی ہر وقت خطرے میں رہتی ہے۔ ملازمت اور فرض کی ادائے گی دوسری چیز ہے۔ ورنہ وہاں بخوشی جانے کی تمنا کون کر سکتا ہے؟"

وہ بولیں "مجھے وہاں جانے کی تمنا ہے۔ میں وہاں جانے کے لیے دعائیں کرتی ہوں۔ میں سرحدی علاقہ دیکھ لینے کے لیے اپنی زندگی کے آخری سانس بھی قربان کر دینے کے لیے تیار ہوں۔"

میری حیرت بڑھ گئی۔ پوچھا "آپ کو وہ خوفناک سرزمین دیکھنے کا اس قدر شوق کیوں ہے؟"

بوڑھی خاتون (جن کا نام مجھے بعد میں معلوم ہُوا۔ مسز ڈائمنڈ تھا) کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ پڑا۔ بولیں "سرحد کی سرزمین پر میرا اکلوتا نوجوان بیٹا ابدی خواب کے مزے لوٹ رہا ہے —— میرا فیلکس بہت خوب صورت اور بہادر نوجوان تھا۔ پٹھانوں کی جنگ میں مردانہ وار ہلاک ہُوا۔ مجھے اس کے قتل ہونے کا زیادہ رنج نہیں ہے بلکہ میں اس کی موت پر فخر کرتی ہوں کہ اس نے سرحد میں انگلستان کے پرچم عظمت کو برقرار رکھنے کے لیے جان دی۔ رنج اس بات کا ہے کہ کئی ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ ایک سال ہونے کو آیا میں اب تک اپنے اکلوتے لال کی آخری خواب گاہ دیکھنے نہ جا سکی۔ فیلکس مجھ سے بہت محبت کرتا تھا۔ اُس کی روح سرحد کے پہاڑوں پر مجھے پکارتی ہو گی —!"

"آپ کے بیٹے کی قبر کہاں ہے؟"

"قبر کہاں؟ فیلکس کی لاش دستیاب نہیں ہوئی۔ جس جگہ وہ زخمی ہو کر گرا تھا وہاں اس کے ساتھیوں نے اس کی یادگار قائم کر دی ہے ——"

مسز ڈائمنڈ سے مجھے کافی دلچسپی پیدا ہو گئی اور جس دن میں ہندوستان روانہ ہونے والی تھی، خاص طور پر اُن سے

ملنے گئی۔ مسز ڈائمنڈ بہت اخلاق سے پیش آئیں اور مجھے اپنے اکلوتے مقتول بیٹے فیلکس کی تصویر بھی دکھائی۔ تیئیس چوبیس سال کا بہت خوب صورت نوجوان تھا، جس کی آنکھوں میں غیر معمولی کشش تھی۔ میں یہ تصویر دیر تک دیکھتی رہی اور مسز ڈائمنڈ اپنے بیٹے کی بہت تعریف کرتی رہیں۔

رخصت کے وقت مسز ڈائمنڈ نے بہت محبت کے ساتھ مجھے اپنے سینے سے لگا کر کہا ”میں تمہیں اپنی بیٹی سمجھ کر تم سے ایک درخواست کرتی ہوں — بولو، اپنی بوڑھی ماں کی پہلی اور آخری درخواست پوری کرو گی؟“

میں نے جواب ہاں میں دیا۔

مسز ڈائمنڈ بولیں ”تم میرے فیلکس کی یادگار کا فوٹو لے کر مجھے بھیج دینا۔“

میں انگلستان سے ہندوستان تک طویل مسافت طے کرنے کے بعد پشاور پہنچ گئی، جہاں سے مجھے ایک سرحدی چوکی پر متعین کر کے بھیج دیا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، جہاں مٹھی بھر انگریز افسر اور تھوڑے سے ہندوستانی سپاہی جنگجو سرحدی قبائل سے مقابلے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ شمشیر زنی کے علاوہ پٹھانوں کی تالیف قلوب بھی اسی مختصر فوج کے ذمے تھی اور مجھے کمانڈنگ آفیسر نے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ جو بیمار پٹھان عورتیں دوا لینے آئیں اُن کا علاج بہت اخلاق اور احتیاط کے ساتھ کیا جائے۔

مجھے پہلے روز تو اس علاقے میں بہت وحشت ہوئی، آئے دن پٹھانوں کے حملے اور رائفلوں کی گونج۔ لیکن چند روز بعد میں اس نئے ماحول سے مانوس ہو گئی اور اُن پٹھان عورتوں اور بچوں سے جو میرے پاس علاج کے لیے آتے تھے میرا دل بہلنے لگا۔ میں نے ہندوستان روانہ ہونے سے پہلے کتابوں کی مدد سے پشتو زبان سیکھنی شروع کر دی تھی۔ شروع میں تو مترجم کی ضرورت ہوئی لیکن جب پٹھان عورتیں مجھ سے برابر ملنے جلنے لگیں تو مترجم کی ضرورت باقی نہ رہی اور چند روز کے اندر ہی میں ضرورت کے مطابق پشتو سمجھنے اور بولنے لگی۔

مسز ڈائمنڈ کی یاد میرے دل سے محو نہ ہوئی تھی۔ ایک دن میں نے کمانڈنگ آفیسر سے وہ مقام دیکھنے کی خواہش ظاہر کی جہاں مسز ڈائمنڈ کا اکلوتا بیٹا زخمی ہو کر گرا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ نوجوان اپنے ساتھیوں میں بہت ہر دل عزیز تھا اور لوگ اُسے اب بھی یاد کرتے تھے۔

دوسرے دن کمانڈنگ آفیسر مجھے وہ مقام دکھانے لے گیا۔ ناتراشیدہ پتھروں کا ایک ڈھیر تھا جس پر لکڑی کی چھوٹی سی صلیب نصب تھی اور اس پر لکھا ہوا تھا ”فیلکس ڈائمنڈ“۔ یہ تھی اس خوب صورت نوجوان کی آخری یادگار جس کی تصویر مجھے مسز ڈائمنڈ نے دکھائی تھی! میں نے اس جگہ کا فوٹو لیا۔

شام کا وقت تھا۔ میں اپنے چھوٹے سے کمرے میں بیٹھی ایک کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی کہ کسی نے مجھے آہستہ سے آواز دی۔ میں نے بڑھتی ہوئی تاریکی میں دیکھا، چادر میں لپٹی ہوئی ایک پٹھان عورت کھڑی تھی۔ میں نے اسے اپنے مطب کے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا اور خود اس کے پاس جا کر کہا ”شام کو دواخانہ بند ہو جاتا ہے۔ تمہیں کیا میجر صاحب کا حکم نہیں معلوم؟ تم اس وقت کیوں آئیں؟“

یہ ایک تنومند اور لمبی تڑنگی عورت تھی۔ خوشامد کے انداز میں دونوں ہاتھ میری طرف اٹھا کر بولی ”میں اپنے لیے دوا لینے نہیں آئی ہوں ایک دوسرے آدمی کے لیے آئی ہوں۔ وہ بہت بیمار ہے۔ مر رہا ہے۔ اس پر رحم کیجیے۔“ میں بولی ”تو کیا میں رات کو کسی بیمار کو دیکھنے جاؤں؟“ وہ عورت بولی ”میں جانتی ہوں کہ رات ہو رہی ہے اور راستہ بھی خراب ہے۔ لیکن میں تمہیں حفاظت سے اپنے ساتھ لے چلوں گی۔ میم صاحب بیمار کی جان بچا لو۔ میں تمہاری لونڈی ہوں۔“

میں نے حیرت سے کہا ”راستہ بھی خراب ہے! قلعہ کے آس پاس جو گاؤں ہیں کیا ان میں مریض ہے؟“

وہ شمال کی طرف اشارہ کر کے بولی ”نہیں مریض بہت دور ہے۔ پہاڑ کے اُس طرف۔“

میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔ میں سرحدی علاقے میں رات کے وقت چھاؤنی سے دور کسی مریض کو دیکھنے جاؤں!

میں نے کہا ”میجر صاحب، مجھے رات کو کس طرح جانے دیں گے؟“ وہ عورت بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ پھر بولی ”آپ

کو تکلیف تو ضرور ہو گی، لیکن مریض کی جان بچ جائے گی۔ میجر صاحب سے نہ پوچھیئے۔ چپکے سے میرے ساتھ چلی چلیئے۔ ہم پٹھان جھوٹ نہیں بولتے کسی بات سے ڈریئے نہیں۔ آپ کا بال بھی بیکا نہ ہو گا۔ آپ اگر نہ گئیں تو مریض مرجائے گا اور ——" اس کے بعد پٹھان عورت میرے قریب آکر چپکے سے بولی "مریض ہمارے دیس کا آدمی بھی نہیں ہے۔"

"مریض ہمارے دیس کا آدمی نہیں ہے ——!" یہ الفاظ سن کر میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔

ایک نوجوان یورپین عورت کا رات کے وقت تنہا آزاد سرحدی علاقے میں داخل ہونا، جہاں انگریزوں کے بدترین دشمن بستے ہوں، کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ مگر کچھ تو اس پٹھان عورت کے زار وقطار رونے سے متاثر ہوئی اور کچھ اوپر کے الفاظ سن کر، کہ مریض کسی دوسرے ملک کا رہنے والا ہے، میرا اشتیاق بڑھ گیا اور میں تمام نتائج وعواقب سے بے فکر ہو کر اس عورت کے ساتھ پوشیدہ طور پر جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ کمانڈنگ آفیسر سے اجازت طلب کرنا بیسود تھا۔ جانتی تھی کہ وہ مجھے اس خطرناک اقدام کی کبھی اجازت نہ دیں گے۔

میں نے اس عورت سے کہا "اگر تم مجھے آثارِ صبح ظاہر ہونے سے پہلے یہاں پہنچا دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں۔"

عورت نے قرآن کی قسم کھا کر وعدہ کیا اور میں پٹھان عورتوں کے طرز پر برقع اوڑھ کر رات کی تاریکی میں اس کے ساتھ روانہ ہو گئی۔

میری یہ حرکت اگر خطرناک تھی تو راستہ بھی کچھ کم خطرناک نہ تھا۔ آسمان سے باتیں کرتے پہاڑوں کی چڑھائی، تنگ پگ ڈنڈی، جس پر ایک وقت میں ایک ہی آدمی گزر سکتا تھا، دونوں طرف سینکڑوں فیٹ گہرے مہیب غار، مگر ہمراہی عورت درحقیقت بہت ہی مضبوط اور دلیر تھی۔ کئی مرتبہ جب راستہ خراب ہوا یا میں بہت تھک گئی تو اس نے مجھے اپنی پیٹھ پر لاد لیا۔

کئی گھنٹے تک ہم سرحد کے خوفناک پہاڑوں پر چلتے یا رینگتے رہے۔ چاند اب نکل آیا تھا۔ آخر کار وہ پٹھان عورت ایک ایسے مقام پر جا کر رکی جو بہت بڑی چٹان میں ایک گہرے سوراخ کی طرح نظر آ رہا تھا۔ عورت نے منہ سے ایک خاص قسم کی آواز نکالی اور سوراخ کے اندر سے، جو درحقیقت ایک بڑی گپھا کا دہانہ تھا، پتھر سرکا۔ وہ عورت مجھے لے کر اندر داخل ہوئی۔

یہ ایک کافی بلند، وسیع اور آرام دہ غار تھا۔ مجھے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جنگجو پٹھان پہاڑوں کے اندر کس قدر آرام دہ غار تراشتے ہیں۔ غار کے دہانے پر ایک نوعمر مگر قوی ہیکل لڑکی بیٹھی تھی اس نے چراغ کی دھندلی روشنی میں مجھے حیرت کی نگاہوں سے دیکھا۔ ایک گوشے میں مریض دنبوں کی کھالوں پر لیٹا کراہ رہا تھا۔

روشنی اس قدر کم تھی کہ مجھے مریض کا چہرہ اچھی طرح نظر نہ آسکتا تھا۔ میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر نبض پر ہاتھ رکھا۔ بخار تیز تھا نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مریض چونک پڑا اور اس نے صاف انگریزی میں کہا "میری ماں، پیاری ماں، تم کہاں ہو؟"

میں نے حیرت سے اس پٹھان عورت کی طرف دیکھ کر کہا "یہ تو انگریز ہے۔ یہاں یہ کیسے آیا؟"

عورت نے کسی قدر سہم کر جواب دیا "آپ خفا نہ ہوں بے شک یہ آپ ہی کے ملک کا آدمی ہے۔ لیکن میں اس کی دشمن نہیں ہوں میں نے اس کی جان بچائی ہے اور اپنے بیٹوں کی مدد سے اسے یہاں چھپا رکھا ہے ——"

مریض نے کراہ کر کروٹ بدلی اور پھر انگریزی میں بڑبڑایا "اماں تم میرے پاس سے پھر چلی گئیں۔"

اب میں نے چراغ قریب کر کے اس کی صورت دیکھی۔ درحقیقت وہ انگریز تھا، مگر رنگ جھلسا ہوا، سر اور ڈاڑھی کے بال پٹھانوں کی طرح بڑھے۔ مریض نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا۔ میں چونک پڑی۔ یہ پرکشش اور خوب صورت آنکھیں تو میں نے کہیں دیکھی ہیں ——!

مریض نے پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے لرزتی آواز سے کہا "ہائے کتنا پیارا خواب تھا —— میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ اماں تم پھر میرے خواب میں آجاؤ۔ اور مجھے پھر ایک مرتبہ کہو "پیارے فیلکس"۔"

میرا دِل دھڑکنے لگا۔ فیلکس —— ! کہیں یہ مسز ڈائمنڈ کا وہی نوجوان بیٹا تو نہیں جسے وہ مردہ سمجھ کر صبر کر چکی ہیں۔

مریض کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا۔ وہ اِدھر اُدھر کروٹیں بدل کر چلایا" اماں، ایک مرتبہ اپنی زبان سے کہدو، میرے پیارے فیلکس" میں اب ضبط نہ کر سکی۔ اُس کی پیٹھ پر محبت سے ہاتھ رکھ کر میں نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا "میرے پیارے فیلکس"۔ مریض ایک دم چونک پڑا۔ اُس نے پر وحشت نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیلی، بالکل بچوں کی طرح میری طرف ہاتھ پھیلا کر بولا۔" اماں میری اماں، مجھے پیار کر لو۔"

میں غریب الوطن مریض کے کرب و اضطراب میں اضافہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے آہستہ سے اُس کی پیشانی چوم لی۔ مریض نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیئے اور میرا دل دھڑکنے لگا۔

مریض کے چہرے پر اب قدرے سکون کے آثار طاری تھے۔ میں نے اسے دوا پلائی اور تھوڑی دیر بعد ایسا معلوم ہؤا کہ مریض سو رہا ہے۔ رات زیادہ گزر چکی تھی۔ غار کے دہانے پر پٹھان عورت اور اُس کی لڑکی کے خراٹوں کی آواز آ رہی تھی۔ میری آنکھ بھی جھپک گئی۔ نہ جانے کتنی دیر تک میں غنودگی کے عالم میں رہی۔ دفعتاً کسی نے میرا ہاتھ چھؤا اور میں چونک پڑی۔ مریض مجھے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

مریض نے مجھ سے کہا۔" میں سمجھ رہا تھا کہ میری ماں آ گئی۔ لیکن تم کون ہو —— ؟ ہائیں، ایک انگریز عورت۔"

میں نے جواب دیا" تمہاری ماں یہاں نہیں ہیں۔ میں فوجی چھاونی کی لیڈی ڈاکٹر ہوں اور تمہارے علاج کے لیے آئی ہوں۔"

" پھر وہ کون عورت تھی جس نے   میرا مطلب یہ ہے۔ کیا میری ماں یہاں نہ تھی۔"

"وہ کون عورت تھی جس نے   " یہ ادھورا جملہ مریض کی زبان سے سُن کر میں شرما گئی۔ بولی۔" جی ہاں۔ آپ کی والدہ صاحبہ یہاں نہیں ہیں۔ مگر خدا کے لیے آپ زیادہ باتیں نہ کیجئے۔ آرام سے لیٹے رہیئے۔"

" آپ فکر نہ کیجئے۔ اب میں اچھا ہوں۔ آپ کی دوا بہت اچھی ہے۔"

رات کا اب آخری حصّہ تھا۔ میں خوب جانتی تھی کہ آثارِ صبح ظاہر ہونے سے پہلے اگر میں چھاونی واپس نہ پہنچ گئی تو معاملہ طول کھینچ جائے گا۔ میں نے پٹھان عورت کو جگایا اور مریض سے رخصت طلب کر کے عورت کے ساتھ چھاونی روانہ ہو گئی۔ صبح سے پہلے ہی میں اپنے کیمپ میں واپس آ گئی اور کسی شخص کو میرے پراسرار سفر کا حال معلوم نہ ہو سکا۔

سورج غروب ہونے کے بعد وہی پٹھان عورت پھر مجھے لینے کے لئے آئی اور میں اس کے ساتھ چلی گئی۔

مریض غار کے دہانے پر میرے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اُس کی حالت پچھلی رات سے کہیں بہتر تھی۔ اُس نے گرم جوشی سے مصافحہ کر کے کہا" آج مجھے تم پر اپنی ماں کا دھوکا نہیں ہو سکتا۔"

مریض کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ اس کی آنکھیں مجھے غیر معمولی طور پر دل کش معلوم ہو رہی تھیں۔

میں نے جواب دیا۔ "مجھے خوشی ہے کہ میں نے تمہاری ماں کے لئے تمہیں ڈھونڈ نکالا۔"

اس کے بعد میں نے اسے مسز ڈائمنڈ کا پورا حال سنایا۔ فیلکس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بولا "ہاں، میں اسی غم نصیب ماں کا بیٹا ہوں۔ میں جنگ میں زخمی ہو کر گرا تھا۔ پٹھان مجھے مُردہ سمجھ کر پہاڑ پر گھسیٹ لائے۔ لیکن جب انہیں معلوم ہؤا کہ میں زندہ ہوں تو ان میں جھگڑا شروع ہؤا۔ کچھ پٹھان کہتے تھے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ اس سے زر فدیہ وصول کرنا چاہیے۔ یہ پٹھان عورت جو تم کو یہاں لائی ہے اس کی مالی امداد کسی انگریز افسر نے بہت مصیبت کے وقت کی تھی۔ اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے شریف پٹھان عورت نے مجھ انگریز کی جان بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے دو جوان بیٹوں کی مدد سے مجھے اٹھا کر یہاں لے آئی۔ عورت نے میرے زخموں کا علاج کیا اور میں اچھا ہو گیا۔ عورت نے وعدہ کیا تھا کہ میں تم کو کسی دن موقع پا کر انگریزی علاقے میں پہنچا دوں گی۔ مگر مجھے پھر بخار آنے لگا اور کئی مہینے سے بیمار تھا۔"

(بقیہ صـ ۳۱ پر دیکھیے)

الامراض والعلاج

ذیابیطس

(ڈاکٹر این۔ ای۔ گرانٹ ایم۔ ڈی)

معدے کے غدودوں سے ایک خاص قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے جسے طبی اصطلاح میں "انسولین" کہتے ہیں۔ یہ رطوبت شکر اور چربی کے ان اجزاء کو جو غذا کے ساتھ جسم میں داخل ہوتے ہیں ایک خاص شکل میں منتقل کر کے جگر اور دیگر اعصابِ جسمانی میں آئندہ استعمال کے لیے محفوظ کر دیتی ہے۔ جب اس رطوبتِ خاص کی پیدائش میں کمی ہو جائے تو شکر جزو بدن بننے کے بجائے پیشاب کے ساتھ خارج ہونے لگتی ہے اور انسان مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جتنی انسولین کی پیدائش میں کمی ہوگی اتنا ہی ذیابیطس کا حملہ زیادہ شدید ہوگا۔

ذیابیطس کی علامتِ خاص پیشاب میں شکر آنا ہے لیکن عوام کو اپنی اس حالت کا علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ڈاکٹر اُن کے پیشاب کا معائنہ نہ کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ ذیابیطس میں مبتلا ہو جانے کے باوجود مرض کے حملے سے بے خبر رہتے ہیں اور ان کا مرض آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔

ذیابیطس کے ابتدائی حملے کی یہ تین خاص علامتیں ہیں :۔

(۱) پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں ہونا۔

(۲) بھوک اور پیاس کا بڑھ جانا۔

(۳) زیادتیٔ خوراک کے باوجود جسمانی طاقت اور وزن کا کم ہونا۔

ذیابیطس کے علاج کے سلسلے میں سب سے زیادہ مریض کی غذا کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور چوں کہ مریضوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں اس لیے تمام مریضوں کے لیے کوئی ایک خاص قسم کی غذا تجویز نہیں کی جا سکتی۔

ذیابیطس کے مرض میں سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی طریق پر معدہ کے غدودوں کی رطوبت یعنی انسولین کی کمی پوری کی جائے۔ یہ کمی پوری ہوتے ہی پیشاب میں شکر کا اخراج رک جاتا ہے اور شکر جزو بدن ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ مختلف ممالک کے ماہرینِ طب سال ہا سال سے انسولین کا بدل تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یورپ و امریکہ کی کئی لبوریٹریوں میں اس کے متعلق وسیع تجربات بھی کیے گیے۔ مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ آخر سنہ ۱۹۲۲ء میں ڈاکٹر بنٹنگ اور پروفیسر لسبٹ مدت کی کوششوں کے بعد "انسولین" تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے اور دنیائے طب نے بہت جلد اس کامیاب ایجاد کے فائدوں کا اعتراف کر لیا۔ میں بھی اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ذیابیطس میں مناسب غذا کے ساتھ "انسولین" کے انجکشن بہت مفید سمجھتا ہوں۔

انجکشن بہت قلیل مقدار میں کرنے چاہئیں اور مریض کی حالت کو دیکھتے ہوئے تجربہ کار ڈاکٹر انسولین کی مقدار میں کمی بیشی کر سکتا ہے۔ بہت سے مریض ایسے بھی ہیں جو انجکشنوں سے گھبراتے ہیں۔ اُن کے لیے اُسے ایسے طریقوں پر تیار کرنے کی کوشش ضرور ہو رہی ہے کہ وہ اسے کھا سکیں۔ مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت سوائے انجکشن کے کوئی کامیاب طریقہ انسولین کو جسم میں داخل کرنے کا اب تک دریافت نہیں ہو سکا ہے۔

ذیابیطس سے بچنے کے لیے چند باتوں کی احتیاط ضروری ہے، جو میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر نیچے لکھتا ہوں :۔

(۱) زیادہ کھانے کی عادت ترک کر دی جائے۔

(۲) جسم کا وزن زیادہ بڑھنے نہ دیا جائے۔

(۳) پابندی کے ساتھ روزانہ ورزش کی جائے۔

(۴) پیروں کی حفاظت۔ تنگ جوتے پہننے سے احتیاط۔

(۵) معدے کی صفائی کا خیال۔ قبض نہ ہونے دیا جائے۔ ساتھ ہی دستوں سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔

(۶) زیادہ غصہ، فکر اور جذباتی ہیجانات سے بچنے کی ضرورت۔

(۷) دانت اور حلق کی صفائی۔

میں اپنے وسیع تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ذیابطیس کا حملہ ہمیشہ موٹے لوگوں پر ہوتا ہے اور کسی دُبلے پتلے آدمی کا ذیابطیس میں مبتلا ہونا مستثنیات میں سے ہے۔ اس لیے میں اس بات پر بہت زور دیتا ہوں کہ غیر ضروری فربہی کو روکا جائے اور جسم کا وزن بڑھنے نہ دیا جائے۔ زیادہ کھانے سے صرف یہی نہیں کہ وزن بڑھتا ہے بلکہ بھوک کا بڑھ جانا ذیابطیس کے حملے کی ابتدائی علامت بھی ہے۔

میں ذیابطیس کے مریضوں کے لیے پیروں کی حفاظت پر بھی بہت زور دیتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو تیز چاقو یا استرے سے پیروں کے گٹے وغیرہ کاٹتے رہتے ہیں، اس کے میں بہت خلاف ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذیابطیس کی وجہ سے جسم میں خون کی گردش صحیح طریقہ پر قائم نہیں رہتی اور شرائین موٹی اور سخت ہو جاتی ہیں۔ گٹے وغیرہ کی جگہ پر خون کے کافی مقدار میں نہ پہنچنے سے مدافعت کی قوت کم ہو جاتی ہے اس لیے بسا اوقات معمولی خراش بھی غانغرا یا (گینگرین) کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ذیابطیس کے تمام مریضوں کو چاہیے کہ اپنے پیروں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

ایسی غذا جس میں چربی کے اجزاء زیادہ ہوں مریضانِ ذیابطیس کے لیے سخت مضر ہے۔ کیوں کہ بعض ہارمونوں اور ہاضم ترشی اجزا کی کمی سے ان کے جسم میں چربی کے اجزاء اچھی طرح حل نہیں ہو سکتے اور وہ مضر ایسڈوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

ذیابطیس کا ایک خوف ناک نتیجہ بعض اوقات موتیا بند کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مرض میں آنکھوں کی بھی حفاظت کرنی چاہیئے۔

سرطان کی متعلق جدید تحقیقات

سرطان جیسے موذی مرض کی تباہ کاریوں سے تو ہر شخص خوف زدہ رہتا ہے اور اس کے نام سے ہی کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے، لیکن ایسے لوگ چند ہی ہوں گے جنہیں سرطان سے حفاظت اور اُس کے ازالے کی تدابیر پوری پوری طرح معلوم ہوں۔ حالاں کہ واقعہ یہ ہے کہ اس مرض کو نہایت آسانی کے ساتھ معمولی طریقوں سے ہی روکا جا سکتا ہے۔ امریکہ میں ہر سال ڈیڑھ لاکھ انسان اس موذی مرض کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ چند سال سے وہاں کی حکومت نے اور ڈاکٹروں نے اس مرض کی تباہ کاریوں میں کمی پیدا کرنے کی، اور ممکن ہو تو اس سے بالکل نجات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ چناں چہ سرطان (کینسر) کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لانے کے لیے جو انجمن قائم ہوئی ہے اُس کے صدر کلارنس کک لٹل نے جو ایک مشہور محقق بھی ہیں حال ہی میں ایک کتاب اپنی تحقیقات و تجربات کے نتائج پر شائع بھی کی ہے۔ اس کتاب میں کینسر کے متعلق جدید ترین معلومات جمع کی گئی ہیں۔ اور ازالے پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ چوں کہ اس کتاب میں قیمتی معلومات فراہم ہیں اور سرطان کے متعلق سیر حاصل انداز میں بحث کی گئی۔ اس لیے ہم قارئینِ ہمدرد صحت کی خدمت میں اس کتاب کے بعض اجزا کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے اس مضمون کو اسی توجہ اور غور کے ساتھ مطالعہ کیا جائے گا جس کا یہ مستحق ہے۔

ہندوستان میں بھی مردوں کے علاوہ ہزاروں عورتیں اس موذی مرض کا شکار ہیں اور تدابیر سے ناواقفیت کی بدولت اپنی زندگی برباد کر رہی ہیں۔ امریکہ اور فرانس وغیرہ ممالک میں ہر مرض کی روک تھام اور تحقیقات کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری طور پر ڈاکٹروں

اور سائنس والوں کی انجمنیں قائم ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس ملک میں اس قسم کی کوئی تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی مفید اور نتیجہ خیز کوششیں اجتماعی حیثیت سے منظر عام پر نہیں لائی جاتیں۔ اگر انفرادی طور پر کوئی ڈاکٹر یا طبیب کوئی کامیاب علاج دریافت بھی کر لیتا ہے تو نشر و اشاعت کا معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اُسے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی۔

اب سے پہلے اخبارات اور طبی رسالوں میں بھی عام طور پر یہ شائع ہوتا رہتا تھا کہ سرطان ایک جراثیمی مرض ہے، اور جب کسی شخص کے جسم میں خارجی یا اندرونی ذریعوں سے کچھ جراثیم کسی مخصوص عضو یا جسم کے کسی حصّے میں جمع ہو جاتے ہیں، وہاں پیپ پڑ جاتی ہے اور سرطان کی جڑیں قائم ہو جاتی ہیں۔ مختلف حکومتوں نے اور متعدد ممالک کے ڈاکٹروں نے اپنا عزیز وقت صرف کر کے اس مشکل مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی۔ امریکہ نے ان تمام حکومتوں کی ایک حد تک رہنمائی کی۔ اور اس سلسلے میں مدت تک مستقل طور پر کام کیا۔ مختلف مقامات پر سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی بڑی بڑی انجمنیں اور سوسائٹیاں قائم کی گئیں اور باضابطہ منظم طریقے پر یہ کوشش کی گئی کہ امریکہ میں جو ہر سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ انسان سرطان کی نذر ہو کر اپنی جانیں تلف کر بیٹھتے ہیں اُن کی زندگیاں بچائی جائیں اور دوسرے ملکوں میں بھی جو لوگ سرطان (کینسر) کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑتے اور بالآخر دم توڑ دیتے ہیں اُن کی نجات کی بھی کوئی معقول صورت تجویز کی جائے۔ اسی خیال سے واشنگٹن نیویارک، فلاڈلفیا وغیرہ مختلف مقامات کے ڈاکٹروں نے اجتماعی اور انفرادی دونوں حیثیتوں سے اس مرض کی تحقیقات شروع کر دی۔ وہ ہر مہینے اپنی تحقیقات کے نتائج ملک کے معتدد طبی جرائد و اخباروں میں شائع کرانے لگے۔ اس قسم کی تحقیقات عمل میں لانے والی ہر انجمن سے حکومت نے پوری پوری ہمدردی ظاہر کی۔ آخر ان تحقیقات کے جو اہم اور دلچسپ نتائج برآمد ہوئے ہیں اُن سے اُن تمام خیالات کی مکمل طور پر تردید ہو جاتی ہے۔ جو اب سے پہلے سرطان کے بارے نہ صرف عوام بلکہ اکثر ڈاکٹروں نے بھی قائم کر رکھے تھے اور جن کا اظہار اخبارات میں اس طرح ہوتا رہتا تھا کہ سرطان ایک ایسا مرض ہے جو جسم میں داخل ہو کر خرابی پیدا کرنے والے جراثیم کی بدولت ظاہر ہوتا ہے۔ موجودہ تجربات و مشاہدات نے تو یہ بات اچھی طرح واضح کر دی ہے کہ سرطان جراثیم سے نہیں بلکہ ان باغی خلیات کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے جو جسم کے مختلف گوشوں اور حصّوں میں اجزائے جسم کی حیثیت میں ہی موجود ہوتے ہیں

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اس قسم کے باغی خلیات چوہوں، بندروں، کُتّوں، مچھلیوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں اور درختوں غرض نباتات و حیوانات سب ہی میں موجود ہوتے ہیں اور ہر عمر کی مخلوق میں سرطان کسی نہ کسی شکل میں ضرور چھپا ہوا موجود ہوتا ہے شیر خوار بچّوں میں بھی گردوں یا دماغ کا سرطان پایا جا سکتا ہے۔ بالغ اور نوجوان مردوں میں یہ مرض زیادہ تر ہڈیوں یا اُن کے جوڑوں خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں اکثر پیدا ہو جاتا ہے۔ عورتوں کو اٹھتی جوانی ہی میں سینے کے سرطان کا مرض لاحق ہو سکتا ہے لیکن نوجوان عورتوں کو معدے وغیرہ کا سرطان بہت کم ہوتا ہے۔ البتہ جن عورتوں کی عمریں پچاس سال سے زیادہ ہو جاتی ہیں انہیں یہ سرطان ہو سکتا ہے۔ عضو تناسل کا سرطان بہت کم ہوتا ہے لیکن جب کبھی ہوتا ہے تو عموماً بوڑھے مردوں کو ہوتا ہے۔ جلد کے بعض حصّوں میں بعض اوقات جو سرطان ہو جاتا ہے اس کے لیے کسی خاص عمر کی قید نہیں۔ وہ جوانوں کو بھی ہو سکتا ہے، بوڑھوں کو بھی، یہاں تک کہ بچّوں کو بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ جلد کا سرطان عموماً معمّر مردوں میں ھی اپنا قدم جماتا ہے۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ سرطان خطرناک مرض ہونے کے ساتھ ہی اس قدر جلد اپنی جڑیں مضبوط کر لینے والا اور ہر عمر کے انسان پر حملہ کر دینے والا بھی ہوتا ہے۔ یہ اندازہ لگانا بہت دشوار ہو جاتا ہے کہ کس عمر میں سرطان کا حملہ ہو سکتا ہے اور کس عمر میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قسم کے خیال میں رہنا ایک حد تک اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ کیوں کہ سرطان کی کوئی ایک قسم تو ہے نہیں۔ یہ تو مختلف شکلوں میں مختلف اثرات اور نوعیت کے اعتبار سے حملہ آور ہوتا ہے۔ کوئی سرطان صرف بچّوں کو ہی ستا سکتا ہے اور کوئی بوڑھوں کے لیے مخصوص ہے۔ بعض سرطان اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ نوجوانوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ بعض سرطان عورتوں تک پر ہاتھ صاف کر جاتے ہیں۔ ان کی بھی، جیسا کہ بیان کیا گیا، مختلف قسمیں ہیں۔ بعض خاص قسم کے سرطان صرف بوڑھی اور سن رسیدہ عورتوں کو ہی ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض ایسے ہوتے ہیں جو صرف جوان عورتوں کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔

ہر انسان کے جسم میں ایسے مشتبہ اور پوشیدہ حصّے ہوتے ہیں جنھیں کسی نہ کسی حد تک سرطان کی زرخیز زمین کہا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں کہ اکثر و بیشتر تو سرطان کی مشتبہ علامات ہی ہر انسان کے جسم میں چھپی ہوتی ہیں۔ جسم کے کسی شگاف یا کھُلے حصّے سے اگر بے قاعدہ طور پر پیپ یا خون بہنے لگے، کوئی زخم اگر دو ہفتوں تک نہ بھر سکے اور سگرٹ پینے والوں کے ہونٹوں اور زبانوں پر جو بعض حصّے نرم و گداز ہو جاتے ہیں، نیز ہاضمے کی خرابی، بھوک کا نہ لگنا، زخم وغیرہ یہ سب ایسی علامات اور وہ مقامات ہیں جو سرطان کا گولہ بارود اپنے اندر پنہاں رکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر لٹل موصوف نے اپنی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر شخص کے جسم میں تقریباً ۷۲ مقامات ایسے ضرور ہوتے ہیں جو نرم اور بعض جگہ سے سخت ہوتے ہیں لیکن ان کے متعلق ہر لحظہ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ کم ہو جانے یہ کاٹ دیئے جانے کے بعد پھر رونما ہو جائیں گے اور رفتہ رفتہ نرمی اختیار کر کے سرطان کو اپنی آغوش میں چھپا لیں گے۔ اور اس طرح اچھا خاصا تندرست انسان بغیر جانے پہچانے اس مرض کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ ان تمام تفصیلات سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ سرطان ایسا مرض ہے جس کے روک تھام یا ازالے میں کامیابی دشوار ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں، اگر معمولی سی توجہ اور غور و فکر سے کام لیا جائے تو علامات نمایاں ہو جانے کے بعد ہی سرطان کو روکا جا سکتا ہے اور اس کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو مرد و عورت پہلے ہی سے اپنی صحت کی حفاظت کا خیال رکھتے ہیں وہ تو اس مرض کے پیدا ہونے یا رونما ہونے سے پہلے ان کمزوریوں کو رفع کرنے میں کامیاب ہو جایا کرتے ہیں، جن کی وجہ سے یہ مرض جڑ پکڑ سکتا ہے۔

علاج کے طریقے

اب تک سائنس نے سرطان کے علاج کے صرف تین طریقے معلوم کئے ہیں اور وہ یہ ہیں:-

۱۔ بذریعہ اکس رے۔ ۲۔ بذریعہ عملِ جرّاحی۔ ۳۔ بذریعہ ریڈیم۔

اکس ریز کے ذریعے سے ڈاکٹر یا طبیب یہ معلوم کر لیتا ہے کہ جسم کے کس حصّے میں کس قسم کا سرطان پیدا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق پھر علاج اور اس کے دفعیے کی تدابیر شروع کر دی جاتی ہیں۔ عملِ جرّاحی میں جسم کے اس عضو یا حصّے میں شگاف دے کر یا اسے بالکل علیحدہ کر کے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کینسر کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روک دیا جائے اور ممکن ہو تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ریڈیم کے ذریعے سے سرطان اور اس کے زیرِ اثر حصّوں کو جلا کر مرض کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سنہ ۱۹۳۴ء سے سنہ ۳۸ء تک کی مدّت میں امریکہ ہی میں ڈاکٹروں نے ان تینوں طریقہ ہائے علاج سے سرطان کے تیس ہزار مریضوں کی جانیں بچائی تھیں۔

یہ سن کر شاید بعض لوگوں کو تعجب ہو کہ بعض اوقات تو اکس ریز کے ذریعے سے بھی یہ پتہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے کہ کسی عضو میں سرطان کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں یا نہیں، علاج تو بعد کی چیز ہے۔ اس سلسلے میں سائنس جو کچھ ترقی کر سکی ہے وہ صرف یہ کہ زیادہ تیقن اور اعتماد کے ساتھ سرطان کا پتہ لگانے کے لیے آلۂ خورد بین (مائکروسکوپ) کام دیتا ہے۔ اس آلے کا استعمال کرنے والا اس سے اس طرح مدد لیتا ہے کہ پہلے وہ ایک تیز کھوکھلی سوئی کو جسم کے اُس حصّے میں ڈال کر، جہاں سرطانی اثرات کا شبہ ہوتا ہے، زندہ کھال یا عضو کا کوئی حصّہ اس سوئی کی نوک سے باہر کھینچ لاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دباؤ ڈالنے والے ٹنک سے کاربن ڈائی اوکسائڈ ڈال کر اُسے منجمد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس حصے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے انہیں خورد بین کی سلائڈ پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس تمام عمل میں مشکل سے چند منٹ لگتے ہیں۔ اس عرصے میں مریض کو آپریشن کی میز پر لیٹا رہنے دیا جاتا ہے۔ اگر اس معائنے اور مشاہدے سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ جسم کے اس حصّے میں سرطان موجود ہے۔ تو فوراً عملِ جرّاحی کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔ یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ مشتبہ حصّہ جسم پر واقعی سرطان کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے، پھر کسی قسم کا توقّف کرنا اور آپریشن کے ذریعے سے اثر کو دور نہ کر دینا ایسی غلطی ہے جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ مریض کی صحت اور بالآخر زندگی کو اور زیادہ خطرات میں مبتلا کر دیا جائے۔

سرطان کے آپریشن کے لیے بھی خاصی ہوشیاری اور چابک دستی کی ضرورت ہے۔ بعض ایسے سرجن جنہیں کافی تجربہ نہیں ہوتا جب آپریشن کرتے ہیں تو اس میں کچھ نہ کچھ خامی رہ جاتی ہے اور پورے طور پر سرطان کا مادّہ یا وہ حصّہ، جو مکمل طور پر سرطان کے اثر میں آ چکا ہے خلاج نہیں ہوتا۔ پھر جو خفیف اور بہ ظاہر حقیر ذرّات جسم میں باقی رہ جاتے ہیں وہی دوبارہ مریض کو اس بیماری میں مبتلا کر دینے کا سبب ہو جاتے ہیں

اس لیے سرطان کے آپریشن کے وقت نہایت گہری نظر سے یہ بھی دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیئے کہ سرطان کے اثرات کا کوئی معمولی سے معمولی حصہ اور جزو بھی مریض کے جسم اور اس کے مشتبہ عضو میں باقی تو نہیں رہ گیا۔ اگر خدانخواستہ اس موقع پر غفلت اور بے پروائی سے کام لیا گیا اور مرض کا پورے طور پر ازالہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تو ممکن بلکہ اغلب ہے کہ جلد یا بدیر مرض پھر عود کر آئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس مرتبہ اس کا حملہ اتنا شدید ہو یا پہلے آپریشن کی وجہ سے مریض کے جسم کا وہ حصہ اتنا نازک ہو گیا ہو کہ دوسری مرتبہ آپریشن کی کامیابی خطرے میں پڑ جائے۔

ڈاکٹر کلارنس کک لٹل نے اپنے معمل (لیبوریٹری) میں پچاس ہزار ایسے چوہے پال رکھے ہیں جن میں سرطان کے اثرات کے موجود ہیں اور یہ اثرات ان چوہوں میں نسلاً بعد نسلاً چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے ان تجربات پر بحث کرتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان چوہوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ انسانوں میں بھی سرطان نسلاً بعد نسلاً منتقل ہو سکتا ہے۔ ان چوہوں کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ان میں سے ہر چوہے کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اس میں سرطان کے اثرات پوری طرح نمایاں ہونے سے بہت پہلے یہ بھی ممکن ہے کہ خود وہ چوہا پندرہ بیس پشتوں تک اپنی نسلیں اس سے محفوظ حالت میں چلا سکے اور اس کے بعد سرطان کے اثرات جو اس چوہے سے اس کی اولاد میں منتقل ہو رہے ہیں کہیں اس لائق ہو سکیں کہ اس نسل کی بیسویں کڑی پر جا کر سرطان کا حملہ کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحب زور سے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی ماں یا باپ یا دونوں سرطان کا شکار ہو چکے ہیں، اور دونوں میں سرطانی اثرات رہے ہیں تو کوئی ضروری نہیں ہے کہ اولاد میں بھی وہ تمام اثرات یا ان کا کوئی حصہّ پایا جائے۔ وجہ یہ ہے کہ نسل متعین کرنے والے اور بہت سے ایسے اثرات ہوتے ہیں جو کسی حالت اور صورت میں بھی سرطان کے اثرات کو منتقل نہیں ہونے دیتے۔

آج کل جو لوگ سرطان میں مبتلا دیکھے جا رہے ہیں اُن میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے پھیپھڑے سرطان کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر لٹل کی رائے میں اُس کی وجہ بڑی حد تک یہ ہے کہ اب لوگوں میں سگرٹ نوشی وبا کی صورت میں پھیل چکی ہے۔ اور پہلے کے مقابلے میں اب تمباکو کے دھوئیں اور اس کے اثرات کی بہت زیادہ مقدار لوگ اپنی سگرٹ نوشی کی بدولت پھیپھڑوں میں داخل کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں نیویارک میں سرطانی تحقیقات کے سلسلے میں ماہر ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کا ایک زبردست اجتماع ہوا۔ اس میں آرلینس کی یونی ورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر آلٹن آشنر اور ڈاکٹر میکانیل، ڈی میکے نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

ان دونوں صاحبان نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جب بار بار سگرٹ کا دھواں پھیپھڑوں میں داخل ہوتا رہے گا تو اس کا قوی امکان ہے کہ خون کی رگوں میں سوزش اور جلن کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور اس سے سرطان کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔

اِن دونوں ڈاکٹروں نے اپنے تجربات کی روشنی میں جو اعداد و شمار پیش کیے اُن سے معلوم ہوا کہ ۱۰ سے ۱۵ فی صدی تعداد سرطان کے مریضوں کی ایسی ہے جو پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا پائی جاتی ہے یہ تعداد اُن مریضانِ سرطان میں سے حاصل کی گئی ہے جنہیں سرطان اس صورت میں پیدا نہیں ہوا کہ جسم کے کسی ایک حصّے سے جو پہلے سرطان کے زیر اثر تھا یہ مرض دوسرے حصّے تک پہنچ گیا جن لوگوں کی سرطان کے زیر اثر موت واقع ہوئی ان میں سے اکثر کا جب طبّی معائنہ کیا گیا تو ان میں سے بھی دو ایک فی صدی ایسے افراد ضرور نکلے جن کے پھیپھڑے سرطان سے متاثر ہو چکے تھے اور جن کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے کا سبب ایک حد تک پھیپھڑوں کا سرطانی مرض ہو گیا تھا۔

آج کل چوں کہ سگرٹ نوشی اتنی عام ہو چکی ہے کہ ایسے لوگ مشکل سے گنے چنے ہی مِل سکتے ہیں جن کے متعلق یہ یقین کیا جا سکے کہ انہوں نے پینے کے لیے کبھی سگرٹ ہاتھ میں بھی نہیں لیا ہے۔ اس لیے یہ قیاس بڑی حد تک درست کہا جا سکتا ہے کہ چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد تقریباً ہر شخص اپنے پھیپھڑوں میں کچھ نہ کچھ سرطان کے اثرات ضرور چھپائے رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ چالیس سال کی عمر کے لوگ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اُن میں سرطان کا اثر تو نہیں اپنا طبّی معائنہ کرا لیا کریں۔ اور اگر بدقسمتی سے ان پر سرطان اپنا قدم جماتا ہوا پایا جائے تو ان کا فرض ہے کہ فوراً اس کے ازالے کی تدبیروں میں مصروف ہو جائیں۔

پھیپھڑوں پر جب سرطان کا اثر ہونے لگے تو عموماً اس کی علامتیں یہ ظاہر ہوتی ہیں کہ سینے میں بے چینی کے بعد سوزش سی رہنے لگتی ہے۔ بار بار کھانسی بھی اٹھتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانسی کے ساتھ بلغم میں خون آنے لگتا ہے۔ اور لوگ اس

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

اورنگ زیبی

ازجناب حکیم مولوی عبدالواحد صاحب رکن مجلس تشخیص وتجویز ہمدرد دواخانہ دہلی

اورنگ زیبی یا **قرحۂ اورنگ زیبی** کے نام سے بظاہر ہماری قدیم کتابوں میں کسی مرض کا بیان نہیں، اس لیے اورنگ زیبی کو عام طور پر ایک نیا مرض خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت اورنگ زیبی ایک قدیم مرض ہے۔ **قانون شیخ** اور **شرح الاسباب والعلامات** وغیرہ درسی کتابوں میں "بلخیہ" کے نام سے اس کا بیان موجود ہے۔ اگرچہ وہ بیان نہایت مختصر ہے لیکن ان کتابوں میں بیان کردہ اسباب، علامات اور علاج تقریباً وہی ہیں جو جدید تحقیقات کی رُو سے آج بیان کیے جاتے ہیں اور ان کی مطابقت کے بعد مطلق شک و شبہ نہیں رہتا کہ "بلخیہ" اور "اورنگ زیبی" ایک ہی مرض کے دو نام ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ عہدِ عالمگیری میں شہر دہلی میں یہ مرض نہایت شدت سے پھیلا تھا۔ اس کے علاوہ غدر کے چند سال بعد انگریزوں کے عہدِ سلطنت میں بھی کثرت سے دہلی میں پھیل چکا ہے اور آج کل دہلی کے مضافات میں سے قرول باغ میں اس قدر زیادہ پھیلا ہے کہ ہزارہا مرد و عورت، بچے، جوان اور بوڑھے اس میں مبتلا ہیں۔ کسی کی پیشانی، کسی کے رخسار، کسی کی ناک اور کسی کے کان پر نمودار ہوکر اس خبیث مرض نے چہرے کو بدزیب کر دیا ہے تو کسی کے ہاتھوں اور کسی کے پاؤں پر پیدا ہوکر اُسے پریشان کیے ہوئے ہے۔ ہر قسم کے مختلف علاج کیے جاتے ہیں۔ چھ چھ اور دس دس مہینے گزر چکے ہیں لیکن جانے کا نام نہیں لیتا۔

جب اس مرض کی شدت بڑھتی ہی گئی اور عوام کی پریشانی انتہا کو پہنچ گئی تو دہلی میونسپلٹی اس طرف متوجہ ہوئی اور اس نے ایک خاص ہسپتال اس مرض کے علاج کے لیے قرول باغ میں جاری کیا۔

مجھے اس مرض کے متعلق جو قدیم و جدید معلومات حاصل ہوئی ہیں، ان کو اس مضمون کی صورت میں ترتیب دے کر ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ہمدرد صحت کے ہزارہا ناظرین میں سے جن صاحبان کو اس مرض کا مفید علاج یا مجرب نسخہ معلوم ہو وہ رفاہِ عام کی خاطر درج کرانے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

نام اور وجہ تسمیہ ملّا نفیس فرماتے ہیں کہ "**سمّیت بھا لکثرۃ حدوثھا فی بلد بلخ**" یعنی اس کا نام "بلخیہ" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ شہر بلخ میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور چونکہ یہ مرض شہنشاہ عالمگیر کے عہد سلطنت میں شہر دہلی میں غالباً پہلے پہل ہوا تھا یا کثرت سے پھیلا تھا۔ لہٰذا ان کے نام سے موسوم کرکے اس کو **اورنگ زیبی**، **قرحہ اورنگ زیبی** اور **عالمگیری پھوڑا** کہتے ہیں، اور اسی مناسبت کے باعث اس کو **مغلئی پھوڑا** بھی کہا جاتا ہے اور مغلئی لفظ کو بگاڑ کر بعض مقامات پر **مونگلی** یا **مونگری پھوڑا** بھی کہتے ہیں۔

یہ مرض مقامی ہوتا ہے اس لیے انگریزی میں اس کا نام لوکل سور مشہور ہے۔ عموماً مقامی طور پر یہ زیادہ تر دہلی اور لاہور میں دیکھا جاتا ہے، اس لیے ان شہروں سے منسوب کرکے اس کو **دہلی سور** (دہلوی پھوڑا)، اور **لاہور سور** (لاہوری پھوڑا) بھی کہتے ہیں اور غالباً سرحد میں پھیلنے کی وجہ سے اس کو **سرحدی پھوڑا** بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مرض زیادہ تر گرم ممالک میں پایا جاتا ہے، اس لیے ڈاکٹر صاحبان اس کو **ٹراپیکل بائل** یعنی منطقۂ حارّہ کا پھوڑا کہتے ہیں اور اس لیے کہ منطقۂ حارّہ میں گرم ممالک آباد ہیں، جو دنیا کے مشرق میں واقع ہیں، لہٰذا اس کو **مشرقی پھوڑا** بھی کہتے ہیں۔ بعض صاحبان نے اس کا نام **ایلیپو بائل** یعنے **دُمّل حلب** یا **دُمّل شرقی** بھی لکھا ہے۔

ماہیت "**شرح الاسباب والعلامات**" میں اس کی ماہیت اس طرح بیان کی گئی ہے۔ **ھی قروح مع بثور واخشکر یشات وسیلان صدید**" یعنی "قروح بلخیہ ایک قسم کے زخم ہیں جن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور کھرنڈ ہوتے ہیں، اور ان سے

پیپ بہا کرتی ہے۔"

شیخ بوعلی سینا رح کا قول ہے "**اما البلخیۃ فہی من جنس السعفۃ الردیۃ**" یعنی "بلخیہ خراب اور خبیث قسم کے گنج کی قسم سے ہیں" الغرض **بلخیہ** کہیئے یا **اورنگ زیبی** یہ ایک خبیث قسم کا زخم ہے جس کا سبب خاص قسم کی سمیت یا جراثیم ہوتی ہے۔ یہ زخم عموماً ایک مریض میں ایک دو ہی ہوتے ہیں۔ لیکن بعض مریضوں میں ان کی تعداد پچیس تیس تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

یہ زخم زیادہ تر جسم انسان کے ان اعضاء پر پیدا ہوتے ہیں جو عموماً کھلے رہتے ہیں۔ مثلاً چہرہ، ناک، کان، ہاتھ، پاؤں لیکن شاذ و نادر جسم کے پوشیدہ مقامات (مثلاً سینہ، بازو) پر بھی ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ زخم عموماً ہتھیلی اور پاؤں کے تلوے پر نہیں ہوتے لیکن بعض مریضوں میں ان مقامات پر بھی ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک مریضہ دیکھی ہے جس کے بازو اور کلائیوں پر چند زخم موجود تھے۔ اس کی ہتھیلی پر چند اُبھار پیدا ہوئے جیسے کہ **اورنگ زیبی** کی ابتداء میں ہوتے ہیں، لیکن چوں کہ باقاعدہ علاج جاری تھا اس لیے وہ زیادہ بڑھنے نہیں پائے اور جلد اچھے ہو گئے۔

یہ مرض ہندوستان کے علاوہ تقریباً تمام گرم ممالک مثلاً **مصر، ٹرکی، ایشیائے کوچک، عرب، شام، ترکستان اور عراق** وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ زیادہ تر غریبوں اور خصوصاً اُن کے بچّوں میں دیکھا جاتا ہے، لیکن پاک و صاف رہنے والے امیر لوگ اور ان کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہتے۔

عموماً یہ مرض موسم برسات کے آخر میں پھیلتا ہے۔ سردیوں میں اس کا زور رہتا ہے لیکن اس کے بعد جب گرمیاں شروع ہوتی ہیں تو اس کا زور گھٹنے لگتا ہے۔

اسباب **شرح الاسباب والعلامات** میں اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے "**ربّما کان سببہا لسع دویبۃ مثل البعوض الخبیث والرتیلا**" یعنی بسا اوقات یہ مرض کسی زہریلے کیڑے مکوڑے مثلاً خبیث قسم کے مچھر اور رتیلا کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے۔"

جدید تحقیقات سے بھی اس کا سبب تقریباً یہی بیان کیا جاتا ہے، یعنے اس کا سبب خاص قسم کے جراثیم (یا سمّیت) ہیں جو ایک قسم کے مچھر کے کاٹنے سے جسم انسان میں پہنچ کر یہ مرض پیدا کرتے ہیں۔ یہ جراثیم زخم کی پیپ میں پائے جاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جراثیم ایک شخص کے جسم سے دوسرے شخص کے جسم میں پہنچ کر اس قسم کے زخم پیدا کر دیتے ہیں، اور پھر ایک سے دوسرے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

لیکن اس کے علاوہ آبادی کی عدم صفائی اور مکان کے میلے کچیلے رکھنے، کپڑوں کے گندہ اور میلے رکھنے، اور نہانے میں سستی اور کاہلی رکھنے کو بھی اس مرض کے پیدا کرنے میں بڑا دخل ہے۔ اگر صاف ستھرے کپڑے پہنیں اور بدن کی صفائی کا خیال رکھیں تو اس مرض میں مبتلا ہونے کی استعداد بہت کم ہو جاتی ہے۔

زمانہ حضانت جب کسی طرح اس مرض کے جراثیم یا سمیت جسم انسان میں پہنچتی ہے، خواہ وہ مچھر کے کاٹنے سے پہنچے یا براہ راست خود اثر کر جائے تو عموماً پندرہ روز کے بعد اصل مرض کی علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات ان جراثیم یا سمیت کو جسم میں داخل ہوئے اس سے زیادہ عرصہ بھی گزر جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک سال کے بعد مرض کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں۔

علامات اگرچہ اس مرض کی علامتیں مجمل طور پر ماہیت ہی میں بیان ہو چکی ہیں، لیکن اب مفصّل علامتیں بھی سُن لیجئے:-

پہلے ایک چھوٹا سا داغ سطح جلد پر نمودار ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اُبھرنے لگتا ہے، اور مچھر کے کاٹے جیسا ہو جاتا ہے۔ اور چوں کہ اس میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی، لہذا اس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ البتہ کسی قدر خارش ضرور ہوتی ہے، جو مچھر کے کاٹے کی نسبت بہت کم ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کو مچھر کا کاٹا ہی سمجھ لیا جاتا ہے [illegible] کے بعد جب اس پر [illegible] باریک [illegible] رنگ کے پرت بار بار اُترنے اور پیدا ہونے

کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور پھر آہستہ آہستہ یہ اُبھار پھیلنے لگتا اور اس پر موٹے موٹے بھورے خاکی رنگ کے پرت پیدا ہونے لگتے ہیں اور دو چار ہفتے گزر جاتے ہیں تو اس وقت خیال ہوتا ہے کہ یہ کوئی خاص مرض ہے۔

بہر حال اس اُبھار کو یہ خاکی رنگ کے پرت جن کو کھرنڈ کہنا چاہیئے چھپا لیتے ہیں، جس سے اس کی سطح سخت اور کھردری ہو جاتی ہے۔ اب اگر اس کھرنڈ کو اتار دیا جائے یا وہ خود اتر جائے تو اس کے نیچے سے ایک تازہ زخم نمودار ہوتا ہے، جس پر پھنسیوں کے چھوٹے چھوٹے اُبھار ہوتے ہیں اور ان سے پیپ نکلتی ہے۔ اب اگر اس زخم کو اسی طرح چھوڑ دیا جائے تو اس پر پھر اسی طرح کھرنڈ بن جاتے ہیں اور ان کے نیچے اسی قسم کے زخم موجود ہوتے ہیں، جن سے پیپ جاری رہتی ہے۔ غرضیکہ اس زخم کا یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اور یہ آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ چناںچہ اس کا سلسلہ کم از کم چھے مہینے تک جاری رہتا ہے۔ بعض مریضوں میں معمولی علاج کے باوجود بارہ مہینے بلکہ اس سے زیادہ مدت تک بھی اس کو دیکھا گیا ہے۔

شروع میں زخم گہرا نہیں ہوتا لیکن جوں جوں پرانا ہوتا جاتا ہے، اِدھر اُدھر پھیلنے کے علاوہ گہرائی میں بھی بڑھتا جاتا ہے۔ زخم کی سطح یکساں نہیں ہوتی اور اس کے کنارے بھی اونچے نیچے ہوتے ہیں، اور اس کے گرداگرد حلقہ ہوتا ہے۔

انجامِ مرض یہ مرض خطرناک اور جان لیوا بالکل نہیں، لیکن دکھ دیوا بہت ہے۔ اگرچہ اس میں درد وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ یہ اچھا ہونے میں نہیں آتا، اس لیے جان کو ایک عذاب ہوتا ہے۔ چھے مہینے تک دکھ پہنچانا تو ایک عام بات ہے، اگرچہ بعض اوقات ایک سال بلکہ اس سے زیادہ مدت تک بھی یہ سوہانِ روح بنا رہتا ہے۔

الغرض جب یہ اچھا ہونے لگتا ہے تو پیپ کی آمد بند ہو جاتی ہے اور زخم میں سُرخی سی پیدا ہونی شروع ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کی گہرائی کم ہونے لگتی ہے، یہاں تک کہ زخم بالکل بھر جاتا ہے۔ لیکن سطح جلد کی نسبت زخم کا داغ کسی قدر نیچا ہی رہتا ہے۔ یہ داغ اٹل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس مرض کی یاد زندگی بھر تازہ رہتی ہے۔

علاج ہمارے قدیم اطبا نے اس مرض کو خبیث قسم کے گنج کی جنس میں شمار کیا ہے۔ لہذا گنج کے مانند ہی اس کا علاج بھی بتایا جاتا ہے۔ چناںچہ گنج اور بلخیہ کا علاج مشترک طور پر بیان فرماتے ہوئے شیخ رح نے بذریعۂ فصد اور مسہل تنقیے کی ہدایت کرنے کے بعد مقامی علاج کی ہدایت اس طرح فرمائی ہے "حُکّکت السعفة حکّاً قویّاً حتی تدمی و تجتهد فی ان تسیل منها دم کثیر ثم تعالج بالادویة الموضعیة وخصوصاً اذا دلک بعد الادماء بالملح والخل" یعنی گنج کو اس قدر رگڑا جائے کہ اس سے خون بہنے لگے، اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس سے بہت سا خون بہ جائے۔ اس کے بعد مقامی دواؤں سے زخم کا علاج کیا جائے خصوصاً جب کہ خون بہانے کے بعد زخم پر نمک اور سرکہ ملا کر ملا جا چکا ہو۔

شرح الاسباب والعلامات میں اس کا علاج اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

"ینفعها خاصة بان یطلی بالطین والخل دائماً حتّٰی یجففها قشراً قشراً وینتهی الی اللحم الصحیح ویزیل عنها العفونة والفساد او یطلی بمرهم متخذ من الزراوند المدحرج والزنجار والاشق والخردل والملح والمقل والزاج والدهن الحنطة والخل وقلیل عسل" یعنی بلخیہ (داد رنگ زیبی) کے لیے خصوصیت کے ساتھ یہ دوا مفید ہے کہ گل ارمنی اور سرکہ ملا کر برابر لگاتے رہیں۔ یہاں تک کہ یہ زخم کو خشک کر دے اور اس کے چھلکے اُتار کر تن درست گوشت تک پہنچ جائے۔ یہ دوا زخم کی گندگی اور فساد کو زائل کر دے گی، یا زراوند مدحرج، زنگار، اشق، رائی، نمک، گوگل، کسیس، روغن گندم، سرکہ اور تھوڑے شہد سے مرہم بنا کر لگائیں۔

مقامی طور پر آج کل ڈاکٹر صاحبان بھی اسی اصول کے مطابق علاج کرتے ہیں۔ چناںچہ یا تو وہ زخم کو نشتر سے چھیل ڈالتے ہیں یا تیزاب وغیرہ سے زخم کو جلا دیتے ہیں۔ اس کے بعد زخم کو اچھا کرنے والے مرہم لگاتے ہیں +

اوپر جو کچھ بیان ہوا وہ قدیم اطبا کے طریقِ علاج کی طرف اشارہ تھا۔ اب اس زمانے میں اس مرض کے دفعیے کے لیے جو داخلی

اور خارجی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، درج ذیل ہیں :-

شروع شروع میں جب کہ اورنگ زیبی کا اُبھار ظاہر ہوتا ہے، علاج کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی، بلکہ علاج کا خیال اس وقت ہوتا ہے، جب مرض کافی بڑھ چکا ہوتا ہے۔ بہرحال اگر مریض کے جسم پر ایک دو زخم ہوں تو ان کو روزانہ نیم کے پتوں کے جوشاندے اور صابون سے دھو ڈالیے اور کھرنڈ کو نرم کر کے اتار ڈالیے۔ اس کے بعد اس پر یہ دوا لگائیے۔ اس دوا کے استعمال سے اگرچہ سب مریضوں کو یکساں فائدہ نہیں ہوا، لیکن متعدّد مرتبہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے اور بہت سے مریض اس سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔

دوائے اورنگ زیبی :- کمیلہ، مہندی، گندک آملہ سار، بے بجھا چونا۔ سب چیزیں برابر وزن لے کر پیسیں اور ان سے دو چند روغن چنبیلی میں ملا کر زخموں پر لگایا کریں۔

لیکن اگر اورنگ زیبی کے نکلنے کا سلسلہ جاری رہے اور مذکورہ بالا دوا کے استعمال سے فائدے کی صورت نظر نہ آئے تو کم از کم چودہ پندرہ روز تک **نقوع[1] شاہترہ** پلایا جائے اور اس کے بعد **مطبوخ ہفت[2] روزہ** کا مسہل دیا جائے۔ مسہل سے فارغ ہونے کے بعد **حب لیمول**، **جوہر منقّی** اور **معجون عشبہ** وغیرہ مصفّی خون دوائیں استعمال کرائیں اور مقامی طور پر وہی دوائے اورنگ زیبی لگائیں، جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک صاحب نے مقامی طور پر لگانے کے لیے مندرجہ ذیل دوائیں مفید و مجرّب بیان کی ہیں۔ ان کے اجزا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور اس مرض میں مفید ثابت ہوں گی :-

(۱) رائی کا تیل دو تولے، خالص انگوری سرکہ دو تولے لے کر باہم ملائیں۔ پھر اس میں تیلنی مکھی ایک تولہ اور رائی ایک تولہ کا سفوف ملائیں اور ایک گھنٹے کے بعد کسی کپڑے پر لگا کر زخم پر چسپاں کر دیں اور اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ اگلے روز صبح کے وقت کھول کر تازہ دوا بنا کر اسی طرح لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم اچھا ہو جائے گا۔ اجزا میں مذکورہ بالا تناسب کے مطابق کمی بیشی کر کے حسب ضرورت دوا تیّار کر سکتے ہیں۔

(۲) تیزاب سرکہ (ایسی ٹک ایسڈ) پُھریری سے زخم پر لگائیں اور تین چار روز تک برابر لگاتے رہیں۔ زخم کا تمام ناقص گوشت جل جائے گا اور چند روز کے بعد خشک ہو کر کھرنڈ بن جائے گا۔ اور اس کے اُترنے کے بعد نیچے سے تن درست گوشت نکلے گا، اور زخم بالکل اچھّا ہو جائے گا۔

ڈاکٹر بٹ صاحب پرنسپل طبّی کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ، پچھلے دنوں طبیّہ کالج دہلی میں تشریف لائے تھے۔ اُنہوں نے ایک لیکچر کے دوران میں فرمایا کہ بے بجھا چونا اور صابون قرصہ اورنگ زیبی کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔ دونوں چیزیں برابر وزن لے کر باہم ملائیں اور تھوڑا پانی شامل کر کے لگائیں۔ چند روز کے استعمال سے زخم بالکل صاف ہو جائے گا۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو کوئی معمولی مرہم لگا کر زخم کو اچھا کریں۔

حکیم مولوی عبد الحفیظ صاحب پروفیسر طبیّہ کالج دہلی فرماتے ہیں کہ پتّھر کا کوئلہ بھی اس کے لیے اکثر مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کو پانی میں گھس کر مصری برابر وزن ملا کر زخم پر عرصے تک لگاتے رہیں۔

---

[1] نقوع شاہترہ :- شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ، گل منڈی، عشبہ مغربی ہر ایک ۴ ماشے، عناب ۵ دانے۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگو رکھیں، صبح کے وقت مل چھان کر شربت عناب ۴ تولے ملا کر پلائیں۔

[2] مطبوخ ہفت روزہ :- پوست درخت نیم، پوست درخت کچنال، بیخ اندرائن، پھلی ببول، کٹائی خورد (جڑ، پھل، پھول، اور پتوں سمیت)، پُرانا گڑ ہر ایک دس تولے۔ سب دواؤں کو ۳ سیر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ چوتھائی حصہ پانی رہ جائے۔ اس کے بعد اسے چھان کر بوتل میں رکھیں۔ یہ تمام سات خوراکیں ہیں۔ روزانہ صبح کے وقت ایک خوراک پئیں۔ تیسرے پہر مونگ کی دال کی ملائم کھچڑی کھائیں۔ اگر اس کے دوران استعمال میں پیچش ہو جائے تو ایک دو روز کے لیے اس کو موقوف کر دیں اور پیچش کے دفعیے کے لیے مناسب نسخہ پئیں

یہ مرہم بھی اور زنگ زیبی کے لیے مفید بیان کیا جاتا ہے :- **نسخہ** :- طوطیا دو ماشے، سیندور تین ماشے، رال تین تولے، تلوں کا تیل آٹھ تولے۔ تیل کو آگ پر رکھیں۔ جب وہ پکنے لگے تو اس میں سیندور تین ماشے ڈال کر چلاتے رہیں۔ جب زنگت تبدیل ہونے لگے تو رال شامل کریں اور پھر آگ سے نیچے اتار لیں اور توتیا باریک پیس کر ملائیں۔ روزانہ زخم کو نیم کے پتوں کے جوشاندے سے دھو کر یہ مرہم لگائیں۔

ڈاکٹری دوائیں ڈاکٹر صاحبان عموماً سلفیٹ آف کاپر یا کاسٹک کی بتی سے سطح کو جلا کر پٹیاں باندھتے ہیں اور جب زخم صاف ہو جاتا ہے تو کاربالک آئنٹمنٹ یا یہ مرہم لگاتے ہیں :-

نسخہ مرہم :- سب ایسی ٹیٹ آف کاپر سات گرین، آئیوڈین تین گرین، کریازوٹ ۵ اقطرے، مرہم سادہ ایک اونس۔ مرہم بنا کر زخموں پر لگائیں۔

اس کے علاوہ ان زخموں پر کاربن ڈائی آکسائیڈ بھی لگاتے ہیں جس کے لگانے سے زخم اچھا ہو جاتا ہے اور عموماً داغ نہیں رہتا۔

ایک انگریز ڈاکٹر نے ایک مریض کا علاج اس طرح کیا کہ ہفتے میں دو بار اوریسول کے انجکشن کیے اور زخموں پر پروپیڈکس ویکسین آئنٹمنٹ لگایا۔ یہ دونوں دوائیں مے اینڈ بیکر لمیٹڈ کمپنی کی ساختہ تھیں۔ ان کے تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے کے استعمال سے مرض بالکل دفع ہو گیا۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ یہ ہی)

میرے علاج سے مسٹر فیلکس ڈائمنڈ کو ایک ہفتے کے اندر صحت حاصل ہو گئی۔ شریف پٹھان عورت اور اس کے بہادر بیٹوں نے ہماری پوری مدد کی اور مسٹر فیلکس جنہیں لوگ مردہ سمجھتے تھے، دوبارہ زندہ ہو کر انگریزی چھاونی میں پہنچ گئے۔ ایک دن عین اس مقام پر، جہاں مسٹر فیلکس کے قتل ہونے کی یادگار میں صلیب نصب تھی، انہوں نے مجھ سے شادی کی درخواست کی۔ جو میں نے منظور کر لی اور ہم دونوں کی شادی ہو گئی۔

جب میں مسٹر فیلکس کے ساتھ انگلستان واپس گئی تو میری گود میں چند مہینے کا بچہ تھا۔ مسز ڈائمنڈ نے مسرت کے آنسو بہاتے ہوئے اپنے بڑے فیلکس کو بھی دیکھا اور چھوٹے فیلکس کو بھی۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ یہ ہی)

سے سل وغیرہ کا دھوکا کھا بیٹھتے ہیں اور باقاعدہ اپنا طبی معائنہ تو کراتے نہیں بلکہ ایک دوسرے ہی مرض کا خیال اُس کے ازالے کی تدابیر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اپنی اس قسم کی غلط کوششوں سے وہ یہی نہیں کہ اپنا وقت اور روپیہ ضائع کرتے ہیں بلکہ اکثر اوقات صحت کو بھی نقصان پہنچا لیتے ہیں۔

پس ہر شخص کے لیے بہترین اور مفید مشورہ یہی ہے کہ وہ پہلے اپنے جسم کا مکمل طور پر طبی معائنہ کرائے اور اگر تجربے کار معالج یہ بتا دے کہ فلاں مرض ظاہر ہوا ہے تو وہ اس کے علاج میں تن دہی سے لگ جائیں۔

معالجات امراض نسواں

یہ کتاب حکیم مولوی سید محمد عبدالرزاق صاحب مرحوم سابق وائس پرنسپل زنانہ طبیہ کالج اور پروفیسر تشریح کی تالیف تعلیم القابلہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں عورتوں کے امراض مخصوصہ کی ماہیت، ان کی تشخیص اور علاج نہایت خوبی اور سلاست کے ساتھ بیان کیا گیا ہے امراض نسواں کی تشخیص اور علاج میں جن آلات سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے ان کی تصاویر دے کر ان کا طریقہ استعمال سمجھایا گیا ہے ۲۶×۲۰ سائز کے سفید چکنے کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے، مجلد چار روپے دو آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

تاریخِ طب

کتاب العمدة فی الجراحت

"کتاب العمدة فی الجراحت" پر یہ مقالہ جناب حکیم مولوی سید احمد اللہ صاحب ندوی نے دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کے نمائندے کی حیثیت سے آل انڈیا اورینٹیل کانفرنس کے دسویں سالانہ اجلاس میں پڑھا تھا جو ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو ترپتی (علاقہ مدراس) میں منعقد ہوا تھا۔ ہم یہ عالمانہ مقالہ سکرٹیری کانفرنس کی اجازت اور جناب حکیم صاحب موصوف کی عنایت سے ہمدرد صحت میں پیش کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ ناظرین اسے دل چسپی سے مطالعہ فرمائیں گے۔ "ہمدرد صحت"

ابن القف کے حالات "کتاب العمدة فی الجراحت" عربی زبان میں سرجری کے عنوان پر ساتویں صدی ہجری کی ایک تالیف ہے۔ اس کے مؤلف ابو الفرج ابن القف بلاد شام کے مشہور گاؤں کوک کے رہنے والے ایک مسیحی ہیں، جن کی وفات سنہ ۶۸۵ھ میں واقع ہوئی۔

ابن القف نے علوم حکمیہ اور طب کی تعلیم علّامہ ابن ابی اصیبعہ، شیخ شمس الدین عبد الحمید خسرو شاہی اور عزّ الدین حسن غنوی وغیرہ افاضلِ وقت مسلمانوں سے حاصل کی اور مدّت تک اسلامی حکومت کے زیر سایہ قلعہ عجلون اور قلعہ دمشق میں طب کی خدمات پر مامور رہے۔

"العمدة" کی خصوصیات ابن القف نے کتاب العمدہ کو بیس مقالوں میں ترتیب دیا ہے۔ اور ہر مقالے میں کئی فصلیں قائم کی ہیں جن میں جراحت کے نظری اور عملی مباحث لکھے ہیں۔

تشریحِ اعضا، منافع اعضاء، جراحت کے اقسام، قوانین معالجۂ جراحت، ترکیب ادویۂ جراحت، ادویۂ جراحت کے انواع، نشتر زنی کے آئین، پٹی باندھنے کے اصول، آلات استعمال کرنے کے قواعد، ٹوٹے ہوئے اعضاء کے جوڑنے کی ترکیب، اعضاء کی قطع و برید اور ہڈیوں کی شکست و ریخت کے احکام پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ جابجا یونانی اور اسلامی اطبّا کے اقوال، افکار اور نظریوں کو مدلّل بیان کیا ہے۔

ہڈیوں کا تورّم ہڈیوں کے تورّم کے متعلق اسلامی عہد کے دو مشہور اساطینِ طب کے دو نظریے بیان کیے ہیں۔ امامِ فن محمد بن ذکریا رازی کا نظریہ یہ ہے کہ ہڈیوں میں ورم کے پیدا ہونے کی صلاحیت نہیں ہے اور شیخ الرئیس ابن سینا، جن کا قول اسلامی طب میں سنداً تسلیم کیا جاتا ہے، اس کے خلاف نظریہ رکھتے ہیں اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ورم اس تمدّد یعنے پھیلاؤ کا نام ہے جو مضرِ افعال ہو اور جب ہڈیوں میں بحالت نمو صالح غذائی مادّے سے تمدّد کا ہونا مسلّم ہے تو فاسد مادّے سے بھی یہ پھیلاؤ واقع ہو سکتا ہے اور اسی کا نام ورم ہے۔

ابن القف نے ان دونوں نظریوں پر محاکمہ کیا ہے اور شیخ الرئیس کے نظریے کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی رائے رازی کے حق میں دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ نمو کی حالت میں جو تمدّد واقع ہوتا ہے وہ عضو کی ورمی تمدّد سے بالکل مغائر ہے۔ یہ مغائرت تین جہت سے فاعل، مادّہ اور نفسِ تمدد سے واضح ہوتی ہے۔

پہلی جہت فاعل کی ہے۔ بحالت نمو فاعل قوت نامیہ ہے جو اعضا کی تدبیر پر متصرف ہے اور ورم کی حالت میں فاعل ورم پیدا کرنے والا مادّہ ہے جو اعضاء کی تدبیر پر متصرّف نہیں ہے۔ دوسری جہت مادّے کی ہے۔ نمو میں مادّہ صالح اور مالوف ہوتا ہے لیکن ورم میں مادّہ فاسد، ردی اور ایذا رساں ہوتا ہے۔ تیسری جہت نفس تمدّد کی ہے۔ نمو کی حالت میں تمدّد طبعی تناسب پر تینوں قطروں میں واقع ہوتا ہے۔ لیکن ورم میں یہ کیفیت نہیں رہتی ہے۔ جب یہ تمدّد نمو اور ورم میں [illegible] نہیں ہے تو کیونکر [illegible] کہا جا سکتا ہے اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہڈی

ہیں ورمی تمدد کی صلاحیت ہے۔

نظریوں کا بننا اور بگڑنا

دراصل نظریوں کا بننا اور بدلنا روح عصری کے تابع ہے۔ کسی عصر میں ایک نظریہ بنتا ہے دوسرے عہد میں وہ بدل جاتا ہے۔ مثلاً اطبائے قدیم کا نظریہ تھا کہ طاعون اور ہیضہ جیسے حاد اور مہلک امراض میں ہیئت کارفرما ہوتی ہے۔ جدید اطبا نے اس نظریے کو توڑ ڈالا اور جراثیم کا نظریہ قائم کیا اور اب اس کی بنیاد بھی غدوی نظریے کے سامنے ہلتی ہوئی نظر آرہی ہے۔

ابن القف کی یہ تحریر اس بات کی بھی آئینہ دار ہے کہ اطبائے اسلام طبی مسائل میں اطبائے یونان کی کورانہ تقلید میں مبتلا نہ تھے بلکہ وہ مجتہدانہ ذاتی رائے رکھتے تھے۔ دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ ساتویں صدی ہجری میں حریتِ فکر اس حد تک موجود تھی کہ شیخ الرئیس جیسی عالمگیر شہرت رکھنے والی شخصیت کے نظریے کی مخالفت کرنے میں ابن القف کو کوئی باک نظر نہ آیا۔

کتاب میں جراحت کے متعلق مسائل کو جس وضاحت اور صراحت سے بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعے سے اسلامی سرجری کی تحقیقات کرنے والوں کو نہایت قیمتی معلومات حاصل ہوں گی۔ میں کتاب کے بعض مباحث سے جستہ جستہ چند مسائل بیان کروں گا جن سے کتاب کی قدر وقیمت معلوم ہو سکے گی۔

ورم کی تین حالتیں

ابن القف لکھتے ہیں کہ ہر ورم تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت کی طرف انجام پذیر ہوتا ہے۔ وہ یا تو تحلیل ہو جاتا ہے یا پک کر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور زیادہ سخت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہر حالت کی علامتیں جداگانہ ہیں۔

جس وقت ورم میں پیپ پیدا ہونی شروع ہوتی ہے اس وقت درد بہت بڑھ جاتا اور مریض کو شدید بخار آجاتا ہے۔ پیپ کے پیدا ہو جانے کے بعد درد اور بخار میں کمی آجاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ پیپ کی پیدائش کے وقت مادّے میں جوش اور غلیان کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور یہ غلیان جسم کی وسعت کو چاہتا ہے۔ حجم کے بڑھنے سے عضو کے اجزا میں جو اتصال تھا وہ برقرار نہیں رہتا۔ بلکہ ان میں تفرّق اور پھیلاؤ پیدا ہو کر شدید درد کا باعث ہو جاتا ہے اور مادّے کے جوش اور درد کے سبب حرارت کے ہیجان سے بخار میں بھی شدّت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب پیپ بن جاتی ہے تو جوش اور ہیجان باقی نہیں رہتا، اس لیے درد اور بخار میں کمی آجاتی ہے۔

قرحے کی پیدائش اور اس کا اصولی علاج

اعضا میں بہ حالتِ صحت دو قسم کے فضلے پیدا ہوتے ہیں ایک لطیف جو پسینہ اور بھاپ بن کر تحلیل ہو جاتا ہے اور دوسرا غلیظ جو بشکلِ میل اعضا سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ جس وقت جسم کے کسی عضو میں ضعف آجاتا ہے تو اس میں تحلیل اور اخراج کی یہ دو قوتیں بھی ضعیف ہو جاتی ہیں اور اس وقت اس عضو میں یہ دونوں قسم کے فضلے گھٹ جاتے ہیں اور قریب کے اعضا سے دونوں قسم کے فضلے اس کمزور عضو میں آتے رہتے ہیں جس سے روز بروز ان کی مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ ان دو فضلوں سے دو قسم کی رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں، لطیف فضلے سے آبی خون پیدا ہوتا ہے اور غلیظ فضلے سے پیپ بنتی ہے۔

قرحے کا اصولِ علاج یہ ہے کہ مریض کی طبیعت عام اور طبیعت خاص کی اعانت کی جائے۔ طبیعت عام کی اعانت یہ ہے کہ غذا کم دی جائے تاکہ ماؤف عضو میں مادہ زیادہ نہ پیدا ہو۔ غذا بھی صالح دی جائے تاکہ اس کی کیفیت بھی ماؤف عضو تک صالح پہنچے اور بدن کا تنقیہ کیا جائے تاکہ سارا بدن فاسد رطوبت سے پاک اور صاف ہو جائے۔

طبیعت خاص کی اعانت یہ ہے کہ رطوبتوں کا دواؤں سے ازالہ کیا جائے۔ پیپ کو نکالا جائے اور آبی خون کو خشک کر دیا جائے اور ایسی دواؤں کو جن سے زخم میں خشکی اور جلا کا کام لیا جاتا ہے اصطلاح طب میں ادویہ منبتہ لحم (گوشت پیدا کرنے والی دوائیں) کہا جاتا ہے۔

ظاہری اور باطنی اعضا کے قروح

قرحہ کبھی ظاہری اور کبھی باطنی اعضا میں پیدا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں جلد صحت پانے والے قرحے کے متعلق کتاب العمدہ میں جو بحث ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:۔

ظاہری اعضا کے قرحے نسبتاً دو وجہوں سے جلد صحت یاب ہوتے ہیں، پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ کھلے ہوئے ہوتے ہیں جس سے قرحے کی مقدار اور نوعیت معلوم ہوتی ہے اور معالجے میں سہولت ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ معالجے میں قوی دواؤں کے استعمال سے اس کا اندیشہ نہیں رہتا کہ دوائیں دوسرے اعضا کی راہ سے گزر کر ان کو ضرر پہنچائیں گی۔ اس کے علاوہ ظاہری اعضاء باطنی اعضاء کے مقابلے میں زیادہ

حساس ہوتے ہیں اور وہ دواؤں کے اثر کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن باطنی اعضا کے قرحے بھی نسبتاً کبھی جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے تین اسباب ہیں:۔

۱ باطن میں حرارت غریزی اور طبعی قوتوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

۲ باطنی اعضاء کے قوام میں لینت ہوتی ہے اور یہ لینت سُرعتِ اندمال میں مددگار رہتی ہے۔

۳ باطنی اعضا سے فضلات بہ تقاضائے طبیعت ظاہر کی طرف دفع ہوتے رہتے ہیں۔ ان اسباب کی بنا پر باطنی اعضا کے قرحے نسبتاً جلد اچھے ہو جاتے ہیں بشرطیکہ معالجے کی شرطوں کا لحاظ کیا جائے۔

بچوں کے زخم یہ بات کہ بچوں کے زخم بوڑھے آدمیوں کے زخم کے مقابلے میں جلد اچھے ہو جاتے ہیں، روزانہ کا مشاہدہ ہے "العمدہ" میں اس مسئلے پر اطبّا کی مختلف رائیں لکھی گئی ہیں۔ پھر ان پر محاکمہ کیا گیا ہے۔ محاکمے کا خلاصہ یہ ہے:۔ حسب ذیل پانچ وجوہ ہیں جن کی بنا پر بچوں کے زخم بوڑھے آدمیوں کے زخموں کے مقابلے میں جلد اچھے ہوتے ہیں:۔

۱ بچوں کے جسم میں طبعی قوتوں کی مقدار بوڑھوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

۲ بچوں میں حرارتِ غریزی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۳ بچپن میں اعضاء نمو کی حالت میں ہوتے ہیں۔

۴ مادّہ صالح جس سے اعضاء کی تولید ہوتی ہے، مقدار کے لحاظ سے بچّوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

۵ بچوں کے مزاج کی صلاحیت زخموں کو جلد اور بآسانی اچھا کرنے میں معین اور مددگار رہتی ہے، بخلاف بوڑھوں کے مزاج کے کہ وہ اس امر میں معین نہیں ہوتا۔

نشترزنی کے لیے شرائط کتاب مذکور میں نشترزن (جرّاح: سرجن) پر حسب ذیل دس شرطیں عائد کی گئی ہیں۔

۱ جرّاح (سرجن) علم تشریح سے اچھی طرح واقف ہو تاکہ اعصاب شرائین اور وریدوں کے مسالک کو جان سکے اور نشترزنی کے وقت ان کی رعایت کو ملحوظ رکھے۔

۲ تیز نظر ہو اور تقویت بصر کے لیے مقوّی بصر سرموں کے استعمال کا عادی ہو تاکہ نشترزنی کے مقامات کو آسانی سے معلوم کر سکے۔

۳ نشتر ایسی جگہ لگائے جو رقیق ہو کیوں کہ ایسی جگہ میں نضج واقع ہوتا ہے۔

۴ حتی الامکان نشتر پھوڑے کے نچلے حصے میں لگائے تاکہ مواد بآسانی نکل سکے اور غار پیدا ہو جانے کا اندیشہ نہ رہے۔

۵ جرّاحی کا عمل دن کے معتدل وقت میں انجام دیا جائے۔

۶ عمل جرّاحی سے پہلے مریض کو تھوڑا شوربا یا کوئی شربت، جو فم معدہ اور قلب کا مقوی ہو پلا دیا جائے۔

۷ عمل جرّاحی سے پہلے بعض ملیّن شربت یا احتقان (اینما) کے ذریعے سے طبیعت کی تلیین کر لی جائے۔

۸ مریض کی قوت کا لحاظ کر کے مواد کا اخراج کیا جائے۔

۹ جرّاح (سرجن) کے پاس خون روکنے والی دوائیں بھی ساتھ ہوں تاکہ اگر نشتر شریان یا ورید میں لگ کر جریان خون کا باعث ہو تو وہ ان سے کام لے سکے۔

۱۰ جرّاح کے پاس داغنے کے آلے بھی جو مکاوی کہے جاتے ہیں، ہونے چاہئیں تاکہ اگر خون روکنے والی دوائیں کارگر نہ ہوں تو وہ داغ کر خون کو بند کر سکے۔

سرطان سرطان (کینسر) کے متعلق بعض مغربی محقّقین نے غلط فہمی سے یہ خیال قائم کر لیا ہے کہ عربوں کے فنِ جرّاحی میں لوہے کا استعمال اس مرض میں بالکل ممنوع ہے، جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے اسلامی سرجری کے مقالہ نگار نے تحریر کیا ہے۔ لیکن

کتاب العمدہ کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ممانعت سرطان کی ابتدائی حالت یا اس حالت کے لیے ہے جب کہ سرطان باطنی عضو میں ہو۔ لیکن جب یہ مرض اپنے ابتدائی دور سے گزر جائے نیز ظاہری اعضا میں واقع ہو تو عمل جراحی کی ہدایت کی گئی ہے۔ کتاب کی عبارت یہ ہے:۔

> "ووجہ ضرب العمل بالحدید بالخفی اذا فہم منہ المبتدی فی الظہور وانہ اذا استعمل فیہ العلاج المذکور مالم یستقص فی قطع اصولہ وھی العروق المتصلۃ والا امکن عودہ لانہا تکون مملوۃ دما سودا ویا واذا استقصی فی ذالک جلبنا علی العلیل آلاما قویۃ لم یحتملہا قوتہ بخلاف السرطان المتمکن فانہ متی استعمل فیہ ذالک لم یحصل فی قطعہ من الالم مایحصل من ذلک وذلک شمول الآفۃ الی حولہ وقلۃ حسہا وشعورہا بالم القطع" (ج ۲۔ ص ۴۴)

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے:۔

سرطان کے ابتدائے ظہور کی حالت میں عمل بالید اس لیے مناسب نہیں ہے کہ اگر یہ عمل کیا گیا اور اس کی ان جڑوں کا استیصال نہ کیا گیا جو ماحول کی رگوں میں ہوتی ہیں جن میں سوداوی خون بھرا رہتا ہے تو اس کے دوبارہ عود کرنے کا امکان باقی رہتا ہے اور اگر اس کی جڑوں کا استیصال کر دیا جائے تو مریض کو ہم ایسی تکلیفوں میں مبتلا کر دینگے کہ اس کی قوت ان تکلیفوں کے برداشت کی متحمل نہیں ہو سکتی ہے بہ خلاف اس سرطان کے جو پائیدار ہو چکا ہو اس عمل جراحی سے اتنی تکلیفیں نہیں ہوتی ہیں جو مریض کی قوت برداشت سے باہر ہو، کیوں کہ ایسی حالت میں مقام سرطان اور اس کے ماحول میں حسّاسی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور قطع و برید کی تکلیف کم محسوس ہوتی ہے۔

ہوا کی نالی کا شق کرنا

منجملہ دیگر عملیات کے ایک خاص عمل جراحی جو کتاب عمدہ میں مذکور ہے وہ ہوا کی نالی (قصبۃ الریہ) کا شق کرنا اور اسے بغیر ٹانکے لگائے اس لیے چھوڑ دینا ہے کہ کچھ مدّت کے بعد نالی کے دونوں سرے خود ہی باہم مل کر جڑ جاتے ہیں۔ اس عمل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس عہد کے ماہر سرجن بھی مرض سل میں جب مریض کے ماؤف پھیپھڑے کو آرام پہنچانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ایک طرف کی ہوا کی نالی کو کاٹ دیتے ہیں اور ضرورت رفع ہونے کے بعد اس میں ٹانکے نہیں لگاتے بلکہ نالی کے دونوں سرے خود ہی مل کر جُڑ جاتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ آج یہ عمل مرض سل میں کیا جاتا ہے اور سات سو برس پہلے یہ عمل خناق میں کیا جاتا تھا۔ کتاب کی عبارت یہ ہے:۔

> "اذا حصل ورم فی الحلق او فی المری وتعذر ادخال الھواء البارد الی جہت القلب وخفت علی العلیل الھلاک ومع ذلک لم تکن فی الرقبۃ آفۃ فشق حینئذ قصبۃ الرئۃ وکیفیۃ عملہ …… ثم اترک ذلک الی حین تصلح العلۃ ثم تجمع شفتی الجلد وتخیط بخیط وتداوی بما یلحم ذلک ولا تتعرض لخیاطۃ الغضروف اصلاً"

ترجمہ:۔ جب حلق یا مری میں ورم ہو اور ٹھنڈی ہوا قلب تک نہ پہنچ سکے جس سے مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہو، ساتھ ہی گردن میں کوئی دوسری آفت نہ ہو تو اس وقت ہوا کی نالی کاٹ دی جائے۔ پھر عمل کی کیفیت بتلانے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس کٹی ہوئی نالی کو اسی حالت پر رہنے دیا جائے تا آنکہ اصلی مرض اصلاح قبول کرلے اس کے بعد جلد کے دونوں کناروں کو ملا کر سی دیا جائے اور بھرنے والی دواؤں سے جلد کا علاج کیا جائے لیکن ہوا کی نالی کو جو غضروفی مادّے کی ہے سی کر جوڑنے کے لیے ہرگز نہ چھیڑا جائے۔

تسکین الم

جس طرح آج داروئے بیہوشی سنگھا کر یا کوکین وغیرہ دواؤں کے استعمال سے مریض کو یا اس کے کسی عضو کو بے حس کر دیا جاتا ہے تاکہ بوقتِ عمل جرّاحی درد و الم کا احساس نہ ہو، اسی طرح عہدِ ماضی میں بعض سن کرنے والی دواؤں کے ذریعے سے مریض کو یا اس کے کسی عضو کو بے حس کر دیا جاتا تھا۔ "العمدہ" میں "تسکینِ الم" کے عنوان کے تحت اس مفہوم کو بیان کیا گیا ہے۔ مؤلف کتاب لکھتے ہیں کہ تسکین الم کی دو قسمیں ہیں، حقیقی اور غیر حقیقی، غیر حقیقی وہ سن کرنے والی دوائیں ہیں جن کی ضرورت ہر ایک جرّاح (سرجن) کو عمل جرّاحی کے وقت پیش آتی ہے۔ سُن کرنے والی دواؤں سے مریض کو جو تسکین ہوتی ہے اس کے چند وجوہ ہیں:

۱ سُن کرنے والی دوائیں اپنی برودت کے سبب روح کے راستوں کو بند کر دیتی اور قوت حساسہ کے نفوذ کو روک دیتی ہیں جس کی وجہ سے درد اور الم کا احساس و شعور مریض کو نہیں ہوتا۔

۲ سُن کرنے والی دواؤں سے روح کے جوہر میں غلظت آجاتی ہے جس کی وجہ سے خود روح بھی اپنے مسالک میں نفوذ اور سرایت نہیں کرتی۔ اعصاب کے منافذ اگرچہ غیر محسوس ہیں مگر ان کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

۳ احساس کا فعل حرارت اور رطوبت سے انجام پاتا ہے اور سُن کرنے والی دواؤں کا مزاج اس کے برعکس بارد و یابس ہے اس تضاد کی وجہ سے بھی احساس کا فعل کمزور ہو جاتا ہے۔

۴ سُن کرنے والی دوائیں اپنی سمیت کی وجہ سے نہ صرف قوت حسّاسہ بلکہ تمام قوتوں کو کمزور کر دیتی ہیں۔ جب قوت حسّاسہ کمزور ہو جاتی ہے تو درد و الم کے شعور کا کمزور ہو جانا بھی یقینی ہے۔

اِن مسکّن یا سُن کر دینے والی دواؤں سے درد میں تسکین ضرور ہوتی ہے اور معالج کو بھی آسانی سے علاج کا موقعہ مل جاتا ہے۔ مگر جس مقدار میں درد میں خفت ہوتی ہے اسی مقدار میں مریض کی قوت بھی گھٹ جاتی ہے اور درد کا مادہ منجمد ہو کر عضو میں چمٹ جاتا ہے۔ اس لیے بغیر شدید ضرورت کے جرّاح (سرجن) کو سُن کر دینے والی دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں۔

اختلافِ ملک سے طریقِ علاج میں اختلاف جس طرح ایک شخص یا ایک قوم کا مزاج دوسرے شخص اور قوم سے جُدا ہوتا ہے اسی طرح ایک ملک کا مزاج بھی دوسرے ملک سے جداگانہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام ممالک کے رسم و رواج، عادات و اطوار، خصائل و طبائع میں یک رنگی نہیں ہے۔ یہی حال علاج کے طریقوں کا ہے، ایک ملک کے لیے جو طریقِ علاج مناسب ہوتا ہے وہ دوسرے ملک کے لیے سزاوار نہیں ہوتا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اس مفہوم کو "العمدہ" کے ایک مبحث کے خاتمے میں بیان کیا گیا ہے۔ ابن القف جوڑ کی ہڈی کے اکھڑنے کی بحث میں لکھتے ہیں کہ ہڈی جب اپنے جوڑ کے مقام سے بالکل اکھڑ جائے تو اسے خلع کہتے ہیں۔ البقراط نے اپنی کتاب الجبر میں لکھا ہے کہ خلع کی حالت میں اس روز ہڈی کو اس کے جوڑ کے مقام میں نہیں بٹھایا جائے۔ بلکہ تین روز تک انتظار کیا جائے تاکہ اتنے دنوں میں درد و الم میں سکون پیدا ہو جائے۔ اور مادے کا استفراغ کیا جا سکے۔ ابن القف کہتے ہیں "یہ تو البقراط کے زمانے اور ملک کی بات ہے۔ ہمارے زمانے اور ملک کے تجربات شاہد ہیں کہ اگر خلع کی صورت میں اسی وقت ہڈی اپنی جگہ پر بٹھا نہ دی جائے تو معالج کو آئندہ سخت دُشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ البقراط کا ملک سرد ہے، سرد ممالک میں مادہ ساکن ہوتا ہے اور اس کا ڈر نہیں رہتا ہے کہ تین دنوں میں مادّے کا انصباب خالی جگہ میں ہوگا، بخلاف ہمارے ملک کے جو گرم تر ہے اور یہاں کے باشندوں کے جسم میں مواد برابر سیلانی حالت میں رہتا ہے اگر تین دن تک انتظار کیا جائے تو خالی جگہ میں مواد بھر جائے گا جس کی وجہ سے اُکھڑی ہوئی ہڈی اپنی جگہ پر کماحقہ نہ بیٹھ سکے گی۔"

"کتاب العمدہ" میں بعض ایسی باتیں ضمناً بیان کی گئی ہیں جن سے فن جراحت کے مورّخ کے لیے طبِ قدیم کے چند نادر حقائق سامنے آگئے ہیں۔

مصنوعی دانت مثلاً یہ کہ مؤلف العمدہ کے عہد میں بھی مصنوعی دانت ہڈی اور ہاتھی دانت کے بنائے جاتے اور اکھڑے ہوئے قدرتی دانتوں کی جگہ استعمال کیے جاتے تھے، کتاب کی عبارت یہ ہے:۔

"وقد تتخذ سن من عظم او من عاج و تركز عوض سن قد سقطت و تشد بالشريط" یعنی ہڈی اور ہاتھی دانت کے مصنوعی دانت بنائے جاتے اور اکھڑے ہوئے دانت کی جگہ رکھ کر تار سے جوڑ دئے جاتے ہیں۔

سونے اور چاندی کے آلات یا مثلاً سرجری کے بعض آلات لوہے اور فولاد کی بجائے چاندی اور سونے کے بنائے جاتے تھے۔ جیسے قاثاطیر جو اخراج بول کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔ "هي آلة مجوفة .... تتخذ من فضة او ذهب" یعنی وہ ایک جوف دار آلہ ہے جو چاندی اور سونے سے بنایا جاتا ہے۔

عورتیں مردہ جنین آلات سے نکالتی تھیں یا مثلاً یہ کہ مردہ جنین کو ماں کے رحم سے آلات سے نکالنے کے لیے،

عورتیں مامور کی جاتی تھیں۔ بالفاظ دیگر مؤلف العمدہ کے عہد میں عورتیں بھی مردہ بچے کے نکالنے میں سرجری کے آلات استعمال کرتی اور اس کا علم رکھتی تھیں، چنانچہ اخراج جنین میت کی فصل میں لکھتے ہیں "وتختار قابلۃ بالصفۃ المذکورۃ" یعنی اس خدمت کے لیے مذکورہ بالا صفت کی قابلہ کا انتخاب کیا جائے۔

اطبا کی جدّوجہد

یا مثلاً یہ کہ گزشتہ زمانے میں باوجود آمدورفت کے ذرائع کی کمی کے اطبائے قدیم نئی نئی بیماریوں کے متعلق یہ جاننے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ کب اور کس ملک میں پیدا ہوئیں اور ان کی حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ عرق مدنی بزبان ہندوستانی نارو کے متعلق لکھا ہے "وجالی نوس لم یحصل من امرہ شیئاً لانہ لم یرہ واکثر حدوث ھذا فی البلاد الحارۃ الیابسۃ کالھند ومصر والحجاز" یعنی جالی نوس اس مرض کا عینی مشاہدہ نہ کرسکنے کے باعث اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہ کرسکے۔ یہ مرض ہندوستان مصر اور حجاز جیسے گرم وخشک ممالک میں زیادہ ہوتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرض نارو جالی نوس کے عہد تک جن کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے کچھ ہی بعد تھا یونان میں پیدا نہ ہوا تھا۔

حکیم سید احمد اللہ ندوی

ایک دُلہن کی سنسنی خیز آپ بیتی

عجوبات کا خزانہ، واقعات کا سمندر، دل چسپی کا پہاڑ، خوبصورتی کا اکھاڑہ، محبت کا مرقع اور خفیہ رازوں کا آئینہ۔ ۸۴ آسنوں کی رنگین تصاویر سے مزین۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک ۷ر علاوہ۔

دربارِ حُسن

ایک سو بیس چھوٹے سائز کی پرائیویٹ تصویروں کا البم۔ قیمت اصلی چھ روپے، رعایتی سوا تین روپے۔ علاوہ محصول ڈاک ۸ر علاوہ

اصلی کوک شاستر

یہ وہ کتاب ہے جو اپنی خوبیوں کی وجہ سے کئی ہزار فروخت ہو چکی ہے۔ مرد و عورت کی ۷۵ رنگین تصویریں۔ حجم ۳۰۸ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ علاوہ محصول۔ آٹھ آنے۔

حُسن کی دُنیا

۱۷ سال سے ۲۵ سال تک کی خوب صورت لڑکیوں کی کارڈ سائز کی ۳۶ تصاویر کیمرہ کی پرائیویٹ حالت میں۔ یہ تصویریں ۱۲، ۱۲ تصاویر کے تین البموں میں ہیں۔ قیمت فی البم دو روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت فی البم ایک روپیہ چار آنے۔ تینوں البموں کے اکٹھے خریدار سے صرف تین روپے۔ محصول ڈاک ایک البم پر بھی آٹھ آنے لگتا ہے اور تین البموں پر بھی آٹھ آنے۔ مندرجہ بالا چاروں چیزوں کا اکٹھا آرڈر دینے سے صرف آٹھ روپے مع محصول ڈاک لیے جائیں گے۔

پتہ:- منیجر اخبار سوشل ریفارمر سباتھو شملہ

فینسی رسٹواچ مُفت اِنعام

ہمارا مشہور عطر سینٹ فلاور نہایت عمدہ تازہ پھولوں سے تیار کیا جاتا ہے جو کہ پوشاک اور تمام گھر کو معطر کر دیتا ہے۔ سینکڑوں معزز اسے استعمال کر کے زبردست الفاظ میں اس عطر کی تعریف کی ہے۔

اس عطر کو مشہور کرنے کے لیے ہماری فرم نے ہر ایک شیشی کے خریدار کو ایک عدد فینسی رسٹ واچ مفت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

گھڑی کیا ہے ایک چھوٹا سا خوب صورت تحفہ ہے، جس کی خوبصورتی اور چمک دمک غضب ڈھاتی ہے جس کی گارنٹی دس سال ہے، جو اگر اس عرصے میں خراب ہو جائے تو ہم دوسری گھڑی مفت دیں گے انعامی گھڑی کی تقسیم کا سلسلہ محض اس بیش قیمت ہندوستانی ایجاد کو قدردانوں کے ہاتھوں تک پہنچانے کی غرض سے شروع کیا گیا ہے اس لیے جن صاحب عمدہ عطر کی ضرورت نہ ہو وہ محض گھڑی کے لالچ سے منگانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چودہ آنے۔ ایک یا دو شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک و پیکنگ خرچ گیارہ آنے اور دینے پڑیں گے۔ مگر تین شیشی کے خریدار کو محصول ڈاک معاف اور ۳ عدد فینسی رسٹواچ لبطور انعام مفت ملیں گی۔

پتہ:- جرمن ناولٹی اسٹور، پوسٹ بکس نمبر ۵۲، نئی دہلی

معلومات

حلق کے غدود حلق کے غدودوں کے کام کے متعلق "برٹش میڈیکل جرنل" میں ڈاکٹر پی، ڈبلیو لیتھارٹ کا بیان شائع ہوا ہے :-

(۱) جسم میں ہر غدۂ جاذبہ کا یہ کام ہوتا ہے کہ غذا، پانی اور ہوا میں سے جراثیم کو اکٹھا کر کے ان کی افزائش کرے تا کہ جسم میں ان کے خلاف مناعت پیدا ہو جائے۔

(۲) حلق کے بڑھے ہوئے غدود اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہیں اور انہیں نکالنا نہ چاہیئے۔

(۳) ناک کے راستے کے ختم پر جو غدود ہوتے ہیں وہ پرانے زکام کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

(۴) پرانے زکام کا علاج ان غدودوں کو نکالنے کی بجائے اس طرح بہت زیادہ کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ دواؤں کے فوارے ناک میں لگائے جائیں۔

(۵) آج کل ڈاکٹروں کا کچھ یہ دستور سا ہو گیا ہے کہ حلق کے اور ناک کے سرے کے غدودوں کو خواہ مخواہ بھی کاٹ کر پھینک دیتے ہیں اور ذرا بھی اس بات کا لحاظ نہیں کرتے کہ وہ کس قدر کارآمد چیزیں ہیں۔

گلاکوما جب آنکھ کے ڈھیلے کا تناؤ اور آنکھ کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ گلاکوما موجود ہے۔ اس مرض میں بھی کبھی کبھی مریض کی بصارت آنکھوں کی دواؤں اور پلانے کی دواؤں سے بچائی جا سکتی ہے۔ گلاکوما کا علاج ان تدابیر سے کیا جا سکتا ہے کہ مریض کو مناسب غذا دیں۔ کافی نیند کا بندوبست کر دیں، ورزش کرائیں اور جسم کے فضلات کے باقاعدہ اخراج کا انتظام کر دیں۔ اس مقصد کے لئے گرم حمام سے پسینہ لانا مفید ہوگا۔ آنکھوں میں مناسب دوا ڈالتے رہیں۔ عمل جرّاحی ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔ بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ عمل جراحی ابتدائے مرض میں کیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر مریض کے جسم میں کوئی بیماری ہو تو اس کا تدارک بھی ضروری ہے۔ بیشتر اوقات گلاکوما کے مریضوں کے اندھا ہو جانے کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اُن کے دل پر رنج و غم کے اثرات ہوتے ہیں۔

مخصوص غذا شراب کی عادت چھڑا دیتی ہے سال ہا سال سے یہ بات مشاہدے میں آ رہی ہے کہ اگر شرابیوں کو ایسی غذا دی جائے جو کسی درجے میں بھی محرک نہ ہو تو ان میں شراب کی طلب کم ہو جاتی ہے۔ مکتی فوج کے جو اسپتال شرابیوں کے لیے ہیں ان میں گزشتہ تیس سال سے اس کے متعلق جو تجربات ہو رہے تھے کہ شراب چھڑانے کا بہترین طریقہ کیا ہے، ان تجربوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ شراب چھڑانے کا سب سے کامیاب ذریعہ یہی ہے کہ شرابیوں کو غذا کے طور پر گوشت اور اسی قسم کی دیگر محرّک غذائیں نہ دی جائیں۔

اس بیان کی حمایت میں ایک معاصر نے مسز برامویل بوتھ کی کتاب سے ان کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ "اکثر ایسے شرابی آتے ہیں کہ اگر ان کا علاج پرانے طرز پر کیا جاتا تو ان کی حالت متقاضی تھی کہ انہیں بستر پر لیٹا رکھا جاتا اور بہت کچھ دوائیں پلائی جاتیں تب ہفتوں میں جا کر وہ ذرا سنبھلتے۔ لیکن اب غیر محرّک غذاؤں کی مدد سے وہ پندرہ دن میں چلنے پھرنے اور اپنا سب کام کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں"۔

جو لوگ شرابیوں کی اصلاح کے متعلق کام کرتے ہیں انہیں اپنے کام میں ان معلومات سے بہت مدد ملے گی۔ غیر لحمی غذا ترکِ شراب میں بہت کارآمد ہے۔

امریکہ میں پاگلوں کی کثرت

جدید تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں جس قدر افراد بھی بیمار اور علیل ہو کر شفا خانوں میں پہنچے ہیں اُن کی آدھے سے زیادہ تعداد ایسے شفا خانوں اور صحت گاہوں میں رکھی جاتی ہے جہاں مجنونوں اور پاگلوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ گویا تازہ تحقیقات نے اس نتیجے تک پہنچا دیا ہے کہ امریکہ کے مہذّب اور متمدّن باشندوں کا دماغی توازن بڑی تیزی سے بگڑتا جا رہا ہے۔ اور ماہرین نفسیات کو یہ اندیشہ پیدا ہو چلا ہے کہ چند ہی سال میں امریکہ کی آبادی میں سے ہر بیسواں شخص مجنوں یا دیوانہ ہؤا کرے گا اور اس کی دماغی خرابی کی وجہ سے خود اس کو اور اُس کے متعلقین کو محفوظ رکھنے کے لیے دماغی شفا خانے میں داخل کرانے کی ضرورت ہو گی۔ ڈاکٹر جان کلاری وہائٹ ہورن کا خیال ہے کہ ان مجنونوں میں گناہ کی زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد بڑی حد تک کم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر جیمز باؤن وال نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بہت سے لوگوں کی عادتیں اس وجہ سے خراب ہوتی اور ان کے دماغ مختل ہوتے ہیں کہ وہ بچپن ہی سے شراب خواری کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کے اس خراب شوق کی ذمّے داری بڑی حد تک ان کی ماؤں کے سر عائد کی جا سکتی ہے۔

ان دوسرے ڈاکٹر صاحب کے تجربے میں شرابی مریضوں کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ تحقیقات کے بعد وہ تو اسی نتیجہ پر پہنچے کہ ان میں سے اکثر ایسے تھے جنہیں بچپن ہی میں شراب نوشی کی بری عادت پڑ گئی تھی۔ بلکہ بعض حالتوں میں تو ان کی ماؤں نے اپنے بچوں کے اس برُے شوق کو خود پروان چڑھایا تھا۔ بچپن کے بعد جوانی میں قدم رکھتے ہی اس قسم کے افراد زیادہ باتونی اور گانے بجانے کے شوقین ہو جایا کرتے تھے۔ اکثر تمباکو کھانے یا سگرٹ پینے لگتے اور اوسطاً ۱۸ سال کی عمر سے شراب خواری شروع کر دیا کرتے تھے اور اپنا زیادہ وقت مدہوشی میں ہی گزارا کرتے تھے۔

نباتات زمین کی بجائے فیکٹریوں سے تیار ہوں گے!

کیمیاوی طریقوں سے زرعی پیداوار تیار کرنے کا کام اب تجربے کی حد سے آگے بڑھ چکا ہے۔ اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ بہت سے تجارتی اداروں نے زمین سے مدد کے بغیر محض کیمیاوی طریقوں سے بہت سی پھلیاں، گوندنیاں، رس بھریاں اور ٹماٹر وغیرہ پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ایسے پانی میں پیدا کی جاتی ہیں جس میں بجلی دوڑی ہوتی ہے اور کیمیاوی مادّے محلول ہوتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس طرح سے پیدا کیے ہوئے پھل اور ترکاریاں زمین میں اگائی ہوئی ترکاریوں کے مقابلے میں بہت زیادہ لذیذ، شیریں اور عمدہ ہوتی ہیں۔ اور بہت جلد تیار ہو جاتی ہیں۔ آج سے ۵، ۷ سال پہلے مصنوعی رنگ بنائے گئے تھے۔ اس کے بعد سے برابر اس بات کی کوشش ہوتی رہی ہے کہ مصنوعی طور پر نباتات بھی پیدا کیے جائیں۔ چنانچہ زمین کی بجائے سائنس کے کمرے میں اور لیبارٹری سے فیکٹری تک سلسلۂ ترقی وسیع ہو چکا ہے اور بہت ممکن ہے کہ جلد تمام نباتات فیکٹریوں میں تیار ہونے لگیں۔ اس چیز سے دنیا میں کس قدر انقلابات ظاہر ہوں گے، ان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر تمام وہ چیزیں جو اس وقت کھیت سے حاصل کی جاتی ہیں فیکٹریوں میں پیدا ہونے لگیں تو بس سمجھئے کہ کسان اور انفرادی زراعت کا خاتمہ ہے۔ زراعت پھر ایک صنعت اور ایک بڑی وسیع تجارت بن جائے گی۔

جاپان اور جرمنی مدّت سے مصنوعی طور پر کارخانوں میں کھانے اور پہننے کی چیزیں تیار کرنے کا تجربہ کر رہے ہیں۔ بہرحال نتیجہ اس صورتِ حال کا یہ ہو گا کہ گاؤں اور قریے تو ختم ہو جائیں گے۔ دیہات اور شہر مل کر ایک سے ہو جائیں گے۔ کھیت اور کھیتی باڑی ختم ہو جائے گی۔ اس کی بجائے فیکٹریاں کام کرتی نظر آئیں گی۔

سرسام سے بچنے کے لیے

"ٹائیجیا" میں ڈاکٹر ایڈورڈ، ایف، ہارٹونگ لکھتے ہیں کہ سرسام سے بچنے کے لئے سب سے پہلی ترکیب تو یہ ہے کہ سورج کی براہ راست پڑنے والی کرنوں سے بچا جائے۔ سرسام ماوراءِ بنفشی شعاعوں سے نہیں بلکہ تحتی سُرخ (انفرا ریڈ) کرنوں سے پیدا ہوتا ہے۔ سخت گرمی کے موسم میں سر کو ہمیشہ ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔

دوسری بات سرسام کو دور رکھنے کے لیے یہ ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پانی کی معقول مقدار آپ کے جسم میں

ہوتا کہ خوب پسینہ آتا رہے۔ گرمیوں میں جسم کا پانی حیرت انگیز طور پر ختم ہوتا رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص گرمیوں کے دنوں میں دھوپ میں کام کر رہا ہو تو اسے ۱۵ سیر پانی جسم میں داخل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جسم پر تیل کی چکنائی یا میل کچیل نہیں ہونا چاہیئے کیوں کہ ایسا ہونے سے جلد کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور پسینہ آنا بند ہو جاتا ہے اور اکثر سرسام اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ اندر سے اٹھنے والے بخارات کو پسینے کی راہ سے خارج ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ الکحل (شراب وغیرہ) کا استعمال سرسام کے ساتھ خاص طور پر تعلّق رکھتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جسم کی حرارت کو یکساں اور اعتدال کے ساتھ رکھنے والے نظام پر شراب یا نشے والی چیزوں کا اثر بہت خراب پڑتا ہے۔ اس لیے ان چیزوں سے ضرور بچنا چاہیئے۔

غذا کے معاملے میں بھی احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ اندھا دھند کھانا، طرح طرح کی غذائیں ایک ساتھ کھانا اور چکنائیوں کا استعمال خطرے سے خالی نہیں ہے۔

لباس ہلکا، سفید اور ڈھیلا ہونا چاہیئے جہاں تک ممکن ہو دھوپ میں سخت جسمانی مشقّت سے بچا جائے۔ دریا یا پانی کے کنارے دھوپ میں دوڑ لگانا سرسام کو دعوت دینا ہے۔

سرسام کا اثر عام طور پر فوراً ہوتا ہے۔

گرم سرطانی علاقوں میں محنت اچھّی چیز ہے۔ آسٹریلیا کی طبّی کانفرنس میں ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا ہے کہ خطِ سرطان کے علاقوں میں عمدہ صحت برقرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آدمی ہر وقت محنت و مشقت کرتا رہے۔ ایچ۔ وارنر برلن کے ایک ڈاکٹر "میڈیکل ریکارڈ" میں لکھتے ہیں کہ برازیل، آسٹریلیا اور کوئینز لینڈ میں سفید فام لوگوں کی عمدہ صحت کا راز ان کی جسمانی مشقّت میں مضمر ہے۔

غذا کا اثر دماغ پر ڈاکٹر والٹر کلیمنٹ الواریز، جو میوکلینک امریکہ میں طبیب ہیں، اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ماہرانِ طب خصوصاً امراض نظام ہضم کے ماہرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی غذاؤں سے اپنے مریضوں کو واقف رکھیں جو خاص طور پر ان کے معدوں پر اثر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ "میں ذاتی طور پر اپنی مثال دیتا ہوں کہ جب سے میں نے چوزۂ مرغ کھانا چھوڑا ہے زندگی بہت آرام سے گذرتی ہے۔" آگے چل کر انہوں نے لکھا ہے کہ "ایک دفعہ میرے زیر علاج ایک امیر آدمی تھا اُسے شکایت یہ تھی کہ دوپہر کو گیارہ بجے اس پر نیند کا غلبہ ہونے لگتا تھا اور وہ سونے پر مجبور ہو جایا کرتا۔ اونگھنا تو معمولی بات تھی۔ گیارہ بجے وہ خواہ کسی کانفرنس میں شریک ہو یا موٹر چلا رہا ہو اس پر نیند کا غلبہ ہو جاتا تھا۔ میں نے اس کی غذا کی تحقیق شروع کی۔ معلوم ہوا کہ وہ صبح کے ناشتے میں کافی کے ساتھ بالائی بہت زیادہ ملا کر کھاتا ہے۔ اس چیز کو میں نے تاڑ لیا۔ اور رفتہ رفتہ یہ چیز ناشتے میں سے نکلوا دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے وقت سونے کا مرض جاتا رہا اور وہ حسب معمول چاق و چوبند ہو گیا۔" اس قسم کی مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے کہ غذائیں انسان کے دماغ پر کیسا اثر کرتی ہیں۔

"ایک مریض آٹھ دس سال تک عطائیوں کے قبضے میں رہا۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے رجوع کیا۔ میں نے اس کی غذا کو ٹھیک کرنا شروع کیا۔ اور بہت سی چیزیں اس کی غذا سے علیحدہ کر کے تازہ پھلوں کی غذا پر اسے ڈال دیا۔ چند ہفتوں کے علاج کے بعد اس کا دماغ ٹھیک ہو گیا جو پہلے خراب ہونا شروع ہو گیا تھا۔"

دلوں کی حرکتیں مختلف جانوروں کی نبضوں کی رفتار ان کے قد و قامت اور ڈیل ڈول کے اعتبار اور لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن جانوروں کے قد چھوٹے ہیں ان کی نبض زیادہ تیزی سے حرکت کرتی ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ تیز رفتار ان ہی کی نبض ہوتی ہے۔ ایک چھپکلی کا قلب ایک منٹ میں ایک ہزار مرتبہ دھڑکتا ہے۔ حالانکہ ایک ہاتھی کے دل کی حرکت ایک منٹ میں صرف ۲۵ مرتبہ ہی ہوتی ہے۔

مزاحیہ

جلاب

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری

جلاب کا لفظ عام طور پر مسہل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس اصطلاح کو "مسہل" سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر جناب یہ ہندوستان ہے، جہاں رواج بھی قانون میں داخل ہے، لہذا کسی طبیب کو، چاہے وہ حرف الف میں رجسٹرڈ ہو یا حرف بے میں، ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں کہ جلاب کو اپنی علمی اصطلاح کے مطابق گل آب کا معرب بتائے یا اسی سلسلے میں کوئی اور منطقی موشگافی کرے۔ گاندھی جی کا ارشاد ہے کہ اصل ہندوستان دیہات میں آباد ہے۔ شہروں میں نہیں۔ ایک اور بزرگ فرماتے ہیں کسان جو دیہات میں رہتا ہے حکومت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی اصول پر ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ زبان دیہاتیوں کی معتبر ہے شہریوں کی نہیں، اور مریضوں کے محاورے مستند ہیں طبیبوں کے نہیں۔ بس فیصلہ ہو گیا کہ جلاب مسہل کو کہتے ہیں۔ قند اور گلاب کے شربت کو نہیں۔

علاج کے متعلق یہ اصول ہر جاہل اور دیہاتی کو معلوم ہے کہ جس طرح ہندوستان کے تین حصے دیہات میں آباد ہیں اسی طرح بیماریوں کے تین بلکہ ساڑھے تین حصے پیٹ کی گہرائی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس علم کا نتیجہ ہے کہ انسان بیمار ہونے سے پہلے نہیں تو بیمار ہوتے ہی یہ چاہتا ہے کہ اس کا پیٹ صاف ہو جائے۔ بیماری چاہے آنکھوں کی ہو یا سر کی مگر پہلے ہاتھ صاف کیا جاتا ہے غریب معدے پر، جو آدمی کے سارے بدن کو پرورش کرنے کے اعتبار سے جسم میں وہی حیثیت رکھتا ہے جو ہندوستان کو اپنے حکمرانوں کی نشوونما کرنے کے سلسلے میں حاصل ہے۔ آپ جانتے ہیں معدے کی صفائی کسی صابون، یا سڑک جھاڑنے والے مہتر سے جسے بیسویں صدی کی نئی اصلاح "ہریجن" کہتے ہیں، ممکن نہیں۔ بلکہ یہ فرض طبیب کا ہے کہ وہ اس قسم کے "پیٹوں" کو جن میں بیماری کے جراثیم موجود ہوں صاف کرے اور ہندوستان کی مروجہ ہڑتالوں کے اثر سے بے نیاز ہو کر صاف کرے۔

ہماری رائے بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہندوستان غریب اور فاقہ کش ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کی خصوصیت ہے کہ وہ موقع ملنے پر معمول سے کچھ زیادہ ہی کھا جاتے ہیں اور چونکہ چندہ وصول کرنے والے مولویوں کی عنایت سے یہاں سوئم سے لے کر چہلم تک اور ویسے سے لیکر رجب کے کونڈوں تک اس قسم کے مواقع اکثر ملتے رہتے ہیں، اس لیے استاد شیراز کا یہ اصول کہ "زندگی کھانے کے لیے نہیں ہے، کھانا زندگی کے لیے ہے" الٹ کر یوں ہو گیا ہے کہ "زندگی صرف کھانے کے لیے ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اساتذہ "پیٹ" کو اس بحث سے خارج کر کے ایک گلاس پانی کی جگہ بھی کھانے ہی سے پُر کر لیتے ہیں اور بعض اہل فن تو سانس کی گنجائش بھی نہیں چھوڑتے۔ ان حقائق کی موجودگی میں ہمہ بیماریوں کا مرکز اگر پیٹ کو مان لیا جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔ اور یہ مانی ہوئی بات ہے کہ سخت قسم کی بیماریاں جو آدمی کے مارنے میں جرمن کی بنائی ہوئی زہریلی گیس سے بھی زیادہ مؤثر ہیں وہ معدے ہی کی پیداوار ہیں، مثلاً ہیضہ جو عام طور پر بیماریوں کا "شیخ الجامعہ" تسلیم کر لیا گیا ہے پیٹ ہی سے جنم لیتا ہے اور خاکسار تحریک کے سلسلے میں جس طرح علامہ مشرقی پر پروپیگنڈے کا الزام عائد ہو سکتا ہے اسی طرح نزلے اور زکام کی پیدائش میں معدے کی خرابیوں کو ذمے دار قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور آنکھ و گھٹنے کے قرب و بعد کی کوئی بحث اس سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ ان حالات میں اگر آدمی بیمار ہوتے ہی پیٹ کی مزاج پرسی شروع کر دیتا ہے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے۔ چنانچہ پچاسی فی صدی مریض تو اسی قسم کے ہوتے ہیں کہ ایک جلاب لے کر طبیب کے پاس آتے ہیں۔ پندرہ فی صدی ایسے ہوتے ہیں جو طبیب کو مجبور کرتے ہیں کہ انہیں جلاب دے دیا جائے۔ ان میں سے دس فی صدی وہ ہوتے ہیں جن کو واقعی جلاب دینے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ جلاب دوا سے نہیں دیا جاتا بلکہ موت کی پیشین گوئی سے دیا جاتا ہے مثلاً معمولی بخار کا کوئی مریض آ جائے اور کہے کہ "مجھے جلاب کی ضرورت ہے بغیر جلاب کے میں اچھا نہیں ہو سکتا"

تو پیشانی پر ذرا بل ڈال کر اس سے کہہ دیا جائے "تمہیں میعادی بخار ہے، تم ٹائی فائڈ میں مبتلا ہو، تمہاری آنتوں میں زخم پڑ گئے ہیں، مجھے کچھ زیادہ اُمید نظر نہیں آتی"۔ بس اس سے مریض کو بہت اچھا جلاب ہو جائے گا نہ صرف مریض کو بلکہ خاندان میں اتحادِ عمل موجود ہے تو پورے خاندان کو جلاب ہو جائے گا۔

اس نوع کا جلاب بڑے درجے کے ڈاکٹر اکثر دیا کرتے ہیں۔ ملیریا کے بعد کی حرارت یا کھانسی میں خون آتا دیکھ کر وہ فوراً "تھائی سس" تجویز کر کے مریض کے خاندان بھر کو بڑھیا قسم کا جلاب دے ڈالتے ہیں۔ مریض کا تو خوب ہی تنقیہ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی موت کے غم میں روتا ہے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں مواد خارج ہوتا ہے۔ اس صدمے میں غذا چھوڑ دیتا ہے تو بھوک کی گرمی سے بہت سے مواد جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔ علاج پر روپیہ خرچ کرتا ہے تو وہ بھی ایک طرح کا جلاب ہی ہے۔ پھر عزیز واقارب خط سے یا تار سے یہ خبر سُن کر ادھر سے اُدھر دوڑتے ہیں تو وہ بھی سب اس جلاب میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان احباب کو بھی ہلکی قسم کا جلاب ہو جاتا ہے جو تار سے اپنے بیماروں کی خیریت معلوم کرتے ہیں اور یہاں سے "اللہ کا فضل ہے" والا رسمی جواب پا کر مایوس ہو جاتے ہیں۔

بعض واقعات ایسے بھی ہو جاتے ہیں کہ خود مریض ڈاکٹر کو جلاب دے ڈالتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ڈاکٹر نازک حالت میں مریض کو دیکھ کر کہتا ہے، "افسوس بہت دیر میں خبر لی آپ نے! اب کوئی اُمید نظر نہیں آتی!" تو بیمار خفا ہو کر یا سخت مایوسی کے عالم میں مشتعل ہو کر ڈاکٹر کو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے؛

"کم بخت، سنگ دل، تو کیا جانے علاج کرنا! بے شعور، بے دین کہیں کے تجھے خدائی احکام کا علم کیوں کر ہو گیا؟ تو اپنے متعلق ہی نہیں جانتا کب مرے گا۔ تو میرے لیے موت کی پیشین گوئی کیا کر سکتا ہے؟ منہ کالا کر جی اس کا فیس دے کر۔"

اگر بیمار اپنی کمزوری کے باعث یہ جلاب نہیں پلا سکتا تو پھر تیماردار اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹر کا کوٹ کھینچ کر کہتا ہے "بڑے بے تمیز ہو جی تم، مریض کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہو!" کوئی زور سے کہنی مار کر اس انداز سے گھورتا ہے گویا چھرا گھونپ کر اسے ڈاکٹر سے "مسجد شہید گنج" میں تبدیل کر دے گا۔ کوئی قانونی لب ولہجہ میں ڈانٹ کر کہتا ہے "ڈاکٹر صاحب آپ کو علاج کے لیے بلایا گیا تھا موت کی پیشین گوئی کرنے کے لیے تکلیف نہیں دی گئی تھی آپ کا کام علاج کرنا ہے موت سے ڈرانا نہیں ہے۔ آپ نے اس وقت ایک سخت قسم کا اخلاقی اور قانونی جرم کیا ہے آپ پر مقدمہ چلایا جائے گا۔"

ڈاکٹر کو اپنی اس حرکت پر جتنی پشیمانی ہوتی ہے اس سے زیادہ قانونی دھمکی سے اس کا خون خشک ہو جاتا ہے اور یہی جلاب ہے۔

جلاب کی ایک قسم اور بھی ہے جو تھوڑے سے اختیارات رکھنے والے ہندوستانی افسروں کے یہاں مستعمل ہے اور روپیہ قرض نہ دینے یا اسی حیثیت کی کوئی اقتصادی گستاخی کرنے کی حالت میں اُسے کام میں لایا جاتا ہے۔ جب کوئی مہاجن ہزار پانسو کی رقم قرض دینے سے انکار کر دیتا ہے یا اپنی پہلی رقم کا تقاضا کرتا ہے تو پھر ہندوستانی افسر کے فرماں بردار ماتحت بطور تعزیت اس سے کہتے ہیں، "حضور آج تو اسے اچھی طرح جلاب دے دینا چاہیے۔"

ایک جلاب اور بھی ہوتا ہے جو مضمون نگار صاحبان ایڈیٹروں کو اپنا معاوضہ طلب کر کے اس وقت دیتے ہیں جب وہ ان کے مضمون کو مفت کی چیز سمجھ کر شائع کر چکتا ہے۔ کسی اخبار یا رسالے کے تنگ دست خریدار اس کا وی، پی واپس کر کے جو حماقت کرتے ہیں وہ بھی جلاب کی فہرست میں داخل ہے۔ مدیرانِ اخبار مضمون نگاروں کو دو دو مہینے تک منی آرڈر کا منتظر رکھ کر جس سنگ دلی یا ستم ظریفی کا ثبوت دیتے ہیں وہ بھی ایک نوع کا جلاب ہے۔ جرمن اور ناروے کے محاذ جنگ پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی ایک "سیاسی جلاب" ہے۔ مجرموں کو قانونی سزا دینا بھی جلاب ہے۔ مگر حبس دوام کے متعلق سمجھ میں نہیں آ سکا کہ یہ کس قسم کا جلاب ہے۔ یہ دائمی قبض تو ہو سکتا ہے دائمی جلاب نہیں کہلا سکتا۔

گزشتہ ہفتے ایک دوست آئے اور فرمانے لگے "بمبئی جا رہا ہوں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟"

ہندوستانی آدمی ہر وقت کسی نہ کسی چیز کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ میری رائے میں ضرورت کا نام ہندوستان اور ضرورت مندی کا نام ہندوستانیت ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہندوستانیوں کی ضرورت، ایجاد کی ماں نہیں ہوتی اگر ہے تو بالکل بانجھ۔ (بقیہ ص ۴۳ پر)

رپورٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ طبیہ کالج

ڈائرکٹر صاحب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی سالانہ رپورٹ اس کام کا تفصیلی تذکرہ ہے جو سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء میں اس ادارے میں کیا گیا۔ ڈائرکٹر صاحب نے انسٹی ٹیوٹ کے ابتدائی زمانہ سے لے کر اب تک کے حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ہم اختصار کے ساتھ ڈائرکٹر کے مطالب یہاں درج کرتے ہیں :- بھلانواں، چاکسو، بورق، پتھر پھوڑی اور آم کے چیپ کے اجزاء موثر کی تحقیقات کے علاوہ چھوٹا چاند اور کوڑا چھال سے نکالے ہوئے القلائدوں کی بہت تفصیل کے ساتھ سائنٹفک تحقیقات کی گئی ہے۔ ان دواؤں کی تحقیقات کے نتائج وقتاً فوقتاً علمی رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں اور ہندوستان اور بیرون ہندوستان کے سائینسدانوں نے ان نتائج سے بے حد دلچسپی لی ہے۔ اجملین اور اس کے ضمن کے دوسرے القلائد شدید جنون اور اعصابی خرابیوں میں مسکّن کی حیثیت سے ایسے سریع التاثیر ثابت ہوئے ہیں کہ ہندوستان کے طبیبوں اور ڈاکٹروں نے ان سے خصوصیت کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ پیرس فارماکولاجیکل انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر ریمون ہامے نے اجملین کا جانوروں پر بہت تفصیلی تجربہ کیا ہے اور وہ اس کو مستقبل کی بہت بڑی دواؤں میں سے سمجھتے ہیں۔ کوڑا چھال پر جس کے القلائد خونی پیچش میں بہت مفید ثابت ہوئے ہیں جو کام ہوا ہے وہ بارہ مقالوں کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ اِن مقالوں میں اس کے القلائدوں کے حاصل کرنے کا طریقہ درج ہے اور ان کی کیمیاوی ساخت کی تحقیقات کے ضمن میں وہ طریقے بھی لکھے ہوئے ہیں جن سے ان کی کیمیاوی تحلیل کی جا سکتی ہے۔ تجارتی نقطہ نظر سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ کوڑا چھال کے سب سے موثر القلائد کو زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اور پھر اس کی قلب ماہیت کر کے ایک نئی چیز حاصل کی ہے جو پیچش اور اسی قسم مرضوں کے جراثیم کے لیے بہت زیادہ مہلک ہے۔

تجارتی پہلو

دواؤں کی بہت گہری کیمیاوی تحقیقات کی مصلحت پر زور دیتے ہوئے ڈائرکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب تک جڑی بوٹیوں کا کیمیاوی نقطہ نظر سے تفصیلی امتحان نہیں کر لیا جائے اس وقت تک اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا اور نہ ان کی طبی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ ہندوستان میں جڑی بوٹیوں کی جو کچھ بھی تحقیقات حال میں ہوئی ہے اس میں زیادہ تر زور اس پر رہا ہے کہ بوٹیوں کی ایک کثیر تعداد پر کچھ نہ کچھ تحقیقات مرتب ہو جائے لیکن انسٹی ٹیوٹ نے اس قسم کی سطحی تحقیقات کو اپنا مسلک نہیں قرار دیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی تحقیقاتوں میں جن طلبہ نے حصہ لیا ہے وہ مختلف یونیورسٹیوں کے ایم۔ ایس سی اور بی۔ ایس سی آنرز ہیں۔ ان میں سے دو طالب علموں کو یہاں کے کام کی بناء پر مسلم یونیورسٹی اور مدراس یونیورسٹی سے پی۔ ایچ ڈی اور ڈی۔ ایس سی کی ڈگری مل چکی ہے۔ اب ایک تیسرے طالب علم نے بنارس ہندو یونیورسٹی میں ڈی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اپنا مقالہ پیش کیا ہے اور ایک نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا معیاری کام ختم کر لیا ہے۔

وفاقی تجویز

اس پہلو کو پیش نظر رکھتے ہوئے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں معیاری کام ہو رہا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب نے دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے اپیل کی ہے کہ وہ دہلی یونیورسٹی کی مجوزہ وفاقی تجویز کے سلسلے میں ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو بھی شامل کرنے کے معاملے پر پوری طرح غور کریں، کیوں کہ یہاں پر ڈی۔ ایس سی، پی۔ ایچ ڈی اور ایم۔ ایس سی کی ڈگری کے لیے کام ہو سکتا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اگر ایسا ہو جائے تو ان کے ساتھ کام کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسٹی ٹیوٹ کا میدان عمل بہت وسیع ہو جائے گا۔ اور ان کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ وہ طلباء کی ایک کثیر تعداد کو جڑی بوٹیوں کی تحقیقات کے کام میں تعلیم دے سکے۔

ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی ضروریات

رپورٹ میں جانوروں پر تجربہ کرنے کا شعبہ اور تجارتی صیغہ قائم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے۔ ڈائرکٹر صاحب کا خیال ہے اگر اس تجارتی صیغے میں ریسرچ کی حاصل کردہ دواؤں کو تیار کیا جائے تو ان کی فروخت سے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اخراجات کا ایک حصہ نکل سکے گا۔ اس کے علاوہ اس صیغے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جڑی بوٹیوں سے موثر اجزاء کو تجارتی پیمانے پر حاصل کرنے کی جو تجاویز تحقیقات کے [illegible] پیش کی جاتی ہیں ان کی جانچ کی جا سکے گی۔ اس سلسلے میں انڈسٹریل اور سائنٹفک ریسرچ بورڈ

سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ اگر یہ مالی امداد حاصل ہوگئی تو انسٹی ٹیوٹ میں القلائڈ بنانے کا مناسب انتظام بھی کیا جا سکے گا۔ القلائڈ کا تجارتی پیمانے اور صحیح معیار پر تیار کرنا ایک دشوار کام ہے۔ انسٹی ٹیوٹ اس کام میں گزشتہ دس سال سے لگا ہوا ہے اور اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس کام کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکے گا۔

مالی پہلو انسٹی ٹیوٹ کو اس وقت تک پنجاب گورنمنٹ سے مبلغ ۲۸۸۷۵ روپے سالانہ امداد کی شکل میں ۵۰۰۰ روپے بمبئی گورنمنٹ سے اور ۵۰۰۰ روپیہ یو۔پی گورنمنٹ سے مل چکا ہے۔ بورڈ آف ٹرسٹیز نے شروع سے اب تک انسٹی ٹیوٹ کو ۱۳۰۰۰ روپے کی رقم عطا کی ہے موجودہ صورت یہ ہے کہ اگر حکومت نے انسٹی ٹیوٹ کی مناسب امداد نہ کی تو اس کا برقرار رہنا ممکن نہ ہوگا۔

ڈائرکٹر صاحب نے رپورٹ میں قوی امید کا اظہار کیا ہے کہ صوبجاتی اور مرکزی حکومتیں و نیز ریاستیں انسٹی ٹیوٹ کو مالی امداد دینے سے دریغ نہ کریں گی۔ ان گورنمنٹوں سے امداد کی اپیل کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "ہم نے گزشتہ دس سال کے عرصے میں باوجود شدید مالی مشکلات کے خاموشی اور تن دہی کے ساتھ کام کرنے کی جو نظیر قائم کرلی ہے وہ آسانی کے ساتھ فراموش نہیں کی جا سکتی۔ ایڈنبرا یونی ورسٹی کے پروفیسر بارجر نے یہاں سے بھیجے ہوئے تحقیقاتی مقالوں کی رسید کے ساتھ جو خط لکھا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو اپنی گراں قدر سائنٹفک تحقیقات کو پرکھنے کے لیے مالی ذرائع کے معیار کی ضرورت نہ پڑے گی۔ آپ اس سے کہیں بڑی چیز کر رہے ہیں۔ اپنے ملک کی جڑی بوٹیوں کی صحیح و مکمل تحقیقات سے آپ ایک ایسی کمی کو پورا کر رہے ہیں جو بہت عرصے سے چلی آ رہی تھی اور یہ ایک ایسی کوشش ہے جس کا اعتراف ایک نہ ایک دن ہو کر رہے گا۔' ان الفاظ سے مجھے امید ہوتی ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کے مستقبل کے متعلق جن توقعات کا میں نے اظہار کیا ہے وہ دور از کار نہیں ہیں۔"

(بقیہ صـــ ۴۲ سے)

ضرورتوں کی موجودگی میں کوئی ایجاد تو ہوئی ہوتی۔ بہر حال ہم نے بہت سوچ کر کہا، "ایک برساتی لیتے آئیے گا۔" وہ بولے "کچھ دیدیجئے" ہم نے دس روپے کا نوٹ پیش کر دیا۔ دس دن کے بعد خط آیا "دس اور بھیج دیجئے۔ عمدہ قسم کی برساتی آجائے گی۔" چنانچہ ۱۶ر ستمبر کو جب بارش ختم ہونے والی ہوتی ہے اور ہم کئی بار بھیگ چکنے کے بعد زکام میں مبتلا ہو چکتے ہیں تو ان بزرگ نے خط سے ہمیں مطلع کیا ہے کہ "برساتی نہیں ملی گئی۔ روپیہ خرچ ہو گیا معاف فرمائیے!"

اس وقت تو ہم نے کچھ بھی نہ سمجھا مگر آج یہ مضمون لکھتے وقت معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک "جلّاب" ہی تھا، مگر بغیر ٹھنڈائی کا!

خریداروں کو ضروری اطلاع

جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچے کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لیے سالانہ چندہ جلد منی آرڈر کے ذریعے سے بھیج دیجئے۔ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے آپ کو آئندہ خریداری منظور نہیں ہے تو زیادہ سے زیادہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۴۰ء تک اطلاع دے دیجئے۔

مینجر رسالہ ہمدرد صحت، دہلی

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جس کی ضخامت ڈیوڑھی ہے اس کے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا۔ بلکہ ۵ر جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کو انشاء اللہ "روحانی علاج نمبر" شائع ہوگا جس کی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکے گی۔

مطب مسیح الملک سر سے لے کر پاؤں تک کے جملہ امراض کے نہایت مفید اور مجرب نسخے جو صدہا سال سے ہزاروں بلکہ لاکھوں مریضوں پر تجربے کئے جا رہے ہیں سبکو دبیز عمدہ کاغذ کے ایک صفحہ پر چھپوا کر شائع کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنے گھر میں اور ہر طبیب اپنے مطب میں لٹکائے رکھے اور بیک نظر جب چاہے ہر مرض کا مجرب نسخہ اس سے نقل کرکے اپنے عزیز یا مریض کو دیکر دوسروں کو فائدہ پہنچائے اور خود فائدہ اٹھائے۔ قیمت [illegible] پروفیسر فضل الرحمن صاحب پل بنگش، کچا باغ، دہلی

مُراسِلات

آیورویدک اینڈ یونانی طبیّہ کالج دہلی

جلسہ تقسیم اسناد آیورویدک اینڈ یونانی طبیّہ کالج دہلی کا جلسہ تقسیم انعامات و اسناد بابت سال سنہ ۱۹۳۹-۳۸ء و سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء زیر صدارت جناب رائے بہادر لالہ رام کشور صاحب سابق وائس چانسلر دہلی یونی ورسٹی مورخہ ۱۸- اپریل سنہ ۱۹۴۰ء بوقت سہ پہر کالج کے میدان میں ہوا۔ جلسے میں سکرٹری صاحب کے علاوہ بہت سے عمائدِ شہر شریک تھے۔

سب سے پہلے جوائنٹ سیکرٹری صاحب نے سیکرٹری صاحب کی رپورٹ بابت سنہ ۳۸-۳۹ء و سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر سلیم الزماں صاحب نے کالج کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ سنائی۔ اس کے بعد جناب صدر نے سندیں اور انعام تقسیم کیے۔ کامیاب طالبات کو سندیں اور انعام مسز رائے بہادر لالہ رام کشور صاحبہ نے تقسیم کیے۔ اس کے بعد جناب صدر نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ خطبۂ صدارت کو تمام مجمع نے پوری دل چسپی سے سُنا۔ خطبۂ صدارت ختم ہونے کے بعد سیکرٹری صاحب بورڈ کے ایمائے جناب لالہ رام پرشاد صاحب فائننشیل سکرٹری نے پریذیڈنٹ صاحب بورڈ کی بجائے، جو اس وقت جلسہ میں تشریف نہ رکھتے تھے، جناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ پوری کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اس کے بعد ایک نہایت شاندار پارٹی ہوئی۔ (نامہ نگار)

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبیّ کانفرنس

ملک کے اطبّاء اور وید صاحبان انِ ہی صفحات سے معلوم کر چکے ہیں کہ آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبیّ کانفرنس کی جدید تنظیم کا کام از سرِ نو شروع ہو گیا ہے اور ملک کے ہر حصّے سے اس آواز پر خوش آمدید کہا جا چکا ہے۔ چنانچہ اطبّاء اور وید صاحبان کی طرف سے قواعد فارم ممبری طلب کیے جا رہے ہیں۔

دفترِ طبیّ کانفرنس کی تنظیم اور کاموں میں روانی و سہولت پیدا کرنے کی غرض سے میری درخواست پر از راہ ہمدردیٔ فن حکیم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب قاسمی صدر مجلس مذاکرہ، انچارج ہاؤس فزیشن شفاخانہ و پروفیسر جامعہ طبیّہ نے بہ طور اسسٹنٹ سیکرٹری خدمات انجام دینا منظور کر لیا ہے۔ چنانچہ کانفرنس کے متعلق تمام خط و کتابت ان کے ذریعے سے ہوتی ہے اور جامعہ طبیّہ کا دفتر بھی پورے طور پر اس کام میں مصروف ہے۔ لہذا تمام اطبا اور وید صاحبان سے التماس ہے کہ وہ جلد سے جلد دفتر کانفرنس سے قواعد و فارم ممبری منگا لیں اور طبّی برادری کے رشتے میں منسلک ہو جائیں۔ جن حضرات کے پاس دفتر کی طرف سے یہ کاغذات بھیجے جا چکے ہیں، ان کی خدمت میں یاد دہانی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی فنی جماعت کی تشکیل کے لیے جلد سے جلد مرسلہ فارموں کی خانہ پری کر کے معہ فیس ممبری دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبیّ کانفرنس دہلی میں بھیج دیں تاکہ جلد ہی کانفرنس کے انتخابات عمل میں آ سکیں۔ ممبران کی ایک خاص تعداد درج رجسٹر ہونے کے بعد ممبران کا عام جلسہ طلب کیا جائے گا جس میں عہدے داروں اور اسٹینڈنگ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ مکرر گزارش ہے کہ اولین فرصت میں اس طرف توجہ فرما کر ان انتخابات کو قریب بنانے کی کوشش کی جائے۔

خاکسار (حکیم محمد الیاس خاں) آنریری سیکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبیّ کانفرنس دہلی،

078128

انجمن طبیّہ صوبجات متحدّہ لکھنو

تجاویز جلسہ انتظامیہ انجمن طبیّہ یو.پی کی مجلسِ انتظامیہ نے اپنے جلسے منعقدہ ۴ مارچ سنہ ۴۰ء میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق منظور کیں :-

(۱) یہ جلسہ میرٹھ کے مشہور و معروف طبیب جناب حکیم میاں محمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ مرحوم کی روح کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (منجانب صدارت)

(۲) یہ جلسہ طب یونانی کی ترقی و اشاعت اور عام باشندگانِ ملک کی بہبودی کے مدِّنظر یہ ضروری سمجھتا ہے کہ حفظان صحت اور دیگر طبی مسائل پر عام فہم زبان میں مشہور اور قابل اطبّا کی تقریریں ملک میں نشر کی جائیں۔ اور اس سلسلے میں یہ طے کرتا ہے کہ انجمن آل انڈیا ریڈیو سے اس کے متعلق خط و کتابت کرے اور اس کو آمادہ کرے کہ وہ کم سے کم ہفتے میں ایک بار ممبران انجمن طبیّہ میں سے کسی یونانی طبیب کی تقریر کو ضرور براڈکاسٹ کیا کرے۔

محرّک : حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔ موید : حکیم محمد عبدالمعید صاحب۔

(۳) ہرگاہ کہ یہ امر انصاف اور معقولیت کے اصول پر مبنی ہے کہ یونانی طبّی مدارس کا پرنسپل بھی یونانی طبیب ہونا چاہیئے تاکہ وہ نہ صرف اس فن کی اعلیٰ تعلیم دینے پر قدرت رکھے بلکہ فنّی نظر سے بہتر نگرانی اور ضروریات تعلیم کا مکمّل و قابل اعتماد انتظام انجام دے سکے، لہذا انجمن طبیّہ یوپی کی یہ پرزور تجویز ہے کہ تمام طبّی درسگاہوں میں، خواہ وہ کالج ہوں یا اسکول، صرف عربی داں اطبّائے یونانی پرنسپل مقرر کیئے جائیں۔

یہ جلسہ جناب چیرمین صاحب بورڈ آف انڈین میڈیسن یو.پی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بورڈ کے قریبی جلسے میں انجمن کی اس تجویز کو بغرض منظوری پیش فرمائیں۔ اور یہ بھی طے پایا کہ اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل موصوف کے علاوہ تمام یونانی طبّی درس گاہوں کی ذمّہ دار ہستیوں کی خدمت میں عمل در آمد کی درخواست کے ساتھ روانہ کی جائے۔

محرّک : حکیم خواجہ کمال الدّین صاحب۔ موید : شفاء الملک حکیم عبدالحمید صاحب و حکیم چودھری بشیر احمد صاحب۔

(۴) انجمن کی موجودہ مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے، خصوصاً اس صورت میں کہ اس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے، یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جناب صدر انفرادی طور پر اطبّا یا ماتحت طبّی انجمنوں سے استدعا کریں کہ وہ انجمن کو مستقل و غیر مستقل امداد دیں۔

محرّک :- حکیم محمد امین صاحب، موید : حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔

(۵) یہ جلسہ لکھنؤ میونسپل بورڈ سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ دیسی طبّوں کو ترقی دینے کے لحاظ سے اور نیز اس بناء پر کہ لکھنؤ کی پبلک دیسی علاجوں کو زیادہ پسند کرتی ہے اُن ایلوپیتھک شفاخانوں کی تعداد، جن کو وہ اپنے خرچ سے چلا رہی ہے، کم کر کے اُن کے بجائے دیسی شفاخانے کھولے، جن سے علاوہ اخراجات کی تخفیف کے پبلک زیادہ نفع حاصل کر سکے گی۔ قرار پایا کہ اس تجویز کی ایک نقل چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کو اس غرض سے بھیجی جائے کہ موصوف اس کو بورڈ میں بہ غرض منظوری پیش فرمائیں۔

محرّک : حکیم عمادالدین صاحب انصاری۔ موید : حکیم سید وزیر حسن صاحب۔

(حکیم محمد رفیق ابراہیم جنرل سکریٹری انجمن طبیّہ صوبجات متحدہ۔ جھوائی ٹولہ، لکھنؤ)

آیورویدک و یونانی طبّی شفاخانہ، دوسوہہ

۱۳ مارچ سنہ ۴۰ء کو بروز اتوار بہ وقت ۹½ بجے صبح حکیم عبداللطیف خاں صاحب شادانی پریسیڈنٹ انجمن امداد باہمی دیہات سدھار دوسوہہ لمیٹڈ کی کوٹھی پر ایک عظیم الشّان جلسہ بہ تقریب افتتاح آیورویدک و یونانی طبّی شفاخانہ منعقد ہوا۔ چودھری علی اکبر خاں بی اے ایل ایل بی پلیڈر نے رپورٹ انجمن دیہات سدھار پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عالی جناب نقّی القاب آنریبل میاں عبدالحئی صاحب بالقابہ وزیر تعلیم

حکومت پنجاب نے اپنے دست مبارک سے شفا خانے کا افتتاح فرمایا۔ اور ایک جامع اور نہایت ہی پُرمغز و بلند پایہ تقریر کے ذریعے سے حکیم عبداللطیف خاں صاحب پریسیڈنٹ و بانی انجمن کی خدمات پر اظہار خوش نودی فرماتے ہوئے افتتاح کا اعلان اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا۔ آخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے وزیر صاحب بالقابہ کا موزوں الفاظ میں شکریہ ادا فرمایا۔ فوٹو لینے کے بعد یہ نادر اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(سعید الحق خاں، دوسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور)

نتیجۂ انتخاب کابینۂ انجمن اطبّاء یونانی حیدرآباد دکّن

صدر انجمن :- مولوی حکیم مقصود علی خاں صاحب ناظم طبابت یونانی سرکار عالی۔

نائب صدر :- مولوی حکیم کبیر الدّین صاحب پرنسپل نظامیہ طبّی کالج۔

معتمد :- مولوی حکیم محمد ہبۃ اللہ صاحب پروفیسر نظامیہ طبّی کالج

ارکان انتظامی :-

اطباء سرکاری	اطباء غیر سرکاری
(۱) مولوی حکیم محبوب علی خاں صاحب	(۱) مولوی حکیم شفا صاحب مجدّدی
(۲) مولوی حکیم نظام الدین صاحب	(۲) مولوی حکیم محمد اعظم صاحب صدّیقی
(۳) مولوی حکیم ظفر الدین صاحب۔	(۳) مولوی حکیم سیّد احمد اللہ صاحب ندوی
(۴) مولوی حکیم محمد مولانا صاحب	(۴) مولوی حکیم لئیق احمد صاحب نعمانی
(۵) نواب حکیم فخر الدین خاں صاحب	(۵) مولوی حکیم معین الدین صاحب (علیگ)

ضروری اطّلاع

حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت سابق وپروفیسر و انچارج خیراتی شفا خانہ طبیہ کالج لاہور کے بعض ناگزیر مجبوریوں کی بناء پر اپنے وطن مالوف گوجرانوالا میں تشریف لے جانے کی وجہ سے "ہائیجیا ہیلتھ ہوم" بھی گوجرانوالا منتقل ہوگیا ہے۔ اس لیے ناظرین کرام حکیم صاحب موصوف اور ہائیجیا ہیلتھ ہوم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت پتہ ذیل پر کیا کریں:-

ہائیجیا ہیلتھ ہوم۔ دروازہ قلعہ میہان سنگھ۔ گوجرانوالا

(ناظم ہائیجیا ہیلتھ ہوم گوجرانوالا)

ایک مہینے میں انگریزی آجائے گی

جو ضرورت کے لئے بالکل کافی ہوگی۔ آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا۔ آپ انگریزی میں خط لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے۔ اس کتاب میں انگریزی کے جملے مع تلفظ درج ہیں غرض کہ ضروریات زندگی کے تمام فقرے جو روزانہ استعمال میں آتے ہیں وہ سب کے سب اس کتاب میں موجود ہیں۔ اس سے بہتر انگریزی سکھانے والی کتاب آج تک نہیں چھپی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ۵ ر ضخامت ۲۸۰ صفحے۔

ملنے کا پتہ مشہور بک ایجنسی کوچہ چیلان دہلی

مجربات

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

جوارش محمد شاہی تخم اوٹنگن، تخم نیلوفر، کباب چینی، بہمن سفید، بہمن سرخ، اترج، برگ گلاب، دار ملد، تخم کتاں، سبوس اسپغول، تودری زرد تودری سفید، مغز پنبہ دانہ، موصلی سفید، شادنج مغسول، تخم کنول گٹہ، سنگھاڑا خشک، ستاور، ثعلب مصری، شقاقل مصری، کہربائے شمعی، برادہ صندل سفید، ابریشم مقرض باریک، گل گاؤزباں، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، طباشیر ہر ایک ۵ - ۵ تولے، ورق طلا ۳ ماشے، ورق نقرہ ۶ ماشے، مشک اعلیٰ قسم ۳ ماشے، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، سنگ یشب ایک تولہ، شاخ مرجاں ایک تولہ، جند بید ستر ایک تولہ۔ ورق طلا سے لے کر جند بید ستر تک کی دواؤں کو عرق گلاب سہ آتشہ میں دو دن تک کھرل کریں اور باقی دواؤں کو کوٹ پیس لیں، پھر آب انار شیریں، شیرۂ بادام، شیرہ مویز منقے ہر ایک دو تولے، آب بہی، آب انگور، عرق بید مشک، عرق کیوڑہ ہر ایک ۱۰ تولے کو قند سیاہ ایک سو پندرہ تولے میں ملا کر قوام تیار کریں اور اس میں مربہ سیب کلاں سائیڈ ۳ عدد، مربہ آملہ بنارسی ۲ عدد، کشتہ قلعی ۵ ماشے، کشتہ نقرہ ۴ ماشے، کشتہ مروارید ۳ ماشے ملا لیں۔ بعد میں سب دوائیں شامل کر کے حسب معمول جوارش تیار کر لیں ۳-۶ ماشے یہ جوارش صبح کو کسی مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ مفرح دل اور مقوی دماغ ہے۔ حرارت عزیزی کو اس سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ دافع سرعت، رقت اور جریان وغیرہ ہے مادہ منویہ کو بڑھاتی ہے۔ ہر موسم اور ہر فصل میں استعمال ہو سکتی ہے۔ بے مثال چیز ہے۔

طلاء محمد شاہی سم الفار سفید، سم الفار زرد، سم الفار سیاہ، ایک ایک تولہ، سم اسپ سیاہ دو تولے۔ بیخ کنیر سفید ۱ تولہ، نسل ۶ ماشے، زرنیخ طبقی ۱ تولہ، تیلیا شیریں ایک تولہ، کچلہ سوہن کردہ ۲ تولے، گھونگچی سفید ۲ تولے، بالچھڑ ۲ تولے، زرنب ۳ تولے، خراطین خشک مصفّٰی ۲ تولے، مورچہ صحرائی ۲ تولے، شہد کی مکھیاں ۲ تولے، جونک خشک ۲ تولے، سانڈے کا قیمہ ۱ تولے، چربی ریچھ دو تولے، چربی شیر ۳ تولے، چربی مگرمچھ ۳ تولے، موم خالص ۵ تولے، مغز خر نوجوان ایک عدد، بیر بہوٹی ۳ تولے، زردی بیضۂ مرغ ۵ عدد۔ سب دواؤں کو باریک کر کے چربی و موم میں ملائیں پھر ان کی لمبی لمبی گولیاں بنا کر آتشی شیشی کے ذریعے سے روغن کشید کریں۔ اس طلاء میں فی تولہ روغن کے حساب سے مشک اصلی ۶ رتی عنبر اشہب ۴ رتی ملا کر حل کریں۔

فوائد:۔ عضو خاص کے تمام عوارض کی حکمی دوا ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم۔ آر۔ ایس، لندن، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

اکسیر ذیابیطس گلوئے خشک ۲ تولے، برگ جامن ۲ تولے، خستہ جامن ۲ تولے، کشتہ طلا ۳ ماشے، کشتہ زمرد ۳ ماشے، کشتہ مرجان ۲ ماشے کشتہ نقرہ ۳ ماشے، صدف سائیدہ ۳ ماشے، اصل السوس مقشر ۲ تولے، مروارید ناسفتہ ۳ ماشے، گل سرخ دو تولے، گلنار فارسی دو تولے، گل ارمنی ۲ تولے افیون خالص ۴ ماشے، کشنیز خشک ۲ تولے، انتر چھال گولر ۲ تولے، پوست سماق دو تولے، صندل سفید ۲ تولے، سیکرین ۳ ماشے۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور سب کی ۲۰ پڑیاں بنا کر رکھ لیں۔ ایک پڑیہ صبح اور ایک شام کو بکری کے پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ذیابیطس خواہ شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے یہ اکسیر دوا ہے، بہت سے مریضوں کو اس سے نئی زندگی حاصل ہوئی ہے۔ شیرینی اور نشاستے دار غذاؤں سے پرہیز رکھنا چاہیے۔

عمل ہمزاد مفت
دنیائے عملیات میں ہمزاد کا عمل بادشاہ عمل ہے اسکا عامل بادشاہ کیطرح تمام دنیا پر حکومت کرتا ہے اور دنیا کی کوئی خواہش پوری کئے بغیر نہیں رہتا۔ ہر مذہب و ملت کا آدمی بلا خوف و خطر پڑھ سکتا ہے۔ طریقہ عمل بہت آسان ہے۔ آپ بھی صرف دو پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرما دیں۔ ملنے کا پتہ: دفتر عامل ہمزاد لودیانہ (پنجاب)

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر حبیب الاطبا، ماہلان والا

تریاق نقرس برگ سنا مکی ۲ تولے، تربد سفید خراشیدہ ۲ تولے، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، غاریقون مغزبل، زیرہ سیاہ، زنجبیل بے ریشہ، خربق سفید، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، سورنجان شیریں ۳ تولے۔ سب کا سفوف بنالیں۔ یہ سفوف صبح ہی صبح ٹھنڈے پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ **فوائد:**۔ نقرس اور گنٹھیا کے درد کے لیے یہ سفوف بہت مفید ہے قبض کو دور کرتا ہے۔

حب ریح البواسیر ککرونڈے کا پانی حسب ضرورت لے کر آگ پر پکائیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے تو کھرل میں ڈال لیں۔ اب اگر یہ پانی دس تولے ہے تو فلفل دراز ایک تولہ اور ہینگ خالص ۶ ماشے اس میں ڈال کر کھرل کریں۔ پھر اس میں ککرونڈے کا تازہ رس اور ڈال کر آٹھ پہر تک کھرل کریں اور جنگلی بیر برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی سے کھلائیں اور اوپر سے مالیدہ گندم جو روغن زرد سے چرب کیا گیا ہو کھلایا کریں۔

فوائد:۔ ریحی بواسیر کے لیے یہ گولیاں بہت مفید ہیں نفخ کو دور کرتی ہیں۔

جناب حکیم سید اصغر علی شاہ صاحب، راول پنڈی

حب ذیابیطس گڑمار بوٹی ایک تولہ، زنجبیل ۶ ماشے، خستہ جامن ۱ تولہ، کشتہ زمرد ۶ ماشے، افیون ۱ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی صبح ایک شام کو دہی کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ذیابیطس کی ہر قسم کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ دو چار دن ہی کے استعمال سے فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

اکسیر سیلان الرحم کشتہ پوست بیضۂ مرغ، کشتہ عقیق، کشتہ مرجان، گل دھاوا، موچرس، مائین، صمغ پلاس ہر ایک ایک تولہ، گل ارمنی ۶ ماشے، گیرو ۶ ماشے، دم الاخوین ۶ ماشے، سنگ جراحت ۲ تولے، مصری ۵ تولے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور روزانہ صبح و شام دونوں وقت ۶-۶ ماشے یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لیے یہ دوا اکسیر ہے۔ دل اور دماغ کو قوت پہنچاتی ہے۔

جناب حکیم ہدایت اللہ صاحب مستند طبیہ کالج پنجاب یونی ورسٹی

اکسیر سیلان الرحم گل پتہ، گل سپاری، صمغ پلاس، ثعلب مصری ہر ایک دو تولے، موصلی سینبل، گل مول سری، پوست مول سری، موچرس، مازو سبز، مصطگی رومی، گل ارمنی، دانہ الائچی خورد، کہربا شمعی، یشب سبز، کشتہ سنگ جراحت ہر ایک ایک تولہ، کشتہ پوست بیضۂ مرغ ۱½ تولے، کشتہ مرجان ۶ ماشے، کشتہ قلعی ۹ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور صبح و شام دونوں وقت تین تین ماشے یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

فوائد:۔ پرانے سے پرانے سیلان الرحم کو تھوڑے ہی عرصے کے استعمال سے نیست و نابود کر دیتا ہے۔ استحاضے کے خون کو بہت جلد بند کر دیتا ہے۔ عورتوں کے لیے یہ ایک لاجواب نسخہ ہے۔

جناب حکیم امیر چند صاحب ویش میرٹھ

عرق مصفی عشبہ مغربی ۱۰ تولے، چوب چینی ۱۰ تولے، بادرنجبویہ ۳ تولے، پترج ۲ تولے، چرائتہ ۳ تولے، عناب ولایتی ۱۰ تولے، افتیمون ولایتی ۵ تولے، بسفائج ۵ تولے، تخم کاسنی ۵ تولے، گل سرخ اصلی ۵ تولے، صندل سرخ ۴ تولے، صندل سفید ۴ تولے، مجیٹھ ۵ تولے، برگ شاہترہ ۵ تولے، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ ہر ایک دو تولے، گل گاؤزبان ۳ تولے، برادہ شیشم ۴ تولے، برگ فرنج مشک ۲ تولے، مغز کدو شیریں ۴ تولے، مغز خیارین ۸ تولے، مغز تربوز ۲ تولے۔ سب دواؤں کو آٹھ سیر پانی میں رات کو بھگو کر صبح کو چار بوتل عرق کشید کریں اور دس تولے عرق میں ۲ تولے شربت عناب ملاکر صبح کے وقت استعمال کریں۔ بچوں کو یہ عرق آدھی مقدار میں دینا چاہیئے۔

فوائد:۔ خون کو صاف کرتا ہے، پھوڑے پھنسی کی شکایت کو دور کرتا ہے۔ سرخ بادہ کے لیے مفید ہے۔

جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب، بلاری

جوارش مفرّح زرشک مصفّی ۱۰½ ماشے، تخم خرفہ، ماشے، بنسلوچن سفید، بہمن سفید، گل سرخ، گل گاؤزباں ہر ایک ۳۔ ماشے، یاقوت رمّانی سائیدہ، مروارید سائیدہ، کہربائے شمعی سائیدہ، مونگے کی جڑ سائیدہ، صندل سفید، دھنیا خشک ہر ایک پونے دو ماشے، گل ارمنی مغسول ۱ ماشے، بہمن سُرخ، سونے کے ورق، چاندی کے ورق، پوست بیرون پستہ، آبریشم باریک ہر ایک ۱ ماشہ، عنبر اشہب ۱ ماشہ۔ ورقوں، سائیدہ چیزوں اور عنبر اشہب کے علاوہ باقی تمام چیزوں کو کوٹ چھان لیں اور آدھ سیر قند کے قوام میں ان دواؤں کو ملا کر سائیدہ چیزوں کو بھی شامل کر دیں۔ عنبر اشہب قوام میں ملا دینا چاہیئے ورق بعد میں حل کر دیں۔ ۳ ماشے یہ جوارش صبح و شام دونوں وقت مناسب بدرقے کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔ **فوائد:۔** نہایت مفرّح جوارش ہے۔ دل، دماغ اور معدے کو خاص طور سے قوت پہنچاتی ہے۔

جناب حامد علی صاحب مقام ٹیڑھی در ریاست خیرپور

اکسیر دمہ تازہ ناریل میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر کے پانی نکال دیں۔ پھر اس سوراخ کی راہ آک کا دودھ ناریل میں بھر کر سائے میں خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ جب دودھ خشک ہو جائے تو اور دودھ اس میں بھر دیں۔ جب تین بار دودھ خشک ہو جائے تو ناریل کو گل حکمت کر کے ایک من اُپلوں کی محفوظ آگ دیں۔ پھر ناریل کو نکال کر کھرل کر لیں۔ دو رتی یہ دوا بتاشے میں رکھ کر عرق گاؤزباں کے ساتھ مریض کو دینی چاہیئے۔

فوائد:۔ پرانی کھانسی اور دمے کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ بہت جلد اس دوا سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔

تصحیح

ہمدرد صحت کے عورت نمبر (۱۹۳۶ء) کے صفحہ ۱۶۴ پر فولاد کے عنوان سے سنکھیا کا وزن ۱/۳ کی بجائے ۱/۲ شائع ہوا ہے۔ صحیح وزن ۱/۳ ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔ صحیح وزن نہ ہونے کی وجہ سے نسخے کے خواص میں فرق پڑنا یقینی ہے۔

(لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر) محمد اشرف الحق، گول کنڈہ (دکن)

شہرت کا آسان طریقہ

یہ ہی کہ آپ اپنے ہر کام کے لیے چھپے ہوئے فارم استعمال کریں ہم ہندوستان بھر میں سب سے سستا اور عمدہ کام دینے کی گارنٹی دیتے ہیں۔ نرخ ملاحظہ فرمائیں قیمت چھپوائی انگریزی، اردو، ہندی ایک ہزار فارم معہ اعلی سفید کاغذ

قسم	سائز	قیمت
بیجک	4¼" × 13½"	Rs 2-12-0
لیٹر فارم	5½" × 9"	2-4-0
بل فارم۔ آرڈر فارم	5½" × 9"	2-4-0
دکیش میمو		
رسید بک	4½" × 11"	2-12-0
کارڈ عمدہ سفید	معمولی 3-0-0	عمدہ 3-8-
لفافے معمولی	3-0-0	" 3-8-0

نصف قیمت پیشگی آنی ضروری ہے اپنے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھیں نمونہ مفت طلب فرمائیں۔ دیگر ہر قسم کا کام کیا جا سکتا ہے اشتہارات ہر قسم و ہر سائز چھپوانے کیلئے اپنے کام کا نمونہ بھیج کر نرخ مفت طلب کریں۔ گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری کرانے کے قواعد بھی مفت طلب فرمائیے المشتہر کیلاش پرنٹنگ پریس، سباٹھو، شملہ

بیسویں صدی کا معجزہ —— گھر بیٹھے ہومیوپیتھک ڈاکٹر بن جایئے، اور

ہزار ہا روپیہ اور ثواب کمایئے

ڈپلومہ کامیابی دلوانا ہمارا کام ہے —— ہم ادویہ بھی بہم پہنچاتے ہیں!

آپ آج ہی ۱۲ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر اپنا نام درج رجسٹر کرالیں۔ پہنچتے ہی ہم ایک کتاب موسومہ "استاد ہومیوپیتھک" رجسٹرڈ بزبان اُردو آپکی خدمت میں بھیج دینگے۔ وی۔ پی منگانے سے ۸ر زیادہ خرچ ہونگے جسکا مطالعہ ہی آپکی کامیابی کی گارنٹی ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں امراض اور ان کا علاج بطریق ہومیوپیتھی بالتفصیل وضاحت کیساتھ درج کیے گئے ہیں تاکہ آپ ایکبار پڑھ کر انہیں حفظ یاد کرلیں۔ تمام باتیں نہایت خوش اسلوبی سے آپکے دل نشین ہو جائیں گی۔ اور مزہ یہ ہے کہ باقاعدہ کسی سکول یا مدرسے میں آنے جانے کی ضرورت نہیں۔ گھر بیٹھے جب فرصت ہو مطالعہ کیجئے۔ اور جب جی چاہے امتحان دیجئے امتحان کے لیے بھی یہ ضروری نہیں کہ آپ دہلی یا اور مقام پر آئیں اپنے مقام پر کسی شریف خاندانی لکھے پڑھے شخص کا نام اور پتہ تحریر کر دیں۔ پرچہ امتحان مہر بند ان کے پاس بھیجدیا جائیگا جو اپنے سامنے انہیں حل کرا کر ہمارے پاس بھیج دینگے۔ ہم اس کے مطابق کامیابی کا ڈپلومہ کسی رجسٹرڈ میڈیکل کالج کا بذریعہ ڈاک بھیج دینگے۔ کیوں کہ ہم ان کالجوں کے ممتحن بھی ہیں۔

فیس ڈپلومہ دس روپے مقرر ہے۔

پتہ:۔ جام کوثر آفس (رجسٹرڈ) دہلی

دیسی شفاخانوں اور ذاتی مطبوں کے لیے زود اثر اور اصولی نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی "فاضل الطب والجراحت" کھاتولی

امراض معدہ و امعاء

سفوف ہاضم:-

کوئلہ	۰۲ رتی
زنجبیل	۰۲ "
ریوند چینی	۱ "

ایسی ایک خوراک بعد غذا دیں۔

فوائد:- کوئلہ جاذب اور دافع تعفن اثر رکھتا ہے۔ سوءِ ہضم، کثرتِ ریاح اور نفخ میں بالخصوص یہ دوا مفید ہے۔

خیساندہ ہاضم:-

زنجبیل سائیدہ	۳ رتی
سوڈا بائی کارب	۱ ماشہ
خیساندہ قرنفل	۵ تولے

خیساندے میں دونوں چیزیں ملا کر پلائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ خیساندہ قرنفل، ۶ رتی لونگیں ۵ تولے پانی میں دو گھنٹے بھگو کر حاصل کریں۔

فوائد:- یہ دوا معدے کی ترشی کو دور کرتی ہے اور ریاح کو توڑتی ہے۔

سیال ہاضم

زنجبیل نیم کوفتہ	۲ درم
برانڈی	۴ اوقیہ

دونوں چیزوں کو ملا کر چار گھنٹے تک رکھ چھوڑیں۔ اور سیال کو ۶ اوقیہ سادہ شربت میں شامل کر لیں اور دو یا تین چائے کے چمچے بھر پلائیں۔

فوائد:- یہ سیّال ہاضم ہے، محرک ہے، بھوک چمکاتا ہے۔

سفوف ملیّن

پوست ہلیلہ زرد سائیدہ	۱ درم
بادیان سائیدہ	½ "
شکر سفید	½ "

تینوں چیزوں کو ملا کر ذرا سے پانی کے ساتھ پھانکیں

فوائد:- خفیف ملیّن اور ہاضم ہے۔

سفوف ملیّن

برگِ سنا سائیدہ	۵ رتی
ملیٹھی سائیدہ	۵ "
گندک سائیدہ	۰۲ رتی
زیرہ سفید سائیدہ	۰۲ "

یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ رات کو سوتے وقت اس کا استعمال موزوں ہے۔

فوائد:- مزمن قبض کے لیے مفید ہے۔ ہاضم ہے۔

سفوف ملیّن

کالا دانہ	۰۲ تولے
نمک سیندھا	۰۲ "
سونٹھ	۰۳ ماشے

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۴ ماشے۔

(نوٹ) یہ نسخہ ایسی حالت میں تجویز کرنا مناسب ہے جب کہ جسم سے مائیت کا اخراج مدِ نظر ہو، مثلاً استسقاء، اجتماع الماء فی الصدر (ہائیڈرو تھوریکس) وغیرہ میں۔

سفوف ملیّن

کالا دانہ سائیدہ	۰۳ ماشے
عصارہ ریوند سائیدہ	۱ رتی
سونٹھ سائیدہ	۵ رتی

نوٹ:- یہ خوراک ایک ہی مرتبہ دے دیں۔

فوائد:- اس سے بھی آبی دست آتے ہیں استسقا اور التہاب الکلیہ کی شکایت میں نفع بخش ہے

سفوف ملیّن

ہلیلہ زرد	۱ تولہ
برگ سنا	۱ "
نمک سیاہ	۱ "
سونٹھ	۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- ملیّن، ہاضم، کاسرِ ریاح اور نہایت عمدہ سفوف ہے۔

سفوف ملیّن

گل سرخ	۱ تولہ
ریوند چینی	۱ "

دونوں چیزوں کا سفوف بنا لیں۔ ذائقے کے لیے نمک بھی شامل کر سکتے ہیں۔ بچّوں کے لیے خاص طور پر یہ بہت اچھا سفوف ہے۔ خوراک ۳ ماشے، بچّوں کو ۱۰۱ ماشے۔

شربت ملیّن

ایلوا سائیدہ	۲ ماشے
شربت سادہ	۰۲ تولے

ایک چمچہ چا بھر یہ شربت پلائیں۔

فوائد:- قبض کشا ہے۔ جگر کے ورم کو دور کرتا ہے

حب ملیّن

عصارہ ریوند	۶ ماشے
ایلوا	۶ "
مصطگی	۳ "
زنجبیل	۳ "
سقمونیا مدبر	۱ ماشہ

عرق گلاب میں کھرل کر کے چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک سے دو گولیوں تک پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- تیز ملیّن دوا ہے آنتوں کو کمزور نہیں ہونے دیتی۔

سفوف کاسر

اجوائن دیسی	۱ تولہ
زیرہ سیاہ	۱ "
انیسون	۱ "
سونف	۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶ ماشے یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:- جوارش کمونی کا اچھا خاصا بدل ہے تحریک نزلہ کا بھی اس سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

سہر (بے خوابی)

کافور	۰۱ رتی
ہینگ	۰۱ "

یہ ایک گولی کا وزن ہے، ایک گولی پانی کے ساتھ دیں۔ فوائد:- بے خوابی کی شکایت اس سے وقتی طور پر دور ہو جاتی ہے۔

متفرقات

جوہر آتشک

رس کپور	۶ ماشے

دار چکنہ	۶ ماشے
سم الفار	۶ "
برانڈی قسم اول	۲۰ تولے

بطریق معروف جوہر اڑالیں اور ایک چاول کیپ شول میں بند کر کے غذا کے بعد دیں۔

عرق آتشک

ڈانووَنس سولیوشن	۱۰ بوند
عرق عشبہ	۳ تولے

ایسی ایک ایک خوراک کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔

نوٹ:۔ اس مرض کا سوداویت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ سوداوی منضج و مسہل کارگر ہو سکتا ہے اور نہ عرق مطبوخ ہفت روزہ کی اس میں خصوصیت ہے۔ آتشک کے لیے بہترین اور مسلمہ تریاق پارہ اور سنکھیا ہیں۔ ان چیزوں کے استعمال سے پہلے محض تلیین مناسب ہے۔

یہ مرض متعدی ہے اور بذریعہ مجامعت یا بالواسطت ایک سے دوسرے کو لاحق ہو جاتا ہے۔ مریض والدین کے بچوں میں بھی یہ مرض بطریق وراثت منتقل ہوتا ہے۔

آتشک کے زخم (قرحہ صلبہ) کی مخصوص نوعیت اور شکل و صورت ضرور ذہن میں رکھنی چاہیئے تاکہ دوسری قسموں کے زخموں سے امتیاز کیا جا سکے۔ منہ اور مقعد کے زخموں میں تشخیص قائم کرنے کے لیے آتشک کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے فصد اس مرض میں بے سود ہے۔

اکسیر دردسر

اسطوخودوس	۵ ماشے
کشنیز خشک	۳ "
فلفل سیاہ	۵ دانے
نوشادر	۵ رتی

یہ دردسر شقیقہ اور عصابہ کا مشہور نسخہ ہے اس میں نوشادر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ حسب معمول استعمال کرائیں۔

نوٹ:۔ دردسر کا خاص سبب معدہ اور آنتوں کا نقص عمل اور مواد بلغمیہ کا فساد ہضم ہوتا ہے جس کی وجہ سے فاسد مواد بذریعہ اعصاب اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کیفیت کو اصطلاح میں "تسمم ذاتی" (آٹو ٹوکسی کیشن) کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا نسخے میں اس چیز کا مکمل لحاظ ہے۔ دردسر کے مریضوں کے لیے حریروں کی تجویز اکثر غلط ہوتی ہے کیونکہ ہضم کی حالت ان سے اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔

دردسر اگر کسی خاص مرض کا عرض ہے یا کسی اور عضو کے متعلق ہے تو اصل کی طرف توجہ کریں۔

دوائے زکام استعدادی (الرجک کورائزا)

دار چینی	۱ تولہ
زنجبیل	۱ "
دانہ الائچی خورد	۱ "
کوکنار	۱ "

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔

نوٹ:۔ زکام استعدادی بھی "تسمم ذاتی" کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض آئے دن زکام کے شاکی رہتے ہیں۔

حب نزلہ دائمی

پوست خشخاش	۱ تولہ
مرچ سیاہ	۱ "
قند سیاہ	بقدر حاجت

حسب معمول چنے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو گولیاں دن میں دو بار دیں۔

نوٹ:۔ یہ مختصر نسخہ "تریاق نزلہ" کا بدل ہے۔ دائمی نزلہ میں ہمیشہ اعضائے ہضم کی اصلاح کرنی چاہیئے اور ساتھ ہی استعداد حس کی بھی رعایت کر دینی چاہیئے جیسا کہ اس نسخے میں موجود ہے۔ اس قسم کے مریض عموماً مزمن قبض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

حب دمہ

زنجبیل	۳ ماشے
ریوند چینی	۳ "
تخم دھتورہ	۳ "
جدوار	۳ "
شہد خالص	بقدر ضرورت

حسب معمول رتی برابر گولیاں بنائیں۔

نوٹ:۔ دمے کے مرض کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مواد لحمیہ کے اثر سے ہوائی نالیوں میں تشنج واقع ہو جاتا ہے۔ وہ سکڑ جاتی ہیں اور نظام تنفس خراب ہو جاتا ہے۔ اکثر حضرات اس مرض کے علاج میں اپنا زور قلم مخرج بلغم ادویہ مثلاً زوفائے خشک، پرسیاؤ شاں، ابریشم خام مقرض، گل گاؤزباں، سبوس گندم وغیرہ پر صرف کرتے ہیں۔ اس قسم کی دواؤں سے کوئی فائدہ مشاہدے میں نہیں آتا۔ دمے کا دورہ رفع کرنے سے پہلے ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو دافع تشنج ہوں، سانس کی نالیوں کو کشادہ کر دیں۔ مثلاً دھتورہ، اجوائن خراسانی، پھٹکری، کافور، ہینگ، افیون وغیرہ۔

طب جدید میں دمے کا دورہ رفع کرنے کے لیے بعض سریع العمل دواؤں کے انجکشن کیے جاتے ہیں لیکن ان کا نفع بالکل عارضی ہوتا ہے۔

آج کل اس مرض کے لیے یہی "علاج غیر مخصوص مواد لحمیہ" (نان اسپے سے فک پروٹین تھراپی) کا چرچا ہو رہا ہے اور مواد لحمیہ (پروٹینز) کے انجکشن بکثرت کیے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ مخصوص مریضوں میں مخصوص مادہ لحمیہ کی ناموافقت کا امتحان نہ کر لیا جائے۔ اور استعداد حس کا صحیح پتہ نہ چل جائے۔ بہرصورت اس مرض میں مستقل فوائد حاصل کرنے کے لیے معدہ اور امعاء کی اصلاح لازمی ہے۔

سفوف دھتورہ مرکب

برگ دھتورہ	۲۰ تولے
سونف	۱ "
شورہ قلمی	۱ "
برگ تمباکو	۲ ماشے

مقدار استعمال:۔ ۵ سے ۱۵ رتی۔

ترکیب استعمال۔ ایک طشتری میں رکھ کر آگ پر سلگائیں اور بخارات سونگھیں۔ دمے کا دورہ رفع کرنے کے لیے نہایت مفید ہے۔

(باقی)

تصحیح

اپریل کے پرچے میں صفحہ ۲۷ کے پہلے کالم میں شورہ قلمی بجائے ۵ رتی کے ۵ تولے لکھا گیا ہے۔ ناظرین وزن درست کرلیں۔

(قسیم الدین)

تازہ اور صاف مفردات، اور
صحیح الوزن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات
درکار ہوں ——— تو
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
سے طلب فرمائیے

لندن کے ہسپتالوں کے معمولات

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۷ مگنیشیا کارب لائٹ	۲۰۰ گرین
مگنیشیا سلفیٹ	۶۰۰ "
اکوا منتھا پپ	۲۰ اونس

ایک ایک اونس کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں۔

فوائد: مسہل ہے اور قولنج کے لیے مفید ہے۔

۸ پوٹاسیم سائٹریٹ	۴۰۰ گرین
لائیکوار امونیا ایسی ٹاس	۱۰ اونس
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	۴۰۰ منم
اکوا کمفر	۲۰ اونس

یہ مکسچر آدھے اونس کی مقدار میں ہر چار گھنٹے بعد دیں۔ فوائد:۔ ہر قسم کے بخار میں یہ دوا مفید ہے۔ تسکین دیتی ہے۔

۹ ڈونووِن سلیوشن	۳۰۰ منم
اکوا کمفر	۲۰ اونس

آدھے اونس کی مقدار میں دو دفعہ روزانہ دیں۔

فوائد:۔ آتشک کے دوسرے اور تیسرے درجے میں مفید ہے۔

۱۰ بسمتھ کاربونیٹ	۸۰۰ گرین
ایسڈ کاربالک	۴۰ منم
لائیکوار مارفیا ہائیڈرو کلور	۳۰۰ "
انفیوژن جنشن کمپونڈ	۲۰ اونس

آدھا آدھا اونس ہر چھ گھنٹے بعد دیں۔

فوائد:۔ دردِ امعاء اور ورم باریطون کے لیے مفید ہے۔

۱۱ ایسڈ بورک	۲۰۰ گرین
امونیا بنزوایٹ	۴۰۰ "
ٹنکچر ہائیوسائمس	۶۰۰ منم
انفیوژن بوکو	۲۰ اونس

آدھا آدھا اونس ہر چوتھے گھنٹے پلائیں۔

فوائد:۔ ورم مثانہ کے لیے مفید ہے محلّلِ ریاح ہے۔

۱۲ برومو فارم	۹۶ گرین
بادام روغن	۱ اونس
پلوگم اکیشیا	۹۶۰ گرین
سیرپ	۴ اونس
اکوا	۲۰ "

آدھے اونس کی مقدار میں ہر چوتھے گھنٹے دیں۔

فوائد:۔ کالی کھانسی، تشنجی کھانسی اور شہیقہ کے لیے مفید ہے۔

۱۳ مگنیشیا کارب	ایک اونس
پوٹاسیم کاربونیٹ	۲۲ گرین
ٹنکچر اوپیم	۱۸۰ منم
اولیم کیراوے	۴ "
اولیم فینل	۴ "
اولیم پیپرمنٹ	۴ "
سیرپ	۲ ½ اونس
اکوا	۲۰ "

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں ہر تین یا چار گھنٹے بعد دیں

فوائد:۔ نفخ اور ریاح شکم کے لیے یہ دوا مفید ہے۔

۱۴ کریازوٹ	۴۰ منم
روغن بادام	۶۰۰ "
سیرپ اورنج	۲ ½ اونس
پلوٹراگاکنتھ	۳۰ گرین
پلو اکیشیا	۲۲۵ "
اکوا	۲۰ اونس

ایملشن بنالیں اور آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں دو تین دفعہ پلائیں۔

فوائد:۔ سل و دق کے لیے یہ دوا مفید ہے تسکین دیتی ہے۔

۱۵ ایکسٹریکٹ ڈامیانہ لکوڈ	۵ اونس
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا لکوڈ	۱۶۰ منم
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ	۴۰۰ گرین
سوڈیم ہائپو فاسفیٹ	۴۰۰ "
اکوا کلوروفارم	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں ہر چار گھنٹے بعد پلائیں۔

فوائد:۔ مقوی باہ ہے۔ نامردی کو دور کرتی ہے۔

۱۶ ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ	۶۰۰ منم
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ	۲۰۰ "
اکوا کلوروم	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار دیں وضعِ حمل کے بعد رحم کو سکیڑنے کے لیے دی جاتی ہے۔ استحاضے کے لیے بھی مفید ہے۔

۱۷ ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ	۶۰۰ منم
گلیسرین	۴۰۰ "
اکوا کلوروفارم	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار دیں

فوائد:۔ نزلیف رحمی کے لیے مفید ہے۔

(حاملہ کو یہ دوا ہرگز نہ دیں)

۱۸ امونیا کارب	۸۰ گرین
بورکیس	۸۰ "
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ	۶۰۰ منم
ٹنکچر کیپسیکم	۶۰ "
اکوا کلوروفارم	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں دن میں تین بار پلائیں

فوائد:۔ بندشِ حیض کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ حیض کھول کر لاتی ہے۔

۱۹ ایسڈ سائٹرک	۱۰۰ گرین
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکود	۶۰۰ منم
لائیکوار فیرائی پرکلورائیڈ	۳۰۰ "
اکوا کلوروفارم	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں یہ دوا دن میں تین بار دیں۔ فوائد:۔ استحاضہ اور نزلیف رحمی کے لیے یہ دوا مفید ہے۔ (حاملہ کو یہ دوا نہ دیں)۔

۲۰ فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ	۱۰۰ گرین
سوڈیم سیلی سلیٹ	۳۰۰ "
گلیسرین	۶۰۰ "
اکوا	۲۰ اونس

آدھا آدھا اونس یہ دوا دن میں تین بار دیں۔

فوائد:۔ امراضِ جگر کے لیے مفید ہے۔ قبض کشا ہے۔

۲۱ گایاکول	۸۰ منم
اولیم سنے من	۲۰ "
الکحل ۹۰ فی صدی	۸۰۰ "
گلیسرین	۶۰۰ "
اکوا	۲۰ اونس

آدھے آدھے اونس کی مقدار میں یہ دوا دن میں تین بار دیں۔ فوائد:۔ سل و دق کے لیے مفید ہے مسکن ہے۔

(باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گزشتہ سے پیوستہ)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ایلگذائیڈ (اکسیر)

۱ ایلگن ائیڈ ایفڈرین کمپونڈ :-

ایفڈرین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۴ گرین
سیرپ ٹولو	۱۵ منم
ٹنکچر ورجینیا پرون	۲ ،،
کلوروفارم	۱/۸ ،،
بدرقہ مناسب	ایک ڈرام

الگزر بنالیں اور ایک ڈرام کی مقدار میں استعمال کریں

فوائد :- سعال مزمن اور دمے کے لیے نہایت مفید دوا ہے۔

۲ ایلگن ائیڈ گلیسیرو فاسفیٹ :-

کیلسیم گلیسیروفاسفیٹ	۴ گرین
سوڈیم گلیسیروفاسفیٹ	۲ ،،
پوٹاسیم گلیسیروفاسفیٹ	۲ ،،
مگنیشیم گلیسیروفاسفیٹ	۱ ،،
سیرپ	۱۱ اونس

الگزر بنالیں اور ایک چائے کا چمچہ بھر بعد غذا پلائیں۔

فوائد :- ضعف عامہ اور اعصابی کمزوری کے لیے مفید ہے۔

اینیول (شیاف)

۱ اینیول گال اینڈ اوپیئم :-

ایکسٹریکٹ اوپیم	۱/۴ گرین
ایسڈ ٹینک	۳ ،،
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب اجزا کو ملا کر ایک شافہ بنالیں۔ اور مقعد میں رکھوائیں۔

فوائد :- بواسیری مسّوں کے درد کو کم کرتا ہے اور ان کو دور کرتا ہے۔

۲ اینیول ہیزے لین کمپونڈ :-

ہیزے لین	۵ منم
ایکسٹریکٹ ہمامیلس	۲ گرین
زنک اوکسائیڈ	۲ ،،
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

ایک شافہ بنالیں اور مقعد میں رکھیں۔

فوائد :- خونی بواسیر کے لیے مفید ہے اور جریان خون کو بھی روکتی ہے۔

۳ اینیول لیڈ اینڈ اوپیئم

پلمبائی ایسی ٹیٹ	۳ گرین
پلو اوپیم	۱ ،،
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

ایک شافہ بنالیں۔

فوائد :- قابض ہے اور اسہال و پیچش کے مریض کے لیے مفید ہے۔

۴ اینیول مارفین اینڈ بیلاڈونا :-

مارفین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا (الکوحلک)	۱/۲ ،،
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب چیزوں کو ملا کر ایک شافہ بنالیں۔

فوائد :- ورم مقعد اور بواسیر کے لیے مفید ہے۔ مسکن درد ہے۔

۵ اینیول سوپ کمپونڈ

سیپونس اینی میلس	۷ گرین
سوڈا سلفیٹ اکسی کیٹا	۷ ،،
اولیم تھیوبروما	حسب ضرورت

سب چیزوں کا ایک شافہ بنالیں۔

فوائد :- ملیّن ہے اور ازالہ قبض کے لیے مستعمل ہے

منتھونکس :-

مینتھل سیلی سلیٹ	۵ فی صدی
منتھول	۱۰ ،،
یوکلپٹول	۲،۵ ،،
اولیم کیجوپٹ	۲،۵ ،،
وائیٹ بیز ویکس	۱۷،۵ ،،
لینولین	۱۷،۵ ،،

مرہم بنالیں اور مقام درد و سوزش پر تھوڑا سا مرہم ملیں

فوائد :- مسکن درد ہے۔ ورم کو دور کرتا ہے۔

سولائیڈ

۱ سولائیڈ زنک سلفیٹ کمپونڈ

زنک سلفیٹ	۱/۵ گرین
ایسڈ بورک	۱/۲۰ ،،
ٹنکچر اوپیم	۱/۱۵ منم
ایپے نین ہائیڈروکلورائیڈ	۱/۱۰ گرین

سب چیزوں کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ضرورت کے وقت ۱۰ قطرے پانی میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں

فوائد :- رمد چشم کے لیے نہایت مفید ہے، سرخی کو کاٹتا ہے۔

۲ سولائیڈ انٹی سپٹک اینڈ الکلائن کمپونڈ

سوڈا بائی کارب	۵ گرین
کاربالک ایسڈ	۱/۲ ،،
بورکس	۵ ،،

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک اونس پانی میں ایک گولی حل کر کے ناک کو صاف کریں۔

فوائد :- زکام نزلہ اور ناک کے دوسرے مرضوں کے لیے مفید ہے۔

۳ سولائیڈ یوکلپٹیا کمپونڈ :-

سوڈا بائی کارب	۸ گرین
بورکس	۸ ،،
سوڈا بنزوایٹ	۱/۳ ،،
سوڈا سیلی سلیٹ	۱/۳ ،،
اولیم یوکلپٹس	۱/۶ منم
تھائی مول	۱/۶ گرین
منتھول	۱/۱۲ ،،
اولیم گالتھیریا	۱/۱۲ منم

سب چیزوں کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک قرص دو اونس پانی میں حل کر کے ناک کو صاف کریں۔

فوائد :- زکام مزمن، بخر الانف اور ناک کے دوسرے مرضوں کے لیے مفید ہے۔

(باقی)

نوٹ :- خریداران رسالہ ہمدرد صحت سے التماس ہے کہ خط و کتابت کے اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

"مینیجر"

جوابات

(۱۸۷) **سیلان الرحم**:۔ (ا) غالباً آپ کی اہلیہ رحم کی سوزش میں مبتلا ہیں۔ سب سے بہتر بات تو یہ ہے کہ آپ انہیں چند روز کے لیے زنانہ اسپتال میں داخل کر دیں۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے ان کا علاج کرائیں۔ وہ مریضہ کے رحم کی حالت دیکھ سکتی ہے۔ اور مناسب دوا دے سکتی ہے۔ اس قسم کے امراض میں جب تک مرض کا سبب معلوم نہ ہو کوئی صحیح مشورہ دینا مشکل ہے اور مرض کا سبب آپکے اتنا لکھ دینے سے کہ مریضہ سیلان الرحم میں مبتلا ہے، معلوم نہیں ہو سکتا۔ گلیکسو کمپنی کی بنائی ہوئی "کیل ڈی فیرزم" کے نام سے ایک گولیاں آتی ہیں جو بالعموم اس شکایت کے لیے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں استعمال کر کے تجربہ کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مازو، سنگ جراحت، دال نخود بریاں اور کہربائے شمعی سب ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ایک ماشہ یہ سفوف صبح کو اور ایک ماشہ شام کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اور مرہم داخلیون دائی کے ذریعے سے اندر رکھوائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو یہ سفوف بنا کر استعمال کرائیے:۔ **نسخہ سفوف**:۔ سنگ جراحت ۴ تولے، چینیا گوند دو تولے، مائین خورد ایک تولہ، دار چینی ایک تولہ، الائچی کلاں ۶ ماشے، کشتہ مرجان، کشتہ بیضہ مرغ ہر ایک تین ماشے، شکر سفید نو تولے۔ کوٹنے کے قابل دواؤں کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈالیں۔ اور دونوں کشتے ملا کر کھرل کریں۔ جب اچھی طرح مل جائیں تو شکر سفید ملا کر رکھیں۔ روزانہ صبح کو ۶ ماشے یہ سفوف کھا کر پاؤ سیر دودھ پئیں۔ اگر قبض رہتا ہو تو رات کو سوتے وقت ایک یا دو عدد مربہ ہلیلہ کھائیں (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) سیلان الرحم کے لیے کشتہ مرجان ایک ایک ماشہ صبح و شام نہار منہ دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ ورم رحم کے لیے آب مکوہ تازہ ۵ تولے، روغن کنجد ایک تولہ میں پکائیں۔ جب صرف روغن رہ جائے تو صاف کر کے رکھیں۔ پھر روئی روغن میں تر کر کے اندر رکھوایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ھ) مریضہ کے ورم رحم کا علاج بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے یا تو دائی کے ذریعے سے مرہم داخلیون وغیرہ استعمال کرائیے یا کسی مقامی لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیے۔ سیلان کے لیے، ثعلب مصری، ستاور اور سنگ جراحت ہم وزن کا سفوف بنا کر اور برابر کی شکر ملا کر رکھیں۔ اور ۶ ماشے یہ سفوف صبح سویرے دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) سپاری دکنی، کباب چینی، جائفل، ثعلب مصری، لونگ، اجوائن دیسی، مصطگی رومی، سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور تگنے شہد کے قوام میں معجون بنائیں اور ۹ ماشے یہ معجون دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۸۸) **دست**:۔ (ا) دست آنا کسی دوسرے مرض کی ایک علامت ہے، خود کوئی مرض نہیں ہے۔ آپ کے مریض کو کس سبب سے دست آتے ہیں یہ کس طرح معلوم ہو؟ یہ بھی آپ نے نہ لکھا کہ کتنی مدت سے یہ شکایت ہے۔ میرے خیال میں اگر غذا کے متعلق کافی پرہیز کیا جائے اور دودھ یا دہی کے سوا کچھ نہ کھایا جائے تو دست بآسانی بند ہو جائیں گے۔ دوا کے طور پر پانچ پانچ بوند "کلوروڈائن" ذرا ذرا سے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ دیجیے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ پہنچے تو پھر یہ ضروری ہے کہ کسی ہوشیار معالج کو مقامی طور پر دکھائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کی ناف اپنے مقام سے ٹل گئی ہے۔ ناف کے درست ہونے پر کڑا چھال (پوست درخت اندرجو تلخ) کا سفوف ۶ ماشے صبح سویرے دہی میں ملا کر دیجیے۔ امید ہے کہ ایک ہفتے میں فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مالتی بسنت ایک قرص، معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشے میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے استعمال کرائیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) "سٹوورسل" ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ پہلے ہی دن آرام معلوم ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ھ) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) انار ترش مع پوست اور دانے کے پانی میں پکائیں حتیٰ کہ گل جائیں۔ پھر اس میں سے ۱۴ ماشے دانہ انار لیں اور ۵ تولے ۱۰ ماشے وہ پانی لیں جس میں انار پکائے گئے ہیں۔ اور جوار یا باجرہ کے آٹے میں پکائیں تاکہ حلوے کی طرح ہو جائے۔ اس میں روغن زیتون خام یا روغن گل ڈال کر کھائیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۸۹) **پیشاب کی جلن**:۔ (ا) آپ نے یہ تو لکھ دیا کہ آپ کے خیال میں آپ کے دوست کی اہلیہ کو سوزاک ہے لیکن یہ تحریر نہ فرمایا کہ ایک سال کے دوران میں جب سے انہیں پیشاب میں سوزش کی شکایت ہے کبھی پیپ بھی آئی ہے یا نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ سوزاک نہیں بلکہ پیشاب کی نالی کی معمولی سوزش ہوگی۔ اگر ممکن ہو تو پیشاب کا خوردبینی امتحان کرائیے۔ سوزاک کے جراثیم اگر پائے جائیں تو سوزاک کا علاج کیجیے جس کے لیے "یولیرون" کی گولیاں بہتر دوا ہیں۔ بصورت دیگر [illegible] روغن صندل ۵ بوند، گوند کا سفوف ۵ گرین۔ ٹنکچر ہایوسائمس ۵ بوند، سوڈیم سائٹریٹ

۱۰ گرین، پٹاسی بائی کارب ۱۰ گرین، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تخم خرفہ، تخم خشخاش، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم تربوز ہر ایک ۵ تولے، گوکھرو خورد، گوند ببول، کتیرا ہر ایک دو تولے۔ سب دواؤں کو باریک کر کے اسپغول کے لعاب میں گولیاں بنائیں اور تین تین ماشے یہ گولیاں صبح و شام دونوں وقت ۱۰ تولے سونف کے عرق کے ساتھ دیں۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنے دوست کی اہلیہ صاحبہ کو یہ سفوف استعمال کرائیے۔ **نسخہ سفوف** :- گیرو، سنگ جراحت، مازوئے سبز، کتھ سفید، ہر ایک ایک تولہ، بنسلوچن، الائچی خورد، کباب چینی ہر ایک ۶ ماشے، کشتہ مرجان ۳ ماشے، روغن صندل ایک تولہ۔ دواؤں کو باریک پیس چھان کر کھرل میں ڈالیں۔ پھر کشتہ مرجان اور روغن صندل ملا کر کھرل کر کے کسی شیشی یا ڈبیہ میں بند کر کے رکھیں۔ دو ماشے صبح اور دو ماشے شام کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ ترشی، لال مرچوں اور دوسری گرم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آپ کے لیے عرق کا وہ نسخہ مفید ہوگا جو اپریل کے رسالے میں جواب نمبر ۱۷۲ میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) لائیکو ارسنٹل فلیواسی کیوب ایٹ بکد کی ۱۵-۱۵ بوندیں ایک بتاشے میں ڈال کر دن میں چار پانچ مرتبہ کھائیں۔ اور اوپر سے شربت بزوری چھاچھ یا دودھ کی لسی میں ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(و) مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیار، مغز تخم کدو شیریں، خرفہ، تخم خشخاش، صمغ عربی، کتیرا، نشاستہ، گل ارمنی ہر ایک ۴ ماشے، ریوند خطائی ۱۱ ماشے۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶-۶ ماشے صبح و شام شربت زرشک ۴ تولے کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۹۰) **اختناق الرحم** :- (۱) حکیموں اور ڈاکٹروں نے ٹھیک ہی بتایا ہے۔ مریضہ کو غالباً مرگی ہی کے دورے پڑا کرتے ہیں۔ آپ مریضہ کو "ڈائیل برومائڈ" کچھ دنوں تک استعمال کرائیں۔ مریضہ کی عام صحت کا خاص خیال رکھا جائے۔ وہ روزانہ ٹھنڈے پانی سے غسل کریں۔ صاف اور ہوا دار کمرے میں رہیں۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں کھائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر وقت خوش و خرم رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کافور، جند بید ستر، ہیرا ہینگ اور افیون ہم وزن لے کر باریک کریں اور کالی مرچ برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ ایک نہایت اہم اور مشکل سے اچھا ہونے والے مرض میں مبتلا ہے اور ۶ سال کی مدت بھی اس پر گزر چکی ہے، ایسی حالت میں مرض کا ازالہ ناممکن نہیں تو بہت دشوار ضرور ہے۔ بہر حال مریضہ کو رات کو سوتے وقت معجون زبیب ایک تولہ کھلائیے۔ اور صبح کے وقت عود صلیب جدوار ہر ایک ایک ماشہ خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشے میں ملا کر دیجئے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ جوارش جالینوس ۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ کم از کم چالیس روز تک ان دواؤں کا استعمال جاری رکھیے۔ بہت ممکن ہے کہ ان کے استعمال سے مرض میں تخفیف ہو جائے۔
(حکیم محمد عبدالواحد)

(د) سگند بالا کا سفوف بنا کر رکھیں اور ۳ ماشے اسے گائے کے دودھ کے ساتھ صبح سویرے کھلائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) لیمونی نمک سوڈا ۲ چاول، قند سفیدہ گرین ملا کر روزانہ ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام ۵ دن تک دیں۔ پھر دو دن تک ناغہ کر کے ۵ دن تک دیں۔ اسی طرح دو دو دن کے وقفے سے ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۱) **دمہ** :- (۱) آپ اپنے والد صاحب کو "فیلسول" استعمال کرائیے۔ دورے کی حالت میں شدت کو چند منٹ میں کم کر دیتا ہے اور اگر دورہ رفع ہو جانے کے بعد بھی کچھ مدت تک اس کا استعمال جاری رکھا جائے تو اسی سے مستقل آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اسی کے ہمراہ اگر مچھلی کا تیل اور گریملٹس سیرپ کا استعمال کیا جائے تو بہت مفید ہوگا۔ ہاضمے کی درستی کا خاص خیال رکھا جائے اور اس بات کی عادت ڈال لی جائے کہ شام کا کھانا مغرب سے پہلے کھا لیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو دوائیں میں تحریر کرتا ہوں انہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کیجیے گا۔ اللہ کا نام لے کر اپنے والد کو استعمال کرائیے۔ انشاء اللہ صحت کامل ہوگی۔ سوم کلپا لتا کا باریک سفوف بنالیں اور چار رتی صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم پانی پی لیں۔ دوا چار چار گھنٹے کے وقفے سے دن میں چار بار استعمال کرنی چاہیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پچاس سال کی عمر میں پانچ سالہ دمے کا دور ہو جانا بہت مشکل ہے۔ تاہم آپ اپنے والد کو ہمدرد دواخانے کی اکسیر سعال ایک قرص شہد ۱ تولہ میں ملا کر رات کو چٹائیے اور کشتہ ابرک کلاں ایک قرص شہد ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت دیجئے۔ اگر ان دواؤں کے استعمال سے مرض قطعی طور پر دور نہیں ہوا تو اس میں تخفیف تو ضرور ہو جائے گی۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) تنقیہ بلغم کے بعد پلو سوما کلپا لتا ۱۰-۱۰ گرین کی مقدار میں صبح و شام گرم پانی سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۲) **پیشاب کے قطرے** :- (۱) آپ کے بچے کی عام صحت ہرگز اچھی نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے بچہ بہت کم زور ہے، اگرچہ ظاہر میں ایسا نہ معلوم ہوتا ہو۔ اس کے اعصاب بہت ہی ضعیف ہیں اور اس اعصابی ضعف نے اس کے عضلات کو کمزور کر دیا ہے جو مثانے کے منہ

پر دافع ہیں اور پیشاب کی نالی کو ہماری مرضی اور ارادے کے مطابق کھولتے یا بند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ پیشاب روکنے پر قادر نہیں ہوا ہے اور پیشاب کی نالی کو ارادے سے بند نہیں کر سکتا۔ مجھے شک ہے، خدا کرے غلط ہو کہ آپ نے بچے کو بہت ہی دبا دبا کر رکھا ہے۔ ہر وقت اور ہر بات پر ڈانٹتے ڈپٹتے بلکہ شاید مارتے پیٹتے رہتے ہیں۔ گھر سے باہر نکلنے، آزادانہ دوڑنے بھاگنے یا ہم عمروں کے ساتھ کھیلنے کی اسے اجازت نہیں ہے۔ غرضکہ اس پر وہ تمام غیر ضروری اور مضر صحت پابندیاں عائد ہیں جو بدقسمتی سے اکثر گھروں میں "لازمۂ شرافت" خیال کی جاتی ہیں اور عام طور پر ہمارے بچوں کو کم زور، بزدل اور قوت ارادی سے معرّیٰ بنا دیا کرتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو برائے خدا اپنے نورِ نظر پر رحم کیجیے اور اسے قدرتی طریقوں پر زندگی بسر کرنے کا موقع دیجیے۔ اسے کھلے میدانوں میں اور باغوں میں بھیجنے کا انتظام کیجیے جہاں وہ اپنی مرضی کا مختار ہو اور جی بھر کے کھیل کود سکے۔ غذا میں دودھ، انڈے اور پھل زیادہ کر دیجیے اور اپنے برتاؤ سے اس خوف کو اس کے دل سے دور کیجیے جو اس پر چھا گیا ہے۔ دوا کے طور پر "کیل ڈی فیزم" کا استعمال بہت مفید ہوگا اگر کچھ عرصے تک کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سنگھاڑا خشک اور شکر سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر ایک تولہ صبح سویرے دو تین گھونٹ پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ شام کو خولنجان سائیدہ ایک ماشہ پھانک کر اوپر سے دو تین گھونٹ پانی پئیں۔ ہفتہ دو ہفتے مسلسل استعمال کریں۔ شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگرچہ آپ نے اس بچے کے ہضم اور قبض کے متعلق کچھ تحریر نہیں فرمایا لیکن ہمارا خیال ہے کہ بچے کا ہضم ضرور خراب ہوگا۔ آپ اس کو صبح و شام قرص کشتہ بیضۂ مرغ ایک ایک عدد معجون ناخواہ ۶-۶ ماشے میں ملا کر کھلائیے۔ اناپ شناپ کھانے اور میٹھی چیزوں کے استعمال سے قطعی پرہیز کرائیے اور اگر قبض بھی رہتا ہو تو دوسرے تیسرے روز قرص ملین ایک دو عدد کھلا دیا کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بچے کا معائنہ ضروری ہے۔ فی الحال آپ حب بلادر ایک عدد صبح و شام کھلا دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(و) گل سرخ ۵ ماشے، گلنار ۵ ماشے، تخم خرفہ ۴ ماشہ، تخم کرفس، تخم کاہو، تخم سداب، بلوط، کندر، ناگرموتھا ہر ایک ۱۰ ماشے، انیسون ۷ ماشے، اجوائن خراسانی ۷ ماشے، کسیلا ۷ ماشے، زیرہ ۷ ماشہ، جند بیدستر ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ہم وزن شکر سفید ملا لیں اور رات کو سوتے وقت یہ سفوف ۶ ماشے کی مقدار میں پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۹۳) **مرگی کے دورے** :- (ا) مریض کو "ٹرپیل برومائیڈ" استعمال کرائیے اور جواب نمبر ۱۹۰ کی ہدایتوں پر عمل کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مریض کو جب دورہ پڑے تو پہلے نمک طعام سائیدہ تھوڑا سا لے کر ناک میں پھونکیں۔ نفوخ دونوں نتھنوں میں کرنا چاہیے۔ بطور دوا کے جواب نمبر ۱۹۰ کی گولیاں بنا کر صبح و شام استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب صرع دو عدد رات کو سوتے وقت کھلائیے صبح کے وقت قرص خبث الحدید، قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، دواء المسک معتدل ۶ ماشے میں ملا کر دیجیے۔ سہ پہر کو خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۶ ماشے، اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھلائیے۔ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لینے کی ہدایت کیجیے۔ اُمید ہے کہ کچھ عرصے کے متواتر استعمال سے مرض میں افاقہ ہو جائے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) جواب نمبر ۱۹۰ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) کپالی آسن کی مشق کرنے سے دماغی امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ تجربہ کیجیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۴) **ضعفِ باہ** :- (ا) آپ نے یہ مصیبت خود مول لی ہے۔ بہتر ہو کہ ایک کافی طویل مدت کے لیے دونوں بیویوں کو اپنے اپنے میکے بھیج دیجیے۔ ان سے الگ رہنے کے زمانے میں مسلسل کئی شیشیاں "نیورو فاسفیٹس" یا اور کوئی مقوی اعصاب دوا استعمال کر ڈالیے۔ بہت ہی مخصوص صورت حالات کے علاوہ قدرت نے ایک مرد کے لیے ایک ہی عورت کا قاعدہ مقرر کیا ہے اور جو لوگ اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں تھوڑی بہت سزا ضرور ملتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چوں کہ جناب نے قوتِ باہ کا علاج جڑی بوٹی سے دریافت کیا ہے۔ اس لیے میں ایک بوٹی لکھتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ بوٹی اصلی ہو چالیس دن اسے استعمال کر لینے سے بہت سے فائدے آپ کو حاصل ہوں گے۔ موسا کنی (چوہا کنی) اور شکر ہم وزن کوٹ چھان لیں۔ اور ۹-۹ ماشے یہ سفوف صبح سویرے اور شام کو گائے کے خالص دودھ کے ساتھ استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ صبح کے وقت دو انڈوں کی زردی، گھی، پیاز کا پانی اور مصری ہر ایک دو تولے لیجیے۔ سب کو ایک جگہ ملا کر نرم آنچ پر رکھیے اور چمچے سے برابر چلاتے رہیے، جب یہ دوا گاڑھی ہو جائے تو آگ سے اتار لیجیے اور ٹھنڈا ہونے پر کھائیے اگر طبیعت چاہے تو اوپر سے تھوڑا سا دودھ پی لیجیے۔ صبح کا نہایت مقوی باہ ناشتہ ہو جائے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) بیخ کونج تازہ کا سفوف ۳ ماشے (تازہ کونج کی جڑ سے مراد ایسے پودے کی جڑ ہے جسے کاشت کیے ہوئے چار پانچ ماہ گزرے ہوں) سفوف نوجیون بوٹی ۲ رتی، کھانڈ ۳ ماشے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام دو ہفتے تک کھانے سے نمایاں فائدہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۹۵) **ٹنکچر آئیوڈین** :- (ا) آپ کی خواہش ہے [illegible] ٹنکچر آئیوڈین بنانے کی ترکیب لکھے دیتا ہوں لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں

آپ نے کیا فائدہ سوچا ہے، جب کہ ظاہر ہے کہ شاید ایک سال کی مدت میں آپ زیادہ سے زیادہ چوتھائی پونڈ ٹنکچر آیوڈین استعمال کرتے ہوں گے اور یہ چوتھائی پونڈ آپ کو دس بارہ آنے میں بہتر سے بہتر کمپنی کا بنایا ہوا دستیاب ہو سکتا ہے:۔ آیوڈم (معدنی آیوڈین) ۲ اگرین۔ پٹاسیم آیوڈائیڈ ۲ اگرین، میتھی لیٹڈ یا رکٹی فائیڈ اسپرٹ ایک اونس۔ دونوں دواؤں کو ذراسے پانی میں حل کر لیجئے۔ اور پھر اسپرٹ ملا دیجئے۔ پانی دس بارہ قطرے کافی ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شراب دیسی خالص ایک پاؤ، سہاگہ سائیدہ ڈھائی تولے، ہلدی سائیدہ ڈھائی تولے۔ سب چیزوں کو ایک بوتل میں ڈال کر مضبوط کارک لگا دیں۔ دو دن کے بعد ایلوا خالص (صبر زرد) ڈھائی تولے، پھٹکری سائیدہ ڈھائی تولے، تو تیا دو ماشے شامل کر کے چار یوم اور رکھیں۔ چار دن کے بعد صاف کر کے بوتل میں رکھیں ولایتی آیوڈین سے زیادہ زود اثر ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) طبی فارما کوپیا ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۶) **افیون کی عادت**:۔ (۱) کسی نشے کی بھی عادت ہو اُسے چھوڑنے کے لیے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ایک مضبوط قوت ارادی ہے۔ بہت سے لوگ جو ارادے کے مضبوط ہوتے ہیں بلا کسی دقت کے شراب یا افیون چھوڑ دیتے ہیں اور بعض دواؤں کی مدد سے بھی چھوڑنے پر قادر نہیں ہوتے۔ افیون ترک کرنے پر اس کی تکلیف نہ محسوس کرنے کے لیے سب سے اچھی دوا "ایکسٹرکیٹ وائی برنم لیکوئڈ" ہے۔ افیون چھوڑ کر اس کی بجائے یہ دوا چند روز تک استعمال کرتے رہیئے۔ غالباً کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ کام کسی دوسرے شخص کے سپرد کر دیجئے کہ وہ آپ کے وقت پر آپ کو افیون کھلا یا پلا دیا کرے۔ اسے ہدایت کر دیجئے کہ پہلے روز صرف آدھی رتی کے بقدر آپ کے معمول سے کم افیون آپ کو دے اور ایک ہفتے تک یہی مقدار دیتا رہے ایک ہفتے کے بعد نصف رتی اور گھٹا دے اور پھر ایک ہفتے کے بعد اور نصف رتی گھٹا دے۔ غرض اسی طرح گھٹاتا چلا جائے۔ تاآنکہ بالکل چھوٹ جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جائفل ۲ ماشے، صبر زرد خالص ۳ ماشے، کونپل ارنڈ (سائے میں خشک کی ہوئی) ۳ ماشے، سونٹھ ۴ ماشے، تخم دھتورہ ۲ ماشے، گوند کیکر ۴ ماشے۔ سب چیزوں کو خوب باریک کر کے جس مقدار میں افیون کھائی جاتی ہے اسی مقدار کی گولیاں بنا لیں۔ اب افیون کی بجائے یہ ایک گولی کھانی شروع کریں۔ جب افیون کی طرح طبیعت اسکی عادی ہو جائے تو پھر گولی کی مقدار کم کرتے جائیں۔ یہاں تک یہ بھی بالکل چھوٹ جائے۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ جس قدر افیون کھاتے ہیں، اس میں حب جدوار چوتھائی گولی ملائیے اور اتنی ہی افیون کم کر کے کھائیے۔ تین چار روز تک اس طرح استعمال کرنے کے بعد حب جدوار چوتھائی کے بجائے آدھی کر دیجئے، اور اتنی ہی افیون گھٹا دیجئے۔ غرض کہ اسی طرح حب جدوار کو بڑھاتے اور افیون کو گھٹاتے جائیے، یہاں تک کہ صرف حب جدوار رہ جائے۔ اس کے بعد حب جدوار کو تھوڑا تھوڑا کم کر کے چھوڑ دیجئے۔ اُمید ہے کہ اس طرح افیون کی عادت ترک ہو جائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو کچھ کام اپنی قوت ارادی سے بھی لینا پڑے گا۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) حب شفا افیون کی مقدار میں زیادہ کھائیے۔ پھر ایک ایک گولی کم کرتے جائیے۔ تھوڑے ہی ہفتوں میں عادت چھوٹ جائے گی (حکیم ہمایوں)

(ہ) حب شفا تیار کر کے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۹۷) **جریان**:۔ (۱) آپ انہیں شروع میں پٹاسیم برومائیڈ دس دس گرین دن میں تین مرتبہ دیا کیجئے اور تقریباً پندرہ روز تک اسی طرح دیتے رہیے۔ اس کے بعد کوئی ایسی مقوی دوا جس میں فولاد کی مقدار زیادہ ہو اور محرک باہ دوائیں کم ہوں یا بالکل نہ ہوں کچھ عرصے تک استعمال کرائیے۔ اس مقصد کے لیے "ہیموگروبین" یا "ایسٹنس سیرپ" بہت اچھی چیزیں ہیں۔ اس بات کی احتیاط رہے کہ قبض نہ ہونے پائے۔ غذا زود ہضم اور طاقت بخش استعمال کریں۔ اور ملینات کے ذریعے سے قبض دور کرتے رہیں۔ جب جریان میں بہت کافی کمی آ جائے تو ایسی مقوی دوائیں استعمال کر سکتے ہیں۔ جو محرک باہ بھی ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے حالات نامکمل تحریر کیے گئے ہیں جب تک مریض کی حالت سے پوری آگاہی نہ ہو۔ نسخہ لکھ کر مریض کا وقت اور پیسہ برباد کرنا ہے۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) صبح کے وقت قرص قلعی ۲ عدد، قرص خبث الحدید ایک عدد، معجون ثعلب ۶ ماشے میں ملا کر دودھ کے ساتھ ملا کر کھائیں اور سہ پہر کو سفوف گوند کتیرا ۶ ماشے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں نو نو ماشے کھائیں۔ مقامی طور پر ہمدرد دواخانے کا طلائے اعظم استعمال کریں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) ثعلب مصری سائیدہ اور تخم ریحاں ۳-۳ ماشے کر رات کو آدھ سیر دودھ میں بھگو دیں۔ صبح اس میں شکر ملا کر لیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(۱۹۸) **دردِ گردہ**:۔ (۱) بہتر ہو کہ عکس ریز کے ذریعے سے گردوں کی تصویر لے لیں۔ آپ کو اور آپ کے گردوں کی تصویر دیکھے بغیر کوئی معقول مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو درد گردہ نہیں ہے۔ بلکہ عصبی شکایت ہے۔ گردے، مثانہ اور جگر کا فعل خراب ہے۔ معدہ و امعاء بھی اپنا کام پورے طور سے انجام نہیں دیتے۔ بہر حال مفصل حالات کے بغیر کوئی دوا تجویز نہیں کی جا سکتی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ روزانہ رات کو معجون فلاسفہ ۹ ماشے اور صبح کو جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشے کھائیے۔ کھانا کھانے کے بعد جوارش جالینوس ۹-۹ ماشے

دونوں وقت کھا لیا کیجیے۔ قابض، ثقیل اور بادی چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) تھیالین یا سسٹون کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(۱۹۹) **"نفرائٹس"** (ا) علاج تو بے حد آسان ہے اگر درست تشخیص مرض ہو جائے۔ آنجناب خود مرض کا نام تجویز کر کے اس کا علاج دریافت کرتے ہیں لیکن طبیب کو بھی تو اطمینان ہو جائے کہ جو مرض آپ نے تجویز کیا ہے وہ درست ہے یا غلط۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) "نفرائٹس" میں ورم گردہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ اگر آپ طبیب ہیں تو آپ کے لیے صرف یہی اشارہ کافی ہے۔ پوری تفصیل سے بیان کرنے کی جوابات کے صفحوں میں گنجائش نہیں ہے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(ج) اس مرض میں کشتہ فولاد شنگرفی یا سم الفاری نہایت اکسیر چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) آپ اکسیر فولاد تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ پچھلے مہینوں کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۰) **احتلام وغیرہ:-** (ا) آپ سوء ہضم اور کمزوریٔ اعصاب میں مبتلا ہیں۔ آپ کے لیے بھی ان ہی تدابیر پر عمل کرنا مفید ہوگا جو جواب نمبر ۱۹۷ میں بیان ہوئی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو نسخہ میں لکھتا ہوں اس کے استعمال سے احتلام کی شکایت میں بہت کمی ہو جائے گی، ہاضمہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ سپستاں ۳ تولے، خشخاش ۳ تولے، پوست خشخاش ۳ تولے، کشنیز خشک ۳ تولے، برادہ صندل سفید ۳ تولے۔ سب دواؤں کو باریک کر کے ہم وزن شکر سفید ملا کر، ۷ ماشے کی پڑیاں بنا لیں اور رات کو ایک تولہ زیرہ سفید ۳ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح سویرے پانی نتھار لیں۔ ایک پڑیہ یہ دوا اس پانی کے ساتھ پھانک لیں۔ دوا صبح و شام دونوں وقت استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ قرص اسرب ۲ عدد، قرص قلعی ۲ عدد معجون موچرس ۶ ماشے میں ملا کر صبح کو استعمال کیجیے۔ غذائیں سادہ اور زود ہضم بھوک رکھ کر کھائیے۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں ۶-۶ ماشے استعمال کیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) سیال مسکن استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ اگست سنہ ۳۹ء کے رسالے میں ملاحظہ فرمائیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ھ) پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، چوب صندل سفید سوہن کردہ، برنج بادیان، دانہ الائچی خورد، برنج کشتیز ہر ایک ۵ تولے، مومیائی کانی ایک تولہ، روغن بادام ۲۰ تولے۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کریں۔ پھر سب دوائیں کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ملا کر رکھ لیں اور ۲ تولے یہ سفوف دودھ کے ساتھ صبح سویرے کھا لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۱) **پھوڑے:-** (ا) مرض نے بہت کافی پیچیدگیاں اختیار کر لی ہیں۔ شک ہوتا ہے کہ مریضہ دق میں مبتلا نہ ہو۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائیے تاکہ وہ مریضہ کو دیکھ کر حسب ضرورت نسخہ تجویز کر سکے۔ اگر زخم ہڈی تک ہیں اور ہڈیاں ماؤف ہو چکی ہیں، تو آپریشن کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مچھلی کا تیل اور شربت چونا (گریالٹس سیرپ) پلائیے۔ کیلسیم کے انجکشن لگوا دیجیے۔ ان تدابیر سے مریضہ میں اتنی طاقت آجائے گی کہ آپریشن کو برداشت کرے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض نے خطرناک شکل اختیار کر لی ہے۔ میرا خیال ہے کہ مریضہ کو سلِ عظمی ہے۔ جواب سوال میں وقت ضائع نہ کیجیے۔ کسی مقامی طبیب سے رجوع کیجیے یا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مشورہ کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس میں شک نہیں کہ مریضہ نہایت اہم اور سخت مرض میں مبتلا ہے۔ تاہم آپ اُس کو یہ دوائیں استعمال کرائیے۔ ممکن ہے کہ خدا اُن کو شفا بخشے۔ صبح کے وقت، گوند ببول، کتیرا، سرطان جلایا ہوا، رب السوس ہر ایک چار رتی باریک پیس کر لعوق نزلی آب تربوز ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں اوپر سے عرق ہرا بھرا دس تولے میں شربت اعجاز ۲ تولے ملا کر پلائیں۔ تیسرے پہر قرص سرطان ۴ ماشے کھلا کر عرق ماء الجبن ۱۰ تولے میں شربت عناب دو تولے ملا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) ناصور بوٹی کے پندرہ بیس عدد پتے، مرچ سیاہ ۷ عدد کے ساتھ آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر مریضہ کو پلایا کریں۔ اور ناصور بوٹی کے پتوں کو رگڑ کر پھوڑوں پر لگایا کریں۔ سفوف بھنگرہ سفید ۳-۳ ماشے صبح و شام پانی سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ھ) مرض سل یا خنازیری مادّے کی وجہ سے بخار اور کھانسی ہے۔ باقاعدہ کسی مقامی معالج سے علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۲) **پرانا زکام:-** (ا) جناب والا آپ خدا جانے کہاں بیٹھے ہیں اور میں یہاں، خاص توجہ دینے کا کیا موقع ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مریض کو اچھی طرح دیکھے بغیر صحیح تشخیص بہت ہی مشکل ہوتی ہے۔ تاہم جو کچھ بھی غلط سلط سمجھ میں آسکا ہے اس کے مطابق آپ کے لیے چند ہدایات لکھے دیتا ہوں۔ آپ ہوا سے اور بالخصوص سرد ہوا سے بچنے کی کوشش نہ کیا کریں۔ آج کل گرمی کا موسم ہے۔ ابھی سے بالکل کھلی ہوا میں رہنے کی عادت ڈال لیں۔ روزانہ صبح سویرے کھلی سڑکوں پر یا کھلے میدان میں ٹہلنے کے لیے نکل جایا کریں۔ رات کو بھی باہر سوئیں۔ اسی طرح آپ کے نتھنوں کی جھلیاں ہوا کی عادی ہو جائیں گی۔ اور سرد موسم میں بھی ان پر ہوا کے جھونکوں کا وہ اثر نہ ہوا کرے گا جو اب ہوتا ہے۔ کم سے کم چار سنترے اور تین پاؤ دودھ روزانہ استعمال کیا کیجیے۔ غذا زود ہضم کھایا کیجیے اور قبض نہ ہونے دیجیے۔ ناک کے اندر "مستول" ڈالتے رہا کیجیے۔ اگر کھانسی رہتی ہے اور گلے بھی آجاتے ہیں تو حلق میں "مینڈلس پینٹ" صبح و شام لگائیے۔ اور "پیلول" کی تین چار تولیں پی ڈالیے۔ "اینٹی کٹارل" کے انجکشن لگوائیے۔ یا اگر ممکن ہو تو اپنی ہی ناک کی رطوبت سے سیرم بنوا کر اس کے انجکشن لگوائیے۔ بغیر آپ کو دیکھے میں جتنی باتیں لکھ سکتا تھا لکھ دی ہیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دائمی نزلہ اور زکام میں یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں بنا کر استعمال کیجیے۔ نسخہ :- کچلہ مدبّر، تخم دھتورہ (پوست خشخاش کے پانی میں ایک رات دن بھگو کر خشک کیے ہوئے) مغز بنولہ، سفید زیرہ، دھنیا چھلا ہوا، مومیائی ہر ایک ۶ ماشے، مغز بادام شیریں ایک تولہ، مصطگی ۶ کشتہ فولاد، کشتہ مرجان ہر ایک ۳ ماشے۔ سب دواؤں کو باریک پیس چھان کر چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔ تیل، ترشی اور قابض بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) حب بلادر ۲-۲ عدد صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) چون پراش اولیہ ان امراض کے لیے بہترین دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۳) **ہونٹ کا داغ** :- (ا) کیا آپ ڈاڑھی مونچھ صاف کرنے عادی ہیں۔ اگر مونچھیں بھی صاف کرتے ہیں تو غالباً یہ دانے اسی وجہ سے ہیں۔ بوسہ لینے کی وجہ سے اہلیہ کے لبوں پر تو دانے نمودار ہو سکتے تھے، لیکن زبان پر چھالے بوسے لینے کی وجہ سے نہیں پڑ سکتے۔ انہیں غالباً بدہضمی رہتی ہے اس کا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عرق منڈی، عرق چرائتہ، عرق شاہترہ ہر ایک ڈھائی تولے، عرق عشبہ سوا تولے، شربت عناب ڈیڑھ تولے۔ سب کو ملا کر مہینہ سوا مہینے تک استعمال کریں۔ دوا کی یہ ایک خوراک ہے اور مرہم تو با ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا کر استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایسی حالت میں دوسروں کو تکلیف دینے سے باز رہیے اور یہ دوا بنا کر استعمال کیجیے :- بابچی بقدر ضرورت لے کر تین روز تک ترپھلے کے پانی میں بھگو رکھیے۔ اس کے بعد خشک کر کے دو تولے لیجیے اور گندھک آملہ سار دو تولہ ملا کر باریک پیسیے اور چھان کر رکھ لیجیے۔ روزانہ صبح و شام ایک ایک ماشہ یہ دوا شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر چاٹیے اور اسی دوا کو ترپھلے کے پانی میں حل کر کے داغ پر لگائیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آپ جواب نمبر ۱۸۹ پر عمل کیجیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۴) **دائمی قبض وغیرہ** :- (ا) آپ یک لخت افیون چھوڑ دیں اور اس کی بجائے "ایکسٹرکٹ وائی برنم لیکوئڈ" چند روز تک استعمال کریں۔ افیون بھی چھٹ جائے گی۔ اور اس کے چھوڑنے سے جو تکلیفیں ہوتی ہیں ان سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ افیون ترک کرنے پر قبض اور بدہضمی از خود رفع ہو جائے گی۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کر سکتے ہیں :- میگ سلف ایک ڈرام، میگ کارب لیوس ۱۰ گرین، سوڈیم ۲ گرین، ٹنکچر ربائی کمپونڈ ۱۵ منم، پیپین ۱۰ گرین، پیپرمنٹ کا پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دن بھر میں ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی طور پر کسی لائق طبیب سے علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ۶۳ سال کی عمر، ۴۰ سال سے دائمی قبض میں مبتلا، اس پر طرّہ یہ کہ افیون کے عادی، ان حالتوں میں آپ کو اپنی موجودہ حالت پر صابر و شاکر رہنا چاہیے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) یہ سب خرابیاں افیون کھانے سے پیدا ہوئی ہیں۔ جواب نمبر ۱۹۶ کے مطابق حب شفا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) روغن بادام ۶ ماشے دودھ نیم گرم میں ملا کر پی لیا کریں۔ دائمی قبض کے لیے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۵) **اعضائے نقائص** :- (ا) اشتہارات تو ایسی دواؤں کے بہ کثرت دیکھنے میں آتے ہیں جن کے متعلق یہ دعوے ہوتے ہیں کہ عضو مخصوص کی کجی اور لاغری اور کوتاہی سب کچھ دور کر دیں گی۔ کیوں نہ آپ ایسا کریں کہ اس قسم کا طلاء منگا کر چند روز تک ناک پر لگائیں اور دیکھیں کہ اس کی درازی میں کیا فرق پڑا۔ مخصوص ورزشوں کے ذریعے سے ایسے اعضاء کو فربہ کرنا تو ممکن ہے کہ جن کے عضلات کی حرکت پر ہمیں اختیار حاصل ہے۔ لیکن ناک اور کان کے عضلات کو ہم اپنے ارادے اور اختیار سے اس طرح حرکت نہیں دے سکتے کہ جیسے ہاتھ پاؤں وغیرہ کے عضلات کو، اس لیے ناک اور کان کی ورزش بھی نہیں ہو سکتی۔ تیس سال کی عمر سے پہلے پہلے یہ بھی ممکن ہے کہ ایسی دوائیں اور ایسی غذائیں جو جسم کے نشو و نما کو زیادہ کریں اور مخصوص غدودوں کو تحریک پہنچائیں، کھا کر ہم اپنے قد کی طوالت میں کسی قدر جزوی سا اضافہ کر لیں۔ لیکن یہ اضافہ پورے قد میں ہوگا۔ کسی مخصوص عضو تک اس درازی کو محدود کر دینا ناممکن ہے۔ اعمال جرّاحی کے ذریعے سے یہ بالکل ممکن ہے کہ ناک یا کان کی صورت بدل دی جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ۲۵ سال کی عمر تک انسانی اعضاء میں بڑھوتری ممکن ہے۔ اس عمر کے بعد بھی اعضاء کو فربہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس قدر نہیں کہ حلیہ تبدیل ہو جائے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) بے شک دواؤں کے داخلی اور خارجی استعمال سے عضو کو فربہ کیا جا سکتا ہے۔ مجرم کا حُلیہ بدلنے میں آپریشن سے کافی مدد لی جا سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(د) یہ بحث طویل ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اعضائے مخصوصہ کی طبعی لمبائی اور موٹائی میں جو کمی واقع ہو چکی ہو وہ ضرور پوری ہو سکتی ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۶) **حل طلب نسخہ** :- (ا) اس نسخے کے معمّے کو حل کرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ آپ کیمیا بنانے کے کسی نسخے کا تجربہ شروع کر دیں۔

شاید خدا کامیاب ہی کر دے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۰۷) **دانتوں کے امراض**:- (ا) دانتوں سے خون نکلنے کا تعلق دانتوں کی خرابی سے نہیں ہوتا۔ اپنے خون کی اصلاح کیجئے۔ موسم کے پھل اور سبز ترکاریاں بہ کثرت استعمال کیجئے اور خون میں کیلسیم کی مقدار زیادہ کرنے کے لیے "کیلزانا" استعمال کر ڈالیے۔ منجنوں میں "کالینوس" اور "کوپرن" اچھے ہیں (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ یہ مختصر لیکن نہایت مفید منجن بنا کر استعمال کیجیے۔ **نسخہ منجن**:- بادام کا چھلکا جلایا ہوا پانچ تولے، پھٹکری نیم بریاں ۳ تولے، گیرو دو تولے، نمک لاہوری ایک تولہ، سہاگہ بریاں ۶ ماشے، مرچ سیاہ ۳ ماشے، کافور ۳ ماشے۔ سب کو باریک کھرل کر کے رکھیں اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(ج) ستِ اجوائن، ست پودینہ، مشک کافور اور کاربالک ایسڈ ہم وزن ملا کر رکھیں۔ صبح کو اور سوتے وقت رات کو صرف ایک دو قطرے دانتوں پر مل دیا کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۸) **بال خورہ**:- (ا) آپ کو اس "صفائی اور ستھرائی یا شاید استرائی" کے زمانے میں بھی ڈاڑھی سے اتنا شغف ہے! تعجب ہے۔ کسی انگریزی دوا فروش سے تھوڑا سا سرخ مرہم (ریڈ آئنٹ منٹ) لے آئیے اور روزانہ ذرا سا مرہم بال خورے پر لگا کر دیر تک ملتے رہا کیجئے۔ مرہم لگانے سے پہلے اس جگہ کو گرم پانی اور صابون سے اچھی طرح دھو لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریں کی کونپلیں باریک پیس کر بال خورے پر لگایا کریں۔ چند دن میں بال نکل آئیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ بال خورے کی جگہ لہسن، رائی، ہر ایک تین ماشے، فرفیون ایک ماشہ سرکے میں پیس کر لگائیے، سوزش زیادہ ہو تو گھی لگا دیجئے۔ اسی طرح چند مرتبہ استعمال کیجئے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) شورہ قلمی ۲ تولے، آب لیموں کاغذی تازہ ۱۰ تولے میں ملا کر کھرل کریں۔ پھر بال خورے کے مقام پر لگا دیا کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد صابون سے دھو کر روغن سرسوں لگا دیا کریں۔ تھوڑے دنوں کے استعمال سے بہت فائدہ محسوس ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) آپ کے لیے عرق کا وہ نسخہ مفید ہوگا جو اپریل کے رسالے میں جواب نمبر ۲۰۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۹) **فیل پا**:- (ا) اگر شروع مرض میں آپریشن کرا دیا جائے تو آرام ہو سکتا ہے ورنہ اگر مرض بڑھ گیا تو پھر پاؤں یا ہاتھ کاٹنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہوہ ۳ حصے، رال ایک حصہ، لاکھ دھوئی ہوئی نصف حصہ۔ سب کو تیز سرکے میں پیس کر ضماد کریں اور اوپر سے برگ ارنڈ رکھ کر کپڑے کی پٹی میں لپیٹ دیں۔ ایک ہفتہ روزانہ دوا استعمال کر کے دیکھ لیں۔ اگر فائدہ ہو تو اس کا استعمال جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر اس مرض کی ابتدا ہو تو مریض کو روزانہ یا کم از کم دوسرے تیسرے روز قے کرائیں۔ اور پوست ہلیلہ کابلی، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ۵ تولے، سونٹھ، مرچ سیاہ، کندر ہر ایک دو تولے کوٹ چھان کر شہد خالص آدھ سیر کے قوام میں ملا کر روزانہ ۹ ماشے کھلائیں۔ اور ایلوا، مُر مکی، لوبان اور تخم سویا ہر ایک چھ ماشے کو سرکے میں پیس کر فیل پا پر ضماد کریں۔ ممکن ہے کہ مرض رک جائے لیکن اگر مرض بڑھ چکا ہو تو اس وقت اس کے دفعیے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(۲۱۰) **مختلف امراض**:- (ا) سب سے پہلے اگر پائیریا ہے تو اس کا علاج کیجئے۔ اسی کی وجہ سے فتورِ ہضم لاحق ہے اور اسی نے آپ کے اعصاب کو کمزور کر دیا ہے۔ یہ جگر اور دل کے مقام کا درد غالباً ضعف اعصاب ہی کا نتیجہ ہے۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً یہی بہتر ہے کہ کسی اچھے ماہرِ فن سے دل کا امتحان کرا کے اطمینان کر لیجئے۔ ضعف اعصاب کے لیے "نیورو فاسفیٹس" ایک اچھی دوا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مجموعۂ امراض بنے ہوئے ہیں۔ کسی مقامی قابل طبیب کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ لیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) صبح کے وقت خمیرہ گاؤزباں عنبری اور دوا المسک معتدل جواہر والی تین تین ماشے باہم ملا کر کھائیے۔ اور سہ پہر کو مفرح مشکیں ۶ ماشے استعمال کیجئے۔ غذائیں زود ہضم اور مقوی کھائیے اور پائیریا کی شکایت کے لیے اکسیر پائیریا استعمال کیجئے۔ (حکیم محمد عبدالواحد)

(د) آپ سیال مسکن استعمال کیجئے۔ نسخہ اگست سنہ ۳۹ء کے ہمدرد صحت میں دیکھ لیجئے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

(ہ) کپالی آسن کی مشق کرنے سے پوری تن درستی حاصل ہو جائے گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۱) **نظامِ عصبی**:- انسانی جسم کے پورے عصبی نظام کا بیان اور پھر اس تفصیل کے ساتھ کہ ناواقفانِ فن کی سمجھ میں آ سکے بہت مشکل ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جواب اس قدر طویل ہو جائے گا کہ ہمدرد صحت میں اس کے لیے بمشکل جگہ نکل سکے گی۔ تاہم میں کوشش کرتا ہوں کہ بہت مختصر طور پر ضروری اور موٹی موٹی باتیں بیان کر دوں:- دماغ، حرام مغز اور ان دونوں سے نکل کر تمام جسم میں پھیلنے والی باریک باریک ڈوریاں، جنہیں اعصاب کہتے ہیں، نظام عصبی میں شامل ہیں۔ اگر دماغ کو ہم ایک بجلی کی بیٹری یا ڈائنامو فرض کریں کہ جہاں بجلی پیدا ہوتی ہے تو یہ اعصاب بجلی لے جانے والی ڈوریاں قرار پائیں گے۔ ہمارا دماغ تمام جسم کی حس اور حرکت کا مرکز ہے۔ جسم کے کسی حصے کو بھی چھوا جائے تو اس چھونے کو دماغ ہی محسوس کرتا ہے اور دماغ تک یہ خبر پہنچنے کا ذریعہ وہی ڈوریاں ہیں جنہیں اعصاب کہتے ہیں۔ اگر کوئی ڈوری خراب ہو جائے یا کٹ جائے تو پھر جسم کے اس حصے کی حس زائل ہو جائے گی جس سے اس ڈوری کا تعلق تھا اور اگر اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تب بھی ہمیں خبر نہیں ہو سکتی

اسی طرح ہمارے جسم کی حرکت بھی ان ہی ڈوریوں پر منحصر ہے کیوں کہ دماغ سے کسی عضو کے نام یہ حکم کہ تو اس طریق پر حرکت کر، یہی ڈوریاں لاتی ہیں۔ ہم ہاتھ ہلائیں یا پاؤں، اور منہ کھولیں یا آنکھ، بہرصورت و بہرحالت اس حرکت کا حکم دماغ ہی دیتا ہے اور اعضا تک یہ حکم دماغ ہی کی ذریعے سے پہنچتا ہے۔ اگر عصب کٹ جائے یا خراب ہو جائے تو پھر ہم لاکھ چاہیں لیکن کسی طرح ہاتھ یا پاؤں کو حرکت نہیں دے سکتے۔

اعصاب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بدن سے خبریں یا حس دماغ تک لے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو حرکت کا حکم دماغ سے لاکر جسم کے اعضا کو دیتے ہیں۔ اگر حسّی اور حرکتی دونوں قسم کے اعصاب خراب ہو جائیں تو مکمل فالج یا استرخا ہو جاتا ہے اور حس اور حرکت دونوں زائل ہو جاتی ہیں۔ صرف حسّی اعصاب خراب ہوں تو حرکت قائم رہتی ہے اور حس زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر صرف حرکتی اعصاب خراب ہو جائیں تو حس باقی رہتی ہے اور حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ بہت سے اعصاب تو خود دماغ ہی سے نکلتے ہیں اور دیکھنے، سونگھنے، چکھنے اور سننے کے اعصاب کا تعلق براہِ راست دماغ سے ہے۔ ہاتھ پیروں وغیرہ میں پھیلنے والے تمام اعصاب حرام مغز سے نکلتے ہیں اور دماغ اور ان کے درمیان حرام مغز واسطہ ہے۔ اسی لیے حرام مغز پر چوٹ لگنے اور کسی قسم کی خرابیاں لاحق ہونے سے جسم کا فالج ہو جاتا ہے۔

اعصاب کی خاص خاص بیماریاں تین ہیں: ۱۔ اعصاب میں درد، اعصاب میں سوزش، اور اعصاب کا فالج۔ ان تینوں امراض کے علاوہ ایک چوتھی کیفیت اور بھی ہے جس کا نام اعصاب کی کمزوری ہے اور غالباً اسی کو سمجھنے کے لیے آپ نے یہ سوال بھی کیا ہے۔ جس طرح ہمارے بدن کے ظاہری اعضا یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اپنی حرکت کے لیے اعصاب کے محتاج ہیں، اسی طرح ہمارے اندرونی اعضا کی حرکت بھی اعصاب ہی سے متعلق ہے۔ دل کی حرکت کا تیز یا سست ہونا اعصاب ہی سے متعلق ہے۔ معدے اور آنتوں کی حرکت کہ جس پر غذا کے ہضم اور فضلے کے اخراج کا دار و مدار ہے، اعصاب ہی کی تابع ہے۔ اور ہمارے آلاتِ تناسل کے تمام وظائف و افعال بھی اعصاب ہی کے ذریعے سے انجام پاتے ہیں۔ اگر جسم کے اعصاب بالعموم کمزور ہیں اور اپنا کام درستی کے ساتھ نہیں کرتے تو جسم کے تمام اعضا کے کام پر اس خرابی کا اثر پڑنا لازمی ہے۔ نہ دل اچھی طرح کام کرے گا نہ معدہ، نہ جگر، نہ گردے اور نہ آلاتِ تناسل، اور ان سب کے کام میں خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

عصبی کمزوری کے خاص اسباب رنج، غم، فکر، تنگ دستی، کمیٔ غذا، دماغی محنت، تکان، عام جسمانی کمزوری، اور جسم سے کسی رطوبت کا بہت زیادہ اخراج ہیں۔ عصبی کمزوری کی اثر سے جسم کے تمام اعضا کے فعل میں فتور پڑتا ہے اور جو اعضا کہ پہلے سے کمزور ہیں وہ شدید امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر قلب پہلے سے کمزور ہے تو دل کا کوئی مرض، یا اگر دماغ کمزور ہے تو جنون وغیرہ امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

علاج کے لیے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ مریض کو اتنا موقع نہ دیا جائے کہ وہ اپنے مرض کے متعلق غور و خوض کرے۔ ہر وقت اسے خوش اور کسی نہ کسی کام یا تفریح میں منہمک رکھنا چاہیئے۔ غذائیں طاقت بخش اور سادہ ہونی چاہئیں اور دواؤں میں مقوّیٔ اعصاب دواؤں سے کام لینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۱۲) ہاتھ اور پاؤں کی کپکپاہٹ: (ا) یہ صرف کمزوری کی علامت ہے۔ خوب چلا پھرا کیجیے۔ چند روز میں یہ بات جاتی رہے گی۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشے صبح اور ۳ ماشے شام کو استعمال کیجیے۔ چند یوم میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کے دماغ و اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ صبح کے وقت حب خاص ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ اور سہ پہر کو مفرح مشکیں ایک ماشہ آدھ پاؤ دودھ میں ملا کر پیجیے۔ (حکیم محمد عبد الواحد)

(د) روزانہ چنے برابر مومیائی اصلی تین ماشے گھی میں حل کر کے کھا لیا کریں۔ اس کے بعد اگر جی چاہے تو دودھ بھی پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) مفصل حالات آنے پر نسخہ تجویز کیا جا سکتا ہے (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۳) کثرتِ احتلام وغیرہ: (ا) سب سے پہلے مسکّن دوائیں دیجیے۔ پٹاسیم برومائڈ ۱۰-۱۰ گرین روزانہ تین مرتبہ دینا بہت مفید ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ ہاضم دوائیں بھی دیتے رہیے اور ملینات بھی تاکہ فتورِ ہضم اور قبض نہ رہے۔ کثرتِ احتلام رفع ہونے پر مقویات جن میں فولاد ضرور شامل ہو استعمال کرائیے۔ ایک عرصے تک مقویٔ اعصاب دوائیں استعمال کرنے سے سب اعضا اپنا کام ٹھیک کرنے لگیں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) معجون فلاسفہ کسی مقامی طبیب کے مشورے سے استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ سب سے پہلے عام صحت جسمانی کو درست کرنے کی طرف توجہ کیجیے۔ عام صحت جسمانی کی درستی کا انحصار ہضم کی اصلاح اور قبض کے دفعیے پر ہے۔ لہٰذا آپ سادہ اور زود ہضم غذائیں بھوک رکھ کر کھائیے۔ روزانہ صبح و شام دو ڈیڑھ میل چہل قدمی کیجیے۔ بے تکلف یار دوستوں میں بیٹھ کر ہنسی خوشی وقت گزاریئے۔ رنج و غم کو پاس نہ پھٹکنے دیجیے۔ دوائیں روزانہ صبح کو قرص فولاد ایک عدد، قرص مرجان ایک عدد، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشے میں ملا کر کھائیے۔ تیسرے پہر مفرح بارد جواہر والی ۶ ماشے استعمال کیجیے اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۶-۶ ماشے کھائیے۔ ان تدابیر اور دواؤں کے استعمال سے ہضم کی اصلاح ہو جائے گی جسم میں طاقت آئے گی اور قبض بھی رفع ہوتا رہے گا۔ لیکن اگر کسی روز قبض زیادہ ہو تو رات کو ایک یا دو مربائے ہلیلہ کھا لیجیے، اس کے سوا کوئی دست آور دوا استعمال نہ کیجیے۔

(حکیم محمد عبد الواحد)

(د) سیال مسکّن اور حب جریان کا استعمال کریں، رسالے اگست ۴۶ء کے ہمدرد صحت میں دیکھیے۔ (حکیم ہمایوں لائل پوری)

ضوابطِ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لیے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے اُجرت بھیجنی چاہیے۔

(۴) اگر آپ رسالے کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطور کے لیے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کیجئے۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا

(۶) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۷) رسالے کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالے میں درج نہیں ہوں گے جن کے لیے دوا خانے یا رسالے کے پرمٹ کارڈ استعمال کیے گئے ہوں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

(۲۱۴) مجھے ۵-۶ سال سے پیشاب سے پہلے ایک سفید سا قطرہ چاول کے پانی جیسا آتا ہے اور کچھ جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ڈیڑھ سال پہلے سوزاک ہو گیا تھا۔ مگر بیچ میں ٹھیک ہو گیا، لیکن ابھی یہ شکایت باقی ہے۔ پنڈلیوں میں پھڑکن اور چمک سی محسوس ہوتی ہے اور تھوڑا بہت قبض بھی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو قطرے اندر رک گئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۴۴۲)

(۲۱۵) دودھ پلانے والی عورت کا دودھ بڑھانے اور اس کو طاقت ور بنانے کے لیے مجرّب نسخہ درکار ہے مریضہ کی آنکھیں ہمیشہ پیلی رہتی ہیں اور گرمی بھی زیادہ محسوس کرتی ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۲)

(۲۱۶) میری لڑکی (عمر تقریباً ۱۱ سال) کو دونوں کانوں سے آواز بہت کم سنائی دیتی ہے۔ بچی کا علاج باقاعدہ جاری ہے۔ کئی بار پچکاری لگائی گئی ہے، مگر اب تک کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کانوں سے پیپ اور خون وغیرہ نہیں آتا۔ (خریدار نمبر ۸۰۸۸)

(۲۱۷) مریض کی عمر ۴۳ سال ہے۔ ریاح کی زیادتی اور قبض دائمی کی شکایت ہے۔ غذا ہضم اور جزو بدن نہیں ہوتی۔ ضعفِ باہ بہت ہے عصبی خرابیاں بھی موجود ہیں۔ مزاج گرم ہے۔ اطبائے کرام خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۵۱)

(۲۱۸) ۳۰ سالہ مریضہ کو ۳ سال سے سانس (دمہ) کا عارضہ ہے۔ بوجہ امراض رحم (جن سے اب صحت نصیب ہوئی ہے) فربہ بدن بالکل دبلا اور کمزور ہو گیا ہے۔ عام کمزوری ہی باعثِ مرض ہوتی ہے کوئی ایسا علاج بتایا جائے جس سے دائمی صحت نصیب ہو۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۳۰)

(۲۱۹) اگر کوئی صاحب ایمانداری سے ہاتھی کی دُم کا موٹا بال روانہ کر سکتے ہیں تو اطلاع دیں۔ اس بات سے بھی اطلاع دی جائے کہ اس بال کے کیا کیا فائدے ہیں اور طریقہ استعمال کیا ہے؟ بالوں کی قیمت فی سینکڑہ کے حساب سے بتائی جائے۔ (ایک ناظر)

(۲۲۰) میری بیوی کو بچپن سے یہ شکایت ہے کہ ان کے دونوں پاؤں کے تلوے جلتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ سردی کے موسم میں بھی رات کو پاؤں باہر نکال کر سوتی ہیں اس کے علاوہ اور کوئی شکایت نہیں۔ عمر ۴۰ سال ہے آٹھ بچوں کی ماں ہیں۔ جسم فربہ ہے۔ (خریدار نمبر ۵۳۱۰)

(۲۲۱) میرے ایک دوست کا رنگ دن بدن زرد ہوتا جا رہا ہے۔ آنکھوں میں بھی زردی ہے طبیعت بھی خراب رہتی ہے۔ نزلے کی شکایت عام ہے۔ یرقان کا خیال ہے۔ ازراہِ کرم اطبا اور ڈاکٹر صاحبان کوئی ایسی مجرب اور آسان دوا تجویز کریں جس سے یہ بیماری بغیر تکلیف کے دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۸۹۴)

(۲۲۲) روغن بیضۂ مرغ اور روغن بیر بہوٹی نکالنے کی ترکیب و مچھلی کے تیل تیار کرنے کی ترکیب اطبائے کرام درج فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۹۰۷۵)

(۲۲۳) ۲۱ سال کے ایک مریض کو ۶ سال سے زیادہ پانی پینے، زیادہ محنت کے کام کرنے۔ زیادہ چلنے پھرنے سے خاص کر موسم گرما میں رات کو سوتے وقت اور کبھی کبھی دن میں مادۂ منویہ کے قطرے نکلنے کی شکایت ہے۔ مرض کا بہت کچھ علاج کرایا گیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تین سال سے ایک طرف خصیے پر سخت ورم ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۰۶)

(۲۲۴) میرے ایک دوست کے دانت پان کھانے کی زیادتی سے میلے اور داغ دار ہو گئے ہیں۔ اب انہوں نے بارہ سال سے پان کھانا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن دانت اب بھی صاف نہیں ہوتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے دانت بالکل صاف اور چمک دار ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۰۶)

(۲۲۵) مختلف قسموں کے پھلوں، سبزیوں اور مغزیات کے استعمال کا بہترین وقت کونسا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ کونسے پھل خالی پیٹ کھانے چاہئیں اور کون سے غذا سے پہلے [illegible] کے استعمال کا بہترین وقت کونسا ہے؟ (خریدار نمبر ۲۴۰۲)

(۲۲۶) میری عمر اس وقت ۵۰ سال کی ہے۔ مجھے ۱۹۲۰ء میں یکایک کھانسی شروع ہوئی اور ایک مہینے کے بعد سانس تنگی سے آنے لگا۔ دمے کے بہت سے علاج کرائے اور انجکشن لگوائے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ دو سال یہ حالت رہی۔ اتفاقیہ چنے کی دال اور لوکی کھانے سے شکایت رفع ہو گئی اور ۳۷ء تک ایسی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ جنوری ۳۸ء میں کھانسی کی شکایت ہوئی تو پھر دوسرے ہی دن سے دمہ شروع ہو گیا اب تک اسی شکایت میں مبتلا ہوں۔ کئی علاج کیے، لوکی اور چنے کی دال بھی کھائی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اب سب علاج چھوڑ دیے ہیں۔ قبض کے لیے تریپھلے کا استعمال کرتا ہوں اور جب دورہ اٹھتا ہے تو گریالٹ کا سگرٹ استعمال کرتا ہوں۔ چلنے پھرنے سے مجبور ہوں۔ بیماری کی وجہ ڈاکٹر پھیپھڑے کی خرابی بتاتے ہیں۔ ایفیڈرین، فیکسول اور کارڈیازول بھی استعمال کیا، لیکن خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ میں جسیم آدمی ہوں اس وقت بھی میرا وزن تین من ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۵۶)

(۲۲۷) میری عمر اس وقت تیس سال ہے سات سال سے متواتر وزن ۱۱۲ پونڈ ہی رہتا ہے زیادہ نہیں ہوتا۔ کھانا کم کھایا جاتا ہے اور ہضم ہو جاتا ہے۔ حکماء سے استدعا ہے کہ کوئی ایسی دوا تجویز فرمائیں جس سے وزن بڑھے۔ مزاج گرم و خشک ہے۔ گرم چیزیں کھانے سے نزلہ اور زکام ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۰۱۲)

(۲۲۸) میری عمر ۲۸ سال ہے۔ سر کے علاوہ ڈاڑھی میں بھی بہت سے سفید بال نکل رہے۔ ان کی روک تھام کے لیے کھانے کا کوئی مجرب نسخہ بتائیے (خریدار نمبر ۲۶۴)

(۲۲۹) مجھے عرصہ پندرہ سال سے تبخیر معدہ یا بواسیر ریحی کی شکایت ہے موسم یا اوقات میں کسی تبدیلی سے نفخ معدہ، ضعف قلب، بواسیر بادی اور دوران سر وغیرہ میں سے کسی ایک کا ہر وقت عارضہ رہتا ہے۔ نمک سلیمانی، مربہ ادرک، جوارش طباشیر اور حب تنکار وغیرہ کاسر ریاح دوائیں زیادہ مقدار میں کھانے سے فوری اور عارضی فائدہ ہو جاتا ہے۔ نمک سلیمانی، امرت دھارا اور حب تنکار وغیرہ دوائیں عموماً میرے استعمال میں رہتی ہیں۔ مجھے کسی ایسی دوا کی ضرورت ہے جس سے یہ مرض دور ہو جائے اور دوا مقدار میں کم استعمال کرنی پڑے۔ (خریدار نمبر ۸۸۲۵)

(۲۳۰) ایک مریض کی عمر ۱۸ سال ہے۔ اس کے سینے اور کمر کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو گئی ہیں۔ ایک ٹانگ ۵ سال سے کم زور ہے اب وہ سیدھی نہیں ہوتی جسم کمزور ہے۔ چل پھر نہیں سکتا۔ مناسب تدبیر اور علاج بتائیے۔ (خریدار نمبر ۹۹۴۱)

(۲۳۱) میری اہلیہ جن کی عمر اس وقت چالیس سال ہے عرصہ دو تین سال سے ایام کی بے قاعدگی اور سیلان الرحم میں مبتلا ہیں۔ ایام دس بارہ یوم تک اس طرح آتے ہیں کہ اول چار دن کثرت سے خون آتا ہے۔ پانچویں دن خشک ہو کر چھٹے دن پھر پہلے کی طرح چار دن تک تھوڑی مقدار میں آ کر بند ہو جاتا ہے۔ نلوں میں درد رہتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ پیر کے تلوے جلتے ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ طبیعت ہر وقت سست رہتی ہے۔ مٹاپے کی زیادتی ہے۔ ہر وقت پیٹ ابھرا رہتا ہے۔ انجکشن بھی لگوائے جن سے صرف اس قدر فائدہ ہوا کہ پیٹ میں جو گولے دوڑتے معلوم ہوتے تھے، وہ رفع ہو گئے۔ بے قاعدگی ایام اور دیگر تکالیف بدستور ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۱، و ۹۹۱۴)

(۲۳۲) مجھے ایک سال سے ریاح کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ ریاح قلب پر پہنچ کر تکلیف دیتے ہیں۔ اس کے بعد فوراً ڈکار کا دورہ شروع ہو کر گرمی محسوس ہونے لگتی ہے اور اس وقت سونے کو جی چاہتا ہے۔ عموماً شام ہوتے ہی نیند کا غلبہ رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۶۸)

(۲۳۳) بناسپتی گھی کے استعمال سے صحت پر کیا اثر ہوتا ہے؟ انسان کے جسم کو گھی کی جو قدرتی ضرورت ہے اس کے استعمال سے کس حد تک پوری ہو جاتی ہے آج کل گھی قابل اطمینان نہیں ملتا۔ اگر صرف بناسپتی گھی استعمال کیا جائے تو کیسا ہے؟ (چودھری محمد دین)

(۲۳۴) میرے لڑکے (عمر ۶ سال) کے کان دو سال سے بہتے ہیں۔ سفید پیپ بہت بدبودار خارج ہوتی ہے۔ متواتر علاج ہوتا رہا مگر بے سود۔ اطباء کرام سے مؤثر نسخے کی درخواست ہے۔ (خریدار نمبر ۹۵۹۸)

(۲۳۵) میری عمر ۳۱ سال ہے اور وزن ۱۰۵ پونڈ ہے۔ جسم کے تمام اعصاب کم زور ہیں۔ اعضا شکنی رہتی ہے۔ صبح کا پیشاب لال اور گاڑھا ہوتا ہے۔ جسم میں جلن رہتی ہے۔ چہرے پر اور سر میں پھنسیاں نکلتی رہتی ہیں۔ کمر اور پیٹ میں درد رہتا ہے۔ پیشاب میں بھی جلن ہے۔ (خریدار نمبر ۹۳۸۴)

(۲۳۶) میری ۸ سالہ لڑکی چاند کے مہینے کی آخری تاریخوں میں بخار میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ بخار بہت شدت کا چڑھتا ہے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔ تین چار دن میں بخار اتر جاتا ہے۔ لڑکی کو رات کو نظر نہ آنے کی بھی شکایت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پیدائشی بیماری ہے۔ (ایک خریدار)

(۲۳۷) مریضہ کی عمر ۲۵ سال ہے، شادی ہو چکی ہے۔ ہفتے میں تین چار روز دوپہر کے بعد سے رات تک پانچ چھے دست ہو جاتے ہیں۔ ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں اور خفیف سا بخار بھی رہتا ہے۔ جسم بالکل دبلا پتلا ہے۔ معجون سنگ دانہ مرغ اور مالتی بسنت کے علاوہ اور بہت سے یونانی اور ڈاکٹری علاج کیے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (۹۴۳۵)

(۲۳۸) میری عمر ۳۲ سال ہے۔ دس بارہ سال سے زکام دس پندرہ روز کے لیے ہر موسم میں ہو جاتا ہے چھینکیں بہت آتی ہیں اور دماغ میں بخار سا محسوس ہوتا ہے۔ طبیعت بلغمی ہے۔ بغیر کھانسی کے سینے سے کچا بلغم خارج ہوتا رہتا ہے۔ اعصابی کمزوری کی بھی شکایت ہے۔ ہاضمہ اچھا ہے۔ (ایک ناظر)

(۲۳۹) میری عمر ۴۶ سال ہے۔ تیس سال سے ہاضمہ خراب ہو گیا ہے۔ دماغ کم زور ہے۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے چشمہ لگاتا ہے۔ عام صحت جسمانی بھی اچھی نہیں ہے۔ مادہ تولید خراب ہے۔ امساک بالکل نہیں۔ ۲۵ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ تیرہ بچوں میں سے پانچ زندہ ہیں۔ (ایک خریدار)

(۲۴۰) کیا پارے کی گولی ممسک ہے؟ اطباء کرام توجہ فرما کر جواب سے مطلع فرمائیں اور گولی بنانے کی ترکیب بھی لکھیں۔ (ایک خریدار)

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ "ایڈیٹر"

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

- بچوں کی بیماریاں
- آنکھوں کی بیماریاں
- امراض جگر و معدہ
- کمزوری دماغ
- بالوں کی بیماریاں
- کمزوری اعضا ہضم بوجہ ضعف ہاضمہ
- سرعت انزال
- ذیابیطس
- پیچش
- قلب کے ضعف
- امراض مخصوصہ
- کمزوری عضو
- ناصور
- ضعف جگر
- جریان
- دمہ
- سوزاک
- آتشک
- ضعف باہ
- نامردی
- نزلہ
- اسقاط حمل
- کنٹھ مالا
- خرابی ایام
- سیلان الرحم
- امراض خون
- پائیریا
- امراض مخصوصہ
- تلی
- بے لذتی
- احتلام
- گٹھیا
- طاعون
- دق وسل
- جنون

شفاعت احمد

اگر ایسا ہو

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ بھی اسی نامور [illegible] دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

شربت فولاد ۲۹۲

SHARBAT-I-FAULAD

292

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ جگر اور معدہ کی کمزوری سے جو دست آتے ہیں ان کو اسکی چند خوراکیں روک دیتی ہیں۔ خون کی سرخی (ہیموگلوبین) کو بڑھاتا ہے غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ تلی اور جگر کے بڑھنے میں بھی مفید ہے۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا شربت فولاد تمام ہندوستان میں اپنے بیش قیمت فوائد اور ارزانی کے لحاظ سے ایک امتیازی شہرت رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۲۰ تولہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱؍۸)

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

S. KHAN

رجسٹرڈ

اکسیر پائیریا

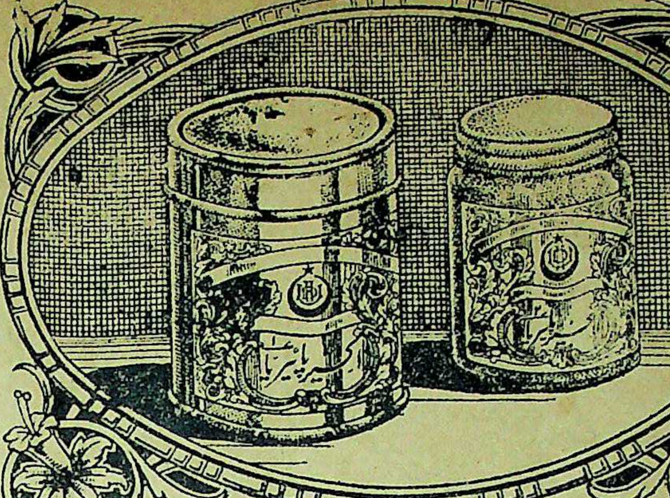

پائیریا کے لئے طب یونانی کی بہترین دوا ہے۔ مسوڑھوں کے ورم اور جریان خون کو رفع کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔ دانتوں کو گرنے سے بچالیتی ہے۔ پیپ کی پیدائش کو بند کرکے گندہ دہنی کی شکایت سے نجات دیتی ہے۔ اکسیر پائیریا سے مراد دو چیزیں ہیں۔ (۱) کھانے کی دوا (۲) منجن۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہے قیمت دو روپے

ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی

درس صداقت

”خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔“

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی“

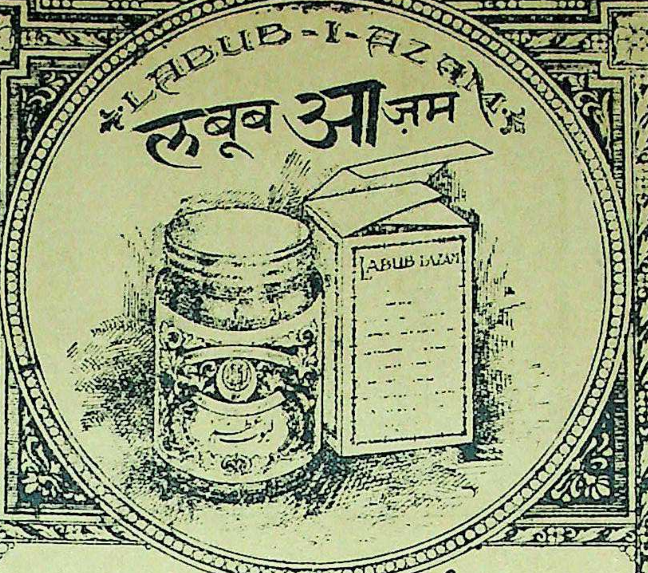

لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہی۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہی اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ھے نہایت بے ضرر چیز ہی آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بےخطر استعمال کر سکتے ہیں قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہی۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

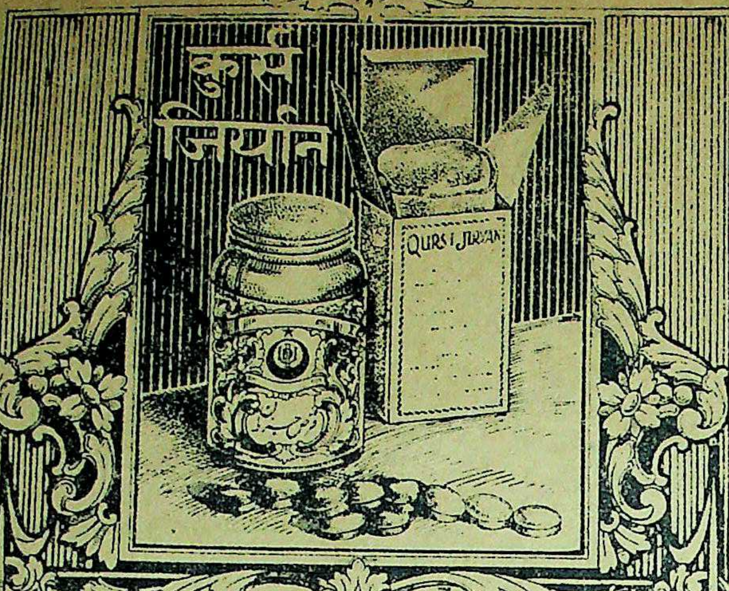

قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہرصورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہی صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہی

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (بائو گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہی۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت رُوح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳ر

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیئے

ایک کامیاب اور نفیس دوا ہی۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیئے نہایت مفید ہی۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہی۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپسول میں محفوظ ہی اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک
۱ر

معجون مقوّی و مُمسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہی پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت، فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جس کے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بے کار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی۔ لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی۔

ترکیب استعمال :- ایک گولی کا ⅛ حصہ لُعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز۔

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ ر)

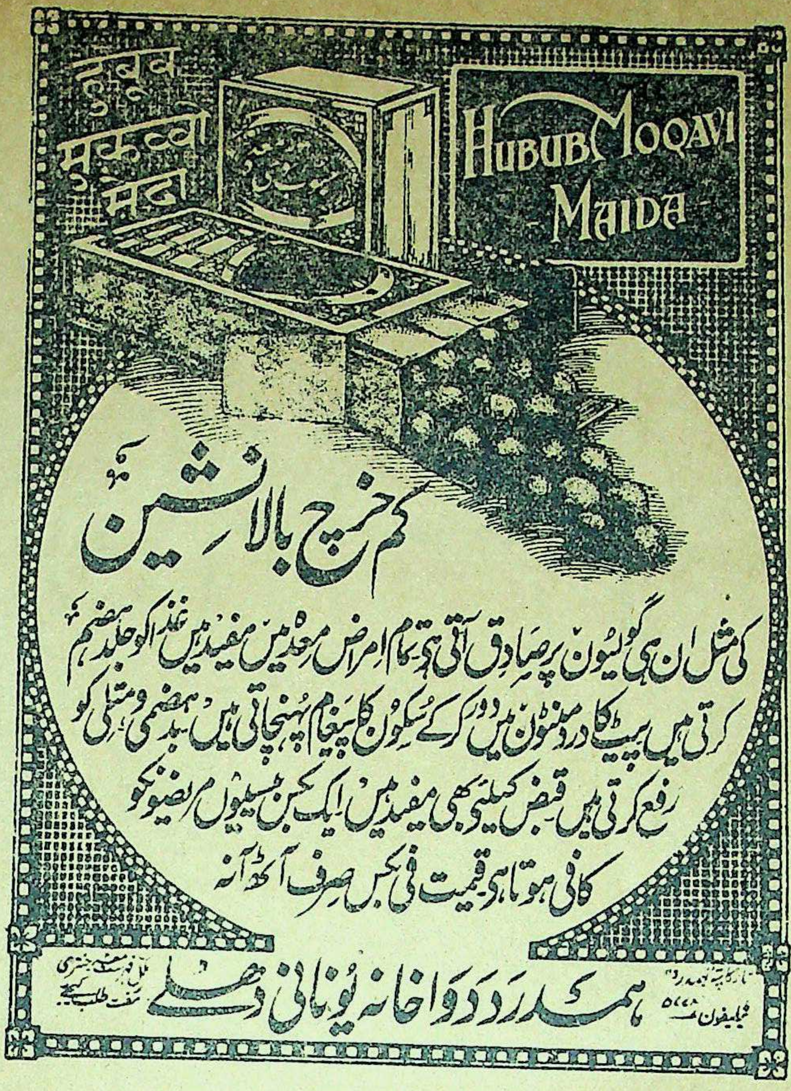

حبوب مقوی معدہ
کم خرچ بالا نشین

کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" ٹیلیفون نمبر ۵۰۰
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
فہرست جنتری مفت طلب کیجئے

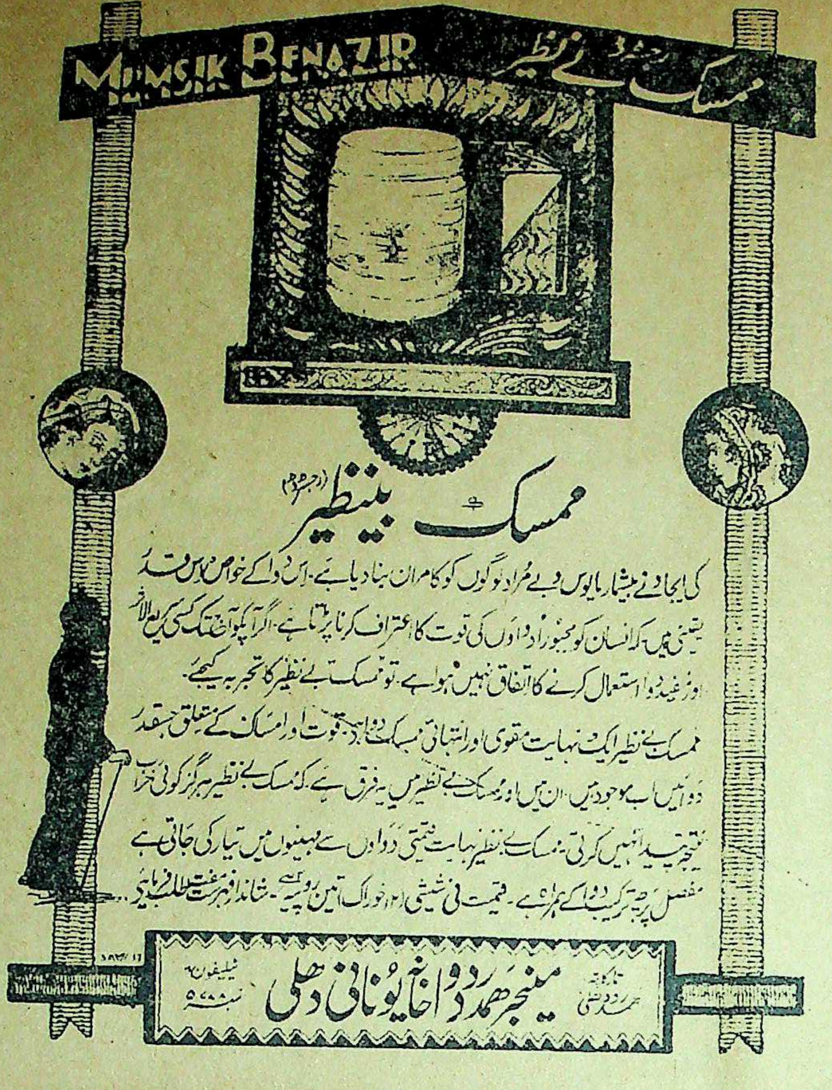

ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)

کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔

ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ ۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمائیے

تار کا پتہ ہمدرد دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، بیٹھا اور مجرب ہے + (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی پر لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ) نوٹ۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہئے +

رجسٹرڈ

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے۔ اور اس کا نام "**دولابی**" ہے، ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ۔ جگر۔ ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے ؂

قیمت فی شیشی

چوبیس خوراک ۳ روپے

عرق عنبر

خواص: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے ؂

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز

قیمت فی بوتل

دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

رجسٹرڈ

اکسیر سعال

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص!

یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ ؏ دو روپیہ آٹھ آنے ؂ **ترکیب استعمال** - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش دور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ **ترکیب استعمال،** چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے (؏۲)

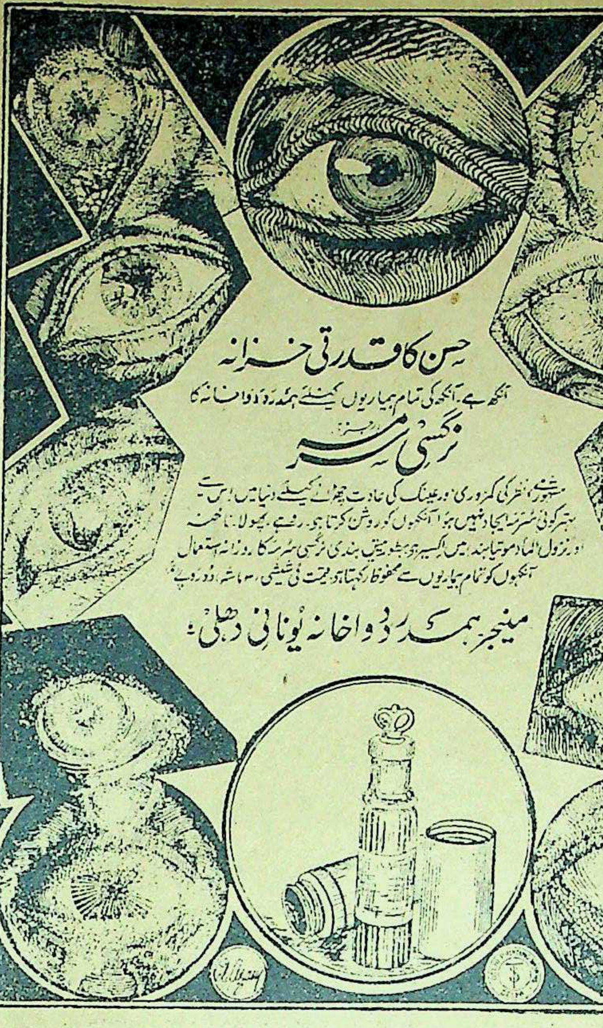

حسن کا قدرتی خزانہ

آنکھ ہے۔ آنکھ کی تمام بیماریوں کیلئے ہمدرد دواخانہ کا

نرگسی سرمہ (رجسٹرڈ)

مشہور۔ نظر کی کمزوری، و عینک کی عادت چھوڑنے کیلئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ رفتہ۔ پھولا۔ ناخنہ اور نزول الماء موتیا بند میں اکسیر ہے بشرطیکہ پابندی نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ دو روپے

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ARQ-I-SOZAK
NO 413
عرق سوزاک

عرق سوزاک (رجسٹرڈ)

سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا

ہر قسم کے سوزاک کیلئے آزمائی ہوئی دوا ہے۔ سوزاک خواہ نیا ہو یا پرانا ایک دو خوراک میں ہی اثر ظاہر ہوتا ہے۔

پیشاب کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے قرحہ کو جلد بھر دیتا ہے سوزاک کے جراثیم کی افزائش کو روکتا ہے۔

ایک شیشی میں نو خوراک
عرق ہے قیمت فی
شیشی دو روپے چار آنہ

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمایئے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

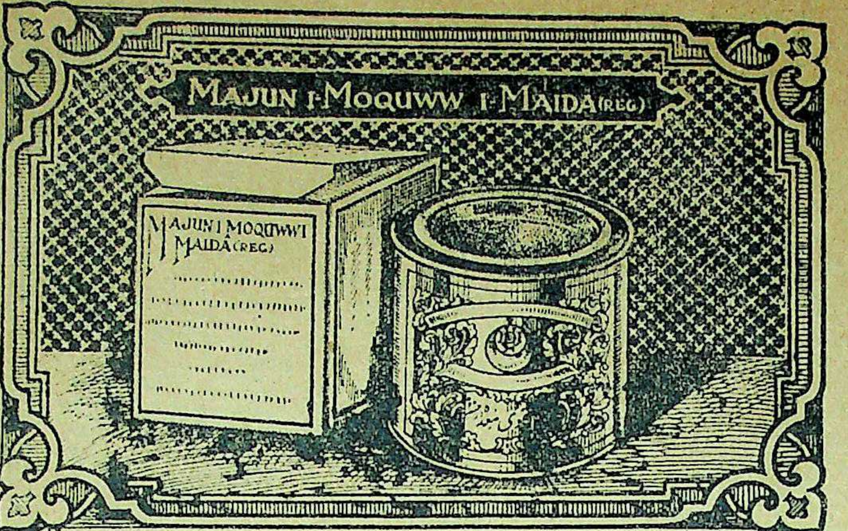

معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ عضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

تار کا پتہ ہمدرد دہلی — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

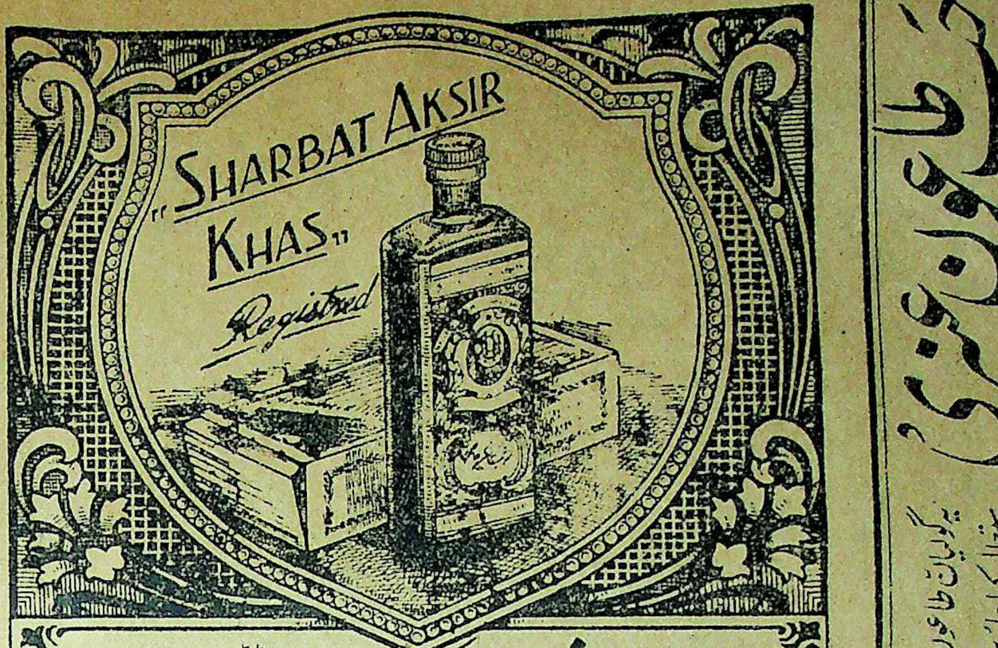

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی — **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** — ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے + فی درجن ۶ر

ترکیب استعمال:- بحالت مرض دو دو صبح دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

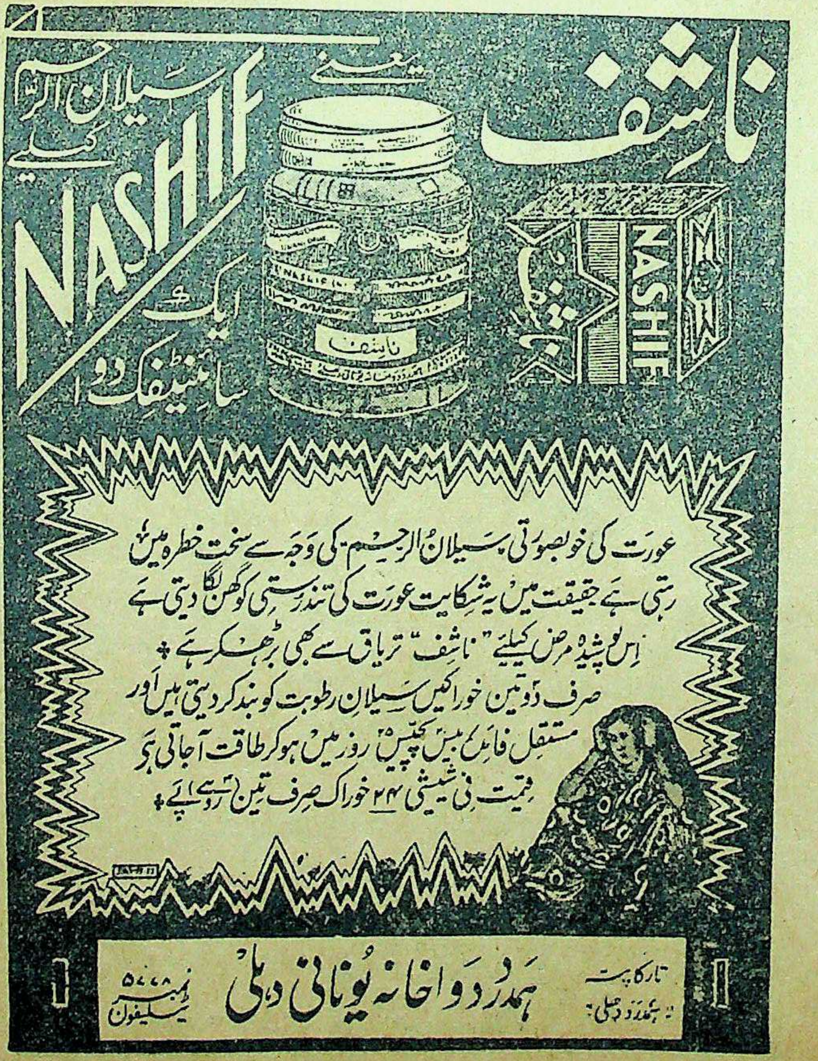

ناشف

یعنے سیلان الرحم کیلیے

ایک سائنٹیفک دوا

عورت کی خوبصورتی سیلانُ الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے اِس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے۔ صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کردیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہوکر طاقت آجاتی ہے قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپیہ ؎

تار کا پتہ : ہمدرد دہلی۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

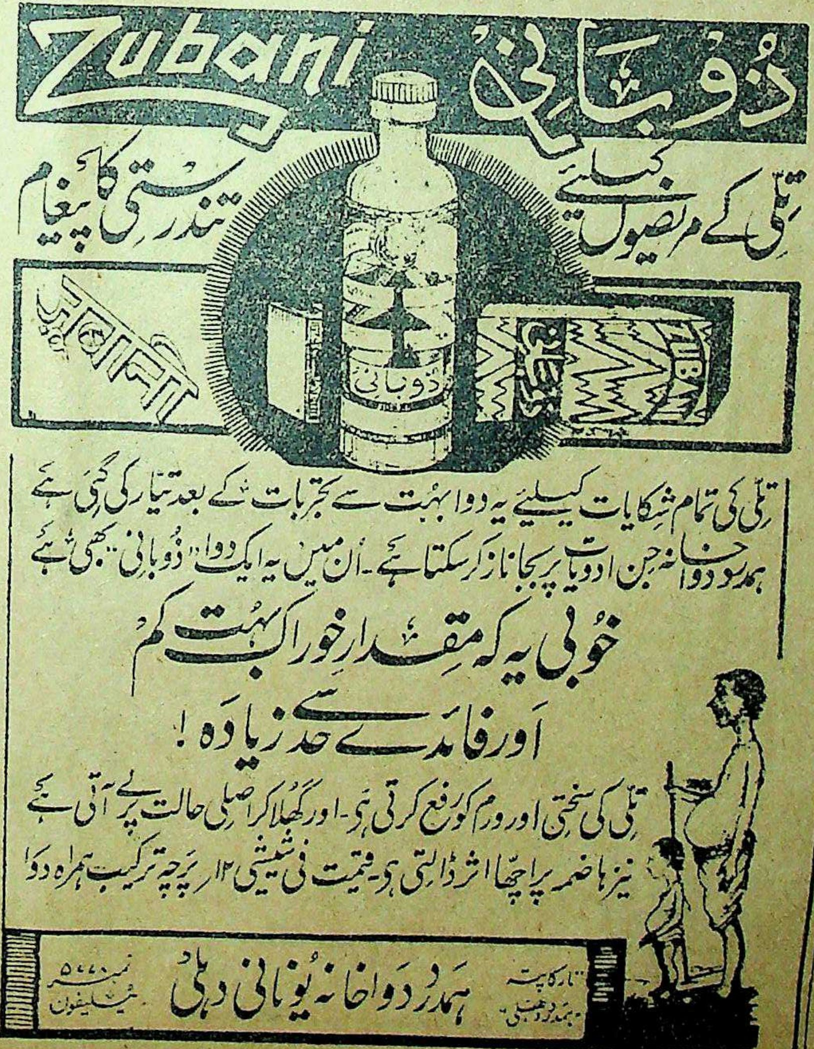

ذوبانی

تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کرسکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے

خوبی یہ کہ مقدارِ خوراک بہت کم

اور فائدے حد سے زیادہ!

تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

تار کا پتہ : ہمدرد دہلی۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپکے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

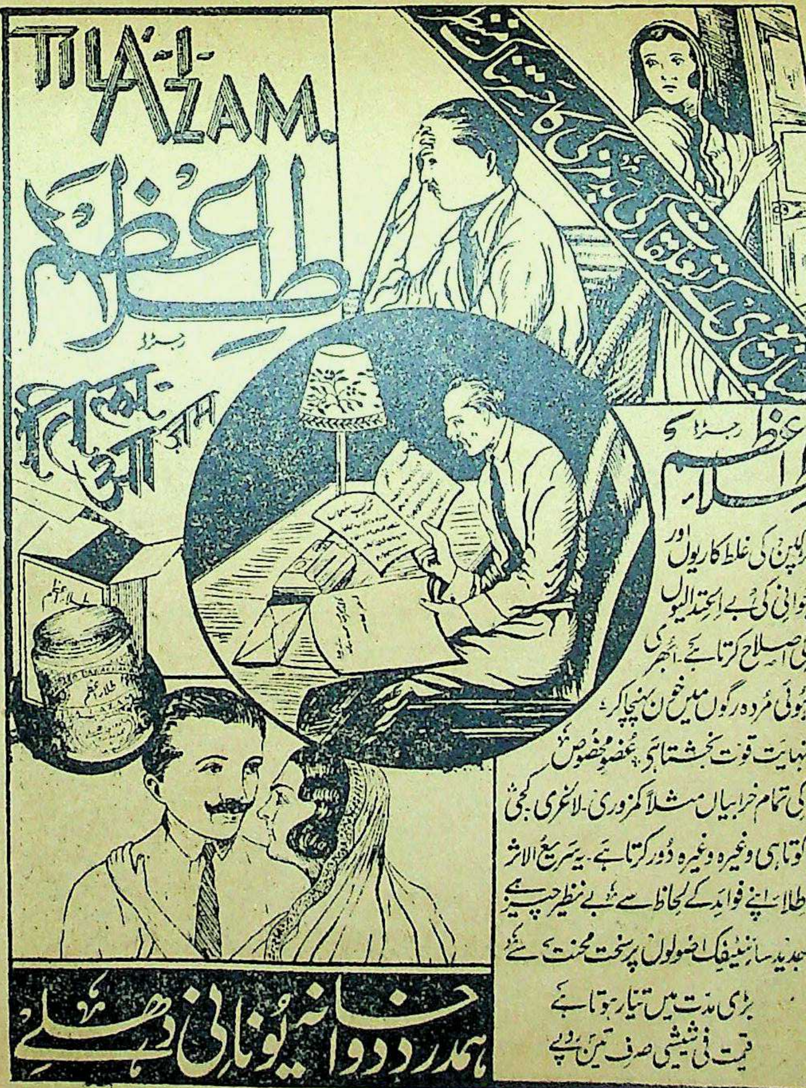

طلاء اعظم رجسٹرڈ

لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اُبھری ہوئی مُردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضوِ مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری۔ لاغری۔ کجی کوتاہی وغیرہ وغیرہ دُور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر چیز ہے جدید سائنٹیفک اصولوں پر سخت محنت سے بڑی مدت میں تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی صرف تین روپے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

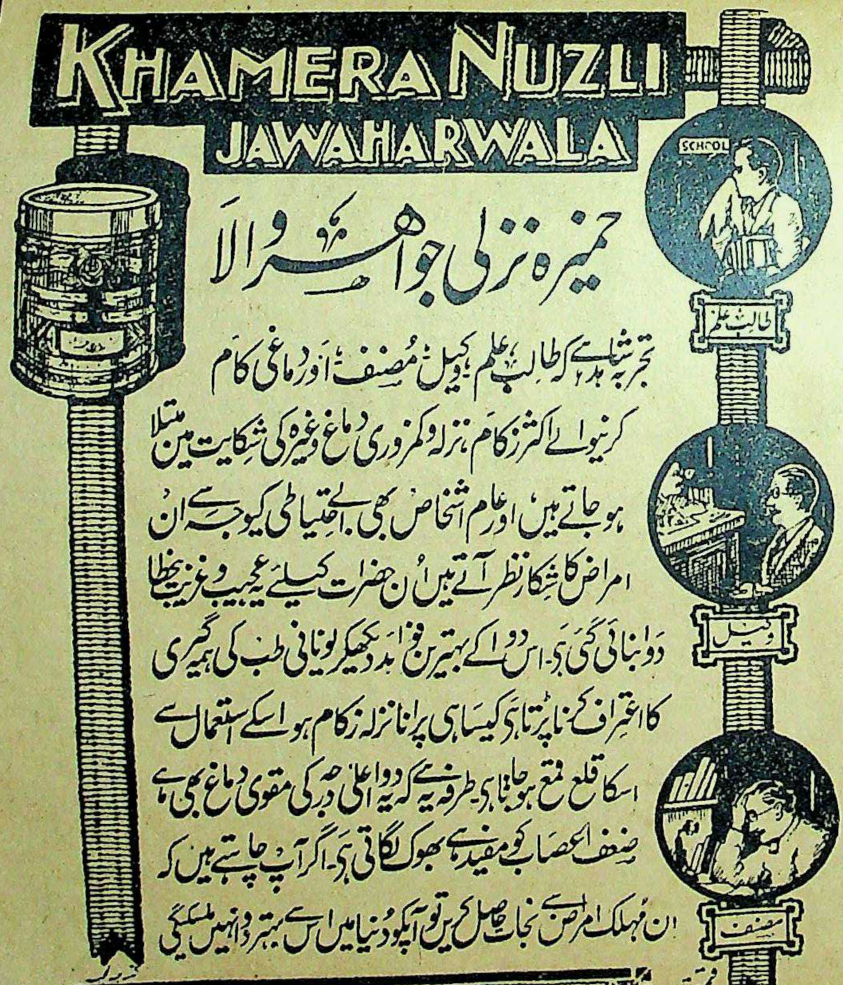

KHAMERA NUZLI JAWAHARWALA

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالبِ علم، وکیل، مُصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں اُن حضرات کیلئے یہ عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعفِ اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مُہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دُنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملسکیگی

قیمت فی شیشی پانچ تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)

دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہی جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیانِ ریاست پُورا پُورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:- ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

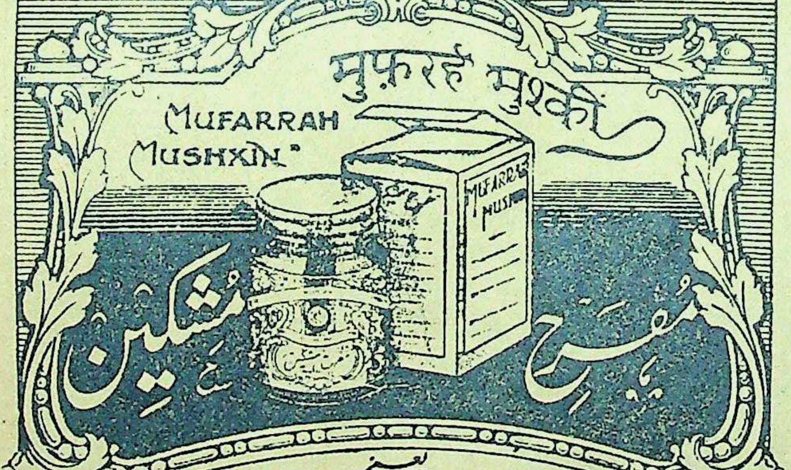

یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

تار کا پتہ ہمدرد — ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۴۴۸

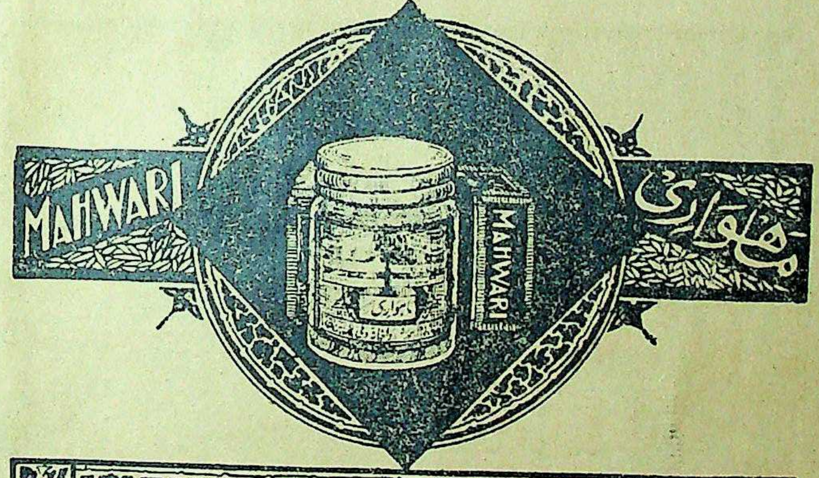

ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بے قاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مفصل شاندار باتصویر ہمدرد جنتری و فہرست مُفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

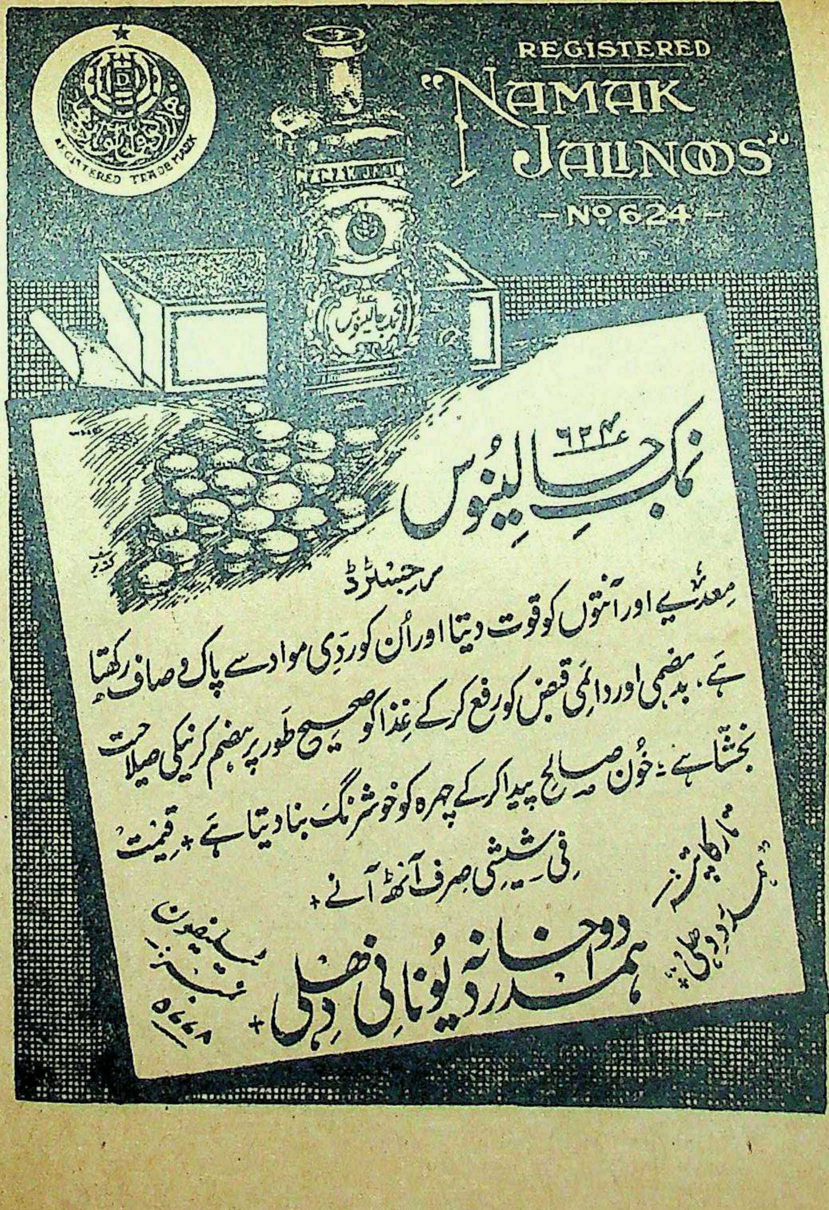
REGISTERED
"NAMAK JALINOOS"
-No 624-
REGISTERED TRADE MARK
نمک جالینوس

نمک جالینوس ۶۲۴

رجسٹرڈ

معدے اور آنتوں کو قوت دیتا اور اُن کو ردی مواد سے پاک و صاف رکھتا ہے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کو رفع کرکے غذا کو صحیح طور پر ہضم کرنیکی صلاحیت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرکے چہرہ کو خوشرنگ بنا دیتا ہے + قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے +

تار کا پتہ: ہمدرد دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی +

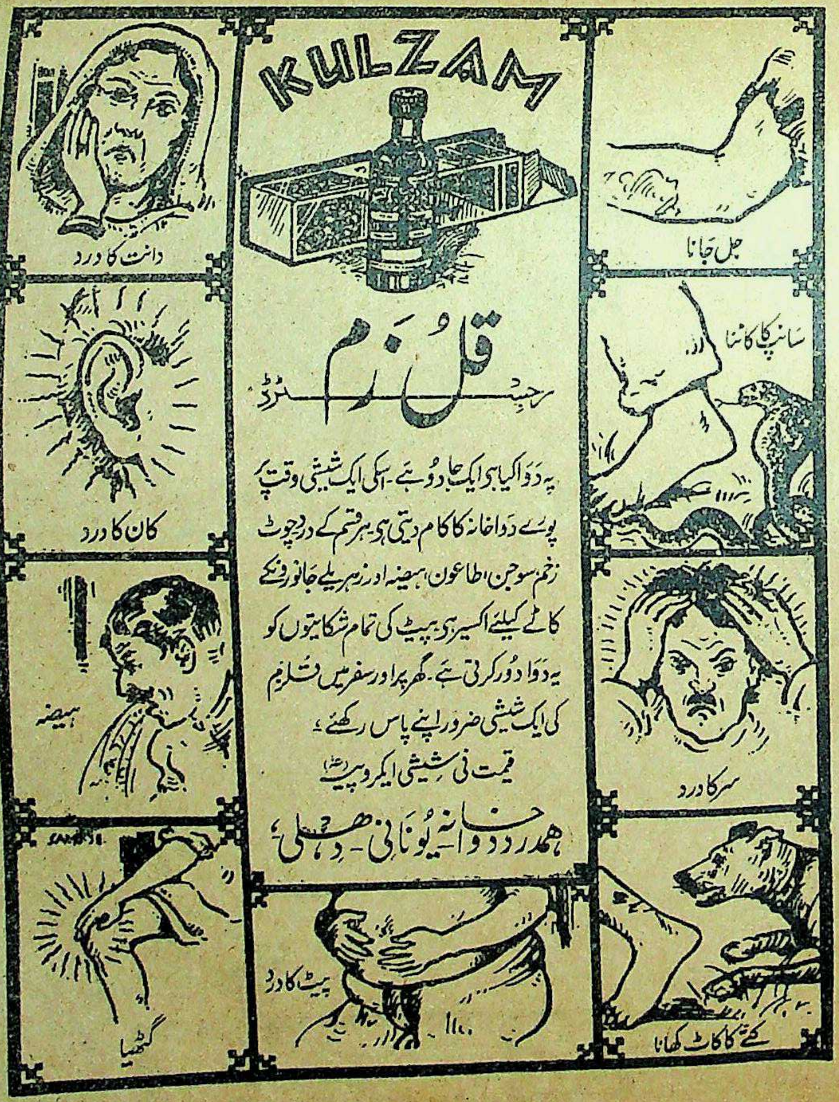
KULZAM
دانت کا درد
کان کا درد
ہیضہ
گٹھیا
جل جانا
سانپ کا کاٹنا
سر کا درد
کتے کا کاٹ کھانا
پیٹ کا درد

قلزم

رجسٹرڈ

یہ دوا کیا ہی ایک جادو ہے۔ اسکی ایک شیشی وقت پر پورے دواخانہ کا کام دیتی ہی۔ ہر قسم کے درد چوٹ زخم سوجن، طاعون، ہیضہ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کیلئے اکسیر ہی۔ پیٹ کی تمام شکایتوں کو یہ دوا دور کرتی ہے۔ گھر پر اور سفر میں قلزم کی ایک شیشی ضرور اپنے پاس رکھئے۔

قیمت فی شیشی ایکروپیہ (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

MISALI
مثالی
ہمدرد دواخانہ دہلی

مثالی

احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی" دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک (۲) دو خوراک ہی میں رک جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ (عـہ)
مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

(رجسٹرڈ)
پیچ

پیچش اور دستوں کے لئے مؤثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عـہ)

تار کا پتہ ہمدرد
ہمدرد دواخانہ دہلی
ٹیلیفون نمبر [illegible]

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا،

عالیجناب [illegible] الملک نواب حکیم [illegible] جنگ طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدہ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجرّبات خصوصی

یعنی

قرص سحر رجسٹرڈ اور ماءالحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے پچھتر فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے۔ **ماءالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵۵ دستور العمل کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے ایک پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے۔

پھیپھڑوں کی امراض کے لیے ایک بہترین مقوی دوا

صدوری
رجسٹرڈ

دق اور سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دنیا میں بہترین دوا کہی جاسکتی ہے۔ بے شمار تجربات کے بعد ایک عرصے میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اس کے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لیئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں ان کے لیے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

زنانہ رحم کے لیے ایک عجیب و غریب اکسیر!

مستورین
رجسٹرڈ

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لیئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرے میں رہتی ہے۔ جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا اور خون کی کمی و زیادتی۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) باؤگولہ اور رطوبت کا غیر معمولی اخراج ہیں۔ ان سب بیماریوں کے لیے **مستورین** واقعی اکسیر ہے۔ اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں رفع ہی نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف (عہ)

سعالین
(رجسٹرڈ)

حلق اور سینہ کی تمام بیماریوں کے لیے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنے والے مواد، پھیپھڑوں کو اور سینہ کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے، اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دمہ، نمونیا۔ ذات الجنب وغیرہ امراض میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے، بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ، زکام کی شکایت فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔

"سعالین" کے فوائد سے بوڑھے۔ بچے۔ جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے (۸ر)

اوجاعی
(رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا۔ نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لیئے ہمدرد دواخانہ دہلی کی اوجاعی ایک خاص دوا ہے جو بے شمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کی گئی ہے، مذکورہ امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں کم کرتی ہے۔

غرضے کہ ان تمام امراض کے لیے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے۔ مرد۔ عورت ہر عمر میں اس کو بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لیے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاءِ مقوی خاص رجسٹرڈ

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین شٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضوی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوفِ عجیب رجسٹرڈ

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم **سفوف عجیب** کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام۔ سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغنِ اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجونِ حمل عنبری علوی خانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لئے بہت مفید ہے تیسرے مہینے حمل کے [illegible] سے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

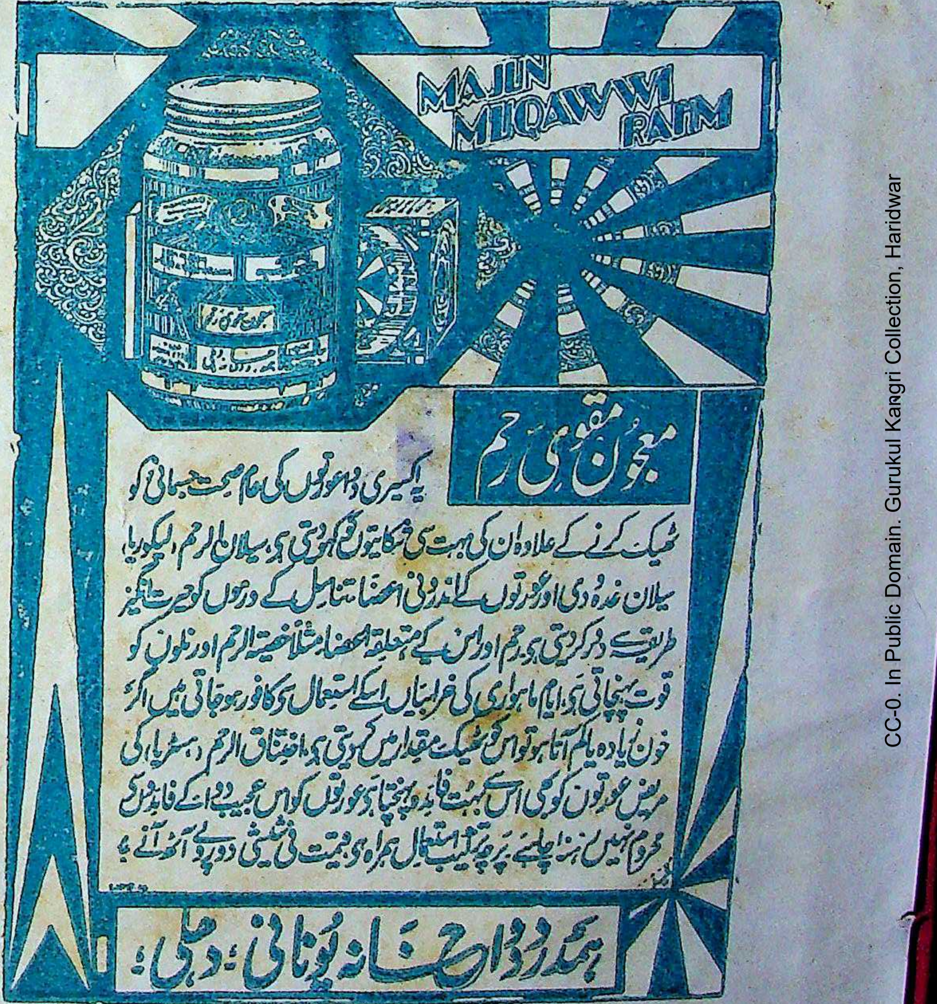

معجونِ مقوی رحم

اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم، لیکوریا،
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے دردوں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدہ سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی : دہلی

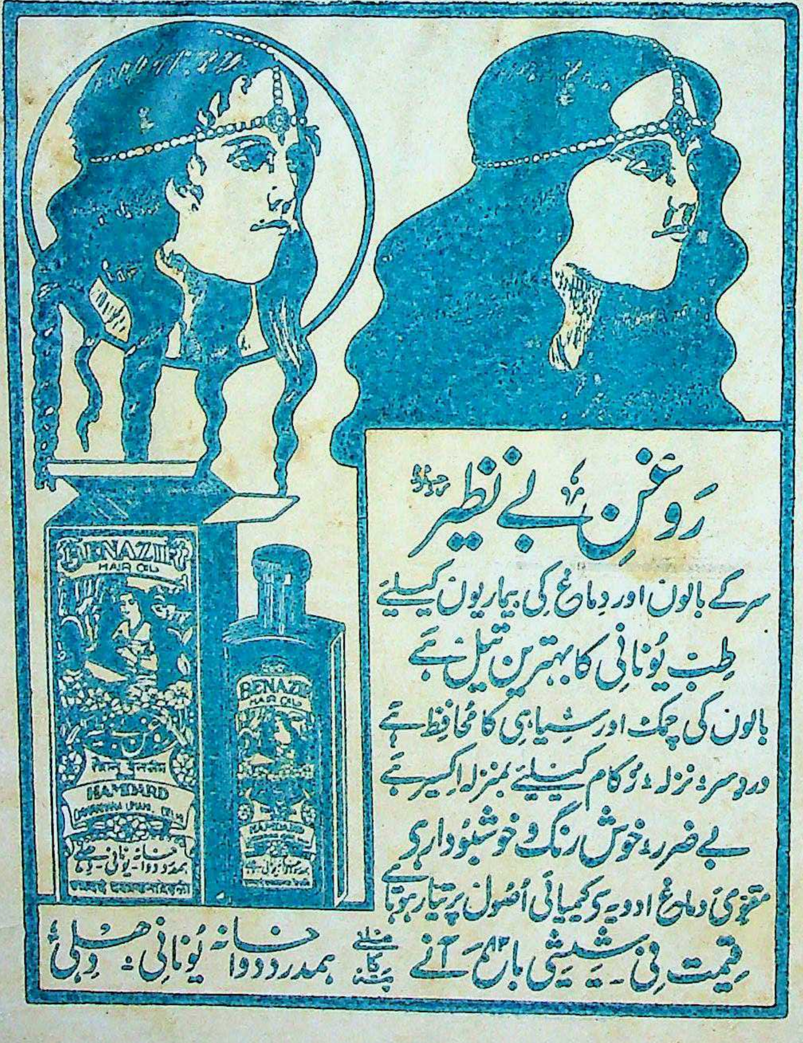

روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ

سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے

قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی : دہلی

Regd. No. L. 2780.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA. DELHI

BIRTH CONTROL NUMBER

This Special Number of the "Hamdard-i-Sehat" contains most useful, interesting, informative and educative articles regarding Birth-Control in its various aspects relating to the social, economical and moral advancement of the human race. In India the question of Birth-Control and family limitation is a much disputed question. An attempt has, therefore, been made to throw light on all the important subjects concerning Birth-Control and to collect informations from all available sources, both Indian and Foreign, as to the results of the present-day Birth-Control Movement. The history of Birth-Control, the description of the male and female organs of procreation, the stages of pregnancy, the effects of coition, the social, economical and religious sides of Birth-Control, the opinions of great men and famous experts of various countries, the different natural and artificial ways of Birth-Control, the tried prescriptions of many experienced doctors and physicians, and the results of various Birth-Control clinics and research laboratories, in fact all the phases of the subject have been provided and discussed in this number. Besides these valuable informations, a special chapter has been devoted to literary articles and poems, which has greatly enhanced its usefulness and interest. The illustrations and half-tone pictures form also a special and attractive feature.

Pages Over 288

PRICE

Special Edition As. 12

Ordinary Edition As. 8
Postage One Anna

RT-03

078128

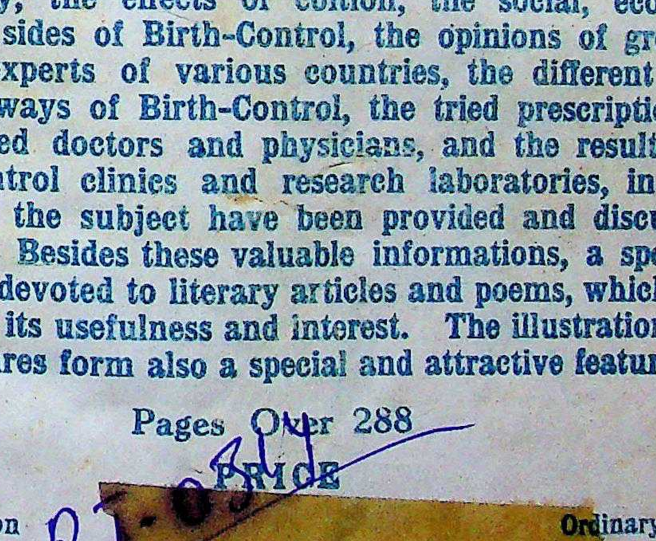

SUBSCRIPTION YEARLY ONE RUPEE

SINGLE COPY TWO ANNAS

Editor: HAKIM H. ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL

078128

STOCK VERIFICATION
Central
Library

078128